طالبانِ حدیثِ نبویؐ کے لیے مستند ترجمہ اور اہم تشریحی فوائد پر مشتمل

ایک علمی تحفہ

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

جلد اول

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد زکریا اقبال صاحب مدظلہم

متخصص فی الحدیث استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

مقدمہ: مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم
صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

دارُالاشاعت کراچی

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

طالبانِ حدیث نبوی کے لیے مستند ترجمہ اور اہم تشریحی فوائد پر مشتمل
ایک عِلمی تحفہ

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

جلد اوّل

ترجمہ و تشریح
مولانا محمد زکریا اقبال صاحب مدظلہم
متخصص فی الحدیث استاذ جامعہ دار العلوم کراچی

مقدمہ: مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم
صدر جامعہ دار العلوم کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : جمادی الاوّل مطابق ، علمی گرافکس

ضخامت : 1012 صفحات

کمپوزنگ : منظور احمد

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ملنے کے پتے........﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور

مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور

مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF HOUSTON.
TX-77074 U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET
BUFFALO NY 14212 U.S.A

سخنہائے گفتنی

از مترجم وشارح

الحمدللّٰہ و کفٰی و سلامٌ علٰی نبیّہٖ المصطفٰی صاحبُ الدرجات العُلٰی و صحابتہٖ و تابعیہٖ الذین ھم بدر الدُّجی و سلم تسلیماً کثیراً. أما بعد!

زبان وقلم اللہ ربّ العالمین کا شکرادا کرنے سے عاجز ہیں جس نے اس نا کارۂ خلائق کو علم دین وعلماء دین سے وابستگی کی نعمت عظمٰی عطا فرمائی اور حرف شناسی کی دولت سے سرفراز فرمایا۔

حقیقت یہی ہے کہ:

اس سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس وابستگی کے ساتھ ساتھ تحدیث نعمت کے طور پر عرض ہے کہ اللہ عز وجل نے اس نا کارہ کو قلم کے ذریعہ علوم دینیہ کی اشاعت کا جذبہ بھی عطا فرمایا۔ **فللّٰہ الحمد و لہ الشکر.**

اللہ ربّ العزت نے ہمیں جو دین عطا فرمایا اس کا سرچشمہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ قرآن وحدیث دین کے منبع وماٴخذ ہیں۔ قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ تو ربّ العالمین نے خود فرمایا ہے جب کہ رسول اکرم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث طیّبہ کی بھی حفاظت کا نا قابلِ یقین اور حیرت انگیز نظام بنایا۔ اس کے لئے وہ رجال کار (محدثین کرامؒ) پیدا فرمائے جنکی علمی ثقاہت، قوّتِ حافظہ محتاط طرزِ بیان اور صاحبِ حدیث رسولِ اُمّی فداہ روحی وابی وامی کے عشق ومحبت کی نظر رہتی دنیا تک کوئی نہیں پیش کرسکتا۔ حضراتِ محدثین کرام رحمہم اللہ نے حفاظتِ حدیث کے لئے جو کٹھن اور صبر آزما مشکلات کے پہاڑ سر کیئے اور حدیث نبویؐ کے ایک ایک لفظ کو امت تک پوری دیانت، حفاظت اور الفاظ کے معمولی تغیر وکمی بیشی کے بغیر پہنچانے کا اہم ترین فریضہ جس حوصلہ اور صبر واستقامت کے ساتھ انجام دیا وہ نہ صرف نا قابل یقین ہے بلکہ مادّہ پرستی کے اس دور میں مافوق الفطرت ہی سمجھا جاسکتا ہے۔ سطورِ ذیل کی تنگ دامانی اس وسیع وعریض اور طویل باب کو بیان کرنے سے عاجز ہے۔

محدثین کرامؒ کی تدوین حدیث میں اہم ترین خدمات کا نتیجہ یہ ہے کہ آج رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک حدیث قیامت تک کے لئے نہ صرف محفوظ ہے بلکہ واضعین، غالین اور من گھڑت حدیثیں گھڑنے والوں کی گستاخانہ دست برد سے بھی بحمداللہ محفوظ ہے۔

ذخیرۂ احادیث میں صحیح ترین کتاب صحیح بخاری شریف ہے۔لیکن اس کے بعد حدیث کی اہم ترین کتاب مسلم شریف کا جو مقام و مرتبہ ہے وہ کسی صاحب علم سے مخفی نہیں۔عربی زبان میں اس اہم کتاب حدیث کی شروح کی طرف ابتدا ہی سے اہلِ علم کی خاص توجہ رہی ہے۔اور عربی میں اس کی بہت سی شروحات اہلِ علم کی تشفی کا شافی سامان کر رہی ہیں۔

یہ بات کسی صاحب نظر پر مخفی نہیں کہ اسلامی علوم کا اصل ذخیرہ عربی زبان میں ہے اور ظاہر ہے کہ اصل مآخذ سے استفادہ اہل علم ہی کا کام ہے جنہیں اردو ترجمہ کی چنداں ضرورت نہیں۔لیکن اُدھر کچھ عرصہ سے اہم عربی کتب جو مآخذ کی حیثیت رکھتی ہیں کے اردو ترجمہ کا سلسلہ کافی رواج پا گیا ہے۔جس کے متعدد پہلو قابل غور بھی ہیں جن میں سرفہرست یہ ہے کہ ہمارے ہاں اردو تراجم پڑھ پڑھ کر بزعم خود علمیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والے کچھ لوگ قرآن و حدیث کے نام پر امت میں گمراہی اور مسلمہ اسلامی عقائد و احکامات کے متعلق شکوک و شبہات کو ہوا دے رہے ہیں۔لیکن مقامِ شکر ہے کہ امت کے بیدار مغز علمائے حق ان کی علمی گرفت و تعاقب میں پوری جانفشانی سے جدوجہد فرما رہے ہیں۔

لیکن اردو تراجم کا ایک بڑا فائدہ جو احقر ناکارہ کی رائے میں کافی اہمیت کا حامل ہے یہ ہے کہ ہمارے وہ جدید تعلیم یافتہ حضرات جو عربی زبان سے بالکل نابلد ہیں ان تراجم کے ذریعہ سے اسلاف کے عظیم علمی ورثہ سے گہرائی کے ساتھ نہیں مگر سرسری ہی سہی، براہِ راست نہ سہی بواسطہ اردو ہی سہی کم از کم کسی نہ کسی درجہ میں واقف ضرور ہو جاتے ہیں۔اور انہیں یہ احساس بخوبی ہو جاتا ہے کہ سلف صالحینؒ نے امت تک قرآن و سنت کے علوم پہنچانے کے لئے کس قدر جانفشانی سے کام کیا ہے۔

صحاح ستہ کے اردو تراجم میں مولانا وحیدالزمان صاحب کا ترجمہ کافی مشہور و مروّج ہے۔لیکن اوّل تو طویل مدت گزر جانے کی بناء پر زبان کی سلامت اور محاورات کی روانی کی کمی کافی محسوس ہوتی ہے۔نیز بعض فقہی مسائل میں اس میں برصغیر ہندو پاک کے مسلمانوں کے فقہی مسلک حنفی کے بعض اہم اور متفقہ مسائل میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دلائل اور استدلال پر رد بھی پایا جاتا ہے۔یہاں پر ضرورت اس بات کی محسوس ہو رہی تھی کہ صحیح مسلم شریف کا ایک ایسا بامحاورہ ترجمہ شائع ہو جو حدیثِ نبویؐ کے مفاہیم کو بلاکم وکاست واضح کرے اور ساتھ ہی حدیثِ نبویؐ کے مشکل مقامات کی سلف صالحین رحمہم اللہ سے منقول ایسی تشریح پر مشتمل ہو جس کے مطالعہ سے حدیث کی اہمیت، افادیت، حجیت واضح تر ہو جائے۔

آج سے چھ برس قبل احقر نے اپنی علمی بے سروسامانی اور دینی کم مائیگی کے اعتراف کے ساتھ بنام خدا تعالیٰ اس عظیم کام کے

لئے بزرگوں کے مشورہ اور ایماء پر قلم اٹھایا۔ حدیث نبوی علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام کی عظمت وجلالت شان کو دیکھتا اور اپنی ظاہری کمنظری، باطنی بے بصیرتی اور علمی افلاس کی طرف نظر کر کے تو قلم چلانا ناممکن محسوس ہوا کرتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اساتذہ واکابر کی دعاؤں کے سبب خدا تعالیٰ نے حوصلہ وہمت بخشی اور حدیثِ نبویؐ کے ادنیٰ خادموں کی صف میں جگہ پانے کا جذبہ محرک وداعی رہا، اور بالآخر کٹھن منزلوں، پُر مشقت گھاٹیوں اور تھکا دینے والی مشکلات کے بعد اللہ رب العالمین کے فضل وکرم اور محض اس کی بے پایاں عنایت کے طفیل یہ عظیم کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ احقر کی تدریسی ذمہ داریاں، جامعہ دار العلوم کراچی کی نئی قائم ہونے والی شاخ کی انتظامی امور کی عملی دشواریاں اور دیگر مشاغل اس راہ میں تاخیر کا ایک ظاہری سبب رہے لیکن یہ مالکِ ذوالجلال کا فضل وکرم اور احسان ہے اس نے یہ کام مکمل کرادیا۔

اس کام میں احقر نے چند امور کا اہتمام کیا ہے جن کی کچھ تفصیل ذیل میں درج ہے:

۱۔ ترجمہ بامحاورہ اور سلیس کیا گیا ہے جس میں لفظی ترجمہ کے اہتمام کے ساتھ محاورہ کی رعایت رکھنے کی بھی مکمل سعی کی گئی ہے۔

۲۔ ہر حدیث کے آخر میں ''فائدہ'' کے عنوان سے تشریحی نوٹ اور اہم مباحث کا خلاصہ جو اکابرامت کی مستند ومتداول شروح و کتب سے لیا گیا ہے درج کیا گیا ہے۔ بالعموم حضرت علامہ عثمانیؒ کی فتح الملہم اور حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی تکمیل فتح الملہم کو معیار بنایا گیا ہے۔

۳۔ احادیث نبویہ کے فقہی مباحث کو بھی اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ احناف کی مستدل روایات جہاں کسی دوسری کتاب میں مروی ہیں ان کا حوالہ دیا گیا ہے اور جہاں مسلک احناف بظاہر کسی حدیث کے خلاف نظر آتا ہو وہاں اس حدیث کی وہ توجیہہ پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے جو اکابرامت کے یہاں مقبول وراجح ہے۔

۴۔ حدیث کے راوی صحابیؓ کے مختصر حالات درج کرنے کی بھی حتی الامکان سعی کی گئی ہے تا کہ قارئین کو عموماً اور طلبۂ حدیث کی خصوصاً امت کے مقدس ترین طبقہ کے افراد سے واقفیت حاصل ہو اور سلف سے اعتماد ومحبت کا رشتہ مستحکم بنیادوں پر استوار ہو۔

۵۔ دورِ جدید کے بعض اہم مسائل پر بحمدہٖ تعالیٰ مختصراً شافی بحث کی گئی ہے جس میں غیر ضروری طوالت اور مطلب کو مشکل بنانے والے اختصار دونوں سے اجتناب کیا گیا ہے۔

۶۔ کتاب کی ابتداء میں عالم اسلام کے نامور اور ممتاز عالمِ دین، مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مفتی رفیع عثمانی صاحب زید مجدہم کی بے نظیر تقریر جو مقدمۂ مسلم سے متعلق ہے اور کتابی صورت میں شائع ہوچکی ہے کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ جو حدیث کی اصطلاحی ابحاث میں بے نظیر وبے مثل ہے اور برسوں سے طلبۂ حدیث اس سے استفادہ کررہے ہیں۔

انسان اور اس کے کام سب ناقص ہیں، کوتاہیوں اور خامیوں سے لبریز انسان کا کیا کام مکمل اور غلطی سے پاک ہوسکتا ہے۔ اس کتاب کے اندر بھی احقر ناکارہ کی طرف سے بہت سی اغلاط وفروگزاشتیں پایا جانا ممکن ہے۔ بالخصوص اتنی ضخیم کتاب میں کچھ فروگزاشتوں کا وجود ایک قدرتی امر ہے۔ قارئین باسعادت سے گذارش ہے کہ اغلاط پر متوجہ ہوں تو بندۂ ناچیز کو مطلع فرما کر عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔

ایک اہم اور ضروری گذارش یہ ہے کہ اس کتاب کی تیسری جلد کے کتاب العلم سے اختتام کتاب تک کا ترجمہ مولانا محمد عابد صاحب نے فرمایا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ یہ تھی سوئے اتفاق سے اس جلد کا مسودہ گم ہوگیا تھا اور احقر کو تشریحی حواشی وفوائد کا سارا کام پھر سے کرنا پڑا۔ اس لئے احقر نے اس جلد کا محو بالا حصہ کا ترجمہ نہیں کیا۔ لہٰذا اس حصہ کا ترجمہ اس تناظر میں پڑھا جائے اور کوئی کمی محسوس ہو تو ناشر کو مطلع فرمایا جائے۔

آخر میں بندۂ ناکارہ اس دعا کے ساتھ ان سطور کی تکمیل کرنا چاہتا ہے کہ پروردگار رب العزت محض اپنے لطف وعنایت سے اس ترجمہ کو قبولیت ومقبولیت عطا فرمائے، مترجم ناکارہ کی دانستہ ونادانستہ علمی وعملی ذلات ولغزشیں معاف فرمائے۔ مترجم کے والدین مشفقین کو عافیت وسلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے، مترجم کے اساتذۂ کرام ومشائخ اس کے اہل وعیال کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ مند فرمائے، محترم ناشر صاحب زید مجدہم اور ان کے ادارہ کو بیش از پیش ترقیات علمی وعملی نصیب فرمائے اور اس راقم الحروف سے اپنی مرضیات کے مطابق اخلاص کے ساتھ دین کا کام تادم واپسیں لیتا رہے۔ اور صاحب حدیث حضور نبی اکرم وانور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ عطا فرمادے۔

آمین بحرمة سيّد المرسلين صلّى الله عليه و آله واصحابه اجمعين.

احقر: محمد زکریا اقبال
استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی
یکم جمادی الاوّل ۱۴۲۶ھ

فہرست عنوانات

تفہیم المسلم - حصہ اول

مقدمہ تفہیم المسلم

بعون اللہ الرحمن الرحیم

الحدیث

الحدیث لغۃً

الحدیث ضد القدیم، وقد استعمل فی قلیل الخبر وکثیرہ، لانہ یحدث شیئًا فشیئًا

اصطلاحاً

اصطلاح میں اس کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں:

فقال العلماء رحمهم الله: الحدیث :"اقوال النبی صلی الله علیه وسلم وافعاله"

اس تعریف میں تقریرات کی صراحت نہیں کی گئی اس لیے کہ افعال کے اندر تقریرات بھی داخل ہیں اور تقریر کہتے ہیں اس کو کہ کسی مسلمان کے قول یا فعل کی اطلاع آنحضرت ﷺ کو ہو اور آپ اس پر نکیر نہ فرمائیں۔

جو تعریف "مقدمہ مشکوٰۃ" میں بیان کی گئی ہے یعنی:

"هو قول النبی صلی الله علیه وسلم وفعله وتقریره"

تو اس کا اور جو تعریف ہم نے بیان کی ہے دونوں کا حاصل ایک ہی ہے، صرف اختصار اور تفصیل کا فرق ہے اس تعریف کی رو سے آنحضرت ﷺ کے احوال اختیاریہ حدیث کی تعریف میں داخل ہو گئے کیونکہ احوال اختیاریہ آپ کے اقوال ہوں گے یا افعال، البتہ احوال غیر اختیاریہ مثلاً آپ کا حلیہ مبارک اور ولادت باسعادت کا وقت ونحو ذلک حدیث کی تعریف میں داخل نہیں، لیکن احوال غیر اختیاریہ کا تعریف میں داخل نہ ہونا اس لئے مضر نہیں کہ ان سے کسی حکم شرعی کا تعلق نہیں، چنانچہ اس تعریف کو زیادہ تر علماء اصول فقہ نے اختیار کیا ہے، وهو الموافق لفنهم۔

اور بعض علماء نے حدیث کی تعریف میں احوال غیر اختیاریہ کو بھی داخل کیا ہے چنانچہ انہوں نے کہا:

"الحدیث اقوال النبی صلی الله علیه وسلم وافعاله واحواله"

اس تعریف کی رو سے وہ تمام روایات جو احوال غیر اختیاریہ مثلاً آپ کے حلیہ مبارکہ، وقت میلاد وغیرہ سے متعلق ہیں سب حدیث کی تعریف میں داخل ہو گئیں۔

"وهذا التعریف هو المشهور عند علماء الحدیث وهو الموافق لفنهم"

وجہ تسمیۃ الحدیث حدیثا

حدیث کے لغوی اور اصطلاحی معنی میں مناسبت علماء کرام نے مختلف طریقوں سے بیان فرمائی ہے۔

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے وجہ بیان کی ہے کہ قرآن کریم قدیم ہے حدیث کو اس سے ممتاز کرنے کے لیے اس کا نام حدیث بمعنی حادث رکھا گیا ہے۔

لیکن شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے "مقدمہ فتح الملہم" میں ایک نہایت لطیف وجہ تسمیہ بیان فرمائی ہے جو سورۃ "الضحیٰ" کی مندرجہ ذیل آیات سے ماخوذ ہے:

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾ (الضحیٰ)

ان میں سے پہلی تین آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر تین انعامات کا ذکر فرمایا ہے یعنی:

۱: الایواء بعد الیتم

۲: والهداية بعد ما وجده ضالا، ای غافلا عن الشرائع التی لا تستبد بدرکها العقول۔

۳: والاغناء بعد العيل ای الفقر۔

ان تین انعامات کے ذکر کے بعد اللہ جل شانہ نے ان کے مقتضیات بھی تین ذکر فرمائے جو لف ونشر غیر مرتب کے قبیل سے ہیں، اور وہ یہ ہیں:

ان میں سے "ترك قهر اليتيم" تو "اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَاٰوٰى" کے مقابلہ میں ہے اور "ترك نهر السائل" "وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى" کے مقابلہ میں ہے اور "تحديث بالنعمة" یعنی "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" "وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى" کے مقابلہ میں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آپ کو شرائع کا علم بذریعہ وحی عطا کیا ہے لہٰذا اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان شرائع کی تفسیر، تعلیم اور تبلیغ کا فریضہ آپ انجام دیں، یعنی جو ہدایت آپ کو دی گئی ہے اس کا چرچا کریں اور انہیں کو حدیث کہا جاتا ہے۔ اس توجیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث کا نام حدیث رکھنا قرآن حکیم کی آیت "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" کے اس لطیف اشارہ پر مبنی ہے۔

حد علم رواية الحديث

هی علم يعلم به اقوال النبی ﷺ وافعاله واحواله من حيث كيفية السند اتصالا وانقطاعا ونحو ذلك

موضوعه

بعض حضرات نے علم روایۃ الحدیث کا موضوع "ذات النبی ﷺ" کو قرار دیا ہے لیکن شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے "مقدمہ اوجز المسالک" میں فرمایا کہ ذات النبی ﷺ علم حدیث کا موضوع تو ہے لیکن علم روایۃ الحدیث کا موضوع نہیں، اور علم روایۃ الحدیث کا موضوع درحقیقت: "الروايات من حيث الاتصال والانقطاع ونحو ذلك"

غايته

"هو الفوز بجميع السعادات الدنيوية والاخروية"

شرافة هذا العلم

علم حدیث کے فضائل اور منافع تو بے شمار و بے انداز ہیں احادیث اور اقوال سلف میں نہایت کثیر روایات اس کی فضیلت پر ناطق ہیں

یہاں صرف چند روایات ذکر کی جاتی ہیں:

۱: عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ نضر اللہ امرء اسمع مقالتی فحفظھا ووعاھا واداھا فرب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم)

۲: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اللّٰھم ارحم خلفائی، قلنا ومن خلفائك یا رسول اللہ قال الذین یروون احادیثی ویعلمونھا الناس۔ (مرقاۃ جلد ا صفحہ ۱۰)

۳: عن الحسن البصری رحمہ اللہ تعالیٰ قال قال رسول اللہ ﷺ من جاءہ الموت وھو یطلب العلم یحیی بہ الاسلام فبینہ و بین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ۔ (مشکوٰۃ)

۴: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائھا۔ (مشکوٰۃ)

۵: عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سئل رسول اللہ ﷺ ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیھا قال من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینھا، بعثہ اللہ فقیھا وکنت لہ یوم القیامۃ شافعا وشھیدا۔ (مشکوٰۃ)

۶: قال الامام الاعظم ابو حنیفۃ رحمہ اللہ: لولا السنۃ ما فھم احدمنا القرآن۔ (مقدمۃ التعلیق الصبیح صفحہ ۳)

۷: قال الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ جمیع ما تقولہ الائمۃ شرح للسنۃ وجمیع السنۃ شرح للقرآن۔ (مقدمہ اوجز المسالک)

۸: قال سفیان الثوری رحمہ اللہ لا اعلم علما افضل من علم الحدیث لمن اراد بہ وجہ اللہ۔ (مقدمہ اوجز المسالک)

حجیت حدیث

جب سے مسلمانوں کا اقتدار دنیا میں روبزوال ہوا، اور یورپ کے اقتدار نے اس کی جگہ لی اس وقت سے مسلمانوں کو اس مرعوبیت نے سب سے زیادہ نقصان پہنچایا جو ان کے ذہنوں پر مغربی افکار و تہذیب نے مسلط کر دی ہے، رفتہ رفتہ یہ مرعوبیت اس درجہ میں آگئی کہ اسلام کی جو تعلیمات مسلمانوں کے نو تعلیم یافتہ طبقے کو مغربی افکار سے متصادم معلوم ہوئیں، ان کا انکار کرنے لگے، اور یہ بات ان کے ذہنوں میں راسخ ہو گئی کہ دنیا کی کوئی ترقی، تقلید مغرب کے بغیر ممکن نہیں، مرعوب ذہنیت کا یہ طبقہ مختلف ممالک اسلامیہ میں مغرب سے ہمرکاب ہونے کے شوق میں اسلامی تعلیمات میں تحریف تک پر آمادہ ہو گیا، اس طبقے کو اہل تجدد کہا جاتا ہے۔

اس طبقے کے سرگردہ "ترکی" میں "گوک الپ" "مصر" میں "طٰہٰ حسین" اور "ہندوستان" میں "سرسید احمد خان" تھے، مولوی چراغ علی بھی سرسید احمد کے ساتھی تھے، ان کی قیادت میں یہ تحریک تجدد آگے بڑھی، انہوں نے کھل کر حجیت حدیث کا انکار تو نہیں کیا، لیکن جو حدیث مغربی افکار سے متصادم نظر آئی اس کی صحت سے انکار کر دیا خواہ اس کی سند کتنی ہی قوی ہو، کہیں کہیں دبے الفاظ میں یہ بھی کہا جانے لگا کہ اس زمانے میں حدیث حجت نہیں ہونی چاہیئے، مگر ساتھ ہی جو حدیث مفید مطلب نظر آتی اس سے استدلال بھی کرتے تھے، ان کے بعد یہ تحریک "عبداللہ چکڑالوی" کی قیادت میں قدرے اور منظم ہوئی، یہ خود کو اہل قرآن کہتے تھے اور حجیت حدیث کے منکر تھے، اور "اسلم جی راجپوری" نے اس تحریک کو اور آگے بڑھایا، یہاں تک کہ ہمارے زمانے میں "غلام احمد پرویز" نے انکار حدیث کو ایک منظم نظریہ بنا کر نو تعلیم یافتہ طبقے میں پھیلا دیا، اس کے رد سے بحمد اللہ علماء نے چھوٹی بڑی کتابیں مختلف پہلوؤں سے تالیف کیں، اردو اور عربی میں منکرین حدیث کے رد میں بحمد اللہ ایک بڑا ذخیرہ کتب تیار ہو چکا ہے، یہاں اس فرقے کے باطل نظریات اور ان کے ابطال کے دلائل اصولی طور پر ذکر کئے جاتے ہیں۔

منکرین حدیث کے نظریات

منکرین حدیث میں تین نظریات پائے جاتے ہیں:

۱: قرآن سمجھنے کیلئے حدیث کی ضرورت نہیں، وحی صرف متلو میں منحصر ہے، غیر متلو کوئی وحی نہیں اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت من حیث الرسول واجب نہیں، نہ ہم پر نہ صحابہ پر، صحابہ پر آپ ﷺ کی اطاعت حاکم ہونیکی حیثیت سے واجب تھی، نہ کہ من حیث الرسول۔

۲: احادیث نبویہ صحابہ کے لیے حجت تھیں، ہمارے لیے حجت نہیں۔

۳: احادیث صحابہ کے لئے بھی حجت تھیں اور ہمارے لئے بھی، لیکن ہم تک احادیث براہ راست نہیں پہنچیں، بلکہ بہت سے راویوں کے واسطے سے پہنچی ہیں اور یہ واسطے قابل اعتماد نہیں، اس لیے اب ان احادیث کو حجت نہیں قرار دیا جاسکتا۔

یہ تینوں نظریات باہم متعارض ہیں، منکرین حدیث کی تقریر و تحریر میں ان میں سے کوئی ایک نظریہ ضرور پایا جاتا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ایک شخص کے اقوال میں بھی یہ تینوں نظریات مختلف اوقات میں پائے جاتے ہیں، ہم یہاں ہر نظریئے کے ابطال پر کچھ دلائل پیش کرتے ہیں۔

ابطال نظریہ اولیٰ

وحی غیر متلو کا اثبات

۱:

﴿ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ

(سورۃ الشوریٰ، آخری رکوع)

اس آیت میں بشر سے اللہ تعالیٰ کے ہم کلام ہونے کی تین صورتیں بیان کی گئی ہیں، جن میں سے "او یرسل رسولا" کے ساتھ وحی متلو یعنی قرآن کریم خاص ہے، باقی دونوں صورتیں یعنی "وَحْيًا" اور "مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ" کا تعلق وحی غیر متلو سے ہے اور وہی حدیث ہے، "اَوْیرسل رسولاً" کے ساتھ قرآن کے مخصوص ہونے کی دلیل خود سورۃ الشعراء کی یہ آیت ہے "وانہ لتنزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین" ہے۔

۲:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۴۳)

یہ آیت تحویل قبلہ کے موقع پر نازل ہوئی، "القبلة التی علیها" سے مراد بیت المقدس ہے، "وما جعلنا" میں اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو قبلہ قرار دینے کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے جس سے یہ ثابت ہوا کہ بیت المقدس کو قبلہ بنانے کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا، مگر پورے قرآن میں یہ حکم کہیں مذکور نہیں، ظاہر ہے کہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ آیا، اس سے وحی کا متلو میں منحصر نہ ہونا اور وحی غیر متلو کا بھی حجت ہونا ثابت ہوا۔

۳:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰٓ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾ (سورۃ النجم آیت ۴-۳)

اس سے بھی ثابت ہوا کہ امور دین میں آپ کا ہر کلام وحی کے مطابق ہوتا تھا۔

۴: عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْـَٔـٰنَ بَـٰشِرُوهُنَّ (البقرہ:۱۸۷)

ابتداء اسلام میں لیالی رمضان میں جماع ممنوع تھا، بعض صحابۂ کرامؓ سے خلاف ورزی ہوئی تو یہ آیت نازل ہوئی جس میں ممانعت کی خلاف ورزی کو خیانت سے تعبیر کیا گیا، حالانکہ یہ ممانعت پورے قرآن میں کہیں بھی مذکور نہیں...... معلوم ہوا کہ یہ وحی غیر متلو کے ذریعہ آئی تھی اور اس کی اطاعت واجب تھی۔

۵: وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَن بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَـٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٣﴾ (سورۃ تحریم آیت ۳)

اس آیت کے خط کشیدہ الفاظ میں صراحت ہے کہ حضرت حفصہ وعائشہ رضی اللہ عنہما کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بتادیا تھا، ظاہر ہے کہ یہ وحی غیر متلو کے ذریعہ بتلایا گیا کیونکہ یہ واقعہ پورے قرآن میں کہیں بھی مذکور نہیں۔

۶: وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿١٢٤﴾ بَلَىٰ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَـٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ (سورۃ آل عمران پارہ ۴ آیت ۱۲۵-۱۲۳)

یہ آیات غزوہ احد کے موقع پر نازل ہوئی ہیں جن میں بتایا گیا کہ غزوہ بدر کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے آسمانی مدد کی جو خوشخبری بطور پیشن گوئی مسلمانوں کو دی تھی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی لقولہ "وما جعله الله الا بشرى لكم" حالانکہ یہ خوشخبری پورے قرآن میں کہیں بھی مذکور نہیں، ظاہر ہے کہ یہ وحی غیر متلو سے آئی تھی۔

۷: وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ (سورۂ انفال، آیت ۷)

یہ آیت غزوہ بدر کے بعد نازل ہوئی، جس میں بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے کئے ہوئے ایک وعدے کا ذکر ہے، مگر یہ وعدہ پورے قرآن میں کہیں مذکور نہیں، ظاہر ہے کہ یہ وحی غیر متلو سے ہوا۔

۸: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ (سورۃ النساء رکوع ۸ آیت ۵۹)

اس میں صراحۃً اطاعت رسول کا حکم ہے، منکرین حدیث تو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت من حیث الرسول واجب نہیں تھی بلکہ بحیثیت حاکم مسلمین واجب تھی، اس کا بھی صراحۃً رد ہے، دو وجہ سے: ایک تو اس لیے کہ مشتق پر جب کوئی حکم لگتا ہے تو مادہ اشتقاق اس حکم کی علت ہوتی ہے، یہاں رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور لفظ رسول مشتق ہے اور مادہ اشتقاق رسالت ہے تو معلوم ہوا کہ یہاں رسول کی اطاعت من حیث الرسالۃ واجب کی گئی ہے، اور دوسری یہ ہے کہ اس آیت میں حاکم مسلمین کی اطاعت لفظ "اولی الامر" سے مستقلاً بیان کی گئی ہے، اور اگر اطاعت رسول "من حیث کو نہ حاکماً" ہی واجب ہوتی تو لفظ "اطیعوا الرسول" کا فائدہ باقی نہ رہتا۔

۹: مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ (سورہ نساء رکوع ۱۱ آیت ۸۰)

اس میں اطاعت رسول کو اطاعت اللہ کا درجہ دیا گیا ہے اور اطاعت اللہ بالاتفاق واجب ہے، تو اطاعت رسول اللہ بھی واجب ہے۔

۱۰: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (سورہ نساء رکوع ۹ آیت ۶۵)

اس آیت میں مختلف فیہ معاملات میں آنحضرت ﷺ کی اطاعت کو مدار ایمان قرار دیا گیا ہے۔

۱۱: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (سورۃ آل عمران رکوع ۱۷ آیت ۱۶۴)

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کو معلم قرار دیا گیا ہے، اور ظاہر ہے کہ استاذ کتاب کی تعلیم اپنے اقوال وافعال ہی سے کرتا ہے، اگر یہ اقوال وافعال معتبر نہ ہوں تو تعلیم بے کار ہے تو ایسی بے کار تعلیم پر حضور ﷺ کو مقرر کرنے کی نسبت الی اللہ لازم آتی ہے اور عبث کی نسبت الی اللہ محال ہے پس اس کے سوا چارہ نہیں کہ آپ کے اقوال وافعال کو جو کہ حدیث ہیں اور قرآن کی تفسیر ہیں حجت قرار دیا جائے۔

۱۲: وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۴۴﴾ (سورۃ النحل رکوع آیت ۴۴)

اس میں بھی آپ کا فریضہ تبیین و تفسیر کتاب قرار دیا گیا ہے جو ظاہر ہے کہ آپ کے اقوال وافعال ہی کے ذریعہ ہوگی۔

۱۳: إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿۱۷﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿۱۹﴾ (سورۃ القیامہ رکوع، آیت ۱۷ تا ۱۹)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ قرآن حکیم کی جو تفسیر فرماتے تھے وہ آپ کی طبع زاد نہیں تھی بلکہ وہ بھی من جانب اللہ تھی، کیونکہ اس آیت میں "ثم ان علینا بیانہ" فرما کر صراحت کر دی گئی کہ تفسیر قرآن ہمارے ذمہ ہے، اور اوپر کی دو آیتوں سے معلوم ہوا کہ اس تفسیر کا ذریعہ رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا ہے، پس تفسیر رسول ﷺ درحقیقت تفسیر خدا سے مختلف نہیں ہے۔

۱۴...... قرآن حکیم میں متعدد انبیاء سابقین کی احادیث کا ذکر ہے جن کی اطاعت ان کی امتوں پر لازم کی گئی۔

لقولہ تعالٰی:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ النساء آیت ۶۴)

اور ان کے انکار پر عذاب نازل کیا گیا، سورۂ ہود، سورۂ اعراف اور سورۂ الشعراء وغیرہ میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں جب ان کی احادیث حجت تھیں تو خاتم النبیین ﷺ کی احادیث حجت نہ ہونے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے، ودونہ خرط القتاد۔

۱۵...... انبیاء سابقین میں سے اکثر پر کوئی کتاب یا صحیفہ نازل نہیں ہوا، انہوں نے صرف اپنے اقوال وافعال سے تبلیغ فرمائی، اگر احادیث انبیاء حجت نہ ہوتیں تو ایسے انبیاء کرام کی بعثت کا لغو اور عبث ہونا لازم آتا ہے۔

۱۶: قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (سورۃ الصّٰفّٰت رکوع ۳ آیت ۱۰۲)

اس واقعہ میں ابراہیم علیہ السلام کے خواب کو امر خداوندی قرار دیا گیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کے خواب بھی وحی اور

حجت ہیں، پس حالت بیداری کے اقوال وافعال کیسے حجت نہ ہوں گے۔

بعض عقلی دلائل

۱..... قرآن حکیم ایک اصولی جامع کتاب ہے، اس میں قیامت تک کی ضرورت کے تمام احکام کے اصول اجمالی طور پر بیان کر دیے گئے ہیں، مگر ان کو سمجھنا محض لغت یا محض عقل سے ممکن نہیں، اس کا ذریعہ صرف احادیث نبویہ ہیں کیونکہ اگر تفسیر قرآن میں احادیث نبویہ سے قطع نظر کر کے محض لغت پر مدار رکھا جائے تو قرآن حکیم ناقابل عمل کتاب ہو کر رہ جائے گی اور ارکان اسلام تک کی تفصیلات بھی اس سے ثابت نہ ہو سکیں گی، مثلاً نماز میں تعداد رکعات اور ترتیب ارکان کہیں بھی مذکور نہیں، یہ باتیں صرف حدیث سے معلوم ہوئیں، اور صلوٰۃ کے جو معنی شریعت میں معروف ہیں یہ بھی حدیث ہی سے معلوم ہوئے، ورنہ لغت میں اس کا مادہ اشتقاق "الصلا" ہے جو کولھے کو کہتے ہیں اور مصلی اس گھوڑے کو کہا جاتا ہے جو گھوڑ دوڑ میں سب سے اگلے گھوڑے سے ذرا پیچھے ہو۔
(الصحاح۔ ۲۴۰۲ "صلا" جلد ۶)

کیونکہ مصلی کا سر، سابق کے کولھے کے پاس ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے: اذا جاز مصليا وهو الذي يتلو السابق۔ (حوالہ بالا)

اس کے دوسرے معنی دعاء کے ہیں: وهو من الله رحمة۔ (الصحاح)

پس اگر حدیث سے قطع نظر کر کے محض لغت پر مدار رکھا جائے تو اس کے معنی گھوڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے کے معنی بھی ہو سکتے ہیں اور صرف دعاء کے بھی پس "اقیموا الصلوٰۃ" کے معنی یہ کرنا پڑیں گے کہ دعاء کی محفلیں قائم کرو یا گھوڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے کا اہتمام کرو، اسی طرح "الزکوۃ" کے لغوی معنی "النماء" ہیں یقال "زکی الزرع[1] ای نما" پس اگر حدیث سے قطع نظر کی جائے تو "اتو الزکوۃ" کے معنی کوئی یہ کر سکے گا کہ "ربو دو" کیونکہ وہ بھی نما ہے اسی طرح سینکڑوں مثالیں ہیں۔ حاصل یہ کہ حدیث کے بغیر قرآن کے احکام کو نہ سمجھنا ممکن ہے، نہ ان پر عمل کرنا اور درحقیقت منکرین حدیث کا مقصد بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پر اور دین اسلام پر عمل نہ کیا جائے، مگر برملا وہ یہ بات نہیں کہہ سکتے، مجبوراً انکار حدیث کا بہانہ بنایا ہے۔

۲..... مشرکین عرب کا مطالبہ تھا کہ ہم پر براہ راست کتاب نازل کی جائے،

کما فی قوله تعالیٰ:

حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ (سورۃ الاسراء آیت ۹۳)

ان کا یہ مطالبہ مان لیا جاتا تو اس میں معجزے کا اظہار بھی زیادہ ہوتا اور ان مشرکین کے ایمان لانے کی امید بھی تھی، سوال یہ ہے کہ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے کتاب رسول اللہ ﷺ ہی کے ذریعہ کیوں بھیجی؟.......... وجہ وہی ہے کہ انسان کا معلم کتاب نہیں، انسان ہی ہو سکتا ہے جو کتاب کے معانی اپنے اقوال وافعال سے بیان کرے۔ پس کتاب رسول اللہ ﷺ کے ذریعے اس لئے بھیجی گئی کہ آپ ﷺ اپنے اقوال وافعال اس کی تفسیر فرمائیں اور وہ حجت ہوں۔

۳..... چودہ سو سال سے اب تک پوری امت کے علماء و عقلاء اور عوام و خواص حدیث کو حجت مانتے آئے ہیں اب دو حال سے خالی

---

[1] زكا الـزرع يزكو، زكاء ممدودا، اى نما۔ (الصحاح) اسی طرح "الرکوع" کے معنی الانحناء ہیں، ركع الشيخ۔
انحنى من الاكبر و ركع الرجل اذا افتقر بعد غنى، (الصحاح) اسی طرح "سجد" کے معنی ہیں، خضع، و منه سجود الصلوٰة وهو وضع الجبهة على الارض (الصحاح) اور خضوع کے معنی ہیں "التطامن والتواضع"۔ (الصحاح)

نہیں، یا تو یہ سب کے سب دین کو نہیں سمجھ سکے، اگر یہ بات ہے تو ایسا دین کیسے قابل اتباع ہو سکتا ہے جسے چودہ سو سال تک نہ سمجھا جا سکا ہو، اور اس کی کیا دلیل ہے کہ منکرین حدیث نے صحیح سمجھا ہے اور پھر یہ سب لوگ دین کے نعوذ باللہ دشمن تھے کہ ایک غلط عقیدہ دین میں شامل کر دیا، پھر اس کی کیا دلیل ہے کہ پرویز صاحب دین کے مخلص دوست ہیں، نیز ہم تک قرآن بھی پچھلی مسلم نسلوں ہی کہ ذریعہ پہنچا ہے اگر یہ دین کے دشمن تھے تو قرآن پہنچانے میں بھی قرآن دشمنی سے کام لیا ہو گا اس طرح تو قرآن کا اعتماد بھی ختم ہو جاتا ہے۔

منکرین حدیث کے چند دلائل اور ان کا جواب

۱- منکرین حدیث یہ دلیل بہت زور شور سے پیش کرتے ہیں کہ سورۃ قمر میں ارشاد باری ہے:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ (سورۂ قمر آیت ۱۷)

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن خود واضح اور آسان ہے، اسے سمجھنے کے لیے تفسیر یا تعلیم رسول کی حاجت نہیں۔

اس کا الزامی جواب تو یہ ہے کہ اگر تفسیر کی حاجت نہیں تو پرویز صاحب نے تفسیر کیوں تصنیف کی، اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم میں مضامین دو طرح کے ہوتے ہیں: ایک وہ جن کا تعلق فکر آخرت، اللہ کی یاد، خوف خدا، ترغیب وترہیب اور عام نصیحتوں سے ہے اور دوسرے وہ جن کا تعلق احکام عملیہ سے ہے اس آیت میں قسم اول کے آسان ہونے کا ذکر ہے قسم ثانی کا نہیں جس کی دلیل یہ ہے کہ اس آیت میں یَسَّرْنَا کو لِلذِّكْر کے ساتھ مقید کیا گیا ہے، جس کے معنی نصیحت حاصل کرنے کے ہیں، نیز اس آیت میں "فهل من مدكر" فرمایا گیا "فهل من مستنبط" نہیں فرمایا گیا، چنانچہ دوسری آیات میں صراحت کردی گئی کہ قرآن فہمی کے لیے معلم کی حاجت ہے وہ آیات پیچھے گزر چکی ہیں۔

۲- منکرین حدیث کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنیہ کو آیات بینات فرمایا ہے لہٰذا معلم کی حاجت نہیں۔

اس کا الزامی جواب تو یہ ہے کہ پھر پرویز صاحب درس قرآن کیوں دیتے ہیں اور انہوں نے تفسیر کیوں لکھی؟

تحقیقی جواب یہ ہے کہ آیات بینات ان مواقع پر فرمایا گیا ہے جہاں اسلام کے بنیادی عقائد کا بیان ہے اور مطلب یہ ہے کہ ان بنیادی عقائد کے سمجھنے اور ان پر ایمان لانے کے لئے یہ آیت اتنی واضح ہیں کہ عربی جاننے والا ہر شخص ان کو سمجھ سکتا ہے، کیونکہ قرآن میں عموماً ان عقائد کے لئے نہایت سادہ اور عام مشاہدے میں آنے والے دلائل پیش کئے گئے ہیں، اگر علی الاطلاق ہر قسم کے مضامین کی آیات خود بخود واضح ہوتیں تو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یوں نہ فرمایا جاتا: "ویعلمهم الكتاب" اور "لتبين للناس ما نزل اليهم"۔

۳- منکرین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو قرآن حکیم نے عام انسانوں کی طرح قرار دیا ہے، پس آپ کے اقوال وافعال واجب الاتباع ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ کقوله تعالیٰ

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ (سورۂ کہف آیت ۱۱۰)

اس کا جواب یہ ہے کہ اس مضمون کی آیات مشرکین عرب کی طرف سے مخصوص معجزوں کے مطالبے کے جواب میں آئی ہیں، جن کا حاصل یہ ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ تم جو معجزہ بھی مانگو وہ میں خود لانے پر قادر نہیں، کیونکہ میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں، معجزہ کی قدرت اللہ کو ہے، پس یہ تشبیہ من کل الوجوہ نہیں بلکہ عدم القدرة على المعجزة من غير مشية الله میں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اسی آیت میں یوحیٰ الی فرمایا گیا کہ آپ ﷺ کے اور افراد امت کے درمیان مابہ الفرق واضح کردیا گیا کہ مجھ پر وحی آتی ہے تم پر نہیں آتی، اور یہاں وحی مطلقاً مذکور ہے جو متلو اور غیر متلو دونوں کو شامل ہے، اور ظاہر ہے کہ وحی واجب الاتباع ہے، پس اس آیت سے منکرین کا استدلال محض تحکم ہے۔

۴- منکرین کہتے ہیں کہ قرآن حکیم میں کئی مقامات پر رسول اللہ ﷺ کے فیصلوں پر عدم رضامندی کا اظہار فرمایا گیا ہے مثلاً:

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُۥٓ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِى ٱلْأَرْضِ (انفال آیت ۶۷)

وکقولہ تعالیٰ:

عَفَا ٱللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ (توبہ آیت ۴۳)

پس آپ کے اقوال وافعال کیسے واجب الاتباع ہو سکتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ان واقعات میں بلاشبہ آپ سے اجتہادی خطا ہوئی، لیکن انہی آیات میں غور کیا جائے تو ان سے بھی آپ کے اقوال وافعال کا واجب الاتباع اور حجت ہونا ثابت ہوتا ہے، کیونکہ انہی واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اجتہادی خطاء پر آپ کو برقرار نہیں رکھا گیا اور بذریعہ وحی اس کی تصحیح کر دی گئی، یہ خود حجیت حدیث کی ایک دلیل ہے۔

۵- تابیر النخل کے واقعہ سے بھی منکرین استدلال کرتے ہیں کہ بعد میں آپ نے ممانعت تأبیر سے رجوع فرما کر "اِنتم اعلم بامور دنیاکم" فرمایا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات دو طرح کے ہیں: ایک وہ جو آپ نے منصب رسالت کے مطابق تشریعاً فرمائے، اور دوسرے وہ جو آپ نے دنیاوی امور مباحہ میں سے کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں بطور مشورہ کے فرمائے، آپ کے زیادہ تر ارشادات قسم اول کے ہیں، اور احکام شرعیہ کے ثبوت کا تعلق انہیں سے ہے اور وہ سب وحی من جانب اللہ ہیں ولو تقریراً، اور حجیت حدیث کا تعلق اسی سے ہے، اور قسم دوم کے ارشادات شاذ نادر ہیں ان کا تعلق تشریع سے نہیں۔

اس پر اشکال ہوتا ہے کہ پھر تو تمام احادیث میں یہ احتمال پیدا ہو گیا کہ وہ آپ نے نجی مشورے کے طور پر فرمائی ہوں، تشریعاً نہ فرمائی ہوں، فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا اصل منصب رسالت ہے، پس جہاں کوئی دلیل کسی حدیث کے قسم ثانی سے متعلق ہونے کی نہ ہو، اسے قسم اول ہی میں شمار کیا جائے گا، کیونکہ جہاں کوئی حدیث نجی مشورے کے طور پر آئی ہے دلائل میں غور کرنے سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس کا تعلق قسم اول سے نہیں ہے قسم ثانی سے ہے، جیسے کہ تابیر النخل ہی کے واقعہ میں وضاحت سے معلوم ہو گیا،

لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام:

انتم اعلم بامور دنیاکم

ابطال نظریہ ثانیہ

اس نظریہ کا حاصل یہ ہے کہ حدیث، صحابۂ کرام کے لئے تو حجت تھی، ہمارے لئے حجت نہیں۔

اس سے لازم آئے گا کہ (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کی رسالت صرف عہد رسالت کے ساتھ مخصوص تھی، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا قیامت تک پوری دنیا کے لیے ہونا آیات قرآنیہ سے واضح ہے مثلاً:

قولہ تعالیٰ:

ا: يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ﴿158﴾ (سورۂ اعراف آیت ۱۵۸)

۲: وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ ﴿107﴾ (سورۃ انبیاء، آیت ۱۰۷)

۳: وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا ﴿28﴾ (سورۃ سبا آیت ۲۸)

۴: تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ نَذِيرًا ﴿1﴾ (سورۃ الفرقان آیت ۱)

نیز یہ عقلاً اس لیے باطل ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرآن حکیم کے براہ راست مخاطب تھے قرآن ان کی زبان اور محاورے میں نازل ہوا، ان کے ماحول میں نازل ہوا اور ان واقعات کا انہوں نے خود مشاہدہ کیا تھا جو آیات قرآنیہ کے لیے شان نزول بنے، رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے قرآن بلاواسطہ سنا، پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قرآن فہمی کے لیے صحابہ تو حدیث رسول کے محتاج ہوں اور ہم محتاج نہ ہوں؟ حالانکہ ہمیں ان چیزوں میں سے ایک بھی حاصل نہیں، اور کسی کا کلام سمجھنے کے لیے یہ چیزیں سب سے زیادہ معاون ہوتی ہیں۔

ابطال نظریہ ثالثہ

اس نظریئے کا حاصل یہ ہے کہ حدیث، حجت تو ہر زمانے کے لوگوں کے لیے ہے، لیکن ہم تک ان کے پہنچنے میں، بہت واسطے آجانے کے باعث وہ قابل استدلال نہیں رہی۔

اس کے ابطال کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱- جن واسطوں سے ہم تک حدیث پہنچی ہے، انہیں سے ہم تک قرآن پہنچا ہے، پس لازم آئے گا کہ نعوذ باللہ قرآن بھی حجت نہ ہو، اگر کہا جائے کہ قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری تو خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُونَ ﴿9﴾ (سورۃ حجر آیت ۹)

تو جواب یہ ہے کہ یہ آیت بھی تو ہم تک انہیں واسطوں سے پہنچی ہے لہٰذا نعوذ باللہ یہ بھی قابل استدلال نہ ہوگی، اور اگر کہا جائے کہ قرآن کا قرآن ہونا تو اس کے اعجاز سے معلوم ہوتا ہے، اور حدیث کلام معجز نہیں کہ اس کو پہچانا جا سکے تو قرآن حجت ہوگا حدیث حجت نہ ہوگی، تو جواب یہ ہے کہ قرآن کا معجز ہونا بھی تو ہمیں قرآن کی آیات تحدی سے معلوم ہوا۔

۲- منکرین کے اس نظریہ ثالثہ کا حاصل یہ ہے کہ احادیث واجب العمل تو ہیں ممکن العمل نہیں کیونکہ کثیر واسطوں کی وجہ سے ان کا علم نہیں، اور علم نہ ہونے کی وجہ سے عمل ممکن نہیں۔

اس نظریہ پر تکلیف مالایطاق لازم آتی ہے جو لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا کے قرآنی قانون کے منافی ہے۔

۳- یہ اوپر ثابت ہو چکا کہ قرآن فہمی حدیث کے بغیر ممکن نہیں، اور ظاہر ہے کہ جب تک قرآن سمجھ میں نہ آئے تو اس پر عمل کیسے ممکن ہوگا، پس اگر احادیث قابل اعتماد نہیں ہیں تو قرآن سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ممکن نہ رہا جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اس زمانے میں نعوذ باللہ ناقابل عمل ہو گیا۔

۴- قرآن کا وعدہ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُونَ ﴿9﴾ (سورۃ حجر آیت ۹)

اور قرآن نام ہے نظم اور معنی جمیعاً کا، پس لفظ و معنی دونوں کی حفاظت کا وعدہ ہوا، اور معنی حدیث میں بیان کئے گئے ہیں پس بالواسطہ حدیث کی حفاظت کا وعدہ بھی اس آیت سے ثابت ہو گیا۔

۵- منکرین حدیث بہت زور شور سے کہا کرتے ہیں کہ محدثین بھی جانتے ہیں کہ حدیث ظنی ہے، حالانکہ قرآن نے اتباع ظن کی مذمت کی ہے اور اس کو علم کی ضد قرار دیا ہے:

كما في قوله تعالىٰ:

مَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ ﴿157﴾ (سورۃ نساء آیت ۱۵۷)

وكقوله تعالى:

إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿28﴾ (سورۂ نجم آیت ۲۸)

وفي قوله تعالىٰ:

وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿78﴾ (سورۃ بقرہ آیت ۷۸)

اس کا جواب یہ ہے کہ "ظن" قرآن حکیم اور لغت میں چار معنی میں استعمال ہوا ہے:

۱- بمعنى اليقين كما في قوله تعالىٰ:

وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى ٱلْخَـٰشِعِينَ ﴿45﴾ ٱلَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَـٰقُوا۟ رَبِّهِمْ ﴿46﴾ (سورۃ بقرۃ آیت ۴۶)

۲- بمعنى الراي الغالب، كما في قوله تعالىٰ:

وَظَنَّ دَاوُۥدُ أَنَّمَا فَتَنَّـٰهُ فَٱسْتَغْفَرَ رَبَّهُۥ ﴿24﴾ (سورۂ ص آیت ۲۴)

۳- بمعنى الشك كقوله تعالى:

وَإِنَّ ٱلَّذِينَ ٱخْتَلَفُوا۟ فِيهِ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ٱتِّبَاعَ ٱلظَّنِّ ﴿157﴾ (سورۂ نساء آیت ۱۵۷)

٤ بمعنى التخمين والوهم: (اٹکل) كما في قوله تعالىٰ:

إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿24﴾ (سورۂ جاثیہ آیت ۲۴)

پس قرآن میں مذمت ظن بالمعنی الثالث والرابع کی ہے اور بالمعنی الاول والثانی کی تو مدح آئی ہے اور احادیث کا ظنی ہونا بالمعنی الاول والثانی ہے، چنانچہ احادیث متواترہ، یقین ضروری کا، اور احادیث مشہورہ یا وہ احادیث جو محف بالقرائن ہوں مثلاً مسلسل بالحفاظ ہوں، یقین استدلالی نظری کا فائدہ دیتی ہیں، (صرح بہ ابن حجرؒ) اور عام اخبار آحاد جو محدثین کے نزدیک قابل استدلال ہیں، رائے غالب کا فائدہ دیتی ہیں اور رائے غالب، یعنی ظن غالب عقلاً بھی حجت ہے عرفاً بھی اور شرعاً بھی، عقلاً اس لئے کہ اگر یہ حجت نہ ہو تو دنیا کا اکثر کاروبار معطل ہو جائے، کیونکہ ہر چیز میں علم یقینی کا حاصل ہونا ممکن نہیں، مثلاً اگر ظن غالب معتبر نہ ہو تو لازم آئے گا کہ ہم بازار سے کوئی چیز نہ خریدیں، کیونکہ یقینی نہیں کہ اس میں زہر یا نجاست ملی ہوئی نہیں، اور عرفاً اس لیے کہ روزمرہ کی زندگی میں ہم ظن غالب پر عمل کرتے

ہیں خود ثبوت نسب بھی ہر انسان کا ظن غالب ہی سے ہوتا ہے۔ کیا کوئی شخص یقین سے کہہ سکتا ہے کہ وہ کس کے نطفے سے پیدا ہوا، اگر پرویز صاحب ظن بمعنی الرای الغالب کی حجیت کے قائل نہیں توان کا ثبوت نسب نہ ہو سکے گا۔

اور شرعاً اسلئے کہ بے شمار مسائل میں شریعت نے ظن غالب ہی پر مدار رکھا ہے مثلاً انتقاض وضو، استقبال قبلہ ثبوت نسب اور شہادات وغیرہ مثلاً دو مردوں کی شہادت کو حجت ملزمہ قرار دیا گیا ہے اور حد زنا میں اربعہ رجال کی شہادت کو حجت بنایا گیا ہے، حالانکہ شہادت خواہ دو کی ہو یا چار کی، اس سے ظن غالب ہی حاصل ہوتا ہے، یقین حاصل نہیں ہوتا، احتمال کذب ہم، اس کے باوجود قرآن نے ان کو حجت قرار دیا ہے۔

۶- منکرین حدیث نے یہ مغالطہ بھی بہت پھیلایا ہے کہ احادیث صرف تیسری صدی سے لکھنے کا رواج ہوا ہے اسی زمانے میں صحاح ستہ وغیرہ لکھی گئی ہیں، اس سے پہلے عہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعہد رسالت میں احادیث کے لکھنے کا رواج نہیں تھا، مؤلفین صحاح ستہ نے اپنی یادداشت سے رطب ویابس اور سچی جھوٹی باتیں جو عالم اسلام میں پھیلی ہوئی تھیں، اپنی کتابوں میں درج کر دیں، اور رسول اللہ ﷺ نے تو کتابت حدیث سے ممانعت بھی فرمادی تھی، چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت مسلم، ترمذی میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تکتبوا عنی غیر القرآن ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحه۔ (رواه الترمذی فی کتاب العلم ورواه مسلم ایضاً)

اس کا جواب یہ ہے کہ، یہ بات سراسر غلط ہے کہ عہد رسالت وعہد صحابہ وتابعین میں احادیث کو لکھ کر محفوظ نہیں کیا گیا، واقعہ یہ ہے کہ کتابت حدیث کا سلسلہ عہد رسالت ہی سے مسلسل جاری ہے، جیسا کہ آگے تدوین حدیث کے عنوان میں بیان ہوگا، اور وہیں کتابت حدیث کی ممانعت کی حقیقت بھی وضاحت سے سامنے آجائے گی۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حفظ حدیث صرف کتابت میں منحصر نہیں، بلکہ حفظ حدیث کے تین طریقے شروع سے آج تک مسلسل جاری ہیں۔

۱- حفظ بالروایۃ، یعنی احادیث کو زبانی یاد کرنا اور دوسروں کو پہنچانا۔
۲- حفظ بالتعامل، یعنی احادیث پر انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عمل۔
۳- حفظ بالکتابۃ، یعنی تحریر اور کتابت کے ذریعہ احادیث کو محفوظ کرلینا۔

۱- حفظ بالروایۃ

یہ طریقہ تحفظ حدیث کے لیے سب سے زیادہ مؤثر طور پر استعمال کیا گیا ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت احادیث یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے میں لگی ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو جو حیرتناک حافظہ عطا کیا تھا، وہ حفظ حدیث کی ناقابل انکار ضمانت ہے، ان کو گھوڑوں کے نسب نامے تک ازبر یاد ہوتے تھے، ایک ایک شخص کو سینکڑوں اشعار صرف ایک مرتبہ سن کر یاد ہوجاتے تھے، جب اتنی معمولی چیزوں کا یہ حال تھا تو حدیث نبوی جس کو یہ مدار دین سمجھ کر جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اسے یاد کرنا ان کے لیے کیا مشکل تھا، خصوصاً جبکہ روایت حدیث کا حکم رسول اللہ ﷺ نے موکد طور پر بار بار دیا تھا، مثلاً **بلغوا عنی ولو آیة** وغیرہ۔

ان حضرات کی حیرت ناک قوت حافظہ کے عجیب وغریب واقعات کتب تاریخ ورجال میں دیکھے جاسکتے ہیں مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا واقعہ ہے، کہ مروان بن الحکم نے ان کے حافظے کا امتحان اس طرح لیا کہ ان کو بلاکر درخواست کی کہ مجھے حدیثیں سنایئے اور پردے کے پیچھے ایک کاتب کو بٹھالیا کہ وہ خفیہ طور پر لکھتا رہے، احادیث کثیرہ جو انہوں نے اس وقت سنائیں وہ کاتب نے لکھیں، ایک سال بعد مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھر بلایا اور درخواست کی کہ جو حدیثیں پچھلے سال آپ نے سنائی تھیں

دوبارہ سناد یجئے، کیونکہ مجھے پوری یاد نہ رہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی تمام حدیثیں بعینہٖ پچھلی ترتیب کے مطابق سنادیں اس مرتبہ بھی مروان نے کاتب کو بیٹھالیا تھا جو لکھتا رہا تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانے کے بعد جب دونوں نوشتوں کا مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کی کمی بیشی ان میں نہ تھی، نہ کسی حرف کو مقدم کیا تھا نہ موخر۔ تقریباً یہی حال دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین و تبع تابعین کا تھا جس کی مثالیں بیشمار ہیں، پھر راوی کتنا ہی قابل اعتماد کیوں نہ ہو، سننے والا اس کی روایت پر اس وقت تک اعتماد نہیں کرتا تھا جب تک وہ سند بیان نہ کرے اور سند کا ہر راوی حافظ اور ثقہ نہ ہو، اس کی تفصیلات بہت ہیں، یہاں صرف اشارہ مقصود ہے، واقعہ یہ ہے کہ حفظ حدیث کا اگر کوئی اور طریقہ نہ ہوتا، تب بھی اس طریقے کو حفاظت حدیث کا ضامن کہا جا سکتا تھا۔

۲- حفظ بالتعامل

حفظ حدیث کا دوسرا طریقہ تعامل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عام عادت تھی کہ وہ کوئی فعل مثلاً وضو وغیرہ اپنے شاگردوں کو دکھا کر کرتے اور فرماتے:

هٰكذا رأيت رسول الله ﷺ يفعل -

اس کی مثالیں کثیر ہیں نیز خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی نیا مسئلہ آتا تو وہ صحابہ سے دریافت کرتے کہ کسی نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے، اگر کسی نے سنا ہوتا تو بیان کر دیتا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسا اوقات اس راوی سے دو گواہ بھی طلب کر لیتے، اور اس روایت کے مطابق فیصلہ کر لیا جاتا، اور وہ حدیث حکومت کا قانون بن جاتی، ایسے بہت سے مسائل ہیں اور ان پر صدیوں تک مسلم حکومتیں عامل رہی ہیں، ظاہر ہے کہ جس حدیث پر بار بار عمل کیا جائے وہ ذہن میں کالنقش علی الحجر ہو جاتی ہے، اور یہ یاد کرنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے۔

۳- حفظ بالکتابۃ

حفظ حدیث کا تیسرا طریقہ کتابت ہے جو ابتدائے اسلام سے آج تک جاری ہے جس کی کچھ تفصیل تدوین حدیث میں آئے گی اس سے یہ بھی واضح ہو گا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس روایت میں کتابت حدیث سے منع فرمایا گیا ہے اس سے مراد مطلق ممانعت نہیں، بلکہ ابتدائے اسلام میں حدیث کو قرآن کے ساتھ ملا کر ایک چیز پر لکھنے سے منع کیا گیا تھا، تاکہ قرآن و حدیث باہم ملتبس نہ ہو جائیں، کیونکہ اس وقت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ذہنوں میں اسلوب قرآنی ایسا راسخ نہ ہوا تھا کہ وہ ایک نظر میں دونوں کے مابین تمیز کر سکیں، لیکن حدیثیں قرآن سے الگ لکھنے کی ممانعت کسی زمانے میں نہیں ہوئی، محدثین کی بڑی جماعت نے اس حدیث کا یہی جواب دیا ہے احقر کے نزدیک بھی راجح یہی ہے کیونکہ تدوین حدیث کی بحث سے واضح ہو گا کہ ہجرت مدینہ کے وقت سے آنحضرت ﷺ کی وفات تک احادیث لکھنے کا سلسلہ مسلسل جاری رہا ہے حدیثیں لکھنے کی علی الاطلاق ممانعت کسی زمانے میں نہیں ہوئی، اور بعد میں جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قلوب میں اسلوب قرآنی خوب راسخ ہو گیا، تو قرآن و حدیث ایک ہی چیز پر لکھنے کی ممانعت بھی منسوخ ہو گئی نسخ کی دلیل ہرقل قیصر روم کے نام رسول اللہ ﷺ کا وہ نامہ مبارک ہے، جس میں اپنے ارشادات کے ساتھ آپ نے قرآن حکیم کی یہ آیت بھی لکھوائی ہے:

قُلْ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ﴿٦٤﴾ (آل عمران آیت ۶۴)

یہ واقعہ ۶ ہجری کے اواخر یا ۷ ہجری کے اوائل میں ہوا ہے۔

تدوین حدیث

عہد رسالت میں رسول اللہ ﷺ نے احادیث لکھنے کی نہ صرف اجازت دی بلکہ اس کا حکم فرمایا، اور صحابۂ کرام کی ایک جماعت احادیث کو قلمبند کرتی رہی، جن میں ایسے صحابہ بھی ہیں جنہوں نے دو چار احادیث لکھ کر محفوظ کیں اور ایسے بھی ہیں جنہوں نے احادیث کا ایک بڑا ذخیرہ خود رسول اللہ ﷺ سے سن کر قلمبند کیا۔ نیز احادیث کا ایک بڑا ذخیرہ ایسا ہے جو خود رسول اللہ ﷺ نے املاء کرایا اور صحابۂ کرام نے اسے لکھا، عہد رسالت میں کتابت حدیث کا جو کام ہوا اس کی تفصیل احقر کے رسالہ "کتابت عہد رسالت و عہد صحابہ میں" آگئی ہے جو "البلاغ" کی پہلی جلد میں نہات آٹھ قسطوں میں شائع ہوا ہے یہاں اس کا خلاصہ ذکر کیا جاتا ہے:

کتابت حدیث کی اجازت اور حکم

۱- امام ترمذیؒ نے "کتاب العلم" میں روایت کیا ہے کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی احادیث سنتا ہوں وہ مجھے پسند آتی ہیں، مگر بھول جاتا ہوں، آپ نے فرمایا:

استعن بيمينك واؤما بيده لخط

۲- مقدمہ صحیفہ ہمام بن منبہ میں مشہور محقق ڈاکٹر حمید اللہ نے مستند حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع نے بھی کتابت حدیث کی اجازت مانگی تھی جو آپ ﷺ نے مرحمت فرمائی، ابورافع نے جو احادیث لکھیں، ان کی نقل در نقل کا سلسلہ بھی جاری رہا، طبقات ابن سعد میں حضرت سلمیٰ کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے کہ:

رأيت ابن عباس معه الواح يكتب عليها عن ابى رافع شيئا من فعل رسول الله ﷺ

پھر ابن عباس کے بارے میں ترمذی کی "کتاب العلل" کی روایت سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے شاگردوں کو احادیث لکھوائیں نیز طبقات ابن سعد ہی میں ہے کہ ابن عباس کے انتقال کے وقت ان کی اتنی تالیفات موجود تھیں کہ اونٹ پر لادی جاتی تھیں۔

۳- فتح کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا جس میں انسانی حقوق وغیرہ کے احکام تھے، یمن کے سردار ابوشاہ نے عرض کیا کہ یہ مجھے لکھوا دیجئے آپ نے حکم فرمایا کہ:

اكتبوا لابى شاه - (رواه البخاری فی کتاب العلم)

۴- مستدرک حاکم میں مرفوعا روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا "قيدوا العلم" حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا:

ما تقييده؟ قال الكتابة

چنانچہ ابوداؤد میں حضرت عبد اللہ بن عمرو کا یہ بیان منقول ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جو احادیث سنتا وہ لکھ لیا کرتا تھا بعض لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا کہ آنحضرت ﷺ کبھی نشاط میں ہوتے ہیں اور کبھی حالت غضب میں، اس لئے آپ کی ہر بات لکھ لینا مناسب نہیں ابن عمرو فرماتے ہیں میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ "اس سے حق کے سوا کوئی بات نہیں نکلتی" چنانچہ ابوداؤد، اسد الغابہ، مستدرک حاکم وغیرہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے احادیث کا ایک بڑا مجموعہ لکھ کر تیار کر لیا تھا اور اس کا نام انہوں نے "الصحيفة الصادقة" رکھا تھا، اس میں سب وہ احادیث تھیں جو انہوں

نے رسول اللہ ﷺ سے بالواسطہ سنی تھیں اور اسے وہ بہت حفاظت سے رکھتے تھے۔ بخاری "کتاب العلم" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مذکور ہے کہ:

ما من اصحاب النبی ﷺ احد اکثر حدیثا عنه منی الا ماکان من عبد الله بن عمرو فانه یکتب و لا اکتب

اس سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمرو کے پاس جو احادیث محفوظ تھیں وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث سے زیادہ تھیں، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو روایات ہم تک پہنچی ہیں ان کی کل تعداد (۵۳۶۴) پانچ ہزار تین سو چونسٹھ ہے (مرقات) تو حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس احادیث یقیناً اس سے زیادہ تھیں اور یہ بات اوپر ثابت ہو چکی ہے کہ انہوں نے جتنی احادیث سنی تھیں، لکھ لی تھیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحیفہ صادقہ میں احادیث کی تعداد (۵۳۶۴) سے زیادہ تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں بخاری کی تعداد تقریباً (۴۰۰۰) بیان کی گئی ہے اس کی تائید "اسد الغابۃ" میں ابن عمرو کے اس بیان سے ہوتی ہیں فرماتے ہیں کہ:

حفظت عن رسول الله ﷺ الف مثل

یعنی میں نے ایک ہزار امثال رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ لکھی ہوئی تھیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا، تو جب صحیفہ صادقہ میں امثال کی تعداد ایک ہزار تھی تو سادہ اسلوب کی احادیث اس سے پانچ چھ گنا زیادہ ہوں تو تعجب نہیں یہ صحیفہ صادقہ ان سے نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا رہا، چنانچہ ان کے پڑپوتے حضرت عمرو بن شعیب جو مشہور محدث ہیں صحیفہ صادقہ کو سامنے رکھ کر اس کا درس دیا کرتے تھے اس صحیفہ صادقہ کی احادیث کثیر تعداد میں امام احمد نے اپنی مسند میں نقل کر دیں اسی طرح اس صحیفہ صادقہ کی احادیث ابو داؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ کتب حدیث میں منتقل ہوئیں۔

حافظ ابن حجر نے "تہذیب التہذیب" میں یحییٰ بن معین اور علی بن المدینی کے حوالے سے اس صحیفے کی احادیث کی یہ علامت ذکر کی کہ جو حدیث بھی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے ہو وہ اسی صحیفے کی حدیث ہے۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

اوپر کی تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس (۵۳۶۴) سے زیادہ احادیث محفوظ تھیں حالانکہ ان کی مرویات جو موجودہ کتب حدیث میں ملتی ہیں، صرف سات سو (۷۰۰) ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ زیادہ احادیث محفوظ ہونے سے لازم نہیں آتا کہ وہ سب کی سب بعد کے لوگوں کو بھی پہنچی ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس احادیث اگرچہ عبداللہ بن عمرو سے کم تھیں مگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی تبلیغ و تدریس کے زیادہ مواقع ملے کیونکہ ان کا قیام مدینہ طیبہ میں تھا جو عہد صحابہ میں مرکز علوم نبوت تھا تشنگان علوم سب سے پہلے وہیں پہنچتے تھے پھر ان کا خاندان مدینہ میں نہیں تھا جس کے باعث ان پر گھریلو ذمہ داریاں بہت کم تھیں چنانچہ انہوں نے تبلیغ حدیث ہی کو اپنا مشغلہ بنالیا تھا، بخلاف ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ ان کا قیام اپنے والد عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شام وغیرہ میں رہا ان کے والد مصر کے حاکم تھے نظم حکومت اور جہاد وغیرہ کی مشغولیات ان سے وابستہ تھیں باپ بیٹے دونوں کو جنگ صفین میں بھی شریک ہونا پڑا تھا ان حالات میں انہیں اپنی محفوظ احادیث کی روایت کا زیادہ موقع نہ مل سکا لہٰذا ہم تک وہ صرف ۷۰۰ کی تعداد میں پہنچ سکیں۔

۵- ہجرت کے سفر میں جب سراقہ بن مالک آپ ﷺ کو گرفتار کرنے کی نیت سے پہنچا، مگر آپ کے معجزے نے اسے عاجز کر دیا تو واپس

جاتے وقت اس نے درخواست کی کہ آپ مجھے امان نامہ لکھ دیجئے تا کہ جب آپ کو غلبہ حاصل ہو تو میں مامون رہوں، آپ نے امان نامہ لکھوادیا، ظاہر ہے کہ یہ بھی حدیث تھی۔

۶- ہجرت کے صرف پانچ ماہ بعد آپ نے قرب وجوار کے غیر مسلموں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا اور اسے لکھا گیا یہ باون (۵۲) دفعات پر مشتمل تھا (سیرت المصطفیٰ مولانا محمد ادریس کاندھلوی، والوثائق السیاسیہ دکتور حمید اللہ پی۔ ایچ۔ ڈی فرانس) اسے ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور مملکت قرار دیا ہے۔

۷- صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس بھی احادیث کا ایک صحیفہ تحریری موجود تھا جو وہ اپنے خطبات اور مجلسوں میں سامنے رکھ کر اس کے مضامین سنایا کرتے تھے، یہ "صحیفہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے نام سے مشہور ہے، صحیح بخاری میں اس کا ذکر چھ جگہ آیا ہے، مثلاً ایک جگہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ما كتبنا عن النبى ﷺ الا القرآن وما فى هذه الصحيفة -

اس صحیفہ کا جن احادیث میں ذکر ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہت سے مسائل پر مشتمل تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے "قراب السیف" میں رکھتے تھے۔

۸- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تالیفات

مقدمہ فتح الملہم میں اور مولانا مناظر احسن گیلانی کی کتاب "تدوین حدیث" میں بحوالہ مستدرک حاکم روایت ہے کہ سعید بن ہلال فرماتے ہیں کہ: جب ہم حضرت انس سے احادیث سننے کے لئے اصرار کرتے تو وہ ہمارے لئے مختلف بیاض (دفتر) نکالتے اور فرماتے:

هذه سمعتها من رسول الله ﷺ فكتبتها وعرضت

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک یہ کہ حضرت انس کے پاس احادیث کے کئی تحریری مجموعے تھے کیونکہ روایت میں "مجالاً" کا لفظ ہے جو "مجلّہ" کی جمع ہے دوسری بات جو زیادہ اہم ہے، یہ کہ انہوں نے یہ احادیث لکھ کر بغرض احتیاط رسول اللہ ﷺ کو پیش بھی کر دی تھیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مجموعے رسول اللہ ﷺ کی توثیق فرمودہ تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹوں کو بھی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ:

قيدوا العلم با لكتاب - (جامع بیان العلم صفحہ ۳۷ جلد ۱)

نیز مسلم شریف (جلد ۱ صفحہ ۴۶، کتاب الایمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة) میں روایت ہے کہ عتبان بن مالک نے ایک حدیث مرفوع محمود بن الربیع کو سنائی، اور محمود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنائی تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

فاعجبنى هٰذا الحديث فقلت لابنى "اكتبه فكتبه"

۹- کتاب الصدقۃ

رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے کچھ پہلے ایک کتاب "کتاب الصدقۃ" لکھوائی تھی، جس میں مویشیوں کی زکوٰۃ اور عمروں کے مفصل احکام تھے، یہ آپ اپنے عاملوں کو بھیجنا چاہتے تھے، مگر آپ کا وصال ہو گیا، آپ کے بعد یہ کتاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے پاس رہی، اس کے بعد حضرت عمر کے پاس، دونوں نے اپنے اپنے دور خلافت میں اس پر عمل کیا اور کرایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد یہ ان کی اولاد میں منتقل ہوتی رہی، یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فاروق اعظم کے پوتے حضرت سالم سے اس کا نسخہ حاصل کیا اور یہ نسخہ انہوں نے امام زہریؒ کو دیا، جب کہ ابن شہاب زہری نے یہ پہلے سے حضرت سالم سے پڑھ کر حفظ کیا ہوا تھا اور امام زہریؒ اسے سامنے رکھ کر اس کا درس دیا کرتے تھے، یہ سب تفصیل سنن ابی داؤد میں مذکور ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کتاب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھوائی تھی، جس کے حوالے سے صحیح بخاری میں مسائل زکوٰۃ کی احادیث، کتاب الزکوٰۃ میں کئی جگہ آئی ہیں، ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب بھی مذکورہ بالا کتاب الصدقہ کی نقل ہو، کیونکہ سنن ابی داؤد میں ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ کی مہر لگی ہوئی تھی۔

۱۰- صحیفہ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب آپ ﷺ نے نجران کا عامل بنا کر بھیجا تو ایک ہدایت نامہ بھی ان کو دیا۔ جس میں زکوٰۃ[1] و عشر وغیرہ کے بہت سے احکام تھے، انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور اسے محفوظ رکھا، پھر وہ ان کی اولاد میں منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کے ان کے پوتے ابو بکر بن محمد سے اس کی نقل امام ابن شہاب زہریؒ نے حاصل کی، جسے سامنے رکھ کر ابن شہاب زہریؒ درسِ حدیث دیا کرتے تھے، پھر اس صحیفے کی احادیث بعد میں تالیف ہونے والی کتب مثلاً موطا امام مالک، مسند احمد، مسند دارمی، نسائی اور طبقات ابن سعد وغیرہ میں شامل کرلی گئیں، حافظ ابن حجر نے اس صحیفے کو "تلخیص الحبیر" میں خبر مشہور قرار دیا ہے۔

۱۱- عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تالیف

انہوں نے نہ صرف مذکورہ صحیفہ کو محفوظ رکھا، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے دیگر اکیس (۲۱) نوشتے جو مختلف قبائل کو لکھے گئے تھے، جمع کر کے ایک تالیف کی شکل دی، جسے عہدِ رسالت کی سیاسی و سرکاری تحریروں کا اولین مجموعہ قرار دیا جا سکتا ہے، یہ تالیف ابن طولون کی کتاب "اعلام السائلین عن کتب سید المرسلین" کا ضمیمہ بنادی گئی ہے، جو چھپ چکی ہے، ابن طولون کی اس کتاب کا نسخہ بخط مؤلف کتب خانہ "المجمع العلمی" میں محفوظ ہے۔ (الوثائق السیاسیہ، ومقدمہ صحیفہ ہمام بن منبہ)

۱۲- کئی اور صحیفے

ایسے کئی اور صحیفوں کا ذکر کتب سیر و حدیث میں ملتا ہے، جو آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بحیثیت عامل بھیجتے وقت ان کو لکھوا کر دیئے، مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علاء بن الحضرمیؓ کو "محرس حجر" (قریہ کا نام) کی طرف بھیجتے وقت، اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مالک بن مذارہ کو اہل یمن کی طرف بھیجتے وقت ایک ایک صحیفہ دیا تھا۔

۱۳- نو مسلم وفود کیلئے صحائف

جو وفود مشرف باسلام ہو کر اپنے وطن گئے، ان میں سے متعدد وفود کو آپ نے اسلامی تعلیمات پر مشتمل تحریر لکھ کر دیں تاکہ وہ اپنی قوم میں ان کی تبلیغ کریں، طبقات ابن سعد (ذکر وفادات العرب) میں اس کی بہت سی مثالیں اور صحیفوں کے متون درج ہیں، مثلاً حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وطن جانے لگے، تو ان کی درخواست پر ان کو تین نوشتے عطا فرمائے، اسی طرح منقذ بن حیان

---

[1] ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیان کے مطابق اس میں صدقات، دیات، فرائض اور سنن کے احکام تھے۔ (جامع بیان العلم صفحہ ۷۱ جلد ۱) اس صحیفہ کی باقی سب تفصیلات مقدمہ صحیفہ ہمام بن منبہ سے اور "الوثاق السیاسہ" سے ماخوذ ہیں۔)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغرض تجارت مدینہ آئے اور حضور ﷺ کی زیارت کی برکت سے مشرف باسلام ہوگئے، واپسی کیوقت آپ نے ان کو ایک تحریر عطا فرمائی جو اسلامی تعلیمات پر مشتمل تھی، تاکہ یہ اپنی قوم میں تبلیغ کریں، شروع میں تو اس خط کو انہوں نے چھپائے رکھا، پھر اپنے خسر کو جو قوم کے سردار تھے یہ کتاب دکھائی، وہ مشرف باسلام ہوگئے، پھر قوم کو بھی یہ خط سنایا تو وہ بھی مشرف باسلام ہوگئی، پھر اس قوم کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا، جو وفد عبد القیس کے نام سے معروف ہے، اور جس کا ذکر صحیح مسلم کتاب الایمان وغیرہ کتب حدیث میں کافی تفصیل سے آیا ہے۔

۱۴- تبلیغی خطوط

۶ر ہجری کے اواخر میں صلح حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ نے مختلف ممالک اور قبائل کے سربراہوں کے نام تبلیغی خطوط روانہ کئے، روم، فارس، مصر اور حبشہ کے بادشاہوں کے نام بھی خطوط بھیجے، ان میں سے ہرقل قیصر روم کے نام خط کا پورا متن صحیح بخاری کے بالکل شروع میں "باب کیف کان بدء الوحی" میں مذکور ہے، ایسے خطوط کو طبقات ابن سعد کے ایک باب میں یکجا کر دیا گیا ہے اور طبقات ابن سعد میں ایسے ایک سو پانچ خطوط کا پورا متن مذکور ہے، الوثائق السیاسیہ میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے ایسی تقریباً دو سو پچاس تحریریں مع متن مستند حوالوں کے ساتھ نقل کی ہیں، ان میں سے بعض خطوط جو قیصر روم اور مقوقس حاکم مصر اور نجاشی شاہ حبشہ کے نام بھیجے گئے تھے ان کے اصل نسخے دریافت ہو چکے ہیں، جو محفوظ ہیں اور ان کے فوٹو کراچی سے چھپ چکے ہیں، ان میں آنحضرت ﷺ کی مہر بھی ثبت ہے، کسریٰ پرویز، شاہ فارس کے نام جو خط بھیجا گیا تھا اس کی اصل بھی چند سال پہلے مل گئی ہے، اس کا فوٹو اور مفصل روئیداد "البلاغ" میں چھپ چکی ہے، فوٹو میں تیسری سے دسویں سطر تک چاک ہونے کا نشان ہے۔

۱۵- سرکاری وثیقے

رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں بارہ لاکھ مربع میل کا علاقہ آپ کے زیر حکومت آچکا تھا، اس کے انتظامات کیلئے آپ کو کس قدر تحریری کام کرانا پڑتا ہوگا ظاہر ہے، جس کی چند مثالیں یہ ہیں۔

۱- جنگی ہدایات

اس کی ایک مثال بخاری "کتاب العلم باب ما یذکر فی المناولہ" میں بھی ملتی ہے:

کتب لامیر السریة کتابا وقال لا تقرئه حتی تبلغ مکانا کذا وکذا، فلما بلغ ذلك المکان قرأہ علی الناس، واخبرهم بامر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم۔

۲- امان نامے

بہت سے لوگوں کو آپ نے امان نامے لکھوا کر دیئے، جس کی ایک مثال سراقہ بن مالک کے واقعہ میں بیان ہو چکی ہے، بہت سی مثالیں طبقات ابن سعد وغیرہ میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

۳- جاگیروں کے ملکیت نامے

بہت سے صحابۂ کرام کو آپ نے جاگیریں عطا فرمائیں، اور ان کے ملکیت نامے لکھوا کر انہیں دیئے، مثلاً ایک جاگیر نامہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور ایک حضرت زبیر بن العوام کو عطا فرمایا، (طبقات ابن سعد) اس کی مثالیں بھی بہت ہیں۔

۴- تحریری معاہدے

ایسے معاہدوں کی تعداد بہت ہے جو دوسری قوموں سے کرتے وقت آپ نے قلمبند کرائے، مثلاً ہجرت کے پانچ ماہ بعد آس پاس کے قبائل سے آپ نے معاہدہ کیا تھا، جو باون (۵۲) دفعات پر مشتمل تھا، اس طرح صلح حدیبیہ کے موقع پر جو معاہدہ لکھا گیا، سیرت اور حدیث کی سب کتابوں میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

خلاصہ

کتاب الصدقہ سے یہاں تک جتنی مثالیں ذکر کی گئیں، ظاہر ہے کہ یہ سب احادیث تھیں، اور ان کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ آپ نے خود املاء کرائی تھیں، ان تمام تاریخی شواہد کے ہوتے ہوئے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ عہد رسالت میں کتابت حدیث کی مطلقاً ممانعت تھی؟ بس سوائے اس کے چارہ نہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے جو ممانعت معلوم ہوتی ہے اسے کسی خاص صورت پر محمول کیا جائے، اور وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے بعض صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن و حدیث ایک چیز پر لکھنے کی ممانعت فرمائی تھی، تاکہ التباس حدیث بالقرآن لازم نہ آئے، اس کی تائید مسند احمد کی اس روایت سے ہوتی ہے جو خود حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ ہم جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتے تھے لکھتے جاتے تھے، آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو پوچھا، تم یہ کیا لکھ رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا:

ما نسمع منك فقال اكتاب مع كتاب الله امحضوا كتاب الله خلصوه.

چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ لکھا تھا آگ میں جلا دیا، اس میں آپ ﷺ نے صراحۃً "کتاب مع کتاب اللہ" پر نکیر فرمائی جو معیت کے ساتھ مقید ہے، اور کتاب اللہ کو خالص لکھنے کی تائید فرمائی، معلوم ہوا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو روایت امام ترمذی نے ذکر فرمائی، مختصر ہے، اور مفصل روایت وہ ہے جو مسند احمد کے حوالے سے یہاں نقل کی گئی، پس ترمذی کی روایت کو مسند احمد کی روایت سے الگ کر کے سمجھنے کی کوشش ایسی ہی مضحکہ خیز ہے جیسے "لا تقربوا الصلوۃ" کو "وانتم سکاری" سے الگ کر کے سمجھنے کی کوشش۔

عہدِ صحابہ میں کتابتِ حدیث

عہد صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں کتابت حدیث کا کام اور بھی زیادہ وسعت اور تیزی کے ساتھ ہوا، اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک بڑی جماعت نے یہ خدمت انجام دی، اس دور میں حدیث کی انفرادی کتابت کے علاوہ یہ صورت بھی بکثرت جاری رہی، کہ بذریعہ خط وکتابت صحابہ نے ایک دوسرے کو یا بعض تابعین کو احادیث لکھ کر بھیجیں، صحیح مسلم میں ایسے کئی واقعات مذکور ہیں۔

مثلاً حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احکام شرعیہ سے متعلق کئی احادیث حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ کر بھیجیں۔ (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۲۱۸)

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا کہ، ایسی حدیث جو آپ نے حضور ﷺ سے سنی ہو، مجھے لکھ کر بھیجیں، جواب میں حضرت عائشہ نے ایک حدیث لکھ کر بھیجی۔ (مشکوٰۃ شریف مع مرقاۃ طبع قدیم صفحہ: ۶۳ ۲ جلد ۴، مسلم جلد ۲)

اسی طرح کی بیسیوں مثالیں اس دور میں ملتی ہیں، علاوہ ازیں اس دور میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدیث کی متعدد کتابیں تالیف فرمائی ہیں، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ احادیث، رسول اللہ ﷺ سے سننے کے فوراً بعد نہیں لکھتے تھے مگر بعد میں لکھ لیتے تھے اور ان کے پاس اپنی عام روایات لکھی ہوئی محفوظ تھیں چنانچہ ایک مرتبہ ان کے ایک شاگرد حسن بن عمرو نے ان کو ایک حدیث سنائی، اور کہا کہ یہ حدیث میں نے آپ سے سنی ہے، توابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"ان کنت سمعته منی فهو مکتوب عندی"۔ (جامع بیان العلم لابن عبد البر صفحہ ۷۴ جلد۱)

یہ شاگرد فرماتے ہیں:

"فاخذ بیدی الیٰ بیته فا رانا کتبا کثیرة من حدیث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فوجد ذلك الحدیث، فقال قد اخبرتك انی ان کنت حدثتك به فهو مکتوب عندی."

اس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی ساری مرویات لکھ کر یا لکھوا کر محفوظ کرلی تھیں، نیز ان کے احادیث کے مجموعے، متعدد لوگوں نے ان سے سن کر لکھے، چونکہ یہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے املاء کردہ ہیں، اس لئے درحقیقت یہ انہی کی تالیف قرار دی جائیں گی، اس طرح آپ کی کئی تالیفات اس دور میں تیار ہوئیں، جو یہ ہیں:

۱- پیچھے بیان ہوا ہے کہ مروان بن الحکم نے آپ سے سنی ہوئی احادیث، پردے کے پیچھے کاتب کو بٹھا کر لکھوائی تھیں، اور اگلے سال اس تحریر کا مقابلہ بھی کر کے اسے اور بھی موثق کرلیا تھا۔

۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد بشیر بن نہیک کا بیان ہے کہ، میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کچھ سنتا تھا لکھ لیتا تھا، جب میں نے رخصت ہونے کا ارادہ کیا تو اپنی لکھی ہوئی کتاب ان کے پاس لائی، اور ان سے کہا کہ، یہ وہ ہے جو میں نے آپ سے سنی ہے، توانہوں نے فرمایا: نعم۔

(جامع بیان العلم صفحہ ۷۲ جلد۱، باب الرخصۃ فی جواز کتابۃ العلم)

۳- الصحیفة الصحیحة

یہ صحیفہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے شاگرد ہمام بن منبہ کو املاء کرایا تھا، اس کی سند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ تک اس طرح ہے:

"عن عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة"۔

اس صحیفے کی احادیث کو امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مسند میں، اور امام بخاری و مسلم نے اپنی کتابوں میں نقل کر لیا ہے، لہٰذا اس صحیفے کا الگ درس و تدریس کا وہ رواج و اہتمام باقی نہ رہا تھا جو ان کتابوں کی تالیف سے پہلے تھا، یہ صحیفہ صدیوں سے نایاب تھا، بعض خاص خاص کتب خانوں سے اس کے قلمی نسخے دستیاب ہوئے، ایک نسخہ برلن جرمنی کے کتب خانے سے اور ایک دمشق کے کتب خانے سے دستیاب ہوا اسے بڑی تحقیق کے ساتھ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے شائع کرایا، یہ دونوں نسخے عبد الرزاق کے شاگرد ابو الحسن السلمی کی روایت سے نسلاً بعد نسلٍ صدیوں تک درس و تدریس کے ذریعہ منتقل ہوتے رہے، ان کو صحیحین اور مسند احمد کی روایتوں سے ملایا جاتا ہے تو ایک حرف کا فرق نہیں رہتا۔

۴- حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے والد عبد العزیز، جو مصر کے گورنر تھے، انہوں نے کثیر بن مرارہ کو لکھا کہ، رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کی جو احادیث ہوں، ہمیں لکھ بھیجو، "الا حديث ابی هريرة فانه عندنا" اس سے معلوم ہوا کہ ابوہریرہ کی تمام مرویات لکھی ہوئی عبد العزیز کے پاس محفوظ تھیں۔

۵- ہمام بن منبہ کے بھائی فرماتے ہیں کہ، حضرت ابوہریرہ نے مجھے اپنی کتابیں دکھائیں۔ (مقدمہ صحیفہ ہمام)

صحیفہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صحیفہ تالیف کیا تھا جس میں حج سے متعلق احادیث تھیں، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مجھے سورۂ بقرہ کے مقابلہ میں صحیفہ جابر زیادہ یاد ہے، انہوں نے وہب بن منبہ کو بھی احادیث املاء کرائی تھیں، اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان کے صحیفے سے احادیث روایت کی ہیں، اور بھی متعدد ان کے شاگردوں نے اس صحیفے کی روایت کی ہے۔

(تہذیب التہذیب لابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ)

"ونقل ابن عبد البر فی جامع بيان العلم (صفحه ۷۲ جلد۱) عن الربيع بن سعد قال رايت جابرا يكتب عند ابن سابط فی الواح."

رسالۃ سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی احادیث کا ایک مجموعہ تالیف کیا تھا، جسے ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "تہذیب التہذیب" میں نسخہ کبیرہ سے تعبیر کیا ہے اور فرمایا کہ "فيه علم كثير" اس رسالے کی روایت ان کے صاحبزادے نے کی ہے۔

رسالۃ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انہوں نے بھی ایک صحیفہ تالیف کیا تھا، جس کی روایت ان کے صاحبزادے نے کی ہے۔

حضرت براء بن عازب کا املاءِ احادیث

"عن عبد الله بن خنيس قال رأيتهم عند البراء يكتبون علی ايديهم بالقصب"۔ (جامع بیان العلم صفحہ ۷۳، جلد۱)

حضرت ابن عباس کی تالیفات

۱- ترمذی نے کتاب العلل میں روایت کی ہے کہ ابن عباس کے پاس طائف کے کچھ لوگ آئے اور ان سے احادیث سننے کی درخواست کی، آپ نے انہیں احادیث املاء کرائیں۔

۲- عن سعید بن جبیر انه کان مع ابن عباس فیستمع منه الحدیث فیکتبه فی واسطة الرحل فاذ انزل نسخه.
(جامع بیان العلم صفحہ ۷۲ جلد ۱)

۳- طبقات ابن سعد میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنے انتقال کے وقت اتنی کتابیں چھوڑیں کہ وہ اونٹ پر لادی جاتی تھیں۔

۴- ایسی ہی کئی مثالیں کتب حدیث میں ملتی ہیں کہ ابن عباس نے دوسرے شہروں میں بعض کو احادیث بذریعہ خط بھیجیں۔

"عن یحیی بن ابی کثیر قال ابن عباس "قیدوا العلم بالکتاب." (جامع بیان العلم صفحہ ۷۲ جلد ۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تالیف

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی احادیث لکھی ہوئی موجود تھیں، ان کے شاگرد نافع ہیں جن کی روایت امام مالک عن نافع عن ابن عمر بکثرت کرتے ہیں اور اس سند کو محدثین سلسلۃ الذہب کہتے ہیں۔

نافع کے ایک شاگرد فرماتے ہیں:

"انه رای نافعا مولیٰ ابن عمر یملی علمه، ویکتب بین یدیه"

معلوم ہوا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لکھی ہوئی احادیث موجود تھیں، جن کی نقل نافع نے تیار کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں یہ تو معلوم نہیں کہ انہوں نے خود بھی احادیث لکھی ہیں کہ نہیں [1] لیکن ان کی شاگرد رشیدہ عمرہ بنت عبد الرحمٰن کے پاس جن کی پرورش انہوں نے بچپن سے کی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی احادیث لکھی ہوئی تھیں، چنانچہ عمر بن عبد العزیز نے جب سرکاری طور پر تدوین حدیث کا کام شروع فرمایا، تو مدینے کے حاکم ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو لکھا کہ، عمرہ بنت عبد الرحمٰن اور قاسم بن محمد کے پاس حضرت عائشہ کی جو احادیث ہیں ہمیں نقل کر کے بھیجو، نیز حضرت عائشہ کے بھانجے اور خاص شاگرد حضرت عروہ نے بھی احادیث کی کئی کتابیں لکھی تھیں، جو بظاہر انہی سے مروی ہوں گی، مگر یوم حرہ میں وہ ضائع ہو گئیں، جس پر وہ فرمایا کرتے تھے:

"وددت لو ان عندی کتبی باهلی ومالی"۔

حضرت مغیرة بن شعبہ

صحیح مسلم اور دیگر کتب حدیث میں کئی مثالیں ملتی ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو لکھا کہ، مجھے حدیث نبوی لکھ کر بھیجو، اور مغیرہ بن شعبہ نے اپنے کاتب "وراد" سے احادیث لکھوا کر ان کو بھیجیں۔

---

[1] سوائے اس حدیث کے جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ کر بھیجی تھی، ملاحظہ ہو مرقاۃ۔ (صفحہ ۹۴۷ جلد ۴، نسخہ قدیمہ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کتابت حدیث

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں پانچ سو احادیث نبویہ لکھیں، لیکن رات کو لیٹے تو کروٹیں بدلتے رہے، سونہ سکے، میں نے پریشان ہو کر وجہ پوچھی، تو فرمایا: مجھے خوف ہے کہ میں اس حالت میں مر جاؤں کہ یہ مکتوب احادیث میرے پاس موجود ہوں اور ان میں ایسی حدیثیں بھی ہوں جو کسی ایسے شخص سے مروی ہوں جس پر میں نے اعتماد کیا ہو، حالانکہ وہ اس طرح نہ ہوں جس طرح اس شخص نے ہم کو سنائی ہیں، چنانچہ مجھے حکم دیا کہ وہ احادیث لاؤ، پس ان کو جلادیا۔

اسی روایت میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ یہ ہیں:

"خشیت ان اموت وھی عندی فیکون فیھا احادیث عن رجل قد ائتمنته ووثقته ولم یکن کما حدثنی فاکون انقل ذٰلك فھذا لا یصح، واللہ اعلم"۔ (تذکرۃ الحفاظ)

منکرین حدیث اس واقعے سے دو نتیجے نکالتے ہیں۔

۱- احادیث حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک حجت نہیں تھیں۔

۲- وہ احادیث لکھنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔

مگر یہ دونوں نتیجے غلط ہیں، پہلا اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد جب حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ان سے شکایت پیش آئی اور دونوں نے میراث کا مطالبہ کیا تو انہوں نے اس کے جواب میں حدیث ہی سے استدلال کیا تھا۔

"نحن معشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ماترکنا صدقة"

نیز پورے دور خلافت میں جب بھی کوئی نیا قضیہ پیش آیا اور قرآن میں اس کا صریح حکم نہ ملا تو آپ کا معمول تھا کہ صحابہ کرام سے پوچھتے، کہ کیا کسی نے اس مسئلے میں کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ کی سنی ہے؟ اگر مل جاتی تو اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے، اور بسا اوقات راوی سے گواہ بھی طلب فرماتے، ایسے قضایا کئی ہیں، مثلاً میراثِ جدہ کے قضیہ میں حدیث ہی کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا، نیز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرویات، طرق کی تعداد حذف کر کے تقریباً ڈیڑھ سو (۱۵۰) ہیں (ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہؒ) اگر حدیث ان کے نزدیک حجت نہ ہوتی، تو ان ڈیڑھ سو حدیثوں اور متعدد قضایا کا کیا جواب ہوگا؟

اور دوسرا نتیجہ اس لئے غلط ہے، کہ خود ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتاب الصدقۃ لکھوائی جو پانچ سو (۵۰۰) احادیث ہی پر مشتمل تھی، اس کا کچھ ذکر پیچھے بھی گذرا ہے۔ (بخاری شریف اول کتاب الزکوۃ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذکورہ پانچ سو احادیث لکھنا، خود جوازِ کتابت کی دلیل ہے، کیونکہ انہوں نے یہ کہہ کر نہیں جلایا کہ لکھنا میرے نزدیک جائز نہیں، اور کوئی مثال ایسی نہیں ملتی کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو احادیث لکھا کرتے تھے، کبھی منع کیا ہو، اس لئے یہ کہے بغیر چارۂ کار نہیں ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان احادیث کو صرف اس وجہ سے جلایا تھا کہ انہی کے عہد خلافت میں قرآن کریم کو کتابی شکل میں یکجا کیا گیا تھا، جس کا صرف ایک نسخہ سرکاری طور پر محفوظ تھا، اگر احادیث کا مجموعہ بھی ان کے پاس مکتوب صورت میں محفوظ ہوتا، تو اس کی حیثیت بھی سرکاری نسخے کی ہوتی اور اس کو بھی ایسا ہی قطعی سمجھا جاتا جیسا کہ قرآن کریم، حالانکہ یہ پانچ سو احادیث سب کی سب قطعی الثبوت نہیں تھیں، کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے الفاظ،

"فیکون فیھا احادیث عن رجل قدائتمنته ووثقته ولم یکن کما حدثنی فاکون قد نقلت ذٰلك فھذا لا یصح

واللہ اعلم۔"

سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ایسی احادیث بھی تھیں جو آپ نے کسی اور شخص کے واسطے سے سنی تھیں، اور وہ شخص بھی رجل نکرہ تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رواۃِ حدیث کے نام بھی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان حدیثوں کے ساتھ نہیں لکھے تھے، پس اگر یہ لکھی ہوئی محفوظ رہ جاتیں تو ابو بکر صدیق کے پاس ہونے کی وجہ سے ان کی حیثیت قطعی الثبوت سمجھی جاتی کالقرآن الکریم، حالانکہ ان میں احادیث ظنی الثبوت بھی تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کتابتِ حدیث

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی مجموعہ احادیث لکھنے کا ارادہ کیا تھا، جامع بیان العلم میں ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ تفصیل سے سند کیساتھ نقل کیا ہے جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد بھی منقول ہے:

"انی کنت ارید ان اکتب السنن وانی ذکرت قوما کانوا قبلکم کتبوا کتبا فاکبوا علیها وترکوا کتاب اللہ وانی واللہ لا اشوب کتاب اللہ بشیء ابدا."

اسی واقعے میں تحریر ہے کہ انہوں نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا، ان سب نے انہیں لکھنے کا مشورہ دیا، پھر یہ ایک ماہ تک استخارہ کرتے رہے، پھر مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔ (جامع بیان العلم لابن عبد البر، صفحہ ۶۴ جلد ۱)

منکرینِ حدیث اس واقعے سے بھی وہی دو نتیجے نکالتے ہیں، مگر وہ دونوں یہاں بھی غلط ہیں۔

پہلا اس لئے کہ ان کی پوری زندگی شاہد عدل ہے کہ حدیث کے اتباع کو یہ جزء ایمان سمجھتے تھے اور پورے دور خلافت میں جب کوئی نیا قضیہ پیش آیا اور قرآن کریم میں اس کا صریح حکم نہ ملا، تو صحابۂ کرام سے اس کے بارے میں حدیث دریافت کرتے، مل جاتی تو اس کے مطابق فیصلہ فرماتے، اور بسا اوقات یہ بھی راوی کو گواہ پیش کرنے پر مامور کرتے، اگر حدیث ان کے نزدیک حجت نہ ہوتی، تو خود بھی روایتِ حدیث نہ کرتے، حالانکہ ان کی مرویات، طرق کی تعداد نکال کر دو سو سے زیادہ ہیں۔

اور دوسرا نتیجہ اس لئے غلط ہے کہ اگر کتابتِ حدیث ان کے نزدیک جائز نہ ہوتی تو صحابۂ کرام کی ایک بڑی تعداد، جو احادیث لکھتی چلی آرہی تھی ان سب کو کتابت سے منع فرما دیتے مگر کسی قابلِ اعتماد روایت سے ثابت نہیں کہ انہوں نے منع فرمایا ہو، بلکہ اس کے برعکس "جامع بیان العلم (صفحہ ۷۲ جلد ۱)" میں ابن عبد البرؒ نے اپنی سند سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد روایت کیا ہے:

"قیدوا العلم بالکتاب"

جب کہ بعض روایتیں ملتی ہیں کہ انہوں نے اکثار فی الحدیث سے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سختی سے منع فرمایا، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم نے جو احادیث لکھی ہیں وہ سب میرے پاس لاؤ، پھر منگوا کر انہیں جلا دیا، نیز اپنا فرمان دوسرے بلادِ اسلامیہ میں بھیجا کہ، جس کے پاس کچھ ہو وہ مٹا دے، ان سب روایات کو محدثین نے مشتبہ قرار دیا ہے اور ان کے راویوں پر جرح کی ہے۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر ان روایات کو مان لیا جائے، تب بھی یہ ممانعت اکثار فی الحدیث کی تھی، تاکہ لوگ بے احتیاطی سے روایت نہ کریں اور رطب ویابس نہ لکھیں، اور خود کے لکھنے میں وہی خطرہ تھا جو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کیا تھا، کہ اس وقت تک قرآن شریف کا سرکاری نسخہ صرف ایک تھا، اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کا مجموعہ بھی لکھوا دیتے، تو رفتہ رفتہ لوگ

اسے بھی قطعی سمجھ کر قرآن کا درجہ دے دیتے، چنانچہ حضرت عمر کے یہ الفاظ:

"و انی واللہ لا اشوب کتاب اللہ بشئ ابدا"

اس بات میں صریح ہیں کہ خود کے لکھنے میں التباس القرآن بالحدیث لازم آتا تھا، یہ خوف دوسروں کے لکھنے میں نہ تھا، اس لئے ان کو منع نہیں فرمایا۔ ان واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا، "کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجیت حدیث اور اس کی روایت وکتابت کو جائز نہ سمجھتے تھے۔" اس لئے بھی غلط ہے کہ خود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد "ازالۃ الخفاء" میں شاہ ولی اللہؒ نے نقل فرمایا ہے۔

"انہ سیکون قوم یکذبون بالرجم و بالدجال والشفاعۃ و عذاب القبر و بقوم یخرجون من النار بعد ما امتحشوا"۔

ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں حدیث ہی سے ثابت ہوئی ہیں، قرآن کریم میں ان کی کہیں صراحت نہیں ہے، معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب چیزوں کا عقیدہ بھی رکھتے تھے، اور اس خوف سے فکر مند تھے کہ لوگ کہیں ان کا انکار نہ کرنے لگیں، نیز ایک مرتبہ آپ نے لوگوں کو ایک حدیث سنائی اور فرمایا کہ:

"من حفظھا و عقلھا و وعاھا فلیحدث حیث تنتھی بہ راحلتہ و من لم یحفظ فلا احل لہ ان یکذب"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کتابتِ حدیث

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روش بھی کتابت وروایت حدیث کے بارے میں ابتداء وہی رہی جو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی، لیکن بعد میں فتنۂ سبائیت وخارجیت کی وجہ سے جب جھوٹی احادیث رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کی جانے لگیں، اور ان باطل فرقوں نے وضعِ حدیث کا کام شروع کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مذمت کرنے لگے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث صحیحہ کی روایت وکتابت اور تبلیغ نہایت اہتمام سے فرمائی، خصوصاً ان روایات کو زیادہ پھیلایا جو فضائلِ صحابہ سے متعلق تھیں، آپ برسرِ منبر اعلان فرماتے کہ:

"من یشتری منی علما بدرھم"

"یعنی کون ہے جو ایک درہم کا کاغذ خرید لائے تاکہ میں اس کو حدیثیں املاء کروادوں۔"

چنانچہ لوگ آپ سے سن کر احادیث لکھتے، حارث اعور نے بھی اسی طرح آپ کی مرویات کا ایک مجموعہ لکھ لیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دکھایا تھا (طبقات ابن سعد) نیز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات کے تین اور مجموعوں کا پتہ چلتا ہے، ایک مجموعہ حجر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا (طبقات ابن سعد)، ایک مجموعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے محمد بن الحنفیہ کے پاس تھا (تدوین حدیث از مولانا مناظر احسن گیلانی)، ایک مجموعہ امام جعفر صادقؒ کے پاس تھا۔ (تہذیب التہذیب)

عہدِ صحابہ میں کتابتِ حدیث کی کچھ اور مثالیں

۱- حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کی تین روایتیں صحیح بخاری کتاب الجہاد "باب لا تمنوا لقاء العدو" میں مذکور ہیں، جو انہوں نے بذریعہ خط لکھ کر بھیجی تھیں، (نیز صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں بھی یہ روایت مذکور ہے)۔

۲- صحیح مسلم جلد اول میں ہے کہ حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں: "کتبت من فیھا کتابا" فیھا کی ضمیر حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف راجع ہے، اس سے معلوم ہوا کہ فاطمہ بنت قیس سے انہوں نے احادیث سن کر اسی وقت لکھی تھیں۔

۳- حضرت ابو بکرہؓ نے اپنے صاحبزادے عبید اللہ کو خط میں ایک حدیث لکھ کر بجستان بھیجی۔

"بخاری کتاب الاحکام و ابو داؤد کتاب الاقضیہ، باب قضاء القاضی یقضی وھو غضبان، ومسلم کتاب الاقضیہ، باب کراھة قضاء القاضی وھو غضبان، جلد ثانی صفحہ ۷۷"۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے دور میں سرکاری طور پر تدوینِ حدیث

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ متوفی ۱۰۱/ ہجری نے سرکاری طور پر تدوینِ حدیث کا کام اہتمام سے شروع کیا، اور ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو اپنا یہ فرمان بھیجا:

"انظر ما کان من حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاکتب فانی خفت دروس العلم وذھاب العلماء"۔

(بخاری و موطا)

ابو نعیم اصفہانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی مضمون کا فرمان تمام بلادِ اسلامیہ کے حکام کو بھی بھیجا تھا، ان بلاد سے احادیث کے مجموعے تیار ہو کر دار الخلافہ دمشق آئے اور عمر بن عبد العزیزؒ نے یہاں اس کی نقلیں تیار کرا کر اسلامی حکومت کے گوشہ گوشہ میں بھیجیں، اس کام میں ابن شہاب زہریؒ نے سب سے زیادہ حصہ لیا، چنانچہ پہلی صدی کے اواخر میں مندرجہ ذیل کتبِ حدیث وجود میں آچکی تھیں۔

۱- کتب ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزمؒ

انہوں نے کئی کتابیں جمع فرمائی تھیں لیکن دمشق بھیجنے نہ پائے تھے کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا انتقال ہو گیا۔

(التمہید لابن عبد البرؒ بحوالہ امام مالکؒ)

۲- رسالہ سالم بن عبد اللہ فی الصدقات

یہ بھی حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی فرمائش پر لکھا گیا۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطیؒ)

۳- دفاتر الزہری

انہوں نے بھی اپنی تمام مسموع احادیث کئی دفاتر میں جمع کیں، اور ان کی نقلیں عمر بن عبد العزیزؒ نے تمام ایسے بلادِ اسلامیہ میں بھیجیں جہاں کوئی مسلمان حاکم ان کی طرف سے موجود تھا۔ (جامع بیان العلم جلد ۱ صفحہ ۷۰)

۴- کتاب السنن لمکحولؒ

مکحول عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں قاضی تھے۔　(الفہرست لابن ندیم)

۵- ابواب الشعبی رحمہ اللہ تعالیٰ

عامر بن شراحیل شعبی کی تالیف ہے، یہ حدیث کی پہلی مبوّب کتاب ہے، (تدریب الراوی للسیوطی بحوالہ حافظ ابن حجر)، شعبی بھی عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں کوفہ کے قاضی تھے۔

۶-

قال ابن وهب واخبرنی السدی بن یحیی عن الحسن انه کان لا یری بکتاب العلم باسا وقد کان املی التفسیر فکتب-　(جامع بیان العلم جلد ا صفحہ ۷۴)

دوسری صدی ہجری میں تدوینِ حدیث

اس صدی کی مشہور تالیفات یہ ہیں:

۱- کتاب الاثار لامام ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

یہ امام اعظم کی براہ راست تالیف ہے، اور یہ بات معروف ہے کہ امام مالکؒ نے ان کی کتاب سے استفادہ کیا ہے، اس لئے اسے مؤطا کی پیشرو کہہ سکتے ہیں، حدیث میں امام اعظم کی براہ راست تالیف صرف یہی ہے، مسانید امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نام سے جو کتابیں معروف ہیں، یہ ان کی اپنی تالیف نہیں، بلکہ ان کی مرویات کو بعد کے علماء نے مرتب کیا ہے، مسند ابی حنیفہ کے نام سے متعدد مجموعے لکھے گئے، علامہ خوارزمیؒ نے ان کو جمع کر کے مسانید امام اعظم کے نام سے کتاب تالیف کی، جو چھپ چکی ہے۔

۲- مؤطا امام مالک

اس کا مفصل تعارف اس کے درس میں آئے گا، امام مالک نے جب یہ کتاب تالیف کر کے علماء کے سامنے پیش کی، تو سب نے اس کے مستند او صحیح ہونے پر اتفاق کیا، کہا جاتا ہے کہ اس کا نام مؤطا اسی وجہ سے رکھا گیا، امام شافعی کا قول ہے کہ "اصح الکتب بعد کتاب اللہ المؤطا"، اس کی ساری احادیث، مرفوعہ صحیحہ ہیں، ساتھ ہی اس میں آثار صحابہ کو بھی درج کیا گیا ہے اس کے پندرہ سے زائد نسخے امام مالکؒ کے شاگردوں کی روایت سے پھیلے، ہمارے دیار میں مؤطا امام مالکؒ کے نام سے جو نسخہ متداول ہے وہ یحییٰ بن یحییٰ اندلسی کی روایت سے ہے دوسرا نسخہ مؤطا امام محمدؒ کے نام سے معروف ہے، یہ بھی درحقیقت مؤطا امام مالکؒ کا نسخہ ہے، جو امام محمدؒ نے امام مالک سے سن کر قلمبند کیا ہے، لیکن اس میں امام محمدؒ نے ان آثارِ صحابہ و تابعین کا اضافہ کیا ہے، جو حنفیہ کے مستدل ہیں، اس کے علاوہ بھی مؤطا کے متعدد نسخے رائج ہوئے، جن کی تفصیل "بستان المحدثین" کے بالکل شروع میں دیکھی جاسکتی ہے۔

۳- سنن ابن جریج

هو عبد العزیز بن جریج الرومی الاموی مولاهم المکی صاحب التصانیف الذی یقال انه اول من صنف الکتب فی الاسلام المتوفی سنة خمسین اواحدی و خمسین من الهجرة النبویة علی صاحبها الصلوٰة والسلام.　(الرسالة المستطرفة صفحه ۳۰، لمحمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۵۴ه)

۴- مصنف وکیع بن الجراح

الکوفی محدث العراق المتوفی سنة ست وتسعین ومائة۔ (۱۹۶ھ)او(۱۹۷ھ)

۵- جامع معمر بن راشد (المتوفی سنہ ۱۵۳ھ او ۱۵۴ھ)

معمر یمن کے رہنے والے ہیں۔ اور ہمام بن منبہ کے شاگرد اور عبدالرزاق صاحب مصنف کے استاد ہیں، یہ کتاب مبوب ہے ابھی تک طبع نہیں ہوسکی، اس کے دو قلمی نسخے ترکی میں محفوظ ہیں، ایک استنبول کے کتب خانہ "فیض اللہ آفندی" میں اور دوسرا نسخہ "انقرہ" کی لائبریری میں محفوظ ہے۔

٦- مصنف حماد بن سلمه البصری: المتوفی (١٦٧ھ)

٧- مصنف الليث بن سعد رحمه الله تعالیٰ علیه:

٨- جامع سفیان الثوری رحمه الله تعالیٰ علیه: المتوفی بالبصرة (١٦٠ھ)او (١٦١ھ). (الرسالة المسطرفة صفحه ٣٦)

۹- جامع سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ

یہ مرتب علی الابواب الفقہیہ ہے، سفیان بن عیینہ کی ایک تفسیر بھی ہے، ان کی وفات مکہ مکرمہ میں (۱۹۸) ہجری میں ہوئی۔
(الرسالۃ المسطرفۃ صفحہ ۳۶)

۱۰- کتاب الزہد والرقاق

یہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے، جن کی ولادت (۱۱۸) ہجری یا (۱۲۰) ہجری میں اور وفات (۱۸۱) یا (۱۸۲) ہجری میں ہوئی۔ (بستان المحدثین، الرسالۃ المسطرفۃ صفحہ ۴۲)

اس لئے یہ تالیف بھی غالباً اسی صدی کی ہے، عبداللہ بن مبارک حضرت امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد بھی ہیں اور حضرت امام مالکؒ کے بھی، مذہباً حنفی تھے، مگر مالکیہ بھی ان کو اپنے اصحاب میں شمار کرتے ہیں، تفصیل کیلئے دیکھئے "بستان المحدثین" ان کی ایک تالیف...... "الاستیذان" بھی ہے۔ (الرسالۃ المسطرفۃ صفحہ ۴۲)

۱۱- کتاب الآثار لامام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

وهو مرتب علی الابواب الفقهية فی مجلدة لطيفة

۱۲- کتاب الذکر والدعاء

للامام ابی یوسف المتوفی (١٨٢ھ)

۱۳- کتاب السیرۃ:

لابن شهاب الزهری المتوفی (١٢٥ھ)او(١٢٤ھ)او(١٢٣ھ)

"وهو اول من الف فی السيرة، قال بعضهم اول سيرة الفت فی الاسلام سيرة الزهری"۔
(الرسالۃ المسطرفۃ صفحہ ۸۹)

۱۴- السیرۃ لابی بکر محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی (۱۵۱ھ) او (۱۵۲ھ) او (۱۵۳ھ)

"وهی التی هذبها ابن هشام فصارت تنسب الیه"- (الرسالة المستطرفة صفحه ۸۹، ۹۰)

تیسری صدی ہجری میں تدوینِ حدیث

اس صدی میں حدیث کی تدوین نہایت عظیم الشان پیمانے پر ہوئی، علم حدیث کو مختلف فنون پر تقسیم کر کے ہر فن میں عظیم الشان تصانیف معرض وجود میں آئیں، اور کتب حدیث کو متنوع ترتیب کے ساتھ تالیف کیا گیا، اسی صدی کے نصفِ آخر میں صحاح ستہ تالیف ہوئیں، ان میں سے ہر کتاب کا مفصل تعارف اس کتاب کے درس میں آئے گا، یہاں صحاحِ ستہ کے علاوہ باقی کتب حدیث ذکر کی جاتی ہیں۔

۱- مصنف عبدالرزاق

مصنف بمعنی السنن ہے، یہ ابواب فقہیہ پر مرتب ہے، اس کی اکثر احادیث ثلاثی ہیں صحاح ستہ میں بھی اس کی بہت سی روایتیں ہیں ان میں کسی نے کوئی عیب بیان نہیں کیا، عرصے سے یہ کتاب نایاب تھی، کیونکہ طبع نہیں ہوئی تھی اس کے قلمی نسخے پوری دنیا میں دو چار رہ گئے تھے، چند سال قبل مجلس علمی نے اسے بیروت سے طبع کر کے آب و تاب سے شائع کیا۔

عبدالرزاق، معمر بن راشد کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں، یہ ان کی صحبت میں سات سال رہے، بخاری و مسلم وغیرہ ان کے بالواسطہ شاگردوں میں سے ہیں۔

۲- مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ

یہ ابواب فقہیہ پر مرتب ہے چونکہ یہ خود عراقی ہیں، لہٰذا اہل عراق کے مذہب سے خوب واقف ہیں، اور ان کے دلائل بھی ان کی کتاب میں سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں، یہ بھی بخاری و مسلم جیسے جلیل القدر محدثین کے استاد ہیں، یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔

۳- مسند احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اٹھارہ مسندات بیان کی ہیں، یہ کتاب امام احمدؒ نے صرف یادداشت کے طور پر جمع فرمائی تھی، جو تیس ہزار (۳۰۰۰۰) احادیث پر مشتمل تھی، مگر ترتیب و تہذیب سے پہلے ہی آپ کا انتقال ہو گیا، بعد میں ان کے صاحبزادے عبداللہ نے جو بڑے درجے کے محدث تھے، اس کو مرتب کیا اور تقریباً دس ہزار احادیث کا اس میں اضافہ بھی کیا، چنانچہ اب اس کی احادیث تقریباً چالیس ہزار ہیں، یہ چھپ چکی ہے بعد کے علماء نے اسے ابواب فقہیہ پر مرتب کیا، الفتح الربانی کے نام سے یہ مبوت شکل میں چھپ چکا ہے۔

۴- مسند ابی داؤد الطیالسیؒ

یہ ابوداؤد سجستانی نہیں، جن کی سنن، صحاح ستہ میں سے ہے بلکہ یہ ان سے مقدم ہیں، ان سے ابوداؤد سجستانی غالباً ایک واسطہ سے روایت کرتے ہیں۔

۵- مسند الدارمیؒ

یہ عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی کی تالیف ہے، جو امام مسلم وغیرہ ائمہ حدیث کے استاد ہیں، یہ کتاب درحقیقت سنن ہے، اصطلاح

کے خلاف مسند کے نام سے مشہور ہو گئی، اس میں ثلاثیات، بخاری سے زیادہ ہیں، بعض علماء نے ابن ماجہ کے بجائے اس کو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے، یہ طبع ہو چکی ہے۔

۶- مسند البزارؒ

یہ ابو بکر البزارؒ کی تالیف ہے، اسے المسند الکبیر بھی کہتے ہیں۔ "بزار" بتقدیم الزاء المعجمہ علی الراء المہملہ ہے، تخم فروش کو کہتے ہیں ان کی مسند معلل ہے، یعنی اس میں اسباب قادحہ فی الحدیث بیان کئے گئے ہیں۔

۷- مسند ابی یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ

یہ کتاب مسند بھی ہے اور سنن بھی، یعنی یہ ابواب فقہیہ پر مرتب ہے مگر ہر باب کی احادیث کو صحابہ کی ترتیب پر جمع کیا ہے، ابو یعلیٰ کی ایک معجم بھی ہے، جو اس کتاب کے علاوہ ہے۔

۸- المعاجم الثلٰثۃ للطبرانیؒ

یہ تین کتابیں ہیں المعجم الکبیر، المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر، "الکبیر" میں احادیث صحابہ کی ترتیب پر ہیں "الاوسط" میں امام طبرانی نے احادیث کو اپنے شیوخ کے اسماء پر مرتب کیا، اور ان کے شیوخ ایک ہزار ہیں، نیز "الاوسط" میں انہوں نے اپنے شیوخ کی غرائب خاص طور سے بیان کی ہیں، اور "الصغیر" میں ان شیوخ کی روایتیں ذکر کی ہیں جن سے انہوں نے صرف ایک حدیث حاصل کی۔

۹- المسند الکبیر للقرطبیؒ

۱۰- مسند عبد بن حمیدؒ

ان کا پورا نام عبد الحمید بن حمید ہے، تخفیفاً عبد بن حمید کہا جاتا ہے۔

اور بھی مختلف علوم و فنون پر کتابیں تالیف ہوئیں، یہاں صرف اشارہ مقصود ہے، تفصیل کیلئے "بستان المحدثین" اور "جامع بیان العلم و فضلہ" وغیرہ کتب حدیث کا مطالعہ کیا جائے۔

المحدِّث والحافظ والحجۃ والحاکم

المحدث

من اشتغل بعلم الحديث رواية و دراية و اطلع على كثير من الرواة والروايات عرف فيه حظه واشتهر فيه ضبطه -

الحافظ

من احاط علمه بمائة الف حديث متنا و اسناداً و جرحاً و تعديلاً

الحجۃ

هو من احاط علمه بثلاث مائة الف حديث متناً واسناداً، جرحاً و تعديلاً كالشيخين الامامين البخارى و مسلم رحمهما الله تعالىٰ -

الحاکم

مَن احاط علمه بجميع الاحاديث المروية متناً و اسناداً، جرحاً و تعديلاً، اتصالاً و انقطاعاً ونحو ذلك.

طبقات الرواة

(من حيث الضبط وملازمة الشيخ)

رواۃ کے طبقات مختلف حیثیتوں سے مختلف بیان کئے گئے ہیں، حفظ واتقان کے اعتبار سے ان کے پانچ طبقات ہیں ان کو سب سے پہلے علامہ ابو بکر حازمیؒ نے اپنی کتاب "شروط الائمۃ الخمسہ" میں بیان کیا ہے:

الاولــــى...... كامل الضبط كثير الملازمة بالاستاذ –

الثانيـــة...... كامل الضبط قليل الملازمة بالاستاذ –

الثالثـــة...... قليل الضبط كثير الملازمة بالاستاذ –

الرابعـــة...... قليل الضبط قليل الملازمة بالاستاذ –

الخامسـة...... الضعفاء والمجاهيل –

طبقات الرواة

(من حيث العصر واللقاء)

تاریخی اعتبار سے روایوں کے بارہ (۱۲) طبقات ہیں، اور رجال کی کتابوں میں جب کسی راوی کا طبقہ بیان کیا جاتا ہے تو عموماً اس سے مراد یہی طبقات ہوتے ہیں، ان تاریخی طبقات کو سب سے پہلے حافظ ابن حجرؒ نے تقریب التہذیب میں بیان فرمایا، وہ طبقات یہ ہیں:

۱- صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، خواہ کسی رتبے سے تعلق رکھتے ہوں۔

۲- کبار التابعین جیسے سعید بن المسیبؒ۔

۳- الطبقۃ الوسطی من التابعین جیسے حسن البصری ومحمد بن سیرین۔

۴- وسطی کے بعد والا طبقہ، جن کی روایتیں صحابہ سے کم اور کبار تابعین سے زیادہ ہیں، جیسے زہری وقتادہ۔

۵- الطبقۃ الصغری من التابعین، جنہوں نے ایک یا دو صحابہ کو دیکھا لیکن صحابہ سے روایت نہیں کی، جیسے سلیمان الاعمشؒ۔

۶- وہ حضرات جو پانچویں طبقہ کے معاصر ہیں لیکن انہوں نے کسی صحابی کی زیارت نہیں کی، مثلاً ابن جریجؒ۔

۷- کبار اتباع تابعین جیسے امام مالک وسفیان ثوریؒ۔

۸- الطبقۃ الوسطی من اتباع التابعین جیسے سفیان بن عیینہ اور ابن علیہ۔

۹- الطبقۃ الصغری من اتباع التابعین جیسے امام شافعیؒ، ابو داؤد طیالسی، عبد الرزاق۔

۱۰- کبار الآخذین عن تبع الاتباع، جیسے امام احمد بن حنبلؒ۔

۱۱- الطبقۃ الوسطی منہم، جیسے امام بخاری وامام ذہلیؒ۔

۱۲- الطبقۃ الصغری منہم جیسے امام ترمذی۔

ان بارہ طبقات میں سے پہلے دو طبقات پہلی صدی ہجری کے ہیں، تیسرے سے آٹھویں طبقہ تک دوسری صدی ہجری کے، اور نویں طبقہ سے آخری طبقہ تک تیسری صدی ہجری کے ہیں۔

مختصر اً کتب رجال میں راوی کے استادوں اور شاگردوں کی طویل فہرست لکھنے کی بجائے .راوی کا صرف تاریخی طبقہ بیان کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے، یہ طریقہ سب سے پہلے حافظ ابن حجر نے تقریب التہذیب میں شروع کیا، بعد میں دوسرے حضرات نے ان کی پیروی کی، اب راوی کے ساتھ صرف اتنا لکھا جاتا ہے کہ "من الخامسة" جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ تابعین کے طبقہ صغریٰ سے تعلق رکھتا ہے، اور اس نے ایک دو صحابہ کی زیارت تو کی ہے لیکن ان سے کوئی روایت نہیں کی۔

انواع المصنفات فی علم الحدیث

کتب حدیث کی بہت سی قسمیں ہیں، مراجعت الی الکتب کیلئے ان کا جاننا نہایت ضروری ہے، اہم اقسام یہ ہیں:

۱- الجوامع

یہ جامع کی جمع ہے۔ "جامع"، حدیث کی اس کتاب کو کہا جاتا ہے جو احادیث کے تمام مضامین پر مشتمل ہو، احادیث کے مضامین بنیادی طور پر کل آٹھ ہیں جو اس شعر میں جمع ہیں۔

سیر، آداب، تفسیر و عقائد فتن، اشراط، احکام و مناقب

سیر...... سیرۃ کی جمع ہے، یعنی وہ مضامین جو آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے واقعات پر مشتمل ہیں۔

آداب...... ادب کی جمع ہے، مراد ہیں آداب المعاشرہ، مثلاً کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے کے آداب۔

تفسیر...... یعنی وہ احادیث جو تفسیر قرآن کریم سے متعلق ہیں۔

عقائد...... وہ احادیث یا مضامین جن کا تعلق عقائد سے ہے۔

فتن...... فتنہ کی جمع ہے، یعنی وہ بڑے بڑے واقعات جن کی پیشین گوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔

اشراط...... یعنی علامتِ قیامت۔

احکام...... یعنی احکام عملیہ جن پر فقہ مشتمل ہے، ان کو "السنن" بھی کہا جاتا ہے۔ مناقب: منقبۃ کی جمع ہے، یعنی صحابہؓ کرام، صحابیات اور مختلف قبائل وامکنہ کے فضائل۔

غرض جو کتاب ان آٹھوں مضامین پر مشتمل ہو، اسے "جامع" کہا جاتا ہے **کجامع البخاری و جامع الترمذی**، اور صحیح مسلم کے بارے میں بعض علماء نے فرمایا کہ یہ "جامع" نہیں ہے کیونکہ اس میں تفسیر کا حصہ بہت کم بلکہ کالعدم ہے، لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ بھی "جامع" ہے اور اس میں تفسیر کی احادیث اگرچہ کتاب التفسیر میں بہت کم ہیں لیکن بہت سی احادیث تفسیر، صحیح مسلم ہی کے دیگر ابواب میں آگئی ہیں۔

۲- المسانید

مسند کی جمع ہے، مسند حدیث کی اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں احادیث صحابۂ کرام کی ترتیب سے جمع کی گئی ہوں، وہ ترتیب خواہ حروف الہجاء کے مطابق ہو یا سابقیت فی الاسلام کے اعتبار سے، یا افضلیت قبائل کے اعتبار سے، کمسند الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ۔

۳- المعاجم

المعجم کی جمع ہے، معجم حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں مؤلف احادیث کو شیوخ کی ترتیب سے جمع کرے:

"کالمعجم الکبیر، والمعجم الصغیر، والمعجم الاوسط للطبرانی"

۴- الاجزاء

الجزء کی جمع ہے، جامع کے بیان میں جن مضامین ثمانیہ کا ذکر ہوا ہے ان میں سے کسی ایک کے مسئلہ جزئیہ کی احادیث جس کتاب میں جمع کردی جائیں اس کو اصطلاح محدثین میں "الجزء" کہا جاتا ہے کجزء القراۃ للبخاری، یا مثلاً ایک محدث نے روایت باری تعالیٰ کی احادیث ایک کتابچہ میں جمع کردیں، اس کو "الجزء" کہا جائے گا۔

۵- الرسائل

الرسالہ کی جمع ہے رسالہ اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں مضامین ثمانیہ میں سے کسی ایک مضمون کے چند مسائل جزئیہ کی احادیث جمع کردی جائیں۔

۶- الاربعینات

جمع الاربعین بمعنی چہل حدیث۔ اربعین اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں چالیس حدیثیں کسی ایک باب یا ابواب متفرقہ کی ذکر کی گئی ہوں۔

۷- الافراد والغرائب

ان کتب حدیث کو کہتے ہیں جن میں کسی ایک شیخ کی حدیثیں جمع کی گئی ہوں۔

۸- المشیخات

جمع المشیخہ، وہ کتاب جس میں متعدد شیوخ کی حدیثیں جمع کی گئی ہوں اور شیوخ میں کوئی ترتیب قائم نہ کی گئی ہو۔

۹- المستدرک

وہ کتاب جس میں ایسی حدیثیں ذکر کی گئی ہوں، جو حدیث کی چند ایک مخصوص کتابوں میں مذکور نہیں، مگر ان کتابوں کے مؤلفین کی شروط پر پوری اترتی ہوں، کالمستدرک للحاکم ابی عبد اللہ النیسابوری، کہ اس میں انہوں نے صحیحین پر استدراک کیا ہے یعنی وہ حدیثیں ذکر کی ہیں جو ان کے نزدیک بخاری یا مسلم یا دونوں کی شرائط پر پوری اترتی ہیں، مگر صحیحین میں یا کسی ایک میں موجود نہیں۔

۱۰- الاطراف

طرف کی جمع ہے وہ کتاب حدیث جس میں حدیث کے شروع کا صرف اتنا حصہ ذکر کیا گیا ہو جس سے پوری حدیث کو پہچانا جا سکے اور آخر میں اس حدیث کا حوالہ ذکر کردیا گیا ہو، کہ فلاں فلاں کتب حدیث سے یہ حدیث لی گئی ہے۔

۱۱- الصحیح

وہ کتاب حدیث جس میں صرف احادیث صحیحہ ذکر کی گئی ہوں، الا یہ کہ تبعاً ضمناً حسن بھی آجاتی ہوں۔

تنبیہ

جن مضامین ثمانیہ کا ذکر "جامع" کے بیان میں ہوا ہے، اگر کوئی کتاب ان میں سے صرف ایک مضمون پر مشتمل ہو تو اسے عموماً اسی مضمون کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے، مثلاً جو کتاب صرف احکام فقہیہ پر مشتمل ہو اسے "السنن" کہا جاتا ہے، کسنن ابی داؤد و سنن النسائی و سنن ابن ماجہ و سنن البیہقی، اور جو کتاب مثلاً صرف سیرت پر مشتمل ہو اسے "سیرت" کہا جاتا ہے اور جو مناقب پر مشتمل ہو

اسے "مناقب"۔

۱۲- المستخرج

یہ وہ قسم ہے جس میں کسی ایک یا زائد کتابوں کی احادیث کی وہ سندیں ذکر کی جائیں جن میں اصل کتاب کے مؤلف کا واسطہ نہ آئے، بلکہ وہ سندیں اس مؤلف کے شیخ یا اوپر کے شیخ سے مل جائیں۔

۱۳- العلل

اس قسم میں ان اسباب وعلل کا بیان ہوتا ہے جو سند حدیث میں موجب طعن ہیں۔

"کتاب العلل للبخاری و کتاب العلل لمسلم و کتاب العلل للترمذی"

۱۴- المسلسلات

ان کتابوں کو کہا جاتا ہے جس میں ایسی احادیث ذکر کی جائیں جن کی روایت میں تمام راوی کسی ایک صفت یا خاص لفظ یا خاص فعل پر متفق ہو گئے ہوں۔

الصحاح المجردة

کتب حدیث کی ایک قسم "الصحیح" کا بیان اوپر ہو چکا ہے، مگر چونکہ ایسی کتابوں کو بھی تغلیباً "الصحیح" کہہ دیا جاتا ہے جن میں "صحیح" کے علاوہ "حسن" وغیرہ احادیث بھی اصالۃً آگئی ہوں لہٰذا الصحاح کو ایسی کتابوں سے ممتاز کرنے کے لئے "المجردة" کی قید بڑھادی جاتی ہے الصحیح المجرد اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں اصالۃً صرف صحیح حدیثیں ہوں، اگرچہ متابعت واستشہاد کے طور پر قدرے کم درجہ کی حدیثیں بھی آجاتی ہوں جیسے الصحیحین للبخاری ومسلمؒ۔

اول من صنف فی الصحیح المجرد

صحیح مجرد میں سب سے پہلی تصنیف جامع البخاری ہے اور اس کے متصل بعد صحیح مسلم کی تکمیل ہوئی، الموطا لمالکؒ اپنی جلالت شان کے باوجود صحیح مجرد میں شمار نہیں ہو سکتی، کیونکہ اس میں مرسل، منقطع اور بلاغیات بھی بکثرت موجود ہیں۔

(کذا فی مقدمہ فتح الملہم صفحہ ۹۴)

اشکال ہوتا ہے کہ ایسی حدیثیں تو بخاری میں بھی بصورت تعلیقات بکثرت موجود ہیں اور مسلم میں بھی قلت کے ساتھ موجود ہیں، لہٰذا صحیحین کو صحیح مجرد شمار نہیں کرنا چاہیئے۔

جواب یہ ہے کہ بخاری اور مسلم میں جو حدیثیں صورۃً منقطع نظر آتی ہیں محدثین کی صراحت کے مطابق وہ بھی دراصل سب متصل ہیں، کیونکہ ان کی سندوں کو محض تخفیف یا کسی اور مصلحت سے وہاں حذف کر دیا گیا ہے لیکن جب ان کی سندوں کی تحقیق کی گئی تو اتصال سند ثابت ہو گیا، اور جن احادیث معلقہ کو صیغۂ جزم کے ساتھ ذکر کیا ہے وہ سب معیار صحت پر پوری اتریں، چنانچہ بسا اوقات وہی حدیث صحیح سند کے ساتھ بخاری یا مسلم میں دوسری جگہ موجود ہوتی ہے، یا کسی اور کتاب میں اس کی سند قوت اور صحت کے ساتھ مل جاتی ہے، شیخ عمرو بن الصلاح نے اس کی صراحت کی ہے۔ (کذا فی مقدمۃ النوویؒ)

الصحاح الستہ کا لفظ جو مشہور و معروف ہے اس میں صحیحین کے علاوہ جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کو شمار کیا جاتا ہے، لیکن لفظ صحاح کا اطلاق ان چار کتابوں پر حقیقت کے اعتبار سے صحیح نہیں، کیونکہ ان کتابوں میں حسن وغیرہ احادیث بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں، حتیٰ کہ سنن ابن ماجہ میں تو متعدد حدیثیں نہایت ضعیف ہیں، اور بعض کو تو موضوع بھی کہا گیا ہے لہٰذا ان کو صحاح میں شمار کرنا صحیح نہیں محض تغلیباً صحاح میں شمار کیا جاتا ہے۔

طبقات کتب الحدیث من حیث الصحۃ والشہرۃ والقبول

صحت، شہرت اور قبولیت کے اعتبار سے حضرت شاہ ولی اللہؒ نے کتب حدیث کے چار طبقات بیان کئے:

الطبقة الاولىٰ

یہ تین کتابوں میں منحصر ہے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور الموطا لمالک، موطا مالک کی تمام احادیث مرفوعہ، محدثین کے نزدیک صحیح ہیں اور جب تک بخاری اور مسلم کی تالیف نہیں ہوئی تھی، اسی کو صحیح ترین سمجھا جاتا تھا حضرت امام شافعیؒ کا قول ہے:

"اصح الكتب بعد كتاب الله موطا مالك" (مقدمہ فتح الملہم)

لیکن صحیحین میں مؤطا کی تمام احادیث مرفوعہ شامل ہیں، اس لئے متاخرین کی نظریں زیادہ تر بخاری و مسلم پر مرکوز ہو گئیں، اور مؤطا کی شہرت کی جگہ ان دونوں کتابوں نے لے لی، کیونکہ یہ دونوں کتابیں مؤطا کی احادیث مرفوعہ سے تقریباً دس گنی زیادہ احادیث پر مشتمل ہیں۔

الطبقة الثانيـــة

اس طبقہ میں جامع ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن النسائی الصغریٰ شامل ہیں، حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:

"كاد مسند احمد يكون من جملة هذه الطبقة" (مقدمہ فتح الملہم)

احقر کا خیال ہے کہ سنن ابن ماجہ اور "المختارۃ للضیاء الدین المقدسی" کا شمار بھی اسی طبقہ میں ہے۔

الطبقة الثالثـــه

اس میں صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، السنن الصحاح لابن السکن، سنن الدارمی، سنن الدارقطنی و کتب البیہقی والطحاوی والطبرانی، مصنف ابن ابی شیبہ مصنف عبد الرزاق، سنن ابی داؤد الطیالسی اور مستدرک حاکم وغیرہ شامل ہیں۔

اس طبقہ کی کتابوں میں صحیح، حسن، ضعیف، معروف، غریب، شاذ، منکر، خطا، صواب، ثابت، مقلوب احادیث ہیں، اگرچہ ان پر نکارت مطلقہ کا حکم بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ (مقدمہ فتح الملہم)

الطبقة الرابعـــه

اس طبقہ میں مندرجہ ذیل کتب حدیث کو شمار کیا جاتا ہے، کتاب الضعفاء لابن حبان و کامل ابن عدی، تفسیر ابن جریر اور کتب الخطیب وابی نعیم والجوزقانی وابن عساکر، وابن نجار، والدیلمی، و كاد مسند الخوارزمي يكون من هذه الطبقة۔

اس طبقہ کی کتب میں اسرائیلیات، موقوفات، کلام حکماء وواعظین کو بھی جمع کر دیا گیا ہے۔ (مقدمہ فتح الملہم)

الصحاح المجردة الزائدة علی الصحیحین

صحیحین کے علاوہ بھی کئی کتابیں صحاح مجردۃ میں شمار کی گئی ہیں، جو یہ ہیں:

"المستدرك للحاكم ابی عبد الله النسا بوری صحيح ابن خزيمه، صحيح ابن حبان البيهقی، السنن الصحاح لسعيد ابن البسكن، المختارة لضياء الدين المقدسی"

لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اگرچہ ان کے مؤلفین نے جو حدیثیں اپنی کتابوں میں ذکر کی ہیں، وہ سب ان کے نزدیک معیار صحت پر پوری اترتی تھیں، مگر ناقدین حدیث نے صراحت کی ہے، کہ ان میں سے ہر کتاب میں غیر صحیح احادیث بھی بکثرت آگئی ہیں، حتی کہ مستدرک حاکم میں تو علامہ ذہبیؒ نے تقریباً سو حدیثیں موضوع بھی شمار کیں اور ان کو ایک رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔ (مقدمہ فتح الملہم)

"قال الذهبی: وهذا الامر مما يتعجب منه فان الحاكم كان من الحفاظ البارعين فی هذا الفن ويقال ان السبب فی ذالك انه صنفه فی اواخر عمره وقد اعترته غفلة وكان ميلاده (۳۲۱ھ)، وفاته فی سنة (۴۰۴ھ) فيكون عمره اربعا وثمانين سنة.

وقال الحافظ ابن حجر: انما وقع للحاكم التساهل لانه سود الكتاب لينقحه فعاجلته المنية ولم تيسر له تحريره وتنقيحه، قال وقد وجدت فی قريب نصف الجزء الثانی من تجزئة من المستدرك الی هنا انتهی املاء الحاكم قال وما عدا ذالك من الكتاب لا يوخذ عنه الا بطريق الا جازة والتساهل فی القدر المملی قليل بالنسبة الی ما بعده ۱۲."

لہٰذا در حقیقت ان میں سے کسی کتاب کو بھی صحیح مجرد نہیں کہا جا سکتا، جس کا حاصل یہ ہوا کہ حقیقت میں صحیح مجرد صرف دو ہی کتابیں ہیں، صحیح البخاری اور صحیح مسلم۔

منازل الصحاح الستۃ

ماقبل کی تفصیل سے معلوم ہو چکا ہے کہ صحاح ستہ اپنی صحت و شہرت اور قبولیت کے اعتبار سے متفاوت ہیں، چنانچہ ان میں مندرجہ ذیل ترتیب ہے:

۱- صحیح بخاری ۲- صحیح مسلم
۳- سنن ابی داؤد و نسائی ۴- جامع الترمذی
۵- سنن ابن ماجہ۔

اور اس ترتیب کی وجہ یہ ہے کہ رواۃ کے طبقات خمسہ ہم نے شروع میں بیان کئے ہیں، ان میں سے طبقہ اولیٰ کو امام بخاری بیشتر اختیار کرتے ہیں اور طبقہ ثانیہ کو احیاناً اور امام مسلمؒ پہلے اور دوسرے دونوں طبقوں کو بکثرت لیتے ہیں اور کبھی ضمناً و استشہاداً تیسرے کو بھی لے لیتے ہیں، اور امام ابو داؤد اور امام نسائی تیسرے کو بھی بکثرت لیتے ہیں، اور ترمذی طبقہ رابعہ کو بھی بکثرت لیتے ہیں، اور ابن ماجہ چاروں طبقوں کے علاوہ پانچویں طبقہ کو بھی لے آتے ہیں۔ اسی سے مؤلفین صحاح ستہ کی شروط بھی معلوم ہو گئیں کہ بخاری کی شرط طبقہ اولیٰ ہے، مسلم کی شرط اولیٰ و ثانیہ ہے ابو داؤد و نسائی کی شرط اولیٰ، ثانیہ اور ثالثہ ہے، ترمذی کی شرط اولیٰ، ثانیہ، ثالثہ اور رابعہ ہے اور ابن ماجہ کی شرط پانچوں طبقات ہیں اسی لئے منازل صحاح ستہ کی بحث کو مقدمہ فتح الملہم میں "شروط البخاری و مسلم" کے عنوان میں ذکر کیا ہے۔ ۱۲)

مذاہب مؤلفی الصحاح الستۃ فی الفروع

ان چھ آئمہ حدیث کے مذاہب فقہیہ کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، کیونکہ ان میں سے کسی نے اپنے مذہب کی خود صراحت نہیں کی، چنانچہ بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ سب کے سب علی الاطلاق ائمہ و مجتہدین ہیں، کسی کے مقلد نہیں اور بعض کا خیال ہے کہ ان میں سے کوئی مجتہد نہیں اور ان کا مذہب عامۃ المحدثین کا ہے، نہ مقلد ہیں نہ مجتہد اور بعض نے تفصیل کی ہے، پھر اس تفصیل میں بھی اختلاف ہے۔ حضرت مولانا الامام الحافظ محمد انور شاہ کشمیریؒ کی رائے بعض دلائل کی بناء پر یہ ہے کہ امام بخاریؒ تو بلاشک و شبہ مجتہد مطلق ہیں اور ان کی کتاب اس پر شاہد عدل ہے۔ عام طور سے جو امام بخاری کا شافعی ہونا مشہور ہے، وہ اس وجہ سے کئی مسائل مشہورہ مثلاً رفع الیدین والجہر بالتامین وغیرہم (کذافی حاشیۃ لامع الدراری علی جامع البخاری صفحہ ١٥۔) میں ان کا مذہب امام شافعی کے موافق ہے، مگر یہ موافقت ان کے شافعی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی، اس لئے کہ جتنے مسائل میں امام بخاریؒ نے امام شافعیؒ کی موافقت کی ہے ان سے کم مسائل میں امام ابو حنیفہؒ کی موافقت نہیں کی۔ نیز یہ کہنا بھی امام بخاری کے شافعی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا کہ امام بخاریؒ امام حمیدیؒ کے شاگرد ہیں اور حمیدی شافعی ہیں، اس لئے کہ امام بخاریؒ امام اسحاق بن راہویہؒ کے بھی شاگرد ہیں جو حنفی ہیں، نیز کثیر مسائل میں امام بخاریؒ نے امام شافعی کی مخالفت کی ہے۔

امام ابوداؤد اور نسائیؒ دونوں حنبلی ہیں، حافظ ابن تیمیہؒ نے اس کی صراحت کی ہے، اور دونوں کتابوں کے انداز سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض دوسرے حضرت نے ان دونوں کو شافعی کہا ہے۔ (لامع الدراری) اور امام ترمذیؒ شافعی ہیں، انہوں نے اپنی پوری کتاب میں سوائے مسئلہ "ابراد بالظہر" کے کسی مسئلہ میں امام شافعیؒ سے اختلاف نہیں کیا، اور امام مسلمؒ اور ابن ماجہ کے بارے میں حضرت شاہ صاحب کا ارشاد یہ ہے کہ ان کا مذہب معلوم نہیں ہو سکا۔ اور ان کا شافعی ہونا مشہور ہے، اس کی بنیاد صحیح مسلم کے تراجم ہیں، جو بیشتر شافعی مذہب کے موافق ہیں، لیکن یہ بنیاد صحیح نہیں، کیونکہ تراجم، امام مسلم نے خود قائم نہیں کئے، بعد کے لوگوں نے قائم کئے ہیں جیسا کہ آگے بھی بیان ہوگا اور بعض حضرات نے امام مسلمؒ کو مالکی قرار دیا ہے اور بعض نے اہلِ حدیث یہاں اہل حدیث سے غیر مقلد ہر گز مراد نہیں ہیں بلکہ عامۃ المحدثین کا مسلک مراد ہے)، اور بعض نے مجتہدِ مطلق۔

ترجمۃ الامام مسلم رحمہ اللہ علیہ

اسمهٗ و کنیته و مولـدهٗ

ہو الامام الہمام الحافظ الحجۃ ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کوشاں القشیری قال شمس الدین الذھبی: "فلعله من موالی قشیر۔ النیشاپوری"، قشیری عرب کے مشہور قبیلہ "قشیر" کی طرف نسبت ہے، ولاءً آپ اسی قبیلہ سے منسوب ہیں اور نیشاپور "خراسان" کا بڑا شہر ہے، یہاں آپ کی ولادت سن ٢٠٢ یا سن ٢٠٤ یا ٢٠٦ ہجری میں ہوئی، آخری قول کو ابن الاثیرؒ نے "جامع الاصول" میں اختیار کیا ہے۔ بستان المحدثین صفحہ ١٧٩، علامہ نوویؒ نے "مقدمہ شرح" میں صفحہ ١٢ پر امام مسلمؒ کی وفات کی تاریخ ٢٦١ھ لکھی ہے، اور فرمایا ہے کہ "وهو ابن خمس و خمسين سنة" اس سے بھی سن ولادت ٢٠٦ھ ہی متعین ہوتا ہے۔

سماعـه

امام نے سماع حدیث کا آغاز سن ٢١٨/ھ میں کیا، اور خراسان، رے، عراق، مصر اور حجاز وغیرہ ممالک کے کثیر شیوخ سے علم حدیث حاصل کیا، آپ کے مشہور ترین اساتذہ میں سے یحییٰ بن یحییٰ، اسحٰق بن راہویہ، امام احمد بن حنبل، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، محمد بن مہران اور ابو بکر بن ابی شیبہ وغیرہم ہیں۔

شانـهٗ و عبقریتـهٗ فـی علم الحدیث

امام اسحٰق بن راہویہؒ جو آپ کے استاذ ہیں، انہوں نے آپ کا ذکر کیا اور فرمایا: ای رجل یکون هذا۔ ابو قریش (هو ابو قریش محمد بن جمعه بن خلف، معاصر الامام مسلمؒ وهو من الحفاظ لیراجع مقدمه شرحالنووی صفحه ١٥.) جو مشہور حافظ حدیث ہیں اور امام مسلم کے معاصر ہیں۔

وہ فرماتے ہیں:

حفاظ الدنیا اربعة و ذکر منهم مسلما

امام ابوزرعہؒ اور ابو حاتمؒ جیسے ائمہ حدیث، امام مسلمؒ کو احادیث صحیحہ کی معرفت میں اپنے زمانہ کے تمام مشائخ پر مقدم سمجھتے تھے۔

بستان المحدثین میں حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امام مسلمؒ کے عجائب میں سے یہ ہے کہ:

انه ما اغتاب احدا و لاضرب و لاشتم

تـلامـیـذه

حفاظِ حدیث اور کبار ائمہ میں سے ایک کثیر تعداد آپ کی شاگرد ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک حدیث آپ سے روایت کی ہے۔ (مقدمہ فتح الملہم صفحہ ١٠٠)

نیز ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ، احمد بن مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابو بکر بن خزیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ابو عوانہ الاسفرائنی اور عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رحمہما اللہ تعالیٰ جیسے اجلہ محدثین بھی آپ کے شاگرد ہیں۔

وفاتہ

آپ کی وفات سن ۲۶۱ھ ہجری میں اتوار کی شام ۲۴ رجب کو خراسان ہی میں ہوئی اور وفات کا واقعہ بھی عجیب ہوا، جو آپ کے اشتغال بالحدیث کی عجیب مثال ہے۔ ایک مجلس میں آپ سے ایک حدیث پوچھی گئی، جو آپ کو اس وقت مستحضر نہ تھی، آپ گھر تشریف لائے اور اپنی یادداشتوں اور کتابوں میں اس حدیث کو تلاش کرنے لگے، آپ کو بھوک لگی ہوئی تھی۔ قریب ہی ایک ٹوکری کھجور کی بھری رکھی تھی۔ آپ ایک ایک کھجور اس میں سے لے کر کھاتے جاتے اور حدیث تلاش کرتے جاتے تھے۔ پوری رات اسی انہماک میں گزر گئی۔ صبح ہوئی تو کھجوریں ختم ہو چکی تھیں، وہ حدیث تو مل گئی لیکن کھجوروں کا واقعہ آپ کی موت کا سبب بنا۔ آپ کا مزار خراسان میں مرجعِ خلائق ہے۔

وفات کے بعد آپ کے شاگرد، مشہور امام حدیث ابو حاتم رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا، تو فرمایا:

ان اللہ اباح لی الجنۃ أتبوّءُ منہا حیثُ اشاءَ .

مشہور محدث علامہ زاغوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا: کس عمل سے تمہاری نجات ہوئی؟ زاغونی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم کے چند اجزاء کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان اجزاء کی بدولت مجھ کو مغفرت اور اکرام سے نوازا ہے۔

تصانیفہ

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصانیف بہت ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- المسند الکبیر علی اسماء الرجال
۲- کتاب العلل
۳- کتاب اوہام المحدثین
۴- کتاب التمیز
۵- کتاب من لیس لہ الا راوٍ واحدٌ
۶- کتاب طبقات التابعین
۷- کتاب المخضرمین
۸- کتاب رواۃ الاعتبار
۹- کتاب افراد الشامیین
۱۰- کتاب مشائخ مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ
۱۱- کتاب مشائخ شعبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ
۱۲- کتاب مشائخ الثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ
۱۳- آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ عظیم الشان، جلیل القدر، مشہور ترین کتاب "الجامع الصحیح" ہے۔ جس کی خصوصیات اور ضروری تعارف ہم آگے بیان کریں گے۔ (مقدمہ شرح مسلم و بستان المحدثین)

اختلاف الشیخین فی الحدیث المعنعن

حدیث معنعن اس حدیث کو کہتے ہیں جو بلفظ "عن" روایت کی جائے اور اس طرح روایت کرنے کو "عنعنہ" کہتے ہیں، لفظ "عن" سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ راوی نے یہ حدیث مروی عنہ سے بالواسطہ حاصل کی ہے یا بلا واسطہ، یعنی اس اسناد میں عقلاً اتصال کا احتمال بھی ہوتا ہے اور انقطاع کا بھی، لہٰذا آئمہ حدیث کے سامنے یہ سوال پیدا ہوا کہ ایسی سند کو متصل قرار دیا جائے یا منقطع؟ کیونکہ اگر منقطع قرار دیا جائے گا تو حدیث کو صحیح نہیں کہا جا سکتا، اس لئے کہ صحتِ حدیث کے لئے اتصال شرط ہے، اور اگر متصل قرار دیا جائے تو دیگر شرائط صحت پائی جانے کی صورت میں وہ حدیث صحیح ہوگی، حاصل یہ ہے کہ حدیث معنعن کو صحیح یا غیر صحیح قرار دینے کے لئے یہ ضروری تھا کہ یہ طے کیا جائے کہ یہ حدیث متصل ہے یا منقطع؟

حدیثِ معنعن کو کن شرائط کے ساتھ متصل قرار دیا جائے گا؟ اس میں دو شرطیں تو متفق علیہ ہیں ایک یہ کہ عنعنہ کرنے والا راوی مدلس نہ ہو، دوسری یہ کہ اس راوی اور اس کے مروی عنہ کے درمیان معاصرت ثابت ہو۔ ایک تیسری شرط ہے جس میں شیخین کا اختلاف ہوا۔ چنانچہ علی بن المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حدیث معنعن کو متصل قرار دینے کی تیسری شرط بھی ہے اور وہ یہ کہ ان دونوں کے درمیان عمر بھر میں کم از کم ایک بار ملاقات کا ثبوت بھی کسی دلیل سے ہو جائے۔

یہ تینوں شرطیں پائی جائیں تو ان کے نزدیک حدیث متصل ہو گی، اور اگر تیسری شرط مفقود ہو تو توقف کیا جائے گا، یعنی اس کے متصل یا منقطع ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔

امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حدیثِ معنعن کو متصل قرار دینے کے لئے صرف پہلی دو شرطیں کافی ہیں، یعنی راوی کا مدلس نہ ہونا، اور راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت کا ثبوت کافی ہے۔ "لقاء ولو مرۃً" کا ثبوت ضروری نہیں۔

فریقین کے دلائل سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل تین مقدمات ذہن نشین کر لینا ضروری ہے:

المقدمة الاولىٰ

پہلا مقدمہ یہ ہے کہ حدیثِ معنعن کو راوی نے اگر واسطہ ترک کر کے روایت کیا ہو، یعنی راوی اور مروی عنہ کے درمیان واسطہ تھا مگر راوی نے اسے ذکر نہیں کیا تو ظاہر ہے کہ یہ انقطاع ہے، اور انقطاع کی تین قسمیں ہیں:

۱- ارسالِ جلی ۲- ارسالِ خفی ۳- تدلیس

ارسالِ جلی

یہ ہے کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت ہی نہ ہو۔ مثلاً حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ کہیں:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عليه و سلم

یا معاصرت تو ہو لیکن دونوں کے درمیان عدم اللقاء ثابت ہو، مثلاً مخضرمین میں سے کوئی کہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عليه و سلم

ان دونوں صورتوں میں چونکہ انقطاع بالکل ظاہر ہے، اس لئے اس انقطاع کو "ارسالِ جلی" کہتے ہیں۔

ارسالِ خفی

یہ ہے کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان صرف معاصرت ثابت ہو، لقاء یا عدم اللقاء ثابت نہ ہو، اس صورت میں انقطاع چونکہ ظاہر نہیں بلکہ مخفی ہے اسلئے اس فعل کو ارسالِ خفی کہتے ہیں۔

تدلیس

اس کی مشہور تعریف یہ ہے کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت بھی ثابت ہو اور لقاء بھی، کم از کم ایک دفعہ ثابت ہو، پھر راوی اس مروی عنہ سے بلفظ "عن" ایسی حدیث نقل کرے جو اس نے خود اس سے نہیں سنی، بلکہ بالواسطہ سنی ہے اسے اصطلاح میں تدلیس یعنی دھوکہ بازی کہتے ہیں۔

المقدمة الثانيــــه

تدلیس کا حکم یہ ہے کہ یہ مذموم ہے، اور اس کی وجہ سے راوی مجروح ہو جاتا ہے، چنانچہ جو راوی تدلیس میں معروف ہو اس کا کوئی عنعنہ اگرچہ باقی شرائطِ صحت کو جامع ہو، تب بھی اسے متصل قرار نہیں دیا جاتا اور قبول نہیں کیا جاتا، اور ارسالِ جلی کا حکم یہ ہے کہ یہ مذموم نہیں، یعنی ارسالِ جلی اگرچہ شرطِ صحت کے منافی ہے، لیکن اس عمل کی وجہ سے راوی مجروح نہیں ہوتا، کیونکہ یہ دھوکہ بازی نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی ایسا راوی جس نے کبھی ارسالِ جلی کیا ہو یا بکثرت کرتا ہو، وہ کوئی ایسی حدیث معنعن روایت کرے جو شرائطِ صحت کو جامع ہو، تو اس کا یہ عنعنہ قبول کیا جاتا ہے یعنی اسے متصل قرار دیا جاتا ہے۔

المقدمة الثالثــــه

علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ ارسالِ مخفی تدلیس کے حکم میں ہے یا نہیں؟ یعنی یہ بھی دھوکہ بازی ہے یا نہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ اور قاضی عیاض کے نزدیک یہ ارسالِ جلی کے حکم میں ہے، اور حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ اور ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ تدلیس کے حکم میں ہے۔ خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام بھی اسی کا تقاضا کرتا ہے، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "مقدمہ فتح الملہم" میں اسی پر جزم کیا ہے، نیز دلائل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، اس لئے کہ تدلیس کی حقیقت یہ ہے کہ راوی واسطہ چھوڑ کر مروی عنہ کی طرف روایت کو ایسے لفظ سے منسوب کرے جو موہم سماع ہو، اور یہ تعریف ارسالِ خفی پر بھی پوری طرح صادق آتی ہے (علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تدلیس کی یہی تعریف مقدمہ شرح مسلم میں کی ہے، اور ثبوت لقاء کی قید نہیں لگائی)۔

ان مقدمات کو ذہن نشین کرنے کے بعد اب شیخین کا اختلاف دوبارہ تازہ کرلیں، وہ یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور علی ابن المدینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسناد معنعن کو اتصال پر محمول کرنے کے لئے شرط لگائی ہے کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان صرف معاصرت کافی نہیں بلکہ کم از کم ایک دفعہ لقاء کا ثبوت ضروری ہے۔ اگر ایک بار بھی لقاء ثابت نہ ہو تو اس کے عنعنہ کو اتصال پر محمول نہیں کیا جائے گا[1]۔ اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف معاصرت کافی ہے۔ ثبوت لقاء ضروری نہیں۔ ہاں اگر کسی دلیل سے ثابت ہو جائے کہ معاصرت کے باوجود دونوں میں کبھی لقاء نہیں ہوا، تو اس کو اتصال پر محمول نہیں کیا جائے گا۔ (صرح بہ مسلم فی مقدمۃ کتابہ)

دلائل

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ پر ردِ شدید کیا ہے اور ان کے مذہب پر دو اعتراض کیے، جو درج ذیل ہیں:

۱- پہلا اعتراض یہ کیا کہ "ثبوتِ لقاء ولو مرۃ" کی شرط آپ کی ایجاد ہے، ماقبل کے کسی محدث نے یہ شرط نہیں لگائی، لہٰذا اجماع کے خلاف ہے۔ چنانچہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقدمہ میں حدیث معنعن کی ایسی متعدد مثالیں پیش کی ہیں جن کے راوی اور مروی عنہ کے درمیان صرف معاصرت ثابت ہے، لقاء کہیں ثابت نہیں، اس کے باوجود کسی بھی محدث نے ان کو غیر صحیح یا غیر متصل السند نہیں کہا۔

---

[1] اور ثبوت لقاء ولو مرۃ کی صورت میں اتصال پر محمول کیا جائے گا بشرطیکہ راوی غیر مدلس ہو، کیونکہ غیر مدلس سے ظاہر یہی ہے کہ اس نے یہ حدیث براہِ راست سنی ہے، استقراء سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مدلس خواہ مخواہ بغیر عنعنہ نہیں کرتا۔ ۱۲

۲- دوسرا اعتراض یہ کیا کہ ثبوتِ لقاء ولو مرۃً کی شرط بے کار اور بے فائدہ ہے، اس لئے کہ اگر اس کا یہ فائدہ بیان کیا جائے کہ معاصرتِ محضہ کی صورت میں یہ احتمال تھا کہ راوی نے مروی عنہ سے خود یہ حدیث نہ سنی ہو، اور لقاء مرۃ کی قید سے یہ احتمال ختم ہو گیا، تو ہم اسے تسلیم نہیں کرتے، اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ ثبوتِ لقاء مرۃ کے باوجود راوی نے یہ حدیث مروی عنہ سے خود سنے بغیر بلفظِ "عن" روایت کردی ہو یعنی تدلیس کردی ہو، مثلاً:

عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: كنت اطيب رسول الله ﷺ لحله ولحرمه باطيب ما اجد -

اس سند میں لقاء کی شرط موجود ہے، اس لئے کہ ہشام اپنے والد عروہ سے روایت کر رہے ہیں، ان دونوں کے درمیان معاصرت بھی ثابت ہے اور ملاقات بھی۔ بلکہ احادیثِ کثیرہ کا سماع بھی ثابت ہے، لیکن اس کے باوجود جب تحقیق کی گئی تو ثابت ہوا کہ اس روایت میں انقطاع ہے، کیونکہ ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہشام نے یہ حدیث براہ راست نہیں سنی، بلکہ اپنے بھائی عثمان سے سنی تھی، اور اس نے عروہ سے سنی تھی، معلوم ہوا کہ امام بخاری کی شرط کے باوجود حدیثِ معنعن میں انقطاع کا احتمال ضرور باقی رہتا ہے، یہ احتمال تو اس وقت تک رفع نہیں ہو سکتا جب تک کہ راوی ہر ہر حدیث کے اندر سماع کی تصریح نہ کرے۔ اگر تصریح کردے گا تو عنعنہ کی بجائے تحدیث یا اخبار ہو جائے گا، جو ہماری بحث سے خارج ہے، ہماری بحث تو حدیثِ معنعن میں ہو رہی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے "شرح نخبۃ الفکر" میں دوسرے اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ "لقاء مرۃً" کے ثبوت کے بعد اگر کوئی راوی بیچ کا واسطہ ترک کر کے عنعنہ کرے گا تو لازم آئے گا کہ وہ مدلس ہے (اور لقاء مرۃً کے ثبوت کے بغیر کوئی راوی ایسا کرے تو اس کا مدلس ہونا لازم نہیں آتا) اور مدلس کا عنعنہ قبول نہیں کیا جاتا، صرف ان رواۃ کا عنعنہ قبول کیا جاتا ہے جن کے بارے میں تحقیق ہو چکی ہو کہ وہ تدلیس نہیں کرتے، لہٰذا لقاء مرۃً کی قید سے احتمالِ انقطاع ختم ہو گیا۔

لیکن ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس جواب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدلس کا عنعنہ تو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی مقبول نہیں، اور جب معاصرتِ محضہ کی صورت میں راوی واسطہ ترک کر کے عنعنہ کرے تو اس صورت میں بھی راوی مدلس ہو جائے گا، کیونکہ یہ عمل ارسالِ خفی ہے، اور ارسالِ خفی بھی تدلیس کے حکم میں ہے، اور مدلس کا عنعنہ مقبول نہیں، لہٰذا احتمالِ انقطاع، معاصرتِ محضہ کی صورت میں بھی ختم ہو جاتا ہے اور لقاء مرۃً کی قید کا کوئی فائدہ نہیں رہتا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ عمل ارسالِ خفی ہے، جو ارسالِ جلی کے حکم میں ہے، پس یہ شخص مرسل ہو گا مدلس نہ ہو گا۔ اور مرسل کا عنعنہ قبول کیا جاتا ہے۔ لہٰذا امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر لازم آئے گا کہ احتمالِ انقطاع کے باوجود عنعنہ کو قبول کر لیا جائے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس جواب کا مدار اس بات پر ہے کہ ارسالِ خفی تدلیس کے حکم میں نہیں، بلکہ دونوں کے احکام متباین ہیں۔ اگر واقعی دونوں میں تباین ثابت ہو جائے تو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب قوی ہے، ورنہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا، لیکن اکثر محدثین مثلاً حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ، علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ، ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ اور خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ارسالِ خفی، تدلیس کے حکم میں ہے، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "مقدمہ فتح الملہم" میں ارسالِ خفی کو تدلیس میں داخل کیا ہے، بلکہ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک لکھا ہے کہ ارسالِ خفی تدلیس کی بدترین صورت ہے۔

اور تدلیس کی حقیقت پر غور کرنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ارسالِ خفی تدلیس میں داخل ہے، اس لئے کہ تدلیس کی حقیقت یہ ہے کہ راوی ایسے مروی عنہ کی طرف حدیث کو بلفظ "عن" ونحوھا منسوب کردے جس سے اس نے یہ حدیث نہیں سنی۔ مگر اس بات کا ابہام پیدا کردے کہ خود سنی ہے اور ابہام جس طرح ثبوتِ لقاء مرۃ کے بعد انقطاع کرنے میں پیدا ہوتا ہے، اسی طرح معاصرتِ محضہ کی صورت میں بھی پیدا ہوتا ہے لإمکان السماع، لہٰذا ارسالِ خفی کو تدلیس سے نکالنے کی کوئی وجہ نہیں۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ارسالِ خفی تدلیس کے حکم میں داخل ہے تو امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہی قوی قرار پاتا ہے، کیونکہ معاصرتِ محضہ کی صورت میں بھی اگر راوی واسطہ ترک کرے گا تو وہ مدلس ہو جائے گا اور مدلس کا عنعنہ قبول نہیں ہوتا۔ لہٰذا احتمال انقطاع، معاصرتِ محضہ کی صورت میں بھی منتفی ہو جاتا ہے، اور لقاء مرۃً کی شرط، اتصال سند کے لئے ضروری نہیں رہتی۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق کا حاصل بھی یہی ہے کہ اس مسئلہ میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب قوی ہے۔

لیکن احقر کا خیال یہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب اگرچہ اس حیثیت سے مرجوح ہے کہ انہوں نے اتصالِ سند کے لئے لقاء مرۃً کو شرط قرار دیا ہے، لیکن اگر وہ حدیث کے صحیح ہونے اور متصل ہونے کے لئے فی نفسہ تو ثبوتِ لقاء کو شرط قرار نہ دیتے ہوں۔ البتہ محض اپنے اوپر یہ پابندی لگائی ہو کہ ثبوتِ لقاء کے بغیر کوئی حدیثِ معنعن اپنی کتاب میں ذکر نہیں کریں گے تو **من حیث الاحتیاط و توکید الاتصال** بلاشبہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک ہی احوط ہے۔ اس لئے کہ معاصرتِ محضہ کی صورت میں اگرچہ غلبۂ ظن اتصال و سماع کا حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن لقاء مرۃً سے اس غلبۂ ظن کی تاکید ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم

تتمـــة هٰذا البحث

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے "شرح نخبۃ الفکر" میں تدلیس اور ارسال خفی کے درمیان فرق ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل یہ دی ہے کہ مخضر مین، مثلاً ابو عثمان النہدی رحمہ اللہ تعالیٰ یا قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه عليه و سلم

کو کسی نے بھی تدلیس میں شمار نہیں کیا، حالانکہ ان دونوں کی صرف معاصرت آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے اور لقاء کا ثبوت نہیں، اگر تدلیس کے لئے معاصرتِ محضہ کافی ہوتی تو یہ حضرات مدلسین ہوتے۔ مگر کسی نے بھی ان کو مدلس نہیں کہا۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ ان کو مدلس نہ کہنے کی وجہ یہ ہے، کہ ان کی روایت **عن النبی ﷺ** ارسال خفی نہیں بلکہ ارسالِ جلی ہے، اس لئے کہ مخضرمین، ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کی معاصرت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو اور عدم لقاء بھی معلوم ہو اور بحث اس صورت میں ہو رہی ہے جبکہ لقاء معلوم نہ ہو، نہ کہ اس صورت میں جب کہ عدم اللقاء معلوم ہو، اور ثبوتِ عدم اللقاء اور عدمِ ثبوت اللقاء میں فرق واضح ہے۔ چنانچہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے مقدمہ میں صراحت کی ہے کہ جس معاصر کا عدم اللقاء ثابت ہو جائے، اس کا عنعنہ اتصال پر محمول نہیں کیا جائے گا۔ واللہ اعلم

الموازنـــة بين الصحيح للبخـــاری و مسلم

اس سلسلہ میں یہ تفصیل ہے کہ صحت کے اعتبار سے کتابِ بخاری کا درجہ کتاب مسلم پر بلاشبہ بڑھا ہوا ہے، جمہور محدثین نے اس کی صراحت کی ہے، کسی کا قولِ صریح اس کے خلاف نہیں ملتا، لیکن حسن ترتیب، جودۃ سیاق، احتیاط فی الفاظ الاسناد اور سہولت علی القاری کے

اعتبار سے مسلم کا درجہ بلاشک وشبہ بڑھا ہوا ہے، جس کی تفصیل ہم آگے بیان کریں گے۔

حافظ ابن مندہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے شیخ ابو علی نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا جو یہ قول نقل کیا ہے کہ:

ما تحت ادیم السماء کتاب اصح من کتاب مسلم

نیز بعض علماءِ مغرب کا بھی اس طرح کا قول منقول ہے، اس سے بعض لوگوں کو یہ شبہ ہو گیا ہے کہ ابو علی نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور بعض علماء مغرب کے نزدیک صحت کے اعتبار سے کتاب مسلم کا درجہ کتابِ بخاری پر بڑھا ہوا ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں کیونکہ اول تو ابو علی کے نزدیک مذکورہ مقولہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کتاب مسلم کتاب بخاری سے اصح ہے، کیونکہ اس جملہ کا حاصل زیادہ سے زیادہ یہ نکلتا ہے کہ کتابِ مسلم سے اصح کوئی کتاب نہیں، نہ یہ کہ کتابِ مسلم کے مساوی بھی کوئی کتاب نہیں۔

ثانیاً اس مقولہ کا جواب یہ دیا جا سکتا کہ، ہو سکتا ہے کہ ابو علی نے یہ بات صحت کے اعتبار سے نہ کہی ہو بلکہ حسن ترتیب کے اعتبار سے اصح کہا ہو، نیز علماءِ مغرب کے کلام میں بھی اس کی صراحت نہیں ملتی کہ انہوں نے اصحیتِ سند کے اعتبار سے کتابِ مسلم کو ترجیح دی ہو۔ ظاہر یہی ہے کہ انہوں نے بھی حسن ترتیب اور جودۃِ سیاق ہی کے اعتبار سے ترجیح دی ہے، اس سلسلہ میں یہ شعر دونوں کتابوں کی حیثیت متعین کرنے کے لئے کافی ہے[1]:

تنازع قوم فی البخاری و مسلم
لدیّ فقالوا ایّ ذین یقدم
فقلت لقد فاق البخاریُّ صحةً
کما فاق فی حسن الصناعة مسلم

اس اجمال کی تفصیل درج ذیل ہے:

وجوہِ رجحان البخاری علی مسلم

صحتِ حدیث کا مدار تین اشیاء پر ہے۔

۱- الثقة بالرواة

۲- اتصال السند

۳- السلامة من العلل القادحہ

ان تینوں امور میں کتاب بخاری کا درجہ مسلم سے بڑھا ہوا ہے۔

الثقة بالرواة

کے اعتبار سے ترجیح بخاری کی وجوہ، مندرجہ ذیل ہیں:

۱- جن رواۃ کے ساتھ بخاری منفرد ہیں، یعنی مسلم نے جن کی روایات ذکر نہیں کیں ان کی تعداد چار سو چونتیس (۴۳۴) ہے، اور ان میں سے متکلم فیہ رواۃ صرف اسی (۸۰) ہیں، بر خلاف مسلم کے، کہ جن رواۃ کے ساتھ مسلم منفرد ہیں ان کی تعداد چھ سو بیس (۶۲۰) ہے، اور ان میں متکلم فیہ رواۃ ایک سو ساٹھ (۱۶۰) ہیں، اور ظاہر ہے کہ جن رواۃ میں کسی کو کلام نہیں، ان کا درجہ ان پر بڑھا ہوا

[1] قائله الحافظ عبد الرحمن بن علی الربیع الیمنی الشافعی - کذا فی بستان المحدثین-۱۲

ہے جن میں کلام کیا گیا، اگر چہ وہ کلام نفس الامر میں قادح نہ ہو۔

۲- بخاری نے ان متکلم فیہ رواۃ کی حدیثیں بھی کم لی ہیں، بر خلاف مسلم کے، کہ وہ متکلم فیہ رواۃ کی حدیثیں نسبۃً زیادہ لاتے ہیں۔

۳- بخاری کے متکلم فیہ رواۃ میں سے اکثر خود ان کے شیوخ ہیں، بر خلاف مسلم کے کہ ان کے متکلم فیہ رواۃ خود امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے استاذ نہیں، اوپر کے شیوخ تابعین و من بعد ہم ہیں، اور ظاہر ہے کہ آدمی اپنے شیوخ کے حال اور ان کی احادیث کے حال سے زیادہ واقف ہوتا ہے بہ نسبت استادوں کے استادوں کی احادیث کے۔ پس وہ اپنے استادوں کی احادیث میں سے ایسی احادیث زیادہ بصیرت سے منتخب کر سکتا ہے جو زیادہ صحیح ہوں۔

۴- امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ اصالۃً طبقہ اولیٰ کی حدیثیں لاتے ہیں اور طبقہ ثانیہ کی کم لاتے ہیں، اور بیشتر ان کو بطریق التعلیق ذکر کرتے ہیں، اور طبقہ ثالثہ کی شاذ و نادر لاتے ہیں اور وہ بھی سب کی سب بطریق التعلیق ہیں۔ ظاہر ہے کہ کتابِ بخاری اصالۃً مسندات کے لئے موضوع ہے اور تعلیقات محض استشہاد وغیرہ کے لئے لائی جاتی ہیں، بر خلاف مسلم کے کہ وہ طبقہ اولیٰ و ثانیہ کی روایات بالاصالۃ لیتے ہیں اور طبقہ ثالثہ کی بطورِ استشہاد۔

اتصال السند

کے اعتبار سے ترجیح بخاری کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حدیثِ معنعن کو متصل قرار دینے کے لئے راوی مروی عنہ کے درمیان ثبوتِ لقاء ولو مرۃً کی قید لگائی ہے۔ بر خلاف مسلم کے کہ وہ مجرد معاصرت پر اکتفاء کرتے ہیں، اور ظاہر ہے کہ لقاء ولو مرۃً تاکیدِ اتصال کو موجب ہے۔

السلامۃ من العلل القادحۃ

کے اعتبار سے ترجیح بخاری کی وجہ یہ ہے کہ، صحیح کی ایسی کل حدیثیں جن پر نقادِ حدیث نے تنقید کی ہے، ان کی کل تعداد دو سو دس (۲۱۰) ہے، جن میں سے بخاری میں اسی (۸۰) سے بھی کم ہیں اور باقی سب مسلم میں ہیں۔

وجوہِ ترجیح کتاب مسلم علی کتاب البخاری

(کتاب مسلم کی خصوصیات)

مگر متعدد وجوہ ایسی بھی ہیں جن کے باعث کتابِ مسلم کو کتاب بخاری پر برتری حاصل ہے:

۱- جب کوئی حدیث، دو راوی الفاظِ مختلفہ سے ذکر کریں اور معنی دونوں کے متحد ہوں تو یہ جائز ہے کہ دونوں کی سندیں ذکر کر دی جائیں۔ اور جس کے الفاظ میں حدیث ذکر کی گئی ہے اس کی تعیین نہ کی جائے، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ بیشتر مواقع میں ایسا ہی کرتے ہیں۔ لیکن اولیٰ یہ کہ صاحب اللفظ کی تعیین کر دی جائے، اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اس اولیٰ طریق کا التزام کرتے ہیں۔

۲- امام مسلم بکثرت اس کا بھی اہتمام کرتے ہیں کہ دونوں راویوں میں سے ہر ایک کے الفاظ کی الگ الگ تعیین کر دی جائے، مثلاً کہتے ہیں:

حدثنا فلان و فلان قال فلان كذا و فلان كذا

اگرچہ الفاظ میں اختلاف بالکل معمولی ایک حرف کا ہو، اور خواہ اس سے معنی متغیر ہوتے ہوں یا نہ ہوتے ہوں۔

۳- کتاب مسلم میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ایک مسئلہ سے متعلق تمام حدیثیں متعلقہ باب میں ایک ہی جگہ جمع کر دی گئیں، اور ہر حدیث میں طرقِ متفرقہ، اسانیدِ متعددہ اور الفاظِ مختلفہ ان سب کو اسی باب میں ذکر کر دیا ہے، جس کی وجہ سے کسی حدیث کو مسلم میں تلاش کرنا اور اس کے متفرق طرق، متعدد سندیں اور الفاظِ مختلفہ کو معلوم کرنا انتہائی سہل ہو گیا ہے، قاری کو یہ سب چیزیں ایک ہی جگہ مل جاتی ہیں، برخلاف امام بخاری کے کہ وہ ایک مضمون کی احادیث کو متفرق ابواب میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے ذکر کرتے ہیں، اور بسا اوقات ایسے باب میں ذکر کرتے ہیں کہ ذہن کا تبادر دشوار ہے، حتیٰ کہ بسا اوقات بعض محدثین، بخاری کی کسی حدیث کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ بخاری میں نہیں ہے، حالانکہ بخاری کے ایسے باب میں ہوتی ہے کہ وہاں تک ذہن کی رسائی نہیں ہوتی۔

۴- امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ حدثنا اور اخبرنا میں فرق کو واضح کرتے ہیں، اور ان کا مذہب یہی تھا کہ حدثنا صرف اس صورت کے ساتھ خاص ہے جبکہ حدیث استاذ پڑھے اور شاگرد سنے اور اخبرنا اس صورت کے ساتھ خاص ہے جبکہ حدیث شاگرد پڑھے اور استاذ سنے۔ یہی مذہب امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ، اور امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ برخلاف امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہ وہ ان دونوں میں فرق نہیں کرتے اور ان کا مذہب یہ تھا کہ ایک کو دوسرے کی جگہ استعمال کیا جا سکتا ہے، **وهو منهب مالك و فيه مذاهب آخر**۔

۵- امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے صرف احادیثِ مرفوعہ کو بیان کیا ہے، موقوفات شاذ و نادر لاتے ہیں، اور وہ بھی محض متابعات اور استشہاد کے لئے۔ برخلاف امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہ ان کے ہاں موقوفات کی تعداد زیادہ ہے۔

۶- امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی سندیں جو صورۃً منقطع ہیں یعنی تعلیق کے قبیل سے ہیں ان کی تعداد کتاب مسلم میں صرف ۱۴ ہے۔ برخلاف کتاب بخاری کے کہ اس میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

۷- صحیفۂ ہمام بن منبہ کی روایات کو اس طرح ذکر کرنا کہ قاری کو یہ معلوم ہو جائے کہ جو حدیث یہاں ذکر کی جا رہی ہے وہ استاذ نے مصنف کو مجموعہ احادیث کے ضمن میں سنائی تھی، صرف وہی حدیث نہیں سنائی تھی اور اس طرح ذکر کرنا کہ سند کے شروع کے الفاظ بھی تبدیل نہ ہوں اور متن بھی جوں کا توں رہے۔ اس مقصد کے لئے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جب اس صحیفہ کی کوئی حدیث ذکر کرنا چاہتے ہیں تو اس صحیفہ کی سند ذکر کر کے اولاً اس صحیفہ کی سب سے پہلی حدیث ذکر کرتے ہیں۔

بعد ازاں حدیثِ مطلوب ذکر کرتے ہیں۔ اس طریقے سے قاری کا ذہن مشوش ہوتا ہے۔ وہ پہلی حدیث کا تعلق ترجمۃ الباب سے تلاش کرتا ہے۔ حالانکہ ترجمۃ الباب سے اس سے پہلی حدیث کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ دراصل تعلق صرف دوسری حدیث کا ہوتا ہے۔ اور حدیثِ اول محض کیفیتِ روایت بیان کرنے کے لئے لائی جاتی ہے۔ برخلاف امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہ وہ جب اس صحیفہ کی کوئی حدیث لانا چاہتے ہیں تو اسے اس طرح ذکر کرتے ہیں:

حدثنا ابو رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن هُمَّام بن منبه قال هذا ما حدثنا به ابو هريره رضى الله تعالىٰ عنه عن محمد ﷺ - و ذكر احاديث - منها "و قال رسول الله ﷺ الىٰ آخره -.

یہ طریقہ نہایت واضح اور آسان ہے، اور اس سے وہ مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

۸- امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کو رواۃ شامیین کے اسماء اور کنیتوں میں بعض اوقات یہ غلطی ہو جاتی ہے کہ ایک ہی آدمی کے اسم کو ایک جگہ ذکر کرتے ہیں اور دوسری جگہ اس کی کنیت ذکر کرتے ہیں، اور یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ الگ الگ آدمی ہیں۔ حالانکہ وہ ایک ہوتا ہے (ذکر شیخ الاسلام العثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ معذیاالی ابن عقدہ) یہ مغالطہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کو پیش نہیں آتا۔

(بستان المحدثین صفحہ ۱۷۹)

اس کی وجہ یہ ہے کہ بخاری کی اکثر روایات اہل شام سے بطریق مناولہ ہیں (یعنی ان کتابوں سے لی گئی ہیں، خود ان سے نہیں سنی) بستان المحدثین صفحہ ۱۷۸۔

۹- امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اسانیدِ متعددہ، طرقِ متفرقہ اور تحویل الاسناد اور الفاظِ مختلفہ کا بیان نہایت مختصر، جامع اور واضح کرنے میں ممتاز ہیں۔

۱۰- امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے احادیث کی ترتیب اور انداز میں ایسے دقائق کا لحاظ رکھا ہے کہ جو ان کے کمال فی علم الحدیث پر دلالت کرتے ہیں، اس حسن ترتیب کا ادراک صرف وہی شخص کر سکتا ہے جو انتہائی ذہین ہونے کے علاوہ اصولِ دین، اصولِ حدیث، اصول تفسیر، اصولِ فقہ، علم الاسناد، اسماء الرجال اور علومِ عربیت پر اچھی دسترس رکھتا ہو۔

ترتیب اور حسن بیان میں بخاری اور مسلم میں اس فرق کی وجہ ابن عقدہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے

۱- ایک تو یہ بیان کی ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اپنے وطن میں اپنے اساتذہ کرام کی حیات میں تالیف کی ہے، اور جن کتابوں سے مدد لی ہے وہ سب ان کے پاس موجود تھیں۔ برخلاف امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہ انہوں نے اپنی کتاب زیادہ تر حالتِ سفر میں تالیف کی، خود امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ربَّ حديثٍ سمعتُهُ بالبصرة فكتبتُهُ بالشام

اس لئے ان کو بعض مواقع میں شک واقع ہو جاتا ہے۔

۲- دوسری وجہ یہ ہے کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے احکامِ فقہیہ کے استنباط کو اپنا مقصود نہیں بنایا، بلکہ مقصود یہ رہا کہ ہر باب کی تمام حدیثیں ایک جگہ جمع کر دیں۔ برخلاف امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہ ان کا مقصود استنباطِ احکام تھا۔ چنانچہ وہ ایک ایک حدیث کے مختلف اجزاء سے متعدد احکام مستنبط کرتے ہیں، اور جس جزءِ حدیث کا تعلق ان کے نزدیک جس مسئلہ فقہیہ سے ہوتا ہے اس کو اس باب میں ذکر فرماتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایک ہی حدیث کے مختلف ٹکڑے کر کے مختلف ابواب میں متفرق طور پر لانا پڑتا ہے۔

دونوں کی مشترک احتیاط

ایک احتیاط بخاری اور مسلم نے مشترک طور پر یہ اختیار کی ہے کہ ان کے شیوخ نے اپنے اوپر کے شیوخ کا نام اگر کسی صفت یا نسبت کے بغیر ذکر کیا ہے اور بخاری و مسلم اس نام کے ساتھ صفت یا نسبت ذکر کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو مثلاً اس طرح کہتے ہیں:

حدثنا عبد الله بن مسلمة ثنا سليمان يعني ابن بلال عن يحيى وهو ابن سعيد

یوں نہیں کہتے کہ:

حدثنا عبد الله بن مسلمة ثنا سليمان بن بلال عن يحيى بن سعيد

یہ احتیاط اس لئے کی جاتی ہے کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ ہمارے استاذ نے اوپر کے شیخ کی یہ نسبت اور صفت بیان نہیں کی تھی، ہم نے وضاحت کے لئے بڑھادی ہے۔ و نظائره كثيرة في الصحيحين

عدد مافی صحیح مسلم من الاحادیث

علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدمہ اور علامہ عثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقدمہ "فتح الملہم" میں امام مسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "میں نے اپنی کتاب تین لاکھ احادیث میں سے انتخاب کر کے تالیف کی" چنانچہ وہ منتخب احادیث جو صحیح مسلم میں موجود ہیں ان کی تعداد باسقاط المکررات تقریباً چار ہزار ہے اور مکررات کو شامل کر کے کل تعداد ایک قول کے مطابق بارہ ہزار ہے اور ایک قول کے مطابق آٹھ ہزار ہے۔ آخری قول زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ (مقدمہ فتح الملہم صفحہ ۲۴۶)

اور قول مشہور کے مطابق صحیح بخاری کی احادیث بھی باسقاط المکررات چار ہزار ہیں، اور مکررات کو شامل کر کے سات ہزار پچھتر ہیں۔ اس طرح صحیح مسلم میں بخاری کی بہ نسبت نو سو پچیس یا چار ہزار نو سو پچیس مکرر حدیثیں زیادہ ہیں۔

تراجم صحیح مسلم

علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ابواب کے اعتبار سے ترتیب دی ہے۔ لہٰذا در حقیقت یہ کتاب مبوّب ہے، لیکن ابواب کے تراجم امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریر نہیں کیئے تاکہ حجم کتاب زیادہ نہ ہو جائے یا کوئی اور مصلحت ہو گی، بعد میں لوگوں نے اپنی صوابدید سے تراجم تحریر کیئے، لیکن وہ قصورِ عبارت یا رکاکتِ الفاظ کی وجہ سے اس کتاب کے شایانِ شان نہیں، میں کوشش کروں گا کہ تراجم اس کی شان کے مناسب تحریر کروں، اسی طرح علامہ عثانی رحمہ اللہ تعالیٰ مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ انصاف کی بات یہ ہے کہ تراجم کا حق اب بھی ادا نہ ہوا جیسا کہ اس عظیم کتاب کا حق تھا، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی اور بندے کو اس کی توفیق بخشے۔

شروح صحیح مسلم

صحیح مسلم کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱- المنہاج ...... للشیخ محی الدین زکریا یحییٰ بن شرف النووی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ، یہ وہی شرح ہے جو موجودہ نسخوں کے ساتھ چھپی ہوئی ہے۔

۲- شرح ابی الفرج الزواوی ...... فی خمس مجلدات

۳- شرح احمد الخطیب القسطلانی الشافعی

۴- اکمال اکمال المعلم ...... لمحمد بن خلفۃ الابی المالکی، یہ مسلم کی متعدد شروح کی جامع ہے۔

۵- پھر اس شرح پر مزید اضافہ، امام ابو عبد اللہ محمد بن محمد السنوسی رحمہ اللہ تعالیٰ التوفی سن ۸۹۰ ہجری نے کیا، ان کی شرح کا نام "مکمل اکمال اکمال المعلم" ہے، مصر سے سن ۱۳۲۸ ہجری میں یہ دونوں شرحیں طبع ہوئیں، اس کا ایک نسخہ جامعہ اشرفیہ کے کتب خانہ میں موجود ہے، اور اب سن ۱۴۰۰ ہجری میں بحمد اللہ مدینہ منورہ سے دار العلوم کے لئے بھی مل گیا ہے جو کتب خانہ دار العلوم میں

موجود ہے۔

۶- مشارق الانوار......اس میں قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مؤطا مالک اور صحیحین کی شرح کی ہے۔

۷- شرح الشیخ ملا علی القاری الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ الھروی......نزیل مکہ المکرمہ فی اربع مجلدات، یہ شرح نایاب ہے، طبع نہیں ہوئی۔

۸- الحل المفہم......یہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تقریراتِ درسِ مسلم کا مجموعہ ہے، جو مختصر اور نہایت مفید ہے اور دار العلوم کی لائبریری میں موجود ہے۔

۹- فتح الملہم......لشیخ الاسلام العلامہ شبیر احمد العثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ، یہ اب تک کی تمام شروح سے زیادہ جامع اور محقق ہے اور نہایت مفید شرح ہے، لیکن یہ شرح مکمل نہیں ہو سکی، تین جلدوں میں صرف "کتاب الطلاق" تک پہنچی تھی۔ آگے کتاب الرضاع سے برادرِ عزیز مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے اس کا تکملہ تصنیف فرما کر اس شرح کو نہایت محققانہ معیار پر مکمل فرمادیا ہے۔ یہ تکملہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے، اور مکتبہ دار العلوم کراچی سے طبع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمر میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

یہ تکملہ اس لحاظ سے موجودہ تمام شروح حدیث میں ایک خاص امتیاز یہ رکھتا ہے کہ اس میں پچھلی تمام شروح کے اہم مباحث کو نہایت انضباط اور اختصار و جامعیت کے ساتھ مرتب کرنے کے علاوہ موجودہ زمانے کے جدید مسائل پر محققانہ بحث کی گئی ہے جو دوسری شروح میں کہیں دستیاب نہیں ہوتی۔ خصوصاً اقتصادی اور مالیاتی مسائل جو اسی زمانے کے پیدا کردہ ہیں۔ ان پر خوب تحقیقی مباحث اس میں آگئے ہیں۔

۱۰- شیخ مصطفیٰ الذہبی نے علماء کرام کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر صحیح مسلم پر ایک مفید اور مختصر حاشیہ تالیف کیا ہے، جو استنبول سے چھپا تھا اور بیروت میں اس کا فوٹو بھی چھپا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ نسخہ کتب خانہ دار العلوم میں بھی موجود ہے۔

مختصرات والمستخرجات علیہ

مختصرات سے مراد تلخیصات ہیں، صحیح مسلم کی مختصرات بھی متعدد ہیں، جن کی تفصیل "مقدمہ فتح الملہم" میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اور مستخرجات بھی بہت زیادہ ہیں، ان کی تفصیل بھی "مقدمہ فتح الملہم" میں مل جائے گی۔

معنی قولهم "علی شرط الشیخین" او "علی شرط احدهما"

محدثین بکثرت کسی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "هذا علیٰ شرط الشیخین" یا "علیٰ شرط البخاری" یا "علیٰ شرط مسلم" خصوصاً "مستدرک" کہ وہ بالذات موضوع ہی استدراک علیٰ شرط الشیخین کے لئے ہے، حاکم کی اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں دو قول ہیں۔

۱- ایک یہ کہ اس حدیث کے تمام رواۃ "من حیث الضبط والعدالة" رجال الشیخین کے مثل ہیں، بعینہ رجال الشیخین نہیں۔ اس قول کی تائید حاکم کے اس قول سے ہوتی ہے جو انہوں نے اپنی کتاب کے خطبہ میں تحریر کیا ہے کہ "و أنا أستعینُ اللهَ تعالیٰ علیٰ إخراج احادیث رواتها ثقات قد احتج بمثلها الشیخان"۔

۲- لیکن جمہور کے نزدیک حاکم کی مراد یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام رواۃ بعینہ رجال الشیخین ہیں، اور علیٰ شرط البخاری کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام رجال بعینہ رجال بخاری ہیں۔ اسی طرح "علیٰ شرط مسلم" کا مطلب بھی یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام رواۃ رجال مسلم ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ، علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ وغیر ہم نے اسی معنی کو ترجیح دی ہے۔

اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حاکم کی عادت ہے کہ جب ایسی حدیث لاتے ہیں جس کے تمام رجال بعینہ رجال الشیخین یا رجال احدهما ہوں تو کہتے ہیں:

هذا صحیح علیٰ شرط الشیخین یا علیٰ شرط البخاری یا علیٰ شرط مسلم۔

اور جب ایسی حدیث لاتے ہیں جس کے تمام رجال بعینہ رجال الشیخین یا رجال احدهما نہ ہوں بلکہ حاکم کے نزدیک ان کے مثل ہوں تو فرماتے ہیں "هذا صحیح الاسناد"۔

رہا حاکم کا قول خطبہ کتاب میں "و أنا استعین الله تعالیٰ الخ" سو اس کا جواب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ مثلیت کبھی عینیت کے معنی میں مستعمل ہوتی ہے اور کبھی مشابہت کے معنی میں۔ مگر معنیٔ اول میں یہ مجاز ہے اور معنیٔ ثانی میں حقیقت۔ چنانچہ جہاں بعینہ رجال الشیخین یا رجال احدهما سے حدیث لاکر "حاکم" "علیٰ شرط الشیخین یا علیٰ شرط احدهما فرماتے ہیں تو وہاں مثلیت سے مراد اس کے معنیٔ مجازی ہیں اور جب غیر رجال الشیخین سے حدیث لاکر اسے صحیح الاسناد فرماتے ہیں وہاں مثلیت سے مراد معنیٔ حقیقی ہیں۔

مگر اس پر جمع بین الحقیقۃ والمجاز فی استعمال واحد کا اعتراض ہو سکتا ہے۔ لہٰذا احقر کے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ عموم مجاز کے طور پر مثلهما سے مراد "الرجال المتصفون بصفات اشترطها الشیخان" ہے خواہ وہ بعینہ رجال الشیخین ہوں یا ان کے مثل۔ ۱۲

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی حدیث کو علیٰ شرط الشیخین یا علیٰ شرط احدهما قرار دینا ہر ایک کا کام نہیں اور قرار دینے کے لئے صرف یہ دیکھ لینا کافی نہیں ہے کہ اس حدیث کے رجال بعینہ رجال الشیخین یا رجال احدهما ہیں بلکہ یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ان رجال سے شیخین نے احادیث لینے میں کن قیود اور احتیاطوں کا لحاظ رکھا ہے، بعض اوقات کسی حدیث کے رجال بعینہ رجال الشیخین یا رجال احدهما ہوتے ہیں لیکن وہ علیٰ شرطهما یا علیٰ شرط احدهما نہیں ہوتے کیونکہ ان رجال سے شیخین نے حدیث جن قیود اور احتیاطوں کے ساتھ لی ہیں وہ قیود اور احتیاطیں اس حدیث کی سند میں موجود نہیں ہوتی ہیں، اس کی متعدد مثالیں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

قال الحافظ: و ورآء ذلك كله ان یروی اسناد ملفق من رجالهما - كسماك عن عكرمة عن ابن عباس

فسماك على شرط مسلم فقط، و عكرمة انفرد به البخارى، والحق ان هذا ليس على شرط واحد منهما — وادق من هذا ان يرويا عن اناس ثقات ضعفوا فى اناس مخصوصين من غير حديث الذين ضعفوهم فيهم، فيجئى عنهم حديث من طريق ضعفوا فيه برجال كلهم فى الكتابين او أحدهما فنسبتهُ انه علىٰ شرط من خرج له: غلط، كأن يقال فى هشيم عن الزهرى: كل من هشيم والزهرى خرجا له فهو علىٰ شرطيهما، فيقال: بل ليس علىٰ شرط واحد منهما لانهما إنما اخرجا عن هشيم من غير حديث الزهرى فانه ضعف فيه لانه كان دخل عليه فاخذ عنه عشرين حديثا فلقيه صاحب لهٗ وهو راجع فسأله رويته، وكانت ثمَّ ريح شديدة، فذهبت بالاوراق فصار هشيم يحدث بما علق منها بذهنه، ولم يكن اتقن حفظها فوهم فى اشياء منها فضعف فى الذهرى بسببها —

و كذا همام ضعيف فى ابن جريج، مع ان كل منهما اخرجا لهٗ لم يخرجا له عن ابن جريج شيئاً فعلىٰ مَن يعزو الى شرطهما او شرط واحد منهما ان يسوق ذلك السند بنسق رواية من نسب الىٰ شرطه، ولوْ فى موضع واحد من كتابه — (مقدمة فتح الملهم صفحه ۲۵۱)

صیغ الاداء والتحمل

تحمل حدیث کی مختلف صورتوں کے اعتبار سے کچھ صیغے مقرر ہیں، جن کو "صیغ الاداء والتحمل" کہا جاتا ہے، ان کی چند قسمیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱- **سمعتُ و حدَّثنی**...... یہ دونوں صیغے اس صورت کے لئے ہیں جب حدیث، استاد سے تنہا سنی ہو، اور اگر اس کے ساتھ سننے والا کوئی اور بھی ہو تو کہا جائے گا سمعنا و حدثنا، "قال لی" اور "قال لنا" کا بھی یہی حکم ہے۔ (کذا فی مقدمہ فتح الملہم صفحہ ۷۵)

۲- **اخبرنی و قرأتُ علیه**...... یہ الفاظ اس شخص کے لئے ہیں جس نے حدیث پڑھ کر استاذ کو سنائی ہو، اور جب پڑھنے والا کوئی اور ہو اور یہ صرف سنتا ہو تو سننے والا کہے گا:-

اخبرنا یا قرئی علیه و انا اسمع

اس طریقہ تحمل کو عرض کہا جاتا ہے۔ (مقدمہ فتح الملہم صفحہ ۷۵)

۳- **انبانی**...... یہ بمعنی أخبرنی ہے لیکن متاخرین کے عرف میں یہ اجازت مشافہہ کے ساتھ خاص ہے پھر اگر "مجازلہ"، یعنی شخص مجاز ایک ہے تو وہ...... "انبانی" کہے گا اور زائد ہیں تو "انبانا" کہیں گے۔

بعض نے اخبار اور انباء میں یہ فرق کیا ہے، کہ جماعت میں جو شاگرد پڑھے وہ "أخبرنا" کہے گا اور دوسرے شاگرد جو سن رہے ہیں وہ "انبأنا" کہیں گے۔ (مقدمہ درس ترمذی صفحہ ۷۹)

۴- **شافَهَنی و شافَهَنَا**...... **هما یختصان بالاجازة المتلفظ بها- (نخبة الفکر)**

۵- **کتب الیَّ و کاتبنی**...... یہ اس صورت کے ساتھ خاص ہے جب استاذ کسی کے پاس اپنی سند سے لکھی ہوئی حدیثیں بھیجے اور اسی سند سے روایت کی تحریری اجازت دے۔

۶- **ارسَلَ اِلَیَّ**...... یہ مراسلت کے ساتھ خاص ہے، اسے "الرسالہ" بھی کہتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ استاذ شاگرد کے پاس کسی قاصد کے ذریعہ زبانی پیغام بھیجے کہ:

حدثنی فلان عن فلان قال کذا فاذا بلغك منی هذا الحدیث فاروه عنی بهذا الاسناد-

(مقدمہ فتح الملہم صفحہ ۷۶، ۷۷)

۷- **عنْ وَ قَالَ**...... (جبکہ اس کے ساتھ "لَنَا" "یالی" نہ ہو) یہ الفاظ سماع اور اجازت کی صراحت نہیں کرتے البتہ سماع اور اتصال کا احتمال ان میں ہوتا ہے۔

۸- **المناولَةُ**...... اس کی صورت یہ ہے کہ شیخ کسی کو کچھ لکھی ہوئی حدیثیں یا احادیث کی کتاب اپنی سند کے ساتھ کسی کو دے دے اس کی دو قسمیں ہیں:

۱- **المناولةُ المقرونةُ بالإجازة -**

۲- **المناولة المجردة عن الاجازة -**

پہلے طریقے سے روایت حاصل کرنے والے کو اپنے شیخ سے اس کی سند کے ساتھ روایت کرنا باتفاق جائز ہے اور دوسری قسم میں اختلاف ہے، بعض نے جائز کہا اور بعض نے ناجائز کہا، لیکن علامہ عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "مقدمہ فتح الملہم" میں یہ محاکمہ کیا ہے کہ

"المناولۃ المجردۃ" اگر طالب علم کے سوال میں شیخ نے کیا یعنی طالب علم نے کہا کہ "ناولنی ھذا الکتاب لأرویہ عنک" شیخ نے وہ کتاب دے دی اور اذن کی صراحت نہیں کی تو، لینے والے کو روایت کرنا جائز ہے، کیونکہ دلالۃً اذن پایا جاتا ہے، اور اگر بغیر سوال کے یہ صورت متحقق ہوئی تو اس کی روایت عن ذلک الشیخ جائز نہیں۔

الاجـــازۃ و فائدتھا فی ھذا الزمـــان

الاجـــازۃ...... اجازۃ، اصطلاح میں "اذن فی الروایۃ لفظاً او کتابۃً" کو کہتے ہیں جو اخبارِ اجمالی کا فائدہ دیتی ہے اس تعریف سے معلوم ہوا کہ "المشافھہ" اور "المناولہ" جو دو قسمیں پیچھے گذری ہیں در حقیقت "الاجازہ" ہی کی قسمیں ہیں،

اجازت...... کی دو صورتیں ہیں:

۱- ایک یہ کہ جس مجموعہء احادیث کی روایت کی اجازت دی جائے "مجازلہٗ" یعنی اجازت حاصل کرنے والے کو ان احادیث کا علم و فہم پہلے سے حاصل ہو یعنی پہلے سے عالم ہو۔

۲- دوسری یہ کہ پہلے عالم نہ ہو، اس میں مجازلہٗ یعنی اجازت حاصل کرنے والے کے لئے، روایت عن المجیز کو متقدمین نے ناجائز کہا، لیکن متاخرین اس کے بھی جواز کے قائل ہیں، اسلئے کہ شیخ کو حاجت ہوتی ہے کہ وہ اپنی مسموعہ احادیث کی تبلیغ کرے، مگر بسا اوقات طالب کو اس شیخ سے وہ حدیثیں پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو اس ضرورت کے لئے دوسری صورت بھی جائز قرار دی گئی۔

لیکن احقر کا خیال یہ ہے کہ اس صورت کا جواز اس شرط کے ساتھ ہوگا کہ مجازلہٗ یعنی شخصِ مجاز، میں اس حدیث کے پڑھنے، سمجھنے اور روایت کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔

اس زمانے میں کتبِ مشہورہ کی سندِ متصل کو محفوظ رکھنے یا ان کی روایت کی اجازت کا مقصود ان کو مؤلفین سے ثابت کرنا نہیں ہے، کیونکہ ان کا ثبوت مؤلفین سے درجہء تواتر کو پہنچا ہوا ہے، اور ہر مشہور کتاب کے سیکڑوں اور ہزارہا نسخے اس کی تالیف کے وقت سے اب تک ہر زمانے میں موجود ہیں، اور جو چیز تواتر سے ثابت ہو اس کے اثبات کے لئے سند کی ضرورت نہیں ہوتی، بلکہ اس کا فائدہ صرف یہ ہے کہ اسنادِ متصل کا سلسلہ قیامت تک باقی رہے کیونکہ سندِ متصل کا اہتمام اسی امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کا خاص شرف ہے۔

مؤلفین تک اپنی سند کو محفوظ رکھنے کا ایک فائدہ احقر کو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگر خدانخواستہ کبھی ان کتابوں کے نسخے اور راوی دنیا میں صرف ایک دو باقی رہ جائیں، اور ان کا تواتر الی المؤلف ختم ہو جائے، تو اس وقت اس سند کے ذریعہ ان کتابوں کی نسبت الی المؤلفین ثابت کی جاسکے گی۔

الاستخراج والاخراج والتخریج

الإستخـــراج...... کے معنی تو پیچھے گذر چکے ہیں، کہ کوئی حافظ حدیث، کسی کتاب کی احادیث کو اپنی ایسی سندوں سے بیان کرے جن میں اس کے مؤلف کا واسطہ نہیں آتا۔ یہاں تک کہ استخراج کرنے والے کی سند مؤلف کے شیخ یا اس سے اوپر کے شیخ کے ساتھ جا کر مل جائے۔

الإخـــراج...... کسی حدیث کو اپنی سند سے کتاب میں لکھنے یا املاء کرانے کو کہتے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے:

ھذا الحدیث اخرجہ البخاری او أخرجہ الترمذی فی صحیحہ و فی سننہ و نحو ذلک

التخـــریج...... اس کے دو معنی آتے ہیں، ایک بمعنی الإخراج المذکور، اور یہ معنی زیادہ تر علماءِ مغرب کے یہاں مشہور ہیں اور

دوسرے معنی جو زیادہ معروف ہیں، یہ ہیں کہ کسی حدیث کا حوالہ دینا کہ یہ فلاں فلاں کتابوں میں آئی ہے مثلاً کہا جاتا ہے:

خرَّجَ فلانٌ احادیثَ "إحیاءِ العلوم"

یا کہا جاتا ہے:

فلان لہٗ تخریج لأحادیث الھدایہ کنصب الرایہ للزیلعی و نحو ذلك

کتب حدیث کی عبارت پڑھنے اور لکھنے کے لئے کچھ ہدایات اور رموزِ اسناد

۱- ہر روز سبق کے آغاز میں عبارت پڑھنے والے کو چاہئے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد مندرجہ ذیل عبارت پڑھے:

بالسند المتصل منّا الی الامام الهمام الحافظ الحجة ابی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کوشان القشیری النیشا بوری رحمه الله وَ متّعنا بفیوضه، آمین، قال: حدثنا الخ۔

اس کے بعد ہر حدیث کی سند کے شروع میں "وبہ قال" کا لفظ پڑھے جو کتاب میں لکھا ہوا نہیں ہوتا، "بہ" کی ضمیر "السند المتصل" کی طرف راجع ہوگی اور "قال" کی ضمیر مؤلف کتاب کی طرف، اور "السند المتصل" سے مراد ہم سے امام مسلم تک کی سند ہے جو مستقل عنوان کے تحت آگے آئے گی۔

۲- محدثین کی عادت ہے کہ حدثنی، حدثنا، أخبرني، أخبرنا، أنبأني و أنبأنا، سمعتُهُ، قَرأتُ علیه وغیرہ الفاظ سے پہلے لفظ "قال" کو کتابت میں بکثرت حذف کر دیتے ہیں، قاری کو اس کا تلفظ ضرور کرنا چاہئے۔

۳- سند میں جہاں قال دو مرتبہ آتا ہے تو بکثرت کتابت میں ایک قال کو حذف کر دیا جاتا ہے لیکن پڑھنا اس کا بھی ضروری ہے۔

۴- کتابت میں اختصار کے لئے بکثرت "حدثنا" کو صرف "ثنا" یا صرف "نا" لکھا جاتا ہے۔ اور حدثنی کو "ثنی" یا صرف "نی" لکھا جاتا ہے اور "أخبرنا" کو "انا" اور أخبرني کو "انی" پڑھنے والے کو چاہئے کہ وہ پورا لفظ ادا کرے۔

۵- جب کسی حدیث کی سند میں ایک طریق سے دوسرے طریق کی طرف انتقال ہوتا ہے تو وہاں لفظ "ح" لکھا جاتا ہے اور اس کے بعد مصنف دوسری سند شروع کرتا ہے، پھر آگے جا کر یہ دونوں سندیں کسی ایک شیخ پر متحد ہو جاتی ہیں، جس شیخ پر دونوں سندیں متحد ہوں اسے "مدار الحدیث" اور "مدار السند" کہا جاتا ہے۔ اس حاء کو حاءِ تحویل کہتے ہیں اور یہ تحویل ہی کا مخفف ہے، اسے پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔ ایک ح، دوسرا حاء، تیسرا تحویل، پہلا طریقہ زیادہ آسان اور مشہور ہے۔ یہ تحویل اکثر اول سند میں ہوتی ہے اور بعض اوقات آخر سند میں بھی ہوتی ہے، **و هذا نادر جدا۔**

۶- سند کے آخر میں جب صحابی کا نام آجائے تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم کہنا چاہئے، عنہ کی ضمیر صحابی کی طرف اور عنہم کی ضمیر باقی تمام رواۃِ حدیث کی طرف راجع ہوگی اور اگر وہ صحابی ابن صحابی ہو تو رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عنہم کہنا چاہئے اور صحابیہ ہو تو عنہا و عنہم۔

۷- جب راوی اور اس کے آباء واجداد کے ناموں کے بعد کوئی صفت مذکور ہو تو وہ راوی کی صفت ہوگی، آباء کی نہیں۔

اِلّا ان یوجد هناك قرینةٌ تدلّ علیٰ خلافه۔

۸- جب تنوین کے بعد ہمزۃ الوصل آجائے تو عربیت کا عام قاعدہ تو یہ ہے کہ ہمزہ کو حذف کر کے نونِ تنوین کو کسرہ دے کر مابعد الہمزہ سے ملا کر پڑھتے ہیں، مثلاً "زیدُنِ العالم" لیکن تخفیف کے لئے محدثین نے سند کو اس قاعدے سے مستثنیٰ قرار دیا ہے چنانچہ وہ ہمزہ کے ساتھ تنوین کو بھی حذف کر دیتے ہیں اور تنوین والے حرف کو مابعد الہمزہ سے ملا کر پڑھتے ہیں جیسے **علی القاری زید بن محمد** وغیرہما۔

۹- ہمزۂ "ابن"

ابن کا ہمزہ بھی ہمزۃ الوصل ہے اور ہمزۃ الوصل کا عام قاعدہ تو یہ ہے کہ تلفظ میں ساقط ہوتا ہے، لکھنے میں نہیں، مگر "ابن" جو دو

علموں کے درمیان واقع ہو تو اس کا ہمزہ خط سے بھی ساقط ہو جاتا ہے سوائے پانچ مواقع کے:

۱- جب یہ ہمزہ اول سطر میں آئے۔

۲- جب یہ ہمزہ اول شعر میں آئے۔

۳- جب اول مصرعہ میں آئے۔

۴- جب "ابن" کی اضافت "ام" کی طرف ہو مثلاً عیسیٰ ابن مریم اور اسماعیل ابن علیہ۔

۵- ابن ما قبل کی صفت نہ ہو بلکہ ما قبل کے ما قبل کی صفت ہو مثلاً "عبد الله بن ابی ابن سلول" کہ اس میں ابن سلول عبداللہ کی صفت ہے، ابی کی نہیں، اسی طرح عبداللہ بن سلول ابن ابی میں ابن ابی سلول کی صفت نہیں، عبداللہ کی صفت ہے۔

و نظائره كثيرة، منها، المقداد بن عمرو ابن الاسود، ابوه الحقيقي عمرو والاسود رجل تبناه في الجاهلية فنسب اليه، و منها، عبد الله بن عمرو ابن ام مكتوم، و عبد الله بن مالك ابن بحينة، و محمد بن علي ابن الحنفيه، و منها، اسحاق بن ابراهيم ابن راهويه، فان راهويه هو ابراهيم والد اسحاق، و منها، محمد بن يزيد ابن ماجه، فإن ماجه هو يزيد والد محمد، فراهويه و ماجه، لقبان-

اتصال السّند منّا الى الامام مسلم

۱- انی قد تعلمت صحیح مسلم من اوله الی آخره روایة و درایةً من شیخنا العلام مولانا اکبر علی السهارنفوری، رحمه الله تعالیٰ فی دار العلوم کراتشی سنة (۷۹-۱۳۷۸ء) وهو من مولانا منظور احمد المحدّث، فی مظاهر العلوم بسهار نفور عن الشیخ [1] خلیل احمد السهار نفوری عن الشیخ الامام الحافظ مولانا محمد مظهر النانوتوی رحمه الله عن شمس العلمآء مولانا مملوك علی عن مولانا رشید الدین خان الدهلوی عن السید مولانا الشاه عبد العزیز الدهلوی قدس الله سرهٗ العزیز-

و لما كانت سلسلة اسانیدنا الهندیة كلها تدور علی الشیخ الاجل الشاه عبد العزیز رحمة الله علیه نذكر واحدا من اسانیده المتعددة الی صاحب الكتاب، و للشیخ المذكور اسانید أخر ذكرها فی رسالة العجالة النافعة لكن العمدة منها طریق والده المرحوم الشاه ولی الله الدهلوی نور الله مرقدهما، فذكر انه سمع من والده الشاه ولي الله الدهلوی صحیح مسلم وغیره من الصحاح الستة عن الشیخ ابی الطاهر المدنی عن ابیه الشیخ ابراهیم الكردی عن الشیخ السلطان المزاحی عن الشیخ شهاب الدین احمد بن خلیل السبكی عن الشیخ نجم الدین الغبطی عن الشیخ زین الدین زكریا عن الشیخ ابن حجر العسقلانی عن الشیخ صلاح بن ابی عمر المقدمی عن الشیخ فخر الدین ابی الحسن علی بن احمد المقدسی المعروف بابن البخاری عن الشیخ ابی الحسن مؤید بن محمد الطوسی عن فقیه الحرم ابی عبد الله محمد بن فضل ابن احمد الفراوی عن الامام ابی الحسن عبد الغافر بن محمد الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسی الجلودی النیسا بوری عن ابی اسحاق ابراهیم بن إحمد بن سفیان الفقیه الجلودی، وهو عن مؤلف الكتاب ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشابوری رحمهم الله تعالیٰ و نفعنا بعلومهم، آمین.

۲- و قد أجازنی الشیخ البارع الورع المتقی محمد حسن بن محمد المشّاط المكی المالكی المحدث المدرس بالمسجد الحرام المنیف، متع الله المسلمین بطول حیاته، اجازةً عامة مطلقة تامة بجمیع ما لهٗ من مرویات و مقروء آت و مسموعات و مجازات، احدّث بها عنه كیف شئت و لمن شئت عن شیوخ له بالدیار الحجازیه و غیرها و أعطانی ثبته المسمّی "بالارشاد بذكر بعض مالی من الاجازه والاسناد" وأجازنی به بالمسجد الحرام المنیف بمكة المكرمة، زادها الله شرفاً و كرامةً، حین حضرتها لحجّ بیت الله

---

[1] احقر کے استاذ مولانا اکبر علی صاحب کو اپنے استاذ مولانا منظور احمد صاحب کے بارے میں شک تھا کہ مسلم شریف انہوں نے مولانا خلیل احمد صاحب یا مولانا عبد اللطیف صاحب یا مولانا ثابت علی صاحب سے پڑھی ہے، احقر نے اس کی تحقیق کی تو ثابت ہوا کہ مولانا خلیل احمد صاحب ہی سے پڑھی ہے۔
آج شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب سہارنپوری مد ظلہم نے فرمایا کہ مولانا عبد اللطیف صاحب سے نہیں پڑھی۔ (رفیع ۳-۲-۹۴ ۱۳ھ) اور تاریخ مظاہر جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ میں صراحت مل گئی ہے کہ مولانا منظور احمد صاحب نے صحاح ستہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحب سے پڑھی ہیں، تاریخ مظاہر کا یہ نسخہ حضرت مولانا اکبر علی صاحب کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے بھائی اختر علی صاحب کے پاس ملا تھا۔ ۱۲ رفیع۔

الحرام اوّل مرة (۱۳۸۴ھ) و قد ذكر فى ثبته المذكور طرقه المتعددة عن الشيوخ الكبار وخص بالذكر منهم تسعة عشر شيخا –

۳– و قد اجازنى صاحب انثبت المذكور بثبت الشيخ الشاه ولى الله الدهلوى المسمى "بالارشاد الى مهمات علم الاسناد" رواه عن الشيخ محمد عبد الباقى الايوبى اللكنوى عن العارف بالله فصل الرحمٰن بن اهل الله عن الشاه عبد العزيز الدهلوى عن والده الشاه ولى الله الدهلوى، رحمهم الله تعالىٰ.

و هٰذا من أقرب أسانيدى و أعلاها الى الشيخ عبد العزيز الدهلوى رحمه الله– والحمد لله على ذلك– وأوّل حديث حدثنى به الشيخ المذكور "حديث الرحمة المسلسل بالاولية كما جرت به عادة اهل هذا الفن وهو اوّل حديث سمعه من شيوخه المذكورين فى ثبته و ذكر فى ذلك الثبت اسناده المتصل الى سفيان بن عيينة قال كل واحد من رجال الاسناد عن شيخه وهو اول حديث سمعته منه، و انتهى التسلسل بالاولية الى سفيان بن عيينة وهو يرويه عن عمرو بن دينار عن ابى قابوس مولى عبد الله بن عمرو بن العاص عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ "الراحمون يرحمهم الرحمٰن تبارك و تعالىٰ إرحموا من فى الارض يرحمكم من فى السمآء" أخرجه البخارى فى الكنى والادب المفرد، و ابو داؤد فى سننه، والترمذى فى جامعه والحميدى فى مسنده الا انهم جميعًا لم يسلسلوه–

٤– و قد أجازنى سيّدى و سندى والدى الماجد فضيلة الشيخ مولانا المفتى محمد شفيع قدس الله سره برواية الصحاح الستة، والموطأ لمالك والشمائل للترمذى والموطأ للامام محمد، و شرح معانى الاثار للطحاوى والحصن الحصين للامام الجزرى بعد ان قرأتُ علية بعض الطراف من الصحاح الستة وأوائل صحيح البخارى و أ [illegible]ره مع زملائى و سمعتُ بعضها بحيث قرءَ عليه و أنا اسمع، و قد تعلّمتُ منه الموطأ للامام مالك والشمائل للترمذى فى سنة (۷۹––۱۳۷۸ھ) ولله الحمد.

و قرأ والدى الماجد "الحصن الحصين" على المفتى الاكبر مولانا عزيز الرحمٰن عن الشاه فضل الرحمٰن الكنج مراد آبادى عن الشاه عبد العزيز عن والده الشاه ولى الله الدهلوى رحمهم الله– (الازدياد السنى صفحه ۳۷) (وهذا من أقرب أسانيدى و أعلاها إلى الشيخ عبد العزيز رحمه الله، و لله الحمد)

۵– و قد أجازنى فضيلة الشيخ محمد ادريس الكاندهلوى رحمه الله بجميع مروياته و مسموعاته و مجازاته عن مشائخه الكرام إجازةً تامةً مطلقةً عامةً بشروط ذكرها فى صورة الاجازة (صفحه ۳۱ من مقدمة صحيح الامام البخارى) و كتب فى إثناء هٰذه الصورة بيده الشريفة إسمى والدعاء لى و لله الحمد–

وهو يروى الصحاح الستة والموطئين عن الشيخ خليل احمد السهار نفورى، و يروى صحيح البخارى و جامع الترمذى عن الشيخ الأجل السيد محمد انور شاه الكشميرى رحمه الله تعالىٰ.

و يروى الصحاح الستة و غيرها من كتب الحديث إجازةً عن حضرة والده المحترم مولانا الشيخ محمد اسماعيل بن محمد اسحاق الكاندهلوى، وهو يروى عن الشيخ السيد على بن طاهر الوترى المدنى، وإسناد الشيخ الوترى الى الامام البخارى اعلى سند يوجد فى الدنيا فى ذلك الوقت، كما فصّله فى مقدمته على صحيح البخارى (صفحه ۳)

و قد حصلت الاجازة لوالده الشيخ محمد اسماعيل بن محمد اسحاق عن الشيخ المفتى عبد القيوم البدهانوى رحمه الله عن حضرة الشاه محمد اسحاق الدهلوى رحمه الله –

٦– و قد أجازنى فضيلة الشيخ مولانا الشيخ ظفر احمد العثمانى التهانوى رحمه الله صاحبُ إعلاء السنن بجميع مروياته اِجازةً عامةً –

٧– و قد أجازنى فضيلة الشيخ، شيخ الحديث مولانا محمد زكريا رحمه الله صاحب لامع الدرارى و أوجز المسالك برواية الصحاح الستة بأسانيده و كتب لى تلك الإجازة –

و أجازنى أيضاً برواية ستة و ثلاثين كتاباً بعد قراء تى، أطرافها عليه، بالمدينة المنورة علىٰ صاحبها الصلوٰة والسلام – و هى كما يأتى:–

١–	المسند	للامام الدارمى
٢–	الموطا	للامام مالك، براوية يحيىٰ
٣–	الموطا	للامام مالك، برواية محمد بن الحسن
٤–	المسند	للامام ابى حنيفة
٥–	المسند	للامام الشافعى
٦–	السنن	للامام الشافعى
٧–	المسند	للامام احمد بن حنبل
٨–	كتاب الآثار	للامام محمد الحسن الشيبانى
٩–	السنن	للامام الدار قطنى
١٠–	المستخرج علىٰ صحيح مسلم	للامام أبى نعيم
١١–	المضنف	للامام أبى سلم الكشى
١٢–	السنن	للامام سعيد بن منصور
١٣–	المصنف	للامام أبى بكر بن أبى شيبة
١٤–	شرح السنة	للامام محيى السنة حسين بن مسعود البغوى
١٥–	مصابيح السنة	للامام البغوى
١٦–	المسند	للامام أبى داؤد الطيالسى
١٧–	المسند	للامام عبد بن حميد الكشى
١٨–	المسند	للامام أبى محمد بن أبى اسامة
١٩–	المسند	للامام أبىٰ بكر البزار
٢٠–	المسند	للامام أبى يعلى الموصلى
٢١–	المعجم	للامام أبى يعلى الموصلى
٢٢–	كتاب الزهد و الرقائق	للامام أبى عبد الرحمٰن عبد الله بن المبارك

٢٣-	نوادر الاصول	للامام أبی عبد الله الحكيم الترمذی
٢٤-	كتاب الدعاء	للامام أبی القاسم الطبرانی
٢٥-	كتاب "الخطيب البغدادی"	للامام أبی بكر احمد بن علی الخطيب البغدادی
٢٦-	يحيیٰ بن معين المری	للامام الحافظ يحيیٰ بن معين المری
٢٧-	المصنف	للامام عبد الرزاق
٢٨-	السنن الكبری	للامام البيهقی
٢٩-	دلائل النبوة	للامام البيهقی
٣٠-	المستخرج	للامام أبی عوانه
٣١-	الصحيح	للامام أبی عبد الله مخمد بن حبان التميمی
٣٢-	المستدرك	للامام الحاكم ابی عبد الله النيسابوری
٣٣-	الصحيح	للامام أبی عبد الله محمد بن أبی اسحاق بن خزيمة
٣٤-	الصحيح	للامام الحافظ أبی بكر الاسماعيلی
٣٥-	عمل اليوم والليلة	للامام أبی بكر بن المسنی
٣٦-	جمع الفوائد	للامام محمد بن محمد بن سليمان

٨- و قد أجازنی (فی الجامعة الأشرفية بلاهور فی الحادی عشر من شعبان سنة (١٣٩٨ه) فضيلة الشيخ القاری المقری محمد طيب الديوبندی رحمه الله تعالیٰ مدير دارالعلوم ديوبند برواية الصحاح الستة بثلاث طرقه، وهی كما يأتی:

١- عن الشيخ الأجل السيد مولانا محمد انور شاه الكشميری عن شيخ الهند مولانا محمود الحسن عن الشيخ مولانا محمد قاسم النانوتوی عن الشاه عبد الغنی الدهلوی عن الشاه محمد اسحاق الدهلوی عن الشاه عبد العزيز الدهلوی عن الشاه ولی الله المحدث الدهلوی رحمهم الله تعالیٰ -

٢- عن مولانا محمد احمد عن الشيخ مولانا رشيد احمد الكنكوهی عن الشاه عبد الغنی عن الشيخ مولانا الشاه محمد اسحاق عن الشيخ مولانا الشاه عبد العزيز الدهلوی رحمهم الله تعالیٰ -

٣- عن الشيخ مولانا خليل احمد السهار نفوری عن الشيخ مولانا الشاه عبد القيوم البدهانوی عن الشيخ مولانا الشاه محمد اسحاق رحمهم الله -

ملخّص[1] ما فی مقدمة صحيح مسلم من المسائل المهمّة و شرح المواضع منها

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مقدمہ کا آغاز اپنے کسی شاگرد یا معتقد سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ متعین طور سے معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ ہو سکتا ہے کہ یہ وہی "ابو اسحاق ابراهيم بن محمد بن سفيان الجلودی النیسابوری" ہوں جنہوں نے صحیح مسلم کے موجودہ نسخے کی روایت کی ہے اور خود امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب سنی ہے۔

قولـــــه "ذكرت انك هممت بالفحص عن تعرف جملة الاخبار الماثورة (الى قوله) و سالتنى ان الخصها لك"۔ (ص ۲ سطر ۲)

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ تم نے ایک ایسے مجموعہ احادیث کی تالیف کی مجھ سے درخواست کی ہے جس میں مندرجہ ذیل خوبیاں ہوں:

۱- اس کی احادیث مرفوعہ ہوں۔
۲- وہ حدیث کے تمام مضامین (ثمانیہ) کو جامع ہو۔
۳- احادیث سندوں کے ساتھ ہوں۔
۴- وہ سندیں اہل علم کے یہاں متداول[2] (مقبول) ہوں۔
۵- وہ مجموعہ مرتب ہو۔
۶- مختصر ہو۔
۷- زیادہ (غیر ضروری) تکرار سے خالی ہو۔

قولـــــه "ثم ان انشاء الله مبتدء و ن فی تخريج ما سالت" (ص ۳ سطر ۵)

اس کا حاصل یہ ہے کہ میں تمہاری درخواست کے موافق تالیف شروع کرتا ہوں۔ یعنی اس کتاب میں انشاءاللہ وہ تمام خوبیاں ہوں گی جو تم نے ذکر کی ہیں۔ چنانچہ اختصار کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا اور تکرار سے بھی حتی الوسع احتراز کیا جائے گا، الا یہ کہ تکرار میں کوئی معتد بہ فائدہ ہو۔ مثلاً مکرر آنے والی روایت کی سند یا متن میں کوئی ایسی بات ہو جس کا اظہار ضروری یا مفید ہے تو ایسے مواقع میں صرف بقدر ضرورت ہی تکرار ہوگا۔ اس عبارت میں امام مسلم نے لفظ "تخریج" کو بمعنی "الاخراج" استعمال فرمایا ہے۔

قولـــــه "فنقسمها على ثلثة اقسام و ثلاث طبقات من الناس"۔ (ص ۳ سطر ۶)

ان طبقات اور اقسام کا خلاصہ یہ ہے:

الاوّل...... ما رواه الصادقون الحفاظ المتقنون –

الثانی...... ما رواه الصادقون المتوسطون فی الحفظ و الاتقان –

الثالث...... ما رواه الضعفاء المتروكون –

---

[1] یہاں استاذ محترم کی تقریر و تشریح کے صرف خاص خاص حصے اور ان کا خلاصہ درج کیا جا رہا ہے۔ (عبد الغفور)
[2] یہ صراحت تو نہیں فرمائی کہ صرف احادیث صحیحہ ہی ذکر کریں گے، لیکن ان کے مجموعہ کلام کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ احادیث صحیحہ کا التزام فرمائیں گے جیسا کہ آگے اسی بحث میں "فائدہ" کے عنوان کے تحت بھی آ رہا ہے۔

قولــــہ "فاذا نحن تقصينا اخبار هٰذا الصنف من الناس اتبعناها اخباراً يقع فى اسانيدها بعض من ليس بالموصوف بالحفظ والاتقان كالصنف المقدم قبلهم على انهم و ان كانوا فيما وصفنا دونهم فان اسم الستر والصدق و تعاطى العلم يشملهم". (ص ۳ سطر آخر تا ص ۴ سطر ۲)

یہاں "الستر" سے مراد یہ ہے کہ ان راویوں کے بارے میں ہمیں کوئی بات عدالت کے منافی معلوم نہیں، پس یہ لفظ عدالت کے مترادف ہے۔

قولــــہ فى مثل مجرى هؤلاء۔

ایک نسخے میں "مثل ذالك" ہے۔ اس کا ترجمہ تو ظاہر ہے اور وفى مثل مجرى هؤلاء میں "هؤلاء" سے اشارہ مذکورہ بالا دونوں طبقات کے محدثین کی طرف ہے، اور "مجریٰ" اسم ظرف بھی ہو سکتا ہے (کمافی الصحاح) جس کا اصل لفظی ترجمہ ہے "گذرگاہ" اور "بہنے کی جگہ" اس صورت میں مراد مقام یا درجہ ہوگا، یعنی مذکورہ بزرگوں کے مقام اور درجے کی طرح، اور مجریٰ مصدر میمی بھی ہو سکتا ہے جس کا اصل لفظی ترجمہ "بہنا" ہے (كما فى الصحاح للجوهرى) اس صورت میں مراد روش اور چلنا ہوگا یعنی مذکورہ بزرگوں کی روش اور طریقے کی طرح۔

قولــــہ "فامـا مـا كان منهـا عن قـوم هـم عند اهل الحديث متهمـون او عـنـد الاكـثـر منهم فلسنا نتشاغل بتخـريج حديثهم"۔ (ص ۴ کے آخر سے ص ۵ کی پہلی سطر تک)

اس پورے کلام کو جو ص ۳ کے آخر سے ص ۵ کے شروع تک فرمایا گیا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جب ہم قسم اول سے فارغ ہوں گے تو قسم ثانی کی حدیثیں لائیں گے اور قسم ثالث کو ذکر نہیں کریں گے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول اپنے اجمال کے باعث مشکل ہو گیا ہے، چنانچہ اس کی مراد کی تعیین میں تین قول ہیں (یہ تینوں اقوال علامہ نوویؒ نے اپنی شرح کے مقدمہ میں مستقل ایک فصل میں نقل کیئے ہیں)۔

صحیح مسلم کے جو نسخے علامہ نوویؒ کی شرح کے ساتھ طبع ہوئے ہیں ان کے شروع میں مقدمہ بھی طبع ہوا ہے۔ ہمارے زیردرس نسخے ایسے ہی ہیں۔

۱- ایک قول امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن سفیان الجلودی کا ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین الگ الگ کتابیں تالیف کی تھیں، ایک تو یہی صحیح مسلم ہے، اور دوسری کتاب میں متوسط درجہ کے رواۃ کی حدیثیں ذکر کی تھیں، اور تیسری کتاب میں ضعفاء اور متروکین کی حدیثیں تھیں۔

لیکن یہ قول اس لئے درست نہیں کہ یہ امام مسلمؒ کی صراحت کے خلاف ہے، امام نے تو صراحت کی ہے کہ تیسرے طبقے کی حدیثیں کتاب میں نہیں لائیں گے، کمایاتی۔

۲- دوسرا قول حاکم صاحبِ مستدرک اور بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قسم اول اور قسم ثانی کی حدیثیں الگ الگ لکھنے کا ارادہ کیا تھا، لیکن قسم اول ہی کی حدیثیں صحیح مسلم میں لکھ پائے تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا اور قسم ثانی کی تالیف کا موقع نہ مل سکا۔

۳- تیسرا قول قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے جسے علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شرح کے مقدمہ[1] میں راجح قرار دیا ہے، وہ

---

[1] دیکھئے ان کے مقدمہ کا ص ۱۵ و ۱۶۔

یہ کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذکورہ قول اور کتاب ہذا کی ترتیب میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ صحیح مسلم میں انہوں نے تین قسم کے رواۃ کی حدیثیں ذکر کی ہیں، ایک حفاظ متقون، دوسرے متوسطون فی الحفظ والاتقان اور تیسرے وہ رواۃ جن کی بعض نے تضعیف کی ہے اور اکثر نے نہیں کی، اور خود امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک بھی ان کی تضعیف راجح نہیں۔ اور ایک چوتھی قسم ہے جس کو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ترک کیا ہے، یعنی وہ رواۃ جن کو تمام محدثین یا اکثر نے ضعیف اور متروک قرار دیا ہے۔

چنانچہ ابواب میں امام مسلمؒ سب سے پہلے قسم اول کی حدیثیں لاتے ہیں، پھر استشہاد اور متابعت کیلئے۔ یا اگر ان کو طبقہ اولیٰ کی حدیث اس باب میں نہ ملے تو استدلال کے لئے قسم ثانی کی حدیثیں لاتے ہیں۔ اور اس کے بعد کہیں کہیں صرف استشہاد و متابعت کے لئے قسم ثالث کی حدیثیں لاتے ہیں۔ قسم رابع کی یعنی جن کی اکثر یا سب محدثین نے تضعیف کی ہے حدیثیں نہیں لاتے۔

قاضی عیاضؒ کی اس تشریح پر اشکال ہوتا ہے کہ اس کی رو سے تو چار قسمیں بن جاتی ہیں جن میں سے تین کتاب میں آئیں اور چوتھی متروک ہے۔ حالانکہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے قول مذکور میں صرف تین قسموں کا ذکر کر کے تیسری کو متروک قرار دیا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ چوتھی قسم امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول مذکور کے مفہوم مخالف سے نکلتی ہے، اسلئے کہ ان کا ارشاد ہے کہ:

"فاما ما كان منها عن قوم هم عند اهل الحديث متهمون او عند الاكثر منهم، فلسنا نتشاغل بتخريج حديثهم" ـ (ص ۴ و ص ۵)

جس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ جو رواۃ اکثر محدثین کے یہاں متہم نہیں بلکہ بعض کے نزدیک متہم ہیں۔ ان کی حدیثیں اپنی کتاب میں ذکر فرمائیں گے۔ چنانچہ واقعہ بھی ایسا ہی ہے کہ ایسے رواۃ کی حدیثیں متعدد مقامات پر امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کی ہیں جو بدعت کی طرف منسوب ہیں یا بعض محدثینؒ نے جن کی تضعیف کی ہے لیکن امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ان کا ضعف راجح نہیں۔

فائدہ

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مقدمہ فتح الملہم (ص ۹۷) میں علامہ جزائری کے حوالے سے فرمایا ہے کہ: امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طبقۂ ثالثہ کی روایت کو صرف متابعات (استشہاد) کے طور پر لاتے ہیں تاکہ طبقۂ ثانیہ کے راویوں میں ضبط کا جو قصور ہو اس کی تلافی طبقۂ ثالثہ کی روایات سے ہو جائے۔

ناچیز (رفیع) عرض کرتا ہے کہ اس سے ایک بڑے اشکال کا جواب ہو جاتا ہے، اشکال یہ ہوتا تھا کہ جب امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طبقۂ ثانیہ کی روایات بھی اپنی کتاب میں لائے ہیں تو یہ کتاب "صحیح مجرد ...... نہ ہوئی، کیونکہ "حدیث صحیح" کے راوی کا "عدل تام الضبط" ہونا ضروری ہے۔ حالانکہ طبقۂ ثانیہ کے رواۃ "تام الضبط" نہیں۔ لہٰذا ان کی روایات حسن لذاتہ ہوئیں، کیونکہ حدیث صحیح اور حدیث حسن کے راویوں میں صرف "ضبط" کا فرق ہوتا ہے کہ اول الذکر کے راوی تام الضبط ہوتے ہیں، اور "حسن" کے راویوں میں "ضبط" تام نہیں ہوتا قاصر ہوتا ہے۔

علامہ جزائری کی مذکورہ بالا تحقیق سے یہ اشکال اس طرح رفع ہو گیا کہ "حسن لذاتہ" کے طُرق اگر متعدد ہوں تو وہ "صحیح لغیرہ" بن جاتی ہے، پس جب امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طبقۂ ثانیہ کی روایات، جو کہ حسان ہیں، لانے کے بعد متابعت اور استشہاد کے طور پر طبقۂ ثالثہ کی روایات لے آتے ہیں تو تعدد طرق کی وجہ سے اس قصور کی تلافی ہو جاتی ہے جو طبقۂ ثانیہ کے راویوں میں تھا، اور طبقۂ ثانیہ کی

روایات تعدد طرق کی وجہ سے "صحیح لغیرہ" بن جاتی ہیں، لہٰذا کتابِ مسلم کے "اصح المجرد" ہونے میں شبہ نہ رہا، البتہ یہ کہنا پھر بھی درست ہوگا کہ "کتابِ مسلم" میں ساری احادیث "صحیح لذاتہ" نہیں بلکہ اس میں "صحیح لغیرہ" بھی ہیں، تاہم یہ کتاب کے "اصح المجرد" ہونے کے منافی نہیں۔

قولــــه سليمان بن عمرو ابی دائود - (ص۵ سطر ۲)

یہ عمرٍو بفتح العین ہے جس کا واؤ لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

قولــــه علامة المنكر - (ص۵ سطر ۳)

یعنی حدیثِ منکر کی تعریف یہ ہے کہ وہ روایت حفاظ و ثقات کے بالکل خلاف ہو یا عدمِ موافقت کے قریب ہو کہ بمشکل ان سے موافقت پیدا کی جاسکے۔ یہ تو حدیثِ منکر کی تعریف ہوئی۔

قولــــه فاذا كان الاغلب من حديث كذالك..... الخ- (ص۵ سطر ۳ و ۴)

یہ حکم ہے ایسے راوی کا جس کی حدیثوں میں منکر حدیثوں کا غلبہ اور اکثریت ہو کہ اس کی کوئی روایت قبول نہیں کی جاتی۔ حتی کہ جس روایت میں اس نے حفاظ و ثقات کی مخالفت نہ کی ہو وہ بھی قبول نہیں کی جاتی۔ ایسے راوی کو "منکر الحدیث" بھی کہا جاتا ہے، اور جس راوی کی روایات میں غلبہ منکر روایات کا نہ ہو تو اس کی اگرچہ منکر روایات غیر مقبول ہوں گی مگر باقی روایات قبول کی جائیں گی۔

قولــــه محرَّر (ص ٥ س ٤) بضم الميم و فتح الحاء المهملة والرائين المهملتين الاولىٰ مشدودة (هكذا ضبطه النووى ههنا و رجّحه و ذكر نحوه فى شرح اواخر هذه المقدمة)

قولــــه لان حكم اهل العلم الخ - (ص۵ س۵)

پیچھے دو اصول بیان ہوئے ہیں:-

۱- منکر کی تعریف

۲- جس راوی کی روایات میں غلبہ منکر روایات کا ہو اس کا غیر مقبول الحدیث ہونا۔ لان حکم الخ سے اس دوسرے اصول کی دلیل بیان فرمائی جارہی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ("تفرّد" اور "زیادت" اگرچہ بنسبت "مخالفت" کے اہون درجہ کی چیز ہے، چنانچہ) جو راوی حفاظ و ثقات کی روایت کردہ بہت سی حدیثوں کو روایت کرنے میں ان کے ساتھ شریک ہو رہا ہو، اور ان کے موافق روایت کرتا رہا ہو وہ اگر کسی حدیث میں تفرد یا زیادت کرے تو اس کا تفرّد اور زیادت قبول کی جاتی ہے، (جبکہ مخالفت قبول نہیں کی جاتی جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ "تفرد" اور "زیادت" اہون درجہ کی چیز ہے مگر اس کے باوجود) جو راوی حفاظ و ثقات کی روایات میں ان کے ساتھ شریک نہیں رہا، وہ اگر حدیثوں کی ایک تعداد میں تفرد کرے تو اس قسم کے راوی کی حدیثیں بھی قبول کرنا جائز نہیں۔ (تو جب تفردات اور زیادات کی کثرت کرنے والے کا یہ حکم ہے کہ اس کی کوئی روایت قبول نہیں کی جاتی تو مخالفت کی کثرت کرنے والے کا تو بدرجۂ اولیٰ یہ حکم ہوگا کہ اس کی کوئی روایت قبول نہ کی جائے)۔

تنبیہ

"منکر" "تفرد" اور "زیادت" سے متعلق امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبارت کی شرح جو ناچیز نے بیان کی ہے، وہ مجھے بعینہٖ تو شراح کے کلام میں نہیں ملی، لیکن ان کے کلام کے منافی بھی نہیں ہے، بلکہ شراح کے کلام میں کہیں کہیں اس کی تائید بھی ملتی ہے۔

ناچیز کی بیان کردہ شرح بڑی حد تک اس پر مبنی ہے کہ اس پوری بحث میں "مخالفت" سے مراد معارضہ ہے، یعنی حفاظ و ثقات کی روایت

کے معارض روایت کرنا، کہ اس راوی کی روایت کو درست تسلیم کریں تو ان حفاظ کی روایات کو غلط ماننا پڑے اور ان حفاظ کی روایت کو درست تسلیم کریں تو اس کی روایت کو غلط کہنا پڑے۔ اور "تفرد" و "زیادۃ" سے مراد ایسا تفرد اور ایسی زیادت ہے جس میں حفاظ و ثقات کی روایت کے معارض بات نہ ہو۔

حاصل بحث

حدیثِ منکر، اور تفرد و زیادت سے متعلق امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس پورے کلام سے مندرجہ ذیل امور مستفاد ہوئے:-

۱- جو حدیث حفاظِ ثقات کی روایت کے خلاف ہو وہ منکر ہے۔

۲- جس راوی کی روایات میں اکثریت منکر حدیثوں کی ہو وہ مہجور الحدیث ہوتا ہے، یعنی اس کی ایسی روایات بھی قبول نہیں کی جاتیں جن میں اس نے حفاظ و ثقات کی مخالفت نہیں کی۔ (ایسے رواۃ کو "منکر الحدیث" بھی کہا جاتا ہے، رفیع)

۳- کسی راوی کا تفرد یا زیادت کرنا بہ نسبت مخالفتِ ثقات کے اہون ہے۔ چنانچہ ثقہ کی زیادت یا تفرد تو حفاظ و ثقات کے مقابلہ میں قابل قبول ہے، مگر "مخالفت" قابل قبول نہیں یعنی حفاظ و ثقات کی مخالفت اگر ثقہ راوی بھی کرے گا تو مخالفت والی روایت منکر ہوگی۔

۴- تفرد اور زیادت اسی راوی کا قابل قبول ہے جس نے بہت سی حدیثیں روایت کرنے میں اپنے ایسے اقران کے ساتھ مشارکت کی ہو جو حافظ اور ثقہ ہیں اور ان روایات میں ان کی پوری طرح موافقت بھی کی ہو جب یہ صفت راوی میں پائی جائے گی تو (یہ اس کے حافظ اور ثقہ ہونے کی علامت ہے) لہٰذا اس کا تفرد اور زیادت قبول کی جائے گی۔

۵- جس راوی میں یہ صفت پائی جائے اس کی زیادت اور تفرد قابل قبول نہیں۔

۶- جس راوی میں یہ صفت نہ ہو، اور وہ بہت سی حدیثوں کی روایت میں تفرد یا زیادت کرے تو ایسے راوی کی دوسری حدیثیں بھی قبول کرنا جائز نہیں۔

یعنی اس کی ایسی روایتیں بھی قبول نہ ہوں گی جن میں اس نے تفرد اور زیادت نہیں کی۔

۷- یہ قاعدہ جو مشہور ہے کہ "زيادة الثقة مقبولة" [1] یہ مطلق نہیں بلکہ ان قیود کے ساتھ ہے کہ

۱- وہ زیادت ثقات کی روایت کے معارض نہ ہو (کیونکہ معارض ہوگی تو منکر ہو جائے گی)۔

۲- حافظ کرے۔

۳- ثقہ کرے۔

پس جس تفرد یا زیادت میں ثقات کی مخالفت ہو، یا زیادت و تفرد کرنے والا غیر حافظ ہو، یا غیر ثقہ ہو تو ایسا تفرد یا زیادت غیر مقبول ہے۔

---

[1] اس مسئلہ میں علامہ نوویؒ نے اپنے مقدمہ (ص ۱۸) میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ جب کسی روایت میں کوئی راوی متفرد ہو تو اگر وہ اپنے سے احفظ کے خلاف (معارض، رفیع) روایت کر رہا ہے تو یہ روایت شاذ و منکر ہے اور مردود ہے، اور اگر خلاف تو روایت نہیں کر رہا بلکہ صرف زیادت کر رہا ہے مگر اس کا حفظ و اتقان کافی نہیں ہے تب بھی وہ روایت شاذ و منکر ہے اور اگر وہ حافظ متقن ہے اور اپنے سے احفظ کے خلاف نہیں کہہ رہا تو یہ روایت صحیح اور مقبول ہوگی اور اس حدیث کو حسن کہیں گے۔ خلاصہ یہ کہ زیادت اگر حافظ ثقہ سے ہو اور احفظ کے مخالف نہ ہو تو مقبول ہے اور اگر غیر حافظ یا غیر ثقہ سے ہو یا احفظ کے مخالف ہو تو شاذ و منکر اور مردود ہوگی۔ بعینہٖ یہی تفصیل فتح الملہم کے مقدمہ (ٹائپ جلد اول ص ۱۴۳) میں ابن الصلاح سے نقل فرمائی گئی ہے۔

شاذ اور منکر میں فرق

مقدمہ فتح الملہم میں علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان دونوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ:

"والمعتمد فی حد الشاذ بحسب الاصطلاح انه ما یرویه الثقة مخالفاً لمن هو أرجح منه، و اما المنکر فقد اختلف ایضاً فی حده، والمعتمد فیه بحسب الاصطلاح، انه ما یرویه غیر الثقة مخالفاً لمن هو أرجح منه. فهما متباینان لا یصدق أحدهما علی شیء مما صدق علیه الآخر و هما یشترکان فی اشتراط المخالفة، و یمتاز الشاذ عنه بکون راویه ثقةً، و یمتاز المنکر عن الشاذ بکون راویه غیر ثقة"۔

ناچیز محمد رفیع عرض کرتا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے منکر کی جو تعریف اپنے مقدمہ میں فرمائی ہے وہ اصطلاحی شاذ اور منکر دونوں کو شامل ہے، کیونکہ انہوں نے حدیثِ منکر کے راوی میں غیر ثقہ کی قید نہیں لگائی، صرف مخالفت کو ذکر فرمایا ہے جو منکر میں بھی پائی جاتی ہے، اور شاذ میں بھی، اور حاصل امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام کا یہ ہوا کہ کسی راوی کی روایت حفاظ کی روایت کے مخالف ہو تو منکر ہے، خواہ مخالفت کرنے والا ثقہ ہو یا غیر ثقہ، اور جس راوی کی روایتوں میں منکر احادیث کی اکثریت ہو تو وہ ثقہ نہیں رہتا، بلکہ مہجور الحدیث (جس کو بعض محدثین، "منکر الحدیث" کہتے ہیں) ہو جاتا ہے۔

قولــــه و سنزید انشاء اللہ شرحا و ایضاحًا فی مواضع من الکتاب عند ذکر الاخبار المعللة۔ (ص۵ سطر ۱۲)

امامِ مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے کتاب میں وہ اخبار کی علل بھی بیان کریں گے، لیکن اس میں بعض لوگوں کو اشکال ہے، کیونکہ بظاہر علل کا بیان کتاب میں کہیں نظر نہیں آتا۔ چنانچہ بعض حضرات نے کہا ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارادہ علل بیان کرنے کا تھا لیکن موقع نہ مل سکا۔ لیکن قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ وعدہ بھی صحیح مسلم ہی میں پورا کر دیا ہے۔ چنانچہ جابجا الفاظِ سند کا اختلاف ارسال و اسناد، اور زیادت و نقص اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ اس کی علل کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے۔ اور کہیں صراحت بھی کر دیتے ہیں۔ متعدد مقدمات پر بعض رواۃ کی تضعیف کو بھی واضح فرمایا ہے۔

باب وجوب الروایة عن الثقات (ص۶)

قولــــه فلو لا الذی رأینا من سوء صنیع کثیر (الیٰ قوله) لما سهل...... الخ۔ (ص۵ سطر ۱۱ تا سطر ۱۴)

اس عبارت کی تشریح و ترکیب شارحین نے مختلف انداز سے کی ہے، ناچیز کے نزدیک زیادہ صحیح اور بے غبار یہ ہے کہ "لما سهل" مصنف کے قول "فلو لا" کا جواب ہے، اور ان دونوں کے درمیان کی عبارت میں "فیما یلزمهم" جار مجرور مل کر لفظ "سوء" یا "صنیع" سے متعلق ہے، اور مطلب یہ ہے کہ "ساء صنیعهم فی الامر الذی هو لازم علیهم شرعا" اور "من طرح الاحادیث الضعیفة" میں لفظ "من" بیانیہ ہے اور یہ "سوء صنیع" کا بیان ہے، اور "طرح الاحادیث الضعیفة" سے مراد ان کی عوام میں اشاعت کرنا ہے، اور مصنف کا قول "و ترکهم الاقتصار" کا عطف "طرح" پر ہے، اور پوری عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ:

بہت سے ایسے لوگ جو حقیقت میں تو محدث نہیں مگر خود کو محدث کہتے ہیں، ان کا غلط طرز عمل اپنے فرض منصبی میں یہ ہے کہ وہ عوام میں ضعیف احادیث کی اشاعت کرتے ہیں، اور احادیثِ صحیحہ کی روایت پر قناعت نہیں کرتے۔ اگر ان کا یہ غلط طرز عمل نہ ہوتا تو ہمارے لئے تمہاری درخواست کو قبول کرنا، یعنی صحیح مسلم کی تالیف کرنا آسان نہ ہوتا۔

"طرح" کے جو معنی ناچیز نے بیان کیئے ہیں، "الحل المفهم" میں یہی معنی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہیں، (دیکھئے الحل المفهم ص ۱۰ اور ص ۱۱ جلد اول پر چنانچہ آگے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی معنی کو ان الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے کہ

بعد معرفتهم و اقرارهم بالسنتهم ان كثيرا مما يقذفون به الى الاغبياء من الناس هو مستنكر و منقول عن قوم غيز مرضين —

اور آگے تین سطر بعد فرمایا ہے کہ:

و لكن من اجل ما اعلمناك من نشر القوم الاخبار المنكرة بالأسانيد الضعاف المجهولة و قذفهم بها الى العوام —

معلوم ہوا کہ "قذف" سے مراد نشر واشاعت ہے۔ لہٰذا "طرح" سے بھی مراد نشر واشاعت ہوگی، بعض شارحین نے "طرح" کے معنی "ترك" بیان کیئے ہیں مگر مصنف کی عبارت اس کی تائید نہیں کرتی۔ اور ایسا کرنے سے ترکیب بھی بدل جائے گی اور وترکم الاقتصارَ...... الخ میں تاویل کرنی پڑے گی۔ جو ظاہر کے خلاف ہے، جیسا کہ علامہ سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا ہے۔

اس باب میں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاکید فرمائی ہے کہ صحیح وسقیم روایات اور ثقہ ومتہم رواۃ میں تمیز کرنا اس فن میں نہایت ضروری ہے، اور دلیل میں متعدد آیاتِ قرآنیہ اور ایک حدیث مرفوع پیش کی ہے، پہلی آیت یہ ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَـٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَـٰدِمِينَ ﴿٦﴾

(آیت:۶، سورۃ حجرات ۴۹)

نیز بیان فرمایا کہ معاندینِ اہل بدعت کی روایات بیان کرنا جائز نہیں لیکن اس پر اشکال ہوتا ہے کہ صحیح میں بکثرت ایسے راویوں کی روایات بھی ہیں جو "منسوب الی البدعۃ" تھے حتیٰ کہ حاکم کا قول تو یہ ہے کہ "كتاب مسلم ملانٌ من الشيعة" اس لئے جواب یہ دیا گیا کہ "معاندین" سے امام مسلم کی مراد وہ اہل بدعت ہیں جو اپنی بدعت کے داعی اور مبلغ ہوں، اور جو داعی و مبلغ نہ ہوں اور باقی شرائط ان میں موجود ہوں تو ان کی روایت ذکر کرنا جمہور کے نزدیک جائز ہے، علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اکثر کا یہی مذہب نقل فرما کر اسے "الاعدل الصحیح" کہا ہے۔

امام مسلم کے ارشاد "المعاندین من اهل البدع" (ص ۶ سطر ۳) میں "مِن" تبعیض کا ہے، یعنی اہل بدعت میں سے جو لوگ معاند ہیں، اور معاند سے مراد "داعیہ" (مبلغ) ہیں یا متعصب مراد ہیں کہ صرف اپنے مذہب کی مؤید روایات ذکر کرتے ہوں اور جو روایات ان کے مذہب کے خلاف ہوں انہیں چھپاتے ہوں، اگر یہ دوسرے معنی (متعصب) لئے جائیں تو اس کا حاصل یہ ہوگا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک داعیہ وغیر داعیہ کے بجائے معاند اور غیر معاند کی تفریق ہے۔

اہل بدعت کی روایات کے بارے میں علماء کے اور بھی مختلف اقوال ہیں، "شرح نخبۃ الفکر" میں اس کی تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی یہاں اپنی شرح میں متعدد اقوال نقل فرمائے ہیں۔

قولـــه فَدَلَّ بما ذكرنا من هذه الآى — (ص ۶ سطر ۵)

اس میں "دل" کا فاعل اللہ تبارک وتعالیٰ ہے جس کا ذکر پچھلی سطر میں آیا ہے، حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ (کمافی الحل المفہم)

قولـــہ وهو الاثر المشهور – (ص ٦ سطر ٧)

یہاں امام مسلم نے لفظ "الاثر" کو حدیث مرفوع کے معنی میں استعمال فرمایا ہے، جمہور کی اصطلاح یہی ہے کہ لفظ "اثر" حدیثِ مرفوع اور حدیثِ موقوف دونوں کو شامل ہوتا ہے، اور بعض کے نزدیک یہ حدیثِ موقوف کے ساتھ خاص ہے۔

قولـــہ احد الكاذبين – (ص ٦ سطر ٨)

اکثر کے نزدیک یہ جمع کا صیغہ ہے بکسر الباء وفتح النون اور ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بصیغہ تثنیہ "بفتح الباء و كسر النون" روایت کیا ہے، اس روایت پر دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا وہ ہے جس نے جھوٹ گھڑا، اور دوسرا جھوٹا وہ ہے جس نے اسے آگے روایت کیا۔ (كذا فی فتح الملہم)

یہاں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متن کو سند پر مقدم کیا ہے جو رائج طریقے کے خلاف ہے مگر جائز ہے۔ (كذا فی فتح الملہم)

باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ ص(۷)

قولـــہ "يعني ابن عليه" – (ص ۷ سطر ۲)

"یعنی" اس لئے فرمایا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے استاذ سے لفظ "ابن علیۃ" نہیں سنا تھا استاذ تو صرف "اسماعیل" فرمایا تھا۔ مگر وضاحت کے لئے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نسبت کو ذکر فرمانے کی ضرورت محسوس کی، لفظ "یعنی" سے یہی بتانا مقصود ہے کہ اس نسبت کا اضافہ میں نے کیا ہے، امام مسلم اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب میں یہ احتیاط بکثرت فرماتے ہیں تاکہ استاذ کی طرف کوئی لفظ ایسا منسوب نہ ہو جائے جو استاذ نے نہیں بولا۔ البتہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مقصد کے لئے عموماً لفظ "یعنی" لاتے ہیں، اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لفظ "وھو" لاتے ہیں۔ شیخین کی اس احتیاط کا ذکر ہم اپنے مقدمے میں بھی کر چکے ہیں۔ (**الموازنة بين الصحيحين** کی بحث کے آخر میں)

قولـــہ انه ليمنعني ان احدثكم حديثا كثيراً...... الخ – (ص ۷ سطر ۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ میں تم کو زیادہ حدیثیں اس لئے نہیں سناتا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"من تعمّد عليّ كذبا فليتبوّأ مقعده من النار"

اس پر اشکال ہوتا ہے۔ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو "مکثرین فی الحدیث" میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ ان کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ۲۲۸۶ (بائیس سو چھیاسی) ہے، (سیر اعلام النبلاء ج ۳ ص ۴۰۶) اس کا جواب یہ ہے کہ جو حدیثیں انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنی تھیں اگر وہ ساری بیان فرما دیتے تو ان کی مرویات کی تعداد کئی گنا ہوتی، لیکن جس حدیث کی یادداشت میں ان کو ذرا بھی تردد ہوا اسے روایت نہیں کیا، چنانچہ ایک مرتبہ اپنے ایک شاگرد "عتاب مولیٰ ہرمز" سے فرمایا بھی کہ

لولا انى اخشى ان اخطئ لحدثتك باشياء قالها رسول الله ﷺ – (كذا فی فتح الملهم)

یہاں دوسرا اشکال یہ ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں عذابِ نار کی وعید "تعمدِ کذب" پر ہے "خطاء فی الروایۃ" پر نہیں اور ظاہر ہے کہ حضرت انس ارادۃً تو جھوٹی روایت نہیں کر سکتے تھے، اندیشہ صرف خطاء یعنی بھول چوک کا تھا جس پر عذاب کی وعید نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اندیشہ تھا کہ "اكثار فى الرواية" سے کہیں "خطاء فى الرواية" میں مبتلا نہ ہو جاؤں، اور چونکہ

یہ اکثار ارادۃً ہوگا تو تسبباً خطرہ تھا کہ ارادۃً اکثار بھی موجب گناہ نہ ہو جائے اور جن دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنے حافظے پر اتنا اعتماد تھا کہ "اکثار فی الروایة" سے بھی "خطاء فی الروایة" کا اندیشہ نہ تھا، مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو انہوں نے اکثار سے اجتناب نہیں کیا۔ چنانچہ ان کی مرویات کی تعداد ۵۳۷۴ ہے۔ (فتح الملہم)

قولــــہ من کذب علیّ متعمّدا...... الخ۔ (ص ۷ سطر ۴)

اس حدیث کو "متواتر" کہا گیا ہے، اس قول کو فتح الملہم میں "هو الصحيح" فرمایا ہے، اور مقدمہ فتح الملہم میں ہے کہ:

رواه اثنان و ستون (٦٢) من الصحابة و قال غيرهٗ: رواهُ اكثر مأة نفس – و قال النووى فى شرح مسلم: "رواهُ نحو مأتين"– قال العراقى: ليس فى هذا المتن بعينه، و لكن فى مطلق الكذب، والخاص بهذا المتن رواية بضعة و سبعين صحابيًا"– (مقدمه فتح الملهم ص ١٤– ج١)

علامہ نوویؒ نے بعض حفاظِ حدیث کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث ۶۲ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے جن میں سب عشرۂ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

اس حدیث کو بخاری و مسلم دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے (قالہ النووی) یاد رہے کہ اہل سنت والجماعۃ کے نزدیک ہر وہ روایت اور خبر "کذب" ہے جو خلافِ واقعہ ہو، خواہ قصداً ہو یا خطاءً اور بھول چوک سے ہو۔ فرق صرف یہ ہے کہ قصداً ایسا کرنے پر عذاب ہے، خطا اور بھول سے کرنے پر عذاب نہیں۔

باب النّهى عن الحديث بكل ما سمع (ص ۸)

اس باب میں ایک اہم اصول یہ بیان فرمایا ہے کہ آدمی جو بھی سن لے اسے روایت نہ کرنے لگے "للنهى عن الحديث بكل ما سمع" بلکہ تین چیزیں ملحوظ رہنی چاہئیں (یہ تین چیزیں ان اقوال و روایات کا لب لباب ہیں جو اس باب میں ذکر فرمائی ہیں)۔

۱- ایک یہ کہ وہ روایت مجہول کی نہ ہو۔
۲- دوسری یہ کہ ظن غالب اس کے صدق کا ہو۔
۳- تیسری یہ کہ کسی کے سامنے ایسی حدیث بیان نہ کرے۔ جس کو وہ سمجھ نہ سکے اور غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے۔

باب النّهى عن الرّواية عن الضعفاء۔

قولــــہ يوشك ان تخرج فتقرأ على الناس قرآنًا– (ص ۱۰ س ۵)

یہاں "القرآن" کے بجائے نکرہ "قرآنًا" ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قرآن مجید مراد نہیں بلکہ ایسا کلام مراد ہے جو قرآن کی طرح پڑھیں گے، اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

ای نفسره على غير ما اريد به

یعنی وہ قرآن کی ایسی تفسیر کریں گے جو شرعاً مراد نہیں ہے۔ تاکہ لوگوں کو گمراہ کریں۔ اس کی شرح میں اور بہت سے اقوال ہیں، کچھ "شرح نووی" میں اور کچھ "الحل المفهم" میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

قولــــہ بشير – (ص ۱۰ س ۶)

یہ "بشر" کا مصغر ہے اور بشیر مخضرمین میں سے ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، "نسائی" اور "ابن سعد" نے ان کی توثیق کی ہے۔ یہاں ان کا جو واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کے وقت ان کے حال سے واقف نہ تھے، اس لئے ان کی روایات پر کان نہیں لگا رہے تھے۔

قولــــہ الا ما نعرف (ص ۱۰ سطر ۱۲) ای مایوافق المعروف، او مــا نعـرف فيــــه امارات الصحة و سمات الصدق – (کذا فی فتح الملہم)

قولــــہ "ابن ابی ملیکة" – (ص ۱۰ س ۱۲)

یہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکۃ ہیں، حضرت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں ان کی طرف سے مکہ مکرمہ کے قاضی تھے، و **کان اماما فقیها مفوّها**، ان کی توثیق پر سب متفق ہیں، خود ہی فرماتے ہیں کہ **بعثنی ابن ابی الزبیر علیٰ قضاء الطائف فکنت اسأل ابن عباس رضی الله عنه** ۱۱۷ھ میں وفات ہوئی۔

قولــــہ سمعت المغیرة (ص ۱۰ س ۱٦) بضم المیم و کسرها، هو المغیرة بن مقسم الضبیّ کذا فی شرح النوویؒ –

قولــــہ لم یکن یصدّق – (ص ۱۰ س ۱٦)

یہ دو طرح سے پڑھا گیا ہے، ایک بفتح الیاء واسکان الصاد وضم الدال یعنی باب نصر سے اور دوسرے بضم الیاء یعنی باب تفعیل سے۔ (نوویؒ)

قولــــہ الا من اصحاب – (ص ۱۰ س)

یہ "من" یا تو بیان جنس کے لئے ہے یا زائد ہے۔ (نوویؒ)

باب بیان الاسناد من الدین...... الخ

قولــــہ من اهل مرو – (ص ۱۲)

مرو غیر منصرف ہے "للعلمیة و التانیث" اور یہ خراسان کا عظیم شہر تھا، (کذا فی فتح الملہم) خراسان کسی زمانے میں بہت بڑی ولایت تھی جو اب کئی ملکوں ایران، افغانستان اور ترکمانستان وغیرہ میں بٹ گئی ہے، مرو، ترکمانستان کا مشہور شہر ہے، اور اب ترکمانستان کا دارالحکومت "عشق آباد" ہے۔ (رفیع)

اس باب میں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسناد کی اہمیت پر زور دیا ہے اور حضرت عبد اللہ بن المبارک کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ "الاسناد من الدین" (ص ۱۲) اور یہ کہ روایت صرف ثقات سے ہونی چاہئے۔ اور ایک مسئلہ یہ ارشاد فرمایا کہ راویوں کا ایسا عیب بیان کرنا جو ان میں موجود ہو غیبت محرمہ میں داخل نہیں بلکہ تحفظ دین کے لئے ضروری ہے اور دلیل میں کثیر واقعات و روایات ذکر فرمائیں۔

نیز "کذب فی الحدیث" کی مختلف انواع اور نمونے مختلف واقعات کے ضمن میں بیان کیئے ہیں مثلاً یہ کہ "کذب فی الحدیث" کبھی متن میں ہوتا ہے، کبھی اسناد میں "کذب فی الاسناد" کی مثال یہ کہ حدیث ایسے شخص کی طرف منسوب کردے جس سے وہ منقول نہیں اور "کذب فی المتن" کے سلسلے میں بعض لوگوں کا یہ حال نقل فرمایا کہ بعض اوقات کوئی مضمون فی نفسہٖ صحیح ہوتا ہے لیکن

آنحضرت ﷺ سے صراحۃً ثابت نہیں ہوتا بعض غیر محتاط لوگ اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، یہ بھی "وضع الاحادیث" میں داخل ہے۔

قولــــہ فلا یؤخذ حدیثھم ۔ (ص ۱۱س ۳)

اہل بدعت کی روایت کے بارے میں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا یہی مذہب بیان فرمایا ہے، لیکن اس میں دوسرے اقوال بھی ہیں جن کی ضروری تفصیل پیچھے "باب وجوب الروایۃ عن الثقات" کے تحت آچکی ہے۔

قولــــہ و بین القوم ۔ (ص ۱۲س ۴)

"قوم" سے مراد یا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں یا اہل بدعت (قالہ السندی)۔

قولــــہ لیس فی الصدقۃ اختلاف ۔ (ص ۱۲س ۷)

یعنی یہ حدیث تو قابل استدلال نہیں، لیکن جو شخص اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہتا ہے وہ ان کی طرف سے صدقہ کرے کیونکہ اس کا فائدہ میت کو بالاتفاق پہنچتا ہے۔ نماز اور روزہ میت کو پہنچ سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جو اپنے مقام پر آئے گا۔

قولــــہ لانک ابن اما فی ھدی ابن ابی بکر و عمر ۔ (ص ۱۳س ۲)

یہ (مقول لہ) القاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور ان کی والدہ بنت القاسم ابن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ لہٰذا ددھیال سے یہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے یعنی پڑپوتے ہیں اور ننھیال سے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے کے نواسے ہیں۔ فھو ابنھما جمیعاً۔

قولــــہ صاحب بھیــــۃ ۔ (ص ۱۳س ۴)

"بھیۃ" حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرنے والی ایک خاتون تھیں، ابو عقیل ان کے مولیٰ تھے، ابو عقیل کو بہت سے محدثین نے ضعیف کہا ہے بلکہ حافظ ابن عبد البر کا کہنا تو یہ ہے کہ "ھو عند جمیعھم ضعیف" (کذا فی فتح الملہم)۔

امام مسلم نے یہاں ان کی روایت یا تو اس لئے ذکر فرمادی کہ ان کے نزدیک ان کی جرح مفسر اً ثابت نہیں تھی یا اس لئے کہ مقصود اس روایت سے محض استشہاد ہے، استدلال پچھلی روایتوں سے ہو چکا ہے، یا اس لئے کہ یہ رسول اللہ ﷺ نہیں بلکہ قاسم کا قول ہے، لہٰذا اس کی سند میں وہ پابندی نہیں فرمائی جو حدیث مرفوع میں کی جاتی ہے یا اس لئے کہ یہ روایت اصل کتاب میں نہیں بلکہ مقدمہ میں لائی گئی ہے، اور مقدمہ کی روایات میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس درجے کے معیار کی پابندی نہیں فرمائی جیسی اصل کتاب کی روایت میں فرمائی ہے۔ (رفیع)

قولــــہ حدیث ھشام حدیث عمر بن عبد العزیز ۔ (ص ۱۴س ۴)

دوسرا لفظِ حدیث یا تو پہلے لفظِ حدیث کا عطف بیان ہے یا مبتدا محذوف "ھو" کی خبر ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنے استاد عفان کی کتاب میں ہشام کی حدیث دیکھی جو اوپر جا کر عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی تھی۔

قولــــہ قــال ھـشام ۔ (ص ۱۴س ۴)

یہ اس حدیث کی سند کے ابتدائی حصے کا بیان ہے جو حسن بن علی الحلوانی نے اپنے استاذ عفان کی کتاب میں دیکھی۔

قولــــه　قــال "سليمان الحجاج"-　(ص ۱۴ س ۱)

یعنی عبداللہ بن المبارک نے فرمایا کہ وہ سلیمان بن الحجاج ہیں۔

قولــــه　انظر ما صنعت فــي يدك منه -　(ص ۱۴ س ۱)

تاء کا فتحہ اور ضمہ دونوں جائز ہیں اور اس جملہ کا مقصود سلیمان بن الحجاج کی تعریف کرنا ہے، یعنی اس روایت کی قدر کرو کیونکہ سلیمان بن الحجاج جیسے پسندیدہ راوی کی روایت ہے۔

قولــــه　صاحب الدم قــدر الدرهــم -　(ص ۱۴ س ۷)

یہ روح بن غطیف کی صفت ہے، اس نے ایک حدیث مرفوعاً روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ "**تعاد الصلوٰة من قدر الدرهم**" حالانکہ یہ حدیث محدثین کے نزدیک باطل اور بے اصل ہے، اس روایت کی وجہ سے روح بن غطیف کو "**صاحب الدم قدر الدرهم**" کہا جانے لگا۔

قولــــه　و اخــذ سيفــــه -　(ص ۱۵ س ۳)

بہ ظاہر یہ تلوار اٹھانا محض ڈرانے کے لئے تھا قتل کے لئے نہیں، کیونکہ قتل بغیر قضائے قاضی کے جائز نہیں۔ واللہ اعلم

قولــــه　يصــر علــى امــر عظيم -　(ص ۱۶ س ۱)

یہ حارث بن حصیرہ "رجعة" کا عقیدہ رکھتا تھا اور غالی شیعہ تھا مگر ابن معین اور نسائی نے اس کو ثقہ کہا ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب المزارعة" میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اثر اسی کا روایت کردہ تعلیقاً نقل کیا ہے۔ (فتح الملہم)

قولــــه　يتكفف الناس زمــن طاعون الجارف -　(ص ۱۶ س ۶)

اس کو طاعون الجارف اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں لوگوں کی اموات بہت کثرت سے ہوئی تھیں، موت کو جارف بھی کہتے ہیں، کیونکہ موت زمین سے لوگوں کا صفایا کر دیتی ہے، یہ "جرف" سے بنا ہے، جس کے معنی ہیں جھاڑو دینا، اور صفایا کرنا۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ متعین کرنے کے لئے کہ یہ طاعون کس زمانے میں آیا تھا، اس زمانے میں ہونے والے کئی طاعونوں کا ذکر کیا ہے، اور آخر میں یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یہ یا تو ۶۷ھ والا طاعون ہے یا ۸۷ھ کا۔

اور يتكفف کے معنی ہیں ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگنا۔

قولــــه　لا يعرض شيئي من هذا ...... الخ -　(ص ۱۶ س ۷)

یعنی علم حدیث سے اس کا کوئی تعلق طاعون جارف تک نہیں تھا۔

قولــــه　فو الله ما حدثنا الحسن ...... الخ -　(ص ۱۶ س ۷)

مطلب یہ ہے کہ جب حسن بصری اور سعید بن المسیب جیسے جلیل القدر تابعین جو داؤد اعمیٰ سے عمر میں بڑے ہیں اور حدیثیں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حاصل کرتے ہیں، ان کی محنتیں اور کوششیں اور علم حدیث میں اشتغال بھی ان کا کہیں زیادہ ہے، یہ بزرگ بھی کسی بدری صحابی سے حدیث براہ راست نہیں سن سکے۔ سوائے سعید بن المسیب کے کہ انہوں نے صرف ایک بدری صحابی سعد بن مالک (یعنی سعد بن ابی وقاص) سے سماع کیا ہے، تو جب ان بزرگوں کا یہ حال ہے تو داؤد اعمیٰ اٹھارہ بدری صحابہ سے حدیثیں کیسے سن سکتا ہے، خلاصہ یہ کہ یہ جھوٹا اور کذاب ہے۔

قولــــه　قال ابو اسحاق ابراهيم ...... الخ -　(ص ۱۷ س ۱)

یہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تلمیذ ہیں جنہوں نے صحیح مسلم کی روایت کی ہے، اپنے اس ارشاد میں وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ روایت انہوں نے ایک اور طریق سے بھی سنی ہے، جس میں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ نہیں آتا۔ لہٰذا ابواسحاق کا یہ عمل اصطلاح میں "استخراج" کہلائے گا۔ نیز اس طریق میں ایک اور خوبی یہ ہے کہ ابواسحاق کے اور نعیم بن حماد کے درمیان صرف ایک واسطہ محمد بن یحییٰ کا ہے۔ جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طریق میں ابواسحاق اور نعیم کے درمیان دو واسطے ہیں۔ ایک امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا، دوسرا حسن الحلوانی کا۔ (نووی بزیادۃ ایضاح)

قولــــه عمرو بن عبيد يكذب في الحديث - (ص ۱۷ س ۲)

یہ شخص معتزلی تھا۔ (نووی)

قولــــه قال كذب والله عمرو - (ص ۱۷ س ۴)

یعنی یہ حدیث اگرچہ صحیح ہے۔ لیکن اس حدیث کو وہ حسن بصری کے حوالے سے نقل کرنے میں جھوٹا ہے۔ کیونکہ یہ حدیث اس نے حسن بصری سے نہیں سنی، اور عوف بن ابی جمیلہ نے یہ بات جزم سے اسلئے کہی کہ عوف، حسن بصری کے کبار اصحاب میں سے ہیں، ان کو معلوم تھا کہ حسن بصری نے یہ حدیث روایت نہیں کی۔ (نووی)

قولــــه الــى قـولــه الخبيث - (ص ۱۷ س ۴)

یعنی معتزلہ کا جو عقیدہ ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، عمرو نے اس باطل عقیدے کی تائید کے لئے اس حدیث کو حسن بصری کے حوالے سے سنایا ہے، معتزلہ کے اس باطل عقیدے پر مفصل بحث کتاب الایمان کے شروع میں آئے گی۔

قولــــه "ابــي شيبــــة" - (ص ۱۷ س ۹)

یہ مشہور امام حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ کے دادا ہیں اور حدیث میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔ (نووی)

قولــــه مــزق كتابــي - (ص ۱۷ س ۱۰)

یعنی میرا یہ خط پڑھ کر اسے ضائع کر دینا۔ تاکہ مجھے ابو شیبہ کی طرف سے کوئی ضرر نہ پہنچ جائے۔ (نووی)

قولــــه ثنا الحكم عن يحيى..... الخ - (ص ۱۷ س)

یعنی حسن بن عمارہ نے یہاں سند میں جھوٹ بولا ہے کہ حقیقت میں تو یہ حسن بصری کا قول ہے، مگر اس نے اسے یحییٰ بن الجزار کی روایت عن علی قرار دے دیا ہے۔

قولــــه حــديث العـطّارة - (ص ۱۸ س ۳)

یعنی وہ حدیث جس میں عطّارۃ کا قصہ ہے، اور عطّارہ ایک خاتون کا لقب ہے جن کا نام حولاء تھا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کو زوج کے فضائل سنائے۔ یہ ایک طویل حدیث ہے اور غیر صحیح ہے یہاں وہی قصہ مراد ہے اور توضیح اس مقام کی یہ ہے کہ نضر اور عباد دونوں معاصر ہیں، اور نضر حدیث عطارہ کو زیاد بن میمون سے عن انس روایت کرتے تھے۔ پس محمود نے اپنے شیخ ابوداؤد سے پوچھا کہ نضر نے ہمیں حدیث العطارہ عن زیاد ابن میمون عن انس سنائی ہے۔ اور ظاہر یہی ہے کہ عباد نے بھی یہ حدیث عن زیاد عن انس روایت کی ہوگی، کیونکہ عباد اور نضر دونوں معاصر ہیں، پھر کیا وجہ ہے کہ یہ حدیث آپ (ابوداؤد) نے عباد سے روایت نہیں فرمائی حالانکہ عباد سے آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں؟

اور ابوداؤد کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ میرے شیخ عباد ایسے محدث نہیں ہیں کہ وہ زیاد جیسے جھوٹے راوی کی حدیث روایت

کریں، ابوداؤد نے زیاد کے جھوٹ کا واقعہ اسی بات کو ثابت کرنے کے لئے بیان فرمایا۔ (حاشیہ الحل المفہم ص ۱۹)

قولــه فانتما لا تعلمــان؟ (ص۱۸ س ۵)

ہمزہ استفہام تقریری محذوف ہے کیا تم نہیں جانتے؟

قولــه سـويـد بـن عقلـه - (ص۱۸ س ۶)

یہ عبد القدوس کی غباوۃ کی ایک مثال ہے، کہ وہ غَفلة (غین اور فاء کے ساتھ) کو "عَقَلَة" (عین اور قاف کے ساتھ) کہتا تھا۔

قولــه ان يتخذ الـروح عـرضـا - (ص۱۸ س ۷)

یہ اس کی غباوۃ کی دوسری مثال ہے کہ وہ حدیث کو اس طرح غلط پڑھتا تھا کہ الرُوحُ (بضم الراء) کو بفتح الراء پڑھتا تھا، اور غَـرَضًـا (بالغين المعجمة المفتوحه والراء المفتوحة) کو "عرْضًا" بالعين المهمله والراء الساكنة پڑھتا تھا، جس کے کوئی معنی نہیں بنتے، جبکہ حدیث کے صحیح الفاظ یہ ہیں کہ "نهى رسول الله ﷺ ان يتخذ الروح غرضًا" یعنی رسول اللہ ﷺ نے کسی (ذی) روح کو (نشانہ بازی کے لئے) ہدف بنانے سے منع فرمایا ہے (کیونکہ اس میں جاندار پر ظلم ہے)۔

قولــه تتخذ كــوة فـى حائطٍ ليدخل عليه الـروح - (ص۱۸ س ۷)

یہ عبد القدوس کی بناء الفاسد علی الفاسد کی مثال ہے کہ اس نے اپنی غلط روایت کردہ حدیث کا مطلب یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ دیوار میں کوئی روشن دان ہوا داخل ہونے کے لئے بنایا جائے۔ (العیاذ باللہ)

قولــه العيــن المـالحــة - (ص۱۸ س ۸)

یہاں مہدی بن ھلال کو نمکین پانی کے چشمہ سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح نمکین پانی کا چشمہ بے کار ہوتا ہے اسی طرح اس کی روایات بے کار ہیں۔

قولــه فـقــرأة علــىّ -

یعنی ابان بن عیاش وہی حدیث مجھے سنا دیتا تھا، یعنی یہ دعویٰ کرتا تھا کہ یہ حدیث میں نے پہلے سے سنی ہوئی ہے۔ حالانکہ ابو عوانہ کو معلوم تھا کہ اس نے پہلے سے یہ حدیث نہیں سنی تھی، مجھ سے سن کر یاد کی اور جھوٹا دعویٰ کر دیا۔

قولــه فما عرف منها الّا شيئاً يسـيرا خمسـةً او سـتــة - (ص۱۸ س ۱۰)

یہ خواب ابان بن عیاش کی دروغ گوئی کے ایک قرینہ کے طور پر ذکر فرمایا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ محض اس خواب سے اس کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا۔ اس کا جھوٹ تو دوسرے واقعات اور دلائل سے ثابت تھا۔ خواب سے صرف اس ثابت شدہ حقیقت کی تائید کرنا مقصود ہے۔

کیونکہ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ غیر نبی کا خواب شریعت میں حجت نہیں، چنانچہ جو سنت ثابت شدہ ہو اس کا ابطال خواب سے نہیں ہو سکتا۔ اور جو سنت ثابت شدہ نہ ہو اس کا اثبات خواب سے نہیں ہو سکتا۔

علماء کرام کے اس اجماع پر اشکال ہو سکتا ہے کہ یہ تو آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے خلاف ہے کہ:

"مـن رانـي فـي المنام فقـد رانــي"

(یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا ہے)

اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا مطلب تو یہی ہے کہ اس کا دیکھنا صحیح ہے اور شیطانی دھوکہ نہیں اور نہ ہی محض خیالی ہے۔ لیکن

خواب کی حالت میں انسان کسی بات کو صحیح طریقہ سے یاد رکھنے کے قابل نہیں ہوتا تو جو کچھ اس نے خواب میں سنا اور پھر اسے بیان کیا اس پر ایسا اعتماد نہیں کیا جاسکتا کہ اس سے شریعت کا کوئی حکم ثابت ہو سکے۔ کیونکہ کسی روایت یا شہادت کے قابل قبول ہونے کی شرط یہ ہے راوی یا شاہد، سننے یا دیکھنے کے وقت بیدار ہو غفلت میں نہ ہو، اس کا حافظہ خراب نہ ہو، زیادہ بھولنے والا نہ ہو اور بات کو خلط ملط کرنے والا نہ ہو۔ اور سوئے ہوئے آدمی میں یہ صفات مفقود ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس کی خواب کی روایت اس درجے میں قبول نہیں کی جاسکتی کہ اس سے حکم شرعی ثابت کیا جاسکے اور کسی راوی کو جھوٹا یا سچا قرار دینا بھی ایک حکم شرعی ہے۔ لہٰذا وہ خواب کی روایت سے ثابت نہیں ہو سکتا۔

البتہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ آنحضرت ﷺ کسی ایسے فعل کا حکم فرمارہے ہیں۔ جس کا مستحب ہونا شرعی دلائل سے پہلے سے ثابت ہے یا کسی ایسی چیز سے منع فرمارہے ہیں جس کا ممنوع ہونا شرعی دلائل سے یا کسی ایسے کام کی ہدایت فرمارہے ہیں جس کا جواز پہلے سے ثابت ہے اور جس میں مصلحت ہے تو اسے خواب کی روایت کے مطابق عمل کرنا بالاتفاق مستحب ہے، کیونکہ یہ ایسا حکم نہیں جو صرف خواب سے ثابت ہوا ہو، بلکہ شرعی دلیل سے پہلے سے ثابت تھا۔

قولــــہ اکتب عــن بقيــــة..... الخ۔ (ص ۸۱ سطر ۱۱)

اس کا حاصل یہ ہے کہ بقیہ کے مقابلے میں اسماعیل بن عیاش زیادہ ضعیف ہیں مگر یہ صرف ابواسحاق الفزاری کی رائے ہے جو جمہور ائمہ حدیث کی رائے کے خلاف ہے۔

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "اسماعیل بن عیاش ثقہ ہیں اور اہل شام کے نزدیک یہ بقیہ سے زیادہ پسندیدہ ہیں"۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "ان کی جو روایتیں شامیین سے ہیں وہ زیادہ صحیح ہیں"۔

عمرو بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "ان کی جو روایتیں اپنے علاقے (شام) کے علماء سے ہیں وہ صحیح ہیں اور جو روایتیں انہوں نے اہل مدینہ سے کی ہیں وہ قابل اعتماد نہیں (لیس بشیء)۔

یعقوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هــو ثقة عـدلٌ اعلم النــاس بحديث الشــــام ـ

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "اسماعیل کی جو روایتیں اہل شام سے ہیں ان میں وہ ثقہ ہیں اور ان کی جو روایتیں اہل حجاز سے ہیں تو ان کے حفظ میں ان سے خلط ہو گیا ہے کیونکہ ان کی کتاب (جس میں حجازیین کی روایتیں تھیں) ضائع ہو گئی تھی۔

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ:

هــو لينٌ يكتب حديثــه، و لا اعلم احــداً كفَّ عنه الا ابا اسحــاق الفــزاريّ ـ

امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

هــو اصلح مــن بقية فــان لبقية احــاديث منــاكيــر ـ (نووی)

قولــــہ قــال (ای مالك) لــو كان ثقة لــرأيته فــي كـتـبــي ـ (ص ۱۹)

اس کا ظاہری مطلب یہ بنتا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر ثقہ راوی کی روایات لی ہیں۔ کوئی ثقہ راوی نہیں چھوڑا۔ مگر یہ ظاہر البطلان ہے۔ اس لئے اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنے بلاد کا کوئی ثقہ راوی نہیں چھوڑا۔ اپنے بلاد کے ہر ثقہ راوی کی روایت (حتی الامکان) لی ہیں۔ اپنے بلاد کے کسی راوی کو اگر میں نے چھوڑا ہے تو اس کے غیر ثقہ ہونے کی وجہ سے چھوڑا ہے۔

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

۱- ایک یہ کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بلاد کے جس جس ثقہ راوی سے روایات لینے کا امکان تھا ان سب سے روایات لی ہیں اور جن سے روایات لی ہیں وہ سب امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اگرچہ دوسرے محدثین کے نزدیک غیر ثقہ ہوں۔

۲- دوسری یہ کہ اپنے بلاد کے جس راوی کو چھوڑا ہے وہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ثقہ نہیں تھا، اگرچہ دوسرے محدثین کے نزدیک ثقہ ہو۔

قولــــہ لا تأخذوا عــن أخــي- (ص۲۰س۲)

یعنی زید بن ابی انیسۃ نے فرمایا کہ میرے بھائی سے حدیثیں نہ لینا، بھائی کا نام یحییٰ بن ابی انیسۃ ہے۔ اگلی روایت میں ان کا ذکر نام کے ساتھ آرہا ہے۔

قولــــہ وضعف یحییٰ بن موسیٰ بــن دینــار - (ص۲۰س۶)

یہاں یحییٰ اور موسیٰ کے درمیان لفظ "بن" یقیناً غلط ہے اور یحییٰ سے مراد یحییٰ بن سعید القطان ہیں اور مطلب یہ ہے کہ یحییٰ نے ضعیف قرار دیا ہے، موسیٰ بن دینار کو پس یحییٰ فاعل ہے اور موسیٰ مفعول بہ۔

قولــــہ اذا قدمت علــى جــرير فاكتب علمه كلــه الا حديث ثلاثــة- (ص۲۰س۷)

حضرت عبد اللہ بن المبارک کا یہ ارشاد یہاں نقل کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ بعض اوقات ایک راوی حافظ اور ثقہ ہوتا ہے لیکن بعض ضعفاء کی احادیث بھی روایت کر دیتا ہے مثلاً جریر کہ حافظ اور ثقہ ہیں مگر انہوں نے کچھ روایتیں عبیدہ بن معتب اور سری بن اسمٰعیل اور محمد بن سالم سے بھی نقل کی ہیں حالانکہ یہ تینوں اہل علم کے نزدیک متروک ہیں[1]۔ لہٰذا کسی بھی حافظ اور ثقہ کی روایات جو متروکین یا ضعفاء سے اس نے لی ہوں وہ قبول نہ ہوں گی۔

قولــــہ لمن تفهم و عــقل مــذهب القــوم - (ص۲۰)

اس شخص کے لئے جو قوم محدثین کا طریقہ سمجھنا اور جاننا چاہئے۔

قولــــہ فيما قالــوا مــن ذالك و بينــوا - (ص۲۰)

"فیما..... الخ" جار مجرور مل کر "مذھب" سے متعلق ہے اور "من ذالك" بیان ہے۔ "ما قالوا" کا اور "ذالك" اشارہ ہے "اخبارھم عن معائبھم" کی طرف اور "بینوا" معطوف ہے "قالوا" پر اور مطلب یہ ہے کہ ہم نے اہل علم کا جو کلام متھمین کے بارے میں پیچھے ذکر کیا ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے کافی ہے جو محدثین کا مذہب سمجھنا اور جاننا چاہتے ہوں اور اس کلام اور بیان کے بارے میں جو انہوں نے جرح رواۃ کے سلسلے میں کی ہے (اور وہ مذہب یہ ہے کہ لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے راویوں کا عیب ظاہر کرنا غیبت محرمہ میں داخل نہیں بلکہ واجب ہے، اور جتنا عیب معلوم ہو اتنا ہی بیان کیا جائے، اس میں کمی بیشی سے احتیاط کی جائے)۔

---

[1] صرح بہ النووی رحمۃ اللہ فی الشرح۔

باب صحة الاحتجاج بالحديث المعنعن اذا امكن لقاء المعنعنين و لم يكن فيهم مدلّس (ص۲۱)

اس باب میں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا مذہب ذکر کیا ہے کہ جب راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت یعنی امکانِ لقاء موجود ہو اور راوی غیر مدلس ہو تو اس کا عنعنہ قبول کیا جاتا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لئے بغیر ان پر شدید رد کیا ہے۔ جنہوں نے "لقاء ولو مرة" کے ثبوت کی شرط لگائی، اس مسئلہ کی پوری تفصیل ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں، کچھ متفرقات آگے بھی آ رہی ہیں۔

قولــه بعض منتحلــي الحــديث ۔ (ص۲۱ سطر.....)

انتحال کے معنی ہیں دوسرے کے شعر یا قول کو اپنی طرف منسوب کرنا، "منتحلی" "منتحل" کی جمع سالم ہے، اضافت کے باعث نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

یہاں ایک بڑا اشکال یہ ہوتا ہے کہ جس قول کے قائل پر یہاں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رد فرما رہے ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ یہ "امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" کا مذہب ہے، جس کا حاصل یہ ہوا کہ نعوذ باللہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو "منتحل الحديث" کہا جا رہا ہے، یعنی ایسا شخص جو علم حدیث تو نہیں رکھتا مگر اس کا دعویٰ کرتا ہے۔ حالانکہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے ایسے جلیل القدر استاذ کو "منتحل الحديث" کہیں جس کے وہ آخر تک انتہائی معتقد رہے اور جس کو وہ "امير المؤمنين في الحديث" کہتے تھے۔

اس اشکال کا جواب علماء کرام نے مختلف طریقوں سے دیا ہے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الحل المفهم میں یہ جواب دیا ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ معلوم نہیں ہو گا کہ جس کا قول وہ رد کر رہے ہیں وہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب ہے۔ بلکہ امام مسلم کو یہ قول کسی ایسے شخص کی نسبت سے پہنچا ہو گا جو امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک حدیث کا اہل نہیں تھا۔ اگر انہیں معلوم ہوتا کہ یہ مذہب امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے تو ان مذہب سے اختلاف کے باوجود قائل کے بارے میں ایسے سخت الفاظ ہرگز استعمال نہ فرماتے۔

بعض معاصر اساتذۂ حدیث نے یہ رائے قائم کی ہے کہ جس مذہب کا رد امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرما رہے ہیں یعنی "ثبوت لقاء ولو مرّة" کا شرط ہونا یہ مذہب امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے ہی نہیں۔ لہٰذا امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رد نہیں فرما رہے کسی اور شخص کا رد فرما رہے ہیں۔ یہ رائے قائم کرنے کی ایک وجہ انہوں نے یہ بیان کی ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث معنعن کی بحث کے آخر میں جو سولہ (۱۶) مثالیں ذکر فرمائی ہیں جن میں "لقاء ولو مرة" کی شرط مفقود ہے ان میں سے سات حدیثیں صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ اگر امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک "ثبوت لقاء ولو مرة" شرط ہوتا تو وہ انہیں اپنی صحیح میں درج نہ فرماتے۔ لہٰذا یہ مذہب امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علی بن المدینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نہیں تھا۔ بلکہ ادنیٰ درجے کے کسی محدث کا تھا جن کا نام تاریخ میں محفوظ نہیں، اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف لوگوں کا ذہن اس وجہ سے گیا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صحیح میں اس قول کی فی الجملہ رعایت کی ہے تا کہ ان کی کتاب بالاتفاق صحیح تسلیم کی جائے اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف جمہور کا مذہب پیش نظر رکھا ہے شاذ رائے کا اعتبار نہیں کیا۔

ناچیز محمد رفیع عثمانی عرض کرتا ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیش کردہ سولہ (۱۶) مثالوں میں سے سات نہیں بلکہ آٹھ

حدیثیں صحیح بخاری میں آئی ہیں لیکن ان میں سے ایک حدیث میں عبداللہ بن یزید (صحابی صغیر) کا عنعنہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ عنعنہ "لقاء ولو مرۃ" کے ثبوت کے بغیر اس لئے اپنی صحیح میں ذکر فرمایا ہے کہ یہ عنعنہ صحابی کا ہے اور اختلاف صحابی کے عنعنہ میں نہیں بلکہ غیر صحابی کے عنعنہ میں ہے کیونکہ صحابی کی مرسل (منقطع) روایت بھی بالاتفاق قبول کی جاتی ہے پس اس کی معنعن روایت مطلقاً قبول ہوگی بالاتفاق۔ نیز ان آٹھ حدیثوں میں سے تین حدیثیں (نمبر ۲، نمبر ۳، نمبر ۴) قیس بن ابی حازم کی ہیں۔ جو انہوں نے بصیغۂ "عن" حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہیں۔ مگر امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان میں سے ایک حدیث "ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت...... الخ" کی سند اس طرح بیان فرمائی ہے۔

"عن قیس قال سمعت ابا مسعود یقول قال النبی ﷺ"۔

اس سے معلوم ہوا کہ قیس بن ابی حازم کا سماع حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے۔ لہٰذا ان تین حدیثوں کا صحیح بخاری میں آنا "ثبوت لقاء ولو مرۃ" کی شرط کے مطابق ہے۔ خلاف نہیں، اور ایک حدیث (نمبر ۵) "عن ربعی بن حراش عن ابی بکرۃ" جو بخاری میں "ثبوت لقاء ولو مرۃ" کے بغیر آئی ہے وہ تعلیقاً آئی ہے۔ لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ تعلیقاً لانا چونکہ استشہاد کے لئے ہوتا ہے استدلال کے لئے نہیں۔ لہٰذا اس میں امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شرط پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ نیز تین حدیثیں (۶، ۷، ۸) جو صحیح بخاری میں نعمان بن ابی عیاش کی حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ہیں ان میں سے ایک میں سماع کی صراحت ہے۔ جب اس روایت سے نعمان کا سماع ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہو گیا تو یہ تینوں روایتیں بھی "لقاء ولو مرۃ" کی شرط کے خلاف نہیں۔ اس طرح صحیح بخاری کی ان آٹھ حدیثوں کا صحیح بخاری میں آنا امام بخاری کے مذہب مشہور کے خلاف نہ رہا۔ لہٰذا ان آٹھ احادیث سے...... اس پر استدلال درست نہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "لقاء ولو مرۃ" کے ثبوت کی پابندی نہیں فرمائی، اور نہ اس پر استدلال درست ہے کہ "ثبوتِ لقاء ولو مرۃ" کی شرط امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک نہیں ہے۔ آگے ان آٹھ احادیث کے بارے میں مزید وضاحت اسی باب کے اواخر میں آئے گی۔ جہاں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان حدیثوں کا ذکر فرمایا ہے۔

قولـــه یقـــول۔ (ص ۲۱)

ہمارے سامنے کتاب صحیح مسلم کے جو نسخے ہیں ان میں اسی طرح ہے۔ یائے تحتانی کے ساتھ (صیغۂ مضارع) لیکن دمشق کا نسخہ جو شرح نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ٹائپ پر چھپا ہے، اور پاکستان میں جو نسخہ شرح "فتح الملہم" کے ساتھ چھپا ہے ان دونوں میں یہ لفظ "بقول" ہے۔ باء جارہ کے ساتھ اور یہی زیادہ صحیح ہے اور "قولٍ" یہاں ترکیب میں موصوف ہے اور "لو ضربنا" سے "صحیحا" تک جملہ شرطیہ اس کی صفت ہے۔ صفت موصوف مل کر مجرور ہیں باء حرف جار کے اور جار مجرور مل کر متعلق ہیں "تکلم" کے۔

قولـــه ضـــربـــنـــا۔ (ص ۲۱ سطر ۱)

علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

هو صحیح و ان کانت لغة قلیلة والمشهور الذی قاله الاکثرون "اضربتُ بالالف۔

قال العبد الضعیف محمد رفیع العثمانی، الذی قاله الامام مسلم هو موافق لقول الله تعالیٰ:

أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَن كُنتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ۝٥ (سورۃ الزخرف آیت ۵)

قولـــه لم یکن فی نقله الخبر عمن روی عنه علم ذالك۔ (ص ۲۲ سطر ۱)

ہمارے یہاں متداول نسخے میں "علمَ ذلك" ہے دوسرے نسخوں میں لفظ "علم" نہیں ہے۔ اور یہی صحیح ہے اور "ذالك" اشارہ ہے

"الخبر" کی طرف اور جس نسخے میں "علم ذالك" ہے اس کی توجیہ علامہ سندھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ کی ہے کہ علم کی اضافت "ذالك" کی طرف اضافت بیانیہ ہے، اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ "علم جو کہ خبر ہے"۔

قولــــه والامر كما وصفنـــا ۔ (ص ۲۲ سطر ۱)

جملہ حالیہ معترضہ ہے اور ترجمہ اس کا یہ ہے کہ معاملہ اسی طرح ہو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں" (کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت ثابت ہو یعنی امکانِ لقاء و سماع موجود ہو مگر "فعلية اللقاء" کا نہ ثبوت ہو نہ نفی ہو۔)

قولــــه حجـــة ۔

یہ لم یکن کا اسم مؤخر ہے اور "فی نقله الخبر" خبر مقدم

قولــــه دلالة بينة ان هذا الراوی...... الخ ۔ (ص ۲۲ سطر ۴)

یعنی اس پر واضح دلیل موجود ہو کہ اس راوی نے اپنے مروی عنہ سے ملاقات نہیں کی الخ۔

مثلاً یہ ثابت ہو کہ راوی اور مروی عنہ الگ الگ شہروں میں رہتے تھے اور کبھی بھی اپنے شہر سے نہیں نکلے، یا راوی کا یہ اعتراف صراحۃً ثابت ہو کہ اس کا سماع مروی عنہ سے نہیں ہوا ہے اور اس اعتراف کے وقت مروی عنہ کا انتقال ہو چکا ہو۔

قولــــه علـــی الارســـال ۔ (ص ۲۲ سطر ۹)

یعنی انقطاع کے ساتھ، حدیثِ معنعن کی بحث میں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جہاں بھی لفظ "ارسال" استعمال کیا ہے وہ مطلقاً انقطاع کے معنی میں ہے، یعنی سند کے اول یا آخر یا درمیان کے کسی راوی کو حذف کر دینا۔

قولــــه والمـــرســـل ۔ (ص ۲۲ سطر ۹)

اصطلاحِ محدثین میں "حدیث مرسل" کی مشہور تعریف تو یہ ہے کہ "مـــا رفعه التابعـــی الـــی النبـــی ﷺ (ای و لـــم يذكـــر صحابيـــا)" اس تعریف کی رو سے حدیث مرسل وہ ہے جس کی اسناد کے آخر میں انقطاع ہو کہ تابعی نے صحابی کا نام ذکر نہ کیا ہو۔ لیکن یہاں صرف یہ معنی مراد نہیں بلکہ ہر وہ حدیث مراد ہے جس کی اسناد میں سے کسی ایک یا زیادہ راویوں کو حذف کر دیا گیا ہو۔ خواہ یہ حذف اسناد کے اول میں ہو یا آخر میں یا درمیان میں۔ پس یہاں "مرسل" سے مراد "منقطع" ہے علی الاطلاق اور فقہ و اصول فقہ میں "مرسل" کے یہی دوسرے معنی معروف ہیں۔ اگرچہ پہلے معنی میں اس کا استعمال (محدثین کے یہاں) زیادہ ہوتا ہے۔
(مقدمہ فتح الملہم ص ۸۹ مع "فتح الملہم ج اول)

قولــــه فی اصل قولنا و قول اهل العلم بالاخبار ليس بحجة ۔ (ص ۲۲ سطر ۹)

محدثین کا مذہب معروف یہی ہے، اور فقہاء کی ایک جماعت اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی یہی قول ہے، لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اکثر فقہاء کرام کے نزدیک حدیثِ مرسل سے استدلال اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ ارسال کرنے والے راوی کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ غیر ثقہ راوی کو حذف نہیں کرتا، اور حنفیہ نے اس کے لئے کچھ اور بھی کڑی شرطیں عائد کی ہیں جن کی تفصیل مقدمہ فتح الملہم میں علامہ ابن الہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب "التحریر" سے نقل کی گئی ہے۔ (دیکھئے مقدمہ فتح الملہم ج اول، جو مکتبہ دار العلوم سے شائع ہوئی ہے۔ (ص ۹۰ تا ص ۹۳)

اور امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مذکورہ بالا عبارت 'اصل قولنا الخ' میں لفظ "اصل" کی قید بظاہر اس لئے لگائی ہے کہ مرسل احادیث کی بعض قسمیں جمہور محدثین کے نزدیک بھی حجت ہیں، مثلاً مرسل صحابی کہ اس میں ارسال کرنے والا صحابی ہوتا ہے، اس لئے

وہ جمہور محدثین کے نزدیک بھی حجت ہے اور متصل کے حکم میں ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مقدمہ فتح الملہم۔
(ص ۹۱ تا ص ۹۳ و ص ۹۶ تا ص ۹۸)

قولـــہ لزمك ان لاتثبت اسناداً معنعنا حتی تری فیه السّماع من اوله الی آخره — (ص ۲۲ سطر ۱۱ و ۱۲)

یہ جزاء ہے "فـان كـانت العلـــة الخ" کی اور مطلب اس جملہ شرطیہ کا یہ ہے کہ اگر تم نے ثبوتِ "سماع ولو مرۃ" کی شرط اس وجہ سے لگائی ہے کہ حدیثِ معنعن میں انقطاع کا امکان یعنی احتمال ہوتا ہے اور تم یہ احتمال ختم کرنا چاہتے ہو، تو تم پر لازم ہوگا کہ تم کسی بھی حدیث معنعن کو قابل استدلال اور حجت قرار نہ دو، کیونکہ جس راوی اور مروی عنہ کے درمیان کسی ایک یا زیادہ حدیثوں کا سماع ثابت بھی ہو جائے، تب بھی جب وہ راوی اس مروی عنہ سے کوئی اور حدیث بصیغہ عن روایت کرے گا تو اس میں انقطاع کا احتمال موجود ہوگا، یعنی یہ امکان ہوگا کہ یہ حدیث اس نے مروی عنہ سے براہ راست نہ سنی ہو بلکہ بالواسطہ سنی ہو، اور واسطے حذف کردیا ہو، یہ احتمال تو اسی وقت ختم ہو سکتا ہے کہ اسناد کے ہر راوی کا سماع اس کے مروی عنہ سے صراحۃً ثابت ہو جائے، یعنی راوی عن کے بجائے حدثنی یا حدثنا یا اخبرنی یا اخبرنا جیسے صیغے جو سماع بلاواسطہ میں صریح ہیں استعمال کرے، اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں وہ "اسناد معنعن" نہیں ہوگا، حالانکہ بحث "حدیثِ معنعن" کے بارے میں ہو رہی ہے۔

خلاصہ یہ کہ حدیثِ معنعن میں انقطاع کا احتمال تمہاری شرط کے باوجود باقی رہتا ہے، البتہ اتصال کا صرف ظن غالب حاصل ہو جاتا ہے، اور یہ ظن غالب اس شرط کے بغیر اس صورت میں بھی حاصل ہو جاتا ہے جبکہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان معاصرت محضہ ثابت ہو جائے اور اخبار آحاد میں ظن غالب ہی مطلوب ہے۔ پس جب مقصود آپ کی شرط کے بغیر حاصل ہو جاتا ہے تو آپ کی یہ شرط بے فائدہ قرار پائی۔ رہا اتصال سند کا یقین، تو وہ نہ آپ کی شرط سے حاصل ہوتا ہے نہ جمہور کی شرط (معاصرت محضہ) سے۔ اور وہ یہاں مطلوب بھی نہیں۔

قولـــہ و ذالك — (ص ۲۲ سطر ۱۳)

ای و تفصیل ذالك، أو توضیح ذالك۔ یعنی "ذلك" سے پہلے اس کا مضاف "تفصیل" یا "توضیح" محذوف ہے۔

قولـــہ لمـــا احب — (ص ۲۲ سطر ۱۴)

یہ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول "لم یقل" (جو پچھلی سطر میں ہے) کا ظرف ہے۔ (حاشیۃ الحل المفہم ص ۲۴ ج اول)

قولـــہ ان ینــزل فــی بعض الـروایــة — (ص ۲۲ سطر ۱۶)

یعنی کسی روایت میں اس کی اسناد نازل ہو، کہ اپنے شیخ کی وہ روایت اس نے بالواسطہ سنی ہو، (جب شاگرد اور شیخ کے درمیان کسی اور شخص کا واسطہ آجائے تو اسناد نازل ہو جاتی ہے، اور جب واسطہ بیچ میں نہ ہو، یعنی استاذ سے حدیث براہ راست سنی ہو تو اسناد عالی کہلاتی ہے) اسناد میں راوی سے آنحضرت ﷺ تک واسطے جتنے زیادہ ہوں گے اسناد اتنی ہی نازل کہلاتی ہے، اور جتنے کم واسطے ہوں گے اتنی ہی عالی کہلاتی ہے۔ چنانچہ اسی "نزول فی الروایة" کی تشریح خود مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام میں آرہی ہے۔

قولـــہ فیسمع من غیرہ عنه بعض احادیثه — (ص ۲۲ سطر ۱۶)

یہ "نــزول فــی الــروایــة" کی تفسیر ہے یعنی اپنے شیخ کی بعض احادیث کو وہ کسی اور شخص سے سنے جن کو وہ دوسرا شخص اس شیخ سے روایت کرتا ہو۔

قولـــہ ثم یرسله عنه احیانا ولا یسمی من سمع منه — (ص ۲۲ سطر ۱۶)

یعنی پھر یہ راوی، اپنے شیخ کی وہ حدیث جو اس نے بالواسطہ سنی تھی، انقطاع کے ساتھ روایت کرے یعنی اس واسطے کو حذف کر کے اپنے شیخ کی طرف (بصیغۂ عن) منسوب کرے۔

قولہ مستفیض۔ (ص ۲۲ سطر ۱۷)

یعنی مشہور۔

قولہ عن هشام قال "اخبرني عثمان بن عروه عن عروة"۔ (ص ۲۲ سطر ۱۹)

مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرطِ بخاری کے باوجود انقطاع پائے جانے کی کل چار مثالیں یہاں ذکر فرمائی ہیں۔ یہ ان میں سے پہلی مثال ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ پچھلی روایت میں ہشام نے اپنے اور عروہ کے درمیان "عثمان ابن عروہ" کا واسطہ ہونے کے باوجود اسے حذف کر دیا تھا، جسے اس دوسری روایت میں خود ہشام ہی نے ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ہشام نے دوسری بہت سی حدیثیں براہِ راست اپنے والد عروہ سے سن رکھی تھیں۔ معلوم ہوا کہ راوی اور مروی عنہ کے درمیان اگر فی الجملہ سماع ثابت بھی ہو تب بھی جب راوی بصیغۂ عن اسی مروی عنہ سے کوئی اور حدیث روایت کرتا ہے تو اس میں انقطاع کا احتمال موجود ہوتا ہے۔ بلکہ یہاں تو انقطاع کا وقوع بھی ثابت ہو گیا۔ یہی حال باقی تین مثالوں کا ہے جو آگے آ رہی ہیں۔

قولہ عن عروة عن عمرة عن عائشة۔ (ص ۲۲ سطر ۲۱)

یہ دوسری مثال ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث کی پچھلی روایت میں عروہ نے اپنے اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان "عمرة" کا واسطہ ہونے کے باوجود اسے حذف کر دیا تھا۔ یہاں بھی شرط بخاری کے باوجود انقطاع پایا گیا۔

قولہ "اخبرني ابو سلمة ان عمر بن عبد العزيز اخبره ان عروة اخبره ان عائشة اخبرته۔ (ص ۲۳ سطر ۱)

یہ تیسری مثال ہے، جس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث میں ابو سلمہ نے اپنے اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان "عمر بن عبد العزیز" اور "عروة" کا واسطہ ہونے کے باوجود ان دونوں کو پچھلی روایت میں حذف کر دیا تھا۔ یہاں بھی شرطِ بخاری کے باوجود انقطاع پایا گیا، بلکہ یہاں تو دو واسطے حذف ہوئے ہیں۔

قولہ "عن عمرو عن محمد بن علي عن جابر"۔ (ص ۲۳ سطر ۲)

یہ چوتھی مثال ہے، جس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث میں عمرو بن دینار اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان "محمد بن علی" کا واسطہ ہے۔ جسے اسی حدیث کی پچھلی روایت میں عمرو بن دینار نے حذف کر دیا تھا۔ حالانکہ شرطِ بخاری یہاں بھی موجود ہے، یعنی عمرو بن دینار کا سماع حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایات میں ثابت ہے۔

سوال۔ یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے جس سے شارحین مسلم نے تعرض نہیں کیا۔ وہ یہ کہ پہلی مثال میں ہشام نے، دوسری مثال میں عروہ نے، تیسری مثال میں ابو سلمہ نے اور چوتھی مثال میں عمرو بن دینار نے اپنے اپنے استاذ کی حدیث کو بالواسطہ سنا تھا، اور جب روایت کیا تو یہ واسطہ حذف کر کے بصیغۂ عن روایت کر دیا۔ تو اس عمل سے تو وہ مدلس ہو گئے۔ اور ان کا یہ عمل تدلیس ہوا۔ کیونکہ تدلیس کی تعریف جو حدیث معنعن کی بحث میں ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں، اس عمل پر صادق آتی ہے۔ حالانکہ ان چاروں حضرات کو مدلسین میں شمار نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ ان کا عنعنہ قبول کیا جاتا ہے۔

جواب۔ ناچیز نے یہ سوال فضیلۃ الشیخ عبد الفتاح ابو غدہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب کوئی راوی اس طرح واسطہ حذف کر کے حدیث روایت کرے۔ پھر اسی واسطے کو بیان بھی کر دے تو وہ مدلس نہیں رہتا۔ اور یہاں ان چاروں حضرات نے یہی کیا ہے۔

اور دوسرا جواب جو ارسال اور تدلیس کے مباحث کی تحقیق سے واضح ہوتا ہے یہ ہے کہ ایسا عمل کرنے والا اگر خود بھی ثقہ اور حافظ ہو اور جس واسطے کو حذف کرتا ہے وہ بھی ہمیشہ ثقہ ہی ہوتا ہے یعنی حذف کرنے والے کی ہی عادت ہے کہ وہ غیر ثقہ واسطے کو حذف نہیں کرتا تو اس صورت میں اگرچہ تدلیس کی تعریف اس عمل پر صادق آتی ہے مگر وہ حکم میں تدلیس کے نہیں اور یہ عمل مذموم بھی نہیں۔

چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تعلیقات میں جب اپنے کسی استاذ کی ایسی حدیث "بصیغۂ عن" لاتے ہیں جو انہوں نے استاذ سے براہ راست نہیں سنی بلکہ کسی واسطے سے سنی ہے اور واسطے کو حذف کر دیتے ہیں تو اس عمل پر بھی تدلیس کی تعریف صادق آتی ہے۔ مگر اس پر حکم تدلیس کا نہیں لگتا کیونکہ بخاری خود امام ثقہ ہیں، اور جس واسطے کا نام حذف کرتے ہیں وہ بھی ہمیشہ ثقہ ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کو مدلسین میں شمار نہیں کیا جاتا۔

اور وجہ اس کی یہ ہے کہ "تدلیس" کذب نہیں۔ بلکہ ابہام اور اجمال ہے۔ پس اگر یہ ابہام اور اجمال غیر ثقہ یا ضعیف راوی کو چھپانے کے لئے ہو۔ تو یہ دھوکہ بازی ہے اور حرام ہے۔ کیونکہ وہ ضعیف اسناد کو قوی ظاہر کر رہا ہے۔ اور اگر یہ ابہام اور اجمال محض اختصار کے لئے یا کسی اور مصلحت سے ہو اور اس میں ضعیف راوی کو نہ چھپایا گیا ہو تو یہ دھوکہ بازی نہیں، کیونکہ وہ ضعیف اسناد کو قوی ظاہر نہیں کر رہا۔

چنانچہ یہاں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیش کردہ چاروں مثالوں میں جو واسطے حذف کیئے گئے وہ سب کے سب ثقہ ہیں۔ اور حذف کرنے والے چاروں حضرات کے حافظ ثقہ ہونے میں بھی کسی کو کلام نہیں۔ لہٰذا ان کے اس عمل پر تدلیس کی اصطلاحی تعریف صادق آنے کے باوجود اس پر حکم تدلیس کا نہیں لگایا جا سکتا۔ اور نہ اسے مذموم کہا جا سکتا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے مقدمہ فتح الملہم ص ۸۷ تا ۸۸ بحث "المرسل والمنقطع والمعضل والمعلق" وص ۱۰۱ بحث "المرسل الخفی والمدلس")

قولہ لمکان الارسال فیہ — (ص ۲۳ سطر ۴)

ہمارے (ہندی و پاکستانی) نسخوں میں اسی طرح ہے "لمکان" اس صورت میں یہ جار مجرور معتبرۃ محذوف کے متعلق ہو کر خبر ہوں گے "کانت" کی جو پچھلی سطر میں آیا ہے۔ اور مطلب یہ ہوگا کہ قائلِ موصوف کے نزدیک اگر علت (عدم قبول حدیث کی) معتبر ہے بہ سبب امکانِ انقطاع کے۔ لیکن مصر اور شام و بیروت کے نسخوں میں "امکان الارسال فیہ" ہے۔ اس صورت میں لفظ "امکان" خبر ہوگا، "کانت" کی اور منصوب ہوگا۔

قولہ فیخبرون بالنزول فیہ ان نزلوا، و بالصعود فیہ ان صعدوا — (ص ۲۳ سطر ۵، ۶)

یعنی اگر ان کی سند نازل ہو (کہ حدیث بالواسطہ سنی ہو) تو اسے بیان کر دیتے ہیں۔ یعنی اس واسطے کو سند میں ذکر کر دیتے ہیں۔ اور اگر ان کی سند عالی ہو (کہ حدیث واسطے کے بغیر براہِ راست سنی ہو) تو اسے بیان کر دیتے ہیں (یعنی ایسے صیغے سے روایت کرتے ہیں جو براہِ راست سماع پر دلالت کرتا ہے، مثلاً "حدثنا" یا "حدثنی" یا "اخبرنا" وغیرہ)۔

خلاصہ یہ کہ مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مذکورہ بالا عبارت میں "نزول" سے مراد بالواسطہ سماع ہے اور "صعود" سے مراد بلا واسطہ سماع ہے۔

قولہ کی تنزاح — (ص ۲۳ سطر ۸) ای تزول۔

قولہ فما ابتغی (ص ۲۳ سطر ۹) بضم التاء و کسر الغین علی مالم یسم فاعلہ، ھکذا فی اکثر الاصول، کما

قاله النووی-

قولــــه فمـــــن ذالك - (ص ۲۳ سطر ۹)

یہاں سے امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسی روایتیں پیش فرمار ہے ہیں جن میں بقول ان کے راوی اور مروی عنہ کے درمیان "ثبوت لقاء و لو مرة" کی شرط مفقود ہے اس کے باوجود ائمہ حدیث نے ان کو صحیح اور قوی السند قرار دیا ہے۔

قولــــه ان عبد الله بن یزید الانصاری (الیٰ قوله) "و عن کل و احدٍ منهما حدیثا"- (ص ۲۳ سطر ۹)

تمام نسخوں میں "و عـــن "یعنی "عن" سے پہلے واؤ ہے۔ لیکن اسے حذف ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ اس سے معنی بدل جائیں گے۔ (نووی)

حضرت عبداللہ بن یزید الانصاری نے جو حدیث حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اسے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے بھی اپنی صحیح[1] میں دو جگہ نقل فرمایا ہے، اس پر اشکال ہوتا ہے کہ جب اس میں شرط بخاری مفقود ہے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی صحیح میں کیسے جگہ دے دی؟

ناچیز کو اس کا جواب یہ سمجھ میں آتا ہے۔ جیسا کہ اس باب کے شروع میں بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن یزید الانصاری مذکور بھی صحابی ہیں جیسا کہ خود امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں صراحت کی ہے۔ ان کے اس عنعنہ کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس وجہ سے قبول کر لیا ہو گا کہ یہ صحابی کا عنعنہ ہے، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک "لقاء ولو مرة" کی شرط غیر صحابی کے لئے ہو گی۔ صحابہ کے لئے انہوں نے یہ شرط نہ رکھی ہو گی۔ کیونکہ صحابی نے عنعنہ میں اگر واسطہ واقعۃً بھی حذف کر دیا ہو تو وہ "مرسل صحابی" ہو گا جو جمہور محدثین کے نزدیک مقبول ہے اور بحکم متصل ہے۔[2]

قولــــه حتی نزلا الی مثل ابی هریرة و ابن عمر - (ص ۲۳ سطر ۱۵)

نزول کے معنی ہم پیچھے کر چکے ہیں کہ سند میں جتنے واسطے زیادہ ہوتے ہیں وہ سند اتنی ہی نازل کہلاتی ہے۔ لیکن یہاں نزول سے مراد یہ نہیں ہے، بلکہ بظاہر یہ مراد ہے کہ مروی عنہ کا درجہ دوسرے مروی عنہم سے نسبۃً کم ہو، جیسے یہاں ہے کہ ابو عثمان النہدی اور ابو رافع الصائغ کو سابقین اولین اکابر صحابہ کی صحبت ملی ہے اور صغارِ صحابہ کی صحبت بھی نصیب ہوئی تو صغارِ صحابہ سے اگر یہ روایت کریں گے تو یہ سند باعتبار مروی عنہ کے درجے کے کم درجے کی ہو گی۔

قولــــه وذویهما (ص ۲۳ سطر ۱۵) ای اصحابهما-

یہ "ذو" بمعنی صاحب کی جمع ہے، کہا جاتا ہے "رجل ذو مال" ای صاحب مال. (کذا فی لسان العرب) بظاہر یہاں ذویهما (ای اصحابهما) سے مراد وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، جو ان کی عمر کے یا ان کے درجے کے تھے۔

قولــــه و اسند قیس بن ابی حازم عن ابی مسعود هو الانصاری عن النبی ﷺ ثلاثة اخبار - (ص ۲۴ سطر ۲)

یہ تینوں حدیثیں صحیحین میں بھی آئی ہیں، صحیح بخاری میں ان کے الفاظ اس طرح ہیں۔

۱- عن قیس بن ابی حازم عن ابی مسعود الانصاری قال: قال رجلٌ یا رسول الله ! لا اکاد ادرك الصلوٰة مما یطول بنا فلان" الخ - .(صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الغضب فی الموعظة ص ۱۹ ج ۱)

---

[1] ایک "کتاب الایمان" باب ما جاء ان الاعمال بالنیة والحسبة (ص ۱۳ ج ۱) میں اور دوسرے کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الاهل (ص ۸۰۵ ج ۲) میں۔

[2] مرسل صحابی کے بارے میں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مقدمہ فتح الملہم ص ۹۱ ص ۹۳ و ص ۹۶ تا ۹۸۔ رف

۲- عن قیس قال: "سمعت ابا مسعود" یقول "قال النبی ﷺ "ان الشمس والقمر لا یخسفان لموت احدٍ الخ"
(صحیح بخاری ابواب الکسوف، باب الصلوٰۃ فی کسوف الشمس، ص ۱۴۱ و ص ۱۴۲ ج ۱ و باب لا ینکسف الشمس لموت احدٍ ص ۱۴۴)۔

۳- عن اسماعیل ثنی قیس عن عقبة[1] بن عمرو ابی مسعود قال: "اشار رسول اللہ ﷺ بیدہٖ نحو الیمن فقال الایمان ھٰھنا" الخ- (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم، ص ۴۶۶ ج ۱)

یہاں بھی اشکال ہوتا ہے کہ جب ان تین حدیثوں میں شرطِ بخاری مفقود ہے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اپنی صحیح میں کیسے جگہ دے دی؟

اس کا جواب ان تین میں سے دوسری حدیث کی سند دیکھنے سے خود بخود حاصل ہو جاتا ہے، کیونکہ اس سند میں قیس ابن ابی حازم نے "سمعت ابا مسعود" کہہ کر صراحت کر دی ہے کہ ان کا سماع حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کم از کم اس ایک روایت میں ثابت ہے۔ پس امام بخاری کی شرط ان تین حدیثوں میں مفقود نہ ہوئی۔

قولـــه و اسند ربعیّ بن حراش عن عمران بن حصین عن النبی ﷺ حدیثین، و عن ابی بکرة عن النبی ﷺ حدیثا - (ص ۲۴ سطر ۴)

ربعی بن حراش کی روایت جو حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اسے امام بخاری نے بھی اپنی صحیح (کتاب الفتن، باب "اذا التقی المسلمان الخ" ص ۱۰۴۹ ج ۲) میں دوسرے متعدد طرق کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ربعی بن حراش کی ملاقات یا سماع حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔ لہٰذا یہاں بھی وہی اشکال ہوتا ہے کہ جب اس سند میں شرط بخاری مفقود ہے تو اسے صحیح بخاری میں جگہ کیسے مل گئی؟

اس کا جواب صحیح بخاری میں اس مقام کو تفصیل سے دیکھنے کے بعد ناچیز کی سمجھ میں یہ آتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طریق کو اپنی صحیح میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اور تعلیقاتِ بخاری چونکہ استدلال کے لئے نہیں بلکہ محض استشہاد کے لئے ہوتی ہیں، اور یہاں بھی یہ سند تعلیقاً استشہاد ہی کے لئے لائی گئی ہے۔ لہٰذا ان میں امام بخاری نے اپنی سب شرائط کی پوری پابندی نہیں فرمائی۔ اسلئے ثبوتِ "لقاء ولو مرّۃ" کی شرط کی بھی پابندی نہیں فرمائی۔ ہاں کسی مسند روایت میں اس شرط کے خلاف کرتے تو اعتراض ہو سکتا تھا، تعلیقات میں یہ اشکال نہیں ہو سکتا۔

قولـــه و اسند النعمان بن ابی عیاش عن ابی سعید الخدری ثلاثه احادیث - (ص ۲۴ سطر ۵)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ ان تین میں سے دو حدیثیں صحیحین میں اور تیسری حدیث صرف صحیح مسلم میں آئی ہے۔

مگر ناچیز عرض کرتا ہے کہ صحیح بخاری کی مراجعت سے یہ صورت حال سامنے آئی کہ نعمان بن ابی عیاش کی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۳ روایتیں صحیح بخاری میں اور چوتھی صرف صحیح مسلم میں آئی ہے، اس طرح نعمان کی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ حدیثوں کی تعداد چار ہو جاتی ہے۔

یہاں پھر وہی اشکال ہوتا ہے کہ جب نعمان بن ابی عیاش کا لقاء یا سماع حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت نہیں تو شرطِ بخاری مفقود ہے، پھر امام بخاری نے یہ تین حدیثیں اپنی صحیح میں کیسے درج فرما دیں؟

ناچیز اس کے جواب میں عرض کرتا ہے کہ صحیح بخاری میں ان تین حدیثوں کی سند جن صیغوں کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ اس سے یہ

---

[1] عقبہ بن عمرو یہ حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی ہے۔ کما فی شرح النووی ص ۲۳۔

اشکال خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ یہ تین روایتیں صحیح بخاری میں اس طرح آئی ہیں۔

۱- حدثنا اسحاق بن نصر ثنا عبد الرزاق، انا ابن جریج، اخبرنی یحیی بن سعید و سهیل بن ابی صالح انهما سمعا النعمان بن ابی عیاش عن ابی سعید الخدری، سمعت النبی ﷺ یقول "من صام یوماً فی سبیل الله بعد الله وجهه عن النار سبعین خریفاً ــ (صحیح البخاری، کتاب الجهاد باب فضل الصوم فی سبیل الله ۳۹۸ ج ۱)

۲- عن ابی حازم عن سهل بن سعد عن رسول الله ﷺ قال "ان فی الجنة لشجرة یسیر الراکب فی ظلها مأة عامٍ لا یقطعها". قال ابو حازم فحدثت به النعمان بن ابی عیاش فقال "حدثنی ابو سعید عن النبی ﷺ قال "ان فی الجنة شجرةً یسیر الراکب الجواد المضمر السریع مأة عام ما یقطعها"ــ

(صحیح البخاری کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ص ۳۷۰ ج ۲)

اس میں نعمان بن ابی عیاش نے صراحت کی ہے کہ انہوں نے یہ حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے براہِ راست سنی تھی۔

۳- حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا عبد العزیز عن ابیه عن سهل عن النبی ﷺ قال "ان اهل الجنة لیتراء ون الغرف فی الجنة کما تراؤن الکوکب فی السماء، قال ابی فحدثت النعمان بن ابی عیاش، فقال "اشهد لسمعت ابا سعید یحدث و یزید فیه" کما تراء ون الکوکب الغارب فی الافق الشرقی والغربی"ــ

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ص ۹۷۰ ج ۲)

اس حدیث میں بھی نعمان بن ابی عیاش نے صراحت کر دی ہے کہ انہوں نے یہ حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے براہِ راست سنی تھی۔

خلاصہ یہ کہ دوسری اور تیسری حدیث سے ثابت ہوا کہ نعمان بن ابی عیاش کا سماع حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ سے ثابت ہے، لہٰذا نعمان کی جتنی بھی معنعن روایتیں حضرت ابو سعید سے ہیں وہ سب شرط بخاری پر پوری اترتی ہیں۔

حاصل بحث یہ کہ مذکورہ بالا تفصیل سے یہ امور مستفاد ہوئے۔

۱- امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں جو مثالیں اس دعوے کے ساتھ پیش فرمائی ہیں کہ ان کے راویوں کا لقاء و سماع ان کے مروی عنہم سے ثابت نہیں، ان میں سے ۲ روایتیں ایسی نکل آئیں جو امام مسلم کے دعوے کے خلاف ہیں۔ ۳ روایتیں قیس بن ابی حازم کی حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ۳ روایتیں نعمان بن ابی عیاش کی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۲- ان مثالوں میں سے ایک، یعنی پہلی مثال محل نزاع سے خارج ہے، کیونکہ اس میں صحابی عبد اللہ بن یزید انصاری کا عنعنہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اور امام بخاری کا اختلاف صحابی کے عنعنہ میں نہیں۔

۳- ان مثالوں میں سے آٹھ روایتیں جو امام بخاری نے اپنی صحیح میں درج فرمائیں، ان میں انہوں نے اپنی شرط کی خلاف ورزی نہیں کی جیسا کہ پچھلی تفصیل سے واضح ہو چکا ہے۔ یعنی سات روایتوں کی وجہ امر اول و دوم میں بیان ہوئی ہے۔

۴- ایک روایت جو ربعی بن حراش کی حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے ہے اسے صحیح بخاری میں لانے کی وجہ ہے کہ وہ بخاری نے تعلیقاًلی ہے۔ اور تعلیقات میں امام بخاری نے اپنی سب شرائط کی پوری پابندی نہیں فرمائی۔

۵- لہٰذا یہ ۸ روایتیں امام بخاری کے مذہب کے خلاف نہیں۔

ان آٹھ روایتوں کے صحیح بخاری میں درج ہونے سے اس پر بھی استدلال درست نہیں کہ "ثبوت لقاء ولو مرۃ" کی شرط امام بخاری نے لگائی ہی نہیں۔ واللہ اعلم۔

قولــــه "لم يحفظ عنهم سماع علمناه منهم"۔ (ص ۲۴ س ۷)

یہ بات امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے علم کی حد تک فرمارہے ہیں۔ ورنہ پیچھے عرض کیا جاچکا ہے کہ قیس بن ابی حازم کا سماع حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اس کی صراحت فرمائی ہے۔

قولــــه "كلاما خلقا (ص ۲۴ س ۱۰) بسكون اللام، يعني ساقط اور فاسد

کتاب الایمان

صحیح مسلم میں کتاب الایمان، خصوصی اہمیت رکھتی ہے، امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی احادیث کا جامع انتخاب فرمایا ہے کہ ان کو اگر اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے تو ایمانیات سے متعلق تمام امور، بہت واضح ہو کر سامنے آجاتے ہیں، اور ان تمام شکوک و شبہات کا جواب ہو جاتا ہے جن کے باعث امت کے مختلف فرقوں میں اختلاف ہوا، اور متعدد فرقے گمراہ ہوئے۔

کتاب الایمان میں جو ابواب آرہے ہیں انہیں کماحقہ سمجھنے کے لئے پانچ مباحث کا جاننا ضروری ہے:

۱۔ ایمان اور اسلام کے لغوی واصطلاحی معنی اور ہر معنی کے اعتبار سے دونوں میں نسبت۔
۲۔ اعمال جزءِ ایمان ہیں یا نہیں؟
۳۔ ایمان میں زیادتی اور نقصان ہوتا ہے یا نہیں؟
۴۔ تکفیر ملحدین۔
۵۔ مسئلہ تقدیر۔

معنی الایمان والاسلام لغةً والنسبة بینهما

لفظ "ایمان" اَمن یا اَمِن سے مشتق ہے۔ ن کے لغوی معنی ہیں مامون ہونا۔ اور ایمان کے معنی ہیں مامون کر دینا۔

یقال: امنتُ زیداً ای جعلته ذا امن —

پھر لفظ "ایمان" تصدیق کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ اس لئے کہ جس کی تصدیق کی جاتی ہے اسے تکذیب سے مامون کر دیا جاتا ہے، البتہ جب یہ تصدیق کے معنی میں استعمال ہو تو اس کے صلہ میں کبھی با آتی ہے۔

کقوله تعالیٰ:

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ﴿3﴾ (سورۂ بقرہ آیت ۳)

اس لئے کہ یہ معنیٰ اقرار واعتراف کو متضمن ہے، اور اقرار واعتراف کے صلہ میں با آیا ہی کرتی ہے اور کبھی اس کے صلہ میں لام آتا ہے:-

کما فی التنزیل:

أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿111﴾ (سورۃ الشعراء آیت ۱۱۱)

اس لئے کہ یہ اذعان اور انقیاد کے معنی کو بھی متضمن ہے۔ ❶

اور "اسلام" کے معنی ہیں گردن نہادن یعنی انقیاد اور فرمانبرداری، یہ انقیاد اور فرمانبرداری خواہ بالقلب ہو یا باللسان ہو یا بالجوارح۔

---

❶ قال الزمخشری فی الکشاف تحت قوله تعالیٰ "یؤمنون بالغیب" رقم الآیة (۳) سورۃ البقرۃ، ج ۱ ص ۳۸۔

لغوی معنی کے اعتبار سے ایمان اور اسلام میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ ایمان اخص ہے اور اسلام اعم، اس لئے کہ تصدیق صرف انقیاد بالقلب ہے چنانچہ لغۃً ہر مؤمن، مسلم ہے اس لئے کہ انقیاد بالقلب ہر مؤمن میں پایا جاتا ہے مگر ہر مسلم لغۃً مؤمن نہیں۔ (نقلہ الشیخ العثمانی فی فتح الملہم عن الغزالی)

الایمان اصطلاحًا

اور اصطلاحِ شریعت میں ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ:

هو التصديق بما علم مجئ النبی صلی الله علیه وسلم به ضرورةً تفصيلا فيما علم تفصيلا و اجمالا فيما علم اجمالا۔ ❶

تعریف میں "التصدیق" سے مراد تصدیقِ لغوی ہے یعنی ایمان میں شرعاً تصدیقِ لغوی ہی معتبر ہے، تصدیقِ منطقی مراد نہیں۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ تصدیقِ منطقی تو صرف نسبت تامہ خبریہ کے یقین کو کہتے ہیں، اور تصدیقِ لغوی اس نسبت تامہ خبریہ کے یقین کے ساتھ ماننے کو کہتے ہیں۔ یعنی تصدیقِ منطقی صرف جاننا ہے بمعنی "دانستن" اور تصدیقِ لغوی جان کر ماننا ہے بمعنی "گرویدن" اور یہاں یہی مراد ہے۔

بما عُلم مجئی النبی ﷺ بہ

بہ کی ضمیر "ما" کی طرف راجع ہے اور "ما عُلم ..... الخ" سے مراد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی وہ تمام تعلیمات ہیں جو مکلفین کے علم میں آ گئیں، اس قید سے وہ امور خارج ہو گئے جو رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے علاوہ ہیں، یا جو مکلفین کے علم میں نہیں آئیں۔

ضرورةً ..... یہ "عُلم" کا مفعول مطلق ہے، اس لئے منصوب ہے۔ دراصل یہ "علم ضرورة تھا"، مضاف کو حذف کر کے اس کا اعراب مضاف الیہ کو دیدیا گیا اور علم ضرورة" سے مراد علم ضروری ہے۔

علم ضروری ..... یعنی ایسا پختہ یقین جسے دفع کرنے پر آدمی قادر نہ ہو، خواہ وہ یقین بدیہی ہو یا نظر و استدلال سے حاصل ہوا ہو، آسان لفظوں میں اسے علم یقینی قطعی کہا جاتا ہے۔ اس قید سے رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی وہ تعلیمات خارج ہو گئیں جن کا علم حدِ ضرورت کو پہنچا ہوا نہیں ہے، یعنی صرف ظن غالب کے درجہ میں ہے۔ پس اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی ایسی تعلیمات کو نہ مانے جن کا صرف ظن غالب ہے تو وہ کافر نہیں ہوگا، اگرچہ ان کو نہ ماننے اور ان پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا، کیونکہ عمل کیلئے ظن غالب بھی حجت ہے جب کہ عقیدے کیلئے ظن غالب حجت نہیں۔ آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیمات کا علم ضروری حاصل ہونے کے دو طریقے ہیں:

۱۔ ایک براہ راست سماع یا مشاہدہ کہ آنحضرت ﷺ نے فلاں بات ارشاد فرمائی یا فلاں فعل کیا، یہ صرف صحابہ کرامؓ ہی کو حاصل تھا۔

۲۔ دوسرا طریقہ تواتر ہے یعنی تواتر سے آنحضرت کا کوئی فعل یا قول معلوم ہو جائے، ہمیں علم ضروری صرف اسی طریقہ سے حاصل ہو سکتا ہے، صحابہ کرامؓ کو دونوں طریقوں سے حاصل ہوتا تھا۔

تواتر کی چار قسمیں ہیں:-

۱- تواتر بالاسناد ۲- تواتر بالعمل

۳- تواتر فی القدر المشترک یعنی تواتر معنوی۔ ۴- تواتر الطبقہ

---

❶ نقلہ شیخ الاسلام شبیر احمد العثمانی فی فتح الملہم "عن العلامة الألوسی" و نقل عنه ان هذا مذهب جمهور المحققين ۱۲ رفیع۔

ان میں سے ہر قسم سے علم ضروری حاصل ہو جاتا ہے۔

ان چاروں قسموں کی تشریح مقدمہ فتح الملہم میں دیکھ لی جائے، اور مزید تفصیل مطلوب ہو تو میرے رسالہ "فقہ میں اجماع کا مقام" میں دیکھی جائے، بلکہ یہ تفصیل آگے بھی آجائے گی۔ (مسئلہ ثانیہ میں مذہب اہل السنۃ والجماعۃ کے تحت)۔

تفصیلا فیما علم تفصیلاً...... اس میں پہلا لفظ تفصیلا منصوب ہے تمیز ہونے کی وجہ سے، اور یہ "التصدیق" کی تمیز ہے ای التصدیق تفصیلا اور بعد میں آنے والا لفظ "تفصیلا" مفعولِ مطلق ہے عُلم سے ای عُلم علم تفصیل، مضاف کو حذف کر کے اس کا اعراب مضاف الیہ کو دے دیا گیا ہے۔

واجمالا فیما علم اجمالا...... اس کی ترکیب بھی بعینہٖ تفصیلاً فیما علم تفصیلا کی طرح ہے۔ اس تعریف پر اشکال ہوتا ہے کہ یہ تعریف اس تعریف سے مختلف ہے جو آنحضرت ﷺ نے حدیث جبرئیل میں ارشاد فرمائی ہے کہ:

ان تؤمن باللّٰہ و ملائکتہ و کتبہ ورسلہ والیوم الآخر و تؤمن بالقدر خیرہٖ و شرہٖ -

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں ماہیتِ ایمان کی تعریف کی گئی ہے، اور حدیث جبرئیل میں ماہیت کی تعریف نہیں کی گئی ہے بلکہ متعلقاتِ ایمان یعنی "مؤمن بہ" بیان کئے گئے ہیں۔

اگر کہا جائے کہ ٹھیک ہے، مگر حدیثِ جبرئیل میں "مؤمن بہ" سات بیان کئے گئے ہیں اور آپ کی تعریف میں مؤمن بہ صرف ایک بیان کیا گیا ہے۔

و ھو ما علم مجئی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بہ...... الخ

اس کا جواب یہ ہے کہ "**ما علم مجئی النبی** ﷺ **بہ...... الخ**" میں وہ ساتوں چیزیں داخل ہیں جو حدیثِ جبرائیل میں بیان کی گئی ہیں کیونکہ "**ما علم**" صیغۂ عموم ہے جو آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تمام تعلیمات کو شامل ہے اور ان میں یہ سات چیزیں بھی ہیں۔

اگر اعتراض کیا جائے کہ حدیثِ جبرائیل میں صرف امورِ سبعہ کو مؤمن بہ قرار دیا گیا اور آپ کی تعریف میں عموم کے باعث مؤمن بہ کے افراد بہت زیادہ ہو جاتے ہیں؟ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی ایسی تعلیمات جن کا علمِ ضروری حاصل ہو چکا ہے وہ تو سات سے بہت زیادہ ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ذرا سے تأمل سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ حدیثِ جبرائیل میں جن چیزوں کو مؤمن بہ قرار دیا گیا ہے، ہماری تعریف میں بھی صرف انہیں چیزوں کو مؤمن بہ قرار دیا گیا، کوئی فرد نہ اس سے زیادہ ہے نہ اس سے کم، کیونکہ حدیثِ جبرائیل میں ایمان بالرسل کا بھی ذکر ہے، جس میں ایمان بنبینا علیہ الصلاۃ والسلام بھی داخل ہے، جن کی لائی ہوئی تعلیمات میں سے قطعی طور پر ثابت شدہ کسی تعلیم کا اگر کوئی شخص انکار کرے گا تو وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والا نہ ہوگا۔ لہٰذا ایمان بالرسل منتفی ہو جائے گا، پس معلوم ہوا کہ حدیثِ جبرائیل کا حاصل بھی یہ ہے کہ رسول اللہ کی لائی ہوئی تمام تعلیمات پر ایمان لانا ضروری ہے۔

اس پر اشکال ہو سکتا ہے کہ پھر تو حدیثِ جبرائیل میں اتنا فرما دینا کافی ہوتا کہ "ان تؤمن برسلہ"۔ جواب یہ ہے کہ ٹھیک ہے اگر حدیثِ جبرئیل میں صرف اسی پر اکتفاء کر لیا جاتا تب بھی "مؤمن بہ" کا بیان مکمل ہو جاتا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے امت کی سہولت کیلئے باقی چھ چیزوں کو بھی ان کی اہمیت کی بناء پر بطورِ مثال ذکر فرما دیا، ورنہ ان چھ چیزوں پر ایمان لانا بھی درحقیقت ایمان بالرسل ہی میں داخل ہے، کیونکہ یہ چھ چیزیں بھی درحقیقت آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی ان تعلیمات میں داخل ہیں جن کا علم ضروری ہم کو ہو چکا ہے۔

الاسلام اصطلاحاً

اسلام کے اصطلاحی معنی دو ہیں:

۱- ایک یہ کہ یہ پورے دین کا علم ہے، کما فی قول اللہ تعالٰی "الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا" و کما فی قولہ تعالٰی "ان الدین عند اللہ الاسلام" اس معنی کے اعتبار سے ایمان اصطلاحی اور اسلام اصطلاحی کے درمیان نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے کیونکہ اس معنی کے اعتبار سے اسلام اعم ہے اور ایمان اخص ہے۔

۲- اور اسلام کے دوسرے اصطلاحی معنی ہیں انقیادِ ظاہری، یعنی اقرار باللسان والعمل بالجوارح، کیونکہ حدیثِ جبرئیل میں اسلام کی تعریف یہ فرمائی گئی ہے:

ان تشهد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و تقیم الصلوٰۃ و تؤتی الزکوٰۃ و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا -

اس تعریف میں شہادتین، عملِ لسان ہے یعنی اقرار باللسان اور باقی اعمال کا تعلق جوارح سے ہے۔ خلاصہ یہ کہ اسلام عبارت ہے اقرار باللسان اور عمل بالارکان سے، اور یہ دونوں چیزیں انقیادِ ظاہری ہیں۔ یعنی اعمالِ ظاہرہ۔

برخلاف ایمان کے کہ وہ تصدیق بالقلب ہے یعنی انقیادِ باطنی۔ نیز ایک حدیثِ مرفوع جسے امام احمدؒ نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، اس کی مزید تائید کرتی ہے۔ اس میں ارشاد ہے کہ:

"الاسلام علانیۃ والایمان فی القلب- ذکرہ ابن کثیر فی تفسیرہ"

النسبة بینهما باعتبار المعنی الاصطلاحی الثانی

اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے شرعی (اصطلاحی) معنی کے اعتبار سے ایمان اور اسلام کے درمیان نسبتِ تباین ہے کیونکہ ایمان تصدیق ہے جو قلب کے ساتھ خاص ہے اور اسلام اقرار اور عمل ظاہری ہے جو لسان اور جوارح کے ساتھ خاص ہے۔ قرآن حکیم کی اس آیت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ:

﴿ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ﴾ (۱۴) (سورۃ الحجرات:۱۴)

لیکن یاد رہے کہ اگرچہ ایمان اور اسلام اپنی اپنی ماہیت کے اعتبار سے متباین ہیں، لیکن شرعا معتد بہ اور مفید ہونے کے لئے باہم فی الجملہ متلازم اور ایک دوسرے کے ساتھ مشروط ہیں۔ ہم نے "فی الجملہ" کی قید اس لئے لگائی ہے کہ ایمان اور اسلام میں تلازم من کل الوجوہ نہیں بلکہ من بعض الوجوہ ہے۔ یعنی ایمان کے مفید و معتبر ہونے کے لئے اسلام کے اعمال میں سے صرف ایک خاص عمل شرط ایمان یا لازم ایمان ہے، اور وہ ہے اقرار باللسان۔ چنانچہ ایمان اس وقت تک مفید و معتبر نہیں جب تک اقرار اس کے ساتھ نہ ہو۔ اسی طرح اسلام بغیر ایمان کے مفید و معتبر نہیں۔ (فی الآخرۃ) لیکن ایمان کا کوئی فرد اسلام نہیں اور اسلام کا کوئی فرد ایمان نہیں، اور ظاہر ہے کہ دو متباین چیزیں باہم متلازم ہو سکتی ہے، متباین اور تلازم میں کوئی منافات نہیں، کیونکہ تباین کا مطلب یہ ہے کہ دو کلیوں میں سے کوئی کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آتی ہو اگرچہ وجود دونوں کا ساتھ ہو جیسے آفتاب اور دن، پس ایمان و اسلام ایک دوسرے کے کسی فرد پر صادق نہیں آسکتے مگر شخص واحد میں جمع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جو شخص دل میں ایمان رکھتا ہو اور زبان سے اقرار (شہادتین) بھی کرتا ہو اُس میں ایمان اور اسلام دونوں جمع ہو گئے۔

ایمان کے لئے اقرار باللسان کس حد تک شرط ہے؟

یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ ایمان کے مفید و معتبر ہونے کے لئے اقرار باللسان شرط ہے جو اسلام کا ایک فرد ہے، اور اسلام کے مفید و معتبر ہونے کے لئے ایمان شرط ہے، مگر اس میں اتنی تفصیل ہے کہ ایمان اسلام کا ایک حکم دنیوی ہے اور ایک اُخروی، دنیوی حکم یہ ہے کہ جو شخص ان سے متصف ہو اس پر دنیا میں احکام مسلمین (مثلاً وراثت، ولایت، قبول شہادت اور نماز میں اقتداء وغیرہ) جاری ہوں گے۔ اور اخروی حکم یہ ہے کہ وہ مخلد فی النار نہیں ہو گا۔

"لقوله عليه الصلاة والسلام: من قال لا اله الا الله دخل الجنة، و قوله عليه الصلاة والسلام: يُخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من ايمان" —

پس اقرار باللسان کا حکم اخروی جاری ہونے کے لئے تو ایمان باتفاق اہل السنۃ والجماعۃ شرط ہے۔ چنانچہ منافقین کا اقرار باللسان حکم اخروی (نجات من الخلود فی النار) کے لئے بالکل مفید و معتبر نہیں۔ البتہ دنیا میں کسی کے قلب کا حال چونکہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو شخص اقرار باللسان کرتا ہو دنیا میں اس پر مسلمان کے احکام جاری ہوں گے اگرچہ در حقیقت اس کے قلب میں ایمان نہ ہو۔ (یعنی وہ منافق ہو)۔

ایمان کا حکم دنیوی جاری ہونے کے لئے اقرار باللسان باتفاق اہل السنۃ والجماعۃ شرط ہے، چنانچہ جس کے دل میں ایمان ہو اور اس نے اقرار باللسان نہ کیا ہو تو اس پر احکام مسلمین دنیا میں جاری نہیں ہوں گے، اور آخرت میں جاری ہوں گے یا نہیں؟ تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس نے اقرار باللسان کسی عذرِ شرعی کی وجہ سے ترک کیا تھا، مثلاً وہ گونگا تھا یا دل میں ایمان لانے کے بعد فوراً مر گیا، اور اقرار باللسان کی مہلت نہیں ملی یا مہلت تو ملی مگر اقرار کی صورت میں جان کا خوف تھا، اس لئے اقرار نہیں کیا، تو ان صورتوں میں بالاتفاق ایمان کا حکم اُخروی جاری ہو گا، یعنی وہ شخص مخلد فی النار نہ ہو گا۔ اور اقرار کا نہ پایا جانا اس کے لئے مضر نہ ہو گا، اور جس نے مہلت و قدرت کے باوجود اقرار باللسان نہ کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں:

۱- ایک یہ کہ اس سے اقرار کا مطالبہ کیا گیا تھا اس کے باوجود اقرار نہیں کیا، تو یہ کفر عناد ہے۔ ای فیمابینہ و بین اللہ ایضاً کما ہو کفر فیما بین الناس۔ اور ایسا شخص بالاتفاق مخلد فی النار ہے اور اس کا ایمان مفید و معتبر نہیں۔[1] (ذکرہ العلامۃ ابن الہمامؒ)

۲- دوسری یہ ہے کہ اس سے مطالبہ ہی نہیں کیا گیا، مگر اس کے دل میں یہ نیت تھی کہ مطالبہ کیا جائے گا تو اقرار کر لوں گا، ایسے شخص کے بارے میں اہل السنۃ والجماعۃ کے دو قول ہیں:

۱) جمہور محدثین کے نزدیک اس کا ایمان معتبر نہیں، اور یہ شخص مخلد فی النار ہے۔

۲) حنفیہ اور بعض متکلمین مثلاً امام اشعری وابو منصور ماتریدی کے نزدیک اس کا ایمان مفید و معتبر ہے، اور یہ شخص مخلد فی النار نہیں۔

امام ابو حنیفہ اور ان کے موافقین کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ:

يُخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من ايمان

نیز ایک دلیل یہ ہے کہ حدیثِ جبرئیل میں ایمان کے لئے صرف تصدیق کو کافی قرار دیا گیا ہے۔

---

[1] والدليل عليه ما عن رجل من الانصار انه جاء بامة سوداء فقال يا رسول الله(ﷺ)ان على رقبته مؤمنة فان كنت ترى هذه مؤمنة فاعتقها لها قال رسول الله ﷺ اتشهدين ان لا اله الا الله قالت نعم قال اتشهدين اني رسول الله قالت نعم قال اتؤمنين بالبعث بعد الموت قالت نعم قال اعتقها — (رواه احمد و رجاله الصحيح)

ایمان اور اسلام میں تلازم کی تفصیل

خلاصہ یہ کہ اسلام اور ایمان میں معنی لغوی کے اعتبار سے عموم و خصوصِ مطلق کی نسبت ہے اور معنی شرعی کے اعتبار سے تباین کی نسبت ہے مع التلازم، اور بعض نصوص میں جو دونوں میں ترادف یا تساوی معلوم ہوتی ہے در حقیقت وہ تباین فی التلازم کے منافی نہیں۔ مثلاً حضرت لوط علیہ السلام کے واقعہ میں سورۃ الذاریات رکوع ۲ میں ارشاد ہے:

فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿35﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿36﴾ (سورۃ الذاریات: ۳۵، ۳۶)

یہاں مؤمنین اور مسلمین دونوں کا مصداق حضرت لوط علیہ السلام اور ان کے ساتھی ہیں جس سے شبہ ہوتا ہے کہ اسلام اور ایمان میں نسبتِ تساوی ہے، لیکن جواب ظاہر ہے کہ شخصِ واحد میں اسلام اور ایمان کا اجتماع تلازم کی وجہ سے ہے نہ کہ نسبت تساوی کی وجہ سے۔ اور دوسرے الفاظ میں جواب یوں بھی ہو سکتا ہے کہ تباین، ایمان اور اسلام میں ہے مؤمن اور مسلم میں نہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ قرأت اور کتابت میں تباین ہے مگر قاری (بالقوۃ) اور کاتب (بالقوۃ) میں تباین نہیں بلکہ تساوی ہے۔

اور بعض احادیث سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ اسلام اور ایمان میں نسبت عموم و خصوص مطلق کی ہے۔

و هو ما رواه احمد والطبرانی عن رجل من الانصار انه ﷺ سئل ای الاعمال افضل فقال ﷺ ایمان بالله (هذا فی الصحیح) و قیل: ای الاسلام افضل فقال ﷺ: الایمان – (رواه احمد والطبرانی من حدیث عمرو بن عبسة)

کیونکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اعم ہے اور ایمان اخص۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں اسلام کے لغوی معنی مراد ہیں، یعنی فرمانبرداری (خواہ بالقلب ہو یا باللسان یا بالجوارح) جو ایمان سے اعم ہیں، کیونکہ ایمان صرف اس فرمانبرداری کا نام ہے جو تصدیق بالقلب کی صورت میں ہو۔ پس لغوی معنی کے اعتبار سے اسلام اعم ہے اور ایمان اخص۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہاں مضاف محذوف ہے، اور تقدیر عبارت یہ ہے کہ "**اَیُّ لوازم الاسلام افضل**" یا "**اَیُّ اعمال الاسلام افضل**"؟ اس صورت میں یہاں "اسلام" سے مراد پورا دین اسلام ہے، کیونکہ "الاسلام" پورے دین کا علم بھی ہے۔ یا مراد اسلامِ لغوی ہے۔

المسئلۃ الثانیۃ

العمل جزء من الایمان ام لا؟

اس مسئلہ میں مسلم فرقوں کا شدید اختلاف ہے جس کی وجہ سے یہ مسئلہ معرکۃ الآراء بن گیا ہے، اس میں مشہور مذاہب چھ ہیں:-

۱- جہمیہ ❶ کا مذہب یہ ہے کہ ایمان صرف علم ہے بمعنی دانستن، یعنی نسبت تامہ خبریہ کا یقین۔ مثلاً یہ یقین کرنا کہ اللہ ایک ہے، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کے نزدیک نسبت تامہ خبریہ کا جاننا ہی ایمان ہے، ماننا یا زبان سے اقرار کرنا یا جوارح سے عمل کرنا جزء ایمان نہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ تصدیق منطقی کو ایمان کہتے ہیں اور ہمارے نزدیک تصدیق لغوی ایمان ہے، یعنی نسبتِ تامہ خبریہ کو یقین سے جان کر اس کو ماننا، اور یہی تصدیق شرعی ہے۔

۲- کرامیہ ❷ کا مذہب یہ ہے کہ ایمان صرف اقرار باللسان ہے۔ ان کے اس مذہب میں کچھ تفصیل ہے جو آگے بیان ہوگی۔

---

❶ نسبة الی جهم بن صفوان و هو اول من اخترع هذا المذهب الباطل- (مقدمہ فتح الملہم ص د ۔)

❷ اصحاب ابی عبد الله بن کرام و هم قائلون: بالتجسم لله سبحانه و تعالی و یثبتون له تعالی جهة الفوق دون غیره من الجهات، و یقولون انه تعالی فوق العرش – (کما فی الملل والنحل بهامش الفصل جلد ۱ صفحه ۱۴۴)

۳- مُرجیہ[1] کا مذہب یہ ہے کہ ایمان صرف تصدیقِ قلبی ہے اور وہی مطلقاً مُنجی من دخول النار ہے، اعمال کا کوئی دخل نجات و عدمِ نجات یا ثواب و عقاب میں نہیں۔ پس جس طرح کفر کے ساتھ کوئی علامت مفید نہیں اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی معصیت مضر نہیں۔

۴- چوتھا مذہب معتزلہ اور خوارج کا ہے جو مرجیہ کے بالکل ضد ہے ان کے نزدیک ایمان تین امور سے مرکب ہے، تصدیق بالقلب، اقرار باللسان اور عمل بالارکان۔ چنانچہ مرتکبِ کبیرہ ان کے نزدیک خارج من الایمان ہے، پھر وہ کفر میں داخل ہو گیا یا نہیں؟ خوارج کے نزدیک کفر میں داخل ہو گیا، معتزلہ کے نزدیک ایمان سے تو نکل گیا کفر میں داخل نہیں ہوا، پس یہ کفر و ایمان کے درمیان ایک درجہ کے قائل ہیں جس کا نام انہوں نے "فسق" رکھا ہے، ان کے نزدیک انسانوں کی تین قسمیں ہیں:

۱- مؤمن۔ ۲- فاسق۔ ۳- کافر۔

معتزلہ اور خوارج اس پر متفق ہیں کہ مرتکبِ کبیرہ خارج من الاسلام اور مخلد فی النار ہے۔

۵- جمہور محدثین کا مذہب یہ ہے کہ:

الایمان هو التصدیق بالجنان و الاقرار باللسان و العمل بالارکان -

یہ مذہب بظاہر معتزلہ اور خوارج کے موافق معلوم ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے، دونوں مذہب صرف لفظوں میں متفق ہیں معنیٔ مراد میں نہیں، آگے تفصیل سے واضح ہو جائے گا۔

۶- جمہور متکلمین اور حنفیہ کے نزدیک ایمان کی حقیقت وہی ہے جو مسئلہ اولیٰ میں تفصیل سے معلوم ہو چکی ہے، یعنی:

"هو التصدیق بما علم مجئ النبی ﷺ به ضرورةً تفصیلا فیما عُلِمَ تفصیلا و اجمالا فیما عُلِمَ اجمالاً"-

اس تعریف کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا مذہب نعوذ باللہ مرجیہ کے مطابق ہے، لیکن حقیقۃً ہمارا مذہب مرجیہ سے بہت مختلف ہے، اس لئے کہ ہم اقرار باللسان کو اگرچہ جزء ایمان نہیں کہتے لیکن فی الجملہ شرطِ ایمان کہتے ہیں، جس کی تفصیل پیچھے گذر چکی ہے۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ مرجیہ عمل بالجوارح کو بالکل بیکار اور لغو قرار دیتے ہیں جبکہ ہمارے نزدیک عمل اگرچہ جزء ایمان نہیں لیکن عمل پر نجاتِ کلی کا مدار ہے، چنانچہ مرتکبِ کبیرہ ہمارے نزدیک مستحقِ عذاب ہے اور نیکوکار مؤمن مستحقِ ثواب ہے۔

محدثین اور متکلمین کے درمیان جو اختلاف بظاہر معلوم ہوتا ہے یہ محض تعبیر کا فرق (نزاعِ لفظی) ہے جو مصلحت پر مبنی ہے حقیقت میں دونوں کا مذہب ایک ہے، تفصیل آگے آئے گی۔

الــرد علــی الجــهـمـيــــــه

جہمیہ کی دلیل یہ ہے کہ علم سے مراد تصدیقِ منطقی ہے جو عبارت ہے دو تصوروں کے درمیان نسبتِ تامہ خبریہ کی معرفت سے۔ مثلاً اللہ واحد، محمدٌ رسول اللہ ان دونوں جملوں میں مبتداء اور خبر کے درمیان جو نسبت تامہ خبریہ ہے اسکی معرفت تصدیق ہے، اور ایمان کی حقیقت تمام اہلِ لغت نے تصدیق ہی کو قرار دیا ہے۔ حتی کہ جمہور متکلمین بھی اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا صحیح ہے کہ ایمان معرفت کا نام ہے۔

جواب یہ ہے کہ تصدیقِ لغوی اور تصدیق منطقی میں فرق ہے۔ تصدیقِ منطقی تو دو تصوروں کے درمیان نسبتِ تامہ خبریہ کا علم ہے

---

[1] دراصل یہ مذہب "مزدک" سے چلا تھا جو اسلام سے کچھ پہلے ایران میں تھا موجودہ زمانہ کے کمیونسٹ کو بھی "مزدکی" کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بھی اباحت مطلقہ کے قائل ہیں۔

بمعنی "دانستن و جاننا"۔ اس میں صرف علم ہوتا ہے انقیادِ قلبی (ماننا) نہیں ہوتا، اور تصدیقِ لغوی اس سے اخص ہے جس کی حقیقت اس نسبت کو جان کر مان لینا ہے، یعنی تصدیقِ لغوی میں جان لینا کافی نہیں بلکہ ماننا بھی ضروری ہے جو انقیادِ قلبی ہے (بمعنی گرویدن)، اور تصدیقِ لغوی بعینہٖ تصدیقِ شرعی ہے، مثلاً ابو طالب اور قیصرِ روم دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق ہونے کا علم حاصل تھا، یعنی وہ آپ کی حقانیت کو جانتے تھے لیکن مانتے نہیں تھے، چنانچہ ان کو تصدیقِ منطقی تو حاصل تھی تصدیقِ لغوی اور شرعی حاصل نہ تھی، اس لئے ان کے کفر پر اجماع ہے۔

ہمارے دلائل

۱- انسان ایمان کا مکلّف ہے اور تکلیف امورِ اختیاریہ کی ہوتی ہے، اگر ایمان کی حقیقت محض علم کو مانا جائے تو لازم آئے گا کہ انسان امر اضطراری کا مکلّف ہو، اس لئے کہ علم بسا اوقات اضطراری طور پر بھی حاصل ہو جاتا ہے، جیسے مشاہدہ وغیرہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صرف جاننے کا نام نہیں بلکہ ماننے کا نام ہے۔ اور ماننا فعلِ اختیاری ہے، اضطراری نہیں۔

۲- جہمیہ کے مذہب پر لازم آئے گا کہ ہرقل قیصرِ روم اور ابو طالب کو مؤمن قرار دیا جائے، کیونکہ ان دونوں کو آنحضرت ﷺ کی حقانیت کا یقین تھا، بخاری شریف کی حدیث سے ہرقل کا اظہارِ یقین اور ابو طالب کے اس قول سے کہ:

علمت ان دین محمدٍ (ﷺ) خیرٌ من الادیانِ فی البریۃِ ــ

اظہارِ یقین معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ احادیثِ صریحہ سے ان کا کافر ہونا ثابت ہے۔

۳- قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون کو موسیٰ علیہ السلام کی حقانیت کا علم تھا، سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا:

❶

لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ أَنزَلَ هَٰٓؤُلَآءِ إِلَّا رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ بَصَآئِرَ وَإِنِّى لَأَظُنُّكَ يَٰفِرْعَوْنُ مَثْبُورًا (102)

مگر اس کے باوجود وہ بنصِ قرآنی کافر ہے، اور جہمیہ کے مذہب پر اس کا مؤمن ہونا لازم آتا ہے۔

۴- عہدِ رسالت کے اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ جو مشرف باسلام نہیں ہوئے، ان کے بارے میں قرآن نے خبر دی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی حقانیت اور رسالت سے واقف تھے، اس کے باوجود قرآن حکیم میں جابجا انہیں کافر قرار دیا گیا۔ مثلاً ارشاد ہے:

ٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَعْرِفُونَهُۥ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَآءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ ٱلْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (146)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۶)

نیز ارشاد ہے:

فَلَمَّا جَآءَهُم مَّا عَرَفُوا۟ كَفَرُوا۟ بِهِۦ ۚ فَلَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ (89) (سورۃ البقرۃ آیت ۸۹)

نیز سورۂ انعام میں ارشاد ہے:

ٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَعْرِفُونَهُۥ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَآءَهُمُ ۘ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (20) (سورۃ الانعام آیت ۲۰)

اور جہمیہ کے مذہب پر ان اہل کتاب کو مؤمن ماننا پڑے گا، **وھو باطل لقولہ تعالیٰ:**

---

❶ **من باب نصر، ثبر – ثبوراً، ای ھلك و اھلك، كذا فی المنجد و یؤیدہ ما فی معارف القرآن جلد ۵۔**

وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ﴿١٤﴾ (سورۂ نحل آیت ۱۴)

۵- پیچھے اہلِ لغت کے حوالے سے گذر چکا ہے کہ ایمان تصدیقِ قلبی کو کہتے ہیں جو لغۃً جان کر مان لینے کا نام ہے، اگر اس کا مصداق تصدیقِ منطقی کو قرار دیا جائے تو اس کو معنیٔ لغوی سے تصدیقِ منطقی کی طرف منقول ماننا پڑے گا، جس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن منطقی اصطلاحات میں نازل نہیں ہوا، لغتِ اہلِ عرب میں نازل ہوا ہے۔ جب تک معنی لغوی سے منقول ہونے کی دلیل نہ ہو اسے لغوی ہی معنی پر محمول کیا جائے گا۔

الرد علی الکرامیة

پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان کا مذہب مطلقاً یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایمان صرف اقرار باللسان کا نام ہے، مگر علامہ شہرستانی نے "**الملل والنحل**" میں صراحت کی ہے کہ ان کا یہ مذہب علی الاطلاق نہیں ہے، بلکہ یہ تفصیل ہے کہ جس نے اقرار باللسان کیا اور تصدیقِ قلبی نہیں کی وہ دنیا میں تو حقیقۃً مؤمن ہے، چنانچہ اس پر مؤمن کے سب احکام جاری ہوں گے لیکن آخرت میں وہ مخلّد فی النار ہے۔

اس پر اشکال ہوتا ہے کہ اس تفصیل کی بناء پر تو کرامیہ اور اہلِ سنت کا مذہب ایک ہو گیا، اس لئے کہ اہلِ سنت والجماعت بھی یہی کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ شخص مخلد فی النار ہے لیکن دنیا میں اس پر احکامِ مسلمین جاری ہوں گے۔

جواب یہ ہے کہ ان دونوں میں بہت فرق ہے، وہ یہ کہ کرامیہ ایسے شخص کو دنیا میں حقیقۃً مؤمن قرار دیتے ہیں اور اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک وہ دنیا میں بھی کافر ہے آخرت میں بھی، مگر چونکہ دنیا میں اس کے دل کا حال معلوم نہیں اس لئے مجبوراً اس پر احکامِ دنیویہ مسلم کے جاری کرتے ہیں۔ ثمرۂ اختلاف یہ نکلے گا کہ ایسا شخص اگر کسی مسلمان رشتہ دار کی میراث حاصل کرے یا مسلمان عورت سے نکاح کرے پھر اعتراف کرے کہ مورث کے انتقال یا میرے نکاح کے وقت میرے دل میں تصدیق نہیں تھی، بعد میں تصدیق پیدا ہوئی، تو کرامیہ کے مذہب پر اس کو میراث کا مال اپنے پاس رکھنا جائز ہو گا اور تجدیدِ نکاح کی ضرورت نہ ہو گی۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ شخص تصدیقِ قلبی سے پہلے بھی حقیقۃً مؤمن تھا۔ اور اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک اس کو میراث لینا جائز نہ ہو گا اور تجدیدِ نکاح ضروری ہو گی، کیونکہ مورث کی موت اور اپنے نکاح کے وقت یہ حقیقۃً مؤمن نہیں تھا۔ ان کا استدلال کن دلائل سے ہے، صراحۃً معلوم نہیں ہو سکا، لیکن یہ مذہب بالکل باطل ہے۔ اس مذہب کے ابطال پر چند دلائل یہ ہیں:

۱- اس مذہب پر لازم آئے گا کہ تمام منافقین کو دنیا میں حقیقۃً مؤمن کہا جائے، حالانکہ قرآنِ حکیم میں ان کے کفر کی صراحت سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ (سورۂ بقرہ آیت ۸)

سورۂ مائدہ میں ارشاد ہے:-

۞ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ ﴿٤١﴾ (سورۂ مائدہ، آیت ۴۱)

سورۂ توبہ میں ارشاد ہے:-

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ﴿٨٤﴾ (سورۂ توبہ، آیت ۸۴)

چنانچہ حضرت حذیفہؓ کو چونکہ منافقین متعین طور پر معلوم تھے اس لئے وہ ان پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کا لحاظ رکھتے تھے کہ حضرت حذیفہؓ کسی (مشکوک) شخص کی نمازِ جنازہ میں حاضر نہ ہوں تو خود بھی شریک نہ ہوتے تھے۔

(ذکرہ شیخ الاسلام العثمانیؒ عن الغزالیؒ فی فتح الملہم جلد۱ صفحہ ۱۵۷)

۲- اس مذہب کے بطلان کی دوسری دلیل یہ ہے کہ قرآنِ حکیم میں صراحت ہے محلِ ایمان قلب ہے، ارشاد ہے:

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ (سورۂ مجادلہ آیت ۲۲)

سورۂ حجرات میں ارشاد ہے:

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ (سورۂ حجرات، آیت ۱۴)

و نظائرہ کثیرۃ فی الآیات و الاحادیث۔ اور کرامیہ کے مذہب پر لازم آتا ہے کہ محلِ ایمان لسان بھی ہو۔

۳- تیسری دلیل یہ ہے کہ ایمان لغۃً تصدیق بالقلب کو کہتے ہیں۔ اگر ایمان کی حقیقت اقرار باللسان کو قرار دیا جائے تو ایمان کا معنیٔ لغوی سے اقرار باللسان کی طرف منقول ہونا لازم آئے گا جس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ واللہ اعلم

دلائل المرجیۃ و الرد علیہم

مرجیہ کا استدلال مندرجہ ذیل اور ان کی ہم معنی آیات سے ہے۔

۱- فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا ❶ وَلَا رَهَقًا ❷ ﴿13﴾ (سورۂ جن آیت ۱۳)

۲- وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ (سورۃ الحدید آیت ۱۹)

۳- لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿15﴾ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿16﴾ (سورۃ اللیل آیت ۱۶،۱۵)

۴- كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿8﴾ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا (سورۂ ملک آیت ۹،۸)

اس چوتھی آیت میں وجہ استدلال یہ ہے کہ "کلما القی فیھا فوج" عام ہے، معلوم ہوا کہ جہنم میں جو بھی داخل ہوگا وہ مکذب ہوگا، غیر مکذب جہنم میں داخل نہ ہوگا۔

جواب ان دلائل کا یہ ہے کہ پہلی دونوں آیتوں میں ایمان سے مراد ایمان مع العمل ہے، یعنی ایمانِ کامل، اور تیسری آیت میں "یصلی" سے مراد محض دخولِ نار نہیں بلکہ خلود فی النار ہے، اور "صلی" کے لغوی معنی اس تاویل کے مؤید ہیں۔ کیونکہ صلی اس کو کہا جاتا ہے کہ کسی گڑھے اس میں آگ دہکائی جائے اور اس کے بیچوں بیچ کسی بکری وغیرہ کو بھوننے کے لئے رکھ دیا جائے تو اس اشدیّت کے ساتھ آگ میں جلانا اسی وقت ہوتا ہے جبکہ اس سے جانور کو زندہ نکالنا مقصود نہ ہو۔ اور چوتھی آیت میں 'فوج' سے مراد "فوج من الکفار" ہے جس کا واضح قرینہ اسی آیت میں ان کا اقرار "فکذبنا" ہے۔

---

❶ حق (اجر) میں کمی۔

❷ رھقا، زبردستی ذلت و رسوائی۔ (معارف القرآن جلد ۸ سورۃ الجن ۱۲)

مذکورہ بالا تاویلات کی دلیل وہ آیات واحادیث کثیرہ ہیں جو عُصاۃ (نافرمانوں) کے عذاب کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً

قولـــه تعالـــى:- ۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلْيَتَـٰمَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾

(سورۃ النساء: آیت ۹)

وقولـــه تعالـــى:-

وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾

(سورۃ التوبۃ آیت ۳۳)

وقولـــه تعالـــى:-

أَلَآ إِنَّ ٱلظَّـٰلِمِينَ فِى عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿٤٥﴾ (سورۃ الشوریٰ آیت ۴۵)

وقولـــه تعالـــى:-

وَمَن جَآءَ بِٱلسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِى ٱلنَّارِ (سورۃ النمل آیت ۹۰)

و نحو ذلك كثير من الآيات-

اگر کہا جائے کہ جس طرح آپ نے ہماری پیش کردہ عمومات میں تاویل کی کہ ان کو تخصیص پر محمول کردیا، اسی طرح ہم بھی آپ کی پیش کردہ عمومات کو تخصیص پر محمول کر کے یوں کہہ سکتے کہ انّ الّذین یاْکلُوْنَ اموال الیتمٰی سے مراد کفار ہیں اور ظالمِینَ سے مراد بھی کفار ہیں اور سَیِّئَة سے مراد کفر ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہماری پیش کردہ عمومات تمہاری پیش کردہ عمومات سے معارض ہیں، رفع تعارض کے لئے کسی ایک جانب لا محالہ تخصیص کرنی پڑے گی، اور تمہاری پیش کردہ عمومات میں تخصیص ناگزیر ہے، اس لئے کہ دوسری متعدد آیات اور احادیث جو عاصین کے عذاب کی وعید میں نازل ہوئی ہیں، ایسی صریح ہیں کہ ان میں تخصیص ممکن نہیں۔ تو اگر تمہاری پیش کردہ عمومات میں تخصیص نہ کی گئی تو ان صریح نصوص کا ابطال بالکلیہ لازم آئے گا، اور وہی نصوص اس مسئلہ میں ہماری حجت ہیں۔ جن میں سے کچھ یہاں درج کی جاتی ہیں:-

۱- وَٱلْعَصْرِ ﴿١﴾ إِنَّ ٱلْإِنسَـٰنَ لَفِى خُسْرٍ ﴿٢﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلْحَقِّ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلصَّبْرِ ﴿٣﴾ (سورۃ العصر)

معلوم ہوا کہ خسران سے بچنا عمل کے بغیر ممکن نہیں۔

۲- إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ (سورۃ النساء آیت ۱۱۶)

تعلیق بالمشیۃ دلیل انقسام ہے کہ کفر سے کم درجہ کے جو گناہ ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ کچھ وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اور کچھ وہ ہیں جن کو معاف نہیں کرے گا۔

۳- وَلَيْسَتِ ٱلتَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ حَتَّىٰٓ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ ٱلْمَوْتُ قَالَ إِنِّى تُبْتُ ٱلْـَٰٔنَ وَلَا ٱلَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ (سورۃ النساء آیت ۱۷)

"اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ" سے مراد عصاۃ مؤمنین ہیں، کیونکہ ان پر کفار کا عطف کیا گیا ہے، پس معلوم ہوا کہ بعض جو عصاۃِ مؤمنین عین موت (نزع روح) کے وقت توبہ کریں گے ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی یعنی ان کو عذاب ہوگا۔❶

۴- اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من ايمان

ظاہر ہے کہ خروج موقوف ہے دخول پر، معلوم ہوا کہ بعض مؤمنین بھی جہنم میں جائیں گے جن کو بعد میں نکال لیا جائے گا۔

۵- مرجیہ کے رد پر ایک قطعی دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث، اوامر ونواہیہ سے مملو ہیں، اگر طاعت مفید اور معصیت مضر نہ ہوتی تو یہ اوامر ونواہی عبث ہو کر رہ جاتے، اور ظاہر ہے کہ عبث کی نسبت اللہ جل شانہ کی طرف باطل ہے۔

ادلة المعتزلة والخوارج والرد عليهم

معتزلہ اور خوارج اعمال کے جزءِ ایمان ہونے اور مرتکب کبیرہ کے مخلد فی النار ہونے پر مندرجہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں:

۱- قولــه تعالـــى:-

وَإِنِّى لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَـٰلِحًا ثُمَّ ٱهْتَدَىٰ ﴿82﴾ (سورۃ النساء آیت ۸۲)

وجہ استدلال یہ ہے کہ اس آیت میں مغفرت کو اشیاء اربعہ پر موقوف کیا گیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مغفرت سے مراد یہاں مغفرت کاملہ ہے جو منجی من دخول النار ہے، اور نجات من دخول النار ہمارے نزدیک بھی امور اربعہ پر موقوف ہے یہاں مغفرت ناقصہ مراد نہیں ہے جو منجی من خلود النار ہے۔❷

۲- قولــه تعالـــى:-

وَٱلْعَصْرِ ﴿1﴾ إِنَّ ٱلْإِنسَـٰنَ لَفِى خُسْرٍ ﴿2﴾ إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلْحَقِّ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلصَّبْرِ ﴿3﴾ (سورۃ العصر)

معلوم ہوا کہ عمل صالح کے بغیر انسان کیلئے خسران ہے۔

جواب یہ ہے کہ اس آیت سے آپ کا استدلال اس پر موقوف ہے کہ "خسران" سے مراد "خلود فی النار" لیا جائے جس کی کوئی دلیل آپ کے پاس نہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہاں خسران سے مراد دخول فی النار ہے نہ کہ خلود فی النار۔

---

❶ یہاں "الذين يموتون وهم كفار" کا عطف "الذين يعملون السيئات" پر ہوا ہے جو مغایرت کی دلیل ہے۔ ۱۲

❷ دوسرا جواب احقر کی رائے میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس آیت میں یہ بیان نہیں کیا گیا کہ جو شخص ان چاروں امور کے مجموعے سے متصف نہ ہوگا، میں اس کی مغفرت کرنے والا نہیں، یہ مضمون تو مفہوم مخالف سے نکلتا ہے جو قابل استدلال نہیں خصوصاً باب عقائد میں ۱۲۔ (رفیع)

۳- وہ تمام آیات قرآنیہ اور احادیث بھی معتزلہ اور خوارج اپنے استدلال میں پیش کرتے ہیں، جن میں مغفرت کیلئے ایمان کے ساتھ عمل صالح کی قید لگائی گئی ہے۔

ان کا جواب یہ ہے کہ ان میں مغفرت کاملہ مراد ہے، نیز ان تینوں دلیلوں کا ایک الزامی جواب یہ ہے کہ ان میں عمل صالح کا عطف ایمان پر کیا گیا ہے جو مغایرت کی دلیل ہے، معلوم ہوا کہ ایمان اور عمل دو الگ الگ حقیقتیں ہیں۔ لہٰذا یہ تو ہماری حجت ہے نہ کہ تمہاری۔

٤- قولـــه تعالـــى:-

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا (سورۂ نساء، آیت ۱۴)

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں معصیت سے مراد کفر ہے۔

٥- قولـــه تعالـــى:-

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا (سورۂ نساء، آیت ۹۳)

جواب یہ ہے کہ قتل مؤمن سے مراد ایسا قتل ہے جو بسبب اس کے ایمان کے کیا گیا ہو، یا قتل مؤمن کو حلال سمجھتے ہوئے کیا گیا ہو، اور ایسا قتل کافر ہی کر سکتا ہے، لہٰذا یہ سزا کافر کی ہے نہ کہ فاسق کی۔

دلائل اہل السنۃ والجماعۃ

۱- إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ (سورۃ النساء، آیت ۱۱۶)

معلوم ہوا کہ معصیت ما دون الکفر سے بعض لوگوں کی مغفرت ہو جائے گی پس معلوم ہوا کہ تمام عصاۃ مؤمنین کو عذاب نہیں ہوگا۔

۲- **قولـــه عليه الصلاة والسلام..... يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من ايمان -**

یہ عصاۃ مؤمنین کے مخلد فی النار نہ ہونے کی صریح دلیل ہے۔

۳- وہ تمام آیات قرآنیہ اور احادیث بھی ہماری دلیل ہیں جن میں عمل صالح کا عطف ایمان پر کیا گیا ہے کیونکہ عطف دلیل مغایرت ہے پس معلوم ہوا کہ ایمان اور عمل دونوں کی حقیقتیں جدا جدا ہیں۔

۴- حدیث جبرائیل میں جبرائیل امین کے سوال عن الایمان کے جواب میں ایمان کی تعریف آپ نے صرف تصدیق سے فرمائی، عمل بالارکان کا بالکل ذکر نہیں کیا اگر عمل جزء ایمان ہوتا تو اس تعریف کا ناقص ہونا لازم آتا ہے جو موجب التباس ہے حالانکہ جبرائیل امین تعلیم دین کیلئے آئے تھے نہ کہ تلبیس فی الدین کیلئے۔

۵- **روى عن رجل من الانصار انه جاء بامة سوداء فقال يا رسول الله ان على رقبة مومنة فان كنت ترى هذه مؤمنة فاعتقها فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم اتشهدين ان لا اله الا الله قالت: نعم قال اتشهدين انى رسول الله قالت: نعم قال: اتومنين بالبعث بعد الموت قالت: نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقها -**

(رواه احمد ورجاله رجال الصحيح)

معلوم ہوا کہ ایمان بغیر عمل کے بھی متحقق ہو جاتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اس باندی کے بارے میں یہ تحقیق نہیں فرمائی کہ یہ عمل صالح بھی کرتی ہے یا نہیں۔ اس تحقیق کے بغیر آپ نے اسے مؤمن قرار دے دیا۔

۶- اللہ تعالیٰ نے آیاتِ کثیرہ میں مؤمنین کو مؤمنین کہہ کر خطاب فرمایا، اور اس کے بعد اوامر ونواہی کا مکلف بنایا، مثلاً

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمۡتُمۡ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغۡسِلُواْ وُجُوهَكُمۡ وَأَيۡدِيَكُمۡ إِلَى ٱلۡمَرَافِقِ وَٱمۡسَحُواْ بِرُءُوسِكُمۡ وَأَرۡجُلَكُمۡ إِلَى ٱلۡكَعۡبَيۡنِۚ وَإِن كُنتُمۡ جُنُبٗا فَٱطَّهَّرُواْۚ وَإِن كُنتُم مَّرۡضَىٰٓ أَوۡ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوۡ جَآءَ أَحَدٞ مِّنكُم مِّنَ ٱلۡغَآئِطِ أَوۡ لَٰمَسۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُواْ مَآءٗ فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدٗا طَيِّبٗا فَٱمۡسَحُواْ بِوُجُوهِكُمۡ وَأَيۡدِيكُم مِّنۡهُۚ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجۡعَلَ عَلَيۡكُم مِّنۡ حَرَجٖ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمۡ وَلِيُتِمَّ نِعۡمَتَهُۥ عَلَيۡكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُونَ ۝٦ (سورۃ مائدہ آیت ۶)

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ تُوبُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ تَوۡبَةٗ نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمۡ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمۡ سَيِّـَٔاتِكُمۡ وَيُدۡخِلَكُمۡ جَنَّـٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ يَوۡمَ لَا يُخۡزِي ٱللَّهُ ٱلنَّبِيَّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مَعَهُۥۖ نُورُهُمۡ يَسۡعَىٰ بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ وَبِأَيۡمَٰنِهِمۡ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتۡمِمۡ لَنَا نُورَنَا وَٱغۡفِرۡ لَنَآۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ ۝٨ (سورۃ تحریم آیت ۸) ونظائرہٗ کثیرۃ

معلوم ہوا کہ عمل ایمان کے بعد کی چیز ہے ورنہ عمل سے پہلے ان کو "یا ایھا الذین امنوا" کہہ کر خطاب نہ کیا جاتا۔

۷- آیات اور احادیث کثیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ محلِ ایمان قلب ہے۔

نحو قولــہ تعالــی:-

أُوْلَـٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ ٱلۡإِيمَٰنَ (سورۃ مجادلہ آیت ۲۲)

و قولــہ تعالــی:-

وَلَمَّا يَدۡخُلِ ٱلۡإِيمَٰنُ فِي قُلُوبِكُمۡۖ (سورۃ حجرات آیت ۱۴)

و قولــہ علیہ السلام...... یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان، ونحو ذلک –

اور معتزلہ وخوارج کے مذہب پر لازم آتا ہے کہ انسان کے جوارح بھی محل ایمان ہوں۔

۸- پیچھے ایمان کے لغوی معنی بیان کر چکے ہیں کہ تصدیق بالقلب کو کہتے ہیں، اگر اعمال کو جزءِ ایمان قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ لفظ اپنے معنی لغوی سے معنی آخر کی طرف منقول ہوا ہو جس کی کوئی دلیل نہیں۔

۹- کفر، تکذیب اور جحود کو کہتے ہیں جس کا محل، قلب ہے اور تکذیب کی ضد تصدیق ہے لہٰذا لازم آیا کہ تصدیق کا محل بھی قلب ہو، ورنہ تکذیب و تصدیق میں تضاد باقی نہیں رہے گا، کیونکہ تضاد کیلئے اتحاد محل شرط ہے۔

مذہب اہل السنۃ والجماعۃ

جمہور متکلمین اشاعرہ اور حنفیہ نے ایمان کی تعریف یہ کی ہے کہ:

ھو التصدیق بما علم مجئی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ ضرورۃً، تفصیلا فیما علم تفصیلا و اجمالا فیما علم اجمالا –

یہ تعریف علامہ آلوسیؒ نے ذکر کی ہے خلاصہ کے طور پر یوں بھی تعریف کی جاتی ہے کہ "**تصدیق ما ثبت من الدین ضرورۃً**" ایمان ہے اور "**تکذیب ما ثبت من الدین ضرورۃ**" کفر ہے۔

علم ضروری دو چیزوں سے حاصل ہوتا ہے یا تو مشاہدہ اور براہ راست سماع سے یا تواتر سے اور تواتر کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر حسی **قال النووی : فی شرح مقدمۃ مسلم فالمتواتر ما نقلہ عدد لا یمکن مواطاتھم علی الکذب عن مثلھم ویستوی طرفاہ والوسط ویخبرون عن حسی لا مظنون و یحصل العلم بقولھم** ـ　(صفحہ ۲۲، رفیع)

کو ہر زمانہ میں اتنے لوگ اپنی زبان یا عمل سے روایت کرتے رہے ہوں کہ ان کا تواطو علی الکذب اوالخطاء محال **قال الغزالی : فی کتابہ "التفرقہ بین الاسلام والذندقۃ" ما نصہ. "التواتر ینکرہ الانسان ولا یمکنہ ان یجھلہ بقلبہ** ـ

(ایمان وکفر قرآن کی روشنی میں صفحہ ۳۷)

ہو، ہمارے لیئے دین کی کسی بات کا علم ضروری حاصل ہونے کا طریقہ صرف تواتر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سماع یا آپ کے کسی فعل کا مشاہدہ ہمیں حاصل نہیں۔ پھر تواتر کی چار قسمیں ہیں:

۱- تواتر الاسناد　۲- تواتر العمل　۳- تواتر الطبقہ　۴- تواتر القدر المشترک۔

تواتر الاسناد

یہ ہے کہ وہ روایت سند کے ذریعہ ہو مثلاً یہ حدیث:

من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار

اس حدیث کو بقول حافظ عراقی رحمہ اللہ علیہ کے ستر سے زیادہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کیا ہے اور بعد کے زمانوں میں راویوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔　(فتح الملہم جلد ۱ صفحہ ۴)

تواتر العمل

یہ ہے کہ ہر زمانہ میں عمل کرنے والوں کی تعداد اتنی رہی ہو اگر چہ اس کی سند محفوظ نہ ہو، مثلاً ارکان صلوٰۃ کی ترتیب اور تعداد رکعات۔

تواتر الطبقہ

یہ ہے کہ ہر زمانے کے تمام لوگ اس بات کو مانتے چلے آئے ہوں جیسے یہ علم کہ قرآن کریم کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرار دیا ہے۔ نیز تمام آیات قرآنیہ کا تواتر بھی اسی قبیل سے ہے۔

تواتر القدر المشترك

یہ ہے کہ کسی واقعہ کی تفصیل میں اگر چہ لوگوں کا اختلاف رہا ہو، لیکن اس واقعہ کے کسی خاص جزء پر اتنے لوگ ہر زمانہ میں متفق رہے ہوں کہ ان کا تواطو علی الکذب محال ہو، مثلاً حاتم طائی کے بارے میں کوئی کہے کہ اس نے سو (۱۰۰) اونٹ صدقہ کیئے، کوئی کہے کہ اتنے لاکھ دینار صدقہ کیئے، کوئی کہے کہ اتنی بکریاں صدقہ کیں، کوئی کہے کہ اتنے کپڑے دیئے، کوئی کہے کہ اتنی زمین دی، تو تعیین عطاء میں اگر چہ اختلاف ہے۔ لیکن اتنی قدر پر یہ سب خبریں متفق ہیں کہ حاتم طائی نے بہت مال دیا، جو اس کی سخاوت کی دلیل ہے۔ تواتر کی اسی چوتھی قسم کو "تواتر معنوی" بھی کہتے ہیں۔ تواتر کی ان چار قسموں میں سے ہر ایک سے علم ضروری حاصل ہو جاتا ہے، تو دین کی جو بات ان چار قسموں

میں سے کسی ایک سے ثابت ہو خواہ وہ فرض ہو یا سنت، یا مستحب یا مباح چنانچہ مسواک کی سنیت کا انکار کفر ہے، کیونکہ یہ تواتر سے ثابت ہے۔(ارشاد القاری صفحہ ۱۵اور فتح الملہم جلد اصفحہ ۱۴)اس کا منکر کافر ہے۔

اقل عدد فی التواتر

تواتر کیلئے قول راجح یہی ہے کہ کوئی خاص عدد مقرر نہیں، بلکہ مدار، اس پر ہے کہ ایسا عدد ہو کہ اس کا تواطو علی الکذب محال ہو، چنانچہ روایت کرنے والوں کے حالات کے اعتبار سے یہ عدد مختلف ہو سکتا ہے، مثلاً کوئی خبر عشرۂ مبشرہ روایت کریں اور ان سے بیس تابعین روایت کریں، تو اس سے علم ضروری حاصل ہو جائے گا، عشرۂ مبشرہ سے اگر دس تابعین روایت کریں تو علم ضروری حاصل نہ ہوگا۔(**قاله الغزالي في المستصفى**) حاصل اس کا یہ ہے کہ کسی خاص عدد کی بناء پر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ مستلزم علم ضروری ہے، بلکہ جب علم ضروری حاصل ہو جائے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ عدد تواتر کا ہے۔

تعریف الایمان عند المحدثین

متکلمین کے نزدیک ایمان کی تعریف "مسئلہ اولیٰ" میں تفصیل سے بیان ہو چکی ہے، جمہور محدثین و امام مالک و امام شافعی کے نزدیک ایمان کی تعریف یہ ہے:

هو التصديق بالجنان والاقرار باللسان والعمل بالاركان

تعریفوں کے اس اختلاف سے ظاہر ہوتا ہے کہ متکلمین اور محدثین کا یہ اختلاف حقیقی اختلاف ہے اور محدثین کے نزدیک نعوذ باللہ اعمال اسی طرح جزء ایمان ہیں جس طرح معتزلہ اور خوارج کے نزدیک، جس سے لازم آتا ہے کہ مرتکب کبیرہ ان کے نزدیک بھی دائرہ اسلام سے خارج اور مخلد فی النار ہو۔

لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ ان کے نزدیک مخلد فی النار نہیں، اور اعمال کی جزئیت جو ان کی تعریف سے سمجھ میں آتی ہے وہ جزئیت حقیقۃً نہیں بلکہ "جزئیت تزئینیہ و تکمیلیہ" یعنی جزئیت عرفیہ یا یوں کہیئے کہ متکلمین عمل کو جزء ایمان نہیں کہتے بلکہ ایمان کی فرع کہتے ہیں پس اعمال کی نسبت ایمان کی طرف، نسبۃ الجزء الی الکل نہیں، بلکہ نسبۃ الفرع الی الاصل ہے یا ایسی نسبت ہے جیسی بدن کی نسبت روح کی طرف پس بدن بلا روح انسان نہیں اور روح بلا جسم بہت سے اعمال مطلوبہ سے قاصر ہے اسی طرح عمل بغیر ایمان کے غیر معتبر کالعدم ہے اور ایمان بغیر عمل کے کسی درجہ میں معتبر ہے۔(اگرچہ نجات کلی کیلئے کافی نہیں)۔ (فتح الملہم جلد اصفحہ ۴۴۳)

حقیقت میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ متکلمین اور محدثین کے درمیان یہ اختلاف محض تعبیر کا ہے اور حقیقت میں ان کے درمیان ماہیت ایمان کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ محدثین کے نزدیک مرتکب کبیرہ مخلد فی النار نہیں، اور متکلمین کے نزدیک اعمال صالحہ یا سیئہ غیر مؤثر نہیں، دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ اعمال سیئہ سبب عقاب ہیں اور اعمال صالحہ موجب ثواب، اور نفس تصدیق "**منجي من الخلود في النار**" ہے، چنانچہ امام رازی، امام غزالی، ملا علی قاری، اور حافظ ابن تیمیہ وغیرہ نے فریقین کے اس اختلاف کو نزاع لفظی قرار دیا ہے۔

اس پر اشکال ہوتا ہے کہ ایسے اکابر علماء محققین کے بارے میں یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ نزاع لفظی میں الجھے رہے، جب کہ نزاع لفظی کوئی معقول کام نہیں۔

جواب یہ ہے کہ درحقیقت تعبیر کا یہ اختلاف اپنے اپنے مخاطبین کے مختلف حالات سے پیدا ہوا، کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور

متقدمین متکلمین کے پیش نظر معتزلہ اور خوارج کا رد تھا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خوارج اور معتزلہ سے مناظروں کی بھی نوبت آئی، (کذافی فتح الملہم) جو اعمال کو ایمان کا جزوِ ماہیت قرار دیتے تھے، ان پر رد کرنے کے لئے سد ذرائع کے طور پر امام ابو حنیفہؒ وغیرہ کو ایسی تعبیر اختیار کرنی پڑی کہ جس میں معتزلہ اور خوارج کے مذہب کے ساتھ کسی قسم کا التباس پیدا نہ ہو۔ (چنانچہ جس طرح کی جزئیت کے مدعی معتزلہ اور خوارج تھے متکلمین نے اس کا انکار کیا)۔

اور محدثین مثلاً امام بخاریؒ وغیرہ کے پیش نظر مرجیہ کا فتنہ جو پھیلا ہوا تھا اس کا رد کرنا تھا۔ ان کو ایسی تعبیر اختیار کرنی پڑی جس میں مرجیہ کے ساتھ کسی قسم کا التباس پیدا نہ ہو (چنانچہ مرجیہ جس طرح کی بساطت ایمان کے مدعی تھے محدثین نے اس کا انکار کیا)۔

محدثین نے اعمال کی اہمیت کو مرجیہ کے مقابلے میں واضح کرنے کیلئے اعمال کو جزء ایمان کہا، مگر ان کی مراد یہ تھی کہ اعمال ایمان کیلئے ایسے جزء ہیں کہ ان کے بغیر پورا مقصود حاصل نہیں ہوتا، جیسے پتوں، پھول، پھل اور شاخ کے بغیر درخت کا مقصود پورا حاصل نہیں ہوتا، لیکن ان کے انتفاء سے درخت معدم نہیں ہوتا، برخلاف اس کے کہ اگر جڑ ہی نہ رہے تو درخت معدم ہو جاتا ہے پس محدثین کے نزدیک تصدیق بمنزلہ جڑ کے ہے اور اس کے انعدام سے ایمان بالکلیہ ختم ہو جاتا ہے اور اعمال صالحہ شاخوں کی طرح ہیں، کہ ان کے منعدم ہو جانے سے درخت بالکلیہ منعدم نہیں ہوتا۔

اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ بلا شبہ سر اور ہاتھ پاؤں انسان کے اجزاء ہیں، لیکن ان کے کٹ جانے کے باوجود انسان موجود رہتا ہے، لیکن اگر سر کاٹ دیا جائے تو انسان بالکلیہ منعدم ہو جاتا ہے۔ (کذافی فتح الملہم جلد اصفحہ ۱۵۶)

خلاصہ یہ ہے کہ محدثین و متکلمین کی تعریفوں میں جو اختلاف نظر آتا ہے وہ اس طرح با آسانی رفع کیا جاسکتا ہے، کہ یوں کہا جائے کہ متکلمین نے ایمان کی مجرد ماہیت کی تعریف کی ہے، اور محدثین نے مجرد ماہیت کی نہیں، بلکہ ایمان اور اس کے متقضیات و آثار و ثمرات کے مجموعے کی تعریف کی، دوسرے الفاظ میں متکلمین نے ایمان منجی من الخلود فی النار کی تعریف کی ہے، اور محدثین نے ایمان منجی من الدخول فی النار کی۔

المسئلة الثالثـه

الایمـان یـزید و ینقـص ام لا؟

قرآن وسنت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان میں زیادتی اور کمی ہوتی ہے۔ اقوالِ سلف میں بھی اسکی صراحت ہے اور علامۃ المحدثین نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ امام مالکؒ کا ایک قول منقول ہے کہ "الایمان یزید ولا ینقص" اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن میں زیادتی ایمان کا تو جابجا ذکر ہے نقصِ ایمان کا کہیں ذکر نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نقص کا ذکر نہ ہونا عدم النقص کو مستلزم نہیں۔ جو چیز زیادتی کو قبول کرے گی وہ لامحالہ نقص کو بھی قبول کرے گی، کیونکہ زیادت و نقص میں "تقابلِ عدم وملکہ" ہے۔ جیسے علم و جہل میں) قرآن حکیم میں زیادتِ ایمان کی صراحت آیاتِ کثیرہ میں ہے۔ مثلاً

قولــہ تعالـی:-

وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَـٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٢﴾ (سورۂ انفال آیت ۲)

و قولــہ تعالـی:-

هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ ٱلسَّكِينَةَ فِى قُلُوبِ ٱلْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوٓا۟ إِيمَـٰنًا مَّعَ إِيمَـٰنِهِمْ ۗ (سورۃ الفتح، آیت ۴)

و قولــہ تعالـی:-

وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَـٰذِهِۦٓ إِيمَـٰنًا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَـٰنًا
(سورۂ توبہ، آیت ۱۲۴)

چنانچہ جمہور محدثین کا استدلال انہی آیات سے ہے۔

امام ابوحنیفہؒ امام الحرمین اور علماء متکلمین سے منقول ہے کہ "الایمان لا یزید ولا ینقص"۔

بظاہر یہ قول نصوصِ قرآنیہ اور اقوالِ سلف کے خلاف ہے، لیکن حقیقت یہ ہے یہ اختلاف بھی جزئیتِ اعمال کے اختلاف پر متفرع ہے۔ وہ اختلاف بھی تعبیر کا تھا جو مخاطبین کے حالات کے اختلاف پر مبنی تھا، یہ اختلاف بھی تعبیر ہی کا ہے۔ چنانچہ امام رازی نے اسے بھی نزاعِ لفظی قرار دیا ہے۔ کیونکہ اعمال کو اگر جزء ایمان قرار دیا جائے تو لامحالہ اعمال کی کمی بیشی سے ایمان میں کمی بیشی ہوگی۔ اگر محض تصدیقِ قلبی کو ایمان قرار دیا جائے تو اعمال کی کمی بیشی سے حقیقتِ ایمان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی، اس لئے کہ تصدیق جو ایمان میں معتبر ہے اگر اس میں ذرا بھی کمی ہوگی تو وہ ظن کہلائے گا یا شک یا وہم...... اور یہ تینوں درجے کفر کے ہیں، ایمان کے نہیں۔ اس لئے ایمان بمعنی تصدیق میں کمی بیشی ممکن نہیں۔

چنانچہ ہر دو فریق کے اقول کے درمیان اس طرح تطبیق کی جائے گی کہ جو حضرات زیادت ونقصان کے قائل ہیں وہ نفسِ تصدیق میں

کمی بیشی کے قائل نہیں بلکہ تصدیق پر مرتب ہونے والے مقتضیات، آثار و ثمرات میں کمی بیشی کے قائل ہیں۔ اور جو حضرات زیادت و نقصان کی نفی کرتے ہیں وہ ایمان پر مرتب ہونے والے مقتضیات اور آثار و ثمرات کی زیادت و نقصان کے منکر نہیں، بلکہ مجرد ماہیتِ ایمان میں زیادت و نقصان کے منکر ہیں۔

حنفیہ و متکلمین کی طرف سے ان آیات کی توجیہ جن سے زیادت و نقصان ثابت ہوتا ہے مندرجہ ذیل طریقوں سے کی جاتی ہے:-

۱- پہلی توجیہ یہ ہے کہ ایمان کی دو قسمیں ہیں: ایک ایمانِ منجی، دوسرا ایمان مُعلی۔ ایمان منجی وہ ہے جو خلود فی النار سے مانع ہے، دخول فی النار سے مانع نہیں، یہ درجہ مجرد تصدیق کا ہے جو ماہیت ایمان ہے۔ اور ایمان مُعلی وہ ہے جو دخول فی النار سے بھی مانع ہے اور رفعِ درجات کا موجب ہے، یعنی "ایمان مع العمل الصالح"۔ پس قسمِ اول میں کمی بیشی ممکن نہیں، اور قسم ثانی میں اعمال کی کمی بیشی سے ایمان میں بھی کمی بیشی ہوگی تو آیاتِ قرآنیہ میں جہاں زیادتی و نقصان ثابت ہوتی ہے اس سے مراد قسم ثانی ہے نہ کہ قسم اوّل۔

اس کی مثال یوں سمجھئے کہ انسان کی ماہیت ہے حیوانِ ناطق جو ایک صحیح اور تندرست انسان پر بھی صادق آتی ہے اور ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے انسان پر بھی۔ اعضاء کی کمی بیشی سے اس حقیقت میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی، لیکن اگر اجزاءِ عرفیہ کے اعتبار سے دیکھا جائے تو بلاشبہ اعضاء کی کمی بیشی سے انسان میں کمی بیشی ہوتی ہے، جس کے دو ہاتھ ہیں وہ یقیناً اس شخص کے مقابلے میں زائد ہے جس کا صرف ایک ہاتھ ہے، لیکن یہ کمی بیشی حقیقتِ انسانیہ کی کمی بیشی نہیں بلکہ اس حقیقت پر متفرع ہونے والی اشیاء کی کمی بیشی ہے۔

۲- دوسری توجیہ یہ کی جاتی ہے کہ ایمان کی کمی بیشی سے مراد اس کے انوار و برکات کی کمی بیشی ہے جو اعمال ہی کی کمی بیشی سے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص نماز اور تمام فرائض و واجبات کا پابند ہے اور دوسرا ان سے بالکل محروم ہے۔ حقیقتِ ایمانیہ تو ان دونوں میں مساوی طور پر موجود ہے لیکن اس حقیقت پر مرتب ہونے والے انوار و برکات دونوں میں بہت متفاوت ہیں۔ جو فرائض و واجبات کا پابند ہے اس کو طمانیت قلب اور انشراحِ صدر حاصل ہے اور دوسرے میں یہ چیزیں مفقود ہیں۔

۳- تیسری توجیہ جو حضرت شاہ ولی اللہؒ سے منقول ہے، یہ ہے کہ ایمان کی دو قسمیں ہیں: ایک ایمانِ مجمل اور ایک ایمانِ مفصل۔ ایمان مجمل تو مثلاً یہ ہے کہ اتنی بات پر اصولی طور پر ایمان لائیں کہ رسول ﷺ کی لائی ہوئی تمام تعلیمات برحق ہیں۔ اور ایمانِ مفصل یہ ہے کہ جو جو تعلیم رسول اللہ ﷺ کی ہمارے علم میں آتی جائے ہم اس پر الگ الگ ایمان لاتے جائیں۔ تو آیاتِ قرآنیہ میں جہاں کہیں زیادتی ایمان مذکور ہے اس سے مراد ایمانِ تفصیلی کی زیادتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کے علم میں رسول اللہ کی لائی ہوئی صرف سو تعلیمات ہیں، وہ ان پر ایمان لاتا ہے۔ دوسرے شخص کے علم میں دو سو تعلیمات ہیں وہ ان پر ایمان لاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ پہلے شخص کا ایمان کم ہے اور دوسرے کا ایمان زیادہ ہے۔ مگر غور سے دیکھا جائے تو یہ ماہیتِ ایمان کی کمی بیشی نہیں بلکہ مؤمن بہ کی کمی بیشی ہے۔

اور یہ توجیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ آپ تو زیادت و نقصان کے منکر ہیں، حالانکہ قرآن حکیم میں ہے:

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ (سورۂ توبہ، آیت ۱۲۴)

آپ نے جواب دیا:

"امنوا بالاجمال ثم بالتفصیل"

یعنی صحابۂ کرام پہلے قرآن کریم کی تمام آیات پر اجمالاً ایمان لائے پھر جو جو آیت نازل ہوتی گئی اور ان کے علم میں آتی گئی اس پر الگ الگ بھی ایمان لے آئے۔ اس توجیہ کا حاصل یہ ہے کہ ایمان میں زیادت و نقصان مؤمن بہ کے اعتبار سے ہے، ماہیتِ ایمان کے اعتبار سے نہیں۔ واللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اعلم

المسئلــة الرابعــة

ملحدین کی تکفیر

کسی شخص کو مسلم یا کافر قرار دینے کا مدار ایمان کی اس ماہیت پر ہے جو ہم مسئلہ اولیٰ کی تفصیل میں بیان کر چکے، اور مسئلہ ثانیہ میں بھی جو بحثیں آئی ہیں ان سے حقیقتِ ایمان کی اور زیادہ وضاحت ہو جاتی ہے۔ ایمان کی جو تعریف ہم نے مسئلہ اولیٰ میں بیان کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "**الایمان هو التصدیق بما عُلم من الدین ضرورة**" یعنی دین کی جن باتوں کا علم ضروری حاصل ہو جائے (جن کو "ضروریاتِ دین" بھی کہا جاتا ہے۔) ان سب کو حق جاننا اور ماننا ایمان ہے۔ اور ان باتوں میں کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے[1]۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ مؤمن ہونے کے لئے **ایجابِ کلی ضروری** ہے اور کافر ہونے کے سلب جزئی کافی ہے، **سلبِ کلی ضروری نہیں**...... یہ ایک اہم قاعدہ ہے جسے یاد رکھنا چاہئے۔

اہلِ قبلہ کی تکفیر

جب مذکورہ بالا قاعدہ کی بناء پر ملحدین میں سے کسی کی تکفیر کی جاتی ہے تو وہ اعتراض کرتے ہیں کہ اہلِ قبلہ کی تکفیر جائز نہیں اور ہم اہلِ قبلہ ہیں، یعنی قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، لہٰذا ہماری تکفیر جائز نہیں۔ اور دلیل میں "شرح مقاصد" کی اس عبارت کو پیش کرتے ہیں جو "المنتقیٰ" سے منقول[2] ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ:

"**لا نکفر احدًا من اهل القبلة**"

اس کے دو جواب ہیں:

۱۔ ایک یہ کہ امام ابو حنیفہؒ کا یہ قول اس اطلاق کے ساتھ ہرگز ثابت نہیں، شرح مقاصد میں "منتقیٰ" کی عبارت پوری نقل نہیں کی گئی۔ پوری عبارت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا:

"**لا نکفر احدًا من اهل القبلة بذنب**"

اور "ذنب" سے مراد غیرِ کفر ہے، "**کما هو العرف فی الشریعة**" جس کا حاصل یہ ہے کہ ارتکابِ کبیرہ کے باعث کسی کی تکفیر نہیں کی جائے گی خلافًا للخوارج۔ "بذنب" کی قید کے ساتھ یہی جملہ حضرت امام شافعیؒ اور سفیان بن عیینہ سے بھی منقول ہے، نیز علامہ قونویؒ نے "شرح عقیدہ طحاویہ" میں، امام طحاویؒ نے "**المعتصر فی تفسیر الفرقان**" میں، امام غزالیؒ نے "الاقتصاد" میں اور ابن امیر الحاج نے "شرح التحریر میں" "بذنب" کی قید صراحۃً ذکر کی ہے اور "شرح التحریر" امام ابو حنیفہؒ کا مذکورہ قول بھی اسی قید کے ساتھ "المنتقیٰ" سے نقل کیا ہے۔ غرض یہ کہنا کہ اہلِ قبلہ کی تکفیر نہیں کی جائے گی اگرچہ وہ ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کے منکر ہو جائیں کسی امام کے قول سے ثابت نہیں، سب اس پر متفق ہیں کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک چیز کا منکر کافر ہے اگرچہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہو اور کتنا ہی عبادت گذار ہو، ہاں اہلِ قبلہ کی تکفیر محض ارتکابِ کبیرہ کی بناء پر نہیں کی جائے اور یہ وہی بات ہے جو "سنن

---

[1] **الا ان یکون رجلا حدیث عهد بالاسلام و لا یعرف حدودهٗ فانه اذا انکر منها شیئا جهلا به لم یکفر و کان سبیله سبیل اولئك القوم (ای المانعین للزکوة) فی عهد ابی بکرؓ فی بقاء اسم الدین-**

[2] اور تمام اہل سنت والجماعۃ کا اس پر اتفاق ہے۔ ۱۲ (ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں صفحہ ۵۶)

ابوداؤد" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ثلثٌ من اصل الایمان الکفُّ عمن قال لا اله الا الله، ولا نکفره بذنب، ولا نخرجه عن الاسلام بعملٍ۔

مسیلمہ کذاب اور اس کی جماعت کو کافر و مرتد قرار دے کر ان سے جہاد کرنے پر صحابۂ کرام کا اجماع اس کی واضح شہادت ہے۔١٢ (ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں)۔

٢- دوسرا جواب یہ ہے کہ اہلِ قبلہ کا لفظ علمِ کلام کی اصطلاح ہے، اس کے محض لغوی معنی مراد نہیں، بلکہ یہ معنی ہیں کہ جو شخص کسی ایک امرِ دینی کا منکر ہو، اگرچہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہو اور بہت عبادت گذار بھی ہو، اس کو اہلِ قبلہ نہیں کہا جائے گا۔ "شرح المقاصد"، "ردالمحتار"، "البحر الرائق"، "الاحکام للآمدی"، "الکشف للبزدویؒ"، "نبراس (صفحہ ۵۷۳) شرح العقائد النسفیہ" اور شرح فقہ اکبر "لعلی القاری" (صفحہ ۱۸۹)...... غرض علمِ کلام، فقہ اور اصولِ فقہ کی مستند ترین کتب میں اہلِ قبلہ کے یہ اصطلاحی معنی صراحۃ بیان کئے گئے ہیں، اور یہ اصطلاح دراصل ایک حدیثِ مرفوع سے ماخوذ ہے جسے بخاری وغیرہ نے روایت کیا ہے:

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من شهد ان لا اله الا الله و صلی صلٰوتنا واستقبل قبلتنا و أکل ذبیحتنا فهو المسلم له ما للمسلم و علیه ما علی المسلم۔ ❶

اس حدیث میں چار ضروریاتِ دین کا ذکر کیا گیا ہے، مگر مقصود ان چار میں منحصر نہیں، بلکہ یہ ہے کہ جو تمام ضروریاتِ دین کو مانتا ہو وہ مسلمان ہے، اور ان چار کو مثال کے طور پر ذکر کیا گیا کہ یہ عامۃ المسلمین میں بھی غایت درجہ کی شہرت رکھتے ہیں۔ نیز علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کی تحقیق یہ ہے کہ یہ حدیث اور اس کی ہم معنی دوسری حدیثیں اطاعتِ امیر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں، کہ امیر خواہ کتنا ہی بدکار ہو جب تک وہ ضروریاتِ دین کا انکار نہ کرے اسے کافر قرار نہ دو اور اس کے خلاف بغاوت نہ کرو۔ چنانچہ ان احادیث کے آخر میں یہ استثناء بھی مذکور ہے کہ:-

"الا ان تروا کفرًا بواحاً فیه عندکم من الله برهان"

معلوم ہوا کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہو، نماز پڑھتا ہو استقبالِ قبلہ کرتا ہو، اور مسلم کے ذبیحہ کو حلال کہتا ہو مگر اس سے کوئی ایسا فعل یا قول سرزد ہو گیا جو کفرِ صریح پر دلالت کرتا ہو بنصِ حدیث اس کو مسلمان نہیں کہا جائے گا۔

کافر کی سات قسمیں ہیں

١- کافر اگر ایمان ظاہر کرے تو وہ منافق ہے۔
٢- اسلام کے بعد کافر ہو جائے تو وہ مرتد ہے۔
٣- تعددِ آلہہ کا قائل ہو تو وہ مشرک ہے۔
٤- کسی منسوخ دین سماوی کا قائل ہو تو وہ کتابی ہے۔ **کالیهود والنصاری۔**
٥- جو زمانے کو حوادث کا موجد مانتا ہو اور اس کے قِدم کا قائل ہو وہ دہری ہے۔

---

❶ نیز علامہ نوویؒ نے شرح مسلم میں (صفحہ ۳۹ جلد۱) پر خطابی سے یہ حدیث بھی نقل فرمائی ہے: **و فی روایة انس: امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اِله الا الله و ان محمدًا عبده و رسوله و ان یستقبلوا قبلتنا و ان یأکلوا ذبیحتنا و ان یصلوا صلٰوتنا فاذا فعلوا ذلک...... الخ** - اور حضرت ابوہریرہؓ کی روایت جو صحیح مسلم میں ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ **و یؤمنوا بی و بما جئت به۔** (صحیح مسلم ۵۲۰ جلد ۱ مع فتح الملہم)

۶- جو وجودِ صانع کا منکر ہو وہ مُعطِّل ہے، اسے مادی بھی کہتے ہیں۔

۷- جو کافر اپنے کفریہ عقائد کو بصورتِ اسلام پیش کرتا ہو وہ زندیق ہے۔ ❶

"زندیق" معرب ہے "زندیک" کا جو کہ فارسی لفظ ہے اور زندیک منسوب ہے "زند" کی طرف اور "زند" ایک کتاب کا نام ہے جو مُزدَک نے شاہ فارس "قباد" کے زمانے میں لکھی تھی اور دعویٰ کیا تھا کہ یہ کتاب زرتشت کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ زرتشت کو مجوسی نبی مانتے تھے، چونکہ مُزدَک نے اپنے باطل نظریات کو اپنی کتاب "زِند" میں زرتشت کی طرف منسوب کیا تھا، اس مناسبت سے ہر ایسے شخص کو زندیق کہا جانے لگا جو اپنے کفریہ عقائد کو بصورتِ اسلام پیش کرے یعنی اسلام کی طرف منسوب کرے۔

مؤوِل کی تکفیر

اہلِ علم میں یہ قاعدہ مشہور ہے کہ "المؤول لا یکفر" یعنی جو شخص کسی نصِ قطعی مثلاً آیتِ قرآنیہ کے حق ہونے کا تو انکار نہیں کرتا لیکن اس کے معنی میں غلط تاویل کرتا ہے تو وہ گنہگار ہے مگر اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ لیکن یہ قاعدہ جس عموم اور اطلاق کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے وہ اتنا عام اور مطلق نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ کسی بھی ملحد اور زندیق کی تکفیر نہ ہو، اگرچہ وہ پورے قرآن کریم کے مطالب کو بالکل بدل ڈالے، نماز سے مراد ناچ لے لے، روزہ سے مراد کھانا پینا، زکوٰۃ سے مراد سود، رسول سے مراد اپنی ذات اور اللہ سے مراد آسمان یا مادہ..... اور پھر بھی وہ مؤمن رہے۔ اسی طرح مثلاً قادیانی آیت قرآنیہ "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" کو تو حق جانے مگر یہ تاویل کرے کہ "خاتم النبیین" سے مراد "افضل النبیین" ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تاویل مانع عن التکفیر نہیں، کیونکہ اس طرح تو ہر ملحد اور زندیق کوئی نہ کوئی تاویل کرتا ہی ہے۔ لہٰذا علماء کرام نے صراحت کی ہے اور حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے اپنی کتاب "اِکفار المُلحدین" میں متقدمین و متأخرین کے کثیر التعداد اقتباسات و دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اس قاعدے میں تفصیل ہے۔

اور وہ تفصیل یہ ہے کہ تکفیر کے مسئلہ کا اصل مدار ایمان و کفر کی اس ماہیت پر ہے جو ہم اوپر بتا کر آئے ہیں یعنی **تصدیق ما علم من الدین ضرورۃ** ایمان ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک چیز کا بھی منکر کافر ہے اور "**المؤول لا یکفر**" مذکورہ بالا قاعدے کے ساتھ مقید ہے۔ یعنی مؤول کی تاویل کو دیکھا جائے گا کہ وہ **ما ثبت من الدین ضرورۃ** کے خلاف ہے یا نہیں۔ اگر خلاف ہو گی تو بلا شبہ اس مؤول کی تکفیر کی جائے گی۔ ❷

توضیح اس کی یہ ہے کہ مثلاً قرآنِ حکیم اپنی نظم کے اعتبار سے تو پورا کا پورا قطعی الثبوت ہے یعنی یہ علم درجۂ ضرورت تک پہنچا ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اسے کلام اللہ قرار دیا تھا، مگر اس کے معانی بعض الفاظ و آیات کے تواتر سے ثابت ہیں اور بعض کے تواتر سے ثابت نہیں۔ پس اگر کوئی کسی آیت کو حق مانتے ہوئے اس کے ایسے معنی بیان کرے جو تواتر کے خلاف ہوں تو کافر ہو جائے گا۔ مثلاً "خاتم النّبیین" قرآن میں جس طرح لفظاً متواتر ہے، معنیً بھی متواتر ہے۔ اب اگر کوئی اس کے معنی "افضل النّبیین" بیان کرے تو یہ تواتر کے خلاف ہونے کی وجہ سے اس مؤول کی تکفیر کا موجب ہوگا، اور اگر مؤول کے بیان کردہ معنی تواتر کے خلاف نہ ہوں اگرچہ فی نفسہٖ غلط ہوں تو

---

❶ زندیق کو مُلحِد بھی کہتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ﴿الذین یلحدون فی آیاتنا لا یخفون علینا افمن یلقی فی النار خیر امن یأتی امنا یوم القیامة﴾ عن ابن عمر [illegible] ال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: "سیکون فی ھذہ الامة مسخ الا و ذلک فی مکذبین بالقدر و الزندیقیة" اخرجه الامام احمد فی مسنده صفحه ۱۰۸ جلد۲ قال فی الخصائص سنده صحیح۔

(ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں صفحہ ۳۰)

❷ اور ایسی ہی تاویل کو "تحریف"، "الحاد" اور زندقہ کہا جاتا ہے جو درحقیقت تکذیب ہے اور ایک قسم کا نفاق ہے۔

(ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں صفحہ ۳۱ تا ۳۳)

اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی، کیونکہ وہ "ماثبت من الدین ضرورۃ" کا منکر نہیں........ہاں......اسے من مانی تأویل کا گناہ ہوگا۔

تکفیر میں کڑی احتیاط اور اس کی حدود

تکفیر کا فتویٰ دینا بڑی نازک ذمہ داری کا کام ہے۔ اس میں کڑی احتیاط لازم ہے کیونکہ اگر کوئی فاسق فاجر یا بدعتی نفس الامر میں کافر نہ ہو اور اس پر بے احتیاطی سے کفر کا فتویٰ لگادیا جائے تو یہ سخت گناہ ہے اور خود تکفیر کرنے والے پر اس کا وبال آتا ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم ہی کی کتاب الایمان میں اس سلسلے کی احادیث آپ پڑھیں گے۔

چنانچہ فقہاء کے ہاں یہ قاعدہ معروف ہے کہ کسی شخص کے کلام میں اگر کثیر احتمالات کفر کے ہوں اور ایک احتمال ایسے معنی کا بھی ہو جو کفر نہیں تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں بھی اس کی صراحت ہے، مثلاً کسی شخص نے کوئی جملہ بولا اس کے سو (۱۰۰) معنی ہو سکتے ہیں، ننانوے (۹۹) معنی ایسے ہیں کہ ان میں سے جس پر بھی اس جملہ کو محمول کیا جائے گا تو وہ "**ماثبت من الدین ضرورۃ**" کے منافی اور کفر ہوگا، لیکن ایک ایسے معنی کا احتمال بھی اس جملہ میں ہے جو "**ماثبت من الدین ضرورۃ**" کے خلاف نہیں تو قائل کی تکفیر جائز نہیں ہوگی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس نے وہی معنی جو کہ کفر نہیں مراد لئے ہوں۔ لیکن اس قاعدے کو سمجھنے میں بعض لوگ غلطی کر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قادیانیوں اور منکرینِ حدیث کی تکفیر نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ ان کے کلام میں بھی کوئی نہ کوئی ایسی تأویل کی جا سکتی ہے جس سے وہ کلام حدِ کفر سے نکل جائے۔

خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ قاعدہ بھی علی الاطلاق نہیں بلکہ اس صورت کے ساتھ خاص ہے جب کہ متکلم سے اس کے معنیٔ مراد معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہے۔ مثلاً وہ مر جائے یا ایسی جگہ ہو جہاں اس سے رابطہ قائم کرنا ممکن نہ رہے، تو ایسی صورت میں بلاشبہ اس کے کلام میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔ یعنی حتی الامکان اس کی ایسی تأویل کی جائے (یعنی اس کے کلام کو ایسے معنی پر محمول کیا جائے گا) کہ وہ حدِ کفر سے نکل جائے بشرطیکہ اس کے کلام میں ایسے معنی کا احتمال موجود ہو، اگرچہ وہ احتمال بعید اور ضعیف ہو۔ اور اسے کافر نہیں کہا جائے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس نے وہی معنی مراد لئے ہوں۔ لیکن جب متکلم خود ہی اپنی مراد واضح کر چکا ہو اور وہ "**ماثبت من الدین ضرورۃ**" کے خلاف ہو تو بلاشبہ اس کی تکفیر کی جائے گی اور اپنی طرف سے اس کے کلام میں تأویلیں نہیں کی جائیں گی[1] اور اگر اس نے اپنے کلام کی خود تفسیر نہیں کی تو اس سے اس کی مراد پوچھی جائے گی اگر اس نے ایسے معنی بیان کر دیئے جو ضروریاتِ دین کے خلاف ہیں تو تکفیر کی جائے گی ورنہ نہیں۔

عالمگیریہ کی عبارت میں بھی یہ تفصیل موجود ہے جو درج ذیل ہے:

اذا کان فی المسئلة وجوه (ای احتمالاتٌ – رف) توجب الکفر و وجه واحد یمنع فعلی المفتی ان یمیل الی ذلك الوجه الا اذا صرح بارادة ما یوجب الکفر فلا ینفعه التأویل حینئذٍ –

ہر کلمۂ کفر بولنے والا کافر نہیں

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ کتب فقہ میں جو الفاظ "کلماتِ کفریہ" کے نام سے بیان کئے جاتے ہیں ان کا حاصل صرف یہ ہے کہ ان کلمات سے ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار نکلتا ہے، یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جس شخص کی زبان سے یہ کلمات نکلیں اس کو بے سوچے سمجھے اور بدون تحقیقِ مراد کے کافر کہہ دیا جائے جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اسکی مراد وہی معنی و مفہوم ہیں جو کافرانہ عقیدہ

---

[1] کیونکہ یہ توجیہ القول بمالا یرضی بہ القائل ہو گی جو بالاتفاق باطل ہے۔

ہے اُس کی تکفیر جائز نہیں...... فقہاء کرام نے اس کی جگہ جگہ صراحت فرمائی ہے۔ (دیکھئے "ایمان و کفر قرآن کی روشنی میں صفحہ ۶۸ تا۶۹) جن ناواقف لوگوں نے ان کلمات ہی کو فیصلہ کا مدار بنالیا اور تکفیر بازی شروع کردی ہے وہ سخت غلطی پر ہیں جو انتہائی خطرناک ہے۔❶ (حوالہ بالا)

تکفیر میں بے احتیاطی پر سخت وعید

تکفیر میں یہ احتیاطیں اس لئے ضروری ہے کہ اس میں بے احتیاطی سے بسا اوقات خود تکفیر کرنے والے کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ صحیح مسلم (جلد ا صفحہ ۵۷، کتاب الایمان) میں ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال: "اذا اکفر الرجل اخاہ فقد باء بھا احدھما (و فی روایۃ) ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما، ان کان کما قال و الا رجعت علیہ –

و فی روایۃ لابی ذر رضی اللہ عنہ...... " ومن دعا رجلا بالکفر او قال "عدو اللہ" و لیس کذلک الاحار علیہ" –

قال النووی رحمہ اللہ تعالیٰ...... فی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ جاء فی روایۃ لابی عوانۃ فی کتابہ "المخرج علی صحیح مسلم" فان کان کما قال و الا فقد باء بالکفر – و فی روایۃ: اذا قال لاخیہ "یاکافر" وجب الکفر علی احدھما – (شرح النووی صفحہ ۵۷)

ان روایات کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے گا، کفر یا تکفیر اس کی طرف لوٹ جائے گی، لہٰذا تکفیر میں بہت احتیاط لازم ہے۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

مگر اس حدیث پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ جو شخص تمام ضروریاتِ دین کی تصدیق کرتا ہو، وہ اگر کسی مسلمان کو کافر کہہ دے تو یہ کہنا گناہ عملی تو ضرور ہے مگر کفر نہیں، کیونکہ اس نے کسی ضرورتِ دینیہ کا انکار نہیں کیا پھر اس پر کفر لوٹنے کا کیا مطلب ہے؟

اسی اشکال کی وجہ سے علامہ نوویؒ نے فرمایا ہے کہ:

ھذا الحدیث مما عدہ بعض العلماء من المشکلات من حیث ان ظاھرہ غیر مراد و ذلک ان مذھب اھل الحق انہ لا یکفر المسلم بالمعاصی کالقتل والزنا و کذا قولہ لاخیہ کافر من غیر اعتقاد بطلان دین الاسلام – (صفحہ ۵۷)

اسی اشکال کی بناء پر بعض علماء نے اس کو تہدید و تخویف پر محمول کیا ہے کہ مکفر پر کفر لوٹنے سے حقیقی کفر مراد نہیں (بلکہ کفر دون کفر مراد ہے) جیسے ترکِ صلوٰۃ پر "فقد کفر" کے الفاظ بطور تہدید کے آئے ہیں۔ (ایمان و کفر ص ۷۱)

اور ایک تاویل علامہ نوویؒ نے یہ نقل فرمائی ہے کہ:

---

❶ **قال الغزالیؒ فی کتابہ "التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ" و لا ینبغی ان نظن ان التکفیر و نفیہ ان یدرک قطعا فی کل مقام بل التکفیر حکم شرعی (الی قولہ) فمأخذہ کمأخذہ سائر الاحکام الشرعیۃ تارۃ یدرک بیقین و تارۃ بظن غالب و تارۃ یتردد فیہ فمھما حصل التردد فالتوقف فی التکفیر اولی، والمبادر الی التکفیر انما یغلب علی طباع من یغلب علیہ الجھل۔** (ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں صفحہ ۳۹)

معنـــاہ فقـــد رجـــع علیہ تکفیـــرہ ـ

پس مکفر پر حقیقۃً کفر نہیں لوٹتا، بلکہ تکفیر لوٹتی ہے، یعنی مسلمان کو کافر کہنے کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ کافر کہنے والا گویا خود اپنی تکفیر کر رہا ہے۔ کیونکہ اس نے ایسے شخص کی تکفیر کی ہے جو عقیدہ کے اعتبار سے اسی جیسا ہے، پس گویا کہ اس نے خود اپنی ہی تکفیر کر دی۔

اور ایک اور توجیہ حضرت والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ "ایمان و کفر قرآن کی روشنی میں" (ص ۷۱) میں "مختصر مشکل الاثار" سے (حسب نقل از اکفار الملحدین ص ۵۱) اور امام غزالیؒ کی کتاب "ایثار الحق علی الخلق" (ص ۴۳۲) سے یہ نقل فرمائی ہے کہ کسی کو کافر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے عقائد کفریہ ہیں، تو اگر فی الواقع اس کے عقائد میں کوئی چیز کفر نہیں بلکہ سب عقائد ایمان کے ہیں تو گویا ایمان کو کفر کہنا لازم آیا اور ایمان کو کفر کہنا بلاشبہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ (سورۂ مائدہ آیت ۵)

اس تاویل کا حال یہ نکلتا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو اس کے صحیح دینی عقائد و اعمال کی بناء پر کافر کہے تو بلا شبہ وہ کہنے والا خود کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے ایسے عقائد و اعمال کو کفر کہہ دیا جو ضروریاتِ دین میں سے ہیں پس ضروریاتِ دین کا منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہو جائے گا۔ حاصل یہ کہ یہ حدیث اس صورت کے ساتھ خاص ہے کہ "مقول لہ" کے صحیح دینی عقائد اور اقوال و اعمال کی بناء پر اسے کوئی کافر کہے تو اس صورت میں کفر حقیقۃً اسی پر لوٹ جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تشریحات و توجیہات سے مندرجہ ذیل امور مستفاد ہوئے:۔

۱۔ جو شخص ظاہراً مسلمان ہو اور خود کو مسلمان کہتا ہو اس کی تکفیر میں بہت احتیاط لازم ہے۔

۲۔ جو شخص حقیقۃً کافر نہ ہو اسے کافر کہنے سے قائل بعض صورتوں میں خود کافر ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں خود کافر تو نہیں ہوتا مگر کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

۳۔ کافر اس صورت میں ہوتا ہے جب مقول لہ کے صحیح دینی عقائد و اعمال جو ضروریاتِ دین میں سے ہیں ان کی بناء پر اسے کافر کہا ہو۔

۴۔ اگر ان عقائد و اعمال کی بناء پر کافر نہیں کہا بلکہ مقول لہ نے کوئی ایسا کلام کیا تھا جس کے ظاہری معنی کفر تھے قائل نے اس کلام کی بناء پر اس کی مراد معلوم کئے بغیر اسے کافر کہہ دیا حالانکہ مقول لہ کی مراد وہ کفریہ معنی نہیں تھے (کوئی ایسے معنی مراد تھے جو کفر نہیں) تو ایسی صورت میں "مقول لہ" کی تکفیر اگرچہ جائز نہ ہوگی لیکن تکفیر کرنے والا کافر نہ ہوگا۔ کیونکہ اس نے ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار نہیں کیا۔

۵۔ اگر کسی شخص کو کسی کے متعلق غلط فہمی سے کسی عقیدۂ کفریہ کا دھوکہ لگا، مثلاً اس کو خیال ہوا کہ فلاں آدمی نے معاذ اللہ کسی نبی کی توہین یا اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ہے (حالانکہ نہیں کی تھی) تو اس صورت میں تکفیر کرنے والا بے احتیاطی جلد بازی اور تہمت لگانے کی وجہ سے گنہگار تو ہوگا کافر نہ ہوگا۔ کیونکہ اس نے ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار نہیں کیا۔

(ایمان و کفر قرآن کی روشنی میں ص ۷۲)

احقر کو علامہ نوویؒ کی اور بعد میں ذکر کی گئی توجیہات کا حاصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ "مقول لہ" اگر فی الواقع کفریہ عقیدہ نہیں رکھتا تو یہ تکفیر قائل پر لوٹے گی، یعنی اس کا وبال قائل پر آئے گا۔ پس

۱۔ اگر قائل نے "مقول لہ" کے ایسے عقیدۂ صحیحہ کی بناء پر اس کو کافر کہا ہے جو ضروریاتِ دین میں سے ہے تب تو اس کا وبال قائل پر یہ ہوگا کہ وہ خود کافر ہو جائے گا، کیونکہ اس نے "ما ثبت من الدین ضرورۃ" کو کفر کہہ دیا، اور

۲- اگر ایسے عقیدہ کی بناء پر کافر کہا جو ضروریاتِ دین میں سے نہیں تو قائل کافر نہ ہو گا۔ کیونکہ اس نے کسی ضرورت دینیہ کا انکار نہیں کیا، لیکن بے احتیاطی کی وجہ تکفیر کا وبال یہ ہو گا کہ وہ سخت گنہگار ہو گا۔ اور

۳- اگر "مقول لہ" کے بارے میں اس کو عقیدۂ کفریہ کا دھوکہ لگا تھا مثلاً اس کو غلط فہمی ہو گئی تھی کہ اس نے معاذ اللہ کسی رسول کی توہین کی ہے، اس کی بناء پر کافر کہہ دیا تو قائل کافر نہ ہو گا، مگر جلد بازی اور بے احتیاطی کی بنا پر سخت گنہگار ہو گا۔

المسئلة الخامسة

مسئلہ تقدیر

قَدَر اور قَدْر، دونوں ہم معنی ہیں، دونوں کے لغوی معنی ہیں اندازہ کرنا، مقدار مقرر کرنا، مقدار معلوم کرنا، جس چیز کو مقرر کیا گیا ہو وہ مقدور ہے اور اسی کو قَدَر بھی کہتے ہیں۔

اور قضاء کے لغوی معنی ہیں پیدا کرنا، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"فقضاهن سبع سموٰات (ای خلقهن)

اور قضاء کے دوسرے معنی ہیں فیصلہ کرنا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

۞ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ (سورۃ الاسراء آیت ۲۳)

اصطلاح شریعت میں قدر سے مراد اللہ جل شانہ کا علم ازلی ہے جو محیط ہے "**جميع الكائنات مما كان و ما يكون و ما سيكون من صغير و كبير و من حسي و معنوي ومن حسن و قبيح و من ظاهر و باطن**" کو۔ اور قضاء سے مراد اس علم کے مطابق فیصلہ کرنا پیدا کرنا ہے، پھر قضاء اور قدر ایک دوسرے کے معنی میں بھی استعمال ہو جاتے ہیں۔

ایمان بالقدر...... کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایمان لائیں اس پر کہ کائنات میں ازل سے جو کچھ ہوا ہے اور اب جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ آئندہ ہو گا چھوٹا واقعہ ہو یا بڑا، حسی ہو یا معنوی، ظاہر ہو یا باطن، اچھا ہو یا برا، ان سب کا علم قطعی و علم محیط اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ سے ہے۔

لقولــــه تعالــى:ــ

۞ وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٥٩﴾ (سورۃ انعام آیت ۵۹)

ایمان بالقضاء...... کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ایمان لائیں کہ کائنات میں جو کچھ ازل سے ہوا ہے یا ہو رہا ہے یا آئندہ ہو گا وہ اچھا ہو یا برا، ان سب اشیاء اور واقعات کا خالق اللہ جل شانہ ہے جو اپنے علم ازلی کے مطابق ہر چیز کو اپنے ارادے اور قدرت کاملہ سے وقتِ مقررہ پر مقدارِ مقرر کے ساتھ پیدا فرماتا ہے۔[1] اس کے ارادے کے بغیر کوئی ذرہ حرکت نہیں کر سکتا، حتیٰ کہ انسان کے تمام اچھے برے اعمال اور ارادے

---

[1] **لقولــه تعالــى**...... **انا كل شى خلقناه بقدر** ـ (سورۃ القمر)
وقولــه تعالــى...... **قد جعل الله لكل شيئ قدرا** ـ
وقولــه تعالــى...... **ان من شئ الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم** ـ
وقولــه تعالــى...... **والله خلقكم وما تعملون** ـ
وقولــه تعالــى...... **الله خالق كل شيئ** ـ
وقولــه تعالــى...... **هل من خالق غير الله** ـ

اور خیالات بھی اللہ ہی کے پیدا کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

البتہ انسان کو اپنے افعال کے کرنے یا نہ کرنے کا ایک گونہ اختیار دیا گیا ہے، اسی ایک گونہ اختیار و قدرت کو سورۂ بقرہ کی آخری آیت میں "کسب" سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (سورۂ بقرہ آیت ۲۸۶)

اور سورۂ احزاب میں "امانت" سے تعبیر کیا گیا ہے، ارشاد ہے:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (72) (سورۂ احزاب آیت ۷۲)

اسی کسب کی بنا پر انسان مکلّف ہے، اور اسی کی بناء پر ثواب و عقاب کا ترتب ہوتا ہے، جس کا حاصل یہ ہوا کہ انسانی افعال کا خالق اللہ تعالیٰ اور کاسب بندہ ہے اور ثواب و عقاب کا ترتب خلق پر نہیں ہوتا بلکہ کسب پر ہوتا ہے جو انسان اپنے اختیار سے کرتا ہے۔

رہا یہ سوال کہ کسب کی حقیقت اور اس کی مقدار کیا ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اتنا تو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے معلوم ہے کہ کسب خواہش فعل اور خلق فعل کے درمیان ایک گونہ قدرت غیر مستقلہ ہے جو ہم کو ودیعت کی گئی ہے جس کو ہم، فعل کے کرنے یا نہ کرنے میں آزادانہ طور پر استعمال کرتے ہیں، اس سے آگے اس کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں کہ:

وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا (85) (سورۃ بنی اسرائیل ۸۵)

چونکہ اس کی حقیقت عقل انسانی سے باہر ہے اس لئے احادیث میں مسئلہ تقدیر کی بحث میں الجھنے سے منع کیا گیا ہے۔

البتہ کسب کی کچھ تفصیل یوں کی جاسکتی ہے کہ کسی فعل کے کرنے کی خواہش، غیر اختیاری طور پر اللہ کی طرف سے ہمارے دل میں پیدا ہوتی ہے:

لقولہ تعالیٰ:-

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ (سورۃ التکویر آیت ۲۹)

و لقولہ علیہ السلام..... "ان قلب ابن آدم بین اصبعی الرحمٰن یقلبہ کیف یشاء"۔

پھر اس خواہش پر عمل کرنے یا نہ کرنے پر انسان غور کرتا ہے، اور دونوں پہلوؤں کے درمیان موازنہ کرنے کے بعد عمل کرنے کو ترجیح دیتا ہے، پھر ارادہ کر کے اپنے اعضاء کو اس کے لیے حرکت دیتا ہے اس خواہش سے لے کر صدور فعل تک جتنی چیزیں ہیں ان میں سے کسی چیز کا بھی خالق، انسان نہیں، بلکہ اسے تو، ابھی تک یہ بھی پوری طرح معلوم نہیں کہ خواہش سے لے کر صدور فعل تک بدن کے کون کون سے حصوں اور کتنی باطنی قوتوں نے کام کیا ہے اور اس کام میں ان کا کتنا حصہ ہے مگر یہ بات ہر انسان وجدانی اور بدیہی طور پر جانتا ہے کہ خواہش اور صدور فعل کے درمیان کوئی ایسا مقام ضرور آتا ہے جہاں وہ فعل کے کرنے یا نہ کرنے میں سے کسی ایک پہلو کو آزادانہ

طور پر اختیار کرتا ہے بس اسی نا معلوم اختیار کا نام کسب ہے جس پر جزاو سزا، کا ترتب ہوتا ہے۔ اس کی نظیر یوں سمجھئے کہ گولی بھرا ہوا پستول مجھے ملا میں نے اس کا گھوڑا دبادیا اور گولی چل گئی، جس سے سامنے کا آدمی مرگیا، اس گولی کے چلنے میں جتنی ظاہری اور باطنی قوتوں نے کام کیا ہے ان کا طویل ترتیب وار سلسلہ ہے گھوڑا دبانے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی، مگر مجھے قتل کا مجرم اس لئے قرار دیا جاتا ہے کہ اس طویل سلسلہ میں ایک خفیف حرکت کا ارتکاب میں نے کیا ہے جس کے بغیر وہ آدمی اس پستول سے اس وقت قتل نہ ہوتا۔

پس اہل السنة والجماعة کا عقیدہ "قدرت کاملہ" اور "جبر محض" کے درمیان ہے، کہ انسان اپنے افعال کا نہ خالق ہے اور نہ قادر مطلق:

لقولہ تعالیٰ:-

قُلْ لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ (سورۃ اعراف، آیت ۱۸۸)

اور نہ مجبور محض جس کی دلیل آگے آرہی ہے یہ مذہب "جبریہ اور قدریہ" کی افرط و تفریط کے درمیان مذہبِ اعتدال ہے۔

جبریہ مرجیہ ہیں اور قدریہ معتزلہ، جبریہ انسان کو اپنے افعال میں مجبورِ محض کہتے ہیں اور حرکتِ یدِ مُرتعش اور حرکتِ یدِ کاتب میں فرق نہیں کرتے، ان کا استدلال ان نصوص (آیات واحادیث) سے ہے جن سے ہم قضاو قدر پر استدلال کرتے ہیں۔

یہ مذہب بدیہی البطلان ہے اسلئے کہ مُرتعش اور تندرست کی حرکت میں فرق نہ کرنا بداہت کے خلاف ہے اور قرآن وسنت کی نصوصِ کثیرہ اس کے بطلان پر ناطق ہیں۔ مثلاً وہ تمام آیات واحادیث ان کے رد کے لئے کافی ہیں جن میں انسان کو اوامر ونواہی کا مکلف کیا گیا ہے:

کقولہ تعالیٰ:-

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۂ مزمل آیت ۲۰)

و قولہ تعالیٰ:-

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى (سورۂ اسراء، آیت ۳۲)

اور ان کی مخالفت پر عقاب کی وعید کی گئی ہے اگر انسان مجبورِ محض ہوتا تو تمام تکلیفاتِ شرعیہ "تکلیف مالا یطاق" میں داخل ہوجاتیں حالانکہ قرآن حکیم نے قانونِ الٰہی یہ بتایا ہے کہ:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۶)

چونکہ مرجیہ، جبرِ محض کے قائل ہیں اسی لئے انہوں نے اعمالِ صالحہ وسیئہ کو ثواب وعقاب میں غیر مؤثر قرار دیا ہے تاکہ "تکلیف مالا یطاق" یا عدل کے خلاف لازم نہ آئے۔

ہم کہتے ہیں کہ ایمان پر ثواب اور کفر پر عذاب کے قائل تو تم بھی ہو[1] حالانکہ کفر وایمان بھی عمل ہیں، ان میں بھی انسان کو مجبورِ

---

[1] اگر قائل نہیں تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد "سيقول الذين اشركوا لو شاء الله ما اشركنا و لا آباء نا ولا حرمنا من شيئ" تم پر صادق آتا ہے و کذا قولہ تعالیٰ: "و قال الذين اشركوا لو شاء الله ما عبدنا من دونه من شيئ" (سورۃ النحل) اسی لیے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "القدرية مجوس هذه الامة" متقدمین چونکہ قدر اور قضاء دونوں کی نفی کرتے تھے اور اس کی وجہ یہی بتاتے تھے کہ اللہ تعالیٰ خالق الشر نہیں ہوسکتا، اسلئے یہ حدیث پوری طرح متقدمین ہی پر صادق آتی ہے کیونکہ قدریہ تو حقیقۃً متقدمین ہی ہیں۔ متاخرین چونکہ قدر کے منکر نہیں صرف قضاء کے منکر ہیں اسلئے قدریہ کا لفظ ان پر حقیقۃً صادق نہیں آتا اگرچہ متقدمین کی ایک جز. قضاء میں پیروی کی وجہ سے عرفاً یہ بھی قدریہ کہلاتے ہیں۔ (رفیع)

محض ہونا چاہیئے تھا لہٰذا ان پر بھی ثواب و عذاب کا ترتب خلافِ عدل ہوا، پس جو جواب تم ایمان و کفر کے بارے میں دو گے وہی جواب ہم اعمالِ صالحہ وسیئہ کے بارے میں دیں گے۔

قدریہ (معتزلہ) کے دو گروہ تھے، متقدمین اور متأخرین۔ متقدمین نے سرے سے یہ کہہ دیا کہ افعالِ عباد کا علم ازلی اللہ کے لئے ثابت نہیں بلکہ جب افعال واقع ہو جاتے ہیں تو اللہ کو ان کا علم ہوتا ہے، نیز بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے، اللہ تعالیٰ ان افعال کا خالق نہیں۔

خلاصہ...... یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے افعالِ عباد کے علمِ ازلی کی بھی نفی کی اور خلق کی بھی، (یعنی قضاء و قدر دونوں کی نفی کر دی) متقدمین کا مذہب چونکہ بداہتہً باطل اور صریح کفر تھا اس لئے ان کی تکفیر کی گئی اور یہ مذہب زیادہ نہ چل سکا، جلد فنا ہو گیا۔ "معبد جہنی" جس کا ذکر صحیح مسلم کی پہلی حدیث سے ذرا پہلے آیا ہے وہ متقدمین ہی کا سرگروہ تھا، اسی لئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کلام سے اس کی تکفیر ظاہر ہوتی ہے۔ (اگرچہ تکفیر کی صراحت نہیں فرمائی)

متأخرین، اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی، متعلق بافعال العباد کے تو قائل ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے خلق الشر کی نفی کرتے ہیں (جس میں انسان کے اعمالِ سیئہ بھی داخل ہیں)۔

دلیل میں یہ کہتے ہیں کہ اگر افعالِ عباد کا خالق اللہ تعالیٰ کو مانا جائے تو اس سے دو خرابیاں لازم آئیں گی، ایک یہ کہ ان افعال پر ثواب و عقاب کا ترتب عدل کے منافی ہوگا اور دوسری خرابی یہ کہ چونکہ افعال بعض خیر ہیں، بعض شر، تو اگر ان کا خالق اللہ کو مانا جائے تو خلق الشر کی نسبت الی اللہ لازم آئے گی اور خلق الشر بھی شر ہے تو اللہ کا متصف بالشر ہونا لازم آئے گا۔

ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ پہلی خرابی ہمارے مذہب پر نہیں بلکہ جبریہ کے مذہب پر لازم آتی ہے اس لئے کہ ہم انسان کو اپنے افعال کا کاسب قرار دیتے ہیں اور جزاء اور سزاء کا ترتب کسب پر ہوتا ہے نہ کہ خلق پر، اور کسب انسان کی اختیاری چیز ہے لہٰذا "تکلیف مالا یطاق" یا ظلم لازم نہ آیا۔

دوسری خرابی کے تین جواب ہیں:-

۱- پہلا جواب یہ ہے کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ خلق الشر سے اتصاف بالشر لازم آتا ہے، اس لئے کہ ہر شر کی دو حیثیتیں ہیں، ایک حیثیت سے وہ شر ہے دوسری حیثیت سے وہ خیر۔ اس حیثیت سے کہ شر اللہ کی مخلوق ہے اور اس کے پیدا کرنے میں بہت سی حکمتیں ہیں یہ شر خیر ہے۔ اور اس حیثیت سے کہ اس شر کا کسب معصیت ہونے کے باوجود انسان کرتا ہے یہ شر ہے۔ مثلاً کفر شر ہے لیکن اس کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ مثلاً اپنی قدرتِ کاملہ کا اظہار کہ وہ ایمان و کفر دونوں متضاد چیزوں کو پیدا کرنے پر قادر ہے اور بندوں کا امتحان وغیرہ اس حیثیت سے یہ خیر ہے۔ یا مثلاً بیت الخلاء ایک بہت گندی جگہ ہے لیکن کوئی عالیشان مکان اس سے خالی ہو تو اسے مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ (مسئلہ تقدیر، علامہ عثمانیؒ ص ۳۹ تا ۴۰)

اسی طرح اللہ جل شانہ نے اس دنیا کو خیر و شر پر مشتمل کیا ہے تاکہ متضاد اشیاء کے خلق کا اظہار ہو، تو جس طرح بیت الخلاء بنانے والا گندی چیز بنانے کے باوجود گندا یا برا نہیں کہلاتا اسی طرح خلقِ شر سے اللہ جل شانہ کا اتصاف بالشر لازم نہیں آتا۔

خلاصہ...... یہ کہ شر بندوں کی طرف نسبت کے اعتبار سے شر ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کے اعتبار سے خیر، لہٰذا کسبِ شر مذموم ہے اور خلقِ شر محمود۔

۲- دوسرا جواب یہ کہ ابلیس اور جہنم بھی شر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے اور یہ دونوں باتیں تم بھی مانتے ہو، پس اگر خلق الشر شر ہے تو نعوذ باللہ اتصاف بالشر تمہارے مذہب پر بھی لازم آگیا۔ فما هو جوابكم فهو جوابنا۔

۳- تیسرا جواب ہماری طرف سے یہ ہے کہ جو اعتراض آپ نے ہمارے مذہب پر کیا ہے وہ تو آپ کے مذہب پر بھی لازم آتا ہے، اس لئے کہ انسان جو اعمالِ سیئہ کرتا ہے ان کے متعلق جب اللہ تعالیٰ کو ازل سے ان کا علم ہے، تو اب ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ انہیں روکنے پر قادر ہے یا نہیں؟ اگر قادر نہیں تو عجز لازم آئے گا اور اگر قادر ہے تو ان معاصی کو روکتا کیوں نہیں؟ بلکہ ان جرائم کے لئے پورے آلات، قوت اور وسائل مہیا کرتا ہے، تو یہ اعانت علی الشر ہوئی، اور اعانت علی الشر بھی شر ہے، تو اللہ کا (نعوذ باللہ) متصف بالشر ہونا خود تمہارے مذہب پر لازم آگیا، تم نے کروڑوں خالق بھی تجویز کئے اس کے باوجود سوال وہیں کا وہیں ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

دوستی بے خبر چوں دشمنی ست حق تعالیٰ زیں چنیں خدمت غنی ست

(الاکسیر فی اثبات التقدیر صفحہ ۳۳)

اسی لئے حضرت امام شافعیؒ کا ارشاد ہے کہ:

ان سلم القدری العلم لخصم (مسئلہ تقدیر، علامہ عثمانیؒ ص ۱۸)

پس معلوم ہوا کہ اتصاف بالشر سے بچنے کا صحیح راستہ وہی ہے جو اہل السنۃ والجماعۃ نے اختیار کیا کہ خلق الشر سے اتصاف بالشر لازم نہیں آتا، کیونکہ وہ خلق الشر بھی متعدد حکمتوں پر مبنی ہے، کوئی نہایت ماہر مصور کسی بد صورت انسان کی تصویر بنائے تو اس سے مصور کا غیر ماہر یا بد صورت یا بدذوق ہونا لازم نہیں آتا۔

جبریہ کی طرف سے سوال ہو سکتا ہے کہ بندہ اللہ جل شانہ کے علم ازلی کے خلاف کسب کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر کر سکتا ہے تو علم ازلی کا غلط ہونا لازم آئے گا اور اگر نہیں کر سکتا تو بندہ، مجبورِ محض ہو گیا اور عقیدۂ جبریہ ثابت ہو گیا۔

جواب یہ ہے کہ اللہ کا علم ازلی، بندوں کے سلب اختیار کو مستلزم نہیں، اس لئے کہ اس علم ازلی میں جہاں یہ موجود ہے کہ زید فلاں وقت چوری کرے گا۔ وہیں یہ بھی موجود ہے کہ وہ چوری اپنے اختیار اور کسب سے کرے گا۔ معلوم ہوا کہ علم ازلی کسب اختیاری کے منافی نہیں۔

ورنہ اگر علم ازلی کو اختیار کے منافی قرار دیا جائے تو خود اللہ جل شانہ کا مجبور محض ہونا لازم آتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ کو ازل سے یہ علم ہے کہ آئندہ، اللہ تعالیٰ کس کس وقت میں کیا کیا فعل فرمائے گا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فعل اس کے علم ازلی کے خلاف ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر خلاف ہو سکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس کے خلاف کرنے پر قادر ہے تو آپ کے زعم کے مطابق جہل لازم آتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی کا غلط ہونا لازم آتا ہے) اگر قادر نہیں تو عجز لازم آتا ہے، اور یہ دونوں باطل ہیں۔ معلوم ہوا کہ علم ازلی، سلب اختیار کو مستلزم نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں یہ ہے کہ آئندہ وہ فلاں فلاں چیزیں اپنے کامل اختیار سے پیدا فرمائے گا۔

خلاصہ یہ کہ...... ازل سے افعال عباد کے بارے میں جو علم، اللہ تعالیٰ کو ہے اس میں یہ بھی ہے کہ یہ افعال انسان اپنے اختیار سے کرے گا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا علم ازلی، انسان کے کسب واختیار کے منافی نہ ہوا، اور یہ وہی بات ہے جس کی تفصیل، بعض حضراتِ علماء مثلاً شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقدیرِ معلق اور تقدیرِ مبرم کے عنوان سے کی ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

اگر قدریہ کہیں کہ جبریہ کے جواب میں جو تقریر آپ نے کی ہے ہم بھی خلق افعال للعباد کے لئے یہی تقریر کر سکتے ہیں کہ علم ازلی میں جہاں یہ ہے کہ فلاں شخص فلاں وقت فلاں کام کرے گا وہیں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ یہ کام اپنے کامل اختیار اور خلق سے کرے گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس پوری بحث سے یہ ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے علم ازلی سے بندوں کے، نہ کسبِ افعال کی نفی لازم آتی ہے، نہ خلق افعال کی۔ لہٰذا اب دوسرے دلائل کی طرف رجوع کیا جائے گا کہ ان سے امکان، کسب کا ثابت ہوتا ہے یا خلق کا؟ اور پچھلے دلائل سے خلق کا ناممکن ہونا اور کسب یقینی ہونا ثابت ہو چکا ہے، اور یہی ہمارا مذہب ہے۔

اگر سوال کیا جائے کہ بندوں کے افعال کے ساتھ اللہ جل شانہ کا صرف علم ازلی ہی متعلق نہیں ہوتا، بلکہ ارادہ بھی متعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ بندے کا کوئی فعل، اللہ تعالیٰ کے ارادے کے خلاف نہیں ہو سکتا تو پھر بندے کا مجبورِ محض ہونا لازم آیا، اور مذہب جبریہ ثابت ہو گیا؟

اس کے دو جواب ہیں، ایک الزامی، ایک تحقیقی۔

الزامی یہ ہے کہ اگر اس سے بندے کے کسب واختیار کی نفی لازم آتی ہے تو ظاہر ہے کہ ارادۂ الٰہیہ، خود اللہ تعالیٰ کے افعال سے بھی متعلق ہے، کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل اللہ کے ارادے کے خلاف نہیں ہوتا، تو لازم آتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا بھی اختیار اپنے افعال پر باقی نہ رہے، یعنی اپنے جس فعل کا ارادہ، اللہ تعالیٰ نے کر لیا اب وہ اس کے خلاف نہ کر سکے۔ **فما هو جوابكم فهو جوابنا**، معلوم ہوا کہ افعال کے ساتھ ارادۂ الٰہیہ کے تعلق سے بھی اختیار کی نفی لازم نہیں آتی۔

تحقیقی جواب کہ وہی درحقیقت اس مسئلہ کا راز ہے، یہ ہے کہ ارادۂ الٰہیہ کا تعلق افعالِ عباد کے محض وقوع ہی کے ساتھ نہیں، بلکہ ایک قید کے ساتھ ہے۔ یعنی "وقوع باختیار" پس جب ارادۂ الٰہیہ کا تعلق، اس ارادہ کی ہوئی چیز کے وجوب کو مستلزم ہے، تو اس سے بندوں کا اختیار اور مؤکد ہو گیا نہ کہ وہ منتفی ہو گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے بندے کے کسی فعل کو پیدا کرنے کا جو ارادہ فرمایا ہے وہ ارادہ، صرف اس فعل کو وجود میں لانے کا ہی نہیں، بلکہ اس کا بھی ہے کہ بندے کے اس فعل کو اس بندے کے کسب واختیار کے ساتھ وجود میں لائیں گے۔

(الانتباہات المفیدہ صفحہ ۶۵۔۶۶)

خلاصۂ بحث...... یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو کسب واختیار کی قدرت دے کر پیدا فرمایا، ساتھ ہی انبیاء کرام کے ذریعہ اپنے اوامر ونواہی بھی بندے کو بتائے کہ اس کسب کو فلاں فلاں کام میں استعمال کرنا جس کے نتیجہ میں ثواب دوں گا۔ فلاں فلاں میں استعمال نہ کرنا ورنہ سزاء دوں گا۔ مگر اللہ جل شانہ کو ازل سے معلوم تھا کہ زید اپنے کسب کو فلاں فلاں نیک کاموں میں استعمال کرے گا۔ اور میں اس کے کسب کے مطابق ان افعال کو اپنے ارادے اور قدرتِ کاملہ سے پیدا کر دوں گا۔ اور کسب کا ثواب دوں گا۔ اور عمرو اپنے کسب کو فلاں فلاں گناہوں میں استعمال کرے گا اور میں اس کے کسب کے مطابق، وہ معاصی اپنے ارادے سے پیدا کر دوں گا اور اسے کسب کی سزا دوں گا۔ یہ نوشتۂ تقدیر ہوا۔ اور تقدیر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا سب امور کا ارادہ بھی فرما لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس علم ازلی کے مطابق زید کے کسب کی بنا پر اس کے اعمالِ صالحہ اپنے ارادے اور قدرتِ کاملہ سے پیدا فرما دیئے۔ اور زید کو ان کا ثواب دیا، اور عمرو کے کسب کی بناء پر اس کے اعمالِ بد اپنے ارادے اور قدرتِ کاملہ سے پیدا فرما دیئے اور عمرو کو اس کسب کی سزا دی۔

اس تفصیل سے خوب واضح ہو گیا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے مذہب میں نہ اللہ جل شانہ کے علم ازلی میں کوئی کمی آئی، نہ قدرت کاملہ میں، نہ ارادۂ الٰہیہ کے خلاف کوئی فعل وجود میں آیا۔ نہ انسان مجبور محض ہوا، نہ قادرِ مطلق، نہ تکلیفِ مالایطاق لازم آئی، نہ عدل کے منافی کوئی کام ہوا، نہ انسان، خالق بنا بلکہ وہ خود بھی مخلوق رہا اور اس کے افعال بھی، یعنی ہر چیز اپنے اپنے مقام پر اپنے درجہ میں رہی۔

خلاصۂ بحث...... یہ ہے کہ انسان کے تمام اچھے برے افعال، اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے مطابق ہونے کے باوجود بندہ کے کسب و اختیار کے ساتھ ہوتے ہیں اور بندہ کا کسب ایک قسم کی خفیف سی قدرتِ غیر مستقلہ ہے جو فعل کو پیدا نہیں کرتی اور اس کو وجود میں لانے میں مؤثر بھی نہیں۔ مؤثر تو صرف، اللہ کا ارادہ او اس کا خلق ہے، البتہ اللہ جل شانہ کے ارادہ اور خلق کے ساتھ انسان کا کسب متصل ہوتا ہے، اور اسی اقتران کی بناء پر جزاء وسزا کا ترتب ہوتا ہے، اس کی ایک نظیر یوں سمجھئے!

کہ مجھے ایک کار چلانے کے لئے دی گئی مگر اس گاڑی کے تمام آلات، جو ڈرائیور استعمال کرتا ہے یعنی "سلف" ایکسیلیٹر، کلچ، گیئر، اسٹیرنگ، بریک، لائٹوں کے سوئچ وغیرہ سب ناکارہ ہیں یعنی گاڑی، ان کی کسی حرکت سے ذرہ برابر جنبش نہیں کرتی اور ان کا کوئی اثر قبول

ہیں کرتی، مجھے یہ گاڑی چلانے کے لئے ڈرائیور کی سیٹ پر بٹھادیا گیا۔ برابر کی سیٹ پر اس کا مالک بیٹھا ہے جو اس پوری گاڑی کا موجد اور صانع ہے، اس نے اس کار کی ہر حرکت کو اپنے ارادہ کے مطابق عمل کرنے کے لئے اس کار میں یہ عجیب و غریب صنعت رکھی ہے کہ جتنے آلات، ڈرائیور استعمال کرتا ہے جو درحقیقت معطل ہیں۔ ان تمام آلات کی حرکات کو اس نے اپنے ارادے کا تابع کیا ہوا ہے جب ڈرائیور اپنے سامنے کے آلات میں سے کوئی آلہ گھماتا ہے تو مالک اسی آلہ سے متعلق اس عمل کو اپنے ارادے سے پیدا کر دیتا ہے۔ جو ڈرائیور کو مطلوب تھا۔ غرض اسی طرح گاڑی چلتی رہتی ہے، کبھی دائیں مڑتی ہے، کبھی بائیں، کبھی آہستہ چلتی ہے، کبھی تیز، غرض اس گاڑی کی ہر حرکت کے لئے ڈرائیور اپنے وہ بیکار آلات گھماتا تو ضرور ہے، مگر گاڑی کی کسی حرکت میں اس کے ان آلات کا کوئی عمل اور اثر نہیں ہوا۔ سوائے اس کے کہ ان حرکات کے ساتھ گاڑی کا مالک گاڑی کو وہی حرکت دیتا ہے جو ڈرائیور کو مطلوب ہے۔ پس ایک اتصال اور معیت ہے جو ڈرائیور کی غیر مؤثر حرکات اور مالک کی مؤثر تدبیر میں پائی جارہی ہے، مالک نے ڈرائیور کو بتا رکھا ہے کہ گاڑی میں جن حرکات کا تم کسب کرو گے وہ تم تو پیدا نہ کر سکو گے مگر میں چاہوں گا تو پیدا کرتا رہوں گا۔ خواہ وہ حرکات ٹریفک کے قوانین کے موافق ہوں یا خلاف، موافق ہوئیں تو تم سلامتی میں رہو گے، مخالف ہوئیں تو نقصان اٹھاؤ گے۔ یعنی موافقت پر تمہیں انعام دوں گا اور مخالفت پر سزا دوں گا۔ نیز ٹریفک کے قوانین بھی اسے اچھی طرح مالک نے بتلا دیئے ہیں، تو اس پوری کاروائی کا مقصد یہ ہے کہ ڈرائیور اپنی قدرت کو ہیچ سمجھے اور مالک کی قدرتِ کاملہ کا مشاہدہ کرے۔ اس کے بنائے ہوئے قوانین کی پابندی کرے، اور اس کی اطاعت کا امتحان لیا جائے۔ پس اطاعت پر اسے انعام ملے اور مخالفت پر سزا ملے۔ اگرچہ ڈرائیور کی حرکات اس موافقت و مخالفت میں مؤثر نہ تھیں بلکہ مؤثر مالک کی تدبیر ہی تھی لیکن ڈرائیور نے جن غیر مؤثر حرکات کو اختیار کیا تو اس اختیار پر مالک نے اسے مجبور نہیں کیا تھا۔ لہٰذا گاڑی کی یہ حرکات جو ڈرائیور کے اختیار کے ساتھ وجود میں آئیں، ان پر جزا و سزا کا ترتب، منافیٔ عدل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انسان کا کسب، اللہ جل شانہ کے ارادے اور خلق کے ساتھ ملا ہوا ہے اور کسب کے فی نفسہٖ غیر مؤثر ہونے کے باوجود اس پر جزاء و سزاء کا ترتب ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

وللہ الحمد اولاً و اخراً — هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَـٰلِمُ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَـٰدَةِ ۖ هُوَ ٱلرَّحْمَـٰنُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَـٰمُ ٱلْمُؤْمِنُ ٱلْمُهَيْمِنُ ٱلْعَزِيزُ ٱلْجَبَّارُ ٱلْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَـٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ ٱللَّهُ ٱلْخَـٰلِقُ ٱلْبَارِئُ ٱلْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ وَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾ (سورۃ الحشر، آیات ۲۲ تا ۲۴)

المسئلــــة الســادســة

مسئلۂ علم غیب

﴿ وَعِندَهُۥ مَفَاتِحُ ٱلْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ۝٥٩ ﴾ (سورۃ الانعام، آیت ۵۹)

لفظ "غیب" سے مراد وہ چیزیں ہیں جو ابھی وجود میں نہیں آئیں، یا وجود میں تو آچکی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر کسی کو مطلع نہیں ہونے دیا۔ (تفسیر معارف القرآن جلد ۳ صفحہ ۳۴۰ بحوالہ تفسیر مظہری)

پہلی قسم کی مثال وہ تمام حالات وواقعات ہیں جو قیامت سے متعلق ہیں یا کائنات میں آئندہ پیش آنے والے واقعات سے تعلق رکھتے ہیں، مثلاً کون کب اور کہاں پیدا ہوگا، کیا کیا کام کرے گا، کتنی عمر ہوگی، عمر میں کتنے سانس لے گا، کتنے قدم اٹھائے گا، کہاں مرے گا، کہاں دفن ہوگا، رزق کس کو کتنا اور کس وقت ملے گا، بارش کہاں، کس وقت اور کتنی ہوگی؟

اور دوسری قسم کی مثال، وہ حمل ہے جو عورت کے رحم میں وجود تو اختیار کر چکا ہے، مگر یہ کسی کو معلوم نہیں کہ خوبصورت ہے یا بد صورت، نیک طبیعت ہے یا بد خصلت، اسی طرح اور ایسی چیزیں جو وجود میں آجانے کے باوجود مخلوق کے علم ونظر سے غائب ہیں۔ اس قسم میں داخل ہیں۔

تمّت بالخیر

مقدمه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين وصلى الله على مُحمَّد خاتم النبيين وعلى جميع الأنبياء والمرسلين أما بعد!

فَإِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللهُ بِتَوْفِيقِ خَالِقِكَ ذَكَرْتَ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعَرُّفِ جُمْلَةِ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُنَنِ الدِّيْنِ وَأَحْكَامِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالتَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ صُنُوْفِ الْأَشْيَاءِ بِالْأَسَانِيْدِ الَّتِي بِهَا نُقِلَتْ وَتَدَاوَلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَأَرَدْتَ أَرْشَدَكَ اللهُ أَنْ تُوَقَّفَ عَلَى جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُحْصَاةً وَسَأَلْتَنِي أَنْ أُلَخِّصَهَا لَكَ فِي التَّأْلِيْفِ بِلَا تَكْرَارٍ يَكْثُرُ فَإِنَّ ذٰلِكَ زَعَمْتَ مِمَّا يَشْغَلُكَ عَمَّا لَهُ قَصَدْتَ مِنَ التَّفَهُّمِ فِيْهَا وَالْاِسْتِنْبَاطِ مِنْهَا وَلِلَّذِي سَأَلْتَ أَكْرَمَكَ اللهُ حِيْنَ رَجَعْتُ إِلَى تَدَبُّرِهِ وَمَا تَئُوْلُ إِلَيْهِ الْحَالُ إِنْ شَاءَ اللهُ عَاقِبَةٌ مَحْمُوْدَةٌ وَمَنْفَعَةٌ مَوْجُوْدَةٌ وَظَنَنْتُ حِيْنَ سَأَلْتَنِي تَجَشُّمَ ذٰلِكَ أَنْ لَوْ عُزِمَ لِي عَلَيْهِ وَقُضِيَ لِي تَمَامُهُ كَانَ أَوَّلُ مَنْ يُصِيْبُهُ نَفْعُ ذٰلِكَ إِيَّايَ خَاصَّةً قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ لِأَسْبَابٍ كَثِيْرَةٍ يَطُوْلُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذٰلِكَ أَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيْلِ مِنْ هٰذَا الشَّأْنِ وَإِتْقَانَهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُعَالَجَةِ الْكَثِيْرِ مِنْهُ وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَا تَمْيِيْزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِّ إِلَّا بِأَنْ يُوَقِّفَهُ عَلَى التَّمْيِيْزِ غَيْرُهُ فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هٰذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيْحِ الْقَلِيْلِ أَوْلَى بِهِمْ مِنَ ازْدِيَادِ السَّقِيْمِ وَإِنَّمَا يُرْجَى بَعْضُ الْمَنْفَعَةِ فِي الْاِسْتِكْثَارِ

مِنْ هٰذَا الشَّأْنِ وَجَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ لِخَاصَّةٍ مِنَ

اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم نے بتوفیق الٰہی یہ ذکر کیا تھا کہ تم نے حضور نبی اکرم فخر دو عالم ﷺ سے منقول شدہ تمام آثار و روایات کے جاننے اور ان کی جستجو و تلاش کا ارادہ کیا ہے۔ (ان میں) وہ احادیث (بھی شامل ہیں) جو دینِ متین کے طریقوں اور اسکے احکامات و مسائل سے متعلق ہیں (فقہی احادیث) اور وہ احادیث بھی جو جزا و سزا' ترغیب و ترہیب سے متعلق ہیں (فضائل اعمال صالحہ اور اعمالِ سیئہ پر وعید والی احادیث) اور ان کے علاوہ تمام احادیث کو ان کی اسناد کے ساتھ جن سے وہ نقل کی گئی ہیں اور اہلِ علم و علماء حدیث کے درمیان معروف و متداول رہی ہیں (جاننا چاہتے ہو)۔

غرض اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے۔ تم نے احادیث کے مجموعہ سے واقف ہونے کا ارادہ کیا۔ اور مجھ سے یہ مطالبہ کیا کہ میں تمہارے واسطے ایسی تمام احادیث کو اختصار کے ساتھ یکجا کردوں بغیر کسی حدیث کے تکرار کے۔ (اور تکرار حدیث سے منع کرنے کا) مقصد تمہارا یہ تھا کہ (اگر تکرار احادیث ہوگا) تو تم ان احادیث میں مشغول و مصروف ہو جاؤ گے جو تمہارا مدّعا نہیں۔ کیونکہ احادیث کے مجموعہ سے تمہارا مقصد ان احادیث میں غور و فکر کرکے ان سے مسائل کا استنباط کرنا ہے۔

(اللہ تعالیٰ تمہیں عزت و سرفرازی عطا فرمائے) تم نے جس چیز کا مجھ سے مطالبہ کیا ہے جب میں نے اس میں غور و فکر کیا اور اس کے مآل و انجام پر نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ انشاء اللہ اس کا بہترین نتیجہ نکلے گا (اور مسائل کے استنباط کا) بالفعل فائدہ الگ حاصل ہوگا۔

اور جب تم نے مجھے اس بات کا مکلف بنایا تو میں نے یہ خیال کیا کہ اگر اس کام کا مجھ سے عزم و ارادہ ہو جائے اور مجھ سے اسکی تکمیل ہو جائے تو دوسرے لوگوں کے علاوہ سب سے پہلا فائدہ خاص مجھے ہی حاصل ہوگا مختلف وجوہات و

النَّاسِ مِمَّنْ رُزِقَ فِيهِ بَعْضَ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ بِـــأَسْبَـــابِهِ وَعِلَلِهِ فَذٰلِكَ إِنْ شَــاءَ اللهُ يَهْجُمُ بِمَـا أُوْتِيَ مِــنْ ذٰلِكَ عَــلَــى الْــفَــائِدَةِ فِي الِاسْتِكْثَارِ مِنْ جَمْــعِــه

اسباب کی بناء پر جن کا ذکر باعثِ طول ہوگا لیکن اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس طریقہ سے تھوڑی احادیث کو جمع کرنا اور یاد کرنا (صحت و اتقان کے ساتھ) انسان کیلئے زیادہ آسان ہوگا بہ نسبت زیادہ احادیث کے یاد کرنے سے جن میں ضعیف احادیث بھی شامل ہوں اور خصوصاً عوام الناس کیلئے جنہیں احادیث کی معرفت (اور صحیح و سقیم) کی کوئی تمیز نہیں ہوتی، سوائے اسکے کہ کوئی دوسرا انہیں اس سے واقف و مطلع کردے (کہ فلاں حدیث صحیح ہے فلاں ضعیف) لہٰذا جب احادیث کے بارے میں یہ معاملہ ہے جیسا ہم نے ذکر کیا تو اس صورتحال میں تھوڑی لیکن صحیح احادیث کے ضبط کا ارادہ زیادہ بہتر ہے کثیر لیکن ضعیف و سقیم احادیث کے جمع و ضبط سے۔

اور بیشک سقیم احادیث کی کثرت اور مکررات کے ساتھ احادیث کو جمع کرنے میں بھی بعض منافع و فوائد کی امید کی جاتی ہے خصوصاً ان حضرات کیلئے جنہیں قدرت کی طرف سے خاص تیقظ، بیدار مغزی اور معرفت عطا کی گئی ہے ان احادیث کے اسباب و عِلل کے بارے میں (یعنی ائمہ حدیث اور ماہرینِ علمِ حدیث)۔

فَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ الَّذِيْنَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التَّيَقُّظِ وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنٰى لَهُمْ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ الْكَثِيْرِ وَقَدْ عَجَزُوْا عَنْ مَعْرِفَةِ الْقَلِيْلِ ثُمَّ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ مُبْتَدِئُوْنَ فِي تَخْرِيْجِ مَا سَأَلْتَ وَتَأْلِيْفِهِ عَلٰى شَرِيْطَةٍ سَوْفَ أَذْكُرُهَا لَكَ وَهُوَ إِنَّا نَعْمِدُ إِلٰى جُمْلَةِ مَا أُسْنِدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَقْسِمُهَا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ وَثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِّنَ النَّاسِ عَلٰى غَيْرِ تَكْرَارٍ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيَ مَوْضِعٌ لَا يُسْتَغْنٰى فِيْهِ عَنْ تَرْدَادِ

رہے عوام الناس! وہ لوگ کہ جو ان بیدار مغز حضرات اور اصحابِ معرفت کے بالکل برعکس ہیں ان کے لئے کثرتِ احادیث میں فائدہ کا کوئی سوال ہی نہیں۔ کیونکہ وہ تو قلیل احادیث کی معرفت سے بھی عاجز ہیں (چہ جائیکہ کثرتِ احادیث کے متحمل ہوں)۔ پھر میں انشاء اللہ تمہاری فرمائش پر ان احادیث کی تخریج شروع کرتا ہوں ایک شرط کی پابندی کرتے ہوئے جس کا ذکر میں ابھی کرتا ہوں۔

وہ یہ کہ تمام [1] وہ احادیث جو حضور اکرم ﷺ سے مسند أمروی ہیں انہیں ہم باعتبار طبقاتِ رواۃِ حدیث [2] تین اقسام پر تقسیم کرتے ہیں بغیر کسی تکرار

---

[1] تمام سے مراد اکثر ہیں نہ کہ کل۔ کیونکہ اس کتاب میں کل احادیث کا احصاء نہیں کیا گیا ہے۔

[2] امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ ان میں سے (۱) پہلا طبقہ ان رواۃ کا ہے جو حفظ اور ضبط حدیث میں درجہ کمال کو پہنچے ہوئے ہوں۔ (۲) دوسرا طبقہ ان رواۃ کا ہے جو ضبط حدیث اور حفظ و ثقاہت میں متوسط درجہ کے ہوں۔ (۳) تیسرا طبقہ ایسے ضعیف رواۃ کا ہے جن سے علماء نے روایت حدیث ترک کردی ہے۔

امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں کون کون سے طبقات کی روایات لی ہیں۔ اس بارے میں علماء حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ اصح قول یہ ہے کہ ابتدائی دو طبقات کی روایات اپنی صحیح میں امام مسلمؒ نے لی ہیں۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں ضعفاء سے بھی روایات لی ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ صحیح مسلم میں امام مسلم نے احادیث کے قبول کی جو شرائط رکھی ہیں وہ بہت سخت ہیں۔ شارحینِ مسلم نے ابن صلاحؒ کا (جاری ہے)

حَدِيْثٍ فِيْهِ زِيَادَةُ مَعْنًى أَوْ إِسْنَادٌ يَقَعُ إِلَى جَنْبِ إِسْنَادٍ لِعِلَّةٍ تَكُوْنُ هُنَاكَ لِأَنَّ الْمَعْنَى الزَّائِدَ فِي الْحَدِيْثِ الْمُحْتَاجَ إِلَيْهِ يَقُوْمُ مَقَامَ حَدِيْثٍ تَامٍّ فَلَا بُدَّ مِنْ إِعَادَةِ الْحَدِيْثِ الَّذِي فِيْهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الزِّيَادَةِ أَوْ أَنْ يُفَصَّلَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيْثِ عَلَى اخْتِصَارِهٖ إِذَا أَمْكَنَ وَ لٰكِنْ تَفْصِيْلُهٗ رُبَّمَا عَسُرَ مِنْ جُمْلَتِهٖ فَإِعَادَتُهٗ بِهَيْئَتِهٖ إِذَا ضَاقَ ذٰلِكَ أَسْلَمُ فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِنْ إِعَادَتِهٖ بِجُمْلَتِهٖ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنَّا إِلَيْهِ فَلَا نَتَوَلّٰى فِعْلَهٗ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کے سوائے اسکے کہ کوئی ایسی جگہ آجائے جس میں حدیث کو مکرر لانے سے بے نیاز نہ رہا جاسکے باں طور کہ اس حدیث میں کوئی معنی زائد ہوں (سابقہ حدیث کے مقابلہ میں) یا اسکی سند کیوجہ سے حدیث کو مکرر لایا جائے کہ وہ کسی دوسری سند کے ساتھ ہی واقع ہو کسی علت کی وجہ سے جو وہاں پائی جارہی ہو۔

کیونکہ وہ زائد معنی جو حدیث میں پائے جارہے ہیں اسے جاننے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ ایک مکمل حدیث کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا اس حدیث کا اعادہ ضروری ہے جس میں مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق کوئی زائد معنی پائے جائیں سو ہم یا تو وہاں حدیث کو مکرر لائیں گے یا اگر ممکن ہوا تو پوری حدیث میں سے صرف اس زائد معنی کی تفصیل بیان کردیں گے اختصار کے پیش نظر، لیکن بعض اوقات پوری حدیث کے اعادہ کی بہ نسبت اس معنی زائد کی تفصیل خاصی مشکل ہو جاتی ہے لہٰذا ایسے تنگی کے موقعہ پر پوری حدیث کا اعادہ زیادہ صحیح ہوتا ہے۔ البتہ جہاں ہم یہ محسوس کریں گے کہ پوری حدیث کے اعادہ کی ضرورت نہیں تو اسے ہم دوبارہ بیان نہیں کریں گے۔

فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ فَإِنَّا نَتَوَخّٰى أَنْ نُقَدِّمَ الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوْبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقٰى مِنْ أَنْ يَكُوْنَ نَاقِلُوْهَا أَهْلَ اسْتِقَامَةٍ فِي الْحَدِيْثِ وَإِتْقَانٍ لِمَا نَقَلُوْا لَمْ يُوْجَدْ فِي رِوَايَتِهِمُ اخْتِلَافٌ شَدِيْدٌ وَلَا تَخْلِيْطٌ فَاحِشٌ كَمَا قَدْ عُثِرَ فِيْهِ عَلَى كَثِيْرٍ مِّنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَبَانَ ذٰلِكَ فِي حَدِيْثِهِمْ فَإِذَا نَحْنُ تَقَصَّيْنَا أَخْبَارَ هٰذَا الصِّنْفِ مِنَ النَّاسِ أَتْبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَقَعُ فِي

پس پہلے ہم قسم اوّل (طبقہ اولیٰ) کی احادیث کے بیان کا ارادہ کریں گے کہ ہم وہ احادیث انشاء اللہ پیش کریں جو عیوب (شذوذ وعِلل وغیرہ) سے پاک ہوں۔ اس بنیاد پر کہ ان کے رواۃ، روایتِ حدیث میں زیادہ صاحبِ استقامت اور حفظ واتقان والے ہیں، کیونکہ انہوں نے ایسی روایت نقل کی ہیں جن میں نہ زیادہ اختلاف تھا (الفاظ وغیرہ کا) اور نہ ہی ان کی احادیث میں واضح خلط ملط ہے ❶ جیسے کہ بہت سے محدثینِ کرامؒ اس باب میں لغزش کھا گئے ہیں اور یہ عیوب انکی مرویات میں واضح ہوگئے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)
یہ قول نقل کیا ہے کہ "مسلم نے اپنی صحیح میں یہ شرط رکھی ہے کہ حدیث متصل الاسناد ہو، ثقہ راوی دوسرے ثقہ سے نقل کررہا ہو (اول سے آخر تک تمام رواۃ ثقہ ہوں) اور وہ حدیث شذوذ اور علت سے بھی پاک ہو۔"
بعض علماء مثلاً: حاکم نیسابوریؒ، امام بیہقیؒ اور قاضی عیاض مالکیؒ وغیرہ نے یہ فرمایا ہے کہ امام مسلمؒ نے صرف طبقہ اولیٰ کی روایات اس کتاب میں لی ہیں۔ لیکن علامہ عثمانیؒ صاحب فتح الملہم نے فرمایا ہے کہ یہ قول صحیح نہیں کیونکہ دقتِ نظر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ امام مسلمؒ نے طبقہ ثانیہ کی روایات بھی ذکر کی ہیں البتہ طبقہ ثالثہ کی روایات بالکل نہیں لیں۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ۔
حاشیہ صفحہ ہذا
❶ خلط سے مراد یہ ہے کہ پوری زندگی تو راوی کا حافظہ ٹھیک رہا لیکن اخیر عمر میں ان کے حافظہ میں کمی آگئی جس کی وجہ سے ایک حدیث کے الفاظ دوسری حدیث میں خلط کرکے روایت کردیئے۔ اصطلاح محدثین میں اِسے "اختلاط" کہتے ہیں۔ زکریا

أَسَانِيْدِهَا بَعْضُ مَنْ لَيْسَ بِالْمَوْصُوْفِ بِالْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ كَالصِّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ عَلى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوْا فِيْمَا وَصَفْنَا دُوْنَهُمْ فَإِنَّ اسْمَ السِّتْرِ وَالصِّدْقِ وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَيَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ وَلَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ وَأَضْرَابِهِمْ مِنْ حُمَّالِ الْآثَارِ وَنُقَّالِ الْأَخْبَارِ فَهُمْ وَإِنْ كَانُوْا بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسِّتْرِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوْفِيْنَ فَغَيْرُهُمْ مِنْ أَقْرَانِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِتْقَانِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يَفْضُلُوْنَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ لِأَنَّ هذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِيْعَةٌ وَخَصْلَةٌ سَنِيَّةٌ

پھر جب طبقہ اولیٰ کی تمام (مراد اکثر) احادیث کو جمع کرلیں گے تو اسکے بعد (طبقہ ثانیہ کی) ایسی احادیث ذکر کریں گے جنکی اسانید میں ایسے رواۃ بھی موجود ہیں جو حفظِ حدیث اور ضبط واتقان میں قسمِ اول کے رواۃ جیسے نہیں ہیں۔ (اگرچہ یہ رواۃ ضبط واتقان میں طبقہ اولیٰ کے رواۃ سے کم درجہ کے ہیں) لیکن بیان حدیث میں وہ صدق وعدالت اور علم سے متصف ہیں اور انکے اندر ایسی کوئی منافی صدق وعدالت بات نہیں ہے جو انکی عدالت وثقاہت کو مجروح کرے جیسے کہ حضرت عطاءؒ بن السائب ❶، یزیدؒ بن ❷ ابوزیاد اور لیث ❸ بن ابی سلیم اور ان جیسے دوسرے حاملینِ احادیث وناقلین روایات وغیرہ اگرچہ اہل علم وعلماء حدیث کے نزدیک علم اور صدق وضبط وغیرہ میں معروف ہیں لیکن انکے علاوہ وہ دوسرے رواۃ جو انکے ہمعصر ہیں اور ہمارے بیان کردہ وصف ضبط واتقان کے بھی حامل ہیں فی الحال ایک درجہ زیادہ رکھتے ہیں ان رواۃ سے کیونکہ یہ صفت (ضبط واتقان) اہل علم کے نزدیک ایک بلند رتبہ اور ایک اعلیٰ خصلت ہے (جس سے طبقہ ثانیہ کے رواۃ محروم ہیں)۔

أَلَا تَرَى أَنَّكَ إِذَا وَازَنْتَ هؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ الَّذِيْنَ سَمَّيْنَاهُمْ عَطَاءً وَيَزِيْدَ وَلَيْثًا بِمَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَسُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ وَإِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ فِي إِتْقَانِ الْحَدِيْثِ وَالِاسْتِقَامَةِ فِيْهِ وَجَدْتَهُمْ مُبَايِنِيْنَ لَهُمْ لَا يُدَانُوْنَهُمْ لَا شَكَّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ فِي ذلِكَ لِلَّذِي اسْتَفَاضَ عِنْدَهُمْ مِنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنْصُوْرٍ وَالْأَعْمَشِ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِتْقَانِهِمْ لِحَدِيْثِهِمْ

تمہارا کیا خیال ہے کہ جب تم ہمارے بیان کردہ ان تینوں رواۃ عطاءؒ بن السائب، یزیدؒ بن ابی زیاد، اور لیث بن ابی سلیم کا موازنہ اور تقابل منصور بن المعتمر، سلیمان الاعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے کروگے اتقانِ حدیث کے بارے میں تو انکے اور اُنکے درمیان بہت دور دراز کی مسافت کا فرق پاؤ گے۔ یہ انکے بالکل قریب نہیں اور اس بارے میں اہل علم وعلماء حدیث کے درمیان کوئی شک وشبہ نہیں ہے کیونکہ منصور ❹، سلیمان ❺ اور اسماعیل ❻ کا حفظ اور ضبط واتقان علماء حدیث کے نزدیک مسلّم ہے اور وہ علماء

---

❶ مشہور تابعی عالم اور محدث ہیں طبقہ ثانیہ میں سے ہیں۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی اور حضرت انس بن مالکؓ سے روایت بیان کی ہیں جب کہ ان سے بھی بڑے بڑے علماء نے احادیث روایت کی ہیں جن میں سفیان ثوریؒ، شعبہ، حماد بن زید وغیرہ شامل ہیں۔ اخیر عمر میں حافظہ خراب ہوگیا تھا، نہایت دیندار اور گریہ وزاری کرنے والے بزرگ تھے۔

❷ یزید بن ابوزیاد قرشی دمشقی، انہیں یزید بن زیاد بھی کہا جاتا ہے۔ علماء اسماء الرجال نے ان کی تضعیف کی ہے، ابو حاتمؒ نے ضعیف اور نسائیؒ نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ ترمذیؒ نے ضعیف فی الحدیث کہا ہے علامہ عثمانیؒ شارح مسلم فرماتے ہیں کہ یہاں پر امام مسلمؒ کی مراد یزید بن ابوزیاد سے وہ قرشی دمشقی نہیں بلکہ یزید بن ابوزیاد الکوفی ہیں لیکن ان کے بارے میں بھی علماء رجال نے اعتماد کا اظہار نہیں کیا ہے۔

❸ لیث بن ابی سلیم الکوفیؒ ان کے بارے میں امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ مضطرب الحدیث ہیں لیکن ان سے کافی لوگوں نے روایت حدیث کی ہیں۔ یہ تینوں طبقہ ثانیہ کے رواۃ ہیں لیکن ضبط واتقان میں اعلیٰ نہیں ہیں اگرچہ ان میں صدق وعدالت کے منافی کوئی بات نہیں ہے۔ زکریا عفی عنہ۔

❹ منصور بن المعتمر تبع تابعی ہیں لیکن ضبط واتقان میں بقیہ دو حضرات سے فائق ہیں شاید اسی لئے امام مسلمؒ نے ترتیب میں انہیں ہی مقدم رکھا۔ عبدالرحمان بن مہدیؒ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ: "منصور أثبت أهل الكوفة" اہل کوفہ کے تمام رواۃ میں سب سے زیادہ .... جاری ہے

وَأَنَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَيَزِيْدَ وَلَيْثٍ وَفِيْ مِثْلِ مَجْرَى هٰؤُلَاءِ إِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ الْأَقْرَانِ كَابْنِ عَوْنٍ وَأَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ مَعَ عَوْفِ ابْنِ أَبِيْ جَمِيْلَةَ وَأَشْعَثَ الْحُمْرَانِيِّ وَهُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ كَمَا أَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَأَيُّوْبَ صَاحِبَاهُمَا إِلَّا أَنَّ الْبَوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ هٰذَيْنِ بَعِيْدٌ فِي كَمَالِ الْفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ وَإِنْ كَانَ عَوْفٌ وَأَشْعَثُ غَيْرَ مَدْفُوْعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَأَمَانَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلٰكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَإِنَّمَا مَثَّلْنَا هٰؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ لِيَكُوْنَ تَمْثِيْلُهُمْ سِمَةً يَصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مَنْ غَبِيَ عَلَيْهِ طَرِيْقُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَرْتِيْبِ أَهْلِهِ فِيْهِ فَلَا يُقَصَّرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ وَلَا يُرْفَعُ مُتَّضِعُ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَيُعْطَى كُلُّ ذِيْ حَقٍّ فِيْهِ حَقَّهُ وَيُنَزَّلُ مَنْزِلَتَهُ وَقَدْ ذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله تعالى عليه و سلم أَنْ نُنَزِّلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ مَعَ مَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ)

رجال اس درجہ کا ضبط واتقان عطاء بن السائب' یزید بن ابی زیاد اور لیث بن سُلیم میں نہیں معلوم کر پائے۔ جب تم ہم عصر علماء کے درمیان تقابل و موازنہ کرو گے تو ایسا ہی معاملہ ہو گا جیسے کہ ابن عونؒ اور 'ایوب السختیانی کا موازنہ عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث الحمرانیؒ سے کیا جائے کہ یہ (عوف اور اشعث) دونوں حضرت حسن بصریؒ اور محمدؒ بن سیرین کے مصاحبین میں سے ہیں جبکہ ابن عوف اور ایوب السختیانی بھی ان دو حضرات کے مصاحبین میں سے ہیں لیکن ان دو اور ان دو کے درمیان زبردست بُعد ہے (ضبط و اتقان کے اعتبار سے) کمالِ فضل اور صحت نقل و روایت میں۔ اگرچہ عوف اور اشعث کا صدق و امانت اہل علم کے نزدیک غیر معتبر نہیں لیکن حقیقت حال علماء کے نزدیک وہی ہے جو ابھی ہم نے ذکر کی (کہ فرق مرتبہ ضبط واتقان کا ہے 'عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث الحمرانی دونوں کثیر الروایۃ بزرگ ہیں اور ابن سعدؒ وغیرہ علماء نے انکی تعدیل کی ہے لیکن یہ دونوں مرتبہ میں ابن عوف اور ایوب السختیانیؒ سے کم ہیں)۔

اور یہ جو ہم نے نام لیکر ان حضرات کی مثالیں بیان کی ہیں یہ اسلئے تاکہ یہ چیز ایک علامت اور نشانی بن جائے ان لوگوں کیلئے جنکے سامنے اہل علم و علماء حدیث کا طریقہ تعدیل مخفی ہے (کہ وہ کسطرح رواۃ کو حسب ضبط و حفظ مختلف مراتب و درجات میں متفاوت و مرتب کرتے ہیں) اور (اسکے جاننے کے بعد) کسی بلند مرتبہ والے کا رتبہ کم نہ کیا جائے اور علم کے اعتبار سے کم رتبہ والے کو اسکے مرتبہ سے بلند نہ کیا جائے اور ہر صاحبِ حق کو اسکا حق دیدیا جائے اور ہر ایک کو اسکے مرتبہ پر رکھا جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا گیا ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم

گذشتہ صفحہ سے پیوستہ

ضبط واتقان والے منصور بن المعتمر ہیں۔

⑨ سلیمان الاعمش۔ ان کا پورا نام سلیمان بن مہران الاسری الکاھلی ہے تابعی ہیں' حضرت انسؓ کی زیارت کی ہے کوفہ میں پیدا ہوئے۔ سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ: سلیمان الاعمش اپنے اقران و ہم عصر علماء میں سب سے آگے تھے۔ چار خصائل کے اعتبار سے ۱۔ قرآن حکیم کے سب سے بڑے عالم تھے ۲۔ حدیث کے سب سے زیادہ حافظ تھے ۳۔ علم فرائض و میراث کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور ایک خصلت اور ذکر کی۔

⑩ اسماعیل بن ابی خالد مشہور تابعی ہیں۔ کئی صحابہ کرامؓ کی زیارت کی ہے مثلاً: حضرت انس بن مالکؓ، حضرت سلمہؓ بن الاکوع وغیرہ۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی سے تو حدیث بھی روایت کی ہے۔

ابو نعیم الاصفہانی نے اپنی "حلیۃ الاولیاء" میں لکھا ہے کہ بارہ صحابہؓ کرام کی زیارت فرمائی۔ سفیان ثوریؒ سمیت متعدد علماء جرح و تعدیل نے ان کی تثبیت کی ہے۔

فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کو انکے مراتب اور مقام پر رکھیں (کسی کا مقام بڑھائیں یا گھٹائیں نہیں)۔ علاوہ ازیں قرآن حکیم میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ قول اسکی تائید کر رہا ہے وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيم ہر صاحب علم سے بڑھ کر بھی کوئی علم والا ہے۔

فَعَلَى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوْهِ نُؤَلِّفُ مَا سَأَلْتَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ مُتَّهَمُوْنَ أَوْ عِنْدَ الْأَكْثَرِ مِنْهُمْ فَلَسْنَا نَتَشَاغَلُ بِتَخْرِيْجِ حَدِيْثِهِمْ كَعَبْدِ اللهِ بْنِ مِسْوَرٍ أَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ وَ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ وَعَبْدِ الْقُدُّوْسِ الشَّامِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَصْلُوْبِ وَغِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو أَبِيْ دَاوُدَ النَّخَعِيِّ وَ أَشْبَاهِهِمْ مِمَّنِ اتُّهِمَ بِوَضْعِ الْأَحَادِيْثِ وَتَوْلِيْدِ الْأَخْبَارِ وَكَذٰلِكَ مَنِ الْغَالِبُ عَلَى حَدِيْثِهِ الْمُنْكَرُ أَوِ الْغَلَطُ أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيْثِهِمْ وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِيْ حَدِيْثِ الْمُحَدِّثِ إِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهُ لِلْحَدِيْثِ عَلَى رِوَايَةِ غَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَا خَالَفَتْ رِوَايَتُهُ رِوَايَتَهُمْ أَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيْثِهِ كَذٰلِكَ كَانَ مَهْجُوْرَ الْحَدِيْثِ غَيْرَ مَقْبُوْلِهِ وَلَا مُسْتَعْمَلِهِ فَمِنْ هٰذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَرَّرٍ وَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ

سو ہم ان متذکرہ بالا طریقوں کے مطابق تمہاری مطلوبہ احادیث رسول اللہ ﷺ کو جمع کرتے ہیں۔ ان احادیث میں سے وہ احادیث جو ایسے رواۃ سے مروی ہیں جو تمام اہل علم یا اکثر اہل علم کے نزدیک مُتّہم بالکذب ہیں تو ان کی روایت کی ہم تخریج نہیں کریں گے۔ جیسے: عبداللہ بن مسور ابو جعفر المدائنی، عمرو بن خالد، عبدالقدوس الشامی، محمد بن سعید المصلوب، غیاث بن ابراہیم، سلیمان بن عمرو، ابوداوٗد النخعی اور ان جیسے دوسرے رواۃ جو وضعِ حدیث اور من گھڑت روایات واحادیث پیدا کرنے کے الزام سے مُتّہم ہیں۔

اسی طرح وہ رواۃ جنکی مرویات میں منکر اور غلط احادیث کی کثرت ہو انکی مرویات سے بھی ہم اجتناب کریں گے۔ اصطلاح محدثین میں حدیث منکر کی علامت یہ ہے کہ جب کسی محدث کی روایت کو دوسرے اصحاب ضبط واتقان رواۃ کی احادیث پر پیش کیا جائے اور ان کا تقابل و موازنہ کیا جائے تو اسکی روایت ان حفظ واتقان والے رواۃ کی روایت کے بالکل مخالف پائی جائے یا اس کا کچھ حصہ موافق اور غالب حصہ مخالف پایا جائے۔ (ایسی حدیث کو "منکر" کہا جاتا ہے) اور جب کسی راوی کی اکثر (غالب) روایات منکر ہوں تو وہ "مہجور الحدیث" ہو جائیگا نہ تو اسکی بیان کردہ روایات کو قبول کیا جائیگا اور نہ ہی اس کی مرویات مستعمل (عند المحدثین) ہوں گی۔ [1]

---

[1] حدیثِ منکر "اصطلاحِ محدثین" میں راوی کی ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو دوسرے ثقہ راویوں سے بھی مروی ہو لیکن اپنے الفاظ و معانی میں اس راوی کی روایت دوسرے ثقات کی روایات سے بالکلیہ مخالف ہو یا اغلباً مخالف ہو۔

حدیثِ منکر کا حکم یہ ہے کہ اس حدیث کو قبول نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کے مقابلہ میں دوسرے ثقات کی روایت کو قبول کیا جائے گا یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حدیث کا منکر ہونا اور بات ہے اور اس راوی کا منکر الحدیث ہونا الگ بات ہے۔

امام مسلمؒ کی عبارت سے بھی یہی واضح ہے کیونکہ انہوں نے حدیث کے منکر ہونے کی علامت بیان کی کہ محدث کی کسی حدیث کو جب دوسری محدثین کی اسی روایت سے موازنے کے لئے پیش کیا جائے اور وہ محدثین خوف ضبط واتقان والے ہوں تو اس کی بیان کردہ روایت ان اصحاب ضبط و اتقان کی روایت سے مخالف پڑجائے اس طرح کہ دونوں کی روایت میں موافق ممکن نہ ہو، لیکن ہو تو لیکن بڑی مشکل سے تو اس محدث کی اس حدیث کو "منکر" کہا جائے گا۔ لیکن خرمہ نہیں کہ وہ راوی بھی منکر الحدیث ہو کیونکہ دیکھا جائے گا کہ اس راوی کی اکثر مرویات منکر ہیں یا نہیں؟ اگر اس کی غالب مرویات منکر ہوں تو اسے "مہجور الحدیث" قرار دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضروری نہیں کہ (جاری ہے)

أُنَيْسَةَ وَالْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ أَبُو الْعَطُوْفِ وَعَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ صُهْبَانَ وَمَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ فِيْ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيْثِ فَلَسْنَا نُعَرِّجُ عَلَى حَدِيْثِهِمْ وَلَا نَتَشَاغَلُ بِهِ لِأَنَّ حُكْمَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالَّذِيْ نَعْرِفُ مِنْ مَذْهَبِهِمْ فِيْ قَبُوْلِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيْثِ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ فِيْ بَعْضِ مَا رَوَوْا وَأَمْعَنَ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ فَإِذَا وُجِدَ كَذٰلِكَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ قُبِلَتْ زِيَادَتُهُ فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِيْ جَلَالَتِهِ وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِيْنَ لِحَدِيْثِهِ وَحَدِيْثِ غَيْرِهِ أَوْ لِمِثْلِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

سو اس قسم کے رواۃ میں سے مثلاً: عبداللہ بن المحرر [1]، یحیٰ بن ابی انیسہ [2]، جراح [3] بن منہال ابوالعطوف، عباد بن کثیر [4]، حسین بن عبداللہ [5] بن ضمیرہ، عمر بن صہبان [6] وغیرہ اور وہ رواۃ ہیں جو منکر احادیث کے روایت کرنے میں اِنکے نقش قدم پر چلیں۔ پس ہم ان رواۃ کی احادیث نہیں لائیں گے اور نہ ہی انکی مرویات کی طرف مشغول ہوں گے، کیونکہ ہر وہ حدیث جسکو ایک راوی روایت کرے اس کی روایت کو قبول کرنے کے بارے میں اہل علم نے ایک شرط لگائی ہے اور اس بارے میں انکا یہی مذہب معلوم ہے کہ اس راوی کی اس حدیث کے اکثر حصہ یا پوری حدیث میں دوسرے ثقات اس کے شریک اور متابع ہوں۔ پھر جب یہ شرط پائی جائے اور اس کے بعد وہ راوی اپنی روایت میں کسی ایسی چیز کا اضافہ کردے جو دوسری رواۃ ثقات کی روایات میں نہ ہو تو اسکی زیادتی قبول کی جائے گی۔

البتہ اگر تم یہ دیکھو کہ کوئی زھری رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلالتِ شان والے راوی سے جو کثیر التلامذہ ہیں اور ان کے تمام تلامذہ بڑے اعلیٰ پائے کے حفاظ اور اصحاب ضبط واتقان ہیں روایت کرنا چاہے اور اسکے ساتھ دوسرے رواۃ کی حدیث بھی بیان کردے یا ھشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل

(گذشتہ سے پیوستہ)
ہر وہ حدیث جو منکر ہوں تو اس کا راوی بھی منکر الحدیث اور متروک الحدیث قرار پائے۔ کیونکہ ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ کسی محدث سند ایک راوی کی ایک حدیث پر "منکر" ہونے کا حکم لگایا لیکن اسی راوی کی دوسری احادیث قبول کیں۔ جیسے امام ابوداؤدؒ نے حدیث نزع خاتم پر منکر ہونے کا حکم لگایا ہے لیکن اس کے راوی ھمام بن یحیٰؒ کو ثقہ قرار دیا ہے اور اہلِ صحاح نے ان سے روایات لی ہیں۔ زکریا
(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] ابن حبانؒ نے فرمایا کہ یہ اللہ کے انتہائی نیک بندے تھے لیکن نادانستگی میں جھوٹ بول جاتے تھے اور نا سمجھی میں اسانید کے اندر الٹ پھیر کردیا کرتے تھے۔ ھلال بن العلاء نے فرمایا کہ: وہ منکر الحدیث ہیں۔

[2] عمرو بن علی نے ان کے بارے میں فرمایا کہ: صدوق ہیں لیکن حدیث میں وہم ہو جاتا ہے۔ ان کی روایات کے ترک پر اصحاب حدیث کا اجماع ہے۔ یعقوب بن سفیان نے فرمایا کہ: ضعیف ہیں۔

[3] جراح بن منہالؒ کے بارے میں احمدؒ نے فرمایا کہ: اہل غفلت میں سے ہیں۔ بخاریؒ و مسلمؒ نے فرمایا کہ منکر الحدیث ہیں دار قطنی نے فرمایا کہ متروک الحدیث ہیں۔

[4] عباد بن کثیر۔ ابوزرعہؒ نے فرمایا کہ ان کی احادیث کو ضبط نہ کیا جائے۔ احمدؒ نے فرمایا کہ یہ حسن بن عمر اور ابوشیبہ سے زیادہ خراب ہیں روایتِ حدیث کے اعتبار سے۔

[5] امام مالکؒ نے ان کی تکذیب کی ہے۔ ابوحاتمؒ نے فرمایا کہ متروک الحدیث ہیں۔ بخاریؒ نے منکر الحدیث اور ضعیف قرار دیا ہے۔

[6] بخاریؒ نے انہیں منکر الحدیث فرمایا۔ نوویؒ نے فرمایا کہ تمام اہلِ حدیث ان کی روایت ترک کرنے پر متفق ہیں۔ زکریا

القدر راوی کی روایت بیان کرے۔

وَ حَدِيْثُهُمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوْطٌ مُشْتَرَكٌ قَدْ نَقَلَ أَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيْثَهُمَا عَلَى الِاتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ فَيَرْوِى عَنْهُمَا أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيْثِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِمَا وَ لَيْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيْحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُوْلُ حَدِيْثِ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ وَاللهُ أَعْلَمُ

اور ان دونوں بزرگوں کی روایت اہل علم میں معروف و متداول اور مشترک ہیں اور انکے شاگرد ان دونوں کی اکثر روایات بالکل اتفاق کے ساتھ بغیر کسی فرقِ (کثیر) کے بیان کرتے ہیں تو اگر کوئی ان دونوں سے یا ان میں سے کسی ایک سے متعدد ایسی احادیث روایت کرے جو ان کے دوسرے تلامذہ کو معلوم نہ ہوں اور وہ راوی ان تلامذہ کی دوسری صحیح روایات میں بھی ان کا شریک نہ ہو تو رواۃ کی اس قبیل کی روایات کو قبول کرنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَذْهَبِ الْحَدِيْثِ وَأَهْلِهِ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهِ مَنْ أَرَادَ سَبِيْلَ الْقَوْمِ وَوُفِّقَ لَهَا سَنَزِيْدُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى شَرْحًا وَإِيْضَاحًا فِي مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ عِنْدَ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ إِذَا أَتَيْنَا عَلَيْهَا فِى الْأَمَاكِنِ الَّتِي يَلِيْقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالْإِيْضَاحُ إِنْشَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

یہ تو ہم نے حدیث کے بارے میں اہل الحدیث کا مذہب بقدر مقصود بیان کر دیا ہے اس شخص کے لئے جو ان حضرات کی راہ پر چلنا چاہے اور اس کو اس کی توفیق بھی عطا ہو اور عنقریب ہم کتاب کے ان مقامات میں جہاں احادیثِ معللہ کا بیان ہو گا اس کی مزید شرح و وضاحت بھی کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

وَبَعْدُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَلَوْلَا الَّذِى رَأَيْنَا مِنْ سُوْءِ صَنِيْعِ كَثِيرٍ مِمَّنْ نَصَبَ نَفْسَهُ مُحَدِّثًا فِيمَا يَلْزَمُهُمْ مِنْ طَرْحِ الْأَحَادِيْثِ الضَّعِيْفَةِ وَالرِّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ وَتَرْكِهِمُ الِاقْتِصَارَ عَلَى الْأَخْبَارِ الصَّحِيْحَةِ الْمَشْهُوْرَةِ مِمَّا نَقَلَهُ الثِّقَاتُ الْمَعْرُوْفُوْنَ بِالصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَإِقْرَارِهِمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ أَنَّ كَثِيْرًا مِمَّا يَقْذِفُوْنَ بِهِ إِلَى الْأَغْبِيَاءِ مِنَ النَّاسِ هُوَمُسْتَنْكَرٌ وَمَنْقُوْلٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مَرْضِيِّيْنَ مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَئِمَّةُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ لَمَا سَهُلَ عَلَيْنَا الِانْتِصَابُ لِمَا سَأَلْتَ مِنَ التَّمْيِيزِ وَالتَّحْصِيْلِ وَلَكِنْ مِنْ أَجْلِ مَا أَعْلَمْنَاكَ مِنْ نَشْرِ الْقَوْمِ الْأَخْبَارَ الْمُنْكَرَةَ بِالْأَسَانِيْدِ الضِّعَافِ الْمَجْهُوْلَةِ وَقَذْفِهِمْ بِهَا

اور اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اگر ہم کسی شخص کے اس غلط طرزِ عمل کو نہ دیکھتے جو اپنے آپ کو محدث بھی گردانتا ہے اور احادیثِ ضعیفہ و روایاتِ منکرہ بیان کرتا ہے اور ان صحیح روایات کے نقل کرنے پر اکتفا نہیں کرتا جو ایسے معروف ثقہ راویوں سے جو اپنی سچائی اور امانت داری میں مشہور ہیں منقول ہیں علاوہ ازیں کہ وہ جانتا بھی ہے کہ ان احادیث کی اکثریت جو وہ غبی، عوام الناس کو سناتا پھرتا ہے مستنکر ہے اور ایسے لوگوں سے مروی ہے جن سے روایت کی مذمت ائمہ اہل حدیث نے کی ہے مثلاً: امام مالکؒ بن انس نے، شعبہ بن الحجاج، سفیان بن عیینہ، یحیٰ بن سعید القطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ ائمہ کرام نے تو ہمارے واسطے اس مشکل کام کے لئے جس کی تم نے خواہش کی تھی کہ صحیح احادیث کو سقیم سے جدا اور ممتاز کر دیا جائے اپنے آپ کو کھڑا کرنا آسان نہ ہوتا۔ لیکن اسی وجہ سے جو ہم نے تمہیں بتلائی کہ لوگ منکر احادیث کو ضعیف اور مجہول اسانید کے ساتھ ان جاہل عوام الناس میں بیان کرتے پھرتے ہیں جنہیں ان احادیث (اور ان کی اسانید) کے عیوب کی خبر بھی نہیں ہمارے واسطے تمہارے

إِلَى الْعَوَامِّ الَّذِيْنَ لَايَعْرِفُوْنَ عُيُوْبَهَا خَفَّ عَلَى قُلُوْبِنَا إِجَابَتُكَ إِلَى مَا سَأَلْتَ.

مطالبہ کو پورا کرنا آسان ہو گیا۔[1]

باب وجوب الرواية عن الثقات و ترك الكذبين

باب روایتِ حدیث میں ثقہ رواۃ سے روایت کرنااور معروف بالکذب کی روایات سے اجتناب واجب ہے

وَاعْلَمْ وَفَّقَكَ اللهُ تَعَالَى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيْزَ بَيْنَ صَحِيْحِ الرِّوَايَاتِ وَسَقِيْمِهَا وَ ثِقَاتِ النَّاقِلِيْنَ لَهَا مِنَ الْمُتَّهَمِيْنَ أَنْ لَّا يَرْوِيَ مِنْهَا إِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهِ وَالسِّتَارَةَ فِي نَاقِلِيْهِ وَأَنْ يَّتَّقِيَ مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ أَهْلِ التُّهَمِ وَالْمُعَانِدِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّ الَّذِيْ قُلْنَا مِنْ هٰذَا هُوَ اللَّازِمُ دُوْنَ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرُهُ:

جان لو (اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا فرمائے) ہر وہ شخص جو صحیح و سقیم روایات میں تمیز کرنے کی معرفت رکھتا ہو اور ثقہ رواۃ کو متہم (وہ رواۃ جن پر کسی قسم کی تہمت لگائی گئی ہو کذب یا فسق وغیرہ کی) سے جدا کرنے کی اہلیت رکھتا ہو اس پر واجب ہے کہ وہ ایسے رواۃ سے روایت نہ کرے سوائے ان احادیث کے جو اپنی اصل اور مخرج کے اعتبار سے صحیح ہوں اور انکے ناقلین کے عیوب پر پردہ پڑا ہوا ہو۔ اور ان لوگوں کی روایت سے احتراز کرے جن پر تہمت لگائی گئی ہو (علماء حدیث کی طرف سے کذب، بدعت یا فسق وغیرہ کی) اور ضعت و متعصب بدعتیوں کی روایت سے بھی احتراز کرے۔[2] ہمارے اس قول کی دلیل یہ ارشاد خدوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ

---

[1] کیونکہ ایسے رواۃ کی غلط روایات سے امت میں گمراہی پھیلے گی اور امت کو گمراہی سے بچانا اور دینِ متین کی حفاظت کرنا ہمارا اہم فریضہ اور منصب ہے۔ اس وجہ سے اس مشکل کام کو کرنے کی ہمت ہم نے اپنے اندر پیدا کی اور شدید محنت طلب کام پر کمربستہ ہو گئے اور خدا نے اسے ہمارے لیے آسان کر دیا۔

[2] بدعتی کی روایت کے قبول اور عدم قبول کے بارے میں علماء حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔ شارح مسلم علامہ نوویؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی بدعتی کی بدعت نے اسے کفر تک پہنچا دیا ہو تو اسکی روایت کے عدم قبول پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ البتہ جہاں تک اس بدعتی کا تعلق ہے جو کفر کی حد تک نہیں پہنچا ہے اس کے بارے میں علماء حدیث مختلف آراء رکھتے ہیں۔
یہاں کتاب میں جو مذہب بیان کیا گیا وہ امام مسلمؒ کا ہے۔ وہ بدعتی جو نہ کفریہ بدعات میں مبتلا ہو، نہ ہی اپنے مذہب کی ترویج کے لئے جھوٹ کو مباح سمجھتا ہو اور نہ ہی متعصب ہو تو اس کے بارے میں بعض علماء کا قول یہ ہے کہ اس کی روایت قبول کی جائے گی جب کہ اس کے برعکس دوسرے علماء عدم قبول کے قائل ہیں۔ لیکن حق اور انصاف کا راستہ ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ یہ کہ اگر وہ بدعتی اپنی بدعات کا داعی ہو تو اس کی روایت قبول نہ کی جائے گی اور داعی نہ ہو تو قبول کی جائے گی۔
اسی طرح بعض علماء نے فرمایا کہ بدعتی کی روایت اس وقت تک قبول کی جائے گی جب تک وہ اپنے مذہب کی تقویت والی روایات بیان نہ کرے اور اگر وہ ایسی روایات بیان کرتا ہے جس سے اس کے مذہب کو تقویت پہنچے مثلاً: کوئی بدعتی نذر لغیر اللہ یا منت و چڑھاوے وغیرہ کی روایات بیان کرے یا کوئی ناصبی بھی اپنے مذہب سے متعلق روایت بیان کرتا ہے یا کوئی مرجئی ارجاء سے متعلق کوئی روایت کرتا ہے، تو اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی۔ یہ علامہ سیوطی کا مذہب ہے شیخ الاسلام حافظ ابن حجرؒ نے بھی شرح نخبۃ الفکر میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔
یہاں یہ واضح رہے کہ بدعتی کے مفہوم میں یہاں پر روافض بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی غالی رافضی ہو اور ضروریات دین میں سے کسی کا منکر ہو تو اس کی روایت کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ البتہ جو اہل بدعت غیر متعصب اور غیر ضعت ہیں اور اپنی بدعات کی تائید میں روایات بھی نہیں بیان کرتے تو ان کی روایات کو مکمل چھان پھٹک کے بعد قبول کیا جائے گا۔ (جاری ہے)

فَتَبَيَّنُوْا أَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ

بِـنَـبَـاءٍ (الحجرات ۲۶/۶)

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اسکی تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ نادانی میں تم کسی قوم پر جا پڑو (حملہ کر کے اسے نقصان پہنچادو) پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے پھرو۔

(معلوم ہوا کہ کسی فاسق کی خبر کو بغیر تحقیق کے قبول کرنا جائز نہیں)

وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ:

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾

مِمَّن تَرضَوْنَ مِنَ الشُّهداء (البقرۃ ۲/۲۸۲)

جن گواہوں پر تم راضی ہو جاؤ

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ:

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿وَأَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾

وَاشْهِدُوْا ذَوَى عَدْلٍ مِنْكُمْ

اور اپنے درمیان سے دو اصحاب عدل مَردوں کو گواہ بنالو۔

(الطلاق ۲۸/۲)

فَدَلَّ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآيِ أَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُوْدَةٌ

پس یہ آیاتِ مبارکہ جو ہم نے ذکر کی ہیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فاسق آدمی کی خبر ساقط اور غیر مقبول ہے اور اسی طرح غیر عادل کی گواہی بھی مردود ہے۔

وَالْخَبَرُ إِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِيْ بَعْضِ الْوُجُوْهِ فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِيْ أَعْظَمِ مَعَانِيْهِمَا إِذْ كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرَ مَقْبُوْلٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُوْدَةٌ عِنْدَ جَمِيْعِهِمْ وَدَلَّتِ السُّنَّةُ عَلٰى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ. كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْآنِ عَلٰى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ

اور اگرچہ روایتِ حدیث اپنے معنی کے اعتبار سے شہادت (گواہی) کے معنی سے مختلف ہے لیکن دونوں اپنے اکثر مفاہیم و معانی میں مشترک ہیں (مثلاً: اسلام، عقل، بلوغ، عدالت، مروّت ضبط و اتقان وغیرہ) کیونکہ فاسق کی حدیث اہل علم کے نزدیک غیر معتبر و غیر مقبول ہے جیسے کہ باجماع اہل علم اس کی گواہی بھی مردود ہے' اور حضور اکرم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ احادیثِ منکرہ کو قبول نہ کیا جائے بالکل اسی طرح جیسے قرآن کریم نے فاسق کی خبر کے قبول

(گذشتہ سے پیوستہ)
چنانچہ خود صحیحین میں ایسے بہت سے حضرات کی روایات موجود ہیں جن پر تہمت بدعت لگائی گئی لیکن چونکہ امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کی کڑی شرائط پر وہ پورے اترتے تھے اور مذکورہ بالا عیوب سے پاک تھے تو ان کی مرویات کو قبول کیا گیا۔
علامہ سیوطیؒ نے "تدریب الراوی" میں ایسے تمام رواۃ کی فہرست بھی بیان فرمائی ہے جن پر بدعت کی تہمت کے باوجود صحیحین میں انکی مرویات موجود ہیں مثلاً: ابراہیم بن طہمان' ایوب بن عائذ الطائی' عمرو بن ذرّۃ، محمد بن حازم' یونس بن بکیر وغیرہ۔ ان پر ارجاء کی تہمت ہے۔
اسی طرح حصین بن نمیر الواسطی' اسحاق بن سوید العدوی' قیس بن ابی حزم وغیرہ پر ناصبی ہونے کا الزام ہے' اسی طرح اسماعیل بن ابان' ابوالبختری عبدالرزاق بن ہمام' علی بن الجعد وغیرہ وہ رواۃ ہیں جن پر تشیع کا الزام لگا ہے لیکن چونکہ علماء حدیث کا فیصلہ ہے کہ اگر ایسے رواۃ کی روایات انکے مذاہب کی تائید میں نہیں تو وہ مقبول عند المحدثین ہوں گی لہٰذا صحیحین میں ان کی روایات سے کوئی فرق نہیں پڑا۔ واللہ اعلم

کرنے سے منع فرمایا ہے۔

وَهُوَ الْأَثَرُ الْمَشْهُوْرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيْثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ

اور وہ مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کی اور اس (راوی) کو معلوم ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔"

حَدَّثَنَاه أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ح وحَدَّثَنَاه أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَيْضًا قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ أَبِي شَبِيْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ اور حضرت سمرہؓ بن جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا حدیث بیان فرمائی: رسول اللہ ﷺ سے جھوٹی حدیث منسوب کرنا بدترین گناہ ہے۔

باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے جھوٹی حدیث منسوب کرنا بدترین گناہ ہے

۱...... و حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهم يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ

۱...... حضرت ربعیؒ بن حراش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھ پر جھوٹ مت باندھو اس لئے کہ جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ آگ میں داخل ہوگا۔"

۲...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّه قَالَ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک مجھے صرف اس بات نے کثرت روایتِ احادیث سے روک رکھا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: "جس نے عمداً مجھ سے جھوٹی بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔"

۳...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۳...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا (جھوٹی بات میری طرف منسوب کی) اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے"۔

٤...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَنَا أَبِي

۴...... حضرت علیؒ بن ابی ربیعہ الوالبی فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ

قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِي قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُغِيْرَةُ أَمِيرُ الْكُوْفَةِ قَالَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

مسجد میں آیا اس زمانہ میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے (اور اس وقت مسجد میں خطبہ دے رہے تھے) مغیرہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:۔ "مجھ سے جھوٹ منسوب کرنا کسی عام آدمی سے جھوٹ منسوب کرنے کی طرح نہیں ہے۔ (کہ جس کے بارے میں چاہا غلط اور جھوٹ اس کی طرف منسوب کر دیا اور اس سے اس کے ایمان پر کوئی اثر نہ پڑا بلکہ) جس نے میری طرف عمداً جھوٹ منسوب کیا' اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے (کیونکہ اس کے دخول جہنم میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے)

٥...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ

٥...... حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے یہی روایت دوسری سند کے ساتھ مروی ہے اسمیں یہ ذکر نہیں ہے کہ: "مجھ سے جھوٹ منسوب کرنا کسی عام آدمی کی طرح نہیں ہے۔"

باب النهي عن الحديث بكل ما سمع

باب...... ہر سنی سنائی کو بیان کر دینا ممنوع ہے

٦...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِيْ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

٦...... حضرت حفصؒ بن عاصم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انسان کے جھوٹا ہونے کو یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی کو بیان کر دے" (اس سند سے یہ حدیث مرسلاً مروی ہے کیونکہ حفص بن عاصم تابعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں)۔

٧...... وحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

٧...... دوسرے طرق میں حفصؒ بن عاصم یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

٨...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

٨...... حضرت ابو عثمانؒ النہدی فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا کہ "انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی کو بیان کرتا پھرے۔"

۹...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي مَالِكٌ اِعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ يَسْلَمُ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا وَهُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

۹...... ابن وھبؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے امام مالکؒ نے فرمایا کہ: جان لو! وہ آدمی جو ہر سنی سنائی کو بیان کر دے کبھی (جھوٹ سے) محفوظ نہیں رہ سکتا' اور وہ آدمی جو ہر سنی سنائی کو بیان کر دے کبھی امام نہیں بن سکتا۔"

۱۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

۱۰...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "انسان کے جھوٹا ہونے کو یہی بات کافی ہے کہ وہ تمام سنی سنائی باتوں کو بیان کرتا پھرے۔"

۱۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ إِمَامًا يُقْتَدٰى بِهِ حَتّٰى يُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ

۱۱...... حضرت عبدالرحمٰنؒ بن مہدی فرماتے ہیں کہ "آدمی جب تک ہر سنی سنائی بات کو بیان نہ کرنیکا پابند نہ ہو جائے اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہو سکتا کہ اسکی اقتدا کی جائے"۔ (امام نہیں ہو سکتا)

۱۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَأَلَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكَ قَدْ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْآنِ فَاقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةً وَفَسِّرْ حَتّٰى أَنْظُرَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ فَفَعَلْتُ فَقَالَ لِيَ احْفَظْ عَلَيَّ مَا أَقُولُ لَكَ إِيَّاكَ وَالشَّنَاعَةَ فِي الْحَدِيْثِ فَإِنَّهُ قَلَّ مَا حَمَلَهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَلَّ فِي نَفْسِهِ وَكُذِّبَ فِي حَدِيْثِه

۱۲...... سفیان بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایاس بن معاویہ نے کہا کہ میں تمہیں قرآن کریم کے علم کے حصول میں بڑی کلفت اٹھاتے دیکھتا ہوں۔ ذرا میرے سامنے ایک سورت پڑھ کر اس کی تفسیر تو بیان کرو تا کہ مجھے تمہاری علمیت کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں تم سے جو بات اب کہوں گا اسے اچھی طرح یاد رکھنا وہ یہ کہ بیانِ حدیث میں شناعت[1] سے بچنا۔ کیونکہ جو بھی شناعت فی الحدیث اختیار کرتا ہے وہ اپنی نظر میں ہی ذلیل ہو جاتا ہے اور روایتِ حدیث میں اسکی تکذیب کی جاتی ہے۔

۱۳...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ

۱۳...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی قسم سے ایسی احادیث بیان کرنا جو ان کی عقل و فہم سے ماوراء ہوں ان میں سے بہت سوں کیلئے فتنہ کا باعث ہو سکتا ہے[2]۔"

---

[1] یعنی غیر مصدقہ احادیث کی روایت سے بچنا۔ مراد اس سے "احادیث منکرہ" ہیں۔ اور منکر احادیث روایت کرنے سے راوی کی بھی تکذیب کی جاتی ہے لہٰذا اسی بات کو واضح کیا ہے۔

[2] معلوم ہوا کہ ایسی احادیث جن کا مفہوم و مطلب ہر آدمی نہیں سمجھ سکتا' ان کا بیان کرنا عام آدمی کے سامنے مناسب نہیں ہوتا۔ کیونکہ جن احادیث کا مطلب ان کی سمجھ میں نہیں آئے گا وہ ان کا غلط مفہوم از خود نکال لیں گے جس سے گمراہی پھیلے گی۔ جیسے کہ صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ قول منقول ہے کہ "میں نے حضور علیہ السلام سے دو برتن (وعاء) بھرے ہیں (علم کے) ان میں سے ایک برتن میں نے بیان کر کے خالی کر دیا (یعنی احادیث لوگوں سے بیان کر دیں) البتہ جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے اگر اسے بھی بیان کر دوں تو میرا نرخرہ کاٹ دیا جائے یعنی ان میں سے اکثر باتیں عوام کے ذہن میں سما نہیں سکتی لہٰذا وہ ان کا غلط مطلب اخذ کریں گے۔
اس سے معلوم ہوا کہ ایسی احادیث کو عوام الناس میں نہیں بیان کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ۔

بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيْثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُوْلُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً

باب النهى عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط فى تحملها

باب ضعیف رواۃ سے روایتِ حدیث ممنوع ہونے اور ایسے رواۃ کی احادیث کے تحمّل میں احتیاط کا بیان

١٤...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْهَانِئٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ

۱۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے اخیر میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی (من گھڑت) احادیث بیان کریں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا، پس تم ان سے بچتے رہنا۔"

١٥...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَرَاحِيْلَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ

۱۵...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "آخر زمانہ میں کچھ دجال صفت لوگ ہوں گے، جھوٹے ہوں گے، تمہارے سامنے ایسی احادیث لائیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا، ان سے بچتے رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔"

١٦...... و حَدَّثَنِي أَبُوْ سَعِيْدِ نِالْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبَدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ

۱۶...... عامرؒ بن عبدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود نے فرمایا: "شیطان کسی آدمی کی صورت میں لوگوں کے پاس آتا ہے اور ان سے جھوٹی احادیث بیان کرتا ہے۔ جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی کو جس کی شکل و صورت میں پہچانتا ہوں اور اس کے نام سے واقف نہیں ہوں یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے۔" (اسطرح غلط سلط باتیں احادیث کے طور پر عوام میں پھیل جاتی ہیں)۔

١٧...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ إِنَّ فِي الْبَحْرِ شَيَاطِيْنَ

۱۷...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: "بیشک سمندر میں بہت سے شیاطین قید ہیں جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے زنجیروں میں جکڑ کر رکھا ہے۔ قریب ہے کہ وہ نکلیں اور

مَسْجُوْنَةً أَوْثَقَهَا سُلَيْمَانُ يُوْشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا

لوگوں کو قرآن سنائیں۔❶"

۱۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيْدُ قَالَ نَاسُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ جَاءَ هٰذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي بُشَيْرَبْنَ كَعْبٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْ لِحَدِيْثِ كَذَا وكَذَا فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ فَقَالَ لَهُ عُدْلِحَدِيْثِ كَذَاوكَذَا فَعَادَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَاأَدْرِيْ أَعَرَفْتَ حَدِيْثِي كُلَّهُ وَأَنْكَرْتَ هٰذَاأَمْ أَنْكَرْتَ حَدِيْثِي كُلَّهُ وَعَرَفْتَ هٰذَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ لَمْ يُكْذَبْ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُوْلَ تَرَكْنَا الْحَدِيْثَ عَنْهُ

۱۸...... حضرت طاؤس (مشہور تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ یہ شخص (بشیرؒ بن کعب) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آئے اور ان سے احادیث بیان کرنے لگے۔ ابن عباسؓ نے ان سے فرمایا کہ فلاں فلاں حدیث دوبارہ بیان کرو۔ انہوں نے دوبارہ بیان کر دیں اور فرمایا کہ: مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے میری تمام احادیث کو معروف (صحیح) تصور کیا اور ان احادیث کو (جو میں نے دوبارہ بیان کیں) منکر جانا ہے یا سابقہ تمام احادیث کو منکر گردانا اور ان احادیث کو معروف (صحیح) جانا ہے؟ تو ابن عباسؓ نے ان سے فرمایا کہ: ہم لوگ حضور اقدس ﷺ سے اس وقت حدیث بیان کیا کرتے تھے جب کہ جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا' پھر جب لوگ ہر اچھی اور بری راہ پر سوار ہوگئے (یعنی ہر طرح کی صحیح و غلط اور رطب و یابس احادیث بیان کرنے لگے) تو ہم نے احادیث کی روایت ترک کر دی۔"

۱۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُبْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّانَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَالْحَدِيْثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَّاإِذَارَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَذَلُوْلٍ فَهَيْهَاتَ

۱۹...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ احادیث کو حفظ کیا کرتے تھے اور حضور علیہ السلام کی احادیث طیبہ اسی لائق ہیں کہ انہیں حفظ کیا جائے۔ البتہ جب تم ہر سخت اور نرم راہ پر سوار ہوگئے تو بس اب تمہاری احادیث کا اعتبار ختم ہوگیا (اب ہم تمہاری مرویات کی توثیق نہیں کریں گے)۔

۲۰...... وحَدَّثَنِي أَبُوْأَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ الْغَيْلَانِيُّ قَالَ نَا أَبُوْعَامِرٍيَعْنِي الْعَقَدِيَّ قَالَ نَا رَبَاحٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَأْذَنُ لِحَدِيْثِهِ وَلَايَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَاابْنَ عَبَّاسٍ مَالِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيْثِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا

۲۰...... حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیرؒ بن کعب العدوی' حضرت ابن عباسؓ کے پاس حاضر ہوئے اور احادیث بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا...... لیکن حضرت ابن عباسؓ نے نہ ان کی طرف گوش بر آواز ہوئے نہ ہی نظر التفات فرمائی تو انہوں نے فرمایا کہ اے ابن عباس! مجھے کیا ہوا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ میری بات نہیں سنتے ہیں' میں آپ سے حضور ﷺ کی احادیث بیان کر رہا ہوں اور آپ نہیں سن رہے؟ ابن عباسؓ نے فرمایا: ایک وقت وہ تھا کہ جب ہم کسی آدمی کو یہ کہتے سنتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تو ہم فوراً اس کی طرف

❶ وہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے غلط قرآن سنائیں گے حقیقت میں وہ قرآن نہیں ہوگا بلکہ وہ اپنی طرف سے مختلف ادھر ادھر کی باتیں جمع کر کے سنائیں گے جس سے لوگ گمراہ ہوں گے۔

كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ابْتَدَرَتْهُ أَبْصَارُنَا وَأَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِآذَانِنَا فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُوْلَ لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ

متوجہ ہوتے اور ہمہ تن گوش ہو جاتے تھے۔ پس جب تم لوگ ہر سخت و نرم راہ پر سوار ہو گئے تو ہم اب لوگوں کی کوئی بات قبول نہیں کرتے سوائے ان احادیث کے جو ہمیں (براہ راست) معلوم ہیں۔

۲۱...... حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ قَالَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابًا وَيُخْفِي عَنِّي فَقَالَ وَلَدٌ نَاصِحٌ أَنَا أَخْتَارُ لَهُ الْأُمُوْرَ اخْتِيَارًا وَأُخْفِي عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ وَيَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ فَيَقُوْلُ وَاللهِ مَا قَضَى بِهٰذَا عَلِيٌّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ ضَلَّ

۲۱...... حضرت ابن ابی ملیکہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو خط لکھا اور ان سے مطالبہ کیا میرے واسطے ایک کتاب لکھ دیں (احادیث جمع کر دیں) اور (اسمیں ان احادیث کو) چھپالیں (جن میں کلام ہے اور عام آدمی انکے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہو سکتا ہے انہیں نہ جمع کریں)۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ لڑکا (ابن ابی ملیکہ) اچھی نصیحت کرنے والا ہے (خیر خواہ ہے) میں اسکے واسطے احادیث منتخب کروں گا (جو اس کیلئے نافع ہوں گی) اور بہت سی احادیث چھپالوں گا۔ پھر ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ کے فیصلوں (کی کتاب) کو منگوایا اور اسمیں سے کچھ باتیں لکھنے لگے اور بہت سی باتوں پر سے سرسری سے گزرتے چلے گئے (یعنی انہیں لکھا نہیں) اور انکے بارے میں ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم! علیؓ نے یہ فیصلے نہیں کئے اگر کئے تو وہ بھٹک گئے۔ ❶

۲۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيْهِ قَضَاءُ عَلِيٍّ ؓ فَمَحَاهُ إِلَّا قَدْرَ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ

۲۲...... حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں حضرت علیؓ کے قضایا جمع کئے گئے تھے تو ابن عباسؓ نے ان میں سے اکثر مٹاڈالے ماسوا ایک ہاتھ کے برابر۔ سفیان بن عیینہ نے اشارہ کیا کہ ایک ہاتھ کے برابر (جو صحیح تھے)۔

۲۳...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ لَمَّا أَحْدَثُوْا تِلْكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ ؓ قَالَ

۲۳...... حضرت ابو اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ کے بعد لوگوں نے اپنی جانب سے غلط سلط باتیں پیدا کیں (حضرت علیؓ سے غلط روایات منسوب کر کے شائع کیں) تو حضرت علیؓ کے اصحاب میں سے

❶ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے جو یہ لکھا کہ بہت سی باتیں چھپالیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی وہ احادیث مبارکہ جن میں علماء نے کلام کیا ہے اور ان کے بارے میں قیل و قال ہے تو وہ احادیث میرے واسطے نہ لکھیں کیونکہ ممکن ہے بہت سے لوگ ان سے غلط فہمی کا شکار ہو جائیں۔
ابن عباسؓ کے قول کہ حضرت علیؓ نے یہ فیصلے نہیں کئے اگر وہ کرتے تو غلط راہ پر جا پڑتے" اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حضرت علیؓ کے فیصلے نہیں ہیں کیونکہ یہ غلط ہیں اور چونکہ حضرت علیؓ ہرگز گمراہ نہیں تھے لہٰذا یہ فیصلے بھی غلط ہیں۔
اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب اغلباً حضرت علیؓ کی خود مرتب کردہ نہیں تھی اور بعض لوگوں نے ان کے بعد ان کے قضایا کو جمع کر دیا تھا اور ان سے منسوب کر کے غلط سلط روایات جمع کر دی تھیں۔ آئندہ آنے والی روایات سے بھی احقر کی اس رائے کی تائید ہوتی ہے۔ اسی لئے ابن عباسؓ نے انہیں لغو اور باطل قرار دیا تھا۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ قَاتَلَهُمُ اللهُ أَيَّ عِلْمٍ أَفْسَدُوا

ایک نے فرمایا کہ: اللہ ان لوگوں کو تباہ و برباد کرے کس علم (علم حدیث) کو انہوں نے بگاڑ کر رکھ دیا۔

۲۴...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ انَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ يَصْدُقُ عَلَى عَلِيٍّ ﷺ فِي الْحَدِيْثِ عَنْهُ إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ

۲۴...... حضرت ابو بکرؒ بن عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے مغیرہؒ بن شعبہ سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے کہ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد) جو لوگ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات بیان کرتے تھے ان کی روایات کی تصدیق نہ کی جاتی تھی اِلَّا یہ کہ وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں سے مروی ہو (کیونکہ اصحاب عبداللہ بن مسعودؓ تمام کے تمام ثقات تھے جب کہ دوسرے رواۃ نے حضرت علیؓ کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے بیان کرنی شروع کر دی تھیں)۔

باب بيان ان الاسناد من الدين وان الرواية لا تكون الا عن الثقات وان جرح الرواة بما هو فيهم جائز بل واجب وانه ليس من الغيبة المحرمة بل من الذب عن الشريعة المكرمة

باب...... سند کا بیان بھی دین کا ہی حصہ اور دین میں شامل ہے [1]

۲۵...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا فُضَيْلُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ

۲۵...... حضرت محمد بن سیرینؒ [2] فرماتے ہیں کہ: یہ علم (حدیث) دین ہے پس تم یہ (بنظر غائر) دیکھا کرو کہ کن لوگوں سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔ [3]

۲۶...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ لَمْ يَكُوْنُوا يَسْأَلُوْنَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ

۲۶...... حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پچھلے دور میں (قرن اول میں) لوگ اسناد کے بارے میں نہیں پوچھا کرتے تھے (کیونکہ لوگوں میں ورع و تقویٰ اور علم و عمل غالب تھا) لیکن جب فتنے وقوع پذیر ہونے لگے (خوارج، نواصب، روافض، مرجئہ وغیرہ کے) تو علماء حدیث

---

[1] حدیث کی سند بیان کرنا دین کا حصہ ہے کوئی غیر ضروری چیز نہیں۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ روایت صرف ثقہ راویوں سے کی جائے ضعفاء سے روایت جائز نہیں۔ اور راویوں کے بارے میں جرح، تعدیل ضروری ہے اور جرح جائز بلکہ واجب ہے اور اگر اس جرح میں کسی کی کوئی بری بات بیان ہو جائے تو یہ غیبت محرمہ کے زمرہ میں نہیں آتی بلکہ یہ تو عین ثواب اور دین متین کا دفاع ہے۔

[2] محمدؒ بن سیرین مشہور تابعی ہیں۔ علم حدیث کے بڑے امام تھے اور فن تعبیر الرؤیا میں تو آپ کا ثانی کوئی نہیں تھا۔

[3] کیونکہ دین صرف ان لوگوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے جو نہایت قابل اعتماد ہوں دین اور ایمان کے اعتبار سے۔ علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب "اسعاف المبطاء برجال المؤطا" میں فرمایا ہے کہ معنؒ بن عیسیٰ نے فرمایا: امام مالکؒ فرمایا کرتے تھے کہ چار قسم کے آدمیوں سے علم حاصل نہیں کرنا چاہئے ان کے علاوہ سب سے علم حاصل کیا جا سکتا ہے ا۔ بیوقوف سے ۲۔ خواہش پرست انسان سے جو اپنی خواہشات کی طرف بلاتا پھرتا ہو ۳۔ جھوٹے شخص سے جو عام گفتگو میں جھوٹ بولتا ہو اگرچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں جھوٹا مشہور نہ ہو تب بھی اس سے علم حاصل کرنا جائز نہیں ۴۔ ایسے شیخ سے جو نہایت نیک و متقی ہو لیکن جو احادیث وہ بیان کرتا ہو ان کے بارے میں اسے صحیح علم نہ ہو۔

السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ

نے فرمایا کہ ہم سے اپنے رجال (اسناد) بیان کرو (جن سے تم نے حدیث حاصل کی) تاکہ دیکھا جائے کہ وہ اہل سنت میں سے ہیں تو ان کی احادیث کو قبول کیا جائے گا اور اہل بدعت میں سے ہیں تو ان کی حدیث کو رد کر دیا جائے گا۔

۲۷...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ نَا عِيْسَى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُس قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ لَقِيْتُ طَاوُسًا فَقُلْتُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ كَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ إِنْ كَانَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ

۲۷...... سلیمان بن موسیٰؒ فرماتے ہیں کہ میں (ایک بار) حضرت طاؤسؒ سے ملا اور ان سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے ایسی ایسی حدیث بیان کی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تمہارا ساتھی جو تم سے بیان کر رہا ہے) صاحب اعتبار ہے (ثقہ ہے' ضبط واتقان میں اعلیٰ پائے کا ہے اور اسکے اوپر اعتماد کیا جا سکتا ہے) تو اسکی حدیث کو قبول کیا جائیگا۔

۲۸...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ إِنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ

۲۸...... سلیمان بن موسیٰؒ فرماتے ہیں کہ میں نے طاؤسؒ سے کہا کہ فلاں نے مجھ سے ایسی ایسی احادیث بیان کیں ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تمہارا ساتھی قابل اعتماد اور ثقہ ہو تو اس کی حدیث قبول کر لو۔

۲۹...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا الْأَصْمَعِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَدْرَكْتُ بِالْمَدِيْنَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَأْمُوْنٌ مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْحَدِيْثُ يُقَالُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ

۲۹...... حضرت ابوالزنادؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں سو ایسے اشخاص پائے جو سب کے سب ہر عیب سے مامون تھے لیکن ان سے حدیث نہیں لی جاتی تھی اور ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اس قابل نہیں ہیں (کہ ان سے روایت حدیث کی جائے)۔

۳۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ

۳۰...... حضرت مسعر بن کدامؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوائے ثقات رواۃ کے اور کوئی حدیث بیان نہیں کر سکتا۔

۳۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ وَلَوْلَا

۳۱...... حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ: اسناد (کا بیان کرنا) دین کا حصہ ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو جس کا جو دل چاہتا کہتا پھرتا۔[1]
حضرت عبداللہؒ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان

[1] جب اسناد کی پابندی لازم ہوگئی تو اب ہر کس و ناکس کا قول معتبر نہیں بلکہ جو علم اسماء الرجال کی کڑی شرائط پر پورا اترے گا اور ثقاہت و متانت' دیانت و امانت' ورع و تقویٰ' زہد و ریاضت' حفظ و اتقان میں اعلیٰ درجہ کا ہوگا اسی کی روایت معتبر ہوگی۔

الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِي الْإِسْنَادَ وَقَالَ مُحَمَّدُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ عِيسَى الطَّالَقَانِيَّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَدِيْثُ الَّذِي جَاءَ إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تُصَلِّيَ لِأَبَوَيْكَ مَعَ صَلَاتِكَ وَتَصُومَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ يَا أَبَا إِسْحٰقَ عَمَّنْ هٰذَا قَالَ قُلْتُ لَهُ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ فَقَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ يَا أَبَا إِسْحٰقَ إِنَّ بَيْنَ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ مَفَاوِزَ تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ وَلٰكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ

قوائم ہیں یعنی اسناد۔ [1] حضرت ابواسحاق ابراہیم بن عیسیٰ الطالقانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہؒ بن مبارک سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمان! یہ حدیث کیسی ہے جو حضور علیہ السلام سے منقول ہے (اس کا درجہ کیا ہے) کہ آپؐ نے فرمایا: "اوپر تلے کی نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ اپنے (مرحوم) والدین کے لئے بھی نماز پڑھو اور اپنے روزہ کے ساتھ ان کے واسطے بھی روزہ رکھو۔"؟ تو عبداللہؒ بن مبارک نے ان سے فرمایا اے ابواسحاق! یہ حدیث کس سے مروی ہے؟ میں نے کہا یہ تو شہاب بن خراش کی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ثقہ ہے۔ انہوں نے کس سے روایت کی؟ میں نے کہا حجاج بن دینار سے۔ فرمایا کہ ثقہ ہے انہوں نے کس سے روایت کی؟ میں نے عرض کیا کہ انہوں نے براہ راست حضور علیہ السلام سے نقل کی۔ تو ابن مبارکؒ نے فرمایا اے ابواسحاق! حجاج بن دینار اور حضور اکرم ﷺ کے درمیان بڑے طویل صحرا اور بیابان ہیں جن کے اندر اونٹوں کی گردنیں تھک کر ختم ہو جاتی ہیں۔ البتہ (میت کے ایصال ثواب کیلئے) صدقہ دینے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ [2]

باب الكشف عن معايب رواة الحديث و ناقلى الاخبار و قول الأئمة فى ذالك

باب رواۃِ حدیث اور ناقلین آثار کے عیوب کا بیان اور اس بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال

وَقَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ عَلٰى رُءُوسِ

حضرت عبداللہؒ بن مبارک برسرعام یہ کہا کرتے تھے کہ عمروؒ [3] بن ثابت کی احادیث کو چھوڑ دو کیونکہ یہ شخص سلف صالحین کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔

---

[1] مقصد یہ ہے کہ حدیث کو حیوان سے مشابہت دی جس طرح جانور بغیر قوائم یعنی پائے کے بغیر کھڑا نہیں ہو سکتا اسی طرح حدیث بھی بغیر اسناد کے معتبر نہیں ہو سکتی۔

[2] عبداللہؒ بن مبارک نے فرمایا کہ یہ حدیث قابلِ حجت ودلیل نہیں ہے کیونکہ اس میں حجاج بن دینار اور حضور علیہ السلام کے درمیان کئی ثقہ رواۃ ہیں جنہیں حجاج نے چھوڑ دیا ہے' بڑے بڑے صحرا و بیابان سے یہی مراد ہے' لہٰذا یہ حدیث کہ مرحوم والدین کی طرف سے نماز روزہ پڑھنا چاہئے' صحیح نہیں۔ البتہ ابن مبارکؒ نے آگے یہ فرمایا کہ ہاں مرحومین کی طرف سے ایصال ثواب کے لئے صدقہ کرنے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ تمام علماء اس پر متفق ہیں کہ مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے صدقہ دیا جا سکتا ہے۔ البتہ جہاں تک بدنی عبادات (نماز' روزہ) کا تعلق ہے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک بدنی عبادات نفلی کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا۔ جب کہ جمہور علماء کے نزدیک نفلی عبادات بدنیہ کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ شافعی مسلک کے محققین نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہے کہ عبادات بدنیہ نفلیہ کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

[3] عمرو بن ثابت کے بارے میں علماء اسماء الرجال نے بڑے سخت الفاظ کہے ہیں ابن معینؒ نے فرمایا: ليس بشيء۔ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ: متروک الحدیث ہے۔ ابن حبانؒ نے فرمایا کہ من گھڑت روایات بیان کرتا ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ: رافضی ہے خبیث ہے۔ عجلیؒ نے فرمایا: غالی شیعہ ہے۔

النَّاسَ دَعُوا حَدِيْثَ عَمْرِوبْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ

۳۲...... و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بُهَيَّةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَقَالَ يَحْيَى لِلْقَاسِمِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلَى مِثْلِكَ عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ هٰذَا الدِّيْنِ فَلَا يُوجَدَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَلَا فَرَجٌ أَوْ عِلْمٌ وَلَا مَخْرَجٌ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ وَعَمَّ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّكَ ابْنُ إِمَامَيْ هُدًى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ آخُذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ فَسَكَتَ فَمَا أَجَابَهُ

۳۲...... ابو عقیل صاحب بہیہ[1] کہتے ہیں کہ میں قاسم بن عبید اللہ اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا تھا کہ یحییٰ نے قاسم سے کہا کہ: تمہارے جیسے آدمی کیلئے یہ بڑی خراب بات ہے کہ تم سے دین کے معاملہ میں کوئی سوال کیا جائے اور تمہارے پاس اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہو اور نہ ہی اس کے بارے میں تمہیں کوئی علم ہو۔ قاسم کہنے لگے وہ کیوں؟ یحییٰ نے کہا کہ تم ہدایت کے دو بڑے ائمہ کے بیٹے ہو۔ ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے (قاسم صدیق اکبرؓ کے پڑنواسے اور عمر فاروقؓ کے پڑپوتے تھے۔ اسی بناء پر بیٹے کہا) تو قاسمؒ نے ان سے فرمایا کہ: اس سے زیادہ بری بات اس شخص کے نزدیک جسے خدا نے عقل سے نوازا ہو یہ ہے کہ میں بغیر علم[2] کے کوئی بات کہہ دوں یا کسی غیر ثقہ راوی سے حدیث حاصل (کر کے اسے بیان) کروں ابو عقیل کہتے ہیں یہ سن کر یحییٰ بن سعید بالکل خاموش ہو گئے اور کوئی جواب ان سے نہ بن پڑا۔

۳۳...... و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بُهَيَّةَ أَنَّ أَبْنَا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَاللهِ إِنِّي لَأُعْظِمُ أَنْ يَكُوْنَ مِثْلُكَ وَأَنْتَ ابْنُ إِمَامَيِ الْهُدَى يَعْنِي عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ تُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاللهِ عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللهِ أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أُخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ وَشَهِدَهُمَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِيْنَ قَالَا ذٰلِكَ

۳۳...... ابو عقیل صاحب بہیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہؓ بن عمر کے کسی بیٹے (مراد پوتا ہے) سے لوگوں نے کوئی ایسی بات پوچھی جس کے بارے میں ان کو کوئی علم نہیں تھا۔ تو یحییٰ بن سعید نے ان سے فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھے یہ بہت شاق گزرا کہ تم جیسے کے پاس اس بارے میں کوئی علم نہیں حالانکہ تم دو ائمہ ہدایت کے بیٹے (مراد پوتے اور پڑپوتے) ہو یعنی حضرت عمرؓ کے پڑپوتے اور ابن عمرؓ کے پوتے ہو۔ تم سے کوئی بات پوچھی جائے اور اس بارے میں تمہیں کوئی علم نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ: اللہ عزوجل کے نزدیک اور اس شخص کے نزدیک جسے اللہ نے عقل سے نوازا ہو یہ بات بہت زیادہ بڑی ہے کہ میں بغیر علم کے کوئی بات کہوں یا کسی غیر ثقہ راوی کی حدیث بیان کردوں' اور اس گفتگو کے وقت ابو عقیل یحییٰ ابن

---

[1] ابو عقیل کا نام یحییٰ بن متوکل الفریر ہے۔ یہ بہیہ نامی عورت جو حضرت عائشہؓ صدیقہ سے روایات بیان کرتی تھیں کہ آزاد کردہ غلام تھے اور علماء رجال نے ان کی تضعیف کی ہے۔

[2] حاصل اس کا یہ ہے کہ دین کے بارے میں بغیر محقق و مصدقہ سند کے یا بغیر علم کے کوئی بات کہنا بہت ہی سخت گناہ اور شدید برا عمل ہے بہ نسبت یہ کہنے کے کہ: لا ادری میں نہیں جانتا۔ کیونکہ اپنے عدم علم کا اعتراف بھی علم ہے اور صاحب عظمت کا کام ہے اور بغیر علم کے علمیت کا دعویٰ سب سے بڑا جہل ہے جس سے بڑے مفاسد پیدا ہوتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ

المتوکل موجود تھے۔

۳۴...... وحَدَّثَنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ فَيَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالُوا أَخْبِرْ عَنْهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ

۳۴...... یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شعبہ مالک رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حدیث کے معاملہ میں ثبت اور ثقہ نہ ہو کہ کوئی آدمی مجھ سے آکر اس غیر ثقہ کے بارے میں سوال کرتا ہے (تو میں کیا کہوں؟) انہوں نے فرمایا کہ اسے وضاحت سے بتلادوں کہ فلاں شخص ثبت اور ثقہ نہیں ہے (یعنی اس کے عیب کو چھپاؤ نہیں)۔

۳۵...... وحَدَّثَنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ يَقُولُ سُئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِيثٍ لِشَهْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَقَالَ إِنَّ شَهْرًا نَزَكُوهُ إِنَّ شَهْرًا نَزَكُوهُ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ يَقُولُ أَخَذَتْهُ أَلْسِنَةُ النَّاسِ تَكَلَّمُوا فِيهِ

۳۵...... نضر بن شمیل فرماتے ہیں کہ ابن عون سے شہر بن حوشب کے بارے میں پوچھا گیا (کہ انکی روایت کا کیا حکم ہے؟) اور نضر بن شمیل اس وقت دروازہ کی چوکھٹ پر کھڑے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ شہر بن حوشب کے بارے میں علماء رجال نے طعن کیا ہے اور ان کی احادیث کے بارے میں کلام کیا ہے شہر بن حوشب کے بارے میں لوگوں نے طعن و کلام کیا ہے۔

(مسلم کے بہت سے رواۃ نے ترکوہ روایت کیا ہے لیکن صحیح "نذکوہ" ہے جسکے معنیٰ ہیں چھوٹے نیزہ سے مارنا۔ مراد جرح و طعن ہے)۔

۳۶...... حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ لَقِيتُ شَهْرًا فَلَمْ أَعْتَدَّ بِهِ.

۳۶...... شعبہؒ بیان کرتے ہیں، میں شہر سے ملا لیکن ان کی روایت کو قابل اعتبار نہیں سمجھا۔

۳۷...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ إِنَّ عَبَّادَ بْنَ كَثِيرٍ مَنْ تَعْرِفُ حَالَهُ وَإِذَا حَدَّثَ جَاءَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ فَتَرَى أَنْ أَقُولَ لِلنَّاسِ لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ بَلَى قَالَ عَبْدُ اللهِ فَكُنْتُ إِذَا كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ ذُكِرَ فِيهِ عَبَّادٌ أَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ وَأَقُولُ لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ

۳۷...... حضرت عبداللہؒ بن المبارک فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوریؒ سے کہا کہ یہ عباد بن کثیر جسکے حال سے آپ واقف ہیں کہ (ضعیف ہے) جب وہ حدیث بیان کرتا ہے تو ایک مصیبت ساتھ لاتا ہے (احادیثِ منکرہ اور واہی تباہی کہتا ہے) تو آپ کا کیا خیال ہے؟ میں لوگوں سے کہہ دوں کہ عباد سے روایات نہ لیں (اس کی روایت قبول نہ کریں) سفیانؒ نے فرمایا کہ ہاں! کیوں نہیں (یعنی ضرور ایسا کرو) عبداللہؒ بن مبارک فرماتے ہیں کہ پھر جب میں کسی مجلس میں ہوتا اور عباد بن کثیر کا ذکر آتا تو میں اسکی دینداری کی تعریف کرتا اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا کہ اس کی روایات مت قبول کرو۔ (کیونکہ دینداری ایک الگ چیز ہے جبکہ روایتِ حدیث ایک بالکل مختلف امر ہے جس میں حفظ و ضبط و اتقان کا زیادہ اعتبار ہے)۔

۳۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ

۳۸...... عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار

قَالَ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ انْتَهَيْتُ إِلَى شُعْبَةَ فَقَالَ هٰذَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَاحْذَرُوهُ

شعبہ کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ عباد بن کثیر ہے اس (کی روایات) سے احتراز کرو۔

۳۹...... و حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ سَأَلْتُ مُعَلَّى الرَّازِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَبَّادُ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ كُنْتُ عَلَى بَابِهِ وَ سُفْيَانُ عِنْدَهُ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ كَذَّابٌ

۳۹...... فضل بن حرمل فرماتے ہیں کہ میں معلّی الرازی سے محمد بن سعید جن سے عبادہ بن کثیر روایتِ حدیث کیا کرتے تھے کہ بارے میں سوال کیا تو انہوں نے عیسیٰ بن یونس کے حوالہ سے کہا کہ انہوں نے فرمایا: میں عباد کے دروازہ پر کھڑا تھا اور سفیان بھی اسکے پاس تھے۔ جب سفیان باہر نکلے تو میں نے ان سے عباد کے بارے میں سوال کیا' تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ جھوٹا ہے۔

۴۰...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ نَرَ الصَّالِحِينَ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَتَّابٍ فَلَقِيتُ أَنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ لَمْ تَرَ أَهْلَ الْخَيْرِ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُسْلِمٌ يَقُولُ يَجْرِي الْكَذِبُ عَلَى لِسَانِهِمْ وَلَا يَتَعَمَّدُونَ الْكَذِبَ

۴۰...... محمد بن یحییٰ بن سعید القطان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (یحی بن سعید نے) فرمایا کہ: ہم نے صلحاء (درویش و صوفی منش لوگوں) کو کسی چیز میں اتنا جھوٹا نہیں دیکھا جتنا کہ روایتِ حدیث میں۔ ابن ابی عتاب کہتے ہیں کہ پھر میں محمد بن یحییٰ بن سعید القطان سے ملا اور ان سے اسی بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اپنے والد (یحییٰ بن سعید) کے حوالہ سے کہا: تم صلحاء و صوفی لوگوں کو روایتِ حدیث میں سب سے زیادہ جھوٹا دیکھو گے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس قول کا مطلب و مراد یہ ہے کہ جھوٹ ان کی زبانوں پر جاری ہوتا ہے اور وہ قصداً و عمداً کذب فی الحدیث نہیں کرتے (کیونکہ کوئی مسلمان جانتے بوجھتے کذب فی الحدیث یا کذب علی النبی علیہ السلام کا ارتکاب نہیں کر سکتا)۔[1]

۴۱...... حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَلِيفَةُ بْنُ مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ حَدَّثَنِي مَكْحُولُ حَدَّثَنِي مَكْحُولُ فَأَخَذَهُ الْبَوْلُ فَقَامَ فَنَظَرْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَبَانُ عَنْ أَنَسٍ وَأَبَانُ عَنْ فُلَانٍ فَتَرَكْتُهُ وَقُمْتُ

۴۱...... خلیفہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں غالب بن عبیداللہ کے پاس داخل ہوا تو اس نے مجھے املاء حدیث کروانا شروع کیا کہ حدّثنی مکحول...... اس اثناء میں اسے پیشاب کی حاجت ہوئی (جب وہ پیشاب کو چلا گیا تو) میں اٹھا اور اس کی کراسہ (کاپی) میں دیکھا تو وہاں لکھا تھا حدثنی ابانُ عن انسٍ و ابانُ عن فلانٍ (پس میں نے اس سے روایتِ حدیث ترک کردی)۔[2]

---

[1] مقصد امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ یہ حضرات صلحاء عمداً کذب فی الحدیث نہیں کرتے بلکہ لاعلمی اور صحیح و سقیم احادیث میں امتیاز کی عدم معرفت کی وجہ سے نادانستہ کذب فی الحدیث کا ارتکاب کر گزرتے ہیں، کیونکہ وہ عبادت و اشغال میں مصروف ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فضائل اعمال کی اکثر احادیث ضعیف یا منکر ہیں' قاضی عیاض مالکیؒ فرماتے ہیں کہ یہ صلحاء اپنے تئیں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ احادیث بیان کر کے وہ کوئی نیک عمل کر رہے ہیں۔

[2] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَفَّانَ حَدِيْثَ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ حَدِيْثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى بْنُ فُلَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ لِعَفَّانَ إِنَّهُمْ يَقُولُوْنَ هِشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قِبَلِ هَذَا الْحَدِيْثِ كَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ادَّعَى بَعْدُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ

(امام مسلمؒ خود فرماتے ہیں کہ) میں نے حسن بن علی الحلوانی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عفان کی کتاب میں ھشام ابوالمقدام عن عمر بن عبدالعزیز کی حدیث دیکھی۔ ھشام نے کہا کہ مجھ سے ایک آدمی نے جسے یحییٰ بن فلاں کہا جاتا تھا بیان کیا محمد بن کعب کے حوالہ سے۔
میں نے عفان سے کہا کہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ ھشام نے اس حدیث کو محمد بن کعب سے براہ راست سنا۔ عفان کہنے لگے کہ ھشام کو اسی حدیث نے مبتلائے جرح کر دیا۔
کبھی تو وہ کہتے کہ یحییٰ بن محمد نے مجھ سے بیان کیا اور اسکے بعد دعویٰ کیا کہ انہوں نے محمد بن کعب سے یہ حدیث سنی۔ ❶

٤٢...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ يَقُولُ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيْثَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ انْظُرْ مَا وَضَعْتَ فِي يَدِكَ مِنْهُ - قَالَ ابْنُ قُهْزَاذَ وَسَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ رَأَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ صَاحِبَ الدَّمِ قَدْرِ الدِّرْهَمِ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ مَجْلِسًا

۴۲...... عبداللہ بن عثمان بن جبلہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہؒ بن مبارک سے کہا کہ یہ کون شخص ہیں جو آپ سے حضرت عبداللہؓ بن عمرو کی حدیث روایت کرتے ہیں عیدالفطر یوم الجوائز کے بارے میں؟ ❷ انہوں نے فرمایا کہ وہ سلیمان ❸ بن الحجاج ہیں۔ تم یہ دیکھو تم نے ان سے کیا حاصل کیا ہے (یعنی سلیمان سے کچھ نہ کچھ حدیث ضرور حاصل کرنی چاہئے کیونکہ وہ ثقہ اور عمدہ راوی ہیں۔ یہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے سلیمان کی تعریف بیان کی ہے)۔ عبداللہ بن قہزاذ کہتے ہیں کہ میں نے وھب بن زمعہ کو سفیان بن عبدالملک کا تذکرہ کرتے سنا۔ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❷ کیونکہ اس کے قول وفعل میں تضاد سامنے آ گیا کہ مجھ سے تو مکحول کی روایت املاء کرا رہا تھا جب کہ حقیقتاً وہ ابان کی روایات تھیں۔ لہٰذا اس غلط بیانی کی وجہ سے میں نے اس سے حدیث کی روایت ترک کر دی۔
اور غالب بن عبیداللہ کے بارے میں علماء رجال نے جرح کی ہے چنانچہ ابن معین اور دار قطنی وغیرہ نے تضعیف کی ہے۔ زکریا عفی عنہ

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ یعنی تضاد اور اختلاف بیان کی بناء پر علمائے رجال نے ان پر جرح کی ہے کیونکہ انہیں اس کا قطعی علم ہی نہیں کہ کس سے انہوں نے حدیث روایت کی ہے۔

❷ اس سے مراد وہ حدیث ہے جو حضور علیہ السلام سے مروی ہے۔ اسے نوویؒ نے حافظ ابن عساکرؒ کی کتاب میں روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں کے کناروں پر آ جاتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں کہ اے مسلمانوں کی جماعت! اپنے رحیم رب کی طرف چلو جو خیر کا حکم دیتا ہے اور زبردست اجر عطا فرماتا ہے۔ اس نے تمہیں حکم دیا تم نے روزے رکھے اور تم نے اپنے پروردگار کی اطاعت کی پس اب اپنے انعامات قبول کرو۔ اور جب نمازی نماز عید سے فارغ ہو جاتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے "اپنے گھروں کو بامراد لوٹو" بے شک میں نے تمہارے تمام گناہوں کو بخش دیا"۔ اور اس دن کا نام "یوم الجوائز" رکھا جاتا ہے۔

❸ سلیمان بن الحجاج مشہور محدّث ہیں ابن حبانؒ نے انہیں ثقات میں ذکر کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے بھی ان پر کوئی حرج نہیں فرمائی۔

فَجَعَلْتُ أَسْتَحْيِي مِنْ أَصْحَابِي أَنْ يَرَوْنِي جَالِسًا مَعَهُ كُرْهَ حَدِيْثِهِ

روح[1] بن غطیف کو دیکھا ہے جنہوں نے دم قدر درھم[2] والی حدیث روایت کی ہے۔ اسکے پاس میں نے ان کی مجلس میں بیٹھنا شروع کر دیا۔ پھر مجھے اپنے ساتھیوں سے شرم آنے لگی کہ وہ مجھے انکے ساتھ بیٹھا ہوا نہ دیکھ لیں کیونکہ روح کی احادیث کو مکروہ سمجھا جاتا تھا۔[3]

٤٣...... حَدَّثَنِي ابْنُ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُولُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ بَقِيَّةُ صَدُوقُ اللِّسَانِ وَلٰكِنَّهُ يَأْخُذُ عَمَّنْ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ

۴۳...... ابن قہزاذ فرماتے ہیں کہ میں نے وھب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ سفیان نے عبداللہؒ بن المبارک سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا: بقیۃ (بن ولید کلاعی) صدوق اللسان (سچے) ہیں لیکن وہ ہر قسم کے (ثقات و ضعاف) رواۃ سے روایت کرتے ہیں۔[4]

٤٤...... وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ أَحَدُ الْكٰذِبِيْنَ الْهَمْدَانِيُّ وَ كَانَ كَذَّابًا ۔

۴۴...... مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عامر بن شرحبیل شعبیؒ نے فرمایا کہ مجھ سے حارث اعور نے حدیث بیان کی۔ مغیرہ کہتے ہیں کہ حالانکہ شعبیؒ گواہی دیتے تھے اس بات کی کہ وہ (حارث اعور) جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔[5]

---

1. روح بن غطیف: علماء اسماء الرجال نے ان کی تضعیف کی ہے۔ چنانچہ یحیی بن معین نے انہیں کہا کہ واھی ہے۔ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ "متروک" ہیں دارقطنی نے فرمایا: بہت زیادہ منکر الحدیث ہیں۔ ابوحاتم نے فرمایا: ثقہ نہیں ہیں۔
2. اس سے مراد حدیث ابی ھریرہؓ ہے جو انہوں نے مرفوعاً روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: "نماز قدر درھم کی صورت میں لوٹائی جائے گی" یعنی اگر کپڑے پر خون لگ جائے تو قدر درھم سے کم معاف ہے اور قدر درھم کی صورت میں نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ لیکن یہ حدیث صحیح نہیں۔ علماء حدیث کے نزدیک اس کی کوئی اصل نہیں۔ کذافی شرح النووی۔
3. روح بن غطیف کی علماء رجال نے چونکہ تضعیف کی ہے اس لئے ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ ایسے شخص کی مجلس میں بیٹھنا میرے لئے باعثِ شرم تھا کیونکہ میرے ساتھیوں میں سے اگر کوئی دیکھ لیتا تو وہ سمجھ جاتا کہ میں اس سے احادیث روایت کرتا ہوں حالانکہ علماء حدیث اس سے روایت کو ناپسند کرتے تھے۔ تو وہ کہیں مجھ سے بھی روایت کو ناپسند نہ کریں اسلئے مجھے شرم آتی تھی اور میں نے پھر اس کی مجالست چھوڑ دی۔
4. بقیۃ بن ولید کلاعی: محدثین اور اسماء الرجال کے علماء نے ان کی تضعیف کی ہے اور کچھ علماء نے کہا ہے کہ ان کی حدیث لی جاسکتی ہے بہر حال ان کے بارے میں علماء کو تردد ہے۔
5. حارث اعور کے بارے میں بعض علماء حدیث نے تعریفی کلمات کہے اور اس کی تعدیل کی چنانچہ احمد بن صالح مصری نے فرمایا: حارث اعور ثقہ ہے ابن ابی داؤد نے فرمایا کہ: حارث افقہ الناس ہیں۔ لیکن رجال کے ائمہ متقدمین مثلاً: ابن معین، ابن عدی اور ابن حبان وغیرہ نے تضعیف کی ہے۔ ابن حبان نے فرمایا کہ غالی شیعہ تھا۔ اور حدیث میں واہی تباہی بکنے والا تھا اور اکثر علماء نے اسکی تضعیف کی ہے۔ اب یہاں پر ایک اشکال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ اگر حارث اعور کذاب تھا تو شعبیؒ نے اس سے حدیث کیوں بیان کی؟ اس کا مطلب کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ علماء حدیث اس جیسے کاذب لوگوں کی احادیث بھی قبول کرتے ہیں لیکن احتجاج اور دلیل پکڑنے کے لئے نہیں بلکہ صحیح و غلط، سقیم و حسن میں تمیز کرنے کے لئے اور اس واسطے تاکہ متعلقہ حدیث کے تمام طرق اور اسناد کا علم ہو جائے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ کاذب راوی کسی مدلس حدیث کو صحیح اور ضعیف کو قوی نہ بنادے، اور چونکہ علماء تو احادیث صحیحہ سے باخبر ہیں اور ان کے سامنے ہر حدیث اور اس کے اندر غلط راویوں کی وجہ سے آئے ہوئے عیوب بالکل ظاہر ہوتے ہیں لہٰذا انہیں ایسے کاذب رواۃ سے روایت حدیث میں کوئی نقصان نہیں۔ جب کہ وہ دلیل لینے کے لئے نہ ہو۔ واللہ اعلم

۴۵...... حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ نِالْأَشْعَرِيُّ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُفَضَّلٍ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ

۴۵...... شعبی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور شعبی گواہی دیا کرتے تھے کہ حارث اعور جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

۴۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحَارِثُ الْقُرْآنُ هَيِّنٌ الْوَحْيُ أَشَدُّ

۴۶...... ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ علقمہؒ (مشہور تابعی ہیں) نے فرمایا: میں نے قرآن کریم دو سال میں پڑھا' تو حارث نے کہا کہ قرآن کریم آسان ہے جبکہ وحی مشکل ہے۔

۴۷...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا أَحْمَدُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْحَارِثَ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثِ سِنِيْنَ وَالْوَحْيَ فِي سَنَتَيْنِ أَوْ قَالَ الْوَحْيَ فِي ثَلَاثِ سِنِيْنَ وَ الْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ

۴۷...... ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ حارث نے کہا: میں نے قرآن کو تین سال میں سیکھا اور وحی کو دو سال میں۔ یا کہا وحی کو تین سال میں سیکھا اور قرآن کو دو سال میں۔

۴۸...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْحَارِثَ اتُّهِمَ

۴۸...... ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ حارث مُتَّھم (بالکذب والتشیُّع) ہے۔

۴۹...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ سَمِعَ مُرَّةُ الْهَمْدَانِيُّ مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ اقْعُدْ بِالْبَابِ قَالَ فَدَخَلَ مُرَّةُ وَأَخَذَ سَيْفَهُ قَالَ وَأَحَسَّ الْحَارِثُ بِالشَّرِّ فَذَهَبَ

۴۹...... حضرت حمزہؒ زیات فرماتے ہیں کہ مرّۃ الہمدانی نے حارث اعور سے کوئی بات سنی (غلط اور موضوع حدیث سنی ہوگی غالبًا) تو مرّہ نے اس سے کہا کہ ذرا تم دروازہ پر بیٹھو (میں ابھی آیا) مرّہ گھر میں گئے اور تلوار اٹھائی۔ حارث نے محسوس کرلیا کہ کچھ گڑبڑ ہونے والی ہے تو بھاگ کھڑا ہوا۔

۵۰...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ إِيَّاكُمْ وَالْمُغِيرَةَ بْنَ

۵۰...... ابن عونؒ فرماتے ہیں کہ ابراہیم نے ہم سے فرمایا کہ تم لوگ مغیرہ [1] بن سعید اور ابو عبدالرحیم [2] (کی روایات) سے بچو کیونکہ وہ

---

[1] مغیرہ بن سعید: یہ رافضی تھا کذاب تھا۔ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: دجال احرق بالنار زمن النخعي وادّعى النبوة۔ یعنی یہ دجال ہے ابراہیم نخعیؒ کے زمانہ میں یہ زندہ جلایا گیا تھا کیونکہ اس نے نبوت کا دعوی کیا تھا۔ ابن عدیؒ نے فرمایا کہ کوفہ میں اس سے زیادہ ملعون کوئی نہیں تھا حضرت علیؓ پر سب سے زیادہ جھوٹ باندھنے والا یہی شخص تھا۔ ہمیشہ اہل بیت پر جھوٹ باندھا کرتا تھا یعنی ان سے جھوٹی روایات منسوب کرتا تھا۔ میزان الاعتدال فی مراتب الرجال میں ہے کہ اس سے کہا گیا کیا حضرت علیؓ مُردوں کو زندہ کر سکتے تھے؟ کہنے لگا کہ خدا کی قسم! وہ اگر چاہتے تو عاد و ثمود کو بھی زندہ کر دیتے۔

[2] ابو عبدالرحیم۔ اس کی کنیت ہے نام شقیق الضبی الکوفی القاص تھا۔ ابو عبدالرحمٰن السلمیؒ اس کی مذمت کیا کرتے تھے۔
بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو عبدالرحیم جس سے احتراز کا ابراہیم نے حکم دیا وہ شقیق الضبی نہیں بلکہ اس کا نام سلمہ بن عبدالرحمٰن نخعی ہے۔

سَعِيدٍ وَأَبَا عَبْدِ الرَّحِيمِ فَإِنَّهُمَا كَذَّابَانِ

دونوں کذاب ہیں۔

٥١...... وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ وَنَحْنُ غِلْمَةٌ أَيْفَاعٌ فَكَانَ يَقُولُ لَنَا لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ أَبِي الْأَحْوَصِ وَإِيَّاكُمْ وَشَقِيقًا قَالَ وَكَانَ شَقِيقٌ هٰذَا يَرَى رَأْيَ الْخَوَارِجِ وَلَيْسَ بِأَبِي وَائِلٍ

۵۱...... حضرت عاصمؒ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی نوجوانی و لڑکپن کے زمانہ میں حضرت ابو عبدالرحمٰن السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ تو وہ ہم سے فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ قصاص (قصہ گو) لوگوں کے پاس مت بیٹھا کرو سوائے ابوالاحوص کے اور شقیق سے بچا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ شقیق خوارج کی طرف میلان رکھتا تھا۔ اور یہ ابووائل نہیں ہیں۔ ❶

٥٢...... حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ فَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ كَانَ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ

۵۲...... جریرؒ فرماتے ہیں کہ میں جابر بن یزید الجعفی سے ملا ہوں لیکن اس سے حدیث نہیں لکھی کیونکہ وہ رجعت ❷ کا اعتقاد رکھتا تھا۔

٥٣...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا مِسْعَرٌ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ مَا أَحْدَثَ

۵۳...... مسعرؒ کہتے ہیں کہ جابر بن یزید نے ہم سے حدیث بیان کی ہے اس بدمذہبی سے قبل جو اس نے ایجاد کی (اس سے مراد وہی "ایمان بالرجعۃ" ہے)۔

٥٤...... وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ أَنْ يُظْهِرَ مَا أَظْهَرَ فَلَمَّا أَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ وَتَرَكَهُ بَعْضُ النَّاسِ فَقِيلَ لَهُ وَمَا أَظْهَرَ قَالَ الْإِيمَانَ بِالرَّجْعَةِ

۵۴...... سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ لوگ جابر کی احادیث کا تحمل (روایت) کیا کرتے تھے اس کی بدمذہبیت ظاہر کرنے سے قبل۔ پھر جب اس نے اپنی اعتقادی ظاہر کردی تو لوگوں نے اس کو حدیث کے بارے میں متہم قرار دے دیا۔ اور بعض نے تو اس کی روایت کو بالکل ترک کردیا۔ سفیانؒ سے پوچھا گیا کہ اس نے کیا (بداعتقادی) ظاہر کی تھی؟ فرمایا کہ "ایمان بالرجعۃ"۔ (جس کا ذکر گزر چکا ہے)۔

٥٥...... وحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو يَحْيَى

۵۵...... جابر بن یزید جعفی کہتا ہے کہ میرے پاس ستر ہزار احادیث ہیں

---

❶ شقیق سے مراد وہی ابوعبدالرحیم شقیق الضبی ہے۔
امام مسلمؒ نے جو یہ فرمایا کہ "یہ ابووائل نہیں ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ شقیق سے مراد وہ مشہور تابعی شقیق بن سلمہ ابووائل الاسدی نہیں ہیں بلکہ شقیق ضبی ہے۔

❷ "رجعت" روافض اور اہل تشیع کا ایک خود ساختہ باطل عقیدہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بادلوں میں زندہ چھپے بیٹھے ہیں اور جب ان کی اولاد میں جو "مزعومہ" امام برحق پیدا ہوگا (مہدی موعود) تو وہ ان شیعوں کو آسمان سے پکار کر: اس امام برحق کی معاونت کا حکم دیں گے۔
جابر جعفی جس کا یہ عقیدہ تھا کہ بارے میں علماء رجال نے تضعیف میں تشدد اختیار کیا ہے چنانچہ ابن معینؒ نے فرمایا کہ: کذاب ہے اور ایک جگہ فرمایا کہ اس کی حدیث نہ لکھی جائے' امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا: میں اب تک جن (کاذب) رواۃ سے بھی ملا ہوں ان میں سب سے زیادہ کاذب اور جھوٹا جابر جعفی ہے۔ ابن حبان نے فرمایا کہ: یہ سبائی تھا عبداللہ بن السباء کا ساتھی تھا۔ زکریا عفی عنہ

الْحِمَّانِيُّ قَالَ نَا قَبِيصَةُ وَأَخُوهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْجَرَّاحَ بْنَ مَلِيحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُولُ عِنْدِي سَبْعُوْنَ أَلْفَ حَدِيْثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهَا

اور سب کی سب ابو جعفر[1] عن النبی علیہ السلام کے طریق سے ہیں۔

۵۶...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ عِنْدِي لَخَمْسِيْنَ أَلْفَ حَدِيْثٍ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بِشَيْءٍ قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ يَوْمًا بِحَدِيْثٍ فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْخَمْسِيْنَ أَلْفًا

۵۶...... زہیرؒ کہتے ہیں کہ جابر نے کہایا فرمایا کہ میں نے جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: میرے پاس پچاس ہزار ایسی احادیث موجود ہیں جنہیں میں نے ابھی تک بیان نہیں کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے ایک روز ایک حدیث بیان کی اور کہا کہ یہ ان پچاس ہزار میں سے ہے۔

۵۷...... وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ يَقُولُ عِنْدِي خَمْسُوْنَ أَلْفَ حَدِيْثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۷...... سلام بن ابی مطیع فرماتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: میرے پاس حضور ﷺ کی پچاس ہزار احادیث ہیں

۵۸...... و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ

فَقَالَ جَابِرٌ لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلُ هٰذِهِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَذَبَ فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ وَمَا أَرَادَ بِهٰذَا فَقَالَ إِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مِنْ وَّلَدِهِ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ يُرِيدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي اخْرُجُوا مَعَ فُلَانٍ يَقُولُ جَابِرٌ فَذَا تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ وَكَذَبَ كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ

۵۸...... سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو سنا اس نے جابر جعفی سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول:

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْيَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ

کا کیا مطلب و تفسیر ہے؟ جابر کہنے لگا کہ اس آیت کی تفسیر و تاویل ابھی تک آئی نہیں ہے۔ سفیانؒ نے کہا کہ جابر نے جھوٹ بولا۔ (حمیدیؒ جو راوی ہیں کہتے ہیں کہ) ہم نے سفیان سے کہا کہ پھر جابر کے اس جملہ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا روافض اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت علیؓ بادل میں چھپے ہوئے ہیں اور ہم (شیعہ) انکی اولاد میں سے کسی کیساتھ (معاونت کیلئے) نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ علیؓ آسمان سے آواز لگائیں گے کہ فلاں کیساتھ نکلو' تو جابر کے بقول اس آیتِ مذکورہ کی یہ تفسیر ہے اور یہ

---

[1] ابو جعفر سے مراد محمدؒ بن علیؓ بن حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب ہیں جو محمد الباقر کے نام سے مشہور تھے۔ جابر کا یہ کہنا کہ ستر ہزار احادیث موجود ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ اوّلاً تو محمد باقر نے حضور علیہ السلام سے براہ راست نہیں سنی کیونکہ حضورؐ کے اور محمد باقرؒ کے درمیان کئی واسطے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جابر خود انتہائی بدعقیدہ اور کذاب۔ اس بناء پر اغلب یہی ہے کہ یہ ستر ہزار من گھڑت اور رطب ویابس قسم کی روایات ہوں گی۔ واللہ اعلم زکریا

صریح جھوٹ ہے کیونکہ یہ آیتِ مبارکہ (فی الحقیقت) یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ [1]

۵۹...... و حَدَّثنا سَلَمَةُ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ جابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوِ مِنْ ثَلَاثِيْنَ أَلْفَ حَدِيْثٍ مَا أَسْتَحِلُّ أَنْ أَذْكُرَ مِنْهَا شَيْئًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَ كَذَا

قَالَ مسلم وَسَمِعْتُ أَبَا غَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الرَّازِيَّ قَالَ سَأَلْتُ جرير بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ فَقُلْتُ الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ لَقِيتَهُ قَالَ نَعَمْ شَيْخٌ طَوِيلُ السُّكُوتِ يُصِرُّ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ

۵۹...... سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی کو تیس ہزار کے لگ بھگ احادیث بیان کرتے سنا لیکن ان تیس ہزار میں سے کسی ایک کو بیان کرنا بھی جائز نہیں سمجھتا۔ اگرچہ مجھے ایسی ویسی چیز بھی مل جائے (کتنا ہی مال و دولت ملے لیکن ان احادیث کو بیان کرنا میں ہرگز حلال نہیں سمجھتا)۔

ابو غسّان محمد بن عمرو الرازی کہتے ہیں کہ میں نے جریر بن عبد الحمید سے پوچھا کہ کیا آپ حارث [2] بن حصیرہ سے ملے ہیں۔ کہا کہ ہاں! اکثر خاموش اور گم صم رہنے والا شیخ تھا اور ایک بہت عظیم بات پر اڑا رہتا تھا۔ [3]

٦٠ ...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَيُّوبُ رَجُلًا يَوْمًا فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِمُسْتَقِيمِ اللِّسَانِ وَذَكَرَ آخَرَ فَقَالَ هُوَ يَزِيدُ فِي الرَّقْمِ

۶۰...... حماد بن زید کہتے ہیں کہ ایوب السختیانی نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا اور کہا کہ وہ مستقیم اللّسان نہیں تھا (مراد یہ کہ اپنی بات سے مکرنے والا اور جھوٹ بولنے والا تھا) اور دوسرے شخص کے بارے میں فرمایا کہ وہ رقم کو بڑھا دیتا تھا۔ [4]

٦١ ...... حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ إِنَّ لِي جَارًا ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ وَلَوْ شَهِدَ عِنْدِي عَلَى تَمْرَتَيْنِ مَا رَأَيْتُ شَهَادَتَهُ جَائِزَةً

۶۱...... حماد بن زید کہتے ہیں کہ ایوبؒ السختیانی نے فرمایا کہ: ہمارا ایک پڑوسی تھا۔ پھر ایوب نے اس کے کچھ خصائل بیان کئے (تعریفاً) اور فرمایا کہ اگر وہ میرے سامنے دو کھجوروں کے معاملہ پر بھی گواہی دے تو میں اس کی گواہی کو جائز نہیں سمجھوں۔ (کیونکہ وہ جھوٹا ہے)

٦٢ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ

۶۲...... معمرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایوب السختیانی کو کبھی بھی کسی کی

---

[1] علامہ سندیؒ اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ روافض "اخر جوامع فلان" سے مہدی موعود (جو ان کے بقول آخری امام ہیں) مراد لیتے ہیں۔ اور آیت مبارکہ مذکورہ میں "فلن ابرح الارض" کو قول مہدی قرار دیتے ہیں جب ہ حتی یاذن لی ابی سے نداء علیؓ از آسمان مراد لیتے ہیں نعوذ باللہ۔ اس قوم روافض کی تحریف فی کتاب اللہ کو دیکھئے اور انکی عقل پر ماتم کیجئے۔ ع ببیں عقل و دانش بیاید گریست

[2] حارث بن حصیرہ ازدی کوفی۔ غالی شیعہ تھا۔ نسائی اور ابن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جب کہ دار قطنی نے فرمایا: شیعوں کا شیخ تھا۔ شیعیت میں انتہائی غلو کرتا تھا۔

[3] اس سے مراد ایمان بالرجعت ہے جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

[4] اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح تاجر لوگ اپنے سامان پر زیادہ نفع حاصل کرنے کی غرض سے اس پر لکھی قیمت کو مٹا کر دوسری زائد قیمت بتاتے ہیں اور اصل قیمت میں اضافہ کر دیتے ہیں اسی طرح فلاں شخص حدیث میں زیادتی کر جاتا تھا۔ اور اس سے جھوٹا ہونا بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔

قَالَا قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ مَارَأَيْتُ أَيُّوبَ اغْتَابَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّاعَبْدَ الْكَرِيمِ يَعْنِي أَبَاأُمَيَّةَ فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِعِكْرِمَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ

غیبت کرتے نہیں دیکھا سوائے عبدالکریم کے جسکی کنیت ابوامیہ تھی۔ کہ ایوب نے اسکا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ وہ ثقہ نہیں ہے' مجھ سے اس نے ایک بار عکرمہؒ کی ایک حدیث پوچھی اور پھر کہنے لگا کہ میں نے یہ حدیث خود عکرمہؒ سے سنی ہے۔[1]

٦٣...... حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى فَجَعَلَ يَقُولُ قَالَ نَا الْبَرَاءُ قَالَ وَ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ سَائِلًا يَتَكَفَّفُ النَّاسَ زَمَنَ طَاعُوْنِ الْجَارِفِ

۶۳...... ہمام فرماتے ہیں ایک بار ہمارے پاس ابوداؤد الاعمیٰ آئے کہنے لگے کہ ہم سے براءؓ بن عازب اور زیدؓ بن ارقم (وغیرہ صحابہ) نے حدیث بیان کی ہے۔ ہم نے اس کا تذکرہ قتادہؒ (مشہور تابعی) سے کیا (کہ ابوداؤد الاعمیٰ نے یوں کہا) انہوں نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا۔ اس نے ان صحابہؓ سے سماعت حدیث نہیں کی۔ وہ تو ایک بھکاری تھا اور طاعون[2] جارف کے زمانہ میں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلایا کرتا تھا۔

٦٤...... و حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى عَلَى قَتَادَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالُوا إِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا فَقَالَ قَتَادَةُ هٰذَا كَانَ سَائِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ لَا يَعْرِضُ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذَا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ فَوَاللهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً وَلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً إِلَّا عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ

۶۴...... ہمام فرماتے ہیں کہ ایک بار ابوداؤد الاعمیٰ' حضرت قتادہؒ کے پاس حاضر ہوئے۔ جب وہ (واپسی کے لئے) کھڑے ہوئے تو لوگوں نے قتادہ سے کہا کہ: یہ بزعم خود کہتا ہے کہ اس نے اٹھارہ بدری صحابہ سے ملاقات کی ہے۔ قتادہ نے فرمایا کہ یہ طاعونِ جارف سے قبل ایک بھکاری تھا۔ اسے روایتِ حدیث کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا اور نہ ہی اس نے کبھی حدیث کے بارے میں کوئی گفتگو کی۔ خدا کی قسم! ہم سے تو حسن بصریؒ (جیسے معروف تابعی جو اہل بیت رسولؐ کے گھر میں پروان چڑھے ہوں) نے کسی بدری صحابی سے بالمشافہ سن کر حدیث بیان نہیں کی۔ نہ ہی سعید ابن المسیبؒ (جیسے کبار تابعین کے) نے کسی بدری صحابہ سے مشافہۃً سن کر کوئی حدیث بیان کی سوائے حضرت سعدؓ بن مالک (سعدؓ بن ابی وقاص)

---

[1] یہاں پر ایک اشکال ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ عبدالکریم ابوامیہ کا صرف یہ قول تو اس عدالت کو ختم نہیں کر سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ اس نے براہِ راست خود عکرمہ سے سماعت کی ہو لیکن بھول گیا ہو اور جب اس کو یاد دلایا گیا تو اسے یاد آ گیا ہو کہ یہ حدیث تو میں نے خود ان سے سنی ہے۔ اور یہ کوئی ایسی غلط بات نہیں کہ جس سے کسی کی عدالت مجروح ہو جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایوب السختیانی نے اس کی مذمت اور جرح صرف اس بناء پر نہیں کی بلکہ بہت سے دوسرے اسباب و قرائن کی بناء پر کی ہے اور علماء اسماء الرجال میں سے جن علماء نے اس کی تضعیف کی ہے ان میں سفیان بن عیینہ' عبدالرحمٰن بن مہدی' یحییٰ بن سعید القطان احمد بن حنبل اور ابن عدی وغیرہ شامل ہیں۔ ابن حبان نے فرمایا کہ کثیر الوھم اور فاحش الخطاء ہے۔

[2] طاعون جارف کس دور میں ہوا؟ علماء کی مختلف آراء ہیں۔ قاضی عیاضؒ مالکی کے بقول یہ طاعون بصرہ میں پھیلا اور ۱۱۹ھ میں ہوا۔ جب کہ بعض کے خیال میں ۱۳۳ھ میں اور بعض کے خیال میں ۶۷ھ میں ہوا۔ عبداللہؓ بن زبیر کے زمانہ میں۔
اس کو "جارف" اس لئے کہتے ہیں کہ جرف کے معنی صاف کر دینا' ختم کر دینا۔ اس طاعون نے بھی ہزارہا جانیں لیں اس لئے اس کو جارف کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم

کے (کہ ان سے سعید بن المسیبؒ نے حدیث بیان کی ہے۔

۶۵...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ أَنَّ أَبَاجَعْفَرِ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ أَحَادِيْثَ كَلَامَ حَقٍّ وَلَيْسَتْ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَرْوِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۵......رقبہؒ بن مسعلہ فرماتے ہیں کہ ابو جعفر الهاشمی المدائنی سچی[1] باتوں کو بطور حدیث گھڑ لیا کرتا تھا حالانکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث نہ ہوتی تھیں۔اور وہ انہیں حضور اکرم ﷺ سے روایت کیا کرتا تھا۔

۶۶...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيْثِ

۶۶......یونس بن عبید فرماتے ہیں کہ عمرو بن عبید حدیث میں جھوٹ بولا کرتا تھا۔

۶۷...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ قُلْتُ لِعَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ إِنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَ كَذَبَ وَاللهِ عَمْرٌو وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَحُوزَهَا إِلٰى قَوْلِهِ الْخَبِيْثِ

۶۷...... معاذ بن معاذ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے کہا کہ عمرو بن عبید ہم سے حضرت حسنؒ بصری کے حوالہ سے حدیث بیان کرتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:"جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"عوف بن ابی جمیلہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم!عمرو نے جھوٹ بولا اور اس کا ارادہ تو اس حدیث کو اپنے خبیث اعتقاد سے ملانے کی کوشش کرنا ہے۔[2]

۶۸...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ أَيُّوبَ وَسَمِعَ مِنْهُ فَفَقَدَهُ أَيُّوبُ فَقَالُوا لَه يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ قَدْ لَزِمَ عَمْرَو بْنَ عُبَيدٍ قَالَ حَمَّادٌ فَبَيْنَا أَنَا يَوْمًا مَعَ أَيُّوبَ وَقَدْ

۶۸......حمادؒ بن زید فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ایوب السختیانیؒ کی صحبت کو اپنے واسطے لازم کر لیا تھا (ہمیشہ ان کی مجلس میں رہتا) ایک روز ایوبؒ نے اسے غائب پایا لوگوں نے ان سے کہا اے ابو بکر!اس نے اب عمرو بن عبید کی صحبت کی پابندی کر لی ہے۔حماد کہتے ہیں کہ ایک روز

[1] سچی باتوں سے مراد حکمت و موعظت کے اقوال ہیں۔انہیں بطور حدیث بیان کرتا تھا۔

[2] حضور علیہ السلام کی مذکورہ بالا حدیث کہ"جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔بالکل صحیح حدیث ہے۔متعدد طرق سے مروی ہے اور خود امام مسلمؒ نے کتاب الایمان میں اسے ذکر فرمایا ہے۔اور"ہم میں سے نہیں"کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ہم پر (مسلمانوں پر) اسلحہ اٹھانا جائز سمجھے بغیر کسی تاویل کے تو وہ کافر ہے'یا اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص ہمارے طریقہ پر چلنے والا نہیں ہے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ شخص خارج از اسلام ہو جائے گا'کیونکہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ کوئی مسلمان کسی بھی گناہ کبیرہ کے ارتکاب کی وجہ سے کافر نہیں ہو سکتا۔عمرو بن عبید چونکہ معتزلی تھا اور معتزلہ کا عقیدہ یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ خارج از اسلام ہو جاتا ہے لہٰذا اس نے اس حدیث سے اپنا مذہب باطل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جو بالکل غلط ہے۔اس مسئلہ کی تفصیل انشاء اللہ کتاب الایمان میں آئے گی ایک سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ جب حدیث صحیح ہے تو پھر عوف بن ابی جمیلہ نے عمرو کی تکذیب کیوں کی؟علماء نے اس کی مختلف توجیہات کی جن میں سب سے بہتر توجیہ یہ ہے کہ عمرو نے اسے حسن بصری کے حوالہ سے بیان کیا جب کہ حقیقتاً اس حدیث کو حسنؒ بصری نے روایت ہی نہیں کیا۔یا اس وجہ سے تکذیب کی کہ عمرو نے حسنؒ نے سماع حدیث نہیں کیا۔

بَكَّرْنَا إِلَى السُّوقِ فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَيُّوبُ وَسَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَيُّوبُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَزِمْتَ ذَاكَ الرَّجُلَ قَالَ حَمَّادٌ سَمَّاهُ يَعْنِي عَمْرًا قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ يَجِيئُنَا بِأَشْيَاءَ غَرَائِبَ قَالَ يَقُولُ لَهُ أَيُّوبُ إِنَّمَا نَفِرُّ أَوْ نَفْرَقُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ

میں ایوب السختیانی کے ساتھ تھا اور ہم دونوں صبح سویرے بازار جارہے تھے کہ وہی آدمی ان کے سامنے آیا، انہیں سلام کیا اور ان کی خیریت دریافت کی۔ پھر ایوب نے اس سے فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے اس شخص کی صحبت اختیار کرلی ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید کا نام لیا۔ اس نے کہا جی ہاں اے ابو بکر وہ (عمرو) ہمارے پاس عجیب و غریب باتیں لے کر آتا ہے، تو ایوبؒ نے اس سے کہا کہ ہم تو ایسی عجیب باتوں سے دور بھاگتے ہیں۔

٦٩...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا ابْنُ زَيْدٍ يَعْنِي حَمَّادًا قَالَ قِيلَ لِأَيُّوبَ انَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ رَوَى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ فَقَالَ كَذَبَ أَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ يُجْلَدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيذِ

۶۹...... حمادؒ کہتے ہیں کہ ایوب السختیانی سے کہا گیا کہ عمرو بن عبید حسنؒ بصری سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا "نبیذ پینے سے نشہ ہو جانے کے باوجود اسے کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔" ایوبؒ نے فرمایا کہ عمرو بن عبید نے جھوٹ کہا۔ میں نے خود حسنؒ بصری سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "نبیذ سے نشہ ہو جانے کی صورت میں کوڑے لگائیں جائیں گے۔"

٧٠...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَّامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ بَلَغَ أَيُّوبَ أَنِّي آتِي عَمْرًا فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوْمًا فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَا تَأْمَنُهُ عَلَى دِينِهِ كَيْفَ تَأْمَنُهُ عَلَى الْحَدِيثِ

۷۰...... سلامؒ بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ ایوبؒ السختیانی کو یہ اطلاع پہنچی کہ میں (سلام) عمرو ابن عبید کے پاس آتا جاتا ہوں۔ ایک روز وہ مجھے ملے اور فرمایا کہ: "اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ جس کے دین پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا تو کیسے اس کی (بیان کردہ) حدیث پر اعتماد کیا جائے گا؟۔

٧١...... و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ قَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ

۷۱...... ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ عمرو بن عبید نے ہم سے حدیث بیان کی ہے اپنی بدعات اور معتزلی عقائد کے احداث سے قبل۔

٧٢...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ كَتَبْتُ إِلَى شُعْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَاضِي وَاسِطٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا وَمَزِّقْ كِتَابِي

۷۲...... معاذ عنبریؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ میں نے شعبہ کو خط لکھا اور ان سے واسط کے قاضی ابو شیبہ کے بارے میں سوال کیا (کہ ان کا حال حدیث کے معاملہ میں کیا ہے) انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ ان سے احادیث مت لکھا کرو۔ اور میرا خط پھاڑ دینا (تاکہ کوئی مفسد فساد نہ پھیلائے)۔

٧٣...... و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ نِالْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ كَذَبَ وَحَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحٍ نِالْمُرِّيِّ بِحَدِيثٍ فَقَالَ كَذَبَ

۷۳...... عفان کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ سے صالح المری عن ثابت کی سند سے حدیث بیان کی تو حماد نے فرمایا کہ صالح نے جھوٹ

کہا۔ اور میں نے ھمام سے صالح مرّی کی حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ صالح مرّی نے جھوٹ کہا۔ ❶

۷۴...... و حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ لِي شُعْبَةُ ائْتِ جَرِيرَ بْنَ حَازِمٍ فَقُلْ لَهُ لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَرْوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ وَكَيْفَ ذَاكَ فَقَالَ نَا عَنِ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْ لَهَا أَصْلًا قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَكَمِ أَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَقَالَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا تَقُولُ فِي أَوْلَادِ الزِّنَا قَالَ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ قُلْتُ مِنْ حَدِيثِ مَنْ يُرْوَى قَالَ يُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ نَا الْحَكَمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ تعالی عنہ

۷۴...... ابو داوُدؒ فرماتے ہیں کہ شعبۃ بن الحجاج نے ان سے فرمایا کہ تم جریر بن حازم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تمہارے لئے حسن بن عمارہ سے کوئی حدیث بیان کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ابو داوُدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا! وہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا اس (حسن) نے حکم کے حوالے سے ہم سے ایسی احادیث بیان کیں کہ جن کی کوئی اصل مجھے نہیں ملی۔ ابو داوُدؒ کہتے ہیں میں نے کہا کہ وہ کونسی ہیں؟ فرمایا کہ میں نے حکم سے کہا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے اُحد کے شہداء پر نماز جنازہ پڑھی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ شہدائے اُحد پر نماز نہیں پڑھی تھی۔ اور حسن بن عمارہ نے حکم بن مِقسَم عن ابن عباسؓ کے طریق سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان (شہدائے احد) پر نماز جنازہ پڑھی اور انہیں دفن فرمایا (تو ایک جھوٹ ہوا حسن بن عمارہ کا) اور میں نے حکم سے پوچھا کہ آپ اولاد الزنا کے بارے میں کیا کہتے ہیں (کہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں؟) فرمایا کہ ہاں! ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ میں نے کہا کہ کس راوی کی روایت سے (یہ مسئلہ اخذ کیا)؟ فرمایا کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہی بات روایت کی جاتی ہے۔ جب کہ حسن بن عمارہ نے کہا ہم سے حکم نے بیان کیا اور ان سے یحیی بن جزار نے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں (تو حسن بن عمارہ کی دونوں باتیں خلاف واقعہ ثابت ہوئیں)۔ ❷

---

❶ صالح مرّی بڑے درجہ کے زاہد اور صلحاء میں سے تھے ان کا پورا نام صالح بن بشیر ابو بشیر البصری القاص تھا۔ قرآن کریم بہت خوبصورت پڑھا کرتے تھے' اللہ سے نہایت ڈرنے والے تھے۔ ان کے بارے میں مذکورہ حضرات نے جو فرمایا کہ جھوٹ کہا اِس سے مراد اسی قبیل کا جھوٹ ہے کہ صلحاء جو روایت میں جھوٹ بول جاتے ہیں وہ نادانستگی میں جھوٹ بول جاتے ہیں کیونکہ انہیں حدیث کے علوم اور اس کی صحت و سقامت میں ملکہ نہیں ہوتا لہٰذا وہ جیسی حدیث سنتے ہیں بعینہٖ وہ سنا دیتے ہیں حالانکہ بہت سی جھوٹی احادیث کاذب رواۃ سنا دیتے ہیں اور وہ دیانت کی وجہ سے بعینہٖ وہی الفاظ سنا دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان صلحاء پر کذب کا طعن کیا جاتا ہے۔ ورنہ وہ حقیقتاً کاذب نہیں ہوتے۔

❷ حسن بن عمارہ نے کہا کہ حضورؐ نے شہدائے احد پر نماز جنازہ پڑھی اور اس حدیث کو حکم عن مقسم کے طریق سے بیان کیا جب کہ شعبہ نے خود حکم سے مل کر پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں حضورؐ نے نہیں پڑھی۔ تو یہ ایک جھوٹ ثابت ہوا۔
جب کہ دوسری روایت میں حسن بن عمارہ نے ولد الزنا کے نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں حکم عن یحیٰی جزار عن علیؓ سے روایت کی۔ جب کہ خود حکم نے قول حسن بصریؒ نقل کر دیا۔ معلوم ہوا کہ حسن بن عمارہ نے غلط بیانی کی۔ اگرچہ اس میں تاویل ممکن ہے لیکن علماء رجال ذرا سی بھی غلط بیانی پر اس راوی کی روایات ترک کر دیتے ہیں۔ احتیاط کے طور پر۔

۷۵...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُوْنَ وَذَكَرَ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ فَقَالَ حَلَفْتُ أَلَّا أَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوجٍ وَقَالَ لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيْثٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ مُوَرِّقٍ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ الْحَسَنِ وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا إِلَى الْكَذِبِ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ زِيَادُ بْنُ مَيْمُوْنٍ فَنَسَبَهُ إِلَى الْكَذِبِ

۷۵...... حسن حلوانی کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ھارون کو زیاد بن میمون کا تذکرہ کرتے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے حلف اٹھالیا ہے اس بات پر کہ زیاد بن میمون سے کچھ روایت نہیں کروں گا اور نہ ہی خالد بن محدوج سے اور فرمایا کہ میں زیادہ بن میمون سے ملا اور ایک حدیث کے متعلق دریافت کیا تو اس نے مجھ سے وہ حدیث بکر مزنی کے حوالے سے بیان کی۔ (میں (کسی وقت) دوبارہ اسکے پاس گیا تو اس نے وہی حدیث مورّق کے حوالہ سے مجھے بیان کی۔ میں دوبارہ (کسی وقت) پھر اسکے پاس گیا تو اس نے وہ حدیث مجھ سے حسنؒ کے حوالہ سے بیان کی۔ اور یزید بن ہارون ان دونوں (زیاد بن میمون اور خالد بن محدوج) کو جھوٹا منسوب کرتے تھے۔ حلوانی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالصمد سے سنا اس کے سامنے زیاد بن میمون کاذکر کیا گیا تو انہوں نے اسے جھوٹا منسوب کیا۔

۷۶...... وحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّذِي رَوَى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ فَقَالَ لِي اسْكُتْ فَأَنَا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُوْنٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِي تَرْوِيهَا عَنْ أَنَسٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يُذْنِبُ فَيَتُوبُ أَلَيْسَ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِنْ ذَا قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ النَّاسُ فَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ أَنِّي لَمْ أَلْقَ أَنَسًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَبَلَغَنَا بَعْدُ أَنَّهُ يَرْوِي فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَتُوبُ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ يُحَدِّثُ فَتَرَكْنَاهُ

۷۶...... محمود بن غیلان کہتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد الطیالسی سے کہا کہ آپ نے عبّاد بن منصور سے بہت کثرت سے روایات کی ہیں آپ کو کیا ہوا آپ نے اس سے حدیث عطّارہ [1] نہیں سنی جسے ہم سے نضر بن شمیل نے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خاموش رہو۔ میں اور عبدالرحمٰن بن مہدی زیاد بن میمون سے ملے اور اس سے پوچھا کہ یہ احادیث جو تم انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہو (ان کے بارے میں تم کیا کہتے ہو)۔ اس نے کہا کہ اس شخص کے بارے میں آپ دونوں کا کیا خیال ہے جو گناہ کر کے توبہ کرلے تو کیا اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا؟ ہم نے کہا کہ بالکل (اللہ ضرور توبہ قبول کرے گا)۔ زیاد نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے کچھ بھی حدیث نہیں سنی ہے نہ تھوڑی نہ زیادہ۔ اگرچہ لوگوں کو تو معلوم نہیں لیکن تم دونوں تو جانتے ہو کہ میں حضرت انسؓ سے کبھی نہیں ملا ہوں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ پھر ہمیں یہ اطلاع پہنچی کہ وہ (انسؓ سے) پھر روایت کرنے لگا ہے تو میں اور عبدالرحمٰن بن مہدی دوبارہ اس کے پاس آئے (کہ معلوم کریں کہ جب اس نے توبہ کرلی ہے تو پھر دوبارہ کیوں روایت کرتا ہے) اس نے کہا کہ اب میں توبہ کرتا ہوں۔

---

[1] حدیث عطارہ سے مراد وہ حدیث ہے جسے زیاد بن میمون نے حضرت انسؓ کے حوالہ سے بیان کیا ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت حولاء عطارہ تھی وہ حضرت عائشہؓ صدیقہ کے پاس آئی اور اپنے شوہر کے متعلق باتیں بیان کرنے لگی۔ چونکہ یہ حدیث غلط ہے اس لئے محمود بن غیلان نے اس کے بارے میں سوال کیا۔

لیکن اس کے بعد پھر دوبارہ وہ روایت حدیث کرنے لگا (اور توبہ توڑ دی) تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ ❶

۷۷...... حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَبَابَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ سُوَيْدُ بْنُ عَقَلَةَ قَالَ شَبَابَةُ وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ نَهى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ الرَّوْحُ عَرْضًا قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَيُّ شَيْءٍ هذَا قَالَ يَعْنِي تُتَّخَذُ كُوَّةٌ فِي حَائِطٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرَّوْحُ وَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ مَا جَلَسَ مَهْدِيُّ ابْنُ هِلَالٍ بِأَيَّامٍ مَا هذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِي نَبَعَتْ قِبَلَكُمْ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا إِسْمعِيلَ

۷۷...... شبابہ فرماتے ہیں کہ عبدالقدوس ہم سے حدیث بیان کرتا تھا تو کہتا تھا سوید بن عقلہ ❷ شبابہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالقدوس سے سنا وہ کہتا تھا کہ رسول اللہ نے روح کو عرض میں لینے سے منع فرمایا ہے۔ تو اس سے کہا گیا کہ یہ کیا چیز ہے؟ یعنی اسکا کیا مطلب ہے؟ تو اس نے کہا کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ دیوار میں ایک روزن اور جھری بنادی جائے تا کہ اس میں سے ہوا داخل ہو، ❸ امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن عمر القواریری کو سنا اس نے حماد بن زید سے سنا کہ انہوں نے ایک شخص سے فرمایا اس وقت جب مہدی بن ہلال چند روز تک بیٹھا رہا کہ یہ کیسا نمکین اور کھاری چشمہ ہے جو تمہاری طرف ابل پڑا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں اے ابواسماعیل! (کنیت ہے حماد بن زید کی)۔ ❹

۷۸...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ قَالَ مَا بَلَغَنِي عَنِ الْحَسَنِ حَدِيْثٌ إِلَّا أَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ

۷۸...... ابوعوانہ فرماتے ہیں کہ مجھے حسن سے ایسی کوئی حدیث نہیں پہنچی کہ میں نے اسے ابان ❺ ابن ابی عیاش سے نہ پوچھا ہو پھر اس نے میرے سامنے وہ حدیث پڑھی۔

۷۹...... وحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ نَحْوًا مِنْ أَلْفِ حَدِيْثٍ قَالَ عَلِيٌّ فَلَقِيتُ

۷۹...... علی بن مسہر فرماتے ہیں کہ میں نے اور حمزۃ الزیات نے ابان بن ابی عیاش سے تقریباً ایک ہزار احادیث سنیں ہیں۔ علیؒ کہتے ہیں کہ پھر میں ایک بار حمزہ سے ملا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ میں نے خواب میں

---

❶ معلوم ہوا کہ زیاد بن میمون دانستہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔ حالانکہ وہ اپنے جرم کا اعتراف بھی کرتا تھا لیکن باوجود توبہ کے کذب روایت ترک نہیں کیا۔ لہٰذا علمائے حدیث نے اسے ترک کردیا۔

❷ اس جملہ سے مقصد یہ بتلانا ہے کہ عبدالقدوس کس قدر بد حافظہ، غبی اور روایت حدیث میں انتہائی درجہ کا لاپروا شخص تھا۔ کیونکہ اصل لفظ سوید بن غفلہ ہے۔ اور عبدالقدوس نے غفلہ کے بجائے "عقلہ" روایت کیا جس سے معلوم ہوا کہ یہ شخص انتہائی غبی اور سیئی الحفظ ہے۔ اس کا پورا نام عبدالقدوس بن حبیب الکلاعی الشامی الدمشقی ہے۔ یہ بدترین جھوٹا اور واضع حدیث تھا۔ من گھڑت اور موضوع احادیث بیان کرنے میں اس کا نام ضرب المثل کی حیثیت رکھتا ہے۔

❸ اس جملہ کا مقصد بھی عبدالقدوس کی غباوت اور احادیث میں اس کی تصحیف و تحریف کو بتلانا ہے۔ وہ سند حدیث اور متن حدیث دونوں میں تحریف کرتا تھا۔ سند کی مثال تو گذر چکی۔ اور متن میں تحریف کی مثال یہ ہے کہ اس نے حضورؐ کی حدیث کو بالکل بدل کر رکھ دیا۔ اصل حدیث تو یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے منع فرمایا کہ: ان یتخذ الرُّوح غرضا۔ یعنی کسی جانور کو (نشانہ بازی کی مشق کے لئے) ہدف (ٹارگٹ) بنایا جائے۔ لیکن عبدالقدوس نے اس میں تحریف کرکے کہہ دیا کہ الرَّوح عرضا۔ کہ ہوا کو عرض میں لینے سے منع فرمایا۔ اور جب اس سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو اپنی طرف سے غلط سلط مطلب بیان کردیا۔

❹ اس سے مراد مہدی بن ہلال کی تضعیف ہے۔ اسے کھاری چشمہ سے مشابہت دی۔ یہ مہدی بن ہلال باتفاق محدثین ضعیف ہے۔

❺ ابان بن ابی عیاش متروک اور ضعیف ہے۔ ابوحاتمؒ نے فرمایا ہے کہ ابان نیک آدمی تھے لیکن نہایت غبی تھے۔

حَمْزَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ أَبَانَ فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا يَسِيرًا خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً

حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی اور جو احادیث ابان سے سنی تھیں انہیں حضور علیہ السلام کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے ان تمام احادیث میں سے بہت تھوڑی صرف پانچ یا چھ احادیث کو پہچانا (کہ ہاں! یہ احادیث میری بیان کردہ ہیں)۔ف

فائدہ...... امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس روایت کے لانے سے امام مسلمؒ کا مقصد اس بات کی تائید ہے جو اس سے پہلے والی روایت میں ثابت ہو چکی ہے۔ نہ کہ اس روایت کی بنیاد پر ابان بن ابی عیاش کی تضعیف مقصود ہے۔ کیونکہ تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ خواب شریعت میں کوئی قطعی حجت نہیں ہیں اگرچہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمان بالکل صحیح ہے کہ "جس نے خواب میں میری زیارت کی اس نے مجھے ہی دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں متمثل ہو سکتا"۔ لیکن چونکہ خواب کی حالت اختلال ضبط اور غفلتِ عقل و ہوش کی حالت ہوتی ہے لہٰذا اس کی کوئی بات حجت نہیں ہے یہ اور بات ہے کہ اس کے مؤثر ہونے سے کسی کو انکار نہیں لیکن صرف خواب کی بنیاد پر کسی ناجائز کو جائز یا جائز کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔ قاضی عیاض مالکیؒ کے کلام کا خلاصہ بھی یہی ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

۸۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ اكْتُبْ عَنْ بَقِيَّةَ مَا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوفِيْنَ وَلَا تَكْتُبْ عَنْهُ مَا رَوٰى عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوفِيْنَ وَلَا تَكْتُبْ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا رَوٰى عَنِ الْمَعْرُوفِيْنَ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ

۸۰...... زکریا بن عدی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو اسحاق الفزاریؒ نے فرمایا کہ: تم بقیۃ (بن ولید) کی احادیث جو وہ معروف رواۃ سے روایت کرتے ہیں لکھ لو۔ البتہ ان کی وہ روایتیں جو انہوں نے غیر معروف رواۃ سے کی ہیں انہیں مت لکھو۔ اور اسماعیل بن عیاش سے کوئی حدیث نہ لکھو خواہ وہ معروف رواۃ کی ہوں یا غیر معروف کی۔❶

۸۱...... وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ

۸۱...... عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بقیۃ بن مخلد

---

❶ امام نوویؒ نے فرمایا کہ: اسماعیل بن ابی عیاش کے حق میں ابو اسحاق الغزاریؒ کا یہ قول ان کی تضعیف کرتا ہے اور یہ جمہور علماء رجال کے خلاف ہے کیونکہ جمہور علماء نے ان کی تصحیح کی ہے۔ چنانچہ ابن معینؒ نے فرمایا: "اسماعیل بن ابی عیاش ثقہ ہیں۔" اور اہل شام میں سے بقیہ بن مخلد کی بہ نسبت میرے نزدیک زیادہ قابل اعتبار اسماعیل ہیں"۔
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ: اسماعیل کی وہ مرویات جو شامیین سے ہیں وہ زیادہ صحیح ہیں۔ عمرو بن علی نے فرمایا کہ اگر وہ شامیین سے روایت کریں تو صحیح ہیں اور اہل مدینہ سے جو روایت کریں وہ کوئی قابل احتجاج نہیں ہیں۔ بحیثیت مجموعی اسماعیل بن ابی عیاش ثقہ راوی ہیں ان کی احادیث قابل احتجاج ہیں۔
ابن حبانؒ نے فرمایا کہ "اسماعیل صحیح الحفظ اور ضبط واتقان والے تھے۔ لیکن جب کبر سنی کو پہنچے تو حافظہ میں تغیر پیدا ہو گیا۔ تو جو احادیث انہوں نے بچپن اور جوانی میں روایت کی تھیں وہ تو صحیح بیان کرتے۔ اور جو بڑھاپے کی حد کو پہنچنے کے بعد روایت کیں تو وہ غریب احادیث ہیں ان کا کوئی متابع نہیں ہے اور ایسی احادیث میں انہوں نے خلط ملط کر دیا ہے۔ کبھی ایک سند کو دوسری سند میں ملا دیا کبھی ایک کا متن دوسری حدیث کے متن میں ملا دیا۔ لہٰذا جب کوئی اس کیفیت میں اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی اکثر مرویات میں خطاء و غلطی ہونے لگے تو اس کی مرویات قابل اعتبار اور حجت نہیں رہتیں۔ بخاریؒ اور ترمذیؒ نے ان سے تعلیقاً روایات لی ہیں۔

سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ نِعْمَ الرَّجُلُ بَقِيَّةُ لَوْلَا أَنَّهُ كَانَ يَكْنِي الْأَسَامِيَ وَيُسَمِّي الْكُنَى كَانَ دَهْرًا يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْوُحَاظِيِّ فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ

بہترین شخص ہے اگر وہ ناموں کو کنیت سے اور کنیتوں کو ناموں سے تبدیل نہ کیا کرتا۔ وہ ایک عرصہ تک ہم سے ابوسعید الوحاظی سے روایت کرتا رہا۔ جب ہم نے غور و تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وُحاظی تو درحقیقت عبدالقدوس ہے۔ ❶

۸۲...... و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يُفْصِحُ بِقَوْلِهِ كَذَّابٌ إِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوسِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ كَذَّابٌ

۸۲...... عبدالرزاقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہؒ بن مبارک کو واضح طور پر کسی کو جھوٹا کہتے ہوئے نہیں سنا سوائے عبدالقدوس کے' میں نے ابن مبارکؒ سے سنا کہ وہ اسے جھوٹا کہا کرتے تھے۔

۸۳...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ وَذَكَرَ الْمُعَلَّى بْنَ عُرْفَانَ فَقَالَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ بِصِفِّيْنَ فَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ أَتُرَاهُ بُعِثَ بَعْدَ الْمَوْتِ

۸۳...... ابونعیم نے معلّٰی بن عرفان کا تذکرہ کیا اور کہا کہ معلّٰی نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم سے ابووائل نے حدیث بیان کی۔ عبداللہؓ بن مسعود جنگ صفین کے دوران ہماری طرف نکلے تو ابونعیم نے معلّٰی سے کہا کہ کیا تمہارا خیال ہے وہ (ابن مسعود) موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے گئے تھے۔ ❷

۸۴...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِثَبْتٍ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اغْتَبْتَهُ قَالَ إِسْمٰعِيلُ مَا اغْتَابَهُ وَلٰكِنَّهُ حَكَمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبْتٍ

۸۴...... عفان بن مسلم فرماتے ہیں کہ ہم اسماعیل بن علیہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے حدیث بیان کی۔ تو میں نے کہا کہ یہ (سند) معتبر نہیں ہے۔ تو ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے اس راوی کی غیبت کی ہے۔ اسماعیل بن علیہؒ نے فرمایا کہ: اس نے غیبت نہیں کی بلکہ اس نے تو یہ حکم لگایا ہے کہ یہ سند ثابت اور معتبر نہیں ہے۔ (معلوم ہوا کہ

---

❶ یعنی بقیہ بن مخلد کا عیب یہ تھا کہ وہ ناموں کو کنیت سے بدل کر یا کنیت کو نام سے بدل کر حدیث روایت کیا کرتے تھے جسے مصطلح الحدیث میلاں میں تدلیس یا تلبیس کہا جاتا ہے۔ کیونکہ کسی راوی کے معروف نام کو چھوڑ کر غیر معروف نام سے اس کی روایت بیان کرنا درحقیقت اس کے عیب کو چھپانے کے مترادف ہے۔ مثلاً: کوئی راوی اپنے نام سے معروف ہے اور لوگ عموماً اس کی کنیت سے اسے نہیں جانتے۔ اب کوئی راوی اسکا نام چھوڑ کر اس کی کنیت سے روایت کرے تو لوگوں کو معلوم نہیں ہو سکے گا کہ یہ کونسا راوی ہے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ راوی ضعیف ہو یا اسکے برعکس صورت ہو تو ایسا کرنا نہایت قبیح فعل ہے روایتِ حدیث میں ایسا کرنا "تدلیس" ہے اور اسکا تفصیلی حکم مقدمہ میں گزر گیا ہے۔ جسکا خلاصہ یہ کہ تدلیس خواہ کسی بھی قسم کی ہو یعنی تدلیس اسناد ہو یا تدلیس متن دونوں کا تعمد یعنی جان بوجھ کر تدلیس کرنا حرام ہے۔ واللہ اعلم

ابوسعید الوحاظی کنیت ہے عبدالقدوس الشامی کی جو باتفاق محدثین ضعیف ہے۔

❷ اس سے ابونعیم کی مراد معلّٰی کا کذب بیان کرنا ہے۔ کیونکہ جنگ صفین حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے پانچ برس بعد ہوئی تو کیا وہ دوبارہ قبر سے اٹھائے گئے تھے۔ اور ابووائل معروف تابعی ہیں ان کی صداقت و عدالت میں کوئی شبہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ کذب معلّٰی کا ہے۔

اس کا پورا نام معلّٰی بن عرفان اُسدی کوفی ہے۔ منکر الحدیث اور غالی شیعہ تھا۔ نسائیؒ نے فرمایا متروک الحدیث تھا۔

حدیث کی سند میں کسی کو ناقابل اعتبار قرار دینا یا کسی کے عیب کو بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں ہے)۔

۸۵...... و حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرِ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَرْوِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَسَأَلْتُ مَالِكًا عَنْ هَؤُلَاءِ الْخَمْسَةِ فَقَالَ لَيْسُوا بِثِقَةٍ فِي حَدِيثِهِمْ وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ نَسِيتُ اسْمَهُ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ كَانَ ثِقَةً لَرَأَيْتَهُ فِي كُتُبِي

۸۵...... بشرؒ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے امام مالکؒ بن انس سے محمد بن عبدالرحمٰن کے بارے میں پوچھا جو سعیدؒ بن المسیّب سے روایت کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ "ثقہ نہیں ہے۔" اور میں نے مالکؒ بن انس سے ابوالحویرث کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا "ثقہ نہیں ہے"۔ علاوہ ازیں میں نے ان سے شعبہ کے بارے میں جو ابن ابی ذئب سے روایت کرتے ہیں کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: ثقہ نہیں ہے۔" ان سے صالح مولی التوامہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: ثقہ نہیں ہے۔" حرام بن عثمان کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ثقہ نہیں ہیں۔" میں ان مذکورہ پانچوں افراد کے بارے میں مالکؒ بن انس سے سوال کیا تو فرمایا کہ: یہ سب ثقہ نہیں ہیں اپنی حدیث کے معاملہ میں۔ پھر میں نے ان میں سے ایک اور شخص کے بارے میں جس کا نام میں بھول گیا پوچھا تو فرمایا کہ کیا تو نے اسے (اسکی حدیث کو) میری کتب (مرویات) میں دیکھا ہے؟ تو میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ اگر وہ ثقہ ہوتا تو اسکی مرویات تم میری کتب میں دیکھتے۔

۸۶...... و حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ نَا حَجَّاجٌ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَكَانَ مُتَّهَمًا

۸۶...... ابن ابی ذئب نے شرحبیل بن سعد سے روایت کیا ہے حالانکہ وہ مُتّہم (بالکذب) تھا۔❶

۸۷...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ الطَّالَقَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ أَنْ أَلْقَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَرَّرٍ لَاخْتَرْتُ أَنْ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ كَانَتْ بَعْرَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ

۸۷...... عبداللہؒ بن المبارک فرماتے ہیں کہ: اگر مجھے جنت میں داخل ہونے یا عبداللہ بن محرّر سے ملنے کے درمیان اختیار دیا جاتا تو میں عبداللہ بن محرّر سے ملنے کو ترجیح دیتا پھر جنت میں داخل ہوتا (کیونکہ میں نے اس کی اتنی تعریف سنی تھی کہ اس سے ملنے کا شدید اشتیاق تھا) پھر جب میں اس سے ملا تو ایک مینگنی مجھے اس سے بہتر لگی۔❷

۸۸...... و حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ نَا وَلِيدُ بْنُ

---

❶ شرحبیل بن سعد یہ مغازی (غزوات النبی ﷺ) کے امام تھے۔ شرحبیل عجمی نام ہے جو غیر منصرف ہے۔ سفیانؒ بن عیینہ نے فرمایا کہ: مغازی کو شرحبیل سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ زیدؓ بن ثابت اور دوسرے صحابہ کرامؓ سے اکثر روایت کرتے تھے۔
آخر عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ان کی اکثر روایات منکر ہیں۔

❷ یعنی روایتِ حدیث کے اعتبار سے بالکل بودے اور غیر معتبر تھے اور میرے نزدیک اس کی مرویات کی ایک مینگنی سے زیادہ حیثیت نہیں تھی۔

صَالِحٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ لَا تَأْخُذُوا عَنْ أَخِي

۸۸...... زیدؒ بن ابی انیسہ فرماتے ہیں کہ: میرے بھائی (یحییٰ بن ابی انیسہ) سے روایت مت کیا کرو۔" (کیونکہ وہ ضعیف ہے اور اسماء الرجال کے علماء نے اسے ضعیف قرار دیا ہے)۔

۸۹...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ الْوَابِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ كَذَّابًا

۸۹...... عبیداللہ بن عمرو نے کہا کہ: یحییٰ بن ابی انیسہ جھوٹا تھا (روایتِ حدیث میں)۔

۹۰...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ فَرْقَدُ عِنْدَ أَيُّوبَ فَقَالَ إِنَّ فَرْقَدًا لَيْسَ صَاحِبَ حَدِيثٍ -

۹۰...... حمادؒ بن زید فرماتے ہیں کہ ایوب السختیانیؒ کے سامنے فرقد (بن یعقوب السبخی) کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ: فرقد حدیث (بیان کرنے) کا اہل نہیں ہے۔

۹۱...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَ ذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَضَعَّفَهُ جِدًّا فَقِيلَ لِيَحْيَى أَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَرْوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ

۹۱...... عبدالرحمٰن بن بشیر العبدی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید القطان کے سامنے محمد بن عبداللہ بن عبید ابن عمیر اللیثی کا تذکرہ ہوا۔ میں نے سنا کہ یحییٰ نے اس کی بہت تضعیف کی۔ تو یحییٰ سے کہا گیا کہ کیا یہ یعقوب بن عطاء سے زیادہ ضعیف ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! اور فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ محمد بن عبداللہ ابن عمیر اللیثی سے بھی کوئی روایت کرے گا۔

۹۲...... حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ ضَعَّفَ حَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ الْأَعْلَى وَضَعَّفَ يَحْيَى ابْنَ مُوسَى بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدِيثُهُ رِيحٌ وَضَعَّفَ مُوسَى بْنَ دِهْقَانَ وَعِيسَى بْنَ أَبِي عِيسَى الْمَدَنِيَّ - وَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ قَالَ لِي ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا قَدِمْتَ عَلَى جَرِيرٍ فَاكْتُبْ عِلْمَهُ كُلَّهُ إِلَّا حَدِيثَ ثَلَاثَةٍ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ حَدِيثَ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ وَالسَّرِيِّ بْنِ إِسْمَعِيلَ وَمُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ

۹۲...... بشر بن الحکم فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید القطان کو حکیم[1] بن جبیر کی تضعیف کرتے سنا اور انہوں نے عبدالاعلیٰ اور یحییٰ بن موسیٰ بن دینار کی بھی تضعیف کی اور فرمایا کہ اسکی (یحییٰ بن موسیٰ کی) حدیث ہوا کی طرح ہے' (کوئی قابل حجت نہیں ہے)۔ اور انہوں نے موسیٰ بن الدھقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ المدنی کی بھی تضعیف کی۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بن عیسیٰ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے ابن مبارکؒ نے کہا کہ جب تم جریر کے پاس جاؤ تو ان کا تمام علم (حدیث) ان سے لکھ لو سوائے تین آدمیوں کی احادیث کے۔ تم ان سے عبیدہ بن معتب، سری بن اسماعیل اور محمد بن سالم کی احادیث نہیں لکھنا۔[2]

[1] پورا نام حکیم بن جبیر اسدی کوفی۔ غالی شیعہ تھا۔ علماء رجال نے اس کو متروک قرار دیا ہے۔
[2] کیونکہ یہ تینوں رواۃ ضعیف اور متروک ہیں۔ چنانچہ جریرؒ نے ان تینوں سے جو روایات کی ہیں ان سے اجتناب کی تاکید کی ہے عبداللہ ابن مبارک نے۔
عبیدۃ بن معتب۔ ابن علی نے فرمایا کہ اپنے ضعف کے باوصف اس کی احادیث لکھی جاتی ہیں۔ ساجی نے فرمایا صدوق سیئی الحفظ ہیں۔

قَالَ مُسْلِمٌ وَأَشْبَاهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُتَّهَمِي رُوَاةِ الْحَدِيْثِ وَإِخْبَارِهِمْ عَنْ مَعَايِبِهِمْ كَثِيْرٌ يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِ عَلَى اسْتِقْصَائِهِ وَفِيمَا ذَكَرْنَا كِفَايَةٌ لِمَنْ تَفَهَّمَ وَعَقَلَ مَذْهَبَ الْقَوْمِ فِيمَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ وَبَيَّنُوا وَإِنَّمَا أَلْزَمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكَشْفَ عَنْ مَعَايِبِ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ وَنَاقِلِي الْأَخْبَارِ وَأَفْتَوْا بِذٰلِكَ حِيْنَ سُئِلُوا لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيْمِ الْخَطَرِ إِذِ الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّيْنِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ أَوْ تَحْرِيمٍ أَوْ أَمْرٍ أَوْ نَهْيٍ أَوْ تَرْغِيبٍ أَوْ تَرْهِيبٍ فَإِذَا كَانَ الرَّاوِي لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِلصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الرِّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ مَا فِيهِ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ جَهِلَ مَعْرِفَتَهُ كَانَ آثِمًا بِفِعْلِهِ ذٰلِكَ غَاشًّا لِعَوَامِّ الْمُسْلِمِيْنَ إِذْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى بَعْضِ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْأَخْبَارَ أَنْ يَسْتَعْمِلَهَا أَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا وَلَعَلَّهَا أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيْبُ لَا أَصْلَ لَهَا مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِوَايَةِ الثِّقَاتِ وَأَهْلِ الْقَنَاعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَلَا مَقْنَعٍ وَلَا أَحْسَبُ كَثِيْرًا مِمَّنْ يُعَرِّجُ مِنَ النَّاسِ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الضِّعَافِ وَالْأَسَانِيدِ الْمَجْهُولَةِ وَيَعْتَدُّ بِرِوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا مِنَ التَّوَهُّنِ وَالضَّعْفِ إِلَّا أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلَى رِوَايَتِهَا وَالْاعْتِدَادِ بِهَا إِرَادَةُ التَّكْثِيْرِ بِذٰلِكَ عِنْدَ الْعَوَامِّ وَلِأَنْ يُقَالَ مَا أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فُلَانٌ مِّنَ الْحَدِيْثِ وَأَلَّفَ مِنَ الْعَدَدِ وَمَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ هٰذَا الْمَذْهَبَ وَسَلَكَ هٰذَا الطَّرِيقَ فَلَا نَصِيبَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ بِأَنْ يُسَمَّى جَاهِلًا أَوْلَى مِنْ أَنْ يُنْسَبَ إِلَى الْعِلْمِ

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ یہ اور اسکے مثل جو ہم نے اہل علم کا کلام ذکر کیا (جرح و تعدیل رواۃ کے متعلق) ان رواۃ حدیث کے بارے میں جو متّہم ہیں (کسی عیب کے ساتھ) اور ان کے عیوب کے بارے میں اطلاعات جو ذکر کیں ان کا سلسلہ بہت زیادہ ہے اور اگر ان سب کا استقصاء کیا جائے تو کتاب طویل تر ہو جائے گی۔ اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے (ان علماء کا کلام) یہ ہر اس شخص کیلئے کافی ہے جو اہل الحدیث کا مذہب سمجھ جائے کہ اس بارے میں انہوں نے کیا کہا اور اسے کھول کر بیان کر دیا۔ اور علماء حدیث نے رواۃ حدیث اور ناقلینِ اخبار کے عیوب کو کھول کر واضح کرنا اپنے اوپر لازم کر لیا اور ان کے عیوب پر فتویٰ دینے کا اہتمام کیا اس وقت جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا کیونکہ اس میں ایک بہت عظیم خطرہ تھا۔ اور وہ یہ کہ احادیث و روایات دین کے معاملہ میں جب آئیں گی تو وہ یا تو کسی امر حلال کے بیان کیلئے ہوگی یا حرام کے۔ یا کسی کام کے حکم پر مشتمل ہوگی یا نہی پر۔ یا اس میں کسی کام پر ترغیب دلائی گئی ہوگی یا کسی کام سے ڈرایا گیا ہوگا۔ تو اگر وہ راوی صدق و امانت سے متصف نہ ہو اور پھر اس سے کوئی ایسا شخص روایت کرے جو اسکے حال سے واقف ہونے کے باوجود ان لوگوں سے جو اسکے عیب سے ناواقف ہیں اسکے عیب کو بیان نہ کرے تو وہ روایت کرنے والا اپنے اس فعل سے گناہگار ہوگا اور عوام مسلمین کو دھوکہ دینے والا ہوگا۔ کیونکہ ان روایات و احادیث کو جو بھی سنے گا وہ ان پر ایمان لا کر عمل کریگا یا ان میں سے بعض پر عمل کریگا۔ اور بہت ممکن ہے وہ تمام مرویات یا ان میں سے اکثر مرویات صرف کذب و جھوٹ پر مبنی ہوں۔ انکی کوئی اصل نہ ہو۔ حالانکہ صحیح احادیث ثقہ راویوں سے اور ایسے رواۃ سے جنکی روایت پر قناعت و اعتماد کیا جا سکتا ہے اتنی کثرت سے مروی ہیں کہ کسی غیر ثقہ اور غیر معتمد راوی کی روایات کی طرف کوئی احتیاج بھی نہیں ہے (اس عظیم نقصان سے بچنے اور عام مسلمانوں کو گمراہی سے بچانے کیلئے علماء رجال نے ان کاذب رواۃ کے عیوب کو کھول کر بیان کرنے کا التزام کیا ہے)۔

اور جن لوگوں نے اس قسم کی ضعیف اور مجہول الإسناد احادیث روایت کرنے کی ٹھانی ہے اور ان ضعیف احادیث کے ضعف اور خرابی کو جاننے کے باوجود اسے روایت کرنے کی عادت میں مبتلا ہیں میں سمجھتا ہوں کہ

ان میں سے اکثر وہ لوگ ہیں جنہیں ایسی روایات واحادیث کی روایت کرنے اور اس کی عادت بنانے پر اس بات نے آمادہ کیا کہ وہ اس طریقہ سے عوام الناس کے سامنے اپنا کثیر العلم والحدیث ہونا ثابت کریں اور اسلئے تاکہ کہا جائے کہ فلاں نے کتنی ہزار احادیث جمع کی ہیں۔ اور علمِ حدیث میں جو شخص اس راہ پر چلا اور اس طریقہ کو اختیار کیا تو علمِ حدیث میں اسکا کوئی حصہ نہیں ہے اور اس کو جاہل کہنا اسے عالم کہنے کی بہ نسبت زیادہ بہتر اور اولیٰ ہے۔ ❶

---

❶ یہاں پر یہ مسئلہ سمجھنا ضروری ہے کہ رواۃ حدیث کے عیوب بیان کرنا "غیبت محرّمہ" میں شامل نہیں ہے بلکہ واجب ہے کیونکہ اس میں اللہ ورسول اللہ ﷺ اور اللہ کی کتاب وعوام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی ہے کہ انہیں ایسے غلط رواۃ کی گمراہی سے بچایا جائے۔ احادیث کو صحیح ترپیش کرنا اور انہیں غلط رنگ میں پیش کرنے سے بچانا اور کمزور وضعیف واسطوں سے ان کی حفاظت کرنا علماء اسلام کا خاص شعار ہے اور ان کی ذمہ داری ہے' اور اگر اس میں کسی راوی کے کذب وافتراءیا عیوب کو بیان کیا جائے تو یہ غیبت میں شامل نہیں ہے۔ جیسے کہ امام احمد بن حنبلؒ نے ابوتراب النخشی سے اس وقت فرمایا جب اس نے کہا کہ: آپ لوگوں کی غیبت نہ کریں۔ آپ نے فرمایا: تیرا ناس جائے! یہ غیبت نہیں ہے بلکہ نصیحت وخیر خواہی ہے۔

اسی طرح ابو بکر بن خلاد نے جب یحییٰ بن سعیدؒ سے یہ کہا کہ: کیا اس بات سے نہیں ڈرتے کہ یہ تمام رواۃ جن کی روانیت کردہ احادیث آپ نے ترک کردی ہیں یہ اللہ کے سامنے آپ سے مخاصمہ اور جھگڑا کریں گے؟ تو یحییٰ بن سعید نے فرمایا: یہ سب رواۃ (جو متہم ہیں) مجھ سے جھگڑا کریں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ رسول اللہ ﷺ میرے خصم ہوں (آپؐ مجھ سے جھگڑیں احادیث کو ایسے رواۃ سے محفوظ نہ کرنے کی بناء پر) اور آپؐ فرمائیں کہ تو نے میری احادیث میں سے جھوٹ کو دور کیوں نہیں کیا؟

اس سے معلوم ہوا کہ احادیثِ رسول اللہ ﷺ کو ہر طرح کے عیوب سے پاک وصاف رکھنا علمائے اسلام کی ذمہ داری ہے۔

اور یہ جرح وتعدیلِ رواۃ خود قرآن وحدیث سے ثابت ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فاسق کی خبر کو واضح کرنے کو واجب فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا: یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَاءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اسے واضح کر دیا کرو۔ "(یعنی اسکی تحقیق کرلیا کرو کہ آیا سچ ہے یا جھوٹ)

حضور علیہ السلام نے کسی آدمی کے بارے میں جرح فرماتے ہوئے کہا: بئس اخو العشیرة' یعنی قوم کا بہت برا بھائی ہے۔ اور تعدیل کرتے ہوئے فرمایا: إنّ عبدَاللهِ رجلٌ صالحٌ۔ بلاشبہ عبداللہ ایک صالح مرد ہے۔

اسی وجہ سے رواۃ کاذبین کے عیوب کو بیان کرنا غیبت محرّمہ میں داخل نہیں ہے اور تمام علماء اسلام کا اس کے جواز پر نہ صرف اجماع ہے بلکہ اسے تو واجبات میں شمار کیا گیا ہے۔ اور علامہ نوویؒ شارح مسلم اور علامہ عز بن عبد السلامؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

چنانچہ علماءِ رجال نے خوب چھان پھٹک کر ایک ایک راوی کی تحقیق کی۔ کاذب کو صادق اور ضعیف کو قوی سے جدا کیا۔ اور انہوں نے کسی کی تعدیل وجرح میں کسی قرابت داری کی بھی پرواہ نہیں کی۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرت علیؒ بن المدینی (جو جرح وتعدیل کے بانی مبانی ہیں) سے پوچھا گیا کہ آپ کے والد کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ وہ ضعیف ہیں یا قوی؟ تو ابن المدینی نے سائلین سے کہا کہ ان کے بارے میں میرے علاوہ کسی سے پوچھو۔ لوگوں نے اصرار کیا تو آپ نے کچھ دیر سر جھکایا۔ پھر سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ دین کا معاملہ ہے بے شک میرے والد ضعیف ہیں اس طریقہ سے علماء نے احادیث کی حفاظت کی ہے۔ زکریا عفی عنہ۔

باب صحة الاحتجاج بالحديث المعنعن اذا امكن لقاء المعنعنين و لم يكن فيهم مدلس

باب... حدیثِ معنعن سے استدلال صحیح ہونے کا بیان❶ جبکہ عنعنہ کرنے والوں کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں کوئی تدلیس کرنے والا نہ ہو

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُنْتَحِلِي الْحَدِيْثِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا فِي تَصْحِيحِ الْأَسَانِيدِ وَتَسْقِيمِهَا بِقَوْلٍ لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهِ وَذِكْرِ فَسَادِهِ صَفْحًا لَكَانَ رَأْيًا مَتِينًا وَمَذْهَبًا صَحِيحًا إِذِ الْإِعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَّرَحِ أَحْرَى لِإِمَاتَتِهِ وَإِخْمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهِ وَأَجْدَرُ أَنْ لَا يَكُوْنَ ذٰلِكَ تَنْبِيهًا لِلْجُهَّالِ عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُوْرِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهَلَةِ بِمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ وَإِسْرَاعِهِمْ إِلَى اعْتِقَادِ خَطَإِ الْمُخْطِئِيْنَ وَالْأَقْوَالِ السَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ رَأَيْنَا الْكَشْفَ عَنْ فَسَادِ قَوْلِهِ وَرَدَّ مَقَالَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَلِيقُ بِهَا مِنَ الرَّدِّ أَجْدَى عَلَى

(امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ) ہمارے زمانہ میں بعض ایسے لوگوں نے جو اپنے آپ کو محدث کہلاتے ہیں اسانید کی تصحیح وتقسیم میں گفتگو کی ہے اور ایک ایسا قول بیان کیا ہے کہ اگر ہم اس سے اعراض کرتے ہوئے اسکے فساد کو ذکر نہ کریں تو یہی سنجیدہ رائے اور صحیح تر راستہ ہے کیونکہ ایک مطروح وبیکار قول کے ختم کرنے کیلئے اور اسکے قائل کو گرانے کیلئے مناسب تر بات یہی ہے کہ اس سے اعراض کیا جائے اور جہلاء کیلئے یہی مناسب و بہتر ہے تاکہ انہیں اس غلط بات کی ہوا بھی نہ لگے لیکن ہم اسکے انجام بد سے ڈرتے ہوئے اور اس بات سے کہ جہلاء نئی نئی چیزوں سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اور بڑی تیزی سے غلط سلط باتوں کو عقیدہ و نظریہ بنا ڈالتے ہیں اور ایسے اقوال کو تسلیم کر بیٹھتے ہیں جو علماء کے نزدیک ساقط الاعتبار

---

❶ یہاں سے امام مسلمؒ وہ معرکۃ الآراء بحث شروع کر رہے ہیں جو علماء حدیث کے درمیان مختلف فیہ رہی ہے یعنی حدیثِ معنعن سے استدلال اور اس کے قابل حجت ہونے کا بیان شروع کر رہے ہیں۔

سب سے پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حدیثِ معنعن کس حدیث کو کہتے ہیں۔ اصطلاح حدیث میں "معنعن" اس حدیث کو کہتے ہیں جو راوی سے بلفظ عن مروی ہو۔ مثلاً: عن فلان عن فلان عن فلان۔ اور اس کی سند میں راوی کوئی صریح لفظ مثلاً: اخبرني' حدثني یا سمعت وغیرہ نہ کہے بلکہ لفظ عن سے اسے روایت کرے چونکہ لفظ عن سے روایت کرنے میں ایک اندیشہ یہ پیدا ہو جاتا ہے کہ آیا راوی نے یہ حدیث اس سے خود سنی ہے یا کسی واسطہ سے سنی ہے۔ اور دونوں راویوں میں اتصال ہے یا نہیں؟ بہت ممکن ہے کہ درمیان میں کوئی راوی رہ گیا ہو۔

اس لئے علماء حدیث کے درمیان اس بات پر بحث رہی ہے کہ آیا حدیثِ معنعن حجت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

علماء حدیث نے بعض شرائط کے ساتھ اس سے احتجاج کو درست قرار دیا ہے۔ لیکن شرائط کے بارے میں ائمہ حدیث کے مختلف اقوال ہیں۔

چنانچہ بعض علماء تو فرماتے ہیں کہ اگر دونوں رواۃ کا زمانہ ایک ہو اور دونوں کی ملاقات ممکن ہو (عقلاً) اور کوئی مدلس ہو تو وہ حدیثِ معنعن قابل حجت ہے۔ اور یہی امام مسلم کا مذہب ہے جسے انہوں نے یہاں بیان کیا ہے۔

جب کہ بعض علماء نے فرمایا کہ صرف امکان لقاء کافی نہیں بلکہ یہ بات بھی ثابت ہونا ضروری ہے کہ دونوں رواۃ کے درمیان عمر بھر میں کم از کم ایک بار ملاقات ہوئی ہے اور اسے ائمہ حدیث کی ایک جماعت مثلاً: ابن المدینیؒ، امام بخاریؒ وغیرہ نے اختیار فرمایا ہے۔ امام مسلمؒ نے اس قول اور مذہب کی تردید فرمائی ہے اور اس کی انتہائی شناعت بیان فرمائی ہے۔

[ا]س کے علاوہ نوویؒ نے ایک مذہب اور بیان کیا ہے وہ یہ کہ مطلقاً حدیثِ معنعن ہر طرح سے ناقابل احتجاج ہے اس کے قابل حجت ہونے [کی] کوئی صورت نہیں۔ لیکن ساتھ ہی نوویؒ نے اس قول کو باطل اور مردود بھی قرار دیا ہے۔

[تد]لیس اور مدلس کے بارے میں تفصیل مقدمہ مترجم میں گزر چکی ہے۔

الْأَنَامِ وَأَحْمَدُ لِلْعَاقِبَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ وَزَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِي افْتَتَحْنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ وَالْإِخْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوِيَّتِهِ أَنَّ كُلَّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ فِيهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَقَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى الرَّاوِي عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَهَهُ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَمْ نَجِدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُمَا الْتَقَيَا قَطُّ أَوْ تَشَافَهَا بِحَدِيثٍ أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ بِكُلِّ خَبَرٍ جَاءَ هَذَا الْمَجِيءَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدِ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا أَوْ تَشَافَهَا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا أَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا وَتَلَاقِيهِمَا مَرَّةً مِنْ دَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمُ ذَلِكَ وَلَمْ تَأْتِ رِوَايَةٌ صَحِيحَةٌ تُخْبِرُ أَنَّ هَذَا الرَّاوِيَ عَنْ صَاحِبِهِ قَدْ لَقِيَهُ مَرَّةً وَسَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي نَقْلِهِ الْخَبَرَ عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ عِلْمُ ذَلِكَ وَالْأَمْرُ كَمَا وَصَفْنَا حُجَّةٌ وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْقُوفًا حَتَّى يَرِدَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لِشَيْءٍ مِنَ الْحَدِيثِ قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي رِوَايَةٍ مِثْلِ مَا وَرَدَ - وَهَذَا الْقَوْلُ يَرْحَمُكَ اللهُ فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ قَوْلٌ مُخْتَرَعٌ مُسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ وَلَا مُسَاعِدَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَوَى عَنْ مِثْلِهِ حَدِيثًا وَجَائِزٌ مُمْكِنٌ لَهُ لِقَاؤُهُ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ لِكَوْنِهِمَا جَمِيعًا كَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ فَالرِّوَايَةُ ثَابِتَةٌ وَالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ أَنَّ هَذَا الرَّاوِيَ لَمْ يَلْقَ مَنْ رَوَى عَنْهُ أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا فَأَمَّا وَالْأَمْرُ مُبْهَمٌ عَلَى الْإِمْكَانِ

ہوتے ہیں لہذا ہم نے سوچا کہ اس قول کے فساد کو کھول کر بیان کرنا چاہئے اور اسکی ایسی تردید کرنی چاہئے کہ جو خلق خدا کیلئے زیادہ فائدہ مند ہو اور عاقبت کے اعتبار سے محمود ہو (انشاء اللہ) اور جس شخص کے قول کو بیان کرتے ہوئے ہم نے آغاز کلام کیا تھا اور اس کے غلط خیال کو بتلایا تھا اسکا خیال یہ ہے کہ ہر وہ سند حدیث جو فلان عن فلان کے طرز پر ہو (معنعن ہو) اور اس کے بارے میں یہ علم ثابت ہو چکا ہو کہ دونوں (راوی اور مروی عنہ) (ایک ہمعصر زمانہ میں) تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ حدیث جو راوی نے مروی عنہ سے روایت کی وہ اس سے بھی سنی ہو گی (یعنی راوی کا مروی عنہ سے سماع بھی ممکن ہو) اور اس سے لقاء بھی ممکن ہو لیکن ہمیں انکے سماع کے بارے میں علم یقینی حاصل نہ ہو گا اور نہ روایات میں ہم ایسی کوئی تصریح پائیں کہ وہ دونوں کبھی عمر بھر میں ملے تھے اور انکے درمیان مشافہتاً گفتگو ہوئی تھی تو ایسی سند سے مروی حدیث اس شخص کے نزدیک قابل حجت نہیں ہو گی۔ جب تک کہ یہ علم یقینی حاصل نہ ہو جائے کہ وہ دونوں عمر بھر میں کم از کم ایک بار یا اس سے زائد بار ایک جگہ جمع ہونے یا ملاقات کا بیان ہو۔ پس اگر اس بات کا علم (یقینی) حاصل نہ ہو اور نہ ہی اس بارے میں کوئی خبر یا روایت ملے جو یہ بتلائے کہ یہ راوی اپنے ساتھی (مروی عنہ) سے کم از کم ایک بار ملا ہے اور اس سے سماع کیا ہے تو اس حدیث کو نقل کرنا ایسی حالت میں کہ مروی عنہ کے بارے میں صرف یہ علم ہو کہ دونوں ہمعصر تھے اور باقی حالت وہی ہو جو ہم نے بیان کی (کہ لقاء سماع کا علم یقینی حاصل نہ ہو) حجت نہیں ہے۔ اور ایسی حدیث موقوف ہو گی۔ یہاں تک کہ راوی کا مروی عنہ سے سماع حدیث ثابت ہو جا۔ تھوڑا یا بہت (تو پھر وہ قابل استدلال ہو گی)۔ اور یہ قول۔ اللہ تجھ پر ر فرمائے۔ طعن فی الاسناد کے باب میں ایک نیا ایجاد کردہ اور خود ساختہ ق ہے۔ اور نہ تو پہلے کوئی اس کا قائل گذرا ہے اور نہ ہی اہل علم نے اس پرا کیا ہے۔ اور تمام اگلے پچھلے اہل علم کے درمیان تو متفق علیہ قول یہی اور معروف ہے کہ اگر ایک ثقہ آدمی دوسرے ثقہ سے روایت کرےا دونوں کے درمیان لقاء و سماع ممکن ہو اس بناء پر کہ دونوں ایک زمان موجود تھے (ہمعصر تھے) اگرچہ کبھی ایسی کوئی خبر نہ ملی ہو جس سے مع

الَّذِي فَسَّرْنَا فَالرِّوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا حَتَّى تَكُونَ الدَّلَالَةُ الَّتِي بَيَّنَّا فَيُقَالُ لِمُخْتَرِعِ هذَا الْقَوْلِ الَّذِي وَصَفْنَا مَقَالَتَهُ أَوْ لِلذَّابِّ عَنْهُ قَدْ أَعْطَيْتَ فِي جُمْلَةِ قَوْلِكَ أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ عَنِ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ حُجَّةٌ يَلْزَمُ بِهِ الْعَمَلُ ثُمَّ أَدْخَلْتَ فِيهِ الشَّرْطَ بَعْدُ فَقُلْتَ حَتَّى يُعْلَمَ أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا الْتَقَيَا مَرَّةً فَصَاعِدًا وَ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا فَهَلْ تَجِدُ هذَا الشَّرْطَ الَّذِي اشْتَرَطْتَهُ عَنْ أَحَدٍ يَلْزَمُ قَوْلُهُ وَإِلَّا فَهَلُمَّ دَلِيلًا عَلَى مَا زَعَمْتَ فَإِنْ ادَّعَى قَوْلَ أَحَدٍ مِّنْ عُلَمَاء السَّلَفِ بِمَا زَعَمَ مِنْ إِدْخَالِ الشَّرِيطَةِ فِي تَثْبِيتِ الْخَبَرِ طُولِبَ به وَلَنْ يَّجِدَ هُوَ وَلَا غَيْرُهُ إِلَى إِيجَادِهِ سَبِيلًا وَإِنْ هُوَ ادَّعَى فِيمَا زَعَمَ دَلِيلًا يَحْتَجُّ بِهِ قِيلَ لَهُ وَمَا ذلِكَ الدَّلِيلُ فَإِنْ قَالَ قُلْتُهُ لِأَنِّي وَجَدْتُ رُوَاةَ الْأَخْبَارِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا يَرْوِي أَحَدُهُمْ عَنِ الْآخَرِ الْحَدِيْثَ وَلَمَّا يُعَايِنْهُ وَلَا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ اسْتَجَازُوا رِوَايَةَ الْحَدِيْثِ بَيْنَهُمْ هكَذَا عَلَى الْإِرْسَالِ مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ وَالْمُرْسَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ فِي أَصْلِ قَوْلِنَا وَقَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ لَيْسَ بِحُجَّةٍ احْتَجْتُ لِمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ إِلَى الْبَحْثِ عَنْ سَمَاعِ رَاوِي كُلِّ خَبَرٍ عَنْ رَاوِيهِ فَإِذَا أَنَا هَجَمْتُ عَلَى سَمَاعِهِ مِنْهُ لِأَدْنَى شَيْءٍ ثَبَتَ عَنْهُ عِنْدِي بِذلِكَ جَمِيعُ مَا يَرْوِي عَنْهُ بَعْدُ فَإِنْ عَزَبَ عَنِّي مَعْرِفَةُ ذلِكَ أَوْقَفْتُ الْخَبَرَ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي مَوْضِعَ حُجَّةٍ لِإِمْكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِي تَضْعِيفِكَ الْخَبَرَ وَتَرْكِكَ الِاحْتِجَاجَ بِهِ إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ لَزِمَكَ أَنْ لَا تُثْبِتَ إِسْنَادًا مُعَنْعَنًا حَتَّى تَرَى فِيهِ السَّمَاعَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ وَذلِكَ أَنَّ الْحَدِيْثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِإِسْنَادِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فَبِيَقِيْنٍ نَعْلَمُ أَنَّ هِشَامًا

کہ وہ دونوں کبھی ایک جگہ جمع ہوئے یا مشافہتاً گفتگو کی۔ تب بھی روایت ثابت ہوتی ہے اور اس سے استدلال لازم ہو جاتا ہے۔ الا یہ کہ وہاں پر کوئی ایسی واضح دلیل اور قرینہ موجود ہو جو دلالت کرے کہ یہ راوی مروی عنہ سے کبھی نہیں ملا یا مروی عنہ سے اس کے عدم سماع پر کوئی قرینہ دلالت کرے (تو پھر دوسری بات ہے اس صورت میں قابل استدلال نہیں رہے گی) ورنہ اگر معاملہ مبہم رہے (لقاء و سماع کا ثبوت نہ ہو) اس امکان لقاء پر جس کی ابھی ہم نے وضاحت کی تو اس صورت میں روایت ہمیشہ محمول علی السماع ہوگی۔ یہاں تک کہ کوئی واضح دلیل مل جائے جو ہم نے بیان کی ہے۔ جب کہ اس مخترع سے جس نے یہ مذکورہ بالا خود ساختہ قول نکالا ہے اس سے یا اس شخص سے جو اس قول کا دفاع کرتا ہے کہا جائے گا کہ تمہارے اپنے ہی کلام میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ خبر واحد اگر ایک ثقہ راوی دوسرے ثقہ سے روایت کر رہا ہے تو وہ حجت ہے جس پر عمل کرنا لازم ہے۔ پھر تم نے بعد کو اس ایک شرط کا اضافہ کر دیا اور کہہ دیا کہ (ایسی روایت اس وقت حجت ہے جب کہ) یہ معلوم ہو جائے کہ دونوں عمر بھر میں ایک یا اس سے زائد بار ملے ہیں یا کچھ سماع ثابت ہے' تو (اے مخترع) کیا تو اس شرط کا ثبوت جو تو نے لگائی ہے کسی ایک ایسے شخص کی طرف سے پاتا ہے جس کا قول تسلیم کرنا لازمی ہو۔ (اگر نہیں) تو پھر اپنے مزعومہ قول کی دلیل لاؤ۔ پھر اگر وہ علماء سلف میں سے کسی کے قول کے بارے میں دعویٰ کرے اپنے مذہب کی دلیل کے بارے میں تو اس سے اس قول کے ثابت کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور وہ یا اس کے علاوہ کوئی بھی ہرگز ایسے کسی قول کو ایجاد کرنے کی راہ نہ پا سکے گا۔ اور اگر وہ اپنے قول مزعومہ کے بارے میں کوئی اور دلیل قائم کرنا چاہے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ کیا دلیل ہے؟ پھر اگر وہ یہ کہے کہ میں نے یہ قول اس لئے اختیار کیا کیونکہ میں نے قدیم وجدید رواۃ کو پایا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے حدیث روایت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے مروی عنہ کو کبھی دیکھا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس سے کبھی سماع کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب میں نے ان رواۃ کو دیکھا کہ انہوں نے آپس میں روایت حدیث میں "ارسال عن غیر سماع" کو جائز کر رکھا ہے حالانکہ احادیث میں مرسل روایت ہمارے اور محدثین اہل علم کے قول کے

قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَأَنَّ أَبَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ يَجُوزُ إِذَا لَمْ يَقُلْ هِشَامٌ فِي رِوَايَةٍ يَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَوْ أَخْبَرَنِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ آخَرُ أَخْبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ أَبِيهِ لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا وَلَا يُسْنِدَهَا إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ وَكَمَا يُمْكِنُ ذَلِكَ فِي هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ أَيْضًا مُمْكِنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا فَجَائِزٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَنْزِلَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضَ أَحَادِيثِهِ ثُمَّ يُرْسِلَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا وَلَا يُسَمِّيَ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَيَنْشَطَ أَحْيَانًا فَيُسَمِّيَ الرَّجُلَ الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَيَتْرُكَ الْإِرْسَالَ وَمَا قُلْنَا مِنْ هَذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ مُسْتَفِيضٌ مِنْ فِعْلِ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ وَأَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَسَنَذْكُرُ مِنْ رِوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى أَكْثَرَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَمِنْ ذَلِكَ أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعًا وَابْنَ نُمَيْرٍ وَجَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحِرْمِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ فَرَوَى هَذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَدَاوُدُ الْعَطَّارُ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

مطابق حجت نہیں ہے لہٰذا لامحالہ مجھے ضرورت پڑی اس بات کی کہ راوی کے سماع کی تحقیق کروں کہ مروی عنہ سے اس کا سماع ثابت ہے یا نہیں۔ پس جہاں بھی مجھے اس کا علم ہوا کہ راوی کا مروی عنہ سے ذرا بھی سماع ثابت ہے تو میرے نزدیک اس کی تمام روایات مروی عنہ سے درست ہو گئیں۔ اور جہاں بھی اس بات کا علم اور معرفت حاصل نہ ہو سکی اس روایت کو میں نے موقوف قرار دیا اور وہ روایت میرے نزدیک حجت نہیں کیونکہ اس میں ارسال کا امکان ہے (امام مسلمؒ نے یہ قول مخالف کی دلیل بیان کی ہے اور آگے اس ساری دلیل کا جواب دے رہے ہیں) تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر کسی حدیث کو ضعیف قرار دینے اور اس سے استدلال کو ترک کرنے کیلئے تمہارے نزدیک صرف امکان ارسال ہی ایک سبب ہے تو پھر لازم آتا ہے کہ آپ کسی اسناد معنعن کو اس وقت تک نہ ثابت مانیں جب تک کہ آپ کے سامنے اول سے آخر تک ہر راوی کا سماع (مروی عنہ سے) ثابت نہ ہو جائے اور یہ ایسے کہ جو حدیث ہمیں ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشہؓ کے طریق سے پہنچی ہے اس کے بارے میں ہمیں علم یقینی حاصل ہے کہ ہشام کو اپنے والد سے سماع حاصل ہے اور ان کے والد (عروہ) کو حضرت عائشہؓ سے سماع حاصل ہے جبکہ یہ بھی ہم بالیقین جانتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کو نبی اکرم ﷺ سے سماع حاصل ہے۔ اور اس میں یہ احتمال موجود ہے کہ کبھی ہشام اپنی کسی روایت میں جسے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوں "سمعت" یا "اخبرنی" کی صراحت نہ کریں۔ (بلکہ بواسطہ عن روایت کریں) حالانکہ ممکن ہے کہ انکے اور انکے والد کے درمیان اس روایت میں کوئی واسطہ ہو جس نے انکے والد سے سن کر ہشام کو بیان کی ہو اور انہوں نے وہ روایت (براہ راست) اپنے والد سے نہ سنی ہو لیکن انہوں نے اسکو مرسلاً (بغیر اس واسطہ کے ذکر کے) روایت کرنا بہتر سمجھا ہو اور اس روایت کو اس واسطہ کی طرف منسوب نہ کیا ہو جس سے انہوں نے براہِ راست سنا ہے۔ اور جس طرح یہ امکان (ارسال کا) ہشام اور انکے والد کے درمیان ہے اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ انکے والد (عروہ) اور حضرت عائشہؓ کے درمیان ہو۔ اور اسی طرح ہر اس حدیث کی اسناد میں ارسال کا امکان ہو سکتا ہے جس میں سماع کی تصریح نہ ہو بعض رواۃ کے بعض مروی

عنہم سے۔ حالانکہ یہ بات پہلے محقق ہو چکی ہے کہ راوی نے مروی عنہ سے کثیر سماع کیا ہے۔ لیکن یہ امکان بہر حال باقی ہے کہ اس نے بعض مرویات اس مروی عنہ سے نہ سنی ہوں بلکہ کسی اور سے سن کر انہیں کبھی مرسلاً روایت کر دیا ہو۔ اور مروی عنہ کا نام نہ لیا ہو۔ اور کبھی (اجمال وابہام کو دور کرنیکی خاطر) مروی عنہ کا نام ذکر بھی کر دیا ہو اور ارسال کو ترک کر دیا ہو۔ (امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ) یہ جو ہم نے احتمال بیان کیا ہے یہ حدیث میں موجود ہے (کوئی فرضی اور عقلی احتمال نہیں) اور ثقہ محدثین اور ائمہ اہل علم کی روایات میں جاری وساری ہے اور ہم ابھی ان روایات میں سے بعض روایات ذکر کرتے ہیں جن میں سے اکثر اپنے مستدل پر واضح اور کامل دلالت کریں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایوب السختیانی عبد اللہ بن المبارکؒ، وکیعؒ، ابن نمیرؒ اور انکے علاوہ ایک پوری جماعت نے ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے اور ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو حلال ہونیکی حالت میں اور احرام کی حالت میں اپنے پاس موجود خوشبوؤں میں سے سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی۔" اب اس روایت کو بعینہ انہی الفاظ کے ساتھ لیثؒ بن سعد' داؤد العطار' حمید بن الأسود' وھیب ابن خالد اور ابو اسامہ نے ھشام سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عثمان بن عروہ نے بیان کیا عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔

وَرَوَى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

اسی طرح ہشام نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ "رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تھے تو اپنا سر مبارک میرے قریب لاتے تو میں آپؐ کے سر میں کنگھا کر دیتی حالانکہ میں حالتِ حیض میں ہوا کرتی تھی۔" اب اس روایت کو بعینہ انہی الفاظ سے مالک بن انس نے زھری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح زھریؒ اور صالح بن ابی حسان نے ابو مسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ "رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوس وکنار فرمایا کرتے تھے۔" اب یحییٰ بن ابی کثیر نے اس قبلہ والی روایت کو یوں روایت کیا کہ: مجھے خبر دی ابو مسلمہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

ابن عبدالرحمٰن نے کہ عمر بن عبدالعزیز نے انہیں خبر دی اور انہیں عروہؒ نے بتلایا اور عروہؓ کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ: نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیا کرتے تھے۔"

وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا النَّحْوُ فِي الرِّوَايَاتِ كَثِيرٌ يَكْثُرُ تَعْدَادُهُ وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كِفَايَةٌ لِذَوِي الْفَهْمِ

اور ابن عیینہؒ وغیرہ نے عمروؒ بن دینار سے اور انہوں نے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔" اس روایت کو حماد بن زید نے عمرو بن دینار، عن محمدؒ بن علی عن جابرؓ عن النبی ﷺ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اور احادیث میں یہ اس قبیل کی روایات بہت کثرت سے ہیں اور ہم نے ان میں جو بیان کیں ہیں اہل دانش کے لئے وہی کافی ہیں۔

فَإِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ فِي فَسَادِ الْحَدِيثِ وَتَوْهِينِهِ إِذَا لَمْ يُعْلَمْ أَنَّ الرَّاوِيَ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ شَيْئًا لِمَكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ لَزِمَهُ تَرْكُ الِاحْتِجَاجِ فِي قِيَادِ قَوْلِهِ بِرِوَايَةِ مَنْ يُعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ إِلَّا فِي نَفْسِ الْخَبَرِ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ أَنَّهُمْ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتٌ يُرْسِلُونَ فِيهَا الْحَدِيثَ إِرْسَالًا وَلَا يَذْكُرُونَ مَنْ سَمِعُوهُ مِنْهُ وَتَارَاتٌ يَنْشَطُونَ فِيهَا فَيُسْنِدُونَ الْخَبَرَ عَلَى هَيْئَةِ مَا سَمِعُوا فَيُخْبِرُونَ بِالنُّزُولِ فِيهِ إِنْ نَزَلُوا وَبِالصُّعُودِ إِنْ صَعِدُوا كَمَا شَرَحْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمْ وَمَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِنْ أَئِمَّةِ السَّلَفِ مِمَّنْ يَسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَيَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيدِ وَسَقَمَهَا مِثْلَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَابْنِ عَوْنٍ وَمَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَتَّشُوا عَنْ مَوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيدِ كَمَا ادَّعَاهُ الَّذِي وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سَمَاعَ رُوَاةِ الْحَدِيثِ

پس حاصل کلام یہ کہ جب اس شخص کے نزدیک جس کا قول ابھی ہم نے ذکر کیا حدیث کے فساد اور خرابی کی علت یہ ہوئی کہ جب ایک راوی کا دوسرے راوی سے کچھ بھی سماع نہ ہو تو اس میں امکان ہے ارسال کا۔ تو اس شخص کے قول کے مطابق تو لازم ہو جائے گا کہ ایسی روایت سے استدلال واحتجاج ترک کر دیا جائے جسکے رواۃ کے بارے میں مروی عنہم سے سماع کا علم ہو (لیکن اس خاص روایت کے بارے میں سماع کی تصریح نہ ہو) الا یہ کہ وہ خاص روایت جس میں سماع کی صراحت کی گئی ہو کیونکہ یہ بات ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ ائمہ محدثین جو روایات کے ناقل ہیں (ان کے احوال مختلف ہیں) کبھی وہ حدیث میں ارسال کر دیتے ہیں اور جس سے انہوں نے اس روایت کا سماع کیا ہوتا ہے اسے ذکر نہیں کرتے اور کبھی ان کی طبیعت میں نشاط ہوتا ہے تو اس روایت کو ٹھیک اسی ہیئت سے بیان کرتے ہیں جیسے سنا ہوتا ہے (ارسال نہیں کرتے) اور اگر سند میں نزول ہو تو اسے بیان کرتے ہیں (یعنی انہوں نے ارسال کیا ہوتا ہے تو اسے بیان کرتے ہیں) اور اگر علو ہو تو اسے بیان کرتے ہیں۔ جیسے کہ اسکی تشریح ہم کر چکے ہیں۔ اور ہم نے ائمہ سلف میں سے جو احادیث کی صحت و سقم کی تحقیق کیا کرتے تھے اور انہیں جانچتے پرکھتے تھے مثلاً ایوب السختیانیؒ، ابن عون، مالکؒ بن انس، شعبہ بن الحجاج، یحیٰی بن سعید القطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ اور جو ائمہ حدیث بعد میں آئے کسی سے نہیں سنا کہ وہ

مِمَّنْ رَوَى عَنْهُمْ إِذَا كَانَ الرَّاوِي مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيسِ فِي الْحَدِيْثِ وَشُهِرَ بِهِ فَحِيْنَئِذٍ يَبْحَثُوْنَ عَنْ سَمَاعِهِ فِي رِوَايَتِهِ وَيَتَفَقَّدُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ كَيْ تَنْزَاحَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيسِ فَمَنِ ابْتَغَى ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدَلِّسٍ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ فَمَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِمَّنْ سَمَّيْنَا وَلَمْ نُسَمِّ مِنَ الْأَئِمَّةِ

اسانید میں سماع کی تحقیق کرتے ہوں جیسے کہ موصوف نے دعویٰ کیا ہے اس قول کا۔ البتہ ان ائمہ محدثین میں سے جو حضرات مروی عنہم سے رواۃ حدیث کے سماع کی تحقیق و تفتیش کرتے ہیں وہ صرف اس وقت راوی کے سماع کی تحقیق کرتے ہیں جبکہ راوی "تدلیس فی الحدیث" میں مشہور و معروف ہو۔ تو اس وقت یہ حضرات اسکی مرویات میں سماع کی تحقیق و جستجو کرتے ہیں تاکہ ان سے یہ علت تدلیس دور ہو جائے۔ لیکن غیر مدلّس راوی کی اس طریقہ پر سماع کی تحقیق کرنا ان صاحب کے قول مزعومہ کے مطابق یہ ہم نے نہ تو مذکورہ بالا ائمہ حدیث میں سے کسی سے سنا ہے اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور محدث سے۔

فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى عَنْ حُذَيْفَةَ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ كُلٍّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيْثًا يُسْنِدُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا وَلَا حَفِظْنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ شَافَهَ حُذَيْفَةَ وَأَبَا مَسْعُودٍ بِحَدِيْثٍ قَطُّ وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهُمَا فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ مَضَى وَلَا مِمَّنْ أَدْرَكْنَا أَنَّهُ طَعَنَ فِي هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ رَوَاهُمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ بِضَعْفٍ فِيهِمَا بَلْ هُمَا وَمَا أَشْبَهَهُمَا عِنْدَ مَنْ لَاقَيْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيْثِ مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ وَقَوِيِّهَا يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا نُقِلَ بِهَا وَالِاحْتِجَاجَ بِمَا أَتَتْ مِنْ سُنَنٍ وَآثَارٍ وَهِيَ فِي زَعْمِ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَاهِيَةٌ مُهْمَلَةٌ حَتَّى يُصِيبَ سَمَاعَ الرَّاوِي عَمَّنْ رَوَى وَلَوْ ذَهَبْنَا نُعَدِّدُ

اور اس قسم کے مرویات (کہ غیر مدلّس راوی بلفظ عن حدیث روایت کرے) کی مثالوں میں سے ایک حضرت عبداللہ بن یزید الانصاریؓ کی مرویات ہیں کہ (یہ خود صحابی ہیں) انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت فرمائی ہے۔ یہ حضرت حذیفہؓ بن یمان اور حضرت ابو مسعود الانصاریؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کردہ ہر حدیث کو نبی اکرم ﷺ تک مسنداً بیان کرتے ہیں۔ لیکن ان کی ایسی مرویات میں مذکورہ بالا دو حضرات میں سے کسی سے سماع کی تصریح نہیں ہوتی (کہ عبداللہ بن یزید نے حذیفہؓ یا ابو مسعودؓ سے سنا) اور نہ ہی ہم نے ان کی مرویات میں ایسی کوئی بات دیکھی کہ جس سے معلوم ہو کہ عبداللہ بن یزید نے حذیفہؓ اور ابو مسعودؓ سے کوئی حدیث مشافہتاً حاصل کی ہو یا ان دونوں کی رؤیت کا اس خاص روایت میں تذکرہ ہو۔ لیکن اس کے باوجود متقدمین اہل علم کو اور جن علماء کو ہم نے پایا ہے ان میں سے کسی سے نہیں سنا گیا کہ وہ انہوں نے ان دونوں روایتوں میں سے کسی میں بھی طعن کیا ہو۔ جنہیں عبداللہ بن یزیدؓ نے حضرت حذیفہؓ اور ابو مسعودؓ الانصاری سے روایت کیا ہے۔[1] کہ یہ احادیث ضعیف ہیں بلکہ یہ اور ان جیسی دوسری احادیث ان ائمہ حدیث کے نزدیک جن سے اب تک ہم ملے ہیں صحیح الاسناد اور قوی الإسناد ہیں

---

[1] حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حدیث روایت کی ہے وہ ہے اخبرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما ھو کائن۔ اسے امام مسلم نے تخریج کیا ہے۔ جبکہ حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نفقة الرّجل علیٰ اھلہ صدقة والی حدیث روایت کی ہے جسے بخاری و مسلم دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں تخریج کیا ہے۔

الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَهِنُ بِزَعْمِ هٰذَا الْقَائِلِ وَنُحْصِيهَا لَعَجَزْنَا عَنْ تَقَصِّي ذِكْرِهَا وَإِحْصَائِهَا كُلِّهَا وَلٰكِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ نَنْصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكُونُ سِمَةً لِمَا سَكَتْنَا عَنْهُ مِنْهَا وَ هٰذَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ وَأَبُو رَافِعِ الصَّائِغُ وَهُمَا مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَصَحِبَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَدْرِيِّينَ هَلُمَّ جَرًّا وَنَقَلَا عَنْهُمُ الْأَخْبَارَ حَتّٰى نَزَلَا إِلٰى مِثْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَذَوِيهِمَا قَدْ أَسْنَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَلَمْ نَسْمَعْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا أَنَّهُمَا عَايَنَا أُبَيًّا أَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا وَأَسْنَدَ أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ وَهُوَ مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَأَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَيْنِ وَأَسْنَدَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا

وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وُلِدَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَخْبَارٍ وَأَسْنَدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى وَقَدْ حَفِظَ

اور ائمہ حدیث ان احادیث کا استعمال جو اس سند سے منقول ہوں جائز سمجھتے ہیں اور اس سند سے جو بھی سنن و مرویات منقول ہیں ان سے حجت بھی لیتے ہیں، حالانکہ یہ احادیث اس شخص کے نزدیک جس کا قول کچھ پہلے ہم نے بیان کیا ہے اس وقت تک بیکار اور مہمل ہیں جب تک کہ راوی (عبداللہ بن یزید) کا سماع مروی عنہما (حذیفہؓ اور ابو مسعود الانصاریؓ) سے ثابت نہ ہو جائے۔ اور اگر ہم ایسی احادیث کو جو اہل علم کے نزدیک صحیح ہیں لیکن مذکورہ قول کا قائل انہیں ضعیف قرار دیتا ہے جمع کرنا اور شمار کرنا شروع کریں تو ایسی تمام روایات کے احصاء سے ہم عاجز ہو جائیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ان میں سے چند ایک بیان کریں تاکہ وہ دوسروں کے واسطے نمونہ بن جائیں۔ چنانچہ یہ ابو عثمان النہدی اور ابو رافع الصائغ ہیں اور یہ دونوں ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے دورِ جاہلیت پایا[1] اور رسول اللہ ﷺ ان کے اصحابؓ کی صحبت سے بہرہ ور ہوئے جو بدری ہیں (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے) اور اسی طرح ان کے بعد والے صحابہؓ سے ملے اور روایات نقل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عمرؓ اور ان جیسے صحابہؓ سے روایات نقل کی ہیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے ایک حدیث حضرت ابیؓ بن کعب عن النبی ﷺ کے طریق سے بیان کی ہے (سنداً) حالانکہ کسی بھی مخصوص روایت کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ ان دونوں نے ابیؓ کو دیکھا ہے یا ان سے کچھ سماعت حدیث کی ہے۔[2] اسی طرح ابو عمرو الشیبانی جنہوں نے زمانۂ جاہلیت پایا اور جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کڑیل مرد تھے اور ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ ان دونوں نے حضرت ابو مسعود الانصاریؓ عن النبی علیہ السلام کے طریق سے دو دو حدیثیں نقل کی ہیں۔

اور عبید بن عمیر نے عن ام سلمۃؓ زوجۃ النبی علیہ السلام عن النبی علیہ

---

[1] ایسے حضرات کو جنہوں نے زمانۂ جاہلیت پایا لیکن حضور علیہ السلام کی حیات کے باوجود آپؐ کی صحبت سے مشرف نہ ہوئے اور آپؐ کے وصال کے بعد صحابہؓ کرام سے علم حاصل کیا اصطلاح حدیث میں "مُخضرم" کہا جاتا ہے۔

[2] ابو عثمان النہدی نے تو حضرت ابیؓ سے وہ حدیث روایت کی ہے: کان رجل لا اعلم احداً ابعد بیتاً من المسجد منه اور اس میں نبی علیہ السلام کا قول ہے: اعطاك الله ما احتسبت امام مسلم نے اس کی تخریج کی ہے۔

جبکہ ابو رافع نے حضرت ابیؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے جسے ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن میں تخریج کیا ہے: "انه النبی علیه السلام كان يعتكف في العشر الاواخر فسافر عام، فلما كان العام المقبل اعتكف عشرين يوما"

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَصَحِبَ عَلِيًّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَأَسْنَدَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَقَدْ سَمِعَ رِبْعِيٌّ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَرَوَى عَنْهُ وَأَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ نِالْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَأَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِالْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ أَحَادِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ تَمِيمٍ نِالدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَأَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا وَأَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيْثَ فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ التَّابِعِيْنَ الَّذِيْنَ نَصَبْنَا رِوَايَتَهُمْ عَنِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ سَمَّيْنَاهُمْ لَمْ يُحْفَظْ عَنْهُمْ سَمَاعٌ عَلِمْنَاهُ مِنْهُمْ فِي رِوَايَةٍ بِعَيْنِهَا وَلَا أَنَّهُمْ لَقُوهُمْ فِي نَفْسِ خَبَرٍ بِعَيْنِهِ وَهِيَ أَسَانِيدُ عِنْدَ ذَوِي الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ صِحَاحِ الْأَسَانِيدِ لَا نَعْلَمُهُمْ وَهَّنُوا مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ وَلَا الْتَمَسُوا فِيهَا سَمَاعَ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ إِذِ السَّمَاعُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُمْكِنٌ مِنْ صَاحِبِهِ غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ لِكَوْنِهِمْ جَمِيعًا كَانُوا فِي الْعَصْرِ الَّذِي اتَّفَقُوا فِيهِ وَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي أَحْدَثَهُ الْقَائِلُ الَّذِي حَكَيْنَاهُ فِي تَوْهِينِ الْحَدِيْثِ

السلام ایک حدیث سنداً بیان کی ہے اور عبید نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور اسی طرح قیسؒ بن ابی حازم ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانۂ مبارک حاصل کیا وہ حضرت ابو مسعود الانصاری عن النبی ﷺ کے طریق سے تین احادیث روایت کرتے ہیں۔❶ اور حضرت عبدالرحمٰنؒ بن ابی لیلیٰ جنہوں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب سے احادیث یاد کیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی صحبت اٹھائی ہے عن انسؓ بن مالک عن النبی علیہ السلام کے طریق سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ اور حضرت ربعیؒ بن حراش عن عمرانؓ بن حصین عن النبی علیہ السلام کے طریق سے دو احادیث اور عن ابی بکرہؓ عن النبی علیہ السلام کے طریق سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات ربعیؒ نے حضرت علیؓ سے سماعت حدیث کے بعد ان سے روایت بھی فرمائی ہے۔ اور نافع بن جبیرؒ بن مطعم نے ابو شریح الخزاعی عن النبی علیہ السلام کے طریق سے ایک حدیث روایت فرمائی ہے۔ اور نعمانؒ بن ابی عیاش نے عن ابی سعید الخدریؓ عن النبی علیہ السلام کے طریق سے تین احادیث روایت کی ہیں۔ اور عطاءؒ بن یزید اللیثی نے عن تمیم الداریؓ عن النبی علیہ السلام کے طریق سے ایک حدیث اور سلیمانؒ بن یسار نے عن رافعؓ بن خدیج عن النبی علیہ السلام کے طریق سے ایک حدیث روایت کی ہے جب کہ حمیدؒ بن عبدالرحمان الحمیری نے عن ابی ہریرہؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے کئی احادیث منداً روایت کی ہیں۔ پس یہ سب حضرات تابعین جن کی صحابہؓ سے مرویات کا ہم نے انکے اسماء کے ساتھ تذکرہ کیا ان میں سے کسی کا بھی صحابہؓ سے کسی معین روایت میں سماع ہمیں معلوم نہیں ہوا اور نہ ہی کسی معیّن روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ رواۃ تابعین رحمہم اللہ کی حضرات صحابہؓ سے ملاقات ہوئی تھی اور یہ سب اسانید اہل معرفت اور علماء حدیث و روایات کے نزدیک صحیح الاسانید میں سے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کسی حدیث کی بھی علماء حدیث نے تضعیف کی ہو اور

❶ ان میں سے پہلی حدیث انّ الإیمان ھٰہنا وإنّ القسوة وغلظ القلوب فی الفدادین ہے۔ اور دوسری حدیث: إنّ الشمس والقمر لایکسفان لموت احدٍ ہے اور تیسری حدیث لااکاد ادرك الصلاة ممایطول بنا فلان ہے۔ ان تینوں کو بخاری و مسلم دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

بِالْعِلَّةِ الَّتِي وَصَفَ أَقَلَّ مِنْ أَنْ يُعَرَّجَ عَلَيْهِ وَيُثَارَ ذِكْرُهُ إِذْ كَانَ قَوْلًا مُحْدَثًا وَكَلَامًا خَلْقًا لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ سَلَفَ وَيَسْتَنْكِرُهُ مَنْ بَعْدَهُمْ خَلَفَ فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِي رَدِّهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا شَرَحْنَا إِذْ كَانَ قَدْرُ الْمَقَالَةِ وَقَائِلِهَا الْقَدْرَ الَّذِي وَصَفْنَاهُ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى دَفْعِ مَا خَالَفَ مَذْهَبَ الْعُلَمَاءِ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَ صَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

نہ ہی وہ ان روایات میں بعض کے بعض سے سماع کی تلاش و جستجو میں لگے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے سے سماع ممکن ہے (امکان سماع موجود ہے' اگرچہ تصریح سماع نہیں' لیکن امکان سماع کافی ہونے کی بناء پر علماء حدیث نے ان روایات کو صحیح الإسناد قرار دیا مترجم عفی عنہ) کوئی انہونی بات نہیں ہے' اسلئے کہ یہ سب حضرات ایک زمانہ میں متفقہ طور پر موجود تھے۔ اور یہ قول جو اس شخص نے ایجاد کیا ہے جسکا ہم نے اوپر ذکر کیا حدیث کی تضعیف کے لئے اس علت کی وجہ سے جو ابھی بیان ہوئی اس قابل نہیں کہ اسکی طرف نظر التفات کی جائے اور اسکے ذکر کو عام کیا جائے کیونکہ یہ ایک نیا اور غلط محدث قول ہے۔ اور علمائے سلف میں سے اسکو کسی نے اختیار نہیں کیا۔ اور علمائے متقدمین نے بھی اس کا انکار کیا ہے۔ لہٰذا جو کچھ ہم نے اس کی تفصیل بیان کر دی ہے اس سے زیادہ اس قول کی تردید کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب اس قول اور اسکے قائل کی یہ قدر ہے جسے ہم نے ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ ہی اسکے دفع و ردّ کیلئے کافی ہے جو کہ علماء کے مذہب کے خلاف ہے۔ اور اسی پر بھروسہ ہے اور اسی اکیلے کیلئے تمام تعریف ہے۔

وصلی اللہ علیٰ سیّدنا محمدؐ والہٖ وصحبہٖ وسلّم

خلاصہ:—— امام مسلمؒ کی اس ساری بحث کا مختصر اًخلاصہ یہاں درج کیا جاتا ہے' جس کا حاصل یہ ہے کہ امام مسلمؒ نے حدیث معنعن کے حجت ہونے کے بارے میں علماء متقدمین و متاخرین کے اجماع کا دعویٰ کیا ہے اس بات پر کہ حدیث معنعن میں اگر اتصال اور سماع کا احتمال و امکان ہو تو یہ حجت ہونے کے لئے کافی ہے اور اس میں مزید کسی شرط کی کوئی ضرورت نہیں (البتہ ان رواۃ کا بری عن اللّٰہ لیس ہونا ضروری ہے)۔

پھر امام مسلمؒ نے بعض اہل زمانہ کا قول ذکر کیا ہے کہ بعض علماء کے نزدیک صرف امکانِ لقاء و احتمالِ سماع کافی نہیں بلکہ حجیت حدیث معنعن کے لئے دونوں رواۃ میں عمر بھر میں کم از کم ایک بار ملاقات کا ثبوت ضروری ہے۔

اس قول کو ذکر کر کے امام مسلمؒ نے اپنے مذہب پر علماء و متقدمین و متاخرین کے اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن محقق علماء متاخرین نے اس کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اس باب میں امام بخاریؒ اور علی بن المدینیؒ جو اس فن کے ائمہ میں سے ہیں کا قول صحیح ہے کہ حرف امکان لقاء کافی نہیں بلکہ ثبوت لقاء ضروری ہے۔

یہ ایک طویل اور مختلف فیہ بحث ہے جس کا مکمل تذکرہ نہ یہاں ممکن ہے اور نہ ہی عوام الناس کو اس کی ضرورت ہے۔

كتاب الايمان

کتاب الایمان

ایمان کے ابواب

ف...... یہاں سے امام مسلمؒ اپنی کتاب صحیح مسلم شریف کا باقاعدہ آغاز کرتے ہوئے کتاب الایمان سے کتاب شروع کر رہے ہیں' باقاعدہ آغاز سے قبل یہاں چند اہم اور ضروری مباحث ہیں۔ جن کا مختصر تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلی بحث تو یہ ہے کہ ایمان اور اسلام میں کیا فرق ہے؟

ایمان اور اسلام کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ یہاں پر کئی ابحاث ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایمان اور اسلام میں الفاظ کا اختلاف کیا معنی رکھتا ہے؟ امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایمان عبارت ہے تصدیق سے۔ یعنی دل سے حضور علیہ السلام کی بتلائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرنے سے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وماانت بمؤمنٍ لنا" اور اسلام عبارت ہے پورے یقین واعتقاد کے ساتھ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے آگے جھکا دینے اور ضد' ہٹ دھرمی اور انکار کی راہ چھوڑنے سے۔ تصدیق کا ایک خاص محل ہے جو قلب انسانی ہے جبکہ زبان اس کی ترجمان ہے۔ اور اسلام قلب ولسان اور جوارح سب میں موجود ہے۔ کیونکہ اعمال صالحہ اسلام ہیں۔

امام سبکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ایمان واسلام کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شرعاً ایمان واسلام کا اطلاق کس طرح ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں کبھی تو ان دونوں کو مترادف بیان کیا گیا ہے۔ کبھی بالکل مختلف قرار دیا گیا اور کبھی متداخل قرار دیا گیا جیسے کہ قرآن کریم کی مختلف آیات سے ظاہر ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔

علامہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: تحقیق اس بارے میں یہ ہے کہ ایمان قلب سے تصدیق اور زبان سے اس کے اقرار و معرفت کا نام ہے۔ جب کہ اسلام اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو جھکانے اور سپرد کر دینے کا نام ہے جو عمل سے ہوتا ہے اور ان دونوں باتوں کا نام ہی "دین" ہے۔ گویا کہ ایمان روح کی مانند ہے اور اسلام بدن کی مانند۔ یا ایمان ایک حقیقت ہے اور اسلام اس کی ظاہری صورت۔ یا ایمان ایک اصل ہے اور اسلام اس کی فرع ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ ایمان اور اسلام کا شرعی حکم کیا ہے؟ تو جاننا چاہئے کہ اسلام وایمان کے دو حکم ہیں ایک اخروی اور دوسرا دنیوی' حکم اخروی تو یہ ہے کہ وہ ایمان واسلام انسان کیلئے جہنم سے نجات کا ذریعہ بن جائے اور ہمیشہ کی جہنم سے مانع بن جائے۔

ایک بحث یہ ہے کہ آیا ایمان میں کمی یا زیادتی ہوتی ہے یا نہیں؟ اس میں علماء رحمہم اللہ کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے۔ اور اشاعرہ اور معتزلہ کا مذہب بھی یہی ہے' جب کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور بہت سے دوسرے علماء رحمہ اللہ کے نزدیک ایمان میں زیادتی و نقصان کا کوئی تصور نہیں۔ امام رازی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اصل میں یہ اختلاف بھی ایمان کی تفسیر میں اختلاف کی بناء پر ہے، جو حضرات عمل کو ایمان کا جز بتلاتے ہیں ان کے نزدیک ایمان میں کمی اور زیادتی ہوتی ہے اور جو حضرات صرف تصدیق بالقلب کو ایمان قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک ایمان میں نقصان وزیادتی نہیں ہوتی۔

آغاز کتاب

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ بِعَوْنِ اللهِ نَبْتَدِئُ وَإِيَّاهُ نَسْتَكْفِي وَمَا تَوْفِيقُنَا إِلا بِاللهِ جَلَّ جَلالُهُ

امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری ؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس کتاب کو اللہ عزوجل کی مدد سے شروع کررہے ہیں' اسی سے کفایت طلب کرتے ہیں اور وہی اللہ جل جلالہ 'ہمیں توفیق دینے والا ہے۔

۱......عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيُّ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَأَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ

۱......حضرت یحییٰ بن یعمر ؒ سے روایت ہے کہ جس شخص نے سب سے پہلے تقدیر ❶ (کی نفی) کے معاملہ میں گفتگو کی وہ بصرہ کا ایک شخص معبد الجہنی ❷ تھا۔ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری حج یا عمرہ کے ارادہ سے چلے۔ ہم نے (آپس میں) کہا کہ کاش ہمیں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ؓ میں سے کوئی ایک مل جائے تو ہم ان سے مسئلہ تقدیر کے بارے میں جو یہ لوگ کہتے پھرتے ہیں پوچھیں۔

پس حسن اتفاق سے ہمیں حضرت عبداللہ ؓ بن عمر ؓ بن الخطاب مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے تو میں اور میرے ساتھی انکے ایک طرف ہوگئے۔ ہم میں سے ایک انکے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف ہوگیا، مجھے خیال ہوا کہ میرے ساتھی مجھے گفتگو (میں پہل) کرنے دینگے (اسی خیال کے تحت) میں نے کہا کہ: اے ابو عبدالرحمٰن! ہماری طرف کچھ ایسے لوگ سامنے آئے ہیں جو قرآن کریم پڑھتے ہیں اور علم کے حصول کی جستجو میں رہتے ہیں اور اس گروہ کے کچھ حالات بیان کئے اور کہا کہ وہ لوگ اس زعم میں مبتلا ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے اور تمام معاملات بس اچانک ہو جاتے ہیں (یعنی پہلے سے کوئی کام مقدر نہیں ہوا کہ ایسے ایسے امور ہوں گے)۔

ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا

عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ: جب تو ان لوگوں سے ملے تو انہیں بتلا دینا

---

❶ تقدیر سے مراد اسلام کا وہ عقیدہ ہے جس کے بارے میں تمام ائمہ وعلمائے سلف اور اکابر رحمہم اللہ کا اتفاقی فیصلہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو تمام اشیاء اور عالم میں پیش آنے والے تمام امور اور ان کے واقعات وازمان کا علم ان کے وجود سے پہلے ہے اور پھر وہ اپنے علم کے مطابق ان اشیاء وامور کو وجود عطا فرماتے ہیں' چنانچہ ہر وہ کام جو دنیا میں وقوع پذیر ہو رہا ہے وہ باری تعالیٰ کے علم کے مطابق اس کی قدرت کاملہ سے اس کی مشیئت وارادہ کے ساتھ ظہور پذیر ہو رہا ہے' یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔

❷ بنو قضاعہ کے ایک قبیلہ جہینہ کی طرف نسبت ہے' معبد الجہنی حضرت حسن بصری ؒ کی مجالس میں بیٹھا کرتا تھا اس نے سب سے پہلے اسلام کے اس عقیدہ کی تردید کی۔ حجاج بن یوسف نے اسے قتل کیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ نے فرمایا کہ: سب سے پہلے اس عقیدہ کی نفی کرنے والا شخص بصرہ کا ایک رہنے والا تھا جو اصلاً مجوسی تھا اس کا نام سیسویہ تھا۔ اور اس سے معبد الجہنی نے یہ عقیدہ لیا اور اس کی تشہیر کی۔ عہد خلفاء راشدین میں یہ فتنہ موجود نہیں تھا۔ عہد خلفاء کے بعد اس فتنہ نے سر اٹھایا۔ اس وقت جو صحابہ کرام ؓ موجود تھے مثلاً: ابن عمر ؓ، ابن عباس ؓ، واثلہ ؓ بن الاسقع وغیرہ انہوں نے اس کی تکذیب وتردید کی۔ واللہ اعلم

نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ لا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا))

قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ: ((أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ))

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: ((مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)) قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا قَالَ:

کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں (میرا ان کا کوئی تعلق نہیں ہے) اور قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم عبداللہ بن عمر کھاتا ہے: اگر ان میں سے کسی شخص کے پاس اُحد کے برابر سونا ہو اور وہ اسے (راہ خدا میں) خرچ کر دیں تو بھی اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو قبول نہیں فرمائیں گے یہاں تک کہ وہ تقدیر کا قائل ہو جائے اس کے بعد فرمایا کہ مجھ سے میرے والد حضرت عمر بن الخطاب نے بیان کیا کہ "ایک روز ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران اچانک ایک شخص نہایت سفید براق کپڑے پہنے ہمارے سامنے نمودار ہوا۔ بال اس کے نہایت سیاہ تھے' اس کے اوپر نہ تو سفر کے کوئی آثار نمایاں تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے دونوں گھٹنے حضور علیہ السلام کے گھٹنوں سے ملالئے اور اپنی ہتھیلیاں حضور علیہ السلام [1] کی رانوں پر رکھ دیں اور کہا کہ: اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتلایئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کیا کرے' رمضان کے روزے رکھے اور اگر زاد راہ میسّر ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔ اس آدمی نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا (حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ) ہم بڑے حیران ہوئے کہ یہ شخص سوال کرکے پھر اس کی تصدیق

---

[1] اصطلاح میں یہ حدیث "حدیثِ جبرئیل ؑ" کے نام سے معروف ہے۔ اور اسلام وایمان کے بارے میں نہایت اہم اور بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ حضرت عمرؓ نے جس باریکی سے اس حدیث کو بیان کیا وہ روایتِ حدیث کے بارے میں غایتِ احتیاط کی علامت ہے اور اس کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کی غماز ہے۔ اس میں فرمایا کہ نہ اس کے اوپر سفر کے اثرات تھے کپڑے بھی صاف ستھرے' بال بھی سیاہ۔ گرد وغبار سے پاک لیکن ہم میں سے اسے کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ اس لئے حضرات صحابہ کو حیرت ہوئی کہ یہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ اور اس نے آکر اپنے گھٹنے حضور ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے یعنی آپ ﷺ سے بے انتہا قربت ہو گئی اور اپنے ہاتھ حضور ﷺ کی رانوں پر رکھ دیئے۔ امام نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے ابن عباسؓ کی حدیث بیان کی جس میں صراحتاً مذکور ہے کہ حضور علیہ السلام کے گھٹنوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔ حافظؒ نے فرمایا کہ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ حضرت جبرئیل ؑ اپنے آپ کو بدوی ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ جو تہذیب و تکلفات سے ناواقف ہو۔ علامہ عثمانیؒ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل ؑ نے لوگوں کو حیرت میں ڈالنے کے لئے ایسا کیا۔ ممکن ہے کہ پہلے انہوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوں جیسے کہ طلباء اساتذہ کے سامنے بیٹھتے ہیں، تاکہ صحابہؓ کو علم سیکھنے کا ادب بتلا دیں۔ اور پھر اپنے آپ کو چھپانے اور بدوی ظاہر کرنے کے لئے حضور علیہ السلام کی رانوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ آنحضرت ﷺ سے بتدریج قریب ہونے کے بعد۔ جیسے کہ حضرات ابو فروہؓ کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت جبرئیل ؑ نے اپنے اطوار وافعال سے صحابہ کرام کو شدید حیرت والتباس میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ مکمل انہماک و توجہ حضرت جبرئیل ؑ اور حضور علیہ السلام کی گفتگو پر مبذول کر دیں۔

((أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ))

قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي: ((يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟)) قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ))

بھی کرتا ہے۔ ❶

پھر اس نے کہا کہ: مجھے ایمان کے بارے میں بتلایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے ملائک پر' اس کی (آسمانی) کتابوں پر' اس کے انبیاء ورسل پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر ❷ پر (ہر خیر اور ہر شر سب اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادہ سے وجود میں آتا ہے) اس آدمی نے کہا کہ آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا کہ مجھے احسان ❸ کے بارے میں بتلایئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی بندگی اس طرح کرے گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر اس کو نہیں بھی دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔

اس نے کہا کہ مجھے قیامت کے بارے میں بتلایئے (کہ کب آئیگی؟) آپ

---

❶ کیونکہ سوال کا مطلب ہے کہ سائل اس بارے میں لاعلم ہے اور پھر سائل جب اپنے سوال کے جواب کی تصدیق کرے تو سامعین کا متعجب ہونا ایک فطری امر ہے۔

❷ معلوم ہوا کہ تقدیر پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے جس کا انکار کفر ہے کیونکہ اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے صرف ضروریات دین کے بارے میں بیان فرمایا ہے۔

❸ احسان جس کو ہمارے ہاں تصوف وسلوک کہا جاتا ہے اسلام کے احکامات کا ایک اہم حصہ ہے جس کا تعلق باطن سے ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دو جملوں میں پورے تصوف وسلوک کا خلاصہ اور نچوڑ بیان فرمادیا۔ کیونکہ تصوف اور سلوک کے تمام مسائل اور مجاہدات وریاضات کا مقصد تزکیۂ نفس ہے کہ نفس کے جتنے باطنی رذائل ہیں وہ دور ہو جائیں اور دل میں یہ تصور اور استحضار پیدا ہو جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوں اور میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور یہی احسان ہے۔ اور احسان صرف عبادات میں ہی ضروری نہیں بلکہ تمام احکامات اور دینی دنیوی تمام امور میں ضروری ہے۔ یعنی دین ودنیا کا ہر کام (خواہ وہ عبادات سے تعلق رکھتا ہو یا معاملات اور لین دین سے یا معاشرت اور اخلاق سے یا سیاست سے یا عقائد سے) کرتے وقت دل میں یہ تصور رہے کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

جب بندہ کے دل میں یہ تصور جاگزیں ہو جائے گا تو اس کی عبادات میں بھی خشوع وخضوع پیدا ہو جائے گا اور دین ودنیا کے ہر کام میں آخرت کی فکر' اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کا احساس ہر وقت غالب رہے گا اور بندہ گناہ اور نافرمانی سے حتی الامکان بچا رہے گا۔ اسی لئے حضرات صوفیاء کرام رحمہم اللہ اپنے متعلقین ومتوسلین کو ایسی ریاضتیں اور مجاہدات کرواتے ہیں جن سے دل میں تصور ذات باری تعالیٰ جاگزیں ہو جائے۔

احسان کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا مذکورہ بالا ارشاد گرامی درحقیقت آپ ﷺ کے جوامع الکلم میں سے ہے کیونکہ یہ "مقام مشاہدہ" اور "مقام مراقبہ" کو بھی شامل ہے۔

انسان جو عبادت کرتا ہے اس کے تین درجات ہیں:

پہلا درجہ تو یہ ہے کہ انسان اس عبادت کو اسطرح ادا کرے کہ بس وہ ذمہ سے ساقط ہو جائے صرف شرائط وارکان کو پورا کرے لیکن اس کے آداب' خشوع وخضوع کی طرف اس کا دھیان نہ ہو۔ یہ پہلا درجہ ہے اس کو بھی احسان کہا جاتا ہے اور عبادت میں اس درجہ کا احسان ہونا شرط عبادت ہے۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ انسان دوران عبادت مکاشفات میں مستغرق ہو جائے۔ جب وہ عبادت میں مشغول ہو تو اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہو جائے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اس کو عبادت میں اور طاعات میں مزہ آنے لگے حلاوت محسوس ہو۔ اور یہ نبی اکرم ﷺ کا مقام ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ. الحديث۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔ یہ مقام مکاشفہ ہے۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ انسان کے اوپر ایسی کیفیت غالب ہو جائے کہ وہ تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہے ہیں۔ یہ "مقام مراقبہ" ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے تو کم از کم یہ تو تصور کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ سب سے اعلیٰ مقام مکاشفہ ہے جو نبی اکرم علیہ السلام اور دوسرے خواص کو حاصل تھا۔ (خلاصہ کلام قسطلانی فی شرح البخاری)

علیہ السلام نے فرمایا: مسئول اس بارے میں سائل سے زیادہ عالم نہیں (جس طرح سائل کو قیامت کے آنے کا علم نہیں اسی طرح مسئول کو بھی اس کے وقت کا صحیح علم نہیں) اس نے کہا کہ مجھے پھر قیامت کی علامت کے بارے میں ہی بتلائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس کی علامتوں میں سے چند یہ ہیں کہ) لونڈی اپنی سیّدہ کو جنم ❶ دے' اور تو دیکھے کہ وہ لوگ جو ننگے پاؤں پھرنے والے تھے' جن کے پاس تن ڈھانکنے کے لئے کپڑے نہیں تھے اور بکریوں کے چرانے والے وہ لوگ لمبی لمبی بلند و بالا عمارات بنا رہے ہیں۔ ❷

---

❶ ان تلد الامة ربّتها الخ علامات قیامت کے بارے میں حدیثِ بالا میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قرب قیامت میں ایک وقت ایسا آئے گا کہ لونڈی اپنے آقا / مالکہ کو جنم دے گی۔

شراح حدیث اس جملہ کی تشریح کے بارے میں پریشان رہے ہیں کہ اس قولِ نبوی ﷺ کا کیا مطلب ہے؟ علمائے حدیث سے اس بارے میں کئی اقوال منقول ہیں۔

ایک مطلب تو یہ ہے کہ قربِ قیامت میں لونڈیوں کی اولادیں بہت ہوں گی' لونڈیاں پکڑی جائیں گی اور ان کی خوب اولاد پھیلے گی' اور چونکہ لونڈی بھی ایک طرح سے مال اور مملوک ہے اور باپ کے بعد اس کے مال کا مالک بیٹا ہوتا ہے۔ تو گویا بیٹا اپنی ماں کا جس نے اسے جنم دیا مالک بن جائے گا۔ اور اسی معنی میں وہ اس کا شوہر بھی بن جائے گا کیونکہ مملوکہ باندی سے بغیر نکاح جماع جائز ہے۔

بعض علماء نے اس کا مطلب یہ بتلایا ہے کہ باندیاں بادشاہوں کو جنم دیں گی۔ بہت سے بادشاہ اپنے حرم میں باندیوں کو رکھیں گے اور ان سے جو اولاد ہو گی وہ بعد میں بادشاہ بنے گی اور وہ باندیاں اپنے بیٹوں کی رعیّت میں شامل ہو جائیں گی۔

ایک مطلب اس کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ اولاد ماں باپ کی نافرمان ہو گی اور وہ اپنی ماں سے ایسا ہی سلوک کرے گی جیسا کہ آقا اپنی باندی سے روا رکھتا ہے مار پیٹ اور سب و شتم والا۔

❷ قیامت کی ایک علامت یہ بتلائی کہ وہ لوگ جو کبھی بھوکے' ننگے اور بکریوں کے چرواہے تھے' مہذب اور متمدن دنیا میں انکی کوئی حیثیت نہ تھی وہ بلند و بالا عمارات کے مالک بن جائیں گے۔ گاؤں کے غریب اور فاقہ کش لوگ بیش قیمت عمارتیں بنائیں گے۔ ان کے حسن و زینت پر تفاخر کریں گے۔

اور اس میں در حقیقت اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ قیامت کے قرب میں جو رذیل لوگ ہوں گے وہ شرفاء پر غالب آجائیں گے۔ حکومت اور حاکمیت اس کے سپرد کر دی جائیں گی اور اسکا مستحق نہ ہو گا۔

علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ: اس جملہ سے مقصود حالات میں ایک تغیر و انقلاب کے بارے میں بتلانا ہے کہ جو گاؤدی اور تہذیب و تمدن سے عاری لوگ ہوں گے وہ متمدن شہروں کو جبر و قہر سے اپنے زیر نگیں کر لیں گے اور ان کے اموال زیادہ ہو جائیں گے اور وہ اس پر فخر کریں گے۔ جیسے کہ ایک اور حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ:

قیامت نہیں قائم ہو گی یہاں تک کہ رذیل ابن رذیل (جدی پشتی رذیل) قوم میں سب سے زیادہ معزز کہلایا جائے گا"۔

اور آج ہمارے ہاں یہی حدیث حرف بہ حرف صادق آرہی ہے کہ وہ لوگ جو جاہل' اچکے' بد معاش اور غنڈہ گردی کرنے والے ہیں وہ ہی آج ہمارے حکمران بنے بیٹھے ہیں۔

فائدہ...... مسئلہ قضا و قدر سے متعلق چند ضروری باتیں

قضا و قدر کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ اور جو کچھ اس کے ساتھ اچھے یا برے حالات پیش آئیں ان کو تقدیر پر ایمان لاتے ہوئے قبول کرے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے یوں ہی مقدر کیا تھا کیونکہ اس کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسکی مشیت و ارادہ سے ہوتا ہے خواہ وہ خیر ہو یا شر۔ اس بات کا اعتقاد کہ اللہ تعالیٰ نے خیر اور شر کو تمام مخلوقات کی تخلیق سے...... (جاری ہے)

پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عمر! کیا تم سائل کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور تمہارے پاس تمہارا دین تمہیں سکھلانے کے لئے آئے تھے۔

۲...... و حدثني محمد بن عبيد الغبريّ و ابو كامل الفضل بن الحسين الجحدرى و احمد بن عبدة الضّبّى قالوا ثنا حماد بن زيد عن مَطَرا الورّاق عن عبد الله بن بُريدة عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبَدٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي شَأْنِ الْقَدَرِ أَنْكَرْنَا ذَلِكَ قَالَ فَحَجَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَجَّةً وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَهْمَسٍ وَإِسْنَادِهِ وَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانُ أَحْرُفٍ

۲...... حضرت یحییٰ بن یعمرؒ فرماتے ہیں کہ جب معبد الجہنی نے مسئلہ تقدیر کے بارے میں غلط اور گمراہ کن باتیں کرنا شروع کیں تو ہم نے اس کا انکار کیا میں اور حمید بن عبدالرحمٰن الحمیدی ایک مرتبہ حج کو گئے۔ آگے سابقہ حدیث کو ہی اپنی سند سے بیان کیا کچھ کمی بیشی کے ساتھ۔

۳...... و حدثني محمد بن حاتم قال نا يحيي بن

۳...... حضرت یحییٰ بن یعمر رحمۃ اللہ علیہ اور حمید بن عبدالرحمٰن

(گذشتہ سے پیوستہ)...... قبل ہی مقدر کر دیا تھا۔ اور یہ کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور اس کی تقدیر سے مرتبط و متعلق ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قل كلٌ من عند الله۔

مسئلہ...... تقدیر جہاں ایمان کا ایک اہم اور بنیادی عقیدہ ہے وہیں انتہائی نازک اور پیچیدہ مسئلہ بھی ہے۔ بس انسان اتنا مکلف ہے کہ ہر خیر و شر کے متعلق مذکورہ بالا عقیدہ رکھے۔ باقی یہ کیوں اور وہ کیوں؟ اس بحث میں پڑنا گمراہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سختی سے اس سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ مسئلہ تقدیر پر بحث میں الجھے ہوئے تھے کہ سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے اور ہمیں تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے دیکھا تو چہرۂ انور غصہ سے سرخ ہو گیا گویا چہرۂ مبارک پر انار نچوڑ دیا گیا ہو۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ وہ اس بارے میں بحث مباحثہ میں پڑے رہتے تھے۔

انسان کے تمام افعال و اعمال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے خواہ وہ اعمال خیر ہوں یا اعمال شر۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی تقدیر میں لکھ دیا ہے کہ وہ کیا کرے گا کیا نہیں کرے گا۔ اس کے علم میں سب کچھ پہلے سے موجود ہے۔ انسان کو اختیار دیا ہے خیر و شر کے کرنے کا۔ اور خیر پر جزا اور شر پر سزا کا مدار بھی اسی اختیار کے صحیح و غلط استعمال پر ہے کیونکہ انسان کے تمام افعال اس معنی میں اختیاری ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے خیر و شر کی تمیز عطا کی ہے۔ وہ اپنے اختیار سے خیر یا شر کو اختیار کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قدرت اور مقدور دونوں کو پیدا کیا اور اختیار اور مختار کار کو بھی پیدا کیا۔ قدرت بندہ کی تو صفت ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مخلوق ہے لیکن کسبی نہیں اور اختیار و حرکت اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور بندہ کی صفت بھی ہے لیکن کسبی ہے وہ اپنے کسب سے اسے حاصل کر سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بندہ نہ مجبور محض ہے کہ اس کے اعمال و حرکات پر کوئی جزا و سزا کا فیصلہ ہی نہ ہو اور نہ ہی قادر مطلق ہے۔ بلکہ حق اور اعتدال کی راہ یہ ہے کہ اعمال و افعال پر قدرت اللہ تعالیٰ کی ہے اور بندہ مقدور ہے۔ جب کہ ایک دوسری نوعیت سے بندہ قادر ہے کہ وہ اپنے کسب سے اعمال حاصل کرتا ہے۔ یہی اقتصاد اور میانہ روی کی راہ ہے اور یہی عقیدہ قضا و قدر کے بارے میں ایک مسلمان کو رکھنا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ احقر مترجم عفی عنہ

سَعِيد القَطَّانُ قال نا عثمان بن غِيَاثٍ قال نا عبد الله بن بُرَيدة عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: لَقِينا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَذَكَرْنَا الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ فَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيهِ شَيْءٌ مِنْ زِيَادَةٍ وَقَدْ نَقَصَ مِنْهُ شَيْئًا

الحمیریؒ دونوں فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر سے ملے اور مسئلہ تقدیر کا تذکرہ کیا اور لوگوں میں جو غلط بات اس بارے میں کہی جا رہی تھی اس کے بارے میں ذکر کیا آگے سابقہ حدیث کچھ کمی بیشی کے ساتھ بیان فرمائی۔

٤...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَرضى الله عنهما، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

۴...... حجاج بن الشاعر یونس بن محمد معتمر بواسطہ والد یحیٰ بن یعمر ابن عمر حضرت عمر ان ہی حدیثوں کی طرح رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

٥...... حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة و زُهَير بن حرب جميعا عن ابن علية قال زُهير ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن ابى حيّان عن ابى زُرعة بن عمرو بن جَرير و عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: ((اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ

۵...... حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز لوگوں کے سامنے حاضر تھے کہ اس اثناء میں ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ' اسکے ملائکہ پر' اسکی (آسمانی) کتب پر' اس سے ملاقات پر (آخرت میں) اور اس کے انبیاء و رسل پر اور ایمان رکھو آخرت میں اٹھائے جانے پر"۔

اس نے کہا کہ یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' تم فرض نماز کو قائم کرو' فرض زکوٰۃ کو ادا کرو' رمضان کے روزے رکھو"۔

اس نے کہا یارسول اللہ! احسان کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ "تم اللہ کی بندگی اور عبادت اس طرح کرو کہ گویا اسے دیکھ رہے ہو (اور کم از کم یہ تو ہو کہ) اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے"۔ اس نے کہا یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس معاملہ میں مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تم سے قیامت کی علامات بیان کروں گا۔ جب لونڈی اپنے آقا کو جنم دے تو وہ قیامت کی علامات میں سے ہے۔ جب ننگے بدن اور ننگے پاؤں پھرنے والے لوگ قوم کے سردار بن جائیں

مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لا يَعْلَمُهُنَّ إلا اللهُ)) ثُمَّ تَلا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ)) قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ)) فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ))

تو یہ بھی قیامت کی علامات میں سے ہے اور جب مویشی چرانے والے بڑی بلند و بالا عمارتیں بنانے لگیں تو یہ بھی علامات و قیامت میں سے ہے۔ (قیامت کے وقوع کا حتمی علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ عزّ و جل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

إنّ اللهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَة...... الآية

"بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کی خبر' اور اتارتا ہے مینہ' اور جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ میں' اور کسی جی کو معلوم نہیں کہ کل کو کیا کرے گا' اور کسی جی کو خبر نہیں کہ کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ سب جاننے والا خبردار ہے۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ شخص واپس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے دوبارہ میرے پاس لاؤ۔ لوگ اسے لینے کیلئے دوڑے تو انہیں کچھ نظر نہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرئیل تھے اور لوگوں کو انکے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ بَعْلَهَا يَعْنِي السَّرَارِيَّ

٦...... محمد بن عبد اللہ بن نمیر محمد بن بشر ابو حیان تیمی سے دوسری روایت بھی اسی طرح منقول ہے صرف بجائے اب کے کا لفظ ہے مطلب یہ ہے کہ جب باندی اپنے شوہر کی والدہ ہوگی۔ (شوہر سے مراد بھی مالک ہے)۔

٧...... حدثنى زهير بن حرب حدثنا جرير عن عمارة وهو ابن القعقاع عن ابى زرعة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُونِي فَهَابُوهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ لا تُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكِتَابِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَخْشَى اللهَ كَأَنَّكَ

٧...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں سے) فرمایا کہ مجھ سے پوچھو (دین اور ایمان کی باتیں) لوگوں کو سوال کرنے سے خوف محسوس ہوا (آپ ﷺ کی ہیبت اور رعب کی وجہ سے) چنانچہ ایک شخص آیا اور آپ ﷺ کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گیا اور کہا یا رسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو' زکوٰۃ دیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو اس نے کہا کہ آپ ﷺ نے صحیح فرمایا۔

پھر کہا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا کہ: تم اللہ پر' اسکے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر ایمان لاؤ۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔

اس نے کہا یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ سے اس طرح

تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا رَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا رَأَيْتَ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ) قَالَ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوهُ عَلَيَّ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جِبْرِيلُ أَرَادَ أَنْ تَعَلَّمُوا إِذْ لَمْ تَسْأَلُوا

ڈرتے رہو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے دیکھ نہیں رہے تو (کم از کم یہ تصور کرو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔

پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس معاملہ میں مسئول عنہ، سائل سے زیادہ واقف نہیں اور میں تمہیں اس کی علامات کے بارے میں بتلاتا ہوں۔

"جب تم دیکھو کہ عورت اپنے آقا کو جنم دے تو یہ اس کی علامت ہے۔ اور جب تم دیکھو کہ ننگے پیر اور ننگے بدن رہنے والے گونگے بہرے لوگ (مراد بے وقعت و بے حیثیت جاہل لوگ) زمین کے بادشاہ بن جائیں تو یہ علامات قیامت میں سے ہے اور جب تم دیکھو کہ جانوروں کے چرانے والے بلند و بالا عمارتیں بنا رہے ہیں تو یہ قیامت کی علامات میں سے ہے"۔ قیامت ان پانچ غیبی چیزوں میں شامل ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

پھر آپ ﷺ یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ....الآية

"بیشک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے قیامت کا (حتمی اور یقینی) علم اور وہ بارش نازل کرتا ہے۔ اور رحم مادر میں جو کچھ ہے (لڑکا یا لڑکی یا کچھ نہیں) اسے جانتا ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کو کیا کمائیگا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مریگا"۔

آپ ﷺ نے اخیر سورت تک تلاوت فرمائی۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ آدمی کھڑا ہو گیا (اور واپس روانہ ہو گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ اسے تلاش کیا گیا لیکن تلاش کرنیوالوں نے اسے نہیں پایا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے چاہا کہ تم (اپنے دین کے بارے میں ضروری باتیں) جان لو جبکہ تم سوال نہ کرو۔ (کیونکہ علم حاصل ہوتا ہے سوال سے۔ اور جب تم نے حضور ﷺ کے رعب کی وجہ سے سوال نہیں کیا تو جبرئیل علیہ السلام نے آکر سوالات کئے اور ان کے جوابات سے تمہیں دین کے ضروری عقائد کے بارے میں علم

حاصل ہو گیا)۔

باب-۱ باب بيان الصلوة التى هي احد اركان الاسلام

نماز کیلئے طہارت واجب ہونے کا بیان

۸...... حدثنا قتيبة بن سعيد بن جميل بن طريف بن عبد الله الثقفيُّ عن مالكٌ بن انس فيما قُرئَ عليه عن ابى سُهَيل عن ابيه انه سمع عَنْ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقولُ جَاءَ رَجُلٌ إلى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لا إِلا أَنْ تَطَوَّعَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ

۸...... حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اہل نجد میں سے ایک شخص پراگندہ بال لئے حاضر ہوا۔ اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنی جاتی تھی لیکن وہ جو کہتا تھا سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گیا۔ پس وہ اسلام کے بارے میں سوال کر رہا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: (اسلام کے احکامات میں سے) دن رات میں پانچ نمازیں [1] فرض ہیں، اس نے کہا کیا میرے اوپر ان کے علاوہ بھی (کوئی نماز) فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! سوائے اس کے جو تم بطور نفل ادا کرو اور رمضان کے مہینہ کے روزے فرض ہیں۔ اس نے کہا کیا میرے اوپر ان کے علاوہ بھی (روزے فرض) ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا

---

[1] اس حدیث مبارکہ سے کئی اصولی باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ پانچ نمازوں کے علاوہ اور کوئی نماز فرض نہیں ہے۔ یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ احنافؒ کے نزدیک وتر کی نماز واجب ہے۔ جبکہ حدیثِ مذکورہ وتر کی عدم وجوبیت پر دال ہے؟ اس کا جواب شوکانی رحمۃ اللہ نے نیل الاوطار میں دیا ہے کہ یہ حدیث ابتداء اسلام کی ہے جب شریعتِ مطہرہ کے تمام احکامات ابھی نازل نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ حدیثِ بالا میں بہت سے اہم شعائرِ اسلام اور احکاماتِ اسلام کا ذکر نہیں ہے، اور احناف میں سے اکثر نے اس حدیث کو اسی پر محمول کیا ہے۔

علامہ عثمانیؒ نے فتح الملہم میں حضرت کشمیریؒ کے حوالہ سے فرمایا کہ محققین احنافؒ کے نزدیک صورتحال یہ ہے کہ وتر الگ سے کوئی مستقل فرض کے درجہ میں نماز نہیں ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کیلئے کوئی الگ مستقل وقت متعین کیا گیا ہے نہ ہی اس کیلئے اذان و اقامت ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سنیت کے درجہ کی نماز ہے۔ لیکن بعض احادیث سے اسکی اہمیت اور فرضیت پر بھی دلالت ہوتی ہے جیسے الوتر حقٌّ الخ والی حدیث وغیرہ۔ تو دونوں باتوں کو پیش نظر رکھ کر حضرت امام ابو حنیفہؒ نے وتر کو فرض اور سنت کے درمیان کے درجہ میں رکھا جو واجب ہے۔ گویا وتر پانچوں نمازوں کی صورت کی تکمیل کیلئے مشروع ہوئے ہیں۔ جیسے سنن: مؤکدہ نمازوں کی حقیقت کی تکمیل کیلئے مشروع کی گئی ہیں۔

اس مسئلہ کی مزید تفصیل انشاءاللہ وتر کے ابواب میں آئے گی۔

آپ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ اگر یہ اپنے قول میں سچا نکلا تو اس نے فلاح حاصل کرلی۔ کیونکہ اصل تو فرائض ہیں اور جس نے فرائض کو بغیر کسی کمی بیشی کے پورا کرلیا تو انشاءاللہ اس کی نجات کے لئے کافی ہوگا۔ واللہ اعلم

ایک بات اس حدیثِ مبارکہ کے ذیل میں یہ واضح رہنی چاہئے کہ اس حدیث میں دوسرے ارکان اسلام مثلاً حج کا ذکر نہیں۔ اسی طرح اسی حدیث کے بعض طرق میں زکوۃ کا بھی ذکر نہیں۔ اور اس کے برعکس بعض طرق میں صلہ رحمی اور اداء خمس کا ذکر ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ صرف انہی ارکان کو جن کا اس حدیث میں ذکر ہے ادا کرنے سے نجات اخروی کا مستحق ہو جائے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہے، کیونکہ یہ حدیث ابتداء اسلام کی ہے، جب کہ صرف مذکورہ ارکان ہی فرض کئے گئے تھے۔ لہٰذا وہ تمام ارکان جو دوسری احادیث سے ثابت ہیں ان سب کی ادائیگی نجات اخروی کے لئے ضروری ہے، اس کے بغیر نجات اخروی کا حصول سنّت اللہ نہیں ہے۔

غَيْرُهُ فَقَالَ لا إلا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لا إلا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

کہ نہیں! سوائے اس کے جو تم بطور نفل رکھو، اور نبی اکرم ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو اس نے کہا کیا میرے اوپر اس کے علاوہ بھی (کوئی مالی فریضہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! سوائے اس کے جو بطور تقرّب (راہ خدا میں) خرچ کرو۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ یہ کہتے ہوئے واپس ہوا کہ خدا کی قسم! میں نہ اس سے زیادہ کچھ کروں گا اور نہ ہی اس میں کوئی کمی کروں گا"۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کامیاب ہو گیا اگر اس نے سچ کہا"۔

۹...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ

۹...... حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ اس فرق کے ساتھ کہ ان کی حدیث میں ہے کہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے باپ کی قسم! ❶ اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو گیا۔ یا فرمایا کہ اس کے باپ کی قسم! اگر سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گیا۔

باب-۲ باب السوال عن ارکان الاسلام

اسلام کے ارکان کے بارے میں سوال کا بیان

۱۰...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۰...... حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ "ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے سے منع کر دیا گیا تھا ❷ تو ہمیں یہ بات بہت اچھی لگتی کہ

---

❶ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام نے اس شخص کے باپ کی قسم کھائی۔ حالانکہ غیر اللہ کی قسم اور باپ کی قسم یہ سب ناجائز اور منہی عنہ میں شامل ہیں؟ بعض علماء نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہاں مراد حلف بغیر اللہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک عادۃً زبان پر جاری کلمات کی طرح ہے تکیہ کلام کی طرح اور ایک جواب یہ ہے کہ اسمیں اسم الرّب مضمر ہے۔ یعنی ورب ابیہ۔ علامہ زرقانیؒ نے شرح المؤطا میں فرمایا: **حلف بالآباء** (یا حلف بغیر اللہ) کی ممانعت غیر اللہ کی تعظیم کے خوف کی وجہ سے ہے کہ غیر اللہ کی تعظیم دل میں ہو گی تو اسکی قسم کھائے گا۔ لیکن یہ اندیشہ نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس میں متوھم نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم

❷ مراد وہ سوال ہے جسکی ضرورت نہ ہو۔ غیر ضروری سوالات سے صحابہ کرامؓ کو منع کر دیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے صحابہ کرامؓ ضروری سوالات کرنے میں بھی محتاط ہو گئے تھے کہ کہیں حضور اقدس ﷺ کو ناگوار نہ گذرے۔ اسی لئے صحابہ کرامؓ اس انتظار میں رہتے تھے کہ کوئی بدو آکر آپ ﷺ سے سوالات کرے اور آپ ﷺ اس کے جوابات دیں تو ہمیں بھی معلوم ہو جائے۔ جیسا کہ حدیث جبرئیل سے واضح ہوتا ہے۔ غیر ضروری سوالات سے مراد وہ سوالات جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے ان کی وضاحت طلب کرنا۔ مثلاً: ایک صحابی حضرت اقرعؓ بن حابس نے اس وقت جب فرضیت حج کی آیت نازل ہوئی سوال کیا کہ **العامنا هذا ام للابد**؟ کہ یہ حج ہم پر صرف ایک سال فرض ہے یا ہمیشہ فرض ہے؟ حضور علیہ السلام کو یہ سوال سخت ناگوار ہوا اور فرمایا کہ اگر میں ہاں کہتا تو بہت ممکن ہے تمہارے سوال کے جواب میں ہمیشہ کے لئے فرض قرار دے دیا جاتا اور پھر تم عمل نہ کر سکتے یا مثلاً: کسی نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے؟ تو اس طرح کے بے مقصد سوالات سے منع فرمایا گیا۔ زکریا عفی عنہ

سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ اللهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ قَالَ اللهُ قَالَ فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ آللهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

گاؤں کے لوگوں میں سے کوئی عقلمند شخص آئے اور آپ ﷺ سے (دین کے بارے میں اہم اور ضروری) سوالات کرے اور ہم سنتے رہیں۔

پس (ایک روز) ایک شخص دیہات کا رہنے والا آیا اور کہا کہ: اے محمد! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا ہے اور اس نے ہمیں یقین دلایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس (قاصد) نے سچ کہا۔ اس نے کہا کہ پس یہ بتلایئے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے کہا کہ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے کہا کہ یہ پہاڑ جو ہیں ان کو کس نے ایستادہ کیا؟ اور ان میں رکھیں وہ چیزیں جو ان میں ہیں؟ (معدنیات وغیرہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے کہا تو اس ذات کی قسم! جس نے آسمان زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو ایستادہ کیا۔ کیا آپ کو واقعتاً اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!

اس نے کہا آپ کے قاصد نے بتلایا کہ ہم پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں!

اس نے کہا کہ آپ کے قاصد نے بتلایا کہ ہمارے اوپر ہمارے اموال میں زکوٰۃ فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ وہ بولا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا ہے کیا اس نے آپ کو زکوٰۃ کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ وہ کہنے لگا کہ آپ کے قاصد نے یہ بھی بتلایا کہ ہمارے اوپر سال میں ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سچ کہا۔ وہ کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں!

اس نے کہا کہ آپ کے قاصد نے ہمیں بتلایا کہ ہم پر زاد راہ کی استطاعت کی صورت میں بیت اللہ کا حج فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سچ کہا۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا اور کہا: اس ذات کی قسم!

جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نہ ان میں کوئی زیادتی کروں گا اور نہ ہی ان میں کوئی کمی کروں گا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اگر اس نے سچ کہا (اور اس پر عمل کر دکھایا) تو یہ ضرور بالضرور جنت میں داخل ہوگا۔ ❶"

۱۱ ...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُهِينَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

۱۱ ...... حضرت انس ؓ بن مالک سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ سے (غیر ضروری) سوالات سے منع کر دیا گیا تھا۔ آگے سابقہ حدیث کے مثل پوری حدیث بیان کی۔

باب-۳ باب بيان الايمان الذي يدخل به الجنة و ان من تمسك بما امر به دخل الجنة

ایمان اور ماموارت پر عمل کی وجہ سے استحقاق جنت کا بیان

۱۲ ...... قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ وُفِّقَ أَوْ لَقَدْ هُدِيَ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ

۱۲ ...... حضرت ابو ایوب انصاری ؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ایک مرتبہ سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا اور آپ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی۔ یا لگام پکڑ لی پھر کہا کہ یا رسول اللہ (ﷺ)! یا محمد (ﷺ)! مجھے اس چیز کے بارے میں بتلایئے جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے؟

راوی کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر حضور علیہ السلام ذرا دیر کو رُکے اور پھر اپنے صحابہ کرام کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ: بے شک اس شخص کو توفیق دی گئی ہے یا فرمایا کہ ہدایت دی گئی ہے (عمدہ گفتگو کی) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے کیا کہا؟ اس نے دوبارہ وہی بات لوٹائی تو آپ نے فرمایا: "اللہ کی عبادت اور بندگی کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کر، نماز قائم

---

❶ یہ شخص بنو سعد بن بکر سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا نام ضمام ابن ثعلبہ تھا۔ اور اصح قول کے مطابق ۹ھ میں مدینہ آئے تھے۔ ان کی یہ طویل حدیث ان کی دانشمندی اور عقل کا ثبوت ہے۔ ان کے سوالات اور ان کے جوابات پر حلف کا انداز بڑا مدبرانہ ہے۔ علماء حدیث کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ جب مدینہ آئے تو مسلمان تھے یا اس سوال و جواب کے بعد مسلمان ہوئے۔ اکثر محدثین جن میں امام بخاریؒ بھی شامل ہیں ان کے قبل قدوم المدینہ مسلمان ہونے کے قائل ہیں۔ جب کہ بہت سے محدثین فرماتے ہیں کہ وہ اس مکالمہ کے بعد مسلمان ہوئے۔

اس حدیث کے بعض طرق میں کچھ اور الفاظ بھی مذکور ہیں جن میں حضور علیہ السلام نے ان کو فقاہت اور سمجھداری کی سند عطا کی۔

یہ واپس اپنی قوم میں گئے اور اسلام کی دعوت دی تو پوری قوم نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور ایمان لے آئی۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ دَعِ النَّاقَةَ

کر اور زکوٰۃ ادا کیا کر اور صلہ رحمی کیا کر[1] اونٹنی کو چھوڑ دے (کیونکہ تیرا مقصد پورا ہو گیا)"۔

۱۳...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ

۱۳...... ابو ایوب ﷺ مذکورہ سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں۔ (آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بندگی کراس کے ساتھ کسی کو شریک مت کر نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کیا کر)۔

۱٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِينِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ إِنْ تَمَسَّكَ بِهِ

۱۴...... حضرت ابوایوب ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت سے قریب کردے اور جہنم سے دور کردے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی بندگی کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کر' نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کیا کر' اور اہل قرابت سے صلہ رحمی کا معاملہ کیا کر"۔ جب وہ واپسی کے لئے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ 'جس بات کا اسے حکم دیا گیا ہے اگر ان پر مضبوطی سے قائم رہا تو جنت میں داخل ہوگا۔"

۱٥...... وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي

۱۵...... حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت قرار دو اور نماز قائم کرو، فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کرو' رمضان کے روزے رکھو۔

اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں کبھی بھی اس سے کچھ زیادہ نہیں کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا۔

---

[1] صلہ رحمی اگرچہ ارکان اسلام میں سے نہیں ہے لیکن اہم ترین حکم ہے۔ کیونکہ ایک بندہ کی طرف سے جو حقوق عائد ہوتے ہیں ان کا تعلق یا تو حقوق اللہ سے ہے یا حقوق العباد سے۔ اور یا بدن سے ہے یا مال سے۔ حضور علیہ السلام نے اپنے بلیغ جواب میں اقامت صلوۃ کہہ کر عبادات بدنیہ کو بیان کردیا۔ اور تؤدی الزکوۃ سے عباداتِ مالیہ کی طرف اشارہ کردیا۔ اور تصل الرحم سے حقوق العباد کو بیان کردیا۔ واللہ سبحانہٗ اعلم

بِيَدِهِ لا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا أَبَدًا وَلا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا

جب وہ واپسی کے لئے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو اس بات سے خوشی ہو کہ وہ اہل جنت میں سے کسی کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس شخص کو دیکھے"۔

باب-۴ باب من قام على الايمان والشرائع دخل الجنة

باب ایمان اور شریعت کا پابند جنت میں جائے گا

۱۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلالَ أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ

۱۶...... حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس نعمان بن قوقل تشریف لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میں فرض نماز کی ادائیگی کرتا رہوں اور حرام کو حرام سمجھتا رہوں اور حلال کو حلال جانوں کیا میں جنت میں داخل ہوں گا؟ فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے کہ ہاں!

۱۷...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَأَحْلَلْتُ الْحَلالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللهِ لا أَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا

۱۷...... حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے اگر میں فرض نمازیں پڑھوں اور رمضان کے روزے رکھوں اور حلال کو حلال قرار دوں اور حرام کو حرام اور اس کے علاوہ کچھ مزید عمل نہ کروں کیا میں جنت میں داخل ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! اس نے کہا کہ خدا کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔

باب-۵ باب بيان اركان الاسلام و دعائمه[1] العظام

ارکان اسلام اور اسکی بڑی بڑی بنیادوں کا بیان

۱۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ

۱۸...... حضرت ابن عمر ؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ[2] چیزوں پر رکھی گئی ہے ا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر

---

[1] دعائم دعامة کی جمع ہے، ستون کو کہتے ہیں۔ وہ لکڑی جو عریش یا خیمہ کو کھڑا کرنے کیلئے لگائی جاتی ہے۔

[2] اسلام کو اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خیمہ سے تشبیہ دی ہے۔ خیمہ پانچ عمودوں پر قائم ہوتا ہے۔ جس میں سب سے اہم درمیان کا ستون ہوتا ہے۔ اور اسلام کی عمارت میں شہادتِ توحید باری تعالیٰ ہے جو دل کی گہرائی سے نکلتی ہے اور بقیہ چاروں...... (جاری ہے)

ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَجُّ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ لَا صِيَامُ رَمَضَانَ وَالْحَجُّ هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۔اقامتِ صلوٰۃ پر ۳۔ادائیگی زکوٰۃ پر ۴۔رمضان کے روزوں پر اور ۵۔حج پر
ایک شخص کہنے لگا حج اور رمضان کے روزے؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں! رمضان کے روزے اور حج۔ (یعنی روزہ پہلے اور حج بعد میں) میں نے اس کو اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

۱۹...... و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللهُ وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

۱۹...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:
"اسلام کی بنیاد پانچ (بنیادوں) پر ہے ۱۔اللہ کی بندگی کی جائے اور اس کے سوا تمام باطل معبودوں کی تکفیر کی جائے ۲۔نماز قائم کی جائے ۳۔زکوٰۃ ادا کی جائے ۴۔بیت اللہ کا حج کیا جائے ۵۔رمضان کے روزے رکھے جائیں۔

۲۰...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ

۲۰...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ۱۔لا إله إلا الله کی شہادت اور محمداً عبدهٗ ورسولهٗ کا اقرار ۲۔اقامتِ صلوٰۃ ۳۔ایتاءِ زکوٰۃ ۴۔حج بیت اللہ ۵۔صومِ رمضان۔[1]

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ارکان چار مختلف ستون ہیں اسلام کی عمارت کے۔ حضرت حسنؒ نے ایک جنازہ کے مجمع میں مشہور شاعر فرزدق سے پوچھا کہ تو نے اس مقام کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا: اس بات کی شہادت کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو درمیان کا ستون ہے۔ باقی چاروں ستون اور خیمہ کی طنابیں کہاں ہیں؟
یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ احکامات کو ان پانچ میں کیوں منحصر کیا؟ علامہ عینیؒ شارح بخاری نے فرمایا کہ: عبادات یا تو قولی ہیں یا غیر قولی۔ قولی عبادات میں سے سب سے اہم کلمۃ التوحید ہے۔ غیر قولی میں یا ترکی ہیں یعنی کسی عمل کو ترک کر کے وہ عبادت انجام دی جائے۔ اور وہ روزہ ہے اور یا فعلی ہیں یعنی کسی کام کو کر کے وہ عبادت کی جائے گی اور فعلی میں دو طرح کی عبادتیں ہیں۔ یا تو بدنی ہیں اور ان میں اہم نماز ہے یا مالی ہیں۔ اور ان میں اہم زکوٰۃ ہے اور یا مشترک ہوں گی مالی اور بدنی اور ان میں سب سے اہم ترین حج ہے۔ تو گویا یہ پانچ عبادات 'قولی' ترکی' فعلی بدنی اور مالی ہر طرح کی عبادات کو نہ صرف شامل ہیں بلکہ ان میں اہم ترین درجہ رکھتی ہیں اس لئے حضور علیہ السلام نے ان پانچ میں منحصر فرمایا اور انہی پانچ کو دعائم اسلام اور ارکان اسلام قرار دیا۔ واللہ سبحانہ اعلم

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] ان احادیث کے ظاہر سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ ان ارکانِ خمسہ میں سے کسی ایک کا تارک مسلمان نہیں ہوگا۔ لیکن علماء کا اجماع ہے اس بات پر کہ ارکان خمسہ میں سے کسی ایک کا تارک کافر نہیں ہوگا اگرچہ فاسق ہوگا۔ البتہ اگر کسی ایک کا منکر ہو تو بالاجماع کافر ہوگا۔
اور امام شافعیؒ اور احمدؒ بن حنبل کے نزدیک جو تارک الصلوٰۃ عمداً مستحق قتل ہے بطور حدؔ کے ہے۔ بطور کفر کے نہیں۔

رَمَضَانَ۔

۲۱......و حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ يُحَدِّثُ طَاوُسًا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَلا تَغْزُو فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ۔

۲۱......حضرت طاؤسؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ ؓ ابن عمر سے کہا کہ آپ جہاد کیوں نہیں کرتے؟ آپ ؓ نے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے ۱۔اقرار و شہادت کلمۂ توحید ۲۔اقامتِ صلوٰۃ ۳۔ادائیگی زکوٰۃ ۴۔رمضان کے روزے ۵۔بیت اللہ کا حج۔ ❶

باب-۶ باب الامر بالایمان باللہ تعالی و رسولہ و شرائع الدین والدعاء الیہ والسوال عنہ وحفظہ و تبلیغہ من لم یبلغہ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور شرائع اسلام پر ایمان لانے کا حکم اور اسلام کی طرف بلانے، دین کے بارے میں سوال کرنے، انہیں یاد رکھنے اور جن تک دین کی بات نہ پہنچے ان تک پہنچانے کا بیان

۲۲......حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲......حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم قبیلۂ ربیعہ کے ایک محلّہ کے افراد ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلۂ مضر کے کفار حائل ہیں اور ہم آپ ﷺ کے پاس سوائے اشہر حرام کے نہیں آ سکتے ❷ ہمیں ان باتوں کا حکم دیجئے جن پر ہم عمل کریں اور جو لوگ

❶ ایک روایت میں جو بخاری شریف میں ہے یہ ہے کہ اس آدمی نے جس کا نام حکیم تھا ابن عمرؓ سے یہ سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ ایک سال حج کرتے ہیں ایک سال عمرہ کرتے ہیں لیکن جہاد نہیں کرتے؟ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ابن عمرؓ جہاد کی مشروعیت کے قائل نہ تھے بلکہ بتلانا یہ مقصود ہے کہ جہاد ہر حال میں فرض نہیں جیسے کہ اقرار توحید، نماز روزہ وغیرہ ہر حال میں فرض ہے۔
علامہ سندیؒ فرماتے ہیں کہ: غالباً ابن عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ سائل جہاد کو بھی ارکان اسلام میں سے سمجھتا ہے لہٰذا اس کی تصحیح کے لئے فرمایا۔ اور غالباً اس وقت جہاد فرض عین نہیں ہوگا۔ داؤدیؒ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد جہاد ان لوگوں پر سے ساقط ہو گیا تھا جو کفار سے دور رہتے تھے اور جو قریب تھے ان پر فرض تھا۔ واللہ اعلم

❷ ربیعہ اور مضر عرب کے دو مشہور قبائل تھے اور ان دونوں میں باہم جنگ رہتی تھی۔ اشہر حرام (ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) کا احترام کفار بھی کرتے تھے اور ان مہینوں میں جنگ نہیں کرتے تھے۔ اس لئے وہ صرف ان مہینوں میں بلا روک ٹوک آ سکتے تھے اور دوسرے مہینوں میں انہیں کفار مضر کی رکاوٹوں کا سامنا ہوتا تھا۔
عبدالقیس کا وفد ۸ ھ میں فتح مکہ سے قبل مدینہ آیا تھا۔ اس کے آنے کا سبب یہ ہوا کہ بنو غنم بن ودیعہ ایک تاجر منقذ بن حیان زمانہ جاہلیت میں مختلف مال تجارت وغیرہ لے کر مدینہ آیا کرتے تھے۔ ایک بار منقذ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے حضور علیہ السلام کا گذر ہوا۔ منقذ آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا منقذ بن حیان ہے؟ تمہاری قوم اور برادری کا کیا حال ہے؟......(جاری ہے)

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَعْمَلُ بِهِ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ فَقَالَ شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ زَادَ خَلَفٌ فِي رِوَايَتِهِ شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَعَقَدَ وَاحِدَةً

ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (بقیہ اہل قبیلہ) ان کو بھی اسکی طرف بلائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار کے کرنے سے روکتا ہوں۔

(ان چار میں سے پہلی بات) ا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ پھر آپ ﷺ نے ایمان کی تفسیر وضاحت ان سے بیان کی اور فرمایا:

(ایمان یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی معبود کے نہ ہونے کی گواہی دینا اور محمد (ﷺ) کو اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دینا ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ اور یہ کہ تم جو مالِ غنیمت (دشمن سے جنگ میں) حاصل کرو اس کا خمس دیا کرو۔ اور میں تمہیں منع کرتا ہوں (چار چیزوں سے) دبّاء [1] سے، حنتم سے، نقیر

(گذشتہ سے پیوستہ)...... پھر آپ ﷺ نے ان کی قوم کے معزز لوگوں کو نام بنام پوچھا تو یہ معجزہ دیکھ کر منقذ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے اور سورۂ فاتحہ وعلق سیکھ کر چلے گئے۔ حضور علیہ السلام نے ان کے ہاتھ عبد القیس کے نام ایک خط روانہ کیا۔ منقذ رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ دن چھپا کر رکھا لیکن پھر اس کی خبر ان کی بیوی کو ہو گئی جو منذر بن عائذ کی بیٹی تھی۔ یہ منذر بن عائذ وفد عبد القیس جو حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اس کے رئیس تھے اور حضور علیہ السلام نے ان کے ایک زخم کے نشان کی وجہ سے انہیں "اشج" کا لقب دیا تھا جو ان کے چہرہ پر تھا۔ منقذ بن حیانؓ نمازیں پڑھا کرتے تھے اور قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ کو یہ باتیں بہت اچھی محسوس ہوتی تھیں تو ان کی بیوی نے اپنے والد کو شوہر کے بارے میں بتلایا کہ میرے شوہر جب سے مدینہ سے آئے ہیں عجیب وغریب حرکات کر رہے ہیں۔ اپنے ہاتھ اور چہرہ کو دھوتے ہیں اور ایک خاص سمت کی طرف رخ کر کے کبھی کھڑے ہو جاتے ہیں، کبھی کمر جھکاتے ہیں، کبھی پیشانی زمین پر رکھ دیتے ہیں"۔ چنانچہ منذر نے اپنے داماد منقذؓ سے ملاقات کی اور اس بارے میں گفتگو کی تو منذر کے دل میں بھی اسلام گھر کر گیا۔ اس کے بعد منذر اشج اپنی قوم کے دو قبیلوں عصر اور محارب کے پاس گئے اور ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا خط رکھا، انہوں نے جب اسے پڑھا تو ان کے قلوب میں بھی اسلام جاگزین ہو گیا۔ چنانچہ ان سب نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کا ارادہ کیا اور ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں روانہ ہوا۔ جب یہ وفد مدینہ طیبہ کے قریب پہنچا تو نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تمہارے پاس عبد القیس کا وفد آرہا ہے جو مشرق والوں میں بہترین لوگ ہیں، ان میں اشج عصری ہیں، یہ عہد کو توڑنے والے نہیں ہیں۔ نہ ہی دین تبدیل کرنے والے ہیں اور نہ دین میں شک کرنے والے ہیں۔"

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] دبّاء: کدو کو اندر سے سکھا کر صاف کر کے اس کا برتن بنایا جاتا تھا اور اس میں شراب بنائی جاتی تھی۔

حنتم: سبز مٹکہ کو کہتے ہیں۔ علماء سے اس کی تفسیر میں کئی اقوال منقول ہیں۔

نقیر: کھجور کے درخت کی جڑ والی لکڑی کھوکھلا کر کے اس سے برتن بنایا جاتا ہے۔ پھر اس میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ جس سے نبیذ بہت تیز ہو جایا کرتی تھی۔

مقیّر: وہ برتن جس پر قار (ایک خاص قسم کا تیل) ملا گیا ہو یہ تیل کشتیوں وغیرہ پر ملا جاتا ہے تاکہ پانی اس پر اثر نہ کرے۔ یہ چاروں برتن شراب اور نبیذ بنانے میں استعمال ہوتے تھے اس لئے حضور علیہ السلام نے ان کے استعمال سے منع فرمایا تاکہ شراب کی یاد بھی نہ رہے۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

چنانچہ کئی احادیث میں حضور اقدس ﷺ سے ان اَسقِیَہ کے بارے میں حرمت منقول ہے۔ لیکن یہ حرمت بعد میں منسوخ کر دی گئی۔ اور حضور علیہ السلام نے ان برتنوں کے استعمال کو مباح قرار دے دیا۔ ......(جاری ہے)

سے اور مقیر سے۔

خلف بن ہشام نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضور ﷺ نے شہادتین کے اقرار کو بتاتے وقت ایک انگلی سے اشارہ کیا۔

۲۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْوَفْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامَى قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ

۲۳...... حضرت ابوجمرہؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس ؓ اور لوگوں کے درمیان مترجم ❶ کے فرائض انجام دیا کرتا تھا۔ ایک بار ایک عورت ان کے پاس آئی اور مٹکہ کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ ابن عباس ؓ نے فرمایا۔ عبدالقیس کے وفد کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: کونسا وفد ہے یا فرمایا کونسی قوم ہے؟ انہوں نے کہا کہ (قبیلہ) ربیعہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا اور خوش آمدید ہو اس قوم یا وفد کو جو رسوائی اور ندامت ❷ سے محفوظ رہے۔

راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ! ہم آپ ﷺ کے پاس دور دراز کی مسافت طے کر کے آئے ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان یہ کفار مضر کا قبیلہ حائل ہے اور ہم سوائے اشہر حرام کے آپ کے پاس آنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ہمیں آپ ایسے واضح احکامات کا حکم دیجئے جن کے بارے میں ہم اپنے پیچھے والے (قبیلہ کے افراد کو) بھی

(گذشتہ سے پیوستہ)

امام مالکؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے مذکورہ حدیث بیان کر دی۔ اگر ممانعت منسوخ ہو چکی ہوتی تو آپ ﷺ اس حدیث کو ذکر نہ فرماتے۔

لیکن اس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ممکن ہے ابن عباسؓ کو اس کی نسخ والی حدیث نہ پہنچی ہو۔

بہر کیف! ان اسقیہ کی حرمت اس وجہ سے تھی کہ شراب کی یاد دل میں نہ آئے اور اس سے مجبور ہو کر پھر شراب نہ شروع کر دیں۔ واللہ اعلم

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ بخاری کی روایت میں ہے کہ: ابوجمرہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباسؓ کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا اور وہ مجھے اپنے ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھایا کرتے تھے۔ آپؓ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس کچھ دن ٹھہر جاؤ میں تمہیں مال میں سے ایک حصہ دوں گا۔ چنانچہ میں ان کے پاس دو ماہ ٹھہرا رہا۔ یہاں ترجمہ سے مراد یہ ہے کہ وہ کثرت ازدحام کی وجہ سے ابن عباسؓ کی بات عام لوگوں کو بتلایا اور سمجھایا کرتے تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ ابوجمرہ فارسی جانتے تھے اور وہ ابن عباسؓ کے لئے مترجم کا کام کرتے تھے۔

❷ رسوائی سے مراد شکست وہزیمت کی رسوائی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ بغیر لڑائی کے اور بغیر مفتوح ہوئے خود حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے اس لئے فرمایا کہ: بغیر رسوائی اور ندامت کے آئے ہیں نہ ان کے افراد قیدی اور غلام بنے ہیں نہ ان کی عورتیں کنیزیں بنی ہیں نہ ان کے اموال مال غنیمت کے طور پر لوٹے گئے ہیں۔ جو سب کی سب ذلت ورسوائی کی باتیں ہیں یہ ان سب سے محفوظ رہے۔

فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ قَالَ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ وَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسًا مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيرِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مِنْ وَرَائِكُمْ وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ وَرَاءَكُمْ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ الْمُقَيَّرِ

بتلادیں اور ان احکامات پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔

"انہیں ۱۔ایمان باللہ وحدہ کا حکم دیا (اللہ کو ایک ماننا) اور ان سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو اللہ کو ایک ماننے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ ۲۔اقامتِ صلوٰۃ کا حکم دیا ۳۔زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم فرمایا ۴۔رمضان کے روزوں کا حکم فرمایا ۵۔مالِ غنیمت کے خُمس کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔

(جن چار باتوں سے) منع فرمایا ان میں ۱۔دبّاء سے ۲۔حنتم سے ۳۔مزفت سے اور ۴۔نقیر یا مقیر سے اور ان سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِن باتوں کو یاد کر لو اور اس سے اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی ان کے بارے میں بتلادو۔

ابو بکر بن ابی شیبہؒ کی روایت میں مَن وَّرائکُمْ ہے مِن وَّرائِکُم کے بجائے اور ان کی روایت میں مقیّر کا ذکر نہیں ہے۔

۲۴......وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَالَ أَنْهَاكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَشَجِّ أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ

۲۴...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں حدیثِ شعبہ کے مثل اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

میں تمہیں منع کرتا ہوں ان برتنوں سے جن میں نبیذ بنائی جاتی ہے دُباء، نقیر، حنتم اور مُزفّت سے۔

ابن معاذ رحمہ اللہ نے اپنے والد سے روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے: رسول اللہ ﷺ نے اشج عبد القیس سے فرمایا: "بیشک تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ ۱۔ بردباری و تحمل [1] ۲۔ عقلمندی۔

---

[1] یہ دونوں خصلتیں اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں جیسے کہ ایک حدیث میں ہے۔"الأناة من الله و العُجلةُ مِنَ الشَّيطان. جب عبدالقیس کا وفد مدینہ طیبہ پہنچا تو وفد کے سارے ارکان تو فوراً تیزی سے اتر کر حضور علیہ السلام کی طرف دوڑ پڑے۔ لیکن رئیس الوفد اشج عصری اپنی سواری سے اتر کر اپنے ساتھیوں کے سامان کی طرف متوجہ ہوئے' ان کا سامان حفاظت سے رکھا۔ پھر غسل کیا' کپڑے تبدیل کئے اور خوشبو وغیرہ لگا کر حاضر خدمت ہوئے تو حضور علیہ السلام نے انہیں اپنے قریب کیا اور اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ خود بھی بیعت کرتے ہو اور اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کرتے ہو تو سارے وفد نے جواب دیا جی ہاں! ہم سب کی طرف سے بیعت کرتے ہیں۔ لیکن قائد وفد اشج نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ! آپ کسی شخص کو اپنے مذہب سے منحرف نہیں کر سکتے کہ اس کے نزدیک مذہب سے زیادہ سخت معاملہ اور کوئی نہیں ہوتا۔ ہم خود تو آپ سے بیعت کرتے ہیں اور ان کے پاس آدمی بھیج دیں گے جو انہیں دین کی طرف بلائے گا۔ اگر وہ ہماری راہ پر چلیں...... (جاری ہے)

خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ

۲۵......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ سَعِيدٌ وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي حَدِيثِهِ هَذَا أَنَّ أُنَاسًا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ اعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَأَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ مَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيرِ قَالَ بَلَى جِذْعٌ تَنْقُرُونَهُ فَتَقْذِفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ تَصُبُّونَ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا سَكَنَ غَلَيَانُهُ شَرِبْتُمُوهُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهِ بِالسَّيْفِ

۲۵......حضرت قتادہؒ (مشہور تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے عبدالقیس کے اس وفد سے ملاقات کی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا (سعید بن ابی عروبہؒ کہتے ہیں کہ قتادہؒ نے ابو نضرہ منذر بن مالک بن قطعہ کا نام لیا کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے یہ حدیث سنی (گویا حضرت قتادہؒ نے ابو نضرہ سے اسے روایت کیا ہے) وہ فرماتے ہیں کہ: عبدالقیس کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ کے ایک خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار (راستہ میں) حائل ہیں اور ہم آپ کے پاس اشہر حرام (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم) کے علاوہ بقیہ مہینوں میں آنے پر قادر نہیں ہیں (کفار مضر سے دشمنی کی وجہ سے) لہٰذا ہمیں (ایسے واضح احکامات کا حکم کیجئے جن سے ہم اپنے پیچھے والوں کو بھی حکم دیں اور (خود ہم ان پر عمل کر کے) جنت میں داخل ہو جائیں جب ہم میں سے کوئی ان پر عمل کرے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کے کرنے اور چار باتوں سے رُکنے کا حکم کرتا ہوں ۱۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ ۲۔ نماز قائم کرو، ۳۔ زکوٰۃ ادا کیا کرو، ۴۔ رمضان المبارک کے روزے رکھو، ۵۔ اور جو مالِ غنیمت حاصل کرو اس کا خمس (بیت المال کو) ادا کرو۔ ❶

اور چار باتوں سے روکتا ہوں ۱۔ دُباء سے ۲۔ حنتم سے ۳۔ مزفت

(گذشتہ سے پیوستہ)

گے تو وہ ہمارے (بھائی) ہیں۔ اور اگر انکار کریں گے تو ہم ان سے جہاد کریں گے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ وہ ہیں عقلمندی اور تحمل و بردباری۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ یہاں اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے پہلے فرمایا کہ چار باتوں کا حکم کرتا ہوں۔ لیکن بیان میں پانچ باتیں ذکر فرمائی؟ پانچویں خمس کی ادائیگی۔ اس کے علماء حدیث و شراں نے مختلف جوابات دیئے ہیں۔ بعض نے کہا کہ خمس کی ادائیگی یہ زکوٰۃ کے عموم میں داخل ہے۔ اہمیت کی وجہ سے الگ سے بیان کر دیا۔ لیکن سب سے بہتر جواب ابن بطال نے دیا کہ اصل میں وان تؤدو اخُمُسَ ماغنمتم کا عطف شہادۃ ان لاالٰہ پر نہیں بلکہ یہ ایک مستقل جملہ ہے اور چار باتیں جن کا حکم دیا وہ پوری ہونے کے بعد الگ سے ایک بات بیان فرمائی۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ لوگ کفار مضر کے ساتھ رہا کرتے تھے اور ان سے جنگ وغیرہ بھی رہا کرتی تھی تو اہل جہاد و غنائم کی وجہ سے یہ الگ بات حضور علیہ السلام نے بیان فرمائی۔ واللہ اعلم

قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذَلِكَ قَالَ وَكُنْتُ أَخْبَؤُهَا حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَفِيمَ نَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيرَةُ الْجِرْذَانِ وَلَا تَبْقَى بِهَا أَسْقِيَةُ الْأَدَمِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ قَالَ وَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ

سے ۴۔ نقیر سے۔ انہوں نے کہا۔ یا نبی اللہ! نقیر کے متعلق کیا آپ جانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! کیوں نہیں۔ نقیر ایک ٹہنی (لکڑی) ہے جسے تم اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہو پھر اس میں قطیعاء (جو ایک چھوٹی قسم کی کھجور ہوتی ہے) ڈال کر اس میں اوپر سے پانی ڈالتے ہو (سعید کہتے ہیں یا کھجور بھگوتے ہو قطیعاء کی جگہ تمر کہا) یہاں تک کہ جب اس کا اُبال اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے تو اسے نوش جاں کرتے ہو۔ حتیٰ کہ تم میں سے کوئی تلوار سے اپنے چچازاد بھائی کی گردن مار ڈالتا ہے (نشہ کی حالت میں)۔

راوی کہتے ہیں کہ ان لوگوں میں ایک شخص (جس کا نام شراح حدیث نے جہم بتلایا ہے) تھا اس کو اسی نشہ کی بدولت ایک زخم لگ چکا تھا اس نے کہا کہ میں اس زخم کو رسول اللہ ﷺ سے چھپاتا پھر رہا تھا آپ سے حیا کے مارے۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کس برتن میں (پانی یا مشروبات وغیرہ) پئیں؟ فرمایا کہ چمڑے کے ان مشکیزوں میں جن کے منہ باندھ دیئے جاتے ہیں۔ عبدالقیس کے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارے علاقہ میں چوہوں کی بھرمار ہے چمڑے کے مشکیزے تو وہاں باقی نہیں رہیں گے (چوہے ان کو کاٹ ڈالیں گے) اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اگرچہ ان کو چوہے کاٹ ڈالیں، اگرچہ چوہے ان کو کھالیں، اگرچہ چوہے ان کو کھا جائیں (لیکن پھر بھی انہی چمڑے کے مشکیزوں کو استعمال کرو شراب میں استعمال ہونے والے برتن کو استعمال کرنا جائز نہیں)

راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا: بے شک تمہارے اندر دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ ا۔ عقلمندی اور ۲۔ تحمل و بردباری۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ لَقِيَ ذَاكَ الْوَفْدَ وَذَكَرَ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ وَتَذِيفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ أَوِ التَّمْرِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے بہت سے ان حضرات نے بیان کیا جو کہ وفد عبدالقیس سے ملے اور قتادہ نے حضرت ابو نضرہ کے واسطہ سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث ہے اور سعید رضی اللہ عنہ کا قول من التمر بھی مذکور نہیں۔

وَالْمَه وَلَمْ يَقُلْ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ

۲۶......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ أَخْبَرَهُ وَحَسَنًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنَا اللهُ فِدَاءَكَ مَاذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنَا اللهُ فِدَاءَكَ أَوَ تَدْرِي مَا النَّقِيرُ قَالَ نَعَمْ الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ وَلَا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكَا

۲۶......حضرت ابو سعید ﷺ الخدری سے روایت ہے کہ وفد عبد القیس کے لوگ جب نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو کہنے لگے: اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ ہمیں آپ پر قربان کردے۔ ہمارے واسطے کون سے برتن پینے کیلئے صحیح ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نقیر میں نہ پیو۔ انہوں نے کہا: اللہ کے نبی! اللہ ہمیں آپ ﷺ پر فدا کردے کیا آپ جانتے ہیں کہ نقیر کیا ہے؟ فرمایا: ہاں! وہ لکڑی ہے جسے درمیان سے کھود ڈالا جائے۔ اور نہ دبّاء (کدو کے برتن) میں پیو۔ نہ حنتمہ (سبز لاکھی مٹکے) میں پیو۔ اور تم کو چاہیئے کہ موکاء (چمڑے کی وہ مشک جسکا منہ ڈوری سے بندھا ہوا ہو) استعمال کرو۔ ❶

باب-۷ باب الدعاء الی الشهادتين و شرائع الاسلام

بندگانِ خدا کو شہادتین (کلمۂ توحید) اور ارکان اسلام کی طرف بلانے کا بیان

۲۷......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ

۲۷......حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ ﷺ کو یمن کی طرف (گورنر بناکر) بھیجا تو فرمایا: تم ایک اہل کتاب قوم سے جاملو گے، پس تم ان کو بلانا اس بات کی طرف کہ وہ گواہی دیں اللہ کے علاوہ کسی معبود کے نہ ہونے اور میرے (محمد ﷺ کے) اللہ کا رسول

---

❶ یہاں پر امام نوویؒ شارح مسلم نے وفد عبد القیس کی تمام روایات سے چند اہم باتیں اخذ کر کے یہ بتلایا کہ حدیث عبد القیس سے مسائل ذیل معلوم ہوئے۔ دین کے اہم کاموں اور تبلیغ ودعوت کیلئے سفارتی وفود بھیجنا اور ان کا استقبال جائز ہے۔ اسی طرح کسی عالم سے سوال کرنے سے قبل اپنی ذات کو لاحق اعذار ظاہر کرنا بھی جائز ہے۔ اسی طرح ایک بات حدیث بالا سے یہ معلوم ہوئی کہ دینی ضروریات کی تکمیل کیلئے عالم کسی غیر عالم سے مدد طلب کر سکتا ہے۔ جیسے حضرت ابن عباس ﷺ نے ابو نضرہ کو بطور مترجم مقرر کر رکھا تھا۔ اسی طرح بعض علماء نے ابو نضرہ کے اس واقعہ سے دین کے کاموں پر اجرت لینے اور دینے کا جواز بھی ثابت کیا ہے' کیونکہ اس روایت کے ایک طریق میں ابن عباس ﷺ کا یہ قول مروی ہے کہ میں تمہارے لئے مال کا ایک حصہ متعین کرتا ہوں۔ ایک بات اس حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ افتاء اور مسائل میں خبر واحد کافی ہے' اسی طرح کسی کے منہ پر اسکی تعریف کرنے کا جواز بھی اس حدیث سے نکلا جبکہ ممدوح کے تکبر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ جیسے حضور علیہ السلام نے اشج عبد القیس کی تعریف فرمائی۔ اور حضرت صدیق اکبر ﷺ کی بھی ایک موقع پر ان کے سامنے تعریف فرمائی تھی۔ سوال کا تکرار فہم مسائل کیلئے جائز ہونا بھی حدیث بالا سے معلوم ہوا۔ کیونکہ انہوں نے دوبار تاکیداً حضور علیہ السلام سے نقیر کے بارے میں سوال کیا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ عالم خواہ کتنا بلند مقام رکھتا ہو سائلین وطالبین علم پر طلب علم کے بارے میں عتاب نہیں کر سکتا۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ۔

عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رُبَّمَا قَالَ وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ

ہونے کی۔

پس اگر وہ اس بات میں اطاعت گذاری کریں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ اگر وہ اس کو بھی تسلیم کر لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے (ان کے اموال میں) جو ان کے اغنیاء و مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء و مساکین کو دی جائے گی۔ اگر وہ اسے بھی مان لیں تو (زکوٰۃ کی وصولی کے وقت) ان کے عمدہ اموال کو (بطور زکوٰۃ) وصول کرنے سے اجتناب کرنا اور مظلوم کی بد دعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ (فوراً قبول ہوتی ہے) [1]

۲۸...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ ح و قَالَ حَدَّثَنَا

۲۸...... مذکورہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبلؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا۔ بقیہ حدیث وکیع کی سابقہ

---

[1] حضرت معاذ بن جبلؓ حضور اقدس ﷺ کے جلیل القدر اور محبوب صحابہ میں سے تھے اواخر عمر میں آپ ﷺ نے انہیں یمن کی طرف گورنر بنا کر بھیجا۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ حضرت معاذؓ کو ۱۰ھ میں حجۃ الوداع سے قبل یمن کی طرف بھیجا گیا۔ امام بخاریؒ نے بھی مغازی میں یہی فرمایا ہے۔ جبکہ واقدی نے اور ابن سعد نے طبقات میں کہا کہ ۹ھ میں تبوک سے واپسی کے بعد حضور ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن بھیجا۔ حضرت معاذؓ، صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت تک یمن میں رہے۔ اس کے بعد شام چلے گئے (جہاد وغیرہ میں شرکت کیلئے) اور وہیں انتقال فرمایا۔

اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے حج اور صوم کا ذکر نہیں فرمایا۔ حالانکہ بعثتِ معاذؓ کے وقت تمام فرائض کا حکم آچکا تھا ابن الصلاح کی رائے یہ ہے کہ حج اور صوم کا ذکر بعض رواۃ کی غلطی ہے جنہوں نے بیان نہیں کیا۔ لیکن یہ صحیح نہیں شراح حدیث نے اس کے اور جوابات بھی دیئے ہیں۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ: جب ارکان اسلام کا بیان ہو تو شارع ارکان اسلام میں سے کسی رکن کو نہیں چھوڑتے حدیث ابن عمرؓ **بنی الاسلام علی خمس** در میں ہے۔ لیکن جب دعوت اسلام کا بیان ہو تو ارکان ثلاثہ، شہادتین، صلوٰۃ، زکوٰۃ پر اکتفا فرماتے ہیں اگرچہ وہ صوم و حج کی فرضیت کے بعد ہی ہو۔ جیسے کہ آیتِ کریمہ: **فان تابوا و أقاموا الصلوٰۃ و آتوا الزکاۃ** سورہ برأت میں دو جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ حالانکہ سورہ برأت صوم و حج کی فرضیت کے بعد نازل ہوئی ہے۔ علامہ عثمانی صاحب فتح الملہم فرماتے ہیں کہ: حدیث بالا میں حضور علیہ السلام کا مقصد احکامات اسلام کا احصاء اور شمار نہیں ہے۔ کیونکہ احکامات اسلام کی جزئیات تک سے حضرت معاذؓ واقف تھے چہ جائیکہ روزہ اور حج بلکہ مقصد یہ ہے کہ حضرت معاذؓ کو دعوتِ اسلام کا حکمت والا طریقہ بتلائیں کہ یکبارگی تمام احکامات اسلام کی دعوت دینے کے بجائے تدریجاً دعوت اسلام دیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً انہیں شہادتین کے اقرار کی دعوت دیں اور دلائل سے ان کے ذہنوں میں توحید باری تعالیٰ کو راسخ کریں کہ توحید ہی اسلام کی اساس ہے۔ جب وہ اسے مان لیں تو پھر انہیں بتائیں کہ رب العباد نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور پھر انہیں نماز کے دنیوی واخروی منافع و فوائد بتلائیں" غرض اسی طرح اسلام کے احکامات کی دعوت دیں اور اہمیت کے اعتبار سے احکامات کو بیان کریں کہ جو حکم سب سے اہم ہے اسے پہلے بیان کریں۔ اس کے بعد جو سب سے اہم حکم ہے اسے بیان کریں۔ جس طرح تدریجاً احکامات کے نزول کی اللہ تعالیٰ نے رعایت فرمائی ہے اسی طرح دعوت اسلام میں تدریجی اور ارتقائی طریقہ اختیار کیا جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمام احکامات اسلام یکبارگی بیان کرنے سے ان کے دل پھر جائیں وہ اور اکتا جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ

حدیث کی طرح ہے۔

۲۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ

۲۹۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ ؓ کو یمن کی طرف (گورنر بنا کر) بھیجا تو فرمایا: تم ایک اہل کتاب قوم کی طرف جا رہے ہو۔ لہٰذا سب سے پہلے انہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلانا۔ جب وہ اللہ کی معرفت حاصل کر لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں ان کے دن اور رات میں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس کو کر گذریں تو انہیں بتلانا کہ اللہ عزّوجل نے ان پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو ان کے اموال سے لی جائے گی اور ان کے فقراء [1] پر لوٹائی جائے گی۔ جب وہ اسے مان لیں تو اُن سے زکوٰۃ وصول کرو اور ان کے اعلیٰ اور قیمتی مال (کے لینے سے) بچو۔

---

[1] اس سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ جس شہر سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی اس شہر سے اسے دوسری جگہ نہیں لے جایا جا سکتا بلکہ اسی شہر کے فقراء پر تقسیم کیا جانا ضروری ہے۔ علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری نے فرمایا: یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ **فقرائهم** کی ضمیر سے **فقراء المسلمین** مراد ہیں۔ اور فقراء مسلمین خواہ اس شہر میں ہوں یا دوسرے شہر میں ہر جگہ ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔
حافظ ابن حجر ؒ نے فرمایا کہ: اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ لیثؒ، امام ابو حنیفہؒ وغیرہ نقل کے جواز کے قائل ہیں کہ زکوٰۃ ایک شہر سے دوسرے شہر یا ملک لے جائی جا سکتی ہے۔ جب کہ قول اصح کے مطابق شوافع اور مالکیہ کے ہاں انتقال زکوٰۃ جائز نہیں لیکن اگر کسی نے انتقال زکوٰۃ کر لیا تو مالکیہؒ کے نزدیک جائز ہو جائے گا۔ لیکن شوافع کے نزدیک صرف اس صورت میں جائز ہو گا کہ اس شہر کے فقراء ختم ہو گئے ہوں۔
علامہ طیبیؒ شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ: اگر زکوٰۃ کسی اور شہر منتقل کی جا چکی ہو اور ادا بھی کر دی گئی ہو تو دینے والوں پر سے فرض ساقط ہو جائے گا۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے سوائے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کا یہ عمل اجماع کے خلاف نہیں بلکہ بر بنائے احتیاط ہے۔
زکوٰۃ کی وصولی میں عمدہ اور قیمتی مال لینے سے اجتناب کی تاکید فرمائی حضور علیہ السلام نے۔ لہٰذا درمیانہ درجہ کے اموال زکوٰۃ میں وصول کرنے چاہئیں۔
حدیث سابقہ میں مظلوم کی بددعا سے بچنے کے بارے میں فرمایا ہے۔ کیونکہ مظلوم کی بددعا رد نہیں ہوتی حتی کہ اسی حدیث کے بعض طُرق میں یہ الفاظ مروی ہیں: اگرچہ کافر ہو تو بھی اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی حائل نہیں۔"
حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث میں ہے کہ: مظلوم کی بددعا قبول ہے۔ اگرچہ مظلوم فاسق و فاجر ہو۔ اس کا فسق و فجور اسکی ذات کے ساتھ ہے۔" اس لئے مظلوم کی بددعا سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے جس کا تقاضا یہ ہے کہ ظلم نہیں کرنا چاہئے۔ مترجم عفی عنہ

باب-۸ باب الامر بالقتال حتّٰی یقولوا لا اله الا الله محمد رسول الله

لوگوں سے اس وقت تک قتال کا حکم یہاں تک کہ وہ کلمۂ توحید کا اقرار کرلیں

۳۰..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

۳۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ وفات پاچکے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے بعد خلیفہ بنائے گئے اور اہل عرب میں سے جن لوگوں نے کفر کو اختیار کیا سو کیا تو اس وقت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کیسے لوگوں سے قتال کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ فرماچکے ہیں کہ: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ پس جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا اسنے مجھ سے اپنے مال، جان کو محفوظ کرالیا۔ مگر کسی حق کی وجہ سے (جان مال کی غرامت واجب ہو سکتی ہے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ضرور قتال کروں گا اس شخص سے جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے، کیونکہ زکوٰۃ مال میں حق ہے (اللہ کا) خدا کی قسم! اگر یہ لوگ مجھے ایک رسی جسے وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دیا کرتے تھے دینے سے منع کریں گے تو میں ان سے اس رسی کے نہ دینے پر بھی قتال کروں گا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ معاملہ کچھ نہ تھا الا یہ کہ میں نے دیکھ لیا اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قتال کے بارے میں شرح صدر عطا فرمادیا تھا۔ چنانچہ میں جان گیا کہ حق بات یہی ہے (کہ قتال کیا جائے) ❶

---

❶ نبی اکرم سرور عالم ﷺ کے وصال کے بعد قبائل عرب میں سے بہت سے قبائل مرتد ہو گئے تھے۔ جن میں بنو غطفان، بنو فزارۃ اور بنو سلیم وغیرہ شامل ہیں۔ قاضی عیاض مالکیؒ فرماتے ہیں کہ وصال النبی ﷺ کے بعد مرتدین کی تین قسمیں تھیں۔ ۱۔ ایک تو وہ لوگ تھے جو دوبارہ بت پرستی کی طرف لوٹ گئے تھے۔ ۲۔ دوسرے وہ لوگ تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب اور اور اسود عنسی کذاب کی اتباع کرلی تھی۔ ان دونوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اہل یمامہ نے مسیلمہ کی اور اہل صنعاء نے اسود کی تصدیق کی تھی۔ اسود عنسی تو حضور ﷺ کے وصال سے کچھ دن قبل مارا گیا تھا۔ اور اس کے بچے کھچے متبعین سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عمال نے قتال کیا۔ جبکہ مسیلمہ کی سرکوبی کیلئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لشکر تیار کیا جس میں خالد رضی اللہ عنہ بن ولید سردار تھے۔ جنہوں نے مسیلمہ کو قتل کردیا۔ ۳۔ تیسری قسم وہ لوگ تھے جو اسلام پر تو قائم رہے لیکن زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا اور یہ دلیل دی کہ زکوٰۃ نبی ﷺ کے زمانہ کے ساتھ خاص تھی اور انہی سے صدیق رضی اللہ عنہ اکبر نے قتال کیا۔ جس پر شروع میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شرح صدر نہ تھا۔ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی استقامت دیکھ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ نے شرح صدر عطا فرمادیا۔ اسی لیئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! زکوٰۃ اور نماز میں فرق کرنے والوں سے قتال کروں گا...... (جاری ہے)

۳۱...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ

۳۱...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے حکم دیا ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لاالٰہ الااللہ کہہ دیں۔ پس جس نے لاالٰہ الااللہ کہہ دیا (زبان سے) تو اس نے مجھ سے اپنا مال اور جان محفوظ کرالیا۔ سوائے کسی حق کے بدلہ میں (ناحق قتل، چوری

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اور جو شخص حضور علیہ السلام کے زمانے میں ایک رسی بھی زکوٰۃ میں دیا کرتا تھا، اگر نہیں دے گا، اس سے بھی قتال کروں گا۔ کیونکہ زکوٰۃ ارکان اسلام اور ضروریات دین میں سے ہے اور ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا منکر بھی کافر ہے اور اسلام سے کفر کی طرف لوٹنا قتل کا مستوجب ہے۔

لہٰذا صدیق اکبرؓ نے ان سے قتال کیا۔

حضرت عمرؓ کو حضور علیہ السلام کی محولہ بالا حدیث سے شبہ ہوا کہ صرف لاالٰہ الااللہ کے اقرار پر جان و مال محفوظ ہو جاتا ہے اور یہ لوگ بھی تمام باتوں پر ایمان رکھتے تھے صرف زکوٰۃ کے منکر ہوئے تھے۔ اسی لئے عمرؓ نے پوچھا کہ آپ ان سے اس کلمۂ توحید کے اقرار کے بعد کیسے قتال کریں گے کیونکہ وہ زکوٰۃ کے علاوہ تمام ارکان پر ایمان رکھتے ہیں؟

حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ جو شخص نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کرے گا (اعتقاداً) میں اس سے ضرور قتال کروں گا کیونکہ اعتقاد کے اعتبار سے تمام فرائض اور ارکان برابر ہیں۔

ابو محمد بن حرسم نے اپنی معروف کتاب "الملل والنحل" میں لکھا ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد عرب چار گروہوں میں بٹ گئے تھے۔

۱۔ پہلا طائفہ ان لوگوں کا تھا جو آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے طریقہ پر قائم رہے جیسے آپ ﷺ کی زندگی میں اس پر قائم تھے۔ یہ جمہور مسلمانوں کا طائفہ تھا۔

۲۔ دوسرا گروہ وہ تھا جو اسلام پر تو باقی رہا اور یہ بھی کہتا رہا کہ ہم تمام احکامات کو پورا کرتے رہیں گے لیکن ہم حضرت ابو بکرؓ کو زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی ایک کی اطاعت نہیں کریں گے۔ ایسے لوگ بکثرت تھے لیکن عام مسلمانوں کی بہ نسبت بہت تھوڑے تھے۔

۳۔ تیسرا گروہ وہ تھا جس نے کفر اور ارتداد کا اعلان کر دیا یہ طلیحہ اور سجاح (نامی عورت) کے پیروکار تھے اور تقریباً عرب کے ہر قبیلہ میں ایسے افراد کی نمائندگی تھی۔

۴۔ چوتھا گروہ وہ تھا جس نے "تیل دیکھو اور تیل کی دھار دیکھو" کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے توقف کیا اور اس انتظار میں رہے کہ مذکورہ بالا تینوں گروہوں میں سے جس فریق کو غلبہ حاصل ہو جائے گا اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے ایسے لوگوں کی طرف لشکر بھیجے۔ اسود عنسی (کذاب مدعیٔ نبوت) کے علاقہ میں فیروزؓ نے غلبہ حاصل کر کے اسود کو قتل کر دیا، مسلیمہ کذاب کو یمامہ میں قتل کر دیا گیا۔ طلیحہ اور سجاح دونوں واپس مسلمان ہو گئے۔ اور اکثر مرتدین واپس دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ یہ سب لوگ اسلام کے سایۂ عاطفت میں لوٹ آئے۔

حدیث باب میں "کفر مَن کفر مِن العرب" کے الفاظ کو مطلق بیان کیا گیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس کو مطلق رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ دونوں گروہوں کو شامل ہو جائے۔ تو لفظ کو حقیقتاً منکرین کے حق میں تو بطور حقیقت استعمال ہوا اور دوسروں کے حق میں بطور مجاز استعمال ہوا۔ حضرت ابو بکرؓ صدیق نے ان سے قتال کیا اور ان کے جہالت کے عذر کو قبول نہ کیا۔ ان کی طرف لشکر بھیجے جنہوں نے انہیں دعوت اسلام دی لیکن جب انہوں نے اپنے کفر پر اصرار کیا تو ان سے قتال کیا۔

خطابیؒ نے فرمایا کہ: روافض یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے پہلی بار مسلمانوں کو قید کیا حالانکہ مانعینِ زکوٰۃ زکوٰۃ کی ادائیگی اور فرضیت کے منکر نہیں تھے بلکہ تاویل کرتے تھے۔ اور متاول کافر نہیں ہوتا۔ ان کا خیال تھا کہ قرآن کریم کی آیت: **خُذْ مِنْ اَمْوٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ** میں خاص نبی اکرم ﷺ کو خطاب ہے اور اس آیت میں تطہیر، تزکیہ...... (جاری ہے)

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ

ڈکیتی، غصب وغیرہ کی وجہ سے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔"

(گذشتہ سے پیوستہ)......اور دعا کی جو شرائط ہیں یہ آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور میں نہیں پائی جاتیں لہٰذا آپ ﷺ کے وصال کے بعد زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی ختم ہو گیا' لہٰذا روافض کہتے ہیں کہ انہوں نے جب یہ تاویل کی تو شبہ کی وجہ سے اب ان سے قتال نہیں کیا جاسکتا تھا۔

خطابیؒ نے یہ ساری تفصیل لکھنے کے بعد فرمایا کہ: روافض کا یہ خیال بالکل باطل' فاسدہ ہے۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کا دین ایمان میں کوئی حصہ نہیں' ان کا تو راس المال ہی جھوٹ' کذب وافتراء' دروغ گوئی ہے' سلف کے اندر کیڑے نکالنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اہل ارتداد کی تین قسمیں تھیں ا۔ مسیلمہ کذاب کے پیروکار ۲۔ نماز اور زکوٰۃ کے مانعین اور تمام احکامات شریعت کے منکرین۔ یہ وہ لوگ تھے جن کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کفار قرار دیا اور اسی لئے صدیق ﷺ اکبر نے ان کی قیدی عورتوں کو لونڈی بنایا۔ اور اکثر صحابہ نے اس کام میں ان کی معاونت کی اور حضرت علی ﷺ کی ایک باندی سے محمد بن الحنفیہ پیدا ہوئے۔ کیونکہ وہ باندی بنو حنیفہ کی تھی۔ پھر دور صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ مرتد کو مقید نہیں کیا جائے گا (بلکہ ان کی سزا قتل ہے)۔ ۳۔ جہاں تک مانعینِ زکوٰۃ کا تعلق ہے تو اہلِ بغاوت (باغی) تھے۔ انکو کافر تو نہیں کہا گیا۔ لیکن جزوی طور پر ان کو بھی مرتد کہا گیا کیونکہ یہ مرتدین کے شریک تھے۔ اور مرتدین سے اشتراک کی وجہ سے یہ اسم قبیح ان کا بھی لقب بن گیا۔

جہاں تک سورۂ توبہ کی آیتِ بالا کا تعلق ہے اس میں روافض نے خطاب کو بنیاد بنایا ہے تو جاننا چاہئے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تین طرح سے خطاب فرمایا ہے:۔

ا۔ خطاب عام...... جس میں حضور علیہ السلام اور تمام مسلمان شریک ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ الْاٰيَة

۲۔ خاص نبی ﷺ کو خطاب...... جس میں عام مسلمان شریک نہیں ہیں۔ جیسے فرمان باری تعالیٰ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ: یا قول اللہ تعالیٰ: خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

۳۔ اور ایک خطاب...... وہ جس میں لفظاً تو حضور علیہ السلام کو خطاب کیا گیا ہو لیکن اس میں عام مسلمان بھی شریک ہوں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول: اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ یا فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ۔ تو آیت مذکورہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً میں بھی خطاب اسی تیسری نوعیت کا ہے۔ جہاں تک تطہیر اور تزکیہ اور دعا کا تعلق ہے تو امام المسلمین کو چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والوں کے حق میں دعا کرے۔ لہٰذا مانعین زکوٰۃ کے ساتھ باغیوں کا سلوک کیا گیا۔ لیکن اگر آج کے زمانہ میں کوئی زکوٰۃ کی فرضیت کا منکر ہو تو اس کے ساتھ باغیوں کا سلوک نہیں کیا جائے گا بلکہ اس پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا۔ کیونکہ اسلام پھیل چکا ہے اس کے احکامات عام ہو چکے ہیں اور علماء تو کیا عوام اور جہلاء بھی زکوٰۃ کے ارکان اسلام میں سے ہونے کا علم رکھتے ہیں لہٰذا اگر کوئی زکوٰۃ یا دین کے کسی اور معروف حکم کے بارے میں تاویل یا ان کی فرضیت کا انکار کرے گا تو وہ کافر ہے جیسے: پانچ نمازوں میں سے کسی ایک کا انکار' رمضان کے روزوں کا انکار' جنابت سے غسل واجب نہ ہونے کا انکار یا زنا کی حرمت کا انکار' شراب کی حرمت' ذوات المحارم سے نکاح کی حرمت وغیرہ کا انکار کفر کے زمرہ میں داخل ہے۔

الا یہ کہ کوئی شخص نو مسلم ہو اور اسلام کے احکامات سے پوری طرف واقف نہ ہو' نہ حدود اسلام کی واقفیت رکھتا ہو اگر وہ جہالت کی وجہ سے ان مذکورہ باتوں میں سے کسی ایک کا انکار کرے تو اس پر کفر کا اطلاق نہیں ہوگا۔

حدیثِ بالا میں ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ قیاس کرنا شریعت میں حق ہے۔ اور کسی حکم پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ جیسے کہ حضرت صدیق ﷺ اکبر نے زکوٰۃ کو نماز پر قیاس فرمایا۔

اسی طرح ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حضرت ابو بکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ کو نبی ﷺ کی ان احادیث کے بارے میں علم نہیں تھا جو حضرت انس ﷺ، ابن عمر ﷺ اور ابو ہریرہ ﷺ نے روایت کی ہیں۔ کیونکہ یہ روایات حضرت صدیق ﷺ اکبر کے موقف کو ثابت کرتی ہیں' لہٰذا اگر انہیں ان احادیث کا علم ہوتا تو وہ قیاس کرنے کے بجائے ان احادیث سے استدلال کرتے۔ اور اگر حضرت عمر ﷺ کو ان...... (جاری ہے)

عَلَى اللهِ۔

۳۲......حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلاءِ ح و حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ

۳۲......حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے دیں اور مجھ پر اور جو کچھ (احکامات و شریعت) میں لے کر آیا ہوں اس پر ایمان لائیں۔❶ جو وہ ایسا کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور اموال کو بچالیا۔ مگر کسی حق کے بدلہ میں (جان یا مال محفوظ نہ رہیں گے) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

۳۳......وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ

۳۳......حضرت جابرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)......احادیث کا علم ہوتا تو وہ اعتراض ہی نہ کرتے۔

لہٰذا حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک حدیث بعض اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخفی ہوتی ہے اور کسی ایک صحابیؓ کو اس کا علم ہوتا ہے۔

حدیثِ بالا میں فرمایا کہ: فقد عصم منى ماله' الخ جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا اور نماز و زکوٰۃ وغیرہ کا اقرار کیا تو اس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کرالیا۔ یعنی اب اس سے قتال نہیں ہو سکتا۔ اب اس کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری امیر المسلمین پر ہے۔ الا یہ کہ کسی حق کے بدلہ میں اس کی جان و مال کا مطالبہ ہو۔ اور حق سے مراد یہ ہے کہ اگر اس نے کسی کو ناحق قتل کر دیا۔ یا چوری کی ڈاکہ ڈالا' مال غصب کرلیا وغیرہ تو ان کے بدلے میں قصاص اور دوسری غرامات جان و مال کا اس سے مطالبہ ہو گا۔

وحسابهٗ على الله: مطلب یہ ہے کہ جس نے اپنا اسلام ظاہر کیا تو ہم اس سے قتال نہیں کریں گے اور اس کے قلب اور باطن کی تفتیش نہیں کریں گے کہ آیا دل سے مسلمان ہے یا صرف ظاہری طور پر کلمہ پڑھ رہا ہے؟ باطن کی تحقیق ہمارے ذمہ نہیں ہم تو ظاہر پر حکم لگائیں گے اور باطن کو اللہ کے حوالے کر دیں گے۔

فإنّ الزكوٰة حقّ المال: حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ یہ تفریق کرنا کہ نفس کا حق نماز ہے اور مال کا حق زکوٰۃ ہے۔ جس نے نماز پڑھی اس نے اپنی جان محفوظ کرالی اور جس نے زکوٰۃ ادا کی اس نے اپنا مال محفوظ کرالیا۔ یہ صحیح نہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ اس روایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صرف اقرار لا الہ کافی نہیں بلکہ نبی ﷺ پر اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی تمام باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جب ہی ایمان متحقق ہو گا۔

اسی حدیث سے یہ بات بھی بداہتاً ثابت ہوئی کہ انسان اسلام پر اور اس کے احکامات پر اگر اعتقاد جازم رکھے اور کسی قسم کے تردد میں نہ پڑے تو وہ مومن و موحد کہلائے گا۔ اور اس کے لئے وجود و توحید باری تعالیٰ وغیرہ عقائد کے بارے میں دلائل کا محض ضروری نہیں بلکہ تقلیدی ایمان ہی معتبر ہے۔ محققین اور جمہور علمائے سلف و خلف کا یہی مذہب ہے۔

بعض لوگوں مثلاً اکثر معتزلہ اور بعض متکلمین نے دلائل کو جاننے کو ضروری قرار دیا ہے اور بغیر دلائل کے معرفت باری تعالیٰ اور اس کا اعتقاد ان کے نزدیک مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں۔ علامہ نوویؒ نے اس کی تردید کی ہے اور فرمایا کہ: هذا خطاءٌ ظاهر۔

جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لا إِلَهَ إِلا اللهُ فَإِذَا قَالُوا لا إِلَهَ إِلا اللهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ)

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لاالٰہ الا اللہ کہہ دیں (جان ومال کی حفاظت کیلئے صرف زبانی اقرار کافی ہے) جب انہوں نے لاالٰہ الا اللہ کہہ دیا تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اموال محفوظ کرالئے مگر کسی حق کے بدلہ میں اور انکا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی۔ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۔[1] (بیشک آپ ﷺ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ ان پر آپ کا کچھ زور نہیں)۔[2]

۳۴...... حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ

۳۴...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لاالٰہ الا اللہ کی گواہی دیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں' زکوٰۃ ادا کریں۔ جب وہ یہ سب کرلیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون (جانیں) اور اموال بچالئے مگر کسی حق کے بدلہ میں اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔[3]

---

1. الغاشیۃ/۳۰۔
2. آیت کریمہ کے یہاں لانے کا مقصد واللہ اعلم یہ ہے کہ اے نبی! آپ کی اصل ذمہ داری یہ ہے کہ ان لوگوں کو اسلام کی تذکیر اور تبلیغ کریں۔ اور تبلیغ کو کمال تک پہنچائیں۔ اور اس تبلیغ میں اگر آپ کو قتال و جنگ پر مجبور کردیا جائے تو آپ بھی ان سے قتال کریں یہاں تک کہ وہ آپ کے آگے جھک جانے اور اطاعت گزاری پر مجبور ہو جائیں۔ اور جہاں تک ان کے باطن اور قلب کا تعلق ہے تو اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ آپ کو ان کے قلوب اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کا نگران نہیں بنایا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
3. حدیث مبارکہ کے ذیل میں علامہ محی الدین نوویؒ نے فرمایا: کہ جس نے عمداً نماز ترک کی اس کو قتل کیا جائے گا۔" پھر اس مسئلہ میں اختلاف مذاہب ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کرمانی سے مانع زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تارک زکوٰۃ کا حکم تارکِ صلوٰۃ ہی کا ہے۔ گویا انہوں نے مقابلہ اور جنگ کے بارے میں حکم دونوں کا ایک رکھا ہے کہ دونوں سے قتال کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں۔ اور فرق دونوں میں یہ ہے کہ تارک زکوٰۃ سے تو قہراً و جبراً زکوٰۃ وصول کی جاسکتی ہے لیکن تارک صلوٰۃ سے جبراً نماز نہیں پڑھوائی جاسکتی۔ لیکن اگر تارک زکوٰۃ مقابلہ پر آجائے تو اس سے قتال کیا جائے گا۔ یہی صورت تھی جس میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مانعینِ زکوٰۃ سے قتال کیا تھا۔ اور کہیں یہ بات منقول نہیں کہ کسی کو جبراً صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قتل کیا ہو۔

تارک صلوٰۃ عمداً کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں حضرات علماء وائمہ کرام رحمہم اللہ کے مختلف اقوال ہیں۔ حضرت شوافعؒ کے نزدیک عمداً تارک صلوٰۃ کو قتل کیا جائے گا۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک تارک صلوٰۃ عمداً کو قید کرلیا جائے گا یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے یا مرجائے۔

......(جاری ہے)

حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ

۳۵......وحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵......حضرت ابومالکؒ اپنے والد (طارق بن اشیم الاشجعی) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ معبودانِ باطلہ کی

(گذشتہ سے پیوستہ)

حافظ شمس الدین ابن القیمؒ اپنی کتاب ''الصلوٰۃ و احکام تارکھا'' میں فرماتے ہیں کہ: تارک صلوٰۃ کے قتل کو واجب کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم الآیۃ یعنی پس تم مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو، اور انہیں پکڑو انہیں گھیرے میں لے لو اور ہر گھات لگانے کی جگہ میں ان کے لئے گھات لگا کر بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔'' تو اس آیت میں ان کے قتل کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ توبہ کر لیں اپنے شرک سے اور اقامتِ صلوٰۃ وایتاءِ زکوٰۃ کا فریضہ ادا کریں۔ تو جو کہتا ہے کہ تارک صلوٰۃ کو قتل نہیں کیا جائے گا تو در حقیقت وہ یہ کہتا ہے کہ جب اس نے توبہ کر لی تو اس سے قتل ساقط ہو گیا اگرچہ وہ نماز نہ پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے۔ اور یہ کہنا ظاہر قرآن کے خلاف ہے۔''

علامہ عثمانیؒ شارح مسلم فتح الملہم میں اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سورۂ توبہ کی آیت مذکورہ میں حق تعالیٰ نے مشرکین کے لئے ترک سبیل کی تین شرائط بیان کی ہیں نہ کہ قتل کی۔ اور وہ ہیں ا۔ توبہ ۲۔ اقامت صلوٰۃ ۳۔ ایتاءِ زکوٰۃ۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب بھی یہی فرماتے ہیں کہ تارک الصلاۃ کو چھوڑا نہیں جائے گا بلکہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ توبہ کر لے یا مر جائے۔

جہاں تک تارک صلوۃ متکاسلاً (سستی کی بناء پر نماز چھوڑنے والے) کا حکم اس میں بھی مختلف مذاہب ہیں۔

جمہور علمائے سلف جن میں امام مالکؒ و شافعیؒ بھی ہیں کا مذہب یہ ہے کہ ایسے شخص کی تکفیر تو نہیں کی جائے گی البتہ ایسا شخص فاسق ہے اور اس کی دلیل علامہ ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب ''المنتقیٰ'' میں ذکر کی ہے اور وہ حدیث ہے جسے ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ احمدؒ نے روایت کیا ہے۔ اور یہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر وہ ترکِ صلوٰۃ سے توبہ کرتا ہے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا حدّ جاری کرتے ہوئے جیسے زانی محصن کو حداً قتل کیا جاتا ہے لیکن اسے تلوار ہی سے قتل کیا جائے گا۔

جب کہ ایک جماعت علمائے سلف کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص سستی کی وجہ سے نماز چھوڑ دے اس کی تکفیر کی جائے گی۔

حضرت علی ؓ بن ابی طالب سے یہی مروی ہے۔ احمدؒ بن حنبل کی ایک رائے یہی ہے۔ جب کہ اسحاق بن راھویہؒ کی بھی یہی رائے ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ اور ایک جماعتِ علماء کوفہ اور شوافع میں سے مزنی کی رائے یہ ہے کہ: نہ تو اس کی تکفیر کی جائے گی اور نہ ہی قتل کیا جائے گا۔ بلکہ اس پر تعزیر جاری کی جائے گی اور حبس و ضرب کی سزا دی جائے گی یہاں تک کہ اس کے جسم سے خون بہنے لگے یا نماز پڑھنے لگے۔

جب کہ ردالمختار میں علامہ ابن عابدین شامیؒ نے فرمایا: ہمارے اصحاب کی ایک جماعت جن میں زھریؒ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ: ''نہ تو قتل کیا جائے گا نہ تکفیر۔ بلکہ تعزیر و حبس کی سزا ہو گی یہاں تک کہ توبہ کر لے یا مر جائے۔''

تارک صلوٰۃ متکاسلاً کے لئے قتل کے قائلین کو علامہ عینیؒ جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ان لوگوں کے لئے لازم ہے کہ انہوں نے حدیث باب سے تارک صلوٰۃ عمداً کے قتل پر استدلال کیا ہے لیکن مانع زکوٰۃ کے قتل کے وہ قائل نہیں ہیں حالانکہ حدیث باب میں قتل کا حکم ان لوگوں کو بھی شامل ہے۔ حالانکہ مانع زکوٰۃ کے بارے میں ان کا مذہب یہ ہے کہ اس سے جبراً زکوٰۃ وصول کی جائے گی اور ترک زکوٰۃ پر تعزیر کی سزا ہو گی۔''

يَقُولُ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ۔

تکفیر کی اس کا مال اور خون (جان) حرام ہو گیا اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔

۳۶......و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَحَّدَ اللهَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

۳۶......مذکورہ سند سے یزید بن ہارون ابی مالک بواسطۂ والد رسول اللہ ﷺ کا بعینہٖ یہی فرمان (جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ معبودان باطلہ کی تکفیر کی اس کا مال اور خون حرام ہو گیا اور س کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے) نقل فرماتے ہیں۔

باب-۹ باب ـ الدليل علي صحة اسلام من حضره الموت مالم يشرع في النزع وهو الغزغرة و نسخ جواز الاستغفار للمشركين والدليل على انّ من مّات على الشرك فهو من اصحاب الجحيم و لا يُنقِذُه من ذالك شئ من الوسائِل

مرض الموت میں مبتلا شخص کے اسلام کے صحیح ہونے کا بیان جب تک کہ نزع کا عالم نہ شروع ہو یعنی جان کنی نہ شروع ہو اور مشرکین کیلئے دعا کرنا منع ہے اور جو شرک پر مرے گا وہ جہنمی ہے کوئی وسیلہ اس کے کام نہ آئے گا

۳۷......وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمِّ قُلْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ

۳۷......حضرت سعیدؒ بن المسیّب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو طالب (نبی اکرم ﷺ کے چچا) کا مرض الموت شروع ہوا تو ان کے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو ابو طالب کے پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ کو بیٹھا ہوا پایا۔ نبی ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا: اے چچا جان! لاالہٰ الا اللہ کہہ دیجئے۔ میں اللہ تعالیٰ کے یہاں آپ کے لئے گواہی دوں گا (اور انشاء اللہ میری سفارش و گواہی سے آپ کی مغفرت ہو جائے گی) یہ سن کر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ دونوں کہنے لگے کہ اے ابو طالب! کیا آپ عبد المطلب (اپنے والد) کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول اللہ ﷺ مسلسل کلمہ لاالہٰ ابو طالب کے سامنے پیش کرتے رہے اور وہی بات کہتے رہے (کہ میں اللہ کے یہاں آپ کی

وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ) وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ)

گواہی دوں گا) یہاں تک کہ ابو طالب نے جو آخری بات ان سے کہی یہ تھی کہ عبد المطلب کی ملت پر ہوں اور لاالٰہ الااللہ کہنے سے انکار کردیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”خدا کی قسم! میں ضرور بالضرور آپ کے لئے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے آپ کے لئے مغفرت کی دعا کرنے سے روک نہ دیا جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ماکان للنبیّ والذین امنوا...... الآیۃ پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کیلئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہوں۔ اس (امر) کے ان پر ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں۔[1]

اور ابو طالب کے بارے میں یہ آیت اللہ عزّ وجل سے نازل فرمائی:

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ[2] ......الآیۃ

آپ (ﷺ) جس کو چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے، بلکہ اللہ جس کو چاہے ہدایت کر دیتا ہے اور ہدایت پانے والوں کا علم (بھی) اسی کو ہے“۔[3]

۳۸...... وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ

۳۸...... مذکورہ سند سے زہری ﷺ کی یہی سابقہ روایت منقول ہے مگر اس روایت میں دونوں آیتوں کا تذکرہ نہیں ہے۔

---

1. التوبۃ/جزء۱۱
2. القصص/جزء۲۰۔
3. یہ حدیث حضرت سعید بن المسیب ﷺ سے مروی ہے۔ جو مشہور تابعی ہیں۔ ان کے والد کا نام مسیّب بن الحزن المخزومی تھا۔ جب ابو طالب کا انتقال ہوا تو یہ بھی حالت کفر پر تھے۔ بعد میں اسلام لے آئے۔ ابو طالب کی وفات کا وقت جب قریب آیا۔ وفات کے وقت سے مراد یہ ہے کہ ابھی غرغرہ اور عالم نزع شروع نہیں ہوا تھا کیونکہ عالم نزع کی توبہ وایمان معتبر نہیں ہے۔ قرآن کریم کی آیت کریمہ اور اسی طرف اشارہ کر رہی ہے ولیست التوبۃ للذین یعملون السیئات الآیۃ۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ابو طالب نے آنحضرت ﷺ اور کفار قریش سے باقاعدہ گفتگو کی۔ بہر کیف حالتِ نزع وغرغرہ کا ایمان عند اللہ معتبر نہیں کیونکہ وہ ایمان بالغیب والاختیار نہیں بلکہ ایمان بالشاہدۃ والالجاء ہے۔ جیسے کہ فرعون کا ایمان بھی معتبر نہیں ہوا۔ حالانکہ غرق ہونے کے وقت وہ بھی ایمان لے آیا تھا۔ واللہ اعلم

ابو طالب کا نام عبد مناف تھا۔ کنیت سے مشہور ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے حقیقی چچا اور سرپرست وکفیل تھے۔ حضور علیہ السلام کے سب سے بڑے محافظ اور ڈھال تھے۔ اور کفار قریش کی ایذاء رسانیوں سے ہمیشہ یتیم بھتیجے کو بچانے کے لئے پیش پیش رہتے۔ یہی وجہ تھی کہ حضور علیہ السلام کو ابو طالب کے ایمان نہ لانے کا بے حد غم تھا۔ ابو طالب کی وفات ہجرت سے کچھ عرصہ قبل ہوئی' جس وقت نبی ﷺ کی عمر مبارک ۴۹ برس ۸ ماہ اور ۱۱ دن تھی۔ ابو طالب کی وفات کے صرف تین روز بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی۔

حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهى عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَيَعُودَانِ فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ فَلَمْ يَزَالا بِهِ

۳۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ قُلْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللهُ (إِنَّكَ لا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) الْآيَةَ

۳۹...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب) سے ان کی موت کے وقت فرمایا: لا إلٰہ الا اللہ کہہ دیجئے۔ قیامت کے روز میں آپ کے لئے گواہی دوں گا (ایمان کی) لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّكَ لَاتَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ الآیہ۔

٤٠...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ قُلْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ يَقُولُونَ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ (إِنَّكَ لا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

۴۰...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے چچا سے فرمایا: لاإلٰہ الا اللہ کہہ دیجئے۔ قیامت کے روز اس لاالٰہ کے کہنے کی گواہی دوں گا آپ کے لئے۔ انہوں نے کہا: اگر مجھے قریش عیب نہ دیتے (ملامت نہ کرے) کہ ابوطالب (موت کی) گھبراہٹ اور ڈر سے یہ کلمہ کہہ گیا تو میں تمہارے آنکھیں یہ کہہ کر ٹھنڈی کر دیتا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ اِنَّكَ لَاتَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ الآیہ۔

باب ــ ۱۰ الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا

توحید پر مرنے والا شخص قطعی جنتی ہے

٤١...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلاهُمَا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

۴۱...... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ اسے یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود (کسی طرح بھی) نہیں ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گیا (یعنی ضرور بالضرور جنت میں جائے گا گویا کہ جنت میں داخل ہو گیا)۔[1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۴۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً

۴۲...... اس سند سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت (کہ جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ اسے یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گیا) نقل کرتے ہیں۔

۴۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

۴۳...... حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ لوگوں کا زادِ سفر ختم ہو گیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ بعض لوگوں نے اپنی سواریاں (اونٹ) ذبح کرنے کا ارادہ کیا (تاکہ اونٹ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ: شہادتین کا اقرار کرنے والا شخص اگر معصیت اور نافرمانی کا ارتکاب کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں مختلف آراء و اقوال ہیں۔

رجیہ (جو ایک باطل فرقہ تھا ابتدائی زمانہ میں 'بعد میں ختم ہو گیا) کا مذہب یہ ہے کہ صاحب ایمان کو اس کے گناہ و معاصی سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ چاہے جتنے بھی گناہ کرے اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

خوارج (یہ بھی ایک باطل فرقہ تھا جو حضرت عثمان ؓ کے عہد میں ظہور پذیر ہوا تھا) کہتے ہیں ہر مرتکب معاصی مؤمن نہیں کافر ہے۔ وہ مرتکب معاصی کو مومن نہیں تسلیم کرتے اور اس کی تکفیر کے قائل ہیں۔

جب کہ معتزلہ (ابتدائی زمانہ کے فرقوں میں سب سے باطل اور خراب فرقہ) کا مذہب یہ ہے کہ معصیت کبیرہ کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اسے نہ مومن کہا جائے گا نہ کافر۔ بلکہ اسے فاسق کہیں گے۔

جبکہ اشعریہ (جو اہل السنۃ والجماعۃ کے مذہب پر ہیں اور صحیح ہیں) کہتے ہیں کہ معاصی کا مرتکب مومن ہے اگرچہ اس کی مغفرت نہ ہوگی اور عذاب میں مبتلا کیا جائے گا لیکن مآل جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اور جہنم سے نکال دیا جائے گا۔

مذکورہ بالا حدیث خوارج اور معتزلہ کے مذہب کی تردید کرتی ہے اور ان کے خلاف حجت ہے۔ جب کہ مرجیہ بھی اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں لیکن وہ اس حدیث کے مفہوم کو ظاہر حدیث پر محمول کرتے ہیں حالانکہ اس میں تاویل ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ حدیث بالا کا مطلب یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ شخص کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیں گے یا شفاعت کی وجہ سے اسے جہنم سے نکال دیں گے۔ اور وہ اپنے گناہوں کے عذاب سے دوچار ہوگا۔ اور جب گناہوں کی سزا بھگت لے گا تو اسے پاک صاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

اور یہ تاویل کرنا اس حدیث میں اس لئے ضروری ہے کہ بہت سے احادیث میں گناہوں پر عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے لہٰذا یہ تاویل کر کے نصوص شرعیہ کے درمیان تنافی و تناقض سے بچا جا سکتا ہے۔

حدیث بالا میں "وهو يعلم" کے الفاظ سے جہمیہ (یہ بھی ایک باطل فرقہ تھا جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے) یہ استدلال کرتے ہیں کہ ایمان کے معتبر ہونے کے لئے لا إله الا الله کی صرف قلبی معرفت کافی ہے زبان سے اقرار ضروری نہیں۔

لیکن یہ غلط ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ کا مذہب یہ ہے کہ معرفت کا ترتب دو چیزوں پر ہوتا ہے۔ قلبی یقین اور زبان سے اس کا اظہار و اقرار۔ ایک کے بغیر دوسرا نہ نافع ہے نہ آخرت کے عذاب سے نجات دلانے والا ہے۔ لہٰذا معرفتِ قلبی کے ساتھ زبان سے ایمان کا اقرار لازمی ہے ایمان کے معتبر ہونے کے لئے۔ اس کے بغیر ایمان معتبر نہیں ہوگا۔ الا یہ کہ کوئی شخص مجبور ہو زبان سے اقرار نہ کر سکتا ہو۔ مثلاً: گونگا شخص تو اس کے بارے میں صرف معرفتِ قلبی کافی ہے۔ اور ہمارے اس مذہب کی تائید میں بے شمار احادیث و نصوص شرعیہ موجود ہیں۔ مثلاً: حضرت عبادہ ؓ بن صامت کی حدیث اور حضرت معاذ ؓ کی حدیث کہ بمن كان آخر كلامه الخ جس کا آخر کلام لا اله الا الله ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" وغیرہ' واللہ اعلم

مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ قَالَ فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ قَالَ حَتَّى هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللهَ عَلَيْهَا قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ قَالَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاهُ قُلْتُ وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوى قَالَ كَانُوا يَمُصُّونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهَا حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

کے گوشت سے جان بچائیں) حضرت عمرؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! کاش کہ آپ لوگوں کے (بچے کھچے) سامان کو منگوا کر جمع کر لیں اور اس پر اللہ تعالیٰ سے (برکت کی) دعا فرمائیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ایسا ہی کیا تو جس کے پاس گیہوں تھے وہ اپنے گیہوں لے کر آ گیا' جس کے پاس کھجور تھی وہ اپنی کھجور لے کر آ گیا' اور جس کے پاس (صرف) گٹھلی تھی وہ گٹھلی ہی لے کر آ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ گٹھلیوں سے وہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا اسے چوستے تھے اور اس پر پانی پی لیا کرتے تھے۔ ❶ حضور ﷺ نے (ان سب چیزوں کو جمع کر کے) ان پر دعا فرمائی (اور آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے اس میں اتنی برکت ہوئی کہ) پوری قوم نے اپنے توشہ دانوں کو بھر لیا تو اس وقت حضور علیہ السلام نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نہیں ملے گا اللہ تعالیٰ سے کوئی بندہ اس حال میں کہ وہ اس شہادتین کے بارے میں شک نہ کرتا ہو مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہو گیا (یعنی جو بندہ اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کلمہ کے بارے میں مشکوک نہ ہو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا خواہ دخول اوّل کہ اللہ اس کی مغفرت فرما دیں اور خواہ عذاب کو بھگت کر پھر جہنم سے نکالا جائے)۔

٤٤...... حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ شَكَّ الْأَعْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ

۴۴...... حضرت ابوہریرہؓ یا حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے (اعمشؒ جو راوی ہیں انہیں شک ہے کہ ابوہریرہؓ ہیں یا ابوسعیدؓ) وہ فرماتے ہیں کہ جب غزوۂ تبوک کا زمانہ تھا تو لوگوں کو بھوک نے آگھیرا (یعنی زادِ راہ ختم ہو گیا) تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! کاش آپ ہمیں اجازت دے دیں کہ ہم اپنے اونٹوں کو نحر (ذبح) کریں

❶ یہ غزوۂ تبوک کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ اس سفر میں مسلمان نہایت تنگدستی کی حالت میں تھے۔ ہزار میل کا سفر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے دستِ مبارک پر یہ معجزہ ظاہر فرمایا کہ ذرا سے کھانے میں اتنی زبردست برکت ہوئی کہ پورے لشکر والوں نے نہ صرف کھایا بلکہ اپنے اپنے توشہ دانوں کو بھی بھر لیا۔ حالانکہ تنگدستی کا عالم یہ تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کھجور کی گٹھلیوں کو چوسا کرتے تھے۔ پیٹ کی آگ بجھانے اور بھوک کے خاتمہ کے لئے نہیں بلکہ احساس بھوک کو ختم کرنے کے لئے کہ ہاں منہ میں کچھ ہے۔

حدیث کے آخر میں ہے کہ جس نے پورے یقین کے ساتھ کلمۂ شہادت پر جان دی تو وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔ اب خواہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر کے فوراً جنت میں داخل کر دیں اور خواہ وہ کچھ عرصہ جہنم میں گناہوں سے پاک و صاف ہو کر جنت میں داخل کیا جائے۔

اللهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ قَالَ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلا مَلَئُوهُ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ لا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ

اور ان کا گوشت کھائیں اور (ان کی چربی سے) تیل حاصل کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا! ایسا کرلو۔ راوی کہتے ہیں کہ پس حضرت عمر ؓ آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! اگر آپ نے ایسا کرلیا تو سواریاں کم ہو جائیں گی (جس سے اور زیادہ پریشانی ہوگی) آپ ان کے بچے ہوئے زاد راہ کو منگوائیں پھر ان پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں شاید اللہ تعالیٰ اس میں کوئی سبیل پیدا کردیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے دستر خوان منگایا اسے بچھایا اور پھر بچے ہوئے زاد راہ کو منگوایا۔

راوی کہتے ہیں کہ کوئی شخص مٹھی بھر جو لایا تو کوئی مٹھی بھر کھجور لایا اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا۔ یہاں تک کہ دستر خوان پر ان چیزوں کا تھوڑا سا ڈھیر بن گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اس میں سے اپنے اپنے برتنوں میں ڈال لو۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے برتنوں میں لینا شروع کردیا یہاں تک کہ پورے لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا جسے بھر نہ لیا ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ سب نے سیر ہو کر کھایا اور پھر بھی بچ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس (کلمہ کے) بارے میں کوئی شک و شبہ نہ رکھتا ہو وہ جنت سے محروم نہیں کیا جائیگا۔"

۴۵ ...... حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللهِ وَابْنُ أَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ

۴۵ ...... حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے لاإله الا الله وحده لا شريك له، وانّ محمّداً عبده، ورسوله، کہا (یقین کے ساتھ) اور اس بات کا قائل رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اسکی بندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے حضرت مریم علیہا السلام کو القاء کردیا تھا (جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے) اور وہ روح اللہ ہیں۔ [1] اور جنت و دوزخ کے حق ہونے کا قائل رہا۔ اللہ تعالیٰ اسے

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ

جنت میں داخل فرمائے گا جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازہ سے چاہے۔

٤٦...... و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ

۴۶...... اس سند سے ابن ہانی سے یہی روایت ہے اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اس کے جو عمل بھی ہوں خدا اسے جنت میں داخل فرمائے گا لیکن اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے گا اندر چلا جائے گا۔

٤٧...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷...... حضرت عبدالرحمٰن بن عسیلہ الصنابحی رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس مرض الموت کے وقت داخل ہوا (انہیں اس حال میں دیکھ کر) میں رونے لگا۔

انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ ٹھہرو! تم کیوں رو رہے ہو؟ خدا کی قسم! اگر مجھ سے گواہی مانگی جائے گی تو میں تمہارے لئے گواہ بن جاؤں گا اور اگر میری شفاعت و سفارش قبول کی جائے گی تو میں ضرور تمہاری سفارش کروں گا اور میں استطاعت رکھوں گا تو تمہیں ضرور نفع پہنچاؤں گا۔ پھر فرمایا: میں نے حضور ﷺ سے جو حدیث بھی سنی ہے اور اس میں تمہارے واسطے خیر بھلائی ہے تو وہ میں نے تم سے بیان کر دی ہے سوائے ایک حدیث کے۔ اور وہ ❶

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ یہ حدیث عقائد کے اعتبار سے بہت عمدہ حدیث ہے۔ اس میں نصاریٰ پر زبردست طریقہ سے رد کیا گیا ہے کہ نصاریٰ کا عقیدۂ تثلیث (باپ، بیٹا، روح القدس) محض شرک کا پوٹلہ ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے ذکر سے یہود پر رد ہے کیونکہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کے منکر ہیں۔ اور ان کی والدہ حضرت مریمؑ پر تہمت لگاتے ہیں۔

کلمۃ اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ کے بندوں پر اس کی حجت ہیں کہ انہیں بغیر باپ کے اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کر دکھایا۔ اور گہوارہ میں نطق و بیان کا معجزہ عطا فرمایا، مردوں کو ان کے ہاتھوں زندہ فرمایا۔

روح اللہ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے صرف ارادہ سے ہی عالم وجود میں آگئے جب کہ تمام ارواح انسانی اپنے آباء کی ارواح سے پیدا ہوتی ہیں۔

بعض نے یہ کہا کہ روح اللہ حضرت عیسیٰ کا لقب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے ان کو مردہ جسموں میں روح واپس لوٹانے کا معجزہ عطا فرمایا تھا۔ زکریا عفی عنہ

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی حدیث ایسی ہو جو عوام الناس کی عقل سے بلند ہو یا جس سے عوام میں غلط فہمی پیدا ہو جائے یا عوام سے اس کا غلط مطلب اخذ کرنے کا اندیشہ ہو تو ایسی احادیث وغیرہ ان سے چھپانا جائز ہے اور "کتمانِ علم" کے زمرہ میں نہیں آتا۔ جیسا کہ...... (جاری ہے)

يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

حدیث میں آج عنقریب تم سے بیان کروں گا جب کہ میں قریب الموت ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے:۔

"جس نے لا إلٰہ الا اللہ کی گواہی دی اور محمد رسول اللہ کی گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کردی"۔ ❶

۴۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ

۴۸...... حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھا تھا اور آپ ﷺ کے درمیان سوائے پالان کی پچھلی لکڑی کے اور کچھ حائل نہ تھا (مقصد بیان قربت ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا لبیک یارسول اللہ وسعدیک (یارسول اللہ! میں حاضر ہوں اور آپ کا تابع فرمان ہوں) آپ ﷺ کچھ دیر اور چلے اور پھر فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا لبیک یارسول اللہ وسعدیک۔ آپ ﷺ پھر کچھ دیر چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے کہا لبیک یارسول اللہ وسعدیک! فرمایا کیا تم جانتے ہو بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟

میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: بے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... حضرت عبادہ ؓ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے فائدہ کی جو حدیث بھی حضور علیہ السلام سے سنی ہے وہ تم سے بیان کردی ہے۔ گویا جو احادیث تمہارے مطلب کی نہیں اور تمہاری عقل سے بلند ہیں انہیں نہیں بیان کیا۔ اور یہ صرف ان احادیث میں ہوگا جو احکام و مسائل اور حدود وغیرہ سے متعلق نہیں ہیں۔ صحابہ کرام ؓ سے کثرت سے ایسا ثابت ہے کہ غیر معمولی احادیث کو وہ بیان نہیں کرتے تھے۔ مثلاً! منافقین سے متعلق احادیث امارت وغیرہ سے متعلق احادیث بیان نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں: تم کسی سے ایسی حدیث نہ بیان کرو جو اس کی عقل سے بلند ہو اور وہ کئی لوگوں کے لئے فتنہ کا باعث ہو جائے۔" (مخلصاً از فتح الملہم للشیخ عثمانیؒ)

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ اس حدیث کے ذیل میں حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ: اھل السنۃ والجماعۃ کا بعض قطعی دلائل کی بناء پر یہ عقیدہ ہے کہ نافرمان مسلمانوں میں سے ایک جماعت (مراد ایک مخصوص تعداد ہے نہ کہ کوئی خاص گروہ) کو جہنم کا عذاب دیا جائے گا۔ اس کے بعد شفاعت کی وجہ سے وہ جہنم سے نکالے جائیں گے۔ لیکن یہ حدیث بتلاتی ہے کہ شہادتین کا اقرار کرنے والے پر آگ حرام ہے' چونکہ دوسرے قطعی دلائل نافرمان مسلمانوں کے عذاب النار میں مبتلا ہونے کے موجود ہیں لہٰذا یہ حدیث بالا میں ظاہری معنی مراد نہیں ہیں بلکہ یہ حدیث مقید ہے اعمال صالحہ کی قید سے۔ یعنی شہادتین کا اقرار مع اعمال صالحہ کے ہو تب آگ حرام ہوگی۔

بعض علماء نے حدیث بالا کے اور مختلف جواب بھی دیئے ہیں۔ جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

ایک یہ کہ یہ حدیث مقید ہے تائباً کی قید کے ساتھ۔ کہ توبہ کر کے اپنے گناہوں سے پھر شہادتین کا اقرار ہو اور اسی حالت پر موت آجائے۔

ایک جواب یہ ہے کہ حدیث بالا میں تحریم النار سے مراد ہمیشہ کے لئے آگ کا حرام ہونا ہے۔ یعنی مومن ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں نہیں رہے گا ہمیشگی کی آگ اس پر حرام ہے۔

ایک جواب اس کا یہ دیا گیا کہ حرمت آگ سے مراد یہ ہے کہ وہ آگ مومن کے پورے جسم کو نہیں جلائے گی' بلکہ بعض اعضاء اس آگ کے اثر سے محفوظ رہیں گے۔ مثلاً: حدیث میں ہے کہ سجدہ کی جگہیں (پیشانی) کو آگ نہیں کھائے گی۔ اسی طرح توحید کا اقرار کرنے والی زبان پر آگ حرام ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً قَالَ يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

شک بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ اس کی بندگی اور عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں (اس کے بعد) پھر آپ ﷺ کچھ دیر چلے پھر فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک! فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا حق ہے جب وہ اس کی بندگی اور عبادت کریں اور اس کے ساتھ شرک نہ کریں؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔ ❶

۴۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

۴۹...... حضرت معاذ ؓ بن جبل فرماتے ہیں کہ میں (ایک بار) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر جس کا نام "عفیر" تھا بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) ہی زیادہ جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ شرک نہ کرے اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں؟ فرمایا کہ انہیں

---

❶ حضرت معاذ ؓ بن جبل نبی اکرم ﷺ کے محبوب اور نہایت جلیل القدر صحابی تھے، حضور ﷺ کے عاشق تھے اور حضور ﷺ بھی آپ سے بے انتہا محبت فرمایا کرتے۔ حدیث بالا کے مختلف الفاظ سے بھی حضور علیہ السلام سے غایتِ قربت کا اندازہ ہوتا ہے کہ ایک تو حضور علیہ السلام کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہیں اور انتہائی قربت کا اظہار کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان سوائے پالان کی لکڑی کے اور کچھ حائل نہ تھا۔

نبی اکرم ﷺ کا بار بار حضرت معاذ ؓ کو پکارنا در حقیقت غایت اہتمام کی وجہ سے تھا اس بات کے لئے جواب کہی جاتی تھی تاکہ حضرت معاذ ؓ مکمل طور پر ہمہ تن گوش ہو جائیں کیونکہ مختلف احادیث میں یہ بات کئی جگہ ثابت ہو چکی ہے کہ جب حضور علیہ السلام کو کسی بات کا اہتمام مقصود ہوتا تو آپ اسی طرح بتکرار بیان فرماتے۔

حدیثِ بالا میں بندوں کے عدم شرک اور اقرار توحید پر اللہ تعالیٰ پر بندوں کا یہ حق بیان کیا گیا کہ وہ بندوں کی مغفرت فرمائے اور ان کو عذاب نہ دے۔

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی کام واجب نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی بندہ معاصی سے اجتناب اور اعمال صالحہ کی پابندی کرے تو بھی اللہ تعالیٰ پر یہ واجب اور لازم نہیں کہ وہ اسے ضرور ہی جنت میں داخل کرے۔ کیونکہ یہ اسلامی عقائد کا اہم عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی کام واجب نہیں ہے۔ لہٰذا احادیث بالا میں حق سے مراد وہ وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایمان اور اعمال صالحہ پر فرمائے ہیں انعامات کے۔ یا حق سے مراد یہاں ثابت شدہ چیز ہے۔

بہر کیف حق بندوں کیلئے اگر استعمال ہو تو مراد یہ ہے کہ بندوں پر اسکا کرنا لازم اور ضروری ہے جیسے: اللہ کی بندگی توحید کا اقرار وغیرہ لیکن اگر حق تعالیٰ کیلئے استعمال ہو تو اس سے مراد وہ وعدے ہیں جو اللہ نے قرآن میں ایمان و اعمال صالحہ پر فرماتے ہیں نہ کہ لازم اور ضروری کے معنی مراد ہیں۔

أفلا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا

یہ خوشخبری مت سناؤ وہ اسی پر اکتفانہ کر بیٹھیں۔ ❶

۵۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يُعْبَدَ اللهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

۵۰...... حضرت معاذ ؓ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا جائے۔ فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جب وہ ایسا کریں؟ (شرک سے برات اور بندگی رب) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ کہ ان کو عذاب نہ دے۔

۵۱...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى النَّاسِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۵۱...... اس سند سے معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا میں نے جواب دیا فرمایا: کہ تم کو معلوم ہے کہ خدائے تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ باقی حدیث وہی ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔

۵۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ

۵۲...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے' ہمارے ساتھ حضرت ابو بکر ؓ و عمر ؓ بھی لوگوں میں بیٹھے تھے۔ اسی اثناء میں حضور ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھے (اور تشریف لے گئے) اور ہمارے پاس واپس آنے میں بہت دیر کر دی تو ہمیں یہ خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں دشمن آپ ﷺ کو تنہا پا کر نقصان نہ پہنچا دیں چنانچہ لوگ گھبراہٹ میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں سب سے پہلے گھبرایا تھا لہٰذا میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ میں بنو نجار کے انصار کے ایک باغ تک جا پہنچا اور اس کے چاروں اطراف گھوما کہ کہیں دروازہ مل جائے لیکن دروازہ نہ ملا۔ اچانک دیکھا کہ ایک پانی کی نالی باغ کے باہر کے ایک کنویں سے باغ کے اندر تک جارہی ہے (ربیع پانی کی نالی کو کہتے

---

❶ حضور اقدس ﷺ نے بتلانے سے اس لئے منع فرمایا تاکہ لوگ اسی پر اکتفاء کر کے نہ بیٹھ جائیں اور اعمال صالحہ و معاصی سے اجتناب کی فکر نہ کریں کہ بس مغفرت تو ہو ہی گئی لہٰذا اب اعمال صالحہ میں کیا لگنا اور اجتناب معاصی کی فکر میں کیا پڑنا۔ مترجم عفی عنہ

الثَّعْلَبُ فَدَخَلْتُ عَلى رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسلَّم فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مِنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهَؤُلاءِ النَّاسُ وَرَائِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ قَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلا رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلى رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً وَرَكِبَنِي عُمَرُ فَإِذَا هُوَ عَلى أَثَرِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي قَالَ ارْجِعْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ

ہیں) پس میں سمٹ کر اس نالی کے راستہ باغ میں داخل ہو گیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ۔ فرمایا: کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور واپس ہمارے پاس آنے میں بہت دیر کر دی تو ہمیں یہ خدشہ لاحق ہوا کہ آپ (ﷺ) کو ہمارے بغیر (تنہا پاکر) دشمن نقصان نہ پہنچادے لہٰذا ہم گھبرا گئے سب سے پہلے مجھے گھبراہٹ ہوئی تو میں (آپ کو تلاش کرتا) اس باغ تک پہنچا اور پھر نالی کی راہ سے لومڑی کی طرح سمٹ کر اندر گھس گیا اور میرے پیچھے یہ سب لوگ (آرہے) ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا! اے ابو ہریرہ! اور اپنے دونوں جوتے مبارک عطا فرمائے اور کہا کہ میرے ان دونوں جوتوں کو لے جاؤ اور اس باغ سے باہر جس ایسے شخص سے ملو جو لاالٰہ الا اللہ کی گواہی کامل یقین کے ساتھ دیتا ہو اسے جنت کی بشارت دے دو۔ (پس میں نعلین مبارک لے کر نکلا) تو سب سے پہلے میں حضرت عمر ؓ بن الخطاب سے ملا۔ انہوں نے کہا۔ اے ابو ہریرہ! یہ جوتے کیسے؟ میں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین مبارکین ہیں مجھے یہ جوتے دے کر آپ ﷺ نے بھیجا ہے کہ میں جس ایسے شخص سے ملوں جو لاالٰہ الا اللہ کی گواہی اطمینان قلب کے ساتھ دیتا ہو میں اسے جنت کی بشارت دے دوں۔

یہ سن کر حضرت عمر نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر اتنی زور سے مارا کہ میں کولہوں کے بل گر پڑا اور مجھ سے کہا: ابو ہریرہ! واپس لوٹو۔ میں واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور فریاد کر کے رونے ہی والا تھا کہ حضرت عمر ؓ بھی میرے پیچھے آپہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ میں حضرت عمر سے ملا تو انہیں وہ بات بتلائی جسے بتانے کے لئے آپ (ﷺ) نے مجھے بھیجا تھا۔ انہوں نے میرے سینے پر اتنی زور سے مارا کہ میں کولہوں کے بل گر پڑا اور کہا کہ واپس لوٹ جاؤ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تمہارے اس فعل کی کیا وجہ ہے؟ انہوں

نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں کیا آپ (ﷺ) نے ابو ہریرہ کو اپنے نعلین مبارک دے کر بھیجا تھا کہ جس ایسے شخص سے ملو جو لاالٰہ الا اللہ کی گواہی دل کے یقین کے ساتھ دیتا ہو اسے جنت کی بشارت دے دو؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اگر آپ ﷺ نے فرمایا تھا) تو آپ ایسا مت کیجئے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ لوگ اسی پر تکیہ کر لیں گے (اور عمل وغیرہ چھوڑ دیں گے) لہٰذا آپ انہیں اعمال میں لگے رہنے دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا انہیں عمل پر لگے رہنے دو۔ ❶

۵۳......حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ

۵۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے ردیف تھے سواری پر، آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے فرمایا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ وسعدیک! آپ ﷺ نے پھر

---

❶ یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس میں بہت سے فوائد موجود ہیں۔ حدیثِ بالا میں سب سے اہم مسئلہ تو یہ ہے کہ **لاالٰہ الا اللہ** کی یقین قلب کے ساتھ گواہی دخول جنت کو مستلزم ہے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی جب یہ بشارت سنی تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ چونکہ تساہل پسند ہیں وہ یہ سن کر بس اسی پر اکتفا نہ کر بیٹھیں اور اعمال صالحہ کی فکر چھوڑ دیں اور چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دین کے معاملہ میں اشد" تھے لہٰذا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سینہ پر ہاتھ مارا۔ ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام کی ذات رحمۃ للعالمین تھی اور اپنی امت پر آپ ﷺ کی شفقت و محبت کا عالم نہایت عجیب تھا لہٰذا جب آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی گھبراہٹ و بے چینی کا سنا تو فطری طور پر آپ ﷺ کے دل میں ان کی گھبراہٹ کو دور کرنے اور انہیں راحت پہنچانے کا احساس ہوا لہٰذا آپ ﷺ نے ان کے خوف و نزع کا علاج بشارت عظمٰی کے ذریعہ کیا اور فرمایا کہ یقین کامل کے ساتھ **لاالٰہ الا اللہ** کہنا دخول جنت کو مستلزم ہے۔ لیکن چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر شان جلال غالب تھی اور وہ جانتے تھے کہ امت کی اکثریت پر تکاسل و تساہل کا غلبہ ہے تو ان کی رائے یہ ہوئی کہ ان کے لئے رجاء و خوف بلکہ زیادہ تر خوف کی کیفیت زیادہ مناسب ہے اور انہوں نے اپنی اس رائے کو دربار نبوت میں پیش کیا تو دربار نبوت سے اس کی موافقت کی گئی اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عظیم مراتب اور نمایاں خصوصیات میں سے ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان کی رائے سے اتفاق فرماتے ہوئے اس پر عمل فرمایا۔"

فتح الملہم شرح صحیح مسلم میں علامہ عثمانیؒ نے اس پر نہایت نفیس بحث کرتے ہوئے اسکی بہترین توجیہ و تطبیق بیان فرمائی ہے۔ **فمن شاء فلیراجع۔**

قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مارنا اور حضور علیہ السلام کے پاس واپس لوٹنے کا حکم کرنا آنحضرت ﷺ کی بات پر اعتراض اور تردید کے طور پر نہیں تھا کہ انہیں یہ یقین نہ ہو کہ حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے بلکہ اس لئے تھا کہ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ اس بات کو لوگوں میں عام اور شائع کیا جائے۔ اس عظیم بشارت کو محدود رکھنا مناسب سمجھتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عالم کسی شرعی مسئلہ کو عوام کی مصلحت کے خلاف سمجھے تو اسے چھپا سکتا ہے اور یہ کتمان علم کے زمرہ میں نہیں داخل ہوگا۔

حدیثِ بالا سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہے کہ کسی کے باغ میں بلا اجازت داخل ہونا جائز ہے بشرطیکہ یہ یقین ہو کہ باغ کا مالک ناراض نہیں ہوگا کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بلا اجازت باغ میں داخل ہو گئے اور حضور علیہ السلام نے اس پر نکیر بھی نہیں فرمائی۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا

فرمایا: اے معاذ! کہنے لگے لبیک یارسول اللہ وسعدیک! فرمایا کہ نہیں ہے کوئی بندہ کہ گواہی دے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کردیں گے (یعنی جہنم کی آگ اسے نہیں جلائے گی)۔

حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا: میں لوگوں کو یہ نہ بتلاؤں کہ انہیں خوشی حاصل ہو؟ فرمایا (اگر تم بتلادو گے تو) تب تو وہ اسی پر بھروسہ کرکے نہ بیٹھ رہیں گے؟ چنانچہ حضرت معاذ ؓ نے (ساری زندگی اسے نہیں بتلایا لیکن) اپنی موت کے وقت (کتمان علم کے) گناہ سے بچنے کے لئے اس حدیث کو بیان کیا۔ [1]

٥٤..... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ ابْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عِتْبَانَ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ

۵۴..... حضرت انس ؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمود بن الربیع نے عتبان بن مالک کے حوالہ سے بیان کیا۔ محمود نے کہا کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو عتبان سے ملاقات کی اور میں نے کہا کہ مجھے آپ کے واسطہ سے ایک حدیث پہنچی ہے [2]، انہوں نے کہا میری بصارت میں کچھ کمی آگئی تھی لہٰذا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قاصد بھیجا (اور یہ کہلوایا کہ) میں

---

[1] یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو منع فرمادیا تھا اس حدیث کے بیان کرنے سے تو معاذ ؓ نے آخر وقت میں اسے کیوں بیان کردیا؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت معاذ ؓ نے ایک تو اس لئے کہ کتمان علم کا گناہ نہ ہو اس واسطے حدیث کو بیان فرمایا۔ دوسرے یہ کہ حضرت معاذ ؓ پہلے تو سمجھے کہ حضور ﷺ نے کسی کو بتانے سے منع فرمایا ہے لہٰذا انہوں نے ساری زندگی کسی کو یہ حدیث نہ بتلائی لیکن موت کے وقت انہیں احساس ہوا کہ درحقیقت منع سے عموم منع مراد ہے البتہ خاص خاص لوگ جو دین کی صحیح فہم رکھتے ہوں انہیں بتلانے میں نہ کوئی حرج ہے اور نہ وہ حضور ﷺ کے حکم کے خلاف ہے کیونکہ اگر ایسی بات ہوتی تو حضور علیہ السلام خود حضرت معاذ ؓ کو کیوں بتلاتے۔ لہٰذا انہوں نے موت کے وقت یہ حدیث بیان کردی۔ تو معلوم ہوا کہ منع سے مراد نہی تحریم نہیں ہے بلکہ یہ مصلحت کی وجہ سے تھی۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ عثمانیؒ نے فتح الملہم میں اس پر ایک عمدہ گفتگو کرنے کے بعد ایک نہایت لطیف بیان فرمایا ہے کہ حضرت معاذ ؓ اور اسی طرح بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم (مثلاً: حضرت ابوایوب ؓ انصاری، حضرت عبادہ ؓ بن صامت وغیرہ) نے آخر حیات میں مرض الموت کے وقت اس حدیث کو اہتمام سے اس لئے فرمایا تاکہ یہی حدیث ان کی زندگی کا بھی آخری کلام ہو جائے اور ساتھ میں تبلیغ و بیان حدیث جیسے عظیم عمل میں اشتغال عندالموت کی سعادت بھی حاصل ہو جائے کیونکہ حضرت معاذ ؓ ہی سے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ مروی ہے کہ: "جس شخص کا آخری کلام لاالٰہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا"۔ (ابوداؤد والحاکم)

چنانچہ ابن ابی حاتم نے مشہور محدث ابوزرعہؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ جب ان کا آخری وقت آیا تو لوگوں نے انہیں تلقین شہادتین کرنے کا ارادہ کیا اور انہیں حضرت معاذ ؓ کی یہی حدیث یاد دلائی تو انہوں نے اسے اپنی ہی سند سے بیان کرنا شروع کردیا اور جب انہوں نے حدیث کے الفاظ لاالٰہ الااللہ کہے اسی وقت ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ ابھی دخل الجنۃ کے الفاظ بھی نہیں کہے تھے گویا ملائکہ نے جواب دیا کہ: دخل الجنّة (ان شاء اللہ)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

[2] میں اس حدیث کی تصدیق چاہتا ہوں۔

الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي مَنْزِلِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَسْنَدُوا عُظْمَ ذَلِكَ وَكُبْرَهُ إِلَى مَالِكِ بْنِ دُخْشُمٍ قَالُوا وَدُّوا أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ وَوَدُّوا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَرٌّ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ قَالُوا إِنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَيَدْخُلَ النَّارَ أَوْ تَطْعَمَهُ قَالَ أَنَسٌ فَأَعْجَبَنِي هَذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لِابْنِي اكْتُبْهُ فَكَتَبَهُ

چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے گھر تشریف لائیں اور نماز پڑھیں تاکہ میں (اپنے گھر کی) اس جگہ کو مستقل جائے نماز بنالوں۔ ❶

چنانچہ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر تشریف لائے اور گھر میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ گھر میں نماز پڑھ رہے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس دوران باہم گفتگو کر رہے تھے ❷ (ان کی گفتگو منافقین اور ان کی مکاریوں اور بداعمالیوں کے بارے میں ہو رہی تھی) صحابہ رضی اللہ عنہم کی اکثریت نے مالک بن دخشم / دخیشیم / دخشن کی طرف نفاق کی نسبت کی (کہ وہ بڑا منافق تھا) اور انہوں نے یہ چاہا کہ حضور علیہ السلام اس پر بددعا فرمادیں تاکہ وہ ہلاک ہو جائے اور وہ چاہتے تھے کہ اسے کسی مصیبت کا سامنا ہو۔ ❸

اسی اثناء میں حضور اقدس ﷺ نے نماز باجماعت کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ: کیا وہ (مالک بن دخشم) لاالٰہ الا اللہ اور میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت نہیں دیتا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: بیشک وہ یہ کہتا تو ہے لیکن اس کا یقین اس کے دل میں نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی لاالٰہ الا اللہ کی اور میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دے گا وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا یا فرمایا کہ اسے آگ نہیں

---

❶ حضرت عتبان ﷛ بن مالک نے آ کر عرض کیا یارسول اللہ! میری بصارت میں کمی آگئی ہے اور کبھی اندھیرا ہوتا ہے کبھی بارش اور سیلاب وغیرہ جس کی وجہ سے مجھے مسجد میں آنا دشوار ہوتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے گھر میں آ کر ایک جگہ نماز پڑھ لیں تو میں اسی جگہ کو ہمیشہ کے لئے نماز کے واسطے مختص کرلوں گا۔ مسلم کی روایت میں قاصد بھیجنے کا ذکر ہے جب کہ بخاری کی روایت میں خود آنے کا ذکر ہے۔ ممکن ہے ایک بار قاصد بھیجا ہو اور دوسری بار تقاضے اور تاکید کے لئے خود حاضر ہوئے ہوں۔
علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے واسطے گھر میں کوئی جگہ مخصوص و متعین کرلینا جائز ہے۔

❷ اس سے معلوم ہوا کہ نمازی کے پاس بات چیت کی جاسکتی ہے جب کہ وہ گفتگو نمازی کی نماز میں خلل اور التباس کا ذریعہ نہ بنے۔

❸ مالک بن دخشم (یا دخشیم یا دخیش یا دخشن) یہ انصار میں سے تھے۔ ابن عبدالبر ﷫ نے بیعت عقبہ میں ان کی شمولیت کے بارے میں علماء کا اختلاف بیان کیا ہے۔ لیکن باتفاق علماء یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور بعد کے مغازی میں بھی شریک رہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان کے بارے میں نفاق کا شبہ ہوا اور یہاں تک ہوا کہ انہوں نے ان کو سب سے بڑا منافق قرار دے دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تغلیط اور اصلاح فرماتے ہوئے پوچھا کہ کیا وہ شہادتین کا اقرار کرتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا زبان سے تو کرتا ہے لیکن دل میں تصدیق و ایمان نہیں ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص شہادتین کا اقرار کرے اسے جہنم کی آگ نہیں جلائے گی۔ لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ تصدیق قلبی کے ساتھ شہادتین کا اقرار ہو۔ کیونکہ اسی حدیث میں بخاری کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے مالک بن دخشم کے ایمان باطن کی بھی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ: کیا تم اسے نہیں دیکھتے کہ اس نے لاالٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے یہ اقرار کیا ہے۔" اس سے معلوم ہوا کہ مالک ﷛ کے نفاق کے بارے میں عقیدہ رکھنا غلط ہے۔ یہ مومنین مخلصین میں سے تھے۔ حضور علیہ السلام نے انہیں اور معن ﷛ بن عدی کو مسجد ضرار کو جلانے اور منہدم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

کھائے گی۔❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بہت اچھی لگی تو میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اسے لکھ لو۔ اس نے اس حدیث کو لکھ لیا۔❷

۵۵...... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ عَمِيَ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ قَوْمُهُ وَنُعِتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ

۵۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عتبان بن مالک نے فرمایا کہ وہ نابینا ہو گئے تھے لہٰذا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس قاصد بھیجا اور کہا کہ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائیے اور میرے لئے ایک جگہ کو بطور مسجد مقرر کر دیجئے۔❸ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کی قوم کے کچھ لوگ بھی آئے ان میں سے ایک شخص جسے مالک بن الدخشم کہا جاتا تھا غائب تھا آگے سابقہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

باب-۱۱ الدليل على ان من رضى بالله ربا و بالاسلام دينا و بمحمد رسولا فهو مؤمن و ان ارتكب المعاصى الكبائر

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اسلام کی حقانیت اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت پر رضامندی کا اظہار کرنے والا کبائر کے ارتکاب کے باوجود مومن ہے

۵۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ

۵۶...... حضرت عباس رضی اللہ عنہ❹ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

---

❶ اس سے مراد یہی ہے کہ تصدیق قلبی کے ساتھ شہادتین کا اقرار کرے اور پھر بھی لازم نہیں ہے اللہ تعالیٰ پر کہ وہ اسے ضرور ہی جنت میں دخول اوّلی سے نوازے۔
یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اقرار شہادتین مستلزم ہے تمام احکامات شریعت پر عمل کو۔ کیونکہ اگر اس حدیث کے ظاہر کو لیا جائے تو اس سے تمام احکامات شریعت اور عبادات کا وجود ہی بالکلیہ بیکار اور عبث محض رہ جاتا ہے۔
لہٰذا ثابت ہوا کہ حدیثِ بالا میں کلمۃ التوحید کا اقرار کا مطلب یہ ہے کہ شہادتین یا کلمہ توحید ایک مجمل عنوان ہے جس کے تحت تمام احکامات واجبہ آجاتے ہیں۔ جیسا کہ قاضی بیضاویؒ سے بھی یہی منقول ہے۔
بعض نے کہا کہ حدیث بالا میں حرمت نار اس صورت میں ہے کہ جب کہ اس کے دیگر اعمال قبول کر لئے جائیں گے۔

❷ اس سے معلوم ہوا کہ کتابتِ حدیث نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔

❸ تاکہ وہ جگہ متبرک ہو جائے اور اس جگہ نماز پڑھنے سے مزید برکت حاصل ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ صلحاء وانبیاء کے آثار سے تبرک حاصل کرنا جائز ہے۔ علماء کی زیارت اور صلحاء کا دیدار بھی باعث برکت ہے۔
اسی طرح حدیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عالم اور امام الناس کے واسطے لوگوں کی دینی ضروریات کے لئے ان کے گھروں پر جانا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

❹ یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے مروی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ ابتداء زمانہ میں ہی اسلام قبول کر چکے تھے لیکن اپنے اسلام کو چھپایا ہوا تھا۔ غزوۂ بدر میں بادلِ نخواستہ کفار کے ساتھ شریک...... (جاری ہے)

مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا

"اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر راضی ہو اور اسلام کے دین (حق) ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی رہا۔"❶

باب-۱۲ بیان عدد شعب الایمان وافضلها وادناها و فضیلة الحیاء وکونه من الایمان

ایمان کے مختلف شعبے اور افضل وادنی شعبوں کا بیان، حیا کی فضیلت اور اسکے جز وایمان ہونے کا بیان❷

۵۷...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا

۵۷...... حضرت ابو ہریرہ ؓ، ❸ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہوئے اسی لئے حضور علیہ السلام نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمادیا تھا کہ اگر عباس ؓ مل جائیں تو انہیں قتل نہ کیا جائے کیونکہ وہ نہ چاہتے ہوئے جنگ میں شریک ہیں۔ چنانچہ قیدی ہوئے اور فدیہ دے کر آزاد ہو گئے۔ رؤساء مکہ میں ان کا شمار تھا۔ ان کی والدہ وہ پہلی فرد ہیں جنہوں نے بیت اللہ پر غلاف چڑھایا۔ اس سے قبل کعبۃ اللہ پر غلاف نہیں چڑھا ہوتا تھا۔ ایک بار حضرت عباس ؓ جب کہ بچے تھے گم ہو گئے تو ان کی والدہ نے نذر مانی کہ اگر یہ مل گئے تو بیت اللہ پر غلاف چڑھاؤں گی۔ چنانچہ جب یہ مل گئے تو ریشم اور دیباج کا غلاف کعبۃ اللہ پر چڑھایا۔ جاہلیت میں کعبۃ اللہ کی تعمیر وامور اور سقایۃ الحجاج کے شعبے ان کے پاس تھے جو اس وقت بہت اعزاز کی علامت تھی۔ غزوۂ بدر کے بعد ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ اپنی موت کے وقت ۷۰ غلاموں کو آزاد فرمایا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ رضاء کے معنی ہیں کہ کسی چیز کو پسند کر لینا، اسی پر قناعت کرنا، اس کے علاوہ کچھ طلب نہ کرنا۔ لہٰذا حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کو عبادت کے لئے پسند کرے، اسی کی عبادت پر قناعت کرے کسی غیر کی عبادت کی طرف متوجہ نہ ہو اور اس کے علاوہ کسی سے کچھ طلب نہ کرے اور نہ اس کے غیر کی طلب میں لگے اور اسلام کو چھوڑ کر دوسرے طریقوں پر نہ چلے۔

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ "رضاء سے مقصود ظاہری وباطنی دونوں اعتبار سے اپنے آپ کو سپرد کر دینا ہے اس کے مصائب پر صبر اس کی نعمتوں پر شکر، اس کی قدر وقضاء پر راضی، اس کے دینے نہ دینے پر خوش رہے اور تمام شرعی احکامات وامر ونواہی پر عمل کرے۔ اور حبیب ﷺ کی پیروی کا حق ادا کرے اس کی سنتوں میں، اس کے اخلاق میں، اس کی معاشرت میں، زہد فی الدنیا میں اور آخرت کی طرف فکر وتوجہ میں کامل اس کی اتباع کرے۔

ایمان کا مزہ چکھنے سے مراد یہ ہے کہ اسے ایمان پر اطمینان قلب، طمانیت نفس حاصل ہو جائے۔ بشاشتِ قلب کے ساتھ ایمان کے اعمال میں لگے گا۔ حلاوت ایمانی اسے حاصل ہوگی اور اس کی وجہ سے اعمالِ صالحہ میں لگنا آسان ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

❷ اس باب میں ایمان کے مختلف شعبوں اور ان کے درمیان تفاوتِ مراتب کا بیان ہے کہ کونسا شعبہ افضل ہے اور کونسا ادنی درجہ کا ہے۔ کون کون سے اعمال ایمان کی علامت اور اس کے شعبے ہیں۔

❸ حضرت ابو ہریرہ ؓ مشہور ترین صحابہ میں سے ہیں اکثر الروایات صحابی ہیں یعنی صحابہ میں سب سے زیادہ مرویات انہی کی ہیں۔ ۵۳۷۴ احادیث کے راوی ہیں۔ یتیمی کی حالت میں پرورش پائی، مسکینی کی حالت میں ہجرت کی۔ خود فرماتے ہیں کہ "میں بسرہ بنت غزوان کا خادم تھا، اللہ نے ایمان عطا کر کے دین کی برکت سے عزت عطا فرمائی اور اس سے میرا نکاح ہو گیا۔ پس تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے دین کو قوام بنایا اور ابو ہریرہ کو امام بنایا۔"

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

آپ ﷺ نے فرمایا:
"ایمان کے ستر سے کچھ ❶ زائد شعبے ہیں اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔" ❷

۵۸......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۵۸......حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایمان کے ستر (۷۰) یا ساٹھ (۶۰) سے کچھ زائد شعبے ہیں۔ ان میں سب سے افضل (شعبہ) لاالٰہ الااللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ شعبہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے۔"

۵۹......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ

۵۹......حضرت سالمؒ اپنے والد (حضرت عبداللہ ؓ ابن عمر ؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ

---

❶ یہاں حدیث میں بضع کا لفظ ہے۔ قاموس میں ہے کہ بضع ۳ سے ۹ تک کے عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یا ایک سے چار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یا ۴ سے ۹ کے لئے یا ۷ کے عدد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ زیادہ اقرب یہ ہے کہ ۷ مستعمل ہے کیونکہ بعض روایات میں سبع وسبعون (ستتر) کے الفاظ ہیں۔ اور اس کا استعمال ۹۰ تک کے اعداد میں ہوتا ہے سو ۱۰۰ سے اوپر کے لئے بضع کا لفظ نہیں بولا جا سکتا۔
علماء نے لکھا ہے کہ حدیث باب میں ستتر یا ستر سے زائد شعبے بطورِ تعیین کے نہیں فرمائے بلکہ بطور بیان کثرت کے ذکر فرمائے۔ ستر سے کچھ زائد کی تخصیص اور تحدید نہیں ہے جیسے کہ قرآن کریم میں ہے کہ: إنْ تستغفرلهم سبعينَ مرّةً...... الآية (اے نبی) اگر آپ ان منافقین کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں گے تب بھی اللہ ہر گز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ تو یہاں پر ۷۰ کا عدد مراد نہیں بلکہ بیانِ کثرت مراد ہے۔ اسی طرح حدیثِ بالا میں شعبِ ایمان کی ستتر میں تحدید مراد نہیں بلکہ تکثیر ہے۔ واللہ اعلم

❷ حیاء کے لغوی معنیٰ انکسار و تغیر کے ہیں جس کی وجہ سے انسان ایسی باتوں سے اجتناب کرے جن کی وجہ سے اس پر عیب جوئی کی جائے۔ اصطلاح شریعت میں ایسے اخلاق کو کہتے ہیں جو فعل قبیح سے اجتناب کا باعث بنتے ہیں اور صاحب حق کے حق میں کمی کرنے سے مانع ہوتے ہیں۔"
حیاء ایک ایسا ایمانی وصف ہے جو اگر کسی کے اندر نہ ہو تو اسے ہر کام کے لئے آزاد کر دیتا ہے اور جس کے اندر یہ وصف پایا جاتا ہے، اسے ہر برے کام سے روک لیتا ہے۔ اسی لئے حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: **إذا فاتك الحياء فاصنع ما شئت او كما قال** جب حیا تمہارے اندر سے فوت ہو جائے تو اب تو جو چاہے کر گذر"۔ اس واسطے حیا کا وجود انسان کے لئے بہت ضروری ہے۔
امام راغب اصفہانیؒ نے لکھا ہے کہ: حیا نام ہے نفس میں بری باتوں اور کاموں سے انقباض پیدا ہونے کا۔ اور یہ انسان کے ان خصائص میں سے ہے جو اسے ہر خواہش نفسانی کے ارتکاب سے روکتا ہے۔ تاکہ یہ انسان بہائم اور جانوروں کی طرح نہ ہو جائے۔ حدیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: الحياء لاياتي إلّا بخير حیا سے تو صرف خیر ہی کی آمد ہوتی ہے۔"
پھر حیا وہی ہے جو شریعت کے موافق ہو۔ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حیا کی وجہ سے بعض اوقات انسان اپنے حق سے محروم ہو جاتا ہے یا حیا کی وجہ سے حق بات اور نیک اعمال کے کرنے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے رہ جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے طبعی شرم و حیا کی بناء پر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر حدیث مذکورہ کہ حیا سے تو صرف خیر ہی آتی ہے کا کیا مطلب ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حق سے محرومی یا علم اور **امر بالمعروف و نهى عن المنكر** سے محرومی کا باعث حیا نہیں بلکہ اپنی بزدلی و کمزوری ہے نہ کہ حیا۔ واللہ اعلم

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار ایک آدمی کو سنا کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا (کہ حیا نہ کیا کرو) آپ ﷺ نے فرمایا کہ حیا تو ایمان میں سے ہے (یعنی ایمان کا ہی ایک حصہ ہے)۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخبرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ

ایک دوسری روایت میں "مرّ برجلٍ من الانصار" کے الفاظ ہیں کہ "ایک انصاری ؓ کے پاس سے آپ ﷺ گزرے۔" ❶

٦٠......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَمِنْهُ سَكِينَةً فَقَالَ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ

۶۰......حضرت عمران ؓ بن حصین، نبی اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"حیا سے صرف خیر ہی آتی ہے۔" یہ سن کر بشیر بن کعب کہنے لگے کہ حکمت کی کتابوں میں بھی یہی لکھا ہے کہ حیا ہی سے وقار اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ حضرت عمران ؓ بن حصین نے یہ سنا تو فرمایا کہ: میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیثِ مبارکہ بیان کرتا ہوں اور تو اپنے صحیفوں اور کتابوں کی باتیں مجھ سے بیان کرتا ہے۔ ❷

٦١......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ إِسْحَقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ مِنَّا وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ يَوْمَئِذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ خَيْرٌ

۶۱......حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت عمران بن حصین کے پاس اپنے لوگوں کی ایک جماعت کی شکل میں بیٹھے تھے۔ ہمارے درمیان بشیر بن کعب بھی تھے۔ حضرت عمران ؓ نے ہم سے اس دن حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیا سب کی سب خیر ہی ہے یا فرمایا: حیا بالکل خیر ہے۔ بشیر بن کعب کہنے لگے: ہم نے بعض کتابوں

---

❶ بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ حیا کے بارے میں اپنے بھائی کو ڈانٹ ڈپٹ کر رہا تھا کہ اتنی حیا نہ کیا کرو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حیا تو ایمان کا حصہ ہے اس سے منع کرنا صحیح نہیں۔ ایمان کا حصہ ہونے کا مطلب کیا ہے؟ ابن قتیبہ نے فرمایا کہ جس طرح ایمان انسان کو برائی اور گناہ سے روکتا ہے اسی طرح حیا بھی انسان کے لئے گناہوں اور برائی سے مانع ہوتی ہے۔

❷ بشیر ؓ بن کعب جلیل القدر تابعی ہیں۔ ان کے قول کا مطلب شراحِ حدیث نے لکھا ہے کہ حیا سے وقار اور انسان کے اعمال میں سکون و ٹھہراؤ پیدا ہوتا ہے۔ اور صاحبِ حیا شخص غیر کا احترام کرتا ہے اور اسی طرح اپنے آپ کو بھی بے وقاری کے کاموں میں نہیں لگاتا۔
حضرت عمران ؓ نے بشیر ؓ کو اس بناء پر ڈانٹا کہ ظاہری شکل حدیثِ نبوی ﷺ سے تعارض کی بن رہی تھی حالانکہ حقیقتاً بشیر ؓ کا قول حدیثِ نبوی ﷺ کے معارض نہیں بلکہ حدیث کی تائید میں تھا۔ لیکن چونکہ ظاہری صورت میں دیکھنے والے کو ایک طرح کا تعارض سا محسوس ہوتا اس واسطے حضرت عمران ؓ نے اس پر نکیر فرمائی کہ کہاں سرکار دو عالم ﷺ کا قول مبارک اور کہاں دوسروں کی بات۔
بعض لوگوں نے فرمایا کہ نکیر کی وجہ یہ تھی کہ کہیں حدیث اور غیر حدیث میں اختلاط نہ ہو جائے کہ سننے والے سمجھیں یہ بھی حدیث نبوی ﷺ کا جزء ہے۔ کیونکہ بشیر ؓ نے عمران ؓ کی بات ختم ہوتے ہی اپنی بات کہی جس سے احتمال تھا کہ سننے والے اسے بھی حدیث نہ سمجھیں۔ واللہ اعلم

كُلُّهُ قَالَ أَوْ قَالَ الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَوِ الْحِكْمَةِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا لِلَّهِ وَمِنْهُ ضَعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَقَالَ أَلا أَرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُعَارِضُ فِيهِ قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَعَادَ بُشَيْرٌ فَغَضِبَ عِمْرَانُ قَالَ فَمَا زِلْنَا نَقُولُ فِيهِ إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ إِنَّهُ لا بَأْسَ بِهِ

میں یا حکمت کی باتوں میں دیکھا ہے کہ سکون اور وقار اللہ تعالیٰ کے لئے یہ اوصاف بھی حیا ہی سے پیدا ہوتے ہیں جب کہ حیا کی ایک قسم بزدلی اور بوداپن ہے۔

بشیر ﷺ کی اس بات پر حضرت عمران ﷺ غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور فرمایا کہ:

کیا تو نہیں دیکھتا کہ میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تو اس میں تعارض کر رہا ہے۔ اس کے بعد حضرت عمران ﷺ نے دوبارہ حدیث بیان کی تو بشیر ﷺ نے دوبارہ وہی بات کہی پھر تو حضرت عمران ﷺ کو سخت غصہ آ گیا۔

ہم نے حضرت عمران ﷺ سے اصرار کیا کہ اے ابو نجید! بشیر ہم میں ہی سے ہے (مسلمان ہے) اس کے اندر کوئی عیب نہیں ہے [1] (نفاق یا بدعت وغیرہ کا)۔

٦٢...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيْرَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيَّ يَقُولُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

۶۲...... عمران بن حصین ﷺ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی حماد بن زید والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

[1] چونکہ حضرت عمران ﷺ نے حدیث میں فرمایا کہ: حیا تو خیر ہی لاتی ہے" اور بشیر ﷺ نے حیا کی دو قسمیں کلام حکماء سے بیان کیں۔ ایک تو وقار و سکون۔ اور دوسری ضعف و بزدلی۔ تو چونکہ دوسری قسم تو خیر نہیں ہے۔ لہٰذا ظاہراً حدیث رسول ﷺ سے ایک طرح کا تعارض پیدا ہو گیا کہ حضور علیہ السلام تو فرما رہے ہیں کہ حیا سے صرف خیر کا وجود ہوتا ہے جب کہ بشیر کا کہنا ہے کہ حیا سے کبھی ضعف و بزدلی جیسے عیب بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت عمران ﷺ نے بشیر ﷺ کو ڈانٹا اور اس پر نکیر فرمائی۔

اگرچہ حقیقت کے اعتبار سے بشیر ﷺ نے تعارض نہیں کیا تھا۔ بلکہ حدیث نبوی ﷺ کی تائید میں کلام حکماء کا ذکر کیا تھا۔ اور حدیث نبوی ﷺ کا قولِ غیر سے تائید بذاتِ خود کوئی برائی نہیں ہے۔ لیکن چونکہ اس میں حدیث نبوی ﷺ سے ایک ظاہری تعارض کی صورت پیدا ہوتی ہے اور حدیث نبوی ﷺ کی بے ادبی بھی ہے اس واسطے نکیر ہوئی۔

جہاں تک حیا سے ضعف و بزدلی پیدا ہونے کا تعلق ہے تو جاننا چاہئے کہ یہ بزدلی حیا کی وجہ سے نہیں ہے اور اسے حیا نہیں کہا جائے گا بلکہ اسے تو کمزوری' بے اعتمادی اور بوداپن کہا جائے گا۔

یہاں یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ یہ انسانی اوصاف در حقیقت اپنی ذات کے اعتبار سے اچھے یا برے نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنے استعمال کے اعتبار سے ان میں خیر و شر پیدا ہوتی ہے۔ اگر ان کا استعمال مواقع خیر میں ہو تو انہی سے خیر وجود میں آتی ہے اور اگر مواطن شر میں ہو تو انہی سے شر کا ظہور ہوتا ہے۔ جب کہ نبی علیہ السلام کے قول "حیا سے صرف خیر ہی کا ظہور ہوتا ہے۔" یہ باعتبار اکثر احیان ہے اور موارد استعمال کے ہے۔ کہ حیا سے اکثر خیر کا ہی ظہور و وجود ہوتا ہے۔

طبرانی ؒ میں قرۃ بن ایاس کی حدیث مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ کیا حیا دین کا حصہ ہے؟ فرمایا: وہی تمام دین ہے۔

باب-۱۳ بیان جامع اوصاف الاسلام

اسلام کے تمام اوصاف کس عمل میں جمع ہیں؟

٦٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ فَاسْتَقِمْ

۶۳...... حضرت سفیانؓ بن عبداللہ الثقفی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

یارسول اللہ! مجھے اسلام[1] کے بارے میں کوئی ایسی (جامع) بات بتلادیجئے کہ پھر آپ (ﷺ) کے بعد کسی سے اس کے بارے میں نہ سوال کروں (ابواسامہ کی روایت میں ہے کہ آپ کے علاوہ کسی سے سوال نہ کروں) آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: آمنتُ باللہ۔ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ثمّ استقم، پھر اس پر ثابت قدم رہو۔[2]

باب-۱۴ بیان تفاضیل الاسلام و ای اموره افضل

اعمال اسلام میں باہمی تفاضل و تفاوت اور افضل ترین عمل کا بیان

٦٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و

۶۴...... حضرت[3] عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک

---

[1] مقصد یہ ہے کہ اسلام اور اسکے احکامات پر مشتمل کوئی جامع حکم بتلادیجئے۔ جس سے میرا اسلام مکمل ہو جائے اور اس کے حقوق وذمہ داریاں بھی پوری ہو جائیں اور اس سے اسلام کے بقیہ احکامات کا استدلال بھی ہو سکے۔

[2] استقامت بہت عظیم امر اور اعلیٰ درجہ کا وصف ہے۔ قرآن کریم میں اہل استقامت کی تعریف فرمائی گئی ہے اور استقامت کے اختیار کرنے کا نبی ﷺ کو حکم فرمایا گیا۔ فاستقم کما أمرت اور فرمایا إنّ الّذین قالُوا ربُّنا اللهُ ثم استقاموا تتنزّل علیهم الملائکة ألّا تخافوا و لا تحزنوا الآیۃ۔
حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول! اللہ مجھے کوئی وصیّت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو اللہ میرا رب ہے۔ پھر اس پر جم جاؤ۔ میں نے کہا۔ ربّی الله وما توفیقی إلّا بالله علیه توکلت و إلیه انیب۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوالحسن! تمہیں تمہارا علم مبارک ہو۔
یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے اور اسلام کے اصول وکلیات پر مشتمل ہے جس کی اصل اور مدار توحید اور اطاعت ہے۔ آمنت باللہ میں توحید کا بیان ہو گیا اور ثمّ استقم میں اطاعت کا اپنی تمام انواع واقسام کے ساتھ بیان ہو گیا۔ کیونکہ استقامت کے معنی ہیں ہر مامور بہ پر عمل اور ہر محذور و منہی عنہ سے اجتناب۔ لہٰذا اس میں قلب کے اعمال بھی داخل ہو گئے اور بدن کے اعمال بھی۔
اسی واسطے صوفیاء نے فرمایا ہے: "الإستقامة فوق الکرامة" (اعمال صالحہ پر) استقامت ہزار کرامتوں سے بڑھ کر ہے۔
استقامت کی عظمت اور اہم ہونے کو یہی کافی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: شیّبتنی هود و اخوالها مجھے سورۂ ہود اور اس کے مثل دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا۔" اس لئے کہ اسی میں یہ آیت ہے فاستقم کما امرت۔ اور یہ آیت استقامت تمام احکامت مکلفہ کی انواع کو جامع ہے۔
ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر پورے قرآن کریم میں اس آیت سے زیادہ سخت اور گراں کوئی اور آیت نہیں نازل ہوئی۔
استقامت کے تین درجے ہیں۔ استقامت قلب، استقامت عمل اور استقامت روح۔ تفصیل کے لئے کتب تصوف کا مطالعہ کیا جائے۔ واللہ اعلم

[3] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ

شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ (یعنی اسلام کا کونسا عمل سب سے بہتر ہے) فرمایا: یہ کہ تم (مہمان کو) کھانا کھلاؤ اور یہ کہ جان پہچان والے اور اجنبی ہر ایک کو سلام کرو"۔ ❶

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ﷺ مشہور صحابی ابن صحابی ہیں، جلیل القدر صحابی ہیں ان کی فقاہت، ورع و تقویٰ، زہد و عبادات صحابہ میں بہت معروف ہے، مکثرین صحابہ میں سے ہیں۔ یعنی جن صحابہ کرام ﷺ نے حضور علیہ السلام سے نہایت کثرت سے روایات بیان کی ہیں ان میں سے ہیں۔ ان کے والد حضرت عمرو ﷺ بن العاص بھی مشہور صحابی ہیں۔ اپنے والد سے عمر میں صرف ۱۱یا۱۲ برس چھوٹے تھے۔ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ تقریباً ۷۰۰ روایات ان سے مروی ہیں۔ کاتبین صحابہ میں سے تھے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ حدیث مذکورہ میں نبی علیہ السلام نے دو اعمال افضل ترین بتلائے۔ مہمان کو کھانا کھلانا اور اجنبی و غیر اجنبی ہر ایک کو سلام کرنا۔

حضور اقدس ﷺ سے اس نوع کی بہت سی روایات ہیں کہ جن میں آپ سے افضل اعمال، احب الاعمال، افضل الاسلام وغیرہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے جواب میں کبھی کوئی عمل بتلایا کبھی کوئی عمل۔ جیسے کہ اگلی روایت میں ہی خیر المسلمین کے جواب میں مختلف جواب دیا۔ صحاح کی احادیث میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ سوال تو ایک ہے لیکن جواب متغائر اور متباین ہیں۔ مثلاً: حضرت ابوہریرہ ﷺ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سے اعمال افضل ہیں؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا، پوچھا گیا اس کے بعد؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا گیا پھر کیا؟ فرمایا مقبول اور نیکیوں والا حج۔

اس طرح حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے صحیح حدیث مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ کون سے اعمال افضل ہیں یا کون سے اعمال اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں؟ فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت میں پڑھنا۔ میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ تو ایک نوعیت کے سوال میں جواب متغائر ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ اختلاف کیوں واقع ہوا؟

جواب اس کا یہ ہے کہ اختلاف حاضرین اور سائل کے حالات کے اختلاف کی وجہ سے ہوا۔ نبی اکرم ﷺ چونکہ محض مبلغ نہیں تھے بلکہ ایک مربی اور مصلح تھے اور حکیم بھی تھے اس واسطے آپ ﷺ کا طریقہ تعلیم و تربیت یہ تھا کہ ہر ایک سے اس کے حالات کے موافق معاملہ فرماتے تھے۔ چنانچہ اگر کسی نے افضل اعمال کے بارے میں سوال کیا اور آپ ﷺ نے اس کے اندر کسی چیز کی کمی پائی یا کسی عمل کی طرف اس کی عدم توجہ محسوس فرمائی تو اسی عمل کے بارے میں بتلا دیا کہ یہ عمل افضل ہے۔ جیسے جس کے جواب میں مہمان کو کھانا کھلانے اور سلام کے بارے میں فرمایا تو اس کے اندر ان کی کمی محسوس کی تو یہ بتلا دیا۔ کسی کے جواب میں جہاد کو افضل قرار دیا۔ کیونکہ حاضرین اور سائل میں جہاد سے عدم توجہی محسوس فرمائی ہوگی۔ کسی کے جواب میں حج مبرور کو افضل عمل بتلایا تو اس کے اندر حج کے عمل سے غفلت کا علم ہوا ہوگا۔ غرضیکہ یہ اختلاف در حقیقت اعمال کے اعتبار سے نہیں بلکہ سائل اور حاضرین کے مختلف حالات کے اعتبار سے ہے۔ ورنہ حقیقت حال کے اعتبار سے تو اعمالِ اسلام میں سب کے مراتب متعین ہیں باہمی تفاوت و تفاضل اعمال میں بھی ہے مثلاً: نماز افضل ترین عمل ہے۔ باقی اعمال اس کے بعد ہیں۔ لیکن کسی کو نماز کے بجائے دوسرے کسی عمل کی افضلیت کا بتلایا۔ تو یہ اس حکیم امت ﷺ کی تربیت تھی جس کی وجہ سے یہ اختلاف واقع ہوا۔ واللہ اعلم

حدیث مذکورہ میں مہمان کو کھانا کھلانے اور ہر ایک اجنبی و غیر اجنبی کو سلام کرنے کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں عمل تالیف قلب پیدا کرتے ہیں۔ آپس میں محبت اور انس پیدا ہوتا ہے کیونکہ اسلام تو محبت اور الفت و مودّت کا سلامتی کا دین ہے اس لئے اس کو اہتمام سے افضل عمل قرار دیا۔ سلام کرنا سنّت مؤکدہ ہے اور اس کا جواب فرض ہے، کافر کو سلام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر وہ سلام کرے تو جواب میں صرف وعلیکم کہنا چاہئے۔ حدیث میں ہے: " **لاتبدئوا اليهود و النصارىٰ بالسلام فإذا لقيتم احد هم فى الطريق فاضطروه إلىٰ إضيقه**" رواہ البخاری۔

وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

٦٥...... وحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

۶۵...... حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے مسلمان بہتر ہیں (دوسرے مسلمانوں سے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی زبان اور ہاتھ (کی ایذاء) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

٦٦...... حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ عَبْدٌ أَنْبَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

۶۶...... حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کے شر اور ایذاء) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

٦٧...... وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

۶۷...... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کونسا اسلام (باعتبار عمل) سب سے افضل ہے؟ فرمایا:
"جس کی زبان اور ہاتھ (کی ایذاء) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"۔ [1]

٦٨...... و حَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

۶۸...... اس سند سے بھی یہ روایت مذکور بھی اسی طرح مذکور ہے باقی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کونسا مسلمان افضل ہے۔

---

[1] کیونکہ ایذاء عموماً زبان یا ہاتھ سے ہی ہوتی ہے۔ زبان کی ایذاء مثلاً: سب و شتم، لعن طعن، غیبت، بہتان الزام تراشی، چغل خوری، طنز و تمسخر وغیرہ ہیں۔ اور ہاتھ کی ایذاء مثلاً مارنا، قتل کرنا، دھکا دینا، وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں حضور علیہ السلام نے زبان کو مقدم فرمایا ہاتھ پر۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ زبان سے ایذاء پہنچانا ہر ایک کے اختیار میں ہر وقت ہے۔ جب کہ ہاتھ سے ایذاء پہنچانا ہر ایک کے اختیار میں نہیں۔ لہٰذا اس سے اجتناب زیادہ ضروری ہے۔
پھر یہاں یہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے کہ یہاں اسلام سے مراد اسلام کامل ہے۔ یہ سمجھنا کہ ایذاء دینے والا مسلمان نہیں یہ غلط ہے بلکہ وہ کامل مسلمان نہیں۔ خطابیؒ نے فرمایا کہ ایذاء سے محفوظ رکھنے پر انسان افضل مسلمان بن سکتا ہے جب کہ وہ حقوق اللہ کی بھی رعایت رکھے۔ واللہ اعلم

باب -۱۵ بیان خصال من التصف بهن وجد حلاوة الایمان

جن خصائل سے حلاوتِ ایمانی حاصل ہوتی ہے ان کا بیان

۶۹......حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

۶۹......حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں جس کے اندر بھی ہوں وہ ان کی وجہ سے حلاوت[1] ایمانی حاصل کرلے گا۔ ا۔جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ہر شخص اور ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو ۲۔اور جو کسی انسان سے محبت کرے تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ۳۔اور جس کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے بچالیا (ایمان کی نعمت دے کر) وہ کفر کی طرف واپس لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسا آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔"

۷۰......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ

۷۰......حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: تین خصلتیں ہیں جس کے اندر موجود ہوں وہ ایمان کا مزہ پائے ا۔جو شخص کسی سے صرف اللہ کیلئے محبت کرے ۲۔جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہو[2] ۳۔جسے اللہ نے (ایمان کی نعمت سے مالا مال

---

[1] حلاوت سے کیا مراد ہے؟ علماءؒ نے لکھا ہے کہ حلاوتِ ایمانی سے مراد ایمان کی لذت اور طاعات میں حظ و سرور کا حصول ہے۔اور جب یہ حلاوت حاصل ہوتی ہے تو پھر اللہ کی رضا میں مشقت کا برداشت کرنا' آسان ہو جاتا ہے۔عارف ابن ابی جمرہ نے فرمایا کہ اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ حلاوت حسی ہے یا معنوی؟ ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ حلاوت معنوی ہے اور مقصد یہ ہے کہ جن کے اندر یہ مذکورہ بالا صفات ہیں وہ ایمان پر مزید جازم ہو جاتے ہیں اور اس کے احکامات کے اور زیادہ پابند ہو جاتے ہیں۔

جبکہ ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ حلاوت سے حسّی حلاوت مراد ہے اور وہ واقعتاً اور حقیقتاً حلاوت ایمانی کو محسوس کرتا ہے۔سادات صوفیاء کرام کا طبقہ عموماً اس حلاوت ایمانی سے بہرہ ور ہوتا ہے' اور صحیح بھی یہی ہے کہ حلاوت سے حسّی حلاوت مراد ہے۔اور اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے احوال' سلف صالحین کے بیشمار واقعات بھی شاہد ہیں کہ انہوں نے حلاوت ایمانی کو محسوس کیا۔جیسے حضرت بلال ؓ کو ایک طرف سخت ترین عذاب سے دوچار کیا جاتا' شدید گرمی اور جھلستی دھوپ میں گرم ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری پتھر رکھا جاتا لیکن بلال ؓ کی زبان سے احد احد کا نعرۂ مستانہ نکلتا۔یہ حلاوت ایمان ہی تھی جو ان سے اس حالت میں بھی اَحد اَحد کی صدا لگوا رہی تھی۔اسی طرح کے بے شمار واقعات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حلاوت ایمانی حسّی ہے۔

[2] یہاں محبت سے کونسی محبت مراد ہے؟ ا۔اختیاری یا ۲۔طبعی: قاضی بیضاویؒ نے فرمایا کہ یہاں محبت سے اختیاری اور عقلی محبت مراد ہے نہ کہ طبعی۔اور عقلی محبت وہ ہے جو عقل سلیم اس کا تقاضا کرتی ہو اگرچہ طبعاً اس کے خلاف کو پسند کرتا ہو۔جیسے: مریض دوا کو پسند کرتا ہے حالانکہ وہ دوا طبعاً اسے محبوب نہیں ہوتی لیکن چونکہ اس میں اس کی شفا مضمر ہے لہٰذا عقلاً دوا کو پسند کرتا ہے۔اسی طرح جب انسان عقل سے سوچے کہ شارع علیہ السلام کے احکامات اور اوامر و نواہی دائمی عافیت اور اخروی خلاصی کے ضامن ہیں تو وہ ان کو پسند کرے گا۔اگرچہ طبیعت میں اس کے خلاف کا تقاضا ہو گا۔

پھر یہ محبت دنیا کی ہر محبت پر مقدم ہونی چاہئے۔ماں باپ' رشتہ دار' بیوی بچے' مال دولت' گھر بار' زمین جائیداد...... (جاری ہے)

كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لا يُحِبُّهُ إلا لِلَّهِ وَمَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ

کر کے) آگ سے بچالیا❶ ہو اور وہ کفر کی طرف واپس پھرنے کو سخت ناپسند کرے اور (کفر کی طرف لوٹنے سے) اس کو آگ میں ڈالا جانا زیادہ پسند ہو''۔

۷۱...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخبرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَخبرَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

۷۱...... اس سند سے حضرت انس بن مالک سے یہ روایت بھی سابقہ روایت کی طرح منقول ہے مگر اس میں اتنا لفظ زائد ہے کہ دوبارہ یہودی یا نصرانی ہونے سے آگ میں لوٹ جانے کو زیادہ بہتر سمجھے۔

باب -۱۶ بیان وجوب محبة رسول الله ﷺ اكثر من الاهل والولد والوالد والناس اجمعين و اِطلاق عَلَمِ الاِيْمَان عَلى من لّم يُحِبّه هٰذِهِ المحبّة

رسول اللہ ﷺ سے اہل و عیال والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت رکھنا واجب ہے اور جس کو ایسی محبت نہ ہو وہ مومن نہیں

۷۲...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يُؤْمِنُ عَبْدٌ

۷۲...... حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بندہ (ایک روایت میں ہے کوئی آدمی) اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کو اس کے گھر والوں، اس کے مال و دولت اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔❷

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کاروبار و ملازمت ہر ایک سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت ضروری ہے۔ اور اس محبت کا پیمانہ یہ ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کا حکم آجائے تو کسی کی محبت اسے اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر عمل کرنے سے مانع نہ بنے۔ قرآن کریم میں فرمایا قل إن كان اباؤكم وابناؤكم الآية اس آیت میں مادی اشیاء و مخلوق کی محبت اگر اللہ و رسول کی محبت سے بڑھ جائے تو اس پر وعید بیان فرمائی گئی ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ آگ سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اسے نعمت ایمان سے مشرف کر دیا ہو۔ خواہ اس طرح کہ مسلمان پیدا کیا ہو۔ اور خواہ اس طرح کہ پہلے حالتِ کفر پر تھا پھر کفر کی ظلمات سے نکال کر نور اسلام میں داخل کر دیا۔
اس میں صراحتاً یہ بتلا دیا کہ کسی بھی حالت میں کفر کا اقرار 'کفر پر رضا سخت ترین گناہ کبیرہ ہے۔ اور اسلام میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ کفر کا اقرار کرنا ایسا مشکل ہو جائے کہ اس کے مقابلہ میں آگ میں کود پڑنا اس کے لئے آسان ہو جائے۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق ۔۔۔ عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

❷ خطابیؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد عقلی محبت ہے نہ کہ طبعی۔ اور یہ محبت ہر مسلمان کے لئے واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ یہ محبت ایمان کی صحت کی شرط ہے حتی کہ اگر اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو تب...... (جاری ہے)

وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ الرَّجُلُ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

۷۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

۷۳...... حضرت انس ﷺ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

باب -۱۷ الدليل على ان من خصال الايمان ان يحب لاخيه ما يحب لنفسه من الخير

مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرنا جو اپنے لئے کرے ایمان کی خصلتوں میں سے ہے

۷۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخبرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ

۷۴...... حضرت انس بن مالک ﷺ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی یا پڑوسی کے لئے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنے لئے

(گذشتہ سے پیوستہ)

بھی ایمان کامل نہیں ہوگا۔

حضرت عمر ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: یارسول اللہ! آپ کی ذات مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے سوائے میری ذات کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں خدا کی قسم نہیں! یہاں تک کہ میں تمہیں تمہاری جان سے زیادہ محبوب ہو جاؤں۔ اس وقت حضرت عمر ﷺ نے فرمایا۔ اب یارسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو گئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اے عمر! اب بات بنی۔"

اور محبت کا معیار اور کسوٹی یہ ہے کہ اگر انسان کے سامنے ایک طرف مادی اشیاء اور اس کی ضروریات رکھ دی جائیں اور دوسری جانب رسول اللہ ﷺ کی رؤیت اور دیدار (اگر ممکن ہو) رکھ دیا جائے تو وہ کس کو ترجیح دے اگر وہ ضروریات کی تکمیل کو دیدار نبی ﷺ پر ترجیح دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ اس وصف محبت سے خالی ہے۔ جب کہ اگر برعکس معاملہ ہو تو یہ مطلوب وصف محبت اس کے اندر پایا جا رہا ہے۔

علامہ قرطبیؒ نے فرمایا: ہر مومن کو محبت رسول ﷺ کا کچھ حصہ ضرور ملتا ہے، کوئی بھی صاحب ایمان حبّ نبی سے خالی نہیں ہوتا۔ البتہ یہ وصف محبت باہم متفاوت ہوتا ہے۔ کسی میں زیادہ کسی میں کم۔ حتی کہ بعض ایسے مسلمان ہیں جو دن رات شہوات اور نفس پرستی میں مبتلا ہیں لیکن اگر محبت رسول ﷺ کا عملی تقاضا در پیش ہو تو وہ اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے۔

امام محمدؒ بن اسحاق نے اپنی مغازی میں اور قاضی نے شفاء میں روایت کیا ہے کہ ایک انصاری عورت غزوۂ احد میں نکلیں تو کسی نے ان سے کہا کہ تمہارے باپ اور بھائی اور شوہر شہید ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بتلاؤ۔ وہ کیسے ہیں؟ جواب دیا گیا کہ خیریت سے ہیں بحمد اللہ جیسا آپ چاہتی ہیں۔ کہا کہ میں انہیں ایک نظر دیکھنا چاہتی ہوں مجھے دکھاؤ۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو عجیب جملہ فرمایا: آپ ﷺ کے بعد ہر مصیبت بے حقیقت ہے۔"

حضور علیہ السلام سے صحابہ کرام ﷺ کی محبت و عقیدت کے بے شمار ایمان افروز واقعات ہیں۔ بہر کیف! حضور علیہ السلام کی محبت کائنات کی تمام اشیاء سے زیادہ ہونا ایمان کے لئے لازمی ہے۔ واللہ اعلم۔ انتہی

لِأَخِيهِ أَوْ قَالَ لِجَارِهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

پسند کرتا ہے۔ ❶

۷۵ ...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ أَوْ قَالَ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

۷۵ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے پڑوسی یا اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہی بات پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

باب - ۱۸ بیـــان تحـــریم ایذاء الجـــار

ہمسایہ کو ایذاء دینا حرام ہے

۷۶ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ

۷۶ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہو۔" ❷

---

❶ یہاں نفی ایمان سے مراد نفی کمال ایمان ہے نہ کہ نفی ذاتِ ایمان۔ اور کلام میں کمال شیٔ کی نفی کے لئے نفی شیٔ کا استعمال بہت عام اور مشہور ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص انسان نہیں ہے۔ تو مقصد انسانیت کی ذات کی نفی نہیں بلکہ کمالِ انسانیت کی نفی مقصود ہے۔ ایک روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ ابن حبان نے ابن ابی عدی کی روایت میں نقل کیا ہے: **لایبلغ العبد حقیقة الایمان۔** بندہ حقیقت ایمان تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔

مایحب لنفسہ سے مراد تمام اشیاء ہیں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا دینی بشرطیکہ خیر ہوں اور مباح ہوں۔

حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ انسان جو کچھ اپنے لئے خریدے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی خریدے۔ یہ نہیں بلکہ مقصد حدیث کا یہ ہے کہ انسان دوسرے کا برا نہ چاہے۔ خود تو اپنے لئے اعلیٰ چیزیں پسند کرے اور دوسرے کو خراب چیز کا مشورہ دے۔ یا دوسرے کے لئے دل میں حسد کے جذبات رکھے۔ یہ جائز نہیں۔ دل میں یہ جذبہ ہونا چاہیئے کہ جو نعمت اللہ نے مجھے عطا کی ہے وہ میرے بھائی کو بھی مل جائے۔

علامہ قسطلانیؒ شارح بخاریؒ نے لکھا ہے کہ حدیث میں لفظ "اخیہ" کے عموم میں ذمی کافر بھی شامل ہو سکتا ہے کہ مسلمان اس کے لئے اسلام کو پسند کرے۔ جیسے اس نے اپنے لئے اسلام کو پسند کیا ہے۔ بحیثیت دین اسی طرح اس کافر ذمی کے لئے بھی بطور دین اسلام کو پسند کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جسے ترمذی، بیہقی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ اس میں ہے: احب للناس۔ لوگوں کے لئے پسند کرے۔ اس سے بھی قول قسطلانیؒ کی تائید ہوتی ہے، جب کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی بھی روایت ہے جس میں **تحب للناس** کے الفاظ ہیں اس کی تائید ہوتی ہے۔ اور اس روایت کو امام احمدؒ نے اپنے سند میں روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

❷ بخاری میں ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! مومن نہیں ہے، خدا کی قسم! مومن نہیں ہے، خدا کی قسم مومن نہیں ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا کہ وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ نہ ہو۔"

حدیث مذکورہ میں فرمایا کہ ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے بہت سے اعمال کے بارے میں فرمایا ہے کہ ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ تو اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کے دو مطلب ہیں جو شراح و علماء حدیث نے نقل کئے ہیں۔

ایک یہ کہ یہ محمول ہے اس بات پر کہ کوئی ایذاء جار کو جاننے کے باوجود حلال سمجھے تو ایسا شخص کافر ہے اور وہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

دوسرا یہ کہ جنت میں داخل نہ ہونے سے دخولِ اولیٰ ہے۔ یعنی جب اہل جنت کے لئے دروازے جنت کے کھولے جائیں گے اور انہیں دخولِ جنت کا انعام ملے گا تو یہ شخص اس وقت دخول سے روک دیا جائے گا اور جب اس کی سزا پوری ہو گی تو اسے معاف کر کے پھر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

باب -١٩ الحث على اكرام الجار والضيف ولزوم الصمت الا عن الخير و كون ذلك كله منَ الايمان.

پڑوسی اور مہمان کا اکرام کرنا، خیر کے علاوہ بات میں خاموشی کا التزام ایمان کا حصہ ہے

٧٧...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ اَخبرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

۷۷...... حضرت ابو ہریرہ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ ہمیشہ خیر کی بات کہے ورنہ خاموش ہو جائے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے“۔ ❶

٧٨...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلا يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ

۷۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے، جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے ❷ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ خیر کی بات کہے ورنہ خاموشی اختیار کرے۔“

٧٩...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا

۷۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے یہ روایت بھی بحدیث

---

❷ یہ حدیث بھی جوامع الکلم میں سے ہے۔ اس میں پہلی بات فرمائی کہ ہمیشہ خیر کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ کیونکہ انسان جو بھی الفاظ زبان سے نکالتا ہے وہ یا تو خیر کے الفاظ ہوتے ہیں یا شر کے۔ خیر تو اپنی تمام اقسام وانواع کے ساتھ مطلوب ہے جب کہ شر مذموم ہے۔ لہٰذا خیر کے علاوہ کوئی کلمہ زبان سے نکالنے سے خاموش رہنا زیادہ بہتر ہے، کیونکہ زبان تمام آفات و خرابیوں کی جڑ ہے۔ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں زبان کی خرابیوں کی مکمل تفصیل اور خاموشی و سکوت کی فضیلت بیان کی ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ احیاء العلوم۔

❷ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ: مہمان کا اعزاز واکرام ایک دن رات ہے، اس کی مہمانی تین دن تین رات ہے، اس کے بعد مہمان کی مہمان نوازی کرنا میزبان کے لئے صدقہ ہے اور مہمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کے گھر ٹھکانہ پکڑے یہاں تک کہ اس کے کاموں میں حرج پیدا ہو جائے“۔ علامہ عینیؒ شارح بخاری نے فرمایا کہ مہمان کا اکرام مختلف حالات میں مختلف حکم رکھتا ہے۔ بعض اوقات فرض عین ہوتا ہے بعض اوقات فرض کفایہ، بہر کیف یہ بات طے ہے کہ میزبانی اور مہمان نوازی اعلیٰ مکارم اخلاق میں سے ہے اور انبیاء علیہم السلام کی سنت مستمرہ رہی ہے۔

يسى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَصِينٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ

سابق نقل کرتے ہیں مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھلائی کرے۔

۸..... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ بِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ لْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ لْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ

۸۰..... حضرت ابو شریح الخزاعی ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے' جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے' جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے (ہمیشہ) خیر کی بات کہنا چاہیئے ورنہ اسے چاہئے کہ خاموش رہے۔"

باب ۲۰- بيان كون النهى عن المنكر من الايمان و ان الايمان يزيد و ينقص

برائی سے منع کرنا ایمان کا حصہ ہے، ایمان میں زیادتی و نقصان ہوتا ہے

۸..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ نْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

۸۱..... طارق بن شہاب ؒ کہتے ہیں کہ نماز عید سے قبل خطبہ [1] کا رواج سب سے پہلے مروان (بن حکم خلیفۂ بنو امیہ) نے شروع کیا۔ ایک آدمی [2] کھڑا

---

[1] رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ بھی کہ خطبہ نماز عید کے بعد دیا جائے۔ نماز عید سے قبل خطبہ کی ابتدا کس نے کی؟ اس میں کئی روایات ہیں۔ ایک روایت ہے کہ حضرت عثمان ؓ نے اسکی ابتدا کی۔ ایک روایت ہے کہ حضرت معاویہ ؓ نے ابتدا کی۔ جب کہ حدیث باب سے معلوم ہوتا ہے کہ مروان بن الحکم نے اس کی ابتدا کی۔

حضرت عثمان ؓ غنی نے ایک علت کی وجہ سے یہ کام کیا اور وہ یہ تھا کہ لوگوں نے نماز سے فارغ ہو کر خطبہ کو سننا کم کر دیا تھا اور اس کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے' لہٰذا حضرت عثمان ؓ نے اس بناء پر نماز سے قبل خطبہ دینا شروع کر دیا تھا۔ لیکن حضرت عثمان ؓ کے زمانہ میں ایسا کبھی کبھی ہوتا تھا' جب کہ مروان نے اس پر پابندی سے عمل کیا۔ یہ حضرت عثمان ؓ کا اجتہاد تھا۔ اور حضرت معاویہ ؓ نے بھی اجتہاد کیا تھا کیونکہ یہ حضرات صحابہ اہل اجتہاد و اہل علم تھے۔ عہد نبوت سے قریب تر تھے۔ لہٰذا ان کے اعمال و افعال پر رائے زنی یا طعنہ زنی کرنا ہمارے واسطے جائز نہیں۔ ان کے ساتھ حسن ظن رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ مجتہد کے اجتہاد پر اسے اجر ملتا ہے۔ خواہ وہ اجتہاد صحیح ہو یا خطا۔ (انتہی خلاصۃ کلام شیخ محی الدین ابن عربیؒ)

ائمہ اربعہ' حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم' خلفائے راشدین اور مجتہدین امت کے نزدیک خطبہ نماز کے بعد ہی ہے۔ لیکن اگر نماز سے قبل خطبہ دے دیا تو کیا حکم ہے؟ حضرات حنفیہ اور مالکیہ رحمہم اللہ کے نزدیک جائز مع الکراہۃ ہے۔ واللہ اعلم

[2] یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت ابو سعید ؓ خدری صحابی تھے تو انہوں نے نہی عن المنکر میں ابتدا کیوں نہیں کی؟ شراح حدیث نے اس پر کئی احتمالات ذکر کئے ہیں۔ من جملہ ان کے ایک یہ ہے کہ ممکن ہے حضرت ابو سعید ؓ شروع سے موجود نہ ہوں اور جب مروان اور اس آدمی کی گفتگو ہو رہی ہو اس وقت تشریف لائے ہوں۔

یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابو سعید ؓ کو فتنہ کا اندیشہ ہو اپنے منع کرنے کی صورت میں۔ لہٰذا فتنہ کے اندیشہ کی صورت..... (جاری ہے)

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَقَالَ قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

ہوا اس نے کہا کہ نماز خطبہ سے قبل ہے۔ مروان نے کہا کہ یہ سلسلہ یہاں پر ترک کر دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ اس شخص نے تو اپنی ذمہ داری پوری کر دی (کہ سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہہ دیا) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا"۔ تم میں سے جو شخص کسی منکر (برائی) کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے، اگر ہاتھ سے روکنے کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے اسے ختم کرے اور اگر زبان سے بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ ❶

۸۲...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ وَحَدِيثِ

۸۲...... اس سند سے حضرت ابو سعیدؓ سے یہ روایت شعبہ و سفیان والی سابقہ روایت کی طرح بھی بعینہٖ مذکور ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... میں ان سے نہی عن المنکر کا فریضہ ساقط ہو گیا۔
ایک احتمال یہ ہے کہ حضرت ابو سعیدؓ نے نہی عن المنکر کا قصد کیا لیکن وہ شخص سبقت لے گیا لہٰذا ابو سعیدؓ نے اسے ہی موقع دے دیا۔ واللہ اعلم

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ حدیث الباب میں رسول اللہ ﷺ نے نہی عن المنکر کی اہمیت و وجوب اور اس کے درجات کو بتلایا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دین متین کے عظیم ترین احکامات سے ایک اہم حکم ہے۔ اسی قطب اعظم کے لئے اللہ نے بعثتِ انبیاء کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اگر اسے ہی موقوف کر دیا جائے تو کارِ نبوت بے کار ہو کر رہ جائے گا۔ گمراہی اور جہالت پھیلتی چلی جائے گی۔ امت میں فساد عام ہو جائے گا۔ اور سوء قسمتی سے دور حاضر میں یہ مرض عام ہو چکا ہے۔ کلمۂ حق کہنے میں ملامت کرنے والوں کی پروانہ کرنے والے لوگ ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ لوگ شہوت پرستی، نفس کی اتباع میں برائیوں کے اندر بہے چلے جا رہے ہیں لیکن انہیں روکنے والا کوئی نہیں ہے۔
نہی عن المنکر واجب ہے ہر مسلمان پر۔ امت کے ہر طبقہ پر۔ لیکن اس کے تین درجات ہیں۔ ۱۔ تغیر بالید۔ یعنی برائی کو طاقت کے ذریعہ روک دینا یا ختم کر دینا۔ یہ حقیقتاً حاکم اور حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ طاقت و قدرت اسی کے پاس ہوتی ہے لہٰذا برائی کو بذریعہ طاقت اور بزور ختم کرنا حاکم اور حکومت کا منصب ہے۔ ۲۔ دوسرا درجہ ہے تغییر باللسان: زبان سے برائی روکنا۔ یہ منصب ہے علماء کرام کا۔ کیونکہ ان کے پاس طاقت نہیں ہوتی۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کا مذکورہ بالا واقعہ بھی شہادت دیتا ہے کہ علماء کا کام برائی کو زبان سے روکنا ہے اور کلمۂ حق کہنے میں لومۃ لائم کی پروانہ کرنی چاہیئے۔ البتہ اگر جان کا خوف یا اندیشہ ہو فتنہ کا تو وہاں یہ بھی واجب نہیں۔ امت مرحومہ کی تاریخ میں ایسے سینکڑوں نہیں ہزاروں علماء سلف کے ایمان افروز واقعات ملتے ہیں کہ جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق اور نہی عن المنکر میں انہوں نے جان کی پروانہ کی اور جان بھی راہ حق میں قربان کر دی۔

اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق میں
اک جان کا زیاں ہے سو ایسا زیاں نہیں

أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ.

۸۳...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَالِحٌ وَقَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

۸۳...... حضرت عبداللہ ؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کوئی نبی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے مبعوث نہیں فرمایا کسی قوم میں مگر یہ کہ اس قوم میں سے اس نبی کے کچھ حواری [1] اور ساتھی ہوتے تھے جو اس نبی کی سنتوں کو لازم پکڑتے تھے، اس کے احکامات کی اتباع واقتداء کرتے تھے، پھر ان کے (دنیا سے جانے کے) بعد ان کے پیچھے ناخلف لوگ آیا کرتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے اور وہ کام کرتے ہیں جن کا انہیں حکم نہ دیا گیا ہو سو جو شخص ان سے ہاتھ سے (بذریعہ طاقت) جہاد کرے گا وہ مومن ہے، جو ان سے زبان کے ذریعہ جہاد کردے گا وہ مومن ہے اور جو دل [2] کے ذریعہ (اس کو برا سمجھتے ہوئے) جہاد کرے گا وہ مومن ہے۔ اس کے بعد ایمان (کا کوئی درجہ) نہیں ہے۔ رائی کے دانہ کے برابر بھی۔

ابو رافع ؓ (جو اس حدیث کے راوی ہیں ابن مسعود ؓ سے) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ ؓ بن عمر سے بیان کی تو انہوں نے اسے عجیب اور غیر معروف قرار دیا۔

اتفاقاً حضرت عبداللہ ؓ بن مسعود (کچھ روز بعد) وادیٔ ناۃ [3] میں تشریف لائے تو ابن عمر ؓ مجھے لیکر ابن مسعود ؓ کی عیادت کو گئے۔ میں بھی انکے ساتھ چلا جب ہم بیٹھ گئے تو میں نے ابن مسعود ؓ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جیسے میں

---

[1] حواری: اس دوست اور ساتھی کو کہتے ہیں جو مخلص ترین اور ہر عیب سے پاک ہو۔ رازدار ہو۔ نبی کے ان اتباعین کے لئے مخصوص ہے جو سیرت و کردار، اخلاق واعمال، عقائد وعبادات، معاشرت ومعیشت ہر اعتبار سے نبی کی زندگی کی جھلک اور نمونہ پیش کریں۔

[2] جہاد بالقلب کا مطلب یہ ہے کہ ان کے فعل کو برا سمجھے، ان پر ناراض ہو غصہ کا اظہار کرے اور دل میں یہ عزم رکھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے قدرت دی تو ان سے ہاتھ اور زبان (بذریعہ طاقت) سے جنگ کرے گا۔"

اور جو جہاد بالقلب بھی نہ کرے تو جان لے کہ اس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ کیونکہ ایمان کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ معاصی اور گناہ کو مستحسن نہ تصور کرے اور دل سے ان کو برا خیال کرے۔ اگر ایسا بھی نہیں کرتا تو وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہو گیا۔ اور مستحل محارم اللہ (اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھنے والا) ہو گیا۔ العیاذ باللہ

[3] قناۃ: قاضی عیاض مالکیؒ نے سمرقندی کی روایت کے حوالہ سے کہا ہے کہ یہ لفظ قناۃ ہی ہے۔ بعض نسخوں میں فناء جو ہے وہ صحیح نہیں۔ یہ مدینہ منورہ کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ واللہ اعلم انتہی۔

نے ابن عمرؓ سے بیان کی تھی۔

صالح بن کیسان کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابورافعؓ سے اسی طرح بیان کی گئی ہے۔❶

٨٤...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْخَطْمِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلا وَقَدْ كَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْتَدُونَ بِهَدْيِهِ وَيَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِهِ مِثْلَ حَدِيثِ صَالِحٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ

٨٤...... حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"کوئی نبی نہیں ہے مگر یہ کہ اسکے کچھ حواری ہوتے ہیں جو اسکے طریقوں پر چلتے ہیں اور اسکی سنتوں پر عمل کرتے ہیں"۔

آگے سابقہ حدیث کی طرح سے پوری بیان کی لیکن اس میں ابن عمرؓ و ابن مسعودؓ کے اجتماع کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۔۲۱ تفاضل اهل الایمان فیه و رحجان اهل الیمن فیه

اہل ایمان کے درجات میں باہمی تفاوت و تفاضل اور اہل یمن کی اس معاملہ میں کثرت کا بیان

٨٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنْ

٨٥...... حضرت ابو مسعود الانصاری سے روایت ہے کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا: آگاہ رہو ایمان❷ وہاں ہے، اور بے شک قساوت اور دل کی سختی جانوروں کے

---

❶ اس حدیث کی صحت کے بارے میں علماء حدیث نے کلام کیا ہے۔ جس کی تفصیل یہاں غیر ضروری ہے۔

❷ بعض روایات میں واضح الفاظ میں فرمایا ایمان یمن کا ہے' اس سے کیا مراد ہے؟ شیخ ابو عمرو بن الصلاح نے ایسی تمام روایات کو جمع کر کے ان کی تنقیح کرتے ہوئے فرمایا: یہ حدیث اپنے ظاہر پر نہیں بلکہ مراد حدیث یہ ہے کہ ایمان کا مبداء مکہ مکرمہ ہے پھر مدینہ منورہ۔ اور حضور ﷺ کی مراد مکہ سے یہ ہے کہ مکہ تہامہ کا حصہ ہے اور تہامہ ارض یمن سے ہے۔

بعض نے فرمایا کہ: حضور علیہ السلام نے تبوک کے مقام پر یہ ارشاد فرمایا اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ اس وقت تبوک اور یمن کے درمیان واقع تھے تو آپ ﷺ نے یمن کی ایک جانب اشارہ فرمایا اور اس سے مراد آپ ﷺ کی مکہ مکرمہ مدینہ منورہ تھے کہ ان دونوں شہروں کی یمن کی طرف نسبت فرمائی کیونکہ یہ دونوں اس زمانہ میں یمن ہی کے ایک طرف واقع تھے۔ جیسے کہ بیت اللہ کے ایک جانب کو رکن یمانی کہا جاتا ہے حالانکہ بیت اللہ مکہ مکرمہ ہے لیکن چونکہ رکن یمانی کے رخ پر ہے لہٰذا اسے اسی نسبت سے یمانی کہا جاتا ہے۔

تیسرا قول جو ان تمام اقوال میں سب سے بہتر اور اکثر علماء کے نزدیک راجح ہے وہ یہ کہ اس سے مراد انصار صحابہ ہیں کیونکہ انصار اصلاً یمانی النسل تھے۔ تو ایمان کی نسبت ان کی طرف کی اس واسطے کہ وہ ایمان اور اہل ایمان کے انصار تھے۔ شیخ ابو عمرو بن الصلاح نے فرمایا: اس حدیث کو ظاہر سے ہٹانے کی ضرورت نہیں۔ حدیث میں اپنے ظاہری معنی ہی مراد ہیں کیونکہ بعض روایات میں صراحتاً اہل یمن کا تذکرہ ہے کہ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں اور یہ بات آنحضرت ﷺ نے انصار سے مخاطب ہو کر فرمائی تھی۔ لہٰذا اس سے..... (جاری ہے)

إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هٰهُنَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

(اونٹوں کے) چرانے والوں میں ہوتی ہے اونٹوں کی دموں کی جڑ کے پاس۔ جہاں سے شیطان کے دو سینگ نکلتے ہیں۔ ربیعہ اور مضر میں (یمن کے دو قبائل ہیں)۔ ❶

۸۶..... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَهْلُ

۸۶..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن آئے تھے وہ نرم دل لوگ ہیں۔ ایمان بھی یمانی، فقہ بھی یمانی اور حکمت بھی یمانی ہے۔ ❷

(گذشتہ سے پیوستہ)...... سے مراد انصار نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انصار تو اس وقت آئے نہیں تھے علاوہ ازیں حضور ﷺ نے اہل یمن کی صفات حمیدہ کی تعریف فرمائی اور واقعتاً ان کا ایمان تعریف کے قابل تھا۔ لہٰذا حضور ﷺ نے ایمان کی نسبت ان کی طرف فرمادی اور بعض اہل یمن کا حال یہی تھا۔ مثلاً: حضرت ابو مسلم خولانیؓ، حضرت اویسؒ قرنی وغیرہ جو آپ ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ تشریف لائے۔ جب کہ آپ ﷺ کی حیات میں بھی ایسے ہی کامل الایمان حضرات یمن سے مدینہ آئے تھے۔ لیکن حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اہل یمان کے علاوہ دوسرے لوگ صاحب ایمان نہیں (یہ ایسا ہی ہے جیسے ہم اردو میں کہتے ہیں کہ بھئی مثلاً: علم تو فلاں عالم کا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے عالم نہیں بلکہ درحقیقت مشارالیہ کے علم کے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے)۔

اسی طرح حدیث میں بیان کردہ اہل یمن سے ہر زمانہ کے اہل یمن مراد نہیں بلکہ اسی زمانہ کے اہل ایمان ہیں۔ واللہ اعلم

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ حدیث میں فرمایا کہ: اونٹوں کے چرانے والوں میں دل کی سختی ہے۔ فدّادین سے مراد وہ لوگ ہیں جو کھیتی باڑی مویشی کاشتکار وغیرہ کرتے ہیں اور زور زور سے چیختے ہیں طرح طرح کی آوازیں نکالتے ہیں۔ فرمایا: ایسے لوگوں میں قساوت ہوتی ہے۔ اونٹوں کی دموں کی جڑ کے پاس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ انہیں پیچھے سے دم کے پاس سے ہنکاتے ہیں تو طرح طرح کی آوازیں نکالتے ہیں چیختے ہیں۔

شیطان کے سینگوں سے مراد یہ ہے کہ اس کی وہ باتیں جن سے وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ شیطان کے سینگوں سے کافروں کے مختلف فرقے مراد ہیں جو گمراہی پھیلاتے ہیں۔ ربیعہ اور مضر عرب کے دو قبائل ہیں۔ جو مشرق کی طرف واقع ہیں۔ اور مراد یہ ہے کہ قبیلہ ربیعہ اور مضر کے فدادین (کاشتکار اور چرواہوں) میں یہ قساوت و سختی ہے۔ واللہ اعلم

❷ فقہ یمانی سے مراد یہاں پر فہم دین ہے، فقہ کی اصطلاح تو بعد میں علماء محققین اور فقہاء کلام نے متعین کی۔ حدیث میں فقہ سے مراد دین کی سمجھ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم نعمت ہے۔

حکمت سے کیا مراد ہے؟ اس میں مختلف اقوال ہیں۔ مختصراً یہ کہ حکمت کہتے ہیں اس علم کو جو احکام سے متصف ہو اور اللہ تعالیٰ کی معرفت، بصیرت ایمانی، تہذیبِ نفس، احقاق حق اور اس پر عمل نفسانی خواہشات کی اتباع سے اجتناب پر مشتمل ہو۔ جس کے اندر یہ صفات ہوں اسے حکیم کہا جائے گا۔

ابو بکر بن دریدؒ کہتے ہیں کہ: ہر وہ کلمہ جو تمہارے اندر آخرت کی فکر اور ڈر پیدا کردے، تمہیں اس سے نصیحت حاصل ہو یا تمہیں وہ معزز کام کے کرنے کی رغبت دلائے یا کسی برے فعل سے بچالے وہ حکمت ہے"۔ اسی واسطے حضور اقدس صادق و مصدوق ﷺ نے فرمایا: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً بعض اشعار حکیمانہ ہوتے ہیں۔

الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

٨٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۸۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی سابقہ روایت (اہل یمن نرم دل لوگ ہیں، ایمان، فقہ، حکمت یمانی ہے) کی طرح نقل کرتے ہیں۔

٨٨...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

۸۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے، وہ نرم دل و رقیق القلب ہیں، فقہ یمانی ہے اور حکمت بھی یمانی ہے۔

٨٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ

۸۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کفر کا مرکز مشرق کی طرف ہے، فخر اور تکبر گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں ہے جو چیختے چلاتے ہیں، وبر والے ہیں (وبر اونٹوں کے بالوں کو کہتے ہیں) جب کہ سکون و نرمی بکریوں والوں میں ہے"۔

٩٠...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ

۹۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایمان یمانی ہے، کفر مشرق کی طرف ہے، سکون و اطمینان اہل غنم میں ہے، فخر و ریاء کاری کاشتکاروں (زمینداروں، چیخنے چلانے والوں) میں ہے جو گھوڑوں والے اور اونٹوں والے ہیں۔

٩١...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

۹۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فخر و تکبر چیخنے والوں میں ہے جو اونٹوں والے ہیں جب کہ سکون و اطمینان اہل غنم (بکریوں والے) میں ہے۔

الْفَخْرُ وَالْخُيَلاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ

۹۲...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

۹۲...... عبد اللہ بن عبد الرحمٰن درامی، ابو الیمان شعیب زہری سے اسی طرح روایت منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ایمان بھی یمنی اور حکمت بھی یمنی ہے۔

۹۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَضْعَفُ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ السَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْيَمَنِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ قِبَلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ

۹۳...... حضرت ابو ہریرہ ؓ کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا: یمن والے آئے ہیں یہ بہت نرم دل اور ضعیف القلب ہیں۔ ایمان بھی یمنی اور حکمت بھی یمنی ہے۔ نرمی بکری والوں میں ہے اور فخر وغرور مشرق کی طرف سخت دل اونٹ والوں میں ہے۔

۹۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

۹۴...... ترجمہ ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں جو بہت نرم دل اور رقیق القلب ہوتے ہیں ایمان بھی یمن والوں کا (اچھا) ہے اور حکمت بھی اور کفر کی چوٹی (بدعتوں کا زور) مشرق کی طرف ہے۔

۹۵...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحوه وَلَمْ يَذْكُرْ رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

۹۵...... اعمش سے یہ روایت سابقہ روایت کی طرح اسی سند کے ساتھ مذکور ہے مگر اس میں اخیر کا جملہ (کفر کی چوٹی مشرق کی طرف ہے) نہیں۔

۹۶...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَصْحَابِ الشَّاءِ

۹۶...... اعمش ؓ سے یہ روایت حدیث سابق کی طرح منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ فخر وغرور اونٹ والوں میں ہے اور مسکینی و عاجزی بکری والوں میں۔

۹۷...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

۹۷...... حضرت جابر ؓ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اللهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ

"دلوں کی سختی اور جفا مشرق میں ہے، اور ایمان اہل حجاز میں ہے"۔ ❶

باب - ۲۲ بیان انه لا یدخل الجنة الاالموءمنون وان محبة الموءمن من الایمان و ان افشاء السلام سبب لحصولها

جنت میں سوائے اہل ایمان کے کوئی داخل نہ ہوگا محبت مومنین ایمان کا حصہ اور سلام کی کثرت اس کے حصول کا سبب ہے

۹۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

۹۸...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ صاحب ایمان ہو جاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتلاؤں جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو۔ اپنے درمیان سلام کی کثرت کیا کرو (سلام پھیلاؤ)۔ ❷

۹۹...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

۹۹...... اس سند سے اعمشؒ کے طریق سے سابقہ حدیث ہی منقول ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ صاحب ایمان ہو

---

❶ مذکورہ بالا احادیث معنیً ایک جیسی ہیں۔ ان میں ایک بات تو یہ فرمائی کہ کفر کا مرکز مشرق ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اس زمانہ میں مشرق (جس میں ہندوستان و پاکستان اور اس طرف کے تمام ممالک شامل ہیں) کفر کا مرکز تھا۔ تمام ترخرافات و کفر و شرک کا مرکز تھا۔ ایک مطلب یہ ہے کہ خروج دجّال بھی مشرق سے ہوگا جو بجائے خود تمام فتنوں اور کفریات کا مرکز ہے۔
دوسری بات یہ فرمائی کہ سکون و اطمینان و نرمی بکریاں چرانے والوں میں ہے۔ اسی لئے نبیٔ اکرم ﷺ سمیت اکثر پیغمبروں اور انبیاء علیہم السلام نے بکریاں چرائی ہیں۔ تاکہ دلوں میں نرم خوئی پیدا ہو۔ جب کہ فخر و مباہات، غرور و تکبر گھوڑوں والوں میں اور اونٹوں والوں میں ہے۔ اصل میں یہ صفات ان جانوروں کی ہیں، گھوڑوں اور اونٹ میں بڑائی اور فخر ہوتا ہے جس کا اثر انسانوں پر بھی پڑتا ہے وران کے اندر بھی بڑائی اور تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ (تجربہ شاہد ہے)
فرمایا: ایمان اہل حجاز میں ہے۔ مطلب یہ نہیں کہ دوسروں میں ایمان نہیں ہے یا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس زمانہ میں مرکز ایمان حجاز کی سرزمین تھی اس لئے فرمایا: واللہ اعلم زکریا عفی عنہ۔

❷ حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جنت میں بغیر ایمان کے داخلہ ممکن نہیں ہے۔ اور باہمی محبت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ اور باہمی محبت کا ایک عظیم طریقہ نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمادیا کہ سلام کی کثرت کیا کرو۔ چنانچہ ایک اور روایت میں ہے کہ "سلام کرو ہر شخص کو خواہ اسے جانتے ہو یا نہیں۔ کیونکہ سلام الفت و انس پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ مسلمانوں کو سلام کی کثرت کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ سلام کے الفاظ السّلام علیکم کے ذریعہ ہی سلام کرنا چاہیئے۔

حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٍ

جاؤ۔(سابقہ حدیث کی طرح)۔

باب -۲۳ بیان ان الدین النصیحة

دین خیر خواہی کا نام ہے

۱۰۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا قَالَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي كَانَ صَدِيقًا لَهُ

۱۰۰...... حضرت تمیم [1] داریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "دین خیر خواہی کا نام ہے" ہم نے عرض کیا کس کے لئے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کیلئے، اللہ کے رسول ﷺ کیلئے، مسلمانوں کے ائمہ (حکمرانوں) کیلئے اور عامۃ المسلمین کیلئے۔" [2]

---

[1] حضرت تمیم داریؓ مشہور صحابی ہیں۔ بخاری میں ان سے کوئی حدیث مروی نہیں جب کہ مسلم میں صرف یہی ایک حدیث مروی ہے۔ بعض افراد نے ان کی نسبت "داری" بتلائی ہے جب کہ بعض نے "دَیری" بتلائی ہے جمہور علماء نے فرمایا کہ ان کے اجداد میں دار بن ھانیؑ نام کے ایک صاحب تھے ان کی طرف نسبت ہے۔
ابوالحسین الرازی نے اپنی کتاب مناقب الشافعی" میں لکھا ہے کہ ان کی نسبت دیری ہے دَیر ایک مقام کا نام ہے۔ اسلام لانے سے قبل حضرت تمیم عیسائی ہونے کی حالت میں وہاں قیام پذیر تھے۔ اس نسبت سے ان کو دَیری کہا جاتا ہے۔
کنیت ابو رقیہ تھی ۹ھ میں اسلام لائے۔ اولاً مدینہ منورہ میں قیام رہا بعد ازاں شام منتقل ہو گئے۔ بیت المقدس میں قیام فرمایا۔ ان کا ایک اعزاز یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے ان سے جساسہ عورت کا قصہ روایت کیا ہے۔ جو حضرت تمیم داریؓ کے لئے ایک عظیم منقبت ہے جب کہ روایۃ الاکابر عن الاصاغر میں داخل ہے۔ زکریا عفی عنہ۔

[2] یہ ایک انتہائی جامع حدیث ہے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ صرف یہی ایک حدیث مدار و مرکز اسلام ہے۔ ابو سلیمان الخطابیؒ نے فرمایا کہ نصیحت ایک نہایت جامع کلمہ ہے کلام عرب میں ایسا کوئی نہیں جو اتنا مختصر ہونے کے باوجود اتنے عظیم معانی کو شامل و محیط ہو۔
اللہ تعالیٰ کے لئے خیر خواہی کا معنی یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایمان لایا جائے۔ شرک سے نفی و برأت' صفات باری تعالیٰ میں الحاد سے اجتناب' اس کی تمام صفات کمالیہ و جلالیہ کا اقرار' ہر قسم کے نقائص و عیوب سے اس کی تنزیہ و پاکی کا اقرار اور اس کے اوامر کی اطاعت و نواہی سے اجتناب کیا جائے حب فی اللہ و بغض فی اللہ پر عمل کیا جائے۔ اس کے محبین سے محبت' اعداء سے جہاد اس کی نعمتوں پر شکر' مصائب' پر صبر' تمام امور میں اخلاص کا لحاظ رکھا جائے۔
اللہ کے رسول ﷺ سے نصیحت کا مطلب یہ ہے کہ ان کی رسالت کا اقرار' ان کی لائے ہوئے پر ایمان' ان کی حیات و بعد الوفاۃ نصرت ان کے طریقہ کا احیاء ان کی سنت و دعوت کی اشاعت کی جائے۔ ان کے علوم کے حصول میں لگا جائے' ان کی عظمت و محبت قائم کی جائے۔ ان کے اہل بیت کرامؓ سے محبت کی جائے ان کے صحابہؓ سے محبت و عقیدت رکھی جائے۔ ان کی سنت سے اعراض کرنے والوں اور بدعت پر عمل کرنے والوں سے مجانبت و دوری اختیار کی جائے۔ ان کے صحابہؓ کے دشمنوں سے اعراض کیا جائے۔ ان کے اخلاق اپنے اندر پیدا کئے جائیں۔
اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ اس کے کلام اللہ ہونے پر ایمان لایا جائے' منزل من اللہ ہونے پر یقین رکھا جائے۔ اور اس بات پر یقین کامل ہو کہ اس کے مثل مخلوق میں سے کوئی بھی ایسا کلام لانے پر قادر نہیں۔ پھر اس کی تعظیم کی جائے۔ اور اس کی تلاوت جیسا کہ اس کا حق تلاوت ہے کی جائے' اس میں تحریف کرنے والوں' اس پر اعتراض کرنے والوں پر لعنت کی جائے۔ اس کے بیان کردہ احکامات کی تصدیق کی جائے۔ اس کے متشابہات پر وقوف کیا جائے۔ اس کے عجائبات میں غور و فکر کیا جائے۔ اس کے محکم احکامات پر عمل اور مشابہات کو تسلیم کیا جائے۔ اس کے علوم کو حاصل کیا جائے۔ مثلاً ناسخ منسوخ، عموم و خصوص وغیرہ کو۔
مسلمانوں کے حاکموں سے خیر خواہی کا مقصد یہ ہے کہ حق پر ان کی معاونت اور اطاعت کی جائے' ان کو حق بات نرمی و سہولت سے بتلائی جائے۔ جن احکامات شرعیہ سے وہ غافل ہیں انہیں ان سے باخبر کیا جائے۔ ان کے خلاف بغاوت نہ کی جائے۔

......(جاری ہے)

بِالشَّامِ ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ

۱۰۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۰۱...... تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت (دین خیر خواہی کا نام ہے اللہ ورسول اللہ ﷺ کیلئے اور مسلمانوں کے حکمران و عامۃ المسلمین کیلئے) نقل کرتے ہیں۔

۱۰۲...... وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۰۲...... حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے یہ حدیث بھی مثل سابق نقل کرتے ہیں۔

۱۰۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ

۱۰۳...... حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کرنے پر"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ابو سلیمان الخطابیؒ نے فرمایا کہ: اسی طرح ان کے پیچھے نماز پڑھنا' ان کے ساتھ دشمن کے خلاف جہاد کرنا' ان کو زکوٰۃ و صدقات دینا' اور اگر ان کے اندر کوئی عیب و برائی ظاہر ہو تو بھی تلوار (ہتھیار و اسلحہ اٹھاکر) ان کے خلاف بغاوت نہ کرنا' ان کی جھوٹی تعریف نہ کرنا بھی ان کے ساتھ خیر خواہی میں شامل ہے۔

لیکن یہ تمام باتیں صرف ان مسلمان حکمرانوں کے لئے ہیں جو مسلمان کے امور اور ان کے معاملات میں لگے رہیں۔ اسی طرح اس میں علماء و مسلمین بھی شامل ہیں کہ ان کی خیر خواہی اور اطاعت کی جائے۔ **کما قالہ' الخطابی۔**

جب کہ عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی یہ ہے کہ ان کو تکلیف نہ پہنچائی جائے' ان کے عیوب کی پردہ پوشی کی جائے' ان سے نقصان کو دور کیا جائے حتی الوسع، ان کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا جائے نرمی' اخلاص' محبت اور ان پر شفقت کے ساتھ۔ ان کے بزرگوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت کی جائے' انہیں دھوکہ نہ دیا جائے' ان سے حسد نہ کیا جائے' جو اپنے لئے پسند کرے وہ ان کے لئے پسند کیا جائے خیر کی چیز' ان کے اموال و اعراض (عزت و آبرو) کی حفاظت کی جائے' وغیرہ

ابن بطالؒ نے فرمایا کہ: نصیحت دین بھی ہے، اسلام بھی ہے، اور نصیحت و خیر خواہی حتی المقدور و حتی الوسع لازم و فرض ہے۔ جب کہ اپنا نقصان نہ ہو رہا ہو۔ واللہ اعلم۔ انتہی

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ حضرت جریرؓ مشہور صحابی ہیں۔ اس حدیث کے ذیل میں مشہور محدث حافظ ابو القاسم الطبرانیؒ نے اپنی سند سے حضرت جریرؓ کے اعلیٰ اخلاق کا ایک دلچسپ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جریرؓ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ ان کے لئے گھوڑا خرید لے' چنانچہ غلام...... (جاری ہے)

اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

۱۰۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ جَرِيرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

۱۰۴...... حضرت جریرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ: "میں نے نبی اکرم ﷺ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔"

۱۰۵...... حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتَ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ يَعْقُوبُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ

۱۰۵...... حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضور اقدس ﷺ سے سمع و طاعت (کہ سنوں گا اور اطاعت کروں گا) پر بیعت کی، آپ ﷺ نے مجھے یہ تلقین فرمائی کہ بیعت کے الفاظ میں فیما استطعت (جتنی میری بساط ہو) کے الفاظ بڑھالو[1] اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

باب - ۲۴ بيان نقصان الايمان بالمعاصى ونفيه عن المتلبس بالمعصية على ارادة نفى كماله

گناہوں کے ارتکاب سے ایمان میں کمی اور گناہ کے ارتکاب کے وقت کمال ایمان کی گناہگار سے نفی کا بیان

۱۰۶...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ

۱۰۶...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زانی جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا' چور جب چوری کرتا ہے تو اس وقت مومن نہیں ہوتا' شرابی جب شراب پیتا ہے تو شراب

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نے تین سو درہم میں گھوڑے کا سودا طے کر لیا اور حضرت جریرؓ کے پاس گھوڑے کے مالک کو لایا تاکہ رقم ادا کی جائے (گھوڑے کو دیکھنے کے بعد) حضرت جریرؓ نے مالک سے کہا کہ تمہارا گھوڑا تین سو درہم سے زیادہ قیمت کا ہے 'کیا چار سو درہم میں فروخت کرو گے' اس نے کہا بہت اچھا' انہوں نے پھر کہا تمہارا گھوڑا اس سے بھی زیادہ قیمت کا ہے 'کیا پانچ سو درھم پر سودا کرتے ہو؟ اس نے کہا ٹھیک۔ لیکن حضرت جریرؓ مسلسل سو سو درھم کا اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ آٹھ سو درہم پر معاملہ طے کیا۔ اور آٹھ سو درھم کے عوض گھوڑا خرید لیا۔

س حضرت جریرؓ سے کہا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا جب کہ مالک از خود تین سو پر فروخت کر رہا تھا؟

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کی بیعت کی ہے۔"

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] حدیث میں نماز اور زکوٰۃ ہی کا ذکر فرمایا۔ کیونکہ اقرار شہادتین کے بعد یہ دونوں اہم ارکان اسلام میں سے ہیں۔ جب کہ صوم اور حج سمع و طاعت کی بیعت میں شامل ہیں۔

نبی ﷺ کا "فیما استطعتُ" کے الفاظ بڑھوانا قول باری تعالیٰ کے بموجب تھا' اور لا یکلف اللہ نفساً إلاّ وسعها ۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتے) حضور علیہ السلام کی یہ کمال شفقت تھی اپنے امتیوں پر کہ جہاں تک انسانی بساط ہو اس حد تک اطاعت کرے۔

عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولان قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔[1]

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هَؤُلاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَلْحَقُ مَعَهُنَّ وَلا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ مجھے عبد الملک بن ابی بکر نے بتلایا کہ ابو بکرؒ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے اور فرماتے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے اس کے ساتھ یہ بھی اضافہ کیا کہ: کوئی مال لوٹنے اور اچکنے والا ایسا نہیں کہ وہ کوئی معزز مال لوٹے ایسا مال جس کی طرف لوگوں کی نگاہ اٹھتی ہو اسے لوٹے مگر یہ کہ وہ لوٹتے وقت مومن نہیں ہوتا"۔

۱۰۷..... و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يَزْنِي الزَّانِي وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ يَذْكُرُ مَعَ ذِكْرِ النُّهْبَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ

۱۰۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت سابقہ روایت کی طرح نقل کرتے ہیں مگر اس میں شرف کے ہونے کا تذکرہ نہیں۔ اور ابن شہاب بیان کرتے ہیں مجھ سے سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح نقل کی ہے۔ مگر اس میں لوٹ کا تذکرہ ہی نہیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو

اور ابن شہاب بیان کرتے ہیں مجھ سے سعید بن میتب اور ابو سلمہ نے ابو

---

[1] اس حدیث میں شراح کا اختلاف رہا ہے۔ محقق علماء کے نزدیک حدیث کا مطلب ذاتِ ایمان کی نفی نہیں بلکہ کمال ایمان کی نفی ہے کہ ان کبائر کا ارتکاب کرنے والا مومن کامل نہیں۔ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ حدیث میں اس تاویل کی ضرورت اسلئے پڑی کہ اسکے خلاف دوسری احادیث بھی ہیں مثلاً حضرت ابوذرؓ کی حدیث وان زنیٰ وان سرق والی۔ اسی طرح حضرت عبادہؓ بن صامت کی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ صحابہؓ نے حضور علیہ السلام سے بیعت کی اس بات پر کہ نہ چوری کریں گے' نہ زناکاری کریں گے' نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں گے' آخر میں فرمایا کہ جس نے تم میں سے اس بیعت کو پورا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے' اور جس نے ان کاموں میں سے کسی کبیرہ کا ارتکاب کر لیا اور اسے دنیا میں سزا دی گئی (حد جاری کی گئی) اور وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی۔ اور جس کو ارتکاب کبیرہ کے باوجود حد جاری نہیں کی گئی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو معاف کر دیں اور چاہیں تو عذاب دے دیں۔"

لہٰذا ان احادیث کی وجہ سے حدیث باب میں یہ تاویل ضروری تھی کہ یہاں پر نفی ایمان سے نفی کمال ایمان ہے۔

بعض علماء نے حدیث کی شرح میں فرمایا کہ حدیث باب میں نفی ایمان بذاتہٖ ہی مراد ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ان کبائر کا ارتکاب حلال و جائز سمجھتے ہوئے کرے باوجودیکہ وہ جانتا ہو کہ یہ شرعاً کبیرہ گناہ اور حرام ہیں۔

حدیث باب میں ابن شہاب کے قول کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ قول "لاینتھب نھبۃ" الخ مذکور ہے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کا فرمان نہیں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا اپنا قول ہے۔ واللہ اعلم

سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هَذَا إِلاَّ النُّهْبَةَ

ہر یرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح نقل کی ہے۔ مگر اس میں لوٹ کا تذکرہ ہی نہیں۔

١٠٨۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النُّهْبَةَ وَلَمْ يَقُلْ ذَاتَ شَرَفٍ

١٠٨۔۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے یہ حدیث مثل سابق نقل کرتے ہیں اور اس میں لوٹ کا تذکرہ ہے مگر عمدہ بہترین کا ذکر نہیں۔

١٠٩۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٠٩۔۔۔۔۔۔حسن بن علی الحلوانی یعقوب بن ابراہیم عبد العزیز ابن مطلب صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار حمید ابن عبد الرحمٰن ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ۔

١١٠۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١١٠۔۔۔۔۔۔قتیبہ بن سعید عبد العزیز علاء بن عبد الرحمٰن بواسطہ والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ۔

١١١۔۔۔۔۔۔و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ كُلُّ هَؤُلاَءِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ الْعَلاَءَ وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنَهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ وَزَادَ وَلاَ يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ

١١١۔۔۔۔۔۔محمد بن رافع، عبد الرزاق معمر ہمام بن منبہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں باقی یہ تمام حدیثیں زہری کی حدیث کی طرح ہیں۔ مگر عطاء اور صفوان بن سلیم کی حدیث میں یہ الفاظ ہین کہ لوگ اپنی آنکھیں اس لوٹ کی طرف اٹھائیں تو وہ مومن نہیں اور یہ بھی زیادتی ہے کہ تم میں سے کوئی مال غنیمت میں خیانت نہ کرے اسلئے کہ وہ اس خیانت کے وقت مومن نہیں لہٰذا ان چیزوں سے بچو اور احتراز کرو۔

۱۱۲...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

۱۱۲...... حضرت ابوہریرہؓ سے سابقہ حدیث بعینہٖ منقول ہے۔ مگر اس فرق کے ساتھ کہ اس روایت میں لُوٹ کا ذکر نہیں ہے۔ جب کہ اس حدیث کے آخر میں فرمایا: "اور توبہ اس کے بعد پیش ہوگی۔" ❶

۱۱۳...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ لا يَزْنِي الزَّانِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ

۱۱۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً شعبہ والی حدیث ہی کی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

باب -۲۵

بيان خصال المنافق

منافق کے خصائل کا بیان

۱۱٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ

۱۱۴...... حضرت عبداللہؓ بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "چار خصلتیں جس کے اندر ہوں وہ خالص منافق ہے، جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے ۲۔ معاہدہ کرے تو غداری کرے (پاسداری نہ کرے) ۳۔ وعدہ کرے تو خلاف وعدہ کرے ۴۔ جھگڑا کرے تو گالم گلوچ پر اتر آئے۔ ❷

---

❶ توبہ کی قبولیت کی تین شرائط ہیں۔ ۱۔ اقلاع عن المعصية (گناہ کو ترک کر دینا) ۲۔ ندامت علي المعصية (گناہ پر شرمندگی) عزم علیٰ عدم إعادة المعصية (گناہ کو دوبارہ نہ کرنے کا عزم) توبہ غرغرہ یعنی عالم نزع سے پہلے پہلے تک معتبر اور مقبول ہے۔ جب عالم نزع طاری ہو جائے تو اب توبہ کا دروازہ بند ہو گیا۔

❷ اگلی روایت میں فرمایا کہ منافق کی تین علامات ہیں۔ "جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے' جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔"

علماء حدیث نے اس حدیث کو مشکل احادیث میں شمار کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ علامات وعادات بعض سچے مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہیں حالانکہ وہ صدق دل سے مسلمان ہوتے ہیں۔ اور علماء کا اجماع ہے کہ جس شخص نے صدق دل سے ایمان کا اقرار کیا ہو اور ان عادات میں سے کوئی عادت اس میں ہو تو بھی اس پر کفر یا نفاق (کافر یا منافق) کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ کیونکہ نفاق نام ہے اظہار ما یبطن خلافہ' (جو دل میں ہے اس کے خلاف کو ظاہر کرنے کا) جب کہ جس مسلمان میں یہ عادات نفاق موجود ہوں تو جس کے ساتھ وہ جھوٹ' وعدہ خلافی یا خیانت کا ارتکاب کرے اس کے حق میں نفاق ہے لیکن اس کے اسلام میں نفاق نہیں ہے کہ ظاہراً مسلمان اور باطناً کافر ہوا ایسا نہیں ہے۔ یہ بھی اس شخص...... (جاری ہے)

كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

۱۱۵......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

۱۱۵......حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔"

۱۱۶......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

۱۱۶......اس سند سے بھی سابقہ حدیث (منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کی خلاف ورزی کرے، امانت میں خیانت کرے) منقول ہے۔ (لیکن اس حدیث میں آیۃ المنافق کی بجائے علامۃ المنافق کا لفظ ہے)

۱۱۷......حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَبُو زُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ

۱۱۷......اس سند سے بھی سابقہ حدیث بعینہٖ منقول ہے لیکن اس اضافہ کے ساتھ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگرچہ وہ روزہ بھی رکھے، نماز بھی پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی خیال کرے"۔

۱۱۸......وَحَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي

۱۱۸......حضرت ابو ہریرہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت بھی یحییٰ بن محمد کے طریقہ پر نقل کرتے ہیں اور اس میں بھی یہی الفاظ ہیں اگرچہ روزہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے حق میں ہے جس کے اندر یہ عادات غالب ہوں۔ اور جو ان اعمال نفاق کا ارتکاب کبھی کبھار ہی کرے تو وہ اس میں داخل نہیں ہے ایسے شخص کے حق میں فرمایا کہ منافق خالص ہے۔ یعنی منافقین کے ساتھ بہت شدید مشابہت ہے۔ امام ترمذیؒ نے نقل کیا ہے کہ حدیث میں نفاق سے مراد نفاق عملی ہے اعتقادی نہیں۔

بعض علماء نے فرمایا کہ حدیث میں منافقین سے مراد زمانۂ نبوت کے منافقین ہیں جو کذب فی الحدیث اخلاف وعدہ اور خیانت کے مرتکب تھے۔ تابعین حضرت سعیدؒ بن جبیر، عطاءؒ بن ابی رباح کا یہی قول ہے۔

جبکہ ابو سلیمان الخطابیؒ نے اس کے ایک معنی اور بیان فرمائے ہیں وہ یہ کہ حدیث میں ایک مسلمان کو تنبیہ اور تحذیر ہے کہ وہ ان عادات نفاق سے دور رہے ان کے اندر مبتلا نہ ہوں کہ کہیں یہ اسے حقیقی نفاق تک نہ لے جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ ذَكَرَ فِيهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ

رکھے نماز پڑھتا ہے اور اپنے مسلمان ہونے کا مدعی ہو۔

باب -۲۶ بيان حال ايمان من قال لاخيه المسلم يا كافر

مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کے ایمان کا حال

۱۱۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا

۱۱۹...... حضرت عبداللہؓ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے تو بے شک دونوں میں سے ایک کی طرف کفر کو لوٹا ہے۔"[1]

۱۲۰...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ

۱۲۰...... حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے بھی اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہا تو بے شک اس نے اس کا دونوں میں سے ایک کے لئے اقرار کیا ہے اگر وہ (حقیقتاً) کافر ہی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ (اگر وہ فی الواقع کافر نہیں تو) کفر کہنے والے پر لوٹ جائے گا (یعنی وہ کافر ہو جائے گا)۔

---

[1] کسی مسلمان کو کافر کہنا یا اس کی تکفیر کرنا کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ لیکن ظاہر حدیث سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگر کسی نے کسی مسلمان کو کافر کہہ دیا تو اگر وہ مسلمان کفریہ عقائد نہیں رکھتا ہے تو یہ کہنے والا خود کافر ہو جائے گا لیکن علماء حدیث نے لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر نہیں ہے کیونکہ اہل حق علماء کا مذہب یہی ہے کہ معاصی کے ارتکاب سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا' مثلاً: قتل زنا وغیرہ سے۔ اسی طرح کسی کو کافر کہنے سے بھی اگر اس کے غیر مسلم ہونے کا اعتقاد نہ ہو کوئی کافر نہیں ہوگا۔ پھر اس حدیث کے کیا معنی ہیں؟ علماء و شراح حدیث نے اس کی مختلف توجیہات کی ہیں۔

پہلی توجیہ تو یہ ہے کہ اس حدیث کا اطلاق اس شخص پر ہے جو کسی کو کافر کہنے کو حلال اور جائز سمجھے تو یہ کفر کا فتویٰ اس کے اپنے اوپر لوٹ جائے گا۔

دوسری توجیہ یہ ہے کہ کفر پلٹنے سے مراد یہ ہے کہ اس مسلمان بھائی کا گناہ اور پاپ کہنے والے کی طرف پلٹ جائے گا اس کی تکفیر کی وجہ سے۔

تیسری توجیہ یہ ہے کہ یہ حدیث ان خوارج کے بارے میں ہے جو مومنین کی تکفیر کرتے ہیں۔ لیکن یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ صحیح اور مختار مذہب یہ ہے کہ خوارج کافر نہیں ہیں۔

چوتھی توجیہ یہ ہے کہ انجام کار کے اعتبار سے قائل کافر ہوگا۔ یعنی اس کا یہ قول اسے کفر تک لے جائے گا کیونکہ معاصی کفر کا قاصد ہوتے ہیں اور جو بہت گناہ کرتا ہو تو اندیشہ ہے کہ وہ کفر میں مبتلا نہ ہو جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

باب -۲۷ من ادعى الى غير ابيه فقد كفر

غیر باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا کفر ہے

۱۲۱...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوُّ اللهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلا حَارَ عَلَيْهِ

۱۲۱...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"جس شخص نے جانتے بوجھتے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا تو کفر کیا اور جس نے کسی ایسی چیز پر (اپنے حق کا) دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں اور اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے اور جس نے کسی (مسلمان) کو کافر کہہ کر پکارا یا اسے کہا اے اللہ کے دشمن! اور حقیقتاً وہ ایسا (کافر یا دشمن خدا) نہیں ہے تو یہ کفر اسی کہنے والے کی طرف لوٹے گا۔"❶

باب -۲۸ بيان حال ايمان من رغب عن ابيه و هو يعلم

اپنے باپ سے دانستہ پھر جانے والے کے ایمان کا بیان

۱۲۲...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ

۱۲۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اپنے آباء سے مت پھرو (کسی غیر کو اپنا باپ مت کہو) جس نے اپنے باپ سے انحراف کیا (کسی غیر کو باپ بنالیا) اس نے کفر کیا۔"

۱۲۳...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعَ أُذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ

۱۲۳...... ابو عثمانؒ کہتے ہیں کہ جب زیاد (بن ابی سفیان) کے بارے میں دعویٰ کیا گیا تو میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ یہ تم نے عمل کیا ہے میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص سے سنا فرماتے تھے کہ میرے دونوں کانوں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

"جس نے اسلام کی حالت میں اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر کو باپ بنانے کا دعویٰ کیا جانتے بوجھتے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔"

---

❶ غیر باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا حدیث بالا کی رو سے کفر ہے۔ علماء نے فرمایا کہ یہ مستحل (اس عمل کو جائز سمجھنے والے) کے بارے میں ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ در حقیقت جس شخص نے اپنے آپ کو غیر کی طرف منسوب کیا اس نے اللہ کی نعمت کی تکفیر کی اور اللہ تعالیٰ کے حق اور احسان اور باپ کے حق کی ناشکری و ناقدری کی۔ اور اس کفر سے وہ کفر مراد نہیں جو اسلام سے خارج کردے بلکہ ناشکری و کفران نعمت مراد ہے۔ جیسے حدیث میں حضور علیہ السلام نے عورتوں کے متعلق فرمایا۔ يكفرن العشير کہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔ واللہ اعلم

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو ابو بکرہ ﷛ نے فرمایا: اور میں نے بھی اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ ❶

۱۲٤......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ كِلَاهُمَا يَقُولُ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

۱۲۴......حضرت سعد ﷛ اور ابو بکرہ ﷛ دونوں سے یہی سابقہ حدیث (جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر کو باپ بنانے کا دعویٰ کیا اس پر جنت حرام ہے) منقول ہے مگر ذرا سے فرق کے ساتھ۔

باب -۲۹ بيان قول النبى ﷺ سباب المُسْلِمِ فُسُوقٌ وَّ قِتَالُه كُفْرٌ

حضور ﷺ کے قول "مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے" کا بیان

۱۲٥......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ

۱۲۵......حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
"مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے (ناحق) قتل کرنا کفر ہے۔ ❷

---

❶ اصل میں معاملہ یہ تھا کہ زیاد ابو بکرہ ﷛ کا ماں شریک بھائی تھا اور عبید ثقفی کا بیٹا تھا۔ حضرت معاویہ ﷛ نے دعویٰ کیا کہ یہ میرے والد ابو سفیان کا بیٹا ہے نہ کہ عبید ثقفی کا اور زیاد نے بھی اس دعویٰ کی تصدیق کر دی اور اپنے کو زیاد بن ابی سفیان کہلانے لگا۔ لہٰذا اسی وجہ سے ابو عثمان النھدی نے ابو بکرہ ﷛ سے نکیر فرمائی کہ تمہارا بھائی یہ کیا حرکت کر رہا ہے۔ اور حضور علیہ السلام کی یہ حدیث سنائی اور حقیقت حال یہ تھی کہ حضرت ابو بکرہ ﷛ نے اس بات پر شدید فکر فرمائی تھی اور زیاد سے تعلقات منقطع کر لئے تھے اور قسم کھائی تھی کہ زندگی بھر زیاد سے کلام نہیں کریں گے۔ لیکن شاید ابو عثمان کو یہ بات معلوم نہیں تھی۔

❷ سبّ کے لغوی معنی گالم گلوچ کرنا اور انسان کی آبرو پر حملہ کرنا ہے۔ جب کہ فسق کے لغوی معنی خروج اور نکلنے کے ہیں۔ اصطلاح شریعت میں اطاعت الٰہی کے حلقہ سے نکل جانے کو فسق کہا جاتا ہے۔
حدیث مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو بغیر کسی سببِ جائز کے سبّ و شتم کرنا برا بھلا کہنا اور اس سے گالی گلوچ کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا شخص فاسق ہے۔ اور اسی طرح ناحق قتل مسلم (عمداً) کرنے والا فعل کفر کا مرتکب ہے اگرچہ وہ اس فعل کی بناء پر باتفاق ائمہ خارج از دائرہ اسلام نہیں ہو گا۔ البتہ اگر اس قتل کو کوئی جائز اور حلال سمجھتے ہوئے کرے تو ایسا شخص یقیناً کافر اور خارج از ملت اسلامیہ ہے۔ اور حدیث مذکورہ میں اسی کو بیان فرمایا گیا ہے۔
اگلی حدیث میں بھی قتل ناحق کی شدید مذمت اس طرح کی گئی ہے کہ اس کو کفر کی طرف مراجعت قرار دیا گیا ہے۔ (اگرچہ فی الواقع کفر لازم نہیں آئے گا)۔ واللہ اعلم انتہی محمد زکریا اقبال

فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ
قَالَ زُبَيْدٌ فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ يَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَيْدٍ لِأَبِي وَائِلٍ

زبید بن حارث الیامی کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت عبداللہؓ سے خود سنا ہے کہ وہ اسے حضورﷺ سے روایت کرتے تھے، ابووائل نے کہا کہ ہاں۔
شعبہ کی حدیث میں زبید اور ابووائل کا یہ قول نہیں ہے۔

۱۲۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۱۲۶...... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نبی اکرمﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح یہ روایت منقول ہے۔

۱۲۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۲۷...... حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی سے روایت ہے کہ نبی اکرمﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا۔ لوگوں کو خاموش کراؤ، پھر فرمایا: میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کی گردنیں مارنے لگیں۔"

۱۲۸...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۱۲۸...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی اکرمﷺ سے یہ روایت سابقہ روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۲۹...... و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَيْحَكُمْ أَوْ قَالَ وَيْلَكُمْ لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۲۹...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ، نبی اکرمﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:
تمہارے اوپر افسوس ہے (یا ویحکم کے بجائے ویلکم فرمایا) میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگیں۔"

۱۳۰...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدٍ

۱۳۰...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ یہ روایت بھی شعبہ عن واقد کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں

باب ۳۰- اطلاق اسم الكفر علي الطعن في النسب والنياحة

کسی کے نسب میں عیب جوئی کرنا اور میّت پر چلانا، گریہ وزاری کرنا فعل کفر ہے

۱۳۱...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۳۱...... حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں دو باتیں ایسی ہیں جو اُن کیلئے کفریہ باتیں ہیں ۱۔ نسب میں عیب جوئی کرنا (کسی کے نسب کو برا کہنا) ۲۔ میّت پر چیخ چلا کر گریہ کرنا۔ ❶

باب ۳۱- تسمية العبد الابق كافراً

بھگوڑے غلام کو کافر کہنے کا بیان

۱۳۲...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَالَ مَنْصُورٌ قَدْ وَاللهِ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُرْوَى عَنِّي هَهُنَا بِالْبَصْرَةِ

۱۳۲...... منصور بن عبدالرحمٰن، شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جریرؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ: جو غلام بھی اپنے آقا سے بھاگ جائے اس نے کفر کیا یہاں تک کہ وہ واپس آجائے تو منصور نے کہا خدا کی قسم! یہ حدیث رسول اللہﷺ سے مروی ہے لیکن میں نہیں پسند کرتا کہ یہ حدیث بصرہ میں مجھ سے روایت کی جائے (اس واسطے میں نے مرفوعاً بیان کرنے کے بجائے حضرت جریرؓ پر موقوف کر کے بیان کی)۔ ❷

۱۳۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۳۳...... حضرت جریرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

---

❶ یہ دونوں کفریہ اعمال ہیں۔ حدیث مذکورہ میں ان دونوں اعمال کی حرمت کی شدت اور سختی کو بیان کرنے کے لئے آنحضرتﷺ نے کفر کا اطلاق فرمایا۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ دونوں افعال جاہلیت کے دور میں بہت عام تھے کہ کسی کے نسب کو مطعون کرنا شروع کر دیا اور میت پر بلند آواز سے بین کرتے تھے۔ اس کی حرمت کے اہتمام کو بتانے کے لئے فرمایا کہ کفریہ اعمال ہیں۔

❷ علامہ نوویؒ نے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس زمانہ میں بصرہ میں خوارج (ایک باطل فرقہ تھا جو ختم ہو گیا ہے) کا نہایت زور تھا اور خوارج کا عقیدہ تھا کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے لہٰذا منصور نے مرفوعاً اس لئے نہیں بیان کیا کہ کہیں خوارج اس حدیث کو بنیاد بنا کر ہر ایک پر کفر کا فتویٰ نہ لگا دیں کیونکہ یہ فعل کفر تو ہے کفر نہیں۔

حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ

"جو غلام اپنے آقا سے بھاگ گیا اس سے ذمہ ساقط ہو گیا۔" ❶

١٣٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ

١٣٤...... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی"۔ ❷

باب -٣٢ بيان كفر من قال مطرنا بنوء

گردشِ کواکب سے بارش کے نزول کا عقیدہ کفر ہے

١٣٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ السَّمَاءِ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ

١٣٥...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) حضور اقدس ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی حدیبیہ کے مقام پر رات میں (بارش برسنے کی وجہ سے) آسمان ابر آلود تھا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا:
کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندوں نے صبح کی مجھ پر ایمان کے ساتھ اور کفر کے ساتھ، پس جس نے یہ کہا کہ اللہ نے اپنے فضل و رحمت سے ہم پر بارش برسائی ہے تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستاروں (کی گردش) کا منکر ہے۔ اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کی گردش کی وجہ سے بارش برسی ہے تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا (کہ ستارے کی گردش کو نزول بارش کا مؤثر مانا)۔ ❸

---

❶ ذمہ ساقط ہونے کا مطلب یہ ہے کہ غلام کے تمام افعال و حرکات کا ذمہ دار اس کا مالک ہوتا ہے لیکن جب وہ مالک سے بھاگ گیا تو اب اس کا کوئی ذمہ مالک پر نہیں رہا۔ کما قالہ الشیخ ابو عمرو۔

❷ نماز قبول نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ نماز (فقہی اعتبار سے) صحیح بھی نہ ہو۔ نماز کا صحیح ہونا اور ذمہ سے ساقط ہونا الگ چیز ہے جو بندہ کا عمل اور ہر حال میں اسے پورا کرنا ہے۔ اس حدیث کو بنیاد بنا کر نماز ترک نہیں کی جا سکتی۔ البتہ قبول و عدم قبول اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ لہٰذا حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ بھگوڑے غلام کی نماز صحیح تو ہوگی مقبول نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم

❸ علماء حدیث نے فرمایا کہ اگر کسی نے کواکب کو بارش کے نزول میں مؤثر تسلیم کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔
ایک یہ کہ کوئی کواکب کو اس طرح مؤثر تسلیم کرے کہ اعتقاد رکھے کہ کواکب ہی بارش کے نزول کا حقیقی سبب ہیں اور فاعل ہیں جیسے کہ جاہلیت کے دور میں یہ عقیدہ لوگوں میں عام تھا۔ تو جس کا یہ عقیدہ ہو اس کے کفر میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ وہ خارج از ملت اسلام ہے۔...... (جاری ہے)

۱۳۶...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكَوَاكِبُ وَبِالْكَوَاكِبِ

۱۳۶...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
"کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارے پروردگار عزوجل نے کیا فرمایا؟ فرمایا کہ: میں نے اپنے بندوں کو کوئی نعمت ایسی نہیں جو نہ دی ہو مگر ان میں کی ایک جماعت نے ان نعمتوں کا کفران کیا وہ کہتے ہیں کہ ستارے، ستارے، (یعنی جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے اور جو ہمیں نعمتیں مل رہی ہیں یہ سب گردش کواکب کی وجہ سے ہیں)

۱۳۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ يُنْزِلُ اللهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ الْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا

۱۳۷...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے برکت نازل فرمائی (بارش) مگر یہ کہ لوگوں میں سے ایک گروہ نے صبح کو اس کا انکار کیا۔ بارش تو اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی یا فلاں کام ہوا۔

۱۳۸...... و حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ

۱۳۸...... حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے

(گذشتہ سے پیوستہ)......اور باتفاق جمہور ائمہ ایسے عقیدہ سے ایمان سلب ہو جاتا ہے۔
دوسری صورت یہ ہے نزول بارش کا مؤثر اور فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو مانے لیکن کواکب کی گردش کو نزول بارش کا سبب اور ذریعہ اور علامت تصور کرے کہ عادتاً بارش کا نزول اسی سبب سے ہوتا ہے تو اس سے ایمان پر کوئی اثر نہیں پڑتا البتہ علماء نے اسے مکروہ لکھا ہے۔ کیونکہ یہ کلمہ متردد ہے کفروایمان کے مابین لہٰذا اس سے بچنا بھی ضروری ہے۔
حدیث مذکورہ میں کفر سے کفران نعمت مراد ہے جیسے کہ اگلی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔
بہر کیف ضعیف الاعتقادی کی وجہ سے بہت سے عوام مسلمین مختلف اشیاء کو مختلف امور میں مؤثر اور سبب حقیقی تسلیم کرتے ہیں زمانہ قدیم میں ستاروں اور سیاروں کو ہر قسم کے امور حتی کہ نظام کائنات مثلاً: بارش، گہن، گرھن اور اسی طرح کے دوسرے معاملات میں مسبّب حقیقی خیال کیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس غلط اور جاہلی تصور کو ختم کر کے عقیدۂ توحید مسلمانوں کو عطا کیا جو یہ بتلاتا ہے کہ کائنات کا تمام نظام خواہ وہ نظام شمسی ہو یا قمری یا دنیا کے مختلف امور سب اللہ تعالیٰ وحدہ" لاشریک کے غیبی اور زبردست قوت والے نظام کی کرشمہ سازی ہے جو کن فیکون سے نظام عالم کو چلا رہا ہے اور قیامت تک چلاتا رہے گا۔ البتہ بہت سے اسباب اور ذرائع اللہ تعالیٰ ہی نے مختلف امور کے لئے پیدا فرمائے ہیں لیکن ان کو صرف ذرائع ہی سمجھنا چاہیئے، موثر حقیقی ہر طرح کے امور کا صرف اور صرف اللہ وحدہ' لاشریک ہی ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ قَالُوا هَذِهِ رَحْمَةُ اللهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ) حَتَّى بَلَغَ (وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ)

عہد مبارک میں ایک بار لوگوں پر بارش نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ نے شکر کرتے ہوئے صبح کی اور کچھ لوگوں نے کفران نعمت کرتے ہوئے صبح کی۔ بعض نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور بعض نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی گردش صحیح ثابت ہوئی۔ فرمایا کہ پھر یہ آیت نازل ہوئیں۔ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ سے تَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ[1] تک۔

باب -۳۳ الدليل علي ان حب الانصار و علی ﷺ من الایمان وعلامته و بغضهم من علامات النفاق

انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت ایمان کا حصہ اور علامت ہے جبکہ ان سے بغض نفاق کی علامت ہے

١٣٩...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

۱۳۹...... حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: منافق کی علامت یہ ہے کہ اس کے دل میں انصار صحابہ کا بغض بھرا ہوتا ہے اور مومن کی علامت یہ ہے کہ اس کے دل میں انصار کی محبت ہوتی ہے۔

١٤٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ

۱۴۰...... حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''انصار کی محبت علامت ہے ایمان کی اور ان سے بغض علامت ہے نفاق کی۔''

١٤١...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۴۱...... حضرت عدی ﷺ بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے براء ﷺ بن عازب سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انصار صحابہ ﷺ کے بارے میں کہ: نہیں محبت کرتا ان سے سوائے مومن کے اور سوائے منافق کے کوئی ان سے بغض نہیں

[1] سورۃ الواقعہ۔ آیت ۷۴ تا ۸۶۔

وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ لا يُحِبُّهُمْ إِلا مُؤْمِنٌ وَلا يُبْغِضُهُمْ إِلاّ مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَدِيٍّ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ قَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ

رکھتا، جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے اور جو ان سے بغض و عداوت رکھے اللہ اس سے بغض و عداوت کرے۔

حضرت شعبہ (جو ایک راوی ہیں اس حدیث کے) فرماتے ہیں کہ میں نے عدی سے پوچھا کہ کیا آپ نے اسے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں! خاص مجھ ہی سے انہوں نے حدیث بیان کی۔ [1]

۱۴۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

۱۴۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا۔“

۱۴۳...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

۱۴۳...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے کبھی بغض نہیں رکھے گا۔

۱۴۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۴۴...... حضرت زرّ رضی اللہ عنہ بن حبیش فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑا (زمین کے اندر اور اس

---

[1] انصار سے مراد صحابہ کی وہ جماعت ہے جس نے مدینہ طیبہ میں آنے والے نہ صرف مہاجرین صحابہ کی بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ہر طرح سے نصرت و اعانت کی، اپنے جان و مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور اپنے غریب الدیار مسلمان بھائیوں کی مکمل ہمدردی و جانفشانی کے ساتھ اعانت و ایثار کا جو بے نظیر مظاہرہ انصار نے کیا اقوام و مذاہب کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، اسلامی اخوت و بھائی چارہ کا ایسا دلفریب، ایمان افروز نظارہ شاید کبھی انسانی تاریخ میں دوبارہ نہ ہو سکے، چنانچہ اسلام، مسلمان اور رسول اللہ کی اس بے مثال نصرت کے صلہ میں اللہ نے ان کو دنیا و آخرت میں بے شمار انعامات و اعزازات سے سرفراز فرمایا، مذکورہ بالا احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی محبت کو ایمان کا حصہ بتلایا ہے۔ اور فرمایا کہ سوائے منافق کے کوئی ان سے بغض نہیں رکھتا۔ لہٰذا اگر کسی دل میں انصار کا بغض ہو تو ایسا شخص یقیناً منافق ہے اسے اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیے۔ اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ، سے بغض بھی نفاق کی علامت اور ان سے محبت ایمان کی علامت قرار دی ہے نبی علیہ السلام نے۔ لیکن محبت کے بارے میں سابقہ احادیث میں بھی گزر چکا ہے اور اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ محبت کی لازمی شرط یہ ہے کہ اس میں غلو اور افراط و تفریط نہ ہو، ہر ایک کو اس کے مقام و مرتبہ میں رکھتے ہوئے اس سے محبت کی جائے، کسی کی محبت نہ تو غلو تک پہنچے اور نہ ہی کسی دوسرے کی تنقیص کا پہلو لئے ہوئے ہو۔ روافض حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا جو ڈھونگ رچاتے ہیں یہ محبت نہیں بلکہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بقول ظلم و تعدی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خود بہت سے ایسے اقوال منقول ہیں جن سے روافض کے اعمال کی زبردست تردید ہوتی ہے۔ لیکن یہ موقع اس کی تفصیل کا نہیں۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ

سے درخت اگایا) اور جان (انسان) کو پیدا کیا بے شک نبی امی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تھا کہ "مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے دشمنی و بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔"

باب -۳۴ بيان نقصان الايمان بنقص الطاعات و بيان اطلاق لفظ الكفر على غير الكفر بالله ككفر النعمة والحقوق

طاعات میں کمی سے ایمان میں کمی ہونے اور لفظ کفر کا ناشکری واحسان فراموشی پر بھی اطلاق ہونے کا بیان

١٤٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الِاسْتِغْفَارَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهَذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَمْكُثُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ

۱۴۵...... حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے طبقۂ خواتین! صدقہ دیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ جہنم میں سب سے زیادہ تم ہی ہو۔

ان میں سے ایک صائب الرائے خاتون کہنے لگیں یارسول اللہ! ہم کس وجہ سے جہنم میں سب سے زیادہ ہیں؟ فرمایا کہ: تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہو، میں نے تم سے زیادہ کسی کم عقل اور ناقص الدین کو نہیں دیکھا کہ صاحب عقل و دانش کے اوپر غالب آجاتی ہو۔

وہ خاتون کہنے لگیں: یارسول اللہ! (ہماری) عقل و دین میں کیا کمی ہے؟ فرمایا کہ عقل کا نقصان تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر (اللہ تعالیٰ نے کردی) ہے، یہ عقل میں کمی کی وجہ سے ہے۔ اور تم چند دن اور رات اس حالت میں رہتی ہو کہ نہ نماز پڑھتی ہو نہ روزہ رکھتی ہو رمضان میں، یہ دین میں کمی ہے۔ ❶

❶ اس حدیث سے بہت سی اہم باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ باب کا عنوان تھا کہ طاعات میں کمی سے دین میں کمی اور لفظ کفر کا اطلاق ناشکری و احسان فراموشی پر ہونے کا بیان۔ یہ دونوں باتیں مذکورہ حدیث سے معلوم ہوئیں۔ کہ خواتین ایام حیض میں نماز روزہ سے محروم رہتی ہیں تو حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ دینی اعتبار سے ناقص ہیں۔ معلوم ہوا کہ طاعات میں کمی دین میں کمی پیدا کردیتی ہے۔

دوسری بات کہ لفظ کفر کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کے علاوہ دوسرے معنی پر بھی ہوتا ہے حضور علیہ السلام کے لفظ تکفرن العشیر سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہیں۔ یالفظ کفر ناشکری کے معنی میں ہے اصطلاحی کفر مراد نہیں۔

علامہ نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ اعمال خیر سے گناہ مٹ جاتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے خواتین کے گناہ لعن طعن اور ناشکری کے مقابلہ میں فرمایا کہ صدقہ اور استغفار کی کثرت کیا کرو۔ اسی سے صدقہ اور استغفار کی فضیلت واہمیت بھی معلوم ہوئی۔...... (جاری ہے)

و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

حضرت ابن ہاد رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

١٤٦...... و حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۶...... حسن بن علی الحلوانی، ابو بکر بن اسحاق، ابن ابی مریم محمد ابن جعفر، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ، ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

١٤٧...... ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے طریقہ پر (سابقہ حدیث) نقل کرتے ہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

نوویؒ نے فرمایا کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ لعنت کرنا حرام ہے۔ لغت میں لعن کے معنی دور کرنے کے ہیں جب کہ اصطلاح میں کسی کو اللہ کی رحمت سے دور کرنے کے لئے لعنت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ تو کسی کو اللہ کی رحمت سے دور کرنا جب تک کہ اس کا یقینی اخروی حال معلوم نہ ہو جائز نہیں ہے۔ اسی لئے علماء نے فرمایا کہ کسی کو معین طور پر لعنت کرنا جائز نہیں خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر' حتیٰ کہ جانور کو بھی لعنت کرنا جائز نہیں۔ البتہ جس کے بارے میں یقینی طور سے معلوم ہو کہ موت کے وقت کفر کی حالت پر تھا تو اسے لعنت کرنا جائز ہے جیسے: ابو جہل، فرعون، قارون وغیرہ۔
یا جس کے بارے میں شریعت نے خود لعنت کے الفاظ استعمال کئے ہوں مثلاً: ابلیس وغیرہ۔
اسی طرح کسی کو معین کئے بغیر کسی عمل حرام کے کرنے والے کو لعنت کرنا حضور علیہ السلام سے ثابت ہے حضور علیہ السلام نے بالوں کو جوڑنے والی' جسم گدوانے والی' گودنے والی' غیر کے بال جڑوانے والی' عورت پر لعنت فرمائی۔
اسی طرح سود کھانے والے' کھلانے والے پر' مصورین (جاندار کی تصویر کشی کرنے والے پر) ظالموں' فاسقین وفاجرین پر لعنت فرمائی ہے۔
امام ابو عبد اللہ المازریؒ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کا قول "عقل میں کمی کی وجہ سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے"۔
در حقیقت حضور علیہ السلام کی طرف سے تنبیہ ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی طرف جس میں فرمایا کہ اگر دونوں عورتوں میں سے کوئی ایک گواہی کے وقت کوئی بات بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلادے' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں میں ضبط وحفظ کی کمی ہوتی ہے۔ اور خواتین کے دین میں کمی کے بارے میں فرمایا کہ ایام ماہواری میں چونکہ یہ نماز روزہ نہیں کر سکتیں اور یہ ایام سال کے بارہ مہینے جاری رہتے ہیں جب کہ ولادت کے وقت بھی تقریباً چالیس روز نماز نہیں پڑھ سکتی اس لئے طاعات میں کمی کی وجہ سے دین میں کمی ہے۔
البتہ یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ ان عبادات میں کمی کی وجہ سے ان کے اخروی درجات کم نہیں ہوں گے کیونکہ ایام کے دوران عبادات کی ادائیگی فطری مانع کی وجہ سے کرتیں ہیں اپنی وجہ سے عبادات ترک نہیں کرتیں لہٰذا اللہ تعالیٰ انہیں اجر بھی پورا عطا فرمائے گا۔ واللہ اعلم انتہٰی

باب-۳۵ بیان بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترك الصلوة

تارکِ صلوٰۃ پر لفظ کفر استعمال ہو سکتا ہے

۱۴۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ يَا وَيْلِي أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ

۱۴۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "جب ابن آدم آیتِ سجدہ تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان آہ وبکا کرتا ہوا اس سے دور ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میری یا ان کی تباہی ہو۔ ابن آدم کو سجدہ کا حکم کیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا تو اسے جنت ملے گی اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے (نافرمانی کر کے) انکار کیا لہٰذا میرے لئے جہنم کا وعدہ ہے۔"❶

۱۴۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ

۱۴۹...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"آدمی کے اور شرک و کفر کے درمیان ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔"❷

---

❶ باب کے عنوان سے یہ حدیث ظاہراً مطابقت نہیں رکھتی لیکن علماء نے لکھا ہے کہ امام مسلمؒ نے اس حدیث کو یہاں اس لئے ذکر فرمایا کہ حدیث میں ترک سجدہ کو سبب کفر ابلیس بتایا گیا ہے۔ اور سجدہ نماز کا ایک عضو و رکن ہے تو جب رکن و عضو کے ترک پر کفر لازم آیا تو پوری نماز کا تارک تو بدرجہ اولیٰ کفر کا مستحق ہوگا۔ لیکن ابلیس کا ترکِ سجدہ تو اس کے کفر کا سبب ہے البتہ دنیا میں تارکِ نماز عمداً کو بھی کافر نہیں کہا جائے گا اگرچہ یہ فعل کفر ضرور ہے۔

❷ ایک دوسری حدیث میں اسی بات کو مزید وضاحت سے فرمایا کہ مسلمانوں اور کفار کے درمیان فرق کرنے والی چیز (مابہ الامتیاز) نماز ہے۔
تارکِ صلوٰۃ اگر منکر صلوۃ ہے تو اس کے کفر میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ باجماع مسلمین وہ کافر ہے ملّتِ اسلامیہ سے خارج ہے۔ الا یہ کہ وہ نیا نیا مسلمان ہوا ہو اور اسے فرضیتِ صلوٰۃ کا علم نہ ہو۔
لیکن اگر تکاسل و تساھل کی وجہ سے ترکِ صلوٰۃ کرتا ہے اور فی الواقع نماز کا منکر نہیں بلکہ اس کی فرضیت کا قائل ہے جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہی حال ہے تو ایسے شخص کے بارے میں فقہاء کرامؒ کی مختلف آراء ہیں۔
امام شافعیؒ و امام مالکؒ اور جمہور سلف علماء کا مذہب یہ ہے کہ وہ کافر تو نہیں البتہ فاسق ضرور ہے اور اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا اگر توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا حداً۔ البتہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ تارکِ صلوٰۃ عمداً نہ تو کافر ہوگا تارکِ صلوٰۃ سے اور نہ ہی اسے قتل کیا جائے گا۔ البتہ اسے قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ توبہ کر کے نماز شروع کر دے۔
البتہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور ایک جماعت سلف کا قول یہ ہے کہ تارکِ صلوٰۃ کافر ہو جائے گا۔ تمام ائمہ کے دلائل الگ الگ احادیث ہیں، تفصیل کا یہ موقع نہیں۔

تَرْكَ الصَّلَاةِ

۱۵۰...... حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

۱۵۰...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان فرق ترک صلوۃ ہے۔

باب -۳۶ بیان کون الایمان باللہ تعالی افضل الاعمال

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا تمام اعمال میں سب سے افضل ہے

۱۵۱...... وحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ

۱۵۱...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اعمال میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ فرمایا: اللہ پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر اس کے بعد (افضل عمل کونسا ہے؟) فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ سوال کیا گیا پھر کیا؟ فرمایا: نیکیوں والا حج۔

۱۵۲...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۵۲...... حضرت زہری رضی اللہ عنہ اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح یہ روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳...... حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ

۱۵۳...... حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اعمال میں افضل عمل کونسا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔

میں نے عرض کیا کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا وہ غلام جو اس کے مالک کے نزدیک قیمتی ہو اور قیمت کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو۔ میں نے عرض کیا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ فرمایا کہ کسی ہنر مند کی مدد کر یا کسی بے ہنر آدمی کے لئے کوئی کام کر دے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں بعض اعمال سے کمزور ہو جاؤں (یعنی بعض اعمال نہ کر سکوں) تو؟ فرمایا کہ اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ

سَمِعْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ

رکھو بے شک یہی تمہارے لئے اپنی ذات کے واسطے صدقہ ہے۔ ❶

۱۵۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَتُعِينُ الصَّانِعَ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ

۱۵۴...... حضرت ابوذرؓ سے یہ حدیث (افضل عمل یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لانا اور جہاد کرنا...الخ) سابقہ حدیث کی طرح منقول ہے۔

۱۵۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَا تَرَكْتُ أَسْتَزِيدُهُ إِلَّا إِرْعَاءً عَلَيْهِ

۱۵۵...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنا، میں نے عرض کیا پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر میں نے مزید سوال کرنا چھوڑ دیا تاکہ آپ ﷺ کی طبیعت پر گراں نہ ہو۔

۱۵۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ

۱۵۶...... ابو عمرو الشیبانی کہتے ہیں کہ مجھ سے اس گھر والے نے (حضرت ابن مسعودؓ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) حدیث بیان کی کہ میں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا۔ یا نبی اللہ! کونسا کام جنت سے زیادہ

---

❶ ان احادیثِ بالا سے معلوم ہوا کہ تمام اعمال میں سب سے افضل عمل ایمان لانا ہے۔ بعض احادیث میں ایمان کے بعد جہاد کو اور بعض میں حج کو اور بعض میں دوسرے اعمال کو افضل بتلایا گیا ہے مثلاً برالوالدین وغیرہ کو۔
حضرت ابوذرؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ کرام میں مسابقت اعمال خیر کی کتنی طلب و تڑپ تھی۔ حضور علیہ السلام سے کرید کرید کر افضل اعمال کے بارے میں سوال کر رہے ہیں یہ در حقیقت آخرت کی فکر، دنیا کی زندگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے قیمتی بنانے کی فکر تھی جو حضراتِ صحابہؓ کو بے چین رکھتی تھی۔ اس حدیث میں اعمال خیر کی فکر اور اپنی کمزوری کا احساس بھی واضح ہے۔
حضور علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کہ کسی ہنر مند کی مدد کر یا بے ہنر کے لئے کوئی کام کر دے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بہت سے ہنر مند افراد کو کام نہیں ملتا اور وہ مدد کے محتاج ہوتے ہیں تاکہ اپنا کام کر سکیں۔ لہٰذا فرمایا کہ اگر کسی ہنر مند کی مدد کر کے اسے کام پر لگا دیا جائے تو یہ بہت افضل عمل ہے۔ اور اگر کوئی بے ہنر محتاج ہے تو اس کے لئے کوئی ذریعہ معاش و کسب تلاش کرنا بھی نہایت افضل ہے۔ جس میں حسن سلوک اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ رحم اور صدقہ سب کا اجر ملتا ہے۔
آخر میں فرمایا کہ اگر کچھ بھی نیک اعمال نہ کر سکو اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک نہ کر سکو تو کم از کم یہ کر لیا کرو کہ لوگوں کو اپنے شر اور تکلیف سے محفوظ رکھو کہ تمہاری ذات سے اگر کسی کو فائدہ نہیں پہنچ رہا تو کم از کم نقصان و تکلیف بھی نہ پہنچے۔ یہ تمہارا اپنی ذات کے لئے صدقہ ہے۔

اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَقْرَبُ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ

نزدیکی پیدا کرتا ہے آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا میں نے عرض کیا اس کے بعد اور کونسا یا نبی اللہ! فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرنا۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! اس کے بعد پھر کونسا؟ فرمایا! اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

۱۵۷...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ وَمَا سَمَّاهُ لَنَا

۱۵۷...... ابو عمرو شیبانی ؒ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس گھر والے (عبد اللہ بن مسعود ؓ) نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کونسا عمل اللہ کو زائد محبوب ہے؟ فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے دریافت کیا پھر کونسا عمل؟ فرمایا: والدین کیساتھ نیکی کرنا۔ پھر میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل؟ فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرنا۔ آپ نے ان ہی کاموں کا مجھے بتلایا اگر میں اور زائد دریافت کرتا تو اور زائد بتلا دیتے شعبہ نے اسی سند کیساتھ یہ روایت بیان کی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود ؓ کے گھر کی طرف اشارہ کیا لیکن ان کا نام نہیں لیا۔

۱۵۸...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۵۸...... حضرت عبد اللہ ؓ بن مسعود فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام اعمال میں افضل عمل اپنے وقت پر نماز کی ادائیگی اور والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ ❶

---

❶ علامہ نووی ؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ یہاں ان احادیث میں ایک اشکال ہے وہ یہ کہ کسی میں افضل الاعمال جہاد فی سبیل اللہ کو قرار دیا، کہیں پر نماز کی وقت پر ادائیگی کو، کہیں برالوالدین کو اور بعض دوسری روایات میں مسکین کو کھانا کھلانے اور سلام کرنے کو افضل الاعمال قرار دیا ہے۔ یہ اختلاف کیوں؟ اور ان سب میں جمع اور مطابقت کیسے ہوگی؟ علامہ قفال شاشی کبیر نے فرمایا کہ یہ اختلاف اعمال در حقیقت اختلاف احوال و اختلاف اشخاص کے اعتبار سے ہے۔ مثلاً: بعض حالات میں جہاد سب سے افضل عمل ہوگا، بعض حالات میں نماز وغیرہ (جیسے کہ خیبر کے موقع پر ایک غریب چرواہا مسلمان ہوا تو اسلام لانے کے بعد جب اس نے فرائض پوچھے تو فرمایا حضور ﷺ نے کہ جاؤ جاکر قتال کرو۔ اور وہ جہاد کے دوران شہید ہو گیا اور بعد میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایسا جنتی ہے کہ اس نے کوئی نماز نہیں پڑھی، کوئی روزہ نہیں رکھا لیکن سیدھا جنت میں گیا تو اس وقت کے حالات کے اعتبار سے جہاد ہی افضل عمل تھا۔ زکریا) اسی طرح بعض لوگوں کے حالات کے اعتبار سے جہاد ضروری تھا۔ ان میں حضور ﷺ نے جہاد کی طرف سے غفلت دیکھی تو ان کو جہاد کے بارے میں فرمادیا کہ افضل عمل ہے۔ کسی میں والدین کے ساتھ حسن سلوک میں کوتاہی دیکھی تو اسے فرمادیا کہ افضل العمل برالوالدین ہے۔ غرض یہ اختلاف در حقیقت اختلاف احوال و شخصیات کے اعتبار سے ہے۔
بعض نے فرمایا کہ افضل الاعمال سے قبل لفظ من "محذوف ہے اور مطلب یہ ہے کہ افضل اعمال میں سے ایک جہاد ہے یعنی افضل اعمال تو بہت سے ہیں ان میں ایک جہاد ہے' ایک برالوالدین ہے ایک نماز کی وقت پر ادائیگی ہے۔ وغیرہ وغیرہ نماز کو بلا عذر شرعی یا طبعی مؤخر کرنا گناہ ہے اوّل وقت میں نماز کی ادائیگی لازم ہے۔

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ أَوِ الْعَمَلِ الصَّلاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ

باب-۳۷ بيان كون الشرك[1] اقبح الذنوب وبيان اعظمها بعده

تمام گناہوں میں شرک کے بدترین گناہ ہونے اور اس کے بعد دوسرے بڑے گناہوں کا بیان

۱۵۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ

۱۵۹...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے عظیم ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے باوجودیکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ بلاشبہ یہ تو بہت بڑا گناہ ہے (کہ انسان اپنے خالق و مالک جس نے اسے تن تنہا پیدا کیا عدم سے وجود بخشا اس کے ساتھ اس کی صفات و کمالات میں کسی غیر کو شریک کرے) میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا گناہ (سب سے بڑا ہے؟) فرمایا کہ تو اپنے بچہ کو اس اندیشہ و خوف سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں

---

[1] حدیث سے معلوم ہوا کہ شرک سب سے بڑا اور بدترین گناہ ہے۔ شرک کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات و کمالات میں کسی غیر کو جو یقیناً مخلوق ہوگی شریک کیا جائے۔ خواہ عملاً یا اعتقاداً۔ اسکا بدترین گناہ ہونا کسی بھی صاحب عقل پر مخفی نہیں۔ خود قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ دوسرے تمام گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے اگر چاہیں لیکن شرک کی مغفرت اور معافی ہرگز نہیں فرمائیں گے۔
شرک کی مختلف اقسام ہیں شرک اعتقادی' شرک عملی وغیرہ کوئی مسلمان بقائمی ہوش و حواس شرک اعتقادی میں تو مبتلا نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی اس شرک میں نعوذ باللہ مبتلا ہو گیا تو فی الفور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا البتہ شرک عملی میں دور حاضر کے بے شمار جاہل بلکہ بہت سے سمجھدار لکھے پڑھے لوگ بھی مبتلا ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: الشرك اخفى من دبيب النمل۔ یعنی شرک تو چیونٹی کی چال کی آواز سے بھی زیادہ خفیف اور چھپا ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے دور میں بدعتی اور جاہل لوگ دین کے نام پر نہ جانے کیا کیا شرک کر رہے ہیں۔
قبروں پر چڑھاوے چڑھانا' غیر اللہ کی نذر و نیاز' حسینؓ کی فاتحہ' مزاروں پر منتیں مرادیں مانگنا' غیر اللہ کے نام کے جانور ذبح کرنا' غوث الاعظم (شاہ عبدالقادر جیلانیؒ) کی گیارہویں منانا۔ حضرت جعفر صادقؓ کے کونڈے کرنا یہ سب شرک جلی و خفی کی مختلف اقسام ہیں جن میں ہندو پاکستان کے اکثر جاہل عوام مبتلا ہیں اور انکے ایمان مشکوک ہوتے جارہے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ایک گروہ جو بزعم خود اہلسنت ہونے کا دعوائے باطل کرتا ہے وہ اسلام کا ٹھیکیدار بن کر پوری امت کو گمراہ کر رہا ہے اور ان شرکیہ افعال و اقوال کو عین ایمان قرار دے رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لیا ہے۔ اور انہوں نے ان تمام شرکیہ افعال و قبر پرستی کو اپنی گندہ گھناؤنی اور حرام مگر نہایت نفع بخش تجارت و کاروبار کا ذریعہ بنار کھا ہے۔ یہ مزارات کے مجاور اور خود ساختہ جعلی بدعتی پیر جو نماز تک نہیں پڑھتے اصلاح کے نام پر لوگوں کو نہ صرف گمراہ کر رہے ہیں بلکہ مسلمانوں کا پیسہ حرام طریقہ سے کھا رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ لوگ قرآن کریم کی اس وعید کے صحیح ترین مصداق و مستحق ہیں جس میں فرمایا کہ: "یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ نقصان و خسارہ والے ہیں۔" اور فرمایا کہ: "بیشک وہ لوگ جنہوں نے چھپایا اس بات کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہے (توحید اور شرک سے بیزاری) اور اس کے معاوضہ میں دنیا کا تھوڑا سا مال و متاع حاصل کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹوں میں جہنم کے انگارے بھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن نہ لطف کے ساتھ کلام فرمائیں گے اور نہ ان کے گناہ معاف کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔" (البقرۃ آیت ۱۷۴) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور تمام مسلمانوں کو ہر طرح کے شرک سے محفوظ رکھے۔ آمین

يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ

شریک ہوگا (تجھے اس کے کھانے پینے کے اخراجات برداشت کرنے ہوں گے) میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

۱۶۰...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا (وَالَّذِينَ لا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلا بِالْحَقِّ وَلا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا)

۱۶۰...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کے ساتھ تو کسی کو شریک ٹھہرائے باوجودیکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ اس نے کہا پھر کونسا گناہ؟ فرمایا اپنے لڑکے کو تو اس خوف سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا۔ [1] اس نے کہا پھر کونسا؟ فرمایا کہ اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ [2] پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق و تائید ان آیات میں نازل فرمائی: والّذین لایدعون سے یلق اثاماً [3] تک۔

باب -۳۸ بیان الکبائر و اکبرھا

کبیرہ گناہوں اور کبائر میں سب سے بڑے گناہ کا بیان

۱۶۱...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي

۱۶۱...... حضرت ابوبکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک بار حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں حاضر خدمت تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہ نہ بتلاؤں؟ تین بار آپ ﷺ نے یہ فرمایا اور فرمایا:

---

[1] قرآن کریم میں قتل اولاد کے بارے میں فرمایا: لاتقتلوا اولاد کم خشیة إملاق اپنی اولاد کو بھوک و افلاس سے قتل نہ کرو۔ تمہیں اور تمہاری اولاد کو رزق ہم دیتے ہیں۔ رزاق تم نہیں ہو ہم ہیں لہٰذا قتل اولاد نہایت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ احقر مترجم عرض کرتا ہے کہ ہمارے دور میں یہ جاہلانہ عمل ایک دوسری صورت میں رائج ہے۔ جسے بہبود آبادی یا فیملی پلاننگ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کہ کم بچے ہوں گے تو گھرانہ خوشحال ہوگا۔ دنیا بھر میں عموماً اور مسلم ممالک میں خصوصاً آبادی کم کرنے پر زور دیا جارہا ہے۔ اور لوگوں کو فیملی پلاننگ کے طریقے ضبط ولادت کی مختلف دوائیں مفت دی جارہی ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بھی قتل اولاد کی ہی شکل ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ آمین۔

[2] زنا بھی بدترین گناہ کبیرہ ہے۔ حدیث بالا میں پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا عام عورت سے زنا سے بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جوار اور ہمسائیگی میں ہمسایہ کو دوسرے ہمسایہ سے یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے بیوی بچوں اور گھربار کی حفاظت کا خیال رکھے گا۔ اور پڑوسی سے انسان کو کسی غیر شریفانہ حرکت کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر کوئی ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرے تو اس کی شناعت و قباحت مزید بڑھ جاتی ہے۔

[3] سورۃ الفرقان آیت ۶۸: ترجمہ۔ اور وہ لوگ (اللہ کے خاص بندے ہیں) جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور جس شخص کے قتل کو اللہ نے حرام کردیا اسے قتل نہیں کرتے مگر کسی حق کی وجہ سے۔ اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو یہ کام کرے گا اسے سزا سے پالا ہوگا۔

بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ۲۔ والدین کی نافرمانی کرنا ۳۔ جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات کہنا۔ اور نبی اکرم ﷺ اس وقت ٹیک لگا کر تشریف فرماتھے، پھر آپ (تکیہ سے ہٹ کر) بیٹھ گئے اور مسلسل اسی بات کا اعادہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (اپنے دل میں) کہنے لگے کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ ❶

---

❶ گناہ صغیرہ و کبیرہ کسے کہتے ہیں؟ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر وہ کام جس سے اللہ اور اللہ کے رسول علیہ السلام نے کسی بھی درجہ میں منع فرمایا ہے یا اس کے کرنے کو ناپسند فرمایا ہے اسے کرنا یا کسی کام کے کرنے کا حکم فرمایا اسے نہ کرنا گناہ ہے۔ اور جب نافرمانی اللہ اور اس کے رسول کی ہو تو وہ عظیم ہے اس اعتبار سے ہر گناہ کبیرہ ہے صغیرہ نہیں۔ لیکن جمہور علمائے سلف و خلف اور فقہاء کرامؒ نے گناہ کی دو قسمیں بیان کی ہیں ۱۔ صغیرہ ۲۔ کبیرہ۔ حضرت ابن عباس ؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ امام غزالیؒ نے بھی اسی مسئلہ پر تفصیل سے گفتگو فرماتے ہوئے اسی کو اختیار کیا اور فرمایا کہ ہر وہ شخص جسے فقہ سے کچھ درک ہو وہ اس بات کا انکار نہیں کر سکتا۔

امام غزالیؒ نے یہ بھی فرمایا کہ: وہ گناہ جو انسان کسی خوف و ندامت کے احساس سے عاری ہو کر کرے اور اسے اس پر کوئی ندامت و شرمندگی نہ ہو اسے ہلکا سمجھ کر کرے اور اس گناہ پر جرات و جسارت کرے وہ کبیرہ ہے۔ اور جس گناہ سے انسان کو ندامت ہو اور آئندہ کے لئے اس سے بچنے کا احساس ہو وہ صغیرہ ہے۔

شیخ ابن الصلاحؒ نے فرمایا کہ: ہر گناہ اپنی ذات میں بڑا اور عظیم ہے اور اس پر کبیرہ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ لیکن کبیرہ گناہ کی کچھ نشانیاں اور علامات ہیں۔ مثلاً: وہ گناہ جس پر قرآن و حدیث میں حد بیان کی گئی ہو، مثلاً: زنا، سرقہ، قتل، تہمت، شراب خوری، سود خوری، رہزنی یا ڈکیتی وغیرہ یا اس گناہ کی کوئی اخروی سزا بیان کی گئی ہو یا عذاب کا وعدہ ہو مثلاً: کسی کا ناحق مال کھانا، کسی کی آبروریزی کرنا، مسلمان کو تکلیف پہنچانا، دین کے احکامات کو لوگوں کی خواہش کے مطابق توڑ مروڑ کر پیش کرنا، غیبت وغیرہ کرنا یا اسی طرح اس گناہ کے کرنے والے کو فاسق کہا گیا ہو مثلاً: کسی پاک دامن عورت پر بہتان باندھنا وغیرہ یا کسی گناہ پر لعنت کی گئی ہو مثلاً: حلالہ کرنے کرانے والے پر حدیث میں لعنت فرمائی گئی ہے وغیرہ ایسے تمام گناہ کبیرہ ہیں۔

حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خود بہت سے گناہوں کی بطور کبیرہ نشاندہی فرمائی۔ چنانچہ اسی بنیاد پر شیخ ابو محمد بن عبد السلام نے فرمایا کہ جب تم کبیرہ گناہ اور صغیرہ گناہ کا فرق جاننا چاہو تو اس کی برائی پر غور کرو۔ اگر اس کی برائی اور شناعت ان گناہوں کے برابر یا زیادہ ہے جنہیں حدیث میں کبیرہ کہا گیا تو وہ بھی گناہ کبیرہ ہے ورنہ صغیرہ۔

بہر کیف گناہ کبیرہ کی کوئی متعین تعریف نہیں بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں قرآن و حدیث میں کہیں کبائر میں شمار نہیں کیا گیا لیکن حقیقتاً وہ بہت سے دوسرے کبائر سے بڑے کبائر ہیں۔ مثلاً: قرآن کریم کی بے حرمتی، شعائر اللہ کی بے توقیری و بے حرمتی، انبیاء اللہ کی تعظیم نہ کرنا، سب صحابہ ؓ و سلف۔ یہ گناہ ایسے ہیں جو دوسرے بہت سے کبائر مثلاً: جھوٹ، تجسس، بدگمانی و بدنظری وغیرہ سے بڑے گناہ ہیں۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ اور صغیرہ گناہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دوسرے بعض نیک اعمال کی وجہ سے معاف کر دیتے ہیں۔ جیسے احادیث میں مختلف اعمال کے بارے میں ہے کہ فلاں عمل سے اتنے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ البتہ کبیرہ گناہ کے لئے توبہ ضروری ہے۔ اور توبہ نام ہے تین چیزوں کا۔ ایک یہ کہ اپنے کئے پر ندامت ہو، آئندہ کے لئے نہ کرنے کا عزم ہو اور استغفار ہو۔ اور جو شخص گناہ کے بعد استغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرما دیتے ہیں۔ اسی لئے ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ استغفار اگر ہو تو کوئی گناہ نہیں رہتا۔

اسی طرح یہ بات بھی اہم ہے کہ صغیرہ گناہ پر اگر اصرار ہو یعنی صغیرہ کو عادت بنا لیا جائے تو وہی کبیرہ بن جاتا ہے اور مُصر علی الذنب اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ شیخ ابن الصلاحؒ نے فرمایا کہ گناہ پر اصرار کا مقصد یہ ہے کہ صغیرہ گناہ کر کے اسے آئندہ بھی کرنے کا قصد و ارادہ کرے اور اس کو کرنے سے باز نہ آئے۔

والدین کی نافرمانی اور حقوق کی عدم ادائیگی بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تو بہت اہتمام سے قرآن و حدیث میں حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا کہ انہیں اف کہنا بھی جائز نہیں، چہ جائیکہ ان کی نافرمانی کی جائے۔ کسی حالت میں بھی والدین کی نافرمانی..... (جاری ہے)

۱۶۲...... و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ

۱۶۲...... حضرت انس﷜، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی' کسی جان کا قتل کرنا اور جھوٹی بات (یا گواہی) ہے۔

۱۶۳...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَالَ أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ شَهَادَةُ الزُّورِ

۱۶۳...... حضرت انس﷜ بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے کبائر کا تذکرہ فرمایا۔ یا آپ ﷺ سے کبائر کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' کسی جان کا قتل کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا ہیں۔ اور فرمایا کہ میں تمہیں کبائر میں سب سے کبیرہ گناہ نہ بتلاؤں؟ وہ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی ہے۔
شعبہؒ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) فرماتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ نے جھوٹی گواہی فرمایا۔

۱٦٤...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ

۱۶۴...... حضرت ابوہریرہ﷜ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: "سات ہلاک و برباد کرنے والی باتوں سے اجتناب کرو' کہا گیا کہ وہ سات باتیں کونسی ہیں؟ فرمایا ۱۔ شرک مع اللہ ۲۔ سحر (جادو ٹونا وغیرہ) ۳۔ جس نفس کا قتل اللہ نے حرام کر دیا ہے اسے قتل کرنا مگر کسی (شرعی) حق کے عوض ۴۔ یتیم کا مال کھانا ۵۔ سود کھانا ۶۔ جنگ کے روز دشمن سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا ۷۔ اور پاکدامن مؤمن عفیفہ عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... جائز نہیں۔ البتہ اگر والدین معصیت الٰہی کا حکم دیں تو علماء نے فرمایا کہ معصیت کے اندر والدین کا حکم بھی نہیں مانا جائے گا۔ حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: **لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق**۔ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہوگی۔
طلبِ علم دین کے لئے بھی والدین کی اجازت ضروری ہے البتہ علم دین کے دو درجات ہیں ایک فرض عین اور دوسرا فرض کفایہ اور سنت فرض عین وہ ہے جس کا جاننا روزمرہ کے اسلامی احکامات پر عمل کے لئے لازمی ہو اس کے لئے والدین کی اجازت ضروری نہیں۔ البتہ علوم نبویہ کے حصول کے لئے جانا یہ فرض کفایہ ہے اور اس کے لئے والدین کی اجازت ضروری ہے۔ واللہ اعلم
جھوٹی گواہی بھی گناہ کبیرہ ہے۔ کیونکہ اس میں ایک انسان کی حق تلفی ہوتی ہے جس سے اسے ایذاء پہنچتی ہے اور کسی کی حق تلفی یا ایذاء حرام ہے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی اور والدین کی نافرمانی اگرچہ شرک کے برابر نہیں لیکن فی نفسہ بہت سخت گناہ ہیں۔ (**انتھیٰ کلام النووی مخلصاً بتغیر یسیر**) احقر زکریا عفی عنہ

❶ اس حدیث میں بعض دوسرے مزید گناہوں کو بھی کبائر میں شامل فرمایا ہے۔ سب سے پہلے سحر یعنی جادو وغیرہ کرنا کرانا ہے۔ شریعت کی رو سے جادو سیکھنا' سکھانا' کسی پر کرنا اور کروانا سب حرام ہے۔ البتہ بعض علماء نے فرمایا کہ جادو کے توڑ کے لئے اس کا سیکھنا گناہ نہیں البتہ...... (جاری ہے)

الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

١٦٥...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ

۱۶۵......حضرت عبداللہ بن عمرؓو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"کبیرہ گناہوں میں سے ہے آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں! آدمی کسی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواب میں) اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اس کی اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

١٦٦...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۶۶......سعد بن ابراہیم سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت (آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا یہ ہے کہ وہ کسی دوسرے کے والدین کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے جواب میں اس کے والدین کو گالی دیتا ہے) منقول ہے۔

باب-۳۹ تحریم الکبر و بیانہ

کبر و تکبر کی حرمت کا بیان

١٦٧...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ

۱۶۷......حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کسی پر اس کا استعمال گناہ ہے۔
اسی طرح سود کھانا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن میں سودی معاملہ کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے اعلانِ جنگ کرتے ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ سود کھانا اپنی ماں سے (معاذ اللہ) زنا کی طرح ہے۔ لڑائی میں دشمن کے مقابلہ میں پیٹھ پھیر لینا اور راہ فرار اختیار کرنا شیوۂ مسلمان نہیں قرآن میں فرمایا کہ ایسا شخص اللہ کے غضب میں آجاتا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ الا یہ کہ پینترا بدلنے اور دوسرے رخ سے مزید حملہ کرنے کے لئے پیٹھ پھیرے تو جائز ہے۔
پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا سخت ترین گناہ ہے۔ یہاں غافلات سے مراد یہ ہے کہ وہ عورتیں جو بے حیائی اور فحاشی کی باتوں سے واقف نہ ہوں سیدھی سادھی گھریلو پاکدامن خواتین ہوں جنہیں دنیا کی خباثتوں اور فحاشیوں کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو۔ ایسی خواتین قرآن کی نظر میں قابل تعریف ہیں۔ ایسی خواتین پر بدکاری کی تہمت لگانا بدترین گناہ ہے اور قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ دنیا میں ان کی سزا یہ ہے کہ ۸۰ کوڑے حد قذف کے طور پر ان کے لگائے جائیں اور آئندہ کے لئے ان کی گواہی ہمیشہ کے لئے ناقابل اعتبار ہے۔ اور اخروی سزا یہ ہے کہ لعنوا في الدنيا و الآخرة۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ملعون ہیں۔ اور شدید دردناک عذاب ان کا مقدر ہے۔ اعاذنا الله من ذالك۔ احقر زکریا عفی عنہ۔

قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلٍ الْفُقَيْمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ

"وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبر ہوگا" ایک آدمی نے عرض کیا کہ: ایک شخص کو یہ بات پسند ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور جوتا اچھا ہو (تو کیا یہ بھی تکبر ہے) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود بھی خوبصورت صاحبِ جمال ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، تکبر تو حق بات کو رد کر دینے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔ ❶

۱۶۸...... حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ قَالَ مِنْجَابٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۱۶۸...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا، جہنم میں نہیں جائے گا ❷، اور جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کبر اور بڑائی ہوگی وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ ❸

---

❶ تکبر اور کبر یہ نفسانی رزائل میں سب سے بدترین رذیلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بڑائی اور کبریائی صرف میری چادر ہے۔

تکبر کسے کہتے ہیں؟ فرمایا کہ تکبر کہتے ہیں حق بات کو خود پسندی کی وجہ سے رد کر دینے اور دوسرے لوگوں کو اپنے سے حقیر سمجھنے کا۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ تکبر کا تعلق ظاہر سے نہیں باطن سے ہے۔ ایک انسان اپنے ظاہر کو اچھا رکھنا چاہتا ہے تو یہ تکبر نہیں ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ بعض علماء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر کام حسن و جمال (ظاہری یا معنوی) لئے ہوئے ہے۔ اس کی صفات جمالیہ و کمالیہ ہیں۔

ابو سلیمان الخطابیؒ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبِ نور ہیں رونق و شادابی والے ہیں یعنی یہ نور و رونق اللہ کی ملک میں ہیں جسے چاہیں دے دیں۔

بعض نے فرمایا کہ اس کے معنی ہے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ لطف کا معاملہ فرماتے ہیں۔ صحیح اور مختار بات یہ ہے کہ یہ اللہ کی صفت ہے اور شارع علیہ السلام نے اس کی توضیح نہیں فرمائی لہٰذا ہمیں بھی اس کی وضاحت میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

امام الحرمین نے فرمایا کہ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے جو اسماء و صفات مطلقاً بیان کئے ہیں ہم بھی ان کا اطلاق کریں گے اور جن کے بارے میں شریعت نے اطلاق سے منع کیا ہے ان کا ہم بھی اطلاق نہیں کریں گے۔

اور جو اسماء و صفات شریعت میں وارد نہیں ہیں ہم ان کے جواز و عدم جواز کے بارے میں کوئی حکم نہیں لگائیں گے۔ بہر کیف تکبر کا معنی یہ نہیں کہ انسان اچھا پہننا اوڑھنا چھوڑ دے بلکہ لوگوں کو حقیر نہ سمجھے۔

❷ جہنم میں نہ جانے کا مطلب یہ نہیں کہ خواہ اس نے ساری عمر گناہ کئے ہوں لوگوں کے حقوق غصب کئے ہوں، معصیت و نافرمانی میں زندگی گذاری ہو تب بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی بداعمالیوں کی سزا دینے کے لئے جہنم میں داخل کریں گے پھر وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل کر دیا جائے گا، لہٰذا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا بلکہ کبھی نہ کبھی جنت میں ضرور داخل ہوگا جنت سے محروم نہیں رہے گا۔ واللہ اعلم

❸ جنت میں عدم دخول کا مطلب یہ ہے کہ جب تک اپنے تکبر و بڑائی کی سزا نہیں بھگتے گا، جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یعنی اگر اس..... (جاری ہے)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرِيَاءَ

۱۶۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ

۱۶۹...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”جس کے دل میں ذرہ بھر بھی بڑائی ہوگی جنت میں دخول (اوّلی) سے محروم رہے گا۔“

باب-۴۰　الدليل علي ان من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة و ان مات مشركا دخل النار

شرک سے بری ہونے کی حالت میں مرنے والا جنت میں داخل ہوگا اور شرک کی حالت میں مرنے والا جہنم میں

۱۷۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ وَكِيعٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَ قُلْتُ أَنَا وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

۱۷۰...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ابن نمیر کی روایت کے الفاظ ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہو اور اسی حالت میں مر جائے تو جہنم میں داخل ہوگا، اور (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں کہتا ہوں کہ جو شخص اس حالت میں وفات پائے کہ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ ❶

۱۷۱...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کہ یا رسول اللہ! دو واجب کرنے والی (جنت اور جہنم کو) باتیں کونسی ہیں؟

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے دوسرے اعمال کی وجہ سے جنت کا استحقاق ہو گیا ہوگا۔ تب بھی تکبر کی وجہ سے دخول جنت سے پہلے مرحلہ میں روک دیا جائے گا۔ پھر اپنے تکبر کی سزا اٹھائے گا اس کے بعد پاک صاف ہو کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ انتہی زکریا
(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ تمام کتب میں یہ روایت اسی طرح مذکور ہے کہ جملۂ اوّل کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی اور جملۂ ثانیہ کی نسبت اپنی طرف کی۔ اور یہ اس لئے کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک ہی جملہ سنا ہو اور دوسرا جملہ خود قرآن وحدیث سے اخذ کیا ہو۔ البتہ دوسری روایت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دونوں جملوں کی نسبت حضور علیہ السلام کی طرف فرمائی۔ غالباً کسی وقت ایک ہی جملہ یقینی طور سے یاد ہوگا تو ایک جملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر کے نقل کر دیا اور ایک اپنی طرف منسوب کر کے۔ واللہ اعلم

رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ فَقَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ

فرمایا: جو شخص اس حال میں وفات پائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گیا (یعنی ضرور داخل ہو گا) اور جو شرک کرتا ہوا موت سے جا ملا وہ جہنم میں داخل ہو گیا۔ (ضرور ہو گا)۔

۱۷۲...... و حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

۱۷۲...... حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"جو شخص اللہ سے اس حالت میں ملا کہ شریک نہیں کرتا تھا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو وہ جنت میں داخل ہوا اور جو اس سے اسکے ساتھ شرک کرتا ہوا ملا وہ جہنم میں داخل ہو گیا۔

۱۷۳...... و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ

۱۷۳...... حضرت جابر ؓ نبی اکرم ﷺ سے سابقہ روایت (جو شخص اللہ سے اس حالت میں ملا کہ وہ شکر نہیں کرتا تھا وہ جنت میں جائے گا...... الخ) کی طرح نقل کرتے ہیں

۱۷۴...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ

۱۷۴...... حضرت [1] ابوذر ؓ، نبی مکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے بشارت دی کہ آپ کی امت میں سے جو شخص اس حال میں وفات پائے کہ شرک نہیں کرتا تھا اللہ کے ساتھ وہ جنت میں داخل ہو گا۔

(ابوذر ؓ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا (یارسول اللہ!) اگر وہ زناکاری کرے اور چوری کرے؟ فرمایا اگرچہ وہ زناکاری کرتا ہو یا چوری کرتا ہو [2] (تب بھی جنت میں داخل ہو گا)۔

---

[1] حضرت ابوذر ؓ مشہور صحابی ہیں۔ ان کا نام جندب بن جنادہ تھا۔ صحابہ ؓ میں فقیر صحابہ کے نام سے مشہور ہیں۔ مال و دولت سے نہایت دور بھاگتے تھے بلکہ مالداروں سے بھی نہایت دور رہتے تھے۔ قبیلۂ غفار سے تعلق تھا۔

[2] حضرت ابوذر ؓ کو اس بات پر حیرت تھی کہ زناکاری اور چوری جیسے قبیح افعال کے باوجود کیسے جنت میں جائے گا؟ چنانچہ اگلی روایت میں ہے کہ انہوں نے بار بار اپنی بات کا اعادہ کیا اور حضور علیہ السلام نے فرمایا: ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو یعنی ان کی مرضی نہ بھی ہو تب بھی جنت میں جائے گا۔ علامہ نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ یہ حدیث اہل سنت کے مذہب کی دلیل ہے کہ کبیرہ گناہ کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے جہنم کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ اور یہ بات گذر چکی ہے کہ صاحب ایمان خواہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو جنت میں کبھی نہ کبھی ضرور جائے گا۔ اور جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جہنم سے نکال دیا جائے گا۔ انتہی

۱۷۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ

۱۷۵...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ سو رہے تھے، جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا میں (چلا گیا اور) پھر آیا تو اس وقت بھی آپ ﷺ سو رہے تھے (میں چلا گیا) دوبارہ آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس بندہ نے بھی لاالہ الااللہ کہا (ایمان لایا) اور پھر اسی پر قائم رہتے ہوئے مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔“

میں نے عرض کیا: اگر وہ زناکاری یا چوری کرتا ہو؟ (تو کیا پھر بھی جنت میں جائے گا؟) فرمایا کہ (ہاں) اگرچہ زنا اور چوری کرے۔ تین بار آپ ﷺ نے فرمایا۔ اور چوتھی مرتبہ میں فرمایا کہ خواہ ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی ابوذر رضی اللہ عنہ کی مرضی نہ ہو تب بھی جنت میں جائے گا)۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے تو یہی جملہ کہتے ہوئے کہ و ان رغم [1] انف ابی ذرؓ، ابوذر کی مرضی کے خلاف۔

باب-۴۱ تحریم قتل الکافر بعد قوله ”لا اله الا الله“

کافر کے کلمہ پڑھنے کے بعد اس کا قتل حرام ہو جاتا ہے

۱۷۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ

۱۷۶...... حضرت مقداد [2] بن الاسود رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں (اس بارے میں کہ) اگر میری کافروں میں سے کسی سے مڈبھیڑ ہو جائے اور وہ مجھ سے لڑائی کرے اور میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے اور پھر وہ مجھ سے بچ کر درخت کی آڑ لے لے اور کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے تابع فرمان ہو گیا (اسلام لے آیا) تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں یا رسول اللہ؟

جبکہ وہ اسلام کا قول کر چکا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل نہیں کر

---

[1] عرب میں یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ دوسرا کوئی بات تسلیم نہ کرے کہ تم نہ چاہو تب بھی یہ کام ہوگا۔ یہ محاورہ ہے

[2] حضرت مقداد رضی اللہ عنہ مشہور و معروف صحابی ہیں۔ کندہ یمن کے ایک علاقہ سے تعلق تھا اسی نسبت سے ”کندی“ کہلاتے ہیں۔ بنو زھرہ کے حلیف تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ ابتدائے زمانۂ اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان کا حقیقی نسب یہ ہے۔
مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ۔ لیکن یہ مقداد بن اسود کے نام سے معروف ہیں۔ اسود بن عبد یغوث نے زمانۂ جاہلیت میں انہیں متبنّٰی (منہ بولا بیٹا) بنا لیا تھا لہٰذا اسی نام سے معروف ہو گئے۔

لِلَّهِ أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا أَفَأَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي

سکتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہے اور ہاتھ کاٹنے کے بعد اسلام کا کلمہ کہنے لگا کیا میں (پھر بھی) اسے قتل کر سکتا ہوں؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اسے مت قتل کرو۔ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہو گا جس پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے ہو (یعنی وہ مسلمان ہو گا) اور تم اس کے اس مقام پر ہو جاؤ گے جس پر وہ اسلام کا کلمہ کہنے سے...... پہلے تھا (یعنی حالت کفر پر)۔ ❶

۱۷۷...... قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ فِي حَدِيثِهِ وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

۱۷۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ منقول ہے۔ ابن جریج کی روایت مین یہ الفاظ ہیں کہ وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے اسلام لے آیا اور معمر کی روایت میں ہے کہ جب میں اس کے قتل کیلئے جھکوں تو وہ لا الہ الا اللہ کہے۔

۱۷۸...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۱۷۸...... حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن الاسود کندی سے روایت ہے اور وہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شرکت فرمائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کا کیا حکم ہے اگر میں کفار کے کسی آدمی سے ملوں۔ آگے سابقہ حضرت لیث رضی اللہ عنہ والی روایت کی طرح روایت بیان فرمائی۔

---

❶ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ یہ اور آئندہ آنے والی چند احادیث سے فقہ اسلامی کا ایک ضابطہ اور اصول معلوم ہوا اور وہ یہ کہ احکامات شرعیہ میں ظاہر پر عمل کیا جاتا ہے اور ظاہر پر ہی حکم لگایا جاتا ہے۔ جہاں تک باطن اور باطنی معاملات کا تعلق ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور وہی اس کا وکیل ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص زبان سے کلمہ توحید کا اقرار کرتا ہے تو وہ مسلمان کہلائے گا اور اس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ کیا جائے گا۔ وہ اسلامی احکامات کا پابند ہو گا اور خلاف شرع امور پر حاکم اسے سزا دے گا بحیثیت مسلمان۔ جو حقوق مسلمانوں کو حاصل ہوں گے اسے بھی حاصل ہوں گے خواہ وہ باطناً دل سے توحید و رسالت کا قائل نہ ہو کیونکہ دل کے اندر جھانکنا اور دل کی حالت معلوم کرنا یہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے ذمہ نہیں رکھا بلکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ دنیا میں تو ظاہر کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

۱۷۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَقَتَلْتَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ وَأَنَا وَاللهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتَّى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَلَمْ يَقُلِ اللهُ (وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ) فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ

۱۷۹...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ صبح دم "جہینہ" کے مقام پر قبیلہ حرقات والوں سے ہماری جنگ ہوئی۔ ایک شخص کو میں نے جالیا (یعنی وہ میری تلوار کی زد میں آگیا اور میں اسے قتل کرنے ہی کو تھا) کہ اس نے کہا لا الہ الا اللہ (توحید کا اقرار کرلیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جان کے خوف سے کلمہ پڑھا) میں نے اسے نیزہ مارا (جس سے وہ جان سے گزر گیا) لہٰذا اس واقعہ کا تذکرہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا پھر بھی تم نے اسے قتل کردیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اسلحہ کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا (مقصد ایمان لانا نہیں تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا (کہ اس نے جان کے خوف سے کلمہ پڑھا ہے، ایمان کی نیت سے نہیں، یعنی تمہیں کیا علم کہ اس نے کس نیت سے لا الہ الا اللہ کہا تھا) کہ تم جان لیتے کہ یہ کلمہ اس نے کہا تھا (دل سے) یا نہیں۔

پھر اس کے بعد آپ ﷺ مسلسل اسی کا تکرار کرتے رہے مجھ سے یہاں تک کہ میں یہ تمنا کرنے لگا کہ میں اسی روز مسلمان ہوا ہوتا (کیونکہ اس گناہ عظیم سے بچ جاتا)۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص نے فرمایا کہ میں خدا کی قسم! کسی مسلمان کو قتل نہیں کروں گا اس وقت تک جب تک کہ ذوالبطین یعنی اسامہ رضی اللہ عنہ اسے قتل نہ کرے۔

ایک آدمی نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا؟ تم ان کفار سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سب اللہ کے لئے ہو جائے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک ہم نے اسی لئے قتال کیا (اور کرتے رہے کفار سے) یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو گیا البتہ تو اور تیرے ساتھی چاہتے ہیں کہ فتنہ باقی رکھنے کے لئے قتال کریں۔ ❶

۱۸۰...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

۱۸۰...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ معلوم ہوا کہ اسلام اور شریعت کے احکامات میں ظاہر پر عمل کیا جاتا ہے۔ اب کسی نے خواہ صرف زبان سے کلمہ توحید کا اقرار کیا ہو دل سے نہ کیا ہو پھر بھی اس پر مسلمانوں والے احکامات جاری ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے منافقین سے قتال نہیں فرمایا حالانکہ بعض منافقین کے بارے میں تو قرآن کریم نے بتلا بھی دیا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو ذوالبطین فرمایا۔ بُطین تصغیر ہے بطن کی اور بطن کہتے ہیں پیٹ کو۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چونکہ نکلا ہوا تھا اس لئے انہیں سعد رضی اللہ عنہ نے ذوالبطین فرمایا۔

قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ظِبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

نے ہمیں (لڑائی کے لئے) جہینہ کے مقام پر قبیلہ حُرقہ کی طرف بھیجا۔ ہم نے ان پر صبح کے وقت حملہ کیا اور انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اور ایک انصاری صحابی نے ان میں سے ایک شخص کو جا پکڑا۔ جب ہم نے اسے چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا تو (وہ جان کے خوف سے گھبرا کر) کہہ اٹھا لا الہ الا اللہ، یہ سن کر انصاری نے تو ہاتھ روک لیا (قتل سے) اور میں نے اسے اپنے نیزہ سے مار کر قتل کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو اس کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے اسامہ! تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بلا شبہ وہ تو پناہ پکڑنے کیلئے اس نے کہا تھا (اس کا مقصد ایمان نہیں تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے باوجود قتل کر دیا؟ پھر آپ مسلسل اسی بات کو دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ میرے دل میں یہ تمنا ہونے لگی کہ میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا (تاکہ اس گناہ عظیم کے وبال سے بچ جاتا)۔

۱۸۱...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ خَالِدًا الْأَثْبَجَ ابْنَ أَخِي صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ حَدَّثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيَّ بَعَثَ إِلَى عَسْعَسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِكَ حَتَّى أُحَدِّثَهُمْ فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ جُنْدَبٌ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ أَصْفَرُ فَقَالَ تَحَدَّثُوا بِمَا كُنْتُمْ تَحَدَّثُونَ بِهِ حَتَّى دَارَ الْحَدِيثُ فَلَمَّا دَارَ الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّهُمُ الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ

۱۸۱...... حضرت صفوان ؓ بن محرز بیان کرتے ہیں کہ حضرت جندب ؓ بن عبداللہ البجلی نے عسعس بن سلامہ کو حضرت عبداللہ ؓ بن زبیر کے (زمانۂ خلافت میں سازشیوں کی طرف سے اٹھائے گئے) فتنہ کے زمانہ میں کہلوایا کہ لوگوں کو جمع کرو اپنے بھائی بندوں کو (برادری کو) تاکہ ان سے کچھ گفتگو کروں۔

عسعس نے لوگوں کو بلا بھیجا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت جندب ؓ تشریف لائے زرد رنگ کی ٹوپی اوڑھے ہوئے۔ اور لوگوں سے کہا کہ تم اپنی گفتگو میں لگے رہو جو باتیں تم کر رہے تھے۔ (لوگ باتیں کرنے لگے) یہاں تک کہ حضرت جندب ؓ کی طرف روئے سخن ہوا۔ جب روئے سخن جندب ؓ کی طرف ہوا تو انہوں نے بُرنس [1] (ٹوپی) اتار دی اپنے سر سے اور فرمایا کہ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ تمہیں تمہارے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بتلاؤں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار مشرکین کی ایک قوم کی طرف مسلمانوں کا لشکر روانہ فرمایا۔ دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ مشرکین میں سے ایک

---

[1] برنس ایک خاص قسم کی ٹوپی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ برنس اس کپڑے کو کہتے ہیں جس میں ٹوپی بھی لگی ہوئی ہو۔

إلى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ وَإِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ قَالَ وَكُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللهُ فَقَتَلَهُ فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لِمَ قَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلا إِلَهَ إِلا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلا إِلَهَ إِلا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَجَعَلَ لا يَزِيدُهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلا إِلَهَ إِلا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شخص جب چاہتا کسی مسلمان کو تاک کر حملہ کرتا اور اسے قتل کرڈالتا' آخر کار ایک مسلمان نے اسکی غفلت سے فائدہ اٹھا کر اسے تاک لیا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم آپس میں بات کرتے تھے کہ وہ مسلمان اسامہ ؓ بن زید تھے۔ جب انہوں نے اس پر تلوار اٹھائی (قتل کے ارادے سے) تو اس نے لاالہ الااللہ کہہ دیا۔ انہوں نے اسے قتل کردیا۔

اس کے بعد (فتح کی) خوشخبری لے کر ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے سب حال احوال دریافت فرمایا تو انہوں نے سب بتلادیا اور ان صاحب کی بات بھی بتلادی کہ انہوں نے کیا کرڈالا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا اور ان سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ فرمایا کہ یارسول اللہ! اس نے مسلمانوں کو بہت اذیت پہنچائی اور فلاں فلاں مسلمان کو قتل کردیا پوری جماعت کا نام لے کر بتلایا۔ میں نے اس پر تلوار اٹھائی۔ جب اس نے تلوار دیکھی تو کہا کہ: لاالہ الااللہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے قتل کردیا؟ فرمایا کہ ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا تو تم اس لاالہ الااللہ کا کیا جواب دوگے جب وہ قیامت کے روز اس کلمہ کے ساتھ آئے گا؟ وہ کہنے لگے کہ یارسول اللہ! میرے لئے استغفار کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا جواب دوگے اس کے لاالہ الااللہ کا جب وہ قیامت کے دن اس کے ساتھ آئے گا؟ پھر آپ ﷺ نے اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا اور یہی فرماتے رہے کہ جب وہ روزِ قیامت لاالہ الااللہ کے ساتھ آئے گا تو تم کیا کروگے؟۔ ❶

باب-۴۲ قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا

مسلمانوں پر اسلحہ اٹھانے والے کے ایمان کا بیان

۱۸۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وحَدَّثَنَا أَبُو

۱۸۲...... حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مسلمان کا قتل کتنا سخت گناہ ہے۔ مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو بغیر حق شرع کے اسے قتل نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے مسلمان کی جان کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ شریعت اسلامی کی نظر میں جان کی کیا قیمت ہے۔ ہمارے دور میں مسلمان مسلمان کے کفر کا فتویٰ جاری کررہا ہے۔ مسلمان مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے' پھر بھی یہ غور وفکر کی بات ہے کہ اسامہ بن زید ؓ نے صرف اسلام کی سربلندی کی خاطر اور مسلمانوں کو اذیت سے بچانے کے لئے ایک موذی کو قتل کیا تھا جس پر حضور ﷺ نے اتنی گرفت فرمائی۔ اور اگر کوئی شخص اپنی ذاتی مادی و نفسانی اغراض کی خاطر کسی کو قتل کرے تو وہ اس کا کیا جواب دے گا؟ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

"جس شخص نے ہم پر (مسلمانوں پر) اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔"

۱۸۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا

۱۸۳...... حضرت سلمہ ﷺ بن الاکوع، حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ہمارے (مسلمانوں کے) خلاف تلوار کھینچی وہ ہم میں سے نہیں۔"

۱۸۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

۱۸۴...... حضرت ابو موسیٰ ﷺ اشعری، حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ہمارے خلاف اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔" ❶

باب-۴۳ قول النبی ﷺ من غشنا فلیس منا

دھوکہ دہی کرنے والا ہم میں سے نہیں

۱۸۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

۱۸۵...... حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"جس نے ہمارے اوپر ہتھیار اٹھایا وہ ہم مین سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔"

---

❶ اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ مذہب یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف خروج اور اسلحہ اٹھانا بغیر کسی حق شرعی کے جائز نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی اسے حلال اور جائز نہ سمجھے اور اپنے اسلحہ اٹھانے کی غلط تاویل کرے تو ایسا شخص بالاتفاق کافر نہیں ہے دائرہ اسلام سے خارج نہیں البتہ فاسق اور گناہگار ضرور ہے۔

مذکورہ بالا احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمانوں کے خلاف اسلحہ اٹھانے کو جائز سمجھے تو یہ کفر ہے۔ واللہ اعلم

۱۸۶...... و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي

۱۸۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور اقدس ﷺ ایک اناج (غلہ) کی ڈھیری کے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے اس ڈھیر کے اندر اپنا ہاتھ ڈالا تو آپ ﷺ کو انگلیوں میں تری محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے اے اس غلہ کے مالک؟ اس نے کہا اس پر پانی پڑ گیا تھا (بارش کی وجہ سے) یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم نے اس گیلے غلّہ کو اوپر کیوں نہیں کیا تاکہ لوگ اسے دیکھ سکتے، جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔" (میرا اس سے کوئی تعلق نہیں)۔

باب -۴۴ تحريم ضرب الخدود و شق الجيوب والدعاء بدعوة الجاهلية

رخساروں کو پیٹنا، گریبان پھاڑنا، جاہلیت کی باتیں کرنا حرام ہے

۱۸۷...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى وَأَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَا وَشَقَّ وَدَعَا بِغَيْرِ أَلِفٍ

۱۸۷...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (شدت و فرط غم سے) اپنے رخساروں کو پیٹے اور گریبان پھاڑے یا جاہلیت (کفر) کی باتیں (مثلاً: نوحہ گری یا بلند آواز سے رونا، بین کرنا وغیرہ)۔ [1] یہ یحییٰ کی روایت کے الفاظ ہیں اور ابن نمیر وابو بکر کی روایت میں لفظ "أو" نہیں ہے۔

۱۸۸...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا وَشَقَّ وَدَعَا

۱۸۸...... اعمش سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (جو شخص شدت غم کی وجہ سے اپنے رخساروں کو پیٹے اور گریباں پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں) کی طرح منقول ہے

۱۸۹...... حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا

۱۸۹...... حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ (ایک

---

[1] شدّت و فرط غم سے گریبان پھاڑنا، چیخنا چلانا، نوحہ گری و مرثیہ خوانی کرنا، بلند آواز سے بین کرنا، سر کے بال نوچنا اور رخساروں پر تھپڑ مارنا اور اسی طرح کفر کی سی باتیں کرنا یہ سب حرام ہے۔ صرف بغیر آواز کے رونے کی اجازت شریعت نے دی ہے۔ حضور علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر شدید غم و رنج کے باوجود کوئی رونا پیٹنا نہیں۔ فرمایا: البتہ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔"

يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَصَاحَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ

مرتبہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری مرض میں مبتلا ہوگئے اور آپ پر غشی کے دورے پڑنے لگے۔ان کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں رکھا تھا کہ اچانک ان کے گھر کی ایک عورت زور سے چلائی۔ حضرت ابو موسیٰ کو اسے منع کرنے کی ہمت نہ ہوئی(تکلیف کی وجہ سے)۔
جب وہ صحتیاب ہوگئے تو فرمایا میں بری اور بیزار ہوں اس سے جس سے رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں اس عورت سے جو چیخ چلا کر روئے (تکلیف کے وقت) اور بال کاٹنے والی عورت سے اور مارے غم کے کپڑے پھاڑنے والی عورت سے۔

۱۹۰ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَا أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ قَالَا ثُمَّ أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ

۱۹۰ ...... حضرت عبد الرحمانؒ بن یزید اور ابو بردہؓ بن ابی موسیٰ دونوں سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت ابو موسیٰ پر غشی طاری ہوگئی، ان کی اہلیہ امّ عبد اللہ روتی پیٹتی چیختی چلاتی ہوئی ان کی طرف متوجہ ہوئیں۔ جب حضرت ابو موسیٰ کو مرض سے افاقہ ہوگیا تو فرمایا کہ کیا تو نہیں جانتی پھر ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بری اور بیزار ہوں اس سے جو مصیبت کے وقت بال منڈوادے (یا نوچے، چلا کر روئے) اور کپڑے پھاڑدے۔

۱۹۱ ...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ امْرَأَةِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ لَيْسَ مِنَّا

۱۹۱ ...... حضرت ابو موسیٰ سے یہی روایت (آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مصیبت اور پریشانی کے وقت بال منڈوائے اور کپڑے وغیرہ پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں ہے) دوسری سند سے منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں بری کے بجائے لیس منّا کے الفاظ ہیں۔

وَلَمْ يَقُلْ بَرِيءٌ

باب-۴۵

غلظ تحريم النميمة

چغل خوری کی شدت حرمت کا بیان

١٩٢...... وحَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنُمُّ الْحَدِيثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ

١٩٢...... حضرت حذیفہؓ بن یمان کو اطلاع ملی کہ فلاں شخص گفتگو میں چغلی لگاتا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔ ❶

١٩٣...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ فَكُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا مِمَّنْ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ قَالَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

١٩٣...... ہمام بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کی باتیں حاکم سے جاکر نقل کردیا کرتا تھا کہ (فلاں تمہارے بارے میں یہ کہتا ہے اور فلاں یہ) ایک بار ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا کہ یہ ہے وہ شخص جو امیر تک دوسروں کی باتیں پہنچاتا ہے۔ اس دوران وہ شخص ہمارے قریب آکر بیٹھ گیا تو حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

١٩٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ إِنَّ هَذَا يَرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ أَشْيَاءَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِرَادَةَ أَنْ

١٩٤...... ہمام بن الحارث کہتے ہیں کہ ہم ایک بار حضرت حذیفہؓ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آکر ہمارے پاس بیٹھ گیا۔ حذیفہؓ سے کہا گیا یہ شخص حاکم کے پاس بہت سی باتیں پہنچاتا ہے۔ تو حذیفہؓ نے اس کو سنانے کے لئے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔"

---

❶ اِدھر کی بات اُدھر اور اُدھر کی بات اِدھر کرنا 'لگائی بجھائی کرنا چغلی کہلاتا ہے۔ کیونکہ چغلی کی وجہ سے دو مسلمان بھائیوں میں باہمی نفرت اور عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔ دوستی دشمنی میں اور محبت نفرت میں بدل جاتی ہے اس لئے یہ عمل شریعت نے حرام فرمایا اور اس عمل کے کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یعنی اگر دوسرے اعمال صالحہ کی وجہ سے جنت کا مستحق ہوگا بھی تو روک دیا جائے گا اور سزا جھیل کر جنت میں جانے کا مستحق ہوگا۔ واللہ اعلم

يُسْمِعَهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

باب-٤٦ بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمن بالعطیة و تنفیق السلعة بالحلف و بیان الثلاثة الذین لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ یوم القیمة ولا ینظر الیهم و لا یزکیهم و هم عذابٌ الِیْمٌ

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے، احسان کر کے جتلانے دیگر گناہوں کی حرمت و سختی کا بیان اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ دیکھے گا طرف ان کے نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کو دکھ کا عذاب ہوگا

١٩٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثَ مِرَارٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ

١٩٥...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
”تین آدمی ہیں کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہیں فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ ہی ان کو (گناہوں سے) پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین بار یہی الفاظ ادا فرمائے تو انہوں نے فرمایا کہ: یہ لوگ تو تباہ و برباد ہوگئے، یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانے والا، احسان کر کے جتلانے والا اور اپنے سامان کو جھوٹی قسمیں کھا کر نکالنے والا“۔ ❶

---

❶ اس حدیث میں فرمایا کہ یہ تین گناہ کرنے والے ایسے محروم ہیں کہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ان سے گفتگو نہیں فرمائیں گے، مراد یہ ہے کہ رضا و خوشی اور خیر کی بات نہیں فرمائیں گے بلکہ سخت ناراضگی اور غصہ کے ساتھ ان سے کلام کریں گے۔
پہلا گناہ اسبالِ ازار یعنی شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی طرف نظر نہیں فرمائیں گے اور عموماً تکبر اور بڑائی کی وجہ سے شلوار نیچے لٹکائی جاتی ہے، البتہ اگر بطور تکبر نہ ہو بلکہ بطور عذر ہو جیسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شلوار خود بخود نیچے آجاتی تھی تو اس کی اجازت ہے۔ البتہ اس گناہ سے اجتناب کرنا حتی الامکان واجب ہے۔
دوسرا گناہ احسان کر کے اسے جتلانا ہے۔ وہ شخص جو بغیر احسان کئے کسی کو کچھ نہ دیتا ہو یہ بھی سخت گناہ ہے کیونکہ اس سے دوسرے کی عزتِ نفس مجروح ہوتی ہے۔ لہٰذا اس گناہ سے اجتناب بھی ضروری ہے ورنہ نیکی برباد گناہ لازم والی مثال صادق آئے گی۔
تیسرا گناہ جھوٹی قسمیں کھا کر سامان بیچنا ہے۔ کیونکہ اس میں صرف ایک گناہ نہیں بلکہ یہ کئی گناہوں اور مفاسد کا مجموعہ ہے۔ ایک تو خریدار کو دھوکہ دینا ہے، دوسرے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچانا، تیسرے ایک انسان کو ایذاء اور تکلیف کا باعث بننا جو حرام ہے۔ چوتھے جھوٹی قسم کھانا جو بجائے خود ایک سنگین گناہ ہے اور گناہ کے سمندر میں ڈبونے والا عمل ہے۔ لہٰذا اس عمل سے اجتناب کرنا ہر مسلمان تاجر کی ذمہ داری ہے۔ افسوس یہ اسلام کی تعلیمات ہیں جو مسلمانوں نے چھوڑ دیں اور غیر مسلموں نے اپنالیں اور وہ ترقی کے اعلیٰ منازل تک پہنچ گئے جب کہ مسلمان اپنی بد قماشیوں کی وجہ سے تنزلی اور انحطاط کی جانب تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشاداتِ نبوی ﷺ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بـــالْحَلِفِ الْـــكَاذِبِ

۱۹۶ ...... و حَدَّثَنِي أَبُـــــو بَكْرِ بْنُ خَلادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَنَّانُ الَّذِي لا يُعْطِي شَيْئًا إِلا مَنَّهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ

۱۹۶ ...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تین (قسم کے) اشخاص ہیں کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائیں گے، ایک وہ شخص جو احسان جتلانے والا ہو کہ بغیر احسان جتلائے کسی کو کچھ نہ دیتا ہو' دوسرے وہ شخص جو اپنا سامان ناجائز قسم کھا کر فروخت کرتا ہو' تیسرے اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

۱۹۷ ...... و حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

۱۹۷ ...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (اللہ تعالیٰ قیامت کے روز احسان جتلانے والے، جھوٹی قسم کھا کر اپنے سامان فروخت کرنے والے اور ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والے سے کلام نہیں فرمائیں گے) ذرا سے فرق کے ساتھ منقول ہے۔

۱۹۸ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا يُزَكِّيهِمْ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ

۱۹۸ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تین اشخاص ہیں کہ روزِ قیامت باری تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائیں گے اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک فرمائیں گے (ایک طریق میں جو ابو معاویہ کا ہے یہ الفاظ بھی ہیں کہ) نہ ان کی طرف نظر فرمائیں گے اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہے ۱۔ بوڑھا زانی ۲۔ جھوٹا بادشاہ ۳۔ مغرور و متکبر محتاج۔ ❶

---

❶ اس حدیث میں دوسرے تین افراد کے بارے میں مذکورہ وعید بیان فرمائی۔ پہلا وہ شخص جو بوڑھا ہو اور پھر زناکاری کرے۔ زنا کا عمل خود نہایت سخت گناہ ہے اور خواہ جوان کرے یا بوڑھا اس کی شناعت و برائی ہر ایک پر واضح ہے لیکن بوڑھے شخص کا زنا کرنا اس گناہ کی شدت کو بڑھا دیتا ہے۔ اس واسطے کہ اگر جوان زنا کرے تو اس کے پاس وجہ ہے کہ شہوت کے غلبہ سے مجبور تھا۔ لیکن بوڑھا چونکہ شہوت سے مغلوب نہیں ہوتا اس کے جذبات سرد ہو چکے ہوتے ہیں اور گناہ کا داعیہ کمزور ہو چکا ہوتا ہے لہٰذا ایسے حالات میں زنا کرنا بڑا سخت جرم ہے۔
دوسرا وہ شخص جسے خدا نے بادشاہت اور اقتدار سے نوازا ہو لیکن وہ پھر بھی جھوٹ بولتا رہے۔ یہاں پر بھی جھوٹ بجائے خود سنگین گناہ ہے اور کوئی بھی جھوٹ بولے گناہ ہر حال میں ہوگا لیکن بادشاہ اور حکمران کے جھوٹ میں شدت و سنگینی زیادہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً انسان کسی نقصان سے بچنے کے لئے جھوٹ بولتا ہے یا کسی سے اسے خوف ہوتا ہے لہٰذا خوف کی وجہ سے جھوٹ بولتا ہے۔ جب کہ حکمران اور بادشاہ کو نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے نہ ہی کسی سے خوف لاحق ہوتا ہے لہٰذا اس کا جھوٹ بولنا سنگین تر ہے۔
اسی طرح تیسرا وہ شخص جو کوڑی کوڑی کا محتاج ہو لیکن بڑائی اور تکبر سے بھرا ہو۔ تکبر اور بڑائی کا سبب عموماً مالداری اور ترفہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے کسی کے اندر اگر تکبر ہو تو وہ تعجب کی بات نہیں اگرچہ گناہ اس کے حق میں بھی سخت ہے لیکن اس گناہ کی شناعت بڑھ جاتی ہے ایسے شخص کے حق میں جس کے پاس ہے بھی کچھ نہیں اور پھر بھی بڑائی جتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھیں۔

۱۹۹...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ

۱۹۹...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

”تین طرح کے آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان سے کلام کریں گے، نہ ان کا تزکیہ فرمائیں گے (گناہوں سے پاک کریں گے) اور انکے واسطے دردناک عذاب ہے۔

۱: وہ شخص جس کے پاس اس کی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ (جنگل ویران) بیابان علاقہ میں ہو اور (ضرورت سے زائد ہونے کے باوجود) کسی مسافر کو پانی نہ دے۔

۲: وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا سامان فروخت کرے اور قسم کھائے کہ یہ اسنے اتنے پیسوں میں لیا ہے اور خریدار (اسکی قسم کی بناء پر) اسے سچا جانے حالانکہ وہ جھوٹا تھا۔

۳: وہ شخص جو حاکم اور امام المسلمین کے ہاتھ پر صرف دنیا طلبی کی وجہ سے ہی بیعت کرتا ہے۔ اگر حاکم اور امام اسے مال و دولت دیتا ہے تو یہ بھی وفاداری کرتا ہے اور اگر نہیں دیتا تو یہ بھی اس سے وفا نہیں کرتا۔“ ❶

۲۰۰...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ

۲۰۰...... اعمش سے یہ روایت بھی سابقہ روایت کی طرح منقول ہے مگر اس میں الفاظ ہیں کہ جس نے ایک سامان کا نرخ کیا۔

۲۰۱...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُرَاهُ مَرْفُوعًا قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بَعْدَ صَلَاةِ

۲۰۱...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے یہی حدیث ان الفاظ کے فرق کے ساتھ منقول ہے۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیگا اور نہ ان کی جانب نظر اٹھائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ایک تو وہ شخص جس نے عصر کے بعد کسی مسلمان کے مال پر قسم کھائی پھر

---

❶ پہلے شخص کے گناہ کی سنگینی واضح ہے کہ مسافر سفر اور وہ بھی بیابان میں پانی کے واسطے سخت پریشان ہوتا ہے اور بعض اوقات جان پر بن جاتی ہے ایسے وقت میں زائد پانی سے روکنا غیر انسانی غیر اخلاقی حرکت اور بدترین جرم ہے اور کسی انسان کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔
اسی طرح جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنا بہرحال میں گناہ عظیم اور کئی مفاسد کا مجموعہ ہے لیکن عصر کے بعد اس عمل کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ وقت اجتماع ملائکہ کا ہوتا ہے کہ دن کے فرشتے جانے کی تیاریوں میں ہوتے ہیں اور رات کے فرشتے آنے کی۔
تیسرے آدمی کا گناہ بھی اس اعتبار سے عظیم ہے کہ اس میں مسلمانوں کی جمعیت کو نقصان پہنچانا ہے اور صرف طمع و لالچ کی وجہ سے امام المسلمین کی اطاعت سے نکلنا سخت گناہ ہے۔ ایسا شخص صرف مفادات کا تابع اور خواہشات کا بندہ ہوتا ہے۔ جسے حدیث میں بئس عبدالدینار و عبدالدرھم فرمایا گیا۔ واللہ اعلم۔ انتہیٰ زکریا عفی عنہ

الْعَصْرِ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهُ وَبَاقِي حَدِيثِهِ نَحْوُ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ

اس کا مال مارلیا۔ بقیہ حدیث اعمش کی سابقہ روایت کی طرح ہے۔

باب-۴۷ بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه ومن قتل نفسه بشيء عذب به في النار و انه لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة

خودکشی کی حرمت، آلۂ خودکشی سے جہنم میں عذاب ہونے اور جنت میں صرف مسلمان کے دخول کا بیان

۲۰۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

۲۰۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کسی تیز دھار لوہے سے خودکشی کی تو وہ تیز دھار لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ابد الا باد تک۔ ❶
جس نے شراب نوشی کی کثرت کے ذریعہ خودکشی کی وہ ہمیشہ جہنم میں شراب ہی چوستا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں پڑا رہے گا۔ اور جس نے پہاڑ سے (یا بلند جگہ سے) اپنے آپ کو گرا کر ہلاک کرلیا وہ بھی جہنم میں ہمیشہ اسی عمل میں مبتلا رہے گا ابد آباد کے لئے۔ ❷

۲۰۳...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ

۲۰۳...... مذکورہ سب طریقوں سے بعینہٖ حسب سابق روایت (جس نے لوہے سے یا شراب نوشی سے یا پہاڑ سے گر کر خودکشی کی وہ جنت میں ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا) منقول ہے۔

---

❶ علماء نے فرمایا کہ اگر خودکشی کرنے والا شخص اسلام اور ایمان کی حالت میں مرا تو وہ کبھی نہ کبھی جنت میں داخل ہوگا۔ البتہ حدیث میں جو فرمایا کہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا یہ حکم اس کے لئے ہے جو خودکشی کو حلال سمجھے۔ واللہ اعلم

❷ جس طرح کسی دوسرے انسان کا ناحق قتل جائز نہیں۔ اسی طرح اپنے نفس کو ہلاک کرنا (خودکشی کرنا) بھی حرام ہے۔ کیونکہ حیات اور زندگی یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اسے ضائع کرنا امانت میں خیانت ہے۔ جان کو لینے کا اختیار و حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اور بندہ کو امانت میں خیانت اور اقدام علی اہلاک النفس پر سزا ہوگی۔ اگرچہ خودکشی میں بھی قتل و ہلاکت اور موت اللہ کے ہی حکم کے تحت ہوتی ہے لیکن بندہ نے چونکہ اپنے آپ کو مارنے اور ہلاک کرنے کا اقدام کیا اس لئے اسے سزا دی جائے گی۔ اور حدیث میں فرمایا کہ جس طرح سے خودکشی کی وہی طریقہ عذاب کی صورت میں اس پر طاری کر دیا جائے گا قیامت میں۔

۲۰۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِي شَيْءٍ لَا يَمْلِكُهُ

۲۰۴...... حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن الضحاک فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت فرمائی (بیعتِ رضوان کے موقع پر) اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت و دین کی قسم کھائی جھوٹی تو وہ ایسا ہی ہو گا جیسے کہ اس نے کہا[1] اور جس نے خودکشی کی کسی چیز سے تو قیامت کے روز اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا۔" "انسان کے اوپر کسی ایسی چیز کی نذر واجب نہیں جو اس کی ملکیت میں نہ ہو"۔[2]

۲۰۵...... حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللهُ إِلَّا قِلَّةً وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ

۲۰۵...... حضرت ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جس چیز پر انسان کی ملکیت نہ ہو اس میں اس کی نذر واجب نہیں، مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کے مترادف ہے، جس نے دنیا میں کسی چیز سے اپنے کو ہلاک کر ڈالا، قیامت کے روز اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا، جس نے جھوٹا دعویٰ کیا اپنے مال کو بڑھانے کے واسطے تو اللہ تعالیٰ مال میں زیادتی کے بجائے کمی ہی کریں گے، جس نے حاکم کے حکم سے جھوٹی قسم کھائی (مال بڑھانے کے لئے) وہ بھی اسی کی طرح ہے۔"

۲۰۶...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا

۲۰۶...... حضرت ثابت بن الضحاک الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت و دین کی قسم کھائی قصداً جھوٹی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور جس نے کسی بھی چیز سے خودکشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اسی چیز سے جہنم کی آگ میں عذاب دیں گے' یہ روایت سفیان کے طریق سے ہے۔ جب کہ شعبہؒ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائی تو اپنے کہے کے مطابق ہو گیا۔ اور جس نے کسی چیز سے اپنے آپ کو ذبح کر لیا' قیامت کے روز اسی چیز سے

---

1. کسی شخص نے ایسی چیز کی نذر یا منت مانی جو اس کی ملکیت میں نہیں تو ایسی واجب نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی نے یہ منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو یہ مکان راہ خدا میں دوں گا حالانکہ وہ مکان کسی اور کا ہے تو یہ منت واجب نہیں ہوگی۔
2. مثلاً کسی نے کہا کہ اگر میں فلاں کام کروں تو میں یہودی ہو جاؤں یا عیسائی ہو جاؤں۔ تو اگر اس کے دل میں غیر مذہب کی عظمت ہے تو وہ بلاشبہ کافر ہے اور اگر اسلام اس کے دل میں راسخ ہے تو کافر نہیں ہو گا البتہ شدید گناہگار ہو گا۔ واللہ اعلم

مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ هَذَا حَدِيثُ سُفْيَانَ وَأَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيثُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ذُبِحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۰۷...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يُدْعَى بِالْإِسْلَامِ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ آنِفًا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَأَنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

۲۰۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِي

(بطور عذاب) ذبح کیا جائے گا۔"

۲۰۷...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں حاضر تھے آپ ﷺ نے ایک شخص کو جو مسلمان کہلایا جاتا تھا فرمایا کہ یہ جہنم والوں میں سے ہے۔
جب لڑائی کا وقت آیا تو وہ شخص خوب بے جگری سے لڑا اور اسے کافی زخم لگے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! جسے آپ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ اہل جہنم میں سے ہے وہ تو آج خوب بہادری سے لڑا اور لڑائی میں ہی مر گیا؟
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ جہنم کو گیا، بعض مسلمان قریب تھے کہ حضور ﷺ کے اس ارشاد کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جاتے (کیونکہ اس شخص کا ظاہر تو بہت اچھا تھا) کہ اسی اثناء میں کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں۔ البتہ شدید زخمی ہو گیا تھا جب رات ہوئی تو وہ اپنے زخموں کی شدت و تکلیف کو برداشت نہ کر سکا اور خودکشی کرلی۔
نبی اکرم ﷺ کو خبر دی گئی تو فرمایا اللہ اکبر۔ چنانچہ انہوں نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ جنت میں نہیں جائیگا مگر مسلمان ہی۔ بیشک اللہ تعالیٰ (بعض اوقات) فاسق و فاجر آدمی سے بھی اس دین کی تائید و نصرت کا کام لیتے ہیں۔"

۲۰۸...... حضرت سہل بن سعد الساعدی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کا آمنا سامنا ہو گیا تو لڑائی ہوئی۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف پلٹے تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں ایک شخص ایسا تھا جو کسی اکیلے اور الگ تھلگ لشکری کو چھوڑتا نہ تھا (بلکہ اسے قتل کر دیتا تھا دشمن کے کسی سپاہی کو نہیں چھوڑتا تھا) اس کا پیچھا کر کے اپنی تلوار سے اس کا کام تمام کر دیتا

أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالُوا مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ حَتَّى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

تھا۔ تو صحابہ میں سے بعض نے کہا کہ ہم میں سے آج کوئی اتنا کام نہ آیا جتنا فلاں شخص آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جان لو وہ اہل جہنم میں سے ہے۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ میں مستقل اس کے ساتھ رہوں گا (اس کے اعمال کو دیکھنے اور یہ جاننے کے لئے کہ اس کا کونسا عمل اس کے جہنم میں جانے کا باعث ہے) چنانچہ وہ شخص اس آدمی کے ساتھ جانکلا۔ وہ جب بھی کہیں ٹھہر تا تو یہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ تیز چلتا تو یہ بھی تیز چلنے لگتا (دورانِ جنگ وہ اس کے ساتھ چپکا رہا) وہ آدمی (جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے) جنگ میں شدید زخمی ہو گیا اور جلدی موت کی تمنا کرنے لگا اور اپنی تلوار کا دستہ زمین میں گاڑا اور اس کی نوک اپنی چھاتیوں کے درمیان رکھی پھر اپنی تلوار پر دباؤ ڈالا یہاں تک کہ اپنے آپ کو ہلاک کر لیا اس وقت وہ آدمی (جو اس کے ساتھ ساتھ تھا) رسول اللہ ﷺ کے پاس جا پہنچا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے کچھ دیر قبل بتلایا تھا کہ جہنمی ہے تو لوگوں کو یہ بات بہت بڑی لگی تھی۔ اور میں نے کہا تھا کہ میں تم لوگوں کی خاطر اس کی نگرانی کروں گا۔ میں اس کی طلب میں نکلا یہاں تک کہ وہ شدید زخمی ہو گیا اور جلدی موت کی تمنا کرنے لگا۔ اور اسی جلدی میں اپنی تلوار کا دستہ زمین میں گاڑا اور اس کی نوک کو اپنے سینے پر کیا اور تلوار پر اپنا دباؤ ڈال دیا اور خودکشی کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا: بے شک آدمی اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے بظاہر لوگوں کی نظروں میں وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے لیکن حقیقتاً وہ اہل جہنم میں سے ہوتا ہے اور بعض اوقات انسان لوگوں کی نظروں میں جہنم کے اعمال کرتا رہتا ہے اور فی الواقع وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے۔

۲۰۹...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قُرْحَةٌ فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَأَهَا فَلَمْ يَرْقَأِ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ

۲۰۹...... حضرت حسنؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص تھا اس کے ایک پھوڑا نکل آیا۔ جب اس پھوڑے نے اسے زیادہ اذیت دی تو اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اسے پھوڑ دیا۔ اس سے خون بہنے لگا اور بند نہ ہوا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اس کے اوپر جنت حرام کر دی۔ پھر

رَبُّكُمْ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِي وَاللهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ جُنْدَبٌ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ

حضرت حسن بصریؒ نے اپنا ہاتھ مسجد کی طرف پھیلایا اور کہا کہ خدا کی قسم! یہ حدیث مجھ سے حضرت جندب بن عبداللہ البجلیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمائی اس مسجد میں۔

۲۱۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدَبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِرَجُلٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خُرَاجٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۲۱۰...... حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ جندب بن عبداللہ البجلیؓ نے ہم سے اس مسجد میں حدیث بیان کی۔ پس نہ ہم اسے بھولے اور نہ ہی ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ جندبؓ نے حضور ﷺ پر جھوٹ باندھا ہو۔ آگے سابقہ حدیث بھی الفاظ کے معمولی ردّ و بدل سے بیان فرمائی۔

باب-۴۸ غلظ تحريم الغلول و انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون

خیانت کی حُرمت و سنگینی کا بیان اور یہ کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا

۲۱۱...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ أَلَا إِنَّهُ لَا

۲۱۱...... حضرت عمرؓ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ خیبر کے روز رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت آئی اور کہا کہ فلاں فلاں شہید ہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس سے گزرے اور کہنے لگے کہ فلاں بھی شہید ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے ایک چادر یا عبا کی چوری کے نتیجہ میں [1] (جو مالِ غنیمت میں سے انہوں نے اٹھالی تھی)۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن الخطاب! جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں سوائے اہل ایمان کے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ میں وہاں سے نکلا اور اعلان کیا کہ خبردار! جنت میں صرف مومنین ہی داخل ہوں گے۔

---

[1] غلول کہا جاتا ہے مالِ غنیمت کی چوری اور اس میں خیانت کو۔ اور یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ شہادت جیسے عظیم عمل کے باوجود بھی غلول اور خیانت کی سزا بھگتنے کے لئے جہنم میں جانا پڑا۔ اور خیانت یوں تو جرم عظیم ہے ہی لیکن مالِ غنیمت میں خیانت اس لئے بڑا جرم ہے کہ مالِ غنیمت میں تمام مجاہدین و غازیوں کا حق ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مشترکہ مال میں خیانت یا چوری یا خرد برد سنگین ترین جرم اور سخت گناہ ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلا الْمُؤْمِنُونَ

۲۱۲...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهٰذَا حَدِيثُهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي وَمَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لَهُ وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُذَامٍ يُدْعَى رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِيَ قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهُ فَرُمِيَ بِسَهْمٍ فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ فَقُلْنَا هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ قَالَ فَفَزِعَ النَّاسُ فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

۲۱۲...... حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر (کو فتح کرنے) نکلے' اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی' (فتح کے بعد) مالِ غنیمت کے طور پر ہمیں سونا چاندی کچھ نہ ملا بلکہ ہم نے بطور مال غنیمت اسباب وسامان' غلہ واناج اور کپڑے وغیرہ حاصل کئے۔

ہم لوگ خیبر کی وادی کی طرف چلے' حضور علیہ السلام کے ساتھ آپ کا ایک غلام تھا۔ اور اسے آپ کو بنو خبیب کے ایک آدمی نے جسے رفاعہ بن زید کے نام سے پکارا جاتا تھا اور وہ جذام میں مبتلا تھا ہدیہ دیا تھا۔ جب ہم وادیٔ خیبر میں اتر گئے تو رسول اللہ ﷺ کا وہ غلام کھڑا ہوا آپ کی سواری کی زین کھول رہا تھا کہ اچانک ایک تیر اسے لگا جس میں اس کی اجل تھی (چنانچہ وہ مر گیا) ہم نے کہا کہ اسے شہادت مبارک ہو یارسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے بے شک وہ شملہ (چادر) اس کے اوپر آگ کا شعلہ بن کر لپک رہا ہے جو اس نے خیبر کی فتح کے دن مالِ غنیمت میں سے (بغیر اجازت) لے لیا تھا۔ اور اس وقت تک مالِ غنیمت تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ یہ سن کر لوگ گھبرا اٹھے اور ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر حاضر ہوا (جو اس نے لے لئے تھے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ کا ایک تسمہ ہے یا آگ کے دو تسمے ہیں۔[1] (یعنی ان تسموں سے تو نے جہنم کی آگ خرید لی)۔

---

[1] مالِ غنیمت یا ہر وہ مال جس میں بہت سے لوگوں اور افراد کا مشترکہ حق شامل ہو اس میں خیانت' خرد برد اور ہیرا پھیری کرنا بدترین جرم ہے جس کا اندازہ حدیث بالا سے لگایا جا سکتا ہے کہ فرمایا وہ چادر یا تسمے آگ کے ہیں یعنی اس چادر کے بدلہ آگ کی چادر سے اسے عذاب دیا جائے گا اور آگ کے تسموں سے اسے عذاب ہوگا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ حکم صرف مالِ غنیمت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر اس مال یا شئی کا ہے جس میں بہت سے افراد کا حق شامل ہو۔ مثلاً مدارس کے فنڈز اور رقوم' سرکاری خزانہ' بیت المال وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ اس گناہ عظیم سے سب مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ (آمین)۔

باب-۴۹ الدليل على ان قاتل لنفسه لا يكفر

خودکشی کرنے والا کافر نہ ہوگا۔

۲۱۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْراهِيمَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ حَصِينٍ وَمَنْعَةٍ قَالَ حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَبَى ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي ذَخَرَ اللهُ لِلْأَنْصَارِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ فَرَآهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَآهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي إِلَى نَبِيِّهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ

۲۱۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طفیل بن عمر الدوسی، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کو مضبوط قلعہ اور فصیل والے قلعہ کی ضرورت ہے؟ قبیلہ دوس کا زمانہ جاہلیت میں ایک قلعہ تھا (طفیل قبیلۂ دوس کے سردار تھے) تو حضور اقدس ﷺ نے انکار فرمادیا اس بناء پر کہ اللہ تعالیٰ نے انصار کے لئے یہ بات مقرر فرمادی تھی (کہ حضور علیہ السلام ان کی حفاظت میں رہیں)۔

جب نبی ﷺ نے ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور انکے ساتھ انکی قوم کے ایک اور آدمی نے بھی ہجرت کی۔ مدینہ طیبہ کی آب و ہوا اسکو راس نہ آئی اور وہ بیمار پڑ گیا۔ بیماری سے گھبرا کر اس نے تیر کے پھل سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا (اور کثرت سے خون بہنے کی وجہ سے) وہ مر گیا۔

طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا کہ بڑی اچھی حالت میں ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو چھپائے ہوئے ہے۔ انہوں نے اس سے کہا کہ تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگا کہ میری ہجرت کے عمل کی بناء پر مغفرت فرمادی جو میں نے حضور اکرم ﷺ کی طرف کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تم نے دونوں ہاتھ کیوں ڈھانپے ہوئے ہیں؟ کہنے لگا کہ مجھ سے کہا گیا کہ جس حصۂ جسم کو تو نے خود بگاڑا ہے ہم ہرگز اسے نہیں ٹھیک کریں گے۔

طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ (خواب کا) حضور اکرم ﷺ سے بیان فرمایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! اور اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی بخش دے (یعنی ان ہاتھوں کو بھی صحیح فرما دیجئے)۔

باب-۵۰ فى الريح التى قرب القيامة تقبض من فى قلبه شيئ من الايمان

قربِ قیامت میں چلنے والی اس ہوا کا بیان جو ہر صاحبِ ایمان کو ختم کردے گی

۲۱۴...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۱۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ

"اللہ تعالیٰ بے شک ایک ہوا یمن کی طرف سے بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ ملائم ہوگی، اور وہ کسی صاحبِ ایمان کو نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں ذرہ وشمہ برابر بھی ایمان ہو مگر اسے ختم کردے گی۔ ❶

باب-۵۱ الحث على المبادرة بالاعمال قبل تظاهر الفتن

فتنوں سے پہلے ہی اعمال صالحہ میں لگنے کی ترغیب کا بیان

۲۱۵...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ.

۲۱۵(ا)...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جلدی کرو نیک اعمال میں فتنوں سے پہلے پہلے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح (پے در پے آئیں گے) صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر۔ اور دنیا کے معمولی سامان و مال کے عوض اپنے دین کو بیچ ڈالے گا۔" ❷

---

❶ اسی حدیث کی تائید وہ احادیث بھی کرتی ہیں جن میں فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دنیا میں کوئی بھی اللہ اللہ کرنے والا موجود ہوگا۔ اور یہ کہ قیامت کی مصیبت اللہ کی بدترین مخلوق پر آئے گی (جو کفار ہیں) اللہ تعالیٰ قیامت کی ہولناکی سے ہر صاحبِ ایمان کو محفوظ رکھیں گے۔

حدیث میں فرمایا کہ وہ ہوا ریشم سے زیادہ نرم وملائم ہوگی۔ غالباً اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ یہ ہوا کا نرم ہونا اصحاب ایمان کے اعزاز واکرام کے طور پر ہوگا۔ واللہ اعلم کما قال النوویؒ۔

❷ یہ حدیث انتہائی فکر وخوف دلانے والی ہے۔ ہر صاحبِ ایمان کے لئے اس حدیث میں غور وفکر کا بہت سامان ہے کہ قربِ قیامت میں فتنے اتنی تیزی سے اٹھیں گے کہ صبح شام انسان فتنوں میں مبتلا ہوگا۔ اور پے در پے نت نئے فتنے انسان کے دین وایمان میں رخنہ ڈالنے کو اٹھیں گے ایسے جیسے کہ اندھیری رات میں بادلوں کے ٹکڑے آسمان کو سیاہ کردیتے ہیں آناً فاناً اسی طرح فتنے بھی آسمانِ دین کو سیاہ کردیں گے اور حقیقتِ دین لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوجائے گی۔ لہٰذا وہ وقت آنے سے قبل اعمالِ صالحہ کی فکر کرو۔ حالت یہ ہوگی صبح کو جب اٹھے گا تو ایمان کی حالت میں ہوگا لیکن شام تک کسی فتنہ میں مبتلا ہوکر کافر ہوجائے گا یا شام کو ایمان کی حالت میں ہوگا اور رات بھر میں کسی فتنہ میں مبتلا ہوکر کفر میں داخل ہوجائے گا۔ اور فرمایا کہ ذرا سی دنیوی مفادات واغراض کی خاطر اپنے دین وایمان کو فروخت کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرے گا۔

ہمارے اس دور میں یہ ساری باتیں نظروں کے سامنے ہورہی ہیں۔ نت نئے فتنے سر اٹھارہے ہیں' اور اچھے اچھے لکھے پڑھے صاحب ایمان لوگ ان میں مبتلا ہورہے ہیں۔ دنیا طلبی اور مادہ پرستی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ انسان ذرا سے دنیوی مال ومتاع کی خاطر دین وایمان بیچنے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ یہ رشوت' سود' ڈکیتی وراہزنی' غبن اور خرد برد کے واقعات' مالی فراڈ اور دھوکہ دہی' ناپ تول میں کمی اور دوسروں کے حقوق غصب کرنا' یہ کیا ہے؟ ذرا سے چند سکوں کے عوض دائمی عذاب خریدنا ہے۔ ذرا کسی کو نوٹ دکھاؤ تو سب ایمان ویقین' دین واسلام' نماز روزہ دھرا رہ جاتا ہے اور نظر کے سامنے صرف وہ چند کھوٹے سکے ہوتے ہیں جو سود' رشوت' جھوٹ' حق تلفی' فراڈ ودھوکہ سے حاصل ہونے والے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عموماً اور ہمیں خصوصاً ان اعمال سے محفوظ فرمائے اور ایسے وقت کے آنے سے قبل ہی اعمالِ صالحہ کی توفیق و ہمت نصیب فرمائے۔ آمین (انتہی زکریا عفی عنہ۔

الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

باب-۵۲ مخافة المؤمن من ان يحبط عمله

مومن کو اپنے عمل کے ضیاع سے ڈرنا چاہیئے

۲۱۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ جَلَسَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فِي بَيْتِهِ وَقَالَ أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو مَا شَأْنُ ثَابِتٍ اشْتَكَى قَالَ سَعْدٌ إِنَّهُ لَجَارِي وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوَى قَالَ فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۱۵(آ)...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ❶ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ ......الآية نازل ہوئی تو اس وقت حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس بن شماس اپنے گھر میں بیٹھے تھے (آیت سن کر) انہوں نے فرمایا کہ میں تو جہنمی ہوں اور (اس خوف وڈر سے) حضور ﷺ کے پاس آنے سے رُک گئے۔ حضور علیہ السلام نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو عمرو! ثابت کا کیا حال ہے؟ کیا وہ بیمار ہو گئے ہیں؟ (جو نہیں آرہے) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور مجھے تو کوئی علم نہیں کہ انہیں کوئی مرض ہے۔ اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ، ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کی بات ذکر کی تو ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت نازل ہو چکی ہے اور تم تو جانتے ہو کہ میں تم میں سب سے زیادہ بلند آواز والا ہوں حضور ﷺ (سے گفتگو) پر۔ لہٰذا میں تو اہلِ دوزخ میں سے ہوں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے ساری بات ذکر کر دی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: بلکہ وہ تو اہلِ جنت میں سے ہے" ❷۔

۲۱۶...... و حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ

۲۱۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی سابقہ حدیث معمولی فرق

---

❶ سورۃ الحجرات کی یہ دوسری آیت ہے۔ اور اس میں یہ فرمایا کہ: "اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی (ﷺ) کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ ہی آپ (ﷺ) سے زور دار آواز سے بات کیا کرو جیسے کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے زور دار آواز میں گفتگو کرتے ہو۔ کہیں تمہارے اعمال صالحہ ضائع نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر واحساس بھی نہ ہو۔"

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس انصار کے خطیب تھے اور بہت اونچی وبلند آواز میں گفتگو کرتے تھے۔ جب یہ آیت سنی تو ڈر گئے کہ میرے تو اعمالِ صالحہ ضائع ہو گئے اور فرمایا کہ میں تو جہنمی ہو گیا (اللہ اکبر خوف خدا کا یہ عالم) اور اسی ڈر سے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہوتے کہ کہیں پھر بلند آواز سے گفتگو نہ کرنے لگوں۔

❷ سبحان اللہ! کیا شان ہے حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی کہ خوف سے پگھل رہے ہیں کہ ہم جہنمی ہیں اور زبانِ نبوت بشارت دے رہی ہے جنت کی۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی کوئی جھلک ہمیں بھی اپنے کرم سے نصیب فرمادے (آمین)۔

بْـــنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَمَّادٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

سے منقول ہے۔ اس میں شروع میں یوں فرمایا کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس بن شماس انصار کے خطیب تھے۔ اور اس حدیث میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۷...... و حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْـنُ سَعِيدِ بْـــنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) وَلَـــمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي الْحَدِيثِ

۲۱۷......انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت یا ایھاالذین امنو لا ترفعو اصواتکم نازل ہوئی اور اس روایت میں سعد بن معاذ کا تذکرہ نہیں ہے

۲۱۸...... و حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ وَزَادَ فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۱۸......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے اس کے آخر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:
"ہم دیکھتے تھے حضرت ثابت کو کہ ہمارے درمیان ایک جنتی شخص چل رہا ہے۔"

باب-۵۳ هل يوءا خذ باعمال الجاهلية؟

کیا جہالت (کفر) کے زمانہ کے اعمال (بد) پر مؤاخذہ ہے؟

۲۱۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ أُنَاسٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ

۲۱۹...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہمارے ان اعمال کا جو ہم نے زمانۂ جاہلیت میں کئے ہیں مؤاخذہ ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تم میں سے جو شخص اچھی طرح اسلام لایا (حُسنْ و اخلاصِ نیت کے ساتھ) اس سے اس کے اعمالِ کفر کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔
البتہ جو (اچھی طریقے سے اسلام نہیں لایا) بری نیت سے اسلام لایا (نفاق کی بنیاد پر) تو اس سے اسلام اور کفر دونوں حالتوں میں کئے اعمال کا مؤاخذہ ہوگا۔

۲۲۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَنُؤَاخَذُ بِمَا

۲۲۰...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہمارے جاہلیت کے اعمال کا مؤاخذہ ہوگا؟ فرمایا جس نے حُسنِ نیت سے اسلام قبول کیا اس کے اعمالِ جاہلیت کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ اور جو بُری نیت سے اسلام لایا اس کے اوّل و آخر (جاہلیت و اسلام) کے

عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ

اعمال کا مواخذہ کیا جائے گا۔ (1)

۲۲۱..... حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۲۱..... اعمش ﷺ سے یہ روایت (جس نے حسن نیت سے اسلام قبول کیا اس کے اعمال جاہلیت کا مواخذہ نہیں ہو گا..... الخ) اسی سند سے منقول ہے۔

باب-۵۴ کون الاسلام یهدم ما قبله وکذا الحج والهجرة

اسلام، حج اور ہجرت سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں

۲۲۲..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا أَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ إِنِّي كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ

۲۲۲..... حضرت ابن شماسہ المہریؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو ﷺ بن العاص کے پاس گئے جب کہ وہ بالکل موت کے قریب تھے (قریب المرگ تھے) وہ بہت دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا۔ ان کے صاحبزادے کہنے لگے کہ ابّاجان! آپ کو کس چیز نے رُلا دیا؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ بشارت نہیں دی؟ کیا آپ کو حضور ﷺ نے فلاں بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن العاص ﷺ نے اپنا چہرہ ان کی طرف کیا اور فرمایا کہ ہم اپنے تمام اعمال میں سب سے افضل عمل شہادتین لاالہ الااللہ محمد الرسول اللہ کے اقرار کو شمار کرتے ہیں۔

بے شک میں تین مختلف حالتوں میں رہا ہوں (ایک یہ کہ) میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سے سخت نفرت و بغض مجھ سے زیادہ کسی کو نہ تھی۔ اور مجھے اس سے زیادہ کوئی بات پسند نہ تھی کہ میں حضور علیہ السلام پر قابو پا کے آپ کو قتل کر دوں۔ اگر میں اسی حالت (بغض و نفرت) میں مر جاتا تو میں جہنمی ہوتا۔

پھر جب اللہ عزوجل نے میرے دل میں اسلام ڈال دیا (اس کی محبت ڈال دی) تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اپنا دایاں ہاتھ

---

(1) مراد یہ ہے کہ جو شخص ظاہر و باطن سے مسلمان ہوا ہو یعنی دل سے توحید اور اسلام کے عقائد کا مقر ہو ظاہراً اعمالِ اسلام پر عمل پیرا ہو اور مخلص مسلمان ہو اس سے اعمالِ کفر کا تو مواخذہ نہیں ہو گا کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ اسلام کفر کے تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص منافق ہو یعنی ظاہر اسلام کا اظہار کرے اور فی الحقیقت مسلمان نہ ہو بلکہ کافر ہو تو اس کے تمام اعمال کا مواخذہ ہو گا۔ اسلام ظاہر کرنے سے قبل کے بھی اور ظاہر کرنے کے بعد کے بھی۔ کیونکہ منافق تو در حقیقت اپنے کفر پر مستمر ہے اس کا کفر تو مسلسل ہے۔ محققین علماء کا بھی یہی قول ہے۔ واللہ اعلم

اللهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قَالَ قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَاذَا قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي

پھیلایئے تاکہ میں آپ ﷺ سے بیعت کروں (اسلام کی) آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک پھیلادیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا' آپ ﷺ نے فرمایا اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ میں ایک شرط رکھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میری مغفرت ہو جائے۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام ماقبل کے تمام گناہوں کو ڈھادیتا ہے۔ اور ہجرت سابقہ تمام گناہوں کو ختم کردیتی ہے۔ اور حج بھی پچھلے تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے۔

(پھر اس وقت) مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تھا' نہ ہی میری نگاہ میں آپ ﷺ سے زیادہ کوئی جلالتِ شان والا تھا اور میں آپ ﷺ کی جلالتِ شان اور رعب کی وجہ سے آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر دیکھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ اگر مجھ سے آپ ﷺ کے بارے میں سوال کیا جاتا تو میں آپ ﷺ کی صفت بیان نہ کر سکتا (حلیۂ مبارک) کیونکہ میں آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھتا تھا۔ اگر اسی حالت پر میں مر جاتا تو مجھے امید ہوتی کہ میں اہل جنت میں سے ہو جاؤں گا۔

پھر (آپ ﷺ کے بعد) ہم کو بہت سے معاملات کا نگراں بنادیا گیا۔ میں نہیں جانتا کہ میرا اس میں کیا حال ہوگا۔

اور جب میں مر جاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی عورت میرے (جنازہ کے) ساتھ نہ ہو نہ ہی آگ ساتھ ہو، جب تم مجھے دفن کردو تو مجھ پر اچھی طرح مٹی چھڑک دینا پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ کو نحر کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمہارے وجہ سے مانوس رہوں (اور نئی جگہ سے وحشت نہ ہو) اور میں دیکھ لوں کہ میں اپنے پروردگار کے قاصدوں (منکر نکیر) کو کیا جواب دیتا ہوں۔ ❶

---

❶ یہ حدیث اگرچہ اس عنوان کے تحت ہے کہ 'اسلام، حج اور ہجرت سابقہ گناہوں کو دھودیتے ہیں۔" لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بہت سے احکامات و مسائل پر مشتمل ہے۔ ان میں سے پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ قریب المرگ شخص کے پاس بیٹھ کر اس کی تسلی و تشفی کے الفاظ کہنا اور اسے اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کی تلقین کرنا جائز بلکہ بہتر ہے جیسے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے کیا۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ :میت کے ساتھ نوحہ خوانی کرنے والی عورتوں کا جانا حرام ہے۔ نوحہ ہی بذاتِ خود حرام ہے اور جنازہ کے ساتھ جانا جس کا عرب میں رواج تھا وہ بھی حرام ہے۔ اسی طرح عرب میں جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کا بھی دستور تھا یہ بھی ناجائز ہے اور علماء نے اسے مکروہ کہا ہے دفن کے بعد قبر پر کچھ دیر کھڑا ہونا بھی جائز ہے۔ اسی طرح اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ فتنۂ قبر حق ہے اور منکر نکیر کا سوال کرنا بھی حق ہے۔ یہی مذہب ہے علمائے حق کا۔ (احقر مترجم عرض کرتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اپنی..... (جاری ہے)

۲۲۳...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو لَحَسَنٌ وَلَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا) وَنَزَلَ (يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ)

۲۲۳...... حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے چند لوگ جنہوں نے (حالتِ کفر میں) بہت قتل اور بہت زنا کئے تھے، رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ:

"بے شک جو بات آپ کہتے ہیں اور جس چیز کی آپ دعوت دیتے ہیں (اسلام اور توحید) بلاشبہ اچھی بات ہے۔ کاش آپ ہمیں یہ بتلادیں کہ ہم نے جو بداعمالیاں کی ہیں ان کا کوئی کفارہ ہے (تاکہ ہم اسلام لائیں)۔

تو اس وقت آیت نازل ہوئی: **والذین لایدعون مع اللہ الٰہاً آخر**...... الآیۃ یعنی وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ نہیں پکارتے دوسرے معبود کو اور نہ ہی قتل کرتے ہیں کسی جان کو مگر کسی (شرعی) حق کی وجہ سے اور نہ بدکاری و زناکاری کرتے ہیں (وہ اللہ کے خاص بندے ہیں) اور جو یہ کام کرے گا وہ گناہ میں جا پڑے گا، قیامت کے روز اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ذلیل و رسوا ہو کر پڑا رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اعمالِ صالحہ کرتا رہے تو اللہ ان کی برائیوں کو حسنات سے تبدیل کردے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

اور یہ آیت بھی نازل ہوئی۔ **یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِم لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ**۔ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں سے زیادتی کی ہے (گناہ کرکے) اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔"

باب-۵۵　بیان حکم عمل الکافر اذا اسلم بعده

حالتِ کفر کے اعمالِ صالحہ پر اجر ملنے کا بیان

۲۲٤...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ

۲۲۴...... حضرت حکیم بن حزام ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ:

آپ کی کیا رائے ہے ان کاموں کے بارے میں جنہیں میں (بطورِ عبادت و ثواب) زمانۂ جاہلیت (کفر) میں کیا کرتا تھا۔ کیا مجھے ان کاموں میں کوئی اجر ملے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اسلام لائے ہو ان تمام اعمالِ خیر پر جو تم کر

(گذشتہ سے پیوستہ)...... زندگی میں انسان کو وصیت کردینی چاہیئے کہ اس کی موت اور تجہیز و تکفین میں کوئی ناجائز اور گناہ کا کام نہ کیا جائے۔ جیسے حضرت عمرو بن العاص ؓ نے زندگی میں ہی وصیت فرمادی۔)

عَلى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ وَالتَّحَنُّثُ التَّعَبُّدُ

چکے ہو۔"❶

۲۲۵...... و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ أَفِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ

۲۲۵...... حضرت حکیم بن حزام ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ!" آپ کیا فرماتے ہیں ان اعمال کے بارے میں جنہیں بطورِ عبادت جاہلیت میں کیا کرتا تھا مثلاً: صدقہ، غلام کو آزاد کرنا' صلہ رحمی کرنا کیا مجھے ان اعمال کا اجر ملے گا؟
آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسلام لائے ہو اُن اعمال خیر پر جنہیں تم کر چکے ہو۔"

۲۲۶...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ قُلْتُ فَوَاللهِ لَا أَدَعُ شَيْئًا

۲۲۶...... حضرت حکیم بن حزام ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جاہلیت میں بعض اعمال کیا کرتا تھا یعنی نیک کام کیا کرتا تھا (کیا مجھے ان کا اجر ملے گا؟)
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسلام لائے ہو ان نیک اعمال پر جو تم نے کئے ہیں۔ تو میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں کوئی وہ کام نہیں چھوڑوں گا جسے میں نے زمانۂ جاہلیت میں کیا تھا (نیکی کا) مگر اس کے مثال کرتا رہوں گا اسلام میں بھی۔

---

❶ اس حدیث کی بناء پر بعض علماء نے فرمایا کہ حالتِ کفر کے نیک اعمال کا اجر ملے گا اگر اخلاص نیت کے ساتھ اسلام لایا ہو۔ لیکن علماء کے یہاں یہ قاعدہ واصول طے ہے کہ حالتِ کفر میں کئے گئے اعمال کالعدم ضائع ہیں آخرت میں ان پر کوئی اجر وثواب مرتب نہ ہوگا۔ پھر اس حدیث کے کیا معنی ہیں؟ علامہ نووی نے فرمایا کہ امام ابو عبداللہ مازری نے فرمایا کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زمانۂ کفر میں اعمال صالحہ کی وجہ سے اچھی اور صالح طبیعت ومزاج تم نے حاصل کرلی اور اس صالح طبیعت کی بناء پر تم آئندہ اسلام کے اندر کثرت سے اعمالِ صالحہ کروگے کیونکہ زمانہ کفر میں تمہیں نیکیوں کی عادت پڑ چکی ہے۔
قاضی عیاض نے فرمایا کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اعمال صالحہ در زمانۂ کفر کی ہی وجہ سے اللہ نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی اور اسلام سے سرفراز فرمایا۔
لیکن اس میں محقق بات یہ ہے کہ اس حدیث کی تاویل کرنے کے بجائے اس کو ظاہری معنی پر محمول کیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو عام ہے اور اسے کوئی پابند نہیں کرسکتا۔ اور جہاں تک فقہی مسئلہ کا تعلق ہے تو کافر کے حالت کفر میں کئے گئے اعمال بے کار ہیں یہ دنیا کے اعتبار سے ہے کہ دنیا میں اس کی وہ عبادت وطاعت صحیح نہیں البتہ آخرت میں اس کے اعمال کا ثواب ملنا یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادہ واختیار میں ہے۔ اللہ چاہیں تو اسے ثواب عطا فرمائیں گے۔
بہر حال حالتِ کفر کے اعمال صالحہ وعبادات کا ثواب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے متعلق ہے۔ واللہ اعلم

صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِلا فَعَلْتُ فِي الْإِسْلام مِثْلَه

۲۲۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ أَعْتَقَ فِي الْإِسْلامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۲۲۷...... حضرت عروہ بن زبیرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزامؓ نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کئے تھے اور سو اونٹ سواری کیلئے (بطورِ حصولِ ثواب) دیئے تھے' پھر حالتِ اسلام میں بھی سو غلام آزاد کئے اور سو اونٹ (راہِ خدا میں) سواری کیلئے دیئے۔ پھر حضور علیہ السلام کے پاس آئے آگے بعینہٖ سابقہ حدیث ذکر فرمائی۔

باب-۵۶ صدق الایمان واخلاصه

ایمان میں اخلاص وصدق کا بیان

۲۲۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا أَيُّنَا لا يَظْلِمُ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ (يَا بُنَيَّ لا تُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ)

حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالا أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا

۲۲۸...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب آیت کریمہ:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ......الآية [1]

نازل ہوئی (ترجمہ) (وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (گناہ) سے ملایا نہیں تو وہی لوگ ہیں جن کیلئے امن ہے (جہنم سے) اور وہی ہدایت پانے والے ہیں) تو یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ پر نہایت شاق گذری اور انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم نہ کیا ہو (گناہ نہ کیا ہو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آیت کا مفہوم وہ نہیں جو تم خیال کر رہے ہو بلکہ ظلم سے مراد یہاں پر صرف یہ ہے کہ جیسے لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ:

يَابُنَيَّ لَاتُشْرِكْ بِاللهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ [2]

اے میرے بیٹے! شرک مت کرنا۔ بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ [3]

---

[1] سورۃ الانعام ۹/۷ آیت ۸۳

[2] سورۃ لقمان۔ ۲/۲۱ آیت ۱۳

[3] یہاں باب کا عنوان ہے: صدق الایمان واخلاصہ۔ مذکورہ حدیث اس عنوان کے تحت لانے کا مقصد یہ بتلانا ہے کہ حضراتِ صحابہؓ کا ایمان کس اخلاص وصدق پر مبنی تھا کہ آیت نازل ہوئی تو گھبرا اٹھے اور فرمانے لگے کہ ہم میں سے کون ہے جس نے گناہ نہیں کیا۔ یہ حضرات ظلم کے ظاہری معنی مراد لیتے رہے لیکن اللہ کے رسول ﷺ نے فرمادیا کہ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔
احقر نے استاذِ مکرم حضرت مولانا شمس الحق صاحب مدظلہم سے دورانِ درس سنا کہ اس حدیث سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ صرف عربی زبان سمجھنا قرآن فہمی کے لئے کافی نہیں کیونکہ حضراتِ صحابہؓ کی عربی زبان مادری زبان تھی لیکن مفاہیم قرآنیہ کو اس وقت تک نہیں سمجھا جاسکتا جب تک کہ اس کے ساتھ حدیث رسول ﷺ کو نہ لیا جائے۔ چنانچہ مذکورہ آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم...... (جاری ہے)

أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنِيهِ أَوَّلًا أَبِي عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْأَعْمَشِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

باب-۵۷ بيان تجاوز الله تعالى عن حديث النفس والخواطر بالقلب اذا لم تستقر وبيان انه سبحانه تعالى لا يكلف الا ما يطاق و بيان حكم الهم بالحسنة وبالسيئة

دل میں پیدا ہونے والے گناہ کے وساوس وخیالات سے اللہ تعالیٰ کا درگذر کرنا جب تک کہ وہ عزم میں بدل نہ جائے، طاقت کے مطابق احکام کا مکلف بنانے اور نیکی یا برائی کے ارادہ کے حکم کا بیان

۲۲۹...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأُمَيَّةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ قَالَ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوا أَيْ رَسُولَ اللهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُولُوا

۲۲۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیتِ کریمہ:

لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ...... الآية ❶

نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"اللہ ہی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور اگر تم ظاہر کرو گے اسے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم سے اس کا محاسبہ کرے گا، پھر بخش دے گا جسے چاہے اور عذاب دے گا جسے چاہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

تو یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت سخت اور شاق گذری۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہمیں اعمال میں اُن احکام کا مکلف بنایا گیا جن کی ہمارے اندر طاقت ہے نماز، روزہ، جہاد، صدقہ وغیرہ۔ اب یہ آیت نازل ہوئی (کہ تمہارے دلوں میں چھپے ہوئے خیالات پر بھی محاسبہ ہوگا اور دل کے اوپر ہمارا اختیار نہیں) اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے (کہ گناہ کے وساوس سے بھی بچے رہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم بھی وہی کہو جو تم سے قبل

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... ظلم کا جو مفہوم مراد لے رہے تھے وہ یہاں مقصود نہیں تھا لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے صحیح مفہوم کو متعین فرمایا۔ لہٰذا ہمارے دور میں جو لوگ صرف عربی دانی کو قرآن فہمی کے لئے کافی سمجھتے ہیں وہ سنگین غلطی اور گمراہی میں مبتلا ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ سورۃ البقرۃ، ۴۰/ ۲۸۴/ ۳۔

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي إِثْرِهَا (آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ) فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ نَسَخَهَا اللهُ تَعَالَى فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (لا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) قَالَ نَعَمْ (رَبَّنَا وَلا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ نَعَمْ (رَبَّنَا وَلا تُحَمِّلْنَا مَا لا طَاقَةَ لَنَا بِهِ) قَالَ نَعَمْ (وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ) قَالَ نَعَمْ

دونوں آسمانی کتب والوں (نصاریٰ و یہود) نے کہا کہ ہم نے سُن لیا اور نافرمانی کی۔ بلکہ تم کہو ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! مغفرت کردے اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے۔
صحابہ ﷺ نے فرمایا کہ: ہم نے سن لیا اور اطاعت کی اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے' جب لوگوں نے یہ جملہ پڑھ لیا اور اپنی زبانوں سے بھی اس کا تلفظ کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اس کے بعد فوراً ہی نازل فرمائی: امن الرّسول سے آخر سورۃ تک۔ [1]
(ترجمہ) ایمان لے آئے رسول اس پر جو ان پر نازل کیا گیا ان کے رب کی طرف سے اور مومنین بھی (ایمان لائے) سب ایمان لے آئے اللہ پر' اسکے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر' اس کے رسولوں پر' کہتے ہیں کہ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان بھی امتیاز نہیں کرتے' اور کہہ اٹھے کہ ہم نے سنا اور قبول کر لیا، تیری مغفرت کے طلبگار ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے' اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے مطابق' اس کو ملنا ہے (ثواب) اس کا جو اس نے کمایا (نیک عمل کر کے) اور اس پر پڑتا ہے (وبال) اس کا جو اس نے کمایا (بد عملی کر کے) اے ہمارے رب! مت مؤاخذہ فرما اگر ہم سے بھول ہو جائے یا ہم خطا کر گزریں اے ہمارے رب! مت رکھئے ہمارے اوپر بھاری بوجھ جیسے رکھا تھا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر۔ اے ہمارے رب! اور نہ ہم سے اٹھوایئے وہ بوجھ جس کی ہم طاقت نہیں رکھتے' ہمیں معاف فرمایئے' ہماری مغفرت فرمایئے' ہم پر رحم فرمایئے' آپ ہمارے رب و آقا ہیں پس ہماری مدد فرمایئے کافر قوم پر۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا!

۲۳۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ

۲۳۰...... حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: و إن تبدوا ما في أنفسكم ...... الآية تو صحابہ ﷺ کے قلوب میں وہ چیز پیدا ہو گئی جو ان کے قلوب میں کسی اور چیز سے پیدا نہ ہوئی تھی (ڈر اور اندیشہ) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: کہو ہم نے سن لیا اور مان لیا اور تسلیم کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب میں ایمان القاء فرما دیا اور یہ آیت نازل فرمائی:

---

[1] ۱۴۷: سورۃ البقرہ ۲۸۵،۸۶/۴۰/ ش۔

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ) قَالَ دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ قُلُوبَهُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا قَالَ فَأَلْقَى اللّٰهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

لایکلف اللہ نفساً إلاّ وسعھا...... الآیۃ

اللہ تعالیٰ کسی کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے بقدر' اس کیلئے (ثواب) ہے (اعمال صالحہ کا) جو اس نے کئے اور اس کے اوپر (وبال) ہے (اُن اعمال بد) کا جو اس نے کمائے۔ اے ہمارے رب! ہمارے بھول چوک پر مؤاخذہ نہ فرمایئے' اللہ نے فرمایا کہ میں نے ایسا کر دیا۔

اے ہمارے رب! ہم پر وہ بھاری بوجھ نہ ڈالئے جیسا کہ آپ نے ہم سے قبل لوگوں پر ڈالا تھا۔

اللہ نے فرمایا کہ میں نے ایسا کر دیا۔

اور ہمیں معاف فرمایئے' ہماری مغفرت فرمایئے' ہم پر رحم فرمایئے آپ ہمارے مولا ہیں اللہ نے فرمایا کہ میں نے کر دیا (یعنی معافی بھی قبول کر لی، مغفرت فرمادی وغیرہ)۔

۲۳۱...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

۲۳۱...... حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے نظر انداز فرمادیا میری امت کے لئے ان خیالوں کو جو ان کے دلوں میں پیدا ہوں، جب تک کہ وہ بات نہ کریں یا اس خیال پر عمل نہ کریں۔" ❶

❶ اس حدیث سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے قلب میں پیدا ہونے والے تمام وساوس وخیالاتِ گناہ پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہے۔ جب کہ سابقہ احادیث میں بیان کردہ سورۃ البقرۃ کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خیالات و وساوسِ قلب کا محاسبہ کیا جائے گا۔ اس آیت میں اس کی مزید تفصیل اللہ تعالیٰ نے آگے چل کر فرمادی کہ لایکلف اللہ نفساً إلاّ وسعھا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی قدرت واستطاعت سے زیادہ کا مکلّف نہیں بناتے۔ یہ اس واسطے فرمایا کہ صحابہ کرام ﷺ آیت کے نزول کے بعد بہت زیادہ غمگین اور فکر مند ہوگئے تھے کیونکہ خیالات پر تو کسی کا بس نہیں اور اس پر بھی محاسبہ ہے تو ہم تو پکڑ میں آجائیں گے۔ جب اس فکر کے بارے میں حضور علیہ السلام سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ نازل ہوا اس پر ایمان لانا اور اطاعت کرنا ضروری ہے کہو سمعنا واطعنا۔ جب صحابہ ﷺ نے یوں کہا تو پھر آیت لایکلف اللہ نازل ہوئی جس کا حاصل یہ ہے کہ تمہارے قلوب میں وہ خیالات گناہ اور وساوس شیطانیہ جو از خود پیدا ہوتے ہیں اور انکے لانے میں تمہارا اختیار نہیں ہوتا اور نہ ہی تم ان خیالات پر عمل کرنے کا عزم رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ ان پر مؤاخذہ نہیں فرمائیں گے۔

البتہ وہ ارادۂ گناہ جو دل میں راسخ ہو گیا اور اسے کرنے کا عزم کر لیا پھر کسی مانع کی وجہ سے (خوف خدا کی وجہ سے نہیں) اسے نہ کیا تو وہ قابلِ مؤاخذہ ہے۔ جس کو آیت او تخفوہُ یحاسبکم بہ اللہ میں بیان فرمایا۔

جہاں تک حدیثِ بالا کا تعلق ہے جس میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا میری امت سے ان خیالات کو جو ان کے قلوب میں پیدا ہوں (برائی کے) جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کریں یا اس کو کسی سے بیان نہ کر دیں (کہ میرا ارادہ فلاں گناہ کرنے کا ہے) تو اس کے بارے میں امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث احکام آخرت کے بارے میں نہیں بلکہ احکام دنیا کے بارے میں ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کر لے تو صرف ارادہ کر لینے سے وہ کام معتبر اور منعقد نہیں ہوگا۔ مثلاً: طلاق' عتاق' ھبہ' نکاح بیع وغیرہ محض دل میں ارادہ کر لینے سے منعقد نہیں ہو جاتے۔ جب تک کہ زبان سے یا عمل سے انہیں نہ کیا جائے۔

بعض حضرات علماءؒ نے فرمایا کہ اس حدیث سے مراد وہ غیر اختیاری وساوس وخیالاتِ گناہ ہیں جو بغیر ارادہ اور قصد کے خود بخود...... (جاری ہے)

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ

۲۳۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بن اوفى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ

۲۳۲...... حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے معاف کر دیا ان خیالات کو جو ان کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں (گناہ کے) جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کرلیں یا اسے زبان سے نہ نکال دیں۔"

۲۳۳...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَهِشَامٌ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۳۳...... اس سند سے بھی حضرت قتادہ ﷺ سے سابقہ حدیث (اللہ جل جلالہ نے میری امت کی باتوں کو جب تک کہ ان پر عمل نہ کریں یا زبان سے نہ نکالیں معاف فرمادیا) منقول ہے۔

۲۳۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ

۲۳۴...... حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (فرشتوں سے) کہ جب میرا بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے تو اس کے نامۂ اعمال میں اسے مت لکھو۔ اگر وہ اس (ارادہ و گناہ) پر عمل کر لے تو اسے لکھ لو۔

اور جب وہ کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو ایک نیکی لکھ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ان کے خلاف کا ارادہ کرنے کے باوجود ایسے خیالات پیچھا نہیں چھوڑتے۔ تو ایسے غیر اختیاری خیالات گناہ پر مؤاخذہ نہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر چکے ہیں۔

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے فرمایا کہ: انسان پر جو اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کئے گئے ہیں یا حرام کئے گئے ہیں ان میں سے کچھ تو انسان کے ظاہری اعضاء و جوارح سے متعلق ہیں۔ مثلاً: نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' معاملاتِ بیع و شراء و نکاح و طلاق وغیرہ۔

اور کچھ احکامات و اعمال وہ ہیں جن کا تعلق قلب انسانی اور باطن سے ہے۔ ایمان و اعتقاد کے تمام مسائل بھی قلب سے متعلق ہیں۔ اسی طرح کفر و شرک جو تمام حراموں میں سے سب سے بڑا حرام ہے وہ بھی قلب انسانی سے ہی متعلق ہے۔ اخلاق صالحہ و اوصاف حمیدہ مثلاً تواضع، صبر' قناعت' سخاوت' اسی طرح اخلاق رذیلہ و خبیثہ مثلاً کبر' حسد' بغض' حب دنیا' حرص جو حرام ہیں ان کا تعلق بھی انسان کے باطن اور قلب سے ہے اعضاء و جوارح سے نہیں۔ سورۃ البقرہ کی آیت میں ہدایت کی گئی کہ جس طرح تمہارے اعمال ظاہرہ کا مؤاخذہ کیا جائے گا اسی طرح تمہارے اعمال باطنہ و قلبیہ کا بھی مؤاخذہ کیا جائے گا۔ لہٰذا ان سے بچنا بھی ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔ تلخیص از معارف القرآن حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ۔

وَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا

لو' پھر اگر وہ اس نیکی کو کر گزرے تو دس نیکیاں لکھو۔"

۲۳۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً

۲۳۵...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
"جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو میں اس کے واسطے ایک نیکی لکھتا ہوں اور اگر وہ اس نیکی کو کر لیتا ہے تو دس نیکیاں لکھتا ہوں۔ یہاں تک کہ سات سو گناہ تک بڑھا دیتا ہوں (اگر چاہوں تو) اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اسے کرتا نہیں تو اسے نہیں لکھتا اور اگر اسے کر لے تو صرف ایک ہی برائی لکھتا ہوں (دس نہیں)۔

۲۳۶...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تعالى إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ له بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللهَ

۲۳۶...... حضرت ابو ہریرہ ؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے مختلف احادیث ذکر فرمائیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ دل میں ارادہ کرتا ہے کہ نیکی کرے گا تو میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں' جب کہ اس پر عمل نہ کرے' جب اسے کر لے تو میں دس نیکیاں ایک کے بدلہ لکھتا ہوں۔ اور جب میرا بندہ دل میں ارادہ کرتا ہے کسی برائی کے کرنے کا تو میں اس (ارادۂ گناہ) کو معاف کر دیتا ہوں جب تک کہ وہ عمل نہ کر لے؛ جب وہ گناہ کر لیتا ہے تو میں اسے لکھ لیتا ہوں اسی کے مثل (ایک گناہ کے بدلہ میں ایک ہی گناہ لکھتا ہوں۔ نیکی کی طرح نہیں کہ ایک کے بدلہ میں دس لکھی جاتی ہیں)۔
اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں کہ اے رب! وہ آپ کا بندہ گناہ کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے نظر میں رکھو حالانکہ وہ خود سب سے زیادہ نظر رکھنے والا ہے۔ اگر وہ گناہ کے داعیہ پر عمل کرتا ہے تو ایک ہی گناہ لکھ لو۔ اور اگر اس گناہ کے داعیہ کو ترک کر دے تو اس پر ایک نیکی لکھ لو' کیونکہ اس نے اسے ترک کیا ہے صرف میرے خوف سے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کا اسلام اچھا ہوتا ہے (نفاق اور عدم اخلاص سے پاک ہوتا ہے) تو ہر نیکی جسے وہ کرتا

ہے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں سات سو گنا تک۔ اور ہر گناہ جو وہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات (موت) تک ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔"

۲۳۷...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ

۲۳۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:۔

"جس شخص نے نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل نہیں کیا تو ایک نیکی اس کے واسطے لکھی جاتی ہے اور جس نے ارادۂ نیکی کر کے اس پر عمل کر لیا تو اس کے واسطے سات سو گنا تک ثواب لکھا جاتا ہے (ہر ایک کے اخلاص کے بقدر اجر ملتا ہے)۔

اور جو برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو اسے نہیں لکھا جاتا اور اگر اسے کر لیتا ہے تو لکھا جاتا ہے۔

۲۳۸...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عزوجل قَالَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً

۲۳۸...... حضرت ابن عباس نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے پروردگار سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھ لیا اور انہیں بیان کر دیا (کہ فلاں عمل نیکی ہے اور فلاں گناہ ہے، نیکی پر یہ اجر اور گناہ پر یہ سزا ہے) پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور جو ارادۂ حسنہ پر عمل کر لیتا ہے تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھتے ہیں اور بہت زیادہ بھی لکھی جاتی ہیں (اخلاص کے اعتبار سے)۔[1]

اور اگر کوئی گناہ کا قصد کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ایک مکمل نیکی اس کے واسطے لکھ لیتے ہیں اور اگر ارادۂ گناہ پر عمل کر لے تو اللہ تعالیٰ صرف ایک گناہ ہی لکھتے ہیں۔"

۲۳۹...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ فِي هَذَا

۲۳۹...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی کی برائی کو بھی اپنے کرم سے مٹادیں گے

---

[1] ایک نیکی پر دس نیکیوں کا اجر خود قرآن کریم سے ثابت ہے۔ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ۔ پھر ان دس کو اللہ تعالیٰ بندہ کے اخلاص کو دیکھتے ہوئے اپنی شان کریمی سے سات سو گناہ تک بڑھا دیتے ہیں اور یہ بھی منصوص ہے قرآن و حدیث سے۔ اور اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی یہ ہے سات سو پر بھی انتہاء نہیں بلکہ فرمایا واللہ یضعف لمن یّشاء اور فیضعفه لهٗ اضعافاً کثیرةً ۔ اس سے بھی کہیں زیادہ عطا فرما دیتے ہیں۔ جس کا اخلاص زیادہ ہوگا اجر و ثواب بھی بڑھتا رہے گا۔

الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَزَادَ وَمَحَاهَا اللهُ وَلا يَهْلِكُ عَلَى اللهِ إِلا هَالِكٌ

(نامہ اعمال سے) اور اللہ کے یہاں کوئی بھی ہلاکت میں نہیں پڑے گا مگر وہ جس کے مقدر میں ہی ہلاکت و تباہی ہے"۔ ❶

باب-۵۸ بيان ان الوسوسة فى الايمان و ما يقوله من وجدها

ایمان میں وسوسہ کا بیان اور وسوسہ کے وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

۲۴۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الى النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ

۲۴۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے بعض صحابہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ: ہم اپنے دل میں بہت سے ایسے (برے) خیالات پاتے ہیں کہ جن کے بارے میں زبان سے کچھ بات کرنا ہمیں بہت بھاری لگتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم ایسے وساوس پاتے رہتے ہو؟ کہنے لگے کہ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تو صریح ایمان ہے۔

۲۴۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۲۴۱...... اس سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث (کہ برے خیالات اور وساوس کا دل میں آنا لیکن ان کو زبان پر نہ لانا ایمان کی علامت ہے) منقول ہے۔

۲۴۲...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَثَّامٍ عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَسْوَسَةِ قَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ

۲۴۲...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے وساوس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: یہ تو خالص ایمان ہے۔

---

❶ اس کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اتنے رؤف الرحیم ہیں کہ ایک طرف تو نیکی کے ارادہ پر بھی اجر اور نیکی کرنے پر سات سو گناہ یا اس سے بھی زیادہ اجر عطا فرماتے ہیں اور دوسری طرف گناہ کے غیر اختیاری خیال و ارادہ پر پکڑ بھی نہیں اور گناہ کر لیا تو بھی صرف ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔ پھر بھی اس کے کسی دوسرے عمل صالح کی وجہ سے بعض اوقات اللہ اس برائی کو بھی مٹا دیتے ہیں (اگر گناہ صغیرہ ہو) لہٰذا کوئی بھی عقل مند انسان اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالے گا اِلَّا یہ کہ وہ شخص جس کے مقدر میں ہی تباہی ہو وہ گناہ سے باز نہیں آئے گا اور گناہوں میں ہی لگا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو محفوظ فرمائے ہر گناہ سے۔ آمین

۲...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ
للَفْظُ لِهَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
نْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ
هُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا
يَقُلْ آمَنْتُ بِاللهِ

۲۴۳...... حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا: لوگ تو ہمیشہ پوچھتے پاچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا۔ ساری مخلوقات کو تو اللہ نے پیدا کیا تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ اگر کوئی شخص ایسی بات پائے (یا ایسا دل میں خیال آئے) تو کہے آمنتُ باللہ، میں اللہ پر ایمان لایا۔❶

۲۴...... وحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
نَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ هِشَامِ
نِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ
سَّمَاءَ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ فَيَقُولُ اللهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ
زَادَ وَرُسُلِهِ

۲۴۴...... حضرت ہشام بن عروہؒ اسی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
"شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے (دل میں وسوسہ ڈالتا ہے) کہ آسمان کس نے پیدا کیا؟ زمین کس نے پیدا کی؟ آخر یہ کہتا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ آگے سابقہ حدیث کے مثل ذکر فرمایا۔ اتنا اضافہ ہے کہ یوں کہے میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔"

۲۴...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
مِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
رَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ
الَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

۲۴۵...... حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
"شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے فلاں کو کس نے پیدا کیا؟ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟
یہاں تک کہ کہتا ہے تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہاں تک

---

❶ پہلی اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ یہ خیالات و وساوس کا آنا صریح ایمان ہے۔ کیونکہ چور ڈاکو وہاں آتے ہیں جہاں کچھ خزانہ اور دولت ہو۔ جس دل میں میں دولتِ ایمانی ہے وہیں شیطان وساوس ڈالتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام وساوس شیطان دل میں پیدا کرتا ہے۔ اور یہ بات بھی ہے کہ جب تم ان خیالات کو برا سمجھتے ہو بلکہ اتنا برا سمجھتے ہو کہ ان کو زبان پر لانا بھی تمہارے لئے بہت مشکل ہے تو یہ صریح ایمان کی علامت ہے۔

آخری حدیث میں فرمایا کہ جب ایسے شیطانی وساوس و خیالات آئیں تو آمنت باللہ کہہ دیا کرو۔ کیونکہ شیطان کا مقصد ان وساوس سے ایمان میں خلل اور کمزوری پیدا کرنا ہوتا ہے۔ جب آمنتُ باللہ کہہ دو گے تو شیطان وہاں سے بھاگ جائے گا اور اسکے وساس سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔

اسی حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے رہیں گے ہمیشہ مخلوقات کے بارے میں یہاں تک کہیں گے اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ اس لئے حکم یہ ہے کہ خالق کی ذات کے بارے میں غور و فکر نہ کرے اور نہ ہی ایسے غیر ضروری سوالات میں پڑے۔ یہ شیطانی حربہ ہے کہ ایسے خیالات دل میں ڈال کر ایمان سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور جو شخص ان خیالات کی فکر میں پڑتا ہے تو وہ اپنا ایمان تباہ کر بیٹھتا ہے۔ لہٰذا ان خیالات کی فکر میں پڑنے کے بجائے اعمال میں لگنے کی فکر کرنا چاہیئے کیونکہ اگر خیالات کو عقل کی کسوٹی پر رکھ کر نظریاتی اور فکری استدلال و فلسفہ کے ذریعہ دور کرنے کی کوشش کی جائے گی جیسے کہ دورِ حاضر کے بعض پڑھے لکھے جاہل اسی قسم کے چکر میں رہتے ہیں تو کبھی دل مطمئن نہیں ہوگا اور ہر استدلال و فلسفہ ایک نئے خیال و شبہ کا سبب بن جائے گا' لہٰذا اس کا بہترین علاج وہی ہے جو حدیث میں نبی مکرّم علیہ السلام نے تجویز فرمادیا۔ انتہٰی مترجم عفی عنہ۔

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى يَقُولَ لَهُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ

پہنچ جائے تو فوراً اعوذ باللہ پڑھنا چاہیے، یعنی شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور ایسے خیالات سے آئندہ باز رہے۔

٢٤٦...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا حتي يقول له من خلق ربك فاذا بلغ ذلك فليستعذ بالله ولينته بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ

۲۴۶...... اس سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان بندے کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کس نے پیدا کیا اور یہ کس نے پیدا کیا؟ اس کے بعد بقیہ حدیث کو ابن اخی ابن شھاب کے طریقہ پر بیان کیا ہے

٢٤٧...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللهُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللهَ قَالَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ قَدْ سَأَلَنِي اثْنَانِ وَهَذَا الثَّالِثُ أَوْ قَالَ سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهَذَا الثَّانِي

۲۴۷...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لوگ ہمیشہ تم سے علم کی باتیں پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے، اللہ نے ہمیں پیدا کیا' اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

راوی فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ ؓ حدیث بیان کرتے وقت ایک آدمی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے' فرمانے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بالکل سچ فرمایا۔ مجھ سے دو افراد پہلے بھی یہی سوال کر چکے ہیں اور یہ تیسرا شخص ہے (جس نے یہ سوال کیا) یا فرمایا ایک نے پہلے سوال کیا اور یہ دوسرا ہے۔

٢٤٨...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالا حَدَّثَنَا إِسْمعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لا يَزَالُ النَّاسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْنَادِ وَلَكِنْ قَدْ قَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ

۲۴۸...... ایوب، محمد اس کو موقوفاً ابو ہریرہ ؓ سے نقل کرتے ہیں اس حدیث کی سند میں رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ نہیں ہے لیکن اخیر حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔

٢٤٩...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ

۲۴۹...... حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَتّى يَقُولُوا هَذَا اللهُ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَنِي نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا اللهُ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ قَالَ فَأَخَذَ حَصًى بِكَفِّهِ فَرَمَاهُمْ ثُمَّ قَالَ قُومُوا قُومُوا صَدَقَ خَلِيلِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

"لوگ ہمیشہ تجھ سے سوال کرتے رہیں گے' اے ابوہریرہ! یہاں تک کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہے (جس نے سارے جہاں کو پیدا کیا) آخر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟۔

راوی کہتے ہیں کہ اسی دوران ایک بار ہم مسجد میں بیٹھے تھے کہ کچھ دیہاتی لوگ آئے اور کہنے لگے کہ اے ابوہریرہ! یہ اللہ ہے (جس نے تمام عالم کو پیدا کیا) اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

حضرت ابوہریرہ ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں لیکر انہیں مارا اور کہا کہ کھڑے ہو جاؤ، کھڑے ہو جاؤ۔ میرے خلیل ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔

۲۵۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسْأَلَنَّكُمُ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّى يَقُولُوا اللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهُ

۲۵۰...... حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ تم سے ضرور ہر شی کے بارے میں سوال کریں گے حتی کہ کہیں گے اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ اسے کس نے پیدا کیا؟

۲۵۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّتَكَ لا يَزَالُونَ يَقُولُونَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّى يَقُولُوا هَذَا اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ تعالى ؟

۲۵۱...... حضرت انس ﷺ بن مالک' حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک: تعالیٰ نے فرمایا:

"بے شک آپ کی امت کے افراد مستقل کہتے رہیں گے کہ فلاں چیز کیا ہے؟ فلاں کیا ہے؟ یہاں کہ کہیں گے یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟

۲۵۲...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ إِسْحَقَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ اللهُ عزوجل إِنَّ أُمَّتَكَ

۲۵۲...... حضرت انس ﷺ، نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت حسب سابق نقل کرتے ہیں مگر اسحاق ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان (کی تیری امت) یہ ذکر نہیں کیا۔

باب-۵۹ وعید من اقطع حق مسلم بیمین فاجرة بالنار

مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم کے ذریعہ سے مارنے والا جہنم کا مستحق ہے

۲۵۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ

۲۵۳...... حضرت ابوامامہ ﷺ [1] سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے کسی مسلمان کا حق مار لیا (جھوٹی) قسم کھا کر، بے شک اللہ نے اس کیلئے جہنم کی آگ واجب کر دی اور جنت اس پر حرام کر دی۔ ایک شخص کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! اگرچہ وہ چیز بہت معمولی ہی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ وہ پیلو کی ایک لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔

۲۵۴...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

۲۵۴...... حضرت ابو اسامہ حارثی نے رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت (کسی مسلمان کی جھوٹی قسم کھا کر حق دبا لینا جہنم کو واجب اور جنت کو حرام کرتا ہے) نقل کی ہے۔

۲۵۵...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۲۵۵...... حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”جس نے جھوٹی قسم کھائی جس کے ذریعہ سے کسی مسلمان کا حق مار لیا اور وہ اس قسم میں جھوٹا تھا تو اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔ [2]

---

[1] یہ حضرت ابوامامہ ﷺ مشہور صحابی ہیں، صحابہ میں ابوامامہ کنیت کے دو صحابہ گزرے ہیں ایک تو معروف ہیں ابوامامہ الباھلی کے نام سے۔ جب کہ مذکورہ صحابی حضرت ابوامامہ الحارثی ہیں۔ ان کا نام ایاس بن ثعلبہ الانصاری الحارثی ہے۔ بنو خزرج سے تعلق رکھتے تھے، اکثر اصحاب سیر و اسماء الرجال نے ذکر کیا ہے کہ ان کی وفات اس وقت ہوئی جب نبی ﷺ اُحد سے واپس تشریف لا رہے تھے لیکن یہ قول صحیح نہیں اور ایک فنی غلطہ کی بناء پر مختلف محدثین نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ ان کی وفات اُحد کے وقت ہوئی۔ واللہ اعلم

[2] ایک مسلمان کا حق تلف کرنا یا غیر شرعی اور ناحق طریقہ سے مال دبانا بدترین گناہ کبیرہ اور حرام ہے۔ پھر جھوٹی قسم کے ذریعہ حق مارنا گناہ کے اوپر بدترین گناہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے یہ بات بھی واضح فرما دی کہ اس کا تعلق حق کی زیادتی یا کمی سے نہیں حق تھوڑا ہو یا زیادہ گناہ کے اندر شدت اور زیادتی ہے خواہ پیلو کی ایک لکڑی جس کی کوئی قدر و قیمت نہیں وہی کیوں نہ ہو۔ ...... (جاری ہے)

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيَّ نَزَلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ أَرْضٌ بِالْيَمَنِ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَيَمِينُهُ قُلْتُ إِذَنْ يَحْلِفُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَنَزَلَتْ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

(ابووائل جو راوی ہیں) کہتے ہیں کہ جب یہ حدیث بیان کی تو اشعث بن قیس ﷺ آئے اور کہنے لگے کہ ابو عبدالرحمان (عبداللہ بن مسعود ﷺ) تم سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ایسی ایسی حدیث انہوں نے بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ ابو عبدالرحمان نے سچ کہا۔ یہ حدیث میرے بارے میں ہی ہے۔

میرے اور ایک شخص کے درمیان یمن کی کسی زمین کے بارے میں جھگڑا چل رہا تھا۔ میں نے مقدمہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس گواہ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تو اس کو (مدعی علیہ) قسم کھانی پڑے گی۔ میں نے کہا وہ تو قسم کھالے گا (کیونکہ وہ تو جھوٹا ہے) تو اس پر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جس شخص نے قسم کھائی ناحق کسی مسلمان کا مال دبانے کے لئے اور وہ اس قسم میں جھوٹا تھا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔ چنانچہ یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ...... الآية ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)

احادیث بالا میں اس گناہ پر دو وعیدیں بیان فرمائی گئیں۔ ایک تو یہ کہ جنت اس پر حرام ہو گئی۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے آخرت میں ملاقات اس طرح ہو گی کہ باری تعالیٰ اس پر غصہ ہوں گے۔

جہاں تک وعید اوّل کا تعلق ہے تو وہ اپنے ظاہر پر نہیں کیونکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ حالتِ ایمان پر دنیا سے رخصت ہونے والا جنت کا مستحق ہے خواہ کسی بھی وقت جنت میں جائے دخولِ جنت سے محروم نہیں رہے گا۔ لہٰذا حدیث میں تاویل کی جائے گی۔ ایک تاویل تو یہی کہ یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے جو اس کام کو حلال سمجھے اور اسی حالت میں مر جائے تو اس پر جنت حرام ہے۔

اور دوسرا مطلب علماء نے فرمایا کہ جب اوّل مرحلہ میں مسلمان جنت میں داخل ہوں گے تو یہ اپنے دوسرے تمام اعمال صالحہ کے باوجود جنت میں دخولِ اوّلی سے محروم رہے گا۔ اور مذکورہ بالا وعید گناہ کی شدت اور اہمیت و حرمت کو واضح کرنے کے لئے بیان فرمائی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث کے اندر فرمایا "مسلمان کا حق مارلے" جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید کافر ذمی کا حق مارنا جائز ہے؟؟؟ لیکن ظاہر ہے یہ مطلب حدیث کا نہیں۔ بلکہ ذمی اور کافر کا حق مارنا بھی اسی طرح حرام ہے، لیکن یہاں جو سخت وعید بیان فرمائی وہ حق مسلم کو دبانے پر ہے ممکن ہے کافر ذمی کے حق کو دبانے پر یہ سخت وعید نہ ہو۔ البتہ جرم گناہ کافر و مسلم دونوں کے حق میں برابر ہے۔

احقر مترجم عرض کرتا ہے کہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے اس کا ایک جواب یہ دیا کہ حدیث میں مسلمان کی تخصیص اس واسطے کی کہ مسلمان کا عمومی تعلق و واسطہ اور عام معاملات مسلمانوں ہی سے رہتے ہیں۔ مسلمانوں ہی سے معاشرت ہوتی ہے۔ کفار سے نہیں اور جس کے ساتھ عام معاملات ہوں اس کے حقوق میں عموماً کوتاہی ہو جاتی ہے۔ البتہ جس کے ساتھ کبھی کبھار کا معاملہ ہو عموماً اس کے حق میں کوئی کوتاہی نہیں ہوتی۔ لہٰذا جب مسلمان کے حق کو دبانے پر یہ وعید ہے تو کافر کا حق مارنا تو بطریق اولیٰ حرام ہے۔

اور یہ جواب مماثل ہے قاضی عیاض مالکیؒ کے جواب سے۔ واللہ اعلم اعلیٰ۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ سورۃ آل عمران پ ۳: ۷۷/۸۔

(ترجمہ) بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور قسم کے ذریعہ تھوڑی سی قیمت خریدتے...... ہیں (مالِ دنیا کی صورت میں) یہ وہ لوگ ہیں کہ آخرت (کی نعمتوں) میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ ان سے بات کریں گے' قیامت کے روز' نہ ان کی طرف نظر (رحمت) فرمائیں گے اور نہ انہیں (گناہ سے) پاک کریں گے۔ اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہے۔

٢٥٦...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ

٢٥٦...... حضرت عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے قسم اٹھائی اور اس کے ذریعہ کسی کے مال کا مستحق بن گیا حالانکہ وہ اپنے حلف میں جھوٹا تھا تو وہ اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت غصہ میں ہوگا۔
آگے سابقہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔ یہاں تک کہ فرمایا میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنویں کے بارے میں جھگڑا تھا۔
ہم دونوں نے جھگڑا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دو گواہ لاؤ یا وہ قسم کھائے۔

٢٥٧...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

٢٥٧...... حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمارہے تھے جو شخص کسی کے مال پر ناحق قسم کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔
عبداللہ بیان کرتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس چیز کی تصدیق کے لئے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی ان الذین یشترون بعھد اللہ و ایمانھم ثمناً قلیلاً...... الخ

٢٥٨...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو عَاصِمٍ الْحَنَفِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

٢٥٨...... حضرت وائل ﷺ بن حجر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرموت [1] اور کندہ [2] سے ایک ایک آدمی آیا۔
حضرمی نے کہا یارسول اللہ! بے شک اس (کندی) نے میری ایک زمین پر جو میرے والد کی تھی قبضہ کر لیا ہے۔
کندی نے کہا کہ وہ تو میری زمین ہے' میرے قبضہ میں ہے میں اس میں

[1] حضرموت یمن کا ایک مشہور شہر ہے۔ حضرمی شخص کا نام ربیعہ بن عبدان تھا۔
[2] کندہ یمن کا ایک معروف قبیلہ ہے۔

وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

زراعت وغیرہ کرتا ہوں۔ اس شخص کا اس میں کوئی حق نہیں۔
نبی اکرم ﷺ نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اس سے حلف لے لو۔
حضرمی نے کہا یا رسول اللہ! بے شک یہ شخص تو فاجر آدمی ہے' اسے تو قسم اُٹھانے میں کوئی عار نہیں اور نہ ہی وہ ایسی چیز سے اجتناب کرتا ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس کے باوجود) تمہارے لئے اس سے حلف لینے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ لہٰذا وہ حلف لینے چلا جب اس نے (کندی کی طرف رخ کر کے) پیٹھ موڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار اگر اس نے اس کے مال پر قسم کھائی ظلماً اسے ہڑپ کرنے کے لئے تو یہ ضرور بالضرور اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لیں گے۔ (اس کی طرف توجہ نہیں فرمائیں گے)۔

۲۵۹...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ هَذَا انْتَزَى عَلَى أَرْضِي يَا رَسُولَ اللهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ وَخَصْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ عِبْدَانَ قَالَ بَيِّنَتُكَ قَالَ لَيْسَ لِي بَيِّنَةٌ قَالَ يَمِينُهُ قَالَ إِذَنْ يَذْهَبُ بِهَا قَالَ لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ رَبِيعَةُ بْنُ عَيْدَانَ

۲۵۹...... حضرت وائل ؓ بن حجر فرماتے ہیں کہ میں (ایک بار) نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس دو افراد کسی زمین کا جھگڑا لائے۔
ان میں سے ایک نے کہا کہ بے شک اس نے زمانۂ جاہلیت میں میری زمین کو غصب کر لیا ہے۔ اور وہ امرؤالقیس بن عابس الکندی تھا۔ اور اس کا مخالف ربیعہ بن عبدان تھا۔
آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا گواہ ہے؟ کہنے لگا کہ میرے پاس گواہ تو نہیں ہے۔ فرمایا: پھر اس سے قسم لے لو۔ کہنے لگا کہ پھر تو وہ میرا مال اڑا لے جائے گا (جھوٹی قسم کھا کر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں۔
جب وہ حلف لینے کے لئے کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''جس نے ظلماً کسی کی زمین دبالی تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔''

باب-٦٠ الدليل على ان من قصد اخذ مال غيره بغير حق كان القاصد مهدر الدم في حقه و ان قتل كان في النار و ان من قتل دون ماله فهو شهيد

غیر کے مال کو ناحق چھیننے والے کا خون لغو ہے اور مارے جانے کی صورت میں جہنم میں جائے گا، اسی طرح مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا شخص شہید ہے

٣٦٠ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَأَنْتَ شَهِيدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ

۳۶۰..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کا کیا حکم ہے اس بارے میں کہ اگر میرے مال کو لوٹنے کیلئے کوئی شخص آئے (تو میں کیا کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنا مال اسے مت دو۔ اس نے کہا کہ اگر وہ مجھ سے لڑنے لگے تو پھر آپ کیا فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے لڑو۔ وہ کہنے لگا اگر وہ مجھے قتل کردے تو فرمایا کہ پس تم شہید ہوگے۔ اس نے کہا اگر میں اسے قتل کردوں تو فرمایا کہ وہ جہنم میں جائے گا"۔ ❶

٣٦١..... حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّه لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ مَا كَانَ تَيَسَّرُوا لِلْقِتَالِ فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَظَهُ خَالِدٌ فَقَالَ

۳۶۱..... حضرت ثابت مولیٰ عمر بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت عنبسہ بن ابی سفیانؓ کے درمیان اختلاف ہوا اور وہ دونوں قتال کیلئے کمربستہ ہوئے تو حضرت خالد بن عمرو (گھوڑے پر) سوار ہوئے اور عبداللہ بن عمروؓ کے پاس گئے اور انہیں سمجھایا (کہ لڑائی وقتال سے حتی الوسع اجتناب کرو)۔ عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔" ❷

---

❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص مال کی مدافعت اور حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو اس کو شہادت کا مقام عطا ہوگا۔ اسی طرح مال پر حملہ کرنے والے کو قتل کرنا جائز ہے خواہ مال تھوڑا ہو یا زیادہ، جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ البتہ امام مالکؒ کے یہاں بعض اصحاب کے نزدیک اگر تھوڑے مال پر حملہ کرے یا کوئی معمولی چیز غصب کرنا چاہے مثلاً: کپڑے یا کھانا یا اسی طرح کی دوسری معمولی اشیاء ان کی حفاظت میں حملہ آور کا قتل جائز نہیں۔ لیکن علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ صحیح بات یہ ہے کہ مال خواہ شی (معمولی) ہو یا زیادہ مدافعت و حفاظت کے دوران اگر حملہ آور مارا جائے تو اس کا خون رائیگاں اور ہدر ہے۔ واللہ اعلم

❷ حضرت عبداللہ بن عمرو اور عنبسہ بن ابی سفیان کے درمیان مالی مخاصمت تھی جس نے انہیں آمادۂ قتال کردیا۔ حضرت خالد نے انہیں اس سے باز رکھنا چاہا تو انہوں نے مذکورہ حدیث سنادی جس سے معلوم ہوا کہ مال کی حفاظت میں آدمی اگر مارا بھی جائے تو شہید ہے۔
البتہ جمہور علماء نے فرمایا کہ مال کی حفاظت کے لئے قتال کرنا لازم و واجب نہیں بلکہ جائز ہے۔ البتہ محرم عورت کی عزت کی حفاظت کے لئے قتال کرنا پڑے تو وہ بھی ضروری ہے۔

عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

٣٦٢...... وحدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ ابْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۶۲...... ابن جریج اس سند سے بھی سابقہ حدیث (جو اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے) منقول ہے۔

باب-٦١ استحقاق الوالي الغاش لرعيته النار

حاکم کا رعایا کے حقوق میں خیانت کرنا اسے جہنم کا مستحق کر دیتا ہے

٣٦٣...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

۲۶۳...... حضرت حسن بصری ؒ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد (جو کوفہ کا گورنر تھا) حضرت معقل ؓ بن یسار (صحابی) کی عیادت کرنے کے لئے ان کے مرضِ وفات میں حاضر ہوا۔

حضرت معقل ؓ نے فرمایا کہ تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ اگر مجھے یہ علم ہو تا کہ میرے لئے ابھی زندگی کی مہلت باقی ہے تو میں یہ حدیث تجھ سے بیان نہ کرتا (لیکن مجھے لگتا ہے کہ میری عمر اب ختم ہو رہی ہے اس لئے بیان کرتا ہوں) بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے رعیّت کا نگران (حاکم) بنائے اور وہ اپنی موت کے دن اس حال میں مرے کہ اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کا مرتکب ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔

٣٦٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ ابْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَمْ أَكُنْ حَدَّثْتُكَهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يَسْتَرْعِي اللهُ عَبْدًا رَعِيَّةً يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا إِلا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ

۲۶۴...... حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار ؓ کے پاس آئے بتلائے مرض تھے "معقل ؓ نے فرمایا کہ میں ایک حدیث جو اس سے قبل میں نے تم سے بیان کی تھی بیان کرتا ہوں کہ بیشک رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جسے اللہ نے رعیّت پر نگران حاکم بنایا ہو اور وہ اس حال میں مرے کہ رعیّت کے حقوق میں خیانت کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔"[1]

---

[1] جنت حرام ہونے کے بارے میں علماء نے فرمایا کہ اگر اس کے دیگر اعمال درست ہوئے تو بھی جنت میں داخلۂ اولیٰ سے محروم رہے گا۔ جب اہلِ جنت جنت میں پہلی بار داخل ہوں گے یہ اس وقت جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اور حرام ہونے کے معنی یہاں پر روکنے کے ہیں۔
اور مقصود اس وعید سے تحذیر اور تخویف ہے تاکہ کوئی حکمرانی کے نشہ میں بدمست ہو کر رعایا پر ظلم نہ کرنے لگے۔ ......(جاری ہے)

الْجَنَّةَ قَالَ أَلا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ

ابن زیاد نے کہا کہ کیا تم نے مجھ سے اس سے قبل یہ حدیث بیان نہیں کی؟ معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث بیان نہیں کی یا میں تجھ سے یہ حدیث بیان نہ کرتا (بلاوجہ کیوں تیری پکڑ میں گرفتار ہو کر اپنے آپ کو مبتلائے مصیبت کرتا)۔

۲۶۵...... وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَجَاءَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا

۲۶۵...... ہشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ہم حضرت معقل رضی اللہ عنہ بن یسار کے پاس ان کی عیادت کے واسطے بیٹھے ہوئے تھے کہ عبید اللہ بن زیاد آگیا۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ میں ابھی ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے پھر آگے سابقہ دونوں حدیثوں کی مانند بیان فرمائی۔

۲۶۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ

۲۶۶...... ابوالملیح سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کی ان کے مرض (وفات) میں۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: "میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرنے والا ہوں اور اگر میں مرض الموت میں نہ ہوتا تو میں تجھ سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ہر وہ حاکم جسے مسلمانوں کے امور و معاملات سپرد کئے جائیں پھر وہ ان کے واسطے کوشش نہ کرے اور ان کی خیر خواہی نہ کرے وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

باب-۶۲ رفع الامانة والایمان من بعض القلوب و عرض الفتن علی القلوب

بعض دلوں سے ایمان وامانت کے اُٹھ جانے اور بعض قلوب میں فتنوں کے پیش آنے کا بیان

۲۶۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۶۷...... حضرت حذیفہ [1] بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا کہ میں نے تجھ سے حدیث آج تک بیان نہیں کی، اسکی وجہ یہ تھی کہ معقل رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ حدیث اور وعظ و نصیحت کا ابن زیاد پر کوئی اثر نہ ہوگا کیونکہ آپ دیکھ چکے تھے کہ دوسرے حضرات کے وعظ و نصیحت نے بھی اس پر کوئی اثر نہیں کیا۔ لیکن جب آپ کو یہ احساس ہوا کہ موت کا وقت قریب ہے تو کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کیلئے حدیث بیان فرمائی۔ کما قالہ القاضی عیاضؒ۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان جلیل القدر اور معروف صحابی ہیں۔ صاحب سِرّ النبی ﷺ یعنی حضور علیہ السلام کے رازدان کہلاتے تھے۔ نبی علیہ السلام نے مدینہ منورہ کے منافقین کے نام ان کو بتلادیئے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کرتے تھے کہ کہیں میرا نام تو ان میں شامل نہیں حضور علیہ السلام نے اپنی وفات کے بعد آنے والے فتنوں کے بارے میں بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتلادیا تھا۔

أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَلَئِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

نے ہم سے دو باتیں بیان فرمائیں۔ ان میں سے ایک بات میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔

آپ ﷺ نے ہم سے بیان کیا کہ "امانت دلوں کی گہرائی میں نازل ہوئی لوگوں میں۔ پھر قرآنِ کریم نازل ہوا پھر لوگوں نے قرآن کو سیکھا اور حدیث کا علم حاصل کیا۔

پھر آپ ﷺ نے بیان کیا امانت کے اٹھ جانے سے متعلق اور فرمایا کہ آدمی رات کو سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر صرف ایک پھیکا بے رنگ داغ رہ جائے گا۔ پھر وہ دوبارہ سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی تو اس کا اثر ایک آبلہ کی طرح رہ جائے گا۔ مثل اس انگارہ کے جسے تم اپنی ٹانگ پر لڑھکادو۔ پھر وہ (پھول کر) آبلہ بن جائے تو تم اسے پھولا ہوا دیکھو کہ اندر کچھ نہیں۔

پھر آپ ﷺ نے ایک کنکری لے کر اپنی ٹانگ پر لڑھکائی اور فرمایا: کہ لوگ آپس میں خرید و فروخت کے معاملات کریں گے اور بہت ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی نہیں ہوگا جو امانت کو ادا کرے، یہاں تک کہ یہ بات کہی جائیگی کہ فلاں قوم کا فلاں شخص ایک امانتدار آدمی ہے۔

اور اسی طرح یہاں تک کہا جائے گا ایک آدمی کو کہ وہ کتنا چالاک ہے، کیا خوش مزاج ہے، کتنا عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔

اور بیشک مجھ پر ایک زمانہ گزرا ہے کہ مجھے یہ پروا نہیں ہوتی تھی کہ میں کس سے بیع و شراء (خرید و فروخت) کر رہا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسے اس کا دین ضرور بالضرور میرے ساتھ بے ایمانی سے باز رکھتا۔ اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوتا تو اسکا حاکم اسے مجھ سے بے ایمانی کرنے سے باز رکھتا۔ لیکن آج (حالت یہ ہے کہ) میں تم میں سے کسی سے معاملات نہیں کروں گا سوائے فلاں فلاں آدمی کے۔ [1]

---

[1] یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں حضور علیہ السلام نے امانت کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کے دلوں سے اٹھ جائے گی۔ امانت کیا چیز ہے؟ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ امانت اس بارِ تکلیف کا نام ہے جس کا مکلف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بنایا ہے اور ان سے عہد لیا ہے اس بار امانت کو اٹھانے کا۔ جسے قرآن کریم میں سورۂ احزاب کی آخری آیات میں بیان فرمایا: انا عرضنا الامانة علی السموات۔ حضرت ابن عباس ﷛ نے فرمایا کہ اس سے مراد تمام فرائض جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ امانت سے مراد دین ہے کیونکہ دین نام ہی امانت کا ہے۔ بہر کیف! دین کے تمام اوامر و نواہی اور احکامات امانت کے مفہوم میں شامل ہیں۔ ...... (جاری ہے)

۳۶۸...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۶۸...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث بعینہٖ اعمشؒ سے مروی ہے۔

۳۶۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ فَقَالَ قَوْمٌ نَحْنُ سَمِعْنَاهُ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَجَارِهِ قَالُوا أَجَلْ قَالَ تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ حُذَيْفَةُ فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ أَنْتَ لِلّٰهِ أَبُوكَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ

۲۶۹...... حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر تھے‘ آپؓ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کو فتنوں کا تذکرہ فرماتے سنا ہے؟ ایک جماعت کہنے لگی کہ ہم نے سنا ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ شاید فتنوں سے تم انسان کے گھر والوں‘ مال اور پڑوسی کے بارے میں فتنے مراد لیتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! ہم نے یہی مراد لیا ہے (کہ انسان گھر بار اہل و عیال کے بارے میں کسی آزمائش میں مبتلا ہو جائے) فرمایا کہ یہ فتنے تو ایسے ہیں کہ نماز‘ روزہ اور صدقہ ان کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ لیکن تم میں سے کسی نے نبی اکرم ﷺ سے ان فتنوں کے بارے میں سنا ہے جن کا ذکر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سمندر کی موجوں کی طرح (پے در پے) امڈے چلے آئیں گے؟ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ سارے لوگ خاموش رہے تو میں نے کہا کہ ”میں نے سنا ہے“۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... حضرت حذیفہؓ نے یہی بات فرمائی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ نے پہلے اہل دین کے قلوب میں امانت پیدا کی پھر قرآن نازل فرمایا (تاکہ اس بار امانت اور احکام و فرائض کی تعمیل و تبلیغ بغیر کسی ادنیٰ خیانت کے ممکن ہو سکے) اور پھر لوگوں نے قرآن و حدیث کا علم حاصل کیا۔ اور اسی کو حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ یہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔

اس کے بعد ایک دور ایسا آئے گا کہ اچھا خاصا امانت دار آدمی رات کو سوئے گا۔ صبح اٹھے گا تو امانت اس کے قلب سے سلب کی جا چکی ہوگی۔ اور اس کا اثر صرف ایک آبلہ کی صورت میں موجود ہوگا۔ جیسے اگر کوئی اپنی ٹانگ پر انگارہ لڑھکائے تو انگارہ تو لڑھک کر دور چلا جائے گا لیکن اس کا اثر ایک آبلہ کی صورت میں باقی رہے گا۔ لیکن جس طرح اس آبلہ میں آگ وغیرہ کچھ نہیں ہوتی اسی طرح امانت کے سلب ہو جانے کے بعد اس کے اثر میں بھی امانت نہ ہوگی۔ اور امانت دار افراد کا ایسا قحط پڑ جائے گا کہ لوگ اگر کسی کو امانت دار دیکھیں گے تو حیرت سے کہا کریں گے کہ فلاں شخص بہت امانت دار ہے۔

اسی طرح حضرت حذیفہؓ نے یہ بھی فرمایا کہ کسی آدمی کی اس کی عقل‘ ہوشیاری یا شگفتہ مزاجی کی بناء پر تعریف کی جائے گی لیکن اس کے اندر نام کو بھی ایمان نہ ہوگا جب کہ تعریف کی اصل چیز تو ایمان ہے۔

پھر فرمایا کہ ہم نے ایک زمانہ ایسا گذارا ہے کہ ہمیں خرید و فروخت اور معاملات میں کوئی خوف و اندیشہ نہیں ہوتا تھا کہ کوئی ہمیں نقصان پہنچائے گا خواہ مسلمان سے معاملہ کریں یا عیسائی اور یہودی سے۔ مسلمان تو خوف خدا اور آخرت کی جوابدہی کے احساس اور مسلمان بھائی کے ساتھ خیر خواہی کے جذبہ کے تحت نقصان نہیں پہنچائے گا جب کہ یہودی یا عیسائی حاکم کے خوف سے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ افسوس کا مقام ہے کہ امانت داری کا یہ جذبہ جو اللہ نے مسلمان کو ودیعت فرمایا تھا اب مسلمان کے دل سے نکل چکا ہے اور غیر مسلم کے دل میں امانت داری کا احساس ہے۔ آج مسلمان دوسرے کو نقصان پہنچانے کی پوری کوشش کرتا ہے لیکن غیر مسلم عموماً اس سے بچتا ہے۔

فَيَاغُرْبَةَ الْإِسْلَامِ

قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ عَلٰى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ قَالَ حُذَيْفَةُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ قَالَ عُمَرُ أَكَسْرًا لا أَبَا لَكَ فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ قُلْتُ لا بَلْ يُكْسَرُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ أَبُو خَالِدٍ فَقُلْتُ لِسَعْدٍ يَا أَبَا مَالِكٍ مَا أَسْوَدُ مُرْبَادًّا قَالَ شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا قَالَ مَنْكُوسًا

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے؟ لله ابوك (یعنی تمہارے والد بہت صاحبِ تعریف انسان تھے)۔

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: فتنے قلوب انسانی پر اس طرح پیش آتے چلے جائیں گے جیسے کہ چٹائی کی تیلیاں (یکے بعد دیگرے) پس جس قلب میں وہ فتنہ رچ بس گیا تو اس قلب میں ایک سیاہ داغ لگادیا جائے گا اور جس قلب نے اس سے انکار کر دیا، اس میں ایک سفید نقطہ لگادیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دو طرح کے قلوب ہو جائیں گے ایک تو سفید خالص قلوب کہ چکنے پتھر کی طرح صاف ہوں گے اور جب تک زمین و آسمان قائم ہیں (قیامت کے وقوع تک) انہیں فتنے کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ [1]

اور دوسری قسم کے قلوب سیاہ اور مٹیالے ہوں گے اوندھے کوزہ کی طرح۔ کہ نیکی اور معروف کو نیکی نہ سمجھیں گے اور نہ ہی گناہ کو گناہ سمجھیں گے مگر وہی بات جو ان کی خواہش کے مطابق ہو جائے۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت عمرؓ سے حدیث

---

[1] فتن جمع ہے فتنۃ کی جس کے لفظی معنی آزمائش اور امتحان کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مختلف احوال' مصائب اور کیفیات کے ذریعہ سے اہل ایمان کا امتحان لیتے ہیں۔ اور ایسے احوال و کیفیات ہی کو فتنہ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ حالت و کیفیت کہ جس میں حق بات کا پتہ نہ چلے اور یہ واضح نہ ہو سکے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا یعنی حق و باطل میں امتیاز نہ ہو رہا ہو ایسی کیفیت کو بھی فتنہ کہا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی دعاؤں اور عام معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ آپ ﷺ بڑی کثرت سے فتنوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ اور احادیث میں بہت ہی کثرت سے آپ ﷺ نے فتنوں سے پناہ مانگنے کی ترغیب دی ہے۔

امت مسلمہ کو نبی ﷺ کے وصال کے بعد جن آزمائشوں اور فتنوں سے سابقہ پڑنا تھا، اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو ان کے بارے میں وحی الٰہی کے ذریعہ سے مطلع فرمادیا تھا اور بے شمار احادیث صحیحہ میں حضور علیہ السلام نے امت کو ان فتنوں کے بارے میں بتلایا بھی ہے اور ان فتنوں کے دوران پیش آنے والے حالات اور اس میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے سب بتلایا ہے۔

حدیث مذکورہ میں یہ بتلایا گیا کہ امت مسلمہ پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہر چہار سمت سے فتنوں کا سیلاب امڈا چلا آئے گا۔ ہر روز و شب ایک نیا فتنہ ہوگا اور وہ لوگ جن کا ایمان کمزور درجہ کا ہوگا یا وہ کمزور عقائد کے مالک ہوں گے وہ ان فتنوں کا شکار ہو کر اپنی دنیا و آخرت برباد کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو سیاہ کر دے گا۔

اور جن لوگوں کے دل میں خالص اور پختہ ایمان ہوگا وہ اہل حق سے وابستہ رہیں گے اللہ تعالیٰ انہیں ابتلائے فتنہ سے محفوظ رکھیں گے۔ اور ان کے قلوب کو پاکیزہ اور سفید و صاف رکھیں گے۔

اور یہ جو فرمایا کہ فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے وہ توڑ دیا جائے گا۔ اس سے مراد حضرت عمرؓ ہی کی ذات ہے جیسے کہ ایک دوسری روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور خود حضرت عمرؓ اس بات سے واقف تھے۔ چنانچہ یہ جو فرمایا کہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا اس سے حضرت عمرؓ کی شہادت مراد ہے۔ اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد فتنوں کا تسلسل شروع ہو گیا۔ جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں اور تاریخ و سیر کی کتب میں ان کی مکمل تفصیل موجود ہے من شاء فلیر اجع. نعوذ باللہ من الفتن ماظھر منھاء مابطن ۔

بیان کی کہ آپ اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے قریب ہے کہ وہ توڑ دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ٹوٹے گا لا ابالك (تیرا باپ نہیں) اگر وہ دروازہ کھل جائے تو ممکن ہے کہ پھر بند ہو جاتا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ اور ان سے یہ حدیث بیان کی کہ یہ دروازہ (در حقیقت) ایک شخص ہے جسے قتل کر دیا جائے گا یا وہ مر جائے گا۔ (جس کے بعد فتنوں کا دور شروع ہو جائے گا) یہ حدیث کوئی غلط سلط بات نہیں ہے۔

ابو خالد کہتے ہیں کہ میں نے سعد سے کہا کہ اے ابو مالک! سیاہ مٹیالے دل سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ سیاہی میں شدّتِ بیاض۔ میں نے کہا کہ اوندھے کوزہ سے مراد کیا ہے؟ فرمایا کہ پانی کا کوزہ جس کو اُلٹا دیا گیا ہو۔

۲۷۰...... وحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ يحَدَّثَنَا فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا

۲۷۰...... حضرت ربعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس تشریف لائے تو ہمارے پاس بیٹھ کر ہم سے گفتگو فرمانے لگے اور فرمایا کہ کل جب میں امیر المؤمنین (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھا تو آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کسی کو فتنوں کے بارے میں حضور اقدس ﷺ کے اقوال یاد ہیں؟ آگے سابقہ حدیث بیان فرمائی۔ البتہ اس میں سابقہ حدیث کے مثل ابو مالک کی وضاحت نہیں بیان کی۔

۲۷۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا أَوْ قَالَ أَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۱...... حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تم میں سے کون ہم میں سے رسول اللہ ﷺ کی فتنوں کے بارے میں احادیث بیان کرتا ہے؟ ان میں حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے جواب دیا میں بیان کرتا ہوں پھر حدیث کو ابو مالک والی حدیث کی طرح بیان کیا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی بلکہ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی تھی۔

باب-۶۳ بیان ان الاسلام بداء غریبا و سیعود غریبا وانه یارز بین المسجدین

اسلام کے غربت واجنبی ہونے کی حالت میں شروع ہونے اور دوبارہ غربت کی طرف لوٹنے اور دو مسجدوں کے درمیان منحصر ہونے کا بیان

۲۷۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ

۲۷۲...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: "اسلام غربت و اجنبیت کی حالت میں شروع ہوا اور دوبارہ عنقریب غربت کی طوف لوٹ جائے گا پس خوشخبری ہو غرباء کے لئے"۔ ❶

۲۷۳...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا

۲۷۳...... حضرت عبداللہ بن عمر ؓ، نبی مکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ:
نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:
"بے شک اسلام غربت کی حالت میں شروع ہوا تھا اور عنقریب دوبارہ غربت کی طرف لوٹ جائے گا یعنی سمٹ جائے گا دو مسجدوں (مسجدِ حرام یعنی مکہ مکرمہ اور مسجد نبوی ﷺ یعنی مدینہ منورہ) کے درمیان جیسے کہ سانپ اپنے بل میں سمٹ جاتا ہے"۔ ❷

---

❶ مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ جب اسلام کا آفتاب طلوع ہوا تو ابتداءً بہت کم لوگ اس ضیاء پاشیوں سے منور ہوئے اور جو تھوڑے سے لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے ان کی ظاہری حالت اور معاشرتی حیثیت بھی کوئی قابلِ ذکر نہ تھی۔ غریب و مفلس لوگوں نے اس دین کو اپنایا۔
تو فرمایا کہ جس طرح شروع میں اسلام غربت و بیکسی کا شکار تھا اسی طرح قیامت سے قبل دوبارہ غربت و بیکسی اور اجنبیت کا شکار ہو کر رہ جائیگا حتی کہ اسلام صرف دو مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) تک ہی محدود ہو جائیگا اور آخر میں فرمایا کہ غرباء کیلئے خوشخبری ہو۔ یہاں غرباء سے کون لوگ مراد ہیں؟ راوی نے فرمایا کہ غرباء سے مراد مہاجرین صحابہ ؓ ہیں جنہوں نے اللہ کے دین کی سربلندیوں کی خاطر اپنے گھروں اور وطنوں کو چھوڑ دیا۔ واللہ اعلم

❷ اسلام کے دو مسجدوں میں سمٹنے سے کیا مراد ہے؟ قاضی عیاض مالکی نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طریقے سے ابتدائے زمانہ اسلام میں صورتحال یہ تھی کہ مدینہ منورہ ہی اسلام کا مرکز تھا اور ہر وہ شخص جس کا ایمان خالص اور اسلام صحیح تھا وہ مدینہ طیبہ میں حضور اقدس ﷺ کے پاس اپنے وطن سے ہجرت کر کے آبسا تھا یا وہ نبی کریم ﷺ کے دیدار اور زیارت کے شوق میں مدینہ منورہ آتا تھا یا آپ سے مسائل دین کے تعلیم و تعلم کیلئے مدینہ منورہ کا رخ کرتا تھا۔ اسی طرح آپ کے بعد خلفاء اربعہ ؓ کے زمانہ میں بھی یہی سلسلہ جاری رہا۔ اور خلفاء اربعہ کے بعد صحابہ کرام ؓ کے ادوار میں اور اسکے بعد علماء امت وائمہ ہدایت سے صلاح و فلاح اخروی و دنیوی کے حصول کیلئے مدینہ منورہ ہی ملجاء و ماویٰ رہا اور ہمارے دور میں بھی ہر صاحبِ ایمان شخص وہاں جانے اور زیارت روضۂ نبوی ﷺ کے حصول کیلئے تگ و دو کرتا ہے۔
اسی طرح ایک وقت قیامت کے قریب ایسا آئے گا کہ تمام اصحاب ایمان و اہل اسلام مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ زادھما اللہ شرفاً و تعظیما میں جمع ہو جائیں گے اور حرمین کی حدود میں کوئی غیر مسلم نہ ہو گا اور کوئی صاحب ایمان حرمین سے باہر نہ ہو گا۔
اور یہ جو فرمایا کہ جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ جاتا ہے اس تشبیہ سے معلوم ہوا کہ ایمان و اسلام کا اصل مرکز و محور حرمین ہی ہے۔ واللہ اعلم

۲۷۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بن عمر عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

۲۷۴...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: "بے شک ایمان سمٹ کر رہ جائے گا مدینہ منورہ میں جیسے کہ سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے۔"

باب-۶۴ ذهاب الایمان اخر الزمان

اخیر زمانہ میں اسلام کے ختم ہو جانے کا بیان

۲۷۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حُرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللهُ اللهُ۔

۲۷۵...... حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمین میں اللہ اللہ کہا جاتا رہے۔"

۲۷۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ اللهُ اللهُ

۲۷۶...... حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "کسی ایسے شخص پر قیامت نہیں آئے گی جو اللہ اللہ کہتا ہو"۔ ❶

باب-۶۵ جواز الاستسرار بالایمان للخائف

جان کے خوف سے اپنے ایمان کو چھپانا جائز ہے

۲۷۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ

۲۷۷...... حضرت حذیفہ بن یمان ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے شمار کر کے بتلاؤ کتنے لوگ

❶ یعنی جب تک کرۂ ارض پر ایک شخص بھی اللہ کا نام لینے والا اور اللہ کا ذکر کرنے والا موجود ہوگا قیامت نہیں آئے گی اور جب یہ صفحۂ ہستی ذکرالٰہی سے خالی ہو جائے گا اور یہ چمن جو اللہ کے ذکر سے معمور تھا اس سے محروم ہو جائے گا تو قیامت قائم کر دی جائے گی' کیونکہ اس کائنات اور صفحۂ ہستی کے وجود کا مقصد صرف اور صرف مالک کائنات کا ذکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری تھی اور جب کوئی ذی نفس اس کرۂ ارض پر اس کے مقصد تخلیق کو پورا کرنے والا نہ رہے گا تو اس کا قیام و وجود بیکار ہو جائے گا لہٰذا پھر اس کو ختم کرنا ہی مناسب ہوگا۔ اس لئے قیامت قائم کر دی جائے گی۔

نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب شرار خلق اللہ یعنی اللہ کی مخلوق کے بدترین لوگ موجود رہ جائیں گے یعنی کفار۔ ایک روایت میں ہے کہ یمن کی طرف سے ایک بادِ شدید اٹھے گی قربِ قیامت میں جس سے تمام اصحاب ایمان و اصل بحق ہو جائیں گے۔

قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ مِائَةٍ إِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا

ہیں جو اسلام کا اظہار کرتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے بارے میں کوئی خوف و اندیشہ ہے حالانکہ ہماری تعداد ۶۰۰ سے ۷۰۰ کے درمیان ہے۔ (1) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے۔ ممکن ہے کہ تم لوگ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ۔

حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ پھر ہم ایک فتنہ میں مبتلا ہو گئے حتی کہ ہم میں سے بعض افراد نماز بھی چھپ کر پڑھتے تھے۔ (2)

باب-٦٦ تالف قلب من يخاف على ايمانه لضعفه والنهى عن القطع بالايمان من غير دليل قاطع

ضعیف الایمان شخص کے ساتھ اسے ایمان پر قائم رکھنے کیلئے تالیف قلب کرنا جائز ہے اور بغیر کسی قطعی دلیل کے کسی کو مومن کہنا منع ہے

۲۷۸۔۔۔۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ أَقُولُهَا ثَلَاثًا وَيُرَدِّدُهَا عَلَيَّ ثَلَاثًا أَوْ

۲۷۸۔۔۔۔ حضرت سعد (3) ؓ بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (ایک بار) کچھ مال لوگوں میں تقسیم فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! فلاں شخص کو دیجئے کہ وہ مومن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یا مسلم ہے۔ میں نے تین بار یونہی کہا اور آپ ﷺ نے تینوں بار مجھے یہی جواب دیا کہ یا مسلم ہے۔ (4)

---

(1) بخاری کی روایت میں ۱۵۰۰ کی تعداد مذکور ہے۔ جب کہ بخاری ہی کی ایک دوسری روایت میں ۵۰۰ کا عدد مذکور ہے۔ بعض افراد نے اس کی تطبیق اس طرح کی کہ ۱۵۰۰ میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں گے جبکہ ۷۰۰ میں صرف مردوں کا ذکر ہے۔ لیکن یہ تطبیق صحیح نہیں کیونکہ بخاری کی ایک روایت میں ۱۵۰۰ مردوں کا ذکر ہے۔ (بخاری، کتاب السیر۔ باب کتابۃ الامام الناس) لہٰذا صحیح جواب یہ ہے کہ روایتِ مسلم میں ۷۰۰ کے ذکر سے صرف رجالِ مدینہ مراد ہیں۔ واللہ اعلم

(2) ان فتنوں سے مراد وہ فتنے ہیں جو وصالِ نبی ﷺ کے بعد ظہور پذیر ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ بہت سے حضرات نے جماعت کی نماز چھوڑ دی جان کے خوف سے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب جان کا خوف ہو تو تنہا نماز پڑھنا صحیح ہے۔ واللہ اعلم

(3) حضرت سعد ؓ بن ابی وقاص مشہور جلیل القدر صحابی ہیں۔ صحابہ میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ ۱۹ برس کی عمر میں اسلام کی دعوت کے سحر میں گرفتار ہوئے۔ آپ کی کنیت ابو اسحاق تھی اور والد کا نام مالک اور کنیت ابو وقاص تھی۔ قبولِ اسلام سے ہجرت نبوی ﷺ تک مکہ میں ہی مقیم رہے۔ نبیٔ علیہ السلام کے ساتھ تمام غزوات میں دادِ شجاعت دیتے رہے۔ عراق کی فتح اللہ تعالیٰ نے دورِ فاروقی ؓ میں حضرت سعد ؓ کے ہاتھوں مسلمانوں کو عطا فرمائی ۵۵ھ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

(4) اس سے معلوم ہوا کہ کسی دلیل قطعی کے بغیر کسی پر مومن ہونے کا حکم نہیں لگانا چاہیئے کہ ایمان کا تعلق قلب اور باطن سے ہے ہاں! مسلم کا حکم لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے۔ لہٰذا کسی کو ظاہری عمل کرتا دیکھ کر یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ فلاں شخص مسلمان ہے لیکن مومن نہیں کہہ سکتے کیونکہ ایمان کا تعلق قلب سے ہے اور قلب کا حال تو اللہ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں۔
نبی کریم ﷺ کے انکار اور مومن کے بجائے مسلم کہنے پر اصرار کا مقصد یہی تھا کہ اگرچہ وہ شخص صاحبِ ایمان تو ہے لیکن کسی بھی شخص کے بارے میں یوں قطعی فیصلہ کر دینا صحیح نہیں۔

مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ

پھر فرمایا کہ "میں کسی شخص کو مال دیتا ہوں حالانکہ اسکے علاوہ کئی دوسرے مجھے زیادہ محبوب ہوتے ہیں لیکن دینے والے کو صرف اس ڈر سے دیتا ہوں کہ کہیں اللہ عزوجل اسے اوندھے منہ جہنم میں نہ جھونک ڈالیں"۔ ❶

۲۷۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ سَعْدٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا عَلِمْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ

۲۷۹...... حضرت سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو کچھ مال وغیرہ عطا فرمایا۔ اور حضرت سعد ؓ ان کے درمیان ہی بیٹھے تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان میں سے بعض کو نہیں دیا حالانکہ وہ ان میں سے میرے نزدیک سب سے بہتر تھے۔

لہٰذا میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے فلاں کو کیوں عطا نہیں فرمایا؟ حالانکہ خدا کی قسم! میں تو اسے مومن گردانتا ہوں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یا مسلم! فرماتے ہیں کہ میں ذرا خاموش رہا پھر مجھ پر اسی خیال نے غلبہ پالیا کہ (میں تو اس سے زیادہ مومن کسی کو نہیں تصور کرتا (پھر حضور ﷺ نے اسے کیوں نہیں دیا؟) لہٰذا میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فلاں کو کیوں عطا نہیں فرمایا؟ خدا کی قسم: میں تو اُسے مومن تصور کرتا ہوں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا: یا مسلم! فرماتے ہیں کہ میں پھر کچھ دیر خاموش رہا۔ لیکن پھر اسی خیال نے میرے اوپر غلبہ پالیا جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا۔ لہٰذا میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فلاں سے اعراض کیا (مال دینے سے)؟ حالانکہ خدا کی قسم میں تو اسے مومن تصور کرتا ہوں۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"بے شک میں کسی آدمی کو کچھ دیتا ہوں حالانکہ اس کے علاوہ دوسرے کئی لوگ مجھے اس کی بہ نسبت زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔ صرف اس خدشہ کے بناء پر کہ کہیں وہ جہنم میں اوندھے منہ نہ جھونکا جائے۔ (ایمان سے نہ پھر جائے)

---

❶ نبی اکرم ﷺ کے پاس مختلف علاقوں سے جو مال آیا کرتا تھا آپ ﷺ اسے ضروریات مسلمین میں خرچ کرتے تھے علاوہ ازیں بہت سے ایسے نئے مسلمان جو کمزور ایمان والے تھے ان کو مانوس کرنے اور تالیف قلب کے لئے انہیں بھی مال دیا کرتے تھے اور بعض اوقات اس مقصد کی خاطر دوسرے مخلص اور پرانے مسلمانوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس کا مقصد یہی تھا کہ وہ شخص ذرا مانوس رہے اور اسلام سے نہ پھر جائے۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں نہ دھکیل دیں۔ یہی مطلب ہے حضور علیہ السلام کے فرمان کا۔ واللہ اعلم

۲۸۰...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ وَزَادَ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يا رسول الله مَا لَكَ عَنْ فُلان

۲۸۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی فرق کے ساتھ منقول ہے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیا اور میں انھیں میں بیٹھا ہوا تھا۔ بقیہ حدیث ابن اخی ابن شہاب کی طرح بیان کی ہے صرف اس میں یہ الفاظ زائد ہیں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے چپکے سے حضور ﷺ سے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ نے فلاں شخص کو کیوں چھوڑ دیا؟

۲۸۱...... و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هَذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ

۲۸۱...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے اس فرق کے ساتھ کہ "حضور علیہ السلام نے (میری بات سن کر) میرے کندھے اور گردن کے درمیان ہاتھ مارا (محبت میں) اور فرمایا کہ اے سعد! کیا لڑائی کررہے ہو؟ (یعنی تم مجھ سے جواب طلبی کررہے ہو یا لڑ رہے ہو؟)۔

باب-۶۷ زيادة طمانية القلب بتظاهر الادلة

کثرتِ دلائل سے قلب کو اطمینانِ مزید حاصل ہوتا ہے

۲۸۲...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ (رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) قَالَ وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ

۲۸۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہم زیادہ مستحق ہیں شک کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہ نسبت، جب انہوں نے فرمایا کہ اے میرے رب! مجھے دکھا دیجئے کہ آپ کیسے مُردوں کو زندہ کریں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا آپ ایمان نہیں رکھتے؟ (اس بات پر کہ اللہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا؟) فرمایا: کیوں نہیں (ایمان تو ہے) لیکن اپنے دل کے اطمینان کے لئے ایسا چاہتا ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ بے شک وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ پکڑنا چاہتے تھے' اور اگر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے برابر قید میں رہتا تو بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا۔ [1]

---

[1] امام نوویؒ نے شرح حدیث میں فرمایا کہ نبی ﷺ کے قول "ہم زیادہ مستحق ہیں شک کے" کا کیا مطلب ہے؟ علماء حدیث کے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ امام ابو ابراہیم المزنی الشافعی نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شک کا...... (جاری ہے)

۲۸۳...... وحَدَّثَنِي بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ (وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) قَالَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى جَازَهَا

۲۸۳...... حضرت ابو ہریرہ ﷺ یہ روایت بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن مالک کی روایت میں ہے تا کہ آپ نے اس آیت (ولکن لیطمئن قلبی) کو پڑھا حتی کہ اسے پورا کر دیا۔

۲۸۴...... حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ

۲۸۴...... حضرت زہری ﷺ اسی اسناد کے ساتھ سابقہ روایت مروی ہے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... صدور نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں اگر انبیاء کو بھی شک ہو سکتا تو حضرت ابراہیمؑ کے علاوہ کسی اور کو بھی ہوتا اور مجھے بھی شک ہو سکتا تھا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ مجھے شک نہیں ہوا تو حضرت ابراہیمؑ کو بھی شک نہیں ہوا۔
اصل میں جب آیت مذکورہ واذ قال ابراهيم ربّ ارنى كيف تحى الموتى نازل ہوئی تو بعض لوگوں کو یہ گمان باطل ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو احیاء موتیٰ کے بارے میں شبہ میں پڑ گئے جب کہ ہمارے نبی ﷺ کو شک نہیں ہوا تو لوگوں کے اس زعم کو باطل کرنے کے لئے حضور علیہ السلام نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔
جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جب حضرات ابراہیمؑ کو شک نہ تھا تو پھر انہوں نے احیاء موتیٰ کا مشاہدہ کرانے کی درخواست کیوں کی؟ تو علماء نے اس کے جواب میں فرمایا: ایک تو علم استدلالی ہوتا ہے اور ایک علم مشاہدہ کا ہوتا ہے۔
استدلالی علم سے یقین تو حاصل ہوتا ہے لیکن مشاہدہ سے زیادتیٔ یقین و کمالِ یقین حاصل ہوتا ہے جس کو عین الیقین کہا جاتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام علم الیقین سے بڑھ کر عین الیقین تک پہنچنا چاہتے تھے لہٰذا احیاء موتیٰ کے مشاہدہ کی درخواست کی۔ واللہ اعلم
پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوطؑ پر رحم فرمائے کہ وہ کسی مضبوط رکن کی پناہ چاہتے تھے۔" واقعہ اس کا یہ ہے کہ جب حضرت لوط علیہ السلام کے پاس چند فرشتے باذن الٰہی ان کی قوم پر عذاب نازل کرنے کے لئے آئے کہ وہ اغلام بازی اور رذیلانہ خباثت اور بدفعلی کے عادی تھے تو یہ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے۔ ان کی قوم تو لڑکوں کی تلاش میں رہتی تھی چنانچہ انہیں تو سنہری موقع نعوذ باللہ ہاتھ آیا اور انہوں نے حضرت لوطؑ سے کہا کہ انہیں ہمارے حوالے کر دو۔ حضرت لوطؑ کو معلوم نہ تھا کہ یہ ملائکۃ اللہ ہیں۔ اور باذن الٰہی تشریف لائے ہیں۔ وہ قوم کی اس خواہش پر گھبرا گئے کہ میرے مہمانوں کو نشانہ بنا کر میری ذلت و رسوائی کا سامان نہ کرو۔ جب قوم نہ مانی تو اس وقت لوطؑ نے فرمایا کہ کاش میری کوئی طاقت ہوتی یا مضبوط قبیلہ برادری ہوتی تو میں ان کی پناہ پکڑتا۔ تاکہ تم لوگوں کی شیطانیت سے اپنے مہمانوں کو بچالیتا۔ تو حضرت لوطؑ کا یہ قوم بحیثیتِ نبی الٰہی ان کی شانِ نبوت کے خلاف تھا کیونکہ نبی تو ہر قسم کے حالات میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی نگاہ خالق سے ہٹ کر مخلوق کی طرف کبھی نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ حضرت لوط علیہ السلام اس وقت شدید ضیق اور گھبراہٹ کی حالت میں تھے لہٰذا بشری تقاضہ کے تحت بے ساختہ ان کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے"۔
اسی طرح حدیث میں حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ "اگر میں قید خانہ میں اتنی مدت رہتا جتنی حضرت یوسفؑ نے گذاری تو داعی کے بلانے پر فوراً چلا جاتا۔" اس کا مقصد یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو جب عزیز مصر نے زلیخا کے الزام پر قید کر دیا تو اسی حالت میں کئی برس گذر گئے، پھر عزیز مصر نے خواب دیکھا تو اس کی تعبیر کے لئے یوسفؑ کو بلا بھیجا۔ یوسفؑ نے آنے سے انکار کر دیا اور اپنے معاملہ کو واضح اور صاف ہونے تک نکلنے سے انکار کر دیا۔ تو حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کا مقصد حضرت یوسفؑ کی فضیلت بیان کرنا ہے کہ وہ اتنے عرصہ سے جیل میں قید ہیں مگر صفائی اور برات کے بغیر نکلنے کے لئے تیار نہیں۔ واللہ اعلم

يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى أَنْجَزَهَا

لیکن اس روایت میں بعض الفاظ میں فرق ہے۔

باب-۶۸ وجوب الایمان برسالة نبینا محمدﷺ الی جمیع الناس و نسخ الملل بملته

ہمارے پیغمبرﷺ کی رسالت پر ایمان لانا اور آپﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ سمجھنا تمام انسانوں پر واجب ہے

۲۸۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۸۵...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: ”کوئی نبی ایسا نہیں انبیاء علیہم السلام میں سے جسے وہی معجزے نہ دیئے گئے ہوں جو اس سے پہلے نبی کو دیئے گئے۔ اور اس پر لوگ ایمان لائے۔ اور بے شک مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ وحی الٰہی ہے جسے اللہ عزوجل نے مجھ پر وحی کے ذریعہ القاء فرمایا اور مجھے امید ہے کہ میں قیامت کے روز انبیاء میں سے سب سے زیادہ متبعین والا ہوں گا۔

۲۸۶...... حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ

۲۸۶...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مکرمﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ اس امت کا کوئی بھی یہودی یا نصرانی (یا دوسرے ادیان باطلہ کا پیروکار) میری بات اور دعوت کو سنے اور پھر بھی ایمان نہ لائے اس چیز پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں (یعنی توحید، رسالت، قرآن وغیرہ پر) مگر یہ کہ وہ اہل جہنم میں سے ہے“۔ ❶

۲۸۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ

۲۸۷...... حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل خراسان میں سے ایک شخص کو دیکھا۔ اس نے شعبیؒ سے سوال کیا اور کہا اے ابو عمر! ہمارے ہاں اہل خراسان میں لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب آدمی اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو وہ اپنی ہی ہدی کے جانور پر سوار ہونے والے کی طرح ہے۔ تو شعبیؒ نے فرمایا کہ مجھ سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے

❶ اس سے معلوم ہوا کہ نبی اکرمﷺ کی بعثت اور نبوت کے بعد اور نزول قرآن کے بعد سابقہ تمام انبیاء کی لائی ہوئی شرائع منسوخ ہو گئیں۔ اب تاقیامت آنے والی نسل انسانیت کو نبوت محمدیﷺ کا اقرار کرنے اور شریعت محمدی پر عمل پیرا ہونے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں۔
اسی بات کو حضور مکرم علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا کہ ”عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو نزول دنیا کے بعد میری اتباع کئے بغیر چارہ نہیں“۔ واللہ اعلم

أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ تَعَالَى وَحَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَاهَا فَأَحْسَنَ غِذَاءَهَا ثُمَّ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ خُذْ هَذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَ هَذَا إِلَى الْمَدِينَةِ

والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین آدمی وہ ہیں جنہیں (اپنے عمل کا) دوہرا ثواب ملے گا۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر بھی ایمان لائے اور پھر نبی ﷺ کا زمانہ بھی پائے اور آپ ﷺ پر بھی ایمان لائے اور آپ ﷺ کی اتباع و تصدیق کرے تو اسے دوہرا اجر ملے گا' دوسرے وہ مملوک غلام جو حقوق اللہ کو بھی ادا کرے جو اس کے ذمہ ہیں اور اپنے مالک و آقا کے حقوق بھی ادا کرے تو اسے بھی دوہرا اجر ہے۔ تیسرے وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو اور وہ اسے اچھی طرح کھلائے پلائے اور پھر اس کی بہترین تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے بھی دوہرا اجر ملے گا۔"
پھر شعبیؒ نے اس خراسانی سے کہا کہ لے یہ حدیث بغیر کسی مشقت و محنت کے حاصل کر لے' جب کہ پہلے تو آدمی اس سے بھی چھوٹی حدیث کے حصول کے واسطے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتا تھا۔ ❶

۲۸۸..... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۸۸..... اس سند سے بھی سابقہ روایت (تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا (۱) اہل کتاب جو نبی ﷺ پر ایمان لائے (۲) وہ غلام جو حقوق اللہ کے ساتھ اپنے مالک و آقا کے حقوق بھی ادا کرے (۳) وہ جو اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے) منقول ہے۔

باب-۶۹ بیان نزول عیسی بن مریم حاکما بشریعة نبینا محمد ﷺ و اکرام الله هذه الامة و بیان الدلیل علی ان هذه الملة لا تنسخ و انه لا تزال طائفة منها ظاهرین علی الحق الی یوم القیمة

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول اور ان کے شریعتِ محمدی پر عمل کا بیان اور امت محمدیہ کے اکرام و اعزاز کا بیان، اور یہ کہ شریعتِ محمدیہ ناقابل نسخ ہے اور اس امت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر باقی و غالب رہے گا

۲۸۹..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ

۲۸۹..... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بہت قریب

❶ اس سے معلوم ہوا کہ حصولِ علم کیلئے سفر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحسن ہے۔ اسی طرح حصولِ علم کی ترغیب بھی اس قول شعبی سے ملتی ہے۔

شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لا يَقْبَلَه أَحَدٌ

ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نزول فرمائیں گے حاکم اور انصاف کرنے والے بن کر۔ پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے' جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال بہت پھیلا دیں گے یہاں تک کہ کوئی اسے قبول کرنے والا نہ ہوگا"۔ ❶

۲۹۰..... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ حَكَمًا عَادِلًا وَلَمْ يَذْكُرْ إِمَامًا مُقْسِطًا وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ حَكَمًا مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ

۲۹۰..... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے راویوں کے بعض مختلف الفاظ کے ذکر کے ساتھ۔ اس میں اتنا زائد ہے کہ فرمایا: اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوگا ❷ اور ابوہریرہؓ اس کے بعد فرماتے تھے کہ اگر تم چاہو تو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ لو' اور کوئی نہیں اہل کتاب میں سے مگر یہ کہ وہ ان کی موت سے قبل ان پر ایمان ضرور لائے گا۔ ❸

---

❶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں نزول فرمانے کے بعد عدل و انصاف کا بول بالا کریں گے اور عیسائیوں کے مقدس شعار و نشان صلیب کو توڑ دیں گے۔ یہ واضح کرنے کے لئے فرزندان تثلیث سے ان کا کوئی رشتہ و تعلق نہیں۔ اور وہ فرزندانِ توحید کو اپنے تعلق کا مرکز بنائیں گے۔
جہاں تک جزیہ موقوف کرنے کا تعلق ہے علماء نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس زمانہ میں غیر مسلم اور کافر کو حکم یہ ہوگا کہ اسلام قبول کریں ورنہ قتل کیا جائے گا۔ جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ ابو سلیمان خطابی نے یہی فرمایا۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا۔ یا تو اس وجہ سے کہ کفار سے جنگ کے نتیجہ میں مالِ غنیمت بہت حاصل ہوگا یا اس وجہ سے کہ حضرت عیسیٰؑ عدل و انصاف کے ساتھ حکومت فرمائیں گے اور ان کے عدل و انصاف کی بناء پر زمین اپنے سارے خزانے اگل دے گی اور خوب برکت ہوگی۔ **واللہ اعلم بحقیقۃ الحال**
❷ یعنی اس زمانہ میں عبادت کی طرف خوب رغبت ہوگی۔ اور لوگ مال و دولت کے حصول کے بجائے عبادت و سجدہ گذاری کو زیادہ اہمیت دیں گے۔
قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا: اس زمانہ میں ایک سجدہ کرنے کا اجر سارا مال صدقہ کرنے سے زیادہ ہوگا۔
❸ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت دنیا کے عیسائی اور اہل تثلیث کو اپنی غلطی کا احساس ہوگا اور وہ ایمان لائیں گے۔ مگر یہ معنی اس وقت ہوں گے جب قبل موتہ کی ضمیر کو حضرت عیسیٰ کی طرف راجع مانا جائے۔ جب کہ اکثر مفسرین کے نزدیک قبل موتہ کی ضمیر راجع ہے اہل کتاب کی طرف۔ کہ اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو اپنی موت سے قبل عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ یعنی موت اور نزع کے وقت حق بات اس کے سامنے واضح ہو جاتی ہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو خدا کا بیٹا قرار دیتا تھا یہ صحیح نہیں تھا۔ لیکن نزع اور موت کے وقت کا ایمان معتبر نہیں ہوگا۔ اور وہ حالت کفر پر ہی مرے گا۔ واللہ اعلم

الْكِتَابِ إِلا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ) الْآيَةَ

۲۹۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ

۲۹۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خدا کی قسم! ابن مریم علیہ السلام ضرور نزول کریں گے انصاف کرنے والے حاکم بن کر، پھر وہ صلیب کو ضرور توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو موقوف کردیں گے اور اونٹنی کو چھوڑ دیں گے تو اس پر مشقت نہ ڈھوئی جائے گی۔ [1]

اور البتہ لوگوں کے دلوں سے کینہ، بغض، حسد وغیرہ نکل جائیں گے اور وہ لوگوں کو مال لینے کے لئے بلائیں گے مگر کوئی اسے قبول کرنے والا نہ ہوگا۔

۲۹۲...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

۲۹۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریمؑ تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تم میں سے تمہارے امام ہوں گے۔"

۲۹۳...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بن ميمون حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ فَأَمَّكُمْ

۲۹۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تمہارا کیا حال ہوگا جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان اتریں گے اور تمہاری امامت کریں گے۔"

۲۹۴...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ

۲۹۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تم میں سے تمہاری امامت کریں گے"۔

راوی (ولید بن مسلم) کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ذئب (راوی) سے کہا کہ بے شک اوزاعیؒ نے یہ حدیث ہمیں عن زہری عن نافع عن ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے بیان کی اور اس میں فرمایا کہ "ابن مریم تمہارے امام

[1] یعنی لوگ اس سے اتنے بے پروا اور بے نیاز ہوں گے کہ اونٹنی جیسی قیمتی متاع سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیں گے نہ اس کی خدمت کریں گے اور نہ ہی اس سے کوئی کام لیں گے۔ کیونکہ قربِ قیامت کی وجہ سے لوگوں کو قیامت کی فکر ہوگی نہ کہ مالِ متاعِ دنیا کی واللہ اعلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ قُلْتُ تُخْبِرُنِي قَالَ فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں گے تم میں سے۔"
ابن ابی ذئب نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ "تم میں سے تمہارے امام ہوں گے" کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا کہ آپ بتلایئے۔ انہوں نے کہا کہ "وہ تمہارے پروردگار عزوجل کی کتاب اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق تمہاری امامت و قیادت کریں گے۔

۲۹۵ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ يَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ

۲۹۵..... حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت حق پر قتال کرتی رہے گی اور غالب رہے گی قیامت تک" پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان مجاہدین کے امیر کہیں گے حضرت عیسیٰ سے کہ تشریف لایئے اور ہمیں نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ نہیں! بے شک تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں۔ اور یہ اللہ کی طرف سے اس امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا خاص اعزاز ہوگا۔"

باب-۷۰ بيان الزمن الذى لا يقبل فيه الايمان

جس زمانہ میں ایمان قبول نہ کیا جائے گا اس کا بیان

۲۹۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ (فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

۲۹۶..... حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے، پھر جب سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے تو تمام کے تمام لوگ ایمان لے آئیں گے۔ پس اس دن کسی انسان کا ایمان لانا اسے نفع نہیں دے گا اس شخص کو جو اس سے قبل ایمان نہ لا چکا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں نیک اعمال نہ کئے ہوں"۔ ❶

---

❶ وجہ اس ایمان کے عدم قبول کی یہ ہے کہ اللہ رب العالمین کی بارگاہ عزو شرف میں وہی ایمان معتبر اور ذریعہ نجات ہے جو غیب کی بنیاد پر ہو۔ ایمان بالمشاہدہ معتبر و ذریعہ نجات نہیں۔ الذین یؤمنون بالغیب قرآن کریم میں مومنین متقین کی صفت بیان کی گئی ہے۔ اور جب علامات قیامت نمودار ہو گئیں تو گویا اب مشاہدہ ہو گیا ان باتوں کا جن کی خبر صادق و مصدوق ﷺ نے دی تھی۔ لہٰذا یہ ایمان رب ذوالجلال کی بارگاہ عالی میں قابل قبول نہیں۔ جب کہ فرعون کا ایمان ناقابل قبول قرار دیا قرآن کریم نے۔ یہی وجہ ہے کہ عالم نزع میں بھی اگر کوئی ایمان لائے گا تو اس کا ایمان قبول نہ کیا جائے گا اور نہ ہی عالم نزع کی توبہ قبول کی جائے گی۔ واللہ اعلم، انتہی مترجم عفی عنہ

أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا)

۲۹۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۲۹۷...... حضرت ابوہریرہؓ نے نبی اکرمﷺ سے علاء بن عبدالرحمٰن والی روایت ("قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے، پھر جب سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہو جائے تو تمام کے تمام لوگ ایمان لے آئیں گے۔ پس اس دن کسی انسان کا ایمان لانا اسے نفع نہیں دے گا اس شخص کو جو اس سے قبل ایمان نہ لا چکا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں نیک اعمال نہ کئے ہوں"۔) کی طرح نقل کی ہے۔

۲۹۸...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

۲۹۸...... حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ حضور اقدسﷺ کا ارشاد ہے: "تین علامات وہ ہیں جن کے ظہور پذیر ہونے کے بعد کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا جس نے اس سے قبل ایمان اختیار نہ کیا ہو یا اپنے ایمان میں اعمال صالحہ نہ کئے ہوں ۱۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ۲۔ خروج دجال ۳۔ دابۃ الارض کا ظہور"۔ ❶

---

❶ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا یہ قرب قیامت کی اہم علامات میں سے ہے۔ بہت سے ناواقف لوگ اسکا انکار کر دیتے ہیں کہ بھلا سورج مغرب سے کیسے نکلے گا؟ لیکن یہ سورج اور اسکا مشرق سے طلوع ہونا مشیت الٰہی کے حکم سے ہے اور اسکے تابع ہے جب حکم الٰہی ہوگا سورج مشرق سے طلوع ہونے کے بجائے مغرب سے طلوع ہو جائے گا جس ذات کے حکم سے مشرق سے نکلتا ہے اسی ذات کے حکم سے مغرب اسکا مطلع بن جائے گا۔ اسی طرح دجال کا فتنہ بھی قرب قیامت کے اہم اور شدید فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اسکے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

دابّۃ الارض سے مراد ایک خاص جانور ہے جس کا ذکر احادیث و روایات میں ہے۔ خود قرآن کریم میں سورۃ النحل، میں ارشاد خداوندی ہے: "اور جب آن پڑے گی ان پر بات (یعنی وعدہ قیامت کے پورا ہونے کا وقت قریب آ جائے گا) تو ہم نکالیں گے ان کے لئے زمین سے ایک چوپایہ جو ان سے باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ دابۃ الارض ایک چوپایہ ہے، جو قرب قیامت میں زمین سے نکلے گا اور لوگوں سے بات چیت کرے گا۔ اور اس کے پاس حضرت موسیٰ اور حضرت سلیمان علیہما السلام کا عصا و انگوٹھی ہوگی۔

انگوٹھی سے مومن کے چہرہ پر نشان لگادے گا جس سے اس کا چہرہ چمک اٹھے گا اور عصائے موسوی سے کافر کی ناک پر مہر لگادے گا (جس سے اس کے دل کے کفر کی سیاہی اس کے منہ پر چھا جائے گی) اور مومن اور کافر کے درمیان ایک ایسا امتیاز ہو جائے گا مجلس میں مومن و کافر الگ الگ پہچانے جائیں گے۔

حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ

۲۹۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَخِرُّ سَاجِدَةً فَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا ارْتَفِعِي ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا ثُمَّ تَجْرِي لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسَ مِنْهَا شَيْئًا حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا ذَلِكَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ لَهَا ارْتَفِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكِ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَتَى ذَاكُمْ ذَاكَ حِينَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا)

۲۹۹...... حضرت ابوذر ❶ رضی اللہ عنہ غفاری سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک روز ارشاد فرمایا: "کیا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے (غروب کے بعد) سب نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "بے شک یہ چلتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اپنے مرکز و مستقر تک جا پہنچتا ہے جو عرش الٰہی کے نیچے ہے اور وہاں جاکر خضوع سے سجدہ ❷ ریز ہو جاتا ہے اور مستقل اسی حالت میں رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ بلند ہو جا اور وہیں لوٹ جا جہاں سے تو آیا تھا' چنانچہ وہ لوٹ جاتا ہے اور صبح کو اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے' پھر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے عرش کے نیچے اور پھر سجدہ ریز ہو جاتا ہے پھر وہ اسی حالت پر پڑا رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ بلند ہو جا اور وہیں لوٹ جا جہاں سے تو آیا تھا۔ چنانچہ وہ لوٹ جاتا ہے اور صبح کو اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے۔ پھر وہ چلتا رہتا ہے اور لوگوں کو اس میں کوئی تغیر معلوم نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مستقر پر جا پہنچتا ہے وہیں عرش کے نیچے۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ بلند ہو جا اور صبح کو اپنے مغرب سے طلوع ہو' چنانچہ وہ مغرب کی جانب سے طلوع ہو گا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو ایسا کب ہو گا؟ یہ اس وقت ہو گا جب کسی ایسے نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں اعمال صالحہ نہ کئے تھے (تو اس وقت اعمال صالحہ بھی فائدہ نہیں دیں گے)۔

---

❶ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مشہور جلیل القدر صحابی ہیں۔ صحابہ میں فقیر صحابہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کو مال و دولتِ دنیا سے سخت بیزاری تھی حتی کہ مالدار صحابہ کو بھی سختی سے مال جمع کرنے سے منع فرماتے تھے۔

❷ اس سجدہ کی کیفیت اللہ ہی کو معلوم ہے۔

۳۰۰ وحدَّثني عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

۳۰۰ حضرت ابوذرؓ رسول اللہ ﷺ سے دوسری روایت بھی سابقہ روایت کی طرح نقل کرتے ہیں

۳۰۱ وحدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ الشمس قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ وَذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا

۳۰۱ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ اسی اثناء میں جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں چلا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت دے دی جاتی ہے اور پھر ایک بار اس سے کہا جائے گا کہ لوٹ جا جہاں سے آیا تھا۔ چنانچہ پھر وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے عبداللہ کی قرات کے مطابق یوں پڑھا: وذالک مستقرٌ لہا۔ (یعنی وہی مرکز ہے سورج کے ٹھہرنے کا)۔

۳۰۲ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا) قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ

۳۰۲ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ اس ارشاد: والشمسُ تجری لمستقرٍ لھا (اور سورج گردش کرتا ہے اپنے مرکز و مقرر راستہ پر) کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا مستقر و مرکز عرش کے نیچے ہے۔

باب-۷۱ بدء الوحی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم

حضور اقدس ﷺ پر نزولِ وحی کے آغاز کا بیان

۳۰۳ حدَّثني أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۳۰۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: پہلے پہل جب حضور اقدس ﷺ پر وحی کا آغاز ہوا تو آپ ﷺ کو نیند میں رؤیائے صادقہ (سچے خواب) دکھائے گئے۔ چنانچہ آپ ﷺ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر یہ کہ وہ سپیدۂ سحر کی طرح روشن ہو کر ظاہر ہو جاتا۔

وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّها قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لا يَرى رُؤْيَا إلا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَار حِرَاء يَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ أُولاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَار حِرَاء فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ) فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلى نَفْسِي قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ كَلا أَبْشِرْ فَوَاللهِ لا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا وَاللهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيْ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ

پھر اس کے بعد آپ ﷺ کو تنہائی اور خلوت نشینی پسند ہو گئی چنانچہ آپ غار حراء میں خلوت نشین ہو جاتے اور وہاں گوشہ نشین ہو کر راتوں کو عبادت کیا کرتے کئی کئی رات گھر لوٹے بغیر عبادت کیا کرتے' اور اس مقصد کے لئے سامان طعام وغیرہ ساتھ لے لیا کرتے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹ آتے اور پھر حسب سابق توشۂ زندگی تیار کر لیتے یہاں تک کہ ایک روز آپ ﷺ غار حراء میں تھے کہ اچانک وحی حق آپ پر اُتری۔ ایک فرشتہ (حضرت جبرئیل) آپ ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ: پڑھئے! آپ ﷺ نے فرمایا میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اس زور سے بھینچا کہ میں ہانپ گیا۔ پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا' اور فرمایا کہ: پڑھئے! میں نے کہا میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ انہوں نے مجھے پکڑا اور اس زور سے دوبارہ بھینچا کہ میں تھک گیا' پھر مجھے انہوں نے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ: پڑھئے! میں نے کہا میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ چنانچہ انہوں نے تیسری بات مجھے پکڑ کر زور سے دبایا کہ میں تھک گیا' پھر مجھے انہوں نے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ:

"پڑھئے اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا (مخلوقات کو) پیدا کیا انسان کو خون کے لوتھڑے سے' پڑھئے اور آپ کا رب بہت عزت وشرف والا ہے جس نے سکھلایا قلم کے ذریعہ انسان کو وہ کچھ سکھلایا جو وہ جانتا نہ تھا۔"

یہ آیات (سن کر) حضور اقدس ﷺ واپس لوٹے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے مونڈھوں اور گردن کا درمیانی حصہ پھڑک رہا تھا (مارے سردی یا خوف کے) یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے اور فرمایا کہ مجھے چادر اڑھاؤ' مجھے چادر اڑھاؤ' چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کو چادر اُڑھائی حتی کہ آپ ﷺ کی گھبراہٹ جاتی رہی' پھر آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ: اے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا؟ پھر آپ ﷺ نے سب واقعہ بیان کر دیا اور فرمایا کہ مجھے بیشک اپنی جان کا خوف ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہر گز نہیں! آپ خوش ہو جائیں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا یا غمزدہ نہیں فرمائیں گے۔

ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا

خدا کی قسم! آپ تو بلاشبہ رشتوں ناتوں کو جوڑتے ہیں، سچی گفتگو فرماتے ہیں اور لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں (یعنی غرباء، یتامیٰ و مساکین کے کام آتے ہیں ان کی مدد کرتے ہیں) اور مفلس و نادار کے لئے کماتے ہیں (تاکہ اس کی اعانت فرمائیں) مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقیقی مصائب میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر چلیں ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد بھائی تھے کے پاس۔ وہ آپ کے والد کے بھائی (نوفل) کے بیٹے تھے۔ اور زمانۂ جاہلیت میں عیسائیت اختیار کرلی تھی۔ اور عربی لکھنا جانتے تھے اور انجیل کو عربی میں لکھا کرتے تھے (غرضیکہ اس زمانہ کے اعتبار سے عربی زبان اور انجیل جیسی آسمانی کتاب کے بڑے عالم تھے) جتنا اللہ کو منظور ہوتا وہ لکھتے۔ اور بڑی عمر کے نابینا تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ اے چچا! (ان کی بزرگی یا علم و فضل کی وجہ سے یوں کہا) اپنے بھتیجے کی بات سنیئے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا اے میرے بھتیجے! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا سب ورقہ کو بتلادیا۔ ورقہ نے حضور علیہ السلام سے کہا کہ یہ تو وہ محترم و مقدس فرشتے حضرت جبرئیلؑ ہیں (یعنی جو آپ کے پاس حرا آئے تھے) جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی اترے تھے۔ کاش کہ میں اُس موقع پر جوان ہوتا اے کاش! میں اس زمانہ میں زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ (میری ہی قوم مجھے ہی نکالے گی؟) ورقہ نے کہا ہاں! دنیا میں کوئی شخص (نبی) کبھی وہ چیز (وحی الٰہی) لے کر نہیں آیا جو آپ لائے ہیں مگر یہ کہ اس سے دشمنی کی گئی۔ اور اگر میں آپ کے اس دن کو پاؤں گا تو بھرپور طریقہ سے آپ کی مدد کروں گا۔ ❶

---

❶ یہ ایک طویل حدیث ہے جس میں حضور اقدس نبی مکرم ﷺ پر نزول وحی کے آغاز سے قبل اور نزول کے وقت کی کیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔ پہلی بات یہ بیان فرمائی کہ نزول وحی کے آغاز سے کچھ پہلے سے آپ ﷺ کو سچے خواب آنے شروع ہوگئے۔ یعنی آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ چند ہی روز میں پورا ہوجاتا اور اس کی تعبیر روز روشن کی صبح کی طرح واضح طور پر پوری ہوجاتی۔ یہی وجہ ہے کہ خود حضور علیہ السلام نے "رؤیائے صادقہ" کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اب نبوت میں سے سوائے سچے خوابوں کے کچھ باقی نہیں رہا۔ ......(جاری ہے)

۳۰۴...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَوَاللهِ لَا يُحْزِنُكَ اللهُ أَبَدًا وَقَالَ قَالَتْ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمٍّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ

۳۰۴:...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ منقول ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت بھی یونس کی روایت کی طرح نقل کی ہے مگر اس میں اتنا فرق ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رنجیدہ نہ کرے گا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ سے کہا اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سُن۔

۳۰۵...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا

۳۰۵:...... حضرت عروہؓ عائشہ زوجہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ اور بقیہ حدیث یونس اور معمر کی روایت کی طرح نقل کی ہے اور اس میں حدیث کا پہلا حصہ نہیں کہ سب سے پہلے جو وحی آپ پر شروع ہوئی وہ سچا خواب تھا اور پہلی روایت کی طرح اس میں یہ الفاظ ہیں خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوانہ کرے گا۔ اور خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ سے کہا اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے سے سن۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ان دنوں آپ ﷺ غارِ حراء میں اکثر خلوت نشینی اختیار فرمالیتے تاکہ یکسوئی اور جمع خاطر کے ساتھ اپنے رب کی یاد اور فکر میں دل کو مشغول کر سکیں۔

انہی ایام میں ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے اور نزول وحی کا آغاز ہوا۔ آپ ﷺ کو تین بار دبانے اور بھینچنے کے بارے میں علماء نے فرمایا کہ اس کی حکمت یہ تھی کہ آپ کے قلب کو اس اہم و عظیم امر کی طرف پوری طرح متوجہ کرلیں جو آپ ﷺ کے سپرد ہونے والا تھا اور جس کی بنیاد پر دنیائے انسانیت کو ایک نئے اور عظیم اور پائدار انقلاب سے روشناس کرانا تھا۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس دبانے کا مقصد ملکوتی انوارات کو قلب اطہر میں منتقل کرنا تھا۔ واللہ اعلم

بار امانت اور وحی کے عظیم بوجھ کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے دل پر گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ کیونکہ وحی الٰہی کا تحمل اور بار بڑا عظیم ہوتا ہے اور اسے اٹھانے کے لئے صاحب وحی (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے حاملِ وحی (نبی) کو ایک خاص قوت عطا ہوتی ہے۔ ہر کس و ناکس اس بار عظیم کو اٹھانے کی اہلیت نہیں رکھتا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کی روایت ہے کہ "ایک بار آپ ﷺ میری رانوں پر سر مبارک رکھے ہوئے تھے کہ اسی دوران وحی کا نزول ہونے لگا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ گویا میری ران پر پہاڑ رکھ دیا گیا ہو۔" اونٹنی پر سواری کی حالت میں نزول وحی کی وجہ سے اونٹنی بیٹھ جاتی تھی۔ تو چونکہ یہ نزول وحی کا آغاز تھا اس لئے بتقاضائے بشریت آپ ﷺ پر خوف و گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ جب آپ ﷺ واپس گھر تشریف لائے تو حضرت ام المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کو تسلی دی اور شاندار الفاظ میں آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق و اوصاف کو اجاگر فرمایا۔ ورقہ بن نوفل نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں پیشن گوئی کردی کہ "آپ ﷺ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ اس سے مراد، ہجرت کا واقعہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی قوم کی ایذاء رسانیوں سے تنگ آکر بحکم الٰہی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ورقہ آسمانی کتب کے بڑے عالم تھے 'اور انجیل میں بیان کردہ آپ ﷺ کی علامات سے اس نے یہ اندازہ کرلیا کہ آپ ﷺ ہی نبی آخر الزمان ہیں۔ انتھی زکریا عفی عنہ

الصَّادِقَةُ وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ فَوَاللهِ لا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا وَذَكَرَ قَوْلَ خَدِيجَةَ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ

۳۰۶...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) وَهِيَ الْأَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ

۳۰۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری ؓ، جو حضور اقدس ﷺ کے صحابہ میں سے تھے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فترتِ وحی [1] (وحی کے موقوف ہونے کا زمانہ) کے بارے میں فرمایا:

"اس زمانہ میں ایک بار میں چلا جارہا تھا کہ آسمان سے ایک صدائے غیبی میں نے سنی، میں نے سر جو اٹھایا تو وہی فرشتہ میرے سامنے تھا جو حراء میں میرے پاس آیا تھا، ایک کرسی پر جو زمین و آسمان کے مابین معلق تھی فروکش تھا، میں اسے دیکھ کر خوف سے سہم گیا اور گھر لوٹ آیا اور میں نے کہا کہ مجھے چادر اڑھاؤ، مجھے چادر اڑھاؤ، چنانچہ گھر والوں نے مجھے چادر اڑھائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

"اے چادر اوڑھنے والے! اٹھئے اور ڈرایئے اور اپنے رب کی کبریائی بیان کیجئے۔ اور اپنے کپڑوں کو پاکیزہ رکھئے اور گندگی کو چھوڑے رہئے"۔ (گندگی سے مراد بت ہیں۔) پھر اس کے بعد متواتر وحی نازل ہوتی رہی"۔ [2]

۳۰۷...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ وَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ

۳۰۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (جو وحی کے موقوف ہونے کے زمانہ کے بارے میں تھی) منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا گھبراہٹ کے مارے زمین پر گر گیا۔" اور ابو سلمہ نے بیان کیا پلیدی سے مراد بت ہیں پھر وحی برابر آنے لگی اور تانتا بندھ گیا۔

---

[1] فترتِ وحی سے مراد وحی کے موقوف ہونے کا زمانہ ہے۔ وحی اوّل کے نزول اور ورقہ بن نوفل کی اطلاعات کے بعد باذنِ الٰہی آپ ﷺ سمجھ گئے کہ بارِ نبوت کا عظیم اور اہم کام آپ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا قدرتی طور پر آپ کو اسی فرشتہ کی جستجو رہنے لگی۔ لیکن اس دوران آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی اور تقریباً کئی ماہ تک پھر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا دھیان اکثر و بیشتر اسی طرف لگا رہتا تھا۔

[2] یہ سورۃ المدثر کی ابتدائی آیات ہیں۔

الْأَوْثَانُ قَالَ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ

۳۰۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ وَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (يا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ وَهِيَ الْأَوْثَانُ وَقَالَ فَجُئِثْتُ مِنْهُ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ

۳۰۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی تغیر کے ساتھ منقول ہے۔ اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ نماز فرض ہونے سے پہلے یہ آیت مبارکہ یاایھا المدثر ...... والرجز فاھجر تک نازل ہوئی

۳۰۹...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ (يا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ أَوِ اقْرَأْ فَقَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ قَالَ (يا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ) فَقُلْتُ أَوِ اقْرَأْ قَالَ جَابِرٌ أُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ يَعْنِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (يا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ)

۳۰۹...... یحییٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ ؓ سے پوچھا کہ سب سے پہلے قرآن کریم کی کونسی ❶ آیات نازل ہوئیں؟ انہوں نے کہا کہ یاایّھا المدثر ...... الآیة میں نے کہا یا اقراء باسم ربّك نازل ہوئی؟ ابو سلمہ ؓ نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے سوال کیا تھا کہ قرآن کی کونسی آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں؟ انہوں نے فرمایا کہ: یاایھا المدثر میں نے بھی یہی عرض کیا کہ یااقراء ...... الخ نازل ہوئی؟ تو حضرت جابر ؓ نے فرمایا کہ میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں غارِ حراء میں ایک ماہ مقیم رہا میری مدّتِ اقامت پوری ہو گئی تو میں (پہاڑ سے) اترا اور وادی کے درمیان درمیان چلنے لگا۔ معاً مجھے آواز دی گئی تو میں نے اپنے سامنے دیکھا، پیچھے دیکھا، دائیں بائیں دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ اسی اثناء میں مجھے پھر آواز دی گئی۔ میں نے سر جو اٹھایا تو وہ فرشتہ یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک تخت پر جو ہوا میں معلّق تھا نظر آئے۔ مجھے اچانک ایک شدید خوف نے آگھیرا۔ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے چادر اڑھاؤ، انہوں نے مجھے چادر اڑھائی اور مجھ پر پانی بہایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

یاایّھا المدّثر ...... الآیة (ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے)۔

۳۱۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

۳۱۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ باقی اتنا اضافہ ہے

❶ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ لیکن علماء نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ یہ بالکل غلط ہے سب سے پہلے اقراء کی وحی نازل ہوئی۔ اس کے بعد سورۂ مدثر کی مذکورہ آیات نازل ہوئیں۔ واللہ اعلم

بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

کہ وہ ایک تخت پر تھے جو آسمان اور زمین کے درمیان تھا۔

باب-۷۲ الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السماوات و فرض الصلوات

رسول اللہ ﷺ کا واقعۂ معراج (1) اور امت پر نمازوں کی فرضیت کا بیان

۳۱۱...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ قَالَ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبَطْتُهُ

۳۱۱...... حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرے سامنے براق (2) لایا گیا، وہ سفید، لمبا اور گدھے سے کچھ بڑا اور نیچا خچر سے کچھ کم چوپایہ تھا اپنا کھر حد نگاہ پر رکھتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس پر سوار ہوا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس آیا۔ یہاں میں نے براق کو ایک کڑے سے باندھ دیا اس کڑے سے دوسرے انبیاء علیہم السلام بھی باندھا کرتے تھے، پھر میں مسجد (3) میں داخل ہوا، اس میں دو

---

(1) یہاں سے امام مسلم نبی اکرم ﷺ کے واقعہ اسراء یعنی معراج کی احادیث شروع فرما رہے ہیں۔ اسراء کا واقعہ تاریخ اسلام کا اہم ترین اور عظیم ترین واقعہ ہے۔ اس کے مطالب و مفاہیم بہت زیادہ ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو معراج حالتِ خواب میں ہوئی۔ یعنی بیداری کی حالت میں جسمانی طور پر معراج نہیں ہوئی۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔
جمہور فقہاء و محدثین اور علماء کا مذہب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو معراج حالتِ بیداری میں جسمانی طور پر ہوئی۔ خود قرآن کریم نے جہاں اسراء کا ذکر فرمایا ان آیات میں واقعہ معراج کے جسمانی ہونے پر کئی دلائل و براہین ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ علاوہ ازیں احادیثِ متواترہ سے بھی معراج کا جسمانی ہونا ثابت ہے۔
تفسیر قرطبی میں ہے کہ اسراء کی احادیث متواتر ہیں۔ اور ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں تمام روایاتِ اسراء کو پوری جرح و تعدیل کے ساتھ ذکر کر کے پچیس صحابہ کرام کے اسماء گرامی ذکر کئے ہیں جن سے اسراء کی روایات منقول ہیں۔ جن میں خلفاء راشدین میں سے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ پھر ان تمام صحابہ کرامؓ کے اسماء گرامی ذکر کرنے کے بعد ابن کثیرؒ نے فرمایا: **فحديث الإسراء أجمع عليه المسلمون و أعرض عنه الزنادقة والملحدون**۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اس سے قبل یا اس کے بعد کبھی روحانی یا منامی طور پر بھی معراج ہوئی ہو۔ لیکن اس سے معراجِ جسمانی کی نفی نہیں ہوتی۔ (تفسیر ابن کثیر بحوالہ معارف القرآن جلد ۵ ص ۴۲۷)
جہاں تک واقعۂ معراج کی تاریخ کا تعلق ہے اس کی تعیین میں بھی اختلاف ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہے کہ اسراء کا واقعہ ہجرت مدینہ سے چھ ماہ قبل پیش آیا۔ بعض روایات میں ہے کہ یہ واقعہ بعثتِ نبوی ﷺ کے ۵ برس بعد ہوا۔ حربی کہتے ہیں کہ اسراء ربیع الثانی کی ستائیسویں شب میں ہجرت سے ایک سال قبل ہوا۔ جب کہ عام مشہور یہ ہے کہ ۲۷ رجب کو ہوا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

(2) براق: وہ چوپایہ ہے جس پر معراج کی شب حضور مکرم ﷺ نے مسجد حرام سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں تک پرواز فرمائی تھی۔ صاحبِ تحریر اور زبیدی نے نقل کیا ہے کہ براق پر تمام انبیاء علیہ السلام نے سواری فرمائی ہے۔ لیکن نوویؒ نے فرمایا یہ بات محتاج دلیل صحیح ہے۔ براق کو براق کیوں کہتے ہیں؟ ابن درید نے لکھا ہے کہ یہ مشتق ہے بَرْق سے جس کے معنی بجلی کے ہیں، چونکہ یہ جانور سرعت سیر اور تیز رفتاری میں بجلی کی مانند تھا اس لئے براق کہا جاتا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس کی چمک اور سفید رنگ کی بناء پر بجلی سے مشابہت تھی، اس لئے براق کہا۔ واللہ اعلم۔

(3) مسجد سے مراد مسجد اقصیٰ (قبلۂ اوّل) ہے۔ بیت المقدس وہ مقدس شہر ہے جو مرکز و مدفن انبیاء اولوالعزم ہے۔ اور شہر مقدس کی مسجد مسجد اقصیٰ ہے جو آج امت مسلمہ کی غفلت اور بے حسی پر نوحہ کناں ہے کہ مرکز انبیاء، مدفن پیغمبراں سرزمینِ مقدس قبلۂ اوّل آج ناپاک و ذلیل عزائم رکھنے والے رذیل یہود اور صیہونیت کے پنجۂ استبداد میں جکڑی ہوئی ہے۔

بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ

رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں سے نکلا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس ایک شراب کا جام اور ایک دودھ کا برتن لئے ہوئے آئے، میں نے دودھ کا برتن لے لیا تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔ (1)

ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ

پھر وہ ہمیں لے کر آسمان کی طرف چڑھنے لگے، جبرئیل علیہ السلام نے (پہلے آسمان پر پہنچ کر) ملائکہ سے دروازہ کھلوانے کی کوشش کی تو کہا گیا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا جبرئیل علیہ السلام ہوں۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد ہیں۔ کہا گیا کہ کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا (بلانے کے لئے) جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں! انہیں بلانے بھیجا گیا تھا (اس گفتگو کے بعد) ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا تو اچانک میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سامنے دیکھا۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا، دعائے خیر کی۔

ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّاءَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ

پھر ہمارے ساتھ جبرئیل علیہ السلام دوسرے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوانے کا مطالبہ کیا۔ کہا گیا آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبرئیل! کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: محمد۔ پوچھا گیا کہا انہیں بلایا گیا تھا؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں! انہیں بلایا گیا تھا۔ چنانچہ آسمان ثانی کا دروازہ کھول دیا گیا تو میں اپنے خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے سامنے تھا۔ ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔

ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ

پھر جبرئیل علیہ السلام تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے' اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون؟ فرمایا: جبرئیل! پوچھا گیا آپ کے ساتھ دوسرا کون؟ فرمایا محمد! پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا کہ ہاں! بلایا گیا ہے۔

---

(1) اس بات کی تفصیل روایت ابوہریرہؓ میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کے سامنے دو برتن پیش کئے اور فرمایا کہ ان میں سے جسے چاہیں لے لیں۔ حضور ﷺ نے دودھ کے برتن کو اختیار فرمایا۔ جس پر جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا۔ بعض روایات میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ اگر آپ شراب کو اختیار فرماتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہاں فطرت سے مراد اسلام اور استقامت ہے۔ اور دودھ کو اسلام کی علامت بتلایا عالم مثالی میں۔ اس لئے کہ جس طرح دودھ بالکل پاکیزہ، شفاف، سہل الحصول، غذائیت سے بھرپور اور بھوک و پیاس دونوں کو مٹانے والا ہوتا ہے اسی طرح اسلام بھی پاکیزہ ترین 'شفاف اور تمام منافع دینوی و اخروی کو جامع ہے۔ سہل الحصول ہے سہل العمل ہے۔ واللہ اعلم جب کہ شراب ام الخبائث اور ناپاک و رذیل چیز ہے۔

قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ

چنانچہ ہمارے واسطے دروازہ کھول دیا گیا تو میں نے اپنے سامنے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا انہیں اللہ کی طرف سے (پوری کائنات کے) حُسن کا نصف حصہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے بھی مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر فرمائی۔

ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا)

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے لے کر چوتھے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبرئیل! کہا گیا دوسرا ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد ﷺ۔ کہا گیا کہ کیا انہیں بلایا گیا تھا؟ فرمایا ہاں! بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ لہٰذا ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا تو میں نے اپنے روبرو حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ہم نے انہیں (ادریس کو) بلند جگہ پر اٹھالیا ہے۔"

ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ

پھر ہمیں لیکر جبرئیل علیہ السلام پانچویں آسمان پر چڑھے، دروازہ کھلوایا تو پوچھا کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل پوچھا گیا ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد ﷺ۔ کہا گیا کہ کیا انہیں بلوایا گیا تھا؟ کہا ہاں! بلایا گیا تھا۔ چنانچہ ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا تو میں نے دیکھا کہ میں حضرت ہارون علیہ السلام کے سامنے ہوں۔ انہوں نے بھی مجھے مرحبا فرمایا۔ دعائے خیر کی۔

ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ

پھر ہم کو لے کر جبرئیل علیہ السلام چھٹے آسمان پر چڑھے۔ دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبرئیل! پوچھا گیا؟ ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلوایا گیا تھا؟ فرمایا ہاں! پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا تو میں نے اپنے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے بھی مجھے خیر مقدمی کلمات کہے اور دعائے خیر کی۔

ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے لیکر ساتویں آسمان پر چڑھے۔ دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون؟ فرمایا جبرئیل پوچھا گیا ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلوایا گیا تھا؟ فرمایا ہاں! بلوایا گیا تھا۔ چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا تو میں نے اپنے سامنے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ بیت المعمور (آسمانوں پر فرشتوں کا قبلہ) سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور بیت المعمور وہ ہے کہ اس میں روزانہ ۷۰ ہزار فرشتے داخل ہوتے

لا يعُودُونَ إِلَيْهِ

ہیں اور دوبارہ انکی باری نہیں آتی۔ ❶

ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهى فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلالِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا

پھر مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے گئے۔ اس کے پتے اتنے بڑے تھے گویا ہاتھی کے کان ہوں اور اس کا پھل بڑے بڑے پانی کے مٹکوں کے برابر۔ پھر جب اس درخت (سدرۃ المنتہیٰ) اللہ کے حکم سے ڈھانپ لیا اس نے جس نے اسے ڈھانپا تو اس کی حالت بدل گئی اور پوری مخلوق میں کوئی ایسا نہیں جو اس کے حسن و خوبصورتی کی صحیح توصیف کر سکے۔ ❷

فَأَوْحَى اللهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلاةً

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی جو کچھ بھی فرمائی۔ پس مجھ پر (اور میری امت پر) دن رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ جب میں موسیٰ علیہ السلام (کے چھٹے آسمان) تک اترا تو انہوں نے پوچھا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا شب و روز میں پچاس نماز فرض فرمائی ہیں۔

قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور ان نمازوں میں تخفیف اور کمی کا سوال کیجئے کیونکہ آپ کی امت کے افراد اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ میں تو بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں' ان کا تجربہ

---

❶ اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جب کسی کے گھر جایا جائے تو صاحب مکان کو پہلے معلوم کرنا چاہیئے کہ کون آیا ہے۔ اسی طرح آنے والے کو اپنا نام بتلانا چاہیئے۔ ساتوں آسمانوں پر حضور علیہ السلام کا استقبال بڑے بڑے اولوالعزم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کیا کیونکہ امام الانبیاء آرہے تھے۔

❷ سدرۃ المنتہیٰ: سدرۃ کے معنی بیری۔ منتہیٰ کے معنی انتہائی مقام۔ ساتویں آسمان پر عرش رحمن کے بالکل نیچے بیری کا درخت ہے جسے سدرۃ المنتہیٰ کہا جاتا ہے اور یہ مقام مقام قرب ہے حق جل وعلا کے ساتھ۔ اور قرآن کریم میں سورۃ النجم کی ابتدائی آیات میں حق سبحانہ و تقدس نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے: عند سدرة المنتهى ۔ عندها جنة المأوى ۔ إذ يغشى السدرة ما يغشىٰ کہ حضور مکرم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یا حق سبحانہ و تقدس کو دیکھا جس کے پاس جنۃ الماویٰ ہے۔ جب کہ ڈھانپ رہا تھا بیری کو جو کچھ کہ ڈھانپ رہا تھا۔ سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے جہاں فرشتوں کی رسائی کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے آگے فرشتوں کی بھی رسائی نہیں ہے اسی لئے اس کو منتہیٰ کہا جاتا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے احکامات عرش رحمن سے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچتے ہیں اس کے بعد وہاں سے متعلقہ فرشتوں تک پہنچائے جاتے ہیں۔ اور زمین سے آسمان تک جانے والے اعمال بھی فرشتے یہاں تک ہی پہنچاتے ہیں اس کے بعد حق تعالیٰ کے سامنے پیشی کی کوئی دوسری صورت ہوگی۔ واللہ اعلم

(بحوالہ تفسیر ابن کثیر و معارف القرآن)

یہ جو فرمایا کہ جب اس درخت کو اللہ کے حکم نے ڈھانپ لیا۔ تو اس سے مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اس وقت سدرۃ المنتہیٰ پر اپنی خاص تجلی کا القاء فرمایا جس سے اس کا حسن اتنا دوچند ہو گیا کہ فرمایا کسی مخلوق کے اندر یہ سکت و طاقت نہیں کہ اس کے حسن و خوبصورتی کی توصیف و تعریف بیان کر سکے۔ ساری دنیا کے انسان مل کر ساری دنیا کی زبانوں کے سارے تعریفی الفاظ سے بھی اس کی صفت کریں تو بیان ناممکن ہے۔

کر چکا ہوں۔

قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ربّ العالمین کے پاس واپس لوٹا اور عرض کیا اے میرے رب! میری امت پر تخفیف فرمائیے!(میری اس عرض پر) پانچ نمازوں کی مجھ سے تخفیف کر دی گئی (۴۵ رہ گئیں) میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹا اور کہا کہ پانچ نمازیں کم کر دی گئی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کی امت بقیہ کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ لہٰذا واپس جائیے اور مزید تخفیف کا سوال کیجئے۔

قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حَتَّى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً

فرمایا کہ میں مسلسل اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان لوٹتا رہا (بارگاہِ ربّ العالمین سے ۵ کی کمی ہوتی تو موسیٰ علیہ السلام مزید کمی کروانے کا مشورہ دیتے) یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: اے محمد! بیشک یہ ۵ نمازیں شب و روز کے اندر (فرض کی گئی) ہیں، ہر نماز کا ثواب دس کے برابر ہے تو اس طرح (۵ نمازیں) ۵۰ کے برابر ہو جائیں گی۔ اور فرمایا کہ جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہیں کیا اسکے واسطے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اگر اس نیکی کے ارادہ پر عمل کر لیا تو دس کا اجر لکھا جائے گا۔ جس نے گناہ کا ارادہ کیا اور ارادۂ گناہ پر عمل نہیں کیا تو (نامۂ اعمال میں) کچھ نہیں لکھا جائے گا اور جس نے ارادۂ گناہ پر عمل کر لیا تو صرف ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔

قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ

حضور ﷺ فرماتے ہیں: پھر میں نیچے اترا' موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا اور انہیں ساری بات بتلائی تو انہوں نے فرمایا: آپ دوبارہ اپنے رب کے پاس جائیے اور مزید تخفیف کا مطالبہ کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں اتنی بار اپنے رب کے پاس (اس مقصد کے لئے) لوٹ لوٹ کر گیا ہوں کہ اب حیا آتی ہے۔ [1]

۳۶۲...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ

۳۱۲...... حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

[1] حضرت موسیٰ علیہ السلام چونکہ بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکے تھے اور وہ امم انسانیہ کی نفسیات و فطرت سے کچھ واقف ہو چکے تھے اس لئے حضور اقدس ﷺ کو تخفیف نماز کے مطالبات کا مشورہ دیتے رہے۔ یہاں یہ شبہ نہ ہو کہ موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ حق تعالیٰ کے علم محیط میں یہ سب باتیں تھیں اور فیصلہ ۵ ہی نمازوں کا تھا مگر اسکا طریقہ وہ اپنایا گیا جو حدیث میں مذکور ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

یہ جو فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس لوٹا تو اس سے مراد ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں بلکہ اس مقام کی طرف رجوع ہے جہاں کھڑے ہو کر میں اپنے رب سے مناجات و گفتگو کر رہا تھا۔ واللہ اعلم

حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيتُ فَانْطَلَقُوا بِي إِلَى زَمْزَمَ فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِي ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُنْزِلْتُ.

نے فرمایا:
"مجھے لایا گیا پھر فرشتے مجھے زمزم کی طرف لے چلے، میرا سینہ چاک کیا گیا اور قلب کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا' پھر مجھے اپنے مقام پر اتار دیا گیا۔ ❶

۳۶۳..... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ عليه السلام وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ۔ قَالَ أَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ أَرْئِي أَثَرَ ذَلِكَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ

۳۱۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے آپ ﷺ (لڑکپن کی عمر کی بناء پر) لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر زمین پر چت لٹادیا اور آپ ﷺ کا سینہ مبارک شق کردیا اور قلب اطہر نکال اس میں سے ایک گوشت کالو تھڑا کر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ شیطان کا حصہ تھا آپ کے جسم میں۔
اس کے بعد قلب اطہر کو ایک سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا' اسکے بعد آپ کے دل کو اس کی جگہ میں رکھ کر جوڑ دیا (جن لڑکوں کے ساتھ آپ ﷺ کھیل رہے تھے) وہ دوڑے دوڑے آپ ﷺ کی والدہ یعنی انا کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بے شک محمد کو قتل کردیا گیا۔ لوگ دوڑے ہوئے آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ کا رنگ فق ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرشتوں نے آپ کے سینۂ مبارک پر جو سلائی کی تھی اس کا نشان میں آپ کے سینۂ مبارک پر دیکھا کرتا تھا۔ ❷

۳۶٤..... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى

۳۱۴..... حضرت شریک بن عبداللہ بن ابی نمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کو رسول اللہ ﷺ کی معراج کی رات کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ بیت اللہ کی مسجد سے آپ کو لے جایا گیا۔ تین افراد آپ ﷺ کے پاس آئے وحی آنے سے قبل (یعنی ابھی نزول وحی شروع نہیں ہوا تھا) آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ آگے سابقہ حدیث ہی الفاظ کی کچھ تقدیم و تاخیر اور کمی بیش کے ساتھ بیان کی جیسے

---

❶ یہ واقعہ شق صدر کا ہے جس میں ملائکہ نے نبی علیہ السلام کے سینۂ مبارک کو چاک کر کے قلب اطہر کو زمزم سے دھویا تاکہ کوئی کثافت قلب اطہر پر اثرانداز نہ ہو سکے' یہ واقعہ آپ ﷺ کے بچپن میں پیش آیا تھا اس کی تفصیل اگلی حدیث میں آرہی ہے۔

❷ یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کے بچپن کا ہے۔ بچپن میں آپ کا "شق صدر" حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ مذکورہ حدیث میں اسی بچپن والے واقعہ کی تفصیل ہے۔

إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَأَخَّرَ وَزَادَ وَنَقَصَ

ثابت بنانی کی روایت تھی۔ (یعنی معراج والی حدیث ۳۵۷)

۳۱۵...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عليه السلام فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَفَتَحَ قَالَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ قَالَ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ عليه السلام وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ

۳۱۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ غفاری' نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں مکہ مکرمہ میں تھا تو ایک بار میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نزول فرمایا اور میرا سینہ چاک کیا' قلب کو ماء زمزم سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لے کر آئے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اسے میرے سینے پر انڈیل دیا اور اس کے بعد میرے سینہ کو ملا دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لیکر آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔ جب ہم آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر پہنچے تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمانِ دنیا کے دربان سے کہا دروازہ کھول۔ اس نے کہا کون ہے؟ فرمایا جبرئیل! کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا ہاں! میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ فرمایا ہاں! لہٰذا دروازہ کھول دو۔ چنانچہ دروازہ کھولا گیا۔ جب ہم آسمان دنیا پر چڑھے تو دیکھا کہ ایک صاحب ہیں ان کے دائیں بائیں (ارواح انسان کی) جماعتیں بیٹھی تھیں۔ جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے تو ہنسنے لگتے اور بائیں طرف دیکھتے تو رونے لگتے۔ وہ کہنے لگے کہ مرحبا ہو نیک و صالح نبی اور نیک و صالح بیٹے [1] کے لئے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو ان کے دائیں بائیں (ارواح انسان کی) جماعتیں ہیں تو یہ انکی اولاد ہیں۔ دائیں طرف والے تو اہل جنت

[1] یونکہ آدم علیہ السلام ابوالبشر ہیں۔ تمام انسان ان کی اولاد ہیں۔ اس لئے فرمایا صالح بیٹے۔ جب کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام نے نیک بھائی کہا کہ رشتہ نبوت کی بناء پر تمام انبیاء بھائی ہیں۔ البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی صالح بیٹے کہہ کر خطاب فرمایا اس کی وجہ واللہ اعلم یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں کیونکہ آپ بنو اسماعیل سے ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت ابراہیم ملت حنیفیہ پر قائم تھے اور آنحضرت ﷺ بھی ملت حنیفیہ پر قائم تھے جسکا قرآن کریم نے ذکر فرمایا۔ اس کے علاوہ خود قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مسلمانوں کے لئے تمہارے والد کے الفاظ سے ذکر فرمایا چنانچہ ارشاد فرمایا: **ملة أبيكم إبراهيم هو سمّٰكم المسلمين** تمہارے والد ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور انہوں نے ہی تمہارا نام مسلمان رکھا ہے"۔ کیونکہ انہوں نے دعا میں فرمایا تھا: **ومن ذريتنا امة مسلمة لك** (بقرہ ۱۲۸)" اور میری اولاد میں سے امت ہو جو آپ کی تابع فرمان (مسلمان) ہو۔" بہر حال ان وجوبات کی بناء پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی نبی ﷺ کو "صالح بیٹے" کہہ کر یاد فرمایا۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

النَّار فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى

ہیں اور بائیں طرف والی جماعت کے لوگ اہل جہنم ہیں۔ جب یہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو (مارے خوشی کے) ہنسنے لگتے ہیں۔ اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (رنج کی بناء پر) رونے لگتے ہیں۔

قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ قَالَ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان کی جانب محو پرواز ہوئے وہاں پہنچے تو اس کے دربان سے کہا دروازہ کھولو۔ اس دربان نے بھی وہی بات کہی جو آسمانِ دنیا کے دربان نے کہی تھی۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا۔

فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَعِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے آسمانوں پر حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے ملنے کا ذکر فرمایا اور ان کے منازل کو متعین نہیں فرمایا (کہ کون سے نبی کون سے آسمان پر ملے) سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے آدم علیہ السلام کو آسمانِ دنیا پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔ فرمایا کہ جب جبرئیل علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے فرمایا کہ مرحبا ہو نیک صالح نبی اور صالح بھائی کے لئے' حضور ﷺ نے فرمایا: جب میں ان کے پاس سے گزرا تو پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا: مرحبا ہو نیک نبی اور صالح بھائی کو۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

پھر میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا: مرحبا ہو صالح نبی اور صالح بھائی کو۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ

پھر میرا گذر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوا تو انہوں نے فرمایا: مرحبا ہو صالح نبی اور صالح بیٹے کے لئے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

ابن شہاب زہری (راویٔ حدیث) کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن حزم نے کہا حضرت ابن عباس اور حضرت ابوحبہ الانصاری رضی اللہ عنہما فرماتے تھے

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلامِ

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللهُ عَلى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلاةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتّى أَمُرَّ بِمُوسى فَقَالَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلام مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلى أُمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ فُرِضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلاةً قَالَ لِي مُوسى عَلَيْهِ السَّلام فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ إِلى مُوسى عَلَيْهِ السَّلام فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ

قَالَ فَرَجَعْتُ إِلى مُوسى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتّى نَأْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لا أَدْرِي مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پھر مجھے اور اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں ایک بلند اور ہموار مقام پر تھا وہاں میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔"[1]

ابن حزم رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ میں ۵۰ نمازوں کا تحفہ لے کر لوٹا۔ موسیٰ علیہ السلام پر گذر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ آپکے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ امت پر ۵۰ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ موسیٰؑ نے مجھ سے کہا لوٹ جایئے اپنے پروردگار کے پاس کیونکہ آپ کی امت اس کی سکت نہیں رکھتی۔ فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدھی کم کردی۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹا تو انہیں بتلایا۔ انہوں نے فرمایا کہ لوٹ جایئے اپنے رب کے پاس کیونکہ آپ کی امت کو اتنی نمازوں کی بھی طاقت نہیں۔ میں نے پھر رب العالمین سے رجوع کیا تو اللہ نے فرمایا یہ کل ۵ نمازیں (امت محمدیہ پر) فرض ہیں اور یہ ۵ ہی پچاس کے برابر ہیں۔ میرے دربار میں فیصلہ تبدیل نہیں ہوتا۔

فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس لوٹا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کے پاس لوٹ جایئے۔ میں نے کہا مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے (کہ بار بار جاؤں اور کمی کا سوال کروں)۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ پر آئے تو اسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ لیا میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھے؟[2] اس کے بعد میں جنت میں داخل کیا گیا تو دیکھا اس میں موتیوں کے ٹیلے تھے اور اس کی مٹی مشک کی تھی۔

---

[1] مراد اس سے وہ آوازیں ہیں جو فرشتوں کے بندوں کی تقدیر لکھنے سے پیدا ہو رہی تھی۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تقدیر کے بارے میں جو فرماتے ہیں لوح محفوظ میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض فیصلے بندوں کے بارے میں خود منسوخ فرما دیتے ہیں تو کاتبین لوح محفوظ اللہ کے حکم سے انہیں لکھتے ہیں۔ لکھتے وقت جو آواز پیدا ہوتی ہے حضور علیہ السلام نے ان آوازوں کو سنا۔ اور اس قول سے درحقیقت انتہائی قرب کا بیان کرنا مقصود ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے عرش سے اتنا قریب ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم

[2] جب حضور اقدس ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے سدرۃ پر اپنی خاص تجلی کا القاء فرمایا اور حضور علیہ السلام نے اس پر کیف منظر کو نگاہوں میں سمیٹ لیا۔ خود قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے سورۂ نجم کی ابتدائی آیات میں اسی کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اسی بناء پر علماء تفسیر و شراح حدیث میں اختلاف ہوا کہ آنحضرت ﷺ کیا لیلۃ الاسراء میں رب العالمین کی رؤیت سے بھی مشرف ہوئے تھے یا نہیں؟ بعض حضرات علماء اس واقعہ کی بناء پر فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دیدار حق تعالیٰ کی دولت عظمیٰ حاصل کرلی تھی۔ واللہ اعلم

۳۱۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ فَانْطُلِقَ بِي فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِي مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِهِ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً

۳۱۶...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ غالباً مالک بن صعصعہ سے جو ان کی قوم کے ایک شخص تھے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اس اثناء میں کہ میں بیت اللہ کے قریب غنودگی کی حالت میں تھا کہ میں نے سنا کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ یہ ایک ہیں تینوں میں سے دو افراد کے درمیان پس میں لایا گیا اور وہ مجھے لے کر چلے، میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا اس میں ماء زمزم تھا۔ میرا سینہ اس اس طرح چاک کیا گیا۔

قتادہؒ (راوی حدیث) نے فرمایا کہ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ اس کے کیا معنی ہیں؟ اس نے کہا پیٹ سے نیچے کی طرف چاک کیا گیا۔ پھر میرے قلب کو نکالا گیا اسے زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا پھر اس کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا۔

ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ مَنْ هٰذَا ؟

پھر ایک سفید جانور میرے پاس لایا گیا اسے بُراق کہا جاتا تھا۔ گدھے سے کچھ اونچا اور خچر سے کچھ کم تھا۔ اپنے قدم حدِ نگاہ پر رکھتا تھا (اتنا بڑا ایک قدم تھا کہ منتہائے نظر پر قدم پڑتا تھا) مجھے اس پر سوار کیا گیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ آسمانِ دنیا پر پہنچے۔ جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا یہ کون ہے؟

قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفَتَحَ لَنَا وَقَالَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ قَالَ فَأَتَيْنَا عَلَى آدَمَ عليه السلام وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ عِيسَى وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَا السَّلَام وَفِي الثَّالِثَةِ يُوسُفَ وَفِي الرَّابِعَةِ إِدْرِيسَ وَفِي الْخَامِسَةِ هَارُونَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى فَنُودِيَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ رَبِّ هٰذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ

فرمایا جبرئیل! پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد ﷺ! کہا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ فرمایا کہ ہاں! چنانچہ دروازہ ہمارے لئے کھول دیا گیا اور (فرشتوں نے) کہا مرحبا آپ کا آنا بہت ہی اچھا اور مبارک ہے۔ پھر ہم حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئے' آگے سارا قصہ ذکر فرمایا، فرمایا کہ دوسرے آسمان پر حضرت عیسٰی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ تیسرے میں یوسف علیہ السلام سے، چوتھے میں حضرت ادریس علیہ السلام سے' پانچویں میں حضرت ہارون علیہ السلام سے' فرمایا پھر ہم چلے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے' میں حضرت موسٰی علیہ السلام کے پاس آیا انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: مرحبا ہو نیک بھائی اور نیک نبی کو۔ جب میں ان سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے' ایک آواز آئی کیوں روتے ہو؟ تو موسٰی علیہ السلام نے فرمایا اے میرے رب! آپ نے اس

أكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي
قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَا هَذِهِ الْأَنْهَارُ قَالَ أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ

لڑکے کو میرے بعد مبعوث فرمایا اور اسکی امت کے افراد زیادہ جنت میں داخل ہوں گے میری امت کے افراد کے مقابلہ میں۔
اس کے بعد ہم چلے۔ یہاں تک کہ ساتویں آسمان پر پہنچے' میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا۔
اس کے بعد حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں نے چار نہریں دیکھیں کہ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکل رہی ہیں۔ دو نہریں تو ظاہر تھیں اور دو چھپی ہوئی تھیں۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرئیل! ان نہروں کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا جو چھپی ہوئی نہریں ہیں وہ تو جنت کی نہریں ہیں اور جو ظاہری نہریں ہیں وہ دریائے نیل اور دریائے فرات ہیں۔ [1]

ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا قَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالْآخَرُ لَبَنٌ فَعُرِضَا عَلَيَّ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقِيلَ أَصَبْتَ أَصَابَ اللهُ بِكَ أُمَّتَكَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُونَ صَلَاةً ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ

پھر میرے لئے بیت المعمور کو بلند کیا گیا (یعنی ظاہر کیا گیا) میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ فرمایا: بیت المعمور ہے اس میں روزانہ ستر ۷۰ ہزار ملائکہ داخل ہوتے ہیں اور نکلنے کے بعد دوبارہ اس میں نہیں داخل ہوں گے (کبھی بھی) اپنے اخیر تک (یعنی جب تک ان کی انتہا ہے وہ کبھی بیت المعمور میں دوبارہ داخل نہ ہو سکیں گے کثرتِ ملائکہ کی وجہ سے)۔
اس کے بعد میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا' دونوں برتن میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے دودھ (والا برتن) اختیار کیا' مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے ٹھیک کیا' اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ آپ کی امت کو فطرتِ صحیحہ پر رکھے گا (فطرت سے مراد دین اسلام ہے تفصیل گزر چکی ہے)۔
پھر مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں (آگے نہایت حدیث کے ساتھ سارا قصہ بیان فرمایا مثلِ سابق حدیث)

۳۱۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۳۱۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ فرمایا ایک سونے کا طشت جو ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا میرے لئے لایا گیا اور میرے سینے کو گلے کے قریب سے پیٹ کے نچلے حصہ تک شق کیا گیا، قلب اطہر کو ماء زمزم سے غسل دیا گیا اور اسے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ دریائے نیل اور دریائے فرات جنت کے دریا ہیں۔ اور امام تفسیر مقاتلؒ نے فرمایا کہ باطنی نہروں سے جنت کی نہریں سلسبیل اور کوثر مراد ہیں۔ واللہ اعلم

وَزَادَ فِيهِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا

حکمت وایمان سے بھر دیا گیا۔

۳۶۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ

۳۱۸...... حضرت قتادہؒ (مشہور اور جلیل القدر تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے ابو العالیہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے تمہارے نبی ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے واقعہ اسراء کا ذکر کرتے ہوئے اس میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگت والے تھے گویا وہ قبیلہ شنوءہ [1] کے آدمیوں میں سے ہوں۔
اور فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھونگھریالے بالوں والے متناسب قدو قامت کے مالک ہیں۔ اسی حدیث میں آپ نے داروغہ جہنم جس کا نام مالک ہے اس کا اور دجال کا بھی ذکر فرمایا۔

۳۶۹...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَأُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ (فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ) قَالَ كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَقِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام

۳۱۹...... حضرت قتادہؒ، ابو العالیہؒ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مجھ سے تمہارے نبی ﷺ کے چچازاد حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول مقدس ﷺ نے فرمایا:
"میں اپنی معراج کی رات حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس سے گزرا، وہ گندمی رنگت والے دراز قامت گھونگریالے بالوں کے مالک آدمی ہیں گویا کہ وہ شنوءہ قبیلہ کے فرد ہوں۔
اور میں نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا وہ درمیانی اور متناسب قامت والے سرخ و سفید رنگت والے ہیں اور سیدھے بالوں والے ہیں۔ اور مجھے دکھلائے گئے داروغہ جہنم جس کا نام مالک ہے اور دجال ان نشانیوں میں جو اللہ تعالیٰ نے خاص آپ ﷺ ہی کو دکھلائیں پس آپ شک میں مت پڑیئے۔ موسیٰ علیہ السلام سے اپنی ملاقات میں (یا اس بات سے شک میں نہ پڑیئے کہ موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توراۃ دی گئی)۔
حضرت قتادہؒ اس آیت فلاتکن فی مزیۃ لقائہ کی تفسیر یہ کیا کرتے تھے کہ حضور ﷺ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ہے۔

۳۷۰...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ

۳۲۰...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ایک بار "وادیٔ ازرق" سے گزرے تو پوچھا کہ یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ

[1] شنوءہ قبائل عرب میں سے ایک مشہور قبیلہ ہے۔ یمن کے قبائل میں سے ایک قبیلہ ہے۔

أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ هُشَيْمٌ يَعْنِي لِيفًا

ﷺ نے عرض کیا یہ وادی ازرق ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام گھاٹی سے نیچے اترے ہیں اور با آواز بلند اللہ کو پکار رہے ہیں۔
پھر آپ ﷺ "ہرشا کی گھاٹی" پر تشریف لائے تو دریافت فرمایا یہ کونسی گھاٹی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا "ہرشا کی گھاٹی" ہے۔ فرمایا کہ: میں گویا کہ حضرت یونسؑ بن متی کو ایک سرخ گھٹے ہوئے جسم والی اونٹنی پر دیکھ رہا ہوں ان کے جسم پر اونی جبہ ہے اور ان کی اونٹنی کی نکیل انگور کے پتوں کی بنی ہوئی رسی کی ہے۔ اور وہ (یونس علیہ السلام) تلبیہ پڑھ رہے ہیں۔ ❶
احمد بن حنبلؒ نے اپنی روایت میں فرمایا کہ ھشیم نے فرمایا خُلبۃ سے مراد پتہ ہے۔

۳۲۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي

۳۲۱...... حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سے گزر رہے تھے، ہمارا گزر ایک وادی سے ہوا۔
آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کونسی وادی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا "وادی ازرق" ہے۔ فرمایا: کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔ پھر آپ نے ان کے رنگ، بال کے بارے میں ذکر فرمایا جو مجھے (راوی داؤد بن ابی ہند کو) یاد نہیں ہے۔ اور آپ نے انگلیاں کانوں میں ڈالی ہوئی ہیں اور باآواز بلند تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔

قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ

ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم پھر چلے یہاں تک کہ ہم لوگ ایک

❶ نبی ﷺ کے اس قول سے کیا مراد ہے؟ علماء وشراح حدیث نے مختلف مطالب اس کے بیان فرمائے ہیں۔ سب سے بہتر مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ان پیغمبروں کی زیارت معراج کی رات میں کروائی تھی اور آپ ﷺ ان کے مختلف احوال سے باخبر تھے۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ نے معراج کی رات کے واقعہ کو یاد کرتے ہوئے مذکورہ بالا ارشادات فرمائے۔
لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ انبیاء کرام علیہم السلام آخرت میں جا چکے اور دنیا سے رخصت ہو چکے تو ان کا تلبیہ پڑھنا اور حج کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟ علماء حدیث نے اس کی بھی مختلف توجیہات کی ہیں۔
قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ یہ انبیاء بھی مثل شہداء کے حیات اور زندہ ہیں۔ حج اور صلوٰۃ و تلبیہ میں مشغول ہونا کوئی بعید بات نہیں۔ کیونکہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ تقرب حاصل کرتے ہیں اعمال صالحہ سے بقدر استطاعت۔ لہٰذا اس اعتبار سے اگرچہ یہ حضرات وفات پا چکے ہیں مگر دنیا میں ہیں جو کہ دار العمل ہے۔
بعض علماء نے فرمایا کہ آخرت کے عمل حج و تلبیہ سے مراد ذکر و دعا ہے۔ واللہ اعلم

قَالُوا هَرْشَى أَوْ لِفْتَ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفُ خُلْبَةٍ مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا

گھاٹی پر پہنچے آپ ﷺ نے پوچھا یہ کونسی گھاٹی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا "ہرشا کی گھاٹی" ہے یا "لفت" کی۔ فرمایا: کہ گویا میں حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ ایک سرخ اونٹنی پر تشریف فرما ہیں، جسم پر اونی جبہ ہے۔ ان کی اونٹنی کی نکیل انگور کے پتوں کی رسّی سے بنی ہوئی ہے اور اس وادی سے تلبیہ پڑھتے گزر رہے ہیں۔

۳۲۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي

۳۲۲...... حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ (جلیل القدر تابعی اور امام تفسیر ہیں) فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، لوگوں نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات تو میں نے حضور علیہ السلام سے نہیں سنی۔ البتہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ:

"ابراہیم علیہ السلام (کو اگر دیکھنا ہو تو) اپنے ساتھی کو دیکھ لو (یعنی حضور ﷺ کو) اور رہ گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام تو وہ گندمی رنگ اور گٹھے ہوئے جسم کے مالک آدمی ہیں، سرخ اونٹ پر سوار ہیں جس کی نکیل انگور کے پتوں کی رسی سے بنی ہوئی ہے۔ گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں جب وادی میں اترتے ہیں تو تلبیہ پڑھتے ہیں۔

۳۲۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دَحْيَةُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ دَحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ

۳۲۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے انبیاء علیہم السلام کو پیش کیا گیا تو (میں نے دیکھا) حضرت موسیٰ علیہ السلام تو درمیانہ قدو قامت کے مرد ہیں گویا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے فرد ہوں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا تو میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ جسے دیکھتا ہوں وہ عروہ بن مسعود ہیں اور میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ میری نظر میں سب سے زیادہ مشابہہ تمہارے ساتھی کے ہیں (یعنی حضور علیہ السلام کے اپنے مشابہہ ہیں) اور میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میری نظر میں ان کے سب سے زیادہ مشابہہ "دِحیہ" ہیں۔ ابن رمح کی روایت میں دحیۃ بن خلیفہ ہے۔

۳۲۴...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

۳۲۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا:

وَقَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي حَمَّامًا قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقَالَ هُدِيتَ الْفِطْرَةَ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

"جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر حضور علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کی صورت وصفت بیان کی۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام دراز قامت سیدھے بالوں والے تھے گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے فرد ہوں۔

اور میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملا، پھر عیسیٰ علیہ السلام کی صفت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میانہ قامت اور سرخ رنگت والے تھے گویا ابھی حمام سے نکلے ہوں۔ (یعنی جس طرح حمام سے غسل کر کے انسان بالکل تروتازہ سرخ و سفید ہو کر نکلتا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے ہی تھے)۔

اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور میں ہی ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان کے مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا دونوں میں سے جو چاہیں لے لیں۔ میں نے دودھ والا برتن لیا اور اسے پیا۔ تو جبرئیل نے فرمایا آپ ﷺ کو فطرت کی ہدایت کی گئی یا فرمایا آپ فطرت کو پہنچ گئے۔ البتہ اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ ❶

۳۲۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا

۳۲۵...... حضرت عبداللہ ﷺ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مجھے ایک رات دکھلایا گیا کہ میں کعبۃ اللہ کے پاس ہوں، میں نے ایک آدمی کو جو گندمی رنگت والے تھے دیکھا تم نے جتنے گندمی رنگت والے دیکھے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ حسین، ان کے لمبے بال کندھوں تک تھے، تم نے جتنے بھی لمبے بالوں والے دیکھے ہیں ان میں سب سے زیادہ حسین تھے، انہوں نے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان سے قطرہ

❶ واقعہ اسراء کے بارے میں مختلف روایات میں بعض واقعات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، مذکورہ بالا روایات میں بھی انبیاء علیہم السلام کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں چند الفاظ کا فرق ہے۔ مثلاً: حضرت موسیٰ کے بارے میں کہیں "جعد" کا لفظ ہے جس کے معنی گھونگھریالے بال ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ "رَجِلُ الرَّأْس" سیدھے بالوں والے تھے۔ تو علماء نے فرمایا کہ جعد کا ایک معنی تو گھونگھریالے بال کے ہیں، اور ایک معنی گھٹے ہوئے جسم کے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے "جعد" دوسرے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔
اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مذکورہ روایات میں سرخ رنگ مذکور ہے اور ابن عمر ﷺ کی روایت میں گندمی رنگت کا ذکر ہے۔ یہ اختلاف شکِ رواۃ کی بناء پر ہے۔ بعض نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رنگت گندمی سرخی مائل تھی۔ واللہ اعلم

الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

قطرہ پانی ٹپکتا تھا۔ دو آدمیوں کے سہارے یا ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کررہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا یہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہیں۔

پھر میں نے ایک اور آدمی کو دیکھا سخت گھونگھریالے بال' دائیں آنکھ سے کانا، اس کی دائیں آنکھ پھولے ہوئے انگور کی مانند ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ مسیح الدجال ہے۔

۳۲۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

۳۲۶...... حضرت عبداللہ ؓ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک روز لوگوں کے مجمع میں مسیح الدجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اعور (کانا) نہیں ہے۔ خبردار مسیح الدجال کانا دائیں آنکھ سے۔ گویا اس کی آنکھ ایک پھولا ہوا انگور ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک رات میں نے خود کو خواب میں کعبۃ اللہ کے پاس دیکھا' میں نے دیکھا ایک آدمی گندمی رنگت والے تمام افراد جنہیں تم دیکھتے ہو ان میں سب سے زیادہ حسین اپنے لمبے دراز گیسو اپنے شانوں پر ڈالے ہیں' سیدھے بالوں والے جن سے قطرہ قطرہ پانی ٹپکتا تھا' اپنے دونوں ہاتھ دو افراد کے مونڈھوں پر رکھے ان دو افراد کے درمیان بیت اللہ کا طواف کررہے ہیں۔

میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہیں۔

اور میں نے ان کے بعد ایک آدمی سخت گھونگھریالے بالوں والا دیکھا جس کی دائیں آنکھ کانی تھی اور میں نے لوگوں میں سے سب سے زیادہ ابن قطن کے مشابہہ پایا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے تھا دو افراد کے کندھوں پر بیت اللہ کا طواف کررہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ یہ مسیح دجال ہے۔

۳۲۷...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا آدَمَ سَبِطَ الرَّأْسِ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى رَجُلَيْنِ يَسْكُبُ رَأْسُهُ أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَوِ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ لَا نَدْرِي أَيَّ

۳۲۷...... حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کعبۃ اللہ کے پاس ایک آدمی کو دیکھا، گندمی رنگت والا، لٹکے بالوں والا، اپنے دونوں ہاتھ دو افراد کے کندھوں پر رکھے ہوئے ہے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں یا مسیح ابن مریم ہیں علیہ السلام۔ (راوی کو صحیح معلوم نہیں کہ دونوں میں سے کونسا لفظ کہا) اور میں نے ان کے پیچھے ایک آدمی

ذَلِكَ قَالَ وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْمَرَ جَعْدَ الرَّأْسِ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى أَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ ابْنُ قَطَنٍ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ

کو دیکھا سرخ رنگت والا گھونگھریالے بالوں والا دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ اور ابن قطن اس سے زیادہ مشابہہ ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب دیا مسیح الدّجال ہے۔

۳۲۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

۳۲۸...... حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب قریش مکہ (مشرکین) نے میری تکذیب کی (اسراء اور بیت المقدس کے بارے میں) تو میں حطیم (بیت اللہ کا وہ حصہ جو بیت اللہ سے باہر نصف دائرے کی شکل میں بیان ہوا ہے) میں جاکر کھڑا ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے نمایاں کر دیا۔ میں نے بیت المقدس کی نشانیاں ان قریشِ مکہ کو بتلانا شروع کیں اور میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا۔

۳۲۹...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

۳۲۹...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"کہ میں اس دوران کہ سویا ہوا تھا (خواب میں) دیکھا کہ میں طواف کر رہا ہوں کعبۃ اللہ کا کہ ایک آدمی گندمی رنگت اور سیدھے بالوں والے دو افراد کے درمیان نظر آئے۔ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا یا فرمایا کہ اس کے سر سے پانی بہہ رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ ابن مریم ہیں پھر میں دوسری طرف چلا اور اُدھر متوجہ ہوا تو دیکھا کہ ایک سرخ بھاری بھرکم، گھونگھریالے بال اور کانی آنکھ والا آدمی ہے۔ گویا کہ اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ کہا کہ دجّال ہے۔ اور اس کے سب سے زیادہ مشابہہ ابن قطن ہے۔

۳۳۰...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا

۳۳۰...... حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے حطیم میں اپنے آپ کو دیکھا کہ قریش مجھ سے میری معراج کے بارے میں پوچھ رہے ہیں انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی چند اشیاء کے بارے میں پوچھا جنہیں میں بتلا نہ سکا۔ مجھے اتنا شدید رنج ہوا کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے سے تمام حجابات اٹھا دیئے۔ اور میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا۔ قریش اب جو سوال کرتے میں انہیں بتلا دیا کرتا اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ انبیاء علیہم السلام کی

كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ قَالَ فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ

ایک جماعت میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ ایک درمیانہ قدو قامت کے گٹھے ہوئے جسم والے آدمی ہیں۔ گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے افراد میں سے ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں لوگوں میں ان کے سب سے زیادہ مشابہہ عروہ رضی اللہ عنہ بن مسعود ثقفی ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں اور لوگوں میں ان کی سب سے زیادہ مشابہت تمہارے ساتھی یعنی خود (آنحضرت ﷺ) کی ہے۔
پھر نماز کا وقت آیا تو میں نے ان سب کی امامت کی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ سے کسی کہنے والے نے کہا کہ اے محمد! یہ مالک ہے داروغہ جہنم۔ اسے سلام کیجئے۔ میں نے اس کی طرف توجہ کی تو اس نے خود ہی ابتدا کر دی اور مجھے سلام کیا۔

٤٣١...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ (إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى) قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

٤٣١...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی اور سدرۃ المنتہیٰ جو چھٹے آسمان پر ہے اس تک پہنچے اور سدرۃ المنتہیٰ پر ہر اس چیز کا عروج منتہی ہو جاتا ہے جو زمین سے جاتی ہے (اعمال) اور وہاں سے (متعلقہ فرشتوں کے ذریعہ) اسے لے لیا جاتا ہے اور وہیں تک عرش سے اترنے والی چیز (احکام) رک جاتی ہے اور وہاں سے (متعلقہ فرشتوں کے ذریعہ) اسے وصول کر لیا جاتا ہے۔
اور فرمایا: جب سدرہ کو ڈھانپ رہی تھی وہ چیز جو ڈھانپ رہی تھی" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سونے کے پتنگے اسے ڈھانپ رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔ ایک تو پنجگانہ نمازیں عطا کی گئیں ٢۔ دوسرے سورۃ البقرہ کی اختتامی آیات کا تحفہ عطا کیا گیا ٣۔ تیسرے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کے اس شخص کے تمام مہلک گناہوں کی مغفرت (کا پروانہ عطا کیا) جس نے ذرہ برابر بھی شرک نہ کیا ہو۔ [1]

---

[1] ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپنے والی چیز سونے کے پتنگے تھے۔ واللہ اعلم
دوسری بات فرمائی کہ حضور اقدس ﷺ کو لیلۃ المعراج میں تین تحفے عطا کئے گئے۔:
پہلا تحفہ تو نماز پنجگانہ کی فرضیت کا ہے جس کے ذریعہ بندہ اپنے رب سے ملاقات کرتا ہے، مناجات کرتا ہے۔ اسی لئے حدیث میں فرمایا کہ الصّلوٰۃ معراج المؤمن نماز مومن کی معراج ہے۔
دوسرا تحفہ سورۃ بقرہ کی اختتامی آیات کا ہے۔ چنانچہ احادیث صحیحہ میں ان آیات کی بہت فضیلت آئی ہے۔ مسلم ہی کی...... (جاری ہے)

وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ

باب-۷۳ معنیٰ قوله الله عز وجل "ولقد راٰه نزلة اخری" و هل راٰی النبی ﷺ ربه لیلة الاسراء

سورۂ نجم کی آیت ۱۳ کے معنی کا بیان اور اس بات کا بیان کہ کیا حضور علیہ السلام نے معراج کی رات اپنے رب کا دیدار کیا؟[1]

۳۳۲...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ۳۳۲...... حضرت سلیمان شیبانیؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ایک روایت میں کہ عبدالرحمان بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ سے ملاقات کی بیت اللہ کے پاس اور ان سے کہا کہ مجھے آپ کے واسطہ سے ایک حدیث پہنچی ہے جو سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کے بارے میں ہے۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رات سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کہیں وہ اس کے لئے ہر شر سے کافی ہو جائیں گی"۔
(رواہ مسلم۔ باب فضل قراۃ الفاتحہ واخیر البقرہ)

تیسرا تحفہ یہ کہ امت محمد یہ ﷺ کے ان لوگوں کی مغفرت کا وعدہ فرمایا گیا جو بغیر شرک کے دنیا سے رخصت ہوئے۔
اب خواہ ان کو ان کے کبیرہ گناہوں کا عذاب دے کر مغفرت کی جائے یا بغیر عذاب کے اور خواہ توبہ کے بعد مغفرت ہو یا بغیر توبہ کے یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر منحصر ہے۔ واللہ اعلم
(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] یہ ایک بڑا مختلف فیہ اور متنازع مسئلہ ہے 'ائمہ سلف' صحابہ کرامؓ اور ائمہ حدیث کے درمیان کہ آنحضرت ﷺ نے لیلة الإسراء (معراج کی شب) میں اللہ رب العالمین کا دیدار فرمایا تھا یا نہیں؟ سورۃ النجم کی ابتدائی آیات میں آیت ۶ سے ۱۸ تک اللہ جل جلالہ' نے معراج کے واقعہ میں آنحضرت ﷺ کے مقام قرب کو بیان فرمایا ہے۔ اس مسئلہ کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ نے اپنی معرکۃ الاراء تفسیر "معارف القرآن" میں بڑی مفصل اور سیر حاصل بحث کی ہے اور اس بارے میں ائمہ سلف اور علماء تفسیر سے منقول مختلف اقوال کو ذکر کرنے کے بعد بعض بڑی اہم تحقیقات بیان فرمائی ہیں۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس مقام پر معارف القرآن کی ساری بحث کا خلاصہ پیش کر دیا جائے کہ من و عن پیش کرنا باندیشۂ طوالت محال ہے۔ حضرت لکھتے ہیں:
ان آیات کے بارے میں ائمہ تفسیر سے دو تفسیریں منقول ہیں۔ ایک کا حاصل یہ ہے کہ ان سب آیات آیت نمبر ۶ تا نمبر ۱۸ کو واقعہ معراج کا بیان قرار دے کر حق تعالیٰ سے تعلیم بلاواسطہ اور رؤیت و قرب حق تعالیٰ کے ذکر پر محمول کیا جائے اور شديد القوىٰ ذومرّة فاستوىٰ اور دنىٰ فتدلّىٰ سب الفاظ کو حق تعالیٰ کی صفات و افعال قرار دیا جائے اور آگے جو رؤیت و مشاہدہ کا ذکر ہے (و لقد راٰهُ نزلةً أخرىٰ میں) اس سے بھی حق تعالیٰ کی رؤیت و زیارت مراد لی جائے۔
صحابہ کرامؓ میں حضرت انسؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے یہ تفسیر منقول ہے اور تفسیر مظہری میں بھی اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔
دوسری تفسیر کا حاصل یہ ہے کہ مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی حقیقی صورت میں دیکھنے کا ذکر فرمایا ہے اور مذکورہ بالا صفات شديد القوىٰ وغیرہ جبرئیلؑ امین کی صفات ہیں۔ اور اس کی بہت سی وجوہ ہیں۔ تاریخی اعتبار سے بھی یہی بات درست ہے کیونکہ سورۂ نجم ابتدائی سورتوں میں سے ہے اور ابن مسعودؓ کی تصریح کے مطابق یہ پہلی سورت ہے جسے سب سے پہلے حضور ﷺ نے مکہ میں اعلاناً پڑھا ہے اور واقعہ معراج ظاہر ہے اس سے مؤخر ہے۔
تفسیر ابن کثیر میں حافظ ابن کثیرؒ نے متعدد روایات جن میں صحیح مسلم کی اس باب کی پہلی حدیث زرؓ بن حبیش والی بھی شامل ہے ذکر کر کے فرمایا کہ آیاتِ مذکورہ میں رؤیت اور قرب سے مراد جبرئیل امین علیہ السلام کی رؤیت و دیدار اور قرب ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، عبداللہ بن مسعود، ابوذر غفاری، ابوہریرہ رضی اللہ عنہم...... (جاری ہے)

عَبَّادُ وَهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ نے حضرت زِرّ بن حُبیش سے اللہ تعالیٰ کے فرمان فکان قاب قوسین

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اجمعین کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تفسیر ابن کثیر میں ابن کثیرؒ نے آیاتِ مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا:

''ان آیات میں جس رؤیت اور قرب کا ذکر ہے وہ رؤیت و قرب جبرئیل امین علیہ السلام کی مراد ہے۔ جب کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے پہلی مرتبہ ان کی اصلی صورت میں دیکھا تھا۔ پھر دوسری مرتبہ شبِ معراج میں سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھا۔ پہلی رؤیت نبوت کے بالکل ابتدائی زمانہ میں ہوئی۔ جب جبرئیلؑ پہلی مرتبہ سورۂ اقراء کی ابتدائی آیات کی وحی لے کر آئے تو اس کے بعد وحی میں فترت (وقفہ) پیش آیا جس سے آنحضرت ﷺ کو سخت غم اور تکلیف تھی' بارہا یہ خیالات آئے کہ پہاڑ سے گر کر جان دیدیں۔ مگر جب کبھی ایسی صورت ہوتی تو جبرئیل امین علیہ السلام غائبانہ ہوا سے آواز دیتے کہ اے محمد! آپ اللہ کے رسول برحق ہیں اور میں جبرئیل ہوں۔ ان کی آواز سے آپ ﷺ کے قلب کو سکون ہو جاتا تھا۔ جب کبھی ایسا خیال آیا اسی وقت جبرئیلؑ نے اس آواز کے ذریعہ تسلی دی مگر یہ تسلیاں غائبانہ تھیں۔ یہاں تک کہ ایک روز جبرئیل امین علیہ السلام بطحاء کے میدان میں اپنی اصلی صورت میں اس طرح ظاہر ہوئے کہ ان کے چھ سو بازو تھے اور پورے افق کو گھیر رکھا تھا' پھر جبرئیل امین علیہ السلام آپ ﷺ کے قریب آئے اور آپ ﷺ کو وحیِ الٰہی پہنچائی۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ پر جبرئیلؑ امین کی عظمت اور اللہ کے نزدیک جلالت قدر کی حقیقت روشن ہوئی۔''

خلاصہ یہ کہ امام ابن کثیرؒ نے احادیث مرفوعہ اور اقوال صحابہ ؓ کی بناء پر سورۂ نجم کی ابتدائی آیات کی تفسیر یہی قرار دی ہے کہ اس میں رؤیت و قرب سے جبرئیل امین علیہ السلام کی رؤیت و قرب مراد ہے۔

جبکہ دوسری رؤیت کا تذکرہ (وَلقد رأہُ نزلۃً أخریٰ) میں ہے۔ جو شبِ معراج میں ہوئی۔ اوپر بیان کردہ وجوہ کی بناء پر عامہ مفسرین نے اسی کو اختیار فرمایا ہے مثلاً: ابن کثیرؒ' قرطبیؒ' ابوحیان' امام رازیؒ وغیرہ۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ اور نوویؒ نے شرح مسلم میں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ (تلخیص از معارف القرآن ج ۸ / ص ۱۹۵ تا ص ۲۰۵)

بہر کیف! اکثر ائمہ سلف اور علماء تفسیر کے نزدیک رؤیت سے مراد ''رؤیتِ جبرئیلؑ'' ہے۔ چونکہ اس مسئلہ میں صحابہ و تابعین سے لے کر ائمہ مجتہدین اور محدثین و مفسرین کے مختلف اقوال اور علمی اشکالات بہت ہیں اس لئے استاذ الاساتذہ' آیۃ من آیاتِ اللہ نمونۂ اسلاف حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری قدس اللہ سرہ' نے اس مسئلہ کی ایسی تعبیر و تشریح فرمائی ہے کہ ائمہ سلف کی اکثر روایات میں مطابقت پیدا ہو گئی۔ اسی طرح صحیح مسلم شریف کے شارح شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے اپنی عظیم شرح مسلم ''فتح الملہم'' میں ان روایات کی تشریح حضرت کشمیری قدس سرہ' کے قلم سے لکھوا کر اس کو اپنی کتاب فتح الملہم کا جز بنایا۔ لہٰذا مفید معلوم ہوتا ہے کہ اس تحقیق کو مختصراً یہاں ذکر کر دیا جائے۔

اس تحقیق کے ذکر سے قبل چند باتیں سمجھنا ضروری ہے جو تمام علماء و ائمہ حدیث و تفسیر کے نزدیک متفق علیہ ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جبرئیل امینؑ کو ان کی اصلی صورت میں دوبار دیکھا ہے ایک بار مکہ مکرمہ میں ''فترتِ وحی'' کے زمانہ میں۔ اور دوسری بار معراج کی رات میں سماء سابعہ پر سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور سورۃ النجم کی مذکورہ آیات نمبر ۶ تا نمبر ۱۸ میں ان دونوں رؤیتوں کا ذکر ہے۔

دوسری بات یہ کہ سورۂ نجم کی آیت ولقد رأہُ نزلۃً أخریٰ سے لقد رأیٰ من آیتِ ربّہ الکبریٰ تک کی آیات واقعہ معراج سے متعلق ہیں۔ ان دو باتوں کے سمجھنے کے بعد اب حضرت کشمیریؒ کی تفسیر کا خلاصہ یوں سامنے آتا ہے کہ:

''سورۂ نجم کی آیت ۶ تا ۱۱ میں بیان کردہ رؤیت سے رؤیت جبرئیلؑ امین ہی مراد ہے کیونکہ ان آیات میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ بغیر کسی تاویل و تکلف کے جبرئیلؑ امین پر صادق آتی ہیں اور حق تعالیٰ ان صفات کا مصداق بغیر تاویل و تکلّف کے نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے اس رؤیت سے تو رؤیتِ جبرئیل علیہ السلام ہی مراد لینا صحیح واقرب معلوم ہوتا ہے۔

البتہ ماکذب الفواد مارأی سے واقعہ معراج کا بیان ہو رہا ہے اور اس میں بھی جبرئیلؑ امین کی رؤیتِ ثانیہ کا ذکر ہے مگر وہ دوسری آیاتِ کبریٰ کے ضمن میں ہے جن میں خود رؤیتِ باری تعالیٰ کے بھی شامل ہونے کا احتمال قوی موجود ہے جو احادیثِ صحیحہ اور اقوال صحابہ و تابعین سے مؤید ہے اور اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کہ ماکذب الفواد مارأیٰ کی تفسیر یہ ہے کہ جو کچھ...... (جاری ہے)

سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنى) قَالَ أَخْبَرَنِي ابْـــنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأى جِبْـرِيلَ لَـــهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

او ادنیٰ (پس تھا فرق دو کمان کا یا اس سے بھی کم) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابن مسعودؓ نے بتلایا کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو ہیں۔ ❶

۳۳۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأى) قَالَ رَأى جِبْرِيلَ

۳۳۳...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے حق تعالیٰ کے ارشاد ما کذب الفؤاد ما رای کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا ان کے چھ سو بازو ہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... رسول اللہ ﷺ نے آنکھ سے دیکھا آپ ﷺ کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی کہ صحیح دیکھا۔ قلب مبارک نے تصدیق میں غلطی نہیں کی اسی کو "ماکذب" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا اور اس میں "جو کچھ دیکھا" کے الفاظ عام ہیں۔ جس میں جبرئیل امین کا دیکھنا بھی شامل ہے' شب معراج میں اور جو کچھ دیکھا (مختلف آسمانوں پر' جنت دوزخ وغیرہ) وہ بھی سب شامل ہے۔ اور ان میں سب سے اہم خود حق تعالیٰ شانہ کی رؤیت و زیارت ہے۔ اور آیت ولقدراٰہ نزلۃً اُخریٰ میں دونوں احتمال ہیں رؤیتِ باری تعالیٰ کا بھی اور رؤیتِ جبرئیل امین کا بھی۔ اس میں حق تعالیٰ کی رؤیت کی طرف اشارہ اس طرح پایا جاتا ہے کہ دیکھنے کے لئے عادۃً قرب ضروری ہے اور اس سے اگلی آیت میں فرمایا۔ عندسدرۃ المنتھیٰ. کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ جو مقام قرب ہے حق تعالیٰ کے ساتھ اس وقت دیکھا۔ اسی کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:" وأتيت سدرةَ المنتهيٰ فغشيتن ضبابة خررتُ لها ساجداً وهذهٖ ابضابة هي الظلل من الغمام التي يأتي فيها الله ويتجارّ "۔ یعنی میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس آیا تو مجھے کسی بادل کی طرح کی چیز نے گھیر لیا۔ اور میں اس کے لئے سجدہ میں گر پڑا' قیامت کے روز حق تعالیٰ کا ظہور قرآن کریم کی آیت میں اس طرح مذکور ہے کہ بادل کے سایہ کی طرح کوئی چیز ہو گی اس میں حق تعالیٰ نزول اجلال فرمائیں گے"۔

اس سے اگلی آیت ما زاغ البصر و ما طغیٰ کا مفہوم بھی دونوں رؤیتوں کو شامل ہے' اس سے ثابت ہوا کہ یہ رؤیت حالتِ بیداری میں آنکھوں سے ہوئی ہے۔ بہر حال آیاتِ قرآن میں دونوں رؤیتوں کے احتمال ہیں اور اس کی گنجائش موجود ہے کہ رؤیت سے حق تعالیٰ کی رؤیت مراد لی جائے۔ واللہ اعلم۔ (تلخیص از معارف القرآن ص ۲۰۳، ص ۲۰۴ ج ۸)

یہاں ایک ضروری بات یہ سمجھ لینی چاہیئے کہ آخرت میں اہل جنت حق تعالیٰ کا دیدار کریں گے احادیث صحیحہ اس پر شاہد ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا کوئی ناممکن بات نہیں۔ عالم دنیا میں نگاہِ انسانی میں وہ قوت نہیں جو دیدار و مشاہدۂ حق تعالیٰ کا تحمل کر سکے' کیونکہ نگاہ انسانی فانی اور اللہ غیر فانی ہے جب کہ آخرت میں انسان کو غیر فانی نگاہ عطا کر دی جائے گی لہٰذا حق تعالیٰ کی رؤیت میں کوئی مانع نہ ہو گا۔ لہٰذا اس کا امکان ثابت ہوا کہ دنیا میں کسی وقت حضور علیہ السلام کو خصوصی نگاہ دے دی جائے جس سے آپ ﷺ زیارتِ حق کر سکیں۔ تو اس عالم سے باہر نکل کر شب معراج میں جب آپ ﷺ کو خاص خاص آیات کے مشاہدہ کے لئے لے جایا گیا تھا تو اس وقت کوئی بعید نہیں کہ آپ ﷺ کی رؤیت باری تعالیٰ سے سر فراز فرمایا گیا ہو۔ واللہ اعلم

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری شرح بخاری میں اس بارے میں صحابہ و تابعین کے اختلاف کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اس معاملہ میں بہتر بات یہ ہے کہ کسی ایک طرف (رؤیت یا عدم رؤیت) کو ترجیح نہ دی جائے بلکہ اس میں توقف اور سکوت کیا جائے کیونکہ اس مسئلہ کا تعلق عمل سے نہیں عقیدہ سے ہے اور عقیدہ میں کوئی بات قطعی الثبوت دلائل سے ثابت نہ ہو کوئی ایک بات یقینی نہیں کہی جا سکتی' یہی طریقہ زیادہ صحیح ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ اس سے وہی رؤیتِ جبرئیل علیہ السلام مراد ہے پہلی رؤیت جو مکہ مکرمہ میں فترتِ وحی کے دوران ہوئی تھی۔

عَلَيْهِ السَّلام لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

۳۳۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

۳۳۴...... ابن مسعودؓ نے فرمایا: لَقدراٰی امن ایاتِ الکبریٰ (بے شک دیکھیں آپ ﷺ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں) تواس سے مراد یہ کہ آپ ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو ہیں۔

۳۳۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ عليه السلام

۳۳۵...... حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قول: ولقد راٰہُ نزلۃً اخریٰ کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے جبرئیلؑ کو دیکھا۔

۳۳۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَآهُ بِقَلْبِه

۳۳۶...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا۔

۳۳۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ أَبِي جَهْمَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى) (وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى) قَالَ رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ

۳۳۷...... ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قول: ما کذب الفؤاد ما رأی . و لقد راٰہُ نزلۃ اخریٰ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے قلب کی آنکھ سے دوبار دیکھا۔

۳۳۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۳۳۸...... اعمش ابوجہم سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے قلب کی آنکھ سے دوبار دیکھا ہے) منقول ہے۔

۳۳۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ

۳۳۹...... مسروقؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ کے پاس ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔
انہوں نے فرمایا کہ اے ابو عائشہ! (مسروقؒ کی کنیت تھی) تین باتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک بات بھی کسی نے کہی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔
میں نے عرض کیا کہ وہ تین باتیں کیا ہیں؟ فرمایا جس نے یہ خیال کیا کہ محمد ﷺ

عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ قَالَ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِينِي وَلا تَعْجَلِينِي أَلَمْ يَقُلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ((وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ)) ((وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى)) فَقَالَتْ أَنَا أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَتْ أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ عزوجل يَقُولُ (لا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ) أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ يَقُولُ (وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ) قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ وَاللهُ يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ) قَالَتْ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ وَاللهُ يَقُولُ (قُلْ لا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلا اللهُ)

نے اپنے رب کو دیکھا ہے اس نے اللہ پر بہت جھوٹ تھوپا ہے۔ مسروق کہتے ہیں کہ میں ٹیک لگائے ہوئے تھا کہ یہ سن کر اٹھ بیٹھا اور کہا کہ اے امّ المؤمنین! ذرا مجھے مہلت دیجئے اتنی جلدی نہ کیجئے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: **و لقد راٰہُ بالافق المبین** ۔ اور اللہ نے فرمایا: **و لقد راٰہُ نزلۃ اخریٰ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس امت میں پہلی فرد ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ میں نے انکو انکی تخلیقی (حقیقی) صورت میں دو مرتبہ کے علاوہ نہیں دیکھا (جنکا ذکر ان دو آیات میں ہے) میں نے انہیں آسمان سے اترتے دیکھا اور انکے ظاہری جسم کی بڑائی نے زمین و آسمان کے مابین خلا کو روک دیا تھا۔ (بھر دیا تھا)

پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا؟ **لاتدرکہُ الابصار و ھویدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر** ❶ اور کیا تم نے نہیں سنا اللہ تعالیٰ کا ارشاد: **ماکان لبشر ان یکلّمہُ اللہ إلاّ وحیاً او من وّراءِ حجابٍ اویرسل رسولاً** سے **علیٌّ حکیم** ❷ تک۔

اور فرمایا کہ ۲۔ جس نے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی کتاب میں سے کچھ چھپایا ہے تو بے شک اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ مسلّط کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **یاایھا الرسول بلّغ ماانزل إلیك من ربّك وإن لّم تفعل فما بلّغت رسالته ...... الآیة**۔ ❸

اور فرمایا کہ جس نے یہ خیال کیا کہ حضور علیہ السلام آئندہ کل کی باتیں (مستقبل کی باتیں) جانتے تھے تو بے شک اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا تو فرمان ہے: **قل لاّ یعلم من فی السمٰوٰت والارضِ الغیب إلاّ اللہ** ۔ ❹

---

❶ سورۃ الانعام: ۷/۱۳/۱۰۴۔ ترجمہ: نہیں پاسکتیں اس کو آنکھیں اور وہ پاسکتا ہے آنکھوں کو اور وہ نہایت لطیف و خبردار ہے۔
(ترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ)

❷ سورۃ الشوریٰ: ۲۵/۵/۵۱: "اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اس سے باتیں کرے اللہ مگر اشارہ سے یا پردہ کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پھر پہنچادے اس کے حکم جو وہ چاہے، تحقیق وہ سب سے اوپر ہے حکمتوں والا ہے۔" (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

❸ سورۃ المائدۃ: ۶/۱۰/۶۷= اے رسول ﷺ! پہنچادے جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو تونے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام۔
(ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

❹ سورۃ النمل ۲۰/۵/۶۵= (ترجمہ) "تو کہہ، خبر نہیں رکھتا جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں چھپی ہوئی چیز کی مگر اللہ۔" (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

٣٤٠...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ قَالَتْ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ)

۳۴۰......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا:
"اگر محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی (کتاب) میں سے کچھ چھپانے والے ہوتے تو یہ آیت چھپا لیتے۔" واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ سے ان تخشاہ تک۔ ❶

٣٤١...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي لِمَا قُلْتَ وَسَاقَ

۳۴۱...... حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ فرمانے لگیں سبحان اللہ! تیری بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔" (آگے سارا واقعہ بیان فرمایا)

---

❶ یہ آیت سورۃ الاحزاب پ ۲۲ رکوع ۵ کی آیت نمبر ۳۷ ہے۔(ترجمہ) "اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو(بیوی) کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جس کو اللہ کھولنا چاہتا ہے اور ڈرتا تھا لوگوں سے اور اللہ سے زیادہ چاہیئے ڈرنا تجھ کو۔"
پس منظر اس سارے واقعہ کا یہ ہے کہ حضرت زید بن حارثہؓ حضور اقدس ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے۔ آپ ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی اور انہیں بھی آپ ﷺ سے عشق تھا۔ حتی کہ لوگ انہیں زید بن حارثہ کے بجائے زید بن محمد پکارنے لگے۔ بعد میں قرآن کریم میں اس طرح پکارنے کی ممانعت آگئی۔ جب یہ جوان ہوئے تو آنحضرت ﷺ کی خواہش ہوئی کہ ان کا نکاح حضرت زینبؓ سے جو آپ ﷺ کی عم زاد تھیں اور امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی اور اعلیٰ خاندان قریش سے تعلق رکھتی تھیں کردیں۔ حضرت زیدؓ بھی اعلیٰ خاندان کے تھے لیکن انہیں بچپن میں کسی نے پکڑ کر غلام بنا کر فروخت کردیا تھا۔ اسلئے حضرت زینبؓ اور ان کے بھائی کی اس نکاح کی مرضی نہ تھی۔ لیکن اللہ ورسول کو منظور تھا کہ یہ نکاح ہو اور اس طرح کے موہوم امتیازات کو ختم کیا جائے۔ لہٰذا دونوں کا نکاح ہو گیا۔ لیکن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چونکہ مرضی نہ تھی اور وہ حضرت زیدؓ کو معمولی حیثیت کا سمجھتی تھیں لہٰذا فطرتاً نباہ نہ ہوا اور اختلاف ہونے لگا۔ لڑائی ہونے لگی۔ زیدؓ، حضور ﷺ سے آکر شکایت کرتے اور کہتے کہ میں انہیں چھوڑ رہا ہوں۔ آپ ﷺ منع فرماتے کہ اسکے عزیز اس عمل سے اور متنفر ہو جائیں گے اور اسے اپنی ذلت سمجھیں گے۔ اسلئے خدا سے ڈرو اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر بگاڑ مت پیدا کرو، لیکن جب کسی طرح نباہ نہ ہوا تو آپ ﷺ کے دل میں یہ خیال ہوا کہ اگر زید نے زینب کو چھوڑ دیا تو میں اس سے نکاح کرلوں گا تاکہ زینب کی دلجوئی ہو جائے۔ لیکن اس خیال پر آپ ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ منافقین اس کو ہوا دیں گے اور کہیں گے کہ بیٹے کی بیوی (بہو) سے نکاح کرلیا اور بدگوئیاں کریں گے اور اسی بناء پر آپ ﷺ زید کو طلاق کا مشورہ نہ دیتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آنحضرت ﷺ سے نکاح کرانا تاکہ لوگوں کے دل سے یہ باطل خیال نکل جائے کہ منہ بولے بیٹے کے بھی وہی احکام ہیں جو حقیقی بیٹے کے ہیں۔ لہٰذا آیت مذکورہ میں حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کے اس ارادہ کو ظاہر فرمادیا" (اس واقعہ کی تفصیل تفسیر عثمانی، معارف القرآن وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے)
اور اللہ نے حضور ﷺ کو فرمایا کہ آپ کو لوگوں سے نہیں ڈرنا چاہئے بلکہ اللہ سے ڈرنا چاہئے۔
تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر حضور علیہ السلام کو کچھ چھپانا ہی ہوتا تو آپ یہ آیت چھپاتے جس میں اس چیز کو اللہ نے ظاہر کردیا جسے آپ ﷺ چھپانا چاہ رہے تھے تو جب آپ ﷺ نے اس تک کو نہیں چھپایا تو کوئی اور آیت آپ کیوں چھپانے لگے۔ واللہ اعلم انتہی زکریا عفی عنہ۔

الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ

۳۴۲...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُه تعالی (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) قَالَتْ إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ۔

۳۴۲...... مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ (آپ جو یہ کہتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے اپنے رب کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے قول ثم دنیٰ فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ فاوحیٰ إلیٰ عبدہٖ مااوحیٰ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ وہ تو جبرئیل علیہ السلام تھے اور وہ آپ ﷺ کے پاس عموماً مردوں کی صورت میں آیا کرتے تھے۔ اس بار (جس کا ذکر ان آیات میں ہے) اپنی خاص حقیقی صورت میں آئے تھے اور پوری افق کو مسدود کر دیا تھا۔

۳۴۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ

۳۴۳...... حضرت ابوذر ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ فرمایا: وہ تو نور ہے میں کہاں سے اسے دیکھتا"۔ ❶

۳۴۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدْ سَأَلْتُ فَقَالَ رَأَيْتُ نُورًا

۳۴۴...... حضرت عبداللہ بن شقیق ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر ﷛ سے کہا کہ اگر میں آنحضرت ﷺ کو دیکھتا تو آپ سے ضرور پوچھتا۔ انہوں نے کہا کہ کس چیز کے بارے میں پوچھتے؟ میں نے کہا کہ میں آپ ﷺ سے پوچھتا کہ کیا آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ ابوذر ﷛ نے فرمایا کہ یہ سوال تو میں نے حضور علیہ السلام سے کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نور دیکھا۔"

۳۴۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ

۳۴۵...... حضرت موسیٰ اشعری ﷛ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے ہمیں ہمارے درمیان کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ۱۔ بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور نہ ہی سونا اس کی شان کے مناسب ہے۔ ۲۔ جھکاتا ہے ترازو کو اور اونچا کرتا ہے ❷ ۳۔ رات کے اعمال، دن کے اعمال سے قبل اور ۴۔ دن کے اعمال رات

❶ علامہ نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی ذات کے لئے نور حجاب ہے۔ اور اس نور کی وجہ سے اسے کوئی دیکھ نہیں سکتا، کیونکہ بندوں کے اجسام مادی ہیں اور مادّہ کثیف ہوتا ہے۔ لہٰذا کثافت 'نورانیت کا مقابلہ نہیں کر سکتی، البتہ بندے جب آخرت میں پہنچیں گے اور جنت میں ان کو علائق سے پاک کر کے نورانی کر دیا جائے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے اہل ہو سکیں گے۔ واللہ اعلم

❷ یعنی بندوں کے اعمال کو ترازو میں رکھا جاتا ہے۔ کبھی اعمال صالحہ کا پلڑا بھاری ہو جاتا ہے اور کبھی اعمال سیۂ کا۔ کسی کے اعمال صالحہ کا پلڑا جھکتا ہے اور کسی کے اعمال سیۂ کا۔

الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ النَّارُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

کے اعمال سے قبل اس کی جانب اٹھائے جاتے ہیں۔ اس کا حجاب نور ہے۔ ابو بکرؓ کی روایت میں یہ ہے کہ اس کا پردہ و حجاب آگ ہے۔ اور اگر وہ اس حجاب کو ہٹادے تو اس کے وجہ کریم (روئے کریم) کی شعاعیں حدِ نظر تک مخلوق کو جلا کر بھسم کر دیں۔ ❶

۳۴۶......وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَقُلْ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَامَ فِينَا

۳۴۶......اس سند سے بھی سابقہ حدیث (اللہ تعالیٰ سوتے نہیں ہیں اور ترازو کو بلند کرتے ہیں، دن رات کے اعمال اللہ ہی کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں) منقول ہے۔ اس میں پانچ کے بجائے چار کلمات کا ذکر ہے۔

---

❶ احادیث صحیحہ میں حق سبحانہٗ و تقدس کے لئے مختلف اعضاء و جوارح کا ذکر موجود ہے۔ مثلاً: زید (ہاتھ) ساق (پنڈلی) قدم (پاؤں) اصابع (انگلیاں) اسی طرح بعض احادیث میں عوارض کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً: (اللہ کی ہنسی) وغیرہ کا ثبوت ہے۔ تو ان سے کیا مراد ہے؟ اھل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ اس بارے میں بہت معتدل ہے۔ ان روایت کی بناء پر تو بعض لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کا جسم ہے لیکن انسان کے جیسا نہیں بلکہ بہت بڑا جسم ہے۔ یہ لوگ "مجسمہ" کہلائے اور گمراہ ہوئے۔ بعض نے کہا کہ اللہ کا جسم نہیں بلکہ جسم کے مشابہہ ہے۔ یہ "مشبہہ" کہلائے۔ بعض نے کہا کہ ان احادیث کے کوئی معنی نہیں۔ یہ "معطلہ" کہلائے اور کوئی شک نہیں کہ یہ گمراہی ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ چیز "متشابہات" میں سے ہے۔ اور نصوص متشابہ کا حکم یہ ہے کہ ان کے اوپر کامل یقین رکھا جائے کہ یہ حق ہیں البتہ ان کی کیفیت کیا ہے؟ یہ ہمیں معلوم نہیں۔ حق تعالیٰ ہی صحیح جانتے ہیں کہ ان کی کیفیت کیا ہے اور ان کی تحقیق و جستجو کرنا یہ بھی غلط ہے کیونکہ انسان کے اعمال سے ان کا تعلق نہیں۔ امام دارالہجرہ مالک الرحمان علی العرش استوی کی تفسیر میں فرماتے ہیں: **الإستواء معلومٌ والكيف مجهول والسئوال عنه بدعةٌ** ۔ یعنی استواء ثابت ہے، کیفیت مجہول ہے اور اس بارے میں سوال اور بحث و تمحیص میں پڑنا بدعت ہے۔

اہل السنۃ کے عقائد کی ایک اہم ترین کتاب "العقیدۃ الطحاویۃ" اس وقت میرے سامنے ہے۔ اس کی شرح علامہ صدر الدین علی بن علی بن محمد بن ابوالعز الحنفی الدمشقی المتوفی ۷۹۲ھ نے کی ہے۔ یہ کتاب عقائد اہل السنۃ کے بیان میں بہت جامع اور اس کی اساس قرآن و سنت اور اقوال صحابہ و تابعین ہیں۔ اس میں فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ حدود و غایات ارکان، اعضاء، ادوات سے منزہ و پاک ہیں اور کوئی جہت جہات ستہ میں سے اس کا احاطہ نہیں کرتی۔"

علامہ صدر الدین نے اس کی شرح میں فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ اس بات سے منزہ و ارفع ہیں کہ اس کی تعریف اور ذات کا احاطہ کر سکے، جب کہ غایات سے مراد نہایات ہیں جو جسم کا خاصہ ہیں اور اللہ تعالیٰ جسم و جہت سے پاک ہیں۔ **واللہ تعالیٰ منزّہ عن الجسم والحد. كما قال النووىؒ فى شرح مسلم** ۔ لہٰذا مشہور اہل حدیث غیر مقلد عالم مولانا وحید الزمان خان صاحب کا ترجمہ مسلم میں یہ کہنا کہ "اللہ تعالیٰ جسمیت سے پاک نہیں" خلافِ قول اکابر ہے۔ کما قالہ فی ترجمۃ مسلم اردو ج اص ۳۰۱

اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو ایسے متشابہ الفاظ آئے ہیں ان کے بارے میں سلف صالحین اور صحابہ و تابعین کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے معنی و مفہوم میں تاویل کرنا، تمثیل بیان کرنا، یا ان کو بے معنی سمجھ کر معطل کرنا یہ سب غلط ہے جیسے کہ قدریہ، معتزلہ، جہمیہ وغیرہ نے کیا۔ صحیح بات جو تمام اکابر سے ثابت اور سلف و خلف کے مطابق ہے وہ یہ کہ ایسی تمام روایات پر کامل عقیدہ رکھتے ہوئے انہیں حق سمجھا جائے۔ اور ان کے معانی و مطالب اپنی جانب سے بیان کرنے کے بجائے انہیں اللہ کے سپرد کر دیں کہ وہی ان کے صحیح مفہوم سے واقف ہیں۔ اسی لئے فرمایا کہ: اللہ کی ذات میں غور و فکر کے بجائے اس کی صفات میں غور کرو"۔ یہی خلاصہ ہے ملا علی قاریؒ کی بحث کا جو انہوں نے شرح الفقہ الاکبر میں اس موضوع کے تحت کی ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہؒ کا مذہب ہے اور یہی تمام سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سلامتیٔ فکر اور صحتِ عقیدہ کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔ آمین زکریا عفی اللہ عنہ و غفر لہ ولوالدیہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ خَلْقِهِ وَقَالَ حِجَابُهُ النُّورُ

اور اس میں حجاب نور ہے اس کا ذکر نہیں ہے۔

۳۴۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعٍ إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ وَ يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهُ وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ وَعَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ

۳۴۷...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور چار باتیں ارشاد فرمائیں: ۱۔ اللہ عزوجل سوتے نہیں اور نہ ہی سونا ان کی شان کے لائق ہے۔ ۲۔ میزان اعمال کو جھکاتے اور اونچا کرتے ہیں ۳۔ دن کے اعمال رات کو اس کے سامنے لائے جاتے ہیں ۴۔ اور رات کے اعمال دن کو لائے جاتے ہیں۔

باب-۷۴ اثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه

آخرت میں اہل ایمان کو حق تعالیٰ کے دیدار سے مشرف کیا جائے گا

۳۴۸...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ

۳۴۸...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن قیس آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:
دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ ان کے برتن اور جو کچھ بھی ان میں ہے سب چاندی کا ہوگا۔
اور دو جنتیں ایسی ہوں گی جن میں برتن اور دوسری تمام چیزیں سونے کی ہوں گی۔ اور اہلِ جنت اور حق تعالیٰ کے درمیان جنتِ عدن میں سوائے ایک عظمت و بزرگی کی چادر کے کچھ حائل نہ ہوگا"۔ [1]

۳۴۹...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

۳۴۹...... حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جب اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تم کچھ اور مزید چاہتے ہو؟ (نعمتیں وغیرہ کہ تمہیں

[1] اور پھر اللہ تعالیٰ اس حائل کو بھی ہٹادیں گے اور اہل جنت دیدار حق سے اپنے مشامِ جان کو معطّر و مفرح کریں گے اور یہ دیدار باری تعالیٰ اہل جنت کی سب سے عظیم، سب سے اعلیٰ اور سب سے آخری نعمت ہوگی۔ جیسے کہ حدیث میں فرمایا کہ انکم لترون ربکم کما ترون هذا القمر لاتضرون فی رؤیته تم اپنے پروردگار کو ایسے ہی بغیر کسی حجاب کے دیکھو گے جیسے کہ تم اس چاند کو دیکھتے ہو اور اس چاند کے دیکھنے میں تمہیں ذرا بھی زحمت نہیں اٹھانی پڑتی نہ کوئی تعب و مشقت ہوتی ہے اسی طرح حق تعالیٰ کے دیدار میں بھی تمہیں کوئی زحمت نہ ہوگی۔

دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ

دوں) وہ کہیں گے کہ: کیا آپ نے ہمارے چہروں کو سفید روشن نہیں کر دیا؟ کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا؟ اور جہنم سے نجات نہیں دے دی؟ فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ حجاب کھول دیں گے (اور دیدار ہوگا حق تعالیٰ کا) پس انہیں ربّ العالمین جلّ و علا کے دیدار اور اسے دیکھنے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی جو انہیں دی گئی ہیں (جنت کی تمام تر نعمتیں اس نعمتِ دیدار کے سامنے ہیچ ہوں گی)۔

۳۵۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ)

۳۵۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اتنا اضافہ ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
للذين أحسنوا الحسنىٰ وزيادةٌ ۔ (نیکو کاروں کیلئے نیکی ہے اور مزید بھی) مزید سے مراد یہی دیدار حق ہے۔

۳۵۱...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ تَعَالَى فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا

۳۵۱...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم روزِ قیامت اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کیا تمہیں کوئی زحمت اٹھانی پڑتی ہے چودھویں کے چاند دیکھنے میں؟ (دنیا میں کسی ایک چیز یا فرد کو ہزاروں لاکھوں انسان اگر ایک وقت میں دیکھنے کی کوشش کریں تو ہر ایک کو زحمت ہوگی اژدھام کی بناء پر اور کوئی بھی بغیر کسی تکلیف کے وضاحت اور اطمینان سے نہ دیکھ سکے گا لیکن اگر چاند کو دیکھنا ہو تو ایک ہی وقت میں ساری کی ساری دنیا پورے اطمینان سے اپنی اپنی جگہ پر چاند کو دیکھ سکتی ہے کسی کو اپنی جگہ سے نہ ہلنا پڑے گا اور نہ ہی کوئی دھکم پیل ہوگی سب چاند کا دیدار کر لیں گے اس طرح حق تعالیٰ کے دیدار میں بھی کوئی زحمت نہ ہوگی)۔
انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں مطلع صاف ہونے کی صورت میں سورج کے دیکھنے میں زحمت ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سب حق تعالیٰ کو (اکٹھے) دیکھو گے۔ حق تعالیٰ قیامت کے روز تمام لوگوں کو جمع فرمائیں گے اور ارشاد ہوگا (دنیا میں) جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا اور وہ اسی کے پیچھے جائے۔ تو سورج کا پجاری، سورج کے اور چاند کا پجاری چاند کے اور شیاطین و

رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ وَلا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلا اللهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ يَعْنِي بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُجَازَى حَتَّى يُنَجَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَه بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَقُولُ لا إِلَهَ إِلا اللهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ مِنِ ابْنِ آدَمَ إِلا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْقَضَه بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ

طاغوت [1] کا پجاری ان طواغیت کے پیچھے چل پڑے گا اور یہ امت محمدیہ مع منافقین [2] کے باقی رہ جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری صورت میں ان کے پاس آئیں گے اس صورت کے علاوہ جس کو وہ پہچانتے ہوں گے۔ اور کہیں گے میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے نعوذ باللہ منک۔ جب تک ہمارا رب آئے ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسی صورت میں آئیں گے جس کو وہ جانتے ہوں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہاں! آپ ہمارے رب ہیں پھر وہ اس کے ساتھ ہو جائیں گے [3] پھر پلِ صراط کو جہنم کے اوپر رکھ دیا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے اسے عبور کریں گے۔ اور اس روز کسی کو گفتگو کی اجازت نہ ہوگی سوائے انبیاء علیہم السلام کے۔ اور ان کا کلام اس دن یہ ہوگا "اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ" اے اللہ! بچایئے، بچایئے"۔ اور جہنم میں آنکڑے ہیں سعدان کے کانٹوں کی طرح۔ کیا تم نے سعدان (ایک جھاڑی ہے) کو دیکھا ہے؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہیں (بناوٹ میں) مگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے۔ اور لوگوں کو ان کے اعمال (بد) کی وجہ سے جہنم میں اچک لیں گے (وہ جہنم میں گر پڑیں گے) پھر بعض تو ان میں سے ایسے ہوں گے جو اپنے اعمال (صالحہ) کے سبب بچ جائیں گے۔ اور بعض ان میں وہ ہوں گے جنہیں ان کے اعمال (بد) کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ نجات مل جائے

---

[1] اہل لغت میں سے ابو عبید، لیث، کسائی وغیرہ نے کہا کہ طاغوت ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس کی اللہ کے علاوہ پرستش اور پوجا کی جائے۔ جب کہ ابن عباس ؓ، مقاتلؒ، کلبی وغیرہ نے فرمایا کہ طاغوت شیطان کو کہتے ہیں (مترجم کہتا ہے کہ بہرحال دونوں میں کوئی تضاد نہیں، غیر اللہ کی اگر پرستش کی جائے تو وہ بھی درحقیقت شیطانی اغواء اور بہکاوے سے ہوتا ہے۔)

[2] چونکہ دنیا میں بھی ان کا حال مخفی تھا اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی ان کا حال مخفی رکھیں گے اور یہ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ چلیں گے لیکن پھر ان کے اور مؤمنین کے درمیان دیوار کھڑی کردی جائے گی۔ ان سے کہا جائے گا پیچھے لوٹ جاؤ۔ اس دیوار کے اس طرف تو رحمت ہوگی (مومنین کے لئے) اور اس کے باہر عذاب ہوگا منافقین کے لئے۔

[3] علامہ نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ ایسی احادیث جن میں اللہ کے لئے بعض صفات وعوارض انسانی مثلاً: آنا، صورت وغیرہ ثابت کئے گئے ہیں ان میں اکثر علمائے سلف رحمہم اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے معانی کی فکر میں نہ پڑتے اور یہی طریقہ زیادہ بہتر ہے۔ اور اس قسم کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی ہمارا اعتقاد جازم ہے کہ اللہ کے مثل کوئی چیز نہیں، کسی چیز سے اسے تشبیہ نہیں دی جاسکتی اور وہ حق تعالیٰ منزہ ومبرا ہیں جسم وانتقال اور جہت وغیرہ سے۔ اور مخلوق کی صفات وعوارض سے۔ واللہ اعلم

قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللهَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ عَزوَجَل مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ اللهُ فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ يَدْعُو اللهَ حَتَّى يَقُولَ لَهُ فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلا يَزَالُ يَدْعُو اللهَ حَتَّى يَضْحَكَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ اللهُ مِنْهُ قَالَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ لَهُ تَمَنَّهْ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللهَ لَيُذَكِّرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ تَعَالَى ذٰلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

گی۔ ❶ پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہو جائیں گے اور اپنی رحمت سے جسے چاہیں گے جہنم سے نکالنے کا ارادہ فرمائیں گے تو ملائکہ کو حکم دیں گے کہ جہنم سے ان لوگوں کو نکال دیں جنہوں نے اس کے ساتھ ذرّہ بھر بھی شرک نہ کیا ہو۔ ان لوگوں میں سے جن پر اللہ رحمت کرنا چاہتا ہے جو لاالٰہ الااللہ کہنے والے ہیں کیونکہ پیشانی پر سجدہ کے نشان ہوں گے) آگ انسان کا پورا جسم کھاجائے گی سوائے سجدہ کے مقام کہ کہ اللہ نے آگ پر حرام کردیا ہے۔ سجدہ کے نشان والے مقام کو کھانے سے (جلانے سے) چنانچہ وہ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے تو جل کر بھسم ہوں گے' پھر ان پر آبِ حیات بہایا جائے گا اس کے نتیجہ میں ان کے جسم پر (کھال و بال وغیرہ) ایسے اُگ آئیں گے جیسے دانہ (گھاس وغیرہ) سیلاب کے کیچڑ میں اُگ جاتا ہے (سیلاب جو مٹی بہا کر لاتا ہے اس میں گھاس پھونس بہت جلدی اگتی ہے اسی طرح آبِ حیات ڈالتے ہی ان کے اجسام بالکل تروتازہ اور شاداب ہو جائیں گے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہوں گے۔ ایک شخص جس کا جہنم کی طرف منہ ہوگا وہ اہل جنت میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا کہے گا کہ اے میرے رب! میرا چہرہ آگ سے پھیر دیجئے۔ کیونکہ آگ کی لپٹوں نے مجھے شدید اذیت وہلاکت میں ڈال دیا ہے اور اس کی گرمی اور شعلوں نے مجھے جھلسا دیا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی مشیّت کے مطابق دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تو اس کے علاوہ تو کچھ نہ مانگے گا اگر میں یہ بات پوری کردوں؟ وہ اللہ عزّوجل سے بڑے عہد معاہدے کرے گا جب تک اللہ چاہے' پھر اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ جہنم سے پھیر دیں گے۔ جب وہ جنت کی طرف رخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو خاموش رہ جائے گا جب تک اللہ کو منظور ہوگا' پھر کہے گا اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازہ تک پہنچا دیجئے۔ اللہ فرمائیں گے کیا تو نے بڑے وعدے اور

---

❶ اس سے معلوم ہوا کہ بدعمل لوگ جہنم میں اپنے اعمال کی سزا بھگتیں گے ہاں! بعض ایسے بھی ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ ان کے کسی عمل کی بناء پر اپنی رحمت سے بخش دے اور عذاب نہ دے۔ اور جو جہنم میں جائیں گے وہ اپنے گناہوں کی سزا پاکر جنت میں داخل کردیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں ایک وقت تک رکھیں گے۔ واللہ اعلم

معاہدے نہیں کئے تھے کہ جو میں تجھے دے چکا ہوں اس کے علاوہ کچھ نہ مانگے گا؟ برا ہو تیرا اے ابن آدم! تو کتنا دغاباز ہے۔ وہ کہے گا اے میرے رب! اور دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اگر میں تجھے یہ بھی دے دوں تو اور سوال تو نہ کرے گا؟ وہ کہے گا آپ کی عزّت کی قسم! نہیں کروں گا۔ اور پھر اللہ کی مشیّت کے مطابق عہد معاہدے کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت کے دروازہ تک لے جائیں گے۔

جب وہ جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوگا تو ساری بہشت اس کے سامنے آجائے گی (وہ اس کی کشادگی کو دیکھے گا) اور اس میں جو نعمتیں اور عیش و سرور دیکھے گا تو جب تک خدا کو منظور ہوگا خاموش رہے گا پھر کہے گا اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تو نے مجھے بڑے عہد معاہدے نہیں دیئے تھے کہ جو میں تجھے عطا کر چکا ہوں اس کے علاوہ سوال نہیں کرے گا؟ تیری بربادی ہو اے ابن آدم! تو کتنا دھوکہ باز ہے [1]! وہ کہے گا اے میرے رب! میں آپ کی مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت نہیں ہونا چاہتا۔ اور مسلسل اللہ عزّ و جل سے دعا کرتا رہے گا۔

یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ 'کو ہنسی آجائے گی اس سے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو ہنسی آئے گی تو فرمائیں گے اچھا جا جنت میں داخل ہو جا۔

جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ اب تمنائیں کر (جو چاہتا ہے مانگ) وہ اللہ رب العالمین سے مانگے گا اور تمنائیں کرے گا۔ یہاں تک کہ (اس کی تمنائیں اور آرزوئیں ختم ہو جائیں گی) اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائیں گے کہ فلاں فلاں چیز مانگ۔ پھر جب اس کی تمام تمنائیں اور آرزوئیں پوری ہو کر ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ سب تیرے لئے ہے اور اسی کے مثل اور بھی اس کے ساتھ (یعنی دوگنی نعمتیں ملیں گی' سبحان اللہ' (**اعاذنا اللہ من النّار و من اعمال النار و نسال اللہ الجنّۃ و نعیمھا**)

قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ

عطاء بن یزید (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید ؓ خدری نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اور وہ اس میں حضرت ابوہریرہ ؓ کے موافق ہی

---

[1] اس قسم کے عتابی الفاظ و کلمات بھی در حقیقت اللہ جل شانہ کی رحمت کا اور محبت کا اظہار ہوں گے۔

أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللهَ قَالَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ

تھے۔ مگر جب ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے یہ سب تیرے لئے اور اسکے مثل اور بھی' تو ابو سعید ؓ نے فرمایا (ایک گنا نہیں بلکہ) دس گنا اسکے مثل ملیں گی (یعنی حضور ﷺ نے دس گنا فرمایا تھا)۔ اے ابو ہریرہ! ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا مجھے تو سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا "یہ سب تیرے لئے اور اس کے مثل اور بھی"۔ اور یاد نہیں کہ (آپ ﷺ نے دس گنا فرمایا ہو)۔

ابو سعید خدری ؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کا یہ قول یاد کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "یہ سب تیرے لئے ہے اور اس جیسی دس (جنتیں اور)

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا لان الْجَنَّةَ

پھر ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا وہ دخول جنت کے اعتبار سے سب سے آخری جنتی ہو گا۔ ❶

۳۵۲...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ

۳۵۲...... حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابو سعید خدری ؓ کے درمیان یہ اختلاف ہوا کہ ابو سعید ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دو گنی کے بجائے دس گنا فرمایا تھا۔ جب کہ ابو ہریرہ ؓ دو گنی روایت کر رہے تھے۔ لیکن ممکن ہے ابو ہریرہ ؓ سے سہو ہوا ہو۔ جیسے کہ خود فرمایا مجھے تو دو گنا ہی یاد ہے۔

۳۵۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ

۳۵۳...... ہمام بن منبہ ؒ فرماتے ہیں کہ یہ وہ حدیثیں ہیں جو ہم سے حضرت ابو ہریرہ ؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیں۔ پھر کئی حدیثیں ذکر کی (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو ادنیٰ ترین جنتی ہو گا اس سے کہا جائے گا کہ تمنا کر (اور مانگ) وہ تمنا کرے گا' تمنا کرے گا پھر اس سے کہا جائے گا کیا تو تمنائیں کر چکا؟ وہ کہے گا ہاں! پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے جو تو نے آرزو کی ہے تجھے وہ بھی مل گیا اور اس کے مثل اور بھی۔"

❶ سبحان اللہ! آخری جنتی کو دنیا سے دس گنا بڑی جنت ملے گی۔ کتنی عظیم رحمت ہے رب العالمین کی۔
حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابو سعید خدری ؓ کے درمیان یہ اختلاف ہوا کہ ابو سعید ؓ فرماتے تھے کہ حضور ﷺ نے دو گنی کے بجائے دس گنا فرمایا تھا جب کہ ابو ہریرہ ؓ دو گنی روایت کر رہے تھے۔ لیکن یہ ممکن ہے ابو ہریرہ ؓ سے سہو ہوا ہو۔ جیسے کہ خود فرمایا مجھے تو دو گنا یاد ہے۔

مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ

٣٥٤...... وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُونَ قَالُوا عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا تَبْغُونَ فَيَقُولُونَ عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُونَ فَيُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا

۳۵۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آپ ﷺ سے کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور فرمایا: کیا تم کو دوپہر میں جب کہ آسمان کھلا ہوا ہو اور بادل نہ ہوں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ اور کیا چودھویں رات کے چاند کو جب کہ آسمان ابر آلود نہ ہو دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا: تمہیں قیامت کے روز اللہ تبارک و تعالیٰ کو دیکھنے میں تکلیف نہیں ہوگی مگر اتنی ہی جتنی چاند سورج میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں ہوتی ہے (اور جس طرح ان کو دیکھنے میں بھی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اسی طرح دیدارِ رب العالمین میں بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی)۔

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ کے علاوہ دوسری تمام چیزوں کے پجاری خواہ بتوں کے پجاری ہوں یا شیطان کے سب کے سب جہنم کی آگ میں جاگریں گے۔ یہاں تک کہ صرف اللہ کے عبادت گزار ہی باقی رہ جائیں گے خواہ نیک ہوں یا بد۔ اور چند بقیہ اہل کتاب رہ جائیں گے۔ پھر یہودیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا تم کس کی بندگی کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم تو عزیر ابن اللہ کی پرستش کیا کرتے تھے (حضرت عزیر علیہ السلام کی جو بقول ان کے خدا کے بیٹے تھے) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

"تم نے جھوٹ بولا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ تو بیوی کو اختیار کیا نہ ہی بیٹے کو (یعنی بیوی بچے تو مخلوق کی حاجت ہیں اور اللہ تو ان سے بے نیاز ہیں) پھر اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں ہمیں سیراب کر دیجئے۔ ان کی طرف اشارہ کیا جائے گا کہ جاؤ پیتے کیوں نہیں؟ پھر ان سب کو جہنم کی آگ کی طرف جھونک دیا جائے گا اور وہ انہیں ایک سراب کی مانند لگے گی جس میں ایک کو دوسرا کھا رہا ہے (شعلے آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں) پس وہ جہنم میں جاگریں گے۔

پھر اس کے بعد عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا تم کس کی بندگی کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے ہم حضرت مسیح ابن اللہ (عیسیٰ علیہ

سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ تَعَالَى مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا قَالَ فَمَا تَنْتَظِرُونَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ لا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا حَتّٰى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلا أَذِنَ اللهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلا جَعَلَ اللهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْجِسْرُ قَالَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ فِيهِ خَطَاطِيفُ وَكَلالِيبُ وَحَسَكٌ تَكُونُ بِنَجْدٍ فِيهَا شُوَيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ

السلام جو خدا کے بیٹے تھے) کی عبادت کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا تم نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ نے نہ تو بیوی کو اختیار فرمایا نہ ہی اولاد کو۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ اچھا تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم پیاسے ہیں ہمیں پانی پلا دیجئے۔ انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ وہاں جا کر پیتے کیوں نہیں؟ پھر ان سب کو جہنم کی طرف جمع کیا جائے گا وہ انہیں سراب کی مانند لگے گی کہ اس میں ایک دوسرے کو کھا رہا ہے (شعلے ایک کے بعد ایک اس طرح لپک رہے ہیں جیسے ایک دوسرے کو کھا رہا ہو) پھر وہ سب جہنم میں جاگریں گے۔ اور سوائے اللہ کی بندگی کرنے والوں کے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ نیک ہوں یا بد۔ پھر اللہ رب العالمین ان کے پاس آئیں گے ایسی صورت میں جو ان کے لئے اس صورت کے مشابہہ نہ ہو گی جسے وہ دیکھ چکے تھے۔ اللہ فرمائیں گے تم کس بات کے انتظار میں ہو؟ ہر گروہ اپنے اپنے معبود کے پیچھے جا چکا ہے۔
وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے ان لوگوں سے دنیا میں علیحدگی رکھی جب کہ ہم ان کے بہت زیادہ محتاج تھے' اور نہ ہی ان کی صحبت و مجالست اختیار کی۔ وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں' تو وہ کہیں گے نعوذ باللہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ کی۔ ہم اللہ کے ساتھ ذرا بھی شرک نہیں کرتے' دو یا تین بار اس طرح کہیں گے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بعض پھر جانے کے قریب ہو جائیں گے (کہ یہ امتحان ہو گا اہل ایمان کا) پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جس کے ذریعہ تم اسے پہچان لو۔ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی (1) کھول دیں گے۔ چنانچہ دنیا میں جو شخص اپنے دل کی چاہت

(1) اس واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سورۃ القلم پ ۲۹ رکوع ۲ میں فرمایا: يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلا يَسْتَطِيعُونَ۔ جس روز کہ کھولی جائے گی پنڈلی اور وہ سجدہ کرنے کو بلائے جائیں پھر نہ کر سکیں"۔
اسی کا ذکر اس حدیث میں کیا گیا کہ حق تعالیٰ قیامت کے روز اپنی پنڈلی کھولیں گے (اور یہ کوئی خاص صفت یا حقیقت ہے صفات و حقائق الٰہیہ میں سے جس کو کسی خاص مناسبت سے "ساق" فرمایا گیا اور یہ متشابہات میں سے ہے جن کا حکم اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک یہ ہے کہ ایسے متشابہہ مفہوم والی آیات و احادیث پر اسی طرح بلا کیف ایمان رکھنا چاہئے (بغیر اس کی کیفیت معلوم کئے) چنانچہ اس کی تجلی سے تمام مؤمنین و مؤمنات سجدہ میں گر پڑیں گے' البتہ جو شخص ریاکاری یا نفاق کی بناء پر سجدہ کرتا تھا اس کی کمر تختہ ہو کر رہ جائے گی' اس سے معلوم ہوا کہ جب اہل ریاء و نفاق سجدہ پر قادر نہ ہوں گے تو کفار و مشرکین تو بطریق اولیٰ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ اور یہ سب اس لئے ہو گا تا کہ مؤمن و کافر اور مخلص و منافق ظاہر ہو جائیں اور ہر ایک کی حالت باطنی حسی طور پر شاہد ہو جائے۔ واللہ اعلم
پل صراط پر ہر شخص اپنے اعمال و حسنات کے اعتبار سے گذرے گا۔ جس کا عمل جتنا زیادہ اور اخلاص والا ہو گا وہ اتنی...... (جاری ہے)

وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلَّهِ فِي اسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا أَحَدًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَقُولُ إِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي بِهَذَا الْحَدِيثِ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا

فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ

کے ساتھ اللہ کو سجدہ کرتا تھا ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا وہاں پر سجدہ کرنے سے۔ اور دنیا میں جو کسی خوف سے یا ریاکاری کی نیت سے سجدہ کیا کرتا تھا ایسے لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی کمر کو ایک سیدھا تختہ بنادیں گے۔ جب بھی وہ سجدہ کا ارادہ کرے گا تو چاروں شانے چت گر پڑے گا۔ پھر سب لوگ اپنے سر اوپر اٹھائیں گے تو اس وقت تک اللہ تعالیٰ اپنی پہلی صورت میں آچکے ہوں گے اور کہیں گے میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے کہ جی! آپ ہمارے رب ہیں۔

اس کے بعد ایک پُل جہنم کے اوپر رکھا جائیگا اور شفاعت شروع ہو گی۔ اور وہ کہیں گے اے اللہ! بچائیے' بچائیے۔ حضور علیہ السلام سے کہا گیا یارسول اللہ! یہ پُل کیسا ہو گا؟ فرمایا وہ پھسلنے کا مقام ہو گا لغزش کا مقام ہو گا اس میں آنکڑے اور کانٹے ہوں گے جیسے نجد کی ایک جھاڑی میں کانٹے ہوتے ہیں اور اسے "سعدان" کہا جاتا ہے اس پر سے مؤمنین تو پلک جھپکتے میں اور بجلی کی سی تیزی سے اور ہوا کی تیزی کے مانند اور پرندہ کی پرواز کے مثل اور گھوڑوں کی تیز رفتاری کی طرح اور اونٹ کی سواری کی رفتار کی طرح گزر جائیں گے۔

اور بعض تو بالکل صحیح سالم نجات پاجائیں گے جہنم سے اور بعض کچھ تکلیف و زحمت کے بعد پار کر جائیں گے اور بعض زخمی ہو کر جہنم کی آگ میں جاگریں گے۔ یہاں تک کہ جب مؤمنین جہنم سے چھٹکارا حاصل کرلیں گے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اللہ سے اتنا پرزور اصرار نہیں کرے گا اپنے حق کے لئے بھی جتنا وہ مؤمنین اپنے ان بھائیوں کے لئے جو جہنم میں ہوں گے اللہ سے جھگڑا (اصرار) کریں گے۔ کہیں گے اے ہمارے رب! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے' نمازیں پڑھتے تھے' حج کیا کرتے تھے (چنانچہ ان کی بحث و اصرار کے جواب میں) ان سے کہا جائے گا کہ اچھا! جس کو تم جانتے ہو اسے جہنم سے نکال لو' پھر ان کی صورتیں جہنم پر حرام

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہی تیزی سے اُسے عبور کرے گا حدیث میں بیان کردہ ترتیب کہ کوئی پلک جھپکتے میں' کوئی بجلی کی سی تیزی سے اور کوئی ہوا کی تیزی سے گزرے گا اسی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ بعض کے اعمال صالحہ اتنے کم ہوں گے کہ بڑی مشکل سے زخمی زخمی ہو کر عبور کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس امتحان سے تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین

لْحَيَاةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ لسَّيْلِ أَلَا تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ أَوْ إِلَى الشَّجَرِ مَا يَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أُصَيْفِرُ وَأُخَيْضِرُ وَمَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَبْيَضَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرْعَى بِالْبَادِيَةِ قَالَ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ ثُمَّ يَقُولُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهُوَ لَكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا فَيَقُولُ رِضَايَ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا قَالَ مُسْلِم قَرَأْتُ عَلَى عِيسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ الْمِصْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الشَّفَاعَةِ وَقُلْتُ لَهُ أُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِعِيسَى بْنِ حَمَّادٍ أَخْبَرَكُمُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَنَرَى رَبَّنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ قُلْنَا لَا وَسُقْتُ الْحَدِيثَ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُ وَهُوَ نَحْوُ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ بَلَغَنِي أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَهُ فَأَقَرَّ بِهِ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ وَحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

کردی جائیں گی۔

چنانچہ وہ بہت سی خلقت کو نکال لیں گے جہنم سے کہ ان میں سے بعض کو تو آگ نے نصف پنڈلی تک (جلا کر) کھالیا ہوگا اور بعض کو گھٹنوں تک۔

پھر وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جن کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ پھر اللہ عزوجل فرمائیں گے جاؤ واپس اور جس کے قلب میں بھی تم ایک دینار کے برابر ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ چنانچہ پھر بہت سی مخلوق کو نکالیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! جن کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم دیا تھا ہم نے ان میں کسی کو بھی نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے لوٹ جاؤ اور جس کے قلب میں نصف دینار کے برابر بھی خیر (ایمان) پاؤ اسے نکال لو۔ چنانچہ وہ پھر بہت سی خلقت کو نکالیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! جن کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا ہم نے ان میں سے کسی ایک کو نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے لوٹ جاؤ اور جس کے قلب میں بھی تم ذرّہ بھر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو۔ پھر بہت سے لوگوں کو نکالیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اب تو اس جہنم میں ایمان چھوڑا ہی نہیں۔ (یعنی کوئی ایسا آدمی نہیں چھوڑا جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہو)۔

حضرت ابوسعید خدری ؓ اس موقع پر فرماتے کہ اگر تم میری اس بات کو سچ نہ سمجھو تو اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: **إنّ الله لا يظلم مثقال ذرّة...... إلى...... عظيماً۔** اللہ تعالیٰ ظلم نہیں فرمائیں گے ذرّہ بھر بھی اور اگر ایک ذرا سی نیکی ہوگی تو اسے دوگناہ چوگنا کردے گا اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے گا۔"

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ملائکہ نے سفارش کرلی' انبیاء علیہم السلام بھی شفاعت کرچکے اور مؤمنین بھی اب سوائے ارحم الراحمین کے کوئی باقی نہیں رہا۔ چنانچہ ایک مٹھی جہنم سے نکالیں گے (اپنی مٹھی میں جہنم سے آدمیوں کو بھر کر نکالیں اور اس مٹھی میں جو اللہ کی شان کے مناسب اور عظیم ہوگی نجانے کتنے افراد آئیں گے) ان لوگوں کو جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہ کی تھی اور جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک نہر میں جو جنت کے دروازہ پر ہوگی "نہر حیاۃ" اس کا نام ہوگا'

عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ شَيْئًا

نہر سے ایسے نکلیں گے جیسے دانہ نکلتا ہے سیلابی کیچڑ سے' کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ کسی پتھر یا درخت کے پاس ہوتا ہے' جو سورج کے رخ پر ہو تو وہ زرد یا سبز اگتا ہے اور جو سائے میں ہو تو سفید اگتا ہے۔

صحابہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ایسا لگتا ہے کہ آپ جنگل و صحرا میں جانور چراتے رہے ہیں (جس طرح آپ سیلابی کیچڑ میں دانہ اگنے کی تفصیل بیان کر رہے ہیں اس سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے) پھر وہ (جہنم سے نکالے جانے والے) اس نہر سے موتیوں کی طرح روشن اور شاداب نکلیں گے ان کی گردنوں میں مہر ہو گی (کوئی سونے چاندی کا زیور ہو گا) جس کے ذریعہ اہل جنت جان لیں گے کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر عمل کے جنت میں داخل فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے) جنت میں جو کچھ تم دیکھو وہ تمہارا ہے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! آپ نے تو ہمیں اتنی نعمت عطا کر دی ہے کہ اتنی تو سارے جہاں میں کسی کو عطا نہیں کی (دخول جنت اور خوشحالی وغیرہ) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے پاس تمہارے لئے اس سے بھی زیادہ افضل نعمت ہے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ان نعمتوں سے بڑھ کر کونسی نعمت ہو گی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضاء و خوشنودی پس آج کے بعد کبھی میں تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کے دیدار سے بہرہ ور ہو سکیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسے دن جب کہ مطلع صاف ہو سورج دیکھنے میں دشواری ہوتی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آگے اخیر تک سابقہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ: خدا نے انہیں بغیر کسی عمل کے جنت دی اور بغیر کسی ایسے عمل کے جو انہوں نے آگے بھیجا ہو۔ ان سے کہا جائے گا جو کچھ بھی تمہیں جنت میں نظر آ رہا ہے تمہارا ہے اور اسی جیسا اور بھی۔

ابو سعید خدری ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔

لیث کی روایت میں ان عتقاء اللہ (اللہ کے آزاد کردہ لوگوں) کا یہ قول

نہیں ہے کہ: اے ہمارا رب! آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو سارے جہانوں میں کسی کو عطا نہیں کیا۔

باب-۷۵ اثبات الشفاعة و اخراج الموحدين من النار

شفاعت کے ثبوت اور موحدین کے جہنم سے نکالے جانے کا بیان

۳۵۵...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُدْخِلُ اللهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ بِرَحْمَتِهِ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ انْظُرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ أَوِ الْحَيَا فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً

۳۵۵...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جب جنت میں اہلِ جنت کو داخل کر دیں گے اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل کر دیں گے تو فرمائیں گے (فرشتوں سے) دیکھو اور جس کے دل میں تم رائی کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال دو۔ چنانچہ جہنم میں سے وہ لوگ نکلیں گے کہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر وہ نہر حیاۃ میں ڈال دیئے جائیں گے اس میں سے نکلنے کے بعد (بال و کھال وغیرہ) ایسے اگیں گے جیسے دانہ اگتا ہے سیلاب کے اطراف میں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کیسا زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔

۳۵۶...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ وَلَمْ يَشُكَّا وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءَةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ وَفِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِئَةٍ أَوْ حَمِيلَةِ السَّيْلِ

۳۵۶...... ترجمہ عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہے کہ انہیں ایسی نہر میں ڈالا جائیگا جس کا نام حیاۃ ہوگا۔ اور اس میں راوی نے شک نہیں کیا اور خالد کی روایت ہے جیسا کہ کوڑا کچرا بہاؤ کے ایک جانب اگ آتا ہے اور وہیب کی روایت میں ہے جیسے دانہ کالی مٹی میں جو بہاؤ میں ہوتی ہے اگ آتا ہے یا اس مٹی میں جسے پانی بہا کر لاتا ہے۔

۳۵۷...... وحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ

۳۵۷...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے جو اس کے اہل ہیں (کفار و مشرکین) وہ تو نہ اس میں مریں گے نہ جئیں گے (کہ زندگی موت سے بدتر ہوگی)

هُمْ أَهْلُهَا فَإِنَّهُمْ لا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلا يَحْيَوْنَ وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ

لیکن کچھ لوگ تم میں سے (مسلمانوں میں سے) ایسے ہوں گے اپنے گناہوں کے سبب جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو ایک طرح کی موت دے دیں گے یہاں تک کہ وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے' پھر شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور یہ لوگ گروہ در گروہ لائے جائیں گے اور جنت کی نہروں پر انہیں پھیلا دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اے اہل جنت! ان پر پانی بہاؤ۔ (اسکے نتیجہ میں) وہ اسطرح دوبارہ اگیں گے جیسے دانہ سیلابی کیچڑ میں تیزی سے اگتا ہے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ آنحضرت ﷺ صحرا نشینی کرتے رہے ہیں۔ [1]

۳۵۸...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۳۵۸...... ابو سعید خدری ؓ رسول اکرم ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں یہیں تک ہے کہ جیسے دانہ اس مٹی میں اگتا ہے جسے پانی بہا کر لاتا ہے اور اس کے بعد کا تذکرہ نہیں۔

۳۵۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ

۳۵۹...... حضرت عبداللہ ؓ بن مسعود فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "بے شک میں واقف ہوں اس بات سے کہ جہنم سے سب سے آخر میں کون نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا' ایک شخص جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت میں آئے گا تو اسے یہ خیال ہوگا (دل میں یہ خیال ڈال دیا جائے گا) کہ جنت تو لبالب ہو چکی ہے۔ چنانچہ وہ لوٹ جائے گا اور کہے گا اے رب! میں تو اسے لبالب پاتا ہوں (میں کیسے جنت میں جاؤں میری تو گنجائش ہی اس میں نہیں) اللہ عزوجل فرمائیں گے جا' جا کر جنت میں داخل ہو جا۔ وہ پھر آئے گا تو دوبارہ اسے یہ خیال ہوگا کہ جنت تو اہل جنت سے لبریز ہے۔ وہ واپس لوٹے گا اور

[1] یعنی جس طرح سیلاب جو مٹی اپنے ساتھ بہا کر لاتا ہے اور اس میں فوراً تر و تازہ دانہ اُگ جاتا ہے اسی طرح جہنم سے نکالے جانے والے لوگ نہر حیات سے نکلتے ہی جی اٹھیں گے اور نہایت تر و تازہ روشن و شاداب ہو کر نکلیں گے۔
اس آدمی کے قول کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جس طرح دانہ اگنے کی تفصیل باریک بینی سے بیان کی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے جنگل بیابان میں کچھ وقت گزارا ہے۔

الْجَنَّةَ قَالَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللهُ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي أَوْ تَضْحَكُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَكَانَ يُقَالُ ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

کہے گا اے رب! جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جا جنت میں داخل ہو جا بیشک! تیرے لئے دنیا کے برابر دس جنتیں ہیں۔ وہ عرض کرے گا: آپ مجھ سے ہنسی مذاق اور ٹھٹا کرتے ہیں حالانکہ آپ تو بادشاہ ہیں۔

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھ کے دانت نظر آنے لگے (کھل کھلا کر ہنسے) اور آپ ﷺ نے فرمایا وہ سب ادنیٰ درجہ کا جنتی ہوگا مرتبہ کے اعتبار سے۔ (ادنیٰ جنتی کو دس جنتیں ملیں گی سبحان اللہ)۔

۳۶۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

۳۶۰...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"بے شک میں جہنم سے سب سے آخر میں نکالے جانے والے کو جانتا ہوں۔ وہ شخص پیٹھ کے بل جہنم سے نکلے گا، اس سے کہا جائے گا چل اور جنت میں داخل ہو جا۔ وہ جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے جنت میں سب جگہیں لے لی ہیں (کوئی جگہ خالی نہیں) پھر اس سے کہا جائے گا کیا تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس میں تو تھا (جہنم میں گزارا ہوا زمانہ کہ کس قدر تکلیف میں تھا؟) وہ کہے گا جی ہاں! پھر فرمایا: جائے گا تمنا کر، وہ تمنا کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا جو تو نے تمنائیں کی ہیں سب (پوری ہو گئیں) تیرے لئے ہے۔ اور اس سے دس گناہ زیادہ ہیں۔ وہ کہے گا کہ آپ بادشاہ ہو کر مجھ سے ہنسی مذاق فرماتے ہیں؟ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے۔

۳۶۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ لَقَدْ أَعْطَانِي اللهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ

۳۶۱...... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں سب سے آخر میں جو داخل ہوگا وہ شخص ایک بار چلے گا اور پھر اوندھے منہ گر پڑے گا اور جہنم کی آگ اُسے جلاتی رہے گی۔ جب دوزخ کی حد سے باہر ہو جائے گا تو اس کی طرف منہ کر کے کہے گا: بڑی مبارک ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ عطا کر دیا ہے (تجھ سے نجات دے کر) کہ اوّلین و آخرین میں

وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَجَرَةِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِيهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ قَالَ هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ

سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر اس کے سامنے ایک درخت بلند کیا جائے گا وہ کہے گا اے رب! مجھے اس درخت سے قریب کر دیجئے تاکہ میں اس کے سائے تلے آجاؤں اور اس کا پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ابن آدم! اگر میں تیری یہ خواہش پوری کر دوں تو تو مجھ سے اس کے علاوہ تو کچھ نہیں مانگے گا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! نہیں اور اللہ سے عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ سوال نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کریں گے کیونکہ وہ درخت کے معاملہ میں اس کی بے صبری دیکھتے ہوں گے۔ چنانچہ سے اس کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہ اس کے سائے تلے رہے گا اس کا پانی پیئے گا۔ پھر ایک اور درخت اس کے سامنے کیا جائے گا جو پہلے سے زیادہ خوبصورت اور اچھا ہوگا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت سے قریب کر دیجئے تاکہ اس کا پانی پیوں اور اس کے سائے سے فائدہ اٹھاؤں اس کے علاوہ میں آپ سے کچھ نہ مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے عہد نہ کیا تھا کہ کوئی اور سوال نہ کرے گا؟ اگر میں تجھے اس کے قریب کر دوں گا تو تو پھر کچھ اور مانگے گا؟ وہ پھر عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ کچھ اور نہ مانگے گا۔ اور اللہ رب العالمین اس کی معذرت قبول کریں گے کیونکہ اس کی بے صبری کو دیکھتے ہوں گے۔ لہٰذا اسے اس دوسرے درخت کے قریب کر دیں گے۔ وہ اس کے سائے تلے آرام کرے گا اور اس کا پانی پئے گا۔ پھر اس کے سامنے ایک اور درخت جنت کے دروازہ کے بالکل قریب کیا جائے گا جو پہلے دونوں سے زیادہ حسین ہوگا۔ وہ کہے گا اے رب! مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سائے تلے رہوں پانی پیوں۔ اس کے بعد میں آپ سے کچھ نہ مانگوں گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تو نے مجھ سے عہد نہ کیا تھا کہ کچھ اور نہ مانگے گا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے رب! (میں نے وعدہ کیا تھا) بس یہ سوال اور پورا کر دیجئے اس کے بعد کچھ اور نہ مانگوں گا۔

اللہ تعالیٰ اس کی بے صبری کی وجہ سے اس کی معذرت قبول کر کے اسے تیسرے درخت سے قریب کر دیں گے۔

جب وہ اس درخت کے قریب ہوگا تو اہل جنت کی آوازیں (مسرت و

عیش کی) سنے گا۔ تو کہے گا اے میرے رب! مجھے اس میں داخل کر دیجئے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے ابنِ آدم! تیرا بار بار مانگنا کب ختم ہو گا؟ کیا تو اس پر راضی ہے کہ میں تجھے دنیا (کے برابر جنت) دیدوں اور اسکے مثل ایک اور بھی (یعنی دگنا) وہ کہے گا اے میرے رب! آپ رب العالمین ہیں اور مجھ سے مذاق فرماتے ہیں؟ یہ کہہ کر ابن مسعودؓ ہنس پڑے اور فرمایا کہ کیا تم لوگ مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں ہنسا؟ لوگوں نے پوچھا کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ اسی طرح آنحضرت ﷺ بھی (اس موقع پر) ہنسے تھے تو صحابہؓ نے پوچھا تھا کہ آپ کیوں ہنسے یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے کیونکہ جب اس نے کہا کہ آپ مجھ سے رب العالمین ہو کر مذاق فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا لیکن میں ہر چیز پر قادر ہوں (جو چاہوں کروں۔ سبحان اللہ! اللہ اپنے فضل و کرم اور قدرت کاملہ سے ہمیں بھی جنت میں بغیر عذاب کے داخل فرمادے آمین۔ بجاہ سیّد المرسلین ﷺ)

۳۶۲ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً رَجُلٌ صَرَفَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ وَمَثَّلَ لَهُ شَجَرَةً ذَاتَ ظِلٍّ فَقَالَ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ

۳۶۲ ...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اہل جنت میں رتبہ کے اعتبار سے سب سے ادنیٰ جنتی وہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ پہلے اس کا چہرہ جہنم سے جنت کی طرف پھیر دیں گے اور اسے ایک درخت سایہ دار دکھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت سے قریب کر دیجئے تاکہ میں اس کے سائے میں آجاؤں۔ آگے سابقہ حدیث کے مانند ذکر فرمایا۔ اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائیں گے کہ فلاں فلاں چیز مانگ' جب اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ عزّ وجل فرمائیں گے کہ یہ سب تیرے لئے ہیں اور دس گنا اس کے مثل اور بھی ہیں۔ پھر وہ جنتی اپنے گھر میں داخل ہو گا تو حور عین میں سے اس کی دونوں بیویاں اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی کہ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے ہمارے واسطے اور ہمیں تیرے لئے زندہ فرمایا۔ وہ کہے گا "کسی کو اتنا کچھ نہیں دیا گیا جتنا کہ مجھے دیا گیا۔ (نعمتیں وغیرہ)

٣٦٣...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ وَابْنِ أَبْجَرَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ رِوَايَةً إِنْ شَاءَ اللهُ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُخْبِرُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ وَابْنُ أَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ رَفَعَهُ أَحَدُهُمَا أُرَاهُ ابْنَ أَبْجَرَ قَالَ سَأَلَ مُوسَى رَبَّهُ مَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ لَهُ أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيتُ رَبِّ فَيَقُولُ هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُولُ رَضِيتُ رَبِّ قَالَ رَبِّ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ وَمِصْدَاقُهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ((فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ)) الْآيَةَ

۳۶۳...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا کہ اہلِ جنت میں سب سے ادنیٰ رتبہ والا جنتی کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص تمام اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں کیسے داخل ہوں' لوگ تو سب اپنی اپنی جگہوں پر فروکش ہو چکے ہیں اور سب نے اپنی اپنی جگہیں بنالی ہیں (میرے لئے تو کچھ نہیں بچا) اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے برابر سلطنت دے دی جائے؟ وہ کہے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے لئے اتنا ہی ہے جتنا دنیا کے کسی بادشاہ کی سلطنت۔ اور اس کے ایک گنازیادہ' دوگنازیادہ' تین گنازیادہ' پانچویں میں وہ کہے گا اے رب میں خوش ہوں اس پر' تو فرمائیں گے اللہ تعالیٰ تیرے لئے دس گنا ہیں۔ اور (جنت میں) جو تو خواہش کرے وہ پوری ہے اور جو تجھے دیکھنے میں اچھا لگے وہ بھی تیرے لئے ہے۔ وہ کہے گا اے میرے رب میں راضی ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: (جب ادنیٰ جنتی کو یہ نعمتیں ملیں گی) تو اعلیٰ درجہ کے جنتی کا کیا حال ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں میں نے خود منتخب کیا' ان کے اعزاز و کرام کی چیزوں کو میں نے اپنے ہاتھ سے جمایا اور ان پر مہر لگائی پس کسی آنکھ نے ان کی نعمتوں کو دیکھا نہیں' کسی کان نے ان کا تذکرہ سنا نہیں اور نہ ہی کسی بشر کے قلب میں اس کا خیال بھی آیا۔

پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس کا مصداق اللہ کی کتاب میں یہ آیت ہے:

فلاتعلم نفسٌ...... الآیۃ (سورۃ الم سجدہ۔ پ۲۱ رکوع۲)

"کوئی نفس نہیں جانتا جو چھپا کر رکھا گیا ان کے لئے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک' بدلہ ہے ان کے اعمال کا"۔

٣٦٤...... وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ

۳۶۴...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث الفاظ کے معمولی تغیر سے

الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَخَسِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

ساتھ منقول ہے۔وہ یہ کہ مغیرہ بن شعبہ ﷜ منبر پر بیان کرتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ سب سے کم مرتبہ کا جنتی کون ہے؟

۳۶۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هَا هُنَا فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

۳۶۵...... حضرت ابوذر ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک میں آخری جنتی کو اور سب سے آخر میں جہنم سے نکالے جانے والے کو جانتا ہوں۔ایک شخص قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کرو۔کبیرہ گناہوں کو رہنے دو۔چنانچہ اس کے صغائر اس کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں دن اور فلاں فلاں دن یہ کام کیا اور فلاں فلاں روز یہ کام کیا(سارے گناہوں کا اعتراف کروایا جائے گا) وہ کہے گا ہاں!انکار کی مجال نہ ہو گی۔اور کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا(کہ ابھی تو صغیرہ چل رہے ہیں کبیرہ تو آئے نہیں) کہ وہ بھی پیش کئے جائیں گے۔اس سے کہا جائے گا تیرے لئے ہر گناہ کے عوض ایک نیکی ہے۔تو وہ کہے گا اے میرے رب!میں نے تو اور بھی گناہ کئے تھے یہاں میں انہیں نہیں دیکھ رہا(کیونکہ اب تو گناہ پر نیکی مل رہی ہوگی تو خود گناہ بتلائے گا) ابوذر ﷜ فرماتے ہیں کہ بے شک میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپکے دانت نظر آئے۔

۳۶۶...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۳۶۶......اس سند کیساتھ بھی اعمشؒ سے یہ حدیث منقول ہے۔

۳۶۷...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحٍ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ فَقَالَ نَجِيءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا انْظُرْ أَيْ ذَلِكَ فَوْقَ النَّاسِ قَالَ فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا

۳۶۷......ابوالزبیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ ﷜ کو سنا۔ان سے پوچھا گیا قیامت کے روز لوگوں کے آنے کے حال کے بارے میں۔انہوں نے فرمایا کہ ہم آئیں گے قیامت کے روز اس اس طرح دیکھو(یعنی اشارہ کر کے بتلایا جس کا مقصد تھا کہ)لوگوں سے اوپر اوپر ہم (امت محمدیہ) آئیں گے۔پھر ساری امتوں کو بلایا جائے گا ان کے معبودوں اور بتوں کے ساتھ جن کی وہ پوجا کرتے تھے ایک ایک کر کے۔

وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ مَنْ تَنْظُرُونَ فَيَقُولُونَ نَنْظُرُ رَبَّنَا فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْكَ فَيَتَجَلَّى لَهُمْ يَضْحَكُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ وَيَتَّبِعُونَهُ وَيُعْطَى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقٍ أَوْ مُؤْمِنٍ نُورًا ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ وَعَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُونَ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذَلِكَ ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَشْفَعُونَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً فَيُجْعَلُونَ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ حَتَّى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ وَيَذْهَبُ حُرَاقُهُ ثُمَّ يَسْأَلُ حَتَّى تُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا

پھر ہمارا پروردگار آئے گا اس کے بعد اور فرمائے گا تم کس کو دیکھ رہے ہو؟ وہ کہیں گے ہم اپنے رب عزّ وجل کو دیکھ رہے ہیں؟ وہ فرمائے گا میں ہوں تمہارا رب۔ وہ کہیں گے ہم تجھے دیکھیں (یعنی سامنے آیئے تا آنکہ آپ کو دیکھیں) چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلّی فرمائے گا ضحک فرماتے ہوئے۔ وہ اس کے ساتھ چلیں گے اور اس کی اتباع کریں گے اور ہر انسان کو خواہ منافق ہو یا مؤمن ایک نور دیا جائے گا وہ اس کے پیچھے چلیں گے۔ جہنم کے اوپر جو پُل ہے اس میں آنکڑے اور کانٹے ہوں گے اور اچک لیں گے جسے اللہ چاہے گا، منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا اور مؤمنین کو نجات دی جائے گی۔ چنانچہ مؤمنین کا پہلا گروہ نجات پائے گا۔ ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح دمکتے ہوں گے۔ وہ ستر ہزار ہوں گے ان کا حساب نہیں کیا جائے گا۔

پھر ان کے بعد جو لوگ ان کے چہرے آسمان کے تاروں کی طرح روشن چمکدار ہوں گے۔ پھر ان کے بعد والوں کا یہی حال ہوگا (کہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے)

اس کے بعد شفاعت کا سلسلہ شروع ہوگا اور مؤمنین سفارش کریں گے، یہاں تک کہ ہر وہ شخص جس نے لاالٰہ الااللہ کہا ہو اور اس کے قلب میں جَو کے دانے کے برابر ایمان اور نیکی ہوگی اسے جہنم سے نکالا جائے گا۔ وہ جنت کے صحن میں جمع کئے جائیں گے اور اہل جنت ان پر پانی کا چھڑکاؤ کریں گے یہاں تک کہ وہ اس طرح جی اٹھیں گے جیسے! سیلاب میں کوئی چیز اگتی ہے (تیزی سے) اور ان کی ساری جلن جاتی رہے گی۔ پھر وہ مانگیں گے اللہ تعالیٰ سے یہاں تک کہ انہیں دنیا اور اس کے مثل دس گنا (جنت) عطا کر دی جائے گی۔

٣٦٨...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنِهِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

٣٦٨...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اپنے کانوں سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: "بے شک اللہ عزّ وجل کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالیں گے اور انہیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔"

٣٦٩...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

٣٦٩...... حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا کیا آپ نے جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے حدیث سنی ہے جسے وہ رسول اللہ ﷺ سے

يحدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ قَالَ نَعَمْ

روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل جہنم سے ایک جماعت کو شفاعت کی وجہ سے نکالیں گے؟" انہوں نے کہا: ہاں!

٤٧٠..... حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يُخْرَجُونَ مِنَ النَّـــار يَحْتَرِقُونَ فِيهَا إِلَّا دَارَاتِ وُجُوهِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

۴۷۰..... حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"بے شک ایک قوم جہنم سے نکالی جائے گی' اس میں ان کے پورے جسم جل جائیں گے سوائے ان کے چہروں کے' حتی کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔" (منہ مقام سجدہ اور عضو سجدہ ہے اس لئے تکریماً نہیں جلایا جائے گا)۔

٤٧١..... وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيدُ أَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ قَالَ فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ وَاللهُ يَقُولُ ((إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ)) وَ ((كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا)) فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ قَالَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَام يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللهُ فِيهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَحْمُودُ الَّذِي

۴۷۱..... یزید[1] الفقیر فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خوارج کی ایک بات جاگزین ہو گئی تھی۔

پھر ہم ایک بڑی جماعت کے ساتھ حج کے لئے عازم سفر ہوئے (تاکہ حج کے بعد) لوگوں سے نکل جائیں (اور اس رائے کو عام کریں) جب ہم مدینہ طیّبہ سے گزرے تو دیکھا کہ جابر ؓ بن عبداللہ ایک ستون کے پاس بیٹھے لوگوں کو حدیث بیان کر رہے ہیں رسول اللہ ﷺ سے۔ اور جہنمیوں[2] کا تذکرہ کر رہے تھے۔ تو میں نے ان سے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی! یہ آپ بیان کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ: إنك من تدخلِ الفار فقد اخزيته[3]' اور فرماتے ہیں کہ كلما ارادوا ان يخرجو امنها أعيدوا فيها ۔[4] اس کے باوجود یہ آپ لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔

حضرت جابر ؓ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تو کیا تم نے سنا ہے کہ محمد ﷺ کے مقام کے بارے میں جس پر وہ بھیجے جائیں گے۔ میں نے کہا ہاں! انہوں نے فرمایا کہ وہ حضور ﷺ کا مقام ہے مقام محمود یہ وہی مقام ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جسے چاہے

---

[1] یزید الفقیر کا پورا نام یزید بن صہیب الکوفی ثم المکی ابو عثمان ہے۔

[2] اور وہی بات بیان کر رہے ہیں کہ جہنم سے لوگوں کو نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔

[3] سورۃ آلِ عمران پ ۴ ر کوع ۲۰۔ بے شک جسے آپ جہنم میں داخل کر دیں اسے آپ نے رسوا کر دیا۔"

[4] سورۃ الم سجدہ پ ۲۱ ع ۲= جب بھی وہ اس جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے دوبارہ اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔"

مقصد یزید الفقیر کا یہ ہے کہ خوارج کا مذہب ہے کہ مرتکب کبیرہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور یہ آیات بھی اسی کی تائید کرتی ہیں' جب کہ آپ کے (جابر ؓ کے) قول سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں جہنم سے نکالا جائے گا۔

يُخْرِجُ اللهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ قَالَ ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَخَافُ أَنْ لا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَاكَ قَالَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا فِيهَا قَالَ يَعْنِي فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ قَالَ فَيَدْخُلُونَ نَهَرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيسُ فَرَجَعْنَا قُلْنَا وَيْحَكُمْ أَتُرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا فَلا وَاللهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَوْ كَمَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ

گا جہنم سے نکالے گا۔
پھر اس کے بعد جابر ؓ نے پُل صراط کا ذکر فرمایا اور اس پر سے لوگوں کے گذرنے کا ذکر کیا اور مجھے یہ ڈر ہے کہ میں اسے یاد نہ رکھ سکوں گا (یزید الفقیر) مگر یہ کہ انہوں نے (جابر ؓ نے) فرمایا: کچھ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اس میں جانے کے بعد اور جب نکالے جائیں گے تو وہ تل کی (یا شیشم کی) لکڑیوں کے مانند (سیاہ) ہوں گے۔ پھر وہ جنت کی نہروں میں داخل ہوں گے۔ اس میں غسل کریں گے اور کاغذ کی مانند سفید ہو کر نکلیں گے۔"
(یزید کہتے ہیں) پھر ہم وہاں سے نکلے اور (اپنے ساتھیوں سے کہا) کیا یہ شیخ، رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ مسلّط کر رہے ہیں؟ (یعنی یہ جو حضور ﷺ سے نقل کر رہے ہیں کہ جہنم سے کچھ لوگوں کو نکالا جائے گا تو یہ ہرگز حضور ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھ رہے) پھر ہم سب حج سے واپس لوٹے اور خدا کی قسم! ہم میں سے کوئی نہیں نکلا سوائے ایک شخص کے (یعنی ایک شخص کے علاوہ سب نے رجوع کر لیا اور خوارج کے قول سے لاتعلق ہو گئے)۔

۳۷۲...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ تَعَالَى فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلا تُعِدْنِي فِيهَا فَيُنْجِيهِ اللهُ مِنْهَا

۳۷۲...... حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جہنم سے چار آدمی نکالے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کئے جائیں گے۔
اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک کی طرف متوجہ ہوں گے تو وہ کہے گا اے رب! جب آپ نے مجھے جہنم سے نکال ہی دیا ہے تو دوبارہ مجھے اس میں نہ لوٹائیے گا، لہٰذا اللہ تعالیٰ اسے نجات دے دیں گے۔

۳۷۳......حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا

۳۷۳...... حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سب لوگوں کو جمع فرمائیں گے پھر وہ کوشش کریں گے یا ان کے دل میں الہام ہو گا کہ اس مصیبت سے نجات حاصل کریں۔ وہ کہیں گے کہ کاش ہم اپنی سفارش کروائیں اپنے پروردگار کے پاس تاکہ ہمیں اس مکان سے نجات مل جائے اور

عَلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا قَالَ فَيَأْتُونَ آدَمَ عليه السلام فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْخَلْقِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ قَالَ فَيَأْتُونَ نُوحًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ تَعَالٰى مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى

راحت حاصل ہو۔ (1)

چنانچہ وہ (اس مقصد کے لئے) حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے: آپ آدمؑ ہیں، ساری مخلوق کے باپ ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی روح آپ میں ڈال دی اور ملائکہ کو حکم دیا (کہ آپ کو سجدہ کریں) تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا (تو آپ بڑے مقرّب ہیں اللہ کے) لہٰذا اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر دیجئے تاکہ وہ ہمیں اس مقام سے راحت دے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں آج اس قابل نہیں۔ پھر وہ اپنی خطاء (2) (دانۂ گندم کے کھانے کی) یاد کریں گے اور ربّ ذوالجلال سے اس خطا کی بناء پر شرمائیں گے۔

وہ کہیں گے البتہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے پیغمبر ہیں جنہیں اللہ نے مبعوث فرمایا (باقاعدہ کسی قوم کی طرف) چنانچہ وہ نوح علیہ السلام

---

(1) مقصد یہ ہے کہ میدانِ حشر میں لوگ کھڑے کھڑے پریشان ہو جائیں گے۔ سورج سوا نیزے پر ہوگا اور حساب و کتاب شروع نہ ہوا ہوگا۔ تنگ آکر لوگ انبیاء علیہم السلام کے پاس جائیں گے تاکہ حق تعالیٰ کے دربارِ عالی میں حساب و کتاب شروع ہونے کی سفارش و شفاعت کروا سکیں گے اور اس میدانِ حشر سے نجات ملے۔

(2) **مسئلہ عصمتِ انبیاء علیہم السلام**...... یہ بات کہ انبیاء علیہم السلام سے خطاء گناہ کا صدور ہوتا ہے یا نہیں؟ تفصیل طلب مسئلہ ہے۔ سب سے پہلی اور اصولی بات جو تمام ائمہ سلف اور علماء و محدثین کے نزدیک متفق علیہ ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں وہ یہ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہ کبیرہ سے بالکل معصوم ہوتے ہیں، یعنی ان سے گناہ کبیرہ کا صدور تو ہوتا ہی نہیں اور حق تعالیٰ ان کی براہِ راست حفاظت فرماتے ہیں گناہوں سے۔

تفسیر معارف القرآن میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے قرطبی کے حوالے سے لکھا ہے کہ: تحقیق یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تمام گناہوں سے عصمت یعنی ہر گناہ سے معصوم ہونا عقلاً اور نقلاً ثابت ہے، ائمہ اربعہؒ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے معصوم و محفوظ ہوتے ہیں اور بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ صغیرہ گناہ ان سے بھی سرزد ہو سکتے ہیں، یہ جمہور امت کے نزدیک صحیح نہیں۔ (قرطبی۔ بحوالہ معارف القرآن ج ا ص ۱۹۵)

اور انبیاء علیہم السلام کے گناہوں سے معصوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انبیاءؑ کو لوگوں کا مقتدا، رہبر اور امام بنا کر بھیجا جاتا ہے اگر ان سے بھی کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مرضی و منشاء کے خلاف خواہ وہ گناہ کبیرہ ہو یا صغیرہ صادر ہونے کا امکان ہو تو انبیاء کے قول و فعل سے اعتماد اٹھ جائے گا اور وہ قابلِ اعتماد نہیں رہیں گے۔ جب انبیاء ہی پر اعتماد و اطمینان نہ رہے تو دین کا کیا اعتبار باقی رہ جائے گا۔

البتہ قرآن کریم میں متعدد انبیاء کے متعلق بہت سی آیات میں ایسے واقعات مذکور ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان سے گناہ سرزد ہوا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر تنبیہ و عتاب بھی نازل ہوا۔ ایسے واقعات کا حاصل باتفاقِ امت یہ ہے کہ کسی غلط فہمی یا خطاء و نسیان کی وجہ سے ان کا صدور ہو جاتا ہے، کوئی پیغمبر جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ غلطی اجتہادی ہوتی ہے یا خطاء و نسیان کے سبب قابلِ معافی ہوتی ہے۔ جسکو اصطلاحِ شرع میں گناہ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ قرآن کریم میں ایسی خطاء و نسیان پر عصیٰ، غویٰ کے تحت الفاظ اس لئے استعمال کئے گئے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام خدا کے مقرّبین ہوتے ہیں اور قاعدہ ہے کہ: حسنات الأبرار سيأت المقرّبين کہ نیک لوگوں کی نیکیاں بھی مقرّبین کے گناہ شمار ہوتے ہیں اسی واسطے عتابِ الٰہی تھا۔ وگرنہ حقیقتاً انبیاء معصوم ہوتے ہیں خطاء سے۔ واللہ اعلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهِ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ تُسْمَعْ سَلْ تُعْطَهِ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ قَتَادَةُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ

کے پاس آئیں گے (ان سے بھی یہی درخواست کریں گے) تو وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں (کہ اس کے سامنے سفارش کر سکوں) اور اپنی خطا کو یاد کریں گے جو ان سے دنیا میں سرزد ہوئی تھی اور اپنے رب سے شرمائیں گے اور کہیں گے کہ: لیکن تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ انہیں تو اللہ نے اپنا خلیل اور دوست بنایا ہے۔ چنانچہ سب ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں تو اس قابل نہیں اور وہ بھی دنیا میں اپنی خطا کو یاد کر کے اپنے رب سے حیا فرمائیں گے۔ اور کہیں گے کہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے کلام فرمایا اور انہیں تورات عطا فرمائی۔ وہ سب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں تو اس لائق نہیں (کہ سفارش کروں) اور وہ بھی دنیا میں اپنی خطا کو یاد کر کے اللہ سے حیا فرمائیں گے۔ اور فرمائیں گے کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میرا تو یہ مقام نہیں (کہ سفارش کر سکوں) البتہ تم لوگ محمد ﷺ کے پاس جاؤ کہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے اجازت طلب کر دوں گا' مجھے اجازت ملے گی جب میں اس کا دیدار کروں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ کو منظور ہو گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھایئے اور کہیئے آپ کی بات سنی جائے گی' مانگئے دیا جائے گا' سفارش کیجئے' سفارش قبول کی جائے گی' چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا' اپنے رب کی تعریف کروں گا جیسا کہ میرا رب مجھے اپنی تعریف سکھلائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد متعین کر دی جائے گی اس حد کے مطابق میں لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور انہیں جنت میں داخل کروں گا اور پھر دوبارہ سجدہ میں گر جاؤں گا اور میرا رب مجھے رہنے دے گا اسی حالت میں جب تک اسے منظور ہو گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھایئے' کہیئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ مانگئے آپ دیئے جائیں گے' شفاعت فرمایئے' آپ کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا' اپنے رب کی تعریف جیسے اس نے مجھے سکھلائی کروں گا' پھر شفاعت کروں گا تو

میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی میں اس حد کے اندر اندر لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ (راوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ پھر تیسری بار یا چوتھی بار آپ نے فرمایا کہ میں کہوں گا اے میرے رب! اب تو دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہا سوائے اس کے جسے قرآن نے روک رکھا ہے۔ یعنی قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق جن پر خلود (ہمیشہ دوزخ میں رہنا) واجب ہوگا۔ (یعنی کفار و مشرکین، مرتدین، منافقین وغیرہ)۔

٢٧٤...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ بِذَلِكَ أَوْ يُلْهَمُونَ ذَلِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ آتِيهِ الرَّابِعَةَ أَوْ أَعُودُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ

۴۷۴...... حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے روز مؤمنین جمع ہوں گے اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی یا وہ کوشش کریں گے۔"
آگے سابقہ حدیث کے مانند ہی ذکر فرمایا۔ باقی اس میں اضافہ ہے کہ میں چوتھی مرتبہ اپنے پروردگار کا پاس آؤں گا یا لوٹوں گا اور عرض کرونگا اے پروردگار! اب تو دوزخ میں ان لوگوں کو علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے۔

٢٧٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ

۴۷۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی فرق سے منقول ہے۔ انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مؤمنوں کو جمع فرمائے گا اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی جائے گی...... الخ باقی اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: میں چوتھی مرتبہ عرض کرونگا کہ اے پروردگار! اب تو جہنم میں ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا جنہیں قرآن کے حکم نے روک دیا یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے مستحق ہیں۔

٢٧٦...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ

۴۷۶...... حضرت انس ؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم سے نکالا جائے گا ہر وہ شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے قلب میں جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوا۔
پھر جہنم سے وہ شخص نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے قلب میں گیہوں کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوا۔ پھر جہنم سے وہ شخص نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے قلب میں چیونٹی کے برابر بھی ایمان ہوا۔"

بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً

زَادَ ابْنُ مِنْهَالٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ يَزِيدُ فَلَقِيتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِهِ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ إِلا أَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذُرَةً قَالَ يَزِيدُ صَحَّفَ فِيهَا أَبُو بِسْطَامَ

ابن منہال کی روایت میں یہ ہے کہ یزید بن زریعؒ نے کہا کہ میں شعبہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو شعبہ نے فرمایا: ہمیں یہ حدیث قتادہؓ نے عن انسؓ بن مالک عن النبی ﷺ کے طریق سے بتلائی ہے۔ البتہ شعبہ نے ذرّہ کے بجائے ذُرَہ، (چنا) کا لفظ استعمال کیا۔ یزید نے کہا کہ ابو بسطام شعبہ نے اس میں تصحیف کی ہے۔

۳۷۷...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلالٍ الْعَنَزِيُّ ح و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ انْطَلَقْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَتَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحَى فَاسْتَأْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَجْلَسَ ثَابِتًا مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا حَمْزَةَ إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ اشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلام فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللهِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلام فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ فَيُؤْتَى مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلام فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ فَيُؤْتَى عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ

۳۷۷...... معبد بن ہلال العنزی کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کی طرف چلے اور (ان سے ملاقات کے لئے) ثابت سے سفارش کروائی۔ پھر ہم ان کے پاس جا پہنچے چاشت کے وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے چاشت کی۔ ثابت نے ہمارے لئے اجازت مانگی۔ پھر ہم ان کے پاس داخل ہوئے۔ انہوں نے ثابت کو اپنے ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھایا۔ پھر ثابت نے کہا کہ اے ابو حمزہ! بے شک آپ کے یہ بصرہ والے بھائی آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ان سے شفاعت کی حدیث بیان کردیں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم سے محمد ﷺ نے بیان کیا کہ "جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ ایک دوسرے کے پاس گھبراہٹ کے مارے آئیں جائیں گے۔ اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اپنی اولاد کیلئے سفارش کیجئے؟ وہ کہیں گے میں اسکے قابل نہیں ہوں۔ لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ خلیل اللہ ہیں۔ وہ سب ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں۔ لیکن تمہیں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہیئے کہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میں تو اس لائق نہیں لیکن تمہیں لازم ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں، انہیں عیسیٰ

بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُوتى فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لا أَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ يُلْهِمُنِيهِ اللهُ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ لِي انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ هَذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَّانِ قُلْنَا لَوْ مِلْنَا إِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَبِي حَمْزَةَ فَلَمْ نَسْمَعْ مِثْلَ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ فِي الشَّفَاعَةِ قَالَ هِيهِ فَحَدَّثْنَاهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ هِيهِ قُلْنَا مَا زَادَنَا قَالَ قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ وَلَقَدْ تَرَكَ شَيْئًا مَا

علیہ السلام کے پاس لے جایا جائے گا وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں‘ محمد ﷺ کے پاس جاؤ، چنانچہ میرے پاس لائے جائیں گے میں کہوں گا کہ ہاں! یہ کام میں ہی کروں گا،❶ میں چلوں گا اور اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا‘ مجھے اجازت دی جائیگی۔ پھر میں رب العالمین کے روبرو کھڑا ہوں گا اور اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ ابھی میں تو وہ تعریف کرنے پر قادر نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی وقت وہ تعریف میرے دل میں الہام کرے گا۔ پھر میں سجدہ میں جاپڑوں گا تو مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! سر اٹھایئے اور کہیئے (جو کہنا چاہتے ہیں) آپ ﷺ کی بات سنی جائے گی اور مانگئے آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت فرمائیں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت! میری امت❷! مجھے کہا جائے گا جایئے اور جس کے قلب میں بھی گیہوں یا جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لیجئے۔ میں جاؤں گا پھر واپس آؤں گا اپنے رب کے پاس اور اسی طرح اس کی تعریف کروں گا پھر سجدہ میں پڑجاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا اے محمد ﷺ! سر اٹھایئے‘ کہیئے آپ کی بات سنی جائے گی‘ مانگئے عطا کیا جائے گا‘ شفاعت کیجئے شفاعت قبول کی جائے گی۔

میں پھر کہوں گا اے میرے رب! میری امت! میری امت! مجھ سے کہا جائے گا جایئے اور جس کے قلب میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لیجئے۔ میں جاؤں گا اور یہ کام کر کے لوٹوں گا اپنے رب کے پاس اور پھر اسی طرح اس کی تعریف کروں گا، پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا اے محمد! سر اٹھایئے‘ کہیئے بات سنی جائے گی‘ مانگئے دیا جائیگا‘ شفاعت کیجئے قبول ہوگی۔ میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت! میری امت! مجھ سے کہا جائیگا جایئے اور جس کے قلب میں رائی کے دانہ سے کم اور کم اور بھی کم ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لیجئے۔ میں جاؤں گا اور

---

❶ یعنی آج کے روز شفاعت میری ہی کار آمد ہوگی کہ یہ اعزاز رب العالمین نے مجھے ہی عطا فرمایا ہے۔ (شافع محشر ﷺ)

❷ میری امت کا کیا حال ہوگا؟ میری امت پر رحم فرمایئے۔ حضور اقدس ﷺ امت کے بغیر جنت میں نہیں جائیں گے۔

" اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْماً لَا تَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهٖ " آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ زکریا عفی عنہ

أَدْرِي أَنَسِيَ الشَّيْخُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَكُمْ فَتَتَّكِلُوا قُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا فَضَحِكَ وَقَالَ (خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ) مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هَذَا إِلا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ لَكَ أَوْ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي وَجِبْرِيَائِي لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللهُ قَالَ فَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُرَاهُ قَالَ قَبْلَ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ

یہ کام کروں گا (معبد بن ہلال عنزی) کہتے ہیں کہ یہ انس ﷺ کی روایت ہے جو انہوں نے ہم سے بیان کی۔ پھر ہم ان کے پاس سے نکلے' جب ہم جبان کے صحراء میں بلندی پر پہنچے تو ہم نے آپس میں کہا کاش ہم حسن بصریؒ کے پاس بھی جائیں۔ انہیں سلام کرتے چلیں وہ دار ابی خلیفہ میں روپوشی اختیار کئے ہوئے تھے (حجاج کے ظلم سے بچنے کیلئے) چنانچہ ہم انکے پاس گئے اور انہیں سلام کیا اور کہا کہ اے ابو سعید! (حسن بصریؒ کی کنیت ہے) ہم آپ کے بھائی ابو حمزہ ❶ ﷺ کے پاس سے آرہے ہیں' انہوں نے شفاعت کے متعلق ایسی حدیث ہم سے بیان کی کہ ہم نے کبھی سنی نہ تھی انہوں نے فرمایا بتاؤ۔ پھر ہم نے حسن ﷺ سے تمام حدیث بیان کر دی۔ انہوں نے کہا اور بیان کرو۔ ہم نے کہا ہم سے تو اس سے زیادہ نہیں بیان کی۔

وہ کہنے لگے یہ حدیث انہوں نے ہم سے بیس برس قبل بیان کی تھی اور اس وقت وہ طاقتور تھے (حافظہ اور جسم کے اعتبار سے) اور انہوں نے کچھ باتیں چھوڑ دی ہیں (اس حدیث سے متعلق) مجھے نہیں معلوم کہ شیخ بھول گئے ہیں یا انہوں نے تم سے بیان کرنا مناسب نہ خیال کیا کہ کہیں تم اسی پر توکل و بھروسہ کر کے بیٹھ جاؤ۔ ہم نے کہا آپ وہ بیان کر دیجئے۔ حسن بصریؒ اس پر ہنس پڑے اور فرمایا: کہ "انسان کی خلقت میں عجلت اور جلدی ہے۔" میں نے یہ ساری بات اسی لئے ذکر کی تھی تاکہ بقیہ حدیث بھی تم سے بیان کروں ❷ (چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا) میں پھر چوتھی بار بھی اپنے رب کے پاس لوٹوں گا اور اسی طرح اس کی تعریف کروں گا' پھر سجدہ میں پڑ جاؤں گا تو اللہ رب العالمین فرمائیں گے اے محمد ﷺ! سر اٹھائیے! کہیئے آپ کی بات سنی جائے گی' مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا' سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول ہو گی۔ میں کہوں گا اے میرے رب! مجھے ہر اس شخص کے بارے

❶ ابو حمزہ' حضرت انس ﷺ کی کنیت ہے۔ صحابہ ﷺ میں سب سے زیادہ عمر پانے والے اور سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ہیں۔ معبد بن ہلال عنزیؒ تابعی ہیں جو اس حدیث کے راوی ہیں۔ جب کہ حسن بصریؒ بھی تابعی ہیں۔

❷ مقصد یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں جلد بازی ہے تم نے بھی جلد بازی سے کام لیتے ہوئے فوراً بیان کرنے کی درخواست کر دی حالانکہ بقیہ حدیث کا ذکر ہی میں نے اس نیت سے چھیڑا تھا کہ تمہیں بقیہ حدیث بھی بیان کروں اور اگر تم درخواست نہ کرتے تو بھی میں یہ حدیث تم سے بیان کرتا۔ مگر تم نے جلد بازی کی۔

میں اجازت دیجئے جس نے بھی لاالہ الااللہ کہا ہے۔ (کہ اسے جہنم سے نکال لوں) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ تمہارا اختیار نہیں، لیکن میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میری کبریائی کی قسم! میری عظمت کی قسم! میری جبروت کی قسم! میں ضرور بالضرور ہر اس شخص کو جہنم سے نکالوں گا جس نے بھی لاالہ الااللہ کہا ہوگا۔

معبد کہتے ہیں کہ میں گواہ بناتا ہوں حسن بصریؒ پر کہ انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی اور انہوں نے اسے انس ﷺ بن مالک سے سنا میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ بیس برس قبل اور ان دنوں وہ تگڑے تھے (حافظہ اور طاقت کے اعتبار سے)۔

۴۷۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاتَّفَقَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ إِلا مَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لا يُطِيقُونَ وَمَا لا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ أَلا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ أَلا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ ائْتُوا آدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي

۴۷۸...... حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا اور (اس میں سے) دست کا گوشت آپ ﷺ کو پیش کیا گیا کہ وہ آپکو بہت مرغوب تھا' آپ نے دانتوں سے اسے کاٹا اور نوچا اور پھر فرمایا کہ: "قیامت کے روز میں لوگوں کا سردار ہوں گا اور کیا تم جانتے ہو یہ کیسے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اوّلین و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائیں گے اور ایک بلانے والے کی آواز انہیں سنائی دے گی اور نگاہیں ان سب کو دیکھیں گی اور سورج قریب ہو جائے گا۔

لوگوں کو اتنی شدید اذیت اور غم و کرب ہوگا کہ اس کے برداشت کی طاقت اور تحمل نہ ہوگا اور بعض لوگ بعض سے کہیں گے کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم کس حال میں ہو؟ کیا تمہیں اپنی تکلیف کا احساس نہیں جو تمہیں پہنچ رہی ہے؟ کیا تم کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھتے جو تمہارے رب کے سامنے تمہاری سفارش کر سکے؟ پھر وہ آپس میں کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے آدم علیہ السلام! آپ تمام بشر (بنی نوع انسان) کے باپ ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا ہے اور آپ کے اندر اپنی روح پھونکی ہے۔ ملائکہ کو حکم دیا تو آپ کو انہوں نے سجدہ کیا (تو آپ کی بڑی رسائی ہے دربار خداوندی میں لہٰذا) آپ اپنے رب سے ہمارے لئے سفارش فرمائیے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں

عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَضَّلَكَ اللهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہیں؟ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہمیں کیا اذیت پہنچی ہے؟ آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرا رب بہت غضب میں ہے اتنے غضب میں اس سے قبل کبھی نہ تھا اور نہ ہی کبھی بعد میں اتنے غضب میں ہوگا' اور اس نے مجھے درخت ❶ کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا اور میں نے اسکی نافرمانی کی تھی۔ مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے' میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ' نوحؑ کے پاس جاؤ۔"

وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے کہ اے نوح علیہ السلام! آپ زمین پر خدا کے پہلے پیغمبر ❷ ہیں۔ اللہ نے آپ کا نام "شکر گزار بندہ" رکھا ہے۔ اپنے رب سے ہمارے لیئے سفارش کر دیجئے، کیا آپ ہمارے حال کو نہیں دیکھتے؟ کیا آپ ہماری اذیت کو نہیں دیکھتے جو ہمیں پہنچی ہے؟

نوح علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ آج میرا رب اتنے شدید غضب میں ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنے غضب میں تھا نہ آئندہ کبھی ہوگا' میری ایک بددعا تھی جو میں نے اپنی ہی قوم پر کی تھی۔ مجھے تو اپنی جان کی فکر ہے۔ تم لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے خلیل (دوست) ہیں۔ اہل زمین میں سے۔ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے۔ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھتے؟ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہمیں کیا تکلیف پہنچی ہے؟ ابراہیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے' آج تو میرا رب بے شک سخت غضبناک ہے کہ نہ اس سے قبل کبھی اتنا غضبناک تھا نہ آئندہ ہوگا اور وہ اپنی خلافِ واقعہ ❸ باتوں کو یاد

---

❶ اس سے مراد وہی دانۂ گندم (جسے کھانے اور اس کے درخت کے قریب جانے سے آدم علیہ السلام کو منع فرمایا گیا تھا) کے کھانے کا واقعہ ہے۔

❷ اس سے مراد یہ ہے کہ نوح علیہ السلام پہلے رسول ہیں جو باقاعدہ مستقل شریعت دے کر مبعوث کئے گئے اور ایک مستقل امت اور کفار کی طرف مبعوث کئے گئے۔ جب کہ آدم علیہ السلام تو اپنے بیٹوں کے لئے نبی بنائے گئے تھے اور ان کے بیٹے بھی مؤمن تھے لہٰذا وہ صاحبِ شریعت نہیں تھے اس لئے رسول بھی نہیں تھے جب کہ نوح علیہ السلام باقاعدہ صاحبِ شریعت رسول تھے۔ اور ان سے پہلے رسول کوئی نہیں تھا اس لئے فرمایا کہ آپ پہلے رسول ہیں۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ۔

❸ ان سے مراد وہ تین باتیں ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ پہلی بات کہ کوکب (ستارہ) کو اپنا رب قرار دیا تھا۔ دوسری بات کہ قوم کے بتوں کو توڑنے کے بعد فرمایا تھا کہ یہ تو بڑے بت نے کیا ہے۔ تیسرے یہ کہ قوم نے آپ کو میلے میں لے جانے کے لئے کہا تو آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں یہ سب حقیقتاً صحیح باتیں تھیں لیکن چونکہ خلافِ واقعہ تھیں اس لئے ان کو "کذبات" سے تعبیر کیا۔ واللہ اعلم

وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَلِمَةٌ مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِّي فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهِ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى

کریں گے، مجھے تو اپنی فکر ہے۔ میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنی رسالت کے ذریعہ فضیلت بخشی اور اپنے آپ سے ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا تمام لوگوں میں سے۔ اپنے رب سے ہماری شفاعت کر دیجئے' آپ ہمارے حال کو نہیں دیکھتے؟ ہمیں پہنچنے والی اذیت کو نہیں دیکھتے؟ موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میرا رب آج اتنے غصہ میں ہے کہ پہلے کبھی اتنے غصہ میں ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ اور میں نے تو ایک شخص کو جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا قتل کر دیا تھا' مجھے اپنی فکر ہے۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰؑ! آپ اللہ کے رسول ہیں' پنگھوڑے میں آپ نے لوگوں سے بات کی' آپ اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم علیہا السلام کو القاء فرمایا تھا اور اس کی روح ہیں۔ پس آپ ہی ہمارے لئے سفارش کیجئے اپنے رب سے۔ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھتے؟ ہمیں جو تکلیف پہنچی کیا اسے نہیں دیکھتے؟ عیسیٰ علیہ السلام ان سے فرمائیں گے آج میرا رب ایسے غصہ میں ہے کہ پہلے کبھی نہ ہوا نہ آئندہ ہوگا۔ اور آپ ﷺ نے ان کے کسی گناہ کا ذکر نہیں کیا۔ وہ کہیں گے مجھے اپنی فکر ہے' میرے علاوہ کسی کے پاس جاؤ۔ محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں' خاتم الانبیاء ہیں' اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے کیا آپ ہمارے حال پر نظر نہیں فرماتے؟ ہمیں جو تکلیف پہنچی اسے نہیں دیکھتے؟ چنانچہ میں چلوں گا اور عرشِ الٰہی کے نیچے آؤں گا اور اپنے پروردگار عزّ و جل کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اللہ تعالیٰ میرے اوپر کھول دیں گے (اپنی تعریف وغیرہ) اور اپنی تعریفات و محامد مجھے الہام فرمائیں گے۔ اور اپنی بہترین ثناء میرے دل میں ڈال دیں گے کہ ایسی تعریف اس سے قبل کسی کو القاء نہیں کی گئی ہوگی۔

پھر فرمائیں گے اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھایئے' مانگئے آپ کو دیا جائے گا'

سفارش کیجئے قبول کی جائے گی' میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے رب! میری امت' میری امت۔ کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنی امت میں سے جن لوگوں پر کوئی حساب نہیں انہیں باب الایمن سے جو جنت کے دروازوں میں سے ہے جنت میں داخل کیجئے۔ اور میری امت کے افراد باب الایمن کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی دوسرے لوگوں کے شریک ہوں گے (یعنی اور دروازوں سے بھی جنت میں داخل ہوں گے جہاں سے دوسری امتیں داخل ہوں گی لیکن باب الایمن خاص میری امت کیلئے مخصوص ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کے دروازوں میں سے دو کے درمیان مکہ اور ہجر (یمن کا ایک شہر) کے برابر فاصلہ ہے یا مکہ سے بصرہ تک کا فاصلہ ہے۔

۲۷۹...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ مِنْ ثَرِيدٍ وَلَحْمٍ فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ أَحَبَّ الشَّاةِ إِلَيْهِ فَنَهَسَ نَهْسَةً فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ نَهَسَ أُخْرَى فَقَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ لا يَسْأَلُونَهُ قَالَ أَلا تَقُولُونَ كَيْفَهْ قَالُوا كَيْفَهْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ وَزَادَ فِي قِصَّةِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي الْكَوْكَبِ (هَذَا رَبِّي) و قَوْله لِآلِهَتِهِمْ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا) و قَوْله (إِنِّي سَقِيمٌ) قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ إِلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ أَوْ هَجَرٍ وَمَكَّةَ قَالَ لا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَ

۲۷۹...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے گوشت اور ثرید کا پیالہ رکھا' آپ ﷺ نے گوشت میں سے دست کا گوشت لیا اور بکری کے گوشت میں آپ ﷺ کو سب سے زیادہ مرغوب دست ہی تھی۔ آپ نے منہ سے اسے نوچا۔ پھر فرمایا کہ "قیامت کے روز میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔" پھر دوبارہ دانتوں سے گوشت کو نوچا۔ اور فرمایا کہ "میں قیامت کے روز سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔" جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ صحابہ ؓ اس بارے میں آپ ﷺ سے سوال نہیں کر رہے تو آپ نے فرمایا: تم نے پوچھا نہیں کہ کیسے؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا کیسے یا رسول اللہ! (آپ کس طرح سردار ہوں گے؟) فرمایا جس دن اللہ ربّ العالمین کے سامنے سب لوگ دست بستہ کھڑے ہوں گے۔" آگے ابوہریرہ ؓ نے سابقہ حدیث کے مانند ذکر فرمایا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں یہ اضافہ بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام ستارہ کے بارے میں اپنی بات کو یاد کریں گے' اور قوم کے معبودان باطلہ (بتوں) کے بارے میں اپنی بات یاد کریں گے کہ آپ نے فرمایا تھا: یہ ان کے بڑے بت نے کہا ہے" اور اپنے اس قول "إنّي سقيم" کو یاد کریں گے۔ اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کے دروازوں میں سے دو پھاٹکوں کے درمیان دروازہ کی چوکھٹوں تک اتنا

اضافہ ہے جتنا کہ مکہ مکرمہ سے ھجر یا ھجر سے مکہ کے درمیان ہے۔

۳۸۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ خَلِيفَةَ الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ قَالَ فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللَّهِ وَرُوحِهِ فَيَقُولُ عِيسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ

۳۸۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو جمع فرمائیں گے، پھر مؤمنین کھڑے ہوں گے، یہاں تک کہ جنت ان کے قریب لائی جائے گی، وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے ابّاجان! ہمارے لئے جنت کو کھلوایئے، وہ کہیں گے ارے جنت سے تمہیں کس نے نکالا؟ تمہارے باپ آدم کی غلطی نے ہی تو نکالا۔ میں تو اس قابل نہیں۔ تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔

حضور ﷺ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: میں اس قابل نہیں، میں اللہ کا خلیل ہوں لیکن پرے پرے (دور دور سے) تم موسیٰ علیہ السلام کا قصد کرو۔ جن سے اللہ نے کلام فرمایا۔ وہ سب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے میں تو اس کا اہل نہیں۔ تم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں۔ تو وہ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے۔ پس محمد ﷺ کھڑے ہوں گے اور انہیں اجازت دی جائے گی۔ پھر امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا اور وہ دونوں پُل صراط کے دونوں طرف کھڑے ہو جائیں گے، دائیں بائیں۔

تم میں سے پہلا آدمی بجلی کی سی تیزی سے صراط کو عبور کرے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم نے بجلی کو نہیں دیکھا؟ کیسی تیزی سے گزرتی اور پلک جھپکنے میں لوٹتی ہے۔ پھر اس کے بعد والا ہوا کی رفتار سے گزرے گا پھر پرندہ کی رفتار سے پل صراط عبور کرے گا۔ پھر آدمی دوڑنے کی رفتار سے پُل عبور کرے گا اپنے اعمال کے مطابق۔ ان کے اعمال انہیں دوڑائیں گے۔ اور تمہارے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پُل صراط پر کھڑے ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے اے میرے رب! بچالیجئے! بچالیجئے! یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے (چونکہ بندہ اپنے عمل کے مطابق تیزی سے عبور کرلے گا تو بعض لوگ ایسے آئیں گے کہ ان کا عمل اتنا خراب ہوگا کہ وہ چلنے اور صراط عبور کرنے سے

فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا

عاجز ہوں گے)۔
یہاں تک کہ ایک آدمی آئے گا اور چلنے کی طاقت نہ رکھے گا مگر گھسٹ گھسٹ کر۔ اور پُل صراط کے دونوں کناروں پر لٹکے ہوئے آنکڑے ہوں گے جو مامور ہوں گے اس بات پر کہ جس کے بارے میں انہیں حکم دیا جائے اسے پکڑلیں۔ پس بہت سے زخموں سے چور ہو کر نجات پاجائیں گے (یعنی زخم زخم کھاکر بڑی مشکل سے پل عبور کر کے نجات پاجائیں گے) اور بہت سے وہ ہوں گے الٹ الٹ کر جہنم میں کریں گے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر برسوں کی مسافت ہے۔
(اگر کوئی چیز جہنم میں گرائی جائے تو دنیا کے ستر برس تک گرتی جائے تب کہیں جاکر پاتال میں پہنچے گی العیاذ باللہ)

۳۸۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا

۳۸۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
"میں لوگوں میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو جنت میں سفارش کرے گا اور پیروکاروں کے اعتبار سے انبیاء میں، میں ہی سر فہرست ہوں گا۔"

۳۸۲...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

۳۸۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
"میں قیامت کے روز، انبیاء میں سب سے زیادہ پیروکار والا ہوں گا اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا (کھلواؤں گا)۔

۳۸۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ

۳۸۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:
"میں جنت میں سب سے پہلا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔ اور کسی کی انبیاء میں سے اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی (انبیاء میں سے لوگوں نے سب سے زیادہ میری تصدیق کی) اور بے شک انبیاء میں سے بعض نبی ہوں گے کہ ان کی امت میں سے سوائے ایک آدمی کے کسی نے ان کی تصدیق نہیں کی ہوگی۔"

٣٨٤...... وحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ

۳۸۴...... حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں قیامت کے روز جنت کے دروازہ پر آؤں گا' دروازہ کھلواؤں گا' دربان جنت (رضوان) کہے گا آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد ﷺ! وہ کہے گا کہ مجھے آپ ہی کے لئے حکم دیا گیا تھا کہ آج سے قبل کسی کے لئے میں دروازہ نہ کھولوں۔

٣٨٥...... حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۳۸۵...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ دعا کرتا ہے (اور وہ ضرور قبول ہوتی ہے) میں چاہتا ہوں کہ اپنی دعا کو چھپاؤں شفاعت کیلئے اپنی امت کی قیامت کے روز۔

٣٨٦...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَأَرَدْتُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۳۸۶...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی ہے اور میں چاہتا ہوں انشاء اللہ کہ اپنی دعا کو اپنی امت کی قیامت کے روز شفاعت کے لئے چھپا کر رکھوں"۔

٣٨٧...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ مِثْلَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۷...... اس سند کے ساتھ بھی یہی روایت (ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کہ اپنی دعا کو اپنی امت کی قیامت کے روز شفاعت کے لئے چھپا رکھوں) منقول ہے۔

٣٨٨...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ ابْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا فَأَنَا أُرِيدُ إِنْ

۳۸۸...... حضرت ابوہریرہ ؓ نے کعب بن احبار ؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہر نبی کی ایک (مخصوص) دعا ہوتی ہے جس سے وہ دعا کرتا ہے (اللہ اسے ضرور قبول کرتے ہیں) میرا انشاء اللہ ارادہ ہے کہ اپنی دعا کو چھپائے رکھوں' قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے۔"

شَاءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ كَعْبٌ لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ

کعب احبار نے یہ سن کر فرمایا ابوہریرہ سے کہ کیا آپ نے خود براہِ راست حضور ﷺ سے یہ سنا ہے؟ ابوہریرہ نے فرمایا کہ ہاں!

۳۸۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

۳۸۹...... حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مستجاب (قبولیت کاملہ والی) دعا ہوتی ہے' ہر نبی نے اپنی دعا جلدی مانگ لی۔ اور میں نے اپنی دعا کو چھپایا ہوا ہے اپنی امت کی قیامت کے روز شفاعت کیلئے'[1] اور انشاء اللہ میری شفاعت و دعا میری امت کے ہر شخص کو ملے گا بشرطیکہ اللہ کے ساتھ بالکل شرک کرتے ہوئے نہ مرا ہو۔[2]

۳۹۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا فَيُسْتَجَابُ لَهُ فَيُؤْتَاهَا وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۳۹۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

"ہر نبی کیلئے ایک دعا ہوتی ہے مستجاب۔ نبی وہ دعا مانگتا ہے تو وہ قبول ہوتی ہے اور (جو مانگتا ہے) اسے دیا جاتا ہے۔ اور بے شک میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کے واسطے چھپایا ہوا ہے تاکہ قیامت کے روز شفاعت کروں۔"

۳۹۱...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ فَاسْتُجِيبَ لَهُ وَإِنِّي أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۳۹۱...... حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "ہر نبی کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ اپنی امت کے حق میں مانگتا ہے تو وہ قبول کی جاتی ہے۔ اور میرا ارادہ انشاء اللہ اپنی دعا کو مؤخر کرنے کا ہے قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لئے۔"

۳۹۲...... حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

۳۹۲...... انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جسے وہ اپنی امت کے لئے مانگا کرتا ہے اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے واسطے قیامت کے دن کے لئے

---

[1] سبحان اللہ! کیا ٹھکانہ ہے آنحضرت ﷺ کی امت سے محبت و شفقت کا کہ اپنی ذات کے لئے تو وہ دعا کی ہی نہیں۔ اور امت کے لئے بھی اس مشکل وقت کے واسطے رکھی جس میں ہر ایک کی جان پر بنی ہوگی۔ اللہ اکبر اللہ ہمیں اپنی رحمت سے اس دعا کا مستحق بنادے۔ آمین

[2] مقصد یہ ہے کہ جو شخص شرک سے پاک ہو کر مرا کہ مرتے وقت شرک سے بالکل بری و بیزار تھا تو انشاء اللہ اسے میری شفاعت بھی ملے گی اور اس دعا میں بھی وہ شامل ہوگا۔ اس سے اہل سنت کا یہ مذہب بھی ثابت ہوا کہ مرتکب کبیرہ خواہ کتنے ہی کبائر میں مبتلا رہا ہو ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔

قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

چھپار کھی ہے۔

۲۹۳...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۹۳...... اس سند سے بھی قتادہ ؓ سے سابقہ روایت منقول ہے۔

۲۹۴...... حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ أُعْطِيَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۴...... قتادہ ؓ سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے مگر وکیع کی روایت میں اُعطی کا لفظ اور اسامہ کی حدیث میں ان کے بجائے عن النبی ﷺ ہے۔

۲۹۵...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ

۲۹۵...... حضرت انس ؓ نبی اکرم ﷺ سے قتادہ بواسطہ انس والی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب-۷۶ دعاء النبی ﷺ لامتہ وبکائہ ﷺ شفقۃ علیہم

حضور اکرم ﷺ کی امت کے حق میں شفقت فرماتے ہوئے دعا کرنے اور رونے کا بیان

۲۹۶...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ وَخَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۹۶...... حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سابقہ حدیث ہی الفاظ کے ذرا سے فرق کے ساتھ منقول ہے۔ وہ یہ کہ جابر بن عبداللہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک نبی کے لئے ایک دعا ہے جو اس نے اپنی امت کے لئے مانگی ہے۔ اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے واسطے قیامت کے دن کے لئے محفوظ کرلی ہے۔

۲۹۷...... حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ (رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي) الْآيَةَ وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام (إِنْ تُعَذِّبْهُمْ

۲۹۷...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بار اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تلاوت فرمائی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے:

رَبِّ إِنَّهُنَّ اضْلَلْنَ كثيراً .... الآية

ترجمہ: اے میرے رب! بے شک انہوں نے گمراہ کیا بہت سے لوگوں کو پس جو میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بلاشبہ آپ بہت معاف کرنے والے رحم کرنے والے ہیں۔"

فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللهُ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ

اور یہ آیت تلاوت فرمائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے: "إِنْ تُعَذِّبْهُمْ ....الآية. "اگر آپ انہیں عذاب دیں تو وہ بے شک آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں بخش دیں تو بلاشبہ آپ بہت زبردست اور حکمت والے ہیں۔"

پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے (دعا کے لئے) اور فرمایا: اے اللہ! میری امت! میری امت! اور رونے لگے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جبرئیل محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور اگرچہ تیرا رب خوب جانتا ہے (لیکن پھر بھی) پوچھو کہ کیوں آہ وزاری فرماتے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام، حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ سے دریافت کیا۔ تو حضور ﷺ نے جو کچھ فرمایا تھا اس سے انہیں باخبر کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ تو اس کو زیادہ جانتا ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جبرئیل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ:

"بے شک ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو خوش اور راضی کر دیں گے اور آپ کو ناراض نہیں کریں گے"۔ ❶

باب-۷۷ بیان ان من مات على الكفر فهو فى النار ولا تناله شفاعة ولا تنفعه قرابة المقربين

کفر پر مرنے والا جہنم میں جائے گا اور اسے کوئی سفارش اور مقربین کی قرابت داری کوئی نفع نہیں دے گی

۳۹۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ فَقَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ

۳۹۸...... حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے کہا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا جہنم میں۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں جہنم میں ہیں (اگر وہ کفر پر مریں تو نبی کی قربت داری بھی نفع نہ پہنچائے گی)۔ ❷

---

❶ نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ اس حدیث سے کئی اہم فوائد حاصل ہوئے۔ ایک تو یہ کہ آنحضرت ﷺ کو امت پر بہت شفقت تھی اور دوسرا یہ کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعا کے لئے دونوں ہاتھ بلند کرنا جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ دعا میں بکاء و گریہ وزاری کرنا دعا کی قبولیت میں زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ (از زکریا عفی عنہ)

علاوہ ازیں اس حدیث میں امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مقام معلوم ہوتا ہے اور امت کے لئے بشارتِ عظمیٰ ہے۔ نیز آنحضرت ﷺ کے بھی کمالِ بزرگی و عظمت کو بتلانا مقصود ہے کہ تسلی محبوب کی خاطر حق تعالیٰ نے آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کو بھیج دیا۔

❷ یہ جملہ تو اس شخص کی تسلی کے لئے فرمایا: یہاں مسئلہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والدین کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ لیکن اس بارے میں صحیح طریقہ اور احتیاط کا راستہ یہ ہے کہ سکوت اور خاموشی اختیار کی جائے اور آپ..... (جاری ہے)

۳۹۹ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا

۳۹۹ ...... حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: وانذر عشیرتك الاقربین ❶ ۔(اور آپ ڈرایئے اپنے برادری والوں کو قریبی رشتہ داروں کو) تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کو بلایا۔ وہ سب جمع ہوگئے تو عموماً سب کو ڈرایا (اللہ کی نافرمانی اور عذاب سے) پھر خصوصیت سے ڈراتے ہوئے فرمایا: اے بنی کعب بن لوئی! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ' اے بنی مرۃ بن کعب! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اے بنو عبد شمس! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ' اے بنی عبد مناف! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اور اے بنی ہاشم! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

اے بنو عبد المطلب! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔

کیونکہ میں تمہارے معاملہ میں اللہ کے آگے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ سوائے اس کے تم سے ایک رشتہ اور قرابت ہے جسے میں تر کرتا رہوں گا اس کی تری ❷ سے (یعنی رشتہ اور قرابت داری جوڑے رکھوں گا احسان اور صلہ رحمی کے ذریعہ)۔

۴۰۰ ...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ جَرِيرٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ

۴۰۰ ...... عبد الملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے۔ باقی حدیث جریر، اکمل اور بہتر ہے۔

۴۰۱ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا

۴۰۱ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت و انذر عشیرتك الاقربین نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ صفا پہاڑ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ بنت عبد المطلب! اے بنی عبد المطلب! میں تمہارے معاملہ میں اللہ کے سامنے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا (تمہیں جہنم سے بچانے کا) مجھ سے میرا جو مال مانگنا چاہو تو مانگ لو (مال تو

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے والدین کے بارے میں قطعی حکم جنت یا دوزخ کا لگانے کے بجائے اسے اللہ پر چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس مسئلہ کا کوئی تعلق انسان کے عمل و عقیدہ سے نہیں۔ اور نہ ہی آخرت میں انسان سے اس بارے میں مؤاخذہ ہوگا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ سورۃ الشعراء پ ۱۹ ارکوع ۱۱۔

❷ آنحضرت ﷺ کے اس جملہ کا مقصد ایک تشبیہ ہے وہ یہ کہ آپ ﷺ نے قطع رحمی کو حرارت و گرمی سے اور صلہ رحمی کو گرمی کم کرنے اور بجھانے سے تشبیہ دی ہے' اسی لئے کہا جاتا ہے۔ بلّوا ارحامکم یعنی صلہ رحمی کیا کرو۔ واللہ اعلم

صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

دے سکتا ہوں کہ میرا اپنا ہے لیکن جہنم سے نہیں بچا سکتا)۔

۴۰۲...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ لا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ سَلِينِي بِمَا شِئْتِ لا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا

۴۰۲...... حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آپ ﷺ پر "وانذر عشیر تك الاقربین" نازل ہوئی: اے خاندانِ قریش! اللہ سے اپنی جانوں کو خرید لو (اعمال صالحہ کے ذریعہ اور ایمان کے ذریعہ) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔
اے بنی عبد المطلب! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں کام نہ آؤں گا تمہیں اللہ کے آگے (جہنم سے بچانے کے لئے) کچھ بھی۔ اے صفیہ رسول اللہ کی پھوپھی! میں تمہیں بھی اللہ کے سامنے کسی چیز سے بے نیاز نہ کر سکوں گا۔ اے فاطمہ بنتِ محمد! مجھ سے جو چاہے مانگ لے (دنیا کی چیز) لیکن میں اللہ کے سامنے تیرے کسی کام نہ آؤں گا"۔

۴۰۳...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

۴۰۳...... حضرت ابو ہریرہ ﷺ نبی اکرم ﷺ سے سابقہ روایت کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۰۴...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالا لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) قَالَ انْطَلَقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلا أَعْلاهَا حَجَرًا ثُمَّ نَادَى يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافَاهْ إِنِّي نَذِيرٌ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهْ

۴۰۴...... حضرت قبیصہ بن المخارق ﷺ اور زہیر بن عمرو ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آیتِ کریمہ "وانذرْ عشيرتكَ الاقْربين"۔ نازل ہوئی تو نبی ﷺ پہاڑ کی ایک چٹان کی طرف گئے اور اس کے بلند ترین پتھر پر چڑھے اور آواز لگائی اے بنی مناف! میں ڈرانے والا ہوں۔ میری اور تمہاری مثال ایک ایسے آدمی کی ہے کہ جس نے کسی دشمن کو دیکھا اور اپنے گھر والوں کو بچانے کے لئے چل پڑا' پھر اسے ڈر ہوا کہ دشمن کہیں اس سے جلدی نہ پہنچ جائے تو شور مچانے لگا یا صباحاہ۔ [1]

---

[1] یا صباحاہ کا نعرہ عرب اس وقت لگاتے ہیں جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جائیں اور مدد کی ضرورت ہو۔ جب یہ آواز کانوں میں پہنچتی ہے تو سب اس کی مدد کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ تو میں بھی تمہارے دشمن سے واقف ہوں اور تمہیں بچانے کے لئے نکلا ہوں۔

۴۰۵...... وحدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلى قَالَ حَدَّثنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو وَقَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

۴۰۵...... حضرت قبیصہ بن محارب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۴۰۶...... وحدَّثنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ قَالَ حَدَّثنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهْ فَقَالُوا مَنْ هٰذَا الَّذِي يَهْتِفُ قَالُوا مُحَمَّدٌ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي فُلَانٍ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

۴۰۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت کریمہ "وانذر عشيرتك الاقربين" و "رهطك منهم المخلصين" (یہ دوسری آیت منسوخ ہے۔ اب صرف پہلی آیت باقی ہے) نازل ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نکلے اور صفا پر چڑھ گئے اور نعرہ بلند کیا یاصباحاہ! لوگوں نے کہا یہ کون پکار رہا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ محمد ہے۔ چنانچہ سب جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے بنی فلاں! اے بنی فلاں! اے بنی عبد مناف! اے بنی عبدالمطلب۔ سب آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اگر میں تمہیں بتلاؤں کہ اس پہاڑ کے نیچے دامن سے گھوڑے نکل رہے ہیں (یعنی دشمن حملہ کرنے والا ہے) تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟

وہ کہنے لگے کہ ہم نے ہم آپ کے بارے میں کبھی جھوٹ کا تجربہ نہیں کیا (کہ آپ جھوٹ بولتے ہوں۔ یعنی ہم نے ہمیشہ آپ کو سچ بولتے دیکھا ہے لہٰذا ہم آپ کی تصدیق نہیں کر سکتے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بیشک تمہیں ڈرانے والا ہوں سخت عذاب سے جو سامنے آچکا ہے)۔

پھر ابولہب نے کہا: تیرے لئے ہلاکت ہو (نعوذ باللہ) کیا تو نے ہمیں کسی اور وجہ سے نہیں جمع کیا سوائے اس ایک وجہ کے۔ پھر وہ کھڑا ہوا تو یہ سورت نازل ہوئی"۔ تبت يدا ابى لهب۔ ❶

۴۰۷...... وحدَّثنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ

۴۰۷...... اعمش سے اسی سند ساتھ یہ روایت منقول ہے کہ ایک دن رسول ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے اور یا صباحاہ پکارا جیسا کہ ابو اسامہ کی روایت میں مذکور ہے مگر اس میں آیت وانذر عشيرتك الاقربين کا

❶ اس پوری مختصر سورت میں ابولہب کا ہی تذکرہ ہے۔ "ہلاک ہو گئے ابولہب کے دونوں ہاتھ اور ہلاک ہوئے اسے نہ اس کے مال نے کوئی نفع پہنچایا اور نہ اس کی کمائی نے، عنقریب ایسی آگ میں جلے گا جو بھڑکتے ہوئے شعلوں والی ہوگی اور اس کی بی بی 'لکڑیوں کا بوجھ اٹھائے' اس کی گردن میں مونجھ کی بٹی ہوئی رسی ہے"۔ (سورۃ تبت یدا أبی لهب پ ۳۰)

الصَّفَا فَقَالَ يَا صَبَاحَاهْ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ نُزُولَ الْآيَةِ (وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ)

نزول مذکور نہیں۔

باب-۷۸ شفاعة النبى صلى الله عليه وسلم لابى طالب والتخفيف عنه بسببه

حضور اکرم ﷺ کا ابو طالب (چچا) کے لئے سفارش کرنا اور اس کے سبب سے ان کی سزا میں تخفیف کا بیان

۴۰۸...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

۴۰۸...... حضرت عباس بن عبد المطلب ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ نے بھی ابو طالب کو کوئی فائدہ پہنچایا؟ کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لئے (دوسروں پر) غصہ ہوتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہاں! وہ جہنم کے اوپر والے درجہ میں ہیں۔ اور اگر میں نہ ہوتا (یعنی میری شفاعت نہ ہوتی) تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوتے۔

۴۰۹...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ

۴۰۹...... حضرت عبداللہ بن الحارث ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! "بے شک ابو طالب آپ کی بہت حفاظت اور مدد کرتے تھے' اور آپ کی خاطر (لوگوں پر) غصہ ہوتے تھے' تو کیا یہ سب کام انہیں نفع دیں گے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا! ہاں۔ میں نے انہیں جہنم کے سخت مقامات میں پایا لہٰذا میں انہیں اوپر کے طبقہ تک نکال لایا۔

۴۱۰...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ

۴۱۰...... حضرت سفیان یہ روایت نبی اکرم ﷺ سے ابو عوانہ کی روایت (ابو طالب جہنم کے اوپر والے درجہ میں ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوتے) کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۴۱۱...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ

۴۱۱...... حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے

ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

سامنے آپ کے چچا ابو طالب کا ذکر کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید قیامت کے روز میری شفاعت انہیں فائدہ پہنچائے اور انہیں جہنم کے سب سے ہلکے عذاب میں رکھا جائے جو ان کے ٹخنوں تک پہنچے جس سے ان کا دماغ ابلنے لگے۔

٤١٢...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ

۴۱۲...... حضرت ابو سعید الخدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا کہ اسے دو جوتے آگ کے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا بھیجا ان جوتوں کی حرارت سے جوش مارنے لگے گا۔ (العیاذ باللہ)

٤١٣...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ۔

۴۱۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا اور وہ دو جوتے (آگ کے) پہنے ہوئے ہوں گے ان کی (گرمی کی شدت) سے ان کا دماغ ابلنے لگے گا"۔

٤١٤...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

۴۱۴...... حضرت نعمان بن بشیر ﷺ ایک مرتبہ خطبہ دے رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا: "عذاب کے اعتبار سے اہل جہنم میں قیامت کے روز ایک شخص ہوگا اسکے تلووں میں دو انگارے رکھے جائیں گے جن سے اسکا دماغ (ہانڈی کی طرح) ابلنے لگے گا۔"

٤١٥ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِ الْمِرْجَلُ مَا يَرَى أَنَّ

۴۱۵...... حضرت نعمان بن بشیر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اہل دوزخ میں سب سے کم تر عذاب اس کو ہوگا جس کے دو جوتے اور دو تسمے آگ کے ہوں گے جن سے ان کا دماغ ایسے جوش مارے گا جیسے ہانڈی (پکتے وقت) جوش مارتی ہے۔ اور اس کا خیال ہوگا کہ کسی کو بھی

أحدًا أشدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا

اتنا شدید عذاب نہ ہوا ہوگا اور حقیقتاً اسے سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔"

باب-۷۹ الدليل على من مات على الكفر لا ينفعه عمل

حالتِ کفر پر مرنے والے شخص کو اس کا کوئی عمل (آخرت میں) نفع نہ دے گا

٤١٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ قَالَ لا يَنْفَعُهُ إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ

۴۱۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابن جدعان جو جاہلیت میں (ایک شخص تھا) صلہ رحمی کیا کرتا تھا، مسکین کو کھانا کھلایا کرتا تھا، تو کیا یہ اعمال اسے فائدہ دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے یہ اعمال اسے نفع نہ دیں گے اس نے کبھی یہ نہیں کہا "اے میرے رب! قیامت کے روز میرے گناہوں کو بخش دیجیے۔ ❶

باب-۸۰ موالاة المؤمنين و مقاطعة غيرهم والبراءة منهم

مومنین سے تعلق و محبت رکھنا اور کفار سے بائیکاٹ رکھنا اور ان سے بیزاری کا اظہار کرنا ضروری ہے

٤١٧...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ أَلا إِنَّ آلَ أَبِي يَعْنِي فُلانًا لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ

۴۱۷...... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے علی الاعلان زور سے سنا آہستہ اور خفیہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"آگاہ ہو جاؤ! بے شک فلاں ❷ شخص کی اولاد میرے اقرباء و اعزہ میں شامل نہیں اور بے شک میرا ولی و کارساز تو اللہ اور نیک مومنین ہیں۔"

---

❶ نوویؒ نے فرمایا کہ اس شخص کا نام عبداللہ بن جدعان تھا، بنو تمیم بن مرہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اقرباء اور روساء قریش میں سے تھے اس کا تعلق تھا۔

قاضی عیاض مالکیؒ فرماتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ کفار کو ان کے اعمال صالحہ آخرت میں فائدہ نہ دیں گے نہ ہی انہیں کسی قسم کا اجر ملے گا۔ نہ آرام ہوگا نہ عذاب ختم ہوگا۔ البتہ دوسرے کفار کی بہ نسبت ایسے کفار کی سزا میں تخفیف ہو سکتی ہے"۔ یعنی اگر وہ یہ اعمال نہ کرتا تو اسے بھی ویسا ہی سخت عذاب دیا جاتا۔

احقر مترجم عرض کرتا ہے کہ کافر کو اس کے تمام اعمال صالحہ کا صلہ و اجر دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے دنیا کی اشیاء کی شکل میں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کے عمل کو ضائع نہیں فرماتے۔ تو کافر جو اعمال صالحہ کرے گا تو اسے بھی اللہ ضائع نہیں فرمائیں گے لیکن چوں کہ وہ وما له في الاخرة من نصيب میں سے ہوگا لہٰذا آخرت میں تو اس کا عمل کوئی فائدہ نہ دے گا ہاں دنیا کے اندر ہی اس کے نیک اعمال کا صلہ مادی اشیاء و عوارض کی شکل میں اسے مل سکتا ہے۔ واللہ اعلم إن كان صوابا فمن الله وإن كان خطاء فمني ومن الشيطان۔ زکریا عفی عنہ

❷ یہاں آپ ﷺ نے اس شخص کا جس کی اولاد کے بارے میں یہ فرمایا نام بھی لیا تھا لیکن راوی نے خوف فتنہ یا اس شخص کی شرارت و فساد سے بچنے کے لئے نام نہیں لیا۔ بہر حال اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر مسلموں سے قرابت داری اور رشتہ داری کا تعلق رکھنا صحیح نہیں۔ اور اگر کسی کافر سے کوئی قرابت و تعلق کا اظہار کرنے کے بجائے اس سے تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ ہاں مرنے یا غم و مصیبت کے وقت اس کی مدد کی جا سکتی ہے یا کافر کے ساتھ کاروبار اور تجارت کی جا سکتی ہے جب کہ اس میں مسلمان کے دین و ایمان کو کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو۔

إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

باب-۸۱ الدليل علي دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب

مسلمانوں کی بعض جماعتوں کا بغیر حساب وعذاب کے جنت میں دخول کا بیان

۴۱۸......حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

۴۱۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت میں ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے"۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرمادیں۔ حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی "اے اللہ! اس کو بھی ان میں شامل کردے۔"

پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمایئے مجھے بھی ان میں شامل کردے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عکاشہ تم سے سبقت لے گیا"۔ ❶

۴۱۹......و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ

۴۱۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ربیع والی روایت (میری امت میں ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے الخ) کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۴۲۰......حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ

۴۲۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

"میری امت کا ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا وہ ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکتے ہوئے ہوں گے۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ بن محصن الاسری کھڑے ہوئے اپنی چادر اٹھاتے ہوئے اور فرمایا کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمالے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اسے ان ستر ہزار میں شامل فرمالیجئے۔

---

❶ پہلے شخص جنہوں نے یہ درخواست کی تھی ان کا نام عکاشہ رضی اللہ عنہ بن محصن الاسری تھا۔ اور حضور علیہ السلام نے ان کے حق میں دعا فرمائی جب کہ دوسرے شخص کے حق میں دعا نہیں فرمائی۔ علماء نے فرمایا کہ وجہ اس کی یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی بتلادیا گیا ہوگا کہ دوسرے آدمی کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول نہ ہوگی۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا نہیں فرمائی۔
ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرا شخص منافق تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا نہیں فرمائی۔ واللہ اعلم

رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

پھر انصار کے ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل کر دے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔“

۴۲۱...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا زُمْرَةً وَاحِدَةً مِنْهُمْ عَلى صُورَةِ الْقَمَرِ

۴۲۱...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”میری امت میں سے ستر ہزار کی ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی، اور بعض ان میں سے چاند چہرہ ہوں گے“ (چاند کی طرح دمکتے روشن چہرے والے ہوں گے)۔

۴۲۲...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوا وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

۴۲۲...... حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے نبی ﷺ نے فرمایا:
”میری امت میں سے ستر ہزار افراد جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا۔
یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو داغ ❶ نہیں دیتے، نہ ہی منتر وغیرہ کرتے ہیں اور اپنے رب پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں“۔
حضرت عکاشہ ؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ کے رسول! دعا کیجئے اللہ سے کہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم ان

---

❶ اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی داغ وغیرہ دینا زخموں میں یہ حرام ہے۔ اور اس سے بعض لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ علاج معالجہ بھی جائز نہیں۔ لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے صحیح روایات اور بخاری و مسلم کی متفق علیہ احادیث کی رو سے علاج کرنا اور مختلف اشیاء کو مختلف امراض کے لئے نافع بتانا ثابت ہے، لہٰذا علاج کرنا تو سنت نبوی ہے نہ کہ علاج چھوڑ دینا۔
پھر حدیث کے مطلب میں علماء کا اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا عموماً لوگ علاج اور دوا کو ہی مؤثر حقیقی سمجھتے ہیں اور اللہ کی مرضی اور اس کی طرف شفا کو منسوب نہیں کرتے۔ بہر حال اس حدیث میں داغنے کو منافیٔ جنت عمل بتلایا ہے۔ اور اس داغنے سے مراد وہ ہے جیسے بعض قبائل میں جسموں کو داغا جاتا ہے باطل عقیدے کی بناء پر یہ حرام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے کے مترادف ہے جہاں تک ”رُقْیہ“ جس کے معنیٰ تعویذ وغیرہ کے ہیں حدیث بالا میں اسے بھی خلاف جنت عمل بتلایا گیا۔ لیکن دوسری طرف بعض یہ آیا ہے کہ بعض صحابہ ؓ نے سورۂ فاتحہ کا تعویذ اور دم وغیرہ کیا۔ بلکہ بعض میں اس پر اجرت لینے کا بھی ذکر ہے۔ جس سے بظاہر دونوں قسم کی احادیث میں تعارض نظر آتا ہے۔ لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو دونوں میں کوئی تعارض نہیں۔ کیونکہ رُقی اور تعویذ دم وغیرہ اگر قرآن کریم کی آیات سے ہوں اور اس عقیدے کے ساتھ ہوں کہ شفاء و صحت اللہ کی مرضی کے تابع ہیں۔ اور وہی شافیٔ مطلق ہے تو ایسے رُقی و تعویذ میں کوئی حرج نہیں اور صحابہ سے بھی رُقی ثابت ہے۔
جب کہ ہی رُقی غیر اسلامی طریقہ سے یا خلاف قرآن و سنت طریقہ سے کیا جائے، یا باطل عقیدہ کی بناء پر کیا جائے یا ان سے کسی غلط کام میں مدد لی جائے تو حرام اور ناجائز ہے۔ اور اس حدیث میں ایسے ہی رُقی اور جادو منتر وغیرہ مراد ہیں۔ واللہ اعلم

میں سے ہو۔ ایک اور آدمی کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے اللہ کے نبی! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ فرمایا: عکاشہ! تم سبقت لے گئے"۔

۴۲۳...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ أَبُو خُشَيْنَةَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

۴۲۳...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے"، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا وہ کون ہوں گے؟ یا رسول اللہ! فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو رُقی (غلط تعویذ یا جادو منتر وغیرہ) نہیں کرتے اور نہ ہی بدفالی وغیرہ لیتے ہیں، نہ ہی داغ دیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۴۲۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

۴۲۴...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میری امت میں سے ستر ہزار افراد ضرور جنت میں داخل ہوں گے یا فرمایا سات لاکھ جنت میں داخل ہوں گے ابو حازم (راوی) کو یاد نہیں دونوں میں سے کیا فرمایا تھا۔ اور وہ سب ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے ہوں گے (صف باندھے اس طرح داخل ہوں گے کہ) جب تک ان کا آخری آدمی جنت میں نہ داخل ہوگا پہلا بھی داخل نہ ہوگا۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح دمکتے ہوئے ہوں گے۔

۴۲۵...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَّ الْبَارِحَةَ قُلْتُ أَنَا ثُمَّ قُلْتُ أَمَا إِنِّي لَمْ أَكُنْ فِي صَلَاةٍ وَلَكِنِّي لُدِغْتُ قَالَ فَمَاذَا صَنَعْتَ قُلْتُ اسْتَرْقَيْتُ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قُلْتُ حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ فَقَالَ وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِيُّ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنَ مَنِ انْتَهَى

۴۲۵...... حضرت حصینؒ بن عبدالرحمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیرؒ (مشہور تابعی) کے پاس تھا، انہوں نے فرمایا: تم میں سے کسی نے وہ ستارہ دیکھا تھا جو کل رات ٹوٹا تھا؟ میں نے کہا کہ میں نے دیکھا تھا۔ پھر میں نے کہا کہ میں نماز میں مشغول نہ تھا بلکہ مجھے ڈس لیا گیا تھا (ایک بچھو نے ڈسا تھا اس وجہ سے سو نہ سکا اور یہی وجہ تھی کہ ستارہ ٹوٹتے دیکھ لیا) پھر سعیدؒ نے پوچھا کہ تم نے کیا کیا؟ (ڈسنے کا علاج کیا کیا) میں نے کہا کہ میں نے "رقیہ تعویذ گنڈا وغیرہ کیا۔ انہوں نے کہا تعویذ کس وجہ سے کیا؟ میں نے کہا کہ ایک حدیث کی بناء پر جسے شعبیؒ نے ہم سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ شعبیؒ نے تم سے کون سی حدیث

إلى مَا سَمِعَ وَلَكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي فَقِيلَ لِي هَذَا مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْمُهُ وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللهِ وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

بیان کی ہے؟ میں نے کہا انہوں نے ہم سے بریدہ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ کے واسطہ بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: رُقیہ (تعویذ گنڈا) وغیرہ نہیں ہے مگر نظر بد یا بچھو وغیرہ کے ڈنک میں (یعنی ان دو چیزوں کے علاوہ کسی میں فائدہ نہیں دیتا)۔

سعیدؒ بن جبیر نے فرمایا کہ جس نے جو کچھ سنا اور اسکے مطابق عمل کیا اس نے اچھا کیا۔ لیکن ہم سے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"میرے سامنے تمام امتوں کو پیش کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک نبی ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا گروہ ہے' اور بعض نبی وہ ہیں کہ ان کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہیں (ان کے پیروکار) اور بعض کے ساتھ ایک بھی آدمی نہیں تھا اسی اثناء میں ایک بہت بڑا مجمع میری نگاہوں کے سامنے لایا گیا' میں نے خیال کیا کہ یہ میری امت ہے' تو مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام کی امت ہے۔ لیکن آپ افق پر نگاہ رکھیے۔ میں نے افق پر نگاہ دوڑائی تو ایک عظیم الشان جماعت نظر آئی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دوسرے افق پر نگاہ ڈالئے میں نے دیکھا تو ایک بہت ہی کثیر مجمع تھا۔ مجھ سے کہا گیا یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو جنت میں بغیر حساب وعذاب کے داخل ہوں گے۔

پھر آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے دولت کدہ میں داخل ہو گئے۔ اُدھر لوگ اس غور و خوض میں پڑ گئے کہ وہ کون لوگ ہیں جو جنت میں بغیر حساب وعذاب کے داخل ہوں گے؟

بعض نے کہا کہ شاید وہ لوگ ہوں' جنہوں نے رسول اللہ کی صحبت اٹھائی' بعض نے کہا نہیں شاید یہ وہ لوگ ہوں جو حالتِ اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بالکل شرک نہیں کیا۔ اور بھی بہت سی باتیں لوگوں نے کیں۔ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ کس بارے میں غور و خوض کر رہے ہو؟ لوگوں نے آپ ﷺ کو بتلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ خود گنڈا تعویذ ٹونہ وغیرہ کرتے ہیں، نہ کرواتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔"

یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محصن ؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ: اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل فرمادے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم ان میں سے ہو"۔

پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔"

۴۲٦......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِ

۴۲٦...... حضرت ابن عباس ؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں بقیہ حدیث ہشیم والی روایت کی طرح ہے مگر اس میں شروع کا حصہ مذکور نہیں۔

باب-۸۲ کون هذه الامة نصف اهل الجنة

امتِ محمدیہ کل اہل جنت کا نصف حصہ ہوگی

۴۲۷......حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي ثَوْرٍ أَسْوَدَ أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ

۴۲۷...... حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم اہلِ جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہو؟ ہم نے یہ سن کر (مارے خوشی کے) نعرۂ تکبیر بلند کیا (کہ جنت میں ایک چوتھائی حصہ ہم ہوں گے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم جنت کا ایک تہائی ار۳ حصہ ہو؟ ہم نے پھر (مارے خوشی کے) نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم اہلِ جنت کا آدھا حصہ ہو گے۔ اور اس کی وجہ میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ مسلمان کفار کے اندر ایسے ہیں جیسے: ایک سفید بال سیاہ بیل میں یا ایک سیاہ بال سفید بیل میں۔

۴۲۸......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا فَقَالَ

۴۲۸...... حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں تقریباً ۴۰ افراد کے ساتھ بیٹھے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم لوگ (امت محمدیہ) کل اہلِ جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہو؟ نے ہم کہا کہ ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر بھی راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ ہم

أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَاكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لا يَدْخُلُهَا إِلا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ

نے کہا کہ جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے بے شک مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا نصف ہو گے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں سوائے مسلمان کے کوئی داخل نہیں ہو گا اور مشرکوں میں تمہاری مقدار ایسی ہی ہے جیسے: ایک سفید بال سیاہ بیل میں ہو ایک سیاہ بال سفید بیل میں ہو۔

۴۲۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةِ أَدَمٍ فَقَالَ أَلا لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللَّهُمَّ اشْهَدْ أَتُحِبُّونَ أَنَّكُمْ رُبُعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَتُحِبُّونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَا أَنْتُمْ فِي سِوَاكُمْ مِنَ الْأُمَمِ إِلا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ

۴۲۹...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب فرمایا آپ ﷺ نے اپنی پشتِ مبارک ایک چمڑے کے خیمہ سے ٹیک دی اور فرمایا: خبردار! جنت میں سوائے مسلمان کے کوئی داخل نہیں ہو گا۔ اے اللہ! کیا میں نے آپ کا پیغام پہنچادیا؟ اے اللہ! آپ گواہ رہیئے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کے ایک چوتھائی ہو؟ ہم نے کہا! جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا! تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہو جاؤ؟ ہم نے عرض کیا، جی ہاں یارسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا آدھا حصہ ہو گے تم دوسری امتوں (مشرکین و کفار) میں نہیں ہو گے مگر اتنے ہی جیسے ایک سیاہ بال سفید بیل میں یا ایک سفید بال سیاہ بیل میں ہوتا ہے۔ ❶

۴۳۰...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ قَالَ يَقُولُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ ﴿ وَتَضَعُ كُلُّ

۴۳۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل (قیامت میں) فرمائیں گے: اے آدمؑ! وہ کہیں گے لبّيك و سعديك والخير في يديك (میں حاضر ہوں، آپ کی اطاعت و خدمت میں اور ہر طرح کی خیر آپ کے دست قدرت میں ہے) اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جہنمیوں کو نکال لو؟ وہ کہیں گے کون سے جہنمی؟

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکال لو (یعنی فی ہزار

---

❶ مقصد اس جملہ کا واللہ اعلم یہ ہے کہ امتِ محمدیہ کے کل کفار و مشرکین کی تعداد سابقہ امتوں کے کفار و مشرکین کی کل تعداد میں آٹے میں نمک کے برابر ہو گی۔ جس طرح سیاہ یا سفید بیل میں ایک سیاہ یا سفید بال بالکل نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اسی طرح امت محمدیہ کے مشرکین بھی دوسری امتوں کے مشرکین کے اندر اتنے تھوڑے ہی ہوں گے۔

ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ) قَالَ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ

ایک آدمی جنتی ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی وقت ہوگا جب بچہ (خوف و فکر سے) بوڑھا ہو جائیگا اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل نکال دیگی اور تو دیکھے گا لوگوں کو مدہوش نشہ میں مگر وہ مدہوش نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہوگا۔

صحابہ ؓ پر یہ بات نہایت شاق گذری (کہ پھر تو جنت میں جانا بڑا مشکل ہے) لہٰذا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! نہ معلوم ہم میں سے وہ خوش قسمت مرد کون ہوگا؟ (جنت میں جانے والا)

حضور علیہ السلام نے فرمایا: خوش ہو جاؤ کہ یاجوج ماجوج میں سے ہزار کافر اور تم میں سے ایک کافر برابر ہوں گے (یعنی اگر ہر قوم کے کفار کا حساب کیا جائے تو یاجوج یاجوج کی قوم کے کفار کے مقابلہ میں تمہاری (امت محمدیہ) کی نسبت ایک اور ہزار کی ہوگی) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ تم اہلِ جنت میں سے ایک چوتھائی ہو جاؤ گے۔ ہم نے اللہ کی تعریف و کبریائی بیان کی (اس بات پر خوشی سے) آپ ﷺ نے پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے بلاشبہ یہ امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے۔ ہم نے اللہ کی تعریف و بڑائی بیان کی۔

آپ ﷺ نے پھر دوبارہ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے "بلاشبہ مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے۔"

دوسری امتوں (کفار و مشرکین) کے مقابلہ میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک سفید بال سیاہ بیل کی کھال میں یا گدھے کے اگلے دست پر ایک داغ (یعنی تمہاری امت کے کفار بہت کم ہوں گے)

٤٣١......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ وَلَمْ يَذْكُرَا أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ

۴۳۱......اس سند سے بھی اعمش ؒ سے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ تم آج کے دن اور لوگوں کے سامنے ایسے ہو جیسے ایک سفید بال کالے بیل میں یا ایک سیاہ بال سفید بیل اور گدھے کے پیر کے نشان کا تذکرہ نہیں کیا سابقہ حدیث الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ منقول ہے۔

كتاب الطهارت

کتاب الطہارت

باب-۸۳ فضل الوضوء
فضیلتِ وضو کا بیان

٤٣٢...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا

۴۳۲...... حضرت ابو مالک الاشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"پاکیزگی نصف ایمان ہے' اور الحمد اللہ میزانِ اعمال کو (حسنات سے) بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں مل کر زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو (نیکیوں سے) بھر دیتے ہیں۔ اور نماز نور ہے' صدقہ حجت ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن یا تمہارے واسطے حجت ہے یا تمہارے اوپر حجت ہے۔ ہر شخص صبح کو اٹھتا ہے' پس ہر ایک اپنے آپ کو بیچتا ہے پھر یا تو اسے آزاد کرا لیتا ہے یا اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے"۔ ❶

❶ علماء و شراح نے اس حدیث کی شرح میں حضور علیہ السلام کے ارشاد "والطھور شطر الایمان" کہ صفائی نصف ایمان ہے پر کلام کیا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے؟ اور صرف صفائی و پاکیزگی آدھا ایمان کس طرح ہو سکتی ہے؟
چنانچہ بعض علماء نے فرمایا: کہ طہارت کا ثواب اتنا بڑھ جاتا ہے کہ وہ ایمان کے آدھے ثواب تک پہنچ جاتا ہے۔ بعض نے فرمایا: کہ جس طرح ایمان حالتِ کفر کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اسی طرح وضو بھی گناہوں کو دھوتا ہے۔ لہٰذا اس بناء پر نصف ایمان کے برابر ہوا کیونکہ وضو بغیر ایمان کے معتبر نہیں۔ بعض نے فرمایا: کہ حدیث میں "شطر" کا لفظ ہے۔ اور اس میں یہ ضروری نہیں کہ دو برابر حصے ہوں۔ آدھوں آدھ ضروری نہیں۔ اور آپ ﷺ کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔
احقر مترجم عرض کرتا ہے کہ طہارت و پاکیزگی خواہ وضو کی صورت میں ہو بذریعہ غسل حاصل کی جائے اکثر عبادات میں شرط ہے مثلاً: نماز کی تو پہلی اور بنیادی شرط طہارت ہے۔ جب کہ تلاوتِ قرآن (مسِّ قرآن) طوافِ کعبۃ اللہ' اور مناسکِ حج مثلاً: سعی وغیرہ میں بھی طہارت شرط ہے۔ طوافِ کعبہ اور سعی دونوں مناسکِ حج کے اہم ارکان ہیں۔ تو اسلام کی بنیادی چار ارکان نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج میں سے دو میں طہارت شرط ہے۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ صفائی نصف ایمان ہے"۔ واللہ اعلم۔ **إنْ كان صواباً فمن الله وإنْ كان خطاءً فمني ومن الشيطان ۔**
اور فرمایا: کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ میزان اعمال کو اور زمین و آسمان کے درمیان خلا کو نیکیوں سے بھر دیتے ہیں۔
اس طرح فرمایا: کہ نماز نور ہے کیونکہ نماز بے حیائی اور منکرات سے روکتی ہے۔ اور جب انسان بذریعہ نماز گناہوں سے رک گیا تو گویا ایک نور اس کے اندر پیدا ہو گیا جو اسے گناہوں کی ظلمت سے اعمال صالحہ کے نور کی طرف نکال لایا۔ اور صدقہ دلیل ہے۔ یعنی صدقہ قیامت میں "مصدق" صدقہ دینے والے کے لئے حجت اور دلیل بن جائے گا نجات کے لئے۔ اور فرمایا: صبر قیامت میں روشنی کا ذریعہ ہوگا۔ اور قرآن تم پر یا تمہارے لئے حجت ہے یعنی اگر قرآن کریم پر عمل کرو گے تو یہ تمہاری نجات کے لئے حجت بن جائے گا۔ جیسے کہ حدیث میں ہے کہ روزہ اور قرآن باری تعالیٰ سے سفارش کریں گے۔ اور اگر تم عمل نہیں کرو گے تو یہی قرآن تمہاری نجات کے بجائے عذاب کے لئے تم پر حجت بن جائے گا۔ ......(جاری ہے)

باب-۸۴ وجوب الطهارة للصلاة
نماز کیلئے طہارت واجب ہونے کا بیان

٤٣٣...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ أَلَا تَدْعُو اللهَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ

۴۳۳...... حضرت مصعبؒ بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ بن عمر ابن عامر کے پاس ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے وہ بیمار تھے' ابن عامر نے فرمایا کہ اے ابن عمر! کیا آپ میرے لئے اللہ سے دعا نہیں کرتے۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں ہوتی' اور نہ ہی مالِ غنیمت میں خیانت کر کے حاصل کئے ہوئے مال کا صدقہ قبول ہوتا ہے۔ اور تم تو بصرہ کے گورنر تھے۔ ❶

٤٣٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو

۴۳۴...... سماک بن حرب رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت (بغیر پاکی کے نماز قبول نہیں ہوتی اور غنیمت میں خیانت کیئے

(گذشتہ سے پیوستہ)

علاوہ ازیں فرمایا: کہ ہر شخص صبح کو اپنے نفس کو فروخت کرتا ہے کوئی اسے آزاد کرالیتا ہے یا اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ انسان دن بھر جن اعمال میں لگا رہتا ہے ان کی وجہ سے وہ یا تو اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرالیتا ہے یا بداعمالیوں کے سبب اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ اس حدیث میں ابن عامر جو والیٔ بصرہ رہ چکے تھے انہوں نے ابن عمرؓ سے دعا کی درخواست کی تو ابن عمرؓ نے جواب میں حضور علیہ السلام کی مذکورہ بالا حدیث سنادی جس کا مقصد یہ تھا کہ جب تم بصرہ کے گورنر رہ چکے ہو تو تم بھی غلول اور خیانت سے مبرا نہیں ہو لہٰذا تمہارے لئے کیا دعا کروں۔ علماء نے لکھا ہے کہ ابن عمرؓ کا مقصد زجر و توبیخ اور ابن عامر کو توبہ کی طرف راغب کرنا تھا نہ کہ کسی مرتکب گناہ کبیرہ کے لئے دعا کے ناجائز ہونے کا اشارہ کرنا مقصود تھا۔ کیونکہ خود نبی علیہ السلام نے فساق و فجار کے لئے دعا کی ہے۔

علامہ نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا: کہ وضو کب واجب ہوتا ہے؟ بعض علماء نے فرمایا: کہ حدث (ناپاکی) لاحق ہونے سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔ جب کہ بعض نے فرمایا: جب تک نماز کا ارادہ نہ کرے وضو واجب نہیں ہوتا نماز کے لئے جب ارادہ کرے گا تو وضو واجب ہو جائے گا۔

امت کا اس پر اجماع ہے کہ بغیر وضو کے نماز حرام ہے۔ اور اس میں نفل' سنت' سجدۂ تلاوت و شکر یا نماز جنازہ وغیرہ کا کوئی فرق نہیں ہے۔

پھر علماء نے اس پر کلام کیا ہے کہ اگر کوئی شخص دیدہ دانستہ بغیر وضو کے نماز پڑھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟ جمہور علماء کے نزدیک سخت ترین گناہ ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کی رائے یہ ہے کہ ایسا شخص کافر ہے کیونکہ اس نے اسلام کے اہم ترین بنیادی رکن کو کھیل اور تماشہ بنالیا ہے۔

یہاں ایک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے مقام پر ہو کہ اسے نہ پانی دستیاب ہو اور نہ ہی پاک مٹی تیمم کے لئے تو اس کے لئے نماز کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ ایک یہ کہ اس پر نماز پڑھنا اسی حالت میں واجب ہے اور اس کے پانی ملنے کے بعد قضاء کرنا بھی واجب ہے۔ بعض نے فرمایا: کہ اس وقت نماز پڑھنا حرام ہے اور قضاء واجب ہے۔ بعض نے فرمایا: کہ نماز پڑھنا مستحب اور وضو کر کے قضا کرنا واجب ہے۔ واللہ اعلم

بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ ح قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

ہوئے مال کا صدقہ قبول نہیں ہوتا) نقل کرتے ہیں۔

٤٣٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ

۴۳۵...... حضرت ہمام بن منبہؒ (جو وھب بن منبہ کے بھائی ہیں) فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے جو ہم سے حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان فرمائی تھیں۔ پھر ان میں سے کئی حدیثیں ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کی جاتی جب کہ وہ بے وضو ہو یہاں تک کہ وضو کرلے۔"

باب-۸۵

صفة الوضوء وكماله
وضو کی کامل ترتیب و تفصیل

٤٣٦...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا

۴۳۶...... حضرت حمران ؓ جو حضرت عثمان ؓ بن عفان کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان ؓ بن عفان نے وضو کا پانی منگوایا، پھر وضو فرمایا، آپ ؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین تین بار دھویا' پھر کلی کی اور ناک صاف کی۔ اور اپنے چہرہ کو تین بار دھویا' پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا' بعد ازاں بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار اس طرح دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح فرمایا اور دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں کو بھی اسی طرح دھویا (تین بار) اس کے بعد فرمایا کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو فرمایا تھا جس طرح میں نے وضو کیا۔ اسکے بعد حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس نے میرے وضو کی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ ان کے دوران اسے کوئی اور خیال نہ پیدا ہوا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

---

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ هٰذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ

ابن شہاب زہریؒ نے فرمایا کہ یہ وضو بہت زیادہ کامل وضو ہے ہر اس وضو سے جو نماز کے لئے کوئی کرتا ہے۔

۴۳۷...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

۴۳۷...... حضرت حمرانؓ، حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ ایک بار انہوں نے پانی کا برتن منگوایا اور تین بار اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہیں دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال دیا، کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا۔ پھر تین بار اپنے چہرہ کو دھویا، اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر تین بار دونوں پاؤں کو دھویا۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان کے دوران اپنے دل میں کوئی خیال نہ لایا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ وضو میں تمام اعضاء وضو مثلاً: ہاتھوں، چہرے، دونوں پاؤں کو ایک ایک بار دھونا تو فرض ہے لیکن تین تین بار دھونا مسنون ہے۔ سر کا مسح صرف ایک بار کرنا فرض ہے اور ائمہ ثلاثہ، رحمہم اللہ کے نزدیک مسنون بھی ایک ہی بار ہے۔ جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک تین بار سر کا مسح مسنون ہے۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھی ایک ایک بار مسنون ہے۔ وضو کے چار فرائض دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت ایک بار دھونا، چہرہ کو چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک اور ٹھوڑی کے نیچے سے پیشانی کے بالوں تک ایک بار دھونا ۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا ۴۔ اور دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت ایک بار دھونا فرائض وضو میں شامل ہے یعنی اگر ان مذکورہ اعضاء کے دھونے میں ذرہ برابر کمی رہ گئی یا کچھ حصہ خشک رہ گیا تو وضو نہیں ہوگا۔ سر کے مسح کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چند بالوں کو گیلا کرنا اور ان پر مسح کرنا کافی ہے۔ چوتھائی سر کی قید نہیں۔ جب کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔ ان پر مسح ہرگز کافی نہیں۔ روافض کا مسلک یہ ہے کہ پاؤں پر مسح بھی کافی ہے۔ جو ائمہ اربعہؒ کے مسالک کے خلاف ہے۔ اور نصوص صریحہ و صحیحہ کے مخالف ہے۔

وضو میں مضمضہ اور استنشاق یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی پہنچانا مسنون ہے۔ جب کہ بعض ائمہ مجتہدین کے نزدیک واجب ہے مثلاً: امام احمدؒ بن حنبلؒ کا مسلک یہی ہے کہ دونوں، وضو اور غسل میں واجب ہیں۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں کام وضو میں مسنون ہیں اور غسل میں واجب ہیں۔

وضو کے اندر ہر عضو پر پانی بہانا چاہیئے بایں طور کہ پانی کے قطرے ٹپکیں۔ اگر کسی نے اعضاء وضو کو صرف گیلے کپڑے سے تر کر لیا تو وضو نہ ہوگا۔ اور تین بار سے زیادہ عضو کا دھونا مکروہ ہے۔ لیکن اگر ایک مرتبہ پانی بہانے میں عضو پورا نہ دھلے بلکہ کچھ حصہ خشک رہ جائے اور اسے دھونے کے لئے دوبارہ پانی بہانا ضروری ہو تو یہ دو مرتبہ پانی بہانا ایک ہی بار سمجھا جائے گا۔ لہٰذا اگر کہنیوں یا ٹخنوں کے دھونے میں کسی کو شک ہو کہ آیا پورا عضو دھلا ہے کہ نہیں تو اسے تین بار سے زیادہ میں بھی دھونا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔

اسی طرح ڈاڑھی میں خلال کر کے تری کو بالوں کے اندر تک پہنچانا ضروری ہے۔ واللہ اعلم۔

باب-۸۶ فضل الوضوء والصلواة عقبه

وضو کی فضیلت اور اس کے فوراً بعد نماز کی فضیلت کا بیان

۴۳۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَيُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا

۴۳۸...... حضرت حمرانؓ، حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو یہ فرماتے ہوئے اس وقت سنا جب کہ آپ مسجد کے صحن میں کھڑے تھے، مؤذن آپ کے پاس آیا عصر کی نماز کے وقت۔ آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تم سے ایک حدیث ضرور بیان کروں گا اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی میں میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "کوئی مسلمان وضو نہیں کرتا کہ اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ان تمام گناہوں کو جو اس نماز سے اگلی نماز تک ہوں گے معاف کر دیتا ہے"۔

۴۳۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ

۴۳۹...... ہشام سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے باقی ابو اسامہ کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز پڑھے۔

۴۴۰...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَكِنْ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ وَاللَّهِ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا وَاللَّهِ لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) إِلَى قَوْلِهِ (اللَّاعِنُونَ)

۴۴۰...... حضرت حمرانؓ (حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام) فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ وضو کر چکے تو آپؓ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں تم سے ایک حدیث ضرور بیان کروں گا اور اگر اللہ عزّ وجلّ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم سے وہ حدیث بیان نہ کرتا۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"جو آدمی اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو اس نماز سے اگلی نماز تک ہوں گے معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عروہ فرماتے ہیں کہ وہ آیت إنّ الّذين يكتمون ما انزلنا سے اللاعنون [1] تک ہے۔

---

[1] یہ سورۃ البقرہ پ ۲ رکوع ۱۹ کی آیت ہے جس کا ترجمہ ہے "بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے اتارے صاف احکام اور ہدایت کی باتیں بعد اس کے کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں، ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت...... (جاری ہے)

٤٤١ ..... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيرَةً وَذَلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ

۴۴۱ ..... حضرت عمرو ؓ بن سعید بن العاص سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان ؓ کے پاس تھا کہ آپ نے پاک پانی منگوایا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ فرض نماز کا وقت آجائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور پورے خشوع سے نماز پڑھے' رکوع بھی اچھی طرح کرے' مگر یہ کہ وہ نماز اس کے لئے اس سے قبل کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جب تک کہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرلے۔ اور یہ ہمیشہ ہی ہوتا رہے گا۔

٤٤٢ ..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَادِيثَ لَا أَدْرِي مَا هِيَ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ فَتَوَضَّأَ

۴۴۲ ..... حضرت حمران ؓ، حضرت عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عثمان ؓ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا' انہوں نے وضو کیا' پھر فرمایا! کہ بعض لوگ' حضور اقدس ﷺ کے واسطہ سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو میں نہیں جانتا۔ البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اسی طرح وضو کیا جیسے ابھی میں نے کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اس طرح وضو کیا اس کے پچھلے سارے گناہ (صغیرہ) معاف کردیئے جائیں گے۔ اور اس کی نماز اور نماز کے لئے مسجد کی طرف چلنے کا اجر الگ مزید ہوگا۔ ❶

٤٤٣ ..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ

۴۴۳ ..... حضرت ابوانس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے مقاعد کے مقام پر وضو فرمایا اور پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ دکھلاؤں؟ پھر انہوں نے وضو کیا تین تین بار (ہر عضو کو تین تین بار دھویا)۔ ❷

(گذشتہ سے پیوستہ) کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے"۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ احکام الٰہی کو جاننے والا اگر انہیں چھپائے گا تو وہ ملعون ہوگا۔ اگرچہ یہ آیت کریمہ کفار سے متعلق ہے اور یہود کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں خوفِ خدا اس قدر تھا کہ انہیں وہم ہوا کہ اگر میں یہ حدیث نہ بتاؤں تو کہیں میں اس زمرہ میں شامل ہو جاؤں۔ اس لئے فرمایا: کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ (حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ ان احادیث میں جو گناہوں کے معاف ہونے کا ذکر ہے اس سے گناہ صغیرہ مراد ہیں نہ کہ کبیرہ۔ اور کبیرہ گناہوں کی فہرست بڑی مفصل ہے۔ علماء نے فرمایا: کہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

❷ مقاعد سے مراد' وہ دکانیں ہیں جو حضرت عثمان ؓ کے دولت کدہ کے پاس تھیں' جن حضرات کے نزدیک وضو میں تمام اعضاء کو تین بار دھونا ضروری ہے وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ چنانچہ نوویؒ نے فرمایا: کہ یہ حدیث اصل عظیم ہے اس مسئلہ کی کہ وضو میں ہر کام تین بار کرنا چاہیئے۔

وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَزَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ سفیان نے فرمایا! کہ ابوالنضر نے' ابوانس کے حوالہ سے یہ بات مزید فرمائی کہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ تشریف فرماتھے۔

٤٤٤...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ قَالَ كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ يُفِيضُ عَلَيْهِ نُطْفَةً وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلَاتِنَا هَذِهِ قَالَ مِسْعَرٌ أُرَاهَا الْعَصْرَ فَقَالَ مَا أَدْرِي أُحَدِّثُكُمْ بِشَيْءٍ أَوْ أَسْكُتُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَ خَيْرًا فَحَدِّثْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ فَيُتِمُّ الطُّهُورَ الَّذِي كَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ فَيُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَاتٍ لِمَا بَيْنَهُنَّ

۴۴۴...... حضرت حمران رضی اللہ عنہ ابن ابان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے پاکیزہ پانی رکھا کرتا تھا اور وہ روزانہ تھوڑے سے پانی سے ہی غسل کرلیا کرتے (تاکہ خوب پاکیزگی اور طہارت حاصل ہو کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے) ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک بار اسی نماز سے جب ہم لوٹ رہے تھے تو ایک حدیث بیان فرمائی مسعر (جو راوی ہیں) فرماتے ہیں کہ غالباً وہ عصر کی نماز تھی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تم سے کچھ وہ حدیث بیان کروں یا خاموش رہوں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر خیر کی بات ہو تو ضرور بیان فرمایئے اور اگر اسکے علاوہ کوئی بات ہو تو اللہ اور اسکا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں (کہ بیان کی جائے یا نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: "جو مسلمان بھی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور جس پاکی کا حصول اللہ نے اس پر فرض فرمایا اسے خوب کامل طریقہ سے حاصل کرتا ہے اور پھر یہ پانچوں فرض نمازیں پڑھتا ہے تو یہ نمازیں اس کے ان گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہیں جو ان کے درمیان کئے ہوں۔"

٤٤٥...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ تَعَالَى فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ

۴۴۵...... جامع بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے حمران رضی اللہ عنہ بن ابان کو ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے بشر کے دور حکومت میں اس مسجد میں حدیث بیان کرتے سنا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"جس نے اللہ عزّوجل کے حکم کے مطابق پوری طرح وضو کیا تو فرض نمازیں اس کے ان گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گی جو ان کے درمیان کئے۔"

هَذَا حَدِيثُ ابْنِ مُعَاذٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ فِي إِمَارَةِ بِشْرٍ وَلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوبَاتِ

یہ ابن معاذ کی روایت ہے، غندر (محمد بن جعفر) کی روایت میں بشر کی امارت اور فرض نمازوں کا تذکرہ نہیں۔

٤٤٦...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَــــنْ أَبِيهِ

۴۴۶...... حضرت حمران رضی اللہ عنہ، (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک روز وضو فرمایا بہت اچھی طرح

عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وُضُوءًا حَسَنًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ غُفِرَ لَهُ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهِ

پھر ارشاد فرمایا! کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے بہت عمدہ طریقہ سے وضو فرمایا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا: "جس نے اس طرح (کامل طریقہ سے) وضو کیا' پھر مسجد کو نکلا صرف نماز ہی کے ارادہ سے تو اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

٤٤٧...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُكَيْمَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ

۴۴۷...... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جس نے نماز کے لئے وضو کیا اور پورے کامل طریقہ سے وضو کیا' پھر فرض نماز کے لئے مسجد کی طرف چلا اور لوگوں کے ساتھ یا فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھی' یا فرمایا: مسجد میں پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیں گے۔"

٤٤٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ

۴۴۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔"

"پانچوں نمازیں' اور جمعہ سے لے کر جمعہ اور رمضان سے رمضان یہ سب ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو اُن کے درمیان کئے گئے ہوں جب تک کہ وہ کبائر سے اجتناب کرتا ہو۔"

٤٤٩...... حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ

۴۴۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ سے لے کر جمعہ تک ان کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کہ کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

٤٥٠...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي صَخْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ إِسْحَقَ مَوْلَى زَائِدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۴۵۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔"

"پانچوں نمازیں' اور جمعہ سے لے کر جمعہ اور رمضان سے رمضان یہ سب

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ

ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو اُن کے درمیان کئے گئے ہوں جب تک کہ وہ کبائر سے اجتناب کرتا ہو۔"

باب-۸۷ الذكـــــر المستحب عقب الوضــــــوء

وضو کے بعد مستحب ذکر کا بیان

۴۵۱..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ

۴۵۱..... حضرت عقبہ ؓ بن عامر فرماتے ہیں کہ ہمارا کام اونٹوں کو چرانا تھا۔ جب میری باری آئی تو میں اونٹوں کو چرا کر شام کو ان کے رہنے کی جگہ پر ہانک لایا۔ وہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو موجود پایا کہ آپ کھڑے ہوئے لوگوں سے بیان کر رہے ہیں۔ میں آپ ﷺ کی اتنی بات ہی سن سکا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو مسلمان بھی بہت اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعات پڑھے کہ اپنے دل کی پوری توجہ نماز کی طرف ہوا اور چہرہ بھی اسی طرف ہو (یعنی دل کا دھیان بھی نماز کی طرف لگا رہے اور چہرہ بھی ادھر ادھر نہ پھرے نہ آنکھیں کسی دوسری طرف متوجہ ہوں) اس کے اوپر جنت واجب ہو جاتی ہے۔" میں نے کہا کہ کتنی عمدہ بات ہے یہ۔ تو میرے سامنے کسی نے کہا کہ اس سے قبل جو بات فرمائی وہ اس سے بھی عمدہ ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر ؓ تھے کہنے لگے کہ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم ابھی ابھی آئے ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ کامل طریقہ سے وضو کرے پھر کہے: "اشهد ان لااله الاالله وانّ محمداً عبدهٗ ورسوله" مگر یہ کہ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔"

۴۵۲..... وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

۴۵۲..... عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کے بعد ان کلمات کو کہے

"اشهد ان لااله الاالله وحده لا شريك له و اشهد انّ محمداً عبدهٗ ورسوله"

اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

باب-۸۸ آخر فی صفة الوضوء

ترتیب وضو کے بیان میں ایک اور باب

٤٥٣ ..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَاصِمٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهَا عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۵۳ ..... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زید بن عاصم الانصاری جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی صحبت اٹھائی تھی فرماتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کر کے بتلائیے۔
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن منگوایا اور اسے انڈیل کر دونوں ہاتھوں پر پانی بہایا۔ اور انہیں تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور باہر نکال کر ایک ہی چلو سے ناک اور منہ میں پانی ڈالا۔ اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور باہر نکال کر تین بار چہرہ دھویا۔ پھر ہاتھ برتن میں ڈال کر نکالا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو دو بار دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر نکالا اور سر کا مسح کیا اور اپنے ہاتھوں کو سامنے لائے اور پیچھے لے گئے۔ اس کے بعد دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔

٤٥٤ ..... حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَعْبَيْنِ و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا وَلَمْ يَقُلْ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

۴۵۴ ..... عمرو بن یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث کچھ فرق کے ساتھ منقول ہے۔ اس میں فرمایا کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین تین بار۔ اور ایک چلو کا ذکر نہیں کیا۔ اور مسح کے بارے میں فرمایا کہ ہاتھوں کو سامنے لائے اور پیچھے لے گئے۔ سر کے اگلے حصہ سے مسح شروع کیا اور پھر دونوں ہاتھوں کو گدی کی طرف لے گئے۔ پھر واپس لائے یہاں تک کہ اسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا (پیشانی پر) اور دونوں پاؤں دھوئے۔

٤٥٥ ..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو

۴۵۵ ..... عمرو بن یحییٰ نے حسب سابق روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے تین چلوں کے ساتھ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا

بْنُ يَحْيَى بِمِثْلِ إِسْنَادِهِمْ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيْهِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ وَقَالَ أَيْضًا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ بَهْزٌ أَمْلَى عَلَيَّ وُهَيْبٌ هٰذَا الْحَدِيثَ وَ قَالَ وُهَيْبٌ أَمْلَى عَلَيَّ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى هٰذَا الْحَدِيثَ مَرَّتَيْنِ

اور پھر ناک صاف کی اور سر کا ایک مرتبہ مسح کیا آگے سے نلے گئے اور پیچھے سے لائے پھر بیان کرتے ہیں وھیب نے میرے سامنے اس حدیث کو ایک مرتبہ بیان کیا اور وھیب بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن یحیٰی نے اس حدیث کو مجھ سے دو مرتبہ بیان کیا۔

٤٥٦...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَالْأُخْرَى ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا

قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

۴۵۶...... حضرت عبداللہ ؓ بن زید بن عاصم المانی ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا' کلی کی' اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرہ کو تین بار دھویا اور دائیں و بائیں ہاتھ کو تین تین بار دھویا اور سر کا مسح کیا ہاتھوں پر لگے ہوئے بچے ہوئے پانی سے نہیں بلکہ نئے پانی سے۔ اور دونوں پیر دھوئے یہاں تک کہ انہیں صاف کر دیا تھا۔

باب-۸۹ الایتار فی الاستنثار والاستجمار [1]

ناک میں پانی ڈالنے اور پتھر سے استنجا کرنے میں طاق مرتبہ کا خیال ضروری ہے

٤٥٧...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا وَإِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ

۴۵۷...... حضرت ابوہریرہ ؓ' حضور اقدس ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی پتھر سے استنجا کرے تو اسے چاہیئے کہ طاق مرتبہ استنجا کرے۔ (ایک بار یا تین بار ڈھیلے استعمال کرے) اور جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیئے کہ اپنی ناک میں پانی چڑھائے اور پھر ناک

[1] "استجمار" کے لفظی معنی ہیں پتھر کو استعمال کرنا۔ عرب میں چونکہ اس وقت پانی بہت کم یاب تھا تو عام طور سے لوگ پتھر سے استنجا کیا کرتے تھے۔ مٹی کے ڈھیلے سے نجاست کو صاف کرتے تھے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا: کہ ڈھیلے استعمال کرو تو طاق عدد کا خیال رکھو۔ ایک یا تین بار استعمال کرو تاکہ نجاست اچھی طرح صاف ہو جائے کیونکہ عموماً ڈھیلے سے ایک مرتبہ میں صحیح طور سے پاکی حاصل نہیں ہوتی لہٰذا کم از کم تین بار ضرور استعمال کئے جائیں اور اگر تین سے بھی صفائی کا اطمینان نہ ہو تو مزید ڈھیلے استعمال کئے جائیں۔ البتہ جمہور علماء کے نزدیک طاق کا استعمال کرنا مسنون ہے واجب نہیں۔

ماءَ ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ

سنک دے۔"

٤٥٨ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ

۴۵۸ ...... حضرت ہمامؒ بن منبہ فرماتے ہیں کہ یہ (صحیفہ) وہ ہے اس کی احادیث ہم سے حضرت ابوہریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ کے حوالہ سے بیان فرمائی ہیں۔ پھر انہوں نے اس میں کچھ حدیثیں ذکر کیں ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنے نتھنوں میں پانی چڑھائے اور پھر انہیں سنک کر صاف کر دے۔"

٤٥٩ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ

۴۵۹ ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
"جس نے وضو کیا اسے چاہیئے کہ ناک میں پانی ڈال کر صاف کرے اور جو پتھر سے استنجا کرے تو طاق مرتبہ ڈھیلا استعمال کرے۔"

٤٦٠ ...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۴۶۰ ...... حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ دونوں رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت (جو شخص وضو کرے اس کو چاہئے کہ ناک میں پانی ڈال کر صاف کرے اور پتھر سے طاق مرتبہ استنجاء کرے) نقل کرتے ہیں۔

٤٦١ ...... حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيَاشِيمِهِ

۴۶۱ ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین بار ناک صاف کرے کیونکہ شیطان اس کے خیشوم (ناک کے بانسہ) میں رات گزارتا ہے"۔

٤٦٢ ...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ

۴۶۲ ...... حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی ڈھیلا استعمال کرے تو طاق مرتبہ استعمال کرے۔"

باب-۹۰ وجوب غسل الرجلين بكمالهما

دونوں پاؤں کو پوری طرح دھونا واجب ہے

٤٦٣...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى شَدَّادٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَتَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۴۶۳...... سالمؒ جو شدادؓ کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے انتقال کے روز نبی اکرم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ اسی اثناء میں حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی) داخل ہوئے اور ان کے پاس وضو کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے عبدالرحمان! وضو کامل کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بربادی ہے ایڑیوں کی آگ سے (وضو میں جنکی ایڑیاں خشک رہ جائیں تو انکے بارے میں فرمایا کہ ایسی ایڑیوں کے واسطے جہنم کی آگ سے ہلاکت و بربادی مقدر ہے)۔

٤٦٤...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي قَالَ حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۴۶۴...... ابو عبداللہ سالم جو شدادؓ بن الہاد کے آزاد کردہ غلام تھے نقل کرتے ہیں کہ وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق روایت نقل کی۔

٤٦٥...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَوْ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي جَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَمَرَرْنَا عَلَى بَابِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۴۶۵...... سالم مولیٰ مہری ؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر، سعد بن ابی وقاص ؓ کے جنازے میں نکلے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے دروازہ پر سے گذر ہوا، پھر بقیہ حدیث کو جیسا کہ اوپر گذری نقل کیا۔

٤٦٦...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ كُنْتُ أَنَا مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَذَكَرَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۴۶۶...... سالم مولیٰ شداد بن ہاد ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق روایت نقل کی۔

٤٦٧...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح

۴۶۷...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم

و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ

نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو واپس ہوئے۔ راستہ میں ایک مقام پر پانی پر گذر ہوا عصر کی نماز کے وقت ساری قوم نے جلد بازی میں وضو کیا۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں چمک رہی ہیں (سوکھی ہیں) انہیں پانی نہیں لگا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہلاکت ہو ایسی ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے، وضو پوری طرح کیا کرو۔"

۴۶۸ ...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ وَفِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ

۴۶۸ ...... منصور سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور شعبہ ﷫ نے اسبغوا الوضوء کا جملہ بیان نہیں کیا اور ان کی روایت میں ابو یحییٰ الاعرج راوی کا اضافہ بھی ہے۔

۴۶۹ ...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۴۶۹ ...... حضرت عبداللہ ﷛ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں جو ہم نے حضور ﷺ کے ساتھ کیا اس میں آپ ﷺ ہم سے بچھڑ گئے۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کو جا لیا۔ عصر کی نماز کا وقت قریب ہو چکا تھا۔ جلدی میں ہم پاؤں دھونے کے بجائے ان پر مسح کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے پکار کر فرمایا: "ہلاکت ہو ایسی ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے۔"

۴۷۰ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَيْهِ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۴۷۰ ...... حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنی ایڑی کو دھویا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہو ایسی ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے۔"

۴۷۱ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ

۴۷۱ ...... حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ بدھنے (لوٹے) سے وضو کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی طریقہ سے وضو کرو۔ میں نے ابوالقاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ہلاکت ہو ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے"۔

۴۷۲ ...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

۴۷۲ ...... حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے

سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

فرمایا: "ہلاکت ہو ایڑیوں کی جہنم کی آگ سے۔"

باب-۹۱ وجوب استيعاب جميع اجزاء محل الطهارة

تمام اعضاءِ وضو کو پورا پورا دھونا واجب ہے

۴۷۳...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوْضِعَ ظُفُرٍ عَلَى قَدَمِهِ فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ فَرَجَعَ ثُمَّ صَلَّى

۴۷۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے پاؤں میں ناخن بھر جگہ خشک چھوڑ دی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: "لوٹ جاؤ، اچھی طرح وضو کرو۔ وہ گیا (صحیح طریقہ سے وضو کیا) پھر نماز پڑھی"۔

باب-۹۲ خروج الخطايا من ماء الوضوء

وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کے دھلنے کا بیان

۴۷۴...... حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ

۴۷۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے ہر وہ گناہ جو اس نے آنکھوں سے کیا نکل جاتا ہے پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے وہ گناہ نکل جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں سے پکڑے تھے (ہاتھوں سے کئے تھے) پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔ جب وہ اپنے دونوں پاؤں کو دھوتا ہے تو ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اپنی ٹانگوں سے چلا تھا۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔ یہاں تک کہ (وضو سے فارغ ہوتا ہے تو) گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکلتا ہے۔

۴۷۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ حُمْرَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ

۴۷۵...... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "جس نے وضو کیا اور بہت اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے تک سے نکل جاتے ہیں"۔

فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ

باب-۹۳ استحباب اطالة الغرة والتحجيل فى والوضوء

وضو میں اعضاء کو ان کی حد سے زیادہ دھونا مستحب ہے

۴۷۶..... حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْتُمُ الْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيلَهُ

۴۷۶..... نعیم بن عبداللہ المجمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وضو کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے چہرہ کو دھویا تو پوری طرح دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ کو دھویا تو بازو کے ایک حصہ تک کو دھو دیا۔ پھر بائیں ہاتھ کو دھویا تو بازو کو بھی دھونا شروع کر دیا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر دائیں پاؤں کو دھویا تو پنڈلی کو بھی دھو دیا۔ بائیں پاؤں کو دھویا تو بھی پنڈلی کو دھویا اور اس کے بعد فرمایا:

"میں نے حضور اقدس ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ اور فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "تم قیامت کے روز سفید اور روشن اعضاء والے ہوگے وضو کے کامل ہونے کی بناء پر پس تم میں سے جو اس بات کی طاقت رکھتا ہے تو وہ اپنی روشنی اور نور کو لمبا کرے"۔

۴۷۷..... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ حَتَّى كَادَ يَبْلُغُ الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى رَفَعَ إِلَى السَّاقَيْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ

۴۷۷..... حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وضو کر رہے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے تو تقریباً کندھوں تک۔ پھر دونوں پاؤں پنڈلیوں سے اوپر تک دھوئے۔ بعد ازاں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ: "میری امت کے لوگ قیامت کے روز روشن سفید منہ اور ہاتھ پاؤں لے کر آئیں گے وضو کے اثر کی وجہ سے۔ پس تم میں سے جو اپنے نور اور روشنی کو لمبا کر سکے اسے چاہئے کہ وہ کر لے۔ ❶

---

❶ مراد یہ ہے کہ وضو کے اندر اعضاء وضو کو جو خوب اچھی طرح دھوئے گا تو یہ اعضاء وضو کے اثرات کی وجہ سے قیامت کے روز بہت نورانی اور روشن ہوں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت خاص امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام ہی کو حاصل ہوگی۔ واللہ اعلم

۴۷۸.....حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ

۴۷۸..... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک میرا حوض (کوثر) ایلہ ❶ سے عدن تک کی مسافت سے زیادہ بڑا ہے‘اس کا پانی برف سے زیادہ سفید‘ اور شہد سے زیادہ میٹھا دودھ کی بہ نسبت (یعنی شہد جتنا زیادہ میٹھا دودھ سے ہوتا ہے اتنا زیادہ میٹھا شہد میرے حوض کا پانی ہے) اور اس کے برتن (پانی پینے کے پیالے) ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اور بے شک میں کچھ لوگوں کو اس سے اس طرح روکوں گا جس طرح کہ لوگ دوسروں کے اونٹ کو اپنے حوض سے روکتے ہیں۔“ صحابہ ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں اس روز پہچان لیں گے؟ فرمایا کہ ہاں! تمہاری ایک خاص نشانی ہوگی جو تمام امتوں میں سے کسی کی نہ ہوگی۔ تم میرے پاس آؤ گے روشن سفید ہاتھ پاؤں کے ساتھ وضو کے سبب سے۔

۴۷۹.....وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَرِدُ عَلَيَّ أُمَّتِي الْحَوْضَ وَأَنَا أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ إِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ إِبِلِهِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ أَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ وَلَيُصَدَّنَّ عَنِّي طَائِفَةٌ مِنْكُمْ فَلَا يَصِلُونَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِي فَيُجِيبُنِي مَلَكٌ فَيَقُولُ وَهَلْ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

۴۷۹..... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کو میرے سامنے حوض (کوثر) پر پیش کیا جائیگا۔ اور میں لوگوں کو اس سے اس طرح ہٹاؤں گا جیسے ایک آدمی دوسرے آدمی کے اونٹ کو ہٹاتا ہے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا آپ ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا ہاں! تمہاری ایک خاص علامت ہوگی جو تمہارے علاوہ تمام امتوں میں سے کسی کی نہ ہوگی۔ تم میرے سامنے وضو کے اثر کی وجہ سے روشن اور نورانی چہرے اور ہاتھ پاؤں لیکر آؤ گے۔ اور ایک گروہ کو تم میں سے روک دیا جائے گا مجھ سے اور وہ لوگ مجھ تک نہ پہنچ سکیں گے۔ میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ ایک فرشتہ مجھے جواب دے گا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی باتیں ایجاد کیں؟ ❷

---

❶ ایلہ ایک بستی ہے جو مصر وشام کے درمیان واقع ہے۔ جب کہ عدن یمن کا ایک ساحلی شہر ہے۔

❷ اس سے مراد کون لوگ ہیں؟ علماء نے اس بارے میں مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں۔ ایک قول تو یہ ہے کہ اس سے مراد منافقین و مرتدین ہیں کہ ایسے لوگوں کا حشر تو شاید نورانی اعضاء والے مسلمانوں کے ساتھ ہو۔ لیکن جب نبی علیہ السلام اپنی امت کو پکاریں گے تو انہیں روک لیا جائے گا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں تو اسلام پر رہے لیکن آپ کے وصال کے بعد مرتد ہوگئے۔ تو چونکہ آپ علیہ السلام انہیں نہ جانتے ہوں گے کہ یہ میرے بعد مرتد ہوگئے تھے اور ان کے اوپر وضو کی خاص نشانی بھی نہ ہوگی تو آپ ﷺ کو بتایا جائے گا کہ یہ آپ ﷺ کے بعد مرتد ہوگئے تھے۔
ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد گناہگار اور کبائر کا ارتکاب کرنے والے اور مبتدع (بدعات میں مبتلا) مسلمان ہیں۔
امام ابن عبد البرؒ نے فرمایا: کہ اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جس نے دین میں نئی باتیں ایجاد کیں۔ ایسا ہر شخص حوض کوثر پر دھتکارے جانے والوں میں سے ہوگا۔ خوارج، روافض، مبتدعین اور نفسانی اغراض کی پیروی کرنے والے سب ان ”مطرودین“ میں شامل ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم

۴۸۰...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالَ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيبَةَ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَتَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ

۴۸۰...... حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ”بے شک میرا حوض ایلہ سے عدن (تک کے فاصلہ) سے زیادہ بڑا ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ میں میری جان ہے میں حوض پر سے بہت سے لوگوں کو ہٹاؤں گا جیسے کہ انسان اجنبی اونٹوں کو اپنے حوض سے بھگاتا ہے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا ہاں! تم میرے سامنے آؤ گے روشن سفید پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں لے کر وضو کے اثر سے جو تمہارے علاوہ کسی کی نہ ہوں گی۔“

۴۸۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يُذَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ أُنَادِيهِمْ أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا

۴۸۱...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ قبرستان تشریف لائے اور فرمایا: السلام علیکم۔ مسلمان قوم کا گھر ہے اور ہم بھی اللہ نے چاہا تو تم سے آملیں گے۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ فرمایا: تم تو میرے صحابی ہو۔ اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کیسے ان لوگوں کو پہچانیں گے جو ابھی نہیں آئے کہ وہ آپ کی امت میں سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی آدمی کے پاس کوئی گھوڑا ہو روشن چمکدار پیشانی اور سفید پاؤں والا۔ اور وہ گھوڑا بہت سے سیاہ مشکی گھوڑوں کے درمیان میں ہو تو کیا اس شخص کا گھوڑا بالکل پہچانا نہیں جائے گا؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا: پس میری امت کے بعد میں آنے والے لوگ وضو کی وجہ سے روشن چمکدار پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں لے کر آئیں گے اور میں ان کا پیش خیمہ ہوں گا حوضِ کوثر پر (سب سے پہلے وہاں پہنچ کر ان کا منتظر ہوں گا)۔ خبردار رہو! کچھ لوگ میرے حوض سے دھتکار دیئے جائیں گے جیسے کہ کوئی گمشدہ اونٹ ہنکا دیا جاتا ہے میں انہیں پکاروں گا ارے آؤ۔ تو کہا جائے کہ بے شک یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد دین کو بدل ڈالا تھا۔ میں کہوں گا۔ دور رہو، دور رہو۔ ❶

---

❶ اس حدیث میں کئی باتیں قابل غور ہیں۔ پہلی بات یہ کہ آپ نے فرمایا: صحابہ ؓ سے کہ تم تو میرے صحابہ ہو۔ یہ اس کے جواب میں فرمایا: جب صحابہ ؓ نے کہا کہ ہم آپ کے بھائی نہیں؟ اس سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کے بھائی ہونے کی نفی فرمائی۔ امام باجیؒ نے فرمایا: کہ اس کا مقصد اخویتِ صحابہ کی نفی کرنا نہیں بلکہ یہ بتلانا ہے کہ تم تو بھائی سے زیادہ رتبہ والے ہو بحیثیتِ مسلمان بھائی ہو اور پھر میرے صحابی ہو۔ نبوت کی صحبت وہ عظیم الشان مرتبہ ہے جو سعادت مندوں ہی کو نصیب ہوتا ہے۔ ...... (جاری ہے)

٤٨٢۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ فَلَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي

۴۸۲۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ ؓ کے والد کے واسطے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لائے اور فرمایا:

السلام علیکم دار قوم مؤمنین و انا ان شآ ء اللّٰہ بکم لاحقون۔ (السلام علیکم مسلمان قوم کا گھر ہے اور ہم بھی اللہ نے چاہا تو تم سے آملیں گے)

بقیہ حدیث اسمٰعیل بن جعفر کی سابقہ روایت کی طرح ہے۔

٤٨٣۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتَّى تَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا الْوُضُوءُ فَقَالَ يَا بَنِي فَرُّوخَ أَنْتُمْ هَاهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي ﷺ يَقُولُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ

۴۸۳۔۔۔۔ حضرت ابوحازم ؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ ؓ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ اور وہ نماز کے لئے وضو کررہے تھے۔ وہ ہاتھ دھوتے وقت اپنے ہاتھ کو بغل تک لمبا کرلیتے تھے (یعنی بغل تک ہاتھ بازو سمیت دھوتے تھے) میں نے کہا اے ابوہریرہ! یہ کیا وضو ہے؟ ابوہریرہ ؓ نے فرمایا کہ اے فرّوخ کی اولاد! تم بھی یہاں موجود ہو۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم یہاں پر موجود ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے خلیل (دوست) ﷺ سے سنا فرماتے تھے:

"قیامت کے روز مومن کا زیور وہیں تک ہوگا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا تھا۔"

(وضو میں جس عضو کو جہاں تک دھوتا تھا وہیں تک اسے زیور سے آراستہ کیا جائے)۔

باب-۹۴ فضل اسباغ الوضـــــوء علی المکارہ

تکلیف کی حالت میں پورا پورا وضو کرنے کی فضیلت کا بیان

٤٨٤۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا

۴۸۴۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔ اسلامی اخوّت تو عام ہے تمام کلمہ گو مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ لیکن صحابیت کا شرف یہ کسی کسی کو ہی نصیب ہوتا ہے اور وہ تمہیں حاصل ہے۔

دوسری بات جو آپ ﷺ نے فرمائی وہ یہ کہ اہل بدعت حوضِ کوثر پر حضور ﷺ سے نہ صرف دور رہیں گے بلکہ جام کوثر سے بھی محروم رہیں گے۔ کیونکہ وہ دنیا میں دین کے نام پر مختلف چیزیں ایجاد کرتے اور دین کی شکل کو بگاڑتے تھے لہٰذا آخرت میں ان کی یہ سزا ہوگی۔ اللہ تمام مسلمانوں کو بدعات سے محفوظ رکھے۔ آمین

إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ

''کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا: تکلیف کی صورت میں بھی اچھی طرح وضو، مساجد کی طرف اٹھنے والے قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار۔ اور یہ تمہارے لئے رباط ❶ ہے۔ (سرحد ہے)

۴۸۵...... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ذِكْرُ الرِّبَاطِ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ ثِنْتَيْنِ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ

۴۸۵...... علاء بن عبد الرحمن ؓ سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے باقی شعبہ کی روایت میں لفظ رباط نہیں مگر مالک کی روایت میں دو مرتبہ مذکور ہے کہ یہی تمہاری رباط ہے اور یہی تمہاری رباط ہے۔

باب-۹۵ السواک

مسواک کرنے کی فضیلت کا بیان ❷

۴۸۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

۴۸۶...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے مؤمنین پر (ایک روایت میں فرمایا) اپنی امت پر گراں گذرنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

---

❶ رباط عربی میں سرحد کو یا سرحدی چوکی کو کہا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مذکورہ اعمال انسان کے لئے گناہوں سے حفاظتی چوکی کا کام دیتے ہیں۔ تکلیف کے وقت اچھی طرح وضو کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب انسان کو وضو کرنے میں پریشانی ہو مثلاً: سخت سردی میں وضو کا دل نہ چاہ رہا ہو۔ گرم پانی میسّر نہ ہو اور ٹھنڈے سے وضو کرنا پڑ جائے یا وضو کرنے کے لئے کچھ تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہو ایسے وقت میں اچھی طرح وضو کرنا بڑے اجر کا باعث ہے۔ واللہ اعلم

❷ مسواک کرنا سنت ہے حضور علیہ السلام کی۔ اور وضو یا نماز کے لئے واجب نہیں۔ اور علماء کا اس پر اتفاق ہے البتہ بعض علماء مثلاً: داؤد ظاہری اور اسحاق بن راھویہ سے مسواک کا واجب ہونا منقول ہے۔ البتہ دورانِ وضو مسواک کرنا سنت ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیشہ مسواک کا اہتمام فرمایا: عملاً بھی اور قولاً بھی۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا: السّواك مطهرة للفم و مرضاة للربّ ۔ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور رب کو راضی کرنے والی ہے۔
مسواک کرنے میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ مسواک کسی درخت کی ہو۔ پیلو کے درخت کی ہو یا نیم کی تو زیادہ بہتر ہے۔ ایک بالشت لمبی اور انگلی کے برابر عرضاً موٹی ہونی چاہئے۔ منہ میں عرضاً مسواک کرنا لمبائی میں مسواک کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ واللہ اعلم

۴۸۷ ..... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاء قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ

۴۸۷ ..... حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ "میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد پہلا کام کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ: مسواک فرمایا کرتے تھے۔

۴۸۸ ..... وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ

۴۸۸ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب گھر میں داخل ہوتے تو پہلے مسواک فرماتے تھے۔"

۴۸۹ ..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ الْمَعْوَلِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ

۴۸۹ ..... حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بار حاضر ہوا تو آپ کی زبان مبارک پر مسواک کا کنارہ تھا۔

۴۹۰ ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

۴۹۰ ..... حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب تہجد کی نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے تھے۔

۴۹۱ ..... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولُوا لِيَتَهَجَّدَ

۴۹۱ ..... حضرت حذیفہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت رات کو بیدار ہوتے..... باقی حدیث مثل سابق کے ہے جبکہ اس میں تہجد کا تذکرہ نہیں۔

۴۹۲ ..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

۴۹۲ ..... حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت رات کو بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف فرماتے۔

۴۹۳ ..... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

۴۹۳ ..... حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بار نبی اکرم ﷺ کے پاس (آپ کے گھر میں) رات گذاری (کیونکہ

الْمُتَوَكِّلِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَنَظَرَ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فِي آلِ عِمْرَانَ (إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ) حَتَّى بَلَغَ (فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ثُمَّ رَجَعَ فَتَسَوَّكَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى

ابن عباس ﷺ، حضور ﷺ کے چچازاد تھے) نبی اکرم ﷺ آخر رات سے اٹھ گئے اور (حجرہ سے) باہر تشریف لائے' آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیت سورۂ آل عمران کی تلاوت فرمائی: إنَّ فِي خلقِ السمٰوات والارض...... الآیۃ یہاں تک کہ آپ ﷺ فَقِنا عذابَ النار تک پہنچ گئے۔ پھر گھر میں لوٹ گئے۔ مسواک کر کے وضو فرمایا۔ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ بعد ازاں لیٹ گئے۔ کچھ دیر بعد پھر کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے آسمان کی طرف نظر فرمائی اور پھر وہی آیت تلاوت فرمائی۔ پھر لوٹ گئے۔ مسواک کیا اور وضو کر کے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

باب-۹۶ خصــــال الفطــــرة

خصائل فطرت کا بیان

٤٩٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

۴۹۴...... حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں ❶ ا۔ ختنہ کرنا ۲۔ زیر ناف کے بال مونڈنا ۳۔ ناخن کاٹنا ۴۔ بغل کے بال اکھیڑنا اور ۵۔ مونچھیں کتروانا۔

٤٩٥ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ

۴۹۵...... ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں ا۔ ختنہ کرنا ۲۔ زیر ناف کے بال مونڈنا ۳۔ مونچھیں کترانا ۴۔ ناخن کاٹنا ۵۔ بغلوں کے بال اکھیڑنا۔

---

❶ مقصد یہ ہے کہ یہ پانچ چیزیں انسانی فطرت میں شامل ہیں۔ یہ کوئی مذہب کی شرط نہیں بلکہ ہر سلیم الفطرت انسان ان باتوں پر عمل کرتا ہے کہ وہ ختنہ کرائے یعنی آلہ تناسل پر جو ایک جھلی ہوتی ہے اسے دور کیا جائے تاکہ زیادہ پاکیزگی حاصل ہو۔ کیونکہ ختنہ نہ ہونے کی صورت میں پیشاب کے قطرے جھلی کے اندر رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح زیر ناف کے بال صاف کرنا' ناخن کاٹنا' بغل کے بالوں کی صفائی اور مونچھیں تراشنا سب فطرت سلیمہ سے تعلق رکھنے والے اعمال ہیں۔ اس پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ بہت سے عقلمند اور صحیح الفطرت انسان مونچھیں بڑی بڑی رکھتے ہیں اور سکھ قوم کے تو مذہب کا حصہ یہ ہے کہ جسم کے بال کہیں سے بھی صاف نہ کئے جائیں۔ تو کیا وہ سلیم الفطرت نہیں؟ کیونکہ جو شخص ان باتوں پر عمل نہیں کرتا تو اس کی فطرت مسخ ہو چکی ہوتی ہے یا وہ تقاضائے فطرت پر عمل کسی خارجی مانع کی وجہ سے نہیں کرتا حالانکہ فی الحقیقت اس کے دل میں فطرت کے مطابق عمل کا تقاضا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

بعض حضرات نے یہاں پر فطرت سے مراد "سنت انبیاءؑ" لیا ہے کہ انبیاءؑ کی سنت یہ پانچ باتیں ہیں۔ اور بعض نے فطرت سے مراد "دین" لیا ہے۔ واللہ اعلم

اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الِاخْتِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ

٤٩٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَنَتْفِ الْإِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

۴۹۶...... حضرت انس ﷺ بن مالک نے فرمایا کہ مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف کے بالوں کو مونڈنے کی زیادہ سے زیادہ حد ہمارے واسطے چالیس راتیں مقرر کی گئی ہیں۔ ❶

٤٩٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى

۴۹۷...... حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مونچھیں مٹاؤ اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ"۔

٤٩٨...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

۴۹۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں مونچھیں کٹوانے اور ڈاڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے"۔

٤٩٩...... حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحَى

۴۹۹...... حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
"مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں کٹاؤ ڈاڑھیاں چھوڑ دو"۔ (لمبی کرو، پوری کرو)

---

❶ علماء نے فرمایا کہ مسنون یہ ہے کہ زیر ناف کے بال، بغل کے بال اور ناخن ہر ہفتہ کاٹے جائیں۔ البتہ اس کی حد چالیس روز ہے۔ یعنی چالیس روز کے اندر اندر کاٹنا واجب ہے۔ اور اگر چالیس روز اسی حالت میں گذر جائیں تو اس کے بعد ایسی حالت میں نماز میں کراہت آجائے گی۔ جیسا کہ حضرت انس ﷺ کی حدیث سے معلوم ہو رہا ہے۔
ناخن کاٹنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کیا جائے۔ آخر میں انگوٹھے کا ناخن کاٹے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کیا جائے۔ پھر آخر میں پہلے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا۔
حدیث میں "شوارب" کا لفظ آیا ہے۔ مونچھیں تراشنا، شوارب مونچھ کے اُن بالوں کو کہتے ہیں جو لبوں تک آجائیں اور پانی وغیرہ پیتے میں بھیگ جائیں تو ایسے بالوں کا کاٹنا واجب ہے۔ ڈاڑھی کا بڑھانا واجب ہے اور منڈوانا یا ایک مشت سے کم کرنا جائز نہیں حرام ہے۔ پھر بعض حضرات کے نزدیک ڈاڑھی کو بالکل چھوڑ دینا ضروری ہے۔ جب کہ اکثر علماء کے نزدیک ایک مشت کے بعد زائد بالوں کا کاٹنا جائز ہے۔ خود حضور علیہ السلام اپنی ڈاڑھی کے بالوں میں سے مشت سے زائد بالوں کو کاٹ لیا کرتے تھے۔ واللہ اعلم فرمایا: کہ مشرکین کی مخالفت کرو۔ مقصد یہ ہے کہ ڈاڑھیاں تو مشرکین بھی رکھتے تھے لیکن وہ مونچھیں کٹوایا نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مونچھیں کتراؤ اور ڈاڑھی بڑھاؤ تاکہ مشرکین کی مخالفت ہو جائے۔ انتہی

۵۰۰ ... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ

۵۰۰ ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ”مونچھوں (لبوں) کو تراشو اور ڈاڑھیاں لٹکاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو“۔

۵۰۱ ... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّاءُ قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ زَادَ قُتَيْبَةُ قَالَ وَكِيعٌ انْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ

۵۰۱ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دس چیزیں فطرت سے تعلق رکھتی ہیں ۱۔ لبوں کا کاٹنا ۲۔ ڈاڑھی کو چھوڑنا (مت کٹانا) ۳۔ مسواک کرنا ۴۔ ناک میں پانی ڈالنا ۵۔ ناخن کاٹنا ۶۔ کان کے اندرونی حصے، ناک کا اندرونی حصہ، اور بغل و ران کے اندرونی حصوں کو دھونا ۷۔ بغل کے بال اکھیڑنا ۸۔ زیر ناف کے بال صاف کرنا ۹۔ وضو کے بعد شرمگاہ کے حصہ پر کپڑے کے اوپر سے پانی چھڑکنا۔ راوی کہتے ہیں کہ دسویں چیز میں بھول گیا سوائے اس کے وہ کلی کرنا ہو۔

قتیبہ نے وکیع کے حوالہ سے کہا کہ انتقاص الماء سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہے (کیونکہ اہل عرب میں پتھر سے استنجا کرنے کی عادت تھی)۔

۵۰۲ وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُوهُ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ

۵۰۲ ... مصعب بن شیبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں نسیت العاشرۃ کا لفظ نہیں ہے۔

باب-۹۷ الاستطابة

پاکیزگی اور طہارت کا بیان

۵۰۳ ... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ووَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيلَ لَهُ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ فَقَالَ أَجَلْ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ

۵۰۳ ... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارسی سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا (بطور استہزاء و تمسخر) کہ تمہیں تمہارے نبی ﷺ نے ہر چیز سکھائی ہے یہاں تک کہ بول و براز سے سے فراغت کا طریقہ بھی بتلایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں۔ بے شک آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا تھا اس بات سے کہ ہم پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ رخ کریں۔ اور دائیں ہاتھ سے استنجا کریں یا تین پتھر سے کم استنجا میں استعمال کریں یا یہ کہ گوبر یا ہڈی سے استنجا کریں۔ (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے جواب سے مترشح ہے کہ

نَسْتَنْجِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ

انہوں نے اس بات کو اپنے لیئے مذاق و تمسخر سمجھنے کے بجائے قابل فخر سمجھنا، یہی صحابہ ؓ کی دینی حمیت و غیرت ہے کہ اپنے طریقوں کو صحیح سمجھتے تھے اور غیروں سے مرعوب ومتاثر نہ ہوتے تھے۔)

۵۰۴..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَنَا الْمُشْرِكُونَ إِنِّي أَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ فَقَالَ أَجَلْ إِنَّهُ نَهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

۵۰۴..... حضرت سلمان ؓ فارسی فرماتے ہیں کہ ہم سے مشرکین نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) کو دیکھتے ہیں کہ تمہیں ہر بات سکھلاتے ہیں یہاں تک کہ قضاء حاجت سے فراغت کا طریقہ تک سکھاتے ہیں❶ (یہ کیابات ہے۔ بطورِ استہزاء کے کہا)۔
ہم نے کہا کہ ہاں! بے شک آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے اس بات سے کہ ہم میں سے کوئی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے یا دوران قضاء حاجت قبلہ رخ ہو، اور ہمیں گوبر اور مٹی سے استنجا سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کہ: "تم میں سے کوئی تین پتھر سے کم میں استنجا نہ کرے"۔❷

۵۰۵..... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

۵۰۵..... حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (منع فرمایا ہے اس بات سے کہ شرمگاہ کو کسی ہڈی یا مینگنی وغیرہ سے پونچھا جائے۔❸

---

❶ مشرکینِ مکہ مسلمانوں کے ساتھ استہزاء و تمسخر کا انداز روا رکھتے تھے ور مسلمانوں کا مضحکہ اڑانے کا کوئی موقع جانے نہ دیتے۔ اسی لئے انہوں نے کہا کہ تمہارے نبی تمہیں اتنی معمولی باتیں بھی سکھاتے ہیں کہ پیشاب پاخانہ کیسے کیا جائے یہ بھی کوئی بتانے یا سکھانے کی باتیں ہیں۔ تمہارے نبی ایسی معمولی باتیں کرتے ہیں۔
لیکن دوسری طرف صحابہ کرام ؓ تھے، انہوں نے ان کے تمسخر واستہزاء کا نہ برا مانا نہ ان کے ساتھ بیہودہ گفتگو کی بلکہ فرمایا: کہ ہاں ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے ہر چیز بتلائی ہے۔ کیونکہ ایک مسلمان کی زندگی کے روزمرہ کے کام ہی اس کے لئے عبادت بن سکتے ہیں اگر وہ نبی ﷺ کے طریقہ کے مطابق ہوں۔ حتی کہ قضاء حاجت بھی طریقۂ نبی ﷺ کے مطابق کرنے سے عبادت بن سکتی ہے۔
❷ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا یہ جائز نہیں کیونکہ دایاں ہاتھ بلند اور اعلیٰ کاموں کے لئے ہے مثلاً: کھانا، پینا وغیرہ ہر اچھے کام کو دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیئے۔ جب کہ استنجا کرنا اور نجاست صاف کرنا ایک غلیظ کام ہے اس کے لئے دائیں ہاتھ کو ملوث کرنا صحیح نہیں بلکہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا چاہیے۔
اس طرح سوکھے گوبر سے سوکھی ہڈی وغیرہ سے بھی استنجا کرنا جائز نہیں۔ گوبر تو خود نجاست ہے۔ نجاست، نجاست کو کیسے دور کرے گی۔ جب کہ ہڈی یہ جنات کی غذا ہے۔ ان کے احترام واکرام میں ہڈی سے استنجا جائز نہیں۔
اور فرمایا: کہ اگر پتھر یا ڈھیلے سے استنجا کرلے تو تین سے کم استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ کیونکہ اس میں پاکیزگی زیادہ ہے۔ عموماً ایک ڈھیلے سے صفائی نہیں ہوتی۔ لہٰذا تین استعمال کرنے چاہئیں اور اگر تین سے بھی صفائی نہ ہو تو زیادہ استعمال کرنے چاہئیں اور پتھر کے علاوہ دوسری چیز مثلاً: موٹا دبیز کپڑا یا آج کل ٹوائلٹ پیپر (کاغذی رومال) جو استعمال ہوتے ہیں ان کا استعمال صحیح ہے۔
البتہ لکھے ہوئے کاغذ یا ایسا کاغذ جس پر لکھا جاسکتا ہو یا جانور کے اعضاء جسم وغیرہ ان سے استنجا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ کاغذ علم کے سامان میں سے ہے اور جانور کے اعضاء سے اس لئے جائز نہیں کیونکہ جانور بھی قابل احترام ہے۔ اسی لئے اس کے کسی عضو سے بھی استنجا جائز نہیں۔ واللہ اعلم
❸ کھانے کی کسی چیز سے بھی استنجا جائز نہیں۔

الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أَوْ بِبَعْرٍ

باب-۹۸ استقبـــال القبلة بغائط او بول

قضاءِ حاجت کے دوران قبلہ رخ بیٹھنا منع ہے

۵۰۶...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ سَمِعْتَ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَـــالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَـــدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ قَالَ نَعَمْ

۵۰۶...... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جب تم بول و براز (قضاءِ حاجت) کے لئے بیت الخلاء میں آؤ، تو نہ تو قبلہ کی طرف اپنا رخ کرو اور نہ ہی قبلہ کی طرف پشت کرو پیشاب پاخانہ کرنے میں۔ البتہ مشرق یا مغرب کا رخ کرلو"۔

ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جب ملک شام آئے تو ہم نے وہاں کے بیت الخلاؤں کو قبلہ رخ بنا ہوا پایا۔ تو ہم ان میں قبلہ سے رخ پھیر کر بیٹھا کرتے تھے مجبوری کی وجہ سے اور اللہ سے استغفار کرتے تھے۔

۵۰۷...... وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ قَـــالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِـــي ابْنَ زُرَيْعٍ قَـــالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَـــنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ

۵۰۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی قضاءِ حاجت کے لئے بیٹھے تو ہرگز قبلہ کی طرف نہ رخ کرے نہ پشت"۔ ❶

---

❶ قضاءِ حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اس وقت آدمی کی شرمگاہ کھلی ہوتی ہے۔ اگر قبلہ رخ بیٹھے گا تو بیت اللہ کی بے حرمتی اور بے توقیری ہوگی۔ اور اس دوران پشت کرنا بھی ممنوع ہے۔

یہ مسئلہ علماء کے درمیان بہت مختلف فیہ ہے۔

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جنگل اور کھلی جگہ میں تو دونوں حرام ہیں۔ یعنی رخ کرنا اور پشت کرنا۔ البتہ آبادی میں حرام نہیں۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی یہ منقول ہے۔

امام احمدؒ اور دوسرے کئی ائمہ مجتہدین کے نزدیک ہر جگہ حرام ہے۔ جنگل میں ہو آبادی میں یا کسی اور جگہ۔ داؤد ظاہری کے نزدیک ہر جگہ درست ہے لیکن یہ مذہب باطل ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ رخ کرنا تو کہیں جائز نہیں نہ جنگل میں نہ آبادی میں البتہ پشت کرنا درست ہے۔

مذہب ثانی (کہ ہر جگہ رخ کرنا اور پشت کرنا دونوں حرام ہیں) کی دلیل تو مذکورہ بالا احادیث ہیں حضرت سلمان اور ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی۔

جبکہ پہلے مذہب والوں کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی احادیث ہیں جنہیں ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے استقبال قبلہ سے منع فرمایا: ہے پھر آپ ﷺ کی وفات سے قبل آپ ﷺ کو دیکھا کہ حاجت کے وقت قبلہ رخ کئے ہوئے ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں مروان بن اصغر کہتے ہیں کہ میں...... (جاری ہے)

اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَــا

باب-۹۹ الـرخصــة في ذالك في الابنية

عمارتوں میں اس کی رخصت کا بیان

۵۰۸...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلَاتِي انْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ شِقِّي فَقَالَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ نَاسٌ إِذَا قَعَدْتَ لِلْحَاجَةِ تَكُونُ لَكَ فَلَا تَقْعُدْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَلَقَدْ رَقِيتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ

۵۰۸...... واسعؒ بن حبان کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا اور ابن عمرؓ قبلہ کی طرف ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ جب میں نے نماز پوری کی تو اپنے ایک پہلو سے اٹھ کر ان کی طرف چلا۔ عبداللہؓ بن عمر نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب حاجت کے لئے بیٹھو تو بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف رخ نہ کرو۔

عبداللہؓ نے فرمایا کہ میں ایک بار حضور اقدس ﷺ کے گھر کی چھت پر چڑھا تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ قضاء حاجت کے لئے دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف رخ کئے تشریف فرما ہیں۔

۵۰۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَقِيتُ عَلَى بَيْتِ أُخْتِي حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاعِدًا لِحَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ

۵۰۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک بار اپنی بہن ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ اپنی حاجت کے لئے شام کی طرف رخ کئے اور بیت اللہ کی طرف پشت کئے تشریف فرما ہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ قبلہ کے سامنے اونٹنی کو کھڑا کر کے اس کی آڑ میں پیشاب کرنے لگے۔ میں نے منع کیا تو فرمایا: کھلے میدان میں ایسا کرنا منع ہے اور جب قبلہ اور اس کے درمیان کوئی آڑ یا حائل ہو تو جائز ہے۔

بہر حال تمام احادیث سے یہ بات ظاہر ہے کہ دوران قضاء حاجت قبلہ کا رخ کرنا اور اس کی طرف پشت کرنا صحیح نہیں اگر کوئی مجبوری ہو تو استغفار کرنا چاہیئے۔ ورنہ عموماً اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ ہمارے زمانہ میں اکثر مکان بنانے والے اس چیز کا خیال نہیں رکھتے اور ہمیشہ گناہ کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں اس سے بچنا لازم ہے۔

ایک بات آپ ﷺ نے فرمائی کہ مشرق یا مغرب کا رخ کرلو۔ تو یہ بات صرف اہل مدینہ کے ساتھ یا ان علاقوں کے لوگوں کے ساتھ خاص ہے جن کا قبلہ مغرب میں نہ ہو۔

باب-۱۰۰ النهى عن الاستنجاء باليمين

دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا منع ہے

۵۱۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُمْسِكَنَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ

۵۱۰...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنے عضو تناسل کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے پیشاب کے دوران اور دائیں ہاتھ سے قضاء حاجت کے بعد (شرمگاہ) پونچھے نہیں (دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے) اور نہ ہی برتن میں سانس لے۔" (جس برتن میں پانی یا کوئی اور مشروب پی رہا ہو اس میں پینے کے دوران سانس نہ لے)

۵۱۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ

۵۱۱...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی بیت الخلا میں جائے تو اپنا عضو تناسل دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔"

۵۱۲...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ

۵۱۲...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا برتن میں سانس لینے سے، عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے پکڑنے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے"۔

باب-۱۰۱ التيمن فى الطهور و غيره

طہارت کے حصول اور دوسرے کاموں کو دائیں طرف سے کرنے کا بیان

۵۱۳...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ

۵۱۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دائیں طرف سے طہارت کرنا پسند تھا۔ جب آپ ﷺ طہارت فرماتے اور کنگھی کرنے میں جب آپ ﷺ کنگھی کرتے تو دائیں طرف سے کرنا پسند فرماتے تھے اور جوتا پہننے میں بھی دائیں طرف سے ابتدا کرنا پسند کرتے تھے۔"

۵۱۴...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي

۵۱۴...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو اپنے تمام امور میں دائیں طرف سے ابتدا محبوب تھی جوتے پہننے، کنگھا کرنے اور طہارت حاصل کرنے میں۔[1]

---

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي نَعْلَيْهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ

باب-۱۰۲ النهي عن التخلي في الطرف والظلال

راستوں اور سایہ دار جگہوں میں قضاء حاجت منع ہے

۵۱۵..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ

۵۱۵..... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"دو لعنت کروانے والے کاموں سے بچو۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا وہ لعنت کروانے والے دو کام کیا ہیں؟ یارسول اللہ! فرمایا: وہ شخص جو لوگوں کے راستہ میں قضاء حاجت کے لئے بیٹھ جائے یا ان کے سایہ دار مقامات پر قضاء حاجت کرے"۔ (کیونکہ راستہ میں سے لوگ گزرتے ہیں اگر وہاں گندگی پڑی ہوگی تو انہیں گذرنے میں تکلیف ہوگی اور وہ گندگی پھیلانے والے کو لعنت ملامت کریں گے۔ اسی طرح سایہ دار جگہیں جہاں عموماً لوگ بیٹھ کر ستاتے ہوں وہاں بھی قضاء حاجت کرنا جائز نہیں)۔

۵۱۶..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَتَبِعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِيضَأَةٌ هُوَ أَصْغَرُنَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ سِدْرَةٍ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجَتَهُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدِ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ

۵۱۶..... حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ ایک بار آنحضرت ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے ایک لڑکا لوٹا لئے اندر گیا۔ وہ لڑکا ہم میں سب سے چھوٹا تھا۔ اس نے لوٹا ایک بیری کے پاس رکھ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے قضاء حاجت فرمائی اور فارغ ہو کر ہماری طرف نکل کر آئے۔ آپ ﷺ نے پانی سے استنجا فرمایا تھا۔

۵۱۷..... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۵۱۷..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا میں داخل ہوئے میں اور ایک اور لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ وغیرہ اٹھائے رکھتے تھے۔ (نیزہ سُترہ کے لئے ساتھ رکھتے تھے) آپ ﷺ پانی سے استنجا فرماتے۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ دنیا میں جو بھی معزز اور عمدہ کام ہیں وہ دائیں ہاتھ اور دائیں طرف سے کرنا مسنون ہے۔ آنحضرت ﷺ کو محبوب تھا۔ مثلاً: کھانا کھانا، پانی پینا، کنگھا کرنا، مسجد میں داخل ہونا، وغیرہ ایسے اعمال ہیں جن میں دائیں طرف سے کرنا مسنون ہے۔ اور بائیں طرف سے کرنا اگرچہ حرام تو نہیں لیکن مکروہ ضرور ہے۔ واللہ اعلم

يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ نَحْـــوِي إِدَاوَةً مِنْ مَـاءٍ وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ

۵۱۸......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ فَآتِيهِ بِالْمَاءِ فَيَتَغَسَّلُ بِهِ

۵۱۸......حضرت انس ؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لئے دور نکل کر چلے جاتے (ایسی جگہ جہاں لوگ نہ ہوں) پھر میں پانی لاتا تو آپ ﷺ پانی سے استنجاء فرماتے۔

باب-۱۰۳ المسح على الخفــــين

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۵۱۹......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ تَفْعَلُ هَذَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

۵۱۹......حضرت ہمامؒ سے روایت ہے کہ جریر ؓ نے پیشاب کیا اور وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔
کہا گیا کہ آپ یہ کررہے ہیں؟ فرمایا کہ ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگوں کو یہ حدیث بہت اچھی لگتی تھی کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام لائے تھے۔ (1)

---

(1) موزوں پر مسح کرنا باتفاق علماء جائز ہے۔ سردی کے موسم میں جب پاؤں دھونے سے سردی لگنے کا اندیشہ ہو تو اجازت ہے کہ موزے پہن لئے جائیں اور پاؤں دھونے کے بجائے ان موزوں پر مسح کرلیا جائے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ چمڑے کے موزے ہوں، اور اتنے موٹے ہوں کہ کئی میل پیدل چل کر بھی نہ پھٹیں اور نہ خود اتریں، اور سفر وحضر دونوں میں موزوں پر مسح جائز ہے سفر میں تین دن تین رات تک مسلسل بغیر اتارے مسح کرسکتے ہیں جب کہ حضر میں ایک دن رات بغیر اتارے مسح کیا جاسکتا ہے۔
کتبِ فقہ میں اس کی تمام تفصیل وشرائط مذکور ہیں۔ روافض نے مسح علی الخفین کا انکار کیا ہے جب کہ وضو کے صریح حکم بغیر موزوں کے پاؤں دھونے کو وہ ضروری نہیں کہتے بلکہ ان کے نزدیک وضو میں پاؤں کا صرف مسح ضروری ہے انہیں دھونا ضروری نہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ قرآن کریم کی سورۂ مائدہ کی آیت وضو جس میں وضو کے فرائض بیان کئے گئے ہیں یعنی یاأیها الذین امنوا إذا قمتم إلی الصّلوۃ الآیۃ اس میں فرمایا: کہ وامسحوا برؤسکم وأرجلکم یعنی سر اور پاؤں کا مسح کرو۔ روافض کے نزدیک أرجلکم کا عطف برؤسکم پر ہے اور اس کا تعلق امسحوا سے ہے۔ اسی وجہ سے وہ اس کو بکسر اللام أرجلکم پڑھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ أرجلکم کا عطف سابق میں فاغسلوا وجوهکم پر ہے۔ اور ائمہ مجتہدین نے اس کا انکار کیا ہے۔ اسی لئے اعمش نے ابراہیم کی بات...... (جاری ہے)

۵۲۰...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى وَسُفْيَانَ قَالَ فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لِأَنَّ إِسْلَامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

۵۲۰......اس سند کے ساتھ بھی ابو معاویہ والی حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا) کی طرح منقول ہے، باقی عیسیٰ اور سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عبداللہ کے ساتھیوں کو یہ حدیث اچھی معلوم ہوئی اس لئے کہ جریرؓ سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد مشرف باسلام ہوئے تھے۔

۵۲۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَانْتَهَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ حَتَّى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

۵۲۱......حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار نبی اکرم ﷺ کیساتھ تھا آپ قوم کے کوڑے کرکٹ پھینکنے کی جگہ جا پہنچے (کیونکہ آپ ﷺ قضاء حاجت سے فارغ ہونا چاہتے تھے اور ایسی جگہیں عموماً بستی سے ذرا دور ہوتی ہیں اسلئے آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے) آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' میں ذرا ایک طرف ہو لیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریب رہو۔ میں قریب ہو گیا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اسکے بعد آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔ ❶

۵۲۲......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ

۵۲۲......حضرت ابووائلؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نقل کر کے فرمایا: کہ جریرؓ کی یہ حدیث لوگوں کو بہت پسند تھی کیونکہ حضرت جریرؓ سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام لائے تھے۔ لہٰذا اگر وہ نزولِ مائدہ سے قبل اسلام لائے ہوتے تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ مائدہ کی آیت سے مسح علی الخفین کا حکم منسوخ ہو چکا ہو۔ لیکن ان کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ ایسا نہیں ہے اور مسح علی الخفین کا حکم باقی ہے۔ حضرت حسنؒ بصری فرماتے ہیں کہ مجھ سے ستر صحابہ کرامؓ نے موزوں پر مسح کی روایات بیان کیں۔
(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے لیکن خود حضور علیہ السلام کا عام معمول بیٹھ کر پیشاب کرنے کا تھا۔ ساری حیات طیبہ میں صرف ایک یہ واقعہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ ورنہ عام عادت آپ ﷺ کی بیٹھ کر کرنے کی تھی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "جو تم سے یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اسکی بات ہرگز تسلیم نہ کرو۔ آپ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب سے فارغ ہوتے تھے"۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کا معمول تو بیٹھ کر پیشاب کرنے کا تھا پھر اس واقعہ کا کیا مطلب ہے؟ علماء نے اس کی بہت سی توجیہات بیان کی ہیں۔ ایک توجیہ تو یہ بیان کی کہ آنحضرت ﷺ کی پشت مبارک میں درد تھا اور اہل عرب اسکا علاج کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے کرتے تھے تو آپ ﷺ نے بھی اسی وجہ سے اس پر عمل فرمایا۔ کسی نے یہ توجیہ کی ہے کہ آپ ﷺ کے گھٹنوں میں درد تھا۔ بعض نے فرمایا: کہ وہ کوڑے کا ڈھیر تھا آپ ﷺ کو وہاں بیٹھنے کی مناسب جگہ نہ ملی' اس لئے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ بعض نے ایک اور وجہ بھی بیان کی کہ آپ ﷺ نے جواز بتلانے کے لئے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا: تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اگر کہیں بیٹھ کر کرنے کی جگہ نہ میسر ہو یا کوئی اور عذر ہو تو کھڑے ہو کر بھی کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ بغیر کسی عذر کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مَنْصُور عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ أَبُو مُوسى يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ جِلْدَ أَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَوَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ هَذَا التَّشْدِيدَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَتَمَاشَى فَأَتَى سُبَاطَةَ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ

ؓ پیشاب کے معاملہ میں بہت سخت محتاط تھے' اور ایک شیشی میں پیشاب کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بنو اسرائیل میں اگر کسی کے جسم (کھال) کو پیشاب لگ جاتا اس حصہ' جسم کو قینچیوں سے کاٹ ڈالا کرتا تھا۔ حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھی (حضرت ابو موسیٰ ؓ) اتنی سختی نہ کیا کرتے۔ کیونکہ میں نے اپنے آپ اور حضور اقدس ﷺ کو دیکھا ہم چل رہے تھے آپ ایک دیوار کے پیچھے قوم کی کوڑی پر آئے اور اس طرح کھڑے ہوئے جس طرح ہم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے اور پیشاب کیا۔ میں آپ ﷺ سے ذرا سا دور ہٹ گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اشارہ فرمایا (قریب بلانے کو) تو میں آگیا اور آپ ﷺ کی فراغت تک آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا رہا۔

٥٢٣...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ـ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ مَكَانَ حِينَ حَتَّى

۵۲۳...... حضرت مغیرہ ؓ بن شعبہ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ قضاء حاجت کے لئے نکلے' مغیرہ پانی کا ڈول لے کر آپ ﷺ کے پیچھے ہو لئے' جب آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے آپ ﷺ کے (وضو کے لئے) پانی ڈالا' آپ ﷺ نے وضو کر کے موزوں پر مسح فرمایا۔

ابن رمح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہوئے۔

٥٢٤...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

۵۲۴...... یحییٰ بن سعید سے بھی سابقہ روایت کی طرح منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے چہرہ دھویا، اپنے ہاتھوں کو دھویا اور سر کا مسح کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔

٥٢٥...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ نَزَلَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ كَانَتْ مَعِي فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

۵۲۵...... حضرت مغیرہ ؓ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے' کہ اچانک آپ قضاء حاجت کے لئے سواری سے اترے' پھر واپس آئے (فراغت کے بعد) تو میں نے آپ ﷺ کے لئے پانی ڈالا (آپ پر پانی بہایا وضو کے لئے) ایک ڈول سے جو میرے پاس تھا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

٥٢٦...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ

۵۲۶...... حضرت مغیرہ ؓ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں

قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى

آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے مغیرہ! ڈول لے لو۔ میں نے لے لیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلا' رسول اللہ ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ قضاءِ حاجت فرمائی' پھر واپس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے جسم پر ایک شامی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔ آپ ﷺ نے آستین سے ہاتھ نکالنا چاہا مگر وہ تنگ تھی لہٰذا آپ ﷺ نے نیچے سے ہاتھ باہر نکال لیا۔ میں نے پانی ڈالا اور آپ ﷺ نے نماز کے لئے جس طرح وضو کرتے ہیں ایسے ہی وضو فرمایا' اور موزوں پر مسح کیا اور بعد ازاں نماز پڑھی۔

۵۲۷......وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا

۵۲۷......حضرت مغیرہ ؓ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ایک بار قضاء حاجت کے لئے نکلے' چہرۂ مبارک دھویا۔ پھر دونوں بازو دھونا چاہا تو جبہ کی آستین تنگ ہو گئی۔ آپ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکال لئے۔ اور انہیں دھویا سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کر کے ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

۵۲۸......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرٍ فَقَالَ لِي أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

۵۲۸......حضرت مغیرہ ؓ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ ایک رات' میں سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ اپنی سواری سے نیچے اترے اور پیدل چلے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں چھپ گئے۔ پھر (فراغت کے بعد) واپس تشریف لائے تو میں نے پانی کے ڈول سے آپ ﷺ کے اوپر پانی بہایا۔ آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا' آپ کے جسم پر ایک اونی جبہ تھا' آپ اپنے بازوؤں کو اس سے نکالنے پر قادر نہ ہو سکے (آستینوں سے) تو آپ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکال لئے۔ بازو (مراد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے۔ سر کا مسح فرمایا پھر میں آپ کے موزے اتارنے کے لئے جھکا تو آپ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دے کیونکہ میں نے پاؤں اس میں پاک کر کے داخل کئے تھے اور پھر دونوں پر مسح فرمایا۔

۵۲۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ ﷺ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ

۵۲۹...... حضرت مغیرہ ﷜ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو وضو کرایا: آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ مغیرہ ﷜ نے اس پر آپ سے کچھ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دونوں پاؤں پاکی کی حالت میں داخل کئے تھے۔

باب-۱۰۴ المسح على الناصية والعمامة

پیشانی اور عمامہ پر مسح کرنے کا بیان [1]

۵۳۰...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا فِي الصَّلَاةِ يُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا

۵۳۰...... حضرت مغیرہ ﷜ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں حضور علیہ السلام ذرا پیچھے رہ گئے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ جب آپ ﷺ قضاء حاجت سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں ایک لوٹا (یا چھاگل) لے آیا' آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھوئے۔ پھر دونوں بازو آستینوں سے نکالنا چاہے تو جبہ کی آستین تنگ تھیں۔ آپ ﷺ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکال لیا اور جبہ کو اپنے کندھوں پر ڈال لیا۔ دونوں بازو دھوئے' پیشانی اور عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔ پھر آپ سوار ہوئے تو میں بھی سوار ہو گیا یہاں تک کہ ہم بھی قوم کے پاس جا پہنچے تو وہ لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو چکے تھے۔ اور حضرت عبدالرحمان ﷜ بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انہیں احساس ہوا کہ حضور اقدس ﷺ آچکے ہیں تو وہ پیچھے کو ہٹنے لگے آپ ﷺ نے انہیں اشارہ سے منع فرمایا چنانچہ انہوں نے نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو نبی اکرم ﷺ اور میں کھڑے ہو گئے (کیونکہ ہماری ایک رکعت نکل چکی تھی) اور ہم نے وہ رکعت جو رہ گئی تھی پڑھ لی۔

۵۳۱...... حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

۵۳۱...... حضرت مغیرہ ﷜ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے موزوں

[1] ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے امام احمدؒ، اور بعض دوسرے ائمہ مجتہدین نے عمامہ پر مسح کو جائز اور کافی قرار دیا ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک صرف عمامہ پر مسح درست نہیں البتہ سر کی مفروضہ مقدار کا مسح کرنے کے بعد بالاستیعاب عمامہ پر مسح جائز اور کافی ہے۔ جب کہ صحیح قول کے مطابق حنفیہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک عمار پر مسح کسی حال میں کافی نہیں۔ جن روایات میں مسح علی العمامہ کا ذکر ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تنہا کبھی صرف عمامہ کا مسح نہیں کیا بلکہ سر کی مقدار مفروض کا مسح فرما کر پھر عمامہ پر ہاتھ پھیرا اور یہ عمل بیانِ جواز کے لئے تھا۔ امام محمدؒ نے مؤطا میں فرمایا: ہے کہ: "بلغنا أن المسح على العمامة كامه فترك" یعنی ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ مسح علی العمامہ پہلے مشروع تھا پھر متروک ہو گیا، علامہ عبدالحئی لکھنویؒ نے فرمایا: ہے کہ امام محمدؒ کی بلاغات مسند ہیں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر اس سلسلہ میں کوئی مسئلہ ہی نہیں رہتا کہ مسح علی العمامہ منسوخ ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم

الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ

پر اور سر کے اگلے حصہ (پیشانی کی طرف) اور اپنے عمامہ پر مسح کیا۔

۵۳۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

۵۳۲...... اس سند سے بھی سابقہ روایت (کہ نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر اور پیشانی پر اور عمامہ پر مسح کیا) منقول ہے۔

۵۳۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مِنَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ

۵۳۳...... حضرت مغیرہ ﷺ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنی پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔

۵۳۴...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى حَدَّثَنِي الْحَكَمُ حَدَّثَنِي بِلَالٌ

۵۳۴...... حضرت بلال ﷺ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا۔
عیسیٰ بن یونس کی روایت میں عن بلال کے بجائے حدثنی بلال موجود ہے۔

۵۳۵...... و حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۵۳۵...... اعمش سے حسب سابق روایت (کہ آپ ﷺ نے موزوں اور عمامہ پر مسح کیا) منقول ہے مگر اس میں اتنا اضافہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔

باب-۱۰۵ التوقيت فی المسح علی الخفين

مسح علی الخفین کی مدت متعینہ کا بیان

۵۳۶...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ

۵۳۶...... حضرت شریح بن ہانی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا ان سے مسح علی الخفین کے بارے میں سوال کرنے کے واسطے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اس معاملہ میں حضرت علی ﷺ بن ابی طالب سے سوال کرو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔

أَسْأَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ قَالَ وَكَانَ سُفْيَانُ إِذَا ذَكَرَ عَمْرًا أَثْنَى عَلَيْهِ

ہم نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسح کی مدت مسافر کے لئے تین دن تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات مقرر فرمائی ہے۔❶

۵۳۷...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۳۷...... حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت بعینہٖ منقول ہے۔

۵۳۸...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۵۳۸...... شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جاؤ اس لئے کہ وہ اس مسئلہ میں مجھ سے زائد جاننے والے ہیں۔ چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے سابقہ روایت (کہ مسح کی مدت مسافر کیلئے تین دن تین رات اور مقیم کیلئے ایک دن ایک رات مقرر ہے) نبی اکرم ﷺ سے نقل فرمائی۔

باب-۱۰۶ جواز الصلوات کلها بوضوء واحد

ایک ہی وضو سے تمام (یا کئی) نمازیں پڑھنا جائز ہے

۵۳۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى

۵۳۹...... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے روز ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے فرمایا کہ:
"آج آپ نے وہ کام کیا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے عمر! میں نے قصداً ایسا کیا ہے❷ (بیانِ جواز کے لئے۔

---

❶ جمہور علماء کا مسلک یہی ہے کہ مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔ لیکن امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مسح علی الخفین کی کوئی مدت متعین نہیں۔ جب تک موزے پہنے ہوئے ہوں اس وقت تک مسح کر سکتا ہے۔ خواہ ایک دن یا اس سے زیادہ ہو جائیں اتارنے کی ضرورت نہیں۔

❷ ایک وضو سے کئی فرض نمازیں پڑھنا باجماع واتفاق علماء جائز ہے۔ البتہ ہر نماز کے لئے باوضو ہونے کے باوجود نیا وضو کرنے کا کیا حکم ہے؟ علماء نے فرمایا: کہ نیا وضو کرنا مستحب ہے۔ خواہ اس وضو سے...... کوئی الگ عبادت مثلاً: قرآن کریم کو چھونا وغیرہ کرے یا نہیں ہر حال میں نیا وضو مستحب ہے۔ واللہ اعلم

الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ

تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ایک وضو سے کئی نمازیں جائز ہیں)۔

باب-۱۰۷ کراهة غمس المتوضی و غیره یده فی الانائ قبل غسلها

ہاتھ دھونے سے قبل پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنا مکروہ ہے

۵۴۰ ...... وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

۵۴۰ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اسے دھو لے تین بار۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

(سوتے میں انسان کا ہاتھ مختلف جگہوں میں جاتا رہتا ہے بعض اوقات عضو مخصوص پر لگ جاتا ہے اور ممکن ہے اس پر کوئی نجاست لگی ہو لہٰذا پاکیزگی اور طہارت کا تقاضا یہ ہے کہ ہاتھ بغیر دھوئے کسی برتن میں نہیں ڈالا جائے)۔

۵۴۱ ...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ يَرْفَعُهُ بِمِثْلِهِ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۵۴۱ ...... اس سند سے بھی سابقہ روایت (جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ ہاتھ کو تین مرتبہ دھو لے ...... الخ) معمولی الفاظ کے ردوبدل کے ساتھ منقول ہے۔

۵۴۲ ...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

۵۴۲ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ پر تین بار پانی بہائے قبل اس کے کہ اسے اپنے برتن میں ڈالے۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِيمَ بَاتَتْ يَدُهُ

اس کے ہاتھ نے کس حال میں رات گذاری ہے۔ ❶

۵۴۳.....وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَقُولُ حَتَّى يَغْسِلَهَا وَلَمْ يَقُلْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ ثَلَاثًا إِلَّا مَا قَدَّمْنَا مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ وَأَبِي صَالِحٍ وَأَبِي رَزِينٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِمْ ذِكْرَ الثَّلَاثِ

۵۴۳..... حضرت ابو ہریرہ ﷺ نبی اکرم ﷺ سے یہ تمام سابقہ روایتیں نقل کرتے ہیں اور ان سب میں صرف دھونے کا تذکرہ ہے تین مرتبہ کا تذکرہ کسی روایت میں نہیں سوائے جابر ابن المسیب، ابو سلمہ، عبداللہ بن شقیق ابو صالح ابو رزین کے ان کی روایات میں تین مرتبہ کا تذکرہ ہے۔

---

❶ یہ حکم کس درجہ کا ہے؟ آیا فرض ہے یا واجب؟ یا صرف مسنون و مستحب؟ شوافعؒ کے نزدیک مسنون ہے۔ جب کہ امام احمدؒ کے نزدیک واجب ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مستحب ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس میں تفصیل ہے۔ اگر ہاتھوں پر نجاست لگنے کا یقین ہو تو فرض ہے۔ ظن غالب ہو تو واجب ہے' شک ہو تو مسنون ورنہ مستحب۔ اصل میں جمہور علماء کے نزدیک علتِ حکم توھّم نجاست ہے اسی لئے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ تفصیل ہے۔

یہاں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے بغیر ہاتھ دھوئے پانی میں ڈال دیئے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟ امام احمدؒ کے نزدیک پانی اگر کثیر ہو تو نجس نہیں ہوگا اور قلیل ہو تو نجس ہو جائے گا۔ امام شافعیؒ کے نزدیک مکروہ ہو جائے گا۔ جب کہ احناف رحمھم اللہ کے نزدیک وہی تفصیل ہے جو ابھی گذری کہ نجاست کا یقین ہونے کی صورت میں ناپاک ہوگا ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم

باب-۱۰۸

حكم ولـــوغ الكلب

برتن میں کتے کے منہ ڈالنے کا حکم

٥٤٤...... وحدَّثنِـــي عليُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَــالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِـــي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَـــالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُــمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِـــرَارٍ

۵۴۴...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈالدے تو اس (کی نجاست) کو بہادے اور سات بار اسے دھوئے"۔

٥٤٥...... وحدَّثني مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فَلْيُرِقْهُ

۵۴۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھوؤ) منقول ہے۔ اس میں بہادینے کا ذکر نہیں ہے۔

٥٤٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

۵۴۶...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں سے پئے تو اسے چاہیئے کہ برتن کو سات بار دھوئے"۔

٥٤٧...... وحدَّثنا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ

۵۴۷...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا منہ ڈال دے تو اس کی پاکی یہ ہے کہ اسے سات بار دھویا جائے اور پہلی بار مٹی سے مانجھا جائے"۔

٥٤٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

۵۴۸...... ہمامؒ بن منبہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو ہم سے ابوہریرہؓ نے بیان کیں رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے۔ پھر ان میں سے چند احادیث ہمامؒ نے ذکر کیں ایک ان میں سے یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کے برتن کی پاکی جب کہ اس میں کتا منہ ڈال دے یہ ہے کہ اسے سات بار دھوئے"۔

٥٤٩...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ

۵۴۹...... حضرت عبداللہؓ بن المغفل فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے کتوں کے قتل کا حکم دے دیا تھا پھر (کچھ عرصہ بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: ان کتوں کا کیا قصور ہے کیا حال ہے (یعنی کتوں کو مارنے کا

ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ

حکم ختم کر دیا) پھر اجازت دے دی آپ نے شکاری کتے، جانوروں کی حفاظت کے لئے کتے رکھنے کی اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات بار دھولو آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھ لو"۔

۵۵۰...... و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ مِنَ الزِّيَادَةِ وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ ذِكْرُ الزَّرْعِ فِي الرِّوَايَةِ غَيْرُ يَحْيَى

۵۵۰...... جبکہ یحیٰی بن سعد کی روایت میں شکاری کتے اور جانوروں کے محافظ کتے کے علاوہ کھیتی کی حفاظت کے کتے کی بھی اجازت کا ذکر ہے۔❶

باب-۱۰۹ النهي عن البول في الماء الراكد

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ممنوع ہے

۵۵۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى

۵۵۱...... حضرت جابرؓ، حضور اقدس ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے۔"

❶ جمہور علماء کے نزدیک کتے کا جھوٹا نجس ہے۔ صرف امام مالکؒ کے نزدیک سُورِ کلب نجس نہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ دھونے کا حکم بطور تطہیر نہیں بلکہ تعبدی ہے۔
البتہ طریقۂ تطہیر میں ائمہ ثلاثہ (امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام مالکؒ) اور امام ابو حنیفہؒ کے درمیان اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مذکورہ بالا احادیث کی بناء پر سات مرتبہ دھونا واجب ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تین مرتبہ دھونا کافی ہے۔ امام صاحبؒ کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جو الکامل لابن عدی میں مروی ہے۔ اس میں تین بار دھونے کا ذکر ہے۔
علاوہ ازیں اس روایتِ ابو ہریرہؓ جسے الکامل میں حافظ ابن عدیؒ نے نقل کیا ہے کہ کرابیسی سے اس کے متعدد قرائن و تائید بھی موجود ہیں جن کی بناء پر احنافؒ نے تین بار دھونے کو کافی قرار دیا ہے۔
منجملہ ان کے ایک قرینہ یہ ہے کہ کلب (کتے) کے معاملہ میں شریعت کے احکامات میں بتدریج شدت سے تخفیف آئی ہے یعنی شروع میں تو کتوں کو مارنے کا حکم تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوا تو کتے کے جھوٹے کے بارے میں سات بار دھونے کا حکم آیا۔ بعد ازاں تین بار کا حکم آیا۔
عقلاً بھی یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو نجاساتِ غلیظہ ہیں مثلاً: پیشاب پاخانہ خود کتے کا پیشاب پاخانہ وہ سب تین بار دھونے سے باتفاق ائمہ پاک ہو جاتی ہیں تو کتے کا جھوٹا تو نجاستِ غلیظہ بھی نہیں ہے اور قطعی بھی نہیں یہ بدرجہ اولیٰ تین بار دھونے سے پاک ہو گی۔ واللہ اعلم
کتے کے شکار کا تفصیلی حکم کتاب الصید کے تحت آگے آئے گا۔ انشاءاللہ۔

أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

۵۵۲...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

۵۵۲...... حضرت ابوہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے ہرگز کوئی مستقل ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس میں غسل کرنے لگے"۔

۵۵۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَبُلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ

۵۵۳...... حضرت ہمام [1] بن منبہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو ہم سے حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے بیان کیں۔ پھر ان میں سے چند احادیث ذکر کیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: "ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کر ایسا پانی جو بہہ نہیں رہا۔ اور یہ کہ اس میں پیشاب کرنے کے بعد غسل کرے یہ بھی مت کر۔ [2]

باب-۱۱۰ النهى عن الاغتسال فى الماء الراكد

ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت کا بیان

۵۵٤...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ

۵۵۴...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جنابت کی حالت میں غسل نہ کرے"۔
لوگوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا کہ پھر جنبی شخص کیا کرے؟

[1] یہ ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ 'حضرت ابوہریرہؓ کے خاص شاگرد ہیں۔ ان کی کئی روایات ماقبل میں گذر چکی ہیں۔ انہوں نے "روایاتِ ابوہریرہؓ" کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا جس کا نام حاجی خلیفہؒ نے کشف الظنون میں "الصحيفة الصحيحة" ذکر کیا ہے جب کہ عام طور پر یہ "صحیفہ ہمام بن منبہؒ" کے نام سے معروف ہے۔ امام مسلمؒ نے اس صحیفہ سے کئی روایات صحیح مسلم میں ذکر کی ہیں۔ جب امام مسلمؒ اس صحیفہ سے روایت ذکر کرتے ہیں تو یہ الفاظ لازماً ذکر کرتے ہیں:
"عن همّام بن منبّه قال هذا ما حدّثنا به ابوهريرهؓ، عن محمد رسول الله ﷺ فذكر احاديث منها وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔ ان الفاظ کا ترجمہ ہم نے ہر ایسی روایت کے شروع میں کیا ہے اس صحیفہ کا اصل نسخۂ مخطوطہ چند سال پیشتر حسن اتفاق سے دریافت ہو گیا ہے۔ ایک نسخہ جرمنی میں برلن کے کتب خانہ میں اور دوسرا دمشق کی "مجمع علمی" میں موجود ہے۔ مشہور سیرت اور تاریخ کے محقق ڈاکٹر حمید اللہ مقیم پیرس نے ان دونوں نسخوں کا باہمی تقابل کر کے انہیں شائع کر دیا ہے۔ اس میں ایک سو اڑتیس (۱۳۸) احادیث موجود ہیں۔

[2] ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اس لئے ممنوع ہے کیونکہ نجاست اس میں شامل رہے گی۔ جب کہ جاری اور بہتے ہوئے پانی میں نجاست تو بہہ جائے گی۔ لہٰذا ٹھہرے ہوئے پانی میں اگر کسی نے پیشاب کر دیا مثلاً: کسی جوہڑ' یا چھوٹے تالاب یا حوض وغیرہ میں تو وہ سارا پانی ناپاک اور ناقابل استعمال ہو جائے گا۔ اور کوئی اسے استعمال نہ کر سکے گا۔ البتہ ماء جاری مثلاً: نہر یا دریا یا سمندر ان میں اگر کوئی پیشاب کر دے تو وہ ممنوع نہیں۔

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا

فرمایا کہ ہاتھوں میں (یا برتن میں) لے کر غسل کرے۔ ❶

باب-۱۱۱ وجوب غسل البول وغيره من النجاسات اذا حصلت فی المسجد وان الارض يطهر بالماء من غير حاجة الى حفرها

مسجد میں پیشاب کرنے کے بعد اس جگہ کو دھونا واجب ہے ❷ اور یہ کہ زمین پانی سے دھونے سے پاک ہو جاتی ہے اور اسے کھودنا ضروری نہیں ہے

۵۵۵..... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعُوهُ وَلَا تُزْرِمُوهُ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

۵۵۵..... حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ بعض لوگ اس کی طرف اٹھ دوڑے (تاکہ اسے روکیں یا ڈانٹ ڈپٹ کریں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو' اس کا پیشاب مت روکو۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس پر بہادیا۔

۵۵۶..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَبَالَ فِيهَا فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَنُوبٍ فَصُبَّ عَلَى بَوْلِهِ

۵۵۶..... حضرت انس ؓ بن مالک ذکر کرتے ہیں کہ ایک اجڈ دیہاتی مسجد کے ایک کنارے کو کھڑا ہوا اور پیشاب کر دیا۔ لوگ اس پر چیخے چلائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو (مت روکو) جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہو گیا تو حضور ﷺ نے پانی کا ایک مشکیزہ منگوایا اور وہ اس کے پیشاب پر بہادیا گیا۔

۵۵۷..... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ

۵۵۷..... حضرت انس ؓ بن مالک کہتے ہیں کہ ایک بار ہم مسجد (نبوی ﷺ) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران اچانک

---

❶ اس سے معلوم ہوا کہ جنبی شخص اگر کم مقدار والے حوض میں کود جائے یا کنویں میں جہاں پانی ٹھہرا ہوا ہوتا ہے تو وہ سارا پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اس لئے غسل جنابت سے بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں حضور علیہ السلام نے منع فرمایا۔

❷ اس عنوان سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں پیشاب کرنا صحیح ہے اور کوئی غلط کام یا گناہ نہیں ہے۔ لیکن ایسا نہیں۔ اس عنوان کا مقصد یہ بتلانا ہے کہ اگر کسی نے غلطی سے یا ناواقفیت کی بناء پر مسجد میں پیشاب کر دیا تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ نہ کہ اس کا مقصد مسجد میں پیشاب کرنے کو صحیح قرار دینا ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّ إِسْحٰقَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَهْ مَهْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ

ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ نے فرمایا ٹھہر جا' رک جا (لیکن) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو۔ اسے کرنے دو۔ چنانچہ انہوں نے اسے یونہی چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ پیشاب کر چکا۔ پھر بعد ازاں حضور اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور اسے کہا کہ: یہ مساجد جو ہیں اس چیز کے لئے نہیں ہیں پیشاب یا گندگی و نجاست وغیرہ پھیلانے کے لئے نہیں ہیں۔ یہ تو صرف اللہ کے ذکر' نماز اور تلاوتِ قرآن کے لئے ہیں۔ یا اسی طرح کچھ حضور علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ اور لوگوں میں سے ایک آدمی کو حکم دیا تو پانی کا ایک ڈول لے آیا اور اس پیشاب پر بہا دیا۔ ❶

باب-۱۱۲ حکم البول الطفل الرضیع و کیفیة غسله

شیر خوار بچے کے پیشاب کا حکم اور اسے پاک کرنے کا طریقہ

۵۵۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى

۵۵۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا، آپ ﷺ ان پر دعائے برکت فرماتے اور ان کی تحنیک ❷ کرتے تھے۔ ایک بار ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ ﷺ پر

---

❶ مسجد میں پیشاب کرنا ظاہر ہے بالکل ناجائز اور حرام ہے اور مسجد سے مراد وہ جگہ جہاں نماز پڑھی جاتی ہو۔ البتہ جن مساجد میں بیت الخلاء اس مقصد کیلئے بنے ہوں وہاں پیشاب میں کوئی حرج نہیں اگرچہ پسندیدہ نہیں کیونکہ اس سے مسجد میں بدبو پیدا ہوتی ہے اس جاہل اور اجڈ دیہاتی کو یا تو معلوم نہیں تھا کہ یہ مسجد ہے یا اسے یہ پتہ نہ تھا کہ مسجد میں اس قسم کے کام ممنوع ہیں۔ اس حدیث سے آنحضرت ﷺ کے کمالِ حلم اور کمالِ تدبر و بصیرت کا اظہار ہوتا ہے کہ صحابہ ؓ تو اسے مارنے دوڑے لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ اسے کرنے دو۔ اسمیں نجانے کتنی مصلحت پوشیدہ تھیں۔ ایک تو یہ کہ اگر اسی حالت میں صحابہ ؓ اسے مارنے لگتے تو وہ بھی اپنے بچاؤ کیلئے ادھر ادھر دوڑتا بھاگتا جسمیں کئی مفاسد تھے۔ ایک تو یہ کہ پیشاب کے قطرے ادھر ادھر گرتے۔ پہلے تو ایک حصہ ناپاک ہو رہا تھا۔ اس صورت میں کئی جگہیں ناپاک ہوتیں۔ پوری مسجد میں پیشاب کے قطرے پھیل جاتے۔ اسی طرح اسکا ستر عورت بھی کھلا رہتا' اور لوگوں کی نظروں میں آتا، یہ الگ گناہ ہوتا۔ علاوہ ازیں اسکا پیشاب رک جاتا اور پیشاب کرتے کرتے روک لینا طبی نقطۂ نظر سے انتہائی مضر ہوتا ہے اور کئی بیماریوں کا سبب بن جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے صحابہ ؓ کو منع فرما کر ایک طرف پوری مسجد کو ناپاک ہونے سے بچایا۔ دوسری طرف ستر عورت کے کھلنے کے گناہ سے سب کو بچایا تیسرے اسکو بھی تکلیف سے اور بیماری سے بچایا۔ غرض آنحضرت ﷺ نے اپنی کمالِ حکمت و تدبر سے ان سارے مفاسد کا سدِباب کر دیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اس حدیث سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ فرش اور زمین پر نجاست لگنے سے اس دھونا کافی ہے اسے پاک کرنے کے لئے۔ اور زمین کو کھودنا غیر ضروری ہے۔

❷ تحنیک ایک خاص لفظ ہے۔ اردو میں اسے گھٹی دینا کہتے ہیں۔ عرب میں رواج تھا کہ نومولود بچہ کے منہ میں کھجور اور شہد وغیرہ کا مالیدہ بنا کر اسے چٹاتے تھے یا صرف کھجور اپنے منہ میں نرم کر کے بچہ کے منہ میں رکھتے تھے۔ لوگ برکت کے لئے اپنے نومولود بچوں کو حضور علیہ السلام کے پاس لاتے اور آپ ﷺ سے ان کی تحنیک کروایا کرتے تھے تاکہ بچوں کے منہ میں آپ کا لعاب مبارک شامل ہو جائے اور آپ ﷺ سے دعا کروایا کرتے تھے۔ اسی سے یہ بات بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ بچوں پر بہت شفیق تھے۔ اور بچوں...... (جاری ہے)

بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور پیشاب جہاں ہوا تھا اس جگہ ڈال دیا اور اسے دھویا نہیں۔

۵۵۹...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصَبِيٍّ يَرْضَعُ فَبَالَ فِي حَجْرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

۵۵۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے پاس ایک شیر خوار بچہ لایا گیا، اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوایا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

۵۶۰...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

۵۶۰...... ہشام سے اسی سند کے ساتھ ابن نمیر والی روایت (کہ آپ ﷺ کی گود میں ایک بچہ نے پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے اس جگہ صرف پانی ڈال دیا اور اسے دھویا نہیں) کی طرح نقل کرتے ہیں۔

۵۶۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ قَالَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى أَنْ نَضَحَ بِالْمَاءِ

۵۶۱...... حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے ایک لڑکے کو جو کھانا نہ کھاتا تھا لے کر آئیں اور اسے آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ اس نے پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر پانی چھڑک دیا۔ اس کے علاوہ کچھ نہ کیا (دھویا وغیرہ نہیں)۔

۵۶۲...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ

۵۶۲...... زہری ؒ سے اس سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے پانی منگایا اور اس پر چھڑک دیا۔

۵۶۳...... وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَحَدُ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى

۵۶۳...... عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن نے جو ان اوّلین مہاجر خواتین میں سے تھیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی تھی اور حضرت عکاشہ بن محصن ؓ جو بنو اسد بن خزیمہ کے ایک فرد تھے۔ مجھ سے بیان کیا کہ وہ (ام قیس رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے ایک لڑکے کو جو ابھی اس عمر کو نہیں پہنچا تھا کہ کھانا کھا سکے لے کر آئیں۔

عبید اللہ کہتے ہیں کہ ام قیس رضی اللہ عنہا نے مجھے بتلایا کہ انکے بیٹے نے آنحضرت کی گود میں پیشاب کر دیا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... سے آپ ﷺ کو بیحد محبت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک صحابی ؓ نے آپ ﷺ سے کہا کہ مجھے تو بچوں پر پیار نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم سنگدل ہو۔ معلوم ہوا کہ بچوں سے محبت کرنا یہ سنت نبوی اور اخلاق نبوی کی تعمیل بھی ہے۔

ثَوْبِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا

حضور علیہ السلام نے پانی منگوایا اور اسے اپنے کپڑوں پر چھڑک لیا اور اسے دھویا نہیں۔ ❶

باب-۱۱۴

حکم المنی

منی کا کیا حکم ہے؟ ❷

٥٦٤......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ

۵۶۴......حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

---

❶ شیر خوار بچہ کے پیشاب کے بارے میں جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ وہ ناپاک و نجس ہے، جب کہ داؤد ظاہری کے نزدیک وہ نجس نہیں طاہر ہے۔ البتہ جمہور علماء کے نزدیک بچہ کا پیشاب اگر کپڑے پر لگ جائے تو اس کے پاک کرنے کے طریقہ میں اختلاف ہے۔
امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور اسحقؒ کے نزدیک بچہ کے پیشاب کو دھونے کے بجائے اس پر پانی کے چھینٹے مارنا طہارت کے لئے کافی ہے البتہ چھوٹی بچی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔
ان کے برخلاف امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاء کوفہ کے نزدیک شیر خوار لڑکی کی طرح لڑکے کے پیشاب کو بھی دھونا ضروری ہے۔ البتہ لڑکے کے پیشاب میں زیادہ مبالغہ کی ضرورت نہیں غسلِ خفیف کافی ہے۔
امام شافعیؒ وغیرہ کے دلائل مذکورہ احادیث ہیں۔ جب کہ احناف و موالک کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں مطلقاً پیشاب سے بچنے کی تاکید بیان کی گئی ہے اور اسے نجس قرار دیا گیا ہے۔ البتہ وہ احادیث عام ہیں ان میں کسی کے خاص پیشاب مثلاً: لڑکی 'لڑکا' جانور وغیرہ کے پیشاب کی تخصیص نہیں ہے۔ علاوہ ازیں شیر خوار بچہ کے پیشاب کو دھونے کی صراحت صحیح مسلم ہی کی حدیث نمبر ۵۶۲ جو اس باب کی پہلی حدیث ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں موجود ہے جس میں "صبَّ علیه الماءَ" اور "اتبعه الماء" کے الفاظ موجود ہیں' جو دھونے پر دلالت کرتے ہیں۔ البتہ چونکہ کئی روایات میں "نضح" اور "رش" کے الفاظ بھی ہیں جنکے معنی چھڑکنے کے ہیں تو امام اعظمؒ ابو حنیفہؒ نے فرمایا: کہ ان تمام روایات کی موجودگی میں صحیح بات یہ ہے کہ دھونے سے مراد ہلکا سا دھونا کیا جائے۔ یعنی دھونے میں زیادہ مبالغہ نہ کیا جائے۔
البتہ یہ بات لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں حکم الگ کیوں ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ لڑکی کا پیشاب زیادہ غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے بہ نسبت لڑکے کے۔ لہٰذا اس کے پیشاب میں مبالغہ کے ساتھ دھونے کا حکم ہے۔ واللہ اعلم

❷ منی اگر کپڑوں کو لگ جائے احتلام یا جماع کی صورت میں تو ان کپڑوں کا کیا حکم ہوگا؟ آیا وہ ناپاک ہوں گے یا پاک۔ اور ناپاک ہونے کی صورت میں طریقۂ طہارت کیا ہوگا؟ آیا صرف "فرک" یعنی کھرچنا طہارت کے لئے کافی ہوگا یا غسل یعنی دھونا بھی ضروری ہوگا۔ اس بارے میں ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کا اختلاف ہے بلکہ یہ اختلاف عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی موجود تھا۔
امام شافعیؒ اور امام احمد رحمہما اللہ کے نزدیک منی پاک ہے۔ جب کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام اوزاعیؒ کے نزدیک منی مطلقاً نجس اور ناپاک ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک بغیر دھوئے کپڑا پاک نہ ہوگا۔ دھونا ضروری ہے۔ جب کہ احنافؒ کے یہاں تفصیل ہے۔ صاحب درمختارؒ نے فرمایا: "الغسل إن کان رطباً والفرك إن كان يابسا" یعنی اگر منی تر ہو تو دھونا ضروری ہے اور خشک ہو تو صرف کھرچنا کافی ہے۔ کھرچنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔ البتہ یہ بات ملحوظ رہے کہ کھرچنا اس وقت کافی ہوگا جب خروج منی سے قبل پانی سے استنجا کر لیا ہو اور اگر نہ کیا ہو تو خشک ہونے کی صورت میں بھی دھونا ضروری ہے۔
امام شافعیؒ کی دلیل مذکورہ بالا روایات اور وہ تمام روایات ہیں جن میں کھرچنے کا ذکر ہے۔ اور ان کے نزدیک یہ کھرچنا بھی بطور طہارت نہیں بطور نظافت ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ جن روایات میں غسل کا ذکر ہے وہ بھی نظافت پر محمول ہیں جب کہ حضرات احناف رحمہم اللہ کے بھی دلائل متعدد ہیں۔ ایک تو صحیح ابن حبان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ کی روایت ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: کہ "اگر تم کپڑے میں کچھ (منی) وغیرہ لگی دیکھو تو اسے دھولو"۔ علاوہ ازیں ابوداؤد میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت...... (جاری ہے)

عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ فَأَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ إِنْ رَأَيْتَهُ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ نَضَحْتَ حَوْلَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرْكًا فَيُصَلِّي فِيهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں مہمان ہوا۔ صبح کو وہ اپنا کپڑا دھونے لگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تیرے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ اگر تو نے (منی) دیکھی تھی کہ اس حصہ کو دھوڈالتا اور اگر نہیں دیکھی تو اس کے اردگرد پانی کے چھینٹے مار لیتا۔ میں حضور اقدس ﷺ کے کپڑوں سے منی کو کھرچ ڈالتی تھی اور آپ ﷺ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۶۵...... وحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمَنِيِّ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۵۶۵...... اسود رحمہ اللہ اور ہمام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
"میں حضور ﷺ کے کپڑوں سے (منی) کو کھرچ دیا کرتی تھی"۔

۵۶۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ ابْنِ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِي حَتِّ الْمَنِيِّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ

۵۶۶...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے منی کھرچنے کے بارے میں ابو معشر رحمہ اللہ کی روایت (کہ میں آپ ﷺ کے کپڑوں سے منی کو کھرچ ڈالتی تھی اور آپ ﷺ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے) کی طرح نقل کرتی ہیں۔

۵۶۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

۵۶۷...... ہمام رحمہ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسب سابق روایتوں کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۵۶۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۶۸...... حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات ہیں۔
بہر کیف! حضرات احناف کے نزدیک منی کا دھونا ضروری ہے اور بغیر دھوئے اگر گیلی ہو تو کپڑا پاک نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ أَيَغْسِلُهُ أَمْ يَغْسِلُ الثَّوْبَ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْغَسْلِ فِيهِ

یسارؒ سے منی کے بارے میں پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا صرف منی کو دھویا جائے گا یا پورے کپڑے کو؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ منی کو دھویا کرتے تھے اور اسی کپڑے میں نماز کیلئے نکل جاتے اور میں منی کے دھونے کا اثر آپ ﷺ کے کپڑوں میں دیکھ رہی ہوتی تھی۔

۵۶۹..... وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ فَحَدِيثُهُ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۵۶۹..... عمرو بن میمونؒ سے اسی سند کیساتھ روایت منقول ہے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت میں بشر کی روایت کی طرح الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کپڑے سے منی کو دھوڈالتے تھے اور ابن مبارک و عبد الواحد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں منی کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھوڈالتی تھی۔

۵۷۰..... وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمْتُ فِي ثَوْبَيَّ فَغَمَسْتُهُمَا فِي الْمَاءِ فَرَأَتْنِي جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَبَعَثَتْ إِلَيَّ عَائِشَةُ فَقَالَتْ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ بِثَوْبَيْكَ قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُ مَا يَرَى النَّائِمُ فِي مَنَامِهِ قَالَتْ هَلْ رَأَيْتَ فِيهِمَا شَيْئًا قُلْتُ لَا قَالَتْ فَلَوْ رَأَيْتَ شَيْئًا غَسَلْتَهُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَحُكُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَابِسًا بِظُفُرِي

۵۷۰..... عبداللہ بن شہاب الخولانیؒ کہتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں مہمان ہوا (رات میں) مجھے اپنے کپڑوں میں احتلام ہو گیا۔ میں نے اپنے دونوں کپڑے پانی میں ڈبو دیئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے مجھے دیکھ لیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر کر دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بلوا بھیجا اور فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا کہ تم اپنے کپڑوں کے ساتھ وہ کرو جو تم نے کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ دیکھا جو سونے والا خواب میں دیکھتا ہے (مراد احتلام ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنے ان کپڑوں میں اس کا کچھ اثر بھی دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں! فرمایا: اگر تم کچھ دیکھتے تو اسے دھوڈالتے۔ اور میں تو حضور اقدس ﷺ کے کپڑوں سے خشک منی اپنے ناخن سے کھرچ ڈالتی تھی۔

باب-۱۱۴ نجاسة الدم و كيفية غسله

خون❶ کے نجس ہونے اور اسے دھونے کا بیان

۵۷۱...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِحْدَانَا يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ

۵۷۱...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ: ہم میں سے کسی کے کپڑوں کو حیض کا خون لگ جاتا ہے ہم اسے (پاک کرنے کے لئے) کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسے کھرچ لو (مل لو) پھر پانی ڈال کر اسے رگڑو، پھر اسے دھو کر اس میں نماز پڑھ لو۔

۵۷۲...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

۵۷۲...... مذکورہ سند کے ساتھ ہشام بن عروہ سے یہ حدیث یحییٰ بن سعید کی روایت (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے کپڑوں سے خون کھرچ لو پھر پانی ڈال کر اس کو رگڑو پھر اسے دھو کر اس میں نماز پڑھ لو) کی منقول ہے۔

باب-۱۱۵ الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه

پیشاب کی نجاست اور اس سے بچنے کے واجب ہونے کا بیان

۵۷۳...... حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ فَدَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى

۵۷۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں پر گذر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں صاحبانِ قبور کو عذاب دیا جارہا ہے اور ان دونوں کو کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں ہورہا۔ ان میں ایک تو چغل خور تھا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو وہ اپنے پیشاب (کے چھینٹوں) سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔
ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں آپ ﷺ نے ایک کھجور کی تر شاخ منگوائی اور اسے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا ایک کو اس کی قبر پر گاڑ دیا اور دوسری کو اس کی قبر پر گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ: شاید ان دونوں پر سے ان ٹہنیوں کے

---

❶ خون کے نجس و ناپاک ہونے پر ائمہ وعلماء کا اجماع ہے۔ اور اگر کپڑے یا جسم پر خون لگ جائے خواہ وہ انسان کا ہو یا جانور ماکول غیر ماکول کا اسے دھونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی۔ واللہ اعلم

هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

خشک ہونے تک عذاب ہلکا کر دیا جائے"۔ ❶

۵۷۴...... حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ الْآخَرُ لَا يَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ أَوْ مِنَ الْبَوْلِ

۵۷۴...... اعمش رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی معمولی تبدیلی کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے۔ لیکن مفہوم ایک ہی ہے۔

---

❶ پیشاب کے چھینٹوں سے اجتناب لازمی اور ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ ترمذی کی روایت ہے: پیشاب (کے قطروں) سے بچو اس لئے کہ عذاب قبر کی ایک عمومی وجہ یہی ہے"۔

اس حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: کہ "وما یعذبان فی کبیر" یعنی ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، لیکن بخاری میں یہی روایت ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ: "وما یعذبان فی کبیر وانہ لکبیر" کہ انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا حالانکہ وہ بڑے گناہ ہیں۔ تو گویا دونوں باتوں میں تضاد ہو گیا۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ جو فرمایا: کہ انہیں کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں ہو رہا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں ان گناہوں کو بڑا نہیں سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ یہ معمولی گناہ ہیں ان کے نتیجہ میں عذاب نہیں ہو سکتا۔ اور بعض علماء نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اگرچہ یہ گناہ بڑے ہیں لیکن ان گناہوں سے بچنا کوئی بڑی اور مشکل بات نہیں ہے۔ وہ دو گناہ آپ ﷺ نے فرمائے کہ ایک تو چغل خوری ہے۔ یہ بڑی بری عادت ہے کیونکہ اس سے دو بھائیوں میں نفرت و عداوت کے جذبات بھڑکتے ہیں اور آپس میں دشمنیاں اور بغض و کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ محبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ دوسرا گناہ پیشاب کے چھینٹوں سے احتراز کرنا ہے۔ یہ بھی سخت گناہ ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان کا جسم و لباس دونوں ناپاک رہتے ہیں۔ اور مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔ ناپاکی و گندگی میں رہنا مسلمان کا شیوہ نہیں۔

حدیث میں فرمایا: کہ آپ ﷺ نے ایک ہری شاخ دونوں قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا: کہ شاید ان کے خشک ہونے تک ان دونوں پر سے عذاب کم ہو جائے۔

اس سے بعض اہل بدعت نے قبروں پر پھول چڑھانے کے جواز پر استدلال کیا ہے۔ لیکن یہ استدلال بالکل باطل ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں پھول چڑھانے کا کوئی ذکر نہیں۔ البتہ شاخ گاڑنے کا ذکر ہے اور علماء نے اس بارے میں کلام کیا ہے کہ شاخ گاڑنے کا کیا حکم ہے؟

علماء کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیت تھی آپ ﷺ کے بعد کسی کے لئے ایسا کرنا درست نہیں۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ آپ ﷺ کو بذریعہ وحی یہ علم دیا گیا تھا کہ ان پر عذاب قبر ہو رہا ہے اور اس کے ساتھ آپ ﷺ کو یہ بھی بتلایا گیا تھا کہ شاخیں گاڑنے کی وجہ سے ان پر تخفیف عذاب ہو سکتا ہے۔ اور آپ ﷺ کے بعد نہ کسی کو بذریعہ وحی عذاب کی اطلاع مل سکتی ہے اور نہ ہی تخفیف عذاب کی۔ لہٰذا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔ لیکن متاخرین علماء میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ کسی مردے کے لئے مغفرت کی کوشش نہیں کرنی چاہئے اور پھر دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کے کیا معنی رہ جاتے ہیں؟ لہٰذا اگرچہ عذاب اور تخفیف عذاب کی اطلاع نہیں ہو سکتی، لیکن پھر بھی احتمال مغفرت و تخفیف عذاب کے لئے شاخ گاڑنا جائز ہے۔ البتہ یہاں یہ بات پیشِ نظر رہنی ضروری ہے کہ حدیث سے ثابت ہونے والی چیز کو اس کی حد پر رکھنا چاہئے۔ اور حدیث میں آپ ﷺ سے صرف ایک دو بار شاخ گاڑنا ثابت ہے۔ آپ ﷺ کا عام معمول یہ نہیں تھا لہٰذا احیاناً اور کبھی کبھی ایسا کرنا اتباع سنت کی نیت سے جائز ہے۔ اسے لازم ملزوم سمجھنا جائز نہیں بلکہ اگر کوئی اس کا التزام کرے تو یہی عمل بدعت بن جائے گا۔ واللہ اعلم (ملخصاً از درس ترمذی ج ۱ ص ۲۸۶)

كتاب الحيض

کتاب الحیض

باب-۱۱۶ مباشرة الحائض فوق الازار

حائضہ عورت سے کپڑے کے اوپر سے مباشرت کرنا ❶

۵۷۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَأْتَزِرُ بِإِزَارٍ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا

۵۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم (ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن) میں سے اگر کوئی حالتِ حیض میں ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اسے حکم دیتے ازار باندھنے کا اور پھر اس کے اوپر سے مباشرت فرماتے۔ (مباشرت بمعنیٰ ساتھ لیٹنا یا جسم سے جسم ملانا ہے بمعنیٰ جماع مراد نہیں ہے)

۵۷۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ

۵۷۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم میں سے اگر کوئی حائضہ ہوتی تو حضور اکرم ﷺ اسے تہبند باندھنے کا حکم دیتے جب کہ حیض کا خون جوش پر ہوتا۔ پھر آپ ﷺ اس سے مباشرت فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں کہ تم میں سے کون ہے جو اپنی (جنسی) خواہش پر ایسا قدرت رکھتا ہو جیسی قدرت واختیار رسول اللہ ﷺ رکھتے تھے۔

۵۷۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ

۵۷۷...... حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج سے حالتِ حیض میں تہبند کے اوپر سے

کتاب الحیض

❶ مباشرت کا لفظی معنیٰ "مسّ الجلد بالجلد" یعنی جسم کا جسم سے مل جانا ہے اور اس کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ کہ مباشرت بالجماع ہو' یعنی وظیفہ زوجیت ادا کیا جائے اور حالتِ حیض میں یہ بالکل حرام ہے' باتفاق علماء کرامؒ، حتی کہ نوویؒ نے اس کو جائز سمجھنے والے پر کفر کا حکم لگایا ہے۔ اگرچہ احناف کے نزدیک یہ کفر تو نہیں لیکن سخت گناہ اور حرام ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کپڑے کے اوپر سے مباشرت کی جائے یعنی جسم سے جسم ملالیا جائے یہ باتفاق علماء جائز ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کپڑے کے بغیر مباشرت ہو لیکن جماع نہ ہو۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ البتہ امام احمدؒ بن حنبل کا اختلاف ہے۔ جمہور کی دلیل مذکورہ بالا روایات ہیں۔

مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْإِزَارِ وَهُنَّ حُيَّضٌ

مباشرت فرمایا کرتے تھے"۔

باب-۱۱۷ الاضطجاع مع الحائض فی لحاف واحد

حائضہ عورت کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹنے کا حکم

۵۷۸...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْطَجِعُ مَعِي وَأَنَا حَائِضٌ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ

۵۷۸...... حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ لیٹا کرتے تھے حالانکہ میں حیض میں ہوتی تھی اور میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کپڑا ہوتا تھا۔

۵۷۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ قَالَتْ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۵۷۹...... حضرت ام المومنین امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک مجھے حیض شروع ہو گیا۔ میں وہاں سے پرے ہٹ گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھالئے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم کو حیض آگیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹی۔ اور امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں جنابت کا غسل فرماتے تھے۔

باب-۱۱۸ جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجيه الخ

حائضہ عورت، شوہر کا سر، وغیرہ دھو سکتی ہے اور اس کے کنگھی کر سکتی ہے

۵۸۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ

۵۸۰...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو (دوران اعتکاف) اپنا سر میرے قریب کر دیتے۔ میں آپ کے کنگھا کر دیتی اور آپ ﷺ گھر میں سوائے انسانی حاجت وضرورت (مثلاً: بول وبراز وغیرہ) کے تشریف نہ لاتے تھے۔

۵۸۱...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و

۵۸۱...... حضرت عمرہ بنت عبد الرحمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيضُ فِيهِ فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ إِذَا كَانُوا مُعْتَكِفِينَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں (حالتِ اعتکاف میں) ضروری حوائج کے لئے گھر میں داخل ہو جاتی اور اگر گھر میں کوئی مریض ہوتا تو چلنے کے دوران ہی اسے بھی پوچھ لیا کرتی۔
اور رسول اللہ ﷺ مسجد میں رہ کر اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے، میں آپ ﷺ کے کنگھی کر دیتی اور آپ جب معتکف ہوتے تو سوائے حوائج ضروریہ انسانیہ کے گھر میں داخل نہ ہوتے تھے۔

۵۸۲...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

۵۸۲...... حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں رہتے ہوئے مسجد ہی میں اپنا سر مبارک میری طرف کو کر دیتے۔ میں آپ کا سر مبارک دھو دیتی تھی حالانکہ میں حیض میں ہوتی تھی۔

۵۸۳...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي فَأُرَجِّلُ رَأْسَهُ وَأَنَا حَائِضٌ

۵۸۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری طرف نکال دیتے تھے، میں اپنے حجرہ میں ہوتی تھی اور حالتِ حیض میں ہونے کے باوجود آپ ﷺ کے سر میں کنگھی کر دیتی تھی۔

۵۸۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ

۵۸۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض میں ہوتی تھی اور حضور علیہ السلام کا سر مبارک دھویا کرتی تھی۔

۵۸۵...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

۵۸۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد سے میرا جائے نماز اٹھا دو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حیض میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

۵۸۶...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ وَابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أُنَاوِلَهُ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ تَنَاوَلِيهَا فَإِنَّ الْحَيْضَةَ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

۵۸۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور ﷺ نے حکم دیا کہ آپ ﷺ کو مسجد سے جانماز لا دوں۔ میں نے عرض کیا میں حیض سے ہوں۔ فرمایا کہ پھر بھی اٹھا دو، تمہارے ہاتھ میں تو حیض نہیں ہے۔

۵۸۷...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ

۵۸۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! مجھے کپڑا دے دو۔ انہوں نے فرمایا: میں حیض سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے کپڑا دے دیا۔

۵۸۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فَيَشْرَبُ

۵۸۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں دوران حیض برتن میں پانی پیتی تھی پھر وہ پانی رسول اللہ ﷺ کو پیش کرتی۔ آپ ﷺ اپنا منہ برتن کے اسی حصہ پر لگاتے جس حصہ پر میں نے منہ لگایا ہوتا اور پانی پیا کرتے اور میں ہڈی سے گوشت نوچتی تھی حیض میں اور پھر وہی (گوشت والی) ہڈی آپ ﷺ کو دیتی تو آپ ﷺ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا۔

۵۸۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ

۵۸۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ میرے ایام حیض میں میری گود میں سر رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۵۹۰...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ((وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى

۵۹۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں یہ دستور تھا کہ جب ان کی عورتیں حیض میں ہوتیں تو نہ انہیں ساتھ کھانا کھلاتے، نہ گھروں میں انہیں ساتھ رکھتے تھے۔
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس ﷺ سے اس بارے میں دریافت فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یسئلونك عن المحيض ...... الآية کہ یہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ ﷺ سے حیض

فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ)) إلى آخرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنْ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا

کی بابت دریافت کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ حیض ناپاکی ہے حالتِ حیض میں عورتوں سے دور رہو الخ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تم حائضہ سے سب کچھ کرو سوائے نکاح (یعنی جماع) کے۔ یہ اطلاع یہود کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہے کہ ہمارے ہر معاملہ میں ہماری مخالفت کرے۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہودی ایسی ایسی بات کہہ رہے ہیں۔ تو کیا ہم ان سے (حائضہ عورتوں سے) جماع نہ کریں (اور زیادہ ان کی مخالفت کریں) یہ سن کر آنحضرت ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا۔ ہم کو یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ کو ان دونوں پر غصہ آیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں اٹھ کر باہر نکل گئے۔ سامنے سے کوئی دودھ کا ہدیہ لے کر نبی ﷺ کے لئے آرہا تھا۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کے پیچھے کسی کو بھیجا (بلانے کے لئے) اور انہیں دودھ پلایا جس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو ان دونوں پر غصہ نہیں تھا (بلکہ غصہ اس بات پر تھا کہ ان کی یہ بات قرآن کے حکم صریح کے خلاف ہے اور انہوں نے ایسی بات کیوں کی)۔ [1]

باب-۱۱۹ فی المذی

مذی کا بیان [2]

۵۹۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُشَيْمٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلَى وَيُكْنَى أَبَا يَعْلَى عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ

۵۹۱...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بہت مذی خارج کرنے والا شخص تھا (یعنی میری مذی بہت نکلتی تھی) مجھے آنحضرت ﷺ سے اس بارے میں سوال کرنے سے حیا مانع ہوتی تھی کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں۔ تو میں نے مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تو انہوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ذکر (عضو مخصوص) کو دھودے اور

---

[1] ان تمام روایات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہود' حائضہ عورتوں سے بہت دور رہا کرتے نہ انکے ہاتھ کا کھانا کھاتے' نہ انہیں اپنے گھروں میں رکھتے تھے بلکہ انہیں گھروں سے باہر دور کوٹھریوں میں بند رکھتے تھے۔ لیکن اسلام نے ان تمام غلط اور جاہلی عادات کو ختم کیا اور فرمایا حضور علیہ السلام نے کہ سوائے جماع کے حائضہ عورت سے ہر طرح کا فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ یعنی اس کے جسم کے کپڑے کے اوپر اوپر مباشرت بھی جائز ہے' اس کے ہاتھ کا کھانا پینا بھی جائز ہے اور اس کے ساتھ رہنا سہنا سب جائز ہے۔

[2] مذی پانی کے ان قطرات کو کہتے ہیں جو مرد کے عضو مخصوص سے شہوت کی حالت میں نکلیں۔ یہ گاڑھا اور رقیق مادہ ہوتا ہے پانی کے رنگ کا۔ اور جب مرد کے شہوانی جذبات برانگیختہ ہوں اس وقت نکلا کرتا ہے۔

وضو کرلے۔

۵۹۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِنْهُ الْوُضُوءُ

۵۹۲...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے آنحضرت ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کرنے سے شرم آتی تھی۔ میں نے مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا (کہ وہ اس بارے میں پوچھیں) انہوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا مذی سے وضو لازم ہوتا ہے۔

۵۹۳...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَرْسَلْنَا الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ

۵۹۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ہم نے حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، انہوں نے آپ ﷺ سے مذی کے بارے میں حکم پوچھا کہ اگر کسی آدمی کو مذی خارج ہو تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وضو کرے اور اپنے عضو مخصوص کو دھوئے"۔ [1]

باب-۱۲۰ غسل الوجه واليدين اذا استيقظ من النوم

بیدار ہونے کے بعد چہرے اور ہاتھوں کو دھونے کا بیان

۵۹٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ

۵۹۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات میں نیند سے بیدار ہوتے تو قضائے حاجت سے فارغ ہوتے۔ بعد ازاں اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو دھو کر کو سوجایا کرتے تھے۔

باب-۱۲۱ جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له الخ

جنبی شخص کے لئے حالتِ جنابت میں سونا جائز ہے

۵۹٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

۵۹۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے وضو فرماتے تھے سونے سے قبل۔

---

[1] مذی کے خروج سے وضو ٹوٹتا ہے غسل نہیں۔ باتفاقِ ائمہ مذی ناقضِ وضو ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک مذی کی جگہ صرف چھینٹے مارنے سے پاک ہو جائے گی البتہ جمہور کے نزدیک دھونا ضروری ہے بغیر دھوئے مذی سے پاکی حاصل نہ ہوگی۔ واللہ اعلم

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ

۵۹۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَوَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

۵۹۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب حالت جنابت میں ہوتے اور اسی حالت میں کھانے پینے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کرلیا کرتے تھے نماز جیسا وضو۔

۵۹۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ

۵۹۷...... ابن مثنیٰ نے اپنی روایت بواسطہ حکم اور ابراہیم نقل کی ہے۔

۵۹۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ

۵۹۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ! کیا کوئی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں! جب کہ وضو کرلے"۔

۵۹۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَلْ يَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ لِيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَنَمْ حَتَّى يَغْتَسِلَ إِذَا شَاءَ

۵۹۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اسے چاہیے کہ وضو کرلے اور پھر سو جائے اور پھر جب چاہے غسل کرلے۔

۶۰۰...... و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ جَنَابَةٌ

۶۰۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ انہیں رات میں جنابت ہوگئی۔

مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ

حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا: وضو کرلو، عضو مخصوص کو دھوڈالو اور پھر سو جاؤ۔ ❶

٦٠١...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

٦٠١...... حضرت عبداللہ بن ابی قیسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں دریافت کیا (کہ آپ ﷺ وتر کب اور کیسے پڑھتے تھے؟) آگے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طویل حدیث بیان کی اس میں فرمایا کہ میں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا) کہ آپ ﷺ کا جنابت کی حالت میں کیا معمول تھا۔ کیا سونے سے قبل غسل کرلیا کرتے تھے، غسل سے قبل سو جایا کرتے تھے؟
انہوں نے فرمایا کہ دونوں طرح کرتے تھے۔ بعض اوقات غسل فرماتے پھر سوتے اور بسا اوقات وضو کر کے سو جاتے۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہی تمام تعریف ہے جس نے اس معاملہ میں گنجائش رکھی (کہ جماع کے بعد سونے سے قبل غسل کرنا ضروری نہ رکھا اور نہ تنگی پیش آتی)۔

٦٠٢...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

٦٠٢...... ابن وہب معاویہ بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ حالت جنابت میں غسل فرما کر سوتے اور ربسا اوقات صرف وضوء کر کے سو جایا کرتے تھے) منقول ہے۔

٦٠٣...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا وَقَالَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُعَاوِدَ

٦٠٣...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے (اور فراغت کے بعد) دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ وضو کرلے (دوبارہ صحبت سے قبل، تاکہ زیادہ نشاط حاصل ہو)۔

---

❶ جنبی شخص حالتِ جنابت میں ہر کام کر سکتا ہے سوائے نماز، تلاوت، ذکر اور مسجد میں دخول وغیرہ عبادات کے بدنی عبادات نہیں کر سکتا۔ باقی کھانا پینا، سونا جنبی کے لئے جائز ہے۔ جب کہ وضو کرنے کا حکم مسنون ہے۔ لازم و واجب نہیں۔ البتہ اگر کسی نماز کا وقت داخل ہو جائے تو غسل کرنا اس پر فی الفور واجب ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

۶۰۴...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ الْحَذَّاءَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

۶۰۴...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے کئی سے فارغ ہو جاتے ایک ہی غسل سے (مراد یہ ہے کہ ایک زوجہ سے صحبت کرنے کے بعد غسل کئے بغیر دوسری زوجہ سے صحبت کرلی اور آخر میں غسل کرلیا)۔

باب-۱۲۲ وجوب الغسل على المرءة بخروج المنى منها

عورت کی منی نکلنے پر اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے

۶۰۵...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ جَدَّةُ إِسْحٰقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ وَعَائِشَةُ عِنْدَهُ يَا رَسُولَ اللهِ الْمَرْأَةُ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ فَتَرَى مِنْ نَفْسِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ فَضَحْتِ النِّسَاءَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَقَالَ لِعَائِشَةَ بَلْ أَنْتِ فَتَرِبَتْ يَمِينُكِ نَعَمْ فَلْتَغْتَسِلْ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِذَا رَأَتْ ذَاكِ

۶۰۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اسحاق بن ابی طلحہ (راوی) کی دادی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضور ﷺ کے پاس ہی تھیں، امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! عورت کیا سونے کے دوران وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (احتلام) اور وہی چیز اپنے اندر سے بھی نکلتی دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (منی)؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ سنا تو فرمانے لگیں کہ اے امّ سلیم! تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں! تو نے تو عورتوں کو رسوا کردیا (کیسی بے شرمی کی بات کہی جس کا مطلب ہے عورتوں میں شہوت زیادہ ہوتی ہے) اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ فرمانا کہ تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں خیر کا کلمہ تھا (یعنی یہ کوئی بددعا نہ تھی بلکہ ایک طرف سے نیک نیتی سے کہا گیا جملہ تھا کیونکہ یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کو تنبیہ کرنا مقصود ہو)۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ بلکہ تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یعنی یہ کوئی بے حیائی اور رسوائی کی بات امّ سلیم نے نہیں کی بلکہ) ہاں ایسا ہوتا ہے اور اے امّ سلیم! اگر ایسا کوئی عورت دیکھے تو غسل کرلے۔ ❶

---

❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو بھی خواب میں احتلام ہو جائے تو اس پر بھی غسل واجب ہوگا جس طرح مرد پر احتلام کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے۔ اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ عورت کے لئے خروج منی اگر شہوت کے ساتھ ہو تو غسل واجب ہو جائے گا۔
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت میں بھی مادۂ منویہ ہوتا ہے اور اس کا خروج بھی ہوتا ہے۔ لیکن جدید و قدیم اطباء کی ایک بڑی جماعت اس کی قائل ہے کہ عورت کے اندر مادۂ منویہ بالکل نہیں ہوتا۔ اور اس کے لئے انزال کا مطلب تکمیل لذت ہے۔ لہٰذا اطباء کے اس قول اور مذکورہ حدیث میں بظاہر تعارض ہے۔ لیکن حقیقتاً ان میں باہم کوئی تعارض نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عورت...... (جاری ہے)

٦٠٦......حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا سَأَلَتْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَتْ ذٰلِكِ الْمَرْأَةُ فَلْتَغْتَسِلْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَهَلْ يَكُونُ هٰذَا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نَعَمْ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ

٦٠٦...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا عورت کے بارے میں کہ وہ وہی کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے خواب میں (تو کیا حکم ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت ایسا کچھ دیکھے تو غسل کرلے۔ اس پر حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (امّ المؤمنین) نے فرمایا مجھے بڑی حیا آئی۔ اور انہوں نے کہا کہ کیا ایسا بھی ہوتا ہے (کہ عورت کو بھی احتلام ہو اور کیا اس کی بھی منی ہوتی ہے؟) حضور علیہ السلام نے فرمایا:

ہاں! ورنہ بچہ کے اندر ماں کی مشابہت کہاں سے آتی ہے۔ بے شک مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے جب کہ عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے۔ دونوں میں سے جو بھی غالب ہو جاتی ہے (رحمِ مادر میں) تو اسی کی مشابہت بچہ میں آجاتی ہے۔

٦٠٧......حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَغْتَسِلْ

٦٠٧...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا عورت کے بارے میں کہ اگر وہ بھی خواب میں ایسی چیز دیکھے (منی) جو مرد دیکھتا ہے خواب میں تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر عورت سے بھی وہ چیز خارج ہو جو مرد سے خارج ہوتی ہے (یعنی منی) تو اسے چاہیئے کہ غسل کرے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی بھی منی ہوتی ہے البتہ وہ باہر نہیں نکلتی بلکہ عموماً اس کا انزال رحم کے اندر ہی ہوتا ہے۔ البتہ بعض غیر معمولی صورتوں میں رحم سے باہر بھی انزال ہو جاتا ہے۔ مذکورہ حدیث میں یہی غیر معمولی صورت ہی مراد ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب...... یہاں ایک اہم بات سمجھنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ بعض ملحدین و زنادقہ و منکرینِ حدیث مذکورہ حدیث اور ان جیسی دوسری احادیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ازواج مطہراتؓ نے اپنی نجی زندگی کی وہ باتیں عام آدمی کے سامنے کیوں بیان کیں جو ایک عام عورت بھی بیان کرتے ہوئے شرماتی ہے اور کیا یہ فحش میں داخل نہیں؟

لیکن یہ اعتراض بالکل لغو اور باطل ہے اور مزاج دین سے ناواقفیت کی واضح دلیل ہے۔ ازواج مطہراتؓ پر شرعاً یہ ذمہ داری عائد تھی اور ان کا فرض منصبی یہ تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی حیاتِ طیبہ و مبارکہ کے وہ مخفی پہلو اور گوشے لوگوں کے سامنے تعلیماً اور بیان حکم کے لئے بیان کریں جن کا علم ان کے علاوہ کسی کو نہیں ہو سکتا تاکہ گھریلو زندگی سے متعلق دین کے احکامات اور طریقۂ نبی ﷺ ان کے سامنے آسکے۔ اور اسلام کی تعلیمات ہر پہلوئے زندگی کو محیط ہو جائیں۔ ازواج مطہراتؓ نے اس تعلیم و تعلّم میں نام نہاد شرم و حیا کو آڑے نہیں آنے دیا اور اگر خدانخواستہ وہ ایسا کرتیں تو شریعت کے بہت سے احکامات پردۂ خفا میں رہ جاتے۔ حیا بے شک جزوِ ایمان ہے لیکن یہ اس وقت تک مستحسن ہے جب تک وہ کسی شرعی یا طبعی ضرورت میں رکاوٹ نہ بنے۔ جہاں تک تعلیم و تبلیغ اور شرعی یا طبعی ضروریات کا تعلق ہے وہاں حیا کا بہانہ قطعی غیر معقول ہے۔ واللہ اعلم

۶۰۸...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

۶۰۸...... حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ عزّوجل حق بات سے حیا نہیں فرماتے۔ اگر عورت کو بھی احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر وہ منی دیکھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے (اور منی نکلتی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر کس چیز سے اس کا بچہ اس کے مشابہہ ہوتا ہے (عورت کی منی ہی بچہ کو اس کے مشابہہ بناتی ہے)۔

۶۰۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَزَادَ قَالَتْ قُلْتُ فَضَحْتِ النِّسَاءَ۔

۶۰۹...... اس سند سے بھی سابقہ روایت کے ہم معنی روایت منقول ہے، باقی اتنا اضافہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تو نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ (ترجمہ ماخوذ از نسخہ قرآن محل ص ۳۲۱، حدیث ۶۲۱)

۶۱۰...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أُفٍّ لَكِ أَتَرَى الْمَرْأَةُ ذَلِكِ

۶۱۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ ام سُلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ باقی اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر کیا عورت بھی ایسا دیکھتی ہے۔

(ترجمہ ماخوذ از نسخہ قرآن محل ص ۳۲۱، حدیث ۶۲۲)

۶۱۱...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ سَهْلٌ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ مُسَافِعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ هَلْ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ إِذَا احْتَلَمَتْ وَأَبْصَرَتِ الْمَاءَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ وَأُلَّتْ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعِيهَا وَهَلْ يَكُونُ الشَّبَهُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ ذَلِكِ إِذَا عَلَا مَاؤُهَا مَاءَ الرَّجُلِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ

۶۱۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ کیا عورت پر بھی غسل واجب ہے اگر اسے احتلام ہو جائے اور منی دیکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا (اس عورت سے) تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہو جائیں اور اسلحہ سے کاٹ دیئے جائیں (کہ تو نے ایسی بے شرمی کی بات کہی) حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے رہنے دے۔ عورت کی منی کی وجہ ہی سے تو بچہ میں اس کی مشابہت ہوتی ہے۔
جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہو جاتی ہے تو بچہ اپنے ننھیال والوں (خالاؤں ماموؤں) کے مشابہہ ہوتا ہے اور جب مرد کا پانی عورت

أَخْوَالَهُ وَإِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَهَا أَشْبَهَ أَعْمَامَهُ

کے پانی پر غالب آ جاتا ہے تو بچہ اپنے ددھیال والوں (چچا پھوپھیوں) کے مشابہ ہوتا ہے۔

باب-۱۲۳ بیان صفة منی الرجل والمراءة و ان الولد مخلوق من مائهما

مرد و عورت کی منی کا بیان اور یہ کہ بچہ دونوں کی منی اور نطفہ سے پیدا ہوتا ہے

٦١٢...... حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَ حِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا فَقَالَ لِمَ تَدْفَعُنِي فَقُلْتُ أَلَا تَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّمَا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدٌ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِي فَقَالَ الْيَهُودِيُّ جِئْتُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيَنْفَعُكَ شَيْءٌ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ فَنَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعُودٍ مَعَهُ فَقَالَ سَلْ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتُ) فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ قَالَ فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً قَالَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ الْيَهُودِيُّ فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَالَ زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ قَالَ فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلَى إِثْرِهَا قَالَ يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا قَالَ فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ مِنْ عَيْنٍ فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ قَالَ جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ

٦١٢...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار آنحضرت ﷺ کے پاس کھڑا تھا کہ یہود کے علماء میں سے ایک عالم آیا اور کہا کہ السّلام علیک یا محمد! میں نے اسے ایک اتنی زور سے دھکا دیا کہ قریب تھا کہ وہ چاروں شانے چت ہو تا۔ اس نے کہا تو نے مجھے کیوں دھکا دیا؟ میں نے کہا تو یا رسول اللہ کیوں نہیں کہتا؟ (اور آپ ﷺ کا نام لیتا ہے جو سوء ادب ہے)۔
اس یہودی نے کہا کہ ہم انہیں ان کے اس نام سے پکارتے ہیں جو ان کے گھر والوں نے رکھا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نام محمد (ﷺ) ہے جو میرے گھر والوں نے رکھا تھا۔
اس یہودی نے کہا میں آپ کے پاس کچھ پوچھنے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے اگر کچھ بتلاؤں تو فائدہ ہو گا؟ اس نے کہا میں اپنے کانوں سے سنوں گا (یعنی ہمہ تن گوش ہو کر سنوں گا اور ممکن ہے مجھے کچھ فائدہ ہی ہو جائے) حضور علیہ السلام نے ایک لکڑی سے زمین کریدی اور فرمایا کہ پوچھ!۔
یہودی نے کہا کہ جس دن یہ زمین دوسری زمین سے اور آسمان دوسرے آسمانوں سے بدل دیئے جائیں گے اس روز سارے لوگ کہاں ہوں گے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس روز سارے انسان اندھیرے میں پل صراط کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ اس نے کہا کہ کون لوگ سب سے پہلے اس پُل کو عبور کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا فقراء مہاجرین (وہ صحابہ جنہوں نے دین کی خاطر ہجرت کی اور اپنا سب کچھ لٹا کر غریب و مفلس ہو گئے) یہودی نے کہا کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے لئے سب سے پہلا تحفہ کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مچھلی کے کلیجہ کا ٹکڑا۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد ان کا ناشتہ کیا ہو گا؟ فرمایا ان کے واسطے

وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ فَإِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللهِ وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آنَثَا بِإِذْنِ اللهِ قَالَ الْيَهُودِيُّ لَقَدْ صَدَقْتَ وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَهَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ سَأَلَنِي هَذَا عَنِ الَّذِي سَأَلَنِي عَنْهُ وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى أَتَانِيَ اللهُ بِهَا

جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف میں چر تا رہا ہے۔ اس نے کہا کہ کھانے کے بعد ان کا مشروب کیا ہو گا؟ فرمایا: جنت میں ایک ایسے چشمے کا پانی ان کا مشروب ہو گا جسے "سلسبیل" کہتے ہیں۔ اس نے کہا: آپ نے بالکل سچ فرمایا۔

بعد ازیں اس نے کہا کہ میں آپ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جسے روئے زمین پر سوائے نبی کے یا ایک دو اور آدمیوں کے کوئی نہیں جانتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تجھے وہ بات بتلاؤں تو کیا تجھے فائدہ دے گی؟ اس نے کہا میں اپنے کانوں سے سنوں گا۔

میں آپ سے لڑکے (اولاد) کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں (کہ یہ لڑکا یا لڑکی کیسے پیدا ہوتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: مرد کا پانی (منی) سفید اور عورت کا پانی زرد ہوتا ہے۔ جب دونوں جمع ہو جائیں تو اگر مرد کی منی، عورت کی منی پر غالب ہو جائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے اللہ کے حکم سے۔ اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہو جائے تو اللہ عزوجل کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔

یہودی نے کہا آپ ﷺ نے بالکل سچ فرمایا۔ اور بے شک آپ نبی ہیں۔ پھر وہ مڑا اور چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ جو باتیں اس نے مجھ سے پوچھیں تو مجھے ان کے بارے میں کوئی علم نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ان کا علم مجھے عطا کر دیا۔ ❶

٦١٣...... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالَ زَائِدَةُ كَبِدِ النُّونِ وَقَالَ أَذْكَرَ وَآنَثَ وَلَمْ يَقُلْ أَذْكَرَا وَآنَثَا

۶۱۳...... اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ نیز کچھ الفاظ کی کمی و زیادتی بھی ہے۔

❶ اس سے معلوم ہوا کہ اولاد مرد و عورت دونوں کے نطفے سے ہوتی ہے۔ دونوں کے پانی کا جب ملاپ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ حمل ٹھہراتے ہیں اور اولاد وجود میں آتی ہے۔

باب-۱۲۴ **باب صفة غسل الجنابة**

غسلِ جنابت کا طریقہ

٦١٤......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

۶۱۴......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ابتداء اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہاتے۔ اور شرمگاہ دھوتے (جیسے بیت الخلاء سے فراغت کے بعد دھوتے ہیں) پھر وضو فرماتے اسی طرح جیسے نماز کے لئے وضو ہوتا ہے۔ پھر پانی لے کر انگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں داخل کرتے اور جب آپ ﷺ کو اطمینان ہو تاکہ بال کچھ تر ہو گئے ہیں تو اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے۔ پھر تمام جسم پر پانی بہاتے اور آخر میں دونوں پاؤں دھویا کرتے تھے۔

٦١٥......و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ غَسْلُ الرِّجْلَيْنِ

۶۱۵......ہشام سے بھی یہی روایت (کہ آپ ﷺ غسل جنابت میں پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر شرمگاہ دھوتے پھر وضو فرماتے......الخ) منقول ہے مگر اس روایت میں پیروں کے دھونے کا تذکرہ نہیں۔

٦١٦......و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الرِّجْلَيْنِ

۶۱۶......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل جنابت فرمایا تو دونوں پہونچوں کو تین بار دھویا۔ اس روایت میں پاؤں دھونے کا ذکر نہیں۔

٦١٧......وحَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ

۶۱۷......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب جنابت کا غسل فرمایا کرتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل پھر وضو کرتے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے تھے۔

٦١٨...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ

۶۱۸......حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میری خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے لئے پانی قریب رکھا۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو دو یا تین بار دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈالا۔ پھر

الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ أَفْرَغَ بِهِ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ

شرمگاہ پر پانی بہایا اور بائیں ہاتھ سے اسے دھویا پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر زور سے رگڑا اور اچھی طرح ملا۔ پھر وضو کیا جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں بعد ازاں اپنے سر پر دونوں ہاتھ بھر کر تین بار پانی بہایا۔ پھر سارے جسم کو دھویا۔ اس کے بعد اس جگہ سے ذرا سا کھسک کر دور ہو گئے اور دونوں پاؤں وہاں دھوئے [1] پھر میں رومال لے کر آئی (بدن پونچھنے کو) تو آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ [2]

٦١٩...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَالْأَشَجُّ وَإِسْحَقُ كُلُّهُمْ عَنْ وَكِيعٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا إِفْرَاغُ ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ عَلَى الرَّأْسِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَصْفُ الْوُضُوءِ كُلِّهِ يَذْكُرُ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فِيهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ذِكْرُ الْمِنْدِيلِ

٦١٩...... اس سند سے بھی سابقہ روایت منقول ہے مگر اس میں سر پر ہمتن چلو ڈالنے کا تذکرہ نہیں ہے اور حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں سارے وضو کا تذکرہ ہے اور اس میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر بھی ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں رومال کا تذکرہ نہیں۔ (قرآن محل ص ٣٢٥)

٦٢٠...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا يَعْنِي يَنْفُضُهُ

٦٢٠...... حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کپڑا لایا گیا تو آپ ﷺ نے نہیں لیا اور پانی کو (ہاتھوں سے) جھٹکنے لگے۔

٦٢١...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ

٦٢١...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو "حلاب" [3] کے برابر کوئی برتن منگواتے (پانی کا) ہتھیلی میں پانی لیتے اور سر کی دائیں جانب سے ابتدا کرتے پھر

---

[1] اس جگہ سے ذراہٹ کر پاؤں دھونے کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ غسل کی جگہ پر جسم کا سارا مستعمل پانی پڑا ہوتا ہے تو وہاں پاؤں دھونے کی صورت میں ان پر دوبارہ مستعمل پانی اور نجس پانی لگنے کا احتمال غالب ہوتا ہے لہٰذا اس وجہ سے آپ نے وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ البتہ اگر کوئی ایسی جگہ ہوں جہاں غسل کا پانی ٹھہرتا نہ ہو یا اونچی جگہ ہو تو وہیں پاؤں دھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[2] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل کے بعد بدن پونچھنا صحیح نہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ بدن پونچھنے کے بارے میں ائمہ سلف کی مختلف رائیں تھیں۔ بہر کیف! بدن پونچھنا وضو یا غسل کے بعد نہ ضروری ہے اور نہ ہی گناہ ہے۔ بعض نے پونچھنا مستحب لکھا ہے۔

[3] حلاب ایک خاص برتن ہوتا تھا۔ جو اس زمانہ میں دودھ کے لئے استعمال ہوتا تھا۔

الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ

بائیں جانب دھوتے۔ پھر دونوں ہاتھ بھر کر پانی لیتے اور سر پر ڈالتے تھے۔

باب-۱۲۵ القدر المستحب من الماء فی غسله الجنابة الخ

غسلِ جنابت میں کتنا پانی لینا مستحب ہے؟❶

۶۲۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ مِنَ الْجَنَابَةِ

۶۲۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسلِ جنابت جس برتن سے فرمایا کرتے وہ فرق تھا (یعنی اس کا نام فرق تھا جس میں تین صاع یا دوسری روایت کے مطابق ایک صاع پانی ہوتا تھا)۔

۶۲۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ -وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ

۶۲۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ ایک پیالہ میں سے فرق کہا جاتا تھا غسل فرماتے تھے۔ اور میں اور آپ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۶۲۴...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَأَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ قَدْرِ الصَّاعِ فَاغْتَسَلَتْ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا سِتْرٌ وَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا قَالَ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ يَأْخُذْنَ مِنْ رُءُوسِهِنَّ

۶۲۴...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد الرحمان فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی بھائی (عبد اللہ بن یزید) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور ان سے نبی کریم ﷺ کے غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے ایک صاع (تقریباً ۷ یا ۸ سیر) کے بقدر پانی کا برتن منگوایا اور غسل کیا اس طرح کہ ہمارے اور ان کے درمیان پردہ اور حجاب تھا۔ اور اپنے سر پر تین بار پانی بہایا اور ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی

---

❶ غسلِ جنابت میں پانی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ مسلمانوں کا اجماع ہے اس پر کہ غسل میں ضرورت کے بقدر پانی لینا خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر جائز ہے۔ جتنا پانی غسل کی شرط کو پورا کر دے کہ پورے جسم پر اور تمام اعضاء پر بہا سکے اتنا پانی لینا ضروری ہے۔ بعض لوگ کم پانی میں بھی صحیح طرح سے غسل کر لیتے ہیں اور بعض لوگ زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں۔ بہر حال جتنے پانی سے اچھی طرح پاکی حاصل ہو جائے اتنا پانی لینا ضروری ہے۔ البتہ پانی کا اسراف اور زائد از ضرورت نہانا جائز نہیں۔ واللہ اعلم

حَتّٰى تَكُونَ كَالْوَفْرَةِ

اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اپنے سروں کے بال کاٹا کرتی تھیں وفرہ کے بقدر (یعنی کانوں کی لو تک بال رکھتی تھیں) ❶

٦٢٥ ...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِيَمِينِهِ فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْأَذَى الَّذِي بِهِ بِيَمِينِهِ وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهِ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ

٦٢٥ ...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد الرحمان کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب غسل فرماتے تو دائیں ہاتھ سے شروع کرتے ہوئے اس پر پانی بہاتے اور اسے دھوتے اور پھر جسم پر لگی نجاست پر پانی بہاتے ہاتھ سے اور اسے بائیں ہاتھ سے دھوتے تھے اور جب اس سے فارغ ہو جاتے تو اپنے سر پر پانی بہایا کرتے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے ہی غسل کرتے تھے حالانکہ ہم دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے۔

٦٢٦ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَسَعُ ثَلَاثَةَ أَمْدَادٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ

٦٢٦ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن میں ہی غسل کرتے تھے جو تقریباً تین مد کی وسعت اور گنجائش رکھتا تھا۔

٦٢٧ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ

٦٢٧ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے اور ہم دونوں کے ہاتھ اس میں پڑتے تھے۔

٦٢٨ ...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ

٦٢٨ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ غسل کرتے تھے اور میرے اور آپ ﷺ کے درمیان ایک ہی

---

❶ یہاں پر عام آدمی کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے غیر محرم کے سامنے سر کے بال کھولے۔ حالانکہ یہ ناجائز ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات حضرت عائشہؓ کے محرم تھے۔ عبد اللہ بن یزید تو رضاعی بھائی تھے جب کہ خود ابو سلمہؓ رضاعی بھانجے تھے لہٰذا دونوں محرم ہوئے اور محرم کے سامنے سر کے بال کھولنا جائز ہے۔
دوسری بات یہ کہ ازواج مطہراتؓ بال کاٹتی تھیں۔ قاضی عیاضؒ مالکی نے فرمایا کہ عرب میں عورتوں میں بال کم کرنے کا رواج تھا۔ ازواج مطہراتؓ نے آپ ﷺ کی حیات میں تو بال کم نہیں کئے لیکن آپ ﷺ کے وصال کے بعد غالباً ترکِ زینت کی وجہ سے بال کم کر دیئے ہوں گے اس سے عورت کے لئے بال کم کرنے کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَاحِدٍ فَيُبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ

برتن ہوتا تھا۔ آپ ﷺ غسل میں مجھ سے زیادہ جلدی فرماتے۔ یہاں تک کہ میں کہتی کہ میرے لئے بھی (کچھ پانی) چھوڑ دیجئے میرے لئے بھی (کچھ پانی) چھوڑ دیجئے۔ اور دونوں جنبی ہوتے تھے۔

٦٢٩...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ

۶۲۹...... حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔

٦٣٠...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَكْبَرُ عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطُرُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ

۶۳۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا کرتے تھے۔

٦٣١...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ كَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

۶۳۱...... حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

٦٣٢...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيكَ وَيَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى بِخَمْسِ مَكَاكِيٍّ و قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ جَبْرٍ

۶۳۲...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور ﷺ پانچ مکوک پانی سے غسل کیا کرتے تھے اور ایک مکوک پانی سے وضو کیا کرتے تھے۔

٦٣٣...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

۶۳۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک مدّ پانی سے وضو اور ایک صاع سے لے کر پانچ مدّ تک پانی سے غسل

يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ۔

کیا کرتے تھے۔

٦٣٤...... وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُوَضِّئُهُ الْمُدُّ

٦٣٤...... حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کیلئے ایک صاع پانی اور وضو کے لئے ایک مُدّ کافی تھا۔

٦٣٥...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حُجْرٍ أَوْ قَالَ وَيُطَهِّرُهُ الْمُدُّ وَ قَالَ وَقَدْ كَانَ كَبِرَ وَمَا كُنْتُ أَثِقُ بِحَدِيثِهِ

٦٣٥...... حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور علیہ السلام کے صحابی تھے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مُدّ سے وضو کرتے تھے۔ [1]

باب-١٢٦ استحباب افاضة الماء علي الرأس وغيره ثلاثا

سر وغیرہ پر تین بار پانی بہانا مستحب ہے

٦٣٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ

٦٣٦...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے لوگوں میں کچھ اختلاف و نزاع ہوا غسل کے بارے میں۔ قوم میں سے بعض لوگوں نے تو کہا کہ ہم تو اپنے سر کو اس

---

[1] ان تمام احادیث و روایات سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ ایک ہی برتن کے پانی سے ایک ساتھ دو جنبی شخص غسل جنابت کر سکتے ہیں۔
غسل جنابت میں پورے جسم کے ایک ایک حصہ پر پانی پہنچانا فرض ہے۔ اسی طرح غسل جنابت میں استنجاء کرنا مسنون ہے لیکن اگر نجاست لگی ہو شرمگاہ میں تو پھر استنجا کرنا ضروری اور واجب ہے۔
اسی طرح یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ایک جنبی شخص کے برتن میں بچے ہوئے پانی سے دوسرا شخص غسل جنابت کر سکتا ہے۔ جیسے کہ حضرت میمونہؓ کے بچے ہوئے سے آپ ﷺ نے غسل کیا۔
یہاں ان احادیث میں کئی الفاظ استعمال ہوئے ہیں مثلاً: مدّ، صاع، مکوک، یہ تینوں درحقیقت عربوں کے یہاں مختلف پیمانے اور مختلف وزن والے برتن تھے۔ صاع تقریباً ۸ سیر وزن کا ہوتا تھا۔
یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ کوئی متعین مقدار پانی کی لازم نہیں ہے غسل وغیرہ میں بس حسبِ ضرورت پانی لینا لازم ہے۔ حضرت سفینہؓ کے بارے میں امام مسلمؒ نے فرمایا کہ ابو بکر بن ابی شیبہ نے انہیں صحابی قرار دیا ہے لیکن آخر عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے ذہن صحیح کام نہیں کرتا تھا تو اس لئے ان کی روایت کا اعتبار نہیں۔ نوویؒ نے فرمایا کہ امام مسلمؒ نے ان کی روایت پر اعتماد کر کے ذکر نہیں فرمایا: بلکہ محض متابعت کی وجہ سے ان کی روایت کو نقل کیا۔

بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَغْسِلُ رَأْسِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكُفٍّ

اس طرح دھوتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو اپنے سر پر تین بار چلّو بھر پانی ڈالتا ہوں۔

٦٣٧...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا

۶۳۷...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے غسل جنابت کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں۔

٦٣٨...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ فَكَيْفَ بِالْغُسْلِ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا قَالَ ابْنُ سَالِمٍ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ وَقَالَ إِنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ

۶۳۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو ثقیف کے وفد نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا اور کہنے لگے کہ: ہمارا علاقہ ایک سرد خطہ زمین ہے، ہم کیسے غسل کریں؟ (یعنی ٹھنڈک کی وجہ سے غسل کرنا دشوار معلوم ہوتا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین بار پانی بہاتا ہوں (یعنی میرا طریقہ تو یہ ہے کہ اب تم اس پر عمل کرنا چاہو تو کرو، ہاں اس سے زیادہ بہانا ضروری نہیں)۔

٦٣٩...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ أَخِي كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ

۶۳۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے تو اپنے سر پر تین مرتبہ چلّو بھر پانی بہاتے۔ حسنؒ بن محمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میرے سر کے بال اتنے گھنے ہیں (لہٰذا تین بار سے پورے بال گیلے نہ ہوں گے) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے میرے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تیرے بالوں سے زیادہ گھنے اور اچھے تھے (جب ان کے بال تین بار سے گیلے ہو جاتے تھے تو تیرے کیوں نہ ہوں گے)۔

باب-۱۲۷ حكم ضفائر المغتسلة

عورتوں کیلئے چوٹیاں کھولنے کا حکم

٦٤٠...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ

۶۴۰...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹیاں باندھ کر

عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي فَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ

رکھتی ہوں کیا غسلِ جنابت کے لئے انہیں کھولوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ تین بار سر پر چلّو بھر پانی ڈالو (اور سر میں انگلیاں ڈال کر اسے گیلا کرلو) پھر اس پر پانی بہاؤ تو تم پاک ہو جاؤ گی۔

٦٤١...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَأَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

٦٤١...... ایوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (خواتین کو غسل جنابت میں چوٹیاں کھولنے کی ضرورت نہیں صرف تین بار سر پر چلّو بھر پانی ڈالنے سے غسل جنابت (پاکی) حاصل ہو جائے گا) منقول ہے صرف عبدالرزاق کی روایت میں حیض اور جنابت دونوں کا تذکرہ ہے، بقیہ روایت ابن عیینہ کی طرح ہے۔

٦٤٢...... وحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَفَأَحُلُّهُ فَأَغْسِلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَيْضَةَ

٦٤٢...... ایوب بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے، اس میں کھولنے کا ذکر ہے اور حیض کا ذکر نہیں۔

٦٤٣...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لِابْنِ عَمْرٍو هَذَا يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوسَهُنَّ أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ

٦٤٣...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کو حکم دیتے کہ غسل کے وقت سر (کی چوٹیاں) کھولیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ تعجب ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کہ عورتوں کو غسل کے وقت سر کھولنے کا حکم دیتے ہیں تو وہ انہیں سر منڈانے کو کیوں نہیں کہتے؟ بیشک میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور میں اپنے سر پر تین بار چلّو بھر پانی سے زیادہ نہ بہاتی۔

باب-۱۲۸ استحباب استعمال الْمُغْتسِلةِ مِن الْحيْضِ فِرْصة مِن مِسْكٍ فِي موضِعِ الدَّم

حیض سے پاکی کا غسل کرتے وقت عورت کیلئے مقامِ حیض پر مشک یا کسی خوشبو کا استعمال مستحب ہے

٦٤٤...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةُ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا قَالَ فَذَكَرَتْ أَنَّهُ عَلَّمَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِي بِهَا سُبْحَانَ اللهِ وَاسْتَتَرَ وَأَشَارَ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِيَدِهِ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ وَعَرَفْتُ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا آثَارَ الدَّمِ

۶۴۴...... حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ حیض سے پاکی کا غسل کیسے کرے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے حیض سے پاکی کے غسل کا طریقہ سکھلایا۔ اس میں فرمایا کہ: پھر عورت کو چاہیئے کہ مشک یا خوشبو کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے پاکیزگی حاصل کرے۔ اس نے کہا کہ اس سے کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پاکیزگی حاصل کر۔ سبحان اللہ! اور آپ ﷺ نے اس سے آڑ کر لی (مارے حیا کے کہ ایسی ظاہری بات نہیں سمجھتی) راوی کہتے ہیں کہ سفیانؒ بن عینیہ نے ہمارے سامنے اپنا ہاتھ چہرہ پر رکھ کر اشارہ کر کے بتلایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح آڑ کر لی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا کیونکہ میں حضور علیہ السلام کا منشاء سمجھ گئی تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ مشک کے اس ٹکڑے (روئی پر مشک لگا کر) کو خون کے مقام پر رکھ دے (یعنی شرمگاہ پر)۔

٦٤٥...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهْرِ فَقَالَ خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ

۶۴۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ جس وقت میں حیض سے پاک ہوں تو پھر کس طرح غسل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مشک لگا ہوا پھایا لے اور اس سے پاکی حاصل کر پھر بقیہ حدیث کو حسب سابق بیان کیا۔

٦٤٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيدًا حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ

۶۴۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے غسلِ حیض کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خاتون پہلے غسل کا پانی اور بیری کے پتے لے لے (بیری کے پتوں سے پاکیزگی زیادہ ہوتی ہے) اور اس سے اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے (خون کے اثرات وغیرہ کو اچھی طرح دھوئے) پھر سر پر پانی بہائے اور خوب اچھی طرح ملے یہاں تک کہ پانی سر کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔ پھر مشک کا (روئی پر لگا کر) ایک ٹکڑا لے اور اس سے پاکی

رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَتْ أَسْمَاءُ وَكَيْفَ تَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِينَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنَّهَا تُخْفِي ذَلِكَ تَتَبَّعِينَ أَثَرَ الدَّمِ وَسَأَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُورَ أَوْ تُبْلِغُ الطُّهُورَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتَّى تَبْلُغَ شُؤُونَ رَأْسِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ

حاصل کرے۔ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا کہ سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کر (یعنی یہ بھی کیا میرے بتانے کی بات ہے کہ کیسے پاکی حاصل کر خود سمجھ جا)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غالباً چپکے سے کہہ دیا کہ خون کے مقام پر رکھ دے (روئی کے پھاہے کو) اور اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ سے غسل جنابت کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی لے کر اس سے پاک ہو جائے اور اچھی طرح مبالغہ کے ساتھ پاکی حاصل کرے (خون کے اثرات سے) پھر سر پر پانی بہالے اور اچھی طرح بالوں کو ملے یہاں تک کہ بالوں کی مانگ (جڑوں) تک پانی پہنچ جائے۔ پھر سر پر پانی بہائے۔
اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: بہترین عورتیں انصاری عورتیں ہیں کہ انہیں (غیر ضروری) شرم و حیا دین کی فقہ و سمجھ سے روکتی نہیں ہے۔

٦٤٧..... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِي بِهَا وَاسْتَتَرَ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ شَكَلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ

۶۴۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت شکل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی حیض سے پاکی کے بعد کس طرح غسل کرے؟ بقیہ حدیث بیان کی باقی غسل جنابت کا ذکر نہیں کیا۔

باب-۱۲۹ المستحاضة و غسلها و صلواتها

مستحاضہ(1) کے غسل اور نماز کا بیان

٦٤٨..... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى

۶۴۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی حبیش، نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایک مستحاضہ عورت ہوں اور میں پاک ہی نہیں ہوتی تو

(1) مستحاضہ: استحاضہ سے نکلا ہے۔ اور یہ اس خون کو کہتے ہیں جو حیض یا نفاس کے علاوہ کسی اندرونی بیماری کی وجہ سے بہت سی عورتوں کو جاری ہو جاتا ہے اور اس کے احکامات حیض و نفاس کے احکامات سے مختلف ہیں۔

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا

کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! یہ تو ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔ جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑنا۔ اور جب حیض کے ایام گذر جائیں تو غسل کر کے خون دھولینا اور نماز پڑھتی رہنا۔ ❶

---

❶ **مستحاضہ سے متعلق اہم مسائل کا خلاصہ**

حیض اور استحاضہ کے مسائل فقہ کے پیچیدہ اور مشکل ترین مسائل میں سے ہیں۔ اور ان مسائل پر خصوصیت کے ساتھ علماء نے کتابیں اور مفصل رسائل لکھے ہیں حتی کہ علامہ ابن نجیمؒ صاحب بحر الرائق نے اس پر تفصیلی بحث کی ہے اور علامہ نوویؒ شارح مسلم نے قریباً ۲۰۰ صفحات پر مشتمل شرح المہذب کے اندر اس موضوع پر بحث کی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔ (درس ترمذی ج ا ص ۳۵۸)

حافظ ابن حجرؒ اور علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں کل گیارہ خواتین کے مستحاضہ ہونے کا ذکر روایت میں ملتا ہے۔ یہ خون حیض کے خون کے علاوہ ہوتا ہے اور یہ یا تو کسی رگ کے پھٹ جانے کی وجہ سے جاری ہوتا ہے یا رحم کے اندر سے ہی کسی بیماری کی وجہ سے جاری ہوتا ہے۔ اس حدیث میں فرمایا کہ "جب حیض آنا شروع ہو تو نماز ترک کردو حالتِ حیض میں عورت کے لئے نماز، روزہ، تلاوت ومسِ قرآن ذکر وغیرہ بدنی عبادات ناجائز ہو جاتی ہیں۔ البتہ نماز کی قضا نہیں ہے اور روزوں کی قضا لازم ہو گی۔ یہاں حیض کی مدت کے بارے میں جان لینا ضروری ہے کہ حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے۔ اگر کسی عورت کو تین دن سے کم یا دس دن سے زائد خون آیا تو وہ زائد خون حیض کا نہیں، بلکہ استحاضہ کا شمار ہو گا اور اس کے احکامات الگ ہوں گے۔ مستحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔ ا۔ مبتدءہ: یعنی وہ عورت جسے زندگی میں پہلی بار حیض شروع ہوا ہو اور حیض کی اکثر مدت سے زائد جاری ہو جائے ۲۔ معتادہ: یعنی وہ عورت جسے کچھ عرصہ پابندی کے ساتھ حیض آیا ہو یعنی ایک مقرر مدت تک آتا رہا ہو۔ لیکن اس کے بعد حیض کی مقررہ مدت گزرنے کے باوجود خون جاری رہے۔ ۳۔ متحیرہ: یعنی وہ عورت جسے پابندی سے مقرر ایام تک دم حیض آتا رہا ہو پھر اس کی عادت سے زائد ایام میں بھی خون جاری ہو جائے اور وہ اپنی عادت اور مقررہ مدت بھول چکی ہو۔ ان تینوں طرح کی خواتین کے لئے الگ الگ حکم ہے۔

مبتدءہ کا حکم: باتفاق یہ ہے کہ وہ اکثر مدت حیض تک کے ایام کے خون کو تو حیض میں شمار کرے گی یعنی دس ایام کو اور ان دنوں میں نماز روزہ نہیں کرے گی۔ اور اس کے بعد کے ایام کو استحاضہ میں شمار کرے گی اقل مدت طہر تک یعنی پاکی کے ایام کی کم سے کم مدت تک استحاضہ شمار کرے گی۔ پاکی کے ایام کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے تو پندرہ یوم تک استحاضہ شمار کرے گی۔ اور اکثر مدتِ حیض کے گذرنے کے بعد غسل کر کے نماز روزہ شروع کردے گی، اور پاکی کی کم از کم مدت گذرنے کے بعد پھر دس روز تک حیض شمار کرے گی۔

متعادہ کا حکم: احنافؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر ایام عادت پورے ہونے کے بعد بھی خون جاری رہے تو وہ دس روز پورے ہونے تک توقف کرے گی۔ اگر دس دن کے اندر اندر خون رک گیا تو یہ پورا خون حیض شمار ہو گا اور یہ سمجھا جائے گا کہ اس کی عادت تبدیل ہو گئی۔ لہٰذا ان ایام کی نمازوں کی قضا لازم نہ ہو گی۔ البتہ اگر دس روز کے بعد بھی خون جاری رہے تو ایام عادت سے زائد ایام کا خون استحاضہ میں شمار کیا جائے گا اور ایام عادت کے بعد سے تمام ایام کی نمازوں کی قضا لازم ہو گی۔ البتہ قضا کا گناہ نہ ہو گا مثلاً: اگر کسی کی عادت ۵ دن تھی ۸ یوم تک خون جاری رہا اور پھر رک گیا تو یہ آٹھوں ایام حیض شمار ہوں گے۔ اور اگر ۱۲ دن تک رہا تو ۵ دن حیض کے اور ۷ دن استحاضہ کے شمار ہوں گے۔

متحیرہ کا حکم: یہ ہے کہ وہ تحرّی کرے گی اور غور و فکر کرے گی اگر اسے ایام عادت یاد آجائیں یا کسی ایک جانب ظن غالب ہو جائے تو وہ اس کے مطابق معتادہ کی طرف عمل کرے گی۔ اور اگر کسی طرف ظن غالب نہ ہو تو جن ایام کے بارے میں اسے یقین ہو کہ ایام حیض ہیں ان میں نماز چھوڑ دے گی اور جن ایام کے بارے میں یقین ہو کہ طہر اور پاکی کے ہیں ان پر نماز کے لئے وضو کر کے نماز پڑھے گی اور جن ایام کے بارے میں شک ہو کہ طہر کے ہیں یا حیض کے یا خروج من الحیض کے تو ان میں ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔ جب تک کہ حیض سے فارغ ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔

......(جاری ہے)

أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي

٦٤٩ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَإِسْنَادِهِ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنْ جَرِيرٍ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَسَدٍ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنَّا قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ زِيَادَةُ حَرْفٍ تَرَكْنَا ذِكْرَهُ

۶۴۹ ...... ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وکیع کی روایت (آپ ﷺ نے استحاضہ کے متعلق فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے۔ حیض نہیں جب ایام حیض آئیں تو نماز چھوڑ دے اور ان ایام کے گذر جانے پر خون دھوڈال اور نماز پڑھ) کی طرح کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

٦٥٠ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّمَا ذَٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَٰكِنَّهُ شَيْءٌ فَعَلَتْهُ هِيَ و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ ابْنَةُ جَحْشٍ وَلَمْ

۶۵۰ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے کہا کہ میں مستحاضہ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ رگ سے نکلنے والا خون ہے (حیض نہیں ہے) لہٰذا غسل کرلو اور نماز پڑھتی رہو۔ چنانچہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرتی تھیں۔

لیث کہتے ہیں کہ ابن شہابؒ زھری نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آنحضرت ﷺ نے امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا تھا بلکہ انہوں نے از خود ایسا کیا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)......

معذور بالحدیث کے لئے کیا حکم ہے؟: مستحاضہ عورت بھی ان معذورین میں شامل ہوتی ہے جو مسلسل حدث اور ناپاکی میں مبتلا رہتے ہیں لہٰذا اس کے لئے اور ایسے تمام معذورین کے لئے جو کسی مسلسل ناپاکی میں رہتے ہوں مثلاً کسی کو مستقل پیشاب کے قطرے رہتے ہوں یا منی نکلتی ہو یا ریح خارج ہوتے رہتے ہوں اس تسلسل کے ساتھ کہ وہ چار رکعت بھی بغیر حدث اور ناپاکی کے نہ پڑھ سکتے ہوں یعنی چار رکعت پڑھنے کے بقدر وقت انہیں نہ ملتا ہو کہ اس میں حدث نہ ہو تو ایسے لوگ شریعت کی نظر میں "معذور" کہلاتے ہیں اور ان کی نماز وغیرہ کا الگ حکم ہے۔ وہ یہ کہ یہ لوگ ہر نماز کے لئے وضو کریں گے اور اس وضو سے نماز پڑھیں گے خواہ دورانِ نماز ناپاکی کا تسلسل رہے۔ اور معذور کا وضو جس نماز کے لئے کیا ہے اُس نماز کا وقت ختم ہونے تک باقی رہے گا۔ مثلاً ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا تو اب ظہر کا وقت ختم ہونے تک اس کا وضو باقی رہے گا اور اس وضو سے اس دوران وہ تمام بدنی عبادات مثلاً تلاوتِ قرآن اور دوسرے نوافل وغیرہ ادا کرسکتا ہے۔ البتہ جب عصر کا وقت داخل ہوگا تو وہ وضو خود بخود ختم ہوجائے گا اور عصر کی نماز کے لئے دوسرا وضو کرنا لازم ہوگا۔ واللہ اعلم (ان مسائل کی تفصیل کے لئے فقہ کی دوسری کتب اور مستند علماء سے رجوع کریں) زکریا عفی عنہ

يَذْكُرْ أُمَّ حَبِيبَةَ

٦٥١ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ يَرْحَمُ اللهُ هِنْدًا لَوْ سَمِعَتْ بِهَذِهِ الْفُتْيَا وَاللهِ إِنْ كَانَتْ لَتَبْكِي لِأَنَّهَا كَانَتْ لَا تُصَلِّي

۶۵۱ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ مطہرہ حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش جو آنحضرت ﷺ کی خواہر نسبتی (کیونکہ ان کی بہن حضرت زینب بنت جحش آپ ﷺ کے نکاح میں تھیں) اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں۔

انہیں سات برس تک استحاضہ کا خون جاری رہا۔

انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں حکم شرعی دریافت کیا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ کوئی حیض کا خون نہیں بلکہ رگ میں سے جاری ہے لہٰذا تم غسل کرلو اور نماز پڑھتی رہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: چنانچہ وہ ایک سلفچی میں غسل کرتی تھیں اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں (اور ان کے اتنا خون جاری ہو تاکہ) خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی تھی۔

ابن شہاب زہریؒ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عبد الرحمان بن الحارث بن هشام سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ هنده پر رحم فرمائے کاش وہ بھی یہ حدیث اور فتویٰ سن لیتی۔ خدا کی قسم! وہ اس بات پر بہت روتی تھی کہ وہ نماز نہیں پڑھتی (کیونکہ انہیں بھی استحاضہ تھا اور مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نماز نہ پڑھتی تھیں)۔

٦٥٢ ...... وحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتِ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ إِلَى قَوْلِهِ تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

۶۵۲ ...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور انہیں سات سال تک استحاضہ آیا۔ بقیہ حدیث بدستور ہے۔ مگر آخری حصہ مذکور نہیں۔

٦٥٣...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي

۶۵۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے خون کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ان کے غسل کا برتن دیکھا ہے وہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اتنے ایام ٹھہری رہو (نماز نہ پڑھو) جتنے دن حیض تمہیں نماز سے روکے رکھتا تھا (عادت کے ایام تک حیض شمار کرو) اس کے بعد (بھی اگر خون جاری رہے تو) غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کردو۔

٦٥٤...... حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَكَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

۶۵۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش جو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں نے رسول اللہ ﷺ سے خون جاری رہنے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: جتنے ایام تک تمہیں حیض نماز سے روکے رکھتا تھا اتنے ایام تک ٹھہری رہو (نماز نہ پڑھو اور عادت کے ایام تک کو حیض ہی میں شمار کرو) بعد ازاں غسل کرلو۔ چنانچہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتیں۔

باب-۱۳۰ وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة

حائضہ پر روزہ کی قضا ہے نمازوں کی نہیں

٦٥٥...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ ح و حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَتَقْضِي إِحْدَانَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ لَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ

۶۵۵...... حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے کہا کہ کیا ہم میں سے کوئی عورت اپنے ایامّ کی نمازوں کی قضا کرے گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا تو حروریہ (خارجی) عورت ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم میں سے کسی کو حیض آیا تھا تو آپ ﷺ اسے قضا کا حکم نہ دیتے تھے۔

٦٥٦...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَحِضْنَ أَفَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَجْزِينَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

۶۵۶...... حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا حائضہ عورت نماز کی قضا کرے گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا تو خارجی عورت ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو حیض آتا تھا کیا آپ ﷺ نے بھی انہیں نماز قضا کرنے کا حکم دیا؟ (یعنی

جَعْفَرٍ تَعْنِي يَقْضِينَ

نہیں دیا)۔

۶۵۷...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلَكِنِّي أَسْأَلُ قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ

۶۵۷...... حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے حائضہ عورت روزہ کی قضا کرتی ہے نمازوں کی نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تو خارجیہ عورت ہے؟ میں نے کہا نہیں! میں خارجیہ نہیں ہوں لیکن آپ سے دریافت کررہی ہوں۔ فرمایا کہ ہمیں ایام ہوتے تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم ہوتا نمازوں کی قضا کا حکم نہ ہوتا۔ ❶

باب-۱۳۱ تستر المغتسل بثوب و نحوه
غسل کرنے والے کو کپڑے وغیرہ کی آڑ کرنی چاہیئے

۶۵۸...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ

۶۵۸...... حضرت امّ ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابو طالب فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ والے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو میں نے آپ ﷺ کو غسل کرتے ہوئے پایا اس حال میں کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کپڑے سے آپ ﷺ کو آڑ میں لئے ہوئے تھیں۔

۶۵۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى غُسْلِهِ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فَاطِمَةُ ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ سُبْحَةَ الضُّحَى

۶۵۹...... حضرت امّ ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابو طالب سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے سال وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں آپ ﷺ مکہ کے بلند و فراز علاقہ میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ غسل کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کے آگے آڑ کردی (کسی کپڑے سے) پھر (غسل سے فراغت کے بعد) آپ ﷺ نے اپنے کپڑا لیا اور اسے جسم پر لپیٹا اور چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

۶۶۰...... وحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَتَرَتْهُ ابْنَتُهُ فَاطِمَةُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا

۶۶۰...... سعید بن ابی ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت مروی ہے کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے سے پردہ کیا جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو اسی

---

❶ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ حائضہ کے حق میں علماء اہل السنۃ کا اجماع ہے اس بات پر کہ اس کے ذمہ ایام حیض کی نمازوں کی قضا نہیں صرف روزوں کی قضا ہے۔ اور صرف خوارج جو ایک فرقہ تھا۔ انہوں نے اس سے اختلاف کیا تھا اور کہا کہ اس پر نمازوں کی بھی قضا ہے۔ اسی لئے حضرت عائشہؓ نے معاذہؒ سے پوچھا کہ کیا تم حروری ہے۔ یہ مقام حرور کی طرف نسبت ہے جہاں خوارج ہوتے تھے۔ یعنی کیا تو خارجی عورت ہے جو نمازوں کی قضا کو بھی لازم خیال کرتی ہے۔

اغْتَسَلَ أَخَذَهُ فَالْتَحَفَ بِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانَ سَجَدَاتٍ وَذَلِكَ ضُحًى

کپڑے کو لپیٹا پھر کھڑے ہو کر چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

٦٦١ ...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مُوسَى الْقَارِئُ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً وَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ

۶۶۱ ...... حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھتی اور آڑ کرتی تو آپ ﷺ غسل فرماتے تھے۔

باب-۱۳۲ تحریم النظر الی العورات

ستر عورت کو دیکھنا حرام ہے

٦٦٢ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۶۶۲ ...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو دیکھے۔ اسی طرح دو مرد ایک کپڑے میں لپٹ کر نہ سوئیں اور نہ ہی دو عورتیں ایک کپڑے میں لپٹیں۔" ❶

٦٦٣ ...... وحَدَّثَنِيهِ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا مَكَانَ عَوْرَةِ عُرْيَةِ الرَّجُلِ

۶۶۳ ...... ضحاک بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (کوئی مرد کسی مرد کا ستر نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کا ستر دیکھے اسی طرح دو مرد یا دو عورتیں ایک کپڑے میں نہ

---

❶ عورت اور مرد دونوں کے لئے بالترتیب عورت اور مرد کا ستر دیکھنا حرام ہے۔ اور مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے جب کہ عورت کا ستر پورا جسم ہے سوائے ہاتھوں، چہرے، سر اور پاؤں کے۔ لہٰذا کسی مرد کے لئے دوسرے مرد کا ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ دیکھنا جائز نہیں اسی طرح کسی عورت کا دوسری عورت کے ستر والے حصہ کو دیکھنا جائز نہیں البتہ شرعی یا طبعی ضرورت ہو تو بقدر ضرورت مرد، مرد کا اور عورت، عورت کا ستر دیکھ سکتی ہے۔ مثلاً: علاج وغیرہ کے لئے۔ خواتین میں ایک بڑی کوتاہی یہ ہے کہ جب کسی خاتون کے ہاں ولادت اور ڈلیوری کا وقت ہوتا ہے تو دایہ کے ساتھ کئی دوسری خواتین بھی وہاں موجود ہوتی ہیں اور حاملہ کا ستر عورت دیکھتی ہیں۔ یہ بے حیائی اور بے شرمی کی بات ہے اس سے مسلمان خواتین کو اجتناب ضروری ہے۔
دوسرا حکم اس حدیث میں یہ فرمایا کہ مرد یا دو عورتیں ایک کپڑے میں نہ لیٹیں۔ یعنی ایک ہی چادر میں دو مرد یا دو عورتیں سوئیں یا لیٹیں یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ شیطان انسان کو کسی بھی وقت نفسانی خواہش میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اگر دو مرد یا دو عورتیں ایک ہی چادر میں لیٹیں تو اس کا امکان قوی ہو جاتا ہے کہ شیطانی غلبہ شہوت سے آپس میں ہی بد فعلی اور ہم جنسی میں مبتلا نہ ہو جائیں جو زنا سے زیادہ خبیث گناہ ہے۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے اس کا مکمل سدباب فرمادیا کہ ایسا کام ہی نہ کرو جس سے ایسی بے شرمی کا راستہ کھلے۔ زکریا عفی عنہ

وَعُرْيَةِ الْمَرْأَةِ

سوئیں) کچھ الفاظ کے ردوبدل سے منقول ہے۔

باب-۱۳۴۳ جواز الاغتسال عريانا فى الخلوة

تنہائی میں بے لباس نہانے کی اجازت ہے

٦٦٤......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى سَوْأَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسَى بِإِثْرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى سَوْأَةِ مُوسَى قَالُوا وَاللهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ حَتَّى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسَى بِالْحَجَرِ

۶۶۴......حضرت ہمامؒ بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے بیان کیں۔ پھر ہمام نے ان احادیث میں سے چند ذکر کیں۔ اور کہا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"بنو اسرائیل کی عادت تھی کہ ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہوں کو دیکھتے تھے۔ جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں غسل فرماتے (شرم وحیا کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے) بنو اسرائیل نے آپس میں یہ کہا کہ خدا کی قسم! موسیٰ ہمارے ساتھ جو نہیں نہاتے اس کی سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں کہ آدر ہیں (یعنی خصیے بڑھنے کی بیماری میں مبتلا ہیں اور شرم کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں نہاتے کہ کہیں ہمیں پتہ نہ چل جائے)۔

ایک اور مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل فرمارہے تھے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے تھے کہ اچانک پتھر ان کے کپڑوں سمیت بھاگنے لگا (اللہ کے حکم سے) موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے یہ کہتے ہوئے کہ ارے پتھر میرے کپڑے دے ارے پتھر میرے کپڑے (اور دوڑتے دوڑتے آبادی کے قریب آگئے) یہاں تک کہ بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم! موسیٰ کو تو کوئی ایسی بیماری نہیں بس وہیں پتھر رک گیا۔ یہاں تک کہ آپؑ کو اچھی طرح دیکھ لیا گیا پھر اپنے کپڑے لئے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! اس پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کے مار کے چھ یا سات نشانات موجود ہیں۔ ❶

---

❶ یہ سارا معاملہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا تاکہ قوم کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہر عیب سے پاک ہونا واضح ہو جائے۔ کیونکہ اللہ کا نبی جس طرح باطنی امراض سے پاک ہوتا ہے اسی طرح ظاہری و جسمانی عیوب و نقائص سے بھی پاک ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کا طریقہ یہ فرمایا کہ موسیٰؑ تنہائی میں بے لباس ہو کر نہارہے تھے کہ پتھر چل پڑا۔ اور نتیجہ یہ کہ قوم نے دیکھ لیا کہ وہ بالکل صحیح اور بے عیب ہیں۔
بعض لوگ پتھر کے چلنے کو خلاف عقل گردانتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل خلاف عقل نہیں۔ چاند سورج وغیرہ بھی پتھر کی طرح بے جان ہیں لیکن وہ بھی حرکت کرتے رہتے ہیں لہٰذا پتھر کا چلنا نہ مشکل ہے نہ خلاف عقل۔ واللہ اعلم

باب-۱۳۴ الاعتناء بحفظ العورة

ستر کی حفاظت کا اہتمام ضروری ہے

۶۶۵ ...... وحدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ حِجَارَةً فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى عَاتِقِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَفَعَلَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ

۶۶۵ ...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کعبۃ اللہ کی تعمیر کی گئی تو رسول اللہ ﷺ اور (آپ ﷺ کے چچا) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پتھر ڈھونے لگے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا کہ: اپنا تہبند کندھے پر رکھ لو پتھر اٹھانے کے لئے (تاکہ کندھے پر تکلیف نہ ہو) آپ ﷺ نے ایسا کیا تو فوراً ہی زمین پر چت گر پڑے اور آپ ﷺ کی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھ گئیں (بے ہوش ہوگئے اور ہوش میں آنے کے بعد) فرمایا میرا تہبند، میرا تہبند' عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کا تہبند انہیں باندھ دیا۔ ❶

قَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَلَى رَقَبَتِكَ وَلَمْ يَقُلْ عَلَى عَاتِقِكَ

ابن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں شانہ کے بجائے گردن کا لفظ ہے۔

۶۶۶ ...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلَى مَنْكِبِكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ قَالَ فَمَا رُئِيَ

۶۶۶ ...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ کعبۃ اللہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھا رہے تھے۔ آپ تہبند باندھے ہوئے تھے کہ آپ کے چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا اے میرے بھتیجے! اگر تم اپنا تہبند کھول کر کندھوں پر رکھ لو پتھر کے نیچے (تاکہ کندھے پر پتھر رکھنے میں ذرا سہولت رہے) آپ ﷺ نے تہبند کھول کر اسے کندھے پر رکھ لیا اور فوراً غش کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کو کبھی عریاں نہیں دیکھا گیا۔

---

❶ عریاں اور ننگے رہنا بے حیائی اور بے شرمی کی بات ہے' اسلام ایک حیا اور شرم والا دین ہے جو بے حیائی کی باتوں سے روکتا ہے۔ یہ واقعہ زمانہ جاہلیت اور نبی علیہ السلام کے بچپن کا ہے جب قریش نے تعمیر کعبہ کا بیڑہ اٹھایا تھا۔ جاہلیت کے اس دور میں دوسری بے شمار برائیوں کے ساتھ ساتھ ان میں ایک برائی بے شرمی اور بے حیائی کی بھی تھی۔ مرد ایک دوسرے کے سامنے اور عورتیں ایک ہی حمام پر سب کے سامنے ننگے نہانے میں کوئی عار نہ محسوس کرتیں۔ چنانچہ تعمیر کعبہ کے وقت دوسرے لوگ بھی ایسا ہی کر رہے تھے جس کا مشورہ آپ ﷺ کو حضرت عباسؓ نے دیا تھا کیونکہ یہ ان کے ہاں کوئی معیوب بات نہ تھی۔ لیکن قدرتِ خداوندی کو آپ ﷺ کا ستر عورت کھولنا پسند نہ تھا کہ آپ ﷺ آگے چل کر نبی ہونے والے اور انہی بے حیائی کے کاموں سے روکنے والے تھے۔ لہٰذا فوراً آپ ﷺ پر غشی طاری کر دی گئی اور اس طرح اس نے اس بے حیائی کے ماحول میں آپ ﷺ کی حیا کی حفاظت کی گئی۔

بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ عُرْيَانًا

٦٦٧...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ بِحَجَرٍ أَحْمِلُهُ ثَقِيلٍ وَعَلَيَّ إِزَارٌ خَفِيفٌ قَالَ فَانْحَلَّ إِزَارِي وَمَعِيَ الْحَجَرُ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَضَعَهُ حَتَّى بَلَغْتُ بِهِ إِلَى مَوْضِعِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ارْجِعْ إِلَى ثَوْبِكَ فَخُذْهُ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً

٦٦٧...... حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ایک بھاری پتھر اٹھا کر لا رہا تھا بالکل ہلکا سا تہ بند باندھے تو بوجھ کی وجہ سے میرا تہ بند کھل گیا، پتھر میرے پاس تھا اور میں اس قابل نہ تھا کہ اسے رکھ (کر تہ بند باندھ سکوں، لہٰذا اسی حالت میں چلتا رہا) یہاں تک کہ اپنے مقام پر پہنچ گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنا کپڑا اٹھاؤ اور ننگے مت پھرا کرو"۔ ❶

باب-۱۳۵ الستر عند البول

پیشاب کرتے وقت چھپ کر کرنا ضروری ہے

٦٦٨...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ قَالَ ابْنُ أَسْمَاءَ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي حَائِطَ نَخْلٍ

٦٦٨...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھالیا اور میرے کان میں ایک بات کہی جو میں لوگوں میں سے کسی کو بھی نہیں بتاؤں گا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ آپ ﷺ قضاءِ حاجت کے لئے کسی پتھر یا کھجور کے جھنڈ کی آڑ لے لیں (تاکہ بے پردگی نہ ہو اور یہی حکم ہے کہ قضاءِ حاجت کے وقت لوگوں سے چھپ کر اور آبادی سے دور نکل کر فارغ ہونا چاہیئے۔ اس زمانہ میں بیت الخلاء ایسے نہیں ہوتے تھے جیسے ہمارے گھروں میں ہوتے ہیں تو جنگل بیابان میں نکل کر جانا پڑتا تھا۔ تو عموماً لوگ میدان وغیرہ میں بغیر آڑ کے بیٹھ جاتے تھے لیکن آپ درختوں کے جھنڈ یا ٹیلے وغیرہ کی اوٹ میں قضاء حاجت کرتے تھے)۔

---

❶ یہ بھی غالباً ابتدائے اسلام اور زمانہ نبوت کی ابتداء کا واقعہ ہے کیونکہ ان کے یہاں ننگے پھرتے رہنا کوئی عیب نہ تھا لہٰذا انہوں نے بھی اپنا ازار اٹھا کر باندھنے کی کوئی خاص ضرورت محسوس نہ کی۔

باب-۱۳۶ بیان ان الجماع کان فی اول الاسلام لا یوجب الغسل الا ان ینزل المنی و بیان نسخه و ان الغسل یجب بالجماع

ابتداء اسلام میں جماع میں انزال منی کے بغیر غسل واجب نہ ہوتا تھا لیکن یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اب صرف جماع سے غسل واجب ہوتا ہے خواہ انزال ہو یا نہیں

٦٦٩...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ إِلَى قُبَاءَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَنِي سَالِمٍ وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى بَابِ عِتْبَانَ فَصَرَخَ بِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْجَلْنَا الرَّجُلَ فَقَالَ عِتْبَانُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يُعْجَلُ عَنِ امْرَأَتِهِ وَلَمْ يُمْنِ مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

۶۶۹...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار پیر کے روز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبا کو نکلا جب ہم بنو سالم کے محلہ میں پہنچے حضور علیہ السلام عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور اسے زور سے آواز لگائی۔ وہ اپنا تہبند گھسیٹتے ہوئے باہر نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے اس کو جلدی میں ڈال دیا۔
عتبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص جلدی اپنی بیوی سے الگ ہو جائے اور اسے انزال نہ ہوا ہو تو اس پر کیا واجب ہے؟ (غسل ہو گا یا نہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"پانی تو پانی سے واجب ہوتا ہے" (یعنی غسل تو انزال منی سے ہی واجب ہو گا، صرف جماع سے نہیں)۔

٦٧٠...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

۶۷۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
"پانی تو پانی سے ہی لازم ہوتا ہے"۔

٦٧١...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْسَخُ حَدِيثُهُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا

۶۷۱...... حضرت ابو العلاء بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی بعض اوقات اپنی ایک حدیث کو دوسری حدیث سے منسوخ کر دیتے تھے جیسے کہ قرآن کریم کی ایک آیت دوسری کو منسوخ کر دیتی ہے۔

٦٧٢...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ

۶۷۲...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار ایک انصاری کے گھر سے گذرے تو اسے بلا بھیجا۔ وہ نکل کر آئے تو اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید ہم نے تجھے جلدی میں ڈال دیا۔ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ

رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ

نے فرمایا کہ جب تو جلدی کر جائے (جماع میں اور بغیر انزال کے اٹھ کھڑا ہو) یا امساک ہو جائے (کہ از خود انزال منی نہ ہو) تو تجھ پر غسل واجب نہیں اور صرف وضو واجب ہے۔

۶۷۳...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يُكْسِلُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي

۶۷۳...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اگر مرد اپنی بیوی سے جماع کے دوران اِکسال کرے (عضو مخصوص کو عورت کی فرج میں داخل کرنے کے بعد انزال سے قبل نکال لے) تو اسے جو گندگی عورت سے لگے (اس کے فرج کی رطوبت وغیرہ) تو کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عضو پر جو عورت کے فرج کی رطوبت لگ جائے تو اسے دھولے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

۶۷۴...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ يَعْنِي بِقَوْلِهِ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ لَا يُنْزِلُ قَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ

۶۷۴...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں جو بیوی سے صحبت کرے اور انزال نہ کرے فرمایا کہ وہ اپنا عضو مخصوص دھولے اور وضو کرلے۔ ❶

۶۷۵...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ

۶۷۵...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزالِ منی نہ ہو (تو کیا حکم ہے؟) عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وضو کرے جیسے کہ نماز کے لئے وضو کرتا ہے اور عضو مخصوص کو دھولے۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

---

❶ نوویؒ نے فرمایا کہ امت کا اجماع ہے اس بات پر کہ صرف صحبت سے اور دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ اور مذکورہ روایات حکماً منسوخ ہو چکی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے اسی لئے امام مسلمؒ نے اس بات میں بالکل غیر متعلق حدیث حضرت ابو العلاءؒ کی نقل کی یہ بتانے کے لئے کہ حدیث بھی حدیث کو منسوخ کر دیتی ہے اور الماء من الماء والی اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات منسوخ ہیں۔ اور اس پر امت کے علماء کا اجماع ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے یہاں یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ فاعل و مفعول دونوں پر غسل واجب ہوتا ہے۔

عَفَّانَ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

٦٧٦...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ يَحْيَى وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۶۷۶...... حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بھی حضور علیہ السلام سے یہی بات (آدمی جماع کرے لیکن انزال منی نہ ہو تو وضو کرے اور عضو مخصوص کو دھولے) سنی ہے۔

٦٧٧...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ وَمَطَرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَفِي حَدِيثِ مَطَرٍ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ قَالَ زُهَيْرٌ مِنْ بَيْنِهِمْ بَيْنَ أَشْعُبِهَا الْأَرْبَعِ

۶۷۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جب مرد عورت کے چاروں جانب میں بیٹھ جائے اور پھر کوشش کرے ❶ اس سے تو بے شک اس پر غسل واجب ہو گیا اگرچہ انزال نہ ہو۔

٦٧٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ ثُمَّ اجْتَهَدَ وَلَمْ يَقُلْ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ

۶۷۸...... قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (جب مرد عورت کے چاروں جانب میں بیٹھ جائے اور کوشش کرے تو اس پر غسل واجب...... الخ) منقول ہے مگر شعبہ کی روایت میں انزال کا تذکرہ نہیں۔

٦٧٩...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَهَذَا حَدِيثُهُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ اخْتَلَفَ فِي ذَلِكَ رَهْطٌ مِنَ

۶۷۹...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین و انصار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک جماعت میں اختلاف رائے ہو گیا۔ انصاری صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ جب تک منی کود کر شہوت سے نہ نکلے اور انزال نہ ہو جائے غسل واجب نہیں ہوتا۔ مہاجرین نے فرمایا کہ نہیں بلکہ جب مرد و عورت دونوں میں اختلاط ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں ابھی تمہاری تشفی کئے دیتا ہوں۔ میں اٹھا

❶ چاروں جانب سے مراد عورت کی دورانیں اور دونوں ٹانگیں ہیں اور کوشش سے مراد دخول کیلئے کوشش کرنا ہے۔ یعنی جب مرد عورت سے جماع کے لئے بیٹھ جائے اور کوشش کرے یعنی دخول کرے تو پھر خواہ انزال سے قبل نکال لے تب بھی غسل واجب ہو جائے گا۔

الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّونَ لَا يَجِبُ الْغُسْلُ إِلَّا مِنَ الدَّفْقِ أَوْ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ بَلْ إِذَا خَالَطَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَنَا أَشْفِيكُمْ مِنْ ذَلِكَ فَقُمْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَذِنَ لِي فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّاهْ أَوْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَإِنِّي أَسْتَحْيِيكِ فَقَالَتْ لَا تَسْتَحْيِي أَنْ تَسْأَلَنِي عَمَّا كُنْتَ سَائِلًا عَنْهُ أُمَّكَ الَّتِي وَلَدَتْكَ فَإِنَّمَا أَنَا أُمُّكَ قُلْتُ فَمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَتْ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اجازت مانگی۔ مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان سے عرض کیا: اے اماں جان! یا فرمایا اے ام المومنین! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں لیکن مجھے شرم آتی ہے (کہ آپ سے ایسا سوال کروں) انہوں نے فرمایا کہ تو جس بات کے پوچھنے میں اپنی حقیقی ماں سے جس نے تجھے جنم دیا شرم نہ کرے تو مجھ سے بھی اس کے پوچھنے میں شرم نہ کر میں تیری ماں ہی ہوں۔ میں نے کہا کہ کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تیرا بہت اچھے باخبر سے سابقہ پڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مرد عورت کے چاروں اطراف میں بیٹھ جائے اور شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے (یعنی دخول ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ [1]

۶۸۰ ...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَلِكَ أَنَا وَهَذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ

۶۸۰ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرہ نبی ﷺ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اس آدمی کے بارے میں جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال سے قبل ہی عضو مخصوص کو نکال لے تو کیا دونوں پر غسل ہوگا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور یہ (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بھی ایسا کرتے ہیں پھر غسل کر لیتے ہیں۔

باب ـ ۱۳۷ الوضـــــوء مما مست النار

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہونے کا بیان

۶۸۱ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ

۶۸۱ ...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے

---

[1] یہاں ایک مسئلہ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ جماع وصحبت کی صورت میں خواہ انزال ہو یا نہیں فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی نے اپنا عضو مخصوص عورت کے پچھلے مقام یا مرد کے پچھلے مقام میں یا کسی جانور کی فرج میں داخل کیا (اگرچہ یہ تینوں افعال بدترین حرام اور کبیرہ گناہ ہیں ایسا کرنے والا ملعون ہے) تب بھی غسل واجب ہو جائے گا خواہ وہ عورت، مرد یا جانور مردہ ہی ہو۔ یا کم سن ہو بھول سے ہو یا عملاً۔ زبردستی ہو یا اختیاراً ہر صورت میں غسل واجب ہو جائے گا۔
علماء نے لکھا ہے کہ دخول کے لئے صرف حشفہ (عضو مخصوص کا اوپری حصہ سپاری) کا داخل ہونا ہی کافی ہے پورا عضو داخل ہونا ضروری نہیں اس سے بھی غسل واجب ہو جائے گا۔

قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

سے وضو لازم ہوتا ہے"۔

۶۸۲...... قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّمَا أَتَوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۶۸۲...... ابن شہابؒ زہری کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بتلایا کہ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے انہیں بتلایا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انہوں نے دیکھا کہ مسجد میں وضو کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس لئے وضو کر رہا ہوں کیونکہ میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: "آگ پر پکی ہوئی چیز کھا کر وضو کیا کرو"۔

۶۸۳...... قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَأَنَا أُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

۶۸۳...... ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ سعید بن خالد بن عمرو بن عثمان نے مجھے بتلایا اور میں ان سے ہی حدیث بیان کر رہا تھا کہ انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کے لازم ہونے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کیا کرو"۔

۶۸۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۶۸۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے دست کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۶۸۵...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ

۶۸۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہڈی والا گوشت یا ایسا ہی صرف گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور نہ وضو فرمایا نہ ہی پانی کو ہاتھ لگایا۔ [1]

---

[1] آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کے واجب ہونے کے بارے میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ابتدائی دور میں اختلاف تھا لیکن علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے سلف و خلف کا کہ اس سے وضو واجب و لازم نہیں ہوتا۔ علامہ نوویؒ نے شرح مسلم میں صحابہ کی ایک بہت بڑی جماعت جن میں خلفاء اربعہ کے علاوہ تمام اصحاب فقہ و فتویٰ صحابہ بھی شامل ہیں نام ذکر کئے ہیں جن کے نزدیک وضو واجب نہیں ہوتا۔ جہاں تک حضرت زیدؓ کی حدیث کا تعلق ہے تو جمہور علماء نے فرمایا کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے ابوداؤد کی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت سے۔ علاوہ ازیں فرمایا کہ وضو کا حکم استحباب پر محمول ہے اور وضو سے لغوی وضو مراد ہے اور مقصد یہ ہے کہ ہاتھ دھو کر منہ میں کلی کر لی جائے۔ واللہ اعلم

عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَرْقًا أَوْ لَحْمًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

٦٨٦...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفٍ يَأْكُلُ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۶۸۶...... حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا دست کا گوشت چھری سے کاٹ کر کھاتے دیکھا پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

٦٨٧...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّينَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذَلِكَ

۶۸۷...... حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ بکری کی دست کا گوشت چاقو سے کاٹ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے کھایا۔ بعد ازاں آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ اٹھے، چھری پھینکی اور نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔

٦٨٨...... قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ

۶۸۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ان کے قریب دست کا گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

٦٨٩...... قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَكُنْتُ أَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۶۸۹...... حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری کی بٹ بھونتا تھا (آپ ﷺ اسے کھا کر) نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے۔

٦٩٠...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ

۶۹۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دودھ نوش فرمایا، پھر پانی منگوا کر کلّی کی اور فرمایا کہ دودھ میں چکنائی ہوتی ہے (اسے زائل کرنے کے لئے کلّی کی)

فَتَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا

۶۹۱...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَهُ

۶۹۱...... اس سند سے بھی سابقہ روایت (آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگوا کر کلی کی اور فرمایا کہ دودھ میں چکنائی ہوا کرتی ہے) بعینہٖ منقول ہے۔

۶۹۲...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأُتِيَ بِهَدِيَّةٍ خُبْزٍ وَلَحْمٍ فَأَكَلَ ثَلَاثَ لُقَمٍ ثُمَّ صَلَّى بِالنَّاسِ وَمَا مَسَّ مَاءً

۶۹۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے کپڑے زیب تن فرمائے اور نماز کے لئے نکلے تو آپ ﷺ کے لئے ہدیہ لایا گیا روٹی اور گوشت' آپ ﷺ نے تین لقمے تناول فرمائے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور پانی کو چھوا بھی نہیں۔

۶۹۳...... وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ حَلْحَلَةَ وَفِيهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ صَلَّى وَلَمْ يَقُلْ بِالنَّاسِ

۶۹۳...... عمرو بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس روایت کو کچھ الفاظ کی کمی زیادتی کے ساتھ حسب سابق روایت (آپ ﷺ نے روٹی، گوشت سے تین لقمے تناول فرمائے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی اور پانی کو چھوا بھی نہیں) نقل کرتے ہیں۔

باب-۱۳۸ الوضــــوء من لحــوم الابل

اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کا بیان [1]

۶۹۴...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ

۶۹۴...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ کیا بھیڑ بکری کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو کر لو اور چاہو تو نہ کرو۔ اس نے کہا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ فرمایا ہاں۔ اونٹ کے گوشت سے وضو کرو۔

اس نے کہا میں بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھتا ہوں (کیا جائز ہے؟) فرمایا ہاں۔ اس نے کہا اونٹوں کے باڑہ میں نماز پڑھوں؟ فرمایا نہیں (یہ ممانعت

[1] جمہور کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ امام احمدؒ بن حنبلؒ کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ دورِ حاضر کے غیر مقلدین حضرات کے یہاں بھی اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ لَا

تنزیہی ہے)۔

۶۹۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ كُلُّهُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ

۶۹۵...... حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو عوانہ والی روایت (بھیڑ بکری کا گوشت کھا کر چاہو تو وضو کرو یا نہ کرو۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرو اور بکری کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ اونٹ کے باڑے میں ممنوع ہے) کی طرح یہ روایت منقول ہے۔

باب-۱۳۹ الدليل ان يتيقن الطهارة على ان من تيقن الطهارة ثم شك في الحدث فله ان يصلي بطهارته تلك

طہارت و باوضو ہونے کا یقین اگر شک میں بدل جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا

۶۹۶...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

۶۹۶...... سعید اور عباد بن تمیم دونوں عباد کے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی گئی کہ (بسا اوقات) دورانِ نماز آدمی کو یہ گمان ہوتا ہے کہ کچھ ریح وغیرہ خارج ہوئی ہے (تو ایسے معاملہ میں کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا جب تک ریح کے نکلنے کی آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کر لے نماز سے نہ پھرے۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ

ابو بکر اور زہیر نے اپنی روایتوں میں عباد کے چچا کا نام عبداللہ بن زید بیان کیا ہے۔

۶۹۷...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

۶۹۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کو اپنے پیٹ میں گڑبڑ اور مروڑ محسوس ہو اور معاملہ مشکوک ہو جائے کہ آیا کچھ ریح وغیرہ نکلی ہے یا نہیں تو (ایسے شک کے معاملہ میں) ہرگز مسجد سے نہ نکلے (یعنی نماز نہ توڑے) یہاں تک کہ آواز سن لے یا بدبو محسوس کر لے۔[1]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے فقہ کا ایک ضابطہ اور کلی اصول معلوم ہوا کہ اليقين لايزول بالشك یعنی یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔ اگر کسی کو وضو کرنا یقینی معلوم ہو اور شک ہو جائے کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں تو صرف شک کی بنیاد پر وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ یقین نہ ہو جائے جس کی صورت حضور ﷺ نے فرمائی کہ ریح کے نکلنے کی آواز یا بدبو محسوس ہو جائے۔

باب-۱۴۰

طهارة جلود الميتة بالدباغ

مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہونے کا بیان

۶۹۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

۶۹۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ کسی باندی کو کسی نے بکری صدقہ کی۔ وہ بکری مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے گذرے (اور اسے پڑا دیکھا) تو فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتاری؟ تم اسے دباغت دیتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مردار تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا تو صرف کھانا حرام کیا گیا ہے (اس کی کھال سے فائدہ اٹھانا حرام نہیں کیا گیا)۔

۶۹۹...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا

۶۹۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ باندی کی صدقہ کی بکری کو مردہ پڑا ہوا پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ انہوں نے کہا وہ تو مردار تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا صرف کھانا حرام کیا گیا ہے"۔ (1)

۷۰۰ ...... حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِ رِوَايَةِ يُونُسَ

۷۰۰...... حضرت صالح ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یونس کی روایت (مردہ بکری کی کھال سے فائدہ اٹھانا تو درست ہے لیکن اس کا صرف کھانا حرام کیا گیا ہے) کی طرح یہ روایت منقول ہے۔

۷۰۱...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَطْرُوحَةٍ أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَّا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ

۷۰۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مری پڑی ہوئی بکری کے پاس گزرے یہ بکری حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک باندی کو صدقہ کی گئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے کو کیوں نہ لے لیا اسے دباغت دے کر اس سے فائدہ حاصل کرتے۔

(1) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خنزیر جو نجس العین ہے اس کے علاوہ تمام جانوروں کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

فَانْتَفَعُوا بِهِ

٧٠٢..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ مُنْذُ حِينٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ دَاجِنَةً كَانَتْ لِبَعْضِ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ

۷۰۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ کی کسی زوجۂ مطہرہ کے ہاں ایک جانور پلا ہوا تھا وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کیوں نہ لی کہ اس سے فائدہ اٹھاتے۔

٧٠٣..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ أَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا۔

۷۰۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باندی کی مری ہوئی بکری کے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ تم نے اس کے چمڑے سے کیوں نہ فائدہ اٹھالیا۔

٧٠٤..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ وَعْلَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ

۷۰۴..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: "جب کھال کو دباغت دے دی جاتی ہے تو وہ پاک ہو جاتی ہے"۔

٧٠٥..... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ يَعْنِي حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى.

۷۰۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے سابقہ روایت (جب کھال کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے) کی طرح روایت نقل فرماتے ہیں۔

٧٠٦..... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَئِيِّ فَرْوًا فَمَسِسْتُهُ فَقَالَ مَا لَكَ تَمَسُّهُ قَدْ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ

۷۰۶..... ابوالخیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان ابن وعلہ السبائی کو ایک پوستین پہنے دیکھا تو میں نے اسے ہاتھ سے چھوا۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہوا؟ کیوں اسے چھوتے ہو؟ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ پوچھا کہ ہم مغرب (شمالی افریقا) کے رہنے والے لوگ ہیں اور ہمارے ساتھ برابر قبائل اور مجوس رہتے ہیں وہ ذبح شدہ مینڈھا لاتے ہیں اور ہم ان کا ذبیحہ نہیں کھاتے وہ ہمارے پاس مشکیزے لاتے ہیں جن میں

بِالْمَغْرِبِ وَمَعَنَا الْبَرْبَرُ وَالْمَجُوسُ نُؤْتَى بِالْكَبْشِ قَدْ ذَبَحُوهُ وَنَحْنُ لَا نَأْكُلُ ذَبَائِحَهُمْ وَيَأْتُونَا بِالسِّقَاءِ يَجْعَلُونَ فِيهِ الْوَدَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ دِبَاغُهُ طَهُورُهُ

۷۰۷...... وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَعْلَةَ السَّبَإِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّا نَكُونُ بِالْمَغْرِبِ فَيَأْتِينَا الْمَجُوسُ بِالْأَسْقِيَةِ فِيهَا الْمَاءُ وَالْوَدَكُ فَقَالَ اشْرَبْ فَقُلْتُ أَرَأْيٌ تَرَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ دِبَاغُهُ طَهُورُهُ

چربی اور چکنائی ڈالتے ہیں (تو کیا ہم ان کے مشکیزہ میں پڑی ہوئی چربی استعمال کر سکتے ہیں؟) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہی بات پوچھی تھی آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کہ ان کی دباغت انہیں پاک کر دیتی ہے"۔

۷۰۷...... ابن وعلہ السّبائی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا اور کہا کہ: ہم مغرب کے رہنے والے لوگ ہیں مجوسی ہمارے پاس مشکیزے لاتے ہیں ان میں پانی اور چکنائی وغیرہ ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس پانی یا چکنائی کو پی سکتے ہو۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا یہ آپ اپنی رائے بتلا رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ: ان کی دباغت ان کی طہارت بن جاتی ہے"۔ (یعنی جب ان مجوسی لوگوں کے ذبیحہ کی کھال کو دباغت دی جاتی ہے تو وہ کھالیں پاک ہو جاتی ہیں اور ان سے بنے ہوئے مشکیزوں میں بھرا ہوا پانی وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے)۔

باب-۱۴۱

باب التیمم

تیمّم کا بیان

۷۰۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرَى إِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ

۷۰۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں نکلے، جب ہم "بیداء" یا ذات الجیش"[1] کے مقام پر پہنچے تو میرا ایک گلے کا ہار ٹوٹ (کر کہیں گر) گیا۔

رسول اللہ ﷺ اسے تلاش کرنے کے لئے وہیں رک گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ شرکاء سفر نے بھی پڑاؤ ڈال لیا وہاں پانی بھی نہیں تھا اور قافلہ والوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا۔

لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صدیقہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد) کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ دیکھتے نہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی قیام پر مجبور کر دیا ہے اور لوگ بھی ان ﷺ کے ساتھ ساتھ قیام پر مجبور ہو گئے اور نہ تو یہ لوگ پانی کے مقام پر ہیں اور نہ ہی ان کے پاس پانی ہے چنانچہ حضرت

[1] بیداء اور ذات الجیش، مدینہ منورہ اور خیبر کے درمیان دو بستیاں ہیں۔

فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے آپ علیہ السلام میری ران پر سر رکھے محو خواب تھے۔

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: تو نے رسول اللہ ﷺ اور سارے لوگوں کو روک رکھا ہے، اور نہ تو یہاں پانی ہے اور نہ ان لوگوں کے پاس پانی موجود ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے عتاب کیا اور جو کچھ اللہ نے چاہا کہہ ڈالا اور میری کوکھ میں اپنے ہاتھ سے ٹھونگیں مارنے لگے۔ اور مجھے ہلنے جلنے اور حرکت سے کسی بات نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھے ہوئے تھے (لہٰذا صرف اس بناء پر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ٹھونگ مارنے کے باوجود ہلی نہیں تاکہ حضور ﷺ کے آرام میں خلل نہ پڑے)۔

چنانچہ آپ ﷺ صبح تک سوتے رہے اور پانی تھا نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی ❶ کہ تم تیمم کرو۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو نقباء ❷ میں سے تھے فرمایا کہ اے ابو بکر کی اولاد! یہ کوئی تمہاری پہلی برکت نہیں ❸ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہار اس کے نیچے پایا۔

۷۰۹ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ

۷۰۹ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک ہار مستعار لیا تھا وہ گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے چند کو بھیجا (تلاش کے دوران) نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ سے اس کی

---

❶ اس سے مراد سورۂ مائدہ کی آیت نمبر ۶ رکوع نمبر ۲ کی آیت ہے: فلم تجدوا ماءً فتيمموا صعيداً طيباً فامسحوا بوجوهكم وأيديكم منه ۔ الآیۃ

❷ نقباء نقیب کی جمع ہے۔ حضور علیہ السلام نے عقبہ کی رات میں کچھ لوگوں کو قوم کی نگہبانی اور نگرانی کے لئے مقرر کیا تھا ان کو نقیب کہتے ہیں یہ بھی ان میں سے ایک تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے یعنی اس سے قبل بھی اللہ نے تمہاری برکت کی وجہ سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔

❸ اس سے قبل بھی اللہ تعالیٰ تمہاری برکت سے عام مسلمانوں کے حق میں رحم فرما چکے ہیں۔

فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً

شکایت کی (کہ ہمیں بغیر وضو کے نماز پڑھنی پڑھی کیونکہ پانی نہیں تھا) چنانچہ اسی وقت تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ خدا کی قسم آپ پر کوئی بھی مصیبت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے آپ کے لئے گلو خلاصی کی صورت نکال دی۔ اور تمام مسلمانوں کے لئے اس میں برکت رکھ دی۔ ❶

٧١٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا) فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ

۷۱۰...... شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) کہا: اے ابو عبد الرحمان! آپ کی کیا رائے ہے اس بارے میں کہ ایک شخص جنابت کی حالت میں ہو اور اسے مہینہ بھر تک پانی نہ ملے تو اس کی نماز کے لئے کیا حکم ہے؟ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تیمم نہیں کرے اگرچہ مہینہ بھر تک پانی نہ ملے۔

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ: پھر سورۃ المائدہ کی آیت: اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو" کا کیا مقصد ہے؟ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

❶ تیمم کے لغوی معنیٰ قصد وارادہ کے ہیں۔ قرآن کریم کی آیت "فتیمّموا صعیداً طیّباً" کا مقصد یہ ہے کہ پھر تم پاک مٹی کا قصد کرو۔ یعنی اس سے پاکی حاصل کرنے کا قصد کرو۔ تیمم کے ذریعہ حدثِ اصغر (بے وضو ہونا) اور حدثِ اکبر (جنبی ہونا) دونوں سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے۔

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دوبار زمین پر ہاتھ مارا جائے۔ ایک مرتبہ مار کر چہرہ پر پھیرا جائے اور دوسری مرتبہ مار کر ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پھیرا جائے۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ علامہ عینیؒ نے پانچ مذاہب نقل کئے ہیں:

۱) امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیمم کے لئے دو ضربیں ہوں گی یعنی دو مرتبہ ہاتھوں کو زمین پر مارنا ضروری ہے۔ ایک ضرب چہرہ اور دوسری ہاتھوں کے لئے۔

۲) امام احمدؒ بن حنبل، امام اسحاقؒ، اوزاعی وغیرہ کے نزدیک ایک ضرب کافی ہے۔ چہرہ اور ہاتھوں کو ایک ہی ضرب سے مسح کیا جائے گا۔

۳) حضرت حسن بصریؒ اور ابن ابی لیلیٰؒ کے نزدیک دو ضربیں ہوں گی مگر اس طرح کہ ہر ضرب چہرہ اور ہاتھوں دونوں کے لئے ہوگی۔

۴) محمدؒ بن سیرین کا مسلک یہ ہے کہ تین ضربیں ہوں گی۔ ایک چہرہ کے لئے، دوسری ہاتھوں کے لئے اور تیسری دونوں کے لئے۔

۵) ابن بزبزہ کا مسلک یہ ہے کہ چار ضربیں ہوں گی دو چہرہ اور دو ہاتھوں کے لئے۔

پھر ہاتھوں کو کہاں تک مسح کیا جائے گا اس میں بھی اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور جمہور کے نزدیک کہنیوں تک دھونا واجب ہے۔

حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے پاکی کے لئے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ جنابت سے پاکی کے لئے بھی اس طریقہ سے تیمم کیا جائے گا جس طرح وضو کے لئے کیا جاتا ہے۔ حضرت عمارؓ بن یاسر اور حضرت عمرؓ کے واقعہ سے بھی یہی بات پتہ چلتی ہے کہ حضور علیہ السلام نے زمین پر لوٹ پوٹ ہو جانے کے بجائے فرمایا کہ تجھے عام طریقہ سے تیمم کرنا کافی تھا۔

فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللهِ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هَكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ

نے فرمایا کہ :اگر لوگوں کو اس آیت کی بناء پر اجازت دے دی جائے تیمّم کی تو بہت ممکن ہے کہ (لوگ اس سہولت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کریں کہ) جب انہیں پانی سے سردی لگے تو (نہانے کے بجائے) پاک مٹی سے تیمّم کرلیں (اور غسل جنابت سے سستی کریں)۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کیا آپ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ بات نہیں سنی کہ انہوں نے فرمایا:

"مجھے حضور اکرم ﷺ نے کسی ضرورت کے لئے بھیجا۔ راہ میں مجھے جنابت ہوگئی اور پانی مجھے ملا نہیں تو میں (تیمّم کی غرض سے) مٹی میں لتھڑنے لگا، جس طرح چوپائے مٹی میں لوٹ لگاتے ہیں پھر میں، حضور علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے ایک مرتبہ، پھر بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر پھیرا اور ہتھیلیوں کی پشت پر پھیرا اور چہرہ پر پھیرا۔ تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"کیا آپ نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر قناعت نہیں کی۔

٧١١...... وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

۷۱۱...... اعمش شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حسب سابق منقول ہے باقی اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر پھر ان کو جھٹک دیا اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا۔

٧١٢...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَقَالَ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا

۷۱۲...... حضرت عبدالرحمان بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ: مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور پانی نہیں ملا (کیا کروں؟) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز نہ پڑھو۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا آپ کو

تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّقِ اللهَ يَا عَمَّارُ قَالَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أُحَدِّثْ بِهِ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ حَدِيثِ ذَرٍّ. قَالَ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ الَّذِي ذَكَرَ الْحَكَمُ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ

یاد نہیں کہ میں اور آپ ایک لشکر میں تھے اور ہم دونوں کو جنابت لاحق ہو گئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو آپ نے نماز نہیں پڑھی تھی (جنابت کی وجہ سے) اور میں نے مٹی میں لوٹ لگائی اور نماز پڑھ لی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ: تمہیں صرف یہی کافی تھا کہ زمین پر دونوں ہاتھ مارتے پھر ان پر پھونک مار (کر مٹی اڑا دیتے) پھر دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے اور دونوں ہتھیلیوں پر (کہنیوں تک) پھیر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے عمار! اللہ سے ڈرو۔ (یعنی حدیث کا معاملہ ہے ذرا خوفِ خدا کرو کہیں غلط نہ بیان کر دو)۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر آپ چاہتے ہیں تو میں یہ حدیث آئندہ نہیں بیان کروں گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر فرمایا کہ: تمہاری روایت کی ذمہ داری تمہارے اوپر ہی ہے۔

۷۱۳...... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ لِمَا جَعَلَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ حَقِّكَ لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا وَلَمْ يَذْكُرْ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ عَنْ ذَرٍّ

۷۱۳...... حضرت عبد الرحمان بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں جنبی ہو گیا ہوں مجھے پانی نہیں ملا۔ آگے سابقہ حدیث کے مثل بیان کیا اس اضافہ کے ساتھ کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ اس حق کی بناء پر جو اللہ نے آپ کا مجھ پر رکھا ہے (کہ میں آپ کی رعایا میں شامل ہوں اور آپ میرے امیر ہیں) یہ چاہتے ہیں (کہ میں یہ حدیث کسی سے بیان نہ کر دوں) تو میں یہ حدیث کسی سے بیان نہ کروں گا۔ ❶

۷۱۴...... قَالَ مُسْلِم وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ

۷۱۴...... حضرت عمیرؒ جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے کہتے ہیں کہ میں اور عبد الرحمان بن یسار جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ مطہرہ نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے دونوں ابوالجہم بن الحارث بن الصمہ الانصاری کے پاس داخل ہوئے۔

ابوالجہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیر جمل کی جانب سے تشریف لائے تو آپ ﷺ کو ایک شخص ملا اس نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں

❶ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی رائے جنابت سے پاکی کے لئے تیمم کرنے کے بارے میں یہی تھی کہ بجائے تیمم کے جب تک پانی نہ ملے تو نماز ترک کر دے جیسا کہ انہوں نے خود ایک سفر میں اس پر عمل کیا تھا۔

ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک دیوار پر آئے، اور چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا (تیمّم کیا) اور پھر سلام کا جواب دیا۔ ❶

۷۱۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَبُولُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ

۷۱۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت پیشاب کر رہے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گذرا اس نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ ❷

باب-۱۴۲ الدليل ان المسلم لا ينجس

مسلمان کے نجس نہ ہونے کا بیان

۷۱۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَقِيَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ فَتَفَقَّدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

۷۱۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ منورہ کے راستوں میں سے ایک راستہ پر نبی اکرم ﷺ سے ملے۔ وہ جنابت کی حالت میں تھے تو وہاں کھسک کر چلے گئے اور غسل کیا۔ نبی ﷺ نے انہیں تلاش کیا۔ جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ! کہاں رہ گئے تھے؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ! آپ جب مجھے ملے تو میں جنبی تھا۔ مجھے کراہت ہوئی کہ غسل کئے بغیر آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! مومن تو کبھی نجس و ناپاک نہیں ہوتا (یعنی باطنی طور پر تو پاک رہتا ہے۔ ہاں ظاہری طور پر جنابت وغیرہ کی وجہ سے ناپاکی ہوتی ہے لیکن حقیقی ناپاکی و نجاست مومن میں نہیں ہوسکتی کیونکہ حقیقی نجاست تو کفر و شرک کی نجاست ہے)۔

۷۱۷...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

۷۱۷...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنابت کی حالت میں ان کا رسول اللہ ﷺ سے سامنا ہوا تو وہ وہاں سے دور ہو گئے اور غسل کر کے پھر آ گئے اور حضور ﷺ سے فرمایا کہ میں جنبی تھا (اس لئے اس وقت نہ آیا) حضور ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کسی حال میں بھی ناپاک نہیں ہوتا"۔

---

❶ شاید اس بناء پر کہ باوضو ہو کر سلام کا جواب دیں۔ وہاں پانی تو ملا نہیں تو آپ ﷺ نے سوچا ہو کہ کسی درجہ میں ہی پاکی حاصل ہو جائے لہٰذا تیمّم کر کے سلام کا جواب دیا۔

❷ بول و براز کے وقت سلام نہ کرنا چاہئے اور نہ ہی جواب دینا جائز ہے۔ بول و براز اور قضائے حاجت کے دوران ذکر تسبیح و تہلیل یا الحمد للہ وغیرہ کہنا، اذان یا چھینک کا جواب دینا بھی جائز نہیں ہے۔ اسی طرح باتیں کرنا بھی بلاضرورت مکروہ ہے۔

باب- ۱۴۳ ذكر الله تعالى فى حال الجنابة و غيرها

جنابت وناپاکی کی حالت میں ذکر اللہ کا بیان

۷۱۸ ...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ

۷۱۸ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔ ❶

باب- ۱۴۴ جواز اكل المحدث الطعام

بے وضو کھانا جائز ہے

۷۱۹ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ فَقَالَ أُرِيدُ أَنْ أُصَلِّيَ فَأَتَوَضَّأَ

۷۱۹ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ کو وضو یاد دلایا (کہ آپ ﷺ کا وضو نہیں ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نماز کا ارادہ کر رہا ہوں جو وضو کروں؟

۷۲۰ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَوَضَّأُ فَقَالَ لِمَ أَأُصَلِّي فَأَتَوَضَّأَ

۷۲۰ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ پاخانہ سے باہر آئے تو آپ کے سامنے کھانا لایا گیا۔ آپ سے کہا گیا کہ کیا آپ وضو نہیں کر رہے؟ فرمایا کیوں! کیا میں نماز پڑھ رہا ہوں جو وضو کروں؟

۷۲۱ ...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ مَوْلَى آلِ السَّائِبِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا جَاءَ قُدِّمَ لَهُ طَعَامٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا

۷۲۱ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ پاخانہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو آپ ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وضو نہیں کر رہے؟ فرمایا کہ کیوں! کیا نماز پڑھنی ہے؟۔

---

❶ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنابت کی حالت میں بھی اللہ کا ذکر وغیرہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ شارح مسلم علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ جنابت اور حیض ونفاس کی حالت میں مرد وعورت دونوں کے لئے ذکر، تسبیح، تہلیل وغیرہ کے جواز پر اجماع ہے۔ البتہ تلاوتِ قرآن کریم ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء ومحدثین کے نزدیک ناجائز ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جنبی شخص چند آیات پڑھ سکتا ہے۔

تَوَضَّأُ قَالَ لِمَ أَلِلصَّلَاةِ

۷۲۲ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حُوَيْرِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى حَاجَتَهُ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَأَكَلَ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

۷۲۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے قضاء حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لائے۔ کھانا آپ ﷺ کے قریب کیا گیا۔ آپ ﷺ نے پانی کو ہاتھ لگائے بغیر کھانا کھایا۔

قَالَ وَزَادَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ إِنَّكَ لَمْ تَوَضَّأْ قَالَ مَا أَرَدْتُ صَلَاةً فَأَتَوَضَّأَ وَزَعَمَ عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

عمرو بن دینار نے سعید بن الحویرث کے حوالہ سے یوں بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ سے کہا گیا کہ آپ نے وضو نہیں کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نماز پڑھنے کا ارادہ کیا ہے کہ وضو کروں۔

باب-۱۴۵ ما ذا يقول اذا اراد دخول الخلاء

بیت الخلاء میں جانے کی دعا

۷۲۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَقَالَ يَحْيَى أَيْضًا أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَفِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

۷۲۳ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اللهم انی اعوذبك من الخبث والخبائث اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں نجاستوں اور ناپاک چیزوں سے (شیاطین وجنابت وغیرہ سے)۔

۷۲۴ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

۷۲۴ اسماعیل بن علیہ عبد العزیز سے اسی سند کے ساتھ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث منقول ہیں۔

باب-۱۴۶ الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء

بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۷۲۵ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

۷۲۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار نماز کھڑی ہو گئی (نماز کیلئے لوگ کھڑے ہو گئے) اور حضور علیہ السلام کسی شخص سے سرگوشی میں مصروف تھے۔ اور آپ ﷺ مسلسل اس سے

أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَنَبِيُّ اللهِ ﷺ يُنَاجِي الرَّجُلَ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ

سرگوشی کرتے رہے (یہاں تک کہ اتنی دیر ہوگئی) کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم (بیٹھے بیٹھے) سوگئے، پھر آپؐ بعد ازاں تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ (معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بیٹھ کر سونا انکے وضو کیلئے ناقص نہیں ہوا)۔

۷۲۶ ...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلًا فَلَمْ يَزَلْ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِهِمْ

۷۲۶ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز تیار تھی اور رسول ﷺ برابر ایک شخص سے سرگوشی فرماتے رہے حتی کہ صحابہ سوگئے پھر آپ ﷺ نے آکر انہیں نماز پڑھائی۔

۷۲۷ ...... وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُا كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَنَامُونَ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ إِيْ وَاللهِ

۷۲۷ ...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سو جاتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

شعبہؒ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! خدا کی قسم۔

۷۲۸ ...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِي حَاجَةٌ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْا

۷۲۸ ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار عشاء کی نماز کیلئے جماعت کھڑی ہوگئی تو ایک شخص نے کہا کہ میری ایک ضرورت ہے۔ نبی ﷺ اٹھ کر اس سے سرگوشیاں کرنے لگے (اور اتنی دیر ہوگئی) کہ اکثر یا بعض افراد قوم کے سوگئے تھے اور پھر انہوں نے نماز پڑھی۔

(اس سے معلوم ہوا کہ بیٹھ کر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک کہ پیچھے کوئی ٹیک یا سہارا نہ ہو)۔ [1]

[1] مطلقاً نوم یعنی سونا ناقض وضو نہیں بلکہ ٹیک لگا کر سونا ناقض وضو ہے۔ کیونکہ نیند کے ناقض وضو ہونے کی وجہ "استرخاء مفاصل" ہے یعنی جسم کے اندرونی اعضاء اور جوڑوں کا ڈھیلا ہو جانا ہے جسکی وجہ سے خروج ریح کا امکان غالباً ہو جاتا ہے اگرچہ اسکا بھی امکان ہے کہ سونے کی حالت میں استرخاء مفاصل کے باوجود خروج ریح نہ ہوا ہو لیکن علماء نے مطلقاً استرخاء کے سبب کو جو نیند ہے ناقض قرار دے دیا۔ لیکن استرخاء صرف اس نیند میں ہوتا ہے جو ٹیک لگا کر یا لیٹ کر ہو۔ البتہ اگر بیٹھے بیٹھے بغیر کسی چیز کا سہارا لگائے سو جائے تو وہ نوم ناقض وضو نہیں۔ واللہ اعلم

كتاب الصلوٰة

کتاب الصلوٰۃ ❶

باب-۱۴۷ **باب بدء الاذان**

آذان کا آغاز کب ہوا

۷۲۹...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۷۲۹...... حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ منورہ آئے تو نماز کے مقرر اوقات پر جمع ہو جاتے نماز کے لئے اور کوئی انہیں (اس مقصد کے لئے) بلاتا نہیں تھا۔

ایک روز انہوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی (کہ سب کو جمع کرنے کا کوئی اجتماعی طریقہ ہونا چاہیئے) چنانچہ بعض لوگوں نے کہا کہ عیسائیوں کی طرح کا کوئی ناقوس (گھنٹا) لے لو (اسے بجائیں گے تو سب لوگ جمع ہو جائیں گے) بعض نے کہا کہ نرسنگا لے لو یہودیوں کی طرح (اسے بجا کر سب کو جمع کر لیا جائے) حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم اس مقصد کے لئے کسی شخص کو مبعوث (مقرر) کر دو کہ نماز کے لئے بلایا کرے اور آواز لگائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال! تم کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لئے آواز لگاؤ"۔ ❷

---

❶ صلوٰۃ کے لغوی معنی دعا کے ہیں۔ چونکہ نماز میں دعا ہوتی ہے اس لئے تغلیباً پوری نماز کو صلوٰۃ کے لفظ سے تعبیر کر دیا۔ ایمان اور اقرار توحید کے بعد اسلامی اعمال و عبادات میں سب سے اہم اور مقدم عبادت نماز ہے۔ اور نماز کی صحت و ادائیگی مشروط ہے طہارت سے۔ اس لئے امام مسلمؒ نے اوّلاً طہارت و پاکی کے مسائل کو بیان فرمایا۔ اور ان مسائلِ طہارت کو بیان کرنے کے بعد اب مسائلِ صلوٰۃ کا آغاز کر رہے ہیں۔

اس بات پر تمام اہل سیر و مورخین و محدثین کا اتفاق ہے کہ نماز کی فرضیت "لیلۃ الاسراء" یعنی معراج کی شب میں ہوئی۔ البتہ لیلۃ الاسراء کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے وہ کب ہوئی۔ ۵ نبوی سے ۱۰ نبوی تک کے اقوال ہیں۔ جمہور نے ۵ نبوی کو ترجیح دی ہے۔

اس بات میں بھی علماء کا اختلاف ہوا کہ فرضیتِ نماز سے قبل بھی کوئی نماز فرض تھی یا نہیں؟ اکثر علماء کا خیال ہے کہ لیلۃ الاسراء سے قبل کوئی نماز فرض نہ تھی۔ لیکن امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز اس سے قبل فرض ہو چکی تھی۔ جس کی دلیل سورۃ مزمل کی ابتدائی آیات ہیں کہ یہ سورت مکہ مکرمہ کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

البتہ بعض علماء کا خیال ہے کہ صلوٰۃ التہجد صرف رسول اللہ ﷺ پر فرض تھی عام مسلمانوں پر نہیں۔

❷ اذان کے لغوی معنی اعلان کرنے کے ہیں۔ اور یہ لفظ قرآن کریم میں کئی مقامات پر انہی معنوں میں آیا ہے۔ وَاَذَانٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُولِهٖ سورۃ توبہ میں اور فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ سورۃ اعراف میں اسی معنی میں مستعمل ہے۔

تمام ائمہ و محدثین اس پر متفق ہیں کہ اذان کی مشروعیت مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ حافظ ابن حجرؒ کا خیال ہے کہ ۲ھ میں شروع ہوئی جب کہ علامہ عینیؒ شارح بخاری نے ۱ھ کو ترجیح دی ہے۔

اذان کی ابتداء اور مشروعیت حضرت عبداللہ بن زید کے خواب کے ذریعہ ہوئی۔ ان روایات کو امام مسلمؒ نے ذکر نہیں کیا...... (جاری ہے)

ﷺ یَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ

باب-۱۴۸ الامر بشفع الآذان و ایتار الاقامة الا کلمة الاقامة فانها مثناة

اذان میں ہر کلمہ کو دو مرتبہ اور اقامت میں قد قامت الصلوٰۃ کے سوا ایک مرتبہ کہنے کا بیان

۷۳۰...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ زَادَ

۷۳۰...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہیں جب کہ اقامت کے کلمات ایک بار کہیں۔ ایک روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ "سوائے اقامت کے" (یعنی اقامت میں قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ دوبار ہی کہیں گے)۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... البتہ دوسری کتب صحاح میں یہ روایات مذکور ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس سلسلہ میں فکر لاحق تھی کہ کوئی ایسا اجتماعی طریقہ اختیار کیا جائے۔ نماز کے اجتماع کے لئے کہ اس طریقہ کے ذریعہ سب لوگ نماز کے مقررہ وقت پر جمع ہو جائیں۔ اب وہ کیا طریقہ ہو؟ اس کے بارے میں مختلف آراء سامنے آئیں۔ کسی نے عیسائیوں کے چرچ اور گرجاؤں میں اوقات عبادت میں بجنے والے ناقوس کو بجانے کی رائے دی۔ کسی نے یہودیوں کی طرح نرسنگا بجانے کی رائے پیش کی تو کسی نے اوقات مقررہ پر آگ روشن کرنے کی تجویز دی۔ بہر کیف! کوئی بات طے ہوئے بغیر مجلس شوریٰ برخاست ہوگئی اور تمام صحابہ کرامؓ اپنے گھروں کو یہ فکر لئے ہوئے واپس ہوئے۔ حضرت عبد اللہؓ بن زید بن عبد ربہ نے رات میں خواب دیکھا کہ دو افراد (جو فی الواقع فرشتے تھے) ہاتھوں میں ناقوس لئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ان سے کہا کہ یہ ناقوس مجھے دے دو تو ان فرشتوں نے پوچھا کہ تم کیا کرو گے؟ تو عبد اللہؓ نے جواب دیا کہ اسے بجا کر نماز کے لئے سب مسلمانوں کو جمع کریں گے۔ فرشتوں نے کہا کہ کیا ہم تمہیں اس سے زیادہ اچھے کلمات نہ سکھا دیں؟ انہوں نے کہا ضرور! چنانچہ پھر فرشتوں میں سے ایک نے اذان کے کلمات کہے اور دوسرے نے اقامت کے اور عبد اللہؓ نے سن لئے اور ان کے ذہن میں تمام کلمات نقش ہوگئے۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا خواب عرض کیا۔ حضورؐ کو لیلۃ الاسراء میں اذان کے کلمات پہلے ہی بتلا دیئے تھے لہٰذا آپ نے تصدیق فرما کر حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا کہ وہ بلند اور اچھی آواز والے تھے۔ اسی دوران حضرت عمرؓ بھی اپنا ازار سنبھالتے ہوئے آئے کہ یا رسول اللہ! میں نے خواب دیکھا ہے۔ اور انہوں نے بھی ویسا ہی خواب بیان کیا۔ چنانچہ اس روز سے ہر نماز کے وقت اذان متعین ہوگئی اور ایک الگ اور ممتاز شعار مسلمانوں کو عطا کیا گیا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ اذان کے کلمات کتنے ہیں؟ اس بارے میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے۔ اگرچہ اس پر تو تمام ائمہ متفق ہیں کہ اذان کے کلمات شفع یعنی دو دو مرتبہ ہیں۔ سوائے تکبیر کے کہ وہ ابتداء میں چار بار ہے اگرچہ امام مالکؒ کے نزدیک تکبیر بھی دوبار ہے' ابتداء میں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اذان میں ۱۹ کلمات ہیں ۴ بار تکبیر' ۴ بار اشہد ان لا الہ الا اللہ' ترجیع کے ساتھ ۴ بار اشہد ان محمد أرسول اللہ ترجیع کے ساتھ ۲ بار حی علی الصلاۃ ۲ بار حی علی الفلاح' ۲ بار اللہ اکبر' ایک بار لا الہ الا اللہ۔ ترجیع کا معنی ہیں شہادتین کے کلمات کو پہلی دو مرتبہ میں پست آواز سے کہنے کے بعد دوسری دوبار میں بلند آواز سے کہنا۔

امام مالکؒ کے نزدیک ترجیع کے ساتھ اذان میں سترہ کلمات ہیں کیونکہ ان کے نزدیک ابتدائی تکبیر دوبار ہے۔ جب کہ امام اعظمؒ' ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ بن حنبلؒ کے نزدیک اذان کے کلمات بغیر ترجیع کے ۱۵ ہیں۔ البتہ ترجیع کا اختلاف محض افضلیت پر مبنی ہے۔ احناف کے نزدیک بھی ترجیع جائز ہے مگر راجح نہیں۔

امام شافعیؒ ترجیع کی دلیل حضرت ابو محذورہؓ کی روایت سے لیتے ہیں۔ جس میں ترجیع ہے۔ جب کہ حضرات احنافؒ اور حنابلہؒ کی دلیل حضرت عبد اللہؓ بن زید کی روایت ہے کہ انہیں خواب میں جو اذان سکھلائی گئی اس میں ترجیع نہیں تھی۔ اسی طرح حضرت بلالؓ آخر وقت تک بلا ترجیع اذان دیتے رہے۔ البتہ یہ بات پہلے آچکی ہے کہ یہ اختلاف محض افضل و غیر افضل ہونے کا ہے ورنہ بلا ترجیع اور مع...... (جاری ہے)

يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ

۷۳۱...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

۷۳۱...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں مذاکرہ ہوا اس بات پر کہ اوقات نماز کے لئے کسی ایسی چیز کا تعین ہونا چاہیئے جسے سب جان لیں۔ بعض نے کہا کہ آگ روشن کرلیں یا ناقوس پیٹا کریں۔ آخر حضرت بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت بلالؓ کو اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات طاق عدد یعنی ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

۷۳۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنْ يُورُوا نَارًا

۷۳۲...... حضرت خالد حذار حمہ اللہ کی اسناد سے یہ حدیث اس طرح مروی ہے کہ جب لوگ زیادہ ہوگئے تو انہوں نے نماز کے وقت کی اطلاع دیئے جانے کے بارے میں مشورہ کیا بقیہ حدیث سابقہ روایت ہی کی طرح ہے۔

۷۳۳...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

۷۳۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم ہوا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ترجیع دونوں طرح نہ صرف جائز ہے بلکہ ثابت بھی ہے اور اذان کے تمام کلمات منزل من اللہ ہیں اور دونوں میں سے جسے چاہے اختیار کیا جاسکتا ہے کما قالہ العلامہ شاہ ولی اللہ"۔ واللہ اعلم

اسی طرح اس حدیث میں فرمایا کہ اقامت میں وتر یعنی طاق عدد کا لحاظ رکھتے ہوئے تمام کلمات کو ایک بار کہا جائے گا"۔ چنانچہ اسی روایت کی بناء پر ائمہ ثلاثہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنے کے قائل ہیں۔ البتہ قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ کو دو مرتبہ کہنے کے قائل ہیں۔ کیونکہ حدیث میں ان کا استثنا کیا گیا ہے۔

جب کہ حضرات حنفیہؒ کے نزدیک اقامت کے کلمات سترہ ہیں اور تمام کلمات مکرر یعنی دو دو بار کہے جائیں گے۔ جس کی دلیل ترمذی میں حضرت عبداللہؓ بن زید کی روایت ہے جس میں اذان و اقامت دونوں کے شفع یعنی دو بار کہنے کا ذکر ہے۔ اسی طرح طحاوی اور مصنف ابن ابی شیبہ کی بھی صریح روایات احناف کی دلیل ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت سویدؒ بن عفلہ، حضرت ابو محذورہؓ کی روایت طحاوی اور حضرت ابو جحیفہؓ کی روایت دار قطنی بھی احناف کے دلائل میں شامل ہیں۔ علامہ عثمانیؒ شارح مسلم صاحب فتح الملہم نے لکھا ہے کہ اقامت میں تشفیع یعنی دو دو بار کہنا اور ایتار یعنی ایک ایک بار کہنا دونوں جائز ہیں۔ انہوں نے شرح النقایہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ شارح نقایہ نے فرمایا کہ اقامت میں ایتار کا بیان آنحضرت ﷺ کی طرف سے در حقیقت بعض احوال میں اختصار اقامت کے بیان جواز کے لئے تھا کوئی دائمی سنت و معمول نہیں تھا۔ لہٰذا احنافؒ نے تشفیع کو ترجیح دی جب کہ ائمہ ثلاثہؒ نے ایتار کو۔ اور فی الواقع دونوں جائز ہیں۔ واللہ اعلم انتہی۔ زکریا عفی عنہ

باب-۱۴۹ صفــــــة الاذان

اذان کا طریقہ

۷۳۴ ...... حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ و حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ عَلَّمَهُ هَذَا الْأَذَانَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ زَادَ إِسْحَقُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

۷۳۴ ...... حضرت ابو محذورہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں یہ اذان سکھلائی:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر انہی کلمات شہادتین کو دوبارہ لوٹایا اور کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ — دوبار.. اور

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ — دوبار

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ — دوبار

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ — دوبار

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب-۱۵۰ استحباب اتخاذ الموءذنين للمسجد الواحد

ایک مسجد کے لئے دو موذنین کا انتخاب مستحب ہے

۷۳۵ ...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى

۷۳۵ ...... حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے۔ ایک حضرت بلالؓ دوسرے حضرت عبداللہؓ بن ام مکتوم جو نابینا تھے۔

۷۳۶ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

۷۳۶ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت (کہ حضرت بلال و حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے موذن تھے) منقول ہے۔

باب-۱۵۱ جواز اذان الاعمى اذا كان معه بصير

نابینا اذان دے سکتا ہے جب کہ اس کے ساتھ کوئی بینا ہو

۷۳۷ ...... حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

۷۳۷ ...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عبداللہؓ بن ام مکتوم

الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ أَعْمَى

رسول اللہ ﷺ (کی مسجد) کے لئے اذان دیتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے (مگر چونکہ حضرت بلالؓ صاحب بصارت تھے اور دوسرے مؤذن تھے اس لئے ابن امّ مکتوم کی اذان سے کوئی حرج نہ تھا)۔

۷۳۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۷۳۸...... ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رسول اللہ ﷺ کیلئے اذان دیتے تھے) منقول ہے۔

باب-۱۵۲ الامساكِ عن الاغارة على قوم فى دارالكفر اذا سمع فيهم الاذان

کافر ملک میں اذان کی آواز سنائی دینے پر ان لوگوں پر حملہ کرنا جائز نہیں ❶

۷۳۹...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُغِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزًى

۷۳۹...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے وقت کسی قوم پر حملہ کرتے تھے اور آپ ﷺ اذان کی طرف کان لگائے رہتے تھے، اگر اذان کی آواز سن لیتے تو حملہ سے رُک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔
ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک شخص کی آواز سنی کہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صاحبِ فطرت (مسلمان) ہے۔ پھر اس نے اشهد ان لاإله الاالله' أشهد ان لاإله الاالله کہا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: تو جہنم کی آگ سے خلاصی پا گیا"۔ جب اس شخص کو دیکھا گیا تو وہ بکریوں کا چرواہا نکلا۔

باب-۱۵۳ استحباب القول مثل قول الموءذن لمن سمعه ثم يصلى على النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة

اذان کا جواب دینا اور آخر میں حضور علیہ السلام پر درود پڑھنا مستحب ہے

۷۴۰...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ

۷۴۰...... حضرت ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اذان سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے"۔

---

❶ مقصد یہ ہے کہ اگر کسی دار الکفر میں اذان کی آواز سنائی دے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہاں کے لوگوں میں مسلمان بھی موجود ہیں۔ لہٰذا ان مسلمانوں کی وجہ سے اب اس دار الکفر پر غارت گری اور حملہ نہیں کیا جائے گا اقداماً۔
غالباً آپ علیہ السلام فجر کی نماز کے وقت اذان کی طرف خصوصیت سے اس لئے متوجہ ہوتے تھے کہ اس وقت میں مکمل خاموشی ہوتی ہے اور دور دراز بھی کہیں اذان ہو رہی ہو تو آواز سنائی دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی یقیناً بہت سے مصالح اور حکمتیں ہوں گی۔ واللہ اعلم

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

۷۴۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ وَسَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ وَغَيْرِهِمَا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

۷۴۱...... حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"جب تم مؤذن کی اذان سنو تو جیسے وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔ پھر مجھ پر درود بھیجو' اس لئے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا' اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرتے ہیں' بعد ازاں اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو' اس لئے کہ وہ جنت کا ایک مرتبہ ومقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے سوائے ایک بندہ کے کسی کے لئے نہیں ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا' لہٰذا جس نے میرے لئے "وسیلہ" کی دعا کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی"۔ ❶

۷۴۲...... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسَافٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِنْ قَلْبِهِ

۷۴۲...... حضرت عمرؓ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو تم میں سے (جو سنے) وہ بھی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ پھر جب وہ کہے اشہد أن لاالٰہ الااللہ تو یہ بھی کہے اشہد أن لاالٰہ الااللہ' پھر جب وہ کہے أشہد أنّ محمداً رسولُ اللہ' تو یہ بھی کہے أشہد أنّ محمداً رسولُ اللہ۔ پھر جب حیّ علی الصلوٰۃ کہے تو لاحول ولا قوۃ إلا باللہ کہے۔ جب وہ حیّ علی الفلاح کہے تو تب بھی لاحول ولا قوۃ إلا باللہ کہے۔ جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر کہے' جب وہ لاالٰہ الااللہ کہے اور دل سے کہے (یعنی ان تمام کلمات کو زبان سے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دل سے ان کی حقانیت کو بھی تسلیم کرے) تو جنت میں داخل ہوگا۔

❶ اذان کے جواب دینے کا کیا حکم ہے؟ جمہور علماء نے اسے مستحب قرار دیا ہے۔ اگرچہ بعض احنافؒ سے اذان کا جواب دینے کے بارے میں وجوب کا قول بھی ثابت ہے۔ جواب دینے والا وہی کلمات کہے گا جو مؤذن نے کہے سوائے حیّ علی الصّلاۃ اور حیّ علی الفلاح کے ان کے جواب میں لاحول ولا قوّۃ الا باللہ پڑھنا چاہیئے۔
اذان کے بعد دعاء اذان جس میں حضور علیہ السلام کے لئے "وسیلہ" کی دعا مانگی گئی ہے پڑھنا مسنون ومستحب اور حضورؐ کا حق ہے۔

دَخَلَ الْجَنَّةَ

٧٤٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْقُرَشِيِّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ

۷۴۳...... حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے مؤذن کی آذان سننے کے بعد یہ کلمات کہے: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لاشريك له وأن محمداً عبده ورسوله رضيتُ بالله ربًّا وّ بحمدٍ صلى الله عليه وسلم رسولاً وبالإسلامِ دينا“ تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَنَا

ابن رمح نے اپنی روایت کے شروع میں اشھد کے بجائے انا اشھد کا لفظ بھی کہا ہے باقی قتیبہ کی روایت میں مذکور ہے۔

باب-۱۵۴ فضل الاذان و هرب الشيطان عند سماعه

اذان کی فضیلت اور اس کے سننے سے شیطان کے بھاگنے کا بیان

٧٤٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۷۴۴...... طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ بن ابو سفیان کے پاس بیٹھا تھا کہ مؤذن ان کے پاس آیا اور نماز کے لئے انہیں بلانے لگا۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے روز لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے مؤذن ہوں گے“۔

٧٤٥...... وحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۷۴۵...... حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے سابقہ روایت (قیامت کے روز سب سے زیادہ لمبی گردن والے مؤذن ہوں گے) کی طرح یہ روایت نقل کی ہے۔

٧٤٦...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ

۷۴۶...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ: شیطان جب نماز کے لئے اذان سنتا ہے تو وہاں سے اتنی دور چلا جاتا ہے جتنا کہ یہاں سے روحاء“۔

سلیمان اعمشؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سفیانؒ سے روحاء کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: روحاء مدینہ سے ۳۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔

الرَّوْحَاء قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاء فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِينَةِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ مِيلًا

۷۴۷...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۷۴۷...... اعمش سے اسی سند سے سابقہ روایت (شیطان جب اذان سنتا ہے تو اتنی دور چلا جاتا جتنا کہ یہاں سے روحاء مقام) منقول ہے۔

۷۴۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَحَالَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَإِذَا سَمِعَ الْإِقَامَةَ ذَهَبَ حَتَّى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ

۷۴۸...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شیطان جب نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے تو وہ گوز مارتا (ریح خارج کرتا) بھاگتا ہے اور اتنی دور چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہیں سن سکتا۔ جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو وہ پھر لوٹ آتا ہے اور لوگوں کے قلوب میں وسوسے ڈالتا ہے۔ پھر اقامت کی آواز سنتا ہے تو اتنی دور بھاگ جاتا ہے کہ اس کی آواز نہیں سنتا۔ جب مکبر اقامت کہہ کر خاموش ہو جاتا ہے تو لوٹ آتا ہے اور (نماز میں لوگوں کے قلوب میں) وسوسے ڈالتا ہے۔

۷۴۹...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ حُصَاصٌ

۷۴۹...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان زوردار آواز سے ریح خارج کرتا، پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے"۔

۷۵۰...... حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى بَنِي حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِي غُلَامٌ لَنَا أَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهِ قَالَ وَأَشْرَفَ الَّذِي مَعِي عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ أَنَّكَ تَلْقَ هَذَا لَمْ أُرْسِلْكَ وَلَكِنْ إِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلَاةِ فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ حُصَاصٌ

۷۵۰...... سُہیل کہتے ہیں کہ میرے والد نے بنو حارثہ کی طرف بھیجا۔ میرے ساتھ میرا ایک لڑکا یا ایک آدمی تھا۔ سفر کے دوران کسی باغ کے احاطہ میں سے کسی نے اس کا نام لے کر پکارا، اس نے میرے ساتھ باغ میں دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے اپنے والد سے (واپسی میں) اس واقعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھے ذرا بھی یہ احساس ہوتا کہ تم اس واقعہ سے دوچار ہو گے تو تمہیں نہ بھیجتا، لیکن (آئندہ) اگر ایسی آواز سنو تو اذان دینا۔ اس لئے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان ہوتی ہے تو شیطان رخ پھیر کر ریح خارج کرتا بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

۷۵۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

۷۵۱...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ریح خارج کرتا

هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى

بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور ایسی جگہ چلا جاتا ہے کہ جہاں اذان کی آواز نہ سن پائے، جب اذان پوری کی جاتی ہے تو آجاتا ہے، پھر جب نماز کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے۔ جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے یہاں تک کہ انسان کے قلب میں خیالات و وساوس ڈالتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں چیز یاد کر ایسی چیزیں و باتیں یاد دلاتا ہے کہ نماز سے قبل انسان کو یاد نہیں آتی تھیں حتی کہ نمازی کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ اسے معلوم نہیں رہتا کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں۔ ❶

۷۵۲ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى

۷۵۲ ...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث ہی روایت کرتے ہیں مگر اس فرق کے ساتھ کہ اس میں فرمایا: انسان (شیطانی وساوس سے ایسا منتشر الخیال ہو جاتا ہے کہ اس) کو یاد ہی نہیں رہتا کہ اس نے کیسے اور کس طرح نماز پڑھی۔ ❷

باب-۱۵۵ استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام والركوع و فى رفع من الركوع و انه لا يفعله اذا رفع من السجود

تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کندھوں تک اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کا بیان، مستحب ہونے کا بیان

۷۵۳ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ

۷۵۳ ...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے اپنے کندھوں تک اور رکوع سے قبل بھی کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی ہاتھ اٹھاتے تھے البتہ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔

---

❶ انسان کو ایسی باتیں یاد دلاتا ہے کہ وہ باتیں عام حالات میں خارج نماز انسان کو یاد نہیں آتیں۔

❷ ان تمام احادیث سے یہ بات وضاحت سے ثابت ہوئی کہ شیطان اللہ کے ذکر کے آگے ٹھہر نہیں سکتا۔ جب اور جہاں اللہ کا ذکر کیا جائے گا اور اس کی اور اس کے رسول کی حمد و ثناء و توصیف ہوگی وہاں شیطان کا گذرنا ناممکن ہے خصوصاً اذان کے وقت۔ اسی طرح یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ دوران نماز انسان کے قلب میں شیطان ہی وساوس و خیالات پیدا کرتا ہے تاکہ انسان یکسوئی اور توجہ و خشوع و خضوع سے نماز نہ پڑھ سکے۔ اور اس کی نماز ایک بے روح عبادت اور بے کیف بندگی بن کر رہ جائے۔ ان وساوس و خیالات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنی تلاوت یا امام کی تلاوت کی طرف متوجہ رکھے۔ اور باوجود کوشش کے بھی خیالات آجائیں تو انہیں جھٹک کر پھر نماز کی طرف دھیان لگا دے۔ اور اس کے علاوہ بھی خیالات کی یلغار بند نہ ہو تو ایسے غیر اختیاری خیالات پر انشاء اللہ کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۷۵۴...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ

۷۵۴...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کی محاذات تک اٹھاتے تھے پھر تکبیر کہتے تھے' جب رکوع میں جانے لگتے تب بھی یہی کرتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو بھی اسی طرح کرتے تھے۔ البتہ جب سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو اس وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ ❶

۷۵۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَانَ

۷۵۵...... اس سند سے بھی سابقہ روایت نمبر ۷۶۷ منقول ہے باقی اس روایت میں یہ ہے کہ ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نماز کے لئے اٹھتے تو دونوں ہاتھ شانون تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔

---

❶ نماز کے دوران تکبیر تحریمہ کہتے وقت' رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا یعنی دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے اوپر تک اٹھانے کا مسئلہ علماء وائمہ مجتہدین کے درمیان مختلف فیہ رہا ہے۔ یہاں کئی باتیں ہیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا مستحب ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں اور سب کے نزدیک بالاتفاق تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین ضروری ہے۔
جہاں تک رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کا تعلق ہے تو اس میں اصل اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں رفع یدین مستحب ہے۔ امام مالکؒ کی بھی ایک روایت یہی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور اہل کوفہ کی ایک جماعت کے نزدیک رفع یدین نہ کرنا مستحب ہے۔ اور امام مالکؒ کا مشہور قول بھی یہی ہے۔ ابن رشد المالکیؒ نے "بدایۃ المجتہد" میں نقل کیا ہے کہ امام مالکؒ نے اہل مدینہ کی موافقت اور اتباع میں رفع یدین نہ کرنے کو ترجیح دی تھی۔ مذکورہ بالا روایت واحادیث امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کی دلیل ہیں جب کہ احناف رحمہم اللہ کی دلیل ترمذی' ابوداؤد اور نسائی میں مذکورہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ فرمایا کہ: میں کیا تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھوں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھی اور سوائے پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ) کے ہاتھ نہ اٹھائے"۔ علاوہ ازیں حضرت علامہ عثمانیؒ نے فتح الملہم میں دوسرے کئی نقلی و عقلی دلائل عدم رفع کے ذکر کئے ہیں۔ بہر حال یہ اختلاف صرف افضلیت وغیر افضلیت کا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ واللہ اعلم
لہٰذا اس جزوی اختلاف کو باہمی آویزش اور افتراق کا ذریعہ بنانا اور باہمی طعن و تشنیع کا موضوع ٹھہرانا جیسا کہ آج کل بعض متشددین فی المسالک کے یہاں طریقہ رائج ہے قطعاً صحیح نہیں۔ اگر کوئی رفع یدین کرتا ہے تو اسے اس کا حق ہے کر سکتا ہے۔ اس پر نکیر نہیں کرنی چاہئے اور اگر کوئی رفع یدین نہیں کرتا تو اسے بھی شعلہ باز نظروں سے نہیں دیکھنا چاہئے کہ فروعی اختلافات میں ہر ایک کو اپنے امام کے مسلک پر عمل کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم

رَسُولُ اللهِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ

٧٥٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ هَكَذَا

٧٥٦...... حضرت ابو قلابہؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مالکؓ بن الحویرث کو دیکھا کہ جب وہ نماز پڑھتے تو تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ جب رکوع میں جانے لگتے تو بھی رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع یدین کرتے تھے اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

٧٥٧...... حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

٧٥٧...... حضرت مالک بن الحویرثؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو رفع یدین فرماتے اور ہاتھ اپنے کانوں کی محاذات تک لے جاتے اور جب رکوع فرماتے تو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے اور اسی طرح کرتے۔ (ہاتھ کانوں تک اٹھاتے)۔

٧٥٨...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَقَالَ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ

٧٥٨...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے سابقہ حدیث اسی طرح مروی ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر اٹھاتے۔

باب-١٥٦　اثبات تکبیر فی کل خفض و رفع فی الصلاۃ الا رفعہ من الرکوع فیقول سمع اللہ لمن حمدہ

دورانِ نماز ہر بار اٹھتے، جھکتے وقت تکبیر کہنے کا بیان

٧٥٩...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

٧٥٩...... حضرت ابو سلمہؒ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ انہیں نماز پڑھاتے تھے، جب بھی جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے (ایک بار) جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: خدا کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی مشابہت رکھتا ہوں۔

٧٦٠...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا

٧٦٠...... حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کو کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے، جب رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے، رکوع سے پشت اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْمَثْنَى بَعْدَ الْجُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

قومہ کی حالت میں رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے پھر سجدہ کیلئے جھکتے تو تکبیر کہتے، سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے، دوسرا سجدہ کرتے وقت پھر تکبیر کہتے اور سر اٹھاتے وقت پھر تکبیر کہتے، اور ساری نماز میں اسی طرح کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے اور قعدۂ اولیٰ کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے بھی تکبیر کہتے' پھر ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: میں (میری نماز) تم سب کی بہ نسبت زیادہ مشابہ ہے رسول اللہ ﷺ کی نماز سے۔

۷۶۱...... وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

۷۶۱...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ آگے سابقہ حدیث (آپ ﷺ نماز کے شروع میں، رکوع میں جاتے ہوئے، سجدہ کے لئے جھکتے ہوئے اور سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے) کی طرح ہی ذکر کی البتہ اس میں ابوہریرہؓ کے آخری قول (میری نماز آپ ﷺ کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے) کا ذکر نہیں ہے۔

۷۶۲...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِينَ يَسْتَخْلِفُهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِي حَدِيثِهِ فَإِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

۷۶۲...... حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کو جب مروان (بن عبدالملک اموی خلیفہ) نے مدینہ منورہ کا گورنر مقرر کیا تو اس وقت حضرت ابوہریرہؓ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔

آگے پوری حدیث سابقہ حدیث کی طرح ہی ذکر کی۔ لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب انہوں نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیرا تو نمازیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے" میری نماز تم سب کی بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہہ ہے"۔

۷۶۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا

۷۶۳...... حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نماز میں ہر بار اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے تھے' ہم نے کہا اے ابوہریرہؓ! یہ تکبیر کیا ہے؟ فرمایا کہ بیشک یہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے۔

التَّكْبِيرُ قَالَ إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ

٧٦٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

۷۶۴...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ دورانِ نماز ہر جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور روایت کرتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

٧٦٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلَّى بِنَا هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ أَوْ قَالَ قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۷۶۵...... مُطرّفؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمرانؓ بن حصین نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کے پیچھے نماز پڑھی جب وہ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، سجدہ سے سر اٹھاتے تو بھی تکبیر کہتے، دو رکعت کے بعد جب اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمرانؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ ہم نے جو یہ نماز پڑھی ہے یہ محمد ﷺ کی نماز ہے یا فرمایا کہ اس نماز نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز یاد دلا دی ہے۔

باب-۱۵۷ وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة الخ

ہر رکعت میں فاتحہ پڑھنا واجب ہے

٧٦٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۷۶۶...... حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
''جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی''۔

٧٦٧...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْتَرِئْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ

۷۶۷...... حضرت عبادہؓ بن الصامت نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:
''جس نے امّ القرآن (سورۂ فاتحہ) نہیں پڑھی۔ اس کی نماز ہی نہیں ہوئی''۔

٧٦٨...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي

۷۶۸ حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ''جس نے امّ القرآن نہیں پڑھی: (اس سے زائد سورت) نہیں

عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرِهِمْ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ

پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

۷۶۹...... و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَصَاعِدًا

۷۶۹...... حضرت معمر زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ساتھ روایت (جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز کامل نہیں ہوتی) منقول ہے لیکن اس روایت مین معمولی فرق (کچھ اور زائد نہ پڑھے) ہے۔

۷۷۰...... و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ ﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ قَالَ اللهُ تَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي. وَإِذَا قَالَ ﴿ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾ قَالَ اللهُ تَعَالَى أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي وَإِذَا قَالَ ﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴾ قَالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِي فَإِذَا قَالَ ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾ قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ ﴿ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴾ قَالَ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنِي بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ

۷۷۰...... حضرت ابوہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو وہ نماز ناقص اور ادھوری ہے۔ تین بار آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت ابوہریرہؓ سے کہا گیا کہ: ہم لوگ تو امام کے پیچھے ہوتے ہیں (تو اس کی اتباع کی وجہ سے اس کے پیچھے فاتحہ کیسے پڑھ سکتے ہیں؟) ابوہریرہؓ نے فرمایا: اپنے دل میں فاتحہ پڑھو' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کردیا ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگتا اس کو دیا جاتا ہے۔ جب بندہ الحمد لله ربّ العالمین کہتا ہے تو اللہ عزّوجل فرماتے ہیں۔ میرے بندہ نے میری تعریف کی۔ جب وہ الرَّحمانِ الرَّحِیم کہتا ہے تو اللہ عزّوجل فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے میری ثنا صفت بیان کی۔ جب بندہ کہتا ہے مالِکِ یَوْمِ الدِین اللہ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی۔ اور کبھی یوں بھی فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے اپنے کو میرے سپرد کردیا۔

جب وہ کہتا ہے اِیّاکَ نَعبُد وَ اِیّاکَ نَستَعِینُ۔ تو اللہ فرماتے ہیں یہ آیت میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے اور میرے بندہ نے جو مانگا اسے دیا گیا۔ جب وہ کہتا ہے اِھدِنا الصّراط المستقیم صراط الّذین أنعمتَ عَلَیھِم غَیرِالمَغضُوبِ عَلَیھِمْ وَ لاالضّالِین۔ تو اللہ فرماتے ہیں یہ میرے بندہ کے لئے ہے اور میرے بندہ نے جو مانگا اسے دیا گیا۔

سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے علاء بن عبد الرحمان بن

یعقوب نے بیان کی اس وقت جب میں ان کے گھر پر گیا تھا ان کی بیماری کے دوران۔ اور ان سے اس بارے میں سوال کیا تھا۔

٧٧١...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۷۷۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ روایت نمبر ۷۷۰ مروی ہے۔

٧٧٢......ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي

۷۷۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز ادا کی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی باقی حدیث سفیان رحمہ اللہ علیہ کی روایت ہی کی طرح ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کیا ہے اس کا نصف میرے لئے اور نصف میرے بندے کیلئے ہے۔

٧٧٣......حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي وَمِنْ أَبِي السَّائِبِ وَكَانَا جَلِيسَيْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُولُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۷۷۳...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "جس نے بغیر فاتحہ کتاب کے نماز پڑھی تو ایسی نماز ادھوری اور ناقص ہے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

٧٧٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا أَعْلَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْلَنَّاهُ لَكُمْ وَمَا أَخْفَاهُ أَخْفَيْنَاهُ لَكُمْ

۷۷۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"بغیر قرأت کے نماز نہیں ہے"۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جو آپ ﷺ نے بلند آواز سے پڑھا اسے ہم نے بھی تمہارے سامنے بلند آواز سے پڑھ دیا اور جسے آپ ﷺ نے خفیہ (آہستہ) پڑھا اسے ہم نے بھی آہستہ پڑھا۔

٧٧٥...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

۷۷۵...... حضرت عطاءؒ بن ابی رباح نے حضرت ابوہریرہؓ کا قول نقل کرتے ہوئے کہا کہ نماز کی ہر رکعت میں تلاوت کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنْ لَمْ أَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنْ زِدْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ خَيْرٌ وَإِنِ انْتَهَيْتَ إِلَيْهَا أَجْزَأَتْ عَنْكَ

نے جو ہمیں سنایا (جہراً تلاوت کر کے) وہ ہم نے تمہیں بھی سنادیا اور جو سراً (آہستہ) پڑھا وہ ہم نے بھی آہستہ پڑھ دیا۔
ایک شخص نے کہا کہ اگر میں سورۂ فاتحہ سے زائد کچھ نہ پڑھوں تو آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر زیادہ پڑھو گے تو یہ بہت اچھی بات ہے اور اگر فاتحہ پر ہی انتہا کردی تو یہ بھی تمہارے واسطے کافی ہے۔ ❶

---

❶ ان مذکورہ احادیث سے استدلال کرتے ہوئے شوافع قرأت فاتحہ خلف الإمام کے قائل ہوئے ہیں۔ یعنی امام کے پیچھے مقتدی بھی سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا۔ جب کہ احناف رحمہم اللہ کے نزدیک امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے مقتدی کے لئے قرأتِ فاتحہ ضروری نہیں۔

دراصل یہاں پر تو زبردست اختلافی مسئلے ہیں۔ پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ نماز میں قرأت سورۂ فاتحہ کی کیا حیثیت ہے؟ آیا فرض ہے یا واجب یا سنت؟ ائمہ ثلاثہ اسے فرض اور رکن قرار دیتے ہیں اور اس کے ترک سے نماز کے فاسد ہونے کا حکم لگاتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک سورۂ فاتحہ کے بعد کسی اور سورت کا ملانا یہ مسنون و مستحب ہے واجب و ضروری نہیں ہے۔ یہ حضرات اپنے مسلک پر مذکورہ احادیث باب سے استدلال کرتے ہیں۔

جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قرأتِ فاتحہ فرض نہیں بلکہ واجب ہے۔ اور مطلقاً قرأت فرض ہے۔ امام صاحبؒ کی دلیل قرآن کریم کی آیت فاقرئوا ما تيسّر من القرأن۔ ہے کہ اس میں ماتیسر (جو کچھ بھی ممکن ہو) کی قرأت کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ سورۂ فاتحہ یا کسی اور سورت کی تعیین نہیں کی گئی۔ علاوہ ازیں اسی باب کی حدیث ۷۳۳ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے جس میں فرمایا کہ: جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص ہے مکمل نہیں"۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز تو ہوگئی۔ لیکن کامل نہیں ہوتی۔ اصل نماز کی نفی نہیں فرمائی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ فرض نہیں اگر فرض ہوتی تو اس کی عدم تلاوت پر نماز ہوگی ہی نہیں۔

دوسرا مسئلہ ہے یہاں پر قرأت فاتحہ خلف الإمام کا یعنی امام کے پیچھے مقتدی کو فاتحہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟ حضرات احناف رحمہم اللہ اور امام مالکؒ کے نزدیک امام کے پیچھے مقتدی کو نہ صرف فاتحہ بلکہ بالکل تلاوت نہیں کرنی چاہئے۔ خواہ جہری نماز ہو یا سری۔ احناف کی دلیل قرآن کریم کی آیتِ کریمہ وإذا قُرِئَ القرآنُ فاستمعوا لهُ وأنصتوا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ تلاوتِ قرآن کریم کے وقت اس کا سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔ جو جہری اور سری دونوں نمازوں میں ضروری ہے۔ انصات (تلاوتِ قرآن کے وقت خاموش ہونا) سے متعلق حضرت علامہ عثمانیؒ نے فتح الملہم میں تفصیلی و تحقیقی بحث فرماتے ہوئے لغتاً اور اقوال علماء کے موافق انصات کی تشریح فرمائی ہے۔ دراصل یہ مسئلہ نماز کے اختلافی مسائل میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہے۔ اس موضوع پر متعدد کتب قدماء و متأخرین نے لکھی ہیں۔ ہمارے دور میں غیر مقلدین نے اس مسئلہ کو بہت زیادہ اچھالا اور احناف کی نمازوں کے فاسد ہونے تک کا فتویٰ دے دیا۔ لہٰذا علماء دیوبندؒ نے اس مسئلہ پر توجہ دی اور ان کے ردّ و جواب میں متعدد کتب لکھیں۔ علامہ لکھنویؒ، علامہ نانوتویؒ، حضرت گنگوھیؒ اور حضرت سہارنپوریؒ نے مستقل کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اور ہمارے اس دور حاضر میں حضرت مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہم نے "احسن الکلام فی ترک القرأۃ خلف الإمام" کے نام سے دو مجلات میں جامع ترین کتاب لکھی ہے۔

حنفیہ کے نزدیک جہری و سری ہر دو نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت فاتحہ مکروہ تحریمی ہے۔ جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک ہر دو نمازوں میں قرأت فاتحہ خلف الإمام واجب ہے۔ ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ہے جسے ترمذی نے تخریج کیا ہے۔ لیکن محدثین نے اس روایت کو متعدد وجوہ سے معلول کہا ہے جس کی تفصیل کا یہ محل نہیں تفصیلی بحث کے لئے علامہ عثمانیؒ کی فتح الملہم اور علامہ مفتی تقی عثمانی کی درس ترمذی جلد ثانی کا مطالعہ کیا جائے۔ (جاری ہے)

۷۷۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَى مِنَّا أَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ وَمَنْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ

۷۷۶...... حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: ہر نماز میں قرأت ہے، پس جو قرأت ہمیں حضور ﷺ نے سنائی وہ ہم نے تمہیں بھی سنائی (مقصد یہ ہے کہ جو قرأت آپ ﷺ باآواز بلند (جہراً) کرتے وہ ہم بھی جہراً کرتے ہیں) اور جو آپ ﷺ نے ہم سے مخفی رکھی وہ ہم نے بھی مخفی رکھی (جو آپ ﷺ نے سراً آہستہ آواز سے کی وہ ہم نے بھی آہستہ کی) جس نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو وہ اس کے لئے کافی ہے اور اس سے زائد پڑھنا افضل ہے۔

۷۷۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّلَامَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا عَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

۷۷۷...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک اور آدمی مسجد میں آیا اور نماز پڑھی، نماز سے فراغت کے بعد وہ (آپ ﷺ کے پاس) آیا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ: لوٹ جاؤ (دوبارہ) اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ واپس گیا اور (دوبارہ) ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی، پھر نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام، پھر فرمایا: واپس جاؤ اور پھر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی ہے یہاں تک کہ تین بار اسی طرح ہوا۔ بالآخر اس نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے زیادہ اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ آپ مجھے سکھا دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر حسب توفیق قرآن کریم میں سے تلاوت کر، پھر رکوع کر یہاں تک کہ پورے اطمینان سے جھک جائے۔ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا ہو کر اطمینان سے کھڑا ہو جائے۔ پھر پورے اطمینان سے سجدہ میں چلا جا، پھر سجدہ سے سر اٹھا اور اطمینان سے جلسہ میں بیٹھ جا اور پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرتا رہ۔

۷۷۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

۷۷۸...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں

(گذشتہ سے پیوستہ)

جب کہ احنافؒ کی دلیل قرآن کریم کی آیت ہے۔ اس میں انصات کا حکم ہے اور فاتحہ بالاجماع قرآن کا حصہ ہے لہٰذا اس کی تلاوت کے وقت بھی انصات واجب ہے، اور ائمہ تفسیر نے اس آیت کا شان نزول بھی یہی بیان کیا ہے کہ بعض حضرات قرأت فاتحہ خلف الامام کرتے تھے اس سے منع کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ علاوہ ازیں احناف کی ایک اور دلیل مسلم ہی میں آنے والی ایک اور روایت ہے صفحہ ، حدیث ۶۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے۔ باب التشهد فی الصلوٰة کے تحت۔ واللہ اعلم

أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَاحِيَةٍ وَسَاقَا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَزَادَا فِيهِ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ

داخل ہوا اور نماز پڑھی، نبی کریم ﷺ ایک طرف کو تشریف فرما تھے۔ آگے سابقہ حدیث (آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس صحابی کو فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی) کی مانند سارا واقعہ نقل کر کے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ: "جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو کامل طریقہ سے وضو کر پھر قبلہ رُخ ہو کر تکبیر کہہ"۔

باب-۱۵۸ نهي المأموم عن جهره بالقراءة خلف إمامه

مقتدی کے لئے بآواز بلند قرأت کرنا ممنوع ہے

۷۷۹...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَقَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

۷۷۹...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ: تم میں سے کس نے میرے پیچھے سورۂ سبّح اسم ربّك الأعلىٰ" (زور سے) پڑھی تھی؟ ایک شخص نے کہا کہ میں نے لیکن پڑھنے سے میرا مقصد صرف نیکی کا حصول تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ تم میں سے کوئی مجھے خلجان میں مبتلا کر رہا ہے (سرّی نمازوں میں چونکہ آہستہ قرأت ہوتی ہے لہٰذا کسی کے زور سے پڑھنے سے امام کو پڑھنا دشوار ہوتا ہے اور قرأت میں خلل واقع ہوتا ہے لہٰذا امام کے پیچھے مقتدی کو زور سے پڑھنا جائز نہیں ہے)۔

۷۸۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ ابْنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ أَوْ أَيُّكُمُ الْقَارِئُ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

۷۸۰...... عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی ایک شخص نے آپ ﷺ کے پیچھے سورہ "سبح اسم" کی قرأت شروع کر دی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا: کس نے پڑھی یا کون پڑھنے والا تھا؟ ایک شخص نے عرض کیا میں! آپ ﷺ نے فرمایا: میں سمجھا تم میں سے کوئی مجھ سے قرآن چھین (الجھن میں ڈال رہا ہے) رہا ہے (یعنی ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے)۔

۷۸۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ

۷۸۱...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور فرمایا: تحقیق میں نے جان لیا کہ تم میں سے کوئی مجھے قرأت میں الجھا رہا ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا

باب-۱۵۹ حجة من قال لا يجهر بالبسملة

بسم اللہ آہستہ پڑھنے کی دلیل

۷۸۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۷۸۲...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ میں نے کسی کو نہیں سنا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (زور سے) پڑھتے ہوں۔

۷۸۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ سَأَلْنَاهُ عَنْهُ

۷۸۳...... شعبہؒ سے بھی سابقہ حدیث مروی ہے لیکن اس اضافہ کے ساتھ کہ انہوں نے قتادہؒ سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خود سنی ہے یہ حدیث؟ فرمایا کہ ہاں! ہم نے ان سے سوال کیا تھا اس بارے میں۔ [1]

---

[1] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو عربی میں اختصاراً "بَسْمَلَۃ" کہا جاتا ہے۔ نماز میں بسم اللہ کو جہراً یعنی بآواز بلند پڑھنے یا آہستہ پڑھنے کے بارے میں علماء وائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ اور متقدمین میں ایک عرصہ تک اس مسئلہ پر مناظرہ کی گرم بازاری رہی ہے۔ علماء نے اس مسئلہ پر مستقل کتب تصنیف کی ہیں امام دار قطنیؒ اور خطیب بغدادیؒ نے مستقل رسائل لکھے ہیں۔
احناف میں سے اس موضوع پر سب سے مفصل کلام حافظ زیلعیؒ کا ہے جو انہوں نے "نصب الرایہ" میں کیا ہے۔ لیکن تمام تر اختلاف کے باوجود یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ محض افضلیت وعدم افضلیت کا اختلاف ہے جواز وعدم جواز کا نہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ جن حضرات کے نزدیک بسم اللہ آہستہ پڑھنی چاہیے ان کے نزدیک بھی زور سے پڑھنا جائز ہے، صرف غیر افضل ہے۔ تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ امام مالکؒ کے نزدیک تسمیہ نماز میں مشروع ہی نہیں نہ جہراً نہ سراً۔ امام شافعیؒ کے نزدیک تسمیہ مسنون ہے اس تفصیل کے ساتھ کہ جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں سراً۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کے نزدیک بھی تسمیہ مسنون ہے البتہ تمام نمازوں میں سراً پڑھی جائے گی۔ امام مالکؒ کی دلیل حضرت عبد اللہؓ بن مغفل کی حدیث ہے جسے ترمذی نے تخریج کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے صاحبزادے کو بسم اللہ پڑھنے سے روکا اور اسے بدعت قرار دیا۔ اس کے علاوہ حضرت انسؓ کی مذکورہ حدیث بھی ان کی دلیل ہے جس میں فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام اور تینوں خلفاء کے پیچھے نماز پڑھی سب الحمد للہ سے نماز میں قرأت شروع کرتے تھے۔
امام شافعیؒ جہر بالتسمیہ کی تائید میں نعیم المجمر کی روایت جسے نسائی نے سنن میں تخریج کیا ہے پیش کرتے ہیں لیکن وہ روایت "شاذ" اور "معلول" ہے۔ اس کے علاوہ وہ حضرت معاویہؓ کا واقعہ ہے جسے دار قطنی نے انسؓ بن مالک سے نقل کیا ہے۔ لیکن حافظ زیلعیؒ نے فرمایا کہ یہ روایت بھی سنداً ومتناً مضطرب اور کئی وجوہ سے معلول ہے۔ اس کے علاوہ بھی ائمہ شوافع نے متعدد دلائل نقل کئے ہیں۔ لیکن وہ تمام دلائل ان کے مذہب پر صریح ہیں نہ صحیح۔ اصل میں جہر بالتسمیہ روافض کا مسلک ہے جو حدیث میں اکذب الناس مشہور ہیں اور من گھڑت احادیث بیان کرنا ان کا مشغلہ ہے چنانچہ جہر بالتسمیہ کی اکثر روایات میں کسی نہ کسی روافض کا سند میں مدار ہے۔ یہی وجہ...... (جاری ہے)

٧٨٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَجْهَرُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَعَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) لَا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي أَوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلَا فِي آخِرِهَا

٧٨٤...... حضرت عبدہؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب یہ کلمات زور سے پڑھا کرتے تھے:

"سُبحانك اللّٰهمّ وبحمدِك وتبارك اسمُك و تعالیٰ جدّك ولاإله غيرُك"

علاوہ ازیں قتادہؒ سے منقول ہے کہ حضرت انسؓ بن مالک نے بیان کیا کہ "میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے سب کے سب قرأت کی ابتدا الحمد لله ربّ العالمين سے کرتے تھے اور نہ تو ابتداء فاتحہ میں بسم الله...... الخ پڑھتے تھے اور نہ ہی انتہاءِ فاتحہ میں۔

٧٨٥......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ذَلِكَ

٧٨٥...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند سے یہی حدیث (میں نے نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی سب اپنی قرأت کی ابتداء الحمد لله رب العالمين سے کرتے تھے...... الخ) مذکور ہے۔

باب-١٦٠ حجة من قال البسملة اية من اول كل سورة سوىٰ سورة برآة

جن حضرات کے نزدیک بسم اللہ سورت برأت کے علاوہ ہر سورت کا جزء ہے انکی دلیل کا بیان [1]

٧٨٦...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ

٧٨٦...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہے کہ بخاری و مسلم دونوں میں جہر کی روایت منقول نہیں۔ احناف کی سب سے بڑی دلیل حضرت انسؓ کی حدیث ہے جو اس باب کی پہلی حدیث ہے۔ جس میں فرمایا کہ: "میں نے حضور علیہ السلام اور تینوں خلفاء کے ساتھ نماز پڑھی لیکن کسی کو بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا"۔ یہی روایت نسائی میں بھی مروی ہے جس میں فرمایا کہ "کسی کو زور سے بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا"۔ اس سے معلوم ہوا کہ تسمیہ پڑھنا تو مسنون ہے لیکن زور سے پڑھنا مسنون یا افضل نہیں۔ اس کے علاوہ نسائی میں ہی حضرت انسؓ کی ایک دوسری حدیث اور ترمذی میں حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث احناف کی دلیل ہیں۔ نیز امام طحاویؒ نے ابن عباسؓ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ: عن ابن عباسؓ فی الجهر بسم الله الرحمن الرّحيم. قال ذالك فعل الاعراب۔ بہر کیف! نماز میں جہر بالتسمیۃ احناف کے نزدیک غیر افضل ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] بسم اللہ الخ قرآن کریم کا جزو ہے یا نہیں؟ امام مسلمؒ نے اس باب کے ذکر سے یہ بیان کیا ہے کہ ان کے نزدیک بھی بسم اللہ جزو قرآن کریم ہے۔ یہ مسئلہ اختلافی ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ وہ بسم اللہ جو سورۃ النمل میں حضرت سلیمانؑ کے خط کے ذیل میں آئی ہے وہ تو باتفاق جزو قرآن کریم ہے۔ البتہ وہ بسم اللہ الخ جو ابتداء سورہ میں پڑھی جاتی ہے اس کے بارے میں امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ وہ جزء قرآن نہیں بلکہ اذکار ماثورہ میں سے ایک ذکر ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک بسم اللہ الخ سورۃ فاتحہ سمیت ہر ایک سورت کا جزو ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ جزو قرآن تو ہے لیکن کسی سورت کا جزو نہیں بلکہ یہ فصل بین السُّوَر یعنی سورتوں کے...... (جاری ہے)

بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ) ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ فَقُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَتْ بَعْدَكَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ

کہ اسی دوران (آپ ﷺ کو نیند کا غلبہ ہونے سے) آپ ﷺ پر ذرا سی غفلت طاری ہوئی پھر آپ ﷺ نے متبسم چہرہ کے ساتھ سر اٹھایا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس وجہ سے آپ کو ہنسی آئی؟، آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی میرے اوپر ایک سورت نازل ہوئی۔ پھر آپ نے اسے پڑھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' انّا أعطیناك الکوثر ۔ فصلّ لربّك وانحر ۔ إنّ شانئك هو الأبتر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ ورسولہ اعلم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک نہر ہے میرے ربّ عزّ وجل نے مجھ سے اس کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس میں بہت زیادہ خیر وخوبیاں ہیں، وہ ایک حوض ہے کہ قیامت کے روز میری امت کے لوگ اس پر آئیں گے (سیراب ہونے کے لئے) اس کے پینے کے برتن تعداد میں ستاروں کے برابر ہیں۔ میری امت کے لوگوں میں سے ایک شخص کو ان میں سے بھگا دیا جائے گا (مراد ایک گروہ ہے) میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میری امت میں سے ہے' تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی باتیں ایجاد کر ڈالیں (دین میں)۔

۷۸۷...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُا أَغْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِغْفَاءَةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ وَلَمْ يَذْكُرْ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ

۷۸۷...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نیند کا غلبہ ہوا۔ آگے سابقہ حدیث ہی معمولی فرق (آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک نہر ہوگی جس کا اللہ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے اور اس نہر پر ایک حوض ہے اور اس حدیث میں برتنوں کا ستاروں کی تعاداد کے بابر ہونے کا ذکر نہیں ہے) کے ساتھ بیان کی۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... درمیان فصل کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے۔
امام شافعیؒ کا استدلال ان احادیث سے ہے جو جہر بالبسملہ پر دلالت کرتی ہے لیکن اوپر تفصیل سے گذر چکا ہے کہ جہر مسنون نہیں۔ جب کہ ان کا دوسرا استدلال مذکورہ حدیثِ انسؓ ہے۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہاں پر قدرتِ بسملہ بطور ابتداء تلاوت کے فرمائی تھی نہ کہ بطور جزء سورت ہونے کے، احنافؒ کی ایک دلیل ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: قرآن میں ایک سورت ہے تیس آیات والی جو اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کراتی ہے اور وہ سورۂ ملک ہے"۔ تو سورۂ ملک کی تیس آیات اسی وقت ہوں گی جب بسم اللہ کو جزو سورت نہ مانا جائے۔ واللہ اعلم۔

باب-۱۶۱ وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيره الاحرام تحت صدره فوق سرته ووضعتها فى السجود على الارض حذو منكبيه

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنے اور سجدوں میں مونڈھوں کے برابر ہاتھ رکھنے کا بیان

۷۸۸...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ

۷۸۸...... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز میں داخل ہو رہے تھے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی۔ اس حدیث کے ایک راوی ہمامؒ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا کپڑا لپیٹ لیا، دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا۔ رکوع میں جاتے وقت کپڑے سے ہاتھوں کو نکالا انہیں اٹھایا (کانوں تک) پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا جب سَمِعَ اللهُ لِمَن حَمِدَهُ کہا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور جب سجدہ فرمایا تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ فرمایا۔[1]

باب-۱۶۲ التشهد فى الصلاة

نماز میں تشہد کا حکم

۷۸۹...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ

۷۸۹...... حضرت عبداللہؓ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں (قعدہ کے اندر) یہ کہتے تھے کہ "السّلام علیٰ فلان، السّلام علیٰ فلان"۔ ایک روز حضور ﷺ نے فرمایا کہ سلام تو اللہ تعالیٰ ہے (یعنی اس کا صفاتی نام ہے) تم میں سے جب کوئی نماز میں قعدہ

---

[1] دوران نماز قیام میں نماز میں ہاتھ کس طرح باندھے اور کہاں باندھے؟ باندھنے کے طریقہ کے بارے میں تو سب کا اتفاق ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر دائیں ہاتھ کی انگشتِ شہادت اور انگوٹھے سے کلائی کے درمیان حلقہ بنالے جب کہ بقیہ تین انگلیوں کو سیدھا رکھے۔ البتہ امام مالکؒ کے نزدیک ہاتھ باندھنے کے بجائے ارسال (چھوڑنا) ضروری ہے۔
البتہ کہاں باندھے؟ اس میں اختلاف ہے شوافعؒ کے نزدیک سینہ پر باندھنا چاہیے۔ جب کہ احنافؒ کے نزدیک ناف کے نیچے باندھنا چاہیے۔ امام احمدؒ کے نزدیک نمازی کو اختیار ہے جہاں چاہے باندھے۔
اس اختلاف کا اصل سبب حضرت وائلؓ بن حجر کی روایت میں الفاظ کا اختلاف ہے۔ صحیح ابن خزیمہ میں حضرت وائلؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سینہ پر ہاتھ باندھتے تھے، جبکہ مسند بزار میں انہی سے یہ مروی ہے کہ سینے کے پاس باندھتے تھے، جب کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں تحت السّرّۃ (ناف کے نیچے) کے الفاظ مروی ہیں۔ شوافع پہلی دو روایات کو اختیار کرتے ہیں جبکہ احناف آخری روایت کو۔ یہاں یہ واضح رہے کہ باعتبار سند یہ تینوں روایات ضعیف ہیں۔ اس روایت کے علاوہ شوافع بیہقی میں حضرت علیؓ کے ایک اثر سے استدلال کرتے ہیں لیکن اس کی سند و متن میں اضطراب ہے۔ جب کہ احناف سنن ابوداؤد کے ایک اثر سے جو حضرت علیؓ سے منقول ہے استدلال کرتے ہیں۔

اللهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَى اللهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ

کرے تو کہے:
التحيّات لله والصّلوٰت والطّيّبات السّلام عليك ايّها النبيُّ ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلىٰ عبادِ الله الصّالحين۔ ان کلمات کو کہنے سے بندہ کا سلام زمین و آسمان میں موجود ہر نیک بندۂ (مومن) کو پہنچ جاتا ہے، اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔

۷۹۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ

۷۹۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث حضرت منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معمولی فرق (اس روایت میں "اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے" کا جملہ نہیں ہے) کے ساتھ منقول ہے۔

۷۹۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ بَعْدُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ أَوْ مَا أَحَبَّ

۷۹۱...... حضرت منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی یہی سابقہ روایت مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ "اس کے بعد اس کو اختیار ہے جو چاہے دعا مانگے"۔

۷۹۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَقَالَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ

۷۹۲...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز میں قعدہ میں بیٹھتے تھے۔ آگے سابقہ حدیث (کہ قعدہ میں التحیات پڑھنا) ہی ذکر کر کے فرمایا پھر نمازی کو اختیار ہے جو چاہے دعا کرے۔

۷۹۳...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَاقْتَصَّ التَّشَهُّدَ بِمِثْلِ مَا اقْتَصُّوا

۷۹۳...... حضرت عبداللہؓ بن مسعود فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں میں میرا ہاتھ لے کر مجھے مندرجہ بالا تشہد (التحيات لله والصلوت والطيبات السلام عليك...... الخ) اس طرح سکھایا جس طرح آپ ﷺ مجھے قرآن کریم کی سورتیں سکھایا کرتے تھے۔

۷۹۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

۷۹۴...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں سکھایا کرتے تھے۔

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ

چنانچہ آپ ﷺ فرماتے:

التحيّات المباركات الصّلوٰت الطّيبات لله' السّلام عليك أيها النبيّ ورحمة الله وبركاته' السلام علينا وعلىٰ عباد الله الصّالحين أشهد أن لآإله إلاالله وأشهد أنّ محمّداً عبدهٗ ورسولهٗ۔ ❶

ابن رمح کی روایت میں ہے جیساکہ قرآن سکھلاتے۔

۷۹۵..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِـــنَ الْقُرْآنِ

۷۹۵..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو تشہد (التحیات) سکھلائے جیساکہ قرآن کریم کی سورت سکھلاتے ہوں۔

۷۹۶..... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ قَالَ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا

۷۹۶..... حضرت حطّان بن عبداللہ الرقاشیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک نماز پڑھی۔ جب وہ قعدہ میں گئے تو لوگوں میں سے کسی نے کہاکہ نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ مقرر کی گئی ہے۔ جب ابو موسیٰؓ نے نماز پوری کی تو پیچھے مڑے اور فرمایاکہ تم میں سے کسی نے ایسی ایسی بات کہی۔ قوم خاموش رہی تو انہوں نے پھر کہا: ایسی بات کہنے والا تم میں سے کون ہے؟ قوم پھر خاموش رہی تو انہوں نے کہاکہ اے حطّان! شاید تم نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے کہاکہ میں نے نہیں کہی، مجھے تو خوف تھاکہ کہیں آپ اس سے ناراض نہ ہو جائیں۔ اسی دوران ایک شخص نے کہاکہ یہ بات میں نے کہی

❶ آنحضرت ﷺ سے تین طرح کے تشہد منقول ہیں۔ ایک تو ابن مسعودؓ کا تشہد کہلاتا ہے جو ہمارے یہاں معروف اور رائج ہے۔ دوسرا ابن عباسؓ کا تشہد ہے جو مندرجہ بالا ہے۔ جب کہ تیسرا تشہد حضرت عمرؓ سے منقول ہے۔ التحيّات لله الذاكيات لله الطّيّبات الصّلوات لله سلامٌ عليك أيها النبي...... الخ۔ تینوں تشہد جائز ہیں البتہ احناف کے یہاں افضل تشہد ابن مسعودؓ ہے جب کہ شوافع وحنابلہ کے نزدیک تشہد ابن عباسؓ افضل ہے۔ جب کہ امام مالکؒ کے نزدیک تیسرا تشہد افضل ہے۔ نماز میں تشہد کی کیا حیثیت ہے؟ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تشہد پڑھنا مسنون اور مقدار تشہد بیٹھنا واجب ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر کسی نے مقدارِ تشہد بیٹھنے کے باوجود تشہد نہیں پڑھا تو اس کی نماز ہو گی اور اسے سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر کسی نے مقدار تشہد قعدہ ترک کر دیا تو سجدۂ سہو لازم ہو گا بغیر سجدۂ سہو کے نماز نہ ہو گی۔ واللہ اعلم

وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذْ قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

تھی اور میرا مقصد صرف نیکی تھا (کوئی غلط سوچ یا اعتراض مقصد نہ تھا) حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا:

"کیا تم نہیں جانتے کہ تمہیں اپنی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے؟ حضور اقدس ﷺ نے ہمیں خطاب کر کے ہمارا طریقہ (نماز کا) ہمیں بتلایا اور ہماری نماز ہمیں سکھلا کے فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنی صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی تمہاری امامت کروائے' جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔ جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جاؤ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے سر اٹھائے گا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (تمہارا امام سے ذرا سے (لمحہ بھر تاخیر کرنا) یہ برابر ہی ہے۔ اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم کہو اللّٰهمّ ربّنا ولك الحمد ۔ اللہ تمہاری پکار سنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے یہ فرمایا کہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (یعنی اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی) پھر جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے قبل سجدہ کرے گا اور تم سے قبل ہی سجدہ سے سر اٹھائے گا۔ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ در حقیقت برابر برابر ہی ہوگا۔ جب وہ قعدہ میں بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک کو پہلے یہ کلمات پڑھنے چاہئیں: التحیّات الطیّبات الصّلوٰت لله السلام علیك أیها النبی ورحمة الله وبرکاته' السلام علینا وعلیٰ عبادالله الصّالحین أشهد أن لاإله إلاّ اللهُ وأشهد أنّ محمّداً عبده' ورسوله۔

۷۹۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ

۷۹۷...... اس سند سے حضرت قتادہؓ سے یہی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس کے ایک طریق میں یہ زیادتی مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وإذا قرأ فانصتوا (جب امام تلاوت کرے تو خاموش رہو)۔ اس کے علاوہ اس سند سے ابو کامل عن ابو عوانہ کے طریق کے علاوہ کسی بھی طریق میں یہ مذکور نہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان پر یہ فرمایا کہ سمع الله لِمَنْ حمدهٗ (سن لی اللہ نے اس کی جس نے تعریف کی اس کی) (یعنی یہ الفاظ صرف ابو کامل کی روایت میں ہیں اس حدیث کے دوسرے طرق

أَحَدٍ مِنهُمْ فَإِنَّ اللهَ قَالَ عَلى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ وَحْدَهُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ قَالَ أَبُو بَكْرِ ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا فَقَالَ هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هَا هُنَا قَالَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِي صَحِيحٍ وَضَعْتُهُ هَا هُنَا إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ

میں موجود نہیں ہیں)۔

ابواسحاقؒ نے فرمایا کہ ابو بکرؒ جو ابوالنضر کے بھانجے ہیں انہوں نے اس حدیث کی سند میں کلام کیا ہے۔ اس پر امام مسلمؒ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم سلیمان التیمی سے بھی کوئی زیادہ بڑا حافظ چاہتے ہو کہ (وہ روایت کرے یعنی سلیمان سے بڑا حافظ نہیں مل سکتا) ابو بکرؒ نے ان سے کہا کہ تو پھر حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث کے بارے میں کیا خیال ہے؟ امام مسلمؒ نے فرمایا کہ صحیح ہے۔ یعنی یہ اضافہ و إذا قرأ فأنصتوا کا میرے نزدیک صحیح اضافہ ہے۔ تو اس پر ابو بکرؒ نے کہا کہ پھر آپ نے وہ حدیث اپنی کتاب میں کیوں نہ لی؟ امام مسلمؒ نے فرمایا کہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر وہ حدیث جو میرے نزدیک صحیح ہو اسے میں اپنی کتاب میں تخریج بھی کردوں، بلکہ جو باتفاق صحیح حدیث ہے صرف اسے ہی یہاں لایا ہوں اس کتاب میں۔ ❶

۷۹۸ ...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

۷۹۸ ...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنی صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی تمہاری امامت کروائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو...... الخ) منقول ہے۔

باب - ۱۶۳ الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد

تشہد کے بعد حضور ﷺ پر درود کا بیان

۷۹۹ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ

۷۹۹ ...... حضرت ابومسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعدؓ بن عُبادہ (جو جلیل القدر صحابی اور قبیلۂ خزرج کے سردار تھے) کی مجلس میں حاضر تھے کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے آئے، بشیر ابن سعد نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ یارسول

---

❶ امام مسلمؒ کا مقصد مذکورہ بالا حدیث سے یہ ہے کہ اس بارے میں متعدد احادیث مروی ہیں۔ جن کی صحت کے بارے میں اختلاف ہے۔ دراصل بعض لوگوں نے امام مسلمؒ پر اعتراض کیا کہ ان کی صحیح میں اکثر احادیث ایسی ہیں جن کی صحت پر جمہور محدثین متفق نہیں۔ اس کا جواب امام مسلمؒ نے یہ دیا کہ خود ان کے نزدیک جس حدیث پر جمہور کا اتفاق نظر آیا۔ ایسی حدیث انہوں نے اس میں جمع کردی ہیں جس کی دلیل یہ ہے کہ روایت ابوہریرہؓ میں امام مسلمؒ کے نزدیک۔ و إذا قرأ فأنصتوا کا اضافہ جو متعدد طرق میں ہے صحیح ہے لیکن چونکہ دوسرے محدثین کے نزدیک زیادتی صحیح نہیں لہٰذا اس زیادتی پر علماء و محدثین کا اجماع نہ ہونے کی وجہ سے امام مسلمؒ نے اس روایت کو اپنی کتاب میں تخریج نہیں کیا حالانکہ ان کی اپنی شرائط کے مطابق روایت صحیح ہے۔

الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللهُ تَعَالَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ

اللہ! اللہ عزوجل نے ہمیں آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے (اشارہ ہے قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۶ کی طرف) [1] تو ہم آپ ﷺ پر کیسے درود بھیجیں؟ حضور اقدس ﷺ نے یہ سن کر سکوت فرمایا (اور اتنی دیر تک خاموش رہے کہ ہمیں آپ ﷺ کی ناگواری کا خدشہ ہونے لگا) حتیٰ کہ ہم نے یہ تمنا کی کہ کاش بشیر آپ ﷺ سے سوال نہ کرتے۔

بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہا کرو: اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحمَّدٍ وَّعلیٰ اٰلِ مُحمَّدٍ کما صَلَّیتَ علیٰ اٰلِ إبراھِیمَ وبارِكْ علیٰ مُحمّدٍ وعلیٰ اٰلِ مُحمّدٍ کما بارکْتَ عَلیٰ اٰلِ أبراھِیمَ فی العالِمِینَ إنّكَ حَمِید مّجِید اور سلام کا طریقہ تو تم جانتے ہی ہو۔ [2]

۸۰۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

۸۰۰...... ابن ابی لیلیٰ (مشہور محدث ہیں) فرماتے ہیں کہ حضرت کعبؓ بن عُجرہ سے میری ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کہ کیا میں تمہیں ایک ہدیہ نہ دوں؟ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہماری طرف آنکلے تو ہم نے عرض کیا کہ: ہمیں آپ ﷺ کو سلام کرنے کا طریقہ تو معلوم ہی ہے آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحمّدٍ وعلیٰ اٰلِ محمّدٍ کما صَلَّیتَ علیٰ اٰلِ إبراھِیمَ. إنّكَ حَمِیدٌ مجید. اللّٰھُمَّ بارِكْ علیٰ مُحمّدٍ وّعلیٰ اٰلِ محمّدٍ کما بارکْتَ علیٰ اٰلِ إبراھِیمَ إنّكَ حَمِیدٌ مَّجِیدٌ۔

۸۰۱...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا

۸۰۱...... حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ

---

[1] سورۂ احزاب میں ارشاد ہے: إنّ اللہ وملائکتَه یُصلّون علی النبیّ یاأیّھا الّذین امنو صَلُّوا عَلَیْهِ وسلِّمُوْا تسلیماً۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی نبی علیہ السلام پر درود پڑھو اور انہیں سلام بھیجو"۔

[2] نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا نہ صرف ہر مسلمان کا فریضہ ہے بلکہ آپؐ کے ہر امتی پر حق بھی ہے۔ جو شخص نبیؐ کے ذکر کے باوجود درود نہ پڑھے اس کی بربادی کی بددعا جبرئیلؑ امین نے کی ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس بددعا پر آمین کہی ہے۔ تو ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ حضور علیہ السلام پر کثرت سے درود شریف پڑھے۔ البتہ نماز میں درود شریف کی کیا حیثیت ہے؟ آیا فرض ہے یا واجب یا مسنون؟ اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے۔ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک واجب ہے جب کہ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور جمہور علماء کے نزدیک مسنون ہے واجب نہیں۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تشہد کے بعد بغیر درود شریف پڑھے سلام پھیرے تو نماز ہو جائے گی احنافؒ اور مالکیہؒ کے نزدیک جب کہ شوافعؒ و حنابلہ کے نزدیک نماز نہ ہوگی۔ بلکہ سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ اور اگر بغیر سجدۂ سہو کئے نماز ختم کر دی تو اعادہ واجب ہوگا۔

وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَمِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ مِسْعَرٍ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً

روایت منقول ہے مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ کیا میں تم کو ایک ہدیہ نہ کروں۔

۸۰۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَعَنْ مِسْعَرٍ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَقُلِ اللَّهُمَّ

۸۰۲...... حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی سند سے بھی سابقہ روایت نمبر ۸۰۰ منقول ہے۔ مگر اس روایت میں اللھمّ بارك کے بجائے و بارك علی محمد ہے۔

۸۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

۸۰۳...... حضرت ابو حمید الساعدیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو۔
اللّٰھمَّ صَلِّ علی محمّدٍ وعلیٰ أزواجہٖ وذرّیتہٖ کما صَلَّیتَ علی إبراھِیمَ وبارِكْ علی محمّدٍ وّ علی أزواجہٖ و ذرّیتہٖ کما بارکْتَ علیٰ الِ إبراھِیمَ إنّكَ حَمِیدٌ مّجِیدٌ۔

۸۰٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

۸۰۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتے ہیں"۔

باب-۱۶۴ التسميع والتحميد والتأمين

تسمیع، تحمید اور آمین کا بیان [1]

۸۰۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

۸۰۵...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] تسمیع سے مراد سمع اللہ لمن حمدہٗ کہنا جب کہ تحمید سے مراد اللّٰھمّ ربنا ولك الحمد کہنا ہے اور آمین سورۂ فاتحہ کے اختتام پر کہی جاتی ہے جس کے معنی ہیں کہ ہماری دعا قبول فرمایئے۔ تسمیع و تحمید نماز میں کس کا وظیفہ ہے؟ احنافؒ کے نزدیک منفرد کے لیئے تسمیع و تحمید دونوں مسنون ہیں۔ جب کہ امام کے لئے بھی دونوں مسنون ہیں البتہ مقتدی کیلیے صرف تحمید مسنون تسمیع نہیں۔ پھر تحمید میں ربّنا ولك الحمد اور ربّنا لك الحمد واؤ کے ساتھ اور بغیر واؤ دونوں طرح اور اللّٰھمّ کے ساتھ اور بغیر اللّٰھمّ کے ہر طرح پڑھنا جائز ہے۔

آمین بالجہر کا مسئلہ

جہاں تک سورۂ فاتحہ کے اخیر میں امین کہنے کا تعلق ہے تو اس میں احنافؒ و شوافعؒ کا اختلاف ہے اور یہ بھی اہم اختلافی ...... (جاری ہے)

مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

"جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو اللّٰھم ربنا ولک الحمد کیونکہ جس کی تحمید فرشتوں کی تحمید سے مل گئی تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے"۔

۸۰۶..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُمَيٍّ

۸۰۶..... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے"۔

۸۰۷..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ آمِينَ

۸۰۷..... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی نماز میں آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان پر آمین کہتے ہیں، پس اگر ایک کی آمین دوسرے کی آمین سے مل گئی تو نمازی کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے"۔
ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ آمین فرمایا کرتے تھے۔

۸۰۸..... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ

۸۰۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مالک رحمہ اللہ کی حدیث (جب امام تسمیع کہے تو تم تحمید کہو جس کی تحمید فرشتوں کی تحمید سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے) کی طرح۔ لیکن اس روایت میں ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نہیں ہے۔

۸۰۹..... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۸۰۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آمین کہے اور فرشتے آسمان میں

(گذشتہ سے پیوستہ)..... مسائل میں سے ہے۔ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ آمین کہنا امام اور مقتدی دونوں کا وظیفہ ہے اور دونوں کے لئے سنت ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ کتاب الآثار میں امام محمدؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔
البتہ امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ آمین صرف مقتدی کا وظیفہ ہے نہ کہ امام کا۔ پھر اس میں ائمہ احناف و شوافع کا اختلاف ہے کہ آمین جہراً ہو یا سراً۔ دونوں میں اس امر پر تو اتفاق ہے کہ دونوں طرح جائز ہے۔ لیکن افضل و غیر افضل ہونے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ جہر کو افضل قرار دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اخفاء اور آہستہ کہنا افضل ہے یہی امام مالکؒ کا مسلک ہے۔ (کما صرّح به في المدونة الكبرى)
اس مسئلہ میں فریقین کی طرف سے کئی روایات دلیل کے طور پر بیان کی گئی ہیں لیکن اکثر روایات یا تو صحیح نہیں ہیں یا صریح نہیں۔ اور اس باب میں صرف ایک روایت حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدار بن گئی ہے۔ جس کے مختلف طرق سے ائمہ اربعہ استدلال کرتے ہیں۔ شافعیہ و حنابلہ اپنے مسلک پر اور مالکیہ و احناف اپنے مسلک پر ایک ہی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل کتبِ حدیث میں دیکھی جا سکتی ہے۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

آمین کہیں ارو پھر ایک آمین دوسری آمین کے مطابق ہو جائے تو سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۸۱۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

۸۱۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت کوئی تم میں سے آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک آمین دوسری آمین کے مطابق ہو جائے تو کہنے والے کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۸۱۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۸۱۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث (انسان اور فرشتوں کی آمین ایک دوسرے کے موافق ہو جائے تو سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں) دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

۸۱۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ آمِينَ فَوَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

۸۱۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قاری (امام) غیر المغضوب علیهم ولا الضّالین کہتا ہے تو اس کے پیچھے والے (مقتدی) آمین کہتے ہیں اگر اس کا قول آسمان والوں (ملائکہ) کے قول سے مل جائے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیتے جاتے ہیں"۔

باب-۱۶۵ إئتمام المأموم بالإمام

مقتدی کیلئے اتباع امام ضروری ہے

۸۱۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ

۸۱۳...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ (ایک بار) حضور اقدس ﷺ گھوڑے سے نیچے گر پڑے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا، ہم آپ ﷺ کی عیادت کے واسطے حاضر ہوئے۔ اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا، آپ ﷺ نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب نماز پوری ہو گئی تو ارشاد فرمایا: "امام کو (امامت کے لئے) اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو اس کے بعد تم تکبیر کہو، جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، جب سجدہ سے اٹھے تو تم بھی اٹھو، جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ

فَكَبِّرُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُودًا أَجْمَعُونَ

حَمِدَه، کہے تو تم کہو ربَّنا ولكَ الحمد اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ جاؤ"۔ ❶

۸۱۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ

۸۱۴...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے تو آپ ﷺ نے بیٹھ کر ہم کو نماز پڑھائی۔ پھر سابقہ حدیث (امام کو اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے......الخ) کی طرح ذکر فرمایا۔

۸۱۵...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَزَادَ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا

۸۱۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے اور آپ ﷺ کے بدن کا دہنا حصہ چھل گیا پھر سابقہ حدیثوں کی طرح ذکر کیا لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی نماز پڑھو۔

۸۱۶...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا

۸۱۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے اور گر پڑے آپ ﷺ کے بدن کا داہنا حصہ چھل گیا بقیہ روایت حسب سابق ہے اس روایت میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

۸۱۷...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ مِنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ وَسَاقَ

۸۱۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے تو آپ ﷺ کا داہنا پہلو چھل گیا...... باقی اس روایت میں یونس اور مالک والی زیادتی (جب امام نماز کھڑے ہو کر

---

❶ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ اگر امام کسی مجبوری یا عذر کی بناء پر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدیوں کے لئے کھڑے ہونے کی قدرت کے باوجود کیا حکم ہے؟ امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک ظاہر حدیث پر عمل ہوگا اور مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں گے خواہ کھڑے ہونے کی قدرت رکھتے ہوں۔ جب کہ امام مالکؒ کے نزدیک قدرتِ قیام رکھنے والے کی نماز قاعد (بیٹھے ہوئے) کے پیچھے جائز نہیں خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر۔ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور جمہور سلفؒ کا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کے لئے قدرتِ قیام کے ساتھ قاعد امام کے پیچھے صرف کھڑے ہو کر پڑھنے کی صورت میں جائز ہے اس کے لئے بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔ اور دلیل ان کی یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کے بعد اپنے مرض الوفات میں بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ حضرت ابو بکرؓ اور دیگر اصحابؓ نے کھڑے ہو کر پیچھے نماز پڑھی جس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا احادیث حکماً منسوخ ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور جمہور کی دلیل قرآن کریم کی آیت: وقوموا لله قانتین ہے۔ جس میں قیام کو مطلقاً فرض قرار دیا گیا ہے اور اس حکم سے معذور لوگ مستثنیٰ ہوں گے قرآن کریم کی ایک دوسری آیت لایکلف الله نفسا إلا وسعها کی بناء پر۔ اس کے علاوہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی روایت جس میں آپؐ نے حضرت عمرانؓ کو قدرتِ قیام کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا جمہور کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم

الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِيهِ زِيَادَةُ يُونُسَ وَمَالِكٍ

پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو) نہیں ہے۔

۸۱۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوسًا

۸۱۸...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہؓ میں سے بعض لوگ آپ ﷺ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ (وہاں نماز کا وقت ہو گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ لوگوں نے اپنی نماز کھڑے ہو کر پڑھی' آپ ﷺ نے انہیں اشارہ سے بیٹھنے کا حکم فرمایا' پھر جب نماز سے فراغت پر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: "امام کو اتباع کے لئے مقرر کیا گیا ہے لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو' جب اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو"۔

۸۱۹...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۸۱۹...... ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (امام کو اتباع کے لئے مقرر کیا گیا ہے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو جب اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو) منقول ہے۔

۸۲۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا لَتَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُودًا

۸۲۰...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو اسی حالت میں ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ ﷺ بیٹھ (کر نماز پڑھا رہے) تھے اور حضرت ابو بکرؓ لوگوں کو آپ ﷺ کی تکبیر کی آواز پہنچا رہے تھے (مکبّر کی حیثیت سے) آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے ہمیں کھڑا دیکھا تو اشارہ سے بیٹھنے کا حکم دیا چنانچہ ہم بیٹھ گئے اور بیٹھ کر نماز پڑھی' جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا:
"تم لوگوں نے ابھی فارس و روم کے لوگوں کا کام کیا ہے جو اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں' آئندہ ایسا مت کرنا' اور اپنے اماموں کی اقتدا کرو' اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو"۔

۸۲۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا

۸۲۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے جب آپ ﷺ تکبیر فرماتے تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو

كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ

سنادیتے...... پھر حسب سابق روایت بیان فرمائی۔

۸۲۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ

۸۲۲...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''امام کو اس لئے امام بنایا گیا تاکہ اس کی اقتدا کی جائے' لہٰذا تم اس کی مخالفت مت کیا کرو' جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو' جب رکوع کرے تو رکوع کرو' جب سمع الله لِمَن حمده' کہے تو کہو اللّٰھم ربّنا ولك الحمد جب سجدہ کرے تو سجدہ کرو' جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو''۔

۸۲۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۸۲۳...... اس سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی سابقہ حدیث (امام کو اس لئے امام بنایا گیا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا تم اس کی مخالفت نہ کرو...... الخ) منقول ہے۔

۸۲۴...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ ((وَلَا الضَّالِّينَ)) فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

۸۲۴...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ: ''امام سے جلدی مت کرو' جب تکبیر کہے تو تکبیر کہو جو ولا الضّالین کہے تو آمین کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع میں جاؤ' جب سمع الله لِمَن حمِده' کہے تو اللّٰھم ربّنا ولكَ الحمد کہو''۔

۸۲۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ إِلَّا قَوْلَهُ (وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا آمِينَ وَزَادَ وَلَا تَرْفَعُوا قَبْلَهُ

۸۲۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ روایت (امام سے جلدی مت کرو جب تکبیر کہے تو تکبیر کہو) کی طرح یہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت و لا الضالین کے وقت آمین کہنے کا تذکرہ نہیں، ہاں اتنا زائد ہے کہ امام سے پہلے سر مت اٹھاؤ۔

۸۲۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۸۲۶...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک امام ڈھال [1] ہے، جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو بیٹھ کر نماز پڑھو' جب سمع الله لمن حمده کہے تو کہو اللّٰھم ربّنا لك الحمد سواگر

---

[1] مقصد یہ ہے کہ امام اپنے مقتدیوں کے لئے ساتر (سُترہ) ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ امام لوگوں کو سہو سے اور نمازیوں کے سامنے سے لوگوں کو گذرنے سے مانع ہوتا ہے کیونکہ امام کا سُترہ تمام مقتدیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

يَعْلى وَهُوَ ابْنُ عَطَاء سَمِعَ أَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا صَلّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُودًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاء غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اہل زمین کی تحمید آسمان والوں کی تحمید سے مل گئی تو اس نمازی کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے"۔

۸۲۷..... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا صَلّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُودًا أَجْمَعُونَ

۸۲۷..... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"امام کو اقتدا کے لئے امام بنایا گیا ہے، جب تکبیر کہے تو تکبیر کہو جو رکوع کرے تو رکوع کرو جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کہو "اللّٰہم ربنا و لک الحمد"۔ جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو سب لوگ بیٹھ کر نماز پڑھو"۔ ❶

باب-۱۶۶ استخلاف الإمام اذا عرض له عذرمن يصلي بالناس و ان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لذمه القيام اذا قدر عليه و نسخ القعود خلف بقاعد في حق من قدر على القيام

عذر پیش آجانے کی صورت میں امام کسی ایسے شخص کو امامت کیلئے آگے کر سکتا ہے جو امامت کروا سکے امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھائے اور مقتدی کھڑا ہو سکتا ہو تو کھڑا ہو کر نماز پڑھے، کیونکہ مقتدی قادرِ قیام کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے

۸۲۸..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ بَلى ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ

۸۲۸..... عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ کیا آپ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے بارے میں نہیں بتلائیں گی؟ فرمایا کیوں نہیں! جب حضور اقدس ﷺ کا مرض اور کمزوری بڑھ گئی تو (بیماری کے دوران ایک بار) ارشاد فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، آپ کے انتظار میں ہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا میرے واسطے طشت میں پانی رکھ دو، ہم نے پانی رکھ دیا تو غسل فرمایا اور کھڑے ہونے کی کوشش فرمائی لیکن آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ غشی سے افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز

❶ یہ اور مذکورہ بالا احادیث جن میں بیٹھ کر پڑھنے کا حکم ہے یہ حکماً منسوخ ہیں آنحضرت ﷺ کے مرض الوفات والے واقعہ سے۔ واللہ اعلم

يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ

پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! نہیں! وہ آپ کے انتظار میں ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو۔ ہم نے رکھ دیا تو پس غسل فرمایا پھر کھڑے ہو کر چلنے کی کوشش کی تو پھر غشی طاری ہو گئی، جب افاقہ ہوا تو پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے طشت میں پانی رکھ دو، ہم نے رکھ دیا، تو غسل فرمایا پھر کھڑ ہو کر چلنے کی کوشش کی تو پھر غشی طاری ہو گئی، جب افاقہ ہوا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، یارسول اللہ! وہ آپ ﷺ کے منتظر ہیں۔ اور لوگوں کی حالت یہ تھی کہ مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے اور عشاء کی نماز کے لئے رسول اللہ ﷺ کے منتظر بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، قاصد ان کے پاس آئے (اور یہ پیغام دیا) کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابو بکرؓ رقیق القلب آدمی تھے (تلاوتِ قرآن کے وقت آنسو روکنے پر قادر نہ ہوتے تھے) انہوں نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ آپ امامت کے زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ پھر حضرت ابو بکرؓ نے ان دنوں میں امامت کروائی۔ پھر انہی ایام میں ایک بار آنحضرت ﷺ کو طبیعت ہلکی (اور بہتر) محسوس ہوئی تو دو آدمیوں کا سہارا لے کر آپ ﷺ باہر تشریف لائے ان میں سے ایک حضرت عباسؓ (آپ ﷺ کے چچا) تھے، نماز ظہر کا وقت تھا اور ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، جب حضرت ابو بکرؓ نے آپ ﷺ کو دیکھا (یعنی دورانِ نماز آپ ﷺ کی آہٹ کا احساس ہوا) تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں ہاتھ کے اشارہ سے پیچھے ہٹنے سے منع فرمایا اور ان دونوں حضرات سے (جو سہارا دیئے ہوئے تھے) کہا کہ مجھے ابو بکرؓ کے پہلو میں بٹھادو۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ کو حضرت ابو بکرؓ کے پہلو میں بٹھادیا۔ اب صورتحال یہ تھی کہ حضرت ابو بکرؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے نبی ﷺ کی نماز کی پیروی کرتے ہوئے اور بقیہ سب لوگ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ جب کہ نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس

داخل ہوا اور کہا کہ کیا میں آپ سے وہ حدیث نہ بیان کروں جو حضرت عائشہؓ نے مجھ سے بیان کی ہے؟ فرمایا۔ ہاں! لاؤ (سناؤ) تو میں نے حضرت عائشہؓ کی بیان کردہ پوری حدیث بعینہٖ سنادی تو ابن عباسؓ نے اس میں سے کسی چیز کا انکار نہیں فرمایا۔ سوائے اس کے کہ یہ فرمایا: تم سے ام المؤمنین عائشہؓ نے اس دوسرے شخص کا نام ذکر کیا جو عباسؓ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا نہیں! فرمایا وہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ❶

۸۲۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِهَا وَأَذِنَّ لَهُ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهُ عَلَى الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَدٌ لَهُ عَلَى رَجُلٍ آخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ

۸۲۹...... حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے پہلے حضرت ام المؤمنین میمونہؓ کے گھر میں مرض لاحق ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنے ایام مرض حضرت عائشہؓ کے گھر میں گذاریں تو سب نے اجازت دے دی۔
حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (بیماری کے دوران ایک بار) آپ ﷺ اس حال میں نکلے کہ آپ ﷺ کا ایک ہاتھ فضلؓ بن عباس کے اوپر اور دوسرا ہاتھ کسی اور شخص کے ہاتھ پر تھا۔ اور شدتِ ضعف کی بناء پر آپ اپنے قدموں کو زمین پر گھسیٹ کر چل رہے تھے۔
عبید اللہؒ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابن عباسؓ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔
تم جانتے ہو وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا؟ وہ حضرت علیؓ تھے۔

۸۳۰...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ

۸۳۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج سے بیماری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہنے کی اجازت مانگی۔ سب نے اجازت دے دی تو آپ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان باہر نکلے کہ آپ کے پاؤں

❶ اس حدیث سے پوری صراحت و وضاحت کے ساتھ ثابت ہوا کہ پوری امت میں صدیق اکبرؓ سب سے زیادہ افضل ہیں اور تمام صحابہؓ میں بھی آپ کی فضیلت سب سے زیادہ ہے۔ اہل تشیع حضرات جو ڈھنڈورا پیٹتے ہیں تفضیل علیؓ کا یہ بالکل غلط ہے۔
ابن عباسؓ نے فرمایا کہ دوسرے سہارا دینے والے شخص حضرت علیؓ تھے۔ لیکن دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ فضلؓ بن عباس تھے۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دوسرے شخص اسامہؓ بن زید تھے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ ایک طرف سے حضرت عباسؓ مستقل سہارا دیئے ہوئے تھے جب کہ دوسری طرف سے باری باری مذکورہ حضرات وقتاً فوقتاً سہارا دے رہے تھے ان میں حضرت علیؓ بھی شریک تھے۔ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ ہی کو دیکھا ہوگا۔ واللہ اعلم

يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بِالَّذِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الْآخَرُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ

زمین پر گھسٹ رہے تھے عباس بن عبد المطلب اور ایک اور شخص کے درمیان۔ عبید اللہ بیان کریت ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو واقع حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتلایا اس کی اطلاع دی تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تو دوسرے آدمی کو جانتا ہے؟ جن کا نام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہیں لیا؟ میں نے کہا کہ نہیں! عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۸۳۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا وَإِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ مَقَامَهُ أَحَدٌ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

۸۳۱...... حضرت عائشہؓ زوجہ مطہرہ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے (اپنے والد حضرت ابو بکرؓ کو امام بنانے) کے بارے میں رجوع کیا اور مجھے آپ ﷺ سے رجوع پر اس اندیشہ نے آمادہ کیا کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد جو بھی آپ کا قائم مقام ہوگا لوگ اسے پسند نہیں کریں گے اور مجھے یہ اندیشہ دامن گیر ہوا کہ لوگ آپ کے قائم مقام شخص کو بد شگونی کے طور پر یاد رکھیں گے۔ تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کو حضرت ابو بکرؓ کے خلیفہ بنانے کے فیصلہ سے باز رکھ سکوں (اس لئے کثرت سے آنحضرت ﷺ سے مراجعت کرتی تھی)۔ ❶

۸۳۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتِي قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ فَلَوْ أَمَرْتَ

۸۳۲...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ (مرض الموت میں) میرے گھر میں تشریف لائے تو فرمایا: ابو بکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکرؓ نرم دل آدمی ہیں جب قرآن کریم پڑھتے ہیں تو اپنے آنسوؤں کو روک نہیں پاتے۔ اگر آپ ابو بکرؓ کے علاوہ کسی اور کو حکم دے دیں (تو شاید مناسب ہو)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم! میرے اس مشورہ کا مقصد سوائے

---

❶ واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضرت عائشہؓ کو یہ احساس ہو گیا کہ آپؐ نے جو حضرت ابو بکرؓ کو نماز میں امامت کے لئے حکم فرمایا ہے تو اپنی وفات کے بعد خلافت کے لئے بھی میرے والد کو ہی منتخب فرمائیں گے اور ساتھ یہ بھی خیال آیا کہ چونکہ لوگ آنحضرت ﷺ سے غایت تعلق کی بناء پر آپ ﷺ کی جدائی کے صدمہ میں ہوں گے لہٰذا آپ کے قائم مقام کو شاید بد شگونی کی علامت سمجھیں۔ اس لئے وہ چاہتی تھیں کہ حضرت ابو بکرؓ کو یہ عظیم ذمہ داری نہ دی جائے۔

معاذ اللہ! حضرت عائشہؓ کا مقصد اس انکار سے آنحضرت ﷺ کی حکم عدولی نہ تھا یا کسی بدنیتی سے معاذ اللہ آپ نے یہ رائے نہیں دی تھی بلکہ مقصد اس انکار کا صرف یہ تھا کہ لوگ آپؐ کے والد حضرت ابو بکرؓ کو برا بھلا نہ کہیں۔ واللہ اعلم

غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ وَاللهِ مَا بِي إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ

اس کے کچھ نہ تھا کہ لوگ حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں نحوست کا خیال نہ کریں کہ یہی ہیں جو حضور ﷺ کے پہلے قائم مقام ہوئے۔

چنانچہ میں نے اس بارے میں آپ ﷺ سے دو یا تین بار رجوع کیا۔ آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ ابو بکر ہی لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اور تم خواتین تو حضرت یوسف علیہ السلام کی خواتین کی طرح ہو۔ ❶

۸۳۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعِ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْ مَكَانَكَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ

۸۳۳...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی طبیعت مبارک زیادہ خراب ہوئی (تو انہی ایام میں ایک بار) حضرت بلالؓ آپ ﷺ کو نماز کے لئے بلانے آئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت ابو بکرؓ نہایت رقیق القلب ہیں (شدت گریہ کی وجہ سے) وہ جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہو کر امامت کریں گے تو لوگ (تلاوت کی آواز) نہ سن سکیں گے۔ اگر آپ حضرت عمرؓ کو حکم دے دیں (تو شاید مناسب ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کی امامت کروائیں۔

میں نے حفصہؓ (امّ المؤمنین) سے کہا کہ تم حضور ﷺ سے کہو کہ ابو بکرؓ رقیق القلب آدمی ہیں، جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (تو جذبات کی شدت کی وجہ سے آنسو نہ روک سکیں گے) لوگوں کو تلاوت قرآن نہ سنا سکیں گے۔ کاش آپ عمرؓ کو حکم دے دیں۔ حضرت حفصہؓ نے آپ ﷺ سے یہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم تو یوسف علیہ السلام کی عورتوں کی طرح ہو، ابو بکر کو حکم دو کہ امامت کریں"۔

چنانچہ حضرت ابو بکرؓ کو حکم دیا گیا تو انہوں نے امامت کروائی۔ بعد ازاں جب انہوں نے نمازیں پڑھانا شروع کر دیں تو ایک روز آنحضرت ﷺ کو طبیعت میں کچھ بہتری اور ہلکا پن محسوس ہوا، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو آدمیوں کے سہارے زمین پر پاؤں گھسیٹتے مسجد میں داخل ہوئے۔

---

❶ ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ جملہ آپؐ نے اس وقت فرمایا جب حضرت عائشہؓ کے ساتھ حضرت حفصہؓ بھی تھیں۔ اور اس میں اشارہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کی طرف جس میں عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے یوسفؑ کے حسن سے متاثر ہو کر ارادۂ بد کیا اور بار بار ضد اور اصرار کرتی تھی تو تم بھی اسی طرح ضد اور اصرار کر رہی ہو، اور میرے حکم کی حکمت و مصلحت سمجھے بغیر کسی اندیشہ ہائے دور دراز کے احساس سے اسے رد کر رہی ہو۔

صدیقِ اکبرؓ نے جب آپ ﷺ کی آہٹ محسوس کی پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور خود آپ ﷺ حضرت صدیقِ اکبرؓ کے بائیں طرف بیٹھ گئے' آں حضرت ﷺ لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے۔ اور حضرت صدیقِ اکبرؓ کھڑے ہوئے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے جب کہ لوگ حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے۔

٨٣٤...... حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فَأُتِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى أُجْلِسَ إِلَى جَنْبِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ

٨٣٤...... اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نمبر ٨٣٣ منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ جبکہ رسول اللہ ﷺ کو وہ بیماری لاحق ہوئی کہ جس میں آپ ﷺ نے انتقال فرمایا اور ابن مسہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو لا کر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو بٹھا دیا اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو تکبیر سناتے جاتے تھے۔

اور عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھا رہے تھے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بازو میں تھے وہ لوگوں کو (تکبیر کی آواز) سنا رہے تھے۔

٨٣٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ

٨٣٥...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو اپنے مرضِ وفات میں لوگوں کی امامت کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ امامت فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عروہؓ (حضرت عائشہؓ کے بھانجے ہیں) کا بیان ہے کہ ایک روز حضور علیہ السلام کو طبیعت مبارک ذرا ہلکی (اور بہتر) محسوس ہوئی تو آپ ﷺ باہر نکل آئے دیکھا تو ابو بکرؓ امامت کر رہے ہیں۔

جب ابو بکرؓ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے کو ہونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو اشارہ کیا کہ اسی طرح رہو۔ حضور علیہ السلام' ابو بکرؓ کے پہلو میں بیٹھ گئے' (اور نماز پڑھانی شروع کر دی بیٹھ کر) چنانچہ ابو بکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کی اور لوگوں نے ابو بکرؓ کی نماز کی اقتداء کی۔

٨٣٦...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ و حَدَّثَنِي

٨٣٦...... حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات میں لوگوں کے امام تھے۔ (بیماری کے دوران) جب پیر کا روز ہوا لوگ صف باندھے نماز میں مشغول تھے (کہ اچانک)

أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَارِجٌ لِلصَّلَاةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ

آنحضرت ﷺ حجرۂ مبارکہ کے پردہ کی اوٹ سے نمودار ہوئے۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا' آپ کھڑے ہوئے تھے' چہرۂ مبارک مصحف کے کاغذ کی طرح روشن تھا' پھر رسول اللہ ﷺ ہنستے ہوئے تبسم فرمایا۔ ہم آپ ﷺ کے باہر تشریف لانے پر نماز کے دوران ہی مارے خوشی کے مبہوت ہوگئے۔ اور حضرت ابوبکرؓ الٹے قدموں پلٹنے لگے (کہ اب آپ ﷺ نماز پڑھائیں گے) تاکہ (پہلی) صف میں مل جائیں اور انہیں یہ گمان ہوا کہ حضور اکرم ﷺ نماز کے لئے باہر تشریف لائے ہیں (لیکن) حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو۔ بعدازاں حضور علیہ السلام حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوگئے اور پردہ گرادیا۔ اور پھر اسی روز آنحضرت ﷺ وفات پاگئے۔

۸۳۷...... و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَحَدِيثُ صَالِحٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ

۸۳۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف آخری مرتبہ بس پیر کے دن دیکھنا تھا جبکہ آپ ﷺ نے پردہ اٹھایا۔

باقی صالح کی روایت زائد کامل ہے۔

۸۳۸...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا

۸۳۸...... اس سند سے بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث (آپ ﷺ کو آخری مرتبہ پیر کو دیکھنا تھا) منقول ہے۔

۸۳۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا قَالَ فَأَوْمَأَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْحِجَابَ

۸۳۹...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اپنی علالت کے ایام میں تین روز تک ہماری طرف باہر تشریف نہ لائے۔ ان ایام میں صدیقِ اکبرؓ نماز کے وقت امامت فرمارہے تھے۔

ایک روز دوران نماز نبی اکرم ﷺ نے حجرۂ شریفہ کا پردہ اٹھایا' جب اللہ کے نبی ﷺ کا چہرۂ انور ہمارے سامنے واضح ہوا تو (ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ) ہم نے اس سے زیادہ عمدہ اور پسندیدہ منظر کبھی دیکھا ہی نہ تھا جو اللہ کے نبی ﷺ کا چہرۂ مبارک واضح دیکھ کر حاصل ہوا۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حضرت صدیقِ اکبرؓ کی طرف

فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ

اشارہ فرمایا کہ وہ آگے ہو جائیں (امامت کے لئے) بعد ازاں آپ ﷺ نے حجاب گرا دیا اور اس کے بعد ہم لوگ حضور ﷺ کی وفات تک دیدارِ چہرۂ انور سے محروم رہے۔

۸۴۰..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَالَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۸۴۰..... حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور مرض میں شدّت پیدا ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ابو بکرؓ رقیق القلب آدمی ہیں وہ جب آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانے پر قادر نہ ہو سکیں گے۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابو بکرؓ ہی کو حکم دو کہ لوگوں کی امامت کریں کیونکہ تم عورتیں تو یوسف (علیہ السلام) کی خواتین کی طرح ہو۔
چنانچہ پھر حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے آخری وقت تک امامت کروائی۔

باب-۱۶۷ تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تأخر الامام و لم يخافوا مفسدة بالتقديم

امام کے آنے میں تاخیر کی بناء پر کسی دوسرے کو آگے کر کے جماعت کھڑی کرنا جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو

۸۴۱..... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيمُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ

۸۴۱..... حضرت سہلؓ بن سعد الساعدی سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نبی عمرو بن عوف میں مصالحت کرانے کے لئے تشریف لے گئے (واپسی میں تاخیر ہو گئی اور) نماز کا وقت ہو گیا تو موذن حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اگر آپ نماز پڑھانے کے لئے تیار ہوں تو میں اقامت کہوں؟ فرمایا کہ ہاں! چنانچہ حضرت صدیقِ اکبرؓ نے نماز پڑھائی لوگ ابھی نماز میں ہی مشغول تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لے آئے۔ اور لوگوں میں سے ہوتے ہوئے صف میں آکر رک گئے۔ لوگوں نے ہتھیلیوں پر ہاتھ مارے (تاکہ صدیقِ اکبرؓ کو متوجہ کر سکیں) جب کہ حضرت ابو بکرؓ نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوتے تھے۔ جب لوگوں کی ہاتھ مارنے کی آواز میں کثرت ہوئی تو وہ متوجہ ہوئے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ کھڑے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے انہیں اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھہرے

ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ

رہو۔ ابو بکرؓ نے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے اور اللہ عزّ وجل کی حمد و ثناء بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر (کہ شرف امامت بخشا گیا) بعد ازاں حضرت ابو بکرؓ پیچھے آکر صف میں شریک ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ آگے ہو گئے اور نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ مڑے اور فرمایا کہ اے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جب میں نے تمہیں حکم دے دیا تھا تو تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہ رہے؟

حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ: ابن ابی قحافہ کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھائے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالی کی آوازیں نکالتے دیکھا؟ اگر کسی کو نماز میں کچھ حادث پیش آجائے تو اسے چاہیئے کہ سبحان اللہ کہے۔ کیونکہ جب تم تسبیح کہو گے تو امام تمہاری طرف متوجہ ہو جائے گا۔ اور تالی تو عورتوں کے لئے ہے۔ ❶

٨٤٢...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ

۸۴۲...... حضرت سہلؓ بن سعد سے سابقہ حدیث معمولی سے فرق (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور الٹے پاؤں ہٹ گئے حتیٰ کہ صف میں آکر مل گئے) کے ساتھ منقول ہے۔

٨٤٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَرَقَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَفِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَه

۸۴۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی معمولی فرق الفاظ (جب آپ ﷺ آئے تو صفوں کو چیرا اور پہلی صف میں شامل ہو گئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے) کے ساتھ منقول ہے۔

٨٤٤...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ

۸۴۴...... حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شرکت فرمائی۔ مغیرہؓ فرماتے

❶ کہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے عورت کو تو اسے چاہیئے کہ تالی بجائے اور منہ سے کچھ نہ کہے۔ اور تالی کا مطلب یہ ہے کہ دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر آہستہ سے مارے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيَّ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُخْرِجُ جُبَّتَهُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْجُبَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدُ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ فَأَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلَّوُا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا

ہیں کہ آنحضرت ﷺ نماز فجر سے قبل قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں نے آپ ﷺ کے واسطے پانی کا برتن اٹھالیا۔
رسول اللہ ﷺ جب لوٹ کر میرے پاس آئے تو میں نے پانی برتن سے آپ ﷺ کے ہاتھوں پہ انڈیلنا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے تین بار' پھر اپنا چہرہ دھویا' پھر دونوں بازو اپنے جبّہ کی آستینوں سے نکالنا چاہیں تو آستینوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے دوبارہ بازو جبّہ کے اندر کر کے نیچے سے نکال لئے۔ اور پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھویا۔ بعد ازاں موزوں کے اوپر مسح فرمایا۔ پھر آپ پلٹے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو جالیا۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کو امامت کے لئے آگے کر دیا۔ انہوں نے امامت کروائی۔ حضور علیہ السلام نے دو رکعتوں میں سے ایک رکعت پائی (جماعت کے ساتھ یعنی) دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ پڑھی۔
جب حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام پھیرا تو حضور علیہ السلام کھڑے ہوگئے اپنی نماز پوری کرنے کے لئے مسلمانوں نے جب آپ ﷺ کو دیکھا (کہ آپ ﷺ کی رکعت فوت ہو چکی ہے اور آپ ﷺ کی موجودگی میں امامت بھی کسی اور نے کرائی ہے) تو گھبرا کر بکثرت تسبیح پڑھنا شروع کر دی۔
جب حضور اقدس ﷺ نے اپنی نماز پوری فرمائی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم نے اچھا کیا یا فرمایا تم نے صحیح کیا اور ان کے اس فعل کو قابل رشک بتلایا کہ تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھا کرو۔

۸۴۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبَّادٍ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَأَرَدْتُ تَأْخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْهُ

۸۴۵...... حضرت حمزہ بن مغیرہؓ سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ جب مغیرہؓ نے عبدالرحمانؓ بن عوف کو پیچھے ہٹانا چاہا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: انہیں پڑھانے دو۔

باب-۱۶۸ تسبیح الرجل و تصفیق المرأة اذا نابھما شیئ فی الصلواۃ

نماز (جماعت) میں کوئی حادثہ پیش آنے کی صورت میں مردوں کو سبحان اللہ اور عورتوں کو تالی بجانا چاہیے

۸۴۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

۸۴۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے جب کہ خواتین کے لئے تالی (ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر ہلکی آواز سے مارنا) ہے"۔

زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُشِيرُونَ

حرملہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "میں نے کئی اہل علم کو دیکھا ہے کہ وہ تسبیح کے ساتھ اشارہ بھی کرتے تھے"۔ ❶

۸۴۷...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۸۴۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق روایت (سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے ہے جبکہ خواتین کے لئے تالی ہے) یہ روایت نقل کرتے ہیں۔

۸۴۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي الصَّلَاةِ

۸۴۸...... اس سند سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق ہی روایت نقل کرتے ہیں باقی اس روایت میں نماز کا اضافہ ہے۔

---

❶ جماعت کے دوران اگر امام کو کوئی حادثہ پیش آجائے یا کوئی غلطی کر رہا ہو جس کا اسے علم نہ ہو تو مقتدیوں کے لئے ضروری ہے کہ امام کو متنبہ کر دیں مثلاً: امام کو دو رکعت کے بعد قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنا ہے مگر وہ بھولے سے کھڑا ہو رہا ہے، تو مقتدیوں کی ذمہ داری ہے کہ امام کو متوجہ کریں۔ مردوں کے لئے سبحان اللہ کہنا مشروع ہے کہ سبحان اللہ کہہ کر امام کو متوجہ کریں۔ جب کہ خواتین اگر جماعت میں شریک ہوں تو انہیں تسبیح کے بجائے ہاتھ کی آواز (تصفیق) سے متوجہ کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم

باب-۱۶۹ الامر بتحسين الصلواة واتمامها والخشوع فيهما

نماز کو اچھی طرح خشوع کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے

۸۴۹...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاء الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ

۸۴۹...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت ﷺ نے نماز کے بعد (لوگوں کی طرف) رخ پھیرا اور فرمایا: اے فلاں شخص! (کسی آدمی کو مخاطب کر کے کہا) تم اپنی نماز اچھی طرح کیوں نہیں پڑھتے؟ کیا نمازی کو دکھائی نہیں دیتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے باوجود یہ کہ نمازی اپنے ہی فائدہ کیلئے نماز پڑھتا ہے۔
خدا کی قسم! میں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں اسی طرح اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

۸۵۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا فَوَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي

۸۵۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہارا خیال ہے کہ میں صرف اپنے سامنے دیکھتا ہوں؟ خدا کی قسم! مجھ پر نہ تمہارے رکوع کی حالت مخفی ہے نہ سجدوں کی۔ میں اپنے پیٹھ پیچھے بھی تمہیں دیکھتا ہوں"۔

۸۵۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

۸۵۱...... حضرت انسؓ بن مالک نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"رکوع، سجدے اچھی طریقہ سے ادا کیا کرو، خدا کی قسم! میں اپنے پیٹھ پیچھے سے بھی تمہیں دیکھتا ہوں جب تم رکوع سجدے کرتے ہو"۔

۸۵۲...... حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا

۸۵۲...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "رکوع سجدے پوری طرح (اطمینان) سے کیا کرو، خدا کی قسم! میں پیٹھ پیچھے بھی تمہیں دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ میں ہوتے ہو"۔ ❶

---

❶ ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے نوویؒ نے فرمایا کہ امام کو چاہیئے کہ وہ مقتدیوں کی نمازوں کی اصلاح کرے خصوصاً جب کسی کی نماز میں کوئی غلطی دیکھے تو اسے بتلانا اور اس کی غلطی کی اصلاح کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔
جہاں تک حضور علیہ السلام کے ارشاد کہ "میں پیٹھ پیچھے بھی تمہیں دیکھتا ہوں" کا تعلق ہے تو اس بارے میں علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ اس میں اگرچہ محدثین کرام مختلف فیہ رہے ہیں لیکن صحیح اور قول مختار یہ ہے کہ اس دیکھنے سے رؤیت حقیقی مراد ہے کہ نہ معنوی..... (جاری ہے)

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ إِذَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ

باب-١٧٠ تحريم سبق الامام بركوع او سجود و نحوهما

رکوع یا سجدہ وغیرہ میں امام سے آگے بڑھنا حرام ہے

٨٥٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ

۸۵۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، نماز سے فراغت کے بعد ہماری جانب رخ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں لہٰذا مجھ سے آگے مت بڑھو رکوع یا سجدہ یا قیام میں اور نہ ہی سلام پھیرنے میں۔ اس لئے کہ میں تمہیں سامنے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔ پھر سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر تم وہ کچھ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلو جو میں مشاہدہ کرتا ہوں تو ضرور بالضرور تم ہنسنا کم کردو اور رونے کی کثرت کردو، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ کیا مشاہدہ کرتے ہیں؟ فرمایا جنت اور دوزخ کے مناظر میرے سامنے ہوتے ہیں۔

٨٥٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَلَا بِالِانْصِرَافِ

۸۵۴...... اس سند سے بھی سابقہ روایت (نمبر ۸۵۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

٨٥٥...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ

۸۵۵...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ احمد عالم محمد ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو امام سے قبل (رکوع یا سجدہ سے) سر اٹھاتا ہے کیا ڈرتا نہیں ہے اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے تبدیل کر

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اور مجازی۔ البتہ یہ رؤیت سر کی آنکھوں سے ہونا کوئی ضروری نہیں کیونکہ اہل السنّۃ کے نزدیک حق بات یہ ہے کہ دیکھنے کے لئے عضو مخصوص یعنی آنکھ کا ہونا لازم نہیں ہے نہ عقلاً نہ شرعاً۔ اگرچہ عادتاً آنکھ ہی رؤیت کا عضو ہے لیکن بطور خرق عادت اللہ تعالیٰ کسی اور عضو یا حصۂ جسم کو یہ خصوصیت عطا کرسکتے ہیں۔ واللہ اعلم

بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ

دے گا۔

۸۵۶...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ مَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ

۸۵۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو جو امام سے قبل نماز میں سر اٹھاتا ہے ڈرنا چاہیئے اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ اس کی صورت کو گدھے کی صورت سے تبدیل کردے گا''۔ ❶

۸۵۷......حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ جَمِيعًا عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الرَّبِيعِ بْنِ مُسْلِمٍ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ وَجْهَهُ وَجْهَ حِمَارٍ

۸۵۷...... اس سند سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا بے خوف ہے وہ آدمی جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ گدھے کے چہرے کی طرح کردے۔

باب-۱۷۱ النهى عن رفع البصر الى السمآء فى الصلوة

دورانِ نماز آسمان کی طرف نگاہ کرنا جائز نہیں ہے

۸۵۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ

۸۵۸...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ لوگ کہ نماز میں آسمان کی طرف نگاہیں اٹھاتے ہیں وہ اس عمل سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں نہ پلٹیں گی (اللہ تعالیٰ ان کی نگاہوں کو اُچک لیں گے اور آنکھیں جاتی رہیں گی)۔

---

❶ بعض علماء نے فرمایا کہ یہاں یہ وعید اپنے حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ حمار (گدھا) جہالت و حماقت کی علامت ہے لہٰذا ایسا عمل کرنے والا جاہل ہے۔ لیکن محققین نے فرمایا کہ یہاں یہ وعید اپنے ظاہری معنی پر ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے ایک بزرگ محدث کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ ان سے اخذ حدیث کے لئے گئے اور ان کے چہرہ پر نقاب پڑا رہا کرتا تھا۔ ایک روز نقاب اٹھایا تو ان کا چہرہ گدھے کی طرح تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس حدیث کے ظاہری معنی پر استبعاد محسوس ہوتا تھا لہٰذا میں نے تجربہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا چہرہ گدھے کی طرح کردیا۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ

۸۵۹...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

۸۵۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:
''لوگ نماز میں دعا کے وقت نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز رہیں ورنہ ان کی بصارت ختم کردی جائے گی''۔

باب-۱۷۲ الامر بالسكون فی الصلوة و النهي عن الاشارة باليد ورفعها عند السلام الخ

نماز میں اعتدال واجب اور سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرنا اور اسے اٹھانا ممنوع ہے

۸۶۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حَلَقًا فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ

۸۶۰...... حضرت جابرؓ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک بار ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ: کیا ہوا میں تمہیں شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز میں سکون کے ساتھ رہو' پھر ایک بار آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہمیں حلقوں میں دیکھا (کہ کچھ لوگ ایک طرف صف باندھے کھڑے ہیں اور کچھ لوگ دوسری طرف صف باندھے کھڑے ہیں) فرمایا: میں تمہیں الگ الگ کیوں دیکھ رہا ہوں؟ پھر ایک بار اور ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ: تم لوگ ملائکہ کی طرح صف کیوں نہیں باندھتے جس طرح وہ اپنے رب کے سامنے صف باندھے ہوتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ملائکہ اپنے رب کے سامنے کس طرح صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: وہ پہلی صفوں کو پہلے پورا کرتے ہیں اس کے بعد بالترتیب صفیں بناتے ہیں۔ ❶ (بغیر کسی خلل وخلا کے)

۸۶۱...... و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

۸۶۱...... اس سند سے بھی اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث (نمبر ۸۶۰) اسی طرح مروی ہے۔

---

❶ صفوں کو سیدھا رکھنا اور ترتیب سے بغیر کسی خلا (Gap) کے قائم کرنا واجب ہے۔ جس کی ترتیب یہ ہے کہ جماعت میں اوّلاً مَردوں کی صف ہوں گی۔ اور امام کے عین سے دائیں بائیں دونوں طرف سے شروع کی جائے گی کسی ایک طرف سے شروع کرنا صحیح نہیں۔ اور جب تک پہلی صف مکمل نہ ہو دوسری طرف شروع کرنا جائز نہیں ہے اور جب تک دوسری مکمل نہ ہو تیسری شروع کرنا جائز نہیں ہے۔ لوگ اس کا خیال کئے بغیر اپنی سہولت سے جہاں مناسب سمجھتے ہیں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس میں شدید غفلت پائی جاتی ہے۔ اسے دور کرنا جہاں لوگوں کی اپنی ذمہ داری ہے وہیں ائمہ مساجد کی بھی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کی اصلاح کریں اور انہیں صف بندی کی اہمیت سے آگاہ کریں۔

بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

٨٦١...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَامَ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

۸۶۲...... حضرت جابرؓ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے تو سلام کے وقت دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا کرتے تھے' (جب دائیں طرف سلام پھیرتے تو دائیں طرف اشارہ کرتے جب بائیں طرف پھیرتے تو بائیں طرف اشارہ کرتے)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ہاتھوں سے کس کی طرف اشارہ کرتے ہو جیسے کہ وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھے رہو اور دائیں بائیں اپنے ساتھ والے بھائی کی طرف سلام پھیرو۔

٨٦٢...... و حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ فُرَاتٍ يَعْنِي الْقَزَّازَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهِ

۸۶۳...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہم لوگ جب سلام پھیرا کرتے تھے تو ہاتھوں سے بھی سلام کیا کرتے تھے (اشارہ کرتے تھے ہاتھوں سے) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: کیا ہوا تمہیں کہ ہاتھوں سے اشارہ کر رہے ہوں گویا کہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہوں' جب تم میں سے کوئی سلام کرے تو اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہو کر سلام کیا کرے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کیا کرے (ساتھ والے کی طرف چہرہ کر کے سلام پھیر دے)۔

باب-۱۷۳ تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول والازدحام على الصف الاول الخ

صف بندی اور انہیں سیدھا رکھنا ضروری ہے۔ صف اوّل کی فضیلت، اسے حاصل کرنے میں مسابقت کرنے کا بیان

٨٦٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا

۸۶۴...... حضرت ابو مسعودؓ کا بیان ہے کہ نماز کے لئے آنحضرت ﷺ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ سیدھے اور برابر کھڑے ہو جاؤ' آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ اور میرے قریب عقل و فہم رکھنے والے لوگ کھڑے ہوں [1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

فِــي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا

پھر وہ لوگ جوان سے قریب ہوں پھر وہ جوان سے قریب ہوں۔ ابو مسعودؓ نے فرمایا کہ آج تم لوگوں میں بہت زیادہ اختلاف ہے (جس کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں صفیں سیدھی نہیں رکھتے)

٨٦٥...... و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۸۶۵...... اس سند سے بھی حضرت ابن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث (آپ ﷺ فرماتے تھے: سیدھے اور برابر کھڑے ہو جاؤ آگے پیچھے مت ہو ورنہ تمہارے دل میں پھوٹ پڑ جائے گی...... الخ) اسی طرح مروی ہے۔

٨٦٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنِي خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ

۸۶۶...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"مجھ سے قریب ترین ہو کر وہ لوگ کھڑے ہوں جو تم میں سے ارباب عقل و دانش ہیں (نماز میں) پھر وہ لوگ جوان سے قریب ہوں اور پھر وہ لوگ جو عقل و شعور میں ان سے کم ہوں اور نماز کے دوران بازاری حرکتوں اور شور وغیرہ سے بچتے رہو"۔ [1]

٨٦٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

۸۶۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"صفوں کو سیدھا رکھو کیونکہ صفوں کو برابر رکھنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے"۔

٨٦٨...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي

۸۶۸...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
"صفیں پوری کرو (درمیان میں خلا باقی نہ رہے) کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں"۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[1] اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات امام کو کوئی عذر مثلاً: حدث وغیرہ لاحق ہو جاتا ہے ایسی صورت میں امام اپنے بالکل پیچھے والے مقتدی کو نائب بنا کر چلا جاتا ہے۔ لہٰذا امام کے پیچھے عقل و شعور اور مسائل شرعیہ کی سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگ کھڑے ہونے چاہئیں۔ جو عام نمازیوں سے ممتاز اور علم و عمل میں افضل ہوں اور متشرع بھی ہوں تاکہ بوقتِ ضروری نیابتِ امام کر سکیں۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح بازار میں شور شرابہ ہوتا رہتا ہے لایعنی آوازیں اور بیجا حرکات کی جاتی ہیں مسجد میں ایسی حرکات اور آوازیں بلند نہ کی جائیں۔ جیسے بہت سے لوگوں کی عادت ہوتی ہے مسجد میں زور زور سے بولنے اور باتیں کرنے کی یہ ناجائز ہے۔ واللہ اعلم

أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

۸۶۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ

۸۶۹...... حضرت ہمام بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ یہ (صحیفہ وہ ہے) جسے ہم نے حضرت ابوہریرہؓ نے حضور علیہ السلام کے حوالہ سے بیان کیا۔ پھر انہوں نے ان میں سے چند احادیث ذکر کیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
”نماز میں صف کو سیدھا رکھو کیونکہ صفوں کی درستگی نماز کا حسن ہے“۔

۸۷۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

۸۷۰...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ:
”تم لوگ ضرور بالضرور اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت وانتشار پیدا کردے گا“۔

۸۷۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

۸۷۱...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہماری صفوں کو اتنے اہتمام سے درست اور سیدھا فرماتے گویا آپ تیر کی لکڑی کو درست کر رہے ہوں (تیر کی لکڑی بالکل سیدھی ہوتی ہے ذرا بھی کجی یا ٹیڑھا پن نہیں ہوتا تو آپ ﷺ اس طرح ہماری صفیں سیدھی رکھنے کا اہتمام فرماتے تھے اور جب اس طرح کرتے کرتے کچھ عرصہ گذر گیا تو) آپ ﷺ نے دیکھا کہ ہم لوگوں نے یہ بات اچھی طرح سمجھ لی ہے (کہ نماز میں صفیں کتنی سیدھی رہنی چاہئیں) پھر ایک روز آپ ﷺ تشریف لائے (نماز کیلئے اور) اپنی جگہ پھر کھڑے تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! اپنی صفیں ہر قیمت پر درست کرلو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا“۔

۸۷۲...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۸۷۲...... اس سند سے بھی سابقہ روایت (آپ ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا فرماتے گویا آپ تیر کی لکڑی کو درست کر رہے ہوں...... الخ) مروی ہے۔

۸۷۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

۸۷۳...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

فرمایا: "اگر لوگ یہ جان لیں کہ اذان اور صف اوّل کا کیا ثواب ہے اور انہیں بغیر قرعہ اندازی کے اسکا موقع نہ ملے تو وہ اس پر قرعہ اندازی کرنے لگیں اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ رات کو جاگنے (اور عبادت گزاری کرنے) میں کیا اجر ہے تو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر عشاء و فجر کی جماعت کا اجر انہیں معلوم ہو جائے تو ان دونوں نمازوں میں ضرور آئیں خواہ سُرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے"۔

۸۷۴...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ

۸۷۴...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز میں پچھلی صفوں میں دیکھا تو فرمایا آگے بڑھ جاؤ اور تم میری اقتداء کرو اور تم سے پیچھے والے تمہاری اقتداء کریں، لوگ پچھلی صفوں میں رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انعامات میں بھی انہیں پیچھے ہی رکھے گا"۔

۸۷۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

۸۷۵...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو مسجد کے آخری حصہ میں دیکھا...... (تو فرمایا آگے بڑھ جاؤ اور میری اقتداء کرو اور تم سے پیچھے والے تمہاری اقتداء کریں لوگ پچھلی صفوں میں رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انعامات میں بھی انہیں پیچھے ہی رکھے گا)۔

۸۷۶...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً

۸۷۶...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اگر تم صف اوّل کی فضیلت جان لو تو قرعہ اندازی کرنے لگو"۔

۸۷۷...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا

۸۷۷...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین آخری ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری اور بدترین پہلی ہے"۔

۸۷۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۸۷۸...... اس سند سے حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث نمبر ۸۷۷ بعینہٖ منقول ہے۔

باب-۱۷۴ امر النسآء المصليات وراء الرجال ان لا يرفعن روء سهن من السجود حتى يرفع الرجال

مردوں کے پیچھے جماعت میں شریک ہونے والی خواتین کے لئے مردوں سے قبل سجدہ سے سر اٹھانا منع ہے

۸۷۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ فِي أَعْنَاقِهِمْ مِثْلَ الصِّبْيَانِ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَرْفَعَ الرِّجَالُ

۸۷۹...... حضرت سہلؓ بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو پیچھے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے ازار (لنگیاں) کپڑا چھوٹا ہونے کی بناء پر گلے میں باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اسی لئے کسی کہنے والے نے یہ کہا کہ اے عورتوں کی جماعت! جب تک مرد سجدہ سے سر نہ اٹھالیں تم سر نہ اٹھانا"۔ [1]

باب-۱۷۵ خروج النسآء الى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنة الخ

عورتوں کے لئے مسجد جانا جب کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو جائز ہے بشرطیکہ خوشبو لگا کر نہ نکلے

۸۸۰...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا

۸۸۰...... حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کی بیوی (یا گھر کی خواتین) مسجد جانے کی اجازت مانگے تو منع مت کرو"۔

۸۸۱...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاللهِ

۸۸۱...... حضرت سالم بن عبداللہؒ سے مروی ہے کہ (ان کے والد) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "اپنی خواتین کو مسجد جانے سے مت منع کیا کرو جب وہ اجازت مانگیں (ان کے صاحبزادے) بلال بن عبداللہ نے کہا کہ: "خدا کی قسم! ہم تو ضرور منع کریں گے"۔

---

[1] ابتداء اسلام میں مسلمانوں پر بہت عسرت و تنگی کا دور گذر رہا تھا۔ پہننے کے لئے کپڑے تک نہ ہوتے تھے صرف ایک چادر میں بعض اوقات گذارا کرنا ہوتا تھا' یہ اسی زمانے کی بات ہے۔ تو چونکہ جب ایک چادر کو جسم کے گرد لپیٹا جائے تو اس میں جھکنے وغیرہ کی حالت میں ستر عورت کا اندیشہ کافی زیادہ ہوتا ہے۔ جب کہ اس زمانہ میں خواتین بھی جماعت کی نماز میں شریک ہوتی تھیں اور ان کی صفیں مردوں کی صفوں کے بعد ہوتی تھیں لہٰذا اگر خواتین مردوں سے قبل سر اٹھائیں گی تو ممکن ہے کسی کا ستر کھلا ہوا ہو اور اس پر نظر پڑ جائے جو حیا کے خلاف ہے اس لئے حکم ہوا کہ مردوں سے قبل سر نہ اٹھائیں۔

لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فَسَبَّهُ سَبًّا سَيِّئًا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ

سالمؒ کہتے ہیں کہ عبداللہؓ بن عمر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اتنا شدید برا بھلا کہا کہ ہم نے ان کی زبان سے کبھی ایسی باتیں نہیں سنی تھیں۔ اور عبداللہؓ نے فرمایا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بتلا رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ: ہم ضرور منع کریں گے"۔ (گویا حضور ﷺ کے فرمان کا معارضہ اور مقابلہ اپنی ذاتی رائے سے کر رہا ہے)۔

۸۸۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ إِدْرِيسَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ

۸۸۲...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد سے مت روکا کرو"۔

۸۸۳...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ

۸۸۳...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں تمہاری خواتین مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دیا کرو"۔

۸۸۴...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ لَا نَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فَيَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَزَبَرَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ لَا نَدَعُهُنَّ

۸۸۴...... حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنی عورتوں کو رات میں مسجد جانے سے مت روکا کرو، عبداللہؓ بن عمر کے کسی بیٹے (بلال) نے کہا کہ: ہم تو انہیں باہر نکلنے کی چھوٹ نہیں دیں گے وہ تو اس کو بہانہ بنالیں گی (یہ سن کر) ابن عمرؓ نے بیٹے کو بہت برا بھلا کہا اور فرمایا کہ میں کہتا ہوں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ [1]

---

[1] یہ حضرت ابن عمرؓ کا شدتِ عشق و محبت کا اظہار تھا آنحضرت ﷺ سے اور چونکہ بظاہر ان کے بیٹے کا اس طرح سے کہنا فرمانِ رسولؐ سے متصادم نظر آتا ہے اس لئے ابن عمرؓ نے سخت ڈانٹ ڈپٹ کی بلکہ بعض روایات میں ہے کہ ان بیٹے سے بات چیت ترک کردی اور مرتے دم تک ان سے گفتگو نہ کی حالانکہ صاحبزادے کا مقصد فرمان نبویؐ سے مقابلہ نہیں بلکہ خواتین کے فتنہ میں مبتلا ہو جانے کے خدشہ کا اظہار اور اس کا سدباب کرنا تھا لیکن ابن عمرؓ نے اسے بھی برداشت نہیں فرمایا کیونکہ بظاہر حدیثِ رسولؐ سے معارضہ کی صورت پیدا ہوتی ہے اس لئے ابن عمرؓ نے سخت ڈانٹا۔

جہاں تک خواتین کا نماز کے لئے مسجد جانا اور جماعت میں حاضر ہونے کا مسئلہ ہے ائمہ اربعہؒ کے نزدیک اس کا جواز احادیث مذکورہ بالا کی بناء پر ہے لیکن خروج کے لئے کئی شرائط علماء نے ذکر کی ہیں وہ شرائط پائی جائیں گی تو نماز کے لئے مسجد جانا جائز ہوگا، مثلاً: یہ کہ خوشبو وغیرہ لگا کر نہ نکلے، زیب و زینت کر کے نہ نکلے، اسی طرح ایسا زیور جو چلنے میں بجتا ہو پہن کر نکلنا ممنوع ہے۔ اور نوجوان لڑکیاں بھی نہیں نکل سکتیں۔ ان شرائط کے ساتھ نکلنا جائز ہے لیکن چونکہ اس زمانہ میں فتنہ بہت زیادہ پھیل چکا ہے جب کہ ابن عمرؓ کے صاحبزادے نے اپنے دور جو خیر القرون تھا میں فتنہ کی وجہ سے اجازت دینے سے منع کر دیا تھا تو آج کے فتنہ کا تو کچھ مقابلہ ہی نہیں لہٰذا اس بناء پر متاخرین کے نزدیک عورت کا مسجد میں جانے کے بجائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر، احوط اور اقرب الی الحیاء ہے جیسا کہ خود حدیث سے ثابت ہے۔ واللہ اعلم

۸۸۵...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۸۸۵...... اس سند سے بھی اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث نمبر ۸۸۴ بعینہٖ منقول ہے۔

۸۸۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ إِذَنْ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِهِ وَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ لَا

۸۸۶...... حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عورتوں کو رات میں مسجد جانے کی اجازت دے دیا کرو' ان کے ایک صاحبزادے نے جنہیں "واقد" ❶ کہا جاتا تھا کہا کہ: پھر تو یہ عورتیں اسے (باہر نکلنے کا) بہانہ بنالیں گی"۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ نہیں!"۔

۸۸۷...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنُوكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَقُولُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ

۸۸۷...... حضرت بلالؒ بن عبد اللہؓ بن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: "اپنی خواتین کو مسجد جانے سے مت روکو جب وہ تم سے جانے کی اجازت مانگیں" بلال کہتے ہیں کہ اس پر میں نے کہا کہ "خدا کی قسم! ہم تو ضرور منع کریں گے" تو عبد اللہؓ نے ان سے فرمایا کہ میں تو حضور اقدس ﷺ کا حکم بیان کرتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم منع کریں گے"۔

۸۸۸...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةَ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

۸۸۸...... حضرت زینب الثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز کے لئے جائے تو رات میں خوشبو نہ لگائے"۔

۸۸۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا

۸۸۹...... حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی زوجہ حضرت زینبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی خاتون مسجد میں حاضر ہو تو خوشبو نہ لگائے"۔

❶ پچھلی روایت میں "بلال" نام آیا ہے اور اس روایت میں "واقد" محدثین نے فرمایا کہ ممکن ہے دونوں صاحبزادوں کے ساتھ یہ بات پیش آئی ہو۔ اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ مختلف رواۃ نے ابن عمرؓ کے مختلف جوابات نقل فرمائے ہیں۔ تو ممکن ہے ایک کو الگ جواب دیا ہو دوسرے کو الگ۔ واللہ اعلم

۸۹۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ

۸۹۰...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہر وہ عورت جو خوشبو کی دھونی لے' ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو"۔

۸۹۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

۸۹۱...... حضرت عائشہؓ زوجہ مطہرہ نبی کریم ﷺ فرماتی ہیں کہ: اگر رسول اللہ ﷺ یہ دیکھ لیتے کہ خواتین نے کیا کیا زیب و زینت اور بناؤ سنگھار شروع کر دیا ہے تو انہیں ضرور مسجد میں نماز میں حاضری سے منع فرما دیتے جیسے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔

قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ أَنِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ

یحییٰؒ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے عمرہ بنت عبدالرحمانی سے پوچھا کہ کیا خواتین بنو اسرائیل کو منع کر دیا گیا تھا؟ فرمایا کہ ہاں۔ ❶

۸۹۲......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۸۹۲...... اس سند سے بھی یحییٰ بن سعید سے سابقہ روایت (اگر رسول اللہ ﷺ یہ دیکھ لیتے کہ خواتین نے کیا زیب و زینت اور بناؤ سنگھار شروع کر دیا ہے تو انہیں ضرور مسجد میں نماز میں حاضری سے منع فرما دیتے جیسے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا) بعینہٖ منقول ہے۔

---

❶ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی خروج النساء إلى المسجد کو پسند نہ فرماتی تھیں حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانہ میں جو خیر القرون کا زمانہ تھا اور دورِ نبوت سے متصل زمانہ تھا اس میں کوئی بہت زیادہ تبدیلی زمانۂ نبوت کے مقابلہ میں نہیں آئی ہو گی لیکن اسے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پسند نہیں فرمایا' چہ جائیکہ ہمارے اس دور میں کہ بے حیائی اور فتنہ کی گرم بازاری ہے خواتین مسجد جائیں قطعاً مناسب نہیں الا یہ کہ ضرورت ہو مثلاً: مناسکِ حج میں مسجد حرام میں جانا یا روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری وغیرہ یہ مستثنیٰ ہیں۔ واللہ اعلم

باب-۱۷۶ التوسط في القراءة في الصلوة الجهرية بين الجهر والاسرار اذا خاف من الجهر مفسدة

جہری نمازوں میں اگر جہراً قرأت سے کسی برائی کا اندیشہ ہونے کی بناء پر ہلکی آواز میں قرأت کرنا چاہیئے

۸۹۳...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ((وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)) قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ ((وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ)) فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ قِرَاءَتَكَ ((وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)) عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمِعْهُمُ الْقُرْآنَ وَلَا تَجْهَرْ ذَلِكَ الْجَهْرَ ((وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا)) يَقُولُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ

۸۹۳...... حضرت ابن عباسؓ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "آپ ﷺ[1] اپنی نماز میں نہ جہر کیجئے اور نہ ہی آہستہ" کے بارے میں فرمایا: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت ﷺ مکہ مکرمہ میں (کسی گھر میں) روپوش تھے جب آپ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو تلاوتِ قرآن میں آواز بلند فرمالیتے، جب مشرکین تلاوت سنتے تو قرآن کریم، اللہ تعالیٰ (جس نے اسے نازل فرمایا اور جبرئیل امین علیہ السلام (جو اسے لے کر آئے) سب کو گالیاں دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ عزّوجل نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا کہ: آپ ﷺ اپنی نماز میں اتنی زور سے بھی تلاوت نہ کیجئے کہ مشرکین آپ کی قرأت سن پائیں اور نہ ہی اتنی آہستہ آوز سے قرأت کیجئے کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قرآن سنایئے، نہ ہی جہر کیجئے بلکہ دونوں کے درمیان کوئی راستہ نکال لیجئے۔ جہر اور سرّ کے درمیان۔

۸۹٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ((وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)) قَالَتْ أُنْزِلَ هَذَا فِي الدُّعَاءِ

۸۹۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ولاتجهر بصلا تك ولا تُخافِتْ بها" کے بارے میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت مبارکہ دعا کے بارے میں نازل ہوئی۔[2]

۸۹۵......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ح قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۸۹۵...... اس سند سے بھی ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ روایت (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے) مروی ہے۔

---

[1] سورۃ بنی اسرائیل ۱۵/ ۱۲/ ۱۷

[2] اس صورت میں یہ آیت عام ہو جائے گی کہ دعا خارج نماز ہو یا داخلِ نماز درمیانی آواز سے مانگنی چاہیئے۔

باب-۱۷۷ الاستماع للقراءة

قرأت سننے کا بیان

۸۹۶...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ((لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ)) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَكَانَ ذَلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ((لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ)) أَخْذَهُ ((إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ)) إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ فَتَقْرَؤُهُ ((فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ)) قَالَ أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهُ ((إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ)) أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ أَطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللهُ

۸۹۶...... حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لَاتُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ"[1] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر نزول فرماتے تو آپ ﷺ الفاظ کو دھراتے اپنی زبان اور ہونٹوں کو ہلا کر (تاکہ الفاظِ وحی یاد رہیں بھول نہ جائیں) لیکن اس میں آپ ﷺ کو دقت اٹھانی پڑتی تھی اور وہ دشواری آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے جھلکتی تھی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ: آپ اپنی زبانِ مبارک کو نہ ہلائیں (الفاظِ وحی کو) جلدی جلدی (یاد کرنے کے لئے) بیشک اس قرآن کریم کو جمع کر کے آپ سے پڑھوانا ہماری ذمہ داری ہے"۔ یعنی آپ مشقت برداشت نہ کریں اسے آپ کے سینہ میں ہم نقش کر دیں گے اور اسے پڑھوائیں گے آپ سے تو آپ پڑھیں گے"۔ اور جب اس کی تلاوت کریں بزبانِ جبرئیل علیہ السلام تو آپ اسے سنتے رہیں یعنی جو ہم نازل کریں اسے سنتے رہیں بیشک (اس کے الفاظ و معانی اور معارف و علوم کا بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے کہ ہم آپ کی زبانِ مبارک سے اسے لوگوں کے سامنے بیان کروائیں"۔

چنانچہ ان آیات کے نزول کے بعد جب حضرت جبرئیلؑ آپ ﷺ کے پاس تشریف لاتے تو آپ خاموشی سے گردن جھکا کر سنتے اور ان کے جانے کے بعد وعدۂ الٰہی کے مطابق وحی کو پڑھتے تھے۔

۸۹۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً كَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ

۸۹۷...... حضرت ابن عباسؓ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لا تُحرك به لسانك لتَعْجل به" کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نزول وحی کے وقت بڑی دقت و پریشانی سے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ سعید بن جبیرؒ (جو ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں) فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے مجھے ہونٹ ہلا کر بتلایا کہ اس طرح حضور علیہ السلام ہونٹ ہلاتے تھے اور اب میں بھی ابنِ عباسؓ کی طرح ہونٹ ہلا کر یہ حدیث بیان کرتا ہوں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "آپ اپنی زبان کو جلدی یاد

[1] (سورۃ القیامۃ ۲۹/۱۷/۷۵)

اللهُ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهُ (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ فَاسْتَمِعْ وَأَنْصِتْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ

کرنے کے لئے حرکت مت دیجئے' بیشک قرآن کریم کو آپ کے سینہ میں جمع کیا جائے گا پھر آپ اسے پڑھیں گے) اور جب ہم اسے بزبان جبرئیل پڑھیں تو آپ ان کے پڑھنے کو سنیں' یعنی کان لگا کر خاموشی سے سنیں' اس کے بعد آپ سے اسے پڑھوانا ہماری ذمہ داری ہے۔
چنانچہ اسکے بعد آنحضرت ﷺ' حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آمد کے بعد غور سے قرآن کریم کی وحی کو سنتے تھے اور جب وہ چلے جاتے تو جس طرح آپ ﷺ کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) پڑھوایا جاتا آپ ﷺ پڑھتے تھے۔

باب-۱۷۸ الجهر بالقرأة فى الصبح والقرأة على الجن

نماز فجر میں بآواز بلند قرأت کرنے اور جنات کے سامنے بھی بلند آواز سے تلاوت کا بیان

۸۹۸...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَمَا رَآهُمُ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِينَ أَخَذُوا نَحْوَ تِهَامَةَ وَهُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ

۸۹۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے نہ تو جنات کو قرآن سنایا نہ ہی انہیں دیکھا۔[1] بلکہ بات یہ تھی کہ آپ ﷺ نے چند صحابہ کے ساتھ بازار عکاظ (جو عرب کا مشہور بازار تھا) وہاں دعوتِ اسلام کے لئے جانے) کا قصد کیا۔ اس زمانہ میں شیاطین اور آسمانی خبروں کے درمیان تعطّل ہو گیا تھا اور شیاطین پر (جب وہ خبروں کے حصول کے لئے آسمانوں کے دروازوں تک جاتے تھے) شہاب ثاقب مارے جاتے تھے:
"شیاطین اپنے گروہ کے پاس لوٹے تو انہوں نے کہا کہ کیا ہوا۔ وہ کہنے لگے کہ ہم پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ اور شہابِ ثاقب ہم پر مارے گئے۔ ان شیاطین نے کہا کہ ہو نہ ہو ضرور کوئی بڑا واقعہ ہوا ہے (جس کی بناء پر آسمان کے دروازے تم پر بند کر دیئے گئے) تم مشرق و مغرب کے اطراف میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا رکاوٹ حائل ہو گئی ہے۔
چنانچہ شیاطین مشارق و مغارب میں پھیل گئے' ان میں سے ایک گروہ تہامہ (حجاز) کی طرف چل پڑا بازار عکاظ کی طرف۔ آپ علیہ السلام اس

[1] لیکن ابن مسعودؓ کی حدیث جو آگے آرہی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس جنات کا داعی آیا اور میں اس کے ساتھ چلا گیا اور انہیں قرآن سنایا" بظاہر دونوں میں تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن علماء نے فرمایا کہ کوئی تعارض نہیں ہے۔ ابن عباسؓ کی روایت اوائل زمانۂ نبوت کی ہے جب جنات خود آئے اور انہوں نے قرآن سنا۔ سورۂ جن۔ جب کہ ابن مسعودؓ کا بیان کردہ واقعہ بعد کا ہے جو اسلام کے شائع ہونے کے بعد ہوا۔ واللہ اعلم

فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا) فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ)

وقت مقام نخل میں اپنے صحابہ کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ جب ان شیاطین نے قرآن کی تلاوت سنی تو کان لگالئے اور کہنے لگے یہی ہے وہ چیز جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہو گئی ہے۔ وہ اپنی قوم کے پاس واپس لوٹے اور کہا کہ اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ نمائی کرتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے"۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر سورۃ الجن نازل فرمائی۔

٨٩٩..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ

٨٩٩..... حضرت عامرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے علقمہؒ (جو ابن مسعودؓ کے شاگرد تھے) سے پوچھا کہ کیا ابن مسعودؓ لیلۃ الجن میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ موجود تھے؟ تو علقمہؒ نے کہا میں نے بھی ابن مسعودؓ سے یہ بات پوچھی تھی کہ کیا آپ میں سے (صحابہ میں سے) کوئی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن میں موجود تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں! البتہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ غائب ہوگئے، ہم نے وادیوں اور گھاٹیوں میں آپ کو تلاش کیا (مگر آپ نظر نہ آئے) ہم نے کہا کہ شاید آپ کو جنات اڑا کر لے گئے یا آپ کو بے خبری میں مار ڈالا گیا ہے' فرماتے ہیں کہ ہم نے وہ رات بدترین رات گذاری۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ غار حراء کی طرف سے تشریف لا رہے ہیں۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو گم کر دیا اور آپ کو بہت ڈھونڈا مگر آپ کو نہ پا سکے' ہم نے نہایت بری رات گذاری ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس جنات کا داعی آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا تھا اور ان کو قرآن سنایا ہے۔ پھر آپ ہم کو لے کر چلے اور جنات کے نشانات' ان کی آگ کے نشانات ہمیں دکھائے' جنات نے آپ سے (حلال) غذا مانگی تو فرمایا کہ ہر وہ جانور جسے اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کیا گیا ہو اس کی ہڈیاں تمہاری غذا ہے کہ تمہارے سامنے آتے ہی وہ ہڈی گوشت سے خوب بھر جائے گی۔ اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کی خوراک ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہڈی اور مینگنی، لید وغیرہ سے استنجاء مت کیا کرو کہ یہ تمہارے بھائی جنات کی غذا ہے"۔

۹۰۰...... و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ

۹۰۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جنات کا داعی آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چلا گیا تھا...... الخ) کے معمولی تغیر و تبدل (کہ وہ تمام جن جزیرہ کے تھے) کے ساتھ منقول ہے۔

۹۰۱...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۹۰۱...... اس سند سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا...... نیز یہ حدیث جنات کے آثار تک ہے باقی حدیث کے آخر کا حصہ ذکر نہیں کیا۔

۹۰۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَهُ

۹۰۲...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے سابقہ حدیث مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں حضور علیہ السلام کے ساتھ نہ تھا لیکن مجھے یہ تمنا ہی رہی کہ کاش میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا۔

۹۰۲...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ آذَنَتْهُ بِهِمْ شَجَرَةٌ

۹۰۳...... معن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت مسروقؒ (مشہور تابعی) سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن کریم سنا اس کی اطلاع نبی کریم ﷺ کو کس نے دی؟ فرمایا: مجھ سے تمہارے والد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ کو جنات کی آمد و سماع کی اطلاع درخت نے دی۔ [1]

---

[1] ابن اسحاق نے مغازی میں اور ابن سعد نے طبقات میں ذکر کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ بعثت کے دسویں سال ذوالقعدہ میں طائف کے سفر پر تشریف لے گئے اور آپؐ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت تھی۔ اس سفر میں یہ جنات کا واقعہ پیش آیا کہ انہوں نے قرآن کریم سنا جس کا ذکر ابن عباسؓ نے کیا ہے کہ شیاطین کے لئے آسمان کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے۔ لہٰذا وہ تحقیق حال کے لئے نکلے ہوئے تھے کہ راستہ میں حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کے ساتھ نماز فجر میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے ملے اور انہوں نے قرآن سنا تو سمجھ گئے کہ یہی وہ چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہو گئی ہے۔
حضور اقدس ﷺ کو انسانوں کے ساتھ ساتھ جنات کی طرف بھی نبی بنا کر مبعوث کیا گیا تھا۔ ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ حضورؐ سے قبل تمام انبیاء صرف انسانوں کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے جب کہ حضور علیہ السلام کو "نبی الانس والجن" بنا کر مبعوث کیا گیا۔
جنات بھی انسانوں کی طرح احکام شرع کے مکلف ہیں توحید اور ارکان اسلام میں انسانوں و جنات میں کوئی اختلاف نہیں البتہ جہاں تک فروع اور جزئیات کا تعلق ہے تو بعض چیزیں جنات کے لئے حلال ہیں لیکن انسان کے لئے حرام ہیں مثلاً: لید، ہڈی وغیرہ یہ ان کی غذا ہے۔
اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت نے آپ کو جنات کی آمد کی اطلاع دی۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ ببول کا درخت تھا۔ نوویؒ نے فرمایا کہ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ نے جمادات میں بھی تمیز و حس رکھی ہے۔

باب-۱۷۹ القرأة فى الظهر والعصر

نمازِ ظہر اور عصر میں قرأت کا بیان

٩٠٤ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ

۹۰۴...... حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے تو ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سی سورتیں پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایک آدھ آیت ہمیں سنا دیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ ظہر کی پہلی رکعت کو دوسری کی بنسبت لمبا کرتے جب کہ دوسری کو چھوٹا کرتے تھے' اسی طرح فجر کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

٩٠٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۹۰۵...... حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھار کوئی آیت ہمیں بھی سنا دیا کرتے۔ اور آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ ہی پڑھا کرتے تھے۔

٩٠٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ الم تَنْزِيلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً

۹۰۶...... حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی نماز ظہر و عصر میں قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے' چنانچہ ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ اتنا تھا جتنی دیر میں سورۂ الٓمٓ سجدہ پڑھی جاتی ہے۔ اور ظہر کی آخری دو رکعتوں کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ اس کے نصف کے مطابق تھا۔

اسی طرح عصر کی پہلی دو رکعتوں کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ تقریباً اتنا تھا جتنا ظہر کی آخری رکعتوں میں ہوتا تھا اور عصر اخیر کی دو رکعتوں میں آپ ﷺ کا قیام اس کے نصف تھا۔ اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں سورۂ الٓمٓ تنزیل السجدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ تیس آیتوں کے برابر کہا ہے۔

٩٠٧...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً أَوْ قَالَ نِصْفَ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذَلِكَ

٩٠٧...... حضرت ابو سعید الخدریؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کے بقدر پڑھا کرتے تھے' اور اخیر کی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کے بقدر یا پہلی کے آدھے کے برابر قیام کرتے تھے۔ اور عصر کی نماز میں پہلی دو میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیات کے بقدر پڑھا کرتے تھے جب کہ اخیر کی دو میں اس کے آدھے کے برابر قیام کرتے تھے۔

٩٠٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ بِهِ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا إِنِّي لَأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَبَا إِسْحَقَ

٩٠٨...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت سعدؓ (بن ابی وقاص) کی شکایت کی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی نماز کے بارے میں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ تشریف لائے تو ان سے اہل کوفہ کی شکایات کا تذکرہ کیا کہ انہوں نے آپ کی نماز کے بارے میں شکایت کی ہے۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا: میں ان کو رسول اللہ ﷺ والی نماز پڑھاتا ہوں۔ اور اس میں کمی نہیں کرتا۔ پہلی دو میں لمبا قیام کرتا ہوں جب کہ دوسری دو میں اختصار کرتا ہوں۔
حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھے آپ کے بارے میں یہی گمان تھا اے ابو اسحاق (یہ حضرت سعدؓ کی کنیت ہے)۔

٩٠٩...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

٩٠٩...... اس سند سے بھی عبد الملک بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث نمبر ٩٠٨ بعینہٖ مروی ہے۔

٩١٠...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَوْكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَمُدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَمَا آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ أَوْ ذَاكَ ظَنِّي بِكَ

٩١٠...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: لوگوں نے آپ کی ہر بات کی شکایت کی ہے حتی کہ نماز کی بھی کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اقتدا میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا"۔
حضرت عمرؓ نے فرمایا: "مجھے آپ سے یہی گمان تھا"۔

٩١١...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

٩١١...... جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابقہ روایت (نمبر ٩١٠) بھی اسی

بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَبِي عَوْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَقَالَ تُعَلِّمُنِي الْأَعْرَابُ بِالصَّلَاةِ

سند کے ساتھ مذکور ہے باقی اس روایت میں یہ الفاظ ہی ں کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ دیہاتی مجھے نماز سکھاتے ہیں۔

٩١٢...... حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْتِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِمَّا يُطَوِّلُهَا

۹۱۲...... حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی تو کوئی جانے والا البقیع کو جاتا' قضاء حاجت سے فارغ ہوتا' پھر وضو کر کے مسجد پہنچتا تو رسول اللہ ﷺ ابھی پہلی ہی رکعت میں ہوتے تھے اس کو لمبا کرتے تھے۔

٩١٣...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا لَكَ فِي ذَاكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى

۹۱۳...... حضرت قزعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس داخل ہوا تو ان کے پاس بہت سے لوگ موجود تھے۔ جب لوگ وہاں سے منتشر ہوگئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں۔ میں تو آپ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا ہوں؟ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں پوچھنے میں تمہارے لئے کوئی خیر نہیں (کیونکہ تم ویسی نماز پڑھ ہی نہیں سکتے) میں نے پھر وہی بات کہی تو انہوں نے فرمایا: (حضور ﷺ کے زمانہ میں) ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی تھی تو ہم میں سے کوئی (نماز کھڑی ہونے کے بعد) بقیع کو جاتا اور قضاء حاجت کرتا اس کے بعد اپنے گھر آکر وضو کر کے مسجد لوٹتا تو ابھی رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ہی ہوتے تھے (گویا کافی لمبی پہلی رکعت ہوتی تھی)۔

باب-۱۸۰ القرأة في الصبـــــــــح

فجر کی قرأت کا بیان

٩١٤...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

۹۱۴...... حضرت عبد اللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی اور سورۃ المؤمنون کی تلاوت شروع فرمائی' جب حضرت موسیٰ وھارون علیہما السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا (یہ اختلاف راویوں کے شک کی بناء پر ہے) تو

عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ يَشُكُّ أَوِ اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَحَذَفَ فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلِ ابْنِ الْعَاصِ

آپ ﷺ کو کھانسی کا دسکہ لگا چنانچہ آپ ﷺ نے رکوع کر دیا اور عبد اللہؓ بن السائب وہاں حاضر تھے۔

اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے قرأت موقوف کر دی اور رکوع کر دیا۔ اور ان کی روایت میں ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

٩١٥...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سَرِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ

٩١٥...... حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فجر کی نماز میں واللیل إذا عسعس (سورۃ التکویر) پڑھتے سنا۔

٩١٦...... حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ حَتَّى قَرَأَ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ) قَالَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّدُهَا وَلَا أَدْرِي مَا قَالَ

٩١٦...... حضرت قطبہؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اور حضور اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے سورۃ قٓ کی تلاوت کی۔ جب آپ ﷺ آیت "والنّخل بسِقاتٍ" پر پہنچے تو میں بھی اسے دھرانے لگا اور پھر مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ نے کیا پڑھا۔

٩١٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ)

٩١٧...... حضرت قُطبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فجر کی نماز میں آیت "والنّخل باسقاتٍ لها طلعٌ نضيد" پڑھتے سنا' (یعنی آپ ﷺ نے سورۃ قٓ تلاوت فرمائی)۔

٩١٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ

٩١٨...... حضرت زیادؒ بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی' آپ ﷺ نے پہلی رکعت

عَمِّهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ) وَرُبَّمَا قَالَ ق

میں والنّخل باسِقاتٍ والی سورۃ (سورۂ ق) پڑھی۔

٩١٩...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا

٩١٩...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں سورۃ ق والقرآن المجید پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد کی دوسری نمازیں آپ ﷺ کی ہلکی ہوتی تھیں (قرأت کے اعتبار سے بہ نسبت فجر کی نماز کے)۔

٩٢٠...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ وَلَا يُصَلِّي صَلَاةَ هَؤُلَاءِ قَالَ وَأَنْبَأَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِق وَالْقُرْآنِ وَنَحْوِهَا

٩٢٠...... حضرت سماکؒ بن حرب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ علیہ السلام نماز ہلکی پڑھایا کرتے تھے اور ان لوگوں کی طرح (لمبی لمبی) نمازیں نہیں پڑھایا کرتے تھے۔
سماکؒ کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں سورۂ ق والقرآن المجید اور ان جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

٩٢١...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ

٩٢١...... حضرت جابرؓ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں سورۂ "والليل إذا يغشى" اور عصر کی نماز میں بھی اسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے جب کہ فجر کی نماز میں اس سے بھی لمبی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

٩٢٢...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ

٩٢٢...... حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ ظہر کی نماز میں سورۃ سبّح اسم ربّك الأعلىٰ پڑھا کرتے تھے جب کہ فجر کی نماز میں اس سے زیادہ لمبی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

٩٢٣...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

٩٢٣...... حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو آیات تک تلاوت فرماتے تھے"۔

٩٢٤...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي

٩٢٤...... حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات تک کے درمیان پڑھا

بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ آيَةً

کرتے تھے۔

باب-١٨١ القرأة فی المغــــــــــرب

مغرب کی نماز میں قرأت کا بیان

٩٢٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ

٩٢٥...... حضرت ابن عباسؓ کی والدہ امّ الفضل لبابہ بنت الحارث روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ابن عباسؓ کو سورۃ المرسلات پڑھتے سنا' تو فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تمہارے اس سورت کے پڑھنے نے مجھے یاد دلا دیا کہ آنحضرت ﷺ سے سب سے آخری جو سورت میں نے سنی وہ یہی تھی اور آپ نے اسے مغرب کی نماز میں پڑھا تھا۔

٩٢٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ثُمَّ مَا صَلَّى بَعْدُ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

٩٢٦...... ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ روایت مروی ہے لیکن اس میں ہی زیادہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلالیا۔

٩٢٧...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ

٩٢٧...... حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سورۂ طور سنی۔

٩٢٨...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ

٩٢٨...... اس سند سے بھی حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث (آپ ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورۂ طور پڑھی) مروی ہے۔

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

باب-١٨٢ القرأة فی العشـــــاء

عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان

٩٢٩...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

٩٢٩...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک سفر میں عشاء کی نماز پڑھائی تو دونوں میں سے ایک رکعت میں والتین والزّیتون پڑھی۔

٩٣٠...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

٩٣٠...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی آپ ﷺ نے والتین والزّیتون پڑھی۔

٩٣١...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ

٩٣١...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (نمبر ٩٢٩) منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی آواز سے زیادہ خوبصورت آواز نہیں سنی"۔

٩٣٢...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِكَذَا وَاقْرَأْ بِكَذَا

٩٣٢...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل، نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے بعد ازاں اپنی قوم میں آکر انہیں نماز پڑھاتے (امامت کرتے) تھے۔

رات انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، پھر اپنی قوم میں آئے اور ان کی امامت کی، نماز میں سورۃ البقرہ شروع کردی، ایک شخص نے (طوالت سے گھبرا کر) منہ موڑ کر سلام پھیرا اور تنہا نماز پڑھ لی اور چلا گیا، لوگوں نے اس سے کہا کہ اے فلاں! کیا تو منافق ہوگیا ہے؟ (جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی) اس نے کہا نہیں خدا کی قسم نہیں! میں ضرور بالضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں گا اور انہیں بتلاؤں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اونٹوں کے چرانے والے ہیں، دن بھر کام کرتے ہیں، حضرت معاذؓ نے آپ ﷺ کے ساتھ

عشاء کی نماز پڑھی، پھر آئے اور (امامت کرائی تو) سورۂ بقرہ شروع کر دی۔ حضور علیہ السلام حضرت معاذؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنہ پھیلانا چاہتے ہو؟ یہ یہ سورتیں پڑھا کرو۔

قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَ هَذَا

سفیان (راوی) فرماتے ہیں میں نے عمروؓ (راوی) سے کہا ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام نے حضرت معاذؓ سے فرمایا: والشمس وضحھا، واللّیل إذا یغشٰی اور سبّح اسم ربّك الأعلی اور ان جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرو۔

۹۳۳...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْأَنْصَارِيُّ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَصَلَّى فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ مَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

۹۳۳...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت معاذؓ بن جبل الانصاری نے اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھائی تو نماز لمبی کر دی، ایک شخص ہم میں سے منہ پھیر کر چلا گیا اور تنہا نماز پڑھ لی۔ حضرت معاذؓ کو اس کی خبر دی گئی تو انہوں نے فرمایا: "وہ تو منافق ہے"۔ جب اس شخص کو اس بات کی اطلاع پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور حضرت معاذؓ کی بات سے آپ کو باخبر کیا۔ حضور علیہ السلام نے حضرت معاذؓ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنہ پھیلانے والے ہونا چاہتے۔ جب لوگوں کی امامت کرو تو والشّمس و ضُحٰھا اور سبّح اسم ربّك الأعلیٰ، اور سورۂ اقراء باسم ربّك اور واللّیل إذا یغشٰی جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۹۳۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

۹۳۴...... حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذؓ بن جبل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنی قوم میں لوٹتے اور انہیں وہی نماز جماعت سے پڑھاتے۔

۹۳۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ

۹۳۵...... حضرت جابرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے بعد ازاں اپنی قوم کی مسجد میں آتے اور ان کو نماز پڑھاتے (امامت کرتے)۔ [1]

---

[1] حضرت معاذؓ کی مذکورہ بالا احادیث سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے مفترض (فرض پڑھنے والے) کی نماز ہو جاتی ہے کیونکہ وہ حضور علیہ السلام کے پیچھے فرض پڑھ لیا کرتے تھے پھر دوبارہ نماز جو پڑھاتے تھے وہ نفل ہوتی تھی جب کہ مقتدی اپنے فرض ادا کر رہے ہوتے تھے۔
جب کہ حضرات احناف رحمھم اللہ اور امام مالکؒ کے نزدیک نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز نہیں...... (جاری ہے)

مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ

باب-١٨٣ امر الأئمـــة بتخفيف الصلاة فى تمام
ائمہ کو مختصر نماز پڑھانے کا حکم

٩٣٦...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ

٩٣٦...... حضرت ابو مسعود الانصاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں فجر کی نماز فلاں شخص کی وجہ سے نکال دیتا ہوں کیونکہ وہ بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابو مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے اس روز سے زیادہ کبھی آنحضرت ﷺ کو وعظ و نصیحت میں غصہ فرماتے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ دین سے بیزار کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو بھی امامت کرے اسے چاہیئے کہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ تمہارے پیچھے (جماعت میں) بڑی عمر والے اور کمزور لوگ بھی ہوتے ہیں اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں (جنہیں نماز سے فارغ ہو کر کام سے جانا ہوتا ہے)۔

٩٣٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَوَكِيعٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ

٩٣٧...... حضرت اسماعیل سے ہشیم کی روایت (آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ دین سے بیزار کرنے والے ہیں تم میں سے جو بھی امامت کرے اس کو چاہیئے کہ مختصر نماز پڑھائے ...... الخ) کی طرح حدیث منقول ہے۔

٩٣٨...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ

٩٣٨...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کے فرائض انجام دے تو مختصر اور ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ تمہارے درمیان (مقتدیوں میں) چھوٹے بچے، بڑی عمر کے لوگ اور کمزور و مریض بھی ہوتے ہیں (ان کی رعایت کر کے مختصر نماز پڑھانی چاہیئے) البتہ جب کوئی تنہا نماز پڑھے تو جس طرح دل چاہے نماز پڑھے"۔

٩٣٩...... حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

٩٣٩...... حضرت ہمامؒ بن منبہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہوتی اور احناف کی طرف سے حضرت معاذؓ حضورؐ کے پیچھے فرض پڑھتے تھے، کیونکہ بہت ممکن ہے وہ نفل کی نیت سے حضورؐ کے ساتھ جماعت میں شامل ہوتے ہوں تاکہ حضورؐ کے ساتھ نماز کی برکت نصیب ہو جائے اور نماز کی سنتیں اور طریقہ صحیح طرح معلوم ہو جائے اور دیکھنے والے منافقت کا الزام بھی نہ لگائیں کہ اگر حضورؐ کے ساتھ نماز نہ پڑھیں گے تو لوگ کہیں گے کہ منافق تو نہیں ہے۔ جب کہ عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنا چونکہ افضل ہے لہٰذا اپنی قوم میں جا کر فرض پڑھتے ہوں گے۔

قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَا قَامَ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلَاةَ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ

حضرت ابوہریرہؓ نے ہم سے بیان کی ہیں پھر انہوں نے ان میں سے چند احادیث ذکر کیں اور فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بوڑھے اور کمزور بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی نماز پڑھے"۔

٩٤٠...... وحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَا الْحَاجَةِ

۹۴۰...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی تم میں سے لوگوں کی امامت کروائے تو ذرا ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں کمزور و بیمار اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں"۔ (جنہیں جلدی ہوتی ہے)۔

٩٤١...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ السَّقِيمِ الْكَبِيرَ

۹۴۱...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (جو کوئی تم میں سے لوگوں کی امامت کروائے تو ذرا ہلکی نماز پڑھائے...... الخ) لیکن اس حدیث میں بیمار کے بجائے بوڑھے کا لفظ ہے، منقول ہے۔

٩٤٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَجَلَّسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِي صَدْرِي بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِي ظَهْرِي بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ

۹۴۲...... حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنی قوم کی امامت کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے نفس میں کچھ (ڈر یا کوئی اور) بات پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ، آپ ﷺ نے مجھے اپنے روبرو بٹھلایا، اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر چھاتیوں کے درمیان رکھا اور فرمایا، پھر جاؤ (رخ تبدیل کرو) پھر اپنی ہتھیلی میرے کندھوں کے درمیان رکھی اور فرمایا: اپنی قوم کی امامت کیا کرو"۔ اور جو قوم کی امامت کرے اسے چاہیئے کہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ ان میں بزرگ، مریض، کمزور اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں، ہاں جب کوئی تنہا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے نماز پڑھے (لمبی کرے یا مختصر)۔

٩٤٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو

۹۴۳...... حضرت عثمانؓ ابن ابی العاص فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے جو آخری بات مجھ سے کہی فرمایا: جب تم لوگوں کی امامت کرو تو نماز

بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ

پڑھانے میں اختصار کیا کرو"۔

٩٤٤...... و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوجِزُ فِي الصَّلَاةِ وَيُتِمُّ

۹۴۴...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مختصر اور مکمل نماز پڑھاتے تھے۔ ❶

٩٤٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ

۹۴۵...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ مختصر اور مکمل نماز پڑھاتے تھے"۔

٩٤٦...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۹۴۶...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ جو آپ ﷺ سے زیادہ مختصر اور مکمل ترین نماز پڑھاتا ہو۔

٩٤٧...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْخَفِيفَةِ أَوْ بِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ

۹۴۷...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دورانِ نماز کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتے جو اپنی ماں کے ساتھ ہوتا (اور ماں جماعت میں شامل ہوتی) تو مختصر یا چھوٹی سورت تلاوت فرماتے۔

٩٤٨...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَأَدْخُلُ الصَّلَاةَ أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُخَفِّفُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ بِهِ

۹۴۸...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں جب نماز میں ہوتا ہوں تو اسے لمبا کرنا چاہتا ہوں، پھر کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو مختصر کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کو بہت تکلیف ہوگی۔

---

❶ پوری طرح ارکان ادا کیا کرتے تھے، جلدی اور اختصار کا مطلب یہ نہیں کہ ارکان نماز میں جلدی کی جائے اور انہیں پورے طریقہ سے اعتدال سے ادا نہ کیا جائے۔

باب-۱۸۴ اعتدال ارکان الصلاۃ و تخفیفھا فی تمام

نماز میں اعتدالِ ارکان واجب ہے

۹۴۹...... و حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ حَامِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ فَرَكْعَتَهُ فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

۹۴۹...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی نماز کا اندازہ لگایا تو میں نے آپ ﷺ کے قیام، رکوع، رکوع کے بعد سیدھا ہونے، آپ ﷺ کے سجدہ کرنے اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور دوسرے سجدہ، قعدہ اور سلام پھیرنے کو تقریباً برابر پایا۔ (وقت کے اعتبار سے یعنی ہر رکن کو اعتدال اور پورے اطمینان سے ادا کرتے تھے)۔

۹۵۰...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدْرَ مَا أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَلَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ هَكَذَا

۹۵۰...... حکم کہتے ہیں کہ ابن اشعث (محمد بن الاشعث جس نے حضرت مسلمؒ بن عقیل کا محاصرہ کیا تھا) کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ پر غالب آگیا جس کا نام حکم نے لیا تھا (لیکن راوی کو یاد نہیں اور فی الحقیقت اس کا نام مصر ابن ناجیہ تھا)۔ اس نے ابو عبیدہ بن عبید اللہ کو امامت کا حکم دیا، چنانچہ وہ نماز پڑھایا کرتے، جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا تھا:

اللّٰهُمَّ ربنا لكَ الحمدُ مِلءَ السمٰوٰتِ ومِلءَ الأرضِ ومِلءَ ماشئتَ مِن شيءٍ بعد أهل الثّناءِ والمجد لامانع لما أعطيتَ ولا مُعطِي لما مَنعت ولا ينفع ذا الجدّ مِنك الجدّ

حکم کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عبدالرحمانؒ بن ابی لیلیٰ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت براءؓ بن عازب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "رسول اللہ ﷺ کی نماز اور آپ ﷺ کا رکوع، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قومہ، آپ ﷺ کے سجود اور سجدوں کے درمیان جلسہ (یہ سب کے سب اپنے وقت کے اعتبار سے) برابر تھے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں عمرو بن مرہ سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابن ابی لیلیٰ کو دیکھا تو ان کی نماز تو اس بیان کردہ طریقہ کے مطابق نہ تھی (ان کا عمل اس حدیث کے موافق نہ تھا)۔

۹۵۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ مَطَرَ بْنَ نَاجِيَةَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى الْكُوفَةِ أَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

۹۵۱...... حضرت حکم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب مطر بن ناجیہ کوفہ پر غالب ہوا تو اس نے حضرت ابو عبیدہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان کی۔

۹۵۲...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا قَالَ فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ

۹۵۲...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا، جس طریقہ سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ ایک کام کرتے تھے (اپنی نماز میں) میں تمہیں وہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے کہ کہنے والا یہ کہہ دیتا کہ شاید وہ بھول گئے۔ اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر ٹھہرتے کہ کہنے والا کہہ بیٹھتا کہ شاید بھول گئے ہیں۔ ❶

۹۵۳...... وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي تَمَامٍ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُتَقَارِبَةً وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ

۹۵۳...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کے پیچھے اتنی مختصر اور مکمل ترین نماز نہیں پڑھی جتنی کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھی۔ آپ ﷺ کی نماز قریب قریب ہوتی تھی (کہ ایک رکن دوسرے رکن کے برابر ہوتا تھا وقت کے اعتبار سے) جب کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز بھی قریب قریب تھی۔ پھر جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے فجر کی نماز کو لمبا کر دیا۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر کھڑے ہوتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم کہنے لگے کہ شاید آپ ﷺ کو وہم ہو گیا (اور آپ ﷺ بھول گئے) پھر آپ سجدہ فرماتے تو دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر جلسہ کرتے کہ ہم کہتے آپ ﷺ بھول گئے ہیں۔

باب-۱۸۵ متابعة الامام و العمل بعده

امام کی پیروی کرنے اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنے کا بیان

۹۵۴...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۹۵۴...... حضرت عبد اللہ بن یزید کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہ صحابہ رسول اللہ

❶ تعدیل ارکان نماز کے دوران واجب ہے۔ یعنی ایک رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہوتے وقت مکمل اطمینان اور تعدیل واجب ہے۔ عموماً لوگ قومہ اور جلسہ کے دوران بالکل اعتدال نہیں کرتے اور پوری طرح کھڑے یا بیٹھے بغیر سجدہ میں چلے جاتے ہیں ایسی صورت میں مسئلہ معلوم ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوتی۔

يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ أَرَ أَحَدًا يَحْنِي ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخِرُّ مَنْ وَرَاءَهُ سُجَّدًا

ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے' جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے ہوتے تو میں کسی کو نہ دیکھتا کہ اپنی پیٹھ جھکائے ہوئے ہو (سجدہ میں جانے کے لئے بے تاب ہو بلکہ سب پورے اطمینان سے کھڑے رہتے) یہاں تک کہ حضور علیہ السلام اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے اس کے بعد سب کے سب آپ کے پیچھے سجدہ میں چلے جاتے تھے۔

۹۵۵...... و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ

۹۵۵...... عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تو ہم میں سے کوئی نہیں جھکتا تھا جب تک رسول اللہ ﷺ سجدے میں نہ جاتے پھر ہم سب آپ ﷺ کے بعد سجدے میں جاتے۔

۹۵۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ

۹۵۶...... حضرت عبداللہ بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے منبر پر بیٹھ کر کہا کہ مجھ سے حضرت براءؓ نے بیان کیا کہ وہ (صحابہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے' جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو سب رکوع کرتے' جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ' کہتے تو ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ نے پیشانی زمین پر رکھ دی ہے پھر ہم بھی پیچھے پیچھے سجدہ میں جاتے۔

۹۵۷...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ فَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوفِيُّونَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتّٰى نَرَاهُ يَسْجُدُ

۹۵۷...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے نماز میں۔ اور ہم میں سے کوئی اپنی پُشت نہ جھکاتا تھا یہاں تک کہ ہم دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ نے سجدہ کر لیا ہے۔

۹۵۸...... حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ

۹۵۸...... حضرت عمروؓ بن حریث فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ

حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ الْأَشْجَعِيُّ أَبُو أَحْمَدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ مَوْلَى آلِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا

کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ ﷺ کو (سورۃ اذالشمس کوّرت کی آیت) فلا أقسم بالخنّس والجوار الكنّس پڑھتے سنا۔
اور ہم میں سے کوئی اپنی پُشت جھکاتا نہیں تھا جب تک کہ آپ ﷺ پوری طرح سجدہ میں نہ چلے جاتے تھے۔

باب-۱۸۶ ما يقول اذا رفع رأسه من الركوع

رکوع سے اٹھتے وقت کیا کہے

۹۵۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

۹۵۹...... حضرت ابن ابن اوفیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:
"سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه. اللّٰهُمّ ربّنا لك الحمدُ مِلاءَ السّمٰوات ومِلاءَ الأرضِ مِلاءَ ماشِئتَ مِن شيىءٍ بعد"۔

۹۶۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

۹۶۰...... حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:
"اللّٰهمّ ربّنا لك الحمد ملاءَ السمٰوات وملأ الأرض وملاءَ ماشئت من شيىءٍ بعد"۔

۹۶۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ

۹۶۱...... حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے"۔
(ترجمہ) اے اللہ! اے ہمارے رب! تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں تمام آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور اس کے بعد جو بھی چیز آپ چاہیں وہ بھر کر۔ اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دیجئے، اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے ایسا پاک کر دیجئے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک صاف کر دیا جاتا ہے"۔

٩٦٢...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّرَنِ وَفِي رِوَايَةِ يَزِيدَ مِنَ الدَّنَسِ

۹۶۲......اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (کہ آپ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے اے اللہ تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں آسمان و زمین بھر کر) کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ منقول ہے۔

٩٦٣...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

۹۶۳...... حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد الخ (اخیر کی عبارت کا ترجمہ ہے) بندہ نے جو تعریف کی آپ ہی اس کے سب سے زیادہ مستحق ہیں اور ہم سب آپ کے بندے ہیں۔ اے اللہ! جسے آپ دیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے آپ روک دیں اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش آپ کے سامنے کوئی فائدہ نہیں دیتی۔

٩٦٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

۹۶۴...... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:

ربنا لك الحمدُ مِلءُ السماواتِ والأرضِ وملءُ ما شئت من شيءٍ بعدُ أهل الثناء والمجد أحق ما قال العبدُ وكلنا لك عبدٌ اللهم لا مانع لما أعطيت ولا مُعطي لما منعت ولا ينفعُ ذا الجد منك الجد

٩٦٥...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى قَوْلِهِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۹۶۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اس راویت میں ملأ ما شئت من شيء بعد تک دعا نقل کرتے ہیں اس کے بعد کا حصہ ذکر نہیں کرتے۔

باب-۱۸۷ النهى عن قرأة القرآن في الركـــــوع والسجـــــود
رکوع و سجود میں قرأت قرآن کی ممانعت ہے

۹۶۶...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ

۹۶۶...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے مرض الموت میں) پردہ ہٹایا حجرۂ مبارک کا اور لوگ حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے سوائے نیک اور اچھے خوابوں کے کچھ نہیں رہا وہ خواب جو مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔ سنو! مجھے رکوع و سجدہ کی حالت میں قرأتِ قرآن سے منع کیا گیا ہے۔ رکوع کی حالت میں تو اپنے رب کی عظمت و بزرگی بیان کرو اور سجدہ کی حالت میں دعا کی کوشش کیا کرو تو مناسب اور مستحق ہے (سجدہ کی دعا) کہ اسے قبول کیا جائے۔

۹۶۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ

۹۶۷...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں پردہ ہٹایا' آپ ﷺ کا سر مبارک پٹی سے بندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: نبوت کے مبشرات میں سے سوائے اچھے خوابوں کے جسے نیک بندہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے کچھ باقی نہیں رہا۔ پھر بقیہ حدیث سفیان کی سابقہ روایت کی طرح بیان کی ہے۔

۹۶۸...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا

۹۶۸...... حضرت علیؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا تھا۔

۹۶۹...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي

۹۶۹...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے رکوع سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ

۹۷۰..... و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ

۹۷۰..... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے رکوع و سجود کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اور میں نہیں کہتا کہ تمہیں منع کیا تھا۔

۹۷۱..... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي ﷺ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا

۹۷۱..... حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ میں رکوع یا سجدہ کرتے ہوئے قرأت کروں۔

۹۷۲.....حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ح و حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ ح و حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ ح إِلَّا الضَّحَّاكَ وَابْنَ عَجْلَانَ فَإِنَّهُمَا زَادَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ

۹۷۲.....ان اسناد کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا ہے اور ان تمام راویوں نے سجدہ کی ممانعت نہیں بیان کی جیسا کہ زہری، زید اسلم ولید بن کثیر اور داؤد بن قیس کی روایتوں میں موجود ہے۔

قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ

۹۷۳...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السُّجُودِ

۹۷۳...... اس سند سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس روایت میں بھی سجدہ کا ذکر موجود نہیں۔

۹۷٤...... و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا

۹۷۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رکوع کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور اس سند میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

باب-۱۸۸ ما يقال في الركوع والسجود

رکوع سجدہ کی حالت میں کیا کہا جائے؟

۹۷۵...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ فِي السجود

۹۷۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قربت میں سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے لہٰذا دعا کی کثرت کیا کرو (حالتِ سجدہ میں)۔

۹۷٦...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ

۹۷۶...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ کلمات کہا کرتے تھے"۔

اللهم اغفرلی ذنبی كله دقه و جله و اوله و اخره و علانيته و سره

اے اللہ! میرے تمام گناہوں کو خواہ کم ہو یا زیادہ، اوّلین ہوں یا آخری گناہ ہوں، کھلے عام کئے ہوں یا چھپ کر سب کو معاف فرمادے"۔

۹۷۷...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى

۹۷۷...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع و سجود میں ان کلمات کو اکثر پڑھتے تھے:

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

سبحانك اللّٰهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی یتأول القرآن اللهم اغفرلی

''اے اللہ! آپ ہر عیب وشرک سے پاک ہیں۔ ہمارے رب ہیں تعریف کے سزاوار آپ ہی ہیں 'اے اللہ! میری مغفرت فرمادیجئے''۔ اور آپ یہ قرآن کریم پر عمل کرتے ہوئے تسبیح فرمایا کرتے تھے (کیونکہ قرآن کریم میں حکم ہے فسبّح بحمد ربّك واستغفره)

٩٧٨...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا قَالَ جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

٩٧٨...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے قبل کثرت سے یہ کلمات کہتے تھے:۔

سُبحانك اللّٰهمَّ ربّنا وبحمدك إستغفرك و أتوبُ إليك

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ کیسے نئے کلمات ہیں جنہیں میں آپ ﷺ کو کہتے دیکھتی ہوں؟ فرمایا: میرے لئے میری امت میں ایک علامت مقرر کردی ہے۔ جب میں اس علامت کو دیکھتا ہوں تو یہ کلمات کہتا ہوں۔ اور وہ علامت ہے سورۃ الفتح۔ إذا جآء نصرُ اللهِ والفتحُ۔ [1]

٩٧٩...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُنْذُ نَزَلَ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا دَعَا أَوْ قَالَ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

٩٧٩...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب سے آنحضرت ﷺ پر سورۃ الفتح نازل ہوئی۔

میں نے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کوئی نماز پڑھیں اور اس میں یہ دعا اور یہ کلمات نہ کہیں:

''سُبحانك ربّی وبحمدك اللّٰهمَّ اغفرلیْ''

٩٨٠...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا

٩٨٠...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات بہت کثرت سے کہا کرتے تھے سُبحان الله وبحمده...... الخ۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ ﷺ کو کثرت سے سبحان الله وبحمده استغفر الله وأتوبُ اليه'' کے کلمات کہتے دیکھتی ہوں؟ فرمایا: مجھے میرے رب

[1] حضور علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں جب مکہ مکرمہ فتح ہوگیا اور پورے جزیرہ نمائے عرب میں اسلام اپنی تمامتر شان وشوکت کے ساتھ غالب دین کی حیثیت سے پھیل گیا تو یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں آنحضرت ﷺ کو حکم دیا گیا کہ جب اللہ کی فتح اور نصرت آگئی اور آپ لوگوں کو دیکھیں کہ فوج در فوج اسلام میں داخل ہورہے ہیں تو اب گویا آپ کی حیاتِ طیبہ اور بعثت کا مقصد پورا ہوگیا اور آپ کا وقتِ آخر قریب آگیا لہٰذا اپنے رب سے دل لگایئے۔ حمد وثناء اور تسبیح واستغفار کیجئے۔ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد اللہ نے میرے لئے میری امت میں ایک علامت مقرر کردی ہے اس سے مراد یہی بات ہے۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

رَسُولَ اللهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ خَبَّرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا ((إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ)) فَتْحُ مَكَّةَ ((وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا))

نے بتلایا ہے کہ میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا' تو جب میں اس علامت کو دیکھتا ہوں تو کثرت سے مذکورہ کلمات کہتا ہوں اور وہ علامت ہے: إذا جاء نصر الله والفتح "اس سے مراد فتح مکہ ہے"۔
یعنی جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی اور آپ دیکھیں کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو پھر آپ اپنے رب کی تعریف و تسبیح کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے۔ بے شک وہ بہت توجہ فرمانے والا ہے"۔

۹۸۱...... وحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ

۹۸۱......ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ میں نے عطاءؒ بن ابی رباح سے کہا کہ آپ رکوع میں کیا کلمات کہتے ہیں؟
انہوں نے کہا "سبحانك وبحمدك لاإله الاأنت"۔ مجھے ان کلمات کے بارے میں ابن ابی مُلَیکہؒ نے بتلایا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:
"ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کو غائب پایا تو مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید آپ ﷺ اپنی کسی اور زوجہ مطہرہ کے پاس چلے گئے ہیں (چونکہ خود بھی زوجہ تھیں اس لئے فطری طور پر تجسس ہوا) تو میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے نکلی' جب واپس لوٹی تو آپ ﷺ رکوع یا سجدہ کی حالت میں تھے اور فرما رہے تھے "سُبحانَكَ وبحمدك لاإله إلا أنت"۔ میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں تو کسی (غلط) خیال میں تھی (کہ حضور ﷺ کسی اور زوجہ کے پاس جا کر خلافِ عدل کر رہے ہوں) اور آپ ﷺ تو کسی اور ہی کام میں مصروف ہیں۔

۹۸۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

۹۸۲...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے آنحضرت ﷺ کو بستر سے غائب پایا' (اندھیرے کی وجہ سے آپ ﷺ نظر نہیں آرہے تھے) میرا ہاتھ آپ ﷺ کے تلوے پر پڑا' آپ ﷺ سجدہ میں پڑے ہوئے تھے اور دونوں پاؤں کھڑے کئے ہوئے تھے آپ ﷺ فرما رہے تھے:
"اللَّهُمَّ إني أعوذ...... الخ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی رضامندی کی آپ کی ناراضگی سے اور آپ کے معافی کی پناہ مانگتا ہوں آپ کی سزا سے۔ اور میں آپ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں آپ کی تعریف شمار نہیں کر سکتا آپ کی ذات ایسی ہی ہے جیسی آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے۔

۹۸۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ عَائِشَةَ نَبَّأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

۹۸۳...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں اور سجود میں یہ کلمات فرماتے تھے: "سُبوحٌ قدّوسٌ رب الملئِكة والرّوح"۔

۹۸۴......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنِي هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۹۸۴...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ رکوع و سجود میں "سبوح قدوس رب الملائکة والروح" پڑھا کرتے تھے) اس سند سے بھی منقول ہے۔

باب-۱۸۹ فضل السجود والحث عليه

سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب کا بیان

۹۸۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ

۹۸۵...... حضرت معدان بن ابی طلحہ الیعمریؒ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ سے ملا اور عرض کیا کہ: مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں جس پر عمل کی بناء پر اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمادیں یا مجھے اللہ تعالیٰ کا کوئی محبوب عمل بتلائیں۔ ثوبانؓ خاموش ہوگئے، میں نے پھر سوال کیا تو پھر خاموش ہوگئے، میں نے پھر سوال کیا تو فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: "تمہارے اوپر کثرت سے اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرنا ضروری ہے، کیونکہ تم جو بھی سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے کرتے ہو تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند فرماتے اور ایک خطا کو معاف فرماتے ہیں"۔

معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی وہی بات کہی جو حضرت ثوبانؓ نے کہی تھی۔

۹۸۶...... حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي

۹۸۶...... حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رات گزارا کرتا تھا (آپ ﷺ کی خدمت کے لئے) آپ ﷺ کیلئے وضو کا پانی لاتا اور قضائے حاجت کے لئے بھی پانی لاتا تھا۔

رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ

آپ ﷺ نے ایک بار (میری خدمت سے خوش ہو کر) فرمایا: مانگو (کیا مانگتے ہو) میں نے عرض کیا جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ بھی کچھ مانگو میں نے کہا بس صرف یہی چاہتا ہوں۔ فرمایا اچھا: تو پھر کثرتِ سجود سے اپنے نفس پر میری مدد کرو۔ (تمہارے کثرتِ سجود سے جنت میں داخلہ آسان ہو گا اور تمہاری یہ خواہش اللہ تعالیٰ میری سفارش پر پوری فرمائیں گے)۔

باب-۱۹۰ اعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب و عض الرأس فى الصلاة

اعضاءِ سجدہ اور دورانِ نماز جوڑا باندھ کر کپڑے سمیٹ کر نماز پڑھنے کی ممانعت

۹۸۷...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى و قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَثِيَابَهُ الْكَفَّيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالْجَبْهَةِ

۹۸۷...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور منع کیا گیا ہے نماز میں بالوں اور کپڑوں کو سمیٹنے سے۔ اور ابو الربیع کی روایت میں (سات ہڈیوں کا ذکر بھی) ہے کہ وہ دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور پیشانی ہے۔

۹۸۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا

۹۸۸...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مجھے یہ حکم دیا گیا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور (دورانِ نماز) اپنے کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹوں"۔

۹۸۹...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَنُهِيَ أَنْ يَكْفِتَ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ

۹۸۹...... ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کپڑے اور بال سمیٹنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

۹۹۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى

۹۹۰...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، ۱۔ پیشانی پر ۲۔ ناک کی طرف دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا، ۳، ۴۔ دونوں ہاتھوں پر ۵، ۶ دونوں گھٹنے اور ۷۔ دونوں پاؤں کی انگلیوں پر، اور مجھے

أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ

حکم دیا گیا کہ کپڑے اور بال (دوران نماز) نہ سمیٹوں۔

۹۹۱...... حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَلَا أَكْفِتَ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ

۹۹۱...... حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات" (ہڈیوں) پر سجدہ کروں' اور بال و کپڑے نہ سمیٹوں' (وہ سات یہ ہیں)

ا۔ پیشانی ناک ۲، ۳۔ دونوں ہاتھ ۴، ۵۔ دونوں گھٹنے ۷۔ اور دونوں پاؤں۔ (پیشانی اور ناک ایک عضو کے حکم میں ہیں)۔

۹۹۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ أَطْرَافٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ

۹۹۲...... حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی بندہ سجدہ کرے تو وہ اپنے سات اعضاء کے ساتھ سجدہ کرے اور اپنی پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور اپنے دونوں قدموں کے ساتھ سجدہ کرے۔

۹۹۳...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ

۹۹۳...... حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہؓ بن الحارث کو جوڑا باندھے نماز پڑھتے دیکھا (کہ پیچھے سے بالوں کا جوڑا باندھا ہوا ہے) ابن عباسؓ نے ان کے جوڑے کو کھولنا شروع کیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ابن عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میرے سر سے تمہارا کیا تعلق؟ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی مثال (جو جوڑا باندھ کر نماز پڑھے) اس شخص کی سی ہے جو عریاناً نماز پڑھے۔ [1]

باب-۱۹۱ الاعتدال فی السجود ووضع و رفع المرفقین عن الجنبین و رفع البطن عن الفخذین فی السجود

سجدہ میں اطمینان اور دونوں ہتھیلیاں زمین سے لگانے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے اور پیٹ کو رانوں سے جدا رکھنے کا بیان

۹۹۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۹۹۴...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سجدہ میں

---

[1] مردوں کے لئے جوڑا باندھنا ہی مکروہ تحریمی ہے۔ عام حالت کے اندر بھی چہ جائے کہ نماز کی حالت میں جوڑا باندھے۔ اس پر اتفاق ہے کہ جوڑا باندھ کر نماز پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ مکروہ ہو جاتی ہے۔

وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ

برابر رہا کرو اور تم میں سے کوئی سجدہ میں اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح زمین پر مت بچھائے"۔

۹۹۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَلَا يَتَبَسَّطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔

۹۹۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سجدہ میں برابر رہا کرو...... الخ) مروی ہے لیکن ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

۹۹۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ إِيَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ

۹۹۶...... حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو او کہنیاں اٹھائے رکھو"۔

۹۹۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

۹۹۷...... حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تو (سجدہ کی حالت میں) دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ آپ کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۹۹۸...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يُجَنِّحُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

۹۹۸...... جعفر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت حسب سابق منقول ہے باقی عمرو بن حارث کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی اور لیث کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ بغلوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ آپ کے بغلون کی سفیدی دیکھ لیتا۔

۹۹۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ مَرَّتْ

۹۹۹...... حضرت میمونہؓ (امّ المؤمنین) فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب سجدہ کرتے تو (اتنا کشادہ رکھتے ہاتھوں اور پیٹ کو رانوں سے کہ) اگر بکری کا بچہ اس میں سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا"۔

۱۰۰۰...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

۱۰۰۰...... حضرت ام المؤمنین میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب

أَخْبَرَنَــا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ يَعْنِي جَنَّحَ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى

سجدہ فرماتے تو ہاتھوں کو پہلوؤں سے اتنا جدا رکھتے کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگتی اور قعدہ کی حالت میں بائیں ران پر اطمینان سے بیٹھ جاتے۔

١٠٠١...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يَرَى مَنْ خَلْفَهُ وَضَحَ إِبْطَيْهِ قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي بَيَاضَهُمَا

١٠٠١...... حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ مطہرہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام جب سجدہ فرماتے تو (دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے) جدا رکھتے یہاں تک کہ پیچھے سے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

باب-١٩٢ ما يجمع صفة الصلوة وما يفتتح به و يختم به و صفة الركوع والاعتدال منه والسجود والاعتدال منه والتشهد بعد كل ركعتين من الرباعية و صفة الجلوس بين السجدتين و في التشهد الاولى

صفتِ صلوٰۃ کی جامعیت اور جس سے نماز شروع کی جاتی ہے اس کا بیان، رکوع، سجدہ سے اعتدال کی ترتیب چار رکعت نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد کا بیان، دونوں سجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں بیٹھنے کا بیان۔

١٠٠٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِـ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى

١٠٠٢...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر کے ساتھ نماز کا آغاز فرماتے اور الحمد للہ ربّ العالمین (سورۃ الفاتحہ) کی قرأت فرماتے۔ جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے تو سر کو نہ نمایاں اور اونچا رکھتے نہ نیچا بلکہ (پشت کے ہموار) درمیان میں رکھتے۔ جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے تو سجدہ میں نہ جاتے (اعتدال کے ساتھ سجدہ فرماتے) جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو جب تک اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے دوسرے سجدہ میں نہ جاتے (جلسہ بھی اطمینان سے کرتے) اور ہر دو رکعت کے بعد قعدہ میں التحیات پڑھتے۔ قعدہ کی حالت میں بائیں ٹانگ کو بچھا کر دائیں ٹانگ (پاؤں) کو

يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ

کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے۔[1] اور اس سے بھی منع فرماتے کہ آدمی اپنے ہاتھوں کو درندے کی مانند زمین پر بچھائے۔ نماز کا اختتام سلام کے ذریعہ فرماتے تھے۔

باب-۱۹۳ سترة المصلى والندب الى الصلوة الى سترة والنهى عن المرور الخ

سُترہ[2] کا بیان، سترہ کی طرف نماز پڑھنے کا استحباب نمازی کے سامنے سے گذرنے کی ممانعت کا بیان

۱۰۰۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ

۱۰۰۳...... حضرت موسیٰ ابن طلحہ اپنے والد (طلحہؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو اب بے کھٹک نماز پڑھے اور اس سُترہ کے پاس سے گزرنے والے کی پرواہ نہ کرے"۔

۱۰۰٤...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

۱۰۰۴...... حضرت موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ: "ہم لوگ نماز پڑھا کرتے تھے 'چوپائے ہمارے سامنے سے گذرتے رہتے۔ رسول اللہ ﷺ سے ہم نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہونی چاہیئے۔ پھر سامنے سے گذرنے پر تمہاری نماز کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

۱۰۰۵...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ

۱۰۰۵...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

---

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی ٹانگوں کو کھڑا کر کے سُرین کے بَل بیٹھے۔ یہ نشست ممنوع ہے اسے حدیث میں اقعاء کہا گیا ہے۔

[2] سُترہ اس لکڑی وغیرہ کو کہتے ہیں جو نمازی اپنے سامنے گاڑ لیتا ہے تاکہ اگر کوئی سامنے سے گذرے تو گذرنا اس کے لئے جائز ہوسکے۔ کیونکہ نمازی کے سامنے سے گذرنا ممنوع ہے اور احادیث میں اس سے بچنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ سُترہ کے لئے لکڑی کا ہونا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ کسی بھی چیز کو بطور سُترہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم

بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا:
پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہئے۔

١٠٠٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ

١٠٠٦...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے غزوۂ تبوک میں نمازی کے سُترہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہئے۔

١٠٠٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ۔

١٠٠٧...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب عید کے روز باہر نکلتے تو نیزہ (اپنے سامنے گاڑنے) کا حکم فرماتے۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور آپ ﷺ نماز پڑھاتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھے۔ سفر میں بھی آپ ﷺ اسی طرح کرتے۔
یہیں سے امراء اور حکام نے بھی نیزہ ساتھ رکھنا شروع کیا۔

١٠٠٨...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ

١٠٠٨...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نیزہ گاڑتے اور پھر اس برچھی (نیزہ) کی آڑ میں نماز پڑھتے تھے"۔

١٠٠٩...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَيْهَا۔

١٠٠٩...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اونٹنی کو اپنے سامنے کر کے نماز پڑھا کرتے تھے (اونٹنی کو بطور سُترہ کے سامنے کر لیتے تھے)۔

١٠١٠...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ

١٠١٠...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث مروی ہے۔

١٠١١...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ

١٠١١...... حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں ابطح کے مقام پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ ایک سرخ چمڑے کے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوئِهِ فَمِنْ نَائِلٍ وَنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّأَ وَأَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَا هُنَا وَهَا هُنَا يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ

خیمہ میں تھے۔ حضرت بلالؓ وضو کا پانی لیکر نکلے (جو حضور ﷺ کے وضو سے بچ گیا تھا۔ لوگوں نے برکت کے لئے اسے لینا چاہا تو) کسی کو تو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لے کر اپنے اوپر چھینٹے ہی مار لئے۔ حضور اقدس ﷺ سرخ جوڑا پہنے باہر تشریف لائے گویا کہ میں آج بھی آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور حضرت بلالؓ نے اذان دی۔ میں اِدھر اُدھر ان کے منہ کی اتباع کرنے لگا جو دائیں بائیں پھر کہ حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کہہ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے لئے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا' آپ آگے ہوئے اور ظہر کی دو رکعات (قصر) پڑھیں۔ آپ ﷺ کے سامنے سے گدھا' کتا جانور وغیرہ گذر رہے تھے مگر آپ انہیں روکتے نہیں تھے۔ پھر آپ ﷺ نے عصر کی دو رکعات پڑھیں پھر آپ ﷺ مستقل مدینہ 'لوٹنے تک دو رکعت ہی پڑھتے رہے۔ (چار رکعت والی نمازیں کیونکہ سفر میں تھے اس لئے قصر فرما رہے تھے)۔

١٠١٢...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ وَضُوءًا فَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخْرَجَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا فَصَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ

١٠١٢...... حضرت عون بن ابی جحیفہؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ کو ایک سرخ چمڑے کے خیمہ میں دیکھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت بلالؓ حضور ﷺ کا وضو کا پانی نکالا تو لوگ اسے حاصل کرنے کے لئے جھپٹ پڑے (تاکہ برکت حاصل کریں) جسے کچھ مل گیا اس نے اپنے بدن پر پھیر لیا اور جسے کچھ نہ ملا اس نے اپنے بھائی کے گیلے جسم سے تری حاصل کر کے (برکت حاصل کی) پھر میں نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ ایک نیزہ انہوں نے نکالا اور اسے گاڑ دیا۔ حضور اقدس ﷺ سرخ جوڑے میں ملبوس تیزی سے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف کھڑے ہو کر لوگوں کے ساتھ دو رکعات پڑھیں۔ اور میں نے دیکھا کہ لوگ اور چوپائے نیزہ کے سامنے سے گذر رہے ہیں (کیونکہ سُترہ تھا اس لئے ان کے گذرنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں پڑا)۔

١٠١٣......حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ قَالَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ كِلَاهُمَا

١٠١٣...... حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث اس سند کے ساتھ ذکر کی ہے لیکن اس مالک بن مغول والی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جب دوپہر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے اور نماز کے لئے اذان دی۔

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ

۱۰۱۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ وَكَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ

۱۰۱۴...... حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوپہر کو بطحاء کی طرف نکلے پھر وضو کر کے ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھیں۔ آپ ﷺ کے روبرو ایک نیزہ تھا۔ اور نیزہ کے اس پار سے عورتیں اور گدھے گذر رہے تھے۔

۱۰۱۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ

۱۰۱۵...... شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں سندوں کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی طرح منقول ہے اور حکم کی حدیث میں اتنا اضافہ ہے کہ لوگوں نے آپ ﷺ کے وضوء کا بچا ہوا پانی لینا شروع کر دیا۔

باب-۱۹۴ منع الماء بين يدى المصلى

نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کے بیان میں

۱۰۱۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ

۱۰۱۶...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا، میں ان دنوں قریب البلوغ تھا، دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں صف کے سامنے سے گذرا اور سواری سے اتر کر گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف میں داخل ہو گیا، لیکن کسی نے مجھ پر نکیر نہیں کی [1] (کہ تم نے نمازیوں کے سامنے سے گذر کر غلط کیا ہے)۔

---

[1] علامہ عثمانیؒ صاحب فتح الملہم فرماتے ہیں کہ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ ابن عباسؓ اس وقت چھوٹے تھے تو ان کے چھٹپن (بچپن) کی وجہ سے کسی نے نکیر نہیں کی۔ اور مقصد اس حدیث کے ذکر سے یہ ہے کہ حمار کا گذرنا نمازی کے سامنے سے نماز کو نہیں توڑتا۔
کما قالہ ابن مالک کذا فی المرقان۔ اگر امام کے سامنے سترہ ہو تو مقتدیوں کے سامنے سے گذرنا مقتدیوں کی نماز کے لئے کوئی قاطع نہیں ہے اگرچہ گذرنے والے کے لئے جائز نہیں کہ گذرے۔

١٠١٧...... حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْهُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ

١٠١٧...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے' رسول اللہ ﷺ منیٰ میں حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے نماز پڑھا رہے تھے' گدھا بعض صفوں کے سامنے سے گذرا' اور ابن عباسؓ اس سے نیچے اترے اور لوگوں کے ساتھ صف میں شریک ہو گئے۔

١٠١٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ

١٠١٨...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ میدان عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے۔

١٠١٩...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مِنًى وَلَا عَرَفَةَ وَقَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ

١٠١٩...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث بلکہ فتح مکہ یا حجۃ الوداع کا ذکر ہے منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں منیٰ اور عرفات کا کوئی ذکر نہیں۔

١٠٢٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

١٠٢٠...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی گذرنے والے کو گذرنے نہ دے اپنے سامنے سے اور جہاں تک قدرت ہو اسے روکے، اور اگر وہ انکار کرے (یعنی گذرنے پر مُصر ہی ہو) تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے"۔ ❶

١٠٢١...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ هِلَالٍ يَعْنِي حُمَيْدًا قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي نَتَذَاكَرُ حَدِيثًا إِذْ قَالَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ أَنَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ

١٠٢١...... ابو صالح السمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا جمعہ کی نماز میں۔ وہ کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے الگ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران ایک نوجوان شخص جو بنی ابی معیط سے تعلق رکھتا تھا ان کے پاس آیا اور انہیں عبور کر کے گذرنا چاہا' ابو سعیدؓ

❶ اس حدیث میں تو مطلقاً بیان ہوا ہے کہ گذرنے والے کو روکے اور اس سے لڑے' دراصل یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو سُترہ سامنے رکھ کر نماز پڑھے اور گذرنے والا سُترہ اور اس کے درمیان سے گذرنے پر مُصر ہو' جب کہ فی الحقیقۃ لڑائی اور باقاعدہ لڑائی کی پھر بھی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عمل مفسدِ صلوٰۃ اور خشوعِ نماز کے منافی ہے۔ البتہ بعض شوافع کے نزدیک باقاعدہ لڑائی بھی جائز ہے۔ لیکن ابن عربیؒ نے اسے بعید از عقل قرار دیا ہے اور کہا کہ مقاتلہ سے مراد مدافعہ یعنی اسے روکنا ہے نہ کہ باقاعدہ لڑائی۔ حدیث میں فرمایا کہ وہ تو شیطان ہے۔ یعنی بذاتِ خود تو شیطان نہیں بلکہ خالص شیطانی عمل کر رہا ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے پر مُصر ہے۔

وَرَأَيْتُ مِنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ قَالَ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ جَاءَ يَشْكُوكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

۱۰۲۲...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ

۱۰۲۳...... وحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ

۱۰۲۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا

نے اس کے سینہ میں ہاتھ مار کر اسے روکنا چاہا۔ اس نے دوسری طرف دیکھا تو راستہ نہ پایا سوائے ابو سعید کے سامنے سے۔ وہ دوبارہ گذرنے لگا تو ابو سعیدؓ نے پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ اس کے سینہ میں مارا، وہ وہیں کھڑا ہو کر رہ گیا اور ابو سعیدؓ سے جھگڑنے لگا (برا بھلا کہنے لگا) پھر لوگ جمع ہو گئے تو وہ وہاں سے نکلا اور مروان (حاکم مدینہ) کے پاس گیا اور سارے واقعہ کی شکایت مروان سے کی۔ جب ابو سعیدؓ مروان کے پاس پہنچے تو مروان نے ان سے کہا کہ آپ کا اور بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ یہ آپ کی شکایت لے کر آیا ہے۔ ابو سعیدؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی لوگوں سے علیحدہ سترہ رکھ کر نماز پڑھے اور پھر کوئی تمہارے سامنے سے گذرنے کی کوشش کرے تو اس کے سینہ میں مار کر اسے روکے، پھر بھی انکار کرے (اور زبردستی نکلنا چاہے) تو اس سے لڑے کہ وہ تو شیطان ہے۔

۱۰۲۲...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کسی کو سامنے سے گذرنے نہ دے اور اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑو کیونکہ اس کے ساتھ قرین (شیطان) ہے۔ (قرین سے مراد شیطان ہے)۔

۱۰۲۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی حدیث آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھنے والا اپنے سامنے سے کسی کو نہ گذرنے دے اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے) اس سند سے مروی ہے۔

۱۰۲۴...... حضرت بُسر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد الجہنیؓ نے انہیں ابو جہیم کے پاس بھیجا یہ بات پوچھنے کے لئے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کے بارے میں کیا سنا ہے؟ ابو جہیم نے (جن کا نام عبداللہ بن حارث انصاریؓ تھا) فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کتنا وبال ہے تو چالیس (برس) کھڑے رہنا اس کے لئے

لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا او اربعين شَهْرًا او اربعين أَوْ سَنَةً۔

نمازی کے سامنے سے گذرنے سے بہتر ہو۔ ابوالنضرؒ کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ نے کیا کہا چالیس دن یا مہینے یا سال۔

۱۰۲۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ

۱۰۲۵...... اس سند سے سابقہ حضرت مالک والی حدیث (اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کتنا وبال ہے تو چالیس (برس) کھڑے رہنا بہتر ہے) مروی ہے۔

۱۰۲۶...... حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ

۱۰۲۶...... حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مصلی اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گذرنے کی جگہ ہوتی تھی۔

۱۰۲۷...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَحَرَّى ذَلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ

۱۰۲۷...... حضرت سلمہؓ بن الاکوع سے روایت ہے کہ وہ مصحف [1] کی جگہ کو تلاش کرتے تھے تاکہ وہاں تسبیح وغیرہ پڑھیں، اور آپ ﷺ کے منبر اور قبلہ کے درمیان بکری کے گذرنے کی مقدار برابر جگہ تھی۔

۱۰۲۸...... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ قَالَ يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا

۱۰۲۸...... یزیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہؓ بن الاکوع اس ستون کے قریب جگہ ڈھونڈتے تھے نماز کے لئے جو مصحف کے پاس تھا، میں نے ان سے کہا کہ اے ابومسلم! میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ اسی ستون کے قریب جگہ تلاش کرتے ہیں نماز کے لئے؟ فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس کے قریب نماز پڑھتے دیکھا ہے (اس لئے بطور تبرک میں بھی اسی جگہ کو ڈھونڈتا ہوں نماز کے لئے)۔

۱۰۲۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

۱۰۲۹...... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] مصحف سے مراد حضرت عثمانؓ کا قرآن پاک ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبویؐ میں اس مصحف کو رکھنے کے لئے کوئی خاص جگہ تھی جہاں اسے صندوق میں رکھا جاتا تھا۔

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ

"جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے کھڑا ہو تو اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز بطور سُترہ ہونی چاہیئے کیونکہ اس کی نماز کو گدھے، عورتیں اور سیاہ کتے قطع کردیتے ہیں ❶، میں نے کہا (عبد اللہ بن الصامت نے) کہ اے ابوذر! سیاہ کتے کو سرخ اور زرد کتے سے کیوں خاص کیا؟ فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہی بات میں نے بھی تمہاری طرح رسول اللہ ﷺ سے پوچھی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے"۔

١٠٣٠...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَيْضًا أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ أَبِي الذَّيَّالِ قَالَ ح و حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِ

١٠٣٠...... ان اسناد سے بھی سابقہ روایت (جب کوئی نماز کیلئے کھڑا ہو تو پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی سترہ ہونا چاہیئے...... الخ) مروی ہے۔

١٠٣١...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْأَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ

١٠٣١...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز کو عورت، گدھا اور کتا (سامنے سے گذر کر) قطع کردیتے ہیں اور نماز کو ایک لکڑی جو پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو ان چیزوں سے بچالیتی ہے (اگر اس کو سُترہ کے طور پر سامنے گاڑ دیا جائے) (حکم اس حدیث کے مطابق نہیں جیسا کہ گذر چکا)۔ زکریا

❶ علماء کا اختلاف ہے کہ نمازی کے سامنے سے گذرنے سے نمازی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے یا نہیں؟ امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک صرف سیاہ کتے کے گذرنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔ جب کہ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور جمہورؒ کے نزدیک ان سب میں سے کسی کے گذرنے سے نماز پر کوئی فساد کا اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ کسی بھی چیز کے گذرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان حضرات کی دلیل حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ کی احادیث ہیں جنہیں ابوداؤد و نسائیؒ نے سند صحیح کے ساتھ تخریج کیا ہے۔

وَيَقِي ذَلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ

١٠٣٢...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ

۱۰۳۲...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے اس طرح کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی جیسے کہ جنازہ پڑا ہوتا ہے (امام کے سامنے)۔

١٠٣٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ۔

۱۰۳۳...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کو (تہجد کی) پوری نماز اس طرح ادا کرتے کہ میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ پھر جب وتر پڑھنے لگتے تو مجھے بھی جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

١٠٣٤...... و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ فَقُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُعْتَرِضَةً كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي

۱۰۳۴...... حضرت عروہؓ بن الزبیر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: کن چیزوں کے سامنے سے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ ہم نے کہا کہ عورت اور گدھے سے۔ فرمانے لگیں کہ عورت بھی ایک بڑا جانور ہی ہے۔ میں خود بھی آنحضرت ﷺ کے سامنے جنازہ کی طرح سے آڑی پڑی رہتی تھی اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔

١٠٣٥...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُونَا بِالْحَمِيرِ وَالْكِلَابِ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُو لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ

۱۰۳۵...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کے سامنے نماز کے توڑنے والی چیزوں کا ذکر ہوا کہ وہ کتا، گدھا اور عورت ہیں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے مشابہت دے دی۔ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ نماز پڑھتے تھے اور میں چارپائی پر ان کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔ مجھے قضائے حاجت کا تقاضا ہوتا تو مجھے یہ ناپسند تھا کہ آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاؤں لہٰذا میں (لیٹے لیٹے ہی) آپ ﷺ کے قدموں کے پاس سے کھسک جاتی تھی۔

١٠٣٦...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ

۱۰۳۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تم لوگوں نے

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْنَحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي

ہمیں (خواتین) کو کتوں اور گدھوں کے برابر کردیا' جب کہ میں خود چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور تخت کے درمیان میں نماز پڑھتے' پس مجھے آپ ﷺ کے سامنے ظاہر ہونا برا محسوس ہوتا تھا۔ لہٰذا میں تخت کے پایوں کی طرف سے کھسکتی رہتی یہاں تک کہ لحاف سے نکل جاتی۔

۱۰۳۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ

۱۰۳۷...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے سامنے سو رہی ہوتی تھی اور میری ٹانگیں آپ کے قبلہ (سجدہ کی جگہ) میں ہوتیں جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو میں ٹانگیں سکیڑ لیتی اور جب آپ ﷺ قیام فرماتے تو پھیلا لیتی تھی' فرماتی ہیں کہ اُن دنوں گھروں میں چراغ نہ ہوتے تھے۔

۱۰۳۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ جَمِيعًا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ

۱۰۳۸...... حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں حیض کی حالت میں بالکل آپ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی بلکہ بعض اوقات آپ ﷺ کا کپڑا میرے جسم سے چھو جاتا جب آپ ﷺ سجدہ میں ہوتے۔

۱۰۳۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ إِلَى جَنْبِهِ

۱۰۳۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ رات میں نماز پڑھتے تھے تو میں آپ ﷺ کے پہلو میں لیٹی ہوتی تھی حالانکہ میں حیض سے ہوتی تھی اور مجھ پر ایک چادر پڑی ہوتی تھی جس کا کچھ حصہ آپ ﷺ پر بھی ہوتا تھا۔

باب-۱۹۵ الصلوة فی ثوب واحد و صفة لبسه

ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنے اور اسے پہننے کا بیان

۱۰۴۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ

۱۰۴۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے

فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

ہیں؟ (یعنی چونکہ اس زمانہ میں فقر تھا اور ہر ایک کو تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے بھی پوری طرح میسّر نہیں تھے اس لئے فرمایا کہ تمہاری اکثریت کو تو دو کپڑے بھی میسر نہیں لہٰذا یہ سوال کہ ایک کپڑے میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں غلط ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک کپڑے میں نماز ہو جائے گی)۔

١٠٤١...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ وَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

١٠٤١...... ان اسناد کے ساتھ یہی حدیث (سائل نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں) مروی ہے۔

١٠٤٢...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

١٠٤٢...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو پکار کے پوچھا:
کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
کیا تم میں سے ایک کو دو کپڑے میسّر ہیں؟

١٠٤٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ

١٠٤٣...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس طرح کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو"۔

١٠٤٤...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

١٠٤٤...... حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو ایک کپڑے میں لپٹا ہوا نماز پڑھتے دیکھا۔ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں۔
آپ ﷺ کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے کندھے پر ڈالے ہوئے تھے۔

١٠٤٥...... حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَلَمْ يَقُلْ مُشْتَمِلًا

١٠٤٥...... حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے یہی حدیث کچھ الفاظ کے تبدل کے ساتھ روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یہ ہے آپ ﷺ نے توشح کیا۔ لفظ مشتملاً نہیں ہے۔

۱۰۴۶...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

۱۰۴۶...... حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں لپٹا ہوا دیکھا کہ اس میں نماز پڑھ رہے ہیں اور اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔

۱۰۴۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ زَادَ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ

۱۰۴۷...... حضرت جابرؓ سے بھی یہی روایت (رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں لپٹا ہوا دیکھا کہ اس میں نماز پڑھ رہے ہیں) منقول ہے لیکن اس روایت میں آخری بات (کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا) مذکور نہیں۔

۱۰۴۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

۱۰۴۸...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں توشح کیے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔

۱۰۴۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۰۴۹...... سفیان سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا۔

۱۰۵۰...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَعِنْدَهُ ثِيَابُهُ وَقَالَ جَابِرٌ إِنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ

۱۰۵۰...... حضرت ابوالزبیر المکیؒ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جابرؓ بن عبداللہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جسے انہوں نے جسم کے گرد لپیٹا ہوا تھا' حالانکہ ان کے کپڑے ان کے پاس موجود تھے۔ اور جابرؓ نے فرمایا کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو اس طرح کرتے دیکھا۔

۱۰۵۱...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَأَيْتُهُ

۱۰۵۱...... حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں اس پر سجدہ فرماتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ ایک کپڑے میں ہیں اسے جسم کے گرد لپیٹا ہوا ہے۔ [1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

۱۰۵۲ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ ح و حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَرِوَايَةُ أَبِي بَكْرٍ وَسُوَيْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

۱۰۵۲ ...... اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے۔ ابو کریب کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے کپڑے کے دونوں جانب اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔ اور ابو بکر و سوید کی روایت میں توشح کا ذکر بھی ہے۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ اگر کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو ظاہر ہے اس میں نماز بغیر کسی کراہت کے جائز ہے' البتہ ستر کھلنے کے امکانات کو ختم کرنا چاہیئے۔ اور ایک سے زائد کپڑے کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ تو علماء نے فرمایا کہ یہ بھی جائز ہے۔ اور جس حدیث میں ممانعت آئی ہے وہ کراہت پر محمول ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کراہت بھی تنزیہی ہے۔ البتہ اگر ستر کھلنے کا احتمال ہو تو پھر درست نہیں۔

كتاب المساجد و مواضع الصلٰوة

كتاب المساجد و مواضع الصلواة

مساجد اور مواضع صلوٰۃ کا بیان

۱۰۵۳...... حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ

۱۰۵۳...... حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا (بارگاہِ نبویﷺ میں) روئے زمین پر سب سے پہلی مسجد کونسی بنائی گئی ہے؟ فرمایا کہ مسجدِ حرام! میں نے عرض کیا پھر؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ! میں نے کہا دونوں کے درمیان کتنا زمانہ ہے؟ فرمایا: چالیس برس! فرمایا: اور جہاں بھی تمہیں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو کہ وہی مسجد ہے۔

وَفِي حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّهْ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ

اور ابو کامل رحمہ اللہ کی روایت میں و اینما کی بجائے ثم حیثما کا لفظ ہے۔

۱۰۵۴...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السُّدَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ

۱۰۵۴...... حضرت ابراہیمؒ بن یزید التیمی کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کو سُدّہ میں قرآن سنایا کرتا تھا' جب میں آیتِ سجدہ تلاوت کرتا تو وہ سجدہ کرتے۔ میں نے ان سے کہا: اباجان! آپ راستہ میں سجدہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوذرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "میں نے رسول اللہﷺ سے پوچھا کہ روئے زمین پر سب سے پہلی مسجد کون سی ہے؟ فرمایا کہ مسجدِ حرام! میں نے کہا پھر کون سی؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ! میں نے کہا دونوں کے درمیان کتنا زمانہ ہے؟ فرمایا کہ چالیس برس! اور تمام زمین تمہارے لئے مسجد ہے جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لو"۔

۱۰۵۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ

۱۰۵۵...... حضرت جابرؓ بن عبداللہ الانصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

"پانچ چیزیں مجھے ایسی دی گئی ہیں کہ مجھ سے قبل کسی کو نہیں دی گئیں:

○ ایک یہ کہ ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جب کہ مجھے

يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَ بُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَيِّبَةً طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَ أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ

ہر سرخ و سیاہ کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا (میری نبوت عام اور شامل ہے تمام لوگوں کو)۔

- دوسری یہ کہ میرے لئے مالِ غنیمت وغیرہ کو حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے قبل کسی (نبی) کے لئے حلال نہیں کئے گئے۔
- تیسری یہ کہ میرے لئے پوری زمین کو پاک صاف پاک کرنے والی اور مسجد بنا دیا گیا' جہاں بھی انسان کو نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لے۔
- چوتھی یہ کہ مجھے ایک ایسے رعب سے مدد دی گئی جو ایک ماہ کے فاصلہ سے طاری ہو جاتا ہے۔
- پانچویں یہ کہ مجھے شفاعت نصیب ہوئی ہے"۔

١٠٥٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

١٠٥٦...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت (آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں مجھے ایسی دی گئی ہیں کہ مجھ سے قبل کسی کو نہیں دی گئیں) نقل کرتے ہیں۔

١٠٥٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى

١٠٥٧...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیں (امت محمدیہ کو) سارے لوگوں پر تین باتوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ ایک یہ کہ ہماری صفوں کا مرتبہ اللہ کے یہاں ملائکہ کی صفوف کا ہے۔ دوسرے یہ کہ ساری زمین ہمارے لئے مسجد بنا دی گئی اور اس کی مٹی کو ہمارے لئے پاکی کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا جب ہمیں پانی نہ ملے اور ایک بات اور ذکر کی۔

١٠٥٨...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

١٠٥٨...... اس سند سے بھی سابقہ روایت (کہ امت محمدیہ ﷺ کو سارے لوگوں پر تین باتوں سے فضیلت دی گئی ہے) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

١٠٥٩...... وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا

١٠٥٩...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں سے فوقیت دی گئی' ایک یہ کہ ١۔ مجھے جوامع الکلم سے نوازا گیا ٢۔ رُعب و ہیبت کے ذریعہ میری مدد کی گئی ٣۔ غنائم میرے لئے حلال کئے گئے ٤۔ روئے زمین کو میرے واسطے مسجد اور حصولِ طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ٥۔ کل مخلوقات کی طرف نبی

وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ

بنا کر بھیجا گیا ۶۔ سلسلۂ نبوت کو میرے ذریعہ ختم کیا گیا۔

۱۰۶۰...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا

۱۰۶۰...... حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا' رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی' اور ایک بار میں محو خواب تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں میرے سامنے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور زمین کے خزانے کرید رہے ہو (فتوحات کے ذریعہ خوب مال اللہ نے مسلمانوں اور صحابہ ؓ کو عطا فرمایا)۔

۱۰۶۱...... وحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ

۱۰۶۱...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا، رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور زمین کے خزانوں میرے ہاتھ مین رکھ دی گئیں) منقول ہے۔

۱۰۶۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۰۶۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا، رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور زمین کے خزانوں میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں) منقول ہے۔

۱۰۶۳...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ

۱۰۶۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری رعب و ہیبت کے ذریعہ مدد کی گئی ہے دشمن پر' جوامع الکلم [1] مجھے عطا کئے گئے ہیں' اور ایک روز میں محو خواب تھا کہ روئے زمین کے خزائن کی چابیاں میرے پاس لائی گئیں' اور میرے ہاتھ میں رکھی گئیں۔

۱۰۶۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۰۶۴...... ہمام بن منبہ ؓ ان مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو ان

---

[1] جوامع الکلم سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ایسی صفت ودیعت کی گئی تھی کہ آپ ﷺ بڑے بڑے فلسفوں اور حکمت کی باتوں کو چند الفاظ میں سمو کر اتنی جامعیت سے بیان فرماتے کہ ان کے سامنے بڑے بڑے دفاترِ حکمت ہیچ نظر آئیں' حیاتِ انسانی اور کائنات میں وقوع پذیر اور تغیر پذیر حالات سے متعلق ایسی گتھیاں جو بڑے بڑے حکماء اور فلاسفر نہ سلجھا سکے وہ آنحضرت ﷺ چٹکیوں میں حل کر گئے' اور ان میں سے ایک ایک کلمۂ حکمت کی اگر تشریح کی جائے تو کئی کتابیں تیار ہو جائیں۔ مثلاً: الدِّین النّصیحۃ' دو الفاظ میں پورے دین کی حقیقت بتلا دی۔

الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی اور مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔

۱۰۶۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِينَ بِسُيُوفِهِمْ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ قَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَخِرَبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ

۱۰۶۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے ہجرت فرما کر تو ایک بلند محلّہ بنی عمرو بن عوف میں نزول فرمایا اور چودہ رات وہاں قیام کیا۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے بنو نجار کی ایک جماعت کو بلوایا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آگئے' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں (آج بھی چشم تصور سے) دیکھ رہا ہوں کہ آنحضرت ﷺ اپنی سواری پر تشریف فرما ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے ہی بیٹھے ہیں' جب کہ بنو نجار کی جماعت آپ ﷺ کے اردگرد تھی یہاں تک کہ آپ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے صحن میں اترے، حضور اقدس ﷺ کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا تھا وہیں نماز پڑھ لیتے تھے۔ حتیٰ کہ بکریوں کے باڑہ میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے، پھر (کچھ عرصہ بعد) آپ ﷺ کو مسجد کی تعمیر کا حکم کیا گیا تو آپ ﷺ نے بنو نجار کی جماعت کو بلوایا، وہ آگئے تو ان سے فرمایا: اے بنو نجار! اپنا یہ باغ مجھے فروخت کر دو، انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! ہم اس کی قیمت کسی سے طلب نہیں کریں گے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس باغ میں کیا کچھ تھا میں کہتا ہوں' اس میں کھجور کے درخت تھے' مشرکین کی قبریں تھیں دور کچھ ویران زمین تھی' رسول اللہ ﷺ کے حکم سے کھجور کے درخت کاٹ دیئے گئے' مشرکین کی قبریں کھود ڈالی گئیں' اور کھنڈرات کو برابر کر دیا گیا' کھجور کے درختوں کو قبلہ رخ کر دیا گیا اور باغ کے دروازہ کی دونوں چوکھٹوں پر پتھر لگائے گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم (تعمیر کے دوران شدّت جذبات سے) رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ رجز پڑھتے تھے' صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے:

اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی ہے پس انصار اور مہاجرین کی مدد فرمایئے۔

۱۰۶۶...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ

۱۰۶۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ

(نبوی ﷺ) کی تعمیر سے قبل بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۶۷...... وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۰۶۷...... اس سند سے بھی سابقہ روایت (کہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر سے قبل بکریوں کے باڑے میں نماز ادا فرماتے تھے) حضرت انسؓ سے مروی ہے۔

باب-۱۹۶ تحويل القبلة من القدس الى الكعبـــــــة

بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف قبلہ ہونے کا بیان

۱۰۶۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ (وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ) فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَحَدَّثَهُمْ فَوَلَّوْا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ

۱۰۶۸...... حضرت براء ﷺ بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی، یہاں تک کہ سورۃ البقرہ کی آیت نازل ہو گئی کہ: "تم کہیں بھی ہو اپنا چہرہ کعبۃ اللہ کی طرف رکھو" یہ اس وقت نازل ہوئی کہ حضور علیہ السلام نماز سے فارغ ہو چکے تھے 'صحابہ ﷺ میں سے ایک صاحب (یہ حکم سن کر وہاں سے چلے) راستہ میں گذر انصار کی ایک جماعت پر سے ہوا وہ جماعت والے نماز میں مصروف تھے' ان صاحب نے انہیں یہ بات بتلائی چنانچہ ان لوگوں نے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کر لیا۔

۱۰۶۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

۱۰۶۹...... حضرت براء ﷺ بن عازب فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی۔ پھر ہمیں کعبۃ اللہ کی طرف پھیر دیا گیا۔

۱۰۷۰...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بِقُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ

۱۰۷۰...... حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک بار لوگ قباء میں فجر کی نماز میں مشغول تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر رات کو قرآن کریم کی آیات نازل ہوئیں اور آپ ﷺ کو استقبال قبلہ کا حکم ہوا تو انہوں نے استقبال قبلہ کر لیا۔

اس سے قبل ان کے چہرے شام کی طرف رہتے تھے اب وہ کعبہ کی طرف

آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

پھر گئے۔

۱۰۷۱...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

۱۰۷۱...... حضرت ابن عمر﷜ سے اس سند سے بھی سابقہ روایت (لوگ مسجد قباء میں فجر کی نماز میں مشغول تھے کسی نے آکر کہا رسول اللہ ﷺ کو استقبال قبلہ کا حکم ہوا تو آپ ﷺ نے استقبال قبلہ کر لیا) مروی ہے۔

۱۰۷۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً فَنَادَى أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ

۱۰۷۲...... حضرت انس﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے، پھر قرآن کی آیت نازل ہوئی "بیشک ہم آپ ﷺ کے چہرہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھتے ہیں اسلئے ہم آپ ﷺ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے جو آپ ﷺ کو پسند ہے، اب سے آپ ﷺ اپنا چہرہ نماز میں مسجد حرام کی طرف کیا کیجئے"۔ (یہ حکم سن کر) ایک شخص جو بنو سلمہ میں سے تھا لوگوں پر سے اس کا گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ نماز فجر کے رکوع میں ہیں، اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے اس نے آواز لگائی کہ: آگاہ ہو جاؤ، بے شک قبلہ تبدیل ہو گیا ہے، چنانچہ وہ لوگ قبلہ (کعبہ) کی طرف پھر گئے۔ ❶

باب-۱۹۷ النهي عن بناء المساجد على القبور واتخاذ الصور فيها الخ

قبروں پر مساجد بنانے، ان میں مورتیں بنانے اور قبروں کو مساجد بنانے کی لعنت

۱۰۷۳...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۰۷۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین

❶ ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ میں نماز فرض ہو چکی تھی، اس وقت قبلہ کیا تھا بیت المقدس یا کعبۃ اللہ؟ اس میں صحابہ و تابعین کا اختلاف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس﷜ کا قول یہ ہے کہ اوّل ہی سے قبلہ بیت المقدس تھا جو ہجرت کے بعد بھی سولہ یا سترہ ماہ رہا، پھر کعبۃ اللہ کو قبلہ بنانے کا حکم آیا جب کہ بعض دوسرے حضرات کے نزدیک فرضیت نماز کے وقت بیت اللہ ہی قبلہ تھا پھر ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں بیت المقدس کو قبلہ بنا دیا گیا اور مدینہ میں سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے آپ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر تحویل قبلہ کا حکم آیا۔ اور تفسیر قرطبی میں اس کو اصح قرار دیا گیا ہے، اور حکمت اس کی یہ ہے کہ مدینہ منورہ آنے کے بعد چونکہ سابقہ یہودیوں کے قبائل سے واسطہ پڑا لہٰذا انہیں مانوس کرنے کے لئے انہی کا قبلہ باذنِ خداوندی اختیار فرمایا گیا لیکن بعد میں تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ ضدی اور ہٹ دھرم ہیں اسی لئے آپ ﷺ کو اپنے اصلی قبلہ یعنی بیت اللہ جس کی طرف آپ ﷺ کو لمبی رغبت بھی تھی کہ آپ ﷺ کے آباء ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ تھا کی طرف نماز میں رخ کرنے کا حکم دیا گیا۔

بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أُولَئِكِ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكِ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے ایک گرجا گھر کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا کہ اس کلیسا میں تصاویر تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں میں یہ عادت تھی کہ جب ان کا کوئی نیک و صالح آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں مورتیاں اور تصاویر رکھتے تھے' وہ لوگ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق میں سے ہوں گے"۔

۱۰۷۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ كَنِيسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ

۱۰۷۴...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کے مرض الوفات میں لوگوں نے باتیں کیں اور ام حبیبہ و ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے بھی گرجا کا حال بیان کیا۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۱۰۷۵...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۱۰۷۵...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج نے ایک گرجا کا تذکرہ کیا جو انہوں نے ملک حبش میں دیکھا تھا جس کا نام ماریہ تھا پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۱۰۷۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

۱۰۷۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس مرض میں جس سے آپ ﷺ (صحتیاب ہو کر) کھڑے نہ ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو مسجد بنالیا"۔

قَالَتْ فَلَوْلَا ذَاكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَوْلَا ذَاكَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر آپ ﷺ کو یہ خدشہ نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کھلی جگہ پر ہوتی مگر آپ ﷺ کو ڈر ہوا کہ کہیں آپ ﷺ کی قبر کو بھی مسجد نہ بنالیا جائے۔

۱۰۷۷...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ

۱۰۷۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ ان یہودیوں کو تباہ کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا"۔

أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

١٠٧٨...... و حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

١٠٧٨...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبور کو مساجد میں تبدیل کر دیا۔"

١٠٧٩...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ هَارُونُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا

١٠٧٩...... عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا:
"جب رسول اللہ ﷺ کا وقت موعود قریب ہوا تو آپ نے چادر اپنے چہرۂ مبارک پر ڈالنا شروع کر دی' پھر جب چادر کے اندر گھمس ہوتا (اور آپ ﷺ گھبراتے) تو چہرہ سے ہٹا لیتے' آپ ﷺ اسی حالت میں تھے کہ فرمایا:
"اللہ کی پھٹکار ہو۔ یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا"۔
آپ ﷺ ڈراتے تھے کہ مسلمان بھی ایسا ہی نہ کریں۔

١٠٨٠...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنْدَبٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ

١٠٨٠...... حضرت جندب ؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی وفات سے پانچ روز قبل یہ فرماتے ہوئے سنا:
"میں اللہ کے سامنے بری ہوں اس بات سے کہ تم میں سے کسی کو خلیل اور دوست بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا دوست بنالیا ہے جیسے کہ اس نے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا' اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو بکر ؓ کو اپنا خلیل بناتا' خبر دار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی اور صلحاء کی قبروں کو مساجد (عبادت گاہ و سجدہ گاہ) بنا لیتے تھے' خبر دار! قبروں کو مسجد نہ بناؤ' میں تمہیں اس سے روکتا ہوں"۔

باب-١٩٨ فضل بناء المساجد والحث عليها

باب تعمیر مساجد کی فضیلت و ترغیب کا بیان

١٠٨١...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ تَعَالَى قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ابْنُ عِيسَى فِي رِوَايَتِهِ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ

١٠٨١...... حضرت عبد اللہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا اس وقت جبکہ انہوں نے مسجد رسول ﷺ (مسجد نبوی) کی تعمیر کی تو لوگوں نے انہیں بہت کچھ کہا، انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ پر بہت زیادتی کی ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کیلئے مسجد بنائی اور ایک روایت میں ہے اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ اسی جیسا گھر جنت میں بنائے گا۔

١٠٨٢...... وحدثنا زهير بن حرب و محمد بن مثنى واللفظ لابن مثنى قالا نا الضحاك بن مخلد قال انا عبد الحميد بن جعفر قال حدثني ابي محمود ابن لبيد ان عثمان بن عفان اراد بناء المسجد فكره الناس ذالك فاحبوا ان يدعه على هيئته فقال سمعت رسول صلي الله عليه وسلم يقول من بنى مسجدا لله بنى الله له بيتا فى الجنة مثله

١٠٨٢...... محمود بن لبید کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر (و توسیع) کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اسے ناپسند کیا کہ مسجدِ رسول ﷺ کو اسی حالت پر رہنے دو جس پر وہ ہے (اور حضور ﷺ کے زمانہ میں تھی) عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے کہ:

جس نے اللہ کی رضا جوئی کیلئے مسجد بنائی اللہ اس کے واسطے ویسا ہی جنت میں گھر بنائے گا۔

باب-١٩٩ الندب الى وضع الايدي على الركب فى الركوع ونسخ التطبيق

رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھنے کا بیان

١٠٨٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا أَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هَؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَقُومُوا فَصَلُّوا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ وَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعْنَا أَيْدِيَنَا

١٠٨٣...... اسودؒ و علقمہؒ رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ ہم دونوں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کے پاس ان کے گھر میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا کہ کیا ان لوگوں نے (امراء و حکام نے) تمہارے پیچھے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں! فرمایا: تو اٹھو اور نماز پڑھو (امراء و حکام کے انتظار میں نماز کو وقت سے مؤخر مت کرو) انہوں نے ہمیں نہ اذان دینے کو کہا نہ اقامت کو، پھر ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے کو گئے تو ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو اپنی دائیں طرف اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر لیا، جب وہ رکوع میں گئے

عَلٰى رُكَبِنَا قَالَ فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا وَطَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا وَيَخْنُقُونَهَا إِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً وَإِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَصَلُّوا جَمِيعًا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيَجْنَأْ وَلْيُطَبِّقْ بَيْنَ كَفَّيْهِ فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرَاهُمْ

تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لئے' انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر ہاتھ مارا اور ہماری ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان چھوڑ دیا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: تمہارے اوپر ایسے حکام حاکم بنیں گے جو نمازوں کو اوقات سے مؤخر کریں گے اور (عصر کی نماز کو) اتنا مؤخر کر دیں گے کہ سورج بالکل غروب ہونے کو ہو گا (جب عصر کی نماز پڑھیں گے) جب تم ایسے حکام کو دیکھو کہ وہ یہی حرکت کر رہے ہیں تو تم اپنی نمازوں کو وقت پر پڑھنا' اور ان کے ساتھ دوبارہ بطور نفل و تطوع پڑھنا (تاکہ ان کے غیظ و غضب سے بھی بچے رہو) اور جب تم تین افراد ہو (تین سے زیادہ نہ ہوں) تو ساتھ مل کر نماز پڑھو' (یعنی اس طرح نہ کھڑے ہو کہ امام آگے اور دو مقتدی پیچھے بلکہ تینوں ساتھ ہی کھڑے ہو کر نماز پڑھو) اور جب تین سے زائد ہو تو تم میں سے کوئی ایک (آگے بڑھ کر) تمہاری امامت کرے۔ جب رکوع کرو تو اپنے بازوؤں (ہاتھوں) کو رانوں پر رکھے اور جھک جائے' اور ہتھیلیوں کے درمیان تطبیق کرے گویا کہ میں آنحضرت ﷺ کی انگلیوں کو کھلا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

١٠٨٤...... و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَجَرِيرٍ فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ

۱۰۸۴...... علقمہؒ اور اسودؒ (دونوں مشہور تابعی ہیں علقمہؒ امام ابو حنیفہؒ کے استاد ہیں) حضرت عبداللہ ؓ بن مسعود کے پاس داخل ہوئے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تمہارے پیچھے لوگ نماز پڑھ چکے؟ ان دونوں نے کہا کہ ہاں! پھر عبداللہ ؓ دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے' ایک ان کے دائیں طرف تھا دوسرا بائیں طرف۔ (وہ دونوں فرماتے ہیں کہ) پھر ہم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لئے' عبداللہ ؓ نے ہمارے ہاتھوں پر ہاتھ مارا اور دونوں ہاتھوں کے درمیان تطبیق کر دی اور انہیں رانوں کے درمیان کر دیا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے۔ ❶

❶ مذکورہ احادیث میں کئی مسائل فقہیہ سے متعلق جزئیات نکلتے ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ کہ امراء اور حکام کے انتظار میں نماز کو مؤخر کرنا اتنی دیر کہ وقت نکلنے کا اندیشہ ہو صحیح نہیں۔
اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ گھر پر نماز پڑھ لینا بھی درست ہے اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو' اور فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اگرچہ بلا عذر اور معمولی اعذار کی بناء پر ترک جماعت پر متعدد وعیدیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔
تیسری بات تطبیق سے متعلق ہے۔ تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر انہیں رانوں کے درمیان لٹکانے کو ابتداء میں یہی حکم تھا لیکن بعد میں منسوخ ہو گیا' شاید ابن مسعود ؓ کو یا تو نسخ اور ناسخ کا علم نہ تھا یا پھر جواز پر محمول کر کے اس پر عمل کیا ...... (جاری ہے)

١٠٨٥..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ أَصَلَّى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

١٠٨٥..... حضرت مُعصبؓ بن سعد فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا' میرے والد نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنے پر رکھو' میں نے دوبارہ ویسے ہی کیا تو میرے ہاتھوں پر مارا اور کہا کہ ہمیں اس طرح (رانوں کے درمیان ہاتھ لٹکانے سے) منع کیا گیا ہے' اور حکم دیا گیا ہے کہ اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں۔

١٠٨٦..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِي أَبِي اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا نُهِينَا عَنْ هَذَا وَأُمِرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ

١٠٨٦..... مُصعبؒ بن سعد کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے اپنے والد کے بازو میں نماز پڑھی رکوع کیا اور ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ میرے والد نے میرے ہاتھ پر مار کر فرمایا اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پھر دوسری مرتبہ اسی طرح کیا تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور میرے والد نے فرمایا:
ہم پہلے اسی طرح کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

١٠٨٧..... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ فَنُهِينَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ

١٠٨٧..... اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت (مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے کہ ایک بار رکوع ہاتھوں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھا تو میرے نے اس منع فرمایا اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم فرمایا) ابی یعفورؒ سے مروی ہے۔

١٠٨٨..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هَكَذَا يَعْنِي طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَقَالَ أَبِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكَبِ

١٠٨٨..... حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا، میرے والد نے کہا کہ پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے مگر بعد میں ہم کو گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)..... ایک بات یہ کہ اگر ۲ یا اس سے زائد افراد ہوں امام کے علاوہ تو ان کی ترتیب یہی ہو گی کہ امام آگے اور دونوں مقتدی پیچھے ہوں گے۔ تمام علماء کا یہی مذہب ہے' جب کہ حدیث بالا سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذہب وہی معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے بتلایا۔
البتہ اگر کل دو ہی افراد ہوں ایک امام اور ایک مقتدی تو تمام علماء کے نزدیک مقتدی امام کے دائیں طرف ہی کھڑا ہو گا۔
ایک مسئلہ حدیث بالا سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی نے فرض پڑھ لئے تو دوبارہ اسی فرض کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے بہ نیتِ نفل۔
دوسری بار ادا کی جانے والی نماز نفل ہو گی۔

١٠٨٩...... حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ أَصَابِعِي وَجَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا أَنْ نَرْفَعَ إِلَى الرُّكَبِ

١٠٨٩...... معصبؒ بن سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار اپنے والد کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب رکوع کیا تو انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے میں پھنسائیں اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر گھٹنوں کے درمیان کر دیا' میرے والد (حضرت سعدؓ نے میرے ہاتھوں پر مارا' جب نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: ہم پہلے اسی طرح کیا کرتے تھے' بعد ازاں ہمیں حکم ہوا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں تک اٹھائیں۔

باب-٢٠٠ جواز الاقعـــاء على العقبين

ایڑیوں پر سُرین کے بل بیٹھنا جائز ہے

١٠٩٠...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ ﷺ

١٠٩٠...... طاوسؒ کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عباسؓ سے قدموں پر سُرین ❶ کے بَل بیٹھنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ تو سنت ہے، ہم نے کہا کہ ہم ایسے آدمی پر یا اس کی ٹانگ پر ظلم تصور کرتے ہیں؟ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ:

"بلکہ یہ تو تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے"

باب-٢٠١ تحريم الكـــلام فى الصلاة و نسخ ما كان من اباحـــة

دورانِ نماز گفتگو کی حُرمت اور اس کی اباحت کی منسوخی

١٠٩١...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ

١٠٩١...... حضرت معاویہؓ بن الحکم السلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک شخص کو جماعت میں سے چھینک آگئی' میں نے فوراً یرحمک اللہ کہہ دیا' اب تو سب لوگ مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا کہ کاش! میری ماں مجھے روئے (یعنی

❶ سُرین کے بل زمین پر بیٹھنے کو حدیث میں "اقعاء" کہا گیا ہے اور پیچھے گذر چکا ہے کہ اقعاء سے حضور علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ جب کہ حدیث بالا میں فرمایا کہ یہ نبی علیہ السلام کی سنت ہے۔ تو بظاہر دونوں میں تعارض ہے۔
علماء نے لکھا ہے کہ اقعاء کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ سُرین کے بل بیٹھ کر پنڈلیوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف زمین سے ٹیک کر کھڑے کئے جائیں۔ یہ صورت ممنوع ہے کہ کتے کی بیٹھک سے مشابہت رکھتی ہے۔
دوسری صورت وہ ہے جو مذکورہ حدیث میں بیان کی گئی کہ قعدہ میں بائیں پاؤں کو بچھا کر سُرین کے بل اس پر بیٹھا جائے۔ یہ سنت ہے اور منع نہیں ہے۔

عَنْ عَطَاء بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَا ثُكْلَ أُمِّيَاهْ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّيبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

میں مر جاؤں) تم کیوں مجھے اس طرح دیکھ رہے ہو' اب تو سب نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے شروع کر دیئے' اور جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہ رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں میں نے آپ ﷺ سے قبل اور نہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ سے زیادہ اچھا معلم اور بہترین تعلیم دینے والا دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ مجھے جھڑکا' نہ مارا نہ برا بھلا کہا بلکہ فرمایا: "یہ جو نماز ہے اس میں لوگوں کی بات اور کلام درست نہیں' یہ تو صرف تسبیح و تکبیر اور تلاوتِ قرآن سے عبارت ہے اور جیسا آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جاہلیت کے دور سے نیا نیا نکلا ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی نعمت سے سرفراز کیا۔ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں (غیب کی خبریں معلوم کرنے کیلئے) فرمایا: تم مت جاؤ ان کے پاس۔ میں نے کہا کہ اور ہم میں کچھ لوگ بدشگونی و بدفالی لیتے ہیں۔ فرمایا: یہ تو ان کے دلوں میں پائی جانے والی بات ہے (جس کی خارج میں اور شریعت میں کوئی حقیقت نہیں) لہٰذا یہ بدفالی و بدشگونی انہیں اور تمہیں کسی کام سے نہ روکے (کہ بدفالی کے وجہ سے کوئی کام کرتے کرتے رک جاؤ)۔ میں نے پھر عرض کیا جو لکیریں کھینچ کر خاص عمل کرتے تھے' جس کی لکیر ان کی لکیر کے موافق ہو گی تو ویسی ہی بات ہو گی (معلوم ہوا کہ علم رمل اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو عطا فرمایا تھا' ایک قول کے مطابق وہ نبی حضرت ادریس علیہ السلام یا دانیال علیہ السلام تھے)۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو اُحد پہاڑ اور جوانیہ کی طرف میری بکریاں چراتی تھی' ایک روز جو میں وہاں جا نکلا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا ایک بکری کو لئے جا رہا ہے ریوڑ میں سے' میں بھی آخر آدم کے بیٹوں میں ایک آدمی ہی ہوں' جس طرح اوروں کو صدمہ اور افسوس ہوتا ہے مجھے بھی ہوتا ہے' غصہ میں آ کر میں نے باندی کو ایک زوردار تھپڑ مار دیا' میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے میرے اس فعل کو بہت بڑا اور سنگین قرار دیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ فرمایا: جاؤ اسے لیکر آؤ' میں اسے لایا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں

ہے؟اس نے کہا آسمان میں۔ پھر فرمایا: میں کون ہوں؟ کہنے لگی: اللہ کے رسول۔ فرمایا کہ اسے آزاد کردو کہ یہ مؤمنہ ہے۔ ❶

۱۰۹۲...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۰۹۲...... حضرت یحییٰ بن کثیر سے اس سند سے یہی سابقہ روایت (...... نماز میں کلام کرنا درست نہیں یہ تو صرف تسبیح و تکبیر و تلاوت قرآن سے عبارت ہے...... الخ) مروی ہے۔

---

❶ یہ حدیث بہت سے اہم مسائل پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے تو موضوع بحث مسئلہ نماز میں گفتگو کا ہے جس پر امام مسلمؒ نے عنوان قائم فرمایا ہے۔ امام نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ: نماز میں کسی بھی قسم کی عام انسانی گفتگو یا کلام ناجائز اور حرام ہے۔ خواہ کسی بھی ضرورت یا نماز ہی کی مصلحت کی وجہ سے ہو۔ اور اگر نمازی کو کسی امر صلوٰۃ پر متنبہ کرنا ہو تو مرد کے لئے حکم ہے کہ تسبیح سبحان اللہ کہے اور عورت تالی بجائے۔
امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ اور تمام جمہور ائمہ سلف و خلف کا یہی مذہب ہے۔
البتہ امام اوزاعیؒ کے نزدیک اگر نماز کی کسی مصلحت کی وجہ سے کلام کیا ہو تو جائز ہے، ان کی دلیل حدیث ذوالیدین ہے۔
یہ ساری گفتگو جان بوجھ کر کلام کرنے والے کے بارے میں ہے۔ لیکن اگر کوئی بھول کر لاعلمی میں کلام کر لے تو اس میں شوافعؒ، امام مالکؒ و امام احمدؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اگر کلام قلیل ہو، البتہ امام ابو حنیفہؒ اور کوفیین کے نزدیک اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔
علامہ عثمانیؒ صاحب فتح الملہم فرماتے ہیں کہ شیخ الامام ابو بکر الرازی الحنفیؒ نے احکام القرآن میں لکھا ہے کہ اولاً نماز میں کلام کرنا مباح تھا، بعد میں حرام کر دیا گیا، اور اب بالکل ممنوع ہے اور فقہاء کا اس پر اتفاق ہے، البتہ امام مالکؒ کے نزدیک نماز کی درستگی و اصلاح کی خاطر جو کلام کیا جائے وہ مفسد صلوٰۃ نہیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک نسیاناً کلام اگر قلیل ہو تو وہ بھی مفسد صلوٰۃ نہیں۔ جب کہ احنافؒ کے نزدیک ہر طرح کی گفتگو یا کلام خواہ مصلحتِ صلوٰۃ کی بناء پر ہو یا نسیاناً قلیل ہو یا کثیر ہر حال میں حرام اور مفسدِ صلوٰۃ ہے۔ احناف کی دیل قرآن کریم کی آیت "وقوموا للہ قانتین" ہے۔ علاوہ ازیں وہ تمام روایات واحادیث جن میں دورانِ نماز کلام کو ممنوع قرار دیا گیا ہے وہ احناف کی متدلات ہیں کیونکہ ان میں اصلاح صلوٰۃ یا نسیاناً کی کوئی قید مذکور نہیں ہے۔
اس حدیث سے بدشگونی و بدفالی لینے کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانے اور غیر یقینی علوم میں لگنے کی ممانعت بھی معلوم ہوئی۔ ہمارے زمانہ میں بھی جاہل عوام اکثر نجومیوں، پنڈتوں اور ایسے حرام کام کرنے والوں کے پاس جاتے ہیں حالانکہ نجومی کو ہاتھ دکھانا اور بدفالی و بدشگونی وغیرہ لینا حرام ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان ان باتوں میں لگ کر شرک کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور توحید اور خدا کی عظمت سے غافل ہو جاتا ہے۔
علم رمل اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس یا حضرت دانیال علیہما السلام میں سے کسی کو عطا فرمایا تھا جس کی وجہ غالباً (واللہ اعلم بالصواب) یہ تھی کہ ان کے زمانہ میں اس علم کا بڑا چرچا تھا تو چونکہ اللہ نے ہر نبی کو اس کے زمانہ کے اعتبار سے معجزات عطا فرمائے تھے تو غالباً انہیں بھی اہل زمانہ کے ماہرین علم رمل پر معجزہ بنانے کے لئے یہ علم عطا فرمایا تھا، لیکن ان کے بعد اب کسی دوسرے کے لئے اس علم میں مشغولیت اختیار کرنا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم
حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ لکیروں کے توازن سے قلبس فراست کے ذریعہ بہت سے مغیبات کا علم حاصل ہو جاتا تھا، تو اگر کسی کے خط اور لکیر میں نبی کی لکیر مطابقت ہو گئی صورۃً اور حالۃً تو گویا اسے کمال علم حاصل ہے۔
اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ معلم کو بہترین اخلاق اور اعلیٰ تحمل و بردباری اور کمال ظرف مندی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے جیسے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حکم نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے مجھے جھڑکا نہ مارا نہ برا بھلا کہا، اور میں نے آپ ﷺ سے بہتر کوئی معلم نہیں دیکھا۔

١٠٩٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا

١٠٩٣...... حضرت عبداللہ ؓ بن مسعود سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ کو نماز کے دوران (جب وہ نماز میں ہوتے) سلام کرتے تھے اور آپ ﷺ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے (پہلی ہجرت حبشہ کے بعد) تو ہم نے تو آپ ﷺ کو (حسب سابق) سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم پہلے آپ ﷺ کو نماز میں سلام کرتے تھے تو ہمیں آپ ﷺ جواب دیا کرتے تھے (اب کیا ہوا؟) فرمایا: "اس سے نماز میں خلل پیدا ہوتا ہے۔"

١٠٩٤...... حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

١٠٩٤...... اعمش ؓ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (کہ نجاشی کے پاس سے واپسی کے بعد حضور ﷺ کو نماز میں سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا) مروی ہے۔

١٠٩٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ وَهُوَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ

١٠٩٥...... حضرت زید ؓ بن ارقم فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں کلام کیا کرتے تھے' آدمی نماز میں اپنے ساتھ والے آدمی سے گفتگو کر لیتا تھا لیکن پھر یہ آیت کریمہ "وَقُومُوْ لِلّٰهِ قَانِتِين" نازل ہوگئی، جس کے بعد ہمیں سکوت کا حکم ہو گیا اور گفتگو سے منع کر دیا گیا۔

١٠٩٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

١٠٩٦...... حضرت خالد ؓ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (آدمی نماز میں اپنے ساتھ والے آدمی سے گفتگو کر لیتا تھا اس آیت کریمہ و قوموا للہ قانتین کے نزول کے بعد ہم کو نماز میں گفتگو سے منع کر دیا گیا) بعینہ مروی ہے۔

١٠٩٧...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ آنِفًا وَأَنَا أُصَلِّي وَهُوَ مُوَجِّهٌ حِينَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

١٠٩٧...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے کسی ضرورت کے لئے بھیجا (میں واپس آیا) تو آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا' آپ ﷺ آہستہ چل رہے تھے' قتیبہ کی روایت میں ہے کہ نماز پڑھ رہے تھے' میں نے سلام کیا تو مجھے اشارہ فرمایا۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا کہ: ابھی تم نے سلام کیا تھا' میں نماز میں تھا (لہذا تمہیں جواب نہیں دیا) اس وقت آپ ﷺ کا رخ مشرق کی طرف تھا۔

۱۰۹۸...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهِ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا فَأَوْمَأَ زُهَيْرٌ أَيْضًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْأَرْضِ وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي أَرْسَلْتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي

قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهِ أَبُو الزُّبَيْرِ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهِ إِلَى غَيْرِ الْكَعْبَةِ

۱۰۹۸...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا۔ جب کہ خود آپ بنوالمصطلق کی طرف عازم سفر تھے، میں واپس آیا تو آپ ﷺ اپنے اونٹ پر ہی نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے مجھے کہا (بیٹھ جاؤ یا خاموش) زہیرؒ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے بھی ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا۔ میں نے پھر دوبارہ بات کی تو آپ ﷺ نے پھر اشارہ فرمایا ہاتھ سے۔ زہیرؒ نے بھی دوبارہ اشارہ کر کے بتلایا زمین کی طرف (یعنی بیٹھ جاؤ۔ اور میں آپ ﷺ کی تلاوت سن رہا تھا' آپ ﷺ سر سے رکوع سجدہ کے لئے اشارہ فرما رہے تھے۔ جب نماز سے فراغت حاصل کر چکے تو فرمایا (اب بتاؤ) جس کام کے لئے میں نے تمہیں بھیجا تھا وہ کیا کیا؟ کیونکہ تم سے بات کرنے میں سوائے نماز کے اور کوئی مانع نہیں تھا میں نماز پڑھ رہا تھا اس لئے تم سے بات نہ کی۔

زہیرؒ کہتے ہیں کہ (جب یہ حدیث بیان کی) تو ابوالزبیر ؓ کعبہ کی طرف منہ کئے بیٹھے تھے انہوں نے (ابوالزبیر نے) ہاتھ کے اشارہ سے بنی المصطلق کی طرف اشارہ کیا کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف رخ نہیں فرمایا (ان نوافل میں جو اونٹ پر ادا کئے۔ جس سے معلوم ہوا کہ سواری پر نفل کیلئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں)۔

۱۰۹۹...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي

۱۰۹۹...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' آپ ﷺ نے مجھے کسی ضرورت کے لئے بھیجا' جب میں واپس لوٹا تو آپ ﷺ سواری پر قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھ رہے تھے' میں نے سلام کیا تو جواب نہ دیا۔ جب نماز سے فارغ ہو کر میری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: میں چونکہ نماز پڑھ رہا تھا اس لئے تم سے گفتگو نہ کر سکا۔ (نماز مانع تھی)۔

۱۱۰۰...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ

۱۱۰۰...... حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کیلئے بھیجا باقی حدیث حماد والی حدیث (جب واپس لوٹا تو آپ ﷺ سواری پر بغیر قبلہ رخ نماز ادا فرما رہے تھے میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا) کی طرح منقول ہے۔

باب-۲۰۲ جواز لعن الشيطان في اثناء الصلاة والتعوذ منه الخ

نماز کے دوران شیطان پر لعنت کا جواز ہے

۱۱۰۱...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَإِنَّ اللهَ أَمْكَنَنِي مِنْهُ فَذَعَتُّهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ (رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) فَرَدَّهُ اللهُ خَاسِئًا ـ وَ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ

۱۱۰۱...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”آج رات ایک سرکش جن میری نماز توڑنے کے لئے نماز میں غفلت و دھیان بٹانے کی کوشش کرنے لگا' اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو عطا فرمایا تو میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا، اور میرا ارادہ ہوا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون سے باندھ دوں تا کہ صبح کو جب تم سب آؤ تو اسے دیکھ لو۔ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی: ”اے میرے رب! میری مغفرت فرمادے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کیجئے جو میرے بعد کسی کو نہ ملے“۔ (لہٰذا میں نے اسے چھوڑ دیا) اور اللہ تعالیٰ نے اسے ذلت و خواری کے ساتھ بھگادیا۔

۱۱۰۲...... وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا شَبَابَةُ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعَتُّهُ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ فَدَعَتُّهُ

۱۱۰۲...... حضرت شعبہؓ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (آپ ﷺ نے فرمایا: ایک شرکش جن میری نماز توڑنے کیلئے دھیان بٹانے کی کوشش کرنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا اور میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا...... الخ) منقول ہے۔

۱۱۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ

۱۱۰۳...... حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے تو ہم نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، پھر آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: میں تجھ پر اللہ کی طرف سے لعنت کرتا ہوں۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک ایسے پھیلایا گویا کوئی چیز لے رہے ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے دورانِ نماز آپ ﷺ کو وہ بات کہتے سنا جو اس سے قبل ہم نے آپ سے کبھی نہیں سنی۔ اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک پھیلادیا۔ فرمایا کہ: اللہ کا دشمن شیطان ایک شعلۂ آگ لے کر میرے پاس آیا تا کہ اسے میرے چہرے پر ڈال دے تو میں نے کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ تین بار کہا۔ پھر میں نے کہا: میں تجھ پر

أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ وَاللهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

لعنت کرتا ہوں جس طرح اللہ نے تجھ پر لعنت فرمائی۔ تین بار کہا لیکن تینوں بار کہنے کے باوجود وہ پیچھے نہ ہٹا، چنانچہ پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا (اور اسی نیت سے ہاتھ بڑھایا) لیکن اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندھا پڑا رہتا اور اہلِ مدینہ کے لڑکے اس سے کھیلتے رہتے۔ [1]

باب-۲۰۳ جواز حمل الصبيان في الصلاة الخ

نماز میں بچوں کے اٹھانے کا جواز ہے

١١٠٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا قَالَ يَحْيَى قَالَ مَالِكٌ نَعَمْ

۱۱۰۴...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ (نواسی) کو جو ابوالعاص بن الربیع کی بیٹی تھیں اٹھائے ہوئے نماز پڑھتے تھے جب آپ قیام کرتے تو اسے اٹھا لیتے اور جب سجدہ میں جاتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے تھے۔

١١٠٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجْلَانَ سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا

۱۱۰۵...... حضرت ابو قتادہ الانصاری سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ لوگوں کی امامت فرما رہے ہیں اور اُمامہ بنت ابی العاص جو حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھیں (یعنی آپ ﷺ کی نواسی) کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ جب آپ رکوع میں جاتے تو اسے رکھ دیتے زمین پر اور جب سجدہ سے اٹھتے تو دوبارہ اٹھا لیتے۔

١١٠٦...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ

۱۱۰۶...... حضرت ابو قتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو

---

[1] معلوم ہوا کہ شیطان انبیاء علیہم السلام کو بھی نماز میں نہیں بخشتا اور ان کی نمازوں کو بھی خراب کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کے یاد آنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کی رعایت کی خاطر میں نے اسے باندھا نہیں کیونکہ ان کی دعا یہ تھی کہ میرے بعد کسی کو ایسی سلطنت نہ ملے، اور انہیں اللہ تعالیٰ نے جنات پر بھی حکومت عطا فرمائی تھی۔
نوویؒ نے فرمایا کہ چونکہ باب سابق میں یہ بات گذر چکی ہے کہ نماز میں کلام سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس لئے اس حدیث میں تاویل کی جائے گی کہ یہ کلام کی حرمت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ واللہ اعلم

مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا

میں نے دیکھا کہ لوگوں کو نماز بھی پڑھا رہے ہیں اور اُمامہ بنت ابوالعاص آپ ﷺ کی گردن پر سوار ہے، جب آپ سجدہ کرتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے۔

١١٠٧...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ

١١٠٧...... یہ حدیث بھی سابق حدیث کی مثل ہے یعنی ابو قتادہ نے آپ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ کے کاندھے پر امامۃ بنت ابوالعاص سوار ہے۔ آپ سجدہ سے اٹھتے وقت اٹھا لیتے تھے۔ لیکن اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ آپ علیہ السلام امامت کروا رہے تھے۔

باب-٢٠٤ جواز الخطوة والخطوتين فی الصلاة الخ

نماز میں کسی ضرورت کی وجہ سے ایک دو قدم چلنا جائز ہے

١١٠٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَفَرًا جَاءُوا إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ فَقَالَ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُودٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهُ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ قَالَ أَبُو حَازِمٍ إِنَّهُ لَيُسَمِّهَا يَوْمَئِذٍ انْظُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا فَعَمِلَ هَذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوُضِعَتْ هَذَا الْمَوْضِعَ فَهِيَ مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَيْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ

١١٠٨...... حضرت ابو حازمؒ کہتے ہیں کہ چند افراد حضرت سہل ؓ بن سعد کے پاس آئے اور وہ منبر کے بارے میں جھگڑتے تھے کہ کس لکڑی کا بنا ہوا تھا سہل بن سعد ؓ نے فرمایا کہ واللہ! میں جانتا ہوں کہ منبر نبی کس لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اور کس نے اسے بنایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب پہلے دن پہلی بار اس پر تشریف فرما ہوئے تو میں نے دیکھا تھا۔ ابو حازم کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو عباس! سارا حال تفصیل سے بیان کیجئے۔ چنانچہ حضرت سہل ؓ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو جس کا سہل ؓ نے نام بھی لیا تھا پیغام بھجوایا کہ اپنے غلام کو جو بڑھئی ہے کچھ مہلت دے دے تاکہ وہ میرے لئے چند ایسی لکڑیاں بنا دے جس پر کھڑے ہو کر میں لوگوں سے بات کر سکوں۔ (وعظ و نصیحت کر سکوں)۔ چنانچہ اس بڑھئی نے تین سیڑھیوں والا (منبر) بنا دیا پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اس جگہ رکھا گیا جہاں ہے۔ اس کی لکڑی غابہ کے جھاؤ کی

النَّاسُ وَرَاءَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي

تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اس پر کھڑے ہوئے تکبیر کہی' لوگوں نے بھی تکبیر کہی آپ ﷺ کے پیچھے' آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے' پھر آپ ﷺ رکوع سے اٹھے اور الٹے قدموں منبر سے نیچے اترے اور اس کی جڑ❶ میں سجدہ کیا' پھر دوبارہ سابقہ حالت میں لوٹے یہاں تک کہ نماز کے اختتام پر فارغ ہوئے۔ اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اے لوگو! میں نے یہ منبر اس لئے بنوایا ہے تاکہ تم میری (صحیح طور پر) اقتدا کر سکو اور میری نماز کو سیکھ لو"۔

۱۱۰۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنْبَرُ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ

۱۱۰۹...... ابو حازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کا منبر کس چیز کا تھا۔ باقی حدیث پچھلی حدیث کی مثل ہے کہ (وہ غابہ کے جھاؤ کا تھا اور پھر آپ علیہ السلام نے اس پر نماز پڑھی۔ سجدے کیئے زمین پر آئے اور آخر میں وجہ بیان کی کہ یہ منبر اسلئے بنوایا ہے تاکہ تم میری اقتداء کر سکو۔

باب-۲۰۵ کراھــــــة الاختصار فی الصلاۃ

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت کا بیان

۱۱۱۰...... و حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ

۱۱۱۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔❷

---

❶ جڑ سے مراد کنارہ ہے۔ منبر کا نچلا درجہ جو زمین سے لگا ہوا ہوتا ہے وہاں سجدہ فرمایا:

❷ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے۔ حدیث میں اختصار کا لفظ بیان ہوا ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر ہاتھوں پر ٹیک لگانے سے کی ہے۔ کما قالہ 'النووی'۔

باب-۲۰۶ کراهـــــة مسح الحصى و تسوية التراب في الصلاة

نماز میں کنکری ہٹانا اور مٹی برابر کرنا مکروہ ہے

۱۱۱۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى قَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

۱۱۱۱...... حضرت معیقب ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں کنکریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر بہت ہی مجبوری ہو تو ایک بار کنکریاں ہٹالے۔ ❶

۱۱۱۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَاحِدَةً

۱۱۱۲...... حضرت معیقب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا کہ "وہ آدمی نماز میں مٹی برابر کرتا رہتا ہے سجدہ کی جگہ پر اگر ضروری ہی ہو تو صرف ایک بار کرلے (زیادہ نہ کرے۔ جس سے معلوم ہوا کہ زیادہ کرنے سے عمل کثیر ہوگا جو احنافؒ کے نزدیک مفسد صلوٰۃ ہے)۔

۱۱۱۳...... و حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ ح-

۱۱۱۳...... حضرت ہاشم سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (نمازی اپنی نماز میں صرف ایک مرتبہ کنکریاں ہٹاسکتا ہے) مروی ہے۔

۱۱۱٤...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

۱۱۱۴...... حضرت معیقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کی جگہ پر مٹی برابر کرنے کے بارہ میں فرمایا کہ اگر ضرورت پڑے تو ایک بار کرے۔

---

❶ سجدہ کی جگہ سے کنکری ہٹانے کے بارے میں اکثر علماء نے فرمایا کہ اگر تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ایک بار ہٹانے کی رخصت ہے اس سے زائد بار نہیں۔ جب کہ نوویؒ نے شرح مسلم میں علماء کا اتفاق نقل کیا ہے اس کی کراہت پر۔
اسی طرح سجدہ کے بعد پیشانی پر لگ جانے والی مٹی کو ہٹانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اکثر علماء نے فرمایا کہ مسجد سے نکلنے سے قبل پیشانی پر سے مٹی صاف نہ کرے۔ صحابہ و تابعین فرماتے تھے کہ یہ بڑی زیادتی اور جفا ہے کہ مسجد سے نکلنے سے قبل ہی مٹی صاف کرلی جائے۔

باب-۲۰۷ النهى عن البـــصاق فى المسجد فى الصلوة و غيرها والنهى عن الصادق المصلى بين يديه و عن يمينه

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت

۱۱۱۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى

۱۱۱۵...... حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار قبلہ کی دیوار میں تھوک لگا دیکھا' آپ ﷺ نے اسے کھرچ کر صاف کر دیا اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:
جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سامنے کی طرف مت تھوکے کیونکہ نماز کے دوران اللہ تعالیٰ سامنے ہوتا ہے۔

۱۱۱۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ إِلَّا الضَّحَّاكَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ

۱۱۱۶...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ قبلہ کی دیوار میں گندگی لگی ہوئی دیکھی باقی حدیث حسب سابق (یعنی یہ کہ اسے کھرچ دیا اور تھوکنے سے منع فرمایا) مذکور ہے۔ مگر یہ کہ اس روایت میں "بصاق" کے بجائے "نخامة" کا لفظ ہے نخامة کہتے ہیں غلیظ بلغم کو جو سر یا سینے سے نکلتا ہے۔

۱۱۱۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ أَمَامَهُ وَلَكِنْ يَبْزُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

۱۱۱۷...... حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد کے قبلہ میں (محراب میں) بلغم لگا دیکھا تو اسے کنکری سے کھرچ کر صاف کر دیا۔ پھر اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے دائیں طرف یا سامنے تھوکے۔ اور فرمایا کہ یا تو بائیں طرف تھوکے یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دے۔

۱۱۱۸...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا حَدَّثَنَا

۱۱۱۸...... حضرت ابو سعید اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

روایت ہے جیسے اوپر گذری (یعنی آپ علیہ السلام نے قبلہ کی دیوار میں بلغم دیکھ کر صاف کیا پھر بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنے کی ترغیب دی)۔

۱۱۱۹...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ أَوْ مُخَاطًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ

۱۱۱۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی دیوار میں تھوک یا بلغم یا ناک کی ریزش لگی دیکھی تو اسے کھرچ ڈالا۔

۱۱۲۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَخَّعُ أَمَامَهُ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا تَنَخَّعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هَكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ

۱۱۲۰...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ مسجد کے قبلہ میں بلغم لگا دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "تمہارا کیا حال ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور پھر اپنے سامنے تھوکتا ہے' کیا کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص اس کی طرف رخ کرے اور اس کے چہرہ پر تھوک دے؟ جب تم تھوکو تو بائیں طرف تھوکو یا پاؤں کے نیچے تھوکو' اور اگر اس کا موقع نہ ہو تو پھر اس طرح کرے' قاسم (راوی حدیث) نے اپنے کپڑے میں تھوک کر بیان کیا کہ اس طرح کرے اور پھر اسی کپڑے کو آپس میں مل ڈالے۔

۱۱۲۱...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ

۱۱۲۱...... حضرت ابوہریرہؓ سے یہی سابقہ حدیث اس دوسری سند سے منقول ہے۔ باقی ہشیم کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: کہ گویا میں آنحضرت ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کپڑے کو باہم مل رہے ہیں۔

۱۱۲۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۱۲۲...... حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِه

جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو در حقیقت وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے' لہٰذا اپنے سامنے اور دائیں طرف ہرگز مت تھوکے' البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے"۔

١١٢٣۔۔۔ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

۱۱۲۳۔۔۔۔ حضرت انس ﷺ بن مالک رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دبادیا جائے (مٹی میں)۔

١١٢٤۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ التَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

۱۱۲۴۔۔۔۔ شعبہؒ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہؒ سے مسجد میں تھوکنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس ﷺ بن مالک سے سنا کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے"۔

١١٢٥۔۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْـــنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

۱۱۲۵۔۔۔۔ حضرت ابوذر ﷺ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے دونوں اعمال پیش کئے گئے' میں نے اس کے بہترین اعمال میں سے ایک عمل یہ پایا کہ راستہ میں پڑی ہوئی اذیت والی تکلیف دِہ چیز کو ہٹادیا جائے' اور اس کے برے اعمال میں سے یہ بات پائی کہ مسجد میں تھوکا جائے اور اسے دفن نہ کیا جائے"۔

١١٢٦۔۔۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ

۱۱۲۶۔۔۔۔ حضرت عبداللہ ﷺ بن الشخیر نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے تھوکا اور اسے اپنے جوتے سے مسل دیا۔

١١٢٧۔۔۔ و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ

۱۱۲۷۔۔۔۔ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت یعنی (آپ علیہ السلام نے تھوکا پھر جوتے سے رگڑ دیا) منقول ہے۔ مگر اس میں یہ ہیکہ اس کو اپنی بائیں جوتی سے مسل ڈالا۔

ﷺ قَالَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرَى

باب-۲۰۸ جواز الصلاة فی النعلین

جوتے سمیت نماز پڑھنے کا جواز ہے

۱۱۲۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ

۱۱۲۸...... ابو سلمہ سعید بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ بن مالک سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جوتے سمیت نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں! ❶

۱۱۲۹...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ

۱۱۲۹...... اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (آپ علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا آپ ﷺ جوتوں سمیت نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں!) منقول ہے۔

باب-۲۰۹ کراھۃ الصلاۃ فی ثوب لہ اعلام

پھول دار یا منقش کپڑوں میں نماز مکروہ ہے

۱۱۳۰...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ فَاذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ

۱۱۳۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک چادر میں جس پر نقش و نگار بنے تھے نماز پڑھی اور بعد میں فرمایا کہ: اس کپڑے نے مجھے اپنی طرف مشغول کر دیا (نماز میں خلل ہوا) اسے ابو جہم کو دے دو اور میرے لئے انجانیہ لے آؤ۔ ❷

۱۱۳۱...... حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

۱۱۳۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش چادر میں نماز پڑھی، آپ ﷺ کی نظر اس کے نقش و نگار پر

---

❶ اگر جوتے بالکل پاک ہوں اور ان کی طہارت میں کوئی شک و شبہ نہ ہو اور انہیں پہن کر صحیح طور پر سجدہ بھی کیا جا سکے تو جائز ہے انہیں پہن کر نماز پڑھنا۔ کما قالہ الخطابیؒ۔

❷ ابو جہم ؓ کا پورا نام عامر بن حذیفہ القرشی تھا انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ چادر ہدیہ دی تھی جس کی تصریح امام مالکؒ نے اپنی مؤطا میں روایت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کی ہے۔ یہاں بعض لوگوں نے سوال کیا کہ اگر یہ چادر حضور علیہ السلام کے دل کو نماز سے ہٹا دینے کا باعث بنی تھی تو پھر آپ ﷺ نے اسے ابو جہم ؓ کو کیوں بھجوائی؟ ان کی بھی نماز میں خلل پڑ سکتا ہے؟ اس کا جواب تو یہ ہے کہ ابو جہم اعمیٰ (نابینا) تھے، علامہ عینیؒ شارح بخاریؒ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ایک خاص تعلق نماز میں اللہ تعالیٰ سے قائم ہو جاتا تھا اور معمولی سی چیز بھی اس میں خلل انداز ہوتی تھی تو آپ ﷺ کو اذیت ہوتی لیکن دوسروں کے ساتھ یہ بات نہ تھی۔ انجانیہ ایسی موٹی چادر کو کہتے ہیں جس میں نقش و نگار اور بوٹے نہ ہوں۔

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ اذْهَبُوا بِهَذِهِ الْخَمِيصَةِ إِلَى أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيِّهِ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي

پڑی، جب نماز پوری کر چکے تو فرمایا:
"اس چادر کو ابی جہم ﷺ بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور میرے لئے انبجانیہ لے آؤ۔ کیونکہ اس نے ابھی میری نماز میں مجھے غافل کر دیا۔

۱۱۳۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ خَمِيصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ فَأَعْطَاهَا أَبَا جَهْمٍ وَأَخَذَ كِسَاءً لَهُ أَنْبِجَانِيًّا

۱۱۳۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک چادر تھی نقش و نگار والی۔ آپ ﷺ اس کے نقش و نگار میں مشغول ہو جاتے، چنانچہ آپ ﷺ نے وہ چادر ابو جہم ﷺ کو دے دی اور اپنے لئے ان سے موٹی چادر انبجانیہ لے لی۔

باب-۲۱۰ كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد اكله فى الحال وكراهة الصلاة مع مدافعة الحدث و نحو

کھانا موجود ہونے اور تقاضائے حاجت کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۱۳۳...... أَخْبَرَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ۔

۱۱۳۳...... حضرت انس بن مالک ﷺ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جب رات کا کھانا حاضر ہو جائے اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانے سے ابتدا کرو"۔

۱۱۳۴...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

۱۱۳۴...... حضرت انس ﷺ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جب کھانا سامنے قریب آجائے اور نماز کا وقت بھی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ مغرب کی نماز سے پہلے اور کھانے کو چھوڑ کر (نماز کی طرف) جلدی نہ کر۔

۱۱۳۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَحَفْصٌ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ

۱۱۳۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ کھانا سامنے آنے پر نماز کیلئے جلدی نہ کرو بلکہ پہلے کھانا کھالو) منقول ہے۔

۱۱۳۶...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۱۱۳۶...... حضرت ابن عمر ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھائے اور نماز کے لئے جلدی نہ کرے۔ یہاں

عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلَنَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ

تک کہ کھانے سے فارغ ہو جائے"۔

۱۱۳۷...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَيُّوبَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

۱۱۳۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (جب تم میں سے کسی کے سامنے کھانا آجائے تو پہلے کھانا کھائے پھر نماز پڑھے۔ کھانا چھوڑ کر نماز کی طرف نہ جائے) منقول ہے۔

۱۱۳۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ هُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدِيثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِأُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ مَا لَكَ لَا تَحَدَّثُ كَمَا يَتَحَدَّثُ ابْنُ أَخِي هَذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتَ هَذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ قَالَتْ أَيْنَ قَالَ أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ

۱۱۳۸...... ابن ابی عتیق سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اور قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک حدیث بیان کی۔ قاسم غلطیاں بہت کرتے تھے' ان کی والدہ امّ ولد (کنیز اور باندی) تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا کہ: تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اس طرح باتیں نہیں کرتے جس طرح یہ میرا بھتیجا باتیں کرتا ہے' خیر مجھے معلوم ہے کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ اسے اسکی ماں نے ادب و تربیت دی ہے اور تجھے تیری ماں نے (یعنی اس کی ماں آزاد اور عاقلہ تھی لہٰذا اس نے اپنے بیٹے کو بھی اچھی تعلیم و تربیت دی اور تیری ماں کنیز اور باندی تھی لہٰذا اس نے اپنے مطابق تعلیم و تربیت کی)۔ یہ سن کر قاسم کو سخت غصہ آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر طیش کھانے لگے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دستر خوان لے آیا گیا ہے تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہاں چلے؟ کہنے لگے: میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نماز پڑھنی ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ارے او بیوقوف بیٹھ جا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "جب کھانا حاضر ہو یا پیشاب پاخانہ کا سخت تقاضا ہو تو نماز نہیں پڑھنی چاہئے"۔ ❶

❶ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

١١٣٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو حَزْرَةَ الْقَاصُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ

۱۱۳۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بھی سابقہ حدیث (کہ جب کھانا حاضر ہو یا تقاضہ ہو نماز نہ پڑھے) کی طرح منقول ہے مگر اس میں قاسم کے قصے کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۲۱۱ نهى من اكل ثوما او بصلا عن حضور المسجد الخ

لہسن، پیاز یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا منع ہے

١١٤٠...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ

۱۱۴۰...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر میں ارشاد فرمایا:
"جس نے اس درخت یعنی لہسن کو کھایا وہ ہرگز ہماری مساجد میں نہ آئے"۔

١١٤١...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي الثُّومَ

۱۱۴۱...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جو اس پودے یعنی لہسن میں سے کھائے تو ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے یہاں تک کہ اس کی بدبو زائل ہو جائے"۔

١١٤٢...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّي مَعَنَا

۱۱۴۲...... عبدالعزیزؒ ابن صہیب کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے لہسن کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:
"رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "جو اس درخت لہسن سے کھائے وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھے"۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ یہ قاسم بن محمد بن ابی بکر ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے پوتے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے، ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بے وقوف اس لئے فرمایا کہ وہ ان کی بڑی اور رشتے، عمر، علم میں ہر اعتبار سے ان کی بزرگ تھیں، انہوں نے ان کی اصلاح اور بہتری کے لئے انہیں ڈانٹا تو اس پر بجائے شکر گزار ہونے کے اٹھ کر جانا اور غصہ کرنا نہایت حماقت کی بات ہے۔ اس لئے فرمایا کہ بے وقوف ہے۔

۱۱۴۳...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَـٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيَنَّا بِرِيحِ الثُّومِ

۱۱۴۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اس لہسن کے درخت میں سے (لہسن) کھائے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے اور لہسن کی بدبو سے ہمیں اذیت نہ پہنچائے“۔ (1)

۱۱۴۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ

۱۱۴۴...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا۔ ہمیں اسے کھانے کی سخت حاجت ہوئی تو ہم نے اسے کھالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے ہرگز قریب بھی نہ پھٹکے کہ جس چیز سے انسانوں کو اذیت پہنچتی ہے اس سے ملائکہ کو بھی اذیت ہوتی ہے“۔

۱۱۴۵...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي

۱۱۴۵...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لہسن یا پیاز کھایا وہ ہم سے یا ہماری مساجد سے دور رہے اور اپنے گھر بیٹھ رہے“۔ آپ ﷺ کے سامنے ایک ہانڈی لائی گئی جس میں کچھ سبزی ترکاریاں تھیں، آپ ﷺ کو اس میں سے بو آئی تو اس کے بارے میں دریافت کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ کو اس میں پڑی سبزیوں کے بارے میں بتلایا گیا، تو فرمایا: اسے میرے بعض صحابہ کے پاس لے جاؤ۔ انہوں نے جب آپ ﷺ کو دیکھا کہ نہیں کھایا اس ہانڈی میں سے تو انہوں نے بھی اس کا کھانا پسند نہیں کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ کھاؤ کیونکہ میں تو ان سے مناجات و سرگوشی کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے (ملائکہ سے اور انہیں ان کی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے)۔

۱۱۴۶...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

۱۱۴۶...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

(1) مساجد میں بدبودار چیز کھا کر جانا مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ یہ مساجد اللہ کے گھر ہیں اور ان میں اللہ کے فرشتے ہوتے ہیں۔ بدبو سے انہیں اذیت ہوتی ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا کہ لہسن، پیاز وغیرہ بدبودار اشیاء کھا کر مسجد میں نہ آئے، جب تک کہ بدبو زائل نہ ہو جائے۔ یہی وجہ تھی کہ خود حضور علیہ السلام پیاز لہسن نہیں کھاتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کے پاس کسی بھی وقت جبرئیل کی آمد متوقع رہتی تھی۔
آج کل بہت سے لوگ سگریٹ اور تمباکو نوشی کر کے مسجد میں آتے ہیں یہ سخت گناہ اور مسجد کی بے حرمتی اور مسلمانوں کو اذیت پہنچانا ہے۔ زکریا عفی عنہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ و قَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ

"جس شخص نے اس لہسن کو پودے سے کھایا اور ایک بار فرمایا: جس نے پیاز، لہسن اور گندنا کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ جس چیز سے بنو آدم کو تکلیف ہوتی ہے اس سے ملائکہ کو بھی اذیت ہوتی ہے۔ (بدبو سے ہر آدمی کو تکلیف ہوتی ہے)۔

۱۱۴۷ ...... و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثُّومَ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ

۱۱۴۷...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث (جو لہسن کے پودے سے کھائے وہ مسجد میں نہ آئے کیوں کہ جس چیز سے بنو آدم کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے ملائکہ کو بھی اذیت ہوتی ہے) مروی ہے۔ مگر اس میں صرف لہسن کا ذکر ہے۔ پیاز اور گندنا کا ذکر نہیں۔

۱۱۴۸ ...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَرُ فَوَقَعْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا أَكْلًا شَدِيدًا ثُمَّ رُحْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرِّيحَ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّاسُ حُرِّمَتْ حُرِّمَتْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ بِي تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لِي وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيحَهَا

۱۱۴۸...... حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی لوٹے بھی نہ تھے کہ فتح خیبر ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ لہسن کے پودے پر ٹوٹ پڑے، لوگ بھوکے تھے اس لئے ہم نے خوب اچھی طرح کھایا، پھر ہم مسجد میں گئے تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی بو محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اس برے درخت سے کھایا ہے وہ مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے، لوگوں نے کہا کہ لہسن تو حرام ہو گیا، لہسن حرام ہو گیا، حضور ﷺ کو معلوم ہوا (کہ لوگ یوں کہہ رہے ہیں) تو فرمایا:

"اے لوگو! جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے حلال فرمایا ہے مجھے کوئی حق نہیں کہ اسے حرام کر سکوں۔ لیکن یہ پودا ایسا ہے کہ میں اس کی بو کو ناپسند کرتا ہوں"۔

۱۱۴۹ ...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى زَرَّاعَةِ بَصَلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَنَزَلَ نَاسٌ مِنْهُمْ فَأَكَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَأْكُلْ آخَرُونَ فَرُحْنَا إِلَيْهِ فَدَعَا الَّذِينَ لَمْ يَأْكُلُوا الْبَصَلَ وَأَخَّرَ الْآخَرِينَ حَتّٰى ذَهَبَ رِيحُهَا

۱۱۴۹...... حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ ایک بار پیاز کے کھیت پر سے گذرے، کچھ لوگ کھیت میں اترے اور پیاز کھانا شروع کر دیا۔ جب کہ کچھ لوگوں نے نہیں کھایا۔ پھر ہم حضور علیہ السلام کے پاس گئے تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو تو فوراً (اپنے پاس) بلایا جنہوں نے پیاز نہیں کھایا تھا اور جنہوں نے کھایا تھا انہیں اس وقت تک نہیں بلایا جب تک کہ اس کی بدبو زائل نہیں ہو گئی۔

۱۱۵۰..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ وَإِنِّي لَا أُرَاهُ إِلَّا حُضُورَ أَجَلِي وَإِنَّ أَقْوَامًا يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَقْوَامًا يَطْعَنُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا عَلَيْهِمْ وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ ﷺ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أُرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلَ وَالثُّومَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ رِيحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا

۱۱۵۰..... حضرت معدانؒ بن ابی طلحہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے جمعہ کے روز خطبہ دیا اور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کا تذکرہ کیا۔ اور فرمایا کہ: "میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک مرغ ہے اور اس نے مجھے تین بار ٹھونگیں ماریں"۔ اور میں اس خواب کو یہی خیال کرتا ہوں کہ میری اجل آ پہنچی ہے (یہی اس کی تعبیر ہے)۔ بعض لوگ مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ میں خلیفہ اور اپنا جانشین مقرر کردوں' یاد رکھو اللہ تعالیٰ اپنے دین کو اور خلافت کو اور اس چیز کو جسے اپنے نبی ﷺ کو دے کر مبعوث فرمایا (قرآن کریم) ضائع نہیں فرمائے گا۔ اگر میری موت جلدی آجائے تو خلافت ان چھ افراد کے باہمی مشاورت سے طے ہوگی جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک راضی رہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ کچھ لوگ اس خلافت کے معاملہ میں طعن کرتے ہیں میں نے اپنے اس ہاتھ سے انہیں اسلام پر مارا ہے' اگر وہ ایسا کریں (یعنی خلافت کے معاملہ میں طعن کریں) تو وہ اللہ کے دشمن اور کفار و گمراہ ہیں۔ پھر! یاد رکھو میں اپنے بعد کلالہ سے زیادہ اہم مسئلہ کوئی نہیں چھوڑ کر جارہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی بات میں اتنا رجوع نہیں کیا جتنا کلالہ کے بارے میں کیا اور آپ ﷺ نے بھی مجھ پر کسی معاملہ میں اتنی سختی نہیں فرمائی جتنی اس میں فرمائی حتیٰ کہ میرے سینے میں آپ ﷺ اپنی انگلیاں ماریں اور فرمایا:

اے عمر! کیا (اس معاملہ میں) تمہارے لئے گرمی کی آیت جو سورۃ النساء کے آخر میں ہے کافی نہیں ہے"۔ اور اگر میں کچھ عرصہ زندہ رہا تو کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کروں گا کہ ہر شخص خواہ قرآن پڑھتا ہو یا نہیں پڑھتا ہو اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ اس کے بعد فرمایا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں ان لوگوں پر جو مختلف امصار و بلاد کے حاکم ہیں' میں نے انہیں حاکم بنا کر صرف اس لئے بھیجا ہے کہ لوگوں پر عدل و انصاف سے حکومت کریں اور انہیں ان کا دین اور ان کے نبی ﷺ کی سنت و طریقہ سکھلائیں اور ان کا جنگوں میں حاصل کیا ہوا مالِ غنیمت وفیٔ ان پر تقسیم کریں اور جس معاملہ میں مشکل پڑ جائے اسے میرے پاس بھیج دیں۔

پھر فرمایا: اے لوگو! تم جو یہ دو درخت (کے پھل) کھاتے ہو یعنی پیاز اور

لہسن میں ان دونوں کو بُرا سمجھتا ہوں اور میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب کسی آدمی سے مسجد میں اسکی بدبو محسوس کرتے تو اسے مسجد سے نکالنے کا حکم دیتے چنانچہ اسے مسجد سے نکال کر بقیع تک خارج کر دیا جاتا۔ لہٰذا جو اسے کھانا چاہے تو انہیں پکا کر ان کی بدبو کو زائل کر دے۔ ❶

۱۱۵۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۱۵۱...... یہ حدیث بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام نے بدبودار اشیاء کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا) کی مثل ہے۔

باب-۲۱۲ النهی عن نشد الضآلة فی المسجد و ما یقعله من سمع الناشد

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا منع ہے اور تلاش کرنے والے کو کیا کہنا چاہیئے

۱۱۵۲...... حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا

۱۱۵۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص مسجد میں کسی کو گمشدہ چیز کا اعلان کرتے سنے تو کہے کہ: اللہ تعالیٰ تیری گمشدہ چیز تجھے نہ لوٹائے، کیونکہ مساجد اس مقصد کے لئے نہیں بنائی گئیں"۔

۱۱۵۳...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَسْوَدِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى شَدَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

۱۱۵۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا (جو شخص مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان سنے تو کہے کہ اللہ مجھے گمشدہ چیز نہ لوٹائے کیونکہ مساجد اس مقصد کیلئے نہیں ہیں)۔

---

❶ جن چھ افراد کا ذکر حضرت عمر ﷺ نے فرمایا ان کے نام یہ ہیں: حضرت عثمان ﷺ، علی ﷺ، طلحہ ﷺ، زبیر، سعد ﷺ بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن ﷺ بن عوف۔ یہ چھ کے چھ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ باقی چار میں ایک تو خود حضرت عمر ﷺ اور دوسرے صدیق اکبر ﷺ تھے، جب کہ حضرت ابوعبیدہ ﷺ پہلے ہی شہید ہو چکے تھے، جب کہ حضرت سعید بن زید کا نام اس لئے نہیں لیا کہ وہ ان کے ابن عم تھے۔ رشتہ داری اور قرابت داری کی بناء پر نام نہیں لیا تا کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے کہ اپنے قرابت داروں کو خلافت سپرد کر دی۔
کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جو بالکل بے اولاد ہو اور کوئی اولاد چھوڑے بغیر مر جائے نہ مذکر نہ مؤنث اور اس کے ماں باپ بھی نہ ہوں یعنی کوئی میراث نہ ہو قریبی۔ اس کی میراث میں حضرت عمر ﷺ کو کچھ الجھن تھی۔ علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں فرمایا کہ جس میت کے اصول و فروع نہ ہوں اسے کلالہ کہا جاتا ہے۔

۱۱۵۴...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْـنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَـنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَـهُ

۱۱۵۴...... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں اعلان کرتے ہوئے کہا کہ کون ہے جس نے سرخ اونٹ کو بلایا ہے (کسی نے سرخ اونٹ لیا ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے نہ ملے' مساجد جن کاموں کے لئے بنائی گئی ہیں انہی کاموں کے لئے ہیں (ان اعلانات کے لئے مساجد نہیں ہیں)۔

۱۱۵۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَـالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْـنِ مَرْثَدٍ عَـنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا صَلَّى قَـامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ

۱۱۵۵...... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: سُرخ اونٹ کو کس نے بلایا؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خدا کرے تجھے نہ ملے۔ مساجد تو صرف انہی کاموں کیلئے بنائی گئی ہیں جن کیلئے ہیں۔

۱۱۵۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِـمِثْلِ حَدِيثِهِمَا قَالَ مُسْلِم هُوَ شَيْبَةُ بْنُ نَعَامَةَ أَبُو نَـعَامَةَ رَوَى عَنْهُ مِسْعَرٌ وَهُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ وَغَيْرُهُمْ مِـنَ الْكُوفِيِّينَ

۱۱۵۶...... حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی' نبی کریم ﷺ کے نماز فجر سے فراغت کے بعد آیا اور مسجد کے دروازہ سے سر داخل کر کے کہا: آگے سابقہ حدیث (سرخ اونٹ کو کس نے بلا؟...... الخ) ہی بیان کی۔

(امام مسلمؒ فرماتے ہیں محمد بن شیبہ بن نعامہ ہیں اور ابو نعامہ سے مسعر، ہشیم، جریر وغیرہ اہل کوفہ نے روایت کی ہے)۔

باب-۲۱۳ السهو فی الصلاة والسجود لـــه

نماز میں سہو ہونے اور سجدۂ سہو کا بیان

۱۱۵۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

۱۱۵۷...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس پر اشتباہ ڈال دیتا ہے چنانچہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں۔ لہٰذا جب تم اس طرح کی صورتحال سے دوچار ہو جاؤ تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لیا کرو۔

١١٥٨...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

١١٥٨...... حضرت زہریؒ اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث (اگر نماز میں شیطان کی وجہ سے بھول جائے تو دو سجدے کرے) منقول ہے۔

١١٥٩...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُودِيَ بِالْأَذَانِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

١١٥٩...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے آواز سے ہوا خارج کرتا ہوا۔ اور اتنی دور چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز سنائی نہ دے۔ پھر جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے، جب تثویب ہوتی ہے (یعنی نماز کی دوبارہ تلقین کی جاتی ہے) تو پھر بھاگ اٹھتا ہے۔ جب تثویب پوری ہو جاتی ہے تو آجاتا ہے اور انسان (نمازی) کے قلب میں وسوسے ڈالتا ہے اسے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں چیز یاد کر (مختلف باتیں یاد دلاتا ہے) ایسی باتیں جو نمازی کو کبھی یاد بھی نہیں آتیں۔ اور نمازی اس حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعات پڑھیں۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے تو اسے چاہیئے کہ بیٹھ کر دو سجدے کرلے۔

١١٦٠...... وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ ضُرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ وَذَكَّرَهُ مِنْ حَاجَاتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ

١١٦٠...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو زور کی آواز سے ہوا خارج کرتا بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ اور نماز میں آکر اسے رغبتیں اور آرزوئیں یاد دلاتا ہے اس کی ایسی ضروریات یاد دلاتا ہے کہ اسے کبھی یاد بھی نہ آتی تھیں۔ [1]

---

[1] اس حدیث کی مراد و معنی میں علماء کا اختلاف ہوا ہے۔ چنانچہ بعض علماء مثلاً: حسن بصریؒ غیر ہم نے فرمایا کہ حدیث کے ظاہر پر عمل کیا جائے گا۔ اور رکعات میں شک ہونے کی صورت میں تو صرف سجدۂ سہو کے دو سجدے کرے اسکے لئے کافی ہے۔ جب کہ بعض علماء مثلاً: امام اوزاعیؒ نے فرمایا کہ نماز کا اعادہ ضروری ہے۔ امام شافعیؒ، امام مالکؒ و احمدؒ کے نزدیک ایسی صورت میں یقین پر عمل کیا جائے گا۔ یعنی جس بات پر یقین ہو مثلاً: شک ہوا کہ چار پڑھی ہیں یا تین تو اس پر لازم ہے کہ چوتھی رکعت پڑھ کر پھر سجدۂ سہو کرے ان کی دلیل حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے جسے مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے تخریج کیا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر کسی کو پہلی مرتبہ شک ہوا ہو تو اسکی نماز باطل ہو جائے گی اور اعادہ ضروری ہوگا لیکن اگر کسی کو شک کی عادت پڑ گئی ہو اور اکثر و بیشتر اسے شک ہوتا رہتا ہو تو پھر اسے چاہیئے کہ غالب ظن پر عمل کرے اور اگر کسی بات پر بھی غالب گمان نہ ہو رہا ہو تو اقل پر عمل کیا جائے گا۔ یعنی کم پر عمل کیا جائے گا۔

۱۱۶۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ

۱۱۶۱...... حضرت عبداللہؓ بن بحینہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی نماز میں ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور دو رکعت کے بعد (قعدۂ اولیٰ کئے بغیر) کھڑے ہوگئے' اور بیٹھے نہیں۔ سب لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوگئے' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کرلی اور ہم آپ ﷺ کے سلام کے منتظر تھے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور دو سجدے ادا کئے بیٹھے بیٹھے سلام سے قبل اور پھر آخر میں سلام پھیرا۔

۱۱۶۲...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

۱۱۶۲...... حضرت عبداللہؓ بن بُحینہ الاسدیؓ جو بنو عبدالمطلب کے حلیف تھے سے روایت ہے کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں بیٹھنا (دو رکعت کے بعد) بھول گئے اور کھڑے ہوگئے' نماز پوری کرنے کے بعد آپ ﷺ نے دو سجدے کئے ہر سجدہ میں تکبیر کہی اور بیٹھے بیٹھے دونوں سجدے کئے' سلام سے قبل۔ اور سب لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی سجدے کئے' جس کا مقصد قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنے کی تلافی تھی۔

۱۱۶۳...... و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَزْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَجْلِسَ فِي صَلَاتِهِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ سَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ

۱۱۶۳...... حضرت عبداللہ بن مالک ابن بُحینہ الازدی رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز کے جس شفعہ کے بعد بیٹھنا چاہتے تھے (قعدۂ اولیٰ میں) اس میں آپ ﷺ کھڑے ہوگئے (بھول کر) اور نماز پوری کرلی' جس نماز کے بالکل اختتام پر تھے تو آپ ﷺ نے سلام سے ذرا پہلے سجدہ کیا پھر سلام پھیرا۔

۱۱٦٤...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعْنَ

۱۱۶۴...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعات پڑھی ہیں تین یا چار؟

تو اسے چاہیئے کہ شک کو دور کرے اور حاصل شدہ یقین پر عمل کرے (یعنی اگر تین کا یقین ہو اور چوتھائی میں شک ہو تو چوتھی پڑھ لے اور اگر چار کا یقین ہو تو اس پر عمل کرے) پھر سلام سے قبل دو سجدے کرے۔ اور اگر

لَـــــهُ صَلَاتَهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتَا تَــرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ

اس نے پانچ پانچ رکعات پڑھ لیں تو یہ دو سجدے مل کر چھ ہو جائیں گی (اور ایک شفعہ یعنی دو رکعات نفل کا ثواب مل جائے گا) اور اگر چار ہی پوری پڑھی ہیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہو جائیں گے۔

(امام شافعیؒ نے اسی حدیث سے اپنے مسلک پر استدلال کیا ہے چنانچہ ان کا عمل اس حدیث پر ہے)۔

۱۱۶۵...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَــــنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي مَعْنَاهُ قَـــالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِــلَالٍ

۱۱۶۵...... اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (کہ نماز میں اگر شک ہو تو چاہئے کہ شک دور کرے) منقول ہے کہ سلام سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے جیساکہ سلیمان بن بلال نے بیان کیا ہے۔

۱۱۶۶...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِـــــي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَـــنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ إِبْرَاهِيمُ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

۱۱۶۶...... علقمہؒ کہتے ہیں کہ عبداللہؓ بن مسعود نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور کچھ زیادتی یا کمی ہو گئی (نماز میں) جب آپ ﷺ نے سلام پھیر لیا تو آپ سے کہا گیا 'یارسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا وہ کیا؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس اس طرح نماز پڑھی ہے' (یہ سن کر) آپ ﷺ نے اپنے دونوں قدم قبلہ رخ موڑے' قبلہ کا رخ کیا اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں وہ ضرور بتلاتا' لیکن میں بھی تمہاری طرح بندہ بشر ہوں' جیسے تم بھول جاتے ہو' میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا اگر میں کبھی بھول جاؤں تو مجھے یاد دلادیا کرو اور جب تم میں سے کسی کی نماز میں شک ہو جائے تو وہ صحیح بات پر غور کرے (اور اپنی غالب رائے جس طرح ہو اس پر عمل کر کے) نماز پوری کرلے پھر دو سجدہ کرلے۔

۱۱۶۷...... حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ

وَفِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ

۱۱۶۷...... یہ حدیث بھی سابقہ حدیث (یعنی آپ علیہ السلام نماز میں بھول گئے پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے یاد دلانے کی وجہ سے دو سجدے کئے) کی مثل ہے۔ کچھ الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ۔

۱۱۶۸...... و حَدَّثَنَاه عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۱۶۸...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث (نماز میں کمی و بیشی

الدَّارِمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ

ہونے آپ علیہ السلام نے دو سجدے ادا کر کے تدارک کیا) مذکور ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب شبہ پیدا ہو جائے تو غور کرے درستگی کیلئے یہی چیز مناسب ہے۔

۱۱۶۹...... حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ

۱۱۶۹...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام نے نماز میں کمی بیشی کی پھر صحابہ کے مطلع کرنے پر دو سجدے ادا کیے) منقول ہے۔

۱۱۷۰...... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ

۱۱۷۰...... اس حدیث کے مثل بھی سابقہ حدیث (کہ اگر نماز میں شک ہو جائے تو شک دور کرتے) منقول ہے۔ مگر اس میں یہ ہے کہ تحری کرے یہ زیادہ صحیح ہے۔ ❶

۱۱۷۱...... حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ

۱۱۷۱...... منصور نے اس سند سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ جو صحیح ہو اس کے متعلق سوچے۔

۱۱۷۲...... حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ هَؤُلَاءِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ

۱۱۷۲...... یہ حدیث بھی پچھلی حدیث کی مثل ہے (یعنی یہ کہ نماز میں شک آنے پر صحیح بات تک پہنچنے کیلئے تحری کرے)۔

۱۱۷۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

۱۱۷۳...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) ظہر کی پانچ رکعات پڑھ لیں، آپ ﷺ سے کہا گیا کہ کیا نماز میں زیادتی ہو گئی ہے؟ فرمایا وہ کیا؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ پھر دو سجدے آپ ﷺ نے کئے۔

۱۱۷۴...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ خَمْسًا ح حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ

۱۱۷۴...... ابراہیم رحمہ اللہ بن سوید کہتے ہیں کہ علقمہ رحمہ اللہ نے ظہر کی نماز کی امامت کی تو پانچ رکعات پڑھا دیں۔ جب سلام پھیرا تو قوم نے کہا کہ اے ابو شبل! آپ رحمہ اللہ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ: میں نے ہرگز پانچ نہیں پڑھیں۔ لوگوں نے کہا کہ: کیوں نہیں (آپ نے پانچ ہی پڑھی ہیں) ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں قوم کے ایک طرف کنارے میں تھا کیونکہ

---

❶ یعنی اگر رکعتوں کی تعداد میں شک ہو گیا تو تحری کرے۔ پھر اس کے مطابق عمل کرے احناف کا مذہب یہ ہے کہ اگر پہلی بار ہوا ہے تو اعادہ کرے اگر بار بار ایسا ہوتا ہے تو تحری کرے جو غالب گمان ہو اس پر عمل کرے ورنہ قلیل پر عمل کرے۔ یعنی تیسری اور چوتھی میں شک ہے تو تیسری پڑھے۔ اگر دوسری اور تیسری میں شک ہے تو دوسری پڑھے۔

خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوا بَلَى قَالَ وَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِي وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعْوَرُ تَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ زِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ

کم عمر لڑکا تھا' میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے پانچ ہی پڑھی ہیں۔ علقمہ نے مجھ سے کہا او کانے! تو بھی یہی کہتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! یہ سن کر وہ مڑے' دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔ بعد ازاں فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہماری امامت فرمائی تو پانچ رکعات پڑھیں۔ جب آپ ﷺ فارغ ہو کر مڑے تو لوگوں میں کھسر پھسر ہونے لگی آپس میں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کیا ہوا تمہیں؟ وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ نہیں! انہوں نے کہا کہ پھر آپ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ مڑے اور دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔ اس کے بعد فرمایا: میں بھی تمہاری طرح بندہ بشر ہوں' جس طرح تم بھول جاتے ہو اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہوں؟

وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کو نماز میں نسیان ہو جائے تو دو سجدے کر لے۔

۱۱۷۵...... و حَدَّثَنَاه عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُونَ وَأَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۱۱۷۵...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعات پڑھا دیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا وہ کیا؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں۔ فرمایا کہ: میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں' جیسے تمہیں یاد رہتا ہے' مجھے بھی یاد رہتا ہے اور جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے دو سجدے سہو کے فرمائے۔

۱۱۷۶...... و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَالْوَهْمُ مِنِّي فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ تَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

۱۱۷۶...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو کچھ زیادتی یا کمی کی (راوی حدیث ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ وہم میری جانب سے ہے) آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کچھ زیادتی کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی تمہارے جیسا ایک انسان ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی بھول جائے تو بیٹھے ہوئے دو سجدے کرے (غرضیکہ) پھر رسول اللہ ﷺ پھرے اور دو سجدے کئے۔

۱۱۷۷...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

۱۱۷۷...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سلام اور کلام کے بعد دو سجدے سہو کے ادا فرمائے۔

۱۱۷۸...... و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِمَّا زَادَ أَوْ نَقَصَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَايْمُ اللهِ مَا جَاءَ ذَاكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِي قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ فَقَالَ إِذَا زَادَ الرَّجُلُ أَوْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

۱۱۷۸...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر یا تو زیادتی کی یا کمی کر دی (ابراہیم کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! یہ وہم (کہ زیادتی ہوئی یا کمی) میری طرف سے ہی ہے (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے نہیں) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! تو ہم نے وہ بات یاد دلائی جو آپ ﷺ سے صادر ہوئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا جبکہ آدمی نماز میں کچھ زیادتی کرے یا کمی کرے تو وہ دو سجدے کرے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بھی دو سجدے کیے۔

۱۱۷۹...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ إِمَّا الظُّهْرَ وَإِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى جِذْعًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ إِلَيْهَا مُغْضَبًا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يَتَكَلَّمَا وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا صَدَقَ لَمْ تُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ

قَالَ وَأُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ وَسَلَّمَ

۱۱۷۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کی دو نمازوں میں سے کوئی ظہر یا عصر ہمیں پڑھائی اور دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ ﷺ مسجد کے قبلہ کی دیوار کے پاس آئے ایک لکڑی سے ٹیک لگائی آپ ﷺ غصہ کی حالت میں تھے' قوم میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے' وہ دونوں بھی ہیبت کے مارے گفتگو نہ کر سکے' جلد باز لوگ یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ نماز میں کمی ہو گئی' حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ، کھڑے ہوئے اور فرمایا: یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ ﷺ کو نسیان ہو گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے دائیں بائیں دیکھا اور فرمایا: ذوالیدین کیا کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا' آپ ﷺ نے صرف دو رکعات پڑھی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پھر دو رکعات پڑھیں اور سلام پھیرا' پھر اللہ اکبر کہہ کر ایک سجدہ کیا' تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا' پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا' پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا۔ عمران رضی اللہ عنہ بن حصین نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔

۱۱۸۰...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۱۸۰...... اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (آپ علیہ السلام نے ظہر یا

حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ

عصر کی دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرا۔ ذوالیدین ؓ کے بتانے پر آپ علیہ السلام نے دو رکعتیں مزید پڑھا کر دو سجدے کئے) منقول ہے۔

۱۱۸۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَتَمَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۱۸۱...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ حضرت ذوالیدین ؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہ! کیا نماز چھوٹی کر دی گئی یا آپ ﷺ بھول گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے کوئی بھی بات نہیں ہوئی۔ ذوالیدین ؓ نے کہا کہ یارسول اللہ! کچھ تو ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہ کیا ذوالیدین نے سچ کہا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ! چنانچہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بقیہ نماز پوری فرمائی اور سلام پھیرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے ادا کئے۔

۱۱۸۲...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْخَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

۱۱۸۲...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا' ایک شخص بنو سلیم کے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا نماز کم کر دی گئی یا آپ ﷺ بھول گئے؟ آگے سابقہ حدیث (یعنی آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ کچھ بھی نہیں ہوا تو صحابی ؓ نے فرمایا یارسول اللہ ﷺ کچھ تو ہوا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تحقیق کی اور بقیہ نماز پوری ادا کرنے کے بعد دو سجدے کئے۔

۱۱۸۳...... و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ

۱۱۸۳...... ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو بنی سلیم میں سے ایک شخص اٹھا باقی حدیث سابقہ حدیث کی مثل ہے (کہ ان کے بتانے پر آپ علیہ السلام نے بقایا رکعتیں پڑھ کر سجدہ سہو کیا)۔

۱۱۸۴...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ

۱۱۸۴...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز میں تین رکعات پر سلام پھیر دیا' پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لے گئے' ایک شخص جن کا نام خرباق تھا اور لمبے ہاتھ

أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ وَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ

والے تھے (اسی بناء پر ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا) وہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ کو بتلایا انہوں نے کہ آپ ﷺ نے تین رکعات پڑھی ہیں) آپ ﷺ انتہائی غصہ کی حالت میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور لوگوں کے پاس جا پہنچے اور فرمایا کہ: کیا یہ شخص صحیح کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں! چنانچہ آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیرا، دو سجدے کئے بعد ازاں دوبارہ سلام پھیرا۔

۱۱۸۵...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ

۱۱۸۵...... حضرت عمران رضی اللہ عنہ بن حصین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار عصر کی تین رکعات پر ہی سلام پھیر دیا۔ اور کھڑے ہو کر اپنے حجرۂ مبارکہ میں تشریف لے گئے، ایک لمبے ہاتھوں والے شخص اٹھے اور کہا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز چھوٹی ہو گئی ہے؟ یہ سن کر حضور علیہ السلام نے غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور جو رکعت چھوٹ گئی تھی وہ پڑھی، پھر دو سجدے سہو کے کر کے سلام پھیرا۔

باب-۲۱۴ سجود التلاوۃ

سجدۂ تلاوت کا بیان

۱۱۸۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِمَكَانِ جَبْهَتِهِ

۱۱۸۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قرآن کریم پڑھتے تھے اور ایسی سورت پڑھتے جس میں سجدہ (کی آیت) ہوتی تو سجدہ کرتے اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ بعض لوگوں کو پیشانی ٹکانے کی بھی جگہ نہ ملتی۔

۱۱۸۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رُبَّمَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۱۱۸۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات حضور اقدس ﷺ قرآن کریم پڑھتے اور آیت سجدہ پر سے گذر ہوتا ہم سب کے سب سجدہ فرماتے حتیٰ کہ ہمارا اتنا ہجوم آپ ﷺ کے قریب ہو جاتا کہ کسی کسی کو

الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتَّى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِيَسْجُدَ فِيهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ۔

سجدہ کرنے کی جگہ بھی نہ ملتی۔ اور یہ سجدہ نماز کے علاوہ ہوتا تھا۔ ❶

۱۱۸۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا

۱۱۸۸...... حضرت عبداللہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (نماز میں) سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی اور اس میں سجدۂ تلاوت کیا آپ ﷺ کے ساتھ دوسرے جو نمازی تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا البتہ ایک بوڑھے نے زمین سے ایک مٹھی کنکریا مٹی اٹھا کر پیشانی پر لگائی اور کہا کہ بس مجھے اتنا کافی ہے (سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں)۔ عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے بعد میں دیکھا کہ کافر ہو کر قتل ہوا۔ ❷

۱۱۸۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ

۱۱۸۹...... حضرت عطاء بن یسارؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید ﷺ بن ثابت سے امام کے ساتھ قرأت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

امام کے ساتھ کچھ نہیں پڑھنا چاہیے" ❸ اور انہوں نے خیال کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ النجم پڑھی اور سجدہ نہیں کیا۔

۱۱۹۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

۱۱۹۰...... حضرت ابو سلمہؒ بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ

---

❶ قرآن کریم میں مختلف مقامات پر جہاں سجدہ کا حکم آیا ہے وہاں سجدہ کرنا چاہیے۔ ائمہ اربعہ میں سے امام مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت مسنون ہے جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ پورے قرآن کریم میں کل ۱۴ سجدے ہیں۔ اور اس پر اتفاق ہے۔ لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک سورۂ ص کا سجدہ نہیں ہے جب کہ سورۃ الحج میں ۲ سجدے ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سورۂ حج کا دوسرا سجدہ نہیں ہے اور سورۂ ص کا سجدہ ہے۔ اس موضوع پر قدماء حنفیہ نے متعدد دلائل دیئے ہیں لیکن صحابہ کرام کے آثار و روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سلف میں سورۃ حج کے دوسرے سجدہ پر بھی سجدۂ تلاوت کرنے کا رواج عام تھا۔ اس بناء پر متاخرین و محققین حنفیہ نے دوسرے مقام پر یعنی سورۂ حج کے دوسرے سجدہ میں بھی احتیاطاً سجدہ کرنا بہتر بتلایا ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ: اگر دورانِ نماز سورۂ حج کا دوسرا سجدہ آجائے تو وہاں پر رکوع کر کے سجدہ کی نیت رکوع میں ہی کرلے اور خارج نماز باقاعدہ سجدہ ہی کرے تاکہ ائمہ اربعہ کے مسلک پر عمل ہو جائے۔

❷ امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں سورۃ النجم کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ یہ بوڑھا "اُمیہ بن خلف" تھا جو بدر کی لڑائی میں ذلیل و رسوا ہو کر مارا گیا۔

❸ حضرت زید ﷺ کا مذکورہ قول امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیئے۔

مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَجَدَ فِيهَا

ﷺ نے ان کے سامنے سورۃ إذا السماء انشقت پڑھی اور اس میں (آیت سجدہ پر) سجدہ کیا۔ نماز سے فراغت پر انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس میں سجدہ فرمایا تھا۔

۱۱۹۱...... و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۱۹۱...... اس سند کے ساتھ بھی سابق حدیث (حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے سورہ انشقاق پڑھی اور (آیت سجدہ پر) سجدہ کیا پھر بتایا کہ آپ علیہ السلام نے بھی اس آیت پر سجدہ کیا تھا) مروی ہے۔

۱۱۹۲...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

۱۱۹۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اذا السمآء انشقت اور اقراء باسم ربك میں سجدہ کیا۔

۱۱۹۳...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

۱۱۹۳...... اس سند سے بھی یہی حدیث منقول ہے کہ حضور علیہ السلام نے مذکورہ دونوں سورتوں (سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق) میں سجدہ فرمایا۔

۱۱۹۴...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ

۱۱۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند سے بھی مذکورہ حدیث منقول ہے کہ آپ علیہ السلام نے انشقاق اور اقراء باسم ربك میں سجدہ فرمایا۔

۱۱۹۵...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذِهِ السَّجْدَةُ فَقَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ

۱۱۹۵...... حضرت ابو رافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے سورۃ إذا السمآء انشقت پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ میں نے کہا یہ کونسا سجدہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے اس سورت میں ابو القاسم ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا ہے، اور میں ہمیشہ اس سورت میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اپنے رب سے جا ملوں۔

فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ

وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُهَا

اور ابن عبد الاعلیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ سجدہ میں ہمیشہ کرتا رہوں گا۔

۱۱۹۶...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ كُلُّهُمْ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ

۱۱۹۶...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مختصراً منقول ہے۔ مگر اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ انہوں نے آپ علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی۔

۱۱۹۷...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ خَلِيلِي ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَعَمْ

۱۱۹۷...... ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔ میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں! میں نے اپنے چہیتے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ اس سورت میں سجدہ کرتے تھے تو میں بھی اس سورت میں ہمیشہ سجدہ کروں گا۔ یہاں تک کہ میں آپ سے مل جاؤں۔ شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ؟ وہ بولے ہاں!

باب-۲۱۵ صفة الجلوس فى الصلاة و كيفية وضع اليدين على الفخذين

قعدہ اور اس میں رانوں پر ہاتھ رکھنے کا طریقہ

۱۱۹۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى

۱۱۹۸...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں قعدہ فرماتے تو اپنے بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے اور دائیں پاؤں کو بچھا لیتے [1] جب کہ اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھ لیتے اور انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔

[1] علامہ عثمانی شارح مسلم نے فرمایا کہ یہ ایک مشکل مقام ہے کیونکہ اس پر علماء سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ قعدہ کی حالت میں دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا ضروری ہے اور یہی سنت ہے۔ صحیح بخاری میں کئی احادیث اس بارے میں واضح نہیں کہ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا ہی سنت ہے۔ چنانچہ علماء نے اس حدیث میں تاویل کی ہے کہ ممکن ہے راوی سے غلطی ہوئی اور نصب (کھڑا کرنے) کی بجائے فرش (بچھانے) کا ذکر کر دیا اور بھی اس کی بہت سی تاویلات کی گئیں ہیں۔ نووی نے ان کی تفصیل ذکر کی ہے۔

فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ

۱۱۹۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ

۱۱۹۹...... حضرت عبداللہ ؓ بن زبیر فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب دعا کے لئے (نماز میں) بیٹھتے تو دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے اور سبابہ (شہادت کی انگلی) سے اشارہ فرماتے، جب کہ انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو اسی طرف کے گھٹنے پر رکھتے تھے۔

۱۲۰۰...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى بَاسِطَهَا عَلَيْهَا

۱۲۰۰...... حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز میں قعدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے تھے، انگوٹھے سے ملی ہوئی دائیں ہاتھ کی انگلی کو اٹھاتے اور اس سے اشارہ دعا فرماتے۔ جب کہ آپ ﷺ کا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر بچھا ہوا ہوتا تھا۔

۱۲۰۱...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

۱۲۰۱...... حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھا کرتے تھے، اور ۵۳ کی شکل میں ہاتھ کر لیتے [1] اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔

۱۲۰۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ

۱۲۰۲...... علیؒ بن عبدالرحمان المعاویؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ ؓ بن عمر ؓ نے نماز میں کنکریوں سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ نماز سے فراغت پر انہوں نے مجھے اس سے منع فرمایا اور کہا کہ جس طرح

---

[1] جس کی شکل یہ ہے کہ درمیانی انگلی اور اس سے متصل دو اخیر کی انگلیاں ملا کر بند کر کے مٹھی کی شکل دے دیں۔ اور شہادت و تسبیح کی انگلی کو چھوڑ دیں اور انگوٹھے کو شہادت کی انگلی کی جڑ میں رکھیں۔ تو اس طرح سے ۵۳ کی شکل بن جاتی ہے۔
در حقیقت حساب کی یہ شکل صحابہ میں معروف تھی اس لئے ابن عمر ؓ نے اسے مذکورہ صورت میں تعبیر کر دیا۔

وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى

رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اسی طرح کیا کرو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح کرتے تھے؟ فرمایا کہ: جب نماز میں قعدہ میں بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں ران پر رکھ لیتے تھے، ہاتھ کی سب انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے سے متصل انگلی سے اشارہ کرتے۔ جب کہ بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھا کرتے تھے۔ ❶

۱۲۰۳...... وَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ فَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ

۱۲۰۳...... اس سند سے بھی سابق حدیث (نماز میں بیٹھے تو داہنی ہتھیلی دائیں ران پر رکھے اور سب انگلیوں کو بند کر کے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے) مروی ہے۔

باب-۲۱۶ السلام للتحليل من الصلاة عند فراغها و كيفية

نماز سے نکلنے کیلئے سلام پھیرنے اور اس کے طریقہ کا بیان

۱۲۰٤...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَنَّ أَمِيرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَنَّى عَلِقَهَا

۱۲۰۴...... ابو معمرؒ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے ایک امیر و حاکم دو سلام پھیرا کرتے تھے، حضرت عبد اللہ ؓ نے فرمایا: "یہ کہاں سے اس نے طریقہ نکالا؟

قَالَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ.

حکم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۲۰۵...... وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً أَنَّ أَمِيرًا أَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَنَّى عَلِقَهَا

۱۲۰۵...... یہ حدیث بھی سابق حدیث کی مثل ہے یعنی ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پھیرے تو عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی۔ باقی حدیث بھی مذکورہ حدیث کی مثل ہے۔

۱۲۰٦...... وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

۱۲۰۶...... حضرت سعد ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تھا کہ دائیں اور بائیں سلام پھیرا کرتے تھے (اور اتنا چہرۂ مبارک موڑتے تھے)

❶ علامہ طیبیؒ شارح مشکوٰۃ نے فرمایا کہ قعدہ میں دائیں ہاتھ کو بند کرنے کی متعدد صورتیں فقہاء نے بیان کی ہیں۔ ایک تو یہی جو ابھی ذکر ہوئی۔ دوسری یہ کہ انگوٹھے کو درمیانی انگلی جو کہ بند ہوگی اس سے ملایا جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنالیا جائے۔ یہ تینوں صورتیں صحیح ہیں۔

إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ

کہ مجھے رخسارِ رسول ﷺ کی سفیدی نظر آنے لگی تھی۔

باب-٢١٧ الــــــذکر بعــــد الصــــلاۃ

نماز کے بعد کے اذکارِ مسنونہ

١٢٠٧...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي بِذَا أَبُو مَعْبَدٍ ثُمَّ أَنْكَرَهُ بَعْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ

١٢٠٧...... حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کا علم آپ ﷺ کی تکبیر سے ہوتا (یعنی آپ ﷺ سلام سے فراغت پر فوراً اللہ اکبر کہا کرتے تھے)۔

١٢٠٨...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي مَعْبَدٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهَذَا قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ أَخْبَرَنِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ

١٢٠٨...... عمرو بن دینارؒ، ابو معبد سے جو ابن عباس ﷺ کے آزاد کردہ تھے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس ﷺ کے حوالہ سے بتلایا کہ ابن عباس ﷺ نے فرمایا: "ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام آپ ﷺ کے اللہ اکبر سے معلوم کرتے تھے۔

عمرو کہتے ہیں کہ میں نے ابو معبد سے (بعد میں کبھی) دوبارہ یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے انکار کیا کہ میں نے تم سے کبھی یہ حدیث بیان نہیں کیا۔ حالانکہ اس سے قبل یہ حدیث انہوں نے ہی مجھے بتلائی تھی۔

١٢٠٩...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو

١٢٠٩...... حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یہ ہوتا تھا کہ فرض نماز سے فراغت کے بعد بلند آواز سے ذکر ہوتا تھا۔ اور جب میں اس ذکر کی آواز سنتا تو مجھے معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہیں۔ ❶

---

❶ فرض نماز کے بعد ذکر کرنا مستحب ہے۔ حدیثِ بالا میں تکبیر کا ذکر ہے لیکن تکبیر سے مراد غالباً ہر قسم کا ذکر ہے۔ جس سے اللہ کی عظمت و کبریائی کا اظہار ہوتا ہو۔ اب یہ ذکر جہراً ہو یا سراً؟ اس میں متعدد اقوال ہیں۔ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ حدیثِ بالا میں جو یہ مذکور ہے کہ زور سے ذکر ہوتا تھا تو یہ غالباً تعلیم کے لئے تھا کیونکہ آپ ﷺ نے کبھی اس کی مداومت نہیں فرمائی۔ اور نہ ہی صحابہ ﷺ نے اسے لازم اور ضروری سمجھا۔ امام اور مقتدی کے لئے سراً ذکر کرنا مستحب ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک جہراً ذکر بدعت ہے۔ جب کہ فقہاء احناف میں صاحب در المختار نے اسے مکروہات میں شمار کیا ہے۔ جب کہ ابن عابدین شافعیؒ نے فرمایا کہ صاحب بزازیہ نے کہیں تو اسے حرام قرار دیا ہے اور کہیں جائز۔ احادیث میں دونوں صورتوں کا ذکر ہے۔ بہت سی احادیث کا مقتضایہ ہے کہ جہراً ذکر ہو جب کہ بہت سی احادیث سراً ذکر پر دلالت کرتی ہیں۔ لہٰذا دونوں کے درمیان مطابقت اس طرح ہوگی کہ مختلف احوال و شخصیات کے اعتبار سے مختلف حکم ہوگا۔ اگر کہیں جہراً ذکر سے نمازیوں کو تکلیف اور ان کی انفرادی عبادات میں خلل کا اندیشہ ہو تو زور سے ذکر کرنا ممنوع ہوگا۔

بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

باب-۲۱۸ استحباب التعوذ من عذاب القبر الخ

سلام سے قبل عذاب قبر و عذاب جہنم اور دیگر فتنوں سے پناہ مانگنا مستحب ہے

۱۲۱۰..... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۱۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ میرے پاس تشریف لائے، ایک یہودی عورت میرے پاس بیٹھی تھی۔ اس نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم قبر میں آزمائے جاؤ گے۔ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کانپ گئے اور فرمایا کہ: "آزمائش تو یہود کی ہوگی"۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چند راتیں گذر گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ تم (مسلمان) بھی قبور میں آزمائے جاؤ گے" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۱۲۱۱..... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۱۱..... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے بعد سنا کہ عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے۔

۱۲۱۲..... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ

۱۲۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس یہودِ مدینہ کی بوڑھیوں میں سے دو بوڑھیاں آئیں اور کہنے لگیں کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ میں نے ان کی تکذیب کی اور جھٹلایا کہ مجھے اچھا نہ لگا کہ ان کی تصدیق کرتی (یہودیہ ہونے کی وجہ سے) وہ

فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہودِ مدینہ کی دو بوڑھیاں میرے پاس آئیں اور ان کا خیال یہ تھا کہ قبر والوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا اہلِ قبور کو تو ایسا عذاب ہوتا ہے کہ بہائم اور جانور تک اسکی آواز سنتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسکے بعد میں آپ ﷺ کو دیکھتی تھی کہ ہر نماز کے بعد عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۱۲۱۳ ...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلَّى صَلَاةً بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۱۳ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سابقہ حدیث (اہل قبور کو ایسا عذاب ہوتا ہے کہ جانور بھی آواز سنتے ہیں الخ) کی طرح روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اسکے بعد آپ ﷺ نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی کہ جس میں عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔

۱۲۱٤ ...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۱۲۱۴ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں دجّال کے فتنہ سے پناہ مانگتے سنا ہے۔

۱۲۱۵ ...... و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

۱۲۱۵ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی تشہد میں ہو تو چار چیزوں سے پناہ مانگے اور کہے: اے اللہ! میں عذابِ جہنم سے' عذابِ قبر سے' زندگی و موت کے فتنہ سے اور مسیح دجّال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

۱۲۱٦ ...... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ

۱۲۱۶ ...... امّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

"اے اللہ! میں آپ کی پناہ پکڑتا ہوں قبر کے عذاب سے، اور پناہ پکڑتا

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ

ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ پکڑتا ہوں زندگی و موت کے فتنہ سے 'اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں گناہ کے بوجھ سے اور قرض و تاوان کے بوجھ سے"۔ کسی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ قرض سے اتنی کثرت سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ جب انسان مقروض ہوتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے (تو قرض کی وجہ سے دو گناہوں میں جو کبیرہ گناہ ہیں مبتلا ہو جاتا ہے)۔

۱۲۱۷...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

۱۲۱۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم (نماز میں) دوسرے تشہد اخیر سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی چار چیزوں سے پناہ مانگا کرو' ایک عذاب جہنم سے' دوسرے عذاب قبر سے' تیسرے زندگی و موت کے فتنہ سے اور چوتھے مسیح دجال کے فتنہ سے"۔

۱۲۱۸...... و حَدَّثَنِيهِ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخِرِ

۱۲۱۸...... اوزاعی رحمہ اللہ اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث (تشہد کے فارغ ہونے کے بعد عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنہ زندگی و موت اور فتنہ دجال سے پناہ مانگا کرو) منقول ہے لیکن اس روایت میں تشہد اخیر کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۲۱۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

۱۲۱۹! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! میں عذابِ قبر' جہنم کے عذاب' زندگی و موت کے فتنہ اور مسیح دجال کے شر سے آپ کی پناہ کا طالب ہوں"۔

۱۲۲۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ عُوذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ

۱۲۲۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی پناہ مانگتے رہو اللہ کے عذاب سے' اور اللہ سے پناہ مانگتے رہو قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو"۔

الدَّجَّالِ عُوذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۱۲۲۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۲۲۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی سابقہ روایت (اللہ کی پناہ مانگتے رہو اللہ کے عذاب، عذاب قبر، فتنۂ دجال اور فتنۂ زندگی و موت سے) منقول ہے۔

۱۲۲۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۲۲۲...... اس سند کے ساتھ بھی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت (عذاب قبر، فتنۂ دجال، عذاب اللہ اور فتنۂ زندگی و موت سے پناہ مانگو) منقول ہے۔

۱۲۲۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۱۲۲۳...... حضرت ابوہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ عذاب قبر، عذاب جہنم اور دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے رہتے تھے۔

۱۲۲۴...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ مُسْلِم بْن الْحَجَّاجِ بَلَغَنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ أَدَعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ أَعِدْ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ كَمَا قَالَ

۱۲۲۴...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس طرح قرآن کی سورتیں لوگوں کو سکھلایا کرتے تھے اسی طرح یہ دعا بھی سکھاتے تھے کہ یہ کہو "اے اللہ! میں آپ سے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے، مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں"۔

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ طاؤسؒ نے اپنے صاحبزادے سے کہا کہ کیا تم نے نماز میں کبھی یہ دعا مانگی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں! طاؤسؒ نے فرمایا: کہ تو پھر اپنی نماز لوٹاؤ۔ کیونکہ طاؤس نے اس حدیث کو تین یا چار سے روایت کیا ہے۔

باب-۲۱۹ استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفته

نماز کے بعد اذکار کا بیان اور اس کا طریقہ

۱۲۲۵...... حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

۱۲۲۵...... حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار فرماتے اور یہ کلمات کہتے: اے اللہ! آپ

عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاسْتِغْفَارُ قَالَ تَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللهَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ

سلام ہیں، آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے، آپ پاک ہیں یا ذو الجلال والإكرام"۔

ولید (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعیؒ سے کہا کہ استغفار کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ استغفر اللہ، استغفر اللہ فرماتے تھے۔

۱۲۲۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۱۲۲۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز کے سلام کے بعد صرف ان کلمات کے کہنے کی مقدار ہی بیٹھا کرتے تھے اللّٰهُمَّ أنت السلام و منك السلام تباركت يا ذا الجلال والإكرام تک۔

اور ابن نمیر کی روایت میں یاذاالجلال والاکرام ہے۔

۱۲۲۷...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۱۲۲۷...... اس سند کیساتھ بھی مندرجہ بالا حدیث نمبر ۱۲۳۹ مروی ہے معمولی تبدیلی (یا ذا الجلال والاکرام) کے ساتھ۔

۱۲۲۸...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۱۲۲۸...... اس سند کیساتھ بھی مندرجہ بالا حدیث (آپ ﷺ نماز کے سلام کے بعد صرف اللهم انت السلام و منك السلام تباركت الخ کے کہنے کی مقدار بیٹھا کرتے تھے) مروی ہے سوائے معمولی تغیر (یا ذا الجلال والاکرام) کے۔

۱۲۲۹...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

۱۲۲۹...... حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کے آزاد کردہ غلام ورّاد سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو یہ کلمات ارشاد فرماتے: لا إله الا الله وحده سے قدير تک۔ اور پھر فرماتے: اے اللہ! جب آپ دینے والے ہوں تو کوئی منع کرنے والا نہیں۔ اور جب آپ روکنے والے ہوں تو کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش آپ کے سامنے نفع نہیں دیتی (آپ کی مشیت کے بغیر کوئی کوشش فائدہ نہیں دی سکتی)

۱۲۳۰...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو

۱۲۳۰...... حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے حسب سابق روایت منقول

كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ فَأَمْلَاهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ وَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ

ہے باقی ابو بکر اور ابو کریب کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ ورّاد نے کہا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا اور میں نے یہ دعا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ دی۔

۱۲۳۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ وَرَّادًا مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ لَهُ وَرَّادٌ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا إِلَّا قَوْلَهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ

۱۲۳۱...... عبدہ بن ابی لبابہ سے روایت ہے کہ ورّاد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو ورّاد نے لکھا۔ آگے سابقہ حدیث کے مانند ہی ذکر کیا لیکن اس میں وھو علیٰ شیٍ قدیر کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۳۲...... و حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ

۱۲۳۲...... حضرت ورّاد کاتب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ کو منصور اور اعمش کی روایت کی طرح روایت لکھ بھیجی۔

۱۲۳۳...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

۱۲۳۳...... عبدہ بن ابی لبابہ رضی اللہ عنہ اور عبد الملک بن عمیر رضی اللہ عنہ دونوں ورّاد کاتب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ مجھے کوئی ایسی دعا لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ چنانچہ انہوں نے لکھ بھیجا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علیٰ کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجدّ منک الجدّ

۱۲۳۴...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ

۱۲۳۴...... ابو الزبیر کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ

بعد سلام سے فارغ ہو کر یہ کلمات کہتے،
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سلطنت اور تمام تعریف اسی کی ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، گناہ سے بچنے اور عبادت کی طاقت و قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، سب احسان اسی کا ہے، فضل و ثنا اور عمدہ تعریف اسی کی ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، دین میں ہم اسی کے لئے مخلص ہیں اگرچہ کافروں کو برا ہی لگتا رہے۔ اور ابن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی ہر نماز کے بعد یہی کلمات دہرایا کرتے تھے۔

۱۲۳۵ ...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ

۱۲۳۵ ...... ابوالزبیر جو ان کے آزاد کردہ غلام ہیں ان سے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے بعد مذکورہ بالا حدیث والے کلمات دہراتے تھے۔ اور یہ بھی کہتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ بھی ہر نماز کے بعد یہی کلمات پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۳۶ ...... و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ أَوِ الصَّلَوَاتِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۱۲۳۶ ...... ابوالزبیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ ؓ بن زبیر ؓ کو اس منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ فرمار ہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب نمازوں میں سلام پھیرتے تو یہی کلمات **لا اله الا الله** ...... **الیٰ** ...... **منك الجدّ** کہتے (جو اوپر کی احادیث میں گزرے ہیں)۔

۱۲۳۷ ...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ فِي إِثْرِ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِي آخِرِهِ وَكَانَ يَذْكُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۲۳۷ ...... موسیٰ بن عقبہ ؓ سے ابوالزبیر مکی ؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے سنا کہ وہ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو وہی دعا (**لا اله الا الله** ...... **منك الجد**) پڑھتے جو اوپر کی دونوں روایتوں میں مذکور ہوئی اور وہ اس دعا کو رسول اللہ ﷺ سے ذکر کرتے تھے۔

۱۲۳۸ ...... حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

۱۲۳۸ ...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہیں کہ فقراء مہاجرین (صحابہ) حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ:

سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تُسَبِّحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً

مالدار و خوشحال لوگ بڑے بلند درجات لے گئے اور دائمی نعمتیں لے اُڑے۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں ہم بھی نماز پڑھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں ہماری طرح جیسے ہم روزے رکھتے ہیں (لیکن) وہ صدقات بھی دیتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دیتے (غربت کی وجہ سے) اور (خدا کی راہ میں) غلام کو آزاد کرتے ہیں جب کہ ہم نہیں کرتے (تو اجر و ثواب میں وہ بڑھ گئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا میں تمہیں ایسی بات نہ سکھلاؤں کہ اس کے ذریعہ سے تم سبقت لے جانے والوں (کے اجر و ثواب) کو حاصل کر لو۔ اور اپنے بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور پھر کوئی بھی تم سے زیادہ افضل نہ رہے سوائے اس شخص کے جو وہی عمل کرے جو تم کرو۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! (ضرور بتلایئے) فرمایا: "تم ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، اللہ اکبر، اور الحمد للہ ۳۳ بار پڑھو"۔

قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

ابو صالح کہتے ہیں کہ (کچھ دنوں بعد) فقراء مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہنے لگے کہ: ہمارے مالدار بھائیوں نے جب یہ کلمات (اور ان کی فضیلت سنی) تو انہوں نے بھی یہ عمل شروع کر دیا (تو وہ پھر ہم پر سبقت لے گئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے"۔

وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَيٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِي هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَهِمْتَ إِنَّمَا قَالَ تُسَبِّحُ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَى أَبِي صَالِحٍ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَتَّى تَبْلُغَ مِنْ جَمِيعِهِنَّ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ فَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

اس حدیث کے دوسرے طریق میں یہ ہے کہ سُمّی بیان کرتے ہیں کہ میں نے بعض اہلِ حدیث سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ تمہیں غلطی ہو گئی۔ حضور علیہ السلام نے تو فرمایا تھا: ۳۳ بار اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو، ۳۳ بار اللہ کی حمد بیان کرو، اور ۳۳ بار اللہ کی بڑائی بیان کرو"۔ سمی کہتے ہیں کہ میں واپس ابو صالح کے پاس آیا اور ان سے مذکورہ بات کہی تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ: "اللہ اکبر سبحان اللہ والحمد للہ، اللہ اکبر سبحان اللہ والحمد اللہ ملا کر ۳۳ مرتبہ پڑھیں: گویا دونوں رواۃ کی ترتیب میں فرق ہو گیا۔ ابو صالح کی بیان کردہ ترتیب یہ ہے کہ تینوں کلمات ہر مرتبہ ایک ساتھ پڑھے جائیں، یہاں تک کہ ۳۳ بار ہو جائیں جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر کلمہ ۳۳ بار کہہ دیا۔ جب کہ دوسری اور عام ترتیب

یہی ہے کہ الگ الگ ہر کلمہ کو ۳۳ بار پڑھا جائے)۔

١٢٣٩ ...... و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ أَدْرَجَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ يَقُولُ سُهَيْلٌ إِحْدَى عَشْرَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ فَجَمِيعُ ذَلِكَ كُلِّهِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ

۱۲۳۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا:
"یارسول اللہ (ﷺ)! مالدار اور دولت مند تو بڑے اونچے درجات اور دائمی نعمتوں کے مستحق ہو گئے۔
آگے سابقہ حدیث کے مانند ہی بیان کیا البتہ اس روایت میں انہوں نے ادراج (یعنی قولِ راوی کو روایت میں خلط ملط کر دیا) کیا۔
اس میں یہ بھی ہے کہ سہیلؒ نے فرمایا: ہر کلمہ کو گیارہ گیارہ بار کہے کہ سب مل کر ۳۳ بار ہو جائیں۔

١٢٤٠ ...... و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً

۱۲۴۰...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا بجالانے والا ہر فرض نماز کے بعد کبھی (ثواب اور بلند درجوں سے محروم نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ ۳۳/ بار الحمد للہ ۳۳/ بار اور اللہ اکبر ۳۴/ بار۔

١٢٤١ ...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ

۱۲۴۱...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا بجالانے والا ہر فرض نماز کے بعد کبھی (ثواب اور بلند درجوں سے محروم نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ ۳۳/ بار الحمد للہ ۳۳/ بار اور اللہ اکبر ۳۴/ بار۔

١٢٤٢ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۲۴۲...... حضرت حکمؒ اس سند کے ساتھ یہ روایت (حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا بجالانے والا ہر فرض نماز کے بعد کبھی (ثواب اور بلند درجوں سے محرام نہیں ہوتا۔ سبحان

اللہ ۳۴ بار الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار) نقل کرتے ہیں۔

١٢٤٣...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانِ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيِّ قَالَ مُسْلِم أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

۱۲۴۳...... حضرت کعب ؓ بن عجرہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہا اور یہ کل ۹۹ ہو گئے اور سوویں بار یہ کلمات کہے لا إلٰه إلا الله وحدهٗ لاشريك له، له الملكُ وله الحمد وهو علىٰ كلّ شيءٍ قدير۔
تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں سب معاف کر دیئے جائیں گے۔

١٢٤٤...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۲۴۴...... حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے یہی روایت (تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں سب معاف کر دیئے جائیں گے۔) نقل کرتے ہیں۔

باب-۲۲۰ مـــا يقال بين تكبيرة الاحرام والقرأة

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیانی دعا کا بیان

١٢٤٥...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

۱۲۴۵...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کی تکبیر (تحریمہ) کہتے تو کچھ دیر کو خاموش رہتے تھے قرأت شروع کرنے سے قبل۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ کے تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہنے کی کیا وجہ ہے؟ اس دوران آپ کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: یہ کلمات کہتا ہوں۔ اللّٰهُمَّ بـاعِد بـيـنـي...
ترجمہ...... "اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا بعد پیدا کر دے جتنا بعد مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو ایسا صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے"۔

١٢٤٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا

۱۲۴۶...... عمارۃ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ جریر کی روایت (کہ

حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ

آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت سے قبل یہ پڑھا کرتے تھے۔ اللھم باعد بینی و بین خطایا...... الخ) کی طرح منقول ہے۔

۱۲۴۷...... قَالَ مُسْلِم وَحُدِّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَيُونُسَ الْمُؤَدِّبِ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ (بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَلَمْ يَسْكُتْ

۱۲۴۷...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو قرأت فوراً الحمد للہ سے شروع کر دیتے اور خاموشی اختیار نہ کرتے۔ (خاموشی صرف پہلی رکعت میں اختیار کرتے تھے جب ثنا پڑھنی ہوتی)۔

۱۲۴۸...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا

۱۲۴۸...... حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور صف کے اندر شامل ہو گیا' اس کا سانس پھولا ہوا تھا' اس نے کہا: الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ"۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ قوم میں خاموشی چھاگئی' آپ ﷺ نے پھر پوچھا: یہ کون تھا جس نے یہ کلمات کہے؟ کیونکہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ وہ آدمی کہنے لگا میں جب آیا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا اس لئے میں نے یہ کلمات کہے۔ فرمایا: "میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے ان کلمات کو لینے کے لئے جھپٹ رہے ہیں"۔

۱۲۴۹...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ

۱۲۴۹...... حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں تھے کہ قوم میں سے ایک شخص نے کہا:

اللہ أکبر کبیراً و الحمد للہ کثیراً و سبحان اللہ بکرۃً و اصیلاً

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: اس اس طرح کے کلمات کس نے کہے تھے؟ وہی آدمی کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بڑی خوشگوار حیرت ہوئی جب ان کلمات کیلئے آسمان کے دروازے کھولے گئے"۔ ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ان کلمات کے بارے میں تب سے میں نے انہیں ترک نہیں کیا (ہمیشہ پڑھتا ہوں) [1]"۔

---

[1] تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کرنے سے قبل کونسی دعا پڑھنی چاہیئے۔ احادیث بالا میں مختلف دعائیں منقول ہیں۔ امت کا تعامل ثناء معروف یعنی سُبحانك اللّٰهُمَّ...... الخ پر ہے لہٰذا اسے ہی پڑھنا چاہیئے۔ واللہ اعلم

قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ

باب-۲۲۱ اتيان الصلاة بوقار و سكينة والهى عن ايتانها سعيا

نماز کے لئے سکون و وقار سے چل کر آنا چاہیئے نہ کہ دوڑ کر

۱۲۵۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

۱۲۵۰...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے

"جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑ کر نماز کے لئے مت آؤ بلکہ (اپنی رفتار پر) چل کر آؤ' اور سکون و وقار تمہارے لئے ضروری ہے (کہ سکون اور وقار سے چلو خواہ تمہیں پوری نماز ملے یا نہیں) پس جتنی نماز تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو (جماعت کے ساتھ) اور جو رہ جائے اسے پورا کرلو۔

۱۲۵۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ

۱۲۵۱...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب نماز کے لئے تکبیر شروع ہو جائے تو تم (جلدی میں) دوڑ کر نماز کے لئے مت آؤ بلکہ سکون سے چل کر آنا تمہارے اوپر لازم ہے' جو مل جائے وہ پڑھ لو جو رہ جائے اسے پورا کرلو' کیونکہ جب کوئی نماز کا ارادہ کرلیتا ہے تو فی الحقیقت نماز میں ہی ہوتا ہے۔ (اور دوڑنا نماز کے آداب کے خلاف ہے)۔

۱۲۵۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ

۱۲۵۲...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب نماز کی تکبیر کہی جائے (یعنی اقامت) تو کوئی دوڑ کر مت آئے بلکہ سکون اور وقار سے چل کر آئے' جتنی نماز تجھے (جماعت کے ساتھ) مل جائے اتنی پڑھ لے اور جتنی رہ جائے وہ پوری کرلے"۔

فَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

١٢٥٣..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَسْعَ إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلَكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ۔

۱۲۵۳..... حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو اس کی طرف تم میں سے کوئی دوڑ کر نہ آئے لیکن سکینت اور وقار کے ساتھ چل کر آئے جو تجھے مل جائے وہ پڑھ لے اور جو امام تجھ سے پہلے پڑھ چکا ہے اسے قضا کرلے۔

١٢٥٤..... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَ جَلَبَةً فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا

۱۲۵۴..... حضرت عبداللہ بن قتادہؓ سے روایت ہے کہ انہیں ان کے والد حضرت قتادہؓ نے بتلایا کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں تھے کہ آپ ﷺ نے کچھ آواز سنی، تو آپ ﷺ نے (نماز کے بعد) فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ (گویا ناراضی کا اظہار فرمایا) لوگوں نے عرض کیا کہ ہم جلدی کر رہے تھے نماز کیلئے۔
فرمایا: ایسا مت کرو، جب تم نماز کو آؤ تو سکون سے آنا لازم ہے، جو ملجائے تو پڑھ لو جو فوت ہو جائے اسے پورا کرلو۔ (اس جملہ سے استدلال کرتے ہوئے علماء نے فرمایا کہ اگر جماعت کا کچھ حصہ بھی مل جائے تو اجر مل جاتا ہے جماعت کا)۔

١٢٥٥..... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۲۵۵..... حضرت شیبانؓ سے اسی سند کے ساتھ حسب سابق (کہ نماز کیلئے دوڑ کر نہ آؤ بلکہ سکون ووقار کے ساتھ آؤ) روایت منقول ہے۔

باب-۲۲۲ متى يقـــوم الناس للصلاة

مقتدی نماز کے لئے کب کھڑے ہوں گے

١٢٥٦ ..... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَـــنْ أَبِـــي سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِـــي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا

۱۲۵۶..... حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کھڑی ہو جائے تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے مت ہو"۔

حَتّٰى تَرَوْنِي

وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ إِذَا أُقِيمَتْ أَوْ نُودِيَ

ابن حاتم نے شک کیا کہ اذا اُقِیمَتْ (جب اقامت کہی جائے) ہے یا نُوْدِیَ (اذان دی جائے) ہے۔

۱۲۵۷...... وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَادَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ حَدِيثَ مَعْمَرٍ وَشَيْبَانَ حَتّٰى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ

۱۲۵۷...... حضرت ابو قتادہؓ اپنے والد سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو جائے تو جس وقت تک مجھے نہ نکلتا ہوا دیکھ لو کھڑے مت ہو۔

۱۲۵۸...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعَدَّلْنَا الصُّفُوفَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ ذَكَرَ فَانْصَرَفَ وَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا وَقَدِ اغْتَسَلَ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ فَصَلّٰى بِنَا

۱۲۵۸...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار نماز کھڑی ہو گئی، ہم کھڑے ہو کر صفیں درست کرنے لگے، ابھی رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہیں لائے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اپنے مصلّے پر کھڑے ہو گئے، ابھی تکبیر نہیں کہی تھی کہ آپ ﷺ کو کوئی بات یاد آ گئی تو واپس مڑے اور ہم سے فرمایا:
اپنی جگہ پر رہو (آپ ﷺ واپس لوٹ گئے) ہم آپ ﷺ کے انتظار میں کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے غسل فرمایا ہوا تھا اور پانی آپ ﷺ کے سر سے ٹپک رہا تھا، آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۲۵۹...... وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ مَقَامَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَنْطُفُ الْمَاءَ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

۱۲۵۹...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار نماز کھڑی ہو گئی تھی اور لوگوں نے اپنی صفیں ترتیب دے لی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اپنے مصلّی پر کھڑے ہو گئے۔ پھر لوگوں کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو (میں ابھی آیا) پھر آپ ﷺ تشریف لائے تو غسل فرمایا ہوا تھا، اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۳۶۰...... و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ ﷺ مَقَامَهُ

۱۲۶۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز کی تکبیر کہی جاتی تھی رسول اللہ ﷺ کے لئے تو لوگ اپنی صفوں میں کھڑے ہونے لگتے تھے حضور اقدس ﷺ کے اپنی جگہ پر کھڑے ہونے سے قبل ہی۔

۱۳۶۱...... و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتْ فَلَا يُقِيمُ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ

۱۲۶۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ زوالِ آفتاب کے بعد اذان دیتے اور جب تک آنحضرت ﷺ تشریف نہ لاتے اقامت نہ کہتے تھے، اور جب آپ ﷺ گھر سے باہر نکلتے اور بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیتے تو اقامت شروع کرتے تھے۔ (1)

باب-۲۲۳ من ادرك ركعةً من الصلاة فقدادرك تلك الصلاة

جسے ایک رکعت بھی مل گئی اسے جماعت مل گئی

۱۳۶۲...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

۱۲۶۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے نماز کی ایک رکعت بھی پالی (جماعت کے ساتھ) اس نے نماز پالی (جماعت کے ساتھ)"۔

۱۳۶۳...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

۱۲۶۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت حاصل کرلی اس نے پوری نماز حاصل کرلی"۔

۱۳۶۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ

۱۲۶۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان مختلف اسناد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق (جس نے امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پالی) روایت نقل کی ہے۔ اور ان میں سے کسی بھی روایت میں مع

---

(1) مقتدی نماز کے لئے کس وقت کھڑے ہوں؟ امام مالکؒ اور جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ اس کی کوئی تحدید نہیں، مؤذن کے اقامت شروع کرنے سے لے کر ابتداء صلوٰۃ تک کسی بھی وقت کھڑا ہو سکتا ہے۔ البتہ عام طور پر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ جب اقامت شروع ہو اس وقت کھڑے ہوں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جب تک مؤذن اقامت سے فارغ نہ ہو جائے کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔ البتہ جب تک امام کو نہ دیکھ لیں اس وقت تک کھڑے نہ ہوں جب امام نظر آجائے تو کھڑے ہو جانا چاہیے۔ جمہور علماء کا یہی مسلک ہے۔

وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَيُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا

الامام کا لفظ نہیں ہے اور عبید اللہ کی روایت میں ادرک الصلوۃ کلھا کا لفظ موجود ہے۔

۱۳۶۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ

۱۳۶۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"جس نے طلوع آفتاب سے قبل فجر کی ایک رکعت پالی تو اس نے فجر کی نماز پالی (اور وہ قضا نہیں کہلائے گی) اور جس نے غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت عصر کی حاصل کرلی تو اس نے عصر کی نماز پالی (وہ بھی قضا نہیں ہوگی)۔

۱۳۶۶...... و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَالسِّيَاقُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ إِنَّمَا هِيَ الرَّكْعَةُ

۱۳۶۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے عصر کی نماز کا ایک سجدہ غروب آفتاب سے قبل پالیا یا صبح کی نماز میں طلوع سے قبل حاصل کرلیا تو اس نے وہ پوری نماز حاصل کرلی، اور سجدہ سے مراد ایک رکعت ہے۔

۱۳۶۷...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

۱۳۶۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مالک عن زید بن اسلم کی روایت (جس نے طلوع آفتاب سے قبل فجر کی ایک رکعت پالی...... الخ) کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۳۶۸...... و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۳۶۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ

ﷺ نے فرمایا جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے اسے پالیا اور جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز میں ایک رکعت پالی تو اس نے اسے پالیا۔

١٣٦٩...... و حَدَّثَنَاه عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ

١٢٦٩...... حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے اس سند کیساتھ حسب سابق (جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے اسے پالیا...... الخ) روایت منقول ہے۔

باب-٢٢٤ اوقات الصلوات الخمس

اوقات نماز کا بیان

١٢٧٠...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى إِمَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ

١٢٧٠...... ابن شہاب زہریؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؒ بن عبد العزیز نے عصر کی نماز مؤخر کر دی تو عروہؒ نے ان سے فرمایا کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھی۔ عمر بنؒ عبد العزیز نے ان سے کہا کہ اے عروہ! کیا کہہ رہے ہو؟ عروہؓ نے کہا میں نے بشیر بن ابو مسعود سے اور انہوں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ' سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک بار نازل ہوئے اور میری امامت کی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' پھر ان کے نماز پڑھی' پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی' اپنی انگلیوں سے پانچ نمازیں شمار کیں۔

١٢٧١...... أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ

١٢٧١...... ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ایک روز نماز مؤخر کر دی' تو حضرت عروہ بن زبیر ؓ انکے پاس حاضر ہوئے اور انہیں بتلایا کہ حضرت مغیرہ ؓ بن شعبہ نے ایک مرتبہ کوفہ میں نماز مؤخر کر دی تو حضرت ابو مسعود لأنصاری ؓ انکے پاس داخل ہوئے اور کہا کہ اے مغیرہ! کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک بار نزول فرمایا اور نماز پڑھی' رسول اللہ ﷺ نے بھی (ان کے ساتھ) نماز پڑھی' انہوں نے دوبارہ (ظہر کی) نماز پڑھی تو رسول اللہ

ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقْتَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ الفَئى

ﷺ نے بھی نماز پڑھی' انہوں نے پھر (عصر کی) نماز پڑھی تو حضور علیہ السلام نے بھی نماز پڑھی' پھر انہوں نے (مغرب کی) نماز پڑھی تو حضور علیہ السلام نے بھی پڑھی' پھر (عشاء کی) نماز پڑھی تو حضور علیہ السلام نے بھی نماز پڑھی۔ اسکے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کو ان نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے عروہؓ سے فرمایا کہ اے عروہ! دیکھ کر بولو تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا جبرئیلؑ نے رسول اللہ ﷺ کو اوقات نماز بتلائے؟ عروہؓ نے فرمایا کہ بشیر بن ابی مسعود بھی ایسا ہی بیان کرتے تھے اپنے والد (ابو مسعود الانصاریؓ) کے حوالہ سے 'اور مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز اسوقت پڑھتے تھے جب کہ سورج (دھوپ) ابھی میرے حجرہ میں ہوتا تھا اور دھوپ دیوار پر ظاہر نہ ہوئی ہوتی۔

۱۲۷۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ

۱۲۷۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت عصر کی نماز پڑھتے تھے جب سورج ابھی میرے حجرہ میں ہوتا تھا اور دھوپ اس سے اوپر نہ چڑھی ہوتی تھی۔

۱۲۷۳...... وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ فِي حُجْرَتِهَا

۱۲۷۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور دھوپ ان کے صحن میں ہوتی تھی اور چڑھتی نہ تھی۔

۱۲۷۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ وَاقِعَةٌ فِي حُجْرَتِي

۱۲۷۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ، بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایسے وقت میں عصر کی نماز پڑھتے تھے جب کہ سورج ان کے حجرہ میں ہوتا تھا اور دھوپ ان کے حجرہ سے اوپر نہیں ہوتی تھی۔

۱۲۷۵...... حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي

۱۲۷۵...... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمُ الْفَجْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ ثُمَّ إِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ الشَّفَقُ فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهُ وَقْتٌ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

"جب تم فجر کی نماز پڑھو تو اس کا وقت سورج کے ابتدائی کنارہ اور طلوعِ شفق تک ہے' جب ظہر کی نماز پڑھو تو اس کا وقت' عصر کے وقت تک ہے' جب عصر کی نماز پڑھو تو اس کا انتہائی وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے' جب مغرب کی نماز پڑھو تو شفق (احمر) کے غائب ہونے تک اس کا وقت باقی ہے پھر جب تم عشاء کی نماز پڑھو تو اس کا وقت نصف اللّیل (آدھی رات) تک ہے۔

۱۲۷۶...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ الْأَزْدِيُّ وَيُقَالُ الْمَرَاغِيُّ وَالْمَرَاغُ حَيٌّ مِنَ الْأَزْدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ

۱۲۷۶...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ظہر کا وقت' عصر کا وقت آنے تک ہے' جب کہ عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک باقی ہے اور مغرب کا وقت شفق کی تیزی ختم ہونے تک جب کہ عشاء کا وقت آدھی رات تک باقی رہتا ہے اور فجر کا وقت سورج طلوع ہونے تک رہتا۔

۱۲۷۷......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ

۱۲۷۷...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ اسی سند کیساتھ یہ روایت (ظہر کا وقت عصر کا وقت آنے تک ہے جبکہ عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے......الخ) منقول ہے۔

۱۲۷۸...... و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ

۱۲۷۸...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب سورج زائل ہونا شروع ہو جائے اور آدمی کا سایہ اس کے اپنے قامت کے مطابق ہو جائے تو ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور عصر کے وقت تک رہتا ہے' اور عصر کا وقت سورج کی زردی چھانے تک باقی رہتا ہے' مغرب کی نماز کا وقت شفق کے غائب ہونے تک باقی رہتا ہے' جب کہ نمازِ عشاء کا وقت درمیانی آدھی رات تک باقی رہتا ہے اور صبح کی نماز کا وقت طلوعِ فجر (صبح صادق) سے طلوعِ آفتاب تک باقی رہتا ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو نماز سے رُک جاؤ کیونکہ آفتاب سورج کے دو

الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ

سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

۱۲۷۹۔۔۔۔ و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَزِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ وَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

۱۲۷۹۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"نماز فجر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ سورج کی پہلی کرن طلوع نہ ہو جائے' ظہر کی نماز کا وقت آسمان کے درمیان سے زوالِ آفتاب کے بعد سے شروع ہو کر عصر کے وقت تک ہے' اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے' جب تک اس کا اوپر کا کنارہ غروب نہ ہو جائے۔ مغرب کی نماز کا وقت غروبِ آفتاب سے لے کر شفق کے غائب ہونے تک ہے' جب کہ عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک برقرار رہتا ہے۔

۱۲۸۰۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ

۱۲۸۰۔۔۔۔ عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد یحییٰ بن ابی کثیر سے سنا فرمایا کہ:

"علم جسمانی راحتوں (اور آسائشات) کے ساتھ حاصل نہیں ہوتا۔

۱۲۸۱۔۔۔۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَزْرَقِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

۱۲۸۱۔۔۔۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: تم ہمارے ساتھ دو دن رہ کر نماز پڑھ لو۔ چنانچہ جب زوالِ آفتاب ہو گیا تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے اذان دی' پھر انہیں (اقامت کا) حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی ظہر کی نماز کی۔ پھر (عصر کا وقت ہونے پر) عصر کی اقامت کہی جب کہ سورج ابھی بلند اور صاف سفید تھا' غروب آفتاب کے وقت مغرب کی اقامت کہی' پھر آپ ﷺ نے (بلال رضی اللہ عنہ کو اقامت کا حکم فرمایا) عشاء کی نماز کا تو شفق کے غائب ہونے کے بعد انہوں نے عشاء کی اقامت کہی' پھر طلوع فجر کے وقت فجر کی اقامت کہی۔ دوسرے روز ظہر کے وقت میں (تاخیر کرتے ہوئے) ٹھنڈک ہو جانے پر ظہر پڑھی اور خوب ٹھنڈک ہو جانے دی (یعنی سورج کی گرمی زائل ہونے اور تیزی ختم ہونے کے بعد پڑھی) اور

أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ

عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ سورج ابھی بلند تھا لیکن پہلے دن کی بہ نسبت تاخیر فرمائی' مغرب کی نماز (میں بھی تاخیر کرتے ہوئے) شفق کے غائب ہونے سے ذرا قبل پڑھی۔ اور عشاء کی نماز ایک تہائی رات گذر جانے کے بعد پڑھی' جب کہ فجر کی نماز صبح روشن ہونے کے بعد پڑھی' پھر فرمایا: سائل کہاں ہے؟ جس نے نماز کے بارے میں سوال کیا تھا۔ اس نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ! فرمایا: تمہاری نمازوں کے اوقات ان کے درمیان میں ہیں جو تم نے دیکھے۔

(حضور علیہ السلام نے پہلے روز تمام نمازیں ابتدائی اوقات میں اور دوسرے روز انتہائی اوقات میں پڑھ کر بتلادیا کہ کونسی نماز کا وقت کب سے شروع ہو کر کب ختم ہوتا ہے۔[1]

۱۲۸۲...... وَحَدَّثَنِي إِبْرٰهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۱۲۸۲...... حضرت بریدہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نماز کے اوقات کے بارے میں

---

[1] اوقاتِ نماز کے بارے میں اصل حدیث امامت جبرئیل ؑ ہے' جو پچھلے صفحات میں گذر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ زبانی طور پر بھی تعلیم دے سکتے تھے لیکن عملی تعلیم چونکہ ذہن میں زیادہ اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے اس لئے اسے اختیار فرمایا۔ اسی سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مفضول کا فاضل پر امام بننا بھی جائز ہے خصوصاً جب کہ ضرورت ہو۔ یہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور علیہ السلام سے مفضول ہیں اور ایک ضرورت (مواقیت کی تعلیم) کے لئے حضور ﷺ کے امام بنے تھے۔

ظہر کا وقت زوالِ آفتاب کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ البتہ انتہاءِ وقتِ ظہر میں اختلاف ہے' امام شافعیؒ اور امام مالکؒ و جمہور کے نزدیک مثلِ اوّل (یعنی جب کسی چیز کا سایہ اس کے اپنے جسم کے برابر ہو) پر ختم ہو جاتا ہے اور عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بقولِ امام محمدؒ مثلین تک ظہر کا وقت ہے اس کے بعد عصر کا وقت ہے۔ لیکن اس بارے میں احناف کے دلائل مذہب پر صریح نہیں ہیں۔ اس لئے حضرت انور شاہ کشمیری نے فرمایا کہ مثلِ اول کے بعد معذورین و مسافرین کے لئے دونوں نمازیں ظہر و عصر جائز ہیں۔ مغرب کے وقت کے بارے میں امام شافعیؒ کی ایک روایت یہ ہے کہ مغرب کا وقت غروب کے بعد اتنی ہی دیر رہتا ہے جتنی دیر میں ۵ رکعات پڑھی جاسکیں۔ لیکن فتویٰ ان کے نزدیک اس پر ہے کہ شفق کے غروب تک مغرب کا وقت باقی ہے۔ پھر شفق سے ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک شفقِ احمر مراد ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک شفق سے مراد شفقِ ابیض ہے۔ اس معاملہ میں مثلین کے مقابلہ میں امام صاحبؒ کا مسلک زیادہ قوی ہے۔ شاہ صاحبؒ کے نزدیک شفقِ احمر و ابیض کا درمیانی وقت معذورین و مسافرین کے لئے مشترک ہے کہ اس میں مغرب بھی پڑھ سکتے ہیں اور عشاء بھی۔ عشاء کا انتہائی وقت امام شافعیؒ کے نزدیک نصف اللیل یعنی آدھی رات تک رہتا ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشاء کا انتہائی وقت طلوعِ فجر تک ہے۔

حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ عشاء کو ثلثِ لیل (تہائی رات) تک مؤخر کرنا مستحب ہے اس کے بعد مکروہ تنزیہی ہے۔ بلا عذر مؤخر کرنا بہتر نہیں اگرچہ طلوعِ فجر تک وقت باقی رہتا ہے۔ احناف کے مسلک کی تائید میں بہت سی روایات و آثار صحابہ موجود ہیں جو امام طحاویؒ نے تفصیل سے ذکر کئے ہیں۔

البتہ تمام فقہاء کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ ابتدائی اور انتہائی اوقات کے درمیان نمازیں ادا کرلی جائیں تاکہ سب کے نزدیک نماز کی ادائیگی صحیح وقت پر ہو۔ واللہ اعلم

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلَاةَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ

سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
تم ہمارے ساتھ نمازوں میں حاضر ہو' پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو حکم دیا تو انہوں نے اندھیرے میں اذان دی (فجر کی) پھر آپ ﷺ نے طلوعِ فجر کے ساتھ ہی نماز ادا کی' پھر زوالِ آفتاب کے بعد جب سورج آسمان کے وسط سے زائل ہونا شروع ہوا تو آپ ﷺ نے ظہر کی اذان کا حکم فرمایا۔ پھر جب سورج بلند تھا تو آپ ﷺ نے عصر کی اذان کا حکم فرمایا' غروبِ آفتاب کے بعد آپ ﷺ نے مغرب کی نماز کا حکم فرمایا' جب شفق ڈوب گئی تو عشاء کی اذان کا حکم دیا۔ اگلے روز صبح کو روشن ہونے دیا اور روشنی ہونے کے بعد فجر کی اذان پڑھی' ظہر کی اذان کا حکم ٹھنڈے وقت میں دیا' پھر عصر کی اذان کا حکم اس وقت دیا جب سورج خوب بلند اور صاف سفید تھا اور ابھی اس میں زردی کا ملاپ نہ ہوا تھا۔ پھر مغرب کی اذان کا حکم شفق غائب ہونے سے ذرا قبل دیا۔ اور عشاء کی اذان کا حکم ایک تہائی یا کچھ رات گذر جانے کے بعد دیا۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا:
سائل کہاں ہے جو تم نے (دو دن میں اوقات دیکھے نمازوں کے) ان کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۱۲۸۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ

۱۲۸۳...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھتا ہوا آیا تو آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا' پھر طلوعِ فجر کے وقت آپ ﷺ نے فجر کی نماز قائم فرمائی اور اس وقت اندھیرا اتنا تھا کہ لوگوں کو ایک دوسرے کو پہچاننا مشکل تھا' پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز کا حکم فرمایا اور زوالِ آفتاب کے بعد جب کوئی کہنے والا یہ کہے کہ دن آدھا ہو گیا (نصف النہار) تو ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ اور حضور علیہ السلام ان سب سے زیادہ جانتے تھے' پھر عصر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب سورج بلند تھا' مغرب کی نماز غروبِ آفتاب کے بعد اور عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے کے بعد ادا فرمائی۔ اگلے دن فجر کی نماز میں تاخیر کرتے ہوئے ادا کی اور جب نماز سے فارغ ہوا تو کہنے والا یہ کہتا تھا کہ سورج طلوع ہونے کے بالکل قریب ہی ہے' ظہر کی نماز اتنی مؤخر کی کہ پچھلے دن کی عصر کا وقت ہو گیا (یعنی گذشتہ روز جس وقت عصر پڑھی تھی اس وقت ظہر پڑھی) عصر کو اتنا مؤخر

حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ

کر دیا کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والے نے کہا کہ سورج سرخ ہو گیا (کیونکہ غروب کے وقت سورج سرخ ہو جاتا ہے) مغرب کو اتنا مؤخر فرمایا کہ شفق غائب ہونے کے قریب ہو گئی' اور عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر فرمایا۔ صبح کو سائل کو بلایا اور فرمایا کہ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں۔

١٢٨٤..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي

۱۲۸۴..... حضرت ابو موسیٰ ؓ سے یہی حدیث بالا الفاظ کے معمولی فرق (اس روایت میں مغرب کی نماز دوسرے دن غروب شفق سے پہلے پڑھنا مذکور ہے) سے منقول ہے۔

باب-٢٢٥ استحباب الابراد بالظهر فى شدة الحرّ لمن يمضى الى جماعة و يناله الحر فى طريقة

گرمی کی شدت میں ظہر میں ٹھنڈے وقت تک تاخیر کرنا مستحب ہے

١٢٨٥..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۱۲۸۵..... حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو' کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی آگ کی تپش سے ہے۔

١٢٨٦..... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

۱۲۸۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی اسی طرح (نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے) روایت نقل فرماتے ہیں۔

١٢٨٧..... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَسَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ

۱۲۸۷..... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب دن گرم ہوں تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈے وقت تک مؤخر کر دو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ کی تپش کی بناء پر ہوتی ہے"۔

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ ذَالِكَ

عمرو کہتے ہیں کہ ابن شہابؒ نے مجھ سے عن ابن المسیب والی سلمہ عن ابو ہریرہ ؓ عن رسول اللہ ﷺ یہی سابقہ حدیث بعینہٖ بیان کی۔

۱۲۸۸...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذَا الْحَرَّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ

۱۲۸۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گرمی جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۱۲۸۹...... حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْرِدُوا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۱۲۸۹...... ہماد بن منبہ ان چند روایتوں میں سے نقل کرتے ہیں کہ جو ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کو گرمی سے ٹھنڈا کر کے پڑھو اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ ہے۔

۱۲۹۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُهَاجِرًا أَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ

۱۲۹۰...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: ”ذرا ٹھنڈا ہونے دو‘ ٹھنڈا ہونے دو‘ (کچھ گرمی کی شدت کم ہو جائے پھر اذان دینا) یا فرمایا انتظار کرو‘ انتظار کرو‘ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش سے ہے‘ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو“۔
ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ (ہم نے ظہر کی نماز اتنی تاخیر سے پڑھی کہ) ٹیلوں کے سائے تک دیکھ لئے۔

۱۲۹۱...... وحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ

۱۲۹۱...... حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کی آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی اے میرے رب! میری (شدت سے) میرے بعض حصے نے بعض کو کھالیا ہے‘ تو اسے سردی کے موسم میں ایک سانس لینے کی اور گرمی میں ایک سانس لینے کی

رَسُولُ اللهِ ﷺ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ

اجازت مل گئی' چنانچہ گرمی کی جو شدت تم پاتے ہو وہ اسی وجہ سے ہے اور سردی کی شدت بھی اسی وجہ سے ہے۔

۱۲۹۲...... و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلَى رَبِّهَا فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ

۱۲۹۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب گرمی ہو تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو اسلئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے اور بیان کیا کہ نار جہنم نے اپنے پروردگار سے درخواست کی تو اس کو ہر سال میں دو سانس لینے کی اجازت دے دی گئی ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔

۱۲۹۳...... و حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ

۱۲۹۳...... حضرت ابوہریرہ ﷺ' رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جہنم کی آگ نے کہا کہ اے رب! میرے بعض حصہ کو بعض حصہ کھا گیا ہے (شدت کی بناء پر لہٰذا مجھے سانس لینے کی اجازت دیجئے' چنانچہ اسے دو سانس کی اجازت دی گئی ایک سانس سردی میں اور دوسرا گرمی میں۔ تو جو کچھ تم ٹھنڈک سردی اور گرمی پاتے ہو یہ جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔[1]

---

[1] احادیث بالا کی بناء پر احناف اور حنابلہ کے نزدیک سردی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تعجیل اور گرمی میں تاخیر مستحب ہے۔ جب کہ امام شافعی کے نزدیک مطلقاً تعجیل افضل ہے نہ کہ تاخیر۔

ان احادیث میں بتلایا گیا کہ گرمی کا سبب جہنم کی آگ کی تپش ہے۔ اس پر اشکال ہوتا ہے کہ گرمی سردی کا تعلق تو آفتاب کے قرب و بعد سے ہے۔ پھر جہنم کی تپش کو اس کا سبب کیسے قرار دیا گیا؟ جواب یہ ہے کہ اسباب مختلف ہیں۔ جہاں سورج کا قرب و بعد سبب ہے وہیں سبب جہنم کی تپش بھی ہے۔ اور اس کے علاوہ سورج کی گرمی بھی جہنم کی تپش کے سبب سے ہے اس معنی میں گرمی کی شدت در حقیقت جہنم کی تپش سے ہی ہوتی ہے۔ اور ایک مطلب یہ ہے کہ گرمی کی شدت جہنم کی آگ کی شدت سے مشابہ ہے۔

باب-۲۲۶ استحباب تقديم الظهر في اول الوقت في غير شدة الحر

گرمی نہ ہونے کی صورت میں اوّل وقت میں ظہر کی ادائیگی مستحب ہے

۱۲۹۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ ح قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ح قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ

۱۲۹۴...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۹۵...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا

۱۲۹۵...... حضرت خبّاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سخت گرمی میں نماز پڑھنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ہماری شکایت قبول نہیں فرمائی۔

۱۲۹۶...... وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنس و عونَ بْن سلام قال عون انا و قال ابن يونس وَاللَّفْظُ لَهُ نا زُهَيْرٌ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْن وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ اَتَيْنا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَشَكَونَا اِلَيْهِ حر الرمضاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قَالَ زُهَيْر قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ اَفِيْ الظُّهر قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفِيْ تَعْجِيْلِهَا قَالَ نَعَم

۱۲۹۶...... حضرت خباب فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے سخت جھلتی ہوئی گرمی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا۔ ❶ زہیر کہتے ہیں کہ میں نے ابواسحٰق سے پوچھا کہ کیا ظہر کی نماز کے بارے میں شکایت تھی؟ فرمایا کہ ہاں! میں نے پوچھا کہ کیا ظہر کی تعجیل کے بارے میں تھی؟ فرمایا کہ ہاں!

۱۲۹۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

۱۲۹۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنی شدید گرمی میں نماز پڑھتے تھے کہ ہم میں سے کسی کی یہ ہمت نہ ہوتی تھی کہ زمین پر پیشانی ٹکا سکیں چنانچہ ہر ایک اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا تھا۔

---

❶ یہ احادیث امام شافعیؒ کی دلیل ہیں، ظہر کی تعجیل کے بارے میں۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ ان احادیث کو سردی کے موسم پر محمول کرتے ہیں۔

باب - ۲۲۷ استحباب التبكير بالعصر

عصر کی نماز میں تعجیل مستحب ہے

۱۲۹۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ

۱۲۹۸...... حضرت انس ﷺ بن مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ سورج ابھی بلند اور گرم ہوتا تھا' کوئی جانے والا (عصر کے بعد) عوالی کی طرف جاتا اور وہاں پہنچنے تک بھی سورج بلند رہتا تھا۔

۱۲۹۹...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

۱۲۹۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح (آپ ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بلند اور گرم ہوتا تھا...... الخ) حدیث مبارکہ نقل کی ہے۔

۱۳۰۰...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

۱۳۰۰...... حضرت انس ﷺ بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے' پھر کوئی جانے والا قباء کی طرف جاتا اور وہاں تک پہنچنے کے باوجود سورج بلند ہی ہوتا تھا۔

۱۳۰۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ

۱۳۰۱...... حضرت انس ﷺ بن مالک فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے' پھر کوئی آدمی بنی عمرو بن عوف کے محلّہ میں جاتا تو انہیں عصر کی نماز پڑھتا ہوا پاتا۔

(مقصد ان تمام سے یہ ہے کہ عصر کی نماز اتنی جلدی پڑھی جاتی تھی کہ سورج ابھی بلند ہی ہوتا تھا غروب اور ڈھلنے کے قریب نہ ہوتا تھا' عوالی' قباء اور بنی عمرو بن عوف کا محلّہ یہ تینوں علاقے مسجدِ نبوی ﷺ سے کچھ فاصلہ پر ہیں اگرچہ آج کل تو شہر مدینہ کے مصروف علاقے ہیں لیکن اس زمانہ میں کافی دور ہوتے تھے۔)

۱۳۰۲...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ

۱۳۰۲...... حضرت علاء بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ حضرت انس ﷺ بن مالک کے گھر واقع بصرہ میں ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر گئے' ان کا گھر مسجد کے پہلو میں ہی تھا' جب ہم ان کے گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے عصر کی نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا کہ ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ

الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا

کر آئے ہیں۔ فرمایا کہ اٹھو اور عصر کی نماز پڑھو' چنانچہ ہم اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی' جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: وہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کو تکتا رہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مار لی اور اس میں اللہ کا ذکر بھی نہ کرے سوائے تھوڑے سے کے"۔ ❶

١٣٠٣...... وحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ

۱۳۰۳...... حضرت ابی اُمامہ بن سہل کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر ہم حضرت انس ؓ بن مالک کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں عصر کی نماز پڑھتا ہوا پایا' ہم نے کہا اے چچا! یہ آپ نے کونسی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ عصر اور رسول اللہ ﷺ کی نماز یہی ہے جو ہم آپ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

١٣٠٤...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُورًا لَنَا وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُورَ لَمْ تُنْحَرْ

۱۳۰۴...... حضرت انس ؓ بن مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو بنو سلمہ کا ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! ہم ایک اونٹ ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ آپ ﷺ بھی تشریف فرما ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا۔ چنانچہ آپ ﷺ چلے اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے' (جب ہم وہاں پہنچے) تو اونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا' اسے نحر کیا گیا' پھر اس کا گوشت کاٹا گیا' پکایا گیا پھر ہم نے غروب آفتاب سے قبل کھا بھی لیا۔

---

❶ ان احادیث کی بناء پر امام شافعیؒ کے نزدیک عصر میں تعجیل اور جلدی کرنا مستحب ہے۔ جب کہ احنافؒ کے نزدیک تاخیر مستحب ہے۔ احنافؒ کے نزدیک حضرت علاء کی مذکورہ حدیث سے استدلال درست نہیں تعجیل عصر پر کیونکہ یہ واقعہ حجاج بن یوسف کے زمانہ کا ہے جو نمازیں بہت تاخیر سے پڑھا کرتا تھا۔ اس لئے حضرت انس ؓ نے تعجیل فرمائی۔ اور ممکن ہے کہ حضرت انس ؓ تعجیل کے قائل ہوں۔ اور تلک صلاۃ المنافق سے مراد یہ ہے کہ اتنا مؤخر کرنا کہ سورج زرد ہو جائے تو یہ مکروہ ہے۔

فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ أَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ

و قَالَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

١٣٠٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ

١٣٠٥...... حضرت رافع بن خدیج ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے اسکے بعد اونٹ نحر کیا جاتا' اس کے دس حصے تقسیم کئے جاتے پھر پکایا جاتا' تو ہم غروبِ آفتاب سے قبل ہی اس کا پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے (مقصد یہ ہے کہ عصر سے غروب آفتاب کے درمیان اتنا وقت ہوتا تھا کہ یہ سارے کام ہو جاتے تھے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ عصر بہت جلدی پڑھتے تھے۔)

١٣٠٦...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُورَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَقُلْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ

١٣٠٦...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی تغیرات کے ساتھ منقول ہے۔

باب-٢٢٨ التغليظ في تفويت صلاة العصر

عصر کی نماز ضائع کرنے پر سخت وعید کا بیان

١٣٠٧...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

١٣٠٧...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا کہ اس کے اہل و عیال اور مال ہلاک ہو گیا"۔

١٣٠٨...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهِ و قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَفَعَهُ

١٣٠٨...... اس سند کے ساتھ یہ حدیث (جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور مال ہلاک ہو گیا) بھی اسی طرح منقول ہے۔ لیکن عمرو کی روایت میں یبلغ کا صیغہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رفعہ کا لفظ بولا ہے۔

١٣٠٩...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ

١٣٠٩...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے تو گویا کہ اس کا اہل اور مال لوٹ لیا گیا۔

أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

باب-۲۲۹ الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر

صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد عصر کی نماز لینے والوں کی دلیل

۱۳۱۰...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا حَبَسُونَا وَشَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

۱۳۱۰...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احزاب (خندق) کے دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔ جیسے انہوں نے ہمیں روک دیا اور مشغول رکھا صلوٰۃ الوسطیٰ (عصر) سے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

۱۳۱۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۳۱۱...... ھشام سے اس سند کے ساتھ یہ روایت (آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جنہوں نے عصر کی نماز سے ہم کو روک دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا) منقول ہے۔

۱۳۱۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى آبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ بُيُوتَهُمْ أَوْ بُطُونَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوتِ وَالْبُطُونِ

۱۳۱۲...... حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ احزاب کے روز خندق کے ایک راستہ پر تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ عصر سے مشغول رکھا حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو گیا' اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے یا فرمایا: ان کے پیٹوں کو آگ سے بھر دے"۔

۱۳۱۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ

۱۳۱۳...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت (جن لوگوں نے ہمیں عصر کی نماز سے مشغول رکھا غروب آفتاب تک...... الخ) منقول ہے۔ لیکن اسمیں بغیر کسی شک کے بیوتھم و قبورھم فرمایا۔

۱۳۱۴...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۱۳۱۴...... حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ احزاب کے دن خندق کے راستوں میں سے ایک راستہ پر بیٹھے تھے اور فرما رہے تھے کہ ان کافروں نے ہمیں نماز واسطے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور پیٹوں کو آگ سے لبریز کر دے۔

ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ أَوْ قَالَ قُبُورَهُمْ وَبُطُونَهُمْ نَارًا

١٣١٥...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۳۱۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: احزاب (خندق) کے روز "ان لوگوں نے ہمیں صلوٰۃ الوسطیٰ (عصر) کی نماز سے مشغول کردیا، اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے"۔ پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز مغرب و عشاء کے درمیان ادا فرمائی۔

١٣١٦...... و حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَامِيُّ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ أَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا أَوْ قَالَ حَشَا اللهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا

۱۳۱۶...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو عصر کی نماز سے روکے رکھا۔ یہاں تک کہ سورج سرخ ہوگیا یا زرد ہوگیا (جیسے غروبِ آفتاب کے وقت ہوا کرتا ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ (نمازِ عصر) سے باز رکھا اللہ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھر دے"۔

١٣١٧...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۳۱۷...... ابویونس مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مصحف (قرآن کریم) لکھنے کا حکم فرمایا اور کہا کہ جب تم اس آیت حافظو علی الصّلوات والصلوۃ الوُسطیٰ پر پہنچو تو مجھے اطلاع دینا چنانچہ (کتابت کے دوان) جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے انہیں اطلاع دے دی انہوں نے مجھے یوں لکھوایا "حافظوا علی الصلوات و الصلوۃ الوسطیٰ (و صلوۃ العصر) و قوموا للہ قانتین"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

١٣١٨...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ

۱۳۱۸...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ یہ آیت

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ) وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللهُ فَنَزَلَتْ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى)

فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيقٍ لَهُ هِيَ إِذَنْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللهُ وَاللهُ أَعْلَمُ

قَالَ مُسْلِم وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَرَأْنَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ زَمَانًا بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ

نازل ہوئی (ان الفاظ میں) حافِظُوا علیٰ الصّلواتِ وصلوةِ العصر۔ اور ہم اس کو اسی طرح پڑھتے رہے جب تک اللہ نے چاہا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر دیا اور یہ آیت یوں نازل ہوئی:

حافِظوا علیٰ الصّلوات و الصّلوة الوُسطیٰ۔ (حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیانی نماز کی)

ایک شخص ان کے بھائی کے پاس بیٹھا تھا وہ کہنے لگا کہ تب تو یہی صلوٰۃ عصر ہے (یعنی متعین ہو گیا) حضرت براءؓ نے فرمایا:

میں نے تمہیں بتلایا تو ہے کہ یہ کس طرح نازل ہوئی اور کیسے اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ فرمایا اور اللہ ہی کو سب سے زیادہ علم ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو اشجعی نے ان اسناد کے ساتھ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم نے ایک زمانہ تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس آیت کو پڑھا جیسا کہ فضیل بن مرزوق کی روایت ہے۔

١٣١٩...... وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَاللهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى

١٣١٩...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے دن کفار قریش کو برا بھلا کہنا شروع ہو گئے اور فرمانے لگے کہ یا رسول اللہ: مجھے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ غروبِ آفتاب کے قریب بھی نماز پڑھی ہو (لیکن آج ان کفار نے قضا کرا دی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

واللہ! میں نے بھی نماز عصر نہیں پڑھی۔ چنانچہ ہم وادیٔ بطحان (جو مدینہ کی ایک وادی ہے) میں اترے، رسول اللہ ﷺ اور ہم نے وضو کیا پھر آپ ﷺ نے غروب آفتاب کے بعد عصر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔ [1]

---

[1] آیتِ مبارکہ "حافِظُوا علی الصّلوَاتِ و الصّلوة الوُسطیٰ" قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیت ہے۔ مفسرین اور علماء امت کا صلوٰۃ الوسطیٰ کی تشریح میں اختلاف ہے کہ صلوة الوُسطیٰ سے کون سی نماز مراد ہے۔ مفسرین اور علماء نے بہت سے اقوال ذکر کئے ہیں۔ کسی نے کہا کہ اس سے مراد عصر کی نماز ہے کسی نے کہا کہ فجر کی جیسے امام شافعیؒ سے منقول ہے۔ بعض حضرات سے منقول ہے کہ اس سے مراد ظہر ہے مثلاً: حضرت زیدؓ بن ثابت اور اسامہؓ بن زید وغیر ھم۔ بعض نے فرمایا کہ ہر نماز صلوٰۃ الوسطیٰ میں شامل ہے۔ کما قالہ القاضی عیاض مالکیؒ۔ اور بعض نے فرمایا کہ اس سے نمازِ جمعہ مراد ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کی رائے یہی ہے کہ عصر کی نماز مراد ہے اور یہی صحیح ہے اکثر علماء نے نماز عصر کے قول کو اختیار کیا ہے۔ مندرجہ بالا احادیث اور دیگر صحیح احادیث کی بناء پر۔

......(جاری ہے)

رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ

۱۳۲۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۱۳۲۰...... یحییٰ بن کثیرؒ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (حضرت عمرؓ غزوہ خندق کے دن کفار قریش برا بھلا کہنے لگے عصر کی نماز قضا کروانے پر) بعینہٖ منقول ہے۔

باب-۲۳۰ فضل صلاتيَ الصبح والعصر والمحافة عليهما

فجر و عصر کی پابندی کی فضیلت

۱۳۲۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ

۱۳۲۱...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"تمہارے پاس آگے پیچھے رات اور دن کے فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں' اور وہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہے وہ آسمان پر چڑھ جاتے ہیں ان سے انکا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سب سے زیادہ جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز میں مشغول تھے اور جب ہم انکے پاس آئے اور پہنچے تھے تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔

۱۳۲۲...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ

۱۳۲۲...... حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے ابو الزناد کی روایت (رات دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے ہیں صبح و عصر کی نماز میں سب کا اجتماع ہوتا ہے...... الخ) کی روایت کی طرح اخیر تک نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۳...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

۱۳۲۳...... حضرت جریرؓ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ نے ایک نظر چودھویں کے چاند کو دیکھا اور فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)......
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کثرت سے علماء کا قول بعض احادیث کی دلیل سے یہ ہے کہ بیچ والی نماز سے مراد عصر ہے کیونکہ اس کے ایک طرف دو نمازیں دن کی ہیں فجر اور ظہر' اور ایک طرف دو نمازیں رات کی ہیں مغرب اور عشاء۔ اور اس کی تاکید خصوصیت کے ساتھ اس لئے کی گئی کہ اکثر لوگوں کا یہ وقت کام کی مصروفیت کا ہوتا ہے"۔ (معارف القرآن ج ۱/ ۵۸۹)

جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِيرٌ (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)

"آگاہ رہو! تم اپنے رب کو عنقریب اسی طرح (وضاحت سے) دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں تم کو ایک دوسرے کی آڑ نہیں ہوتی"۔ پھر اگر تم سے ہو سکے تو طلوع آفتاب سے قبل اور غروب آفتاب سے قبل کی نماز میں مغلوب نہ ہو جانا (کہ ان نمازوں کو ضائع کر دو) یعنی عصر اور فجر کی نمازوں میں سستی سے مغلوب نہ ہو جاؤ) پھر جریر نے یہ آیت پڑھی: فسبّح بحمد ربّك الخ پھر آپ اپنے رب کی تسبیح کیجئے طلوعِ آفتاب سے پہلے اور آفتاب کے غروب سے پہلے"۔ (اس سے مراد فجر اور عصر کی نمازیں ہیں)۔

۱۳۲۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَلَمْ يَقُلْ جَرِيرٌ

۱۳۲۴...... حضرت وکیع سے اس سند کیساتھ ایک روایت اسطرح ہے تم کو عنقریب اپنے رب کے پاس پیش کیا جائیگا اور تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو پھر آپ ﷺ نے پڑھا فسبح بحمد ربك...... الخ اور اس روایت میں جریر کا نام بیان نہیں۔

۱۳۲۵...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ وَمِسْعَرٍ وَالْبَخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ

۱۳۲۵...... عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"وہ شخص ہر گز جہنم میں داخل نہ ہو گا جس نے (پابندی کے ساتھ) طلوع آفتاب سے قبل کی نماز یعنی فجر کی اور غروب آفتاب سے قبل والی نماز یعنی عصر کی ادائیگی کی۔

فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي

اہل بصرہ کے ایک شخص نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے خود حضور علیہ السلام سے یہ بات سنی ہے؟ فرمایا کہ ہاں! وہ کہنے لگا کہ: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی بات سنی ہے اور میرے کانوں نے اسے سنا' میرے قلب نے اس کی حفاظت کی۔

۱۳۲۶...... و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

۱۳۲۶...... حضرت عمارہ ﷺ بن رویبہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ شخص جہنم میں داخل نہ ہو گا جس نے طلوع و غروب سے قبل کی نمازیں (پابندی سے) پڑھیں"۔

وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْهُ

ایک بصری شخص ان کے پاس بیٹھا تھا کہنے لگا: کیا آپ نے خود حضور علیہ السلام سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ اس نے کہا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس کی جگہ جہاں تم نے سنی تھی میں نے سنی۔

۱۳۲۷...... و حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

۱۳۲۷...... حضرت ابی بکر ؓ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو ٹھنڈی (صبح و عصر) نمازیں ادا کرتا رہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

۱۳۲۸...... قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ خِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَنَسَبَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَا ابْنُ أَبِي مُوسَى

۱۳۲۸...... ہمام سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (جو صبح و عصر کی نمازیں ادا کرتا رہے وہ جنت میں داخل ہوگا) منقول ہے۔

باب-۲۳۱ بیان ان اوّل وقت المغرب عند غروب الشمس

مغرب کا اوّل وقت غروبِ شمس کے بعد ہوتا ہے

۱۳۲۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

۱۳۲۹...... حضرت سلمہ ؓ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج غروب ہو کر پردہ میں چھپ جاتا تھا۔

۱۳۳۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ

۱۳۳۰...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے تھے کہ نماز سے فراغت کے بعد ہم میں سے کوئی بھی اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا (اتنی روشنی ہوتی تھی مغرب سے فارغ ہو کر کہ اگر کوئی تیر مارے تو جہاں وہ گرے گا جا کر اس جگہ کو دیکھ سکتا تھا)۔

۱۳۳۱...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهِ

۱۳۳۱...... اس سند کے ساتھ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق (ہم مغرب کی نماز اسے وقت میں پڑھتے کہ نماز سے فراغت کے بعد ہم میں سے کوئی بھی اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا) روایت منقول ہے۔

باب-۲۳۲ وقت العشــاء و تأخيرها

عشاء کے وقت میں تاخیر کا بیان

۱۳۳۲...... و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ حِينَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فِي النَّاسِ

زَادَ حَرْمَلَةُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَنْزُرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الصَّلَاةِ وَذَلِكَ حِينَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

۱۳۳۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عشاء میں تاخیر کردی اور اس عشاء کی نماز کو "عتمہ" کہا جاتا تھا۔ اور حضور اقدس ﷺ باہر تشریف نہ لائے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر ﷺ بن الخطاب کھڑے ہوگئے اور فرمایا: عورتیں اور بچے سوگئے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور اہلِ مسجد سے ارشاد فرمایا جب باہر تشریف لائے کہ: تمہارے علاوہ روئے زمین کا کوئی فرد اس نماز کے انتظار میں نہیں ہے (گویا ان کی تعریف فرمائی کہ تم ہی اللہ کی بندگی کے فرض کو پورا کرنے کیلئے اتنی رات تک انتظار کررہے ہو جبکہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں آرام کررہے ہیں) اور یہ واقعہ لوگوں میں اسلام کے پھیلنے سے قبل کا ہے۔

حرملہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ ابن شہاب نے مجھ سے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے روا نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ سے نماز کیلئے اصرار کرو"۔ اور یہ اس وقت فرمایا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چیخ کر (حضور ﷺ کو متوجہ کیا تھا)۔

۱۳۳۳...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِي وَمَا بَعْدَهُ

۱۳۳۳...... حضرت ابن شہاب سے حسب سابق روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں زہری کا قول اور اس کے بعد کا حصہ مذکور نہیں۔

۱۳۳۴...... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ

۱۳۳۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر فرمائی کہ رات کا بڑا حصہ گذر گیا اور مسجد میں بیٹھے لوگ سوگئے' پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی' اور فرمایا کہ "اگر میری امت پر گراں گزرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو اس نماز عشاء کا (مستحب) وقت یہی ہے"۔

وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي

اور عبدالرزاق کی روایت میں الفاظ ہیں کہ اگر میری امت پر مشقت نہ ہو۔

١٣٣٥...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَا نَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُونَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى

١٣٣٥...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نماز عشاء کی ادائیگی کے لئے رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں ٹھہرے رہے' آپ ﷺ ایک تہائی یا اس سے زائد رات گذرنے کے بعد تشریف لائے' ہمیں نہیں علم کہ کسی کام نے آپ ﷺ کو نماز سے روکے رکھا یا کوئی اور بات تھی' پھر باہر تشریف لانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: "تم جو اس نماز کا انتظار کر رہے ہو تو تمہارے علاوہ کسی بھی دین کا کوئی بھی پیروکار اس کا انتظار نہیں کرتا تھا۔ اور اگر مجھے اپنی امت پر گرانی ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں (ہمیشہ) ان کو اسی وقت نماز پڑھاتا"۔ پھر آپ ﷺ نے مؤذن کو اقامت کا حکم دیا تو اس نے اقامت کہی پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

١٣٣٦...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ

١٣٣٦...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کے وقت مشغول ہو گئے (کسی کام میں) اور اتنی تاخیر فرمائی کہ ہم مسجد میں ہی سو گئے پھر ہم نے جاگنا چاہا لیکن سو گئے' پھر بیدار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ: روئے زمین پر تمہارے علاوہ کوئی نہیں جو آج رات اسکا انتظار کر رہا ہو"۔

١٣٣٧...... و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ الْعَمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى

١٣٣٧...... حضرت ثابت کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت انس ﷛ سے آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: "ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز آدھی رات تک یا اسکے قریب قریب تک مؤخر کر دی' پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: لوگ تو نماز پڑھ کر سو چکے ہیں لیکن تم جب تک نماز کے انتظار میں ہو تو (درحقیقت) نماز میں ہی ہو"۔ انس ﷛ نے فرمایا کہ گویا میں (چشم تصور سے) آپ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کو بلند کر کے اشارہ کیا (کہ آپ ﷺ اس انگلی میں پہنے ہوئے تھے)۔

بـــــالْـخِنْصِرِ۔

۱۳۳۸...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قَرِيبٌ مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ

۱۳۳۸...... حضرت انس ؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم آنحضرت ﷺ کی راہ دیکھتے رہے حتی کہ آدھی رات گذر گئی، پھر آپ ﷺ تشریف لائے، نماز پڑھی اور ہماری طرف رخ فرمایا، میں گویا آج بھی آپ ﷺ کے ہاتھ میں موجود چاندی کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

۱۳۳۹...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

۱۳۳۹...... حضرت قرہ رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے باقی اس روایت میں ہماری طرف متوجہ ہونے کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔

۱۳۴۰...... و حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِي فِي السَّفِينَةِ نُزُولًا فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِي وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي أَمْرِهِ حَتَّى أَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أُعْلِمُكُمْ وَأَبْشِرُوا أَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۳۴۰...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں اور میرے وہ ساتھی جو میرے ساتھ کشتی کا سفر کر کے آئے تھے بطحان کی وادی میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے، جب کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تھے۔

ہماری ایک ایک جماعت باری باری روزانہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک ہوتی تھی، جب ہماری باری آئی کہ میں اور میرے ساتھی حضور علیہ السلام کے ساتھ ہوں (عشاء کی نماز کے لئے) تو اس روز آپ ﷺ کو کوئی کام درپیش ہو گیا یہاں تک رات کافی گذر گئی اور بہت گہری ہو گئی (کہ اس کے ستارے روشن ہو گئے) پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سب کے ساتھ نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حاضرین سے فرمایا: ٹھہرو! میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ خوش ہو جاؤ کہ یہ تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ اس وقت میں تمہارے علاوہ کسی نے نماز نہیں پڑھی۔

ابو موسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی یہ بات سن کر ہم بے حد فرحاں و شاداں واپس لوٹے۔

۱۳۴۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِي يَقُولُهَا

۱۳۴۱...... ابن جریج ؒ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا کہ آپ کے نزدیک عشاء کی نماز کیلئے جسے لوگ "عتمہ" کہتے ہیں کونسا وقت پسندیدہ ہے امامت کیلئے بھی اور تنہا انفراداً بھی؟ انہوں نے فرمایا: "میں

النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِمَامًا وَخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتَّى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا كَذَلِكَ قَالَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ صَبَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ بِشَيْءٍ إِلَّا كَذَلِكَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ ذُكِرَ لَكَ أَخَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ عَطَاءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَهَا إِمَامًا وَخِلْوًا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ فَإِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذَلِكَ خِلْوًا أَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَنْتَ إِمَامُهُمْ فَصَلِّهَا وَسَطًا لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً

نے ابن عباس رضی اللہ عنہ ' سے سنا فرماتے تھے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی تاخیر فرمائی کہ لوگ سوتے جاگتے سوتے جاگتے رہے (یہ دیکھ کر) حضرت عمر ؓ بن الخطاب نے کھڑے ہو کر (زور سے) فرمایا! نماز۔ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام باہر تشریف لائے میں گویا اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا اپنا ایک ہاتھ سر کی طرف رکھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں انہیں یہی حکم دیتا کہ اسی وقت میں نماز پڑھیں"۔ ابن جریج ؒ کہتے ہیں کہ میں نے عطاءؒ سے وضاحت سے پوچھا کہ حضور علیہ السلام کس طرح اپنے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے؟ جیسے انہیں ابن عباس ؓ نے بتلایا تھا' تو عطاءؒ نے اپنی انگلیوں کو ذرا سا کھولا اور ان کے پوروں کو سر کے ایک ایک طرف رکھا پھر انہیں ذرا سا جھکا کر سر پر پھیرا۔ یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا کان کے ایک طرف کو چھونے لگا چہرہ کی طرف اسی طرح کنپٹی اور ڈاڑھی کے انتہائی کنارہ پر پھیرا۔ یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا کان کے ایک طرف کو چھونے لگا چہرہ کی طرف اسی طرح کنپٹی اور ڈاڑھی کے انتہائی کنارہ پر پھیرا اس طرح کہ نہ کسی پر پڑتا تھا نہ کسی کو پکڑتا تھا مگر اس طرح۔

ابن جریج ؒ کہتے ہیں کہ میں نے عطاءؒ سے کہا کہ اس وقت نبی اکرم ﷺ نے کتنی تاخیر فرمائی تھی اس کا بھی ذکر کیا ہوگا ابن عباس ؓ نے؟ فرمایا: مجھے علم نہیں۔ عطاءؒ کہتے ہیں کہ میں یہی پسند کرتا ہوں کہ عشاء کی نماز کو اتنا ہی مؤخر کر کے پڑھا کروں خواہ امام ہوں یا تنہا جیسے نبی ﷺ نے پڑھی تھی اس رات۔ پھر اگر تم پر تنہا اتنی تاخیر سے نماز پڑھنا بھاری ہو یا تم لوگوں کے امام ہو جماعت میں تو ان صورتوں میں درمیانے وقت میں عشاء کی نماز پڑھو نہ جلدی کرو نہ تاخیر۔

۱۳٤۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۳۴۲...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں تاخیر فرمایا کرتے تھے۔

١٣٤٣...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخِفُّ فِي الصَّلَاةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ يُخَفِّفُ

١٣٤٣...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تمہاری نمازوں کی طرح نمازیں پڑھتے تھے (سب نمازیں تقریباً اسی وقت پڑھتے تھے جن اوقات میں تم پڑھتے ہو) البتہ عشاء کی نماز میں تمہاری نمازوں کی بہ نسبت تاخیر کیا کرتے تھے اور نماز ہلکی پڑھا کرتے تھے (طویل قرأت نہ کرتے تھے)۔

١٣٤٤...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا إِنَّهَا الْعِشَاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بِالْإِبِلِ

١٣٤٤...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

"دیہاتی اور گنوار لوگ تمہاری اس عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ ہو جائیں۔ یاد رکھو اس کا نام "عشاء" ہے اور وہ چونکہ اتنی دیر سے اونٹنیوں کا دودھ دوہتے ہیں (اس لئے اس نماز عشاء کو عتمہ کہتے ہیں)۔

١٣٤٥...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ الْعِشَاءُ وَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ

١٣٤٥...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ دیہاتی تمہاری عشاء کی نماز کے نام کو ختم نہ کر دیں کیونکہ اس نماز کا نام اللہ کی کتاب میں عشاء ہے اور یہ دیہاتی اس وقت اونٹنیوں کا دودھ دوہنے کی بناء پر اسے عتمہ کہتے ہیں۔ ❶

باب-٢٣٣ استحباب التكبير بالصبح فى اول وقتها وهو التغليس و بيان قدر القراءة فيها

نماز فجر کو اندھیرے میں پڑھنے اور اس میں قرأت کا بیان

١٣٤٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ

١٣٤٦...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مسلمان خواتین صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتی تھیں (جماعت میں) پھر وہ اپنی

❶ عتم کے لفظی معنی تاریکی اور اندھیرا ہو جانے کے ہیں۔ عرب کے بدو اور دیہاتی چونکہ اونٹنیوں کا دودھ رات کو اتنی تاخیر سے دوہتے تھے کہ اندھیرا پھیل چکا ہوتا تھا تو اس بناء پر اس عمل کو بھی عتم کہا جانے لگا۔ چونکہ یہ وقت عشاء کی نماز کا ہوتا تھا اس لئے عرب کے بدو عشاء کی نماز کے لئے لفظ "عتمہ" استعمال کرنے لگے جب کہ قرآن کریم میں اس نماز کا نام عشاء رکھا گیا ہے اور اہل عرب عشاء سے مراد مغرب کی نماز لیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ سورۃ النور میں ہے۔ ومن بعد صلواۃ العشاء۔ تو در حقیقت آنحضرت ﷺ نے تنبیہ فرمائی ہے کہ تم اس نماز کے شرعی نام کو بدل کر نہ رکھ دو۔ اس لئے اسے عتمہ کے بجائے عشاء کے لفظ سے یاد کرو۔ تاکہ جاہلیت کا طریقہ اسلام کے طریقہ پر غالب نہ آسکے۔ البتہ یہ لفظ استعمال کرنا حرام نہیں ہے۔ واللہ اعلم

عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ

چادروں میں لپٹی ہوئی واپس لوٹتی تھیں کوئی ان کو پہچان نہ پاتا تھا۔

۱۳۴۷...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنْ تَغْلِيسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ

۱۳۴۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی اکرم ﷺ فرماتی ہیں کہ مؤمن خواتین فجر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوتیں چادروں میں لپٹی ہوئی، پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹتی تو پہچانی نہ جاتی تھیں، رسول اللہ ﷺ کے اندھیرے میں نماز پڑھانے کی وجہ سے۔

(یعنی چونکہ اندھیرے میں ہی نماز سے فارغ ہو جاتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچاننا ممکن نہ ہوتا تھا)۔

۱۳۴۸...... و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ و قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رِوَايَتِهِ مُتَلَفِّفَاتٍ

۱۳۴۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تھے (اور نماز سے فارغ ہو کر) خواتین چادروں میں لپٹی ہوئی واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہ جاتا تھا۔

۱۳۴۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ قَالَ كَانَ

۱۳۴۹...... محمد بن عمرو بن الحسن بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حجاج بن یوسف الثقفی (حاکم بن کر) مدینہ آیا اس زمانہ میں ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

"رسول اکرم ﷺ ظہر کی نماز سخت گرمی میں (زوال کے فوراً بعد) پڑھتے تھے اور عصر کی نماز پڑھتے تھے تو اس وقت سورج بالکل صاف ہوتا تھا، مغرب کی نماز غروب کے بعد اور عشاء کبھی مؤخر کر کے اور کبھی جلدی ادا کرتے تھے، جب آپ ﷺ دیکھتے کہ سب جمع ہو گئے ہیں تو جلدی کر لیا کرتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے (جمع ہونے میں) سستی کی تو تاخیر سے ادا کرتے تھے۔ جب کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرتے تھے۔ [1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ

۱۳۵۰...... وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَوَاتِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ

۱۳۵۰...... محمد بن عمرو بن الحسن بن علی فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نمازوں میں تاخیر کیا کرتا تھا تو ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ بقیہ حدیث غندر والی روایت (رسول اکرم ﷺ ظہر کی نماز سخت گرمی میں پڑھتے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بالکل صاف ہوتا تھا...... الخ) کی طرح ہے۔

۱۳۵۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ حِينٍ ذَكَرَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا

۱۳۵۱...... سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کرتے سنا۔ شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ نے خود ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ فرمایا کہ (میں نے خود اتنی وضاحت سے سنا) گویا میں ابھی بھی سن رہا ہوں۔ میں نے اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کرتے سنا تو انہوں نے (ابو برزہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: حضور اقدس ﷺ عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک مؤخر کرنے کی زیادہ پروانہ کرتے تھے (یعنی اتنی تاخیر آپ ﷺ کے نزدیک کوئی فکر کی بات نہ تھی) اور آپ ﷺ اس سے قبل سونے کو پسند نہ فرماتے تھے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو بھی پسند نہ فرماتے تھے۔ شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں پھر دوبارہ (سیار) سے ملا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا، آپ ﷺ ظہر کی نماز زوال آفتاب کے فوراً بعد پڑھا کرتے تھے اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے (کہ اس سے فراغت کے بعد) آدمی مدینہ کے کنارہ تک جاتا تھا اور (وہاں پہنچ کر بھی) سورج خوب نکلا ہوتا تھا (جس کا مقصد یہ ہے کہ غروب سے کافی دیر قبل نماز عصر ادا کرتے تھے)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ فجر کی نماز میں مستحب یہ ہے کہ اندھیرے میں یعنی اول وقت میں پڑھی جائے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ: فجر کی نماز میں مستحب یہ ہے کہ اسفار یعنی روشنی میں ادا کی جائے۔ احناف کی دلیل بہت سی روایات ہیں۔ ابوداؤد کی روایت: أصبحوا بالصبح فإنه أعظم للأجر اور ابن حبان کی روایت أسفر وابصلوة الصبح اور ترمذی، نسائی اور طبرانی کی روایات، یہ سب احناف کی دلیل ہیں۔ جن میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ صبح کی نماز میں روشنی ہونے دیا کرو کیونکہ اس وقت کی نماز اجر میں بہت بڑی ہے"۔

اس کے علاوہ امام ابو محمد ابو القاسم الرقطی نے اپنی کتاب الحدیث میں ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب نگاہ روشن ہو جاتی تھی (یعنی چیزیں دور سے نظر آنے لگتی تھیں) اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز میں اسفار یعنی ذرا روشنی کر کے ادا کرنا مستحب ہے۔ واللہ اعلم

بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ

سیار کہتے ہیں کہ مغرب کا مجھے نہیں معلوم کیا وقت انہوں نے (ابو برزہ) نے ذکر کیا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں پھر ان سے ملا اور پوچھا تو فرمایا: حضور علیہ السلام فجر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ جب آدمی اس سے فارغ ہو کر پلٹتا اور اپنے ساتھ والے کو دیکھتا جسے وہ پہلے سے جانتا تھا تو اسے پہچان لیتا (کہ یہ فلاں ہے) اور آپ ﷺ فجر کی نماز میں ۶۰ سے ۱۰۰ تک آیات تلاوت فرماتے تھے۔

۱۳۵۲...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا

۱۳۵۲...... حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کو نصف اللیل تک مؤخر کرنے کی پروانہ فرماتے تھے (کیونکہ اس کا مستحب وقت تاخیر ہی ہے) اور آپ ﷺ اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

شعبہ (راوی) کہتے ہیں کہ میں ایک بار پھر کبھی ان (سیار) سے ملا تو انہوں نے (نصف اللیل کے بجائے) ثلث اللیل کہا۔

۱۳۵۳...... و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْمِائَةِ إِلَى السِّتِّينَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِينَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ

۱۳۵۳...... حضرت ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر فرماتے تھے۔ اور اس سے قبل سونے کو اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے، اور فجر کی نماز میں ۱۰۰ سے لے کر ۶۰ آیات تک تلاوت فرماتے۔ اور نماز سے ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ہم ایک دوسرے کے چہرہ کو پہچان لیتے تھے۔

باب-۲۳۴ كراهة تأخير الصلاة عن وقتها المختار و ما يفعله المأموم اذا اخرها الامام

نماز کو اسکے مستحب وقت سے مؤخر کرنا مکروہ ہے، امام کے ایسا کرنے کی صورت میں مقتدی کیا کریں

۱۳۵٤...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ

۱۳۵٤...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے حکام ہوں گے کہ وہ نماز کو وقت سے مؤخر کریں گے یا نماز کو برباد کریں گے وقت نکال کر؟ میں نے عرض کیا پھر آپ ﷺ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ (ایسے وقت جب حکمران نمازیں مؤخر کرنے لگیں) تو تم نماز کو اپنے وقت پر

يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا أَوْ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ
وَلَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا

پڑھنا پھر اگر ان (حکمرانوں) کے ساتھ بھی پڑھنے کا اتفاق ہو جائے تو پھر پڑھ لینا کہ وہ (دوسری) نماز تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔

اور خلف راوی نے عَنْ وَقْتِهَا کا لفظ بیان نہیں کیا۔

۱۳۵۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ

۱۳۵۵...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:
"اے ابوذر! میرے بعد عنقریب ایسے امراء ہوں گئے جو نمازوں کو ضائع کرتے ہوں گے (ایسی صورت میں) تم نمازوں کو وقت پر ادا کرنا۔ اگر تم نے نماز کو وقت پر ادا کر لیا (اور حکام کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنی پڑی) تو وہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔ اور اگر ایسا نہیں ہوا تو کم از کم تم نے اپنی نماز کی تو حفاظت کر ہی لی۔ ❶

۱۳۵۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ وَأَنْ أُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً

۱۳۵۶...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل اور دوست ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں اپنے حاکم کی سنوں اور اطاعت کروں اگرچہ وہ لنگڑا لولا غلام ہی کیوں نہ ہو، اور مجھے وصیت فرمائی کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کروں اور فرمایا کہ اگر تم لوگوں کو بعد میں نماز پڑھتا ہوا پاؤ تو تم نے تو اپنی نماز کی پہلے ہی حفاظت کر لی ہے ورنہ (اگر ان کے ساتھ بھی پڑھ لی) تو دوسری تمہارے لئے نفل ہی ہو جائے گی۔

۱۳۵۷...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَضَرَبَ فَخِذِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ

۱۳۵۷...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: تمہارا کیا حال ہو گا جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نمازوں کو وقت سے مؤخر کرتے ہوں گے؟ انہوں نے عرض کیا پھر آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ (اس بارے میں) فرمایا:

---

❶ ان احادیث کا مقصد یہ ہے کہ اگر ایسے حاکم تمہارے حکمران ہو جائیں جو نمازیں مؤخر کرتے ہوں یعنی ان کے مستحب اوقات سے تاخیر کر کے بالکل اخیر وقت میں بلکہ مکروہ وقت میں پڑھتے ہوں بلا کسی عذر کے تو پھر انفراداً نماز پڑھ لو۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اس زمانہ میں حاکم وقت ہی نمازوں کی بھی امامت کیا کرتا تھا اور چونکہ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی صورت میں وہ تم پر ظلم و جور کر سکتے ہیں اس لئے ان کے قہر سے بچنے کے لئے تم ان کی امامت میں بھی ان کے ساتھ دوبارہ پڑھ لیا کرو یہ دوسری نماز تمہارے لئے نفل ہو جائے گی جس کا اجر الگ سے ملے گا اور تم ان کے ظلم سے بھی محفوظ ہو جاؤ گے۔ لیکن علماء نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے جب کہ حاکم مکروہ وقت تک مؤخر کر دے، لیکن اگر وقت کے اندر نماز ادا کرتا ہو تو فتنہ و انتشار سے بچنے کے لئے جماعت ہی سے نماز پڑھنا چاہیئے۔ واللہ اعلم

يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ

تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر کے اپنے کام کو چلے جانا۔ پھر اگر نماز کھڑی ہو جائے اور تم مسجد میں ہو تو پڑھ لیا کرنا۔

۱۳۵۸...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ فَجَاءَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلَى شَفَتِهِ وَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي

۱۳۵۸...... ابوالعالیہ البراء کہتے ہیں کہ ایک روز ابن زیاد نے نماز کو مؤخر کر دیا عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے۔ میں نے ان کیلئے کرسی ڈال دی وہ اس پر بیٹھ گئے تو میں نے ان سے ابن زیاد کی تاخیر کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے غصہ کے مارے اپنے ہونٹ کاٹ ڈالے اور میری ران پر ہاتھ مار کر کہنے لگے کہ میں نے بھی ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی بارے میں فرمایا تھا کہ میں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا جس طرح تم نے سوال کیا ہے تو آپ ﷺ نے بھی میری ران پر مارا تھا جیسے میں نے تمہیں مارا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: "نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا پھر اگر ان کے ساتھ بھی پڑھنا پڑ جائے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور یہ مت کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اس لئے اب نہیں پڑھوں گا (کیونکہ وہ تمہیں اذیت دے سکتے ہیں)۔

۱۳۵۹...... و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ إِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةُ خَيْرٍ

۱۳۵۹...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہو گا جب تم ایسے لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے کہ جو نماز کو مؤخر کرتے ہوں گے وقت سے؟

نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔ پھر اگر نماز کھڑی ہو جائے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا کہ یہ نیکی میں ہی اضافہ ہے۔

۱۳۶۰...... و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ نُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلْفَ أُمَرَاءَ فَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِي ضَرْبَةً أَوْجَعَتْنِي وَقَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضَرَبَ فَخِذِي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً قَالَ وَ قَالَ عَبْدُ اللهِ ذُكِرَ لِي أَنَّ

۱۳۶۰...... ابوالعالیہ البراء کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہؓ بن صامت سے کہا: ہم جمعہ کی نماز حکام و امراء کے پیچھے پڑھتے ہیں اور وہ نماز میں بہت تاخیر کرتے ہیں۔ انہوں نے میری ران پر اس طرح مارا کہ مجھے تکلیف ہونے لگی اور فرمایا: میں نے اس بارے میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی میری ران پر مارا تھا اور کہا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا اور ان امراء کے ساتھ بھی نفل کی نیت سے نماز پڑھنا۔

عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ بھی ذکر کیا گیا کہ نبی ﷺ نے بھی ابوذر رضی اللہ عنہ

نَبِيَّ اللهِ ﷺ ضَرَبَ فَخِذَ أَبِي ذَرٍّ — کی ران پر مارا تھا۔

باب-۲۳۵ فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد فيها والتخلف عنها و انها فرض كفاية

نماز باجماعت کی فضیلت اور اس میں سستی پر مذمت اور اس کے فرضِ کفایہ ہونے کا بیان

۱۳۶۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا

۱۳۶۱...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جماعت کی نماز، تنہا نماز سے ۲۵ درجہ زیادہ اجر رکھتی ہے"۔

۱۳۶۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةٌ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً قَالَ وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا)

۱۳۶۲...... حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جماعت کی نماز آدمی کی تنہا نماز سے ۲۵ درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے سب فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں"۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ یہاں پر یہ آیت پڑھنا چاہو تو پڑھو "وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ...... الخ یعنی فجر میں قران کا پڑھنا، بے شک فجر کا پڑھنا حاضر ہونے کا وقت ہے فرشتوں کا۔

۱۳۶۳...... و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا

۱۳۶۳...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جماعت کی نماز، تنہا نماز سے ۲۵ درجہ زیادہ اجر رکھتی ہے"۔

۱۳۶۴...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ

۱۳۶۴...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"وہ نماز کہ امام کے ساتھ پڑھی جائے تنہا پڑھی جانے والی نماز سے پچیس گنا اجر رکھتی ہے"۔

۱۳۶۵...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ

۱۳۶۵...... عمر بن عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نافع بن جبیر بن مطعمؒ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابو عبداللہ کا وہاں سے گذر ہوا تو نافع نے انہیں بلایا اور

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ ابْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ إِذْ مَرَّ بِهِمْ أَبُو عَبْدِ اللهِ خَتَنُ زَيْدِ بْنِ زَبَّانَ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ فَدَعَاهُ نَافِعٌ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةٌ مَعَ الْإِمَامِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً يُصَلِّيهَا وَحْدَهُ

کہا کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام کے ساتھ ایک نماز پڑھ لینا تنہا پچیس نمازیں پڑھنے سے زائد فضیلت رکھتا ہے۔

١٣٦٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

۱۳۶۶...... ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجہ افضل ہے۔

١٣٦٧...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

۱۳۶۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جماعت کی نماز تنہا نماز سے ۲۷ درجہ زیادہ اجر والی ہوتی ہے"۔

١٣٦٨...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ
و قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

۱۳۶۸...... ابن عمیرؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بیس سے زائد درجہ زیادہ اجر رکھتی ہے۔
جب کہ ابو بکر نے اپنی روایت میں فرمایا کہ ۲۷ درجہ زیادہ ہوتی ہے۔
اور ابو بکر نے اپنی روایت میں ۲۷ درجہ بیان کیا ہے۔

١٣٦٩...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ رَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِضْعًا وَعِشْرِينَ

۱۳۶۹...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"(جماعت کی نماز تنہا نماز سے) بیس سے زائد درجہ اجر رکھتی ہے"۔

١٣٧٠...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَدَ نَاسًا فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنْهَا فَآمُرَ بِهِمْ فَيُحَرِّقُوا

۱۳۷۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے "بعض لوگوں کو چند نمازوں میں غیر حاضر پایا تو ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو جماعت سے کوتاہی کرتے ہیں، پھر میں ان کے لئے حکم دوں کہ لکڑیوں کے گٹھے جمع کر کے ان کے گھروں کو آگ لگا دی جائے۔ حالانکہ

عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ بُيُوتَهُمْ وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا لَشَهِدَهَا يَعْنِي صَلَاةَ الْعِشَاءِ

تم میں سے اگر کسی کو یہ علم ہو جائے کہ اسے (مسجد میں حاضر ہونے پر) ایک فربہ (گوشت سے بھری ہوئی) ہڈی ملے گی تو ضرور عشاء کی نماز میں حاضر ہو جائے (لیکن نماز کے لئے حاضر نہیں ہوتا)۔

۱۳۷۱۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَثْقَلَ صَلَاةٍ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ

۱۳۷۱۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"منافقین پر عشاء اور فجر کی نماز سب سے زیادہ بھاری ہے، اگر یہ لوگ جان لیتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا کچھ (اجر و ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل بھی چل کر آتے، اور میں نے جو یہ ارادہ کیا کہ جماعت کا حکم دوں اور وہ کھڑی کی جائے، پھر میں کسی کو (لوگوں کی امامت کا) حکم دوں تو وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ اور میں چند مردوں کو جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں لے کر ان لوگوں کی طرف چلوں جو نماز کے لئے (جماعت میں) حاضر نہیں ہوتے پھر میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

۱۳۷۲۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَانِي أَنْ يَسْتَعِدُّوا لِي بِحُزَمٍ مِنْ حَطَبٍ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ تُحَرَّقُ بُيُوتٌ عَلَى مَنْ فِيهَا۔

۱۳۷۲۔۔۔۔۔ ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیں پھر انہوں نے ان میں سے چند احادیث ذکر کر کے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کے ڈھیر لگائیں پھر میں کسی کو حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر جو گھروں میں رہے اس کو (اس ڈھیر مین آگ لگا کر) جلا دوں۔

۱۳۷۳۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

۱۳۷۳۔۔۔۔۔ اس سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے اسی طرح (میں نے ارادہ کیا کہ جو لوگ نماز کیلئے نہیں آئے بلکہ گھروں میں رہے ان کو جلا دوں) روایت منقول ہے۔

۱۳۷٤۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ

۱۳۷٤۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے جو جمعہ کی نماز میں کوتاہی کرتے تھے، فرمایا: بیشک میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو حکم دوں کہ نماز پڑھائے لوگوں کو، پھر میں ایسے لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔

الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ

۱۳۷۵ ...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَجِبْ

۱۳۷۵ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو مسجد تک مجھے لیکر آئے' اس نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کرے۔ آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ جب وہ واپسی کیلئے مڑا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور پوچھا کہ کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ (یعنی تمہارے گھر تک اذان کی آواز آتی ہے؟) اس نے کہا ہاں! فرمایا کہ پھر اس کا جواب دیتے ہوئے مسجد حاضر ہوا کرو (گویا تمہیں بھی اجازت نہیں ہے کہ گھر پر نماز پڑھ لو)۔

۱۳۷۶ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ

۱۳۷۶ ...... ابوالاحوص کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ' نے ارشاد فرمایا: ہمارا یہ خیال ہے کہ جماعت کی نماز سے ایسا منافق [1] ہی پیچھے رہتا تھا جسکا نفاق معلوم ہو گیا ہو یا مریض (جماعت سے پیچھے رہتا تھا) بلکہ مریض بھی دو آدمیوں کے سہارے چل کر نماز میں حاضر ہوتا تھا۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھلائے اور انہی ہدایت کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مسجد جس میں اذان ہوتی ہو اس میں نماز پڑھی جائے' جماعت کے ساتھ۔

۱۳۷۷ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ

۱۳۷۷ ...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ: جس شخص کو اس بات سے خوشی ہو کہ وہ کل کو اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملاقات کرے (یعنی اس کا خاتمہ ایمان پر ہو) تو اسے چاہیئے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جب بھی اذان دی جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے ہدایت والے طریقے مقرر فرمائے ہیں اور ان ہدایت کے طریقوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر تم بھی فلاں شخص کی طرح جو جماعت نکال کر گھر میں نماز پڑھتا ہے اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے تو تم اپنے نبی ﷺ کے طریقہ کو چھوڑنے والے ہو گے۔ اور اگر تم نے اپنی نبی

[1] اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جماعت سے تخلف اور امام سے منہ موڑنا، تنہا نماز پڑھنا نفاق کی علامت اور منافق کی صفت ہے اور اس دور میں جو شخص جماعت سے نماز نہ پڑھتا تو اسے منافق شمار کیا جاتا تھا۔

لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ

کی سنت کو ترک کر دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص بھی بہت اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی بھی مسجد کا رخ کرے تو اللہ تعالیٰ ہر اٹھتے قدم کے بدلہ ایک نیکی عطا فرماتے ہیں ایک درجہ بلند فرماتے اور ایک گناہ کو معاف فرماتے ہیں۔ اور (حضور علیہ السلام کے زمانہ میں) اپنے آپ کو دیکھتے تھے کہ کوئی جماعت سے غیر حاضر نہیں ہوتا تھا سوائے اس منافق کے جسکا نفاق سب کے لئے میں ہو۔ اور بے شک آدمی کو مسجد میں دو آدمیوں کے درمیان گھسٹتا ہوا لایا جاتا تھا حتیٰ کہ صف کے اندر کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

۱۳۷۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِي فَأَتْبَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

۱۳۷۸...... حضرت ابوالشعثاءؒ فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں مؤذن نے اذان دی۔ ایک شخص مسجد سے اٹھا اور چلنے لگا تو حضرت ابوہریرہؓ نے اس کے پیچھے نظریں جمادیں حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکل گیا تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا:

اس شخص نے تو ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

۱۳۷۹...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْأَذَانِ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

۱۳۷۹...... ابوالشعثاء المحاربیؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو جو اذان کے بعد مسجد سے باہر جارہا تھا دیکھا تو میں نے سنا انہوں نے فرمایا:

"اس آدمی نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے"۔

۱۳۸۰...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ وَحْدَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ

۱۳۸۰...... حضرت عبدالرحمٰنؒ بن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک روز مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور تنہا بیٹھ گئے میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا "اے بھتیجے! میں نے رسول ﷺ سے سنا فرماتے تھے:

جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی گویا وہ آدھی رات نماز میں کھڑا رہا (یعنی اسے آدھی رات عبادت کا اجر ملے گا) اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت سے پڑھی گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔

١٣٨١...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۳۸۱...... حضرت عثمان بن حکیم رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت (جس نے عشاء اور فجر کی نماز با جماعت پڑھی گویا وہ پوری رات قیام میں رہا) منقول ہے۔

١٣٨٢...... و حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

۱۳۸۲...... حضرت جندب رضی اللہ عنہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے صبح کی نماز (جماعت سے) پڑھ لی وہ اللہ کے ذمہ میں آ گیا" اور اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کا مطالبہ مؤاخذہ نہیں کرے گا کسی سے مگر یہ کہ اسے پکڑ کر جہنم کی آگ میں اوندھے منہ جھونک دے گا (یعنی ایسے شخص کو جو بھی تنگ کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنے ذمہ کا ایسا مؤاخذہ کرے گا کہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا)۔ [1]

١٣٨٣...... و حَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْقَسْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

۱۳۸۳...... جندب قسیری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی تو وہ اللہ کی حفاظت اور پناہ میں ہے سو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ کا تم میں سے جس کسی سے بھی ذرا سا حق طلب کرے گا تو اس کو پکڑ کر سرنگوں کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔

١٣٨٤...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

۱۳۸۴...... جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے حسب سابق (جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کی حفاظت میں ہے...... الخ) روایت نقل کرتے ہیں لیکن اس روایت میں دوزخ میں ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

---

[1] مذکورہ بالا تمام احادیث کے مجموعہ سے بخوبی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شریعتِ مطہرہ میں جماعت کی کتنی اہمیت ہے۔ نماز بجائے ایک فریضہ ہے لیکن اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مردوں کو پابند فرمایا کہ مسجد میں حاضر ہو کر جماعت سے نماز پڑھیں اور یہ ان کے لئے واجب ہے بلا کسی عذرِ شرعی یا طبعی کے جماعت کا ترک کرنا سخت گناہ اور اس کو عادت بنانے والا فاسق ہے۔ اتنی شدید وعید رحمت للعالمین ﷺ نے فرمائی کہ میرا دل چاہتا ہے ایسے لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو بلا عذر گھروں میں نماز پڑھتے ہیں اور مسجد نہیں حاضر ہوتے اور فرمایا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں سوائے کھلم کھلا منافق کے عام منافقین تک جماعت میں حاضر ہوتے تھے۔ انہیں بھی جرأت نہ ہوتی تھی جماعت کے ترک کی۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو جماعت کی نماز کا پابند بنائے۔ آمین

باب-۲۳۶ الرخصة فی التخلّف عن الجماعة لعُـــــــذر

کسی عذرِ (شرعی) کی بناء پر جماعت کے ترک کا بیان

۱۳۸۵...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُلْ لَهُ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ قَالَ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَـــالَ فَإِنَّمَا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَـــالَ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ قَـــالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ

۱۳۸۵...... حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے بدری صحابی ہیں (کہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے) اور انصاری تھے (ایک بار) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! میری بینائی زائل ہو گئی یا کمزور ہو گئی ہے میں اپنی قوم کی امامت بھی کرتا ہوں جب بارشیں برستی ہیں تو میرے اور قوم کے درمیان جو نشیبی علاقہ ہے بہنے لگتا ہے اور میں اس قابل نہیں رہتا کہ ان کی مسجد میں آکر امامت کر سکوں۔ لہٰذا یارسول اللہ! میری خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور کسی جگہ پر نماز پڑھیں تاکہ میں اسی جگہ کو اپنے لئے مصلیٰ (جائے نماز) بنالوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں انشاء اللہ ایسا ضرور کروں گا۔ چنانچہ عتبان ؓ فرماتے ہیں کہ اگلے روز رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ' دن چڑھے تشریف لائے' رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب کی تو میں نے آپ ﷺ کو بلایا۔ اور گھر میں داخل ہونے کے بعد بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم بھی (میں اور ابو بکر ؓ) آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے' دو رکعت پڑھ کر آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔ ہم نے آپ ﷺ کو روک رکھا تھا گوشت کے ایک کھانے کے لئے جو آپ کے لئے ہم نے بنایا تھا۔ اسی دوران محلّہ کے کچھ لوگ ہمارے ارد گرد آگئے حتیٰ کہ کافی تعداد میں لوگوں کا مجمع ہو گیا۔ کسی نے کہا کہ مالک ابن الدخشن کہاں ہے؟ بعض نے کہا کہ وہ منافق ہے' اللہ و رسول سے محبت نہیں رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں ایسا مت کہو۔ تم نے دیکھا نہیں کہ وہ اللہ کی رضا کی خاطر لا الٰہ الا اللہ کہہ چکا ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں۔ ایک آدمی کہنے لگا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ اس کی خیر خواہی سب منافقین کے لئے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لا الٰہ الا اللہ کہا اللہ نے اس کو آگ پر حرام کر دیا۔ ابن شہاب ؒ

وَهُـــوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِـــذَلِكَ

زہری کہتے ہیں کہ پھر میں نے حُصین بن محمد الانصاری سے جو بنی سالم کے ایک فرد اور ان کے سرداروں میں سے ہیں محمود بن الربیع کی اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی۔

۱۳۸۶...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ أَوِ الدُّخَيْشِنِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ فَحَلَفْتُ إِنْ رَجَعْتُ إِلَى عِتْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامُ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ ثُمَّ نَزَلَتْ بَعْدَ ذَلِكَ فَرَائِضُ وَأُمُورٌ نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَغْتَرَّ فَلَا يَغْتَرَّ

۱۳۸۶......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔اس میں یہ اضافہ ہے کہ محمود بن الربیع (جو راوی ہیں) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث چند لوگوں سے جن میں حضرت ابوایوب الانصاریؓ بھی تھے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میرا تو خیال نہیں کہ حضور اقدس نے وہ بات کہی ہو جو تم کہہ رہے ہو۔ محمود کہتے ہیں میں نے قسم کھائی کہ جا کر عتبانؓ سے ضرور پوچھوں گا۔ چنانچہ میں دوبارہ ان کے پاس لوٹا۔ میں نے انہیں بہت زیادہ بڑھاپے کی حالت میں پایا کہ ان کی بصارت جاتی رہی تھی اور وہ اپنے قوم کے امام تھے، میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھ سے اسی طریقہ سے حدیث بیان کی جس طرح پہلی مرتبہ بیان کی تھی۔ ابن شہاب زہریؒ کہتے ہیں کہ اس کے بعد بہت سے فرائض اور احکامات نازل ہوئے جن کے متعلق ہم یہ گمان کرتے ہیں کہ معاملہ اپنی انتہاء کو پہنچ گیا پس جو یہ چاہے کہ دھوکہ نہ کھائے تو اسے چاہئے کہ دھوکہ نہ کھائے۔

۱۳۸۷...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ إِنِّي لَأَعْقِلُ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ دَلْوٍ فِي دَارِنَا

۱۳۸۷...... محمود بن الربیعؒ کہتے ہیں کہ مجھے اتنی سمجھ تھی کہ (یاد ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے ایک کلی ہمارے گھریا محلہ میں ڈول سے کی تھی۔

قَالَ مَحْمُودٌ فَحَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ بَصَرِي قَدْ سَاءَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَحَبَسْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى جَشِيشَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ

محمود کہتے ہیں مجھ سے عتبان بن مالکؓ، نے بیان کیا کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! میری نگاہ کمزور ہو گئی ہے۔ آگے پوری سابقہ حدیث بیان کی اور فرمایا کہ حضور ﷺ نے ہمارے ساتھ دو رکعات پڑھیں پھر ہم نے حضور اقدس ﷺ کو ایک خاص قسم کے کھانے کیلئے جسے جشیشہ کہتے ہیں روک لیا جو ہم نے آپ ﷺ کیلئے تیار کیا تھا۔

وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ زِيَادَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ

اور اس کے بعد حدیث میں یونس اور معمر کی زیادتی کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۲۳۷ جواز الجماعة فی النافلـــــة الخ

نفل کی جماعت کا بیان

۱۳۸۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَأُصَلِّي لَكُمْ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

۱۳۸۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ کو ایک کھانے پر جو انہوں نے بنایا تھا بلایا' آپ ﷺ نے اس کھانے میں سے تناول فرمایا۔ پھر فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ نماز پڑھتا ہوں۔

حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا اور ایک چٹائی جو ایک عرصہ سے بچھے رہنے کی وجہ سے کالا پڑ گیا تھا لایا اور اسے لایا اور اسے پانی سے دھو دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ میں نے اور ایک یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ لی جب کہ بوڑھی (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں' رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر کر واپس ہوئے۔

۱۳۸۹...... و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَأَبُو الرَّبِيعِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا فَرُبَّمَا تَحْضُرُ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ ثُمَّ يُنْضَحُ ثُمَّ يَؤُمُّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا وَكَانَ بِسَاطُهُمْ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ

۱۳۸۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ عمدہ اخلاق کے مالک تھے' بعض اوقات آپ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما ہوئے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ ﷺ اس بچھونے کو جو آپ ﷺ کے نیچے ہوتا تھا۔ بچھانے کا حکم فرماتے۔ چنانچہ اسے جھاڑ کر اس پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ امامت فرماتے اور ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوتے آپ ﷺ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے' اور اس کا بچھونا کھجور کی شاخوں کا تھا۔ ❶

۱۳۹۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ فِي غَيْرِ وَقْتِ

۱۳۹۰...... حضرت انس ﷺ، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک بار ہمارے گھر تشریف لائے اسوقت گھر میں میرے، میری والدہ اور امّ حرام رضی اللہ عنہا کے جو میری خالہ تھیں کوئی نہیں تھا۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اٹھو میں تمہارے ساتھ نماز پڑھوں۔ ایسے وقت میں جو نماز کا

---

❶ ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل وغیرہ نے نفل کی جماعت کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن حضرات احنافؒ کے نزدیک نفل کی جماعت علی العموم جائز نہیں بلکہ اگر دو لازمی شرطوں کے ساتھ ہو تو جائز ہے۔ ایک تو یہ کہ تین سے زائد افراد نہ ہوں۔ یعنی ایک امام اور دو مقتدی اگر تین مقتدی ہوں گے تو ایسی جماعت مکروہ اور بدعت ہے۔ دوسری شرط یہ کہ تداعی یعنی لوگوں کو بلایا نہ جائے۔ یہ اس وقت ہے جب کہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھ رہے ہوں البتہ اگر امام فرض پڑھے تو پھر اس صورت میں یہ شرط نہیں ہے۔ حنفیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ واللہ اعلم (اختصاراً من فتح الملہم)

صَلَاةٍ فَصَلَّى بِنَا فَقَالَ رَجُلٌ لِثَابِتٍ أَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ قَالَ جَعَلَهُ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ

وقت نہیں ہے۔ ایک آدمی نے ثابتؒ سے (جو اس حدیث کو انسؓ سے روایت کرتے ہیں) پوچھا کہ حضور علیہ السلام نے انسؓ کو اپنے کس طرف کھڑا کیا تھا؟ ثابتؒ نے جواب دیا کہ حضورﷺ نے انہیں اپنی دائیں طرف کھڑا کیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپﷺ نے ہم سب گھر والوں کیلئے دنیا و آخرت کی تمام خیر و بھلائی کی دعا کی۔ میری والدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ (انسؓ) آپکا چھوٹا سا خادم ہے۔ اس کیلئے اللہ سے دعا فرمائیں چنانچہ پھر آپﷺ نے میرے لئے ہر طرح کی خیر کی دعا مانگی۔ اور جو آخری دعا آپﷺ نے میرے لئے کی وہ یہ تھی آپﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اسکو کثرت سے مال عطا فرما' اس کی اولاد میں کثرت فرما اور پھر ان میں برکت عطا فرما۔

١٣٩١...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعَ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِهِ وَبِأُمِّهِ أَوْ خَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا

۱۳۹۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' سے روایت ہے کہ رسول اکرمﷺ نے ان کے ان کی والدہ اور خالہ کے ساتھ نماز پڑھی تو مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا اور خواتین کو پیچھے کھڑا کیا۔

١٣٩٢...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۳۹۲...... حضرت شعبہؓ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (کہ آپﷺ نے حضرت انسؓ اور ان کی والدہ اور خالہ کو نماز پڑھائی تو حضرت انسؓ داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت ہمارے پیچھے۔

١٣٩٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَةٍ

۱۳۹۳...... حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپﷺ کے برابر میں ہوتی تھی۔ بعض اوقات سجدہ کرتے وقت آپﷺ کے کپڑے مجھ سے چھو جاتے تھے اور آپ ایک اوڑھنی (بچھا کر) نماز پڑھتے تھے۔

١٣٩٤...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ

۱۳۹۴...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ ' سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدسﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے

قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ

آپ ﷺ کو ایک چٹائی پر نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ ﷺ سجدہ کر رہے تھے چٹائی پر۔

باب-۲۳۸ فضل صلاة المكتوبة فى جماعة الخ

فرض نماز باجماعت کی فضیلت

۱۳۹۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ

۱۳۹۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ تنہا گھر میں اور بازار میں نماز ۲۰ سے زائد گنا اجر رکھتی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ آدمی جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کو آئے اور اسے سوائے نماز کے کسی اور کام نے نہیں اٹھایا۔ مقصد صرف نماز ہی ہے تو اب جو قدم بھی وہ اٹھاتا ہے ہر قدم کے بدلہ اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو جائے۔ پھر جب وہ مسجد میں ہو جاتا ہے تو نماز کی وجہ سے جتنی دیر رکا رہتا ہے انتظار میں تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے (گویا نماز کا ثواب مل رہا ہوتا ہے) اور ملائک اس کے لئے جب تک وہ اپنی اس جگہ پر موجود رہتا ہے جہاں نماز پڑھی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحم فرمایئے اے اللہ! اس کی مغفرت فرمایئے اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرمایئے جب تک وہ حدث کر کے یعنی وضو توڑ کے فرشتوں کو تکلیف نہیں دیتا۔ (کیونکہ اس سے بدبو ہوتی ہے جس سے فرشتوں کو تکلیف اور ایذاء ہوتی ہے)۔

۱۳۹۶...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ

۱۳۹۶...... حضرت اعمش رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اس کے گھر اور بازار کی نماز سے ۲۰ سے زائد درجہ افضل ہے...... الخ) منقول ہے۔

۱۳۹۷...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۳۹۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَأَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ

فرمایا:
"ملائکہ تم میں سے ہر اس شخص کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے اور کہتے ہیں "اے اللہ! اس کی مغفرت فرمائیے' اے اللہ! اس پر رحم فرمائیے" جب تک وہ حدث نہ کرے (یعنی وضو نہ توڑے) اور فرمایا کہ: تم میں سے ہر ایک جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو نماز میں ہی ہوتا ہے"۔

۱۳۹۸...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ قُلْتُ مَا يُحْدِثُ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ

۱۳۹۸...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بندہ جب تک اپنی جائے نماز پر نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے تب تک وہ نماز میں ہی ہوتا ہے (اجر کے اعتبار سے) اور فرشتے اس کے لئے کہتے ہیں: اے اللہ! اس کی مغفرت فرمائیے' اے اللہ! اس پر رحم فرمائیے۔ یہاں تک کہ وہ واپس ہو جائے یا حدث کر کے وضو توڑ دے۔
راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا حدث سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آہستہ سے ہوا خارج کرے (پھسکی چھوڑ دے) یا آواز سے خارج کرے (گوز مارے)۔

۱۳۹۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ

۱۳۹۹...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے ہر شخص نماز میں ہی ہوتا ہے جب تک نماز اسے روکے رہے (یعنی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے کہ کب جماعت کھڑی ہو تاکہ جماعت سے نماز پڑھے) اور اسے گھر والوں کے پاس جانے سے سوائے نماز کے اور کوئی مانع نہیں ہے۔

۱۴۰۰...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فِي صَلَاةٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَدْعُو لَهُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ

۱۴۰۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تم میں سے جو کوئی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ وضو نہیں توڑتا (ریح خارج کر کے) اس وقت تک ملائکہ اس کیلئے دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسکی مغفرت فرمائیے، اے اللہ! اس پر رحم فرمائیے۔

۱۴۰۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي

۱۴۰۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق (جو کوئی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ وضو نہیں توڑتا

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هَذَا

اسوقت تک ملائکہ اس کیلئے دعائے مغفرت ورحمت کرتے رہتے ہیں) روایت نقل کرتے ہیں۔

١٤٠٢...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيهَا ثُمَّ يَنَامُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ

۱۴۰۲...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لوگوں میں نماز کے اجر کے اعتبار سے سب سے زیادہ اجر والا وہ ہے جو مسجد سے سب سے زیادہ دور ہو چلنے میں' اس کے بعد اس کی بہ نسبت جو کم دور ہے (اس کا اجر زیادہ ہے) اور جو شخص نماز کی امام کیساتھ ادائیگی تک نماز کا انتظار کرتا ہے وہ اجر کے اعتبار سے اس شخص سے بڑھا ہوا ہے جو (امام اور جماعت کا انتظار کئے بغیر) نماز پڑھ کر سو جاتا ہے (مقصد یہ ہے کہ جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہو اور اس کو مسجد آنے کے لئے زیادہ چلنا پڑتا ہو اس کو اجر زیادہ ہے)۔

١٤٠٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ

۱۴۰۳...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص تھا' مجھے علم نہیں کہ مسجد سے اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر کسی کا گھر ہو۔ اس کے باوجود اس کی کوئی نماز خطا نہیں ہوتی تھی۔ اس سے کہا گیا یا شاید میں نے کہا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ تم ایک گدھا خرید لو اور اندھیرے و گرمی میں اس پر سواری کر کے مسجد آؤ) اس نے کہا: میں تو یہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں تو چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف بڑھنے اور مسجد سے لوٹنے میں میرا چلنا لکھا جائے جب میں اپنے گھر کو لوٹوں (کیونکہ ہر قدم پر نیکی' بلندئی درجہ اور مغفرت خطا کا وعدہ ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ سب اجر جمع کر دیا۔

١٤٠٤......و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهِ

۱۴۰۴...... حضرت تیمی رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (ایک شخص جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ فاصلہ پر تھا اس کے باوجود اس کی کوئی نماز خطا نہیں ہوتی تھی...... الخ) منقول ہے۔

١٤٠٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ

۱۴۰۵...... حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص تھا اس کا گھر مدینہ کے انتہائی کنارے میں تھا اس کے باوجود اس کی کوئی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھنے سے نہ رہتی تھی۔ ہمیں اس پر ترس آیا تو میں نے اس سے کہا اے فلاں! کاش کہ تم ایک گدھا خرید

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ أَمَ وَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ

لو جو تمہیں جھلساتی گرمی اور حشرات الارض سے محفوظ رکھے گا۔ اس نے کہا کہ سنو! اللہ کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے جڑا ہوا ہو۔ ابیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی یہ بات شدید گراں گذری اور میں حضور علیہ السلام کے پاس جا پہنچا اور آپ ﷺ کو ساری بات بتلائی تو آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اس نے آپ ﷺ سے بھی وہی بات کہی اور کہا کہ وہ اپنے قدموں (کی کثرت) پر اجر کا امیدوار ہے (مسجد سے جتنی دور ہوگا اتنے ہی قدم زیادہ ہوں گے اور اسی حساب سے اجر بھی زیادہ ملے گا) اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم نے جس کی امید اور یقین کیا ہوا ہے وہ تمہیں ضرور ملے گا"۔

١٤٠٦ ...... و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۱۴۰۶ ...... حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (ایک انصاری جس کا گھر مدینہ کے کنارے پر تھا اس کے باوجود اس کی کوئی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھنے سے نہ رہتی تھی...... الخ) منقول ہے۔

١٤٠٧ ...... و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بُيُوتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً

۱۴۰۷ ...... ابوالزبیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے فرمایا: "ہمارے گھر مسجد (نبوی ﷺ) سے دور واقع تھے، ہم نے چاہا کہ اپنے گھروں کو فروخت کر کے مسجد سے قریب گھر لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمادیا اور کہا کہ: ہر قدم پر تمہارا ایک درجہ بلند ہوتا ہے"۔

١٤٠٨ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ

۱۴۰۸ ...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد کے گرد کچھ پلاٹ قطعات زمین خالی ہوئے تو بنو سلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مسجد کے قریب میں منتقل ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اسکی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے تمہارے ارادہ کی اطلاع پہنچ چکی ہے کہ تم مسجد کے قریب میں منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ! ہمارا یہی ارادہ ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو سلمہ! اپنے (انہی گھروں میں رہو' تمہارے قدم لکھے جارہے ہیں (ان کا اجر لکھا جارہا ہے) اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدموں پر اجر لکھا جارہا ہے۔

۱۴۰۹...... حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ فَقَالُوا مَا كَانَ يَسُرُّنَا أَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا

۱۴۰۹...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنو سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قرب میں منتقل ہو جائیں (کہ مسجد کے اردگرد) کچھ قطعہ اراضی خالی پڑے تھے۔ اس کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو سلمہ! اپنے انہی گھروں میں رہو کہ تمہارے قدموں کے اوپر ثواب لکھا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اگر وہاں منتقل ہو جاتے تو اتنے خوش نہ ہوتے (جتنی خوشی ہمیں یہ بات سن کر حاصل ہوئی)۔

۱۴۱۰...... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَتْ خَطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً

۱۴۱۰...... حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے اپنے گھر میں پاکیزگی و طہارت سے حاصل کی (وضو یا غسل کر کے) پھر اللہ کے گھروں میں کسی گھر کی طرف چل پڑا تا کہ اللہ کے عائد کردہ فرائض میں کوئی فریضہ ادا کرے (پانچوں نمازوں میں سے کوئی نماز ادا کرنے نکلا) تو اس کے اٹھتے ہوئے قدموں میں سے ایک قدم تو اس کا ایک گناہ معاف کرتا ہے اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

۱۴۱۱...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَفِي حَدِيثِ بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

۱۴۱۱...... حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تمہارا کیا خیال ہے دروازہ پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس نہر میں دن بھر میں ۵ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ اس کے جسم پر تو کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

۱۴۱۲...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى

۱۴۱۲...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچوں نمازوں کی مثال ایک بہتی ہوئی گہری نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازہ پر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو"۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس پر کچھ میل باقی نہیں رہے

بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يُبْقِي ذَٰلِكَ مِنَ الدَّرَنِ

گا۔ (اسی طرح پانچوں نمازوں کی ادائیگی کرنے والے کے نامہ عمل میں گناہ نہیں رہے گا)۔

۱۴۱۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

۱۴۱۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کو گیا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر صبح یا شام جنت میں ضیافت تیار کرتے ہیں"۔

باب-۲۳۹ فضل الجلوس فی مصلاہٗ بعد الصبح و فضل المسجد

فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہنے اور مسجد کی فضیلت کا بیان

۱۴۱۴...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ أَوِ الْغَدَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ

۱۴۱۴...... سماک بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' سے کہا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں بیٹھا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں بہت۔ آپ علیہ السلام صبح کی نماز جس جگہ پڑھتے وہاں سے طلوعِ آفتاب تک نہ اٹھتے تھے 'طلوع آفتاب کے بعد آپ ﷺ وہاں سے اٹھتے' اس دوران لوگ دورِ جاہلیت کی باتوں پر گفتگو کرتے اور (ان باتوں کو یاد کر کے) ہنستے رہتے تھے لیکن آپ ﷺ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

۱۴۱۵...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا

۱۴۱۵...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا تھا۔

۱۴۱۶...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا حَسَنًا *

۱۴۱۶...... حضرت سماک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا) منقول ہے۔ لیکن اس روایت لفظ حسناً (خوب روشن) نہیں ہے۔

۱۴۱۷...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ

۱۴۱۷...... عبدالرحمٰن بن مہران جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذُبَابٍ فِي رِوَايَةِ هَارُونَ وَفِي حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا

''اللہ جل جلالہ' کے نزدیک شہروں میں سب سے زیادہ پسندیدہ مقامات اس شہر کی مساجد ہیں جب کہ مبغوض ترین مقامات اس شہر کے بازار ہیں''۔

باب-۲۴۰ من احق بالامامة

امامت کا استحقاق کسے ہے

۱۴۱۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ

۱۴۱۸...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جب تین (افراد) ہوں تو ان میں سے ایک امام بن جائے اور تینوں میں امامت کا مستحق وہ ہے جو قرآن کے پڑھنے میں آگے ہو''۔

۱۴۱۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۴۱۹...... حضرت قتادہؒ سے بھی یہ حدیث (جب تین افراد ہو تو ایک ان میں سے امام بن جائے اور امامت کا مستحق وہ ہے جو قرآن پڑھنے میں آگے ہو) اس سند سے منقول ہے۔

۱۴۲۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ جَمِيعًا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۴۲۰...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حسب سابق (جب تین افراد ہو تو ان میں امامت کا وہ مستحق ہے جو قرآن پڑھنے میں اچھا ہو) روایت مروی ہے۔

۱۴۲۱...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ

۱۴۲۱...... حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''لوگوں کی امامت وہ کرے جو سب سے زیادہ قاری ہو (ان میں) اللہ کی کتاب کا' پھر اگر قرأت کے اعتبار سے سب برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ عالم بالسنّۃ ہو وہ امامت کرے' پھر اگر علم بالسنّۃ میں سب ہمسر ہوں تو ہجرت کے اعتبار سے جو قدیم الہجرۃ ہو' پھر اگر ہجرت کے اعتبار سے سب برابر ہوں تو جو پہلے اسلام لایا ہو وہ امامت کرے' اور کوئی آدمی کسی کے

كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

زیر تسلط جگہ پر جا کے ہر گز امامت نہ کرے، نہ ہی کسی کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے مگر اس کی اجازت سے"۔

قَالَ الْأَشَجُّ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا

اشج نے اپنی روایت میں سِلْماً (اسلام) کے بجائے سِنًّا (عمر میں بڑے ہونا) کو بیان کیا ہے۔

۱۴۲۲...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۴۲۲...... اعمش رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (لوگوں کی امامت وہ کرے جو سب سے زیادہ قاری ہو پھر ہو جو عالم بالسنہ ہو...... الخ) منقول ہے۔

۱۴۲۳...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسَ بْنَ ضَمْعَجٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا تَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسْ

۱۴۲۳...... حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

"لوگوں کی امامت وہ کرے جو کتاب اللہ کا سب سے زیادہ قاری ہو، اور پرانا قاری ہو، پھر اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو جو ہجرت میں قدیم ہو وہ امامت کرے، اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے، اور کوئی آدمی کسی دوسرے کے گھر یا اس کے زیرِ حکم جگہ میں امامت ہر گز نہ کرے، اور نہ ہی اس کے گھر میں اس کی نشست اور مسند پر بیٹھے سوائے اس کی اجازت سے"۔ ❶

---

❶ امامت کا استحقاق کسے ہے؟ احادیثِ بالا کی بناء پر بہت سے حضرات یہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کو بہترین طریقہ سے پڑھنے والا امامت کا مستحق ہے امام احمدؒ، بن سیرینؒ، امام سفیان ثوریؒ اور دیگر حضرات اسی کے قائل ہیں۔ جب کہ امام شافعیؒ، امام مالکؒ وغیرہ کے نزدیک مسائل واحکامات کا عالم اور فقیہ زیادہ مستحق ہے امامت کا۔ احنافؒ میں سے امام ابو یوسفؒ پہلے مذہب کے قائل ہیں اور امام ابو حنیفہؒ سے مسلکِ ثانی کے مطابق قول منقول ہے۔

نوویؒ نے فرمایا کہ نماز میں قرأت سے زیادہ فقہی مسائل کا جاننا زیادہ ضروری ہے اور ان مسائل کی رعایت وہی کر سکتا ہے جسے فقہ پر کامل دسترس ہو۔ اور جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے جن میں اُقراء کو مستحقِ امامت بتلایا ہے تو یہ حضرات فرماتے ہیں کہ صحابہ میں جسے قرأت پر دسترس تھی اسے فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔

صاحب سبل السلام فرماتے ہیں کہ یہ بات مخفی نہیں کہ حضور علیہ السلام کا یہ قول کہ: "اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو سنت کا جو زیادہ عالم ہو اسے بنایا جائے امام" دلیل ہے اس بات کی کہ اقراء (قاری) کو مقدم کیا جائے گا۔ لیکن اقراء سے مراد یہی ہے کہ وہ احکامات ومسائل سے بھی خوف واقف ہو۔ جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک ہم دس آیات کے احکامات مسائل اور اوامر ونواہی کا پورا علم حاصل نہ کر لیتے تھے آگے نہ بڑھتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں جو قاری ہوتا تھا وہ عالم بھی ہوتا تھا مسائل کا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی آخر حیات میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امام بنایا۔ حالانکہ ان سے زیادہ قاری موجود تھے۔ خود حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں...... (جاری ہے)

عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ بِإِذْنِهِ۔

١٤٢٤...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ

١٤٢٥...... وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ أَبُو سُلَيْمَانَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ فِي نَاسٍ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ وَاقْتَصَّا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

۱۴۲۴...... حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم سب جوان اور تقریباً ہم عمر تھے، آپ ﷺ کی خدمت میں ہم نے بیس راتیں قیام کیا، نبی اکرم ﷺ رحم دل، نرم خو اور مہربان تھے، آپ ﷺ کو خیال ہوا کہ شاید ہمیں اپنے گھروں کو جانے کا شوق ہو رہا ہے لہٰذا آپ نے ہم سے سوال کیا کہ ہم اپنے گھروں میں کس کس کو چھوڑ کر آئے ہیں؟ جب ہم نے آپ ﷺ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ، انہی کے درمیان رہو اور انہیں دین کی تعلیم دو، انہیں حکم دو کہ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

۱۴۲۵...... ان اسناد کے ساتھ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم سب ہم عمر تھے پھر بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی طرح بیان کی۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... (صحابہ میں) سب سے زیادہ قاری ابی ﷺ بن کعب ہیں لیکن انہیں امام نہیں بنایا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ عالم کو مقدم کیا جائے گا قاری پر۔

علامہ عثمانی شارح مسلم فتح الملہم میں فرماتے ہیں کہ: تمام اقوال و دلائل اور روایات کے مجموعہ کو سامنے رکھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ وہ مسائل صلوٰۃ کا ضروری علم رکھتا ہو کہ نماز کی صحت و فساد پر کیا باتیں اثر انداز ہوتی ہیں، اسی طرح قرآن کریم کا بقدر فرض حافظ ہونا اور تجوید کے قواعد کی رعایت کر کے پڑھنا بھی ضروری ہے۔ نبی اکرم ﷺ دنیا و آخرت کے امام ہیں۔ اور تمام صفات کے جامع ہیں۔ اور صرف امامت صغریٰ (نماز کی امامت) ہی نہیں بلکہ امامت کبریٰ (مسلمانوں کی قیادت) کا منصب بھی آپ ﷺ کے پاس تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے بعد اس شخص کو خلافت اور امامت کا منصب سپرد کیا جو تمام صفات میں آپ کے مشابہ اور آپ سے قریب ترین تھا۔ علم، اخلاق، اعلیٰ و شرافت باتوں میں۔ لہٰذا انہی تمام صفات کا امامت میں اعتبار کیا جائے گا آپ ﷺ کے بعد بھی۔

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ نبی ﷺ نے صدیق اکبر ﷺ کو امامت کے لئے منتخب فرمایا اس واسطے کہ وہ جامع للقرآن والسنۃ، قرآن و سنت کے علوم کے جامع تھے، سابقین میں سے تھے اور اول مہاجر تھے حضور ﷺ کے بعد، عمر، تقویٰ و پرہیز گاری اور دیگر صفات مثلاً حسب و نسب اور شرافت و بزرگی میں بھی سب سے فائق تھے۔ اور جتنی صفات ان میں جمع تھیں صحابہ ﷺ میں سے کسی اور میں یہ سب باتیں اور صفات کسی ایک میں جمع نہ تھیں۔ چنانچہ آج بھی انہیں باتوں کا اعتبار کرتے ہوئے دیکھا جائے گا کہ قوم اور محلہ میں جو فضائل کا جامع اور فائق ہو اور سب کے نزدیک اس کی حیثیت مسلم ہو وہی امامت کا مستحق ہے۔

١٤٢٦...... و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ لَنَا إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا

۱۴۲۶...... حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب ہم نے (کچھ عرصہ قیام کے بعد) آپ ﷺ کے پاس سے کوچ کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم اذان دینا' اقامت کہنا اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرے"۔

١٤٢٧...... و حَدَّثَنَاه أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ الْحَذَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ

۱۴۲۷...... حضرت خالد حذاء رضی اللہ عنہ نے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں باقی خالد نے اتنی زیادتی بیان کی ہے حذاء نے کہا کہ وہ دونوں قرأت میں برابر تھے۔

باب-۲۴۱ استِحبابِ القُنُوتِ فِي جَمِيعِ الصلاةِ إِذَا نَزَلَت بِالْمُسْلِمِينَ نَازِلَةٌ الخ

مسلمانوں پر کسی مصیبت کے نزول کے وقت ہر نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان

١٤٢٨...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ اللَّهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّهُ تَرَكَ ذَلِكَ لَمَّا أُنْزِلَ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ)

۱۴۲۸...... حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ فجر کی نماز میں جب قرأت سے فارغ ہوتے (دوسری رکعت میں) تو تکبیر کہتے (اور رکوع میں جاتے پھر) رکوع سے سر اٹھا کر سمع الله لمن حمده' ربّنا لك الحمد فرماتے۔ پھر کھڑے کھڑے ہی فرماتے:

"اے اللہ! ولید بن الولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابی ربیعہ اور دیگر کمزور و بے کس مومنین کو نجات عطا فرما (کفار کے مظالم سے) اے اللہ! قبیلۂ مضر کو اپنی سخت پکڑ سے کچل دے' اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے قحط جیسا قحط مسلّط کر دے۔ اے اللہ! لحیان' رعل' ذکوان اور عصیہ قبائل پر پھٹکار نازل کیجئے' جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی"۔

ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ اطلاع ملی کہ آپ ﷺ نے اس آیت "لیس لك من الأمر...... الآية

(اے نبی! آپ کو کوئی اختیار نہیں ہے ان پر' اللہ چاہے ان کی توبہ قبول کرلے یا نہیں عذاب دے کہ یہ ظالم ہیں) کے نزول کے بعد یہ بددعاؤں کا سلسلہ ترک فرمادیا۔

١٤٢٩...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

۱۴۲۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے یہی سابقہ روایت كَسِنِي يُوسُفَ تک نقل کی ہے اس کے بعد اور کچھ

بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

بیان نہیں کیا۔

۱۴۳۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فِي صَلَاةٍ شَهْرًا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ نَجِّ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ أُرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ تَرَكَ الدُّعَاءَ لَهُمْ قَالَ فَقِيلَ وَمَا تُرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا

۱۴۳۰...... ابو سلمہ ؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ، نے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ماہ تک رکوع کے بعد نماز میں قنوت پڑھا۔ جب آپ سمع الله لمن حمده، کہتے تو اس کے بعد قنوت میں یوں فرماتے:

"اے اللہ! ولید بن الولید کو نجات عطا فرما' اے اللہ! سلمہ بن ھشام کو خلاصی نصیب فرما' اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! کمزور مؤمنین کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! اپنی شدت و سختی سے قبیلہ مضر کو روند ڈالئے' اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا سا قحط مسلط کر دیجئے"۔

ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا (ایک ماہ بعد) حضور علیہ السلام نے دعا ترک فرمادی۔ میں نے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ حضور علیہ السلام نے دعا چھوڑ دی ہے۔ تو مجھ سے کہا گیا کہ تم یہ نہیں دیکھتے کہ وہ (جن کیلئے دعا ہوتی تھی کفار کے مظالم سے چھوٹ کر) آگئے ہیں۔ ❶

۱۴۳۱...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ نَجِّ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ إِلَى قَوْلِهِ كَسِنِي يُوسُفَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۱۴۳۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے تو سمع الله لمن حمده کہہ کر سجدہ سے پہلے یہ دعا پڑھی کہ اے اللہ! عیاس بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما اس کے بعد اوزاعی کی روایت کے مطابق حدیث ذکر کی كَسِنِي يُوسُفَ کے لفظ تک اور اسکے مابعد کو ذکر نہیں کیا۔

---

❶ نماز میں قنوت پڑھنے کی تین صورتیں منقول ہیں۔ ۱۔ قنوت وتر ۲۔ فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھی جائے ۳۔ قنوت نازلہ۔ وتر کے قنوت کا مسئلہ وتر کے ابواب میں انشاء اللہ ذکر کیا جائے گا۔ نماز فجر کی قنوت کے بارے میں امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد ہمیشہ قنوت پڑھنا مسنون ہے۔ جب کہ احناف اور حنابلہ کے نزدیک عام حالات میں فجر میں قنوت پڑھنا مسنون نہیں اگرچہ جواز ہے۔ ہاں اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہو گئی ہو اس زمانہ میں فجر میں قنوت پڑھنا مسنون ہے جسے قنوت نازلہ کہا جاتا ہے۔ (درس ترمذی ج ۲/ ص ۱۶۶) (تفصیلی دلائل معارف السنن' درس ترمذی وغیرہ میں دیکھے جائیں)۔

تیسری قسم قنوت نازلہ ہے جو ہمارے (احناف) کے نزدیک صرف فجر کی نماز میں مسنون ہے جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک پانچوں نمازوں میں مسنون ہے۔ البتہ یہ اختلاف مسنون اور غیر مسنون ہونے میں ہے جواز و عدم جواز میں نہیں۔

١٤٣٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ وَاللهِ لَأُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الظُّهْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ

۱۴۳۲...... ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے تھے کہ: اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ قریب قریب رسول اللہ ﷺ والی نماز پڑھوں گا۔ چنانچہ ابو ہریرہ ؓ ظہر اور عشاء کی نمازوں اور فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے جس میں مؤمنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت فرماتے تھے۔

١٤٣٣...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بِئْرِ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ

۱۴۳۳...... حضرت انس ؓ بن مالک رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بئر معونہ کے صحابہ کے قاتلین پر تیس یوم تک بد دعا فرمائی' آپ ﷺ نے قبیلہ رِعل، ذکوان لحیان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی بد دعا فرماتے تھے۔

قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بِبِئْرِ مَعُونَةَ قُرْآنًا قَرَأْنَاهُ حَتَّى نُسِخَ بَعْدُ أَنْ "بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ"

انس ؓ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے بئر معونہ میں شہید ہونے والوں کے بارے میں قرآن نازل فرمایا جسے ہم منسوخ ہونے تک پڑھتے تھے (بعد میں یہ آیت منسوخ ہو گئی) وہ یہ تھا: بلغوا قومنا ...... الخ کہ' ہماری قوم تک یہ بات پہنچادو کہ ہم اپنے رب سے جاملے ہیں وہ ہم سے راضی ہو گیا اور ہم اس سے راضی ہو گئے"۔ ❶

١٤٣٤...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ

۱۴۳۴...... محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے انس ؓ سے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ ہاں! رکوع کے بعد تھوڑی دیر۔

---

❶ بئر معونہ...... بلادِ ہذیل میں مکہ اور عُسفان کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ۴ھ میں صحابہ کی ایک جماعت کو اہلِ نجد کی طرف دعوتِ اسلام اور تعلیم قرآن کیلئے بھیجا تھا۔ جب یہ جماعت بئر معونہ پہنچی تو عامر بن طفیل نے بنو سلیم' لحیان' عصیہ اور ذکوان و قارہ کے محلوں میں ان کو روک لیا اور انہیں سب کو ظلماً قتل کر دیا اور سوائے ایک صحابی حضرت کعب ؓ بن زید الانصاری کے کوئی زندہ نہ بچا اور وہ انہیں شدید زخمی حالت میں مردہ سمجھ کر چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کا شدید ترین غم اور غصہ تھا۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو کسی واقعہ پر اتنا غصہ نہیں دیکھا جتنا اس واقعہ میں دیکھا۔

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں یہ صحابہ اصحاب صفہ میں سے تھے نہایت غریب، مسکین اور زاہدوں میں سے تھے، ان کا کام صرف قرآن اور دین کی تعلیم حاصل کرنا اور سکھلانا تھا، اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کیلئے مزید خدمات انجام دیتے تھے۔ مسلمانوں پر کوئی مصیبت آتی تو یہ حضرات نہایت شجاعت و بہادری کیساتھ مقابلہ کرتے تھے، دن میں لکڑیاں جمع کر کے اس سے اہل صفہ کیلئے کھانے وغیرہ کا بندوبست کرتے تھے۔ سب کے سب قراء اور حفاظ تھے۔ (فتح الملہم، جلد ا/ ۲۳۷)

ان اصحاب ؓ کے قاتلوں پر حضور علیہ السلام نے ایک ماہ تک بد دعا فرمائی۔

نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا

١٤٣٥...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَيَقُولُ عُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ

۱۴۳۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فجر کی نماز میں رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت (نازلہ) پڑھی جس میں آپ ﷺ رعل ذکوان کے قبائل پر بددعا فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ عصیہ نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔

١٤٣٦...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى بَنِي عُصَيَّةَ

۱۴۳۶...... حضرت انس ؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوتِ (نازلہ) پڑھی جس میں آپ ﷺ بنو عصیہ پر بددعا کرتے تھے۔

١٤٣٧...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ قَتَلُوا أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ

۱۴۳۷...... عاصمؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا کہ قنوت رکوع سے قبل پڑھا جائے یا بعد میں؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھا اور آپ ﷺ اس میں ان لوگوں پر بددعا فرماتے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کے صحابہ ؓ کو قتل کر دیا تھا اور ان صحابہ ؓ کو قُرّاء کہا جاتا تھا۔

١٤٣٨...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ كَانُوا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتَلَتِهِمْ

۱۴۳۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی "سریہ" کے لئے اس قدر غصہ میں نہیں دیکھا جتنا غصہ میں نے ان ستر صحابہ ؓ کے لئے دیکھا جو بئر معونہ میں کام آگئے (اور شہید ہوئے) انہیں قُرّاء کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ ایک ماہ تک ان کے قاتلوں پر بددعا کرتے رہے۔

١٤٣٩...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا

۱۴۳۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ حسب سابق (آپ ﷺ کو سب سے زیادہ غصہ میں ان ستر صحابہؓ کیلئے دیکھا گیا جو بئر معونہ میں شہید کر دیئے گئے تھے) کچھ الفاظ کی کمی وزیادتی کے ساتھ روایت منقول ہے۔

الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

١٤٤٠...... و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ

۱۴۴۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک قنوت (نازلہ) پڑھا کہ جس میں رعل اور ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیجتے تھے کہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

١٤٤١...... و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

۱۴۴۱...... اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت (کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ تک قنوت (نازلہ) پڑھا کہ جس میں رعل اور ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیجتے تھے کہ جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔) منقول ہے۔

١٤٤٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ۔

۱۴۴۲...... حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک عرب کے بعض قبائل پر بددعا فرمائی پھر آپ ﷺ نے چھوڑ دیا۔

١٤٤٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

۱۴۴۳...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت (نازلہ) پڑھا کرتے تھے۔

١٤٤٤...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ

۱۴۴۴...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت (نازلہ) پڑھا کرتے تھے۔

١٤٤٥...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ اللَّهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ

۱۴۴۵...... خفاف بن ایماء الغفاری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں فرمایا:

"اے اللہ! بنو لحیان، بنو رعل، ذکوان اور عصیّہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اسلم کو محفوظ رکھے (آفات سے)۔

لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ۔

١٤٤٦۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ خُفَافُ بْنُ إِيمَاءٍ رَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ اللهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَالْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا

قَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ

١٤٤٧۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ وَأَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءٍ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ

۱۴۴۶۔۔۔۔۔ حارثؒ بن خفاف کہتے ہیں کہ خُفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں) رکوع فرمایا' پھر رکوع سے سر اٹھایا اور فرمایا:

"بنو غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور بنو اسلم کو اللہ محفوظ رکھے (مصائب سے) عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی' اے اللہ! بنی لحیان پر لعنت فرما' اور رعل وذکوان پر بھی لعنت نازل فرما"۔

پھر آپ ﷺ سجدہ میں تشریف لے گئے۔

خفاف ﷺ کہتے ہیں اسی وجہ سے کفار پر قنوت میں لعنت کی جاتی ہے۔

۱۴۴۷۔۔۔۔۔ حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے۔ مگر اس روایت میں یہ جملہ نہیں ہے کہ اسی وجہ سے کفار پر لعنت کی جاتی ہے۔

باب-۲۴۲ قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها

قضا نمازوں کا بیان اور قضا میں جلدی کرنا مستحب ہے

١٤٤٨۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَهُ حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرَى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلَّى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ

۱۴۴۸۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خیبر سے واپس لوٹے تو (واپسی کے سفر میں) ایک رات چلتے رہے، یہاں تک کہ آپ کو اونگھ آگئی تو آخر شب میں اترے اور حضرت بلال ﷺ سے کہا کہ آج رات تم ہمارے لئے پہرہ دو۔ چنانچہ بلال ﷺ حسبِ مقدور نماز پڑھتے رہے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ سوگئے' جب فجر کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال ﷺ اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے مشرق کی طرف منہ کر کے (تھوڑا سا ستانے کی غرض سے) بلال ﷺ کی آنکھوں میں نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہ ٹیک لگائے لگائے (سوگئے) پھر نہ تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور نہ ہی بلال ﷺ اور نہ ہی کوئی اور صحابہ' جب ان پر سورج کی شعاعیں پڑیں تو بیدار ہوئے۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو گھبرا گئے (کہ نماز قضا ہوگئی) چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! حضرت

أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللهَ قَالَ ﴿ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴾ قَالَ يُونُسُ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ يَقْرَؤُهَا لِلذِّكْرَى

بلال ؓ (اٹھ کھڑے ہوئے اور) فرمایا: میری جان کو بھی اسی ذات نے پکڑ لیا جس نے آپ ﷺ کو پکڑا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹوں کو ہانکو' انہوں نے اونٹوں کو کچھ (دیریادور) ہانکا۔ پھر حضور علیہ السلام نے وضو کر کے بلال ؓ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی پھر سب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی' جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے تو فرمایا: "جو شخص بھول جائے نماز پڑھنا (وقت پر) تو جب یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "میرے ذکر کیلئے نماز قائم کرو"۔ یونسؒ کہتے ہیں کہ ابن شہابؒ زہری اس آیت میں لِذِکْرِیْ کے بجائے لِلذِّکْرٰی پڑھتے تھے۔ (یاد کیلئے)

١٤٤٩ ...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ يَعْقُوبُ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ

١٤٤٩ ...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات (سفر میں) ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اخیر رات میں پڑاؤ کیا۔ پھر ہم جاگ نہ سکے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"ہر شخص اپنی سواری کی نکیل پکڑ لے (اور یہاں سے کوچ کرے) کیونکہ یہ منزل جہاں ہم موجود ہیں شیطان کی جگہ ہے"۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔

پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا' وضو کیا اور پھر دو سجدے کئے (یعنی دو رکعت نماز ادا فرمائی) جب کہ یعقوبؒ کی روایت میں سجدہ کے بجائے نماز کا ذکر ہے۔ پھر نماز کی اقامت ہوئی اور صبح کی نماز ادا کی۔

١٤٥٠ ...... و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَنَعَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهَوَّرَ

١٤٥٠ ...... حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب فرمایا اور کہا: تم آج ساری شام اور ساری رات چلو گے اور کل انشاء اللہ پانی پر جا پہنچو گے' چنانچہ لوگ چل پڑے اور کوئی کسی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ ابوقتادہ ؓ کہتے ہیں کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ رات گہری ہوگئی میں آپ ﷺ کے پہلو میں (چل رہا) تھا کہ (اسی دوران) حضور اکرم ﷺ کو اونگھ آگئی اور آپ ﷺ سواری سے گرنے کو لگے' میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو اس طرح سے سہارا دیا کہ آپ ﷺ جاگ نہ جائیں حتی کہ آپ ﷺ سیدھے ہوگئے سواری پر۔ پھر کچھ دیر چلے اور رات بہت گذر گئی تھی آپ ﷺ پھر (غلبہ

اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَدَعَمْتُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِظَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مَيْلَةً هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْجَفِلُ فَأَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَتَى كَانَ هَذَا مَسِيرَكَ مِنِّي قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسِيرِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَانَا نَخْفَى عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ آخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ فَقُمْنَا فَزِعِينَ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَرَوْنَ النَّاسَ صَنَعُوا قَالَ ثُمَّ قَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِيُخَلِّفَكُمْ وَقَالَ

نیند سے) جھک سے گئے' میں نے آپ ﷺ کو اس طرح سہارا دیا کہ آپ ﷺ جاگ نہ جائیں یہاں تک کہ آپ ﷺ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے' پھر کچھ دیر چلے یہاں تک کہ آخر سحر میں آپ ﷺ پھر گرنے کو لگے اور اس مرتبہ پہلی دونوں مرتبہ سے زیادہ جھک گئے اور قریب تھا کہ گر جائیں تو میں پھر آیا اور آپ ﷺ کو سہارا دیا' آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ! فرمایا کہ تم کب سے میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو؟ عرض کیا ساری رات میں اسی طرح مسلسل چل رہا ہوں' فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بھی ایسے ہی حفاظت کرے جیسے تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم ہمیں دیکھتے ہو کہ ہم لوگوں سے چھپے ہوئے ہیں؟ پھر فرمایا کیا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟ (کوئی نظر آرہا ہے) میں نے کہا یہ ایک سوار (نظر آرہا) ہے۔ پھر کہا یہ ایک اور سوار ہے۔ اسی طرح سات سوار ہمارے پاس جمع ہو گئے' رسول اللہ ﷺ راستہ سے ایک طرف کو ہوئے اور اپنا سر زمین پر رکھ کر (لیٹ گئے) اور فرمایا: "تم لوگ ہماری نماز کی حفاظت کرنا (اور ہمیں نماز کے وقت جگادینا) لیکن سب تھکے ہوئے تھے اسلئے سب ہی سو گئے) چنانچہ سب سے پہلے بیدار ہونے والے رسول اللہ ﷺ تھے (آپ ﷺ جب بیدار ہوئے تو) سورج آپ ﷺ کی پشت پر تھا۔ ہم بھی گھبرا کر اٹھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہوئے اور کچھ دیر چلتے رہے یہاں تک کہ جب سورج خوب بلند ہو گیا تو آپ (سواری سے) اترے' وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا اور اس میں کچھ پانی تھا۔ اس سے وضو کیا ایسا وضو جو دوسرے وضوؤں سے کم تھا (تاکہ آئندہ بھی کام آسکے) پھر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہمارے لوٹے کی حفاظت کرنا کہ اس کے ساتھ عنقریب ایک معاملہ ہو گا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی نماز کے لئے' رسول اللہ ﷺ نے دو رکعات پڑھیں (سنتِ فجر) پھر صبح کی نماز پڑھی اور جیسے روزانہ ادا کرتے تھے ایسے ہی ادا کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے۔ ہم میں سے بعض لوگ آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ ہمارے اس عمل کا کفارہ کیا ہے؟ نماز قضا کرنے کا جو ہم نے نماز میں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لئے میرے طرزِ عمل میں اسوہ اور

النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَإِنْ يُطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَرْشُدُوا قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْنَا عَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْلِقُوا لِي غُمَرِي قَالَ وَدَعَا بِالْمِيضَأَةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَبُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيضَأَةِ تَكَابُّوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ كُلُّكُمْ سَيَرْوَى قَالَ فَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ صَبَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّينَ رِوَاءً قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ إِذْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ انْظُرْ أَيُّهَا الْفَتَى كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ الرَّكْبِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ حَدِّثْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِحَدِيثِكُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ عِمْرَانُ لَقَدْ شَهِدْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَا شَعَرْتُ أَنَّ أَحَدًا حَفِظَهُ كَمَا حَفِظْتُهُ

نمونہ نہیں ہے؟ پھر فرمایا: یاد رکھو، سونے میں کوئی قصور نہیں ہے (یعنی اگر نیند کی وجہ سے اور آنکھ نہ کھلنے کی وجہ سے نماز قضا ہوگئی تو یہ قصور نہیں ہے) قصور تو اس شخص کا ہے جو نماز نہ پڑھے (بیدار ہوتے ہوئے بھی) حتی کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ جس نے ایسا کیا (سو گیا اور نماز نکل گئی) اسے چاہیئے کہ جب وہ بیدار ہو۔ اور جب اگلے دن وہ وقت آئے تو اس نماز کو اپنے وقت پر ہی پڑھے۔ پھر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے لوگوں نے کیا کیا ہوگا؟ ادھر لوگوں نے صبح کو اپنے نبی ﷺ کو غائب پایا۔ حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پاس ہوں گے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ﷺ علیہ السلام تم لوگوں کو پیچھے چھوڑ جائیں جب کہ لوگوں کا کہنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تم سے آگے ہیں۔ اگر وہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کرتے تو راہ پاتے۔ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو دن خوب پھیل چکا تھا، ہر چیز گرم ہوگئی تھی (دھوپ کی وجہ سے) اور وہ کہہ رہے تھے کہ یارسول اللہ! ہم تو پیاس کے مارے ہلاک ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (تسلی دیتے ہوئے کہ) نہیں کوئی ہلاک نہیں ہوئے (نہ ہوگے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا چھوٹا والا پیالہ لاؤ، اور وضو کا لوٹا بھی منگوایا۔ اب رسول اللہ ﷺ نے پانی ڈالنا شروع کیا (پیالہ میں) اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو پلانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ لوٹے میں تو بہت ہی تھوڑا سا پانی ہے تو اس پر گرنے لگے (ہر شخص چاہتا تھا کہ اسے مل جائے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا مجمع اچھی طرح سکون سے رہے سب سیراب ہو جائیں گے۔ چنانچہ سب نے اطمینان اختیار کیا۔ رسول اللہ ﷺ پانی ڈالتے اور میں انہیں پلاتا جاتا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا: پیو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جب تک آپ نہ پئیں گے میں نہ پیوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قوم کا ساقی پینے میں سب سے آخر میں پیتا ہے۔ چنانچہ میں نے پیا پھر رسول اللہ ﷺ نے پیا۔ اور لوگ خوش باش سیراب ہو کر پانی پر پہنچے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) عبداللہ بن رباح (راوی) نے کہا کہ میں یہ حدیث جامع مسجد میں بیان کر رہا تھا کہ اچانک مجھ سے حضرت عمران رضی اللہ عنہ بن حصین نے فرمایا: اے

نوجوان! ذرا دیکھو تم کیا بیان کر رہے ہو۔ اس رات (کے سواروں میں) ایک سوار میں بھی تھا، میں نے کہا پھر تو آپ ﷺ کو واقعہ کا زیادہ علم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا انصار میں سے ہوں۔ فرمایا کہ پھر تم ہی بیان کرو کہ تم اپنی حدیثوں کو زیادہ جانتے ہو۔ چنانچہ میں نے قوم سے یہ حدیث بیان کی تو عمران ؓ نے فرمایا: اس رات میں بھی حاضر تھا، لیکن میں نہیں جانتا کہ کسی نے بھی اس واقعہ کو ایسا یاد رکھا ہو جیسا تم نے یاد رکھا ہے۔ ❶

١٤٥١...... و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسْنَا فَغَلَبَتْنَا أَعْيُنُنَا حَتَّى بَزَغَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَّا أَبُو بَكْرٍ وَكُنَّا لَا نُوقِظُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ مِنْ مَنَامِهِ إِذَا نَامَ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ ارْتَحِلُوا فَسَارَ بِنَا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ فَصَلَّى ثُمَّ

۱۴۵۱...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے ایک سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھا، (دورانِ سفر) رات گہری ہوگئی اور صبح کی پو پھٹنے کے وقت "ہم نے قیام کیا" نیند سے آنکھ لگ گئی یہاں تک کہ سورج چمک گیا۔ ہم میں سب سے پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ، بیدار ہوئے، ہم نبی اکرم ﷺ کو جب آپ سو جاتے تو نیند سے بیدار نہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ خود ہی بیدار ہو جائیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، بیدار ہوئے تو وہ نبی ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہوگئے۔ جب آپ ﷺ نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا کہ سورج چمک اٹھا ہے تو فرمایا: یہاں سے کوچ کرو۔ پھر آپ ﷺ ہمارے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب سورج واضح اور روشن ہوگیا تو ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ قوم میں سے ایک آدمی جماعت سے الگ رہا اور ہمارے ساتھ جماعت میں شریک نہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فراغت کے بعد اس سے فرمایا کہ: تجھے کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روک دیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو چکی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے پاک مٹی سے تیمّم کا حکم فرمایا: اس نے (تیمم کر کے) نماز پڑھی۔

---

❶ قضا نمازوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جب بھی یاد آجائے اسے ادا کر لیا جائے۔ اور آئندہ آنے والی نماز سے پہلے ادا کر لیا جائے۔ یعنی اگر کسی کی فجر کی نماز قضا ہوگئی تو اب ظہر سے قبل اسے یہ فجر پڑھ لینی چاہیئے، کیونکہ قضاء نمازوں اور وقتی فرض نماز کے درمیان ترتیب ضروری ہے۔ اِلّا یہ کہ جماعت کھڑی ہوگئی تو اب پہلے وقتی فرض ادا کرے بعد میں قضا نماز پڑھے۔ مثلاً: اگر کسی کی فجر قضا ہوئی اور ظہر کا وقت ہوگیا اور جماعت شروع ہوگئی تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ پہلے جماعت میں شامل ہو کر ظہر کی نماز پڑھی جائے بعد میں قضا شدہ فجر پڑھی جائے۔

اسی طرح اگر قضا نمازیں ایک سے زائد ہوں اور پانچ سے کم ہوں تو ان کی ادائیگی میں بھی ترتیب ضروری ہے۔ مثلاً: کسی کی عشاء، فجر اور ظہر قضا ہوگئیں۔ تو اب پہلے عشاء ادا کرے پھر فجر اور آخر میں ظہر۔ البتہ اگر قضا نمازیں پانچ سے زائد ہوں تو پھر ترتیب ضروری نہیں۔

عَجَّلَنِي فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ نَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ أَيْهَاهْ أَيْهَاهْ لَا مَاءَ لَكُمْ قُلْنَا فَكَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ مَسِيرَةُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا فَاسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَتْنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُوتِمَةٌ لَهَا صِبْيَانٌ أَيْتَامٌ فَأَمَرَ بِرَاوِيَتِهَا فَأُنِيخَتْ فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ الْعُلْيَاوَيْنِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَاوِيَتِهَا فَشَرِبْنَا وَنَحْنُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا عِطَاشٌ حَتَّى رَوِينَا وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنْضَرِجُ مِنَ الْمَاءِ يَعْنِي الْمَزَادَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ فَجَمَعْنَا لَهَا مِنْ كِسَرٍ وَتَمْرٍ وَصَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكِ وَاعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ الْبَشَرِ أَوْ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ كَمَا زَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْتَ وَذَيْتَ فَهَدَى اللهُ ذَلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا

پھر آپ ﷺ نے مجھے چند سواروں کے ساتھ جلدی سے آگے کی طرف دوڑایا تاکہ پانی تلاش کریں۔ ہم سخت پیاسے ہو چکے تھے' ہم (پانی کی تلاش میں) سرگرداں پھر رہے تھے کہ اسی اثناء میں ایک عورت جو اپنی ٹانگیں دو پکھالوں کے درمیان لٹکائے (اونٹ پر) بیٹھی چلی جا رہی تھی دکھائی دی۔ ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا بہت دور بہت دور' (یہاں قریب میں) تمہارے واسطے پانی نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ پانی اور تیرے گھر والوں کے درمیان کتنا راستہ ہے؟ کہنے لگے کہ ایک دن رات کا سفر ہے۔ ہم نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس چلی چل۔ اس نے کہا رسول اللہ کیا ہوتے ہیں؟ ہم نے اسے اس کے کسی معاملہ کا اختیار نہیں دیا (مجبور کر کے) اسے لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسے پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پانی کے بارے میں پوچھا تو اس نے وہی بتلایا جو ہمیں بتلایا تھا۔ اور اس نے آپ ﷺ کو یہ بھی بتلایا کہ وہ یتیموں کی ماں ہے اس کے یتیم بچے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کے اونٹ کو بٹھانے کا حکم دیا اسے بٹھایا گیا اور اس کے پکھالوں کے دونوں اوپر دہانوں میں کلی فرمائی (پکھال' چمڑے کے خاص مشکیزہ کو کہتے ہیں) پھر اس کے اونٹ کو اٹھا دیا۔ پھر ہم سب جو چالیس افراد تھے اور سخت پیاسے تھے خوب سیراب ہو کر پانی پیا بھی اور جتنے مشکیزے' چھاگلیں ہمارے پاس تھیں وہ بھی بھر لیں' اور اپنے ساتھی کو (جسے جنابت تھی) غسل بھی کروایا۔ ہاں اپنے اونٹوں کو ہم نے پانی نہیں پلایا۔ اس کے باوجود اس کی پکھالیں پانی سے پھٹیں پڑتی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے پاس جو کچھ (کھانے پینے کی چیز ہے) لے آؤ' ہم نے روٹی کے ٹکڑے' کھجور وغیرہ جمع کر دیں آپ ﷺ نے اسے پوٹلی میں باندھا اور اس عورت سے کہا اسے لے جا اور اپنے بال بچوں کو کھلا اور جان لے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ بھی کم نہیں کیا۔ جب وہ اپنے گھر آئی تو کہنے لگی کہ میں آج سب سے بڑے جادوگر سے ملی ہوں یا یہ کہ وہ نبی ہے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتا ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ ہونے والے سارے معاملہ کو بیان کیا کہ اس اس طرح کا معاملہ پیش آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پورے گاؤں بھر کو اس عورت کی بدولت ہدایت دی اور وہ سب اسلام لائے اور وہ خود بھی اسلام لائی۔

١٤٥٢...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَسَرَيْنَا لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قُبَيْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ الَّتِي لَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلٰى مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَلْمِ بْنِ زَرِيرٍ وَزَادَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأٰى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ أَجْوَفَ جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِشِدَّةِ صَوْتِهِ بِالتَّكْبِيرِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا ضَيْرَ ارْتَحِلُوا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ

۱۴۵۲...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ' فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم لوگ (جماعتِ صحابہ) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے' ہم ساری رات چلتے رہے جب رات کا آخری پہر ہوا صبح سے کچھ پہلے تو ہم پڑ گئے اور ایسا پڑنا ایک مسافر کے لئے اس سے زیادہ مزیدار کچھ نہیں ہوتا (اور سو گئے) اور ہمیں سورج کی گرمی نے بیدار کیا۔ آگے سابقہ حدیث کی مانند ہی بیان کیا پھر ذکر کیا کہ: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ' بیدار ہوئے اور لوگوں کا حال دیکھا تو چونکہ وہ اونچی آواز والے تھے۔ انہوں نے زور دار آواز سے تکبیر کہنا شروع کر دی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے ان کی آواز کی سختی وشدت کی وجہ سے۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی اپنی حالت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں یہاں سے کوچ کر چلو''۔

١٤٥٣...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ

۱۴۵۳...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ دوران سفر رات کے وقت پڑاؤ کرتے تو اپنی دائیں کروٹ لیٹتے اور اگر صبح صادق سے کچھ دیر پہلے پڑاؤ کرتے تو اپنے بازو کو کھڑا کرتے اور ہتھیلی پر اپنا چہرہ رکھتے تھے۔

١٤٥٤...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ

قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

۱۴۵۴...... حضرت انس ﷺ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص نماز (پڑھنا) بھول گیا تو جب یاد آجائے تو اسے پڑھ لے اس کے علاوہ اس کا کوئی گناہ نہیں ہے''۔

قتادہؒ کہتے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ''اقم الصلوٰۃ لذکری'' ''نماز میری یاد کے لئے قائم کیجئے''۔

١٤٥٥...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَسَعِيدُ ابْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ

۱۴۵۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا (جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا تو جب یاد آئے تو اس

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ

وقت پڑھ لے) لیکن اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ سوائے اس کے اس کا کوئی کفّارہ نہیں۔

١٤٥٦...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا

۱۴۵۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا (جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا تو جب یاد آئے تو اس وقت پڑھ لے) لیکن اس روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ سوائے اس کے اس کا کوئی کفّارہ نہیں۔

١٤٥٧...... و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللهَ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

۱۴۵۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے جب کوئی شخص نماز (کے وقت) سو جائے یا نماز سے غافل ہو جائے تو جب یاد آجائے تو نماز پڑھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "نماز میری یاد کے لئے قائم کرو"۔

كتاب صلوٰة المسافرين وقصرها

کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا

مُسافر کی قصر نماز کا بیان

١٤٥٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ

۱۴۵۸...... حضرت امّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نماز میں دو ہی رکعات فرض کی گئیں تھیں خواہ سفر میں ہو یا حضر (حالتِ اقامت) میں۔ پھر سفر کی نماز تو اپنے حال پر باقی رکھی گئی اور قیام کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا"۔

١٤٥٩...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى

۱۴۵۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض فرمائی تو دو رکعات تھیں۔ پھر اقامت کی نماز کو پورا کر دیا جب کہ سفر کی نماز کو پہلی فرضیت کے مطابق رکھا گیا۔ (یعنی دو رکعات)

١٤٦٠...... و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ

۱۴۶۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: نماز جب پہلی مرتبہ فرض کی گئی تو کل دو رکعات تھیں۔ پھر سفر کی نماز اسی حال پر برقرار رکھی گئی اور قیام کی نماز کو (چار رکعات سے) پورا کر دیا گیا"۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ میں نے عروہؓ سے کہا کہ: پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے بھی وہی تاویل کی جیسی حضرت عثمانؓ نے تاویل کی تھی۔

١٤٦١...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ

۱۴۶۱...... حضرت یعلیؓ بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "اگر تمہیں کفار کی طرف سے مبتلائے فتنہ ہونے کا خوف ہو تو نماز کو قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں"۔

(یعنی دشمن کے خوف سے جنگ کے دوران نماز کو قصر کرنے کی اجازت ہے)۔ جب کہ اب تو لوگ امن میں ہیں (جنگ اور دشمن کا خوف نہیں ہے (تو کیا اب بھی قصر کی اجازت ہے؟) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جس

عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ

چیز سے تمہیں تعجب ہوا مجھے بھی ہوا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ ایک صدقہ ہے تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لہٰذا اس کے صدقہ کو قبول کرو"۔

١٤٦٢...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ

۱۴۶۲...... حضرت یعلیٰ بن امیہ سے ابن ادریس کی روایت (کفار کی طرف سے مبتلائے فتنہ کا خوف ہو تو نماز قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں...... نماز قصر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے) کی طرح مروی ہے۔

١٤٦٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

۱۴۶۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانِ مبارک (کے ذریعہ) حالتِ قیام میں چار رکعات نماز فرض فرمائیں اور سفر میں دو رکعتیں جب کہ خوف کی حالت میں (امام کے ساتھ) ایک رکعت فرض فرمائی۔

١٤٦٤...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

۱۴۶۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر مسافر پر دو رکعتیں مقیم پر چار رکعتیں اور حالت خوف میں (امام کے ساتھ ہر ایک گروہ کیلئے) ایک رکعت فرض کر دی ہے۔

١٤٦٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى ابْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ

۱۴۶۵...... موسیٰ بن سلمہ الہذلی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ رہا ہوں تو کیسے نماز پڑھوں؟ فرمایا کہ ایسی صورت میں ابوالقاسم ﷺ کی سنت دو رکعات کی ہے۔

١٤٦٦...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

۱۴۶۶...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کیساتھ سابقہ روایت (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو القاسم ﷺ کی سنت سفر میں دو

عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

رکعت کی ہے) مروی ہے۔

۱۴۶۷...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ وَقَدْ قَالَ اللهُ ((لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ))

۱۴۶۷...... حفصؒ بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک بار میں مکہ کے راستہ میں حضرت ابن عمرؓ کا ہمسفر تھا' انہوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعات پڑھائیں، پھر وہ واپس آئے اور ہم بھی انکے ساتھ آئے یہاںتک کہ وہ اپنی جائے قیام پر پہنچے اور بیٹھ گئے، ہم بھی ان کیساتھ بیٹھ گئے۔ اچانک انکی توجہ اسطرف ہوئی جہاں نماز پڑھی تھی تو دیکھا کہ کچھ لوگ ابھی تک نماز مین کھڑے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: یہ لوگ کیا کررہے ہیں؟ میں نے کہا کہ سنتیں ادا کررہے ہیں۔ فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! اگر مجھے سنتیں ہی پڑھنی ہوتیں تو میں اپنی نماز ہی پوری کرتا (یعنی پھر میں قصر ہی نہ کرتا، قصر کا مقصد یہی ہے کہ سنتیں نہ پڑھی جاتیں) میں سفر میں رسول ﷺ کے ہمرکاب رہا ہوں آپ ﷺ نے دو رکعات سے زیادہ (کبھی) نہیں پڑھیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دیدی۔ میں حضرت ابو بکرؓ کی بھی صحبت اٹھا چکا ہوں انہوں نے بھی اپنی وفات تک دو رکعات سے زائد نہ پڑھیں۔ (سفر میں) میں حضرت عمرؓ کے بھی ہمراہ رہا ہوں انہوں نے بھی اپنی وفات تک دو رکعات سے زائد نہیں پڑھیں، میں حضرت عثمانؓ کی ہمراہی میں سفر کرچکا ہوں انہوں نے بھی دو رکعات سے زائد نہ پڑھیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دیدی۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے۔ ❶

---

❶ سفر میں چار رکعات والی نمازوں کا نصف ہو جانا جسے "قصر" کہا جاتا ہے مشروع ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ اس حکم قصر پر عمل کرنا لازم ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قصر پر عمل کرنا واجب ہے۔ سفر میں پوری نماز پڑھنا جائز نہیں۔ جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک قصر صرف جائز ہے لیکن افضل یہی ہے کہ پوری پڑھی جائے۔
مسافتِ قصر کی تحقیق: قصر کتنی مسافت میں جائز ہوتا ہے؟ اس میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کم از کم تین مراحل کا سفر قصر کرنے کے لئے ضروری ہے یعنی تین مراحل کا سفر کرنے کے بعد قصر کرنا واجب ہوگا۔ جب کہ ائمہ ثلاثہ (امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام مالکؒ) کے نزدیک سولہ فرسخ کی مقدار موجب قصر ہے۔ مراحل مرحلہ کی جمع ہے یعنی ایک دن کی مسافت جو تقریباً بارہ ۱۲ میل بنتی ہے اس اعتبار سے تین مراحل ۳۶ میل ہوئے۔ جب کہ ۱۶ فرسخ کی مقدار ۴۸ میل بنتی ہے کیونکہ ایک فرسخ ۳ میل کا ہوتا ہے۔ اہل ظاہر کے نزدیک مقدارِ سفر کوئی مقرر نہیں بلکہ مطلق سفر قصر کے لئے کافی ہے۔ جب کہ بعض اہل ظاہر نے حضرت انسؓ کی مذکورہ بالا حدیث سے...... (جاری ہے)

١٤٦٨ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يَعُودُنِي قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

۱۴۶۸...... حفصؒ بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی مرض میں مبتلا ہو گیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما میری عیادت کے لئے تشریف لائے (کہ چچا تھے۔ کیونکہ عاصم، ابن عمر ﷜ کے بھائی اور عمر ﷜ کے صاحبزادے تھے) میں نے ان سے سفر میں سنتوں کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں رہا ہوں، میں نے کبھی آپ ﷺ کو سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا، اور اگر میں نے سنتیں ہی پڑھنی ہوتیں تو میں فرض نماز ہی پوری کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "تمہارے واسطے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں بہترین نمونہ ہے"۔

١٤٦٩ ...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

۱۴۶۹...... حضرت انس ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعات پڑھیں۔ اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعات پڑھیں۔

١٤٧٠ ...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ

۱۴۷۰...... حضرت انس ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعات پڑھیں۔ اور ذی الحلیفہ میں عصر کی دو رکعات پڑھیں۔

١٤٧١ ...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ

۱۴۷۱...... یحییٰ بن یزید الہنائی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ﷜ بن

(گذشتہ سے پیوستہ)...... استدلال کرتے ہوئے ۳ میل کی مقدار مقرر کی ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں۔ حضرت انسؓ کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ سفر تو تین میل سے زائد کا فرماتے تھے البتہ تین میل یا تین فرسخ کے فاصلہ ہی سے قصر شروع فرما دیتے تھے۔
دوسرا مسئلہ مدّتِ سفر سے متعلق ہے کہ کتنے دن کی اقامت کی نیت قصر کو باطل کر دیتی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ یا اس سے زائد ایام کی اقامت کی نیت قصر کو باطل کر دیتی ہے، پھر پورا پڑھنا ضروری ہے۔
تیسرا مسئلہ سفر میں سننِ مؤکدہ اور نوافل پڑھنے کا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سفر میں عام نوافل مثلاً: اشراق، تہجد وغیرہ پڑھنا جائز بلکہ افضل ہے اس پر سب کا اتفاق ہے۔ البتہ سننِ مؤکدہ کو چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں، اگر پڑھ لی جائیں تو بہتر ہے نہ پڑھنا جائز ہے۔ لیکن فجر کی سنتیں سفر میں پڑھنی ضروری ہیں۔ سفر میں فجر کی سنتوں کا ترک جائز نہیں ہے، خود حضور علیہ السلام نے بھی سفر میں فجر کی سنتیں ادا کی ہیں۔ واللہ اعلم

بْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَـــزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَــرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَــرَاسِخَ شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

مالک سے قصر نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ (یہ شک شعبہ کا ہے) کی مسافت پر جانکلتے تو دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

۱۴۷۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ

۱۴۷۲...... جبیرؒ بن نفیر فرماتے ہیں کہ میں شرحبیلؒ بن السمط کے ساتھ ایک گاؤں جو سترہ یا اٹھارہ میل کے فاصلہ پر تھا گیا' انہوں نے وہاں پر دو رکعت پڑھیں (قصر کریں) میں نے ان سے اس بارے میں کہا تو انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ 'کو ذوالحلیفہ میں دو رکعات پڑھتے دیکھا تھا تو میں نے بھی ان سے کہا تھا۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں وہی کام کر رہا ہوں جیسا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۷۳...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ وَلَمْ يُسَمِّ شُرَحْبِيلَ وَقَالَ إِنَّهُ أَتَى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينَ مِنْ حِمْصَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا

۱۴۷۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (حضرت عمر ﷺ ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھتے تھے...... الخ) منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں ذکر ہے کہ وہ ایسی زمین میں آئے جسے دومین گاؤں کہا جاتا تھا جو حمص سے ۱۸ میل دور ہے گئے۔

۱۴۷۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَــالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا

۱۴۷۴...... حضرت انس ﷺ بن مالک رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے، آپ ﷺ واپس لوٹنے تک دو دو رکعات ہی ادا کرتے رہے (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا کہ مکہ میں کتنے دن قیام فرمایا تھا؟
انہوں نے کہا کہ دس روز۔

۱۴۷۵...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ

۱۴۷۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہشیم کی روایت (آپ ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے تو واپس لوٹنے تک دو دو رکعات ہی ادا کرتے رہے...... الخ) کی طرح حدیث اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

١٤٧٦...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

۱۴۷۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے حج کے ارادہ سے نکلے پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

١٤٧٧...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ

۱۴۷۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ حسب سابق روایت مروی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اس روایت میں حج کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔

١٤٧٨...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى وَغَيْرِهِ رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا أَرْبَعًا

۱۴۷۸...... حضرت سالمؓ بن عبداللہؓ اپنے والد (حضرت ابن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ اور دیگر مقامات میں دو رکعات پڑھی ہیں۔ اور حضرت ابو بکرؓ، عمرو عثمانؓ بھی دو رکعات پڑھتے رہے۔ حضرت عثمانؓ اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں تو دو پڑھتے رہے پھر چار پوری پڑھنے لگے۔

١٤٧٩...... و حَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ بِمِنًى وَلَمْ يَقُلْ وَغَيْرِهِ

۱۴۷۹...... حضرت زہری سے سابقہ روایت (کہ آپ ﷺ حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ منیٰ میں دو رکعات پڑھا کرتے تھے) اس سند کے ساتھ مروی ہے۔ لیکن اس روایت میں صرف منیٰ کا تذکرہ ہے۔ دیگر مقامات کا تذکرہ نہیں ہے۔

١٤٨٠...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۴۸۰...... نافعؒ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں (قصر کرتے ہوئے) دو رکعات پڑھی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد ابو بکرؓ نے بھی اور ان کے بعد عمرؓ نے بھی (یہی معمول رکھا) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابتدائے خلافت میں دو ہی رکعات پڑھیں۔ پھر بعد میں وہ چار پڑھنے لگے۔ چنانچہ ابن عمرؓ جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار رکعات پڑھتے اور تنہا پڑھتے تو دو پڑھتے تھے۔

١٤٨١...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو

۱۴۸۱...... حضرت عبداللہؓ سے سابقہ روایت (آپ ﷺ حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ، نے منیٰ میں دو رکعت پڑھی) اس سند کے

كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

ساتھ مروی ہے۔

۱۴۸۲...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ثَمَانِيَ سِنِينَ أَوْ قَالَ سِتَّ سِنِينَ

۱۴۸۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں مسافر کی نماز پڑھی' اور حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے آٹھ یا چھ برس تک مسافر کی نماز ہی پڑھی۔

قَالَ حَفْصٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ فَقُلْتُ أَيْ عَمِّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ

حفص کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں دو رکعت پڑھتے اور پھر اپنے بستر پر تشریف لے آتے' میں نے کہا اے چچا! کاش آپ دو رکعت اور پڑھ لیتے (سنت) انہوں نے فرمایا: اگر میں نے مزید پڑھنی ہی ہوتی تو میں فرض نماز ہی پوری کرتا۔

۱۴۸۳...... و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ بِمِنًى وَلَكِنْ قَالَا صَلَّى فِي السَّفَرِ

۱۴۸۳...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ روایت اس سند کے ساتھ منقول ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اس روایت میں منیٰ کا تذکرہ نہیں ہے اور انہوں نے کہا کہ سفر میں نماز پڑھی۔

۱۴۸۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيلَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ

۱۴۸۴...... عبدالرحمانؒ بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ' نے ہمیں منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں۔ اس کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' سے کیا گیا تو انہوں نے انا للہ وانا إلیہ راجعون پڑھی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات پڑھیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی منیٰ میں دو ہی رکعات پڑھیں' اور عمر رضی اللہ عنہ' کے ساتھ بھی منیٰ میں دو رکعات پڑھیں۔ میں تو یہی آرزو کرتا ہوں اے کاش! چار رکعات کے بجائے دو رکعات ہی پڑھوں جو مقبول ہوں۔

۱۴۸۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي

۱۴۸۵...... حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت (حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں) اس سند کے

شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

ساتھ منقول ہے۔

۱۴۸۶...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ

۱۴۸۶...... حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات ادا کیں جب کہ لوگ امن میں تھے بلکہ کچھ زیادہ ہی (امن میں تھے یا کثرت میں)

۱۴۸۷...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ مُسْلِم حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ أَخُو عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِأُمِّهِ

۱۴۸۷...... حضرت حارثہ بن وھب الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات پڑھیں جب کہ لوگوں کی بہت بڑی اکثریت میں تھے۔
امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت حارثہ بن وھب، عبید اللہؓ بن عمرؓ بن الخطاب کے ماں شریک بھائی ہیں۔

باب-۲۴۳ الصلاة فی الرحال فی المطر

بارشوں میں گھروں میں نماز کا حکم

۱۴۸۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ

۱۴۸۸...... نافعؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شدید سرد اور آندھی والی رات میں اذان دی اور اذان کے بعد فرمایا کہ "اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو"۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سردی اور آندھی والی راتوں میں مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ (اذان کے بعد) پکار کر کہہ دے کہ سب اپنے گھروں میں نماز پڑھاؤ"۔

۱۴۸۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ وَمَطَرٍ فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ أَنْ يَقُولَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ

۱۴۸۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک سرد بارش و آندھی والی رات میں اذان دی اور اذان کے آخر میں یہ کہا کہ خبردار! اپنی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ لو، اپنی جائے پر نماز ادا کرلو"۔ پھر فرمایا کہ جب سفر کے دوران بارش یا آندھی والی رات ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیتے کہ (پکار کر) کہہ دے کہ: اپنی سواریوں پر ہی نماز پڑھ لو"۔

۱۴۹۰...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۴۹۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مقام ضجنان میں نماز

أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

کے لئے اذان دی پھر فرمایا: آگاہ ہو جائے! نماز اپنے خیموں میں پڑھو اور اس روایت میں دوسرا جملہ دوبارہ نہیں دہرایا کہ حضرت ابن عمرؓ کے قول سے:

الا صلّوا فی الرحال

۱۴۹۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ

۱۴۹۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں ایک سفر میں نکلے، راہ میں بارش برس گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں جو چاہے اپنے اپنے بستر پر نماز پڑھ لے"۔

۱۴۹۲...... و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذَاكَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ

۱۴۹۲...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز جب کہ بارش ہو رہی تھی انہوں نے اپنے مؤذن سے کہا کہ "جب تم أشهد أن لاإله إلاّالله، أشهد أنّ محمّداً رسولُ الله کہو تو اس کے بعد حی علی الصلوۃ کے بجائے یہ کہو صلوا فی بیوتکم "اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو"۔ لوگوں کو یہ بات بڑی اچنبھی لگی تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اسے تو اس ذات نے کہا ہے جو مجھ سے بہتر تھی (یعنی رسول اللہ ﷺ نے) بے شک جمعہ واجب ہے (شاید وہ جمعہ کا دن ہو یا جمعہ سے مراد مطلق جماعت ہو) لیکن مجھے یہ ناپسند ہوا کہ میں تمہیں (گھروں سے) نکال دوں اور تم کیچڑ و پھسلن میں چل کر آؤ۔

۱۴۹۳...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ وَقَالَ قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ و قَالَ أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بِنَحْوِهِ

۱۴۹۳...... حضرت عبداللہؓ بن الحارث کہتے ہیں کہ ایک بارش والے دن ابن عباسؓ کو مؤذن نے جمعہ کی اذان دی۔ آگے سابقہ ابن علیہ کی حدیث کی مانند ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا یہ کام تو اس ذات نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھی یعنی نبی اکرم ﷺ۔ اور ابو کامل بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح حماد نے ہم سے بواسطہ عاصم عبد اللہ بن حارثؓ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۴۹۴...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ هُوَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

۱۴۹۴...... حضرت عاصم احول سے حسب سابق روایت اس سند کے ساتھ معمولی فرق (اس روایت میں نبی اکرم ﷺ یہ جملہ موجود مذکور

وَعَاصِمُ الْأَحْوَلُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ

نہیں) کے ساتھ منقول ہے۔ (1)

۱۴۹۵ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَالَ وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ

۱۴۹۵..... حضرت عبداللہ بن حارث ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن جس دن کہ بارش تھی عبداللہ بن عباس ﷺ کے مؤذن نے اذان دی۔ پھر آگے ابن علیہ کی روایت کی طرح حدیث بیان فرمائی۔ اور حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا: مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو۔

۱۴۹۶ و حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ

۱۴۹۶..... حضرت عبداللہ بن حارث ﷺ سے حسب سابق روایت (کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن جس دن کہ بارش تھی اپنے موذن کو حکم فرمایا کہ اذان دو..... الخ) کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ اس سند کے ساتھ بھی مذکور ہے۔

۱۴۹۷ و حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وُهَيْبٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ قَالَ أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

۱۴۹۷..... حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے موذن کو بارش والے دن جمعہ کے روز حکم فرمایا۔ پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

باب-۲۴۴ جواز صلاة النافلة على الدابّة فى السفر حيث توجهت

دورانِ سفر نفل نماز سواری پر پڑھنے کے جواز کا بیان خواہ اس کا رُخ کہیں بھی ہو

۱۴۹۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۱۴۹۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے نوافل اپنی اونٹنی پر ہی پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رُخ کہیں

(1) احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ بارش ترک جماعت کے اعذار میں سے ہے۔ یعنی جب اعذار کی بناء پر جماعت ترک کرنا جائز ہو جاتا ہے ان میں مطر یعنی بارش بھی ہے۔ اور ائمہ اربعہ کا یہی مسلک ہے۔ البتہ کتنی بارش عذر بن سکتی ہے؟ اس کی کوئی تفصیل حدیث میں بیان نہیں کی گئی، فقہاء کرام نے فرمایا کہ اس میں مبتلی بہ یعنی جو اس عذر میں مبتلا ہو اس کا اعتبار ہوگا۔ چنانچہ جس بارش میں نکلنا اور مسجد تک جانا سخت دشوار ہو جائے تو گھر میں نماز پڑھ لینا درست ہے۔ البتہ موطا امام محمد میں لکھا ہے کہ افضل پھر بھی جماعت ہے۔ (درس ترمذی ج ۲ ص ۱۷۴)

عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ نَاقَتُهُ

بھی ہو"۔ ❶

۱۴۹۹...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

۱۴۹۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے جدھر بھی اس کا رُخ ہو تا تھا۔

۱۵۰۰...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ قَالَ وَفِيهِ نَزَلَتْ (فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ)

۱۵۰۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آتے ہوئے جدھر بھی سواری کا رخ ہو تا تھا نماز پڑھ لیتے تھے۔ اور اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ

"جدھر بھی تم منہ کرو اُدھر ہی اللہ کا رخ بھی ہے"۔

۱۵۰۱...... و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ (فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ) وَقَالَ فِي هَذَا نَزَلَتْ

۱۵۰۱...... حضرت عبد الملک سے سابقہ روایت (آپ ﷺ مکہ سے مدینہ آتے ہوئے جدھر بھی سواری کا رخ ہو تا تھا اسی طرف نماز پڑھ لیتے تھے) کچھ الفاظ کے تغیرات کے ساتھ اس سند سے مروی ہے۔

۱۵۰۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ

۱۵۰۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ گدھے پر سوار نماز پڑھ رہے ہیں جب کہ اس کا رخ خیبر کی طرف تھا۔

۱۵۰۳...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۱۵۰۳...... سعیدؒ بن یسار کہتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستہ میں چل رہا تھا (سفر کر رہا تھا) سعیدؒ کہتے

❶ نفل نماز سواری پر پڑھنا علی الاطلاق تمام فقہاء کے نزدیک جائز ہے۔ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے خواہ سواری سے اترنا ممکن ہو یا نہ ہو۔ جہاں تک استقبال قبلہ کا تعلق ہے تو امام احمدؒ اور دیگر بعض فقہاءؒ کے نزدیک ضروری ہے کہ نوافل کا آغاز کرتے وقت استقبال قبلہ ہونا چاہئے۔ پھر اس کے بعد پھر جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ دیگر ائمہ کے نزدیک یہ بھی ضروری نہیں۔ علاوہ ازیں ائمہ اربعہ کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ جب سواری سے اترنا کسی وجہ سے متعذر اور مشکل ہو مثلاً: کیچڑ میں لت پت ہونے کا اندیشہ ہو یا عزت و آبرو یا جان و مال کا خوف ہو تو فرض نماز بھی سواری پر پڑھی جاسکتی ہے۔

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ لَهُ خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ أُسْوَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ

ہیں کہ جب مجھے اندیشہ ہوا کہ صبح ہونے والی ہے تو سواری سے اترا اور وتر پڑھے۔ اس کے بعد (سواری پر سوار ہو کر) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جا ملا۔ انہوں نے کہا تم کہاں تھے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے طلوع فجر کا اندیشہ ہوا تو میں نے سواری سے اتر کر وتر پڑھ لئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں اسوہ موجود نہیں ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم! فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر بھی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

١٥٠٤...... وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

۱۵۰۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ جدھر بھی اس کا منہ ہو۔

عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی یہی کیا کرتے تھے۔

١٥٠٥...... وَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ

۱۵۰۵...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر وتر (صلوٰۃ اللیل) پڑھا کرتے تھے۔

١٥٠٦...... وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ

۱۵۰۶...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر ہی نفل پڑھ لیا کرتے تھے جدھر بھی اس کا رخ ہوتا تھا۔ اور وتر بھی سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے البتہ فرض نماز اس پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ❶

---

❶ احناف رحمہ اللہ کے نزدیک وتر کی نماز سواری پر جائز نہیں ہے جب کہ کوئی عذر بھی نہ ہو سواری سے اترنے میں۔ لہٰذا سواری سے نیچے اتر کر نماز وتر ادا کرنا ضروری ہے۔ البتہ ریل یا ہوائی جہاز یا بحری جہاز کا معاملہ الگ ہے کیونکہ ان کو رکوانا اور نیچے اترنا متعذر ہے اس لئے ان میں تو اجازت ہے لیکن دوسری سواریوں میں اجازت نہیں کیونکہ وتر واجب ہیں۔ لیکن ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سواری پر وتر کی نماز جائز ہے ائمہ ثلاثہ اسی مذکورہ حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ جب کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہی کی روایت ہے جسے طحاوی رحمہ اللہ نے تخریج کیا ہے۔ باب الوتر هل يصلى فى السفر على الراحله ام لا؟ کے تحت (ج ا ص ۲۰۸) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی نماز سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرتے تھے۔

بظاہر دونوں روایتوں میں تعارض ہے۔ اس لئے علماء وشراح حدیث نے فرمایا کہ مذکورہ بالا حدیث میں وتر سے صلاۃ اللیل (تہجد) مراد ہے وتر اصطلاحی نہیں۔ اور صلاۃ اللیل پر وتر کا اطلاق ائمہ حدیث کے یہاں معروف ہے۔

۱۵۰۷...... و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ

۱۵۰۷...... عبداللہؓ بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ ان کے والد عامر ؓ بن ربیعہ نے انہیں بتلایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ رات میں سفر کے دوران سواری کی پشت پر نفل پڑھ رہے ہیں اور وہ جس رُخ پر چل رہی تھی اس طرف آپ کا رُخ تھا۔

۱۵۰۸...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الشَّأْمَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذَلِكَ الْجَانِبَ وَأَوْمَأَ هَمَّامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ

۱۵۰۸...... حضرت انسؒ بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس ؓ بن مالک سے جب وہ شام تشریف لائے تو ملے۔ ہم ان سے "عین التمر" کے مقام پر ملے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ گدھے پر نماز پڑھ رہے ہیں جب کہ اس کا رخ قبلہ کی بائیں طرف کو ہے۔
میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کو قبلہ سے ہٹ کر نماز پڑھتا دیکھ رہا ہوں تو آپ نے استقبال قبلہ کی شرط پوری نہیں کی) حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ: اگر میں رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی ایسا نہ کرتا"۔

باب-۲۴۵ جواز الجمع بين الصلاتين في السفـــــــــر

سفر میں دو نمازیں ایک وقت میں پڑھنے کا بیان

۱۵۰۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۵۰۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب روانگی کی جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک وقت میں پڑھ لیا کرتے۔

۱۵۱۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۵۱۰...... نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب چلنے کی جلدی ہوتی تو شفق کے غائب ہوتے ہی مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھ لیتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی چلنا ہوتا تو آپ ﷺ بھی مغرب وعشاء کو اکٹھے پڑھ لیا کرتے تھے۔

۱۵۱۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

۱۵۱۱...... سالمؒ اپنے والد ابن عمر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
"میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب وعشاء کی نمازیں ایک وقت پڑھتے دیکھا جب کہ آپ ﷺ کو جلدی چلنا تھا"۔

١٥١٢...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

١٥١٢...... سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے اسے اور عشاء کی نماز اکٹھے پڑھتے تھے۔

١٥١٣...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ

١٥١٣...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آفتاب کے ڈھلنے سے قبل سفر میں کوچ کا ارادہ فرماتے تو ظہر کی نماز کو عصر تک مؤخر کر دیتے (پھر عصر کے وقت) سواریوں سے اتر کر دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ البتہ اگر سورج ڈھلنے کو ہو جاتا (زوال آفتاب ہو جاتا) کوچ سے قبل تو پھر ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہوتے تھے۔

١٥١٤...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا

١٥١٤...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جمع بین الصلاتین (دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنے) کا ارادہ کرتے تو ظہر کو اتنا مؤخر کر دیتے کہ عصر کا ابتدائی وقت آ جائے۔ پھر اس وقت میں ظہر و عصر اکٹھی پڑھ لیا کرتے تھے۔

١٥١٥...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ

١٥١٥...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کو سفر کی جلدی ہوتی تو ظہر کو ابتداء وقت عصر تک مؤخر کر دیتے۔ پھر دونوں کو اکٹھا پڑھ لیا کرتے تھے۔ پھر مغرب کو مؤخر کر کے شفق (احمر یا ابیض) غائب ہونے کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھے پڑھ لیا کرتے تھے۔

١٥١٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ

١٥١٦...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر و عصر اکٹھے پڑھیں اور مغرب و عشاء اکٹھے پڑھیں حالانکہ نہ کوئی خوف کی حالت تھی نہ ہی سفر میں تھے۔

۱۵۱۷...... و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ جَمِيعًا عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ

۱۵۱۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ایک وقت میں پڑھیں مدینہ منورہ میں، نہ تو کوئی خوف کی حالت تھی نہ ہی سفر (کاارادہ) تھا۔

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَسَأَلْتُ سَعِيدًا لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِهِ

ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے سعیدؒ بن جبیر سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے ایسا کس لئے کیا؟ تو سعیدؒ نے جواب دیا کہ میں نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی بات پوچھی تھی جیسے تم نے پوچھی ہے تو انہوں نے فرمایا:
"حضور علیہ السلام چاہتے تھے کہ اپنی امت میں سے کسی کو تنگی میں نہ ڈالیں"۔

۱۵۱۸...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۱۵۱۸...... سعیدؒ بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے سفر میں نمازیں ایک وقت میں پڑھیں۔ آپ ﷺ نے ظہر اور عصر، مغرب و عشاء ایک ایک وقت میں پڑھیں۔

قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ

سعیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ﷺ کو کس بات نے اس عمل پر آمادہ کیا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: "آپ ﷺ اپنی امت میں سے کسی کوئی حرج میں مبتلا نہ کرنا چاہتے تھے"۔

۱۵۱۹...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا

۱۵۱۹...... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں نکلے، چنانچہ آپ ﷺ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء اکٹھے ایک وقت میں پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۲۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۲۰...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں ظہر و عصر کے درمیان اور مغرب و عشاء کے درمیان جمع فرمایا۔

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ:

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان (معاذ ﷺ) سے کہا کہ آپ ﷺ کو کس بات نے اس پر آمادہ کیا؟ فرمایا:

"أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ"۔

"آپ ﷺ چاہتے تھے کہ امت کو کوئی تنگی نہ ہو"۔

۱۵۲۱...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ

۱۵۲۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع بین الظہر والعصر اور بین المغرب والعشاء فرمایا مدینہ طیبہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے۔

و فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ

وکیع کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے ابن عباس ﷺ سے کہا کہ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا:

تاکہ آپ ﷺ کی امت کو تنگی نہ ہو۔

جبکہ ابو معاویہ کی حدیث میں یہ ہے کہ ابن عباس ﷺ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ نے ایسا کس لئے کیا؟ فرمایا،

تاکہ امت پر تنگی نہ ہو۔

۱۵۲۲...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذَاكَ

۱۵۲۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ آٹھ اور سات رکعات اکٹھی پڑھیں (یعنی ظہر و عصر اکٹھے پڑھیں آٹھ رکعات اور مغرب و عشاء اکٹھے سات)۔

میں نے کہا کہ اے ابو الشعثاء میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر کو مؤخر کیا ہو گا اور عصر میں جلدی کی ہو گی اور اسی طرح مغرب کو مؤخر کر دیا ہو گا۔ جب کہ عشاء کو جلدی پڑھا ہو گا۔ فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

۱۵۲۳...... و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

۱۵۲۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں سات اور آٹھ رکعات یعنی ظہر و عصر اور مغرب و عشاء ایک وقت میں پڑھیں۔

١٥٢٤...... وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لَا يَفْتُرُ وَلَا يَنْثَنِي الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ لَا أُمَّ لَكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ

۱۵۲۴...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک روز عصر کے بعد ہم سے خطاب کیا اور (خطاب کرتے رہے) یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا' ستارے بھی نمایاں ہو گئے' لوگ نماز نماز کی پکار کرنے لگے۔ ایک شخص بنو تمیم کا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آکر بغیر دم لئے بغیر باز آئے مسلسل نماز نماز کی رٹ لگائے گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیری ماں مر جائے کیا تو مجھے سنّت سکھاتا ہے؟ ❶ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ظہر و عصر کو جمع فرمایا ایک وقت میں اور مغرب و عشاء کو جمع فرمایا۔
عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات کھٹکتی رہی تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی تصدیق فرمائی۔

١٥٢٥...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ وَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۵۲۵...... حضرت عبداللہ بن شقیق العقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نماز! ابن عباس رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اس نے پھر کہا نماز' وہ پھر خاموش رہے۔ اس نے پھر کہا نماز! ابن عباس رضی اللہ عنہ پھر بھی خاموش رہے۔ پھر فرمایا: تیری ماں نہ رہے کیا تو ہمیں نماز سکھانے چلا ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کر لیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ یہ عربوں کا ایک محاورہ ہے۔ اور اس کے حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے۔ جیسے اردو میں کہا جاتا ہے تیرا ستیاناس ہو۔ یعنی جب کسی کو ڈانٹنا مقصود ہو تو اس قسم کے جملے کہے جاتے ہیں۔

❷ جمع بین الصّلاتین کی تحقیق اور حضرات احناف کا مذہب...... ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ بغیر عذر کے جمع بین الصّلاتین کرنا جائز نہیں۔ البتہ عذر کی صورت میں ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک جمع بین الصّلاتین جائز ہے۔ پھر عذر کی تفصیل میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر اور مطر (بارش) عذر ہے۔ اور امام احمدؒ کے نزدیک مرض بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام شافعیؒ پوری مقدار سفر کو عذر قرار دیتے ہیں جبکہ امام مالکؒ یہ فرماتے ہیں کہ جمع بین الصلاتین صرف اس وقت جائز ہو گی جب مسافر حالت سیر (یعنی چلنے کی حالت) میں ہو۔ اگر کہیں ایک دن کے لئے بھی رک گیا تو جمع جائز نہیں۔ بلکہ مطلق چلنا بھی ایک روایت کے مطابق کافی نہیں اگر تیز رفتاری ضروری ہو تو جمع جائز ہے۔ پھر ان تمام حضرات کے نزدیک جمع تقدیم بھی جائز ہے اور جمع تاخیر بھی۔ (یعنی مثلاً ظہر کے وقت میں ہی عصر بھی پڑھ لی یا عصر کے وقت میں ظہر پڑھ لی جس کا مطلب یہ ہے کہ ظہر کو مؤخر کیا یا عصر کو مقدم کیا)۔
امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جمع بین الصّلاتین حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے۔ اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں اور اس میں عذر کے پائے جانے نہ پائے جانے کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ البتہ جمع صوری جسے جمع فعلی کہا جاتا ہے جائز ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ظہر کی نماز بالکل اخیر وقت میں اور عصر کی نماز بالکل ابتدائی وقت میں ادا کی جائے جس کا حاصل یہ ہے کہ دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ہوں گی۔ البتہ ایک ساتھ ہونے کی بناء پر صورۃً اسے بھی جمع بین الصلوٰتین سے تعبیر کر دیا گیا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے دلائل...... (جاری ہے)

باب-۲۴۶ جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال

نماز سے فراغت پر دائیں بائیں مڑ کر بیٹھنا جائز ہے

۱۵۲۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا لَا يَرَى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ

۱۵۲۶...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی نماز میں ہرگز شیطان کیلئے حصہ نہ بنائے اور یہ نہ سمجھے کہ اس پر نماز سے فارغ ہو کر صرف دائیں طرف مڑنا ہی واجب اور ضروری ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر و بیشتر بائیں طرف بیٹھتے دیکھا ہے۔

۱۵۲۷...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۵۲۷...... حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت (رسول اللہ ﷺ کو اکثر و بیشتر نماز سے فارغ ہونے کے بعد بائیں طرف بیٹھتے دیکھا ہے) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تو مندرجہ بالا روایات ہیں۔

احنافؒ کے دلائل...... احناف کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔ قرآن کریم کی آیات مذکورہ۔ اِنَّ الصَّلاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا (نساء آیت ۱۰۳) ان تمام آیات میں یہ بات واضح ہے کہ نماز کے اوقات مقرر ہیں اور ان کی محافظت واجب ہے اور ان اوقات کی خلاف ورزی باعث عذاب ہے۔ کیونکہ یہ آیات قطعی الثبوت والدلالۃ ہیں اور اخبار آحاد ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں بالخصوص جب کہ اخبار آحاد میں توجیہ صحیح کی گنجائش بھی ممکن ہو۔ اس کے علاوہ اوقات صلوٰۃ کی تحدید تواتر سے ثابت ہے اور اخبار آحاد ان میں تغیر نہیں کر سکتے۔

جہاں تک ائمہ ثلاثہ کی متدل احادیث کا تعلق ہے تو احنافؒ کی طرف سے ان کا جواب یہ ہے کہ جمع بین الصلاتین کے وہ تمام واقعات جو آنحضرت سے منقول ہیں، ان میں جمع حقیقی مراد نہیں ہے کہ جمع صوری مراد ہے اور اس کے شواہد کتب حدیث میں موجود ہیں۔ جب کہ بعض صورتوں میں ائمہ ثلاثہ بھی جمع صوری مراد لیتے ہیں کہ جمع حقیقی وہاں مراد ہو ہی نہیں سکتا۔ مثلاً: حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں بغیر خوف و مطر کے جمع فرمایا ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء کے درمیان"۔ البتہ اگر جمع صوری مراد لیا جائے تو تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

علاوہ ازیں علامہ عثمانیؒ صاحب فتح الملہم نے ایک بڑی لطیف توجیہ بیان کی ہے کہ احادیث میں جہاں کہیں جمع بین الصلاتین کا ذکر آیا ہے وہاں جمع بین الظہر والعصر ہوا ہے یا بین المغرب والعشاء۔ ان کے علاوہ کسی دو نمازوں میں نہ جمع ثابت ہے اور نہ کوئی اس کے جواز کا قائل ہے چنانچہ ائمہ ثلاثہ بھی انہی نمازوں کے درمیان جمع کے قائل ہیں۔ فجر اور ظہر یا عصر و مغرب یا عشاء و فجر کے درمیان جمع کرنا کسی کے نزدیک جائز نہیں۔ نہ ہی کسی روایت سے ثابت ہے۔ اب اگر جمع حقیقی مراد لیا جائے تو اس تفریق کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ ظہر و عصر کو جمع کرنا تو جائز ہو لیکن عصر و مغرب کو جمع کرنا جائز نہ ہو البتہ اگر جمع صوری مراد لیا جائے تو اس کی معقول وجہ سمجھ میں آتی ہے اور وہ یہ کہ فجر اور ظہر کے درمیان ایک طویل وقت مہمل پایا جاتا ہے اس لئے جمع صوری اس میں ممکن نہیں۔ جب کہ عصر و مغرب اور عشاء و فجر میں جمع اس لئے ممکن نہیں کہ عصر و عشاء کے آخری اوقات مکروہ ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جس جمع پر عمل فرمایا وہ جمع صوری تھی نہ کہ جمع حقیقی ورنہ وہ تمام نمازوں میں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب (خلاصہ از درس ترمذی، فتح الملہم)

١٥٢٨ ۔۔۔ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ

۱۵۲۸۔۔۔۔ سدیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ جب میں نماز سے فارغ ہو جاؤں تو دائیں طرف مڑوں یا بائیں طرف؟ انہوں نے فرمایا کہ بھئی جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو اکثر دائیں طرف مڑتے ہی دیکھا ہے۔

١٥٢٩ ۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ

۱۵۲۹۔۔۔۔ سدیؒ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ دائیں طرف مڑ کر بیٹھتے تھے۔

باب-۲۴۷ استحباب يمين الامام

امام کے دائیں طرف کھڑے ہونا مستحب ہے

١٥٣٠ ۔۔۔ و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

۱۵۳۰۔۔۔۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہماری خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ ﷺ کے دائیں طرف ہوں، آپ ﷺ (نماز سے فارغ ہوئے) ہماری طرف چہرہ کرتے تھے [1] فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ الفاظ کہتے سنا "اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچایئے جب آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے یا جمع کریں گے (میدان حشر میں)۔

١٥٣١ ۔۔۔ و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

۱۵۳۱۔۔۔۔ حضرت مسعر رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت اس سند کے ساتھ منقول ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اس روایت یقبل علینا بوجهه (آپ ﷺ ہماری طرف چہرہ کرتے تھے) کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۲۴۸ كراهة الشروع فى نافلة بعد شروع المؤذن فى اقامة الصلاة

اقامت شروع ہونے کے بعد نفل یا سننِ مؤکدہ وغیر مؤکدہ شروع کرنا مکروہ ہے

١٥٣٢ ۔۔۔ و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۱۵۳۲۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب نماز کھڑی ہو جائے تو اب سوائے اسی فرض نماز کے اور کوئی نماز

---

[1] بعد از فراغت نماز نبی اکرم ﷺ کا مقتدیوں کی طرف رخ کر کے بیٹھنا ثابت ہے جس کی حکمت و مصلحت بقول حافظ ابن حجرؒ یہ تھی کہ آپ ﷺ کو علم ہو جائے کہ انہیں اس وقت کونسی دینی حاجت درپیش ہے۔ تاکہ انہیں دین کی کوئی بھی حسب حال تعلیم دی جاسکے۔ علاوہ ازیں ایک حکمت اس بات کی تمیز کرنا کہ امام اب نماز میں نہیں ہے۔ اگر امام حالت نماز پر رہے گا تو دیکھنے والے کو شبہ ہو سکتا ہے کہ حالتِ نماز میں ہے اس کے ساتھ اس بات کی طرف اشارہ بھی مقصود ہے کہ نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کا رشتہ اقتدا ختم ہو گیا۔ واللہ اعلم

ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

(روا) نہیں"۔

۱۵۳۳...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۵۳۳...... حضرت ورقاء رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت (جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز درست نہیں) اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

۱۵۳۴...... و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

۱۵۳۴...... عطاءؒ بن یسار' ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث (آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز درست نہیں) ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۵...... و حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۵۳۵...... حضرت زکریا بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت (آپ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز درست نہیں) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

۱۵۳۶...... و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

۱۵۳۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔ حماد نے کہا کہ پھر میں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی انہوں نے مجھے حدیث بیان کی لیکن مرفوع نہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کر کے بیان نہیں فرمائی)۔

۱۵۳۷...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي وَقَدْ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحَطْنَا نَقُولُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي يُوشِكُ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ أَرْبَعًا

۱۵۳۷...... حضرت عبداللہؓ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک شخص پر ہوا جو نماز فجر کی جماعت کھڑی ہونے کے بعد نماز پڑھ رہا تھا (سنتیں) آپ ﷺ نے اس سے کچھ کہا جو ہمیں نہیں معلوم ہو سکا کہ کیا کہا۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو اسے گھیر لیا اور اس سے کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ: "قریب ہے کہ تم میں سے کوئی صبح کی چار رکعات پڑھنے لگے گا"۔ (مقصد یہ ہے کہ جب صبح کے فرض شروع ہوگئے' اور اس وقت تم نے دو رکعت نفل کی نیت باندھ لی تو یہ چار رکعات ہو گئیں۔ تو گویا ایک اعتبار سے صبح کی چار رکعات ہو گئیں)۔

قَالَ الْقَعْنَبِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ

قعنبیؒ نے فرمایا کہ عبداللہ بن مالک بن بحینہؓ اپنے والد سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ عَنْ أَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَطَأٌ

ابوالحسین امام مسلمؒ کہتے ہیں کہ ان کا یہ کہنا کہ "اپنے والد سے" یہ اس حدیث میں خطاء ہے۔

۱۵۳۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا

۱۵۳۸...... حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار صبح کی نماز کھڑی ہو چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے جب کہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ

"کیا تم صبح کی چار رکعات پڑھتے ہو"۔

(یعنی تمہارے یہ دو نفل اور دو فرض مل کر چار ہو گئے۔ گویا تم نے صبح کی چار رکعات پڑھیں)۔

۱۵۳۹...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ يَا فُلَانُ بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا

۱۵۳۹...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سرجس فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں مصروف تھے، اس نے مسجد کی ایک جانب میں دو رکعات پڑھیں پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہو گیا۔

جب حضور علیہ السلام نے سلام پھیرا تو فرمایا: اے فلاں! تو نے دونوں نمازوں میں سے کس کو فرض شمار کیا ہے آیا اس نماز کو جو تو نے تنہا پڑھی ہے یا وہ نماز جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟

باب-۲۴۹ ما يقول اذا دخل المسجد

مسجد میں دخول کے وقت کیا پڑھنا چاہیئے؟

۱۵۴۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

۱۵۴۰...... ابو حمید رضی اللہ عنہ یا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے

"اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"۔

اے اللہ! میرے واسطے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے"۔ اور جب مسجد سے نکلے تو کہے۔

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ".

اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں"۔

قَالَ مُسْلِم سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى يَقُولُ كَتَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْحِمَّانِيَّ يَقُولُ وَأَبِي أُسَيْدٍ

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے لکھی اور انہوں نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یحییٰ حمانی اور ابو اسید کہتے تھے۔

١٥٤١...... و حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

١٥٤١...... ابو حمید یا ابو اسید سے حسب سابق روایت (کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت مذکورہ دعائیں پڑھو) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

باب-٢٥٠ استحباب تحية المسجد الركعتين و كراهة الجلوس قبل صلوتهما و انها مشروعة فى جميع الاوقات

تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھنا مستحب ہے بغیر مسجد میں بیٹھنے کے مکروہ ہونے اور ان دو رکعتوں کے تمام اوقات میں مشروع ہونے کا بیان

١٥٤٢...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

١٥٤٢...... حضرت ابو قتادہؓ صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے قبل دو رکعت پڑھ لے"۔

١٥٤٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

١٥٤٣...... حضرت ابو قتادہ صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ برسر مجمع تشریف فرما ہیں، میں بھی بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تجھے کس چیز نے بیٹھنے سے قبل دو رکعت پڑھنے سے روکا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ کو بیٹھے دیکھا اور سب لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے (میں بھی بیٹھ گیا) آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو جب تک دو رکعت نہ پڑھے بیٹھے نہیں"۔

اللهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ

باب-۲۵۱ استحباب ركعتين فى المسجد لمن قدم من سفر اوّل قدومه

مسافر جب سفر سے آئے تو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے

١٥٤٤..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي صَلِّ رَكْعَتَيْنِ

۱۵۴۴..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اوپر میرا کچھ قرض تھا۔ میں آپ ﷺ کے پاس (قرض لینے) مسجد میں گیا تو آپ ﷺ نے میرا قرض ادا کر دیا اور مزید بھی عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ دو رکعت پڑھ لو“۔

١٥٤٥..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

۱۵۴۵..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا۔ جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مجھے حکم دیا کہ مسجد میں آجاؤں (قیمت لینے کے لئے) اور دو رکعت پڑھوں۔

١٥٤٦..... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ

۱۵۴۶..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی غزوہ میں نکلا، میرا اونٹ بہت سست اور تھک گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے قبل واپس تشریف لے آئے جب کہ میں اگلے روز پہنچا۔ میں مسجد آیا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد کے دروازہ پر کھڑا پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تم اب آرہے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ اپنے اونٹ کو یہیں چھوڑ دو اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعات پڑھ لو، چنانچہ میں داخل ہوا اور دو رکعت پڑھ کر لوٹا۔

١٥٤٧..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي

۱۵۴۷..... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے۔ پھر جب تشریف لے آتے تو سب سے پہلے مسجد میں آتے دو رکعات پڑھتے پھر مسجد میں بیٹھتے۔

الضُّحى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ

باب - ۲۵۲ استحباب صلاة الضحى الخ

چاشت کی نماز مستحب ہے

۱۵۴۸...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ

۱۵۴۸...... حضرت عبداللہ بن شقیق ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں! مگر یہ کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔

۱۵۴۹...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ

۱۵۴۹...... حضرت عبداللہ بن شقیق ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا نہیں! مگر یہ کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔

۱۵۵۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ

۱۵۵۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی چاشت کے نوافل پڑھتے نہیں دیکھا جب کہ میں پڑھتی ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ اگرچہ کسی عمل کو پسند فرماتے تھے لیکن اس خدشہ سے بعض اوقات ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اسے فرض قرار دے کر اس پر لازماً عمل نہ کرنے لگیں۔

۱۵۵۱...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي الرِّشْكَ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ

۱۵۵۱...... حضرت معاذہ ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی کتنی رکعات پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ چار رکعات۔ اور چاہتے تو اس سے زائد بھی پڑھتے تھے۔

۱۵۵۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ يَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ

۱۵۵۲...... حضرت یزید ﷺ سے سابقہ روایت (آپ ﷺ چاشت کی چار رکعت پڑھا کرتے تھے) اس سند کے ساتھ منقول ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ چار سے جتنا اللہ چاہے زائد پڑھتے۔

۱۵۵۳...... و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ

۱۵۵۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ

چاشت کی چار رکعت پڑھتے اور جتنی اللہ تعالیٰ چاہتے زائد ادا فرماتے۔

۱۵۵٤...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۵۵۴...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ روایت (آپ ﷺ چاشت کی چار رکعت پڑھتے اور جتنی اللہ چاہتے زائد) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

۱۵۵۵...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ قَطُّ

۱۵۵۵...... عبدالرحمٰنؒ بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے خبر نہیں دی کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہو سوائے امّ ھانی ؓ کے۔ کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے روز ان کے گھر میں داخل ہوئے اور آٹھ رکعات پڑھیں۔ میں نے کبھی آپ ﷺ کو اتنی مختصر نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ البتہ آپ ﷺ رکوع و سجود پوری طرح ادا کر رہے تھے۔

اور ابن بشار نے اپنی روایت میں لفظ "قط" (کبھی) نہیں بیان فرمایا

۱۵۵٦...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلَى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ كُلُّ ذَلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

۱۵۵۶...... عبداللہ بن الحارث بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں ہر ایک سے پوچھتا اور حرص کرتا پھرتا تھا کہ کوئی ایسا شخص پالوں جو مجھے یہ بتلائے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی۔ میں نے سوائے امّ ھانی ؓ کے کسی کو نہیں پایا۔ امّ ھانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے لئے کپڑے کا پردہ ڈال دیا گیا۔ آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا فرمائی مجھے نہیں معلوم کہ ان میں قیام زیادہ طویل تھا یا رکوع یا سجود۔ تینوں یعنی قیام، رکوع اور سجود تقریباً برابر تھے۔ امّ ھانی ؓ نے فرمایا کہ میں نے اس سے قبل یا بعد آپ ﷺ کو یہ نوافل پڑھتے نہیں دیکھا۔

... الْمُرَادِيُّ عَنْ يُونُسَ وَلَمْ يَقُلْ أَخْبَرَنِي

مرادی نے یونس سے روایت نقل کی ہے لیکن اس میں اخبرنی کا لفظ نہیں

بیان فرمایا۔

۱۵۵۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ ضُحًى

۱۵۵۷...... حضرت امّ ھانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ والے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئی تو آپ ﷺ کو غسل میں مصروف پایا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی صاحبزادی آپ ﷺ کے لئے پردہ کئے ہوئے تھیں۔ میں نے سلام کیا تو فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا امّ ھانی بنت ابی طالب۔ فرمایا: خوش آمدید امّ ھانی۔ پھر جب غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور ایک کپڑا جسم پر لپیٹ کر ۸ رکعات پڑھیں۔ جب نماز سے فارغ ہو کر مڑے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں جائے (میرے بھائی) علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ایک آدمی کو مارنے کا ارادہ رکھتے تھے جسے میں نے پناہ دی ہوئی ہے وہ ہبیرہ کا بیٹا فلاں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے امّ ھانی! جسے تم نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی۔ امّ ھانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ چاشت کا وقت تھا۔

۱۵۵۸...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

۱۵۵۸...... حضرت امّ ھانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں فتح مکہ والے سال آٹھ رکعات پڑھیں ایک ہی کپڑے میں جس کے دونوں کناروں کو ایک دوسرے کی مخالف سمت میں کیا ہوا تھا۔

۱۵۵۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى

۱۵۵۹...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے ہر آدمی کے اوپر صبح ہونے کے بعد جسم کے ہر جوڑ کے عوض صدقہ واجب ہے۔ پس ہر مرتبہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر الحمدللہ صدقہ ہے۔ ہر لاالٰہ الاّاللہ صدقہ ہے۔ ہر اللہ اکبر صدقہ ہے۔ امر بالمعروف صدقہ ہے، نہی عن المنکر صدقہ ہے، اور ان سب کے لئے چاشت کی دو رکعات جنہیں آدمی پڑھ لیتا ہے کافی ہو جاتی ہیں"۔

١٥٦٠...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ

۱۵۶۰...... حضرت ابوہریرہؓ، فرماتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ا۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی ۲۔ چاشت کی دو رکعات کی ۳۔ سونے سے قبل وتر پڑھ لینے کی۔

١٥٦١...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۵۶۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق روایت (آپ ﷺ نے ہر ماہ تین روزے رکھنے، چاشت دو رکعت اور سونے سے قبل وتر پڑھ لینے کی وصیت فرمائی) نقل کی ہے۔

١٥٦٢...... و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِثَلَاثٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۵۶۲...... حضرت صائغ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے خلیل ابو القاسم ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔
آگے بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

١٥٦٣...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحَى وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتَّى أُوتِرَ

۱۵۶۳...... ابو مرۃ جو امّ ھانیؓ کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ' نے فرمایا کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی کہ زندگی بھر انہیں ترک نہ کروں۔ ہر ماہ تین روزے رکھنے' چاشت کی نماز اور سونے سے قبل ہی وتر پڑھ لینے کی۔

باب-۲۵۳ استحباب ركعتي سنة الفجر والحث عليهما

سنّت فجر کی اہمیت وترغیب

١٥٦٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

۱۵۶۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب مؤذن صبح کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا تھا اور صبح ہو جاتی تھی تو دو مختصر سی رکعتیں نماز کھڑی ہونے سے قبل پڑھتے تھے۔

خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ

۱۵۶۵...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ مَالِكٌ

۱۵۶۵...... حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ مالکؒ والی روایت (آپ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ جب موذن صبح کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا تو دو مختصر سی رکعتیں فرض نماز سے پہلے پڑھتے) کی طرح اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

۱۵۶۶...... و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۱۵۶۶...... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے بعد صرف دو مختصر سی رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۵۶۷...... و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۵۶۷...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے حسب سابق (آپ ﷺ طلوع فجر کے بعد دو مختصر رکعتیں پڑھتے تھے) روایت منقول ہے۔

۱۵۶۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۵۶۸...... حضرت سالمؒ اپنے والد (ابن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ فجر کے روشن ہونے کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔

۱۵۶۹...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا

۱۵۶۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اذان (فجر) سننے کے بعد دو مختصر رکعات پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۷۰...... و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ

۱۵۷۰...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ حسب سابق روایت (آپ ﷺ اذان فجر سننے کے بعد دو مختصر رکعات پڑھا کرتے تھے) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

اور ابو اسامہ کی روایت میں جب صبح طلوع ہوتی تو دو رکعت پڑھتے۔

۱۵۷۱...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۵۷۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی

بِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

ﷺ اذان (فجر) اور اقامت کے درمیان صبح کی نماز میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۷۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ

۱۵۷۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر سے قبل کی دو رکعتیں اتنی ہلکی اور مختصر پڑھا کرتے تھے کہ میں یہ کہتی تھی کہ آپ ﷺ نے اس میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے کہ نہیں۔

۱۵۷۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَقُولُ هَلْ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۵۷۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تقریباً مضمون بالا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر سے قبل کی دو رکعتیں اتنی ہلکی اور مختصر پڑھا کرتے تھے کہ میں یہ کہتی تھی کہ آپ ﷺ نے اس میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے کہ نہیں۔) ہی مروی ہے۔

۱۵۷٤...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ

۱۵۷۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نوافل میں سے کسی کی بھی اتنی پابندی نہ فرماتے جتنی فجر سے قبل کی دو رکعات کی فرماتے تھے۔

۱۵۷۵...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

۱۵۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی بھی نفل کے لئے جلدی کرتے نہیں دیکھا جتنی جلدی آپ ﷺ فجر سے قبل کی دو رکعتوں کے لئے فرماتے تھے۔

۱۵۷٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ

۱۵۷۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فجر (سے پہلے) کی دو رکعتیں دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں"۔

خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۱۵۷۷...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا

۱۵۷۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے طلوع فجر کے وقت کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا: کہ یہ دو رکعات مجھے دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب ہیں۔

۱۵۷۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ

۱۵۷۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر سے قبل کی دو رکعتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۷۹...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ يَعْنِي مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا (قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا) الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا (آمَنَّا بِاللهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ)

۱۵۷۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر سے پہلے کی دو رکعات میں سے پہلی میں قولوا امنّا باللہ...... الآیۃ پڑھا کرتے تھے جو سورۂ بقرہ میں ہے جب کہ دوسری رکعت میں (سورۂ آل عمران کی آیت) واشھد بانّا مسلمون پڑھا کرتے تھے۔ [1]

۱۵۸۰...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا) وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ (تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ)

۱۵۸۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات میں قولوا آمنّا باللہ (البقرۃ) اور آل عمران والی "تعالوا إلی کلمۃٍ سواءٍ بیننا و بینکم" الآیۃ پڑھا کرتے تھے۔

۱۵۸۱...... و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

۱۵۸۱...... عثمان بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروان فزاری والی روایت

---

[1] رکعتین قبل الفجر یعنی فجر کی دو سنتوں کی بہت زیادہ اہمیت اور تاکید ہے۔ سنن مؤکدہ میں سب سے زیادہ اہم یہی سنتیں ہیں۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ رہ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد زوال سے پہلے پہلے انہیں قضا کر لینا ضروری ہے۔
احادیث بالا میں فجر کی سنتوں میں تخفیف یعنی مختصر پڑھنا ثابت ہے لہٰذا جمہور فقہاء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ واللہ اعلم

عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ

(آپ ﷺ فجر کی پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ...... بقرہ پڑھتے اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران سے پڑھتے تھے) کی طرح اس سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

باب-٢٥٤ فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن و بيان عددهن

سنن راتبہ کی فضیلت اور ان کے عدد کا بیان

١٥٨٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِحَدِيثٍ يَتَسَارُّ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ

١٥٨٢...... عمرو بن اوسؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے عنبسہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے اپنے مرض الموت میں ایک ایسی حدیث بیان کی جس سے بہت خوشی ہوتی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دن رات میں بارہ رکعات پڑھیں اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا"۔

امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کو رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد سے میں نے کبھی ان رکعات کو ترک نہیں کیا۔

عنبسہ ؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے یہ سنا ہے ان رکعات کو کبھی ترک نہیں کیا اور عمروؒ بن اوس کہتے ہیں کہ عنبسہ ؓ سے سننے کے بعد سے میں نے کبھی انہیں ترک نہیں کیا۔ اور نعمانؒ بن سالم کہتے ہیں کہ عمروؒ بن اوس سے سننے کے بعد سے میں نے کبھی انہیں ترک نہیں کیا۔

١٥٨٣...... حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ

١٥٨٣...... نعمانؒ بن سالم کہتے ہیں سابقہ روایت اس سند سے کہ: جس نے دن بھر میں بارہ رکعات نفل پڑھے اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا"۔

١٥٨٤...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ

١٥٨٤...... حضرت امّ المؤمنین امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بندہ بھی روزانہ اللہ کی رضا کے لئے بارہ رکعات نوافل پڑھے گا فرائض کے علاوہ، اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا' یا فرمایا: جنت میں اس کے لئے گھر بنایا جائے گا۔

ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ و قَالَ عَمْرٌو مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ و قَالَ النُّعْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ

امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ انہیں پڑھتی ہوں۔ اور عنبسہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد سے ہمیشہ انہیں پڑھتا ہوں۔ عمرو بن اوس اور نعمانؒ بن سالم بھی یہی (ہم ہمیشہ پڑھتے ہیں) کہتے ہیں۔

۱۵۸۵...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

۱۵۸۵...... حضرت ام حبیبہؓ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث (جو شخص اللہ کی رضا کیلئے فرائض کے علاوہ بارہ رکعات پڑھے گا جنت میں اس کیلئے گھر بنایا جائے گا) ذکر ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ بھی ہے کہ "اچھی طرح وضو کرے"۔

۱۵۸۶...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ

۱۵۸۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے قبل دو رکعات' ظہر کے بعد دو رکعات' مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد دو رکعات پڑھیں اور جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعات پڑھیں۔ البتہ مغرب' عشاء اور جمعہ کے نوافل میں نے آپ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کے گھر میں پڑھے۔

باب-۲۵۵ جواز النافلة قائما و قاعدا وفعل بعض الركعة قائما و بعضها قاعدا

نوافل' کھڑے' بیٹھے یا ایک رکعت بیٹھ کر اور ایک کھڑے ہو کر ہر طرح جائز ہے

۱۵۸۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ

۱۵۸۷...... حضرت عبداللہ ﷺ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے نوافل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

"حضور علیہ السلام میرے گھر میں ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ پھر واپس آتے اور دو رکعت پڑھتے۔ اور آپ ﷺ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعت پڑھتے' اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھا کر

يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

میرے گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعت پڑھتے (علاوہ ازیں) آپ ﷺ رات میں ۹ رکعت بشمول وتر پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ رات میں طویل وقت کھڑے ہو کر' طویل وقت بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ جب قرأت کھڑے ہو کر کرتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرأت بیٹھ کر کرتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر فرماتے۔ جب طلوع فجر ہوتی تو دو رکعت پڑھتے تھے"۔

۱۵۸۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَأَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

۱۵۸۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لمبی رات تک نماز پڑھتے تھے، پس جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر فرماتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔

۱۵۸۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ فَكُنْتُ أُصَلِّي قَاعِدًا فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

۱۵۸۹...... حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں فارس میں بیمار ہو گیا تھا' (جس کے باعث) بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ آگے سابقہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا ہے۔

۱۵۹۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

۱۵۹۰...... حضرت عبداللہ بن شقیق العقیلیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ زیادہ تر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے' اور بیٹھ کر بھی اکثر پڑھتے تھے۔ اگر آپ ﷺ نماز کھڑے ہو کر شروع کرتے تھے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے اور جب نماز بیٹھ کر ہی شروع فرماتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے"۔

۱۵۹۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

۱۵۹۱...... حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر کھڑے کھڑے بھی نماز پڑھتے تھے اور بیٹھے ہوئے بھی جب نماز کھڑے ہونے کی حالت میں شروع فرماتے تو رکوع بھی کھڑے ہونے کی حالت میں فرماتے اور جب نماز بیٹھنے کی حالت میں شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھے ہوئے کرتے۔

۱۵۹۲...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ

۱۵۹۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز میں بیٹھ کر قرأت کرتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی تو بیٹھ کر قرأت کرنے لگے البتہ جب سورت کے ختم ہونے میں ۳۰ یا چالیس ۴۰ آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انہیں پڑھ کر رکوع فرماتے۔

۱۵۹۳...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

۱۵۹۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے (رات کے نوافل) پھر آپ ﷺ کی قرأت (سورت ختم) ہونے میں تیس (۳۰) یا چالیس (۴۰) آیات کے لگ بھگ رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر (بقیہ) قرأت کرتے، پھر رکوع و سجود کرتے اور دوسری رکعت میں بھی یونہی کرتے تھے۔

۱۵۹٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً

۱۵۹۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر قرأت کرتے تھے (نماز میں) پھر جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو اتنی دیر قبل کھڑے ہو جاتے جتنی دیر میں انسان چالیس آیات تلاوت کرلے۔

۱۵۹٥...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

۱۵۹۵...... علقمہؒ بن وقاص کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر دو رکعتوں میں کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ ﷺ بیٹھ کر دونوں رکعتوں میں قرأت فرماتے، جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور پھر رکوع کرتے۔

وَهُــــوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَــــرَكَعَ

۱۵۹۶...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ

۱۵۹۶...... حضرت عبداللہؓ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ کیا نبی ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ ہاں! جب لوگوں (کی فکرات) نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔

۱۵۹۷...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۵۹۷...... حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ حسب سابق روایت (بوڑھاپے میں آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے) منقول ہے۔

۱۵۹۸...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْــــنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْــــنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ ابْنُ أَبِــــي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرٌ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُــوَ جَالِسٌ

۱۵۹۸...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اس وقت تک انتقال نہیں فرمائے جب تک کہ آپ ﷺ اکثر نماز میں بیٹھ کر پڑھنے نہ لگے۔

۱۵۹۹...... وِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْــــنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدٍ قَــــالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ ابْــــنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُرْوَةَ عَــــنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا

۱۵۹۹...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ جب جسیم اور بھاری ہو گئے تو اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر پڑھنے لگے۔

۱۶۰۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا

۱۶۰۰...... سیّدہ حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی مکرم ﷺ کو بیٹھ کر نوافل پڑھتے نہیں دیکھا۔ البتہ جب وفات سے ایک سال قبل بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے تھے' اور آپ ﷺ سورت کو ترتیل کے ساتھ (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی تھی۔

١٦٠١...... وحدَّثني أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا بِعَامٍ وَاحِدٍ أَوِ اثْنَيْنِ

١٦٠١...... زہری رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت (آپ ﷺ وفات سے قبل بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے تھے...... الخ) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔ مگر اس میں ہے کہ جب آپ ﷺ کی وفات میں ایک سال یا دو سال رہ گئے۔

١٦٠٢...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى صَلّٰى قَاعِدًا

١٦٠٢...... سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب تک بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لی آپ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا۔

١٦٠٣...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلَاةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ

١٦٠٣...... سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے" (ثواب میں) فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے عبداللہ بن عمرو! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے تو بیان کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے"۔ آدمی کی نماز بیٹھ کر آدھی نماز کے برابر ہے"۔ اور آپ ﷺ تو بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صحیح ہے، لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔ ❶

١٦٠٤...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا محمد ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا

١٦٠٤...... حضرت منصور سے سابقہ روایت (آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا ثواب میں آدھی نماز کے برابر ہے...... الخ) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

---

❶ یعنی میرا اور تمہارا کیا مقابلہ ہے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہیکہ میں اگر بیٹھ کر بھی پڑھوں گا تو اس کا اجر کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی طرح ملے گا کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں' اللہ جل شانہ کے یہاں میری یہ خصوصیت ہے۔ واللہ اعلم

اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ امام اور منفرد کے لئے بغیر عذر کے فرض نماز بیٹھ کر جائز نہیں۔ اور عذر کی صورت میں فرض بیٹھ کر جائز ہیں۔ عذر کے معنی یہ کہ کھڑے ہونے پر قدرت نہ ہو۔ البتہ نوافل بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے بارے میں فرمایا کہ بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے نصف اجر ملے گا قائم کے مقابلہ میں۔ اور خود حضور علیہ السلام کا معمول بھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ ساری عمر کھڑے ہو کر ہی نوافل پڑھے لیکن جب بڑھاپے نے مضمحل کر دیا اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو اس وقت بیٹھ کر پڑھنے لگے بلکہ اس میں بھی صرف قرأت بیٹھ کر کرتے اور بقیہ ارکان کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے کیونکہ قرأت لمبی کرتے تھے جس کی بناء پر تعب کا اندیشہ ہوتا تھا اس لئے تلاوت بیٹھ کر فرماتے تھے۔

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ

باب-۲۵۶ صلاة الليل و عدد ركعات النبیﷺ فی الليل و ان الوتر ركعة الخ

رات کی نماز اور حضور علیہ السلام کی رات کی رکعات کی تعداد اور وتر کی ایک رکعت صحیح ہونے کا بیان

۱۶۰۵...... وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۱۶۰۵...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے ان میں سے آخری ایک رکعت کو بطور وتر کے پڑھا کرتے تھے۔ اور اس سے فراغت کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ مؤذن آکر (آپ ﷺ کو بیدار کرتا) پھر آپ ﷺ دو مختصر سی رکعات پڑھتے (فجر کی سنتیں)۔

۱۶۰۶...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ

۱۶۰۶...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ رسول ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فراغت سے لے کر اور وہ عشاء جسے لوگ "عتمہ" کے نام سے پکارتے تھے فجر تک اس درمیانی عرصہ میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے، اور آخری ایک رکعت کو بطور وتر پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب مؤذن اذانِ فجر سے فارغ ہو جاتا اور فجر خوب واضح ہو جاتی آپ ﷺ کے سامنے تو کھڑے ہو کر دو مختصر رکعات پڑھتے تھے، پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے (اور لیٹے رہتے) یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لئے آجاتے (پھر کھڑے ہوتے تھے)۔

۱۶۰۷...... وحَدَّثَنَاه حَرْمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو سَوَاءً

۱۶۰۷...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ کچھ الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ حسب سابق روایت مروی ہے۔

۱۶۰۸...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ

۱۶۰۸...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تیرہ رکعات پڑھتے تھے ان میں سے پانچ رکعات وتر کی ہوتیں کہ ان میں

قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا

صرف آخر میں بیٹھتے تھے۔

۱۶۰۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۶۰۹...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت (کہ آپ ﷺ رات میں تیرہ رکعات پڑھتے جن میں پانچ رکعات وتر ہوتیں) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

۱۶۱۰...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۱۶۱۰...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعات بشمول فجر کی دو سنتوں کے پڑھتے تھے۔

۱۶۱۱ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

۱۶۱۱...... سیّدنا ابو سلمہ ؓ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رمضان میں آنحضرت ﷺ کی نماز کی (نوافل لیل کی) کیفیت کیا ہوتی تھی؟ فرمانے لگیں کہ آپ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے' آپ ﷺ پہلے چار رکعات پڑھتے تھے' تم ان کے بہترین اور طویل ہونے کے بارے میں پوچھو نہیں۔ پھر چار رکعات پڑھتے تھے' پوچھو نہیں کہ وہ کتنی بہترین' عمدہ اور طویل ہوتی تھیں۔ پھر تین رکعات پڑھتے تھے (وتر کی) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ وتر سے قبل ہی سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! "میری آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا"۔ (مقصد یہ ہے کہ بشر ہونے کے ناطے جسمانی راحت کی خاطر آنکھیں تو نیند کی وادی میں چلی جاتی ہیں لیکن نبوت کی بار امانت کے باعث قلب پر نیند نہیں طاری ہوتی اور جب قلب پر نیند نہیں ہوتی تو غفلت کیسے ہو سکتی ہے کہ میں وتر کو ضائع کردوں نیند کی خاطر)۔

۱۶۱۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ

۱۶۱۲...... سیّدنا ابو سلمہ ؓ بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی (نفلی) نماز کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ: آپ ﷺ تیرہ رکعات پڑھتے تھے' پہلے آٹھ رکعات

كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

پڑھتے، پھر وتر پڑھتے (تین رکعات) بعد ازاں دو رکعات پڑھتے (بطور نفل) اور یہ سب رکعات بیٹھ کر ادا کرتے۔ اور ان میں جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے، کھڑے ہو کر رکوع فرماتے۔ پھر اذان واقامت فجر کے درمیان دو رکعات (بطور سنت فجر) ادا کرتے تھے۔

١٦١٣ ...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوتِرُ مِنْهُنَّ

۱۶۱۳...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت منقول ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اس رُوایت میں ہے کہ آپ ﷺ نو رکعات پڑھتے اور وتر ان ہی میں سے ہوتا تھا۔

١٦١٤ ...... و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَيْ أُمَّهْ أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ

۱۶۱۴...... عبداللہؒ بن ابی عبید سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو سلمہ ﷛ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا اے اماں جان! مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتلایئے؟ انہوں نے فرمایا کہ رمضان اور غیر رمضان سب میں آپ ﷺ کی (رات کی) نماز تیرہ رکعات پر مشتمل ہوتی تھی جن میں فجر کی دو رکعات بھی شامل ہیں۔

١٦١٥ ...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

۱۶۱۵...... قاسمؒ بن محمد کہتے ہیں ہم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رات میں دس رکعات پر مشتمل ہوتی تھی، پھر ایک رکعت بطور وتر پڑھا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعات فجر کی سنت کے طور پر پڑھتے۔ یہ سب مل کر تیرہ ہو جاتی تھیں۔

١٦١٦ ...... و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا

۱۶۱۶...... ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید سے ان احادیث کے بارے میں جو ان سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ابتدائے رات میں سو جاتے تھے جب کہ اخیر شب کو (عبادات سے) زندہ رکھتے تھے۔ اس کے بعد اگر آپ ﷺ کو اپنی ازواج سے حاجت ہوتی (صحبت کی) تو حاجت پوری فرما کر سو جاتے۔ پھر جب اذانِ اوّل

كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ

(ابن مکتوم ﷺ کی اذان) ہوتی تو اچھل کر کھڑے ہو جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ نہیں فرمایا کہ کھڑے ہو جاتے (بلکہ یہی فرمایا کہ اچھل کر اٹھ جاتے نماز کے انتہائی اہتمام کی بناء پر) پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے۔ اور خدا کی قسم! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ نہیں کہا کہ غسل فرماتے (بلکہ یہی فرمایا کہ پانی بہاتے) اور میں خوب جانتا ہوں جو ان کا مطلب ہوتا تھا (یعنی حضور علیہ السلام جنابت کی وجہ سے غسل فرماتے تھے لیکن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حیا کی وجہ سے غسل کا لفظ استعمال نہیں کیا) اور اگر جنبی نہ ہوتے تو وضو فرماتے جیسا کہ آدمی نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر دو رکعات پڑھتے تھے۔

١٦١٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَكُونَ آخِرَ صَلَاتِهِ الْوِتْرُ

۱۶۱۷...... ابو اسحاق، اسودؒ سے روایت کرتے ہیں اور وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات میں نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی آخری نماز، وتر کی ہوتی تھی۔

١٦١٨......حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى

۱۶۱۸...... مسروقؒ (مشہور تابعی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

آپ ﷺ دائمی عمل کو پسند فرماتے تھے۔

میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ کس وقت نماز پڑھتے تھے تو فرمایا کہ:

جب مرغ بانگ دیتا تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

١٦١٩...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَلْفَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ السَّحَرُ الْأَعْلَى فِي بَيْتِي أَوْ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا

۱۶۱۹...... ابو سلمہ ؓ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابتدائے سحر کے وقت ہمیشہ اپنے گھر میں یا اپنے قریب سوتا ہوا ہی پایا۔

١٦٢٠...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ

۱۶۲۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دونوں رکعت پڑھ کر فارغ ہونے تو اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ آپ ﷺ بھی لیٹ جاتے۔

كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ

١٦٢١ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۶۲۱...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دونوں رکعت پڑھ کر فارغ ہوتے تو اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ آپ ﷺ بھی لیٹ جاتے) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

١٦٢٢ ...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ قُومِي فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ

۱۶۲۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں نماز پڑھتے تو جب وتر پڑھتے تو مجھے اٹھاتے اور کہتے کہ اے عائشہ! اٹھ جاؤ اور وتر پڑھ لو۔

١٦٢٣ ...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ

۱۶۲۳...... حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں جب نماز پڑھتے تھے تو وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) ان کے سامنے آڑی ہو کر لیٹی ہوتی تھیں پھر جب وتر باقی رہ جاتے تو انہیں جگا دیا کرتے تھے تو وہ وتر پڑھ لیتیں۔

١٦٢٤ ...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَاسْمُهُ وَاقِدٌ وَلَقَبُهُ وَقْدَانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ كِلَاهُمَا عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ

۱۶۲۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ساری رات میں سے کسی بھی حصہ میں وتر پڑھ لیتے تھے حتیٰ کہ آخر میں آپ ﷺ کے وتر سحری کے وقت تک پہنچ گئے۔
(اس سے معلوم ہوا کہ رات کے کسی بھی حصہ میں وتر پڑھے جا سکتے ہیں)۔

١٦٢٥ ...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ

۱۶۲۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پوری رات میں وتر پڑھتے تھے' ابتدائے رات میں بھی پڑھے' درمیانی رات میں بھی وتر پڑھے اور اخیر میں بھی پڑھے اور آخر میں سحری کے وقت تک وتر پہنچ گئے۔

١٦٢٦ ...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ

۱۶۲۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

قَاضِي كِرْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ

١٦٢٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذَلِكَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَهْطًا سِتَّةً أَرَادُوا ذَلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَقَالَ أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذَلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأْتِهَا فَاسْأَلْهَا ثُمَّ ائْتِنِي فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَحَكِيمٌ فَعَرَفَتْهُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَا لِي

نے رات کے ہر ایک حصہ میں وتر پڑھی حتیٰ کہ آپ ﷺ کا وتر اخیر رات تک پہنچ گیا۔

۱۶۲۷...... قتادہؒ، زرارہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ھشام بن عامر نے جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ کیا اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے مدینہ تشریف لائے اور چاہا کہ اپنی جائیداد وغیرہ بیچ کر اسلحہ اور گھوڑا وغیرہ (آلاتِ جہاد) کا بندوبست کر کے روم کے عیسائیوں سے جہاد کریں حتیٰ کہ اسی راہ میں موت آجائے۔ (کیونکہ اس وقت ارض روم میں جہاد ہو رہا تھا اور اسلامی فوجیں عیسائیانِ روم سے مصروف پیکار تھیں)۔ چنانچہ جب وہ مدینہ آئے تو اہلِ مدینہ کے کچھ لوگوں سے ملے تو انہوں نے سعد کو اس سے منع کیا اور بتلایا کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں بھی چھ افراد کی جماعت نے یہی ارادہ کیا تھا تو نبی ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا تھا۔ اور ان سے فرمایا تھا کہ کیا تمہارے واسطے میرے عمل میں نمونہ نہیں ہے"۔ (یعنی بشری تقاضوں اور حوائج انسانی سے منہ موڑ کر اور ترکِ دنیا کر کے جہاد کرنا یہ شریعت کی تعلیم نہیں بلکہ اس کے مزاج کے خلاف ہے) چنانچہ جب لوگوں نے ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے جنہیں طلاق دیدی تھی رجوع کر لیا اور رجوع پر لوگوں کو گواہ بھی کر لیا۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں پوچھا تو ابن عباس ؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے شخص کا پتہ نہ بتلاؤں جو روئے زمین پر بسنے والے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم ہے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ تم ان کے پاس جا کر ان سے پوچھو پھر میرے پاس آؤ اور مجھے بتلاؤ کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتی ہیں۔ سعدؒ کہتے ہیں کہ میں وہاں سے چلا اور حکیم بن افلح کے پاس آیا اور ان سے درخواست کی کہ میرے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلیں۔ حکیمؒ نے کہا کہ میں تو ان کے پاس نہیں جانے والا، کیونکہ میں نے انہیں (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو منع کیا تھا ان دونوں گروہوں کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے (یعنی صحابہ ؓ میں جو باہمی کشاکشی اور جدال ہوا تھا

فَقُلْتُ أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا وَأَمْسَكَ اللهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ فِي آخِرِ هٰذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا سَنَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ

قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ

قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا

جنگ جمل میں) لیکن انہوں نے میری بات کا انکار کیا اور چلی گئیں (جنگ میں شریک ہونے) سعدؒ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں قسم دی (کہ میرے ساتھ چلیں) چنانچہ وہ آگئے اور ہم (دونوں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلے (وہاں پہنچ کر) ہم نے داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ ہم ان کے حجرہ میں داخل ہو گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکیم ؓ کو پہچانتے ہوئے فرمایا کہ کیا حکیم ہیں؟ (آواز وغیرہ سے غالباً پہچان لیا ہو گا) انہوں نے کہا ہاں! فرمانے لگیں: تمہارے ساتھ کون ہے؟ حکیمؒ نے کہا کہ سعد بن ھشام۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ھشام کون؟ حکیمؒ نے کہا عامر ؓ کے بیٹے۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان پر دعائے رحمت کی اور اچھے کلمات کہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ ابن عامرؓ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے تھے۔ سعدؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یاامّ المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں بتلائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! فرمایا: تو حضور اکرم ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تو ہے (یعنی قرآن میں جس کا حکم ہے وہی بات آپ کے عمل میں تھی)۔ سعدؒ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ارادہ کیا کہ اٹھ چلوں اور آئندہ کسی سے کچھ نہ پوچھوں یہاں تک کہ موت آجائے لیکن پھر مجھے خیال آیا اور میں نے کہا کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ کے قیام اللیل کے بارے میں بتلائیے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ کیا تم نے یاأیہا المزّمل نہیں پڑھی۔ میں نے کہا کیوں نہیں! تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قیا اللیل کو اس سورت کے ابتدائی حصہ میں فرض قرار دیا۔ چنانچہ رسول ا ﷺ اور آپ کے صحابہ سال بھر تک قیام کرتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سورت کے اختتامی حصہ کو بارہ ماہ تک آسمان پر روکے رکھا یہاں کہ (سال بھر بعد) اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں قیام اللیا متعلق تخفیف نازل فرمائی اور قیام اللیل فرض ہونے کے بعد تبدیل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: امّ المؤمنین! مجھے نبی ﷺ کے ﷺ بارے میں بتلائیے؟ فرمانے لگیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ل اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے' رات میں اللہ تعالیٰ جب جاہتا آ

دیتا تھا' چنانچہ آپ ﷺ مسواک کرتے' وضو فرماتے' اور نو رکعات اس طرح کہ صرف آٹھویں رکعت اور تشہد میں اللہ کا ذکر اور حمد و ثناء فرماتے اس سے دعا فرماتے۔ پھر اٹھ کر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھتے' پھر بیٹھ کر (تشہد میں) اللہ تعالیٰ کے ذکر' حمد اور دعا میں مشغول ہو جاتے۔ پھر اتنی زور سے سلام پھیرتے کہ ہمیں بھی سنائی دے۔ بعد ازاں دو رکعت سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر پڑھتے تو یہ کل گیارہ رکعات ہو جاتیں۔ اے میرے بیٹے! پھر جب نبی ﷺ عمر رسیدہ ہوگئے اور آپ ﷺ پر گوشت ہو گئے تو سات رکعات پڑھتے اور بعد ازاں دو رکعتیں ویسے ہی پڑھتے (بیٹھ کر) جیسے پہلے پڑھتے تھے۔ تو اے میرے بیٹے! یہ کل نو ہو جاتی تھیں۔ اور نبی ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ اسی پر ہمیشہ مداومت کریں اور اگر کبھی آپ ﷺ غلبہ نیند یا تکلیف کی بناء پر قیام اللیل سے عاجز ہو جاتے تو (اس کی تلافی کے لئے) دن میں بارہ رکعات پڑھتے تھے اور میرے علم میں نہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو۔ اور نہ ہی یہ علم میں ہے کہ کبھی رات بھر صبح تک نماز میں ہی مشغول رہے ہوں یا پورے ایک ماہ تک مسلسل روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے۔ سعدؒ کہتے ہیں کہ پھر میں وہاں سے چلا ابن عباسؓ کی طرف اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ساری باتیں بیان کیں تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا۔ کاش کہ میں بھی ان کے قریب ہوتا یا انکے پاس جاتا تو میں بھی ان کی خدمت میں حاضری دیتا اور بالمشافہ ان سے یہ سب سنتا۔ سعدؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ آپ ﷺ ان کے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے) پاس نہیں جاتے تو میں آپ سے ان کی باتیں بیان نہ کرتا۔

وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ انْطَلَقَ ةِ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۱۶۲۸...... حضرت سعد بن ہشام ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر مدینہ روانہ ہوئے تا کہ اپنی زمین فروخت کریں۔ آگے بقیہ حدیث سابق فرمائی۔

دَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۶۲۹...... حضرت سعد بن ہشام بیان فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عباس ﷺ کے پاس گیا اور ان سے وتر کے متعلق دریافت کیا اور پھر حسب

قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْوِتْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ

سابق پوری حدیث بیان کی۔اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہشام کون ہے؟ میں نے کہا ابن عامر، وہ بولیں وہ کیا خوب شخص تھے اور عامر جنگ احد میں شہید ہوئے۔

١٦٣٠۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَنْبَأْتُكَ بِحَدِيثِهَا

١٦٣٠۔۔۔۔ زرارہؒ بن اوفی روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ھشام نے جو ان کے پڑوسی تھے انہیں بتلایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے۔ اور سارا واقعہ بیان کیا (کہ ساری زندگی جہاد کرنا چاہتا ہوں)۔ سابقہ حدیث کی مانند۔اس میں یہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ ہشام کون؟ کہا کہ ابن عامر! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بہت عمدہ آدمی تھے۔ غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور شہید ہوگئے تھے۔اور اس میں یہ ہے کہ حکیمؒ بن افلح نے ابن عباسؓ سے فرمایا کہ: اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ آپ کا ان کے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) پاس آنا جانا نہیں ہے تو میں آپ کو ان کی باتیں نہ بتلاتا۔

١٦٣١۔۔۔۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

١٦٣١۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جب (تہجد کی) نماز کسی تکلیف یا کسی اور بناء پر قضا ہو جاتی تو دن میں (اس کی تلافی کے طور پر) بارہ رکعات پڑھتے۔

١٦٣٢۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ

١٦٣٢۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی عمل کرتے تو اسے باقی رکھتے (ہمیشہ جاری رکھتے) اور جب کبھی آپ ﷺ رات میں سو جاتے یا بیمار ہوتے (اور نیند یا مرض کی بناء پر قیام اللیل نہ کر سکتے) تو دن میں بارہ رکعات پڑھتے تھے۔اور فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ ساری رات صبح تک عبادت کے لئے کھڑے رہے ہوں یا سارا مہینہ پے در پے روزہ ہی رکھتے رہے ہوں (درمیان میں کوئی ناغہ نہ کیا ہو) سوائے رمضان کے۔

١٦٣٣۔۔۔۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

١٦٣٣۔۔۔۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

اللهِ بْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ

ﷺ نے فرمایا:
جو شخص اپنے وظیفہ (کو پورا کئے بغیر) سو جائے یا اس میں سے کچھ چھوڑ کر پھر اسے فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کے لئے وہی ثواب لکھا جاتا ہے گویا کہ اس نے رات میں ہی اسے پڑھا ہے۔

۱۶۳۴...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ

۱۶۳۴...... قاسمؒ الشیبانی سے مروی ہے کہ حضرت زیدؓ بن ارقم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چاشت کی نماز (وقت سے ذرا ہٹ کر) پڑھ رہے ہیں۔ زیدؓ نے فرمایا: لوگ اچھی طرح جان چکے ہیں کہ نماز اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اللہ کی طرف) رجوع کرنے والے بندوں کی نماز (چاشت) اس وقت ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جائیں"۔ (اس سے مراد چاشت کی نماز ہے جس کا وقت مسنون ربعِ نہار یعنی ایک چوتھائی دن گذرنے کے بعد ہے جب دھوپ کی شدّت سے ریتلی زمین سخت گرم ہو جائے کم سن اونٹوں کے پیر گرم ہو جائیں)۔

۱۶۳۵...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَقَالَ صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ

۱۶۳۵...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہلِ قباء کی طرف نکلے (وہاں پہنچ کر دیکھا) تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
اللہ کی طرف رجوع ہونے والے بندوں کی نماز کم عمر اونٹوں کے پاؤں گرم ہونے کے وقت ہوتی ہے۔

۱۶۳۶...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى

۱۶۳۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "رات کی نماز دو دو رکعات ہیں، پھر جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہونے لگے تو اسے چاہیئے کہ ایک رکعت پڑھ لے جو اس کی ساری نماز کو وتر بنا دے گی۔"

١٦٣٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ

۱۶۳۷...... حضرت سالم اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ جب صبح ہو جانے کا خدشہ ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ سے (آخری دو رکعتوں کو) وتر بنالے۔

١٦٣٨...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

۱۶۳۸...... حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: رات کی نماز دو رکعت ہے جب صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ وتر بنالے۔

١٦٣٩...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَا أَدْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ

۱۶۳۹...... حضرت سالم اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا اور میں آپ ﷺ کے اور سائل کے درمیان میں تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا: دو دو رکعات، جب صبح کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لے اور اپنی آخری نماز کو وتر بنالے"۔ پھر سال بھر کے بعد اس شخص نے آپ ﷺ سے وہی سوال کیا اور میں آپ ﷺ کے سامنے اسی جگہ پر تھا (یعنی دونوں کے درمیان تھا) مجھے نہیں معلوم کہ سائل وہی شخص تھا یا کوئی اور تھا تو آپ ﷺ نے اسے وہی جواب دیا۔[1]

---

[1] اس باب کے تحت جو روایات آئی ہیں ان میں اوّلاً تو امام مسلمؒ نے وہ روایات جمع فرمائی ہیں جن میں نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز اور ان کی تعداد کو بیان کیا گیا ہے۔ ان تمام احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی طبیعت کے نشاط کے مطابق کبھی کم رکعات پڑھیں اور کبھی زیادہ۔ تہجد کی نماز میں آپ ﷺ کے عمل کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں۔ لہٰذا ان سب روایتوں پر عمل جائز ہے اگرچہ روایات میں آپ ﷺ سے تہجد کے بارے میں تیرہ سے زائد رکعات پڑھنے کا ذکر ہے۔ اس کی تفصیل آگے آنے والی ہے۔

یہاں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ حدیث میں لفظ "ایتار" یا "وتر" دو معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ایک تو اصطلاحی وتر کے معنی میں۔ دوسرے پوری صلوٰۃ اللیل کے معنی میں۔ نبی ﷺ سے وتر کے بارے میں مختلف تعداد منقول ہے اور ایک سے لے کر سترہ رکعات..... (جاری ہے)

آخَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ

۱۶۴۰...... و حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ

۱۶۴۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا رات کی نماز کس طرح ہے؟ پھر آگے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تک کا ذکر روایات میں آتا ہے۔

روایات میں تعداد کا اختلاف اور ان میں باہمی تطبیق...... علامہ عثمانی صاحب فتح الملہم نے ان تمام روایات کے درمیان بہترین تطبیق اس طرح سے دی ہے کہ کوئی روایت بھی اپنے حقیقی مفہوم سے خارج نہیں ہوتی اور ہر روایت پر عمل ہو جاتا ہے' چنانچہ صاحب فتح الملہم فرماتے ہیں کہ: آنحضرت ﷺ کا عام معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ صلوٰۃ اللیل کا افتتاح دو مختصر رکعات سے فرمایا کرتے تھے جو تہجد کے مبادی میں سے ہوتی تھیں۔ اس کے بعد آٹھ طویل رکعات بطور اصل تہجد ادا فرماتے تھے۔ پھر تین رکعات وتر کی پڑھتے تھے' پھر دو رکعت نفل جو وتر کے توابع میں سے ہوتی تھیں جیسے: مغرب کی دو سنتوں کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد طلوع فجر کے ساتھ موذن کی اذان سن کر دو رکعت سنتِ فجر کے طور پر ادا فرماتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے جب ان کا تذکرہ کیا تو تمام کا تذکرہ کرتے وقت یہ فرمادیا کہ: آپ ﷺ نے سترہ رکعات وتر کے طور پر پڑھیں"۔ بعض صحابہ نے فجر کی سنتوں کو اس سے خارج کر کے فرمادیا کہ: پندرہ رکعات بطور وتر کے پڑھیں"۔ پھر بعض نے شروع کی دو مختصر رکعات کو اور وتر کے بعد کے نوافل کو بھی خارج کر دیا کہ وہ اصل تہجد نہیں تھیں اور فرمادیا کہ: آپ ﷺ نے تیرہ رکعات پڑھیں"۔ بعض نے کہہ دیا کہ: گیارہ رکعات پڑھیں"۔ انہوں نے سنتِ فجر کو بھی ساقط کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں جب جسمِ مبارک بھاری ہو گیا تھا تو بعض اوقات تہجد کی چھ ہی رکعات پڑھیں اور تین وتر پڑھے تو کل نو رکعات ہو گئیں۔ چنانچہ بعض نے اس کو بیان کر کے کہہ دیا کہ: آپ ﷺ نے نو رکعات پڑھیں"۔ اور بعض اوقات آپ ﷺ نے صرف چار رکعات تہجد پڑھیں تو اس عمل کو روایت کر کے کہہ دیا کہ آپ ﷺ نے سات رکعات پڑھیں۔

جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے جن میں آپ ﷺ کا عمل یہ بتلایا گیا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعات وتر پڑھیں ان سے مراد یہ ہے کہ وتر کی تین رکعات کے بعد دو رکعت بطور نفل کے پڑھے۔ جب کہ جن روایات میں صرف تین رکعات کا ذکر ہے وہ اپنی حقیقت پر محمول ہیں۔ اور جس روایت میں صرف ایک رکعت کا ذکر ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ دو دو رکعات کر کے تہجد پڑھا کرتے تھے' اور جب وتر کا وقت آتا تو ایک رکعت مزید پڑھ لیتے دو رکعتوں کے ساتھ اس طرح تین مل کر وتر ہو جاتے۔

وتر سے متعلق ضروری بحث

وتر سے متعلق کئی نوعیت کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ سب سے پہلا اختلاف اس کی حیثیت کے بارے میں ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک وتر سنت ہیں جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وتر واجب ہیں۔ اور یہ اختلاف درحقیقت صرف لفظی اختلاف ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک فرض اور سنت کے درمیان "واجب" کا درجہ ہے۔ چنانچہ ائمہ ثلاثہؒ بھی وتر کو عام سنن کے مقابلہ میں سب سے زیادہ مؤکد سنت قرار دیتے ہیں اور احناف بھی اس کی فرضیت کے قائل نہیں کہ اس کے لئے نہ اذان ہے نہ اقامت اور نہ ہی وہ اس کے منکر کی تکفیر کے قائل ہیں کہ فرض کا منکر کافر ہوتا ہے۔ گویا اس بات پر سب متفق ہیں کہ وتر کا درجہ عام سنت مؤکدہ سے زیادہ اور فرض سے کم ہے۔

دوسرا اختلاف وتر کی تعداد رکعات کا ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعت تک جائز ہے اس سے زیادہ نہیں اور عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ ہے کہ دو سلاموں سے تین رکعات ادا کرتے ہیں۔ دو رکعات ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔

حنفیہؒ کے نزدیک وتر کی تین رکعت متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ۔ دو سلاموں کے ساتھ تین رکعات وتر پڑھنا حنفیہؒ کے نزدیک جائز نہیں (دلائل فریقین کے لئے رجوع کریں۔ (فتح الملہم، شرح نوویؒ)

رات کی نماز کے بارے میں مذکورہ روایات میں سے بعض میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے آٹھ رکعات ایک ساتھ پڑھیں۔ تو ایک ساتھ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ آٹھ رکعات میں سے ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے اور اس حدیث میں اس بیٹھنے کی نفی...... (جاری ہے)

بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَا بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ

سابقہ روایت کی طرح حدیث بیان کی لیکن اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ پھر اس آدمی نے سال کے بعد دوبارہ دریافت کیا۔

۱۶۴۱ ...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ

۱۶۴۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
"وتر کی نماز صبح کو پڑھنے میں جلدی کرو" (تاکہ وقت نکل جانے کی وجہ سے وتر فوت نہ ہو جائے)۔

۱۶۴۲ ...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ

۱۶۴۲...... نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا:
"جو شخص رات میں نماز پڑھے (تہجد کی) اسے چاہیئے کہ اپنی آخری نماز وتر کو بنائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

۱۶۴۳ ...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

۱۶۴۳...... ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"وتر ایک رکعت ہے اخیر رات میں"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہے جس میں سلام نہ ہو۔ بہر کیف آپ ﷺ تین رکعات بطور وتر ادا فرمایا کرتے تھے۔
احنافؒ کے نزدیک ایک رکعت کی کوئی نماز نہیں ہوتی اس لئے تین وتر ایک سلام کے ساتھ ضروری ہیں۔ اور دیگر ائمہ اس سلسلہ میں جس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے "ایک رکعت وتر کی پڑھی" تو اس کے بارے میں احنافؒ یہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ آپ ﷺ تہجد کی نماز دو دو رکعات کر کے پڑھتے تھے تو جب وتر کا وقت آتا تو آپ ﷺ دو رکعت کے ساتھ ایک رکعت مزید شامل فرمالیتے نہ یہ کہ تنہا ایک رکعت پڑھتے تھے۔ اس کے علاوہ حضرت ابن عباسؓ کی بیتوتت فی بیت خالتہ والی حدیث بھی احنافؒ کی دلیل ہے جس میں فرمایا کہ آپ ﷺ نے تین رکعات وتر پڑھے۔
اصل میں وتر کے بارے میں روایات بہت مختلف ہیں اور ان میں دونوں طریقوں کی گنجائش ہے لیکن احنافؒ نے وہ طریقہ اختیار کیا جو اَحْوَط یعنی احتیاط کے زیادہ قریب ہو چونکہ تین رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھنا بغیر کسی کراہت کے صحیح ہے اور اصول کے مطابق ہے لہٰذا احنافؒ نے اس کو اختیار فرمایا۔ کیونکہ تین رکعات دو سلاموں سے پڑھنا اصول کے خلاف ہونے کی بناء پر مشکوک ہے لہٰذا احناف نے اسے ترک کر کے اس میں تاویل کا راستہ اختیار کیا ہے۔ واللہ اعلم (خلاصہ از درس ترمذی)

ابـــــن عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

١٦٤٤...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ

۱۶۴۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اپنی نماز کے آخر میں صبح سے پہلے وتر پڑھے اسی طرح رسول اللہ ﷺ انہیں حکم فرمایا کرتے تھے۔

١٦٤٥...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

۱۶۴۵......ابو مجلزؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں پوچھا" تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:"وتر اخیر رات میں ایک رکعت ہے"۔

١٦٤٦...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَـــالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـــالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّـــيْلِ

۱۶۴۶...... ابو مجلزؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:"وتر اخیر رات میں ایک رکعت ہے"۔

١٦٤٧...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

۱۶۴۷...... ابو مجلز بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وتر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمارہے تھے:وتر آخر رات میں ایک رکعت (کی وجہ سے) ہے اور ابن عمرؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وتر آخر شب میں ایک رکعت (ملانے کی وجہ سے) ہے۔

١٦٤٨...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أُوتِرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَحَسَّ أَنْ

۱۶۴۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (عبیداللہ وغیرہ اپنے صاحبزادوں) سے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو پکارا' آپ ﷺ مسجد میں تھے اس نے کہا یارسول اللہ! میں رات کی نماز میں وتر کیسے کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص صلوٰۃ اللیل پڑھے اُسے چاہیئے کہ دو دو رکعت پڑھے پھر جب اسے احساس ہو کہ صبح ہونے کو ہے تو ایک رکعت پڑھ لے تو وہ اس کی

يُصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَلَمْ يَقُلِ ابْنَ عُمَرَ

ساری نماز کو وتر بنادے گی"۔

۱۶۴۹...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُوْطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَضَخْمٌ أَلَا تَدَعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ

۱۶۴۹...... انسؒ بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا اور پوچھا کہ فجر کی نماز سے قبل دو رکعت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے میں ان میں لمبی قرأت کروں؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات میں دو دو رکعات کر کے نماز پڑھتے تھے۔ پھر ایک رکعت وتر کے طور پر پڑھتے تھے۔ انسؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں اس کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھ رہا ہوں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ: تم تو واقعی موٹے ہو (یعنی تمہاری عقل موٹی ہے کہ ابھی پوری بات سنی نہیں اور درمیان میں بول پڑے) کیا مجھے پوری حدیث بیان کرنے کا موقع بھی نہیں دو گے؟ رسول اللہ ﷺ رات میں دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت بطور وتر کے پڑھا کرتے تھے پھر صبح سے قبل دو رکعات ایسے وقت پڑھتے کہ گویا اذان آپ ﷺ کے کانوں میں ہے (یعنی بالکل تکبیر کے وقت وہ دو رکعات پڑھتے جو یقیناً مختصر ہوں گی)۔

قَالَ خَلَفٌ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةً

خلف نے اپنی روایت میں صرف ارأیت الرکعتین کا لفظ بیان کیا ہے اور نماز کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۶۵۰...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفِيهِ فَقَالَ بَهْ بَهْ إِنَّكَ لَضَخْمٌ

۱۶۵۰...... انسؓ بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا وتر کے بارے میں آگے سابقہ حدیث کی مانند ذکر فرمایا اس میں یہ بھی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: اخیر رات میں آپ ﷺ ایک رکعت بطور وتر پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ کہ ابنِ عمرؓ نے فرمایا: ٹھہرو ٹھہرو! تم تو واقعی موٹے ہو۔

۱۶۵۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا مَثْنَى مَثْنَى قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ

۱۶۵۱...... حضرت ابنِ عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"رات کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ پھر جب تم صبح کے آثار دیکھو تو ایک رکعت پڑھ کر وتر کرلو' ابنِ عمرؓ سے کہا گیا کہ دو دو سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ ہر دو رکعات پر سلام پھیرو۔

۱۶۵۲ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا

۱۶۵۲ ...... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو"۔

۱۶۵۳ ...... و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوَقِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْ

۱۶۵۳ ...... حضرت ابو سعید ﷺ نے بتلایا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا:

"صبح سے قبل وتر پڑھ لو"۔

۱۶۵۴ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ و قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَحْضُورَةٌ

۱۶۵۴ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اخیر شب میں بیدار نہ ہو سکے گا اسے چاہیئے کہ اوّل شب میں ہی وتر پڑھ لے' اور جسے اخیر شب میں اٹھنے کی آرزو ہو تو اسے چاہیئے کہ اخیر رات میں وتر پڑھے کیونکہ اخیر شب کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے۔

۱۶۵۵ ...... و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ ثُمَّ لِيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ

۱۶۵۵ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: تم میں سے جس کو بھی آخر رات میں نہ اٹھنے کا اندیشہ ہو اسے چاہیئے کہ وتر پڑھ کر سوئے اور جسے آخر شب میں اٹھنے پر یقین ہو وہ اخیر شب میں وتر پڑھے کیونکہ آخر شب کی قرأت میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

۱۶۵۶ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ

۱۶۵۶ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بہترین نماز وہ ہے جس میں قنوت طویل ہو (طول قیام ہو۔ قنوت کا لفظ، دعا، سکوت، طاعت عبادت اور خشوع وغیرہ کئی معانی کو شامل ہے)۔

۱۶۵۷ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ

۱۶۵۷ ...... جابر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا:

طویل قیام والی۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حدثنا ابو معاویہ کے بجائے عن الاعمش کہا ہے۔

۱۶۵۸...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ

۱۶۵۸...... جابر رضی اللہ عنہ ' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ:

"رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے"۔

۱۶۵۹...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ

۱۶۵۹...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہمارے رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر اس وقت نزولِ اجلال فرماتے ہیں جب اخیر کی ایک تہائی رات رہ جائے اور فرماتے ہیں کہ: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو اس کی دعا قبول کروں اور کون ہے جو مجھ سے کچھ مانگے تو اسے عطا کروں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے تو اس کی مغفرت کروں۔

۱۶۶۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

۱۶۶۰...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات اوّل تہائی شب گذرنے کے بعد آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں بادشاہ ہوں' کون ہے جو مجھے پکارتا ہے تو اس کی پکار کو سنوں' کون ہے جو مجھ سے مانگے تو اسے عطا کروں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا خواستگار ہو کہ اس کی مغفرت کروں۔ اسی طرح مسلسل یہ اعلان ہوتا ہے فجر کے روشن ہونے تک"۔

۱۶۶۱...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضِيءَ الْفَجْرُ

۱۶۶۱...... حضرت ابوہریرہؓ ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب رات کا آدھا یا دو تہائی حصہ بیت جاتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ:

ہے کوئی سائل کہ اسے دیا جائے' ہے کوئی پکارنے والا کہ اس کی پکار سنی جائے' ہے کوئی طالبِ مغفرت کہ اس کی مغفرت کی جائے' اور یہ فجر تک ہوتا ہے"۔

١٦٦٢...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ

۱۶۶۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدھی رات یا دو تہائی رات گذر جاتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ: ہے کوئی سائل کہ اسے دیا جائے' ہے کوئی پکارنے والا کہ اس کی پکار سنی جائے' ہے کوئی طالبِ مغفرت کہ اس کی مغفرت کی جائے' اور یہ فجو تک ہوتا ہے"۔

١٦٦٣...... حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ أَبُو الْمُوَرِّعِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَرْجَانَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ اللهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ

۱۶۶۳...... حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں آدھی یا اخیر کی تہائی رات میں اور فرماتے ہیں کہ: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو اس کی دعا قبول کروں یا مجھ سے کوئی چیز مانگے تو اسے عطا کروں پھر فرماتے ہیں کہ کون ہے جو قرض دے (رب العالمین کو' اور وہ قرض دے گا ایسی ذات کو) جو نہ کبھی فقیر ہو گا نہ ہی ظلم کرے گا"۔ (قرض سے مراد اعمال طاعت ہیں' اور انہیں قرض اس واسطے فرمایا کہ جس طرح قرض کی واپسی مقروض کے لئے لازمی ہوتی ہے اس طرح اعمال طاعت کی جزا بھی لازماً حق تعالیٰ کی طرف سے ملے گی۔ اور دنیا میں تو مقروض کی طرف سے عدم ادائیگی کا، اس کے فقیر و محتاج ہونے کا اور ظلم کرنے کا خطرہ رہتا ہے کہ شاید وہ قرض واپس نہ کرے لیکن یہ قرض ایسی ذات کو دیا جا رہا ہے جو کبھی محتاج نہ ہو گی نہ ظلم کرے گی)۔

قَالَ مُسْلِم ابْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن مرجانہ سعید بن عبد اللہ ہے اور مرجانہ اس کی ماں ہے۔

١٦٦٤...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ

۱۶۶۴...... حضرت سعد بن سعید رضی اللہ عنہ سے سابقہ روایت اس سند کے ساتھ منقول ہے لیکن اس میں اتنی زیادتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھوں کو دراز فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کون قرض دیتا ہے اسے جو کبھی مفلس نہ ہو گا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

١٦٦٥...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنَيْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۱۶۶۵...... حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب ابتدائی رات گذر جاتی ہے تو

عَــنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَــالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَــتّٰى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ هَــلْ مِنْ تَائِبٍ هَــلْ مِنْ سَائِلٍ هَــلْ مِنْ دَاعٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ

آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے: ہے کوئی طالبِ مغفرت؟ ہے کوئی تائب ورجوع کرنے والا؟ ہے کوئی سائل وما نگنے والا؟ ہے کوئی دعا مانگنے والا؟ یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے"۔ ❶

۱۶۶۶...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَــالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِــي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَتَــمُّ وَأَكْثَرُ

۱۶۶۶...... حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے بھی سابقہ روایت اس سند سے مروی ہے مگر منصور کی روایت پوری اور مفصل ہے۔

---

❶ احادیث مذکورہ بالا سے یہ بات تو واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و توجہ رات کے دوسرے اور تیسرے حصہ میں نازل ہوتی ہے اس وقت میں کثرت سے دعا و عبادات کے اہتمام کی کوشش کرنا چاہیئے۔ یہی حدیث کا عملی پیغام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزول سے کیا مراد ہے؟ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کے نزول سے کیا مراد ہے کیونکہ نزول تو صفت ہے حوادث کی اور جسم کی۔ جبکہ حق تعالیٰ نہ حادث ہیں نہ جسم رکھتے ہیں تعالیٰ عن الجسم۔ پھر جو یہ فرمایا کہ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں تو اس کی کیا حقیقت ہے؟

خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ مسئلہ ہمیشہ سے بڑا پیچیدہ اور مشکل رہا ہے اور اس جیسی احادیث کی وجہ سے بڑے بڑے علم کلام سے متعلق مسائل اور فرقے پیدا ہو گئے۔ لہٰذا اس بات کو مختصراً سمجھ لینا ضروری ہے اصلاحِ اعتقاد اور خلجانِ ذہنی کو دور کرنے کے لئے۔

اس مسئلہ میں بعض لوگوں نے تو یہ کہہ دیا کہ جیسے انسان کے لئے نزول وغیرہ ثابت ہیں اسی طرح حق تعالیٰ کے لئے بھی ہیں۔ لیکن یہ مذہب بالکل باطل ہے۔

بعض لوگوں نے اس عقیدۂ بالا کی خرابی سے بچنے کے لئے ان احادیثِ صحیحہ ہی کا انکار کر دیا جن میں حق تعالیٰ کے لئے اس قسم کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ مذہب بھی محض باطل ہے۔

تیسرا مذہب جمہور محدثین اور سلف صالحین کا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ اور اس جیسی دوسری احادیث جن میں حق تعالیٰ کے لئے نزول، ضحک، ید، رجل وغیرہ۔ وہ سب احادیث متشابہات میں سے ہیں ان احادیث کو تو صحیح مانا جائے گا لیکن ان صفات کی کیفیات کے بارے میں توقف اور سکوت کیا جائے گا۔ مثلاً: نزول ہے تو یہ بات تو ہر ایک کے لئے ماننا ضروری ہے کہ نزول کی صفت حق تعالیٰ کی ہے۔ لیکن وہ نزول کیسے ہوتا ہے؟ کس طرح ہوتا ہے ان سوالوں میں پڑنا اور تحقیق کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ان پر صرف ایمان لانا ضروری ہے ان کی حقیقت کو جاننے باعتبار آخرت عمل کے لئے ضروری نہیں۔ لہٰذا ایسی تمام صفات میں جمہور سلف کا طریقہ ہے یہی کہ ان کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے معنی و مفہوم کو واضح کرنے کے بجائے یہی کہا جاتا ہے کما یلیق بشانہ جیسا کہ حق تعالیٰ کی شان کے مطابق ہے۔

بعض لوگ ان صفات کی تاویل کرتے ہیں کہ مثلاً: نزول سے مراد نزول رحمت وغیرہ ہے۔ لیکن شیخ عبد الوہاب شعرانیؒ نے الیواقیت والجواھر میں یہی فرمایا کہ: تفویض ہی بہتر ہے کہ حق تعالیٰ ہی ان کے معنی و مفہوم سے واقف ہیں۔ ہم اگر ان کی تاویل کریں گے تو وہ تاویل ہماری ذہنی اختراع ہی ہو گی جس میں غلطی کا امکان ہے۔ لہٰذا تفویض پر عمل کرنا چاہیئے۔ واللہ اعلم

باب-۲۵۷ الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح

تراویح کی اہمیت کا بیان

۱۶۶۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

۱۶۶۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص رمضان میں ایمان اور احتساب (اجر کے یقین) کے ساتھ قیام کرے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے"۔

۱۶۶۸...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ

۱۶۶۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ صحابہ ﷺ کو تاکیدی حکم (بطور وجوب کے) تو نہ دیتے قیامِ رمضان (تراویح) کے بارے میں لیکن اس کی ترغیب دیتے اور فرماتے: "جس نے رمضان میں ایمان اور احتساب کی نیت سے قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے"۔
رسول اللہ ﷺ کی وفات تک یہ معاملہ یونہی رہا (کہ صحابہ اسے واجب نہ سمجھتے ترغیبی حکم کے طور پڑھتے رہتے) پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ' کے زمانۂ خلافت میں یونہی عمل ہوتا رہا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' کے ابتدائی دورِ خلافت میں بھی اسی پر عمل ہوتا رہا۔

۱۶۶۹...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

۱۶۶۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی امید کے ساتھ رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے گئے"۔
اور جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور ثواب سمجھ کر قیام کیا تو اس کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۱۶۷۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا أُرَاهُ قَالَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ

۱۶۷۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جو لیلۃ القدر میں قیام کرے اور اسی شب لیلۃ القدر پڑ جائے اور (راوی کہتے ہیں کہ) میں گمان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ایمان اور احتساب کی نیت سے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

۱۶۷۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

۱۶۷۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی' آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ لوگوں نے بھی

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَ ذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ

نماز پڑھی' دوسری رات پھر نماز پڑھی تو لوگ زیادہ جمع ہوگئے اور تیسری یا چوتھی رات تو مجمع لگ گیا' اب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو ارشاد فرمایا:

میں تمہاری حالت دیکھ چکا ہوں (کہ کس قدر عبادات کا شوق رکھتے ہو) لیکن میں صرف اس لئے باہر نہیں آیا کہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں یہ (تراویح) تم پر فرض نہ کردی جائے۔ اور یہ رمضان میں ہوا تھا۔

۱۶۷۲...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذٰلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهٖ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا

۱۶۷۲...... عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ درمیانی رات میں باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی تو کچھ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ صبح کو لوگ آپس میں اس بارے میں گفتگو کرنے لگے اور دوسری رات اس سے زیادہ لوگ جمع ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ اس دوسری رات بھی باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح کو لوگوں میں اس کا اور زیادہ تذکرہ ہوا تو تیسری رات مسجد میں لوگوں کا مجمع لگ گیا' حضور علیہ السلام باہر تشریف لائے تو لوگوں نے آپ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو نمازی اتنے ہوگئے کہ مسجد چھوٹی پڑ گئی' چنانچہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہیں لائے ان کی طرف۔ اب لوگوں نے الصّلوٰۃ، الصّلوٰۃ کہنا شروع کردیا' لیکن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے حتیٰ کہ فجر کی نماز کے لئے ہی باہر نکلے' نماز فجر پوری ہونے کے بعد لوگوں کی طرف رخ کیا اور تشہد پڑھا (خطبہ پڑھا) پھر فرمایا أمّا بعد! "مجھ پر تمہاری رات کی کیفیت مخفی نہیں تھی' لیکن مجھے ڈر ہوا کہ صلاۃ اللیل کہیں تم پر فرض نہ کردی جائے' اور (فرض ہونے کے بعد) اس کی ادائیگی سے تم عاجز ہو جاؤ" (تو تمہارے اوپر گناہ لازم ہوگا' اس لئے میں باہر نہیں نکلا رات میں)۔ ❶

❶ تراویح کی اہمیت سے متعلق یہ احادیث بالا کافی ہیں لیکن اس کی شرعی حیثیت اور حکم کیا ہے؟ یہ ظاہر ہے کہ تراویح فرض اور واجب نہیں۔ لیکن احنافؒ کے نزدیک سنّتِ مؤکدہ ہے' آنحضرت ﷺ نے تراویح کی پابندی بھی فرمائی' جماعت کے ساتھ بھی تین دن تک تراویح پڑھی اور اس سے زائد اس خدشہ کے تحت نہیں پڑھی کہ لوگوں کی پابندی بھی فرمائی' جماعت کے ساتھ بھی تین دن تک تراویح پڑھی اور اس سے زائد اس خدشہ کے تحت نہیں پڑھی کہ لوگوں پر فرض نہ کردی جائے اور پھر لوگ اسے ادا کرنے میں سستی کا مظاہرہ کریں۔ البتہ آپ ﷺ نے اپنے طور پر گھروں میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ جہاں تک رکعاتِ تراویح کا تعلق ہے تو کسی صحیح حدیث میں متعین طور پر ان کی تعداد نہیں ملتی۔ ایک روایت میں ۸ رکعات کا بھی ذکر ہے لیکن وہ ضعیف ہے۔ جب کہ ایک روایت میں مصنف...... (جاری ہے)

باب-۲۵۸ الندب الأكيد الى قيام ليلة القدر و بيان دليل من قال انها ليلة سبع و عشرين

لیلۃ القدر میں قیام کی تاکید و ترغیب اور ستائیسویں کو شب قدر ہونے کا بیان

١٦٧٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ يَقُولُ وَقِيلَ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُبَيٌّ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِي وَ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا

۱۶۷۳...... حضرت زرؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا جب ان سے کہا گیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو سال بھر جاگ کر قیام کرے اسے لیلۃ القدر مل جائے گی۔ تو ابی نے فرمایا۔ "اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں لیلۃ القدر بلاشبہ رمضان میں ہوتی ہے، اور ابیؓ بغیر استثناء کے حلف اٹھاتے تھے (اپنی قسم پر اتنا یقین تھا) اور فرماتے کہ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ وہ کونسی رات ہے؟ وہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قیام کا حکم فرمایا تھا' اور وہ ستائیسویں صبح کی رات تھی۔ اس کی علامت یہ ہے کہ لیلۃ القدر کی صبح کا سورج بالکل سفید طلوع ہوتا ہے اس میں شعاعیں اور کرنیں نہیں ہوتیں"۔

١٦٧٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

۱۶۷۴...... حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا لیلۃ القدر کے بارے میں کہ: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ لیلۃ القدر کب ہوتی ہے؟ میرا زیادہ سے زیادہ علم یہی ہے کہ یہ وہ رات ہے جس میں قیام کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا۔ ستائیسویں روزہ کی رات"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ابن ابی شیبہ میں بیس رکعات کا بھی ذکر ہے مگر اس کی سند بھی کمزور ہے۔ لیکن فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تراویح کی باجماعت ادائیگی کا اهتمام ہوا۔ اس سے قبل لوگ انفراداً یا دو دو چار چار کی جماعت بنا کر پڑھتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے ان کو ایک امام حضرت ابی بن کعبؓ پر جمع کیا۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیس رکعات پڑھی جاتی تھیں۔ حضرت سائبؓ سے ان کے تین شاگردوں حارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذئب' یزید بن خصیفہ اور محمد بن یوسف نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور ان میں سے دو نے تو بیس کا ذکر کیا جب کہ ایک محمد بن یوسف کی روایت میں کہیں بیس کا ذکر ہے اور کہیں گیارہ کا۔ لہٰذا علم حدیث کے قاعدہ کی رو سے محمد بن یوسف کی روایت مضطرب ہے اور مضطرب حدیث حجت نہیں۔ بہر کیف بیس رکعات تراویح باجماعت پر امت کا حضرت عمرؓ کے زمانہ سے اجماع اور تعامل ہے۔ کنز العمال میں حضرت ابیؓ کی روایت' امام ترمذیؒ' زرقانی مالکی' ابن قدامہ المقدسی الحنبلی' محی الدین نوویؒ شافعی شارح مسلم' قسطلانی شافعیؒ' شیخ منصور حنبلی' شاہ ولی اللہ محدث دھلویؒ سب اکابر امت نے اس پر اجماع قرار دیا ہے کہ بیس رکعات پر امت کا اجماع ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ میں غیر مقلد حضرات پوری امت مسلمہ سے کٹ کر رہ گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے دور میں تمام اکابر صحابہ و فقہاء صحابہ موجود تھے کسی نے بھی اس پر نکیر نہیں فرمائی اور اس سے اتفاق کیا۔ تفصیلی بحث اور دلائل کے لئے دیکھئے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۳/۳۴ تا ۵۹)

وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ

اور شعبہ رضی اللہ عنہ کو اس بات میں شک ہے کہ ابی بن کعب نے فرمایا کہ جس رات رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا اور شعبہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات میرے ایک ساتھی نے ان سے نقل کی ہے۔

۱۶۷۵...... وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ وَمَا بَعْدَهُ

۱۶۷۵...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت اس سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ لیکن اس روایت میں شعبہ رضی اللہ عنہ کا شک اور اس کے بعد کا حصہ بیان نہیں فرمایا۔

باب-۲۵۹ صلاة النبی صلی الله علیه وسلم و دعائـــــه باللیل

حضور علیہ السلام کی نماز اور دعائے نیم شبی کا تذکرہ

۱۶۷۶...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَنْتَبِهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُـــورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُـــــورًا وَعَظِّمْ

۱۶۷۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گذاری (تاکہ نبی علیہ السلام کی رات عبادت کا مشاہدہ کروں، چنانچہ میں نے دیکھا کہ) نبی ﷺ رات میں اٹھے، قضائے حاجت فرمائی' اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر سو گئے' پھر اٹھے' مشکیزہ کے پاس تشریف لائے اس کا منہ کھولا اور دونوں وضو کے درمیان کا وضو کیا (یعنی نہ بہت زیادہ طویل نہ بہت مختصر) پانی بہت زیادہ نہیں بہایا البتہ وضو پورے طور پر کیا (کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ گئی) پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ پھر میں بھی اٹھا اور اس خیال سے (مصنوعی) انگڑائی لی کہ آپ ﷺ کو یہ خیال نہ آجائے کہ میں پہلے سے بیدار تھا اور ناگواری ہو' میں نے وضو کیا اور آپ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے میں آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا' آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے دائیں طرف کو گھما لیا' غرض نبی ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعات پر پوری ہوئی۔ پھر آپ ﷺ لیٹ کر سو گئے اور خراٹے لینے لگے' کیونکہ آپ ﷺ نیند کی حالت میں خراٹے لیتے تھے' اس دوران بلال رضی اللہ عنہ' آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو نماز کے لئے آگاہ کیا' آپ اٹھے' اور نماز پڑھی لیکن وضو نہیں کیا۔[1] اور آپ ﷺ کی دعا یہ تھی:

[1] علامہ عثمانیؒ نے فرمایا کہ ہمارے علماء نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کا قلب مبارک بیدار رہتا تھا جب کہ نیند کے ناقض وضو ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سبیلین سے کچھ خارج ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے جب کہ آپ ﷺ کے حق میں یہ اندیشہ باقی نہیں تھا۔ (فتح الملہم)

علامہ طیبی شارح مشکوۃ اور نوویؒ نے فرمایا کہ یہ نبی علیہ السلام کی خصوصیات میں سے تھا کہ نیند کے باوجود آپ کا وضو ختم نہیں ہوتا تھا۔ واللہ اعلم

لِـــي نُورًا

اللّٰهم اجعل فی قلبی نوراً.......... الخ

اے اللہ! میرے قلب میں نور پیدا فرما' اور پر نور کردے' نیچے نور کردے میرے سامنے نور کردے' میرے پیچھے نور فرمادے اور میرے لئے نور کو بڑھادے"۔

قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

کریبؒ (جو ابن عباسؓ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں) کہتے ہیں کہ سات الفاظ اور بھی تھے جو (میں بھول گیا) میرے تابوت (قلب یا سینہ) میں ہیں۔ (زبان پر نہیں آتے) پھر میں عباسؓ کی بعض اولاد سے ملا تھا لوگوں نے مجھے بتلایا کہ وہ الفاظ یہ ہیں: میرے پٹھوں میں نور فرما' گوشت میں' خون میں' بال میں' اور کھال میں نور فرما اور مزید دو باتیں ذکر کیں۔ ❶

۱۶۷۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ

۱۶۷۷...... کریبؒ' ابن عباسؓ کے آزاد کردہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے انہیں بتلایا کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جو ان کی خالہ تھیں' رات گزاری' فرماتے ہیں کہ میں تکیہ کی چوڑائی میں لیٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ لمبائی میں لیٹ گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ سو گئے' یہاں تک کہ آدھی رات گذر گئی اور آدھی رات سے کچھ قبل یا کچھ بعد رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور نیند کے اثرات کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنے لگے چہرہ پر سے۔ پھر سورۂ آل عمران کی اختتامی دس آیات تلاوت فرمائیں۔

اس کے بعد آپ ﷺ ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف بڑھے' اس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا' پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا ویسا ہی کیا (یعنی ویسے وضو وغیرہ کیا) پھر میں گیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا' حضور علیہ السلام نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان سے پکڑ کر اسے مروڑا۔ آپ ﷺ نے دو رکعات پڑھیں' پھر دو رکعت مزید پڑھیں' پھر دو رکعات' پھر دو رکعت'

---

❶ ابن بطالؒ نے فرمایا کہ میں نے علی بن عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں وہ دو باتیں بھی پالیں وہ یہ تھیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میری ہڈیوں میں نور فرما اور میری قبر میں نور فرما"۔

فَصَلَّى الصُّبْحَ

پھر دو رکعت' اور پھر دو رکعت پڑھیں' بعد ازاں وتر پڑھے (گویا کل پندرہ رکعات پڑھیں) پھر آپ ﷺ لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ اٹھے اور دو مختصر رکعات پڑھ کر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

۱۶۷۸ ـــــ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْفِهْرِيِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى شَجْبٍ مِنْ مَاءٍ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا ثُمَّ حَرَّكَنِي فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ

۱۶۷۸ـــــ اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ:

"پھر آپ ﷺ ایک پانی کے پرانے مشکیزہ کی طرف بڑھے' مسواک کیا' وضو فرمایا اور پوری طرح وضو فرمایا اور بہت تھوڑا پانی بہایا' پھر مجھے ہلایا تو میں اٹھ گیا"۔

۱۶۷۹ ـــــ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۱۶۷۹ـــــ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں زوجہ رسول ﷺ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سو گیا' اس رات رسول اللہ ﷺ بھی ان کے یہاں ہی تھے' رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا پھر کھڑے ہو گئے نماز کے لئے تو میں آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا' آپ ﷺ نے مجھے پکڑا اور اپنے دائیں طرف کر لیا۔ اس رات آپ نے تیرہ رکعات پڑھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ ﷺ جب سوتے تھے تو خراٹے لیا کرتے تھے' پھر مؤذن آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔

قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ

حضرت عمرو بیان فرماتے ہیں کہ میں نے بکیر بن اشج سے یہ روایت بیان کی تو انہوں نے کہا کہ کریب نے مجھ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۶۸۰ ـــــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَيْقِظِينِي فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي

۱۶۸۰ـــــ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے یہاں گذاری اور ان سے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ جائیں تو مجھے بھی جگا دیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے (نماز کے لئے) تو میں بھی آپ ﷺ کی بائیں جانب کو کھڑا ہو گیا' آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کو کر لیا (دوران نماز) جب بھی مجھ پر نیند کی غفلت طاری ہونے لگتی تو

مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

آپ ﷺ میرے کان کی لو پکڑتے (تاکہ نیند بھاگ جائے) پھر آپ ﷺ نے گیارہ رکعات پڑھیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ لیٹ کر سوگئے یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے سانس کی آواز سنتا تھا' پھر جب فجر ہوگئی تو مختصر سی دو رکعات پڑھیں۔

۱۶۸۱...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا قَالَ وَصَفَ وُضُوءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيُقَلِّلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

۱۶۸۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں رات گذاری' رات میں رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ سے ہلکا سا وضو کیا۔ ابن عباس ﷺ نے آپ ﷺ کے وضو کی صفت بیان کی کہ بہت ہلکا وضو تھا اور پانی بھی کم استعمال کرتے تھے' ابن عباس ﷺ کہتے ہیں کہ پھر میں بھی اٹھا اور وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ پھر میں آکر آپ ﷺ کے بائیں طرف کو کھڑا ہوگیا' آپ ﷺ نے پیچھے کی طرف سے مجھے کھینچ کر اپنے دائیں طرف کرلیا' پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ بعد ازاں لیٹ گئے اور سوگئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ' آپ کے پاس آئے اور نماز کا اعلان کیا' چنانچہ آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور بغیر وضو فرمائے صبح کی نماز ادا کی"۔ سفیان کہتے ہیں کہ "یہ وضو نہ کرنا خصوصیت تھی آنحضرت ﷺ کی کیونکہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی ﷺ کی آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن قلب مبارک پر نیند نہیں طاری ہوتی"۔

۱۶۸۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبَقَيْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَبَالَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوِ الْقَصْعَةِ فَأَكَبَّهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ

۱۶۸۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری اور اس خیال سے (جاگتا) رہا کہ دیکھوں رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ چنانچہ آپ ﷺ اٹھے اور پیشاب سے فارغ ہوکر اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں دھوئیں' پھر آپ ﷺ دوبارہ سوگئے' کچھ دیر کے بعد دوبارہ اٹھے اور ایک مشکیزہ کا بند کھول کر اسے کسی پیالہ یا تھال میں انڈیلا اور اسے اپنے ہاتھوں سے جھکایا' وضو فرمایا اور اچھی طرح وضو کیا' جو دونوں وضو کے درمیان تھا۔ (نہ بہت مختصر نہ بہت مبالغہ والا) پھر آپ ﷺ کھڑے ہوگئے نماز کے لئے' چنانچہ میں بھی آکر آپ ﷺ کے بائیں پہلو میں کھڑا ہوگیا' فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ کی نماز تیرہ رکعات میں

وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا

پوری ہوئی' پھر آپ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' ہم لوگ آپ ﷺ کے خراٹوں ہی سے جانتے تھے کہ آپ ﷺ سو گئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لئے نکلے اور نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اپنی نماز میں یا مسجدوں میں یہ دعا شروع کی:

"اے اللہ! میرے قلب میں' میری سماعت میں' بصارت میں نور پیدا فرمادے' اور میرے دائیں جانب' بائیں جانب' سامنے اور پیچھے بھی نور پیدا فرمادے' اور میرے اوپر' نیچے بھی نور پیدا فرمادے' میرے لئے نور فرمادے یا فرمایا کہ مجھے نور کر دیجئے"۔

۱۶۸۳...... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَمَةُ فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ وَاجْعَلْنِي نُورًا وَلَمْ يَشُكَّ

۱۶۸۳...... ابن عباس ؓ سے سابقہ حدیث (میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے) ہی منقول ہے۔ الفاظ کے معمولی فرق و تغیر (کہ اس روایت میں راوی نے بغیر کسی شک کے واجعلنی نورًا کے الفاظ ذکر کیئے ہیں) کے ساتھ۔

۱۶۸۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي رِشْدِينَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُورًا

۱۶۸۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گذاری۔ آگے سابقہ روایت کی طرح بیان کی لیکن اس روایت میں منہ اور ہاتھ دھونے کا ذکر نہیں ہے صرف اتنا بیان ہے کہ آپ ﷺ مشکیزے کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا اور دونوں وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا پھر اپنے بستر پر تشریف لائے اور سو گئے پھر دوسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس تشریف لائے اور اس کا بندھن کھولا اور وضو کیا کہ وہ وضو ہی تھا اور آپ ﷺ نے دعا میں اعظم لی نورًا بیان فرمایا جبکہ واجعلنی نورًا نہیں کہا۔

۱۶۸۵...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجْرِيِّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ

۱۶۸۵...... کریبؒ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گزاری' رسول اللہ ﷺ رات میں اٹھے ایک مشکیزہ کو جھکا کر اس سے وضو فرمایا لیکن زیادہ پانی نہیں بہایا' نہ ہی وضو میں کوئی کمی کی (آگے سابقہ حدیث ہی بیان

رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْقِرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فِي الْوُضُوءِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَمِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا وَمِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا

کی)۔اس رات رسول اللہ ﷺ نے انیس کلمات دعا میں ارشاد فرمائے۔ سلمہؒ کہتے ہیں کہ کریبؒ نے وہ کلمات مجھ سے بیان کئے تھے ان میں سے بارہ کلمات تو میں نے یاد رکھے۔باقی بھول گیا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میرے قلب میں' زبان میں' سماعت اور بصارت میں نور پیدا فرمادے میرے اوپر نور کردے' نیچے نور کردے' دائیں اور بائیں نور کردے' میرے سامنے اور پیچھے نور کردے' میری ذات میں نور پیدا کردے اور میرے لئے نور کو بڑھادے"۔

١٦٨٦...... وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَقَدْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ

١٦٨٦...... حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک رات' میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جب کہ رسول اللہ ﷺ بھی ان کے یہاں تھے سو گیا' تاکہ نبی ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کا مشاہدہ کرسکوں۔چنانچہ نبی ﷺ نے اپنے گھر والوں کے ساتھ کچھ دیر بات چیت فرمائی پھر سو گئے آگے حسبِ سابق بیان کیا۔اس میں فرمایا کہ آپ ﷺ اٹھے وضو کیا اور مسواک کیا۔

١٦٨٧...... حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ ﴿ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴾ فَقَرَأَ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هَؤُلَاءِ

١٦٨٧...... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سو گئے۔آپ ﷺ بیدار ہوئے' مسواک کر کے وضو فرمایا اور آیتِ مبارکہ إنّ فی خلق السموات (آل عمران) پڑھی اور ختم سورۂ آل عمران تک پڑھا۔پھر کھڑے ہو کر دو رکعات پڑھیں جن میں طویل قیام' طویل رکوع اور طویل سجود کئے' پھر اس سے فارغ ہو کر سو گئے۔یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' پھر حسبِ سابق اسی طرح کیا تین بار اور چھ رکعت پڑھیں ہر بار مسواک کیا' وضو اور آیت پڑھنے کا عمل کیا۔اور مذکورہ آیات پڑھیں' پھر تین وتر پڑھے' پھر مؤذن نے اذان دی تو آپ ﷺ نماز کے لئے باہر تشریف لے گئے اور یہ کلمات آپ ﷺ کی زبان پر تھے:

اللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی قلبی نوراً .... الخ

الْآيَاتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُـــورًا

"اے اللہ! میرے قلب میں، میری سماعت میں، بصارت میں نور پیدا فرمادے، اور میرے دائیں جانب، بائیں جانب، سامنے اور پیچھے بھی نور پیدا فرمادے، اور میرے اوپر، نیچے بھی نور پیدا فرمادے، میرے لئے نور فرمادے یا فرمایا کہ مجھے نور کر دیجئے"۔

۱۶۸۸...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَعْدِلُنِي كَذَلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قُلْتُ أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ

۱۶۸۸...... حضرت عطاء ابن عباس ؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا۔ رسول اللہ ﷺ رات کو نفل نماز کیلئے کھڑے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے وضو، فرمایا اور نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ میں بھی اسی طرح کھڑا ہوا۔ جیسا کہ آپ کو کرتے ہوئے دیکھا تھا اور مشکیزے سے وضوء کیا پھر آپ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پشت کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ بھی نفل میں کیا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! نفل میں کیا۔

۱۶۸۹...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ

۱۶۸۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے پاس بھیجا اور آپ ﷺ میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ چنانچہ میں اس رات آپ ﷺ کے ساتھ رہا۔ آپ ﷺ رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے میں بھی آپ ﷺ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سے پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر دیا۔

۱۶۹۰...... و حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ قَـــالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَـــالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ

۱۶۹۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حسب سابق روایت (حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آپ ﷺ رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے...... الخ) اس سند سے بھی مروی ہے۔

۱۶۹۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ

۱۶۹۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

۱۶۹۲...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللَّيْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

۱۶۹۲...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ' سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں ضرور آج رات رسول اللہ ﷺ کی صلوۃ اللیل کا مشاہدہ کروں گا' چنانچہ آپ ﷺ نے پہلے دو مختصر سی رکعات پڑھیں' پھر دو رکعت طویل سے طویل اور طویل تر پڑھیں' پھر مزید دو رکعات پڑھیں جو پہلی دو کے مقابلہ میں نسبتاً کم طویل تھیں' پھر دو رکعات پڑھیں جو پچھلی دو کے مقابلہ میں بھی کم طویل تھیں' پھر مزید دو رکعات پچھلی دو کے مقابلہ میں نسبتاً کم طویل پڑھیں' پھر مزید دو رکعات سابقہ رکعات کے مقابلہ میں کم طویل پڑھیں' پھر وتر پڑھے تو یہ کل تیرہ رکعات ہوئیں۔

۱۶۹۳...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ أَلَا تُشْرِعُ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

۱۶۹۳...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا' اثناء سفر میں ہم ایک پانی کے گھاٹ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اے جابر! تم اپنی حاجت پوری نہیں کرتے (پانی پینے میں یا اونٹنی کو پلانے میں) میں نے کہا کیوں نہیں؟ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سواری سے اترے' پھر میں نے پانی پیا (اور پلایا اونٹنی کو) پھر آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے' اور میں نے آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی رکھ دیا' آپ ﷺ تشریف لائے' وضو کیا اور کھڑے ہو کر ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی جس کے دونوں کناروں کو متضاد طریقہ سے کندھوں پر ڈال دیا (یعنی دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کو دائیں پر ڈال دیا)۔ پھر میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے (نیت باندھ کر) کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے میرا کان پکڑ کر مجھے اپنے دائیں پہلو میں کر لیا۔

۱۶۹۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَـــنْ

۱۶۹۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں اٹھتے تہجد کی نماز کے لئے تو اس کی ابتداء دو مختصر سی رکعات سے کرتے تھے۔

سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۱۶۹۵...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۱۶۹۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی رات میں اٹھے تو تہجد کی نماز کی ابتدا دو مختصر سی رکعات سے کرے"۔

۱۶۹۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

۱۶۹۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آدھی (درمیانی) رات کو نماز کے لئے اٹھتے تو یہ کلمات فرماتے: اے اللہ! تمام تعریف آپ ہی کیلئے ہے' آپ آسمانوں اور زمین کے نور ہیں' تمام تعریف آپ کے ہی لئے ہے' آپ آسمانوں اور زمین کو تھامنے والے ہیں' تمام تعریف آپ ہی کے لئے ہے' آپ زمین و آسمان کے رب ہیں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کے بھی رب ہیں' آپ حق ہیں' آپ کا وعدہ حق ہے' آپ کا فرمان حق ہے' آپ سے ملاقات کا ہونا (آخرت میں) حق ہے' جنت حق ہے' دوزخ حق ہے' قیامت کا قیام حق ہے۔ اے اللہ! آپ ہی کے لئے میں اسلام لایا' آپ ہی پر ایمان لایا' اور آپ ہی پر بھروسہ کیا' آپ ہی کی طرف رجوع کیا' آپ ہی کی مدد اور استعانت سے دوسروں سے لڑائی کی' آپ ہی کے فیصلہ پر راضی ہوا، پس میرے اگلے پچھلے، خفیہ علانیہ گناہوں کو بخش دیجئے آپ میرے معبود ہیں آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں"۔

۱۶۹۷...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ لَمْ يَخْتَلِفَا إِلَّا فِي حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قَيَّامُ قَيِّمُ وَقَالَ وَمَا أَسْرَرْتُ وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَيُخَالِفُ مَالِكًا

۱۶۹۷...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب درمیانِ شب میں نماز کے لئے اٹھتے تو یہ کلمات فرماتے:

اللّٰهم لك الحمد .... الخ

ابن جریج اور مالک کی روایت متفق ہے فرق صرف اتنا ہے کہ ابن جریج نے قیام کے بجائے قیم کہا اور ما اسررت کا لفظ بولا ہے۔ اور ابن عینیہ کی حدیث میں بعض باتیں زائد ہیں مالک اور ابن جریج کی روایت سے بعض باتوں میں مختلف ہے۔

وَابْنَ جُرَيْجٍ فِي أَحْرُفٍ

١٦٩٨...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ قَرِيبٌ مِنْ أَلْفَاظِهِمْ.

۱۶۹۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق روایت (آپ ﷺ جب درمیان شب میں نماز کیلئے اٹھتے تو یہ کلمات پڑھتے اللھم لک الحمد...... الخ) نقل کرتے ہیں۔

١٦٩٩...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

۱۶۹۹...... ابو سلمہؒ بن عبد الرحمٰن ؒ بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی مکرم ﷺ رات میں صلوٰۃ اللیل کا آغاز کس چیز سے فرماتے؟

انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ جب رات کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ان کلمات سے آغاز فرماتے:

"اَللّٰھُمَّ ربَّ جبرئیلَ و میکائیل وَ إسرافیل الخ"۔

اے اللہ! جو رب ہے جبرئیل، میکائیل واسرافیل علیہم السلام کا آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، غیب اور موجود کا جاننے والا ہے، تو ہی اپنے بندوں کے درمیان جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ کرتا ہے، اپنے حکم سے مجھے ہدایت اور سیدھی راہ دکھا حق کی جس بات میں اختلاف کیا گیا اس میں بے شک تو ہی جسے چاہے صراطِ مستقیم کی ہدایت کرتا ہے"۔

١٧٠٠...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَاجِشُونُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي

۱۷۰۰...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات فرماتے:

إِنِّی وَجَّھْتُ وَجھِی لِلَّذِیْ فَطرالسموات والأرض...... الخ

"بیشک میں اپنا رخ کرتا ہوں اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، تنہا ہو کر اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، اور میرا جینامرنا سب اللہ رب العالمین کیلئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! آپ بادشاہ ہیں، آپکے علاوہ کوئی معبود نہیں، آپ میرے رب ہیں اور میں آپ کا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے

لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' پس میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرمادیجئے بیشک آپکے علاوہ کوئی گناہ کو نہیں بخش سکتا اور مجھے بہترین اخلاق کی ہدایت کیجئے کہ بہترین اخلاق کی طرف سوائے آپکے کوئی ہدایت نہیں کرسکتا اور مجھ سے برائی کو پھیر دیجئے کہ سوائے آپکے کوئی برائی کو پھیر نہیں سکتا۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں' تیرے لئے تمام نیکیاں ہیں اور تمام کی تمام خیر اور بھلائی تیرے قبضہ میں ہے اور شر و برائی سے تیری طرف نہیں آیا جاسکتا' میں تیرا ہوں اور تیری ہی طرف لوٹنے والا ہوں' تو بڑی برکت والا اور بلندی والا ہے' میں تجھ سے مغفرت کا طالب ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں"۔ اور جب آپ ﷺ رکوع میں جاتے تو فرماتے: اے اللہ! میں (آپ کے سامنے) جھکا آپ کیلئے اور آپ پر ایمان لایا اور آپ کے تابع فرمان ہوں' میری بصارت و سماعت' میرا دماغ اور ہڈیاں اور عصبات (پٹھے) سب آپ کیلئے جھک گئے۔ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: اے اللہ! اے ہمارے رب! تمام تعریف آپ کیلئے ہیں تمام آسمان اور زمین بھر کر اور آسمان و زمین کے درمیان خلا بھر کر اور اسکے بعد جتنا آپ کسی بھی چیز سے چاہیں اتنا بھر کر۔ اور جب آپ ﷺ سجدہ میں جاتے تو فرماتے: "اے اللہ! میں نے آپ کیلئے سجدہ کیا' آپ پر ایمان لایا' آپ کے سامنے سر جھکادیا' میرے چہرے نے اس ذات کیلئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا' اس کی صورت بنائی' اور کان اور آنکھیں چیریں' برکت والا ہے وہ اللہ کہ بہترین خالق ہے"۔ پھر آپ ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان آخر میں یہ کلمات کہتے: اے اللہ! میری مغفرت فرمایئے اگلے گناہوں کی اور پچھلے گناہوں کی' خفیہ گناہوں کی اور علانیہ گناہوں کی' اور جو میں نے زیادتی کی (اسے معاف فرمایئے) اور وہ گناہ جسے آپ زیادہ جانتے ہیں مجھ سے' آپ ہی آگے کرنے والے' پیچھے کرنے والے ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

۱۷۰۱...... وحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي

۱۷۰۱...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی تغیر الفاظ (کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر وجھت وجھی پڑھتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ حمدہ ربنا ولک الحمد اور وصورہ فاحسن صورہ فرماتے اور جب

سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي وَقَالَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَقَالَ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَقَالَ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ

سلام پھیرتے تو فرماتے اللهم اغفر لی ما قدمت آخر حدیث تک اور تشہد اور سلام کے درمیان کا تذکرہ نہیں کیا) کے ساتھ منقول ہے۔

باب ــ ۲۶۰ استحباب تطويل القرأة في صلاة الليل

صلوٰۃ اللیل میں لمبی قرأت کرنا مستحب ہے

۱۷۰۲...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ

۱۷۰۲...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے سورۃ البقرۃ شروع کر دی، میں نے دل میں کہا کہ شاید سو آیات پر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ ﷺ سو سے گذر گئے تو میں نے دل میں کہا کہ شاید آپ ﷺ ایک دوگانہ میں پوری پڑھیں گے (آدھی ایک رکعت میں اور آدھی دوسری میں) آپ ﷺ اس سے بھی گذر گئے (یعنی سوا پارے سے بھی آگے بڑھ گئے) تو میں نے دل میں یہ کہا کہ شاید ایک ہی رکعت میں پوری پڑھیں گے۔ لیکن آپ ﷺ نے سورۃ النساء شروع کر دی اسے پڑھا' پھر آلِ عمران شروع کر دی اور اسے پڑھا' جب کہ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں' جب آپ ﷺ (دورانِ تلاوت) کسی تسبیح والی آیت پر گزرتے تو اس میں تسبیح پڑھتے' جب کسی سوال والی دعا پر سے گذرتے تو دعا مانگتے' جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں پناہ مانگی گئی ہوتی تو پناہ مانگتے۔ پھر رکوع کرتے تو فرماتے:

سُبحان ربّی العظیم

میرا عظیم رب پاکیزہ ہے

اور آپ ﷺ کو رکوع قیام کی طرح لمبا ہوتا تھا' پھر:

سمع الله لمن حمده

کہتے اور تقریباً رکوع کے بقدر کھڑے رہتے' پھر سجدہ میں جاتے اور:

سبحان ربّی الأعلیٰ
فرماتے' اور آپ کے سجدے قیام کے بقدر لمبے ہوتے تھے۔ ❶

قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

اور جریر کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ آپ ﷺ نے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدہ کیساتھ رَبَّنَا لَكَ الْحمد بھی کہا ہے۔

۱۷۰۳...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ قِيلَ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ

۱۷۰۳...... ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے قرأت بہت طویل کی یہاں تک کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کر لیا، راوی کہتے ہیں کے میں نے کہا کہ آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ ابو وائل ﷜ نے فرمایا کہ:
میں نے ارادہ کیا تھا کہ "بیٹھ جاؤں اور آپ کو چھوڑ دوں"۔

۱۷۰۴...... و حَدَّثَنَاه إِسْمَعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۷۰۴...... حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت بعینہ اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

باب-۲۶۱ الحثّ علی صلاة اللیل وان قلّت

تہجد کی ترغیب خواہ تھوڑی ہی ہو

۱۷۰۵...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ

۱۷۰۵...... حضرت عبداللہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ وہ ساری رات سوتا رہا صبح تک فرمایا:
یہ آدمی وہ ہے کہ اس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

۱۷۰۶...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تُصَلُّونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا

۱۷۰۶...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک رات ان کے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم لوگ نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑ دیتا ہے۔

❶ اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض علماء نے فرمایا کہ قرآنِ مجید کی سورتوں کی موجودہ ترتیب توقیفی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے اور دورانِ تلاوت سورتوں میں آگے پیچھے کرنا ناجائز نہیں ہے۔ البتہ احناف" فرماتے ہیں کہ سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے۔ جب کہ حضور علیہ السلام کا مذکورہ عمل قبل التوقیف تھا۔ پھر بعد میں آپ ﷺ نے سورتوں کی ترتیب بتلائی چنانچہ مصحفِ عثمان اسی ترتیب پر ہے۔ واللہ اعلم (فتح الملہم ۱/۳۳۷)

بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ (وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)

رسول اللہ ﷺ یہ سن کو لوٹ گئے جب میں نے آپ ﷺ سے یہ بات کہی تو میں نے سنا آپ ﷺ اپنی ران پر ہاتھ مارتے (اظہار افسوس کرتے ہوئے) اور فرماتے کہ: "انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے"۔ ❶

۱۷۰۷...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ

۱۷۰۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں مرفوعاً روایت کرتے ہوئے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"شیطان تم میں سے کسی کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے' اور ہر گرہ پر کہتا ہے کہ "تو طویل رات تک یونہی سوتا رہے" (اور پھونک دیتا ہے) پھر اگر وہ شخص بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ وضو بھی کر لیتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں' اور جب نماز پڑھتا ہے تو تینوں گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح کو ترو تازہ پاکیزہ دل کے ساتھ ہو کر اٹھتا ہے ورنہ برے دل اور سستی کے ساتھ اٹھتا ہے"۔ ❷

باب-۲۶۲ استحباب صلاة النافلة في بيته الخ

نوافل گھر میں پڑھنا مستحب ہے

۱۷۰۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

۱۷۰۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اپنی نمازوں میں سے بعض اپنے گھروں میں ادا کیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ"۔

۱۷۰۹...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

۱۷۰۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے مکانوں میں بھی نماز پڑھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

---

❶ حضرت علیؓ کا یہ جواب در حقیقت قرآن کریم کی ایک آیت سے مقتبس ہے: واللهُ يتوفى الأنفس حين موتها...... الآية۔ گویا آپ ﷺ کا مقصد اپنی تقصیر' کوتاہی اور عجز اور اللہ کی مشیئت اور ارادہ کے پابند ہونے کا اظہار تھا کہ اللہ چاہے گا تو تہجد کی بھی توفیق دیگا۔ اور اس میں سیدنا علیؓ کی منقبت ہے کہ انہوں نے اپنی کوتاہی کو بیان کر دیا۔
جب کہ حضور علیہ السلام کا ران پر ہاتھ مارنا' حضرت علیؓ کے سرعتِ جواب کے سبب تھا اور اس بات کا اظہار تھا کہ انسان کی طبیعت کیسی اپنی حسبِ مزاج تاویل تلاش کرتی ہے۔

❷ اس سے معلوم ہوا کہ نیند سے بیدار ہونے کے بعد ذکر کرنا مسنون اور مستحب ہے۔ اور اس وقت کی مختلف دعائیں منقول ہیں جنہیں اذکار وادعیہ کی کتب میں دیکھا جا سکتا ہے۔

۱۷۱۰..... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا

۱۷۱۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں اپنی نماز پوری کرلے تو اسے چاہیئے کہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ گھر کے لئے بھی رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ گھر میں اس کی نماز کی برکت سے خیر پیدا کرنے والا ہے"۔

۱۷۱۱..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

۱۷۱۱..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے"۔

۱۷۱۲..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

۱۷۱۲..... حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بے شک جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے"۔

۱۷۱۳..... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ

۱۷۱۳..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی چھال یا چٹائی کا ایک حجرہ بنایا اور رسول اللہ ﷺ نکل کر اس میں نماز پڑھتے تھے، آپ ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے بہت سے لوگوں نے اس میں آنا شروع کردیا اور نماز پڑھنے لگے آپ ﷺ کی اقتدا میں۔ ایک رات (حسب معمول) لوگ تو آگئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کی اور اس رات باہر تشریف نہ لائے تو آوازیں اونچی ہونے لگیں اور وہ دروازہ کھٹکھٹانے لگے تو رسول اللہ ﷺ غصہ کی حالت میں باہر تشریف لائے اور ان سے فرمایا۔

"تمہارے مسلسل اس طرز عمل نے مجھے اس گمان میں ڈال دیا کہ کہیں تم پر یہ (تہجد کی نماز) فرض نہ کردی جائے۔ لہٰذا تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ اپنے گھروں میں نماز تہجد پڑھو اس لئے کہ فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نمازیں وہی بہتر ہیں جو انسان گھر میں ادا کرتا ہے"۔

۱۷۱۴...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَذَكَــــرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ

۱۷۱۴...... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ سا بنایا اور رات کی نماز اس میں پڑھنا شروع کر دی۔ آگے سابقہ حدیث کی مانند بیان کیا اور آخر میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: اگر یہ تہجد تم پر فرض کر دی جاتی تو تم اس کی ادائیگی نہ کر پاتے"۔

باب-۲۶۳ فضيلة العمل الدائم الخ

دائمی اور مستقل عمل اللہ کو پسند ہے

۱۷۱۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَصِيرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ فَثَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ

۱۷۱۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی جسے رات میں کھڑا کر کے حجرہ سا بنالیا کرتے اور اس میں تہجد کی نماز پڑھتے تھے' لوگوں نے بھی آپ ﷺ کی (دیکھا دیکھی) آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھنا شروع کر دی' جب کہ اس چٹائی کو دن میں آپ ﷺ بچھالیا کرتے تھے' ایک رات لوگوں کا کافی ہجوم گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تم پر وہی اعمال ضروری ہیں جن کی تمہیں قدرت و طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر عطا فرماتے) نہیں اکتاتا جب کہ تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاتے ہو' اور بے شک اللہ جل شانہ' کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل تمام اعمال میں وہ ہے جو خواہ مقدار میں تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے"۔ اور آلِ محمد ﷺ کا معمول یہی تھا کہ جب کوئی عمل کرتے تو اس پر ثابت قدمی اور مستقل مزاجی سے پابندی کرتے تھے۔

۱۷۱۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ۔

۱۷۱۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا: ہیشگی اور پابندی والا عمل خواہ تھوڑا ہی ہو"۔

۱۷۱۷...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْــــنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَــــنْ

۱۷۱۷...... علقمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ اے ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کا عمل کیسا

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ

ہوتا تھا' کیا آپ ﷺ کسی عمل کو بعض ایام کے ساتھ مخصوص کرتے تھے؟ فرمایا کہ:
نہیں، آپ ﷺ کا عمل تو دائمی ہوتا تھا' اور تم میں سے کس کو ایسی پابندی کی استطاعت ہے جیسی رسول اللہ ﷺ کو استطاعت تھی"۔

۱۷۱۸...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ

۱۷۱۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اللہ جل شانہ کے نزدیک دائمی عمل زیادہ پسندیدہ ہے خواہ تھوڑا ہی ہو"۔
راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی عمل شروع کرتیں تو اسے ہمیشہ کے لئے لازم فرمالیتی تھیں۔

۱۷۱۹...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا لِزَيْنَبَ تُصَلِّي فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَلْيَقْعُدْ

۱۷۱۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک رسی دو ستونوں کے درمیان بندھی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ یہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رسی ہے وہ نماز پڑھتی ہیں اور جب سستی یا تھکاوٹ ہو جاتی ہے تو اسے پکڑ لیتی ہیں (تاکہ گرنے نہ پائیں) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جواب دیا۔ فرمایا: اسے کھول ڈالو' تم میں جو نماز پڑھے چاہئے کہ نشاط اور رغبت کے ساتھ پڑھے' پھر جب سستی اور تھکاوٹ ظاہر ہو تو بیٹھ جائے۔

۱۷۲۰...... وحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۷۲۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مثل حسب سابق روایت نقل فرماتے ہیں۔

۱۷۲۱...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدِ ابْنِ عَبْدِ الْعُزَّى مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ هَذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَنَامُ

۱۷۲۱...... عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ زوجہ مطہرہ رسول ﷺ نے انہیں بتلایا کہ حولاء بنت تویت بن حبیب بن اسد بن عبدالعزیٰ ان کے پاس سے گزری جب کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف فرما تھے' میں نے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا کہ یہ "حولاء بنتِ تویت" ہے اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ رات بھر سوتی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رات کو نہیں سوتی؟؟" (اظہار حیرت اور ناراضگی کیا۔ چنانچہ موطا امام مالک کی روایت میں ہے کہ' ہم نے آپ ﷺ کے چہرے پر

اللَّيْلِ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللهِ لَا يَسْأَمُ اللهُ حَتَّى تَسْأَمُوا

ناگواری کے اثرات دیکھے) وہ عمل کرو جس کی تمہیں طاقت و قوت ہے اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اجر دیتے دیتے نہیں تھکے گا یہاں تک کہ تم تھک جاؤ گے" (مگر وہ نہیں تھکے گا)۔

۱۷۲۲ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ امْرَأَةٌ لَا تَنَامُ تُصَلِّي قَالَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

۱۷۲۲ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس ایک عورت بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ یہ ایسی عورت ہے جو سوتی نہیں نماز پڑھتی رہتی ہے۔ فرمایا: تمہارے لئے وہ عمل مناسب ہے جس کی تمہیں قدرت ہو' واللہ! اللہ تعالیٰ نہیں تھکے گا ثواب دیتے دیتے لیکن تم اکتا جاؤ گے (عمل کرتے کرتے) چنانچہ دین کے اعمال میں آپ ﷺ کو وہی عمل سب سے زیادہ پسند تھا جس پر مداومت کی جائے۔

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ

اور اسامہؓ کی روایت میں ہے کہ وہ عورت بنو اسد کی تھی۔

باب-۲۶۴ امر من نعس فی صلاته او استعجم علیه القران او الذکر بان یرقد او یقعد حتی یذهب عنه ذلك

صلوٰۃ اللیل میں نیند کے غلبہ کی صورت میں نماز چھوڑ کر سو جانا چاہیئے

۱۷۲۳ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

۱۷۲۳ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کو نماز میں نیند آنے لگے تو اسے سو جانا چاہئے حتی کہ اس کی نیند چلی جائے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے نیند کے غلبہ کی صورت میں تو (ممکن ہے کہ) وہ استغفار کرنا شروع کرے اور اپنے آپ کو گالیاں دینے لگے (کیونکہ نیند میں معلوم نہیں ہوتا کہ کیا کہہ رہا ہے تو وہ استغفار کر رہا ہو اپنے خیال کے مطابق جب کہ حقیقت میں وہ اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہو اس کا بہت زیادہ امکان ہے)۔

۱۷۲۴ ...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ

۱۷۲۴ ...... ہمام بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ صحیفہ ان احادیث پر مشتمل ہے جو ہم سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیں محمد رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے' اور پھر ہمام نے ان میں سے بعض احادیث ذکر کیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَلْيَضْطَجِعْ

"جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کے لئے کھڑا ہو اور غلبہ نیند کی بناء پر قرآن کی تلاوت اس کی زبان پر جاری ہونا مشکل ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہوتا ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو ایسے آدمی کو سو جانا چاہیئے۔ (تاکہ غلط تلاوتِ قرآن کا گناہ وبال نہ ہو)۔

كتاب فضائل القرآن

کتاب فضائل القـــــرآن

باب-۲۶۵ الامـــــر بتعهدالقـــــرآن وكراهة قول نسيت اية كذا وجواز قول انسيتها

قرآن کریم کے حفظ اور یاد کرنے کا حکم

۱۷۲۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا

۱۷۲۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو رات میں قران کریم پڑھ رہا تھا' فرمایا کہ: اللہ اس پر رحمت فرمائے اس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جسے میں فلاں فلاں سورت میں ساقط کر دیتا تھا"۔ (بھول کی وجہ سے)

۱۷۲۶...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا

۱۷۲۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کی تلاوت سنتے تھے مسجد میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
"اللہ اس پر رحمت فرمائے اس نے مجھے وہ آیت یاد دلا دی جو مجھے بھلا دی گئی تھی"۔

۱۷۲۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ

۱۷۲۷...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بے شک صاحبِ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جس کے مالک نے اگر اس کا خیال رکھا تو وہ محفوظ رہا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو چلا گیا"۔
(جس کا مقصد یہ ہے کہ حافظِ قرآن اگر قرآن کریم کو یاد کرتا رہے' دہراتا رہے تو قرآن کریم لمبا محفوظ رہے گا ورنہ بھول جائے گا)۔

۱۷۲۸...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ

۱۷۲۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ سے سابقہ حدیث (بیشک صاحب قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے جس کے مالک نے اگر اس کا خیال رکھا تو وہ محفوظ رہا اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو چلا گیا) ہی روایت فرماتے ہیں اس اضافہ کے ساتھ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب صاحبِ قرآن (حافظِ قرآن) رات دن اٹھ کر اسے یاد کرتا اور

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ

پڑھتا رہتا ہے تو قرآن اسے یاد رہتا ہے اور اگر پڑھتا نہیں رہتا تو بھول جاتا ہے''۔

۱۷۲۹...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا

۱۷۲۹...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''ان میں کا (حفاظ قرآن میں کا) بہت برا شخص ہے وہ جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا' (وہ بھولا نہیں) بلکہ بھلادیا گیا۔ قرآن کو یاد کرنے کی کوشش کیا کرو کہ قرآن لوگوں کے سینوں سے ان چوپایوں کی بہ نسبت جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو اور وہ رسی تڑا کر بھاگتے ہوں زیادہ بھاگنے والا ہے''۔

۱۷۳۰...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ تَعَاهَدُوا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ

۱۷۳۰...... شقیقؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ' نے فرمایا:

''اس مصحف (قرآن) کا خیال رکھو' بعض مرتبہ مصحف کی بجائے قرآن ہی کہا۔

کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے ایک ٹانگ بندھے چوپایوں کی بہ نسبت زیادہ بھاگنے والا ہے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ وہ بھلادیا گیا''۔

۱۷۳۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ

۱۷۳۱...... شقیق بن سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہا' سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ:

''بہت ہی برا ہے وہ شخص جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں سورت یا فلاں فلاں آیت بھول گیا (وہ بھولا نہیں) بلکہ وہ بھلادیا گیا ہے''۔

۱۷۳۲...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا
وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِابْنِ بَرَّادٍ

۱۷۳۲...... ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قرآن کا خیال رکھا کرو' جس ذات کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اس کی قسم! یہ قرآن اس اونٹ سے جو بندھا ہو زیادہ بھاگنے والا ہے"۔ ❶
(ولفظ الحدیث لابن براد)

باب-۲۶۶ استحباب تحسين الصوت بالقرآن
قرآن کریم خوش الحانی سے پڑھنا مستحب ہے

۱۷۳۳...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ

۱۷۳۳...... حضرت ابوہریرہ ﷺ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اللہ تعالیٰ کوئی چیز اتنے دھیان اور توجہ سے نہیں سنتے جتنا کسی خوش الحان نبی کی جو خوبصورت قرآن پڑھتا ہے تلاوت سنتے ہیں"۔

۱۷۳۴...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ

۱۷۳۴...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ ان اسناد کے ساتھ روایت منقول ہے۔ فرمایا: جیسا کہ اس نبی سے سنتا ہے جو کہ خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم پڑھے۔

۱۷۳۵...... حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

۱۷۳۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح کہ اس نبی کی آواز کو جو خوش الحانی اور بلند آواز سے پڑھے۔

---

❶ اس باب کی ابتدائی دو احادیث میں نبی ﷺ کے نسیانِ قرآن کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا فلاں فلاں آیت مجھے بھلا دی گئی۔ جاننا چاہیئے کہ آپ ﷺ کے نسیان کی دو صورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ آیت آپ ﷺ کو یاد تو تھی لیکن عند التلاوہ آپ ﷺ کے ذہن سے نکل گئی اور یاد نہیں آرہی۔ یہ نسیان عارضی ہے۔ اور بشری طبیعت کا خاصہ ہے' اور اسی کو آپ ﷺ نے ایک حدیث میں جو ابنِ مسعودؓ سے منقول ہے فرمایا کہ: میں بھی تمہاری طرح کا بندہ بشر ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں"۔
نسیان کی دوسری صورت یہ ہے کہ حق تعالیٰ آپ کے قلب اطہر سے کوئی آیت اٹھالیں اس کی تلاوت کی منسوخی کے لئے اور اس نسیان کی طرف آیت قرآن سنقرئك فلاتنسى إلا ماشاء الله (الاعلیٰ پ ۳۰) میں اشارہ ہے۔ تو پہلی قسم کا نسیان عارضی ہے اور جلدی زائل ہونے والا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون جب کہ نسیان کی دوسری صورت قرآن کریم کی آیت ماننسخ من آية...... الآية کے تحت داخل ہے۔ لہٰذا کسی کو یہ شبہ نہیں ہونا چاہیئے کہ جب حضور علیہ السلام کو آیات میں نسیان ہو گیا تو نعوذ باللہ قرآن قابل اعتماد نہ رہا۔ (ملخصاً از فتح الملهم للشيخ عثمانی رحمہ اللہ)

هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ

۱۷۳۶...... و حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ

۱۷۳۶...... حضرت ابن ہاد رضی اللہ عنہ حسب سابق روایت ان اسناد کے ساتھ مروی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اس روایت سمع کا لفظ نہیں ہے۔

۱۷۳۷...... وحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ كَأَذَنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ

۱۷۳۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتے جیسے کہ اس نبی کی آواز کو سنتے ہیں جو بلند آواز سے قرآن پڑھتا ہے۔

۱۷۳۸...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ كَإِذْنِهِ

۱۷۳۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے یحییٰ بن کثیر کی روایت (اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتے جیسے کہ اسی نبی کی آواز کو سنتے ہیں جو بلند آواز سے قرآن پڑھتا ہے) کی طرح نقل کرتے ہیں۔ مگر ابن ایوب نے اپنی روایت میں کاذنہ کا لفظ بولا ہے۔

۱۷۳۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ أَوِ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

۱۷۳۹...... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بے شک عبداللہ بن قیس یا اشعری رضی اللہ عنہ کو آلِ داؤد کی خوبصورت آوازوں میں سے آواز عطا کی گئی ہے"۔

۱۷۴۰...... و حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي مُوسَى لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

۱۷۴۰...... ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے:
"کاش! تم مجھے دیکھتے گزشتہ رات جب میں تمہاری قرأت سن رہا تھا، بیشک تمہیں آلِ داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی عطا کی گئی ہے"۔ (مزمار اصل میں ایک آلۂ موسیقی ہے یہاں آواز کو اس سے مشابہت دی گئی ہے)۔

۱۷۴۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ

۱۷۴۱...... حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ والے سال ایک سفر میں سورۃ الفتح پڑھی اپنی

قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فِي مَسِيرٍ لَهُ سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَّعَ فِي قِرَاءَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ

سواری پر اور آپ ﷺ آواز سے دہرا کر پڑھتے رہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے پاس جمع ہو جائیں گے تو میں آپ ﷺ کی قرأت تم کو بتاتا۔ (کہ کیسے آپ ﷺ قرأت کرتے تھے)۔

١٧٤٢...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ وَرَجَّعَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذَلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۴۲...... عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے روز اپنی اونٹنی پر سوار دیکھا کہ سورۃ الفتح پڑھ رہے ہیں۔ ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے پڑھ کر سنایا اور دہرا کر پڑھا۔

معاویہ بن قرۃ کہتے ہیں کہ اگر لوگ نہ ہوتے تو میں تمہیں وہ قرأت کر کے سناتا جسے ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ذکر کیا۔

١٧٤٣...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلَى رَاحِلَةٍ يَسِيرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ

۱۷۴۳...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ روایت (ابن مغفل رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کو فتح مکہ کے دن سورۃ الفتح پڑھتے دیکھا...... الخ) ان اسناد کے ساتھ منقول ہے لیکن فرق یہ ہے کہ خالد بن حارث کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار تھے اور سورہ فتح پڑھتے جا رہے تھے اونٹنی کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۲۶۷ نزول السكينة لقرأة القرآن

قرأتِ قرآن پر نزول سکینت کا بیان

١٧٤٤...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدُورُ وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ

۱۷۴۴...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورۃ الکہف کی تلاوت کر رہا تھا جبکہ اس کا گھوڑا قریب ہی لمبی دو مضبوط رسیوں سے بندھا ہوا تھا کہ اس پر ایک بدلی چھا گئی اور وہ گھومنے اور قریب ہونے لگی، گھوڑا بدکنے لگا اسے دیکھ کر، جب صبح ہوئی تو وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات ذکر کی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ (بدلی) درحقیقت ایک سکینت تھی جو قرآن کی برکت سے نازل ہوئی تھی۔

١٧٤٥...... و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۷۴۵...... حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی، گھر میں ایک جانور بھی تھا، وہ اچانک بدکنے لگا،

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ

اس شخص نے دیکھا تو ایک بدلی نے اسے ڈھانپ لیا تھا' اس نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! پڑھتے جاؤ! کیونکہ وہ سکینت تھی جو قرآن کی تلاوت کے وقت یا تلاوت کیلئے نازل ہوتی ہے۔

١٧٤٦...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ فَذَكَرَا نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُزُ

١٧٤٦...... حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت (ایک شخص نے سورۃ الکہف کی تلاوت کی تو ایک بدلی نے اس کو گھیر لیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بدلی سکینت ہے...... الخ) منقول ہے۔ مگر اس روایت میں تَنفِر کا لفظ بولا ہے۔

١٧٤٧...... و حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي إِذْ جَالَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا خَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ

١٧٤٧...... ابو سعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات وہ اپنے کھجوروں کے گودام میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران اچانک ان کا گھوڑا کودنے لگا۔ انہوں نے تلاوت کی تو وہ پھر کودنے لگا' انہوں نے پھر قرأت کی تو پھر کودنے لگا۔ اُسید ﷺ کہتے ہیں کہ مجھے ڈر ہوا کہ کہیں وہ یحیٰ کو (جو ان کے بیٹے تھے اور قریب میں سو رہے تھے) کچل نہ ڈالے' لہٰذا میں اس کی طرف اٹھا تو دیکھا کہ ایک سایہ سا میرے سر پر سایہ فگن ہے جس میں چراغوں کی مانند روشنی ہے جو فضا میں چڑھتی جا رہی ہے میری حدِ نظر تک۔ اُسید ﷺ کہتے ہیں کہ صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آج رات تقریباً درمیانی شب میں میں اپنے کھجور کے گودام میں تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن حضیر! پڑھے جاؤ۔ اُسید ﷺ نے کہا میں پڑھتا رہا تو وہ پھر بدکنے لگا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابنِ حضیر! پڑھے جاؤ۔ انہوں نے کہا میں نے پڑھنا شروع کیا تو وہ پھر بھی بدکنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابنِ حضیر! پڑھے جاؤ! انہوں نے کہا کہ پھر میں فارغ ہو گیا (قرأت سے) یحیٰ قریب ہی تھا مجھے خوف ہوا کہ گھوڑا کہیں اسے روند نہ ڈالے تو میں نے دیکھا کہ ایک سایہ سا ہے جس میں چراغ سے روشن ہیں جو حد نگاہ تک فضا میں بلند ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تو ملائکہ تھے جو تمہاری تلاوت سن رہے تھے اور اگر تم تلاوت جاری رکھتے (اور پڑھتے

رہتے) تو صبح اس حال میں کرتے کہ لوگ فرشتوں کو دیکھتے اور وہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہتے۔

۱۷۴۸ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ

۱۷۴۸ ...... حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ مؤمن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ اور ذائقہ بھی مزیدار اور پاکیزہ ہے"۔

"اور وہ مؤمن کہ تلاوتِ قرآن نہیں کرتا کھجور کی طرح ہے کہ خوشبو کچھ نہیں البتہ مزا اور ذائقہ میٹھا ہے"۔

"وہ منافق کہ قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال گل ریحان کی سی ہے کہ خوشبو عمدہ اور ذائقہ کڑوا ہے"۔

"اور وہ منافق کہ قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل (اندرائن) کی سی ہے کہ نہ خوشبو کچھ ہے اور مزا بھی اس کا کڑوا ہے"۔ (1)

۱۷۴۹ ...... وحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ

۱۷۴۹ ...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (وہ مؤمن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ اور ذائقہ بھی مزیدار اور پاکیزہ ہے... الخ) منقول ہے اور اس میں منافق کے بجائے "فاجر" کا لفظ مذکور ہے۔

باب-۲۶۸ فضيلة حافظ القرآن

حافظِ قرآن کی فضیلت

۱۷۵۰ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۱۷۵۰ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قرآن کریم کا ماہر (مشاق حافظ) منازلِ آخرت میں کاتبینِ ملائکہ کرام جو نیک اور بار ہیں ان کے ساتھ ہوگا، اور جو شخص تلاوت قرآن میں اٹک

---

(1) نبی کریم ﷺ نے ایمان کو ذائقہ کی صفت سے متصف کیا اور تلاوت کو خوشبو سے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان زیادہ اوثق اور مضبوط ہوتا ہے بہ نسبت تلاوت کے جیسے پھل میں ذائقہ زیادہ اوثق ہوتا ہے بہ نسبت خوشبو کے کہ بعض اوقات خوشبو نہیں رہتی لیکن ذائقہ ہوتا ہے اس طرح بعض اوقات تلاوت نہیں پائی جاتی لیکن ایمان رہتا ہے۔ پھر ترنج کی مثال دینے میں کیا حکمت تھی حالانکہ بعض دوسرے پھل بھی ایسی صفت سے متصف ہیں کہ خوشبو اور ذائقہ دونوں عمدہ ہوتے ہیں۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس کی حکمت واللہ اعلم یہ ہے کہ ترنج ایک ایسا پھل ہے کہ اگر گھر میں ہو تو جنات نہیں آتے۔ تو مثال بھی اس پھل کی دی اشارہ کرنے کے لئے کہ تلاوت قرآن سے شیاطین بھی بھاگ جاتے ہیں۔ اور ترنج کا بیج سفید ہوتا ہے اور مومن کا قلب بھی سفید ہوتا ہے لہٰذا اس مناسبت سے ترنج سے تشبیہ دی۔ واللہ اعلم (فتح الملہم عثمانی ار ۳۵۰)

الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ

اٹک کر پڑھتا ہے اور اس طرح پڑھنا اس پر شاق گذرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے دو اجر ہیں (کیونکہ اٹک اٹک کر پڑھنے سے تلاوت میں دل نہیں لگتا، لیکن یہ اس کے باوجود بھی محبت کرتا اور لگا رہتا ہے، اس لئے اسے دوہرا اجر ملتا ہے)۔

۱۷۵۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۷۵۱...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ روایت (قرآن کا ماہر منازل آخرت میں کاتبین ملائکہ کے ساتھ ہوگا...... الخ) ان اسناد کے ساتھ منقول ہے۔

و قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَالَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ

لیکن اس وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس پر سختی ہوتی ہے تو اس کیلئے دو ثواب ہیں۔

باب-۲۶۹ استحباب قرأة القرآن على اهل الفضل والحذاق فيه و ان كان القارئ افضل من اعقرو عليه

اہل کمال و فضل کے سامنے تلاوت قرآن مستحب ہے

۱۷۵۲...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ آللهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي

۱۷۵۲...... حضرت انس ﷺ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں"۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر حکم فرمایا ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تمہارا نام لے کر حکم فرمایا ہے۔ یہ سن کر ابی ﷺ (مارے خوشی کے) رونے لگے۔ ❶

۱۷۵۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ

۱۷۵۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے لم یکن الذین کفروا...... پڑھوں۔ ابی بن

---

❶ اس باب کا مقصد یہ ہے کہ تلاوت و قرأت کے ماہر کے سامنے تلاوت کرنا مستحب ہے خواہ قاری درجہ میں اس سے بلند ہی ہو۔ یہاں حضور علیہ السلام ظاہر ہے ابیؓ سے بلند رتبہ پر فائز ہیں۔ نبوت و صحابیت میں کوئی نسبت نہیں ہے لیکن چونکہ ابیؓ فنِ قرأت میں سب سے اعلیٰ ہیں اور تمام صحابہ میں سب سے بڑی قاری ہیں لہٰذا حضور ﷺ نے ان کے سامنے بحکم خداوندی تلاوت کی۔

اس سے حضرت ابیؓ کی فضیلت بھی ظاہر ہوئی کہ اللہ نے حضور علیہ السلام کو حکم دیا کہ انہیں سنائیں۔ جب کہ حضرت ابیؓ کا رونا درحقیقت خوشی کے تھا کہ اتنا بڑا اعزاز انہیں ملا کہ حق تعالیٰ نے ان کا نام لیا اس اعزاز کے ملنے پر خوشی سے رونے لگے۔ (قرطبیؒ) بخاری کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ابیؓ نے فرمایا کہ رب العالمین کے ہاں میرا ذکر کیا گیا؟ فرمایا ہاں! (فتح الملہم ۱/۳۵۱)

كَعْبٍ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَكَى

کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيٍّ بِمِثْلِهِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ روایت (اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے **لم یکن الذین کفروا**...... پڑھنے کا حکم فرمایا...... الخ) اس سند سے منقول ہے۔

باب-۲۷۰ فضل استماع القرآن و طلب القرأة من حافظه للاستماع والبكاء عند القراءة والتدبر

حافظ قرآن سے قرآن سننے کا مطالبہ کرنے کی فضیلت اور بوقت قرأت رونے اور غور کرنے کا بیان

۱۷۵۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ

۱۷۵۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ: میرے سامنے قرآن پڑھو"۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے سامنے پڑھوں، حالانکہ آپ ﷺ پر تو نازل ہوا ہے۔ فرمایا:

میری خواہش ہے کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء کی تلاوت کی۔ یہاں تک کہ جب میں آیت

فكيف إذا جئنا من كلّ أمّةٍ بشهيد...... الآية [1]

تک پہنچا تو میں نے سر اوپر اٹھایا یا کسی آدمی نے میرے پہلو میں ٹھوکا دیا تو میں نے سر اٹھایا تو دیکھا آپ ﷺ کے آنسو بہہ رہے ہیں۔

۱۷۵۵...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَمِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اقْرَأْ عَلَيَّ

۱۷۵۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ منبر پر بیٹھے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کہ میرے سامنے قرآن پڑھو تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء کی تلاوت فرمائی...... الخ۔

۱۷۵۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ اقْرَأْ عَلَيَّ قَالَ أَقْرَأُ

۱۷۵۶...... ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے سامنے قرآن پڑھو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کے سامنے قرآن پڑھوں حالانکہ آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے

---

[1] یہ سورۃ النساء کی آیت ہے اور آنحضرت ﷺ کا اس پر رونا اس وجہ سے تھا کہ اس آیت میں قیامت کے احوال اور تمام امم وملل کے جمع کرنے کا بیان ہے اور پھر اپنی امت پر نبی ﷺ کو گواہ بنایا جائے گا اس کا تذکرہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے۔ تو اس کا تصور اور خیال آپ ﷺ کو افسردہ کر گیا اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ (فتح الملہم ۱ / ۳۵۱)

عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴾ فَبَكَى قَالَ مِسْعَرٌ فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيهِمْ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ شَكَّ مِسْعَرٌ

علاوہ کسی سے سنوں۔ چنانچہ انہوں نے سورۃ النساء کی ابتداء سے آیت:
فكَيْف إذا جئنا .... الآية
تک تلاوت کی۔ آنحضرت ﷺ (تلاوت سن کر) رونے لگے۔
مسعر کہتے ہیں کہ مجھ سے معن نے جعفر بن عمرو بن حریث نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے (مذکورہ آیت کے جواب میں) فرمایا: "میں جب تک ان کے درمیان ہوں ان کا گواہ ہوں"۔

۱۷۵۷ ...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ بِحِمْصَ فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ اقْرَأْ عَلَيْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاللهِ مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ قَالَ قُلْتُ وَيْحَكَ وَاللهِ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا أَنَا أُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ قَالَ فَقُلْتُ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ لَا تَبْرَحُ حَتَّى أَجْلِدَكَ قَالَ فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ

۱۷۵۷ ...... عبد اللہ ﷺ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں حمص (ملک شام) میں تھا تو بعض لوگوں نے مجھ سے کہا:
"ہمارے سامنے قرآن کی تلاوت کیجئے۔ چنانچہ میں نے سورۃ یوسف ان کے سامنے پڑھی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا کہ: اللہ کی قسم! یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی۔ میں نے کہا تیرا ستیاناس! اللہ کی قسم! یہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھی پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کہ بہت خوب پڑھا تم نے؟ میں ابھی اس سے گفتگو کر ہی رہا تھا کہ شراب کی بو میں نے اس کے منہ میں پائی۔ میں نے کہا کہ تو شراب پیتا ہے اور (اس کے نشہ میں) کتاب اللہ کی تکذیب کرتا ہے، تو ٹھہرا رہے گا یہاں تک کہ میں تجھے کوڑے مارلوں۔ چنانچہ میں نے اس پر کوڑوں کی حد جاری کی۔

۱۷۵۸ ...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ

۱۷۵۸ ...... حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے سابقہ روایت (حضرت عبد اللہ سے لوگوں نے کہا کہ ہم کو قرآن سناؤ تو انہوں نے سورہ یوسف پڑھی ...... الخ) ان اسناد کے ساتھ مروی ہے۔
اور اس ابو معاویہ کی روایت احسنت کا لفظ نہیں ہے۔

باب-۲۷۱ فضل قرأة القرآن فى الصلاة و تعلمه

نماز میں تلاوتِ قرآن اور سیکھنے سکھانے کی فضیلت

۱۷۵۹ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ

۱۷۵۹ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کیا تم میں سے کسی کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ جب وہ (شام کو) گھر واپس

إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ـ

لوٹے تو گھر میں تین نہایت فربہ اور موٹی حاملہ اونٹنیاں پائے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا: پس تین آیات جنہیں تم میں سے کوئی نماز میں پڑھے اس کے لئے تین فربہ حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے"۔

١٧٦٠...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ

١٧٦٠...... حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ 'فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار صُفّہ میں بیٹھے تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: "تم میں سے کس کو یہ بات پسند ہے کہ روزانہ صبح کو بطحان یا عقیق کی وادی میں جائے اور دو بڑے کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے؟ (یعنی کسی کا مال چھینے یا ناحق بھی نہ لے اور بالکل حلال طریقہ سے اسے ملے)۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک یہ بات پسند کرتا ہے۔ فرمایا: کیا تم میں سے کوئی صبح کو مسجد میں نہ چلا جایا کرے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کی دو آیات پڑھ لے یا سکھادے تو یہ اس کیلئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیات تین اونٹنیوں سے اور چار آیات چار سے بہتر ہیں اور اسی طرح جتنی بھی تعداد ہو (آیات کی) اتنے ہی اونٹوں سے بہتر ہے"۔

باب-٢٧٢ فضل قرأة القرآن و سورة البقـــــرة

قرآن کریم اور سورۃ البقرہ کی فضیلت

١٧٦١...... حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ

١٧٦١...... حضرت ابو اُمامہ الباہلی رضی اللہ عنہ 'فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔
"قرآن پڑھا کرو' کیونکہ یہ قرآن قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفیع بن کر آئے گا"۔ دو چمکتی سورتیں پڑھا کرو' البقرہ' اور آلِ عمران' کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا کہ یہ دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا دو ڈاریں ہیں اڑتے پرندوں کی اور اپنے پڑھنے والوں کے لئے حجت کریں گی سورۃ البقرہ پڑھو کہ اس کا پڑھنا موجب برکت' اس کا چھوڑنا موجب حسرت ہے اور بطلہ کا زور ان دو سورتوں پر نہیں چلتا"۔ معاویہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بطلہ جادوگروں کو کہتے ہیں۔

١٧٦٢...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ

١٧٦٢...... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ روایت (قرآن پڑھا

قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَأَنَّهُمَا فِي كِلَيْهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ بَلَغَنِي

کرو کیونکہ قرآن قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفیع بن کر آئے گا......الخ)ان اسناد سے مروی ہے۔
مگر اس روایت میں دونوں مقام پر اَوْ کے بجائے وَکَاَنَّهُمَا کا لفظ ہے اور آخر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا قول بھی مذکور نہیں۔

١٧٦٣...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهٖ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

١٧٦٣...... نواس بن سمعان الکلابیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے روز قرآن کریم کو اور اس کے پڑھنے والوں کو جو اس پر عمل کرتے ہوں گے لایا جائے گا اس سے آگے سورۃ البقرہ اور آلِ عمران ہوں گی"۔
اور رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کے لئے تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں اس کے بعد آج تک نہیں بھولا فرمایا کہ: گویا وہ دونوں بادل ہیں یا سیاہ سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہوگی' یا دونوں اڑتے ہوئے پرندوں کی دوڈاریں ہیں جو اپنے پڑھنے والے کی طرف سے حجت کریں گی"۔

باب-٢٧٣ فضل الفاتحة وخواتيم البقــــرة
سورۃ الفاتحہ کی اور بقرہ کی اختتامی آیات کی فضیلت

١٧٦٤...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عِيسٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ

١٧٦٤...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام' نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اپنے اوپر ایک زوردار آواز سنی' انہوں نے سر اوپر اٹھایا اور فرمایا کہ:
"یہ ایک دروازہ (کی آواز) ہے آسمان کے' جو آج کھولا گیا ہے' آج سے قبل کبھی نہیں کھولا گیا تھا' اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا زمین کی طرف جو آج سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا تھا' اس نے سلام کیا اور کہا: آپ ﷺ کو دونوروں کی خوشخبری ہو جو آپ کو عطا ہوئے ہیں آپ ﷺ سے قبل کسی کو نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ ایک فاتحۃ الکتاب ہے اور دوسرا البقرہ کی اختتامی آیات ہیں' آپ ہرگز اس میں سے کوئی حرف نہیں پڑھیں گے' مگر یہ کہ وہ آپ کو عطا ہوگا (جو کچھ اس میں مانگا گیا ہے)۔

١٧٦٥...... وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

١٧٦٥...... عبدالرحمنؒ بن یزید کہتے ہیں کہ میں ابو مسعود رضی اللہ عنہ' سے بیت اللہ کے پاس ملا اور ان سے کہا کہ مجھے ایک حدیث آپ کے

بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

واسطے سے پہنچی ہے سورۃ البقرہ کی دو آیات سے متعلق۔ انہوں نے کہا ہاں (ٹھیک ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کو جو بھی رات میں پڑھ لے گا وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی"۔

۱۷۶۶...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۷۶۶...... حضرت منصور سے سابقہ روایت (سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات کو جو بھی رات میں پڑھے گا وہ اس کیلئے کافی ہو جائیں گی) ان اسناد سے مروی ہے۔

۱۷۶۷...... و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۶۷...... حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے سورۃ البقرہ کی آخری یہ دو آیات پڑھیں رات میں تو یہ اس کے لئے (ہر شر سے) کافی ہو جائیں گے"۔
عبدالرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ پھر میں ابو مسعودؓ سے ملا وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھ سے نبی ﷺ کے حوالہ سے یہی بات بیان کی۔

۱۷۶۸...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۷۶۸...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح (جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں رات میں تو یہ اس کیلئے ہر شر سے کافی ہو جائیں گی) روایت نقل فرماتے ہیں۔

۱۷۶۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۷۶۹...... حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ اسی طرح (جس نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات رات میں پڑھیں تو یہ اس کیلئے ہر شر سے کافی ہو جائیں گی) مروی ہے۔

باب - ۲۷۴ فضل سورة الكهف وآية الكرسى

سورۃ الکہف اور آیت الکرسی کی فضیلت

۱۷۷۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ

۱۷۷۰...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ

"جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ ہو گیا۔

۱۷۷۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۷۷۱...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت (جس نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ ہو گیا) ان اسناد سے مروی ہے۔

قَالَ شُعْبَةُ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ و قَالَ هَمَّامٌ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ كَمَا قَالَ هِشَامٌ

شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں اور ہمام نے کہا سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں دس آیتیں جیسا کہ ہشام نے بیان کیا۔

۱۷۷۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ (اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ وَاللهِ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ

۱۷۷۲...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے: اے ابوالمنذر! (یہ ان کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی کتاب کی آیات میں سے کونسی آیت جو تمہارے پاس ہے (تمہیں یاد ہے) سب سے عظیم ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ و رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔
آپ ﷺ نے پھر وہی بات ارشاد فرمائی تو میں نے عرض کیا: وہ آیت اللہ لاإله الآية (آیت الکرسی) ہے۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ابوالمنذر! تمہارا علم تمہیں مبارک ہو"۔

باب-۲۷۵ فضل قرأة قل هو الله احد

سورۃ الاخلاص کی فضیلت

۱۷۷۳...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

۱۷۷۳...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
کیا تم میں سے کوئی رات میں ایک تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے؟ صحابہ ﷺ نے عرض کیا: ہم کیسے پڑھ سکتے ہیں۔ فرمایا:
ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَد

(سورۂ اخلاص) پڑھنا ایک تہائی قرآن کے برابر ہے (اجر و ثواب میں)۔

۱۷۷۴...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ

۱۷۷۴...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اور اس میں یہ ہے کہ نبی ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین حصے کئے اور قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد کو قرآن کا ایک جزو بنادیا"۔

(کیونکہ اس سورۃ میں حق تعالیٰ نے اپنی خاص صفات توحید کامل احدیت، صمدیت، ابدیت، وغیرہ کو بیان کیا ہے)۔

۱۷۷۵...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيٰى قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ احْشُدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ إِنِّي أُرَى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

۱۷۷۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سب جمع ہو جاؤ کہ میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھنے والا ہوں" چنانچہ جس نے جمع ہونا تھا ہو گیا۔ پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد پڑھی پھر گھر میں داخل ہو گئے۔

اب ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے آپ ﷺ کے پاس اور اسی وجہ سے آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں۔

نبی ﷺ پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پڑھوں گا' آگاہ ہو جاؤ کہ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد ثلثِ قرآن کے برابر ہے (اجر میں)۔

۱۷۷۶...... و حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ حَتّٰى خَتَمَهَا

۱۷۷۶...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ثلثِ قرآن پڑھوں گا۔

پھر آپ ﷺ نے قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد اللهُ الصَّمَد آخر تک پڑھی۔

۱۷۷۷...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۷۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو لشکر پر امیر بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نمازوں میں قرآن کی قرأت کرتے تو قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد پر ختم کرتے۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ان (امیر صاحب) سے پوچھو کہ کس وجہ سے انہوں نے یہ عمل

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ

کیا؟ لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسے پڑھوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: انہیں یہ بتلادو کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں محبوب رکھتا ہے۔ (جیسے تم اس سورت سے محبت کرتے ہو)۔

باب-۲۷۶ فضل قرأة المعوذتين

معوّذتین کی فضیلت

١٧٧٨...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

۱۷۷۸...... حضرت عُقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: کیا تم نہیں دیکھتے اُن آیات کو جو آج رات نازل ہوئیں کہ ان جیسی آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں،

قُلْ أعوذ بربّ الفلق اور قل أعوذ بربّ الناس

(ان کے پڑھنے سے شیاطین و جنات کے اثرات اور آسیب و سحر سے حفاظت رہتی ہے)۔

١٧٧٩...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۷۷۹...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیتیں نازل کی گئی ہیں اس جیسی کبھی نہیں دیکھی گئیں یعنی معوذتین (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس)۔

١٧٨٠...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ وَكَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ

۱۷۸۰...... حضرت اسماعیل سے سابقہ روایت ان اسناد سے مروی ہے۔ اور اس او اسامہ کی روایت میں عقبہ بن عامر کے متعلق ہے کہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بلند مرتبہ والے تھے۔

باب-۲۷۷ فضل من يقوم بالقرآن و يعلّمه و فضل من تعلم حكمة من فقه او غيره فعمل بها و عملها

قرآن پر عمل کرنے اور اس کی تعلیم دینے کی فضیلت

١٧٨١...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ

۱۷۸۱...... سالمؒ اپنے والد (ابن عمرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ

اللہ ﷺ نے فرمایا:
"حسد کرنا جائز نہیں ہے سوائے دو افراد پر۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کی دولت سے نوازا اور وہ دن رات اس کی تلاوت پر کمربستہ رہتا ہو اور دوسرے وہ شخص جسے اللہ نے مال (حلال) سے نوازا اور وہ اسے رات دن (راہِ خدا میں) خرچ کرتا ہو"۔ (حسد بمعنی رشک اور غبطہ کے ہے)۔

۱۷۸۲...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ هَذَا الْكِتَابَ فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ

۱۷۸۲...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "حسد روا نہیں مگر دو افراد پر، وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا فرمایا اور اسے حق کے کاموں پر ہلاک (خرچ) کرنے پر لگادیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ نے حکمت (مراد قرآن ہے) سے نوازا اور وہ اس کے موافق فیصلے کرتا ہے اور اسے سکھاتا ہے"۔ (ایسے دو افراد کے بارے میں انسان کو رشک کرنا چاہیئے کہ یہ نعمتیں ہمیں بھی عطا ہوں)۔

۱۷۸۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

۱۷۸۳...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رشک دو شخصوں کے علاوہ کسی اور پر نہیں ہو سکتا ایک تو ہو کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اسے راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرے وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت دی کہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کو سکھاتا ہے۔

۱۷۸٤...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنَ أَبْزَى قَالَ وَمَنِ ابْنُ أَبْزَى قَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ

۱۷۸٤...... عامرؒ بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، سے ملے "عسفان" کے مقام پر، عمرؓ نے انہیں مکہ کا گورنر بنادیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ، نے ان سے پوچھا کہ تم نے اہلِ وادی (اہلِ مکہ مکرمہ) پر کس کو اپنا نائب مقرر کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابنِ ابزیٰ کو، فرمایا کہ کون ابنِ ابزیٰ؟ کہا کہ وہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نے ان لوگوں پر ایک آزاد کردہ غلام کو حاکم بنادیا۔ نافع نے کہا کہ وہ (اصل میں) اللہ کی کتاب کے قاری اور فرائض و میراث کے عالم ہیں۔ حضرت عمرؓ نے یہ سن

نَبِيِّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ

کر فرمایا: سنو! تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کے ذریعہ کچھ لوگوں (اقوام) کو مقامِ بلند عطا کرے گا اور کچھ دوسروں کو اسی کے ذریعہ رسوا کرے گا"۔ (یہ حدیث اسی واسطے بیان کی کہ ابنِ ابزیٰ جو ایک غلام تھے اللہ نے ان کو قرآن کے ذریعہ عزت بخشی)۔

۱۷۸۵...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۷۸۵...... حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے ابراہیم بن سعد کی روایت (نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ کچھ لوگوں کو مقامِ بلند عطا کرے گا اور کچھ دوسروں کو اس کے ذریعہ رسوا کرے گا) کی طرح مروی ہے۔

باب-۲۷۸ بيان ان القرآن انزل على سبعة احرف و بيان معناها

قرآن کے سات حروف پر نازل ہونے کا بیان اور اس کا مفہوم

۱۷۸۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

۱۷۸۶...... عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے ھشام رضی اللہ عنہ بن حکیم بن حزام سے سنا کہ وہ سورۃ الفرقان کو اس طریقہ سے ہٹ کر پڑھتے ہیں جس طریقہ سے میں پڑھتا ہوں۔ اور یہ سورت رسول اللہ ﷺ مجھے پڑھا چکے تھے (اس لئے میں اس طریقہ کے خلاف پڑھتا دیکھ کر چونکا) اور قریب تھا کہ میں جلد بازی میں ان کو ٹوک دیتا لیکن، پھر میں نے انہیں مہلت دی اور جب وہ فارغ ہو گئے تلاوت سے تو اپنی چادر ان کے گلے میں ڈال کر انہیں کھینچا اور (اسی حالت میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس انہیں لے آیا اور کہا کہ یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے اسے سورت فرقان پڑھتے سنا ہے اور جس طریقہ سے آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی ہے اس طریقہ کے خلاف پڑھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو (اور اس سے فرمایا کہ) پڑھو' اس نے اسی قرأت پر پڑھا جس پر میں نے اسے سنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طریقہ پر یہ نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ تم پڑھو۔ میں نے (اپنے طریقہ سے) پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ "بے شک قرآن کریم سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے' لہٰذا جس طریقہ میں

تمہیں سہولت ہو اس پر پڑھو۔

۱۷۸۷...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ

۱۷۸۷...... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم کو رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہی میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا...... آگے سابقہ حدیث کی مانند پورا واقعہ بیان کیا اس تبدیلی کے ساتھ کہ: قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان کو جکڑ لوں لیکن پھر میں نے صبر سے کام لیا یہاں تک کہ انہوں نے سلام پھیر دیا''۔

۱۷۸۸...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِوَايَةِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ

۱۷۸۸...... زہری رضی اللہ عنہ سے یونس کی روایت (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ہشام کو آپ علیہ السلام کی حیات مبارکہ ہی میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا...... الخ) کی طرح ان اسناد سے مروی ہے۔

۱۷۸۹...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ

۱۷۸۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف پر قرآن پڑھایا' میں ان سے رجوع کر کے ایک سے زائد حرفوں پر قرأت کی درخواست کرتا رہا اور وہ اضافہ فرماتے رہے یہاں تک کہ سات حروف پر انتہا فرمائی''۔ ❶

---

❶ قرآن کریم کی سات حرفوں پر قرأت کا مطلب: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تلاوت میں آسانی پیدا کرنے کے لئے امت محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ایک سہولت یہ عطا فرمائی ہے کہ اس کے الفاظ کو مختلف طریقوں سے پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ایک انسان ایک طریقہ سے ایک لفظ نہیں پڑھ سکتا تو اسے دوسرے طریقہ سے پڑھنے کی سہولت ہو جاتی ہے۔ اسی باب میں آگے حضرت ابیؓ بن کعب کی روایت آرہی ہے جس میں سات حرفوں کی قرأت کی اجازت کے واقعہ کا تفصیلی ذکر ہے۔ اور شروع میں حضرت عمرؓ کی حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد گذر چکا ہے کہ: 'بے شک یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے' لہٰذا جس طریقہ پر تمہیں سہولت ہو اس پر پڑھو''۔ سات حروف سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں محدثین وائمہ تفسیر کے مختلف اقوال ہیں جو علوم تفسیر کی کتابوں میں تفصیلاً مذکور ہیں ان کی تفصیل کے لئے اردو میں مولانا تقی عثمانی صاحب کی کتاب ''علوم القرآن' مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال محقق علماء کے نزدیک اس کا راجح مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی جو قرأتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہیں ان میں باہمی فرق واختلاف کل سات نوعیتوں پر مشتمل ہے۔ اور وہ سات نوعیتیں یہ ہیں:۔

۱) **اسماء کا اختلاف**...... جس میں مفرد' تثنیہ' جمع اور مذکر و مؤنث دونوں کا اختلاف شامل ہے۔ مثلاً: ایک قرأت میں تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ ہے جب کہ دوسری قرأت میں تَمَّتْ كَلِمَاتُ رَبِّكَ ہے۔

۲) **افعال کا اختلاف**...... کہ کسی قرأت میں صیغۂ ماضی ہے' کسی میں مضارع (مستقبل و حال) اور کسی میں امر۔ مثلاً: ایک قرأت میں رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ ہے اور دوسری میں رَبُّنَا بَعَّدَ بَيْنَ ہے۔

......(جاری ہے)

فَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ

ابن شہاب زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ وہ سات حروف ایسے معاملات میں ہیں جو (معنی کے اعتبار سے) ایک ہی رہتے ہیں اور ان میں حلال و حرام کا اختلاف واقع نہیں ہوتا" (حروف کی تبدیلی سے)۔

۱۷۹۰...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۷۹۰...... حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت (آپ ﷺ کو جبرئیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا پھر آپ ﷺ کی زیادتی کی درخواست پر زائد کرتے رہے یہاں تک کہ سات حرف تک نوبت پہنچ گئی) ان اسناد سے مروی ہے۔

۱۷۹۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ

۱۷۹۱...... حضرت ابی ﷺ بن کعب فرماتے ہیں کہ میں (ایک بار) مسجد میں تھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اس نے ایسی قرأت کی کہ جو میرے لئے اجنبی تھی، پھر ایک اور شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس نے ایک دوسری قرأت کی جو اس کے ساتھی کی

(گذشتہ سے پیوستہ)

۳) **وجوہِ اعراب کا اختلاف**...... جس میں اَعراب یعنی زبر، زیر، پیش کا فرق پایا جاتا ہے، مثلاً: لَایُضَارَّ کَاتِبٌ اور ذُوالعرشِ المَجِیْدُ کی جگہ ذُوالعَرْشِ المَجِیْدِ۔

۴) **الفاظ٭ کی کمی بیشی کا اختلاف**...... کہ ایک قرأت میں کوئی لفظ کم اور دوسری میں زیادہ ہو۔ مثلاً: ایک قرأت میں تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ کی جگہ تَجْرِیْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ۔ کہ ایک قرأت میں لفظ مِنْ ہے دوسری میں نہیں ہے۔

۵) **تقدیم و تاخیر کا اختلاف**...... کہ ایک قرأت میں کوئی لفظ مقدم ہے اور دوسری میں مؤخر۔ مثلاً: وجاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ۔ اور وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ۔

۶) **بدلیّت کا اختلاف**...... یعنی ایک قرأت میں جو لفظ استعمال ہوا ہے دوسری میں اس کے بجائے کوئی ملتا جلتا لفظ ہو مثلاً نُنْشِزُهَا اور نَنْشُرُهَا۔ فَتَبَيَّنُوْا اور فَتَثَبَّتُوْ۔ طَلْحٍ اور طَلْعٍ وغیرہ۔

۷) **لہجوں کا اختلاف**...... جس میں تفخیم، ترقیق، امالہ، مد، قصر، ہمز، اظہار اور ادغام وغیرہ کے اختلاف داخل ہیں۔

یعنی اس میں لفظ تو نہیں بدلتا لیکن اس کے پڑھنے کا طریقہ بدل جاتا ہے مثلاً: مُوْسٰی کو ایک قرأت میں مُوْسیٰ کی طرح پڑھا جاتا ہے۔

(کتاب اللوائح، ابوالفضل الرازی، بحوالہ الاتقان فی علوم القرن)

بہر حال! اختلافِ قرأت کی ان سات نوعیتوں کے تحت بہت سی قرأتیں نزل ہوئی تھیں اور ان کے باہمی فرق سے معنی میں کوئی قابلِ ذکر فرق نہیں ہوتا تھا، صرف تلاوت کی سہولت کے لئے ان کی اجازت دی گئی تھی۔ شروع میں چونکہ لوگ قرآن کریم کے اسلوب سے پوری طرح واقف نہ تھے اس لئے ان سات اقسام کے دائرے میں بہت سی قرأتوں کی اجازت دے دی گئی تھی، لیکن آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات والے سال حضرت جبرئیل علیہ السلام سے رمضان میں دو مرتبہ قرآن کریم کا دور فرمایا۔ جسے عرضۂ خیرہ، کہا جاتا ہے۔ اس وقت بہت سی قرأتیں منسوخ کر دی گئیں اور صرف وہ قرأتیں باقی رکھی گئیں جو آج تک تواتر کے ساتھ محفوظ چلی آرہی ہیں۔ (واللہ اعلم وعلمہ، اتم واحکم)

(تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں تفسیر معارف القرآن، مناہل العرفان، الاتقان فی علوم القرآن سیوطیؒ وعلوم القرآن العثمانیؒ)

فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قَرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ شَأْنَهُمَا فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ عليه السلام

قرأت کے علاوہ تھی‘ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی کہ اس شخص نے ایسی قرأت پڑھی ہے جو (میں نے نہیں سنی) میرے لئے اجنبی ہے۔ اور دوسرا آدمی داخل ہوا تو اس نے اس کی قرأت کے علاوہ کوئی اور قرأت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم فرمایا۔ دونوں نے قرأت کی تو نبی ﷺ نے ان دونوں کی تحسین فرمائی۔ ابی ؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں ایک ایسی تکذیب کا خیال آگیا کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی کبھی نہ آیا تھا۔ ❶

جب رسول اللہ ﷺ نے میری اس کیفیت کو ملاحظہ فرمایا جس نے مجھے ڈھانپ رکھا تھا‘ تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا‘ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور (میری یہ حالت ہو گئی) گویا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں خوف سے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابی ؓ! مجھے پہلے یہی حکم بھیجا گیا تھا کہ میں قرآن کی تلاوت ایک حرف پر ہی کروں‘ لیکن میں نے جواب میں یہ عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرمائی جائے۔ چنانچہ مجھے دو حروف (قرأت) پر پڑھنے کی اجازت دی گئی‘ میں نے پھر جواباً عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرمائی جائے‘ چنانچہ مجھے تیسری بار جواب دیا گیا کہ سات حروف پر پڑھوں۔ اور بارگاہ الٰہی سے مجھے ارشاد ہوا کہ جتنی بار تم نے امت پر سہولت کے لئے عرض کیا ہر مرتبہ کے عوض ایک سوال ہم سے کرلو (ایک دعا مانگ لو جو قبول ہو گی) چنانچہ میں نے کہا۔ ”اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرمایئے! اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرمایئے۔ (دو دعائیں مانگ لیں) اور تیسری دعا میں نے مؤخر کر دی اس دن کے لئے جس دن کہ ساری مخلوق میری طرف رغبت کرے گی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی۔ (یعنی قیامت کے دن جب ساری انسانیت نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں سفارش کے لئے جائے گی اس دن میں

❶ (طبری کی روایت میں ہے کہ: میں نے کہا یہ دونوں بہتر نہیں ہیں ”گویا حضور ﷺ کے قول کی تردید کی۔ بعض روایات میں ہے کہ شیطان نے میرے دل میں وسوسہ ڈال دیا جس کی وجہ سے میرا چہرہ سرخ ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اے اللہ! شیطان کو اس سے دور کردے“۔

علامہ طیبیؒ نے فرمایا: کہ تکذیب سے مراد یہ ہے کہ میرے دل میں نبی ﷺ کی تکذیب کا خیال پیدا ہو گیا کیونکہ آپ ﷺ نے ان دونوں کی تصویب و تحسین و تصدیق فرمائی اور تکذیب کا یہ خیال اتنا زیادہ تھا کہ کبھی زمانہ جاہلیت میں بھی اتنا شدید خیال پیدا نہ ہوا تھا)۔

تیسری دعا مانگوں گا)۔

١٧٩٢...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

١٧٩٢...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے ایک قرأت کی...... باقی حدیث سابقہ ابن نمیر کی روایت کی طرح بیان فرمائی۔

١٧٩٣...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا

١٧٩٣...... حضرت اُبّی بن کعب رضی اللہ عنہ ' سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بنو غفار کے تالاب کے پاس تشریف فرما تھے کہ اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور فرمایا کہ :اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو ایک حرف (قرأت) پر پڑھے' آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں' میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی' پھر جبرئیل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرمایا کہ آپ اپنی امت کو دو حرفوں پر قرآن کریم پڑھاؤ فرماتے ہیں کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے' آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ سے اس کی معافی اور مغفرت کا طالب ہوں۔ بے شک میری امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ جبرئیل علیہ السلام تیسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتے ہیں کہ آپ کی امت تین حروف پر قرأت کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی و مغفرت کا سوال کرتا ہوں میری امت کو اس کی بھی طاقت نہیں۔

پھر جبرئیلؑ چوتھی بار تشریف لائے اور فرمایا کہ: بے شک اللہ عزّ وجل نے آپ کو حکم فرمایا کہ آپ ﷺ کی امت قرآن کو سات حروف پر پڑھے' جس حرف پر بھی وہ پڑھیں گے وہ ٹھیک ہوگا''۔ ❶

---

❶ اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ نزول قرآن سات حروف پر ہوا ہے اور اس کا مقصد صرف تیسیر امت یعنی امت کے لئے سہولت پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ ان سات قرأت کے دائرے میں بہت سی قرأتوں کی اجازت دے دی گئی تھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ' نے تلاوتِ قرآن کے معاملہ میں غلط فہمیاں رفع کرنے کے لئے اپنے عہدِ خلافت میں قرآن کریم کے سات نسخے تیار کرائے اور ان سات نسخوں میں تمام قرأتوں کو اس طرح سے جمع فرمایا کہ قرآن کریم کی آیات پر نقطے' زیر زبر پیش نہیں ڈالے تاکہ انہی مذکورہ قرأتوں میں سے جس قرأت کے مطابق چاہیں پڑھ سکیں۔ اس طرح اکثر قرأتیں اس رسم الخط میں سما گئیں۔ ......(جاری ہے)

١٧٩٤...... وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۷۹۴...... شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان اسناد کے ساتھ حسب سابق روایت منقول ہے۔

باب-۲۷۹ ترتيل القرأة و اجتناب الهذّ وهو الافراط فى السرعة واباحة سورتين فاكثر فى ركعة

ترتیل سے پڑھنے اور تیز نہ پڑھنے اور ایک رکعت میں دو یا دو سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان

١٧٩٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هذَا الْحَرْفَ أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً (مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ) أَوْ (مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ) قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هذَا قَالَ إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ نَفَعَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللهِ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِي إِثْرِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا

۱۷۹۵...... ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کے پاس ایک شخص جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا آیا اور اس نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! آپ اس لفظ کو الف کے ساتھ پڑھتے ہیں یا ی کے ساتھ۔ مِن مآءٍ غیرِ اسِنٍ یا یا سِنٍ؟

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے اس حرف کے علاوہ سارے قرآن کو یاد کرلیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں مفصّل کی تمام سورتیں (یعنی سورۃ الحجرات سے آخر تک) ایک رکعت میں پڑھتا ہوں (گویا مجھے قرآن کا بہت سا حصہ حفظ ہے) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ایسے ہانکتا ہوگا جیسے جلدی جلدی شعر ہانکے جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہوں گے جو قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا۔ لیکن قرآن کا قاعدہ یہ ہے کہ جب وہ قلب میں اتر کر راسخ ہو جاتا ہے تو نفع دیتا ہے، اور نماز میں بہترین رکن رکوع و سجود ہیں۔ اور بے شک میں بعض ایسی نظائر و مثالیں جانتا ہوں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ نے دو سورتوں کو ایک ایک رکعت میں ملا کر پڑھا ہے۔

پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور (گھر میں) داخل ہوگئے جب کہ علقمہ بھی (ان کے شاگرد) ان کے پیچھے داخل ہوگئے، پھر باہر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ مجھے اس بارے میں انہوں نے بتلایا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

نسخے مع قراء کے عالم اسلام کے مختلف مرکزی خطوں میں بھیج دیئے، چنانچہ ہر علاقہ میں وہاں کے قاری نے اس علاقہ کے لوگوں کو قرأت سکھائی اور اس طرح ایک مستقل علم "قرأت" وجود میں آگیا۔ اور انہی قرأتوں کو بعد میں چوتھی صدی ہجری میں علامہ ابو بکر بن مجاہدؒ نے ایک کتاب میں سات معروف قراء کی قرائتیں جمع کردیں اور ان کی یہ تثقیف بہت زیادہ مقبول ہوگئی۔ یہیں سے اس غلط فہمی نے جنم لیا کہ لوگ یہ سمجھنے لگے کہ سبعۃ أحرف کا مطلب یہی سات قرأتیں ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہ سات قرأتیں جو آج پوری دنیا میں مشہور ہیں محض اُن قرأتوں کا ایک حصہ ہیں۔ واللہ اعلم (بحوالہ تفسیر معارف القرآن ج ۱ ص ۳۳)

(سورتوں کو ملانے سے مراد یہ ہے کہ دو سورتیں ایک رکعت میں، مثلاً سورۃ الرحمٰن اور سورۃ النجم ایک رکعت میں اور قمر والحاقہ ایک رکعت میں ملا کر پڑھیں)۔

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ نَهِيكُ ابْنُ سِنَانٍ۔

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ بنی بجیلہ کا ایک آدمی حضرت عبد اللہ کی خدمت میں آیا اور نہیک بن سنان کا نام نہیں لیا۔

۱۷۹۶ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَ عَلْقَمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللهِ

۱۷۹۶ ...... ابو وائل رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث ہی منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ: علقمہؒ آئے اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہونا چاہا، ہم نے ان سے کہا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایسی مثالیں اور نظائر کے بارے میں پوچھئے کہ رسول اللہ ﷺ جنہیں ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

چنانچہ وہ ان کے پاس داخل ہوئے اور ان سے اس بارے میں پوچھا، پھر باہر ہمارے پاس آئے اور کہا کہ وہ بیس سورتیں ہیں جو دس رکعات میں پڑھی جاتی تھیں مفصلات میں سے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے جمع کردہ مصحف میں۔

۱۷۹۷ ...... و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ

۱۷۹۷ ...... اعمش رضی اللہ عنہ سے حسب سابق دونوں روایتیں ان استاد سے مروی ہیں اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان نظائر کو پہچانتا ہوں جنہیں رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے۔

۱۷۹۸ ...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ فَأَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً قَالَ فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ أَلَا تَدْخُلُونَ فَدَخَلْنَا فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ فَقُلْنَا لَا إِلَّا أَنَّا ظَنَنَّا أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ قَالَ

۱۷۹۸ ...... ابو وائل فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم صبح کو فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود کے پاس گئے، دروازہ پر جا کر ہم نے سلام کیا، ہمیں داخل ہونے کی اجازت دے دی گئی لیکن ہم ذرا دیر ٹھہرے رہے اتنے میں ایک باندی نکلی اور اس نے کہا: اندر داخل نہیں ہوتے؟ پھر ہم داخل ہوئے تو دیکھا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: تمہیں اندر داخل ہونے سے کیا مانع تھا؟ جب کہ تمہیں اجازت دی جا چکی تھی۔ ہم نے کہا کہ نہیں (کوئی مانع نہیں تھا) بس ہمیں یہ گمان گذرا کہ بعض گھر والے شاید سوئے ہوئے ہوں۔ فرمایا: تم امّ عبد کے بیٹے کے اہل و عیال کے بارے میں غفلت کا گمان کرتے ہو؟ پھر دوبارہ اپنی تسبیح میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ جب یہ خیال ہوا کہ

فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ يَا جَارِيَةُ انْظُرِي هَلْ طَلَعَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هَذَا فَقَالَ مَهْدِيٌّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حم

سورج طلوع ہو گیا ہے تو باندی سے کہا ارے دیکھو تو کیا سورج طلوع ہو گیا ہے؟ اس نے دیکھا تو سورج ابھی طلوع نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ پھر تسبیح میں مصروف ہو گئے یہاں تک کہ جب دوبارہ سورج طلوع ہونے کا گمان ہوا تو باندی سے کہا کہ اے لڑکی! دیکھو کیا سورج طلوع ہو گیا؟ اس نے دیکھا تو طلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا: تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں آج کا دن واپس کر دیا ہے۔ مہدی (راوی) کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ ہمیں ہلاک نہ کیا ہمارے گناہوں کے سبب سے"۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: آج کی رات میں نے تمام مفصلات پڑھیں۔ عبداللہ﷛ نے فرمایا کہ اس طرح (جلدی جلدی) پڑھی ہوں گی جیسے (جلدی جلدی) شعر ہانکے جاتے ہیں۔ بے شک ہم نے دو ملی ہوئی سورتیں سنی ہیں اور بے شک مجھے یاد ہیں وہ ملی ہوئی سورتیں جو رسول اللہ ﷺ نے ملا کر پڑھی تھیں۔ آٹھ سورتیں مفصلات میں سے اور دو سورتیں جن میں شروع میں حٰم ہے۔

۱۷۹۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

۱۷۹۹...... شقیق﷬ کہتے ہیں کہ ایک شخص بنی بجیلہ کا جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا عبداللہ﷛ کے پاس آیا اور کہا میں مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ عبداللہ﷛ نے فرمایا: شعروں کے ہانکنے کی طرح ہانکا ہو گا (ترتیل سے نہ پڑھا ہو گا) بے شک میں وہ نظیریں (معنی میں مماثل سورتیں) جانتا ہوں جنہیں رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دو ملا کر پڑھتے تھے۔

۱۸۰۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

۱۸۰۰...... حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں نے مفصل کی ساری سورتوں کو رات ایک رکعت میں پڑھا ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے یہ تو اشعار کی طرح پڑھنا ہوا پھر فرمایا: میں ان نظائر کو پہچانتا ہوں کہ جنہیں ملا کر رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ پھر مفصل کی ۲۰ سورتوں کا ذکر کیا جو ایک ایک رکعت میں دو دو پڑھا کرتے تھے۔

باب-۲۸۰

ما یتعلق بالقرأت
قرأت ومتعلقات کا بیان

۱۸۰۱...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) أَدَالًا أَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ (مُدَّكِرٍ) دَالًا

۱۸۰۱...... ابواسحاقؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اسود بن یزید سے جبکہ وہ مسجد میں قرآن کریم کی تعلیم دے رہے تھے سوال کرتے ہوئے کہا کہ: تم اس آیت کو کس طرح پڑھتے ہو؟ فَهَلْ مِن مُّدَّكِر کو دال سے پڑھتے ہو یا ذال سے۔ انہوں نے کہا دال سے۔ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مدّکر دال سے پڑھتے سنا ہے۔

۱۸۰۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْـــنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَـــالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ)

۱۸۰۲...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فهل من مدّکر دال سے اس حرف کو پڑھتے تھے۔

۱۸۰۳...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْـــنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِـــي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ فَقُلْتُ نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى) وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ وَأَنَا وَاللهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ وَمَا خَلَقَ فَلَا أُتَابِعُهُمْ

۱۸۰۳...... علقمہؒ فرماتے ہیں کہ ہم ملکِ شام آئے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ' ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' کی قرأت کے مطابق قرأت کرتا ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! میں ہوں۔ فرمایا کہ تو تم نے عبداللہؓ کو یہ آیت (مراد سورت) کس طرح پڑھتے سنا ہے؟ واللَّيلِ إذا يَغشىٰ...... الخ میں نے کہا میں نے انہیں اس طرح پڑھتے سنا ہے۔ واللَّيلِ اِذا يَغشىٰ . والذَّكرِ وَالْأُنثىٰ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ' نے فرمایا کہ: واللہ! میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ اسی طرح سنی ہے۔ لیکن یہاں کے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں وما خلق الذّكر والأنثىٰ پڑھوں۔ لیکن میں تو ان کی پیروی کرنے سے رہا۔ [1]

۱۸۰٤...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتٰى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ

۱۸۰۴...... حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ علقمہ شام میں آئے اور مسجد میں گئے اور وہاں نماز پڑھی اور لوگوں کے ایک حلقہ پر

[1] حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے لکھا ہے کہ یہ قرأت مذکورہ سوائے اس روایت کے کسی سے منقول نہیں۔ اور صحیح وما خلق کے ساتھ ہی ہے۔ اور ممکن ہے کہ پہلے تو اسی طرح ہو جیسے ابوالدرداءؓ نے پڑھی بعد میں منسوخ ہو گئی ہو اور نسخ کی اطلاع ابوالدرداءؓ کو پہنچی ہو۔ اور اب وما خلق کے ساتھ ہی قرأت پر معاملہ طے ہو چکا ہے اور کوئی اس میں اختلاف نہیں کرتا۔ (بحوالہ فتح الملہم ۱/۳۶۷)

مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي ثُمَّ قَالَ أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

سے گذرے اور ان میں بیٹھ گئے پھر ایک شخص آیا کہ جس سے لوگوں کی طرف خفگی اور وحشت معلوم ہوتی تھی پھر وہ میرے بازہ میں بیٹھ گئے اور بولا کہ آپ کو یاد ہے عبداللہ بن مسعود کس طرح قرأت کرتے تھے؟ پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۱۸۰۵ ...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ مِنْ أَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) قَالَ فَقَرَأْتُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى) وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا

۱۸۰۵ ...... علقمہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے مجھ سے کہا: تم کہاں کے ہو؟ میں نے کہا اہلِ عراق میں سے ہوں۔ کہنے لگے اہلِ عراق میں سے کہاں کے؟ میں نے کہا۔ کوفہ والوں میں سے ہوں۔ فرمایا: کیا تم عبداللہ ؓ بن مسعود کی قرأت کے مطابق قرأت کرتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا تو واللیل پڑھو۔ میں نے پڑھنا شروع کی۔ واللیل اذا یغشی. والنھار اذا تجلی. والذکر والانثی یہ سن کر ابوالدرداء ؓ ہنس پڑے پھر فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح پڑھتے سنا ہے۔

۱۸۰۶ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

۱۸۰۶ ...... علقمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں شام میں آیا اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا پھر بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی طرح بیان فرمائی۔

باب-۲۸۱ الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها

نماز کے اوقاتِ ممنوعہ کا بیان

۱۸۰۷ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۱۸۰۷ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد سے لے کر غروب شمس اور فجر کی نماز کے بعد سے طلوع شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۸۰۸ ...... و حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ دَاوُدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ

۱۸۰۸ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ایک سے زائد صحابہ جن میں حضرت عمر ؓ بن الخطاب بھی شامل ہیں اور وہ صحابہ میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں سے سنا کہ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

رسول اللہ ﷺ نے فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز سے منع فرمایا۔

۱۸۰۹...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهِشَامٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ

۱۸۰۹...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت (فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک نماز پڑھنا ممنوع ہے...... الخ) ان اسناد کے ساتھ مروی ہے۔ مگر سعید اور ہشام کی روایت میں حتی تشرق الشمس (تاوقتیکہ سورج نہ نکلے) کے الفاظ موجود ہیں۔

۱۸۱۰...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۱۸۱۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں۔

۱۸۱۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا

۱۸۱۱...... نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی طلوعِ آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کا نہ سوچے"۔

۱۸۱۲...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ

۱۸۱۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"طلوع آفتاب و غروب آفتاب کے وقت اپنی نمازوں کا ارادہ مت کیا کرو کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے"۔

۱۸۱۳...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بِشْرٍ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ

۱۸۱۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو نماز کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ خوب ظاہر و نمایاں ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غائب ہو جائے تو بھی نماز کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ مکمل غائب و غروب ہو جائے"۔

۱۸۱٤...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ

۱۸۱۴...... ابو بصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مخمص (ایک مقام ہے) میں عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلی امتوں پر پیش کی گئی لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا۔ سو جو اس کی حفاظت کرے گا اسے دوہرا اجر ملے گا۔ اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ شاہد نہ نکل آئے اور شاہد ستارہ ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ غروب آفتاب کے بعد جب رات آجائے پھر نماز پڑھنی ہے اس سے پہلے نہیں اور چونکہ ستارے رات میں طلوع ہوتے ہیں اس لئے فرمایا کہ جب ستارہ نکل آئے)۔ [1]

۱۸۱۵...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ وَكَانَ ثِقَةً

۱۸۱۵...... حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو عصر کی نماز پڑھائی (اور فرمایا کہ یہی نماز تم سے پہلی امتوں پر پیش کی گئی لیکن انہوں نے اس کو ضائع کیا سو جو اس کی حفاظت کرے گا اس کو دوہرا اجر ملے گا...... الخ) پھر آگے حسب سابق حدیث

---

[1] نماز کے اوقات ممنوعہ میں بعد العصر الی الغروب اور بعد الفجر الی الطلوع احادیث بالا میں وضاحت سے بتلائے گئے ہیں۔ اور امام طحاویؒ نے فرمایا کہ نماز بعد العصر کی ممانعت کی روایات تواتر سے منقول ہیں اور صحابہؓ کا عمل بھی اس پر رہا ہے لہٰذا کسی کے لئے اس کی مخالفت صحیح نہیں لیکن اس پر اشکال ہے کہ خود نبی کریم ﷺ سے صلوٰۃ بعد العصر اور رکعتین بعد العصر ثابت ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ام سلمہؓ کے معجم طبرانی، مسند احمد اور ترمذی کی روایات میں وضاحت کے ساتھ ذکر ہے کہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعات ادا فرمائیں؟ اس کا جواب روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک مرتبہ ہوا۔ جب کہ علامہ عینیؒ نے اس کا جواب دیا کہ یہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مخصوص معاملہ تھا امت کے حق میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ عصر کے بعد جو شخص دو رکعات پڑھتا اسے بر سر مجمع مارتے تھے اور اکثر صحابہ اسے صحیح نہیں سمجھتے تھے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک عصر کے بعد دو رکعت جائز ہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ممنوع ہیں۔

اوپر کی حدیث میں ایک جملہ یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان کے سینگوں کے درمیان سورج طلوع ہوتا ہے"۔ بعض حضرات نے اسے مجاز اور استعارہ پر محمول کرتے ہوئے اس کا یہ مطلب بیان کیا کہ جو شخص طلوع کے وقت نماز پڑھے گویا وہ شیطان کا آلہ کار ہے۔ لیکن محقق علماء نے فرمایا کہ یہاں حقیقی معنی مراد ہیں اور طلوع و غروب کے وقت شیطان سورج کو اپنے سینگوں کے درمیان کر لیتا ہے تاکہ سورج کی پوجا کرنے والوں کا خود ساختہ معبود بن جائے۔ واللہ اعلم (مخلصاً از فتح الملہم ۲/۳۶۷)

عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ بِمِثْلِهِ

بیان فرمائی۔

۱۸۱۶…… وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ

۱۸۱۶…… حضرت موسیٰؒ بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ' کو یہ فرماتے سنا کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے تین ساعات میں نماز پڑھنے اور اپنے مردوں کو قبر میں اتارنے سے ہمیں منع فرمایا ہے ۱۔ سورج کے طلوع ہونے اور چمکنے کے وقت یہاں تک کہ بلند ہو جائے ۲۔ جب سورج پوری دوپہر پہ ہو (زوال کے وقت) یہاں تک کہ ڈھلنا شروع ہو جائے ۳۔ جب سورج غروب کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے''۔ [1]

۱۸۱۷…… حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عِكْرِمَةُ وَلَقِيَ شَدَّادُ أَبَا أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَضْلًا وَخَيْرًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا جُرَءَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ أَرْسَلَنِي اللهُ فَقُلْتُ وَبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ قَالَ أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللهُ لَا يُشْرَكُ

۱۸۱۷…… عکرمہ بن عمار کہتے ہیں کہ شداد بن عبداللہ ابو عمار' اور یحییٰ بن کثیر نے ابوامامہ کے حوالہ سے ہم سے بیان کیا۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ شداد' حضرت ابو امامہ ؓ' واثلہ ؓ (بن اَلاسقع) سے ملے ہیں اور حضرت انس ؓ کی صحبت بھی اٹھائی ہے شام میں۔ اور ان کی تعریف فرمائی فضل و کمال اور نیکی کی۔ ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ عمرو بن عبداَلسلمی رضی اللہ عنہ' نے فرمایا کہ جاہلیت کے دور میں میرا خیال یہ تھا کہ یہ لوگ سب گمراہی پر ہیں اور کسی (صحیح) راہ پر نہیں ہیں وہ بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ مکہ میں ہوتا ہے اور بعض خبریں بتلاتا ہے (غیب کی) چنانچہ (تحقیق حال کے لئے) میں اپنی سواری پر بیٹھا' اور مکہ آیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا' آپ ﷺ ان دنوں چھپے ہوئے تھے کیونکہ آپ کی قوم آپ ﷺ پر غالب اور مسلط تھی' فرماتے ہیں کہ میں نے ذرا نرمی سے کام لیا اور مکہ میں آپ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں نبی ہوں۔ میں نے کہا' نبی کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر

---

[1] ان تین اوقات میں نماز تو ممنوع ہے۔ جہاں تک تدفینِ موتی کا تعلق ہے تو اس سے مراد نمازِ جنازہ ہے حقیقتاً تدفین مراد نہیں کہ وہ جائز ہے۔ اور نمازِ جنازہ کے بارے میں ملا علی قاری الحنفیؒ نے لکھا ہے کہ:

''ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان تین اوقات میں فرائض' نوافل' نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت سب حرام ہیں' البتہ اگر جنازہ آجائے یا سجدہ کی آیت تلاوت کی جائے ان اوقات میں تو پھر اس صورت میں جنازہ کی نماز اور سجدۂ تلاوت میں کوئی کراہت نہیں رہے گی۔ لیکن پھر بھی ان کو وقت مستحب تک مؤخر کرنا بہتر ہے''۔ (بحوالہ فتح الملہم ۱/۷۰۳)

بِهِ شَيْءٌ قُلْتُ لَهُ فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قَالَ وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ هَذَا أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ وَلَكِنِ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَعْرِفُنِي قَالَ نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ فَالْوُضُوءَ حَدِّثْنِي عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ

بھیجا ہے۔ میں نے کہا کہ کس چیز کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے؟ فرمایا کہ مجھے ان احکامات کے ساتھ بھیجا ہے' صلہ رحمی' بتوں کو توڑنا اور اللہ واحد کی توحید پر لانا کہ اس کے ساتھ شرک نہ کیا جائے کچھ بھی۔ میں نے کہا: اس (پیغام یا دین) پر آپ کا ساتھ کس نے دیا؟ فرمایا ایک آزاد نے اور ایک غلام نے۔ فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں آپ کے ہمراہ صرف حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما تھے جو آپ پر ایمان لائے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ میں بھی آپ کے نقشِ قدم پر رہوں۔ فرمایا: تم آج (ان دنوں) اس کی استطاعت نہیں رکھتے (کہ اپنا اسلام ظاہر کرو کیونکہ مسلمان کمزور اور کفّار غالب ہیں) کیا تم میری حالت نہیں دیکھتے اور ان لوگوں کا حال نہیں دیکھتے۔ لہٰذا تم اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اور جب تم یہ سنو کہ میں غالب ہو چکا ہوں تو پھر آنا میرے پاس۔ عمرو فرماتے ہیں کہ: چنانچہ میں واپس اپنے گھر چلا گیا' اور رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے' میں اپنے گھر والوں میں ہوتا تھا' جب آپ ﷺ مدینہ آئے تو میں آپ ﷺ کے بارے میں خبریں حاصل کرتا اور لوگوں سے پوچھتا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ (ایک روز) اہل یثرب و مدینہ کے چند لوگ میرے پاس آئے۔ میں نے ان سے کہا: یہ صاحب (محمد ﷺ) جو مدینے سے آئے ہیں کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ لوگ تو ان کی طرف دوڑے جا رہے ہیں' ان کی اپنی قوم نے ان کے قتل کا ارادہ کیا لیکن وہ اس پر قادر نہ ہو سکے"۔ چنانچہ میں مدینہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟ فرمایا ہاں! تم وہی ہو جو مجھے مکہ میں ملے تھے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! جن باتوں سے میں جاہل ہوں اور اللہ نے آپ ﷺ کو سکھلائی ہیں مجھے ان کے بارے میں بتلائیے۔ مجھے نماز کے بارے میں بتلائیے۔ فرمایا: صبح کی نماز پڑھو' پھر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کفّار (سورج پرست) اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر اس کے (آفتاب بلند ہونے کے) بعد نماز پڑھو کیونکہ اس کے بعد کی نماز کی گواہی دی جائے گی اور اس وقت فرشتے حاضر ہوتے

أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاء ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاء ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاء فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللهِ وَلَا عَلَى رَسُولِ اللهِ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

ہیں۔ یہاں تک کہ سایہ نیزہ کے برابر ہو جائے (جس کا مطلب یہ ہے کہ سورج بالکل اوپر آجائے اور ہر چیز کا سایہ ختم ہو جائے۔ نہ مشرق کی طرف نکلتا ہو نہ مغرب کی طرف اور وہ وقت عینِ زوال کا ہے) تو اس وقت نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ پھر جب سایہ ڈھلنے لگے تو (ظہر) کی نماز پڑھو کیونکہ یہ نماز مشہور (گواہی شدہ) اور محضور (فرشتوں کی موجودگی والی) ہوتی ہے، یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ لو۔ پھر (عصر کی نماز کے بعد) نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت (سورج پرست) کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے وضو کے بارے میں بتلایئے۔ فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ وضو کا پانی لے کر کلّی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور ناک صاف کرے مگر یہ کہ اس کے چہرے' منہ' اور ناک کے بانسے نتھنوں کے گناہ گر جاتے ہیں' پھر جب وہ چہرہ دھوتا ہے اللہ کے حکم کے مطابق تو اس کے چہرہ کے گناہ ڈاڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ جھڑ جاتے ہیں' پھر وہ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ اس کی انگلیوں کے پوروں سے گر جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کے اطراف سے پانی کے ساتھ ساتھ گر جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے ٹخنوں تک' تو اس کی ٹانگوں کے گناہ انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ ساتھ گر جاتے ہیں۔ پھر اگر وہ (وضو کر کے) کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے' اس میں اللہ کی حمد وثنا اور ایسی تمجید کرے جیسی تمجید وبزرگی اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے قلب کو صرف اللہ کے لئے فارغ کر لے تو وہ نماز سے فارغ ہو کر گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے وقت تھا جب اس کی ماں نے اسے پیدا کیا تھا"۔ حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ' سے بیان کی جو صحابی رسول اللہ ﷺ تھے تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عمرو بن عنبسہ! ذرا دیکھو (سوچ کر بولو) کہیں ایک ہی جگہ پر اتنا ثواب ایک آدمی کو مل سکتا ہے؟ (شاید تمہارے بیان کرنے یا سننے میں غلطی ہو)

عمرو رضی اللہ عنہ بن عنبسہ نے فرمایا: اے ابوامامہ! مجھے کیا ضرورت ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھوں۔ حالانکہ میری عمر اتنی ہو چکی ہے' میری ہڈیاں گھل چکی ہیں اور میری موت قریب آچکی ہے (اب مجھے کیا ضرورت ہو سکتی ہے کہ میں اللہ اور رسول ﷺ سے جھوٹی بات منسوب کروں' مجھے تو اب اپنی موت اور آخرت کی فکر ہے اس عمر میں آکر میں جھوٹ کیسے بول سکتا ہوں) اگر میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ایک بار' دو بار تین بار یہاں تک کہ سات بار نہ سنی ہوتی تو میں کبھی تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا۔ لیکن میں نے آپ ﷺ سے سات سے بھی زائد مرتبہ سنی ہے۔

۱۸۱۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَحَرَّى طُلُوعُ الشَّمْسِ وَغُرُوبُهَا

۱۸۱۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ 'کو وہم ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۸۱۹...... و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَدَعْ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَتُصَلُّوا عِنْدَ ذَلِكَ

۱۸۱۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں ترک کیں۔ اور فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"طلوع آفتاب و غروب آفتاب کے اوقات میں نماز کا ارادہ مت کیا کرو کہ انہی اوقات میں نماز پڑھنے لگو"۔

۱۸۲۰...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ

۱۸۲۰...... کریبؒ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس، عبدالرحمٰن بن ازھر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم ان تینوں حضرات نے انہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ مطہرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا کہ انہیں سلام کہنا ہم سب کی جانب سے اور ان سے عصر کے بعد دو رکعت کے بارے میں دریافت کرنا اور کہنا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' کے ساتھ مل کر لوگوں کو اس سے روکتا تھا۔ کریبؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور ان کا پیغام پہنچا دیا کہ

النَّاسَ عَلَيْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ قَالَ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ

کس مقصد کے لئے انہوں نے مجھے بھیجا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (اس بارے میں) امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو، میں دوبارہ ان حضرات کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات انہیں بتلائی تو انہوں نے مجھے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹادیا اسی پیغام کے ساتھ جیسے انہوں نے مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ اس سے (عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے) منع فرمایا کرتے تھے۔ (لیکن پھر میں نے آپ کا فعل) یہ دیکھا کہ آپ ﷺ نے خود یہ دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر گھر میں تشریف لائے تو میرے پاس انصار کے قبیلہ بنی حرام کی چند خواتین بیٹھی تھیں اس وقت آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے ایک لڑکی کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور اس سے کہا کہ حضور ﷺ کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ان دو رکعتوں سے منع فرماتے سنا ہے اور اب میں دیکھ رہی ہوں آپ ﷺ کو کہ یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں؟ پھر اگر آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہو کر کھڑی رہنا۔ چنانچہ وہ لڑکی گئی اور ویسا ہی کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوامیہ کی بیٹی! تم نے مجھ سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے تو (معاملہ یہ ہے کہ) میرے پاس بنی عبد القیس کے چند لوگ اپنی قوم کے اسلام لانے کا پیغام لائے تھے لہٰذا میں ان میں مشغول رہا اور اس مشغولیت کی وجہ سے ظہر کے بعد جو دو رکعتیں پڑھتا تھا وہ نہ پڑھ سکا تو یہ دو رکعتیں وہی ہیں (اور قضا یعنی تلافی مساقات کے طور پر پڑھ رہا ہوں)۔ ❶

۱۸۲۱ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ

۱۸۲۱ ...... ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا جو رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ اصل میں دو رکعت

❶ (ابوامیہ کی بیٹی سے مراد امّ سلمہؓ ہیں کیونکہ ان کے والد کا نام ابوامیہ تھا (کمافی الفتح) اس حدیث کی بناء پر علماء نے فرمایا کہ عصر یا فجر کے بعد قضا نمازوں کو پڑھا جاسکتا ہے)۔

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ إِسْمَعِيلُ تَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا

عصر سے قبل پڑھتے تھے' پھر جب آپ ﷺ کسی کام میں مشغول ہوتے یا بھول جاتے تو انہیں عصر کے بعد پڑھ لیتے۔ اور آپ ﷺ کی عادتِ شریفہ یہ تھی کہ ہر کام پر مداومت فرماتے' چنانچہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس کو ہمیشہ پابندی سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۸۲۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ

۱۸۲۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازیں ایسی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے کبھی ترک نہیں فرمائیں میرے گھر میں نہ خفیہ نہ علانیہ۔ ا۔ دو رکعت فجر سے قبل کی اور دو رکعت عصر کے بعد کی۔

۱۸۲۳...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۸۲۳...... ابو اسحاقؒ نے اسودؒ و مسروقؒ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ کی جس روز میرے گھر میں باری ہوتی اور آپ میرے پاس ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعات ضرور پڑھا کرتے تھے۔

۱۸۲٤...... و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۸۲٤...... حضرت ابو اسحٰق اسود رضی اللہ عنہ اور مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دونوں نے بیان فرمایا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ کی باری جس دن میرے گھر ہوتی اسی دن ضرور آپ ﷺ دو رکعت پڑھتے یعنی عصر کے بعد کی۔

باب- ۲۸۲ استحباب رکعتین قبل صلاۃ المغرب

مغرب سے قبل دو رکعتوں کا بیان

۱۸۲۵...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۸۲۵...... مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عصر کے بعد نوافل پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو

فُضَيْلٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِي عَلَى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا

انہوں نے فرمایا:
حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٗعصر کے بعد نماز پڑھنے پر ہاتھوں پہ مارتے تھے ٗ البتہ ہم نبی ﷺ کے عہد مبارک میں غروب آفتاب کے بعد مغرب کی نماز سے قبل دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ٗ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ بھی وہ دو رکعت (قبل المغرب) پڑھتے تھے؟ فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وہ نماز پڑھتے دیکھا تو نہ تو ہمیں (مزید) پڑھنے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۱۸۲۶...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَيَرْكَعُونَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا

۱۸۲۶...... انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں تھے تو مؤذن مغرب کی نماز کے لئے جب اذان دیتا تو سب جلدی سے ستونوں کی طرف لپکتے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ کوئی اجنبی آدمی اگر مسجد میں ہوتا تو وہ یہی خیال کرتا تھا کہ نماز ہو چکی ہے کیونکہ لوگوں کی اکثریت وہ دو رکعات پڑھا کرتی تھی (لہٰذا وہ اجنبی یہ سمجھتا کہ شاید مغرب کے بعد کی سنتیں پڑھ رہے ہیں)۔

۱۸۲۷...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ

۱۸۲۷...... حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے (دو اذانوں سے مراد ایک اذان دوسرے اقامت ہے) تین بار یہ بات ارشاد فرمائی اور تیسری بار یہ فرمایا کہ "جس کا جی چاہے"۔ (یعنی مؤکدہ نماز نہیں کہ ضروری ہی پڑھے)۔ ❶

۱۸۲۸...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

۱۸۲۸...... عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں، مگر آپ ﷺ نے چوتھی بار فرمایا جس کا جی چاہے۔

---

❶ **مغرب سے قبل دو رکعت پڑھنے کا بیان**

غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ امام شافعیؒ احمد بن حنبلؒ اور بعض دیگر ائمہ کے نزدیک یہ مستحب ہیں۔ جب کہ احنافؒ و مالکیہؒ کے نزدیک نہ پڑھنا مستحب ہے اگرچہ پڑھنے کا جواز ہے احادیثِ بالا کی بناء پر۔ جب کہ ابراہیم نخعیؒ اسے بدعت قرار دیتے ہیں۔ احنافؒ کے نزدیک پڑھنا جائز ہے لیکن بہتر نہیں ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ کا عام معمول نہیں تھا۔ ملا علی قاریؒ حنفی فرماتے ہیں کہ: صحابہ کا رکعتین قبل المغرب پر عمل کرنا نادر الوقوع تھا کیونکہ اس پر اجماع کہ آپ علیہ السلام مغرب تعجیل (جلدی) فرمایا کرتے تھے (اور رکعتین قبل المغرب تو تاخیر کو لازم کرتی ہیں بلکہ بعض علماء کے نزدیک تو وقت بھی نکل جاتا ہے۔ خود حضرت انسؓ کی حدیثِ بالا سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں اجنبی آدمی یہ سمجھتا کہ نماز ہو چکی ہے۔ لہٰذا اگر یہ عام معلوم ہوتا تو اجنبی کے لئے ایسا خیال کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ واللہ اعلم (دلائل کے لئے تفصیل فتح الملہم ۲ر۳۷۷ اور درس ترمذی میں ملاحظہ فرمائیں)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ لِمَنْ شَاءَ

باب-۲۸۳ صلاة الخـــوف

صلوٰۃ الخوف کا بیان

۱۸۲۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً

۱۸۲۹...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صلوٰۃ الخوف ادا فرمائی دونوں جماعتوں میں سے ایک کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور اس وقت دوسری جماعت دشمن کے روبرو تھی۔ پھر یہ پہلی جماعت والے فارغ ہو کر چلے گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ سنبھال لی دشمن کے مقابلہ میں۔ اور دوسری جماعت والے آگئے' پھر نبی ﷺ نے ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھی پھر نبی ﷺ نے تو سلام پھیر دیا اور دونوں جماعتوں نے اپنی اپنی رکعت پوری کرلی۔

۱۸۳۰...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى

۱۸۳۰...... سالمؒ بن عبد اللہ ؓ بن عمر ؓ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی نمازِ خوف کے بارے میں بیان کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلوٰۃ الخوف پڑھی ہے (اور اس کا طریقہ حسب سابق حدیث بیان کیا)۔

۱۸۳۱...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تُومِي إِيمَاءً

۱۸۳۱...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض ایام میں "صلوٰۃ الخوف" پڑھی اس طرح کہ ایک جماعت آپ ﷺ کے ساتھ تھی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں تھی' جو لوگ آپ کے ساتھ تھے ان کے ہمراہ آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھی' پھر وہ لوگ چلے گئے جب کہ دوسرے لوگ آگئے' آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر دونوں جماعتوں نے اپنی اپنی رکعت پوری کرلی۔
اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر ہی نماز پڑھ لو یا کھڑے کھڑے اشارہ سے نماز پڑھ لو (یہ بھی جائز ہے)۔[1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۱۸۳۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نُحُورِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ

۱۸۳۲...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صلوٰۃ الخوف میں حاضر تھا۔ ہم نے دو صفیں بنائیں۔ ایک صف رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھی' دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ نبی ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ نے رکوع فرمایا تو ہم نے سب نے رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی اٹھایا۔ اور پھر آپ ﷺ سجدہ کے لئے جھکے تو جو صف آپ ﷺ سے متصل تھی وہ بھی جھک گئی جب کہ پچھلی صف دشمن کے مدمقابل کھڑی رہی (وہ سجدہ میں نہیں گئی) نبی ﷺ نے جب سجدے پورے کر لئے اور آپ ﷺ سے متصل والی صف بھی کھڑی ہو گئی تو پچھلی صف جھک کر سجدہ میں چلی گئی' پھر پچھلی صف کے لوگ کھڑے ہوئے اور پچھلی صف آگے آ گئی جب کہ اگلی صف پیچھے ہو گئی۔ پھر نبی ﷺ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی سر اٹھایا' پھر آپ ﷺ سجدہ کے لئے جھکے اور وہ صف جو آپ ﷺ سے متصل تھی اور پہلی رکعت میں وہ پچھلی صف تھی وہ بھی جھک گئی سجدہ کے لئے جب کہ پچھلی صف (جو پہلی رکعت میں اگلی تھی) وہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ نبی ﷺ جب سجدے پورے کر چکے اور آپ ﷺ سے متصل اگلی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ جب لشکرِ اسلام دشمن کے مقابلہ میں صف آراء ہو اور جنگ کی معرکہ آرائی میں مصروف ہو اس وقت نماز کا کیا حکم ہے؟ اگر عین لڑائی میں وقتِ نماز آجائے تو حکم یہ ہے کہ مسلمانوں کے لشکر کو دو جماعتوں پر تقسیم کر دیا جائے۔ اور اس وقت کی نماز کو اصطلاح میں صلوٰۃ الخوف کہا جاتا ہے۔ سورۃ النساء میں اس کا تفصیلی ذکر ہے۔ احادیث میں صلوٰۃ الخوف کے کئی طریقے منقول ہیں معمولی فرق کے ساتھ۔
احنافؒ کے نزدیک صلوٰۃ الخوف کا طریقہ حسب ذیل ہے: جب خوف کی شدت ہو تو امام (امیر) کو چاہیئے کہ مسلمانوں کو دو جماعتوں میں تقسیم کر دے ایک جماعت دشمن کے مدمقابل رہے اور دوسری جماعت امام کے ساتھ ہو۔ امام اس جماعت کے ساتھ ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھے' پھر دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یہ جماعت تو دشمن کے مقابلہ میں چلی جائے اور وہ دوسری جماعت آ جائے امام (اتنی دیر انتظار کرے بغیر سلام پھیرے) پھر دوسری جماعت کے ساتھ ایک رکعت پڑھائے دو سجدے کر کے تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے لیکن دوسری جماعت کے لوگ سلام پھیرے بغیر واپس دشمن کے مقابلہ میں جائیں اور پہلی جماعت پھر آ جائے اور ایک رکعت بغیر قرأت کے تنہا تنہا پڑھے' دو سجدے کرے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور دشمن کے مدمقابل چلی جائے۔ پھر دوسری جماعت والے آ جائیں اور ایک رکعت تنہا قرأت کے ساتھ پڑھیں' دو سجدے کر کے تشہد پڑھیں اور سلام پھیر دیں۔ یہ ابن عباسؓ کی روایت ہے جسے امام ابو حنیفہؒ سے امام احمدؒ نے کتاب الآثار میں نقل کیا ہے۔ محقق ابن ہمام الحنفیؒ نے فتح القدیر میں فرمایا کہ: یہ صورت اس وقت اختیار کی جائے گی جب کہ سب لوگ ایک امام کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتے ہوں اور نزاع ہو۔ لیکن اگر کوئی تنازعہ نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ امام ایک جماعت کو دو رکعتیں پوری پڑھائے۔ اور دوسری جماعت دوسرے امام کے پیچھے پڑھے۔ (کمافی فتح الملہم ۲/۲۷۹)

الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأُمَرَائِهِمْ

صف نے بھی سجدے کر لئے (اور وہ صف کھڑی ہو گئی) تو پچھلی صف سجدے میں چلی گئی اور انہوں نے سجدے کئے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے سلام پھیرا تو ہم سب نے بھی ساتھ سلام پھیرا۔ (دونوں صفوں والوں نے)۔ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے تمہارے یہ چوکیدار اور پہرے دار اپنے امراء و سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں"۔

۱۸۳۳...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَاقْتَطَعْنَاهُمْ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ وَقَالُوا إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ الْأَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَقَامَ الثَّانِي فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ

۱۸۳۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہینہ کے لوگوں کے ساتھ جہاد کیا۔ انہوں نے ہم سے سخت لڑائی کی۔ جب ہم نے ظہر کی نماز پڑھی تو مشرکین نے (باہم یہ کہا کہ) اگر ہم ان پر یک بارگی حملہ کر دیں تو ہم ان کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو مشرکین کے ارادہ کی خبر دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ذکر ہم سے کیا اور مشرکین نے یہ کہا کہ ان کی ایک نماز عنقریب آنے والی ہے اور وہ نماز انہیں اپنی اولاد سے بھی زیاد محبوب ہے۔ (یعنی عصر کی نماز' کیونکہ عصر کی نماز کی حفاظت اور اہتمام کا قرآنی حکم ہے خصوصیت کے ساتھ اس لئے صحابہ اس کا نہایت اہتمام کرتے تھے حتی کہ مشرکین تک کو علم تھا کہ یہ نماز انہیں اپنی اولاد سے زیادہ عزیز ہے)۔ چنانچہ جب عصر کا وقت ہوا تو ہم نے دو صفیں بنائیں۔ مشرکین ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے (یعنی بالکل سامنے مقابلہ پر تھے) رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا' آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو اگلی صف آپ ﷺ کے ساتھ ہی سجدہ میں چلی گئی' پھر جب وہ کھڑے ہو گئے۔ تو اب دوسری صف نے سجدہ کیا' پھر پہلی صف پیچھے ہٹ گئی اور دوسری صف آگے بڑھ گئی اور وہ پہلی صف کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی' آپ ﷺ نے رکوع کیا ہم نے بھی رکوع کیا' پھر آپ نے سجدہ کیا تو صف اوّل والوں نے سجدہ کیا اور صفِ ثانی والے کھڑے رہے' پھر جب سجدہ کر چکے تو صفِ ثانی نے سجدہ کیا' پھر سب بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔ ابوالزبیر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے ایک خاص بات یہ بھی کہی تھی کہ: جیسے تمہارے یہ حکمران نماز پڑھتے ہیں"۔

۱۸۳۴ ...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ

۱۸۳۴ ...... حضرت سہل [1] بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے ساتھ صلوٰۃ الخوف ادا کی تو صحابہ کو دو صفوں میں تقسیم کر دیا اپنے پیچھے' جو صف آپ سے متصل تھی اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھی' پھر کھڑے ہوگئے اور اس وقت تک کھڑے رہے کہ پچھلی صف والوں نے بھی ایک رکعت پڑھ لی' پھر وہ پچھلی صف والے آگے ہوگئے اور اگلی صف والے پیچھے ہوگئے۔ پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی' پھر بیٹھ گئے یہاں تک کہ پیچھے والوں نے بھی ایک رکعت پڑھ لی' پھر آپ نے سلام پھیرا۔

۱۸۳۵ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ

۱۸۳۵ ...... صالح بن خوات رضی اللہ عنہ' نے روایت کی ایسے شخص سے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ ذات الرقاع [2] کے دن صلوٰۃ الخوف ادا کی تھی اس طریقہ پر کہ ایک جماعت نے تو صف بندی کر کے آپ کے ہمراہ نماز پڑھی اور دوسری جماعت دشمن کے مدمقابل رہی۔ جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے ان کے ہمراہ آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھی' پھر (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) آپ ﷺ تو کھڑے رہے جب کہ صف والوں نے اپنی نماز پوری کرلی' خود ہی۔ پھر وہ واپس ہوگئے اور دشمن کے مدمقابل صف بندی کرلی' جب کہ دوسری جماعت آگئی اور آپ ﷺ نے اس دوسری جماعت والوں کے ہمراہ بقیہ ایک رکعت پڑھی' پھر آپ بیٹھ گئے اور صف والوں نے خود اپنی دوسری رکعت پوری کی پھر آپ ﷺ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

۱۸۳۶ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۱۸۳۶ ...... جابر رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیش قدمی کرتے رہے یہاں تک کہ جب ہم ذات الرقاع تک پہنچے تو ہم

---

[1] حضرت سہلؓ بن ابی حثمہ معروف صحابی ہیں' ان کا نام عبد اللہ یا عامر تھا۔ انصار کے قبیلہ بنو حرث ابن الخزرج سے تعلق رکھتے تھے' نبی ﷺ کے زمانہ میں کم سن تھے' احد کے موقع پر لشکر کے راہ نما اور رہبر تھے' غزوۂ بدر کے علاوہ دیگر غزوات میں شرکت کی۔ بعض علماء رجال نے فرمایا کہ مذکورہ بالا صفات ان کے والد کی تھیں اور خود سہل کی عمر نبی ﷺ کے انتقال کے وقت ۸ سال تھی۔ (فتح الملہم)

[2] غزوۂ ذات الرقاع تاریخ اسلام کا ایک معروف غزوہ ہے' نوویؒ نے فرمایا کہ ۵ھ میں سرزمین غطفان پر نجد کے علاقہ میں یہ غزوہ ہوا۔ اسے ذات الرقاع کے نام دینے کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ بعض نے کہا کہ رقاع ایک پہاڑ تھا وہاں پر' بعض نے کہا کہ ایک درخت تھا جسے رقاع کہا جاتا تھا' بعض نے فرمایا کہ اس غزوہ میں مسلمانوں کے پیر چلتے چلتے پھٹ گئے تھے اور انہوں نے کپڑوں کے دھجیاں پھاڑ کر اپنے پاؤں پر باندھ لی تھیں' اور ایسی دھجیوں کو رقاع کہتے ہیں اس کا نام غزوۂ ذات الرقاع پڑ گیا۔ اور یہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَتَخَافُنِي قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ

جب کسی سایہ دار درخت تک آتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے چھوڑ دیا کرتے تھے تاکہ آپ ﷺ وہاں آرام فرمائیں۔ ایک دن ایک مشرک شخص آیا، رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت سے لٹکی ہوئی تھی، اس نے نبی ﷺ کی تلوار لے کر اسے نیام سے کھینچ لیا اور رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا مجھ سے تم کو کون بچا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ مجھے تجھ سے بچائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ نے اسے ذرا دھمکایا تو اس نے تلوار نیام میں کرلی اور اسے واپس لٹکا دیا۔ پھر نماز کے لئے اذان دی گئی تو آپ ﷺ نے ایک جماعت کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں پھر وہ جماعت والے پیچھے ہو گئے اور آپ ﷺ نے دوسری جماعت کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں تو رسول اللہ ﷺ کی تو چار رکعات ہو گئیں اور بقیہ لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

۱۸۳۷...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ

۱۸۳۷...... ابو سلمہؒ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے انہیں بتلایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلوٰۃ الخوف پڑھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھیں اور دوسرے گروہ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں، تو آپ ﷺ نے چار رکعت پڑھیں اور ہر جماعت نے دو رکعات پڑھیں۔ ❶

---

❶ صلوٰۃ الخوف کی ادائیگی کے متعدد اور مختلف طریقے صحابہ کرامؓ سے مروی ہیں۔ ان میں سے احنافؒ کے نزدیک جو طریقہ منتخب و مختار ہے اس کا تفصیلی ذکر اس باب کی ابتدا میں کیا جا چکا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا دو احادیث امام شافعیؒ کی دلیل ہیں اس مسئلہ میں کہ متنفل (نفل پڑھنے والے) کی اقتدا میں مفترض (فرض پڑھنے والے) کی نماز درست ہے کیونکہ سفر کی حالت تھی اور قصر نماز پڑھی جا رہی تھی لیکن نبی ﷺ نے چار رکعات پڑھیں تو پہلی دو فرض ہو گئیں اور دوسری دو نفل اور ان میں دوسری جماعت نے آپ کی اقتدا میں دو رکعات پڑھیں۔ تو گویا آپ ﷺ کے نفل کی اقتدا میں پیچھے والوں نے فرض ادا کئے۔

احنافؒ کے نزدیک اس کا جواز نہیں۔ اور اس کے متعدد جوابات کتب احناف میں مذکور ہیں۔ ان میں سے زیادہ صحیح یہی ہے کہ یہ نبی ﷺ کی خصوصیت تھی، اور لوگ آپ ﷺ کی امامت سے محروم نہ ہونا چاہتے تھے اس لئے نفل کے باوجود آپ ﷺ کی اقتدا کی۔ واللہ اعلم

كتاب الجمعه

کتاب الجمعــــــــــة

جمعہ کے ابواب کا بیان

١٨٣٨ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

۱۸۳۸ ...... نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کو آنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ غسل کرلے"۔

١٨٣٩ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

۱۸۳۹ ...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے:
"تم میں جو شخص جمعہ کیلئے آئے اسے چاہیئے کہ غسل کرلے" (پھر آئے)۔

١٨٤٠ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۸۴۰ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ اسی طرح (تم میں جو شخص جمعہ کے لئے آئے تو اسے چاہئے کہ غسل کرلے) حدیث نقل کی ہے۔

١٨٤١ ...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

۱۸۴۱ ...... حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح (جو شخص جمعہ کیلئے آئے تو اس کو چاہئے کہ غسل کرلے) فرماتے ہوئے سنا۔

١٨٤٢ ...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي

۱۸۴۲ ...... سالمؒ بن عبداللہ، اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ اس اثناء میں اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک صحابی داخل ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پکارا اور کہا: یہ آنے کا کونسا وقت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ: میں آج ایک کام میں مشغول ہو گیا (اور اس مشغولیت کی بناء پر) وضو کے علاوہ کچھ نہ کرسکا (صرف وضو ہی

حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ أَزِدْ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ

کیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا صرف وضو ہی کیا۔ یہ بھی (یعنی یک نہ شد دو شد ایک تو دیر سے آئے دوسرے صرف وضو کر کے آئے) حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

۱۸۴۳...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءَ أَيْضًا أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

۱۸۴۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ' جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ' داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف (نام لئے بغیر) اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"ان لوگوں کا کیا حال ہو گیا ہے کہ اذان کے بعد بھی تاخیر کرتے ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین! میں نے اذان سننے کے بعد وضو کرنے کے علاوہ کچھ مزید کام نہیں کیا' یہاں آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا یہ اور صرف وضو ہی۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ: جب تم میں سے کوئی جمعہ کو آئے تو غسل کرلے"۔

۱۸۴۴...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

۱۸۴۴...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جمعہ کے روز غسل ہر بالغ آدمی پر واجب ہے"۔

۱۸۴۵...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا۔

۱۸۴۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ: لوگ جمعہ کے روز ایک ایک کر کے اپنے گھر اور عوالی مدینہ سے آتے تھے عبائیں پہن کر (راستہ میں) ان پر گرد مٹی پڑتی تھی اور ان کے اندر سے بدبو نکلتی تھی۔

ایک مرتبہ ان میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس روز آپ ﷺ میرے پاس تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کاش! تم آج کے دن کے لئے پاکیزگی حاصل کیا کرو" (تو کتنا اچھا ہو)۔

۱۸۴۶...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ كُفَاةٌ

۱۸۴۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ زیادہ تر کام کاج والے مزدور' پیشہ تھے۔ ان کے پاس کوئی خدام و نوکر وغیرہ تو تھے نہیں۔ (خود محنت مشقت کرتے تھے) لہٰذا ان میں ناگوار بدبو پیدا ہو جاتی تھی۔

فَكَانُوا يَكُونُ لَهُمْ تَفَلٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَـــــوِ اغْتَسَلْتُمْ يَـــوْمَ الْجُمُعَةِ

ان سے کہا گیا: کاش تم جمعہ کے روز غسل کر لیا کرو"۔

۱۸۴۷...... و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاكٌ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ

۱۸۴۷...... عبدالرحمٰن بن ابی سعید ﷺ الخدری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جمعہ کے روز ہر بالغ پر غسل کرنا ضروری ہے اور مسواک کرنا، حسب استطاعت خوشبو لگانا بھی ضروری ہے اور ایک روایت کے مطابق (خوشبو لگانا) خواہ عورتوں ہی کی خوشبو ہو۔ اور بکیر راوی نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن کا ذکر نہیں کیا۔

۱۸۴۸...... حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ طَاوُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ

۱۸۴۸...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کا جمعہ کے غسل کے بارے میں قول ذکر کیا۔
طاوسؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ﷺ سے کہا کہ کیا خوشبو یا تیل لگانا اگرچہ اس کے گھر والوں (اھلیہ) کے پاس ہو (وہ بھی لگانا چاہیئے؟) فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

۱۸۴۹...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۸۴۹...... ابن جریج رضی اللہ عنہ سے یہ روایت (کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے غسل کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذکر کیا) ان اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

۱۸۵۰...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِـــــي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ

۱۸۵۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں غسل کرے کہ اپنے سر اور جسم کو دھوئے"۔ ❶

---

❶ جُمعہ۔ میم کے پیش کے ساتھ صحیح لفظ ہے۔ اس کا نام ایام جاہلیت میں "یوم العروبة" تھا، یہ سیّد الأیام ہے۔ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن جنت سے نکال کر دنیا میں بھیجے گئے۔ بعض...... (جاری ہے)

رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ

١٨٥١ ...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

١٨٥١..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا' پھر (مسجد کو) گیا (اوّل ساعت میں) گویا اس نے ایک بدنہ (اونٹ) قربان (کرنے کا ثواب حاصل) کیا۔ جو شخص ساعتِ ثانیہ میں گیا اس نے گویا گائے قربان کرنے کا اجر حاصل کیا' جو تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے سینگوں والا دنبہ قربان کیا' جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی قربان کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا اس نے انڈا صدقہ کرنے کا ثواب حاصل کیا۔ پھر جب امام نکل جائے (خطبہ کے لئے) تو ملائکہ حاضر ہو جاتے ہیں (مسجد میں) اور خطبہ سننے لگتے ہیں۔ ❶

(یعنی وہ فرشتے جو مساجد کے دروازوں پر آنے والوں کے اوقات کے حساب سے انکا اجر لکھتے ہیں' امام کے نکلنے کے بعد اپنے رجسٹر بند کر کے مسجد میں آکر خطبہ سننے لگ جاتے ہیں اور بعد میں آنے والوں کے لئے کوئی اجر نہیں لکھا جاتا)۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... حضرات کے نزدیک جمعہ کا دن عرفہ کے دن سے زیادہ افضل ہے۔ لیکن محقق علماء کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یوم العرفہ سب سے افضل ہے۔

جمعہ کے روز غسل کا حکم...... احنافؒ، شوافع' حنابلہؒ سمیت جمہور علماء کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا مسنون ہے واجب نہیں' ظاہر یہ کے نزدیک واجب ہے۔ اور واجب نہ ہونے کے بہت سے دلائل ہیں۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کا واقعہ بھی اس کی دلیل ہے کیونکہ اگر غسل واجب ہوتا تو حضرت عمرؓ انہیں لوٹا دیتے اور غسل کا حکم فرماتے حالانکہ ایسا نہیں کیا۔ علاوہ ازیں ترمذی میں حضرت سمرہؓ بن جندب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی احادیث سے واضح ہے کہ وضو کرنا ٹھیک ہے اور غسل کر لیا تو بہت اچھی بات ہے۔ اسی طرح جمعہ کے روز خوشبو کا استعمال اور اچھے کپڑے پہننا بھی مستحب ہے۔ کیونکہ غسل اور خوشبو ان کا مقصد ایذاء سے بچانا اور پاکیزگی و طہارت کاملہ کا حصول ہے۔ جمعہ میں لوگوں کی کثرت ہوتی ہے لہٰذا بدبو نے کی صورت میں لوگوں کو تکلیف ہو گی اور جب غسل کیا ہو گا تو بدبو نہ آئے گی لہٰذا مسنون یہ ہے کہ غسل کیا جائے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ پہلی دوسری ساعت وغیرہ سے کیا مراد ہے؟ جمہور علماء نے فرمایا کہ دن بھر کو ۱۲ اجزاء زمانیہ میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان اجزاء زمانیہ کی ابتداء طلوع فجر سے ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ ابو داؤد نسائی اور حاکمؒ نے حضرت جابرؓ کی مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ یوم الجمعہ ۱۲ ساعات پر مشتمل ہے۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس ساعت کو متعین طور پر نہیں بتلایا کہ وہ کونسی ساعت ہے جن میں دعا قبول ہوتی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ دن کے وسط میں وہ ساعت ہوتی ہے۔ یعنی زوال کے بعد خطبہ کے دوران۔ اور بعض نے فرمایا کہ دن کے آخر میں وہ ساعت ہے یعنی عصر کے بعد غروب آفتاب سے قبل۔ واللہ اعلم۔ بہر حال ان ساعات کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ واللہ اعلم

١٨٥٢...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ

١٨٥٢..... سعیدؒ بن المسیّب (مشہور تابعی ہیں) سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم نے اپنے ساتھی سے جمعہ کے روز امام کے خطبہ کے دوران یہ کہہ دیا کہ خاموش ہو جاؤ! تو تم نے لغو کام کیا۔ (مقصد یہ ہے کہ دورانِ خطبہ کسی کو بات کرنے سے روکنا، منع کرنا، بھی غلط ہے اور لغو عمل ہے)۔

١٨٥٣...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

١٨٥٣...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث کا مضمون (خطبۂ جمعہ کے دوران کسی کو یہ کہہ دیا کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے لغو کام کیا) ہی منقول ہے۔

١٨٥٤...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِظٍ۔

١٨٥٤...... ابن شہاب نے دونوں سندوں کے ساتھ اسی طرح (خطبہ جمعہ کے دوران ساتھی سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے گناہ کا کام کیا) روایت نقل کی ہے۔

١٨٥٥...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغِيتَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ

١٨٥٥...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہے چپ رہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تم نے لغو بات کی۔ ابو الزناد کہتے ہیں کہ لَغِيتَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے ورنہ اصل لفظ لغوتَ ہے۔

١٨٥٦...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا

١٨٥٦...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں اس وقت میں نماز پڑھے اور اللہ سے کچھ مانگے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کی مطلوبہ شئ ضرور عطا کرتا ہے"۔ قتیبہؒ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی سی ہے۔ (بڑی مختصر ہے)

١٨٥٧...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

١٨٥٧...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا

نے ارشاد فرمایا:
"بے شک جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس گھڑی میں کوئی مسلمان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اللہ سے خیر مانگے، اللہ تعالیٰ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے"۔
اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت مختصر ہے اور تھوڑی سی ہے۔ اور اس کی طرف رغبت دلاتے تھے۔

١٨٥٨...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِهِ

١٨٥٨...... اس سند سے بھی حدیثِ سابقہ کا مضمون (جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس گھڑی میں مسلمان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے) منقول ہے۔

١٨٥٩...... وحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِهِ

١٨٥٩...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے (جمعہ کی ایک ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے)۔

١٨٦٠...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ

١٨٦٠...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ضرور دے دیتے ہیں اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے۔

١٨٦١...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ

١٨٦١...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے حسب سابق روایت نقل فرماتے ہیں لیکن اس میں ساعت خفیفہ کا ذکر نہیں۔

١٨٦٢...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ

١٨٦٢...... ابو بردہ ؓ بن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد (ابو موسیٰ ؓ) سے جمعہ کی (فضیلت والی) ساعت کے بارے میں کوئی حدیثِ رسول اللہ ﷺ سنی ہے؟
میں نے کہا جی ہاں! میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:
"وہ ساعتِ فضیلت امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے پورا ہونے

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ

تک ہے"۔

۱۸۶۳ ...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا

۱۸۶۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جن ایام پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی تمام ایام میں) ان میں سب سے بہتر دن جمعہ کا ہے کہ جس میں آدم علیہ السلام کی تخلیق کی گئی، اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے"۔ (جنت سے نکالا جانا بھی بہت زبردست خیر و مصالح کا سبب تھا)۔

۱۸۶٤ ...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۸۶۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا ہے کہ اس میں تخلیق آدم ہوئی، اور جنت میں ان کا دخول و خروج بھی اسی دن ہوا اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی"۔

۱۸٦٥ ...... و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتِ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْنَا هَدَانَا اللهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ

۱۸۶۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہم (امتِ محمدیہ ﷺ) پیچھے آنے والے لوگ ہیں (یعنی تمام امتوں کے آخر میں آئے ہیں) اور قیامت کے روز ہم ہی سب سے اگلے ہوں گے (دخولِ جنت کے اعتبار سے) البتہ اتنی بات یہ ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی، اور یہ دن (جمعہ کا) جسے اللہ نے ہمارے لئے مقرر فرمادیا اسی کی ہمیں ہدایت دی (کہ ہم نے اسے اختیار کیا) سارے لوگ اس میں ہمارے پیچھے ہیں۔ یہود اگلے دن میں (ہفتہ) اور نصاریٰ اگلے سے اگلے دن (اتوار)۔

(مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کا روز پہلے یہودیوں کو پیش کیا کہ اجتماعی عبادت کے لئے اسے اپناؤ، انہوں نے اسے ٹھکرا کر ہفتہ کا دن منتخب کیا، نصاریٰ کو پیش کیا تو انہوں نے اتوار کا انتخاب کیا۔ مسلمانوں کو اللہ نے ہدایت دی اور انہوں نے اسے اختیار کیا)۔

۱۸٦٦ ...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ

۱۸۶۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن

طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِهِ

سب سے پہل کرنے والے ہوں گے۔

١٨٦٧...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَاخْتَلَفُوا فَهَدَانَا اللهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ هَدَانَا اللهُ لَهُ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَالْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى

١٨٦٧...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہم (امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے اور ہم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ البتہ یہ ہے کہ اُنہیں (سابقہ امتوں کو) ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی' سو انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ہدایت ہمیں نصیب فرمائی جس حق کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا۔ سو یہ وہی دن ہے (جمعہ کا) جس میں انہوں نے اختلاف کیا' اللہ عزّ وجل نے ہمیں اس کے اختیار کرنے کی ہدایت نصیب کی۔ یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لئے ہے' اگلا دن (ہفتہ کا) یہود کے لئے اور اس سے اگلا دن (اتوار) نصاریٰ کے لئے"۔

١٨٦٨...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ لَهُ فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ فَالْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ

١٨٦٨...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہم (امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سب سے آخر میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے اور ہم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ البتہ یہ ہے کہ اُنہیں (سابقہ امتوں کو) ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی' سو انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ہدایت ہمیں نصیب فرمائی جس حق کے بارے میں انہوں نے اختلاف کیا۔ سو یہ وہی دن ہے (جمعہ کا) جس میں انہوں نے اختلاف کیا' اللہ عزّ وجل نے ہمیں اس کے اختیار کرنے کی ہدایت نصیب کی۔ یہ جمعہ کا دن تو ہمارے لئے ہے' اگلا دن (ہفتہ کا) یہود کے لئے اور اس سے اگلا دن (اتوار) نصاریٰ کے لئے"۔

١٨٦٩...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رِبْعِيِّ

١٨٦٩...... حضرت ابوہریرہ و حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے بارے میں ہم سے پہلی امتوں کو گمراہی میں ڈال

بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَضَلَّ اللهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللهُ بِنَا فَهَدَانَا اللهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ وَفِي رِوَايَةِ وَاصِلٍ الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ

دیا' سو یہود کے لئے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کے لئے اتوار کا دن مقرر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے یہ دن لائے اور ہمیں یوم الجمعہ اختیار کرنے کی ہدایت کی اور ترتیب یہ بنائی جمعہ' ہفتہ اور اتوار۔ اسی طرح وہ قیامت میں بھی ہمارے تابع ہوں گے۔ ہم سب سے آخر میں آنے والے ہیں اہلِ دنیا میں سے' اور قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں سے ہوں گے جن کا فیصلہ کیا جائے گا تمام خلائق سے پہلے"۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ: "لوگوں کے درمیان سب سے پہلے فیصلہ ہمارا کیا جائے گا"۔

۱۸۷۰...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُدِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللهُ عَنْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ

۱۸۷۰...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں جمعہ کے دن ہدایت کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے گمراہ فرمایا جو ہم سے پہلے تھے۔ بقیہ حدیث ابن فضیل کی حدیث کی طرح ذکر کی۔

۱۸۷۱...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَغَرُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ

۱۸۷۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب جمعہ کا دن ہوتا ہے مسجد کے تمام دروازوں میں سے ہر دروازہ پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو سب سے پہلے پھر اس کے بعد (باری باری) آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں۔ پھر جب امام (منبر پر خطبہ دینے کے لئے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر اور اعمال نامے لپیٹ کر مسجد میں آجاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔ سب سے پہلے جو آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اونٹ قربان کیا' اس کے بعد آنے والے کی مثال گائے قربان کرنے والے کی سی ہے اور پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال مینڈھا قربان کرنے والے کی سی ہے پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال مرغی قربان کرنے والے کی سی ہے' پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال انڈہ صدقہ کرنے والے کی سی ہے۔

۱۸۷۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۸۷۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حسب سابق روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۸۷۳...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُورَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتَّى صَغَّرَ إِلَى مَثَلِ الْبَيْضَةِ فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ

۱۸۷۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازہ پر ایک فرشتہ ہوتا ہے جو پہلے پہلے آنے والوں کے لئے لکھتا رہتا ہے (اجر و ثواب) مثل اونٹ کی قربانی کے پھر درجہ بدرجہ نیچے کرتا رہتا ہے (ثواب میں) یہاں تک کہ انڈہ صدقہ کرنے کے اجر کے مثل تک لکھتا ہے۔ پھر جب امام بیٹھ جاتا ہے (منبر پر) تو فرشتے نامۂ اعمال لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ میں حاضر ہو جاتے ہیں"۔

۱۸۷۴...... حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

۱۸۷۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے غسل کیا، پھر جمعہ کے لئے آیا اور حسبِ تقدیر و توفیق نماز پڑھی، پھر امام کے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموشی سے بیٹھا رہا، پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے تمام گناہ اگلے جمعہ تک کے معاف کر دیئے جاتے ہیں اور مزید تین دن کے (گناہ بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں)۔

۱۸۷۵...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا

۱۸۷۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ کے لئے آیا اور کان لگا کر خاموشی سے (خطبہ) سنا اس کے جمعہ سے جمعہ کے درمیان کے سارے گناہ بخش دیئے گئے اور تین دن مزید بھی، اور جو (دورانِ خطبہ) کنکریوں سے کھیلا اس نے لغو کام کیا"۔

۱۸۷۶...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِي أَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ قَالَ زَوَالَ الشَّمْسِ

۱۸۷۶...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے پھر لوٹ کر جاتے تھے اور اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام دیتے تھے۔
حسنؒ کہتے ہیں کہ میں نے جعفر سے کہا کہ یہ کس وقت میں ہوتا تھا؟ فرمایا:
"زوالِ شمس کے وقت"

۱۸۷۷...... و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا

۱۸۷۷...... جعفر نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت

خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مَتَى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ نَذْهَبُ إِلَى جِمَالِنَا فَنُرِيحُهَا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز کب پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز پڑھتے پھر ہم جاتے اپنے اونٹوں کی طرف اور انہیں آرام دیتے۔

زَادَ عَبْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ

عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ زوالِ آفتاب کے وقت اور اونٹ سے مراد پانی لانے والے اونٹ ہیں۔

۱۸۷۸...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۸۷۸...... حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نہ قیلولہ کرتے تھے نہ دوپہر کا کھانا کھاتے تھے مگر جمعہ کی نماز کے بعد۔
ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ کے عہد میں"۔

۱۸۷۹...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ

۱۸۷۹...... ایاسؒ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بن الاکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
"ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے زوالِ آفتاب کے بعد، پھر ہم واپس لوٹتے تھے تو سایہ ڈھونڈتے تھے (یعنی اتنی جلدی جمعہ ہوتا تھا کہ ابھی اشیاء کا سایہ بھی پوری طرح پھیلنا شروع نہ ہوا ہوتا تھا)"۔

۱۸۸۰...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْجُمُعَةَ فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ

۱۸۸۰...... ایاسؒ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بن الاکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے اور جب لوٹتے تھے تو دیواروں کا کوئی سایہ نہیں پاتے تھے کہ ہم اس کے سایہ میں آجائیں۔ [1]

---

[1] جمعہ کی نماز کا وقت مسنون کیا ہے؟ جمہور علماء کے نزدیک احادیث مذکورہ بالا کی بناء پر جمعہ کا وقتِ مستحب و مسنون وہی ہے جو ظہر کا ہے۔
البتہ امام احمد بن حنبلؒ اور اہلِ ظواہر کے نزدیک جمعہ کی نماز زوالِ شمس سے قبل بھی جائز ہے اور ان کے نزدیک ضحوۂ کبریٰ سے نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ ان کا استدلال ابن سعد کی مشہور روایت سے ہے جو حدیث کے ذیل میں گذری کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دوپہر کا کھانا اور قیلولہ نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جمعہ کی نماز نہ پڑھ لیں"۔
اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ غداء عربی زبان میں اس کھانے کو کہتے ہیں جو زوال سے پہلے پہلے کھایا جائے۔ گویا صحابہؓ زوال سے قبل جمعہ پڑھ کر کھانا کھا لیتے تھے۔
لیکن جمہور کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اگرچہ لغتاً تو غداء کے وہی معنی ہیں لیکن عرفاً بعد الزوال کے...... (جاری ہے)

لِلْحِيطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ

۱۸۸۱...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ

۱۸۸۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' پھر بیٹھ جاتے' پھر (دوسرے خطبہ کے لئے) کھڑے ہو جاتے تھے جیسے کہ آج کل تم لوگ کرتے ہو۔ ❶

۱۸۸۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ

۱۸۸۲...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ دو خطبے پڑھا کرتے تھے' دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن کریم پڑھتے اور لوگوں کو تذکیر و موعظت و نصیحت فرماتے تھے۔

۱۸۸۳...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ أَنْبَأَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ

۱۸۸۳...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بیٹھ جاتے' پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ سو جو شخص تمہیں یہ خبر دے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ بولا۔
بے شک اللہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں"۔ ❷

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کھانے کو بھی غداء سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے آنحضرت ﷺ نے سحری کے بارے میں فرمایا کہ: هلمّوا إلى الغداء المبارك۔ اس سے یہ استدلال ظاہر ہے کسی کے نزدیک درست نہیں کہ سحری طلوعِ آفتاب کے بعد کھائی جاسکتی ہے۔
بہر حال! جمہور علماء کے نزدیک جمعہ کا وقتِ مستحب و مسنون بعد الزوال ہی ہے۔ واللہ اعلم (فتح الملہم ۱/۴۰۱)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ خطباتِ جمعہ میں قیام کرنا ضروری ہے۔ یعنی کھڑے ہو کر خطبہ دینا لازمی ہے اور خطبہ کی شرط ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قیام شرط نہیں بلکہ مسنون ہے۔ اسی طرح امام شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک دونوں خطبوں کے درمیان جلوس یعنی بیٹھنا فرض ہے جب کہ احنافؒ کے نزدیک مسنون ہے۔ فرض نہیں۔ امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب ہے' حتیٰ کہ اگر کسی نے بلا عذر کے بیٹھ کر خطبہ دے دیا تو شوافع و حنابلہ کے نزدیک خطبہ صحیح نہ ہو گا جب کہ احناف کے نزدیک صحیح ہو جائے گا' واللہ اعلم۔
(فتح الملہم للشیخ عثمانی ۱/۴۰۲)

❷ علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ یہ بات مبالغہ پر محمول ہے کیونکہ دو ہزار جمعہ کی تکمیل چالیس برس سے زائد میں ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بالکل خلافِ واقعہ ہے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد صرف جمعہ نہیں بلکہ پانچوں نمازیں مراد ہیں' لیکن علامہ عثمانیؒ صاحب فتح الملہم نے فرمایا کہ کلام کا سیاق اس بات کی نفی کر رہا ہے کیونکہ یہاں پر بات جمعہ کی چل رہی ہے نہ کہ عام نمازوں کی۔ علامہ سندیؒ نے بھی حاشیہ میں یہی بات نقل کی ہے۔ واللہ اعلم (فتح الملہم ۱/۴۰۳)

۱۸۸۴...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ (إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا)

۱۸۸۴...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' ایک مرتبہ شام سے قافلہ آیا اونٹوں کا، سارے لوگ اسی کے پاس دوڑ گئے حتی کہ کوئی بھی باقی نہ رہا۔ سوائے بارہ افراد کے تو اس وقت وہ آیت نازل ہوئی جو سورۃ الجمعہ میں ہے: وإذا رأو تجارة......الآیة اور (بعضے لوگوں کا یہ حال ہے کہ) وہ لوگ جب کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو وہ اس کی طرف دوڑنے کیلئے بکھر جاتے ہیں اور آپ ﷺ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ (الجمعہ ۲/۱۱/۲۹ = ترجمہ از مولانا اشرف علی تھانویؒ)۔

۱۸۸۵...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا

۱۸۸۵...... حضرت حصین رضی اللہ عنہ سے یہ روایت (آپ ﷺ خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ تجارتی قافلہ شام سے آ گیا......الخ) ان اسناد سے مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور کھڑے ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۸۶...... و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا أَنَا فِيهِمْ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

۱۸۸۶...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ جمعہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے' اس دوران ایک تجارتی قافلہ آیا' تمام لوگ اس کے پاس چل دیئے اور سوائے بارہ افراد کے کوئی باقی نہ بچا۔ ان بارہ میں میں بھی تھا۔ اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

وإذا رأو تجارةً ......الآیة

۱۸۸۷...... و حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا)

۱۸۸۷...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے کہ مدینہ میں ایک قافلہ آیا۔ اصحاب رسول ﷺ نے اس کی طرف سبقت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے ان بارہ (آدمیوں) میں حضرت ابو بکر و عمر بھی تھے تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

واذا راوا تجارہ...... الخ

۱۸۸۸...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ

۱۸۸۸...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ عبدالرحمن بن ام الحکم بیٹھے بیٹھے خطبہ دے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللهُ تَعَالَى ﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ﴾

رہا ہے۔ کعب ﷺ نے فرمایا: دیکھو اس خبیث کو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور وہ لوگ جب کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑنے کے لئے بکھر جاتے ہیں اور آپ ﷺ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں گویا آپ ﷺ تو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے اور یہ بیٹھ کر پڑھ رہا ہے)۔ [1]

۱۸۸۹...... و حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

۱۸۸۹...... حکم بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے منبر کی لکڑیوں پر بیٹھ کر کہ:
"لوگ ضرور بالضرور باز آجائیں جمعہ کو چھوڑنے سے ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے قلوب پر مہر لگا دے گا اور وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے"۔

۱۹۹۰...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا

۱۹۹۰...... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ' سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا' آپ ﷺ کی نماز اور خطبہ درمیانہ ہوتے تھے۔ (نہ بہت مختصر نہ بہت طویل)۔

۱۹۹۱...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ زَكَرِيَّاءُ عَنْ سِمَاكٍ

۱۹۹۱...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھیں سو آپ ﷺ کی نماز اور خطبہ درمیانہ ہوتا تھا۔

اور ابوبکر کی روایت میں زکریا عن سماک ہے۔

۱۹۹۲...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ

۱۹۹۲...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں' آواز بلند اور غصہ تیز ہو جاتا تھا (اور ایسا لگتا تھا کہ) گویا آپ ﷺ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ (وہ لشکر) گویا صبح آیا یا شام آیا۔ اور

[1] کعبؓ بن عجرہ معروف صحابی ہیں' کوفہ میں قیام رہا' مدینہ میں انتقال ہوا۔ جبکہ عبدالرحمٰن بن ام الحکم غالباً بنوامیہ کے حکمرانوں میں سے تھا۔ کعبؓ نے اس پر تنقید فرمائی ترکِ سنت یا مخالفتِ سنت کی وجہ سے۔

غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ

فرماتے تھے اپنی دوانگلیوں کو شہادت کی اور درمیانی انگلی ملاکر کہ میں اور قیامت ان انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ (یعنی میری بعثت کے بعد اب قیامت دور نہیں رہی) اور فرماتے: امابعد! جان لو کہ بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے۔ اور بدترین معاملہ وہ ہے جو دین میں نیا نکالا جائے۔ ہر بدعت گمراہی ہے[1]۔ پھر فرماتے: میں ہر مومن کا زیادہ حقدار ہوں اس کی جان سے زیادہ سو جس نے مال چھوڑا (ترکہ میں) تو وہ اس کے اہل وعیال کا ہے اور جس نے کوئی قرض یا بچے چھوڑے جن کی پرورش ہونی ہے تو وہ میرے لئے اور میرے ذمہ ہے۔

١٩٩٣...... وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي بْنَ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِي جَمِيعًا عَنْ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الاسناد نحوه وَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثُـــمَّ يَقْرُنُ بَيْنَ اصْبَعَيْهِ وَفِي حَدِيْثِ ابنِ مَيْمُوْنَ ثُـــم قرن بَيْن اَصْبَعَيْه الوسطي والتي تلي الابهام

۱۹۹۳...... جعفر رضی اللہ عنہ سے حسب سابق روایت (آپ ﷺ جب خطبہ پڑھتے تو آنکھیں سرخ اور آواز بلند ہو جاتی...... الخ) ان اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

اور عبد العزیز کی روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی دونوں انگلیاں ملا دیتے۔ اور ابن میمون کی روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی بیچ کی انگشت اور انگوٹھے کے ساتھ کی انگشت ملاتے۔

١٩٩٤...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

۱۹۹۴...... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ ﷺ سے سنا کہ نبی ﷺ کا جمعہ کے روز خطبہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے شروع ہوتا۔ پھر آپ ﷺ اس کے بعد بلند آواز سے فرماتے...... آگے سابقہ حدیث کا مضمون ہی بیان کیا۔

١٩٩٥...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ

۱۹۹۵...... جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطبہ دیتے تو (اولاً) اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء ایسی فرماتے جو اس کی شایانِ شان ہو۔ پھر اس کے بعد فرماتے: جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرنے والا، اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دینے والا، اور بہترین

[1] بدعت ہر وہ معاملہ ہے جو دین کے اندر نیا ایجاد کیا جائے اور خیر القرون میں اس کی کوئی مثال نہ ملتی ہو۔ اس میں بدعت اعتقادی، عملی، قولی سب داخل ہیں۔ بعض حضرات نے جن میں شیخ عزالدینؒ بن عبد السلام سرفہرست ہیں۔ بدعت کی قسمیں بیان کی ہیں کہ بدعت واجبہ، حرام، مکروہ، مستحب مختلف اقسام ہیں۔ لیکن محقق شاطبیؒ نے اپنی کتاب الاعتصام میں شیخ عزالدین کے کلام پر مفصل ومدلل گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ بدعت کی یہ تقسیم یا بدعتِ سیءہ اور حسنہ کی تقسیم بالکل غلط ہے۔ بدعت کے موضوع پر علامہ عثمانیؒ نے اس حدیث کے ذیل میں بڑا نفیس اور عمدہ کلام فرمایا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ (فتح الملہم ۲/ ۴۰۷)

وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ

۱۹۹۶...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى وَهُوَ أَبُو هَمَّامٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدِي مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى قَوْمِكَ قَالَ وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوهَا فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ

حدیث اللہ کی کتاب ہے:

آگے سابقہ ثقفی والی حدیث کے مطابق بیان کیا۔

۱۹۹۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد نامی شخص جو قبیلہ ازدِ شنوءہ سے تعلق رکھتا تھا مکہ آیا اور وہ آسیب وغیرہ کا تعویذ وغیرہ کیا کرتا تھا' اس نے مکہ کے بیوقوفوں سے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہیں (نعوذ باللہ) اس نے کہا کہ اگر میں اس شخص کو دیکھوں (محمد ﷺ کو) تو شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ پر شفاعطا کر دے (وہ حقیقتاً مجنون سمجھا) چنانچہ وہ آپ ﷺ سے ملا اور کہا اے محمد! میں آسیب سحر وغیرہ کا تعویذ وغیرہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ پر جسے چاہتا ہے شفاعطا کرتا ہے تو کیا تمہیں کوئی شکایت ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کی ہم حمد و ثنا کرتے ہیں اسی سے مدد طلب کرتے ہیں' جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ' لاشریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اما بعد۔ (یہ کلمات سن کر) ضماد نے کہا یہ کلمات دوبارہ دہرائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار یہ کلمات دہرادیئے تو وہ کہنے لگا: بے شک میں نے بڑے بڑے کاہنوں' جادوگروں اور شعراء کے کلام سنے ہیں لیکن اس جیسے کلمات نہیں سنے اور یہ کلمات تو دریائے بلاغت و فصاحت کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ اور اس نے کہا آپ اپنا ہاتھ لائیے میں اسلام کے لئے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے بیعت کیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: اور تمہاری قوم پر بھی بیعت کرتا ہوں اس نے کہا میری قوم پر بھی کیجئے۔

پھر آپ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا وہ ضماد ﷺ کی قوم پر سے گذرے تو امیر لشکر نے لشکر سے کہا کہ کیا تم نے ان لوگوں سے تو کچھ نہیں لوٹا؟ لشکر میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ ہاں! نے میں نے ان سے ایک لوٹا لے لیا ہے۔ امیر لشکر نے فرمایا کہ اسے واپس کر دو کیونکہ یہ ضماد ﷺ کی قوم والے ہیں۔

۱۹۹۷...... حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۱۹۹۷...... واصل بن حیان کہتے ہیں کہ ابووائلؓ نے فرمایا: حضرت عمارؓ نے ہمیں ایک نہایت مختصر اور بلیغ خطبہ دیا' جب وہ منبر سے نیچے اترے تو ہم نے کہا اے ابوالیقظان! آپ نے بہت مختصر اور بلیغ خطبہ دیا اگر آپ کچھ طویل کرتے (تو بہت اچھا ہوتا) انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:
"آدمی کا نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا اس کی فقاہت و سمجھ کی علامت ہے' لہٰذا نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو' اور فرمایا کہ بے شک بعض بیان جادو (اثر) ہوتے ہیں"۔

۱۹۹۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ غَوِيَ

۱۹۹۸...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے سامنے خطبہ پڑھا' اور یوں کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی بلاشبہ وہ ہدایت یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی بلاشبہ وہ گمراہ ہوا"۔ رسول ﷺ نے فرمایا: تو کتنا برا خطیب ہے۔ یوں کہو کہ: وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ (یعنی جس طرح پہلی مرتبہ میں اللہ ورسول کا الگ الگ تذکرہ کیا تھا اسی طرح معصیت کے ذکر میں بھی اللہ ورسول کا الگ الگ تذکرہ کرو)۔ [1]

ابن نمیر نے اپنی روایت میں فَقَدْ غَوِیَ کا لفظ کہا ہے۔

۱۹۹۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَنَادَوْا يَا مَالِكُ) لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔

۱۹۹۹...... صفوانؒ بن یعلیؒ اپنے والد یعلیٰ رضی اللہ عنہ' سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔ [2]

۲۰۰۰...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْـــنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْـــنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَـــنْ عَمْرَةَ

۲۰۰۰...... حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے سورۃ ق والقرآن المجید، رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سن کر یاد کی ہے جمعہ کے روز، کہ آپ ﷺ ہر جمعہ کو منبر پر یہ پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] علامہ عثمانیؒ نے فرمایا کہ علماء کی ایک جماعت نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی مذمت اس لئے فرمائی کہ اس نے اللہ ورسول دونوں کو ایک ضمیر میں مشترک کر دیا جس سے دونوں میں برابری اور مساوات کا مظنہ اور خیال ہوتا ہے یعنی وَ مَنْ يَعْصِهِمَا کہا۔ اللہ تعالیٰ کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے ساتھ ضمیر میں بھی کسی کو شریک نہ کیا جائے کیونکہ سامعین میں سے کسی کم فہم کو یہ وہم ہو سکتا ہے کہ اس نے اللہ ورسول کو تعظیم میں برابر کر دیا"۔ (فتح الملہم ار ۴۱۳)

[2] اور وہ دوزخی پکاریں گے اے مالک (داروغہ جہنم) تیرا پروردگار ہمارا کام تمام کر دے۔ (سورہ زخرف آیت نمبر ۷۷ پ ۲۵)

بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ قَالَتْ أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدِ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ

٢٠٠١...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

۲۰۰۱...... حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا کی بہن جو کہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے بڑی ہیں سلیمان بن بلال کی روایت (سورہ ق آپ ﷺ سے سن کر یاد کی کہ آپ ﷺ پر جمعہ کو منبر پر پڑھتے تھے) کی طرح بیان کیا۔

٢٠٠٢...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قٓ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاحِدًا

۲۰۰۲...... حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سورۃ ق رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سن کر ہی یاد کی ہے' آپ ﷺ ہر جمعہ کو یہ پڑھ کر خطبہ دیا کرتے تھے' اور فرماتی ہیں کہ ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک تھا (یہ اس لئے بتلایا کہ نبی ﷺ سے اور آپ کے احوال سے کتنا قرب تھا)۔

٢٠٠٣...... و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاحِدًا سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ

۲۰۰۳...... امّ ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا ایک تنور تھا ایک سال یا دو سال یا چند ماہ تک۔ اور میں نے سورۃ ق والقرآن المجید رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر ہی یاد کی ہے کہ آپ ﷺ ہر جمعہ کو جب لوگوں سے خطاب فرماتے تو یہ سورت پڑھا کرتے تھے۔

٢٠٠٤...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ

۲۰۰۴...... عمارہؓ بن رُویبہ فرماتی ہیں کہ بشر بن مروان کو دیکھا کہ منبر پر دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو خراب و بد صورت کردے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ اپنے ہاتھ کو اس سے زیادہ اونچا نہ کرتے تھے۔ اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ

(دورانِ خطبہ ہاتھوں کو زیادہ اٹھانا جیسے کہ اکثر خطباء کی عادت ہوتی ہے۔ لیکن اس حدیث کی بناء پر بعض علماء نے اسے مکروہ قرار دیا کما قالہ النووی۔ واللہ اعلم)

۲۰۰۵...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ رُؤَيْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۲۰۰۵...... حصین بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں بشر بن مروان کو دیکھا کہ اس نے جمعہ کے دن (خطبہ میں) اپنے ہاتھوں کو اٹھا رکھا ہے پھر بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۲۰۰۶...... و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ

۲۰۰۶...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمیں جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا۔

اے فلاں! تم نے نماز پڑھ لی؟ اس نے کہا نہیں! فرمایا "اٹھو اور دو رکعات پڑھو"۔

۲۰۰۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكْعَتَيْنِ

۲۰۰۷...... اس سند سے بھی حماد والی مذکورہ حدیث (خطبۂ جمعہ کے دوران ایک شخص آیا آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھ لی؟ اس نے کہا نہیں! فرمایا: اٹھو اور نماز پڑھو) ہی منقول ہے۔ باقی اس روایت دو رکعت کا ذکر نہیں۔

۲۰۰۸...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ

۲۰۰۸...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور امام (خطبہ کے لئے) نکل چکا ہو تو اسے چاہیئے کہ دو رکعت پڑھ لے"۔

۲۰۰۹...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ ارْكَعْ۔

۲۰۹۰...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تو نے دو رکعت پڑھ لیں اس نے جواب دیا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو دو پڑھ لو۔

۲۰۱۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

۲۰۱۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام بھی نکل چکا ہو تو وہ دو رکعت (تحیۃ المسجد خطبہ سے پہلے) پڑھ لے۔

۲۰۱۱...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا

۲۰۱۱...... جابر رضی اللہ عنہ ' سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سُلیک الغطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز اس وقت آئے جب نبی ﷺ منبر پر بیٹھ چکے تھے سُلیک بھی بیٹھ گئے نماز پڑھنے سے پہلے ہی۔

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا:

کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لیں؟ انہوں نے کہا نہیں! فرمایا کہ اٹھو اور پڑھو"۔

۲۰۱۲ ...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا

۲۰۱۲...... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سُلیک الغطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز آئے تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے 'سُلیک رضی اللہ عنہ آکر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اے سُلیک! اٹھو اور دو رکعتیں پڑھو اور مختصر پڑھنا۔ پھر فرمایا: "جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ دو رکعات پڑھے اور ان میں مختصر قرأت کرے"۔ ❶

۲۰۱۳...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو

۲۰۱۳...... حُمید بن ہلال کہتے ہیں کہ ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس جا پہنچا' آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول

---

❶ جن دو رکعات کا مندرجہ بالا احادیث میں حکم دیا گیا ہے اس سے مراد تحیۃ المسجد ہے' اور ان احادیث کی بناء پر شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہی ہے کہ جمعہ کے روز دورانِ خطبہ آنے والے شخص کو خطبہ کے دوران ہی تحیۃ المسجد پڑھ لینی چاہئے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ' امام مالکؒ' فقہاء کوفہؒ سب کا مسلک یہ ہے کہ دوران خطبہ کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں ہے' جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مسلک ہے۔ اور یہ مسلک متعدد قوی دلائل' آیتِ قران وَإِذَا قُرِئَ القرآن فاستمعوا له وَأنصتوا' اور دیگر احادیث صحیحہ سے مؤید ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔ (فتح الملہم ج ۲/ ۴۱۵)

علامہ عثمانی نے فتح الملہم میں عامۃ السلف 'صحابہ و تابعین کا یہی معمول نقل کیا ہے' تعلیق المجد کے حوالہ سے۔

ابن شہابؒ زہری نے فرمایا کہ :امام کا خطبہ کے لئے نکل جانا' ہر نماز اور اسلام کے لئے قاطع بن جاتا ہے اور تقریباً اس پر صحابہؓ کی اکثریت کا اجماع ہے۔ واللہ اعلم۔ بہر حال! دلائلِ صحیحہ قویہ راجحہ کی بناء پر اس مسئلہ میں احناف رحمہم اللہ و کثر اللہ سوادھم کا مسلک عینِ مطابق حدیث ہے۔ واللہ اعلم

رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا

اللہ! ایک اجنبی غریب الدیّار شخص آپ سے اپنے دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے' وہ نہیں جانتا کہ دین (کے احکامات) کیا ہیں؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے' اپنا خطبہ چھوڑ دیا' یہاں تک کہ میرے بالکل قریب آگئے' ایک کرسی لائی گئی' میرا خیال ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے' رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور مجھے وہ احکامات سکھانے لگے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھائے تھے' پھر خطبہ کیلئے آئے اور اس کے آخری حصہ کو پورا فرمایا۔

۲۰۱۴ ......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۲۰۱۴...... ابن ابی رافع کہتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ ﷛ کو مدینہ اپنا نائب مقرر کیا اور خود مکہ آگیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور دوسری رکعت میں سورۃ الجمعۃ کے بعد إذا جاء ك المنافقون بھی پڑھی۔
جب ابوہریرہ ﷛ نماز سے فارغ ہوئے پلٹے تو میں نے انہیں جالیا اور کہا کہ آپ نے دو سورتیں پڑھی ہیں اور حضرت علی ﷛ بن ابی طالب بھی یہی دو سورتیں پڑھا کرتے تھے کوفہ میں۔
حضرت ابوہریرہ ﷛ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ جمعہ کے دن یہی دو سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

۲۰۱۵......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

۲۰۱۵...... حضرت عبید اللہ بن رافع بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا اور حسب سابق روایت نقل کی فرق صرف اتنا ہے کہ حاتم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھی اور عبد العزیز کی روایت سلیمان بن بلال رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح ہے۔

۲۰۱۶......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ

۲۰۱۶...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ میں سبح اسم ربك الأعلىٰ اور هل أتاك حديث الغاشية پڑھا کرتے تھے اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن میں جمع ہو جاتے (یعنی عید جمعہ کی پڑجاتی) تو بھی انہی دو سورتوں کو دونوں ہی

النُّعْمَان بْن بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ

نمازوں میں پڑھتے تھے۔

۲۰۱۷...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۰۱۷...... حضرت ابراہیم بن منتشر سے اسی سند حسب سابق روایت مروی ہے۔

۲۰۱۸...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

۲۰۱۸...... عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیر ﷛ کو لکھا یہ سوال کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز کونسی سورت پڑھا کرتے تھے؟ سورۃ الجمعہ کے علاوہ؟ نعمان ﷛ نے فرمایا: آپ ﷺ "هَلْ أتاك حديث الغاشية" پڑھا کرتے تھے۔

۲۰۱۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ

۲۰۱۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی فجر میں سورۂ الٓمٓ تنزیل السجدہ اور هَلْ أتىٰ على الإنسان حِينٌ مّن الدّهر پڑھا کرتے تھے، اور جمعہ کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

۲۰۲۰...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۰۲۰...... حضرت سفیان رضی اللہ عنہ یہ روایت (آپ ﷺ جمعہ کی فجر میں سورۃ السجدہ سورہ دہر پڑھا کرتے تھے اور جمعہ میں سورۃ الجمعہ و سورۃ المنافقون پڑھا کرتے تھے) ان اسناد سے مروی ہے۔

۲۰۲۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الصَّلَاتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا كَمَا قَالَ سُفْيَانُ

۲۰۲۱...... مخول سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے، دونوں نمازوں کے بارے میں جیسا کہ سفیان نے بیان کیا۔

۲۰۲۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۲۰۲۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى

کے روز فجر کی نماز میں الٓمٓ تنزیل اور ھل أتیٰ (الدّھر) پڑھا کرتے تھے۔

٢٠٢٣...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا

٢٠٢٣...... حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں الٓمٓ تنزیل پہلی رکعت میں اور دوسری میں ھَلْ أتیٰ علی الإنسانِ حِینٌ من الدّھرِ لَمْ یکُنْ شیئاً مذکوراً پڑھا کرتے تھے۔

٢٠٢٤...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا

٢٠٢٤...... حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
"جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھے تو اس کے بعد چار رکعت پڑھا کرے"۔

٢٠٢٥...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سُهَيْلٌ فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ

٢٠٢٥...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جمعہ کی نماز کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعات پڑھو"۔
عمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ابن ادریس نے کہا کہ سہیلؒ نے فرمایا: اگر تمہیں کچھ جلدی ہو تو دو رکعات مسجد میں پڑھ لو اور دو رکعت گھر لوٹنے کے بعد پڑھ لو"۔

٢٠٢٦...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ مِنْكُمْ

٢٠٢٦...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تم میں سے جو جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چاہیئے کہ چار رکعات پڑھے"۔
اور جریر کی روایت میں "منکم" کا لفظ نہیں ہے۔

٢٠٢٧...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ

٢٠٢٧...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس پلٹتے تو گھر میں آکر دو رکعت پڑھا کرتے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ

تھے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہی تھا۔ ❶

۲۰۲۸ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ قَالَ يَحْيَى أَظُنُّنِي قَرَأْتُ فَيُصَلِّي أَوْ أَلْبَتَّةَ

۲۰۲۸ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے نوافل کو بیان کیا اور فرمایا کہ: آپ ﷺ جمعہ کے بعد کوئی نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ واپس پلٹتے اور گھر میں دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔ یحیٰی (راوی) کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ میں نے یہ حدیث پڑھتے وقت یہ بھی پڑھا تھا کہ: "آپ ﷺ ضرور پڑھتے تھے"۔

۲۰۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ

۲۰۲۹ سالم رحمہ اللہ اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، نبی ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

۲۰۳۰ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ

۲۰۳۰ عمر بن عطاء بن ابی الخوار کہتے ہیں کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب ابن اخت نمر کے پاس بھیجا یہ پوچھنے کے لئے کہ انہوں نے معاویہ کو ان کے ساتھ نماز میں کیا دیکھا ہے؟ سائب نے کہا کہ ہاں میں نے ان کے ساتھ مقصورہ میں جمعہ پڑھا ہے' جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر اٹھ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی' جب وہ اندر چلے گئے تو مجھے بلا بھیجا' اور فرمایا کہ: جو تم نے کیا (یعنی نماز جمعہ کے فوراً بعد نماز پڑھی) آئندہ ایسا مت کرنا' جب تم جمعہ کی نماز پڑھ چکو تو اس کے ساتھ کوئی نماز نہ ملاؤ

---

❶ **جمعہ سے قبل اور بعد کی سنتوں کا بیان** جمعہ سے قبل سنتوں کے تمام ائمہ قائل ہیں اکثر ائمہ کے نزدیک چار سنتیں ہیں جب کہ امام شافعی کے نزدیک دو سنتیں ہیں۔ لیکن علامہ ابن تیمیہ نے جمعہ سے قبل کی سنتوں کا بالکل انکار کیا ہے اور وہ یہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے جمعہ سے قبل کوئی نماز ثابت نہیں۔ لیکن ابن تیمیہ کا یہ دعویٰ درست نہیں' کئی صحابہ کے بارے میں آثار و روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنتیں قبلیہ ادا کیا کرتے تھے۔ ابن ماجہ میں ابن عباسؓ کی روایت میں تو یہ ہے کہ حضور علیہ السلام جمعہ سے قبل چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔ اگرچہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن آثار صحابہ اس کی تائید کرتے ہیں۔

جب کہ جمعہ کے بعد کی سنتوں میں امام شافعی اور امام احمدؒ یہ فرماتے ہیں کہ صرف دو رکعات مسنون ہیں اور وہ ابن عمرؓ کی مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک چار رکعات مسنون ہیں اور وہ ابو ہریرہؓ کی روایت بالا سے استدلال کرتے ہیں۔ البتہ حنفیہ میں سے صاحبین (امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ) نے فرمایا کہ چھ رکعات پڑھنی چاہئے اور وہ حضرت عطاءؒ کی روایت سے جسے ترمذی نے تخریج کیا ہے استدلال کرتے ہیں۔ علامہ ابراہیم حلبی نے "منية المُصلّي" کی شرح میں فتویٰ صاحبینؒ کے قول پر دیا ہے کیونکہ اس میں دونوں طرح کی روایت پر عمل ہو جاتا ہے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں (درس ترمذی ۲/۳۰۰) واللہ اعلم

الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ

یہاں تک کہ تم کچھ بات چیت کرلو یا اس جگہ سے نکل جاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم فرمایا ہے کہ ہم ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز کو نہ ملائیں یہاں تک کہ کوئی گفتگو کرلیں یا اس جگہ سے نکل جائیں۔

(اس سے معلوم ہوا کہ دو نمازوں کے درمیان کوئی بیان کرلینا چاہیئے خواہ کسی سے گفتگو کرکے ہو یا جگہ تبدیل کرکے۔ واللہ اعلم)

۲۰۳۱...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِمَامَ

۲۰۳۱...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کے دو نمازوں کے درمیان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرق کرنے کا حکم دیا) مروی ہے۔
مگر اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب امام نے سلام پھیرا میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہیں کیا۔

﴿تمّت أبواب الجمعة صباح يوم السبت سابعاًمه يونيو ١٩٩٧ء فلله الحمد اوّلا وأخراً﴾

كتاب صلوٰة العيدين

کتاب صلوٰۃ العیدین ❶

عیدین کے ابواب کا بیان

۲۰۳۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا) فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ

۲۰۳۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں عید الفطر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ شریک رہا ہوں۔ یہ سب حضرات نماز کو خطبہ سے قبل پڑھتے تھے اور نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔

فرماتے ہیں کہ گویا میں اپنی آنکھوں سے (چشمِ تصور سے) یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ نبی ﷺ خطبہ دے کر منبر سے نیچے اترے اور اپنے ہاتھ کے اشارہ سے لوگوں کو بٹھا رہے ہیں، پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے عورتوں کی صفوں تک آئے بلال ؓ آپ ﷺ کے ہمراہ ہیں آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

یاأیها النبیُّ إذا جآء ك المؤمنات یُبایعنك...... الآیة

---

❶ علامہ زبیدیؒ نے شرح احیاء میں فرمایا کہ: عید اصل میں عَوْدٌ سے ہے اور اسے عید سے موسوم اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ ہر سال لوٹتی ہے۔ اس کی جمع اعیاد ہے۔ (فتح)

عید کی مشروعیت کی حکمت

شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے فرمایا کہ: ہر قوم میں ایک دن ایسا خاص ہوتا تھا جس میں وہ زیب و زینت کرتے، تفاخر کرتے، اہلِ عرب بھی اس عادت میں گرفتار تھے۔ نبی ﷺ جب مدینہ تشریف لائے ہجرت کے بعد تو اہلِ مدینہ کے دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود وغیرہ کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیسے دو دن ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ان دو دنوں میں ہم جاہلیت میں کھیلا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دونوں کے بدلے دو بہتر دن دے دیئے ہیں یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر۔ اور وجہ اس کی یہ تھی کہ نبی ﷺ نے محسوس فرمایا کہ یہ لوگ چونکہ ان ایام کے عادی ہیں اگر ان سے یکسر چھڑا دیئے جائیں تو یہ ان کے اوپر بھاری اور گراں ہوگا لہٰذا آپ ﷺ نے ان دنوں میں کئے جانے والے لغو اعمال کو ختم کر کے زیب و زینت کو جائز فرمایا اور ان ایام میں اللہ تعالیٰ کا ذکر، شکر اور اطاعت گذاری کے جذبات کا اظہار متعین فرمایا تاکہ قلبی و طبعی تفریح بھی ہو سکے اور لغو ولایعنی سے حفاظت بھی ہو سکے۔ اور مسلمانوں کے اجتماعی تفریح کے دن کو دوسری قوموں کے تفریحی دنوں سے ممتاز اور جدا کر دیا، جذبہ خیر اور ایثار و قربانی کے جذبات پیدا کرنے، غریبوں سے ہمدردی پیدا کرنے کیلئے صدقۂ فطر متعین فرمایا۔ اور ان دنوں میں شوکتِ اسلام و مسلمین کا اظہار مندوب قرار دیا اسی لئے مستحب ہے کہ عیدگاہ میں شہر سے بالکل نکل کر نماز پڑھی جائے اور اجتماعی عید میں مردوں کے علاوہ عورتیں، کنواری لڑکیاں اور بچے سب جائیں تاکہ مسلمانوں کی شوکت کا اظہار ہو اور یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ ایک راستہ سے عیدگاہ جاتے اور دوسرے سے واپس آتے۔

عیدین کی نماز احنافؒ کے نزدیک واجب ہے ہر اس شخص پر جس پر جمعہ واجب ہے۔ جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک نماز عیدین مسنون ہیں۔ عیدین میں خطبہ نماز کے بعد شروع ہے۔ ابن المنذر اور قاضی عیاض مالکیؒ نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ خطبہ نماز کے بعد ہے۔ نماز سے قبل خطبہ جائز نہیں۔ واللہ اعلم

قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنهَا أَنْتُنَّ عَلَى ذَلِكِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَا يُدْرَى حِينَئِذٍ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدًى لَكُنَّ أَبِي وَأُمِّي فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ

پھر آپ ﷺ جب اس آیت کی تلاوت سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "تم سب بھی اسی بیعت و عہد پر ہو۔ ایک عورت نے جس کے علاوہ ان میں سے کسی نے جواب نہیں دیا جی ہاں یا نبی اللہ! راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا تھا کہ وہ خاتون کون ہیں۔ پھر اُن خواتین نے صدقہ دینا شروع کر دیا' بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا بچھا دیا اور فرمانے لگے کہ: لاؤ' تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ اور ان خواتین نے چھلے، انگوٹھیاں بلال رضی اللہ عنہ' کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیں۔

۲۰۳۳ ...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ

۲۰۳۳ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات پر کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عید خطبہ سے قبل پڑھی' پھر اس کے بعد خطبہ دیا' دورانِ خطبہ آپ ﷺ کو یہ خیال ہوا کہ خواتین آپ ﷺ کا خطبہ نہیں سن پا رہی ہیں' لہٰذا آپ ان کے پاس آئے انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کا حکم دیا' بلال رضی اللہ عنہ' آپ ﷺ کے ہمراہ کپڑا پھیلائے ہوئے تھے' عورتوں نے انگوٹھیاں' چھلے اور دیگر اشیاء اس میں ڈالنا شروع کر دیں۔

۲۰۳۴ ...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۰۳۴ ...... اس سند سے بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔ یعنی کہ عید کی نماز خطبہ سے قبل ہے جیسا کہ آپ علیہ السلام نے پڑھائی پھر خواتین کو بھی وعظ فرما کر صدقات کا حکم دیا۔ جس کو جمع کرنے والے بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۰۳۵ ...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نَزَلَ وَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءُ صَدَقَةً قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَلَكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ قُلْتُ

۲۰۳۵ ...... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی' ابتدا نماز سے کی خطبہ سے قبل۔ پھر لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی ﷺ فارغ ہو گئے تو نیچے اترے (منبر سے) خواتین کے پاس آئے انہیں نصیحت وغیرہ کی آپ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے تھے جس میں عورتیں صدقہ کی اشیاء ڈالتی جا رہی تھیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا یہ صدقۃ الفطر تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ یہ عام صدقہ تھا جو عورتیں کر رہی تھیں۔ چنانچہ بعض عورتیں اپنے چھلے ڈال رہی تھیں اور ڈال رہی تھیں' اور ڈال رہی تھیں۔ ابن جریج کہتے

لِعَطَاء أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ قَالَ إِي لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ

ہیں کہ میں نے عطاءؒ سے کہا کہ کیا امام (حاکم) پر اب بھی واجب ہے کہ وہ خطبہ سے فارغ ہو کر خواتین کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کرے؟ فرمایا: ہاں میری جان کی قسم یہ تو ان کا حق ہے۔ اور نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ یہ حاکم ایسا نہیں کرتے۔

۲۰۳۶...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ قَالَ فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ

۲۰۳۶...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید کے روز نماز میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے خطبہ سے قبل بغیر اذان اور اقامت کے عید کی نماز پڑھی، پھر بلال رضی اللہ عنہ کے سہارے کھڑے ہوئے اور اللہ سے ڈرنے، تقویٰ اور اس کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ پھر عورتوں کی طرف چلے اور ان کے پاس پہنچ کر انہیں بھی وعظ و نصائح سے نوازا اور فرمایا کہ تم صدقہ دیا کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کی ایندھن ہیں۔ اس اثناء میں ایک پچکے ہوئے گالوں والی عورت عورتوں کے درمیان میں سے اٹھی اور کہا کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ (یعنی اکثر عورتیں جہنم کا ایندھن کیوں ہیں؟) فرمایا: اس لئے کہ تم عورتیں شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکر گزار ہوتی ہو پھر عورتیں صدقہ دینا شروع ہو گئیں اپنے زیورات میں سے اور وہ بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی جاتی تھیں اپنے کانوں کی بالیاں اور انگوٹھیاں وغیرہ۔

۲۰۳۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةَ

۲۰۳۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ و جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہم دونوں فرماتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اذان نہیں ہوتی۔ ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ پھر میں نے عطاءؒ سے تھوڑی دیر کے بعد یہی بات پوچھی تو انہوں نے کہا کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ عید الفطر میں جب امام نکلتا تھا تو اذان نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی امام کے نکلنے کے بعد ہوتی تھی۔ نہ اقامت تھی نہ اذان نہ کچھ اور۔ اس دن نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

۲۰۳۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُويِعَ لَهُ أَنَّهُ

۲۰۳۸...... عطاء سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا جب ان سے (ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے) اوّل اوّل بیعت لی گئی تھی کہ عید الفطر کے دن اذان نہیں ہوتی نماز عید کے لئے۔ لہٰذا اس کے

لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِنَّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

لئے اذان نہ دی جائے لہٰذا ابن زبیر ﷺ نے اذان نہ دلوائی اس دن اور اس کے ساتھ یہ پیغام بھی بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہوگا اور وہ یہی کیا کرتے تھے، چنانچہ ابن زبیر ﷺ نے خطبہ سے قبل ہی نماز پڑھی۔

۲۰۳۹...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۲۰۳۹...... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ:
میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عیدین کی نماز ایک دوبار نہیں (کئی بار) پڑھی بغیر اذان واقامت کے۔

۲۰۴۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۲۰۴۰...... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:
نبی ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سب کے سب عیدین کی نمازیں خطبہ سے قبل پڑھا کرتے تھے۔

۲۰۴۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذَلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا وَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدَهُ كَأَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ

۲۰۴۱...... ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز نکلتے تھے (عید گاہ کی طرف) اور ابتداء نماز سے کرتے تھے۔ پھر جب نماز پڑھ لیتے تو کھڑے ہوتے، لوگوں کی طرف رخ کرتے، سب لوگ اپنی اپنی جائے نماز پر بیٹھے ہوتے تھے۔ پھر اگر آپ ﷺ کو کہیں لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ فرماتے یا اس کے علاوہ کوئی اور ضروری کام ہوتا تو لوگوں کو اس کا حکم فرماتے تھے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ: صدقہ دو، صدقہ دو، صدقہ کرو، اور اس دن عورتیں زیادہ صدقہ کرتیں پھر گھر کو لوٹتے تھے۔ (آپ ﷺ کے بعد بھی) عید کی ترتیب یہی رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم بنا۔ میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر نکلا یہاں تک کہ ہم عید گاہ آئے۔ وہاں پر کثیر بن الصلت نے گارے اور اینٹوں سے ایک منبر بنا رکھا تھا، مروان اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑانے لگا گویا کہ وہ مجھے بھی منبر کی طرف کھینچ رہا ہو جب کہ میں اسے نماز کی طرف کھینچ رہا تھا۔ پھر جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو اس سے کہا کہ وہ نماز سے ابتدا کرنا کہاں

الِابْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ

گیا؟ اس نے کہا اے ابو سعید! جو سنت تم جانتے ہو وہ متروک ہو گئی۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم اس سے زیادہ بہتر طریقہ نہیں لا سکتے جو میں جانتا ہوں۔ میں نے تین مرتبہ اس سے یہ کہا پھر وہاں سے مڑا۔

۲۰۴۲...... حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ

۲۰۴۲...... امّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم (خواتین) بھی عید کے دن عید گاہ کو نکلیں۔ کنواری لڑکیاں بھی اور پردہ نشین خواتین بھی اور حائضہ خواتین کو حکم فرمایا کہ وہ (نکلیں تو) لیکن مسلمانوں کی عید گاہ سے ذرا دور رہیں۔

۲۰۴۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْمُخَبَّأَةُ وَالْبِكْرُ قَالَتِ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ

۲۰۴۳...... ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں عیدین میں نکلنے کا حکم دیا گیا۔ پردہ نشین بھی اور باکرہ بھی۔ فرماتی ہیں کہ حائضہ خواتین کو فرمایا کہ وہ نکلیں تو لیکن پیچھے رہیں اور تکبیر کہتی رہیں لوگوں کے ساتھ۔

۲۰۴۴...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا

۲۰۴۴...... امّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نکالیں، کنواری لڑکیوں کو بھی اور پردہ نشین عورتوں کو بھی۔ جہاں تک ماہواری والی خواتین کا تعلق ہے تو وہ نماز سے ذرا پرے رہیں اور خیر کے کام میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا اس کی کوئی (مسلمان) بہن اسے اپنی چادر پہنا دے (عاریۃً)۔

۲۰۴۵...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَابَهَا

۲۰۴۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ اس سے قبل اور اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی۔

پھر خواتین کی طرف آئے، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ تھے، آپ ﷺ نے خواتین کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو (عورتوں کا حال یہ تھا کہ) کوئی عورت اپنے چھلے ڈالنے لگی اور کوئی لونگوں کے ہار

ڈالنے لگی۔ ❶

۲۰۴۶...... و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۰۴۶...... گذشتہ حدیث کی مثل اس سند سے بھی مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے عید کے دن "صلوٰۃ العید" صرف دو رکعت پڑھیں۔ پھر عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ جس کو جمع کرنے والے حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۰۴۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

۲۰۴۷...... عبید اللہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد اللیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کیا پڑھا کرتے تھے؟

انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ ان میں ق والقران المجید اور اقتربت السّاعۃ وانشقّ القمر پڑھا کرتے تھے۔

(حضرت عمرؓ نے ابو واقدؓ سے کیوں پوچھا؟ علماء نے فرمایا کہ غالبًا انہیں شک ہوگا لہٰذا اس کی تاکید اور وضاحت کے لئے ابو واقدؓ سے دریافت فرمایا)۔

۲۰۴۸...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ الْعِيدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

۲۰۴۸...... ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ علیہ السلام عید الفطر میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ میں نے کہا کہ (آپ علیہ اسلام ان میں) اقتربت الساعۃ اور ق والقرآن المجید (پڑھتے تھے)۔

---

❶ **عید کی نماز میں خواتین کے لئے عید گاہ جانے کا حکم**

مذکورہ بالا احادیث سے ظاہر اً وضاحتاً اور صراحتاً ثابت ہوتا ہے کہ عیدین میں تمام خواتین کو نکلنا چاہیئے۔ چنانچہ دورِ حاضر کے غیر مقلدین اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ اخلاص کے مزاج و مفراق کے خلاف ہے۔ لیکن اس معاملہ میں سلف میں اختلاف رہا ہے کہ بعض نے مطلقاً اجازت دی، بعض نے مطلقاً ممنوع قرار دیا اور بعض نے "شابات" جوان لڑکیوں کے لئے ممنوع اور بوڑھی خواتین کے لئے جائز قرار دیا۔

لیکن جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ شابہ (جوان لڑکی) کو تو نہ جمعہ کے لئے نکلنا جائز ہے نہ ہی عیدین میں اور نہ کسی اور نماز کے لئے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ کی وجہ سے۔ وجہ یہ ہے کہ ان کا خروج فتنہ کا سبب ہے۔ البتہ بوڑھی خواتین کے حق میں فتنہ کا اندیشہ نہیں لہٰذا ان کے لئے اجازت ہے لیکن احناف رحمہم اللہ کے نزدیک ان کا بھی نہ نکلنا افضل ہے۔

امام طحاویؒ نے شرح معانی الآثار میں فرمایا کہ عورتوں کے نکلنے کا حکم ابتدائے اسلام میں دشمنانِ اسلام کی نظروں میں مسلمانوں کی کثرت اور اظہارِ شوکت کے لئے دیا گیا تھا، اور یہ علت اب باقی نہیں رہی، اور علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ اس علت کی وجہ سے بھی اجازت ان حالات میں تھی جب کہ امن کا دور دورہ تھا، اسی دور میں یہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہٰذا خواتین کے لئے مطلقاً نکلنے کی اجازت نہیں۔ خود حضرت عائشہؓ نے فرمادیا کہ اگر حضور علیہ السلام اپنے بعد کے زمانہ کی خرابی دیکھ لیتے تو عورتوں کو نکلنے سے منع فرمادیتے۔ واللہ اعلم

وَ ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

۲۰۴۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَبِمَزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا

۲۰۴۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار ابو بکر رضی اللہ عنہ' میرے پاس آئے تو میرے پاس دو لڑکیاں انصاری لڑکیوں میں سے بیٹھی تھیں اور وہ ایسے اشعار گا رہی تھیں جن سے جنگ بُعاث میں انصار نے نیک شگون حاصل کی تھی۔ اور وہ دونوں باقاعدہ مغنّیہ نہیں تھیں اور وہ دن بھی عید کا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ' نے فرمایا: شیطانی مزامیر (شیطانی سُر اور تان) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! "ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے"۔ (لہٰذا انہیں اپنا دل خوش کرنے دو)۔

۲۰۵۰...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ

۲۰۵۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام نے عید کے دن گانا گانے (اشعار پڑھنا) کی اجازت دی تھی ابو بکر رضی اللہ کے ٹوکنے پر) مذکور ہے۔ مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ دو باندیاں تھیں جو دف سے کھیل رہی تھیں۔

۲۰۵۱...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ رَسُولُ اللهِ عَنْهُ وَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَقَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ وَأَنَا جَارِيَةٌ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ

۲۰۵۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ' ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے' منیٰ کے ایام میں (یعنی گیارہ بارہ ذی الحجہ کو) تو ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی گا رہی تھیں اور دَف بجا رہی تھیں۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ سر مبارک کپڑے میں لپیٹے ہوئے تھے۔ ابو بکر ؓ نے ان لڑکیوں کو جھڑک دیا تو رسول اللہ ﷺ نے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابو بکر! انہیں رہنے دو کیونکہ یہ عید کے ایام ہیں۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی چادر سے مجھے پردہ مین لیا اور میں حبشیوں کا کھیل تماشا دیکھ رہی تھی اور میں ایک نو عمر لڑکی تھی۔ اب خود ہی اندازہ کر لو کہ ایک جواں عمر لڑکی جو کھیل کود کی شوقین ہو وہ کتنی دیر تک دیکھتی رہی ہو گی۔

۲۰۵۲...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ

۲۰۵۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور حبشی لوگ اپنے ہتھیاروں سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل رہے تھے (جنگی کرتب کا مظاہرہ ہو رہا تھا) آپ ﷺ نے مجھے اپنی چادر سے پردہ میں

بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ

کرلیا تاکہ میں بھی ان حبشیوں کے کرتب کو دیکھ سکوں۔ پھر آپ میری خاطر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں خود ہی (محفوظ ہو کر) واپس پلٹ گئی۔ پس تم اندازہ کرلو کہ ایک نو عمر اور کھیل کود کی شوقین لڑکی کتنی دیر تک (کھیل تماشا) دیکھتی رہی ہو گی۔

۲۰۵۳...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي

۲۰۵۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (میرے گھر میں) داخل ہوئے تو میرے پاس دو لڑکیاں بیٹھی جنگ بعاث کے بعض گیت گا رہی تھیں، آپ ﷺ آکر بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ دوسری طرف کرلیا۔ اس دوران ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو انہوں نے مجھے جھڑکا اور کہا کہ شیطان کی تان رسول اللہ ﷺ کے پاس؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو: انہیں چھوڑ دو۔ پھر جب آپ ﷺ ذرا غافل ہو گئے (نیند آگئی) تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ باہر نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا۔ حبشی کالے لوگ ڈھالوں اور نیزوں سے کھیل رہے تھے 'پھر یا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا آپ ﷺ نے خود فرمایا: کیا تم دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا اس طرح کہ میرا رخسار آپ ﷺ کے رخسار سے لگا ہوا تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے بنو ارفدہ! (یہ ان حبشیوں کا لقب تھا) تم اپنے کھیل میں لگے رہو۔ یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس کافی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا: تو جاؤ پھر۔

۲۰۵٤...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُونَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ

۲۰۵۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حبشی لوگ آئے اور عید کے دن مسجد میں کھیلنے لگے۔ نبی ﷺ نے مجھے بلایا۔ میں نے اپنا سر آپ کے کندھے پر رکھا اور ان کے کھیل کی طرف دیکھنے لگی (اور دیر تک دیکھتی رہی) یہاں تک کہ میں خود ہی ان کو دیکھنے سے فارغ ہو کر پلٹ گئی۔ ❶

---

❶ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ بالا واقعہ کے اندر کئی فوائد اور احکامات ہیں:
ایک یہ کہ غناء اگر بغیر آلات موسیقی کے ہو اور لہو کی حدود میں شامل نہ ہو اور مشرکانہ اشعار پر مشتمل نہ ہو تو اس کی گنجائش بعض خوشی کے موقع پر موجود ہے۔ کیونکہ یہ عید کا دن تھا اور عید کا دن مسرت و خوشی کا ہوتا ہے جب کہ مذکورہ لڑکیاں بھی کوئی پیشہ ور یا باقاعدہ مغنّیہ نہیں تھیں اور ان کے اشعار بھی عاشقانہ 'مشرکانہ' یا بے ہودہ نہیں تھے اس لئے نبی ﷺ نے اس کی اجازت دے دی۔
البتہ اس سے جو بعض متصوفین صوفیاء نے سماع اور قوالی کی گنجائش نکال لی ہے اور فی زمانہ وہ ایک مکروہ اور عیاشانہ محافلِ موسیقی میں تبدیل ہو چکی ہے اس کا کوئی جواز نہیں اور نہ ہی اس حدیث سے اس پر کوئی استدلال کیا جا سکتا ہے۔ حافظ ابن حجر العسقلانی......(جاری ہے)

۲۰۵۵...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْمَسْجِدِ

۲۰۵۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عید کے دن حبشیوں کا کھیل (نیزہ بازی) مسجد میں آپ علیہ السلام کے کندھے پر سر رکھ کر دیکھا) مروی ہے۔ مگر اس حدیث میں مسجد کے اندر کا نہیں فرمایا۔

۲۰۵۶...... وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِعُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلَعَّابِينَ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَاهُمْ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ

۲۰۵۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے کھیلنے والوں سے کہلا بھیجا کہ میں ان کا مظاہرہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور میں دروازہ پر کھڑی ہو کر آپ ﷺ کے کانوں اور کندھے کے درمیان سے دیکھتی رہی اور وہ مسجد میں مظاہرہ کررہے تھے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نے اس حدیث کے ذیل میں فرمایا کہ صوفیاء کی جس جماعت نے اس سے استدلال کرتے ہوئے اباحتِ غناء اور سماع بالآلہ یا بدون آلہ کی گنجائش نکالی ہے اس کے مرد کے لئے حضرت عائشہؓ کا مذکورہ قول ہی کافی ہے کہ: "ولیستا بمغنیتین" کہ وہ دونوں کوئی باقاعدہ مغنیہ نہیں تھیں۔ اسی قول سے مروجہ سماع وغناء کی نفی ہو جاتی ہے۔ اور مبتدع صوفیاء کے یہاں جو سماع وغناء معروف و معتاد ہے وہ بے شمار منکرات و محرمات کا مجموعہ ہے، مجنونوں اور نابالغ و باریش لڑکوں کا رقص وجد، الٹی سیدھی حرکتیں سب نفسانی خواہشات کے غلبہ سے ہے اور ستم یہ کہ یہ متبدع صوفیہ اس ناجائز سماع کو اعمالِ صالحہ اور تقرب والا عمل گردانتے ہیں۔ جب کہ تحقیق بات یہ ہے کہ یہ زنادقہ کی علامت و آثار میں سے ہے"۔ واللہ اعلم (بحوالہ فتح الملہم للشیخ عثمانیؒ ۱/۴۳۵)

علامہ ابنِ عابدین شامیؒ نے فرمایا کہ: ہمارے زمانہ کے "متصوف" جو کچھ کرتے ہیں یہ بالکل حرام ہے۔ ان کے پاس بیٹھنا اور جانا بھی حرام ہے"۔ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے کہ: اگر سماع میں غناء ہو تو یہ ناجائز اور حرام ہے بالاجماع"۔ اسی طرح دف بجانا بھی ناجائز ہے ہاں اگر دف بغیر گھنگھروؤں کے ہو، اور کبھی کبھار خوشی کے کسی موقع پر جائز حدود میں بجایا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ لیکن فی زمانہ حدود و قیود کی پابندی کوئی نہیں کرتا اس لئے اس سے اجتناب ضروری ہے۔ (اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الملہم ۱/۴۳۶ یا اسلام اور موسیقی" مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم کراچی)

دوسری بات یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے طرزِ عمل اور عمدہ مکارم اخلاق سے یہ بھی بتلادیا کہ شوہر کو بیوی کی جائز تفریح طبع کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ دیکھئے! نبی ﷺ نے خود سیدہ عائشہؓ کو بلایا اور خود کھڑے ہو کر پردہ کے ساتھ انہیں جنگی مظاہرہ دکھایا۔ حتی کہ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مستقل کھڑے رہے حتی کہ میں از خود ہی واپس ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جائز حدود میں بیوی کی تفریح طبع کا بندوبست کرنا بھی حقوق میں شامل ہے۔

اس حدیث سے بعض علماء نے جواز نکالا ہے اس بات کا کہ عورت کا غیر محرم مردوں کو دیکھنا جائز ہے اگر استلذاذ نہ ہو یا فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ جیسے کہ قاضی عیاضؒ مالکی نے۔ لیکن علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ عورت کا مرد کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے خواہ شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے۔ اور اس حدیث کے بارے میں نوویؒ نے جواب دیا کہ یہ واقعہ بلوغ عائشہؓ سے قبل کا تھا۔ دوسری بات یہ کہ حضرت عائشہؓ ان حبشی مردوں کو نہیں دیکھ رہی تھیں نہ ان کے جسموں کو دیکھ رہی تھیں بلکہ وہ تو ان کے ہتھیاروں کے مظاہرہ کو دیکھ رہی تھیں۔

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ: اس سے اسلحہ کے ساتھ کھیلنے، اس کے مظاہرہ اور مشق کے جواز پر بھی استدلال کیا ہے۔ جو مطلقاً جائز ہے اگر کسی ناجائز کا ارتکاب نہ ہو۔ واللہ اعلم (ملخصاً از فتح الملہم ۱/۴۳۹)

قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ أَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ بَلْ حَبَشٌ

عطاء کہتے ہیں وہ فارس کے لوگ تھے یا حبشہ کے۔ ابنِ عتیق نے کہا کہ حبشہ کے تھے۔

۲۰۵۷...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحِرَابِهِمْ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ

۲۰۵۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشی لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے تیروں ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے کہ اس دوران حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور کنکر ان کی طرف پھینکنے کے لئے کنکر اٹھانے کو جھکے (تاکہ انہیں منع کریں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! انہیں چھوڑ دو"۔

كتاب صلوٰة الاستسقاء

کتاب صلوٰۃ الاستسقاء

نمازِ استسقاء کا بیان

۲۰۵۸ ...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

۲۰۵۸ ...... عبداللہ بن زید المازنیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور استسقاء کی نماز پڑھی اور قبلہ رُخ جب کیا تو اپنی چادر کو تبدیل کر دیا (ایک سرا دوسرے سرے کی طرف کر دیا)۔

۲۰۵۹ ...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۲۰۵۹ ...... عبادؓ بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ عید گاہ کی طرف نکلے، اور (دعا کر کے) پانی مانگا اور قبلہ رُخ ہو کر اپنی رِداء کو الٹ پلٹ کیا اور دو رکعات نماز پڑھی۔

۲۰۶۰ ...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

۲۰۶۰ ...... عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی طرف استسقاء اور طلب باران کے لئے نکلے، اور آپ ﷺ نے جب دعا کا ارادہ فرمایا تو قبلہ رُخ ہو گئے اور اپنی چادر کو الٹ پلٹ دیا۔

۲۰۶۱ ...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو اللهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۲۰۶۱ ...... عباد بن تمیم المازنیؒ نے اپنے چچا سے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے سنا انہوں نے فرمایا کہ: "رسول اللہ ﷺ ایک روز طلب بارانِ رحمت کیلئے نکلے، لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کر کے قبلہ رُخ ہوئے اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور پھر تحویلِ رداء (چادر کے ایک سرے کو دوسرے سرے کی جگہ الٹ دیا) فرمایا اور پھر دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۰۶۲ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

۲۰۶۲ ...... انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ دعا میں ہاتھ اتنے اٹھائے

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

ہوئے ہیں کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔

۲۰۶۳...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ

۲۰۶۳...... انس بن مالک رضی اللہ عنہ ' سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بارانِ رحمت کی طلب کے لئے استسقاء پڑھی۔ اور ہتھیلیوں کی پُشت سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی دعا مانگی ہاتھ اٹھا کر)۔ ❶

۲۰٦٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ

۲۰۶۴...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ: نبی ﷺ کسی چیز میں دعا کے لئے ہاتھ نہ اٹھاتے تھے ماسوائے استسقاء کے (اور اتنا اوپر اٹھاتے تھے) حتی کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی"۔
مگر عبد الاعلیٰ کی روایت میں (راوی کو شک ہے کہ) انہوں نے کیا فرمایا؟ ایک بغل کی سفیدی یا دونوں کی۔

---

❶ استسقاء کے معنی و مفہوم: استسقاء کے لفظی معنی پانی طلب کرنا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کرنا مخصوص طریقہ پر یہ استسقاء کہلاتا ہے۔ اور کتاب و سنت و اجماع سب سے استسقاء ثابت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا:
فقلت استغفروا ربكم إنه كان غفارا . يرسلِ السمآء عليكم مدرارا۔ اسی طرح احادیث صحاح میں حضور علیہ السلام سے استسقاء ثابت ہے۔ علامہ قسطلانیؒ نے فرمایا کہ: استسقاء کے تین طریقے ہیں ایک تو مطلقاً دعاء کے ذریعہ انفرادی و اجتماعی طور پر۔ دوسرے نمازوں کے بعد خواہ فرض ہوں یا نفل دعا کی جائے۔ تیسرے نمازِ استسقاء پڑھ کر دعا کی جائے۔ اور یہی طریقہ سب سے افضل ہے۔
شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے فرمایا کہ: نبی ﷺ نے متعدد بار استسقاء پڑھی اور اس کی مشروعیت کا مقصد یہ ہے کہ امام اور حکمران کا عوام کے ساتھ نہایت مملوک الحال' درماندگی' تواضع وانکساری کے ساتھ نکلنا اور ایک میدان میں جمع ہو کر ایک ہی مقصد و فکر لے کر گریہ وزاری' استغفار اور دعا کرنا قبولیتِ دعا میں ایک خاص اثر رکھتا ہے۔ نماز بندہ کے تمام احوال میں اللہ سے سب سے زیادہ قربت کا حال ہے' اور ہاتھوں کا اٹھانا عاجزی کی علامت ہے اور "تحویلِ رداء" علامت ہے حالات کے بدلنے کی۔ (بحوالہ فتح الملہم)
صلوٰۃ الاستقاء کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ اس کی دو رکعتیں ہیں۔ لیکن امام ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ صلوٰۃ استسقاء مسنون نہیں ہے بلکہ صرف دعا اور اجتماع و استغفار مسنون ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ سے منقول یہ مذہب پوری طرح سمجھا نہیں گیا' واقعہ یہ ہے کہ امام صاحبؒ کے نزدیک سنتِ استسقاء صرف نماز ہی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دعا اور استغفار سے بھی پوری ہو جاتی ہے جیسا کہ خود قرآن کریم میں نوح علیہ السلام کے قصہ میں ہے۔ علاوہ ازیں ابو مروان اسلمیؓ کی روایت سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ: ہم عمرؓ بن الخطاب کے ساتھ استسقاء کے لئے نکلے تو انہوں نے استغفار کے علاوہ کچھ نہ کیا"۔
بہر کیف! امام صاحبؒ صلاۃ استسقاء کو غیر مسنون قرار نہیں دیتے کیونکہ یہ آنحضرت ﷺ سے صراحتاً ثابت ہے۔ استسقاء میں امام خطبہ بھی دے گا اور دعا و استغفار بھی کرے گا۔ علاوہ ازیں مویشیوں کو بھی اجتماع بھی لانا مستحب ہے کیونکہ عاجزی کا اظہار زیادہ ہو کیونکہ وہ بھی بارش نہ ہونے سے متاثر ہوتے ہیں۔
استسقاء کے اندر ایک اہم چیز "تحویلِ رداء" یعنی چادر کا پلٹنا ہے۔ کہ امام اپنی چادر کا داہنا سرا بائیں کندھے پر اور بایاں سرا دائیں کندھے پر ڈال دے۔ یہ عمل امام کے حق میں مسنون ہے۔ مقتدیوں کے لئے نہیں۔ واللہ اعلم

۲۰۶۵...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

۲۰۶۵...... انس بن مالک سے یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے کہ آپ علیہ السلام استسقاء کیلئے اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ بغل کی سفیدی نظر آتی تھی۔

۲۰۶۶...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يُغِثْنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوْلَنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَدْرِي

۲۰۶۶...... انس بن مالک رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں جمعہ کے روز دار القضا کی طرف والے دروازہ سے داخل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے' وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! مال مویشی ہلاک ہو گئے (خشک سالی کی وجہ سے) اور راستے منقطع ہو گئے' سو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں بارش برسادے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ ہم پر بارش برسادے، اے اللہ ہم پر بارش برسادے، اے اللہ ہم پر پانی برسادے"۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم آسمان پر کوئی بادل یا بدلی گھٹا نہ دیکھتے تھے اور ہمارے اور (جبل) سلع کے درمیان کوئی گھر یا محلہ تھا (آسمان بالکل صاف تھا اور سلع تک بالکل صاف نظر آرہا تھا) کہ اچانک سلع کے پیچھے سے ایک بدلی نکلی ایک ڈھال کی مانند اور جب آسمان کے وسط میں پہنچی تو پھیل گئی اور بارش ہونے لگی۔ اللہ کی قسم! پھر ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ (اور ہفتہ بھر مینہ برستا رہا، رسول اللہ ﷺ کی دعا سے بطور معجزہ) پھر اگلے جمعہ کو وہی شخص اسی دروازہ سے مسجد میں داخل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! (مینہ کی کثرت سے) مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے مسدود ہو گئے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ پانی روک دے۔ رسول ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں' بلندیوں' نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں میں برسا"۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ فوراً ہی بارش رک گئی اور ہم مسجد سے نکلے تو دھوپ میں نکلے۔

شریک (راوی) کہتے ہیں کہ کیا یہ وہی پہلا شخص تھا؟ فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم۔

۲۰۶۷...... وحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ

۲۰۶۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک بار لوگ خشک سالی کا شکار ہو گئے۔ اسی زمانہ میں جمعہ

اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَفِيهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ وَسَالَ وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجَوْدٍ

کے روز نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے منبر پر کہ ایک اعرابی (دیہاتی) کھڑا ہوا اور کہا کہ: یارسول اللہ! مال مویشی ہلاک ہوگئے اور اہل و عیال بھوکے مرنے لگے۔ غرض سابقہ حدیث کے مانند بیان کیا۔ آپ ﷺ نے آخر میں دعا فرمائی: اے اللہ ہمارے اردگرد برسا، ہم پر اب نہ برسا، اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے جس طرف بھی اشارہ کردیتے تھے وہاں سے آسمان کھل جاتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ مدینہ درمیان میں سے صحن کی طرح کھل گیا تھا جب کہ وادی کا نالہ ایک ماہ تک بہتا رہا اور اطراف میں سے جو بھی آیا اس نے ارزانی کی خبر دی۔

۲۰۶۸...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ

۲۰۶۸...... انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک لوگ کھڑے ہوگئے اور شور مچایا اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! بارش کا قحط پڑ گیا، درخت (سوکھ کر) لال ہوگئے، جب کہ جانور و چوپائے مرگئے۔ آگے سابقہ حدیث کے مثل بیان کیا۔

عبدالاعلیٰ کی روایت میں ہے کہ بادل مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے اردگرد بارش برستی رہی جب کہ مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہ برسا۔ اور میں نے مدینہ طیبہ کو دیکھا وہ ایک گولائی میں ٹوپی کی طرح درمیان میں سے کھلا ہوا تھا (یعنی مدینہ کے اوپر آسمان صاف ہوگیا تھا جب کہ اردگرد بادل مینہ برسا رہے تھے)۔

۲۰۶۹...... وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ السَّحَابِ وَمَكَثْنَا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ تَهُمُّهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ

۲۰۶۹...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث کہ (آپ علیہ السلام نے لوگوں کے قحط کی خبر دینے پر دعا فرمائی جس سے اتنی بارش ہوئی کہ لوگ تنگ آگئے پھر آپ علیہ السلام کی دعا سے آس پاس ہونے لگی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا یہ حال تھا کہ زبردست آدمی بھی اپنے گھر جانے سے ڈرتا تھا۔

۲۰۷۰...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ حَفْصَ ابْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ

۲۰۷۰...... انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی جمعہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آگے سابقہ حدیث کا واقعہ بیان کر کے آخر میں فرمایا کہ: میں نے بادل کو دیکھا گویا وہ ایک لپٹی ہوئی چادر کی طرح تھا اور پھٹ رہا تھا۔

فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَأَنَّهُ الْمُلَاءُ حِينَ تُطْوَى

۲۰۷۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عزوجل

۲۰۷۱...... انسؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے اوپر بارش برسی، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا بدن پر سے کھول دیا اور بدنِ مبارک پر بارش برسنے لگی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے یہ کیوں کیا؟ فرمایا کہ یہ پانی اپنے رب عزّوجل کے پاس سے ابھی ابھی آرہا ہے۔ ❶

۲۰۷۲...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلَى أُمَّتِي وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحْمَةٌ

۲۰۷۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ جب آندھی اور بادل کا دن ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر خوف کے اثرات واضح پہچانے جاتے تھے۔ اور آپ ﷺ کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے پلٹتے (فکر کے مارے) پھر اگر بارش ہو جاتی تو آپ ﷺ اس سے خوش ہوتے تھے اور وہ غم کے اثرات آپ ﷺ پر سے ختم ہو جاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کیفیت کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: "میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ کہیں یہ کوئی عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلّط کیا گیا ہو" اور جب بارش دیکھتے تو فرماتے "رحمت ہے"۔

۲۰۷۳...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ قَالَتْ وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا)

۲۰۷۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ مطہرہ رسول اللہ ﷺ، فرماتی ہیں کہ جب آندھی چلتی تو رسول اللہ ﷺ یہ کلمات فرماتے: اللّٰهُمَّ إني أسألك سے أرسلت به تک۔ "اے اللہ! میں آپ سے اس (ہوا کی) خیر طلب کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور جس چیز کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اس کے شر سے، اس کے اندر موجود چیز کے شر سے اور جس چیز کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں"۔ فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر بادل آجاتے اور ابر چھا جاتا تو آپ ﷺ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا اور آپ کبھی باہر نکل جاتے کبھی اندر آتے، کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے پلٹتے پھر جب بارش ہو جاتی تو خوش ہوتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو بھانپ لیا اور آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے

---

❶ یعنی پانی دنیا کی گندگی، زمین کی کثافت سے خراب نہیں ہوا اور یہ مبارک پانی ہے کہ قرآن میں فرمایا: وأنزلنا من السماء ماء مبارکا اس لئے اس کو جسم پر بہانا چاہیئے تاکہ اس کی برکت حاصل ہو۔

عائشہ! شاید یہ وہی نہ ہو جیسا کہ قوم عاد کے بارے میں کہا گیا ہے: **فلما رأوہُ عارضاً...... الآیۃ۔** "پھر جب دیکھا اس کو ابر کہ سامنے آیا ان کے نالوں کے تو بولے یہ ابر ہے جو برسے گا ہم پر کوئی نہیں یہ تو وہ چیز ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے' ہوا ہے جس میں درد ناک عذاب ہے"۔ (الاحقاف ۲۶/۳) (گویا یہ کہیں عذاب کی شکل نہ ہو جیسا قوم عاد پر بھیجا گیا تھا اور وہ اسے ابر اور بارش سمجھ رہے تھے)۔

۲۰۷۴...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَى النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا (هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا)

۲۰۷۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو باقاعدہ اہتمام کر کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آنے لگا۔ آپ ﷺ عموماً تبسم فرمایا کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ جب ابر آلود آسمان ہوتا یا تیز ہوا چلنے لگتی تو آپ کے چہرۂ انور پر غم کے اثرات پہچانے جاتے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ جب وہ ابر وغیرہ دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید پر کہ اس میں بارش ہوگی۔ جب کہ آپ ﷺ کو دیکھتی ہوں کہ جب آپ ابر دیکھتے ہیں تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر ناگواری کے اثرات نظر آتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! مجھے یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں اس میں وہ عذاب نہ ہو جس سے ایک قوم کو آندھی کا عذاب دیا گیا تھا۔ اور جب قوم نے عذاب کی اس شکل کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا (حالانکہ اس میں عذاب تھا)۔

۲۰۷۵...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۲۰۷۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میری مدد کی گئی "صبا" سے جبکہ قوم عاد کو "دبور" سے ہلاک کیا گیا۔ [1]

---

[1] صبا اس ہوا کو کہتے جو من جہۃ المشرق' مشرق کی طرف سے چلے' اور دبور وہ ہوا جو مغرب کی جانب سے چلے اس کے برعکس۔
آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے۔ ایک ہوا چلتی ہے لیکن وہ میری مددگار بنتی ہے جیسے غزوۂ احزاب (خندق) میں اللہ تعالیٰ نے ہوا کو مسلمانوں کے ذریعہ فتح عطا فرمائی تھی۔ اور ایک ہوا چلتی ہے لوگ اسے بارش کا سبب سمجھتے ہیں لیکن اس میں عذاب ہوتا ہے اور قوم عاد ہلاک ہو جاتی ہے۔
علامہ ابی مالکی نے اپنی شرح "شرح الابی" میں فرمایا کہ ہر دو قسم کی ہواؤں (صبا اور دبور) میں نصرت بھی تھی اور ہلاکت بھی۔
صبا میں نصرت تو رسول اللہ ﷺ کے لئے تھی اور ہلاکت اعدائے اسلام اور کفار قریش کے لئے تھی' جب کہ دبور میں نصرت تو ہود علیہ السلام کے لئے تھی اور عذاب ان کی قوم کے لئے۔ لیکن نبی ﷺ نے اس کے اصل مقصد کی طرف اس جملہ میں اشارہ...... (جاری ہے)

عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ

۲۰۷۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۲۰۷۶...... اس سند سے بھی مذکورہ حدیث منقول ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میری مدد کی گئی صبا سے اور قوم عاد کو دبور سے ہلاک کر دیا گیا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... فرمایا ہے کہ صبا اصلاً میری نصرت کے لئے آئی۔ ضمناً وہ ہلاک ہوئے اور دبور اصلاً ہلاکتِ قوم عاد کے لئے آئی اور تبعاً ھود علیہ السلام کی حفاظت ہوئی۔

ملا علی قاریؒ نے فرمایا کہ: "ہوا حکم کی پابند اور مامور ہے کبھی تو کسی قوم کی نصرت کے لئے چلتی ہے کبھی کسی قوم کی ہلاکت کے لئے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ رحمت بنی اور دوسروں کے لئے عذاب ہے۔ اور مقصود ان سب باتوں سے اس بات کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے اور تمام عناصر مسخر اور تابع ہیں حکم ربانی کے اور یہ در حقیقت ردّ ہے فلاسفہ و طبیعیاتی حکماء کے فلسفہ پر" (جو عناصر کے مختلف اوصاف متعین کرتے ہیں) واللہ اعلم (مخلصاً" از فتح الملہم ۱/ ۴۲۷)

كتاب صلوٰة الكسوف

كتاب صلوٰة الكسوف

کتاب صلوٰۃ الکسوف

۲۰۷۷...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنْ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ

۲۰۷۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک بار سورج گرہن ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور قیام بہت زیادہ طویل کیا' پھر رکوع فرمایا تو رکوع بھی زیادہ طویل کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا تو بھی بہت زیادہ قیام کیا' البتہ پہلے قیام کی بہ نسبت یہ قیام کم تھا' پھر دوبارہ رکوع میں گئے اور بہت طویل رکوع کیا لیکن پچھلے رکوع سے ذرا کم۔ پھر سجدہ کیا' پھر کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا لیکن پہلی رکعت کے قیام سے کم' پھر طویل رکوع فرمایا لیکن پہلی رکعت کے رکوع سے کم' پھر سر اٹھایا اور طویل قیام کیا اور یہ قیام پچھلے قیام سے کم تھا' دوبارہ پھر طویل رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا (گویا ہر رکعت میں دو رکوع کئے)۔

نماز سے فارغ ہو کر مڑے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا:

''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں' اور ان دونوں کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ پس اگر تم گرہن دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو' اس سے دعا کرو اور نماز پڑھو' صدقہ دو''۔

''اے امتِ محمدیہ! اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اس بات سے کہ اس کا بندہ یا بندی زنا کرے اے امتِ محمد! اللہ کی قسم! اگر تم وہ کچھ جان جاؤ جو میں جانتا ہوں تو البتہ تم روتے زیادہ اور ہنستے کم' آگاہ رہو! کیا میں نے پہنچا دیا''۔

وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ

مالک رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ بیشک سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے۔

۲۰۷۸...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ قَالَ

۲۰۷۸...... اس سند سے بھی سابقہ روایت (کہ آپ علیہ السلام نے سورج گہن کے موقع پر نماز پڑھی پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا۔ جس کی

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَزَادَ أَيْضًا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ

تفصیل پچھلی حدیث میں گذری) مروی ہے۔ مگر اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اما بعد! بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پھر اپنے ہاتھ اٹھاتے اور فرمایا اے اللہ! "میں نے پہنچادیا"۔

٢٠٧٩......حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ وَقَالَ أَيْضًا فَصَلُّوا حَتَّى يُفَرِّجَ اللهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أُقَدِّمُ و قَالَ الْمُرَادِيُّ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ

٢٠٧٩...... حضرت عائشہؓ زوجۂ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ایک بار سورج گرہن ہوگیا۔ آپ ﷺ مسجد کی طرف نکلے، کھڑے ہو کر تکبیر کہی، لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بندی کرلی، رسول اللہ ﷺ نے طویل قرأت فرمائی پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور سمع الله لمن حمده، ربّنا ولك الحمد فرمایا پھر کھڑے ہو کر طویل قرأت فرمائی جو پہلی قرأت سے کم تھی پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سمع الله...... الخ کہہ کر کھڑے ہوئے، سجدہ کیا۔

دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا حتی کہ چار رکعات پوری کیں اور چار سجدے کئے (ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے کئے گویا دو رکعت میں چار سجدے کئے) آپ ﷺ کے نماز سے پلٹنے سے قبل ہی سورج روشن ہوگیا تھا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان فرمائی جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا: "سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، جب تم ایسی حالت دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو اور فرمایا کہ نماز پڑھو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے تمہارے اوپر سے کھول دے"۔

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں نے اپنی اس جگہ پر ہر وہ چیز دیکھی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے حتی کہ میں نے دیکھا کہ میں چاہتا ہوں کہ جنت (کے پھلوں) کا ایک خوشہ لے لوں۔ اور یہ اس وقت ہوا تھا جب تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھا تھا (تو وہ جنت کے خوشے توڑنے کیلئے ہی آگے بڑھا تھا)۔

اور میں نے جہنم دیکھی کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو کھا رہا ہے (اور میں اس سے بچنے کے لئے پیچھے ہٹا) یہ اس وقت تھا جب تم نے مجھے پیچھے

فِيهَا ابْنَ لُحيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَانْتَهى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِه فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

ٹتے دیکھا۔ اور میں نے جہنم میں عمرو (1) بن لُحی کو دیکھا اور یہ وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے جانور چھوڑے (بت پرستی کے نام پر اور اسماعیل علیہ السلام کے دین کو تبدیل کیا)۔

۲۰۸۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

۲۰۸۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ ﷺ نے ایک مُنادی کو بھیجا (کہ جاؤ آواز لگاؤ) نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی سب جمع ہو جاؤ) چنانچہ سب جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ آگے بڑھے، تکبیر کہی اور دو رکعات میں چار رکعات پڑھیں (اس طرح کہ دو رکوع کئے ہر رکعت میں) اور چار سجدے کئے۔ (2)

۲۰۸۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِه فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

۲۰۸۱...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے خسوف کی نماز میں جہراً قرأت کی اور چار رکعات دو رکعتوں میں چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

زہری کہتے ہیں کہ مجھے کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عباسؓ کے حوالہ سے بتایا کہ نبی ﷺ نے دو رکعات میں چار رکعات چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں۔

۲۰۸۲...... وحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ

۲۰۸۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کی سورج گرہن کے موقع پر پڑھی گئی نماز کے بارے فرماتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ

---

(1) عمرو بن لُحی: یہ وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دینِ حنفی کو تبدیل کیا اور لوگوں کو توحید سے ہٹا کر بت پرستی کی راہ پر گامزن کیا۔ سب سے پہلے بت نصب کئے اور جانوروں کے بتوں کے نام پر چھوڑنے کی ریت ڈالی۔ اور باقی قبائل قریش کو بھی اسی بت پرستی کی راہ پر ڈال دیا۔

(2) **صلوٰۃ الکسوف کی اہمیت وحقیقت**

احادیث بالا سے دو باتیں صراحتاً معلوم ہو گئیں۔ ایک تو یہ کہ کسوف شمس (سورج گرہن) اور خسوف قمر (چاند گرہن) کے ظاہری اسباب کچھ بھی ہوں اور اس بارے میں ماہرین فلکیات کچھ بھی کہیں لیکن یہ دونوں معاملات حق تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور درحقیقت ان کا مقصد خدا سے غافل لوگوں کو یہ سبق دینا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے روشنی کے ان سب سے بڑے مرکزوں کو بے نور کر دیا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ ان دونوں کو توڑ کر ختم کر جائے جیسے قیامت میں کیا جائے گا۔ لہٰذا اس اعتبار سے یہ دونوں باتیں اللہ کی نشانیاں ہیں اور شریعتِ اسلامیہ اور اسوۂ محمدی ﷺ میں ایسے مواقع کے لئے امت کو یہ ہدایت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کرے اور اس کی ذات سے خیر کی طلب اور شرور سے پناہ مانگے۔

الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ

عنہا کی پچھلی روایت کے مثل کہ دو رکعت پڑھیں جس میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

۲۰۸۳...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا فَاذْكُرُوا اللهَ حَتَّى يَنْجَلِيَا

۲۰۸۳...... عبیدؒ بن عمیر کہتے ہیں کہ مجھ سے ایسی ہستی نے بیان کیا کہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور (میرا خیال ہے کہ ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے) کہ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں ایک بار سورج گرہن ہو گیا۔ آپ ﷺ نماز کو کھڑے ہوگئے اور قیام کیا سخت (طویل) کہ آپ ﷺ ایک بار کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے، پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے، پھر کھڑے ہوتے پھر رکوع فرماتے اس طرح دو رکعت پڑھتے کہ ہر رکعت میں تین رکوع اور چار سجدے فرماتے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا اور آپ ﷺ جب رکوع فرماتے تو کہتے اللہ اکبر، پھر رکوع کرتے اور جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔

(نماز سے فارغ ہو کر) پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: "بیشک سورج اور چاند کسی (بڑے یا چھوٹے) آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے، نہ ہی کسی کی زندگی سے ان کے گرہن ہونے کا کوئی تعلق ہے، لیکن یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جن کے ذریعہ اللہ (بندوں کو) ڈراتا ہے، لہٰذا جب تم گرہن دیکھو تو ان کے روشن ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے رہو (نماز اور استغفار وغیرہ کے ذریعہ)۔

۲۰۸۴...... و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ

۲۰۸۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چھ رکعات (رکوع) پڑھیں (مراد یہ ہے کہ دو رکعت میں چھ رکوع کئے جیسا کہ سابقہ حدیث میں گذرا) اور چار سجدے کئے"۔

۲۰۸۵...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ

۲۰۸۵...... عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک یہودیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور کوئی سوال کیا اور پھر

أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِذًا بِاللهِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرَيِ الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الرُّكُوعِ ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

کہا کہ: اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے"۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ عمرہؒ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی پناہ! پھر آپ ﷺ ایک صبح سواری پر سوار ہوئے تو سورج گرہن ہو گیا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں چند عورتوں کے جلو میں حجروں کے پیچھے سے مسجد میں نکل آئی۔ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے تشریف لائے اور اپنی جائے نماز تک آگئے جس جگہ پر آپ ﷺ (عموماً) نماز پڑھا کرتے تھے اور نماز میں کھڑے ہو گئے' آپ ﷺ کے پیچھے لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے طویل قیام فرمایا پھر رکوع کیا تو طویل رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر (دوبارہ) طویل قیام فرمایا البتہ یہ قیام پچھلے قیام کی بہ نسبت تھوڑا تھا پھر دوبارہ طویل رکوع کیا لیکن پچھلے رکوع کی بہ نسبت مختصر تھا پھر سر اُٹھایا' اس اثناء میں سورج روشن ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو دیکھا کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے فتنۂ دجال کی طرح۔ عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا: فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسکے بعد سنا کہ آپ ﷺ جہنم کے عذاب اور عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۰۸۶...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ

۲۰۸۶...... اس سند سے بھی پچھلی روایت منقول ہے کہ جس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے سورج گرہن کے موقع پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ تم لوگ قبروں میں دجال کے فتنے کی طرح آزمائے جاؤ گے۔ مع یہودیہ کے قصے کے۔

۲۰۸۷...... و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ

۲۰۸۷...... جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شدید گرم دن میں سورج گرہن ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہؓ کے ہمراہ نماز کسوف پڑھی اور اس میں اتنا طویل قیام فرمایا حتیٰ کہ لوگ (مارے تھکاوٹ کے) گرنے لگے پھر رکوع فرمایا تو وہ بھی طویل' سر اٹھا کر دوبارہ طویل قیام کیا پھر دوبارہ طویل رکوع کیا پھر سر اٹھا کر طویل قیام کیا پھر دو سجدے کر کے کھڑے ہو گئے اور حسبِ سابق کیا۔ پس

فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُولَجُونَهُ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ أَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِي عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُرِيكُمُوهُمَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ

آپ ﷺ نے (دو رکعات میں) چار رکوع اور چار سجدے فرمائے۔ بعد ازاں فرمایا: میرے سامنے وہ تمام چیزیں پیش کی گئیں جن میں تم داخل کئے جاؤ گے (یعنی جنت و جہنم وغیرہ) سو میرے سامنے جنت پیش کی گئی۔ میں نے اس میں سے ایک پھلوں کا خوشہ لینا چاہا یا فرمایا اگر میں لینا چاہتا تو میرا ہاتھ چھوٹا رہ گیا (یعنی میرا ہاتھ نہ پہنچ سکا یا نہ پہنچ پاتا)۔ اسی طرح جہنم کو بھی میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت ہے جسے ایک بلی کے معاملہ میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے بلّی کو باندھ ڈالا تھا اور نہ تو اسے کچھ کھانے کو دیتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی کہ از خود زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے کھالیتی (اُس بے زبان جانور پر ظلم کی وجہ سے اس پر عذاب ہو رہا تھا) اور میں نے اس میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو بھی دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں آگ میں کھینچ رہا ہے۔ وہ لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند صرف کسی عظیم اور بڑے آدمی کی موت پر ہی گرہن ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' لہٰذا جب یہ گرہن ہوں تو نماز پڑھا کرو یہاں تک کہ روشن ہو جائیں۔ (ابو ثمامہ عمرو بن مالک سے وہی عمرو بن لحی مراد ہے' کیونکہ ابیؒ نے قرطبی سے نقل کیا ہے کہ لُحَی کا نام مالک تھا)۔

۲۰۸۸...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً وَلَمْ يَقُلْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

۲۰۸۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام نے سورج گہن کے موقع پر لمبی نماز پڑھائی پھر بنی اسرائیل کی عورت کا قصہ بیان کیا۔) مروی ہے۔
مگر اس میں اضافہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے آگ میں دیکھا ایک عورت بڑے آواز والی، لمبی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل کی تھی۔

۲۰۸۹......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ

۲۰۸۹...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جس روز (آپ ﷺ کے صاحبزادے) ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کا (کم سنی میں) انتقال ہوا اسی روز سورج گرہن ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ "سورج (یقیناً) ابراہیم کی موت کی وجہ سے گرہن ہوا ہے"۔ نبی ﷺ نے یہ سنا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور (دو رکعت میں) چھ رکوع' چار سجدوں کے ساتھ کئے' تکبیر کہہ کر نماز شروع فرمائی' قرأت فرمائی

فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ وَذَلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذَلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ

اور طویل قرأت کی۔ پھر قیام جتنا طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ (قیام میں) قرأت کی پہلی رکعت کی قرأت سے ذرا کم اور تقریباً اتنا ہی طویل رکوع بھی کیا' اس کے بعد دوبارہ سر اٹھایا رکوع سے اور قرأت فرمائی جو دوسری مرتبہ کی قرأت سے نسبتاً کم تھی اور اسی کے بقدر طویل رکوع کیا' اس کے بعد سجدہ میں جھک گئے اور دو سجدے کر کے کھڑے ہوئے اور حسب سابق تین رکوع کئے کہ ان میں سے ہر پہلی رکعت دوسری سے طویل تھی اور اسی طرح ہر رکوع سجدہ کے بقدر تھا پھر آپ ﷺ (نماز کے دوران ہی) پیچھے ہٹے اور آپ ﷺ کے پیچھے کی صفوف بھی پیچھے ہٹیں یہاں تک کہ ہم انتہا کو پہنچ گئے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کیا کہ ہم عورتوں کی صفوں تک جا پہنچے پھر آپ ﷺ آگے بڑھے تو لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھے یہاں تک کہ اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ واپس مڑے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! بے شک سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور بلاشبہ یہ دونوں لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو (کہ گرہن ہو گیا ہے) تو نماز پڑھا کرو' یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے اور ہر وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے (مثلاً جنت' دوزخ' قبر وغیرہ) وہ میں نے اپنی اس نماز میں دیکھی ہے' آگ جہنم کی لائی گئی اور یہ اس وقت ہوا تھا جب تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں پیچھے ہٹا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس آگ کی لپٹ مجھے نہ لگ جائے۔ حتیٰ کہ میں نے اس میں ایک ٹیڑھے منہ والی لکڑی والے آدمی کو دیکھا کہ اپنی آنتیں جہنم میں گھسیٹ رہا تھا وہ حجاج کی چیزیں اس آنکڑہ نما لکڑی کے ذریعہ چوری کیا کرتا تھا (بایں طور پر کہ چلتے چلتے وہ لکڑی کسی کپڑے' چادر وغیرہ میں پھنسا دی اور وہ کپڑا اس میں اٹک جاتا تھا اور وہ لے کر چلتا بنتا) پھر اگر اس کا مالک آگاہ ہو جاتا تو اس سے کہہ دیتا کہ یہ تو (اتفاقاً) میری آنکڑہ نما لکڑی میں پھنس گئی ہے' اور اگر اس کا مالک بے خبر رہتا تو لے کر چلتا بنتا' اسی طرح میں نے جہنم میں ایک بلی والی عورت کو دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھ ڈالا تھا اور اسے نہ تو کچھ کھلاتی تھی اور نہ ہی اسے آزاد چھوڑتی تھی کہ وہ خود ہی کچھ

زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر پیٹ بھر لے' اور اسی طرح وہ بھوکی مر گئی۔ پھر اس کے بعد میرے سامنے جنت لائے گئی اور یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھا تھا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا تھا' اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تھا (جنت کی طرف) میں چاہتا تھا کہ اس کے پھل وغیرہ میں سے کچھ لے لوں تا کہ تم بھی اسے دیکھ لو پھر معاً میں نے یہ مناسب جانا کہ میں ایسا نہ کروں' غرض ہر وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ میں نے اپنی اس نماز میں ملاحظہ کی۔

۲۰۹۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقِيَامَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ إِلَى جَنْبِي فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي أَوْ عَلَى وَجْهِي مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَأَطَعْنَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَيُقَالُ لَهُ نَمْ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمْ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ

۲۰۹۰...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں ایک بار سورج گرہن ہو گیا تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف گئی' وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا کہ لوگ کس وجہ سے نماز پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہؓ نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کر دیا۔ میں نے کہا کہ یہ اللہ کی نشانی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں (اشارہ سے) غرض رسول اللہ ﷺ نے قیام کو بہت زیادہ طویل فرمایا۔ یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی' میں پانی کی ایک مشک سے جو میرے پہلو میں رکھی تھی اس میں سے پانی اپنے سر پر بہانے لگی یا چہرہ پر پھر رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ نبی ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: "اما بعد! کوئی چیز ایسی نہیں جسے میں نے اپنے اس مقام پر نہ دیکھا ہو۔ یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم لوگ (امتِ محمدیہ) اپنی قبروں میں مبتلائے امتحان کئے جاؤ گے عنقریب یا فرمایا کہ مسیح دجال کے مثل کسی فتنہ میں آزمائے جاؤ گے۔ (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم دونوں میں سے کیا فرمایا۔ اسماءؓ فرماتی ہیں کہ تم میں سے کسی کے سامنے ایک آدمی (کی شبیہ) لائی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا کہ اس آدمی کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ چنانچہ جو مومن یا آپ ﷺ پر یقین رکھنے والا ہو گا وہ تو کہے گا کہ "یہ محمد الرسول اللہ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت (والی کتاب) لائے' ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا' ان کی اطاعت کی' تین بار یہ بات کہے گا چنانچہ اس سے کہا جائے گا کہ سو جا۔ ہم جانتے تھے کہ تو اس شخصیت پر ایمان لا چکا ہے لہٰذا اچھا بھلا سوتا رہا اور جو

منافق یا شک میں پڑنے والا ہو گا (مجھے نہیں معلوم کہ کیا کہا) وہ کہے گا میں نہیں جانتا یہ شخصیت کون ہیں۔ لوگ ان کے بارے میں کچھ کہا کرتے تھے تو میں بھی یہی کہتا تھا"۔ ❶

۲۰۹۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ

۲۰۹۱...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی لوگ کھڑے تھے (نماز میں) وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے۔ باقی حدیث سابقہ حدیث کی مثل ہے (کہ آپ علیہ السلام نے سورج گرہن کے موقع پر نماز پڑھی۔ لوگوں کو خطبہ دیا۔ قبر کا حال بیان کیا)۔

۲۰۹۲...... وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

۲۰۹۲...... عروۃ نے کہا سورج کو کسوف ہوا نہ کہو بلکہ کہو سورج کو خسوف ہوا۔

۲۰۹۳ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَخَذَ دِرْعًا حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى لَمْ يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ

۲۰۹۳...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز جس دن کہ سورج گرہن ہوا تھا' نبی ﷺ گھبرا گئے اور مارے گھبراہٹ کے کسی کی چادر اٹھالی' پھر آپ ﷺ کی چادر آپ کو پہنچائی گئی آپ ﷺ کھڑے ہو گئے لوگوں کے لئے اور طویل قیام کیا' حتی کہ اگر کوئی انسان آتا تو اسے احساس بھی نہ ہوتا کہ نبی ﷺ نے رکوع فرمایا ہے اس وجہ سے کہ آپ ﷺ نے رکوع کے بعد بھی طویل قیام فرمایا۔

۲۰۹۴...... وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ قِيَامًا طَوِيلًا يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَزَادَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسَنَّ مِنِّي وَإِلَى الْأُخْرَى هِيَ أَسْقَمُ مِنِّي

۲۰۹۴...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ سورج گرہن کے موقع پر آپ ﷺ نے کسی کی چادر اٹھالی گھبراہٹ سے اور لمبی نماز پڑھی) مروی ہے۔ اس میں اضافہ ہے کہ بہت دیر تک کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع فرماتے تھے اور یہ بھی اضافہ ہے کہ میں نے (اسماء) ایک عورت کی طرف دیکھا جو مجھ سے زیادہ عمر والی تھی اور دوسری کی طرف دیکھا وہ مجھ سے زیادہ بیمار تھی۔

❶ یہ درحقیقت قبر میں امتحان کا منظر ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی صورت دکھا کر فرشتوں کے ذریعہ سوال کریں گے۔ اور منافق اس وقت مذکورہ بالا جواب دے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عموماً اور اس راقم آثم اور اس کے والدین واساتذہ کو خصوصاً فتنۂ قبر سے محفوظ فرمائے اور ہر قسم کے ظاہری و باطنی شرور و فتن سے بچائے۔ آمین۔

۲۰۹۵...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَفَزِعَ فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ ثُمَّ أَلْتَفِتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ فَأَقُولُ هَذِهِ أَضْعَفُ مِنِّي فَأَقُومُ فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرْكَعْ

۲۰۹۵...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک بار سورج گرہن ہو گیا، آپ ﷺ گھبرا گئے اور کسی زوجہ کی چادر لے لی (جلدی اور گھبراہٹ میں) پھر آپ ﷺ کی چادر آپ ﷺ کو پہنچائی گئی۔ فرماتی ہیں کہ میں قضائے حاجت سے فارغ ہوئی اور پھر آ کر مسجد میں داخل ہو گئی، دیکھا تو رسول اللہ ﷺ (نماز میں) کھڑے ہیں، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ (جماعت میں) کھڑی ہو گئی، آپ ﷺ نے اتنا طویل قیام فرمایا کہ میں نے دل میں سوچا کہ بیٹھ جاؤں پھر میں نے ایک ضعیف خاتون کی طرف نگاہ ڈالی تو میں نے کہا یہ تو مجھ سے زیادہ ضعیف ہیں (جب یہ کھڑی ہوئی ہیں تو مجھے تو ضرور ہی کھڑا ہونا چاہیے) لہٰذا میں کھڑی رہی پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع فرمایا رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ طویل قیام فرمایا حتیٰ کہ اگر کوئی آدمی آتا تو اسے یہی خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے ابھی رکوع نہیں کیا ہے۔

۲۰۹۶...... حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدْرَ نَحْوِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا

۲۰۹۶...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہدِ رسالت ﷺ میں ایک بار سورج گرہن ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نماز میں آپ ﷺ نے طویل قیام فرمایا تقریباً سورۃ البقرہ کی تلاوت کے بقدر پھر طویل رکوع فرمایا پھر رکوع سے اٹھے تو دوبارہ قیام فرمایا البتہ یہ قیام پچھلے قیام کی نسبت ذرا کم طویل تھا۔ پھر دوسرا رکوع کیا جو پچھلے رکوع سے ذرا کم طویل تھا۔ پھر سجدہ کیا، بعد ازاں پھر دوسری رکعت میں قیام کیا لیکن پچھلی رکعت کی بہ نسبت کم طویل قیام فرمایا، رکوع فرمایا تو وہ بھی نسبتاً کم طویل کیا رکوع اوّل کے مقابلہ میں پھر اٹھ کر دوبارہ طویل قیام فرمایا جو پچھلے قیام سے ذرا کم تھا۔ پھر طویل رکوع فرمایا البتہ سابقہ رکوع کی نسبت کم طویل تھا۔ پھر سجدہ کر کے نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک سورج اور چاند اللہ کی آیات میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت کی وجہ سے یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ لہٰذا جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کیا کرو (اسے یاد کیا کرو)“۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جیسے آپ ﷺ کسی چیز سے رک گئے ہوں؟ فرمایا: ”میں نے جنت کا نظارہ کیا تو اس میں سے ایک

عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ قَالَ بِكُفْرِ الْعَشِيرِ وَبِكُفْرِ الْإِحْسَانِ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

خوشہ پھلوں کا لیا (لینا چاہا) اگر میں اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اسے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا) اور میں نے جہنم کا مشاہدہ کیا تو آج جیسا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا' میں نے دیکھا کہ اہل جہنم کی اکثریت عورتوں پر مشتمل ہے۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کیوں؟ فرمایا: ان کے کفر (ناشکری) کی وجہ سے۔ عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ سے کفر کی وجہ سے؟ فرمایا: (نہیں) بلکہ شوہر کی ناشکری کی وجہ سے اور احسان (کرنے کے باوجود) ناشکری کرنے کی وجہ سے (ان کا حال تو یہ ہے کہ) اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ زمانہ بھر احسان کرتے رہو' پھر کبھی یہ تمہاری جانب سے کچھ ناگوار بات دیکھیں تو کہیں گی کہ: میں نے تو آج تک کبھی تیری جانب سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں"۔
(یعنی ساری زندگی کے احسانات وانعامات کو یکسر بھلادیں گی)۔

۲۰۹۷...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ

۲۰۹۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے سورج گرہن کے موقع پر بہت لمبی نماز پڑھائی۔ اور فرمایا کہ یہ گرہن کسی کی موت زندگی سے نہیں ہوتا اور فرمایا کہ جہنم میں بہت سی عورتیں ناشکری کی وجہ سے جائیں گی۔) منقول ہے۔ مگر یہ کہ انہوں نے فرمایا کہ پھر ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ پیچھے ہٹے۔

۲۰۹۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ

۲۰۹۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کے موقع پر ۸ رکوع چار سجدوں میں کئے۔ (یعنی دو رکعات پڑھیں جن میں آٹھ رکوع کئے)۔ حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

۲۰۹۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا

۲۰۹۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے صلوٰۃ کسوف پڑھی قرات کی (اس میں) پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے دوسری رکعت بھی ایسی ہی پڑھی۔

۲۱۰۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

۲۱۰۰ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت

النَّضر قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَبَرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُودِيَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ

ہے' فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آواز لگائی گئی: نماز کے لئے جمع ہو جائیں"۔ نماز میں رسول اللہ ﷺ نے ایک سجدہ (یعنی ایک رکعت میں) دو رکوع کئے' پھر کھڑے ہو گئے (دوسری رکعت میں) اور ایک سجدہ (رکعت) میں دو رکوع کئے۔ پھر سورج روشن ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ: میں نے اس سے زیادہ طویل رکوع و سجود کبھی نہیں دیکھے"۔

۲۱۰۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ

۲۱۰۱...... ابو مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور یہ دونوں لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ لہٰذا جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم سے کھول دے (اس مصیبت کو۔)"۔ [1]

۲۱۰۲...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا

۲۱۰۲...... ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا سورج اور چاند کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے بلکہ وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم گہن دیکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو۔

---

[1] اس زمانہ میں لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ جب کسی بڑے آدمی کی موت ہوتی ہے تو سورج یا چاند گرہن ہو جاتا ہے جیسے ابراہیم بن محمد ﷺ الرسول ﷺ کی موت پر لوگوں نے کہا تھا۔ آپ ﷺ نے اسی عقیدۂ جاہلیت کی نفی کرتے ہوئے فرمایا کہ: گرہن کا تعلق کسی کی موت زندگی سے نہیں")۔

۲۱۰۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ

۲۱۰۳...... اس سند سے سابقہ حدیث (کہ جب تم گہن دکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو اور آپ علیہ السلام نے بھی نماز پڑھی) منقول ہے مگر اتنی بات زیادہ ہے کہ جس دن آپ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا اس دن سورج گرہن ہوا اور لوگوں نے کہا ان ہی کی موت سے یہ ہوا۔

۲۱۰۴...... حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ

۲۱۰۴...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ٗ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ ڈر گئے کہ کہیں قیامت تو نہیں آئی۔ حتیٰ کہ آپ مسجد میں تشریف لائے اور نہایت ہی طویل قیام ٗ رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھی ٗ میں نے آپ ﷺ کو اتنا طویل قیام و رکوع کرتے نہیں دیکھا نماز میں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ سب نشانیاں ہیں جو اللہ نے بھیجی ہیں۔ کسی کی موت ٗ زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بھیجتا ہے تاکہ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈرائے ٗ لہٰذا جب تم گرہن وغیرہ دیکھو تو گڑگڑا کر اللہ کی یاد کرو اور اس سے دعا و استغفار میں مشغول ہو جاؤ"۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ يُخَوِّفُ عِبَادَهُ

ابن علاء کی روایت میں کَسَفَت کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ وہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندوں کو۔

۲۱۰۵...... وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ حَتَّى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ

۲۱۰۵...... حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ ٗ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ایک بار اپنے تیروں سے تیر اندازی کر رہا تھا کہ اسی دوران سورج گرہن ہو گیا۔ میں نے فوراً تیر پھینک پھانک اور کہا کہ میں ضرور بالضرور دیکھوں گا کہ رسول اللہ ﷺ آج سورج گرہن کے موقع پر کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کے پاس جا پہنچا ٗ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے دعا کر رہے تھے اور تکبیر و تحمید و تہلیل میں مشغول تھے ٗ یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعات ادا کیں۔

۲۱۰۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۲۱۰۶...... حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں مدینہ منورہ میں تیر پھینک رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا تو میں نے تیروں کو پھینک دیا اور دل میں کہا کہ خدا کی قسم! آنحضرت ﷺ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ سورج گرہن ہونے پر کیا کرتے ہیں چنانچہ جب میں حضرت ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ کو نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ ﷺ تسبیح کر رہے تھے اور اللہ کی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اللہ کی بڑائی کرتے تھے اور دعا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آفتاب کھل گیا۔ جب آپ ﷺ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۱۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمَّى بِأَسْهُمٍ لِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

۲۱۰۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ حضرت عبد الرحمٰن نے تیر پھینکنا چھوڑ کر آپ علیہ السلام کے پاس گئے کہ دیکھیں کہ آپ علیہ السلام کیا کرتے ہیں اور آپ ﷺ کو تسبیح و تحمید و تحلیل کرتے ہوئے اور نماز پڑھتے ہوئے پایا۔) منقول ہے۔

۲۱۰۸...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

۲۱۰۸...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بتلاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوا کرتے' بلکہ یہ تو دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے' تو جب تم انہیں دیکھو کہ گرہن ہیں تو نماز پڑھا کرو"۔

۲۱۰۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُصْعَبُ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

۲۱۰۹...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اسی روز سورج گرہن ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے۔ لہٰذا جب تم انہیں گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو یہاں

ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا حَتّٰى تَنْكَشِفَ۔

تک کہ گرہن ختم ہو جائے"۔

ثمّ ابواب الکسوف وللہ الحمد

كتاب الجنائز

کتاب الجنــــائز

کتاب الجنائز

۲۱۱۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

۲۱۱۰...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اپنے قریب الموت لوگوں کو لاالہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو"۔ ❶

۲۱۱۱...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ جَمِيعًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۱۱۱...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ اپنے قریب الموت لوگوں کو لاالہ الا اللہ کی تلقین کرو) مروی ہے۔

۲۱۱۲...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

۲۱۱۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (اپنے نزع کی حالت میں مریضوں کو لاالہ الا اللہ کی تلقین کرو) مروی ہے۔ مگر اس حدیث کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۱۱۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ

۲۱۱۳...... ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول

---

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم دیکھو کہ تمہارا کوئی قریب قریب الموت ہے اور نزع کا عالم طاری ہو گیا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ سانس اکھڑنے لگے' پاؤں ڈھیلے ہو جائیں' گردن ڈھلکنے لگے۔ تو اسے شہادتین اور لاالہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو جس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے سامنے لاالہ الا اللہ پڑھا کرو' تاکہ وہ بھی پڑھنے لگے' اور اسے حکم نہ کیا جائے یعنی جبر نہ کیا جائے مبادا وہ انکار کر دے۔ اور جب ایک مرتبہ وہ شہادتین کہہ لے یا لاالہ الا اللہ پڑھ لے تو پھر دوبارہ تلقین نہیں کرنی چاہیے۔ (در المختار) اور تلقین کرنا سنت ہے۔

ترمذیؒ نے روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن مبارک کو جب تلقین کی گئی تو انہوں نے (ایک بار شہادتین کہہ لئے) اور دوبارہ تلقین پر انہیں ناگوار اور گراں ہوا تو فرمایا کہ میں نے جب ایک بار لاالہ الا اللہ کہہ دیا تو اس پر قائم ہوں جب تک کہ کوئی دوسری بات نہ کرلوں۔

اور تلقین کا فائدہ یہ ہے کہ حدیث میں ہے کہ: جس شخص کا آخری کلام لاالہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

شاہ ولی اللہ دھلویؒ نے فرمایا کہ: موت کا وقت درحقیقت دنیا کا آخری اور آخرت کا پہلا دن ہوتا ہے۔ (ابوداؤد) لہٰذا حکم ہوا کہ اسے ذکر اللہ کی یاد اور توجہ کی طرف راغب کیا جائے گا تاکہ ایمان کے ساتھ آخرت میں جائے اور اس کے ثمرات معاد (آخرت) میں حاصل کرلے۔ (کمافی الفتح)

جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللهُ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللهُ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَتْ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَهُ فَقُلْتُ إِنَّ لِي بِنْتًا وَأَنَا غَيُورٌ فَقَالَ أَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُو اللهَ أَنْ يُغْنِيَهَا عَنْهَا وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ "جو مسلمان بھی اپنی کسی مصیبت کے موقع پر اللہ عزّوجل کے حکم کے مطابق انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہے اور یہ دعا کرتا ہے کہ: اے اللہ! اس مصیبت پر مجھے اجر نصیب فرمایئے' اور اس کے بدلہ میں مجھے بہتری نصیب فرمایئے" تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس سے بہتر نعم البدل عطا فرماتا ہے۔

اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ سابقہ (شوہر) کا انتقال ہوا تو میں نے (دل میں) کہا کہ ابو سلمہ سے بہتر بھی مسلمانوں میں کوئی ہو سکتا ہے۔ ان کا گھر ہی پہلا گھر تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر میں نے یہی کلمات کہے (جو اوپر ذکر ہوئے) اللہ تعالیٰ نے (ان کلمات کی برکت سے) مجھے ابو سلمہؓ کے بدلہ میں رسول اللہ ﷺ (بطور شوہر) کے نصیب فرمائے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو میرے پاس بھیجا پیغام نکاح دے کر۔ میں نے عرض کیا کہ میری ایک بیٹی ہے اور میں غصہ والی بھی ہوں' (یعنی ذرا سی بات پر غصہ آجاتا ہے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جہاں تک ان کی بیٹی کا تعلق ہے تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ وہ انہیں بیٹی کے غم و فکر سے بے نیاز کردے اور یہ بھی دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے غصہ کو ختم کردے"۔

٢١١٤...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ (إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللهُ فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْلَفَ اللهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

٢١١٤...... حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم بیمار کے پاس جاؤ یا میّت میں جاؤ تو (بیمار سے یا میت کے بارے میں اس کے لواحقین سے) اچھی بات کہو' کیونکہ ملائکہ تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔

فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو سلمہ انتقال کر گئے ہیں۔ فرمایا یہ کلمات کہو:

"اے اللہ! میری اور ان کی مغفرت فرما' اور مجھے بہتر بدل نصیب فرما"۔ فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کلمات کہے۔ اللہ تعالیٰ نے (ان کی برکت سے) مجھے ابو سلمہؓ سے بہتر محمد ﷺ عطا فرما دیئے۔

٢١١٥...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ

٢١١٥...... یہ حدیث بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام نے ام سلمہ کو

حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ مَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ عَزَمَ اللهُ لِي فَقُلْتُهَا قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

چند کلمات کی تلقین کی کہ یہ کہو: "اے اللہ! میری اور ان کی مغفرت فرما، مجھے بہتر بدل نصیب فرما") کی مثل ہے مگر اس میں یہ زیادتی کی ہے کہ: ام سلمہ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا ان سے بہتر کون ہوگا وہ آپ علیہ السلام کے صحابی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیا۔ میں نے اس دعا کو پڑھا پھر آپ علیہ السلام کے نکاح میں آئی۔

۲۱۱۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَأَعْقَبَنِي اللهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا ﷺ

۲۱۱۶...... ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچھی بات کہو اسلئے کہ فرشتے امین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو۔

باقی حدیث وہی ابو سلمۃ کی وفات کا واقعہ ہے جو اوپر گذرا۔ (یعنی آپ علیہ السلام سے تذکرہ کیا آپ ﷺ نے بہتر بدلے کی دعا بتائی جو کہ آپ علیہ السلام کی صورت میں ملی۔

۲۱۱۷...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ

۲۱۱۷...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ابو سلمہؓ کے پاس آئے۔ ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے انہیں دبادیا۔ پھر فرمایا: "جب روح قبض ہو جاتی ہے تو نگاہیں اس کا تعاقب کرتی ہیں"۔ ان کے گھر والوں میں سے لوگوں نے رونا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لئے اچھی ہی دعا کرو' اسلئے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو۔ پھر فرمایا: "اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما' اور ہدایت والوں میں اس کا درجہ بلند فرما' اور ان کے پسماندگان کو بہتر بدل نصیب فرما۔ اور ہماری اور ان کی مغفرت فرما اے رب العالمین۔ اور ان کی قبر کو کشادہ فرما۔ اور ان کے لئے قبر میں نور پیدا فرما"۔

۲۱۱۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ

۲۱۱۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اور اس میں یہ کہا

قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَقُلِ افْسَحْ لَهُ وَزَادَ قَالَ خَالِدُ الْحَذَّاءُ وَدَعْوَةٌ أُخْرَى سَابِعَةٌ نَسِيتُهَا

(اضافہ کیا ہے) کہ آپ علیہ السلام نے دعا میں عرض کیا کہ اے اللہ تو ان کے بال بچوں میں جو یہ چھوڑ کر مرے ہیں خلیفہ ہو جا اور کہا اے اللہ ان کی قبر چوڑی کر اور "اِفسح" کا لفظ نہیں کہا اور یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ خالد (راوی) نے کہا اور ایک دعا کی ساتویں چیز کیلئے وہ میں بھول گیا ہوں۔

٢١١٩...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَمْ تَرَوُا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَذَٰلِكَ حِينَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ

٢١١٩...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو تم نہیں دیکھتے کہ اس کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا: اس کی وجہ یہی ہے کہ نگاہ جان کے تعاقب میں جاتی ہے"۔

٢١٢٠...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

٢١٢٠...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ نگاہ جان کے تعاقب میں جاتی ہے) منقول ہے۔

٢١٢١...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ

٢١٢١...... عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت امّ سلمہؓ نے فرمایا کہ: جب ابو سلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا کہ ایک پردیسی غریب الدیّار دیارِ غیر میں مر گیا، میں اس کے لئے ایسی آہ و بکا کروں گی کہ لوگوں میں اس کا خوب چرچا ہوگا۔ چنانچہ میں نے رونے کے لئے تیاری مکمل کر لی تھی کہ اچانک ایک عورت اوپر کے علاقہ سے آگئی اور وہ آہ و بکا کے عمل میں میری مدد کرنا چاہتی تھی۔ اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ اس کے سامنے آگئے اور فرمایا: "کیا تو اس گھر میں دوبارہ شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہے جہاں سے اللہ تعالیٰ اسے دو مرتبہ نکال چکا ہے"؟ اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں پھر میں آہ و بکا سے رک گئی اور رونا پیٹنا نہیں کیا۔

٢١٢٢...... حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدَى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا أَوِ ابْنًا لَهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ لِلرَّسُولِ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ

٢١٢٢...... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار نبی ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا اور آپ کو بلایا یہ بتلاتے ہوئے کہ ان کا کوئی بچہ یا بیٹا قریب الموت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قاصد سے کہا جاؤ لوٹ جاؤ اور جا کر کہہ دو کہ: اللہ نے جو لیا ہے وہ اسی کا ہے، اور جو اس نے دیا تھا وہ بھی اسی کا ہے، اور ہر چیز کا اللہ کے یہاں وقتِ موعود مقرر ہے۔ لہٰذا انہیں صبر اور اجر و ثواب کی

بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

امید رکھنے کا حکم کرنا۔ وہ قاصد (چلا گیا اور ذرا دیر میں) پھر لوٹ کر آیا اور کہا کہ: انہوں نے آپ ﷺ کو قسم دی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں (اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کو قسم دینا کسی کام پر آمادہ کرنے کے لئے جائز ہے) یہ سن کر نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، اور معاذؓ بن جبل بھی کھڑے ہو گئے جب کہ میں (اسامہؓ) بھی ان حضرات کے ہمراہ چل پڑا، اس بچہ کو آپ ﷺ کے سامنے لایا گیا تو اس کا سانس اکھڑ رہا تھا جیسے کہ کسی مشکیزہ میں سانس لے رہا ہو۔ یہ منظر دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضرت سعدؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! یہ کیا؟ (آپ ﷺ رو رہے ہیں) فرمایا: یہ اس رحمت و ہمدردی کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں میں سے انہی پر رحم کرتا ہے جو (دنیا میں) رحم دلی کا معاملہ کرتے ہیں۔

۲۱۲۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَّادٍ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ

۲۱۲۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام بچہ کی وفات پر روئے اور بتلایا کہ رونا صبر کے خلاف نہیں یہ تو حق تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے جو بندوں کے دل میں رکھی ہے) مروی ہے۔

۲۱۲۴...... حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ فَقَالَ أَقَدْ قَضَى قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ فَبَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ۔

۲۱۲۴...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ، کسی مرض کا شکار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ جب آپ ﷺ سعدؓ کے پاس داخل ہوئے تو انہیں غنودگی اور بے ہوشی میں پایا، فرمایا کہ کیا انتقال ہو گیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! اسی دوران آپ ﷺ رونے لگے۔ لوگوں نے جب آپ ﷺ کا رونا دیکھا تو وہ بھی رونے لگے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ارے سنتے ہو! اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر عذاب نہیں دیتا (کہ کسی کی تکلیف پر دل کو رنج و غم ہونا اور اس کے اثر سے آنکھ سے آنسو بہنا فطری عمل ہے اور جذبۂ ترحم کی علامت ہے) وہ تو اس پر عذاب دیتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔ یا اسی کی وجہ سے رحم فرماتا ہے۔ (یعنی اگر غم اور مصیبت میں

زبان سے کلماتِ بد اور ناشکری کے کلمات نکالے جائیں تو اس پر عذاب ہوتا ہے اور اگر اس حالت میں صبر اور رضاء بالقضاء کے اظہار کے کلمات زبان سے کہے جائیں تو اس پر رحم فرماتا ہے)۔

۲۱۲۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ يَعْنِي ابْنَ غَزِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِي فِي تِلْكَ السِّبَاخِ حَتَّى جِئْنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ حَتَّى دَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ

۲۱۲۵...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بیٹھے تھے (آپ ﷺ کی مجلس میں) کہ ایک انصاری شخص آپ کے پاس آیا' سلام کیا اور واپس جانے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصاری بھائی! میرے بھائی سعد بن عُبادہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا اچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون کون اُن کی عیادت کرنے کیلئے تیار ہے؟ پھر آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی تقریباً دس سے زائد افراد آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ ہمارے پاس نہ تو جوتے تھے نہ چمڑے کے موزے' نہ ٹوپیاں اور نہ کرتے (غربت و افلاس کا یہ عالم تھا)۔ اسی حال میں ہم سنگلاخ پتھریلی زمین پر چلتے رہے یہاں تک کہ سعدؓ کے پاس آئے' ان کی قوم ان کے اردگرد سے ہٹ گئی اور رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ جو ہمراہ تھے وہ قریب ہوگئے۔ (ان سب احادیث سے واضح ہے کہ مریض کی عیادت کرنا اور اس کے حق میں دعائے خیر کرنا یہ نبی ﷺ کی سنت' مسلمان کا حق اور باہمی محبت والفت کی علامت ہے)۔

۲۱۲۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

۲۱۲۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "صبر تو شروع صدمہ کے وقت (کا معتبر) ہے"۔ [1]

۲۱۲۷...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي

۲۱۲۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس جو اپنے بچہ پر رو رہی تھی تشریف لائے اور اس سے کہا کہ: اللہ سے ڈر اور صبر سے کام لے"۔ اس نے کہا: تمہیں کوئی میری جیسی مصیبت پہنچی ہے (یعنی تمہیں کیا اندازہ میری مصیبت کا ورنہ

[1] مقصد یہ ہے کہ جس وقت صدمہ پہنچے اسی وقت بجائے جزع و فزع' آہ و بکا کے اناللہ پڑھے اور صبر سے کام لے یہ نہیں کہ پہلے خوب رو دھولیا' دل کے بھڑاس نکال لی پھر کہے کہ صبر کرتا ہوں تو یہ صبر معتبر نہیں اور نہ ہی اس پر اجر و ثواب ہے۔ کیونکہ آخر میں تو ہر ایک کو صبر آ ہی جاتا ہے ورنہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے کہ مردے کو کب تک روئے۔

فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي فَلَمَّا ذَهَبَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَأَتَتْ بَابَهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ

صبر کا مشورہ نہ دیتے) آپ ﷺ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد اس سے کہا گیا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ یہ سن کر اس پر تو گویا موت چھا گئی۔ وہ فوراً آپ ﷺ کے دروازہ پر آئی تو دروازہ پر دربان نہ پائے۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ کو پہچانتی نہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”صبر تو صدمہ کے شروع کا معتبر ہے“۔

۲۱۲۸...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ ابْنِ عُمَرَ بِقِصَّتِهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ

۲۱۲۸...... اس سند سے بھی مذکورہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام نے ایک عورت کو روتے ہوئے پا کر صبر کا مشورہ دیا جس پر اس نے سخت جواب دیا بعد میں جب پتا چلا کہ وہ تو نبی کریم علیہ السلام تھے تو معذرت کیلئے گئی لیکن آپ ﷺ نے فرمایا صبر تو صدمہ کے شروع کا معتبر ہے) منقول ہے۔ مگر ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گذرے جو ایک قبر پر تھی۔

۲۱۲۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بِشْرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

۲۱۲۹...... حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمرؓ پر رونے لگیں (یعنی جب انہیں حملہ کر کے زخمی کر دیا تھا مجوسی غلام نے) حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے میری بیٹی! صبر کرو، کیا تم جانتی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک میت کے اوپر اس کے گھر والوں کی آہ و بکا کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے“۔

۲۱۳۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

۲۱۳۰...... حضرت عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مردے کو اپنی قبر میں عذاب ہوتا ہے اس پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے“۔

۲۱۳۱...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَصِيحَ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

۲۱۳۱...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا نیزہ مار کر تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ لوگوں نے ان پر چیخ کر رونا شروع کر دیا۔ پھر جب عمرؓ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: ”کیا تم جانتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے“۔

”میت کو زندہ کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے“۔

۲۱۳۲...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۲۱۳۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے

أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:
میت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب کیا جاتا ہے۔

٢١٣٣...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهْ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

٢١٣٣...... ابو بردہ رضی اللہ عنہ' اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخم لگا تو صہیبؓ کہنے لگے: ہائے میرے بھائی۔ (یعنی غم کا اظہار کرنے لگے) عمرؓ نے ان سے فرمایا: اے صہیب! کیا تم جانتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:
"بے شک میت کو عذاب دیا جاتا ہے زندہ کے آہ و بکا کرنے سے"۔

٢١٣٤...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ أَبُو يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَامَ بِحِيَالِهِ يَبْكِي فَقَالَ عُمَرُ عَلَامَ تَبْكِي أَعَلَيَّ تَبْكِي قَالَ إِي وَاللهِ لَعَلَيْكَ أَبْكِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ يُبْكَى عَلَيْهِ يُعَذَّبُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ إِنَّمَا كَانَ أُولَئِكَ الْيَهُودَ

٢١٣٤...... ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو صہیب رضی اللہ عنہ' اپنے گھر سے تشریف لائے حتیٰ کہ حضرت عمرؓ کے پاس داخل ہوئے تو ان کے روبرو کھڑے ہو کر گریہ و زاری کرنے لگے۔ عمرؓ نے ان سے فرمایا: کس بات پر رو رہے ہو؟ کیا میرے اوپر رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین آپ ہی کے اوپر رو رہا ہوں۔ عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "جس شخص (مردے) پر رویا جاتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے"۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر موسیٰ بن طلحہ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ: حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ یہ تو صرف یہود کے بارے میں تھا۔

٢١٣٥...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا طُعِنَ عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ

٢١٣٥...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' کو جب نیزہ سے زخمی کیا گیا تو ان کی (صاحبزادی) حضرت حفصہؓ چیخ کر رونے لگیں' انہوں نے فرمایا کہ اے حفصہ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا نہیں فرماتے تھے کہ: "جس پر چیخ کر رویا جائے اسے عذاب دیا جاتا ہے"۔ اور صہیبؓ بھی ان پر چیخ کر روئے تو ان سے بھی یہی فرمایا۔

٢١٣٦...... حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ

٢١٣٦...... عبداللہ بن ابی مُلیکہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا اور ہم اُمّ ابان بنت عثمان رضی اللہ عنہا کے جنازہ کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ عمروؓ بن عثمان بھی ان کے قریب ہی تھے۔ اس اثناء میں حضرت ابنِ عباسؓ بھی تشریف

عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ فَأُرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَعْرِضُ عَلَى عَمْرٍو أَنْ يَقُومَ فَيَنْهَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَاعْلَمْ لِي مَنْ ذَاكَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذَاكَ وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ قَالَ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوَ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ أَوَ لَمْ تَعْلَمْ أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضٍ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللهِ مَا قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَطُّ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا وَإِنَّ اللهَ لَهُوَ (أَضْحَكَ وَأَبْكَى) (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونِّي عَنْ غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ

لائے کہ کوئی ان کو لے کر آ رہا تھا (ہاتھ پکڑ کر کیونکہ ابن عباسؓ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے) پھر میرا خیال ہے کہ انہیں ابن عمرؓ کی نشست کے بارے میں بتلایا گیا تو وہ وہیں آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اور میں دونوں (ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ) کے درمیان میں ہو گیا۔ اسی دوران گھر میں سے (رونے کی) آواز آئی۔ ابن عمرؓ نے گویا عمرو بن عثمانؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ کھڑے ہوں اور (ان رونے والوں کو) منع کریں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ: "بے شک میّت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے (زور زور سے آہ و بکا کی وجہ سے) عذاب دیا جاتا ہے"۔ اور ابن عمرؓ نے اس حدیث کو عام رکھا (یعنی اسے یہود کے ساتھ مخصوص نہ کیا جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا تھا) اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ: "ہم ایک بار امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' کے ہمراہ تھے کسی سفر میں جب ہم "بیداء" تک پہنچے تو وہاں ایک آدمی درخت کے سایہ میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا' امیر المؤمنین نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور اس سے معلوم کرو کہ یہ آدمی کون ہے؟ میں گیا تو دیکھا وہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ ہیں' میں واپس لوٹ آیا اور اُن سے جا کر کہا کہ آپؓ نے مجھے حکم دیا تھا کہ معلوم کروں وہ آدمی کون ہے؟ تو وہ صہیبؓ ہیں۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ انہیں حکم دو کہ وہ ہمارے ساتھ ہو جائیں' میں نے عرض کیا کہ ان کے گھر والے بھی ان کے ساتھ ہیں۔ فرمایا کہ: اگرچہ ان کے بیوی بچے ساتھ ہوں (تو بھی کیا مضائقہ ہے)۔ انہیں کہو کہ ہمارے ساتھ ہو جائیں (تنہا سفر نہ کریں)۔ چنانچہ پھر ہم مدینہ آئے تو (مدینہ واپسی کے بعد) زیادہ وقت نہ گذرا تھا کہ حضرت عمرؓ کو زخمی کر دیا گیا۔ حضرت صہیبؓ (روتے پیٹتے) آئے کہتے جاتے کہ ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! عمر رضی اللہ عنہ' نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں یا کیا تم نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "بیشک میّت کو اسکے گھر والوں کی آہ و بکا کی بناء پر عذاب ہوتا ہے"۔ اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ابن عمرؓ نے تو اس حکم کو مطلق اور عام رکھا' جب کہ عمرؓ نے کہا کہ بعض لوگوں کے رونے کی وجہ سے ہوتا ہے (یعنی یہ حکم مطلق نہیں) (ابن ابی ملکیہ فرماتے ہیں کہ) پھر میں اٹھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کے پاس حاضر ہوا اور اُن سے ابنِ عمرؓ کی بیان کردہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں نے فرمایا: ”نہیں اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ میت کو کسی کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ لیکن آپ نے تو یہ فرمایا ہے: ”بیشک کافر کے عذاب کو اللہ تعالیٰ مزید بڑھادیتے ہیں اسکے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے“۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا بھی ہے اور رُلاتا بھی ہے اور کوئی دوسرا کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ایوبؒ (راوی) کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہؒ نے فرمایا کہ مجھ سے قاسمؒ بن محمد نے بیان کیا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرؓ اور ابنِ عمرؓ کے مذکورہ اقوال کی اطلاع پہنچی تو فرمانے لگیں کہ تم لوگ مجھ سے اُن لوگوں کی باتیں بیان کرتے ہو جو نہ تو خود جھوٹے ہیں اور نہ ہی ان کی باتیں جھٹلائی جاسکتی ہیں، لیکن بعض اوقات سماعت میں غلطی ہو جاتی ہے۔ ❶

---

❶ احادیث مذکورہ بالا سے یہ واضح ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں اس مسئلہ میں ایک سے زائد رائے پائی جاتی تھیں کہ: ”میت کو اس کے گھر والوں کی آہ و بُکا کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے“۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بن الخطاب اور ان کے صاحبزادے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی رائے واضح ہے کہ وہ اس کے قائل تھے۔ جب کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر بعض کبارِ صحابہؓ اس کے قائل نہیں تھے۔

علامہ نوویؒ شارح مسلمؒ نے فرمایا کہ: اسی بناء پر ائمہ مجتہدین اور فقہاء کرامؒ میں بھی اختلاف ہوا۔ لیکن اس پر علماء کا اجماع ہے کہ بکاء اور رونے سے مراد وہ رونا ہے جو چیخ و پکار اور آواز کے ساتھ ہو، جس میں نوحہ اور بین ہو۔ ہر رونا مراد نہیں یعنی اگر بغیر آواز سے روئے اور آنسو بہنے لگیں تو اس میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں“۔ جیسا کہ خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور ماقبل میں گذر چکا ہے۔

حافظ ابنِ حجرؒ نے فرمایا کہ: ممکن ہے کہ حضرت عمرؓ کی رائے یہ ہو کہ جو شخص لوگوں کو رونے سے منع کرنے پر قادر ہو اور نہ روکے تو اس کو عذاب ہوتا ہے“۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے صہیبؓ اور حفصہؓ کو فوراً منع فرمایا۔

حضرت عائشہؓ کا موقف یہ تھا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ: کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا“۔ تو اس فرمان کی روشنی میں کیسے ممکن ہے کہ روئے کوئی اور بھگتے کوئی۔

حافظ ابنِ حجرؒ نے فرمایا کہ: حضرت عمرؓ کی بیان کردہ حدیث اور حضرت عائشہؓ کے موقف میں تطبیق یوں دی جائے گی کہ:

”میت کو عذاب ہوگا اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے“۔ لیکن اس وقت جب کہ مرنے والے نے رونے کی وصیت کی ہو کہ میرے مرنے کے بعد میری لاش پر یا قبر پر رویا جائے۔ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں اس کا رواج تھا تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ مرنے والا کوئی بہت بڑا آدمی تھا جس کی وجہ سے لوگ اتنا رو رہے ہیں۔ اور نوویؒ نے بھی یہی بات جمہور علماء سے نقل کی ہے۔ طرفہ بن العبد شاعر کہتا ہے کہ: جب میں مرجاؤں تو مجھے میری شان کے مطابق رویا جائے اور میرے لئے اے معبد کی بیٹی! اپنا گریبان چاک کردینا۔ تو اہلِ عرب میں اس کا رواج تھا۔ اس واسطے فرمایا کہ اگر کوئی رونے کی وصیت کر گیا تو اس پر عذاب ہوگا۔ جب کہ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر نوحہ کرنا اس مرنے والے کا طریقہ رہا ہو تو اس پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوگا۔ اور اگر اس کا طریقہ نہ رہا ہو پھر بھی اس کے گھر والے روئیں تو پھر اس صورت میں مرنے والے کو عذاب نہ ہوگا اور وہ قرآن کریم کی آیت کی تحت داخل ہوگا۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ کا موقف ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ: عذاب اس صورت میں ہوگا جب کہ مرنے والے کو مرنے سے پہلے معلوم ہو کہ میرے بعد گھر والے روئیں گے پیٹیں گے اور انہیں اس کی حرمت کا علم نہ ہو اور پھر یہ مرنے والا انہیں منع نہ کرے تو اس صورت میں عذاب ہوگا۔..... (جاری ہے)

۲۱۳۷ ۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا قَالَ فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ لِي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ لَا وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلَكِنْ قَالَ إِنَّ اللهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَلِكَ وَاللهُ (أَضْحَكَ وَأَبْكَى) قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَوَاللهِ مَا قَالَ

۲۱۳۷ ۔۔۔ عبداللہ بن ابی ملیکہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہو گیا۔ ہم ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے‘ وہاں پر ابنِ عمر اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہم بھی حاضر تھے۔ میں دونوں کے درمیان بیٹھا تھا۔ وہ اس طرح کہ میں ایک کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور دوسرے آئے تو وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے (اس طرح میں دونوں کے درمیان میں ہو گیا)۔ فرماتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمروؓ بن عثمان (حضرت عثمانؓ کے صاحبزادے) کی طرف رخ کر کے فرمایا کہ کیا تم انہیں آہ وبکا سے منع نہیں کرتے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”بے شک میت کو اس کے اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے مبتلائے عذاب کیا جاتا ہے“۔ اس پر ابنِ عباسؓ نے فرمایا کہ: حضرت عمرؓ تو اسے بعض لوگوں کے لئے فرماتے تھے (یعنی عموم نہیں رکھتے تھے) پھر انہوں نے بیان کیا کہ: ”میں حضرت عمرؓ کے ہمراہ مکہ سے آیا‘ جب ہم بیداء کے مقام پر تھے تو وہاں چند سوار ایک درخت کے سائے میں موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ: جاؤ اور دیکھو کہ یہ سوار کون لوگ ہیں؟ میں گیا اور دیکھا تو وہ حضرت صہیبؓ تھے‘ میں نے حضرت عمرؓ کو بتلا دیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں بلا لاؤ‘ میں واپس صہیبؓ کے پاس لوٹا اور کہا کہ یہاں سے کوچ کیجئے اور امیر المؤمنین کے ساتھ مل جائیے۔ پھر جب (مدینہ میں) امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ‘ کو زخمی کیا گیا تو صہیبؓ ان کے پاس روتے ہوئے داخل ہوئے کہتے تھے کہ ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی!۔ عمرؓ نے ان سے فرمایا: اے صہیب! کیا میرے اوپر روتے ہو؟ جب کہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں کہ ”میت کو اس کے بعض گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے“۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب عمرؓ کا انتقال ہو گیا تو میں نے حضرت عائشہؓ سے اس کا ذکر کیا فرمانے لگیں: ”اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے نہیں! اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کو کسی کے رونے پر عذاب دے گا۔ بلکہ آپ ﷺ

(گذشتہ سے پیوستہ) جبکہ مرنے والے کو بھی حرمت کا علم ہو۔

اسماعیلیؒ نے فرمایا کہ: اہل عرب میں دستور تھا کہ کسی پیشہ ور رونے والی اور نوحہ خوان عورت کو باقاعدہ کرایہ پر رکھا جاتا تھا نوحہ گری کے لئے جو اس کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرتی تھی۔ تو اس سے مراد یہی صورت ہے اور اس پر عذاب ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (ملخصاً از فتح الملہم ۲؍۴۷۷)

ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ

نے تو یہ فرمایا تھا کہ: "اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے"۔ اور حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ تمہارے لئے قرآن کی یہی آیت کافی ہے: "کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے"۔ اور اس موقع پر ابنِ عباسؓ نے فرمایا کہ: ہنساتا اور رُلاتا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ابن ابی ملیکہؒ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم! اس پر ابنِ عمرؓ نے کچھ نہیں فرمایا۔

۲۱۳۸ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كُنَّا فِي جَنَازَةِ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَنُصَّ رَفْعَ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا نَصَّهُ أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو

۲۱۳۸ ...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رد کیا) منقول ہے۔

۲۱۳۹ ...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

۲۱۳۹ ...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میت کو زندہ کے رونے پر عذاب ہوتا ہے"۔

۲۱۴۰ ...... وحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ رَحِمَ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْهُ إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ وَهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْتُمْ تَبْكُونَ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ

۲۱۴۰ ...... ھشام بن عروہ اپنے والد (عروہؓ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"حضرت عائشہؓ کے سامنے ابنِ عمرؓ کی یہ بات ذکر کی گئی کہ میّت کو اس کے گھر والوں کے رونے پر عذاب ہوتا ہے"۔ تو انہوں نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، انہوں نے کچھ بات تو سنی لیکن اسے یاد نہ رکھا، (بات یہ تھی کہ) رسول اللہ ﷺ کا ایک یہودی کے جنازہ پر گذر ہوا تو اس کے گھر والے اس پر آہ و بکا کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو اسے رو رہے ہو اور اسے عذاب دیا جا رہا ہے"۔

۲۱۴۱ ...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ وَذَلِكَ

۲۱۴۱ ...... ھشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ ابنِ عمرؓ نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں: میّت کو اس کی قبر میں اس کے گھر والوں کے رونے کی بناء پر عذاب دیا جاتا ہے"۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ابن عمر بھول گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا کہ اسے تو اپنے گناہوں کے سبب سے ہی عذاب ہو رہا ہے

مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ وَقَدْ وَهِلَ إِنَّمَا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى﴾ ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ

اور اس کے گھر والے اب اس پر رو رہے ہیں۔ اور یہ اسی طرح ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ بدر کے روز کنویں کے کنارے کھڑے ہوئے اور اس کنویں میں بدر کے روز قتل ہونے والے مشرکین کی لاشیں تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے کچھ فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ مقتولین میری باتوں کو سنتے ہیں۔ اسی معاملہ میں بھی ابن عمرؓ کو وہم ہو گیا۔ آپ ﷺ نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ: یہ مقتولین جانتے تھے کہ جو میں کہتا تھا وہ حق تھا، پھر حضرت عائشہؓ نے یہ آیت پڑھی کہ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ ...... الآیة کہ آپ مرنے والوں کو کچھ سنا نہیں سکتے ہیں اور جو لوگ قبروں میں ہیں انہیں بھی کچھ سنانے والے نہیں ہیں"۔ اور یہ ان کے حال کی خبر دیتے ہوئے فرمایا جب کہ وہ مشرکین جہنم میں اپنے اپنے ٹھکانے پر پہنچ چکے۔ ❶

۲۱۴۲...... وحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَحَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ أَتَمُّ

۲۱۴۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث معنًی مروی ہے۔ یعنی یہ حدیث اور پچھلی حدیث معنًی ایک ہے صرف الفاظ جدا جدا ہیں۔

۲۱۴۳...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ

۲۱۴۳...... عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے، انہوں نے بتلایا کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان کے سامنے عبد اللہ بن عمرؓ کا قول ذکر کیا گیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ: میّت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے مبتلائے عذاب کیا جاتا ہے"۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمٰن کی مغفرت فرمائے، انہوں نے تو جھوٹ نہیں بولا لیکن وہ

---

❶ یہ مسئلہ سماع موتی سے متعلق ہے اور علم کلام و عقائد کے معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے اور صحابہؓ سے لے کر آج تک امت میں اس بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں کہ آیا مردے اپنی قبروں میں سنتے ہیں یا نہیں؟ جمہور علماء کا قول اس بارے میں یہ ہے کہ "سماع موتی ثابت ہے یعنی یہ بات کہ "مردے اپنی قبروں میں زندہ لوگوں کا کلام سنتے ہیں"۔ یہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ البتہ جو حضرات مثلاً سیدہ عائشہؓ جن کا مسلک حدیث مذکورہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سماع موتی کی قائل نہیں تھیں وہ قرآن کریم کی آیت: إنک لا تسمع الموتی الآیة سے استدلال کرتے ہیں۔ جمہور علماء کی طرف سے اس بارے میں بے شمار اقوال منقول ہیں جن کے ذکر و بیان کا یہ موقع نہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتح الباری، کتاب الجنائز)

علامہ عثمانیؒ صاحب فتح الملہم نے فرمایا کہ: مجموعہ احادیث و نصوص کو سامنے رکھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سماع موتی ثابت ہے۔ واللہ اعلم البتہ بندوں کا مردوں کو سنانا قرآن کریم کی آیات کی رُو سے یہ ثابت نہیں (کیونکہ قرآن میں فرمایا کہ: آپ ﷺ مردوں کو نہیں سنا سکتے (النمل) اسی طرح فرمایا کہ: آپ ﷺ قبروں میں پڑے ہوؤں کو سنانے والے نہیں (الفاطر / ۲۲) ان آیات میں بندوں کے سنانے کی نفی ہے لیکن اس بات کی نفی نہیں کہ بندوں کا کلام اللہ تعالیٰ بھی نہیں سنوا سکتے۔ اور چونکہ کثیر احادیث صحاح میں سماع موتی کا ثبوت ہے لہٰذا یہ تاویل کی گئی کہ زندہ لوگ تو اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو سنا سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے مردوں کو زندوں کا کلام سنوا سکتے ہیں اور سنواتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تحقیق علامہ قاسم نانوتویؒ نے بیان فرمائی ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (فتح الملہم ۳/ ۹۷۴) واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّه نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا

بھول گئے یا غلطی کر گئے۔ واقعہ تو صرف یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک یہودیہ عورت پر ہوا جسے رویا جا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تم تو اس پر رو رہے ہو جب کہ وہ اپنی قبر میں عذاب جھیل رہی ہے"۔

٢١٤٤ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۱۴۴ علی بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ کوفہ میں سے سب سے پہلے جس کی میت پر نوحہ گری کی گئی وہ قرظہ بن کعب تھا اور حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے فرمایا تھا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "جس پر نوحہ گری کی جائے اسے اس نوحہ کئے جانے کی وجہ سے قیامت کے روز مبتلائے عذاب کیا جائے گا"۔

٢١٤٥ وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۲۱۴۵ اس سند سے بھی سابقہ حدیث کہ (آپ علیہ السلام نے فرمایا جس پر نوحہ گری کی جائے اسے اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب ہوگا)۔

٢١٤٦ وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۲۱۴۶ اس سند سے بھی سابقہ حدیث کہ (میت کو اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

٢١٤٧ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ

۲۱۴۷ حضرت ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں چار چیزیں جاہلیت کی رہیں گی انہیں ترک نہیں کریں گے۔ ایک تو حسب و نسب پر فخر و مباہات کا اظہار۔ دوسرے' دوسروں کے نسب میں طعن کرنا تیسرے ستاروں کی چال و گردش سے پانی کی طلب کرنا (بارش کے لئے ستاروں کی گردش کا حساب رکھنا)۔ چوتھے نوحہ گری کرنا۔ اور فرمایا کہ: نوحہ خوانی کرنے والی عورت نے آکر اپنی موت سے قبل توبہ نہ کی تو قیامت کے روز اس حال میں کھڑی کی جائے گی کہ اس کے اوپر تارکول کی چادر اور خارش کی اوڑھنی ہوگی"۔

٢١٤٨...... وحدَّثنا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ وَاللهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ وَاللهِ مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ

٢١٤٨...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت زیدؓ بن حارثہ، حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے قتل (شہادت) کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے، آپ ﷺ کے چہرہ سے غم جھلک رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کو دروازہ کی آڑ اور دروازوں میں سے دیکھ رہی تھیں آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ یارسول اللہ! جعفرؓ کی عورتیں (یعنی ان کے گھر کی خواتین) ان کے رونے اور آہ وبکا کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ جائے اور انہیں آہ وبکا سے منع کرے۔ وہ چلا گیا پھر آیا اور بتلایا کہ انہوں نے بات نہیں مانی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ اسے حکم دیا کہ جائے اور انہیں روکے۔ وہ چلا گیا پھر آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! اللہ کی قسم! وہ ہمارے اوپر غالب آگئی ہیں (یعنی ان کا رونا ہماری بات پر غالب آگیا)۔ فرماتی ہیں کہ غالباً آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ: جاؤ اور ان کے منہ میں خاک بھر دو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے کہ تو نہ تو وہ کام کرتا ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے تجھے حکم دیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کو چھوڑتا ہے تکلیف پہنچانے سے (یعنی تیرا بار بار آنا آپ ﷺ کی اذیت کا باعث ہے لیکن یہ بار بار آکر آپ ﷺ کو اذیت دے رہا ہے)۔

٢١٤٩...... وحدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ح وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعِيِّ

٢١٤٩...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی عورتوں کو منع فرمایا رونے سے لیکن وہ باز نہ آئیں تو آپ علیہ السلام نے زجر اً فرمایا: کہ ان کے منہ میں خاک بھر دو۔ جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں (مجالی مطلع) کو توبیخاً کہا کہ تو بار بار کیوں آکر خبر دیتا ہے) منقول ہے۔ مگر اس میں آخر میں یہ ہے کہ تو نے نہ چھوڑا رسول الہ علیہ السلام کو تھکانے سے۔

٢١٥٠...... حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ الْبَيْعَةِ أَلَّا نَنُوحَ فَمَا

٢١٥٠...... اُمّ عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت لی تھی اس بات پر کہ ہم (میت پر) نوحہ وبین نہ کریں گی۔ لیکن ہم عورتوں میں سے سوائے پانچ کے کسی نے اس بیعت کو پورا نہ کیا۔ پانچ میں سے ایک تو

وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ إِلَّا خَمْسٌ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ

ام سلیمؓ تھیں اور امّ العلاء، ابو سبرہ کی بیٹی جو معاذؓ کی زوجہ تھیں۔ یا فرمایا کہ ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذؓ کی زوجہ۔ (انہوں نے بیعت کی تکمیل کی)۔

٢١٥١۔۔۔۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَسْبَاطٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْعَةِ أَلَّا تَنُحْنَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ مِنْهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ

٢١٥١۔۔۔۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہم (عورتوں) سے بیعت لی تھی کہ تم نوحہ نہیں کروگی۔ لیکن ہم میں سے کسی نے اسے پورا نہیں کیا سوائے پانچ کے جن میں سے ایک ام سلیم تھیں۔

٢١٥٢۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا) (وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ) قَالَتْ كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا آلَ فُلَانٍ

٢١٥٢۔۔۔۔ امّ عطیہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: يبايعنك على أن لا يشركن بالله الآية (الممتحنہ/۲۸/۸) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:
"اے نبی! جب مؤمن عورتیں آپ کے پاس آئیں بیعت کرنے کے لئے اس بات پر کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، الخ اور یہ کہ کسی معروف اور قاعدہ کے موافق بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی"۔ تو ان باتوں میں ایک یہ تھی کہ نوحہ گری بھی نہ کریں گی۔ اس پر میں نے (امّ عطیہؓ نے) عرض کیا یا رسول اللہ! (نوحہ نہیں کروں گی) سوائے فلاں کی اولاد کے بارے میں (کہ ان کی میت پر نوحہ کروں گی) کیونکہ انہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں (نوحہ کرنے میں) میری مدد کی تھی میرے ساتھ نوحہ میں شریک ہوتی تھیں لہٰذا میرے لئے ضروری ہے اور کوئی چارہ نہیں نوحہ کرنے سے کہ میں بھی نوحہ میں ان کی مدد کروں (اور نوحہ میں ان کے ساتھ شریک ہوں۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ٹھیک ہے فلاں کی اولاد میں (اجازت ہے)۔

٢١٥٣۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

٢١٥٣۔۔۔۔ محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ امّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: ہمیں (خواتین کو) جنازوں کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا لیکن بہت تاکید کے ساتھ نہیں۔ (گویا حرام نہیں ہے لیکن مکروہ ہے۔ قرطبیؒ نے فرمایا کہ امّ عطیہ کی اس بات سے یہی واضح ہوتا ہے۔)

٢١٥٤۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ

٢١٥٤۔۔۔۔ اس سند سے بھی سابقہ حدیث مروی ہے بعینہٖ انہی الفاظ کے ساتھ کہ (جنازوں کے ساتھ چلنے سے روکا جاتا تھا لیکن تاکید کے ساتھ نہیں)۔

الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

باب-۲۸۴ باب فی غسل المیت
میت کو غسل دینے کے بیان میں

۲۱۵۵...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

۲۱۵۵...... امّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم ان کی صاحبزادی (زینبؓ) کے جنازہ کو غسل دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے بھی زائد بار غسل دو، اور آخری بار کافور (خوشبو) سے غسل دینا۔ اور جب غسل دے کر فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا۔ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ کو اطلاع دی، آپ ﷺ نے اپنا ازار ہماری طرف پھینک دیا پھر فرمایا کہ: اسے زینبؓ کے کفن کا اندرونی کپڑا دو، (یعنی کفن کے اندر رکھ دو، حصولِ تبرک کے لئے) (اس سے معلوم ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دیا جا سکتا ہے، علاوہ ازیں تبرکات بھی جنازہ میں اور قبر میں رکھنے کا جواز ثابت ہو جاتا ہے)۔

۲۱۵۶...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

۲۱۵۶...... امّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے (زینبؓ کے جسد خاکی) کے بالوں میں کنگھی کر کے تین چوٹیاں بنادی تھیں۔

۲۱۵۷...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ

۲۱۵۷...... امّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے کسی کا انتقال ہو گیا تھا۔ ابنِ عطیہ کی روایت میں ہے کہ: آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم ان کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے۔ جب کہ مالک کی روایت میں ہے کہ:
جب آپ ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔
آگے سابقہ حدیث کے مثل ذکر کیا۔

۲۱۵۸...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ

۲۱۵۸...... حفصہؒ امّ عطیہؓ سے مذکورہ بالا حدیث روایت کرتی ہیں اور اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
انہیں تین یا پانچ یا سات بار غسل دو اگر اس سے زائد کی ضرورت محسوس

ذلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

کرو تو اس سے زائد بار بھی غسل دو۔
اور روایت کرتی ہیں کہ ام عطیہؓ نے فرمایا کہ: ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنادیں۔

٢١٥٩...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا أَيُّوبُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَتْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

٢١٥٩...... امّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے اس سند سے بھی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو طاق اعداد میں یعنی تین، پانچ یا سات بار غسل دو۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے کنگھی کی اور تین لڑیاں بنادیں۔

٢١٦٠...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنَنِي قَالَتْ فَأَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ

٢١٦٠...... ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی زینب وفات فرماگئیں تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ ان کو طاق بار نہلاؤ تین بار یا پانچ بار۔ اور پانچویں بار (کے پانی) میں کافوریا فرمایا تھوڑا سا کافور ڈال دو۔ پھر جب نہلا چکو تو مجھے خبر دو۔ پھر جب ہم نے خبر دی تو آپ ﷺ نے تہبند پھینک دیا اور فرمایا کہ اس کا کپڑا کفن کے اندر کردو۔

٢١٦١...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ إِحْدَى بَنَاتِهِ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَاثٍ قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَهَا

٢١٦١...... ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:
ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم ان کی ایک صاحبزادی (کے جنازہ کو) نہلا رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ طاق بار غسل دو پانچ بار یا اس سے زیادہ (جیسے کہ پیچھے روایت میں گذرا) اور اس حدیث میں ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: پھر ہم نے ان کے بالوں میں تین چوٹیاں گوندھ دیں دونوں کنپٹیوں کی طرف اور ایک پیشانی کے سامنے کی۔

٢١٦٢...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَه قَالَ لَهَا ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

٢١٦٢...... ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب ہم کو رسول اللہ علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو نہلانے کا حکم دیا تو فرمایا ہر عضو کو داہنی طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضاء دھونا۔

٢١٦٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ

٢١٦٣...... امّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں اپنی صاحبزادیؓ کے غسل دینے کا حکم فرمایا تو ان سے

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا

کہا: ''ہر عضو کو داہنی طرف سے دھونا شروع کرنا اور وضو کے اعضاء کو پہلے دھونا''۔

۲۱۶۴...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللهِ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

۲۱۶۴...... حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ 'فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا کا حصول تھا' لہٰذا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ پر لازمی ہو چکا (یہاں لازم بمعنی حقیقی نہیں بلکہ اس معنی میں ہے کہ خود اللہ نے اجر کا وعدہ فرمایا ہے اور لازم بمعنی الیقین ہے واللہ علم۔ زکریا) پس ہم میں سے بعض تو وہ تھے جنہوں نے اپنے اجر کا کچھ صلہ یہاں وصول نہ کیا' ان میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ 'ہیں جو اُحد کے دن شہید ہو گئے تھے اور ان کے واسطے کفن کے لئے بھی کچھ نہ ملتا تھا سوائے ایک چادر کے (جو اتنی چھوٹی تھی کہ) جب ہم اسے ان کے سر پر ڈالتے تو ان کی ٹانگیں چادر سے باہر ہو جاتیں اور جب ٹانگوں پر ڈالتے تو ان کا سر چادر سے باہر ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: چادر کو سر پر ڈال دو اور ان کے قدموں پر اذخر گھاس ڈال دو (تو بعض تو اس حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ دنیا سے ذرا بھی فائدہ نہ اٹھایا) اور بعض ہم میں سے وہ ہیں جن کا پھل پک گیا اور وہ اس میں سے چن چن کر کھا رہے ہیں (یعنی وہ صحابہؓ جنہوں نے فتوحات کا زمانہ پایا اور فتوحات کے نتیجہ میں مالی وسعت و خوشحالی کا دور دیکھا وہ مالی وسعت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں)۔

۲۱۶۵...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۱۶۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جان دی۔ بعض کو شہادت نصیب ہوئی اور بعض کو فتوحات اور مال غنیمت۔ پھر مصعب بن عمیر کا تذکرہ ہے کہ وہ ان اصحاب میں سے تھے جنہیں کفن بھی پورا نہ ملا) منقول ہے۔

۲۱۶۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۲۱۶۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سحولی (سحول یمن یا شام کی ایک جگہ ہے) کپڑوں میں جو روئی کے بنے ہوئے تھے کفن دیا گیا تھا اور ان تین میں نہ تو قمیص تھی نہ عمامہ۔ جہاں

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَه لِيُكَفَّنَ فِيهَا فَتُرِكَتِ الْحُلَّةُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَأَحْبِسَنَّهَا حَتَّى أُكَفَّنَ فِيهَا نَفْسِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنَهُ فِيهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا

تک حلہ (جبہ) کا تعلق ہے تو لوگوں کو اس بارے میں اشتباہ ہو گیا۔ حقیقتِ واقعہ یہ ہے کہ حلہ آپ ﷺ کے لئے خرید ا تو گیا تھا تا کہ اس میں آپ ﷺ کو کفن دیا جائے لیکن پھر حلہ کو چھوڑ دیا گیا اور تین سفید سحولی کپڑوں میں آپ ﷺ کو کفنایا گیا۔ اور وہ حلہ عبد اللہ بن ابی بکرؓ نے لے لیا ہے کہ میں اسے رکھوں گا تا کہ مجھے اس میں کفن دیا جائے۔ لیکن پھر کہا کہ: اگر اللہ تعالیٰ کو یہ کپڑا پسند ہوتا اپنے نبی کے لئے تو یقیناً آپ ﷺ کو اسی میں کفن دیا جاتا (لیکن چونکہ آپ ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ کو پسند نہ تھا کہ اس میں آپ کو کفن دیا جائے لہٰذا میں بھی اسے کفن کے لئے استعمال نہ کروں گا) چنانچہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت صدقہ کر دی۔

۲۱۶۷...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُدْرِجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ أُكَفَّنُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُكَفَّنُ فِيهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا

۲۱۶۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک لمبے حلہ میں لپیٹا (کفن دیا) گیا تھا جو عبد اللہ بن ابی بکرؓ کا تھا۔ پھر اسے اتار دیا گیا اور تین سحولی لمبے کپڑوں میں آپ ﷺ کی تکفین کی گئی جن میں عمامہ اور قمیص شامل نہیں تھی۔ عبد اللہؓ نے حلہ اٹھا لیا اور کہا کہ: اس میں مجھے کفن دیا جائے گا۔ پھر کہا کہ: رسول اللہ ﷺ کو تو اس میں کفن دیا نہیں گیا تو مجھے کیسے اس میں کفنایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اسے صدقہ کر دیا۔

۲۱۶۸...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

۲۱۶۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ کو پہلے ایک لمبے حلے میں کفن دیا گیا پھر اسے اتار کر تین سحولی کپڑوں میں کفنایا گیا)۔ مروی ہے۔ لیکن اس میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے قصہ ذکر نہیں ہے۔

۲۱۶۹...... وحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّه قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ۔

۲۱۶۹...... ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے زوجہ نبی ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟
فرمانے لگیں کہ تین سحولی کپڑوں میں۔

۲۱۷۰...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سُجِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ مَاتَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ

۲۱۷۰...... اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا جب انتقال ہوا تو آپ ﷺ کو ایک یمنی چادر اڑھائی گئی۔

۲۱۷۱...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً

۲۱۷۱...... اس سند سے بھی گذشتہ حدیث کہ (آپ علیہ السلام کو ایک یمنی چادر اڑھائی گئی) مروی ہے۔

۲۱۷۲...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ

۲۱۷۲...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک روز خطاب کرتے ہوئے اپنے صحابہ میں سے ایک کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ جب اُن کا انتقال ہوا تو انہیں ایک ناکافی کفن دے کر رات میں دفن کر دیا گیا تھا' نبی ﷺ نے ڈانٹا اس بات پر کہ کسی کو رات میں قبر میں اتارا جائے۔ حتی کہ اس پر نماز پڑھ لی جائے۔ الا یہ کہ کوئی ایسا کرنے پر مجبور ہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بھائی کو کفن دو تو اچھی طرح کفنایا کرو (کہ پورا جسم اس میں چھپ جائے)۔

۲۱۷۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا عَلَيْهِ وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

۲۱۷۳...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جنازہ اٹھانے میں جلدی کیا کرو' کیونکہ اگر وہ نیک جنازہ ہے تو اسے تم (جلدی) خیر کی طرف لے جاؤ گے' اور اگر اس کے علاوہ ہے (یعنی نیک جنازہ نہیں' یہاں نبی ﷺ بطور تفاؤل کے برا جنازہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ اس کے علاوہ کچھ اور ہے (تو اس برائی کو اپنے کندھوں سے جلد اتار دو گے (لہٰذا جنازہ میں جلدی کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے نیک یا بد مقام پر پہنچ جائے)۔

۲۱۷۴...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا

۲۱۷۴...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ جنازہ اٹھانے میں جلدی کرو۔ کیونکہ اگر وہ نیک جنازہ ہے تو جلدی خیر کی طرف لے جاؤ

يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ

گے اور اگر خیر کے علاوہ (بد) ہے تو جلدی اپنے کاندھوں سے اتار دو گے)۔ منقول ہے۔ (لیکن معمر کی روایت میں ہے کہ اس حدیث کو مرفوع جانتا ہوں)۔

۲۱۷۵...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ

۲۱۷۵...... اس سند سے بھی گذشتہ حدیث کہ (جنازہ جلد لے کر جاؤ اگر اچھا ہے تو جلدی اسی خیر کی طرف پہنچا دو گے اور اگر برا ہے تو اپنے کندھوں سے جلدی اتار دو گے) مروی ہے۔

۲۱۷۶...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَحَرْمَلَةَ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ انْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ وَزَادَ الْآخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَيَّعْنَا قَرَارِيطَ كَثِيرَةً

۲۱۷۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی (مسلمان کے) جنازہ میں شریک ہوا اور نمازِ جنازہ تک وہیں رہا اسے (اجر و ثواب کا) ایک قیراط (ایک عظیم پیمانہ) ملے گا، اور جو تدفین تک حاضر رہا اسے دو قیراط ملیں گے"۔

کہا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔

اور یک روایت میں ہے کہ سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ: ان کے والد (ابن عمرؓ) عموماً یہ کرتے تھے کہ نمازِ جنازہ پڑھ کر واپس ہو جاتے تھے۔ جب انہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث پتہ چلی تو فرمایا:

"بے شک ہم نے تو نہ جانے بہت سے قیراط ضائع کر دیئے (تدفین میں شرکت نہ کر کے)۔

۲۱۷۷...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى

۲۱۷۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے وہی روایت کی ہے (جو پیچھے گذری) یہاں تک کہ دو بڑے بڑے پہاڑوں کا ذکر کیا، اور اس کے بعد جو سابقہ حدیث ہے اس کو ذکر نہیں کیا۔

قَوْلِهِ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الأَعْلَى حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ

اور عبد الاعلی کی روایت میں ہے کہ (دفن تک حاضر رہنے کے بجائے) یہاں تک کہ فارغ ہو جائیں ان کے دفن سے اور عبد الرزاق کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ رکھا جائے جنازہ قبر میں۔

٢١٧٨ ...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي رِجَالٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ

٢١٧٨ ...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث کا مضمون (جو نماز پڑھے اسے ایک قیراط ملے گا اور جو دفن تک رہے اسے دو قیراط) مروی ہے۔

٢١٧٩ ...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَتْبَعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ

٢١٧٩ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اور اس کے پیچھے نہ چلا تو اسے ایک قیراط ملے گا (اجر کا) اور جو جنازہ کے پیچھے بھی چلا (تدفین تک) تو اسے دو قیراط ملیں گے پوچھا گیا کہ "قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا: چھوٹے سے چھوٹا قیراط بھی اُحد کے برابر ہے"۔

٢١٨٠ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا الْقِيرَاطُ قَالَ مِثْلُ أُحُدٍ

٢١٨٠ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسکیلئے ایک قیراط ہے اور جو اس کے پیچھے چلا یہاں تک کہ قبر میں رکھ دیا جائے (اس کیلئے) دو قیراط ہیں۔ راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ قیراط کیا ہے۔ اے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ! فرمایا احد کے مثل ہے۔

٢١٨١ ...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ

٢١٨١ ...... نافع ؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: "جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا تو اسے ایک قیراط اجر ملے گا"۔ تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ نے ہم سے تو زیادہ اجر کا بیان کیا ہے (یعنی دو قیراط کا) پھر انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (آدمی) بھیجا اور ان سے سوال کیا اس بارے میں تو انہوں نے ابو ہریرہؓ کی تصدیق کی۔ تو ابن عمرؓ نے فرمایا: بے شک ہم نے تو بہت سے قیراط ضائع

کردیئے۔

۲۱۸۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرٍ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ

۲۱۸۲...... عامر بن سعدؓ بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اس بیٹھے تھے کہ اسی اثناء میں اچانک حضرت خبابؓ مقصورہ والے تشریف لے آئے اور فرمایا کہ: اے عبداللہ بن عمر! کیا تم نہیں سنتے کہ ابوہریرہؓ کیا کہتے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ:

"جو شخص جنازہ کے ساتھ اس کے گھر سے نکلا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر اس کے ساتھ چلا یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا گیا تو اس کے لئے دو قیراط اجر ہے اور ہر قیراط اُحُد کے برابر ہے۔ اور جس نے صرف نماز پڑھی اور لوٹ آیا تو اسے صرف اُحد پہاڑ کے برابر ثواب ہے (یعنی ایک قیراط ہے)"۔

یہ سن کر ابنِ عمرؓ نے خبابؓ کو حضرت عائشہؓ سے ابوہریرہؓ کے قول کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیج دیا اور فرمایا کہ وہ لوٹ کر آئیں، اور انہیں (ابنِ عمرؓ) کو حضرت عائشہؓ کا جواب بتلائیں اور ابنِ عمرؓ نے مسجد کی کنکریوں میں سے ایک مٹھی بھر کنکریاں اٹھائیں اور ہاتھ میں الٹنے پلٹنے لگے (انتظار میں) یہاں تک کہ قاصد (خبابؓ) واپس آگئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ابوہریرہؓ نے سچ کہا۔ یہ سن کر ابنِ عمرؓ ہاتھ میں موجودہ کنکریاں زمین پر دے ماریں پھر فرمایا: "ہم نے تو بہت سے قیراط ضائع کر دیئے"۔

۲۱۸۳...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ

۲۱۸۳...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اس کیلئے ایک قیراط (کے برابر اجر) ہے۔ اگر دفن تک حاضر رہا تو دو قیراط ہیں۔ اور ایک قیراط احد کے برابر ہے۔

۲۱۸۴...... و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ

۲۱۸۴...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ جو فقط نماز جنازہ میں شرکت کرے اس کو ایک قیراط ثواب اور جو دفن تک شریک رہے اس کو دو قیراط) منقول ہے۔ مگر اس روایت میں یہ ہے کہ آپ علیہ السلام سے

بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَه وَ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَهِشَامٍ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقِيرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أُحُدٍ

پوچھا گیا قیراط کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ احد کے برابر۔

۲۱۸۵...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يَزِيدَ رَضِيعِ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۱۸۵...... حضرت عائشہؓ نبی ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی میت ایسی نہیں کہ اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت کہ ان کی تعداد سو تک ہو نماز پڑھے اور سب کے سب اس (مردہ) کے لئے سفارش کریں (مغفرت کی دعا کریں) مگر یہ کہ ان کی سفارش مردے کے حق میں قبول کی جاتی ہے"۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث شعیب بن الحجاب سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ:

"یہ حدیث مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کے حوالہ سے بیان کی ہے"۔

۲۱۸٦...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّه مَاتَ ابْنٌ لَه بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَه مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَه فَأَخْبَرْتُه فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۲۱۸٦...... کریبؒ حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک بیٹا "قدید" یا "عسفان" میں مر گیا تھا' انہوں نے فرمایا کہ: اے کریبؒ! دیکھو! کتنے لوگ جمع ہوئے؟ فرماتے ہیں کہ میں نکلا تو کچھ لوگ جمع ہو چکے تھے۔ میں نے انہیں بتلادیا تو کہنے لگے کیا تم یہ کہتے ہو کہ وہ چالیس ہوں گے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا کہ اچھا جنازہ کو نکال لو۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ: "جو مسلمان بھی مر جائے اور اس کے جنازہ میں ایسے چالیس افراد شریک ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی طرح کا شرک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائے مغفرت کو اس میت کے حق میں قبول فرمائے گا"۔

۲۱۸۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ

۲۱۸۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک جنازہ گذرا' لوگ اس کی تعریف وغیرہ کر رہے تھے' نبی ﷺ

كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ قَالَ عُمَرُ فِدًا لَكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ

نے فرمایا: واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی۔ پھر ایک اور جنازہ گذرا تو اس کی برائی کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا جارہا تھا' نبی ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ ایک جنازہ گذر اور اس پر خیر کا تذکرہ ہوا تو بھی آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی۔ دوسرا جنازہ گذرا اور اس کی برائی کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی' واجب ہو گئی' واجب ہو گئی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس جنازہ پر تم نے خیر کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ اور جس کا تم نے برائی سے تذکرہ کیا اس پر جہنم واجب ہو گئی۔ تم لوگ درحقیقت زمین میں اللہ کے گواہ ہو' تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو' تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو"۔ ❶

۲۱۸۸ وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى

۲۱۸۸ اس سند سے سابقہ حدیث (کہ جنازہ کا جس صفت کیساتھ تذکرہ کیا جائے وہ اس کے اچھی یا بری حالت کیساتھ متصف ہونے کی علامت ہے)۔ منقول ہے۔ مگر سابقہ حدیث کے الفاظ زیادہ ہیں اور وہ پوری ہے۔

---

❶ نووی نے فرمایا کہ: جس جنازہ کا تذکرہ برائی سے کیا گیا تھا وہ منافق کا تھا' کیونکہ مسندِ احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی۔

جہاں تک نبی ﷺ کے ارشاد "کہ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو" کا تعلق ہے تو علماء نے فرمایا کہ اس کا تعلق صحابہؓ سے ہے یا صحابہؓ کے بعد ان لوگوں سے جو انہی کی صفات رکھتے ہوں۔ صحیح یہ ہے کہ یہ بات اہل تقویٰ کے ساتھ خاص ہے کہ اہلِ تقویٰ اگر کسی میت پر خیر کا تذکرہ کریں تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی کیونکہ اہل تقویٰ یونہی کسی کی تعریف اور تذکرۂ خیر نہیں کرتے۔

چنانچہ نووی نے فرمایا کہ: اس میں اعتبار اہل فضل و صدق اور متقین کا ہے' فساق و فجار کا نہیں کہ وہ تو اپنے جیسوں کی ہی تعریف کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی دیکھا جائے گا کہ میت اور تذکرۂ شر کرنے والے کے درمیان کوئی عداوت نہ ہو کیونکہ عداوت کی وجہ سے شہادت معتبر نہیں ہوتی اور عدو (دشمن) کی گواہی قابلِ قبول نہیں۔

علامہ طیبیؒ شارح مشکوٰۃ المصابیح نے فرمایا کہ: اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم لوگ جس کے بارے میں بھی اچھا یا برا کہو گے تو وہ اس کا مستحق ہو گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے اندر نیکی اور خیر دیکھتے ہو تب ہی اس کی ثناء اور تعریف کرتے ہو۔ اور یہ بات علامت ہے اس بات کی وہ اہل جنت میں سے ہے"۔ مسند احمد اور مسند ابن حبان کی ایک روایت ہے جس میں فرمایا کہ حضرت انسؓ نے حضور ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی مر جاتا ہے اور اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے چار پڑوسی گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے اس کے اندر ہمیشہ خیر ہی دیکھی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تمہاری بات قبول کرلی اور اس کے جن گناہوں کا تمہیں علم نہیں وہ میں نے معاف کر دیئے۔ لہٰذا میّت کا اچھائی اور خوبیوں کے ساتھ ذکر کرنا چاہئے۔ واللہ اعلم

حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ

۲۱۸۹...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

۲۱۸۹...... ابو قتادہ بن ربعی سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گذرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس نے یا تو خود ہی آرام پایا اور یا (اس کے جانے سے) دوسروں کو آرام ملا۔
صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن بندہ تو (موت کے بعد) دنیا کی تکالیف سے راحت حاصل کر لیتا ہے جب کہ فاجر آدمی کے مرنے سے بندے، شہر، درخت اور جانور سب ہی راحت حاصل کر لیتے ہیں۔
(لہٰذا یہ جنازہ اگر عبدِ مؤمن کا ہے تو اس نے راحت پائی اور عبدِ فاجر کا ہے تو اس سے دوسروں نے راحت پائی)۔

۲۱۹۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يَسْتَرِيحُ مِنْ أَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ

۲۱۹۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ جنازہ اگر عبد مومن کا ہے تو اس نے راحت پائی اور عبد فاجر کا ہے تو اس سے دوسروں نے راحت پائی) مروی ہے۔ مگر اس میں اضافہ ہے کہ: مومن دنیا کی تکلیفوں سے اور اس کی چوٹ سے اللہ کی رحمت کی طرف راحت پاتا ہے۔

۲۱۹۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

۲۱۹۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نجاشیؒ کی موت کی خبر دی اسی دن جس دن ان کا انتقال ہوا (یہ آپ کا معجزہ تھا، کیونکہ نجاشی کا ملک الگ ہزار ہا میل دور تھا) اور آپ ﷺ لوگوں کے ہمراہ عید گاہ (جنازہ گاہ) میں گئے اور چار تکبیریں کہیں (نماز جنازہ پڑھی)۔

۲۱۹۲...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ

۲۱۹۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو نجاشی شاہِ حبشہ کی موت کی خبر اسی روز دی جس روز ان کا انتقال ہوا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو"۔
ابن شہاب فرماتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے سعید ابن المسیب نے ان سے ابو ہریرۃ نے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے

صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى فَصَلَّى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ

(صحابہ کے) ہمراہ صف بندی فرمائی عید گاہ میں اور نماز پڑھی چار تکبیرات کے ساتھ"۔ ❶

۲۱۹۳...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عُقَيْلٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا

۲۱۹۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی) منقول ہے۔

۲۱۹٤...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

۲۱۹۴...... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرات کہیں۔

۲۱۹٥...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلَّهِ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ فَقَامَ فَأَمَّنَا وَصَلَّى عَلَيْهِ

۲۱۹۵...... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"آج اللہ کا ایک نیک بندہ اصحمہؓ نجاشی انتقال کر گیا" پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہماری امامت کی اور اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھی۔

---

❶ یہاں پر نماز جنازہ سے متعلق دو اہم مسائل ہیں۔ مسجد میں نمازِ جنازہ کا حکم

پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ جنازہ کی نماز مسجد میں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ حنفیہؒ کے نزدیک مسجد میں نمازِ جنازہ بغیر عذر کے پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اگرچہ ایک روایت کراہت تنزیہی کی بھی ہے۔ مسجد میں نمازِ جنازہ کی تین صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جنازہ اور امام و مقتدی سب مسجد میں ہوں، دوسری یہ کہ جنازہ باہر ہو اور امام و مقتدی اندر ہوں، تیسری یہ ہے کہ جنازہ، امام اور کچھ مقتدی باہر ہوں باقی اندر ہوں تو ان سب صورتوں میں بغیر کسی عذر شرعی اور صحیح عذر کے مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر عذر شرعی ہو تو بلا کراہت جائز ہے اور عذر یہ کہ مجمع زیادہ ہو اور مسجد کے قریب کوئی اتنی بڑی جگہ نہ دستیاب ہو جہاں مجمع جمع ہو سکے۔ یا انتقالِ مجمع مشکل ہو یا میت کا ولی اور وارث اعتکاف میں ہو وغیرہ۔

غائبانہ نمازِ جنازہ

نجاشیؓ کے اس واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے غائبانہ نماز جنازہ کو جائز قرار دیا ہے۔ البتہ احناف اور مالکیہ کے نزدیک غائبانہ نمازِ جنازہ مشروع نہیں ہے۔ کیونکہ جنازہ کا امام کے سامنے ہونا صحتِ نماز کے لئے شرط ہے۔

جہاں تک حدیثِ بالا کا تعلق ہے تو علماء احناف و مالکیہ نے ان کے متعدد جوابات دیئے ہیں ایک تو یہ کہ یہ نبی ﷺ اور نجاشی کی خصوصیت تھی۔ دوسرے یہ کہ روایات سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے سے حجابات اٹھا دیئے گئے تھے اور جنازہ گویا آپ ﷺ کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس طرح یہ غائبانہ نماز ہوئی ہی نہیں۔ بہر کیف احنافؒ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ مشروع نہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے۔

(فتح الملہم ۲/۴۹۶)

۲۱۹۶......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَخًا لَّكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ

۲۱۹۶......جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: "تمہارا ایک بھائی (نجاشی) انتقال کر گیا ہے، لہٰذا کھڑے ہو جاؤ اور اس پر نماز پڑھو"۔ چنانچہ ہم کھڑے ہو گئے اور دو صفیں بنائیں"۔

۲۱۹۷......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ يَعْنِي النَّجَاشِيَ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ إِنَّ أَخَاكُمْ

۲۱۹۷......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) فرمایا کہ: تمہارا ایک بھائی (نجاشی) انتقال کر گیا ہے۔ لہٰذا کھڑے ہو جاؤ اور اس پر نماز پڑھو یعنی نجاشی پر (زہیر کی روایت میں اخاکم کا لفظ ہے)۔

۲۱۹۸......حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا قَالَ الثِّقَةُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَسَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ انْتَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفُّوا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ

۲۱۹۸......شعبیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر پر مردہ کی تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھی، اور چار تکبیرات کہیں۔ شیبانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے شعبیؒ سے کہا آپ سے کس نے یہ حدیث بیان کی؟ فرمانے لگے کہ ایک ثقہ نے جو عبد اللہ بن عباسؓ ہیں۔ (یہ الفاظ حسن کی حدیث کے ہیں) جب کہ ابن نمیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں کہا کہ: "رسول اللہ ﷺ ایک تازہ گیلی قبر تک گئے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف بندی کر لی۔ اور چار تکبیرات کہیں۔ میں نے عامر بن شرحبیل الشعبیؒ سے کہا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی؟ فرمایا کہ: ایک ثقہ آدمی نے جس کے پاس ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تھے۔

۲۲۹۹...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ

۲۲۹۹......اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کہ (آپ علیہ السلام ایک قبر پر گئے۔ نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرات کہیں) مروی ہے۔
اور کسی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے چار تکبیرات کہیں۔

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

۲۲۰۰...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعًا عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا قَالَ يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

۲۲۰۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (شیبانی اور شعبی رضی اللہ عنہ والی) مروی ہے۔ کہ (آپ علیہ السلام نے ایک قبر پر جس کی مٹی گیلی تھی نماز پڑھی) مگر کسی روایت میں چار تکبیرات کہنے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۰۱...... و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا قَالَ شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ

۲۲۰۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قبر پر نماز پڑھی۔

۲۲۰۲...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي قَالَ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ

۲۲۰۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت یا ایک جوان آدمی مسجد کی صفائی وغیرہ اور خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے اسے غائب پایا تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ تو مر گئی یا مر گیا۔ فرمایا کہ: تم مجھے اطلاع نہ دے سکتے تھے؟۔ راوی فرماتے ہیں کہ گویا صحابہ! نے اس کے معاملہ کو ادنیٰ سمجھ کر اطلاع نہ دی کہ (اس بڑھیا یا اس غریب نوجوان کے لئے کیا تکلیف دیں حضور ﷺ کو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر بتلاؤ۔ صحابہؓ نے قبر بتلائی تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا: "یہ قبریں اپنے رہنے والوں کے لئے ظلمتوں اور اندھیروں سے بھری ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر میری نماز

يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ

کے سبب سے روشنی کر دیتا ہے"۔ ❶

۲۲۰۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا

۲۲۰۳...... عبدالرحمٰنؒ بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ' ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے لیکن ایک جنازہ پر انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں تو میں نے سوال کیا اس بارے میں۔ فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ بھی کبھی پانچ تکبیرین کہا کرتے تھے۔ (نوویؒ نے فرمایا کہ اجماع ہے اس بات پر کہ جنازہ میں صرف چار تکبیرات ہیں اور یہ اجماع دلالت کرتا ہے اس پر کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ ابن عبدالبرؒ نے حدیث کے منسوخ ہونے پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے۔ بہر کیف! کوئی بھی پانچ تکبیرات کا قائل نہیں۔ واللہ اعلم)

۲۲۰۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ

۲۲۰۴...... عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ تم اس سے پیچھے رہ جاؤ (اور وہ آگے نکل جائے) یا یہ کہ وہ زمین پر رکھ دیا جائے"۔

۲۲۰۵...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ

۲۲۰۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے یا یہ کہ وہ زمین پر رکھ دیا جائے) مروی ہے۔ (یونس کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ علیہ السلام فرما رہے تھے)۔

۲۲۰۶...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ انه قَالَ إِذَا

۲۲۰۶...... عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو اگر اس کے ساتھ نہ چلو تو (کم از کم) کھڑے ہی ہو جایا کرو۔ یہاں تک کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ دے یا آگے جانے سے قبل

❶ جس شخص کی نماز جنازہ کسی سے فوت ہو جائے تو کیا وہ اس کی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے؟ یہ مسئلہ اختلافی ہے۔
ابن رشدؒ نے بدایۃ المجتہد میں فرمایا کہ: امام مالکؒ کے نزدیک اس کا جواز نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی اس کا جواز نہیں سوائے ولی کے اگر اس کے علاوہ دوسروں نے نماز پڑھی ہو اور وہ رہ گیا ہو۔ جب کہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ہر شخص جس کی نماز جنازہ رہ گئی ہو وہ قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ نیا نیا معاملہ ہو۔ زیادہ مدت گذر جانے کے بعد ان کے نزدیک بھی جواز نہیں ہے۔
جہاں تک احادیثِ بالا کا تعلق ہے تو یہ نبی ﷺ کی خصوصیت تھی جس کا فائدہ خود آپ نے بیان فرمایا کہ:
"میری نماز کے سبب سے اللہ تعالیٰ قبر میں نور پیدا فرما دیتے ہیں"۔ لہٰذا علی العموم اس کی اجازت نہیں۔ واللہ اعلم (فتح الملہم ر۲)

رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ

زمین پر رکھ دیا جائے"۔ ❶

۲۲۰۷...... وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا

۲۲۰۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ آگے نکل یا رکھ دیا جائے۔) منقول ہے۔ مگر اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی جنازہ کو دیکھے تو چاہئے کہ کھڑا ہو جائے جب اس کو دیکھے یہاں تک کہ وہ آگے چلا جائے اگر اس کو جنازہ کے ساتھ نہیں جانا ہے۔

۲۲۰۸...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ

۲۲۰۸...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
"جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو جب تک وہ رکھ نہ دیا جائے اس وقت تک بیٹھو نہیں"۔

۲۲۰۹...... وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ

۲۲۰۹...... ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ رکھا نہ جائے۔

۲۲۱۰...... وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

۲۲۱۰...... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ گذرا'

❶ اس معاملہ میں نوویؒ نے فرمایا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونے کا حکم استحبابی ہے نہ کہ وجوبی۔ یعنی کھڑا ہونا کوئی ضروری نہیں۔ جہاں تک جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کا تعلق ہے تو ان کے بیٹھنے کے بارے میں علماء کا اختلاف رہا ہے۔ لیکن اکثر ائمہ مثلاً امام شافعیؒ مالک' امام ابو حنیفہؒ وغیرہ کے نزدیک اس کا جواز ہے۔ واللہ اعلم)

قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا

رسول اللہ ﷺ اس کے لئے کھڑے ہوگئے تو آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوگئے۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ تو یہودی عورت کا جنازہ تھا فرمایا کہ: موت گھبراہٹ کی چیز ہے۔ جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو"۔

۲۲۱۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ

۲۲۱۱...... جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کھڑے رہے ایک جنازہ کیلئے یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے چھپ گیا

۲۲۱۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ

۲۲۱۲...... جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ ایک یہودی کے جنازہ کے لئے کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

۲۲۱۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا

۲۲۱۳...... ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما دونوں قادسیہ میں تھے' ان کے سامنے سے جنازہ گذرا تو وہ دونوں کھڑے ہوگئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ جنازہ تو اسی زمین کے باشندہ کا ہے (یعنی کافر کا) تو انہوں نے فرمایا کہ: "رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گذرا تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے' آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تو کیا وہ جان نہیں ہے؟

۲۲۱٤...... وحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ فَقَالَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ

۲۲۱۴...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام ایک یہودی کے جنازہ کیلئے کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ کیا وہ جان نہیں نہیں؟) منقول ہے۔

اس میں اضافہ ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ و سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم آپ علیہ السلام کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گذرا۔

٢٢١٥...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَاللَّفْظُ لَه قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ رَآنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ قَائِمًا وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِي مَا يُقِيمُكَ فَقُلْتُ أَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ لِمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ نَافِعٌ فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّه قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَعَدَ

٢٢١٥...... واقد بن عمرو بن سعد بن معاذؓ کہتے ہیں کہ نافع بن جبیر نے مجھے دیکھا ہم ایک جنازہ میں کھڑے ہوئے تھے۔ اور وہ بیٹھے ہوئے جنازہ کے رکھے جانے کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ: تم کس وجہ سے کھڑے ہو؟ میں نے کہا کہ میں جنازہ کے رکھے جانے کا منتظر ہوں۔ اس حدیث کے پیشِ نظر جو ابوسعید الخدریؓ نے بیان کی ہے۔ تو نافعؒ نے فرمایا کہ مجھ سے مسعود بن حکم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، کے حوالہ سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے تھے۔

٢٢١٦...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّه سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ الْجَنَائِزِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذَلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ حَتَّى وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ

٢٢١٦...... حضرت مسعود بن الحکم انصاری فرماتے ہیں کہ: میں نے سنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ جنازوں کے حق میں فرماتے تھے کہ رسول اللہ علیہ السلام پہلے کھڑے ہو جاتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے۔ اور یہ حدیث اس لئے روایت کی کہ نافع جبیر نے دیکھا واقد بن عمر کو وہ کھڑے رہے یہاں تک کہ جنازہ رکھا گیا۔

٢٢١٧...... وحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

٢٢١٧...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے)۔

٢٢١٨...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ مَسْعُودَ ابْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ

٢٢١٨...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ میں کھڑے ہوتے تھے تو آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور آپ علیہ السلام بیٹھتے تو ہم بھی بیٹھ جاتے تھے۔

٢٢١٩...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

٢٢١٩...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے) مروی ہے۔

۲۲۲۰...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
قَالَ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ

۲۲۲۰...... عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جنازہ کی نماز پڑھی تو میں نے آپ ﷺ کی دعا کو حفظ کر لیا آپ فرماتے تھے:
"اے اللہ! اس (جنازہ) کی مغفرت فرما' اس پر رحم فرما' عافیت عطا فرما' اس سے درگذر فرما' اس کی بہترین مہمانی فرما' اس کے مدخل (قبر) کو کشادہ فرما' اور اس کے گناہوں کو پانی سے' برف اور اولوں سے دھودے' اور اسے گناہوں سے ایسا صاف کردے کہ جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک صاف کردیا جاتا ہے' اور اُسے اس گھر (دنیا) کے بدلہ میں اس سے بہتر گھر نصیب فرما' اس دنیا کے اھل سے زیادہ اچھے اہل اور اس دنیا کی بیوی سے زیادہ بہتر بیوی نصیب فرما' اسے جنت میں داخل فرما' عذاب قبر سے اسے بچالے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما"۔
عوفؓ فرماتے ہیں کہ (آپ ﷺ نے اتنی زیادہ دعائیں فرمائیں) حتی کہ میں تمنا کرنے لگا کہ اس میت کے بجائے میں ہوتا۔ (تو یہ ساری دعائیں مجھے مل جاتیں)۔

۲۲۲۱...... ح قَالَ و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا

۲۲۲۱...... معاویہ بن صالح بیان فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر نے بواسطہ والد عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

۲۲۲۲...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ

۲۲۲۲...... معاویہ بن صالح سے دونوں سندوں سے ابن وہب کی طرح روایت کہ آپ علیہ السلام نے ایک جنازہ کیلئے اتنی دعائیں کیں کہ حضرت عوف تمنا کرنے لگے کہ کاش اس میت کی جگہ میں ہوتا۔) منقول ہے۔

۲۲۲۳...... و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْحِمْصِيِّ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ

۲۲۲۳...... عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ ﷺ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی (اس نماز میں) آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ اے اللہ بخش اس کو، اور رحم کر اس سے درگزر کر، عافیت عطا فرما، اسکی بہترین مہمانی کر اس کی قبر کشادہ کر، اور اس کو (گناہوں کو) پانی اور برف اور اولوں سے دھودے اور اس کو گناہوں سے صاف کردے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کو گھر کے بدلے بہتر گھر دے اور اسکے لوگوں سے بہتر لوگ دے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى ذَلِكَ الْمَيِّتِ

دے اور اس کو قبر کے فتنے سے اور آگ کے عذاب سے بچا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمنا کرنے لگا کہ کاش اُس میت کی جگہ میں ہوتا نبی کریم علیہ السلام کی اس میت پر دعا کی وجہ سے۔

۲۲۲۴...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَّى عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا

۲۲۲۴...... سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے امّ کعبؓ کی نماز جنازہ پڑھی جن کا انتقال ہو گیا تھا نفاس کی حالت میں۔ رسول اللہ ﷺ جنازہ کے لئے ان کے بدن کے وسط میں (یعنی کمر کے سامنے) کھڑے ہوئے۔

۲۲۲۵...... حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرُوا أُمَّ كَعْبٍ

۲۲۲۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام) ایک عورت (امّ کعب) کے جنازہ میں ان کے بدن کے وسط میں کھڑے ہوئے) مروی ہے۔ مگر اس میں کعب کی ماں کا ذکر نہیں ہے۔

۲۲۲۶...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هَا هُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ وَقَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا

۲۲۲۶ ...... سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، میں ایک (نو عمر) لڑکا تھا، اور آپ ﷺ کے اقوال واحادیث یاد کر لیتا تھا، لیکن بیان کرنے سے مانع میرے لئے صرف یہ بات تھی کہ وہاں پر مجھ سے بڑی عمر کے لوگ موجود تھے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک خاتون جو نفاس کی حالت میں انتقال کر گئی تھیں نماز جنازہ پڑھی ہے، رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے ان کے بدن کے وسط کے سامنے کھڑے ہوئے تھے"۔

ابن مثنیٰ کی روایت کا مضمون بھی یہی ہے کہ آپ علیہ السلام ان کے بدن کے وسط کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔

۲۲۲۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ

۲۲۲۷...... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ابن الدحداح کے جنازہ سے واپس ہوئے تھے تو آپ ﷺ کے لئے ایک ننگی پشت والا گھوڑا لایا گیا اور آپ ﷺ اس پر سوار ہوگئے۔ جب کہ ہم آپ کے گرد پیدل چل رہے تھے۔

۲۲۲۸...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعَى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ أَوْ قَالَ شُعْبَةُ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ

۲۲۲۸...... جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابن الدحداح کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ پھر ایک ننگی پشت والا گھوڑا لایا گیا (بغیر زین کا) ایک آدمی نے اسے باندھ دیا' پھر آپ ﷺ اس پر سوار ہوگئے تو وہ قلانچیں مارنے لگا' ہم اس کے پیچھے دوڑتے جارہے تھے۔ قوم میں سے ایک شخص نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

"کتنے ہی خوشے (پھلوں کے) لٹک رہے ہیں جنت میں ابن الدحداح کے لئے"۔

(نوویؒ نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ تھا کہ ابولبابہؓ کا ایک یتیم سے جھگڑا تھا کسی جوڑے کے بارے میں وہ یتیم لڑکا رونے لگا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ: یہ اُسے ہی دے دو اور تمہارے واسطے جنت میں کھجور کے خوشے ہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ ابوالدحداحؓ نے یہ سنا تو ایک باغ کے عوض ابولبابہ سے وہ خرید لیا اور نبی ﷺ سے فرمایا کہ اگر میں یہ اس یتیم کو دے دوں تو کیا مجھے وہ جنت کے خوشے ملیں گے؟ فرمایا کہ ہاں! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ: کتنے ہی کھجور کے خوشے لٹک رہے ہیں جنت میں ابوالدحداح کے لئے"۔

۲۲۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمِسْوَرِيُّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۲۲۲۹...... عامر بن سعد اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے مرض الموت میں فرمایا کہ:

"میرے لئے لحد بنادو' اور میری قبر پر کچی اینٹیں لگانا جیسی کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے لگائی گئی تھیں"۔

۲۲۳۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح

۲۲۳۰...... ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر ایک

و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَوَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ مُسْلِم أَبُو جَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ مَاتَا بِسَرَخْسَ

سرخ چادر ڈالی گئی تھی۔
مسلم رحمہ اللہ نے کہا ابو جمرہ (راوی) کا نام نصر بن عمران اور ابو التیاح (راوی) کا نام یزید بن حمید ہے یہی دونوں اصحاب سرخس میں انتقال فرما گئے۔

۲۲۳۱...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ فِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ أَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ بِرُودِسَ فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ ابْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا

۲۲۳۱...... ثمامہ بن شُفَی بیان کرتے ہیں کہ ہم فضالہ بن عبید کے ہمراہ سر زمینِ روم میں برودس (جو ایک جزیرہ ہے) کے مقام پر تھے' وہاں پر ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو فضالہ نے حکم دیا کہ ان کی قبر برابر کردی جائے۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ قبروں کو برابر کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

۲۲۳۲...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ

۲۲۳۲...... ابو الہیاج الاسدیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے مجھ سے فرمایا کہ: کیا میں تمہیں اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا وہ یہ کہ کوئی تصویر نہ چھوڑوں مگر یہ کہ اسے مٹادو اور نہ ہی کوئی قبر اونچی بنی دیکھو مگر یہ کہ اسے برابر کردو۔

۲۲۳۳...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۲۲۳۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ علیہ السلام نے تصویروں کو مٹانے کا اور قبر کو برابر کرنے کا حکم دیا) مروی ہے۔ مگر اس

فائدہ: قبروں کو برابر کرنے سے مراد سطح زمین کے برابر کرنا نہیں بلکہ درست کرنا ہے' چونکہ اہلِ جاہلیت میں زیادہ اونچی قبریں بنانے کا دستور تھا اس لئے اس دستور کو ختم کرنے کے لئے فرمایا کہ: برابر کردو"۔ مسنون یہ ہے کہ قبر کو زمین سے ذرا سا اونچا بنایا جائے تاکہ نمایاں ہو جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت اونچی ہونی چاہیئے اور کوہان نما بنانا مستحب ہے۔ اگرچہ چوکور بنانا بھی جائز ہے۔

قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا

میں "تمثالًا" کی جگہ "صورۃ" کا لفظ ہے۔

۲۲۳۴۔۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ

۲۲۳۴۔۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس بات سے کہ قبر کو پختہ کیا جائے یا اس پر بیٹھا جائے یا اس پر عمارت بنائی جائے۔ ❶

۲۲۳۵۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۲۲۳۵۔۔۔۔ اس سند سے بھی سابقہ حدیث کہ (آپ علیہ السلام نے قبروں کو پختہ کرنا، اس پر بیٹھنا اور اس پر گنبد بنانے سے منع فرمایا ہے۔) مروی ہے۔

۲۲۳۶۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ

۲۲۳۶۔۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۳۷۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ

۲۲۳۷۔۔۔۔ ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "تم میں سے کوئی آگ کے انگارہ پر بیٹھ جائے اور وہ انگارہ اس کے کپڑوں کو جلادے اور کھال تک اس کا اثر پہنچ جائے تو قبروں پر بیٹھنے سے زیادہ اس کے لئے یہی بہتر ہے۔

۲۲۳۸۔۔۔۔ وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۲۳۸۔۔۔۔ اس سند سے بھی گذشتہ حدیث (کہ قبر پر بیٹھنے سے کھال کا انگارہ سے متاثر ہونا بہتر ہے۔) منقول ہے۔

۲۲۳۹۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَاثِلَةَ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۲۳۹۔۔۔۔ ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

---

❶ دورِ حاضر میں جس طرح بلند اور پختہ قبروں کو بنانے کا جو رواج چل پڑا ہے بلکہ قبروں پر بلند و بالا عمارت گنبد، قبے اور مینار بنانے کا جو رواج ہو گیا ہے یہ سب حرام ہے اور حدیثِ بالا کی رُو سے خلافِ اسلام ہے اس میں ایک طرف تو اسراف کا ارتکاب ہے جو بنصِ قرآنی حرام ہے تو دوسری طرف معصیت اور نافرمانیٔ حکمِ رسول ﷺ بھی ہے۔ بہر کیف! ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

اللهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا

۲۲٤٠...... وحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا

۲۲۴۰...... ابو مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سنا کہ وہ علیہ السلام فرما رہے تھے کہ قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ اس پر بیٹھو۔

۲۲٤١...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يَمُرَّ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

۲۲۴۱...... عباد بن عبد اللہ بن زبیرؒ سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہؓ نے حکم فرمایا کہ: حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے جنازہ کو مسجد میں لایا جائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ لوگوں کو یہ بات بہت زیادہ عجیب اور گرانی محسوس ہوئی۔
حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ: کتنی جلدی سے لوگ سب بھول گئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل ابن بیضاءؓ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی۔

۲۲٤٢...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمُرُّوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ فَفَعَلُوا فَوُقِفَ بِهِ عَلَى حُجَرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذَلِكَ وَقَالُوا مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلَى أَنْ يَعِيبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ

۲۲۴۲...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو نبی ﷺ کی ازواج مطہراتؓ نے وہاں یہ پیغام بھیجا کہ وہ ان کا جنازہ مسجد میں سے گذار کر لے جائیں تاکہ وہ بھی ان پر نماز پڑھ لیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور جنازہ ازواجِ مطہراتؓ کے حجروں کے سامنے رکھ دیا گیا انہوں نے اس پر نماز پڑھی۔ پھر اسے باب الجنائز سے جو مقاعد کی طرف تھا نکال دیا گیا۔ ازواج مطہراتؓ کو یہ اطلاع ملی کہ لوگ اس پر عیب زنی کر رہے ہیں اور لوگوں نے کہا کہ: کیا جنازے بھی مسجد میں داخل کئے جاتے ہیں؟
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ہوئی تو فرمانے لگیں کہ لوگ کتنی جلدی بھول گئے حتی کہ وہ ایک ایسی بات پر عیب گوئی کر رہے ہیں جس کا انہیں علم ہی نہیں۔ ہم پر تو یہ عیب لگا رہے ہیں کہ جنازہ مسجد میں سے گذرا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاءؓ پر نماز جنازہ نہیں پڑھی مگر مسجد کے درمیان میں۔

قَالَ مسْلِم سُهَيْلُ بْنُ دَعْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ أُمُّهُ بَيْضَاءُ

(امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سہیل اپنی ماں کی طرف منسوب ہیں جن کا نام بیضاء تھا)۔

۲۲۴۳...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ

۲۲۴۳...... ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے انتقال پر فرمایا کہ: ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں ان پر نماز جنازہ پڑھ لوں (لوگوں نے اسے بُرا جانا) اس بارے میں سیّدہ عائشہؓ پر تأمل کا اظہار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور ان کے بھائی پر مسجد میں نماز جنازہ پڑھی (یہ احادیث مسجد میں نماز جنازہ کے بارے میں شوافع کی دلیل ہیں لیکن احنافؒ فرماتے ہیں کہ عام صحابہؓ کا سیّدہ عائشہؓ کے اس عمل پر ناگواری کا اظہار خود دلیل ہے اس بات کی کہ صحابہ اسے صحیح نہیں سمجھتے تھے۔ زکریا)

۲۲۴۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ وَلَمْ يُقِمْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ وَأَتَاكُمْ

۲۲۴۴...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی جس رات میرے یہاں پر باری ہوتی تھی تو آخر شب میں آپ ﷺ بقیع کی طرف نکل جاتے اور وہاں جا کر فرماتے: السلام علیکم! اے مؤمن قوم کے گھر والو! اور تمہارے پاس آچکا وہ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کہ کل پاؤ گے وقتِ مقرر پر (یعنی پیغامِ اجل موت) اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ضرور ملنے والے ہیں' اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما"۔

۲۲۴۵...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حدثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِّي قُلْنَا بَلَى ح و حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَجَّاجًا الْأَعْوَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ

۲۲۴۵...... محمدؒ بن قیس بن مخرمہ ابن المطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک روز کہا کہ میں تمہیں اپنی اور اپنی ماں کی آپ بیتی نہ سناؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم یہی سمجھے کہ ماں سے مراد ان کی والدہ ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا میں تم سے رسول اللہ ﷺ اور اپنے حال کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمانے لگیں کہ: "ایک مرتبہ نبی ﷺ کی رات میری تھی جس میں آپ ﷺ میرے پاس تھے تو اس رات آپ ﷺ نے کروٹ لی'

رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي قَالَ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَ مَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ قُلْتُ لَا شَيْءَ قَالَ لَتُخْبِرِينِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللهُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عليه السلام أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِـــنَّـا

پھر اپنی چادر لی' جوتے اتارے اور اپنے قدموں کے سامنے رکھ لئے اور تہبند کا کونہ اپنے بستر پر بچھایا اور لیٹ گئے' اور تھوڑی دیر اس خیال میں لیٹے رہے کہ آپ ﷺ کو خیال ہوا کہ میں سوگئی ہوں۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ نے آہستہ سے اپنی چادر اٹھائی' آہستگی سے جوتے پہنے اور نہایت آہستگی سے دروازہ کھولا' اور باہر چلے گئے اور کواڑ آہستہ سے بند کردیا۔ میں نے بھی اپنی چادر سر پر ڈالی' اوڑھنی پہنی اور اپنا ازار باندھا پھر آپ کے تعاقب میں چل پڑی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ بقیع تشریف لائے وہاں کافی دیر کھڑے رہے تین بار ہاتھ اٹھائے پھر واپس پلٹے تو میں بھی پلٹی' آپ ﷺ تیز چلنے لگے تو میں بھی تیز چلنے لگی۔ پھر آپ ﷺ دوڑنے لگے تو میں بھی دوڑنے لگی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ بھی گھر آگئے مگر میں آپ ﷺ سے قبل گھر آگئی اور گھر میں داخل ہو کر ابھی لیٹی ہی تھی کہ آپ ﷺ داخل ہوئے۔ اور فرمایا کہ: اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا کہ سانس اور پیٹ پھول رہا ہے؟ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تم ہی مجھے بتلادو' ورنہ وہ لطیف و خبیر (اللہ تعالیٰ) مجھے بتلادے گا (بذریعہ وحی) یہاں سے خوب واضح ہو گیا کہ نبی ﷺ کو علم غیب نہیں تھا' ورنہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ سے کیوں پوچھتے یا وحی کا انتظار کیوں کرتے؟ **فافهموا**) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں۔ پھر میں نے سارا واقعہ گوش گزار کردیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا تو وہ سیاہ سا کالا کالا جو مجھے اپنے سامنے نظر آرہا تھا وہ تم ہی تھیں میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے میرے سینے میں دو ہتڑ مارا جس سے مجھے تکلیف سی ہوئی (محبت سے مارا) پھر فرمایا کہ: تمہارا یہ خیال تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارا حق دبائے گا (یعنی تم شاید سمجھ رہی تھیں کہ میں تمہاری رات میں کسی دوسری زوجہ کے پاس جاؤں گا) میں نے عرض کیا: بعض اوقات لوگ کچھ چھپاتے ہیں تو بھی اللہ اسے جانتا ہے۔ ہاں (میں نے یہی سوچا تھا)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے مجھے دیکھا تو اس وقت جبرئیلؑ میرے پاس آئے تھے اور مجھے پکارا تم سے چھپ کر تو میں نے انہیں جواب دیا لیکن تم سے چھپ کر۔ اور وہ تمہارے پاس نہ آئے کیونکہ تم اپنے کپڑے اتار چکی تھیں اور میرا خیال تھا کہ تم سوچکی ہو۔ لہٰذا

وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ

مجھے اچھا نہ لگا کہ تمہیں بیدار کروں اور یہ بھی خدشہ تھا کہ تم میری وجہ سے وحشت میں گرفتار ہو جاؤ گی۔ اور جبرئیلؑ نے فرمایا کہ: آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اہل بقیع کے پاس آئیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں کیسے کہوں یارسول اللہ! فرمایا یوں کہا کرو کہ: السلام علیکم اے مسلمانوں مومن کے گھر والوں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم فرمائے اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں"۔

٢٢٤٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

٢٢٤٦...... سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد بریدہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان کو (صحابہ کو) سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان کی طرف جاتے تو کوئی کہنے والا کہتا:

اے قبر والو! مؤمنین اور مسلمین میں سے تم پر سلامتی ہو' اور ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں"۔

٢٢٤٧...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي

٢٢٤٧...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"اپنے رب سے میں نے اجازت مانگی کہ اپنی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کروں تو مجھے اجازت نہ دی گئی البتہ میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو دے دی گئی"۔

٢٢٤٨...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

٢٢٤٨...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور روئے اور اپنے اردگرد موجود لوگوں کو بھی رُلایا (یعنی آپ ﷺ کا رونا دیکھ کر دوسرے بھی روئے) پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی والدہ کے لئے استغفار کروں تو مجھے اس کی اجازت نہ دی گئی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دی گئی۔ لہٰذا قبروں کی زیارت کیا کرو کہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں"۔

۲۲۴۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا

۲۲۴۹...... بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نے تمہیں (ابتدائے اسلام میں) زیارتِ قبور سے منع کر دیا تھا' (لیکن اب اجازت دے رہا ہوں) لہٰذا قبروں کی زیارت کیا کرو' اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے منع کیا تھا (لیکن اب اجازت ہے) جب تک تمہاری ضرورت ہو اسے رکھے رہو' اور میں نے تمہیں مشکیزہ کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا' اب ہر قسم کے برتنوں میں نبیذ پی سکتے ہو لیکن نشہ آور چیز مت پیو"۔ ❶

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت ہے عبد اللہ بن بریدۃ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے۔

۲۲۵۰...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ الشَّكُّ مِنْ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ

۲۲۵۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث کہ (آپ علیہ السلام نے پہلے قبروں کی زیارت سے، تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنے سے، نبیذ بنانے سے مگر مشکیزوں میں منع فرمایا تھا بعد میں اجازت دے دی۔) مروی ہے۔

❶ ابتدائے اسلام میں آنحضرت ﷺ نے بعض کاموں سے منع فرمادیا تھا' مختلف مصالح اور حکمتوں کی بناء پر' مثلاً زیارتِ قبور سے اس لئے منع کیا تھا کہ لوگ بت پرستی سے توحید کی طرف آئے تھے اور قبر پرستی ہی بت پرستی کی بنیاد بنی تھی لہٰذا اس سے منع کر دیا تا کہ نہ قبروں پر جائیں اور نہ ہی بت پرستی کا خیال بھی وہم و گمان میں آئے۔
اسی طرح اس زمانہ میں شراب بنانے کے بعض برتن ہموار ہوا کرتے تھے مثلاً: حنتم' دبّاء' وغیرہ۔ شراب حرام ہوئی تو آپ نے ان برتنوں کا استعمال بھی منع کر دیا' خصوصاً نبیذ (کھجور اور پانی کا آمیزہ) ان برتنوں میں بنانے سے منع کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ لوگ شراب سے تازہ تازہ جدا ہوئے تھے' انہی مخصوص برتنوں کو استعمال کرنے سے خانہ خراب کی یاد دل میں چٹکیاں بھر سکتی تھی اور یہی کام شراب نوشی کا سبب بن سکتا تھا اس لئے سدّاً الذرائع ان برتنوں کا استعمال بھی منع کر دیا تھا۔
لیکن جب دلوں میں عقیدہ توحید راسخ ہو گیا اور شراب کی خباثت دل میں پختہ ہو گئی تو مذکورہ دونوں اعمال کی اجازت دے دی۔

۲۲۵۱...... حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَه بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

۲۲۵۱...... جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ 'فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے آپ کو چوڑے پھل والے تیر سے ختم کر ڈالا تھا' آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی"۔

(اس حدیث کی بناء پر بعض حضرات کہتے ہیں کہ خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ ہو گی۔ لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک اس کی نماز جنازہ ہو گی۔ جب کہ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ تو ہو گی لیکن امام اور حاکم نہیں پڑھے گا۔ جمہور علماء کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا کہ:"ہر نیک و بد پر نماز پڑھو"۔ اور مذکورہ حدیث جمہور کے نزدیک زجر پر محمول ہے یعنی نے بطور تنبیہ اور اس فعل کی شناعت بیان کرنے کے لئے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ واللہ اعلم)۔

قد تمّ أبواب الجنائز من كتاب مسلمؒ و مع هذا قد أتممنا أبواب الصّلواقمع تكميل المجلّد الأوّل للجامع الصّحيح لمسلمؒ بعون الله وتوفيقه. وذالك بيوم الأحد ١٦/ من صفر لمظفر ١٤١٨هـ. وتقبل الله منّي واجعل لهٗ ذخراً في معادى و نوراً في قبرى وسبباً لمغفرتي۔ وهو علىٰ كلّ شيءٍ قدير

اللّهم اغفر لكاتبه و لوالديه و لأساتذته امين يا ربّ العالمين

تفاسیر وعلوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر وعلوم قرآنی

تفسیر عثمانی بطرز تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد ____ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، اہتمام آغا جناب محمود رازی

تفسیر مظہری اُردو ____ ۱۲ جلدیں ____ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ

قصص القرآن ____ ۴ حصے در ۲ جلد کامل ____ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

تاریخ ارض القرآن ____ علامہ سید سلیمان ندویؒ

قرآن اور ماحولیات ____ انجینئر شفیع حیدر دانش

قرآن سائنس اور تہذیب وتمدن ____ ڈاکٹر حقانی میاں قادری

لغات القرآن ____ مولانا عبدالرشید نعمانی

قاموس القرآن ____ قاضی زین العابدین

قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی) ____ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) ____ حبان پبلشرز

اعمال قرآنی ____ مولانا اشرف علی تھانویؒ

قرآن کی باتیں ____ مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ وشرح اُردو ۳ جلد ____ مولانا ظہور الباری اعظمی۔ فاضل دیوبند

تفہیم المسلم ۳ جلد ____ مولانا زکریا اقبال۔ فاضل دارالعلوم کراچی

جامع ترمذی ۲ جلد ____ مولانا فضل احمد صاحب

سنن ابو داؤد شریف ۳ جلد ____ مولانا سرور احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند

سنن نسائی ۳ جلد ____ مولانا فضل احمد صاحب

معارف الحدیث ترجمہ وشرح ۴ جلد، ۷ حصے کامل ____ مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ

مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد ____ مولانا عابد الرحمٰن کاندھلویؒ / مولانا عبداللہ جاوید

ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد ____ مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہریؒ

الادب المفرد کامل مع ترجمہ وشرح ____ از امام بخاری

مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد کامل اعلیٰ ____ مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند

تقریر بخاری شریف ____ ۴ حصص کامل ____ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب

تجرید بخاری شریف ____ ایک جلد ____ علامہ حسین بن مبارک زبیدی

تنظیم الاشتات ____ شرح مشکوٰۃ اُردو ____ مولانا ابو الحسن صاحب

شرح اربعین نووی ____ ترجمہ وشرح ____ مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی

قصص الحدیث ____ مولانا محمد زکریا اقبال۔ فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر:- دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۲۱۳۷۶۸-۰۲۱

طالبان حدیث نبویؐ کے لیے مستند ترجمہ اور اہم تشریحی فوائد پر مشتمل

ایک علمی تحفہ

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

جلد دوئم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد زکریا اقبال صاحب مدظلہم

متخصص فی الحدیث استاذ جامعہ دار العلوم کراچی

مقدمہ: مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

صدر جامعہ دار العلوم کراچی

دار الاشاعت کراچی

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

طالبان حدیث نبویؐ کے لیے مستند ترجمہ اور اہم تشریحی فوائد پر مشتمل
ایک علمی تحفہ

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

جلد دوم

ترجمہ و تشریح
مولانا محمد زکریا اقبال صاحب مدظلہم
متخصص فی الحدیث استاذ جامعہ دار العلوم کراچی

مقدمہ: مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم
صدر جامعہ دار العلوم کراچی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جمادی الاوّل مطابق علمی گرافکس
ضخامت : 906 صفحات
کمپوزنگ : منظور احمد

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..........ملنے کے پتے..........

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
NTLIFF, HOUSTON,
X-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات

تفہیم المسلم - حصہ دوم

كتاب الزكوٰة

کتاب الزکوٰۃ ❶

زکوٰۃ کے ابوب

١..... وحدَّثني عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَ لَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ

١..... حضرت ابو سعید الخدریؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:
"پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے، اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ ہے"۔

کتاب الزکوٰۃ

❶ زکوٰۃ کے لغوی معنی بڑھنے کے بھی آتے ہیں، اور پاک کرنے کے بھی۔ ذالکم أزکیٰ لکم (القرآن) اس آیت میں پاک کرنے کے معنی پائے جارہے ہیں۔ یا فرمایا فلا تزکّوا أنفسکم۔ زکوٰۃ کے ذریعہ چونکہ کل مال کو پاک کیا جاتا ہے گندگی سے کیونکہ زکوٰۃ یہ مال کا میل ہے اور اخراج زکوٰۃ سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے تو اس نسبت سے اسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی معنوی برکت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مال میں اضافہ کرتے ہیں جیسے فرمایا ویربی الصّدقات: اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتا ہے، لہٰذا اس معنی کی مناسبت سے بھی اسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔

زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے نماز کے بعد اسی کا ذکر سب سے زیادہ قرآن کریم میں آیا ہے اور زکوٰۃ کے ادا کرنے پر قرآن کریم اور احادیث میں آنحضرت ﷺ نے مختلف فضائل اور عدم ادائیگی پر متعدد وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: والّذین یکنزون الذهب والفضّة ولا ینفقو نهافي سبیل الله فبشّرهم بعذاب الیم ترجمہ: وہ لوگ جو سونا، چاندی چھپ کے جمع کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو عذاب الیم کی بشارت (اطلاع) دے دیجئے"۔ یہاں کنز یعنی چھپا کر جمع رکھنے کی مذمت کی گئی ہے۔ اس کی وضاحت آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمائی کہ: جس مال کی زکوٰۃ ادا کردی جائے وہ کنز میں داخل نہیں (ابوداؤد) اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر قرآن نے اس سے اگلی آیت میں فرمایا کہ: "زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو یہ عذاب الیم اس دن ہوگا جب کہ ان کے جمع کئے ہوئے سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اس سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں، اور پشتوں پر داغ دیئے جائیں گے اور ان سے زبانی سزا کے طور پر کہا جائے۔ کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، سو اپنے جمع کئے ہوئے سرمائے کو چکھو"۔

زکوٰۃ کی فرضیت اوائل اسلام میں مکہ مکرمہ میں ہی ہو چکی تھی۔ امام تفسیر حافظ ابن کثیرؒ نے سورۃ مزمل کی آیت وأقیموا الصّلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ سے استدلال کیا ہے کیونکہ یہ سورت ابتداء وحی کے زمانہ کی سورتوں میں سے ہے۔ البتہ ابتداءً زکوٰۃ کے لئے کوئی متعین نصاب مقرر نہ تھا۔ تعیین نصاب ہجرت مدینہ کے بعد ہوئی اور اس کا مکمل نظام فتح مکہ کے بعد ہوا۔ (ملخصاً از معارف القرآن ج ۴ ص ۳۹۲)

اسی طرح اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا، کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی۔ البتہ ہجرت مدینہ کے بعد زکوٰۃ کے تفصیلی مقادیر نصاب مقرر ہوئے، واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت شیخینؓ کے زمانہ میں ہر قسم کے اموال کی زکوٰۃ سرکاری سطح پر وصول کی جاتی تھی۔ اس عہد مبارک میں اموال ظاہرہ و باطنہ کی کوئی تفریق نہ تھی۔ (جاری ہے)

٢...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے منقول ہے۔

٣...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ وسق، پانچ اونٹ اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے) اس اضافہ کے ساتھ منقول ہے کہ حضور علیہ السلام نے پانچ انگلیوں سے اشارہ فرما کر بیان کیا۔

٤...... و حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ

۴...... حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے، نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے نہ ہی پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے"۔

٥...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ

۵...... حضرت ابو سعید الخدریؓ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "کھجور اور غلہ و اناج میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... لیکن جب حضرت عثمانؓ غنی کے عہد خلافت میں فتوحات بہت دور دراز کے علاقوں تک پھیل گئیں اور قابل زکوٰۃ اموال کی کثرت ہو گئی تو انہوں نے یہ محسوس کیا کہ اگر ہر قسم کے اموال کی زکوٰۃ سرکاری طور پر وصول کی گئی تو لوگوں کے پرائیویٹ مکانات اور دکانوں وغیرہ کی تلاشی لینی پڑے گی اور ان کی املاک کی چھان بین کرنی پڑے گی جس سے لوگوں کو تکلیف ہو گی اور ان کے محفوظ شخصی مقامات کی نجی حیثیت مجروح ہو گی اور اس کے نتیجہ میں فتنے پیدا ہونے کا امکان ہے اس لئے آپؓ نے یہ تفریق قائم کر دی کہ حکومت صرف اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ وصول کرے گی اور اموال باطنہ کی زکوٰۃ مالکان خود ادا کیا کریں۔

اس وقت اموال ظاہرہ میں مویشی اور زرعی پیداوار کو شامل کیا گیا اور بیشتر اموال مثلاً: نقدی، سونا، چاندی اور سامان تجارت کو اموال باطنہ قرار دیا گیا۔ بعد میں حضرت عمرؒ بن عبدالعزیز نے اس مال تجارت جسے ایک شہر سے دوسرے شہر لایا جا رہا ہو کو بھی اموال ظاہرہ میں شامل کر لیا اور شہر کے ناکوں پر چوکیاں قائم کر کے ایسے اموال کی زکوٰۃ موقع پر ہی وصول کرنے کا انتظام کر دیا۔

وَلا حَبٍّ صَدَقَةٌ

٦......وحَدَّثَنَا إسْحقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ

٦......حضرت ابوسعید الخدریؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "غلّہ واناج اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ پانچ وسق ہو جائے، اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں (اونٹ میں) اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی میں) زکوٰۃ نہیں ہے"۔

٧......وحَدَّثَنِي عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ آدَمَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ التَّمْرِ ثَمَرٍ

٧......عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ہمیں ثوریؒ و معمرؒ نے اسماعیل بن امیہ کے حوالہ سے اسی سند سے یہی سابقہ حدیث (کہ پانچ وسق اور پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں الخ) بیان کی ہے البتہ اس (روایت) میں تمر (کھجور) کے بجائے ثمر (پھل) کا لفظ ہے۔

٨......حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الايْلِيُّ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

٨......حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے (اس سند کے ساتھ) مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "چاندی میں پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور اونٹوں میں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور کھجور میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ [1]

---

[1] ان احادیث میں وسق اور اوقیہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ یہ قدیم اہل عرب کے یہاں مختلف اوزان و پیمانوں کے نام تھے' ان کے علاوہ بھی متعدد اوزان آگے آئیں گے۔ ہم ہر مقام پر ان کی تشریح کرائیں گے انشاءاللہ۔ یہاں وسق اور اوقیہ کی تشریح کی جاتی ہے۔ وسق آج کل کے حساب سے تقریباً ۵ من ڈھائی سیر (۲۰۲ ۱/۲ سیر) ہوتا ہے۔ فقہاء کی تصریح کے مطابق وسق ۶۰ صاع کا ہے' جب کہ اوقیہ کی مقدار ساڑھے ۱۰ ۱/۲ دس تولہ ہے۔ یعنی چالیس ۴۰ درھم (اوزان شرعیہ) فرمایا کہ اونٹوں میں پانچ سے کم میں اور چاندی میں ۵ اوقیہ سے کم میں اور غلہ واناج میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں یعنی ان اشیاء کی یہ مقدار زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے۔

جہاں تک اونٹوں کی زکوٰۃ کا مسئلہ ہے تو حدیث بالا سے اونٹوں کے نصاب کی کم از کم مقدار معلوم ہوئی لیکن کتنے اونٹوں پر کیا واجب ہے یہ تفصیل دوسری احادیث میں موجود ہے۔ ۵ اونٹ پر ایک بکری دس میں دو بکریاں' ۱۵ پر تین بکریاں، ۲۰ پر چار بکریاں ۲۵ پر ایک عدد ایک سالہ اونٹنی ۳۵ تک' ۳۶ ہو جائیں تو بنت لبون یعنی ایک عدد ۲ سالہ اونٹنی ۴۵ تک' ۴۶ ہو جائیں تو ایک حقہ یعنی ۳ سالہ اونٹنی ۶۰ تک' ۶۱ ہو جائیں تو ۷۵ تک ایک جذعہ یعنی ۴ چار سالہ اونٹنی۔ ۷۶ ہو جائیں تو ۹۰ تک ۲ بنت لبون یعنی ۲ عدد دو سالہ اونٹنی۔ ۹۱ سے لے کر ۱۲۰ اونٹوں تک ۲ حصے یعنی ۲ عدد ۳ سالہ اونٹنیاں واجب ہوتی ہیں۔

چاندی کی زکوٰۃ: کا نصاب حدیث بالا میں ۵ اوقیہ قرار دیا ہے' اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب ۲۰۰ درہم ہے۔ یعنی اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں' جب دو سو درہم ہو جائیں تو ۵ درہم بطور زکوٰۃ واجب ہیں۔ ۲۴۰ پر ۶ درہم واجب ہوں گے'...... (جاری ہے)

صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ

باب-۱ باب ما فيه العشرا و نصف العشر

کن چیزوں میں عشر ہے اور کن چیزوں میں نصف عشر

۹...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ

۹...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے فرمایا: "نہری زمین (یعنی وہ زمین جو نہر کے پانی سے سیراب ہو) اور بارانی (بارش سے سیراب ہونے والی) زمین کی پیداوار میں عُشر (دسواں حصہ) واجب ہے اور وہ زمین جسے سانیہ کے ذریعہ (اونٹ لگا کر) سینچا جائے اس میں نصف العُشر (بیسواں حصہ) واجب ہے"۔

باب-۲ باب لا زكوة علي المسلم في عبده و فرسه

مسلمان پر غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں

۱۰...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

۱۰...... اس سند کے ساتھ یہ روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)...... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک۔ لیکن صاحبین حضرت امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک ۲۰۱ درہم پر ۵ درہم اور ایک درہم کا ۴۰واں حصہ واجب ہوگا۔

اکثر علماء ہند نے ۲۰۰ درہم کو ۲/۱ ۵۲ تولہ چاندی کے مساوی قرار دیا ہے' البتہ علامہ عبدالحئی لکھنویؒ کی تحقیق یہ ہے کہ دو سو درہم صرف ۳۶ تولہ ۲/۱ ۵ ماشہ کے برابر ہیں۔ لیکن فتویٰ جمہور علماء ھند کے قول پر ہی ہے۔ اس اختلاف کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے رسالہ "اوزانِ شرعیہ" مصنفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ۔

اناج و غلّہ کی زکوٰۃ...... کے بارے میں فرمایا کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ وسق ۶۰ صاع کے برابر ہوتا ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک احکام شرعیہ میں جو صاع معتبر ہے وہ "صاعِ عراقی" ہے جو ۸ رطل کا ہوتا ہے۔ در مختار میں ہے کہ: "صاع" جو احکام شرعیہ میں معتبر ہے اس کا پیمانہ یہ ہے کہ اس میں ایک ہزار چالیس درہم کے برابر ماش و مسور سما جائے۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ نے اس کی شرح میں فرمایا کہ "صاع ۴ مُد کا ہوتا ہے اور مُد ۲ رطل کا ہوتا ہے اور رطل تقریباً ایک سیر کا ہوتا ہے"۔ اس حساب سے پانچ وسق تقریباً ۲۴ من ۲/۱ ۱۲ سیر کا ہوتا ہے۔ (اوزانِ شرعیہ)

اس حدیث کی بناء پر ائمہ ثلاثہؒ اور صاحبینؒ اس بات کے قائل ہیں کہ زرعی پیداوار پر ۲۵ من (۵ وسق) سے کم میں عُشر واجب نہیں۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زرعی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ اس کی ہر قلیل و کثیر مقدار پر عُشر (دسواں حصہ) واجب ہے۔

بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

"مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے"۔[1]

١١...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَمْرٌو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ زُهَيْرٌ يَبْلُغُ بِهِ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

١١...... حضرت ابوہریرہؓ، حضور اقدس ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:
"مسلمان پر اس کے غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں سوائے صدقہ فطر کے"۔

١٢...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

١٢...... اس سند سے بھی مذکورہ روایت (کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں لیکن صدقہ فطر واجب ہے) مروی ہے۔

١٣...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ

١٣...... اس سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ غلام کی زکوٰۃ نہیں ہاں صدقہ فطر واجب ہے۔

١٤...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَأَمَّا خَالِدٌ

١٤...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو وصولیٔ زکوٰۃ کے لئے بھیجا انہوں نے (واپس آکر کہا کہ) ابن جمیل، خالدؓ بن الولید اور حضرت عباسؓ رسول اللہؐ کے چچا نے زکوٰۃ دینے سے منع کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا: ابن جمیل تو صرف اس کا بدلہ لیتا ہے کہ وہ قلاش (فقیر) تھا اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا (اب دولت کے نشہ میں آکر اللہ کا حق بھی ادا نہیں کرتا) جہاں تک خالد کا تعلق ہے تو تم اس پر زیادتی

---

[1] جو گھوڑے ذاتی سواری کے لئے ہوں ان پر باتفاق زکوٰۃ نہیں۔ البتہ جو گھوڑے تجارت کے لئے رکھے ہوں ان پر باتفاق زکوٰۃ واجب ہے جو باعتبار قیمت ادا کی جائے گی۔ البتہ تناسل کے لئے رکھے گئے گھوڑوں پر زکوٰۃ کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔

فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ

کر رہے ہو، کیونکہ خالدؓ نے تو اپنی زر ہیں اور اسلحہ تک اللہ کی راہ میں لُٹادیئے (زکوٰۃ نہ دینے کا تو کوئی سوال ہی نہیں) اور عباسؓ کے حصہ زکوٰۃ کی ادائیگی میرے اوپر دوہری ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے عمر! کیا تمہیں یہ احساس نہیں کہ چچا بھی باپ کے برابر ہوتا ہے۔

باب-۳

زکوۃ الفطر

صدقۃ الفطر کا بیان

۱۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ

۱۵...... حضرت ابن عمرؓ سے (اس مذکورہ سند سے) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے بعد لوگوں پر عید الفطر کی زکوٰۃ (صدقۂ فطر) ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو مقرر فرمائی کہ ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد و عورت پر فرض ہے۔

۱۶...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ

۱۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (مذکورہ سند سے) روایت ہے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو ہر غلام و آزاد اور بڑے چھوٹے پر فرض (واجب) فرمایا ہے۔

۱۷...... وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى صَاعًا مِن تمر أَوْ صَاعًا مِن شعير قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ

۱۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے رمضان کا صدقہ آزاد، غلام مرد، عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو واجب کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی قیمت کے اعتبار سے نصف صاع گندم مقرر کرلی۔

۱۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ

۱۸...... نافعؒ (مشہور تابعی اور ابن عمرؓ کے شاگرد) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو دیا

صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ

جائے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر لوگوں نے دومُد گندم کے ایک صاع کھجور یاجَو کے برابر قرار دے دیئے۔

۱۹......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ أَوْ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

۱۹......حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر رمضان کے بعد ہر مسلمان پر فرض فرمایا خواہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بڑا۔ جس کی مقدار ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو (یا اس کی قیمت) رکھی۔

۲۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ

۲۰......حضرت ابوسعیدؓ خدری فرماتے ہیں کہ ہم لوگ صدقۂ فطر نکالتے تھے ایک صاع طعام (اناج وغیرہ) یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش۔

۲۱......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكُوةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا عِشْتُ

۲۱......حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے (آپ کی حیات طیبہ میں) تو ہم لوگ ہر چھوٹے بڑے، آزاد وغلام کی طرف سے صدقۂ فطر نکالا کرتے تھے جس کی مقدار ایک صاع طعام (یعنی اناج گندم وغیرہ) یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش ہوا کرتی تھی۔ ہم ہمیشہ اسی طرح صدقۂ فطر نکالتے تھے یہاں تک کہ حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان ہمارے حج یا عمرہ کے سفر پر ہمارے پاس آئے اور منبر پر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: "میرا خیال ہے کہ شامی گندم کے دومُد، ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے اسی کو اختیار کرلیا۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رہا میں! تو میں اسی طرح صدقۂ فطر نکالا کروں گا زندگی بھر جس طرح کہ پہلے (آنحضرت ﷺ کے دور میں) نکالا کرتا تھا۔

۲۲......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي

۲۲......حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہر چھوٹے بڑے اور غلام آزاد کی طرف سے تین قسموں

عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَرَأَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَذَلِكَ

سے ایک صاع صدقہ ادا کرتے تھے، جب حضرت معاویہؓ نے نصف صاع گندم کو ایک صاع تمر (کھجور) کے برابر قرار دیا (صدقۂ فطر میں) تو انہوں (ابو سعید خدریؓ) نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ: "میں صدقۂ فطر میں وہی چیز نکالوں گا جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نکالا کرتا تھا یعنی ایک صاع کھجور، یا ایک صاع کشمش، یا ایک صاع جَو یا ایک صاع پنیر۔[1]

۲۳...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الاقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِيرِ

۲۳...... اس سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم تین اقسام میں صدقہ فطر نکالتے تھے، پنیر، کھجور اور جَو میں سے۔

۲۴...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ عَدْلَ صَاعٍ مِنْ

۲۴...... حضرت ابو سعید خدریؓ (صحابی رسولؐ) سے روایت ہے مروی ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے گندم کے نصف صاع کو کھجور کے ایک صاع کے برابر قرار دیا تو ابو سعید نے انکار کیا اور فرمایا: میں تو اس میں سے نہیں نکالوں گا مگر میں تو جس سے رسول ﷺ کے دور

---

[1] صدقۃ الفطر سے متعلق پہلی بات تو یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک اس کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ ہر وہ شخص جس کے پاس "قوت یوم ولیلۃ" یعنی چوبیس گھنٹے کی غذا موجود ہو اس پر واجب ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صدقۃ الفطر کا نصاب زکوٰۃ والا نصاب ہی ہے اگرچہ سال گذرنا اور مال نامی ہونا شرط نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم اور احادیث میں صدقہ فطر کو زکوٰۃ کے لفظ ہی سے تعبیر کیا گیا ہے جیسے فرمایا: قد أفلح من تزکّی وذکر اسم ربّہ فصلّی۔ اس آیت میں بہت سے مفسرین کے نزدیک صلوۃ سے مراد صلوۃ العید اور تزکی سے مراد صدقہ فطر ہے۔

دوسرا مسئلہ صدقۃ الفطر سے متعلق یہ ہے کہ صدقۃ الفطر میں خواہ گندم دی جائے یا جَو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ گندم کی صورت میں نصف صاع (تقریباً پونے دو سیر ۳ ماشہ) واجب ہوتا ہے جب کہ دیگر اجناس میں ایک صاع (۳۱/۲ سیر چھ ماشہ) واجب ہوتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ نے جو یہ فرمایا کہ: میں تو وہی نکالوں گا جو حضورؐ کے عہد مبارک میں نکالتا تھا"۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ کے طرزِ عمل کو غلط قرار دیا بلکہ مقصد یہ ہے کہ حضرت معاویہؓ کے آنے کے بعد لوگوں نے گندم کی شکل میں صدقہ فطر دینا شروع کر دیا جب کہ پہلے وہ گندم کے علاوہ دوسری اجناس نکالا کرتے تھے۔ ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ میں تو گندم کے بجائے انہی اجناس میں نکالا کروں گا۔ جہاں تک گندم میں نصف صاع واجب ہونے کا تعلق ہے تو خود حضرت ابو سعیدؓ کا بھی یہی مذہب تھا۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے درس ترمذی ج ۲ ص ۵۰۱)

تمْرٍ أَنْكَرَ ذٰلِكَ أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ لا أُخْرِجُ فِيهَا إِلا الَّذِي كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ

(حیات طیبہ) میں نکالتا تھا اس میں نکالوں گا کھجور سے ایک صاع یا کشمش یا جو یا پنیر سے ایک صاع۔

باب-۴ باب الامر باخراج زكوة الفطر قبل الصلوة

نماز عید سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنے کے بیان میں

۲۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

۲۵...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کے بارے میں یہ حکم فرمایا کہ نماز عید کے لئے نکلنے سے قبل (صدقہ فطر) ادا کر دیا جائے"۔

۲۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ

۲۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر (لوگوں کے) نماز کے لئے نکلنے سے قبل ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (1)

باب-۵ إثم مانع الزكوة

زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کا گناہ

۲۷...... وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحَ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ

۲۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: سونے چاندی کا مالک کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے مگر یہ کہ قیامت کے روز اس کے سیم و زر کے تختے بنائے جائیں گے، انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس سے اس کے پہلو کو، پیشانی کو، اور پیٹھ کو داغا جائے گا۔ اور جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ان کو پھر تپایا جائے گا (اور دوبارہ داغا جائے گا) ایسے دن میں کہ اس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو گی۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان (جنت و دوزخ) کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس کا

---

(1) ان احادیث کی بناء پر چاروں ائمہ عظامؒ کے نزدیک ضروری ہے کہ نماز عید سے قبل صدقۃ الفطر ادا کر دیا جائے تاکہ نادار اور غریب لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ البتہ اگر کسی نے نماز عید سے قبل ادا نہیں کیا تو بعد نماز صدقہ فطر نکالنا واجب ہے اور ادائیگی سے تاخیر کا گناہ ساقط ہو جائے گا۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

الْعِبادِ فَيُرى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّار قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلا صَاحِبُ إِبِلٍ لا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّار قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلا غَنَمٍ لا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلا جَلْحَاءُ وَلا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرى سَبِيلَه إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّار قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَه وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَه وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَه سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُورِهَا وَلا رِقَابِهَا فَهِيَ لَه سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَه أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلا كُتِبَ لَه عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَلا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلا كَتَبَ اللهُ لَه عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَه عَدَدَ

راستہ دیکھا جائے گا کہ آیا جنت کی طرف جائے گا یا جہنم کی طرف (وزن اعمال کے بعد دیکھا جائے گا کہ اسکے دوسرے اعمال کی بناء پر وہ جنت کا مستحق ہے یا جہنم کا)۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اونٹ وغیرہ کے مالکان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: جو اونٹوں کا مالک بھی ان کا حق ادا نہ کرے گا اور ان کا ایک حق یہ ہے کہ جس روز اسے پانی پلائے اس دن اس کا دودھ دوہے تو قیامت کے روز اس کو ایک چٹیل زمین پر اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ کہ ان میں سے ایک بھی دودھ پیتا نہ ہوگا نہایت فربہ ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اپنے منہ سے اس کو چیر پھاڑ دیں گے۔ جب بھی ان اونٹوں میں سے پہلا روندتا ہوا چلا جائے گا تو پچھلا لوٹا دیا جائے گا (دوبارہ روندنے کے لئے) اور یہ ایک ایسے دن میں ہوگا کہ اسکی مقدار پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی (گویا پچاس ہزار برس عذاب ہوگا) یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا اور اسکی راہ دیکھی جائے گی کہ جہنم کی طرف ہے یا جنت کی طرف۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! گائے اور بھیڑ بکریوں والے کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا: نہ ہی کوئی گائے بھیڑ بکریوں کا مالک ایسا ہوگا کہ وہ ان کا حق ادا نہ کرے مگر یہ کہ اسے بھی چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا اوندھے منہ اور وہ اپنے مویشیوں میں سے کوئی کم نہ پائے گا (یعنی اس کے تمام جانور ہوں گے) نہ ان میں کوئی جانور ایسا ہوگا کہ اس کے سینگ مڑے ہوئے ہوں (سیدھے سینگ والے ہوں گے) نہ کوئی بغیر سینگ کا ہوگا اور نہ ہی کوئی سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا اور آکر اس کو اپنے سینگوں سے کچلیں گے، اپنے کھروں سے روندیں گے۔ جب بھی ان کا پہلا جانور گذر جائے گا تو پچھلے کو دوبارہ لوٹا دیا جائے گا (اور یہ عذاب) ایسے دن میں ہوگا کہ جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہوگی، حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ اس کی راہ جنت کی ہے یا جہنم کی۔

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! گھوڑوں کے مالکان کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: گھوڑے تین طرح کے ہیں ا۔ یا تو گھوڑا انسان کے لئے وبال ہوگا ۲۔ یا اس کے لئے

مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلا هَذِهِ الآيَةَ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ:
﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ﴾

(مالک کے لئے) ڈھال ہوگا (جہنم کی آگ سے) ۳۔ یا اس مالک کے لئے باعثِ اجر ہوگا۔

وہ گھوڑا جو اپنے مالک کیلئے وبالِ جان ہوگا یہ وہ ہے جسے اسکے مالک نے فخر و مباہات اور ریاکاری کے لئے باندھا (تاکہ اس کی شان و شوکت اور امارت کا اظہار ہو) اور (اگر) اہل اسلام سے عداوت و دشمنی کے سبب اسے باندھا تو یہ اپنے مالک کے لئے باعثِ عذاب ہوگا۔

جو گھوڑا مالک کے لئے ڈھال ہے یہ وہ گھوڑا ہے جسے اسکے مالک نے فی سبیل اللہ رکھا ہے (جہاد کیلئے اور مسلمانوں کی خدمت کیلئے) پھر وہ اس کی پشت اور گردن میں اللہ کا حق نہیں بھولتا (یعنی اس پر سواری کرنے میں بھی اسکے حال کا خیال کرتا ہے اس کے گھاس چارے کا خیال کرتا ہے اور سواری کے لئے کسی کو عاریتاً دے دیتا ہے جب کہ اسکی گردن کا حق یہ ہے کہ اسکی زکوٰۃ وغیرہ ادا کرتا ہے تو یہ گھوڑا اسکے لئے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا سامان ہے۔

اور وہ گھوڑا جو مالک کے لئے باعثِ اجر ہے تو یہ وہ گھوڑا ہے جسے اس کے مالک نے فی سبیل اللہ وقف کر دیا اہل اسلام کے لئے کسی چراگاہ یا باغ میں، پھر وہ اس چراگاہ یا باغ سے جو کچھ بھی چرتا ہے تو اس کے چارے کی مقدار کے برابر مالک کے لئے نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور گھوڑے کی لید اور پیشاب تک کی مقدار کے برابر حسنات اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ اور پھر جب وہ گھوڑا اپنی رسّی توڑ کر ایک دو چڑھائیوں پر چڑھ جاتا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ اسکے قدموں کے نشانات اور اس کی لید کی مقدار کے بقدر نیکیاں مالک کے لئے لکھ لیتے ہیں۔ اور جب وہ مالک گھوڑے کو کسی نہر پر لے جاتا ہے اور گھوڑا اس نہر سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کا پانی پلانے کا ارادہ بھی نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کے پیئے ہوئے قطروں کے بقدر حسنات اس مالک کے لئے لکھ دیتے ہیں۔

عرض کیا گیا یارسول اللہ! گدھوں کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا ان کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم سوائے اس جامع اور بے مثل آیت کے نہیں ہوا کہ: **فمن یّعمل مثقال ذرّةٍ خیراً یره، ومن یّعمل مثقالَ ذرّةٍ شرّاً یّره۔** "جس نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرّہ

برابر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا (قیامت کے روز)۔ ❶

٢٨...... و حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الاعْلَى الصَّدَفِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ غَيْرَ أَنَّه قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لا يُؤَدِّي حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيهِ لا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا وَقَالَ يُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُه وَظَهْرُه

٢٨...... اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ روایت (جو کہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے) بیان کی گئی ہے لیکن اس روایت میں الفاظ کا تغیر و تبدل ہے لیکن معنی و مفہوم میں کچھ فرق نہیں (یعنی لفظی فرق ہے معنوی فرق نہیں)۔

٢٩...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلا أُحْمِيَ عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِينُهُ حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُه خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لا يُؤَدِّي زَكوتَهَا إِلا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولاهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولاهَا حَتَّى يَحْكُمَ

٢٩...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر وہ شخص جو خزانوں کا مالک ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہو تو جہنم کی آگ میں اس کا خزانہ تپایا جائے گا اور اس کے تختے بنائے جائیں گے جس سے اس شخص کے پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا (یہ عذاب اس کو ہوتا رہے گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے (جنت و جہنم کا) ایک ایسے دن میں کہ اس (دن) کی مقدار پچاس ہزار برس ہے، بعدازاں اس کا راستہ دیکھا جائے گا کہ جنت کو جاتا ہے کہ جہنم کو۔
اسی طرح جو اونٹ مالکان زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو انہیں ایک چٹیل و صاف قطعہ زمین پر اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ دنیا میں زیادہ سے زیادہ جتنے موٹے تھے اتنے فربہی کی حالت میں آئیں گے (اور اسے روندیں گے) جب بھی ان میں سے پچھلا اونٹ گذر جائے گا تو اگلے کو دوبارہ لوٹایا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان پچاس ہزار برس کے برابر دن میں (جنت و دوزخ کا) فیصلہ فرمادیں یا پھر اس آدمی کی راہ دیکھی جائے گی کہ جنت کو جاتی ہے یا جہنم کو (یعنی اس کے بارے میں جنت کا فیصلہ ہوا یا جہنم کا)۔
اسی طرح جو مویشی مالکان زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو ایسے شخص کو بھی

❶ حنفیہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب قرار دی ہے لیکن تفصیل یہ ہے کہ جو گھوڑے ذاتی سواری کے لئے ہوں ان پر تو زکوٰۃ نہیں اور جو گھوڑے تجارتی مقاصد کے لئے ہوں ان پر باجماع زکوٰۃ ہے۔
لیکن جو سائمہ (جنگل وغیرہ میں چرنے والے) گھوڑے ہیں احناف کے نزدیک ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ اس حدیث میں ایسے گھوڑوں کے دو حقوق اللہ بیان کئے گئے ہیں ایک تو ان کی "ظہور" میں کہ کسی کو سواری کے لئے عاریتاً دے دیا جائے۔ دوسرے "رقاب" میں جو سوائے زکوٰۃ کے کچھ نہیں ہو سکتا۔

اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ثُمَّ يَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا

قَالُوا فَالْخَيْلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا قَالَ سُهَيْلٌ أَنَا أَشُكُّ الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرًا

وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ مَا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا وَلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَهْرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ حَتَّى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَاثِهَا وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ وَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا وَأَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَبَطَرًا وَبَذَخًا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ

قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ ﴿ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾

اوندھے منہ لٹایا جائے گا۔ صاف ہموار زمین پر اور اسکی بکریاں اپنی انتہائی فربہی کی حالت میں آکر اسے روندیں گی اپنے کھروں سے اور اپنے سینگوں سے اسے چیریں گی، نہ ان میں سے کوئی مڑے سینگ والی ہو گی (سیدھے سینگ ہوں گے تاکہ زیادہ تیزی سے گھپ جائیں) نہ بغیر سینگ کے ہوں گی۔ جب بھی ان میں سے پچھلی گذر جائیں گی تو اگلی پھر آجائیں گی اور جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان پچاس ہزار برس کے برابر دن میں فیصلہ نہیں کر دیتے ان پر عذاب ہوتا رہے گا۔

سہیل رحمۃ اللہ علیہ (راوی) کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم آپ ﷺ نے گائے کا بھی ذکر کیایا نہیں۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حال ہو گا؟ فرمایا: گھوڑا، اس کی پیشانی میں تو خیر رکھ دی گئی ہے (کہ اس پر جہاد ہوتا ہے)۔

سہیل (راوی) کہتے ہیں کہ مجھے شک ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ: "قیامت تک کے لئے ان میں خیر رکھ دی گئی ہے"۔

فرمایا: گھوڑے تین ہیں ا۔ آدمی کیواسطے باعثِ اجر ۲۔ آدمی کے واسطے ڈھال (جہنم سے) ۳۔ آدمی کے واسطے وبال۔

باعثِ اجر تو وہ گھوڑا ہے جسے آدمی اللہ کی راہ کے لئے لے اور اسی مقصد کے لئے اسے تیار کرے ایسا گھوڑا اپنے پیٹ میں جو بھی غائب کر دے گا (یعنی ہر وہ غذا جو گھوڑا کھائے گا) اللہ تعالیٰ مالک کے لئے اس پر اجر لکھ دیتا ہے۔ اگر وہ اسے کسی چراگاہ میں چھوڑ دے اور اس میں وہ چرتا رہے تو جو کچھ کھائے گا اس کے عوض بھی اللہ مالک کیلئے اجر لکھ دیتے ہیں۔ اگر اسے کسی نہر سے پانی پلائے تو ہر اس قطرہ کے عوض جسے گھوڑا اپنے پیٹ میں غائب کر دیتا ہے (جو پانی وہ پیتا ہے) اس پر بھی اجر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ آپؐ نے اسکی لید، پیشاب وغیرہ میں اجر کا ذکر فرمایا۔ اور آگے مزید ارشاد فرمایا کہ: اگر وہ (گھوڑا) ایک یا دو ٹیلوں پر سے کود پڑا تو اس کے ہر اٹھتے قدم پر اجر عطا فرماتا ہے۔

باعثِ ڈھال وہ گھوڑا ہے جسے مالک اعزاز و اکرام کرنے اور ظاہری فریب و زینت حاصل کرنے کے لئے لیتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی وجاہت کے لئے بھی گھوڑا رکھنا جائز ہے اگر اس کا حق ادا کیا جاتا رہے) پھر

اس میں پشت اور پیٹ کے حق کو نہیں بھولتا نہ تنگی ترشی میں نہ خوشحالی میں (یعنی خواہ اس پر تنگی کا زمانہ ہو یا خوشحالی کا ہر حال میں وہ نہ اس کے بارے میں کمی کرتا ہے نہ اس کی سواری سے منع کرتا ہے)

باعثِ وبال وہ گھوڑا ہے جسے انسان فخر و غرور اور بڑھ کر مارنے کیلئے لے ریاکاری اور نام و نمود کیلئے لے تو یہ اس کے لئے وبال کا باعث ہے۔

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! گدھوں کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: اس کے بارے میں اللہ نے مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں فرمایا سوائے اس بے مثل جامع آیت کے: **فمن یعمل مثقال**......الخ

۳۰......و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ عَقْصَاءُ عَضْبَاءُ وَقَالَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ جَبِينَهُ

۳۰......اس سند سے بھی (حضرت سہیلؒ سے) سابقہ حدیث معمولی فرق (کہ اس روایت میں عقصاء کی بجائے عضباء کا لفظ ہے نیز اس روایت میں پیشانی کا ذکر نہیں ہے) سے منقول ہے۔

۳۱......و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الايْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللهِ أَوِ الصَّدَقَةَ فِي إِبِلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

۳۱......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اللہ کا حق یا زکوٰۃ اپنے اونٹوں کی ادا نہ کی (تو اسکے لئے وعید ہے) باقی روایت حدیث سہیل عن ابیہ کی طرح ہے۔

۳۲......حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الانْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ

۳۲......حضرت جابرؓ بن عبد اللہ الانصاری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ: وہ صاحب اونٹ جو ان کا حق زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے روز اسکے اونٹ اس انتہائی فربہی کی حالت میں کہ جس پر کبھی دنیا میں تھے آئیں گے اور اس کو ایک پہلو کے بل ہموار زمین پر بٹھایا جائے گا، وہ اونٹ اسے اپنی ٹانگوں اور کھروں سے روندیں گے۔

اسی طرح جو گائے والا ان کا حق زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت کے روز وہ

الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلا صَاحِبِ بَقَرٍ لا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُه بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوائِمِهَا وَلا صَاحِبِ غَنَمٍ لا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلافِهَا لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلا صَاحِبِ كَنْزٍ لا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُه فَاتِحًا فَاهُ فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنْ لا بُدَّله مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ

و قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ

بھی خوب عمدہ حالت میں آئیں گے اسے ہموار زمین پر ایک طرف سے بٹھایا جائے گا وہ گائیں اسے اپنے سینگوں سے کچلیں گی اور ٹانگوں سے روندیں گی۔

اور جو بکریوں والا ان کا حق زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے روز وہ بھی انتہائی فربہی کی حالت میں آئیں گی، اسے ہموار زمین پر بٹھایا جائے گا، بکریاں اسے سینگوں سے کچل کر اور کھروں سے روند کر رکھ دیں گی، نہ ان میں کوئی بکری بغیر سینگ کے ہوگی نہ ہی ٹوٹے ہوئے سینگ والی ہوگی۔

اسی طرح جو مالدار اپنے خزانہ کا حق ادا نہیں کرے گا تو اس کا خزانہ قیامت کے دن گنجا اژدھا بن کر آئے گا اور جبڑا کھول کر اس کے پیچھے لگ جائے گا جب اپنے مالک کے پاس آئے گا تو وہ مالک اس سے دور بھاگے گا وہ پکارے گا (بھاگتا کہاں ہے) اپنا وہ خزانہ لے لے جسے تو نے چھپا کر رکھا تھا، میں اس سے بے نیاز ہوں (غالبًا یہ ندا اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے ہوگی) جب مالک دیکھے گا کہ اس سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں تو اپنا ہاتھ اس اژدھے کے منہ میں دے دیگا وہ اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالے گا۔

ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے سوال کیا اس بارے میں تو انہوں نے بھی وہی کہا جو عبید بن عمیر نے کہا تھا۔

ابوالزبیر کہتے ہیں میں نے عبید بن عمیر سے سنا کہتے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اونٹ کا حق کیا ہے؟ فرمایا: پانی پلاتے وقت اس کا دودھ دوہنا (عرب میں دستور تھا کہ جب بھی اونٹ کو چشمہ وغیرہ پر پانی پلانے لے جاتے تو کچھ غرباء و مساکین وہاں جمع ہو جاتے تھے اور اونٹنیوں کا دودھ دوھ کر انہیں پلایا کرتے تھے، یہاں یہی حق مراد ہے جو اگرچہ واجب نہیں لیکن یہ اس کا حق ہے) اور عاریتاً مانگنے پر اس کا ڈول وغیرہ دینا، اس کا نر تناسل کے لئے عاریتاً دینا اور اسے ہدیۃً دینا اور اللہ کی راہ میں اس پر سوار ہونا۔

۲۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا

۲۳...... حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جو اونٹ والا یا گائے والا یا بھیڑ بکریوں والا ان کا حق ادا نہیں کرتا اسے قیامت کے روز ہموار زمین پر بٹھایا جائے گا، کھر والے

مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّةٌ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَيُقَالُ هَذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ

جانور اسے کھروں سے روندتے جائیں گے، سینگ والے اپنے سینگوں سے اسے کچلتے جائیں گے اور اس دن ان جانوروں میں نہ کوئی مڑے سینگ والا ہو گا نہ ہی ٹوٹے سینگ والا۔

ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان جانوروں کا حق کیا ہے؟ فرمایا: تناسل کے لئے ان کے نر کو دینا (جس کے پاس کسی جانور کا نر ہوتا ہے تو دوسرے مادہ جانور والے تناسل کے لئے اس سے نر لے جاتے ہیں تاکہ جفتی کرائیں) ان کے ڈول وغیرہ کو عاریتاً دینا، پانی پر ان کا دودھ دوہنا اور اللہ کی راہ میں ان پر سواری کرنا اور جو مالدار مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو روزِ قیامت اس کا مال ایک گنجے اژدھے کی شکل میں بدل جائے گا اور اپنے مالک کے پیچھے پیچھے لگ جائے گا جہاں وہ جائے گا یہ اس کے پیچھے ہو گا وہ اس سے دور بھاگے گا تو اس سے کہا جائے گا یہ تو تیرا مال ہے جس میں تو بخل و کنجوسی کیا کرتا تھا۔ جب وہ اس سے کوئی جائے فرار نہ دیکھے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا اور اژدھا اس کے ہاتھ کو اونٹ کی طرح چبا ڈالے گا۔

باب-۶ ارْضَاءُ السُّعَاةِ

تحصیلدارانِ زکوٰۃ کو خوش رکھنے کا بیان

۳۴......حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا إِنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيَظْلِمُونَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالَ جَرِيرٌ مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ

۳۴......حضرت جریرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! کچھ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم سے زیادتی کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا: اپنے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو"۔ جریرؓ فرماتے ہیں کہ جس روز سے میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ بات سنی ہے کوئی مصدِق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) میرے پاس سے بغیر خوش ہوئے نہیں گیا"۔ ❶

---

❶ سرکاری سطح پر زکوٰۃ کی وصولی کرنے والے عاملین کو اصطلاح میں "ساعی" یا "مصدق" کہا جاتا ہے۔ اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی اور وصولیابی کے سلسلہ میں عامل اور مالک دونوں کو ہدایات دی ہیں۔ حدیثِ بالا میں مالک کو یعنی زکوٰۃ دینے والوں کو عاملین کے سلسلہ میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ان سے تعاون کریں اور ادائیگی زکوٰۃ میں وسعتِ قلبی کا مظاہرہ کریں۔ یہ نہیں کہ گندا ردی اور خراب مال زکوٰۃ میں دے دیں۔ بلکہ بہر صورت ساعی و مصدق کو راضی رکھیں، اگرچہ وہ وصولیٔ زکوٰۃ میں اصحابِ اموال کے ساتھ زیادتی کریں تب بھی انہیں خوش رکھنا اصحاب اموال کی ذمہ داری ہے جیسے کہ ابوداؤد میں جابرؓ بن عتیک کی روایت سے واضح ہے۔ ......(جاری ہے)

رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ

۳۵...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۳۵......اس سند سے (ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحیم بن سلیمان، محمد بن بشار، یحیی بن سعید الخ) سے بھی سابقہ روایت منقول ہے۔

باب-۷ بَاب تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ لا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کی سخت سزا کا ذکر

۳۶......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الاعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الاخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الاكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ

مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلا بَقَرٍ وَلا غَنَمٍ لا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ

۳۶......حضرت ابوذرؓ غفاری فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ (ایک بار) کعبۃ اللہ کے سائے میں تشریف فرما تھے کہ میں جا پہنچا۔ جب آپؐ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ سخت خسارہ میں ہیں۔ میں آپؐ کے پاس آکر بیٹھ گیا اور سکون سے بیٹھا بھی نہ تھا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ بہت زیادہ مال والے لوگ ہیں (جو خسارہ میں ہیں) سوائے ان لوگوں کے جو اس طرح (خرچ) کریں۔ سامنے سے دائیں سے بائیں سے پیچھے سے۔ اور ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں (کہ جو بہت مالدار بھی ہوں اور خوب کثرت سے اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کریں)

جو اونٹ، گائے اور بکریوں والا انکی زکوٰۃ ادا نہیں کریگا تو قیامت کے روز وہ سارے مویشی نہایت موٹے اور فربہ ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے سینگوں سے کچلیں گے، اپنے کھروں سے روندیں گے جب بھی ان میں سے پچھلا جانور گذر جائے گا تو اگلے کو پھر لوٹا دیا جائے گا (اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا) یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے (جنت وجہنم کا)۔

۳۷...... و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ قَالَ

۳۷......اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ حضرت ابوذرؓ سے روایت

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہاں عاملین کی زیادتی پر ایک وعید بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: "وصولیٔ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے"۔ یعنی جو گناہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا ہے وہی گناہ وصولیٔ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والے کا بھی ہے۔
غرض اسلام نے عامل و مالک دونوں کو تعلیمات دی ہیں کہ یہ زیادتی نہ کریں اور وہ بخل نہ کریں۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الارْضِ رَجُلٌ يَمُوتُ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا

ہے کہ آپ ﷺ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے) الفاظ کے معمولی تغیر (کہ اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس قبضہ میں میری جان ہے جو آدمی زمین پر مرتا ہے اور اونٹ یا گائے یا بکری چھوڑتا ہے جن کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو) کے ساتھ منقول ہے۔

۳۸...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي أُحُدًا ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ

۳۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کی خواہش وخوشی نہیں کہ میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو اور تیسرا دن میرے اوپر اس طرح گذرے کہ اس سونے میں سے صرف ایک دینار میرے پاس رہ گیا ہو جسے میں اپنے کسی قرض خواہ کے لئے اٹھا رکھوں۔

۳۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۳۹...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن صرف ایک دینار قرض کی ادائیگی کیلئے بچے مجھے اس سے خوشی ہے) منقول ہے۔

٤٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ

قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبٌ أُمْسِي ثَالِثَةً عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هَكَذَا حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَهَكَذَا عَنْ شِمَالِهِ - قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الاكْثَرِينَ هُمُ الاقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى

قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتِيَكَ قَالَ

۴۰...... حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عشاء کے بعد حرۂ مدینہ میں چل رہا تھا، ہم اُحد کی طرف دیکھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یارسول اللہ! فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ اس اُحد کے برابر میرے پاس سونا ہو اور تین روز بھی میرے پاس رہے اس حال میں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس موجود ہو سوائے اس دینار کے جسے میں کسی قرض خواہ کے لئے اٹھا رکھوں۔ اور اگر یہ میرے لئے سونا بن جائے تو میں اللہ کے بندوں کے درمیان اس طرح تقسیم کردوں۔ آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دونوں ہاتھوں سے مٹھی بھر کر۔ اور اسی طرح اپنی دائیں جانب سے بائیں جانب سے مٹھی بھر کر اشارہ فرمایا:

بعد ازاں ہم چلتے رہے کہ اچانک آپؐ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یارسول اللہ! فرمایا: (دنیا کے) بہت زیادہ مالدار لوگ (آخرت میں) قیامت کے روز اجر سے بہت محروم رہنے والے ہوں گے اس شخص کے علاوہ جو اس طرح مال لٹائے (راہِ خدا میں) آپؐ نے پہلی مرتبہ کی طرح اشارہ فرمایا، پھر ہم کچھ دیر چلتے رہے آپؐ نے فرمایا اے

فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عُرِضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتْبَعَهُ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهُ فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ

ابوذر! تم یہیں رہنا جب تک کہ میں نہ آجاؤں۔ آپؐ تشریف لے گئے اور میری نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ کچھ دیر بعد میں نے کچھ شور اور آوازیں سنیں میں نے کہا شاید رسول اللہ ﷺ کی کسی دشمن سے مڈبھیڑ ہوگئی ہو چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ آپؐ کے پیچھے جاؤں، پھر مجھے خیال آیا آپؐ کا ارشاد تھا کہ میرے آنے تک کہیں مت جانا لہٰذا میں آپؐ کے انتظار میں رہا۔ جب حضور علیہ السلام تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے اس شور اور آواز کا ذکر کیا۔ فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے میرے پاس آئے اور کہا کہ: آپکی امت میں سے جو شخص شرک سے بالکل پاک ہوکر مرا تو وہ جنت میں داخل ہوگا“۔ میں نے کہا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری جیسے اعمال قبیحہ کئے ہوں؟ فرمایا: ہاں! اگرچہ زنا اور چوری کئے ہوئے ہو۔

٤١......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ اجْلِسْ هَاهُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَاهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى

قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَرَضَ لِي

۴۱...... حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نکلا، اچانک کیا دیکھا کہ آنحضرت ﷺ تنہا چل رہے ہیں کوئی شخص آپؐ کے ساتھ نہیں ہے۔ مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید آپؐ کو کسی کا ساتھ چلنا ناگوار ہو (اس لئے آپ تنہا ہی چل رہے ہوں) یہ سوچ کر میں چاندنی میں چلنے لگا۔ آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے دیکھا تو فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوذر۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کردے۔ آپؐ نے فرمایا: اے ابوذر! یہاں آجاؤ۔ چنانچہ میں کچھ دیر تک آپؐ کے ساتھ چلتا رہا۔ ارشاد فرمایا: ”بہت مال والے لوگ روزِ قیامت بہت کم اجر والے ہوں گے سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے اور وہ اسے دائیں، بائیں، سامنے، پیچھے پھونک مار کر اڑا دے (خوب بے دریغ راہِ خدا میں خرچ کرے) اور اس مال میں اعمال صالحہ کرے (تو وہ ان محرومین اجر میں سے نہ ہوگا)۔

میں کچھ دیر مزید ساتھ چلتا رہا، آپؐ نے فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ، آپؐ نے مجھے ایک صاف زمین پر جس کے اردگرد پتھر پڑے ہوئے تھے بٹھلادیا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: جب تک میں لوٹ کر نہ آجاؤں یہاں بیٹھے رہو۔ اس کے بعد آپ پتھریلی زمین پر چلتے رہے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہوگئے اور کافی دیر تک ٹھہرے رہے (غائب رہے) پھر میں نے اچانک آپ کو سامنے سے آتے دیکھا اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگرچہ زنا اور چوری کرے۔ جب آپؐ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ

فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ

کر سکا اور عرض کیا، اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر وار دے۔ یہ آپ پتھریلی زمین پر کس سے گفتگو فرما رہے تھے؟ میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا جو آپ کو جواب دیتا۔ فرمایا: وہ جبرئیلؑ تھے حرۃ (سیاہ پتھروں والی زمین) کی ایک طرف مجھے ملے اور فرمایا: اپنی امت کو بشارت دے دیجئے کہ جو شخص بھی اللہ کے ساتھ شرک کے بغیر مر گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا"۔ میں نے کہا اے جبرئیلؑ! اگر چہ وہ زنا اور چوری کرے (تب بھی جنت میں جائے گا؟) فرمایا ہاں! میں نے کہا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا ہاں! میں نے کہا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا ہاں! اگر چہ شراب بھی پیے (تب بھی جنت میں داخل ہو گا)۔

٤٢......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ
عَنِ الاحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَخْشَنُ الثِّيَابِ أَخْشَنُ الْجَسَدِ أَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوضَعُ عَلى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَيُوضَعُ عَلى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوسَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ شَيْئًا
قَالَ فَأَدْبَرَ وَاتَّبَعْتُهُ حَتّى جَلَسَ إِلى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتَ لَهُمْ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ لا يَعْقِلُونَ شَيْئًا إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَتَرى أُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ أَرَاهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لا يَعْقِلُونَ شَيْئًا
قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلِإِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لا تَعْتَرِيهِمْ وَتُصِيبُ مِنْهُمْ قَالَ لا وَرَبِّكَ لا أَسْأَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلا

۴۲......حضرت احنفؒ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں (ایک بار) مدینہ منورہ آیا، اس دوران میں سرداران قریش کے ایک حلقہ میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص جو کھر درے کپڑے پہنے تھا اور خود بھی سخت جسم و جان والا تھا، چہرہ پر خشونت تھی آیا اور ان سرداران قریش کے پاس کھڑا ہو کر کہنے لگا "خوشخبری دے دو مالداروں کو ایک تپے ہوئے پتھر کی جسے جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور ان مالداروں میں سے کسی کی چھاتی کی گھنڈی پر اسے رکھا جائے گا یہاں تک کہ وہ پتھر (جسم کو چیرتا ہوا) اس کے کندھوں کی ہڈی سے نکل جائے گا اور پھر کندھے کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو اس کی چھاتیوں کی گھنڈی سے بر آمد ہو گا اور یونہی آر پار ہوتا رہے گا"۔
لوگوں نے اس کی بات سن کر اپنے سر جھکا لئے اور میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا کہ ان میں سے کسی نے اس شخص کو کوئی جواب دیا ہو۔ وہ صاحب پلٹ کر چل دیئے تو میں ان کے پیچھے ہو لیا، وہ ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا: مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی بات انہیں ناگوار گذری ہے۔ وہ کہنے لگے کہ یہ کچھ عقل نہیں رکھتے۔ میرے دوست ابوالقاسم ﷺ نے مجھے ایک بار بلایا۔ میں حاضر ہوا تو فرمایا: کیا تم اُحد کو دیکھ چکے ہو؟ میں نے اپنے اوپر چمکتے ہوئے سورج کو دیکھا اور مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ اپنی کسی ضرورت کی غرض سے مجھے وہاں بھیجنا چاہ رہے ہیں۔ میں نے کہا ہاں! دیکھا ہے۔ فرمایا: "مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں کہ میرے پاس اس کے برابر سونا ہو اور وہ سارا کا سارا سونا اللہ کی راہ میں

أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتّٰى أَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ

خرچ کر دوں سوائے تین دیناروں کے"۔
پھر اس کے باوجود یہ لوگ دنیا کو جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ کا اور آپ کے قریشی بھائیوں کا کیا حال ہے کہ آپ نہ ان کے پاس جاتے ہیں کسی ضرورت کے لئے کہ ان سے آپ کو کچھ مال مل جائے۔
انہوں نے کہا کہ مجھے تمہارے رب کی قسم ہے میں ان سے نہ دنیا کا سوال کروں گا اور نہ ہی دین کے بارے میں کچھ پوچھوں گا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں۔ ❶

۴۳......وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الاشْهَبِ قَالَ حَدَّثَنَا خُلَيْدٌ الْعَصَرِيُّ
عَنِ الاحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ
قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قُبَيْلُ قَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ ﷺ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِينِكَ فَدَعْهُ

۴۳...... حضرت احنفؒ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں قریش کی ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے یہ کہتے ہوئے گذرے کہ: مالداران قوم کو بشارت دے دو کہ ان کی پشتوں کو داغا جائے گا اور داغنے والا پتھر ان کے پہلوؤں سے نکلے گا اور ان کی گدیوں کو داغا جائے گا تو ان کی پیشانیوں سے نکلے گا"۔ پھر ابوذرؓ کچھ دور ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ ابوذرؓ ہیں۔ میں ان کی طرف کھڑا ہوا اور کہا کہ: میں نے ابھی تھوڑی دیر قبل آپ کو کیا کہتے سنا تھا؟ کہنے لگے میں نے کچھ نہیں کہا سوائے اسی بات کے جو میں نے ان کے نبی ﷺ سے سنی تھی۔ میں نے پوچھا کہ پھر اس بخشش کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے (جو امراء غریب مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں؟) فرمایا کہ تم اسے تو لیتے رہو کہ وہ آج ایک مدد ہے (تمہارے ساتھ) لیکن جب یہ عطاو بخشش تمہارے دین کی قیمت بن جائے تو اسے لینا چھوڑ دو۔ ❷

❶ یہ حضرت ابوذر غفاریؓ تھے جو مال و دولت سے انتہائی دور رہنے والے شخص تھے۔ ساری زندگی نہ خود مال جمع کیا اور نہ ہی کسی کو مال جمع کرتے دیکھنا پسند کرتے تھے اور ہمیشہ مالداروں سے بیزاری کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ اور ان کے آخری قول کا مقصد یہ ہے کہ مجھے دنیا کے مال و دولت کی ضرورت نہیں کہ ان سے مانگوں اور دین کے بارے میں صحبتِ نبوی کی وجہ سے مجھے ان سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں خود اتنا علم رکھتا ہوں کہ زندگی احکام خداوندی کے مطابق گذار لوں اور اللہ و رسول اللہ ﷺ سے جا ملوں)۔
❷ یعنی اگر تمہیں ضرورت ہو تو ان مالداروں کی دی ہوئی بخشش کو لیتے رہو لیکن اگر وہ اس مال کے بدلہ میں تم سے دین میں مداہنت یا اپنے فوائد کے لئے احکامات دین میں کچھ نرمی چاہیں تو ان کا مال لینا چھوڑ دو۔

باب-۸ الْحَثُّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ

راہِ خدا میں خرچ کی ترغیب اور اس کے نعم البدل کی بشارت کا بیان

٤٤......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِينُ اللهِ مَلْأَى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلآنُ سَحَّاءُ لا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَار

۴۴...... حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اے ابن آدم! تو (میری راہ میں) مال خرچ کر، میں تیرے اوپر خرچ کروں گا اور حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ (ملآن ہے) ابن نمیر نے اپنی روایت میں فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا ایسا بھرا ہوا کہ دن رات خرچ کرنے سے بھی کوئی کمی اس میں واقع نہیں ہوتی۔

٤٥......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ قَالَ لِي أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمِينُ اللهِ مَلْأَى لا يَغِيضُهَا سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالارْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ

۴۵......ہمام بن منبہ فرماتے ہیں کہ یہ صحیفہ وہ ہے جسے حضرت ابوہریرہؓ نے حضور علیہ السلام سے روایت کر کے ہم سے بیان کیا ہے پھر ان میں سے بعض احادیث ذکر کر کے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: آپ لوگوں پر خرچ کیجئے میں آپ پر خرچ کروں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، دن رات کا خرچ بھی اس میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ کیا تم نے غور کیا کہ زمین و آسمان کی تخلیق سے لے کر اب تک کیا کچھ اس نے خرچ کیا ہے مگر پھر بھی اس کے ہاتھ میں (خزانہ میں) کوئی کمی نہیں آئی۔
اور فرمایا کہ اس کا عرش پانی پر ہے، اس کے دوسرے ہاتھ میں موت ہے اور جسے چاہتا ہے بلند کر دیتا ہے، جسے چاہتا ہے ذلت کی پستیوں میں گرا دیتا ہے"۔

باب-۹ بَاب فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَإِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ

اہل و عیال پر خرچ کرنے کی فضیلت اور ان کے نفقہ کو روکنے کے گناہ کا بیان

٤٦......حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بن زيد قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرجبي عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ

۴۶...... حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے بہتر دینار (یا پیسہ) وہ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار (یا پیسہ) جو آدمی اپنے جانور (سواری) پر خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ میں (جہاد یا دین کی نشر و اشاعت کے کام میں) اور وہ دینار جو آدمی اپنے ساتھیوں پر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ (جو راوی ہیں) فرماتے ہیں کہ آپ نے پہلے اہل و عیال سے ابتدا کی۔

يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ يُعِفُّهُمْ أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ

اور فرمایا حضور ﷺ نے کہ: اس آدمی سے زیادہ عظیم اجر رکھنے والا شخص کون ہوگا جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب سے اسے نفع عطا فرمائے یا اسے معاف کردے اور ان کے سبب سے (دوسروں سے) بے نیاز کردے"۔

٤٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ

٤٧...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک وہ دینار ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ایک وہ دینار ہے جسے تم کسی غلام پر خرچ کرو اور ایک وہ دینار ہے جو تم کسی مسکین پر خرچ کرو اور ایک وہ دینار ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو ان میں سے سب سے زیادہ اجر والا دینار وہ ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو"۔

٤٨...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ الْكِنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو إِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ

٤٨...... حضرت خیثمہؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا دربان اندر داخل ہوا انہوں نے کہا کہ کیا تم نے غلاموں کو ان کا خرچہ وغیرہ دے دیا؟ اس نے کہا نہیں! فرمایا: جاؤ اور ان کا خرچہ دے کر آؤ۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"انسان کے گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جن کا خرچ اس کے ذمہ ہے ان کا خرچ روک لے"۔

باب ـ ١٠ بَابُ الِابْتِدَاءِ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ الْقَرَابَةِ

خرچ کی ابتدا اپنی ذات سے کرنے اس کے بعد گھر والوں پر کرنے اس کے بعد قرابت داروں پر کرنے کا بیان

٤٩...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا

٤٩...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے جو بنو عذرہ سے تعلق رکھتا تھا ایک غلام آزاد کیا مدبر[1] بنا کر۔ حضور اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی مال

[1] مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کا مالک اس شرط پر آزاد کرے کہ تم اتنا مال کما کر مجھے دو تو تم آزاد ہو، اگر غلام مقررہ مال یا جس پر طرفین متفق ہوں ادا کردے تو وہ غلام از خود آزاد ہو جاتا ہے۔

لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ-

ہے؟اس نے کہا کہ نہیں! آپؐ نے فرمایا: اس غلام کو مجھ سے کون خرید تا ہے؟ نعیم بن عبداللہ العدوی نے آٹھ سو درھم میں اسے خرید لیا اور پیسے آنحضرت ﷺ کے سامنے لے کر آگئے آپ نے وہ پیسے اس مالکِ غلام کو دے دیئے اور فرمایا خرچ کی ابتدا اپنے آپ سے کرو (سب سے پہلے اپنے اوپر خرچ کرو) پھر اگر بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو اور پھر بھی اگر بچ جائے گھر والوں پر خرچ کر کے تو رشتہ داروں پر خرچ کرو، اور رشتہ داروں سے بھی زائد ہو تو پھر اس طرح اور اس طرح خرچ کرو (آپؐ دائیں بائیں اور سامنے و پیچھے ہاتھوں سے اشارہ فرما رہے تھے)۔ [1]

۵۰......قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ

۵۰......حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جسے ابو مذکور کہا جاتا تھا اپنے غلام جسے یعقوب کہا جاتا تھا کو مدبّر بنا کر آزاد کیا۔ آگے سابقہ حدیث لیثؒ ہی کی مانند بیان کیا۔

باب-۱۱ بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ

رشتہ داروں، اہل وعیال اور والدین پر خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان اگرچہ مشرک ہوں

۵۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ

قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

۵۱......حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں حضرت ابو طلحہ انصاریؓ تمام انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کو اپنے تمام اموال میں سب سے زیادہ محبوب "بیر حاء" نامی کنواں تھا، جو مسجد نبویؐ کے سامنے تھا، آنحضرت ﷺ عموماً وہاں تشریف لے جاتے اور اس کا پاکیزہ پانی نوش فرماتے تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت کریمہ "لن تنالوا البر الخ" [2] نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہؓ کھڑے ہوئے اور آنحضرت ﷺ سے فرمایا

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان کے مال پر پہلا حق خود اس کی ذات کا ہے۔ پھر اس کے گھر والوں کا اور پھر اس کے عزیز و اقرباء کا۔ اور جو سب کی ضرورت سے زائد ہو تو پھر اسے راہِ خدا میں خرچ کرنا چاہئے۔ اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے ایک ایسی عجیب و غریب اور قیمتی نصیحت یہ فرمائی کہ اپنا مال خرچ کرنے میں ضرورت سے زائد سخاوت کا مظاہرہ نہ کرو۔ کہ اپنا تو سارا مال قربان کر کے دوسروں کی ضرورت پوری کر دو اور بعد ازاں خود محتاج بن جاؤ اور دوسروں سے سوال کرنے لگو یہ طریقہ صحیح نہیں۔ پہلے اپنی اور اہل و عیال کی ضروریات کا بندوبست کر لو اس کے بعد اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

[2] سورۃ آلِ عمران پ ۴ رکوع ۱۰ آیت ۹۲

حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ" قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ " لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ" وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاء وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ شِئْتَ

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ۔

کہ: اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "تم ہر گز برّ و نیکی حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنا محبوب مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو" اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیر حاء (کنواں) سب سے زیادہ محبوب ہے وہ اللہ کے لئے صدقہ ہے میں اس کی نیکی کی اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنا دیں گے لہٰذا یا رسول اللہ! آپ اسے جہاں چاہیں استعمال کریں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "خوب یہ تو بہت ہی نفع کا مال ہے، یہ تو بہت ہی نفع کا مال ہے۔ میں نے تمہاری بات سن لی ہے میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے اقارب میں خرچ کر دو"۔ چنانچہ ابو طلحہؓ نے اسے اپنے اقارب اور عم زادوں (چچازادوں) پر تقسیم کر دیا۔

۵۲..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ" قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَرَى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بَرِيحَا لِلّٰهِ

قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

۵۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیتِ مبارکہ "لَنْ تنالُوا البرّ حتّٰی تُنفِقُوْا ممّا تحبّون" نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہؓ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ ہمارا رب ہم سے ہمارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے (اور یہ بات ہمارے لئے باعثِ فخر ہے کہ مالکِ ارض و سما ہم سے کچھ مانگے۔ پھر اس کے مطالبہ پر اگر ہم نہ دیں تو ہماری بد نصیبی ہے) لہٰذا یا رسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی بیر حاء والی زمین اللہ کی راہ میں دے دی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو" چنانچہ انہوں نے اسے حضرت حسانؓ بن ثابت اور حضرت اُبیؓ بن کعب میں تقسیم کر دیا۔

۵۳..... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

۵۳..... حضرت میمونہؓ بنت الحارث سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ایک باندی آزاد کی اور حضور علیہ السلام سے اس کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا:

"اگر تم یہ باندی اپنے ماموں کو دے دیتیں تو یہ تمہارے لئے زیادہ باعثِ اجر ہوتی"۔

۵۴..... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

۵۴..... حضرت عبد اللہؓ کی زوجہ حضرت زینبؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے عورتوں کے گروہ! تم اللہ کی راہ میں صدقہ دیا کرو خواہ تمہارے

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يَجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بَلِ ائْتِيهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الانْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ

زیورات ہی میں سے کیوں نہ ہو۔ فرماتی ہیں کہ یہ سن کر میں (اپنے شوہر) عبداللہ کے پاس واپس آئی اور ان سے کہا کہ تم ایک خالی خولی مفلس انسان ہو، اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کا حکم دیا ہے لہٰذا حضور ؐ کے پاس جاؤ اور پوچھو (کہ کیا میں تمہیں صدقہ دے سکتی ہوں؟) اگر یہ میرے لئے جائز ہو تو بہتر ہے ورنہ میں تمہارے علاوہ کسی اور کو یہ صدقہ دوں"۔ فرماتی ہیں کہ میرے شوہر عبداللہ نے مجھ سے کہا کہ نہیں بلکہ تم ہی خود جاؤ۔ چنانچہ میں چلی (جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ) ایک انصاری عورت کھڑی ہے آنحضرت ﷺ کے دروازہ پر اور اس کی بھی وہی ضرورت تھی جو میری ضرورت تھی (یعنی دونوں کو ایک ہی بات دریافت کرنی تھی) اس کے ساتھ حضور علیہ السلام کا رعب اور ہیبت بھی بہت تھی۔

قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ

حضرت بلال ؓ باہر تشریف لائے تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ آپ آنحضرت ﷺ کے پاس جائیں اور ان سے کہیں کہ دو عورتیں آپ کے دروازہ پر کھڑی ہیں اس مسئلہ کو معلوم کرنے کے لئے کہ کیا وہ اپنے شوہروں کو صدقہ دے سکتی ہیں؟ اور جو یتیم بچے ان کی گود میں (زیر تربیت) ہیں ان کو دے سکتی ہیں؟ اور ساتھ ہی ہم نے یہ بھی کہا کہ آپ حضور علیہ السلام کچھ نہ بتلایئے کہ ہم کون ہیں؟

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الانْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ

چنانچہ حضرت بلال ؓ اندر تشریف لے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ وہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ایک تو انصاری خاتون ہیں جب کہ دوسری زینب ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کونسی زینب؟ فرمایا: عبداللہ کی زوجہ۔ فرمایا: ان عورتوں کیلئے دوہرا اجر ہے ایک تو صدقہ کرنے کا اجر دوسرے قرابت داری کا خیال کرنے پر اجر۔

۵۵......حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الازْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الاعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَ قَالَتْ كُنْتُ فِي

۵۵......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت ؓ فرماتی ہیں کہ میں مسجد میں تھی کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے ہو (باقی حدیث حسب سابق ہے)۔

الْمَسْجِدِ فَرَآنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي الاحْوَصِ

۵۶..... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لِي أَجْرٌ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيهِمْ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ

۵۶..... حضرت زینب بنت امّ سلمہؓ، حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میرے لئے ابو سلمہ (شوہر) کی اولاد پر مال خرچ کرنے میں اجر ہے؟ اور میں ان کو چھوڑ نہیں سکتی کہ اِدھر اُدھر مارے مارے پھریں کہ آخر کو میری ہی اولاد ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جو تم ان پر مال خرچ کروگی اس پر تمہارے لئے اجر ہے۔[1]

۵۷..... وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۵۷..... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت (کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو مال تم اولاد پر خرچ کروگی اس پر تمہارے لئے اجر ہے) منقول ہے۔

۵۸..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَه صَدَقَةً

۵۸..... حضرت ابو مسعودؓ البدری، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:
"جب مسلمان اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور اس پر اجر کی نیت رکھتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے"۔

۵۹..... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۵۹..... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور اس پر اجر کی نیت رکھتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے) مروی ہے۔

۶۰..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَوْ رَاهِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ

۶۰..... حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری ماں جو دین بیزار اور مشرکہ ہے میرے پاس آئی ہے کیا میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ فرمایا کہ ہاں!

[1] یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ام المؤمنین ہیں۔ آنحضرت اسے نکاح سے قبل ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے شوہر تھے جن سے انکی اولاد تھی۔ حضرت ابو سلمہؓ کا انتقال ہوگیا تو ان کے بچے یتیم ہوگئے۔ یہ واقعہ حضور علیہ السلام سے نکاح سے قبل کا ہے۔ بعد میں حضور علیہ السلام نے ان سے نکاح فرمالیا تھا۔

٦١......و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

۶۱......حضرت اسماءؓ بنت ابو بکرؓ فرماتی ہیں کہ جس زمانہ میں آنحضرت ﷺ نے قریشِ مکہ سے صلح کا معاہدہ فرمایا تھا اس زمانہ میں میری ماں جو مشرکہ تھیں میرے پاس آئی تھیں۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ میری ماں دین بیزار اور مشرکہ ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ فرمایا: ہاں! اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو"۔

باب-۱۲ بَاب وُصُول ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ

مُردہ کی طرف سے صدقہ کا ثواب اُسے پہنچتا ہے

٦٢......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

۶۲......حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میری ماں اچانک بغیر وصیّت کئے انتقال کر گئی اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کی مہلت ملتی تو صدقہ دینے کا حکم کرتیں۔ اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ فرمایا کہ ہاں!

٦٣......وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ وَلَمْ تُوصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ الْبَاقُونَ

۶۳......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے اور حضرت حضرت ابو اسامہؓ کی روایت میں یہ بات ہے کہ انہوں نے (والدہ نے) وصیت نہیں کی جیسے ابن بشر کی روایت میں ہے اور راویوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

باب-۱۳ بَاب بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ

ہر نیکی کے کام پر صدقہ کا اطلاق ہوتا ہے

٦٤......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ كِلاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الاشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ

۶۴......(اس سند کے ساتھ مروی ہے کہ صحابی رسول) حضرت حذیفہؓ بن یمان فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ: "ہر نیکی صدقہ ہے"۔

مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

٦٥......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الاسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ

قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ

٦٥...... حضرت ابوالاسودؒ الدولی حضرت ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا کا سارا اجروثواب سمیٹ لے گئے ہیں۔ جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی نمازیں پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور علاوہ ازیں اپنے زائد اموال کو راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں (جس کی وجہ سے وہ ثواب میں ہم سے آگے بڑھ جاتے ہیں؟) آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ (اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) تمہارے لئے بھی تو اللہ تعالیٰ نے (اجر و ثواب کے حصول کو آسان کردیا ہے کہ) ہر تسبیح تمہارے لئے صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے، اور ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر بار لاالٰہ الااللہ پڑھنا صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے، نہی عن المنکر صدقہ ہے حتیٰ کہ (بیوی سے) جماع کرنا بھی صدقہ ہے تمہارے واسطے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس میں کیسے اس کے لئے اجر ہو سکتا ہے؟ (وہ تو درحقیقت اپنی خواہش پوری کررہا ہے کوئی نیکی کا کام تو کر نہیں رہا پھر کیوں اجر ہے؟) فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ یہ شہوت رانی حرام طریقہ سے پوری کرتا تو کیا اس پر وبال اور گناہ ہوتا؟ (یقیناً ہوتا) تو اسی طرح جب وہ جائز اور حلال مقام پر اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس پر اسے اجر ملے گا۔

٦٦......حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ

٦٦...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ہر بنی آدم کے جسم میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) جوڑ پیدا کئے گئے ہیں، لہٰذا جس شخص نے بھی اللہ اکبر کہا یا الحمد للہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور راستہ سے پتھر یا کانٹے یا ہڈی (یا کوئی اور تکلیف دہ چیز) کو ہٹادیا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا تین سو ساٹھ جوڑوں کے برابر تو اس دن وہ اپنی جان کو جہنم سے آزاد کرا کر چل رہا ہے۔ حضرت ابو توبہ کی روایت ہے کہ وہ شام کو سب گناہوں سے پاک وصاف ہوگا۔

وَالثَّلاثِ مِائَةِ السُّلامى فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْسِي

٦٧...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَخبرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنا مُعَاوِيَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي زَيْدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ

٦٧......اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی تغیر و تبدل کے ساتھ (کہ اس روایت میں اَوْ امر بمعروف کہا یعنی واؤ عطف کی جگہ او کہا) (کہ وہ اس دن شام کرتا ہے) منقول ہے۔

٦٨...... وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ

٦٨......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ (کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ بقیہ حدیث معاویہ عن زید کی روایت کی طرح ہے کہ اس روایت میں ہے کہ وہ اس دن شام کرتا ہے)۔

٦٩...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالَ قِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

٦٩...... حضرت سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ہر مسلمان پر صدقہ کرنا واجب ہے عرض کیا گیا کہ اگر صدقہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو کیا کرے؟ فرمایا: "اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے خود بھی نفع کمائے اور صدقہ بھی کرے"۔ عرض کیا گیا کہ اگر اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ ایسے شخص کی مدد ہی کر دے جو حاجت مند ہے اور حسرت و آرزو رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا: کوئی نیکی کی بات ہی کسی کو بتلا دے یا خیر کی بات بتلا دے۔ عرض کیا گیا کہ اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو؟ فرمایا کہ برائی سے باز رہے یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے (اگر کسی صدقہ اور انفاق کی استطاعت نہیں رکھتا تو کم از کم برائی سے ہی باز رہے یہ بھی اس کے لئے صدقہ کا قائم مقام ہو جائی گی)۔

٧٠...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

٧٠...... مذکورہ روایت اس سند (محمد بن المثنی، عبد الرحمن بن مهدی الخ) کے ساتھ بعینہٖ مروی ہے۔

٧١...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ

٧١...... حضرت ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیں پھر ان میں سے چند

مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَـــنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَـــالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ سُلَامى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَـــوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَـــدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الاذى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

روایات ذکر کیں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”روزانہ جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو انسان پر (اپنے جسم کے) ہر ہر جوڑ کے بدلہ صدقہ واجب ہوتا ہے اور دو افراد کے درمیان صلح وانصاف کرادینا بھی صدقہ ہے، کسی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد کردینا یا اس کے سامان کو اٹھا کر لادینا بھی صدقہ ہے۔ پاکیزہ اور عمدہ بات کرنا بھی صدقہ ہے اور نماز کے لئے ایک ایک قدم اٹھانا بھی صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادینا بھی صدقہ ہے“۔

۷۲......وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلالٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ -
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

۷۲...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”روزانہ بندے جب صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! انفاق اور خرچ کرنے والے کو عطا فرمایئے اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخیل اور مال خرچ نہ کرنے والے کے مال کو تباہ کردے“۔

۷۳......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيهَا لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالامْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا

۷۳...... حضرت حارثہؓ بن وہب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:
”صدقہ (دینے میں جلدی) کرو قریب ہے کہ ایسا وقت آجائے کہ انسان اپنا صدقہ لے کر نکلے گا اور کسی کو دینے لگے گا تو وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں اسے لے لیتا لیکن اب مجھے اس کی حاجت نہیں چنانچہ کوئی بھی ایسا شخص نہیں ملے گا جو صدقہ قبول کرلے“۔

۷٤......و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الاشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَـــنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الـــرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ

۷۴...... حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ایک زمانہ لوگوں پر ایسا بھی آئے گا کہ سونا صدقہ کرنے کیلئے لیکر نکلے گا اور پھرتا رہے گا لیکن ایسا شخص نہیں پائے گا جو اسکے صدقہ کو قبول کرلے اور آدمی کو دیکھا جائے گا کہ ایک ایک مرد کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں لگی ہوں گی اور اس کی پناہ میں آئیں

وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ

گی کیونکہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی۔❶

۷۵...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا

۷۵...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ مال بہت ہو جائے گا اور لوگوں میں پھیل جائے گا اور حال یہ ہو جائے گا کہ آدمی اپنی زکوٰۃ لے کر نکلے گا تو کوئی لینے والا نہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ عرب کی زمینیں چراگاہوں اور نہروں میں تبدیل ہو جائیں گی۔

۷۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةً وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ لَا أَرَبَ لِي فِيهِ

۷۶...... حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال بہت کثرت سے پھیل جائے گا حتیٰ کہ صاحبِ مال یہ ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کا صدقہ قبول کرلے اور صدقہ لینے کے لئے بلائے گا تو وہ کہے گا مجھے اس کی حاجت نہیں"۔

۷۷...... وحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا

۷۷...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اگل دے گی جیسے سونے چاندی کے ستون ہوں۔ قاتل آئے گا اور کہے گا کہ اسی کی خاطر میں نے قتل کئے، قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا اسی کی خاطر میں نے رشتے ناطے توڑے، چور آئے گا اور کہے گا اسی کی وجہ سے میرے ہاتھ کٹے پھر سب کے سب اس مال کو چھوڑ دیں گے اور کچھ نہ لیں گے۔❷

۷۸...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

۷۸...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی بھی پاکیزہ مال سے صدقہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سوائے پاکیزہ مال کے کوئی اور

---

❶ اس حدیث میں بڑی بڑی جنگوں اور لڑائیوں کی طرف اشارہ ہے کہ مرد جنگوں میں قتل ہو جائیں گے اور عورتیں ہی رہ جائیں گی اور یہاں مراد عورتوں کے پیچھے لگنے سے غالباً یہ ہے کہ ایک ایک مرد کی کفالت میں کئی کئی عورتیں ہوں گی۔ واللہ اعلم

❷ یہ قربِ قیامت میں ہوگا کہ زمین اپنے خزانے اگل دے گی لیکن اسے لینے والا کوئی نہ ہوگا اور قاتل جس نے مال کی خاطر قتل کیا ہوگا' وہ چور جس نے مال کے لئے چوری کی ہوگی اور رشتے توڑنے والا جس نے مال کی خاطر رشتے توڑے ہوں گے۔

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ

صدقہ قبول بھی نہیں کرتے تو اس صدقہ کو اللہ تعالیٰ اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں اگرچہ وہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو۔ پھر وہ صدقہ رحمان سبحانہ وتعالیٰ کے ہاتھ میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے اونٹ یا گھوڑے کے بچے کو پال (کر بڑا کر دیتا ہے اسی طرح وہ صدقہ بھی بڑھتا رہتا ہے)۔

۷۹......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ إِلَّا أَخَذَهَا اللهُ بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَلُوصَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَعْظَمَ

۷۹......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک کھجور کا دانہ بھی صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتے ہیں اور وہ صدقہ (اجر وثواب میں یا مقدار میں) بڑھتا رہتا ہے جیسے کہ تمہاری اونٹنی یا گھوڑے کا بچہ بڑھتا رہتا ہے اور نشوونما حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ کے برابر ہے کہ اس سے بھی بڑا ہو جاتا ہے۔

۸۰......و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الأَوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ رَوْحٍ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا

۸۰......اس سند (امیہ بن بسطام، یزید، روح بن قاسم، احمد بن عثمان الخ) سے بھی سابقہ حدیث (آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتے ہیں الخ) منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرے اور یہ صدقہ حق کی جگہ پر خرچ کرے۔

۸۱......وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ عَنْ سُهَيْلٍ

۸۱......اسی مذکورہ سند سے بھی حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے یہ حدیث (حدیث یعقوب بن سہیل) مروی ہے۔

۸۲......وحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ

۸۲......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور سوائے پاکیزہ مال کے کچھ قبول نہیں فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو وہی حکم دیا ہے جو مرسلین اور پیغمبروں کو دیا۔
فرمایا: اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔[1]

[1] سورۃ المؤمنون پ ۱۸ ارکوع ۴۔

الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ" وَقَالَ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ" ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ

اور مومنین کو فرمایا: اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق عطا کئے ہیں ان میں سے کھاؤ"۔ ❶

پھر آپ نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طول طویل سفر کرتا پراگندہ حال، گرد و غبار میں اٹا ہوا آتا ہے اور آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر یارب یارب کہتا ہے حالانکہ اس کی غذا اور کھانا پینا حرام ہوتا ہے اس کا لباس حرام کا ہوتا ہے اور اس کے جسم کو حرام سے غذا دی گئی ہوتی ہے تو کہاں سے اس کی دعا قبول ہو گی؟ ❷

باب-۱۴ باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة وأنها حجاب من النار

صدقہ کی ترغیب کا بیان

۸۳...... حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

۸۳...... حضرت عدیؓ بن حاتم فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "تم میں سے جو کوئی بھی جہنم کی آگ سے ایک کھجور صدقہ کر کے بھی بچنے کی قدرت رکھتا ہے تو اسے چاہیئے کہ ایسا کرلے"۔ ❸

۸۴...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا و قَالَ الآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الأعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلا يَرَى إلا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلا يَرَى إلا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلا يَرَى إلا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ

۸۴...... حضرت عدیؓ بن حاتم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک سے (بالمشافہ) اس طرح گفتگو فرمائیں گے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، بندہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے کئے ہوئے اعمال نظر آئیں گے، بائیں جانب نظر کرے گا تو وہاں بھی یہی نظر آئیں گے۔ سامنے دیکھے گا تو چہرہ کے آگے جہنم نظر آئے گی، لہٰذا جہنم کی آگ سے بچو خواہ ایک دانۂ کھجور کے ذریعہ ہی ہو"۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ ایک عمدہ بات ہی ہو۔

---

❶ سورۃ البقرہ پ ۲ رکوع ۲۱۔

❷ معلوم ہوا کہ حرام غذا کھانے والے اور حرام کمانے والے کی دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبولیت نہیں پاتی۔ آج کل ہمارے دور میں عوام کی اکثریت حرام کماتی اور اپنی اولاد کو حرام ہی کھلاتی ہے پھر ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں تو کہتے ہیں کہ اللہ ہماری دعا نہیں سنتا۔ اللہ تو سب کی سنتا ہے لیکن سننے کی جو شرائط ہیں انہیں بھی تو پورا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حرام سے بچائے۔ آمین

❸ حضرت عدیؓ، حاتم طائی (جو عرب کا مشہور سخی انسان تھا) کے بیٹے ہیں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

الاعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ و قَالَ إِسْحٰقُ قَالَ الاعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ

۸۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ كَأَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الاعْمَشُ

۸۵...... حضرت عدیؓ بن حاتم فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے جہنم کا ذکر فرماتے ہوئے اپنا چہرۂ مبارک موڑ لیا اور بہت زیادہ منہ پھیرا۔ بعد ازاں فرمایا: جہنم کی آگ سے بچو اور ساتھ ہی آپؐ نے رخ موڑ کر منہ پھیر لیا حتی کہ ہمیں یہ خیال ہوا کہ شاید آپؐ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: آگ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کے دانہ کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اور اگر کھجور دینے کے لئے نہ ملے تو کوئی عمدہ بات ہی کہہ دو [1] (جس سے دوسرے کو کوئی فائدہ حاصل ہو جائے)۔

۸۶...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

۸۶...... حضرت عدیؓ بن حاتم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ایک بار جہنم کا تذکرہ فرمایا تو اس سے پناہ مانگی اور تین بار اس کے ذکر پر منہ پھیر لیا۔ بعد ازاں فرمایا: "جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک دانہ کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو اور اگر کھجور نہ پاؤ تو اچھی بات کہہ کر جہنم سے بچو"۔

۸۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ

۸۷...... حضرت منذر بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (حضرت جریرؓ) سے نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بار دن کے ابتدائی حصہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ کچھ لوگ ننگے پیر ننگے بدن چمڑے کی عبائیں یا چادریں لٹکائے ہوئے آئے ان کی تلواریں لٹکی ہوئی تھیں اور ان کی اکثریت بلکہ سب کے سب قبیلۂ مُضر سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے فقر و فاقہ اور خستہ حالت کو دیکھ کر حضور اقدس ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا، آپ ﷺ گھر میں تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے اور

[1] ان احادیث بالا سے یہ معلوم ہوا کہ بعض اوقات ایک ذرا سا صدقہ یا کوئی خیر کی بات بھی انسان کے لئے جہنم سے نجات کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اسی مضمون کو ایک دوسری حدیث میں یوں فرمایا کہ: لا تحقرن من المعروف شيئا وإن تلقى أخاك بوجه طلق ۔ کہ نیکی کی کسی بات کو حقیر مت خیال کرو خواہ اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملو (تو یہ بھی صدقہ ہے) لہٰذا انسان کو بظاہر معمولی نیکیوں سے بے توجہی نہیں برتنی چاہیئے۔ بہت سے اعمال دیکھنے میں تو بہت ادنیٰ معلوم ہوتے ہیں لیکن فی الواقع اللہ رب العالمین کے نزدیک بڑی قدر و قیمت والے ہوتے ہیں۔

ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلالا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ" إِلَى آخِرِ الآيَةِ "إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا" وَالآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْ اتَّقُوا اللهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللهَ" تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ

حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الانْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا۔ چنانچہ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی آپؐ نے نماز پڑھائی بعد ازاں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! اللہ سے جو تمہارا رب ہے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔ آخر تک اسی آیت کو پڑھا۔ اس کے بعد سورۃ الحشر کی آیت پڑھی: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور چاہیئے کہ ہر شخص اس بات کو دیکھے کہ اس نے آئندہ کل (آخرت) کے لئے آگے کیا روانہ کیا ہے۔ انسان دینار سے صدقہ دے درہم سے صدقہ دے، کپڑے صدقہ کرے، گندم اور کھجور صدقہ دے حتیٰ کہ آپؐ نے فرمایا: ایک کھجور ہو تو وہی صدقہ میں لے آئے۔

چنانچہ ایک انصاری جوان ایک تھیلی لے کر آیا جو اتنی بھاری تھی کہ اسکے ہاتھ اسے اٹھانے سے عاجز ہو رہے تھے بلکہ عاجز ہو چکے تھے، پھر تو لوگوں نے صدقات کا تانتا باندھ دیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ غلہ اناج اور کپڑے کے دو ڈھیر لگ گئے ہیں اور حضور اقدس ﷺ کا چہرۂ مبارک سونے کی طرح کندن بن کر چمکنے لگا (خوشی سے)۔

پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں کوئی عمدہ اور اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اپنے عمل کا بھی اجر ملے گا اور اس کے بعد جو بھی اس پر عمل کرے گا اس کا اجر بھی اسے ملے گا اور ان کرنے والوں کے اجر میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی اور جس نے اسلام میں کوئی غلط طریقہ جاری کیا تو اسے اپنے عمل کا بھی گناہ ہو گا اور اس کے بعد جو بھی اس طریقہ پر عمل کرے گا ان کا بھی وبال اسی کی گردن پر ہو گا اور ان کرنے والوں کے گناہ میں کمی نہیں ہو گی"۔

۸۸...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ

۸۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے کہ حضرت منذر بن جریرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے، پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی اور خطبہ دیا۔ (بقیہ حدیث حسب سابق ہے)

۸۹...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو

۸۹...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس اضافہ کے

كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ" الآيَةَ

ساتھ کہ: میں حضور علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے پاس کچھ لوگ چادریں لٹکائے آئے، اور آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی، بعد ازاں چھوٹے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: یا ایُّها النَّاسُ اتَّقُوا ربَّكم ......الایة۔

۹۰...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

۹۰...... حضرت جریرؓ بن عبداللہ فرماتے ہیں چند دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے جسموں پر اون تھا۔ آپؐ نے ان کی بُری اور خستہ حالت دیکھی (اور خیال فرمایا کہ وہ) محتاج اور ضرورت مند ہیں۔ آگے سابقہ حدیث ہی کی مانند بیان کیا۔

باب-۱۵ باب الحمل بأجرة يتصدق بها والنهي الشديد عن تنقيص المُتصدق بقليل

مزدور کو بھی صدقہ کرنا چاہیئے اور اس کے صدقہ کی قلیل مقدار کی تنقیص کرنا سخت منع ہے

۹۱......حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ "الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ" وَلَمْ يَلْفِظْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِينَ

۹۱...... حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا گیا، ہم بوجھ اٹھایا کرتے تھے (اور اس طرح مزدوری کر کے رزق حاصل کیا کرتے تھے) ابو عقیل نے نصف صاع صدقہ دیا اور ایک شخص نے اس سے کچھ زائد صدقہ دیا تو (ان مزدوروں کی تھوڑی مقدار کو دیکھ کر) منافقین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان جیسوں کے صدقہ سے بالکل بے نیاز ہیں اور اس دوسرے نے تو صرف ریاکاری کے لئے صدقہ دیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

"وہ لوگ (منافقین) ایسے ہیں کہ: نفل صدقہ کرنے والے مسلمانوں پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں اور بالخصوص ان لوگوں پر اور زیادہ جنہیں بجز مزدوری کی آمدن کے اور کچھ میسّر نہیں ہوتا (پھر بھی وہ ہمت کر کے حاضر کر دیتے ہیں) یہ منافقین ان سے مذاق کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اس تمسخر کا خاص بدلہ لے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب

ہے"۔ [1] (بشر کی روایت میں لفظ متطوعین نہیں ہے)۔

٩٢...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ ح و حَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُور قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ كِلاهُمَا عَــــنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِـــي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَـــالَ كُنَّا نُحَامِلُ عَلَى ظُهُورِنَـــا

۹۲...... اس اسناد سے بھی حسب سابق روایت مروی ہے لیکن اس سعید بن ربیع والی روایت میں یہ ہے کہ مزدوری پر اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھایا کرتے تھے۔

باب-۱۶

باب فضْل الْمنيحة
عطیہ دینے کی فضیلت کا بیان

٩٣...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ أَلا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُو بِعُسٍّ وَتَرُوحُ بِعُسٍّ إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيمٌ

۹۳...... حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ: جس شخص نے گھر والوں کو ایسی اونٹنی ہدیہ دی جو صبح شام ایک گھڑا بھر کر دودھ دیتی ہو تو بلاشبہ اس کا اجر بہت عظیم ہے"۔

٩٤...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى فَذَكَرَ خِصَالا وَقَالَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوحِهَا وَغَبُوقِهَا

۹۴...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے چند باتوں سے منع فرمایا اور مزید فرمایا کہ جس شخص نے کوئی دودھ دینے والا جانور ہدیہ دیا کسی کو تو اس کے صبح اور شام کے دودھ دینے کے اوقات اس کے لئے صدقہ ہیں۔

باب-۱۷

باب مثل الْمُنْفق والْبخيل
سخی اور بخیل کی مثال

٩٥...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا

۹۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور صدقہ دینے والے کی مثال اس شخص کی ہے جس کے اوپر دو زرہیں یا دو کرتے ہوں اس کی چھاتی سے لے کر حلق (حلقوم) تک جب خرچ کرنے والا شخص یا صدقہ دینے والا شخص صدقہ یا خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور لمبی ہو جاتی ہے

[1] سورۃ التوبۃ ۱۰/۷۹

إلى تراقيهما فإذا أراد الْمُنْفِقُ وقَالَ الآخرُ فإذا أراد الْمُتَصدِّقُ أنْ يَتصدَّقَ سبغتْ عليْهِ أوْ مرَّتْ وإذا أراد الْبخِيلُ أنْ يُنْفِقَ قلصتْ عليْهِ وأخذتْ كلُّ حلْقةٍ موْضِعها حتّى تُجنّ بنانهُ وتعْفُو أثرهُ قال فقال أبُو هُريْرة فقال يُوسِّعُها فلا تتّسِعُ

اور جب بخیل خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے اور اس کا ہر حلقہ (کڑی) کس جاتی ہے اپنی جگہ پر یہاں تک کہ اس کے پوروں تک کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نشانات کو مٹاڈالتی ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

۹۶..... حدّثني سُليْمانُ بْنُ عُبيْدِ اللّهِ أبُو أيُّوب الْغيْلانِيُّ قال حدّثنا أبُو عامِرٍ يعْنِي الْعقدِيّ حدّثنا إبْراهِيمُ بْنُ نافِعٍ عنِ الْحسنِ بْنِ مُسْلِمٍ عنْ طاوُسٍ عنْ أبِي هُريْرة قال ضرب رسُولُ اللّهِ صلّى اللّهم عليْهِ وسلّم مثل الْبخِيلِ والْمُتصدِّقِ كمثلِ رجُليْنِ عليْهِما جُنّتانِ مِنْ حدِيدٍ قدِ اضْطُرّتْ أيْدِيهِما إلى ثُدِيِّهِما وتراقِيهِما فجعل الْمُتصدِّقُ كُلّما تصدّق بِصدقةٍ انْبسطتْ عنْهُ حتّى تُغشِّي أناملهُ وتعْفُو أثرهُ وجعل الْبخِيلُ كُلّما همّ بِصدقةٍ قلصتْ وأخذتْ كُلُّ حلْقةٍ مكانها قال فأنا رأيْتُ رسُول اللّهِ صلّى اللّهم عليْهِ وسلّم يقُولُ بِإصْبعِهِ فِي جيْبِهِ فلوْ رأيْتهُ يُوسِّعُها ولا توسّعُ

۹۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ کرنے والے شخص کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے دو آدمی ہوں اور ان کے جسموں پر لوہے کی زرہیں ہوں جنہوں نے ان کے ہاتھوں سے لے کر چھاتیوں تک اور گلے تک کے حصہ کو جکڑا ہوا ہو۔ اب جب صدقہ دینے والا صدقہ دیتا ہے تو اس کی زرہ کشادہ ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نشاناتِ قدم کو مٹا دیتی ہے۔

اور جب بخیل صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی ہر کڑی اپنی جگہ کس جاتی ہے۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام اپنی انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اگر تم حضور ﷺ کو دیکھتے تو یہی کہتے کہ گویا آپ ﷺ یہ کہہ رہے ہوں کہ بخیل اپنی زرہ کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

۹۷..... وحدّثنا أبُو بكْرِ بْنُ أبِي شيْبة قال حدّثنا أحْمدُ بْنُ إسْحق الْحضْرمِيُّ عنْ وُهيْبٍ قال حدّثنا عبْدُ اللهِ بْنُ طاوُسٍ عنْ أبِيهِ عنْ أبِي هُريْرة قال قال رسُولُ اللهِ ﷺ مثلُ الْبخِيلِ والْمُتصدِّقِ مثلُ رجُليْنِ عليْهِما جُنّتانِ مِنْ حدِيدٍ إذا همّ الْمُتصدِّقُ بِصدقةٍ اتّسعتْ عليْهِ حتّى تُعفِّي أثرهُ وإذا همّ الْبخِيلُ بِصدقةٍ تقلّصتْ عليْهِ وانْضمّتْ يداهُ إلى تراقِيهِ وانْقبضتْ كُلُّ حلْقةٍ إلى صاحِبتِها قال فسمِعْتُ رسُول اللهِ ﷺ يقُولُ فيجْهدُ أنْ يُوسِّعها فلا يسْتطِيعُ

۹۷..... حضرت ابوہریرہؓ سے یہی حدیث الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اس طرح منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہوں جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو وہ زرہ اس پر کشادہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کے قدموں کے نشانات کو مٹا دے اور جب بخیل صدقہ کا ارادہ کرے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جائے اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جائیں اور ہر حلقہ دوسرے حلقہ میں گھس جائے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ اس زرہ کو کشادہ کرنے کی کوشش کرے لیکن طاقت نہیں رکھتا۔

باب-۱۸ باب ثبوت أجر الْمتصدّق وإنْ وقعت الصّدقة في يد غيْر أهْلها

صدقہ اگر لاعلمی میں کسی فاسق کو بھی دے دیا تو اجر ضائع نہیں ہوگا

۹۸...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ قَالَ رَجُلٌ لأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلى زَانِيَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلى زَانِيَةٍ لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلى غَنِيٍّ

قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلى غَنِيٍّ لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلى زَانِيَةٍ وَعَلى غَنِيٍّ وَعَلى سَارِقٍ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ

۹۸...... حضرت ابوہریرہؓ، نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "ایک شخص نے یہ کہا کہ میں آج رات کچھ صدقہ ضرور دوں گا، چنانچہ وہ رات میں صدقہ لے کر نکلا تو اندھیرے میں ایک زانیہ عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں خوب چرچا ہوا اور باتیں کرنے لگے کہ زانیہ عورت کو صدقہ دے دیا گیا۔ اس شخص نے کہا کہ: اے اللہ تمام تعریف آپ ہی کے لئے ہے میرا صدقہ زانیہ کو چلا گیا (افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ) میں آج رات پھر صدقہ دوں گا۔ چنانچہ رات کو صدقہ لیکر نکلا تو لاعلمی میں کسی مالدار کو تھما دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں بنانے لگے کہ رات مالدار آدمی کو صدقہ دے دیا گیا۔ اس شخص نے سنا تو کہنے لگا: یااللہ! مالدار کو صدقہ دیا تب بھی آپ ہی کی تعریف ہے۔ میں آج رات پھر صدقہ نکالوں گا۔ رات آئی تو پھر صدقہ لے کر نکلا اب کی بار ایک چور کو جا پکڑایا۔ صبح کو پھر لوگ باتیں بنانے لگے کہ چور کو صدقہ دے دیا۔ اس نے کہا اے اللہ! آپ ہی کی تعریف ہے اس پر کہ صدقہ زانیہ، مالدار اور چور کو چلا گیا (حالانکہ میری نیت ان کو دینے کی نہ تھی) اس شخص کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور اس سے کہا گیا کہ تمہارے صدقات قبول کر لئے گئے جہاں تک زانیہ کو صدقہ ملنے کا تعلق ہے تو بہت ممکن ہے کہ اس صدقہ کی رقم کی بناء پر اس روز زنا سے محفوظ رہی ہو۔ اور مالدار کو صدقہ ملنے سے ممکن ہے اسے احساس ہوا ہو کہ میں بھی اللہ کی راہ میں خرچ کروں اور چور بھی ممکن ہے صدقہ کی رقم کی بناء پر چوری سے باز رہ گیا ہو۔[1]

---

[1] تو گویا کہ انکو صدقہ ملنے میں بھی یقیناً اللہ کی حکمت ہوگی اور تمہارا صدقہ قبول ہو گیا لہٰذا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ کی حکمتیں اور مصالح وہی بہتر سمجھتا ہے۔ معلوم ہوا کہ اگر کسی فاسق کو بھی صدقہ دے دیا تو وہ قبول ہو جاتا ہے۔

باب-۱۹ باب أجر الخازن الامين والمرأة إذا تصدّقت من بيت زوجها غير مفسدةٍ بإذنه الصّريح أو العرفيّ

امانتدار خزانچی اور عورت اگر شوہر کی واضح یا عرفاً اجازت سے صدقہ دے تو اسے پورا ثواب ملے گا

۹۹......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الاشْعَرِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الامِينَ الَّذِي يُنَفِّذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ

۹۹...... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:
”بے شک مسلمان دیانتدار خزانچی جو حکم کو نافذ کرنے والا ہو اور حکم کے مطابق مستحقین کو دینے والا ہو کہ پورے طور پر دل کی خوشی ورغبت کے ساتھ جو حکم اسے دیا جائے کسی کو مال دینے کا تو اسے پورا پورا دے دے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔[1]

۱۰۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا

۱۰۰...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
”جب عورت اپنے گھر کے اناج وغیرہ سے بغیر فساد کی نیت[2] کے خرچ کرے تو اس کے خرچ کرنے کا اجر اسے ملے گا اور اس کے شوہر کو کمانے کا اجر ملے گا، اور اسی طرح خازن کو دینے کا اجر ملے گا، اور ایک کا اجر دوسرے کے اجر میں کمی نہیں کرے گا۔

۱۰۱...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا

۱۰۱...... اس اسناد سے بھی حسب سابق روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ اپنے خاوند کے کھانے سے صدقہ کرے۔

۱۰۲......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا

۱۰۲...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے بغیر نیتِ فساد کے کچھ خرچ کرے تو اسے خرچ کرنے کا اجر ملے گا اور اتنا ہی اجر شوہر کو کمانے کا ملے گا جب کہ بیوی کو خرچ کرنے کا ملے گا۔

---

[1] مقصد یہ ہے کہ سرکاری خزانہ کا خزانچی تو خزانہ کا مالک نہیں ہوتا اور وہ شرعاً اس بات کا پابند ہے کہ جو اسے حکم دیا جائے اسے پورا کرے۔ لیکن اگر وہ دیانتداری سے حکم کے مطابق مستحقین کو مال دے تو اسے بھی صدقہ کا ثواب اللہ جل شانہٗ عطا فرماتے ہیں۔

[2] نیت فساد کے بغیر کا مطلب یہ ہے کہ اس خرچ کرنے سے اس کا مقصد شوہر کو نقصان پہنچانا نہ ہو بلکہ سائل کو نفع پہنچانے کی نیت ہو۔

اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا

اسی طرح خزانچی کو خرچ کرنے کا اجر ملے گا جب کہ ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔[1]

١٠٣...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَاه أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۰۳...... اس سند سے بھی حسب سابق روایت مروی ہے۔

١٠٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَاه حَفْصٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالاجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ

۱۰۴...... حضرت عمیرؓ جو آزاد کردہ ہیں اُبی اللّحم[2] کے فرماتے ہیں کہ میں جب غلام تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا میں اپنے مالکان کے مال میں سے کچھ صدقہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا کہ ہاں! اور اجر تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہے۔

١٠٥...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ الاجْرُ بَيْنَكُمَا

۱۰۵...... حضرت عمیرؓ مولیٰ اُبی اللحمؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے آقا نے حکم دیا کہ گوشت سکھاؤں، اسی دوران ایک مسکین میرے پاس آگیا، میں نے اسے اس گوشت میں سے کھلا دیا۔ میرے آقا کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے مجھے مارا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا قصہ ذکر کیا۔ آپؐ نے میرے مالک کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ یہ میری اجازت اور حکم کے بغیر دوسروں کو دے دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو اس دینے کا اجر تم دونوں کو ملے گا (لہٰذا اس بنیاد پر اسے مارنا جائز نہیں)۔

١٠٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَصُمِ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلا بِإِذْنِهِ وَلا تَأْذَنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ

۱۰۶...... حضرت ہمامؒ بن منبہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو ہم سے حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ کے حوالہ سے نقل کیں۔ پھر ان میں سے بعض احادیث ذکر کیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب عورت کا شوہر موجود ہو تو بغیر اس کی اجازت کے (نفلی) روزہ رکھنا عورت کے لئے جائز نہیں (کیونکہ ممکن ہے وہ صحبت کرنا چاہتا ہو)

---

[1] بیوی اگر شوہر کے مال میں اس طرح سے خرچ کرے تو اسے بھی خرچ کرنے کا اجر ملے گا حالانکہ مال تو اس کی ملکیت نہیں ہے لیکن چونکہ اس نے نیت صحیح کے ساتھ خرچ کیا لہٰذا خرچ کرنے کا اجر اسے ملے گا جب کہ شوہر کو بھی اجر ملے گا کیونکہ اس نے کمایا تھا۔

[2] اُبی اللحم کے لفظی معنی ہیں "گوشت کا انکار کرنے والا"۔ یہ صحابیٔ رسولؐ ہیں ان کا نام روایات میں مختلف نقل کیا گیا ہے کسی نے عبداللہ، کسی نے حویرث اور کسی نے خلف ذکر کیا ہے۔ ان کا یہ لقب اس وجہ سے پڑا کہ انہوں نے زمانۂ جاھلیت میں ہی بتوں کے نام پر ذبح کئے جانے والے جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا۔

اسی طرح شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کسی (نامحرم) کو گھر میں نہ آنے دے اور عورت جو کچھ مرد کی کمائی میں سے اس کے حکم کے بغیر خرچ کرتی ہے تو اس کا نصف ثواب مرد کو ملتا ہے"۔ ❶

باب-۲۰ باب فضل من ضم الی الصّدقة غيرها من انواع البرّ

صدقہ کے ساتھ دوسری نیکیاں ملانے کی فضیلت کا بیان

۱۰۷......حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

۱۰۷...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دو جوڑے اللہ کی راہ میں خرچ کئے (مثلاً: دو روپے یا دو کپڑے یا دو چادریں وغیرہ) تو اسے جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ تیرے لئے خیر ہی خیر ہے، پھر جو اہلِ نماز میں سے ہو گا تو اسے باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ جہاد میں سے ہو گا تو اسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صدقہ میں سے ہو گا اسے باب الصدقۃ سے بلایا جائے گا اور جو اہل روزہ میں سے ہو گا اسے باب الریان (سیرابی کا دروازہ) سے بلایا جائے گا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ! وہ شخص جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا اسکے لئے کیا کرنا ضروری ہے؟ اور کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہاں! اور مجھے اللہ کے کرم سے امید ہے کہ تم انہی میں ہو گے"۔

۱۰۸......حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و

۱۰۸......ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ روایت (کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ صاحب صدقہ، صاحب نماز، صاحب جہاد اور روزہ داروں کو جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا) مروی ہے۔

---

❶ اس حدیث میں ایک حکم تو یہ ہے کہ بغیر اجازت شوہر کے نفلی روزہ رکھنا یا کوئی اور ایسی نفلی عبادت کرنا جس میں شوہر کا حق فوت ہوتا ہو بیوی کے لئے جائز نہیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جب شوہر کی موجودگی میں کسی نامحرم کو گھر میں نہ آنے دینا اس کی ذمہ داری ہے تو شوہر کی غیر موجودگی میں بطریقِ اولیٰ واجب ہو گا کہ نامحرم کو گھر میں نہ آنے دے۔
تیسرا حکم اس حدیث میں یہ دیا گیا کہ بیوی کو شوہر کے مال میں سے تھوڑا بہت خرچ کرنے کی اجازت ہے۔ خواہ شوہر نے اسے خرچ کرنے کی صریح اجازت نہ دی ہو لیکن عرفاً اجازت ہو مثلاً گھر کے خرچ کے لئے شوہر جو پیسے دیتا ہو اس میں سے بیوی کچھ نہ کچھ صدقہ کر سکتی ہے۔ اور ایسے خرچ کے لئے صریح اجازت کی ضرورت نہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ

۱۰۹......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ ذَلِكَ الَّذِي لا تَوى عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

۱۰۹...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں دو جوڑے خرچ کئے (کسی بھی چیز کے) اسے جنت کے دربان ہر دروازہ سے پکاریں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں آؤ آؤ''۔ یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: یارسول اللہ! ایسے شخص کو تو جنت میں داخل ہونے میں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: مجھے اللہ کے فضل سے امید ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو گے۔

۱۱۰......حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الاشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلا دَخَلَ الْجَنَّةَ

۱۱۰...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک بار فرمایا:
تم میں سے کس نے روزہ کی حالت میں صبح کی؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے۔ پھر آپؐ نے فرمایا:
تم میں سے آج کون جنازہ کے ساتھ گیا؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں!
پھر آپؐ نے پوچھا:
تم میں سے کس نے مسکین کو آج کھانا کھلایا؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں نے۔ پھر آپؐ نے فرمایا:
تم میں سے کس نے آج مریض کی عیادت کی؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں نے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے اندر یہ ساری باتیں جمع ہو جاتی ہیں تو وہ جنت میں ضرور داخل ہو گا۔

باب-۲۱ باب الحثّ على الإنفاق وكراهة الإحصاء

راہِ خدا میں خرچ کی فضیلت اور گن گن کر رکھنے کی کراہت کا بیان

۱۱۱......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

۱۱۱...... حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''خرچ کیا کر اور گن گن کر نہ رکھ اللہ تعالیٰ بھی تجھے گن گن کر عطا کریں گے''۔

قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْفِقِي أَوِ انْضَحِي أَوِ انْفَحِي وَلا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ

۱۱۲...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْفَحِي أَوِ انْضَحِي أَوْ أَنْفِقِي وَلا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَلا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ

۱۱۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ آپؐ نے فرمایا: "سینت سینت کر (شمار کر کے) اور جمع کر کر کے مت رکھ اللہ تعالیٰ بھی سینت سینت کر (شمار کر کے) عطا فرمائیں گے"۔

۱۱۳...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۱۱۳...... ان اسناد سے بھی حسب سابق روایت مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شمار کر کے اور گن گن کر جمع کر و ورنہ اللہ تعالیٰ بھی اپنی نعمتیں گن گن کر عطاء فرمائیں گے۔

۱۱٤...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ

۱۱۴...... حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میرے پاس تو کچھ مال ہے نہیں سوائے اس کے جو حضرت زبیرؓ (شوہر) مجھے دیتے ہیں تو اگر میں ان کے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کروں تو مجھے کوئی گناہ تو نہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کیا کر اور حفاظت سے مت جمع کیا کر اللہ تعالیٰ بھی اپنے پاس محفوظ رکھ لے گا (اور تجھے نہیں دے گا، مال کا جمع کرنا اللہ کو پسند نہیں جو مال اللہ دے اسے اللہ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق خرچ کر دینا چاہیئے)۔

باب-۲۲ باب الحثّ على الصّدقة ولو بالقليل ولا تمتنعُ من القليل لاحتقاره

صدقہ خواہ مقدار میں تھوڑا ہو خرچ کرنا چاہیئے

۱۱٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

۱۱۵...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی ہرگز اپنی پڑوسن (کے ہدیہ کو) حقیر مت خیال کرے خواہ وہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو"۔ (1)

---

(1) عموماً ہمسایہ میں خواتین کچھ نہ کچھ بھجواتی رہتی ہیں ایک دوسرے کے یہاں تو اگر کوئی ادنیٰ چیز بھی بھیجے تو اسے حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے اور اسی طرح اگر کسی کے ہاں کچھ بھیجنے کا دل چاہ رہا ہے تو اس بات کو نہیں سوچنا چاہیئے کہ یہ تو بہت حقیر سی چیز ہے اسے کیا بھیجوں۔

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

باب-۲۳ باب فضل إخفاء الصّدقة

صدقہ مخفی طور پر کرنا چاہیئے

۱۱۶......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

۱۱۶......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: "سات قسم کے آدمی وہ ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ سایہ عطا فرمائیں گے ایسے دن جب کہ اس کے سایہ کے علاوہ دوسرا سایہ نہ ہوگا۔
پہلا عادل حکمران (جو انصاف کا بول بالا کرے اور کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرے) دوسرا وہ نوجوان کہ اللہ کی عبادت میں اس کی نشو ونما ہوئی ہو (نوجوانی سے ہی بندگی اور عبادت میں لگا رہتا ہے) تیسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (کہ کب نماز کا وقت ہو تو جا کر نماز ادا کروں) چوتھے وہ دو شخص جو اللہ کے لئے محبت کرتے ہوں اور اللہ کی خاطر ملتے ہوں اور اسی کی خاطر جدا ہوتے ہوں (یعنی ان کی محبت و نفرت ذاتی اغراض کے بجائے اللہ اور دین کی بنیاد پر ہو) پانچویں وہ شخص جسے کوئی حسب و نسب اور حُسن والی عورت بدکاری کی دعوت دے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اس کے خوف کی وجہ سے تمام حالات سازگار ہونے کے باوجود زنا نہ کرے) چھٹے وہ شخص جو اس طرح خفیہ طریقہ سے صدقہ دے کہ اس کے دائیں ہاتھ کو بھی یہ معلوم نہ ہو کہ بائیں نے کیا خرچ کیا ہے۔ ساتویں وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں (سے آنسو) بہنے لگیں۔

۱۱۷......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ وَقَالَ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ۔

۱۱۷......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک وہ آدمی ہے جس کا دل مسجد میں معلق ہو جب اس سے نکلے جب اس سے نکلے یہاں تک کہ اس کی طرف لوٹ آئے۔ (بقیہ حسب سابق روایت ہے)

باب-۲۴ باب بيان أن أفضل الصدقة صدقةُ الصحيح الشحيح

خوشحالی اور صحت کی حالت کا صدقہ سب سے افضل صدقہ ہے

١١٨...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ فَقَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

١١٨...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ سب سے عظیم ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو خوشحالی اور تندرستی کی حالت میں صدقہ دے کہ تجھے فقر و تنگدستی کا اندیشہ بھی دامن گیر ہو اور مالداری کی امید بھی ہو (کیونکہ ایسے حالات میں انسان کو پیسے کی محبت زیادہ ہوتی ہے اور پیسے کے بہت سے مصارف اس کے سامنے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ افضل ہوتا ہے) اور تو صدقہ دینے میں اتنی تاخیر مت کر کہ جان حلقوم میں اٹک جائے اور پھر اس وقت تو کہے کہ اتنا فلاں کا ہے اتنا فلاں کا اور اتنا فلاں کا۔ [1]

١١٩...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا فَقَالَ أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

١١٩...... حضرت ابو ہریرہؓ سے یہی حدیث ذرا سے فرق کے ساتھ منقول ہے۔ اس روایت میں فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سے صدقہ کا ثواب بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سن تیرے باپ کی قسم! تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ اس صدقہ کا دینا افضل ہے جب تو تندرست ہو اور ایسی حالت میں ہو جس میں لوگ بخل کرتے ہیں اور تو فقر و فاقہ کا خوف کرے اور مال کے باقی رکھنے کا امیدوار ہو تو تو تاخیر نہ کر یہاں تک کہ سانس گلے میں آجائے اور تو کہے فلاں کیلئے اتنا اور فلاں کو اتنا دے دو حالانکہ وہ تو فلاں کا ہو چکا۔

١٢٠...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

١٢٠...... ان اسناد سے بھی سابقہ روایت مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ اس نے پوچھا: کون سا صدقہ افضل ہے؟

---

[1] تو بالکل قریب المرگ اور لب گور ہونے کے بعد صدقہ دینا کوئی کمال نہیں کیونکہ اسوقت تو انسان سوچتا ہے کہ اب تو مر رہا ہوں یہ پیسہ میرے تو ساتھ جائے گا نہیں تو اب صدقہ کرنے لگتا ہے تو یہ تو مجبوری اور مارے باندھے کا صدقہ ہوا کیونکہ اب تو وہ صدقہ کرے یا نہ کرے مال تو اب دوسروں کے ہاتھ میں چلا ہی گیا اصل تو یہ ہے کہ جب قویٰ مضبوط اور امیدیں طویل ہوں اسوقت راہ خدا میں خرچ کرے۔

باب-۲۵ باب بيان أن اليد العُليا خيرٌ من اليد السُفلى وأن اليد العُليا هي المُنفقةُ وأن السُفلى هي الآخذةُ

دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے

۱۲۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ

۱۲۱...... حضرت عبداللہؓ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے منقول ہے کہ ایک بار آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور صدقہ اور سوال کرنے سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے آپؐ نے فرمایا:
"اونچا ہاتھ (دینے والا ہاتھ) بہتر ہے نیچے (لینے والے) ہاتھ سے اور اونچا ہاتھ خرچ کرنے والا ہوتا ہے جب کہ نیچا ہاتھ مانگنے والا ہوتا ہے"۔

۱۲۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

۱۲۲...... حضرت حکیمؓ بن حزام بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کے ساتھ دیا جائے (یعنی جسے دینے کے بعد انسان غنی رہے یہ نہ ہو کہ آپ سب مال لٹا کر خود محتاج ہو کر بیٹھ گیا کہ مانگنے کی نوبت آگئی) اور بلند ہاتھ نچلے ہاتھ سے زیادہ بہتر ہے، اور خرچ کی ابتدا اھل و عیال سے کرنی چاہیئے (وہ لوگ جن کا نفقہ انسان کی ذمہ داری ہے، ان پر خرچ کرنا پہلے ضروری ہے)۔

۱۲۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

۱۲۳...... حضرت حکیمؓ بن حزام فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپؐ نے مجھے عطا فرمادیا، میں نے دوبارہ مانگا تو آپؐ نے پھر دے دیا، سہ بارہ مانگا تو پھر دے دیا اور فرمایا:
"یہ مال (دولت) بڑا سرسبز اور میٹھا معلوم ہوتا ہے (کہ انسان ہر طرح سے اسے لینے کے لئے تیار ہوتا ہے) لیکن جو اسے نفس کے غِناء سے لیتا ہے (زبردستی مانگ کر نہیں لیتا) تو اس کے مال میں برکت دی جاتی ہے اور جو اشرافِ نفس اور ذلت کے ساتھ مال لیتا ہے اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی۔ اس کا حال ایسے ہی ہوتا ہے جیسے کوئی شخص کھانا کھائے لیکن پیٹ نہ بھرے، اور اونچا (دینے) والا ہاتھ نیچے (لینے) والے ہاتھ سے بہتر ہے"۔ ❶

---

❶ آنحضرت ﷺ نے حضرت حکیمؓ کے بار بار سوال کرنے سے یہ محسوس کیا کہ مال کی محبت اور کسی قدر حرص موجود ہے تو اس کے ازالہ کے لئے یہ باتیں ارشاد فرمائیں۔ سبحان اللہ! کتنے عمدہ اور نفسیاتی طریقہ سے حضور علیہ السلام نے دل سے مال کی محبت کو کم...... (جاری ہے)

١٢٤......حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

۱۲۴...... حضرت ابوامامہ باھلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابن آدم! تو زائد از ضرورت مال کو خرچ کردے (دین اور اللہ کی راہ میں یا اپنی ضروریات میں) اور اگر تو اسے روکے رکھے تو یہ تیرے لئے برا ہے البتہ ضرورت کے مطابق روکنے، اور جمع رکھنے میں تجھ پر کوئی ملامت نہیں، خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کر، اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔

باب-۲۶ باب النهي عن المسألة
مانگنے کی ممانعت کا بیان

١٢٥......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ

قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ

إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

۱۲۵...... حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ تم لوگ احادیث کی کثرتِ روایت سے اجتناب کیا کرو سوائے ان احادیث کے جو حضرت عمرؓ کے عہد میں روایت کی گئیں ہیں کیونکہ حضرت عمرؓ اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں کو خوف دلایا کرتے تھے (کہ حضور اقدس ﷺ سے غلط بات منسوب کرنا سخت گناہ ہے) (اس کے بعد حضرت معاویہؓ نے حدیث بیان کی کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ؐ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی فقاہت وفہم عطا فرماتے ہیں"۔

اور میں نے حضور علیہ السلام سے سنا آپ ؐ فرماتے تھے کہ: "میں تو صرف ایک خزانچی ہوں لہٰذا میں جس کو اپنے دل کی رغبت وخوشی سے دوں تو اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جسے مانگنے اور اس کے تنگ کرنے کی بناء پر دوں تو اس کی حالت اس شخص کی سی ہے جو کھاتا تو (خوب) ہے لیکن سیر نہیں ہوتا"۔

١٢٦......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هَمَّامٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُلْحِفُوا فِي

۱۲۶...... حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ مانگنے میں اصرار وضد مت کیا کرو، خدا کی قسم! تم میں سے جو بھی مجھ سے مانگتا ہے اور میں اس کے سوال پر اسے مال نکال کر دیتا ہوں

(گذشتہ سے پیوستہ)...... فرمایا۔ یہی طریقہ تربیت وتعلیم تھا حضور اکرم ﷺ کا جس سے آپ نے صحابہ کی تربیت فرمائی کہ جہاں کوئی اسلام کے مزاج کے خلاف کوئی بات دیکھی فوراً اس کی اصلاح فرمائی۔

الْمَسْأَلَةِ فَوَاللهِ لا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ

حالانکہ میری طبیعت میں ناگواری ہوتی ہے تو کیسے اس کے مال میں برکت ہو گی جو میں نے اسے دیا ہو۔

۱۲۷...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ فَأَطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ عَنْ أَخِيهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

۱۲۷...... حضرت عمروؒ بن دینار (مشہور تابعی) کہتے ہیں کہ میں حضرت وہبؒ بن منبہ کے گھر جو کہ صنعاء میں تھا گیا انہوں نے مجھے اپنے گھر کے اخروٹ کھلائے اور اپنے بھائی ہمامؒ بن منبہ سے یہی حدیثِ بالا (بعینہٖ من و عن) بیان کی۔

۱۲۸...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللهُ

۱۲۸...... حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین کی فہم و فقاہت نصیب فرماتے ہیں۔ اور فرمایا کہ "میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں (سرکاری خزانہ کو) دینے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں"۔

۱۲۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي لا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا

۱۲۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسکین یہ دردر مانگنے والا شخص نہیں ہے جو لوگوں کے گرد منڈلاتا رہتا ہے اور ایک دو لقمے اور ایک دو کھجوریں اسے لوٹا دیتی ہیں (یعنی ایک دو لقموں یا کھجوروں سے ہی ٹل جاتا ہے) صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ! پھر مسکین کون ہے؟ فرمایا: جو اتنا خرچ نہ پاسکے کہ ضروریات کے بارے میں بے نیاز ہو جائے اور نہ ہی لوگ (عام طور پر) اسے مسکین سمجھتے ہوں کہ اسے (مسکین سمجھ کر ہی) صدقہ دے دیا کریں اور وہ خود بھی لوگوں سے مانگتا نہ ہو"۔

۱۳۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ "لا

۱۳۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسکین وہ شخص نہیں ہے جسے ایک یا دو کھجوریں اور ایک دو لقمے ٹال دیں، بلکہ مسکین وہ ہے جو (ضرورت کے باوجود) سوال سے اجتناب کرتا ہے اور یہاں پر اگر تم چاہو تو یہ آیت کریمہ پڑھ سکتے ہو: **لایسألون الناس إلحافاً** (وہ مساکین جو لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے)۔

يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا"

۱۳۱...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيكُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ

۱۳۱...... اس سند سے بھی سابقہ روایت مروی ہے کہ مسکین وہ شخص نہیں ہے جسے ایک دو کھجوریں اور ایک دو لقمے ٹال دیں بلکہ مسکین وہ ہے جو (ضرورت کے باوجود) سوال نہ کرے... الخ

۱۳۲...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاعْلَى بْنُ عَبْدِ الاعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللهَ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ

۱۳۲...... حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی آدمی میں ہمیشہ مانگنے کی عادت موجود رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا تک نہ ہوگا (بھیک مانگنے کی نحوست کی وجہ سے)۔

۱۳۳...... وحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَخِي الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُزْعَةٌ

۱۳۳...... ان راویوں سے سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں مزعة (ٹکڑا) کا لفظ نہیں ہے۔

۱۳۴...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ

۱۳۴...... حضرت حمزہؓ بن عبداللہؓ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد (ابن عمرؓ) سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر ذرا بھی گوشت نہیں ہوگا"۔

۱۳۵...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الاعْلَى قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ

۱۳۵...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لئے (نہ کہ کسی ضرورت وحاجت کی وجہ سے) دوسروں سے مانگتا پھرتا ہے تو وہ درحقیقت انگارے مانگ رہا ہے لہٰذا چاہے تو (اُن انگاروں کو کم کردے) اور چاہے تو (انگاروں میں اضافہ کردے) زیادہ لے کر۔

۱۳۶...... حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الاحْوَصِ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ

۱۳۶...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا:
"تم میں سے کوئی صبح کو اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لادے اور (اسے فروخت کرکے) خود بھی لوگوں سے مانگنے سے بچے اور صدقہ بھی دے یہ بہتر ہے

وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

اس بات سے کہ (اللہ کے نام پر بھیک) مانگے پھر اسے دے دی جائے یا اسے منع کر دیا جائے (یہ اس کا نصیب) کیونکہ اونچا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتداء اہل وعیال سے کرنا ضروری ہے۔

۱۳۷ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللهِ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَيَانٍ

۱۳۷ ...... حضرت قیسؒ بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوہریرہؓ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا:
"نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے "خدا کی قسم! تم میں سے کوئی صبح کو اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لاد کر اسے بیچے تو یہ اس کیلئے بہتر ہے"۔ آگے سابقہ حدیث کے مثل بیان کیا۔

۱۳۸ ...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا يُعْطِيهِ أَوْ يَمْنَعُهُ

۱۳۸ ...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے کوئی لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر اسے بیچے (اور اس سے نفع کمائے) یہ بہتر ہے اس بات سے کہ وہ کسی آدمی سے سوال کرے پھر وہ اسے دے یا منع کر دے (اور یہ بھی معلوم نہیں کہ ملے گا یا نہیں لیکن نفس کی تذلیل تو ہو ہی گئی)۔

۱۳۹ ...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَلَمَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ أَمَّا هُوَ فَحَبِيبٌ إِلَيَّ وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً

۱۳۹ ...... حضرت ابو ادریس الخولانیؒ، ابو مسلم الخولانیؒ سے روایت کرتے ہیں، ابو مسلمؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک حبیب اور امانتدار شخص نے کہ مجھے وہ بہت محبوب اور میرے نزدیک امانت دار ہے بیان کیا اور وہ ہیں عوفؓ بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم تقریباً ۹ یا ۸ یا سات افراد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپؐ نے فرمایا:

فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ قَالَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ عَلَى أَنْ

تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے چند ہی روز قبل بیعت کی تھی لہٰذا عرض کیا کہ: یارسول اللہ! ہم آپ ﷺ سے بیعت کر چکے ہیں۔
آپؐ نے پھر فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔
آپؐ نے پھر فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟ ہم نے (پہلے تو) اپنے ہاتھ (بیعت کے واسطے) پھیلا دیئے اور پھر عرض کیا: یارسول اللہ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں اب کس چیز پر آپ سے

تَعْبُدُوا اللهَ وَلا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ

بیعت کریں؟ فرمایا: اس بات پر کہ اللہ کی بندگی کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، اور پانچوں نمازوں پر (کہ نماز نہ ضائع کرو گے) اور اللہ کی اطاعت کرو گے، اور ایک بات چپکے سے کہی اور فرمایا: لوگوں سے کچھ نہ مانگو گے۔

عوفؓ بن مالک کہتے ہیں کہ پھر میں نے ان حاضرینِ مجلس میں سے بعض کو دیکھا کہ ان کا کوڑا بھی گر جاتا تھا (سواری پر سے) تو اسے اٹھانے کے لئے بھی کسی کو نہ کہتے (کہ کہیں یہ بھی سوال میں داخل نہ ہو جائے)۔

باب-٢٧ باب منْ تحلّ له الْمسْألة

کس شخص کے لئے سوال جائز ہے؟

١٤٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلالِيِّ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لا تَحِلُّ إِلا لِأَحَدِ ثَلاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا

١٤٠...... حضرت قبیصہؓ بن المخارق الہلالی فرماتے ہیں کہ میں ایک بڑے قرضہ کا بوجھ اٹھا بیٹھا تھا (ادائیگی کے اسباب نہ تھے) لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے کچھ قرض کے بارے میں سوال کروں۔ آپؐ نے فرمایا: جب تک ہمارے پاس صدقہ کا مال نہیں آجاتا اس وقت تک تم ٹھہر جاؤ تاکہ ہم اس میں سے تمہیں کچھ دیں۔ اسکے بعد آپؐ نے فرمایا:

اے قبیصہ! سوال کرنا اور مانگنا جائز نہیں ہے سوائے تین میں سے ایک کیلئے، ایک اس شخص کیلئے جو قرضہ کے بوجھ تلے دبا ہو تو اس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے اس وقت تک کہ اسے اتنا مال مل جائے جس سے وہ قرض ادا کر سکے، اس کے بعد مانگنے سے رک جانا چاہیئے۔

اور ایک اس شخص کے لئے جس کے مال میں کوئی ناگہانی آفت آگئی ہو جس سے اس کا سارا مال ضائع ہو گیا ہو تو اس کے لئے بھی سوال جائز ہو جاتا ہے، پھر جب اسے گذر اوقات کے مطابق مل جائے تو سوال سے رک جانا ضروری ہے۔

تیسرے وہ شخص کہ جو فاقہ زدہ ہو اور اسکی قوم کے تین اہل دانش اسکے فاقہ زدہ ہونے کی شہادت دیں تو اسکے لیے بھی گذر اوقات کے درست ہونے تک مانگنا جائز ہے۔ ان تین باتوں کے علاوہ سوال کرنا اے قبیصہ! حرام ہے (اور جو ان باتوں کے بغیر مانگ کر) کھاتا ہے تو وہ حرام کھاتا ہے۔

باب-۲۸ باب جواز الاخذ بغیر سوال ولا تطلع

بغیر مانگے اور اشراف کے جو مال آئے اسے لینا جائز ہے

۱۴۱...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

۱۴۱...... حضرت سالمؒ بن عبد اللہؓ بن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: رسول اللہ ﷺ (بعض اوقات) مجھے کچھ مال عطا فرمایا کرتے تھے تو میں عرض کرتا: مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیجئے۔ ایک بار مجھے کچھ مال عنایت فرمایا تو میں نے (حسب سابق) عرض کیا کہ جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو اسے عطا فرمائیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے لے لو، جو مال تمہارے پاس بغیر اشراف (دل کی خواہش) اور سوال کے آئے اسے لے لیا کرو، اور اس مال کی خواہش مت کرو۔

۱۴۲...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ أَعْطِهِ يَا رَسُولَ اللهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ

۱۴۲...... حضرت سالمؒ بن عبد اللہؓ اپنے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ بن الخطاب کو مال عطا فرمایا کرتے تھے، حضرت عمرؓ ان سے کہتے کہ یا رسول اللہ! جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو اسے عنایت فرمائیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے لے لو چاہے استعمال کرو چاہے صدقہ دے دو، جو مال تمہارے پاس بغیر اشرافِ نفس اور سوال کے آئے تو اسے لے لیا کرو البتہ اس مال کے پیچھے مت لگا کرو۔

حضرت سالمؒ فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے ابن عمرؓ کسی سے کچھ مانگا نہ کرتے تھے اور جب کوئی کچھ دے کر لینا چاہتا تو اسے واپس نہ دیتے تھے۔

۱۴۳...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۴۳...... ان راویوں سے بھی مذکورہ حدیث منقول ہے کہ آپ ﷺ حضرت عمرؓ کو مال عطا فرمایا کرتے تھے، حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو اس کو یہ مال عنایت فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو لے لو اور جہاں چاہے خرچ کرو جو مال تمہارے پاس بغیر سوال کے آئے اس کو لے لیا کرو.... الخ۔

۱٤٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْه عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَجْرِي عَلَى اللهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ

۱۴۴...... حضرت ابن الساعدی المالکیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ بن الخطاب نے صدقہ (وصول کرنے) کا عامل مقرر فرمایا۔ جب میں صدقات (زکوۃ وغیرہ) وصول کر کے فراغت حاصل کر چکا اور تمام مال انہیں (حضرت عمرؓ) کو ادا کر چکا تو انہوں نے میرے لئے عُمالہ کا حکم دیا (کہ مجھے دے دیا جائے) میں نے عرض کیا کہ میں نے تو یہ کام اللہ کے لئے کیا ہے اور میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: جو تمہیں دیا جا رہا ہے اسے لے لو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں صدقات وصول کئے تھے تو آپؐ نے مجھے اجرت عطا فرمائی تھی۔ میں نے وہی بات عرض کی تھی جو تم نے کہی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

”جب تمہیں کوئی چیز بغیر تمہارے مانگے دی جائے تو پھر اسے کھاؤ (استعمال کرو) اور صدقہ بھی دو“۔

١٤٥...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الايْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الاشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۱۴۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث بعینہٖ منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک صحابی کو آپ ﷺ کا یہ فرمان بیان فرمایا: جب تمہیں کوئی چیز بغیر تمہارے مانگے دی جائے تو پھر اسے کھاؤ اور صدقہ بھی دو۔ (لیکن اس روایت میں صحابی کا نام ابن ساعدی کی بجائے ابن سعدی ہے)۔

باب-۲۹ باب كراهة الحرص على الدُّنيا

حرصِ دنیا کی مذمت

١٤٦...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ

۱۴۶...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت کے معاملہ میں جوان ہوتا ہے۔ زندگی اور جینے کی محبت اور مال کی محبت میں“۔

١٤٧...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولُ الْحَيَاةِ

۱۴۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھے آدمی کا دل زندگی کے لمبے ہونے اور مال کی محبت میں جوان رہتا ہے۔

وَحُبُّ الْمَالِ

١٤٨ ...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ

۱۴۸ ...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہوتا ہے اور اس میں دو چیزیں جوان ہوتی رہتی ہیں مال اور عمر پر حرص۔

١٤٩ ...... و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ

۱۴۹ ...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: پھر وہی حدیث جو اوپر گزری بیان فرمائی۔

١٥٠ ...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ

۱۵۰ ...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن دو چیزیں جوان رہتی ہیں مال اور عمر پر حرص۔

١٥١ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ

۱۵۱ ...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر ابنِ آدم کے پاس مال (و دولت دنیا) کی دو وادیاں ہوں تو بھی وہ تیسری کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے اور ابنِ آدم کے پیٹ کو صرف (قبر کی) مٹی ہی بھرتی ہے۔ سوائے اس کہ جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ سے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے"۔

١٥٢ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَلَا أَدْرِي أَشَيْءٌ أُنْزِلَ أَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُولُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ

۱۵۲ ...... حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے اور میں نہیں جانتا تھا یہ بات اتری تھی یا آپ ﷺ خود فرماتے تھے۔ (بقیہ حدیث روایت ابو عوانہ کی طرح ہے)۔

١٥٣ ...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنَّ لَهُ وَادِيًا آخَرَ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ

۱۵۳ ...... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر ابن آدم کی سونے کی وادی ہو تو وہ یہ چاہتا ہے کہ ایک اور بھی وادی اس کے پاس ہو اور اس کا منہ سوائے (قبر کی) مٹی کے اور کوئی چیز ہرگز نہیں بھرے گی۔ اور اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں"۔

إلا التُّرَابُ وَاللهُ يَتُوبُ عَلى مَنْ تابَ

١٥٤...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَالا لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إلا التُّرَابُ وَاللهُ يَتُوبُ عَلى مَنْ تَابَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لا

وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ فَلا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ

١٥٥...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الاسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بُعِثَ أَبُو مُوسى الاشْعَرِيُّ إلى قُرَّاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَنْتُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوهُ وَلا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الامَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِي الطُّولِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَاءَةَ فَأُنْسِيتُهَا غَيْرَ أَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إلا التُّرَابُ

وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِإِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَأُنْسِيتُهَا غَيْرَ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِي أَعْنَاقِكُمْ فَتُسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۵۴...... حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے:

"اگر ابنِ آدم کے پاس مال کی ایک وادی ہو تو وہ چاہتا ہے کہ اس جیسی ایک اور وادی اس کے پاس ہو، ابنِ آدم کے نفس کو سوائے مٹی کے کوئی نہیں بھرے گا اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں"۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات (مذکورہ) قرآن کریم میں سے ہے یا نہیں؟ اور زہیر کی روایت میں ابن عباسؓ کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔

۱۵۵...... حضرت ابوالاسودؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ الاشعریؓ نے اہل بصرہ کے قرّاء کو بلا بھیجا وہ سب کے سب تین سو قرّاء ان کے پاس آگئے اور ان کے سامنے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ ابو موسیٰؓ نے فرمایا: تم لوگ بصرہ کے بہترین لوگ اور ان کے قرّاء ہو، لہٰذا قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہو اور تم پر زیادہ مدّت گذر جانے کی وجہ سے سستی نہ طاری ہو جائے کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں جس طرح تم سے پہلی امتوں کے قلوب سخت ہو گئے تھے۔ ہم ایک سورت جو اپنی طوالت اور سخت وعیدوں کی بناء پر سورۂ توبہ سے مشابہہ تھی پھر وہ مجھ سے بھلادی گئی۔ سوائے اس ایک بات کے جو مجھے یاد ہے کہ: اگر ابنِ آدم کی مال و دولت کی دو وادیاں ہوں تو ایک اور وادی کی تلاش کرتا پھرے اور ابن آدم کا پیٹ مٹی ہی بھرے گی۔

اور اسی طرح ہم ایک اور سورت جو مسبّحات[1] میں سے کسی کے مشابہہ تھی پڑھا کرتے تھے، پھر وہ مجھ سے بھلادی گئی سوائے ایک بات کے جو مجھے یاد ہے کہ: اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں، اور ایسی بات تمہاری گردنوں میں گمراہی کے طور پر لکھ دی جائے گی اور قیامت کے روز تم سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

---

[1] مسبّحات سے مراد وہ سورتیں ہیں جو سبّح یا یسبّح سے شروع ہوتی ہیں۔

باب-۳۰ بَاب فضل القناعة والحث عليها
قناعت کی فضیلت وترغیب کا بیان

۱۵۶...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

۱۵۶...... حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مالداری اور غنا یہ نہیں کہ سامان بہت زیادہ ہو بلکہ غنا و مالداری تو نفس کی ہوتی ہے"۔

باب-۳۱ بَاب التحذير من الاغترار بزينة الدينا وما يبسط منها
کثرتِ دنیا سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے

۱۵۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ
قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لا وَاللهِ مَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلا مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْخَيْرَ لا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوَ خَيْرٌ هُوَ إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ أَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذْ مَالا بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ

۱۵۷...... حضرت ابوسعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا: نہیں! خدا کی قسم! اے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا ڈر نہیں سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ دنیا کی زینت و رونق کے سامان تمہیں عطا فرمائیں گے (ان سے ڈرتا ہوں کہ کہیں تم ان میں پڑھ کر آخرت سے غافل نہ ہو جاؤ) ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا خیر بھی شر کی آمد کا باعث بن جاتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے کچھ سکوت فرمایا، پھر ارشاد فرمایا تم نے کیا کہا؟ وہ شخص کہنے لگے کہ یارسول اللہ! کیا خیر کا نتیجہ شر کی صورت میں بھی برآمد ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے لیکن اتنی بات ہے کہ موسمِ بہار میں سبزہ اگتا ہے وہ نہ تو ہیضہ سے مارتا ہے اور نہ ہی قریب المرگ کرتا ہے سوائے اس کے کہ جو سبزہ کھاتا ہے (اور کھاتا رہتا ہے) یہاں تک کہ اس کی کوکھیں پھول جاتی ہیں اور سورج کے سامنے ہوتا ہے تو ہگنے موتنے لگتا ہے، اس سے فارغ ہو کر پھر جگالی کرنے لگتا ہے، پھر دوبارہ ہگنے موتنے میں لگ جاتا ہے بعدازاں پھر کھانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔[1]

---

[1] مقصد یہ ہے کہ بہار کے موسم میں پیدا ہونے والا سبزہ بھی تمہارے نزدیک خیر اور بھلائی ہے اور حقیقتاً وہ خیر ہی کا ذریعہ ہے کہ تم اس سے نفع حاصل کرتے ہو اور نہ ہی اسے کھانے سے کسی کو ہیضہ ہوتا ہے نہ ہی کوئی مرتا ہے لیکن ایک جانور اگر مستقل اسے کھاتا رہے، پھر جب خوب پیٹ بھر جائے تو ہگنے موتنے میں لگ جائے۔ جب اس سے فارغ ہو جائے تو پھر دوبارہ کھانے میں لگ جائے اور یہی کرتا رہے تو وہ تو بہت جلد مر جائے گا۔ اسی طرح یہ مال دینا بھی تمہارے لئے خیر ہے لیکن اگر اسی میں لگے رہو گے شب و روز اسی میں اپنی توانائیاں لگاؤ گے تو تمہیں بھی دنیا کی بد ہضمی ہو جائے گی اور یہ خیر تمہارے لئے دنیا و آخرت میں شر کا ذریعہ بن جائے گی، لہٰذا معلوم...... (جاری ہے)

فِيهِ وَمَنْ يَأْخُذُ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

لہٰذا جو شخص مال کو اپنے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اسے اس کے مال میں برکت کر دی جاتی ہے، اور جو بغیر حق کے وصول کرتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھاتا رہتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

۱۵۸...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بَرَكَاتُ الارْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

۱۵۸...... اس سند سے بھی سابقہ مضمون ہی کی حدیث مروی ہے معمولی تغیرات کے ساتھ وہ یہ کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد مبارک فرمایا کہ خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور اخیر میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اس کو (یعنی مال کو حق کی راہ سے لیا اور راہ حق میں رکھا (خرچ کیا) تو کیا خوب اس سے مدد ملتی ہے (یعنی برکت) (بقیہ حدیث حسب سابق ہے)۔

۱۵۹...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ

۱۵۹...... حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے، آپؐ نے فرمایا: اپنے بعد مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خوف اس چیز کا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جو دنیا کی زینت و رونق (کے اسباب و سامان) کھول دیں گے (اور مال و اسباب کی فراوانی ہو گی تو کہیں تم اس میں کھو نہ جاؤ اور اللہ و آخرت سے غافل نہ ہو جاؤ)۔

ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا خیر کا نتیجہ کبھی کبھی شر کی صورت میں بھی بر آمد ہوتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے سکوت فرمایا: اس سے کہا گیا کہ: تمہارا کیا عجیب حال

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہوا کہ خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے مگر اس وقت جب کہ اسے حد کے اندر استعمال کیا جائے۔ حد سے تجاوز کر جائے تو وہ شر کی صورت میں بر آمد ہوتا ہے۔

عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا السَّائِلَ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہے کہ تم تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرتے ہو اور آپؐ علیہ السلام تم سے بات نہیں کرتے (اس شخص کو لعن طعن کی)۔
حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں ہم نے دیکھا کہ شاید آپؐ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے، جب اس حالت سے افاقہ ہوا تو آپؐ نے پیشانی سے پسینہ پونچھا اور فرمایا: وہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ گویا آپؐ نے اس کی تعریف فرمائی۔ اور فرمایا: خیر کا نتیجہ شر کی صورت میں ظاہر نہیں ہوتا۔ پھر وہی سبزہ والی مثال (جو کہ گذشتہ حدیث میں ہے) بیان فرمائی اور فرمایا کہ یہ مال بہت سرسبز اور میٹھا میٹھا ہے۔ بہترین مسلمان مالدار وہ ہے جو اس مال سے مسکین، یتیم اور مسافروں کو دے اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا اور فرمایا کہ جو شخص بغیر حق کے مال لے لے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کھاتا ہو لیکن پیٹ نہ بھرے اور ایسا مال قیامت کے روز اس کے اوپر گواہ بن جائے گا"۔

باب-۳۲ باب فضل التعفف والصبر والقناعة والحث على كل ذلك

صبر و قناعت اور ہر حال میں سوال سے بچنے کی فضیلت و ترغیب

۱۶۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ عَطَاءٍ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ

۱۶۰...... حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے کچھ سوال کیا (مانگا) آپؐ نے انہیں دے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا آپؐ نے پھر دے دیا (آپؐ مسلسل دیتے رہے) یہاں تک کہ جو کچھ مال آپؐ کے پاس تھا ختم ہو گیا، آپؐ نے ارشاد فرمایا میرے پاس جو بھی مال ہوتا ہے میں اسے تم سے بچا کر ذخیرہ کر کے ہرگز نہیں رکھتا، اور جو سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سوال سے بچا ہی لیتا ہے، اور جو مخلوق سے بے نیاز ہونا چاہے تو اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو صبر کرنے کی کوشش کرے اللہ اسے صبر دے دیتا ہے اور کسی کو صبر سے زیادہ بہترین اور وسعت والی عطاء نہیں دی گئی"۔

۱۶۱...... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۶۱...... ان راویوں سے بھی سابقہ حدیث والا مضمون بعینہٖ منقول ہے۔

۱۶۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

۱۶۲...... حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، سے روایت

عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ وَهُوَ ابْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
بے شک جو شخص اسلام لایا اور اسے کفایت کے مطابق رزق دے دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اسے دیا ہے اس پر قناعت نصیب کردی تو وہ کامیاب وفلاح یاب ہو گیا"۔

۱۶۳......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الاشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الاعْمَشُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ كِلاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا

۱۶۳......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے) فرماتے تھے: اے اللہ! محمدؐ کی آل و اولاد کا رزق ضرورت کے مطابق رکھئے"۔ (اتنا کہ غذائی اور دوسری انسانی و بشری ضروریات پوری ہوتی رہیں اور کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے اس سے زائد نہ دیجئے کہ اس کو سنبھالنا، جمع رکھنا اور آخرت میں حساب کتاب دینا بڑا سخت معاملہ ہے)۔

باب-۳۳ باب اعطاء المؤلفة ومن يخاف على ايمانه ان لم يعط واحتمال من سال بجفاء لجهله وبيان الخوارج واحكامهم

مؤلفۃ القلوب کو مال دینے اور خوارج کے احکام کا بیان

۱٦٤......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَسْمًا فَقُلْتُ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ لَغَيْرُ هَؤُلَاءِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ قَالَ إِنَّهُمْ خَيَّرُونِي أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ أَوْ يُبَخِّلُونِي فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ

۱۶۴......حضرت عمرؓ بن الخطاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) کچھ مال تقسیم فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جن لوگوں کو آپ دے رہے ہیں ان سے زیادہ دوسرے لوگ اس مال کے مستحق و ضرورت مند تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا:
ان لوگوں نے مجھے مجبور کیا کہ یا تو مجھ سے بے حیائی چاہیں یا مجھے بخیل بنادیں تو میں بخل کرنے والا نہیں ہوں"۔

۱٦٥......حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا ح و حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الاعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ

۱۶۵......حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپؐ کے اوپر ایک موٹے کنارے والی نجرانی چادر تھی، راہ میں ایک دیہاتی ملا اور اس نے آپ کی چادر پکڑ کر آپ کو سخت زور سے کھینچا۔
میں نے حضور علیہ السلام کی گردن کے مہرہ کو دیکھا تو سختی سے چادر کھینچنے کی وجہ سے اس پر چادر کے کنارے کے نشانات پڑ گئے تھے۔

نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

پھر اس نے کہا اے محمد! جو اللہ کا مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے دینے کا حکم کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے اور پھر اسے دینے کے لئے حکم فرمایا۔

۱۶۶ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الاوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ جَبَذَهُ إِلَيْهِ جَبْذَةً رَجَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي نَحْرِ الاعْرَابِيِّ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ فَجَاذَبَهُ حَتَّى انْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۶۶ ...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث روایات کے معمولی تغیر سے منقول ہے۔ وہ یہ کہ عکرمہ بن عمار کی حدیث میں یہ زیادتی ہے پھر اس شخص نے آپ کو اتنا کھینچا کہ نبی کریمؐ اس شخص (اعرابی) سے گلے جا ملے۔ اور ہمام کی روایت میں ہے کہ اس اعرابی نے آپ ﷺ کو اس طرح کھینچا کہ آپؐ کی چادر مبارک اس قدر پھٹ گئی کہ اس کا کنارہ رسول اللہ ﷺ کی گردن میں رہ گیا۔

۱۶۷ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

۱۶۷ ...... حضرت مسورؓ بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائیں تقسیم فرمائیں اور مخرمہ کو کوئی قبا نہیں دی۔ مخرمہ نے (مجھ سے) کہا: اے میرے بیٹے! میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو، چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ آپ ﷺ کے در پر پہنچ کر) انہوں نے مجھ سے کہا اندر جاؤ اور حضور علیہ السلام کو بلا لاؤ، میں نے آپ کو بلایا تو آپؐ باہر تشریف لائے تو انہی قباؤں میں سے ایک قبا آپؐ کے جسم پر تھی آپؐ نے فرمایا: یہ قبا میں نے تمہارے لئے رکھ چھوڑی تھی، پھر آپؐ نے ان کی طرف دیکھا حضرت مسور فرماتے ہیں کہ مخرمہ خوش ہو گئے"۔

۱۶۸ ...... حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ

۱۶۸ ...... حضرت مسور بن مخرمہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ قبائیں آئیں میرے والد مخرمہؓ نے مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو ممکن ہے حضور علیہ السلام ہمیں بھی کچھ دے دیں۔
فرماتے ہیں کہ میرے والد درِ رسولؐ پر کھڑے ہو گئے اور باتیں کرنے

فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ

لگے، حضور علیہ السلام نے ان کی آواز پہچان لی اور باہر تشریف لائے، ایک قبا آپ ساتھ لائے اور اس کی خوبیاں دکھانے لگے اور فرماتے جاتے کہ یہ میں نے تمہارے ہی لئے رکھی ہوئی تھی، تمہارے لئے ہی رکھی ہوئی تھی۔

۱۶۹......حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلانٍ وَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلانٍ فَوَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلانٍ فَوَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَفِي حَدِيثِ الْحُلْوَانِيِّ تَكْرِيرُ الْقَوْلِ مَرَّتَيْنِ

۱۶۹......حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا۔ میں بھی ان میں ہی بیٹھا ہوا تھا، آپؐ نے ان میں سے ایک شخص کو جو میرے نزدیک ان سب سے اچھا تھا کچھ نہیں دیا۔

میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جاکر چپکے سے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے فلاں کو کیوں نہیں دیا؟ واللہ! میں تو اسے مؤمن (خالص) سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: شاید مسلمان ہو۔ میں کچھ دیر کو خاموش ہو گیا۔ ذرا دیر میں مجھے پھر اسی بات کا غلبہ ہوا جو میں اس شخص کی خوبی جانتا تھا۔ لہٰذا میں نے پھر عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے فلاں کو کیوں نہیں دیا واللہ! میں تو اسے مومن (کامل) سمجھتا ہوں؟ آپ نے فرمایا شاید مسلمان ہو۔ میں پھر کچھ دیر خاموش رہا، پھر تھوڑی دیر میں میرے اوپر اس کی خوبی کا جو میں جانتا تھا احساس اور غلبہ ہوا لہٰذا میں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو فلاں شخص کے دینے سے کیا مانع ہے؟ خدا کی قسم! میں تو اسے مؤمن خیال کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: یا مسلمان۔ اور فرمایا: میں کسی کو مال عطا کرتا ہوں حالانکہ اس کے علاوہ دوسرے لوگ مجھے پسند ہوتے ہیں لیکن اس خیال سے دیتا ہوں کہ کہیں وہ منہ کے بَل جہنم میں نہ جاگرے۔ اور حلوانی کی روایت میں حضرت سعد کے قول کا تکرار دومرتبہ ہے۔

۱۷۰......حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَلَى مَعْنَى حَدِيثِ صَالِحٍ عَنِ

۱۷۰......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس اضافہ کے ساتھ کہ حضور علیہ السلام نے (میرے (حضرت سعدؓ) بار بار پوچھنے پر) میری گردن اور کندھے کے درمیان اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا کہ اے سعد! کیا ہم سے لڑنا چاہ رہے ہو؟

(یعنی تمہارا بار بار اصرار اور سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ تم ہم سے اس موضوع پر لڑ پڑو گے حالانکہ حضرت سعدؓ کی کیا مجال کہ حضور علیہ

الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَقِتَالا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ

السلام سے لڑنے کا تصور بھی کریں۔ اس میں انہیں اس پر حیرت بہت تھی کہ ایک شخص کو بہت زیادہ دیندار ہونے کے باوجود آپؐ عطا نہیں فرمارہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟)۔

١٧١...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِي رِجَالا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَحُدِّثَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الانْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ فُقَهَاءُ الانْصَارِ أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ أَتَأَلَّفُهُمْ أَفَلا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ فَوَاللهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ رَضِينَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَثَرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى

١٧١...... حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے حنین کے روز جب کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو بنو ھوازن سے مالِ غنیمت عطا فرمایا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس مال میں سے قریش کے چند لوگوں کو سو اونٹ عطا فرمائے تھے تو انصار کے لوگوں نے کہا کہ: قریش کو تو دیتے ہیں جب کہ ہمیں چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ ہماری تلواریں خون ٹپکا رہی ہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ان کی یہ بات رسول اکرم ﷺ سے بیان کی گئی۔ آپؐ نے انصار کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک خیمہ میں انہیں جمع کیا، جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ کیا اطلاع مجھے تمہاری جانب سے پہنچی ہے؟ انصار کے ذی فہم اور دانشوروں نے کہا کہ: یارسول اللہ! ہم میں جو اصحاب فہم و دانش ہیں انہوں نے تو کچھ نہیں کہا البتہ جو ہمارے نوجوان ہیں انہوں نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی مغفرت فرمائے کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ ہماری تلواریں خون ٹپکا رہی ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: میں ان لوگوں کو مال دیتا ہوں جو نئے نئے کفر کی راہ چھوڑ کر اسلام لائے ہیں ان کے دلوں کو مانوس کرنے کے لئے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اور لوگ تو مال و دولت لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھر کو لے جاؤ؟ خدا کی قسم! جسے تم لے کر واپس جاؤ گے وہ اس سے بہت بہتر ہے جسے دوسرے لوگ لے کر جائیں گے انہوں نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ! ہم راضی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئندہ بھی تم اپنے اوپر بہت سے مقامات میں ترجیح پاؤ گے (تمہیں چھوڑ کر

الْحَوْضِ قَالُوا سَنَصْبِرُ

دوسروں کو مال دیا جائے گا) لیکن تم صبر سے کام لیتے رہنا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے جاملو کہ میں حوض (کوثر) پر تمہارا استقبال کروں گا۔ انہوں نے کہا: ہم صبر کریں گے۔

۱۷۲...... حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَأَمَّا أُنَاسٌ حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ

۱۷۲...... حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے بنو ھوازن کے اموال میں رسول اللہ ﷺ کو مال بطور غنیمت کے عطا فرمایا: آگے سابقہ حدیث کی مانند ہی ذکر کیا بعض معمولی تغیرات کے ساتھ، وہ یہ کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم نے صبر نہ کیا۔

۱۷۳...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالُوا نَصْبِرُ كَرِوَايَةِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۷۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث اس سند سے بھی مذکور ہے معنی و مفہوم میں کوئی فرق نہیں۔ اور یہی روایت یونس کی زہری سے ہے۔

۱۷٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَنْصَارَ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ ابْنَ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ

۱۷٤...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع فرمایا اور ان سے کہا کہ کیا تم میں تمہارے علاوہ بھی کوئی شخص موجود ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! سوائے ایک بھانجے کے۔ (یعنی وہ ہماری قوم کا نہیں ہے کیونکہ ہماری بہن کا لڑکا ہے) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کا بھانجا اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: قریش نئے نئے جاھلیت سے اور مصائب سے نجات پائیں ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی دادرسی اور دلجوئی کروں۔

أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ

کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو (مال و دولت) دنیا لے کر لوٹیں اور تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے گھر کو لوٹو۔ اگر سارے لوگ ایک وادی کو راہ گذر بنائیں اور انصار دوسری گھاٹی کو اپنی راہ گذر بنائیں تو میں انصار کی راہ گذر کو اپناؤں گا"۔

۱۷۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ

۱۷۵...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ جب فتح مکہ ہوئی تو غنائم (مالِ غنیمت) تقسیم کئے گئے قریش میں۔ انصار نے کہا: یہ بڑی ہی عجیب

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَسَمَ الْغَنَائِمَ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الانْصَارُ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ وَإِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ قَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ وَكَانُوا لا يَكْذِبُونَ قَالَ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الانْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الانْصَارِ أَوْ شِعْبَ الانْصَارِ

بات ہے کہ تلواریں تو ہماری خون ٹپکائیں اور ہمارے غنائم ان کو (قریش کو) دے دیئے جائیں"۔
حضور علیہ السلام کو اس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے انصار کو جمع فرما کر کہا: مجھے یہ کیا اطلاع ملی ہے تمہاری جانب سے؟ انہوں نے کہا کہ آپ کو جو اطلاع ملی ہے صحیح ملی ہے، اور انصار جھوٹ نہیں بولا کرتے تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ لوگ تو اپنے گھروں کو دنیا (کا مال و دولت) لے کر واپس ہوں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو، اگر سارے لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چل رہے ہوں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی کو اختیار کروں گا"۔

۱۷۶ ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ الْحَرْفَ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ آلافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ قَالَ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الانْصَارِ فَقَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الانْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ
فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الانْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الانْصَارُ إِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الانْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ

۱۷۶۔۔۔۔۔ حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے روز بنو ہوازن، غطفان اور دیگر قبائل عرب اپنی اولادوں اور جانوروں کو لے کر (مقابلہ کو) نکلے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس روز دس ہزار مجاہد تھے اور مکہ کے قریشی بھی تھے جنہیں طُلقاء کہتے ہیں۔ وہ سب (جنگ کی ہولناکی میں) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضور اقدس ﷺ تنہا رہ گئے۔ حضورؐ نے اس روز دو آوازیں لگائیں ایسی کہ ان دونوں کے درمیان کچھ نہیں کہا۔ ایک بار اپنی دائیں طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے انصار کی جماعت! انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپؐ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے انصار کی جماعت! انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ خوش ہو جائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپؐ ایک سفید خچر پر سوار تھے، اس سے نیچے اترے پھر فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔
اس کے بعد مشرکین کو شکست ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو بہت سا مالِ غنیمت ملا۔ آپؐ نے اسے مہاجرین اور مکہ کے قریشی لوگوں میں بانٹ دیا جبکہ انصار کو کچھ نہ دیا انصار (کے چند جوشیلے نوجوانوں) نے کہا کہ کٹھن حالات ہوتے ہیں تو ہم بلائے جاتے ہیں اور غنیمت دوسروں کو دے دی جاتی ہے۔ یہ بات حضور علیہ السلام کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے سب کو ایک خیمہ میں جمع فرمایا اور فرمایا: اے انصار کی جماعت! مجھے تمہارے بارے میں

فَسَكَتُوا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ رَضِينَا قَالَ فَقَالَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ

قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ

کیا اطلاع ملی ہے؟ وہ خاموش رہے تو آپؐ نے فرمایا:
اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ لوگ تو دنیا لے جائیں اور تم محمدؐ کو اپنے گھروں میں لے جاکر محفوظ رکھو گے۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ! ہم راضی ہیں۔
پھر آپؐ نے فرمایا: اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں جبکہ انصار دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں۔
ھشام کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابوحمزہ (انسؓ کی کنیت) کیا آپ اس وقت حاضر تھے؟ کہنے لگے میں آپؐ کے پاس سے کہاں غائب ہوتا؟

۱۷۷..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي السُّمَيْطُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ افْتَتَحْنَا مَكَّةَ ثُمَّ إِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا فَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ رَأَيْتُ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ وَعَلَى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلْوِي خَلْفَ ظُهُورِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ أَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْأَعْرَابُ وَمَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَالَ الْمُهَاجِرِينَ يَالَ الْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ قَالَ يَالَ الْأَنْصَارِ يَالَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ هَذَا حَدِيثُ عِمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَايْمُ اللهِ مَا أَتَيْنَاهُمْ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذَلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَّةَ فَنَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ

۱۷۷..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مکہ کو فتح کیا بعد ازاں غزوۂ حنین میں جہاد کیا۔ اس غزوہ میں مشرکین اپنی بہترین صفیں (تیر اندازوں اور شہسواروں کی) لے کر آئے جہاں تک میں نے دیکھا پہلے گھوڑ سواروں کی صفیں تھیں، بعد ازاں لڑائی کے ماہر لوگوں کی صفیں تھیں ان کے پیچھے عورتوں کی صفیں تھیں۔ پھر بھیڑ بکریوں کی صفیں تھیں پھر چوپایوں کی صفیں تھیں۔
ہم (مسلمان) بھی بڑی تعداد میں تھے ہماری تعداد چھ ہزار کو پہنچ چکی تھی (اغلب یہ ہے کہ راوی نے غلط بیان کیا کیونکہ سابقہ روایت اور دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دس سے بارہ ہزار تعداد تھی)۔
ہمارے گھڑ سواری دستوں کے کمانڈر حضرت خالدؓ بن ولید تھے۔ اچانک (جنگ کے دوران) ہمارے گھوڑے ہماری پیٹھوں کی طرف جھکنے لگے اور ذرا ہی دیر میں ہمارے گھوڑے ننگے (ہوکر ہمارے بوجھ سے آزاد) ہو چکے تھے اور ہمارے دیہاتی لوگ اور جان پہچان والے لوگ بھاگ کھڑے ہوئے (کفّار کے سخت حملہ میں پسپائی ہوئی) اس دوران حضور علیہ السلام کی صدائے حق بلند ہوئی: اے مہاجرین کی جماعت! اے مہاجرین۔ پھر فرمایا: اے انصار کی جماعت! اے انصار! انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ حضور علیہ السلام (انصار کی آواز سن کر) آگے بڑھے (پیش قدمی کی) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ابھی ہم آپؐ تک پہنچے بھی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دے دی۔ ہم نے ان کے اموال پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد ہم طائف کو روانہ ہوئے، چالیس روز تک اس کا محاصرہ کئے رہے، اس کے بعد ہم مکہ مکرمہ لوٹ آئے اور سواریوں سے اتر آئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سو سو اونٹ عطا فرمائے۔ آگے سابقہ حدیث وغیرہ کی مانند ہی بیان کی۔

۱۷۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذَلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالأَقْرَعِ فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَلا حَابِسٌ يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ وَمَا كُنْتُ دُونَ امْرِئٍ مِنْهُمَا وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لا يُرْفَعِ قَالَ فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِائَةً

۱۷۸...... حضرت رافعؓ بن خدیج فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیّہ، عیینہ ابن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس سب کو سو سو اونٹ عطا فرمائے جب کہ عباس بن مرداس کو کچھ کم دیئے تو عباس بن مرداس نے یہ اشعار کہے:

"کیا آپ میرے اور میرے گھوڑے کے حصہ کو عیینہ اور اقرع کے درمیان رکھتے ہیں حالانکہ عیینہ اور اقرع مرداس پر کسی مجمع میں فوقیت نہیں رکھتے اور میں ان دونوں سے بالکل کچھ کم نہیں ہوں اور آج جس کی بات نیچے ہو گئی وہ کبھی بلند نہیں ہو سکتی"۔

رسول اکرم ﷺ نے یہ سن کر اسے بھی سو پورے کر دیئے۔[1]

۱۷۹...... وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ وَأَعْطَى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلاثَةَ مِائَةً

۱۷۹...... ان راویوں کی سند سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی تو ابوسفیان بن حرب کو سو اونٹ اور علقمہ بن علاثہ کو بھی سو اونٹ دیئے (بقیہ حدیث حسب سابق ہے)۔

۱۸۰...... وحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلاثَةَ وَلا صَفْوَانَ بْنَ

۱۸۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر ہے اور اسی طرح نہ ہی اس حدیث میں شعر ہیں۔

---

[1] حضور اکرم ﷺ کے دور میں مال آنے کی کئی صورتیں ہوا کرتی تھیں جن میں سے ایک مالِ غنیمت کی صورت تھی کہ جنگ میں دشمن پر غلبہ اور فتح کی صورت میں ان کا مال مسلمانوں کے قبضہ میں آجاتا تھا۔ آپؐ اس مال کو اپنی صوابدید کے مطابق بعض اوقات نو مسلم لوگوں میں تقسیم فرمایا کرتے تھے تاکہ ان کے دل اسلام سے مانوس رہیں۔ اسی کو قرآن کی اصطلاح میں "مؤلّفۃ القلوب" کہا جاتا ہے۔ مؤلّفۃ القلوب کے اندر چھ قسم کے افراد شامل تھے جن میں دو قسم کے افراد کا تعلق کفار سے ہے اور چار قسموں کا تعلق مسلمانوں سے ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالک کے نزدیک زکوٰۃ کا یہ مصرف اب ختم ہو گیا ہے جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک صرف دو قسم کے مسلمان افراد میں اب بھی یہ حکم مشروع ہے۔ پھر علماء نے اس کے نسخ کے متعدد دلائل قرآن وحدیث اور اجماع امت سے بیان کئے ہیں تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

أُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ

۱۸۱...... حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَـــنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَـــنْ عَبَّادِ بْـــنِ تَمِيمٍ

عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ الانْصَارَ يُحِبُّونَ أَنْ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الانْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بِي وَمُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي وَيَقُولُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَلَا تُجِيبُونِي فَقَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الامْرِ كَذَا وَكَذَا لِأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو أَنْ لَا يَحْفَظُهَا

فَقَالَ أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْإِبِلِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى رِحَالِكُمْ الانْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الانْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الانْصَارِ وَشِعْبَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

۱۸۱...... حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین میں فتح کے بعد حضور اکرم ﷺ نے غنائم (مال غنیمت) تقسیم فرمائی تو مؤلفۃ القلوب کو مال عطا فرمایا۔

آنحضرت ﷺ کو اطلاع ملی کہ انصار بھی چاہتے ہیں کہ انہیں بھی مال ملے جس طرح دوسرے لوگوں کو ملا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: اے انصار کے گروہ! کیا میں نے تمہیں گمراہی کی حالت میں نہیں پایا تھا؟ پھر اللہ نے میرے ذریعہ تمہیں راہِ ہدایت پر گامزن فرمایا اور تمہیں میں نے محتاج اور افلاس کی حالت میں نہیں پایا تھا؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں غِنا عطا فرمایا اور میں نے تمہیں گروہوں میں بٹا ہوا نہیں پایا تھا؟ پھر اللہ نے میرے ذریعہ تم سب کو مجتمع کر کے ایک کر دیا۔ (اشارہ ہے اوس و خزرج کے ایک ہونے کی طرف کہ قبل از اسلام صدیوں سے ان دونوں قبائل میں باہمی جنگ جاری تھی) انصار ان باتوں پر یہی کہتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر احسان ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ وہ کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بہت احسان ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ایسا ایسا کہہ سکتے تھے جب کہ معاملہ ایسا ایسا تھا اور آپؐ نے کئی چیزیں شمار کیں عمرو (راوی) انہیں یاد نہ رکھ سکے۔

(یعنی حضور ﷺ نے چند اشیاء ذکر کیں جو راوی کو یاد نہیں رہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ تم چاہتے ہو یہ تمہیں مل جائیں تو ایسا نہیں ہوا) پھر فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں جب کہ تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ۔ انصار شعار (وہ کپڑا جو جسم سے متصل ہوتا ہے اندرونی کپڑا) اور استر کی مانند ہیں (یعنی ہمارے سینے سے لگے ہوئے ہیں) جب کہ بقیہ تمام لوگ دثار (اوپر کے کپڑے) کی مانند ہیں (جس طرح وہ کپڑا جسم سے دور ہوتا ہے بہ نسبت جسم سے ملے ہوئے کپڑے کے اسی طرح دوسرے لوگ بھی انصار کی بہ نسبت ہم سے دور ہیں)۔

اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا ❶۔ اگر سارے لوگ ایک وادی و گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا۔ تم میرے بعد بھی تکلیف سے دوچار ہو گے (کہ تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی مال کے معاملہ میں) لہٰذا صبر کرنا، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر مجھ سے مل جاؤ۔

۱۸۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَاللهِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللهِ لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصِّرْفِ

ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ يَعْدِلِ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ قَالَ قُلْتُ لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا

۱۸۲...... حضرت عبداللہؓ بن یزید فرماتے ہیں کہ حُنین کے روز آنحضرت ﷺ نے مالِ غنیمت کی تقسیم میں چند لوگوں کو ترجیح دی۔ چنانچہ اقرعؓ بن حابس کو سو اونٹ اور عُیینہ کو بھی اتنے ہی اونٹ عطا فرمائے۔ اس طرح بعض دوسرے اشرافِ عرب کو بھی مال عطا فرماتے ہوئے اس روز تقسیم میں انہیں ترجیح دی۔

ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم! اس تقسیم میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے گئے۔ اور اس میں اللہ کی رضا کو پیشِ نظر نہیں رکھا گیا"۔ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں ضرور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دوں گا۔ چنانچہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات سے انہیں مطلع کیا۔ یہ سن کر آپؐ کا چہرہ مبارک کا رنگ خون کی مانند (سرخ) ہو گیا پھر فرمایا: "جب اللہ اور اس کا رسول انصاف نہیں کرے گا تو پھر کون ہے جو انصاف کرے۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں انہوں نے صبر سے کام لیا"۔

عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ آج کے بعد کوئی بات آپؐ کو نہیں بتلاؤں گا (تاکہ آپؐ کو اذیت نہ ہو)۔

۱۸۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

۱۸۳...... حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مال تقسیم فرمایا۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ ایسی تقسیم ہے کہ اس میں اللہ کی رضا مقصد نہیں ہے۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے چپکے سے کہہ دی یہ بات۔ آپؐ کو شدید غصہ آگیا اور چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا اور میں تمنا

❶ مقصد یہ ہے کہ چونکہ ہجرت دین کے اہم احکامات میں سے ہے اور مزاج دین میں شامل ہے اس لئے اللہ نے اس پر عمل بھی اپنے حبیب ﷺ سے کروانا تھا یہی وجہ ہے کہ مجھے انصارِ مدینہ کے بجائے مہاجرین مکہ میں شامل فرمایا' لیکن اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار ہی کا ایک فرد ہوتا۔ ان ارشادات میں اللہ کے رسولؐ نے انصار کی بڑی فضیلت اور اسلام کے لئے ان کی عظیم خدمات و قربانیوں کا بہترین صلہ بیان فرمایا ہے جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی خاطر اپنے وطن کے دروازے کھول دیئے اپنے گھربار' کاروبار' بیوی بچے اور سب سے بڑھ کر اپنے قلوب مہاجرین صحابہ کے لئے فرش راہ کر دیئے۔ اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم

فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ

قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ

۱۸۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَأَقْتُلَ هَذَا الْمُنَافِقَ۔

فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

کرنے لگا کہ کاش میں آپؐ سے ذکر نہ کرتا۔

آپؐ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت دی گئی مگر انہوں نے صبر سے کام لیا۔

۱۸۴...... حضرت جابرؓ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ حُنین سے واپسی میں جعرانہ کے مقام پر ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ حضرت بلالؓ کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی۔ حضور علیہ السلام اس میں مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دے رہے تھے۔ اس شخص نے کہا اے محمد! عدل و انصاف سے کام لو۔

آپؐ نے فرمایا: تیری بربادی ہو، جب میں ہی انصاف نہ کروں تو پھر کون ہے جو انصاف کرے؟ اگر میں انصاف کے تقاضے پورے نہ کروں تو میں تو ناکام و نامراد ہو گیا۔

حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں۔

حضورؐ نے فرمایا: (کیا تم چاہتے ہو کہ) لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع دوں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں اور فرمایا: بے شک یہ اور اس کے ساتھی (خوارج) قرآن تو پڑھتے ہیں لیکن قرآن ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرتا (یعنی اندر میں قرآن نہیں اترتا صرف ظاہری پڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا) یہ اسلام سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

۱۸۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ مَغَانِمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

۱۸۵...... ان راویوں سے بھی سابقہ حدیث والا مضمون بعینہٖ منقول ہے کہ صحابی رسول حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ مالِ غنیمت تقسیم کیا کرتے تھے۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

۱۸۶...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۸۶...... حضرت ابوسعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یمن سے کچھ مٹی میں ملا سونا حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔

بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلابٍ وَزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوا أَتُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَنْ يُطِعِ اللهَ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ وَلا تَأْمَنُونِي قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يُرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الأَوْثَانِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

حضور علیہ السلام نے اسے چار افراد اقرعؓ بن حابس الحنظلی، عیینہ بن بدر الفزاری، علقمہ بن عُلاثہ العامری بنو کلاب کے ایک فرد اور زید بن الخیر الطّائی، بنی نبہان کے ایک فرد میں تقسیم فرمادیا۔ قریش یہ دیکھ کر غضبناک ہوگئے اور کہنے لگے کہ نجد کے سرداروں کو تو دیا جاتا ہے اور ہمیں (سرداران قریش کو) چھوڑ دیتے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا: میں تالیفِ قلوب کے لئے انہیں دیتا ہوں۔

اس اثناء میں ایک شخص گھنی ڈاڑھی والا، جس کے گال پھولے ہوئے، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی، پیشانی ابھری ہوئی سر سے گنجا آیا اور کہنے لگا اے محمد! اللہ سے ڈر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کرنے لگوں تو کون ہے جو اسکی اطاعت کرے؟ مجھے اس نے تو اہل زمین پر امین بنایا ہے لیکن تم مجھے امانتدار نہیں مانتے۔ وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ قوم کے ایک شخص غالباً حضرت خالدؓ بن ولید نے اجازت طلب کی کہ اسے قتل کردیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس کی اصل سے ایک قوم نکلے گی کہ قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، اگر میں ان کو پاتا تو قومِ عاد کی طرح انہیں قتل کردیتا (جس طرح قوم عاد کو ہمیشہ کے لئے ختم کردیا گیا اسی طرح انہیں بھی ختم کردیتا۔ اس سے مراد خوارج ہیں)۔

۱۸۷ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَالأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاثَةَ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلاءِ

۱۸۷ ...... حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے یمن سے کچھ سونا رنگے ہوئے چمڑے میں بھیجا جس کی مٹی ابھی جدا نہیں کی گئی تھی۔ حضورؐ نے اسے چار افراد عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے یا تو علقمہ بن عُلاثہ ہیں یا عامر بن الطفیل ان کے درمیان تقسیم کردیا۔

آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہہ دیا کہ ان سے زیادہ تو اس سونے کے ہم مستحق تھے، اس کی اطلاع حضور اقدس ﷺ کو ہوئی تو فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے؟ میں تو اس ذات کا (مقرر کردہ) امین ہوں جو آسمان میں ہے (اللہ تعالیٰ کا) صبح شام مجھے آسمان کی خبریں

قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ لَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي قَالَ خَالِدٌ وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ

آتی ہیں۔

ایک شخص جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی، گال پھولے ہوئے اور پیشانی ابھری ہوئی تھی گھنی ڈاڑھی اور گنجے سر والا تھا، تہبند اٹھائے ہوئے آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈرو۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بربادی ہو، اہل زمین میں کیا تو ہی سب سے زیادہ اس بات کا مستحق نہیں کہ اللہ سے ڈرے۔

یہ سن کر وہ شخص واپس چلا گیا۔ حضرت خالدؓ بن الولید نے فرمایا: یارسول اللہ! میں اس کی گردن نہ ماردوں؟ فرمایا نہیں! شاید وہ نماز پڑھتا ہو (سبحان اللہ! کیا شان ہے رحمت اللعالمین ﷺ کی کہ دربار عالی میں گستاخی کرنے والے کو بھی اس وجہ سے کہ شاید نماز پڑھتا ہو معاف فرمادیتے ہیں)۔

حضرت خالدؓ نے فرمایا: کتنے ہی ایسے نمازی بھی ہیں جو زبان سے جو کہتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا (منافق ہوتے ہیں اور منافق اللہ کے اور اس کے رسول کے دشمن ہیں)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے قلوب میں نقب لگا کر دیکھوں یا ان کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں (کہ کون مخلص ہے کون نہیں)۔

پھر آپؐ نے اس شخص کو دیکھا تو وہ پیٹھ موڑے جا رہا تھا۔ فرمایا: اس شخص کی اصل سے ایک قوم نکلے گی جو اللہ کی کتاب کی تلاوت بآسانی کیا کریں گے لیکن قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور غالباً یہ بھی فرمایا: کہ اگر میں انہیں پاتا تو قوم ثمود کی طرح انہیں صفحۂ ہستی سے نابود کر دیتا۔

۱۸۸...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ وَلَمْ يَقُلْ نَاشِزُ وَزَادَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا فَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ

۱۸۸...... حضرت عمارہ بن قعقاعؒ نے بھی یہ اسی سند کے ساتھ ذکر کی ہے لیکن علقمہ بن علاثہ کہا ہے اور عامر بن طفیل ذکر نہیں کیا اور ناتئ الجبھة کہا ناشز الجبھة نہیں کہا اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کھڑے ہوئے۔ عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں اس کی گردن نہ ماردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! اور فرمایا عنقریب اس آدمی کی نسل سے ایک قوم نکلے گی جو کتاب اللہ عمدہ اور آسانی سے کے ساتھ تلاوت کرے گی۔ حضرت عمارہ کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں

مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ

ان کو پالوں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کرو۔

۱۸۹......وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدُ الْخَيْرِ وَالاقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ

۱۸۹......حضرت عمارہ بن قعقاعؒ سے اس سند سے یہ روایت اس طرح ہے کہ آپﷺ نے چار آدمیوں (زید الخیر، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصین، علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل) کے درمیان مال تقسیم کیا۔ اور عبدالواجد کی روایت کی طرح ناشز الجبهة کہا اور فرمایا کہ اس کی نسل سے عنقریب ایک قوم نکلے گی اور اس میں آخری جملہ اگر میں ان کو پالوں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کردوں مذکور نہیں ہے۔

۱۹۰......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِﷺ يَذْكُرُهَا

قَالَ لَا أَدْرِي مَنِ الْحَرُورِيَّةُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ فَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَافِهِ فَيَتَمَارَى فِي الْفُوقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ

۱۹۰......حضرت ابو سلمہؓ اور عطاءؒ بن ابی یسار سے روایت ہے کہ وہ دونوں حضرت ابو سعید خدریؓ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے حروریہ (خوارج) کے بارے میں پوچھا کہ کیا آپ نے حضور اکرمﷺ سے ان کا تذکرہ سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نہیں جانتا حروریہ کیا ہے؟ میں نے تو رسول اللہﷺ سے اتنا سنا ہے کہ اس امت میں ایک قوم ہوگی۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے نکلے گی کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے حقیر سمجھو گے (اتنے خشوع و خضوع سے نمازیں پڑھیں گے) وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، دین سے ایسے خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار کے خارج ہو جاتا ہے (شکار کے جسم سے بعض اوقات تیر آرپار ہو جاتا ہے تو شکاری تیر کو دیکھتا ہے اچھی طرح سے کہ کہیں اس میں خون تو نہیں لگا) شکاری دیکھتا ہے تیر کو اس کی لکڑی کو، اس کے پھل اور پر کو اور اس کے نوکیلے اوپری حصہ کو کیا اس میں کچھ خون لگا ہے (اسی طرح یہ دین میں داخل ہو کر دین سے خارج ہو جائیں گے اور ان کے اوپر بھی دین کا کوئی اثر نہیں آئے گا)۔ اس سے مراد خوارج ہیں جو ابتداء میں اسلام کے اکثر عقائد میں تشدد اور سختی کے قائل تھے اور بالاتفاق فاسق و فاجر تھے، البتہ ان کی تکفیر میں علماء کا اختلاف ہے۔ مقامِ حرور کے رہنے والے تھے اسی لئے ان کو حروری بھی کہا جاتا ہے جیسے کہ حدیثِ بالا سے معلوم ہوتا ہے)۔

١٩١......حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ وَهُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ

١٩١......حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے، بنو تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ آپ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! انصاف سے کام لیجئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پھر کون ہے جو انصاف کرے اگر میں ہی انصاف نہ کروں؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو میں تو ناکام و نامراد ہو جاؤں۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اڑادوں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے جن کی نماز کے سامنے تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے آگے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے نرخروں سے نیچے وہ قرآن نہ اترے گا۔ اسلام سے ایسے خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ شکاری اس کے پھل کو دیکھتا ہے تو اس پر خون کا کوئی نشان نہیں دیکھتا۔ پھر اس کی جڑ کو دیکھتا ہے تو وہاں بھی کوئی اثر نہیں دیکھتا، پھر اس کی لکڑی کو دیکھتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہیں دیکھتا۔ پھر اس کے پر کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کچھ نہیں پاتا، تیر اس شکار اور خون کے درمیان سے نکل گیا (ایسے ہی یہ لوگ اسلام کے اندر داخل ہو کر اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے وہ تیر شکار کے اندر داخل ہو کر بغیر کوئی اثر قبول کئے نکل گیا) ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک شخص سیاہ رنگ والا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کا سا ہو گا یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہلتا ہو گا ایسے وقت نکلے گا جب لوگوں میں انتشار ہو گا۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَأُتِيَ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي نَعَتَ۔

ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہو کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا ہے۔ میں ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے اس شخص کے ڈھونڈنے کا حکم دیا تو اسے تلاش کیا گیا چنانچہ وہ مل گیا تو اسے لایا گیا میں نے جب اسے دیکھا تو اسے رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ حلیہ

کے مطابق پایا۔

۱۹۲...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ سِيمَاهُمُ التَّحَالُقُ قَالَ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ

قَالَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ أَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً

قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ۔

۱۹۲...... حضرت ابو سعیدؓ خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپؐ کی امت میں سے ہو گی، لوگوں میں انتشار وافتراق کے وقت ظاہر ہو گی اور ان کی خاص علامت یہ ہو گی کہ سر سے گنجے ہوں گے۔ وہ بدترین مخلوق ہوں گے اور انہیں وہ لوگ قتل کریں گے جو دونوں گروہوں میں سے حق کے زیادہ قریب ہوں گے (مراد اس سے حضرت علیؓ کی جماعت ہے جنہوں نے خوارج کو قتل کیا)۔

پھر انکی ایک مثال رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی کہ ایک شخص تیر اندازی کرتا ہے شکار پر یا ہدف پر، پھر تیر کو دیکھتا ہے تو اس میں کوئی اثر شکار کا یا ہدف پر لگنے کا نہیں دیکھتا۔ پھر وہ تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کوئی اثر نہیں پاتا۔ پھر تیر کی لکڑی کے دستہ میں دیکھتا ہے تو اس پر بھی کوئی اثر نہیں دیکھتا"۔ (مقصد یہ ہے کہ وہ قوم خوارج کے افراد تیر کی مانند اسلام سے خارج ہو جائیں گے)۔ حضرت ابو سعیدؓ فرماتے تھے کہ اے اہل عراق! تم ہی نے تو خوارج کو (حضرت علیؓ کے ساتھ مل کر) قتل کیا ہے۔

۱۹۳...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

۱۹۳...... حضرت ابو سعیدؓ الخدری فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں افتراق و انتشار کے وقت ایک گروہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اسے مسلمانوں کے دونوں گروہوں میں سے جو گروہ حق کے زیادہ قریب ہو گا وہ قتل کرے گا۔[1]

۱۹۴...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ

۱۹۴...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"میری امت میں دو گروہ ہو جائیں گے ان میں سے ایک گروہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اسے مسلمانوں میں جو حق سے زیادہ قریب ہو گا وہ قتل کرے گا۔

---

[1] یعنی حضرت علیؓ کا گروہ' اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے صدر اوّل میں حضرت عائشہؓ و حضرت علیؓ اور جنگ صفین میں حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان جنگوں میں حضرت علیؓ برحق تھے جب کہ حضرت عائشہؓ و حضرت معاویہؓ اجتہادی خطا پر تھے جس سے ان کی شان میں کوئی کمی یا تنقیص کا پہلو نہیں نکلتا۔

۱۹۵......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاعْلى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تَمرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

۱۹۵...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے ان میں ایک فرقہ مارقہ نکلے گا اور دو گروہوں میں سے ان کو وہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔

۱۹۶......حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الضَّحَّاكِ الْمِشْرَقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ

۱۹۶...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک حدیث میں ایسی قوم کا ذکر فرمایا جو اختلاف کے وقت نکلے گی اور ان کو دو گروہوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگا وہ گروہ قتل کرے گا۔

۱۹۷......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الاشَجُّ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ الاشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الاعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ

سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الاسْنَانِ سُفَهَاءُ الاحْلامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۹۷...... حضرت سویدؓ بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: "جب میں تم سے آنحضرت ﷺ کی کوئی حدیث بیان کروں تو میرے لئے آسمان سے گر پڑنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ مجھے اس بات سے کہ میں حضورؐ سے منسوب ایسی بات کہوں جو آپؐ نے نہیں کہی۔

اور جب میں اپنی اور تمہارے درمیان کی باتیں کروں (آپس کی گفتگو کروں) تو جان رکھو کہ جنگ تو ایک دھوکہ ہے (یعنی جنگ میں دشمن کو زیر کرنے اور زک پہنچانے کے لئے دھوکہ دینا جائز ہے)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اخیر زمانہ میں ایک قوم کا ظہور ہوگا جن کی عمریں بھی کم اور عقل بھی کم ہوں گی۔ باتیں تو تمام مخلوقات سے بہتر کہیں گے اور قرآن کریم کی تلاوت بھی کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ جب تمہارا ان سے سامنا ہو جائے تو انہیں قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل سے تمہیں اللہ کے یہاں قیامت کے روز اجر ملے گا۔

۱۹۸......حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنِ الاعْمَشِ بِهَذَا

۱۹۸......اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ اخیر زمانہ میں کم عمر اور کم عقل قوم کا ظہور ہوگا وہ دین سے خارج ہونگے اگر ان سے سامنا ہو تو ان کو قتل کر دو الخ) منقول ہے۔

الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۹۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الاعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

۱۹۹...... اس سند سے بھی حضرت اعمشؒ سے سابقہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ بات نہیں ہے کہ وہ دین سے اس طرح خارج ہو جاتے ہیں جس طرح تیر نشانہ (شکار، ہدف) سے نکل جاتا ہے۔

۲۰۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ أَوْ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

۲۰۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ان میں ایک شخص ایسا ہوگا کہ اس کا ایک ہاتھ ناقص، یا عورت کے پستان جیسا ہوگا (گوشت کے لوتھڑے کی مانند) اگر تمہارے غرور و بڑائی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تم سے بیان کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کی زبان پر ان کے قتل کرنے والوں کے لئے کیا (اجر و ثواب کا) وعدہ فرمایا ہے۔
راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ نے خود محمد ﷺ سے سنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ کی قسم!

۲۰۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ لَا أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا

۲۰۱...... اس سند سے بھی حضرت علیؓ سے سابقہ حدیث کا مضمون و مفہوم بعینہ منقول ہے۔

۲۰۲...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ

۲۰۲...... حضرت زید بن وہب الجہنیؒ فرماتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں شامل تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (لشکر سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ: میری امت میں ایک قوم ایسی نکلے گی کہ وہ قرآن ایسا پڑھے گی کہ تمہاری قرأت ان کی قرأت کے مقابلہ میں کچھ نہ ہوگی۔ نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلہ میں کچھ ہوگی

الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللهِ

قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا حَتَّى قَالَ مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ

فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ أَخِّرُوهُمْ فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللهُ وَبَلَّغَ رَسُولُهُ

قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ

نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلہ میں کچھ ہوں گے (عبادات میں غایت درجہ کا خشوع و خضوع ہوگا) وہ یہ سمجھتے ہوئے قرآن کی تلاوت کریں گے کہ یہ ان کیلئے باعثِ نجات ہے لیکن وہ ان کے اوپر باعثِ وبال ہوگا۔ ان کی نمازیں ان کے گلوں سے نیچے نہ اتریں گی۔ اسلام سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اگر اس لشکر کو معلوم ہو جائے کہ ان کے نبی کی زبان پر اس لشکر کے لئے کیا بشارت مقدر کی گئی ہے تو یہ عمل صالح سے (رک جائیں اور اسی ایک عمل پر) تکیہ کر کے مطمئن ہو جائیں (کہ اب نجات کے لئے مزید کسی عمل کی ضرورت نہیں۔ اور نشانی اس کی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص کے بازو پر ہاتھ نہ ہوگا اور بازو کے اوپری حصہ پر عورت کے پستان کی مانند گھنڈی ہوگی اس پر سفید بال ہوں گے۔

تم معاویہؓ اور اہل شام کی طرف تو پیش قدمی کر رہے ہو اور ان لوگوں کو اپنے پیچھے یونہی چھوڑے جا رہے ہو اپنی اولاد و اموال کے درمیان۔ خدا کی قسم! مجھے یہی امید (قوی) ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں (جن کا ابھی ذکر کیا گیا) انہوں نے ناحق اور حرام خون بہائے (خونریزی کی) لوگوں کے مال مویشی پر غارت گری کر کے اسے لوٹ لیا۔ لہٰذا اللہ کے نام پر ان کی طرف پیش قدمی کرو"۔

سلمہؒ بن کہیل کہتے ہیں کہ مریدؒ بن وہب نے مجھے ایک منزل کا حال بیان کیا اور کہا کہ ہم ایک پل پر سے گذرے تو دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہو گیا۔ ان دنوں خوارج کا سردار عبداللہ بن وہب الراسبی تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ نیزے پھینک دو، تلواریں کھینچ لو نیاموں سے، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ یہ لوگ تم پر اسی طرح حملہ نہ کریں جس طرح حروراء کے دن کیا تھا (اس سے اشارہ ہے حروراء کی جنگ کی طرف جہاں پہلے بھی مسلمانوں اور خوارج کا ٹکراؤ ہو چکا تھا) چنانچہ وہ پلٹے اور اپنے نیزے نکال دیئے، تلواریں کھینچ لیں اور ادھر مسلمانوں نے ان میں مل کر اپنے نیزوں سے انہیں کاٹ کر رکھ دیا حتی کہ وہ یکے بعد دیگرے قتل ہوتے رہے جب کہ لشکر اسلامی میں اس روز صرف دو افراد مقام شہادت پر فائز ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تلاش کرو ان میں ناقص شخص کو،

رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِي وَاللهِ الَّذِي لا إِلَهَ إِلا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ

اسے ڈھونڈا گیا تو نہ ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ بذاتِ خود اٹھ کھڑے ہوئے (اسے تلاش کرنے کے لئے) اور کچھ مقتولین کے پاس آئے جن کی لاشیں ایک دوسرے کے اوپر پڑی تھیں فرمایا۔ ان کو ہٹاؤ (جب ہٹایا گیا) تو اسے زمین پر لگا پایا۔ حضرت علیؓ نے فوراً نعرۂ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے سچ پہنچایا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبیدہؒ السلمانی کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کی قسم! کیا آپ نے یہ حدیث خود حضور اقدس ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا ہاں اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور عبیدہ نے تین بار انہیں قسم دی اور تین بار حضرت علیؓ نے قسم کھائی۔

۲۰۳ ...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الاعْلَى قَالا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الاشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالُوا لا حُكْمَ إِلا لِلَّهِ قَالَ عَلِيٌّ كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا إِنِّي لأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلاءِ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ

فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ انْظُرُوا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَوَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلا كُذِبْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَأَنَا حَاضِرُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ

۲۰۳ ...... حضرت عبید اللہؓ بن ابی رافع، جو حضور علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ جس زمانہ میں خوارج کا ظہور ہوا تو وہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے، انہوں نے کہا کہ **"لاحکم اِلّاللہ"**۔ اللہ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں چلے گا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: یہ کلمہ تو صحیح اور حق ہے لیکن اس سے باطل مقصد کا ارادہ کیا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کا وصف و حلیہ بیان فرمایا تھا اور میں انکی نشانیاں ان لوگوں میں واضح طور پر محسوس کرتا ہوں۔ یہ لوگ زبانوں سے تو حق بات کہتے ہیں اور وہ حق بات انکے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔ راوی نے ہاتھ سے حلق کی طرف اشارہ کیا (عمل قول کے مطابق نہیں ہے) یہ اللہ کی مبغوض ترین مخلوق میں سے ہیں۔ ان میں ایک سیاہ شخص جس کا ایک ہاتھ بکری کے اوپری حصہ کی طرح یا عورت کے پستان کی گھنڈی کی طرح ہوگا ہے۔

جب حضرت علیؓ نے انہیں قتل کیا تو لوگوں سے کہا کہ اس شخص کو دیکھو، جب اسے دیکھا اور تلاش کیا گیا تو وہ نہ ملا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: جاؤ واپس جاؤ (اور پھر اسے تلاش کرو وہ ضرور ملے گا کیونکہ) میں نے تم سے جھوٹ نہیں کہا اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے (نبی ﷺ نے مجھ سے جھوٹ نہیں فرمایا لہٰذا وہ ضرور ہوگا) دو تین مرتبہ انہوں نے یہی کہا۔ چنانچہ (دوبارہ تلاش میں) اسے ایک ویرانہ میں پڑا ہوا پایا۔ لوگ اسے اٹھا کر لائے اور حضرت علیؓ کے روبرو ڈال دیا۔

وَقَوْلَ عَلِيٍّ فِيهِمْ زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الاسْوَدَ

عبیداللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ نے یہ بات کہی اور ان کے ساتھ یہ معاملہ ہوا میں وہاں حاضر تھا (حضرت علیؓ نے ان کے حق میں یہ فرمایا یونس نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کہا ہے کہ مجھے؟ انہوں نے کہا مجھے ایک شخص نے ابن حنین سے روایت بیان کی کہ اس نے کہا کہ میں نے اس اسود (سیاہ) کو دیکھا۔

۲۰۴...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ

۲۰۴...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میرے بعد میری امت میں ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے تجاوز نہ کرے گا۔ دین سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور پھر دوبارہ وہ دین میں نہ آئیں گے۔ اور وہ بدترین خلائق ہوں گے۔

فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ أَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قُلْتُ مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

ابن الصامتؒ کہتے ہیں کہ پھر میں رافعؓ بن عمرو الغفاری سے جو حکمؓ الغفاری کے بھائی ہیں سے ملا اور کہا کہ وہ کیا حدیث ہے جو میں نے ابوذرؓ سے اس اس طرح سنی ہے اور یہ حدیث ان سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

۲۰۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

۲۰۵...... حضرت سہلؓ بن حنیف فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو خوارج کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا۔ آپ نے مشرق کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ ایک قوم جو قرآن پڑھتے ہوں گے زبان سے اور وہ ان کے نرخروں سے نیچے نہ اترے گا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

۲۰۶...... وحَدَّثَنَاه أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ أَقْوَامٌ

۲۰۶...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث کا مضمون منقول ہے لیکن اس روایت ہے کہ اس سے قومیں نکلیں گی۔

۲۰۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ

۲۰۷...... حضرت سہلؓ بن حنیف، روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک قوم مشرق کی طرف سے نکلے گی وہ سر منڈائے ہوئے ہوں

الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَتِيهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُءُوسُهُمْ

گے۔(خوارج)

باب-۳۴ باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ وعلى آله وهم بنو هاشم وبنو المطلب دون غيرهم

حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی اولاد جو بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ہیں پر زکوٰۃ حرام ہے

۲۰۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كِخْ كِخْ ارْمِ بِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

۲۰۸...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار نواسۂ رسول حضرت حسنؓ بن علیؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تھو تھو۔ نکال کر پھینک دو، کیا تجھے علم نہیں کہ ہم (آل رسول) صدقہ نہیں کھاتے۔

۲۰۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ

۲۰۹...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے ان الفاظ کے ساتھ کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: "ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے"۔

۲۱۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ

۲۱۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اور جیسا کہ حضرت ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم صدقہ نہیں کھاتے"۔

۲۱۱...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا

۲۱۱...... حضرت ابوہریرہؓ، رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:
"میں اپنے گھر لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر (بعض اوقات) کھجوریں پڑی ہوئی پاتا ہوں تو انہیں کھانے کے لئے اٹھالیتا ہوں پھر اس اندیشہ سے کہ (وہ کھجوریں) کہیں صدقہ کی نہ ہوں یونہی ڈال دیتا ہوں"۔

۲۱۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ

۲۱۲...... حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اپنے اہل کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر ایک گری ہوئی کھجور پاتا ہوں یا اپنے گھر میں تو اس کو کھانے کے لئے اٹھاتا ہوں

ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي أَوْ فِي بَيْتِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً أَوْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأُلْقِيهَا

پھر میں ڈرتا ہوں کہ وہ صدقہ کی نہ ہو تو میں اس کو پھینک دیتا ہوں۔

۲۱۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا

۲۱۳...... حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک کھجور پڑی ملی، آپؐ نے فرمایا:
"اگر صدقہ کی نہ ہوتی تو اسے کھالیتا"۔

۲۱۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا

۲۱۴...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ راستہ میں پڑی ہوئی ایک کھجور کے پاس سے گذرے تو فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اسے کھالیتا۔

۲۱۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا

۲۱۵...... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک کھجور پائی تو فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اس کو کھالیتا۔

۲۱۶...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا وَاللهِ لَوْ بَعَثْنَا هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَا لِي وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَاهُ فَأَمَّرَهُمَا عَلَى هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا مِمَّا يُصِيبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِي ذَلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَا تَفْعَلَا فَوَاللهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ

۲۱۶...... عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث کہتے ہیں کہ ربیعہ بن الحارث (میرے والد) اور حضرت عباسؓ بن عبد المطلب (حضورؐ کے چچا) دونوں جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر ہم ان دونوں لڑکوں یعنی مجھے اور فضل بن عباسؓ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجیں اور یہ دونوں آپؐ سے بات کریں کہ آپؐ انہیں ان صدقات وغیرہ کی تحصیل کا ذمہ دار بنادیں اور یہ دونوں آنحضرت ﷺ کو لا کر ادا کردیں جیسے دوسرے لوگ ادا کرتے ہیں اور جس طرح دوسروں کو کچھ مل جاتا ہے انہیں بھی مل جایا کرے۔ دونوں اسی گفتگو میں مصروف تھے کہ اس اثناء میں حضرت علیؓ ابن ابی طالب آگئے اور انکے پاس کھڑے ہوگئے۔ دونوں نے مذکورہ بات ان سے کہہ دی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: تم دونوں یہ مت کرنا، کیونکہ اللہ کی قسم! حضور علیہ السلام ایسا نہ کریں گے۔ ربیعہ بن الحارث نے یہ سن کر حضرت علیؓ پر نکتہ چینی شروع کردی اور کہا کہ یہ تم ہمارے ساتھ جو ایسا کر رہے ہو تو خدا کی

فَقَالَ وَاللهِ مَا تَصْنَعُ هَذَا إِلا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا فَوَاللهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ أَرْسِلُوهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ عَلِيٌّ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا ثُمَّ قَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلَى بَعْضِ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيلا حَتَّى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ عَلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لا تُكَلِّمَاهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ادْعُوَا لِي مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَاهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَأَنْكَحَهُ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هَذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِي فَأَنْكَحَنِي وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ يُسَمِّهِ لِي

قسم! صرف ہم سے حسد کی وجہ سے کر رہے ہو اور تم نے جو رسول اللہ ﷺ کی دامادی کا جو شرف و اعزاز حاصل کیا ہے اس پر ہم نے تو تم سے کچھ حسد نہیں کیا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے دونوں کو بھیج دو، چنانچہ دونوں چلے، حضرت علیؓ لیٹ گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھ لی تو آپؐ نے آکر ہمارے کان پکڑ لئے (بطور شفقت) اور فرمایا: جو تم دونوں دل میں سوچ کر آئے ہو اسے ظاہر کرو، پھر آپ حجرہ میں داخل ہوئے اور ہم بھی داخل ہوئے، اس روز آنحضرت ﷺ امّ المؤمنین زینب بنت جحش کے گھر میں تھے، ہم دونوں ایک دوسرے کو کہتے رہے کہ تم بولو، پھر ہم میں سے ایک نے گفتگو کی اور کہا کہ یارسول اللہ! آپؐ لوگوں میں سے سب سے زیادہ نیک اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں، ہم دونوں نکاح کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ آپؐ کے پاس اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپؐ ہمیں بعض صدقات کی وصولی کا عامل بنادیں، جو ہم آپؐ کو لاکر ادا کردیں جس طرح اور لوگ ادا کرتے اور جو کچھ (اس خدمت کا معاوضہ) انہیں ملتا ہے ہمیں بھی مل جائے۔

آنحضرت ﷺ یہ سن کر کافی دیر خاموش رہے حتی کہ ہم نے ارادہ کیا کہ ہم کچھ بولیں لیکن حضرت زینبؓ نے پردہ کے پیچھے سے ہمیں اشارہ کیا کہ اب کچھ بات نہ کرنا۔

بعد ازاں آپؐ نے فرمایا: آلِ محمدؐ کے لئے صدقہ وغیرہ صحیح نہیں کیونکہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔ میرے پاس مَحمِیَہ کو جو خُمس کے مال کے نگران تھے کو بلا لاؤ، اور نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب کو بھی بلاؤ۔ جب وہ دونوں آگئے تو آپؐ نے محمیہ سے فرمایا: اس لڑکے فضل بن عباسؓ کا اپنی لڑکی سے نکاح کردو۔ چنانچہ انہوں نے اس سے فضل کا نکاح کردیا۔

اور نوفل بن الحارث سے کہا کہ اپنی بیٹی کا نکاح اس لڑکے (یعنی مجھ سے) کردو، تو انہوں نے مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کردیا۔ پھر آپؐ نے محمیہ سے فرمایا: ان دونوں کا مہر خُمس میں سے اتنا اتنا ادا کردو۔ امام زہری کہتے ہیں کہ میرے شیخ نے مہر کی رقم معین نہیں کی۔

۲۱۷...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۲۱۷...... عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بتلاتے ہیں کہ

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَقَالَ فِيهِ فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللهِ لَا أَرِيمُ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ وَقَالَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ادْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ

ان کے والد ربیعہ بن الحارث اور عباسؓ بن عبد المطلبؓ نے عبد المطلب بن ربیعہ سے (مجھ سے) اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ آگے سابقہ حدیث کی مانند بیان کیا۔ مزید فرمایا۔ کہ حضرت علیؓ نے ساری گفتگو کے بعد اپنی چادر بچھائی اور لیٹ گئے، اور کہا کہ میں حسن کا جو سید ہے، باپ ہوں۔ جب تک تمہارے بیٹے تمہارے پاس اس بات کا جواب لے کر نہیں لوٹ جاتے جس کی وجہ سے تم نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا ہے میں اپنے جگہ سے نہیں ہٹوں گا۔ اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یہ زکوٰۃ صدقات لوگوں کا میل کچیل ہے اور محمد ﷺ اور ان کی آل اولاد کے لئے جائز نہیں ہے۔ پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس محمیہ بن جزء کو جو بنو اسد کے ایک فرد تھے ان کو بلاؤ۔ حضور نے انہیں خمس کے مال پر نگران اور اس کی وصولی کا عامل مقرر کیا تھا۔ ❶

باب-۳۵ باب إباحة الهدية للنبي ﷺ ولبني هاشم وبني المطلب وإن كان المهدي ملكها بطريق الصدقة وبيان أن الصدقة إذا قبضها المتصدق عليه زال عنها وصف الصدقة وحلت لكل أحدٍ ممن كانت الصدقة محرمة عليه

حضور علیہ السلام اور بنی ہاشم کے لئے ہدیہ مباح اور حلال ہے

۲۱۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ قَالَ إِنَّ جُوَيْرِيَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

۲۱۸...... حضرت جویریہؓ زوجۂ مطہرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار ان کے پاس داخل ہوئے اور فرمایا کہ کیا کچھ کھانا موجود ہے؟ فرمایا نہیں۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! ہمارے پاس کچھ کھانا نہیں ہے سوائے بکری کی چند ہڈیوں کے جو میری آزاد کردہ باندی کو صدقہ میں ملی ہیں۔ فرمایا کہ وہی لے آؤ کیونکہ صدقہ تو اپنی جگہ پہنچ گیا ہے (یعنی صدقہ تو باندی کو ہوا تھا اس نے تمہیں دے دیا تو یہ تمہارے لئے ہدیہ ہو گیا جب کہ صدقہ بھی صحیح ہو گیا)۔

❶ چنانچہ ائمہ اربعہ کے نزدیک بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب جو آنحضرت ﷺ کی اولاد میں سے ہیں اور سیّد کہلاتے ہیں انہیں زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

۲۱۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۱۹...... اس سند سے بھی حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث کا مضمون منقول ہے۔

۲۲۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَهْدَتْ بَرِيرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

۲۲۰...... حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہؓ (زوجۃ النبی) نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ گوشت جو انہیں صدقہ میں ملا تھا ہدیۃً بھیجا، آپؐ نے فرمایا: یہ ان کے لئے (بریرہ کے لئے) تو صدقہ ہے اور ہمارے واسطے ہدیہ ہے (یہیں سے یہ فقہی قاعدہ نکلا کہ تبدیلیٔ ملک سے حکم میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے)۔ ❶

۲۲۱...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الاسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيلَ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

۲۲۱...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے گائے کا کچھ گوشت لایا گیا تو آپؐ سے کہا گیا کہ یہ تو وہ گوشت ہے جو بریرہؓ کو صدقہ میں دیا گیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:
ان کے واسطے صدقہ ہے ہمارے لئے ہدیہ۔

۲۲۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُم عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ

۲۲۲...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہؓ کے معاملہ سے تین شرعی فیصلے سامنے آئے (ایک یہ کہ) لوگ انہیں صدقہ دیا کرتے تھے اور وہ ہمیں ہدیہ کر دیا کرتی تھیں، میں نے اس کا ذکر حضور اکرم ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا:
وہ بریرہ کے لئے تو صدقہ ہے تمہارے لئے ہدیہ ہے لہٰذا اسے کھاؤ۔

۲۲۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۲۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بریرہ

---

❶ مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کی ملکیت میں تبدیلی آجائے تو تبدیلی ملک کی بناء پر اس چیز یا مال کے حکم شرعی میں تبدیلی آجاتی ہے جیسا کہ حضرت بریرہؓ کے واقعہ میں ہے کہ وہ مستحق زکوٰۃ و صدقات تھیں اور وہ اپنے صدقہ کا مال حضور علیہ السلام کو ہدیۃً دے دیا کرتی تھیں تو صدقہ کی ملکیت تبدیل ہو گئی تو وہ پاک ہو گیا اور غیر مستحق زکوٰۃ کے لئے بھی جائز ہو گیا۔

حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ

کیلئے تو صدقہ ہے تمہارے لئے ہدیہ ہے لہذا اسے کھاؤ) حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

٢٢٤...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ

۲۲۴...... حضرت عائشہؓ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ بات نہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اور وہ ہمارے لئے اس کی طرف سے ہدیہ ہے۔

٢٢٥...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَيْءٍ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى عَائِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا أَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

۲۲۵...... حضرت امّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک صدقہ کی بکری میرے پاس بھیجی، میں نے حضرت عائشہؓ کو اس میں سے کچھ (گوشت) بھیج دیا، جب رسول اکرم ﷺ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے تو دریافت فرمایا: تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں سوائے اس کے کچھ گوشت جو نسیبہ (ام عطیہ) نے اس بکری کا بھیجا ہے جو آپؐ نے انہیں بھیجی تھی۔
حضور علیہ السلام نے فرمایا: صدقہ تو اپنی جگہ پہنچ چکا ہے (اب ہمارے لئے حلال ہے)۔

٢٢٦...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ أَكَلَ مِنْهَا وَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا

۲۲۶...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تو اس کے بارے میں دریافت فرماتے، اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو اس میں سے کھا لیتے اور اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو تناول فرماتے تھے۔

باب-٣٦ باب الدعاء لِمن أتى بصدقة

صدقہ لانے والے کے لئے دعا کا بیان

٢٢٧...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى

۲۲۷...... حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب کوئی قوم یا لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس اپنے صدقات وغیرہ لاتے (اور

أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَأَتَاهُ أَبِي أَبُو أَوْفَى بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

جمع کراتے) تو آپ فرماتے: اے اللہ! ان پر اپنی رحمت نازل فرمائیے، ایک بار والد ابواوفیٰ (عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا) اپنا صدقہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرمایا: اے اللہ! ابی اوفیٰ کے آل اولاد پر اپنی رحمت نازل فرمائیے"۔

۲۲۸..... و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَلِّ عَلَيْهِمْ

۲۲۸..... حضرت شعبہؒ سے بھی اس سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں صل علیھم کے الفاظ نہیں ہیں۔

باب-۳۷ باب إرضاء الساعي ما لم يطلب حرامًا

عاملِ صدقہ کو خوش رکھنا واجب ہے جب تک کہ حرام طلب نہ کرے

۲۲۹..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ دَاوُدَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ

۲۲۹..... حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جب تمہارے پاس صدقہ لینے والا تحصیلدار زکوٰۃ آئے تو تم سے راضی ہو کر جائے"۔

(مقصد یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کو حتی الوسع خوش رکھنا ضروری ہے۔ مالِ زکوٰۃ کے اعتبار سے بھی اور ہر دوسرے اعتبار سے بھی، خواہ کسی معاملہ میں اس کی طرف سے زیادتی بھی ہو تب بھی اسے راضی رکھنا ضروری ہے۔ البتہ اگر مالِ حرام طلب کرے یا تمہارے اوپر کوئی ظلم کرے تو پھر تمہارے لئے یہ حکم نہیں ہے)۔

كتاب الصيام

كتاب الصيام

روزہ کے مسائل

۲۳۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ

۲۳۰...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اسی طرح شیاطین کو بھی قید کردیا جاتا ہے"۔

۲۳۱......وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

۲۳۱...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان کا مہینہ ہوتا ہے تو رحمت (جنت) کے دروازے کھل جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے"۔

۲۳۲......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهِ

۲۳۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب رمضان المبارک (کا مہینہ) آتا ہے تو رحمت کا دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں......الخ۔

باب-۳۸ باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال وأنه إذا غم في أوله أو آخره أكملت عدة الشهر ثلاثين يومًا

رمضان کا روزہ رؤیتِ ہلال سے واجب ہوتا ہے

۲۳۳......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ

۲۳۳...... حضرت ابن عمرؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپؐ نے رمضان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ مت رکھو، (رمضان کا چاند نہ دیکھ لو) اور نہ ہی بغیر چاند دیکھے افطار کرو (عید بھی چاند سے مشروط ہے) پھر اگر آسمان پر ابر چھایا ہوا ہو تو تین دن پورے کرو۔ (یعنی اگر شعبان کی ۲۹ کو چاند نظر نہ آئے تو ۳۰ شعبان کو

روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور اسی طرح ۲۹ رمضان کو بھی چاند نظر نہ آئے تو ۳۰ روزے پورے کرنے چاہئیں)

۲۳۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَصُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ

۲۳۴...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (دس انگلیوں کا) اور فرمایا کہ: مہینہ اتنے اور اتنے اور اتنے دن کا ہوتا ہے۔ پھر تیسری بار میں آپ نے انگوٹھے کو بند کر لیا اور فرمایا کہ اس کا (۳۰ تاریخ کا) روزہ چاند دیکھنے سے مشروط ہے۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو، چاند دیکھ کر افطار کرو، اور اگر ابر کا موسم ہو تو تیس روز پورے کرو۔

۲۳۵...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الشهر هكذا وهكذا وهكذا وَقَالَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا ثَلَاثِينَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ

۲۳۵...... اس سند سے سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر موسم ابر آلود ہو تو تیس روزے پورے کرو) منقول ہے۔

۲۳۶...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ فَاقْدِرُوا لَهُ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثِينَ

۲۳۶...... حضرت عبید اللہ سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر کیا تو فرمایا مہینہ انتیس (دن کا بھی) ہوتا ہے (اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے) فرمایا: اس طرح اور اس طرح سے ہو تو تم اس کی تعداد پوری کر لو اور تیس کا لفظ ذکر نہیں فرمایا۔

۲۳۷...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ

۲۳۷...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے، تو تم روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور افطار (عید) نہ کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو روزوں کی تعداد تم پر پوری کرنا لازمی ہے۔

۲۳۸...... و حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ

۲۳۸...... حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس (دن کا بھی) ہوتا ہے تو جب تم نے چاند دیکھ لیا تو تم روزہ رکھو اور جب تم چاند دیکھ لو تو افطار کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو روزوں کی تعداد پوری (یعنی تیس روزے) کرو۔

۲۳۹......حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ

۲۳۹......حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب تم (چاند) دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم (چاند) دیکھو تو افطار (عید) کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم پر اس کی تعداد پوری کرنا لازم ہے۔

۲۴۰......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلا أَنْ يُغَمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ

۲۴۰......حضرت عبید اللہ بن دینارؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس رات کا بھی ہوتا ہے تم روزہ نہ رکھو جب تک کہ (چاند) نہ دیکھ لو اور افطار (عید) نہ کرو جب تک کہ تم (چاند) نہ دیکھ لو سوائے اس کے کہ اگر (آسمان) ابر آلود ہو تو تم پر اتنی مقدار میں روزے لازم ہیں۔

۲۴۱......حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ

۲۴۱......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمار ہے تھے کہ مہینہ ایسا ایسا ایسا ہے، اور تیسری مرتبہ میں آپ نے اپنے انگوٹھے کو دبالیا (یعنی ۲۹)۔

۲۴۲......وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْأَشْيَبُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

۲۴۲......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ آپ فرمار ہے تھے، مہینہ ۲۹ تاریخ کا بھی ہو جاتا ہے۔

۲۴۳......و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا

۲۴۳......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ ﷺ نے فرمایا، مہینہ اس طرح اس طرح اس طرح ہے، دس، دس، اور نو (یعنی ۲۹ روز کا)۔

۲۴۴......وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

۲۴۴......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ إِبْهَامَ الْيُمْنَى أَوِ الْيُسْرَى

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ مہینہ ایسا ایسا ایسا ہے، اور آپ ﷺ نے دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو مارا، اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری مرتبہ اشارہ کرنے میں دایاں یا بایاں انگوٹھا کم کر لیا۔

۲۴۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ

۲۴۵...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہو جاتا ہے اور شعبہ نے پانے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اشارہ کر کے بتلایا۔ اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو موڑ لیا اور عقبہ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا، مہینہ تیس روز کا ہوتا ہے، اور اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا۔

۲۴۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ

۲۴۶...... حضرت ابن عمرؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ہم اُمّی لوگ ہیں نہ لکھتے ہیں اور نہ ہی حساب کتاب رکھتے ہیں۔ مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے، تیسری بار میں انگوٹھے کو بند کر لیا۔ اور اس طرح، اس طرح اور اس طرح بھی ہوتا ہے۔ پوری انگلیوں کے ساتھ تین بار اشارہ فرمایا۔ (یعنی ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے اور ۳۰ کا بھی ہوتا ہے)۔

۲۴۷...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي ثَلَاثِينَ

۲۴۷...... اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی حسب سابق نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں الشہر الثانی الثلاثین کا ذکر نہیں ہے۔

۲۴۸...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ النِّصْفِ فَقَالَ لَهُ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ وَهَكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا

۲۴۸...... حضرت سعد بن عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو سنا کہہ رہا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہو گیا۔ ابن عمرؓ نے اس سے کہا کہ تمہیں کیسے علم کہ آدھا مہینہ ہو گیا۔ کہنے لگا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے دوبار دس انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور تیسری بار انگوٹھے کو روک لیا۔

وَحَبَسَ أَوْ خَنَسَ إِبْهَامَهُ

٢٤٩......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا

۲۴۹......حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور چاند دیکھو تو افطار کرو، اگر ابر چھایا ہوا ہو تو تیس روزے پورے کرو"۔

٢٥٠......حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ

۲۵۰......حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (چاند) دیکھ کر روزہ رکھو اور (چاند) دیکھ کر افطار (عید) کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم (روزوں) کی تعداد پوری کرو۔

٢٥١......وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ

۲۵۱......حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم (چاند) دیکھ کر روزہ رکھو اور (چاند) دیکھ کر افطار (عید) کرو اور اگر تم پر مہینہ پوشیدہ رہے تو تم تیس (روزوں) کی تعداد پوری کرو۔

٢٥٢......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ

۲۵۲......حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چاند کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو افطار کرو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو تم تیس (روزوں) کی تعداد پوری کرو۔

٢٥٣......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ

۲۵۳......حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "رمضان سے قبل ایک دو دن روزہ مت رکھو، سوائے اس کے کہ کوئی شخص مسلسل روزے رکھتا تھا (یا مقررہ دنوں میں روزے رکھتا تھا اور وہ مقررہ مخصوص دن ۲۹ اور ۳۰ تاریخ کو آگئے) تو وہ رکھ سکتا ہے (یہ حکم اس لئے ہے تاکہ رمضان کے روزوں میں کوئی شک وشبہ نہ رہے)۔

٢٥٤...... و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَامٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۵۴...... حضرت یحیٰ بن ابی کثیرؒ سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت کا مضمون منقول ہے معنی و مفہوم میں کوئی فرق نہیں۔

٢٥٥...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ

فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ

۲۵۵...... زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ نے ایک بار قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جائیں گے۔ مجھے (زہریؒ کو) عروہؒ نے حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ "جب اس مہینہ کی ۲۹ راتیں گذر گئیں اور میں ایک ایک رات گن کر گزارتی تھی، تو حضور ﷺ سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (کسی اور زوجہ کے پاس نہیں گئے) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک ہمارے پاس نہیں آئیں گے جب کہ آپ تو ۲۹ کو تشریف لے آئے، میں تو ایک ایک دن شمار کر رہی ہوں۔ فرمایا کہ مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے۔

٢٥٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَقَالَ إِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ إِصْبَعًا وَاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ

۲۵۶...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک ماہ تک اپنی ازواج سے الگ رہے پھر ۲۹ تاریخ کو ہماری طرف تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا کہ آج تو ۲۹واں دن ہے۔ آپؐ نے فرمایا مہینہ اس طرح ہوتا ہے۔ تین بار دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور آخری بار میں ایک انگلی روک لی۔

٢٥٧...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ

۲۵۷...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج مطہراتؓ سے ایک ماہ تک علیحدگی رکھی۔ ۲۹ویں دن کی صبح کو آپ ہمارے پاس آئے تو بعض لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہماری تو آج ۲۹ویں صبح ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے۔
پھر آپؐ نے دونوں ہاتھوں سے تین بار اشارہ فرمایا: دو بار تو تمام انگلیوں

تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِنْهَا

سے اور تیسری بار ۱۹ انگلیوں سے۔

۲۵۸...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا

۲۵۸...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خبر دیتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قسم اٹھائی کہ اپنی کچھ ازواج مطہرات کے پاس ایک ماہ تک نہ جائیں گے تو جب ۲۹ دن گزر گئے تو آپ ﷺ صبح یا شام ان کی طرف تشریف لے گئے تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! آپ ﷺ نے تو قسم اٹھائی تھی کہ آپ ﷺ ایک ماہ تک ہمارے یہاں تشریف نہیں لائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

۲۵۹...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۵۹...... حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت کا مضمون نقل ہے۔

۲۶۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى فَقَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا

۲۶۰...... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ مہینہ اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایک انگلی کم فرمائی۔

۲۶۱...... و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً

۲۶۱...... حضرت محمد بن سعدؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح سے ہوتا ہے دس اور دس اور نو مرتبہ۔

۲۶۲...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ وَسَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا

۲۶۲...... ان راویوں کو اسناد کے ساتھ یہ روایت بھی گذشتہ حدیثوں کی طرح نقل کی گئی ہے۔

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا

باب-۳۹ باب بيان أن لكل بلد رؤيتهم وأنهم إذا رأوا الهلال ببلد لا يثبت حكمه لما بعد عنهم

ہر شہر کی رؤیت وہیں کے لئے معتبر ہے دوسرے بلاد کے لئے نہیں

۲۶۳..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوَ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي

۲۶۳..... حضرت کریبؒ ام الفضل بنت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ام الفضل نے حضرت معاویہؓ کے پاس ملک شام بھیجا، جب میں شام آیا تو ام الفضل کے جس کام سے آیا تھا وہ پورا کیا، میں شام ہی میں تھا کہ رمضان کا چاند مجھ پر طلوع ہو گیا تو میں نے شب جمعہ میں رمضان کا چاند دیکھا۔ پھر میں مدینہ منورہ آ گیا مہینہ کے آخر میں۔
حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے پوچھا کہ تم لوگوں نے چاند کب دیکھا؟ میں نے کہا ہم نے شبِ جمعہ کو دیکھا۔ پوچھا کہ تم نے خود بھی دیکھا؟ میں نے کہاہاں! اور لوگوں نے بھی دیکھا، اور انہوں نے روزہ بھی رکھا، حضرت معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات (جمعہ کا دن گذر کے رات) کو دیکھا۔ ہم یا تو پورے تیس روزے مکمل کریں گے یا اگر ۲۹ کو چاند دیکھ لیا تو افطار کریں گے۔ میں نے کہا کہ کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رؤیت وصیام کو کافی نہیں سمجھتے؟ فرمایا کہ نہیں! ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔[1]

---

[1] یہ مسئلہ اختلاف مطالع کا ہے یعنی ہر شہر کا مطلع الگ الگ ہے۔ اس حدیث کی بناء پر ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کے نزدیک شرعی احکام رمضان وحج وغیرہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ شہر کی رؤیت دوسرے بلد (شہر) والوں کے لئے معتبر نہیں ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اختلاف مطالع معتبر نہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ایک شہر میں شرعی طریقہ سے رؤیت ہلال کا ثبوت ہو جائے تو اس رؤیت کی بنیاد پر دوسرے شہر والے بھی روزہ وعید میں عمل کر سکتے ہیں۔ مثلاً موجودہ آلات ابلاغ و مواصلات کے ذریعہ تار، ٹیلی فون، فیکس اور جدید ترین مواصلاتی نظام کے ذریعہ اگر کسی شہر کی رؤیت کی خبر دوسرے شہر میں پہنچ جائے تو اس پر عمل کیا جائے گا۔
متاخرین حنفیہؒ نے یہ فرمایا کہ بلادِ بعیدہ میں اختلاف مطالع ہمارے نزدیک بھی معتبر ہے لہٰذا بلاد بعیدہ کی رؤیت کافی نہیں ہو گی۔ اب بلاد بعیدہ وقریبہ کا فرق کیسے ہو؟ علامہ عثمانی صاحب فتح الملہم نے فرمایا کہ: اس کا معیار یہ ہے کہ جو بلاد اتنی دور ہوں کہ ان کے مطالع کا اعتبار نہ کرنے سے دو دن کا فرق پڑ جائے مثلاً دو دن آگے یا دو دن پیچھے ہو جائیں تو اتنے بعید بلاد کی رؤیت معتبر نہ ہو گی خواہ کتنے ہی ذرائع سے معلوم ہو جائے کیونکہ مہینہ ۲۸ یا ۳۱ دن کا نہیں ہو سکتا۔ شریعت میں اس کی کوئی مثال ونظیر نہیں ہے۔

باب-۴۰ باب بيان أنه لا اعتبار بكبر الهلال وصغره وأن الله تعالى أمده للرؤية فإن غم فليكمل ثلاثون

چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں

٣٦٤ ـــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ قَالَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ

۲۶۴ ـــ ابوالبختریؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ عمرہ کے لئے نکلے، جب بطن نخلہ (ایک وادی) میں پڑاؤ کیا تو ہم نے چاند دیکھا، بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے. بعض نے کہا کہ دوسری رات کا چاند ہے (چاند بڑا تھا اس لئے یہ گفتگو ہوئی) پھر ہم ابن عباسؓ سے ملے اور ان سے کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے، اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ تین رات کا چاند ہے بعض کہتے ہیں دو رات کا ہے۔

انہوں نے پوچھا کہ تم نے اسے کس رات میں دیکھا؟ ہم نے کہا کہ فلاں فلاں رات میں۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کے لئے بڑھادیا، (یعنی اسے اس کی رؤیت کی طرف منسوب فرمایا ہے) کہ یہ اسی رات کا چاند ہے جس میں تم نے اسے دیکھا ہے۔ ❶

٣٦٥ ـــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

۲۶۵ ـــ حضرت ابوالبختریؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے ذات عرق میں رمضان کا چاند دیکھا تو ہم نے حضرت ابن عباسؓ کی طرف ایک آدمی بھیجا تاکہ وہ چاند کے بارے میں آپ سے دریافت کرے تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کیلئے بڑھادیا ہے تو اگر مطلع صاف نہ ہو تو گنتی پوری کرو۔

---

❶ شریعت میں چاند کی رؤیت معتبر ہے نہ کہ وجود۔ یعنی چاند پیدا ہو گیا یا نہیں؟ اس کا اعتبار نہیں ہے بلکہ اعتبار اس کا ہے کہ دیکھا گیا یا نہیں۔ آج کل بہت سے نئے تعلیم یافتہ حضرات کہتے ہیں کہ جدید ترین حسابی آلات اور آلات رصد کے ذریعہ افق پر چاند کے وجود و عدم وجود کا پتہ لگایا جاسکتا ہے چونکہ بعض اوقات ابر کی وجہ سے چاند کا نظر آنا مشکل ہوتا ہے لہٰذا ان آلات سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نہایت آسان اور سہولت ہے۔ اس لئے اس میں اعتبار ایسی چیز کا کیا جو سب کے سب بآسانی دیکھ سکیں کیونکہ حسابی آلات ہر ایک کو میسر نہیں۔ بڑے اور متمدن شہروں میں تو یہ سہولت ہوتی ہے لیکن جنگل اور پہاڑوں اور صحراؤں میں رہنے والے لوگ تو اس سہولت سے محروم ہوتے ہیں جب کہ شریعت مطہرہ کا حکم ہر ایک کے لئے ہے۔ لہٰذا اس نے ایسی چیز کو معتبر بنادیا جو سب کے لئے یکساں آسان ہو۔ حدیث میں رؤیت کا لفظ آیا ہے کہ رؤیت ہلال پر روزہ رکھنے اور عید کرنے کا مدار ہے جس کے معنی آنکھوں سے دیکھنے کے ہیں نہ کہ چاند کے افق پر موجود ہونے کے۔ لہٰذا اگر چاند افق پر تو موجود ہو لیکن کسی وجہ سے نظر نہیں آرہا گو حسابی آلات کے ذریعہ معلوم ہو جائے۔ حدیث میں فرمایا کہ (اگر تمہاری آنکھوں سے چاند چھپا ہوا ہو تو تم اس کے مکلف نہیں کہ آلات رصد اور دوربینوں کے ذریعہ یا ہوائی جہاز کے ذریعہ اس کا وجود دیکھو بلکہ فرمایا: "اگر ابر وغیرہ ہو تو تیس روزے پورے کرو۔ حدیث بالا میں بھی یہی وضاحت ہے کہ چاند خواہ بڑا نظر آئے یا چھوٹا اس کے سائز کا اعتبار نہیں بلکہ اعتبار اس کا ہے کہ کب دیکھا گیا۔

عَنْهمَا يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ

باب-۴۱ باب بيان معنى قوله ﷺ شهرا عيدٍ لا ينقصان

حضور علیہ السلام کے فرمان ”عید کے دو ماہ ناقص نہیں ہوتے“ کا مطلب و تشریح

۲۶۶......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

۲۶۶...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”عید کے دو ماہ ناقص نہیں ہوتے۔ ایک رمضان اور دوسرا ذوالحجہ۔

۲۶۷......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِي حَدِيثِ خَالِدٍ شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

۲۶۷...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔ خالد کی روایت میں ہے کہ عید کے دو مہینے رمضان اور ذی الحجہ کے ہیں۔

باب-۴۲ باب بيان أنّ الدّخول في الصّوم يحصل بطلوع الفجر وأنّ له الأكل وغيره حتّى يطلع الفجر وبيان صفة الفجر الّذي تتعلّق به الأحكام من الدّخول في الصّوم ودخول وقت صلاة الصّبح وغير ذلك

روزہ طلوعِ فجر سے ہی شروع ہو جاتا ہے

۲۶۸......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "حَتَّى يَتَبَيَّنَ

۲۶۸...... حضرت عدیؓ بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب قرآن کریم کی آیت حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ.... الآية [1] نازل ہوئی تو عدیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے تکیہ کے نیچے دو دھاگے ایک سفید اور

---

[1] یہ سورۃ البقرہ پ ۲ ر کوع ۲۳ کی آیت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ: تمہارے لئے کھانا پینا جائز ہے اس وقت تک کہ تمہارے سامنے خطِ سفید یعنی سپیدۂ سحر نمایاں ہو جائے۔ خط سیاہ یعنی صبح کاذب سے“۔ قرآن کریم کی اس آیت میں خیط (دھاگہ) کا لفظ سپیدۂ سحر اور صبح کاذب کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور دراصل یہ ایک استعارہ ہے لیکن حضرت عدیؓ اور دوسرے بعض صحابہ کرام خیط سے حقیقی دھاگہ سمجھے اور انہوں نے تکیہ کے نیچے دو دھاگے رکھ لئے کہ جب اتنی روشنی ہو جائے گی کہ سفید و سیاہ میں امتیاز ہو جائے تب کھانا بند کریں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آگے من الفجر کے الفاظ سے واضح فرمادیا کہ اس سے مراد درحقیقت صبح صادق اور سپیدۂ سحر کا نمودار ہونا ہے اور جب وہ نمودار ہو جائے تو اب کھانا پینا حرام ہو جائے گا۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ" قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

ایک سیاہ رکھتا ہوں تاکہ رات سے دن کا امتیاز ہو جائے (یعنی روشنی ہو جائے تو سفید اور سیاہ میں امتیاز کر کے صبح صادق کا پتہ لگالوں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارا تکیہ تو بہت چوڑا ہے (بطورِ مزاح کے فرمایا کہ تمہارا تکیہ اتنا عریض ہے کہ جو صادق و صبح کاذب کو محیط ہے) آیت میں خیط الأبيض من الأسود سے مراد) رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

۲۶۹...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ "وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَيَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَبِينَهُمَا حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "مِنَ الْفَجْرِ" فَبَيَّنَ ذَلِكَ

۲۶۹...... حضرت سہلؓ بن سعد فرماتے ہیں کہ جب آیتِ کریمہ کلوا واشربوا .... الآیة نازل ہوئی تو اس وقت انسان ایک سفید دھاگہ اور ایک سیاہ دھاگہ رکھ لیتا، پھر کھاتا رہتا یہاں تک کہ امتیاز ہو جاتا (صبح روشن ہو جاتی) پھر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کے الفاظ نازل فرمائے تو بات واضح ہو گئی۔

۲۷۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ "وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ" قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الأَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رِئْيُهُمَا فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدَ ذَلِكَ "مِنَ الْفَجْرِ" فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

۲۷۰...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت وکلوا واشرابوا.... الآیة نازل ہوئی تو اس وقت آدمی جب روزہ کا ارادہ کرتا تو اپنی ٹانگ میں ایک سفید اور ایک سیاہ دھاگہ باندھ لیتا اور کھانا پینا جاری رکھتا اس وقت تک کہ (اتنی روشنی ہو جاتی) کہ دونوں کا فرق نمایاں ہو جاتا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے من الفجر کے الفاظ کی قید نازل فرمائی تو صحابہ نے جانا کہ (خیط ابیض واسود سے) رات اور دن مراد ہے۔

۲۷۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ

۲۷۱...... حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلالؓ رات کو اذان دیتے ہیں لہٰذا کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتومؓ کی اذان سن لو"۔

أمّ مكتوم

٢٧٢ــــحدّثني حرملة بن يحيى أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله ﷺ يقول إنّ بلالًا يؤذّن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا أذان ابن أمّ مكتوم

۲۷۲...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حضرت بلال رات کے وقت ہی اذان دے دیتے ہیں لہذا تم کھاتے اور پیتے رہو یہاں تک کہ تم حضرت ابن مکتوم کی اذان سنو۔

٢٧٣ــــحدّثنا ابن نمير حدّثنا أبي حدّثنا عبيد الله عن نافع

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان لرسول الله ﷺ مؤذّنان بلال وابن أمّ مكتوم الأعمى فقال رسول الله ﷺ إنّ بلالًا يؤذّن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذّن ابن أمّ مكتوم

قال ولم يكن بينهما إلا أن ينزل هذا ويرقى هذا -

۲۷۳ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے دو موذن تھے۔ حضرت بلالؓ اور ابن ام مکتومؓ جو نابینا تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بلالؓ تورات میں اذان دیتے ہیں (یعنی تہجد کے وقت تاکہ سونے والے جاگ جائیں اور تہجد کی نماز پڑھ لیں اور جاگنے والے کچھ دیر کے لئے آرام کرلیں) لہذا کھاتے پیتے رہو (اوران کی اذان سن کر کھانا پینا بند مت کرو کیونکہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی ہوتی) یہاں تک کہ ابن ام مکتومؓ اذان دیں (جو فجر کی اذان دیا کرتے تھے) راوی کہتے ہیں کہ دونوں کی اذان میں کچھ زیادہ وقفہ نہ تھا کہ سوائے اس کے ایک اترتا (اذان کی جگہ سے) اور دوسرا چڑھتا۔

٢٧٤ــــو حدّثنا ابن نمير حدّثنا أبي حدّثنا عبيد الله حدّثنا القاسم عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ بمثله

۲۷۴ حضرت عائشہؓ نے نبی کریم ﷺ سے گذشتہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

٢٧٥ــــوحدّثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدّثنا أبو أسامة ح و حدّثنا إسحق أخبرنا عبدة ح و حدّثنا ابن المثنى حدّثنا حمّاد بن مسعدة كلّهم عن عبيد الله بالإسنادين كليهما نحو حديث ابن نمير

۲۷۵ اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت ابن نمیر کا مضمون منقول ہے۔

٢٧٦ــــحدّثنا زهير بن حرب حدّثنا إسمعيل بن إبراهيم عن سليمان التيمي عن أبي عثمان عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لا يمنعنّ أحدا منكم أذان بلال أو قال نداء بلال من سحوره فإنّه يؤذّن أو قال ينادي بليل ليرجع قائمكم

۲۷۶ حضرت عبداللہؓ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بلالؓ کی اذان سحری کھانے سے مانع نہ بنے، وہ تو اس لئے اذان دیتے ہیں تاکہ تم میں جو لوگ عبادت کے لئے قیام میں مصروف ہیں وہ لوٹ جائیں (اور کچھ آرام کرلیں) اور جو سو رہے ہیں وہ جاگ جائیں (اور کچھ عبادت کرلیں) اور فرمایا کہ صبح صادق وہ نہیں ہے

وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ
وَقَالَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ

جو ایسی ایسی ہو آپؐ نے ہاتھ سے (اوپر اور نیچے کی جانب) اشارہ فرمایا بلکہ آپ نے ہاتھوں کو پھیلا کر بلند کیا اور فرمایا کہ صبح صادق اس طرح اور اس طرح ہوتی ہے۔ انگلیوں کے درمیان کشادگی فرمائی۔ (مقصد یہ ہے کہ یہ مت سمجھو کہ صبح صادق افق پر طولاً نمودار ہوتی ہے بلکہ عرضاً ہوتی ہے)۔

۲۷۷ وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الأَرْضِ وَلَكِنِ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ

۲۷۷ اس سند سے اس فرق کے ساتھ کہ آپؐ نے فرمایا: فجر وہ نہیں ہے جو اس طرح ہو۔ آپؐ نے انگلیوں کو مجتمع کر کے انہیں زمین کی طرف جھکایا (یعنی اوپر سے نیچے کی طرف افق پر نمودار نہیں ہوتی) بلکہ وہ ہے جو اس طرح ہو، آپؐ نے انگشت شہادت کو دوسرے ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا (یعنی ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہوتی ہے)۔

۲۷۸ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلاَهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَانْتَهَى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ و قَالَ إِسْحَقُ قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ يَقُولُ هَكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ

۲۷۸ اس سند کے ساتھ حضرت سلیمان تیمی سے اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے اس میں ہے کہ حضرت بلالؓ کی اذان اس وجہ سے ہوتی ہے کہ تم میں سے جو سو رہا ہو وہ بیدار ہو جائے اور جو نماز پڑھ رہا ہو وہ لوٹ جائے۔ حضرت جریر نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ صبح اس طرح نہیں ہے مطلب یہ کہ چوڑائی میں ہے لمبائی میں نہیں ہے۔

۲۷۹ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ سَمِعَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ لاَ يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلاَلٍ مِنَ السَّحُورِ وَلاَ هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيرَ

۲۷۹ حضرت سمرہؓ بن جندب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"تم میں سے کسی کو بلالؓ کی اذان سحری کے بارے میں دھوکہ میں نہ ڈالے (کہ تم سمجھو سحری کا وقت ختم ہو گیا ہے) اور نہ ہی یہ سفیدی دھوکہ میں ڈالے (صبح کاذب) یہاں تک کہ (عرضاً) پھیل جائے۔

۲۸۰ وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لاَ يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ وَلاَ هَذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ

۲۸۰ اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم کو بلال کی اذان دھوکہ میں نہ ڈالے) منقول ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ یہ سپیدۂ سحر کا ستون تمہیں دھوکہ میں مبتلا نہ کر دے (صبح کاذب چونکہ عموداً افق پر ظاہر ہوتی ہے اس لئے حضورؐ نے ستون سے تعبیر فرمایا)

حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا

یہاں تک کہ چوڑی ہو کر پھیل جائے (عرضاً پھیل جائے تو وہ صبح صادق ہے جو منتہائے سحر ہے)۔

۲۸۱...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلالٍ وَلا بَيَاضُ الأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا

۲۸۱...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی حضرت بلال کی اذان سے اپنی سحری سے دھوکہ نہ کھائے اور نہ ہی افق کی لمبی سفیدی سے یہاں تک کہ وہ پھیل جائے۔

۲۸۲...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلالٍ وَلا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ

۲۸۲...... حضرت سمرہ بن جندبؓ خطبہ دیتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! تم میں سے کوئی آدمی (حضرت) بلال کی اذان سے دھوکہ نہ کھائے اور نہ اس سفیدی سے یہاں تک کہ فجر ظاہر ہو جائے۔

۲۸۳...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ هٰذَا

۲۸۳...... حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (کوئی شخص بلال کی اذان اور سفیدی سے دھوکہ نہ کھائے یہاں تک کہ فجر ظاہر ہو جائے)

باب-۳۰۳ باب فضل السُّحُور وتأكيد استحبابه واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر

سحری کی فضیلت

۲۸٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي

۲۸۴...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سحری کھاؤ، کیونکہ سحری کے اندر برکت ہوتی ہے"۔

السَّحُور بَرَكَة

۲۸۵......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ

۲۸۵......حضرت عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزہ میں مابہ الامتیاز چیز فرق سحری کا کھانا ہے (وہ سحری نہیں کھاتے اور مسلمان سحری کھاتے ہیں)۔

۲۸۶......و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ ح و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۸۶......اس سند کے ساتھ حضرت موسیٰ بن علیؒ سے روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔

۲۸۷......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِينَ آيَةً

۲۸۷......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے، پوچھا کہ دونوں کے درمیان کتنی دیر کا وقفہ تھا؟ فرمایا: پچاس آیات کے بقدر (جتنی دیر میں ۵۰ آیات پڑھی جاتی ہیں اتنی دیر سحری کھا کر انتظار کرنا ضروری ہے)۔

۲۸۸......و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۸۸......حضرت قتادہؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کا مضمون منقول ہے۔

۲۸۹......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ

۲۸۹......حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
"جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے (بلاضرورت تاخیر نہ کریں گے) خیر پر باقی رہیں گے"۔

۲۹۰......وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۲۹۰......حضرت سہل بن سعدؓ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل فرمائی ہے۔

۲۹۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ

۲۹۱......حضرت ابوعطیہؒ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروقؒ (مشہور تابعی)

بْنُ الْعَلاء قالا أخبرنا أبو مُعاوية عن الأعمش عَنْ عُمارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أبي عطيّة قال دخلت أنا ومَسْرُوقٌ على عائشة فقُلْنا يا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رجُلان من أصْحابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أحدهما يُعجّل الْإفْطار ويُعَجِّلُ الصَّلاةَ والآخرُ يُؤخِّرُ الْإفطار ويؤخّرُ الصّلاة قالتْ أيُّهما الَّذي يُعجِّلُ الْإفْطار ويُعجّلُ الصّلاة قال قُلْنا عَبْدُ اللهِ يَعْني ابْنَ مَسْعُودٍ قالتْ كذلك كان يَصْنَعُ رَسُولُ الله ﷺ

زاد أبو كُرَيْبٍ والآخرُ أبو مُوسى

۲۹۲ وحدّثنا أبو كُرَيْبٍ أخبرنا ابْنُ أبي زائدة عن الأعْمشِ عن عُمارةَ عَنْ أبي عطيّة قال دخلْتُ أنا ومسْرُوقٌ على عائشة رضي الله عنْها فقال لها مسْرُوقٌ رجُلان مِنْ أصْحابِ مُحمّدٍ ﷺ كلاهما لا يألُو عن الْخيْرِ أحدُهما يُعجِّلُ الْمغْربَ والْإفْطار والآخرُ يُؤخّرُ الْمغْربَ والْإفْطار فقالتْ منْ يُعجّلُ الْمغْربَ والْإفْطارَ قال عبْدُ الله فقالتْ هكذا كانَ رسُولُ الله ﷺ يصْنعُ

حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے دو افراد ہیں ان میں سے ایک تو جلدی افطار کرتے ہیں اور نماز میں بھی جلدی کرتے ہیں (نہ افطار میں تاخیر کرتے ہیں نہ نماز کو مؤخر کرتے ہیں) جب کہ دوسرے افطار بھی مؤخر کرتے ہیں اور نماز بھی مؤخر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے دریافت فرمایا: دونوں میں افطار اور نماز کے لئے جلدی کرنے والے کون صاحب ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ عبداللہ بن مسعود! حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہی تھا۔

ابو کریب کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ دوسرے ساتھی حضرت ابو موسیٰ ہیں۔

۲۹۲ حضرت ابو عطیہؒ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسروق نے عرض کیا کہ محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ایسے ہیں کہ دونوں ہی خیر کی بات سے پیچھے نہیں رہتے (خیر کے کاموں میں ہمیشہ آگے رہتے ہیں) ان میں سے ایک نماز مغرب اور افطاری میں کرتا ہے اور دوسرا نماز مغرب اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ مسروقؒ نے عرض کیا عبداللہ! تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

باب-۴۴ باب بيان وقت انقضاء الصّوم وخروج النّهار

روزہ کی تکمیل اور دن ختم ہونے کا بیان

۲۹۳ حدَّثنا يَحْيى بْنُ يحْيى وأبُو كُرَيْبٍ وابْنُ نُمَيْرٍ واتّفقُوا في اللّفْظِ قال يحْيى أخبرنا أبُو مُعاويَة و قال ابْنُ نُمَيْرٍ حدّثنا أبي و قال أبو كُرَيْبٍ حدّثنا أبو أسامة جميعا عَنْ هِشام بْنِ عُرْوةَ عَنْ أبيه عَنْ عاصم بْن عُمرَ عَنْ عُمر رضي الله عنه قال قال رسُولُ الله ﷺ إذا أقْبل اللّيْلُ وأدْبر النّهارُ وغابت الشمس فقد أفْطرَ الصائمُ لمْ يذْكر ابْنُ نُمَيْرٍ فقدْ

۲۹۳ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رات آ جائے اور دن چلا جائے، سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کرلے"۔ حضرت ابن نمیر کی روایت میں فقد کا لفظ مذکور نہیں ہے۔

۲۹٤ و حدّثنا يحْيى بْنُ يحْيى أخبرنا هُشيْمٌ عنْ

۲۹۴ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بار

أبي إسْحَق الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

رمضان کے مہینہ میں حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، جب سورج چھپ گیا تو آپ نے آواز دی کہ اے فلاں! اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو۔ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! ابھی تو آپ کے اوپر دن نکلا ہوا ہے آپ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو۔ چنانچہ وہ اترے اور ستو گھولا اور حضور کے پاس لائے تو آپ نے نوش جاں فرمایا۔ پھر ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ جب سورج اس جانب (مغرب) سے غائب ہو جائے اور رات اس طرف (مشرق) سے آجائے تو روزہ دار کا روزہ کھل گیا۔

٢٩٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

٢٩٥ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے: جب سورج غائب ہو گیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: اترو اور ہمارے لئے ستو گھول کر تیار کرو، اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ ﷺ شام ہونے دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لئے ستو ملاؤ۔ اس نے عرض کیا ابھی تو دن ہے (یہ عرض کر کے وہ شخص) اترا اور اس نے ستو ملایا۔ آپ ﷺ نے ستو پیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس طرف آگئی ہے اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔

٢٩٦...... وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُا سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ

٢٩٦ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر مین تھے اور آپ ﷺ روزہ کی حالت میں تھے تو جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! اتر اور ہمارے لئے ستو لے کر آ۔ بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٢٩٧...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَعَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ

٢٩٧...... حضرت شیبانیؒ نے ابن ابی اوفی سے وہی روایت بیان کی ہے جیسے ابن مسہر، عباد اور عبدالواحد کی روایتیں مذکور ہوئیں۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ایک طریق کے علاوہ کسی دوسرے طریق میں رمضان کے مہینہ کا ذکر نہیں ہے اور (اسی طرح) سوائے ھشیم کی روایت کے کسی اور روایت میں (اس طرف سے رات آئی) کا ذکر نہیں۔

أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَلا قَوْلُهُ وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا إِلا فِي رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَحْدَهُ

باب-۴۵ باب النهي عن الوصال في الصوم
صوم وصال کی ممانعت

۲۹۸......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى

۲۹۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صوم[1] وصال سے منع فرمایا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: آپؐ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میری حالت تمہاری حالت کی طرح نہیں ہے، مجھے کھلا پلا دیا جاتا ہے۔

۲۹۹......و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى

۲۹۹...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں صوم وصال فرمایا لہذا صحابہ نے بھی وصال شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے ان کو منع فرما دیا آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ بھی تو وصال کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں کیونکہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۳۰۰......و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي رَمَضَانَ

۳۰۰......اس سند سے بھی سابقہ حدیث حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں رمضان کا لفظ نہیں ہے۔

۳۰۱......حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۳۰۱...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا، مسلمانوں میں سے ایک شخص کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! آپؐ تو وصال فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون مجھ جیسا

[1] دو یا زیادہ دن تک بغیر افطار کئے مسلسل روزہ رکھنا صوم وصال کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ بعض اوقات وصال فرمایا کرتے تھے، کیونکہ آپؐ کا تعلق مستقل عالم بالا سے رہا کرتا تھا اس لئے حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے آپ کو ایسی قوت دے دی جاتی تھی جس سے آپ کو مسلسل روزہ رکھنے سے ضعف و اضمحلال پیدا نہ ہوتا تھا، علماء و محدثین نے حضورؐ کے ارشاد کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے کا مطلب یہی بتلایا ہے کہ آپ کو غیبی قوت عطا فرمائی جاتی تھی۔ لیکن امت کو بطور شفقت آپؐ نے منع فرما دیا کیونکہ کوئی بھی حضورؐ کی برابری نہیں کر سکتا۔ اسی بناء پر امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک صوم وصال مکروہ ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ممنوع اور حرام ہے۔ جن حضرات کے نزدیک مکروہ ہے حضرت ابو ہریرہؓ کی مذکورہ روایت ان کی دلیل ہے کیونکہ اگر حرام ہوتا تو حضورؐ سختی سے منع فرما دیتے اور صحابہؓ کی مجال نہ تھی کہ حضورؐ کی بات سے انکار کرتے۔ (خلاصہ از درس ترمذی)۔

نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا

ہے؟ میں رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے لیکن لوگ باز نہ آئے اور وصال کرتے رہے تو حضور اقدس ﷺ نے ایک رات ان کے ساتھ وصال کیا پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو آپؐ نے فرمایا: اگر ہلال میں اور تاخیر ہوتی تو میں مزید وصال کرتا، اور یہ آپؐ نے گویا بطور ڈانٹ کے فرمایا، جب انہوں نے باز آنے سے انکار کر دیا۔

٣٠٢...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذَلِكَ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَاكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ

۳۰۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم وصال کے روزے رکھنے سے بچو۔ صحابہؓ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بھی تو وصال فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس معاملہ میں میری طرح نہیں ہو کیونکہ میں اس حالت میں رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے تو تم وہ کام کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

٣٠٣...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاكْلَفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ

۳۰۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کام کی تم طاقت رکھو وہی کام کرو۔

٣٠٤...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ

۳۰۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ بقیہ حدیث کا وہی مضمون ہے جو حضرت عمارہ نے ابو زرعہ سے روایت کیا ہے۔

٣٠٥...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَامَ أَيْضًا حَتَّى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ حِينَ أَصْبَحْنَا أَفَطَنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي

۳۰۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ایک بار رمضان میں نماز پڑھ رہے تھے، میں آیا اور آکر آپؐ کے پہلو میں (نیت باندھ کر) کھڑا ہو گیا، ایک شخص آیا اور وہ بھی کھڑا ہو گیا، (دیکھا دیکھی لوگ اتنے ہو گئے کہ) ایک جماعت بن گئی (جس کی تعداد دس سے کم تھی) جب حضور علیہ السلام کو ہماری موجودگی کا احساس ہوا (کہ ہم بھی نماز میں شریک ہیں) تو مختصر نماز پڑھنے لگے (فراغت کے بعد) آپ گھر تشریف لے گئے اور ایسی (طویل) نماز پڑھی کہ ہمارے ساتھ ایسی نہ پڑھتے تھے۔

صنعْتْ قال فأخذ يُواصلُ رسُولُ الله ﷺ وذاك في آخر الشّهْر فأخذ رجالٌ منْ أصْحابه يُواصلُون فقال النّبيُّ ﷺ ما بالُ رجال يُواصلُون إنكمْ لسْتمْ مثْلي أما والله لوْ تماد لي الشّهْرُ لواصلْتُ وصالًا يدعُ الْمتعمّقُون تعمُّقهُمْ

جب صبح ہوئی تو ہم نے عرض کیا کہ رات کیا آپ کو محسوس ہو گیا تھا (کہ ہم آپ کی اقتداء کر رہے ہیں)؟ فرمایا ہاں! اسی بات نے مجھے آمادہ کیا اس عمل پر جو میں نے کیا (کہ مختصر نماز پڑھائی)۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر حضور علیہ السلام آخر رمضان میں وصال فرمانے گئے تو آپؐ کے صحابہ میں سے بھی کچھ لوگوں نے وصال کرنا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو وصال کر رہے ہیں، تم میری طرح نہیں ہو، ارے اللہ کی قسم! اگر مہینہ لمبا ہو جاتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے وصال میں وہ زیادتی چھوڑ دیتے۔

۳۰۶ــــ حدّثنا عاصمُ بْنُ النّضْر التّيْميُّ حدّثنا خالدُ يعْني ابْن الْحارث حدّثنا حُميْدٌ عنْ ثابت عنْ أنس قال واصل رسُولُ الله صلّى الله عليْه وسلّم في أوّل شهْر رمضان فواصل ناسٌ من الْمُسْلمين فبلغهُ ذلك فقال لوْ مُدّ لنا الشّهْرُ لواصلْنا وصالًا يدعُ الْمُتعمّقُون تعمُّقهُمْ إنّكمْ لسْتمْ مثْلي أوْ قال إنّي لسْتُ مثْلكمْ إنّي أظلّ يُطْعمُني ربّي ويسْقيني

۳۰۶ــــ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے آخر رمضان میں صوم وصال رکھنا شروع کر دیا، آپ کی دیکھا دیکھی بعض لوگوں نے بھی مسلمانوں میں سے وصال شروع کر دیا، جب آپ کو اطلاع ہوئی تو فرمایا: "اگر مہینہ ہمارے واسطے لمبا ہو جاتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے زیادتی چھوڑ بیٹھتے۔

تم میری طرح نہیں ہو (کہ تمہیں بھی ان غیبی خزانوں سے سیراب کرے جس سے مجھے کرتا ہے) میں تو اس حال میں رہتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

۳۰۷ــــ وحدّثنا إسْحقُ بْنُ إبْراهيم وعُثْمانُ بْنُ أبي شيْبة جميعا عنْ عبْدة قال إسْحقُ أخْبرنا عبْدةُ بْنُ سُليْمان عنْ هشام بْن عُرْوة عنْ أبيه عنْ عائشة رضي الله عنْها قالتْ نهاهُمُ النّبيُّ ﷺ عن الْوصال رحْمةً لهُمْ فقالُوا إنّك تُواصلُ قال إنّي لسْتُ كهيْئتكمْ إنّي يُطْعمُني ربّي ويسْقيني

۳۰۷ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو وصال سے منع فرمایا ان کے حال پر رحم فرماتے ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ تو وصال فرماتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

باب-۴۶ باب بيان أن القبلة في الصوم ليست محرمةً على من لم تحرك شهوته

روزہ میں بیوی سے بوس و کنار حرام نہیں ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو

۳۰۸ حدّثني عليُّ بْنُ حُجْر حدّثنا سُفْيانُ عنْ هشام بْن عُرْوة عنْ أبيه عنْ عائشة رضي الله عنْها

۳۰۸ــــ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی کسی زوجہ سے روزہ کی حالت میں بوس و کنار فرمایا کرتے تھے" پھر

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ إِحْدَى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضْحَكُ.

حضرت عائشہؓ یہ کہہ کر ہنس پڑتی تھیں (کہ کسی زوجہ سے مراد خود وہ ہوتی تھیں لیکن حیاء کی وجہ سے اپناذکر نہ فرماتی تھیں لیکن چونکہ مسئلہ حکم شرعی کا تھا اس لئے خاموش بھی نہیں رہ سکتی تھیں بتلانا ضروری تھا)۔

۳۰۹۔۔۔۔حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ

۳۰۹۔۔۔۔سفیانؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان بن القاسمؒ سے کہا کہ کیا تم نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ حضرت عائشہؓ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ ان سے بوس و کنار فرماتے تھے روزہ کی حالت میں؟ وہ (عبدالرحمان) کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہاں!

۳۱۰۔۔۔۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ

۳۱۰۔۔۔۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں مجھ سے بوس و کنار فرمایا کرتے تھے اور تم میں سے کون ہے جو آپؐ سے زیادہ اپنی خواہشِ نفس پر قابو رکھتا ہو جیسی کہ آپؐ اپنی خواہشِ نفس پر قابو رکھتے تھے۔

۳۱۱۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ح و حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ

۳۱۱۔۔۔۔ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ بھی لیتے تھے، اور مباشرت (بدن سے بدن ملانا، بغلگیر ہونا) بھی کرتے تھے روزہ کی حالت میں لیکن وہ تم میں سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو رکھنے والے تھے (یہ نہیں تھا کہ آپؐ شہوت سے مغلوب ہو کر جماع کر بیٹھیں)۔

۳۱۲۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ

۳۱۲۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں (اپنی کسی بیوی کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے لیکن آپؐ تم میں سے سب سے زیادہ اپنی خواہش کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

۳۱۳۔۔۔۔و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

۳۱۳۔۔۔۔ام المؤمنین حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام روزہ کی حالت میں مباشرت (بغلگیر ہونا) فرمایا کرتے تھے۔

إبْراهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ

٣٦٤..... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ عَنْ إبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ أَوْ مِنْ أَمْلَكِكُمْ لِإِرْبِهِ شَكَّ أَبُو عَاصِمٍ

۳۶۴..... حضرت اسودؒ کہتے ہیں کہ میں اور مسروقؒ حضرت عائشہؓ کے پاس حاضرِ خدمت ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ: کیا رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں مباشرت فرمایا کرتے تھے؟ فرمانے لگیں کہ ہاں! لیکن وہ تم میں سب سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو کرنے والے تھے۔ یا فرمایا کہ تم میں کون ہے جو آپ ﷺ کی طرح اپنی خواہش کو قابو میں رکھ سکے۔ ابو عاصم راوی کو شک ہے۔

٣٦٥..... وحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لِيَسْأَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۶۵..... حضرت ابراہیمؒ سے حضرت اسود اور حضرت مسروق کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دونوں ام المؤمنینؓ کے پاس تشریف لائے اور آپ سے دریافت کیا بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٣٦٦..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

۳۶۶..... حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہیں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ حضور اقدس ﷺ روزہ کی حالت میں اُن کا بوسہ لیا کرتے تھے۔

٣٦٧..... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۳۶۷..... حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (کہ آپؐ حالت روزہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بوسہ لیا کرتے تھے) منقول ہے۔

٣٦٨..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ

۳۶۸..... حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینہ میں تقبیل (بوسہ) فرمایا کرتے تھے۔

٣٦٩..... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ

۳۶۹..... حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ

۳۲۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

۳۲۰...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (اپنی بیوی کا) روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۳۲۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ

۳۲۱...... حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۳۲۲...... وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۳۲۲...... حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے) منقول ہے۔

۳۲۳...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَلْ هَذِهِ لِأُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَخْشَاكُمْ لَهُ

۳۲۳...... حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا روزہ دار تقبیل (بوسہ) کر سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بات امّ سلمہؓ (امّ المؤمنین) سے پوچھو، امّ سلمہؓ نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔ عمر بن ابو سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کے تو اللہ نے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں (لہٰذا اگر آپ روزہ میں تقبیل فرماتے ہیں تو آپؐ کے لئے تو مسئلہ نہیں لیکن ہمارے تو گناہ نہیں بخشے گئے، ہم تو تقبیل نہیں کر سکتے) حضور علیہ السلام نے فرمایا: خبردار میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والا اور اس سے ڈرنے والا ہوں"۔

(یعنی یہ بات نہیں کہ چونکہ میری خطائیں معاف ہیں اس لئے تقبیل کرتا ہوں، بلکہ میرے اندر جو خوفِ خدا ہے اس کی بناء پر میں باوجود مغفرت کے اعلان کے گناہ کی جرأت نہیں کر سکتا، جہاں تک تقبیل کا تعلق ہے تو یہ چونکہ جائز ہے روزہ کی حالت میں اس لئے میں بھی اس پر

عمل کرتا ہوں)۔ ❶

باب-۴۷ باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنبٌ

جنابت کی حالت میں طلوعِ فجر ہو جائے تو بھی روزہ صحیح ہے

۳۲۴..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُصُّ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ لِأَبِيهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذَلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذَلِكَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ

۳۲۴..... حضرت ابو بکرؒ بن عبد الرحمان کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ اپنی روایات میں یہ کہتے تھے کہ جسے جنابت کی حالت میں فجر ہو جائے تو وہ روزہ نہ رکھے۔ میں نے اس کا تذکرہ اپنے والد حضرت عبد الرحمانؒ سے کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا۔ پھر وہ اور میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے اور عبد الرحمانؒ نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو دونوں نے فرمایا: "حضور اقدس ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کو بیدار ہوتے تھے اور جنابت بھی احتلام سے نہیں ہوتی تھی (بلکہ جماع کی بناء پر ہوتی تھی) پھر آپ روزہ رکھتے تھے"۔

پھر ہم وہاں سے چلے اور مروان بن حکم (حاکم مدینہ) کے پاس پہنچے، عبد الرحمان نے ان سے یہ بات ذکر کی تو مروان نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس جاؤ اور ان کی بات کا جواب دو۔ پھر ہم ابو ہریرہؓ کے پاس آئے اور ابو بکر (میں) ان سب باتوں میں موجود تھا۔ ان سے عبد الرحمانؒ نے ساری بات ذکر کی تو ابو ہریرہؓ نے پوچھا کہ: کیا ان دونوں ازواج نے یہ فرمایا؟ انہوں نے کہا ہاں! ابو ہریرہؓ نے فرمایا: وہ زیادہ باخبر اور عالم ہیں۔

اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنے قول کو فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا اور کہا کہ میں نے یہ بات فضل بن عباس سے سنی تھی، حضور اقدس ﷺ سے نہیں سنی تھی، بہر کیف حضرت ابو ہریرہؓ نے اس مسئلہ میں اپنی بات سے رجوع فرمالیا۔

ابن جریجؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبد الملک سے پوچھا کہ کیا ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے "رمضان" کی بھی قید لگائی تھی؟ کہا کہ انہوں نے تو اس طرح فرمایا: آپ جنابت کی حالت میں جو احتلام سے

---

❶ امام ابو حنیفہ امام شافعی اور دیگر کا مسلک یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں تقبیل بلا کراہت جائز ہے بشرطیکہ روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد ہو کہ اس کا یہ عمل مفضی الی الجماع نہ ہوگا۔ اسی طرح مباشرت کا بھی یہی حکم ہے۔ اور مباشرت سے مراد مباشرت فاحشہ نہیں بلکہ صرف بدن سے بدن ملانا ہے۔

نہ ہوتی تھی صبح کرتے تھے پھر روزہ رکھ لیتے تھے اسی حالت میں۔

۳۲۵...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

۳۲۵...... حضرت عائشہؓ زوجہ مطہرہ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو فجر ہو جاتی تھی رمضان میں جنابت کی حالت میں اور جنابت احتلام سے نہ ہوتی تھی (جماع سے ہوتی تھی) آپؐ غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے)۔

۳۲۶...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيَصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي

۳۲۶...... حضرت عبداللہ بن کعب الحمیریؒ سے مروی ہے کہ ابو بکرؒ بن عبدالرحمٰن نے ان سے بیان کیا کہ مروان (حاکمِ مدینہ) نے انہیں ام المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا، جنابت کی حالت میں روزہ رکھنے سے متعلق مسئلہ معلوم کرنے کیلئے کہ ایسی حالت میں کیا روزہ رکھے؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں جو جماع کی وجہ سے ہوتی تھی احتلام کی وجہ سے نہیں صبح کرتے تھے اور پھر نہ تو افطار کرتے تھے اور نہ قضا فرماتے تھے (یعنی نہ تو روزہ توڑتے تھے اور نہ ہی بعد میں اس روزہ کی قضا کرتے تھے، جس سے معلوم ہوا کہ اس حالت میں روزہ صحیح ہے)۔

۳۲۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُومُ

۳۲۷...... حضرت عائشہ اور امّ سلمہ رضی اللہ عنہما ازواج نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ رمضان میں جنابت کی حالت میں صبح بیدار ہوتے اور وہ جنابت جماع کی وجہ سے ہوتی تھی نہ کہ احتلام کی وجہ سے، پھر آپؐ روزہ رکھ لیتے۔

۳۲۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوَالَةَ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ يَا

۳۲۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس فتویٰ لینے آیا، وہ دروازے کی اوٹ میں سے سن رہی تھیں، اس نے کہا کہ یارسول اللہ! مجھے فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور میں جنابت سے ہوتا ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی جنابت کی حالت میں فجر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے میں تو روزہ رکھ لیتا ہوں۔ اس نے کہا یارسول اللہ! آپ ہماری طرح تو ہیں نہیں، آپ کے تو

رَسُولَ اللهِ تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُومُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي

اگلے پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید ہے کہ میں تم سب میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ ان چیزوں کا جاننے والا ہوں جن سے بچنا ضروری ہے۔
(سائل کو یہ اندیشہ تھا کہ یہ حکم صرف آپؐ کی خصوصیت نہ ہو لیکن حضورؐ کے جواب نے بتلادیا کہ یہ حکم سب کے لئے عام ہے۔

۳۲۹...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا أَيَصُومُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ

۳۲۹...... حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت امّ سلمہؓ سے پوچھا کہ ایک شخص کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو کیا وہ روزہ رکھے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جماع سے جنبی ہوتے اور صبح کو روزہ رکھ لیتے۔

باب-۴۸ باب تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ووجوب الكفارة الكبرى فيه وبيانها وأنها تجب على الموسر والمعسر وتثبت في ذمة المعسر حتى يستطيع

رمضان میں روزہ دار کے لئے جماع کی سخت حرمت کا بیان

۳۳۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ أَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

۳۳۰...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! میں تو تباہ و برباد ہو گیا۔ حضورؐ نے پوچھا کہ کس نے تجھے ہلاک کیا؟ کہنے لگا کہ میں نے رمضان میں بیوی سے جماع کر لیا۔ فرمایا کیا تیرے پاس غلام آزاد کرنے کے لئے ہے؟ کہنے لگا نہیں! فرمایا: پھر کیا تو دو ماہ متواتر روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے؟ کہنے لگا نہیں! پھر فرمایا: کیا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں! پھر وہ بیٹھا رہا کچھ دیر میں نبی ﷺ کی خدمت میں کھجور کا ٹوکرا لایا گیا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا کہ (ان کھجوروں کو ہی) صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کیا کہ مدینہ کے دونوں سنگلاخ کناروں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضور اقدس ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے (کھلکھلا کر) یہاں تک کہ آپؐ کے نواجذ (ڈاڑھیں) ظاہر ہو گئیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جا اسے لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا۔

۳۳۱...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ

۳۳۱...... حضرت محمد بن مسلم زہریؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت

مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُـــــهُ

منقول ہے۔ راوی نے کہا کہ اس روایت میں اس ٹوکرے کا ذکر نہیں ہے جس میں کھجوریں تھیں یعنی زنبیل اور وہ یہ بھی ذکر نہیں کرتے کہ نبی کریم ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

۳۳۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا

۳۳۲...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا اس بارے میں تو آپؐ نے فرمایا: کیا غلام آزاد کرنے کی وسعت ہے؟ کہا نہیں! فرمایا: دو ماہ کے (متواتر) روزے رکھ سکتا ہے؟ کہا نہیں! فرمایا: پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا۔ [1]

۳۳۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

۳۳۳...... حضرت زہریؒ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان میں روزہ افطار کیا (توڑ لیا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر کے کفارہ ادا کر پھر ابن عیینہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان فرمائی۔

۳۳۴...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا

۳۳۴...... حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو جس نے رمضان میں روزہ افطار کر لیا تھا (توڑ دیا تھا) حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے، یا دو ماہ کے متواتر روزے رکھے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

۳۳۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

۳۳۵...... حضرت زہریؒ سے اس مسند کے ساتھ حدیث ابن عیینہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

---

[1] بعض حضرات نے ان صاحب کا نام سلمہ بن صخر البیاضی بتلایا ہے لیکن حافظ ابن حجرؒ نے اسے رد کر دیا ہے۔ بعض نے ان کا نام اوس بن الصامت بتلایا ہے۔ بہر کیف! رمضان کے دن میں روزہ کی حالت میں جماع حرام ہے اور اگر کر لیا تو قضاء و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ پھر احناف کے نزدیک کفارہ کی تینوں قسموں میں ترتیب ضروری ہے۔ لہٰذا پہلے عتق رقبہ ضروری ہے اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر ۶۰ ساٹھ روزے متواتر ضروری ہیں۔ اور اگر ان کی بھی استطاعت نہ ہو تو ۶۰ مساکین کو کھانا کھلانا ضروری ہے جب کہ امام مالکؒ کے نزدیک تینوں صورتوں میں اختیار ہے جس پر چاہے عمل کر لے۔

۳۳۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ

۳۳۶...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں تو جل گیا (جہنم کی آگ میں) حضور علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ کیوں؟ کہنے لگا کہ میں نے رمضان کے دن میں بیوی سے وطی کرلی، آپؐ نے فرمایا کہ صدقہ دو صدقہ دو۔ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے، آپؐ نے اسے حکم فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ کچھ دیر میں آپؐ کے پاس دو ٹوکرے غلہ اناج کے آئے، آپ نے اسے فرمایا کہ اسے صدقہ کردو۔

۳۳۷...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهُ نَهَارًا

۳۳۷...... اس سند سے بھی حضرت عائشہؓ سابقہ حدیث (کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے رمضان میں بیوی سے وطی کرلی) منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں (دن) کا ذکر نہیں ہے اور اسی طرح دوبارہ صدقہ دینے کا ذکر نہیں ہے۔

۳۳۸...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ أَتَى رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَأْنُهُ فَقَالَ أَصَبْتُ أَهْلِي قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ مَالِي شَيْءٌ وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَصَدَّقْ بِهَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللهِ إِنَّا

۳۳۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رمضان میں مسجد میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں تو جل گیا (جہنم کی آگ میں) میں تو جل گیا۔ حضور علیہ السلام نے اس سے اس کا معاملہ دریافت فرمایا تو کہنے لگا: میں نے اپنی اہلیہ سے جماع کرلیا۔ فرمایا کہ صدقہ دو، اس نے کہا اے اللہ کے نبی! واللہ میرے پاس کچھ نہیں اور نہ میں صدقہ دینے پر قادر ہوں۔ فرمایا کہ اچھا بیٹھ جاؤ۔ وہ وہیں اسی طرح بیٹھا تھا کہ کچھ دیر میں ایک شخص ایک گدھے کو جس پر کھانا لدا ہوا تھا ہانکتا ہوا لایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے وہ جلنے والا؟ جو ابھی آیا تھا۔ وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاکر صدقہ کردو۔ اس نے کہا کہ کیا کسی اور کو دے دوں (اپنے آپ کو چھوڑ کر) اللہ کی قسم! ہم بھوک کے مارے ہوئے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا کہ اچھا تم ہی کھالو۔

لَجِيَاعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ فَكُلُوهُ

(علماء نے لکھا ہے کہ یہ ان صاحب کی خصوصیت تھی ورنہ عمومی حکم وہی ہے جو ماقبل میں گذر چکا ہے کہ تینوں صورتوں میں علی الترتیب عمل کیا جائے)۔

باب-۴۹ باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معصيةٍ إذا كان سفره مرحلتين فأكثر وأن الأفضل لمن أطاقه بلا ضررٍ أن يصوم ولمن يشق عليه أن يفطر

مسافر کے لئے رمضان کا روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان

۲۳۹......حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ

۲۳۹...... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال رمضان میں سفر کو نکلے، اور روزہ رکھ لیا۔ جب مقام "کدید" میں پہنچے تو افطار کر لیا (روزہ توڑ دیا) اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا معمول تھا کہ آپ کی نئی سے نئی بات کا اتباع کرتے تھے (یعنی جو آپ کا اخیر عمل ہوتا تھا اس کی اتباع کرتے تھے)۔ ❶

۲۴۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِي وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۲۴۰...... حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ حضرت سفیان نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ کس کا قول ہے اور رسول اللہ ﷺ کے آخری قول کو لیا جاتا تھا۔

۲۴۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۲۴۱......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہےحضرت زہریؒ نے کہا کہ

❶ اس بات پر تو علماء کا اتفاق ہے کہ شرعی سفر کی حالت میں مسافر کے لئے روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور نہ رکھنا بھی۔ رسول اللہ ﷺ سے دونوں عمل ثابت ہیں۔ لیکن اختلاف اس بات میں ہے کہ دونوں صورتوں میں سے افضل صورت کون سی ہے؟ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک روزہ رکھنا افضل ہے، لیکن اگر شدید مشقت کا اندیشہ ہو تو پھر افطار افضل ہے۔ لیکن اگر غیر معمولی مشقت نہ ہو یا آرام دِہ سفر ہو جیسے آج کل ہوائی جہازوں، بحری جہازوں اور ٹرینوں کے آرام دِہ سفر ہوتے ہیں جس میں مشقت کا احتمال بھی نہیں ہوتا تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ بہت سے لوگ چند گھنٹوں کے سفر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ احنافؒ کے نزدیک یہ صحیح نہیں۔ البتہ امام احمدؒ کے نزدیک سفر میں مطلقاً روزہ نہ رکھنا اور افطار کرنا افضل ہے رخصت کے حکم پر عمل کرتے ہوئے۔

یہاں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی نے روزہ رکھ کر سفر شروع کیا تو اب درمیان میں اس کے لئے روزہ توڑنا جائز ہے یا نہیں؟ احناف کے نزدیک حالتِ سفر میں بغیر کسی عذر شرعی کے روزہ توڑنا جائز نہیں، ہاں اگر حالت اضطرار اور ناقابلِ برداشت تکلیف کی ہو تو جائز ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک علی الاطلاق جائز ہے۔

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ۔

اس روایت میں ہے کہ دونوں باتوں (روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں) آپ کا آخری عمل نہ رکھنے کا تھا (افطار کا تھا) جب کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل کو لیا جاتا تھا۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے رمضان کی تیرھویں تاریخ کی صبح مکہ میں فرمائی۔

۳۴۲...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ

۳۴۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث لیث منقول ہے۔
ابن شہابؒ زہری کہتے ہیں کہ صحابہؓ حضورؐ کے جدید عمل کی اتباع کرتے تھے (عملِ قدیم کو منسوخ سمجھتے تھے اور) روزہ نہ رکھنے کو ناسخ سمجھتے تھے۔

۳۴۳...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

۳۴۳...... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں سفر کیا اور روزہ رکھ لیا۔ جب مقام "عسفان" میں پہنچے تو شربت کا برتن منگوایا، اور دن میں اسے پی لیا تا کہ لوگ دیکھ لیں پھر افطار کرتے رہے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے تک۔
ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مکہ میں داخل ہونے کے بعد حضور علیہ السلام نے تو روزہ رکھا اور صحابہ میں سے جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کر لیا۔

۳۴۴...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ

۳۴۴...... حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم (سفر میں) روزہ رکھنے والے اور نہ رکھنے والے دونوں کو برا بھلا نہیں کہتے۔
رسول اللہ ﷺ نے افطار بھی فرمایا اور روزہ بھی رکھا۔

۳۴۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ

۳۴۵...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فتح مکہ والے سال رمضان میں روزہ رکھ کر سفر میں نکلے، جب "کراع الغمیم" کے مقام پر پہنچے، لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا، اس مقام پر آپؐ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے اتنا اوپر اٹھایا کہ لوگوں نے دیکھ لیا۔ پھر آپؐ نے وہ پانی پی لیا، اس کے بعد آپ سے کہا گیا کہ کچھ لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ نافرمان لوگ ہیں، وہ نافرمان لوگ ہیں۔

أُولَئِكَ الْعُصَاةُ أُولَئِكَ الْعُصَاةُ

۳۴۶...... وحَدَّثَناه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ

۳۴۶...... حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اور اس روایت میں یہ بات زائد ہے کہ آپؐ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ بڑا بھاری اور شاق ہو گیا ہے اور وہ آپ کے عمل کے منتظر ہیں۔ تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔

۳۴۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ

۳۴۷...... حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، آپؐ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس پر جمع ہیں، اس پر بے ہوشی طاری تھی، آپؐ نے فرمایا اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا کہ یہ روزہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں تمہارا روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے (جب کہ اتنی مشقت اور بدحالی کا اندیشہ ہو)۔

۳۴۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ

۳۴۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تمہارے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی دی ہوئی رخصت پر جو اس نے تمہیں دی ہے عمل کرو، (یہ یحییٰ ابن یثیر کا اضافہ ہے)۔
راوی نے کہا کہ جب میں نے ان سوال کیا تو ان کو یاد نہیں تھا۔

۳۴۹...... وحَدَّثَناه أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ
قَالَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ۔

۳۴۹...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا (اس پر بیہوشی طاری ہے آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا تمہارے لئے نیکی نہیں ہے)۔

۳۵۰...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۳۵۰...... حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ رمضان تک جہاد کیا۔ ہم میں سے بعض لوگ روزہ رکھتے تھے اور بعض افطار کرتے تھے، نہ روزہ دار، افطار کرنے والے کو برا کہتے

لِستَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَـــنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

تھے اور نہ افطار کرنے والے روزہ داروں پر عیب زنی کرتے تھے (معلوم ہوا دونوں جائز ہیں)۔

۳۵۱..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُـــو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْـــنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ

۳۵۱..... اس سند کے ساتھ صحابی رسول ﷺ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمام کی حدیث کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔
لیکن سوائے اس کے کہ تیمی، عمر بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہ تاریخ اور سعید کی حدیث میں بارہ تاریخ اور حضرت شعبہ کی حدیث میں سترہ یا انیس تاریخ ذکر کی گئی ہے۔

۳۵۲..... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَـــنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِـــي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ

۳۵۲..... حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں سفر کرتے تھے تو صائم (روزہ دار) کے روزہ پر کوئی عیب لگاتا تھا نہ مفطر (روزہ نہ رکھنے والا) کے افطار پر۔

۳۵۳..... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَـــنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَـــالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَـــلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَإِنَّ ذَلِكَ حَسَنٌ

۳۵۳..... حضرت ابو سعید الخدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں ہوتے تھے، ہم میں روزہ دار بھی ہوتے تھے اور افطار کرنے والے بھی۔ نہ صائم، مفطر پر ناراض ہوتا نہ مفطر صائم پر ناراض ہوتا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ جو قوی اور طاقت مند ہو وہ روزہ رکھے۔ یہ بہتر بات ہے اور جو کمزور ہو وہ افطار کرلے اس کے لئے یہی بہتر ہے۔

۳۵۴..... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحُسَيْنُ بْـــنُ حُرَيْثٍ كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْـــنُ مُعَاوِيَةَ

۳۵۴..... حضرت ابو سعید الخدریؓ اور حضرت جابرؓ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔
روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا اور جسے افطار کرنا ہوتا وہ افطار کرتا کوئی دوسرے

عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

پر عیب زنی نہیں کرتا تھا۔

۳۵۵.....حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ

۳۵۵.....حمیدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے سفر کی حالت میں رمضان کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو صائم، روزہ نہ رکھنے والے پر کوئی عیب زنی نہیں کرتا تھا اور نہ ہی مُفطِر (روزہ نہ رکھنے والا) صائم کو برا کہتا تھا۔

۳۵۶.....وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوا لِي أَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا يُسَافِرُونَ فَلا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ

۳۵۶.....حمید کہتے ہیں کہ میں ایک بار سفر میں نکلا تو میں نے روزہ رکھ لیا، مجھے لوگوں نے کہا کہ اسے لوٹاؤ (قضا کرو) میں نے کہا کہ حضرت انسؓ نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جب سفر کرتے تھے تو نہ صائم، مفطر پر عیب زنی کرتا تھا نہ مفطر، صائم کو برا کہتا تھا۔
پھر میں ابن ابی مُلَیکہؒ سے ملا تو انہوں نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالہ سے بالکل یہی بات بتلائی۔

۳۵۷.....حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالأَجْرِ

۳۵۷.....حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہمارے درمیان روزہ دار بھی تھے اور غیر روزہ دار بھی۔ ایک گرم دن میں ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا، (اور حالت یہ تھی کہ) ہم میں سے سب سے زیادہ سائے میں وہ شخص تھا جس کے پاس چادر تھی، اور کئی تو ایسے تھے جنہوں نے ہاتھوں سے ہی دھوپ روکنے کی سعی کی تھی۔ جو روزہ دار تھے وہ (گرمی کی شدت سے نڈھال ہو کر) گر پڑے اور غیر روزہ دار کھڑے ہوئے، خیمے گاڑے، سواریوں کو پانی پلایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج تو غیر روزہ دار بہت سا ثواب لوٹ گئے"۔

۳۵۸.....وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ

۳۵۸.....حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا۔ جنہوں نے افطار کیا وہ کمربستہ ہو کر خدمت میں لگ گئے اور خوب کام کیا، جب کہ روزہ دار کمزوری کی وجہ سے کام نہ کر سکے۔ حضور علیہ

عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالأَجْرِ

السلام نے اس بارے میں فرمایا:
"غیر روزہ دار آج تو بہت اجر لے گئے"۔

۲۵۹...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ
قَالَ حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ فَأَفْطِرُوا وَكَانَتْ عَزْمَةً فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ

۳۵۹...... قزعہؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید الخدریؓ کے پاس آیا، ان کے پاس لوگوں کا ہجوم لگا ہوا تھا، جب لوگ منتشر ہو گئے تو میں نے کہا: میں آپ سے اس بارے میں سوال نہیں کروں گا جس بارے میں لوگ پوچھ رہے ہیں۔ میں تو سفر میں روزہ کے بارے میں سوال کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کیا، ہمارا روزہ تھا، ایک منزل پر ہمارا پڑاؤ ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا: تم دشمن سے بہت قریب ہو چکے ہو (فتح مکہ کے موقع پر) اور اب افطار کرنا تمہارے لئے زیادہ باعثِ تقویت ہے چنانچہ افطار کی رخصت (اجازت) ہو گئی (جو چاہے افطار کرے جو چاہے روزہ رکھے) پھر ہم میں سے بعض تو روزہ سے رہے اور بعض نے افطار کر لیا۔ پھر ہم دوبارہ ایک اگلی منزل پر اترے تو آپؐ نے فرمایا: تم صبح کو اپنے دشمن سے ملنے والے ہو لہٰذا افطار کرنا تمہارے لئے زیادہ باعث تقویت ہے تو افطار کر لو۔ چنانچہ اب قطعی حکم ہو گیا (افطار کا) لہٰذا ہم سب نے افطار کر لیا۔ پھر ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ: "ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کے بعد بھی سفر میں روزہ رکھا"۔

۳۶۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ ابْنُ عَمْرٍو الأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ

۳۶۰...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو الاسلمیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا: چاہو تو روزہ رکھ لو چاہو تو افطار کر لو"۔

۳۶۱...... وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ

۳۶۱...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرا سلمیؓ نے کہا: یا رسول اللہ! میں پے در پے مسلسل روزہ رکھنے والا شخص ہوں تو کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کر لے۔

۳۶۲...... و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ

۳۶۲...... حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث حماد بن زید کہ میں مسلسل روزہ رکھنے والا آدمی ہوں۔ نقل کی گئی ہے۔

۳۶۳...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ

۳۶۳...... حضرت ہشامؒ سے اسند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت حمزہؓ نے کہا کہ میں ایک روزے دار آدمی ہوں تو کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھوں؟

۳۶۴...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

۳۶۴...... حضرت حمزہؓ بن عمرو الاسلمی فرماتے ہیں کہ انہوں نے (بارگاہ نبویؐ میں) عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں، اگر میں روزہ رکھوں تو کیا مجھے گناہ ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو رخصت اللہ عزّوجل کی طرف سے۔ اگر کوئی اس پر عمل کرے تو یہ اچھی بات ہے اور جو روزہ رکھنا پسند کرتا ہے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللهِ

حضرت ہارون نے اپنی روایت میں رخصة کا لفظ ذکر کیا ہے اور مِنَ اللّٰہ کا ذکر نہیں کیا۔

۳۶۵...... حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ رَوَاحَةَ

۳۶۵...... حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شدید گرمی میں رمضان کے مہینے میں سفر کو نکلے، اور گرمی کا عالم یہ تھا کہ ہم میں کوئی اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا (سر میں تپش کی وجہ سے) اور رسول اللہ ﷺ اور عبداللہؓ بن رواحہ کے علاوہ کوئی اور شخص روزہ سے نہ تھا۔

۳۶۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ

۳۶۶...... حضرت ام درداءؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے سخت گرمیوں کے دنوں میں بعض سفروں میں دیکھا کہ لوگ سخت گرمی کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کو اپنے سروں پر

اللهِ ﷺ في بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ

رکھ لیتے ہیں اور ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ اور عبد اللہ بن رواحہ کے علاوہ کوئی بھی روزہ دار نہ تھا۔

باب-۵۰ باب استحباب الفطر للحاجّ بعرفاتٍ يوم عرفة

حاجی کے لئے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

۳۶۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ

۳۶۷...... حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ افراد نے ان کے پاس جھگڑا کیا اس بارے میں کہ حضور ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ رکھا ہے کہ نہیں۔ بعض نے کہا کہ آپ ﷺ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا نہیں۔ ام الفضلؓ نے آپ ﷺ کو ایک دودھ کا پیالہ بھیجا، آپ ﷺ اپنے اونٹ پر وقوف فرمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اسے تناول فرمالیا۔

۳۶۸...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ

۳۶۸...... حضرت ابی النفرؒ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن معمولی فرق کے ساتھ کہ اس روایت حضور اکرم ﷺ کا اونٹ پر سوار ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۳۶۹...... وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ

۳۶۹...... حضرت سالم بن ابی النفر سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت کا مضمون منقول ہے۔ لیکن سند میں یہ ہے کہ روایت ہے عمیر سے جو مولیٰ ہیں ام الفضل کے۔

۳۷۰...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ شَكَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيهِ لَبَنٌ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ

۳۷۰...... حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام عمیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ام الفضلؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:
"رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے بعض کو شک ہوا کہ آپ ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ رکھا ہے یا نہیں؟ ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہی تھیں، ام الفضل کہتی ہیں کہ انہوں نے دودھ کا پیالہ آپ ﷺ کو بھیجا، آپ ﷺ عرفات میں تھے، آپ ﷺ نے وہ دودھ پی لیا۔

۳۷۱...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ

۳۷۱...... حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی فرماتی ہیں کہ لوگوں کو شک ہوا رسول اللہ ﷺ کے عرفہ کے روزہ میں۔ حضرت میمونہ رضی

كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ

اللہ تعالیٰ عنہا نے دودھ کا برتن آپ ﷺ کو بھیجا، آپ ﷺ موقف میں وقوف عرفہ فرمارہے تھے، آپ ﷺ نے وہ دودھ تناول فرمایا جب کہ لوگ دیکھ رہے تھے۔

باب-۵۱　باب صوم یوم عاشُوراء
عاشوراء کے روزے کا بیان

۲۷۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

۲۷۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے، اور حضور اقدس ﷺ بھی رکھتے تھے، جب آپ ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو اس روز، روزہ رکھا اور رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو فرمایا: جو چاہے روزہ رکھے عاشورہ کا اور جو چاہے نہ رکھے۔ ❶

۲۷۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ كَرِوَايَةِ جَرِيرٍ

۲۷۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی تغیرات کے ساتھ منقول ہے کہ حدیث کے شروع میں ذکر نہیں کیا کہ آپ ﷺ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ چھوڑدیا (اور فرمایا) جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ اور اس بات کو رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں ٹھہرایا جیسے جریر کی روایت میں تھا۔

۲۷۴...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

۲۷۴...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے دور میں عاشوراء کا روزہ رکھا جاتا تھا، پھر اسلام (دینِ حنیف بن کر) آگیا تو اب جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

---

❶ اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ نزول فرضیت رمضان سے قبل حضور علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، البتہ رمضان کی فرضیت کے بعد یہ حکم استحباباً باقی رہ گیا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صوم عاشورہ نزول رمضان سے قبل فرض تھا۔ جب کہ شافعیہؒ کے نزدیک سنت تھا۔

صوم عاشورہ میں مسنون یہ ہے کہ ۹ یا ۱۱ تاریخ کا روزہ بھی ساتھ ملا کر دو روزے رکھے جائیں تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہ ہو کیونکہ یہودی اس دن روزہ رکھتے تھے جیسا کہ روایت ابن عباسؓ سے معلوم ہوتا ہے جسے ترمذیؒ نے تخریج کیا ہے۔ واللہ اعلم زکریا

۲۷۵......حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

۲۷۵......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے قبل عاشوراء کے روزہ کا حکم فرمایا کرتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اب جس کا دل چاہتا روزہ رکھتا عاشورہ کا اور جو چاہتا چھوڑ دیتا۔

۲۷۶......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ

۲۷۶......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش زمانہ جاہلیت میں یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس روزہ کا حکم فرمایا۔ حتی کہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:
اب جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے عاشورہ کا نہ رکھے (دونوں باتیں جائز ہیں)۔

۲۷۷......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللهِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

۲۷۷......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اہل جاہلیت عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے بھی اس دن روزہ رکھا۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے قبل۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"عاشورہ اللہ کے ایام میں سے ایک یوم ہے، جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۲۷۸......و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۲۷۸......حضرت عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (عاشورہ اللہ کے ایام میں سے ایک یوم ہے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے) منقول ہے۔

۲۷۹......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمُ

۲۷۹......حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عاشوراء کا ذکر کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"عاشوراء ایک دن ہے جس دن کہ اہل جاہلیت روزہ رکھتے ہیں۔

عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ

لہٰذا تم میں سے جسے پسند ہو تو اس روز، روزہ رکھ لے اور جسے ناپسند ہو تو چھوڑ دے"۔

۲۸۰...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ

۳۸۰...... حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو عاشورہ کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا:
"اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے تو جس کا دل چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو ناپسند کرے تو چھوڑ دے"۔ اور حضرت عبداللہؓ عاشورہ کا روزہ نہیں رکھتے تھے اِلّا یہ کہ ان کے معمولات کا روزہ اس کے موافق ہو جائے (یعنی جن ایام میں ہر ماہ روزہ رکھنے کا معمول تھا انہی ایام میں عاشورہ آجائے تو روزہ رکھتے تھے)۔

۲۸۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً

۳۸۱...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس عاشوراء کے دن روزہ کا ذکر کیا گیا۔ پھر باقی روایت حدیث لیث بن سعد کی طرح بیان کی۔

۲۸۲...... وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

۳۸۲...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس عاشورہ کے دن ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے کہ جس دن جاہلیت کے لوگ روزہ رکھتے تھے تو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ چھوڑ دے۔

۲۸۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ادْنُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ

۳۸۳...... حضرت عبدالرحمانؒ بن یزید کہتے ہیں کہ اشعثؓ بن قیس، حضرت عبداللہؓ ابن مسعودؓ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ ناشتہ میں مشغول تھے، انہوں نے اشعث سے کہا اے ابو محمد! آؤ ناشتہ کر لو۔ اشعثؓ نے کہا کیا آج عاشوراء کا دن نہیں ہے؟ عبداللہؓ نے پوچھا: کیا تمہیں معلوم بھی ہے عاشورہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کیا ہے؟ فرمایا کہ اس دن رسول اللہ ﷺ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے قبل روزہ رکھا کرتے تھے، اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ اس کو چھوڑ دیا۔ لیکن جب رمضان کی

ﷺ يصومُهُ قَبلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ و قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ تَرَكَهُ

فرضیت (کے احکام) نازل ہوئے تو اس دن روزہ چھوڑ دیا۔

٣٨٤...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ

۳۸۴...... حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے۔ (اور فرمایا جب رمضان کے روزے نازل ہوئے تو عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا)۔

٣٨٥...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ أَنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ فَكُلْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ كُنَّا نَصُومُهُ ثُمَّ تُرِكَ

۳۸۵...... قیس بن سکن کہتے ہیں کہ اشعثؓ بن قیس، حضرت عبداللہؓ بن مسعود کے پاس گئے عاشورہ کے دن۔ وہ کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے فرمایا: اے ابو محمد! قریب آؤ اور کھاؤ۔

اشعثؓ نے کہا: میں روزہ سے ہوں۔ عبداللہؓ نے فرمایا: ہم بھی یہ روزہ رکھتے تھے پھر چھوڑ دیا گیا۔

٣٨٦...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَأْكُلُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَإِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ

۳۸۶...... علقمہؒ کہتے ہیں کہ اشعثؓ بن قیس ایک بار حضرت ابن مسعودؓ کے پاس حاضر خدمت ہوئے عاشورہ کے روز تو وہ کھا رہے تھے، اشعث نے کہا اے ابو عبدالرحمان! آج تو عاشورہ کا دن ہے، فرمایا کہ اس دن رمضان کی فرضیت کے نزول سے قبل روزہ رکھا جاتا تھا، نزول رمضان کے بعد متروک ہو گیا، اگر تمہارا روزہ نہ ہو تو کھاؤ۔

٣٨٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ

۳۸۷...... حضرت جابرؓ بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم فرماتے اور ہمیں اس کی ترغیب دیتے تھے اور جب اس کے قریب ہونے کے دن ہوتے تو ہمیں یاد دلاتے، جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو پھر ہمیں نہ حکم دیا نہ منع کیا اور نہ ہی کبھی یاد دلایا۔

٣٨٨...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ

۳۸۸...... حضرت حُمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے ان کی مدینہ آمد میں خطبہ دیتے

عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ يَعْنِي فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ

ہوئے انہیں سنا۔ انہوں نے عاشورہ کے روز خطاب فرمایا اور کہا: "اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے اس روز کے بارے میں حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے اس دن کا روزہ تمہارے اوپر فرض نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے، البتہ میں روزنے سے ہوں۔ اب تم میں سے جس کا دل چاہے روزہ رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے وہ نہ رکھے۔

۳۸۹...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۳۸۹...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے سابقہ حدیث کی طرح حدیث منقول ہے۔

۳۹۰...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَيُونُسَ

۳۹۰...... حضرت زہریؒ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس دن (عاشورہ) کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں روزے سے ہوں تو جو چاہتا ہے کہ روزہ رکھے وہ رکھ لے اور مالک بن انسؓ اور یونسؒ کی حدیث کا باقی حصہ ذکر نہیں فرمایا۔

۳۹۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسَى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

۳۹۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جب مدینہ تشریف لائے (ہجرت کرکے) تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا (کہ وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں) ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو وہ کہنے لگے، اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعون پر غالب فرمایا تھا، لہٰذا ہم اس دن تعظیماً روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب اور ان کے حقدار ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن روزہ کا حکم فرمادیا۔

۳۹۲...... وحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ

۳۹۲...... حضرت ابی بشرؒ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان (یہودیوں) سے اس کی وجہ دریافت کی۔

۳۹۳...... وحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ

۳۹۳...... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہوئے پایا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس دن کی کیا وجہ ہے تو وہ کہنے لگے کہ یہ وہ عظیم دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے

رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنجى اللهُ فِيهِ مُوسى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلى بِمُوسى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ

موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی فرعون اور اس کی قوم کو غرق فرمایا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مشکرانہ کا روزہ رکھا اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم زیادہ حقدار ہیں اور تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اپنے صحابہؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۹۴...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلا أَنَّهُ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهِ

۳۹۴...... حضرت ایوبؒ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں ابن سعید ابن جبیر ہے نام ذکر نہیں کیا گیا۔

۲۹۵...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَتَتَّخِذُهُ عِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صُومُوهُ أَنْتُمْ

۳۹۵...... حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ عاشورہ کے دن کو یہود نے عید کا دن بنالیا تھا اس کی تعظیم کرتے ہوئے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
تم (مسلمان) اس (دن) کا روزہ رکھو۔

۲۹۶...... و حَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ أَخْبَرَنِي قَيْسٌ فَذَكَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَتَّخِذُونَهُ عِيدًا وَيُلْبِسُونَ نِسَاءَهُمْ فِيهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصُومُوهُ أَنْتُمْ

۳۹۶...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ ابو اسامہ نے فرمایا مجھ سے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن ابی موسیٰؓ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اہل خیبر عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور اسے عید کا دن بنالیا تھا، اس روز اپنی عورتوں کو زیورات پہناتے اور بناؤ سنگھار کراتے تھے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم اس دن روزہ رکھو۔

۲۹۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلاَّ هَذَا الْيَوْمَ وَلا شَهْرًا إِلا هَذَا الشَّهْرَ

۳۹۷...... حضرت ابن عباسؓ سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ میرے علم میں کوئی ایسا دن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن کی فضیلت کو دوسرے ایام کے مقابلہ میں حاصل کرنے کے لئے روزہ رکھا ہو سوائے اس (عاشورہ) کے دن کے۔ اور سوائے اس مہینہ کے یعنی رمضان کے۔

يَـعْنِـي رَمَضَـانَ

۳۹۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۳۹۸...... اس سند کے ساتھ بھی سابق حدیث کے مثل مضمون نقل کیا گیا ہے۔

۳۹۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَـــنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْـنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ قَالَ نَعَمْ

۳۹۹...... حضرت حکم ابن اعرج فرماتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا پہنچا وہ چادر سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے زمزم کے کنارہ۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ عاشورہ کے روزہ کے بارے میں مجھے بتلایئے؟

فرمایا: جب تو محرم کا چاند دیکھ لے تو شمار کرتا رہ اور نویں تاریخ کی صبح کو روزہ کی حالت میں کرنا، میں نے کہا کہ محمد ﷺ اسی طرح اس دن روزہ رکھتے تھے؟ فرمانے لگے ہاں! [1]

۴۰۰...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ

۴۰۰...... حکمؒ بن اعرج کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا وہ اپنی چادر سے ٹیک لگائے زمزم کے کنارے تشریف فرماتے تھے عاشورہ کے روزہ سے متعلق۔ آگے سابقہ حدیث حاجب بن عمر کی مانند ذکر کیا۔

۴۰۱...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْـــنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْـــنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَـــوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۴۰۱...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول ﷺ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا تو صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس دن کی تعظیم تو یہود و نصاریٰ کرتے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: جب اگلا سال آئے گا تو انشاء اللہ ہم نویں تاریخ کا روزہ بھی رکھیں گے (تاکہ یہود و نصاریٰ سے مشابہت نہ رہے) لیکن وہ اگلا برس نہ آیا اور حضور اقدس ﷺ رخصت فرما گئے۔

۴۰۲...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْـــنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ

۴۰۲...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] اس حدیث کی بناء پر بعض حضرات نے کہہ دیا کہ عاشوراء ۹ محرم کو ہوتا ہے۔ اور اسے ابن عباسؓ کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ یہ غلط ہے۔ ابن عباسؓ کا مقصد یہ تھا کہ ۹ اور ۱۰ دونوں تاریخوں میں روزہ رکھا جائے۔ جس کی تائید اگلی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لأَصُومَنَّ التَّاسِعَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ

''اگر میں آئندہ سال بھی زندہ رہا تو ضرور نویں تاریخ کو روزہ رکھوں گا۔ ابو بکر کی روایت میں ہے کہ اس سے آپ ﷺ کی مراد عاشوراء تھی (کہ آئندہ برس محرم کی ۹ اور دس تاریخ دونوں کو روزہ رکھوں گا)۔

٤٠٣...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْه أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ

۴۰۳...... حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو اسلم کے ایک شخص کو عاشورہ کے روز بھیجا تاکہ لوگوں میں یہ اعلان کر دے کہ: جس نے روزہ نہیں رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا پی چکا ہو وہ رات (افطار) تک اپنا روزہ پورا کرلے (یعنی اب افطار تک کچھ نہ کھائے پیئے)۔

٤٠٤...... و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لاحِقٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ نَصُومُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ

۴۰۴...... حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کی صبح کو انصار کی بستیوں میں جو مدینہ کے اردگرد تھیں یہ پیغام بھیجا کہ: ''جس نے روزہ دار کی طرح صبح کی (صبح سے اٹھ کر کچھ کھایا پیا نہیں) تو اسے چاہیئے کہ اپنے روزہ کو پورا کرلے، اور جس نے صبح کو کچھ کھا پی لیا (یا مفسد صوم کچھ کام کرلیا) وہ بھی باقی دن (بغیر کچھ کھائے پئے گذار کر) روزہ پورا کرے''۔

چنانچہ اس کے بعد ہم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی اللہ کی مشیت و توفیق سے روزہ رکھواتے تھے، اور (انہیں لیکر) مسجد جاتے تھے تو بچوں کے لئے روئی کے کھلونے بناتے تھے۔ جب بچوں میں سے کوئی روتا تو وہ کھلونا اسے دے دیتے افطار تک (وہ اس سے دل بہلاتا رہتا اور کھانے سے غافل ہو جاتا)۔

٤٠٥...... و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُسُلَهُ فِي قُرَى الأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ

۴۰۵...... حضرت خالدؒ بن ذکوان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیّع معوذ سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا، آگے سابقہ حدیث کی مانند ذکر کیا اور فرمایا کہ ہم اُن بچوں کے لئے روئی کے کھلونے بناتے اور اپنے ساتھ بچوں کو مسجد لے جاتے۔

جب وہ کھانا مانگتے تو انہیں کھلونے دے کر بہلاتے تھے یہاں تک کہ روزہ پورا کرلیتے تھے۔

حَتّٰى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ

باب-۵۲ باب النّهي عن صوم يوم الفطر ويوم الأضحى

عیدین کے روز حرمت صوم کا بیان

۴۰۶...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ

۴۰۶...... ابو عبیدؒ مولیٰ ابن ازہر کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ عید میں حاضر ہوا، وہ تشریف لائے اور نماز پڑھی، بعداز فراغتِ نماز لوگوں کی جانب مڑے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:
"ان دونوں دنوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، ایک تو رمضان کے روزوں کے بعد عید الفطر کا دن ہے، اور دوسرا وہ دن جس دن کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو (عید الاضحیٰ)۔

۴۰۷...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ

۴۰۷...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر کے روزہ سے منع فرمایا ہے۔

۴۰۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمِ الأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ

۴۰۸...... قزعہؒ، حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی، میں نے ابوسعیدؓ سے کہا: کیا آپؓ نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا تو (تمہارا خیال ہے) میں حضور علیہ السلام سے منسوب ایسی بات کہوں گا جو میں نے آپ ﷺ سے نہیں سنی؟۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "دو دن روزہ رکھنا صحیح نہیں۔ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن"۔

۴۰۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ

۴۰۹...... حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یوم الفطر اور یوم النحر (قربانی کے دن) روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۱۰...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۴۱۰...... حضرت زیادؒ بن جبیر فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کے پاس ایک شخص

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَمَرَ اللهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ

آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ایک دن کے روزہ کی نذر مانی تھی، وہ دن عید الاضحیٰ یا عید الفطر یا عید الفطر کے موافق پڑ گیا (اب کیا حکم ہے؟) ابن عمرؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن کے روزہ سے منع فرمایا ہے۔

٤١١ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الأَضْحَى

۴۱۱ ...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کے روزہ سے منع فرمایا ہے"۔ [1]

باب-۵۳ باب تحريم صوم أيام التشريق

ایام تشریق میں بھی روزہ حرام ہے

٤١٢ ...... وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ

۴۱۲ ...... حضرت نبیشہ ہذلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایام تشریق تو کھانے پینے کے دن ہیں"۔

٤١٣ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِيحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ فِيهِ وَذِكْرٍ لِلَّهِ

۴۱۳ ...... اس سند کے ساتھ بھی نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں صرف ذکر اللہ کے الفاظ زائد ہیں۔

٤١٤ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ

۴۱۴ ...... حضرت ابن کعبؓ بن مالک اپنے والد کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں (کعب کو) اور اوسؓ بن حدثان کو رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ آواز لگائیں: "جنت میں

---

[1] عیدین کے دنوں میں بالاجماع روزہ حرام ہے کیونکہ یہ دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی خوشی اور افطار کے بنائے ہیں۔ اسی طرح ایام تشریق یعنی ۱۱ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک کے ایام میں بھی روزہ رکھنا حرام ہے۔ ایام تشریق میں روزہ کے بارے میں علماء کے متعدد اقوال مذکور ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ ان ایام میں روزہ رکھنا مطلقاً منع ہے۔ اکثر شافعیہؒ کے نزدیک بھی مفتی بہ قول یہی ہے۔ امام مالکؒ وغیرھم کے نزدیک اس شخص کے لئے جائز ہے جس نے حج تمتع کا احرام باندھا ہو اور اسے ہدی (قربانی کا جانور) میسر نہ ہو۔ دوسروں کے لئے جائز نہیں۔ ان حضرات کا استدلال حضرت عائشہؓ کے عمل سے ہے کہ وہ منیٰ کے ایام میں روزے رکھتی ہیں جب کہ احنافؒ کی دلیل ان احادیث سے ہے جن میں روزہ سے منع کیا گیا ہے ان میں متمتع کی کوئی قید نہیں ہے۔ واللہ اعلم

رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى أَنَّهُ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ

سوائے مؤمن کے کوئی نہ داخل ہوگا اور منیٰ (کی حاضری) کے ایام تو کھانے پینے کے ایام ہیں"۔

٤١٥...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَنَادَيَا

۴۱۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے (ان دونوں صحابیوں سے) فرمایا کہ تم دونوں جاکر اعلان کردو۔

باب-۵۴ باب كراهة صيام يوم الجمعة منفردًا

تنہا جمعہ کے روزہ کی ممانعت

٤١٦...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ

۴۱۶...... محمدؒ بن عباد بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے جب وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یوم الجمعہ کے روزہ سے منع فرمایا ہے؟ کہا کہ ہاں! اس بیت اللہ کے ربّ کی قسم۔

٤١٧...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۴۱۷...... اس سند میں بھی حضرت محمد بن عباد بن جعفر خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابرؓ سے دریافت کیا حضرت جابرؓ نے نبی کریم ﷺ سے (سابقہ حدیث کی طرح) نقل فرمایا۔

٤١٨...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ

۴۱۸...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی (صرف) جمعہ کو روزہ نہ رکھے۔ الّا یہ کہ اس سے قبل یا بعد بھی روزہ رکھے"۔

٤١٩...... وحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا

۴۱۹...... حضرت ابوہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کی شب کو دوسری راتوں سے الگ مخصوص مت کرو۔ قیام

تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ

(عبادت گذاری) کے ساتھ اور نہ ہی جمعہ کے دن کو دوسرے ایام کے درمیان روزہ سے خاص کرو الّا یہ کہ جمعہ ان دنوں میں آجائے جن میں وہ روزہ رکھتا ہو"۔ (معمول کے مطابق) ❶

باب-۵۵ باب بيان نسخ قوله تعالى "وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ" بقوله "فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ"

آیت مبارکہ وعلی الّذین یُطیقونہ کے حکماً منسوخ ہونے کا بیان

٤٢٠..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ "وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ" كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا

۴۲۰..... حضرت سلمہؓ بن الاکوع فرماتے ہیں: جب یہ آیت وعلی الّذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین نازل ہوئی تو اس وقت حکم یہ تھا کہ جو شخص بھی روزہ نہ رکھنا چاہتا وہ فدیہ دے کر روزہ نہ رکھتا۔ لیکن جب بعد والی آیت نازل ہوگئی تو یہ حکم ختم ہوگیا۔

٤٢١..... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ

۴۲۱..... حضرت سلمہؓ بن الاکوع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں ہم لوگ رمضان میں یہ کرتے تھے کہ جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا افطار کر لیتا (روزہ نہ رکھتا) اور ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے دیا کرتا تھا، پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ: ❷

فمن شهد منكم الشهر فليصمه

۱۱❶ نوویؒ نے فرمایا کہ جمہور اصحاب شافعیؒ کا مذہب یہی ہے کہ جمعہ کا روزہ مکروہ ہے، جب کہ حنابلہ کا مذہب بھی یہی ہے۔ ہاں اگر کسی شخص کا کسی مخصوص تاریخ کو ہمیشہ روزہ رکھنے کا معمول تھا اور پھر وہ تاریخ جمعہ کے روز پڑ گئی تو اب اس خاص، فرد کے لئے کراہت نہیں یا کوئی جمعرات یا ہفتہ کا بھی روزہ رکھے جمعہ کے ساتھ تو اس میں بھی کراہت نہیں۔

احنافؒ کے نزدیک صوم یوم الجمعۃ بلا کراہت جائز ہے، اور دلیل ان کی ترمذی کی ابنِ مسعودؓ کی روایت ہے جس میں فرمایا کہ:

"رسول اللہ ﷺ ہر ماہ کے چاند کے بعد ابتدائی تین روزہ رکھتے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ جمعہ کو افطار کرتے ہوں (روزہ نہ رکھتے ہوں)"۔ جب کہ ان مذکورہ بالا احادیث کے بارے میں احناف فرماتے ہیں کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا بعد میں ختم کر دیا گیا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ ابتداءِ اسلام میں چونکہ عقائد راسخ اور احکام اسلامی میں مضبوطی نہ تھی تو خطرہ تھا کہ یہود کے یوم السبت (ہفتہ) کی طرح مسلمان بھی یوم الجمعہ کو صرف عبادت کے لئے ہی مخصوص نہ کر دیں۔ لیکن جب اسلامی عقائد راسخ ہوگئے تو یہ حکم ختم کر دیا گیا۔ واللہ اعلم

❷ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ ابتداء میں فرضیتِ صوم کے بعد یہ حکم تھا کہ اگر کوئی باوجود روزہ کی طاقت کے روزہ نہ رکھنا چاہے تو فدیہ ادا کرے کیونکہ لوگ روزہ کے عادی نہ تھے، لیکن جب اس کی عادت پڑ گئی تو حکم ہوا کہ اب روزہ ہی رکھنا ضروری ہے۔ جب تک استطاعت ہے فدیہ نہیں دے سکتے، جہاں تک آیت کے منسوخ ہونے کا تعلق ہے تو بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ آیت حکماً اب بھی باقی ہے ضعیف اور ایسا مریض جس کی صحت کی امید نہ ہو اس کے لئے یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ۔

شاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدَى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ حَتَّى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ "فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ"

"تم میں سے جو مہینہ (رمضان) دیکھ لے (پالے) اسے چاہیئے کہ روزہ رکھے"۔

باب-۵۶ بَاب جواز تاخير قضاء رمضان مالم يجيء رمضان اخر لمن افطر بعذر كمرض وسفر وحيض ونحو ذلك

ایک رمضان کی قضا میں اگلے رمضان تک تاخیر جائز ہے

۴۲۲...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلا فِي شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَوْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۲۲...... حضرت ابو سلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مجھ پر رمضان کے ایک روزہ کی قضا واجب تھی، لیکن میں قضا کی استطاعت نہ رکھتی تھی سوائے ماہِ شعبان کے، جس کی وجہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشغولیت تھی، (یعنی اگر رمضان میں روزے قضا ہو جاتے تو پھر سارا سال اس کی قضا کرنا ممکن نہ ہوتا میرے لئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے باعث روزہ رکھنا میری استطاعت سے باہر تھا البتہ ماہِ شعبان میں جب خود حضور علیہ السلام بھی کثرت سے روزے رکھتے تھے تو میں بھی روزہ کی قضا کر لیتی تھی، جس سے معلوم ہوا کہ قضا رمضان میں اتنی تاخیر جائز ہے البتہ بلا کسی عذر کے تاخیر مکروہ ہے)۔

۴۲۳...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَذَلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۲۳...... حضرت یحیٰ بن سعید سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں ہے کہ میں (حضرت عائشہؓ) رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے مشغول رہتی تھی۔

۴۲۴...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ يَحْيَى يَقُولُهُ.

۴۲۴...... یحیٰ بن سعید سے یہی حدیث منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تاخیر کا سبب آنحضرت ﷺ کی خدمت ہوگی"۔

۴۲۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ الشُّغْلُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۲۵...... حضرت یحیٰ بن سعید سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے قضا میں تاخیر ہوتی تھی۔

۴۲۶ ...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ

۴۲۶...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم (ازواجِ نبی ﷺ) میں سے کوئی، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں روزہ نہ رکھتی تھی (فطری عذر کی وجہ سے) تو وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے ان روزوں کی قضا نہ کرپاتی تھی یہاں تک کہ شعبان آجاتا (حضور ﷺ کی خدمت میں مشغولیت کی بناء پر تاخیر ہوتی تھی)۔

باب-۵۸ باب قضاء الصّيام عن الميّت

میّت کی طرف سے روزوں کی قضاء کا بیان

۴۲۷...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ

۴۲۷...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مرجائے اور اس پر روزے قضا ہوں تو اس کا ولی وارث اس کی طرف سے روزوں کی قضا کرے"۔

۴۲۸...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ

۴۲۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ: میری ماں فوت ہوگئی ہے، اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس کے اوپر کوئی قرض دین وغیرہ ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟ وہ کہنے لگی ہاں!
فرمایا کہ: "پھر اللہ تعالیٰ کا دین (قرض) زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کیا جائے"۔

۴۲۹...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ

۴۲۹...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میری ماں مرگئی ہے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے قضا کرسکتا ہوں؟ اگر تیری ماں پر کوئی قرضہ ہوتا تو کیا اسے بھی تو ادا کرتا؟ حضور ﷺ نے پوچھا۔

عَنْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى

قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيعًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

جی ہاں! اس نے جواب دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

حضرت سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے جب مسلم نے یہ حدیث بیان کی تو ان دونوں نے کہا سنا ہم نے مجاہد سے وہ بیان کرتے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

٤٣٠...... وحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۴۳۰...... اس سند کے ساتھ حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

٤٣١...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ أَكَانَ يُؤَدِّي ذَلِكِ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ

۴۳۱...... حضرت سعیدؒ بن جبیر (مشہور تابعی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ انتقال کر گئی ہیں، ان کے ذمہ نذر کا روزہ تھا، تو کیا میں ان کی طرف سے روزہ رکھ سکتی ہوں؟ اگر تمہاری والدہ کے ذمہ کوئی قرض ہوتا تو کیا اسے بھی ادا کرتی یا نہیں؟ حضور علیہ السلام نے دریافت کیا۔ جی ہاں! اس نے جواب دیا۔ تو پھر اللہ کا دین زیادہ حقدار ہے کہ اس کی قضا کی جائے، لہٰذا اپنی والدہ کی طرف سے روزہ رکھو"۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

٤٣٢...... و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُو الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْهَا۔

۴۳۲...... حضرت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور اب میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے (اب باندی کا کیا حکم ہے؟) فرمایا: تمہارا اجر (صدقہ کا) واجب ہو گیا اور میراث کی وجہ سے باندی پھر تمہارے پاس آجائے گی۔ وہ کہنے لگی یارسول اللہ! میری ماں پر مہینہ بھر روزے فرض تھے کیا میں ان کی طرف سے روزہ رکھ سکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں! روزے رکھو ان کی طرف سے۔

وہ کہنے لگی کہ انہوں نے حج بھی نہیں کیا تھا کیا میں ان کی جانب سے

حج کرسکتی ہوں؟ فرمایا: ہاں! ان کی طرف سے حج کرلو۔

٤٣٣...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاء عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللهُ عَنْه قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ

۴۳۳...... حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا پھر آگے حدیث ابن مسہر کی طرح روایت بیان فرمائی اور اس دو ماہ کے روزوں کا ذکر فرمایا۔

٤٣٤...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاء عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللهُ عَنْه قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ

۴۳۴...... حضرت بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی (اور سابقہ حدیث کی طرح ذکر فرمایا) اور اس روایت میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر فرمایا۔

٤٣٥...... و حَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ

۴۳۵...... حضرت سفیانؒ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت مذکور ہے لیکن اس روایت میں دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

٤٣٦...... وحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاء الْمَكِّيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِي اللهُ عَنْه قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ

۴۳۶...... حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے اس روایت کی طرح روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی طرف ایک عورت آئی آگے سابقہ حدیث کی طرح ہے اور ایک ماہ کے روزوں کا کہا۔

باب-۵۸ بَاب ندب الصائم اذا دعی الی الطعام ولم یرد الافطار او شوتم او قوتل ان یقول انی صائم وانه ینزه صومه عن الرفث والجهل ونحوه

بعض مواقع پر روزہ دار کو اپنا روزہ بتلانا جائز ہے

٤٣٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِي اللهُ عَنْه قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رِوَايَةً و قَالَ عَمْرٌو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ و قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

۴۳۷...... حضرت ابوہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کو دعوتِ طعام دی جائے اور وہ روزہ سے ہو تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں"۔

۴۳۸......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رِوَايَةً قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ

۴۳۸......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ: جب تم میں سے کوئی شخص صبح کو روزہ سے ہو تو فحش گوئی اور بے حیائی نہ کرے نہ ہی جہالت کی باتیں کرے اور اگر کوئی اس کو گالی گلوچ دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں تو روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں (اس لئے روزہ کی حالت میں لڑائی، گالم گلوچ نہیں کروں گا)۔

باب-۵۹

بَاب فَضْلِ الصِّيَام
روزہ کی فضیلت کا بیان

۴۳۹......وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخِلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

۴۳۹......حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:
"ہر عمل ابن آدم کا اس کی اپنی ذات کے فائدہ کے لئے ہوتا ہے مگر روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا"۔
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۴۴۰......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصِّيَامُ جُنَّةٌ

۴۴۰......حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: "روزہ ڈھال ہے (جہنم کی آگ اور عذاب سے)

۴۴۱......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

۴۴۱......ابو صالح "الزیات" کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کو سنا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ شانہ کا فرمان ہے "ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لئے ہے سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی بہترین جزا دوں گا اور روزہ ڈھال ہے، پھر جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اس روز نہ تو کوئی بے حیائی و فحاشی کا کام کرے نہ ہی چیخ پکار کرے اگر کوئی اسے گالی دے یا اسے مارے (اس سے لڑے) تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔
جس ذات کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے اس کی قسم! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز مشک سے زیادہ پاکیزہ اور

وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

عمدہ ہو گی۔ روزہ دار کو دو خوشیاں اور فرحتیں نصیب ہوتی ہیں جن سے وہ فرحت حاصل کرتا ہے۔ ایک تو افطار کی فرحت و خوشی اور دوسرے جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزہ کی خوشی حاصل ہو گی۔

۴۴۲...... وحدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

۴۴۲...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن آدم کا ہر عمل بڑھتا رہتا ہے (اجر و ثواب میں) ایک نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: سوائے صوم کے وہ تو خاص میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا (جو دس سے سات سو تک محدود نہ ہو گی بلکہ بے حد و حساب اجر عطا کروں گا) کہ روزہ دار میری وجہ سے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو ترک کرتا ہے، اور کھانے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے"۔

روزہ دار کو دو فرحتیں ملتی ہیں۔ ایک خوشی افطار کی، دوسری رب سے لقاء کے وقت ملے گی۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے"۔

۴۴۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللهَ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

۴۴۳...... حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزّ و جل فرماتا ہے کہ بے شک روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں، جب افطار کرتا ہے اس وقت فرحت ملتی ہے اور جب اللہ عزّ و جل سے ملاقات ہو گی اس وقت خوشی ملے گی۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل شانہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ اور پاکیزہ ہے"۔

۴۴۴...... و حَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَهُوَ أَبُو سِنَانٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ إِذَا لَقِيَ اللهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ

۴۴۴...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے، ضرار بن مرۃ ابو سنان کہتے ہیں کہ: "جب اللہ سے ملاقات ہو گی اور وہ جزا دے گا روزہ کی تو خوشی حاصل ہو گی"۔

۴۴۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَهُوَ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلالٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۴۴۵...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جنت میں ایک دروازہ ہے، اسے "ریان" کہا جاتا ہے، اس سے قیامت

رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ

کے روز صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے اُن کے ساتھ کوئی دوسرا داخل نہیں ہوگا، پکارا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ اس میں سے داخل ہوں گے اور جب آخری روزہ دار داخل ہو جائے گا تو پھر وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی اس سے داخل نہیں ہوگا"۔

باب-۶۰ باب فضْل الصّيام في سبيل الله لمنْ يطيقه بلا ضرر ولا تفْويت حقّ

اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت

٤٤٦...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلا بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

۴۴۶...... سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو بندہ بھی اللہ کی راہ (جہاد، تبلیغ، تعلیم، تزکیۂ نفس وغیرہ) میں روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو ایک دن کے روزہ کے بدلہ میں جہنم سے ستر برس کی مسافت تک دور کر دیتے ہیں"۔

٤٤٧...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۴۷...... حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

٤٤٨...... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

۴۴۸...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس آدمی نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں روزہ رکھا اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس کے منہ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دے گا۔

باب-۶۱ باب جواز صوم النافلة بنيةٍ من النهار قبل الزوال وجواز فطر الصائم نفلا من غير عذر

نفلی روزہ کی نیّت زوال سے قبل تک ہو سکتی ہے

٤٤٩...... وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ

۴۴۹...... حضرت عائشہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)! کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا

قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا

ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ: اچھا تو پھر میں روزہ سے ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے، کچھ ہی دیر میں ہمارے لئے کچھ ہدیہ آیایا مہمان آگیا (یعنی یہ ہدیہ اللہ کی طرف سے مہمانی ہے)۔

جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے کچھ ہدیہ کیا گیا ہے یا مہمان آگیا ہے ہمارے پاس۔ اور میں نے وہ آپ ﷺ کے واسطے چھپا کر رکھ دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا حیس ہے (کھجور اور پنیر و گھی سے تیار شدہ ملیدہ) فرمایا کہ اسے لے آؤ، میں وہ لائی تو آپ ﷺ نے اس کو تناول فرمایا۔ اور فرمایا میں نے صبح تو روزہ کی حالت میں کی تھی (لیکن اب توڑ دیا کیونکہ نفلی روزہ تھا)۔ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مجاہدؒ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ تو اسی طرح ہے کہ کوئی شخص صدقہ نکالے مال میں سے پھر چاہے تو اسے دے دے اور چاہے تو روک لے نہ دے (اگر دے گا تو ثواب ہے نہیں دے گا تو کوئی مؤاخذہ نہیں اسی طرح نفلی روزہ اگر رکھ لیا تو ثواب اگر نہیں رکھا تو کوئی حرج اور گناہ نہیں)۔

٤٥٠ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ

۴۵۰ ...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز، رسول اللہ ﷺ میرے حجرہ میں داخل ہوئے اور فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے (کھانے کو) ہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر میں روزہ سے ہوں۔

پھر ایک دوسرے دن تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے "حیس" ہدیہ آیا ہے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ۔ میں صبح روزہ سے تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ ❶

باب-٦٢ باب أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجِمَاعِهِ لَا يُفْطِرُ

بھول کر کھانے پینے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا

٤٥١ ...... وحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الْقُرْدُوسِيِّ عَنْ

۴۵۱ ...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس روزہ دار نے بھول کر کھالیا پی لیا تو اسے چاہیئے کہ اپنا روزہ پورا

❶ ان احادیث کی بناء پر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ نفلی روزہ توڑنا جائز ہے اور نفلی روزہ کی نیت دن میں زوال سے پہلے پہلے کی جاسکتی ہے۔ البتہ احنافؒ کے نزدیک بلاعذر نفلی روزہ نہیں توڑنا چاہیئے۔ لیکن احنافؒ کے نزدیک اعذار کی فہرست اتنی طویل ہے کہ ہر شخص معمولی بات پر روزہ توڑ سکتا ہے۔ پھر احنافؒ کے نزدیک نفلی روزہ اگر توڑ دیا تو اس کی قضا ہوگی جب کہ شوافعؒ کے نزدیک اس کی قضا نہیں ہے۔ واللہ اعلم

مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ

کر لے کیونکہ اسے تو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ ❶

باب-۶۳ باب صيام النبيّ ﷺ في غير رمضان واستحباب أن لا يخلي شهرًا عن صومٍ

رمضان کے علاوہ حضور علیہ السلام کے روزوں کی تفصیل

۴۵۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ

۴۵۲...... عبداللہؓ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہؓ سے پوچھا۔ کیا نبی ﷺ رمضان کے علاوہ کسی اور مخصوص و متعین مہینہ کے پورے روزے رکھتے تھے؟

فرمایا کہ: اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے نہ کسی دوسرے مخصوص ماہ میں پورا ماہ روزے رکھے سوائے رمضان کے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور نہ ہی کوئی مہینہ ایسا گذارا کہ پورے ماہ روزہ نہ رکھا ہو"۔

۴۵۳...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ﷺ

۴۵۳...... حضرت عبداللہ بن شقیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے (رمضان کے علاوہ) پورا مہینہ روزے رکھے ہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ آپ ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ میں پورا مہینہ روزے رکھے ہوں اور نہ ہی کسی مہینہ میں روزے چھوڑے ہوں آپ ﷺ ہر ماہ کچھ نہ کچھ روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔

۴۵۴...... وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ

۴۵۴...... حضرت عبداللہؓ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا نبی ﷺ کے (نفلی) روزوں کے بارے میں تو فرمایا:

"آپ ﷺ کبھی تو اتنے روزے رکھتے کہ ہم کہتے آپ ﷺ نے بہت روزے رکھ لئے، بہت روزے رکھ لئے۔ اور کبھی مسلسل افطار فرماتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) کہ ہم کہتے آپ ﷺ نے بہت دنوں سے روزہ نہیں رکھا، بہت روز سے روزہ نہیں رکھا۔ اور جب سے آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے میں نے سوائے رمضان کے کسی اور ماہ میں نہیں دیکھا کہ پورے ماہ کے آپ ﷺ نے روزے رکھے ہوں"۔

۴۵۵...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ

۴۵۵...... حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

---

❶ نسیاناً کھانے پینے سے اور جماع بھی اسی کے حکم میں ہے روزہ نہیں باطل ہوتا۔ ائمہ اربعہ اور جمہور کا یہی مذہب ہے۔

اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلا مُحَمَّدًا

میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا پھر حسب سابق روایت بیان کی۔ لیکن اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں ہے۔

۴۵۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ

۴۵۶...... ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (پے در پے) اتنے روزے رکھتے کہ ہم کہتے کہ شاید اب آپ افطار نہ کریں گے (بلکہ ہمیشہ روزے ہی رکھیں گے) اور کبھی مسلسل افطار کرتے حتی کہ ہم کہہ اٹھتے کہ اب آپ روزہ نہ رکھیں گے (نفلی روزہ نہ رکھیں گے) اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں۔ اور شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا (سب سے زیادہ شعبان میں روزے رکھتے تھے)۔

۴۵۷...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلا قَلِيلًا

۴۵۷...... حضرت ابو سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو فرمانے لگیں: "کبھی آپ ﷺ اتنے روزے رکھتے کہ ہم کہتے بہت روزے ہو گئے اور کبھی اتنا افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) کہ ہم کہتے شاید آپ ﷺ نے افطار ہی کر لیا (مستقل) اور میں نے آپ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے رکھتے ہوں۔ آپ ﷺ شعبان کے (تقریباً) پورے ماہ روزے رکھتے، آپ ﷺ شعبان کے چند ایّام کے علاوہ پورے ماہ روزے رکھتے۔

۴۵۸...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَمَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ يَقُولُ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ

۴۵۸...... حضرت ابو سلمہؓ، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ سال کے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے، اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ:
"اتنے اعمال اختیار کرو جتنی تمہاری طاقت ہے (اس سے زائد نہ کرو کہ کہیں اکتا جاؤ) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اجر دیتے دیتے نہیں اکتائے گا حتی کہ تم اکتا جاؤ گے (عبادت کرتے کرتے) اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:
"اللہ کے نزدیک وہ عمل زیادہ محبوب ہے جس پر بندہ پابندی کرے اگرچہ وہ (مقدار میں) تھوڑا ہی کیوں نہ ہو"۔

۴۵۹...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۴۵۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان کے علاوہ حضور اکرم ﷺ نے کبھی پورے کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے

رَضِيَ اللهُ عَنْهمَا قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ حَتّى يَقُولَ الْقَائِلُ لا وَاللهِ لا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ حَتّى يَقُولَ الْقَائِلُ لا وَاللهِ لا يَصُومُ

اور جب آپ ﷺ (نفلی) روزے شروع کرتے تو اتنے رکھتے کہ کہنے والا کہہ اٹھتا کہ واللہ آپ ﷺ اب افطار کریں گے ہی نہیں۔ اور جب روزہ نہ رکھتے تو اتنے دن تک نہ رکھتے کہ کہنے والا کہہ اٹھتا کہ واللہ! اب آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔

٤٦٠...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

۴۶۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ تشریف آوری کے بعد سے مسلسل ایک پورے ماہ کے روزے نہیں رکھے۔

٤٦١...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتّى نَقُولَ لا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّى نَقُولَ لا يَصُومُ

۴۶۱...... حضرت عثمان بن حکیم الانصاریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعیدؒ بن جبیر سے رجب کے روزہ کے بارے میں رجب کے مہینہ میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ:

"حضور اقدس ﷺ اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے اب آپ افطار کریں گے ہی نہیں۔ اور اتنے روز روزہ نہ رکھتے کہ ہم کہتے آپ ﷺ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔

٤٦٢...... وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۴۶۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث متن ہی تقریباً منقول ہے۔

٤٦٣...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ حَتّى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّى يُقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ

۴۶۳...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہا جانے لگتا کہ آپ ﷺ روزے ہی رکھتے رہیں گے اور آپ ﷺ افطار کرتے یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ اب آپ ﷺ افطار ہی کرتے رہیں گے۔

باب-۶۴ باب النّهي عن صوم الدّهر لمن تضرّر به أو فوّت به حقًّا أو لم يُفطر العيدين والتّشريق وبيان تفضيل صوم يومٍ وإفطار يومٍ

صوم دھر کی ممانعت

٤٦٤ ......حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي

۴۶۴...... حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کو یہ خبر دی گئی کہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں ضرور بالضرور رات بھر جاگ کر عبادت کیا کروں گا اور زندگی بھر دن میں روزہ رکھوں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، اس لئے کبھی روزہ رکھو اور کبھی کسی دن افطار کرو (احادیث میں لفظ افطار جہاں بھی آیا ہے اس سے مراد روزہ نہ رکھنا ہے) اسی طرح رات کو سویا بھی کرو اور قیام بھی کرو، مہینہ بھر میں تین روزے رکھا کرو، کہ ایک نیکی دس کے برابر ہے اس طرح یہ صیام دھر ہی ہو جائے گا (اور تم صائم الدھر بن جاؤ گے)۔

میں نے عرض کیا: میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں، فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زائد کرنے کی طاقت رکھتا ہوں یا رسول اللہ! فرمایا کہ پھر یوں کرو کہ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کیا کرو اور یہ صوم داؤد علیہ السلام ہے۔ اور یہ سب سے بہترین اور متوازن روزہ ہے۔ میں نے عرض کیا میں اس سے بھی زائد کی طاقت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے زائد نہیں۔

عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ کاش میں تین روزوں والی بات قبول کر لیتا جو رسول اللہ ﷺ نے کہی تھی (کہ ہر ماہ میں تین روزے رکھ لیا کرو) تو یہ میرے نزدیک میرے اھل وعیال اور مال سے زیادہ مجھے پسند تھی (کیونکہ جب ضعف اور بڑھاپا آگیا تو زیادہ عبادت کی طاقت نہیں رہی، اس وقت جوانی میں خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ عبادت کر سکتے ہیں)۔

٤٦٥ ......وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ الرُّومِيِّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّد حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّار حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ

۴۶۵...... یحیٰ کہتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یزید، حضرت ابوسلمہؓ کے پاس آنے کے لئے چلے، ایک آدمی کو ان کے پاس بھیج دیا (کہ پیغام دے کہ ہم آرہے ہیں) چنانچہ وہ ہمارے استقبال کے لئے باہر نکلے، ان کے

يَزِيدَ حَتَّى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ رَسُولًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَدْخُلُوا وَإِنْ تَشَاءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هَا هُنَا قَالَ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَقْعُدُ هَا هُنَا فَحَدِّثْنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَصُومُ الدَّهْرَ وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ فَإِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللهِ وَلَمْ أُرِدْ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمْرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ

دروازہ پر ایک مسجد تھی، ہم مسجد میں تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے اور کہا کہ اگر تم چاہو تو اندر (گھر میں) آجاؤ اور چاہو تو یہیں بیٹھ جاؤ، ہم نے کہا کہ نہیں بس یہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ دائماً روزے رکھتا اور روزانہ ساری رات قرآن پڑھتا تھا، نبی اکرم ﷺ کے سامنے یا تو میرا تذکرہ کیا گیا یا پھر آپ ﷺ نے مجھے بلایا، خیر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے فرمایا: کیا مجھے یہ اطلاع نہیں ملی کہ تم دائماً روزے رکھتے اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو؟ (کیا یہ بات ٹھیک ہے؟) میں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! اور میں صرف نیکی کا ارادہ رکھتا ہوں (اس عبادت سے میرا مقصد اپنی بزرگی کا اظہار نہیں صرف خیر اور نیکی ہی مقصد ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ تین دن روزے رکھ لیا کرو، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ: تمہارے اوپر تمہاری بیوی کا بھی حق ہے، تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے، اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، لہٰذا اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام والا روزہ رکھا کرو کہ وہ سب سے زیادہ عبادت گذار تھے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ اور ہر ماہ میں ایک بار قرآن کریم مکمل کیا کرو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں اے اللہ کے نبی! فرمایا کہ اچھا پھر بیس راتوں میں ایک بار مکمل کر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے اس سے مزید کی قدرت ہے فرمایا کہ پھر دس دن میں ایک ختم کیا کرو، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! مجھے اس سے زائد کی بھی استطاعت ہے، فرمایا کہ اچھا سات دن میں ایک بار ختم کر لیا کرو اور اس سے زائد نہیں کرنا کیونکہ تم پر تمہاری بیوی تمہارے مہمان اور ملاقاتی اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے۔

عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت سختی کی تھی (کہ بار بار حضور علیہ السلام سے مزید کی اجازت مانگی) لہٰذا مجھ پر بھی سختی ہوئی، اور مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: تم نہیں جانتے شاید تمہاری عمر طویل ہو (جس

کی وجہ سے بڑھاپے میں اتنی عبادت اور مجاہدہ کرنا تمہارے لئے باعثِ مشقت اور بار ہو جائے) اور پھر میرا وہی حال ہوا جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ اور مجھے یہی خواہش ہوئی کہ میں نبی اکرم ﷺ کی عطا کردہ رخصت کو قبول کر لیتا۔❶

٤٦٦...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ

۴۶۶...... حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث تھوڑے سے فرق کے ساتھ منقول ہے۔
اس روایت میں یہ زائد ہے کہ ہر ماہ تین روزے کے بعد ہے کیونکہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ہے اور یہ سارے زمانہ کے برابر ہے اور اس حدیث میں ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے کیا

---

❶ آنحضرت ﷺ کی اپنی امت پر شفقت وہمدردی کی یہ انتہا ہے کہ عبادت وریاضت تک میں امتی کو کمی کا مشورہ دے رہے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ یہ پوری حدیث اسلام کے نبوی ﷺ مزاج ومذاق کی حقیقی آئینہ دار ہے۔ اس میں سب سے اہم بات تو معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کو ہر کام میں اعتدال پسند ہے۔ عبادت میں بھی توازن اور درمیانی راہ پسند ہے، جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ متوازن اور معتدل کام کو انسان مستقل مزاجی اور استقامت کے ساتھ جاری رکھ سکتا ہے بخلاف اس کے کہ ابتداء میں جوش وجذبہ سے مغلوب ہو کر ساری ساری رات عبادت کرتا ہے لیکن چونکہ یہ انسانی بساط سے باہر ہے اس لئے چند ہی دنوں میں اکتا جائے اور سب کچھ چھوڑ بیٹھے یہ اللہ کو پسند نہیں۔ اسی لئے حدیث میں فرمایا یہ ماقبل میں گذر چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے جو خواہ مقدار میں تھوڑا ہو لیکن مستقل اور دائمی ہو۔

دوسرا اہم فائدہ...... یہ ہوا کہ حدیث میں فرمایا: **إنّ لزوجك عليك حقاً**...... الخ۔ اس سے یہ بتلادیا کہ اسلام دراصل حق اللہ وحق العبد کے درمیان تقسیم اوقات کرتا ہے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا اہتمام بھی ضروری ہے یہ نہیں کہ عبادت ہی میں لگا رہے اور بیوی بچوں کے حقوق ادا نہ کرے یہ جان بوجھ کر بلاوجہ اپنے جسم کو مشقتوں میں ڈالے جیسے کہ ہندوؤں اور بدھسٹوں میں ہوتا ہے کہ سادھو اپنے آپ کو شدید اذیتوں میں مبتلا کرنے کو سمجھتے ہیں کہ اس سے بھگوان کی کرپا حاصل ہوگی جسے تپسیا کا نام دیتے ہیں۔
اسلام نے بتلایا کہ عبادت وبندگی حق اللہ ہے اس میں اتنے لگو جتنی تمہاری طاقت ہے جیسے کہ فرمایا: حذوا **من الأعمال ما تطيقون**۔ اور اس کے ساتھ بیوی بچوں، عزیز واقارب، مہمان وملاقاتی سب کی دلداری اور رعایت بھی ضروری ہے۔ کتنا فطرت انسانی سے قریب ترین دین اللہ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا۔ کتنی باریک بینی سے سب کے حقوق اور حدود نبی مکرم ﷺ نے متعین فرمادی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ یہی منہج نبویؐ اور اسلام کا نبویؐ مزاج ومذاق ہے جو اسلام کو کل ادیانِ عالم خواہ ارضی ہوں یا سماوی سب پر فوقیت دیتا اور سب میں ممتاز کرتا ہے۔
نبی کریم ﷺ کی صحبت کی برکت یہ تھی کہ ہر صحابی یہ چاہتا تھا کہ میں زیادہ سے زیدہ عمل کرلوں اسی لئے حضرت عبد اللہؓ بن عمروؓ بن العاص نے بار بار کہا کہ مجھے مزید کی طاقت ہے۔ مجھے مزید کی طاقت ہے۔ لیکن چونکہ یہ جوانی کا زمانہ تھا اور حضور علیہ السلام جانتے تھے کہ بعد میں اتنی مشقت اور مجاہدہ کرنا ان کے لئے گراں ہوگا اس لئے آسان سے آسان صورتیں بتلائیں۔ فرمایا کہ قرآن کریم سات روز میں ختم کرو۔ یہ جو ہمارے دور میں مصاحف پر سات منازل ہوتی ہیں یہ علماء نے اسی حدیث سے نکالی ہیں کہ قرآن کو سات حصوں میں تقسیم کر کے سات دنوں پر منطبق کر لیا۔
غرض اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے اسلام کے معتدل اور متوازن منہج ومذاق کو مکمل وضاحت سے بیان کر دیا۔ یہیں سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ اپنی ذات کو راحت پہنچانا نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ بعض حالات میں ضروری ہے۔

قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَكِنْ قَالَ وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا آدھا زمانہ۔ اور اس حدیث میں قرآن مجید پڑھنے کے بارے میں کچھ ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ بھی نہیں کہا کہ تیرے مہمان کا بھی تجویز حق ہے اور لیکن اس میں ہے کہ تیرے بیٹے کا بھی تجھ پر حق ہے۔

۴۶۷...... حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَحْسَبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي عِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ

۴۶۷...... ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم ہر ایک ماہ میں (مکمل) پڑھا کرو۔ میں نے (عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) عرض کیا کہ میں قوت و طاقت رکھتا ہوں (لہٰذا کچھ اور اضافہ فرمائیے) فرمایا کہ اچھا پھر بیس روز میں مکمل کر لیا کرو، میں نے عرض کیا کہ میں مزید کی بھی قوت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اچھا سات یوم میں مکمل کر لو، لیکن اس سے زائد نہیں۔

۴۶۸...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

۴۶۸...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالرحمان، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلاں کی طرح مت ہونا وہ پہلے رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے ترک کر دیا (عمل میں دوام ضروری ہے، کبھی کبھی کا عمل پسندیدہ نہیں)۔

۴۶۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ

۴۶۹...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ میں پے در پے مسلسل روزے رکھتا ہوں اور پھر رات بھر نماز پڑھتا ہوں، تو آپ ﷺ نے یا تو مجھے بلا بھیجا یا میں از خود آپ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے یہ اطلاع نہیں ملی کہ تم بغیر چھوڑے مسلسل روزے رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے ہو؟ ایسا مت کیا کرو، کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری ذات کا تم پر حق ہے تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے، لہٰذا روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو (تہجد کی) اور سویا بھی کرو، ہر دس دن میں ایک روزہ رکھو تو تمہیں ۹ مزید روزوں کا اجر ملے گا۔

قَالَ إِنِّي أَجِدُنِي أَقْوى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللهِ.

قَالَ عَطَاءٌ فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ

میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں اس سے زائد کے لئے بھی اپنے آپ کو طاقتور پاتا ہوں۔ فرمایا کہ اچھا تو پھر داؤدی روزہ رکھو (حضرت داؤد علیہ السلام جس ترتیب سے روزے رکھتے تھے اس ترتیب سے رکھو) میں نے کہا یا نبی اللہ! داؤد علیہ السلام کس طرح روزے رکھتے تھے؟ فرمایا کہ وہ ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز افطار کرتے، اور جب دشمن سے ملاقات ہوتی تو راہِ فرار اختیار نہ کرتے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں کہاں اس مرتبہ کو پہنچ سکتا ہوں؟

عطاءؒ (راوی) کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ دائمی روزوں کا ذکر کس طرح آیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمیشہ روزے رکھے (بغیر کوئی روزہ چھوڑے) تو دراصل اس نے روزہ رکھا ہی نہیں۔

جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس کا روزہ ہی نہیں، جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس کا روزہ ہی نہیں۔

۴۷۰...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ

۴۷۰...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت ابو العباس سائب بن فروخ مکہ والوں میں سے ہیں اور ثقہ وعادل ہیں۔

۴۷۱...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهَكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى

۴۷۱...... حبیبؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو العباس سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! تم صائم الدھر اور قائم اللیل ہو (کہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے ہو) اور اگر تم یونہی کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھیں متورّم اور کمزور ہو جائیں گی، جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے درحقیقت روزہ رکھا ہی نہیں۔ ہر ماہ تین روزے ہیں (نفلی) جو پورے ماہ کے روزوں کے برابر ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زائد کی قدرت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام والا روزہ رکھو کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی تو راہِ فرار نہ اختیار کرتے تھے۔

۴۷۲...... وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۷۲...... اس سند کے ساتھ حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بیان فرمایا اور کہا کہ وہ خود کمزور ہو جائیں گے۔

وَقَالَ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ

۴۷۳ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ

۴۷۳ ...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا مجھے یہ اطلاع نہیں ملی کہ تم رات بھر نوافل پڑھتے اور دن میں (مسلسل) روزہ رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! یہی کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یونہی کرو گے تو تمہاری آنکھیں بھرا جائیں گی اور جان نڈھال ہو جائیگی تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے، اپنی جان کا بھی حق ہے، گھر والوں کا بھی حق ہے، قیام بھی کرو اور نوم (نیند) بھی کرو، روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو (سب کام اعتدال و توازن سے کرو)۔

۴۷۴ ...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

۴۷۴ ...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزہ (ترتیب کے اعتبار سے) داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور بہترین و پسندیدہ نماز (تہجد) داؤد علیہ السلام کی نماز (تہجد) ہے۔ ان کا معمول تھا کہ آدھی رات آرام فرماتے اور ایک تہائی رات قیام اللیل میں مصروف رہتے اور پھر ایک چھٹے حصے میں سو جاتے تھے جب کہ ایک دن روزہ رکھا کرتے اور دوسرے دن افطار کیا کرتے تھے۔

۴۷۵ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ

قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَعَمْرُو بْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ قَالَ نَعَمْ

۴۷۵ ...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے اور بہترین پسندیدہ نماز بھی تمام نمازوں میں (مراد تہجد کی نماز ہے) حضرت داؤد علیہ السلام ہی کی نماز ہے کہ وہ رات کا آدھا حصہ سوتے تھے، پھر اٹھ کر (قیام و نماز میں مشغول ہو جاتے) پھر سو جاتے تھے آخری حصۂ رات میں۔ اور پہلی مرتبہ اٹھنے کے بعد ایک تہائی رات قیام فرماتے۔

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ کیا عمرو بن اوس یہ بات کہتے تھے کہ: حضرت داؤدؑ آدھی رات سونے کے بعد ایک تہائی رات قیام کرتے تھے؟ کہا کہ ہاں!

۴۷۶...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ

۴۷۶...... ابو قلابہؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابوالملیح نے بتلایا کہ میں تمہارے والد کے ساتھ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا تو ایک روز آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے آپ ﷺ کے لئے چمڑے کا ایک تکیہ جس میں پتے بھرے تھے رکھا، آپ ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے لئے ہر ماہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (میرے اندر اس سے زیادہ کی قوت ہے یہاں یہ جملہ محذوف ہے چونکہ مخاطب کے سامنے واضح ہے اس لئے محذوف کیا) فرمایا کہ اچھا ۵ روزے کافی ہیں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (میں اس سے زائد کی قدرت رکھتا ہوں) فرمایا کہ اچھا سات رکھ لو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! فرمایا کہ اچھا ۹ روزے رکھ لو، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! فرمایا کہ اچھا گیارہ روزے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (مزید کی اجازت عطا ہو) فرمایا کہ: داؤد علیہ السلام کے روزہ سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں۔ وہ روزہ آدھے زمانہ کا ہوتا تھا کہ ایک دن روزہ ہوتا اور دوسرے دن افطار۔

۴۷۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

۴۷۷...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو تمہیں باقی دنوں کے بھی روزے کا اجر ملے گا، میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ: دو روزے رکھو اور باقی دنوں کا اجر تمہیں ملے گا۔ میں نے پھر عرض کیا کہ میں اس سے بھی زائد کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا کہ: تین دن روزہ رکھو اور باقی دنوں کا اجر تمہیں ملے گا۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی استطاعت رکھتا ہوں فرمایا کہ: چار دن روزہ رکھو باقی دنوں کا اجر تمہیں ملے گا۔

میں نے عرض کیا کہ اس سے بھی زیادہ کی قدرت رکھتا ہوں فرمایا کہ پھر تم سب سے افضل روزہ رکھو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

٤٧٨...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَلا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ بِي قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلام صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ

۴۷۸...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم (روزانہ) دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو، ایسا مت کیا کرو، کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ بس روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ ہر ماہ تین روزے رکھا کرو تو یہ سارے زمانہ کے روزوں کے برابر ہوگا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے قوت حاصل ہے فرمایا کہ اچھا پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو، کہ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کیا کرو۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اے کاش میں حضور علیہ السلام کی دی ہوئی رخصت پر عمل کر لیتا (اس کا احساس اب بڑھاپے میں آکر ہو رہا ہے)۔

باب-۶۵ باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كُل شهر وصوم يوم عرفة وعاشُوراء والأثنين والخميسِ

ہر ماہ تین روزے رکھنے اور عرفہ، عاشوراء، پیر و بدھ کو روزے کا بیان

٤٧٩...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ

۴۷۹...... حضرت معاذہ العدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے زوجہ مطہرۂ نبی ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! میں نے پھر عرض کیا کہ مہینے کے کون سے ایام میں روزے رکھتے تھے؟ فرمایا کہ ایام کی پرواہ کئے بغیر آپ ﷺ روزے رکھتے تھے، (مہینہ کے کسی بھی دن روزہ رکھ لیتے تھے تعین و تخصیص نہیں فرماتے تھے)۔

٤٨٠...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلانُ أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ لا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ

۴۸۰...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا یا کسی آدمی سے فرمایا اور وہ سن رہے تھے کہ: اے فلاں! کیا تم نے اس ماہ کے درمیان میں روزے رکھے؟ اس نے کہا کہ نہیں! فرمایا کہ اچھا پھر جب تم افطار کرو تو دو دن روزہ رکھو۔

۴۸۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ

۴۸۱...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ آپ ﷺ کس طرح روزہ رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ کو شدید غصہ آگیا اس کی بات سے (کہ یہ سوال بے تکا تھا اسے چاہیئے تھا کہ یوں پوچھتا: میں کس طرح روزہ رکھوں؟) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ پر غضب کی حالت طاری ہے تو فرمانے لگے: "ہم اللہ کی ربوبیت پر اور اسلام کے دینِ برحق ہونے پر اور محمد ﷺ کی نبوت پر راضی ہیں، ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس کے اور اس کے رسول ﷺ کے غضب سے"۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار یہی کلمات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو کیسا ہے؟ فرمایا کہ اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا (یعنی ثواب کچھ نہیں بس بھوکا رہ لیا) پھر پوچھا کہ اگر کوئی دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے تو یہ کیسا ہے؟ فرمایا کہ ایسی بھی طاقت کسی کو ہے؟ پھر پوچھا کہ جو ایک دن روزہ اور دوسرے دن افطار کرے تو کیا ہے؟ فرمایا: کہ وہ تو داؤدی روزہ ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ اچھا اگر کوئی دو دن افطار اور ایک دن روزہ رکھے تو؟ فرمایا کہ مجھے یہ پسند ہے کہ مجھے اس کی طاقت ہوتی (تو میں اس طرح روزے رکھتا)۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ تین روزے اور رمضان کے روزے رکھا کرو، تو یہ دائمی اور ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے، اور عرفہ کے دن کے روزہ کے بارے میں میرا اللہ تعالیٰ سے گمان یہ ہے کہ وہ سال گزشتہ اور سالِ آئندہ کے گناہوں کیلئے کفّارہ ہوگا اور عاشوراء کے روزہ کے بارے میں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے سالِ گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ بنادیں گے"۔

۴۸۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ

۴۸۲...... حضرت ابو قتادہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے روزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ پر غضب کی حالت طاری ہو گئی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً یہ کلمات کہے:

"ہم اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اسلام کے دین حق ہونے اور محمد ﷺ کی

رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْه رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ أَنَّ اللهَ قَوَّانَا لِذَلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ

قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ

وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لَمَّا نُرَاهُ وَهْمًا

رسالت پر راضی ہیں اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت (حقیقی بیعت ہے) پھر آپ ﷺ سے صوم الدھر کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ: جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔ نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا، پھر آپ ﷺ سے دو دن روزہ اور ایک دن افطار کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: کون ہے جو اس کی طاقت رکھے؟ پھر آپ سے ایک دن کے روزہ اور دو دن افطار کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کاش اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے لئے قوت عطا فرمائے (یعنی یہ ترتیب اچھی ہے اگر کوئی طاقت رکھتا ہو تو) پھر آپ ﷺ سے ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: یہ تو میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے، پھر پیر کے دن کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: یہ تو وہ دن ہے جس میں میری ولادت (باسعادت) ہوئی اور اسی دن میں مبعوث کیا گیا (نبوت کے ساتھ) یا اسی روز مجھ پر نزول قرآن کریم کا آغاز ہوا۔
پھر ارشاد فرمایا: "ہر ماہ میں تین روزے اور رمضان، رمضان کے روزے (ثواب میں) ہمیشہ روزوں کے برابر ہیں"۔
پھر آپ ﷺ سے عرفہ کے روزہ سے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا یہ گذرے ہوئے اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ پھر عاشوراء کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا کہ یہ روزہ گذرے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔
امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے شعبہ کے طریق میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ سے پیر اور جمعرات کے روزہ کے متعلق سوال ہوا۔ لیکن ہم نے اسے ذکر نہیں کیا کیونکہ ہمارے نزدیک اس بارے میں راوی کو وہم ہوا ہے۔

٤٨٣...... وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۴۸۳...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ روایت کی طرح اس سند کے ساتھ حدیث منقول ہے۔

٤٨٤...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ

۴۸۴...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں سوموار کا ذکر ہے اور جمعرات کا ذکر نہیں۔

جَرِيرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الِاثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ

٤٨٥...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ

۴۸۵...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزہ سے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا: اس دن تو میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر نزول قرآن کا آغاز ہوا (یعنی نبوت و وحی کا اعزاز ملا لہٰذا اس دن روزہ رکھنا بہتر ہے۔ (1)

باب-٦٦ باب صوم سُرر شعبان
شعبان کے روزوں کا بیان

٤٨٦...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَمْ أَفْهَمْ مُطَرِّفًا مِنْ هَدَّابٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْ لِآخَرَ أَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ

۴۸۶...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے یا کسی دوسرے سے فرمایا: کیا تم نے اوّلِ شعبان میں روزے رکھے؟ اس نے کہا نہیں! فرمایا کہ جب تم افطار کرلو (یعنی روزہ نہ رکھنے کے دن پورے ہو جائیں تو) دو روزے رکھ لو"۔

٤٨٧...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ

۴۸۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم رمضان کے روزوں سے فراغت حاصل کرلو تو دو روزے رکھ لو شعبان کے روزوں کے عوض میں۔

٤٨٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفِ بْنِ

۴۸۸...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے ارشاد فرمایا: کیا تو اس مہینے یعنی (شعبان)

---

(1) ان تمام احادیث سے یہ بات واضح ہے کہ نفلی روزوں میں چند روزے تو ایسے ہیں جو مخصوص اور متعین ایام میں رکھے جاتے ہیں مثلاً عرفہ کے دن، عاشورۂ محرم کے دن یا شش عید کے روزے یہ روزے احادیث سے ثابت ہیں اس لئے ان کے رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ باقی سارا سال آدمی کسی بھی دن نفلی روزہ رکھ سکتا ہے اس کے لئے کوئی مخصوص دن نہیں ہے۔ البتہ پیر اور بعض روایات سے جمعرات کے دن بھی روزہ رکھنا بہتر ہے۔ لیکن کسی دن کو روزہ کے ساتھ خاص کر کے لزوم کے ساتھ اس دن روزہ رکھنا اور اسے ضروری و لازم سمجھنا یا عملاً اس کا اظہار کرنا بدعت کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہودیوں اور نصاریٰ کے ایسے دنوں اور تہواروں میں روزہ رکھنا جن میں وہ بھی روزہ رکھتے ہیں ان کی مشابہت کی وجہ سے بہتر نہیں مثلاً نوروز یا ایسٹر وغیرہ۔

الشِّخِّيرِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا يَعْنِي شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ لَهُ إِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ شُعْبَةُ الَّذِي شَكَّ فِيهِ قَالَ وَأَظُنُّهُ قَالَ يَوْمَيْنِ

کے درمیان میں کچھ روزے رکھے ہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کے روزے افطار کر لے تو ایک دن یا دو دن کے روزے رکھ۔ شعبہ راوی نے اس میں شک کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے دو دن فرمایا۔

۴۸۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَيَحْيَى اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَانِئٍ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۴۸۹...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب-۶۷ باب فضل صوم المُحرّم

محرم کے روزہ کی فضیلت

۴۹۰...... حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ

۴۹۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ کے مہینہ محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل (نفلی) نماز تہجد کی نماز ہے“۔

۴۹۱...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِيَامُ

۴۹۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: فرض نماز کے بعد کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز وہ نماز ہے جو رات کے درمیان ادا کی جائے اور رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینہ محرم کے ہیں“۔ [1]

---

[1] عاشوراء محرم کا روزہ مستحب اور نفل ہے۔ اس کی نہایت فضیلتیں ہیں۔ فرضیتِ صوم سے قبل بھی مسلمان اس دن روزہ رکھتے تھے، جبکہ اس دن کے احترام میں یہودی بھی روزہ رکھتے تھے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کے لئے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھو کیونکہ جب آنحضرت ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی اس دن روزہ رکھتے ہیں، آپ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو وہ کہنے لگے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات دی تھی اور فرعون کو غرقاب فرمایا تھا اس دن کی یاد منانے کے لئے ہم روزہ رکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم موسیٰ کے زیادہ قریب و احق ہیں اس لئے مسلمانوں کو فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھو اور یہود کی مشابہت سے بچنے کے لئے ایک دن اس کے ساتھ اور روزہ رکھو تاکہ ان کی مخالفت ہو جائے۔

شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ

٤٩٢ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصِّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۴۹۲...... حضرت عبدالملک بن عمر سے ﷺ اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ اس میں نبی کریم ﷺ کے روزوں کا اسی طرح ذکر کیا ہے۔

باب-٦٨ باب اسْتِحْبَاب صَوْم سِتَّة أَيَّام مِنْ شَوَّال إِتْبَاعًا لِرَمَضَان

شش عید کے روزے مستحب ہیں

٤٩٣ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

۴۹۳...... حضرت ابوایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جس نے رمضان کے مہینہ بھر روزے رکھے اور اس کے فوراً بعد ہی شوال کے بھی چھ روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ زمانہ بھر روزے رکھ لئے''۔

٤٩٤ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

۴۹۴...... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح (سابقہ حدیث کی طرح) فرماتے ہوئے سنا۔

٤٩٥ ...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۴۹۵...... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح (سابقہ روایت کی طرح) فرمایا ہے۔

باب-٦٩ باب فضل ليلة القدر والحثّ على طلبها وبيان محلّها وأرجى أوقات طلبها

لیلۃ القدر کی فضیلت

٤٩٦ ...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَى

۴۹۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعض صحابہ کو خواب میں شب قدر اخیر کی سات راتوں میں دکھلائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ تمہارا خواب اخیر کی سات راتوں ہی کے مطابق ہو گیا ہے لہٰذا اگر کوئی ان راتوں کی فضیلت

رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

کا طالب ہو تو اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

۴۹۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

۴۹۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث کا آخری جملہ (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو) منقول ہے۔

۴۹۸...... وحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرَى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَاطْلُبُوهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا

۴۹۸...... حضرت سالمؒ اپنے والد (حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "ایک شخص نے لیلۃ القدر کو ستائیسویں رات دیکھا (خواب میں کہ ۲۷ ویں لیلۃ القدر ہے) نبی ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تمہارا خواب آخری دس راتوں میں واقع ہوا ہے لہٰذا آخری دس راتوں کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو" (اس کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو)۔

۴۹۹...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ أُرُوا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ وَأُرِيَ نَاسٌ مِنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ

۴۹۹...... سالمؒ اپنے والد (ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: تم میں سے چند لوگوں کو خواب میں دکھلایا گیا کہ لیلۃ القدر ابتدائی (آخری عشرہ کی ابتدائی) سات راتوں میں ہے جب کہ چند لوگوں کو آخری سات راتوں میں دکھلایا گیا ہے۔ لہٰذا (ان دونوں کو جمع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ) لیلۃ القدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو"۔

۵۰۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي

۵۰۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "لیلۃ القدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو، پھر اگر کوئی (ان راتوں میں عبادت سے) کمزوری و سستی اور عاجز پنے کا مظاہرہ کرے تو پھر (کم از کم) بقیہ سات میں وہ کمزوری اس پر غالب نہ آئے (جس کی وجہ سے اتنی بڑی خیر سے محروم ہو جائے)۔

۵۰۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ

۵۰۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے (حصولِ فضیلت کے لئے) تو اسے

كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ

چاہیئے کہ آخری دس راتوں میں تلاش کرے"۔

٥٠٢...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَبَلَةَ وَمُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ أَوْ قَالَ فِي التِّسْعِ الأَوَاخِرِ

۵۰۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لیلۃ القدر کو آخری دس راتوں میں یا سات راتوں میں تلاش کرو"۔

٥٠٣...... حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ و قَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيتُهَا

۵۰۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مجھے لیلۃ القدر دکھلائی گئی (خواب میں کہ کس رات میں ہوتی ہے) مجھے (اسی دوران) میرے گھر والوں نے جگادیا تو مجھ سے اس کو بھلادیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ میں بھول گیا۔ سو تم اس کو آخری دس راتوں میں ڈھونڈو"۔

٥٠٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ تَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَبِتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَظَرْتُ

۵۰۴...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ رمضان کے درمیان عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور جب بیس راتیں گذر جاتیں اور ۲۱ ویں رات آنے لگتی تو گھر لوٹ جاتے اور آپ ﷺ کے ساتھ دوسرے معتکفین بھی لوٹ جاتے۔

ایک بار آپ ﷺ نے (حسبِ معمول) متعینہ رات تک اعتکاف فرمایا اور پھر لوگوں سے اتنی دیر خطاب فرمایا جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ بعد ازاں فرمایا: میں اس عشرۂ وسطیٰ میں اعتکاف کرتا تھا، پھر مجھ پر یہ بات ظاہر ہوئی (دل میں داعیہ پیدا ہوا) کہ اس آخری عشرہ میں بھی اعتکاف کروں، لہٰذا جو میرے ساتھ اعتکاف میں تھا وہ اپنے معتکف (جگہ اعتکاف) میں ہی رہے، اور میں نے اس لیلۃ القدر کو دیکھا ہے لیکن مجھ سے وہ بھلادی گئی ہے لہٰذا آخری دس راتوں میں سے ہر طاق رات میں اسے تلاش کرو، اور میں نے دیکھا (خواب میں) کہ میں پانی اور مٹی (کیچڑ) میں سجدہ کر رہا ہوں (یعنی یہ لیلۃ القدر کی علامت ہے اور میں نے یہ خواب میں دیکھی)۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اکیسویں شب میں ہم پر اتنا مینہ برسا کہ مسجد بھی رسول اللہ ﷺ کے مصلیٰ جائے نماز پر ٹپکنے لگی،

إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ طِينًا وَمَاءً

میں نے آپ ﷺ کو دیکھا اس وقت جب آپ ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر مڑے تو چہرۂ مبارک پانی اور کیچڑ سے گیلا ہو رہا تھا (کیونکہ کچی مساجد تھیں پانی پڑا تو مٹی کیچڑ میں تبدیل ہو گئی اس سے معلوم ہوا وہی رات لیلۃ القدر تھی)۔

۵۰۵...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَالَ وَجَبِينُهُ مُمْتَلِئًا طِينًا وَمَاءً

۵۰۵...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور اس کے بعد حسب سابق روایت بیان کی سوائے اس بات کے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا (جس نے اعتکاف کیا) وہ اپنی اعتکاف والی جگہ میں ٹھہرے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس حال میں کہ آپ ﷺ کی پیشانی پانی اور مٹی سے آلودہ تھی۔

۵۰۶...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرْبِئْتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَإِنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ

۵۰۶...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، پھر آپ ﷺ نے درمیانی عشرہ کا اعتکاف فرمایا ایک ترکی خیمہ میں جس کے دروازہ پر چٹائی پڑی ہوئی تھی (پردہ کے طور پر) آپ ﷺ نے چٹائی اپنے دست مبارک سے اٹھائی اور خیمہ کے ایک کونے میں کر دی، سر مبارک باہر نکالا اور لوگوں سے بات کرنے لگے، لوگ آپ ﷺ کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے لیلۃ القدر کی تلاش میں عشرۂ اوّل کا اعتکاف کیا، پھر عشرۂ اوسط کا اعتکاف کیا، پھر اس دوران میرے سامنے کوئی (فرشتہ) لایا گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ: "وہ تو آخری عشرہ میں ہے"۔ لہٰذا اب تم میں سے جسے پسند ہو کہ اعتکاف کرے تو وہ کر سکتا ہے، چنانچہ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف فرمایا:

اور آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے لیلۃ القدر، طاق میں دکھلائی گئی اور میں نے دیکھا کہ میں اس کی صبح کو مٹی و پانی (کے کیچڑ) میں سجدہ کر رہا ہوں"۔

(ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) جب ۲۱ویں شب ہوئی تو آپ ﷺ نے صبح تک ساری رات قیام فرمایا، آسمان سے بارش برستی رہی اور مسجد ٹپکنے لگی، میں نے دیکھا کہ مٹی اور پانی کا کیچڑ سا ہو گیا ہے، جب

إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

آپ ﷺ فجر کی نماز سے فراغت کے بعد نکلے تو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک مبارک کے بانسہ پر کیچڑ سا لگا ہوا ہے، اور وہ آخری عشرہ کی ۲۱ویں رات تھی۔

۵۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقُلْتُ أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْوُسْطَى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا أَوْ أُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَإِنِّي أُرِيتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ قَالَ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ

۵۰۷...... ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپس میں لیلۃ القدر کا تذکرہ کیا، میں ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا کہ وہ میرے دوست تھے، میں نے ان سے کہا کہ ارے کھجور کے باغات تک ہمارے ساتھ نہ چلو گے، چنانچہ وہ جسم پر ایک چادر ڈالے ہوئے نکلے، میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول ﷺ سے لیلۃ القدر کا تذکرہ سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا ۲۰ویں کی صبح کو ہم اعتکاف سے نکلے، رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "مجھے لیلۃ القدر دکھلائی گئی لیکن میں اسے بھول گیا یا بھلا دیا گیا، سو تم اسے آخری دس راتوں کی طاق راتوں میں، تلاش کرو، اور میں نے دیکھا کہ میں (لیلۃ القدر میں) پانی و مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں جو میرے ساتھ اعتکاف میں شریک تھا وہ واپس اعتکاف میں لوٹ جائے، چنانچہ ہم واپس معتکف میں لوٹ گئے، آسمان پر اس وقت ہم نے کچھ بھی بادل یا ابر نہ دیکھا تھا، اچانک بادل گھر گھر آئے اور بارش (اتنی تیز) ہونے لگی کہ مسجد کی چھت تک بہہ گئی، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مٹی و پانی میں سجدہ فرمایا جس کا نشان آپ ﷺ کی پیشانی پر تھا۔

۵۰۸...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ

۵۰۸...... حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن ان دونوں حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک مبارک پر مٹی کے نشان ہوتے تھے۔

۵۰۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۵۰۹. حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شبِ قدر کی تلاش کے لئے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور ابھی لیلۃ القدر کا معاملہ آپ ﷺ کے سامنے واضح

اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ أَجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ فَإِذَا مَضَى خَمْسٌ وَعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ
وَقَالَ ابْنُ خَلَادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ

نہیں تھا، جب عشرۂ اوسطہ کی راتیں گذر چکیں تو خیمہ کھولنے کا حکم فرمایا، چنانچہ وہ کھول ڈالا گیا، پھر آپ ﷺ کے سامنے یہ بات واضح ہوئی کہ لیلۃ القدر اخیر عشرہ میں ہے چنانچہ پھر دوبارہ نصب کرنے کا حکم فرمایا تو دوبارہ نصب کیا گیا۔ پھر آپ لوگوں کے سامنے تشریف لائے اور فرمایا:
اے لوگو! میرے سامنے لیلۃ القدر (کی تعیین) کی وضاحت کردی گئی تھی اور میں تمہیں بتلانے کے لئے نکلا تھا کہ دو آدمی جھگڑا کرتے ہوئے آئے ان کے ساتھ شیطان بھی تھا تو (اس جھگڑے کی وجہ سے) میں بھول گیا (کہ لیلۃ القدر کونسی رات میں ہے) اب تم اسے ۹ویں ساتویں اور پانچویں رات (یعنی ۲۹ویں، ۲۷ویں اور ۲۵ویں شب) میں تلاش کرو۔
(راوی کہتے ہیں کہ) میں نے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: تم لوگ ہماری بہ نسبت اعداد کا زیادہ علم رکھتے ہو۔ کہنے لگے ہاں! ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں تم سے۔ میں نے کہا کہ ۹ویں، ساتویں اور پانچویں کا کیا مقصد ہے؟ فرمایا جب ۲۱ویں رات گذر جائے تو اس سے ملی ہوئی ۲۲ویں رات ہے، اور نویں سے وہی مراد ہے، پھر جب ۲۳ویں گذر جائے تو اس سے متصل ساتویں رات ہے، جب ۲۵ویں گذر جائے تو اس سے متصل پانچویں رات ہے راوی خلاد نے یحتقان کی جگہ یختصمان کہا ہے۔

۵۱۰..... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا وَأَرَانِي صُبْحَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ يَقُولُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔

۵۱۰..... حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
"مجھے لیلۃ القدر دکھلائی گئی پھر بھلادی گئی (میرے ذہن سے) اور میں نے اس کی صبح کو دیکھا کہ میں پانی و مٹی میں سجدہ کررہا ہوں"۔
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ۲۳ویں رات ہمارے اوپر بارش برسی، ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے رخ پھیرا (سلام سے فراغت کے بعد) تو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر پانی و مٹی کا نشان تھا اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بناء پر ۲۳ویں شب کو ہی لیلۃ القدر کہتے تھے۔

۵۱۱......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْتَمِسُوا وَقَالَ وَكِيعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۵۱۱......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو"۔

۵۱۲......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَعَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا

۵۱۲......حضرت زِرّ بن حُبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے بھائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ جو شخص سارا سال شب کو قیام کرتا رہے وہ شب قدر کی سعادت حاصل کرے گا"۔
ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ان پر رحم فرمائے، انہوں نے یہ اس لئے کہا کہ لوگ بس صرف ایک لیلۃ القدر پر ہی تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں (اور سارا سال بداعمالیوں میں گزار دیں کہ لیلۃ القدر میں عبادت کریں گے) ورنہ وہ بھی (ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی جانتے ہیں کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ کی ۲۷ ویں شب میں ہوتی ہے۔ پھر ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغیر انشاء اللہ قسم اٹھائی (جس کا مقصد یہ ہے کہ انہیں اپنی قسم کے سچا ہونے پر اتنا یقین تھا کہ انشاء اللہ کہنے کی بھی ضرورت محسوس نہ کی) اور کہا کہ ۲۷ ویں رات ہی لیلۃ القدر ہے، میں نے کہا کہ اے ابوالمنذر! آپ کس چیز کی بنیاد پر یہ بات کہہ رہے ہیں؟ فرمایا کہ اس علامت و نشانی کی بناء پر جس سے آنحضرت ﷺ نے ہمیں مطلع فرمایا تھا کہ لیلۃ القدر کی اگلی صبح کا سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے (اس سورج کی کرنیں اور شعاعیں نہیں ہوتیں)۔

۵۱۳......و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ

۵۱۳......حضرت زِر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا کہ: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں (کہ لیلۃ القدر کونسی رات ہوتی ہے) اور مجھے بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ وہ رات ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قیام کا حکم دیا (کہ اس رات میں کثرت سے نماز و نوافل وغیرہ کیا کرو) اور وہ ستائیسویں رات ہے۔
اس حدیث کے ایک راوی شعبہ نے اس بات میں شک کیا ہے کہ انہوں

الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِي عَنْهُ

نے یہ بھی فرمایا" کہ ہمیں اس رات میں قیام کا حکم حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے"۔

٥١٤......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ

۵۱۴......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک بار رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیلۃ القدر کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کون یاد رکھتا ہے اس کو جب کہ چاند ایک تھالی کے ٹکڑے کی مانند طلوع ہوتا ہے"۔ [1]

[1] لیلۃ القدر جسے اردو میں شب قدر کہا جاتا ہے 'اللہ تعالیٰ کے خاص ترین انعامات میں سے ہے جو اس نے اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ و سلام کو عنایت فرمائی۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم میں ایک پوری سورت اسی نام سے نازل فرمائی۔ احادیثِ طیبہ میں بھی لیلۃ القدر کی خاص اہمیت بیان کی گئی ہے اور اس رات کی عبادت بڑی خیر و برکت اور سعادت کی علامت ہے جب کہ اس رات کی عبادت سے محرومی بہت بڑی محرومی بتلائی گئی ہے' جب کہ احادیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اس رات کی حتمی تعیین بیان نہیں کی گئی' البتہ یہ صراحتاً بیان کر دیا کہ عشرۂ اخیر کی ۵ طاق راتوں میں سے کسی میں ہوتی ہے البتہ ان پانچ میں بھی ۲۷ ویں کو ہونے کا زیادہ امکان ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک ترجیح اسی کو ہے اس کی تعیین میں اتنا شدید اختلاف ہے کہ تقریباً ۵۰ اقوال منقول ہیں۔ بہر کیف! اس کے اخفاء میں حکمت و مصلحت یہی ہے کہ کسی ایک رات میں عبادت کر کے مطمئن ہو جانے کے بجائے انسان کو چاہیئے کہ اکثر راتوں میں عبادت کرے اور اکثر راتوں کو بیداری کا اہتمام کر کے لیلۃ القدر کی برکات حاصل کرنے کی سعی کرے۔
لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ "تقدر فيها الأرزاق والاجال" یعنی اس رات میں سال بھر کے رزق وغیرہ ہر انسان کے مقدر کر دیئے جاتے ہیں اور بعض نے فرمایا کہ: "ليلة ذات قدرٍ عظيم" بڑی قدر و قیمت والی رات ہے۔ اس وجہ سے اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔

كتاب الاعتكاف

کتاب الاعتکاف

اعتکاف کے مسائل

٥١٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۵۱۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

٥١٦...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ

۵۱۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے عشرۂ اخیر میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔
نافعؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے وہ جگہ دکھلائی جہاں مسجد میں حضور علیہ السلام اعتکاف فرماتے تھے۔

٥١٧...... وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

۵۱۷...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

٥١٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

۵۱۸...... سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

٥١٩...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

۵۱۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی وفات تک رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، پھر

اللهِ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اعتکاف فرماتی رہیں۔

۵۲۰.....حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ أَرَادَ الِاعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ آلْبِرَّ تُرِدْنَ فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ

۵۲۰.....حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اپنے معتکف میں داخل ہوتے۔ آپ ﷺ خیمہ لگانے کا حکم دیتے چنانچہ وہ لگادیا جاتا۔ پھر جب آپ ﷺ نے رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (زوجۂ مطہرہ) نے بھی چادر لگانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ لگادی گئی (ان کے اعتکاف کے لئے) اسی طرح اور بھی دوسری ازواج النبی ﷺ نے اپنے اپنے خیمے لگانے کا حکم دیا تو ان کے لئے بھی خیمے لگادیئے گئے۔

جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہوگئے تو خیمے لگے دیکھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ نیکی کے حصول کا ارادہ کررہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے ان کے خیموں کو کھولنے کا حکم دیا چنانچہ وہ کھول ڈالے گئے، پھر آپ ﷺ نے رمضان کے عشرہ میں اعتکاف چھوڑ کر شوال کے پہلے عشرہ تک اعتکاف فرمایا۔

۵۲۱.....وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحَقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلِاعْتِكَافِ

۵۲۱.....حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے، اس روایت کے اکثر طرق میں حضرت عائشہ، حفصہ و زینب رضی اللہ عنہن کے خیموں کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے اعتکاف کے لئے خیمے لگوائے۔

باب-۷۰ باب الاجتهاد في العشر الأواخر من شهر رمضان

عشرۂ اخیر میں کثرتِ عبادت کا اہتمام کرنا چاہیے

٥٢٢.....حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

۵۲۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو راتوں کو زندہ کرتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے اور کمر کس کر خوب کوشش کرتے عبادت میں۔

٥٢٣.....حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ

۵۲۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عبادت میں جس قدر محنت و کوشش آخری عشرہ میں کرتے، دوسروں عشروں میں اتنی نہ کرتے تھے۔

باب-۷۱ باب صوم عشر ذي الحجّة

عشرۂ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان

٥٢٤.....حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ

۵۲۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی عشرۂ ذی الحجہ میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

٥٢٥.....وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

۵۲۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ذی الحجہ کے عشرہ میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔ ❶

---

❶ اعتکاف نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور اہل ایمان واہل تقویٰ وصلاح کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ایک انعام۔ اعتکاف تین طرح کا ہوتا ہے۔ نفلی ' سنت ' واجب۔ نفلی اعتکاف تو یہ ہے کہ انسان جب مسجد میں جائے تو اعتکاف کی نیت کرلے 'اس نیت کے بعد جتنی دیر انسان مسجد میں رہے گا اعتکاف کا اجر وثواب ملتا رہے گا۔
سنت اعتکاف یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ۲۱ویں شب سے یعنی ۲۰ویں روزہ کے غروب سے لے کر عید کا چاند نظر آنے تک مسجد کی حدود شرعی میں رہے اور بلا کسی ضرورت شرعی یا طبعی کے باہر نہ نکلے 'اور یہ اعتکاف مسنون نہایت..... (جاری ہے)

عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اجر و ثواب کا باعث ہے۔ احادیث میں اس کی بہت سی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں چنانچہ ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ہے: "معتکف کے لئے تمام نیکیاں جاری ہو جاتی ہیں (ان کا اجر و ثواب جاری ہو جاتا ہے) جس طرح کہ ان نیکیوں پر عمل کرنے والے کو اجر، ثواب جاری ہوتا ہے"۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ بہت سے وہ اعمالِ صالحہ اور حسنات جو معتکف اعتکاف میں ہونے کی بناء پر نہیں انجام دے سکتا، مثلاً عیادتِ مریض، اتباعِ جنائز وغیرہ ان کا ثواب اسے بیٹھے بیٹھے ہی مل جاتا ہے (بشرطیکہ اعتکاف کے اندر ہوتے ہوئے اسے ان اعمال کے نہ کرنے کا افسوس و حسرت ہو) اور واجب اعتکاف یہ ہے کہ انسان کوئی منت یا نذر مان لے کہ فلاں کام ہو گیا تو اعتکاف کروں گا تو یہ واجب اعتکاف ہو گا اور اسے پورا کرنا ضروری ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب اعتکاف کے لئے روزہ بھی شرط ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں ہو گا۔

اور جس طرح مرد مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں خواتین بھی گھروں میں اپنی نماز کی مخصوص جگہ پر اعتکاف کر سکتی ہیں۔

رمضان کے روزوں کے علاوہ جو روزے مشروع ہیں ان میں عاشورۂ محرم کا روزہ، یوم عرفہ کا روزہ، شوال کے چھ روزے مخصوص ایام میں مشروع ہیں اور ان کے فضائل احادیث میں وارد ہیں ان کے علاوہ کوئی اور روزہ کسی مخصوص دن میں مشروع نہیں ہے۔

واللہ اعلم زکریا اقبال عفی عنہ

كتاب الحج

كتاب الحج

حج کے ابواب

باب-۷۲ بَاب مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ وَمَا لا يُبَاحُ وَبَيَان تَحْرِيم الطِّيبِ عَلَيْهِ

حالتِ احرام میں کس لباس کا پہننا محرم کے لئے جائز ہے

۵۲۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلا الْعَمَائِمَ وَلا السَّرَاوِيلاتِ وَلا الْبَرَانِسَ وَلا الْخِفَافَ إِلا أَحَدٌ لا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلا الْوَرْسُ

۵۲۶...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ محرم حالتِ احرام میں کون سے کپڑے پہنے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”نہ قمیص پہنو، نہ عمامے اور شلواریں نہ ہی ترکی ٹوپیاں اور موزے پہنو، الّا یہ کہ کسی کو جوتے میسّر نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے البتہ موزوں کے ٹخنوں سے نچلے حصے کو کاٹ ڈالے، اسی طرح کوئی ایسا کپڑا بھی مت پہنو جو زعفران کی خوشبو یا ورس کی خوشبو میں رنگا ہوا ہو“۔

۵۲۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلا الْعِمَامَةَ وَلا الْبُرْنُسَ وَلا السَّرَاوِيلَ وَلا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلا زَعْفَرَانٌ وَلا الْخُفَّيْنِ إِلا أَنْ لا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۵۲۷...... حضرت سالمؒ اپنے والد ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ احرام باندھنے والا (حالتِ احرام میں) کیا پہن سکتا ہے؟

فرمایا: محرم قمیص، عمامہ، ترکی ٹوپی (یا کوئی بھی ٹوپی) شلوار وغیرہ نہیں پہن سکتا، اسی طرح وہ کپڑا جو ورس یا زعفران کی خوشبو سے رنگا ہوا ہو وہ بھی نہیں پہن سکتا، اور موزے بھی نہیں پہن سکتا، ہاں اگر کسی کو جوتے میسّر نہ ہوں تو پہن سکتا ہے مگر اسے چاہیئے کہ ٹخنوں سے نچلے حصے کو وہ کاٹ ڈالے (موزے کے)۔

۵۲۸...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهمَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ

۵۲۸...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: ”اس بات سے کہ محرم کوئی ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس (ایک مخصوص بوٹی جو خوشبودار ہوتی ہے) سے رنگا ہوا ہو، اور فرمایا کہ جس شخص کو جوتے میسر نہ ہوں تو اسے چاہیئے کہ موزے پہن لے البتہ ان کے ٹخنوں سے نچلے حصہ کو کاٹ دے“۔

مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۵۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ

۵۲۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ: "جسے ازار (تہبند) میسر نہ ہو وہ شلوار پہن سکتا ہے (حالتِ احرام میں) اور جو چپل اور نعلین سے محروم ہو وہ موزے پہن سکتا ہے۔

۵۳۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

۵۳۰...... حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے (راوی) نبی کریم ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا پھر یہ حدیث (جسے ازار میسر نہ ہو وہ شلوار اور جو چپل وغیرہ سے محروم ہو وہ موزے پہن سکتا ہے) ذکر فرمائی۔

۵۳۱...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ

۵۳۱...... صحابی رسول حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طریق سے سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن ان راویوں میں سے کسی نے بھی عرفات کے خطبہ کا ذکر نہیں کیا سوائے اکیلے حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

۵۳۲...... وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ

۵۳۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو شخص نعلین سے محروم ہو اسے چاہیئے کہ موزے پہن لے اور جسے تہبند میسّر نہ ہو وہ شلوار پہن لے"۔

۵۳۳...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بنِ مُنْيَه عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۵۳۳...... صفوان بن یعلی اپنے والد حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ "جعّرانہ" میں قیام فرما تھے اور وہ آدمی (ایک جبہ پہنے

وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوقٌ أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ

ہوئے تھا اس شخص نے کہا کہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ میں کس طرح اپنے عمرہ میں (افعالِ عمرہ) کروں۔

نبی کریم ﷺ پر اس وقت وحی نازل ہونی شروع ہو گئی تو آپ ﷺ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ نزولِ وحی کے وقت میں آنحضرت ﷺ کو دیکھوں (کہ کیا کیفیت ہوتی ہے) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم حضور اکرم ﷺ کو نزولِ وحی کے وقت دیکھنا پسند کرتے ہو؟ (اثبات میں جواب پا کر) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ پر سے کپڑے کا ایک کنارہ اٹھا دیا تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ ہانپ رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس طرح ہانپ رہے تھے جیسے جوان اونٹ ہانپتے ہیں۔ پھر جب وحی کا نزول موقوف ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمرہ کے بارے میں پوچھنے والا سائل کہاں ہے؟ پھر اس سے فرمایا: کپڑے پر سے زردی یا خوشبو کا اثر زائل کرو اور اپنا جبہ اتار دو اور جو حج میں کرتے ہو وہی عمرہ میں بھی کرو (کہ جس طرح حج میں احرام کی حالت میں سلے ہوئے لباس اور خوشبو سے بچتے ہو اسی طرح عمرہ میں بھی بچو)

۵۳۴..... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هَذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَنِّي هَذِهِ الثِّيَابَ وَأَغْسِلُ عَنِّي هَذَا الْخَلُوقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ

۵۳۴..... حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جعرانہ کے مقام پر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ میں بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھا۔ وہ شخص ایک جُبّہ جو خلوق خوشبو میں بسا ہوا تھا پہنے تھا، اس نے عرض کیا کہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے (یعنی نیت کر لی ہے) اور میرے جسم پر یہ جبّہ ہے اور خوشبو بھی لگی ہوئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم حج میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اپنے یہ کپڑے (سلے ہوئے) اتار دیتا ہوں، خوشبو دھو کر ختم کر دیتا ہوں، نبی علیہ السلام نے فرمایا: تو تم جو حج میں کرتے ہو وہی عمرہ میں بھی کرو۔

۵۳۵..... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ

۵۳۵..... حضرت صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عموماً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں آنحضرت ﷺ کا اس وقت دیدار کروں جب آپ ﷺ پر نزولِ وحی کا عالم ہو، چنانچہ نبی کریم ﷺ جب "جعرانہ" کے

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ

مقام پر تھے اور آپ ﷺ کے اوپر ایک کپڑے کا سایہ کر دیا گیا تھا، اصحاب کرام میں سے چند صحابہ بھی ساتھ تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا جو خوشبو میں لتھڑا ہوا جبہ پہنے ہوئے تھا، اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جس نے ایک خوشبو میں بسے ہوئے جبہ کو پہن کر عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو؟

نبی کریم ﷺ نے دم بھر کر اس کی طرف دیکھا پھر خاموش ہو گئے، اسی دوران آپ ﷺ پر وحی آگئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امیہ کو اشارہ کیا کہ آجاؤ۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے اور سر اندر (خیمہ) میں داخل کیا تو دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ ﷺ لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ کو سکون ہو گیا تو فرمایا: وہ آدمی کہاں ہے جس نے ابھی عمرہ کے بارے میں سوال کیا تھا؟ اسے ڈھونڈ کر لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو خوشبو تم نے لگائی ہے اسے تین بار دھو ڈالو اور جبہ اتار دو پھر عمرہ میں وہی افعال کرو جو تم حج میں کرتے ہو۔

٥٣٦..... وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ

۵۳۶..... حضرت صفوان بن یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (یعلیٰ) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جعرانہ کے مقام پر ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آگے بھی سابقہ حدیث آپ ﷺ مقام جعرانہ میں تھے اور اس آدمی نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس کی ڈاڑھی اور اس کی ڈاڑھی اور سر (کے بال) زرد آلود اور اس کے (جسم پر) ایک جبہ تھا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور جیسا کہ آپ ﷺ (مجھے) دیکھ رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جبہ اتار دو اور اپنے (سر اور ڈاڑھی کے بالوں سے) زرد رنگ کو دھو ڈالو اور جو تو حج میں کرتا تھا اپنے عمرہ میں بھی اسی طرح کر۔ ہی کی مانند مختصر ابیان کیا ہے۔ ❶

---

❶ حج اسلام کے ارکان اور بنیادی احکامات میں سے ہے جو مالی و بدنی دونوں عبادتوں کو جامع ہے۔ فرضیت حج کے بعد اسے بلاضرورت مؤخر کرنا جائز نہیں گناہ ہے۔ حج کب فرض ہوتا ہے؟ کس پر ہوتا ہے؟ یہ سب تفاصیل کتب فقہ میں موجود ہیں۔
حج کا پہلا مرحلہ احرام ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ انسان حج کی نیت کر کے مناسک حج کی ادائیگی میں مشغول ہو جائے۔..... (جاری ہے)

۵۳۷...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنِّي أُحِبُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ.

۵۳۷...... حضرت صفوان بن یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ایک آدمی خلوق (خوشبو) سے آلودہ جبہ پہنے ہوئے آیا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو میں کس طرح ادا کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے اور اس کو کوئی جواب نہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو خود ایک کپڑے سے آڑ فرما لیتے تھے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (پہلے ہی) کہہ رکھا تھا کہ جب آپ ﷺ پر نزول وحی ہو تو میں کپڑے میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو معمول کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کو کپڑے سے چھپا لیا اور میں بھی آگیا اور کپڑے کے اندر سر ڈال کر آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور جب وحی کی کیفیت جاتی رہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عمرہ کے بارے میں مجھ سے پوچھنے والا کہاں ہے؟ تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جبہ اتار دو اور تیرے ساتھ جو خوشبو کا نشان لگا ہے اسے دھو ڈال اور پھر عمرہ میں وہی اعمال کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

باب-۷۳ باب مواقيت الحجّ والعُمرة

میقاتِ حج کا بیان

۵۳۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَــنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَــنْ

۵۳۸...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ مدینہ کی میقات "ذوالحلیفہ" کو متعین فرمایا، اہلِ شام کے لئے "جحفہ" اور اہلِ نجد کے لئے "قرن" اور اہل یمن کے لئے "یلملم" کو

(گذشتہ سے پیوستہ)...... بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ سلا ہوا لباس اتار کر چادریں ڈال لینے سے احرام شروع ہو جاتا ہے اور وہ اسی کو احرام سمجھتے ہیں۔ درحقیقت احرام ایک حالت ہے جو نیت حج کے بعد شروع ہوتی ہے اور اس حالت میں انسان کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا' خوشبو لگانا' بال کاٹنا یا توڑنا' خوشبو سونگھنا' کوئی بھی جانور یا ذی روح کو مارنا' شکار کرنا' شکار میں معاونت کرنا، شکار کی طرف اشارہ کرنا وغیرہ سب حرام ہیں۔ اسی طرح خواہش نفسانی یعنی جماع کرنا بھی حرام ہے۔ بدن سے میل کچیل دور کرنا اور ناخن کاٹنا بھی حرام ہے۔ احرام کے اندر بہت سی پابندیاں لاگو ہو جاتی ہیں جن کی خلاف ورزی پر جنایت واجب ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں بدنہ (اونٹ) کی قربانی دینی پڑتی ہے بعض میں دم یعنی کسی جانور بکرا یا گائے کی قربانی دینی پڑتی ہے بعض میں دوسرے قسم کے کفارات ہیں۔ ان تمام مسائل کی تفصیل کتبِ فقہ میں موجود ہے۔

طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَ لِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا

میقات کے طور پر متعین فرمایا۔❶

یہ تمام مواقیت ان ممالک والوں کے لئے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی دوسرے علاقوں سے ان ممالک کے راستے آئیں، حج یا عمرہ کے ارادہ سے، اور جو ان علاقوں کے اندر رہنے والے ہیں (یعنی حدود حرم میں یا میقات اور مکہ کے درمیان میں رہنے والے ہیں) وہ وہیں سے احرام باندھیں گے یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھ کر تلبیہ کہیں گے۔

۵۳۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

۵۳۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ والوں کیلئے ذوالحلیفہ اور شام والوں کیلئے جحفہ اور نجد والوں کیلئے قرن المنازل اور یمن والوں کیلئے یلملم کو میقات مقرر فرمایا اور آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ میقات ان علاقوں میں رہنے والوں اور ان لوگوں کیلئے بھی ہیں جو حج اور عمرہ کے ارادے سے دوسرے علاقوں سے ان میقات والے علاقوں میں آئیں اور جو لوگ ان میقات والی جگہ کے اندر ہوں تو وہ اسی جگہ سے (احرام باندھیں) یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ ہی سے احرام باندھ لیں۔

۵۴۰...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

۵۴۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہیں۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ: اہل یمن یلملم سے تلبیہ پڑھیں۔

۵۴۱...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ

۵۴۱...... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ

---

❶ میقات اس مقام کو کہا جاتا ہے جہاں سے آگے بغیر احرام کے جانا جائز نہیں۔ وہ شخص جو حج یا عمرہ کی نیت سے حدود حرم میں جا رہا ہو اس کے لئے حدود حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں۔ اگر بغیر احرام کے داخل ہو گیا تو جنایۃً دم واجب ہوگا۔ ذوالحلیفہ اہل مدینہ کی میقات ہے جو مکہ مکرمہ سے کافی فاصلہ پر واقع ہے اور ان مواقیت کے اندر آکر شکار کرنا بھی منع ہے کیونکہ یہ حرم کی حدود ہیں اور حرم کی حدود میں شکار کرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ کسی بھی قسم کا ہو۔

یہ تمام مواقیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعین کردہ ہیں اور ان کو بغیر احرام کے عبور کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ

کے لئے میقات ذوالحلیفہ اور اہل شام کی میقات مہیعہ یعنی جحفہ ہے جب کہ اہل نجد کی میقات قرن ہے۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ اہلِ یمن کی میقات یلملم ہے لیکن میں نے آپ ﷺ سے یہ بات نہیں سنی۔ حالانکہ یہ بات میں نے نہیں سنی۔

٥٤٢...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

۵۴۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ کے رہنے والوں کو حکم فرمایا کہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

٥٤٣...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى فَقَالَ أُرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ

۵۴۳...... حضرت ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احرام باندھنے کی جگہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے (پھر آخر تک حسب سابق بیان فرمایا) راوی حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔

٥٤٤...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

۵۴۴...... حضرت سالم اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ کیلئے میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کیلئے جحفہ اور اہل نجد کیلئے قرن میقات ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ذکر کیا گیا ہے اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل یمن کیلئے میقات یلملم ہے۔

٥٤٥...... ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ

۵۴۵...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میقات کے

حُمَيْدٍ كِلاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ أَحْسَبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الآخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ کیلئے میقات ذوالحلیفہ اور دوسرا راستہ جحفہ ہے اہل عراق کیلئے ذاتِ عرق اور اہل نجد کیلئے میقات قرن ہے جبکہ اہل یمن کیلئے یلملم میقات (احرام باندھنے کی جگہ) ہے۔

باب-۷۴

باب التّلبية وصفتها ووقتها
تلبیہ اور اس سے متعلقہ تفصیل

٥٤٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لا شَرِيكَ لَكَ

قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

۵۴۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا لبیك اللّٰھم لبیك.... الخ میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، تمام تعریف اور نعمت کے سزاوار آپ ہی ہیں تمام قدرت آپ کی ہی ہے آپ کا کوئی شریک نہیں"۔

اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں ان الفاظ کا مزید اضافہ فرماتے تھے: لبّيك وسعديك الخ میں حاضر ہو تیری باسعادت جناب میں اور ہر طرح کی خیر آپ ہی کے ہاتھ میں ہے میں حاضر ہوں ہر عمل کی رغبت آپ ہی کی طرف کرتا ہوں"۔

٥٤٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَنَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۵۴۷...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس آپ ﷺ کی اونٹنی سوار کرا کر کھڑی ہو گئی تو آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھتے ہوئے فرمایا:

لبّيك اللّٰهمّ لبيك لبّيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ہے۔

حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تلبیہ کے ساتھ ان کلمات کا اضافہ کرتے تھے: لبيك لبيك و سعديك

قَالَ نَافِعٌ كَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هٰذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

والخير بيديك لبيك والرغباء اليك والعمل۔

۵۴۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۵۴۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے اس طرح تلبیہ سیکھا ہے۔ پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

۵۴۹...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لا شَرِيكَ لَكَ" لا يَزِيدُ عَلَى هٰؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ

۵۴۹...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ سر کے بالوں کو کسی چیز یا خطمی وغیرہ سے باندھے ہوئے تلبیہ کہہ رہے تھے لبّيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك اور ان کلمات میں کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے۔

وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ذوالحلیفہ میں دو رکعات پڑھا کرتے تھے، پھر جب اونٹنی پر سوار ہو جاتے ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس تو مذکورہ کلماتِ تلبیہ کہتے۔

وَكَانَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُهِلُّ بِإِهْلالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ هٰؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ" وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

جب کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس روایت میں یہ بھی فرماتے تھے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے مذکورہ بالا کلمات ہی سے تلبیہ کہتے تھے، اور پھر فرماتے تھے لبّيك اللهم لبيك لبيك وسعديك والخير يدك لبيك والرغبة اليك العمل۔

۵۵۰...... وحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ

۵۵۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکینِ مکہ (طواف کے دوران) تلبیہ کے یہ الفاظ کہتے لبيك لا شريك لك۔ تو رسول اللہ ﷺ ان سے کہتے کہ تمہاری بربادی ہو بس اس سے زیادہ کچھ مت کہنا، لیکن وہ مزید کہتے: إلّا شريكاً هو لك تملكه، وماملك۔ یعنی کہ صرف ایک تیرا شریک ہے اور تو اس کا مالک ہے وہ کسی کا مالک نہیں۔

فَيَقُولُونَ إِلا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ

یہ کہتے جاتے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تھے۔

باب-۷۵ باب أمر أهل المدينة بالإحرام من عند مسجد ذي الحُليفة

اہلِ مدینہ کے لئے مسجدِ ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم ہے

۵۵۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُا بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ

۵۵۱...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: بیداء تمہارا وہی مقام ہے جہاں کے بارے میں تم لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہو (کہ آپ ﷺ نے یہاں پر تلبیہ کہا) حالانکہ آپ نے تلبیہ مسجد ذوالحلیفہ ہی سے کہا تھا۔

۵۵۲...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ

۵۵۲...... سالمؒ کہتے ہیں کہ جب (ان کے والد) ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جاتا کہ احرام بیداء سے باندھنا ہے تو فرماتے کہ بیداء وہ مقام ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کے پاس تلبیہ کہا تھا جہاں آپ ﷺ کا اونٹ کھڑا ہوا تھا۔

باب-۷۶ بَاب بيان الافضل ان يحرم حين تنبعث به راحلته متوجها الى مكة لا عقب الركعتين

افضل یہ ہے کہ جب اونٹ وسواری، مکہ کی طرف رخ کر کے اٹھ جائے اس وقت احرام باندھے (نیت کرے اور تلبیہ پڑھے)

۵۵۳...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا

۵۵۳...... عبدالرحمٰنؒ بن جریج کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ چار کام ایسے کرتے ہیں کہ میں نے آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو وہ کرتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے پوچھا کہ اے ابن جریج وہ کیا؟ میں نے کہا کہ ایک تو یہ کہ آپ طواف کے دوران کعبہ کے چاروں کونوں میں سے سوائے رکنِ یمانی کے کسی کو نہیں چھوتے۔ دوسرے یہ کہ سبتی جوتے پہنتے ہیں، تیسرے یہ کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ زرد رنگ استعمال کرتے ہیں چوتھے یہ کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ مکہ مکرمہ میں اور لوگ تو چاند دیکھنے کے بعد سے ہی

الْهِلالَ وَلَمْ تُهِلِلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا الأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

تلبیہ شروع کر دیتے ہیں اور آپ تلبیہ نہیں کہتے یہاں تک کہ یوم ترویہ آجائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نے فرمایا: جہاں تک کعبہ کے ارکان کو ہاتھ نہ لگانے کا تعلق ہے تو میں نے حضور ﷺ کو رکنِ یمانی کے علاوہ کسی رکن کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ اور جوتوں کا جو مسئلہ ہے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ وہ جوتے پہنتے تھے کہ ان میں بال لگے ہوتے تھے اور انہی جوتوں میں وضو بھی فرماتے چنانچہ میں بھی ایسے جوتے پہننا پسند کرتا ہوں۔ اسی طرح زرد رنگ کا مسئلہ ہے تو میں نے رسول ﷺ کو اس رنگ سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے لہٰذا میں بھی اسی رنگ میں رنگنا پسند کرتا ہوں اور جہاں تک تلبیہ کہنے کا تعلق ہے تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سواری کے چلنے سے قبل تلبیہ کہا ہو۔

٥٥٤...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى إِلا فِي قِصَّةِ الْإِهْلالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوَى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ

۵۵۴...... حضرت عبید بن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حج کیا اور حج و عمرہ کے درمیان ۱۲ مرتبہ ان کا ساتھ دیا، میں نے ان سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! میں نے آپ کے اندر چار باتیں دیکھی ہیں۔ آگے سابقہ حدیث ہی کی طرح منقول ہے۔ سوائے اہلال کے واقعہ کے (یعنی اہلال کے بارے میں انہوں نے مقبری کے خلاف روایت کی) اور مضمون روایت کیا سوا اس مضمون کے جو اوپر گذرا تھا۔

٥٥٥...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ

۵۵۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب رکاب میں پیر رکھے اور اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر اٹھی اور کھڑی ہو گئی تو آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ سے تلبیہ کہا۔

٥٥٦...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً

۵۵۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس وقت تلبیہ پڑھا جب اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

۵۵۷...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً

۵۵۷...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذی الحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار دیکھا پھر جس وقت وہ سواری آپ ﷺ کو لے کر کھڑی ہو گئی تو آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھا۔

۵۵۸...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا

۵۵۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابتداءِ حج میں ذوالحلیفہ میں رات گذاری اور وہیں کی مسجد میں نماز پڑھی۔

باب-۷۷ بَاب استحباب الطيب قبيل الاحرام فى البدن واستحبابه بالمسك وانه لا باس ببقاء وبيصه وهو بريقه ولمعانه

احرام سے کچھ دیر قبل بھی بدن پر خوشبو لگانا جائز ہے

۵۵۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

۵۵۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے احرام کے لئے خوشبو لگائی جب آپ ﷺ نے احرام باندھا۔ اور احرام سے نکلنے اور حلال ہونے کے لئے بھی خوشبو لگائی طوافِ افاضہ سے قبل۔

۵۶۰...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

۵۶۰...... سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جس وقت احرام باندھا تو میں نے احرام کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے آپ ﷺ کو خوشبو لگائی اور جس وقت آپ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف سے پہلے احرام کھولا تو اس وقت بھی خوشبو لگائی۔

۵۶۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ

۵۶۱...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ان کے احرام کی وجہ سے اس سے پہلے کہ آپ ﷺ احرام باندھیں خوشبو لگایا کرتی تھی (اور اس وقت) جب آپ ﷺ طواف سے پہلے حلال ہوتے (احرام کھولتے)

يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

۵٦٢...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۵٦٢......ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے احرام کے لئے اور حلال ہونے کے لئے خوشبو لگائی۔

۵٦٣...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ

۵٦٣......ام المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے اور اس سے حلال ہونے کے لئے حجۃ الوداع میں ذریرہ کی خوشبو لگائی۔

۵٦٤...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ

۵٦٤...... صحابی رسول ﷺ حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ آپ کس چیز سے آنحضرت ﷺ کے احرام کے لئے خوشبو لگایا کرتی تھیں؟ فرمایا کہ سب سے عمدہ خوشبو سے (یعنی مشک سے یا جو عمدہ ترین میسّر ہوتی اس سے)۔

۵٦۵...... و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ.

۵٦۵......ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے سے قبل اپنے پاس میسّر شدہ سب سے عمدہ خوشبو آپ ﷺ کے لگایا کرتی تھی پھر آپ ﷺ احرام باندھتے (نیت کر لیتے)۔

۵٦٦...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ

۵٦٦...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے سے قبل اور احرام سے نکلنے اور حلال ہونے کیلئے طوافِ افاضہ سے قبل اپنے پاس موجود سب سے عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔

۵٦٧...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ

۵٦٧...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک لگی دیکھ رہی ہوں اور آپ ﷺ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے، جب کہ حضرت خلف (راوی) نے یہ نہیں کہا کہ آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ یہ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَكِنَّهُ قَالَ وَذَاكَ طِيبُ إِحْرَامِهِ۔

آپ کے احرام کی خوشبو تھی۔

۵۶۸...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُهِلُّ

۵۶۸...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ گویا میں (آج بھی چشم تصور سے) رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں بھری خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہو اور آپ ﷺ تلبیہ پڑھ رہے ہیں۔

۵۶۹...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُلَبِّي

۵۶۹...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو مہک رہی تھی اور آپ علیہ السلام تلبیہ پڑھ رہے ہیں۔

۵۷۰...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ وَعَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ

۵۷۰...... اس سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث وکیع کی مثل (کہ آپ ﷺ کی مانگ میں خوشبو مہک رہی تھی اور آپ ﷺ تلبیہ پڑھ رہے تھے) روایت منقول ہے۔

۵۷۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۵۷۱...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو مہکتی ہوئی دیکھ رہی ہو اس حال میں کہ آپ علیہ السلام محرم تھے۔

۵۷۲...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لأَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۵۷۲...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو مہکتی ہوئی دیکھتی تھی اس حال میں کہ آپ علیہ السلام احرام میں تھے۔

۵۷۳...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ

۵۷۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں

بْنُ مَنْصُورٍ وَهُوَ السَّلُولِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَقَ ابْنِ أَبِي إِسْحَقَ السَّبِيعِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ سَمِعَ ابْنَ الأَسْوَدِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبِيصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ

کہ حضور اکرم ﷺ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے پاس میسّر شدہ سب سے عمدہ خوشبو استعمال کرتے، بعد ازاں میں آپ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی میں تیل کی چمک دیکھتی (گویا آپ ﷺ تیل بھی لگاتے تھے نیتِ احرام سے قبل)۔

۵۷۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۵۷۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ: گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں مشک کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ ﷺ احرام میں ہیں۔

۵۷۵...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۵۷۵...... حضرت حسن بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث (آپ ﷺ کی مانگ میں مشک کی چمک دیکھ رہی ہو اور آپ ﷺ احرام میں ہیں) اس سند کے ساتھ منقول ہے۔

۵۷۶...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ

۵۷۶...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں احرام سے قبل آنحضرت ﷺ کے خوشبو لگایا کرتی تھی اور یوم النحر (دسویں تاریخ) کو طوافِ زیارت سے قبل بھی مشک کی خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۵۷۷...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ

۵۷۷...... حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جو خوشبو لگائے پھر احرام کی حالت اختیار کرلے (تو کیا حکم ہے؟) فرمایا: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ جب صبح کو احرام باندھوں تو خوشبو جھاڑتا ہوں (یعنی ادھر میں احرام باندھ رہا ہوں اور ادھر بدن سے خوشبو جھڑ رہی ہو یہ پسند نہیں۔ عرب میں عام طور پر خوشبو عطر کی شکل میں نہیں ہوتی تھی بلکہ خوشبو کی جڑی بوٹیاں ہی استعمال ہوتی تھیں۔ لوگ کبھی کسی خوشبو کی بوٹی کو مسل کر جسم پر مل لیتے تھے کبھی اس کا لیس بنا کر استعمال کرتے تھے اس لئے فرمایا کہ میرے بدن سے خوشبو جھڑ رہی ہو) اور یہ کہ میں اپنے بدن پر تارکول کا لیپ

رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

کرلوں میرے نزدیک یہ زیادہ بہتر ہے خوشبو لگانے سے۔
محمدؒ بن منتشر کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور انہیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سے آگاہ کیا کہ وہ کہتے ہیں میرے نزدیک اپنے بدن پر تارکول کا لیپ کرنا بہتر ہے اس بات سے کہ صبح کو احرام باندھتے وقت میرے بدن سے خوشبو جھڑ رہی ہو۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے احرام کے وقت خوشبو لگائی، اس کے بعد آپ ﷺ اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، (ایک ہی رات میں تمام ازواج سے فارغ ہوئے) اور صبح کو احرام باندھ لیا۔

۵۷۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَـدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَـنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَـالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا

۵۷۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خوشبو لگایا کرتی تھی، پھر آپ ﷺ (ایک رات میں ہی) تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فارغ ہوتے تھے اور صبح کو احرام باندھ کر خوشبو جھاڑ لیتے تھے۔

۵۷۹...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

۵۷۹...... حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ تارکوں کے دو قطروں کو مل کر صبح کرو اس بات سے کہ میں صبح کو احرام باندھو اور میرے جسم سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔
حضرت ابراہیم بن محمد کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گیا اور آپ کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی خبر دی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور پھر صبح کو احرام باندھ لیا۔

باب-۸۷ بَاب تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الماكول ابوى او ما اصله ذلك على المحرم وبحج او عمرة وبهما

محرم کے لئے جنگلی شکار کھانے کی ممانعت ہے

٥٨٠..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ

۵۸۰..... حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی ابواء یاودان میں ایک وحشی (جنگلی) گدھا ہدیہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے لوٹادیا (مجھے فطری طور پر صدمہ ہوا) جس کا اثر حضور علیہ السلام نے میرے چہرہ پر دیکھا تو (دلجوئی کیلئے) فرمایا: چونکہ ہم محرم تھے صرف اس لئے تمہارا ہدیہ لوٹادیا ہے (اور کوئی وجہ نہیں تھی)۔

٥٨١..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ

۵۸۱..... اس طریق سے حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے خبر دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جنگلی گدھا بطور ہدیہ پیش کیا۔

آگے بقیہ حدیث اسی طرح ہے جیسے کہ (پچھلی) گذری۔

٥٨٢..... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ

۵۸۲..... حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو جنگلی گدھے کا گوشت ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔

٥٨٣..... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ

۵۸۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو جنگلی گدھے کا ہدیہ پیش کیا اس حال میں کہ آپ ﷺ احرام میں تھے تو آپ ﷺ نے اس کو انہیں پر واپس کر دیا اور فرمایا کہ اگر احرام میں نہ ہوتے تو ہم تجھ سے اس کو قبول کر لیتے۔

٥٨٤..... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ

۵۸۴..... حکم سے مروی ہے کہ صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن جثامہ نے نبی اکرم ﷺ کو ایک جنگلی گدھے کی ٹانگ ہدیہ دی اور شعبہ کی روایت میں

الْحَكَمِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو جنگلی گدھے کا پچھلا دھڑ جس سے خون ٹپک رہا تھا ہدیہ دیا اور شعبہ کی ایک روایت پر حضرت حبیبؒ سے ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو جنگلی گدھے کا ایک حصہ ہدیہ دیا تو آپ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا۔

۵۸۵...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قَالَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنَّا لا نَأْكُلُهُ إِنَّا حُرُمٌ

۵۸۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) انہیں یاد دلاتے ہوئے کہا کہ آپ نے مجھے کیسے یہ بتلا دیا کہ رسول اللہ ﷺ کو جو شکار کا گوشت ہدیہ کیا گیا تھا وہ حرام تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور علیہ السلام کو شکار کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہدیہ دیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے لوٹا کر فرمایا: ہم چونکہ احرام میں ہیں اس لئے نہیں کھاتے"۔ ❶

۵۸۶...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي

۵۸۶...... ابو محمد مولیٰ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ:
"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر میں نکلے) جب ہم" قاحہ" کی وادی میں پہنچے تو ہمارے بعض ساتھی احرام میں تھے اور بعض احرام میں نہ تھے۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی کسی چیز کو دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، میں نے دیکھا تو ایک جنگلی گدھا تھا، میں نے اپنے گھوڑے پر زین

❶ محرم کیلئے حالتِ احرام میں شکار کرنا بالکل حرام ہے باتفاق علماء جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک اگر کسی محرم نے شکار خرید لیا یا اسے ہبہ کیا گیا تو بھی حرام ہے۔
جہاں تک شکار کے گوشت کا تعلق ہے تو امام شافعیؒ و مالکؒ کے نزدیک اگر اس نے خود شکار کیا یا اس کے لئے کسی دوسرے نے شکار کیا تو حرام ہے۔ البتہ اگر کسی حلال آدمی نے شکار کیا اور اپنے لئے کیا تھا محرم کے لئے نہیں پھر اس میں سے محرم کو دے دیا تو اس کے لئے جائز ہو گا۔
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جو شکار بغیر معاونت محرم کے ہوا ہو اس کا گوشت اگر محرم کو ہدیہ کیا جائے تو جائز ہے۔
بعض علماء کے نزدیک محرم کے لئے کسی بھی طرح شکار کا گوشت حلال نہیں خواہ خود اس نے کہا ہو یا دوسرے نے کہا ہو اس کی اعانت ہو یا نہ ہو کسی صورت میں جائز نہیں۔ واللہ اعلم

يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ نَاوِلُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوهُ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوهُ

رکھی، نیزہ اٹھایا اور سوار ہو گیا اس دوران میرا کوڑا گر گیا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے جو احرام میں تھے کہا کہ مجھے کوڑا اٹھا دو، انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم تیری ذرا بھی معاونت نہ کریں گے، چنانچہ میں خود ہی اترا کوڑا اٹھایا پھر سوار ہو گیا، اور پیچھے جا کر گدھے کو جا لیا وہ ایک ٹیلے کے پار تھا میں نے اسے نیزہ مارا اور اس کے پاؤں کاٹ ڈالے اور اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا، بعض کہنے لگے کہ اسے کھالیا جائے، بعض نے کہا نہیں کھاؤ۔ نبی اکرم ﷺ ہمارے سامنے ہی تھے، لہٰذا میں نے گھوڑے کو حرکت دی اور آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ حلال ہے اسے کھالو۔ ❶

کن مع الناس کالشجر
ترمیہ الحجر یعطیك الثمر

۵۸۷...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى

۵۸۷...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب مکہ کے کسی راستہ میں پہنچے تو وہ (ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنے بعض ساتھیوں کے ہمراہ جو احرام میں تھے حضور ﷺ سے پیچھے رہ گئے جب کہ وہ خود (ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) احرام میں نہیں تھے۔ انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان کا کوڑا دے دیں۔

---

❶ محرم کے لئے شکار کے سلسلہ میں یہ تفصیل یاد رکھنی چاہیئے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مسلک پر حالتِ احرام میں کسی جانور کا شکار جائز نہیں حرام ہے بقیہ ائمہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ البتہ بحری جانور کا شکار حلال ہے قرآنِ کریم کی آیت: أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ الخ کی بناء پر، البتہ خشکی کے شکار میں تفصیل ہے۔ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو مثلاً ہرن، خرگوش، وحشی گدھا، جنگلی گائے اور تمام پرندے خواہ بری ہوں یا آبی دونوں قسم کے سب کا شکار حرام ہے۔ ان تمام جانوروں اور پرندوں کے شکار کی طرح ان کے شکار میں کسی طرح بھی معاونت اور اس کی طرف اشارہ کرنا بھی حرام ہے۔

جہاں تک ان جانوروں کا تعلق ہے جن کا گوشت حلال نہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ جانور ہیں جو موذی ہیں مثلاً: شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ یا سانپ بچھو وغیرہ ان جانوروں کو مارنا حالتِ احرام میں اور حرم میں بھی جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا مارنا مباح قرار دیا ہے محرم کے لئے۔

جب کہ دوسری قسم وہ ہے جو از خود موذی نہیں ہیں جب تک انہیں چھیڑا نہ جائے وہ اذیت نہیں پہنچاتے مثلاً لومڑی، گوہ، وغیرہ ان کو مارنا جائز نہیں الا یہ کہ وہ از خود نقصان پہنچانے لگیں تو پھر ان کا شکار جائز ہے۔

پھر ممنوعہ جانوروں کے شکار پر جنایات واجب ہوتی ہیں یعنی کسی صورت میں بدنہ واجب ہوتا ہے اور کسی صورت میں دم واجب ہوتا ہے۔

ان تمام جنایات کی تفصیل کتبِ فقہ میں تمام صورتوں اور ممکنہ احتمالات کے ساتھ موجود ہے۔ وہاں انہیں دیکھ لیا جائے۔ واللہ اعلم (خلاصہ از بدائع الصنائع لملک العلماء کاسانی الحنفیؒ الجزء الاول)۔

فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ.

ان ساتھیوں نے انکار کیا۔ انہوں نے اپنا نیزہ مانگا تو ساتھیوں نے انکار کر دیا چنانچہ انہوں نے خود لے لیا، پھر گدھا کا نشانہ باندھ کر اسے قتل کر دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے بعض نے تو اس میں سے کھالیا اور بعض نے انکار کر دیا کھانے سے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ تو اللہ عز و جل کی جانب سے ایک کھانا تھا جو اس نے تمہیں کھلایا"۔

۵۸۸...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ۔

۵۸۸...... عطاءؒ بن ابی یسار، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وحشی گدھے کے بارے میں سابقہ حدیث کی مانند روایت کرتے ہیں۔ اس روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ موجود ہے؟

۵۸۹...... وحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ انْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَدْتُ وَمَعِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ

۵۸۹...... حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد (ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلح حدیبیہ والے سال چلے، ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا تھا اور خود وہ احرام میں نہ تھے، اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ دشمن "غیقہ" میں ہے، چنانچہ حضور علیہ السلام اسی طرح چل پڑے، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا کہ وہ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے، اچانک میں نے ایک وحشی گدھا دیکھا۔ میں نے اس پر حملہ کیا اور نیزہ مار کر اسے روک دیا اور اپنے ساتھیوں سے اس معاملہ میں مدد چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا میری مدد سے۔ ہم نے اس کے گوشت میں سے کچھ تو کھایا، پھر ہمیں یہ اندیشہ دامن گیر ہوا کہ ہم کہیں آپ ﷺ کے قافلہ سے بچھڑ نہ جائیں، چنانچہ میں حضور علیہ السلام کو ڈھونڈتا ہوا چلا، کبھی میں گھوڑا دوڑاتا تھا تو کبھی آہستہ خرامی سے چلتا، اس دوران رات کی تاریکی میں ایک بنو غفار کا آدمی ملا، میں نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے کہاں ملے تھے؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو تعہن میں چھوڑا تھا، اور وہ سقیا (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بستی ہے) کے مقام پر نہر تھی۔ چنانچہ میں آپ ﷺ سے جا ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی

ﷺ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

آپ ﷺ کو السّلام علیک ورحمۃ اللہ کہتے ہیں، انہیں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں آپ سے بچھڑ نہ جائیں لہٰذا آپ ان کا انتظار فرمائیے، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا انتظار فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے ایک شکار کیا تھا اور اب بھی میرے پاس فاضل گوشت موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قوم سے فرمایا: کھاؤ، حالانکہ وہ سب احرام میں تھے۔

۵۹۰...... حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِبَلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالَ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

۵۹۰...... حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کی نیت کر کے (احرام باندھ کر) نکلے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلے، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعض ساتھی راستہ بدل گئے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم سمندر کے ساتھ ساتھ چلے چلو یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ساحلِ سمندر کو اختیار کیا، جب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مڑے تو سب نے احرام باندھا ہوا تھا سوائے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ وہ احرام میں نہ تھے، وہ چل ہی رہے تھے کہ اسی اثناء میں انہوں نے چند وحشی گدھے دیکھ لئے، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے ایک گدھی کے پاؤں کاٹ ڈالے، لوگ اپنی سواریوں سے اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ پھر وہ کہنے لگے کہ ہم نے اس کا گوشت کھالیا حالانکہ ہم تو احرام میں ہیں، پھر انہوں نے گدھی کا بچا کھچا گوشت اٹھایا (اور چل پڑے) جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے یارسول اللہ! ہم نے احرام باندھ لیا تھا، ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا، ہم نے کچھ جنگلی گدھے دیکھے تو ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے ایک گدھی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور ہم نے سواری سے اتر کر اس کا گوشت کھایا (لیکن گوشت کھانے کے بعد خیال آیا تو آپس میں) ہم نے کہا کہ ہم نے احرام میں ہونے کے باوجود اس کا گوشت کھالیا۔ پھر بقیہ گوشت ہم نے اٹھایا (اور آگئے) حضور علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اسے شکار کرنے کا حکم دیا تھا یا کسی نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ وہ کہنے لگے نہیں۔ فرمایا کہ: پھر کھا سکتے ہو اس کا گوشت جو بچ گیا ہے۔

۵۹۱...... وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا

۵۹۱...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ حضرت شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَدْرِي قَالَ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ

میں سے کسی نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ (ابو قتادہ) جنگلی گدھوں پر حملہ کریں یا اس کی طرف کسی نے اشارہ کیا تھا؟ اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اشارہ کیا تھا یا کیا تم نے شکار کرنے میں تعاون کیا تھا یا خود تم نے شکار کیا تھا؟ حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے اعنتم فرمایا یا اصدتم فرمایا۔

۵۹۲...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ

۵۹۲...... حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں جہاد کیا، سب لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھ کر تلبیہ کہا سوائے میرے، میں نے ایک جنگلی گدھا شکار کیا اور اپنے محرم ساتھیوں کو کھلایا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو بتلایا کہ (ہم نے اس طرح شکار کر کے کھایا ہے) اور ہمارے پاس اس کا فالتو گوشت موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھاؤ خواہ احرام کی حالت میں بھی ہوں۔

۵۹۳...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ قَالَ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَكَلَهَا

۵۹۳...... حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سفر میں نکلے، وہ سب احرام کی حالت میں تھے جب کہ ابو قتادہ حلال تھے۔ آگے سابقہ حدیث کا مضمون بیان کیا اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے؟ ہم نے کہا کہ اس کی ٹانگ ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔

۵۹٤...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحَقُ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَكُلُوا

۵۹۴...... حضرت عبداللہ بن قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالت احرام میں نہ تھے جبکہ باقی تمام لوگ احرام میں تھے (آگے پچھلی حدیث جیسا مضمون بیان کیا) اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ کیا تم میں سے کسی انسان نے اس شکار کی طرف اشارہ کیا تھا یا اس کو کوئی چیز سے حکم دیا تھا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم اسے کھالو۔

۵۹۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۵۹۵...... عبدالرحمٰن بن عثمان التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم

سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے احرام کی حالت میں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کچھ پرندے (شکار کئے ہوئے) ہدیہ کئے گئے اس وقت وہ سو رہے تھے تو ہم میں سے بعض نے تو کھالیا اور بعض نے پرہیز کیا۔ جب طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے کھانے والوں کی موافقت فرمائی اور کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی اسے (شکار کے گوشت کو) کھایا ہے۔

باب-۷۹ باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحل والحرم

محرم اور دوسروں کو کن جانوروں کا مارنا مستحب ہے؟

۵۹۶...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا

۵۹۶...... زوجۂ مطہرۂ نبی ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: چار موذی اور شریر جانور ہیں جنہیں حل (حدود حرم کے علاوہ پوری زمین) اور حرم (حدود حرم کا اندرونی علاقہ) دونوں جگہ مارا جائے گا: چیل، کوا، چوہا اور کاٹ کھانے والا کتا"۔

راوی (عبیداللہ) کہتے ہیں کہ میں نے قاسمؒ بن محمد سے کہا کہ سانپ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ فرمایا: اسے توذلت سے ماردیا جائے گا۔

۵۹۷...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا

۵۹۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"پانچ موذی جانور حِل و حرم (ہر جگہ) قتل کئے جائیں گے، سانپ، چتکبرا (سانپ)، کوا، چوہا، کٹکھنا کتا اور چیل"۔

۵۹۸...... و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحُدَيَّا

۵۹۸...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ موذی جانور ہیں جن کو حرم میں بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔ بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کٹکھنا کتا۔

وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

۵۹۹..... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۵۹۹..... حضرت ہشام نے اس طریق کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۰۰..... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

۶۰۰..... سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور موذی ہیں جن کو حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کٹکھنا کتا۔

۶۰۱..... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ

۶۰۱..... حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے پانچ موذی جانوروں کو حرم اور غیر حرم (ہر جگہ) میں قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر یزید بن زریع کی حدیث کی طرح ذکر فرمایا۔

۶۰۲..... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ

۶۰۲..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا کہ تمام جانوروں میں پانچ جانور موذی ہیں جن کو حرم میں بھی قتل کیا جا سکتا ہے کوا، چیل، کٹکھنا کتا، بچھو اور چوہا۔

۶۰۳..... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ۔

۶۰۳..... حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ (جانور ایسے ہیں) کہ ان کو حرم میں اور احرام کی حالت میں قتل کرنا کوئی گناہ نہیں۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کٹکھنا کتا۔

۶۰۴..... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

۶۰۴..... حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ نے مجھے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ

قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانوروں میں سے پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو کلی طور پر موذی ہیں ان کے قتل کرنے والوں پر کوئی گناہ نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کٹکھنا کتا۔

۶۰۵...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ

۶۰۵...... حضرت زید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ محرم کن چوپایوں کو قتل کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ازواج رسول اللہ ﷺ میں کسی زوجہ نے بتلایا کہ آپ ﷺ نے حکم فرمایا یا حکم دیا گیا کہ چوہا، بچھو، چیل، کاٹ کھانے والا کتا اور کوا مار دیئے جائیں (کیونکہ یہ ایذاء پہنچانے والے جانور ہیں)۔

۶۰۶...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ وَالْفَأْرَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ قَالَ وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا

۶۰۶...... حضرت زید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حالت احرام میں کن جانوروں کو قتل کیا جاسکتا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ نے مجھ کو بیان کیا کہ آپ ﷺ کٹکھنے کتے، چوہے، کوا اور سانپ کے قتل کرنے کا حکم فرماتے تھے اور فرمایا کہ نماز میں بھی انہیں قتل کر دیا جائے۔

۶۰۷...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

۶۰۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو قتل کرنے میں احرام والے پر کوئی گناہ نہیں ہے کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کٹکھنا کتا۔

۶۰۸...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ لِي نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

۶۰۸...... حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے کہا کہ آپ نے احرام والے کیلئے جانوروں کے قتل کرنے کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا سنا ہے؟ حضرت نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: پانچ ایسے جانور ہیں کہ حرم میں ان کا قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کٹکھنا کتا۔

۶۰۹...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي

۶۰۹...... ان تمام سندوں کے ساتھ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن

ابْنَ حَازِمٍ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِلا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَقَ۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچ جانور ایسے ہیں کہ جنہیں محرم نے بھی قتل کیا تو اس پر کوئی گناہ و حرج نہیں، بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل"۔ ❶

۶۱۰...... وحَدَّثَنِيهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَمْسٌ لا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

۶۱۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ (جانور) ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں (وہ جانور کہ) جن کو حرم میں قتل کیا جائے پھر اسی طرح حدیث ذکر کی یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کٹکھنا کتا۔

۶۱۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى

۶۱۱...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ (جانور ایسے ہیں) کہ جو ان کو حالت احرام میں قتل کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ان جانوروں میں بچھو، چوہا، کٹکھنا کتا، کوا اور چیل ہے۔

❶ مذکورہ بالا احادیث میں بعض جانوروں کے تو نام مشترک ہیں اور بعض میں مختلف ہیں۔ درحقیقت وجہ اس کی یہ ہے کہ مدار ان کے قتل کا "ایذاء رسانی" ہے تو یہ علت جس جانور میں پائی جائے گی اس کا قتل جائز ہوگا۔ مثلاً شیر' چیتا' بھیڑیا وغیرہ۔ اور ایسے جانوروں کا جس طرح عام حالات اور عام جگہوں میں مارنا مستحب ہے اسی طرح احرام اور حدود حرم میں بھی مارنا درست بلکہ مستحب ہے۔

باب-۸۰ باب جواز حلق الرأس للمحرم إذا كان به أذًى ووجوب الفدية لحلقه وبيان قدرها

سر میں تکلیف کی بناء پر محرم حلق کر اسکتا ہے

٦١٢...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ. حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ قِدْرٍ لِي و قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ بُرْمَةٍ لِي وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأَ

۶۱۲...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں اپنی ایک ہانڈی یا دیگ کے نیچے آگ سلگا رہا تھا، میرے چہرے پر جوئیں چلی آرہی تھیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے سر کے کیڑوں سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا کہ اچھا حلق کرالو (سر منڈوادو) اور تین دن کے روزے (بطور کفّارہ) رکھ لینا یا چھ مساکین کو کھانا کھلادینا یا کوئی جانور ذبح کردینا۔
ایوب (راوی) کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ پھر انہوں نے کس پر عمل کیا۔

٦١٣...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۶۱۳...... حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طریق کے ساتھ مذکورہ روایت کی طرح حدیث مبارکہ نقل کی گئی ہے۔

٦١٤...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ" قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ﷺ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَظُنُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ مَا تَيَسَّرَ

۶۱۴...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (سورۃ البقرہ کی) یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی:
فمن كان منكم مريضاً...... الایۃ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا قریب آؤ۔ میں قریب ہوگیا تو فرمایا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں (ابن عون جو راوی ہیں کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہاں!) پھر آپ ﷺ نے مجھے روزہ رکھنے یا صدقہ دینے یا سہولت کے مطابق قربانی کرنے کا حکم دیا۔

٦١٥...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ

۶۱۵...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس کھڑے ہوئے اور ان کے سر سے جوئیں گر رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی

رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَم قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ" فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ

ہیں؟ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم حلق کرالو۔ چنانچہ میرے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی: فمن کان منکم مریضاً.... الایة- رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تین روزے رکھو، یا چھ مساکین کو ٹوکرا بھر کر خیرات کرو یا جو میسّر ہو اس کی قربانی کرو"۔

٦١٦...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَـــنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَـنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِـــدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّـامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً

٦١٦...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہونے سے پہلے آنحضرت ﷺ میرے پاس سے گذرے اور میں حالت احرام ہانڈی نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے چہرے پر سے جھڑ رہی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھ کو جوئیں بہت تکلیف دے رہی ہیں؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا سر منڈا دے اور چھ مسکینوں کے درمیان ایک فرق کا کھانا تقسیم کر اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین روزے رکھ یا قربانی کر۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) کہ یا ایک بکری ذبح کر۔

٦١٧...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْـــنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَـنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ احْلِقْ رَأْسَكَ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ

٦١٧...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ والے سال ان کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ کیا تجھے جوئیں بہت تکلیف دے رہی ہیں؟ حضرت کعب نے عرض کیا کہ جی ہاں! تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنا سر منڈا دو پھر ایک بکری ذبح کر کے قربانی کر یا تین دنوں کے روزے رکھ یا کھجوروں میں سے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دے۔

٦١٨...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ فِـــي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ "فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ" فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَزَلَتْ

٦١٨...... عبداللہ بن معقلؒ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، ان سے آیت کریمہ ففدیة من صیامٍ أوصدقةٍ أو نُسكٍ کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے سر میں تکلیف تھی جوؤں کی وجہ سے، مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا، جوئیں میرے چہرے پر گرتی چلی آرہی تھیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: جہاں تک میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری تکلیف کی

فِيَّ كَانَ بِي أَذًى مِنْ رَأْسِي فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى أَتَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ "فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ" قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً

انتہا ہو گئی ہے۔ کیا تمہارے پاس بکری ہے؟ میں نے کہا نہیں، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ففدية من صيامٍ أو صدقةٍ أو نسكٍ یا تین دن کے روزے، یا چھ مساکین کو کھانا کھلانا، ہر ایک مسکین کا کھانا نصف صاع ہے۔ تو یہ آیت خاص میرے لئے نازل ہوئی لیکن عمومی طور پر تم سب کو اس کا حکم شامل ہے۔

۶۱۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ قَالَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ" ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً

۶۱۹...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں نکلے تو ان کے سر اور ڈاڑھی میں جوئیں پڑ گئیں۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے اس کی طرف پیغام بھیج کر اس کو بلا لیا اور ایک حجام کو بلوا کر اس کا سر منڈوا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس قربانی ہے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس کی قدرت نہیں رکھتا تو آپ ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ تین روزے رکھیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں ہر دو مسکینوں کیلئے ایک صاع کا کھانا ہو تو اللہ تعالیٰ نے خاص ایسے وقت یہ آیت نازل فرمائی "فمن کان منکم مریضًا او بہ اذی من رأسہ" پھر اس آیت کا حکم مسلمانوں کیلئے عام ہو گیا۔

باب-۸۱ باب جواز الحجامة للمحرم
مُحرم کے لئے پچھنے کی اجازت ہے

۶۲۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۶۲۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں حجامت کروائی (پچھنے لگوائے)۔

۶۲۱...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

۶۲۱...... حضرت ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے راستہ میں حالتِ احرام میں سر کے درمیان پچھنے

أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ

لگوائے۔[1]

باب-۸۲ باب جواز مداواة المحرم عينيه

محرم کو آنکھوں کا علاج جائز ہے

۶۲۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ

۶۲۲...... نبیہ بن وھب فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ابان بن عثمان کے ساتھ سفر میں نکلے، جب مقامِ "ملل" میں پہنچے تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی، جب ہم "روحاء" پہنچے تو ان کی تکلیف میں شدت پیدا ہو گئی۔ انہوں نے ابان بن عثمان سے کسی کے ذریعہ معلوم کروایا (کہ اس میں کیا حکم ہے؟) انہوں نے پیغام بھیجا کہ ایلوے کا لیپ کر لو، کیونکہ عثمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں جس کی آنکھیں دکھنے لگی ہوں اور وہ احرام میں ہو تو ایلوے کا لیپ کرے۔

۶۲۳...... وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ

۶۲۳...... نبیہ بن وھب کہتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں (تکلیف سے) سرخ ہو گئیں تو انہوں نے سرمہ لگانا چاہا، ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں منع کر دیا اور کہا کہ ایلوے کا لیپ کریں اور بیان کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا، یعنی کیا تھا۔

---

[1] پچھنے لگوانا یا احتجام کروانا اس کا مطلب یہ ہے کہ جسم سے فاسد اور گندا خون نکلوایا جائے۔ پہلے زمانہ میں عموماً لوگوں کی صحت اچھی ہوا کرتی تھی تو جسم میں بہت سا فاسد خون جمع ہو جاتا تھا' جسے لوگ جسم سے نکلوانے کے لئے پچھنے لگواتے تھے جونک کے ذریعہ سے' حالتِ احرام میں اگر ضرورت ہو تو اس کی اجازت ہے۔ امام ابو حنیفہؒ' امام شافعیؒ اور امام احمدؒ وغیرہ کے نزدیک۔ البتہ اگر اس کے لئے بال کاٹے گئے تو اس کا فدیہ دینا لازمی ہوگا۔ جب کہ امام مالکؒ کے نزدیک بغیر شدید ضرورت کے پچھنے لگوانا جائز نہیں ہے۔

باب-۸۳ باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه

محرم کے لئے بدن اور سر دھونے کی اجازت ہے

٦٢٤......وحَدَّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لإِنْسَانٍ يَصُبُّ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ

۶۲۴......ابراھیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم میں ابواء کے مقام پر اختلاف رائے ہوگیا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محرم سر دھو سکتا ہے جب کہ مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں دھو سکتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حضرت ابوایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے، میں نے ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو لکڑیوں کے درمیان کپڑے سے پردہ کئے ہوئے غسل کرتے پایا، میں نے سلام کیا تو پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا عبداللہ بن حنین! مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ احرام کی حالت میں کس طرح سر دھویا کرتے تھے؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے جھکایا اور (پردہ کے پیچھے سے) ظاہر کیا میرے سامنے پھر کسی سے کہا کہ پانی بہاؤ، اس نے پانی بہایا سر پر وہ ہاتھوں سے سر کو آگے پیچھے حرکت دیتے اور ملتے تھے، اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح غسل کرتے دیکھا۔

٦٢٥......و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لا أُمَارِيكَ أَبَدًا

۶۲۵......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ آگے پیچھے پورے سر پر پھیرے۔ پھر مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ: میں آئندہ کبھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بحث و تکرار (حجت) نہ کروں گا۔

باب-۸۴ باب ما يفعل بالمحرم إذا مات

محرم کی موت کی صورت میں کیا حکم ہے

٦٢٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

۶۲۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے اونٹ سے گر کر گردن تڑوا بیٹھا اور مر گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پانی اور بیری کے پتوں سے اسے غسل دے کر انہی دو کپڑوں (احرام کی چادروں) میں کفن دو اور اس کے سر کو مت ڈھکو کیونکہ اللہ عزوجل قیامت کے روز اسے اسی طرح تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔

٦٢٧...... وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي

۶۲۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرفات میں ایک شخص، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا، اسی دوران وہ گرا اپنی سواری پر سے جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی (اور انتقال ہو گیا) رسول اللہ ﷺ کو بتلایا گیا تو فرمایا:

"اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفن پہناؤ اور نہ اس کے خوشبو لگاؤ نہ ہی سر ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔

٦٢٨...... وحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ

۶۲۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں کھڑا تھا۔ پھر آگے اس طرح روایت بیان فرمائی جس طرح حماد نے ایوب سے روایت کی ہے۔

٦٢٩...... وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي

۶۲۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ ایک آدمی احرام باندھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا اور وہ اپنے اونٹ سے گر گیا تو اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ قیامت کے دن وہ تلبیہ کہتا ہوا آئے گا۔

يَـوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي

٦٣٠......و حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْـنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ

۶۳۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں آیا آگے سابقہ حدیث ہی طرح مذکور ہے سوائے اس بات کے کہ اس روایت میں ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ تلبیہ پڑھ رہا ہو گا۔

٦٣١......وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَـنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَـنِ ابْنِ عَبَّـاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَـالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

۶۳۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حالت احرام میں تھا اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اس کو اس کے کپڑوں میں کفن دو اور اس کا چہرہ اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبَّیك پکارتا ہوا اٹھے گا۔

٦٣٢......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَـدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْـنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ح و حَـدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَـنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا

۶۳۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھا۔ اس کی اونٹنی نے اسے گرا کر گردن توڑ ڈالی وہ مر گیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی و بیری سے غسل دے کر کپڑوں میں تکفین کر دو اور اس کے نہ تو خوشبو لگاؤ نہ ہی اس کا سر ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت میں جمے جمائے بالوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

٦٣٣......وحَدَّثَنِي أَبُـو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْـنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَـعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا

۶۳۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک آدمی حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اس کے اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی (جس کی وجہ سے وہ مر گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کو بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر بھی نہ ڈھانکو کیونکہ قیامت کے دن بال جمے ہوئے ہونے کی حالت میں اٹھے گا۔

٦٣٤...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا

۶۳۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس حالتِ احرام میں آیا۔ وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور گردن تڑوا بیٹھا (جس سے موت واقع ہو گئی) نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور نہ ہی کوئی خوشبو لگائی جائے اور سر کفن سے باہر رہے۔

شعبہؒ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میرے شیخ نے دوبارہ حدیث بیان کی تو یہ بھی فرمایا کہ اس کا سر اور چہرہ دونوں کھلے رہیں کیونکہ وہ قیامت میں تلبیہ کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

٦٣٥...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ حَسِبْتُهُ قَالَ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ

۶۳۵...... حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ ڈالی (وہ مر گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اس کا چہرہ کھلا رکھو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: اس کا سر کھلا رکھو کیونکہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

٦٣٦...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي

۶۳۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک آدمی تھا اونٹنی کے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کو غسل دو اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی چہرہ ڈھانپو کیونکہ (قیامت کے دن) تلبیہ پڑھتا ہوا اٹھے گا۔

باب-۸۵ باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوه

باب۸۱ محرم کے لئے کسی عذر کی بناء پر احرام کھولنے کی شرط لگانے کا بیان

٦٣٧...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا

۶۳۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ حضرت ضباعہ بنت الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے فرمایا کہ کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا (ہاں) لیکن اللہ کی قسم! مجھے درد بہت زیادہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم حج کر لو اور (احرام

أجدُني إلا وَجعةً فقالَ لَها حُجِّي وَاشتَرطِي وَقُولِي اللهُمَّ مَحِلِّي حَيثُ حَبَستَني وَكانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ.

باندھتے وقت) شرط کرلو کہ اے اللہ! جہاں میں رک جاؤں (یعنی بیماری کی بناء پر مزید مناسک ادا نہ کرسکوں) تو میں وہیں حلال ہو جاؤں گی۔ اور وہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بن الاسود) کے نکاح میں تھیں۔

٦٣٨...... وحدَّثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنا معْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي الله عَنْهَا قالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ على ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي

۶۳۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ضُباعہ بنت الزبیر بن عبدالمطلب (یعنی اپنی بنت عم چچازاد بہن) کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کہا یارسول اللہ! "میں تکلیف میں ہوں" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حج کرو اور یہ شرط باندھ لو جہاں میں (آگے بڑھنے سے) رک جاؤں گی وہیں حلال ہو جاؤں گی۔

٦٣٩...... وحدَّثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنا معْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِي الله عَنْهَا مِثْلَهُ

۶۳۹...... ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

٦٤٠...... و حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَأَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِي الله عَنْهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَهِلِّي بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي قَالَ فَأَدْرَكَتْ

۶۴۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ضُباعہ بنت الزبیر بن عبدالمطلب، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ: میں بھاری بھر کم عورت ہو اور میں نے حج کا ارادہ کر رکھا ہے آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ "فرمایا کہ تم حج کی نیت کرلو اور شرط رکھ لو کہ جہاں رک گئی (بیماری کی وجہ سے) وہیں حلال ہو جاؤں گی۔ چنانچہ انہوں نے حج پالیا (اور احرام کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی)۔

٦٤١...... حَدَّثَنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

۶۴۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضُباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت الزبیر نے حج کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں شرط باندھنے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ایسا ہی کیا۔ [1]

---

[1] اس حدیث کی بناء پر امام شافعیؒ کے نزدیک محرم کے لئے کسی متوقع عذر کی بناء پر ابتداء میں حلال ہونے کی شرط لگانا جائز ہے جب کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔
امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ضباعہؓ کے ساتھ مخصوص معاملہ تھا اس میں عموم نہیں ہے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی مسلک ہے۔ واللہ اعلم

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

٦٤٢...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ أَمَرَ ضُبَاعَةَ

۶۴۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کا ارادہ فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے ان کو شرط لگانے کا حکم فرمایا تو حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ایسا ہی کیا۔

باب-۸۶ باب إحرام النفساء واستحباب اغتسالها للإحرام وكذا الحائض

حیض و نفاس والی کے لئے احرام کا بیان

٦٤٣...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

۶۴۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو محمد بن ابو بکر کے پیدا ہونے پر نفاس جاری ہو گیا شجرہ کے مقام پر (ذوالحلیفہ میں) رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (جو اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر تھے) حکم فرمایا کہ وہ غسل کر کے تلبیہ کہہ دیں۔ [1]

٦٤٤...... حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ

۶۴۴...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جس وقت ذوالحلیفہ کے مقام پر نفاس شروع ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ حضرت اسماء کو حکم دیں وہ غسل کریں اور تلبیہ کہہ لیں۔

[1] حیض و نفاس والی عورت کے لئے احرام کا غسل مستحب ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے اور اسی طرح حائضہ اور نفاس والی خواتین تمام مناسکِ حج ادا کر سکتی ہیں سوائے طواف اور اس کی رکعتوں کے۔ اور اسی بناء پر مسجدِ حرام میں بھی داخل نہیں ہو سکتیں۔

باب-۸۷ باب بيان وجوه الإحرام وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع والقران وجواز إدخال الحج على العمرة ومتى يحل القارن من نسكه۔

احرام کی اقسام کا بیان

٦٤٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا

۶۴۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع والے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے، عمرہ کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ ہدی (وہ جانور جسے حج میں قربان کرنے کے لئے ساتھ لے جایا جائے) ہو حج کی نیت کرے عمرہ کے ساتھ (یعنی حج و عمرہ دونوں کی نیت کرے) اور جب تک دونوں سے (حج اور عمرہ سے) حلال نہ ہو جائے وہ حلال نہ ہو (یعنی قِران کرے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جب مکہ مکرمہ آئی تو حیض کی حالت میں تھی۔ چنانچہ نہ بیت اللہ کا طواف کیا نہ ہی صفا مروہ کی سعی کی۔ میں نے اس (محرومی کی) شکایت آنحضرت ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنا سر کھول لو اور کنگھی چوٹی کرلو، عمرہ کو چھوڑو اور حج کا احرام باندھ لینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم حج سے فارغ ہوگئے تو حضور علیہ السلام نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی) کے ساتھ تنعیم بھیجا، میں نے وہاں سے عمرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے، لہٰذا جن لوگوں نے عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہا تھا انہوں نے تو بیت اللہ کا طواف کیا، صفا مروہ کی سعی کی پھر حلال ہوگئے، بعد ازاں ایک اور طواف کیا اس وقت جب وہ منیٰ سے لوٹ آئے اپنے حج کا طواف (جو طوافِ زیارت تھا) کیا۔ البتہ جن لوگوں نے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا تو انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

٦٤٦...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ حَتَّى

۶۴۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلیں۔ ہم میں سے کچھ لوگ وہ تھے جنہوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا اور کچھ وہ تھے جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا۔

بہرکیف! جب ہم مکہ مکرمہ آگئے تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس

قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا

نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ھدی (وہ جانور جسے دمِ حج کے طور پر قربانی کے لئے اپنے ساتھ لے جایا جائے) نہیں لایا وہ حلال ہو جائے اور جو عمرہ کا احرام باندھ کر ھدی لایا ہے، ہدی کے ذبح سے پہلے احرام نہ کھولے۔ اور جس نے حج کی نیت کی ہے وہ حج پورا کرے (پھر احرام کھولے)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری ماہواری شروع ہو گئی اور عرفہ کے دن تک اسی حالت میں رہی جب کہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سر کی چوٹی کھول لوں اور کنگھی کرلوں اور عمرہ کو چھوڑ کر حج کا احرام باندھ لوں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں حج کے مناسک سے فارغ ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی بکر (میرے بھائی) کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں تنعیم سے عمرہ کروں اس عمرہ کی جگہ جو میں حج کی بناء پر نہ کر سکی تھی اور اس سے حلال نہیں ہوئی تھی۔

٦٤٧ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ ثُمَّ لا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي قَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَمْسَكْتُ عَنْهَا

٦٤٧ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے تو میں نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن ھدی نہیں لے کر چلی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جس کے ساتھ ھدی ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ لے (حج کی بھی نیت کرلے) اور حلال نہ ہو یہاں تک کہ دونوں سے (حج و عمرہ سے) حلال ہو جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری ماہواری شروع ہو گئی۔ جب عرفہ کی رات ہوئی تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو اب حج کیسے کروں؟ فرمایا کہ اپنی چوٹی کھول کر کنگھی کرلو (یعنی تیل وغیرہ لگالو جو احرام میں منع تھا تاکہ مکمل طور پر حلال ہو جاؤ) اور عمرہ کو روک دو۔ اس کے بعد حج کی نیت کرلو۔

فرماتی ہیں کہ جب میں حج سے فارغ ہوئی تو آپ ﷺ نے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا (کہ مجھے تنعیم لے جائیں) انہوں نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور تنعیم سے مجھے عمرہ کروایا۔ اس عمرہ کے بدلے جس میں میں رک گئی تھی۔

٦٤٨ ...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

٦٤٨ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحَجٍّ وَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ

ﷺ کے ساتھ (سفر حج میں) نکلے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے جو حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھنا چاہے تو کرلے اور جو صرف حج کا احرام باندھنا چاہے تو وہ ایسا کرلے۔ جو صرف عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو وہ بھی کرلے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ خود حضور اقدس ﷺ نے حج کا احرام باندھا تو کچھ لوگوں نے بھی حج کا احرام باندھ لیا جب کہ کچھ لوگوں نے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف عمرہ کی نیت کی۔ اور میں بھی انہی (تیسری قسم کے) لوگوں میں تھی۔

٦٤٩...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ

قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللهُ حَجَّنَا أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا۔ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ

٦٤٩...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ یونہی کرلے اگر میں نے ھدی نہ لی ہوتی تو میں بھی عمرہ کا ہی احرام باندھتا"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ لوگ تو قوم میں وہ تھے جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور کچھ وہ تھے جنہوں نے حج کی نیت سے احرام باندھا تھا۔ میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ ہم مدینہ سے نکلے اور مکہ مکرمہ آئے۔ جب عرفہ کا دن ہوا تو مجھے حیض شروع ہوگیا اور ابھی میں نے عمرہ کا احرام بھی نہیں کھولا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس (محرومی) کی شکایت کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم عمرہ ترک کردو، سر کھول کر کنگھی وغیرہ کرلو پھر حج کے احرام کی نیت کرلو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب محصّب کی رات ہوئی (منیٰ سے روانگی کے بعد راہ میں جس وادی میں پڑاؤ کیا وہ وادیٔ محصب تھی وہاں رات گذاری اس بناء پر اس رات کو محصّب کی رات فرمایا) اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کروادیا۔ تو میرے ساتھ آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (میرے بھائی) کو بھیج دیا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اپنے پیچھے (سواری پر) بٹھایا اور مجھے لے کر "تنعیم" کو نکلے، میں نے تنعیم سے عمرہ کے احرام کی نیت کی۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج کو بھی پورا کردیا اور عمرہ کو بھی اس طرح کہ نہ تو کوئی قربانی واجب ہوئی نہ ہی صدقہ اور نہ

ہی روزہ۔ ❶

٦٥٠...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدَةَ

٦٥٠...... سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم ذی الحج کا چاند دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ہم حج کرنے کے سوا کچھ نہیں چاہتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جو پسند کرتا ہو کہ وہ عمرہ کا احرام باندھے تو وہ عمرہ کا احرام باندھ لے (آگے حسب سابق روایت بیان کی)۔

٦٥١...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا

و قَالَ فِيهِ قَالَ عُرْوَةُ فِي ذَلِكَ إِنَّهُ قَضَى اللهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ

٦٥١...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذی الحجہ کے چاند کے مطابق نکلے ہم میں سے کچھ نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور کچھ نے حج کا اور عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا (پھر حسب سابق روایت بیان کی) اس سلسلہ میں حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حج اور عمرہ دونوں کو پورا فرما دیا حضرت ہشام نے کہا کہ اس میں قربانی واجب ہوئی نہ روزہ اور نہ صدقہ واجب ہوا۔

٦٥٢...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ

٦٥٢...... سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے تو ہم میں سے کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا اور کچھ نے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا تو جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا وہ تو حلال ہو گئے اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج و عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تو وہ یوم النحر سے پہلے حلال نہیں ہوئے۔

٦٥٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو

٦٥٣...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارا خیال صرف حج ہی کا تھا (عمرہ کا خیال یوں نہیں

❶ چونکہ جنایات حج میں یہی تین کفارات لازم ہوتے ہیں اس لئے تینوں کا تذکرہ فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ پورے سفر حج اور عمرہ کے دوران کوئی جنایت نہیں ہوئی کہ کسی قسم کا کفارہ لاگو ہوتا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَنَفِسْتِ يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ

۶۵۴۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَرْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَفَضْتُ قَالَتْ فَأُتِيَنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوا أَهْدٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ

تھا کہ ایام حج میں جاہلیت کے دور میں عمرہ کرنا ناپسندیدہ تصور کیا جاتا تھا لیکن حضور علیہ السلام نے اس جاہلی تصور کو ختم فرمایا)۔

جب ہم "سَرِف" کے مقام پر یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے حیض شروع ہو گیا، نبی اکرم ﷺ میرے پاس داخل ہوئے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں حیض شروع ہو گیا؟ میں نے کہا ہاں! فرمایا کہ یہ تو ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر یہ مقرر کر دی ہے۔ بس تم وہی سارے مناسک کرو جو حاجی کرتا ہے سوائے اس کے بیت اللہ کا طواف مت کرنا غسلِ طہارت کرنے تک (یعنی جب تک پاک نہ ہو) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

۶۵۴۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے سفر میں نکلے اور ہم صرف حج ہی کا تذکرہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ہم "سَرِف" میں پہنچے تو میری ماہواری شروع ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس داخل ہوئے تو میں رو رہی تھیں (کہ اب حج نہیں کر سکوں گی) آپ ﷺ نے پوچھا کہ کس وجہ سے رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا۔ واللہ مجھے یہ خواہش ہو رہی ہے کہ میں اس سال سفر حج کو نہ نکلتی۔ فرمایا کہ کیا ہوا؟ شاید حیض آ گیا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جسے اللہ عز وجل نے آدم علیہ الصلواۃ والسلام کی بیٹیوں کے لئے مقرر فرمادیا ہے۔ تم دوسرے حاجیوں کی طرح تمام افعال کرتی رہو بس بیت اللہ کا طواف مت کرنا پاک ہونے تک۔

جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ اس احرام کو عمرہ کا کر لو (یعنی عمرہ کی نیت کر لو) چنانچہ سب نے عمرہ کی نیت کر لی سوائے اس کے جس کے ساتھ ہدی کا جانور تھا۔ چنانچہ ہدی کا جانور حضور اقدس ﷺ، حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور خوشحال لوگوں کے پاس تھا۔

پھر جب وہ روانہ ہوئے (حج کے لئے) تو سب نے احرام باندھا۔ یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو میں (ماہواری سے) پاک ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ کے حکم پر میں نے طواف افاضہ (طوافِ زیارت) کیا۔ ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا یہ کیا؟ (یعنی یہ گائے کا گوشت یہاں کہاں سے

وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي عَلَى جَمَلِهِ قَالَتْ فَإِنِّي لَأَذْكُرُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا

آگیا؟) لوگوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔ فرماتی ہیں پھر جب شب محصّب ہوئی (جس رات وادیٔ محصّب میں قیام کیا) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور لوگ تو حج و عمرہ دونوں (کی سعادتوں) کے ساتھ واپس لوٹ رہے ہیں جب کہ میں صرف حج کے ساتھ لوٹ رہی ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر پیچھے بٹھایا۔

فرماتی ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ میں اسوقت نوعمر لڑکی تھی، (اونٹ پر بیٹھے بیٹھے) مجھے اونگھ آجاتی اور میرے چہرہ پر کجاوہ (پالان) کی لکڑی لگ جاتی تھی یہاں تک کہ ہم تنعیم آگئے، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا اس عمرہ کے بدلہ جو دوسرے معترین نے کیا تھا۔

۶۵۵...... و حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ

۶۵۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے حج کے لئے تلبیہ کہا۔ جب ہم "سرف" میں پہنچے تو میرے ایام شروع ہوگئے، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آگے سابقہ حدیث والا مضمون ہی نقل کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ حماد کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صاحب ثروت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس قربانی کا جانور تھا اور نہ ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ میں کم عمر لڑکی تھی اور اونگھنے لگتی تھی جس کی وجہ سے میرے چہرہ پر کجاوہ کی لکڑی لگ جاتی تھی۔

۶۵۶...... حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ

۶۵۶...... حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کیا تھا"۔

۶۵۷...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ

۶۵۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں، حج کی حرمتوں (پابندیوں) میں رہتے ہوئے (یا حج کے مقامات میں) حج کی راتوں میں،

اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكِ قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُونِي فِي حَجِّكِ فَعَسَى اللهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ

قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتّٰى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هَاهُنَا

قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ

نکلے، جب ہم نے "سَرِف" میں پڑاؤ ڈالا تو آپا اپنے ساتھیوں کی طرف نکل گئے اور ان سے فرمایا:

"تم میں سے جس کے پاس ھدی کا جانور نہیں تو میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کرلے اور جس کے پاس ھدی ہو تو وہ ایسا نہ کرے تو بعض نے تو ان میں سے اس پر عمل کیا اور بعض نے اس پر عمل نہیں کیا ان لوگوں میں سے جن کے پاس ہدی نہیں تھی (یعنی اس صورت میں حضور علیہ السلام کے حکم بالا کے مطابق تو انہیں عمرہ کے احرام میں تبدیل کردینا چاہیئے تھا لیکن بعض نے تو عمرہ کی نیت کرلی اور بعض حج ہی کا احرام باندھے رہے جس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کا یہ حکم استحباب پر محمول تھا)۔

جہاں تک رسول اللہ ﷺ کا تعلق ہے تو آپ ﷺ کے پاس ھدی تھی اور آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے ساتھ بھی ھدی تھی جو (مالی اعتبار سے) طاقت رکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ فرمایا کیوں روتی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کی وہ بات سنی تھی جو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کی تھی۔ میں نے عمرہ سے متعلق آپ ﷺ کی گفتگو سنی (اور میں عمرہ سے مجبور ہوگئی ہوں بہ سبب ماہواری کے) آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نماز نہیں پڑھ رہی ہوں [1] (جس کا مطلب یہ ہے کہ ناپاکی شروع ہوگئی ہے) فرمایا: کوئی نقصان نہیں۔ تم اس احرام کو حج کا کرلو۔ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حج نصیب فرمادے۔ اور (جہاں تک ناپاکی کی بات ہے تو اس میں گھبرانے کی بات نہیں) کیونکہ تم بھی آدم کی بیٹیوں میں ہی سے ہو اور اللہ نے ان پر جو (قانون) مقرر کردیا ہے (کہ ہر ماہ ناپاکی ہوا کرے گی) تو وہ تم پر بھی لاگو ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں حج کے ارادہ سے نکلی، جب ہم منیٰ میں اترے تو میں پاک ہوگئی بعد ازاں ہم نے بیت اللہ کا

---

[1] نماز نہ پڑھنے کی وجہ یہی ہے کہ ناپاکی کے ایام شروع ہوگئے ہیں اور یہ کنایہ ہے۔ صدیقہ عائشہؓ نے غایتِ حیا کے سبب واضح لفظوں میں بات نہیں بیان کی اور یہ تعلیم دی کہ خواتین کو ان معاملات میں شوہر سے بھی زیادہ کھل کر بات نہیں کرنی چاہیئے اور حیا و تہذیب کے ساتھ ان معاملات کے بارے میں گفتگو کرنی چاہیئے۔

طواف کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وادیٔ محصب میں پڑاؤ کیا اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا کہ اپنی بہن کو (یعنی مجھے) لے کر حرم سے نکلو اور وہ عمرہ کا احرام باندھے پھر بیت اللہ کا طواف کرے۔ میں تم دونوں کا یہاں پر منتظر ہوں۔

فرماتی ہیں کہ ہم وہاں سے نکلے، میں نے عمرہ کا احرام باندھا، بیت اللہ کا طواف کیا، صفا و مروہ کی سعی کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے رات کے کسی پہر تو آپ ﷺ اپنی جگہ پر ہی تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم فارغ ہو گئی ہو عمرہ سے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں!

چنانچہ پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ میں کوچ کا اعلان کر دیا، چنانچہ ہم وہاں سے نکلے، بیت اللہ پر سے گذر ہوا تو اس کا طواف کیا فجر کی نماز سے قبل پھر مدینہ کی طرف نکل پڑے۔

۶۵۸...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ

۶۵۸...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم میں (قافلۂ صحابہ میں) بعض تو وہ تھے جنہوں نے حج افراد کے لئے تلبیہ پڑھا تھا بعض وہ تھے کہ انہوں نے قران کے لئے تلبیہ کہا تھا اور بعض نے تمتع کا احرام باندھا تھا۔❶

۶۵۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ

۶۵۹...... حضرت قاسمؒ بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

---

❶ حج کی تین قسمیں ہیں ۱۔افراد ۲۔قران ۳۔تمتع۔ افراد یہ ہے کہ صرف حج کی نیت کرے اور اسی کا احرام باندھے، عمرہ کو حج کے ساتھ جمع نہ کرے، ایسا حج کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔ اور اس کی نیت ان الفاظ سے کی جاتی ہے: اللّٰهُمَّ إنِّي أريد الحج فيسّره لي و تقبّله منّي اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں آپ اسے میرے لئے آسان فرمائیے اور قبول فرمائیے"۔
قران یہ ہے کہ حج کے ساتھ عمرہ بھی کرے اور احرام بھی دونوں کا ایک ساتھ ایک نیت سے باندھے۔ ایسا کرنے والے کا قارن کہا جاتا ہے جس کی نیت یہ ہے: اللّٰهُمَّ إنّي أريد الحجّ والعمرة فيسرهمالي وتقبلهما منّي۔
تمتع یہ ہے کہ حج کے ساتھ عمرہ کو اس طرح جمع کرے کہ میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھے اور اس احرام میں حج کو شریک نہ کرے، پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر شوال یا ذی الحجہ کسی بھی تاریخ میں حج سے پہلے افعال عمرہ سے فارغ ہو کر سر منڈوا کر احرام کھول دے پھر ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھے۔ ایسا کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔ حج کی ان تینوں قسموں میں سے کونسا حج افضل ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سب سے افضل قران ہے پھر تمتع پھر افراد۔ امام شافعیؒ و مالکؒ کے نزدیک سب سے افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔ امام احمدؒ کے نزدیک وہ تمتع سب سے افضل ہے جس میں ھدی ساتھ نہ لائی جائے۔ پھر افراد پھر قران۔
اور اس معاملہ میں احناف کے وجوہ و دلائل دوسرے تمام مذاہب سے زیادہ قوی اور واضح ہیں اور تمام روایات کے مجموعہ کو سامنے رکھنے سے بھی یہ بات ثابت ہو جاتی ہے۔ ان تمام دلائل کی تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں فتح الملہم ج ا، از علامہ عثمانی یا درس ترمذی جلد ثالث مرتبہ مولانا رشید اشرف افادات مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم۔

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَّةً

عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

٦٦٠...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ

قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَتْكَ وَاللهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

۶۶۰...... عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

"ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ذی القعدہ کی پانچ تاریخیں باقی رہ گئیں تھیں (۲۵ ذی قعدہ) کو صرف حج کا ارادہ کر کے نکلے، جب ہم مکہ کے قریب ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی کا جانور نہیں ہے وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے (یعنی عمرہ کر کے) حلال ہو جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یوم النحر (دس ذی الحجہ کو) ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا یہ کیا؟ کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی جانب سے گائے ذبح فرمائی۔ حضرت یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو قاسم بن محمد سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! تو نے یہ حدیث بالکل اسی طرح بیان کی ہے۔

٦٦١...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۶۶۱...... حضرت یحییٰ بن سعید سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث بعینہ منقول ہے۔

٦٦٢...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ح وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ غَدًا وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَصَبِكِ أَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ

۶۶۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

"لوگ تو دونوں عبادتوں (مناسک حج اور عمرہ) کے ساتھ لوٹتے ہیں جب کہ میں صرف ایک ہی عبادت (یعنی حج) کے ساتھ لوٹ رہی ہوں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "انتظار کرو اور جب پاک ہو جاؤ تو تنعیم چلی جانا وہاں سے عمرہ کے لئے احرام باندھنا (پھر عمرہ سے فارغ ہو کر) فلاں فلاں جگہ پر ہم سے مل جانا"۔

راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ کل ملنا

لیکن تمہاری اپنی تکلیف ومشقت اور خرچ کے بقدر (عمرہ کا اجر) ہوگا۔

٦٦٣...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْــــنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ لا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الآخَرِ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

۶۶۳...... ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ! دوسرے لوگ تو دو عبادتیں کر کے واپس لوٹیں گے (پھر حسب سابق حدیث بیان کی)۔

٦٦٤...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَــرِيــرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَــنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلا نَرَى إِلا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ الْهَدْيَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَ مَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوْ مَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَــالَ لا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِــنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا و قَالَ إِسْحَقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ

۶۶۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف حج ہی کے ارادہ سے نکلے، مکہ مکرمہ آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ اس کے بعد حضور اقدس ﷺ نے حکم فرمایا کہ جو ہدی ساتھ نہیں لایا ہے تو وہ حلال ہو جائے۔ چنانچہ جو ہدی نہیں لائے تھے وہ حلال ہو گئے (اور احرام کھول دیا) حضور علیہ السلام کی ازواج بھی ہدی نہیں لائی تھیں لہٰذا وہ بھی احرام سے حلال ہو گئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے ماہواری شروع ہو گئی اور میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی۔ جب شب محصّب آئی (شب محصب کی وضاحت گذر چکی ہے) تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور لوگ تو حج و عمرہ دونوں کے ساتھ لوٹ رہے ہیں جب کہ میں صرف حج کے ساتھ واپس ہو رہی ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جب ہم مکہ آئے تھے تو تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ اچھا اپنے بھائی کے ساتھ "تنعیم" چلی جاؤ۔ وہاں سے عمرہ کے لئے تلبیہ کہو۔ پھر (عمرہ سے فراغت کے بعد) تمہارا "موعد" (وہ مقام جہاں ملنا طے ہو جائے) فلاں فلاں مقام ہے اس موقع پر صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (امّ المومنین) نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میں بھی آپ سب کو روکوں گی (کیونکہ مجھے بھی ماہواری شروع ہو گئی ہے اور طواف وداع کے انتظار میں سب کو میری وجہ سے ٹھہرنا پڑ جائے) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: ارے نگوڑی ماری گنجی کیا تو نے یوم النحر کو طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! فرمایا کہ چلے چلو، کوئی حرج نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ سے ملی ہوں اس طرح کہ آپ ﷺ مکہ کی طرف چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی

تھی یا آپ ﷺ اتر رہے تھے میں چڑھ رہی تھی۔
(مکہ مکرمہ پہاڑ کے اوپر واقع ہے اس مناسبت سے فرمایا کہ میں اتر رہی تھی اور آپ ﷺ چڑھ رہی تھے، گویا راہ میں ملاقات ہوئی)۔

٦٦٥ ...... وحَدَّثَنَاه سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُلَبِّي لا نَذْكُرُ حَجًّا وَلا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ

۶۶۵ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے نہ ہم نے حج کا ذکر کیا اور نہ ہی عمرہ کا ذکر کیا۔ (بقیہ حدیث روایت منصور کی طرح ذکر کی)

٦٦٦ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ قَالَ الْحَكَمُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا

۶۶۶ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کی ۴ یا ۵ تاریخ کو میرے پاس شدید غصہ کے عالم میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ اللہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا ہے اور وہ اس پر عملدر آمد میں پس و پیش کر رہے ہیں۔ اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا اس معاملہ کا تو میں ھدی ساتھ نہ لاتا۔ اور یہاں پر ہی خرید لیتا۔ پھر میں بھی ان سب کی طرح حلال ہو جاتا۔[1]

٦٦٧ ...... وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ

۶۶۷ ...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت مروی ہے کہ فرماتی ہیں کہ ذی الحجہ کی چار یا پانچ تاریخ کو نبی

---

[1] یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں میں جاہلیت کا یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ اشہر حج (حج کے مہینوں) میں عمرہ مکروہ اور ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں کیونکہ زمانہ جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا سخت ناپسندیدہ خیال کرتے تھے اور ان میں یہ مقولہ مشہور تھا کہ إذا برئ الدبر و عفا الأثر و انسلخ صفر حلّت العمرة لمن اعتمد چنانچہ اس عقیدہ جاہلیت کی تردید کے لئے آپ علیہ السلام نے لوگوں کو عمرہ کے بعد احرام کھولنے کا حکم دیا جو فسخ الحج إلى العمرہ کی صورت تھی بہت سے لوگوں نے قدیم رسم کی بناء پر اسے مکروہ سمجھا اور انہیں اس حکم پر عمل میں تردد ہوا، جس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ خود حضور علیہ السلام احرام نہیں کھول رہے تھے کیونکہ آپؐ حج کی قربانی ساتھ لائے تھے۔ جب حضور علیہ السلام نے دیکھا کہ آپؐ کے حکم پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا تو آپ کو شدید انقباض ہوا اور غصہ کی حالت طاری ہو گئی۔ اس موقع پر مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اس معاملہ کا علم ہوتا تو میں ھدی نہیں لاتا۔ یہیں سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ حضور علیہ السلام کو غیب کا علم نہ تھا۔

ذَكوانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ

کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے (آگے سابقہ حدیث غندر کی طرح بیان فرمائی)۔

۶۶۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَأَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ

۶۶۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا، مکہ مکرمہ آئیں اور ابھی بیت اللہ کا طواف نہ کیا تھا کہ ایّام حیض شروع ہو گئے۔ انہوں نے تمام مناسک ادا کئے وہ حج کا احرام پہلے ہی باندھ چکی تھیں۔
نبی اکرم ﷺ نے ان سے منیٰ سے روانگی کے دن فرمایا: تمہارے لئے تمہارا حج کا طواف حج و عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا۔ انہوں نے اس پر انکار (کر کے عمرہ دوبارہ کرنے کی خواہش کا اظہار) کیا تو آپ ﷺ نے انہیں عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تنعیم بھیج دیا چنانچہ انہوں نے حج کے بعد عمرہ کر لیا۔

۶۶۹...... وحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ

۶۶۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ "سرف" میں ایّام سے ہو گئیں اور عرفہ کے دن پاک ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا صفا و مروہ کا طواف (سعی) تمہارے حج و عمرہ دونوں کے لئے کافی ہو جائے گا۔

۶۷۰...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا

۶۷۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب لوگ تو دوہرا اجر لے کر واپس ہوں (حج و عمرہ کا) اور میں صرف اکہرا ثواب (صرف حج کا) لے کر لوٹوں (یہ میرے لئے بڑی محرومی کی بات ہے) تو آپ ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) لے کر تنعیم جائیں۔ فرماتی ہیں کہ انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا (بھائی ہونے کے ناطے) میں اپنی گردن سے دوپٹا ہٹالیا کرتی تھی (غالباً گرمی کی شدّت کی وجہ سے) تو عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری ٹانگ پر اس طرح مارتے تھے کہ گویا سواری کو مار رہے ہوں (یعنی ٹھوکا دیا

حَتّٰی انْتَهَيْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ

کرتے تھے کہ تم دوپٹہ اور چادر کیوں گردن سے ہٹاتی ہو) میں نے ان سے کہا کہ کیا تم یہاں پر کسی کو دیکھتے بھی ہو؟ (یہاں تو کوئی آدم زاد ہے ہی نہیں اس لئے چادر ہٹاتی ہوں)۔

فرماتی ہیں کہ پھر میں نے عمرہ کی نیت کی پھر واپس آئے (عمرہ سے فارغ ہوئے) پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ ''مقام حصبہ'' میں تھے۔

۶۷۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ

۶۷۱...... حضرت عبدالرحمٰن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیچھے بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرالائیں۔

۶۷۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتّٰى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتّٰى إِذَا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ

۶۷۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھ کر (مکہ) آئے جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عمرہ کا احرام باندھ کر تشریف لائیں۔ جب ہم ''مقام سَرِف'' پہنچے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حیض جاری ہو گیا۔

جب ہم مکہ پہنچے تو کعبۃ اللہ کا طواف کیا، صفامروہ کے درمیان سعی کی، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جو شخص ہم میں سے ھدی ساتھ نہیں لایا ہے وہ احرام کھول کر حلال ہو جائے۔ ہم نے کہا کہ کیسا حلال ہونا؟ فرمایا پوری طرح حلال ہو جاؤ (احرام کی کسی بھی طرح کی پابندی نہ رہے) چنانچہ ہم نے (احرام کھول کر) اپنی عورتوں سے صحبت کی، خوشبو لگائی اور اپنے کپڑے پہن لئے، ابھی عرفہ کا دن آنے میں چار راتوں کا فاصلہ تھا۔ پھر یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ) کو ہم نے پھر احرام باندھا (حج کا) رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے تو انہیں روتا ہوا پایا فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا؟ فرمانے لگیں: میرا حال یہ ہے کہ میں حیض سے ہوں جب کہ لوگ احرام سے فارغ ہو چکے ہیں میں ابھی تک احرام سے فارغ نہیں ہوئی نہ ہی بیت اللہ کا طواف کیا ہے، اب سب لوگ حج کو جارہے ہیں۔

فرمایا کہ: یہ تو ایسا معاملہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر مقرر کر دیا

إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ

ہے، تم غسل کر کے حج کا احرام باندھ لو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ مقاماتِ وقوف میں وقوف کیا (یعنی عرفات اور مزدلفہ میں) پھر جب پاک ہو گئیں تو کعبۃ اللہ کا طواف کیا، صفا و مروہ کے درمیان شوط (چکر) پورے کئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: بے شک تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے فارغ ہو گئی ہو۔ وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ! میرے دل میں یہی کھٹک ہے کہ میں نے حج سے پہلے طواف نہیں کیا (مقصد عمرہ ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد الرحمٰن! اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ، اور یہ شبِ محصّب کا واقعہ ہے۔

٦٧٣...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۶۷۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث کچھ اضافہ کے ساتھ منقول ہے۔ وہ اضافہ یہ ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نرم طبیعت کے آدمی تھے، جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کسی چیز کا ارادہ یا فرمائش کرتیں (تو جب تک دین و شریعت کے خلاف نہ ہوتا) آپ ﷺ ان کی فرمائش پوری فرماتے (یہ تعلیم ہے سیّد الکونین ﷺ کی اور آپ کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ کے ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ بھی کتنی دلجوئی اور خاطر داری فرمایا کرتے تھے) چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھیجا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا۔

٦٧٤...... وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا سَهْلًا إِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ

۶۷۴...... مطر (راوی) کہتے ہیں کہ ابوالزبیر (راوی) فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بھی حج کرتی تھیں تو اسی طرح کرتی تھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں کیا تھا۔

٦٧٥...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا

۶۷۵...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

أبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِــــرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ

ساتھ حج کے لئے تلبیہ پڑھ کر نکلے، عورتیں اور بچے [1] بھی ہمارے ساتھ تھے، جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی، بعدازاں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جو ھدی ساتھ نہیں لایا وہ احرام کھول دے، ہم نے کہا کہ کونسا حلال ہونا؟ فرمایا کہ مکمل حلال ہو جاؤ (کہ کوئی پابندی برقرار نہ رہے) چنانچہ ہم اپنی اپنی عورتوں کے پاس آئے (ان سے صحبت کی) کپڑے پہنے، خوشبو لگائی۔
یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ) کو ہم نے حج کا احرام باندھا اور صفا مروہ کے درمیان کی پہلی سعی (جو ہم نے کی تھی) وہی ہمارے لئے کافی ہو گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ اونٹ، گائے اور ہر بدنہ (بڑے جانور مثلاً بیل، بھینس، بھینسا) میں سات آدمی مشترک ہو جائیں۔

٦٧٦...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْــــنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَحْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنًى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ

۶۷۶...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جب ہم نے احرام کھولا (عمرہ سے فارغ ہو کر) حکم دیا کہ جب ہم منیٰ روانہ ہوں (۸ ذی الحجہ یعنی یوم الترویہ کو) تو اس وقت احرام باندھیں، چنانچہ ہم نے وادئ ابطح سے احرام کی نیت کی تلبیہ کہہ کر۔

---

[1] اس سے استدلال کرتے ہوئے علماء نے فرمایا کہ بچہ اور نابالغ لڑکے کا حج درست اور صحیح ہے۔ اس پر ائمہ کا اتفاق ہے کہ بچہ پر حج فرض نہیں۔ اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ بچہ اگر حج کرے تو درست ہو جاتا ہے۔ البتہ علامہ نوویؒ نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بچہ کا حج درست نہیں اور اس کا حج کرنا صرف ایک طرح کی مشق و تمرین ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی طرف مذکورہ بالا نسبت درست نہیں۔ اور ان کا مذہب بھی یہی ہے کہ بچہ کا حج صحیح اور جائز ہے اس پر اسے اجر ملتا ہے اور احرام صحیح ہوتا ہے۔ ہاں اگر اس سے احرام کی پابندیوں کی خلاف ورزی ہو جائے تو کوئی دم یا فدیہ یا صدقہ اس پر یا اس کے ولی پر واجب نہیں ہوتا (کما صرح بہ فی معارف السنن للشیخ البنوریؒ) پھر تمام ائمہ کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ بچہ کا یہ حج نفلی ہوگا اور اس سے فرض حج ساقط نہیں ہوگا۔ (خلاصہ از درس ترمذی جلد ثالث)
فائدہ: علامہ وحید الزمان خانؒ مشہور غیر مقلد عالم اور صحاح کے مترجم نے اس موقع پر مذکورہ بالا مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ پر سخت تنقید کرتے ہوئے ان کی شان میں نہایت غیر شائستہ کلمات کہے ہیں، جو قطعاً نادرست اور غیر اخلاقی طرز عمل ہے چنانچہ انہوں نے اس موقع پر لکھا کہ
"غرض معلوم ہوا اس قول سے اور اکثر مسائل ابوحنیفہؒ سے کم مائگی ان کی علم حدیث میں" اور آگے چل کر لکھتے ہیں۔
"پھر مخالف حدیث کے جو مذہب ہو یا قول یا فعل جو مردود، مطرود، دور از سعی مقصود و سراسر نابہبود، خلاف مرضئ معبود ہے"۔ امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں اکثر غیر مقلد حضرات یہ طعنہ زنی اور گستاخی کرتے رہتے ہیں لیکن اس سے کہیں یہ لازم نہیں آتا کہ امام صاحب کو علم حدیث میں کامل درک نہیں تھا۔ یہ مقام اس تفصیل کا نہیں لیکن علمائے احنافؒ نے غیر مقلدین کے اس دعوائے باطل اور قول مرفوعہ بلا دلیل کس سکتا اور مدلل جواب دیتے ہوئے مستقل کتب تصنیف فرمائی ہیں جن کی تفصیل تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ "السیوطی" اور دیگر کتب میں دیکھی جا سکتی ہے۔

٦٧٧...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْه يَقُولُا لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الأَوَّلَ

٦٧٧...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے صفاو مروہ کے درمیان صرف ایک طواف (سعی) کیا (یعنی پہلی سعی جو عمرہ کے وقت کی تھی)۔ محمد بن بکر کی روایت میں یہ بات زائد ہے کہ پہلے والا طواف کیا۔

٦٧٨...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَـــدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهمَا فِي نَاسٍ مَعِي قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ

٦٧٨...... عطاءؒ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا میرے ساتھ اور لوگ بھی تھے وہ فرماتے تھے کہ ہم اصحابِ محمد ﷺ نے صرف تنہا حج ہی کے لئے احرام باندھا۔ ذی الحجہ کی ۴ تاریخ کی صبح کو حضور اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے اور ہمیں حلال ہونے کا حکم فرمایا۔ عطاءؒ نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حلال ہو جاؤ اور عورتوں کے پاس جاؤ (جماع کے لئے)۔

قَـــالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ

عطاءؒ کہتے ہیں کہ یہ حکم وجوبی نہیں تھا بلکہ ان کے لئے حلال ہونا جائز قرار دیا تھا۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ ہمارے اور یوم عرفہ کے درمیان اب صرف پانچ دن رہ گئے ہیں اب ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم اپنی عورتوں سے صحبت کریں اور عرفہ کو اس حال میں جائیں کہ ہمارے آلاتِ تناسل سے منی ٹپک رہی ہو۔

قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ وَلَو اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

عطاءؒ کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہتے وقت ہاتھ سے اشارہ کیا گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں جس طرح وہ اپنے ہاتھ کو حرکت دے رہے تھے (گویا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو یہ حکم گراں گذرا)۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور سب سے زیادہ راست گو اور نیک ہوں۔ اگر میرے ساتھ ھدی نہیں ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا۔ اور اگر مجھے یہ علم ہوتا (کہ تم کو یہ بات گراں ہوگی) جو مجھے بعد میں معلوم ہوئی تو میں ھدی نہ لاتا لہٰذا حلال ہو جاؤ"۔ اس بات کو سن کر ہم نے احرام کھول دیئے اور ہم نے سن کر اطاعت کی۔

قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا

قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَقَالَ لِأَبَدٍ

عطاءؒ کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاصل شدہ اموالِ صدقہ لے کر آئے تو حضور علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ تم نے کس نیت سے تلبیہ کہا؟ فرمایا کہ جس نیت سے ﷺ نے تلبیہ کہا (وہی میری بھی نیت ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کرو اور احرام ہی کی حالت میں رہو۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے لئے ہدی لائے تو سراقہ بن مالک بن جُعشم نے پوچھا یارسول اللہ! کیا یہ (فسخ الحج إلی العمرہ) کا حکم صرف ہمارے اس سال کے لئے مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ فرمایا ہمیشہ کے لئے۔ [1]

۶۷۹...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَمَا نَدْرِي أَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ أَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ
فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ

۶۷۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لئے تلبیہ کہا (احرام باندھا) جب ہم مکہ آئے تو آپ ﷺ نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا اور یہ کہ ہم اسے عمرہ میں تبدیل کرلیں (یعنی اس احرام کو جسے حج کی نیت سے شروع کیا تھا عمرہ کی نیت سے بدل دیں) ہمیں اس حکم سے دلی تنگی ہوئی (کہ ہم نے احرام تو حج کا شروع کیا ہے پھر بغیر حج کئے صرف عمرہ پر اکتفا کر کے کیوں کھول دیں؟ دوسرے یہ کہ تصور جاہلیت کا اثر بھی موجود تھا)۔

رسول اللہ ﷺ کو جب (ہمارے ناگوار ہونے کی) اطلاع پہنچی۔ مجھے معلوم نہیں کہ آسمانی وحی کے ذریعہ سے اطلاع ملی یا لوگوں میں سے کچھ کہا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو! احرام کھول دو، اگر میرے ساتھ جانور نہ ہوتا قربانی کا (جسے میں لایا ہوں) تو میں بھی احرام کھول دیتا جیسا تم نے کیا ہے۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر ہم نے احرام کھول دیا، حتی نہ عورتوں سے صحبت تک کی، اور جو سارے کام غیر مُحرم کرتا ہے وہ ہم نے بھی کئے، پھر جب ۸ ذی الحجہ کو یوم الترویہ تھا اور ہم نے (منیٰ روانگی

---

[1] کیونکہ اس سفر میں حضور اقدس ﷺ نے عقیدۂ جاہلیت کی عملی تردید کے لئے حج کے احرام میں عمرہ بھی ادا فرمایا تو صحابہ کرامؓ کے لئے سابقہ تصور کی بنیاد پر یہ نئی بات تھی اس لئے سراقہؓ بن مالک نے مذکورہ سوال کیا کہ کیا یہ ہمارے اس سال ہی کی خصوصیت تھی یا ہمیشہ کے لئے حج کے احرام میں عمرہ کرنا جائز اور بہتر ہے؟ فرمایا کہ یہ ہمیشہ کے لئے ہے۔
بعض حضرات نے ان کے دوسرے معنی بھی بیان کئے ہیں ان کی تفصیل کتبِ فقہ میں مذکور و موجود ہے۔ واللہ اعلم

کے لئے) مکہ سے پیٹھ موڑی تو تلبیہ کہا (اور احرام باندھا) حج کے لئے۔

٦٨٠...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ النَّاسُ تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ "حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ" فَفَعَلُوا

٦٨٠...... حضرت موسیٰ بن نافع کہتے ہیں کہ میں عمرہ کے احرام سے تمتع کا احرام کر کے یوم ترویہ سے چار دن پہلے مکہ آگیا تو لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکہ والون کے حج کی طرح ہو جائے گا۔ میں حضرت عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس سال حج کیا جس سال آپ ﷺ ھدی ساتھ لائے تھے، (حجۃ الوداع میں) تمام لوگوں نے حج افراد کا احرام باندھا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اپنے احرام (کھول کر) حلال ہو جاؤ اور بیت اللہ کا طواف و صفا و مروہ کی سعی کر لو، بال چھوٹے کرالو پھر حلال ہو کر (مکہ میں) قیام کرو، پھر یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ) کو حج کا احرام باندھ لو اور جو احرام تم باندھ کر آئے ہو اسے تمتع کا کرلو"۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا کہ ہم کیسے اسے تمتع کریں؟ جب کہ ہم نے (احرام باندھتے وقت) حج کا نام لیا ہے (اور اسی کی نیت کی ہے) فرمایا: جو میں حکم دے رہا ہوں وہ کرو، (اور میں خود ایسا اس لئے نہیں کر رہا کیونکہ میں ھدی ساتھ لایا ہوں) اگر میں ھدی ساتھ نہ لاتا تو میں بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دے رہا ہوں۔ لیکن چونکہ میری ھدی جب تک اپنے مقام (منیٰ) تک نہ پہنچے (اور ذبح نہ ہو جائے) میرا احرام کھل نہیں سکتا چنانچہ پھر سب نے ایسا ہی کیا۔

٦٨١...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً

٦٨١...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی نیت سے تلبیہ کہہ کر (مکہ) آئے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اس احرام کو عمرہ کا کر کے حلال ہو جائیں جب کہ آپ ﷺ کے ساتھ ھدی تھی لہٰذا آپ ﷺ کے لئے (اس احرام کو) عمرہ میں بدلنے کی گنجائش نہ تھی۔

٦٨٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

٦٨٢...... ابو نضرہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں تمتع کا حکم دیتے تھے جب کہ ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں تمتع سے منع

سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ فَ "أَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ" كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ وَأَبِتُّوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوتَى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ إِلا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ

کرتے تھے، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو فرمانے لگے کہ یہ حدیث تو میرے ہی ہاتھ سے (سب لوگوں میں) پھیلی ہے۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا تھا، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے جو چاہا جیسا چاہا حلال کر دیا، اور بے شک قرآن اپنی جگہ پر نازل ہوا ہے پس تم حج و عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو جیسے کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے اور ان عورتوں سے نکاح کو دائمی اور مستقل کر لو (جن سے نکاحِ متعہ کیا ہے) آئندہ کوئی بھی شخص میرے پاس لایا گیا جس نے متعین مدت تک کسی عورت سے نکاح کیا ہو تو میں اسے ضرور سنگسار کروں گا۔ ❶

۶۸۳...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ

۶۸۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اپنے حج کو عمرہ سے جدا کرو، یہ تمہارے حج اور تمہارے عمرہ کی تکمیل اور پورا ہونے کا باعث ہے۔

۶۸۴...... و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ

۶۸۴...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکہ) آئے اور ہم حج کی نیت سے تلبیہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمادیا کہ ہم (اس احرام کو) عمرہ کے

---

❶ حضرت عمرؓ کے بارے میں اس حدیث اور دیگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمتع سے منع کرتے تھے' علامہ نوویؒ نے تو اس نہی کو نہی تنزیہی قرار دیا ہے اور فرمایا کہ چونکہ ان کے نزدیک افراد افضل تھا اس لئے تمتع اور قران دونوں سے منع فرمایا کرتے تھے' لیکن احناف نے حضرت عمرؓ کی اس نہی کی متعدد توجیہات کی ہیں۔ ایک یہ کہ دراصل حضرت عمرؓ سال میں حج و عمرہ دونوں کے لئے مستقل اور الگ سفر کرنے کو افضل قرار دیتے تھے تمتع اور قران کے مقابلہ میں (کہ اس میں ایک ہی سفر میں حج و عمرہ دونوں ادا کئے جاتے ہیں) اس کی تائید روایت ۵۲۹ سے ہوتی ہے جس میں فرمایا کہ افصلوا حجکم من عمر تکم فإنه أتم لحجکم وأتم لعمرتکم اور یہ صورت احنافؒ کے نزدیک بھی افضل ہے اس شخص کے لئے جسے وسعت و قدرت میسّر ہو۔ لیکن جسے قدرت و وسعت میسر نہ ہو اس کے لئے ان کے نزدیک بھی تمتع اور قران میں کوئی کراہت نہ تھی اور تمتع سے منع کرنے کی مشہور وجہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ مکہ مکرمہ میں حلال ہونے کے بعد عین حج کے موقع پر احرام باندھنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے' یہ ایسا ہی تھا جیسے بعض صحابہ کرامؓ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس کی کراہیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ أنطلق إلى منى و مذاكيرنا تقطر (جس کی تفصیل حضرت جابرؓ کی حدیث میں پیچھے گذر چکی ہے) لیکن اس پر اشکال ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ محض اپنے رائے سے کیسے تمتع کو مکروہ سمجھتے تھے حالانکہ ان کے علم میں یہ بات تھی کہ حضور علیہ السلام نے تمتع کا حکم دیا تھا؟ لہٰذا اس کی بہتر توجیہ وہ ہے جو علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے "اعلاء السنن" میں بیان فرمائی کہ درحقیقت حضرت عمرؓ تمتع اصطلاحی سے منع نہیں فرماتے تھے بلکہ "فسخ الحج الی العمرہ" سے روکتے تھے' جس کی تفصیل گذر چکی ہے۔

بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً

احرام میں تبدیل کردیں۔

باب-۸۸

بَاب حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ
نبی اکرم ﷺ کے حج کی کیفیت

۶۸۵ ـــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى بِنَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ

۶۸۵ ـــ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو انہوں نے سب لوگوں سے سب کے بارے میں پوچھا، جب میری باری آئی تو میں نے کہا میں محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر کی طرف بڑھایا (اور دستِ شفقت پھیرا) پھر میرے (کرتے کی) اوپری گھنڈی (بٹن) کھول دی پھر، نیچے کی گھنڈی کھولی پھر اپنا ہاتھ میری (چھاتیوں کے درمیان رکھا، میں تب نوجوان لڑکا تھا، فرمایا خوش آمدید مرحبا اے بھتیجے، پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو، وہ نابینا تھے اس دوران نماز کا وقت ہو گیا تو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چادر سی اوڑھ کر کھڑے ہوگئے، جب بھی اسے اپنے کندھے پر رکھتے تو اس کے دونوں کنارے چھوٹے ہونے کی وجہ سے پھر سے لوٹ آتے، جب کہ ان کی (بڑی) چادر تپائی پر رکھی تھی۔

پھر انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔ میں نے (نماز کے بعد) ان سے کہا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے حج کی تفصیل بتلایئے؟ انہوں نے اپنے ہاتھ سے نو تک گنتی کی اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ۹ برس تک (مدینہ منورہ میں) قیام پذیر رہے اور اس عرصہ میں حج نہیں فرمایا۔ دسویں برس لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ (اس سال) حج کرنے والے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں کثیر خلقت جمع ہو گئی سب یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں (حج کریں) اور جس طرح آپ ﷺ (مناسکِ حج) کریں اسی طرح وہ بھی کریں۔

چنانچہ ہم آپ ﷺ کے ہمراہ (مدینہ سے) نکلے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا (اہلیہ صدیق اکبر رضی اللہ

وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ

قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَسْنَا نَنْوِي إِلا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ نَفَذَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلام فَقَرَأَ "وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى" فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ" أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ

قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا

تعالیٰ عنہ) نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جنم دیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھوایا کہ میں کیا کروں؟ غسل کرلو اور کسی کپڑے کا لنگوٹ باندھ لو، پھر احرام باندھ لو۔

بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی (احرام کی دو رکعات پڑھیں) پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے۔ جب اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر سیدھی ہوئی بیداء پر تو میں نے اپنے سامنے نگاہ دوڑائی حد نگاہ تک سوار اور پاپیادہ لوگ نظر آرہے تھے، آپ ﷺ کے دائیں اور بائیں دونوں طرف یہی صورتحال تھی۔ پیچھے بھی یہی صورت تھی۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، قرآن آپ پر نازل ہو رہا تھا اور آپ ﷺ اس کے مطالب و مفاہیم خوب جانتے تھے، اور جو کام آپ ﷺ کرتے ہم بھی اس پر عمل کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ کہا لبیک اللہم لبیک الخ، میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریف اور نعمتیں تیری ہیں اور ملک تیرا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں"۔

لوگ بھی اسی طرح تلبیہ پکارتے رہے آپ ﷺ نے کسی کو اس سے منع نہیں کیا، پھر آپ ﷺ نے تلبیہ کو مستقل جاری رکھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے صرف حج ہی کی نیت کی تھی۔ عمرہ کو ہم جانتے ہی نہ تھے (یعنی ہمارے ذہنوں میں ایام حج میں عمرہ کا کوئی تصور ہی نہ تھا) جب ہم بیت اللہ پر آئے آپ ﷺ کے ساتھ تو آپ ﷺ نے رکن (حجر اسود) کا استلام فرمایا تین (چکروں) میں رمل فرمایا (یعنی اکڑ کر سینہ تان کر چلے) جب کہ چار چکروں میں (عام طریقہ سے) چلے۔ پھر (طواف سے فارغ ہو کر) مقامِ ابراہیم پر تشریف لائے اور یہ آیت پڑھی:

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى! (تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو) آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا (یعنی اس طرح کھڑے ہوئے کہ مقام ابراہیم آپ ﷺ کے اور بیت اللہ کے درمیان میں ہو گیا) میرے والد (عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ

قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ

فرمایا کرتے تھے اور میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے حضور ﷺ کے علاوہ کسی سے ذکر کیا ہوگا (یقیناً حضور ﷺ ہی سے نقل کیا) کہ آپ ﷺ نے (دو رکعات پڑھیں تو) ان میں قل ھو اللہ احد اور قل یا ایّھا الکافرون پڑھیں۔

پھر آپ ﷺ دوبارہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے، استلام کیا، پھر دروازہ سے صفا کی طرف نکل گئے، جب صفا سے قریب ہوئے تو یہ آیت پڑھی: إنّ الصّفا والمروة من شعائر الله" (یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں اور شعائر میں سے ہیں) میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے شروع کیا (مقصد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں میں سے پہلے صفا کا ذکر کیا ہے لہٰذا میں بھی صفا ہی سے شروع کرتا ہوں) چنانچہ آپ ﷺ نے صفا سے (سعی) شروع فرمائی اور اس پر اتنا چڑھ گئے کہ بیت اللہ کو دیکھ لیا۔ چنانچہ قبلہ رخ ہو کر اولاً اللہ کی توحید و کبریائی بیان فرمائی اور فرمایا: لاإله إلاّ الله وحده، لاشريك له، لهُ الملكُ وله، الحمد وهو علىٰ كلّ شيءٍ قدير. لاإله إلاّ الله وحده، الخ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) کی نصرت کی اور تمام (باطل) جماعتوں کو تنہا شکست دی۔ پھر آپ ﷺ نے اسی درمیان دعا فرمائی اور یہی کلمات پہلی بار کی طرح تین بار ارشاد فرمائے۔ پھر مروہ کی طرف اترے، جب وادی کے درمیان میں آپ ﷺ کے قدم چلے تو دوڑنے لگے۔ پھر جب چڑھائی پر آئے تو چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر آگئے۔ مروہ پر بھی اسی طرح کیا جس طرح صفا پر کیا تھا (یعنی دعا وغیرہ) پھر جب آخری چکر پر مروہ پہنچے تو فرمایا: "اگر مجھے پہلے ہی علم ہوتا اپنے معاملہ کا جو بعد میں علم میں آیا تو میں ھدی نہ ساتھ لاتا اور اس احرام (حج) کو عمرہ کا کر لیتا، لہٰذا تم میں سے جس کے پاس ھدی نہیں ہے وہ احرام کھول دے اور اس احرام کو عمرہ کا کرلے۔

یہ سن کر سراقہ بن جعشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا یہ حکم ہمارے اسی سال کے ساتھ مخصوص ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنی (دونوں ہاتھوں کی) انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسایا اور دوبارہ فرمایا: "عمرہ، حج میں داخل ہو گیا، نہیں بلکہ یہ

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے"۔ [1]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یمن سے نبی اکرم ﷺ کے "بدنہ" (قربانی کے اونٹ) لے کر آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ وہ بھی انہی لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے احرام کھول دیا تھا، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھیں اور سرمہ بھی لگائے ہوئے تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر ناگواری کا اظہار کیا ان سے تو فرمانے لگیں:

"میرے والد (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے اس کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عراق میں جب تھے تو فرماتے تھے کہ میں (حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ جواب سن کر) رسول اللہ ﷺ کے پاس فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غصہ کرتا ہوا گیا اس بات کی وجہ سے جو انہوں نے کی تھی (احرام کھولنے کی) پوچھنے کو وہ بات جو انہوں نے مجھ سے ذکر کی (کہ حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا تو یہ معلوم کرنے کو کہ کیا آپ ﷺ ہی نے انہیں احرام کھولنے کا حکم فرمایا ہے؟) چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلادیا کہ میں نے اس وجہ سے ان پر ناگواری کا اظہار کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) سچ کہا اس نے سچ کہا۔ جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ نیت کی تھی: اے اللہ! میں اسی نیت سے تلبیہ کہتا ہوں جس نیت سے رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے ساتھ تو ہدی ہے (اس لئے میں تو حلال نہیں ہو سکتا اور چونکہ تم نے بھی اپنی نیت کو میری نیت کے تابع کر دیا ہے) لہٰذا تم بھی حلال نہیں ہو گے۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اونٹ جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے اور وہ اونٹ جو حضور علیہ السلام ساتھ لائے تھے مل کر سو ہو گئے تھے، پھر سب لوگ تو حلال ہو گئے اور انہوں نے "قصر" کر لیا، سوائے نبی اکرم ﷺ اور ان لوگوں کے جن کے پاس ہدی تھی۔

یوم الترویہ (یعنی ۸ ذی الحجہ) کو سب نے منیٰ کا رخ کیا اور حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے (اور منیٰ پہنچے) اور وہاں ظہر، عصر،

[1] مقصد یہ ہے کہ فسخ الحج الی العمرہ کی ہمیشہ کے لئے اجازت ہے۔

ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ ظُعُنٌ يَجْرِينَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ يَصْرِفُ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ حَتّٰى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ

فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں۔ (اگلے روز فجر کی نماز پڑھنے کے بعد) کچھ دیر مزید ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔

پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ بالوں کا بنا ہوا ایک قبّہ (خیمہ) نمرہ (ایک مقام ہے میدانِ عرفات میں جہاں آج کل مسجدِ نمرہ ہے) میں لگا دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، قریش کو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ مشعر الحرام کے پاس ہی وقوف کریں گے (اس سے مراد وقوف عرفہ ہے) جیسے کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ اسے عبور کر کے عرفات تک آ گئے، وہاں اترے اور جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ ﷺ کے حکم پر قصواء (اونٹنی) کا کجاوہ کسا گیا، پھر آپ وادیٔ عرفات کے درمیان میں تشریف لائے اور لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”بے شک تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت، اس ماہ (ذی الحجہ) کی حرمت اور اس شہر (حرام) کی حرمت۔ خبر دار! جاہلیت کا ہر کام میرے ان قدموں کے تلے روندا جا چکا، جاہلیت میں کئے گئے خون بھی ضائع اور بے کار ہو گئے، اور سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن الحارث کا خون ہے جو بنو سعد میں رضاعت پا رہا تھا اور ھذیل نے اسے قتل کر دیا تھا، جاہلیت کا سود بھی ضائع کر دیا گیا۔ سب سے پہلا سود جو میں ختم کرتا ہوں اپنے خاندان کے سود میں وہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود ہے کہ وہ سب کا سب ختم کر دیا گیا (یعنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو سود دوسروں کے ذمہ تھا وہ سب معاف کر دیا گیا)۔

اللہ سے ڈرو خواتین کے بارے میں کہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان اور پناہ سے لیا ہے (یعنی ان کی نگہداشت اور تحفظ یہ تمہاری ذمہ داری ہے) اور اللہ کے کلمہ کی بنیاد پر تم نے اپنے لئے ان کے ستر کو حلال کیا ہے، تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بستروں کو تمہارے ناپسندیدہ لوگوں سے بچائیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں تم مار سکتے ہو، ایسی مار جو تکلیف دِہ نہ ہو، اور تمہارے اوپر ان کا حق یہ ہے کہ انہیں نان نفقہ، کپڑے دستور کے مطابق دیتے رہو، اور میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں

کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ وہ کتاب اللہ ہے، اور تم سے (آخرت میں) میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو کیا کہو گے؟ سب نے عرض کیا: ہم یہ گواہی دیں گے کہ بے شک آپ نے (اللہ کا) پیغام پہنچادیا، رسالت کا حق ادا کردیا، اور امت کی خیر خواہی (کا حق ادا کردیا)۔ آپ ﷺ نے انگشتِ شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور لوگوں کی طرف جھکا کر اشارہ فرماتے ہوئے تین بار فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا"۔ پھر اذان و اقامت ہوئی، آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہہ کر عصر کی نماز پڑھی، دونوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا (سنتیں وغیرہ) پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور "موقِف" پر تشریف لائے (وہ مقام جہاں آپ ﷺ نے وقوف فرمایا) قصواء اونٹنی کا پیٹ چٹانوں کی طرف کردیا اور راہ گذر (پگڈنڈی) کو اپنے سامنے کرلیا اور قبلہ رخ ہو کر مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ غروب آفتاب (قریب) ہو گیا زردی بھی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی حتیٰ کہ سورج کی ٹکیا غائب ہو گئی۔ آپ ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے اور قصواء پر اس کی مہار اتنی تنی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوہ کی "مَورِک" سے لگ گیا تھا۔ اور آپ ﷺ ہاتھ کے اشارہ سے کہہ رہے تھے: اے لوگو! سکون سے رہو، سکون اختیار کرو، جب بھی کوئی ریت کا ٹیلا راہ میں آتا تو کچھ دیر کو مہار ڈھیلی چھوڑ دیتے، یہاں تک کہ وہ ٹیلہ پر چڑھ جاتی (اسی طرح سفر کرتے کرتے) آپ ﷺ مزدلفہ تشریف لائے، وہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھیں۔ دونوں کے درمیان کچھ تسبیح وغیرہ بھی نہیں پڑھی۔ پھر طلوعِ فجر تک رسول اللہ ﷺ نے آرام فرمایا، فجر کے وقت جب صبح خوب روشن ہو گئی تو نماز پڑھی اذان و اقامت کے ساتھ۔ اس کے بعد پھر قصواء (اونٹنی) پر سوار ہوئے، مشعرِ حرام آئے اور قبلہ رو ہو کر وہاں دعا، تکبیر و تہلیل و بیان توحید میں مشغول رہے، اور خوب اچھی طرح روشنی ہونے تک وہاں ٹھہرے رہے، بعد ازاں وہاں سے طلوعِ آفتاب سے قبل روانہ ہوئے تو فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا، فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت خوب صورت

بالوں والے، گورے چٹے اور گھبرو مرد تھے، جب رسول اللہ ﷺ وہاں سے چلے تو وہاں سے اونٹوں پر سوار عورتوں کا ایک گروہ گزرا۔ فضل ان کی طرف دیکھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک فضل کے چہرہ پر رکھ دیا (تاکہ نامحرم کو نہ دیکھیں) لیکن فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا اور دیکھنے لگے (انہی عورتوں کی طرف) رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ فضل کے چہرہ پر دوسری طرف سے کر دیا تو فضل منہ پھیر کر دوسری طرف دیکھنے لگے۔ ❶

یہاں تک کہ آپ ﷺ وادیٔ محسر کے درمیان آگئے، تھوڑی دیر چلے پھر درمیانی راستہ پر گامزن ہوگئے جو جمرۂ کبریٰ (بڑے شیطان) کی طرف نکلتا تھا، جمرۂ کبریٰ پر آکر درخت کے پاس سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، ہر کنکری ٹھیکری کی مانند تھی۔ آپ ﷺ نے وادی کے درمیان سے رمی فرمائی۔ پھر قربان گاہ (منحر) کو لوٹے، جہاں اپنے دستِ مبارک سے ۶۳ اونٹ نحر (قربانی) فرمائے، باقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائے تو بقیہ (۳۷) اونٹ انہوں نے قربان کئے۔ اور آپ ﷺ نے انہیں اپنی ہدی میں شریک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ہر اونٹ کا گوشت لینے کا حکم فرمایا چنانچہ ہر ایک کا گوشت کا ٹکڑا لیا گیا، ایک دیگ میں ڈال کر اسے پکایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا گوشت کھایا، شوربہ پیا، پھر رسول اللہ ﷺ (سواری پر) سوار ہوئے اور بیت اللہ جا کر طواف افاضہ (طوافِ زیارت) کیا۔ ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی، پھر بنو عبد المطلب کے پاس آئے کہ وہ زمزم پر سقایہ کر رہے تھے (یعنی لوگوں کو زمزم پلا رہے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبد المطلب! پانی کا ڈول بھر کر نکالو اور اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہو تا کہ لوگ تمہارے پلانے اور سقایہ پر ہجوم کر دیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر پانی نکالتا، چنانچہ انہوں نے ایک ڈول بھر کر نکالا تو آپ ﷺ نے اس میں سے نوشِ جاں فرمایا۔ ❷

---

❶ یہ نبی اکرم ﷺ کا ایک خاص طرزِ تعلیم تھا چونکہ فضل آپؐ کے ابنِ عم اور آپ سے بے تکلف تھے اس لئے آپ نے اپنے ہاتھ سے انہیں روک دیا لیکن نہ جھڑکا نہ ڈانٹا بلکہ شفقت اور بے تکلفی کا اظہار کرتے ہوئے عملاً انہیں روک دیا۔

❷ نبی مکرم ﷺ کے حجۃ الوداع کی کیفیت پر مشتمل یہ طویل حدیث بے شمار فوائد کو جامع ہے، متعدد مسائل کے شرعی احکام جو متعلق ہیں حج سے اس حدیث سے معلوم ہوتے ہیں، حتیٰ کہ ابو بکرؒ بن منذر نے اس حدیث سے حاصل شدہ فوائد پر ایک کتاب لکھی ہے۔ ان میں سے چند ضروری فوائد و مسائل ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں: ......(جاری ہے)

۶۸۶...... و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَعِيلَ

۶۸۶......اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی کا مضمون منقول ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ (جاہلیت کے زمانہ میں) عربوں میں دستور تھا کہ ایک شخص ابوسیارہ انہیں ایک ننگے گدھے پر بیٹھا مزدلفہ ہی سے لوٹا کر لے جاتا تھا (اور عرفات نہ جانے دیتا تھا) جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ کو

(گذشتہ سے پیوستہ)

پہلا فائدہ تو یہ حاصل ہوا کہ اہلِ بیتِ کرام کی تعظیم و تکریم ضروری ہے۔ حضرت جابرؓ نے حسینؓ بن علیؓ کے پوتے کی بھی تعظیم کی ان کے سر پر دست شفقت پھیرا۔

دوسرا فائدہ یہ کہ اپنے ملاقاتیوں اور ملنے والوں سے محبت اور تکریم سے پیش آنا اور ان سے کسی قدر بے تکلف ہونا کہ وہ کوئی بات بلا جھجک پوچھ سکیں جیسے حضرت جابرؓ نے محمدؒ بن علی کے ساتھ کیا۔

تیسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ اعمیٰ (نابینا) کی امامت جائز ہے۔ کہ جابرؓ نابینا تھے انہوں نے امامت کی۔ اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی مسلک ہے۔ الّا یہ کہ اگر نابینا کے بارے میں یہ معلوم ہوا کہ وہ عدم بصارت کی بناء پر حصولِ پاکیزگی میں غفلت یا لاپروائی برتتا ہے تو پھر اس کی امامت مکروہ ہے۔

چوتھا فائدہ یہ کہ حائضہ عورت کے لئے یا نفاس والی خاتون کے لئے احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا مستحب ہے۔

پانچویں یہ کہ رکعتیں عندالاحرام یعنی احرام باندھتے وقت دو رکعات پڑھنا مستحب ہے۔ اکثر علماء کا یہی مسلک ہے۔

ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ جو بات حضور اقدس ﷺ کی لائی ہوئی ہے اور آپ کا اس پر عمل ہے اسی کو اختیار کرنا ضروری ہے کہ دین درحقیقت وہی ہے کیونکہ جابرؓ نے فرمایا کہ آپؐ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور آپؐ اس کے معنی و مطالب خوب بہتر جانتے تھے۔ لہٰذا آپؐ کی تعلیمات کے برخلاف کوئی شخص اگر خالص عقل کی بنیاد پر یا اپنی رائے سے کوئی بات لائے گا تو وہ ہرگز قابلِ قبول نہیں۔

رمل کے معنی اکڑ کر چلنا ہر وہ طواف جس کے بعد سعی ہو اس کے ابتدائی تین چکروں میں اکڑ کر چلنا یعنی رمل کرنا مسنون ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طواف فرمایا تھا تو کفار پر اپنی طاقت و قوت کا اظہار کرنے کے لئے اکڑ کر چلے تھے لہٰذا یہ عمل مسنون قرار دیا گیا۔

اس حدیث میں نبی علیہ السلام کے خطبہ کا بھی ذکر ہے۔ یہاں اس خطبہ کی چند باتیں مذکور ہیں پورا خطبہ احادیث کی دوسری کتب میں مذکور ہے۔ یہ خطبہ حجتہ الوداع درحقیقت ایک مسلمان کو اس کی پوری زندگی کا نظامِ حیات عطا کرتا ہے۔ اس میں پہلی بات تو یہ فرمائی کہ تمہارے خون، اموال اور عزت و آبرو ایک دوسرے پر حرام کردی گئیں، جس طرح کہ اس دن (یومِ عرفہ) کی حُرمت، اس شہر (مکہ مکرمہ) کی حرمت اور اس ماہ ذی الحجہ کی حرمت ہے۔ چونکہ اہلِ عرب میں باہمی لڑائیاں اور معمولی باتوں پر ایک دوسرے کی جان لے لینا، مال لوٹ لینا، عزت و آبرو پر حملہ کردینا کوئی بڑی بات نہ تھی اسلام نے آکر اسے روکا تھا لیکن اس موقع پر حضور علیہ السلام نے انہیں وضاحت سے بتلادیا کہ یہ سب تمہارے لئے حرام ہے۔ ان کے نزدیک شہر حرام (مکہ کی بھی بڑی حرمت تھی، اسی طرح اشہر حج کی اور عرفہ کے دن کی بھی بے حد حرمت مسلّم تھی لہٰذا آپؐ نے فرمایا کہ جس طرح تم ان کا احترام کرتے ہو اسی طرح مسلمان کی جان، مال اور عزت و آبرو کا احترام بھی تمہارے اوپر فرض ہے۔

اور فرمایا کہ "جاہلیت کی ہر بات اور ہر طریقہ میرے قدموں تلے روندا گیا" اب جاہلی رسوم و رواج کا زمانہ ختم ہوگیا۔ جس سے مراد یہ ہے کہ جاہلیت کی جتنی باتیں اس عرب معاشرہ میں رائج تھیں اور اسلام کے احکامات کے خلاف تھیں سب منع کردی گئیں، مثلاً غیر انسانی معاشرت، غیر اخلاقی عادتیں، ظالمانہ لین دین وغیرہ۔

اسی خطبہ میں آپ نے خواتین کے حقوق سے متعلق بے حد اہم باتیں بیان فرمائیں چونکہ اسلام سے قبل خواتین کو عرب معاشرہ میں ایک "معاشرتی جانور" سے زیادہ اہمیت نہ تھی اور حضور علیہ السلام نے خود دیکھا تھا کہ کس طرح ان کے یہاں عورت...... (جاری ہے)

وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلَى حِمَارٍ عُرْيٍ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثَمَّ فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ

عبور کر کے آگے بڑھے مشعرِ حرام کی طرف تو قریش کو یقین تھا کہ آپ ﷺ کی منزل مشعر حرام ہی ہے۔ آپ ﷺ اس سے آگے نہ بڑھیں گے لیکن آپ ﷺ مشعرِ حرام سے بھی آگے بڑھ گئے اور ان کے اس یقین سے کوئی تعرض نہ کیا اور عرفات پہنچ کر سواری سے نزول فرمایا۔

۶۸۷...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَاهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

۶۸۷......اس سند سے بھی یہی حدیث کا مضمون مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے یہاں پر قربانی کی ہے اور پورا منیٰ قربان گاہ ہے (یعنی پورے منیٰ میں کہیں بھی قربانی ہو سکتی ہے) لہٰذا اپنے اپنے پڑاؤ میں قربانی کرو، اور میں نے تو اس جگہ (جبلِ رحمت کے دامن میں) وقوف کیا ہے لیکن پورا عرفات وقوف کی جگہ ہے (کہیں بھی کر سکتے ہو) اس طرح میں نے (مشعرِ حرام پر مزدلفہ میں) وقوف کیا لیکن پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔

۶۸۸...... وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ

۶۸۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر اس کا استلام فرمایا پھر اپنی دائیں طرف کو چلے (طواف کا آغاز فرمایا) تین چکر میں رمل

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے حقوق کی پامالی اور غیر انسانی مظالم اس پر ہو رہے ہیں لہٰذا آپ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ انہیں اپنی عورتوں کے متعلق بہترین رویہ اختیار کرنے، ان کے حقوق کی پاسداری کرنے اور انہیں معاشرہ میں باعزت مقام عطا کرنے کی نہایت تاکید فرمائی۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کی اجتماعی اخروی فلاح کے لئے ایک تیر بہدف اور مکمل نسخہ بتلا دیا کہ اگر تم ہدایت پر رہنا چاہتے ہو تو اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھو، گمراہی و ضلالت سے بچنا چاہتے ہو تو قرآن کی رسی کو تھام کر چلو جس میں شعبہ ہائے حیات کے ہر پہلو سے متعلق تعلیمات ہیں۔

ایک مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفہ کے دن آپ ؐ نے ظہر و عصر ملا کر پڑھی اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یوم عرفہ میں حجاج کے لئے ظہر و عصر ملا کر پڑھنا ضروری ہے۔ البتہ اس کے سبب میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس جمع کا سبب "حج و نسک" ہے جب کہ شوافعؒ کے نزدیک اس کا سبب "سفر" ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عرفات میں ظہر و عصر کے جمع کرنے کے لئے چھ شرائط ہیں: ۱۔ حج کا احرام ہو ۲۔ ظہر کو پہلے اور عصر کو بعد میں پڑھا جائے ۳۔ یوم عرفہ ہو زوال کے بعد کا وقت ہو ۴۔ وادیٔ عرفات ہو ۵۔ دونوں نمازیں باجماعت ہوں ۶۔ امام اعظم ہو یا اس کا نائب ہو جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک صرف پہلی چار شرائط ضروری ہیں آخری دو نہیں۔ اور یہ دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ہوں گی۔

یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ عرفات میں بعد نمازِ عصر وقوف یعنی کھڑے رہنا غروب تک افضل ہے۔

یہ حدیث سینکڑوں مسائل اور فوائد پر مشتمل ہے جن کی تصریح و وضاحت کا یہ موقع نہیں کتب فقہ میں اس کی تفصیلات دیکھی جا سکتی ہیں۔

ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

(اکڑ کر چلنا) فرمایا اور چار میں معمول کی رفتار پر چلے۔

۶۸۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ "ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ"

۶۸۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش اور ان کے دین پر چلنے والوں کا طریقہ یہ تھا کہ مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے (عرفات نہ جاتے تھے) اور ان کا نام حُمس رکھا جاتا تھا، جب کہ تمام قبائلِ عرب عرفات میں وقوف کرتے تھے۔

جب اسلام کا ظہور ہوا تو اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آئیں اور وہاں وقوف فرمائیں۔ پھر وہاں سے (وقوف سے فارغ ہو کر غروب آفتاب کے بعد) لوٹیں (مشعرِ حرام کی طرف) چنانچہ اللہ عزّ وجل کے ارشاد "ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ الآية" کا یہی مطلب ہے کہ "تم لوٹو اس جگہ جہاں سے سب لوگ یعنی دوسرے قبائل عرب لوٹتے ہیں۔ ❶

۶۹۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوا يَطُوفُونَ عُرَاةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُونَ عَرَفَاتٍ

۶۹۰...... ہشام اپنے والد (عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اہلِ عرب بیت اللہ کا طواف برہنہ ہو کر کرتے تھے، سوائے حُمس کے اور حُمس سے مراد قریش اور ان کی اولادیں تھیں چنانچہ لوگ برہنہ طواف کیا کرتے تھے سوائے ان کے جنہیں حُمس کپڑے دے دیا کرتے تھے تو مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں۔

قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ "ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ" قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ

اور حُمس مزدلفہ سے نہ نکلتے تھے جب کہ تمام لوگ عرفات تک پہنچتے تھے۔ ہشامؒ کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حُمس وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ عزّ وجل نے آیت نازل فرمائی: ثُمَّ أَفِيضُوا الخ۔ لوگ عرفات سے واپس ہوتے تھے جب کہ حُمس مزدلفہ ہی سے واپس ہو جاتے تھے کہتے تھے کہ ہم حرم سے باہر نہ نکلیں گے لیکن پھر جب یہ آیت (افیضوا من

❶ قریش کی عادت تھی کہ جب حج کے لئے آئے تو عرفات کے بجائے مزدلفہ میں وقوف کرتے جب کہ دوسرے تمام عرب قبائل عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ اور وجہ اس کی یہ تھی کہ قریش کہتے تھے ہم اہلِ حرم ہیں اور ہم حرم کی حدود سے باہر نہ نکلیں گے کیونکہ مزدلفہ حرم میں ہے اور عرفات خارج حرم ہے اس لئے وہ مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اسی بناء پر اہلِ عرب قریش کو حُمس کہتے تھے یعنی متشدد اور سختی کرنے والے۔ اسلام نے آکر اس روایت کو توڑا اور حضور علیہ السلام نے عرفات میں وقوف فرمایا۔

الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ "أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ" رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ

حیث افاض الناس) نازل ہو گئی تو وہ عرفات ہی تک لوٹ آئے۔

٦٩١...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ

۶۹۱...... محمدؒ بن جبیرؒ بن مطعم اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں اپنے ایک اونٹ کی جسے میں گم کر بیٹھا تھا تلاش میں عرفہ کے دن نکلا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ساتھ دیکھا کہ عرفہ میں وقوف فرما رہے ہیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! یہ تو حُمس والے ہیں (کیونکہ حضور ﷺ بھی قریش میں سے تھے) ان کو کیا ہوا کہ یہاں آگئے۔ جب کہ قریش حُمس میں سے شمار ہوتے تھے۔

باب-۸۹ باب جواز تعليق الاحرام وهو ان يحرم باحرام كاحرام فلان فيصير محرما باحرام مثل احرام فلان في نسخ التحلل من الإحرام والأمر بالتمام

احرام میں یہ نیت کرنا کہ "جو فلاں کا احرام ہے وہی میرا بھی" جائز ہے

٦٩٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي أَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَدْ أَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَحِلَّ قَالَ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ

۶۹۲...... ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس وادئ بطحا (مکہ) میں آیا تو آپ اونٹ بٹھائے تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تو نے حج کی نیت کرلی؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا: تم نے کیا نیت کی تھی؟ (احرام باندھتے وقت) میں نے کہا کہ میں نے یہ نیت کی لبیك بالإ هلال كإ هلال النبی ﷺ یعنی جو نیت نبی ﷺ کی وہی میری بھی (میں بھی اسی نیت سے تلبیہ کہتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: بہت اچھے۔ بیت اللہ کا طواف کرو، صفا مروہ کے چکر لگاؤ، اور پھر حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ اور بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکال دیں۔ پھر (یوم الترویہ ۸ ذی الحجہ) کو میں نے حج کی نیت کی۔ چنانچہ میں لوگوں کو بھی یہی فتویٰ دیا کرتا تھا کہ (بغیر ھدیٰ جو مکہ آئے وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر (۸ ذی الحجہ کو) دوبارہ حج کا احرام باندھے، یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو ایک شخص نے مجھ سے کہا اے ابو موسیٰ یا کہا کہ اے عبد اللہ بن قیس! اپنے بعض فتووں سے ذرا

الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ

رک جاؤ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ امیر المؤمنین نے مناسکِ حج کے بارے میں ایک نئی بات کہی ہے تمہارے بعد۔ چنانچہ میں نے لوگوں سے کہہ دیا کہ اے لوگو! جنہیں میں نے فتویٰ دیا ہے (احرام کھولنے کا) وہ ذرا ٹھہر جائیں کیونکہ امیر المؤمنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، لہٰذا جو وہ کہیں انہی کی اقتدا کرو۔

جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو میں نے ان سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا:

"اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلیں تو وہ ہمیں حج و عمرہ کی تکمیل کا حکم دیتی ہے وأتمّوا الحجّ والعمرة لله اور اگر ہم اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کو لیں تو رسول اللہ ﷺ کا عمل تو یہ ہے کہ آپ ﷺ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک کہ ھدیٰ اپنے مقام پر نہ پہنچ گئی۔ ❶

٦٩٣...... و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۶۹۳...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

٦٩٤...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۹۴...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ بطحاء میں اونٹ کو بٹھائے تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا نیت کی؟ میں نے عرض کیا میں نے وہی نیت کی جو اللہ کے نبی ﷺ نے کی ہے؟ فرمایا: تو کیا تم ہدیٰ لائے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں! فرمایا کہ اچھا تو پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا

---

❶ فائدہ...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس سلام سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ آپؓ فسخ الحج إلى العمرة کا انکار کر رہے تھے۔ لیکن قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کا تمتع سے روکنا بسبب انکار کے نہ تھا بلکہ یہ آپؓ کو اس وجہ سے پسند نہ تھا جسے آگے حدیث میں ذکر کیا ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ لوگ عورتوں سے جماع کریں درختوں کے سائے میں اور پھر صبح کو احرام باندھ کر حج کے لئے نکلیں تو ان کے سروں سے پانی ٹپک رہا ہو۔ لہٰذا تمتع یا فسخ الحج إلى العمرہ کو حضرت عمرؓ بھی مشروع جانتے تھے لیکن بایں وجہ پسند نہ فرماتے تھے جیسے کہ آپؓ نے فرمایا: قد علمت أنّ النبي قدفعلهٗ ..... الخ، لیکن اس پر اشکال ہوتا ہے کہ جب ایک عمل کو حضور علیہ السلام نے کیا ہے تو حضرت عمرؓ محض اپنے رائے سے کیسے اس سے منع کرتے تھے؟ علامہ عثمانیؒ صاحب اعلاء السنن نے اس کا جواب دیا ہے کہ اصل میں حضرت عمرؓ تمتع اصطلاحی سے منع نہ فرماتے تھے بلکہ "فسخ الحج إلى العمرہ" سے منع فرماتے تھے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ جاہلیت میں عربوں میں یہ عقیدہ تھا کہ ایام حج میں عمرہ نہیں کر سکتے' نبی ﷺ نے اس کی تردید کرتے ہوئے حکم فرمایا کہ جو ھدی ساتھ نہیں لایا وہ عمرہ کرلے۔ لیکن یہ صرف صحابہ کرامؓ کے ساتھ صرف اسی سال کے لئے خاص تھی۔ لیکن بعض لوگ یہ سمجھنے لگے تھے کہ سب کے لئے ہمیشہ جائز ہے چنانچہ حضرت عمرؓ اس سے منع فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ سب کے لئے جائز نہیں بلکہ مخصوص تھا صحابہ کرامؓ کے ساتھ اسی سال۔ واللہ اعلم (درس ترمذی ۷۹'ص ۸۰ ج ۳)

قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ

قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ "وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ" وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلام فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ

مروہ کی سعی کر کے حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ پھر اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر میں کنگھا کر دیا اور میرا سر دھودیا۔ چنانچہ میں لوگوں کو اس کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادوار میں یہی فتویٰ دیا کرتا تھا کہ (جو لوگ ھدی کا جانور ساتھ نہ لائے ہوں وہ عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور یوم الترویہ کو دوبارہ احرام باندھیں حج کا) تو میں حج کے موسم میں کھڑا ہوا تھا تو ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ نہیں جانتے کہ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے احکام کے بارے میں کیا حکم فرمایا ہے میں نے کہا: اے لوگو! جن کو میں نے کسی چیز کے بارے میں فتویٰ دیا ہے وہ لوگ باز رہیں کیونکہ امیر المؤمنین تمہاری طرح آنے والے ہیں تم انہیں کی اقتداء کرو۔ پھر جب حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ آپ نے حج کے بارے میں کیا حکم نافذ کیا ہے؟ حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلیں تو وہ ہم کو حج و عمرہ کی تکمیل کا حکم دیتی ہے **واتموا الحج والعمرة للّٰه** اور اگر ہم سنت رسول اللہ ﷺ کو لیں تو رسول اللہ ﷺ کا عمل یہ ہے کہ آپ ﷺ حلال نہیں ہوئے جب تک کہ آپ ﷺ نے قربانی کو نحر نہیں فرمالیا۔

٦٩٥...... و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلالًا كَإِهْلالِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ

۶۹۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا:

"مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن بھیجا تھا (وہاں کا حاکم بنا کر) میں وہاں سے اس سال واپس آیا جس سال آپ ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا"۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو موسیٰ! تو نے کیا کہا تھا؟ جس وقت تو نے احرام باندھا؟ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا تھا کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرح تلبیہ پڑھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو ہدی لایا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا پھر تو چل اور بیت اللہ کا طواف کر، صفا مروہ کے درمیان سعی کر پھر حلال ہو جا (پھر آگے شعبہ اور سفیان کی روایت کی طرح مضمون بیان کیا)

٦٩٦...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ

۶۹۶...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ تمتع کا

ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَــنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ

فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا ذرا ٹھہر جاؤ۔ کیونکہ تم کو نہیں معلوم امیر المؤمنین نے تمہارے بعد مناسک میں کیا نئی بات کی ہے حتیٰ کہ ان سے ملاقات کرلو تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں پوچھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسا کیا ہے۔ لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ پیلو کے درختوں کے سائے میں اپنی عورتوں کے ساتھ شب بسری کریں اور پھر حج کو جائیں اس حال میں کہ ان کے سر ٹپک رہے ہوں پانی سے (جماع کر کے صبح غسل کریں اور فوراً ہی حج کیلئے نکل کھڑے ہوں یہ بات مجھے ناپسند ہے۔

باب-۹۰

باب جواز التمتعِ
تمتع کے جواز کا بیان

۶۹۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ كَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ

۶۹۷...... حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمتع سے منع فرماتے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمتع کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک بات کہی (جس کا علم راوی کو نہ ہو سکا) جواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ جانتے ہیں ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تمتع کیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں ٹھیک ہے لیکن اس وقت ہم خوف میں ہوتے تھے۔

۶۹۸...... وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْــنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَــدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِــهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۶۹۸...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ ہی کی طرح مضمون منقول ہے۔

۶۹۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْــنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْــنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْــنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَى

۶۹۹...... حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں "عسفان" کے مقام پر جمع ہوئے۔ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمتع سے ایام حج میں عمرہ سے منع فرماتے تھے۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: آپ ایک ایسے معاملہ کے متعلق جو آنحضرت ﷺ نے کہا ہے اسے منع کرنا چاہتے ہیں؟ عثمان

أَمْر فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَنْهى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ إِنِّي لا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأى عَلِيٌّ ذَلِكَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں تم چھوڑ دو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تو آپ کو چھوڑ نہیں سکتا۔اس کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دیکھا تو حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا۔(یعنی قران کا احرام باندھا)۔

۷۰۰...... و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُور وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِي اللهُ عَنْه

قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً

۷۰۰...... صحابی رسول حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حج کے دوران تمتع محمد ﷺ کے صحابہ کے ساتھ خاص تھا۔

۷۰۱...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِي اللهُ عَنْه قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ

۷۰۱...... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حج میں تمتع کی رخصت تھی۔

۷۰۲...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِي اللهُ عَنْه لا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ

۷۰۲...... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو تمتع کسی کیلئے جائز نہیں تھے سوائے ہمارے یعنی عورتوں سے متعہ کرنا اور حج میں تمتع کرنا۔

۷۰۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذَلِكَ

قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِي اللهُ عَنْه بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ

۷۰۳...... حضرت ابو رحمٰن بن ابی الشعثاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ابراہیم النخعی اور ابراہیم التیمی کے پاس آیا اور ان سے کہا میں نے اس حج و عمرہ دونوں کو جمع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ابراہیم النخعی نے کہا کہ لیکن تمہارے والد نے تو کبھی ایسا ارادہ نہیں کیا۔

قتیبہ کہتے ہیں کہ جریر نے ہم سے بیان عن ابراہیم التیمی عن ابیہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ وہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ربذہ کے مقام پر گزرے تو ان سے اس بات یعنی حج وعمرہ کے جمع کرنے کے بارے میں ان سے سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ وہ تو ہمارے لئے خاص تھا تمہارے لئے نہیں۔

۷۰۴...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ

۷۰۴...... مروان بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سلیمان التیمی

جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهَذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ

نے غنیم بن قیس کے حوالہ سے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے (غنیم نے) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمتع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے تو ایسا کیا ہے جب کہ اس دن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ کے گھروں میں تھے حالتِ کفر پر (یعنی ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے)۔

۷۰۵...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ

۷۰۵...... حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث منقول ہے اور ایک روایت میں انہوں نے فرمایا یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۰۶...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ

۷۰۶...... حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طریق کے ساتھ سابقہ دونوں حدیثوں کی طرح مضمون منقول ہے اور سفیان کی حدیث میں حج میں تمتع کے الفاظ ہیں۔

۷۰۷...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذَلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدُ مَا شَاءَ أَنْ يَرْتَئِيَ

۷۰۷...... حضرت مطرف کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ایک روز فرمایا کہ میں آج تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آج کے بعد بھی اس سے نفع دے۔ جان لو کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں کی ایک جماعت کو عشرۂ ذی الحج میں عمرہ کروایا۔ پھر کوئی آیت اس کے منسوخ ہونے کے بارے میں نازل نہیں ہوئی نہ ہی آپ ﷺ نے ﷺ سے منع فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس جہانِ فانی سے گذر گئے۔

آپ ﷺ کے بعد جس کا دل چاہے اپنی رائے سے جو چاہے کہے (لیکن اس کا تعلق حضور علیہ السلام سے کچھ نہ ہوگا)۔

۷۰۸...... و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرَ

۷۰۸...... حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے اور ابن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں فرمایا: پھر ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۰۹...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ

۷۰۹...... مطرف کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں ممکن

قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ

ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نفع دیں۔ وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کے درمیان جمع فرمایا پھر اپنی وفات تک اس سے منع نہیں فرمایا، نہ ہی اسے حرام قرار دینے کے بارے میں قرآن (کی کوئی آیت) نازل ہوئی۔ عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر سلام کیا جاتا تھا یہاں تک کہ جب میں نے داغ لیا (زخم کو) تو سلام کرنا چھوڑ دیا گیا۔ پھر میں نے داغنا چھوڑ دیا تو دوبارہ سلام کیا جانے لگا۔[1]

۷۱۰...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ

۷۱۰...... حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی طرح مضمون بیان فرمایا۔

۷۱۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثَكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي وَإِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

۷۱۱...... مطرفؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرض الموت میں انہیں بلا بھیجا۔ اور کہا کہ میں تم سے چند احادیث بیان کرتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے نفع عطا فرمائے، میرے بعد۔ اگر میں زندہ رہا (اور اس مرض سے صحت یاب ہو گیا) تو میرے نام سے یہ احادیث بیان مت کرنا اور اگر میں مر گیا تو تم چاہو تو بیان کر دینا۔ بے شک مجھ پر سلام کیا گیا ہے (فرشتوں کی طرف سے) اور بے شک اللہ کے نبی ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع فرمایا، پھر نہ ہی (اس کے منع کرنے کے بارے میں) کتاب اللہ نازل ہوئی نہ ہی نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا، اور اس شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ ہے)۔

۷۱۲...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا

۷۱۲...... مطرفؒ کہتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما، نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا پھر اس کے (منع کرنے کے بارے میں) قرآن بھی نازل نہیں ہوا۔
اس شخص نے (فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنی طرف سے جو چاہا کہہ دیا۔

---

[1] نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم نے لکھا ہے کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بواسیر کا مرض تھا اور شدید تکلیف کے باوجود صبر کرتے تھے تو ان کے صبر کی بناء پر ملائکہ ان کو سلام کیا کرتے تھے' پھر انہوں نے علاج کے طور پر زخم کو داغنا شروع کر دیا تو فرشتوں کی طرف سے سلام کیا جانا بند ہو گیا تھا لیکن جب انہوں نے داغنا بند کر دیا تو پھر سے دوبارہ سلام ہونے لگا۔

كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

۷۱۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

۷۱۳...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا اور اس بارے میں قرآن بھی نازل نہیں ہوا تو ایک آدمی نے اس بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۷۱٤ ...... وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ

۷۱۴...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کے ساتھ روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے (حج) تمتع فرمایا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ (حج) تمتع فرمایا۔

۷۱۵...... حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللهِ يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَاءَ

۷۱۵...... ابو رجاء کہتے ہیں کہ حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حصین نے فرمایا:

"متعہ حج (تمتع) کی آیت کتاب اللہ میں نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمتع کا حکم فرمایا۔ پھر کوئی آیت بھی نازل نہیں ہوئی جو تمتع کی آیت کو منسوخ کر دیتی اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اپنی وفات تک۔ اس شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۷۱٦...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ وَأَمَرَنَا بِهَا

۷۱۶...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طریق سے سابقہ حدیث ہی کا مضمون منقول ہے لیکن سوائے اس بات کے کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس (حج متعہ) کو کیا اور یہ نہیں کہا کہ حکم کیا ہم کو رسولِ خدا ﷺ نے اس کا (یعنی جیسے اوپر کی روایت میں حکم کا ذکر تھا ویسا اس روایت میں ذکر نہیں)۔

باب-۹۱ . باب وجوب الدم على المتمتع وأنه إذا عدمه لزمه صوم ثلاثة أيام فــــي الحج وسبعة إذا رجع إلى أهله

تمتّع کرنے والے پر قربانی واجب ہے

۷۱۷......حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ

۷۱۷...... حضرت سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے تمتع فرمایا حجۃ الوداع کے موقع پر کہ عمرہ کو حج میں ملادیا اور قربانی کی کہ آپ ﷺ ذوالحلیفہ سے ھدی کو ساتھ لے کر گئے تھے۔ ابتداء میں آپ ﷺ نے عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہا پھر حج کی نیت سے تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمتّع کیا عمرہ اور حج کو ملا کر۔ لوگوں میں سے بعض تو وہ تھے جو ھدی ساتھ لائے تھے، انہوں نے قربانی کی اور بعض وہ تھے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جو ھدی لایا ہے اس کے لئے کوئی وہ چیز حلال نہیں جو (احرام کی وجہ سے) حرام ہوگئی ہے اس وقت تک جب تک کہ اپنے حج سے فارغ ہو جائے۔ اور جو لوگ تم میں سے ھدی نہیں لائے انہیں چاہیئے کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی سے فارغ ہو کر قصر کرالے (بال چھوٹے کرالے) اور حلال ہو جائے۔ پھر (۸ ذی الحجہ کو) حج کا الگ سے احرام باندھے اور قربانی کرے اور جسے ھدی کا جانور نہ ملے (نہ میسّر ہو) تو ایام حج میں تین روزے رکھے اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رکھے۔ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف کیا۔ پہلے حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر سات میں سے پہلے تین چکر اچھل کر (اکڑ کر) کئے (رمل کیا) جب کہ چار چکروں میں عام چال سے چلے۔ طواف سے فارغ ہو کر بیت اللہ کے پاس مقام ابراہیم کے نزدیک دو رکعت پڑھیں۔ سلام پھیر کر آپ ﷺ مڑے اور صفا پر تشریف لائے۔ صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے پھر کوئی چیز اپنے اوپر حلال نہیں کی جس کو (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا تھا یہاں تک کہ اپنے حج سے فارغ ہو گئے اور ھدی کو قربان کر دیا یوم النحر (۱۰ ذی الحجہ کو) اور مشعر حرام سے لوٹنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا (طواف زیارت) پھر ہر وہ چیز حلال کر لی جو

اپنے اوپر حرام کرلی تھی۔
اور رہ وہ شخص جس کے پاس بھی ھدی تھی اور وہ ھدی لایا تھا اس نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

۷۱۸...... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۷۱۸...... حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ خبر دیتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے تمتع بالحج اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں کے تمتع بالحج کی روایت اسی طرح نقل فرمائی جس طرح کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

باب-۹۲ باب بيان أن القارن لا يتحلل إلا في وقت تحلل الحاج المفرد

باب ۸۸ جس وقت مُفرِد احرام کھولے گا اسی وقت قارِن بھی احرام کھولے گا

۷۱۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

۷۱۹...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زوجۂ مطہرۂ رسول ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: یارسول اللہ! کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ احرام کھول چکے ہیں جب کہ آپ ﷺ نے عمرہ سے فارغ ہو کر احرام نہیں کھولا؟ فرمایا کہ میں نے سر کے بالوں کو لیپ دیا ہے اور ھدی کے قلادہ ڈال دیا ہے لہٰذا جب تک قربانی نہ کرلوں حلال نہیں ہوں گا۔

۷۲۰...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهِ.

۷۲۰...... حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا کہ آپ ﷺ حلال نہیں ہوئے (آپ ﷺ نے فرمایا: میں ھدی ساتھ لایا ہوں جب تک قربانی نہ کرلوں حلال نہیں ہوں گا)۔

۷۲۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى

۷۲۱...... حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ حلال ہوگئے ہیں جب کہ آپ ﷺ ابھی تک اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنی ھدی کے قلادہ ڈال دیا ہے جب کہ اپنا سر بھی لیپ چکا ہوں لہٰذا جب تک حج کی قربانی نہ کرلوں حلال نہ ہوں گا۔[1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

أَحِلُّ مِنَ الْحَجِّ

۷۷۲...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ فَلا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

۷۷۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (پھر آگے) مالک کی حدیث کی طرح روایت نقل کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں حلال نہیں ہوں گا جب تک کہ قربانی نہ کرلوں۔

۷۷۳...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي

۷۷۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج کو حکم دیا کہ حلال ہو جائیں، تو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، آپ ﷺ کو حلال ہونے سے کیا مانع ہے؟ فرمایا کہ میں سر کو خطمی سے لیپ چکا ہوں اور ھدیٰ کے قلادہ ڈال چکا ہوں لہٰذا جب تک ھدیٰ کی قربانی نہ کرلوں حلال نہیں ہوں گا۔

باب-۹۳ باب بيان جواز التحلل بالإحصار وجواز القران

مُحصِر کے لئے حلال ہونا جائز ہے

۷۷۴...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ

۷۷۴...... نافعؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کی نیت سے نکلے، اور انہوں نے فرمایا کہ اگر میں روک دیا گیا بیت اللہ میں داخل ہونے سے تو ہم وہی کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کیا تھا۔

چنانچہ وہ نکلے، عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہا اور چل پڑے۔ جب بیداء کے مقام پر پہنچے تو اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ حج اور عمرہ دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ سر کو لیپنے سے مراد یہ ہے کہ سر کے بالوں پر کوئی لیس دار چیز مثلاً خطمی وغیرہ لگایا کرتے تھے جس سے بال جم جاتے تھے گرتے نہ تھے۔ چونکہ حالتِ احرام میں بالوں کا گرنا جنایت ہے لہٰذا اس سے بچنے کے لئے سر پر لیپ کیا کرتے تھے تاکہ بال جھڑیں نہیں۔

جب کہ ھدیٰ کے قلادہ سے مراد یہ ہے کہ اہل عرب میں دستور تھا کہ حج میں قربانی کے لئے جانور اپنے ساتھ لے جاتے تھے، اور ایک قافلہ میں کئی کئی جانور ھدیٰ کے ہوتے تھے۔ عربوں میں چونکہ لوٹ مار کا رواج تھا اور رہزن قافلوں کو لوٹ لیا کرتے تھے لیکن وہ بھی حرم کے جانور یعنی حرم میں قربانی کے لئے لائے جانے والے جانوروں کو کچھ نہیں کہتے تھے احترام حرم کی بناء پر لہٰذا لوگ اس بات کی علامت کے طور پر کہ یہ جانور حرم کی ھدیٰ ہے اس کے گلے میں مختلف اشیاء کا ہار ڈال دیتے تھے۔

الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَأَهْدَى

حج کو بھی عمرہ کے ساتھ واجب کر لیا ہے۔ پھر وہ نکلے یہاں تک کہ بیت اللہ میں آئے اور سات چکر لگا کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کی سات چکر لگا کر۔ اس سے زائد کچھ نہیں کیا اور یہی خیال کیا کہ یہی کافی ہے اور اس کے بعد قربانی کی۔

۷۲۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ

۷۲۵...... نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اور سالم بن عبداللہ دونوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس زمانہ میں جب حجاج بن یوسف (ظالم الامۃ) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنگ کے لئے مکہ آچکا تھا کہ اس سال اگر آپ حج نہ کریں تو آپ کا کوئی نقصان نہ ہوگا ہمیں اندیشہ ہے کہ لوگوں کے درمیان جنگ و قتال آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل نہ ہو جائے (کہ آپ بیت اللہ نہ جا سکیں لڑائی کی وجہ سے)۔

قَالَ فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے تو میں ویسا ہی کروں گا جیسا رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اس وقت جب کفار قریش آپ ﷺ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے تھے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) اور میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔

أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ خُلِّيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ تَلَا "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ

پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا ہے، چنانچہ وہ چل پڑے اور ذوالحلیفہ تک پہنچ گئے۔ ذوالحلیفہ میں عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہا پھر فرمایا: اگر میرا راستہ چھوڑ دیا گیا تو میں اپنا عمرہ پورا کروں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی حائل ہو گیا تو میں وہی کروں گا جیسا رسول اللہ نے کیا تھا اور میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی: لقد کان لکم الخ بے شک تمہارے واسطے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں بہترین نمونہ ہے" پھر چلے یہاں تک کہ جب بیداء کی پشت پر پہنچے تو فرمایا کہ حج و عمرہ دونوں کا ایک ہی معاملہ ہے۔ (کہ دونوں ہی کی نیت سے تلبیہ پڑھ سکتے ہیں) اگر میرے اور عمرہ کے درمیان (جنگ وغیرہ) حائل ہو گئی تو پھر میرے اور حج کے درمیان بھی رکاوٹ ہو جائے گی۔ میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے اور "قدید" کے

قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ

مقام پر ھدیٰ کا جانور خریدا۔ پھر حج و عمرہ دونوں کی نیت سے ایک ہی طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک ہی بار صفا و مروہ کی سعی کی۔ پھر دونوں سے حلال نہ ہوئے بلکہ حج سے فارغ ہو کر یوم النحر (قربانی کے دن) دونوں کا احرام کھولا۔

٧٢٦...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

٧٢٦...... نافعؒ کہتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حجاج بن یوسف ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کے لئے آیا اس سال حج کا ارادہ کیا۔ آگے سابقہ حدیث ہی کا مضمون بیان کیا۔ آخر میں یہ اضافہ ہے کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: جس نے حج و عمرہ کو اکٹھا کیا اس کے واسطے ایک ہی طواف (دونوں کے لئے) کافی ہے۔ اور جب تک دونوں سے (حج و عمرہ سے) فارغ نہ ہو جائے حلال نہ ہو"۔

٧٢٧...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً

ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلا وَاحِدٌ اشْهَدُوا قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

٧٢٧...... نافعؒ کہتے ہیں کہ جس سال حجاج بن یوسف، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کے لئے مکہ مکرمہ آیا، اس سال ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کا ارادہ کیا۔ ان سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان جنگ ہونے والی ہے اور ہمیں اندیشہ یہ دامن گیر ہے کہ آپ کو روک لیا جائے گا (حرم جانے سے) ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: "تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ کے عمل میں بہترین نمونہ ہے"۔ لہٰذا میں (روکے جانے کی صورت میں) وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا ہے۔

پھر ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلے، جب "بیداء" کی پشت پر پہنچے تو فرمایا: "حج و عمرہ دونوں کا ایک ہی معاملہ ہے (طواف و سعی عمرہ میں بھی ہے اور حج میں بھی) لہٰذا گواہ رہو میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے (نیت کر کے) اور ھدی کا جانور جسے قدید سے خریدا تھا ساتھ لیا پھر چل پڑے دونوں ہی کی نیت سے تلبیہ پڑھتے ہوئے یہاں تک کہ مکہ آئے، بیت اللہ کا طواف، صفا مروہ کی سعی کی۔ اس سے زائد کچھ نہیں کیا، نہ قربانی کی، نہ حلق نہ قصر کرایا، اور نہ ہی کسی چیز کو حلال کیا اپنے اوپر جسے (احرام باندھ کر) حرام کر لیا تھا۔ یہاں تک کہ یوم النحر جب آیا تو قربانی بھی کی اور حلق کروایا اور اپنے پہلے طواف ہی کو حج و عمرہ کے لئے کافی خیال کیا۔

اور ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ ❶

۷۲۸......حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ

۷۲۸......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی واقعہ نقل کیا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں کیا پہلی حدیث کے علاوہ میں جس وقت ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو بیت اللہ سے روک دینگے انہوں نے فرمایا: میں وہی کرونگا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ اور حدیث کے آخر میں یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا ہے جس طرح کہ لیث نے اس سے ذکر کیا ہے۔

باب-۹۴ باب في الإفراد والقران بالحجّ والعُمرة

افراد اور قران کا بیان

۷۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا

۷۲۹......حضرت نافعؒ، ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج افراد کی نیت سے تلبیہ کہا۔
ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے افراد کی نیت سے تلبیہ کہا۔

۷۳۰......وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا
قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

۷۳۰......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حج وعمرہ دونوں کی ایک ساتھ لبیک کہتے سنا۔
حضرت بکرؒ (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: کہ حضور ﷺ نے صرف حج کے لئے تلبیہ کہا تھا۔ میں پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا تو انہوں نے فرمایا کہ: تم تو شاید ہمیں بچہ سمجھتے ہو۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ الفاظ کہتے سنا:

لبیک عمرةً وحجًّا

---

❶ مذکورہ بالا روایات سے عنوان الباب بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ مُحصر یعنی اس شخص کے لئے جسے حدود حرم میں داخل ہونے سے یا مناسک کی ادائیگی سے روک دیا جائے تو اس کے لئے بغیر عمرہ یا حج کی ادائیگی کئے حلال ہونا اور احرام کھولنا جائز ہے۔ یہی بات ابن عمرؓ نے بیان کی کہ ایسی صورت میں ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ کا اسوہ موجود ہے کہ آپؐ صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کی رکاوٹ وبندش کی وجہ سے حرم میں داخل نہ ہوسکے اور حدیبیہ میں ہی حلق کرا کر احرام کھول دیا، لہٰذا مذکورہ روایات کی بناء پر محصر کے لئے یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم

۷۳۱...... وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا

۷۳۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے حج کا احرام باندھا تھا راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لوٹا اور میں نے ان کو خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ گویا ہم تو بچے تھے۔

باب-۹۵ باب ما يلزمُ من أحرم بالحج ثُم قدم مكة من الطواف والسعي

حاجی کے لئے طواف قدوم اور اس کے بعد سعی مستحب ہے

۷۳۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا

۷۳۲...... وبرہؒ کہتے ہیں کہ میں ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ کیا میرے لئے عرفات میں وقوف سے قبل بیت اللہ کا طواف کرنا درست ہے؟ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! اس نے کہا کہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کہتے ہیں کہ موقف عرفات آنے سے قبل بیت اللہ کا طواف مت کرو۔ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے حج فرمایا تو وقوفِ عرفات سے قبل بیت اللہ کا طواف کیا۔

لہٰذا اگر تم سچے ہو تو ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اختیار کرنے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کی بات کو اختیار کرنا زیادہ اولیٰ ہے۔

۷۳۳...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا

فَقَالَ وَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا

۷۳۳...... وبرہؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھا ہے کیا میں بیت اللہ کا طواف کر سکتا ہوں؟ انہوں نے پوچھا کہ طواف سے کیا مانع ہے؟ (یعنی ضرور کرو کوئی مانع نہیں ہے) اس نے کہا کہ میں نے ابنِ فلاں (ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دیکھا ہے کہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک آپ زیادہ محبوب ہیں ان کی بہ نسبت، ہم نے انہیں دیکھا کہ انہیں دنیا نے مبتلا کر دیا آزمائش میں۔

ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ہم میں سے یا تم میں سے کون ہے جسے دنیا نے آزمائش میں نہ مبتلا کیا ہو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ہم نے

دیکھا کہ آپ ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ لہٰذا اللہ اور رسول اللہ کی سنّت زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، فلاں کی سنت کی پیروی سے اگر تم سچے ہو (اس بات میں کہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا کہتے ہیں)۔

باب-۹۶ باب بيان المحرم بعمرة لا يتحل بالطواف قبل السعي وان المحرم بحج لا يتحل بطواف القدوم وكذلك لقارن

عمرہ کا احرام صرف طواف قبل سعی سے اور حاجی و قارن کا احراف صرف طواف قدوم سے نہیں کھل سکتا

۷۳۴...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۷۳۴...... عمروؒ بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جو عمرہ کے لئے آیا اور بیت اللہ کا طواف کیا لیکن صفا و مروہ کی سعی نہیں کی تو کیا وہ اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟
ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے (عمرہ کے لئے) تو بیت اللہ کے سات چکر لگائے، پھر مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعات پڑھیں، صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور "تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں ہی بہترین نمونہ ہے"۔

۷۳۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

۷۳۵...... اس سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ابن عیینہ کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

۷۳۶...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَيَحِلُّ أَمْ لَا فَإِنْ قَالَ لَكَ لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ

۷۳۶...... محمدؒ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ اہلِ عراق میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا کہ میرے لئے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زبیر سے یہ پوچھ لیجئے کہ ایک شخص نے جس نے حج کی نیت سے تلبیہ کہا تو کیا وہ صرف بیت اللہ کا طواف کر کے حلال ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ کہیں کہ حلال نہیں ہو سکتا تو ان سے کہنا کہ ایک شخص اس کا قائل ہے (کہ حلال ہو سکتا ہے)۔

أَهَلَّ بِالْحَجِّ إِلا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ فَقُلْ لَهُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذَلِكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ لا أَدْرِي قَالَ فَمَا بَالُهُ لا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي أَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لا أَدْرِي قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلا يَسْأَلُونَهُ وَلا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ

محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جس نے حج کی نیت سے تلبیہ پڑھا ہے وہ صرف حج ہی سے حلال ہوگا۔

میں نے کہا کہ ایک شخص اسی کا قائل ہے۔ فرمایا کہ بہت ہی بری بات کہتا ہے۔

پھر اس شخص سے میرا سامنا ہوا تو اس نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ساری بات اسے بتادی، اس نے کہا کہ ان سے یہ کہو کہ وہ شخص یہ بتلاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے، اور اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں نے بھی ایسا ہی کیوں کیا ہے۔ (حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین ہیں)

محمدؒ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں پھر عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا میں اسے نہیں جانتا۔ فرمایا کہ پھر وہ خود میرے پاس آکر کیوں نہیں پوچھ لیتا؟ میرا خیال ہے کہ وہ عراقی ہے۔ میں نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا کہ بے شک اس نے جھوٹ بولا۔ رسول اللہ ﷺ نے حج فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتلایا کہ آپ ﷺ نے سب سے پہلے مکہ آنے کے بعد وضو فرمایا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا تو انہوں نے بھی ابتداء طواف سے کی اور پھر اسے عمرہ نہیں بنایا۔ (متن میں لم یکن غیرہ، کے الفاظ پر قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ لفظ تصحیف ہے یعنی کاتب کی غلطی ہے اور اصل میں لفظ یہاں پر عمرۃ تھا۔ لیکن نعدیؒ نے فرمایا کہ لم یکن غیرہ، کے الفاظ ہی صحیح ہیں جس کا مطلب ہے کہ انہوں نے حج میں کوئی تبدیلی و تغیر نہیں کیا کہ احرام کھول دیا ہو طواف کر کے) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج فرمایا تو اسی طرح کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا تو میں نے انہیں دیکھا کہ انہوں نے سب سے پہلے طواف سے ابتداء کی، اس کے بعد اسے کسی نے تبدیل نہیں کیا۔ پھر

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں نے ایسا کیا، پھر میں نے اپنے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی ابتداءً سب سے پہلے طواف کیا بیت اللہ کا، پھر اس کو تبدیل نہیں کیا (عمرہ میں) پھر میں نے مہاجرین و انصار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا انہوں نے ایسا کیا اور پھر اسے تبدیل نہیں کیا۔ سب سے آخر میں جسے میں نے دیکھا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کہ انہوں نے صرف عمرہ کر کے اسے ناقص نہیں کیا۔ اور یہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ان کے پاس ہی موجود ہیں ان سے کیوں نہیں پوچھ لیتے۔ اور ان سے پہلے جتنے لوگ گذر چکے ہیں جنہوں نے مکہ میں قدم رکھا تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر وہ حلال نہیں ہوئے، اور میں نے اپنی والدہ (حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو اور اپنی خالہ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو دیکھا کہ وہ دونوں جب مکہ تشریف لاتیں تو بیت اللہ کا طواف کرتیں پھر احرام نہ کھولتیں اور مجھے میری والدہ نے بتایا کہ وہ اور ان کی بہن (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فلاں فلاں عمرہ کی نیت سے آئے اور جب حجر اسود کو چھوا تو سب حلال ہوئے (طواف وسعی سے فارغ ہو کر) اور اس عراقی نے جو کہا جھوٹ بولا۔

۷۲۷......حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ

۷۳۷...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ ہم احرام باندھ کر نکلے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ ھدی ہے وہ احرام ہی میں رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہیں وہ حلال ہو جائے۔ میرے ساتھ ہدی نہ تھی تو میں حلال ہو گئی، جب کہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ھدی تھی تو وہ حلال نہیں ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے کپڑے پہنے اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ان کے شوہر تھے) کے پاس جا بیٹھی تو انہوں نے فرمایا:

میرے پاس سے اٹھ جاؤ (کیونکہ وہ احرام میں تھے بطور احتیاط کہ کہیں شہوت سے میلان نہ ہو جائے اس لئے فرمایا) میں نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر ہے کہ میں تم پر کود پڑوں گی۔

۷۳۸...... وحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ

۷۳۸...... حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھے ہوئے آئے (پھر ابن جریج کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی) لیکن اس میں یہ ہے کہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھ سے دور ہو جاؤ، مجھ سے دور ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ مجھ سے ایسے ڈرتے ہو کہ میں آپ پر کود پڑوں گی۔

۷۳۹...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ صَلَّى اللهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ

قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللهِ

۷۳۹...... حضرت ابوالاسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے جو حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا، کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کیا کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بھی "حجون" کے مقام سے گذرتیں تو وہ ان سے یہ کلمات سنتے کہ: اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر رحمتیں نازل فرمائے، ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ اس مقام پر پڑاؤ کیا تھا اس زمانہ میں ہمارے بوجھ ہلکے سواریاں تھوڑی اور ہمارے توشے کم تھے۔ میں نے اور میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فلاں فلاں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرہ کیا تھا۔

جب ہم نے بیت اللہ کو چھوا (طواف و سعی سے فارغ ہو کر) تو ہم نے احرام کھول دیا۔ پھر شام کو حج کی نیت سے تلبیہ کہا۔

ہارون نے اپنی روایت میں عبداللہ کا نام نہیں لیا بلکہ صرف یہ کہا کہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ۔

۷۴۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا

۷۴۰...... حضرت مسلم القری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمتع حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اجازت دی۔ جب کہ ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمتع سے منع کیا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ موجود ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کی اجازت عطا فرمائی۔ لہٰذا ان کے پاس جا کر ان سے اس بارے میں پوچھو پھر ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو وہ تو ایک لحیم شحیم نابینا خاتون تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت فرمائی۔

٧٤١...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةَ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ

۷۴۱...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس روایت کے عبدالرحمٰن کے طریق میں صرف متعہ (تمتع) کا ذکر ہے۔ متعۃ الحج کا لفظ نہیں ہے۔ اور ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا ہے کہ حضرت مسلم قری نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ متعۃ الحج یا متعۃ النساء کہا۔

٧٤٢...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَلا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ

۷۴۲...... حضرت مسلم القری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے بہ نیتِ عمرہ تلبیہ کہا، جب کہ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بہ نیتِ حج تلبیہ کہا، پھر آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے وہ صحابہ جنہوں نے سُوقِ ھدی کیا تھا انہوں نے احرام نہیں کھولا باقی سب نے احرام کھول دیا۔ حضرت عبیداللہ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان میں سے تھے جو ہدی لائے تھے لہٰذا انہوں نے احرام نہیں کھولا۔

٧٣٤...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّا

۷۴۳...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت کی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ جن لوگوں کے پاس قربانی نہیں تھی وہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور ایک دوسرے آدمی تھے تو وہ دونوں حلال ہو گئے۔

باب-٩٧ باب جواز العُمرة في أشهُر الحجّ

حج کے مہینوں میں عمرہ کے جواز کا بیان

٧٤٤...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ

۷۴۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں اہلِ عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا روئے زمین کے تمام گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے اور وہ محرم کو صفر بنا ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ: جب (اونٹوں کی) پشتیں ٹھیک ہو جائیں، راہ سے نشاناتِ قدم (حجاج کے) مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ گذر جائے تو پھر عمرہ کرنے والے کیلئے عمرہ کرنا جائز ہے"۔ [1]

[1] محرم کے صفر بنانے کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ محرم اشہر حج میں سے ہے اور اشہر حج کا احترام دور جاہلیت میں بھی تھا تو وہ اشہر حج میں جنگ نہیں کرتے تھے۔ لیکن چونکہ ذی قعدہ ذی الحجہ اور محرم مسلسل تین ماہ حرمت والے آتے ہیں تو یہ ان سے برداشت نہ ہو تا تھا اور انہوں نے اسی سے بچنے کا بزعم خود یہ طریقہ نکالا تھا کہ "نسیئ" کیا کرتے تھے جس کے لفظی معنی مؤخر کرنے کے ہیں مقصد یہ...... (جاری ہے)

فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ

نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم چار ذی الحجہ کی صبح کو مکہ تشریف لائے حج کی نیت سے احرام باندھ کر۔ (مکہ پہنچ کر) آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ اس احرام کو عمرہ کا کرلیں (یعنی اس میں حج کے بجائے عمرہ کی نیت کرلیں) یہ حکم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بڑا بھاری محسوس ہوا (کیونکہ ان کے ذہنوں میں وہی عقیدۂ جاہلیت کا تصور تھا)۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کونسا حلال ہونا؟ فرمایا مکمل حلال ہو جانا (کہ احرام کی کوئی پابندی برقرار نہ رہے)۔

۷۴۵...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً

۷۴۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہ نیت حج تلبیہ کہا اور چار ذی الحجہ گذرنے کے بعد مکہ تشریف لائے۔ وہاں صبح کی نماز ادا فرمائی اور نماز سے فراغت کے بعد فرمایا: جس کا دل چاہے کہ اپنے سفر کو عمرہ کا کردے تو وہ اسے عمرہ کا کردے"۔

۷۴۶...... وحَدَّثَنَاه إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

أَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ وَأَمَّا أَبُو شِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُهِلُّ بِالْحَجِّ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ

۷۴۶...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کی روایت میں مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر چلے اور تمام روایتوں میں ہے کہ آپ ﷺ نے بطحاء میں پہنچ کر فجر کی نماز پڑھی سوائے جہضمی کی روایت کے کہ اس میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

۷۴۷...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ

۷۴۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دس میں سے چار دن

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہے کہ اگر محرم میں جنگ کرنی ہے تو وہ اعلان کر دیتے تھے کہ یہ محرم کا مہینہ صفر میں بدل گیا ہے لہٰذا اس میں جنگ جائز ہے اور صفر آتا تو کہتے یہ محرم ہے اور قرآن میں اسے شدید کفر قرار دیا گیا ہے۔ انما النسيئ زيادة فى الكفر الآية.
اونٹوں کی پشتوں کے ٹھیک ہونے سے مراد یہ ہے کہ اونٹ اتنے لمبے سفر اور مسلسل سواری کا بوجھ اٹھانے سے زخمی ہو جاتے تھے تو اہل عرب کہتے تھے کہ جب حج کو اتنا وقت گذر جائے کہ اونٹوں کی پشتیں ٹھیک ہو جائیں اور حجاج کے نقوش قدم اور آثار مٹ جائیں یا زخموں کے نشانات مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے یعنی وہ محرم جسے انہوں نے صفر بنا دیا تھا اور اصل صفر شروع ہو جائے تو عمرہ جائز ہوتا ہے۔

أبي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهما قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً

گذرنے کے بعد (مکہ) تشریف لائے، حج کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے، آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ اسے عمرہ کرلو۔

۷۴۸...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهما قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ بِذِي طَوًى وَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ إلا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ

۷۴۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز "ذی طوی" [1] کے مقام پر پڑھی اور چار تاریخیں ذی الحجہ کی گذرنے کے بعد تشریف لائے اور اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے احراموں کو عمرہ میں بدل دیں۔ اِلّا یہ کہ جس کے ساتھ ھدیٰ ہو (وہ نہ کرے)۔

۷۴۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۷۴۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ عمرہ ہے جس کے ذریعہ ہم نے تمتع کرلیا ہے (یعنی اس سے فائدہ اٹھایا ہے کہ ایک سفر میں ہی حج و عمرہ دونوں کرلیئے) سو جس کے ساتھ ھدیٰ نہ ہو تو وہ پورے طور پر حلال ہو جائے کیونکہ عمرہ، حج میں داخل ہو گیا قیامت کے دن تک کے لئے۔ [2]

۷۵۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

۷۵۰...... حضرت شعبہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو جمرہ الضبعی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ: میں نے تمتع کیا تو مجھے لوگوں نے اس سے منع کیا۔ میں ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے اس کے کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ میں چلا، بیت اللہ آیا، (اور حرم میں) سو گیا۔ خواب میں (دیکھا) کوئی میرے پاس آیا اور اس نے کہا "عمرہ مقبولہ اور حج مبرور (مقبول)"۔ میں پھر ابنِ عباس رضی اللہ

---

[1] نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کہاں سے باندھا تھا اور تلبیہ کہاں سے پڑھنا شروع کیا؟ اس بارے میں روایات مختلف ہیں۔ ظاہراً تو آپؐ نے ذوالحلیفہ میں احرام باندھا تھا جب کہ تلبیہ کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ مسجد ذی الحلیفہ سے نکلتے ہی تلبیہ پڑھا، بعض روایات میں ہے کہ مسجد میں ہی پڑھ لیا، بعض روایات میں ہے کہ "بیداء" کے مقام پر پڑھا۔ ابنِ عباسؓ کی روایت سے تمام روایات میں تطبیق یوں پیدا ہو جاتی ہے کہ آپؐ نے مذکورہ تمام مقامات پر تلبیہ پڑھا۔ جس نے جہاں سنا وہیں کے بارے میں روایت کر دیا۔ واللہ اعلم (درس)

[2] اس جملہ کا مطلب کہ "عمرہ، حج میں داخل ہو گیا قیامت تک کے لئے" جمہور محدثین کے نزدیک یہی ہے کہ چونکہ اہلِ جاہلیت اشہر حج میں عمرہ کرنا گناہ سمجھتے تھے اس کی تردید کے لئے آپؐ نے فرمایا کہ حج کے افعال کے ساتھ عمرہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ بعض حضرات نے اس کے معنی یہ بیان کئے کہ قرانِ کی طرف اشارہ ہے کہ افعال عمرہ، افعال حج میں داخل ہو گئے۔ واللہ اعلم

فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ

تعالیٰ عنہ کے پاس اور ان سے جو دیکھا تھا بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: "اللہ اکبر، اللہ اکبر، یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے"۔

باب-۹۸ باب وإشعار البدن وتقليده عند الإحرام

قربانی کے جانور کے "اشعار" اور "تقلید" کا بیان

۷۵۱ ..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ

۷۵۱ ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز "ذوالحلیفہ" میں ادا فرمائی، پھر اپنی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے دائیں کوہان کے اوپری پٹ حصہ پر زخم لگادیا اور خون صاف کر دیا اور اس کے گلے میں جوتوں کا ہار ڈال دیا۔ پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے پھر جب اچھی طرح اس پر بیٹھ گئے بیداء کے مقام پر تو حج کے لئے تلبیہ کہنا شروع کر دیا۔ (1)

۷۵۲ ..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَمْ يَقُلْ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ

۷۵۲ ..... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں میں اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس بات کے کہ اس روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے جب آپ ﷺ بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔

باب-۹۹ باب قوله لابن عباس ما هذا الفتيا التي تشغفت او تشغبت بالناس

ابن عباسؓ سے لوگوں کا کہنا کہ آپ کا یہ کیا فتویٰ ہے، جس میں لوگ مصروف ہیں

۷۵۳ ..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ

۷۵۳ ..... حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوحسان الاعرج سے سنا انہوں نے فرمایا کہ بنو ہجیم کے ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ: یہ آپ کا کیسا فتویٰ ہے جو لوگوں کو مشغول کر چکا ہے یا

---

(1) اشعار کے معنی زخم لگانا جب کہ تقلید کے معنی جانور کے گلے میں ہار ڈالنا۔ اہل عرب میں حج کی قربانی کے جانور کا اشعار کرنے اور تقلید کرنے کا رواج تھا کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں لوٹ مار اور غارتگری کی گرم بازاری رہتی تھی، لیکن جس جانور کا اشعار یا تقلید ہوئی ہوتی تھی تو ڈاکو بھی اسے کچھ نہیں کہتے تھے۔ اشعار کی صورت یہ تھی کہ اونٹ کی دائیں کروٹ میں زخم لگادیا جاتا تھا۔ دونوں باتیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں اس لئے بالاتفاق مسنون ہیں۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ وہ اسے مکروہ کہتے ہیں۔ لیکن اس قول کی نسبت امام کی طرف مشکوک ہے۔ امام طحاویؒ نے فرمایا کہ امام صاحب اس کے مسنون ہونے سے منکر نہیں ہیں لیکن ان کے زمانہ میں لوگ اس میں بے حد مبالغہ کرنے لگے تھے کہ کھال کے ساتھ گوشت بھی کاٹ ڈالتے تھے جس سے جانور کو ناقابل بیان اذیت ہوتی تھی۔ لہٰذا امام صاحب نے اس سے منع فرمایا تھا سداً للباب (تفصیل کیلئے دیکھے معارف السنن ج ۶، درس ترمذی ج ۳ ص ۱۷۰)

مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَإِنْ رَغِمْتُمْ

لوگ اس میں گڑبڑ کر رہے ہیں کہ جس نے بیت اللہ کا طواف (قدوم) کر لیا وہ حلال ہو گیا (یعنی حلال ہو جانا جائز ہے) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے اگرچہ تم خاک آلودہ ہو جاؤ۔

۷۵۴...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ هَذَا الأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَإِنْ رَغِمْتُمْ

۷۵۴...... حضرت قتادہؒ، ابوحسان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہ بات لوگوں میں بہت پھیل گئی ہے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کیا وہ حلال ہو گیا۔ یہ طواف عمرہ کا ہو گیا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: یہ تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے خواہ تمہاری ناک خاک آلودہ ہو (یعنی تمہیں ناگوار ہی گذرے تب بھی اس پر عمل ہو گا کہ سنت رسول اللہ ہے)۔

۷۵۵...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلا غَيْرُ حَاجٍّ إِلا حَلَّ

قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى "ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ" قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۷۵۵...... حضرت عطاءؒ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا جس نے بھی طواف کیا (مکہ آتے ہی طوافِ قدوم کیا) خواہ وہ حاجی ہو یا غیر حاجی، وہ حلال ہو گیا۔

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عطاءؒ سے کہا کہ یہ بات آپ کہاں سے کہتے ہیں؟ کہنے لگے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے": پھر اس قربانی کے پہنچنے کی جگہ بیت عتیق ہے"۔ میں نے کہا کہ یہ تو عرفات سے واپسی کے بعد کے بارے میں ہے (یوم النحر کا حکم ہے) انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ یہ عرفات سے پہلے اور بعد دونوں کے بارے میں ہے۔

اس کے علاوہ یہ بات نبی ﷺ کے عمل سے لیتے تھے کہ جب آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔

باب-۱۰۰ بَاب التَّقْصِيرِ المعتمر من شعره وانه يستحب كون حلقه او تقصيره

معتمر کے لئے حلق کی جگہ قصر بھی جائز ہے

۷۵۶...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لا أَعْلَمُ هَذَا

۷۵۶...... حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھ سے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سر سے تیر کے پھل سے بال چھوٹے کئے تھے مروہ کے پاس؟ میں نے کہا میں تو یہی جانتا ہوں کہ یہ

إلا حُجَّةً عَلَيْكَ

تمہارے اوپر حجت ہے۔

۷۵۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ

۷۵۷...... حضرت طاؤس ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتلایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال تیر کے پھل سے چھوٹے کئے جب کہ آپ ﷺ مروہ پر تشریف رکھتے تھے۔ یا یہ کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو مروہ پر تیر کی تیز دھار والے حصہ سے بال چھوٹے کرتے ہوئے دیکھا۔[1]

باب-۱۰۱ باب جواز التمتع فی الحج والقران

حج میں تمتع اور قران جائز ہے

۷۵۸...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً إلا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا إِلَى مِنًى أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ

۷۵۸...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کی پکار پکارتے ہوئے نکلے (لبیک کہتے ہوئے) جب ہم مکہ آئے تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اسے عمرہ کا کر ڈالیں سوائے اس کے جو ہدی ساتھ لایا ہو۔ پھر جب یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ) کا دن ہوا اور ہم نے منیٰ کوچ کیا تو حج کی نیت سے تلبیہ کہا۔

۷۵۹...... و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا

۷۵۹...... حضرت جابر و حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ آئے حج کی پکار پکارتے ہوئے (لبیک کہتے ہوئے)۔

۷۶۰...... حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ

۷۶۰...... حضرت ابو نضرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ ابن

---

[1] بال صاف کرانا جسے اصطلاح میں "حلق" یا "قصر" کہا جاتا ہے۔ باتفاق ائمہ مناسکِ حج و عمرہ میں شامل ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے بغیر کوئی حج یا عمرہ مکمل نہیں ہوتا۔ حلق پورا سر منڈانے کو کہتے ہیں جبکہ قصر بال کتروانے اور چھوٹے کرنے کو کہتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک چوتھائی سر کے برابر بال کاٹنے واجب ہیں دو چار بال کاٹنے سے یہ واجب ادا نہیں ہوتا۔ ہمارے زمانہ میں لوگ اس میں بہت تساہل اور غفلت کے مرتکب ہیں۔ خواتین کے حق میں صرف قصر مشروع ہے حلق نہیں۔ بلکہ ان کیلئے حلق کرانا مکروہ تحریمی ہے۔ لہٰذا خواتین کو ایک پورے کے برابر بال کٹوانے چاہئیں۔
حلق اور قصر میں سے حلق باتفاق ائمہ افضل ہے۔ اگرچہ جائز قصر بھی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں۔ (خلاصہ از درس ترمذی ج ۳ ص ۱۸۵)

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا

عباس اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین دونوں متعہ (متعۃ النساء اور متعہ حج) کے بارے میں اختلاف رائے ہو گیا ہے۔
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے یہ دونوں متعے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کئے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو اس سے منع کر دیا تو ہم نے دوبارہ نہیں کیا۔

٧٦١...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمَ أَهْلَلْتَ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

۷۶۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: تم نے کیا نیت کی ہے؟ تلبیہ کہتے ہوئے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے تلبیہ کے مطابق تلبیہ کہتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میرے ساتھ ھدیٰ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول لیتا"۔

٧٦٢...... و حَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ

۷۶۲...... اس طریق سے بھی سابقہ روایت ہی کی طرح کا مضمون نقل کیا گیا ہے۔

٧٦٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

۷۶۳...... یحییٰ بن ابی اسحاق، عبد العزیز بن صہیب اور حمید ان سب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں کی (حج و عمرہ کی) نیت سے تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔ فرمایا:

لبيك و عمـــرة حجًا – لبّيك و عمـــرةً حجًا

٧٦٤...... وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا و قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَنَسٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ

۷۶۴...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لبيك عمرة و حجا۔ اور راوی حُمید فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو لبيك بعمرة و حج فرماتے ہوئے سنا۔

٥٦٤...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ

۷۶۵...... حضرت حنظلہ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی اکرم ﷺ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

حَنْظَلَةَ الأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام بھی ضرور بالضرور "فج روحاء" سے حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ کہیں گے یا دونوں کی ایک ساتھ ہی نیت کریں گے۔

۷۶۶...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ-

۷۶۶...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اور اس روایت میں ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔

۷۶۷و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا

۷۶۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے (آگے گذشتہ دونوں حدیثوں کی طرح روایت بیان فرمائی)

باب-۱۰۲ باب بيان عدد عُمر النبي ﷺ وزمانهن

حضور علیہ السلام کے تمام عمروں کا بیان

۷۶۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ

۷۶۸...... حضرت قتادہؒ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے سب کے سب ذوالقعدہ میں تھے سوائے اس عمرہ کے جو آپ ﷺ نے اپنے حج کے ساتھ ادا کیا۔ حدیبیہ سے ایک عمرہ کیا ذی القعدہ میں، ۱ھ سے اگلے سال پھر ذی القعدہ میں عمرہ کیا اور ایک عمرہ جعرانہ سے کیا ذی قعدہ میں جہاں آپ ﷺ نے اموالِ غنیمت کی تقسیم فرمائی تھی۔ اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا۔

۷۶۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ

۷۶۹...... حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے حج ادا فرمائے؟ فرمایا کہ ایک حج کیا اور عمرے چار کئے۔ آگے سابقہ حدیث ہداب کے مثل بیان کیا۔

۷۷۰...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ

۷۷۰...... ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی؟ انہوں نے فرمایا کہ: سترہ میں، اور زید بن ارقم رضی اللہ

قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى

۷۷۱...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَعَمْرِي مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ

تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام نے انیس غزوات کئے، اور ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے حج ادا کیا صرف ایک حج جو حجۃ الوداع تھا۔ حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ دوسرا مکہ میں کیا (یعنی جب آپ ﷺ مکہ میں تھے ہجرت سے قبل)۔

۷۷۱...... حضرت عطاءؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ میں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور (اندر) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مسواک کر رہی تھیں ہم ان کے مسواک کرنے کی آواز سن رہے تھے۔ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! نبی ﷺ نے رجب میں عمرہ کیا ہے؟ فرمایا ہاں! میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اماں جان! آپ سنتی ہیں کہ ابو عبدالرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رجب میں عمرہ کیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اللہ ابو عبدالرحمٰن (ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی مغفرت فرمائے میری زندگی کی قسم! آپ ﷺ نے رجب میں عمرہ نہیں کیا، اور آپ ﷺ نے جب بھی عمرہ کیا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ ہی تھے۔
یہ سن کر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ ہاں کہا اور نہ نہیں کہا بلکہ خاموش رہے۔ ❶

---

❶ نبی اکرم ﷺ نے کل چار مرتبہ عمرہ کے لئے احرام باندھا۔ سب سے پہلے دو شنبہ یکم ذیقعدہ ۶ھ میں لیکن مشرکینِ مکہ کے روکنے اور "احصار" کی وجہ سے آپؐ یہ عمرہ ادا نہ کر سکے اور صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا چنانچہ آپ کو ھدی قربان کر کے حلق کرا کر حلال ہونا پڑا۔
دوسرے ذیقعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضا جسے عمرۃ القصاص بھی کہا جاتا ہے (کمافی روایۃ الترمذی) ادا فرمایا یعنی سالِ گذشتہ کی قضا فرمائی۔
تیسرا عمرہ آپؐ نے غزوۂ حنین اور طائف کے اموال وغنائم کی تقسیم سے فارغ ہو کر فرمایا جیسے حضرت انسؓ کی روایت میں ذکر کیا گیا اور یہ 'جعرانہ" کے مقام سے کہا گیا اس کے لئے آپ ﷺ نے ۱۸ر ذی قعدہ ۸ھ کو رات کے وقت جعرانہ سے احرام باندھا۔
چوتھا عمرہ آپؐ نے ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر کیا' چنانچہ بروز ہفتہ ۲۵ر ذی قعدہ ۱۰ھ کو آپؐ احرام باندھ کر مدینہ سے روانہ ہوئے اور ۴ ذی الحجہ اتوار کے روز مکہ میں داخل ہو کر عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر قران کیا۔ (مخلصاً از سیرۃ المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۴۹ ج ۳ ص ۶۷ ص ۱۴۹)
جہاں تک آنحضرت ﷺ کے رجب میں عمرہ کرنے کا ذکر ہے تو اس بارے میں صرف ابن عمرؓ کی مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے رجب میں عمرہ ادا فرمایا۔ لیکن حضرت عائشہؓ کا اس پر انکار بھی ثابت ہے۔ علامہ نوویؒ اور دیگر شراح حدیث نے اس باب میں حضرت عائشہؓ کا بیان صحیح قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس بارے میں ابن عمرؓ کو سہو' نسیان یا اشتباہ ہو گیا۔ جس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ حضرت عائشہؓ کے انکار پر ابن عمرؓ نے نہ ہاں کیا نہ نہیں کیا بلکہ خاموش رہے۔ لہٰذا یہ بات متعین ہو گی کہ آپؐ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔ واللہ اعلم (مخلصاً از فتح الملہم)۔

۷۷۲...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحَى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

۷۷۲...... مجاہدؒ کہتے ہیں کہ میں اور عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں جب کہ مسجد میں لوگ چاشت کی نماز میں مشغول ہیں۔ میں نے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان لوگوں کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ: "بدعت ہے" (بدعت اس معنی میں کہا کہ انہوں نے حضور ﷺ کو کبھی یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا اور نہ حقیقتاً بدعت نہیں ہے جیسا کہ روایت امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں گذر چکا ہے) اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے ادا کئے؟ فرمایا: چار عمرے جن میں سے ایک رجب میں تھا۔
مجاہدؒ کہتے ہیں کہ ہم نے (عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں نے) یہ ناپسند کیا کہ ان کی تکذیب کریں یا ان کی بات کو رد کردیں۔ اسی اثناء میں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو ان کے بھانجے ہیں) نے کہا اے امّ المؤمنین! آپ نہیں سنتیں کہ ابو عبدالرحمٰن نے کیا کہا؟ انہوں نے فرمایا کہ اچھا کیا کہا؟ عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے جن میں سے ایک رجب میں تھا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے جب بھی عمرہ کیا تو ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ ہی تھے۔ اور آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا (جس سے معلوم ہوا کہ شاید ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شک ہو گیا یا سہو ہو گیا)۔

باب-۱۰۳ باب فضل العُمرةِ في رمضان

عمرۂ رمضان کی فضیلت

۷۷۳...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۷۷۳...... حضرت عطاءؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو ہم سے حدیث بیان کر رہے تھے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت سے جس کا نام ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو بیان کیا

ﷺ لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

تھا، میں بھول گیا۔ فرمایا کہ تمہارے لئے ہمارے ساتھ حج کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟

اس نے کہا ہمارے دو ہی اونٹ ہیں۔ ایک پر اس کا شوہر اور بیٹا حج کیلئے چلے گئے اور ایک اونٹ ہمارے لئے چھوڑ دیا ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاد کر لاتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کا ثواب رکھتا ہے۔

۷۷۴...... و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فُلانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي

۷۷۴...... حضرت عطاءؒ، ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری خاتون جن کا نام امّ ستان رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا فرمایا: تمہارے لئے ہمارے ساتھ حج کرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ابو فلاں کے جوان کا شوہر ہے دو اونٹ ہیں ایک پر وہ اور اس کا بیٹا حج کے لئے گئے ہیں جب کہ دوسرے اونٹ پر ہمارا غلام پانی وغیرہ لاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا رمضان میں ایک عمرہ حج کے یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔ ❶

باب-۱۰۳ باب استحباب دُخُولِ مكّة من الثّنيّة العُليا والخُرُوج منها من الثّنيّة السُّفلى ودُخول بلده من طريق غير الّتي خرج منها

مکہ مکرّمہ میں بلند گھاٹی سے داخل اور نچلی گھاٹی سے نکلنا مستحب ہے

۷۷۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

۷۷۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ طریقِ شجرہ والے راستہ سے مدینہ سے نکلتے اور طریقِ معرّس کے راستہ سے داخل ہوتے تھے اور مکہ میں جب داخل ہوتے تو بلند ٹیلے سے داخل ہوتے اور نکلتے تو نچلے ٹیلے سے نکلا کرتے تھے۔

۷۷۶...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ

۷۷۶...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اور حضرت زہیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ ہے

---

❶ لیکن اس کا یہ مقصد نہیں کہ فرضیتِ حج اس پر سے ساقط ہو جائے گی اور وہ اس فریضہ سے سبکدوش ہو جائے گا کیونکہ اس پر اجماع ہے کہ عمرۂ رمضان اس کے حجۃ الاسلام کے قائم مقام نہ ہو گا اگرچہ اسے حج کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
و قَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاء

کہ (آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے) اوپر کے ٹیلے سے جو بطحاء میں ہے۔

۷۷۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْـــنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْـــنُ الْمُثَنَّى حَـــدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَـــنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِـــنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِـــنْ أَسْفَلِهَا

۷۷۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لاتے تو اوپر کی طرف سے داخل ہوتے اور تو نیچے کی طرف سے یعنی نشیب والے علاقہ سے نکلا کرتے تھے۔

۷۷۸...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُـــو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ -
قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ

۷۷۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ میں "کداء" کے راستہ سے جو مکہ کے بلند علاقہ میں ہے داخل ہوئے۔
ہشامؒ کہتے ہیں کہ میرے والد دونوں کداء اور کدیٰ سے داخل ہوتے تھے جب کہ اکثر کداء سے داخل ہوا کرتے تھے (اصل میں مکہ میں دو مقام کدا نامی، ایک کدیٰ ہے اور ایک کداء ہے)۔

باب-۱۰۵ باب استحباب المبيت بذي طوًى عند إرادة دخول مكّة والاغتسال لدخولها ودخولها نهارًا

دخولِ مکہ کے وقت ذی طویٰ میں رات کو رہنا اور غسل کرنا مستحب ہے

۷۷۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيَى أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ

۷۷۹...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات "ذی طویٰ" میں گذاری، صبح تک، پھر مکہ میں داخل ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یوں ہی کرتے تھے۔
ابن سعید کی روایت میں یہ ہے کہ صبح کی نماز پڑھی (ذی طویٰ میں)۔ یا کہا کہ صبح کی۔

۷۸۰...... و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ

۷۸۰...... حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تک ذی طویٰ میں رات نہ گذار لیتے مکہ میں تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی پھر غسل کر کے مکہ میں داخل ہوتے تھے دن میں اور ذکر کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

۷۸۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي

۷۸۱...... حضرت نافعؒ، عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا

أَنسُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ

کہ رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لاتے وقت ذی طُویٰ کے مقام پر پڑاؤ کرتے اور وہاں رات گذارتے یہاں تک کہ صبح کی نماز وہیں پڑھتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا مصلّٰی ایک موٹے ٹیلہ پر ہے اس مسجد میں نہیں ہے جو بنائی گئی ہے وہاں پر بلکہ اس سے نیچے ایک موٹے ٹیلے پر ہے۔
(ذی طُویٰ، مکہ کے قریب ایک معروف جگہ ہے)۔

۷۸۲۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ

۷۸۲۔۔۔۔۔ نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ کے دونوں ٹیلوں کی طرف رخ کیا وہ پہاڑ جو آپ ﷺ کے اور طویل کے پہاڑ کے درمیان تھا بیت اللہ کی جانب میں۔ مسجد جو وہاں بنائی گئی ہے اس کو بائیں طرف کر دیتے ہیں وہ مسجد جو ٹیلہ کی ایک طرف کو ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا مصلّٰی اس سیاہ ٹیلہ سے نیچے کی طرف ہے ٹیلہ سے تقریباً دس گز چھوڑ کر۔ پھر آپ ﷺ طویل پہاڑ کے دونوں ٹیلوں کی طرف رخ کئے ہوئے تھے وہ طویل پہاڑ جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

باب-۱۰۶ باب استحباب الرّمل في الطّواف والعُمرة وفي الطّواف الأوّل من الحجّ
رمل مستحب ہے عمرہ کے طواف میں

۷۸۳۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

۷۸۳۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو تین (ابتدائی) چکروں میں رمل فرماتے (اکڑ کر چلتے) اور چار میں عام چال چلتے۔ اور جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو سیلابی پانی بہنے کی جگہ میں دوڑتے۔ (اس سے مراد میلین اخضرین یعنی دو سبز ستون ہیں جن کے درمیان دوڑنا چاہیے) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایسا ہی کرتے۔

۷۸۴۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ

۷۸۴۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج و عمرہ میں طواف کرتے مکہ آنے کے بعد پہلی مرتبہ تو بیت اللہ کے گرد تین چکروں میں دوڑتے اور چار میں عادت کے مطابق چلتے تھے۔ پھر دو رکعات نماز پڑھتے تھے (دوگانۂ طواف) بعد ازاں صفا و

بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

مروہ کے درمیان سعی کرتے۔

۷۸۵...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ

۷۸۵...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ مکہ تشریف لاتے اور حجر اسود کا استلام کرتے اور پہلے پہل طواف کرتے تو سات میں سے تین چکروں میں رمل فرماتے تھے۔

۷۸۶...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

۷۸۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجر (اسود) تک (پہلے) تین (چکروں) میں رمل فرمایا (اور باقی) چار (چکروں) میں عام چال سے چلے۔

۷۸۷...... و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ

۷۸۷...... حضرت نافعؒ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔

۷۸۸...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ

۷۸۸...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے حجر (اسود) سے حجر اسود تک رمل فرمایا یہاں تک کہ اس کے تین چکر ہو گئے۔

۷۸۹...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

۷۸۹...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک (پہلے) تین چکروں میں رمل فرمایا۔

۷۹۰...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا

۷۹۰...... ابوالطفیل کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ یہ جو بیت اللہ کے طواف میں تین چکروں میں رمل کیا اور چار

الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَه لا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ حَتَّى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ

میں عام طریقہ سے چلا جاتا ہے آپ کا اس میں کیا خیال ہے؟ کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم کا خیال یہی ہے کہ یہ سنت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میری قوم کے لوگوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی۔ میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی؟[1] فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو مشرکین نے کہا کہ محمد ﷺ اور اس کے ساتھی کمزوری کے سبب بیت اللہ کا طواف کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ سے حسد کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ تین چکروں میں رمل کریں اور چار میں (اپنی عادت کے مطابق) چلیں۔

میں نے کہا کہ مجھے صفا و مروہ کے درمیان سوار ہو کر سعی کے بارے میں بتلایئے کہ کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم کا یہی خیال ہے کہ یہ سنت ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی۔ میں نے کہا آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر لوگوں کا ہجوم ہو گیا تھا اور وہ یہ کہتے تھے کہ یہ محمد ﷺ ہیں، یہ محمد ﷺ ہیں حتیٰ کہ کنواری لڑکیاں تک باہر نکل آئیں (آپ ﷺ کے دیدار کے شوق میں) اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے لوگوں کو ہٹایا نہ جاتا تھا۔ چنانچہ جب ہجوم ہو گیا لوگوں کا تو آپ ﷺ سوار ہو گئے (کیونکہ سعی میں مشکل پیش آ رہی تھی) اور سعی پیدل کرنا افضل ہے۔

۷۹۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُونَهُ

۷۹۱...... حضرت جریری اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کا مضمون نقل کرتے ہیں سوائے اس بات کے کہ اس روایت میں انہوں نے کہا کہ مکہ کی قوم کے لوگ حسد کرنے والے تھے۔

۷۹۲...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۷۹۲...... حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کی قوم کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف

---

[1] سچے تو اس معنی میں ہیں کہ حضور علیہ السلام نے بہر حال ایسا کیا۔ لیکن جھوٹے اس معنی میں کہ انہوں نے اسے سنت مقصودہ سمجھ لیا۔ حالانکہ ابن عباسؓ کی رائے میں رمل سنت مقصودہ نہیں ہے۔ بلکہ حضور ﷺ نے کسی وجہ سے کیا تھا۔ اب مشروع نہیں ہے۔ لیکن جمہور کے نزدیک رمل اب بھی مشروع ہے۔ واللہ اعلم۔

رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا

میں رمل کیا اور صفا و مروہ کے درمیان (سعی) کی اور یہی سنت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی کہا۔

۷۹۳...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الأَبْجَرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ أُرَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَصِفْهُ لِي قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهُمْ كَانُوا لا يُدَعُّونَ عَنْهُ وَلا يُكْهَرُونَ

۷۹۳...... ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے آپ ﷺ کی صفت بیان کرو۔ میں نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو مروہ کے نزدیک اونٹنی پر دیکھا آپ ﷺ پر لوگوں کا ہجوم ہو گیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ ﷺ کے اردگرد سے لوگوں کو ہٹاتے اور دور نہیں کرتے تھے۔

۷۹۴...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلاثَةَ أَشْوَاطٍ وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ هَؤُلاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هَؤُلاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلا الإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ

۷۹۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ مکہ تشریف لائے اور یثرب (مدینہ) کے بخار نے انہیں کمزور کر دیا تھا۔ مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے جنہیں بخار نے کمزور کر دیا ہے اور سخت کمزوری انہیں لاحق ہو گئی ہے۔ چنانچہ وہ مشرکین حطیم کے قریب بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ تین چکروں میں رمل کریں (یعنی اکڑ کر چلیں) اور حجر اسود و رکن یمانی کے درمیان عام رفتار سے چلیں تاکہ مشرکین کو اپنی قوت کا مظاہرہ کرائیں۔ مشرکین نے کہا کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم کہتے تھے کہ انہیں بخار نے کمزور کر دیا ہے؟ یہ تو فلاں اور فلاں سے بھی زیادہ طاقتور ہیں۔ [1]

[1] رمل کے لفظی معنی اکڑ کر چلنے کے ہیں۔ جیسا کہ حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ اس کا حکم حضور علیہ السلام نے مشرکین پر اپنی قوت کے اظہار کے لئے فرمایا تھا۔ کیونکہ مشرکین صحابہؓ سے سخت حسد اور جلن رکھتے تھے کہ یہ اپنا آبائی وطن اور گھربار چھوڑ کر اجنبی علاقہ میں جاکر بس گئے ہیں اور ہماری ایذا رسانی سے محفوظ ہو گئے ہیں مدینہ جس کا سابقہ نام یثرب تھا میں بخار کی وبا پھیل گئی تھی جس میں صحابہ مبتلا ہو گئے تھے۔ مشرکین نے انہیں مزید ایذاء دینے کے لئے یہ مشہور کر دیا کہ انہیں تو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے (لہٰذا یہ کیا ہمارا مقابلہ کریں گے) لیکن حضورؐ نے صحابہ کو مشورہ دیا کہ ان کی امیدوں پر پانی پھیر دو اور اکڑ کر طواف کرو تاکہ ان پر اچھی طرح عیاں ہو جائے کہ مسلمان کمزور نہیں ہیں اور چونکہ وہ حطیم کے قریب بیٹھے تھے جب کہ حجر اسود اور رکن یمانی دوسری طرف واقع ہیں اس لئے اس جانب کے بارے میں فرمایا کہ وہاں اپنی چال چلو۔

۷۹۵...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ

۷۹۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف میں رمل اور دوڑ اس وجہ سے کی تاکہ مشرکین آپ ﷺ کی قوت دیکھ لیں۔

باب-۱۰۷ باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف دون الركنين الآخرين

دوران طواف رکنِ یمانی کا استلام مستحب ہے

۷۹۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

۷۹۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ پر ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا سوائے دونوں یمانی کونوں پر۔

۷۹۷...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلا الرُّكْنَ الأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ

۷۹۷...... حضرت سالمؒ اپنے والد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے کونوں میں سے سوائے حجرِ اسود اور اس سے متصل رکنِ یمانی کے جو بنوجمح کے مکانات کی جانب ہے کسی کونہ کا استلام نہیں کیا۔

۷۹۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لا يَسْتَلِمُ إِلا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ

۷۹۸...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صرف حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کا استلام (بوسہ) کیا کرتے تھے۔

۷۹۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا فِي شِدَّةٍ وَلا رَخَاءٍ

۷۹۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کا استلام کرتے دیکھا ہے میں نے کبھی ان دونوں کے استلام کو ترک نہیں کیا نہ سختی میں نہ سہولت میں۔ (خواہ ہجوم کی وجہ سے مشکل ہوتی خواہ نہ ہوتی استلام ضرور کرتا)۔

۸۰۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ

۸۰۰...... حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجرِ اسود کا اپنے ہاتھ سے استلام کیا پھر اپنے ہاتھ کو چوم لیا اور فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے میں نے اسے ترک نہیں کیا۔

۸۰۱...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

۸۰۱...... حضرت ابوالطفیل البکریؒ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ:
"رسول اللہ ﷺ کو میں نے حجرِ اسود و رکن یمانی کے علاوہ کسی رکن کا استلام کرتے نہیں دیکھا"۔ ❶

باب-۱۰۸ باب استحباب تقبيل الحجر الأسود في الطّواف

حجرِ اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے

۸۰۲...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ

۸۰۲...... حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ (ان کے والد) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا پھر حجرِ اسود کو خطاب کر کے فرمایا: ارے اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تیری تقبیل کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا"۔
ہارون نے اپنی روایت میں یہ بات زائد کی ہے کہ اسی کی مثل مجھ سے روایت کی زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم سے۔

۸۰۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي

۸۰۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور میں یہ اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے لیکن میں نے

---

❶ بیت اللہ شریف کے چار کونے ہیں چونکہ مربع عمارت ہے جس کی تفصیل مذکورہ نقشہ سے ظاہر ہے۔ اس کے ایک کونہ میں جس کا رخ صفا کی جانب ہے ملتزم کے ساتھ حجرِ اسود ہے۔ ایک رکن جس کا رخ باب فتح کی طرف ہے رکن عراقی کہلاتا ہے بعض دونوں کو رکن شامی کہتے ہیں۔ حجرِ اسود کا استلام تو جمہور کے نزدیک مسنون ہے۔ اگر رش (ہجوم) کی وجہ سے ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر کے ہاتھ کی تقبیل کرنا مسنون ہے۔ لیکن رکن یمانی کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ہاتھ لگانے کا مواقع مل جائے تو صحیح ورنہ دور سے اشارہ صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّـــي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ

رسول اللہ کو دیکھا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے ہیں۔

٨٠٤...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْـــنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَـــالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَـنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ الأَصْلَعَ يَعْنِي عُمَرَ بْـــنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ وَاللهِ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّـــي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَأَنَّكَ لا تَضُرُّ وَلا تَنْفَعُ وَلَـــوْلا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ

۸۰۴...... حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اصلع (اس کے معنی ہیں وہ شخص جس کے سر پر بال نہ ہوں) یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجراسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمارہے ہیں۔
"اللہ کی قسم! میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہی ہے، نہ تو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہو تا کہ تجھے بوسہ دیا ہے تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا"۔
مقدمی اور ابو کامل کی روایت میں الاصلع کی جگہ الاصیلع ہے۔

٨٠٥...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْـنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَـــنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَـنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ

۸۰۵...... حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجراسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ (اے حجراسود) میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا نہ ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

٨٠٦...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْـــنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَـــدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى عَـــنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَـــالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا

۸۰۶...... حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجراسود کو بوسہ دیتے اور اس سے چمٹے دیکھا اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ تجھ سے تعلق رکھتے (چاہتے) تھے۔

٨٠٧...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْـــنُ الْمُثَنَّى حَـــدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهُ

۸۰۷...... حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ حجراسود کو بہت چاہتے تھے اور اس میں ذکر نہیں ہے کہ وہ حجراسود سے چمٹ گئے۔

باب-۱۰۹ باب جواز الطّواف علی بعیر وغیره واستلام الحجر بمحجن ونحوه للرّاکب

اونٹ پر طوافؔ اور لکڑی وغیرہ سے استلام جائز ہے

۸۰۸..... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

۸۰۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف فرمایا اور اپنی چھڑی سے استلام حجر اسود کیا۔

۸۰۹..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ لِأَنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ

۸۰۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اور اپنی چھڑی سے استلام حجر کیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں اور آپ ﷺ لوگوں سے ذرا اونچے ہو جائیں (تاکہ سب کو نظر آتے رہیں) اور لوگ آپ ﷺ سے مسائل پوچھتے رہیں کیونکہ لوگوں نے آپ ﷺ کو گھیرا ہوا تھا۔

۸۱۰..... وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطْ

۸۱۰..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ نے اپنی سواری پر بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا تاکہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ لیں اور آپ ﷺ ذرا بلند ہو جائیں تاکہ لوگ آپ ﷺ سے مسائل پوچھ سکیں کیونکہ آپ ﷺ کو بہت لوگوں نے گھیرا ہوا تھا۔

اور حضرت ابن خشرم کی روایت ولیسألوہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۸۱۱..... حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ

۸۱۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنے اونٹ پر طواف فرمایا اور آپ رکن (حجر اسود) کا استلام کرتے جاتے کیونکہ آپ ﷺ کو ناپسند تھا کہ آپ کے ارد گرد سے لوگوں کو مار کر ہٹایا جائے۔

۸۱۲..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

۸۱۲..... حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں اور رکن (حجر اسود) کا اپنی چھڑی سے استلام کر رہے ہیں اور چھڑی کو چوم رہے ہیں۔

وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ

٨١٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

٨١٣...... حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے (مجمع سے ہٹ کر) سواری پر سوار ہو کر طواف کرلو، فرماتی ہیں کہ میں نے طواف کیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے جس میں والطّور و کتاب مسطور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(لوگوں سے دور رہنے اور پیچھے سے طواف کرنے سے معلوم ہوا کہ طواف وغیرہ مناسک میں بھی خواتین کو مردوں سے دور رہنا ضروری ہے۔ آج کل اس میں بالکل احتیاط نہیں کی جاتی)۔

باب-١١٠ باب بيان أن السعي بين الصفا والمروة ركنٌ لا يصح الحج إلا به

سعی کرنا حج کے ارکان میں سے ہے

٨١٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا إِنِّي لَأَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا ضَرَّهُ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ" إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَتْ مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهِلُّونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةُ ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلِقُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ" إِلَى آخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوا

٨١٤...... حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص صفا و مروہ کی سعی نہ کرے تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا (حج میں)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیوں؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو فرما چکا ہے کہ ''صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں، سو حج یا عمرہ کرنے والے کو اس کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں (یعنی اگر کرلیں تو اچھا ہے نہیں کریں تو کوئی گناہ نہیں) انہوں نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج یا عمرہ پورا نہیں کرتے جس نے صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کی ہو۔ اگر بات تمہارے کہنے کے مطابق ہوتی تو یہ ہوتا کہ جو سعی نہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کن حالات میں نازل ہوئی؟ صورتحال یہ تھی کہ جاہلیت کے دور میں دریا کے کنارے دو بت تھے جن میں سے ایک کا نام اساف اور دوسرے کا نائلہ تھا، انصار ان کے پاس جاکر اہلال کرتے تھے (وہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے تھے) پھر آکر صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے، بعد ازاں

سر منڈاتے تھے۔ جب اسلام آگیا تو مسلمانوں نے ان کے درمیان سعی کرنا ناپسندیدہ سمجھا جاہلیت کی اس حرکت کی بناء پر۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ:

"بیشک صفاو مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں الخ"۔ چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد مسلمانوں نے سعی کی۔❶

۸۱۵ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ" الآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لا يَطَّوَّفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي أُنَاسٍ مِنَ الأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هَذِهِ الآيَةَ فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۸۱۵ ...... حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: میں اگر صفاو مروہ کا طواف (سعی) نہ کروں تو میرا خیال ہے کہ مجھے کوئی گناہ نہ ہوگا۔ فرمایا کیوں؟ میں نے کہا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ:

"صفاو مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں، سو حج یا عمرہ کرنے والوں کے لئے ان کے درمیان (سعی) کرنے پر کوئی گناہ نہیں"۔

(جس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں، البتہ نہ کرنا بہتر ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اگر معاملہ یہی ہوا جیسا تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد یوں ہونا چاہیئے تھا کہ "جو ان کے درمیان طواف نہ کرے اس کے اوپر کوئی گناہ نہیں"۔ (اور اس کا شان نزول یہ ہے کہ) یہ آیت تو انصار کے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جاہلیت کے زمانہ میں جب تلبیہ کہتے (یعنی حج یا عمرہ کا احرام باندھتے) تو مناۃ بت کے پاس جاکر تلبیہ کہتے تھے (اور ان کا خیال تھا کہ) ان کے لئے صفاو مروہ کے درمیان سعی کرنا درست نہیں۔ پھر جب وہ اسلام کے بعد نبی ﷺ کے ہمراہ حج کیلئے آئے تو اسی بات کا ذکر کیا آپ کے سامنے، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ میری زندگی کی قسم! جس نے صفاو مروہ کے درمیان سعی نہ کی اللہ تعالیٰ اس کا حج پورا

---

❶ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بات کہ اساف نائلہ کے پاس احرام باندھتے تھے جو اس روایت میں بتلائی گئی ہے غلط ہے۔ اور صحیح بات وہ ہے جو دوسری روایات میں بیان کی گئی ہے کہ اہل جاہلیت مناۃ جو ان کا معروف بت تھا اس کے پاس جاکر احرام باندھتے تھے' جب کہ اساف اور نائلہ تو دریا کے کنارے دو بت نہیں تھے بلکہ یہ دونوں ایک مرد اور ایک عورت تھے جو بنو جرہم سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے بیت اللہ میں زنا کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں پتھر کا بت بنادیا' ان کی جسمانی شکل کو مسخ کردیا اور کعبہ کے قریب یا ایک قول کے مطابق صفا اور مروہ پر عبرت کا نمونہ بنانے کے لئے رکھ دیا گیا۔ پھر قصی بن کلاب نے جاہلیت کے زمانہ میں ہی انہیں وہاں سے اٹھوا کر ایک کو کعبہ سے متصل اور دوسرے کو زمزم کے قریب رکھوادیا اور لوگوں کو ان کی پوجا کا حکم دیا۔ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر انہیں توڑ دیا تھا۔ (خلاصہ از شرح نووی)

نہیں فرمائیں گے۔

۸۱۶......حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا" وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ﴾ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ

۸۱۶......حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرۂ رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ: میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی صفا و مروہ کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی جنایت نہیں اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں سعی نہ کروں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے میرے بھانجے! تم نے بہت بری بات کہی۔ رسول اللہ ﷺ، اور مسلمانوں نے سعی کی ہے اور یہ سنت ہے۔ اور بات یہ تھی کہ پہلے جو بھی تلبیہ کہتا وہ مناۃ بدبخت کے نام سے تلبیہ کہتا، یہ مناۃ مشلّل کے مقام پر تھا اور وہ اس بناء پر صفا و مروہ کا طواف نہ کرتے تھے (انصار، بعد میں اس کے درمیان سعی کرنا پسند نہ کرتے تھے) جب اسلام آگیا تو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "بے شک صفا و مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں، جو بھی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان طواف کرے"۔ اور اگر بات تمہارے کہنے کے مطابق ہوتی تو یوں ہوتا کہ: "جو ان کے درمیان طواف نہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں"۔

حضرت زہری کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام سے کیا تو انہیں یہ بات بہت پسند آئی اور انہوں نے فرمایا کہ علم تو یہی ہے اور میں نے بعض اہل علم سے سنا وہ کہتے تھے کہ: یہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرنے والے عرب تھے جو یہ کہتے تھے کہ ہمارا (صفا و مروہ) کے درمیان طواف کرنا جاہلیت کا کام تھا۔ جب کہ بعض دوسرے انصاری لوگ کہتے تھے کہ ہمیں تو بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کا نہیں دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿إِنَّ الصَّفَا والمروة من شعائر الله﴾۔

ابو بکر بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میرا خیال تو یہ ہے کہ یہ آیت انہی مذکورہ دو گروہوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

۸۱۷......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ

۸۱۷......حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا۔ سابقہ حدیث کی مانند پوری

قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا" قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا

بات ذکر کی اور فرمایا کہ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کے درمیان سعی کو برا خیال کرتے تھے۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت مذکورہ ان الصفا الخ نازل فرمائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کو مسنون کیا ہے لہٰذا کسی کے لئے بھی سعی کو ترک کرنا جائز نہیں۔

۸۱۸...... وحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ"

۸۱۸...... حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتلایا کہ انصار اور قبیلۂ غسان کا دستور اسلام لانے سے قبل یہ تھا کہ مناۃ بت کے لئے اہلال کرتے تھے یعنی تلبیہ کہتے تھے، انہوں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کو برا سمجھا کہ ان کے آباء کا طریقہ یہ تھا کہ جو مناۃ کے لئے احرام باندھتا تھا وہ صفا و مروہ کا طواف (سعی) نہیں کرتا تھا اسلام لانے کے بعد انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو اللہ عزوجل نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: "بے شک صفا و مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں، سو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف (سعی) بھی کرے، اور کوئی اپنی خوشی سے نیکی کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس کا قدر دان اور جاننے والا ہے"۔

۸۱۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى نَزَلَتْ

۸۱۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار صفا و مروہ کے درمیان سعی کو ناپسند کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ جل جلالہ، نے آیت مذکورہ نازل فرمائی۔ إنّ الصفا والمروة من شعائر الله...... الآية۔ [1]

---

[1] مذکورہ بالا احادیث سے تین باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ قبل از اسلام انصار کے لوگ منات کی عبادت کیا کرتے تھے اور جب مسلمان ہوئے تو انہیں صفا و مروہ کے درمیان طواف و سعی سے کراہت محسوس ہوئی۔ اس لئے انہوں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ قبل از اسلام صفا و مروہ کی سعی کیا کرتے تھے اب سعی سے دل میں تنگی محسوس ہوتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی آیت إنّ الصفا والمروة...... الخ نازل فرمائی۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ صفا و مروہ پر دو بت نصب تھے صفا پر اساف نامی اور مروہ پر نائلہ نامی جن کا قصہ حدیث میں گذر چکا ہے اور اہل تعظیم ان کی تعلیم کے لئے صفا و مروہ کی سعی کرتے تھے۔ اسلام کے بعد مسلمانوں کو صفا و مروہ کی سعی کرنا ناگوار محسوس ہوا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

......(جاری ہے)

"إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا"

باب-۱۱۱ باب بيان أن السعي لا يكرر

سعی دوبارہ نہیں کی جاتی

۸۲۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلا طَوَافًا وَاحِدًا

۸۲۰...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے صفاو مروہ کے درمیان ایک ہی مرتبہ چکر لگائے۔

۸۲۱...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِلا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الأَوَّلَ

۸۲۱...... حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ سوائے ایک طواف کے (اور وہ بھی) پہلے طواف کے۔

باب-۱۱۲ باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر

حاجی کیلئے جمرۂ عقبہ کی رمی تک یوم النحر کو تلبیہ جاری رکھنا مستحب ہے

۸۲۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشِّعْبَ الأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلاةَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ الصَّلاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۸۲۲...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرفات سے (واپسی میں) میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھا (سواری پر) جب آپ علیہ السلام مزدلفہ کے (اس طرف قریب) بائیں گھاٹی پر پہنچے تو اونٹ کو بٹھایا، پیشاب کیا اور واپس آئے، پھر میں نے وضو کا پانی آپ ﷺ پر بہایا آپ ﷺ نے مختصر سا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز۔ فرمایا نماز تمہارے آگے ہے (یعنی آگے مزدلفہ میں پڑھیں گے) چنانچہ آپ ﷺ سوار ہو گئے اور مزدلفہ پہنچ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ بعد ازاں مزدلفہ کی صبح کو فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے ردیف بنے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ سعی کرنا واجب ہے۔ اگر کسی نے نہ کی تو دم واجب ہو گا۔ جہاں تک الفاظ قرآن کا تعلق ہے کہ تم پر صفا و مروہ کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں" جس کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ کرنے پر بھی گناہ نہیں ہے تو دراصل یہ مطلب عبارت قرآن کا نہیں ہے اور مذکورہ عبارت قرآن دوسرے پس منظر میں نازل ہوئی ہے کہ اسلام لانے کے بعد صحابہ سعی کرنا ناگوار خیال کرتے تھے تو ان کے خیال کی تردید کے لئے یوں فرمایا جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے حضرت عروہؓ کو بتلادیا کہ تمہارا بیان کردہ مطلب الفاظ قرآنی کی صحیح تعبیر نہیں ہے۔ واللہ اعلم (اختصاراً من تفسیر مظہری ا/۲۰۷و۲۰۷)

حَتّٰی أَتَی الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰی ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ

قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰی بَلَغَ الْجَمْرَةَ

کریبؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالہ سے کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل تلبیہ کہتے رہے تا آنکہ جمرۂ (عقبہ) تک پہنچ گئے۔

۸۲۳...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

۸۲۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ سے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا ردیف بنایا (سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا)۔

عطاءؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے بتلایا کہ نبی ﷺ مسلسل تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ جمرۂ عقبہ کی رمی کی۔ [1]

۸۲۴...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰی دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي حَتّٰی رَمَى الْجَمْرَةَ

۸۲۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنے بھائی) فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عباس کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی رات اور مزدلفہ کی صبح کو جب لوگوں نے دھکم پیل کی تو فرمایا: تمہارے لئے لازم ہے کہ آرام وسکون سے چلو۔ اور آپ ﷺ اپنی اونٹنی کو روکتے ہوئے چل رہے تھے۔ یہاں تک کہ وادی محسر میں داخل ہو گئے اور وہ منیٰ کی طرف ہے وہاں آپ نے فرمایا چٹکی سے پھینکنے والی کنکریاں جمع کرلو جن سے رمیٔ جمار کی جاتی ہے"۔ اور رسول اللہ ﷺ مسلسل تلبیہ کہتے رہے، یہاں تک کہ جمرات کی رمی کی۔

۸۲۵...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي حَتّٰی رَمَى الْجَمْرَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ

۸۲۵...... امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے زہیر بن حرب نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے ابن جریج نے اور ان سے ابوالزبیر نے اسی اسناد سے یہ حدیث بیان کی ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمیٔ جمرات تک مسلسل تلبیہ

[1] احادیث باب اس پر دلالت کرتی ہیں کہ حج میں تلبیہ وقت احرام سے شروع ہو کر جمرۂ عقبہ کی رمی تک جاری رہتا ہے اور جمرۂ عقبہ کی رمی پر ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جمہور ائمہ وعلماء کا یہی مسلک ہے اور امام طحاویؒ نے فرمایا کہ اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ جمرۂ عقبہ کی رمی تک حج میں تلبیہ جاری رہتا ہے۔

البتہ معتمر یعنی عمرہ کرنے والے کے لئے تلبیہ کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں مختلف اقوال منقول ہیں۔ بعض کے نزدیک حدود حرم میں داخل ہوتے ہی تلبیہ روک دے گا۔ بعض کے نزدیک مکہ کے مکانات جب نظر آنے لگیں تو تلبیہ روک دے گا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک استلام حجر اسود تک تلبیہ جاری رہے گا جب کہ امام شافعیؒ کا مسلک بھی یہی ہے۔

وَالنَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ

کہتے رہے۔اور اس حدیث میں یہ بات زائد ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرماتے جس طرح چٹکی سے پکڑ کر انسان کو کنکری مارتا ہے۔

۸۲۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللهُمَّ لَبَّيْكَ

۸۲۶...... حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے مزدلفہ میں کہا کہ میں نے اس شخصیت (محمد ﷺ) کو جس پر سورۃ البقرہ کا نزول ہوا ہے اس مقام میں لبیك اللّٰھم لبیك کہتے سنا ہے۔

۸۲۷...... وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هَذَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللهُمَّ لَبَّيْكَ

۸۲۷...... حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ سے لوٹتے وقت تلبیہ کہا تو ان کے بارے میں کہا گیا کہ یہ شاید کوئی اعرابی (دیہاتی) ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا لوگ بھول گئے یا گمراہ ہوگئے ہیں (اس معاملہ میں کہ تلبیہ جاری رہتا ہے رمی تک) میں نے اس ہستی کو جن پر سورۃ البقرہ کا نزول ہوا ہے اس مقام پر لبیک اللّٰھم لبیک کہتے سنا ہے۔

۸۲۸...... و حَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۸۲۸...... (آگے امام مسلمؒ نے اس حدیث کے مختلف اسناد سے اپنے مختلف طریق ذکر کیے ہیں)۔

۸۲۹...... وحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللهُمَّ لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبَّى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ

۸۲۹...... حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ مزدلفہ میں فرما رہے تھے کہ میں نے اس ذات سے سنا کہ جس پر یہاں سورۃ البقرہ کا نزول ہوا آپ ﷺ فرمارہے تھے: لبيك اللهم لبيك پھر حضرت عبداللہؓ نے بھی تلبیہ پڑھا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ تلبیہ پڑھا۔

باب-۱۱۳ باب التلبية والتكبير في الذهاب من منًى إلى عرفاتٍ في يوم عرفة

عرفات جاتے وقت تلبیہ اور تکبیر کہنا چاہیے

۸۳۰...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى

۸۳۰...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ منیٰ سے عرفات آئے تو ہم میں سے بعض صحابہ تلبیہ اور بعض تکبیر میں مشغول رہے۔

بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ

۸۳۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ

۸۳۱...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے عرفہ کی صبح کو، ہم میں سے بعض تکبیر کہہ رہے تھے اور بعض تلبیہ اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم تکبیر کہنے والوں میں سے تھے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ واللہ! آپ پر تعجب ہے آپ نے ان سے یہ کیوں نہیں کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا کرتے ہوئے دیکھا (مقصد یہ ہے کہ اصل تو یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا عمل دیکھتے کہ آپ ﷺ کیا کر رہے ہیں)۔

۸۳۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

۸۳۲...... محمدؒ بن ابی بکر الثقفی کہتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کہ وہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جارہے تھے سوال کیا کہ آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ہوتے تھے اس دن میں تو کیا کرتے تھے؟

فرمایا کہ ہم میں سے بعض لوگ لاالٰہ الّااللہ کہتے تھے تو آپ ﷺ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی اور ہم میں سے بعض تکبیر کہہ رہے تھے تو آپ نے اس پر بھی نکیر نہیں فرمائی۔

۸۳۳...... وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هَذَا الْيَوْمَ

قَالَ سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ۔

۸۳۳...... حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ عرفہ کی صبح تلبیہ پڑھنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور آپ ﷺ کے صحابہ اس سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے ہم میں سے کوئی تکبیر کہہ رہا تھا اور ہم میں سے بعض لوگ لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی کو منع نہیں کرتا تھا۔

باب-۱۱۴ باب الإفاضة من عرفاتٍ إلى المُزدلفة واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعًا بالمُزدلفة في هذه الليلة

عرفات سے مزدلفہ کولوٹنااور اس رات میں مغرب وعشاء اکٹھے مزدلفہ میں پڑھنے کا بیان

۸۳۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

۸۳۴...... حضرت کریب جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے سنا فرماتے تھے کہ: رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے، جب گھاٹی کے پاس آئے تو سواری سے نزول فرمایا، پیشاب کر کے وضو کیا اور بہت اچھی طرح وضو نہیں کیا (مختصر سا وضو کر لیا) میں نے عرض کیا کہ نماز! فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے حتیٰ کہ مزدلفہ آنے کے بعد اترے، پھر خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز کھڑی ہو گئی تو آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی ہر شخص نے جس کا اونٹ جہاں تھا وہیں بٹھادیا۔ پھر عشاء کی اقامت ہوئی تو آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔

۸۳۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي فَقَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ

۸۳۵...... کریبؒ مولی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹنے کے بعد قضاء حاجت کے لئے گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی کی طرف کو گئے، میں نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا (وضو کے لئے) اور عرض کیا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا کہ نماز کی جگہ تمہارے آگے ہے۔

۸۳۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ أَرَاقَ الْمَاءَ - قَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

۸۳۶...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے تو جب آپ ﷺ ایک گھاٹی کی طرف اترے تو آپ ﷺ نے پیشاب کیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کرانے کا ذکر نہیں کیا پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور مختصر وضو فرمایا حضرت اسامہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز تیرے آگے ہے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے تو آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں (اکٹھی) پڑھیں۔

۸۳۷...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلُّوا

قُلْتُ فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ

۸۳۷...... حضرت کریب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ عرفہ کی شام جب آپ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تو آپ ﷺ نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے جہاں لوگ نماز مغرب کے لئے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کو بٹھایا، اور پیشاب سے فارغ ہوئے اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی بہانے کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوالیا اور مختصر سا وضو کیا پورا نہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! نماز۔ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پھر آپ ﷺ سوار ہوگئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آگئے۔ وہاں آپ ﷺ نے مغرب کی نماز کھڑی کی، پھر لوگوں نے اونٹوں کو کھولے بغیر اپنی اپنی جگہ بٹھادیا۔ یہاں تک کہ عشاء کی نماز کھڑی ہوگئی، آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر لوگوں نے اونٹ کھول دیئے۔

کریب ؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس صبح آپ نے کیا کیا؟ فرمایا کہ صبح کو فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے ردیف بن گئے جب کہ میں قریش کی راہ سے پیدل ہی چل پڑا۔

۸۳۸...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ

۸۳۸...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ! جب اس گھاٹی پر آئے جس جگہ امراء اترتے ہیں آپ ﷺ اترے اور پیشاب کیا۔ اور پانی بہانے کا نہیں کہا پھر آپ ﷺ نے وضو کیلئے پانی منگوایا اور مختصر وضو فرمایا (حضرت اسامہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز؟ آپ ﷺ نے فرمایا نماز تیرے آگے ہے (یعنی نماز آگے چل کر پڑھیں گے)۔

۸۳۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۸۳۹...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر سوار تھے جس وقت کہ آپ ﷺ عرفات سے واپس آئے تو جب آپ ﷺ گھاٹی کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر آپ ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے اور جب آپ ﷺ لوٹے تو میں نے برتن سے پانی لے کر آپ ﷺ کو وضو کروایا پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور وہاں آپ ﷺ نے مغرب وعشاء دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھا۔

۸۴۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأُسَامَةُ رِدْفُهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا

۸۴۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے واپس ہوئے تو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے ردیف تھے اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ اسی حالت میں چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔

۸۴۱...... وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ

۸۴۱...... ہشامؒ اپنے والد عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا اور میں موجود تھا یا فرمایا کہ میں نے ہی اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں عرفات سے اپنے پیچھے بٹھایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفہ سے واپس ہوئے تو کیسے چلتے تھے فرمایا کہ آپ ﷺ دھیمی چال چلتے اور جب کچھ کشادہ جگہ ملتی تو تیز دوڑاتے۔

۸۴۲...... وحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ

۸۴۲...... حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ مگر حمید کی روایت میں یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال ہے وہ عنق سے تیز ہے۔

۸۴۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۸۴۳...... حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھی۔

۸۴۴...... وحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

۸۴۴...... حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طریق کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح روایت منقول ہے۔ حضرت ابن رمح اپنی روایت میں حضرت عبداللہ بن یزید خطمی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں کوفہ کے امیر تھے۔

۸۴۵...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

۸۴۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب وعشاء کی نمازیں دونوں اکٹھی مزدلفہ میں پڑھیں۔

بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا

٨٤٦...... وحَدَّثنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللهِ تَعَالٰى

۸۴۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو اکٹھے اس طرح پڑھا کہ دونوں کے درمیان کوئی سجدہ (رکعت) نہ تھی، مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعات (قصر) پڑھیں۔
راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اللہ سے ملنے (موت تک) اور مدت تک مزدلفہ میں اسی طرح مغرب و عشاء اکٹھی پڑھتے رہے۔

٨٤٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ

۸۴۷...... کہیلؒ سعید بن جبیرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھیں پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ انہوں نے بھی اسی طرح اکٹھی نمازیں پڑھی تھیں اور پھر یہ بھی بیان کیا تھا کہ نبی ﷺ نے بھی یونہی کیا تھا۔

٨٤٨...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۸۴۸...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک ہی اقامت کے ساتھ نماز پڑھی۔

٨٤٩...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۸۴۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کے درمیان اکٹھی نماز پڑھی مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعت نماز ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھی۔

٨٥٠...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى أَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ

۸۵۰...... حضرت سعیدؒ بن جبیر فرماتے ہیں کہ ہم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ (عرفات) سے لوٹے اور مزدلفہ آئے، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھائیں، پھر پلٹے اور کہا کہ: "اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی جگہ پر نماز پڑھائی تھی"۔[1]

---

[1] حج میں دو جگہ جمع بین الصلوتین مشروع ہے۔ ایک تو عرفات میں۔ ظہر و عصر کو جمع کیا جاتا ہے جو جمع تقدیم کہلاتی ہے اور دوسرے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو جمع کیا جاتا ہے اور اس جمع بین الصلوٰۃ کو جمع تاخیر کہا جاتا ہے۔ اور احنافؒ کے نزدیک عرفات..... (جاری ہے)

ﷺفي هَذَا الْمَكَانِ

باب-۱۱۵ باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة والمبالغة فيه بعد تحقق طلوع الفجر

مزدلفہ میں یوم النحر کو فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے

۸۵۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى صَلاةً إِلا لِمِيقَاتِهَا إِلا صَلاتَيْنِ صَلاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا

۸۵۱......عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی نماز وقت سے پہلے پڑھتے نہیں دیکھا مگر دو نمازوں میں۔ ایک تو مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو۔ دوسرے اگلے دن کی فجر کی نماز کو کہ وقت سے قبل پڑھی۔ ❶

۸۵۲......وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ

۸۵۲......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ وقت سے قبل اندھیرے میں نماز پڑھی۔

باب-۱۱۶ باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة إلى منى في أواخر الليل قبل زحمة الناس واستحباب المكث لغيرهم حتى يصلوا الصبح بمزدلفة

ضعفاء کو مزدلفہ سے پہلے ہی روانہ کر دینا صحیح ہے

۸۵۳......وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ

۸۵۳......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مزدلفہ کی رات نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی کہ انہیں پہلے ہی روانہ کر دیں اور لوگوں کی بھیڑ اور ہجوم

(گذشتہ سے پیوستہ)...... میں جمع تقدیم مسنون ہے جب کہ مزدلفہ میں جمع تاخیر مسنون نہیں واجب ہے۔
اور احناف کے نزدیک یہ دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ہوں گی۔ یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کا مسلک ہے، جب کہ امام زفرؒ اور امام طحاویؒ کا مسلک یہ ہے کہ ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ نمازیں ہوں گی اور شیخ ابن ہمام نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔ یہ مزدلفہ کے بارے میں ہے۔ جب کہ عرفات میں امام ابو حنیفہؒ کا مسلک بھی یہی ہے کہ ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ نماز ہو گی۔ (حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ وقت سے پہلے پڑھنے سے مراد غالباً یہ ہے کہ عام طور پر جس وقت پڑھتے تھے اس سے ہٹ کر ذرا پہلے پڑھ لی۔ یہ مراد نہیں کہ دخولِ وقت سے قبل ہی نماز پڑھ لی۔ واللہ اعلم

تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً يَقُولُ الْقَاسِمُ وَالثَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ قَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَبَسَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ وَلأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

سے قبل ہی نکل جائیں کیونکہ وہ قدرے بھاری جسم والی تھیں۔ قاسمؒ (راوی) کہتے ہیں کہ ثبطہ کے معنی بھاری جسم والی کے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ ﷺ کے لوٹنے سے قبل ہی لوٹ گئیں، جب کہ ہمیں صبح تک روکے رکھا گیا اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہی واپس ہوئے۔ اور اگر میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیتی جیسا کہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ سے اجازت لی تھی اور میں آپ ﷺ کی اجازت سے واپس ہو جاتی تو یہ مجھے زیادہ پسند تھا ان کی اس سے خوشی کی بناء پر۔

٨٥٤..... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ لا تُفِيضُ إِلا مَعَ الْإِمَامِ

٨٥٤..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المؤمنین بھاری بھر کم خاتون تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ مزدلفہ سے رات ہی کو واپس ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کاش میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لیتی جیسے سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت لے لی تھی۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا معمول تھا کہ وہ امام کے ساتھ ہی مزدلفہ سے واپس ہوتیں تھیں۔

٨٥٥..... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ إِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا

٨٥٥..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بھی خواہش تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح اجازت لے لیتی اور پھر فجر کی نماز منیٰ میں پڑھ کر رمی کرتی قبل اس کے کہ لوگ آجائیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت لی تھی؟ فرمایا کہ ہاں۔ کیونکہ وہ بھاری اور فربہ جسم والی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی تو آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی۔

٨٥٦..... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ كِلاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

٨٥٦..... حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح کا مضمون نقل کیا گیا ہے۔

۸۵۷......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلْ بِي فَارْتَحَلْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هَنْتَاهْ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ

۸۵۷...... عبداللہ، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ، فرماتے ہیں کہ مجھ سے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور وہ اس وقت مزدلفہ کے گھر کے قریب تھیں کہ کیا چاند غائب ہو گیا؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے تھوڑی دیر نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ میرے بیٹے! کیا چاند غائب ہو گیا؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ ہمارے ساتھ روانہ ہو جاؤ چنانچہ ہم روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ (منیٰ پہنچ کر) انہوں نے رمی کی۔ پھر اپنے پڑاؤ میں نماز پڑھی (فجر کی) میں نے عرض کیا: اے بی بی! ہم تو بہت اندھیرے میں ہو گئے ہیں، انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! نہیں۔ نبی ﷺ نے خواتین کو اجازت دی ہے (کہ قبل فجر مزدلفہ سے روانہ ہو کر منیٰ میں رمی کر لیں تاکہ لوگوں کی بھیڑ اور اختلاط نامحرم سے بچ جائیں)۔

۸۵۸...... و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَتْ لَا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِظُعُنِهِ

۸۵۸...... حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح روایت منقول ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نہیں اے میرے بیٹے! اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی زوجہ (مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو سفر کی اجازت دے دی تھی۔

۸۵۹......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

۸۵۹...... عطاءؒ کہتے ہیں کہ ابن شوالؒ نے انہیں بتلایا کہ وہ حضرت ام المؤمنین امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو امّ المؤمنین نے انہیں بتلایا کہ نبی ﷺ نے انہیں مزدلفہ سے رات ہی کو بھیج دیا تھا۔

۸۶۰......وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى
وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ

۸۶۰...... حضرت سالمؒ بن شوال حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
"ہم نبی ﷺ کے عہد مبارک میں رات کے اندھیرے ہی میں مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جاتے تھے"۔
اور ناقد کی روایت میں یوں ہے کہ ہم اندھیرے میں مزدلفہ سے چل نکلتے تھے۔

۸۶۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

۸۶۱...... حضرت عبداللہ بن ابی یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ:

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الثَّقَلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

"مجھے رسول اللہ ﷺ نے سامان یا کمزور و ضعفاء کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو روانہ فرمادیا تھا"۔

٨٦٢...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ

۸۶۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے ضعفاء میں شامل کر کے روانہ کر دیا تھا۔

٨٦٣...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ۔

۸۶۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا کہ اپنے گھر کے ضعیف لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے پہلے بھیج دیا تھا۔

٨٦٤...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ قُلْتُ أَبَلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي بِلَيْلٍ طَوِيلٍ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ

۸۶۴...... حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے بتلایا کہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی ﷺ نے مجھے سحر کے وقت مزدلفہ سے اپنے سامان کے ہمراہ بھیج دیا تھا۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ: مجھے طویل رات سے ہی بھیج دیا؟ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا نہیں سوائے اس کے کہ یہی فرمایا "سحر کے وقت بھیجا"۔ میں نے کہا کہ کیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ: ہم نے فجر سے قبل جمرہ کی رمی کرلی"۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں سوائے اسی بات کے (جو اوپر مذکور ہوئی)۔

٨٦٥...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ

۸۶۵...... حضرت سالمؒ بن عبداللہ نے ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کو خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کے ضعفاء و کمزروں کو آگے بھیج دیتے تھے، کہ وہ مشعر الحرام کے پاس مزدلفہ میں وقوف کرلیں رات میں اور حسبِ توفیق اللہ کا ذکر کرتے رہیں پھر وہاں سے امام کے وقوف اور روانگی سے قبل روانہ ہو جائیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض تو نماز فجر کے وقت منیٰ پہنچ جاتے تھے اور بعض اس کے بعد۔ اور جب آجاتے منیٰ تو جمرۂ عقبہ کی رمی کر لیتے۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان ضعفاء کے بارے میں

أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

اجازت عطا فرمائی ہے۔ ❶

باب-۱۱۷ باب رمي جمرة العقبة من بطن الوادي وتكون مكة عن يساره ويكبر مع كل حصاةٍ

جمرۂ عقبہ کی رمی کا طریقہ

۸۶۶..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

۸۶۶..... حضرت عبدالرحمٰنؒ بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمرۂ عقبہ کی رمی وادیٔ منیٰ کے درمیان سے کی سات کنکریاں مار کر، ہر کنکری پر تکبیر پڑھتے تھے، ان سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے تو اوپر کی طرف سے کنکریاں ماریں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جس ہستی ﷺ پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی اس کا (کنکری مارنے کا) مقام یہی ہے''۔ (یعنی بطن الوادی)۔

۸۶۷..... وحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلِّفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيلُ السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

۸۶۷..... حضرت اعمشؒ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف کو یہ کہتے سنا وہ منبر پر خطبہ دے رہا تھا کہ:

''قرآن کی وہی ترتیب رکھو جو جبرئیل علیہ السلام کی ترتیب تھی کہ وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے وہ پہلے پھر جس سورۃ میں نساء کا ذکر ہے، وہ پھر جس میں آلِ عمران کا ذکر ہے وہ۔

اعمش کہتے ہیں کہ پھر میں ابراہیم سے ملا اور ان سے حجاج کے قول کا ذکر کیا تو انہوں نے اسے بُرا بھلا کہا اور فرمایا کہ: مجھ سے عبدالرحمٰن ابن یزیدؒ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے وہ جمرۂ عقبہ کے پاس آئے اور وادی کے درمیان میں کھڑے ہوئے

---

❶ نوویؒ نے فرمایا کہ ان احادیث سے مزدلفہ سے قبل الفجر روانہ ہو جانے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک نصف لیل یعنی آدھی رات سے قبل خروج من مزدلفہ اور نصف لیل کے بعد رمی جمرۂ عقبہ جائز ہے اور وہ انہی احادیث سے استدلال کرتے ہیں جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک اس کا جواز نہیں الا یہ کہ ضعفاء میں ہوں یعنی بوڑھے' بچے اور معذور خواتین کے لئے صبح صادق سے قبل منیٰ روانہ ہونا جائز ہے علماء کا اختلاف ہے کہ مزدلفہ میں رات کو ٹھہرنے کا کیا حکم ہے؟ جمہور ائمہ مثلاً: امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ و غیر ھم کے نزدیک یہ واجب ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اسے ترک کر دے تو اس پر دم لازم ہوگا البتہ حج صحیح ہو جائے گا۔ البتہ امام مالکؒ کے نزدیک مزدلفہ میں رات گذارنا مسنون ہے' اور ترک سے دم لازم نہ ہوگا' جب کہ بعض کے نزدیک نہ واجب ہے نہ سنت بلکہ مناسک حج میں سے ایک نسک ہے چاہے تو اس پر عمل کرے چاہے نہ کرے کوئی حرج نہیں۔ لیکن یہ قول غلط ہے۔ واللہ اعلم (انتہی نوویؒ)

بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هَذَا وَالَّذِي لا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

جمرہ کو اپنے سامنے کیا اور بطن الوادی سے سات کنکریاں اسے ماریں ہر کنکری پر اللہ اکبر کہا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! لوگ تو اوپر سے کھڑے ہو کر رمی کرتے ہیں؟ فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں جس ہستی (محمد ﷺ) پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی اس کے (رمی) کا مقام یہی تھا"۔

٨٦٨...... و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ لا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ

٨٦٨...... حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حجاج بن یوسف کہتا ہے کہ تم نہ کہو سورۃ البقرہ (اس کے بعد بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی)۔

٨٦٩...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللهِ قَالَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

٨٦٩...... عبدالرحمٰنؒ بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی سات کنکریاں مار کر اور اس طرح کہ بیت اللہ کو اپنے بائیں طرف کیا، منیٰ کو دائیں طرف اور فرمایا کہ یہ مقام ہے اس ذات کا جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

٨٧٠...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

٨٧٠...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ جب وہ جمرۂ عقبہ آئے۔

٨٧١...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هَا هُنَا وَالَّذِي لا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

٨٧١...... عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ جمرۂ عقبہ کے اوپر سے رمی کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رمی کی تو بطن الوادی سے کی اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں اس ہستی نے جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی (محمد ﷺ نے) اسی مقام سے رمی فرمائی۔

باب-۱۱۸

باب استحباب رمي جمرة العقبة يوم النحر راكبًا وبيان قولـه ﷺ لتأخذوا مناسككم

یوم النحر کو رمی جمرۂ عقبہ سوار ہو کر کرنا مستحب ہے

۸۷۲...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هٰذِهِ

۸۷۲...... حضرت ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی سواری پر رمی فرما رہے ہیں یوم النحر کو اور یہ بھی ارشاد فرما رہے ہیں کہ:

"اپنے مناسکِ حج مجھ سے حاصل کر لو (سیکھ لو) کیونکہ نہیں معلوم شاید میں اس حج کے بعد آئندہ حج نہ کر سکوں"۔

۸۷۳...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا

۸۷۳...... حضرت یحییٰ بن حصین اپنی دادی امّ الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں حج کیا، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ جمرۂ عقبہ کی رمی کر کے پلٹے تو آپ ﷺ اپنی سواری پر تھے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ایک آپ ﷺ کی سواری کو کھینچ رہے تھے مہار پکڑے اور دوسرا آپ کے سر مبارک پر دھوپ سے بچاؤ کے لئے اپنے کپڑے سے سایہ کئے ہوئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ 'اگر تم پر کوئی کان کٹا غلام اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا حبشی (یعنی کان کٹا حبشی غلام) بھی حاکم بنا دیا جائے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق چلائے تو اسکی بات سننا اور اطاعت کرنا تمہارا فرض ہے"۔

۸۷۴...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ جَدَّتِهِ قَالَتْ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ

۸۷۴...... حضرت امّ حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج میں شریک تھی۔ میں نے حضرت اسامہ و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک تو نبی ﷺ کی اونٹنی کی مُہار پکڑے تھے جب کہ دوسرے اپنا کپڑا نبی ﷺ کے اوپر کئے ہوئے گرمی سے آپ کو بچانے کے لئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرۂ عقبہ کی رمی فرمائی۔

الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.
قَالَ مُسْلِم وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَحَجَّاجُ الْأَعْوَرُ

امام مسلم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ابو عبدالرحیم کا نام خالد بن ابو زید ہے اور وہ محمد بن مسلمہ کے ماموں ہیں روایت کی ہے ان سے وکیع اور حجاج اعور نے۔

باب-۱۱۹ باب استحباب كون حصى الجمار بقدر حصى الخذف
کنکریوں کو ٹھیکری کے برابر ہونا چاہیئے

٨٧٥...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

٨٧٥...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ٹھیکری کے برابر کنکری سے جنہیں چٹکی سے پھینکا جاتا ہے رمی کرتے ہوئے دیکھا۔

باب-۱۲۰ باب بيان وقت استحباب الرّمي
رمی کا وقتِ مستحب کیا ہے؟

٨٧٦...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

٨٧٦...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو چاشت کے وقت رمی فرمائی۔ اور بعد کے ایام (گیارہ اور بارہ تاریخوں میں) زوالِ آفتاب کے بعد رمی فرمائی۔

٨٧٧...... و حَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ

٨٧٧...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح (کنکریاں مارتے تھے)۔

باب-۱۲۱ باب بيان أنّ حصى الجمارِ سبعٌ
کنکریوں کی تعداد

٨٧٨...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الِاسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا

٨٧٨...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"استنجا کے لئے پتھر (ڈھیلے) طاق (تین) ہوتے ہیں، جمرات کی رمی کیلئے کنکریاں طاق (سات) ہوتی ہیں، صفا و مروہ کے درمیان سعی کے چکر بھی

وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ

طاق ہیں، (سات) طواف کے بھی چکر طاق (سات) ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی استنجا کے لئے ڈھیلے لے تو اسے چاہیئے کہ طاق عدد کرے (یعنی اگر چار ڈھیلوں میں استنجا ہو گیا ہو اور مزید کی ضرورت نہ ہو تب بھی طاق عدد کرنے کے لئے ایک اور ڈھیلا استعمال کرے)۔

باب-۱۲۲ باب تفضيل الحلق على التّقصير وجواز التّقصير

حلق کی فضیلت اور قصر کے جواز کا بیان

۸۷۹...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

۸۷۹...... حضرت نافعؒ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی ایک جماعت نے حلق کروایا (یعنی سر مکمل منڈوادیا جب کہ بعض صحابہ نے قصر کیا (یعنی بال چھوٹے کرالئے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ حلق کروانے والوں پر رحم فرمائے۔ ایک یا دو بار فرمایا پھر فرمایا اور چھوٹے کرانے والوں پر رحم فرمائے"۔

۸۸۰...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

۸۸۰...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور چھوٹے کرانے والوں پر؟

فرمایا: اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور چھوٹے کرانے والوں پر؟ فرمایا: اور چھوٹے کرانے والوں پر بھی۔

۸۸۱...... أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

۸۸۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ حلق کرانے والوں پر رحم فرمائے"۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اور کترنے والوں پر یا رسول اللہ!؟ فرمایا "اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرمائے"۔ لوگوں نے عرض کیا اور چھوٹے کرانے والوں پر؟ فرمایا "اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرمائے" لوگوں نے عرض کیا اور قصر کرنے والوں پر؟ فرمایا "اور قصر کرنے والوں پر بھی۔ (گویا حلق پر تین دفعہ دعا فرمائی اور قصر پر ایک دفعہ جس سے حلق کی افضلیت کا علم ہوتا ہے اور افضل یہی ہے کہ حلق کروائے)۔

۸۸۲...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ

۸۸۲...... اس سند سے سابقہ حدیث کا مضمون منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے چوتھی مرتبہ فرمایا: اور قصر کرانے والوں پر بھی (رحم فرما)۔

۸۸۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ

۸۸۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حلق کرانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور قصر کرانے والے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ! حلق کرانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور قصر کرانے والے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور قصر کرانے والوں (کی بھی مغفرت فرما)۔

۸۸۴...... و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۸۸۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کے مثل روایت بیان فرمائی ہے۔

۸۸۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً - وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۸۸۵...... حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی دادی امّ حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے حجۃ الوداع کے موقع پر حضور علیہ السلام سے سنا کہ آپ ﷺ نے حلق کرانے والوں پر تین بار اور قصر کرانے والوں پر ایک بار دعا فرمائی۔ اور وکیع نے اپنی روایت میں فی حجۃ الوداع نہیں کہا ہے۔

۸۸۶...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

۸۸۶...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حلق فرمایا۔

باب-۱۲۴ باب بيان أنّ السُّنّة يوم النّحر أن يرمي ثُمّ ينحر ثُمّ يحلق والابتداء في الحلق بالجانب الأيمن من رأس المحلوق

نحر کے دن پہلے رمی اور پھر قربانی وغیرہ کرنا مسنون ہے

۸۸۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ

۸۸۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ تشریف لائے تو (پہلے) جمرۂ عقبہ پر آئے، اس کی رمی کی، پھر منیٰ میں موجود اپنے پڑاؤ میں تشریف لائے اور قربانی کی، پھر حجّام سے کہا کہ لو (یعنی کاٹو) اور اپنے سر کے دائیں جانب اشارہ کیا، پھر بائیں جانب اشارہ فرمایا پھر (کٹے ہوئے بالوں کو) لوگوں میں تقسیم فرمانے لگے۔

۸۸۸...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ

۸۸۸...... امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ اسی سند کے ایک طریق میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حجّام سے فرمایا:

"یہاں سے (کاٹو) اور اپنے دستِ مبارک سے (سر کے) دائیں جانب کی طرف اشارہ فرمایا اور پھر اپنے قریب بیٹھے افراد میں وہ بال تقسیم فرمائے۔ پھر حلاق (حجام) کو بائیں طرف کا اشارہ فرمایا تو اس نے اس طرف سے بال کاٹ دیئے۔ وہ بال آپ ﷺ نے امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمادیئے۔

جب کہ ابو کریبؒ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: دائیں طرف سے کٹوانے شروع کئے اور ایک ایک، دو دو بال لوگوں میں تقسیم کردیئے پھر حجّام سے بائیں طرف کو فرمایا اور اسی طرح کیا پھر فرمایا:

"یہاں ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں؟ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ بال عطا کردیئے"۔ [1]

---

[1] یہاں پر کئی مسائل ہیں۔ سب سے پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ یوم النحر کے افعال میں کیا ترتیب ہے۔ یوم النحر کو حاجی کو پہلے مزدلفہ سے واپسی پھر رمی، نحر، حلق اور طواف زیارت جیسے مناسک ادا کرنے ہوتے ہیں۔ اب ان کی باہمی ترتیب کیا ہے۔

مناسک کی باہمی ترتیب...... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پہلے تین کاموں یعنی رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے یعنی پہلے رمی کرے، پھر قربانی پھر حلق۔ اور اس ترتیب کے خلاف کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا خواہ عمداً ہو یا نسیاناً یا جہالت کی بناء پر۔ البتہ طواف زیارت کو ان تینوں یا ان میں سے کسی ایک یا دو پر مقدم کرنے پر کوئی دم واجب نہیں۔ البتہ امام محمدؒ (امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد) نے فرمایا کہ امام صاحبؒ کے نزدیک پہلے تین افعال میں نسیاناً اور جہالت کی بناء پر ترتیب کے خلاف ہونے سے دم نہیں ہوگا جب کہ ائمہ ثلاثہؒ کا بھی تقریباً یہی مسلک ہے جو حضرت ابن عباسؓ کے فتویٰ سے مستدل ہے۔ ......(جاری ہے)

۸۸۹...... وحدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ الْمُثنى حدَّثنا عَبْدُ الأَعْلى حدَّثنا هِشامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رمى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرفَ إِلَى الْبُدْنِ فنحرَها والْحجَّامُ جالسٌ وَقالَ بيدهِ عَنْ رأْسِهِ فَحلَقَ شِقَّهُ الأَيْمنَ فقسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الآخرَ فقالَ أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

۸۸۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جمرۂ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو کر اونٹوں کی طرف آئے، اور انہیں نحر (ذبح) فرمایا۔ حجام وہیں بیٹھا تھا اس سے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ سر سے کاٹ لو، اس نے پہلے دائیں جانب کے بال کاٹے، وہ بال آپ نے اپنے قریب موجود افراد کو دے دیئے، پھر فرمایا کہ دوسری جانب سے کاٹو، پھر فرمایا ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ہیں؟ تو (دوسری طرف کے بال) ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیئے۔

۸۹۰...... وحدَّثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حدَّثنا سُفْيانُ سَمِعْتُ هِشامَ بْنَ حسَّانَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رمى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحرَ نُسُكَهُ وَحلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الأَيْمَنَ فَحلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الأَنْصارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

۸۹۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا۔ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور قربانی ذبح کرلی تو آپ ﷺ نے اپنی دائیں جانب حجام کے سامنے کی تو اس نے بال کاٹ دیئے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلوایا اور ان کو یہ بال عطا فرمائے پھر آپ ﷺ نے اپنی بائیں جانب حجام کے سامنے کی اور اس کو فرمایا کہ بال کاٹ دو تو اس نے بال کاٹ دیئے تو آپ ﷺ نے یہ بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے کر فرمایا کہ ان لوگوں کے

(گذشتہ سے پیوستہ)

حلق و قصر کی ترتیب و تفصیل...... حج یا عمرہ کے موقع پر مناسک سے فراغت پر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہونے کے لئے حلق یا قصر کرانا ضروری ہے۔ اور حلق و قصر (یعنی سر منڈوانے اور بال کتروانے) میں افضل حلق ہے۔ اگرچہ قصر بھی جائز ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور علیہ السلام کے حالق (بال کاٹنے والے) صحیح قول کے مطابق معمر بن عبداللہؓ تھے' جب کہ حدیبیہ کے موقع پر یہ فرائض "فراش بن امیہؓ" نے انجام دیئے تھے۔

حلق کا مسنون طریقہ...... حدیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حلق کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ محلوق (جس کے بال کاٹے جارہے ہیں) اس کے سر کے دائیں طرف سے شروع کیا جائے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ بائیں جانب سے شروع کیا جائے لیکن علامہ شامیؒ نے نقل کیا کہ امام صاحبؒ نے اس قول سے رجوع فرمالیا تھا۔ جب کہ اگر حالق، محلوق کی پشت پر کھڑے ہو کر کاٹے تو دونوں کی دائیں جانب ہو جائے گی۔

موئے مبارک کی تقسیم...... اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپؐ نے موئے مبارک صحابہ میں تقسیم فرمائے اور حضرت ابو طلحہؓ و حضرت ام سلیمؓ کو دے دیئے۔ اس سے تبرکات سلف صالحین کی حیثیت بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ روایات میں ہے کہ حضرت خالدؓ بن ولید نے ابو طلحہؓ سے چند موئے مبارک لے کر اپنی ٹوپی میں لگالئے تھے جسے پہن کر جنگوں میں شریک ہوتے اور فتحیاب ہوتے تھے۔

حلق کی مقدار کا مسئلہ...... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کم از کم ایک چوتھائی سر کے بال کاٹنا واجب ہے اس سے کم کی صورت میں حلق نہ ہو گا اور احرام سے حلال نہ ہو گا۔ محض ایک دو بال یا چند بال کاٹ لینا جیسا ہمارے دور میں رائج ہو گیا ہے غلط ہے۔ حنفی حاجیوں کو کم از کم چوتھائی سر کے بال کاٹنا ضروری اور لازم ہے۔ واللہ اعلم (خلاصہ از فتح الملہم و شرح نووی)

درمیان تقسیم کردو۔

باب-۱۲۴ بَاب جواز تقديم الذبح على الرمي والحلق على الذبح و على الرمي و تقديم الطواف عليها كلها

رمی سے قبل ذبح اور ذبح سے قبل حلق کا بیان

۸۹۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلا أُخِّرَ إِلا قَالَ افْعَلْ وَلا حَرَجَ

۸۹۱...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں کھڑے ہوگئے تاکہ لوگ آپ ﷺ سے سوال کرلیں (جس کو کوئی بات دریافت کرنی ہو) ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے احساس نہ تھا (کہ ذبح پہلے اور حلق بعد میں ہوتا ہے) میں نے پہلے حلق کرلیا قربانی سے پہلے؟ فرمایا کہ جاؤ قربانی کرو کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ! مجھے احساس نہ تھا میں نے رمی سے قبل قربانی کرلی؟ فرمایا: اب رمی کرلو کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے جس معاملہ کو بھی پوچھا گیا جس میں تقدیم یا تاخیر ہوئی تھی تو اس کے بارے میں آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اسے کرلو کوئی حرج نہیں (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تین افعال حج میں ترتیب واجب نہیں)۔

۸۹۲...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَارْمِ وَلا حَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَيَقُولُ انْحَرْ وَلا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ

۸۹۲...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر کھڑے ہوگئے، لوگوں نے آپ ﷺ سے مسائل حج پوچھنا شروع کردیئے۔ کسی نے کہا یارسول اللہ! مجھے یہ احساس نہ تھا کہ رمی، قربانی سے قبل ہوتی ہے، میں نے قربانی سے قبل رمی کرلی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ ایک اور شروع ہوتا اور کہتا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ قربانی حلق سے قبل ہوتی ہے، میں نے قربانی سے قبل حلق کرالیا؟ آپ ﷺ فرماتے: قربانی کرلو کوئی حرج نہیں۔ اور میں نے اس روز کوئی ایسا معاملہ نہیں سنا جسے انسان بھول جاتا ہے یا ناواقفیت کی بناء پر بعض کاموں کو بعض پر مقدم کردیتا ہے اور اس جیسے دوسرے مسائل میں مگر رسول اللہ ﷺ نے اس میں یہی فرمایا کہ: "کرلو کوئی حرج نہیں"۔

حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

وَأَشْبَاهِهَا إِلا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ افْعَلُوا ذَلِكَ وَلا حَرَجَ

۸۹۳...... حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ

۸۹۳...... حضرت زہریؒ سے آخر تک سابقہ روایت کی طرح حدیث بیان کی گئی ہے۔

۸۹۴...... وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهَؤُلاءِ الثَّلاثِ قَالَ افْعَلْ وَلا حَرَجَ

۸۹۴...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یوم النحر کو خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ فلاں کام فلاں سے پہلے ہے پھر دوسرے نے آکر کہا پھر تیسرے نے سابقہ مضمون ہی بیان کیا۔ آپ ﷺ نے سب کو یہی ارشاد فرمایا کہ: اب کرلو کوئی گناہ نہیں ہے۔

۸۹۵...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح و حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيسَى إِلا قَوْلَهُ لِهَؤُلاءِ الثَّلاثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ

۸۹۵...... حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طریق سے سابقہ حدیث نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں تین کا ذکر نہیں ہے۔ اور یحییٰ اموی کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے حلق کرایا اور میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی (اور اسی کے مثل ذکر کیا)۔

---

❶ ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رمی، نحر اور حلق میں ترتیب واجب نہیں جب کہ ہم امام ابوحنیفہؒ کا مسلک پیچھے نقل کرچکے ہیں کہ ان کے نزدیک ان تین مناسک میں ترتیب واجب ہے اگر کسی نے اس کے خلاف کرلیا عمداً تو دم واجب ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل حضرت ابن عباسؓ کے فتوے سے ہے جس میں انہوں نے فرمایا: جو حج میں کسی نسک میں تقدیم و تاخیر کردے تو ایک دم بہانا واجب ہے"۔ اس کی سند میں کسی قدر ضعف ہے لیکن طحاوی میں یہ سند صحیح کے ساتھ مذکور ہے جب کہ مذکورہ بالا احادیث کے بارے میں احنافؒ فرماتے ہیں کہ ان میں الا حرج سے مراد یہ نہیں ہے کہ دم واجب نہ ہوگا بلکہ گناہ نہ ہونا مراد ہے کہ تمہیں کوئی گناہ نہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ صحابہؓ کا حضورؐ کے ساتھ حج کا یہ پہلا موقع تھا اور ابھی مناسک حج سے پوری طرح واقفیت نہ تھی اس لئے اللہ نے اس تقدیم و تاخیر کا گناہ اٹھالیا تھا۔ اس کی تائید ایک حدیث سے جو طحاوی میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے بھی ہوتی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ: اللہ کے بندو! اللہ عزوجل نے گناہ اور تنگی رفع فرمائی ہے، تم مناسک کا علم حاصل کرو یہ کہ تمہارے دین کا حصہ ہیں"۔ واللہ اعلم (تفصیل کے لئے فتح الملہم وشرح نووی)۔

۸۹۶...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ

۸۹۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اب قربانی کر لو اور کوئی حرج نہیں (دوسرے آدمی نے) عرض کیا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اب کنکریاں مار لو اور کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۹۷...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَةٍ بِمِنًى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

۸۹۷...... حضرت زہریؒ سے اس طریق سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا۔ (آگے ابن عیینہ کی حدیث کی طرح بیان فرمایا)۔

۸۹۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ
قَالَ فَمَا رَأَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ

۸۹۸...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ کے پاس اس وقت جب آپ ﷺ جمرۂ عقبہ کے پاس کھڑے تھے ایک شخص آیا اور کہا یا رسول اللہ! میں نے رمی سے قبل حلق کرا لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو کوئی گناہ نہیں۔ ایک اور شخص حاضر خدمت ہوا اور کہا کہ میں نے رمی سے قبل قربانی کر لی ہے؟ فرمایا: تو رمی کر لو کوئی گناہ نہیں۔ ایک اور شخص حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے بیت اللہ کا طواف افاضہ (طواف زیارت) کر لیا رمی سے قبل؟ فرمایا اب رمی کر لو کوئی گناہ نہیں۔ پس اس روز میں نے ہر چیز کے بارے میں یہی سنا کہ: کر لو کوئی گناہ نہیں"۔

۸۹۹...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ

۸۹۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ذبح، حلق اور کنکریاں مارنے کے بارے میں (تقدیم و تاخیر) دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ نہیں ہے۔

باب-۱۲۵ باب استحباب طواف الإفاضة يوم النّحر
طوافِ زیارت، یوم نحر کے دن مستحب ہے

۹۰۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ

۹۰۰...... حضرت نافعؒ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یوم النحر کو طوافِ افاضہ فرمایا، پھر منیٰ واپس تشریف لائے اور ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی۔
نافع کہتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یوم النحر کو طوافِ افاضہ فرماتے، پھر واپس تشریف لاکر ظہر کی نماز پڑھتے منیٰ میں اور بیان کرتے کہ نبی کا عمل یہی تھا۔

۹۰۱...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ شَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ

۹۰۱...... حضرت عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتلایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی یاد رکھی ہو۔ آپ ﷺ نے یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ) کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا: منیٰ میں۔ میں نے عرض کیا کہ عصر کہاں پڑھی کوچ کے دن؟ فرمایا ابطح (محصّب) میں۔ پھر فرمایا کہ وہی کرو جو تمہارے امراء کرتے ہیں۔❶

باب-۱۲۶ باب استحباب النزول بالمحصب يوم النفر والصلاة الظهر و ما بعدها به
واپسی میں محصب میں اترنے کا بیان

۹۰۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ

۹۰۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب وادیٔ ابطح (محصّب) میں نزول فرماتے تھے۔

۹۰۳...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا

۹۰۳...... حضرت نافع، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

---

❶ وادیٔ محصّب (بطحاءِ مکہ) میں اترنا اور وہاں وقت گذارنا مناسکِ حج میں سے نہیں ہے اور حضور علیہ السلام کا وہاں اترنا بطور مناسکِ حج کے نہیں تھا۔ حضرت ابنِ عباسؓ نے بھی فرمایا ہے کہ لیس التحصیب بشیء یعنی محصّب میں اترنا کوئی خاص حکم نہیں ہے بلکہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے راستہ کی ایک منزل تھی جہاں آپؐ بطور تحدیث بالنعمۃ اور اظہارِ شکر کے لئے اترتے تھے، کیونکہ یہی وہ مقام تھا جہاں کفر پر قسمیں کھائی گئی تھیں اور اہلِ اسلام سے معاشی و معاشرتی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا گیا تھا آج وہی مقام ہے کہ حضور علیہ السلام فاتح کی حیثیت سے وہاں تشریف لے جارہے ہیں اور مشرکین مغلوب ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضراتِ شیخینؓ بھی اس جگہ نزول فرماتے تھے۔ اسی بناء پر احناف کے نزدیک محصّب میں نزول مسنون ہے خواہ کچھ ہی دیر کے لئے ہو۔ اس لئے حجاج کو چاہیئے کہ کچھ دیر کے لئے وہاں سواری ہی روک لیں۔ واللہ اعلم

رَوحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ

قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

کہ ان کے نزدیک تحصیب یعنی محصّب میں اترنا سنّت ہے اور وہ کوچ کے روز ظہر کی نماز محصّب میں ادا کرتے تھے۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد خلفاء اربعہ بھی تحصیب پر عمل فرماتے تھے۔

٩٠٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُولُ الأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ

۹۰۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وادیٔ ابطح میں اترنا سنت نہیں ہے۔ اور آپ ﷺ تو وہاں اس لئے اترے تھے کہ جب آپ ﷺ مکہ سے نکلے تو وہاں سے نکلنا آسان تھا۔

٩٠٥...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۹۰۵...... حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث کے مثل مضمون اس سند سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

٩٠٦...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الأَبْطَحَ

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ

۹۰۶...... حضرت سالمؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب ابطح میں نزول فرماتے تھے۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں بتلایا کہ وہ وہاں نہیں اترتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ وہاں اس لئے اترے تھے کہ وہاں سے نکلتے وقت نکلنا آسان ہوتا ہے (وہ جگہ نکلنے کے لئے موزوں اور سہولت والی تھی)۔

٩٠٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۹۰۷...... حضرت عطاءؒ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تحصیب (وادیٔ محصّب میں اترنا) کوئی چیز نہیں ہے (یعنی یہ کوئی حج کا حکم نہیں ہے) یہ راہ کی ایک منزل تھی جہاں رسول اللہ ﷺ نے نزول فرمایا تھا۔

٩٠٨...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي.

۹۰۸...... حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ جب منیٰ سے نکلے تو مجھے ابطح میں اترنے کا حکم نہیں فرمایا لیکن میں آگیا اور وہاں خیمہ لگایا نبی ﷺ وہاں تشریف لائے اور وہاں

رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَنْزِلَ الأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَلَكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيهِ قُبَّتَهُ فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ

قیام کیا۔
قتیبہ کی روایت میں ہے کہ: ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے سامان کے نگراں مقرر تھے۔

۹۰۹...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

۹۰۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"ہم انشاءاللہ کل "خیف بنی کنانہ" (وادیٔ محصّب) میں پڑاؤ کریں گے جہاں کفّار نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں"۔
(یہ پیچھے بیان کیا جاچکا ہے کہ آنحضرت ﷺ بطور تحدیث بالنعمہ کے یہاں اترے تھے، اور آپ ﷺ کے اس ارشاد سے بھی یہی بات مترشح ہے)۔

۹۱۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ إِنَّ قُرَيْشًا وَبَنِي كِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لاَ يُنَاكِحُوهُمْ وَلاَ يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبَ

۹۱۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منیٰ میں ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کل ہم "خیف بنی کنانہ" جہاں کافروں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں، پڑاؤ کریں گے، اور یہ واقعہ اس وقت کا کہ جب قریش اور بنو کنانہ نے بنوہاشم اور بنو عبدالمطلب پر قسمیں اٹھائی تھیں کہ ان سے یہاں نکاح نہ کریں گے نہ ان سے خرید و فروخت کے معاملات کریں گے جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے سپرد نہ کردیں (یہ واقعہ شعبِ ابی طالب کا ہے جہاں آپ ﷺ ہجرت سے قبل اپنے خاندان کے ساتھ تین سال تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے اور قریش نے آپ کا تجارتی، معاشی و معاشرتی وبائیکاٹ کر رکھا تھا) اور خیف بنی کنانہ سے وادیٔ محصّب مراد ہے۔

۹۱۱...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللهُ إِذَا فَتَحَ اللهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

۹۱۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"ہماری منزل انشاءاللہ جب اللہ تعالیٰ نے فتح دی تو "خیف" ہو گی جہاں کفّار نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔

باب-۱۲۷ باب وجوب المبيت بمنى ليالي أيّام التّشريق والتّرخيص في تركه لأهل السّقاية

ایامِ حج میں منیٰ میں رات گذارنے کا بیان

٩١٢......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ

۹۱۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رات گذارنے کی اجازت چاہی کہ ان کے ذمہ سقایہ (حجاج کے پانی و زمزم پلانے کی خدمت) تھی۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ (1)

٩١٣......وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۹۱۳...... حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب-۱۲۸ باب فضل القيام بالسقاية والثناء على اهلها و استحباب الشرب منها

حجاج کو زمزم و پانی پلانے کی فضیلت کا بیان

٩١٤......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَا لِي أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلا بُخْلٍ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا

۹۱۴...... حضرت بکر بن عبد المزنیؒ کہتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بیٹھا تھا کہ ان کے پاس ایک بدّو آیا اور کہنے لگا کہ کیا معاملہ ہے کہ میں تمہارے ابناء عم (چچازاد بھائیوں) کو دیکھتا ہوں کہ وہ تو (حجاج کو) شہد اور دودھ پلاتے ہیں جب کہ تم صرف نبیذ (کھجور ملا ہوا پانی) پلاتے ہو، کیا تنگدستی کی وجہ سے ایسا کرتے ہو یا بخل کی بناء پر؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: الحمد اللہ! نہ ہم ضرورت مند ہیں اور نہ ہی بخل و کنجوسی کرتے ہیں۔ نبی ﷺ تشریف لائے اپنی سواری پر اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے سوار

(1) لیالی منیٰ یعنی منیٰ کی راتوں میں منیٰ میں ہی رات گذارنا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سنتِ مؤکدہ ہے، اگر کسی نے منیٰ میں رات نہ گذاری تو یہ مکروہ ہے لیکن اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ امام احمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ جب کہ امام مالک و امام شافعیؒ کے نزدیک منیٰ میں رات گذارنا واجب ہے۔ ترک پر دم لازم ہوگا۔ البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک اگر تین راتیں منیٰ سے باہر گزاریں تو دم واجب ہوگا جب کہ امام مالکؒ کے نزدیک ایک رات باہر گزارنے پر بھی دم واجب ہوگا۔ واللہ اعلم

فَاصْنَعُوا فَلا نُرِيدُ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ

تھے۔ آپ ﷺ نے پانی مانگا تو ہم آپ ﷺ کے پاس نبیذ کا برتن لے آئے، آپ ﷺ نے اس میں سے پیا اور آپ کا بچا ہوا اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم نے بہت اچھا کیا، خوب کام کیا اسی طرح کیا کرو"۔ لہٰذا ہم نہیں چاہتے کہ جس بات کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے اسے ہم تبدیل کریں۔

باب-۱۲۹ باب في الصّدقة بلُحُوم الهدايا وجُلُودها وجلالها و ان لا يعطى الجزار منها شيئا و جوازا لاستنابة فى القيام عليها

حج کی قربانی کا گوشت صدقہ کرنے کا بیان

۹۱۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا

۹۱۵...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کی ذمہ داری اٹھاؤں اور ان کا گوشت کھالیں اور اوجھڑی وغیرہ سب صدقہ کردوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں (بطورِ اجرت) اور فرمایا: قصاب کو ہم اپنی جانب سے مزدوری دیں گے۔

۹۱۶...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۹۱۶...... حضرت عبد الکریم جزری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی طرح روایت منقول ہے۔

۹۱۷...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ

۹۱۷...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی سابقہ حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں قربانی کے اونٹوں کی ذمہ داری اٹھاؤں اور اس کا گوشت وغیرہ صدقہ کردو) مروی ہے لیکن اس روایت میں ذکرِ قصاب کی اجرت کا ذکر نہیں ہے۔

۹۱۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

۹۱۸...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں اونٹوں کی نگرانی پر مقرر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ اونٹ کو پورا کا پورا گوشت کھال اور اوجھڑی وغیرہ سب مساکین میں تقسیم کردیں، اور کاٹنے کی اجرت (قصاب کی اجرت) کے طور پر اس میں سے کچھ نہ دیں۔

أَخْبَرَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلاَلَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلاَ يُعْطِي فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا

۹۱۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ

۹۱۹...... اس طریق کے ساتھ روایت مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ خبر دیتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا۔

باب-۱۳۰ باب جواز الاشتراك في الهدي وإجزاء البدنة والبقرة كُلٌّ منهما عن سبعةٍ

قربانی میں مشارکت کے جواز کا بیان

۹۲۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

۹۲۰...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ والے سال اونٹ کو اور گائے کو سات افراد کی طرف سے (مشترک طور پر) ذبح کیا۔

۹۲۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ

۹۲۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کا احرام باندھ کر نکلے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے میں سے ہر بدنہ میں سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۹۲۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

۹۲۲...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ ذبح کیا اور سات آدمیوں کی طرف ہی گائے ذبح کی۔

۹۲۳...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

۹۲۳...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حج و عمرہ کی قربانی میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے ہر قربانی میں

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ أَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَا هِيَ إِلا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ.

سات افراد۔
ایک شخص نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا بُدنہ میں بھی اتنے ہی شریک ہوتے ہیں جتنے جزور میں؟ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جزور بھی تو بدنہ ہی ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیبیہ میں شامل ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ: ہم نے اس دن ستر اونٹ قربان کئے ہر بُدنہ میں سات شریک تھے۔

٩٢٤...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۹۲۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کے حج سے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب حلال ہوں تو قربانی کریں اور ہم میں سے کئی نفر ایک قربانی میں شریک ہو جائیں اور یہ اس وقت ہوا جب آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حج کا احرام عمرہ میں تبدیل کرا کے کھلوایا تھا حجۃ الوداع کے موقع پر۔

٩٢٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا

۹۲۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عمرہ کے ساتھ تمتع کیا کرتے تھے اور گائے ذبح کرتے تو اس کو سات شرکاء کی طرف سے ذبح کرتے تھے۔

٩٢٦...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ

۹۲۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب سے گائے ذبح فرمائی۔

٩٢٧...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ

۹۲۷...... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی جانب سے قربانی فرمائی۔
ایک روایت میں ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب سے ایک گائے اپنے حج میں ذبح فرمائی۔

باب-۱۳۱ باب استحباب نحر الابل قياما معقولة
اونٹ کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کرنے کا بیان

۹۲۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ

۹۲۸...... زیادؒ بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ اونٹ کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر نحر کر رہا ہے۔ فرمایا کہ اسے اٹھا کر کھڑا کر کے باندھ کر (ذبح کرو) یہی تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

باب-۱۳۲ باب استحباب بعث الهدي إلى الحرم لمن لا يريد الذّهاب بنفسه واستحباب تقليده وفتل القلائد وأنّ باعثه لا يصير محرمًا ولا يحرم عليه شيءٌ بذلك
قربانی کے جانور کو حرم بھیجنے کا بیان

۹۲۹...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ

۹۲۹...... سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ سے ھدیٰ روانہ فرماتے تو میں ان کے گلوں کے ہار بٹ دیتی پھر وہ کسی ایسی چیز سے جس سے مُحرم پرہیز کرتا ہے پرہیز نہیں فرماتے تھے۔
(مطلب یہ ہے کہ صرف جانور کے حرم کو روانہ کر دینے سے احرام کی پابندیاں لاگو نہیں ہوتیں اور نہ ہی وہ محرم ہوتا ہے، جمہور علماء کا یہی مذہب ہے)۔

۹۳۰...... وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ-

۹۳۰...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث کا مضمون منقول ہے۔

۹۳۱...... و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيَّ أَفْتِلُ قَلائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَحْوِهِ

۹۳۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: گویا کہ میں اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی ھدیٰ کے گلے کا ہار بٹتے (بناتے) دیکھ رہی ہوں۔

۹۳۲...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۹۳۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ھدیٰ کے گلوں کا ہار بنا کرتی تھی اپنے ان ہاتھوں سے۔ پھر آپ ﷺ نہ کسی چیز سے اجتناب کرتے نہ کسی چیز کو چھوڑتے تھے۔

بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلا يَتْرُكُهُ

۹۳۳...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْــــنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَـــنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَـــهُ حِلًّا

۹۳۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں اپنے ہاتھوں سے رسول ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کے ہار بناتی تھی۔ پھر آپ ﷺ ان کو کوہان چیر کر ان کے گلے میں ہار ڈالتے پھر اسے بیت اللہ کی طرف روانہ فرماتے اور آپ ﷺ مدینہ ہی میں ٹھہرتے تو آپ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ ﷺ کیلئے حلال تھی۔

۹۳٤...... وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْــــنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَـــالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَـــنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قِلابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ أَفْتِلُ قَلائِدَهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلالُ

۹۳۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ قربانی کا جانور بھیجا کرتے تھے اور میں اپنے ہاتھوں سے ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالا کرتی تھی پھر آپ ﷺ کسی چیز کو نہ چھوڑتے کہ جس کو حلال نہ چھوڑتا ہو۔

۹۳۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَلالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلالُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ

۹۳۵...... امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان ہاروں کو روئی (اون) سے بٹا جو ہمارے پاس تھی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان حلال کی طرح رہے (بغیر احرام والے شخص کی طرح رہے) جو کام غیر مُحرِم اپنے گھر والوں کے ساتھ یا آدمی اپنے گھر والوں کے ساتھ کرتا ہے وہی کرتے رہے۔

۹۳٦...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلالًا

۹۳۶...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی ھدی کے بھیڑ بکریوں کے ہار بٹتے دیکھا۔ آپ ﷺ انہیں بھیج دیا کرتے تھے اور ہمارے درمیان حلال (غیر احرام) کی حالت میں رہتے تھے۔

۹۳۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ

۹۳۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے جانوروں کے ہار زیادہ تر میں ہی بنایا کرتی تھی پھر آپ ﷺ ان جانوروں کے گلوں میں ڈال کر انہیں بھیجتے پھر آپ ﷺ ٹھہرتے اور ان چیزوں میں کسی چیز سے بچتے تھے کہ جن سے احرام والا بچتا ہے۔

۹۳۸...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

۹۳۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت

شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا

ﷺ نے ایک بار بیت اللہ کو بکریاں روانہ کیں تو ان کے گلوں میں قلادہ (ہار) ڈالے۔

۹۳۹...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ

۹۳۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم بکریوں کے قلادہ ڈالتے تھے اور انہیں بھیج دیا کرتے تھے (بیت اللہ کے لئے) اور رسول اللہ ﷺ غیر احرام کی حالت میں رہتے تھے کوئی چیز حرام نہ کرتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ محض ھدیٰ کے کعبہ کو بھیجنے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا)۔

۹۴۰...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى قَالَ قَرَأْتُ عَلى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ حَتّى نُحِرَ الْهَدْيُ

۹۴۰...... حضرت عبداللہؒ بن ابی بکر، عمرہؒ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتلایا کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس نے ھدی روانہ کردی تو اس پر بھی وہ تمام باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر ہوتی ہیں (احرام کی حالت میں) یہاں تک کہ وہ ھدی ذبح کردی جائے، جب کہ میں نے بھی ھدی روانہ کردی ہے اب آپ اس معاملہ کے بارے میں مجھے لکھئے (کہ کیا کروں)۔

عمرہؒ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جیسا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایسا نہیں ہے۔ میں خود رسول اللہ ﷺ کی ھدیٰ کے قلادے (ہار) بٹتی تھی اپنے ہاتھوں سے، پھر رسول اللہ ﷺ اپنے دستِ مبارک سے جانور کے گلے میں اسے ڈال کر میرے والد کے ساتھ بھیجتے تھے، لیکن اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں میں سے آپ ﷺ پر حرام نہیں ہوئی قربانی ہونے تک۔

۹۴۱...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ

۹۴۱...... حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ پردہ کے پیچھے تھیں اور ہاتھ سے تالی بجا کر فرماتی تھیں کہ میں اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی ھدی کے قلادہ کو بنا کرتی تھی اور آپ ﷺ اسے بھیج دیا کرتے تھے اور اس ھدی کے ذبح ہونے تک کسی ایسی چیز سے رکتے نہ تھے جس سے محرم رکتا ہے۔ ❶

---

❶ حضرت نوویؒ نے فرمایا کہ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ جانور کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے حرم بھیجنا مستحب ہے اگر خود جانے کا ارادہ نہ ہو، اور اہلِ عرب ایسے جانوروں کو راستہ کے ڈاکوؤں اور راہزنوں سے بچانے کے لئے ان کے گلوں ...... (جاری ہے)

يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ

٩٤٢...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۹۴۲......اس طریق کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

باب-۱۳۳ باب جواز ركوب البدنة المهداة لمن احتاج إليها

ضرورت کے وقت ہدی کے اونٹ پر بیٹھنا جائز ہے

٩٤٣......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

۹۴۳......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ ہنکا کر لے جارہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا اس نے پھر وہی کہا تو آپ ﷺ نے دوسری یا تیسری بار میں فرمایا کہ تیرا ستیاناس جائے سوار ہو جا۔

٩٤٤......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً

۹۴۴......حضرت ابو الزنادؒ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ ایک آدمی قربانی کے اونٹ کو ہانکتا ہوا لے جارہا تھا اس حال میں کہ اس کے گلے میں قلادہ (ہار) ڈالا ہوا تھا۔

٩٤٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا

۹۴۵......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب محمد الرسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں پھر انہیں نے بعض احادیث ذکر کیں ان میں سے ایک حدیث یہ بیان کی کہ: ایک شخص قلادہ والا اونٹ ہانک رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تیرا ناس ہو اس پر سوار ہو جا تیرا ناس ہو سوار ہو جا۔

٩٤٦......وحَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

۹۴۶......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ایسے آدمی پر گذر ہوا جو کہ قربانی کے اونٹ کو ہانک

(گذشتہ سے پیوستہ)...... میں خاص قسم کے ھار ڈال دیا کرتے تھے جسے قلادہ کہا جاتا ہے۔ ان احادیث سے قلادہ ڈالنا بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جب کوئی شخص جانور جسے ھدی کہتے ہیں حرم بھیجتا ہے تو اس پر احرام والی پابندیاں لاگو ہو جاتی ہیں جب تک کہ وہ جانور وہاں ذبح نہ ہو جائے لیکن ان احادیث سے معلوم ہو گیا کہ محض جانور اور ھدی کے روانہ کرنے سے آدمی نہ محرم ہوتا ہے نہ ہی احرام کی پابندیاں اس پر لاگو ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم

قَالَ وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جا اس نے عرض کیا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جا اس نے عرض کیا یہ اونٹ قربانی کا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا کہ سوار ہو جا۔

۹۴۷...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَإِنْ و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

۹۴۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے کوئی قربانی کا اونٹ یا قربانی کا جانور لے کر گذرا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا؟ یہ اونٹ قربانی کا ہے یا کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ قربانی کا جانور ہے (سوار ہو جا)۔

۹۴۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا

۹۴۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے ھدی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: اس پر بہتر طریقہ سے سوار ہو کہ اسے تکلیف نہ ہو جب تم مجبور ہو جاؤ (یعنی جب تمہیں سوار ہونے کی ضرورت پڑے تو اسے بغیر تکلیف پہنچائے سوار ہو جاؤ) یہاں تک کہ کوئی سواری مل جائے۔

۹۴۹...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا

۹۴۹...... حضرت ابو زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے جانور کی سواریوں کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: دستور کے مطابق (شدید مجبوری میں) جب تک دوسری سواری نہ ملے سوار ہو جا۔

باب-۱۳۴ باب ما يفعلُ بالهدي إذا عطِب في الطّريق

جب ھدی تھک ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

۹۵۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنِي مُوسَى

۹۵۰...... حضرت موسیٰ بن سلمہ الہذلیؒ کہتے ہیں کہ میں اور سنان بن سلمہ دونوں عمرہ کرنے کے لئے چلے۔ حضرت سنان نے ساتھ میں ایک اونٹ

بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بِبَدَنَةٍ يَسُوقُهَا فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ فَعَيِيَ بِشَأْنِهَا إِنْ هِيَ أُبْدِعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَتَحَدَّثْ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا قَالَ فَمَضَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ

بھی لیا جسے وہ ہانکتے ہوئے لیجاتے۔ وہ اونٹ راہ میں بالکل درماندہ ہو گیا اور اس کی حالت دیکھ کر سنانؓ بھی عاجز ہو گئے کہ اگر یہ بالکل ہی رُک گیا تو کیسے اسے حرم تک لائیں گے انہوں نے فرمایا کہ اگر میں مکہ مکرمہ پہنچ گیا تو اس بارے میں ضرور سوال کروں گا۔ اس اثناء میں دن چڑھ گیا۔ ہم بطحا (مکہ) میں آئے سواری سے اترے تو سنانؓ نے کہا کہ میرے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلو ہم ان سے اس بارے میں بات کریں گے، چنانچہ ان سے اونٹ کا سارا حال بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم باخبر آدمی تک ہی پہنچے ہو، رسول اللہ ﷺ نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ہمراہ بھیجے اور اسے اس بارے میں امیر بنادیا۔ وہ چلا پھر لوٹ آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک کر رک جائے تو کیا کروں؟ فرمایا: اسے نحر کر کے اس کے گلے میں پڑے ہوئے قلادہ کی جوتیاں اس کے خون میں رنگ کر اس کے کوہان پر مارو اور اس میں سے نہ تم کھاؤ نہ تمہارے رفقاء کھائیں۔

۹۵۱...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ

۹۵۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے مگر اس میں ۱۶ کے بجائے ۱۸، اونٹوں کا ذکر ہے اور اس روایت میں حدیث کا ابتدائی حصہ ذکر نہیں فرمایا۔

۹۵۲...... حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ

۹۵۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ذویب ابو قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہمراہ اونٹ بھیجے اور فرمایا: جب ان میں سے کوئی تھک جائے اور تمہیں اس کے مرنے کا اندیشہ ہو تو اسے نحر کر کے اس کے گلے میں پڑے جوتوں کو اس کے خون میں ڈبو کر اس کی کوہان پر مار دینا اور نہ تم اور نہ تمہارے رفقاء میں سے کوئی اس کا گوشت کھائے۔[1]

---

[1] ھدیٰ کی ہلاکت کے اندیشہ کی صورت میں حکم یہ ہے کہ اسے ذبح کر دیا جائے۔ البتہ اگر وہ نفلی ھدیٰ ہے حج کی قربانی نہیں تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کے گلے میں پڑے ہوئے جوتے کو خون میں بھگو کر کوہان پر مَل دیا جائے تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ یہ ھدیٰ کا جانور ہے۔ اور ایسے جانور میں سے خود کھانا یا اغنیاء کو کھلانا جائز نہیں ہے بلکہ اسے صرف فقراء کھا سکتے ہیں۔ ......(جاری ہے)

وَلا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ

باب-١٣٥ باب وجوب طواف الْوداع وسقوطه عن الْحائض

طوافِ وداع کا بیان

٩٥٣..... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي

٩٥٣..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ لوگ ہر جگہ ادھر ادھر پھر رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ہر گز کوچ نہ کرے یہاں تک کہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کرلے۔

٩٥٤..... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ

٩٥٤..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیئے، البتہ اس معاملہ میں حائضہ عورت پر تخفیف کی گئی ہے (کہ اگر کسی عورت کو ایام شروع ہو جائیں تو اس کیلئے ضروری نہیں کہ طوافِ وداع کرے)۔

٩٥٥..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِمَّا لا فَسَلْ فُلانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلا قَدْ صَدَقْتَ

٩٥٥..... حضرت طاوسؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا جب زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا کہ: آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت حیض سے قبل آخری طوافِ وداع کرے بیت اللہ کا؟ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ نہیں تسلیم کرتے اس بات کو تو فلاں انصاری خاتون سے دریافت کر لیجئے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس کا حکم فرمایا تھا؟ (یا نہیں چنانچہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور) جب واپس لوٹے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تو مسکرا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں یہی جانتا

(گذشتہ سے پیوستہ)

البتہ اگر ھدیٰ واجب تھی تو اس کے ذمہ ضروری ہے کہ اس کی جگہ دوسری ھدیٰ قربان کرے اور یہ ھدیٰ اس کی ملکیت ہو گئی لہٰذا اسے خود کھانے 'اغنیاء کو کھلانے اور ہر قسم کے تصرف کی اجازت ہے۔

جہاں تک آنحضرت ﷺ کے ارشاد کہ: تم اور تمہارے رفقاء نہ کھائیں کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں شارح مسلم ابو عبد اللہ الأبیؒ نے "إکمال إکمال المعلم" میں فرمایا کہ یہ حکم سدًّا للذریعہ کے طور پر تھا کہ کہیں لوگ اسے کھانے کی طمع میں اندیشہ ہلاکت سے قبل ہی ذبح نہ کر دیں۔ واللہ اعلم علامہ طیبیؒ شرح مشکوٰۃ اور دیگر محدثین نے بھی یہی کہا ہے۔ (کمافی معارف السنن وفتح الملہم)

ہوں کہ آپ نے سچ کہا ہے۔

۹۵۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلْتَنْفِرْ

۹۵۶...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا

"ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طوافِ زیارت کے بعد ایام شروع ہو گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان کے حیض کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ہمیں روک دے گی؟ (یعنی ہمارے سفر میں اس کی بناء پر رکاوٹ ہو گی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہوں نے طوافِ زیارت تو کر لیا ہے اور بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد ایام شروع ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر تو وہ روانہ ہو جائیں۔

۹۵۷...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۹۵۷...... اس طریق سے حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حجۃ الوداع میں حالت پاکی میں طواف افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہو گئیں۔ (آگے بقیہ حدیث سابقہ حدیث لیث کی طرح بیان فرمائی)۔

۹۵۸...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

۹۵۸...... سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر فرمایا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حائضہ ہو گئیں ہیں (آگے بقیہ حدیث زہری کی روایت کی طرح نقل کی گئی ہے)

۹۵۹...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذًا

۹۵۹...... ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہم کو ڈر تھا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طوافِ افاضہ سے پہلے حائضہ ہو جائے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا صفیہ ہم کو روک رکھیں گی؟ ہم نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا اب (رکنا) نہیں ہے۔

٩٦٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجْنَ

٩٦٠...... حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا حائضہ ہو گئیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ وہ ہم کو روک رکھیں گی کیا انہوں نے سب کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر نکلو۔

٩٦١...... حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَإِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ

٩٦١...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت صفیہؓ سے وہ ارادہ کیا جو مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے۔ عرض کیا کہ وہ تو ناپاکی میں ہیں یا رسول اللہ! فرمایا کہ وہ تو پھر ہمیں روک دے گی۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ! وہ یوم النحر کو طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر تو وہ تمہارے ساتھ ہی کوچ کریں گی۔

٩٦٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ

٩٦٢...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ نے روانگی کا ارادہ کیا تو حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے خیمہ کے دروازہ پر رنجیدہ و غمگین بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اری لنگڑی گنجی! تو تو ہمیں روک دے گی؟ پھر ان سے فرمایا، کیا تو نے یوم النحر کو طواف افاضہ (زیارت) کیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! فرمایا کہ بس پھر چلو (طواف وداع کی ضرورت نہیں)۔[1]

---

[1] طواف وداع امام مالکؒ کے نزدیک سنت ہے اور اس کے ترک پر کچھ واجب نہیں۔ شوافع کے نزدیک واجب ہے جس کے ترک پر دم لازم آئے گا۔ احنافؒ کے نزدیک وہ آفاقی پر واجب ہے مکی اور میقاتی پر نہیں۔ البتہ عمرہ کرنے والے پر طواف وداع واجب نہیں ہے اور مستحب یہ ہے کہ طواف وداع سفر کے بالکل اختتامی مرحلہ میں ہو۔

حائضہ عورت پر سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا احادیث صحیحہ کی بناء پر "یعنی اگر عورت قبل الحیض طواف زیارت کر چکی ہے اور پھر حیض شروع ہو گیا تو اس کے لئے رکنا واجب اور لازمی ہے۔

ضروری مسئلہ:۔ ہمارے زمانہ میں حجاج کے آنے جانے اور واپسی کی تاریخیں ویزے کی پابندیوں کے باعث محدود ہوتی ہیں اور حجاج کو از خود ان تاریخوں کے بدلنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ ان حالات میں اگر کسی عورت کو حیض و نفاس شروع ہو گیا اور وہ طواف زیارت نہ کر سکی ہو تو کیا کرے؟ علامہ ابن تیمیہؒ نے اس کا حل یہ بتلایا ہے کہ ناپاکی کی حالت میں طواف کر کے مسلک ابو حنیفہؒ کے مطابق دم دے دے۔ واللہ اعلم

نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي

۹۶۳...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيبَةً حَزِينَةً

۹۶۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث حکم کی طرح حدیث نقل کی ہے لیکن اس روایت میں دو لفظ کئیبة(اداس)اور حزینة(غمزدہ)کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۱۳۶ باب استحباب دخول الكعبة للحاجّ وغيره والصّلاة فيها والدّعاء في نواحيها كلّها

کعبۃ اللہ میں داخلہ کا بیان

۹٦٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى

۹۶۴...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہمراہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا اور کچھ دیر وہاں رہے۔
حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب وہ باہر نکلے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا عمل کیا؟ فرمایا کہ: آپ ﷺ نے دو ستون اپنے بائیں جانب اور ایک ستون دائیں جانب اور تین ستون اپنے پیچھے کئے اور کعبہ کے اندر اس روز چھ ستون تھے پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

۹٦٥...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ فَجَاءَ بِالْمِفْتَحِ فَفَتَحَ الْبَابَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ فَلَبِثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَتَلَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِثْرِهِ فَقُلْتُ

۹۶۵...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز تشریف لائے اور کعبہ کے صحن میں سواری سے اترے اور حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما کو بلا بھیجا۔ وہ چابی لے کر آئے اور دروازہ کھولا پھر نبی ﷺ، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید اور عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ بند کر دیا گیا پھر تھوڑی دیر وہاں ہی ٹھہرے رہے پھر دروازہ کھولا تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سب لوگوں سے زیادہ جلدی کی اور کعبہ سے باہر سب سے پہلے میں رسول اللہ ﷺ سے ملا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے عین

لِبِلالٍ هَلْ صَلّٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى

پیچھے تھے میں نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اندر نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ ہاں! میں نے کہا کہاں؟ فرمایا: اپنے سامنے کے رخ پر دو ستونوں کے درمیان۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ کتنی رکعات پڑھیں۔

٩٦٦...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِي بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِينِيهِ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي قَالَ فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

٩٦٦...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتحِ مکہ کے سال ایک اونٹنی پر جو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید کی تھی تشریف لائے حتیٰ کہ اسے کعبہ کے صحن میں بٹھایا پھر عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ میرے پاس چابی لاؤ۔ وہ اپنی والدہ کے پاس گئے تو انہوں نے چابی دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اللہ کی قسم! تم ضرور چابی دو گی ورنہ یہ میری کمر سے تلوار ضرور نکلے گی۔ تو یہ سن کر ان کی ماں نے انہیں چابی دے دی۔ وہ اسے لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کے حوالہ کر دی آپ ﷺ نے دروازہ کھولا۔ آگے سابقہ حدیث حماد بن زید کی مانند بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

٩٦٧...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ وَمَعَهُ أُسَامَةُ وَبِلالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا ثُمَّ فُتِحَ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

٩٦٧...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے ہمراہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ ﷺ کے جانے کے بعد ان لوگوں نے بڑی دیر تک دروازہ بند رکھا پھر دروازہ کھولا تو سب سے پہلا داخل ہونے والا میں تھا۔ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟
فرمایا کہ: دونوں اگلے ستونوں کے درمیان۔ پس میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنی رکعات نماز پڑھی۔

٩٦٨...... وحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلالٌ وَأُسَامَةُ وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ

٩٦٨...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کعبہ کی طرف پہنچا تو نبی کریم ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ میں داخل ہو گئے تھے اور ان پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ آپ ﷺ کعبہ میں کچھ دیر ٹھہرے پھر دروازہ کھولا گیا تو نبی کریم ﷺ باہر نکلے اور میں

فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالُوا هَا هُنَا قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى

سیڑھی سے اندر گیا اور بیت اللہ میں داخل ہوا اور میں نے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہاں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یہ بھول گیا کہ میں ان سے پوچھتا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعت پڑھی۔

۹۶۹...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

۹۶۹...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت اسامہ، بلال، اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے پھر بیت اللہ کا دروازہ بند ہو گیا اور جب دروازہ کھلا تو سب سے پہلے میں داخل ہوا اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟) ہی منقول ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"آپ نے دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

۹۷۰...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ - قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ أَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

۹۷۰...... حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بھی آپ ﷺ کے ساتھ داخل ہوئے) اور ان کے ساتھ کوئی داخل نہیں ہوا پھر ان پر دروازہ بند کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت بلال یا عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے وسط میں دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

۹۷۱...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيهَا أَفِي زَوَايَاهَا قَالَ بَلْ

۹۷۱...... حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاءؒ سے کہا کہ کیا آپ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ:

"تمہیں حکم ہوا ہے بیت اللہ کے طواف کا نہ کہ بیت اللہ میں دخول کا"۔

حضرت عطاءؒ نے فرمایا کہ اصل میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دخولِ بیت اللہ سے منع نہیں کرتے تھے لیکن میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی لیکن نماز نہ پڑھی بلکہ جب باہر تشریف لائے تو بیت اللہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ: "یہی قبلہ ہے" (اب قیامت تک) میں نے کہا کہ اس کے نواحی

فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ

سے کیا مراد ہے کیا اس کے تمام گوشے اور زاویئے؟ (ان کا کیا حکم ہے) فرمایا کہ: بلکہ بیت اللہ کے ہر قبلہ میں (نماز جائز ہے)۔

۹۷۲...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ۔

۹۷۲...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے، اس میں چھ ستون تھے، آپ ﷺ نے ہر ایک کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگی اور نماز نہیں پڑھی۔ ❶

۹۷۳...... وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ قَالَ لا

۹۷۳...... حضرت اسماعیل بن خالدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں سے پوچھا کہ کیا حضور علیہ السلام عمرہ میں بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے؟ فرمایا کہ نہیں!

باب-۱۳۷ باب نقض الكعبة وبنائها

کعبہ کی تعمیر کا بیان

۹۷٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْلا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا

۹۷۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر تیری قوم نئی نئی کفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں بیت اللہ کو توڑ کر اسے اساسِ ابراہیمؑ پر تعمیر کرتا کیونکہ قریش نے جب اس کی تعمیر کی تو اسے چھوٹا کر دیا اور میں اس میں پچھلا دروازہ بھی بناتا"۔

❶ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ کعبہ میں نماز پڑھنا جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور اس بارے میں جمہور نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے، حضرت ابنِ عباسؓ کی روایت پر کیونکہ حضرت بلالؓ نے ایک مثبت حکم بیان فرمایا ہے اور حضرت بلالؓ نے نافی بیان کیا ہے اور مثبت نافی پر مقدم ہوتا ہے۔

سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت اسامہؓ جو آنحضرت ﷺ کے ہمراہ کعبہ میں داخل ہوئے تھے وہ تو صلوٰۃ النبی فی الکعبہ کی نفی کر رہے ہیں؟ علامہ نوویؒ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ: اصل میں کعبہ میں داخل ہونے کے بعد دروازہ بند کر دیا گیا تھا اور اندر اندھیرے اور ستون کی وجہ سے صحیح نظر نہ آتا تھا۔ داخل ہونے کے بعد حضور علیہ السلام تو ایک کونہ میں تشریف لے گئے، حضرت بلالؓ آپؐ کے قریب تھے اور اسامہؓ دوسرے کونے میں چلے گئے، حضورؐ نے اوّلاً دعا فرمائی تو حضرت اسامہؓ بھی آپ کو دیکھ کر مشغولِ دعا ہو گئے اس دوران آپ نے مختصراً دو رکعت پڑھیں جن کا علم اسامہؓ کو نہ ہو سکا جب کہ بلالؓ چونکہ قریب تھے انہوں نے دیکھ لیا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پوری تفصیل و جزئیات کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے کھڑے ہونے کے بارے میں بتلا دیا (شرح نووی) دوسرا جواب حافظ ابنِ حجرؒ نے دیا کہ حضورؐ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کی دیواروں پر تصاویر تھیں، انہیں مٹانے کے لئے آپؐ نے حضرت اسامہؓ کو پانی لانے بھیجا، عین ممکن ہے اس دوران آپ نے نماز پڑھی ہو اور اسامہؓ کو اس کا علم نہ ہو سکا جیسا کہ مسند ابوداؤد و طیالسی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

۹۷۵...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۹۷۵...... حضرت ھشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۷۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ۔

۹۷۶...... زوجۂ مطہرۂ رسول، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کیا تم نہیں دیکھتیں کہ تمہاری قوم (قریش) نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو اسے ابراہیم علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ، کی بنیادوں سے چھوٹا کردیا"۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! تو کیا آپ ﷺ اسے ابراہیمی بنیادوں پر دوبارہ نہیں لوٹا سکتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے تمہاری قوم کے نئے نئے کفر سے نکلنے کا اندیشہ نہ ہوتا (تو میں ضرور ایسا کرتا)۔
ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہوتا تو میں آپ ﷺ کو نہ دیکھتا کہ آپ ﷺ نے حطیم کی طرف والے دونوں کونوں کا استلام کرنا ترک کردیا تھا، کیونکہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں پورا کیا گیا تھا۔[1]

۹۷۷...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ

۹۷۷...... حضرت عائشہ، زوجۂ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ:
"اگر تمہاری قوم جاہلیت یا کفر سے نئی نئی نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ کے خزانوں کو فی سبیل اللہ خرچ کردیتا اور کعبہ کے دروازہ کو زمین سے ملادیتا۔ اور حطیم کے حصہ کو کعبہ میں داخل وشامل کرلیتا"۔

۹۷۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ مِينَاءَ قَالَ

۹۷۸...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ نبی

---

[1] حضرت نوویؒ نے فرمایا کہ حضرت ابنِ عمرؓ کے کلام کے ظاہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے سیّدہ عائشہؓ کی بات پر شکوک کا اظہار کیا اور ان کی بات کی تضعیف کی' حالانکہ ایسا نہیں بلکہ کلامِ عرب میں بسا اوقات کلام کی ظاہری شکل تو شک اور تضعیف کی ہوتی ہے لیکن مراد اس سے یقینی امر ہوتا ہے' جیسے اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہیں: وإن ادری لعلکم الخ وان ضللت فانما اضل..... الخ وغیرہ۔

سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ

اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:
اے عائشہ! اگر تمہاری قوم شرک کے دامن سے نئی نئی نہ نکلی ہوتی تو میں کعبۃ اللہ کو منہدم کر کے زمین سے اس کے دروازے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے ایک مشرقی اور دوسرا مغربی رخ پر بناتا اور اس میں حطیم کی چھ ہاتھ (گز) زمین بھی شامل کر دیتا کیونکہ قریش نے تعمیر کعبہ کے وقت اسے چھوٹا کر دیا تھا۔

۹۷۹...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِينَ غَزَاهَا أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ أَوْ يُحَرِّبَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا أَوْ أُصْلِحُ مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا وَتَدَعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ

۹۷۹...... حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ جب یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں کعبہ کی عمارت خاکستر ہو گئی جب اہل شام نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر جنگ کی تھی تو کعبہ کا جو حال ہوا تھا سو ہوا تو ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کو اسی حال پر رہنے دیا یہاں تک کہ موسم حج میں لوگ آنے لگے۔ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارادہ یہ تھا کہ اہل شام کی حرکت پر لوگوں کو جرأت دلائیں یا (ان کی دینی غیرت کا) تجربہ کریں۔ چنانچہ جب لوگ آگئے تو انہوں نے فرمایا:
"اے لوگو! مجھے مشورہ دو کہ کعبہ کے معاملہ میں کہ اسے گرا کر (شہید) از سر نو اس کی تعمیر کروں یا جو اس کی تعمیر میں کمزوری آگئی ہے اسے ہی درست کر دوں؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: میری رائے میں تو یہی بات واضح ہو رہی ہے کہ آپ اس کی کمزور بنیادوں کی درستگی کر دیں اور بیت اللہ اور اس کے پتھروں کو ایسا ہی رہنے دیں کہ یہی وہ عمارت ہے جس پر لوگ اسلام لائے اور نبی ﷺ کی بعثت بھی اسی پر ہوئی (اس زمانہ میں جیسا تھا ویسا ہی رہنے دو)۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: تم میں سے کسی کا گھر جل جائے تو وہ جب تک نیا نہ کرے کبھی اسی حالت پر رکھنے میں راضی نہیں ہوتا تو اپنے رب کے گھر کے ساتھ ایسا کیسے ہوگا؟ میں اپنے رب سے تین یوم استخارہ کرتا ہوں پھر اپنے فیصلہ پر عزم کروں گا۔ تین روز گزرنے کے بعد ان کی رائے اس پر جم گئی کہ کعبۃ اللہ کو توڑ (شہید) کر دوبارہ بنائیں۔ اب لوگ ڈرنے لگے اس خدشہ سے کہ جو سب سے پہلے کعبہ کے انہدام کیلئے اوپر چڑھے اسپر کوئی آسمانی آفت نازل نہ ہو جائے۔

فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ
قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أُنْفِقُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ وَالآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ
فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ

آخر کار ایک شخص اوپر چڑھا اور اس نے اوپر سے ایک پتھر گرادیا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ اسے کچھ گزند نہیں پہنچی تو ایک دوسرے پر گرنے لگے (انہدام کے عمل میں حصہ لینے کیلئے) اور اسے (نئی تعمیر کیلئے) گراکر (شہید) زمین کے برابر ہموار کردیا۔ اور حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند ستون کھڑے کئے اور ان پر پردہ ڈال دیا (تاکہ لوگ جب تک نئی تعمیر ہو اسطرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہیں) یہاں تک کہ اسکی عمارت بلند ہوگئی۔

اور حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا ہے وہ فرماتی تھیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر لوگ کفر سے نئے نئے نکل کر (نو واردانِ اسلام) نہ ہوتے اور میرے پاس اتنا خرچ بھی نہیں ہے کہ اس کے ذریعہ سے اسے تعمیر کرسکوں (ان دو وجوہات کی بناء پر میں تعمیرِ کعبہ نہیں کررہا) ورنہ میں حطیم کے پانچ گز کے حصہ کو کعبہ میں داخل کرلیتا اور کعبہ کا ایک داخلی دروازہ بناتا جس سے لوگ داخل ہوتے اور ایک خارجی جس سے نکلتے"۔ تو ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لیکن آج میں تو اتنا خرچ اٹھانے کی قوت بھی رکھتا ہوں اور مجھے لوگوں کی مزاحمت کا بھی خوف نہیں ہے (لہٰذا میں حضور ﷺ کی خواہش پوری کرتا ہوں) چنانچہ انہوں نے حطیم کے پانچ گز کے حصہ کا کعبہ میں اضافہ کردیا اور وہاں پر (کھدائی کے دوران) ایسی بنیاد نظر آئی جسے لوگوں نے خوب دیکھا (وہ بنیادِ ابراہیمی تھی) چنانچہ اسی بنیاد پر عمارت تعمیر کی گئی، اور کعبہ کی لمبائی اٹھارہ ۱۸ گز تھی اب اس متروکہ حصہ (حطیم) کے اضافہ کے بعد اس کا طول کم نظر آنے لگا تو انہوں نے طول میں بھی دس گز اضافہ کردیا اور اس کے دو دروازے بنادیئے ایک سے داخل ہوا جاتا اور دوسرے سے نکلا جاتا۔

پھر جب ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کردیا گیا تو حجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کو لکھا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کی تعمیر میں تبدیلی کردی ہے اور اس کی بناء اسی بنیاد پر رکھی گئی ہے جسے اشرافِ اہلِ مکہ نے دیکھ لیا ہے۔ تو اس کے جواب میں عبدالملک نے لکھا کہ ہمیں ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاوٹ (اضافہ و تبدیلی)

سے کوئی سروکار نہیں انہوں نے جو لمبائی میں اضافہ کیا ہے اسے تو باقی رہنے دو البتہ جو حطیم کے حصہ کا اضافہ کیا ہے اسے سابقہ تعمیر پر لوٹا دو اور وہ (دوسرا) دروازہ جو انہوں نے کھولا ہے اسے بند کردو۔ چنانچہ حجاج نے حطیم کے اضافہ کو توڑ دیا اور سابقہ تعمیر بحال کردی۔ ❶

۹۸۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

۹۸۰...... حضرت حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبیداللہ نے کہا کہ حارث بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبدالملک بن مروان کے پاس وفد کی صورت میں گئے اس کے دور خلافت میں تو عبدالملک نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ ابوخبیب

❶ **بیت اللہ شریف کی تعمیر کے تاریخی مراحل**...... کعبہ مشرفہ کی تعمیر دس مرتبہ ہوئی ہے۔

۱۔ پہلی تعمیر ملائکہ کرام نے تخلیق آدم سے دو ہزار سال قبل کی تھی جس کا مقصد بیت المعمور (قبلۂ ملائک بر آسمان) کی محاذات میں روئے ارض پر عبادت گاہ کی تعمیر تھی۔

۲۔ دوسری بار حضرت آدم علیہ السلام نے اس کی تعمیر کی۔

۳۔ تیسری بار حضرت آدم علیہ السلام کے بعض صاحبزادوں کی تعمیر کی اور یہ تعمیر طوفانِ نوح تک باقی رہی، طوفان کے وقت اٹھالی گئی یا طوفان سے ختم ہو کر مٹ گئی۔ واللہ اعلم

۴۔ چوتھی تعمیر حضرت ابراہیم نے فرمائی، بعض حضرات نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ کا بانی اول قرار دیا ہے لیکن راجح یہی ہے کہ وہ بانی اول نہیں، اور قرآن کریم کا انداز بیان بھی اسی کی تائید کرتا ہے کہ اس میں رفع القواعد کا ذکر ہے یعنی بنیادیں اٹھانے کا۔ اور بنیاد اسی وقت اٹھائی جائیں گی جب پہلے سے موجود ہوں گی۔ معلوم ہوا کہ بنیادیں پہلے سے موجود تھیں ابراہیم علیہ السلام نے انہیں کو بلند کر کے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔

۵۔ پانچویں تعمیر قوم عمالق نے کی۔

۶۔ بنو جرھم چھٹی بار معمار بیت اللہ ہوئے۔

۷۔ ساتویں تعمیر قصی بن کلاب نے کی۔

۸۔ آٹھویں مرتبہ قریش نے اجتماعی چندے سے حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے بعد اور بعثت سے قبل کعبہ کی تعمیر کی۔ اس تعمیر میں حجر اسود آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے دیوار کعبہ میں نصب فرمایا۔ اب تک پچھلی تمام تعمیرات میں کعبہ کے دو دروازے چلے آتے تھے ایک مشرقی جانب میں دوسرا مغربی جانب میں۔ لیکن قریش نے چونکہ حلال کمائی سے تعمیر کا اہتمام کیا تھا اور یہ کمائی کم پڑگئی تھی اس لئے کعبہ کا کچھ حصہ تعمیر میں آنے سے رہ گیا جسے "حطیم کعبہ" کہا جاتا ہے۔ نیز کعبہ کے دو دروازے تھے قریش نے صرف ایک دروازہ باقی رکھا۔
احادیث مذکورہ کے مطابق حضور علیہ السلام نے بیت اللہ کو بناء ابراہیمی کے مطابق تعمیر کا ارادہ فرمایا تھا لیکن اس خیال سے ارادہ ترک فرمادیا کہ زمانۂ جاہلیت کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا اور یہ سوچا کہ قریش کہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں ایسا نہ ہو کہ اس پر وہ کوئی خلفشار پیدا کردیں اور عرب میں اسلام کے ابتدائی مرحلہ میں ہی فتنہ کھڑا ہو جائے۔

۹۔ نویں تعمیر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے حجاج بن یوسف کے حملہ اور اس کے نتیجہ میں کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچنے کے بعد حضورؐ کی خواہش کے مطابق بناء ابراہیمی پر کی۔

۱۰۔ دسویں بار حجاج بن یوسف نے ابن زبیرؓ کی مخالفت کے پیش نظر ان کے تعمیر کو ڈھا کر پھر سے بناءِ قریش پر تعمیر کیا۔ اس کے بعد ہارون رشید نے بناء ابراہیمی کے مطابق تعمیر کرنا چاہا لیکن امام مالکؒ نے انہیں منع کردیا۔ (اخبار مکہ ازرقی)

عُبَيْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَلى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْلا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُرِيكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ

وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لا قَالَ تَعَزُّزًا أَنْ لا يَدْخُلَهَا إِلا مَنْ أَرَادُوا فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُونَهُ يَرْتَقِي حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ

۹۸۱۰...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (بنائے کعبہ والی) حدیث سننے کا دعویٰ کرتے ہیں تو یہ انہوں نے نہیں سنی۔

حارث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیوں نہیں! یہ حدیث تو میں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنی ہے۔ عبد الملک نے کہا کہ تم نے سنی ہے تو وہ کیا فرماتی تھیں؟ حارثؒ نے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تمہاری قوم نے بیت اللہ کی عمارت کو چھوٹا کر دیا، اگر یہ لوگ شرک سے حال ہی میں نہ نکلے ہوتے (اور ایمان میں قدیم اور پختہ ہوتے) تو جو حصہ انہوں نے چھوڑ دیا ہے اسے میں بنا دیتا۔ اور اگر (ممکن ہے) تمہاری قوم کو میرے بعد اس کی تعمیر کا احساس ہو جائے تو آؤ میں تمہیں دکھلا دیتا ہوں کہ کونسا حصہ انہوں نے چھوڑ دیا ہے، چنانچہ انہیں تقریباً سات گز کا حصہ دکھایا۔

(اسی حدیث کے دوسرے طریق میں یہ اضافہ ہے کہ) نبی ﷺ نے فرمایا: میں کعبہ کے دو دروازے بھی بناؤں جو زمین پر ہی لگائے گئے ہوں (کیونکہ تعمیر قریش میں دروازہ زمین سے اوپر قد آدم پر لگا تھا) ایک دروازہ شرقی اور دوسرا غربی۔ اور کیا تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ کے دروازہ کو اتنا بلند کیوں رکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں! فرمایا کہ اس تکبر اور بڑائی میں کہ کعبہ میں جسے وہ چاہیں وہی داخل ہو سکے (دوسرے نہ جا سکیں) چنانچہ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی کعبہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا تو اسے سیڑھی پر چڑھنے دیتے اور جب وہ بالکل داخلہ کے قریب ہوتا تو اسے دھکا دے کر گرا دیتے تھے۔

عبد الملک بن مروان نے حارث سے کہا: کیا تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! عبد الملکؒ نے یہ سن کر کچھ دیر کے لئے اپنی چھڑی سے زمین کریدنا شروع کر دی پھر کہا کہ میری خواہش تھی کہ اسے اور جو اس میں ہے میں ویسا ہی چھوڑ دیتا جس حال میں ہے۔

۹۸۱...... ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے جس

أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْــنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَــنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ.

طرح ابن بکر نے حدیث روایت کی ہے۔

۹۸۲......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُــوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللهُ ابْــنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَـإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ لَا تَقُلْ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ

۹۸۲......حضرت ابو قزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے کہا کہ:

"اللہ تعالیٰ ہلاک کرے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (نعوذ باللہ) کہ اس نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ باندھا کہ وہ کہتا تھا کہ میں نے انہیں (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تیری قوم کفر سے نئی نئی نہ نکلی ہوتی تو میں بیت اللہ کو گرا کر (شہید کر کے) حطیم کی جگہ کو اس میں شامل کر دیتا کیونکہ تیری قوم نے تعمیر کعبہ میں اسے چھوٹا کر دیا"۔ تو یہ سن کر حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے فرمایا کہ: امیر المؤمنین! یہ مت کہیئے، میں نے بھی ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث سنی ہے وہ یہ حدیث بیان کرتی تھیں۔

عبدالملک نے (یہ سن کر) کہا کہ اگر میں انہدامِ بیت اللہ سے قبل یہ سن لیتا کہ واقعتاً ام المؤمنین نے یہ حدیث بیان کی ہے اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے نہیں کہا) تو میں بیت اللہ کو بناء ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہی باقی رہنے دیتا۔

۹۸۳......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُــوا مَــنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِــي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِــي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ

۹۸۳......سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دیوارِ حطیم کے بارے میں پوچھا کہ وہ بیت اللہ میں سے ہے؟ فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کیا کہ پھر اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہ کیا؟ فرمایا کہ: تمہاری قوم (قریش) کے پاس اخراجات کم پڑ گئے تھے (اس لئے اسے شامل نہ کیا)۔

میں نے پوچھا کہ اچھا دروازہ اونچا رکھنے کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا: یہ بھی تمہاری قوم کی حرکت ہے اور یہ اسلئے کہ وہ جسے چاہیں اندر داخل کریں اور جسے چاہیں رد کریں اور اگر تمہاری قوم کا زمانۂ جاہلیت تازہ تازہ نہ ہوتا اور مجھے یہ خوف دامن گیر نہ ہوتا کہ ان (نووارداں اسلام) کے قلوب بدل جائیں گے تو میں یہی ارادہ کرتا کہ حطیم کے

حصہ کو بیت اللہ میں داخل کر دوں اور اس کے دروازہ کو زمین کی سطح سے ہموار کر دوں۔ ❶

٩٨٤...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِيهِ فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلا بِسُلَّمٍ وَقَالَ مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ

٩٨٤......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا پھر سابقہ حدیث ابی الاحوص کی طرح بیان فرمائی۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ بیت اللہ کا دروازہ اتنا بلند کیوں ہے کہ سوائے سیڑھی کے اس کی طرف نہیں چڑھا جا سکتا، فرمایا کہ ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہونے کا ڈر ہے۔

باب-۱۳۸ باب الحجّ عن العاجز لزمانةٍ وهرمٍ ونحوهما أو للموت

کسی عذر کے وجہ سے دوسرے کی طرف سے حج کا بیان

٩٨٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

٩٨٥...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عباس، رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے (سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے تھے) قبیلۂ خثعم کی ایک خاتون آپ ﷺ کے پاس آئیں مسئلہ پوچھنے کے لئے۔ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان خاتون کو دیکھنے لگے اور وہ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ ان خاتون نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا جو فرض بندوں پر حج کا عائد ہوتا ہے (اس میں صورتحال یہ ہے کہ) میرے والد بوڑھے ہو چکے ہیں بڑی عمر کے ہیں وہ سواری پر مستقل بیٹھنے پر قادر نہیں ہیں۔

---

❶ حطیم یا حجر: بیت اللہ کی شمالی دیوار کے ساتھ جہاں میزاب رحمت ہے چھ یا سات ذراع (گز) کی جگہ کو حجر کہا جاتا ہے اور اس کے بعد نصف دائرے میں بنی ہوئی دیوار کو حطیم کہا جاتا ہے اور کبھی دونوں کے مجموعہ کو حطیم یا حجر کہہ دیتے ہیں اسی مقام پر حضرت ہاجرہ و اسماعیل علیہما السلام کی قبریں ہیں۔ تابعین کے آثار سے اس کا پتہ چلتا ہے۔

حجر کے بیت اللہ کے جزو ہونے کے بارے میں اتفاق ہے کہ وہ بیت کا حصہ ہے البتہ حطیم کے بارے میں اختلاف ہے 'اگر کسی نے طواف کے دوران حطیم کے اندر سے چکر لگایا تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ طواف میں حطیم کے باہر سے چکر لگانا واجب ہے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکہ میں موجودگی کے دوران متروکہ چکر کی قضا ضروری ہے اور اگر مکہ سے جا چکا ہے تو دم واجب ہوگا۔

اس مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے مولانا وحید الزمان صاحب نے حسب عادت امام ابو حنیفہؒ پر غیر ضروری اور بے تکی تنقید کی ہے جس کا یہ کوئی محل نہیں ہے۔ دراصل اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہؒ اور جمہور کے مذہب میں کوئی خاص فرق نہیں صرف جنایت کے سلسلہ میں معمولی سا اختلاف ہے لیکن علامہ وحید الزمان جس نے غیر ضروری طور پر امام صاحبؒ پر تنقید کا دروازہ کھولا ہے جو سراسر بے تکی بات ہے۔

وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا کہ ہاں! اور یہ حجۃ الوداع کا قصہ ہے۔

۹۸۶.....حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحُجِّي عَنْهُ

۹۸۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر اللہ کا فریضہ حج فرض ہے جب کہ وہ (بڑھاپے کی وجہ سے) اونٹ کی پشت پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "تو تم ان کی طرف سے حج کرلو"۔ ❶

باب-۱۳۹ باب صحة حج الصبي وأجر منْ حج به
بچہ کے حج کا بیان

۹۸۷.....حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا

۹۸۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو "روحاء" میں کچھ سوار ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا مسلمان ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا رسول ہوں۔ یہ سن کر ایک عورت نے اپنے بچہ کو بلند کر کے کہا کہ کیا اس کا حج ہے؟

---

❶ یہ مسئلہ درحقیقت "مسئلۃ النیابۃ فی العبادۃ" سے متعلق ہے کہ آیا عبادات میں نیابت یعنی کسی دوسرے کی طرف سے عبادات کی ادائیگی کا کیا حکم ہے؟
احنافؒ کے نزدیک جو عبادات محض مالی ہیں مثلاً زکواۃ، صدقۃ الفطر، کفارہ، نذر، فدیہ وغیرہ ان میں نیابت جائز ہے اور جو عبادات صرف بدنی ہیں مثلاً نماز، تلاوتِ قرآن وغیرہ ان میں نیابت جائز نہیں اور جو عبادات مالی و بدنی دونوں ہیں مثلاً حج یا عمرہ وغیرہ ان میں عذر کی صورت میں نیابت جائز ہے۔
حج کے بارے میں احنافؒ کے نزدیک تفصیل یہ ہے کہ اگر میت کے ذمہ میں حج لازم تھا اور اس نے اپنی جانب سے حج کرانے کی وصیت نہیں کی تو ورثاء کے ذمہ حج کرانا لازم نہ ہوگا اور میت کو ترکِ وصیت کی بناء پر گناہ ہوگا۔ البتہ اگر وصیت کے بغیر ہی کسی وارث یا اجنبی آدمی نے اس کی جانب سے حج کردیا تو انشاء اللہ یہ میت کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔
اور اگر میت نے حج کرانے کی وصیت کی تھی تو وہ وصیت ثلث مال میں نافذ ہوگی اور اگر ثلث مال میں وصیت کی تکمیل ممکن نہ ہو مثلاً جس ملک سے حج کے لئے بھیجنا مقصود ہے اس ملک سے حج کے اخراجات زیادہ ہیں جب کہ کسی دوسرے ملک سے حج کے اخراجات کم ہیں اور ثلثِ مال میں پورے ہو سکتے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ جہاں کے اخراجات میں حج ہو جائے وہاں سے حج کروا کر وصیت کو پورا کیا جائے تاکہ میت اور فریضہ سے سبکدوش ہو جائے۔
اسی طرح ایسا بوڑھا آدمی جس کے بارے میں یہ یقین ہو کہ یہ از خود حج کے قابل نہ ہو سکے گا اس کی طرف سے بھی حج بدل جائز ہوگا کیونکہ یہاں بھی عجز دائمی پایا جارہا ہے۔ واللہ اعلم (خلاصہ از شرح نووی و فتح الملہم ج ۱ ص ۴۳۱)

الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ

فرمایا کہ ہاں! اور تمہارے واسطے اجر ہوگا۔[1]

۹۸۸...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ

۹۸۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ایک عورت نے اپنے بچہ کو اٹھا کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس کا حج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور تجھ کو بھی اس کا اجر ملے گا۔

۹۸۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ

۹۸۹...... حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بچہ کو اٹھا کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور تجھ کو بھی اجر ملے گا۔

باب-۱۴۰ باب فرض الحج مرةً في العمر
عمر بھر میں ایک بار حج فرض ہے

۹۹۰...... و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ

۹۹۰...... اس سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۹۱...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا فَقَالَ

۹۹۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:
"اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہٰذا حج کیا کرو"۔ ایک شخص نے کہا "یا رسول اللہ! کیا ہر سال؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ اس نے تین بار یہی

---

[1] نابالغ بچہ کے حج کے بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ اس پر حج فرض نہیں البتہ اگر اس نے حج کر لیا تو یہ حج صحیح ہوگا۔ علامہ نوویؒ شارح مسلمؒ نے اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ "امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ ہر بچہ کا حج صحیح نہیں اور ان کے اصحاب نے کہا کہ بچہ کا حج صرف ایک مشق اور اسے عادی بنانا ہے اور یہ حدیث احناف کے مذہب کو رد کرتی ہے اور امام نوویؒ کے اتباع کرتے ہوئے علامہ وحید الزمانؒ نے بھی یہی مذہب امام ابو حنیفہ بتلا کر اس پر بلا ضرورت تنقید کی ہے اور حسب عادت فرمایا کہ: قول ان کا خلاف حدیث ہے مردود و مطرود و متروک ہے"۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک غیر مقلد کی تعصب پر مبنی غیر تحقیقی رائے ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ بچہ کا حج صحیح ہے جیسے کہ ابن عابدین شامیؒ اور دیگر مشائخ حنفیہ نے اس کی تصریح کی ہے اور علامہ بنوریؒ نے معارف السنن میں وضاحت سے بیان کر دیا ہے کہ "امام صاحب کی طرف اس مذہب کی نسبت غیر صحیح ہے"۔ (معارف السنن ج ۲ ص ۵۴۶) البتہ بچہ پر اس حج کے باوجود بالغ ہونے کے بعد فرض حج باقی رہے گا وہ اس حج سے ادا نہ ہوگا کیونکہ یہ حج نفلی ہوگا۔ واللہ اعلم

رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ

سوال دہرایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اگر میں نعم (ہاں) کہہ دیتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا، جب کہ یہ تمہاری طاقت واستطاعت سے باہر بات تھی کہ تم ہر سال حج کرتے"۔ پھر فرمایا: جس بات پر میں تمہیں چھوڑ دوں تم مجھے اسی بات پر رہنے دیا کرو، اس لئے کہ تم سے پہلے کی (کئی) امتیں کثرتِ سوال (یعنی غیر ضروری سوال) اور انبیاء کے بارے میں اپنے اختلافات کی بناء پر ہلاک ہو گئیں، لہٰذا جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اپنی حسب استطاعت اسے بجالاؤ اور جس سے منع کر دوں اسے چھوڑ دو"۔

باب-۱۴۱ باب سفر المرأة مع محرم إلى حجٍّ وغيره

حج یا دیگر اسفار کے لئے عورت کا محرم کے ساتھ ہونا ضروری ہے

٩٩٢......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

۹۹۲......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کوئی عورت تین روز کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے"۔

٩٩٩٣......وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

۹۹۳......اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث (کوئی عورت تین دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے) مروی ہے اس میں تین دن سے زائد کا ذکر ہے۔

٩٩٤......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

۹۹۴......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لئے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے جائز نہیں کہ وہ تین رات کا سفر کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ ذو رحم محرم ہو"۔

٩٩٥......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ

۹۹۵......حضرت قزعہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے

سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلا إِلَى ثَلاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الأَقْصَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ زَوْجُهَا

خود رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (تمہارا کیا خیال ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کر کے کہی ہے جو میں نے نہیں سنی؟ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:
"(سفر کے لئے سواریوں پر) کجاوے مت باندھو سوائے تین مساجد کے سفر کے لئے، ایک تو میری یہ مسجد، دوسرے مسجد حرام اور تیسری مسجدِ اقصیٰ، اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: کوئی عورت زمانہ بھر میں دو دن سے زائد کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے اس کے ہمراہ اس کا محرم یا شوہر ہونا چاہیئے"۔

۹۹۶...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعًا فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

۹۹۶...... حضرت قزعہؒ کہتے ہیں کہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں سنیں جو مجھے پسند آئیں اور عمدہ لگیں۔
آپ ﷺ نے منع فرمایا کہ عورت دو دن کی مسافت بغیر شوہر یا محرم کے کرے، آگے پوری حدیث سابقہ حدیث کے مانند بیان کی۔

۹۹۷...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلاثًا إِلا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

۹۹۷...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم اس کے ساتھ ہو۔

۹۹۸...... وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ إِلا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

۹۹۸...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت تین راتوں سے اوپر سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم اس کے ساتھ ہو۔

۹۹۹...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاثٍ إِلا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

۹۹۹...... اس سند کے ساتھ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ (کوئی) عورت تین دن سے زیادہ (سفر نہ کرے) مگر یہ کہ محرم اس کے ساتھ ہو۔

۱۰۰۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ

۱۰۰۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا

ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لئے ایک رات کی مسافت سفر کرنا بھی حلال نہیں سوائے اس کے کہ ایک آدمی محرم اس کے ساتھ ہو۔

۱۰۰۱...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

۱۰۰۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کیلئے جو کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ وہ ایک دن کی مسافت سفر کرے سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔

۱۰۰۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا

۱۰۰۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کے لئے جو کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کی مسافت سفر کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔

۱۰۰۳...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ ثَلاثًا إِلا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

۱۰۰۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کیلئے حلال نہیں کہ وہ تین دن سفر کرے مگر یہ کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔

۱۰۰٤...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

۱۰۰۴...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو عورت بھی اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے تین یوم یا اس سے زائد کا سفر کرنا جائز نہیں اِلّا یہ کہ اس کے ہمراہ اس کا باپ، بیٹا، شوہر، بھائی یا کوئی ذی رحم محرم ہو"۔ (مثلاً سگا بھانجا، بھتیجا، ماموں، چچا وغیرہ)۔

۱۰۰۵...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۰۰۵...... حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۰٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ

۱۰۰۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

حَرْبٍ كِلاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ لا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ

نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمائی: کوئی مرد کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو الّا یہ کہ اس عورت کے ساتھ کوئی ذی رحم محرم ہو، نہ ہی کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے"۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! میری بیوی حج کے لئے جاچکی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ کے لئے لکھا جاچکا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو"۔

۱۰۰۷...... وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۰۰۷...... حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۰۰۸...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

۱۰۰۸...... حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں یہ ذکر نہیں کیا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے مگر یہ کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔

باب-۱۴۲ بَاب استحباب الذكر اذا ركب دابته متوجها لسفر حج او غيره و بيان الافضل من ذلك الذكر

سواری پر ذکر کرتے رہنا مستحب ہے

۱۰۰۹...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلاثًا ثُمَّ قَالَ "سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ" اللهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ اللهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ

۱۰۰۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے کسی سفر کے لئے روانگی کے موقع پر تو تین بار تکبیر کہتے پھر یہ دعائیں پڑھتے: سبحان الّذی سخّرلنا الخ پڑھتے" پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے واسطے مسخر کردیا اس (سواری) کو اور ہم تو (خود) اس کو تابع کرنے والے نہ تھے۔ اور ہمیں اپنے رب ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اَللّٰهُمّ إنّا نسألك سے فی المال والأهل تک۔ اے اللہ! آپ ہی اس سفر میں ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے پیچھے گھر میں آپ ہی خلیفہ ہیں (اہل و عیال کی حفاظت کرنے کے لئے)۔ اے اللہ! میں سفر کی کلفتوں، ہولناک مناظر کی اذیتوں اور مال و اہل و عیال میں برے حال میں لوٹنے سے پناہ مانگتا ہوں آپ کی"۔ اور جب واپس تشریف لاتے سفر سے تو بھی یہی کلمات کہتے اور مزید یہ

وَزَادَ فِيهِنَّ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

کلمات کہتے: ائبون سے اخیر تک: ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں"۔

۱۰۱۰......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ، كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ

۱۰۱۰......حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں جاتے تو سفر کی کلفتوں، واپسی کی مشقتوں اور بھلائی سے برائی کی طرف لوٹنے اور اہل و عیال اور مال میں برے منظر کے دیکھنے سے پناہ مانگتے۔

۱۰۱۱......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالأَهْلِ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالأَهْلِ إِذَا رَجَعَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ

۱۰۱۱......حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ مگر عبدالواحد کی روایت میں فی المال والاھل ہے اور محمد بن خازم کی روایت میں یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونوں کی روایتوں میں یہ لفظ ہے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ! سفر کی مشقتوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

باب-۱۴۳ باب ما يقول إذا رجع من سفر الحجّ وغيره

سفرِ حج سے واپسی کے وقت کیا کہے

۱۰۱۲......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ

۱۰۱۲......حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لشکروں سے یا سرایا (لڑائیوں) سے یا حج و عمرہ سے واپس لوٹتے تو جب کسی ٹیلہ پر یا اونچی زمین پر پہنچتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ کلمات فرماتے: لا إله إلا الله وحده، الخ۔

"اللہ کے علاوہ کوئی قابلِ بندگی نہیں، وہ تنہا ہے اس کا شریک کوئی نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، تمام تعریف اسی کے لائق ہے، اور ہر چیز پر قدرت (تامّہ) رکھتا ہے، ہم لوٹتے ہیں، توبہ و رجوع کرتے ہیں، بندگی کرتے سجدے کرتے اور اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ (فتح و نصرت کا) سچا کر دیا، اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور تمام لشکروں کو تنہا عزیمت دی"۔

۱۰۱۳......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

۱۰۱۳......حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے یہی سابقہ

يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْنُ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلا حَدِيثَ أَيُّوبَ فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ

حدیث کی طرح روایت فرماتے ہیں البتہ اس روایت ایوب میں (تین مرتبہ تکبیر کے بجائے) دو مرتبہ تکبیر کا تذکرہ ہے۔

۱۰۱۴...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ

۱۰۱۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کے ہمراہ واپس آئے اور امّ المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھیں، جب ہم مدینہ منورہ کی پشت پر پہنچ گئے تو آپ نے یہ کلمات فرمائے:

آئبون تائبون سے حامدون تک۔ اور مدینہ پہنچنے تک یہی کلمات کہتے رہے۔ ❶

۱۰۱۵...... و حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۰۱۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

---

❶ سفر انسان کے لئے بشری حیات کا ایک لازمی تقاضا ہے۔ ہر انسان کو مختلف نوعیتوں اور اغراض سے سفر کی ضرورت پیش آتی ہے لیکن سفر پر روانہ ہوتے وقت انسان کا ذہن کئی طرح کی تفکرات اور تشاویش کی آماجگاہ بنا ہوا ہوتا ہے' راہ کی مشکلات کا تصور' منزل پر صحیح سلامت پہنچنے کی فکر' منزل پر پہنچ کرنئے اور اجنبی لوگوں سے ملنے جلنے کی تشویش' مقاصدِ سفر کی تکمیل کی فکرات' پیچھے اہل وعیال' کاروبار' اور دیگر انسانی رشتوں کی سلامتی اور عافیت کی پریشانی غرض انسان سفر کے موقع پر سب سے زیادہ فکر مند ہوتا ہے اور ایسے ہی مواقع ہوتے ہیں جہاں کمزور عقیدہ وکج فکر کے حامل لوگ توہم پرستی کا شکار ہو جاتے ہیں نحس وسعد اوقات کی تلاش کرتے ہیں اور طرح طرح کی غیر ایمانی حرکات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
نبی مکرم ومطہر' مجسّم رحمت' رحمۃ للعالمین ﷺ بنی نوع انسان کو اسی اہم مسئلہ میں ایسی تعلیم عطا فرماتے ہیں کہ انسان ہر فکر سے بے نیاز' ہر تشویش سے فارغ الذہن ہو جاتا ہے۔ آپ ہمیں یہ بتلاتے ہیں کہ ان ادعیہ واذکار کو ابتداء وانتہاء اور دوران سفر پڑھ کر ہم اپنے تمام معاملات کو مالک حقیقی کے سپرد کر کے ہر فکر سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ وہ مالک جو اس ساری کائنات کو چلا رہا ہے وہی ہمیں آبلہ پائی کی کلفتوں اور منزل نارسی کی صعوبتوں سے بچانے والا ہے اور وہی ہے جو ہمارے پیچھے اہل وعیال کی حفاظت وکفالت ونگہبانی بھی کرنے والا ہے۔ ایک مسلمان کے لئے یہ دعائیں دنیا کے تمام مادی حفاظتی اسباب سے زیادہ قیمتی ہیں۔ زکریا غفر اللہ لہ۔

باب-۱۴۴ باب استحباب النزول ببطحاء ذی الحُلیفة والصّلاة بها إذا صدر من الحجّ أو العُمرة و غیرهما فربها

حج وعمرہ سے واپسی کے سفر میں ''بطحاء ذی الحلیفہ'' میں اتر کر نماز مستحب ہے

۱۰۱۶ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

۱۰۱۶ــــ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی الحلیفہ کے بطحاء میں اونٹ کو بٹھایا اور وہاں نماز پڑھی۔

(راوی کہتے ہیں کہ) چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۱۰۱۷ــــ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا

۱۰۱۷ــــ حضرت نافع کہتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذی الحلیفہ کے بطحاء (سنگلاخ پتھریلی زمین) میں اونٹ کو بٹھاتے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کو بٹھایا تھا اور وہاں نماز پڑھتے تھے۔

۱۰۱۸ــــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

۱۰۱۸ــــ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ذی الحلیفہ کے بطحاء میں وہیں اونٹ کو بٹھاتے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ بٹھایا کرتے تھے (اتباعِ سنت کے کمال کے حصول کے لئے)۔

۱۰۱۹ــــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ

۱۰۱۹ــــ حضرت سالمؒ اپنے والد (ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اخیر شب میں ذوالحلیفہ میں اترے (آئے) آپ سے کہا گیا کہ ''آپ ﷺ بے شک بطحاء مبارک میں ہیں''۔

۱۰۲۰ــــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ

۱۰۲۰ــــ حضرت سالمؒ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اخیر شب میں ذی الحلیفہ کی وادی کے درمیان میں اترے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ: بے شک آپ ﷺ بطحاء مبارک میں ہیں۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ حضرت سالمؒ نے بھی ہمارے ہمراہ اسی جگہ اونٹ کو بٹھایا جہاں ان کے والد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اونٹ

بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ

کو بٹھا کر نماز پڑھتے تھے اس جستجو میں کہ رسول اللہ ﷺ کے اخیر شب میں اترنے کی جگہ پر وہ بھی اتریں۔ اور وہ مقام وادی کے درمیان موجود مسجد سے نیچے اور مسجد اور اس کے قبلہ کے درمیان میں واقع ہے۔

باب-١٤٥ باب لا يحجّ البيت مشركٌ ولا يطوف بالبيت عريانٌ وبيان يوم الحجّ الأكبر

کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا نہ ہی عریاناً طوافِ کعبہ ہو سکتا ہے

١٠٢١..... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

١٠٢١..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس حج میں رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر الحج بنایا تھا اس میں حج سے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ بھیجا جو یوم النحر کو لوگوں میں یہ اعلان کرتے تھے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور نہ ہی آئندہ بیت اللہ کا عریاناً طواف کیا جا سکتا ہے (جیسا کہ اہلِ جاہلیت کا زمانہ جاہلیت میں دستور تھا)۔

حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حمید بن عبد الرحمن یوم النحر کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی وجہ سے۔[1]

باب-١٤٦ باب في فضلِ الحجِّ والعمرةِ ويومِ عرفة

یومِ عرفہ کی فضیلت کا بیان

١٠٢٢..... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ

١٠٢٢..... حضرت سعیدؒ بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن

---

[1] فائدہ..... قرآن کریم کی سورۃ التوبہ میں اللہ تعالیٰ نے حج اکبر کا ذکر فرمایا ہے۔ وأذانٌ من الله ورسوله إلى النّاس يوم الحج الأكبر۔ حجِ اکبر سے کیا مراد ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مذکورہ حج میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوم النحر کو مذکورہ اعلان کیا تھا جس کا ذکر قرآن کی مذکورہ آیت میں ہے لہٰذا یوم النحر ہی یوم حج اکبر ہے۔ جب کہ بعض نے عرفہ کو حج اکبر کہا ہے جب کہ بعض نے فرمایا کہ حج ہی حج اکبر ہے جب کہ حج اصغر عمرہ ہے (نوویؒ مختصراً) البتہ عوام میں جمعہ کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر عرفہ کا دن جمعہ کو پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے یہ غلط ہے۔

بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ

سے زیادہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ عزّوجل عرفہ سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتے ہوں۔ اور حق تعالیٰ اس روز بندوں سے بہت قریب ہوتے ہیں (یا زریؒ نے فرمایا کہ اس کے قریب ہونے سے مراد اس کی رحمت و مغفرت کا قریب ہونا ہے) پھر حق تعالیٰ اپنے بندوں کے ذریعہ ملائکہ پر فخر فرماتے ہوئے بطور فخر ارشاد فرماتے ہیں: یہ سب کس لئے جمع ہوئے ہیں؟

باب-۱۴۷ باب فضل الحج والعمرة
حج وعمرہ کی فضیلت

۱۰۲۳۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

۱۰۲۳۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے وقت کے گناہوں کا کفّارہ ہے اور مقبول و مبرور حج کی جزا سوائے جنت کے کچھ نہیں ہے"۔

۱۰۲۴۔۔۔۔۔و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ انس

۱۰۲۴۔۔۔۔۔اس سند (سعید بن منصور، ابو بکر بن ابی شیبہ۔۔۔۔۔ابو کریب، وکیع، محمد بن مثنی، عبد الرحمٰن، سفیان اور ابی صالح) کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۲۵۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

۱۰۲۵۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو اس بیت اللہ کو آئے (حج و عمرہ کے لئے) پس وہ نہ شہوت کے تقاضوں کی تکمیل کرے نہ فسق و فجور کی باتیں کرے تو وہ ایسا (پاک ہو کر) واپس لوٹتا ہے گویا اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا"۔

١٠٢٦...... و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ

۱۰۲۶...... حضرت منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ اوران ساری روایتوں میں یہ ہے کہ جس آدمی نے حج کیا اور پھر نہ تو کوئی بیہودہ باتیں کیں اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا۔

١٠٢٧...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۰۲۷...... اس سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل فرمائی ہے۔

باب-۱۴۸ باب النُّزُول الحاج بمكّة و توريث دُورها

مکہ میں نزولِ حجاج کا بیان

١٠٢٨...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

۱۰۲۸...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ مکہ میں اپنے (آبائی) گھر میں نزول فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر چھوڑا بھی ہے؟
حقیقت اس کی یہ ہے کہ عقیل اور طالب (جو ابو طالب کے بیٹے تھے) ابو طالب کے وارث ہوئے تھے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے وارث نہ ہوئے تھے، کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے جب کہ عقیل اور طالب دونوں کافر تھے (اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا)۔

١٠٢٩...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا

۱۰۲۹...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے زمانہ میں جب وہ حج کے سلسلہ میں مکہ کے قریب تھے عرض کیا یا رسول اللہ! کل آپ کہاں نزول فرمائیں گے؟ فرمایا کہ کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی منزل یا ٹھکانہ چھوڑا بھی ہے؟

۱۰۳۰...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ۔

۱۰۳۰...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر اللہ نے چاہا تو کل آپ ﷺ کہاں اتریںگے؟ اور یہ فتح مکہ کا زمانہ تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر چھوڑا ہے۔

باب-۱۴۹ باب جواز الإقامة بمكة للمُهاجر منها بعد فراغ الحج والعُمرة ثلاثة أيامٍ بلا زيادةٍ

مہاجر کے لئے اقامتِ مکہ کا بیان

۱۰۳۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا۔

۱۰۳۱...... حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سائب بن یزید سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ کیا آپ نے مکہ مکرمہ میں اقامت اختیار کرنے کے بارے میں کچھ سنا ہے (حدیث وغیرہ)؟
حضرت سائبؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مہاجر کے لئے حج سے مکہ مکرمہ واپسی کے بعد تین دن وہاں کی اقامت ہے"۔ گویا آپ ﷺ یہ فرمارہے تھے کہ وہ اس سے زائد نہ رہے۔

۱۰۳۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ۔
قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا۔

۱۰۳۲...... حضرت عبد الرحمٰن بن حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ بن عبد العزیز کو اپنے اہلِ مجلس سے یہ فرماتے سنا کہ: کیا تم نے مکہ کی سکونت کے بارے میں کچھ سن رکھا ہے؟ تو حضرت سائبؓ بن یزید نے فرمایا: میں نے حضرت علاء ابن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مہاجر مناسکِ حج سے فراغت کے بعد تین روز تک مکہ میں اقامت رکھ سکتا ہے"۔ [1]

۱۰۳۳...... وحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ

۱۰۳۳...... حضرت علاءؓ بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: آپ ﷺ فرماتے ہیں: منیٰ سے واپسی پر مہاجر تین رات تک مکہ مکرمہ ٹھہر سکتا ہے۔

[1] فائدہ...... ان احادیث میں مہاجر سے مراد وہ صحابہؓ ہیں جنہوں نے مکہ کو چھوڑ کر ہجرت کرلی تھی مدینہ طیبہ کی طرف اور ہجرت کرنے کے بعد اب ان پر مکہ کو دوبارہ وطن بنانا حرام تھا لہٰذا ان کے لئے اس حدیث میں حکم دیا گیا کہ وہ حج سے فراغت کے بعد تین دن سے زیادہ اقامتِ مکہ اختیار نہ کریں۔ اس اعتبار سے یہ حکم اب باقی نہیں۔ واللہ اعلم (مختصر نووی)

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ

۱۰۳۴...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ

۱۰۳۴...... حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد مہاجر مکہ میں تین (دن) تک ٹھہر سکتا ہے۔

۱۰۳۵...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۰۳۵...... حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت (مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مہاجر مکہ میں تین دن تک ٹھہر سکتا ہے) کی طرح منقول ہے۔

باب-۱۵۰ باب تَحْرِيمِ مَكَّةَ وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَخَلَاهَا وَشَجَرِهَا وَلُقَطَتِهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ عَلَى الدَّوَامِ
مکہ کے شکار کی حرمت کا بیان

۱۰۳۶...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ

۱۰۳۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا:
"فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی (یعنی ہجرت کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ ہجرت کا سبب جو ایذاءِ کفار تھا وہ بھی باقی نہیں رہا) البتہ جہاد اور نیتِ (ہجرت پر اجر) باقی ہے۔ اور جب تمہیں نکالا جائے جہاد کے لئے تو نکل چلا کرو"۔ اسی طرح فتح مکہ کے روز یہ بھی ارشاد فرمایا:
"بے شک یہ شہر اللہ تعالیٰ نے محترم و معزز بنادیا تھا تخلیقِ سماوات و کرۂ ارض کے دن ہے، چنانچہ یہ بلدِ حرام (محترم) ہے اللہ کی عطا کی ہوئی حرمت کے ساتھ قیامت کے روز تک اور بے شک اس بلدِ حرام میں کسی کے لئے بھی مجھ سے قبل قتال جائز نہیں ہوا اور نہ میرے لئے سوائے دن کی چند ساعتوں میں۔ اور یہ قیامت کے دن تک اللہ کی عطا

إلا الْإِذْخِرَ

کی ہوئی حرمت کے ساتھ محترم ہے، نہ تو اس کے کانٹے اکھیڑے جائیں، نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے نہ ہی اس شہر میں گری پڑی چیزوں کو اٹھایا جائے اِلّا یہ کہ وہ اسے جانتا ہو (کہ یہ کس کی ہے) اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے"۔

یہ سن کر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! سوائے اذخیر کے (یعنی اذخر جو ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس ہے اسے اس حکم عدم قطع سے مستثنیٰ کردیجئے) کیونکہ وہ لوہاروں اور ڈھلائی کرنے والوں اور گھروں میں کام آتی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے اِذخر کے (یعنی اس گھاس کی اجازت ہے)۔

۱۰۳۷...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا۔

۱۰۳۷...... منصور رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔ باقی اس حدیث میں آسمانون اور زمین کے پیدا ہونے کے دن کا تذکرہ نہیں ہے اور "قتال" کے لفظ کی جگہ "قتل" کا لفظ ہے اور **یلتقط لقطته الامن عرفها** کے الفاظ ہیں۔

۱۰۳۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

۱۰۳۸...... حضرت ابوشریح العدویؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے جب وہ مکہ مکرمہ کو لشکر بھیج رہا تھا (لشکر کشی کے لئے حجاج کے حکم سے) کہا کہ اے امیر! مجھے ایک حدیث بیان کرنے کی اجازت دیجئے جو نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کی اگلی صبح کو بیان کی تھی اور میرے کانوں نے اسے سنا، میرے قلب نے اسے محفوظ رکھا اور جب آپ ﷺ گفتگو کررہے تھے تو میری آنکھیں آپ ﷺ کو دیکھ رہی تھیں آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف وحمد وثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا:

"بے شک مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حُرمت والا بنایا ہے لوگوں نے نہیں، لہٰذا کسی شخص کیلئے کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ اس بلدِ حرام میں خون ریزی کرے، نہ ہی کوئی اس کے درختوں کو اکھاڑے، اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے قتال کو جواز بنائے (اس شہر میں قتال وجدال کیلئے) تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو تو اجازت عطا فرمائی تھی اور تمہیں اس نے اجازت نہیں دی اور میرے لئے بھی جو اجازت تھی وہ صرف دن کی چند ساعتوں تک کیلئے تھی اور بے شک آج اس کی حرمت اسی طرح عود کر آئی ہے جیسے کہ کل تھی، اور چاہیئے کہ

یہاں موجود افراد، یہاں سے غائب لوگوں تک یہ باتیں پہنچادیں"۔

حضرت ابوشریح سے کہا گیا کہ (جب آپ ﷺ نے یہ حدیث عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی) تو عمرو بن سعید نے کیا کہا؟ فرمایا کہ اس نے کہا میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں یہ حدیث اے ابوشریح! بے شک حرم، پناہ گاہ نہیں ہے کسی نافرمان، خونِ ناحق کر کے بھاگنے والے اور تخریب و فساد کر کے بھاگنے والے کی یہ گویا ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ وہ نافرمان یا قتل و تخریب کے مفرور ہیں نعوذ باللہ)۔ [1]

۱۰۳۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۰۳۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ جل جلالہ، نے اپنے رسول ﷺ کو مکہ کی فتح نصیب فرمائی تو آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی اور پھر فرمایا کہ:
"اللہ تعالیٰ نے مکہ سے فیل (اصحاب فیل) کو روک دیا اور اپنے رسول اور اہلِ ایمان کو اس پر سلطنت عطا فرمائی، اس میں لڑائی بے شک مجھ سے

---

[1] عمرو بن سعید بن العاص مدینہ منورہ کا والی اور گورنر تھا دورِ یزید میں اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت قائم ہو چکی تھی اس لئے انہوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا' یزید نے ان کے مقابلہ کے لئے لشکر کشی کی تو والیٔ مدینہ عمرو بن سعید کو بھی لشکر روانہ کرنے کا حکم دیا اور عمرو بن سعید اسی مقصد کے لئے فوجیں روانہ کر رہا تھا' حدیثِ بالا میں بیان کردہ واقعہ اسی وقت کا ہے۔
نبی ﷺ کے ان ارشادات سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کی بناء پر خدمت والا شہر بنایا ہے یہ بلدِ امین اللہ جل جلالہ کی قائم کردہ حرمت کے ساتھ تاقیامِ قیامت باقی رہے گا اور جو ناعاقبت اندیش اس کی حرمت کو پامال کرے گا وہ ظالم کہلائے گا۔
حرم مکہ کی نباتات و پودے وغیرہ کاٹنے، اکھیڑنے کی حدیث بالا میں ممانعت آئی ہے اس لئے اس کی تفصیل جاننا ضروری ہے۔ حرم کی نباتات کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو کسی نے محنت کر کے اگائی ہوں' ان کا کاٹنا یا اکھیڑنا بالاتفاق جائز ہے۔
دوسری وہ جو کسی نے اگائی تو نہ ہوں لیکن وہ انہی نباتات کی جنس سے ہوں جنہیں عموماً لوگ اگایا کرتے ہیں اور ان کی کاشت کرتے ہیں ایسی نباتات کا کاٹنا و اکھیڑنا جائز ہے۔ اور تیسری قسم خودرو گھانس پھونس اور پودوں کی ہے ان میں صرف اذخر کا کاٹنا جائز ہے باقی کسی بھی قسم کی خودرَو وغیرہ کا قطع و عضد جائز نہیں اور اس کی جزا واجب ہے۔
اگر کوئی شخص قتل یا کوئی اور جنایت کر کے حرم میں پناہ لے بیٹھا تو کیا حکم ہے؟ اگر جنایت قتل سے کم ہے تو اس کا قصاص بالاتفاق حرم میں لیا جا سکتا ہے البتہ اگر جنایت قتل کی ہو تو دیکھا جائے گا کہ اس نے جنایت کس جگہ کی ہے؟ اگر حرم ہی میں جنایت کی ہے تو بھی باتفاق حرم میں قصاص لیا جا سکتا ہے' اور اگر حرم سے باہر کی ہے تو امام مالکؒ و شافعیؒ بھی جواز کے قائل ہیں البتہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس سے حرم میں قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ اس کا کھانا پینا بند کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ حرم سے نکل آئے پھر اس سے قصاص لیا جائے گا۔
حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فتح مکہ کے دن کے بعد سے حرمِ مکہ میں قتال کی حرمت لوٹ آئی اور کسی کے لئے وہاں قتال و خونریزی جائز نہیں' جب کہ اس دن سے قبل بھی یہ حرمت جاتی تھی صرف اس روز طلوع شمس سے لے کر عصر تک کے لئے قتال جائز کر دیا گیا تھا مسلمانوں کے لئے اگرچہ اس کی نوبت نہیں آئی اور مکہ المکرمہ فتح ہو گیا۔ بہرحال آئندہ کے لئے کسی بھی شخص کے لئے حرمتِ حرم کو توڑنا جائز نہیں ہے' حرام ہے۔ واللہ اعلم (مخلصاً از درس' فتح و نوویؒ)

مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

قبل کسی کے لئے جائز نہ تھی اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال کی گئی، اور بے شک میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہے، لہٰذا اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے، اس کے کانٹوں کو توڑا نہ جائے، اس میں گری پڑی چیزوں کو اٹھایا نہ جائے سوائے یہ کہ کوئی اعلان کرنے (اور صاحبِ حق کو پہنچانے) کی نیت سے اٹھائے، جس شخص کا کوئی آدمی مارا جائے تو اسے دونوں اختیار ہیں، خواہ فدیہ وصول کرے اور خواہ قصاصاً قاتل کو قتل کروادے"۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ! اِذخر گھاس کا استثناء فرمادیجئے کہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (ٹھیک ہے) سوائے اِذخر کے اسی اثناء میں اہلِ یمن کا ایک شخص ابوشاہ کھڑا ہو گیا اور کہا کہ یارسول اللہ! (یہ باتیں) میرے لئے لکھوادیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوشاہ کیلئے لکھ دو"۔

حضرت ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعیؒ سے پوچھا کہ ابوشاہ کا یہ قول کہ میرے لئے لکھ دو یارسول اللہ! کا کیا مطلب ہے؟ اوزاعیؒ نے کہا کہ اس سے مراد یہی ہے کہ وہ خطبہ جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ لکھ دیا جائے۔

١٠٤٠ ...... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْطَى يَعْنِي الدِّيَةَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ قَالَ فَجَاءَ

١٠٤٠ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو خزاعہ نے بنولیث کے ایک آدمی کو اپنے ایک مقتول کے عوض جسے انہوں نے (بنولیث نے) قتل کیا تھا فتحِ مکہ والے سال قتل کردیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی تو آپ اپنی سوار پر سوار ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے اصحاب فیل کو روک دیا اور اپنے رسول واہلِ ایمان کو اس پر حکومت عطا فرمائی، خبردار! مجھ سے قبل کسی کے لئے حرمِ مکہ میں قتال جائز نہیں تھا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے جائز ہوگا، آگاہ رہو! میرے لئے بھی دن کے ایک متعین وقت میں حلال کیا گیا ہے اور وہ اب اس وقت مجھ پر بھی حرام ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کے کانٹوں کو اکھاڑا نہ جائے، اس کے خودرو درختوں کو کاٹا نہ جائے، اس میں گری پڑی چیزوں کو اٹھایا نہ جائے مگر یہ کہ کوئی اعلان کرنے کے لئے اٹھائے (کہ یہ حرم ہے جہاں ہر چیز کو ہر چیز سے امن ہے) جس کا کوئی آدمی مارا گیا اسے دونوں

رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلا الْإِذْخِرَ

طرح کا اختیار ہے یا تو اسے دیت دی جائے گی یا اس کے عوض مقتول کے ورثاء قصاص لیں گے"۔
اسی اثناء میں اہلِ یمن کا ایک شخص آیا جسے "ابو شاہ" کہا جاتا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے لئے (یہ خطبہ اور سارے احکامات) لکھ دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو شاہ کے لئے لکھ دو۔ قریش کے ایک شخص (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا سوائے اِذخر کے (یعنی آپ نے جو نباتات کے کاٹنے سے منع فرمایا ہے تو اس میں سے اذخر گھاس کو مستثنیٰ کر دیجئے) کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ (نوویؒ نے فرمایا کہ قبر کی لحد کی درزوں کو بند کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے اور گھروں کی چھتوں میں استعمال کرتے تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) سوائے اذخر کے۔

باب-۱۵۱ باب النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلاحِ بِمَكَّةَ بلا حاجة

مکہ میں بلا ضرورت کے ہتھیار اٹھانے کا بیان

۱۰۴۱۔۔۔۔حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلاحَ

۱۰۴۱۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "کسی کے لئے جائز نہیں کہ مکہ میں اسلحہ اٹھائے"۔

باب-۱۵۲ بَاب جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا

۱۰۴۲۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَ قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ أَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ

۱۰۴۲۔۔۔۔ حضرت یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ سے ابن شہاب زہریؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتحِ مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود تھا، آپ نے جب اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑ ا لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دو"۔ حضرت مالک نے یہ حدیث سن کر کہا کہ ہاں!
(ابن شہاب نے یہ حدیث ہم سے بیان کی ہے)۔

١٠٤٣..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

۱۰۴۳..... حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے فتح مکہ کے دن تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام کے آپ ﷺ داخل ہوئے۔
اگلی روایت میں بھی یہی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا (اس روایت میں احرام کا ذکر نہیں ہے)۔
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں اس حالت میں داخل ہوئے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

١٠٤٤..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

۱۰۴۴..... حضرت جعفر بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

١٠٤٥..... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِي وَفِي رِوَايَةِ الْحُلْوَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ
وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۰۴۵..... جعفر بن عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
"گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ منبر پر تشریف فرما ہیں، سیاہ عمامہ سر پر ہے جس کے کنارے اپنے کندھوں پر لٹکائے ہوئے ہیں"۔ [1]
اور ابو بکر نے منبر کا لفظ ذکر نہیں فرمایا۔

---

[1] ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے تھے کیونکہ سر پر خود یا عمامہ کی موجودگی احرام کی عدم موجودگی پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حالت احرام میں سر کا ڈھانپنا صحیح نہیں۔ علامہ نووی نے فرمایا کہ قاضی عیاض مالکی نے فرمایا کہ اکثر علماء کا یہی مذہب ہے)۔

باب-۱۵۳ **باب فضل المدينة ودُعاء النّبيّ ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حُدُود حرمها**

فضیلتِ مدینہ، نبی علیہ السلام کی اس میں برکت کی دعا، اس کی حرمت اور حدود حرم کا بیان

١٠٤٦...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبَّادِ ابْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ

۱۰۴۶...... حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرمت والا بنایا تھا (ان کے بیان سے حرمتِ مکہ کا اظہار ہوا ورنہ اصلی حرمت تو من جانب اللہ تھی) اور اس کے بسنے والوں کے لئے انہوں نے دعا کی تھی (رزق، ایمان وغیرہ کی) اور بے شک میں مدینہ کو حُرمت والا بناتا ہوں، جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا تھا اور بے شک میں نے اس کے صاع، مُد[1] کے لئے دوگنا ہونے کی دعا کی ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اہلِ مکہ کے لئے دعا کی تھی"۔

١٠٤٧...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هُوَ الْمَازِنِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَدِيثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِي رِوَايَتِهِمَا مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ

۱۰۴۷...... حضرت عمرو بن یحیٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ان دعاؤں سے دوگنا دعائیں کرتا ہوں جو حضرت ابراہیمؑ نے دعائیں مانگی تھیں۔ سلیمان بن بلال ور عبدالعزیز کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے برابر دعا کی۔

١٠٤٨...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ

۱۰۴۸...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت قائم فرمائی اور میں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان میں اس کی حُرمت قائم کررہا ہوں"۔
(لابتہ سے مراد پتھریلی سنگلاخ زمین ہے جو مدینہ کے دونوں اطراف میں

---

[1] (صاع اور مُد دو پیمانے تھے اہل عرب میں غلہ اور اناج وغیرہ کے وزن کے لئے۔ آنحضرت ﷺ کے اس کے دوگنا ہونے کی دعا سے مراد دراصل ان میں برکت کی دعا ہے)۔

واقع ہے۔ فرمایا کہ میں ان کے درمیان کے حصہ کو حرم قرار دیتا ہوں، اس سے معلوم ہوا کہ مدینہ کے لابتین حدود ہیں حرمِ مدینہ کے)۔

۱۰۴۹...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ لابَتَيْهَا وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي أَدِيمٍ خَوْلانِيٍّ إِنْ شِئْتَ أَقْرَأْتُكَهُ قَالَ فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ

۱۰۴۹...... حضرت نافع بن جبیر کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے مکہ کا ذکر کیا، اس کے باشندگان اور اس کے حرم وحرمت کا ذکر کیا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پکارا اور فرمایا کہ کیا بات ہے میں تجھے مکہ اور اس کے باشندگان اور اس کی حرمت کا تذکرہ کرتے تو سنتا ہوں لیکن تو مدینہ کا اس کے باشندوں اور اس کی حرمت کا ذکر نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دونوں اطراف (شرقی و غربی) کے مابین حصہ کو حرم قرار دیا، اور یہ حدیث ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھی ہوئی موجود ہے، اگر تو چاہے تو میں تجھے وہ پڑھوا سکتا ہوں"۔

یہ سن کر مروان خاموش ہو گیا پھر کہنے لگا کہ میں نے بعض باتیں اس حدیث کی سن لی ہیں۔

۱۰۵۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لابَتَيْهَا لا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلا يُصَادُ صَيْدُهَا

۱۰۵۰...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت قائم کی اور میں مدینہ کی حرمت قائم کرتا ہوں، مدینہ کے دونوں اطراف کا درمیانی حصہ حرم ہے اس حصہ کے اندر موجود پودے نہ کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے شکار کو نشانہ بنایا جائے"۔

۱۰۵۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلا أَبْدَلَ اللهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۰۵۱...... حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعد اپنے والد سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک میں مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیتا ہوں اس بات سے کہ ان کے پودے وغیرہ کاٹے جائیں یا اس کے شکار کو قتل کیا جائے، اور فرمایا کہ: "مدینہ ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے کاش یہ جانتے ہوتے کہ جو اس سے اعراض کرکے اور منہ موڑ کے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بہتر آدمی مدینہ میں اس کے بدلہ میں عطا فرمائیں گے، اور جو کوئی اس کی بھوک پیاس سختی اور مشقت پر صبر کرے گا میں

قیامت کے روز اس کا شفیع (شفاعت کرنے والا) یا گواہ ہوں گا۔ ❶

١٠٥٢ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلا أَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ

١٠٥٢ ...... حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سابقہ مضمون پورا بیان کیا اور فرمایا:

"اہلِ مدینہ کے ساتھ جو بھی برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں اس طرح پگھلادیں گے جیسے سیسہ آگ میں یا نمک پانی میں گھل جاتا ہے"۔

١٠٥٣ ...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ الْعَقَدِيِّ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ

١٠٥٣ ...... حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وادیٔ عقیق میں اپنے محل کو چلے، راہ میں ایک غلام کو دیکھا کہ وہ کوئی درخت کاٹ رہا ہے یا اس کی شاخیں وغیرہ توڑ رہا ہے، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے کپڑے و سامان وغیرہ چھین لیا۔ جب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس لوٹے تو غلام کے گھر والے آئے اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بات چیت کی کہ اس کی چیزیں اسے واپس لوٹائیں یا انہیں دے دیں جو کچھ بھی انہوں نے غلام سے لیا تھا۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ معاذ اللہ، اللہ کی پناہ کہ میں وہ چیز لوٹاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے بطورِ انعام کے مجھے عطا کی ہیں اور چیزیں واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ ❷

١٠٥٤ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ

١٠٥٤ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اپنے

---

❶ مراد حدیث واضح ہے کہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً و تکریماً سے جو شخص تنگ دل ہو کر اور اس سے بے رغبتی کا اظہار کر کے چلا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر کسی آدمی کو مدینہ میں بھیج دیں گے' اور جو کوئی مدینہ میں رہ کر وہاں اگر اس پر بھوک پیاس کی سختی آئے یا کوئی اور مصیبت و مشقت آجائے اور وہ اس پر صبر کرے تو قیامت کے روز میں اس کے لئے شفیع یا شہید و گواہ ہوں گا۔

❷ حدیث بالا کی بناء پر اور دیگر احادیث سابقہ کی بناء پر ائمہ ثلاثہ (امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل) فرماتے ہیں کہ حرم مدینہ کا حکم بھی وہی ہے جو حرم مکہ کا ہے یعنی جس طرح حدود حرم مکہ میں شکار کرنا' شکار بھگانا' درخت' پتے یا گھانس پھونس توڑنا' کاٹنا اور اکھیڑنا حرام ہے اسی طرح حرم مدینہ کی حدود میں بھی حرام ہے لیکن احنافؒ کے نزدیک حرم مدینہ کا حکم حرم مکہ کی طرح نہیں ہے۔ اگرچہ حرمتِ مدینہ تو ہے جس کی بناء پر وہاں کی توقیر' عظمت اور احترام ضروری ہے اور اسی بناء پر وہاں کے اشجار وغیرہ کو توڑنا اگرچہ حرام نہیں لیکن سوء ادب ہے۔ احنافؒ فرماتے ہیں کہ جن روایت سے حرم مدینہ کا تعین ثابت ہوتا ہے ان سے مراد مدینہ منورہ کی عظمت و حرمت ہے یعنی مدینہ منورہ کے جانوروں کو پکڑنا اور اس کے درختوں کو کاٹنا اگرچہ حرام نہیں لیکن ادب کے خلاف ہے۔ (عمدۃ الفقہ ج ۴ ص ٦٩٠)

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

لڑکوں میں سے کوئی لڑکا ڈھونڈو میرے لئے جو میری خدمت کرے۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے لے کر نکلے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا جب بھی آپ ﷺ نیچے اترتے سواری سے۔

پھر اسی حدیث میں فرمایا کہ: پھر آپ ﷺ تشریف لائے، جب احد سامنے نظر آنے لگا تو فرمایا:

"یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں"۔ پھر جب مدینہ کے سامنے تشریف لائے تو فرمایا: اے اللہ! میں مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دے دیا تھا"۔

اے اللہ! اہل مدینہ کو ان کے مُدّ اور صاع میں برکت عطا فرمائے"۔

(مدینہ کے دونوں پہاڑ سے مراد جبلِ عیر (جو جہنم کا پہاڑ ہے) اور جبلِ اُحد جو جنت کا پہاڑ ہے مراد ہیں)۔

١٠٥٥..... وحَدَّثَناه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

١٠٥٥..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل فرمائی ہے۔

١٠٥٦..... وحَدَّثَناه حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي هَذِهِ شَدِيدَةٌ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا- قَالَ فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ أَوْ آوَى مُحْدِثًا

١٠٥٦..... حضرت عاصمؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا تھا؟ فرمایا کہ ہاں! فلاں جگہ سے فلاں جگہ کے درمیانی حصہ کو۔ لہٰذا جو کوئی بھی اس کے اندر کوئی گناہ کی بات ایجاد کرے (نئی بدعت نکالے) تو اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ نہ اس کے فرائض کو قبول کریں گے نہ نوافل کو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "یا کسی بدعتی یا گناہ کرنے والے کو پناہ دے" (یعنی آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ خود گناہ کرے یا کسی بدعتی گناہ گار کو پناہ اور ٹھکانہ دے)۔

١٠٥٧..... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَحَرَّمَ

١٠٥٧..... حضرت عاصم احولؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو بھی حرم قرار

رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لا يُخْتَلَى خَلاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

۱۰۵۸..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ

۱۰۵۹..... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ

۱۰۶۰..... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلا كِتَابَ اللهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلا عَدْلًا

دیا ہے؟ فرمایا کہ ہاں! یہ حرام ہے (حرمت والا ہے) اس کے درخت وغیرہ توڑے نہیں جائیں گے جو ایسا کرے تو اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی پھٹکار ہو"۔

۱۰۵۸..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! اہل مدینہ کے مکیال (وزن کے پیمانے) صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

۱۰۵۹..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے اللہ! مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت عطا فرما (کہ اب تیرے حبیب ﷺ کا وطن یہی ہے)۔

۱۰۶۰..... حضرت ابراہیم التیمیؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے علاوہ کچھ اور ہے جسے ہم پڑھتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا، راوی کہتے ہیں کہ ایک صحیفہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار کے میان میں لٹکا ہوا تھا، فرمایا کہ اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمروں (کے حساب سے زکوٰۃ کی تفصیلات) اور زخموں کی تفصیلات (قصاص و دیت کی تعیین کے لئے) لکھی ہوئی ہیں۔

اس کے علاوہ اس میں یہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جبلِ عیر سے جبلِ ثور کے درمیان مدینہ حرم ہے، لہٰذا جو شخص بھی اس میں کوئی گناہ کی بات جاری کرے یا کسی گناہ یا نئی بدعت نکالنے والے کو پناہ دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی، اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرائض قبول کرے گا نہ نوافل۔

مسلمانوں میں سے ہر ایک کا ذمہ (پناہ و امن دینا) برابر ہے کہ ان میں سے

وَانْتَهى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مُعَلَّقَةً فِي قِرَابِ سَيْفِهِ

ادنیٰ مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے (اس میں امیر و غریب اور ادنیٰ و اعلیٰ کا کوئی فرق نہیں)۔

جو شخص اپنے آپ کو اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے یا کوئی آزاد شدہ غلام اپنے (آزاد کرنے والے) مالکوں کے علاوہ دوسرے مالکوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے فرائض و نوافل کچھ قبول نہیں فرمائیں گے"۔ ❶

۱۰۶۱...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۰۶۱...... حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث مروی ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ فرمایا:
"جس نے کسی مسلمان کی پناہ توڑی (اور اس کی پناہ کا احترام نہ کیا) تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے فرائض و نوافل قبول نہیں فرمائے گا۔ اور ان دونوں حدیثوں میں غیر باپ کی طرف نسبت کا ذکر نہیں ہے۔ اور وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں قیامت کا دن مذکور نہیں۔

۱۰۶۲...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٍ إِلَّا قَوْلَهُ

۱۰۶۲...... حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ ابن مسہر اور وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

---

❶ حضرت علیؓ کے پاس ایک صحیفہ تھا جسے "الصحیفۃ الصادقۃ" کہا جاتا تھا، روافض اور اہل تشیع نے جو من گھڑت روایات تراشی ہوئی ہیں اور کہتے ہیں کہ اس صحیفہ میں وہ تمام اسرار و رموز تھے جو حضور علیہ السلام نے حضرت علیؓ کو بتلا دیئے تھے وہ حضرت علیؓ کے اس قول سے ہی جھوٹے ہو جاتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ نے خود ہی فرمادیا کہ اس صحیفہ میں کیا کیا باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ لہٰذا روافض کی یہ فضولیات باطل ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔

حدیث میں فرمایا کہ جبلِ عَیر اور ثور کے درمیان کا حصہ مدینہ کا حرم ہے۔ علماء نے فرمایا کہ شاید یہ راوی کا وہم ہے کیونکہ کما قالہ المازریؒ (نووی) ابو بکر الغازی نے فرمایا کہ ثور کے بجائے احد ہے اور صحیح یہ ہے کہ عَیر سے احد کے درمیان حرم ہے۔ واللہ اعلم

اور فرمایا کہ ہر مسلمان کسی کافر کو پناہ اور امن دے سکتا ہے۔ اگر کسی ادنیٰ مسلمان نے بھی کسی کافر کو پناہ دے دی تو اس کی پناہ کا اعتبار ہو گا اور تمام مسلمان اس کے دیئے ہوئے امن و پناہ کا احترام کریں گے کہ یہی اسلامی مساوات ہے۔

اپنے آپ کو غیر باپ سے منسوب کرنا درحقیقت بالفاظِ دیگر اپنی ماں پر تہمت لگانا ہے لہٰذا یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ فرمایا ایسے شخص پر اللہ، ملائکہ، اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

مَنْ تولّى غيرَ مواليه وذكر اللّعْنة له

۱۰۶۳ ـــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ

۱۰۶۳ ـــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مدینہ حرم ہے، لہٰذا جس نے اس میں گناہ کیا یا کسی گناہ کرنے والے کو ٹھکانہ دیا تو اس پر اللہ کی، ملائکہ کی، اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کے فرائض ونوافل کو قبول نہیں فرمائیں گے"۔

۱۰۶۴ ـــ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ

۱۰۶۴ ـــ حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ سابقہ حدیث ہی نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں یوم قیامت کا ذکر نہیں اور اس روایت میں یہ زائد ہے کہ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے اور ایک عام مسلمان کے پناہ دینے کا اعتبار کیا جا سکتا ہے تو جو آدمی کسی مسلمان کی پناہ کو توڑے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو گی قیامت کے دن اس سے کوئی نفل اور نہ کوئی فرض قبول کیا جائے گا۔

۱۰۶۵ ـــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

۱۰۶۵ ـــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اگر ہرنوں کو مدینہ میں چرتا دیکھوں تو میں انہیں خوفزدہ نہ کروں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"مدینہ کے دونوں پتھریلے مقامات کے درمیان حرم ہے"۔

۱۰۶۶ ـــ وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى

۱۰۶۶ ـــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیانی حصہ کو۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اگر ہرنوں کو مدینہ کے اطراف کے درمیانی حصہ میں پاؤں تو انہیں خوفزدہ نہ کروں، اور آپ نے مدینہ کے اردگرد بارہ میل تک حدود مقرر کر دیں (چراگاہ کی)۔
(حمی اس چراگاہ کو کہتے ہیں جہاں سرکاری حکام یہ کہہ دیں کہ یہ سرکاری چراگاہ ہے اس میں عام مویشی نہیں چر سکتے، تو مدینہ کے اردگرد بارہ میل گویا اللہ کی حمی ہے)۔

۱۰۶۷ ـــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

۱۰۶۷ ـــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے

فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ

ہیں کہ لوگ جب موسم کا سب سے پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس لاتے، رسول اللہ ﷺ اسے لیتے اور فرماتے:

"اے اللہ! ہمارے پھل میں برکت عطا فرما، ہمارے شہر مدینہ میں برکت عطا فرما، ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔

اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام آپ کے بندے، خلیل اور آپ کے نبی تھے، میں بھی آپ کا بندہ اور نبی ہوں اور انہوں نے آپ سے مکہ کیلئے دعا کی تھی میں آپ سے مدینہ کے لئے دعا مانگتا ہوں جیسی دعا ابراہیم علیہ السلام نے مانگی تھی اور ویسی ہی مزید بھی"۔ (یعنی مکہ کی بہ نسبت مدینہ میں دوگنی برکت ہو)۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ سب سے چھوٹے بچہ کو بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔

۱۰۶۸..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ

۱۰۶۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو پہلا پھل دیا جاتا تو فرماتے:

"اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، ہمارے پھلوں میں، مد اور صاع میں برکت مع برکت کے (دوگنی) عطا فرما۔ پھر جو لڑکے موجود ہوتے ان میں سب سے چھوٹے کو وہ پھل عطا فرما دیتے۔

(بچوں پر شفقت اور اپنائیت کا اظہار کرتے ہوئے، اس لئے مستحب ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں ابتداء چھوٹے بچوں سے کرنی چاہیئے)۔

۱۰۶۹..... حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ لَهُ إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا تَفْعَلِ الْزَمِ الْمَدِينَةَ فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللَّهِ مَا نَحْنُ هَا هُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ مَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَ وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ أَوْ

۱۰۶۹..... حضرت ابوسعید مولی المہریؒ سے روایت ہے کہ انہیں مدینہ منورہ میں مشقت اور سختی کا سامنا ہوا تو وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں کثیر اہل و عیال والا ہوں، بڑے سخت حالات میں گرفتار ہوں اور میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی سرسبز مقام پر منتقل کر دوں۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا مت کرنا، مدینہ میں ڈٹے رہو، ہم ایک بار نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ سے نکلے تھے (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مقام "عسفان" میں آئے اور چند رات وہاں قیام کیا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہم تو یہاں پر بیکار ٹھہرے ہوئے ہیں، اور ہمارے اہل و عیال پیچھے رہ گئے ہیں (ہم سے چھٹے ہوئے ہیں) ہمیں ان کے بارے میں بے

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ إِنْ شِئْتُمْ لا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ لَآمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ ثُمَّ لا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ وَلا يُحْمَلَ فِيهَا سِلاحٌ لِقِتَالٍ وَلا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلا لِعَلْفٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلا نَقْبٌ إِلا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلَفُ بِهِ الشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ

خوفی نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: یہ کیا بات ہے جو تمہاری گفتگو مجھ تک پہنچی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا آپ نے کیسے کہا؟ قسم ہے اس ذات کی جس کی میں قسم کھاتا ہوں یا فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے (مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کیا جملہ کہا) میں نے یہ ارادہ کیا ہے یا فرمایا اگر تم چاہو تو میں اپنی اونٹنی کے اوپر کجاوہ کسنے کا حکم دوں پھر میں اس کے کجاوہ کی ایک گرہ بھی کھولے بغیر روانہ ہو جاؤں اور مدینہ جا پہنچوں۔ اور فرمایا:

"اے اللہ! ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حُرمتِ مکہ قائم فرمائی اور اسے حرم بنادیا اور میں نے مدینہ کی حرمت قائم کی اور اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصہ کو حرام بنادیا کہ اس میں خونریزی نہ کی جائے، نہ اسلحہ برداری کی جائے جنگ و جدال کے لئے، نہ اس کے درختوں کے پتوں کو کاٹا جائے سوائے چارہ کے لئے"۔

اے اللہ! برکت عطا فرما ہمارے مدینہ (شہر) میں، اے اللہ برکت عطا فرما ہمارے صاع میں، اے اللہ! برکت نصیب فرما ہمارے مُد میں، اے اللہ! برکت عطا فرما ہمارے صاع میں، اے اللہ! برکت نصیب فرما ہمارے مد میں، اے اللہ! ہمارے مدینہ (شہر) میں برکت عطا فرما، اے اللہ! اس برکت کے ساتھ دو برکتیں (دوگنی برکتیں) نصیب فرما"۔

پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مدینہ میں کوئی گھاٹی اور ناکہ ایسا نہیں ہے کہ اس پر دو فرشتے محافظ مقرر ہیں جب تک تم وہاں پہنچو گے وہ اس کی حفاظت کریں گے پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اب کوچ کرو، چنانچہ ہم نے روانگی اختیار کی اور مدینہ آگئے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کا ہم حلف اٹھاتے ہیں یا جس کا حلف اٹھایا جاتا ہے ابھی (مدینہ پہنچ کر) ہم نے اپنے کجاوے اونٹوں پر سے اتارے بھی نہیں تھے کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر غارتگری کرتے ہوئے حملہ کردیا اور اس سے قبل انہیں حملہ کی جرأت نہ ہوئی۔

اس سے آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی تصدیق ہوگئی کہ فرشتے مدینہ کے

محافظ ہیں)۔

۱۰۷۰...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

۱۰۷۰...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے اللہ! برکت فرما ہمارے مد اور صاع میں اور برکت پر مزید دو برکتیں عطا فرما"۔

۱۰۷۱...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ح و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۰۷۱...... حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۷۲...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِيَ الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا فَيَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا

۱۰۷۲...... حضرت ابو سعید مولی المہری سے روایت ہے کہ وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے حرہ کی راتوں میں (حرۃ سے مراد فتنہ حرہ ہے، یعنی ۶۳ھ کا فتنہ) اور ان سے مشورہ طلب کیا مدینہ سے لا وطنی کے بارے میں۔ اور ان سے شکایت کی مہنگائی اور گرانی اور کثرت عیال کی۔ اور انہیں بتلایا کہ ان سے مدینہ کی مشقت اور بھوک پیاس پر صبر اور برداشت نہیں ہو سکتا۔
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہائے افسوس تیرے لئے! میں تو تمہیں مدینہ سے جانے کا حکم (مشورہ) نہیں دوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ:
"جو شخص بھی مدینہ کے بھوک پیاس پر صبر کرتے کرتے اسلام پر مر گیا تو قیامت کے روز میں اس کے لئے شافع اور گواہ ہوں گا"۔

۱۰۷۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي

۱۰۷۳...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: "میں نے مدینہ کی دونوں پتھریلی زمینوں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دے دیا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا"۔
راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے یا ہم میں سے کوئی ایک پرندہ اپنے ہاتھ میں لیتا تھا پھر اسے اپنے ہاتھ سے جدا

حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَأْخُذُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرَ فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ يُرْسِلُهُ

کر کے چھوڑ دیتا تھا۔

۱۰۷٤ ـــ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَهْوَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ

۱۰۷۴۔۔۔۔۔ "حضرت سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ:
"بے شک یہ امن کی جگہ حرم ہے"۔

۱۰۷٥ ـــ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بِلالٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ شَكْوَى أَصْحَابِهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَحَوِّلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ

۱۰۷۵۔۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ آئے تو وہ وبازدہ شہر تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوگئے، جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کی بیماری ملاحظہ فرمائی تو دعا کی:
"اے اللہ! مدینہ کو بھی ہمارے لئے ایسا دوست بنادے جیسا مکہ کو ہمیں محبوب بنادیا تھا، بلکہ اس سے بھی زیادہ کردے، اور صحت عطا فرما اور اس کے صاع، مد میں ہمارے لئے برکت عطا فرما، اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل فرمادے"۔

۱۰۷٦ ـــ و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۰۷۶۔۔۔۔۔ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان اسناد کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔
(جحفہ مدینہ کے قریب ایک مقام ہے جہاں اس وقت یہودیوں کی آبادی تھی کما قالہ الخطابی (نووی) نوویؒ نے فرمایا کہ اس سے معلوم ہوا کہ کفار یہود وغیرہ کے لئے بددعا کرنا جائز ہے)۔

۱۰۷۷ ـــ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۰۷۷۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے مدینہ کے بھوک پیاس وغیرہ پر صبر کیا میں اس کے لئے شفیع گواہ ہوں گا قیامت کے روز"۔

باب-۱۵۴ باب الترغیب فی سکنی المدینة و فضل الصبر لا وائها و ستدتها

مدینہ میں رہائش اختیار کرنے کا بیان

۱۰۷۸۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ اقْعُدِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۰۷۸۔۔۔۔ حضرت یحنس آزاد کردہ غلام ہیں زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ بتلاتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس فتنہ کے زمانہ میں بیٹھے تھے تو ان کی ایک باندی ان کے پاس آئی، سلام کیا اور کہنے لگی کہ: اے ابو عبدالرحمن! میں نے یہاں سے نکلنے کا ارادہ کر لیا ہے کہ زمانہ بہت سخت ہو گیا ہے ہم پر، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اری بیوقوف! بیٹھ جا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: جو شخص مدینہ کے قحط بھوک اور سختی پر صبر کرے تو میں اس کے لئے قیامت کے روز شفیع یا شہید (گواہ) ہوں گا"۔

۱۰۷۹۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الْمَدِينَةَ

۱۰۷۹۔۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ،فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں اور اس کی سختیوں پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا فرمایا: میں اس کیلئے سفارش کروں گا۔

۱۰۸۰۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا -

۱۰۸۰۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو کوئی بھی مدینہ کی تکلیفوں اور اس کی سختیوں پر صبر کرے گا تو میں اس کیلئے قیامت کے دن سفارش کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

۱۰۸۱۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۰۸۱۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا (جو کوئی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے گا میں اس کی سفارش کروں گا۔)

۱۰۸۲۔۔۔۔ و حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ

۱۰۸۲۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی بھی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے گا

صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ بِمِثْلِهِ

(میں اس کے حق میں سفارش کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔)

باب-۱۵۵ باب صيانة المدينة من دُخُول الطاعُون والدجال إليها

طاعون اور دجّال سے مدینہ کی حفاظت کا بیان

۱۰۸۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلائِكَةٌ لا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلا الدَّجَّالُ

۱۰۸۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مدینہ کے ناکوں پر فرشتے مقرر ہیں جو طاعون اور دجّال کو مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے"۔

۱۰۸٤...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ

۱۰۸۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"مسیح دجّال مشرق کی طرف سے آئے گا، اس کا ارادہ مدینہ کا ہوگا اُحد کے پیچھے پڑاؤ کرے گا پھر ملائکہ اس کا منہ، شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں وہ تباہ و برباد ہو جائے گا"۔

باب-۱۵۶ باب المدينة تنفي خبثها و تسمى طابة وطيبة

مدینہ بری چیزوں کو خود اپنے سے دور کر دے گا

۱۰۸٥...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلا أَخْلَفَ اللهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

۱۰۸۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے اور قرابت دار کو بلائے گا کہ آؤ ارزاں، اور سستے ملک میں، آؤ ارزاں علاقہ میں۔ جب کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا کاش وہ جانتے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مدینہ سے جو بھی اعراض کر کے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر آدمی مدینہ میں اس کی جگہ بھیج دے گا، آگاہ رہو! مدینہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو برائی اور خبیث چیز کو نکال پھینکے گا، اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنے برے اور اشرار لوگوں کو نکال نہ دے جیسے کہ بھٹی لوہے کی خراب اور بیکار کوڑے

کباڑے کو باہر کر دیتی ہے"۔

١٠٨٦...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ ابْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

١٠٨٦...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"مجھے ایسی بستی کی طرف (ہجرت کا) حکم ہوا ہے، جو دوسری تمام بستیوں کو کھالے گی یثرب کی طرف یعنی مدینہ کی طرف جو لوگوں کو ایسے نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کی بیکار اور کوڑے کباڑے کو نکال دیتی ہے"۔

١٠٨٧...... و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ۔

١٠٨٧...... حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی طرح روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں حدید (لوہے) کا ذکر نہیں ہے۔

١٠٨٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا

١٠٨٨...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ پھر اس کو مدینہ کے بخار نے شدت سے جکڑ لیا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! میری بیعت واپس کردو، (یعنی میں اپنی بیعت ختم کرتا ہوں) آپ ﷺ نے انکار فرمادیا، وہ پھر آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کردو، آپ ﷺ نے انکار فرمایا تو وہ اعرابی نکل گیا مدینہ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"مدینہ تو ایک بھٹی کی طرح ہے جو اپنے کوڑے اور خراب چیزوں کو باہر کردیتی ہے اور پاکیزہ مال کو خالص اور ملاوٹ سے پاک کردیتی ہے"۔
(گویا مدینہ میں خالص ایمان والے ہی رہیں گے خواہ ان پر شدائد و مصائب آئیں اور جو کمزور عقیدہ و ایمان والے ہوں گے یہاں نہیں رہ سکیں گے۔ بیعت کی واپسی سے مراد بیعت کو ختم کرنا ہے تاکہ آزاد ہو جائے بیعت کی پابندیوں سے)۔

١٠٨٩...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ

١٠٨٩...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مدینہ، طیبہ (پاکیزہ) ہے اور یہ کوڑے کباڑ کو دور کردیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے"۔

كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

(معلوم ہوا کہ مدینہ کا نام طیبہ بھی ہے)۔

۱۰۹۰...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ

۱۰۹۰...... جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام "طابہ" رکھا ہے"۔

باب-۱۵۷ بَاب تحريم أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بسُوء وان من ارادهم به أَذَابَهُ اللهُ

اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ بھی حرام ہے

۱۰۹۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوءٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

۱۰۹۱...... حضرت ابو عبداللہ القراظؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے اس شہر والوں کے ساتھ یعنی مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے ایسا پگھلا دیں گے جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے"۔

۱۰۹۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاظَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ - قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ يُحَنَّسَ بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوءٍ شَرًّا

۱۰۹۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی مدینہ والوں کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا تو اللہ اس کو ایسا پگھلا دیں گے جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ حضرت ابن حاتم نے ابن یحنس کی حدیث میں بسوء شراً کا قول نقل کیا ہے۔

۱۰۹۳...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۱۰۹۳...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل فرمائی ہے۔

عَمْرٍو جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

١٠٩٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ قَالَ أَخْبَرَنِي دِينَارٌ الْقَرَّاظُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

۱۰۹۴...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی مدینہ والوں کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا پگھلا دیں گے جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

١٠٩٥...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ الْكَعْبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِدَهْمٍ أَوْ بِسُوءٍ

۱۰۹۵...... حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا (کہ جو آدمی مدینہ والوں کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پگھلا دیں گے)

١٠٩٦...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَعْدًا يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مُدِّهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

۱۰۹۶...... حضرت ابوہریرہ و سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اے اللہ! اہل مدینہ کے مُد (پیمانۂ غلہ و اناج) میں برکت عطا فرما اور پوری طویل حدیث (جو پہلے گذر چکی ہے) بیان کی اور اسی میں یہ بھی فرمایا کہ: "جس نے اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ اسے گھلا دیں گے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے"۔

باب-۱۵۸ باب التَّرغيب الناس في سكنى المدينة عند فتح الأمصار

مدینہ کی رہائش اختیار کرنے کی ترغیب کا بیان

١٠٩٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ

۱۰۹۷...... حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"شام فتح ہوگا اور مدینہ سے کچھ لوگ اپنے اہل و عیال کے ساتھ اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلیں گے (تاکہ ملکِ شام میں جاکر آباد ہوں جو نہایت زرخیز خطہ ہے) حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ جانیں۔
پھر یمن فتح کیا جائے گا تو کچھ لوگ اہل و عیال کے ہمراہ اونٹوں کو ہانکتے

وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

نکلیں گے مدینہ سے جب کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہو گا کاش وہ جانیں۔ پھر عراق فتح کیا جائے گا تو مدینہ سے کچھ لوگ اہل وعیال کے ہمراہ اونٹوں کو ہانکتے نکلیں گے (نقل مکانی کریں گے) جب کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہو گا اگر وہ جانیں"۔

۱۰۹۸ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

۱۰۹۸ ...... حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح کیا جائے گا تو ایک قوم اپنے گھر والوں اور اپنے خادموں کو لئے ہوئے اور اپنا سامان اٹھائے ہوئے اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے چلی جائیگی اور مدینہ ان کیلئے بہتر ہو گا اگر وہ جانیں۔ پھر شام فتح کیا جائے گا تو ایک قوم اپنے گھر والوں اور اپنے خادموں کو لئے ہوئے اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے چلی جائے گی حالانکہ مدینہ ان کے بہتر ہے اگر وہ جانیں پھر عراق فتح کر لیا جائے گا تو مدینہ کے کچھ لوگ اپنے اہل وعیال اور اپنے ماننے والوں کے ہمراہ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے نکلیں گے حالانکہ ان کیلئے مدینہ بہتر ہے اگر وہ جانیں۔

باب-۱۵۹ بَاب اخباره صلى الله عليه و سلم بترك الناس المدينة على خير ما كانت

نبی ﷺ کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ کو بہترین حالت پر چھوڑ جائیں گے

۱۰۹۹ ...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْمَدِينَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ

قَالَ مُسْلِم أَبُو صَفْوَانَ هَذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي حَجْرِهِ

۱۰۹۹ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ کے لئے:

"اس کے رہنے والے اسے ضرور چھوڑ دیں گے بہترین حالت پر اور وہ درندوں اور پرندوں کا مسکن بن جائے گا"۔

صاحب مسلمؒ فرماتے ہیں کہ ابو صفوان یتیم تھے اور وہ ابن جریج کی گود (پرورش) میں دس سال رہے۔

۱۱۰۰ ...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ

۱۱۰۰ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا

رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:
”لوگ مدینہ کو بہترین حالت پر چھوڑ جائیں گے اور سوائے عوافی یعنی درندوں اور پرندوں کے کوئی وہاں نہ رہے گا، پھر مزینہ قبیلہ کے دو چرواہے نکلیں گے مدینہ کا ارادہ کر کے اور اپنی بکریوں کو پکارتے للکارتے (جب وہاں پہنچیں گے) تو مدینہ کو ویران پائیں گے حتیٰ کہ جب ثنیۃ الوداع کی گھاٹی پر پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے“۔
(نوویؒ نے فرمایا کہ یہ واقعہ بالکل قیامت کے وقت ہوگا اور جونہی وہ ثنیۃ الوداع پر پہنچیں گے تو قیامت آجائے گی اور وہ منہ کے بل گر کر ختم ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم)

باب-۱۶۰ بَاب مَا بَيْنَ الْقَبْرِهِ صلى الله عليه و سلم وَالْمِنْبَرِ و فضل موضع منبره

روضۂ مبارک اور منبر رسول کے درمیانی حصہ کی فضیلت

۱۱۰۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

۱۱۰۱...... حضرت عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”میرے گھر اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے“۔

۱۱۰۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

۱۱۰۲...... حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے منبر اور میرے گھر کا درمیان حصہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

۱۱۰۳...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ

۱۱۰۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”میرے گھر اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے“۔ ❶

❶ جنت کے باغ ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ٹکڑا واقعتاً جنت کا حصہ ہے یا یہ کہ قیامت میں یہ حصہ جنت میں چلا جائے گا' اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس بقعہ زمین پر عبادت گویا جنت میں جانے کا سبب ہے۔
اور حوض پر منبر ہونے کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ قیامت میں میرا منبر حوض کوثر پر رکھا جائے گا یا میرے منبر کے قریب (جاری ہے)

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

باب-۱۶۱

بَاب فضل أُحُدٌ
جبلِ اُحد کی فضیلت

۱۱۰٤......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

۱۱۰۴...... حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک کے لئے نکلے۔اس کی طویل حدیث بیان کر کے آخر میں فرمایا کہ:

"پھر ہم مدینہ کو آئے، جب ہم وادی القریٰ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو تیز چلنے والا ہوں، تم میں سے جو چاہے وہ میرے ساتھ تیز رفتاری کا مظاہرہ کرے اور جو چاہے ٹھہر کر آئے، چنانچہ ہم نکلے جب ہم مدینہ کے روبرو پہنچے تو فرمایا: "یہ طابہ ہے اور یہ اُحد ہے وہ پہاڑ کہ ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ ہم سے محبت کرتا ہے"۔

۱۱۰٥......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

۱۱۰۵...... حضرت انس بن مالک فرماتے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اُحد وہ پہاڑ ہے کہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں"۔

۱۱۰٦......وحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

۱۱۰۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے احد (پہاڑ) کی طرف نظر کی اور فرمایا: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

باب-۱۶۲

بَاب فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ
حرمِ مکہ ومدینہ کی دونوں مساجد میں نماز کی فضیلت

۱۱۰۷......حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ

۱۱۰۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)...... عبادت کرنے والے کو حوضِ کوثر سے سیرابی نصیب ہوگی۔ واللہ اعلم (نووی اختصاراً)۔

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

"میری اس مسجد (نبوی ﷺ) میں نماز پڑھنا مسجدِ حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے"۔

۱۱۰۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

۱۱۰۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:
"میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجدِ حرام کے"۔

۱۱۰۹...... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ

۱۱۰۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی ایک نماز اس کے علاوہ دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے زیادہ افضل ہے سوائے مسجدِ حرام ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کی یہ مسجد تمام مساجد میں سب سے آخری ہے (بناء انبیاء کے اعتبار سے)۔

حضرت ابوسلمہ وابوعبداللہ (راوی) دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے سن کر ہی بیان کر رہے ہوں گے (از خود یہ بات نہیں کہتے ہوں گے) لہٰذا ہم نے صراحت کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبھی اس کی وضاحت بھی نہ چاہی یہاں تک کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی اور ان کی وفات کے بعد جب ہم نے اس کا تذکرہ کیا تو ہم نے اپنے آپ کو ملامت کی کہ اس بارے میں ہم نے کیوں نہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بات کر لی تاکہ وہ اس حدیث کی سند رسول اللہ ﷺ تک بتلا دیتے اگر آپ ﷺ ہی سے سنی ہوتی۔ ہم اسی صورتحال سے دوچار تھے کہ حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس جا بیٹھے اور ان سے اس حدیث کا ہم نے ذکر کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وضاحت نہ کرنے کی وجہ بھی بیان کی تو حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہم سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا:
"میں تمام انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری یہ مسجد آخری مسجد ہے" (جسے نبی نے بنایا)۔

۱۱۱۰۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

۱۱۱۰۔۔۔۔۔حضرت یحییٰ بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو صالح سے سوال کیا کہ کیا تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز کی فضیلت کا تذکرہ سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ نہیں! لیکن حضرت عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میری اس مسجد میں ایک نماز، ہزار نمازوں سے زیادہ بہتر ہے یا ہزار نمازوں کی طرح ہے (ثواب میں برابر ہے) دوسری مساجد سے الّا یہ کہ مسجد حرام میں نماز ہو (کہ اس کی فضیلت میری مسجد سے بھی زائد ہے)۔

۱۱۱۱۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۱۱۱۔۔۔۔۔حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۱۱۲۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

۱۱۱۲۔۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد کی ہزار نماز سے زیادہ افضل ہے"۔

۱۱۱۳۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۱۱۳۔۔۔۔۔ حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد کی ہزار نماز سے افضل ہے) مروی ہے۔

۱۱۱۴۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

۱۱۱۴۔۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا (میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے)۔

۱۱۱۵..... و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۱۱۵..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے)۔

۱۱۱۶..... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ إِنْ شَفَانِي اللهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذَلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ

۱۱۱۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت بیمار ہو گئی اس نے (منت مانی اور یہ) کہا کہ: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفادی تو میں ضرور نکلوں گی اور بیت المقدس میں نماز پڑھوں گی"۔ پھر وہ بیماری سے صحت یاب ہو گئی تو اس نے بیت المقدس کی طرف نکلنے کی تیاری شروع کر دی اور زوجۂ رسول ﷺ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور انہیں سلام کر کے اپنے ارادہ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ: بیٹھ جاؤ اور جو کچھ تم نے (زادِ راہ) تیار کیا ہے اسے کھالو اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ لو، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:
"اس مسجد میں ایک نماز دیگر مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے کعبۃ اللہ کی مسجد کے علاوہ"۔

باب-۱۶۳ باب المساجد الثلاثة
مساجدِ ثلثہ کی فضیلت

۱۱۱۷..... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى

۱۱۱۷..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"رختِ سفر نہ باندھا جائے کسی جگہ کے لئے سوائے تین مساجد کے، ایک میری یہ مسجد (مسجد نبوی)، مسجدِ حرام اور مسجدِ اقصیٰ"۔

۱۱۱۸..... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ

۱۱۱۸..... حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین مساجد کی طرف سفر کیا جائے۔

۱۱۱۹..... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَلْمَانَ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ

۱۱۱۹..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتلاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"سفر تو صرف تین مساجد کا کیا جائے، کعبہ کی مسجد حرام، میری مسجد

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ إِيلِيَاءَ

(مسجد نبوی)، اور مسجدِ ایلیاء (بیت المقدس)"۔ ❶

باب-۱۶۴ باب بيان أن المسجد الذي أسس على التقوى هو مسجد النبي ﷺ بالمدينة

بنیادِ تقویٰ پر تعمیر ہونے والی مسجد کا بیان

۱۱۲۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ

۱۱۲۰...... حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد (ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے اس مسجد کے بارے میں کیا سنا ہے جسکی بنیاد تقویٰ پر اٹھائی گئی تھی؟ انہوں نے کہا کہ میرے والد نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں سے کسی کے گھر میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! دونوں مساجد (مسجدِ حرام و مسجدِ نبوی) میں سے کون سی مسجد ہے جس (کے بارے میں اللہ نے فرمایا) "اسکی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے"؟ آپ ﷺ نے مٹھی بھر کنکر اٹھائے اور زمین پر دے مارے پھر فرمایا: وہ تمہاری مسجد ہے یعنی مدینہ کی مسجد"۔ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والد سے اسی طرح سنا ہے۔ ❷

---

❶ یہ حدیث شدِّ رحال کی حدیث کے عنوان سے محدثین کے یہاں معروف ہے۔ اور اس کی بناء پر بعض علماء غیر مقلدین نے یہ کہہ دیا کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد وغیرہ کے لئے سفر کرنا جائز نہیں۔ قدماء میں ابو محمد الجوینی کا یہی قول ہے۔ (نووی)
بعض نے کہا کہ خالصتاً کسی مسجد کو مقصود بنا کر سفر کرنا جائز نہیں ہے ان تین کے علاوہ البتہ اگر کسی اور غرض سے کہیں جارہا ہے تو تبعاً کسی مسجد کیلئے سفر کیا جا سکتا ہے۔
جمہور محدثین کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ "ان تین مساجد کے علاوہ دوسری مساجد کی طرف جانے کی کوئی خاص فضیلت نہیں یہ مطلب نہیں ہے کہ ان مساجد کے علاوہ دوسری مساجد کے لئے جانا ہی ناجائز ہے۔ (نووی)

❷ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کی اس آیت میں جس مسجد کا ذکر ہے وہ مسجدِ نبویؐ ہے اور تقویٰ کی بنیاد پر قائم ہونے والی مسجد مسجدِ مدینہ یا مسجدِ نبویؐ ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آیت میں لَمسجدٌ سے مسجدِ نبویؐ مراد ہے، ان روایت کی تفصیل علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے تفسیر مظہری میں آیتِ ذیل کے تحت بیان کی ہے۔
بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد مسجدِ قبا ہے۔ ایک روایت میں ابنِ عباسؓ کا یہی قول ہے، جب کہ عروہؓ بن زبیرؓ، سعیدؒ بن جبیر اور قتادہؒ کی بھی یہی رائے ہے۔
علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی تفسیر مظہری میں فرمایا کہ: میں کہتا ہوں کہ مراد یہ ہے مورِدِ نزول کو خاص ہو مگر اعتبار الفاظ کے عموم کا ہوتا ہے...... آیت کی رفتار بتلا رہی ہے کہ آیت میں مسجدِ قباء مراد ہے اور اسی کے متعلق آیت کا نزول ہوا۔ (تفسیر مظہری ج ۵ ص ۱۲ و ص ۳۱۳)

۱۱۲۱...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ

۱۱۲۱...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے۔ لیکن اس روایت کی سند میں عبد الرحمن بن ابی سعید کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۱۶۵ باب فضل مسجد قُباء وفضل الصّلاة فيه وزيارته

مسجدِ قبا کی فضیلت، اس میں نماز اور زیارت کی فضیلت

۱۱۲۲...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

۱۱۲۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجدِ قبا کی زیارت فرمایا کرتے تھے سوار ہو کر بھی اور پیدل چل کر بھی۔

۱۱۲۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

۱۱۲۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا تشریف لاتے تھے، سواری پر سوار ہو کر بھی اور پیدل چل کر بھی، اور وہاں دو رکعات نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو بکر نے اپنی روایت میں فرمایا کہ ابن نمیر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مسجد قباء میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۱۱۲٤...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

۱۱۲۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا سواری پر اور پیدل بھی جاتے تھے۔

۱۱۲٥...... و حَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ

۱۱۲۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یحیٰ قطان کی حدیث ہی کی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۱۲٦...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

۱۱۲۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

اللہ ﷺ مسجد قبا سواری پر سوار ہو کر اور پیدل چل کر بھی تشریف لے جاتے تھے۔

۱۱۲۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

۱۱۲۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا سواری پر سوار ہو کر اور پیدل چل کر تشریف لے جاتے تھے۔

۱۱۲۸...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ

۱۱۲۸...... حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر شنبہ (ہفتہ) کے روز مسجدِ قبا آتے تھے اور فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہر ہفتہ مسجدِ قبا تشریف لاتے تھے"۔

۱۱۲۹...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً يَعْنِي كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

۱۱۲۹...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ کے روز مسجد قباء تشریف لاتے سوار ہو کر بھی اور پیدل بھی۔ (کبھی سواری پر کبھی پیدل) حضرت بن دینارؒ کہتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

۱۱۳۰...... و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ

۱۱۳۰...... حضرت ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں ہر ہفتہ کا ذکر نہیں ہے۔

فللّٰه الحمد علىٰ إتمام كتاب الحج

من صحيح الإمام مسلمؒ و مع ذالك تمّ الجزء الأوّل من المجلّد الثانی

وذالك صباح عاشوراء ۱٤۱۸ھ بعد صلاة الفجر : اللّٰهم اغفرله، ولوالديه

كتاب النكاح

کتاب النکاح

نکاح کے ابواب

باب-۱۶۶ باب استحباب النّکاح لمن تاقت نفسه إليه ووجد مؤنه واشتغال من عجز عن المؤن بالصّوم

صاحبِ استطاعت کے لئے نکاح کا حکم

۱۱۳۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

۱۱۳۱......حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مسعود کے ساتھ منیٰ میں چل رہا تھا، ان سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی تو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے (دوران گفتگو) عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا ہم آپ کی شادی کسی نوجوان لڑکی سے نہ کر دیں، شاید وہ تمہیں تمہاری عمرِ رفتہ کی یاد دلا دے؟

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اگر تم یہ کہتے ہو تو ٹھیک ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

"اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی قدرت رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح نگاہوں کو نیچا کرنے والا، اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے، اور جسے قدرتِ نکاح نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ روزہ رکھے کیونکہ وہ اس کے لئے بمنزلہ خصّی کرنے کے ہے"۔

(یعنی روزہ، قوت شہوانیہ کو توڑ دیتا ہے جس کی بناء پر اس کیلئے شرمگاہ کی حفاظت آسان ہو جاتی ہے)۔[1]

---

[1] نکاح کے معنی...... نکاح کے لفظی معنی "عقد" اور "وطی" کے ہیں، بعض کے نزدیک پہلے معنی حقیقت اور دوسرے مجازی ہیں۔ اور بعض کے نزدیک پہلے معنی مجازی اور دوسرے حقیقی ہیں جیسے کہ احناف کا مذہب ہے، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے فرمایا کہ قرآنِ کریم میں لفظ نکاح ہر جگہ "عقد" کے معنی میں آیا ہے سوائے ایک جگہ کے جہاں بلوغ کے معنی میں آیا ہے۔

نکاح کی شرعی حیثیت:۔ امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح عبادت نہیں، دوسرے معاملات کی طرح فقط ایک معاملہ دنیوی ہے، جب کہ احناف کے نزدیک معاملہ دنیوی ہونے کے ساتھ ساتھ عبادت بھی ہے، نکاح میں خطبہ، ولیمہ، گواہوں کی موجودگی، نکاح کو ختم کرنا، ناپسندیدہ ہونا، عدّت کا واجب ہونا، تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے تجدید نکاح نہ ہونا یہ ساری خصوصیات بتلا رہی ہیں کہ یہ...... (جاری ہے)

۱۱۳۲...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَخْلاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَارِيَةً بِكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعَهَّدُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ

۱۱۳۲...... حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا: میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ منی جارہا تھا کہ (راستہ میں) حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابو عبد الرحمٰن! ادھر آؤ۔ راوی کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علیحدہ لے گئے جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوئی کوئی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے فرمایا: اے علقمہ تم بھی آجاؤ، سو میں بھی آگیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابو عبد الرحمٰن! کیا ہم تیرا نکاح نوجوان کنواری سے نہ کرادیں تاکہ گذرے ہوئے زمانہ کی یاد پھر سے تازہ ہو جائے؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر آپ یہ کہتے ہیں (بقیہ حدیث حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی طرح نقل کی گئی ہے)۔

۱۱۳۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

۱۱۳۳...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا:

"اے گروہ نوجواناں! جو تم میں سے قدرتِ نکاح رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ نکاح کرلے کیونکہ یہ نظر کو نیچا اور فرج (شرمگاہ) کی حفاظت کرتا ہے، اور جو نکاح کی قدرت نہ رکھے اسے چاہیئے کہ روزہ رکھے کہ یہ اس کی شہوت کو توڑتا ہے"۔

۱۱۳۴...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۱۱۳۴...... حضرت عبد الرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں اور میرے چچا،

(گذشتہ سے پیوستہ)...... دوسرے مالی معاملات کی طرح کا معاملہ نہیں بلکہ ایک عبادت بھی ہے۔
غلبۂ شہوت کی صورت میں بالاتفاق نکاح ضروری ہے' چنانچہ ایسا ہر شخص مہر اور نفقہ پر قدرت رکھنے کے باوجود اور حقوق زوجیت کی ادائیگی پر قدرت کے باوجود نکاح نہ کرنے پر گناہگار ہوگا۔
البتہ اگر غلبۂ شہوت نہ ہو تو نکاح کی کیا حیثیت ہے؟ اس بارے میں اختلاف ہے؟ ظاہریہ کے نزدیک اس صورت میں بھی فرض عین ہے بشرطیکہ حقوق زوجیت ادا کرنے پر قادر ہو' جب کہ جمہور علماء کے نزدیک ایسی صورت میں نکاح فرض نہیں۔ پھر جمہور میں سے امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح محض مباح ہے اس کے مقابلہ میں نفلی عبادات کے لئے خود کو فارغ کرنا زیادہ افضل ہے۔ جب کہ احنافؒ کے نزدیک نکاح مسنون ہے اور قدرت کے باوجود نکاح نہ کرنا خلاف اولیٰ ہے' اور نفلی عبادات کے بجائے نکاح کرنا زیادہ افضل ہے۔ احنافؒ کے دلائل کیلئے دیکھئے۔ (فتح الملہم ج ۲) مذاہب کی تفصیل کے لئے دیکھئے۔ (بدائع الصنائع ۲/۲۲۸)

عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَأَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا (رأيت) رُئِيتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَزَادَ قَالَ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ

علقمہ اور اسودؒ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے، میں ان دنوں جوان تھا، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث بیان کی (وہی حدیث جو اوپر گذری) میرا خیال ہے کہ انہوں نے وہ حدیث میری وجہ سے بیان کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا ہے۔ (جیسا کہ حدیث ابو معاویہ میں گذرا)
چنانچہ اس کے بعد میں نے تھوڑے دنوں میں ہی نکاح کر لیا۔

۱۱۳۵...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتَّى تَزَوَّجْتُ

۱۱۳۵...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں قوم میں سے نوجوان تھا (بقیہ حدیث سابقہ روایت کی طرح بیان کی) لیکن اس روایت میں یہ (میں نے تھوڑے ہی دنوں میں شادی کر لی) نہیں ہے۔

۱۱۳۶...... وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لَكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

۱۱۳۶...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت نے نبی ﷺ کی ازواج سے آپ ﷺ کی خفیہ عبادت کے بارے میں پوچھا اور اس کے بعد ان میں سے بعض نے تو یہ کہا میں تو کبھی عورتوں سے نکاح وغیرہ نہیں کروں گا (تاکہ زیادہ سے زیادہ عبادت کروں)۔
بعض نے کہا کہ آئندہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا، بعض نے کہا میں کبھی بستر پر سوؤں گا نہیں......
آپ ﷺ نے (یہ سن کر) اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا:
"ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی باتیں کہہ رہے ہیں، جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں (تہجد کی) اور سوتا بھی ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں"۔ جس نے میرے طریقہ سے اعراض کیا وہ میری (امت) سے نہیں ہے (یا میرے طریقہ پر نہیں ہے)۔

۱۱۳۷...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدٍ

۱۱۳۷...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے عورتوں سے دور رہنے کی بات رد کر دی (اور منع کر دیا اس بات سے کہ عبادت کے لئے عورتوں سے مستقل دوری اختیار کر لی جائے) اور اگر

بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا

آپ ﷺ اجازت دے دیتے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو ہم سب خصی ہو جاتے (اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنا ضروری ہے اور تبتّلی اور خصی ہونا حرام ہے۔ امام نوویؒ نے فرمایا کہ مَرد کے لئے خصّی ہونا خواہ کسی عمر میں ہو جائز نہیں حرام ہے۔ واللہ اعلم)۔

۱۱۳۸ ...... و حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْــــنُ جَعْفَرِ بْــــنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رُدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلُ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا

۱۱۳۸ ...... حضرت سعید بن میّبؒ سے مروی ہے: میں نے حضرت سعد کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے عثمان بن مظعون کے مجرد رہنے کو رد فرمایا، اگر آپ ﷺ اس کو اجازت عطا فرماتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

۱۱۳۹ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَـــالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْــــنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ أَنْ يَتَبَتَّلَ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ ذَلِكَ لَاخْتَصَيْنَا

۱۱۳۹ ...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجرد (غیر شادی شدہ) رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو منع فرمادیا اور اگر آپ اس کو اجازت مرحمت فرماتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

باب-۱۶۷ باب ندبِ من رأى امرأةً فوقعت فِي نفسِهِ إلى أن يأتِي امرأته أو جاريته فيواقِعها
اجنبی عورت کو دیکھنے پر وساوس پیدا ہوں تو بیوی سے صحبت کرے

۱۱۴۰ ...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً لَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ

۱۱۴۰ ...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک مرتبہ کسی عورت پر نظر پڑی تو آپ ﷺ اپنی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت کھال کو دباغت دینے کے لئے مَل رہی تھیں، آپ ﷺ نے ان سے اپنی حاجت پوری کی پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس باہر آئے اور فرمایا: "عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے، لہٰذا تم میں سے جب کسی کی نظر (اجنبی) عورت پر پڑے تو اسے چاہیئے کہ اپنی بیوی کے پاس آکر (صحبت کرلے) کیونکہ اس سے اس کے دل کے خیالات دفع ہو جائیں گے"۔

۱۱۴۱ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۱۴۱ ...... حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم

الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً وَلَمْ يَذْكُرْ تُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ

ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا (پھر سابقہ حدیث کی طرح کی) لیکن اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور وہ کھال کو دباغت دے رہی تھیں اور نہ اس روایت میں یہ ہے وہ (عورت) شیطانی صورت میں جاتی ہے۔

۱۱۴۲...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ

۱۱۴۲...... جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا:
"جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگے اور اس کے دل میں برا خیال پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس سے صحبت کرے کیونکہ ایسا کرنا اس کے دل کے خیال کو دفع کردے گا"۔

باب-۱۶۸ باب نكاح المتعة وبيان أنّه أبيح ثمّ نسخ ثمّ أبيح ثمّ نسخ واستقرّ تحريمه إلى يوم القيامة

نکاحِ متعہ اور اس کی تنسیخ کا بیان

۱۱۴۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ"

۱۱۴۳...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے، ہماری عورتیں ساتھ نہیں ہوتی تھیں، لہٰذا ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے ہمیں ﷺ سے منع فرمادیا، پھر آپ ﷺ نے ہمیں اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے کے عوض بھی مقررہ وقت تک کے لئے نکاح کرلیں"۔ پھر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی:
"اے ایمان والو! وہ پاکیزہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کردیں انہیں حرام مت کرو اور حد سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔ (المائدہ)

۱۱۴۴...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ

۱۱۴۴...... اس طریق سے بھی سابقہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ پھر انہوں نے ہمارے سامنے یہ آیت (مذکورہ) تلاوت کی، اور یہ نہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلاوت کی۔

١١٤٥ ـــ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلا نَسْتَخْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُو

۱۱۴۵ ـــ سابقہ حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ ہم نوجوان تھے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ اور یہ نہیں کہا کہ ہم جہاد کرتے تھے۔

١١٤٦ ـــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ

۱۱۴۶ ـــ جابر بن عبد اللہ و سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا منادی ہماری طرف نکلا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بے شک تمہیں اجازت دی ہے کہ عورتوں سے نکاحِ متعہ کرلو"۔

١١٤٧ ـــ وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَانَا فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ

۱۱۴۷ ـــ حضرت سلمہ بن الاکوع اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور نکاحِ متعہ کی ہمیں اجازت دی۔

١١٤٨ ـــ وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مُعْتَمِرًا فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمِ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

۱۱۴۸ ـــ حضرت عطاء کہتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمرہ کی نیت سے (مکہ) تشریف لائے تو ہم ان کے پڑاؤ میں ان کے پاس آئے اور لوگوں نے ان سے بہت سی باتیں اور مسائل دریافت کئے۔ پھر لوگوں نے متعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادوار میں متعہ کیا۔

١١٤٩ ـــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ الْأَيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

۱۱۴۹ ـــ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ایک مٹھی کھجور اور آٹے کے عوض میں مُتعہ کیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن حریث کے واقعہ کے بعد اس سے منع کر دیا۔

١١٥٠ ـــ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي

۱۱۵۰ ـــ حضرت ابو نضرہؒ فرماتے ہیں کہ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ اس اثناء میں ان کے پاس کوئی شخص آیا اور اس نے

نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا

کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین دونوں متعوں یعنی عورتوں سے متعہ اور حج تمتع کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے۔ تو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"ہم نے دونوں پر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عمل کیا پھر ہمیں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں سے منع کر دیا تو اس کے بعد ہم نے ان پر دوبارہ عمل نہیں کیا۔

١١٥١...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا

١١٥١...... حضرت ایاس بن سلمہؒ اپنے والد سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الأکوع سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اوطاس والے سال تین دن کے لئے متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع فرما دیا۔

١١٥٢...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا

١١٥٢...... حضرت سبرہ الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو) متعہ کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ پھر میں اور ایک شخص بنی عامر کی ایک عورت کے پاس گئے جو (گویا) ایک دراز گردن والی حسین و جوان اونٹنی تھی ہم دونوں نے اپنا آپ اسے پیش کیا تو اس نے کہا تم مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا چادر! میرے ساتھی نے بھی کہا چادر، اور میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے زیادہ عمدہ تھی جب کہ میں اس سے زیادہ بھرپور جوان تھا، وہ عورت جب میرے ساتھی کی چادر کو دیکھتی تو اسے چادر اچھی لگتی اور جب میری طرف دیکھتی تو میں اسے پسند آتا آخر اس نے مجھ سے کہا کہ "تم اور تمہاری چادر میرے لئے کافی ہے"۔

چنانچہ میں اس کے ہمراہ تین روز رہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس کے پاس ایسی عورتوں میں سے کوئی عورت ہو جن سے متعہ کیا ہے تو وہ اسے چھوڑ دے"۔

١١٥٣...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ

١١٥٣...... حضرت ربیع بن سبرہ کہتے ہیں کہ ان کے والد سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ کے موقع پر جہاد کیا، انہوں نے فرمایا کہ ہم نے مکہ میں پندرہ رات اور دن قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عورتوں سے متعہ کی اجازت دے دی۔ چنانچہ میں اور میری قوم کا

عَشْرَةَ ثَلاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلِي عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِي خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكِ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لا بَأْسَ بِهِ ثَلاثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

ایک اور شخص نکلے، مجھے حسن و جمال میں اس پر برتری تھی اور وہ بدصورتی کے قریب تھا، جب کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی۔ میری چادر پرانی تھی اور میرے ابن عم (چچازاد) کی چادر نئی اور عمدہ تھی۔ جب ہم مکہ کے نشیب میں تھے یا اوپری حصہ میں تھے تو ہمیں ایک دوشیزہ ملی جو دراز صراحی دار گردن والی جوان اونٹنی کی طرح تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ کیا تجھے ہم میں سے کسی کے ساتھ متعہ کرنے کی رغبت ہے؟ اس نے کہا: بدلے میں تم دونوں کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلا دی۔ وہ ہم دونوں کی طرف دیکھنے لگی جب کہ میرا ساتھی اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا اور اس سے کہتا کہ اس کی (میری) چادر پرانی ہے جب کہ میری چادر نئی اور عمدہ ہے تو وہ عورت کہتی کہ اس کی چادر میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ غرض دو تین بار یہ گفتگو ہوئی۔ پھر میں نے اس سے استمتاع کیا اور اس کے پاس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دے دیا۔

١١٥٤...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيهِ قَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقٌ مَحٌّ

۱۱۵۴...... حضرت ربیع بن سبرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فتح مکہ کے سال نکلے (بقیہ حدیث بشر کی طرح ذکر کی) لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس عورت نے کہا یہ درست ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھی نے کہا یہ چادر پرانی اور گئی گذری ہے۔

١١٥٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا

۱۱۵۵...... حضرت ربیع بن سبرۃ الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

"ہم رسول اللہ ﷺ ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو! میں نے تمہیں متعۃ النساء (خواتین سے متعہ) کی اجازت دی تھی اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لئے حرام قرار دے دیا۔ لہٰذا جس کے پاس بھی ایسی خواتین میں سے کوئی ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دے، اور جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو"۔ [1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۱۱۵۶......وحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

۱۱۵۶......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے یہ ارشاد فرماتے دیکھا (جیسا کہ حدیث ابن نمیر میں ہے)۔

۱۱۵۷......حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ مِنْهَا حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا

۱۱۵۷...... حضرت عبدالملک بن الربیع بن سبرۃ الجہنی اپنے والد سے اور وہ ان کے (عبدالملک کے) دادا (سبرۃ الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:
"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فتحِ مکہ والے سال جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو متعہ کی اجازت عطا فرمائی اور ابھی ہم مکہ سے نکلے بھی نہ تھے کہ آپ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا"۔

۱۱۵۸......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ

۱۱۵۸...... حضرت ربیع بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتحِ مکہ کے سال اپنے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ نکاحِ متعہ کی حرمت: متعہ کے لفظی معنی فائدہ کے ہیں، جب کہ مفہوم اس کا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ: اتمتع بك كذا مدةً بكذا من المال یعنی میں اتنی مدت کے لئے تجھ سے اتنے مال کے عوض فائدہ اٹھاؤں گا، اور وہ عورت اسے قبول کرلے"۔ اس عقد میں نہ لفظ نکاح استعمال ہوتا ہے نہ گواہوں کی موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ بخلاف نکاح مؤقت کے کہ اس میں نکاح کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے اور گواہوں کی موجودگی بھی ہوتی ہے البتہ مدّت متعین ہوتی ہے اور متعہ باتفاق ائمہ حرام ہے اس پر امت کا اجماع ہے اور سوائے روافض کے کوئی اس کی حلّت کا قائل نہیں اور روافض کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں، البتہ حضرت ابن عباسؓ سے اضطرار کے وقت اس کی حلت کا قول منقول ہے لیکن بعد میں انہوں نے بھی اس سے رجوع فرمالیا تھا۔ (احکام القرآن للجصاصؒ ۲/۱۴۷)

ابتداءِ اسلام میں متعہ بایں معنی حلال تھا کہ لوگ نکاحِ مؤقت کرلیا کرتے تھے سفر کے دوران اور اس اجازت سے فائدہ اٹھاتے تھے لیکن بعد میں آیتِ قرآنی وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ نے متعہ حرام قرار دے دیا۔ اس کے بعد فتحِ مکہ کے موقع پر چند ایام کے لئے اس کی اجازت دی گئی اور پھر ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا گیا، جیسا کہ احادیث بالا سے ثابت ہوتا ہے۔ اور فتحِ مکہ سے قبل بھی بعض غزوات مثلاً غزوۂ اوطاس، غزوۂ خیبر کے موقع پر بھی ضرورت شدیدہ کی بناء پر اس کی رخصت اور اجازت دی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں روایات میں تعارض پایا جاتا ہے بعض روایات سے غزوۂ خیبر کے موقع پر تحریم کا ذکر ہے، بعض روایات میں غزوۂ اوطاس کے موقع پر تحریم کا ذکر ہے اور بعض میں فتحِ مکہ کے موقع پر تحریم کا ذکر ہے لہٰذا تعارض کو دور کرنے کے لئے علماء نے فرمایا کہ واقعہ یہ تھا کہ تحریم متعہ تو آیتِ بالا سے ہوگئی تھی، پھر بعض غزوات میں بعض صحابہؓ نے لاعلمی کی بناء پر اس پر عمل کیا مثلاً غزوۂ اوطاس وخیبر کے موقع پر تو آنحضرت ﷺ کو جب معلوم ہوا کہ تو آپ نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور خطبہ دے کر اس میں متعہ بمعنٰی نکاح مؤقت کو ہمیشہ کے لئے تاکیدی حرمت سے منع فرمادیا۔ (کتاب الاعتبار للحازمی ص ۱۸۰)

پھر فتحِ مکہ کے موقع پر اس کی حرمت کو مزید مؤکد کرنے کے لئے دوبارہ صریح اعلان کیا گیا تاکہ عوام وخواص سب کو اس کا تحریمی حکم معلوم ہوجائے۔ بعض رواۃ کو بار بار کے اعلان سے گمان ہوا کہ متعہ دو یا تین بار حلال کیا گیا اور پھر حرام کیا گیا لیکن یہ بار بار اعلان تجدید تحریم تھی اور قدیم تحریم کا اعادہ تھا۔ (سیرت المصطفیٰ ۲/۴۳۶)

أبي رَبيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحدِّثُ عَنْ أَبيهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ نبيَّ اللهِ ﷺ عامَ فتح مكَّةَ أَمَرَ أَصْحابَهُ بالتَّمتُّعِ مِنَ النِّساء قالَ فَخَرجْتُ أَنا وَصاحِبُ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْم حتّى وَجَدْنَا جارِيَةً مِــــنْ بَنِي عامِرٍ كَأَنَّها بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَخطَبْنَاها إلى نفسِها وعَرَضْنَا علَيْها بُــرْدَيْنَا فَجعلَتْ تنظُرُ فترانِي أَجْمَلَ مِنْ صاحِبِي وتَرى بُـرْدَ صاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَآمَرَتْ نَفْسَها ساعَةً ثُمَّ اخْتارَتْني على صاحِبِي فَكُنَّ مَعَنا ثلاثًا ثُمَّ أَمَرَنا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِفِراقِهِنَّ

صحابہ کو عورتوں سے تمتع (متعہ) کی اجازت عطا فرمائی، فرماتے ہیں کہ چنانچہ میں اپنے ایک بنی سلیم کے ساتھی کے ہمراہ نکلا، راہ میں ہمیں بنی عامر کی ایک لڑکی ملی گویا کہ وہ دراز گردن جوان حسین اونٹنی کی طرح تھی، ہم دونوں نے اپنے آپ کے لئے اسے پیغام دیا اور اپنی چادریں اس کے سامنے پیش کیں، وہ دیکھنے لگی تو اس نے مجھے میرے ساتھی سے زیادہ خوبصورت دیکھا، جب کہ چادر میرے ساتھی کی میری چادر سے زیادہ اچھی پائی، اس نے ایک ساعت اپنے آپ سے مشورہ کیا پھر میرے ساتھی پر مجھے ترجیح دے کر میرا انتخاب کیا۔ چنانچہ متعہ کی عورتیں ہم لوگوں کے ساتھ تین دن رہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان کو چھوڑنے کا حکم دے دیا۔

١١٥٩...... حدَّثنا عَمْرُو النَّاقِدُ وابْنُ نُمَيْرٍ قالا حدَّثنا سُفْيانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبيهِ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهى عَنْ نِكاحِ الْمُتْعَةِ۔

١١٥٩...... حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ متعہ سے منع فرمایا ہے۔

١١٦٠...... وحدَّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبي شَيْبَةَ قالَ حدَّثنا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّساء

١١٦٠...... حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمادیا۔

١١٦١...... وحدَّثنيهِ حَسَنُ الْحُلْوانِيُّ وعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْراهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قالَ حدَّثنا أَبي عَنْ صالِحٍ قالَ أَخْبَرَنا ابْنُ شِهابٍ عَنِ الرَّبيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّساء وأَنَّ أَباهُ كانَ تَمتَّعَ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ

١١٦١...... حضرت ربیع بن سبرہ الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے زمانہ میں عورتوں سے متعہ سے منع فرمادیا تھا، اور ان کے والد نے دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا۔

١١٦٢...... وحدَّثني حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قالَ أَخْبَرَنا ابْنُ وَهْبٍ قالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قالَ ابْنُ شِهابٍ قالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قامَ بِمَكَّةَ فَقالَ إِنَّ ناسًا أَعْمَى اللهُ قُلُوبَهُمْ كَما أَعْمَى أَبْصارَهُمْ يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَاداهُ

١١٦٢...... حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتلایا کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ میں کھڑے ہو کر (خطبہ دیتے ہوئے) فرمایا کہ:

"بعض لوگوں کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے اعمیٰ (اندھا) کر دیا ہے جیسا کہ

فَقَالَ إِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ عَلَى عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللهِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ

ان کی بصارت اور نگاہ کو بھی اندھا کر دیا ہے کہ وہ متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں (یہ تعریض اور اشارہ ہے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کہ جو آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے جب کہ وہ اس وقت حلت متعہ کا فتویٰ بھی دیتے تھے مضطر کے لئے) اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشارہ کر رہے تھے ایک شخص (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف تو ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس شخص (یعنی ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے پکارا اور کہا کہ: تم کم فہم، تند خو انسان ہو، میری زندگی کی قسم! متعہ امام المتقین یعنی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کیا جاتا رہا ہے۔

حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: تو ٹھیک ہے آپ اپنے آپ پر تجربہ کر کے دیکھ لیں، خدا کی قسم! اگر آپ نے ایسا کیا (متعہ کیا) تو میں ضرور آپ کو آپ کے ہی پتھروں سے سنگسار کر دوں گا (کیونکہ یہ زنا ہو گا اور زنا کی سزا رجم ہے)۔

حضرت ابنِ شہابؒ کہتے ہیں کہ مجھے خالد بن مہاجر بن سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بتلایا کہ وہ ایک شخص کے پاس بیٹھے تھے (مراد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں کہ اس اثناء میں ایک دوسرا شخص آیا اور متعہ کے بارے میں ان سے فتویٰ پوچھا، تو انہوں نے اس کے کرنے کا حکم دے دیا (یعنی جوازِ متعہ کا فتویٰ دے دیا) تو ابن ابی عمرہ الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ ذرا ٹھہرو! انہوں نے کہا کیا ہوا؟ خدا کی قسم! میں نے امام المتقین (رسول اللہ ﷺ) کے زمانہ میں کیا ہے تو ابنِ ابی عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: بے شک اوّل وابتداء اسلام میں اس کی رخصت و اجازت تھی مضطر اور مجبور کے لئے (اور مجبور سے مراد وہ شخص ہے جس پر شہوت کا غلبہ ہو اور نکاح کی قدرت نہ ہو) جیسے مضطر و مجبور کے لئے اسلام میں مردار، خنزیر کے گوشت اور خون کی بھی اجازت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دین کو محکم اور مضبوط فرما دیا اور اس متعہ سے منع فرما دیا۔

حضرت ابنِ شہابؒ کہتے ہیں کہ مجھے ربیع بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الجہنی نے بتلایا کہ ان کے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "میں نے نبی ﷺ کے عہد میں بنی عامر کی ایک عورت کے ساتھ دو سرخ چادروں کے

عوض متعہ کیا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ سے منع فرمادیا۔
حضرت ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے جب کہ وہ اسے عمرؒ بن عبد العزیز سے بیان کر رہے تھے اور میں وہاں بیٹھا تھا۔ ❶

١١٦٣ ...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ أَلا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أَعْطَى شَيْئًا فَلا يَأْخُذْهُ

۱۱۶۳ ...... حضرت عمر بن عبد العزیزؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ربیع بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الجہنی نے اپنے والد کے حوالہ سے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ سے منع فرمایا اور فرمایا کہ: خبردار! بے شک متعہ آج کے اس دن سے قیامت کے روز تک کے لئے حرام ہے، اور جس نے (ان عورتوں کو جن سے متعہ کیا ہے) کچھ دے دیا ہو (متعہ کے عوض) تو وہ واپس نہ لے۔

١١٦٤ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

۱۱۶۴ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ اور شہری گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمادیا۔

١١٦٥ ...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِفُلانٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ

۱۱۶۵ ...... حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند سے سابقہ حدیث منقول ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شخص (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) راہ سے بھٹکا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمادیا ہے (متعہ سے)۔ بقیہ حدیث یحییٰ بن مالک کی روایت کی طرح ہے۔

١١٦٦ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ

۱۱۶۶ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

---

❶ اصل میں ابن عباسؓ کو متعہ کی حرمت اور نسخ کی اطلاع نہیں پہنچی تھی اس لئے وہ مضطر کے لئے جوازِ متعہ کا فتویٰ دیتے تھے اور اسی بناء پر حضرت عبد اللہؓ بن زبیرؓ نے انہیں مذکورہ بات کہی کیونکہ عبد اللہؓ بن زبیر حاکم تھے مکہ کے۔ اور بعد میں ابن عباسؓ نے اپنے اس قول سے رجوع فرمالیا تھا۔ چنانچہ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ متعہ کی اجازت دیتے تھے لیکن بعد میں جب انہیں نبی ﷺ کی ممانعت کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کرلیا تھا۔ (نصب الرایہ ۱۸۱/۳ فصل فی بیان المحرمات)

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ

۱۱۶۷...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

۱۱۶۷...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ متعہ کے بارے میں نرمی اختیار کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ٹھہر جاؤ (اس فتوے سے رک جاؤ) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے روز متعہ سے اور شہری گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا ہے۔

۱۱۶۸...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

۱۱۶۸...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ:
"رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر متعۃ النساء اور شہری گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا ہے"۔

باب-۱۶۹ باب تحريم الجمع بين المرأة وعمّتها أو خالتها في النّكاح

پھوپھی، بھتیجی اور خالہ بھانجی کو ایک وقت میں نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

۱۱۶۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

۱۱۶۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"عورت اور اس کی پھوپھی اور عورت و اس کی خالہ کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے"۔

۱۱۷۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

۱۱۷۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ: بھتیجی کی (اپنے نکاح میں) موجودگی میں پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے اور نہ بھانجی کے نکاح میں موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح کیا جائے"۔

١١٧١ وحدَّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ مَدَنِيٌّ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ وَلَدِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ الأَخِ وَلا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ

۱۱۷۱۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ پھوپھی کا نکاح بھائی کی بیٹی پر اور بہن کی بیٹی کی موجودگی میں خالہ کا نکاح نہ کیا جائے۔

١١٧٢۔۔۔۔۔وحدَّثني حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرى خَالَةَ أَبِيهَا وَعَمَّةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

۱۱۷۲۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی آدمی بیوی اور اس کی پھوپھی کو یا بیوی اور اس کی خالہ کو نکاح میں جمع کرلے، حضرت ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ ہم بیوی کے باپ کی خالہ اور باپ کی پھوپھی کو بھی اسی حکم کے تحت داخل کرتے ہیں۔

١١٧٣۔۔۔۔۔وحدَّثني أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلا عَلَى خَالَتِهَا

۱۱۷۳۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کا نکاح اس کی خالہ یا اس کی پھوپھی کی موجودگی میں نہ کیا جائے۔

١١٧٤۔۔۔۔۔و حدَّثني إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۱۷۴۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سابقہ حدیث کی بیان فرمایا۔

١١٧٥۔۔۔۔۔حدَّثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى

۱۱۷۵۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغام نہ دے [1]، اور نہ

---

[1] جس کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی عورت سے پیغامِ نکاح دیا ہوا ہو اور بات چیت چل رہی ہو تو کسی اور کے لئے وہاں پیغامِ نکاح دینا جائز نہیں ہے جب تک کہ عورت یا اس کے اہل خانہ کی طرف سے پہلے پیغام کے بارے میں کوئی اعراض یا عدم میلان نظر نہ آجائے۔ عدم میلان کی صورت میں خطبہ (پیغامِ نکاح) جائز ہے کما ھو واضح' بروایۃ فاطمۃؓ بنت قیس و اخرجہ' الترمذی۔

خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا

ہی کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کے بھاؤ تاؤ پر بھاؤ تاؤ کرے [1]، اور پھوپھی کے اوپر کوئی عورت نکاح میں نہ لائی جائے اور نہ ہی خالہ پر، نہ ہی کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ اس کی پلیٹ اور تھال کو بھی اپنی پلیٹ میں انڈیل لے اور یہ نہ کرے کہ نکاح میں نہ آئے (اس وجہ سے کہ پہلی بیوی موجود ہے) کیونکہ جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دیا ہے اسے ملے گا۔ [2]

۱۱۷۶...... وحَدَّثَنِي مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوْ أَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ رَازِقُهَا

۱۱۷۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ پھوپھی پر کوئی عورت (بھتیجی) سے نکاح کیا جائے یا خالہ پر (بھانجی) سے نکاح کیا جائے یا یہ کہ کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کے لئے طلاق مانگے تاکہ جو کچھ اس کی پلیٹ میں ہے وہ اسے بھی اپنی پلیٹ میں انڈیل لے کیونکہ رازق صرف اللہ ہی ہے"۔ [3]

۱۱۷۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ نَافِعٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

۱۱۷۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا: کسی عورت کو اس کی خالہ اور پھوپھی کے ساتھ ایک نکاح میں جمع کیا جائے۔

۱۱۷۸...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۱۷۸...... ان طرق سے بھی سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

---

[1] بھائی کے بھاؤ تاؤ پر بھاؤ کرنا ناجائز ہے جس کی صورت یہ ہے کہ خریدار اور فروخت کنندہ ایک چیز کی خرید و فروخت پر راضی ہو گئے ہیں اور اسی دوران تیسرا آدمی آکر یہ کہتا ہے کہ یہ چیز میں اتنے میں خریدتا ہوں تو یہ سَوْمِ علیٰ سَوْمِ اخیه ہے اور ناجائز ہے۔

[2] لا تسأل المرأة طلاق أختها کا مقصد یہ ہے کہ کوئی عورت اپنی سوکن کے لئے شوہر سے طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ شوہر کے اور اس کے مال اور نان نفقہ وغیرہ پر بلاشرکت غیرے اسی کا قبضہ ہو۔ یہ ناجائز ہے یا مثلاً کوئی شخص نکاحِ ثانی کرنا چاہے اور وہ مخطوبہ (جسے نکاحِ ثانی کا پیغام دیا گیا ہے) یہ شرط لگادے کہ پہلی کو طلاق دو گے تو تم سے نکاح کروں گی۔ یہ حرام ہے۔

[3] پھوپھی اور بھتیجی یا خالہ اور بھانجی کو بیک وقت نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور یہ سب کے نزدیک متفقہ مسئلہ ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں، کیونکہ یہ رشتے نسبی اور خونی ہیں جس طرح دو سگی بہنوں خواہ علاتی ہوں، اخیانی یا اعیانی یا رضاعی (یعنی ماں شریک، باپ شریک، ماں باپ دونوں شریک اور دودھ شریک) کو ایک وقت میں نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ واللہ اعلم

باب-۱۷۰

باب تحريم نكاح المحرم وكراهة خطبته

حالتِ احرام میں نکاح اور پیغامِ نکاح کا شرعی حکم

۱۱۷۹......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْـــنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْـــنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْـــنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْـــنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذٰلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ فَقَالَ أَبَانُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلا يُنْكَحُ وَلا يَخْطُبُ

۱۱۷۹......حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مُحرم (احرام والا شخص) نہ نکاح کر سکتا ہے کسی کا نہ خود اس کا نکاح ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ پیغامِ نکاح دے سکتا ہے"۔

۱۱۸۰......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَالَ أَلا أَرَاهُ أَعْرَابِيًّا إِنَّ الْمُحْرِمَ لا يَنْكِحُ وَلا يُنْكَحُ أَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۱۸۰......حضرت نبیہ بن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبید اللہ بن معمر نے شیبہ بن عثمان کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کے لئے پیغام دے کر ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا اور وہ (ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) موسمِ حج میں حجاج کے امیر تھے تو انہوں نے فرمایا کہ: میں تو اسے عمر بن عبید اللہ کو دیہاتی گنوار سمجھتا ہوں۔ مُحرم شخص نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ دوسرے کا۔ مجھے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عفان نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے یہ بات بتلائی ہے۔

۱۱۸۱......وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَـالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح و حَدَّثَنِي أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْـــنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْـــنُ سَوَاءٍ قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَـنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَـنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلا يُنْكَحُ وَلا يَخْطُبُ

۱۱۸۱......حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم نکاح نہ کرے اور نہ اس کا نکاح کیا جائے اور نہ وہ پیغامِ نکاح دے۔

۱۱۸۲......وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُحْرِمُ لا يَنْكِحُ وَلا يَخْطُبُ

۱۱۸۲......حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محرم نہ نکاح کرے اور نہ نکاح کا پیغام دے۔

۱۱۸۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ طَلْحَةَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَأَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ إِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ فَأُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ أَلَا أُرَاكَ عِرَاقِيًّا جَافِيًا إِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ.

۱۱۸۳...... حضرت نبیہ بن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر نے اپنے بیٹے طلحہ بن عمر کا نکاح شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کرنے کا ارادہ کیا حج میں اور ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت امیر الحج تھے، تو عمر بن عبیداللہ نے ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیغام بھیجا کہ "میں چاہتا ہوں کہ اپنے بیٹے طلحہ بن عمر کا نکاح کروں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں حاضر ہوں۔ تو ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ: میں تو تمہیں عراقی (یا دیہاتی) عقل سے خالی خیال کرتا ہوں۔ میں نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عفان سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مُحرم نکاح نہ کرے"۔

۱۱۸۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَنَّهُ

۱۱۸۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا۔

ابن نمیر نے کہا کہ میں نے زہریؒ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھے یزید بن الاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ آپ ﷺ نے حلال ہونے کی حالت میں نکاح فرمایا۔ ❶

❶ حالتِ احرام میں نکاح کا مسئلہ معرکۃ الآراء اختلافی مسائل میں سے ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک حالتِ احرام میں نکاح اور انکاح (کسی کا نکاح کرانا) دونوں ناجائز ہیں۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کا مسلک اس کے برخلاف یہ ہے کہ حالتِ احرام میں نکاح بھی جائز ہے اور انکاح بھی جائز ہے۔ البتہ جماع و دواعی جماع (مثلاً لمس بالشہوۃ یا بوس و کنار وغیرہ) حرام ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کی دلیل حضرت عثمانؓ، ابو رافعؓ اور حضرت میمونہؓ بنت الحارثؓ کی احادیث ہیں جب کہ احناف کی دلیل حضرت ابنِ عباسؓ کی حدیث ہے جو اس باب میں وارد شدہ تمام احادیث میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ حضرت عثمانؓ کی مذکورہ احادیث کے بارے میں احنافؒ کی طرف سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ممانعت کراہت پر محمول ہے اور یہ کراہت بھی اس شخص کے لئے ہے جو بعد النکاح قدرت نہ رکھ سکے اپنے اوپر۔ اب اختلاف کا اصل مدار حضرت میمونہؓ کے نکاح کے بارے میں وارد روایات پر رہ جاتا ہے کیونکہ ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے احرام کی حالت میں نکاح فرمایا تھا' جب کہ خود حضرت میمونہؓ جو صاحبِ معاملہ ہیں اُن سے مروی ہے کہ حلال ہونے کی حالت میں نکاح فرمایا جیسا کہ یزیدؒ بن الاصم کی روایت میں ہے۔

ائمہ ثلاثہؒ نے یزید بن الاصم اور حضرت میمونہؓ والی روایات کو اختیار کیا ہے جب کہ احنافؒ نے حضرت ابنِ عباسؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔

وجوہِ ترجیح: حضرت ابنِ عباسؓ کی روایت کی ترجیح کی وجوہات حسب ذیل ہیں:

۱۔ یہ روایت اس باب میں وارد شدہ تمام احادیث میں اصح ہے اور اس موضوع پر کوئی روایت سنداً اس کے ہم پلّہ نہیں ہے۔

۲۔ یہ روایت ابنِ عباسؓ سے تواتر کے ساتھ بیس سے زائد فقہاء تابعین سے منقول ہے۔

۳۔ اس روایت کے متعدد شواہد نسائی' طحاوی اور مسند بزار وغیرہ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہیں۔ ......(جاری ہے)

نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ

۱۱۸۵ ...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

۱۱۸۵ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔

۱۱۸۶ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۱۸۶ ...... حضرت یزید بن الأصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ام المؤمنین میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح فرمایا۔
حضرت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کی خالہ تھیں۔

باب-۱۷۱ باب تحريم الخطبة على خطبة أخيه حتى يأذن أو يترك

پیغامِ نکاح پر دوسرے کا پیغام دینا جائز ہے

۱۱۸۷ ...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ

۱۱۸۷ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"تم میں سے کوئی بعض کی بیع پر بیع نہ کرے، اور نہ ہی کوئی کسی کے پیغامِ نکاح پر پیغام دے"۔

۱۱۸۸ ...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۱۸۸ ...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، نہ ہی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح

(گذشتہ سے پیوستہ)

۴۔ اصحاب سیر و تاریخ کی تصریحات سے بھی ابن عباسؓ کی روایت کی تائید ہوتی ہے کیونکہ ابن ہشامؒ، محمد بن اسحاقؒ اور ابنِ سعدؒ وغیرہ نے یہ واقعہ جس طرح نقل کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے عمرۃ القضاء کے سفر میں "سرف" کے مقام پر حضرت میمونہؓ سے نکاح فرمایا اور اس وقت آپ محرم تھے۔

۵۔ اس نکاح میں حضرت میمونہؓ کی طرف سے ابن عباسؓ کے والد حضرت عباسؓ "عاقد" تھے لہٰذا عقد نکاح اس کے وقت اور مقام کے بارے میں حضرت عباسؓ اور ان کے صاحبزادہ سے زیادہ کسی کو واقفیت نہیں ہو سکتی، یہاں تک کہ خود حضرت میمونہؓ کو بھی نہیں کیونکہ وہ خود عاقد نہیں تھیں اور عورتیں مجلسِ عقد میں حاضر نہیں ہوتیں۔ بہر کیف! ان وجوہات اور متعدد دیگر قوی وجوہات کی بناء پر احناف رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے اور حالتِ احرام میں نکاح کو جائز قرار دیا ہے البتہ نکاح کے بعد جماع و دواعی جماع احناف کے نزدیک بھی حرام ہیں۔ واللہ اعلم انتہی (ملخصا من معارف السنن للشيخ بنوری و فتح الملهم للشيخ عثمانی)

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلى بَيْعِ أَخِيهِ وَلا يَخْطُبْ عَلى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ

پر اس کی اجازت کے بغیر پیغام دے"۔

۱۱۸۹...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ-

۱۱۸۹...... اس طریق سے بھی سابقہ روایت منقول ہے۔

۱۱۹۰...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۱۹۰...... ان راویوں سے بھی سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۱۹۱...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عمر قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَنَاجَشُوا أَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلى خِطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلى بَيْعِ أَخِيهِ وَلا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا أَوْ مَا فِي صَحْفَتِهَا زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ وَلا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلى سَوْمِ أَخِيهِ

۱۱۹۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے اس بات سے کہ شہری آدمی گاؤں والے کا مال بیچے، اور اس سے تناجش کرو، (جس کی صورت یہ ہے کہ دکاندار کچھ لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرے کہ جب کسی سے معاملہ چلے خرید و فروخت کا تو یہ بھی اپنے کو خریدار ظاہر کر کے اس کی زیادہ قیمت لگائے تاکہ اس کا مال زیادہ قیمت پر فروخت ہو اور اصل خریدار یہ سمجھے کہ واقعتاً یہ چیز زیادہ مہنگی ہے اور یہ دھوکہ ہے جو حرام ہے) اس کی اور سابقہ صورت کی تفصیل انشاءاللہ کتاب البیوع میں آئے گی)۔

اور اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغام دے، اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ اپنے برتن میں ہی انڈیل لے وہ سب جو دوسرے کے برتن میں ہے، اور ایک روایت میں اس کا بھی اضافہ ہے کہ: کوئی آدمی اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ تاؤ نہ کرے"۔

۱۱۹۲...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَنَاجَشُوا وَلا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلى بَيْعِ أَخِيهِ وَلا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلا يَخْطُبِ الْمَرْءُ عَلى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلاقَ الْأُخْرى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا

۱۱۹۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خریدنے کے ارادہ کے بغیر چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ اور نہ بیچے دیہاتی شہری کا مال اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام دے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کی طلاق کا سوال کرے تاکہ وہ انڈیل لے اپنے لئے وہ جو اس کے برتن میں ہے۔

۱۱۹۳...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلى ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۱۹۳...... ان اسناد سے بھی سابقہ روایت مروی ہے۔ البتہ معمر کی روایت میں یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر زیادتی نہ کرے۔

عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَلا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

۱۱۹۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَتِهِ

۱۱۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان مسلمان کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے (بولی پر بولی نہ لگائے) اور نہ اس کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح دے۔

۱۱۹۵...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۱۹۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ (سابقہ حدیث ہی کی طرح) روایت کی ہے۔

۱۱۹۶...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلا أَنَّهُمْ قَالُوا عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَخِطْبَةِ أَخِيهِ

۱۱۹۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے حدیث مبارکہ روایت فرماتے ہی اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اپنے بھائی کے بھاؤ پر اور اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر۔

۱۱۹۷...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ فَلا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلا يَخْطُبَ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ

۱۱۹۷...... حضرت عبدالرحمٰن بن شمامہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر پر سنا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مومن، مومن کا بھائی ہے، لہٰذا کسی مومن کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کی بیع پر کوئی بیع وفروخت کرے، اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغام دے یہاں تک کہ پہلا وہاں پیغام ختم کردے"۔

باب-۱۷۲ باب تحريم نكاح الشغار وبطلانه

نکاحِ شغار کی ممانعت کا بیان

۱۱۹۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ

۱۱۹۸...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "شغار" سے منع فرمایا اور شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کی شادی کسی سے اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی اس سے کرے اور دونوں

يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ

کے درمیان کوئی مہر وغیرہ طے نہ ہو (بلکہ دونوں کی طرف سے تکمیل شرط ہی مہر کا عوض ہو جائے)۔

۱۱۹۹ ...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ

۱۱۹۹ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور عبید اللہ کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے حضرت نافع سے کہا شغار کیا ہے؟

۱۲۰۰ ...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ

۱۲۰۰ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

۱۲۰۱ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ

۱۲۰۱ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے"۔

۱۲۰۲ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالشِّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وَأُزَوِّجُكَ ابْنَتِي أَوْ زَوِّجْنِي أُخْتَكَ وَأُزَوِّجُكَ أُخْتِي

۱۲۰۲ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔ ابن نمیر نے اپنی روایت میں اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ: شغار یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم اپنی بیٹی مجھ سے بیاہ دو، میں اپنی بیٹی تم سے بیاہ دوں گا، یا تم اپنی بہن کو مجھ سے اور میں اپنی بہن کو تم سے بیاہ دوں گا"۔

۱۲۰۳ ...... و حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ

۱۲۰۳ ...... اس طریق سے بھی سابقہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں ابن نمیر کا اضافہ (شغار یہ ہے الخ) ذکر نہیں فرمایا۔

۱۲۰٤ ...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ

۱۲۰۴ ...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ (1)

(1) شغار کے معنی اردو میں آمنے سامنے یا وٹے سٹے کے ہیں۔ احنافؒ کے نزدیک نکاح شغار اگرچہ جائز نہیں لیکن اگر کسی نے کر لیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا اور مہر مثل واجب ہوگا۔ جب کہ شوافعؒ کے نزدیک نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا اور حدیث بالا کا احناف یہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث میں جو ممانعت کی گئی ہے وہ حرمت پر نہیں بلکہ عدم جواز پر محمول ہے اور اس سے نکاح باطل نہیں ہوگا کیونکہ شرط فاسد سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور شرط باطل ہو جاتی ہے۔ (فتح القدیر ۳، ۲۲۲)

الرَّزَّاق قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ

باب-۱۷۳ باب الوفاء بالشُّرُوط في النّكاح

شرائطِ نکاح کی تکمیل کا بیان

۱۲۰۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ و حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّى غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ الشُّرُوطِ

۱۲۰۵...... حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"پوری کرنے کے لائق سب سے زیادہ شرط وہ ہے جن کی بناء پر تم فروج (عورتوں کی شرمگاہوں) کو حلال کرتے ہو"۔اور حضرت ابن مثنی کی روایت میں شروط کا لفظ مذکور نہیں۔[1]

---

[1] عقدِ نکاح کی شرائط کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ وہ شرائط جو ازدواج اور شادی کے بندھن کی وجہ سے واجب ہوتی ہیں یعنی مقتضائے عقد کے مطابق ہوتی ہیں مثلاً نفقہ، سکنی (رہائش) کپڑے وغیرہ۔ایسی شرائط کی تکمیل بالاتفاق واجب ہے خواہ عقد کے وقت تصریح کی گئی ہو یا نہیں۔

۲۔ وہ شرائط جو مقتضائے عقد کے خلاف ہوں۔ مثلاً زوجہ ثانیہ یعنی پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط وغیرہ، ایسی شرائط کا حکم یہ ہے کہ نکاح منعقد ہو جائے گا اور یہ شرائط باطل ہو جائیں گی کیونکہ یہ شرائط فاسدہ ہیں۔

۳۔ وہ شرائط جو ان مذکورہ بالا دونوں قسموں سے الگ ہوں مثلاً دوسری عورت سے نکاح نہ کرنے، یا دوسرے گھر نہ لیجانے وغیرہ کی شرط اور اسی جیسی دیگر مباح شرائط جو مقتضائے عقد کے خلاف نہ ہوں، ایسی شرائط کے حکم میں اختلاف ہے اور امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور دیگر ائمہ کے نزدیک اس نوع کی شرائط کی تکمیل قضاءً ضروری نہیں البتہ دیانۃً ضروری ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی نے ان شرائط کی تکمیل نہیں کی تو عورت اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ اور دعویٰ دائر نہیں کر سکتی البتہ شوہر عدم تکمیل شرائط پر دیانۃً گناہگار ہوگا۔
البتہ امام احمدؒ کے نزدیک قضاءً بھی شرائط کی تکمیل واجب ہے اور عدم تکمیل پر عورت فسخِ نکاح کا مقدمہ عدالت میں دائر کر سکتی ہے۔
(فتح الباری، شرح نووی علی صحیح مسلم)

باب-۱۷۴ باب استئذان الثيب في النكاح بالنطق والبكر بالسكوت

کنواری اور ایک بار شادی شدہ سے اجازتِ نکاح کا بیان

۱۲۰۶...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ

۱۲۰۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے (زبانی) اجازت لے لی جائے، اور باکرہ (کنواری) کا بھی نکاح نہ کیا جائے یہاں تک اس کی مرضی معلوم کرلی جائے"۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کنواری کی اجازت اور مرضی کیسے معلوم ہوگی؟ فرمایا: اس کا سکوت اور خاموشی اس کی اجازت ہے"۔

۱۲۰۷...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ح قَالَ و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح قَالَ و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَإِسْنَادِهِ وَاتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۱۲۰۷...... اس سند (زہیر بن حرب، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان، ابراہیم بن موسیٰ...... حسین بن محمد، شیبان، عمرو الناقد، محمد بن رافع،...... معاویہ، یحییٰ بن کثیر) سے بھی سابقہ روایت ہی کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۲۰۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلَى عَائِشَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۱۲۰۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس (کنواری) لڑکی کے بارے میں سوال کیا جس کا نکاح اس کے گھروالے (ولی) کردیں کہ کیا اس سے اجازت لی جائے گی یا نہیں؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ: ہاں! اس سے اجازت لی جائے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ: کنواری تو حیا و شرم میں رہے گی (اجازت کیسے دے) فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے تو اس کا سکوت ہی اس کی رضا اور اجازت ہے"۔

عَـــنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ فَقَالَتْ عَائِشَـةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِي فَقَالَ رَسُـــولُ اللهِ ﷺ فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ

۱۲۰۹ ...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْـــنُ سَعِيدٍ قَالا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْـــنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَبْدُ اللهِ بْـــنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا قَالَ نَعَمْ

۱۲۰۹ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورت اپنے ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور نوجوان کنواری سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

۱۲۱۰ ...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَـــدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَـــافِعَ بْـــــنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِـــنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا

۱۲۱۰ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بیوہ عورت اپنے آپ کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ خود استحقاق رکھتی ہے اور باکرہ (کنواری) سے اس کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے"۔

۱۲۱۱ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَرُبَّمَا قَالَ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا

۱۲۱۱ ...... حضرت سفیان سے اس سند سے سابقہ حدیث منقول ہے اور فرمایا کہ: بیوہ عورت اپنے بارے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے جب کہ کنواری سے اس کا باپ اس کے بارے میں اجازت لے گا اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے اور بعض مرتبہ یہ فرمایا کہ: اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے"۔[1]

[1] یہاں پر دو نہایت اہم اور ضروری مسائل اس حدیث سے متعلق ہیں:
عورت کے لئے خود حق نکاح کی شرعی حیثیت ...... پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ عبارتِ نساء سے نکاح کے منعقد ہونے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ یعنی اگر کسی عورت نے اپنا نکاح خود کر لیا بغیر اجازت ولی کے تو اس کی کیا حیثیت ہے؟ جمہور علماء کے نزدیک عورت اگر خود اپنا نکاح کر لے اور ولی کی اجازت نہ ہو تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوتا بلکہ ولی کی طرف سے انکاح اور عقد ضروری ہے اور اس میں بیوہ 'کنواری' مطلقہ' بالغ' نابالغ' عاقلہ اور مجنونہ کی کوئی قید نہیں سب کے لئے یہی حکم ہے ہمارے دور کے غیر مقلدین کا بھی یہی مسلک ہے۔
اس کے برعکس امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ عورت اگر آزاد اور عاقل بالغ ہو تو اس کا نکاح خود کرنے سے منعقد ہو جائے گا بلا کسی کراہت ہے۔ البتہ ولی کی موجودگی مستحب اور پسندیدہ ہے۔
اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہؒ کو بہت زیادہ نشانہ ملامت بنایا گیا ہے کیونکہ اس مسئلہ میں امام صاحب تنہا ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس مسئلہ میں بھی امام صاحب کا مسلک دلائل قویہ کی بنیاد پر نہایت مضبوط' قوی اور راجح ہے۔
جمہور کی دلیل معروف حدیث جسے ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ وغیرہ نے تخریج کیا ہے: "لا نکاح الا بولی" ہے۔ (جاری ہے)

باب-۱۷۵ باب تزويج الأب البكر الصغيرة

باپ کونابالغ باکرہ لڑکی کے نکاح کا حق ہے

۱۲۱۲...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ لِسِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا فَوَفَى شَعْرِي جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَهْ هَهْ حَتَّى ذَهَبَ نَفَسِي فَأَدْخَلَتْنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ

۱۲۱۲...... سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح فرمایا تو میں اس وقت چھ برس کی لڑکی تھی اور جب رخصتی اور زفاف فرمایا تو میں ۹ برس کی لڑکی تھی۔

فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو مجھے ایک ماہ تک بخار نے آلیا اور میرے بال کانوں تک رہ گئے (جھڑتے جھڑتے) امّ رومان میری والدہ میری پاس آئیں تو میں اس وقت جھولے پر سوار تھی اپنی سہیلیوں کے ہمراہ، انہوں نے مجھے پکارا تو میں انکے پاس آگئی، مجھے علم نہیں تھا کہ وہ کیا چاہتی ہیں مجھ سے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور دروازہ پر مجھے کھڑا کر دیا، میں ہوں، ہوں کر رہی تھی (سانس پھولنے کی وجہ سے) یہاں تک کہ میرا سانس جاتا رہا (یعنی سانس کا پھولنا بند ہو گیا) امّ رومان نے مجھے گھر میں داخل کر دیا تو وہاں پر چند انصاری خواتین موجود تھیں جنہوں نے خیر و برکت کی دعائیں دینی شروع کر دیں کہ تمہیں خیر میں سے بڑا حصّہ نصیب ہو۔ میری والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا، انہوں نے میرا سر دھویا اور میرا بناؤ سنگھار کیا اور مجھے ذرا گھبراہٹ نہ ہوئی۔ اِلّا یہ کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کے وقت تشریف لائے اور ان خواتین نے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کر دیا"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... جبکہ احناف کے دلائل قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیت ۲۳۲، آیت ۲۳۴ اور آیت ۲۳۰ پارہ ۲ ہیں۔ جن سے استدلال کس طرح کیا گیا ہے اس کی تفصیل ہے احکام القرآن ۱ر۴۴۰' تفسیر قرطبی ۳ر۱۵۸ وغیرہ ملاحظہ فرمایئے۔ علاوہ ازیں مؤطا امام مالکؒ، بخاری، طحاوی اور صحاح کی دیگر معروف احادیث سے بھی احنافؒ استدلال کرتے ہیں جن کی تفصیل کے لئے معارف السنن' درس ترمذی اور فتح الملہم وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

جب کہ دوسرا مسئلہ "ولایتِ اجبار" کا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ کسی عورت کے بارے میں ولی کو جبری حق حاصل ہے کہ اس کا نکاح کر دے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک کنواری عورت کے بارے میں ولی کو اختیار حاصل ہے کہ اپنے اختیار سے جہاں چاہے اس کا نکاح کر دے خواہ وہ نابالغ ہو یا بالغ۔ جب کہ احنافؒ کے نزدیک نابالغ لڑکی پر تو ولی کو جبری ولایت حاصل ہے لیکن بالغ لڑکی پر خواہ کنواری ہو یا بیوہ یا مطلقہ اس پر ولی کو جبری ولایت حاصل نہیں ہے پھر یہ ہے کہ نابالغ لڑکی کا نکاح ولی نے اگر کر دیا تو وہ نکاح منعقد ہو جائے گا لیکن بلوغ کے بعد لڑکی کو اختیار ہو گا چاہے تو وہ نکاح فسخ کر دے اور چاہے تو باقی رکھے۔ جب کہ بالغ لڑکی کے بارے میں تو شریعت کا حکم یہی ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر منعقد نہ ہو گا' البتہ طریقۂ اجازت میں بیوہ اور کنواری کا اختلاف ہے کہ بیوہ یا پہلے اگر کسی کی شادی ہو چکی ہے اور طلاق یا شوہر کی موت کے بعد دوسرا نکاح کر رہی ہے تو اس کی زبانی اجازت ضروری ہو گی جب کہ باکرہ کے لئے زبانی اجازت ضروری نہیں اس کا سکوت بھی اجازت کے قائم مقام ہے۔ واللہ اعلم (بدائع الصنائع ۲ر۲۴۱)

۱۲۱۳......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

۱۲۱۳......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے نکاح فرمایا تو میں چھ برس کی لڑکی تھی اور مجھ سے خلوت فرمائی (رخصتی ہوئی) تو میری عمر ۹ برس تھی۔

۱۲۱۴......وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ

۱۲۱۴......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ رخصتی کے وقت ان کی گڑیاں بھی ساتھ تھیں اور جب حضور علیہ السلام کی وفات ہوئی تو وہ ۱۸ برس کی تھیں۔

۱۲۱۵......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ

۱۲۱۵......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا تو وہ چھ برس کی لڑکی تھیں اور جب ان سے خلوت فرمائی تو وہ نو برس کی تھیں اور جب آپ ﷺ نے انتقال کیا تو ان کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

باب-۱۷۶ باب استحباب التزوج والتزويج في شوال واستحباب الدخول فيه

شوال میں شادی اور رخصتی مستحب ہے

۱۲۱۶......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ

۱۲۱۶......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شوال میں نکاح فرمایا اور شوال ہی میں رخصتی اور زفاف فرمایا، بس آپ ﷺ کی ازواج میں سے کون ہے جو آپ ﷺ کو مجھ سے زیادہ محبوب ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک یہ بات پسندیدہ تھی کہ ان کی خواتین سے (جو ان کے قبیلہ سے تعلق رکھتی ہیں) شوال ہی میں دخول اور ہم بستری کی جائے۔

۱۲۱۷...... وحدَّثناه ابن نُمير قَالَ حَدَّثَنَا أبي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ

۱۲۱۷...... ان اسناد سے بھی سابقہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فعل کا ذکر نہیں ہے

باب-۱۷۷ باب ندب النظر إلى وجه المرأة وكفيها لمن يريد تزوجها

جس سے نکاح کا ارادہ ہو اس عورت کا چہرہ وغیرہ دیکھنا مستحب ہے

۱۲۱۸...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا

۱۲۱۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک بار) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتلایا کہ اس نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:
کیا تم نے اسے دیکھ لیا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔
فرمایا: جاؤ اور اسے دیکھ لو، کیونکہ انصاری خواتین کی آنکھ میں کچھ عیب ہوتا ہے"۔

۱۲۱۹...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي عَبْسٍ بَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ

۱۲۱۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے انصار کی ایک خاتون سے نکاح کیا ہے۔
حضور علیہ السلام نے اس سے فرمایا: کیا تم نے اسے دیکھ بھی لیا تھا؟ کیونکہ انصار (کی خواتین) کی آنکھ میں کچھ (عیب) ہوتا ہے۔ اس نے کہا میں دیکھ چکا ہوں۔ فرمایا کتنے مہر پر نکاح کیا؟ کہا کہ چار اوقیہ (چاندی) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گویا کہ تم لوگ شاید اسی پہاڑ کے عرض (کنارہ) میں سے چاندی کھود کو نکالتے ہو (جو اتنا زیادہ مہر مقرر کیا) ہمارے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے، لیکن یہ ہے کہ ہم ممکن ہے جلد ہی کوئی لشکر بھیجیں (جو مالِ غنیمت حاصل کرے) تو تمہیں بھی کچھ مل جائے اس میں سے۔
چنانچہ آپ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں اسے بھی بھیج دیا۔ [1]

---

[1] مخطوبہ یعنی جس کو پیغامِ نکاح دیا ہو یا دینے کا ارادہ ہو اسے ایک نظر دیکھ لینا احادیثِ بالا کی بناء پر جائز ہے۔ جمہور علماء وائمہ مثلاً امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور دیگر کا یہی مسلک ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنا مطلقاً جائز ہے اس کی اجازت ہو یا نہ ہو اور بلکہ صرف جواز ہی نہیں مستحب قرار دیا ہے اور یہ دیکھنا صرف وجہ (چہرہ) اور کفین (ہاتھوں) کی حد تک ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۶/۱۹۵)
نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک بہتر یہ ہے کہ پیغامِ نکاح سے قبل دیکھے تاکہ اگر پسند آ جائے نکاح کا پیغام دے اور اگر نہ پسند آئے تو پیغام ہی نہ دے (کیونکہ خطبہ کے بعد اگر انکار کرے گا تو مخطوبہ کیلئے ایذاءِ ذہنی کا اندیشہ ہے)۔ (شرح نووی علیٰ صحیح مسلم ۱/۴۵۷)

باب-۱۷۸ باب الصداق وجواز كونه تعليم قرآن وخاتم حديدٍ وغير ذلك من قليلٍ وكثيرٍ واستحباب كونه خمس مائة درهمٍ لمن لا يجحف به

مہر کا بیان اور تعلیمِ قرآن کے مہر بننے کا بیان

۱۲۲۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْظُرْ وَلَوْ خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔ هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ

۱۲۲۰...... حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ! میں نے اپنا آپ، آپ کو ہبہ کرنے اور پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور اوپر سے نیچے تک اس کی طرف خوب اچھے طریقہ سے دیکھا پھر سر جھکا لیا، عورت نے جب دیکھا کہ آپ ﷺ نے کچھ فیصلہ نہیں کیا اس کے بارے میں تو وہ بیٹھ گئی۔ اس اثناء میں ایک شخص آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے اٹھے اور کہا کہ یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ کو ان خاتون سے کوئی حاجت نہ ہو تو میرا نکاح ان سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے بھی؟ (نکاح اور مہر وغیرہ کے لئے) انہوں نے کہا نہیں! واللہ! یارسول اللہ! (کچھ نہیں ہے) فرمایا، اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور دیکھو شاید کچھ مل جائے، چنانچہ وہ چلے گئے، تھوڑی دیر میں واپس لوٹے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ! اللہ کی قسم! مجھے کچھ نہیں ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو (ڈھونڈو) خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی مل جائے۔ وہ پھر گئے اور پھر واپس آئے کہا یارسول اللہ! کچھ نہیں پاسکا، نہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملی، البتہ یہ میرا ازار (تہبند) ہے۔

سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس غریب کے پاس چادر بھی نہ تھی، انہوں نے کہا کہ اس تہبند میں سے آدھا اس عورت کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس تہبند سے کیا کرے گی؟ اگر تم اس کو پہنتے ہو تو اس کا اس پر کوئی حق نہ رہے گا اور اگر وہ اسے پہنتی ہے تو تمہارا کچھ حق نہیں رہے گا (یعنی وقتِ واحد میں وہ دونوں کی ملک میں اور فائدہ میں نہیں رہ سکتی)۔

وہ صاحب یہ سن کر بیٹھ گئے حتیٰ کہ جب دیر تک بیٹھے رہے (اور کوئی حل نہ نکلا) تو اٹھ کھڑے ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں واپس جاتے دیکھ لیا

تو انہیں بلانے کا حکم فرمایا، جب وہ آ گئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ فلاں فلاں سورت اور انہیں گنوادیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں حفظ یاد ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ جاؤ، تمہیں تمہارے حفظ شدہ قرآن کے بدلے میں اس عورت کو تمہارا مملوک (منکوح) بنادیا۔

۱۲۲۱...... و حَدَّثَنَاه خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ح قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

۱۲۲۱......اس سند سے بھی مذکورہ حدیث منقول ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"چلو، میں نے اس سے تمہارا نکاح کر دیا، اب اسے قرآن سکھاؤ"۔ ❶

---

❶ امام نوویؒ نے فرمایا کہ عورت کا اپنے آپ کو ہبہ کرنا در حقیقت قرآن کریم کی سورۃ الأحزاب کی آیت: **وامراۃً مؤمنۃً إن وھبت نفسھا للنبی** کی طرف اشارہ ہے۔ اور ایسی عورت سے بغیر مہر کے نکاح کرنا آپؐ کے لئے خصوصیت کے طور پر جائز تھا۔ (شرح نووی ا ر ۴۵۷)
علاوہ ازیں اس حدیث میں دیگر بہت سے فوائد ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مخطوبہ (جس سے نکاح کا ارادہ ہو) کو خوب غور سے دیکھنا جائز ہے۔ صحابۂ کرامؓ کی انتہائی سادگی اور افلاس بھی اس حدیث سے ظاہر ہے۔ جہاں تک حدیث سے متعلقہ مسئلۂ فقہی کا تعلق ہے یعنی "مہر" کا تو اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:
مہر کی شرعی حیثیت اور مقدار...... مہر نکاح کا لازمی جزو ہے اور بغیر مہر کے نکاح نہیں ہوتا حتی کہ اگر کسی نے بغیر مہر کی تعیین کئے نکاح کر لیا تو نکاح ہو جائے گا اور مہر مثل واجب ہو گا۔ (شرح نووی ا ر ۴۵۷)
پھر مہر کی مقدار کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور دیگر بعض ائمہ کے نزدیک مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو مال ہو اور بیع میں ثمن (قیمت) بن سکتی ہو وہ نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار چوتھائی دینار (یا تین درہم) ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔ اس سے کم مقدار متعین کرنے کی صورت میں نکاح ہو جائے گا اور کم از کم دس درہم بطور مہر واجب ہوں گے۔ شافعیہ اور حنابلہ کا استدلال حضرت سہلؓ کی حدیث سے ہے کہ جس میں آپؐ نے لوہے کی انگوٹھی کو بھی بطور مہر بیان کیا۔ علاوہ ازیں حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف کے مذکورہ بالا واقعہ سے بھی یہ حضرات استدلال فرماتے ہیں۔
جب کہ احناف کا استدلال بیہقیؒ اور دار قطنی میں جابرؓ بن عبد اللہ کی روایت سے ہے جس میں واضح طور پر دس درہم کا ذکر ہے علاوہ ازیں سورۃ الأحزاب کی آیت: **قد علمنا ما فرضنا علیھم**" سے بھی احناف کا استدلال ہے (طریقۂ استدلال کے لئے فتح الملہم دیکھئے)۔
تعلیم قران کو مہر بنانے کا بیان...... اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے شوافعؒ نے فرمایا کہ تعلیم قرآن کو بھی مہر بنانا جائز ہے۔ لیکن جمہور علماء وائمہ کے نزدیک تعلیم قرآن کو مہر بنانا جائز نہیں کہ **أحِلَّ لَكُمْ مَا وراء ذالكم أن تبتغوا بأموالكم** (النساء) اس آیت میں ابتغاء بالمال یعنی مال کے ذریعہ حصول نکاح و تزویج کا حکم دیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز مال نہ ہو وہ مہر نہیں بن سکتی اور تعلیم قرآن بھی مال نہیں ہے۔ جب کہ حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ: میں نے تمہارے علم قرآن کی وجہ سے تمہارا نکاح اس سے کر دیا"۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس صحابی کی خصوصیت ہو۔ (درس ترمذی ۳ر ۳۹۲)
حدیث سے بظاہر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لوہے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ لیکن احنافؒ کے نزدیک لوہا پیتل اور دیگر دھاتوں کی انگوٹھی یا زیور پہننا جائز نہیں۔ واللہ اعلم (البحر الرائق ۸ر ۲۱۱)

شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَائِدَةَ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ

۱۲۲۲...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ ح قَالَ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهَذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ

۱۲۲۲...... حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مہر کتنا مقرر فرمایا تھا؟
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے آپ ﷺ کا مہر بارہ اوقیہ چاندی اور نش تھا؟ فرمانے لگیں کیا تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں! تو فرمایا نش آدھا اوقیہ کو کہتے ہیں (اوقیہ کی مقدار زکوۃ کے باب میں گذر چکی ہے) پس یہ پانچ سو درھم ہوتے ہیں، یہ مہر تھا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اپنی ازواج کیلئے۔

۱۲۲۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

۱۲۲۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (کپڑوں) پر زرد رنگ کے نشانات دیکھے۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک خاتون سے نکاح کر لیا ہے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے کے عوض۔ آپ ﷺ نے فرمایا بارک اللہ لک: پھر تو اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک فرمائے۔ "ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی سے کیوں نہ ہو"۔ [1]

۱۲۲٤...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ

۱۲۲۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زردی کا نشان

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح میں سادگی زیادہ سے زیادہ ہونی ضروری ہے۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف مشہور صحابی ہیں اور اس زمانہ میں حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں تھی لیکن نکاح وغیرہ کی اتنی اہمیت نہ تھی کہ باقاعدہ لوگوں کو دعوت دی جاتی۔ چنانچہ انہوں نے بغیر اطلاع کے ہی نکاح کر لیا اور آپؐ نے اس پر کوئی ناگواری یا افسوس کا اظہار بھی نہیں فرمایا۔ جب کہ ہم رسومات و رواج میں اتنے جکڑے ہوئے ہیں کہ اگر دور پرے کے عزیز کو نہیں بلایا تو ناراضگیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اللہ رسومات سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین

الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک خاتون سے کھجور کی گھٹلی کے برابر سونے کے عوض نکاح کر لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ مبارک کرے آپ کے لئے۔ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی سے کیوں نہ ہو۔

۱۲۲۵...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

۱۲۲۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گٹھلی برابر سونے کے عوض نکاح کیا ایک عورت سے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا: ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی سے کیوں نہ ہو۔

۱۲۲۶...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً

۱۲۲۶...... ان اسناد سے بھی سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۲۲۷...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ أَصْدَقْتَهَا فَقُلْتُ نَوَاةً وَفِي حَدِيثِ إِسْحَقَ مِنْ ذَهَبٍ

۱۲۲۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو میرے چہرے پر شادی کی بشاشت تھی۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری خاتونؓ سے شادی کر لی ہے۔ فرمایا مہر کتنا رکھا؟ میں نے عرض کیا گٹھلی (برابر سونا)۔

۱۲۲۸...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ

۱۲۲۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خاتون سے کھجور کی گھٹلی کے برابر سونے پر نکاح فرمایا۔

۱۲۲۹...... و حَدَّثَنِيهِ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ

۱۲۲۹...... ان اسناد سے بھی سابقہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے بیٹوں میں ایک نے من ذھب کے

وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ

الفاظ کہے ہیں۔

باب-۱۷۹ باب فضيلة إعتاقه أمته ثم يتزوجها

باندی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت

۱۲۳۰۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلاَةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ "فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ" قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللهِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَهُ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدِ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا قَالَ فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ قَالَ وَبَسَطَ نِطَعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ

۱۲۳۰۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر میں جہاد کیا، ہم نے وہاں پر فجر کی نماز ادا کی پھر رسول اللہ ﷺ اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری پر سوار ہوئے، میں ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے سوار ہو گیا، نبی ﷺ روانہ ہوئے خیبر کی گلیوں میں اور میرا گھٹنا نبی ﷺ کی ران سے چھو رہا تھا جس کی بناء پر نبی ﷺ کی ران پر سے ازار کھسک گیا تھا اور میں آپ ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔

جب ہم بستی میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے کہا۔ اللہ اکبر خَرِبَتْ خیبر (یعنی نعرہ لگایا کہ اللہ سب سے بڑا ہے، خیبر تباہ ہو گیا) ہم جب کسی قوم کے آنگن میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے"۔ یہ کلمات تین بار کہے۔

جب وہاں کے لوگ اپنے کاموں سے نکلے تو (لشکر دیکھ کر) کہنے لگے محمد اور لشکر۔ غرض ہم نے خیبر پر زبردستی قبضہ کر لیا اور قیدیوں کو جمع کیا گیا۔ اسی اثناء میں حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور کہا کہ اے اللہ کے نبی! قیدیوں میں سے ایک باندی مجھے عطا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ایک باندی لے لو، چنانچہ انہوں نے صفیہ بنت حیّی کا انتخاب کیا (جو بعد میں امّ المؤمنین بنیں اس وقت قیدیوں میں تھیں)۔

یہ دیکھ کر ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اے اللہ کے نبی! آپ نے دحیہ کو صفیہ دے دی ہیں جو حیّی بن اخطب کی بیٹی ہیں (جو یہود خیبر کا سردار تھا) اور وہ بنو قریظہ اور بنو نظیر کی سردار ہیں۔ وہ تو آپ ہی کے قابل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دحیہ کو بلاؤ صفیہ کے ساتھ۔ چنانچہ دحیہ انہیں لے کر آئے تو آپ ﷺ نے جب ایک نظر انہیں دیکھا تو دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ تم ان کے علاوہ کوئی دوسری باندی

وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

قیدیوں میں سے لے لو۔
راوی فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔
ثابت رحمۃ اللہ علیہ (راوی) نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابو حمزہ! آپ ﷺ نے ان کا مہر کیا مقرر کیا تھا؟ فرمایا کہ یہی ان کی آزادی ہی ان کا مہر تھی۔ آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا یہاں تک کہ جب راستہ میں تھے (واپسی کے سفر میں) تو امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بناؤ سنگھار کر دیا اور رات میں آپ ﷺ کے لئے پیش کر دیا۔
نبی ﷺ صبح کو دولہا کے طور پر سامنے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس کچھ بھی چیز ہو کھانے کی وہ لے آئے اور ایک چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا۔ تو کوئی آدمی تو پنیر لاتا اور کوئی کھجور لاتا اور کوئی گھی لاتا، پھر سب کو ملا کر حَیس (مالیدہ) تیار کر لیا اور وہ ہی رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

۱۲۳۱ ...... وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ حَبْحَابٍ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ تَزَوَّجَ

۱۲۳۱ ...... ان مختلف اسناد کیساتھ روایت مذکور ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر فرمایا اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے حدیث روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اور ان کا مہر ان کی آزادی کو مقرر فرمایا۔

صَفِيَّةَ وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا

۱۲۳۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ أَجْرَانِ

۱۲۳۲...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو باندی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیتا ہے فرمایا کہ اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (ایک تو عتق اور آزاد کرنے کا جب کہ دوسرا باندی کو نکاح میں لینے کا، کیونکہ شرعاً وہ بغیر نکاح کئے بھی باندی سے ہر قسم کا تمتع اور فائدہ اٹھا سکتا تھا لیکن اس نے اسے حرّہ (آزاد) بنا کر اسے کامل حقوق عطا کر دیئے لہٰذا اس پر وہ دوہرے اجر کا مستحق ہے)۔

۱۲۳۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ "فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ" قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتُهَيِّئُهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَمِ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ عَلَى عَجُزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَنَدَرَ

۱۲۳۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے روز میں ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ردیف تھا اور میرے قدم، رسول اللہ ﷺ کے قدموں کو چھو رہے تھے، ہم طلوعِ آفتاب کے وقت اہلِ خیبر کے پاس پہنچے ان لوگوں نے اپنے مویشی وغیرہ باہر نکال لئے تھے (کاشتکاری اور چرانے کے لئے) اور اپنے کدال، ٹوکرے اور پھاوڑے وغیرہ لے کر نکل چکے تھے کہ (سامنے لشکرِ اسلام کو دیکھ کر) پکار اٹھے۔ محمد اور لشکر! رسول اللہ ﷺ نے فوراً فرمایا: "خیبر برباد ہو گیا، ہم جب کسی قوم کے آنگن میں جا اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے"۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے انہیں ہزیمت دی، (فتح کے بعد) دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں ایک خوبصورت باندی آئیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں خرید لیا سات شخصوں کے بدلے (یعنی ان کے عوض سات قیدیوں کو رہا کیا) پھر ان کو امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالہ کر دیا کہ انہیں تیار کر کے ان کا سنگھار کر دیں۔ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ باندی ان کے (ام سلیم کے) گھر میں عدت پوری کریں۔ اور وہ باندی صفیہ بنت حیی تھیں۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولیمہ کیا کھجور، پنیر اور گھی سے، اور لوگ خوب سیر ہو گئے، فرماتے ہیں کہ لوگوں کو نہیں معلوم تھا کہ آپ ﷺ نے ان سے نکاح کیا ہے یا انہیں ام ولد بنایا ہے۔ لہٰذا لوگوں نے (آپس میں) یہ کہا کہ اگر انہوں نے پردہ کیا تو (اس کا مطلب ہے کہ) آپ ﷺ کی زوجہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوَقَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ إِي وَاللهِ لَقَدْ وَقَعَ ـ قَالَ أَنَسٌ وَشَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُولُونَ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ ...... الْآيَةَ

ہو گئیں ہیں اور اگر پردہ نہیں کیا تو (ظاہر ہے) وہ امّ ولد ہیں (امّ ولد وہ باندی جس سے آقا نے صحبت کی ہو اور وہ آقا کے بچہ کی ماں ہو گئی ہو) یہاں پر تغلیباً امّ ولد کہہ دیا ورنہ فی الوقت امِّ ولد ہونے کا تصور بھی نہیں تھا۔ پھر جب سواری پر سوار ہونے لگیں تو انہوں نے پردہ کیا اور اونٹ کی سرین (کی طرف) بیٹھ گئیں، اس سے لوگوں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا ہے (اب وہ باندی نہیں رہیں)۔

جب مدینہ سے قریب ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے بھی تیز دوڑایا اور ہم نے بھی۔ اس (تیزی کے چکر) میں عضباء اونٹنی لڑکھڑا گئی اور رسول اللہ ﷺ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی گر گئے، آپ ﷺ فوراً اٹھے اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چھپالیا (ان پر پردہ کر دیا تاکہ بے پردگی نہ ہو) اور اس وقت تک عورتیں دیکھنے لگی تھیں اور کہہ رہی تھیں: اللہ یہودیہ کو دور کرے (کیونکہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہودی سردار کی صاحبزادی تھیں اور مدینہ کی عورتوں کو معلوم نہ تھا کہ وہ مسلمان ہو چکی ہیں)۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو حمزہ! کیا (واقعی) رسول اللہ ﷺ گر گئے تھے؟ فرمایا: ہاں خدا کی قسم!

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المؤمنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ میں بھی حاضر ہو چکا تھا، لوگوں کو روٹی اور گوشت سے آپ ﷺ نے سیر کر دیا۔ اور آپ ﷺ لوگوں کو بلانے کے لئے مجھے بھیجتے تھے، جب سب سے فارغ ہوگئے تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا، حجرۂ مبارک میں آدمیوں کو باتوں نے روک لیا اور وہ باہر نہیں نکلے۔

رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج میں سے ہر ایک کے حجرہ پر گذرتے، ان میں سے ہر ایک کو سلام فرماتے کہ: تم پر سلامتی ہو، اے اہل بیت! تم کیسے ہو؟ وہ کہتے یا رسول اللہ! بخیریت ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی اہلیہ کو کیسا پایا؟ آپ ﷺ فرماتے اچھا پایا۔

پھر جب آپ ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو واپس تشریف لائے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی واپس ہوا جب حجرۂ مبارک کے دروازہ پر پہنچے تو وہاں دو آدمیوں کو گفتگو نے روک رکھا تھا، انہوں نے جب دیکھا کہ

آپ ﷺ واپس تشریف لا چکے ہیں کھڑے ہوگئے اور باہر چلے گئے۔ پس اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ میں نے آپ ﷺ کو بتلایا یا آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی کہ وہ دونوں باہر جا چکے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ واپس (حجرہ میں) لوٹے اور میں بھی آپ کے ہمراہ واپس ہوا (کیونکہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے خادمِ خاص تھے اور کم عمر تھے) جب آپ ﷺ نے دروازہ کی دہلیز پر قدم رکھا تو اپنے اوپر میرے درمیان پردہ کرلیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یا أیھا الّذین آمنوا...... الایة اے ایمان والو! نبی ﷺ کے گھروں میں مت داخل ہو سوائے اس کے کہ تمہیں اجازت دی جائے کسی کھانے کی دعوت کی تو ایسے طور پر ان کی دعوت کے منتظر نہ رہو، لیکن جب تمہیں بلایا جائے (کہ کھانا تیار ہو چکا) تب جاؤ، پھر جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ نہ یہ کہ گفتگو کیلئے بیٹھ جاؤ، اس بات سے بلاشبہ نبی کو ایذاء ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں، اور اللہ حق بات کہنے سے لحاظ نہیں کرتا"۔
(الأحزاب ۲۲)

١٢٣٤ وحدّثنا أبو بكر بْنُ أبي شيْبة قال حدّثنا شبابة قال حدّثنا سُليْمانُ عنْ ثابتٍ عنْ أنس ح قال و حدّثني به عبْدُ الله بْنُ هاشم بْن حيّان واللّفْظُ لهُ قال حدّثنا بهْزٌ قال حدّثنا سُليْمانُ بْنُ الْمُغيرة عنْ ثابت قال حدّثنا أنسٌ قال صارتْ صفيّةُ لدحْية في مقْسمه وجعلُوا يمْدحُونها عنْد رسُول الله ﷺ قال ويقُولُون ما رأيْنا في السّبْي مثْلها قال فبعث إلى دحْية فأعْطاهُ بها ما أراد ثُمّ دفعها إلى أُمّي فقال أصْلحيها

قال ثُمّ خرج رسُولُ الله ﷺ منْ خيْبر حتّى إذا جعلها في ظهْره نزل ثُمّ ضرب عليْها الْقُبّة فلمّا أصْبح قال رسُولُ الله ﷺ منْ كان عنْدهُ فضْلُ زادٍ فلْيأْتنا به قال فجعل الرّجُلُ يجيءُ بفضْل التّمْر وفضْل السّويق حتّى جعلُوا منْ ذلك سوادًا حيْسًا فجعلُوا يأْكُلُون

۱۲۳۴ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آگئیں تقسیم (غنیمت) میں۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعریف شروع کردی، اور کہنے لگے کہ قیدیوں میں ان جیسی کوئی دوسری نہیں دیکھی (لہٰذا وہ آپ کے قابل ہیں)۔

آپ ﷺ نے دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا بھیجا اور ان کو ان کی منہ مانگی قیمت عطا کر کے صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خرید لیا اور پھر میری والدہ (ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے حوالے کردیا اور ان سے کہا کہ اس کو ذرا درست کردو (بناؤ سنگھار کر کے)۔

پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے (واپسی کے لئے) نکلے اور جب خیبر کو اپنی پشت کی طرف کردیا (اس سے آگے آگئے) تو سواری سے اترے، آپ ﷺ کے لئے خیمہ لگادیا گیا (رات وہاں پڑاؤ کیا) صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس کے پاس زائد از ضرورت زادِ سفر ہو (کھانے پینے کی اشیاء میں

مِنْ ذَلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلَى جَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هَشِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَطِيَّتَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَتَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا

سے) لے آئے ہمارے پاس۔ چنانچہ لوگ بچی ہوئی کھجوریں، بچا ہوا ستو وغیرہ لانے لگے، یہاں تک کہ مالیدہ کا ایک ڈھیر سا بنادیا اور اس سے حَیس (مالیدہ) کو کھانے لگے اور بازو میں جو آسمانی پانی کا حوض تھا اس سے پانی پینے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ تھا ولیمہ رسول اللہ ﷺ کا صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کا۔

فرماتے ہیں پھر ہم چلے یہاں تک کہ جب ہم نے مدینہ کے در و دیوار دیکھے تو شوق و وارفتگی میں سواریاں دوڑائیں (وارفتگی کی کئی وجوہات تھیں، ایک تو فتح عظیم جو یہودیوں پر حاصل ہوئی، دوسرے اپنے گھر بار اور اہل و عیال سے اتنی دور اور اتنی دیر باہر رہنے کے بعد گھر واپس ہو رہے تھے، تیسری نبی علیہ السلام کے زواج کی خوشی و شوق) اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی سواری دوڑائی، صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھی تھیں اونٹنی پر، اس تیزی میں نبی علیہ السلام کی سواری نے ٹھوکر کھائی اور آپ ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گر پڑے۔ لوگوں میں سے کوئی بھی آپ کو اور انہیں نہیں دیکھتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ خود اٹھے اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر پردہ کردیا۔ اس کے بعد ہم آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہمیں کوئی ضرر نہیں پہنچا۔ پھر ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی ازواج کی باندیاں باہر نکل آئیں اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھ کر گر نے کی وجہ سے طعنہ دینے لگیں (کہ اس یہودیہ کی وجہ سے آپ ﷺ گر پڑے)۔ ❶

---

❶ حضرت صفیہ یہودیوں کے قبیلہ بنو نظیر کے سردار حیی بن اخطب کی صاحبزادی تھیں حیی بن اخطب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ (نبی رحمت)

نبی مکرم ﷺ نے جن خواتین سے رشتہ ازدواج قائم فرمایا بحکم خداوندی فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان خواتین کو اپنے نبی مکرم ﷺ کیلئے منتخب فرمایا۔ ازواج مطہرات میں سے بعض ازواج کو یہ بات کچھ زیادہ پسند نہ تھی کہ ایک یہودی کی بیٹی ان کے ہم پلہ ہو' چنانچہ بعض ازواج سے "یہودیہ" کا لفظ اکثر نکلا کرتا تھا جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے جب انہیں دیکھا تو حضور نے ان سے پوچھا کہ تم نے صفیہ کو کیسا پایا؟ فرمانے لگیں "یہودیہ ہے"۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو وہ مسلمان ہو گئی ہے اور اس کا اسلام اچھا اور بہتر ہے"۔ (اقتباس سیرت ابن ہشام تذکار صحابیات ص ۱۰۰)

باب-۱۸۰ باب زواج زينب بنت جحش ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح، حجاب اور ولیمہ کا بیان

۱۲۳۵......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثُ بَهْزٍ

قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتَّى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِينَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقِبِي فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَذْكُرُكِ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُوَامِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِينَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ قَالَ فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا أَوْ أَخْبَرَنِي قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ مَعَهُ فَأَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوا بِهِ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي حَدِيثِهِ "لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ" إِلَى قَوْلِهِ "وَاللهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ"

۱۲۳۵......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عدت گذر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ان کے سامنے میرا تذکرہ کرو، چنانچہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے اور ان کے پاس پہنچے تو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا آٹا گوندھ رہی تھیں۔ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے انہیں دیکھا تو میرے دل میں ان کی بڑائی اور عظمت پیدا ہوئی اور میں ان کی طرف دیکھنے کی بھی قدرت نہ رکھ سکا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا تذکرہ کیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی پیٹھ ان کی طرف موڑی اور اپنی ایڑیوں پر گھوم گیا اور کہا کہ اے زینب! رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے تمہارا ذکر کر کے (پیغامِ نکاح) انہوں نے فرمایا کہ جب تک میں اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں (استخارہ نہ کرلوں) میں کچھ نہ کروں گی۔ چنانچہ وہ اپنی جائے نماز پر کھڑی ہوگئیں، اور قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بغیر اجازت کے ان کے پاس داخل ہوگئے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روٹی اور گوشت کھلایا جب دن خوب چڑھ گیا تھا۔ پھر لوگ وہاں سے باہر نکل گئے جب کہ کچھ لوگ کھانے کے بعد باتوں میں لگے گھر میں ہی رہے۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے میں بھی نکلا، آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حجروں میں جاتے، ان کو سلام فرماتے اور وہ کہتیں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنی (نئی) زوجہ کو کیسا پایا؟ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں (یاد نہیں) کہ میں نے آپ ﷺ کو بتلایا یا آپ ﷺ نے مجھے بتلایا کہ لوگ باہر نکل چکے ہیں آپ ﷺ کے حجرہ سے۔ چنانچہ پھر آپ ﷺ چلے اور گھر میں داخل ہوگئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گھر میں داخل ہونے لگا تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے مابین پردہ ڈال دیا اور آیتِ حجاب کا نزول ہوا اور ان لوگوں کو نصیحت کی گئی (جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے)۔ حضرت ابن رافع نے اپنی روایت

میں یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ (آیت نازل ہوئی) **لا تدخلوا بیوت النبی الآیة۔**

کہ تم لوگ نبی علیہ السلام کے گھروں میں مت داخل ہوا کرو سوائے اس کے جب تمہیں کسی کھانے کی دعوت دی جائے اور ان کے برتنوں کو مت دیکھو آخر تک نازل ہوئی۔ ❶

---

❶ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کی تفصیل: ام الحکم زینب بنت جحشؓ قریش کے خاندان اسد بن خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی عم زاد (پھوپھی زاد) بہن تھیں' آنحضرت ﷺ نے ان کا نکاح اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ بن حارثہؓ سے جنہیں آپؐ نے غلامی سے آزاد کر کے اپنا متبنّٰی بنالیا تھا اور ان سے بے حد محبت فرماتے تھے کر دیا تھا۔ اگرچہ حضرت زینبؓ کو زیدؓ سے بوجوہ نکاح پسند نہ تھا لیکن آپؐ علیہ السلام کی منشاء یہی تھی' چنانچہ نکاح ہو گیا مگر نکاح کے بعد دونوں میں نباہ نہ ہوا اور زیدؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میں زینبؓ کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔ نبی ﷺ نے انہیں منع فرمایا اور کہا کہ اللہ سے ڈرو اور زینبؓ کو اپنے نکاح میں رکھو لیکن دونوں کے درمیان نباہ نہ ہوا اور بالآخر زید نے زینبؓ کو طلاق دے دی۔ آنحضرت ﷺ نے دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ اگر زیدؓ نے انہیں طلاق دے دی تو آپؐ خود ان سے نکاح فرمالیں گے زینبؓ کی دلجوئی اور ان کی دنیوی مصلحت کی خاطر کیونکہ زیدؓ سے نکاح بھی آپ ہی کے اصرار پر ہوا تھا۔
چنانچہ سورۃ الأحزاب کی آیت: **وإذ تقول للذی أنعم اللہ علیه..... الآیة** میں یہی واقعہ بیان کیا گیا ہے"۔
"(اس وقت کو یاد کیجئے) جب آپ (فہمائش و مشورہ کے طور پر) اس شخص سے فرمارہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا (زیدؓ پر کہ انہیں اسلام کی توفیق دی اور غلامی سے نجات دی) اور آپؐ نے بھی انعام کیا (کہ دین کی تعلیم دی' پرورش فرمائی' متبنّٰی بنایا اور اپنی پھوپھی زاد سے نکاح کرایا) کہ اپنی بی بی (زینبؓ) کو اپنی زوجیت میں رہنے دو (اور ان کی معمولی خطاؤں پر نظر نہ کرو) اور اللہ سے ڈرو (اس کے حقوق میں کوتاہی نہ کرو) اور (جب شکایات حد سے تجاوز کر گئیں) تو آپؐ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا' اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے' اور آپؐ تو اس کے سزاوار ہیں کہ اللہ ہی سے ڈریں' پھر جب زیدؓ نے پوری کرلی (زینبؓ) سے اپنی حاجت' ہم نے آپؐ سے اس کا نکاح کر دیا تا کہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیبیوں کے بارے میں کچھ تنگی نہ رہے جب وہ ان سے جی بھر چکیں' اور خدا کا یہ حکم تو ہونے والا ہی تھا"۔ (ترجمہ از بیان القرآن ملخصاً (سورۃ الأحزاب آیت ۳۷)
اس آیتِ مبارکہ میں حق تعالیٰ نے آپؐ کے ارادہ کو ظاہر فرمایا یعنی آپ نے اپنے دل میں حضرت زینبؓ سے نکاح کا جو ارادہ کیا تھا اس کے بارے میں آپ کو یہ خدشہ اور ڈر تھا کہ منافقین طعن و اعتراض نہ کریں کہ اپنے منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا کیونکہ ابھی جاہلیت کی خوشبو کچھ باقی تھی لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کو رسوم جاہلیت کو مٹانا اور احکام شریعت کو واضح طور پر بتلانا مقصود تھا اس لئے اللہ نے آپؐ کے نہ صرف ارادہ کو ظاہر فرمایا بلکہ خود آپؐ کا نکاح حضرت زینبؓ سے کر دیا۔
آیت میں زَوَّجنٰکھا کے الفاظ اس پر دلالت کر رہے ہیں' چنانچہ احادیثِ بالا سے معلوم ہوا کہ حضرت زینبؓ نے جب عدت پوری کرلی تو آنحضرت ﷺ نے زیدؓ ہی کے ذریعہ انہیں پیغام نکاح بھیجا اور انہوں نے استخارہ کرنا شروع کر دیا اسی دوران یہ آیت مذکورہ نازل ہو گئی اور آپؐ بلا استیذان اندر داخل ہو گئے۔
صبح کو دن چڑھے آپؐ نے دعوتِ ولیمہ دی' لوگ آتے گئے اور کھانا کھاتے گئے' لیکن چند لوگ کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہے اور گفتگو میں لگ گئے' اٹھنے کا خیال ہی نہ رہا۔ جب کہ رسول اللہ ازراہِ مروت انہیں اٹھنے کے لئے نہ فرماتے تھے جب کہ طبعاً آپ کو ان کے بیٹھے رہنے سے تکلیف ہو رہی تھی۔ آپ بار بار باہر جاتے پھر اندر آتے۔ بہر کیف وہ لوگ اٹھ کر گئے تو اسی وقت آیتِ حجاب کا نزول ہوا۔ کیونکہ اس سے قبل حجاب کا حکم نازل نہیں ہوا تھا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
یاأیھا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی..... الآیة اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت جایا کرو' مگر جس وقت تم کو کھانے کے لئے اجازت دی جاوے ایسے طور پر اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو' لیکن جب تم کو بلایا جاوے تب جایا کرو' پھر جب..... (جاری ہے)

١٢٣٦ــــ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً

١٢٣٦...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی کا ایسا ولیمہ کیا ہو جیسا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے موقع پر کیا کہ آپ ﷺ نے اس ولیمہ میں بکری ذبح فرمائی۔

١٢٣٧ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَكْثَرَ أَوْ أَفْضَلَ مِمَّا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بِمَا أَوْلَمَ قَالَ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتَّى تَرَكُوهُ

١٢٣٧...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے نکاح پر زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح سے زیادہ اور افضل ولیمہ نہیں۔ حضرت ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے کس چیز کے ساتھ ولیمہ کیا؟ فرمایا کہ گوشت اور روٹی ان کو کھلائی یہاں تک کہ انہوں نے اس کو چھوڑ دیا (یعنی سیر ہو گئے)۔

١٢٣٨ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ مُعْتَمِرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ

١٢٣٨...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو دعوت دی، انہوں نے کھانا کھایا، پھر (کھانے سے فراغت کے بعد) بیٹھ کر بات چیت کرنے لگے، آپ ﷺ گویا کہ اٹھنے کی تیاری کرنے

(گذشتہ سے پیوستہ) کھانا کھاچکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو' اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے لحاظ نہیں کرتا' اور جب تم ان سے (نبی کی ازواج سے) کوئی چیز مانگو تو پردہ کے باہر سے مانگو یہ بات تمہارے دلوں پر اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کا عمدہ ذریعہ ہے' اور تم کو جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کلفت پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج سے کبھی بھی نکاح کرو۔ یہ خدا کے نزدیک بڑی بھاری بات ہے“۔ (ترجمہ از بیان القرآن حضرت تھانویؒ) بہر کیف حضرت زینبؓ کا نکاح کئی خصوصیات کا مجموعہ تھا جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلی خصوصیت تو یہ کہ یہ نکاح نزول حجاب کا ذریعہ بن گیا۔ جو عرصۂ دراز سے حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کی خواہش تھی۔

دوسری خصوصیت یہ کہ ایک تصور جاہلیت کی عملی طور پر واضح نفی کردی گئی اور بتلایا گیا کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹے کی طرح نہیں نہ ہی وہ احکامات اس سے متعلق مسائل میں لاگو ہوں گے۔

تیسری خصوصیت یہ کہ اس نکاح سے شادی بیاہ کے کئی فوائد شرعیہ معلوم ہوئے مثلاً ولیمہ کا طریقۂ مسنونہ' عمدہ ولیمہ کی اجازت' دولہا کے لئے کچھ ہدیہ وغیرہ بھیجنے کا پسندیدہ ہونا جیسے ام سلیمؓ نے حضورؐ کے لئے بھیجا وغیرہ۔

چوتھی خصوصیت یہ کہ ایذاء رسانیٔ رسول ﷺ کی حرمت کا بیان ہو گیا کہ ہر وہ فعل جس سے نبی کو ایذاء و تکلیف ہو حرام ہے۔

پانچویں یہ کہ اس میں آنحضرت ﷺ کا معجزہ ظاہر ہوا کہ ذرا سا کھانا تین سو سے زائد افراد کے لئے کافی ہو گیا۔ غرض بے شمار فوائد پر یہ نکاح مشتمل تھا۔ واللہ اعلم زکریا عفا اللہ عنہ و عن والدیہ

أنس بن مالكٍ قال لمّا تزوّج النبيّ ﷺ زينب بنت جحش دعا القوم فطعموا ثمّ جلسوا يتحدّثون قال فأخذ كأنّه يتهيّأ للقيام فلم يقوموا فلمّا رأى ذلك قام فلمّا قام قام من قام من القوم زاد عاصم وابن عبد الأعلى في حديثهما قال فقعد ثلاثة وإنّ النبيّ ﷺ جاء ليدخل فإذا القوم جلوس ثمّ إنّهم قاموا فانطلقوا قال فجئت فأخبرت النبيّ ﷺ أنّهم قد انطلقوا قال فجاء حتّى دخل فذهبت أدخل فألقى الحجاب بيني وبينه قال وأنزل الله عزّ وجلّ "يا أيّها الّذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النّبيّ إلا أن يؤذن لكم إلى طعام غير ناظرين إناه" إلى قوله "إنّ ذلكم كان عند الله عظيماً"

لگے (یعنی آپ ﷺ نے ایسا اشارہ دیا کہ آپ ﷺ جیسے مجلس سے اٹھ رہے ہیں تاکہ لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوں) لیکن وہ لوگ نہیں اٹھے۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ پھر بھی نہیں اٹھے تو آپ ﷺ خود اٹھ گئے، لوگوں نے جب یہ دیکھا تو وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن تین افراد بیٹھے رہے، نبی ﷺ (باہر سے) تشریف لائے تاکہ گھر میں داخل ہوں لیکن وہاں تو لوگ بیٹھے تھے۔ پھر اس کے بعد (انجام کار) وہ اٹھے اور چل دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آیا اور نبی ﷺ کو خبر دی کہ وہ لوگ چل دیئے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ تشریف لائے، گھر میں داخل ہوئے، میں بھی داخل ہونے لگا تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے مابین پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: یاأیّها الّذین امنوا لا تدخلوا بیوت النّبی الآیة۔

۱۳۳۹...... وحدّثني عمرو النّاقد حدّثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعدٍ حدّثنا أبي عن صالحٍ قال ابن شهابٍ إنّ أنس بن مالكٍ قال أنا أعلم النّاس بالحجاب لقد كان أبيّ بن كعبٍ يسألني عنه قال أنس أصبح رسول الله ﷺ عروساً بزينب بنت جحشٍ قال وكان تزوّجها بالمدينة فدعا النّاس للطّعام بعد ارتفاع النّهار فجلس رسول الله وجلس معه رجالٌ بعد ما قام القوم حتّى قام رسول الله فمشى فمشيت معه حتّى بلغ باب حجرة عائشة ثمّ ظنّ أنّهم قد خرجوا فرجع ورجعت معه فإذا هم جلوسٌ مكانهم فرجع فرجعت الثّانية حتّى بلغ حجرة عائشة فرجع فرجعت فإذا هم قد قاموا فضرب بيني وبينه بالسّتر وأنزل الله آية الحجاب

۱۳۳۹...... حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ حجاب کے متعلق واقف ہوں اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے اس بارے میں پوچھا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عروسی فرمائی حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب کہ ان سے نکاح مدینہ میں ہو چکا تھا، لوگوں کو آپ ﷺ نے دن چڑھے کھانے کے لئے بلایا (ولیمہ کے طور پر)۔

رسول اللہ ﷺ اور چند افراد (کھانے سے فارغ ہونے کے بعد) بیٹھ گئے جب کہ سارے لوگ جا چکے تھے۔ رسول اللہ ﷺ (ان کے جانے کا انتظار کر کے آخر) خود اٹھ گئے اور چلے، میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ چلا، جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کے دروازہ پر پہنچے تو آپ ﷺ کو خیال آیا کہ شاید وہ جا چکے ہوں۔ آپ ﷺ واپس لوٹے تو وہ لوگ وہیں بیٹھے تھے، آپ ﷺ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ تک واپس پہنچے میں بھی واپس آیا، پھر (کچھ دیر بعد) آپ ﷺ دوبارہ واپس لوٹے میں بھی آپ کے ہمراہ لوٹا تو وہ لوگ اٹھ چکے تھے، آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ کھینچ دیا اور آیتِ حجاب کا نزول ہوا۔

١٢٤٠...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالًا

قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ

۱۲۴۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح فرمایا اور اپنی زوجۂ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس داخل ہوئے تو میری والدہ امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے "حَیس" بنایا (حَیس عرب میں ایک خاص مالیدہ کی قسم کا کھانا ہوتا تھا جس میں کئی چیزیں کھجور وغیرہ ملائی جاتی تھیں) اور اسے ایک رکابی میں رکھ کر مجھ سے کہا:

"اے انس! اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا اور ان سے کہنا کہ: یہ آپ کے لئے میری والدہ نے بھیجا ہے وہ آپ کو سلام کہہ رہی ہیں اور کہنا کہ یارسول اللہ! یہ تھوڑا سا ہدیہ ہے ہماری طرف سے آپ کے لئے۔

چنانچہ میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور وہ کہہ رہی تھیں کہ: یہ ہماری جانب سے تھوڑا سا ہدیہ ہے آپ کے لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں کو بلالاؤ اور جس سے بھی تم ملو (اسے بلالو) اور آپ ﷺ نے بعض افراد کے نام لیئے۔ چنانچہ میں نے ان سب کو بھی بلایا جن کے نام آپ ﷺ نے لئے تھے اور ان کو بھی جو مجھے ملے۔

(راوی کہتے ہیں کہ) میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ان لوگوں کی کیا تعداد ہوگی؟ فرمایا تقریباً تین سو افراد ہوں گے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے انس! وہ رکابی لے آؤ، چنانچہ وہ سب افراد داخل ہوئے یہاں تک کہ صُفّہ اور حجرۂ مبارکہ دونوں بھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دس دس افراد کا حلقہ بنالیا جائے اور ہر آدمی اپنے سامنے سے کھائے"۔

فرماتے ہیں کہ سب نے خوب کھایا یہاں تک سیر ہوگئے، ایک گروہ نکلتا اور دوسرا اندر آتا اس طرح سب نے کھایا۔ اس کے بعد فرمایا: اے انس! برتن اٹھاؤ۔ میں نے اٹھایا تو مجھے نہیں معلوم کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت اس میں زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا اس وقت زیادہ تھا (سبحان اللہ! یہ معجزہ تھا رسول اللہ ﷺ کا)۔

فرماتے ہیں کہ ان میں سے کچھ لوگ گروہ کی شکل میں بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے گھر میں باتیں کرنے لگے حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ" إِلَى آخِرِ الآيَةِ - قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهَذِهِ الآيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ

تھے اور زوجہ مطہرہ بھی پیٹھ موڑے دیوار کی طرف رخ کئے بیٹھی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ پر ان کے بیٹھنے کا بوجھ ہوا، آپ ﷺ باہر نکل گئے اور اپنی دیگر ازواج کو جا کر سلام کیا پھر واپس لوٹے۔ جب ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ واپس آ گئے ہیں تو انہیں خیال گزرا کہ ان کی وجہ سے آپ ﷺ کو بوجھ ہو رہا ہے چنانچہ وہ جلدی سے دروازہ کی طرف لپکے اور سب کے سب باہر نکل گئے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پردہ کو کھینچ کر اندر داخل ہو گئے۔ میں اندر حجرہ میں بیٹھا تھا، ذرا دیر ہی ٹھہرے ہوں گے کہ باہر میری جانب نکلے اور یہ آیت (حجاب) نازل ہوئی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور لوگوں کے سامنے یہ آیت پڑھی: یاأیها الذین امنوا ......الخ (ترجمہ حاشیہ سابقہ میں گذر چکا ہے)۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں سے سب سے پہلے یہ آیات سنی ہیں۔ اس کے نزول کے بعد نبی ﷺ کی ازواج پردہ میں کر دی گئیں۔

۱۲۴۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ لَقِيتُ فَجَعَلُوا يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ فَيَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَلَمْ أَدَعْ أَحَدًا لَقِيتُهُ إِلا دَعَوْتُهُ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَخَرَجُوا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَطَالُوا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ" قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِينَ طَعَامًا "وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا" حَتَّى بَلَغَ

۱۲۴۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں "حَيس" بنا کر ہدیۃً بھیجا پتھر کے ایک پیالہ میں۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جا اور مسلمانوں میں سے جو بھی تجھے ملے اسے دعوت دے دے، چنانچہ میں نے جو مجھے ملا اسے دعوت دے دی۔ لوگ آپ کے حجرہ میں داخل ہوتے، کھاتے اور باہر نکل جاتے۔ نبی ﷺ نے اپنا دستِ مبارک کھانے پر رکھا اور وہ دعا فرمائی جو اللہ نے چاہا کہ آپ ﷺ کہیں۔ اور میں جس سے بھی ملا تھا ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑا کہ اسے دعوت نہ دی ہو، سب نے خوب کھایا حتی کہ سیر ہو گئے اور (کھا کر) باہر نکل گئے۔
ان میں سے ایک گروہ وہیں رہ گیا اور لمبی گفتگو شروع کر دی، نبی ﷺ ان سے مارے شرم وحیا کے (خاموش رہے) اور کچھ نہ کہا۔ آپ باہر نکل گئے اور ان لوگوں کو گھر میں ہی چھوڑ دیا۔
اللہ تعالیٰ نے اس وقت آیتِ ذیل نازل کی۔
یا أیها الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الایة۔ (ترجمہ گذر چکا ہے)

"ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ".

باب-۱۸۱ باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة
دعوت قبول کرنے کا حکم

١٢٤٢...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا

۱۲۴۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
"جب تم میں سے کسی کو ولیمہ میں بلایا جائے تو اسے ولیمہ میں آنا چاہیے"۔

١٢٤٣...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيُجِبْ
قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عُبَيْدُ اللهِ يُنَزِّلُهُ عَلَى الْعُرْسِ

۱۲۴۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے"۔
خالد (راوی) کہتے ہیں کہ عبید اللہ اسے نکاح پر محمول کرتے تھے۔

١٢٤٤...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ

۱۲۴۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو چاہیے کہ قبول کرے۔

١٢٤٥...... حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ

۱۲۴۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جب تم کو دعوت پر بلایا جائے تو آیا کرو"۔

١٢٤٦...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ

۱۲۴۶...... حضرت نافعؒ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) "جب تمہارا (مسلمان) بھائی تم میں سے کسی کو دعوت پر بلائے خواہ شادی کی دعوت پر یا اس جیسی کسی تقریب پر تو دعوت کو قبول کرنا چاہیے"۔

١٢٤٧...... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيُجِبْ

۱۲۴۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو شادی یا اس کی طرح کسی دعوت کے لیے بلایا جائے تو چاہیے کہ قبول کرے۔

١٢٤٨...... حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ

۱۲۴۸...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کو دعوت کے لیے بلایا جائے تو (دعوت میں) آؤ۔

۱۲۴۹...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ

۱۲۴۹...... حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تمہیں اس دعوتِ (ولیمہ) پر بلایا جائے تو اسے قبول کرلیا کرو"۔
نافعؒ کہتے ہیں کہ "اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول یہ تھا کہ دعوت خواہ شادی کی ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور دعوت ہو اس میں آیا کرتے تھے حتی کہ (نفلی) روزہ کی حالت میں بھی آیا کرتے تھے۔

۱۲۵۰...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا۔

۱۲۵۰...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اگر تمہیں بکری کے کھر کی بھی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرلو"۔

۱۲۵۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى طَعَامٍ

۱۲۵۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی کھانے پر بلایا جائے تو وہ آیا کرے چاہے کھائے یا نہ کھائے"۔
لیکن ابن مثنیؒ نے روایت میں الی طعام کا ذکر نہیں فرمایا۔

۱۲۵۲...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۱۲۵۲...... ان اسناد سے بھی سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۲۵۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ

۱۲۵۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کسی کو دعوت پر بلایا جائے تو اسے قبول کرے، پھر اگر روزہ دار ہے تو اس کے واسطے دعا کرے اور اگر غیر روزہ دار ہے تو کھانا بھی کھائے"۔ ❶

---

❶ احادیث بالا کی بناء پر جمہور علماء کا قول ہے کہ دعوت ولیمہ پر جانا واجب یا سنت مؤکدہ ہے اور دیگر دعوتوں پر جانا مسنون ہے کیونکہ مسلمان کی خوشی میں شریک ہونا مسلمان بھائی کا حق ہے اور احادیث بالا میں دو وضاحتیں بھی بیان کردیں کہ اگر روزہ دار ہو تو صاحب دعوت کے حق میں دعا کرے بلکہ بعض مشائخ تو نفلی روزہ کو توڑ کر ایجابِ دعوت کے قائل ہیں کہ اگر نفلی روزہ ہو تو اسے توڑ کر بعد میں قضا کرلے لیکن دعوت رد نہ کرے۔ دوسری بات یہ بتادی کہ اصل حکم قبولِ دعوت اور اس میں شرکت کا ہے کھانے میں (جاری ہے)

۱۲۵۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ.

۱۲۵۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ:

"بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں محض مالداروں کو بلایا جائے اور مسکین کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو دعوت میں نہ آئے اس نے اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی"۔

۱۲۵۵...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا فَأَفْزَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

۱۲۵۵...... سفیانؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب زہریؒ سے کہا کہ یہ حدیث کیسی ہے کہ بدترین کھانا امراء کا کھانا ہے؟ وہ ہنسے اور کہا کہ: بدترین کھانا وہ نہیں جو امراء کا کھانا ہو۔

حضرت سفیان کہتے ہیں کہ چونکہ میرے والد مالدار تھے اس لئے میں نے جب یہ حدیث سنی تو اس نے مجھے پریشان کر دیا لہٰذا میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن الاعرج نے بیان کیا کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ: بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے (جس میں امراء کو تو دعوت دی جائے اور مساکین کو چھوڑ دیا جائے) (ورنہ امراء کی دعوت یا ان کے کھانے کی برائی مقصود نہیں ہے)۔ پھر اس کے بعد حدیث مالک کی طرح روایت بیان کی۔

۱۲۵۶...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

۱۲۵۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ برا کھانا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... شریک ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں محض شرکت سے ایجاب دعوت کا حکم پورا ہو جائے گا۔

علامہ نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ: جن اعذار کی بناء پر ایجابِ دعوت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے وہ یہ ہیں: دعوت میں ایسا کھانا جو نام و نمود کے لئے ہو' یا دعوت محض مالداروں کے ساتھ مخصوص ہو' یا وہاں کوئی منکر اور گناہ کا ارتکاب ہو مثلاً شراب' لہو ولعب' تصاویر' ریشم کی ممنوعہ نشستیں' سونے چاندی کے برتن وغیرہ ہوں ان سب صورتوں میں دعوت پر نہ جانا چاہیئے۔ شرح نووی علیٰ مسلم (۱/ ۴۶۳)

علامہ نوویؒ کی اس تفصیل کے بعد احقر مترجم عرض گزار ہے کہ: ہمارے دورِ حاضر میں جو تقریبات ہوتی ہیں خواہ کسی عنوان سے ہوں نکاح' شادی' ولیمہ' عقیقہ' دیگر دعوتیں و تقریبات اس میں سے غالب اکثریت ایسی تقریبات کی ہوتی ہیں جن میں کوئی نہ کوئی منکر یا شرعی طور پر حرام و ناجائز امور کا ارتکاب ہوتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ' بے پردگی اپنی پوری بے حیائی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے' خواتین کا نامحرم مردوں کے سامنے بناؤ سنگھار اور فیشن کر کے نکلنا' ریاکاری اور نام و نمود کے لئے اعلیٰ کپڑے' زیور اور دیگر چیزیں استعمال کرنا تاکہ ایک دوسرے پر فخر و مباہات کیا جائے' تصویر کشی اور فوٹو گرافی' ویڈیو فلم گانے اور موسیقی' مخلوط اجتماعات غیر معمولی حد تک اسراف و فضول خرچی یہ سب منکراتِ شرعیہ محرمہ ہیں لہٰذا اہلِ دین اور اصحابِ عمل کو اور خصوصاً علماء و اہل علم و تقویٰ کو ایسی تقریب و دعوتوں میں جانا دین و دنیا ہر اعتبار سے خود ان کے لئے اور دیگر شرکاء کے دین کے لئے بھی مضر اور خطرناک ہے۔ ایسی تقاریب کی حوصلہ شکنی کرنا ہر صاحبِ ایمان مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں منکرات و محرماتِ شرعیہ اور غیروں کی نقالی میں ان کے رسوم و رواج اپنانے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ح وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ

ولیمہ کا کھانا ہے پھر آگے حدیث مالک کی طرح روایت بیان کی۔

۱۲۵۷...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَلِكَ

۱۲۵۷...... اس سند سے بھی سابقہ روایت کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۲۵۸...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ

۱۲۵۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"برا ہے وہ کھانا جو ایسے ولیمہ کا ہو کہ جو اس میں آئے اسے تو روکا جائے (یعنی مساکین و فقراء کو) اور جو اس میں آنے سے انکار کرے اسے بلایا جائے (یعنی امراء کو) اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی"۔ ❶

باب-۱۸۲ باب لا تحل المطلقة ثلاثًا لمطلقها حتى تنكح زوجًا غيره ويطأها ثم يفارقها وتنقضي عدتها

نکاح ثانی کئے بغیر مطلقہ ثلاثہ زوجِ اوّل کے لئے حلال نہ ہوگی

۱۲۵۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّ مَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدٌ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادَى يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۲۵۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیوی، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی انہوں نے مجھے طلاق دے دی تین طلاقیں۔ میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر لیا مگر ان کے پاس تو کپڑے کے سرے کے مانند ہے اس کے سوا کچھ نہیں (یعنی وہ قابلِ جماع نہیں نامرد ہے) رسول اللہ ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ کیا تو رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہے۔ نہیں یہاں تک کہ تو اس کا (عبدالرحمٰن کا) مزہ چکھ لے اور وہ تیرا مزہ چکھ لے"۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پاس تھے اور خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعید دروازہ پر

---

❶ حدیث میں آنے اور انکار کرنے سے غالباً مراد یہ ہے کہ جسے آنے کی ضرورت ہو اور جو محتاج ہو اور اس کی قدر کرے اور اسے اگر بلایا جائے تو رد نہ کرے اور ایسے لوگ عموماً مساکین ہوتے ہیں اور انکار سے مراد بھی یہی ہے کہ اغنیاء و امراء کو عموماً دعوتوں کی نہ کوئی ضرورت ہوتی ہے نہ ہی وہ دعوتوں کی قدر کرتے ہیں نہ ان کے کھانے کی قدر کرتے ہیں تو گویا یہ ایک طرح سے انکار اور اباء ہی ہے۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ

اجازت ملنے کے منتظر کھڑے تھے تو انہوں نے پکارا کہ اے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ سنتے نہیں کہ یہ عورت کیسے زور زور سے آنحضرت ﷺ کے سامنے پکار رہی ہے۔

١٢٦٠...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هَذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

١٢٦٠...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور تین طلاقیں دیں اس عورت نے اس کے بعد عبد الرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر لیا پھر اس نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھ کو آخری (تین) طلاقیں دیدیں تو میں نے عبد الرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر لیا۔ اللہ کی قسم اس کے پاس کچھ نہیں سوائے کپڑے کے کنارے کے (یعنی نامرد ہے) اور اس نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر بتایا تو رسول اللہ ﷺ کھلکھلا کر مسکرائے پھر فرمایا: شاید تو رفاعہ کے پاس دوبارہ لوٹنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نہیں یہاں تک کہ تو اس کا مزہ چکھ لے اور وہ (عبد الرحمٰن) تیرا مزہ چکھ لے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ ان کو اجازت نہیں دی گئی تھی خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارنا شروع کیا: اے ابو بکر! تم اس عورت کو ڈانٹ کیوں نہیں دیتے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا گفتگو کر رہی ہے۔

١٢٦١...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ

١٢٦١...... حضرت عائشہ سے مروی ہے: رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی۔ اس (عورت) سے عبد الرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی کر لی۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! رفاعہ نے اس کو آخری (تین) طلاقیں دیدیں (بقیہ روایات حدیث یونس کی طرح بیان فرمائی)۔

١٢٦٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ

١٢٦٢...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے کسی نے نکاح کیا اور پھر اسے طلاق دے دی، اس نے دوسرے مرد سے شادی کر لی اس نے دخول

فَيُطَلِّقُهَا فَتَتَزَوَّجُ رَجُلًا فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الأَوَّلِ قَالَ لا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا

(جماع) سے قبل طلاق دے دی تو کیا وہ زوجِ اوّل کے لئے حلال ہو جائیگی؟
فرمایا نہیں جب تک کہ وہ دوسرا شوہر اس کا مزہ نہ چکھ لے۔

١٢٦٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۲۶۳...... ان اسناد سے بھی سابقہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

١٢٦٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لا حَتَّى يَذُوقَ الآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الأَوَّلُ

۱۲۶۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت کو شوہر نے تین طلاقیں دے دیں، اس سے کسی دوسرے مرد نے نکاح کر لیا پھر جماع سے قبل طلاق دے دی، اب پہلے شوہر نے چاہا کہ اس سے دوبارہ نکاح کر لے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: "نہیں! یہاں تک کہ دوسرا شوہر بھی اس کا وہی مزہ نہ چکھ لے جو پہلے نے چکھا تھا (یعنی لذتِ جماع جو پہلے نے حاصل کی تھی وہی دوسرا بھی حاصل نہ کر لے)۔[1]

١٢٦٥...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح قَالَ و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ

۱۲۶۵...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

باب-۱۸۳ باب ما يستحب أن يقوله عند الجماع
وقتِ جماع کیا دعا پڑھنا مستحب ہے

١٢٦٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ

۱۲۶۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب ان لوگوں میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کا ارادہ کرے تو یہ کہے:
"بسمِ الله اَللّٰهم جنّبنا الشّيطان و جنّبِ الشيطانَ ما رزقتنا"

---

[1] ان احادیث کی بناء پر جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ دوسرے شوہر سے جماع کئے بغیر اگر طلاق ہوئی تو وہ شوہر اول کیلئے حلال نہ ہو گی۔ پہلے شوہر نے تین طلاق دیں پھر اس کی عدت تین ماہ گذاری پھر دوسرے مرد سے نکاح کیا اس نے جماع بھی کیا پھر اس نے طلاق دی اس کے بعد اس کی عدت گزاری پھر جا کر وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہو گی ورنہ نہیں۔ جمیع علماء، صحابہ، تابعین کا یہی قول ہے۔ اور جماع کے لئے انزالِ منی شرط نہیں انزال ہو یا نہ ہو وہ زوجِ اوّل کے لئے حلال ہو جائیگی اگر زوجِ ثانی نے طلاق دے دی۔ (ذکرہ النووی فی شرح مسلم ار۴۶۳)

أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللهِ اللهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ! ہمیں بھی شیطان سے محفوظ رکھیے اور اس صحبت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ فرما"۔ ان کلمات کے کہنے کی برکت سے اگر اللہ نے ان کے ملاپ کے اندر لڑکا (یا لڑکی) مقدر کی ہے تو اسے کبھی شیطان نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۱۲۶۷ ..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ بِاسْمِ اللهِ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بِاسْمِ اللهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُورٌ أُرَاهُ قَالَ بِاسْمِ اللهِ

۱۲۶۷..... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اور فرق صرف یہ ہے کہ اس کے بعض طُرق میں بسم اللہ ہے اور بعض میں نہیں ہے۔

باب-۱۸۴ باب جواز جماعه امرأته في قبلها من قدامها ومن ورائها من غير تعرض للدبر

بیوی سے فرج میں جماع کرنا خواہ سامنے سے کرے یا پیچھے سے جائز ہے (پاخانہ کے مقام میں حرام ہے)

۱۲۶۸ ..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ "نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ"

۱۲۶۸..... ابن المنکدرؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا:
"یہودی یہ کہا کرتے تھے کہ مرد جب بیوی سے پیچھے کی جانب سے قُبل (سامنے کی راہ) میں جماع کرتا ہے تو اولاد بھینگی ہوتی ہے" (تو ان کے اس غلط تصور کی تردید میں) یہ آیت نازل ہوئی: نساؤکم..... الخ کہ عورتیں تمہارے واسطے بمنزلہ کھیتی کے ہیں لہٰذا اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو آؤ"۔

۱۲۶۹ ..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ "نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا

۱۲۶۹..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے کہا کہ جب عورت سے پیچھے کی جانب سے اگلے حصے میں جماع کیا جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ تو یہ آیت (نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم) نازل ہوئی۔

حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ"۔

١٢٧٠...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح قَالَ و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح قَالَ و حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ

١٢٧٠...... اس سند مذکورہ سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ حضرت زہریؒ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے چاہے تو اوندھے منہ لٹا کر جمع کرے اور چاہے تو سیدھا لٹا کر وطی کرے (دونوں طرح جائز ہے) لیکن یہ کہ دخول ایک ہی سوراخ میں ہو (جو قُبل یعنی آگے کی راہ ہے)۔ ❶

باب-١٨٥ باب تحریم امتناعها من فراش زوجها
بیوی کے لئے شوہر کو جماع سے روکنا جائز نہیں

١٢٧١...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا

١٢٧١...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب عورت اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گذارتی ہے تو صبح تک ملائکہ اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں"۔

---

❶ قرآن کریم کی آیت میں عورتوں کو کھیتی سے مشابہت دی۔ اور وہ کھیتی عورت کی قُبل (آگے کی شرمگاہ) ہے جس میں مرد کی منی بمنزلہ بیج اور تخم کے ہے جس کے نتیجہ میں اولاد کی پیدائش ہوتی ہے۔ ان احادیث کی بناء پر علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ بیوی سے قبل میں ہر طرح سے وطی کرنا جائز ہے خواہ چت لٹا کر کرے خواہ الٹا لٹا کر کرے خواہ کھڑے ہو کر خواہ بیٹھ کر خواہ سامنے کی جانب سے خواہ پیچھے کی جانب سے کرے، بس ہو کھیتی میں اور وہ قُبل ہے جب کہ دُبر کھیتی نہیں ہو سکتی کہ وہ علوق اور حمل کا محل ہی نہیں۔ اور ان احادیث کی بناء پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ دُبر میں وطی کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا ملعون ہے بموجب حدیث۔ حتیٰ کہ انسان تو انسان جانوروں میں بھی دُبر میں وطی حلال نہیں۔ کماذکرہ النووی فی شرحہ۔ واللہ اعلم (قدیؒ نووی علی صحیح مسلم ۱/۴۶۳)

بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.

۱۲۷۲...... وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى تَرْجِعَ

۱۲۷۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں صبح تک کے بجائے یہ الفاظ ہیں کہ: جب تک لوٹے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۱۲۷۳...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا.

۱۲۷۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مرد بھی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلاتا ہے اور وہ انکار کرتی ہے تو وہ ذات جو آسمان پر ہے اس پر ناراض ہوتی ہے یہاں تک کہ شوہر اس سے راضی ہو جائے"۔

۱۲۷۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح قَالَ و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ

۱۲۷۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے (صحبت و جماع کے لئے) اور وہ انکار کردے اور اس طرح رات گزارے کہ مرد اس پر غصہ اور ناراض ہو تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں"۔

باب-۱۸۶ باب تحريم إفشاء سرّ المرأة
عورت کا راز ظاہر کرنا حرام ہے

۱۲۷۵ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا

۱۲۷۵...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ برا شخص اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ وہ اپنی بیوی سے جماع کرے اور بیوی اس سے کرے، پھر وہ بیوی کا راز ظاہر کرتا پھرے"۔

۱۲۷۶ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو

۱۲۷۶ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم

كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ أَعْظَمَ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بڑی امانت یہ ہو گی کہ کوئی مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے اور وہ عورت اس سے صحبت کرے پھر مرد، بیوی کے راز کو ظاہر کرے (یہ بات چھپانا سب سے بڑی امانت ہے اور اسے ظاہر کرنا امانت میں سب سے بڑی خیانت ہے)۔[1]

باب-۱۸۷

باب حُكم العزل

عزل کا بیان

۱۲۷۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ بَلْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ

۱۲۷۷...... حضرت ابن محیریزؒ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں اور ابو الصرمہ، ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس داخل ہوئے، ابو الصرمہ نے ان سے سوال کیا کہ اے ابو سعید! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عزل کا تذکرہ کرتے سنا ہے؟

انہوں نے کہا ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۃ المصطلق میں جہاد کیا اور عرب کی شرفاء اور معزز خواتین کو قیدی بنایا، دورانِ جہاد اپنی عورتوں سے ہمیں طویل عرصہ تک دور رہنا پڑا۔ ہماری خواہش تھی کہ ہم ان قیدی عورتوں کے بدلہ مالی فدیہ بھی حاصل کریں جب کہ ہم ان سے استمتاع بھی کرنا چاہتے تھے اس طرح کہ عزل کریں، پھر ہم نے باہم یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں ان سے بغیر ہم یہ کیسے کرلیں (یہ نہیں ہو سکتا)۔

چنانچہ ہم نے آپ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم عزل نہ بھی کرو تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ نے جس جان کی تخلیق مقرر و مقدر فرمادی ہے قیامت تک وہ ضرور (پیدا) ہو کر رہے گی"۔

۱۲۷۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

۱۲۷۸...... ان اسناد سے بھی سابقہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ قیامت کے دن

[1] راز سے مراد صحبت و جماع کے عمل کی تفصیلات' اس عمل کے دوران عورت کی ادائیں اور حرکات و سکنات اس کی باتیں دوسروں کو بتانا بدترین جرم' اور بڑی بے حیائی و بے غیرتی کی بات ہے۔ کیونکہ اس میں ایک تو اپنی بیوی کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرنا ہے دوسرے کو اس کی کوئی ضرورت اور فائدہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم

عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

تک پیدا کرنے والا کون ہے۔

۱۲۷۹...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ

۱۲۷۹...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ: ہم کو کچھ قیدی عورتیں ملیں۔ ہم (جب ان سے صحبت کرتے تو) عزل کیا کرتے تھے پھر اس بارے میں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ تم ضرور ہی کرتے رہو گے، تم یہ ضرور ہی کرتے رہو گے، تم یہ ضرور ہی کرتے رہو گے، جو جان بھی قیامت تک پیدا ہونے والی ہے (تقدیرِ الٰہی میں) وہ ضرور ہو کر رہے گی"۔

۱۲۸۰...... وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ

۱۲۸۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم عزل نہ کرو کیونکہ یہ طے شدہ معاملہ ہے

۱۲۸۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح قَالَ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْعَزْلِ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ

وَفِي رِوَايَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ

۱۲۸۱...... ان اسناد سے بھی سابقہ روایت منقول ہے ان روایات میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عزل کے بارے میں فرمایا: نہیں تم پر لازم ہے کہ تم ایسا عمل نہ کرو کیونکہ یہ تقدیر کا معاملہ ہے اور بہز کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے ابن ابی سعید سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں!

۱۲۸۲...... وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ

۱۲۸۲...... حضرت عبد الرحمٰنؒ بن بشر بن مسعود، ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کر کے فرماتے کہ: نبی ﷺ سے عزل کے

ابْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لا عَلَيْكُمْ أَنْ لا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ لا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ

بارے میں پوچھا گیا، فرمایا: "اگر تم نہ بھی کرو تب بھی تم پر کچھ نہیں ہے۔ یہ تو صرف مقدر کی بات ہے"۔
محمدؒ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ارشاد "لا علیکم" یہ نہی سے زیادہ قریب ہے (یعنی اس سے عزل کی ممانعت کا ہونا معلوم ہوتا ہے)۔

١٢٨٣...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتَّى رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلا عَلَيْكُمْ أَنْ لا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللهِ لَكَأَنَّ هَذَا زَجْرٌ

۱۲۸۳...... حضرت عبدالرحمٰن بن بشر الانصاریؒ سے روایت ہے انہوں نے ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ حدیث منسوب کی کہ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیوں کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: کسی آدمی کی بیوی مُرضِعہ (دودھ پلانے والی) ہوتی ہے وہ اس سے صحبت کرتا ہے لیکن حمل ہونے کو ناپسند کرتا ہے (کیونکہ دودھ پلانے کی وجہ سے کمزوری، بیماری و دیگر عوارض کا خدشہ لاحق ہوتا ہے) اسی طرح کسی آدمی کی کوئی باندی ہوتی ہے، وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور قرار حمل نہیں چاہتا (تاکہ کام کاج میں پریشانی نہ ہو)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نہ بھی کرو تو کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ یہ (حمل کا ہونا یا نہ ہونا) تو تقدیرِ الٰہی کے تابع ہے"۔ حضرت ابنِ عون کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصریؒ سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ تو عزل کے بارے میں آپ ﷺ کی ڈانٹ اور زجر ہے۔

١٢٨٤...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ إِلَى قَوْلِهِ الْقَدَرُ

۱۲۸۴...... معبد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ کہا ہاں۔ اور سابقہ حدیث ابن عون بیان کر دی۔

١٢٨٥...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ

۱۲۸۵...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

بْنُ عَبْدَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ وَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلا يَفْعَلْ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلا اللهُ خَالِقُهَا

رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟ البتہ یہ نہیں فرمایا کہ: کوئی بھی ایسا نہ کرے۔ اس لئے کہ جو بھی جان پیدا ہونے والی ہے اللہ ہی اس کا خالق ہے (تمہارا عزل کرنا نہ کرنا اس کی قدرت میں حائل نہیں ہو سکتا)۔

۱۲۸۶..... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ

۱۲۸۶..... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا: ہر پانی (منی) سے اولاد نہیں ہوتی ہے؟ اور جب اللہ تعالیٰ کسی نفس کے پیدا کرنے کا ارادہ کرلے تو کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی (لہٰذا عزل کرنا بیکار ہے)۔

۱۲۸۷..... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۲۸۷..... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت بیان فرمائی ہے۔

۱۲۸۸..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا

۱۲۸۸..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک باندی ہے، وہ ہماری خادمہ بھی ہے اور پانی بھی لاتی ہے، جب کہ میں اس سے صحبت بھی کرتا ہوں اور مجھے پسند نہیں کہ اسے حمل ہو جائے۔
آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو عزل کرلے، اس واسطے کہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ پیدا کر دے گی۔
پھر وہ چند دنوں بعد آیا اور کہنے لگا کہ اس باندی کو تو حمل ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو تجھے بتلا دیا تھا کہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ ضرور پیدا کر دے گی۔

۱۲۸۹..... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الأَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ

۱۲۸۹..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ: میری ایک باندی ہے جس سے میں (جماع کے دوران) عزل کرتا ہوں۔

ﷺ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ ذَلِكَ لَنْ يَمْنَعَ شَيْئًا أَرَادَهُ اللهُ قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس جان کے پیدا کرنے کا اللہ تعالیٰ ارادہ کر لے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

فرماتے ہیں کہ (کچھ دن بعد) وہ شخص پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! جس باندی کا میں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا تھا وہ حاملہ ہو گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں (یعنی میں نے جو بات تم سے کہی تھی اپنی طرف سے نہیں کہی تھی، لہٰذا میری بات پوری ہوئی جو میری رسالت کی تصدیق ہے)۔

۱۲۹۰...... و حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ قَاصُّ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عِيَاضِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ النَّوْفَلِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ

۱۲۹۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (بقیہ روایت حدیث سفیان کی طرح بیان فرمائی)

۱۲۹۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ زَادَ إِسْحَقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ

۱۲۹۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم عزل کرتے تھے جب کہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔

حضرت اسحاقؒ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ: سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ: اگر عزل برا ہوتا تو قرآن ہمیں اس سے منع کر دیتا۔

۱۲۹۲...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۲۹۲...... حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ:

"ہم رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں عزل کیا کرتے تھے"

۱۲۹۳...... وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ

۱۲۹۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں عزل کیا کرتے تھے، اس کی اطلاع نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔[1]

---

[1] عزل کے معنی یہ ہیں کہ آدمی جماع کے وقت دخول کرے اور جب انزال ہونے لگے تو منی کا اخراج رحم میں کرنے کے بجائے باہر کر دے تاکہ استقرارِ حمل نہ ہو۔

اس کے جواز و عدمِ جواز کے بارے میں علماء و فقہاء کا اختلاف رہا ہے کیونکہ اس بارے میں احادیث مختلف ہیں جیسا کہ احادیث بالا سے ظاہر ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت کردہ احادیث سے عدمِ جواز اور جابرؓ کی احادیث سے جواز مترشح ہے۔

ان احادیثِ مختلفہ کی روشنی میں علماء نے فرمایا کہ عزل اگر کسی غرض صحیح مثلاً عورت کا کمزور ہونا، استقرارِ حمل کی...... (جاری ہے)

فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا

باب-۱۸۸ باب تحريم وطء الحامل المسبيّة
قیدی حاملہ عورت سے وطی حرام ہے

۱۲۹۴...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ

۱۲۹۴...... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک خیمہ کے دروازہ پر سے گذرے وہاں ایک عورت کو دیکھا جو وضعِ حمل کے قریب تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید وہ شخص (جس کی قسمت میں یہ آگئی ہے) اس سے جماع کا ارادہ رکھتا ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ اسے ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ قبر میں جائے۔ وہ کیسے اس (ہونے والے) لڑکے کا وارث ہو سکتا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... صورت میں کسی عضو کے ضائع ہونے یا جان کا خطرہ ہونا وغیرہ کی بناء پر ہو تو جائز ہے بشرطیکہ یہ انفرادی طور پر ہو۔ البتہ اگر کسی غرض فاسد مثلاً اندیشہ افلاس وفقر' یا لڑکی ہونے کی بدنامی کا خوف وغیرہ کی بناء پر ہو تو ایسی صورت میں عزل ناجائز ہے۔ جب کہ احادیثِ بالا میں بھی یہ بتلا دیا کہ کسی کا عزل کرنا یا نہ کرنا تخلیقِ اولاد میں مانع نہیں ہو سکتا چنانچہ دورِ حاضر میں بھی اس کی کئی مثالیں سامنے ہیں کہ عزل کے باوجود استقرارِ حمل ہو گیا اور احادیثِ بالا میں بھی اس کی مثال موجود ہے۔ لہٰذا اولاد نہ ہونے اور حمل کا استقرار سے بچنے کے لئے بعض صورتوں میں عزل اگرچہ جائز ہے لیکن بے فائدہ ہے۔

ضبطِ ولادت یا خاندانی منصوبہ بندی (BIRTH CONTROL)

موجودہ زمانہ میں خاندانی منصوبہ بندی یا "برتھ کنٹرول" یا "فیملی پلاننگ" کے نام سے جو تحریکیں چل رہی ہیں ان کے عدمِ جواز میں کوئی شبہ نہیں یہ تحریک چلانا اور اس پر اور ایسی تحریک کے پروگرام پر عمل کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ اوّل تو اس لئے اسلام میں اگر کہیں کسی مقام پر ضبطِ ولادت کی اجازت ہے تو وہ انفرادی طور پر ہے لیکن اس کو ایک عالم گیر تحریک بنا لینا قطعاً نادرست ہے۔ دوسرے اس تحریک کی غرض بھی بالکل فاسد ہے جس کی بناء پر اس کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ کیونکہ اس کا منشاء قرآن کے الفاظ میں "خشیتِ املاق" ہے یعنی افلاس کے ڈر اور وسائلِ حیات و ذرائع آمدنی میں کمی کی بناء پر یہ تحریک چلائی جا رہی ہے اور یہ منشاء بنصِ قرآن فاسد ہے اور **ولا تقتلوا أولادكم خشية إملاق** میں داخل ہے۔

اس میں بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ یہ حکمِ قرآن تو قتلِ اولاد کے ساتھ مختص ہے صحیح نہیں کیونکہ قتلِ اولاد کے مختلف راستے اور مختلف صورتیں ہیں اور حدیث میں بھی اس کو **وأد الخفي** فرمایا گیا ہے اور علماء نے فرمایا کہ: ہر وہ عمل جس سے بخوفِ مفلسی تحدیدِ نسل ہوتی ہو جائز نہیں ہے۔

دراصل یہ تحریک باری تعالیٰ کے نظامِ ربوبیت میں دخل اندازی ہے اور اسے اپنے ہاتھ میں لینے کے مترادف ہے کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے: **وما من دابة في الأرض إلا على الله رزقها**...... الآیۃ زمین میں جو بھی چلنے پھرنے والا ذی نفس ہے اس کا حق اللہ کے ذمہ ہے۔ اور قانونِ قدرت یہ ہے کہ ہر زمانہ میں پیداوار کی مقدار اس دور کی ضروریات کے مطابق ہوتی ہے' مثلاً پرانے زمانہ میں تمام سفر گھوڑوں وغیرہ پر ہوتے تھے لہٰذا اس دور میں سفر میں کام آنے والے جانوروں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہوتی تھی ہمارے دور میں چونکہ سفر کے لئے دوسرے ذرائع مہیا ہو گئے لہٰذا اب جانور کی نسل بھی کم ہو گئی۔ بہر کیف! جن مقاصد کے تحت یہ تحریک چلائی جا رہی ہے وہ مقاصد بالکل باطل ہیں اور ایسی کسی تحریک کے پروگرام کو جائز نہیں کہا جا سکتا۔ اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے: ضبطِ ولادت کی "شرعی حیثیت" نامی کتاب کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لا يَحِلُّ لَهُ

ہے وہ اس کے لئے حلال نہیں اور وہ کیسے (اس ہونے والے لڑکے کو غلام بنا کر) اس سے خدمت لے گا حالانکہ وہ اس کے لئے حلال نہیں۔

(اگرچہ اس پر اتفاق ہے کہ جو عورتیں جہاد میں قیدی بن جائیں وہ اپنے شوہروں کے لئے حرام ہو جاتی ہیں اور ان سے صحبت کرنا حلال ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی حاملہ عورت ہو تو اس سے وضعِ حمل سے قبل صحبت و جماع کرنا حرام ہے کیونکہ اس میں نسب مشکوک و مشتبہ ہو جائے گا۔ قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ یہ اس حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں فرمایا کہ: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنا پانی (منی) دوسرے کے لڑکے (نطفہ اور حمل) کو نہ پلائے۔

۱۲۹۵...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۱۲۹۵...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

باب-۱۸۹ باب جواز الغيلة وهي وطى المُرضع وكراهة العزل

مرضعہ سے وطی جواز اور عزل کی کراہت کا بیان

۱۲۹۶...... وحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلا يَضُرُّ أَوْلادَهُمْ وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ عَنْ جُذَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ قَالَ مسْلِم وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيَى بالدَّال غير منقوطة

۱۲۹۶...... حضرت جدامہ [1] بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ "غیلہ" سے منع کر دوں، پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس والے "غیلہ" کرتے ہیں تو ان کی اولاد کو تو نقصان نہیں ہوتا۔

۱۲۹۷...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

۱۲۹۷...... حضرت جدامہ بنت وہب جو عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں فرماتی ہیں کہ میں چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

[1] بعض حضرات نے جذامہ ذال سے نقل کیا ہے'امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ صحیح دال سے ہے جدامہ۔

أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ زَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِئِ وَهِيَ "وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ"

حاضر ہوئی آپ فرمارہے تھے: میں نے "غیلہ" سے منع کرنے کا ارادہ کیا، پھر میں نے روم وفارس والوں کو دیکھا تو وہ تو غیلہ کرتے ہیں اپنی اولاد میں اوران کی اولاد کو کوئی ضرر و نقصان کچھ بھی نہیں ہوتا۔
پھر لوگوں نے آپ ﷺ سے عزل کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: وہ تو وأدِ خفی (یعنی خفیہ طور پر زندہ درگور) کرنا ہے۔ عبیداللہ نے اپنی حدیث میں یہ بھی کہا کہ مقری نے یہ حدیث بیان کر کے قرآن کی آیت بھی پڑھی: وإذ المؤدة سئلت کہ زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔
(یعنی عزل کرنا بھی درحقیقت ایک طرح سے دز گور کرنا ہی ہے)۔

۱۲۹۸...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الأَسَدِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغِيلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْغِيَالِ

۱۲۹۸...... حضرت جدامہ بنت وھب اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (بقیہ حدیث سعید بن ابو ایوب کی عزل اور غیلہ کے بارے میں حدیث ذکر کی) لیکن اس روایت میں غیلہ کی بجائے غیال کا لفظ ہے۔

۱۲۹۹...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ

۱۲۹۹...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور کہا کہ: "میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔ فرمایا کہ تم یہ کیوں کرتے ہو؟ اس آدمی نے کہا میں اس کے لڑکے یا اولاد کے بارے میں ڈرتا ہوں (ہونے والی اولاد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس کا ضرر ہوتا تو یہ فارس و روم کے لوگوں کو بھی نقصان پہنچاتا۔
حضرت زہیرؒ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسا ہی ہے تو پھر یہ عمل فارس و روم کے لوگوں کو نقصان کیوں نہیں پہنچاتا؟ [1]

۲۳ [1] غَیلہ کا مطلب مُرضعہ یعنی دودھ پلانے والی عورت سے جماع ہے۔ اور ابن السکیت نے کہا کہ غَیلہ کا مطلب حاملہ عورت سے دودھ پلوانا ہے۔ لیکن اکثر علماء نے پہلے معنی کو اختیار کیا ہے۔
اہلِ عرب کے یہاں حالتِ رضاعت میں استقرارِ حمل کو پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ ایسا ہونے سے لڑکا یا ہونے والی اولاد کمزور ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ایامِ رضاعت میں جماع کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور دودھ میں کوئی بیماری بھی ہو جاتی ہے جس کے پینے سے کمزوری ولاغری پیدا ہوتی ہے۔ ......(جاری ہے)

رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ كَانَ ذَلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ
و قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ إِنْ كَانَ لِذَلِكَ فَلا مَا ضَارَ
ذَلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ

تمّ أبواب النكاح من صحيح للإمام المسلمؒ
صباح يوم الإقلين بعون الله و توفيقه
اللهم اغفر لی، ولوالديه وسائر المسلمين

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نبی ﷺ نے اس خوفِ ضرر کی بناء پر پہلے ارادہ فرمایا کہ اس سے منع کردیں کہ: تم لوگ حالتِ رضاعت میں جماع مت کیا کرو"۔ لیکن جب آپؐ نے غور فرمایا تو معلوم ہوا کہ اہلِ فارس وروم بھی ایسا ہی کرتے ہیں ان کی اولاد کو تو کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ لہٰذا اس صورت سے ضرر یقینی نہیں اور غالباً یہ بدعقیدگی ہو اس لئے آپؐ نے اس سے منع نہیں فرمایا اور معلوم ہوگیا کہ غیلہ جائز ہے۔ واللہ اعلم

كتاب الرضاع

كتَاب الرضَاع

رضاعت کے مسائل

۱۳۰۰...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

۱۳۰۰...... حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتلایا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ان کے گھر میں تھے اور انہوں نے (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) ایک آدمی کی آواز سنی جو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی آپ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا ہے (کون ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر فلاں شخص ان کا رضاعی چچا (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رضاعی چچا) زندہ ہوتا تو کیا وہ بھی میرے ہاں آسکتا تھا؟ فرمایا: ہاں "رضاعت سے بھی وہی حرمت ثابت ہوتی ہے جو ولادت سے ہوتی ہے"۔

۱۳۰۱...... وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

۱۳۰۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت (نسب) سے حرام ہوتے ہیں"۔

۱۳۰۲...... و حَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۱۳۰۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہشام بن عروہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۳۰۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

۱۳۰۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ افلح،

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ

ابوالقعیس کے بھائی جوان کے (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے) رضاعی چچا تھے، نزولِ حجاب (پردہ کے احکام) آنے کے بعد ان کے ہاں آئے اور (اندر آنے کی) اجازت طلب کی تو میں نے انکار کر دیا اجازت دینے سے۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو بتلایا اپنے طرزِ عمل کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں انہیں (رضاعی چچا کو) اجازت دے دیا کروں۔

۱۳۰۴...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ أَوْ يَمِينُكِ

۱۳۰۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی مندرجہ بالا حدیث اس اضافہ کے ساتھ مروی ہے کہ:

"میں نے عرض کیا: "مجھے تو ان کی بیوی نے دودھ پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا (تو اس سے پردہ کیوں نہ کروں) آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں" (تیرا ناس ہو یہ جملہ اہلِ عرب کا محاورہ ہے اور یہاں حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے)۔

۱۳۰۵...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا آذَنُ لِأَفْلَحَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ائْذَنِي لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ

۱۳۰۵...... حضرت عروہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتلایا کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح آئے اور ان کے (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے) یہاں آنے کی اجازت مانگی احکامِ حجاب کے نزول کے بعد۔ ابوالقعیس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی باپ تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں افلح کو اجازت نہیں دوں گی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لوں کیونکہ مجھے ابوالقعیس نے تو دودھ نہیں پلایا ہے، دودھ تو مجھے اس کی بیوی نے پلایا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! افلح ابوالقعیس کے بھائی میرے پاس آئے تھے مجھ سے اجازت مانگ رہے تھے اندر آنے کی، مجھے اچھا نہ لگا کہ انہیں اجازت دوں یہاں تک کہ آپ سے اجازت نہ لے لوں، فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "انہیں اجازت دے دو"۔

حضرت عروہؒ فرماتے ہیں کہ اسی بناء پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ "رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام جانو جنہیں تم نسب سے حرام جانتے ہو۔"

۱۳۰۶...... وحَدَّثَناه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ

۱۳۰۶...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:
"وہ تمہارے چچا ہیں تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں"۔
اور ابوالقعیس اس عورت کے شوہر تھے جنہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

۱۳۰۷...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ

۱۳۰۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہی تو میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کردیا۔ اس وقت تک کہ رسول اللہ ﷺ سے معلوم نہ کرلوں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میرے رضاعی چچا نے آنے کی اجازت مانگی لیکن میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا چچا تیرے پاس آسکتا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے آدمی نے نہیں پلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تیرا چچا ہے اس لئے تیرے پاس آسکتا ہے۔

۱۳۰۸...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۱۳۰۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ابوالقعیس کے بھائی نے اجازت مانگی۔

۱۳۰۹...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ

۱۳۰۹...... اس طریق سے بھی سابقہ روایت مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابوالقعیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی۔

۱۳۱۰...... وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْـنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَـالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِـي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي هِشَامٌ إِنَّمَا هُـوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ قَالَ فَهَلا أَذِنْتِ لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ أَوْ يَدُكِ

۱۳۱۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے میرے ہاں آنے کی اجازت مانگی تو میں نے رد کردیا۔ (ہشام کہتے ہیں کہ ابوالجعد سے مراد ابوالقعیس ہی ہیں) جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے انہیں یہ بات بتلائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم نے انہیں اجازت کیوں نہ دی۔ تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔

۱۳۱۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَـالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح

۱۳۱۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتلاتی ہیں کہ ان کے رضاعی

قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْلَحَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَأَخْبَرَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

چچا نے جن کا نام افلح تھا ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) ان سے پردہ کیا، جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے پردہ نہ کرو، اس لئے کہ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے ہوتے ہیں"۔ [1]

۱۳۱۲..... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِنِّي عَمُّكِ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيَدْخُلْ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

۱۳۱۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے افلح بن قعیس نے میرے پاس آنے کی اجازت چاہی اور میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں آپ کا چچا ہوں۔ میرے بھائی کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا ہے میں نے پھر بھی ان کو اجازت نہ دی۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تیرے پاس آ سکتا ہے کیونکہ وہ تیرا چچا ہے۔

۱۳۱۳..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ

۱۳۱۳..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ قریش کی خواتین کو اختیار کرتے ہیں نکاح کے لئے اور ہمیں (ہمارے خاندان) کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ کیا تمہارے ہاں بھی کوئی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ میرے واسطے حلال نہیں

---

[1] ان احادیث کی بناء پر ائمہ مجتہدین اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ رضاعت یعنی دودھ پلانے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں، مثلاً: جس طرح نسبی بیٹی حرام ہے اسی طرح رضاعی بیٹی (جسے دودھ پلایا ہو) وہ بھی حرام ہے۔ جس طرح نسبی بہن حرام ہے اسی طرح رضاعی بہن بھی حرام ہے۔ جس طرح دیگر مزید رشتے نسبی حرام ہیں، رضاعاً بھی حرام ہوں گے۔

یہاں ایک مسئلہ سمجھ لینا بھی ضروری ہے وہ یہ کہ رضاعت کے معاملہ میں حرمت صرف مُرضِعہ (دودھ پلانے والی) تک منحصر نہیں رہتی بلکہ اس کے شوہر اور اس کے اصول و فروع، بہن بھائی وغیرہ سب میں جاری ہوتی ہے۔ اور اصطلاح فقہ میں اس مسئلہ کو "مسئلہ لبن الفحل" کے عنوان سے ذکر کیا جاتا ہے اور تمام علماء وائمہ مذاہب وفقہاء کا اس پر اتفاق ہے یعنی جس طرح مُرضعہ اور اس کے اصول و فروع سب حرام ہو جاتے ہیں اسی طرح مُرضِعہ کے شوہر اور اس کے اصول و فروع بھی سب حرام ہو جاتے ہیں (تکملہ فتح الملہم ۱/۲۱) مثلاً زید نے ایام رضاعت میں زینب کا دودھ پیا، تو زینب اس کی رضاعی ماں ہو گئی اور اس رضاعت کی وجہ سے زینب، اس کی تمام بیٹیاں، زینب کی بہنیں، زینب کی ماں وغیرہ سب زید کے لئے حرام ہو جائیں گے یعنی زید ان میں سے کسی سے نکاح نہیں کر سکتا اور ان سے پردہ ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح زینب کا شوہر مثلاً خالد وہ اس رشتہ سے زید کا رضاعی باپ ہو گیا اور اس کے بھی تمام اصول و فروع مثلاً خالد کی بہن، یا خالد کی ماں بھی زید کے لئے حرام ہو گئے۔

شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے"۔

۱۳۱۴...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۳۱۴...... ان اسناد سے بھی سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۳۱۵...... وحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ

۱۳۱۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے نکاح کے لئے عرض کیا گیا تو فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ اور رضاعت سے وہ سارے رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو رحم (نسب) سے حرام ہوتے ہیں۔

۱۳۱۶...... و حَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ الْقُطَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ هَمَّامٍ سَوَاءً غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَفِي رِوَايَةِ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ

۱۳۱۶...... یہی سابقہ حدیث ان مختلف اسناد سے بھی منقول ہے۔ سعید کی روایت میں یہ ہے کہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں اور بسر بن عمر کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سنا۔

۱۳۱۷...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ

۱۳۱۷...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ مطہرہ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ: یا رسول اللہ! حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے آپ کہاں ہیں؟ (آپ ﷺ کو ان کا خیال نہیں ہے) یا کہا گیا کہ آپ ﷺ حمزہ بن عبد المطلب کی بیٹی کے لئے پیغام نکاح کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا کہ:

ﷺ تَقُولُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ أَوْ قِيلَ أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

"حمزہ میرے (چچا ہونے کے علاوہ) رضاعی بھائی بھی ہیں"۔

۱۳۱۸...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ
فَقَالَ أَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوَ تُحِبِّينَ ذَلِكِ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي -
قُلْتُ فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

۱۳۱۸...... حضرت ام حبیبہ بنت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ کیا آپ ﷺ کو میری بہن بنت ابو سفیان میں کوئی رغبت ہے؟ (اس وقت حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم میں یہ بات نہ تھی کہ دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے یا غالباً وہ سمجھتی ہوں گی کہ حضور علیہ السلام کو اس کی امتیازی خصوصیت کے ساتھ اجازت ہو گی۔ کمافی تکملہ) آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا کروں؟ میں نے عرض کیا کہ اس سے نکاح کرلیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں تنہا تو ہوں نہیں آپ کے نکاح میں (کہ سوکن کا مسئلہ ہو) اور یہ چاہتی ہوں کہ جو میرے ساتھ اس خیر میں (آپ کے عقد میں آنے کی خیر) میں شریک ہو وہ میری بہن ہی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے واسطے حلال نہیں۔
میں نے عرض کیا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے دُرّہ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دیا ہے؟ فرمایا: کیا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے کہا جی۔ فرمایا: اگر وہ میری گود میں پرورش نہ پاتی تب بھی وہ میرے واسطے حلال نہ ہوتی کہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ تو ثوبیہ نے مجھے اور اس کے والد کو دودھ پلایا ہے اور تم لوگ اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔ ❶

۱۳۱۹...... وحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ

۱۳۱۹...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

❶ ربیبہ، بیوی کی بیٹی کو کہتے ہیں جو دوسرے شوہر سے ہو۔ قرآن کریم نے جہاں پر محرمات ابدیہ بیان کیئے ہیں ہے وہاں پر ربیبہ کو بھی داخل کیا ہے؟ وربائبکم اللاتی فی حجورکم الآیۃ۔ علماء نے فرمایا کہ یہاں پر فی حجورکم کی قید شرط نہیں ہے حرمت کے لئے، بلکہ اس قید کے بغیر بھی اس کی حرمت متفق علیہ ہے۔ یعنی ربیبہ خواہ پرورش و کفالت میں ہو یا نہ ہو، ہر حال میں حرام ہے۔ اور حضرت ابو عبید نے جمہور کی دلیل میں حضور علیہ السلام کا مذکورہ بالا قول پیش کیا ہے: کہ تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو میرے لئے مت پیش کیا کرو"۔ تو یہاں پر بیٹی کے اندر کوئی قید نہیں لگائی کہ وہ زیر کفالت ہو یا نہ ہو۔ بہر کیف! ربیبہ ہر حال میں محرمات ابدی میں داخل ہے۔ واللہ اعلم مخلصاً
(تکملہ فتح الملہم ۱/ ۳۲۔ ۳۳)

كِلاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً

۱۳۲۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَبَ يَذْكُرُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتُحِبِّينَ ذٰلِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

۱۳۲۰...... حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرہ نبی ﷺ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ کہ میں آپ ﷺ کو ازواج سے خالی تو پاتی نہیں (کہ میں ہی تنہا آپ کی زوجہ ہوں اور مجھے سوکن کا خوف ہو) اور میں چاہتی ہوں کہ اس خیر میں میری بہن شریک ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ میرے لئے حلال نہیں (دو بہنیں ایک ساتھ نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں) پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ آپ درّہ بنت ابو سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا کیا امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی سے؟ میں نے کہا جی۔ فرمایا کہ "اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی اور میری گود میں پرورش بھی نہ پاتی تب بھی وہ میرے لئے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ثُوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔ تم اپنی بیٹیاں اور بہنیں میرے سامنے مت پیش کیا کرو"۔

۱۳۲۱...... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

۱۳۲۱...... ان تمام اسناد سے بھی سابقہ حدیث بعینہٖ منقول ہے۔ لیکن ان سب راویوں میں سے یزید بن حبیب کے علاوہ کسی نے بھی اپنی روایت میں عزہ کا نام ذکر نہیں فرمایا۔

باب ـ ۱۹۰ باب فی المصة والمصتان

ایک یا دو بار چوسنے کا حکم

۱۳۲۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۱۳۲۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ

"ایک مرتبہ چوسنا اور دو مرتبہ چوسنا حرمتِ رضاعت کیلئے کافی نہیں"۔

۱۳۲۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ

۱۳۲۳...... حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت الحارث فرماتی ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! میری ایک بیوی تھی میں نے اس پر دوسری سے نکاح کر لیا۔ اب میری پہلی بیوی نے یہ دعویٰ کر دیا کہ اس نے میری دوسری بیوی کو ایک یا دو گھونٹ دودھ پلایا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو بار چوسنے سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی"۔ (1)

---

(1) حُرمتِ رضاعت کے ثبوت کے لئے کتنی مقدار میں دودھ پینا شرط ہے؟ اس بارے میں چار مذاہب مشہور ہیں۔ پہلا مذہب امام ابو حنیفہؒ و امام مالک رحمہما اللہ کا ہے کہ دودھ خواہ کتنی ہی مقدار میں پیا ہو اس کی قلیل و کثیر سب مقدار موجبِ حرمت ہے، جو مقدار روزہ دار کا روزہ توڑ دے اتنی مقدار میں دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ ذرا سی بھی مقدار کھانے یا پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
صحابہ میں سے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، عبداللہؓ بن عباسؓ، عبداللہؓ بن مسعود، جابرؓ بن عبداللہ وغیرہم کا یہی مسلک تھا اور علامہ نوویؒ نے اس کو جمہور علماء کا مذہب قرار دیا ہے۔
دوسرا مذہب داؤد ظاہری، ابو ثور، ابن المنذر وغیرہ کا ہے کہ ایک اور دو گھونٹ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی بلکہ تین یا اس سے زائد مرتبہ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔
تیسرا مذہب امام شافعیؒ، امام احمدؒ بن حنبل وغیرہ کا ہے کہ پانچ مرتبہ سے کم پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ صحابہؓ میں سے حضرت عائشہؓ، عبداللہؓ بن زبیرؓ، تابعین میں سے سعیدؒ بن جبیرؒ، عروہؒ بن زبیر، اسحاق بن راھویہ، ابن حزم المحلیؒ وغیرہم کا یہی مذہب ہے۔
چوتھا مذہب یہ ہے کہ دس رضعات یعنی دس گھونٹ سے کم پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ اور یہ مذہب منسوب ہے ام المؤمنین حضرت حفصہؓ کی طرف۔ لیکن شاید انہیں اس کے منسوخ ہونے کا علم نہیں تھا۔ ورنہ یہ ابتداء ہی میں منسوخ ہو چکا تھا۔
اہلِ مذہب اوّل کی دلیل قرآن کریم کی آیت: و أمهاتكم اللاتي أرضعنكم ہے جس میں مطلق رضاعت ذکر ہے اور رضاعت قلیل و کثیر سب کو عام ہوتی ہے۔ لہٰذا مطلق نصِ قرآن کو اخبارِ آحاد اور قیاس سے مقید کر دینا جائز نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی متعدد دلائل کتبِ فقہ میں احناف کے منقول ہیں۔ تکملہ فتح الملہم میں پانچ قوی دلائل بالتفصیل ذکر کیے گئے ہیں۔
دیگر مذاہب کے بھی متدلات اور ادلہ کتب فقہ میں موجود ہیں جنہیں تکملہ فتح الملہم میں تفصیلاً ذکر کیا گیا ہے اور ان کے دلائل کا احنافؒ کی طرف سے جواب بھی دیا گیا ہے کہ نصِ قرآنی میں مختلف قیدیں جو لگائی گئی ہیں وہ سب احادیث سے ہیں اور یہ ساری تقییدات منسوخ ہو چکی ہیں۔
علاوہ ازیں امام شافعیؒ کی دلیل کہ قرآن کریم میں پہلے رضعات کا حکم تھا، پھر ان میں سے پانچ رضعات منسوخ کر دی گئیں اور رسول اللہ ﷺ کی وفات تک پانچ رضعات باقی رہیں"۔ اور یہ آیت منسوخ التلاوۃ ہے منسوخ الحکم نہیں ہے۔ اس کا جواب احنافؒ کی طرف سے یہ دیا گیا کہ ابن عباسؓ نے اس کے نسخ کی تصریح کی ہے (كما صرح به الجصاص في احكام القرآن ۲/۱۵۱) کیونکہ اگر یہ منسوخ...... (جاری ہے)

فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرٰى فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولٰى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثٰى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ

قَالَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ

۱۳۲۴...... وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا

۱۳۲۴...... حضرت امّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی نے پوچھا کہ یا نبی اللہ! کیا ایک گھونٹ پلانے سے حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے؟ فرمایا کہ نہیں!

۱۳۲۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّةُ أَوِ الْمَصَّتَانِ

۱۳۲۵...... حضرت اُمّ الفضل بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک گھونٹ یا دو گھونٹ پینا، یا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنا حرمت ثابت نہیں کرتا"۔

۱۳۲۶...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا إِسْحَقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّتَانِ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ

۱۳۲۶...... حضرت ابن عروبہ رضی اللہ عنہ سے ان اسناد کے ساتھ بھی یہ سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس طریق میں اختلافِ الفاظ مذکور ہے۔ مطلب و مفہوم ایک ہی ہے۔

۱۳۲۷...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ

۱۳۲۷...... حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نہ ہوتی تو وہ آیت مصاحف میں لکھی ہونی چاہیئے تھی اور نمازوں میں اس کی تلاوت جائز ہوتی۔ لیکن امت کا اس پر اجماع کہ وہ قرآن کی آیت نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کی قرأت نماز میں جائز ہے نہ مصاحف میں اسے باقی رکھنا جائز ہے۔
اور اس آیت کے منسوخ التلاوۃ ہونے کو تو شوافع بھی تسلیم کرتے ہیں اور منسوخ التلاوت آیات کا حکم بھی اصلاً منسوخ ہوتا ہے البتہ اگر وہ حکم منسوخ نہ ہو تو اس کے عدمِ نسخ کے لئے دلیل چاہیئے ہوتی ہے۔ لیکن یہاں پر کوئی دلیل عدم نسخ حکم کے موجود نہیں ہے۔
بہر کیف! اس ساری تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ مطلق رضاعت سے حُرمت ثابت ہو جاتی ہے خواہ ایک گھونٹ پیا یا دو گھونٹ یا پانچ گھونٹ یا دس گھونٹ۔ ہر طرح سے حرمت ثابت ہو گئی۔ واللہ اعلم (مخلصاً از تکملہ فتح الملھم للشیخ تقی عثمانی ۱/ ۴۰)

السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تُحَرِّمُ الْإِمْلاجَةُ وَالْإِمْلاجَتَانِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔''

١٣٢٨...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ لا

١٣٢٨...... حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ ایک مرتبہ چوسنا حرمت کے لئے کافی ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا نہیں''۔

١٣٢٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُنَّ فِيمَا

١٣٢٩...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ قرآن میں (حرمت کے بارے میں) دس مرتبہ معلوم طور پر چوسنا حرمت کیلئے ضروری ہے نازل ہوا تھا، پھر پانچ مرتبہ چوسنے کا حکم منسوخ کر دیا گیا (اور پانچ رضعات کا حکم رہ گیا) پس رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو وہ (پانچ رضعات والا حکم) اسی طرح قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔[1]

---

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بالا سے بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ پانچ رضعات والی آیت قرآن میں نبی ﷺ کی وفات تک باقی تھی اور اس لحاظ سے اب بھی اسے جزء قرآن ہونا چاہئے تھا۔ اور اسی حدیث کی وجہ سے بعض ملحدین مستشرقین اور روافض نے یہ ھذیان بک دیا کہ قرآن اپنی اصل شکل میں موجود نہیں (نعوذ اللہ)۔
اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے حضرت عائشہؓ کی مذکورہ بالا حدیث کے آخری جملہ کو اکثر ائمہ حدیث اور محدثین نے معلول قرار دیا ہے جب کہ جن محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے اس کی تاویل کی ہے' اکثر محدثین نے تو فرمایا کہ یہ زیادتی معلول ہے کیونکہ اس زیادتی کو حضرت عائشہؓ سے عبداللہ بن بکر کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ اس میں متفرد ہیں اور اس کا کوئی متابع اور شاہد بھی موجود نہیں۔ اور امام ابو جعفر الطحاویؒ نے فرمایا کہ: یہ ہمارے نزدیک وہم ہے عبداللہ کا''۔ کیونکہ اس حدیث کو عمرؒ جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ان سے تین افراد نے روایت کیا ہے۔ عبداللہ بن ابی بکر' قاسم بن محمد اور یحییٰ بن سعید الأنصاری لیکن صرف عبداللہ بن بکر نے ہی مذکورہ بالا جملہ نقل کیا ہے قاسم بن محمد (جو علم و تفقہ اور فضل و کمال میں عبداللہ سے کہیں بڑھ کر تھے) اور یحییٰ بن سعید دونوں نے یہ زیادتی بیان نہیں کی۔ علاوہ ازیں قاضی ابو بکر بن العربیؒ نے بھی ''عارضۃ الأحوذی'' میں اسے راوی کا وہم قرار دیا ہے۔
علاوہ ازیں ہم یہ پہلے بیان کر چکے ہیں کہ پانچ رضعات کے صرف شوافع قائل ہیں لیکن وہ بھی اس کے قرآن میں نہ ہونے کے قائل ہیں۔ پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن میں ایسا کوئی حکم یا آیت نہیں۔ حتیٰ کہ شوافع میں سے علامہ نوویؒ نے بھی اس آیت کو منسوخ تسلیم کیا ہے۔ جب کہ مصنف عبدالرزاق کی روایت سے تقریباً صراحت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانچ رضعات والی آیت منسوخ ہو چکی ہے۔
بہر حال! اب امت کا اس پر اتفاق و اجماع ہے کہ ''خمس رضعات'' کے الفاظ قرآن میں نہیں ہیں' اور نہ ہی کوئی اس کی تلاوت کو جائز سمجھتا ہے۔ نہ ہی یہ مصاحف میں لکھے جاتے ہیں۔ لہٰذا معترضین روافض کا قرآن پر اعتراض باطل' فاسد اور اغراضِ فاسدہ کی تکمیل کے لئے ہے۔ واللہ اعلم اس مسئلہ کی مزید تفصیل و توضیح کیلئے۔ (تکملہ فتح الملہم ج ١/ ٤٤ تا ٤٦)

يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۳۳۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ

۱۳۳۰...... عمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ وہ رضاعت سے حرام ہونے والے (رشتوں کا) تذکرہ کر رہی تھیں۔ عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: قرآن میں دس رضعات (دس مرتبہ دودھ چوسنا) نازل ہوا، پھر پانچ مرتبہ چوسنے کے بارے میں بھی نازل ہوا۔

۱۳۳۱...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِمِثْلِهِ

۱۳۳۱...... حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سابقہ حدیث ہی کی طرح سنا ہے۔

باب-۱۹۱

باب رضاعة الكبير
بڑی عمر میں رضاعت کا حکم

۱۳۳۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۱۳۳۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ یارسول اللہ! میں ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شوہر) کے چہرہ پر ناگواری کے اثرات دیکھتی ہوں سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں آنے سے (سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حذیفہ کے مولیٰ تھے) اور سالم حذیفہ کے حلیف ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے دودھ پلادو (اپنا)، انہوں نے عرض کیا کہ میں اسے کیسے دودھ پلاؤں وہ تو بڑی عمر کا مرد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ وہ بڑی عمر کا مرد ہے (اور وہ غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے)۔

۱۳۳۳...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي ابْنَةَ سُهَيْلٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ

۱۳۳۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے گھر والوں کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے، سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (زوجہ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ: سالم مردوں کی طرح بالغ ہو گیا اور مردوں کی سی عقل رکھنے لگا ہے (یعنی جوان ہو گیا ہے) اور وہ ہمارے پاس آتا ہے

بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ

جب کہ میرا خیال ہے کہ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اس کے بارے میں کچھ ناگواری پائی جاتی ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلادو تو وہ تم پر حرام ہو جائے گا اور ابوحذیفہ کے دل میں جو بات (خدشہ) وغیرہ ہوگی وہ ختم ہو جائے گی۔

پھر وہ دوبارہ آئیں اور کہا کہ میں نے سالم کو دودھ پلادیا ہے اور ابوحذیفہ کے دل سے بھی وہ کراہت وناگواری جاتی رہی۔

۱۳۳۴..... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ سَالِمًا لِسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَهِبْتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيهِ

۱۳۳۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں اور عرض کیا یارسول اللہ! سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ ابوحذیفہ ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا ہے اور وہ مردوں کی طرح بالغ ہو گیا ہے اور وہ ساری باتیں جاننے لگا ہے جو مرد جانتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنا دودھ پلادو تو وہ تم پر حرام ہو جائے گا (رضاعی بیٹا بن جائے گا) ابن ابی ملیکہ (راوی) کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو ایک سال تک بیان کرنے سے رکا رہا اس ڈر سے (کہ کہیں لوگ اسے غلط نہ سمجھیں) پھر میں قاسم بن محمد سے ملا اور کہا کہ آپ نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی اور اس کے بعد وہ میں نے کسی سے بیان نہیں کی۔ انہوں نے کہا وہ کونسی؟ میں نے بتلایا تو انہوں نے کہا اسے بیان کرو کہ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے (قاسم کو) بتلائی ہے۔

۱۳۳۵..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ أُسْوَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكِ

۱۳۳۵..... حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

"آپ کے پاس ایک قریب البلوغ لڑکا آتا ہے، میں تو پسند نہیں کرتی کہ وہ میرے پاس آئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کے طرزِ عمل میں) اسوۂ حسنہ نہیں ہے؟ بے شک ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے آپ ﷺ سے عرض کیا تھا یارسول اللہ! بے شک سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ پورا مرد ہے جب کہ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں کچھ ناگواری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنا دودھ پلادو تاکہ وہ تمہارے پاس آجاسکے۔

۱۳۳۶...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلامُ قَدِ اسْتَغْنَى عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضِعِيهِ فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ

۱۳۳۶...... ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھے وہ لڑکا دیکھے جو رضاعت سے مستغنی ہو چکا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیوں؟ حالانکہ سہلہ بنت سہیل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں ابو حذیفہ کے چہرہ پر سالم کی آمد کی وجہ سے ناگواری محسوس کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس کو دودھ پلادے۔ سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: وہ داڑھی والا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کو دودھ پلادے۔ اس سے ابو حذیفہ کے دل میں جو کراہت ہے وہ جاتی رہے گی۔ کہتی ہیں اللہ کی قسم! پھر میں نے ابو حذیفہ کے چہرہ پر ناگواری کے اثرات نہیں دیکھے۔

۱۳۳۷...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلا رَائِينَا

۱۳۳۷...... حضرت ام سلمہؓ زوجہ مطہرہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے فرماتی تھیں کہ نبی ﷺ کی تمام ازواج نے انکار کر دیا تھا اس بات سے کہ اس طرح سے بڑی عمر میں رضاعت اور دودھ پی کر کوئی ان کے پاس آئے اور ان سب نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ:
”اللہ کی قسم! ہمارا نہیں خیال سوائے اس کے رسول اللہ ﷺ نے اس کی رخصت صرف خاص سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دی تھی اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے کبھی اس طرح رضاعت کر کے کسی کو ہمارے پاس داخل کیا نہ ہمیں کسی کے سامنے کیا۔

۱۳۳۸...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ

۱۳۳۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ کو یہ بات بہت سخت ناگوار ہوئی اور میں نے آپ ﷺ کے چہرہ پر غصہ کے اثرات دیکھے تو میں نے فوراً عرض کیا یارسول اللہ! یہ میرے

الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرْنَ إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

رضاعی بھائی ہیں۔ آپﷺ نے فرمایا: رضاعی بھائیوں میں بھی ذرا غور سے کام کیا کرو کیونکہ رضاعت بھی وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت ہو۔ (جب بچہ کو دودھ کی ضرورت ہو)۔[1]

---

[1] حضرت سہلہؓ نے سالمؓ کو دودھ کیسے پلایا؟ ایک صورت تو معروف ہے کہ پستان منہ میں دے کر۔ لیکن یہ ممکن نہیں کیونکہ سالمؓ مرد تھے اجنبی۔ لہٰذا دوسری صورت متعین ہو جاتی ہے وہ یہ کہ سہلہؓ نے اپنا دودھ کسی برتن میں نکالا اور وہ سالمؓ نے پی لیا۔ چنانچہ علامہ ابن ہمامؒ نے فتح القدیر میں اسی احتمال کو بیان کیا ہے' جب کہ تکملہ فتح الملہم میں ایک روایت واقدی سے نقل کی گئی ہے جس میں تصریح ہے اس بات کی کہ سہلہؓ کسی برتن میں مقدار رضاعت کے مطابق دودھ نکالتی تھیں جسے سالم پی لیا کرتے' اور ایسا پانچ روز تک ہوا۔ اور طبقات ابن سعد میں یہی منقول ہے۔ واللہ اعلم

مسئلہ ارضاع الکبیر

یہاں پر دو اہم مسائل رضاعت سے متعلق ہیں۔ پہلا مسئلہ ارضاع الکبیر کا ہے یعنی بڑی عمر کے آدمی کے لئے کسی خاتون کا دودھ پینا جائز ہے یا نہیں؟ اور آیا اگر دودھ پی لیا تو کیا حرمت ثابت ہو جائے گی یا نہیں؟ حضرت عائشہؓ کا یہی مذہب تھا کہ وہ ان دونوں باتوں کو جائز قرار دیتی تھیں اور بعد میں ابن حزمؒ اور ابن تیمیہؒ کا یہی مذہب ہے کہ اگر کسی مرد کا کسی خاتون کے پاس آنا جانا ضروری اور ناگزیر ہو اور پردہ میں مشکل پیش آئے تو ایسا کیا جاسکتا ہے۔ (نیل الأوطار)

لیکن ان کے علاوہ جمہور ائمہ اور علماء کا اتفاق ہے کہ مدتِ رضاعت کے گذرنے کے بعد رضاعت نہ جائز ہے اور نہ ہی اس سے حرمت ثابت ہو گی۔

ان کے دلائل: قرآن کریم کی آیت: حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ہے۔ جس میں مدتِ رضاعت کو دو سال تک بتلایا گیا ہے اس کے علاوہ اسی باب کی آخری حدیث جو حضرت عائشہؓ ہی سے منقول ہے وہ ابنِ مسعودؓ کی مرفوع روایت' ترمذی میں حضرت ام سلمہؓ کی روایت' مسند ابوداؤد الطیالسی میں حضرت جابرؓ کی روایت' موطا امام مالک میں حضرت ابنِ عمرؓ کی روایت یہ سب جمہور کے دلائل ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیے۔ (تکملہ فتح الملہم ۱/۵۰)

جہاں تک سہلہؓ اور سالمؓ کے مذکورہ واقعہ کا تعلق ہے تو جمہور کی طرف سے اس کے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں لیکن ان میں سب سے بہتر جواب یہی ہے کہ یہ سالمؓ کے ساتھ خاص تھا۔ جیسا کہ ازواج مطہراتؓ نے بھی اسے سالمؓ کی خصوصیت قرار دیا' جیسے کہ ام سلمہؓ کی روایت میں گزر چکا ہے۔

مدت رضاعت کا بیان

دوسرا مسئلہ مدتِ رضاعت سے متعلق ہے کہ رضاعتِ شرعی (جس میں ارضاع (دودھ پلانے سے) حرمت ثابت ہو جاتی ہے کی مدت کیا ہے؟ جمہور علماء مثلاً: امام شافعیؒ، امام احمدؒ بن حنبل' امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ اور دیگر کے نزدیک رضاعت کی مدت ۲ سال ہے۔ امام زفرؒ کے نزدیک ۳ سال ہے۔

امام مالکؒ کے نزدیک ۲ سال کے بعد بچہ کو کچھ مدت تک دودھ چھوڑنے کی عادت ڈالی جائے گی کیونکہ بچہ ایک دم دودھ نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ وہ عادی ہو جائے۔ اور اس مدت کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ۲ ماہ کی مدت ہے۔ چنانچہ ان کے نزدیک ۲ سال ۲ ماہ مدت رضاعت ہے۔

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ مدتِ رضاعت ڈھائی سال ہے۔ قرآن کریم کی آیت: وحَمْلُهٗ وفصاله ثلثون شهراً سے استدلال کرتے ہوئے۔ اور فرماتے ہیں کہ سورۂ احقاف کی مذکورہ آیت میں "حمل" سے مراد بچہ کو گود اور ہاتھوں میں اٹھانا ہے یعنی بچہ کو ڈھائی سال تک ہاتھوں اور گود میں اٹھایا جاتا ہے' لہٰذا یہی مدتِ رضاعت ہے۔ علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب' إعلاء السنن میں فرمایا کہ امام صاحب کا مذہب جمہور کے خلاف نہیں اور وہ بھی مدتِ رضاعت ۲ سال تک ہی مانتے ہیں لیکن چونکہ بچہ ایک دم ...... (جاری ہے)

۱۳۳۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح قَالَ و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَجَاعَةِ

۱۳۳۹......ان مختلف اسناد کے ساتھ سابقہ روایت (آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رضاعی بھائیوں میں ذرا غور سے کام لو کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت ہو) منقول ہے۔

باب-۱۹۲ باب جواز وطی المسبيّة بعد الاستبراء وإن كان لها زوجٌ انفسخ نكاحها بالسّبي

قیدی عورت سے استبراء رحم کے بعد وطی جائز ہے

۱۳۴۰...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۱۳۴۰...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کے روز اوطاس کی طرف ایک لشکر بھیجا، اس لشکر کی دشمن سے مڈ بھیڑ ہوئی، لڑائی کے بعد مسلمان ان پر غالب آگئے اور ان کے بہت سے لوگوں کو قید کر لیا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... دودھ نہیں چھوڑتا لہٰذا احتیاط کے طور پر چھ ماہ جو اقل مدت حمل ہے وہ اضافہ کر دیا اور امام احمدؒ نے اپنی مؤطا میں یہی فرمایا کہ امام صاحبؒ احتیاط کی بناء پر ۲ سال کے بعد مزید چھ ماہ کی مدت کو مدت رضاعت میں شامل فرماتے تھے۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل کے لئے دیکھئے (تکملہ فتح الملہم ج ۱ر ۵۴، ۵۵) لہٰذا جن لوگوں نے امام صاحبؒ پر طعن اور زبان درازی کی ہے وہ در حقیقت یہ سمجھ ہی نہیں سکے کہ امام صاحبؒ کا مذہب دقت نظر، الفاظِ قرآن پر ان کی گہری نظر اور بعض آثار و روایات سے ان کے مذہب کی تائید سے عبارت ہے اور وہ امام صاحب کے مسئلہ اوزان کے محققانہ طریقۂ استدلال کو سمجھے اور اس کی منشاء و مراد تک پہنچے بغیر زبانِ طعن دراز کرنے لگے اور عصبیت و عناد کی جاہلانہ و ناجائز خو کا شکار ہو گئے حالانکہ یہ طے ہے کہ امام صاحب مجتہد ہیں اور مجتہد کا قولِ خطاء و صواب دونوں کا احتمال رکھتا ہے۔ واللہ اعلم

البتہ مذہب حنفی میں فتویٰ صاحبین یعنی امام ابو یوسفؒ و محمد رحمہما اللہ کے مذہب پر ہے یعنی جمہور کے مذہب پر۔ کمافی بحر الرائق (۳ر ۲۲۵) واللہ اعلم

الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسَ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ" أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ

رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان قیدی عورتوں سے صحبت کرنے سے باز رہے (اور اسے گناہ سمجھا) ان کے مشرک شوہروں کی وجہ سے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔ والمُحصناتُ من النسآء الآیۃ یعنی جو عورتیں شوہر والیاں ہیں وہ تم پر حرام ہیں مگر وہ عورتیں جن کے تم مالک بن گئے ہو وہ تمہارے لئے حلال ہیں یعنی جب ان کی عدت گزر جائے۔ (اور یہ عدت ایک حیض ہے)۔

۱۳۴۱...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ

۱۳۴۱...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ایک سریہ (چھوٹا لشکر) روانہ فرمایا (بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی) لیکن اس روایت میں یہ ہے (الا ما ملکت ایمانکم) یعنی جو تمہارے قبضہ میں آجائیں ان میں سے بھی تمہارے لئے حلال ہے اور اس روایت میں ان کی عدت گزرنے کا ذکر نہیں۔

۱۳۴۲...... وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۳۴۲...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۳۴۳...... وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوا فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ"

۱۳۴۳...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اوطاس والے دن کچھ ایسی قیدی عورتیں ہاتھ لگیں جن کے شوہر (مشرک) موجود تھے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے صحبت کرنے سے ڈرتے رہے تو یہ آیات نازل کی گئی: والمحصنات من النسآء الآیۃ۔ عورتوں میں سے شوہر والی عورتیں تم پر حرام ہیں سوائے ان عورتوں کے جو قید کے ذریعہ تمہاری ملک میں آگئیں۔ [1]

---

[1] اوطاس، مکہ مکرمہ سے تین منزل کے فاصلہ پر بنو ہوازن کے علاقہ میں ایک وادی کا نام ہے۔

اس حدیث سے متعلق چند ضروری مسائل...... امت کا اجماع ہے اس بات پر کہ حربیہ عورت (یعنی دار الحرب میں رہنے والی) اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں مسلمانوں کی قید میں آجائے اور شوہر اس کا مسلمانوں کی قید میں نہ ہو تو اس کا نکاح اپنے شوہر سے فسخ ہو جاتا ہے اور استبراء ہونے (یعنی اس بات کا یقین کہ وہ حاملہ نہیں ہے) کے بعد اس سے وطی کرنا حلال ہے بشرطیکہ وہ عورت کتابی ہو' اہل کتاب میں سے ہو' یا قید ہونے کے بعد مسلمان ہو گئی ہو۔ البتہ اگر وہ عورت بت پرست ہے یا مجوسی آتش پرست ہے تو اس سے صحبت حلال نہیں۔ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء سلف وخلف کا یہی مذہب ہے۔ (عارضۃ الاحوذی لابن العربی ۶۶/۵) ......(جاری ہے)

١٣٤٤...... و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۳۴۴...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان اسناد کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت مروی ہے۔

باب-۱۹۳　باب الولد للفراش وتوقّي الشّبهات

اولاد کو باپ کی طرف منسوب کرنا اور اس بارے میں شبہات سے بچنا ضروری ہے

١٣٤٥...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا عَبْدُ

۱۳۴۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یارسول اللہ! یہ لڑکا میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے اور انہوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے آپ ﷺ اس کی شباہت دیکھ لیں (کس کے ساتھ ہے)

عبد بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے اور یہ میرے والد کی ایک باندی تھی اس سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس لڑکے کو دیکھا تو اس کی واضح شباہت عتبہ سے نظر آئی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد! یہ تمہارا بھائی ہے۔ لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ اور اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے پردہ کرو۔ چنانچہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پھر کبھی اسے نہیں دیکھا۔ محمد بن رمح نے آپ ﷺ کا قول یا عبد ذکر نہیں کیا۔

١٣٤٦...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح

۱۳۴۶...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (بچہ اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہو) منقول ہے۔ لیکن اس میں حضرت معمر اور ابن عیینہ کی روایت

(گذشتہ سے پیوستہ)

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس سبیہ (قیدی) عورت کے شوہر سے فسخ نکاح کا سبب کیا ہے؟ امام مالک و شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک "قید ہونا" سبب ہے فسخ نکاح کا۔

جب کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک "اختلاف دارین" سبب ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر و بیوی کے درمیان دار الحرب و دار الاسلام کا فرق ہو گیا کہ شوہر دار الحرب میں ہے اور بیوی دار الاسلام میں۔ لہٰذا یہ اختلاف دارین فسخ نکاح کا سبب ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر جہاد میں شوہر اور بیوی دونوں اکٹھے قید ہوئے تو اب ان کے نکاح کا کیا حکم ہے؟ امام مالک و شافعی کے نزدیک نکاح ٹوٹ جائے گا کیونکہ سبب "قید ہونا" موجود ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہ، وصاحبین کے نزدیک نکاح باقی رہے گا کیونکہ شوہر و بیوی کے درمیان اختلاف دارین نہیں پایا گیا لہٰذا سبب فسخ نکاح موجود ہے۔ ہاں اگر عورت تنہا قید ہو تو پھر نکاح فسخ ہو گا۔ (کما فی احکام القرآن للجصاص)

قَالَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرَا وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

میں الولد للفراش تک ہے اور للعاھر الحجر ذکر نہیں کیا۔ [1]

۱۳۴۷ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

۱۳۴۷ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ اس ہی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

۱۳۴۸ ...... و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَمَّا ابْنُ مَنْصُورٍ فَقَالَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمَّا عَبْدُ الْأَعْلَى فَقَالَ عَنْ

۱۳۴۸ ...... ان مختلف اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکا اس شخص کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں) کی مثل مروی ہے۔

---

[1] اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ جاہلیت میں باندیوں کا رواج تھا، وہ باندیاں بعض اوقات زنا بھی کرتی تھیں بلکہ بعض اوقات ان کے مالکان ان سے زنا کرواتے تھے کمائی کے لئے۔ پھر جب وہ باندیاں بچے پیدا کرتی تھیں تو بسا اوقات مالک بچے کا خود دعویٰ کر دیتا تھا اور بعض اوقات زانی بچہ کے بارے میں دعویٰ کیا کرتا تھا۔ اگر مالک مر جائے اور بچہ کے بارے میں اس نے نہ دعویٰ کیا ہو نہ انکار کیا ہو تو اس کے ورثاء بچہ کو اس سے ملحق کر دیتے تھے لیکن وہ بچہ میراث میں شریک نہ ہوتا تھا۔

مذکورہ بالا قصہ میں زمعہ بن قیس، ام المؤمنین سودہؓ کے والد تھے جن کی ایک باندی تھی اور وہ اس سے وطی کیا کرتے تھے جب کہ عتبہ بن ابی وقاص، سعدؓ بن ابی وقاص کے بھائی کے بھی اس باندی سے تعلقات تھے۔ اس باندی کو حمل ہو گیا اور عتبہ کا یہی خیال تھا کہ یہ حمل مجھ سے ہے۔ عتبہ کفر کی حالت میں مر گیا اور موت سے قبل اس نے اپنے بھائی سعدؓ سے عہد لے لیا کہ وہ اس حمل کو جو زمعہ کی باندی کو ہے ولادت کے بعد عتبہ کے ورثاء سے ملحق کر دیں گے۔

فتح مکہ کے موقع پر حضرت سعدؓ جب مکہ گئے تو اس لڑکے کو دیکھا اور انہیں بھائی کا قول یاد آ گیا، اور انہیں اس لڑکے میں اپنے بھائی کی شباہت بھی نظر آئی چنانچہ انہوں نے اس کے لئے دعویٰ کر دیا۔ زمعہ کے بیٹے عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ تو میرے والد کے فراش پر پیدا ہوا ہے لہٰذا یہ میرے والد کا لڑکا ہے۔ چنانچہ یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوا تو آپؐ نے عبد بن زمعہ کے حق میں فیصلہ دے دیا تاکہ جاہلیت کا یہ رواج ختم ہو کیونکہ اس صورت میں نسب مشتبہ ہوتا تھا، لہٰذا آپؐ نے فرمایا کہ: لڑکا فراش کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے"۔ فراش سے مراد وہ عورت جس سے صحبت کی جائے خواہ وہ منکوحہ ہو یا باندی۔ لہٰذا وہ جس کی منکوحہ یا مملوکہ ہے اسی کا ولد شمار ہوگا خواہ اس نے زنا کیا ہو کیونکہ اصالتاً وہ ناکح یا مالک کا فراش ہے نسب کے اشتباہ سے بچنے کے لئے آپؐ نے جاہلیت کے رواج کو ختم کر دیا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آپؐ نے حضرت سودہؓ کو اس لڑکے سے پردہ کا حکم فرمایا تو کیوں؟ جب کہ نسب تو زمعہ سے ثابت ہو چکا تھا اس لحاظ سے وہ لڑکا، حضرت سودہؓ کا بھائی ہو گیا تھا۔ علماء نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ شباہت تو عتبہ کی موجود تھی اس لئے احتیاطاً آپؐ نے پردہ کا حکم فرمایا۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۱/ ۶۹)

أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

باب-۱۹۴ باب العمل بإلحاق القائف الولد

الحاقِ ولد میں قیافہ شناس کی بات کا کیا حکم ہے؟

۱۳۴۹..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ

۱۳۴۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ایک مرتبہ میرے پاس نہایت مسرور اور خوش تشریف لائے، آپ ﷺ کا چہرہ اور پیشانی کی لکیریں خوشی سے دمک رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز (قیافہ شناس کا نام ہے) نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھا تو کہا کہ یہ پاؤں آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہیں۔

۱۳۵۰..... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

۱۳۵۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی ﷺ نہایت مسرور و شاداں میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نے دیکھا نہیں کہ مجزز المدلجی میرے پاس آیا اور اس نے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے اوپر چادر پڑی تھی ان کے سروں کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان کے پیر ظاہر تھے۔ اس نے کہا یہ پاؤں باہم ایک دوسرے کا جزو ہیں۔

۱۳۵۱..... و حَدَّثَنَاه مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ

۱۳۵۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے ایک قیافہ شناس آپ ﷺ کی موجودگی میں آیا: حضرت اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیٹے ہوئے تھے تو اس نے کہا: یہ پاؤں باہم ایک دوسرے کے جزو ہیں۔ اس بات سے آپ ﷺ خوش ہوئے اور متعجب ہو

بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ

کر آپ ﷺ نے اس بات کی خبر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دی۔ [1]

۱۳۵۲...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا

۱۳۵۲...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیثوں ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے لیکن یونس (راوی) کی روایت میں یہ اضافہ موجود ہے کہ مجزز قیافہ شناس تھا۔

باب-۱۹۵ باب قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف

کنواری اور شادی شدہ کیلئے شوہر کتنے دن تقسیم کرے

۱۳۵۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا

۱۳۵۳...... حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان سے شادی فرمائی تو تین یوم تک ان کے پاس قیام کیا اور فرمایا:
تم اپنے شوہر کے سامنے کوئی فروتر عورت نہیں ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے سات یوم مقرر کردوں، البتہ یہ ہے کہ اگر میں نے تمہارے لئے سات دن مقرر کئے تو اپنی دوسری ازواج کے لئے بھی سات دن

---

[1] اس قصہ کا حاصل یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ حضرت اسامہؓ بن زید کے نسب میں طعن کیا کرتے تھے کہ یہ زیدؓ کے بیٹے نہیں کیونکہ اسامہؓ گہرے سیاہ رنگ والے تھے جب کہ ان کے والد زیدؓ روئی کی طرح سفید تھے۔ اہلِ عرب میں کمال کے قیافہ شناس ہوتے تھے جو چہرہ دیکھے بغیر جسم کا کوئی حصہ خصوصاً پیر دیکھ کر بتاتے تھے کہ ان پیروں کو آپس میں کوئی رشتہ ہے کہ نہیں۔ مجزز مدلجی نے بھی دونوں کے پیروں کو دیکھ کر کہا یہ آپس میں ایک دوسرے کا جزو ہیں۔ گویا اس نے فیصلہ کردیا کہ اسامہؓ کے نسب میں طعن کرنا جائز نہیں وہ زیدؓ ہی کے بیٹے ہیں۔

قیافہ شناسی کے ذریعہ ثبوتِ نسب کی کیا حیثیت ہے؟ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک محض قیافہ سے نسب ثابت نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی قائف (قیافہ شناس) کا قول اس بارے میں کوئی صحتِ شرعیہ ہے کیونکہ تخلیق تو اللہ تعالیٰ کی ہے اور اللہ تعالیٰ ایک انسان کو کسی دوسرے سے مشابہہ کرتا ہی ہے۔ اگر محض شناسی کو ثبوتِ نسب کے لئے معتبر مان لیا جائے تو ایک اخلاقی ابتری پیدا ہو جائیں گی اور نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔

جہاں تک مجزز کے قیافہ سے نبی ﷺ کے خوش ہونے کا تعلق ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ اگرچہ آپ کو اسامہؓ کے نسب میں ذرہ بھر شک نہیں تھا اور بذریعہ وحی بھی آپ کو معلوم تھی یہ بات لیکن چونکہ آپ لوگوں کی زبان کو بند نہیں کرسکتے تھے اور لوگ قیافہ شناس کی بات کا اعتبار کیا کرتے تھے لہٰذا قیافہ شناس کی تائید سے آپ کو فطری خوشی حاصل ہوئی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ نے قیافہ شناسی کو ثبوتِ نسب میں معتبر تسلیم کرلیا تھا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی مسلمان حاکم وعادل مردوں کی گواہی کے بعد رؤیتِ ہلال کا اعلان کردے پھر کوئی ماہر فلکیات اس کی تائید کردے تو اس مسلم حاکم کو فطرتاً خوشی ہوگی کہ اس نے بھی تائید کردی لیکن اس ماہر فلکیات کی تائید یا عدمِ تائید مسئلہ شرعی کے حکم پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۱/۸۶)

ثَلاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

مقرر کروں گا۔ (پھر ان سب کے بعد تمہاری باری آئے گی)۔

١٣٥٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ

۱۳۵۴...... حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اور ان کے پاس صبح کی تو ان سے فرمایا:
تم اپنے شوہر کیلئے کچھ کم تر نہیں ہو، اگر چاہو تو سات یوم تک تمہارے پاس رہوں اور چاہو تو تین روز تک رہوں پھر دور کروں تمام ازواج پر (یعنی پھر سب کے پاس جاؤں) انہوں نے فرمایا کہ: تین دن ہی رہیئے۔

١٣٥٥...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلاثٌ

۱۳۵۵...... حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس تشریف لے گئے، جب ان کے پاس سے نکلنے لگے تو انہوں نے آپ ﷺ کا کپڑا پکڑ لیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اگر تم چاہو تو حساب کر کے تمہارے پاس مزید ٹھہر جاؤں۔ باکرہ کے لئے سات دن ہوتے ہیں اور شادی شدہ کے لئے تین دن۔

١٣٥٦...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۳۵۶...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت منقول ہے۔

١٣٥٧...... حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هَذَا فِيهِ قَالَ إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ وَأُسَبِّعَ لِنِسَائِي وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

۱۳۵۷...... حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا اور اس ضمن میں کئی چیزوں کا تذکرہ کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا:
اگر تم چاہو تو سات دن تمہارے لئے مقرر کردوں اور اپنی دوسری ازواج کیلئے بھی سات دن مقرر کردوں۔ اگر میں نے تمہارے لئے سات یوم مقرر کئے تو اپنی دوسری ازواج کے لئے، بھی سات دن مقرر کروں گا۔

١٣٥٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ

۱۳۵۸...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ثیبہ کی موجودگی میں باکرہ (کنواری) سے نکاح کرے تو باکرہ کے پاس سات دن تک رہے۔
اور جب باکرہ کی موجودگی میں ثیبہ (پہلے سے شادی شدہ اور موطوءۃ) سے

قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ

نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات قیام کرے۔
خالد کہتے ہیں کہ اگر میں یوں کہوں کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی ہے تو میں سچا ہوں گا۔ لیکن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ سنت طریقہ یہی ہے۔ [1]

۱۳۵۹۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۳۵۹۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کی سنت باکرہ کے پاس سات دن قیام کیا جائے۔
خالد نے کہا اگر میں چاہتا تو کہتا کہ انہوں نے اس کو نبی کریم ﷺ سے، مرفوعاً بیان کیا ہے۔

باب-۱۹۶ باب القسم بين الزوجات وبيان أن السنة أن تكون لكل واحدة ليلة مع يومها

ازواج کے درمیان قسمت کا بیان

۱۳۶۰۔۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَخَبَتَا وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ

۱۳۶۰۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی نو ازواج تھیں (ایک وقت میں) جب آپ ﷺ ان کے درمیان (برابر کی بنیاد پر) تقسیم فرماتے تو پہلی زوجہ کے پاس نویں دن ہی تشریف لاتے (یعنی ہر زوجہ کے پاس ایک دن رہتے، اس طرح پہلی کا نمبر ۹ دن کے بعد آتا)۔
تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا اجمعین کا معمول تھا کہ جس کے گھر میں نبی ﷺ کو آنا ہوتا، سب اسی کے گھر میں جمع ہو جاتیں۔
ایک مرتبہ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے تو آپ ﷺ نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا (چونکہ گھروں میں چراغ وغیرہ نہ ہوتے تھے اور اندھیرا ہوتا تھا لہٰذا آپ ﷺ اندھیرے کی وجہ سے پہچان نہ سکے کہ یہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں) تو (زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں تھیں) انہوں نے فرمایا کہ یہ زینب ہے۔ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ روک لیا (اس سے معلوم ہوا کہ سوکن کی موجودگی میں بیوی سے استمتاع صحیح

[1] مقصد یہ ہے کہ حدیث مرفوع وہ ہے جو نبی ﷺ کی طرف منسوب کر کے صراحتاً آپ ﷺ کے قول و فعل کو بیان کرے، جب کہ اس حدیث میں حضرت انسؓ نے اس قول کو صراحتاً منسوب نہیں کیا حضور علیہ السلام کی طرف یعنی مرفوعاً ذکر نہیں کیا البتہ یہ فرمایا کہ: سنت یہی ہے جس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہی ہے اور یہی خالدؒ کے قول کا منشاء ہے۔ واللہ اعلم

فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَتَصْنَعِينَ هٰذَا

نہیں اور یہ کہ ایک بیوی کی باری میں دوسری بیوی سے استمتاع جائز نہیں) اب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان تکرار ہونے لگی اور دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، اتنے میں نماز کی اقامت ہونے لگی، وہاں سے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گذر ہوا تو انہوں نے دونوں کی آوازیں سنیں اور فرمایا کہ یارسول اللہ! باہر تشریف لائیے نماز کے لئے۔ اوران کے منہ میں خاک ڈالئے۔

چنانچہ نبی ﷺ باہر نکل گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اب نبی ﷺ اپنی نماز پوری کرلیں گے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئیں گے اور میرے ساتھ ایسا ایسا کریں گے (یعنی مجھے ڈانٹیں گے ڈپٹیں گے) چنانچہ نبی ﷺ نے جب نماز پوری کرلی تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے) پاس آئے اور ان سے نہایت سخت بات کی اور فرمایا کہ: کیا تو ایسا کرتی ہے؟ (نبی ﷺ کے آگے آواز بلند کرتی ہے)۔

باب-۱۹۷ باب جواز هبتها نوبتها لضرّتها

بیوی اپنی باری سوکن کو دے سکتی ہے

۱۳۶۱...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ

۱۳۶۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سودہ بنت زمعہ سے زیادہ کوئی عورت ایسی نہیں دیکھی کہ جو مجھے اتنی محبوب ہو کہ میں آرزو کروں کہ میری روح اس کے جسم میں ہوتی۔ ان کے مزاج میں تیزی تھی جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے اپنا دن، انہیں (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) دے دیا جس دن کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس جاتے تھے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے آپ ﷺ کا دن جو میرے لئے تھا، عائشہ کو دے دیا۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس دو دن رہتے ایک ان کا اپنا اور دوسرا سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا۔

۱۳۶۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح قَالَ و

۱۳۶۲...... حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس اضافہ کے ساتھ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي

"حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلی زوجہ تھیں جن سے آپ ﷺ نے میرے بعد نکاح کیا تھا"۔

۱۳۶۳...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَقُولُ وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ" قَالَ قُلْتُ وَاللهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ

۱۳۶۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان عورتوں پر بہت غیرت کرتی تھی جو اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کر دیتی تھیں اور میں کہتی تھی کہ: عورت بھی اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: تُرْجِي مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ الآية۔

"(اے نبی) جسے آپ چاہیں دور کر دیں اپنے سے اور جسے چاہیں ٹھکانہ دیں اپنے پاس، اور جنہیں دور کر دیا تھا انہیں پھر اپنے پاس طلب کریں آپ پر کوئی گناہ نہیں"۔ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کے رب کو دیکھتی ہوں کہ وہ آپ ﷺ کی خواہش پوری کرنے کے لئے دوڑتا ہے (یعنی جلدی کرتا ہے)۔

(مقصد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے لئے ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا اور اس کی پابندی کرنا ضروری نہیں، اور جن عورتوں نے بغیر مہر کے اپنے نفس کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا وہ بھی آپ ﷺ کے لئے حلال ہیں اور ان تمام میں سے جس عورت کو آپ چاہیں اور جب تک چاہیں رکھ سکتے ہیں آپ ﷺ پر کوئی گناہ نہیں)۔

۱۳۶٤...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ" فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ

۱۳۶۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سابقہ حدیث کا مضمون ہی منقول ہے کہ فرماتی تھیں کہ کیا کوئی عورت اپنے آپ کو کسی آدمی کیلئے ہبہ کرنے سے شرم محسوس نہیں کرتی؟ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی (ترجی من تشاء منهن و تؤوی الیك من تشاء) میں نے عرض کیا: آپ کا رب البتہ سبقت کرنے والا ہے آپ ﷺ سے آپ کی خواہش میں۔

۱۳٦٥...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ

۱۳۶۵...... حضرت عطاءؒ کہتے ہیں کہ ہم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت میمونہؓ زوجۂ مطہرۂ رسول ﷺ کے جنازہ میں "سَرِف" میں

قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا وَلَا تُزَلْزِلُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِي لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ

حاضر ہوئے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ نبی مکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں، جب تم ان کی نعش اٹھاؤ تو ہلانا جلانا نہیں اور حرکت مت دینا آرام سے اٹھانا۔ نبی ﷺ کی نو ازواج تھیں (بیک وقت) ان میں سے آٹھ کے لئے تو باری کے ایام مقرر تھے اور ایک کے لئے آپ ﷺ تقسیم نہیں رکھتے تھے۔
حضرت عطاء کہتے ہیں کہ وہ زوجہ جن کے لئے تقسیم نہ رکھتے تھے وہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی بن اخطب تھیں۔

۱۳۶۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَاءٌ كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ۔

۱۳۶۶...... حضرت ابن جریج سے اسی سند سے سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس میں یہ زائد ہے کہ عطاءؒ نے فرمایا: اور وہ تمام ازواج میں سب سے آخر میں مدینہ میں وفات پائیں"۔

۱۳۶۷...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

۱۳۶۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"عورت سے چار بناء پر نکاح کیا جاتا ہے ا۔ اس کے مال (دار) ہونے کی وجہ سے ۲۔ حسب ونسب (میں ممتاز ہونے) کی وجہ سے ۳۔ خوبصورت ہونے کی وجہ سے ۴۔ دیندار ہونے کی وجہ سے۔ پس تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیاب ہو جا۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں"۔

باب-۱۹۸ باب استحباب نکاح ذات الدّین

دیندار سے نکاح کرنا مُستحب ہے

۱۳۶۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذَنْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا

۱۳۶۸...... حضرت عطاءؒ کہتے ہیں مجھے جابر بن عبداللہ نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک خاتون سے نکاح کیا، پھر میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تم نے نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا کنواری سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے کہا شادی شدہ (مطلقہ یا بیوہ) سے۔ فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری بہنیں ہیں مجھے خدشہ تھا کہ کنواری لڑکی میرے اور میری بہنوں کے درمیان مانع نہ ہو جائے۔ پھر فرمایا: ہاں پھر ٹھیک ہے۔ عورت سے اس کے دین مال اور حسن کی بنیاد پر

وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

نکاح کیا جاتا ہے۔ پس تیرے لئے دین دار لازم ہے تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

باب-۱۹۹

باب استحباب نکاح البکر

کنواری سے نکاح پسندیدہ ہے

۱۳۶۹...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى وَلِعَابِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَإِنَّمَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ۔

۱۳۶۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت سے شادی کرلی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو نے شادی کرلی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: کنواری سے یا شادی شدہ (بیوہ) سے؟ میں نے عرض کیا: شادی شدہ (بیوہ) سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کنواری عورتوں کی حالت اور دل لگی سے کیوں غافل رہے؟ شعبہ نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے کسی (کنواری) لڑکی سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔

۱۳۷۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ قَالَ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ أَوْ سَبْعَ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ

۱۳۷۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (میرے والد) عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا اور ۹ یا سات لڑکیاں چھوڑ گئے (یہ شک بعد کے راوی کا ہے) میں نے ایک شادی شدہ سے نکاح کرلیا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جابر! تم نے شادی کرلی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا باکرہ سے یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا نہیں ثیبہ سے۔ یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ کسی دوشیزہ (کنواری) سے کیوں نہ کرلی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی یا فرمایا تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی۔

میں نے عرض کیا کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے انتقال کے بعد نو یا سات بیٹیاں چھوڑ گئے ہیں، اور مجھے یہ ناپسند ہوا کہ میں انہی (بہنوں) جیسی لڑکی لے آؤں (ان کے اوپر ماں بنا کے) مجھے یہ بات اچھی لگی کہ ان کے اوپر (ماں بنا کے) کوئی ایسی عورت لاؤں جو ان کی نگہداشت اور اصلاح کر سکے۔ (انہیں سلیقہ و تہذیب سے رکھ سکے) آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے"۔ یا فرمایا: تیرے لئے بھلائی

ہو۔ اور ابی الربیع کی روایت میں تلاعبھاوتلا عبك و تضا حکھا وتضاحك کے الفاظ ہیں۔

۱۳۷۱...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ قَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۱۳۷۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا تو نے نکاح کر لیا ہے؟ (بقیہ حدیث حسب سابق ہے) لیکن اس روایت میں امرأة تقوم علیهن وتمشطھن تک ہے اور فرمایا: تو نے اچھا کیا۔ اس کے بعد (آگے حدیث) مذکور نہیں۔

۱۳۷۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَقَالَ إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ

۱۳۷۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جہاد کے دوران رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، جب ہم واپس لوٹنے لگے تو میں نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا، جو بڑا سست تھا، ایک سوار پیچھے سے میرے پاس آیا اور اپنے نیزہ سے میرے اونٹ کو ایک کو نچادیا، چنانچہ میرا اونٹ اتنا تیز چلنے لگا کہ تم نے کسی اونٹ کو نہ دیکھا ہو گا (اتنا تیز چلتے ہوئے) میں نے مڑ کر دیکھا تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تمہیں کس چیز کی جلدی ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا باکرہ سے شادی کی ہے یا شادی شدہ سے؟ میں نے کہا: شادی شدہ (مطلقہ یا بیوہ) سے۔ فرمایا: کسی نوخیز دوشیزہ سے کیوں نہیں کی تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی۔

پھر جب ہم مدینہ پہنچے اور گھروں میں داخل ہونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ (اتنی دیر کہ) ہم رات کو عشاء کے وقت داخل ہو تاکہ پراگندہ بال والیاں کنگھی چوٹی کرلیں اور شوہر سے دور رہنے والیاں استرہ لے لیں (اور جسم کے غیر ضروری بال صاف کرلیں) اور فرمایا کہ جب تم گھر میں جاؤ تو پھر جماع ہی جماع ہے۔ [1]

۱۳۷۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۳۷۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جہاد میں (جو غالباً غزوۂ تبوک تھا) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا،

---

[1] مقصد اس سے یہ ہے کہ تم کئی روز سے اپنی بیوی سے جدا ہو اور ایک دم اچانک گھر میں نہ جاؤ کہ وہ اپنے کام کاج میں مشغول ہو گی۔ اور اس کا ظاہر حلیہ خراب ہو گا جس سے ممکن ہے تمہارے دل میں تکدر پیدا ہو جائے۔ اس لئے تھوڑا ٹھہر جاؤ۔ رات تک تاکہ وہ بھی کام کاج سے فارغ ہو کر اپنا بناؤ سنگھار، کنگھی چوٹی کرلیں، جسم کے غیر ضروری بالوں کو صاف کرلیں، اور پھر ان کا حق یہ ہے کہ جا کر ان کے ساتھ جماع کرو۔

عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ

قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ

قَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا فَدُعِيتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ

فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

میرا اونٹ نہایت سست ہو گیا تھا، رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور فرمایا: اے جابر، میں نے کہا جی! فرمایا کیا حال ہے؟ میں نے کہا میرے اونٹ نے مجھے بہت تاخیر سے دوچار کر دیا ہے اور یہ ٹھس ہو گیا ہے اور میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ آپ ﷺ اپنی سواری سے اترے، اپنی لکڑی سے جو مڑی ہوئی تھی میرے اونٹ کو ایک ٹھوکا مارا اور فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو گیا، پھر میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں اپنے اونٹ کو روکتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے تو آگے نہ بڑھے (اتنا تیز دوڑنے لگا) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا باکرہ سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے کہا ثیبہ (شادی شدہ مطلقہ یا بیوہ) سے۔ فرمایا کسی نوعمر لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی؟ میں نے عرض کیا۔ میری بہنیں ہیں لہٰذا میں نے یہ چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں (میری بہنوں کو) جمع بھی کر کے رکھے، اور ان کی کنگھی چوٹی بھی کرتی رہے (اور یہ کام ایک نوعمر لڑکی نہیں کر سکتی بلکہ تجربہ کار عورت ہی کر سکتی ہے) ان کی نگہداشت کرتی رہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب تم گھر جانے والے ہو، جب گھر جاؤ تو پھر جماع ہی جماع ہے۔ (یعنی اپنی بیوی کا حق ادا کرنا کہ تم سے اتنے دن سے دور رہے)۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اپنا اونٹ بیچ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وہ اونٹ مجھ سے ایک اوقیہ (ایک پیمانہ تھا) چاندی کے عوض خرید لیا۔

رسول اللہ ﷺ تو (اسی روز) مدینہ آگئے اور میں اگلی صبح پہنچا تو میں (سیدھا) مسجد گیا، دیکھا تو آپ ﷺ کو مسجد کے دروازہ پر پایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اب آرہے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا: تو اپنا اونٹ چھوڑ دو، مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھ لو۔ میں اندر داخل ہوا، نماز پڑھی، پھر واپس لوٹا تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ میرے واسطے ایک اوقیہ چاندی وزن کر دیں۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وزن کیا اور ترازو کو جھکتا ہوا کر دیا (یعنی وزن سے ذرا زیادہ ہی تولی)۔

پھر میں واپس چلا، جب میں مڑا تو آپ ﷺ نے (بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے) فرمایا جابر کو بلاؤ۔ مجھے بلایا گیا، میں نے دل میں یہ سوچا کہ شاید اب آپ اونٹ واپس کر دیں گے اور مجھے اس سے زیادہ ناپسند اور مبغوض بات کچھ نہ تھی (کہ آپ ﷺ میرے اونٹ کو واپس کر دیں خراب سمجھ کر) لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی تمہاری رہی (یعنی اونٹ میرا ہو گیا تھا اب تمہیں ہدیہ دے رہا ہوں)۔

۱۳۷۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ نَخَسَهُ أُرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتَّى إِنِّي لَأَكُفُّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللهِ

قَالَ وَقَالَ لِي أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ثَيِّبًا أَمْ بِكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا

قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ

۱۳۷۴...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، میں ایک اپنے اونٹ پر سوار تھا جو لوگوں میں سب سے پیچھے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے مارا یا ٹھوکا دیا کسی چیز سے جو آپ ﷺ کے پاس تھی۔ اس کے بعد تو وہ سب سے آگے بڑھ گیا اور گویا مجھ سے لڑتا تھا حتیٰ کہ میں اسے روکتا تھا۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا اسے میرے ہاتھ اتنے اتنے میں فروخت کرتے ہو؟ اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ میں نے عرض کیا یہ آپ ہی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس (اونٹ) کو میرے ہاتھ اتنے اتنے (دام) میں فروخت کرتے ہو؟ اللہ تمہاری بخشش کرے۔ میں نے عرض کیا: یہ (اونٹ) آپ ﷺ ہی کا ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: کیا تم نے شادی کر لی؟ اپنے باپ کے انتقال کے بعد۔ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا شادی شدہ سے یا کنواری سے؟ میں نے عرض کیا شادی شدہ سے۔ فرمایا کہ کسی کنواری سے کیوں نہ کی کہ وہ تمہیں ہنساتی اور تم اسے ہنساتے، وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے؟

ابو نضرہ (راوی) کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں مسلمان عام طور سے یہ جملہ کہا کرتے تھے کہ: فلاں فلاں کام کر لو، اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔

باب-۲۰۰ باب الوصية بالنساء

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

۱۳۷۵...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ

۱۳۷۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، وہ تم سے کبھی ٹھیک راہ سے نہیں چلے گی، اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو اس کی کجی سمیت اس سے فائدہ اٹھاؤ، اگر تم اسے سیدھا کرنے چلو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اس کا

ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا.

توڑنا طلاق ہے"۔

۱۳۷۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

۱۳۷۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے جب بھی کوئی معاملہ در پیش ہو تو اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے، اور عورتوں کے ساتھ خیر کا سلوک کرو، اس لئے کہ عورت تو پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اونچی پسلی ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے چل پڑے تو اسے توڑ بیٹھو گے اور اگر یونہی چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی، لہٰذا عورتوں سے حسن سلوک کیا کرو"۔

۱۳۷۷...... وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ غَيْرَهُ

۱۳۷۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی صاحبِ ایمان مرد کسی صاحب ایمان خاتون سے بغض و دشمنی نہ رکھے، کیونکہ اگر اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہو گی"۔ یا کچھ اور فرمایا۔

۱۳۷۸...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۳۷۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

۱۳۷۹...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ

۱۳۷۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر حوّاء علیہ السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی کبھی بھی خیانت نہ کرتی"۔ ❶

۱۳۸۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۳۸۰...... حضرت ہمامؒ بن منبہ اپنے صحیفہ میں سے روایت کرتے

❶ یہاں خیانت سے ارتکاب فواحش مراد نہیں بلکہ شوہر کو اپنی اداؤں سے ممنوعہ باتوں پر اکسانا ہے، جیسے حضرت حوّاءؑ نے حضرت آدمؑ کو شجر ممنوعہ کے کھانے پر اکسایا تھا شیطان کے ورغلانے سے۔ اور اس جملہ میں ایک گونہ تسلی ہے بنات آدم کیلئے کہ جب ان کی ماں حواءؑ نے غلطی کی اور شوہر کی بات نہ مانی تو یہ بنات آدم کیسے غلطیوں اور شوہر کی نافرمانی سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ واللہ اعلم (فتح الباری ۲۶۱/۶)

الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ

ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ (صحیفہ) ان احادیث کا ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کی تھیں، پھر ہمام نے ان میں سے چند احادیث ذکر کیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر بنو اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا کبھی خراب نہ ہوا کرتا اور گوشت کبھی سڑا نہ کرتا، اور اگر حوّا نہ ہوتیں تو عورت کبھی شوہر کی نافرمانی نہ کرتی"۔

۱۳۸۱ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

۱۳۸۱ ...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دنیا ایک فائدہ حاصل کرنے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے"۔

۱۳۸۲ ...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِذَا ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ

۱۳۸۲ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عورت ایک پسلی کی مانند ہے، جب تم اسے سیدھا کرنے چلو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے اور اگر یونہی چھوڑ دو گے تو اس کی کجی اور ٹیڑھ سمیت اس سے فائدہ اٹھاؤ گے"۔ ❶

❶ احادیثِ مذکورہ بالا میں نبی اکرم ﷺ نے عورت سے حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی ہے اور فرمایا کہ: "وہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے" اور اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت حوّا علیہا السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا، جیسا کہ متعدد آثار میں منقول ہے۔ اور فرمایا کہ اس کی خلقت میں کجی ہے جیسا کہ پسلی میں سب سے اونچا حصہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ عورت میں بھی کجی اس کے اوپری اور اعلیٰ حصہ میں ہوتی ہے یعنی "زبان" میں۔ اگر وہ زبان کو درست کر لے تو اس کی کجی جاتی رہے (کمافی تکملہ)

لہٰذا عورتوں سے ایسا برتاؤ کرنا چاہئے کہ ان آبگینوں کو ٹھیس نہ پہنچے، کیونکہ جس طرح پسلی کو اگر زبردستی سیدھا کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ ٹوٹ جائے گی اسی طرح اگر عورت کو زبردستی سیدھا کرنے کی کوشش کی جائے گی تو وہ بھی ٹوٹ جائے گی اور فرمایا کہ اس کا ٹوٹنا "طلاق" ہے لہٰذا اس پر زبردستی نہیں کرنا چاہئے البتہ نرمی، رفق ور ہمدردی کے ساتھ اس کی اصلاح کرنا چاہئے، جب کہ اسے ویسا ہی بغیر اصلاح کے بھی نہیں چھوڑا جاسکتا ورنہ وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی، کیونکہ بیوی کی اصلاح قرآن کریم کی رو سے ضروری ہے۔ قُوْا أنفسكم و أهليكم ناراً کے عموم میں بیوی بھی داخل ہے۔

اور اسی حسن سلوک کے ضمن میں ایک بات یہ ارشاد فرمائی کہ: بیوی سے بغض اور نفرت نہ رکھے کہ اگر اس کی کوئی عادت ناگوار ہوگی تو یقیناً کوئی دوسری عادت گوارا اور اچھی بھی لگتی ہوگی لہٰذا صرف کسی ایک بات کو بنیاد بنا کر بیوی سے نفرت کرنا دانشمندی نہیں بلکہ اس کی اچھائیوں، خوبیوں اور بہترین عادتوں کا استحضار کرنا چاہئے۔

اسی طرح فرمایا کہ: "نیک عورت دنیا کا بہترین سامان ہے"۔ اس حدیث کے ذیل میں علامہ تقی عثمانی مدظلہم .... (جاری ہے)

۱۳۸۳.....وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً

۱۳۸۳.....اس سند سے بھی سابقہ حدیث (عورت ایک پسلی کی مانند ہے جب تم اس کو سیدھا کرنے چلو گے تو اس کو توڑ بیٹھو گے.....الخ) منقول ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نے بیوی میں مطلوبہ صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: احادیثِ نبویہ کو سامنے رکھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زوجہ میں دس صفات مطلوب ہیں ۱۔ پہلی یہ کہ صالحہ اور دیندار ہو جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے ۲۔ دوسری یہ کہ حسب و نسب میں ممتاز ہو جیسا کہ حدیث میں آپؐ نے قریش کی عورتوں کو بہترین قرار دیا ۳۔ تیسری یہ کہ باکرہ ہو جیسا کہ احادیث جابرؓ میں گذرا ۴۔ چوتھی یہ کہ زیادہ بچے جننے والی اور محبت کرنے والی ہو کہ فرمایا: زیادہ بچے پیدا کرنے والی اور محبت کرنے والی سے نکاح کرو ۵۔ پانچویں یہ کہ گھرداری کا سلیقہ رکھتی ہو، سگھڑ ہو، جیسا کہ ابنِ عمرؓ کی حدیث میں آتا ہے کہ: عورت شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار اور نگران ہوتی ہے ۶۔ چھٹی یہ کہ شوہر کی فرماں بردار ہو جیسا کہ نسائی میں ابوہریرہؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۷۔ ساتویں یہ کہ پاک دامن ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”زانیہ صرف زانی کے لئے ہے“ ۸۔ آٹھویں یہ کہ خوبصورت اور حسن و جمال والی ہو۔ جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا کہ: انصار کی عورتوں کی آنکھ میں عیب ہوتا ہے اور کتاب الرضاع میں یہ گذر چکا ہے کہ آپؐ کے سامنے حضرت حمزہؓ کی بیٹی کا تذکرہ کیا گیا کہ اس سے نکاح کرلیں اس لئے کہ وہ قریش کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی ۹۔ نویں یہ کہ شدید غیرت والی نہ ہو۔ جیسا کہ فرمایا کہ: انصاری عورتوں میں غیرت بہت سخت ہوتی ہے ۱۰۔ دسویں یہ کہ اس سے نکاح کرنا آسان ہو اور اس سے نکاح میں زیادہ مشقت برداشت نہ کرنی پڑے جیسا کہ مسندِ احمد میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے پتہ چلتا ہے۔ واللہ اعلم

كتاب الطلاق

كتاب الطلاق

طلاق کے مسائل

باب-۲۰۱ باب تحريم طلاق الحائض بغير رضاها وأنه لو خالف وقع الطلاق ويؤمر برجعتها

حیض کے ایام میں طلاق کی حرمت کا بیان

١٣٨٤ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

۱۳۸۴ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ کو ایام حیض میں طلاق دے دی۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے حکم دو کہ رجوع کرلے اس کے بعد اسی طرح اسے رہنے دے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے۔ بعد ازاں چاہے تو اپنے پاس روک رکھے اور چاہے تو طلاق دے اسے ہاتھ لگانے سے قبل۔ اور یہی ترتیب ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

١٣٨٥ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

۱۳۸۵ ...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ انہیں پاکی کے ایام تک روکے رکھو حتیٰ کہ دوسرا حیض آجائے انہی (عبد اللہ) کے پاس، پھر بھی انہیں مہلت دی جائے یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض سے بھی پاک ہو جائے۔ اب اگر ارادہ ہو تو طلاق دے دیں طہر (پاکی) کے ایام میں جماع کرنے سے پہلے۔ اور یہی وہ ترتیب ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ عورتوں کو اس کے مطابق طلاق دی جائے۔

وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ

ابن رمح کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے کہ: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ طلاق دی ہے تو (رجوع کی گنجائش ہے) اس

مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنِي بِهَذَا وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ - قَالَ مُسْلِم جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً

لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی کا حکم فرمایا، البتہ اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ تم پر حرام ہو گئی (اور اب اس سے نکاح بھی حلال نہیں) یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے شوہر سے نکاح کرلے اور اس معاملہ میں تم نے اللہ کی نافرمانی بھی کی کہ اللہ نے جو تمہیں حکم دیا اپنی بیوی کے طلاق کے معاملہ میں (تم نے اس کے خلاف کیا)۔ امام مسلم رحمۃ اللہ نے فرمایا: (راوی) لیثؒ اپنے اس قول تطلیقۃ واحدۃ (ایک طلاق) میں زیادہ مضبوط ہے۔

١٣٨٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاحِدَةٌ اعْتَدَّ بِهَا

١٣٨٦...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو، رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حیض کے ایام میں طلاق دے دی۔ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے (ابن عمر کو) حکم دو کہ اپنی بیوی سے رجوع کرلے، اور یونہی رہنے دے یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو جائے پھر اسے دوبارہ حیض آجائے، جب اس (دوسرے) حیض سے بھی پاک ہو جائے تو جماع سے قبل اسے طلاق دے دے یا (چاہے تو) روک رکھے۔ یہی وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

١٣٨٧...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيَرْجِعْهَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا

١٣٨٧...... حضرت عبد اللہؓ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث کا مضمون ہی منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں (راوی) عبید اللہ کا قول (جو اوپر والی روایت میں تھا) مذکور نہیں

١٣٨٨...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ

١٣٨٨...... حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ کو حیض کے دوران طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ رجوع کرلے پھر اسے (یونہی) اگلا حیض آنے تک کی مہلت دے، پھر اسے حیض سے پاک ہونے تک کی مہلت دے (اور جب وہ پاک ہو جائے) تو اسے ہاتھ لگانے سے قبل ہی طلاق دے دے۔ یہی وہ ترتیب ہے جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔

حَائِضٌ يَقُولُ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ

چنانچہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جاتا کہ اس نے اپنی بیوی کو حیض کے دوران طلاق دی ہے تو فرمایا کرتے تھے: اگر تم نے اسے ایک یا دو طلاقیں دی ہیں (تو رجوع کا اختیار ہے) اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تھا کہ اپنی زوجہ سے رجوع کر لیں پھر انہیں دوسرے حیض تک کی مہلت دیں، پھر اس سے پاکی تک کی مہلت دیں پھر (طُہر کے ایام میں) ہاتھ لگانے (جماع) سے قبل ہی طلاق دے دیں۔

البتہ اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو یقیناً تم نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی ہے اس بارے میں کہ اس نے تمہیں اپنی بیویوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے (تم نے اس کی خلاف ورزی کی ہے) اور وہ عورت بھی تم سے علیحدہ ہو گئی بائنہ ہو گئی (بغیر حلالہ شرعی کے نکاح نہ ہو سکے گا)۔

۱۳۸۹...... حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى مُسْتَقْبَلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللهُ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۱۳۸۹...... اس سند سے بھی مضمونِ بالا والی حدیث (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کو غصہ آگیا (ناراضگی کا اظہار فرمایا) پھر فرمایا کہ اس کو رجوع کا حکم دو یہاں تک کہ آنے والا حیض آئے سوائے اس حیض کے جس میں اس کو طلاق دی ہے پس اگر مناسب سمجھیں کہ اس کو طلاق دینی چاہیئے کہ اس کو چھونے سے پہلے حیض سے پاکی کی حالت میں طلاق دے۔ پس یہ طلاق عورت کے لیے ہو گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو طلاق دیدی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم پر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رجوع کر لیا تھا۔)

۱۳۹۰...... وحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسَبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا

۱۳۹۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر میں نے اس سے رجوع کر لیا۔ اور اس بیوی کے لیے اس طلاق کا حساب لگایا جائے گا جس کو میں نے طلاق دی تھی

۱۳۹۱...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ

۱۳۹۱...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا

نے اپنی اہلیہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے حکم دو کہ رجوع کرلے، پھر (اگر طلاق دینا ہی چاہے تو) طُہر (پاکی) کی حالت میں دے یا حاملہ ہونے کی حالت میں۔

۱۳۹۲ وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدُ أَوْ يُمْسِكُ

۱۳۹۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرلے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اس کو دوسرا حیض آئے پھر پاک ہو پھر اس کے بعد طلاق دے یا روک لے۔

۱۳۹۳ وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ
عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا غَلَّابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يَرْجِعَهَا
قَالَ قُلْتُ أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

۱۳۹۳..... حضرت ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ میں بیس برس تک اس حال میں رہا کہ مجھ سے ایک غیر متہم شخص یہ روایت کرتا تھا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ کو حالتِ حیض میں تین طلاقیں دیں اور انہیں حکم دیا گیا کہ اس سے رجوع کرلیں۔ میں اس شخص پر تہمت نہیں لگاتا تھا (کہ اس نے غلط بیانی کی ہے یا جھوٹ بولا ہے) لیکن میں اس حدیث سے بخوبی واقف بھی نہیں تھا (کہ آیا یہ جو روایت کررہا ہے یہ مکمل طور پر صحیح بھی ہے یا نہیں) پھر میں ابوغلاب یونس بن جبیر الباہلیؒ سے ملا جو ایک مضبوط اور پختہ آدمی تھے۔
انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کے ایام میں ایک طلاق دی تھی (تین نہیں) انہیں حکم کیا گیا کہ رجوع کرلیں۔ میں نے کہا کہ کیا اس ایک کو بھی حساب میں شمار کیا جائے گا؟ (یعنی تین میں سے ایک کم ہو جائے گی) فرمایا: تو کیوں نہیں۔ کیا اگر وہ عاجز ہو گیا اور احمق ہو گیا (تو اس بناء پر طلاق کو تو غیر مؤثر شمار نہیں کیا جائے گا، یعنی اگر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حماقت سے یا وہ صحیح طریقہ سے طلاق دینے سے عاجز تھا غلط طریقہ سے طلاق دے دی تو

طلاق تو بہر حال مؤثر ہو گی)۔❶

۱۳۹۴ــــوحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ۱۳۹۴ــــاس سند سے بھی سابقہ حدیث الفاظ کے معمولی فرق کے

---

❶ طلاق کے لفظی واصطلاحی معنی:۔ طلاق باب تفعیل اور باب نصر اور کرم سے ہے اس کے معنی چھوڑنے' عقد نکاح ختم کرنے کے ہیں۔ امام راغب اصفہانیؒ نے فرمایا کہ :طلاق کے اصل معنی ہیں عہد سے نکل جانا پھر جانا"۔

اصطلاح شرع میں طلاق کہتے ہیں"۔ الفاظِ مخصوصہ کے ساتھ قید نکاح سے فی الحال یا فی المآل نکل جانے کو"۔ (البحر الرائق) اللہ تعالیٰ نے زوجین کے مابین جو رشتہ رکھا ہے نکاح کے ذریعہ وہ ایک انتہائی پائیدار' مستحکم اور طرفین کی حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی رشتہ ہے اور یہ رشتہ ازدواج صرف تکمیلِ شہوت کا ایک جائز راستہ نہیں بلکہ ایک پورے خاندان کے نظام کی بنیاد ہے' اور اسی اعتبار سے ایک پورے معاشرہ کی تکمیل کا راستہ ہے۔ لیکن بعض اوقات زوجین میں باہمی ہم آہنگی' رواداری' تحمل و برداشت اور تعاون کا فقدان ہو تا ہے جس کی وجہ سے طرفین کی زندگی جہنم بن کر رہ جاتی ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس نکاح کے عقد و عہد سے نکلنے کا ایک جائز ذریعہ اور راستہ رکھا جو "طلاق" ہے۔

لیکن جہاں شریعتِ اسلامیہ نے طلاق کو جائز قرار دیا وہیں اس کے غلط استعمال کا راستہ بند کرنے کے لئے یہ بھی فرمادیا کہ یہ "ابغض الحلال" ہے۔ اس واسطے کہ بہت سے لوگ صرف تکمیلِ شہوت اور عیاشی کے لئے نکاح کرتے ہیں اور جب اس عورت سے دل بھر جاتا ہے تو اسے طلاق دے دیتے ہیں تو گویا ان کے نزدیک یہ شہوت رانی کا ایک ذریعہ ہے کہ اس ہتھیار کو استعمال کر کے مختلف عورتوں سے استلذاذ کر سکیں۔ ان کا مقصد تحصینِ فرج نہیں ہو تا بلکہ ان کا مطمحِ نظر صرف تلذذ ہو تا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس واسطے فرمایا کہ بغیر کسی جواز اور ایسے سبب کے جو شریعت' معاشرہ اور قانون کی نظر میں واقعتاً واقعی سبب ہو طلاق دینا جائز نہیں کہ یہ ایک زندگی برباد کرنے کے مترادف ہے۔ اور بات بے بات طلاق دینے کو گناہ قرار دیا۔ طبرانی اور بزار کی روایت ہے کہ :ابو موسیٰ نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا: عورتوں کو بغیر کسی (واقعی اور یقینی) شک کے طلاق مت دو' اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مزہ لینے والوں اور مزہ لینے والیوں کو پسند نہیں فرماتے"۔ چنانچہ شوہر کے لئے یہ احکامات ہیں کہ ۱۔ عورت کی خطاء اور افراط تفریط سے چشم پوشی کرے بلکہ اس کی برائیوں سے صرف نظر کر کے اس کی خوبیوں پر نظر کرے' اس کی تکالیف پر صبر کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **فإن كرهتموهن فعسى أن تكرهوا شيئا و يجعل الله فيه خيرا كثيرا** (النساء) کہ اگر تمہیں ان بیویوں کی کچھ باتیں ناگوار ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ اسی میں بہت زیادہ خیر رکھ دے" ۲۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ ہے کہ مرد کے لئے منگنی کے بعد نکاح سے قبل منگیتر کو دیکھنا جائز قرار دیا تاکہ بعد میں صرف صورت پسند نہ آنے کی بناء پر طلاق نہ دے ۳۔ شوہر کے لئے یہ بھی حکم ہے کہ بیوی کی کسی خرابی پر فوری طلاق نہ دے بلکہ اس خرابی کی اصلاح کی کوشش کرے چنانچہ فرمایا:"وہ عورتیں جن کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہے انہیں نصیحت کرو الخ (النساء) ۴۔ پھر اگر اختلافات بڑھ جائیں تو بھی فوراً طلاق دینے سے منع فرمایا اور کہا کہ اب دونوں کے بڑے اور خاندان والے درمیان میں پڑ کر اصلاح کی کوشش کریں ارشاد فرمایا: **فابعثوا حكما من أهله و حكما من أهلها الآية** کہ ایک حکم لڑکے کی طرف اور ایک حکم لڑکی کی طرف سے بھیجا جائے۔ پھر بھی اگر اصلاح نہ ہو تو شریعت نے طلاق کی اجازت ان الفاظ کے ساتھ دی کہ :اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض مباح کام طلاق ہے"۔ (الحدیث)

علاوہ ازیں شریعتِ اسلامیہ نے حالتِ حیض میں طلاق دینے سے منع فرمایا جیسا کہ احادیث بالا میں صاف ظاہر ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ممکن ہے طلاق کا داعیہ وقتی کراہیت یا وقتی ممانعت از جماع سے پیدا ہوا ہو۔ شاہ ولی اللہ دھلویؒ نے اسی وجہ کو اختیار کیا ہے (حجۃ اللہ البالغہ ۲۔ ۱۳۹) پھر شریعت نے حکم یہ دیا ہے کہ تین طلاق ایک ساتھ دینے کے بجائے اولاً صرف ایک طلاق دی جائے تاکہ اسے رجوع کا حق بہر حال حاصل رہے' یعنی جب وہ طلاق کے عواقب و انجام اور اس کی خرابیاں دیکھے تو تیر کمان سے نکل نہ چکا ہو بلکہ اس کے ہاتھ میں رجوع کا اختیار ہو' کیونکہ اگر تین طلاق ایک ساتھ دے دیں تو اب تیر کمان سے نکل چکا اس کے بعد ندامت کسی کام نہ آئے گی۔ بہر کیف شریعتِ اسلامیہ نے طلاق کا سدِ باب کرنے کے لئے متعدد قوانین اور احکامات بیان کئے۔ ان سب کے باوجود اگر کوئی...... (جاری ہے)

عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ

ساتھ منقول ہے۔اس روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا۔

۱۳۹۵...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا

۱۳۹۵...... ان اسناد سے بھی سابقہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ان کو رجوع کرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ اس کو طہر میں طلاق دے جماع کیے بغیر اور عدت کے شروع میں طلاق دیدے۔

۱۳۹۶...... وحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ فَمَهْ أَوَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

۱۳۹۶...... حضرت یونس بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دیتا ہے، انہوں نے کہا کہ کیا تم عبداللہ بن عمر نامی شخص کو جانتے ہو؟ اس نے بھی اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تھی، تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس مسئلہ کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رجوع کرنے کا حکم دو، پھر وہ (رجوع کے بعد) پھر سے عدت شمار کرے۔

حضرت یونس کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو حیض کے دوران طلاق دی ہو تو کیا وہ طلاق بھی شمار ہو گی؟ (تین میں) ابن عمر

(گذشتہ سے پیوستہ)...... شخص طلاق دینا چاہتا ہے تو اس کا سنت طریقہ بتلایا۔

طلاق کا سنت طریقہ...... سنت طریقہ طلاق کا یہ ہے کہ شوہر طہر یعنی پاکی کے ایام میں بیوی کو صرف ایک طلاق دے، دوسرے طُہر میں دوسری طلاق دے، تیسرے طُہر میں تیسری طلاق دے۔

اس کے علاوہ ایک ہی جملہ میں تین طلاق ایک ساتھ دینا بدعت ہے۔ اگرچہ وہ تین طلاقیں بدعت ہونے کے باوجود مؤثر ہو جائے گی اور شوہر کو رجوع کا بھی اختیار نہ ہو گا۔ بغیر حلالہ شرعی کے نکاح زوجِ اول سے نہ ہو سکے گا۔

جہاں تک حالتِ حیض میں طلاق دینے کا معاملہ ہے تو یہ طلاق بھی معتبر ہو گی اگرچہ حیض میں طلاق دینا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ اور حیض میں دی گئی طلاق سے رجوع کرنا واجب ہو گا جیسا کہ احادیثِ بالا میں نبی ﷺ نے ابن عمرؓ کو رجوع کا حکم فرمایا۔ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہی ہے جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک رجوع ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اور اس طلاق سے رجوع کرنے کے بعد اسے حیض کے ختم ہونے پھر طہر کے ایام شروع ہو کر ختم ہونے کا انتظار کرنا ہو گا اس کے بعد دوسرا حیض آئے پھر جو طہر ثانی آئے گا اس میں طلاق دے سکتا ہے۔ اسی طرح جس طُہر میں شوہر نے بیوی سے جماع کیا ہو اس میں طلاق دینا حرام ہے۔ یعنی اگر طلاق دینے کا ارادہ ہو تو جماع نہ کرے۔ بہر کیف! حالتِ حیض میں دی گئی طلاق باوجود اسکے کہ حرام ہے لیکن معتبر ہو گی۔ تمام جمہور سلف و خلف اور ائمہ مجتہدین کا یہی مذہب ہے اور قدماء میں سے صرف ابن حزمؒ نے کہا ہے کہ حالت حیض کی طلاق معتبر نہ ہو گی۔ اور متاخرین میں ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ انہی کی راہ چلتے ہیں۔ لیکن یہ مذہب بالکل باطل اور غلط ہے، جمہور کے دلائل اور واضح وکثیر روایات کے مقابلہ میں بالکل غیر معتبر ہے۔ کما صرح بہ الحافظ ابن حجرؒ فی فتح الباری۔ (ملخصاً از تکملہ فتح الملہم ۱/ ۱۳۶ تا ۱۴۳)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو کیا نہیں، کیا وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق ہے (جو اس طلاق کو جو دورانِ حیض دی گئی ہے شمار نہ کرے گا)۔

۱۳۹۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسَبْتَ

۱۳۹۷...... حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کو اس (واقعہ) کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو رجوع کرنے کا حکم دو پھر جب وہ پاک ہو جائے تو طلاق دیدے۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی تھی؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں!

۱۳۹۸...... و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح قَالَ و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا لِيَرْجِعْهَا وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ

۱۳۹۸...... ان اسناد سے بھی سابقہ حدیثوں کا مضمون منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ راوی فرماتا ہے کہ میں نے ان سے عرض کیا: کیا آپ ﷺ نے وہ طلاق شمار کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔

۱۳۹۹...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ لِأَبِيهِ

۱۳۹۹...... حضرت ابن طاوس نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سنا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو انہوں نے فرمایا: کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہچانتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو فرمایا اس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے اس کو رجوع کا حکم دیا۔ حضرت ابن طاوسؒ کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت اپنے والد سے نہیں سنی۔

۱۴۰۰...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذَلِكَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ

۱۴۰۰...... حضرت عبدالرحمٰن بن ایمن عزہ کے مولی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور حضرت ابو الزبیر سن رہے تھے کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کو حالت حالت حیض میں طلاق دی آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی تھی رسول اللہ

عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حائِضٌ علىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ

ﷺ کے زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی ہے تو ان کو نبی کریم ﷺ نے رجوع کرنے کا حکم فرمایا اور کہا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو چاہے طلاق دیدے چاہے روک لے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اور آیت فرمائی: یاایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن (اے نبی! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کو ان کی عدت کی ابتداء میں طلاق دو)۔

١٤٠١ ...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ

۱۴۰۱...... ان راویوں سے بھی سابقہ روایت کا مضمون مروی ہے۔

١٤٠٢ ...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ

قَالَ مُسْلِم أَخْطَأَ حَيْثُ قَالَ عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عَزَّةَ

۱۴۰۲...... حضرت عبد الرحمن بن ایمن مولی عروہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا جبکہ ابو الزبیر سن رہے تھے (بقیہ روایت حدیث حجاج کی طرح مروی ہے) اور اس روایت میں بعض اضافہ بھی ہے۔ امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ راوی نے مولی عروہ کہنے میں غلطی کی ہے حقیقتاً یہ مولی عزہ ہے

باب-۲۰۲

باب طلاق الثلاث
تین طلاقوں کا بیان

١٤٠٣ ...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ

۱۴۰۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد کے دو سالوں میں ہوتا یہ تھا کہ اگر کوئی تین طلاق یک بارگی دیتا تھا تو ایک ہی شمار ہوتی تھی۔

پھر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک لوگ طلاق کے معاملہ میں بہت جلد بازی کرتے ہیں حالانکہ اس میں انہیں مہلت دی گئی تھی (کہ تین طہر میں تین طلاقیں دیں) لہٰذا اگر ہم یہی حکم جاری کردیں (کہ تین سے تین واقع ہوں گی تو بہتر ہوگا) چنانچہ انہوں

نے یہی حکم جاری کر دیا۔

١٤٠٤ ...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ

۱۴۰۴ ...... حضرت ابن طاؤسؒ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابو الصہباءؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی تین سال میں یہ دستور تھا کہ تین طلاق ایک شمار کی جاتی تھیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں (جانتا ہوں)۔

١٤٠٥ ...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ أَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِمْ

۱۴۰۵ ...... حضرت ابو الصہباءؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اپنی پوشیدہ خبریں لاؤ، کیا رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ کے دوران تین طلاق ایک شمار نہ ہوتی تھی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ پھر جب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو لوگوں نے پے در پے طلاق دینا شروع کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جائز قرار دے دیا (تین طلاقوں کو تین ہی شمار کیا جانے لگا۔ ❶

---

❶ احادیث بالا سے دو مسئلے متعلق ہیں۔ پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ کیا تین طلاقیں بیک وقت دینا جائز ہے؟ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک تین طلاقیں ایک ساتھ دینا بدعت اور حرام ہے۔ امام احمدؒ کی بھی ایک روایت یہی ہے۔ جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک حرام نہیں ہے اگرچہ ایسا نہ کرنا مستحب ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کی دلیل وہ حدیث ہے جسے نسائی نے روایت کیا ہے کہ "نبی ﷺ کو بتلایا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں۔ آپؐ شدید غصہ میں اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں تمہارے درمیان موجود ہوں اس کے باوجود کوئی اللہ کی کتاب کو کھیل بناتا ہے (آپؐ کے غصہ کو دیکھ کر) ایک شخص کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟"۔ بہر کیف حنفیہؒ کے نزدیک اکٹھی تین طلاق دینا بدعت اور حرام ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اکٹھی تین طلاق دینے سے وہ ایک شمار کی جائے گی یا تین؟ تین طلاقیں اکٹھی دینے سے تین ہی طلاقیں واقع ہوں گی۔ اگر کسی نے ایک مجلس میں ایک جملہ میں بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو جمہور علماء اور ائمہ اربعہؒ کے نزدیک تین طلاقیں ہی واقع ہوں گی اور عورت مغلظہ ہو جائے گی اور بغیر نکاح ثانی کے زوج اوّل کے لئے حلال نہ ہوگی۔ اس مسئلہ میں تمام ائمہ علماء و فقہاء اور پوری امت کا اجماع ہے کسی نے بھی اس میں اختلاف نہیں کیا سوائے دو طبقات کے۔ ایک تو روافض اور شیعوں کا طبقہ ہے جس کے نزدیک اکٹھی تین طلاق دینے کی صورت میں کوئی طلاق بھی واقع نہ ہوگی۔ اور اہلِ تشیع کی کسی بات پر بحث کرنا ہی فضول ہے۔ جب کہ دوسرا طبقہ دورِ حاضر کے غیر مقلدین اور لا مذہبوں کا ہے اور در حقیقت یہ مذہب منسوب ہے علامہ ابن تیمیہ اور علامہ ابن قیم رحمہما اللہ کی طرف۔ اور وہ یہ ہے کہ تین طلاق کی صورت میں تین واقع نہ ہوں گی بلکہ صرف ایک رجعی طلاق واقع ہوگی۔

باب-۲۰۳ باب وجوب الكفارة على من حرم امرأته ولم ينو الطلاق

جس نے طلاق کی نیت کئے بغیر بیوی کو حرام کر دیا اس پر کفّارہ واجب ہے

١٤٠٦...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي الدَّسْتَوَائِيَّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

۱۴۰۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو قسم کے ساتھ کہے کہ تو (مجھ پر) حرام ہے تو اس پر کفارہ لازم ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہارے واسطے رسول اللہ ﷺ کے (طرز عمل) میں بہترین نمونہ ہے۔

١٤٠٧...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

۱۴۰۷...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ جس نے اپنی بیوی کو یہ کہہ دیا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ ایک قسم ہے جس کا کفّارہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اور فرماتے تھے کہ: تمہارے واسطے رسول اللہ کے (طرزِ عمل) میں اسوۂ حسنہ ہے۔

١٤٠٨...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا

۱۴۰۸...... حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا بتلاتی تھیں کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ ام المؤمنین حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں (عموماً) ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد نوش فرماتے تھے۔

قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ

"لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ" إِلَى قَوْلِهِ "إِنْ تَتُوبَا" لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ "وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا" لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

فرماتی ہیں کہ میں نے اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (زوجۂ رسول) نے ایک ہو کر طے کیا کہ نبی ﷺ ہم میں سے جس کے پاس بھی تشریف لائیں گے تو وہ آپ ﷺ سے کہے گی کہ: میں آپ ﷺ کے منہ میں سے "مغافیر" کی بُو محسوس کر رہی ہوں"۔ شاید آپ ﷺ نے مغافیر کھائی ہے۔

(وجہ اس کی یہ تھی کہ ان حضراتِ امہات المؤمنین کو ایک طرح سے رقابت کا احساس ہوا کہ آپ ﷺ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں جاتے ہیں اور شہد تناول فرماتے ہیں، تو انہوں نے یہ طے کیا کہ آپ سے یہ کہیں گی کہ مغافیر کی بو آرہی ہے۔ مغافیر ایک گھاس کا نام ہے جسے اونٹ کھاتے تھے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ اس کی بُو نہایت ناگوار ہوتی تھی، تو

آپ ﷺ کو بدبو سے نفرت تھی اس لئے کہا کہ مغافیر کی بو آتی ہے) چنانچہ آپ ﷺ دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائے تو اس نے یہی کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کے پاس۔ اور فرمایا میں ہرگز دوبارہ نہیں پیوں گا۔ تو اس پر آیت (تحریم) نازل ہوئی کہ: "آپ (ﷺ) کیوں حرام کرتے ہیں وہ جسے اللہ نے آپ کے لئے حلال کردیا ہے" اِنْ تَتُوْبَا تک۔ یعنی اگر عائشہ و حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں توبہ کرلیں۔ اور آیت میں جو فرمایا: جب نبی ﷺ نے چپکے سے اپنی بعض ازواج سے ایک بات کہی" اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تو شہد پیا ہے"۔ ❶

١٤٠٩...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ

۱۴۰۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو شیرینی اور شہد پسند تھا چنانچہ آپ ﷺ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد اپنی ازواج کے گھروں میں چکر لگاتے اور ان میں سے ہر ایک سے قریب

❶ سب سے پہلے تو یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ باب کا عنوان یہ ہے کہ: اگر کسی نے طلاق کی نیت کئے بغیر بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا ہو تو اس پر کفارہ کی ادائیگی ضروری ہے"۔ چنانچہ اس ذیل میں پہلی حدیث ابن عباسؓ ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ: بیوی کو یہ کہنا کہ تو مجھ پر حرام ہے"۔ یہ قسم ہے اور اس کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اور دوسری حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے۔ اور اس حدیث میں بیان کردہ واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ چنانچہ سورۃ التحریم ۲۸/ کا پہلا رکوع اسی واقعہ کے ذکر میں ہے۔
جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے تو فقہی اعتبار سے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ: انتِ علیّ حرام (تو مجھ پر حرام ہے) تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس سے اس کی نیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر اس نے ایلاء کی نیت کی تھی تو ایلاء ہوگا اگر ظہار کی نیت کی تھی تو ظہار ہوگا اور اگر ایک طلاقِ بائن کی نیت کی تھی تو وہ واقع ہو جائے گی، اگر تین طلاق کی نیت کی تھی تو وہ وقوع پذیر ہو جائے گی، اور اگر کچھ بھی نیت نہیں تھی تو متأخرین حنفیہؒ نے فتویٰ دیا ہے کہ ایک طلاقِ بائن ہو جائے گی۔ پھر ایلاء اور ظہار دونوں فقہی اصطلاحات ہیں جن کی تفصیل تو اپنے مقام پر آئے گی، لیکن مختصراً یہاں بھی ذکر کی جاتی ہے۔ ایلاء کے معنی ہیں قسم کھانا۔ اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے گا تو اس کی چار صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ چار ماہ مدت متعین کردے، دوسری یہ کہ چار ماہ سے کم مدت کے لئے قسم کھائے۔ تیسری یہ کہ چار ماہ سے زائد مدت کا تعین کرے۔ چوتھی یہ کہ کوئی مدت متعین نہ کرے۔ اب پہلی، اور تیسری، چوتھی صورتیں تو وہ ہیں جنہیں شرعی اصطلاح میں "ایلاء" کہا جاتا ہے۔ اور اس کا حکم یہ ہے کہ اگر چند ماہ یعنی چار ماہ کے اندر اندر اپنی قسم توڑ ڈالی اور بیوی کے پاس چلا گیا تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ اور اگر اسی حالت میں چار ماہ گذر گئے اور قسم نہ توڑی تو عورت کو ایک طلاق بائنہ ہو گئی یعنی اب نکاحِ ثانی کے لئے رجوع نہیں ہو سکتا، البتہ اگر دونوں باہمی رضامندی سے نکاح کرلیں تو درست ہے حلالہ کی ضرورت نہیں۔
جب کہ دوسری صورت (کہ چار ماہ سے کم مدت کے لئے قسم کھائے) یہ شرعی ایلاء نہیں۔ اگر قسم توڑ دی تو کفارہ لازم ہوگا اور قسم پوری کردی تب بھی نکاح باقی رہے گا۔
اور ظہار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو یہ کہہ دے کہ "تو میرے لئے میری ماں (یا بہن وغیرہ) کی پشت کی طرح ہے"۔ ایسا کہنا گناہ کبیرہ ہے اور بغیر کفارہ ادا کئے بیوی سے صحبت جائز نہ ہوگی، اگرچہ نکاح باقی رہے گا۔ واللہ اعلم (ملخصاً از تکملہ فتح الملہم و بیان القرآن)

وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذَلِكِ لَهُ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ

قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا سَوَاءً

ہوتے۔ ایک روز حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس دوسروں دنوں کی بہ نسبت زیادہ دیر تک رُکے رہے۔ میں نے اس بارے میں دریافت کیا تو مجھ سے کہا گیا کہ: حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ان کی قوم کی طرف سے ایک کپی شہد کا ہدیہ آیا تھا۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں سے شہد پلایا ہے۔

میں نے کہا (دل میں) اللہ کی قسم! میں اس بارے میں ضرور کوئی حیلہ جوئی کروں گی۔ چنانچہ میں نے سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کا ذکر کر کے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس تشریف لائیں تو آپ سے ضرور قریب ہوں گے۔ تو اس وقت کہنا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے؟ تو وہ کہیں گے نہیں تو آپ کہیئے گا کہ پھر یہ بُو کیسی ہے؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات ناگوار گذرتی تھی کہ آپ میں کسی قسم کی (ناگوار) بُو پائی جائے تو آپ ﷺ فوراً کہیں گے کہ مجھے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شہد کا گھونٹ پلایا ہے۔ تب آپ ان سے کہیئے گا کہ شاید شہد کی مکھی نے عُرفط کے درخت سے یہ رس چوسا ہے۔ اور (اگر میرے پاس تشریف لائے تو) میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ! (اگر تمہارے پاس آئیں) تو تم بھی یہی کہنا۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ (اے عائشہ) قریب تھا کہ میں آپ سے پکار کر وہی بات کہہ دوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی اور ابھی آپ ﷺ دروازہ پر ہی تھے (یعنی اتنی جلدی تھی کہنے کی) اور اس کی وجہ تمہارا ڈر تھا۔ خیر جب رسول اللہ ﷺ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قریب ہوئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے؟ فرمایا کہ نہیں! انہوں نے کہا کہ پھر یہ بُو کیسی ہے؟ فرمایا مجھے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شہد کا ایک گھونٹ پلا دیا تھا۔ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شاید شہد کی مکھی نے عرفط کے درخت سے رس چوسا ہے۔

پھر جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ویسی ہی بات کہی۔ پھر آپ ﷺ، صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی ویسی ہی بات کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ (پھر کبھی)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ: یارسول اللہ! کیا آپ کو شہد نہ پلاؤں؟ فرمایا: مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی تھیں کہ سبحان اللہ! اللہ کی قسم! ہم نے آپ ﷺ کے لئے شہد حرام کردیا۔ (یعنی آپ ﷺ کو شہد سے روک دیا) تو میں (عائشہ) نے ان (سودہ) سے کہا کہ خاموش ہو جائیں۔

١٤١٠...... و حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۴۱۰...... ان اسناد سے بھی سابقہ روایت ہی کا مضمون نقل کیا گیا ہے۔

باب-۲۰۴ باب بيان أن تخيير امرأته لا يكون طلاقًا إلا بالنية

بغیر نیت کے تخییر سے طلاق واقع نہیں ہوتی

١٤١١...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح قَالَ و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا" قَالَتْ فَقُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ

۱۴۱۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ اپنی ازواج کو اختیار دے دیں (کہ چاہیں تو دنیا اور اس کا مال و متاع اختیار کرلیں اور چاہیں تو رسول اللہ ﷺ کو اختیار کئے رہیں) تو آپ ﷺ نے مجھ سے پہلے ہی فرمادیا کہ: میں تم سے ایک معاملہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور تم اس میں جلدی مت کرنا یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ کرلو۔

فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کو یہ علم تھا کہ میرے والدین کبھی مجھے رسول اللہ ﷺ سے علیحدگی کا حکم نہ کریں گے (اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے والدین کے مشورہ کے بغیر کوئی فیصلہ مت کرنا)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے نبی! آپ اپنی ازواج سے فرمادیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی کا عیش اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ، میں تم کو کچھ مال و متاع دنیوی دیدوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کردوں (طلاق دے دوں) اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور عالم آخرت کو، تو تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اجرِ عظیم مہیا کر رکھا ہے"۔

فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں کس معاملہ میں اپنے والدین سے مشورہ کروں، میں نے تو اللہ اور اس کے رسول اور عالم آخرت کو ہی چاہتی ہوں۔ اس کے بعد دوسری ازواج رسول نے بھی میرے

کئے پر عمل کیا۔ ❶

۱۴۱۲......حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ "تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ" فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي

۱۴۱۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ایک زوجہ کی باری میں کسی اور کے پاس جانا چاہتے تو ہم میں سے اس زوجہ سے اجازت لیا کرتے تھے۔ بعد اس کے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ ...الخ "جسے چاہیں تو آپ الگ رکھیں ان (ازواج) میں سے اور جسے چاہیں ٹھکانہ دیئے رکھیں"۔ تو معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے) فرمایا کہ آپ کیا کہتی تھیں جب حضور علیہ السلام آپ ﷺ سے اجازت مانگتے تھے؟ فرمانے لگیں کہ: میں کہتی تھی کہ اگر مجھے اس کا اختیار ہوتا تو میں اپنی ذات پر کسی کو ترجیح نہ دیتی"۔ ❷

۱۴۱۳......و حَدَّثَنَاه الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۱۴۱۳...... اس طریق سے بھی سابقہ روایت ہی کی طرح حدیث منقول ہے۔

۱۴۱۴......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا

۱۴۱۴...... حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ:
رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا لیکن ہم اسے طلاق شمار نہ کرتے تھے۔

۱۴۱۵......وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۴۱۵...... حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ جب میری بیوی نے مجھے اختیار

---

❶ ہجرت کے نویں برس ۹ھ میں جب کہ فتح خیبر بھی ہو چکی تھی، نبی ﷺ کی ازواج مطہراتؓ نے آپؐ سے مالی وسعت اور نفقہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا۔ نبی ﷺ کو اس سے اذیت اور تکلیف پہنچی کہ ازواج نبی ہو کر دنیا کا مطالبہ کریں اور اسی ایذاء کے باعث آپؐ نے قسم کھائی کہ اپنی ازواج کے پاس نہیں جائیں گے۔ اسی موقع پر آیتِ تخییر نازل ہوئی جس میں نبی ﷺ نے ازواج کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اختیار دے دیا کہ خواہ دنیا اور اس کے مال و متاع کو اختیار کرلیں اور نبیؐ سے الگ ہو جائیں اور خواہ نبی کو اختیار کرلیں اور مال و متاع سے علیحدہ ہو جائیں۔ تمام ازواج مطہراتؓ نے آپؐ کی صحبت کو اختیار کیا اور اپنے مطالبہ سے دستبرداری کے ساتھ اللہ سے استغفار بھی کیا۔
اسی واقعہ میں حضرت عائشہؓ کی منقبت بھی نمایاں ہے، سب سے پہلی بات تو یہ کہ حضور علیہ السلام نے تمام ازواج سے قبل آپ کو مطلع کیا، دوسرے یہ کہ آپؐ تخییر دینے کے باوجود جدائی طبعاً پسند نہ فرماتے تھے اسی لئے فرمایا کہ: جب تک والدین سے مشورہ نہ کرلو کوئی فیصلہ مت کرنا" کیونکہ حضرت عائشہؓ کم عمر تھیں ممکن تھا کہ کوئی صحیح فیصلہ نہ کرپاتیں، لیکن حضرت عائشہؓ نے فوراً فرمایا: مجھے والدین سے مشورہ کی کیا ضرورت ہے۔ میرے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔ رضی اللہ عنہا و ارضاھا

❷ مقصد یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ ایک زوجہ کے پاس وقت گذار کر دوسری کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، تو پہلی کی دلجوئی کی خاطر اجازت لے لیا کرتے تھے، تو اس کے بارے میں فرماتی ہیں کہ اگر مجھے اس کا اختیار ہوتا کہ آپؐ میرے رکنے سے رُک جائیں گے تو اپنی ذات پر کسی کو ترجیح نہ دیتی تاکہ آپؐ سے زیادہ سے زیادہ صحبت اور فوائد دینیہ حاصل کریں۔ واللہ اعلم۔

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

کر لیا تو مجھے کوئی خوف نہیں اس بات کا کہ میں اسے ایک بار، یا سو بار یا ہزار بار اختیار دے دوں۔

اور میں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو فرمانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا یہ طلاق ہو گیا؟......

۱۴۱۶......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا

۱۴۱۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اختیار دیا جو کہ طلاق (شمار) نہ ہوئی۔

۱۴۱۷......وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهُ طَلَاقًا۔

۱۴۱۷...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اختیار دیا تو ہم نے آپ ﷺ ہی کو پسند کیا تو یہ طلاق شمار نہ کی گئی۔

۱۴۱۸......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعْدُدْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا

۱۴۱۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو اختیار دیا تو ہم نے آپ ﷺ ہی کو پسند کیا۔ آپ ﷺ نے اس (اختیار) کو کچھ بھی (طلاق) شمار نہ کیا۔

۱۴۱۹...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ

۱۴۱۹...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۴۲۰......وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا بِبَابِهِ لَمْ يُؤْذَنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَأُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَأَقُولَنَّ شَيْئًا

۱۴۲۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور نبی ﷺ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی تو لوگوں کو آپ کے دروازہ پر بٹھایا، ان میں سے کسی کو اجازت نہ ملی تھی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت مل گئی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اجازت مانگی، انہیں بھی اجازت مل گئی، وہ اندر گئے تو دیکھا کہ نبی ﷺ ساکت و غمزدہ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کی ازواج بھی آپ کے ارد گرد بیٹھی ہیں۔

أَضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

وَقَالَ هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا فَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُولُ تَسْأَلْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ

ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ" حَتَّى بَلَغَ "لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا"

قَالَ فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ أَمْرًا أُحِبُّ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَشِيرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْآيَةَ قَالَتْ أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِي قُلْتُ

قَالَ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں یہ کہا کہ میں ضرور کوئی ایسی بات کہوں گا جو نبی ﷺ کو ہنسادے، چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ: یارسول اللہ! کاش آپ ﷺ دیکھتے کہ خارجہ کی بیٹی (میری اہلیہ) نے مجھ سے نفقہ کا مطالبہ کیا تو میں نے اچانک اٹھ کر اس کی گردن دبوچ لی۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا کہ: جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو یہ سب بھی میرے گرد بیٹھی نفقہ مانگ رہی ہیں۔

یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گردن دبوچنے لگے، جب کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گردن دبوچنے کو کھڑے ہوگئے۔ دونوں یہی کہتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کا سوال کرتی ہیں جو آپ ﷺ کے پاس نہیں ہے۔ اور وہ کہتی تھیں کہ اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔

بعد ازاں آپ ﷺ اپنی ازواج سے ایک ماہ یا ۲۹ روز جدا رہے، پھر (سورۃ الاحزاب کی) یہ آیت نازل ہوئی: يا أيها النبي قل لأزواجك سے للمحسنات منكن اجرا عظيما تک۔

(ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے اس باب کی پہلی حدیث کے تحت) چنانچہ آپ ﷺ نے (تخییر کی) ابتدا سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی اور فرمایا: ”اے عائشہ! میں چاہتا ہوں کہ ایک معاملہ تمہارے سامنے پیش کروں اور میری خواہش ہے کہ تم اس میں جلدی مت کرنا یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ کرلو“۔ انہوں نے فرمایا: وہ کیا ہے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے یہی آیت تلاوت فرمادی۔ اس کے جواب میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ (نہیں) بلکہ میں تو اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں اور دار آخرت کو (یعنی اس کے اجر وثواب کو، مجھے دنیا کے ساز وسامان کی کوئی حاجت نہیں) اور میں آپ سے یہ مطالبہ کرتی ہوں کہ اس بارے میں آپ دیگر ازواج کو کچھ نہ بتائیں جو میں نے کہا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جو بھی مجھ سے اس بارے میں پوچھے گی

میں اسے ضرور بتلاؤں گا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سختی کرنے والا اور دوسروں کی غلطیوں کو طلب کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ مجھے تو معلّم اور آسانی کرنے والا بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

١٤٢١......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصى وَيَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَاعِدًا عَلى أُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلى نَقِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللهِ لَئِنْ

١٤٢١...... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے اپنی ازواج سے جدائی اختیار فرمائی تو (اس زمانہ میں) میں ایک روز مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ کنکریاں الٹ پلٹ رہے ہیں (جیسے خوب غور و فکر کے دوران انسان ایسا کرنے لگتا ہے) اور وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ یہ واقعہ نزول حکم حجاب سے قبل کا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں ٹھان لی کہ آپ ﷺ کی حالت ضرور معلوم کروں گا (کہ واقعہ کیا ہوا) چنانچہ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور کہا کہ: اے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی! کیا تمہارا یہ حال ہو گیا کہ تم رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینے لگیں۔ انہوں نے فرمایا کہ: میرا، تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اے ابن خطاب! تم اپنی پوٹلی کی خبر لو (یعنی اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خبر لو) چنانچہ میں حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمر کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ: تمہارا یہ حال ہو گیا کہ تم رسول اللہ ﷺ کو ایذاء پہنچاؤ۔ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ تجھ سے محبت نہیں فرماتے۔ اور اگر میں نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ تو تجھے طلاق دے چکے ہوتے۔

حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ سن کر زار زار رونے لگیں۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ کہاں ہیں؟ وہ کہنے لگیں کہ وہ تو اپنے حجرہ کے خزانہ میں (اندرونی حصہ میں ہیں) چنانچہ میں وہاں داخل ہوا تو دیکھا کہ رباح، رسول اللہ ﷺ کا غلام بالاخانہ کی چوکھٹ پر (دہلیز پر) اپنے دونوں پاؤں ایک کھدی ہوئی لکڑی پر لٹکائے بیٹھا ہے۔ یہی وہ لکڑی تھی جس پر سے رسول اللہ ﷺ چڑھتے اترتے تھے (بالاخانہ میں آنے جانے کے لئے) میں نے آواز لگائی کہ اے رباح! رسول اللہ ﷺ سے میرے لئے اپنی جانب سے اجازت طلب کرو۔ رباح نے ایک نظر کمرہ میں ڈالی، پھر میری طرف دیکھا لیکن کچھ نہیں کہا۔

أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي

فَأَوْمَأَ إِلَيَّ أَنِ ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرَى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ اللهَ بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيرِ

"عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ"

"وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ"۔

وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ وَحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلَّقْتَهُنَّ قَالَ لَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُونَ يَنْكُتُونَ

میں نے پھر کہا: اے رباح! میرے واسطے اپنی جانب سے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لو، رباح نے پھر ایک نگاہ کمرہ میں ڈالی، پھر میری طرف دیکھا مگر کچھ کہا نہیں۔

اب کی بار میں نے اونچی آواز میں پکارا اور کہا: اے رباح! میرے لئے رسول اللہ ﷺ سے اپنے پاس سے اجازت لو۔ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں حفصہ کی وجہ سے آیا ہوں۔ خدا کی قسم! اگر رسول اللہ ﷺ اس کی گردن مارنے کا حکم دیں گے تو میں ضرور اس کی گردن ماردوں گا۔ اور میں نے بلند آواز سے کہا۔ چنانچہ اس نے مجھے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ۔

میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا تو آپ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے اپنی ازار اپنے اوپر ڈال لیا اور ازار کے علاوہ آپ ﷺ کے بدن پر کچھ نہیں تھا۔ جب کہ چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشانات ثبت کردیئے تھے۔ میں نے اپنی نگاہ دوڑائی رسول اللہ ﷺ کے خزانہ میں تو اس میں میں نے چند مٹھی بھر تقریباً ایک صاع کے بقدر جو اور تقریباً اتنے ہی سلم کے پتے پڑے ہوئے پائے، کمرہ کے ایک کونے میں جھرو کے لٹکے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں چھلک اٹھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس وجہ سے روتے ہو؟ اے ابنِ خطاب! میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کیا ہوا کہ میں نہ رؤوں۔ یہ چٹائی کہ آپ کے بازو میں نشانات ڈال دیئے، اور یہ آپ کا خزانہ ہے کہ جو کچھ میں اس میں دیکھ رہا ہوں اس کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتا۔ یہ قیصر و کسریٰ ہیں جو پھلوں اور نہروں میں (گھرے زندگی بسر کررہے ہیں) اور یہ آپ ہیں جو اللہ کے رسول اور اس کے چنیدہ ہیں اور یہ آپ کا خزانہ ہے (تو پھر یہ حالت دیکھ کر میں کیوں نہ رؤوں)۔

فرمایا: اے ابن الخطاب! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کے لئے دنیا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟

فرماتے ہیں کہ جب میں آپ کے پاس داخل ہوا تھا تو آپ کے چہرۂ مبارک پر غصہ کے اثرات تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی ازواج کے معاملہ میں آپ کو کیا گراں گذرا ہے؟ اگر آپ انہیں طلاق

بِالْحَصَى يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ أَفَأَنْزِلُ فَأُخْبِرَهُمْ أَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَلَمْ أَزَلْ أُحَدِّثُهُ حَتَّى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهِ وَحَتَّى كَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا

ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَنَزَلْتُ فَنَزَلْتُ أَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَأَنَّمَا يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا يَمَسُّهُ بِيَدِهِ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُمْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي لَمْ يُطَلِّقْ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

"وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ"

فَكُنْتُ أَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذَلِكَ الْأَمْرَ وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّخْيِيرِ۔

دے دیں تو اللہ اور اس کے فرشتے آپ کے ساتھ ہیں۔ جبرئیل و میکائیل میں اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سارے مسلمان آپ کے ساتھ ہیں۔

اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ میں آپ ﷺ سے کوئی بات کروں اور اپنی گفتگو میں اللہ کی تعریف کروں مگر یہ کہ میں یہ امید رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق فرمائے گا۔ میری بات کی جو میں کہتا ہوں۔

چنانچہ اس وقت بھی یہ آیتِ تخییر نازل ہوگئی۔ عسى ربُّه، إن طلّقكن الآية اور یہ آیت وإن تظاهرا عليه فإنّ الله الخ نازل ہوئی۔

"ممکن ہے کہ اس کا رب اگر وہ (نبی) طلاق دے تم کو کہ تمہارے سے بہتر ازواج بدلہ میں دے دے"۔

"اگر تم دونوں اس پر زبردستی کروگے تو (یاد رکھو) بے شبہ اللہ تعالیٰ اس کا مولیٰ ہے، اور جبرئیل اور نیک مؤمنین اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کے مددگار ہیں"۔

اور حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں نے تمام ازواج نبی ﷺ سے فوقیت حاصل کرنا چاہا تھا۔

(حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ نے انہیں طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو دیکھا تمام مسلمان مسجد میں جمع ہیں اور کنکریوں کو الٹتے پلٹتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ کیا میں نیچے اتر کر انہیں بتلادوں کہ آپ ﷺ نے طلاق نہیں دی ہے؟ فرمایا کہ ہاں! اگر تم چاہو تو ٹھیک ہے۔

پھر میں آپ سے گفتگو کرتا رہا یہاں تک کہ غصہ کے اثرات زائل ہوگئے چہرۂ مبارک سے اور آپ لب کھول کر ہنسے اور آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت مسکراہٹ والے تھے۔

بعد ازاں نبی ﷺ نیچے اترے اور میں بھی اترا تو میں تو کھجور کی ٹہنی پکڑ پکڑ کر اترتا تھا جب کہ نبی ﷺ ایسے اتر رہے تھے، گویا زمین پر چل رہے ہوں، آپ ﷺ نے کسی چیز کو ہاتھ تک نہ لگایا (سہارے کے لئے) پھر میں نے

عرض کیا یارسول اللہ۔ آپ ﷺ تو اپنے حجرہ میں ۲۹ روز تک رہے (جب کہ قسم کھائی تھی ایک ماہ کی) فرمایا کہ: مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ پھر میں مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور اپنی بلند ترین آواز سے پکارا کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی ہے اور یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی۔

وأذاجآء هم أمرٌ من الأمن الخ اور (ان کا حال یہ ہے کہ) جب ان کے پاس امن یا خوف کی خبر آتی ہے تو اسے پھیلا دیتے ہیں، اگر وہ اسے رسول اور اولوالأمر لوگوں صاحبان معاملہ کے پاس لے جائیں تو جان لیں ان لوگوں کو جو نکال لیتے ہیں ان میں سے اس بات کو (اس کی حقیقت کو)۔

(النساء۵/۴)

غرض میں ہی تھا جس نے اس معاملہ کی حقیقت کو نکالا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آیتِ تخییر (سورۃ الأحزاب والی آیت جو ماقبل میں گذر چکی ہے) نازل فرمائی۔

١٤٢٢......حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيى قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَـــا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِـــنْ أَزْوَاجِهِ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيـــدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ قَـــالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِي عَنْهُ فَإِنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ أَخْبَرْتُكَ

قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ

۱۴۲۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سال تک اس انتظار میں رہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آیت کے بارے میں سوال کروں لیکن ان کے ڈر کی وجہ سے ہمت نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ وہ حج کے لئے نکلے تو میں بھی ان کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔

واپسی کے سفر میں ہم کسی راستہ میں تھے کہ وہ پیلو کے درختوں کی جانب مڑ گئے، قضائے حاجت کیلئے جب فارغ ہو گئے اور میں پھر ان کے ساتھ چلنے لگا تو اسی دوران میں نے سوال کیا کہ امیر المومنین وہ دو ازواج کونسی ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر زور ڈالا آپ ﷺ کی ازواج میں سے؟

فرمایا: وہ حفصہ اور عائشہ (رضی اللہ عنہما) ہیں (پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی کا نام لیا بعد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تاکہ اپنی بیٹی کا قصور زیادہ نظر آئے) میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں ایک سال سے آپ سے اس بارے میں سوال کرنا چاہتا تھا لیکن آپ کی ہیبت کی وجہ سے نہ کر سکا۔ فرمایا ایسا نہ کرو، جس چیز کے بارے میں تمہارا خیال ہو کہ مجھے اس کے بارے میں کچھ علم ہے تو مجھ سے پوچھ لیا کرو، اگر

لِلنِّسَاء أَمْرًا حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ

قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَأْتَمِرُهُ إِذْ قَالَتْ لِي امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَمَا لَكِ أَنْتِ وَلِمَا هَاهُنَا وَمَا تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ

قَالَ عُمَرُ فَآخُذُ رِدَائِي ثُمَّ أَخْرُجُ مَكَانِي حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي قَدْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِيَّاهَا

ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ قَالَ فَأَخَذَتْنِي أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَأَتٰى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ وَقَالَ افْتَحِ افْتَحِ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ

ثُمَّ آخُذُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يُرْتَقٰى إِلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ

میں جانتا ہوں گا تو تمہیں بتلادوں گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم جاہلیت میں عورتوں کو کچھ نہ سمجھتے تھے (کوئی قابلِ ہستی نہ تھی ہماری نظروں میں) لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں احکامات و حقوق نازل فرمائے اور ان کے لئے (مال وراثت اور حقوق) تقسیم فرمائے۔

ایک بار میں کسی معاملہ میں مشورہ کر رہا تھا کہ میری بیوی نے (از خود رائے دیتے ہوئے کہا کہ) اگر تم ایسا ایسا کر لیتے (تو اچھا ہوتا، یعنی معاملہ میں یوں کر لو تو بہتر ہوگا) میں نے کہا تمہارا کیا دخل ہے؟ اور جو کام میں کرنا چاہتا ہوں تمہارا اس سے کیا واسطہ اور تعلق ہے؟ (تم اپنے کام سے کام رکھو) وہ کہنے لگی: اے ابن الخطاب! تمہارے اوپر تعجب ہے، تم تو چاہتے ہو کہ تمہیں کوئی جواب ہی نہ دے۔ جب کہ تمہاری بیٹی (حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا حال یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے معاملات میں گفتگو کرتی ہے حتیٰ کہ (بعض اوقات) آپ ﷺ دن بھر غصہ میں رہتے ہیں۔

(عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں اپنی چادر اٹھائی گھر سے نکلا اور سیدھا حفصہ کے یہاں داخل ہوا اور اس سے کہا اے میری بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو یہاں تک کہ آپ دن بھر غصہ میں رہتے ہیں؟ حفصہ نے کہا اللہ کی قسم! ہم تو آپ ﷺ کو جواب دیتے ہیں (معاملات میں مشورہ دیتے ہیں) میں نے کہا کہ تم جان لو اچھی طرح کہ میں تمہیں اللہ کی پکڑ اور اس کے رسول ﷺ کے غصہ سے ڈراتا ہوں اور اے میری بیٹی! تمہیں اس بیوی سے دھوکہ نہ ہو جائے جسے اپنے حسن نے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت نے خود پسند بنادیا ہے۔ (اس سے مراد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ اور مقصد یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر قیاس مت کرو وہ تو رسول اللہ ﷺ کی محبوب ہیں تمہیں ان کی طرح ناز نہ کرنا چاہیئے۔

پھر میں وہاں سے نکلا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس داخل ہوا کہ میری ان سے قرابت داری تھی اور ان سے اس معاملہ میں گفتگو کی تو ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا اے ابن الخطاب! تمہارے اوپر

ﷺأَسْوَدُ عَلى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ فَأُذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلى رَسُولِ اللّٰهِﷺهٰذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِﷺوَإِنَّهُ لَعَلى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَضْبُورًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أُهُبًا مُعَلَّقَةً فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِﷺفَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺأَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمَا الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ.

تعجب ہے۔ تم ہر بات میں ضرور دخل دیتے ہو یہاں تک کہ اب تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواج کے باہمی معاملات میں بھی دخل اندازی کرو۔

(عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) مجھے ان کی اس بات نے روک دیا اس بات کے کرنے سے جو میں اپنے دل میں پاتا تھا۔ پھر میں وہاں سے نکل آیا۔ میرا ایک انصاری ساتھی تھا اور ہمارے درمیان یہ طے تھا کہ جب میں آپ ﷺ کی مجلس سے غائب ہوتا تو وہ میرے پاس خبریں لے کر آتا اور وہ غائب ہوتا تو میں اس کے پاس خبریں لے جاتا۔ ان دنوں ہم غسانی بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ کے خوف میں تھے۔ ہم سے ذکر کیا گیا تھا کہ وہ غسانی بادشاہ ہماری طرف پیش قدمی کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا ہمارے سینوں میں یہی بات بھری ہوئی تھی کہ اسی دوران میرا انصاری ساتھی آیا، دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ کھولو کھولو۔ میں (اس کی جلد بازی سے) یہ سمجھا کہ غسانی آگئے لہٰذا) میں نے کہا غسانی آگئے کیا؟ اس نے کہا اس سے بھی زیادہ سخت معاملہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار فرمالی ہے۔ میں نے فوراً کہا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی ان دونوں ہی نے اپنی باتوں سے یہ دن دکھایا)۔

پھر میں نے اپنا کپڑا اٹھایا، وہاں سے نکلا اور سیدھا آپ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ اپنے ایک جھروکہ میں تشریف فرما تھے جس پر کھجور کے تنہ کی مدد سے چڑھا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے اوپر کھڑا تھا۔ میں نے آواز لگائی کہ عمر ہے۔ مجھے اجازت مل گئی۔

میں نے (اندر جاکر) سارا قصہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیا جب میں امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا اٹھے۔ آپ ﷺ اس وقت ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے اور درمیان میں کوئی چیز نہ تھی (چادر یا گدا وغیرہ) سر مبارک کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ جس میں پتے بھرے ہوئے تھے تھا، آپ کی پائنتی کے قریب سلم کے کچھ پتے جب کہ سرہانے کچا چمڑا بغیر دباغت کا لٹکا ہوا تھا۔ میں نے چٹائی کے نشانات رسول اللہ ﷺ کے پہلوئے مبارک پر دیکھے تو مجھ پر گریہ طاری

ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بلاشبہ کسریٰ و قیصر دونوں کیسے عیش و عشرت میں ہیں اور آپ اللہ کے رسول کس تکلیف کی حالت میں ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر خوش اور راضی نہیں ہو کہ ان کے لئے تو دنیا ہی ہو اور تمہارے واسطے آخرت (کے انعامات) ہوں۔

١٤٢٣۔۔۔۔وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ كَنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَأْنُ الْمَرْأَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَزَادَ فِيهِ وَأَتَيْتُ الْحُجَرَ فَإِذَا فِي كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ أَيْضًا وَكَانَ آلَى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ نَزَلَ إِلَيْهِنَّ

١٤٢٣۔۔۔۔اس سند سے بھی سابقہ حدیث بعض ترامیم کے ساتھ منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مر الظہران کے مقام پر میری حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گفتگو ہوئی۔

علاوہ ازیں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: میں آپ ﷺ کی ازواج کے حجروں کی طرف آیا تو ہر گھر میں آہ و بکا تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی بطور ایلاء۔ جب ٢٩ یوم ہو گئے تو آپ بالاخانہ سے نیچے اتر کر ان ازواج کے پاس تشریف لے گئے۔

١٤٢٤۔۔۔۔وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ وَهُوَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتَّى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي حَتَّى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

١٤٢٤۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو ازواج کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زور ڈالا تھا۔ آپ ﷺ پر (جس کا ذکر سورۃ التحریم میں ہے) میں ایک سال تک اسی فکر میں رہا اور مجھے کوئی موقع نہیں مل پا رہا تھا یہاں تک کہ میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمسفر ہوا مکہ کے سفر میں۔

جب ہم مر الظہران میں تھے تو انہوں نے حاجت کے لئے جانا چاہا اور کہا کہ پانی کی چھاگل لے آؤ۔ میں لے کر آیا۔ جب قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے تو میں گیا اور ان (کے ہاتھوں پر) پانی بہانے لگا۔

مجھے وہی بات یاد آگئی تو میں نے کہا اے امیر المومنین! وہ عورتیں کون ہیں جب میں اپنی بات پوری کر چکا تو فرمانے لگے کہ وہ عائشہ وحفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

١٤٢٥۔۔۔۔وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ

١٤٢٥۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک عرصہ سے آرزو رہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھوں کہ وہ

قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالَى "إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا" حَتَّى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا "إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا" قَالَ عُمَرُ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ

قَالَ الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ

قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ

دو عورتیں ازواج النبی ﷺ میں سے کون تھیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تم دونوں توبہ کرلو اللہ سے تو بلاشبہ تمہارے دل جھک جائیں گے"۔

حتی کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا، میں نے بھی آپ کے ہمراہ حج کیا۔ جب ہم راستہ میں کسی مقام پر تھے تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے کنارہ میں ہوگئے، میں بھی پانی کا مشکیزہ لے کر کنارہ میں ہو گیا۔ انہوں نے قضائے حاجت سے فراغت کی، پھر میرے پاس آئے تو میں نے پانی ان کے ہاتھوں پر انڈیل دیا انہوں نے وضو کیا۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین! اور اپنا سوال دہرا دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بڑا ہی تعجب ہے تمہارے اوپر اے ابن عباس! امام زہریؒ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ ان سے یہ سوال کیوں نہ کیا گیا اور کیوں اسے چھپایا گیا۔ پھر فرمایا کہ وہ دونوں حفصہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ بیان کرنے لگے کہ:

"ہم قریش کے لوگ ایسی قوم تھے جو عورتوں کو دبا کر رکھتے تھے، جب ہم مدینہ آئے تو ایسی قوم کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب رہتی تھیں، چنانچہ ہماری عورتوں نے بھی ان عورتوں کی خصلتیں اپنانی سیکھنی شروع کر دیں، میرا گھر بنو امیہ بن زید کے قبیلہ میں عوالی میں واقع تھا، ایک روز میں اپنی بیوی پر غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی، مجھے اس کی یہ حرکت ناگوار گزری کہ مجھے جواب دیتی ہے، اس نے کہا تمہیں میرے جواب دینے پر ناگواری ہوتی ہے اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی ازواج تو آپ ﷺ کو جواب بھی دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو دن بھر رات تک آپ ﷺ کو چھوڑ بھی دیتی ہے، چنانچہ یہ سن کر میں چلا اور حفصہ کے پاس داخل ہوا اور کہنے لگا کہ کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو، اس نے کہا ہاں! میں نے کہا کہ کیا تم میں سے کوئی آپ ﷺ کو دن بھر کے لئے رات تک چھوڑ بھی دیتی ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا کہ تم میں سے جس نے بھی ایسا کیا ہے وہ تو ناکام ہوگئی اور نقصان میں رہی۔ کیا تم میں سے کسی کو اس بات کا ڈر نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنے رسول اللہ ﷺ کے غضب کی وجہ سے

ﷺ مِنْكِ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَآتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَائِنًا حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَطَلَّقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ

غضبناک ہوگا، پھر تو وہ ہلاک و تباہ ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ کو جواب مت دیا کر، نہ آپ ﷺ سے کچھ مانگا کر، مجھ سے مانگا کرو، اور اس بات سے ہرگز دھوکہ میں مبتلا مت ہونا تمہاری پڑوسن یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زیادہ پیاری ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں تمہاری بہ نسبت"۔

اور فرمایا کہ میرا ایک انصاری پڑوسی تھا، ہم نے باری مقرر کی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضری کی۔ ایک روز وہ حاضر ہوا کرتا تھا (مجلسِ رسول ﷺ میں) اور ایک روز میں۔ وہ میرے پاس خبر لاتا آپ ﷺ کے اوپر جو وحی نازل ہوتی اس کی یا اس کے علاوہ دیگر اور میں بھی ایسی ہی خبریں اس کے پاس لاتا تھا، اور ہمارے درمیان ان دنوں یہ گفتگو ہوا کرتی تھی کہ شاہِ غسان اپنے گھوڑوں کے نعل لگا رہا ہے تاکہ ہم سے قتال کرے۔ انہی دنوں میں ایک روز میرا ساتھی گیا، پھر وہ میرے پاس آیا عشاء کے وقت اور میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور مجھے زور سے پکارا، میں باہر نکلا تو اس نے کہا کہ ایک بہت بڑا واقعہ پیش آیا ہے، میں نے کہا کیا ہوا؟ کیا شاہِ غسان آگیا؟ اس نے کہا نہیں! بلکہ اس سے بھی زیادہ عظیم اور طویل معاملہ پیش آیا وہ یہ کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ: حفصہ تو نامراد و ناکام ہوگئی، مجھے خود یہ ہی خیال تھا کہ ایسا ہونے والا ہے۔ پھر میں نے صبح کی نماز جب پڑھ لی تو اپنے کپڑے باندھے، نیچے اترا اور حفصہ کے پاس داخل ہوا تو وہ رو رہی تھی، میں نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو طلاق دے دی ہے؟ وہ کہنے لگی: مجھے نہیں معلوم! آپ ﷺ وہ رہے جھروکے میں عزلت نشین ہیں۔ میں آپ ﷺ کے ایک حبشی غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا پھر باہر نکلا میری طرف اور کہنے لگا کہ میں نے آپ کا تذکرہ کیا تھا لیکن حضور علیہ السلام خاموش رہے۔ میں وہاں سے چل دیا اور منبر کے پاس آکر بیٹھ گیا، وہاں پر ایک جماعت صحابہ کی بیٹھی تھی۔ بعض لوگ ان میں سے رو رہے تھے، میں تھوڑی دیر تو بیٹھا لیکن پھر اندر کی کیفیت کا مجھ پر غلبہ ہوا تو میں پھر اسی غلام کے پاس آیا اور کہا کہ عمر کے لئے اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا پھر میری طرف نکل کر آیا اور کہا کہ میں نے تمہارا تذکرہ تو کیا ہے

الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكِ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمُ مِنْكِ وَأَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلا أُهَبًا ثَلاثَةً فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّومِ وَهُمْ لا يَعْبُدُونَ اللهَ فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ أَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حَتَّى عَاتَبَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

آپ ﷺ سے لیکن آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں یہ سن کر پیٹھ پھیر کر چلا یا تو اچانک وہ غلام مجھے بلانے لگا اور کہنے لگا جاؤ اندر جاؤ تمہیں اجازت مل گئی ہے۔

میں اندر داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ چٹائی کی بناوٹ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جب کہ چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر لگ گئے تھے۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے میری طرف سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ نہیں۔

میں نے کہا اللہ اکبر!۔ پھر میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کاش آپ ہمیں دیکھتے کہ ہم گروہ قریش کے لوگ اپنی عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے ایسے لوگوں کو پایا جن کی عورتیں ان کے اوپر حاوی ہیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان عورتوں سے ان کی عادات سیکھنی شروع کر دی۔ چنانچہ ایک روز میں اپنی بیوی کے اوپر غصہ ہوا تو آگے سے وہ مجھے جواب دینے لگی۔ مجھے بہت ناگوار ہوا کہ وہ مجھے جواب دے۔ وہ کہنے لگی کہ تمہیں یہ بات ناگوار ہوتی ہے کہ میں تمہیں جواب دوں، اللہ کی قسم! نبی ﷺ کی ازواج تو آپ ﷺ کو نہ صرف یہ کہ جواب دیتی ہیں بلکہ ایک تو دن بھر رات تک کے لئے آپ ﷺ کو چھوڑ دیتی ہے۔ میں نے کہا کہ ان میں سے جس نے بھی یہ کیا وہ تو بلاشبہ ناکام ہو گئی۔ کیا وہ بے خوف ہے اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو گا اپنے رسول اللہ ﷺ کے غصہ کی وجہ سے؟ تب تو وہ ہلاک ہو جائے گی۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں حفصہ کے پاس گیا تھا اور اسے میں نے کہا کہ: تمہیں تمہاری پڑوسن کی وجہ سے دھوکہ نہ ہو، وہ تو زیادہ خوبصورت ہے اور رسول اللہ ﷺ کو تمہاری بہ نسبت زیادہ محبوب ہے، نبی ﷺ دوبارہ مسکرائے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ایسی ہلکی پھلکی گفتگو جاری رکھوں؟ (تاکہ آپ ﷺ کے دل سے رنج و کلفت کی کیفیت زائل ہو جائے) فرمایا: ہاں! چنانچہ میں بیٹھ گیا، میں نے سر اٹھا کر گھر میں نگاہ دوڑائی تو اللہ کی قسم! میں نے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جسے دیکھ کر نگاہ واپس لوٹتی (یعنی

کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے دوبارہ دیکھنے کا تقاضا ہوتا) سوائے تین کچے چمڑوں کے۔

لہٰذا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت پر وسعت فرمادے، اس نے فارس و روم پر تو وسعت و کشادگی کی راہیں کھولی ہوئی ہیں حالانکہ وہ تو عبادت بھی نہیں کرتے اللہ عزّ و جل کی۔

(یہ سن کر رسول اللہ ﷺ جو نیم دراز تھے) اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: تم اے ابنِ خطاب! اب بھی شک میں پڑے ہوئے ہو؟ یہ فارس و روم تو وہ قوم ہیں جن کے واسطے ان کی عمدہ چیزیں حیاتِ دنیا میں ہی دے دی گئیں ہیں (آخرت میں انہیں نہیں ملیں گی)۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار کیجئے۔

آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس نہیں جائیں گے ان پر شدید غصہ کی وجہ سے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عتاب اور تنبیہ فرمائی۔ (قرآن میں سورۃ الأحزاب کی آیت اور تحریم کی آیت میں)۔

۱۴۳۶...... قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ

فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ "يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ" حَتَّى بَلَغَ "أَجْرًا عَظِيمًا"

قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ وَاللهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَوَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا تُخْبِرْ نِسَاءَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَلَمْ يُرْسِلْنِي مُتَعَنِّتًا

۱۴۳۶...... حضرت ابنِ شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالہ سے بتلایا کہ انہوں نے فرمایا:

"جب ۲۹ راتیں گذر گئیں تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور پہلے ہی مجھ سے بات کرنا شروع کردی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے تو ایک ماہ تک کی قسم کھائی تھی، جب کہ آپ تو ۲۹ دن کے بعد آگئے کہ میں تو ایک ایک دن شمار کر رہی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مہینہ کا اطلاق کبھی ۲۹ یوم پر بھی ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: اے عائشہ! میں تم سے ایک بات ذکر کرنے والا ہوں، تم اس میں عجلت سے کام مت لینا یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ کرلو، پھر آپ ﷺ نے میرے سامنے یاأیها النّبی سے اجراً عظیماً تک آیات کی تلاوت فرمائی۔ (سورۃ الأحزاب ۲۷/۴) ترجمہ: "اے نبی! کہہ دیجئے اپنی ازواج سے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ سامان دنیا دے دوں اور خوبی کے ساتھ تمہیں رخصت کردوں (طلاق دے کر) اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے

قَالَ قَتَادَةُ "صَغَتْ قُلُوبُكُمَا" مَالَتْ قُلُوبُكُمَا.

گھر کو چاہتی ہو تو (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکو کاروں کے لئے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! آپ ﷺ جانتے ہیں کہ میرے والدین مجھے کبھی آپ ﷺ سے علیحدگی کا مشورہ نہ دیں گے، بہر حال میں نے کہا کہ: کیا اس معاملہ میں والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ اور رسول اور دارِ آخرت کی بہتری چاہتی ہوں۔

حضرت معمرؒ کہتے ہیں کہ مجھے ایوب نے بتلایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ سے فرمایا: آپ ﷺ اپنی دوسری ازواج کو مت بتلائیے گا کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ اور بات پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے، مشکل میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا (یعنی میں تو اس بات کو چھپا نہیں سکتا)۔

قتادہؒ نے فرمایا کہ: صَغَتْ قلو بکما کے معنی ہیں کہ تم دونوں کے دل مائل ہوگئے"۔ ❶

باب-۲۰۵ باب المطلقة ثلاثًا لا نفقة لها

مطلقہ بائنہ کے لئے کوئی نفقہ نہیں ہے

۱۴۲۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكِ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي

۱۴۲۷...... حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ابو عمر بن حفص نے انہیں طلاق بائن دی، وہ اس وقت شہر سے غائب تھے، انہوں نے اپنا وکیل بھیج دیا فاطمہ کے پاس کچھ جَو دے کر، فاطمہ اس پر ناراض ہوئیں تو اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! ہمارے ذمہ تمہارا کچھ حق واجب نہیں ہے۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اس پر (تمہارے شوہر پر) تمہارا نفقہ واجب نہیں ہے اور انہیں حکم فرمایا کہ امّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں عدت پوری کریں۔ لیکن پھر فرمایا

❶ ان احادیث سے جہاں حضرات ازواجِ مطہراتؓ اور نبی ﷺ کے باہمی تعلقات کی وضاحت ہوتی ہے وہیں پر سیّدنا عمرؓ کی فراست، نبی ﷺ سے محبت اور غایت درجہ کا تعلق اور آپ کی دلجوئی کی فکر بھی واضح ہوتی ہے کہ ازواجؓ کو اس وجہ سے ڈانٹا کہ نبی کو تکلیف ہوتی ہے اور دوسری طرف نبی ﷺ سے ایسی باتیں کہیں جس سے طبیعتِ مبارکہ سے رنج وغم کی کیفیت مٹ جائے"۔ اور ایسی باتوں میں بھی خلافِ حقیقت کی کوئی بات نہیں بتلائی۔ اور جو باتیں اپنی شان کے خلاف تھیں انہیں بیان کرنے میں پس وپیش نہ کیا بلکہ من وعن بیان کر دیں۔ یہ ان حضرات کی راست گوئی، تقویٰ وللّٰہیت کی واضح مثال ہے۔ رضی اللہ عنہ وأرضاہ

اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ.

کہ امّ شریک ایسی خاتون ہیں کہ ان کے یہاں میرے بہت سے صحابی جمع رہتے ہیں۔ لہٰذا تم ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں عدّت گذارو، کہ وہ ایک نابینا آدمی ہیں، تم وہاں پر پردہ کی چادر (کپڑا) اتار سکتی ہو (وہاں پر بے تکلفی کے ساتھ رہ سکتی ہو) جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے بتلانا۔

فرماتی ہیں کہ میری عدّت پوری ہو گئی تو میں نے آپ ﷺ سے تذکرہ کیا کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان اور ابو جہم دونوں نے انہیں پیغامِ نکاح دیا ہے (آپ ﷺ مشورہ دیجئے کیا کروں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھی ابو جہم کا تو حال یہ ہے کہ وہ اپنے کندھے سے لاٹھی ہی نہیں اتارتا، اور جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو وہ قلّاش انسان ہے اس کے پاس مال نہیں ہے۔ تم اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید سے نکاح کرلو، میں نے انہیں ناپسند کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے نکاح کرلو، چنانچہ میں نے اسامہ سے نکاح کرلیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں خیر ڈال دی حتیٰ کہ مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

١٤٢٨...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ كِلَيْهِمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةً دُونَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ قَالَتْ وَاللهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ لِي نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِي يُصْلِحُنِي وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لِي نَفَقَةٌ لَمْ آخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنَى.

۱۴۲۸...... حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں ان کے شوہر نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں طلاق دے دی تھی، اور کچھ نفقہ خرچہ بھی ان کو دیا تھا، جب اس معمولی سے خرچہ کو انہوں نے دیکھا تو کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور بتلاؤں گی، کیونکہ اگر خرچہ و نفقہ کا مجھے حق ہوگا تو میں اتنا نفقہ لوں گی جو میری ضروریات کے لئے کافی ہو، اور اگر مجھے نفقہ لینے کا حق نہیں ہوگا تو میں اس میں سے کچھ بھی نہ لوں گی۔

فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمہارے واسطے نہ نفقہ ہے نہ ہی رہائش (یعنی شوہر کے اوپر تمہیں نفقہ و رہائش ایام عدت میں مہیا کرنا لازم نہیں ہے)۔

١٤٢٩...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُومِيَّ

۱۴۲۹...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ ان کے مخزومی شوہر نے انہیں طلاق دے دی تھی اور نفقہ دینے سے انکار

طَلَّقَهَا فَأَبَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَانْتَقِلِي فَاذْهَبِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُونِي عِنْدَهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ

کر دیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کو بتلایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے واسطے نفقہ نہیں ہے لہٰذا تم (شوہر کے گھر سے) منتقل ہو جاؤ اور ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلی جاؤ اور وہیں رہو کیونکہ وہ نابینا آدمی ہے تم وہاں پردے کے کپڑے اتار سکتی ہو۔

۱۴۳۰...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهُ لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَقَالُوا إِنَّ أَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ وَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ فَانْطَلِقِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ فَانْطَلَقَتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

۱۴۳۰...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں بتلاتی ہیں کہ ابوحفصہ بن المغیرہ المخزومی (ان کے شوہر نے) انہیں تین طلاق دے دیں پھر یمن چلے گئے، ان کے گھر والوں نے ان سے (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کہا کہ ہمارے اوپر تمہارے واسطے کوئی نفقہ دینا لازم نہیں ہے۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الولید، چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے آپ ﷺ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ابو حفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، تو کیا اسے (بیوی کو) کوئی نفقہ وغیرہ لینے کا حق ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے واسطے کوئی نفقہ نہیں ہے، عدت پوری کرنا اس پر لازم ہے، اور آپ ﷺ نے انہیں (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو پیغام بھجوایا کہ (اپنے دوسرے نکاح کے معاملہ میں) مجھ سے بالا بالا خود ہی پہل مت کر لینا (یعنی مجھ سے ضرور مشورہ وصلاح کرنا) اور انہیں حکم فرمایا کہ ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں منتقل ہو جائیں۔ لیکن پھر دوبارہ پیغام بھجوایا کہ ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اکثر مہاجرین اوّلین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آمد ورفت رہتی ہے۔ لہٰذا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں چلی جاؤ کہ وہ نابینا ہیں، اس واسطے کہ جب تم اپنی اوڑھنی (برقعہ) اتار دو گی تو بھی تمہیں کوئی دیکھ نہ پائے گا۔

چنانچہ وہ ان کی طرف چلی گئیں۔

جب ان کی عدت گذر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔[1]

---

[1] امام نوویؒ نے فرمایا کہ: آنحضرت ﷺ نے فاطمہؓ کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ابن ام مکتومؓ جو نابینا ہیں ان کے گھر میں عدت گذاریں' اس سے بعض لوگوں نے اس بات کا جواز ثابت کیا ہے کہ عورت اجنبی مرد کو دیکھ سکتی ہے' البتہ مرد' عورت کو نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن...... (جاری ہے)

١٤٣١ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أَبْتَغِي النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ

١٤٣١ ...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے اس کے بارے میں ان کی طرف ایک خط لکھا تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں بنی مخزوم میں سے ایک آدمی کے پاس تھی اس نے مجھ کو طلاق بتہ دی، چنانچہ میں نے اس کے گھر والوں کی طرف نفقہ کا مطالبہ کرتے ہوئے پیغام بھیجا (بقیہ حدیث حسب سابق ہے)۔

١٤٣٢ ...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُـــرُوجِهَا

١٤٣٢ ...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ وہ ابو عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حفص ابن المغیرہ کے نکاح میں تھیں، جنہوں نے انہیں تین طلاق دی تھی۔ پھر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دعویٰ کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی تھیں، اپنے گھر سے باہر نکلنے کے بارے میں آپ سے پوچھنے کے لئے تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تھا کہ وہ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نابینا ہیں ان کے گھر منتقل ہو جائیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... یہ ضعیف قول ہے' صحیح تر بات وہی ہے جو جمہور علماء کا مسلک ہے کہ جس طرح مرد کے لئے عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی نامحرم مرد کو دیکھنا حرام ہے۔ قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے وضاحت سے فرمایا: آپ مؤمن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں"۔ (النور/۱۸) علاوہ ازیں فتنہ میں ابتلاء کا اندیشہ جہاں مرد کو ہے وہیں عورت کو بھی ہے۔ امام نوویؒ نے فرمایا کہ آپؐ نے حضرت ام سلمہؓ و میمونہؓ سے فرمایا تھا جب وہ دونوں آپؐ کے سامنے اس وقت آ گئیں تھیں کہ ابن ام مکتومؓ آپؐ کے پاس بیٹھے تھے تو آپؐ نے ان دونوں کو منع فرمایا تھا تو وہ کہنے لگیں تھیں کہ: ابن ام مکتوم تو نابینا ہیں وہ تو ہمیں دیکھ نہیں سکتے لہٰذا ان سے پردہ کیا ضروری ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: (وہ تو نابینا ہیں) لیکن کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟"۔ (شرح نوویؒ)
لیکن علامہ عثمانی صاحب تکملہ فتح الملہم نے فرمایا کہ: عورت کے لئے مرد کو دیکھنے کا جواز معلوم ہوتا ہے دلیل اس کی بخاری شریف کی وہ حدیث ہے جس میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا: کہ نبی ﷺ نے مجھے اپنی چادر سے پردہ میں کیا اور میں حبشیوں کے کرتب دیکھ رہی تھی مسجد میں۔ (بخاری باب نظر المراۃ إلی الحبش) اور اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ: اس عمل کے جواز کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ عورتوں کا نبی ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک مساجد' بازار' اور سفر وغیرہ میں نقاب و پردہ کے ساتھ نکلنے کا رواج ہے' اس سے کبھی نہیں روکا گیا' اگر عورتوں کے لئے بھی حکم ہوتا کہ مردوں کو نہ دیکھیں تو مردوں کو بھی نقاب اوڑھنے کا حکم ہوتا۔ (فتح الباری ۹/۲۷۷)

مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا و قَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

لیکن مروان نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا اس معاملہ میں کہ مطلقہ عورت اپنے گھر سے باہر نکل سکتی ہے یا نہیں۔

اور حضرت عروہ نے فرمایا کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اس معاملہ میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ قیس کی بات پر انکار اور نکیر فرمائی۔

١٤٣٣...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ

۱۴۳۳...... اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی طرح کا مضمون نقل کیا گیا ہے اور حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اس معاملہ میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات پر انکار اور نکیر فرمائی ہے۔

١٤٣٤...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

"لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ" الآيَةَ قَالَتْ هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ

۱۴۳۴...... حضرت ابو عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حفص بن المغیرہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یمن کے سفر میں نکلے، تو اپنی اہلیہ فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک طلاق بھجوا دی جو تین میں سے باقی رہ گئی تھی (یعنی دو پہلے دے چکے تھے) اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو حکم دے گئے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نفقہ دے دیں۔ ان دونوں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ اللہ کی قسم! تیرے لئے نفقہ کا کوئی حق نہیں الّا یہ کہ تم حاملہ ہو۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ سے ان دونوں کی بات ذکر کر دی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارے واسطے نفقہ کا کوئی حق نہیں۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ سے ابو عمرو کے گھر سے کہیں اور منتقل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! کہاں منتقل ہوں؟ فرمایا کہ ابنِ امّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں کہ وہ نابینا ہیں تم اپنا برقعہ اوڑھنی وغیرہ وہاں اتار سکو گی اور وہ تمہیں دیکھ نہ سکیں گے۔

جب ان کی عدت گذر گئی تو نبی ﷺ نے ان کا نکاح اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔

حضرت مروان نے (جب وہ مدینہ کا حاکم بنا بعد میں) قبیصہ بن ذویب کو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حدیث سے متعلق پوچھنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے قبیصہ سے یہ حدیث بیان کی۔

حضرت مروان نے کہا کہ یہ حدیث ہم نے سوائے اس ایک عورت کے

فَكَيْفَ تَقُولُونَ لا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا

کسی سے نہیں سنی، لہٰذا ہم تو وہی قول اختیار کریں گے جس پر ہم نے لوگوں کو (عمل کرتے) پایا ہے۔ جب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مروان کی اس بات کی اطلاع پہنچی تو فرمایا تو پھر (اگر میں غلط کہتی ہوں تو) میرے اور تمہارے درمیان قرآن فیصلہ کرے گا اور قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"کہ ان عورتوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو۔ یہ حکم ان عورتوں کے لئے ہے جن سے رجعت ہو سکتی ہے۔ تو تین طلاق کے بعد کونسا نیا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے جو تم کہتے ہو کہ اگر وہ حاملہ نہیں ہے تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔ تو پھر کس بنیاد پر اسے قید کر کے رکھتے ہو۔

١٤٣٥......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ وَحُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ وَأَشْعَثُ وَمُجَالِدٌ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَدَاوُدُ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَقَالَتْ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ

١٤٣٥...... حضرت شعبیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے بارے میں جو خود ان کے بارے میں تھا پوچھا تو فرمانے لگیں:

"انہیں ان کے شوہر نے طلاق بائن دے دی، میں اس کا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئی کہ مجھے رہائش اور نفقہ ملے گا یا نہیں (ایام عدت کے دوران)؟ آپ ﷺ نے میرے لئے رہائش اور نفقہ کا فیصلہ نہیں فرمایا، اور مجھے حکم فرمایا کہ ابنِ امّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر عدت پوری کروں"۔ [1]

---

[1] احادیث بالا کی تشریح اور متعلقہ مسئلہ کی تفصیل:۔ یہ احادیث حضرت فاطمہ بنتِ قیسؓ سے مروی ہیں اور متعلقہ مسئلہ انہی کی ذات سے منسلک ہے، یہ مشہور صحابی، حضرت ضحاک بن قیسؓ کی بہن تھیں، جنہیں یزید بن معاویہ نے عراق کا گورنر مقرر کیا تھا، قریش کے قبیلہ فہر سے تعلق رکھتی تھیں، ابتدائی مہاجرین میں سے تھیں، اللہ نے حسن و جمال کے ساتھ عقل و کمال بھی عطا فرمایا تھا، احادیث بالا میں متعلقہ مسئلہ کے علاوہ ضمناً کئی اور مسائل بھی موجود ہیں۔ مثلاً: عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا یہ ناجائز ہے تفصیل گذر چکی ہے، علاوہ ازیں طلاق دیتے وقت عورت کی موجودگی ضروری نہیں کیونکہ فاطمہؓ کے شوہر نے ان کی غیر موجودگی میں طلاق دے دی تھی اور اپنے وکیل کے ذریعہ طلاق کی اطلاع انہیں دی تھی۔

اس کے علاوہ احادیث بالا میں ایک بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جب فاطمہؓ نے عدت کی تکمیل کے بعد فرمایا کہ ابو جہمؓ اور معاویہؓ بن ابی سفیان نے پیغام نکاح دیا ہے تو آپؐ نے مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ:

"ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے رکھتا ہی نہیں"۔ یہ کنایہ ابو جہم کے اپنی عورتوں کو بہت مارنے سے۔ یعنی وہ تو عورتوں پر زیادتی کرتا ہے۔ جب کہ معاویہؓ کا جہاں تک تعلق ہے تو وہ مفلس و قلاش آدمی ہے"۔

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک یہ کہ کسی شخص کے بارے میں مشورہ کرنے والے کو اس شخص کی کسی برائی یا عیب کا بتلانا غیبت میں داخل نہیں ہے۔

دوسرے یہ کہ عورت کے لئے نکاح کے معاملہ میں ان باتوں کا پیش نظر رکھنا بھی مناسب ہے کہ کہیں ہونے والا...... (جاری ہے)

١٤٣٦...... وحَدَّثنا يَحْيى بْنُ يَحْيى قَالَ أَخْبَرَنا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَدَاوُدَ وَمُغِيرَةَ وَإِسْمٰعِيلَ وَأَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ

۱۴۳۶...... حضرت شعبیؒ سے مروی ہے کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بقیہ حدیث زھیر عن ھشام ہی کی طرح بیان فرمائی۔

١٤٣٧...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ

۱۴۳۷...... حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے ابن طاب کی رُطب

(گذشتہ سے پیوستہ)...... شوہر ظلم وزیادتی کرنے والا نہ ہو یا مفلس و کنگال نہ ہو کہ عورت کی ضروریات کی بھی کفالت نہ کر سکے۔

مسئلہ متعلقہ کی تفصیل

احادیثِ بالا سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ کیا مطلقہ بائنہ یعنی وہ عورت جسے شوہر نے طلاق بائن دے دی ہو اس کے لئے دورانِ عدت شوہر کی جانب سے رہائش اور نفقہ کا حق ہوگا یا نہیں؟ جیسا کہ طلاق رجعی کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس بارے میں فقہاء کرامؒ کے متعدد اقوال منقول ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب فرماتے ہیں کہ مطلقہ بائنہ کو بھی ہر حال میں رہائش اور نفقہ کا حق حاصل ہے خواہ وہ حاملہ ہو یا نہ ہو۔ جب کہ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا مسلک بھی تقریباً امام ابو حنیفہؒ کے مطابق ہے لیکن ان حضرات کے نزدیک اگر عورت حاملہ نہ ہو تو اس صورت میں اسے نفقہ نہیں ملے گا۔ رہائش پھر بھی ملے گی۔ امام ابو حنیفہؒ کے دلائل میں سے چند یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وللمطلقٰت متاعٌ بالمعروف"۔ یعنی مطلقہ عورتوں کے لئے دستور کے مطابق سامان ہے اور اس آیت میں مطلقہ میں تخصیص نہیں کی گئی کہ مطلقہ رجعی کو تو ملے اور بائنہ کو نہ ملے۔ جب کہ "متاع" سے مراد سب کے نزدیک سکنٰی و نفقہ ہے اس سے قبل کی آیت میں یعنی والذین یتوفون منکم ......الخ اور اس کے متصل بعد اللہ تعالیٰ نے مطلقہ عورتوں کے بارے میں بھی یہی ارشاد فرمایا تاکہ کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ بیوہ عورتوں کے لئے تو یہ حق ہے لیکن مطلقہ خواتین کے لئے نہیں ہے۔ (کما قال الشیخ العثمانی فی تکملہ فتح الملہم ۱؍۲۰۲)

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وعلى المولود له رزقهن و كسوتهن بالمعروف. اس آیت میں بھی بیان چل رہا ہے مطلقہ عورتوں کا۔ اور پھر اس میں بھی کوئی تخصیص نہیں ہے مطلقہ رجعی اور بائنہ کی۔

۳۔ دار قطنی میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین طلاقوں والی عورت کیلئے بھی سکنٰی اور نفقہ ہے۔ (دار قطنی ۴؍۲۲ کتاب الطلاق ۵۹) علاوہ ازیں طحاویؒ نے شرح معانی الآثار میں شعبیؒ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو ان کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں"۔ آپؐ نے فرمایا کہ: تیرے لئے کوئی نفقہ اور سکنٰی (رہائش) نہیں ہے"۔ جب یہ بات نخعیؒ کو بتلائی گئی تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب کو جب یہ بتلایا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کسی آیت اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کو ایک عورت کے قول کی بناء پر کہ جس کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں کہ اس نے آپ کی بات یاد رکھی یا اسے وہم ہو گیا (اور بھول گئی) نہیں چھوڑ سکتے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: (مطلقہ ثلثہ) کے لئے رہائش اور نفقہ ہے"۔

جہاں تک فاطمہؓ کے مذکورہ بالا معاملہ کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ فاطمہؓ اپنے شوہر کے ساتھ آبادی سے دور رہا کرتی تھیں تو طلاق کے بعد انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ اس مکان سے کہیں اور منتقل ہونا چاہتی ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی اپنے دیوروں سے تلخ کلامی بھی رہتی تھی اس واسطے مصلحتاً آپؐ نے انہیں منتقل ہونے کا مشورہ دیا۔ اور جہاں تک مسئلہ ہے نفقہ کا تو احادیثِ بالا میں یہ واضح ہے کہ ان کے شوہر نے کئی صاع جَو کا نفقہ انہیں بھیجا لیکن فاطمہؓ نے اسے کم سمجھتے ہوئے لینے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے مزید زیادتی سے انہیں منع کر دیا تھا۔ واللہ اعلم

أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي

(تروتازہ کھجور) سے ہماری تواضع کی اور جو کا ستو پلایا۔ میں نے ان سے مطلقہ ثلثہ کے بارے میں پوچھا کہ کہاں عدت گذارے گی؟ (شوہر کے گھر میں یا اپنے گھر میں) وہ کہنے لگیں کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں تو نبی ﷺ نے مجھے تو اجازت دی تھی کہ اپنے لوگوں کے ہاں جاکر عدت گزاروں۔

۱۴۳۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ

۱۴۳۸...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے اُس کے بارے میں جس کو طلاقیں ہو گئیں فرمایا: اُس کیلئے نہ مکان ہے اور نہ نفقہ۔

۱۴۳۹...... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ

۱۴۳۹...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دی تھیں، میں نے اس کے گھر سے منتقلی کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اس بارے میں پوچھنے کے لئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ:
"تم اپنے چچازاد عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ام مکتوم کے گھر منتقل ہو جاؤ اور وہیں عدت گزارو"۔

۱۴۴۰...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ ابْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
"لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ"

۱۴۴۰...... حضرت ابو اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ہمراہ (کوفہ کی) بڑی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، ہمارے ساتھ شعبیؒ بھی تھے، شعبیؒ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے رہائش اور نفقہ کا حق نہیں رکھا تھا، یہ سن کر اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہتھیلی میں کنکری اٹھائی اور شعبیؒ کی طرف پھینکی اور فرمایا کہ تمہاری خرابی ہو کہ اس جیسی حدیث بیان کرتے ہو حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ: ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو ایک عورت کے قول کی بناء پر نہیں چھوڑیں گے۔ ہمیں نہیں معلوم شاید اس نے یاد رکھا ہو یا بھول گئی ہو، مطلقہ ثلاثہ کے لئے رہائش اور نفقہ دونوں کا حق ہے (دورانِ عدت) اللہ عزّ وجل نے ارشاد فرمایا:
"ان عورتوں کو ان کے گھروں سے باہر مت نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں،

الّا یہ کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں (تو پھر انہیں گھر سے نکال سکتے ہو)۔

(یعنی معلوم ہوا کہ اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنّت کا طریقہ یہ ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کیلئے دورانِ عدت رہائش اور نفقہ دونوں کا حق ثابت ہے)۔

١٤٤١...... و حدَّثنا أحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أبِي إسْحَقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أبِي أحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ

۱۴۴۱...... حضرت عمار بن زریقؒ سے اسی سابقہ قصہ کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

١٤٤٢...... وحدَّثنا أبُو بَكْرِ بْنُ أبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أبِي بَكْرِ بْنِ أبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ إنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي فَآذَنْتُهُ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأبُو جَهْمٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهُ وَأمَّا أبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ۔ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ طَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكِ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتُبِطْتُ

۱۴۴۲...... حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کے شوہر نے انہیں تین طلاقیں دے دی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے رہائش اور نفقہ کا حق نہ رکھا تھا، اور مجھ سے فرمایا تھا کہ جب تم عدّت پوری کر چکو تو مجھے اطلاع دینا، انہوں نے (عدّت گزرنے کے بعد) آپ ﷺ کو مطلع کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں نے ان سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ جبکہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی (جب رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"بھئی معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کنگال مفلس آدمی ہے اور ابو جہم وہ عورتوں کو بہت مارتا ہے۔ لیکن اسامہ (وہ بہتر ہے اس سے نکاح کرلو) فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ اسامہ؟ اسامہ؟ (یعنی اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کو ناگوار سمجھا اور انکار کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت تمہارے واسطے بہتر ہے (لہٰذا اللہ کا رسول جو کہہ رہا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے اسامہ سے نکاح کرلو)۔

فرماتی ہیں کہ میں نے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا تو (اللہ نے اتنی خیر اور بہتری رکھی کہ) مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

١٤٤٣...... وحدَّثني إسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أبِي بَكْرِ بْنِ أبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ أرْسَلَ إلَيَّ

۱۴۴۳...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میرے شوہر ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ نے میری طرف عیاش بن ابی ربیعہ کو طلاق دے کر بھیجا جب کہ اس کے ساتھ پانچ صاع کھجور اور

زَوْجِي أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي وَأَرْسَلَ مَعَهُ بِخَمْسَةِ آصُعِ تَمْرٍ وَخَمْسَةِ آصُعِ شَعِيرٍ فَقُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلا هَذَا وَلا أَعْتَدُّ فِي مَنْزِلِكُمْ قَالَ لا قَالَتْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ قُلْتُ ثَلاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ تُلْقِي ثَوْبَكِ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ خَفِيفُ الْحَالِ وَأَبُو الْجَهْمِ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكِ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

پانچ صاع جو بھی بھیجے، میں نے کہا کہ میرے لئے اس کے علاوہ کوئی نفقہ نہیں ہے؟ اور کیا میں عدت بھی تمہارے گھر نہ گذاروں گی؟ اس نے کہا نہیں! کہتی ہیں میں نے اپنے کپڑے پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے تم کو کتنی طلاقیں دیں؟ میں نے کہا تین۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا، تیرا نفقہ نہیں ہے اور تو اپنی عدت اپنے چچا کے بیٹے ابن ام مکتوم کے پاس پوری کر کہ وہ نابینا آدمی ہیں تو اپنے کپڑے اس کے ہاں اتار سکتی ہے، پس جب تیری عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع کرنا، پس مجھے پیغامِ نکاح دیئے گئے ہیں اور ان میں سے معاویہ اور ابو جہم بھی تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معاویہ غریب اور کمزور حالات والے ہیں اور ابو جہم کی طرف سے عورت پر سختی ہوتی ہے یا عورتوں کو مارتا ہے یا اسی طرح (کچھ) فرمایا لیکن تم اسامہ بن زید کو اختیار (نکاح) کرلو۔

١٤٤٤...... و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللهُ بِأَبِي زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللهُ بِأَبِي زَيْدٍ

۱۴۴۴...... حضرت ابو بکر بن ابی الجہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے (طلاق کے متعلق) سوال کیا تو فرمانے لگیں:

میں ابو عمرو! بن حفص بن المغیرہ کے نکاح میں تھی، وہ غزوہ نجران کیلئے نکلے ...... آگے سابقہ حدیث والا مضمون بیان کیا...... پھر آخر میں فرمایا کہ: میں نے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ابو زید (کنیت ہے اسامہ کی) سے نکاح میں بہت شرف و بزرگی اور اعزاز عطا فرمایا۔

١٤٤٥...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ

۱۴۴۵...... حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ میں اور ابو سلمہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئے، اس نے ہم کو بیان فرمایا کہ اس کے شوہر نے اس کو قطعی طلاق دیدی (آگے بقیہ روایت حدیث سفیان کی طرح بیان فرمائی)۔

١٤٤٦...... وحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ

۱۴۴۶...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ:

السُّدِّيِّ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ سُكْنَى وَلا نَفَقَةً

مجھے میرے شوہر نے تین طلاقیں دی تھیں تو نبی ﷺ نے میرے لئے رہائش اور نفقہ کا حق نہ رکھا۔

١٤٤٧...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ

۱۴۴۷...... حضرت ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ یحیٰ بن سعید بن العاص نے عبدالرحمٰن بن الحکم کی بیٹی سے نکاح کیا اور پھر انہیں طلاق دے دی اور گھر سے نکال باہر کر دیا، حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات پر انہیں بہت برا بھلا کہا تو لوگوں نے کہا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تو طلاق کے بعد گھر سے باہر نکل گئی تھیں۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتلائی تو فرمانے لگیں کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے مناسب نہیں اور یہ بات ان کے لئے بہتر نہیں کہ وہ یہ حدیث بیان کریں۔

١٤٤٨...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ

۱۴۴۸...... حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دی ہیں اور مجھے یہ خوف دامن گیر ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں نقل مکانی کا حکم فرما دیا۔

١٤٤٩...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا قَالَ تَعْنِي قَوْلَهَا لا سُكْنَى وَلا نَفَقَةَ

۱۴۴۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ارشاد فرماتی ہیں کہ:

فاطمہ بنتِ قیس کے لئے بہتر نہیں کہ وہ اس بات کو بیان کرے کہ مطلقہ ثلاثہ کے لئے سکنیٰ اور نفقہ نہیں ہے۔

١٤٥٠...... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَمَا صَنَعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي

۱۴۵۰...... حضرت عبدالرحمٰنؒ ابن القاسم، اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ کیا آپ فلانہ بنت الحکم کو نہیں دیکھتیں جسے اس کے شوہر نے طلاق بائن دے دی ہے اور وہ گھر سے نکل گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس نے جو کچھ کیا بہت برا کیا۔

إلى قَــوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَلِكَ

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات نہیں سنی؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگیں کہ اس کے لئے اس بات کے بیان کرنے میں کوئی خیر اور بہتری نہیں ہے"۔

باب-۲۰۶ باب جواز خروج المعتدة البائن والمتوفى عنها زوجها في النهار لحاجتها

طلاقِ بائن والی اور بیوہ عورت کو دورانِ عدت دن میں ضرورت سے نکلنا جائز ہے

١٤٥١...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْــنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح قَــالَ و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا.

١٤٥١...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہو گئی تھی (اور وہ عدت میں تھیں، اس دوران) انہوں نے ارادہ کیا کہ اپنے باغ کے کھجور کے درختوں سے کھجوریں توڑیں، ایک شخص نے انہیں باہر نکلنے سے ڈانٹا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں چلی آئیں (اور آپ ﷺ سے عرض کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا:
"کیوں نہیں، اپنے کھجور کے درختوں سے توڑلو، ممکن ہے کہ تم اس میں سے کچھ صدقہ دو یا نیکی کا کام کرو"۔ (مقصد یہ ہے کہ یہ ایک ضرورت بھی ہے علاوہ ازیں اگر تم اس میں سے صدقہ دو یا کسی کی امداد کرو تو اس سے تمہیں اجر بھی ملے گا لہٰذا تمہارا اس مقصد کے لئے نکلنا جائز ہے)۔ [1]

باب-۲۰۷ باب انقضاء عدّة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل

وضعِ حمل (ڈلیوری) سے بیوہ اور مطلقہ کی عدت پوری ہونے کا بیان

١٤٥٢...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ أَبُو

١٤٥٢...... حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے عمر بن عبد اللہ بن الأرقم الزہری کو خط لکھا اور انہیں حکم دیا

---

[1] مطلقہ اور بیوہ کے لئے دورانِ عدت گھر سے نکلنے کے احکام:۔ بیوہ عورت کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ دورانِ عدت ضرورت کی بناء پر وہ دن میں گھر سے باہر نکل سکتی ہے البتہ رات گھر میں گذارنا ضروری ہے۔
جب کہ مطلقہ کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ وہ گھر سے دن میں بھی باہر نہیں نکل سکتی کیونکہ قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: لايخرجن إلا ان يأتين بفاحشةٍ مبيّنةً (الطلاق) کہ طلاق والی عورتیں گھر سے باہر نہ نکلیں۔ اس آیت میں صریحاً اور قطعاً ان کا نکلنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ جب کہ مذکورہ حدیث خبر واحد ہے اور خبر واحد سے کتاب اللہ کے عموم میں تخصیص یا تقیید نہیں کی جا سکتی۔
علاوہ ازیں ممکن ہے اس وقت تک احکاماتِ عدت بھی شروع نہ ہوئے ہوں۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۱/ ۲۱۸)

الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا

قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنْ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ

کہ وہ سُبیعہ بنت الحارث الأسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جائیں اور ان سے ان کے معاملہ کے بارے میں پوچھیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تھا تو آپ ﷺ نے کیا جواب دیا تھا؟

تو عمر بن عبداللہ نے عبداللہ بن عتبہ کو جوابی خط لکھا کہ سُبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتلایا کہ وہ (سُبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو بنو عامر ابن لوئی کے قبیلہ میں سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

حجتہ الوداع کے موقع پر ان کا انتقال ہو گیا اس وقت وہ (سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) حاملہ تھیں ان کے انتقال کو زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ وضعِ حمل ہوا (ولادت ہوگئی)۔ جب وہ نفاس سے فارغ ہو گئیں تو بناؤ سنگھار کیا پیغامِ نکاح دینے والوں کے لئے، چنانچہ ابوالسنابل بن بعکک جو بنو عبدالدار کے قبیلہ کے فرد تھے ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ: مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں آرائش کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، شاید تم نکاح کی امید لگائے بیٹھی ہو۔ اللہ کی قسم! جب تک تمہارے اوپر چار ماہ دس دن نہ گذر جائیں تم ہرگز نکاح نہیں کر سکتیں۔

حضرت سبیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ جب انہوں نے یہ بات کہی تو میں نے اسی شام اپنے کپڑے سمیٹے (چادر اوڑھنی) اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلی گئی اور اس بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فتویٰ دیا کہ بے شک میں وضعِ حمل کے بعد حلال ہو چکی ہوں (نکاح کے لئے) اور مجھے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو نکاح کرلوں۔

حضرت ابنِ شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ لہٰذا میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اس بات میں کہ مطلّقہ عورت وضعِ حمل کے بعد نکاح کرے اگرچہ وہ ابھی نفاس کے خون میں ہی ہو۔ ہاں یہ ہے کہ حالتِ نفاس میں شوہر اس سے صحبت نہ کرے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔

١٤٥٣ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُمَا

۱۴۵۳ ...... حضرت سلیمانؒ بن یسار کہتے ہیں کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جمع ہوئے اور تذکرہ ہونے لگا ایسی عورت کا جو شوہر کی وفات کے چند راتوں کے بعد ہی نفاس میں ہو جائے (یعنی وضعِ حمل (ڈلیوری)

يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ- فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا يَتَنَازَعَانِ ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ وَإِنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ

ہو جائے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ایسی عورت کی عدت کے لئے آخر الاجلین یعنی دونوں میں سے جو مدت آخری ہوگی اس کا اعتبار ہوگا (مقصد یہ ہے کہ بیوہ عورت کی اصل عدت تو چار ماہ دس یوم ہے، لہٰذا اگر وہ اس مدت سے کم میں وضع حمل کر دے تو اصل مدت یعنی چار ماہ دس یوم کا اعتبار ہوگا جو دونوں مدتوں میں سے آخری ہے۔ اور اگر حمل ہونے کے باوجود چار ماہ دس یوم گذر گئے اور وضع حمل نہیں ہوا تو پھر وضعِ حمل تک انتظار کرے گی اور چار ماہ دس دن کا اعتبار نہیں ہوگا)۔

جبکہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسی عورت وضعِ حمل سے ہی عدت سے نکل گئی۔ دونوں میں تنازع اور بحث ہونے لگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوں۔ (اب فیصلہ کیجئے) انہوں نے کریبؒ کو (جو ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے آزاد کردہ) امّ المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے اس مسئلہ کی بابت دریافت کریں۔

کریبؒ واپس آئے اور انہیں بتلایا کہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: سُبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شوہر کی وفات کی چند راتوں بعد ہی حمل سے فارغ ہوگئیں (ولادت ہوگئی تھی) انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تھا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تھا کہ نکاح کرلیں (گویا نکاح کی اجازت ہوگئی اور عدت مکمل ہوگئی، چنانچہ تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ حاملہ عورت اگر بیوہ ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے)

١٤٥٤ ...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا

۱۴۵۴ ...... حضرت یحییٰ بن سعید سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیث نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ انہوں نے یعنی ابو سلمہ، ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلمہ کی طرف پیغام بھیجا، کریب کا نام ذکر نہیں۔

باب-۲۰۸ باب وجوب الإحداد في عدّة الوفاة وتحريمه في غير ذلك إلا ثلاثة أيّامٍ

شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن کا سوگ بیوی پر واجب ہے

١٤٥٥...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الأَحَادِيثَ الثَّلاثَةَ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ خَلُوقٍ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ إِلا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ إِلا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ

قَالَ حُمَيْدٌ قُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ: فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ

۱۴۵۵...... حضرت زینب بنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ تین احادیث بیان کیں (نافعؒ سے)۔

ا۔ فرماتی ہیں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ میں ام المؤمنین امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ رسول ﷺ کے پاس گئی جب ان کے والد ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا۔

حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک خوشبو جس میں خلوق یا کسی اور چیز کی زردی ملی ہوئی تھی منگوائی اور ایک لڑکی کے لگائی، پھر اس کے بعد اپنے ہاتھ اپنے رخساروں پر مَل لئے۔ پھر فرمانے لگیں کہ اللہ کی قسم! مجھے اس وقت خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ منبر پر بیٹھ کر کہ: "کسی ایسی عورت کے لئے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، جائز نہیں ہے کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، الّا یہ کہ وہ شوہر ہو اس کا سوگ چار ماہ دس یوم تک منائے گی۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں امّ المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس داخل ہوئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور اسے لگایا۔ بعد ازاں فرمایا کہ: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: "کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں ہے کہ کسی میّت پر تین روز سے زیادہ سوگ منائے مگر شوہر کے لئے چار ماہ دس یوم تک سوگ منائے"۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میری والدہ نے امّ المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ! میری بیٹی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، جب کہ اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں کیا ہم اس کے سرمہ لگا سکتی ہیں؟

طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہی فرمایا کہ نہیں، پھر چوتھی مرتبہ فرمایا کہ یہ سوگ تو چار ماہ دس یوم تک رہے گا۔

پھر زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں بیوہ عورت (جب عدت میں بیٹھتی تھی تو) سال پورا ہونے کے بعد ایک مینگنی پھینکا کرتی تھی۔

حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ: اس سے کیا مراد ہے؟ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: ہوتا یہ تھا کہ زمانہ جہالت میں جب عورت کا شوہر مرجاتا تھا تو وہ ایک کوٹھری میں چلی جاتی تھی، اپنے خراب ترین کپڑے پہن لیتی، نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ اور، اسی حالت میں اس پر سال گزر جاتا تھا۔

بعد ازاں اس کے پاس کوئی چوپایہ مثلاً گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ وغیرہ لایا جاتا جس کے ذریعہ وہ عدت سے نکلتی (وہ اس طرح کہ اپنا جسم جانور کے جسم سے رگڑتی) اور ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ وہ (کسی جانور کے جسم سے جسم رگڑے) اور عدت سے باہر ہو مگر یہ کہ وہ جانور مرجایا کرتے تھا (شاید ایک سال تک بغیر نہائے اور بغیر صفائی کئے رہنے سے اس کے جسم میں زہریلے اثرات پیدا ہو جاتے ہوں گے)۔

بہر کیف! پھر وہ باہر نکلتی تو ایک مینگنی اسے دی جاتی جسے پھینک کر وہ عدت پوری کرتی اور اس کے بعد اپنے گھر لوٹ کر جو چاہتی کرتی، خوشبو لگانا وغیرہ۔

(گویا زمانۂ جہالت میں ایک سال عدت تھی جس کے دوران وہ کسی کام کی نہ رہتی تھی لیکن اسلام نے آکر اس طریقۂ جہالت کو ختم فرمایا اور فرض کردیا کہ عورت پر صرف چار ماہ کی عدت ہے)۔

۱۴۵۶...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ

۱۴۵۶...... حضرت زینب بنت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسی قریبی عزیز کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے زردی منگوائی، اسے اپنے بازوؤں پر لگایا اور فرمایا کہ میں نے یہ کام اس لئے کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:

"جو عورت بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ تین روز سے زیادہ کسی کی موت کا سوگ منائے سوائے شوہر کے

إلا علی زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

کہ اس کا سوگ چار ماہ دس روز تک ہے"۔
حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حدیث اپنی والدہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ امّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی نقل کی ہے اور دیگر بعض ازواج رسول اللہ ﷺ سے بھی نقل کی ہے۔

١٤٥٧...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

۱۴۵۷...... حضرت حُمید بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے زینب بنت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ اپنی والدہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتی تھیں کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا، لوگوں کو اندیشہ ہوا کہ کہیں عورت کی آنکھیں نہ جاتی رہیں۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تمہاری عورتوں میں سے کوئی ایک اپنے گھر کے بُرے حصہ میں برے کپڑوں میں ملبوس پورا پورا سال گذارا کرتی تھی، پھر جب کوئی کتا وہاں سے گذرتا تو مینگنی پھینک کر باہر نکلتی تھی (تو ایک وقت ایسا تھا کہ سال بھی بیٹھی رہتی تھی اور اب یہ حال ہے کہ) چار ماہ دس یوم بھی صبر نہیں کر سکتی؟"۔

١٤٥٨...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ

۱۴۵۸...... حضرت حمید بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکٹھی دو حدیثوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا نبی کریم ﷺ کی کسی دوسری زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سابقہ حدیث محمد بن جعفر کی طرح بیان کرتے ہیں۔

١٤٥٩...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ بِنْتًا لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ

۱۴۵۹...... حضرت امّ سلمہ و امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ذکر کر رہی تھیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتلایا کہ اس کی ایک بیٹی ہے جس کا شوہر انتقال کر گیا ہے، اب لڑکی کی آنکھوں میں تکلیف ہے وہ چاہتی ہے کہ سرمہ لگا لے؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ایک وقت تھا کہ) تم میں سے ایک عورت مینگنی پھینکتی تھی سال بھر گذرنے کے بعد (تب کہیں جا کر عدت سے فراغت ملتی تھی) جب کہ یہ تو صرف چار ماہ دس دن کا حکم ہے۔

عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ

١٤٦٠...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هَذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلاثٍ إِلا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

۱۴۶۰...... حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس (ان کے والد) ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت کی خبر آئی تو تیسرے روز انہوں نے زردی منگوائی اور اسے اپنے بازوؤں یا رخساروں پر مل لیا اور فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہ تھی۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:
"اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لئے حلال نہیں کہ تین روز سے زیادہ کسی کی موت کا سوگ منائے سوائے شوہر کے کہ اس کا سوگ چار ماہ، دس دن تک ہے"۔

١٤٦١...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْ كِلْتَيْهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَوْ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ إِلا عَلَى زَوْجِهَا

۱۴۶۱...... حضرت امّ المؤمنین حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یا دونوں ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی عورت کیلئے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ میّت پر تین روز سے زائد سوگ منائے الا یہ کہ میّت شوہر کی ہو"۔

١٤٦٢...... وحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهِ

۱۴۶۲...... حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کا مضمون منقول ہے۔

١٤٦٣...... و حَدَّثَنَاه أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

۱۴۶۳...... حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زوجہ نبی ﷺ، نبی ﷺ سے سابقہ حدیث بیان کرتی ہیں اس میں چار ماہ دس یوم کا بھی ذکر ہے۔

١٤٦٤...... وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي

۱۴۶۴...... حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی بعض ازواج مطہرات سے روایت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی

قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

حدیث سابقہ روایت کی طرح بیان کی ہے۔

١٤٦٥...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ إِلا عَلَى زَوْجِهَا

۱۴۶۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس سند سے سابقہ حدیث ہی منقول ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ وہ میت پر تین (دن) سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے۔

١٤٦٦...... وحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ إِلا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلا تَكْتَحِلُ وَلا تَمَسُّ طِيبًا إِلا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ

۱۴۶۶...... حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی عورت میت پر تین دن سے زیادہ سوگ مت منائے سوائے شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی اور اس دوران نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے، سوائے عصبی کپڑے کے (جو یمنی چادروں کا ہوتا تھا) اور نہ ہی سرمہ لگائے نہ خوشبو ملے البتہ جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی سے قسط یا اظفار (خوشبوؤں کا نام ہے) لگالے (تاکہ اتنے دن کی بدبو زائل ہو جائے)۔

١٤٦٧...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالا عِنْدَ أَدْنَى طُهْرِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ

۱۴۶۷...... حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کا مضمون منقول ہے۔

١٤٦٨...... وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا قَالَ حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ إِلا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلا نَكْتَحِلُ وَلا نَتَطَيَّبُ وَلا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَقَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طُهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ

۱۴۶۸...... حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم کو منع کر دیا گیا ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کریں سوائے شوہر کے۔ اس پر چار ماہ دس دن کا سوگ کرینگے۔ ہم نہ سرمہ لگائیں اور نہ ہی خوشبو لگائیں اور نہ ہی رنگا ہوا کپڑا پہنیں۔ اور عورت کیلئے اس کی پاکی میں رخصت دی گئی ہے کہ جب ہم میں سے کوئی حیض سے (فارغ ہو کر) غسل کرے تو وہ خوشبودار چیز سے غسل

مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ کر سکتی ہے۔ ❶

❶ اس حدیث میں بیوہ عورت کے لئے عدت کے دوران رنگین کپڑا پہننے کی ممانعت آئی ہے۔ اس میں تھوڑی سی تفصیل ہے وہ یہ کہ کپڑا اگر خوشبو سے رنگا ہوا ہو جیسے اس زمانہ میں ہوتا تھا یا رنگین کپڑا بطورِ زیب وزینت کے پہنے تو باتفاقِ ائمہ حرام ہے۔ البتہ سیاہ کپڑا باتفاق علماء جائز ہے۔

علاوہ ازیں اگر رنگین کپڑوں کے علاوہ دوسرے کپڑے نہ ہوں جیسا کہ ہمارے اس دور میں عورتوں کے اکثر رنگین ہی ہوتے ہیں تو ان کا استعمال جائز ہے۔ بس وہ ایسے کپڑے پہنتے وقت زینت کا ارادہ نہ کرے۔ (کمافی در المختار)

كتاب اللعان

كتاب اللعان

لعان کا بیان

١٤٦٩...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلْ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا- قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ

۱۴۶۹...... حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بتلاتے ہیں کہ عویمر العجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عاصم بن عدی الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ: اے عاصم! آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو مبتلائے بدکاری دیکھے تو کیا کرے؟ اگر وہ اسے قتل کر دے تو کیا اس مقتول کے لوگ اسے قتل کر دیں گے؟ یا کیا کرے؟ اے عاصم! اس بارے میں میرے لئے تم رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرو۔

چنانچہ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کے مسائل کا پوچھنا ناپسند فرمایا اور اس کی برائی بیان کی۔ حتیٰ کہ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بہت شاق گذرا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

جب عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس اپنے گھر آئے تو عویمر العجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم میرے پاس کوئی اچھی بات نہیں لے کر آئے، تم نے جو بات پوچھی تھی رسول اللہ ﷺ کو اس

لعان کے معنی اور تعریف

لعان کے لغوی معنی دھتکارنا اور دور کرنا ہیں۔ جب کہ اصطلاح فقہ و حدیث میں لعان کے معنی ہیں مؤکد قسمیں کھا کر گواہی دینا بایں طور کہ ایک دوسرے پر لعنت کی جائے"۔

لعان کی مشروعیت کا مقصد یہ ہے کہ شوہر اگر اپنی بیوی پر تہمت لگاتا ہے بدکاری کی جسے اصطلاح میں "قذف" کہا جاتا ہے لیکن شوہر کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے زنا کا البتہ وہ خود عینی شاہد ہے، اب اگر الزام لگاتا ہے قاضی کی عدالت میں تو گواہ نہ ہونے کی وجہ سے خود جھوٹا ہوتا ہے اور حد قذف کا مستحق ہوتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو ضمیر اور دل و دماغ اس کے لئے تیار نہیں ہوتے لہٰذا شریعت اسلامیہ نے ایسی صورتحال میں حکم یہ رکھا ہے کہ وہ قاضی کی عدالت میں جائے اور قاضی کو صورتحال بتلائے، قاضی اس سے بار بار حلف لے، پھر بیوی سے بھی بار بار قسم لے اس کے بعد دونوں کے درمیان تفریق کر دے۔

لعان کا حکم:۔ چنانچہ تکمیل ایمان یعنی قسموں کی فریقین کی طرف سے تکمیل کے بعد قاضی دونوں کے درمیان تفریق اور جدائی کر دے گا اور طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی۔ واللہ اعلم

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلاعِنَيْنِ

قسم کے مسائل کا پوچھنا ناپسند ہوا۔

حضرت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں تو رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کئے بغیر نہ رہوں گا۔ چنانچہ عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے لوگوں کے درمیان اور آکر کہا کہ یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو مبتلا دیکھے تو آپ ﷺ کا کیا خیال ہے کہ کیا اسے قتل کردے تو لوگ اسے قتل کردیں گے۔ وہ کیا کرے؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے معاملہ میں قرآن نازل ہو چکا ہے۔ جاؤ اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ"۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر دونوں نے لعان کیا، میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی تھا، جب دونوں (قسمیں کھاکر) فارغ ہوگئے تو عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر میں اس کو اپنے پاس روکوں تو میں جھوٹا ہوں۔ پھر انہیں تین طلاق دے دی حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی انہیں طلاق دینے کا حکم بھی نہیں فرمایا تھا۔

حضرت ابن شہاب زہریؒ نے فرمایا کہ: چنانچہ لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ہے (کہ وہ لعان سے فارغ ہو کر بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں)۔

۱۴۷۰...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُوَيْمِرًا الأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلانِ أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلاعِنَيْنِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللهُ لَهَا

۱۴۷۰...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عویمر الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنی عجلان کے فرد تھے، عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ آگے سابقہ حدیث ہی بیان کی۔ اور اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ:

اس واقعہ کے بعد لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کا رواج اور طریقہ پڑگیا، حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لعان کے وقت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ حمل سے تھیں اور ان کا بیٹا اپنی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ پھر یہ طریقہ بھی جاری ہوگیا کہ وہ بیٹا ہی ماں کا وارث ہوگا اور ماں ہی بیٹے کی وارث ہوگی جو اللہ نے اس کے لئے حصہ مقرر کردیا ہے۔❶

❶ یہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۱۴۷۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ- وَزَادَ فِيهِ فَتَلاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّقَهَا ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلاعِنَيْنِ

۱۴۷۱...... حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے ابن شہابؒ نے سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بنو ساعدہ کے بھائی تھے کی حدیث سے لعان کرنے والے فریقین اور طریقۂ لعان کے بارے میں بتلایا کہ ایک انصاری شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو مبتلا دیکھے تو آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ (آگے حدیثِ سابق کے مثل بیان کیا)۔ لیکن اس روایت میں یہ بات زائد ہے کہ دونوں (میاں بیوی) نے مسجد میں لعان کیا اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ ان کو حکم فرماتے اس آدمی نے اپنی اسی عورت کو تین طلاقیں دیدیں اور نبی ﷺ کی موجودگی ہی میں اس سے جدا ہوگیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہر لعان کرنے والوں کے درمیان اسی کی طرح جدائی ہوگی۔

۱۴۷۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح قَالَ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ

۱۴۷۲...... حضرت سعیدؒ بن جبیر سے روایت ہے کہ مصعبؒ بن زبیر کی خلافت کے زمانہ میں لعان کرنے والوں کی بابت ان سے مسئلہ پوچھا گیا کہ کیا دونوں کے درمیان تفریق (جدائی) کردی جائے گی؟
انہوں نے فرمایا کہ: مجھے کچھ سمجھ نہ آیا کہ کیا جواب دوں؟ لہٰذا میں ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف چلا مکہ میں۔ میں نے غلام سے کہا کہ میرے لئے اجازت لو۔ اس نے کہا کہ وہ قیلولہ کررہے ہیں۔ اتنے میں ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری آواز سن لی اور فرمایا کہ کیا ابنِ جبیر

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ یہ حدیث حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ سے مروی ہے۔ یہ مشہور صحابی ہیں۔ ان کا نام "حزن" تھا (غمگین اور مشکل) نبی ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے سہل (سہولت و آسان) رکھ دیا تھا۔ مدینہ میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی تھے اور آپ کی وفات کے وقت ان کی عمر پندرہ برس تھی تقریباً سو سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ (ابن خبان۔ واقدی)
عویمر العجلانیؓ یہ بھی معروف صحابی ہیں اور سورۃ النور کی لعان والی آیات انہی کے واقعہ میں نازل ہوئیں۔
حدیث میں فرمایا کہ: متلاعنہ یعنی وہ عورت جس کے لئے لعان کیا گیا اس کا بیٹا (وہ بیٹا جو اس حمل سے ہو جس کے بارے میں لعان کیا گیا تھا) ہی اس کا وارث ہوگا اور وہ بیٹا اپنی ماں کی طرف ہی منسوب ہوگا۔ باپ کی طرف نہیں ہوگا۔
اسی طرح لعان کے بعد حکم یہ ہے کہ فریقین میں جدائی اور علیحدگی ہوجاتی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک علیحدگی مطلق لعان سے نہیں ہوتی بلکہ قاضی یا حاکم کے علیحدگی کرانے سے علیحدگی ہوتی ہے۔ اگر قاضی علیحدگی نہیں کرائے گا تو دونوں بحیثیت میاں بیوی کے رہ سکتے ہیں۔ لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک مطلق لعان سے ہی علیحدگی ہوجاتی ہے۔ (تکملہ فتح الملہم ۱/۲۳۸)

فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللهِ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلانُ بْنُ فُلانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ

قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلاءِ الآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ "وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ" فَتَلاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ قَالَ لا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ قَالَتْ لا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ اندر آجاؤ کیونکہ اللہ کی قسم! تمہیں اس وقت کوئی ضروری کام ہی کھینچ کر لایا ہے۔

چنانچہ میں اندر داخل ہوا تو وہ زمین پر ایک کمبل بچھائے ایک تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، جس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا لعان کرنے والوں میں (میاں بیوی میں) تفریق کردی جائے گی؟

انہوں نے فرمایا کہ سبحان اللہ! اس بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے (رسول اللہ ﷺ سے) سوال کیا تھا اور کہا تھا کہ یارسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے ہوئے پائے تو کیا کرے؟ اگر وہ اس بارے میں لوگوں سے گفتگو کرتا ہے تو اس بارے میں منہ کھولنا بہت بڑی اور بری بات ہے (کہ اپنی ہی عزت کا جنازہ ہے) اور اگر خاموش رہتا ہے تو کیا ایسی عظیم بات دیکھ کر بھی خاموش رہ سکتا ہے؟

نبی ﷺ خاموش ہوگئے اور اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ: جس بات کی بابت میں نے آپ سے سوال کیا تھا خود اسی کا نشانہ بن گیا ہوں۔ اس وقت اللہ عزّوجل نے سورۃ النور کی یہ آیات نازل فرمائیں۔

والذين يرمون أزواجهم....الآية آپ ﷺ نے یہ آیات اس کے سامنے تلاوت کردیں، اس کو نصیحت اور وعظ فرمایا اور اس سے فرمایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہر حال ہلکا ہے (اگر تونے کوئی بدکاری کا ارتکاب کیا ہے تو اس کا اقرار واعتراف کرلے تاکہ کم از کم اخروی سزا سے بچ جائے) اس نے بھی یہ کہا کہ نہیں "جس ذات نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کی قسم! یہ شخص (میرا شوہر) بلا شبہ جھوٹا ہے"۔

پھر آپ ﷺ نے مرد سے ابتدا کی، اس نے چار مرتبہ گواہی دی اللہ کی قسم کھا کر کہ وہ سچا ہے (اپنے الزام میں) اور پانچویں مرتبہ اس نے کہا کہ: "اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو"۔

پھر آپ ﷺ نے عورت کو بلایا اور اس نے بھی چار بار اللہ کی قسم کھا کر گواہی دی کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہا کہ: اگر اس کا شوہر الزام میں سچا ہو تو اس کے (بیوی کے) اوپر اللہ کا غضب نازل ہو۔ بعد

ازاں آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان تفریق فرمادی۔

۱۴۷۳...... وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمُتَلاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

۱۴۷۳...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ لعان کرنے والوں کے بارے میں آپ کو کا کیا خیال ہے؟ کیا: ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی؟ (پھر آگے بقیہ روایت حدیث ابن نمیر کی طرح ذکر فرمائی)۔

۱۴۷٤...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْمُتَلاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي قَالَ لا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۱۴۷٤...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لعان کرنے والوں سے کہ: تم دونوں کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ لامحالہ تم دونوں میں سے ایک تو جھوٹا ہے، اب تمہارا (شوہر کا) بیوی پر کوئی حق نہیں رہا۔ اس نے کہا یارسول اللہ! میرے مال کا کیا ہو گا (جو میں نے اسے دیا تھا؟) فرمایا کہ: اس مال پر اب تمہارا کوئی حق نہیں رہا۔ اگر تو سچا ہے (اس الزام میں جو تو نے بیوی پر لگایا) تو تب تو وہ مال عوض ہو گیا اس کا کہ اس کے ذریعہ تم نے بیوی کی فرج (شرمگاہ) کو حلال کر لیا (اور اس سے فائدہ اٹھایا) اور اگر تو جھوٹا ہے تب تو وہ مال تجھ سے اور دور ہو گیا (کہ پاک دامن عورت پر تہمت لگائی)۔

۱۴۷۵...... وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلانِ وَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

۱۴۷۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عجلان کے میاں بیوی میں (لعان کے بعد) تفریق فرمادی اور فرمایا کہ: اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک تو جھوٹا ہی ہے۔ پس کیا تم میں سے کوئی تائب ہونے والا ہے؟

۱۴۷٦...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اللِّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۴۷٦...... حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لعان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے نبی ﷺ سے وہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری۔

۱۴۷۷...... وحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنِ الْمُثَنَّى

۱۴۷۷...... حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ معصب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے

قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ

درمیان تفریق نہیں کی۔
میں نے اس کا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا تو فرمایا کہ نبی ﷺ نے بنو عجلان کے میاں بیوی میں تو فرقت کرادی تھی۔

۱۴۷۸ ...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ قَالَ نَعَمْ

۱۴۷۸ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں ایک شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں لعان کیا۔
رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان تفریق کر کے لڑکے کو ماں کے ساتھ منسوب کردیا۔

۱۴۷۹ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

۱۴۷۹ ...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصاری مرد و عورت کے درمیان لعان کروایا اور دونوں کے درمیان تفریق کردی۔

۱۴۸۰ ...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۱۴۸۰ ...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

۱۴۸۱ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ إِنَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ وَاللهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ

۱۴۸۱ ...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شب جمعہ میں ایک مرتبہ مسجد میں تھا کہ اس اثناء میں ایک انصاری شخص آیا اور کہا کہ اگر آدمی اپنی بیوی کے ہمراہ کسی مرد کو (مبتلا) دیکھے (تو کیا کرے؟)۔
اگر وہ یہ بات منہ سے نکالے تو (شرعی گواہ نہ ہونے کی بناء پر حد قذف کی وجہ سے) تم اسے کوڑے لگاؤ گے اور اگر وہ اسے قتل کردے تو (تم قاتل شوہر کو) قصاصاً قتل کردو گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غیظ و غضب (کی آگ میں جلتا رہے اور) چپ رہے۔ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں ضرور سوال کروں گا۔

فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ "وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ" هَذِهِ الْآيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا

اگلے روز وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو (مبتلا) دیکھے اب وہ منہ سے یہ بات نکالتا ہے تو (شرعی گواہ نہ ہونے کی وجہ سے) آپ لوگ اسے ہی کوڑے لگائیں گے، اور اگر اسے قتل کر دیتا ہے تو آپ اس کو بھی (قصاصاً) قتل کر دیں گے اور اگر خاموش رہتا ہے تو غیظ و غضب میں خاموش رہتا ہے۔
(یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے دعا شروع کر دی اور فرمایا کہ: اے اللہ! اس معاملہ کو کھول دے۔ چنانچہ آیتِ لعان نازل ہو گئی۔
"اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ نہیں ہیں سوائے ان کے اپنے آپ کے...... الخ"۔
بعد ازاں اس آدمی کا لوگوں کے سامنے امتحان لیا گیا (قسم لی گئیں) وہ آدمی اپنی بیوی کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ دونوں نے لعان کیا اولاً مرد نے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دی کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے پھر پانچویں بار کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔
پھر اس کی بیوی لعان کیلئے گئی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ٹھہر جا (اور اگر تیرا خاوند سچا ہے تو جرم کا اقرار کر لے) اس نے انکار کیا۔ پھر اس نے لعان کیا۔
جب واپس مڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ممکن ہے یہ عورت سیاہ، گھنگریالے بالوں والا لڑکا پیدا کرے، چنانچہ (ایسا ہی ہوا) اور سیاہ، گھنگریالے بالوں والا بچہ اس کے یہاں پیدا ہوا۔

۱۴۸۲...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح قَالَ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۴۸۲...... حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کا مضمون منقول ہے۔

۱۴۸۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ

۱۴۸۳...... محمدؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سوچ کر کہ انہیں اس بارے میں علم ہے پوچھا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء سے جو براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (ماں شریک) بھائی تھے پر بدکاری کا

وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلاعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ

الزام لگایا۔ اور ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شخص تھے اسلام میں جنہوں نے لعان کیا، رسول اللہ ﷺ نے انکی بیوی سے بھی لعان کروایا۔ بعد ازاں" فرمایا کہ: اس کو دیکھتے رہو اگر یہ سیدھے بال سرخ آنکھوں والا بچہ پیدا کرے تو وہ بچہ ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی ہے اور اگر یہ سرمگیں آنکھوں گھونگھریالے بال اور پتلی پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا کرے تو وہ شریک بن سحماء کا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتلایا گیا کہ اس عورت نے سرمگیں آنکھوں، گھنگریالے بال اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ ہی پیدا کیا۔

۱۴۸۴...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا

فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ

۱۴۸۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ:

رسول اللہ ﷺ کے سامنے لعان کا ذکر کیا گیا تو عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عدی نے اس بارے میں کچھ کہا پھر منہ پھیر کر واپس ہوئے تو ایک آدمی ان کے پاس آیا انہی کی قوم کا اور ان سے شکایت کرنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کے ہمراہ ایک دوسرے مرد کو دیکھا ہے۔

حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ: میں اس مصیبت میں اپنی بات ہی کی وجہ سے مبتلا ہوا (مقصد یہ ہے کہ آنے والے شخص عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ان کی بیوی عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھتیجی تھیں تو اس پر کہنے لگے کہ یہ مصیبت کہ میرے خاندان کی عزت و ناموس کا جنازہ نکلا میرے اس قول کی وجہ سے آئی ہے جو میں نے لعان کے بارے میں کہی تھی)۔

پھر عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے اور اس نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ اپنی بیوی کو کس حال میں پایا۔ وہ شخص زردی مائل لاغر کم گوشت والا سیدھے بالوں والا تھا جب کہ وہ آدمی جس کے بارے میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے میں نے اپنی بیوی کے ہمراہ مبتلا دیکھا وہ بھاری جسم والا گندمی رنگت والا پُر گوشت آدمی تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! معاملہ کو واضح فرمایئے۔ کچھ عرصہ بعد اس عورت نے جو بچہ پیدا کیا وہ اسی شخص کے مشابہہ تھا جس کا ذکر آدمی نے کیا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ مبتلا پایا۔ غرض پھر رسول اللہ ﷺ

نے دونوں کے درمیان لعان کروایا۔
ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ: اگر میں کسی کو بغیر گواہ کے رجم (سنگسار) کروں تو اسی کو کروں گا؟ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں وہ کوئی اور عورت تھی جو اہلِ اسلام میں بُری (فاحشہ) مشہور تھی۔

۱۴۸۵...... وحدَّثنيهِ أحمدُ بنُ يوسفَ الأزْدِيُّ حدَّثنا إسْمَعِيلُ بْنُ أبي أُوَيْسٍ حدَّثني سُلَيْمانُ يَعْني ابْنَ بلال عَنْ يَحْيى حدَّثني عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَطًا

۱۴۸۵...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ بالا روایت (کہ آپ ﷺ کے پاس دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا) ہی منقول ہے لیکن اس روایت اتنا زائد ہے کہ (وہ اجنبی آدمی) بہت گوشت والا یعنی موٹا اور سخت گھنگریالے بالوں والا تھا۔

۱۴۸۶...... وحدَّثنا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالا حدَّثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ أَبي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

۱۴۸۶...... حضرت قاسم بن محمدؒ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شدادؒ نے فرمایا کہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے لعان کرنے والوں کا تذکرہ ہوا تو ابنِ شدادؒ نے کہا:
کیا یہ دونوں وہی تھے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ: اگر میں کسی کو بغیر بینہ (گواہ) کے سنگسار کروں گا تو انہی دونوں کو کروں گا؟
حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:
نہیں وہ دوسری عورت تھی جو علانیہ زناکاری کیا کرتی تھی۔

۱۴۸۷...... حدَّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حدَّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْني الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الأَنْصَارِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا قَالَ سَعْدٌ بَلى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَعُوا إِلى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ

۱۴۸۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آدمی اگر اپنی بیوی کے ہمراہ کسی مرد کو مبتلا دیکھے تو کیا اسے قتل کردے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس ذات کی قسم جس نے حق سے آپ ﷺ کو عزت دی کیوں نہیں (قتل کرے؟) (یعنی تعجب کا اظہار کیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں؟ (حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ اپنے قبیلہ کے سردار تھے، یعنی خزرج کے۔ آپ ﷺ نے جو یہ بات فرمائی

وہ بایں معنی کہ انسان کو اللہ کے حکم کے سامنے غیرت اور غصہ پر عمل نہیں کرنا چاہیئے)۔

۱۴۸۸......وحدَّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثني إِسْحَقُ بْنُ عِيسى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أَؤُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ

۱۴۸۸......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: "یارسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو مبتلا دیکھوں تو کیا اسے چھوڑ دوں یہاں تک کہ چار گواہ لے کر آؤں؟ فرمایا کہ ہاں"!

۱۴۸۹......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ - قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي

۱۴۸۹......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: یارسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو مبتلا دیکھوں تو جب تک چار گواہ نہ لے آؤں اسے ہاتھ بھی نہ لگاؤں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا کہ ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو جلد بازی سے کام لیتے ہوئے تلوار سے اس کے قبل ہی اس کا کام تمام کر دوں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لو سنو، تمہارے سردار کیا کہہ رہے ہیں، یہ بہت غیرت مند ہیں جب کہ میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت رکھتے ہیں۔

(لہٰذا غیرت کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی قتل کر کے ایک گناہ اپنے ذمہ لے لے۔ بلکہ شدید غیرت کے مواقع مین بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند رہے)۔

۱۴۹۰......حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللهِ لَأَنَا أَغْيَرُ

۱۴۹۰......حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھوں تو اسے تلوار سے مار ڈالوں ہرگز نہ چھوڑوں گا۔

نبی کریم ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کیا تم کو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت پر تعجب ہے؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ صاحب غیرت ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں۔ اسی غیرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام فواحش خواہ ظاہری ہوں یا باطنی سب کو حرام قرار دے دیا۔ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے۔ اور اللہ

مِنْهُ وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللهُ الْجَنَّةَ

تعالیٰ کو عذر کرنے والے شخص سے زیادہ کوئی محبوب نہیں ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور کوئی شخص اللہ کو اللہ کی تعریف کرنے والے سے زیادہ پسند نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

۱۴۹۱...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ

۱۴۹۱...... حضرت عبد الملک بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کا مضمون منقول ہے۔

۱۴۹۲...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ

۱۴۹۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بنو فزارہ کا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ: میری بیوی نے ایک سیاہ فام لڑکے کو جنم دیا ہے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا کہ ان کے رنگ کون سے ہیں؟ کہنے لگا کہ سرخ اونٹ ہیں۔ فرمایا کہ کیا کوئی خاکی رنگ کے بھی ہیں؟ اس نے کہا کہ ایسے بھی ہیں۔ فرمایا کہ پھر وہ کہاں سے آگئے؟ اس نے کہا کہ ممکن ہے کہ کسی کی کوئی رگ کھینچ لی ہو۔ فرمایا کہ یہاں بھی ممکن ہے کہ کوئی رگ کھینچ لی ہو۔[1]

۱۴۹۳...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا

۱۴۹۳...... حضرت زہریؒ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی فرق کے ساتھ منقول ہے۔ اس روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کا لڑکا جنا ہے وہ آدمی اس وقت اپنے نسب کی نفی کر رہا تھا۔ اور اس روایت کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ

[1] اس حدیث سے کئی اہم باتیں معلوم ہوئیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔
۱۔ پہلی بات تو یہ کہ شوہر کے لئے اولاد کی نفی محض گمان اور تخمین کی بناء پر کرنا جائز نہیں۔ شکل وصورت اور رنگ وغیرہ کی بنیاد پر اولاد کی نفی کرنا جائز نہیں ہے۔
۲۔ شبہ شرعی حجت نہیں ہے نہ ہی نسب میں قیافہ شناسی معتبر ہے۔
۳۔ اس حدیث سے قیاس کی صحت اور نظیر کے ہونے پر بھی استدلال کیا جاسکتا ہے کہ نبی ﷺ نے اونٹ کے اندر اختلاف الوان (رنگ) کو آدمیوں میں بھی رنگوں کے اختلاف پر قیاس فرمایا۔

ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ

ﷺ نے اس کو نسب کے نفی کرنے کی اجازت عطا نہیں فرمائی۔

١٤٩٤...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنَّى هُوَ قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللهِ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ

۱۴۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! میری بیوی نے ایک سیاہ فام بچہ کو جنم دیا ہے جب کہ میں اس کا منکر ہوں (کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے)۔

نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! فرمایا کہ اس کے رنگ کیا ہیں؟ کہنے لگا کہ سرخ ہیں۔ فرمایا کہ اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کے بھی ہیں؟ اس نے کہا کہ ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کہاں سے آگئے؟ اس نے کہا یارسول اللہ! شاید کوئی رگ کھینچ لی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہاں بھی یہ ممکن ہے کہ اس بچہ نے کوئی رگ کھینچ لی ہو۔

١٤٩٥...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

۱۴۹۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

تَمّ كتابُ اللّعان ويليه كتاب العتق

كتاب العتق

کتاب العتق[1]

غلام آزاد کرنے کے مسائل کا بیان

کتاب العتق

❶ عتق، عتاق سے مأخوذ ہے جس کے معنی ہیں آزاد ہونا۔ ابن العربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ ہر چیز جب اپنی منتہٰی کو پہنچ جائے تو اسے عتاق سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور عتاق میں بھی غلام آزادی کے بعد اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے اس لئے عتاق بھی بمعنی آزادی استعمال ہوتا ہے۔

اسلام اور مسئلہ غلامی

مسئلہ غلامی ان بعض مسائل اور ایشوز میں سے ہے جن پر اہلِ غرب خصوصاً مستشرقین کی طرف سے بہت زیادہ اعتراضات کئے گئے ہیں اور ان کے اعتراضات سے مرعوب ہو کر بعض مسلم محققین اور دانشوروں نے اس معاملہ پر معذرت خواہانہ رویّہ اختیار کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسئلہ غلامی ابتدائے اسلام میں تھا اب باقی نہیں رہا اور یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ اس مسئلہ پر ہندوستان میں مشہور مصنف چراغ علی نے جو سر سید احمد خان کے ساتھیوں میں سے تھے ایک کتاب لکھی اور اس میں غلامی کے مسئلہ پر انتہائی عذر خواہانہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔

بہر کیف! اسلام میں غلامی اور غلام و باندی کا پایا جانا دامنِ اسلام پر کوئی داغ نہیں بلکہ اقتضائے مصلحت جنگی ہے جس کی تفصیل آگے عرض کی جائے گی۔ اسلام نے رق (غلامی) کو مباح کیا اس شرط کے ساتھ کہ کفار کے مقابلہ میں جہادِ شرعی کے نتیجہ میں حاصل ہوئے ہوں۔ قدیم زمانوں میں اسلام سے قبل ہر قوم میں غلام بنانے کا سلسلہ جاری تھا' اہلِ روم کے یہاں جو شخص بھی مذہبی جرائم میں اور گناہوں میں پڑ جاتا ہے اسے غلام بنالیا جاتا تھا' اسی طرح باندیوں کی اولاد کو بھی غلام بنالیا جاتا تھا۔ جنگی قیدیوں کو غلام بنانا تو عام ہی تھا' ایسی صورتحال میں جب کہ معمولی باتوں پر آزاد انسانوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا تھا اسلام نے یہ آواز لگائی کہ غلام صرف اسی شخص کو بنایا جاسکتا ہے جو مسلمانوں کے مقابلہ میں آئے اور مسلمان جہادِ شرعی (جس کی متعدد شرائط ہیں) کے نتیجہ میں اسے قید کرلیں تو اسے غلام بنایا جاسکتا ہے۔ اور یہ بھی عین جنگی مصلحت ہے' کیونکہ جنگوں میں فریقین ایک دوسرے کے افراد گرفتار کرتے ہیں۔ اگر مسلمان ان کے قیدیوں کو غلام نہ بنائیں تو بعض اوقات سامنے والا دشمن اتنا ضدی اور ہٹ دھرم ہوتا ہے کہ اس سے کسی بنیاد پر صلح یا جنگ بندی نہیں کی جاسکتی۔ تبادلہ قیدیوں کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ ان کے قیدیوں کو غلام بنایا جائے۔ پھر یہ بھی کس قدر اہم بات ہے کہ اس نے غلام کے حقوق کتنے زبردست متعین فرمائے۔ سب سے پہلے تو خلیفۃ المسلمین کو جنگی قیدیوں کے بارے میں چار طرح کے اختیار عطا کئے یہ ضروری نہیں کہ انہیں غلام ہی بنایا جائے بلکہ اسے یہ اختیار ہے کہ:

۱۔ چاہے تو انہیں قتل کردے ۲۔ چاہے تو غلام بنالے ۳۔ چاہے تو فدیہ لے کر آزاد کردے اور ۴۔ چاہے تو ان پر احسان کرتے ہوئے کچھ لئے بغیر آزاد کردے۔

غرض رقیت (غلام بنانا) کوئی لازم اور واجب امر نہیں ہے بلکہ صرف مباح ہے اور غلام بنانا جنگی مصالح کے اعتبار سے بالکل مناسب ہے۔ اس لئے کہ بعض جنگی حالات میں اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر تمام قیدیوں کو قتل کردیا جائے تو یہ افرادی قوت کا ضیاع ہے۔ اسی طرح تمام قیدیوں کو رہا کردینا بھی اپنے دشمن کو تقویت بہم فراہم کرنا ہے۔ اسی طرح زندگی بھر قید کرکے ڈالنا ان انسانوں کی صلاحیت و قویٰ کو ضائع کرنا اور بلاضرورت ان پر اپنا قیمتی مال ضائع کرنا بھی کسی طرح مناسب نہیں ہے نہ ہی معاشرہ اور قوم کو اس سے کوئی فائدہ ہے۔ جب کہ اس کے برعکس غلام بنانے میں اگر اس کی شرعی حدود و شرائط کے ساتھ بنایا جائے تو اس میں متعدد فوائد ہیں۔ سب سے پہلے تو نسل و نوعِ انسانی کی بقا اور تحفظ ہے' ان کی اسلامی تربیت کا فائدہ الگ ہے' اسی طرح اتنی بڑی افرادی قوت کی صلاحیتوں اور قویٰ کو معاشرہ...... (جاری ہے)

(گذشتہ سے پیوستہ)..... اور سوسائٹی کی فلاح اور بہتر کاموں میں استعمال سے معاشرہ کا بھی فائدہ اور ان غلاموں کا بھی فائدہ ہے۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر اسلام نے امام المسلمین کو چار طرح کے اختیارات جنگی قیدیوں کے بارے میں عطا فرمائے ہیں۔

پھر ایک طرف تو یہ معاملہ ہے دوسری طرف اسلام نے غلاموں کیلئے وہ حقوق اور رعایتیں رکھیں جن کی کوئی نظیر کسی دوسری قوم، دین و مذہب میں نہیں مل سکتی۔ قرآن و حدیث میں جگہ جگہ **ما ملكت أيمانكم** (غلاموں اور باندیوں) کے حقوق واضح اور دوٹوک الفاظ میں بتلائے ہیں۔ انہیں بھی برابری کے حقوق عطا کئے۔ یہ موقع نہیں کہ ان تمام حقوق و رعایات کی تفصیل یہاں ذکر کی جائے ہر وہ شخص جسے ذرا بھی قرآن و حدیث کا علم حاصل ہے وہ جانتا ہے کہ احادیثِ طیبہ میں کتنی تاکید غلاموں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں کی گئی ہے حتیٰ کہ نبی ﷺ نے حیاتِ طیبہ کے آخری جاں گسل لمحات میں جو آخری وصیت فرمائی وہ بھی یہ تھی کہ: **الصّلوة وماملكت أيمانكم**۔ نماز اور اپنے غلاموں باندیوں کا خیال کرنا۔ (ابن ماجہ وابوداؤد)

اور یہ بھی ایک مسلّمہ تاریخی حقیقت ہے کہ یہ احکام صرف کاغذ کے اوراق پر ہی نہیں رہے بلکہ اہل اسلام نے ہر دور اور ہر زمانہ میں ان پر عمل کی روشن مثالیں قائم کیں۔ تاریخ اسلام میں کتنی ہی ایسی بلند پایہ مایہ ناز و افتخار شخصیات ہیں جو اصلاً غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھیں لیکن وہ قیادت و سیادت کے اعلیٰ مناصب تک پہنچیں، کتنے ہی غلام تھے جو آزاد لوگوں کے لئے رجع بنے علم و عمل کے اندر، بلال حبشیؓ، صہیب رومیؓ، سلمان فارسیؓ سے لے کر بعد کے ادوار تک تاریخ اسلام ایسی روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ بڑے بڑے محدثین مثلاً عطاء بن ابی رباح، طاؤسؒ بن کیسان، مکحولؒ، ضحاک بن مزاحم یہ سب غلام تھے لیکن دیار علم و فقہ و حدیث کے رئیس و سردار تھے۔

اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے غلاموں کو آزاد کرنے کی زبردست ترغیب دی، ہر گناہ کے کفارہ میں 'عتق رقبہ (غلام آزاد) کرنے کے حکم سے قرآن و حدیث بھرے پڑے ہیں۔ آزاد کرنے کے فضائل بیان کئے۔ صحابہؓ بھی کثرت سے غلام آزاد کرتے تھے صرف آٹھ صحابہؓ نے ۳۹۳۲۲ (انتالیس ہزار تین سو بائیس) غلام آزاد کئے۔ غرضیکہ اسلام کے اندر تو غلامی کوئی باعثِ کلفت چیز نہیں نہایت ہی راحت کی چیز ہے حتیٰ کہ خود متعدد مغربی مصنفین نے کھلے الفاظ میں اس کا اعتراف کیا۔ ایک فرانسیسی مصنف نے موسیو آبو کہتا ہے کہ: بلاد اسلام میں غلام ہونا کوئی عیب نہیں ہے"۔ مشہور یورپین مصنف: گوستاف لی بون اپنی کتاب: تمدن العرب" میں حق اور یقینی بات یہ ہے کہ اہل اسلام کے نزدیک غلاموں کے جو حقوق ہیں وہ بالکل متضاد اور مخالف ہیں ان رویوں کے جو عیسائیوں کے یہاں غلاموں سے برتا جاتا ہے"۔ (بحوالہ اردو ترجمہ سیّد علی بلگرامی مطبوعہ حیدر آباد دکن)۔

بہر کیف! مذکورہ بالا تفصیل اور تشریح سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ رقیت یعنی مسئلہ غلامی اسلام کی دامنِ عظمت پر کوئی عیب نہیں بلکہ اسلام کی پیشانی کا جھومر ہے۔ اور شریعتِ اسلامیہ کی طرف سے زمانہ بھر کے مظلوم و مقہور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور ظلم کی چکی میں پستے ہوئے لاکھوں انسانوں کے لئے حقوق انسانی کا ایک بہترین منشور اور آئین ہے کہ اسلام کے اندر آقا و غلام کے درمیان کوئی نسلی، لسانی، وطنی، علاقائی، طبقہ داری امتیاز کی فصیل نہیں کھڑی کی جاسکتی۔

نبی مکرم ﷺ نے قدم قدم پر وہ تعلیمات ارشاد فرمائیں جن سے آقاؤں کے اس ذہن اور سوچ کی نفی ہو کہ غلام ہمارے مملوک ہیں ان سے ہر طرح کا انسانی و غیر انسانی سلوک روا رکھا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

إخوانكم خذلكم جعلهم الله تحت أيديكم، فم كان أخوه تحت يده فليطعمه، ممّا يأكل وليلبسه ممّا يلبس ولا تكلّفوهم ما يغلبهم، فإن كلّفتموهم فأعينوهم. (رواہ البخاری رکتاب الایمان)

"تمہارے بھائی ہیں وہ لوگ جو تمہارے مملوک ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے، پس جس کا مملوک بھائی اس کا ماتحت ہو تو جو خود کھائے وہی اسے کھلائے، جو خود پہنے اسے بھی پہنائے، اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ مت لادو، اور جب انہیں کسی کام کا مکلف کرو تو (اس کام پر) ان کی اعانت بھی کیا کرو"۔

کیا کوئی دین و مذہب اور قوم ایسی مثال پیش کر سکتی ہے؟ یہ در حقیقت شریعتِ حقہ کا ہی اعزاز ہے کہ اس نے انسانیت کے سب سے ادنیٰ ترین طبقہ کو بھی وہ اعزاز عطا فرمایا کہ اشراف اس پر رشک کریں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ نبی ﷺ کی غلامی کو ہزار آزادی پر..... (جاری ہے)

۱۴۹۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

۱۴۹۶...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ جو غلام کی کل قیمت کے برابر ہو تو اس کی قیمتِ عدل لگائی جائے گی اور باقی شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت دی جائے گی اور غلام پورا آزاد ہو جائے گا۔ اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو تو اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا تھا"۔

۱۴۹۷...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۴۹۷...... ان مختلف اسناد سے بھی سابقہ روایت (جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی قیمت کے برابر ہو تو اس کی قیمت عدل لگائی جائے گی اور باقی شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت دی جائے گی اور غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہو تو اتنا ہی حصہ آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا ہے) منقول ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)......
اور وطن سے دوری اور ماں باپ سے جدائی کو ہر چیز پر ترجیح دیتے تھے۔

جب عشق سکھاتا ہے انداز خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

اور یہ مسئلہ شریعت میں نہ منسوخ ہے نہ متروک۔ آج بھی جب کہیں شرعی ضابطہ اور شرائط کے مطابق امام المسلمین کی قیادت میں جہاد ہو گا تو رقیت کے تمام احکامات لاگو ہوں گے۔ وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جو اس مسئلہ کے بارے میں نسخ کے دعوے کرتے ہیں۔
ضروری تنبیہ...... یہاں یہ بات واضح رہے کہ فی زمانہ اقوام عالم کے درمیان ایک معاہدہ ہو چکا ہے اقوام متحدہ کے رکن ہونے کی بناء پر کہ کوئی ملک دوسرے ملک کے جنگی قیدیوں کو غلام نہیں بنائے گا اب اکثر اسلامی ممالک اقوام متحدہ کے رکن ہونے کی بناء پر اس معاہدہ کے پابند ہیں۔ لہٰذا فی زمانہ کسی اسلامی ملک کے لئے جائز نہیں ہے کہ دوسرے ملک کے جنگی قیدیوں کو غلام بنائے جب تک یہ معاہدہ باقی ہے اس کی پاسداری ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (ملخصاً از تکملہ فتح الملہم ۱/۳۶۵)

أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

۱۴۹۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ

۱۴۹۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان مشترک غلام کے بارے میں فرمایا کہ اگر دونوں میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے تو دوسرا شریک دوسرے حصہ کا ضامن ہوگا۔ (اگر مالدار ہو)۔

۱۴۹۹...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

۱۴۹۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جس شخص نے اپنے حصہ کا غلام آزاد کیا تو اس کی خلاصی اس کے مال میں ہوگی اگر وہ صاحبِ مال ہے اور اگر وہ صاحبِ مال نہیں تو غلام سے مشقت و محنت کرائی جائے گی بغیر جبر کے"۔

۱۵۰۰...... وحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

۱۵۰۰...... حضرت سعید بن ابی عروبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مندرجہ بالا حدیث ہی منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ فرمایا: اگر اس (آزاد کرنے والے کے پاس) مال نہ ہو تو غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے گی پھر اس غلام سے "سعایہ" کرایا جائے گا اس کے غیر آزاد شدہ حصہ کے بارے میں بغیر جبر کے"۔ [1]

---

[1] کتاب العتق سے متعلق بعض اصطلاحات کی تشریح

سعایہ...... اگر کوئی شخص کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کردے اور دوسرا شریک اپنا حصہ آزاد نہ کرے تو غلام سے کہا جائے گا کہ محنت کرو اور بقیہ حصہ کو آزاد کرانے کے لئے اس حصہ کی قیمت کے مطابق رقم محنت کر کے کمائے اور دوسرے مالک کو ادا کردے۔ اس محنت کر کے کمانے کو سعایہ کہا جاتا ہے۔

وَلاء...... جو غلام آزاد ہو جائے اور پھر مر جائے اور اس کا کوئی قریبی عزیز (وارث) نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوتا ہے۔ اس وراثت کے حق کو وَلاء کہا جاتا ہے۔

بدلِ کتابت...... غلام کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک مُکاتب ہوتا ہے یعنی وہ غلام جسے مالک یہ کہہ دے کہ اگر تم اتنا مال کما کر مجھے دو تو میں تمہیں آزاد کردوں گا تو جو مال اپنی آزادی کے لئے وہ کماتا اور مالک کو ادا کرتا ہے اسے بدلِ کتابت کہا جاتا ہے۔

مشترک غلام کے بارے میں امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے اور اس نے اپنا حصہ آزاد کردیا تو دوسرے شریک کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے ا۔ ایک یہ کہ وہ اپنے شریک سے اپنے حصہ کے ضمان کا مطالبہ کردے۔ اس صورت میں آزاد کرنے والا ہی وَلاء کا مستحق ہوگا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اپنا حصہ بھی آزاد کردے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ غلام سے سعایہ کرائے۔ ان آخری دو صورتوں میں وَلاء دونوں شرکاء کے درمیان نصف ہوگی۔ واللہ اعلم

۱۵۰۱......حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ

۱۵۰۱......حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حضرت ابن ابی عروبہ ہی کی طرح حدیث منقول ہے اگرچہ الفاظ کی تبدیلی ہے لیکن معنی و مفہوم ایک ہی ہے۔

باب-۲۰۹ باب بیان إنّما الولاءُ لمن أعتق

وَلا کا مستحق آزاد کرنے والا ہوگا

۱۵۰۲......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

۱۵۰۲......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا کہ ایک باندی کو خرید کر آزاد کردیں، اس کے مالکان نے کہا کہ ہم اسے اس شرط پر فروخت کریں گے کہ اس کی "وَلاء" ہماری ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ: تمہیں ان کی بات اپنے کام سے روکے نہیں:۔ "وَلاء کا مستحق وہی ہے جس نے آزاد کیا ہے"

۱۵۰۳......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ
فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ
فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

۱۵۰۳......حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتلایا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے پاس بدل کتابت کی اعانت کے سلسلے میں آئیں۔ اس وقت تک انہوں نے اپنے بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا تھا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا کہ جاؤ اپنے مالکان کے پاس جاؤ (اور ان سے پوچھو کہ) اگر وہ یہ پسند کریں کہ تمہارا تمام بدل کتابت میں ادا کردوں اور تمہاری وَلاء بھی میری ہو تو میں ایسا کرسکتی ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے مالکان سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے اس سے انکار کردیا اور کہنے لگے کہ اگر وہ صرف ثواب کے لئے کرنا چاہتی ہیں تو کریں۔ وَلاء تو ہماری ہی ہوگی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خرید کر آزاد کردو، اور وَلاء تو صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے۔
اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ (معاملات میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں موجود نہیں

ہیں۔ جس کسی نے ایسی کوئی شرط لگائی جو اللہ کی کتاب میں موجود نہیں تو اس شرط کا وہ مستحق نہیں خواہ سو مرتبہ شرط لگائے اللہ کی بیان کردہ شرط زیادہ حق دار ہے (پوری کئے جانے کی) اور زیادہ مضبوط و معتمد ہے"۔

١٥٠٤...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ

١٥٠٤...... حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے پاس آئیں اور کہا کہ اے عائشہ! میں نے اپنے مالکان سے مکاتبت کا معاملہ کر لیا ہے ۹ اوقیہ چاندی پر کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی ادا کروں گی۔ آگے سابقہ حدیث کے مثل منقول ہے۔ آخر میں یہ بھی اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا، اما بعد۔ آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر گذرا۔

١٥٠٥...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتَبُونِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَتْنِي فَذَكَرَتْ ذَلِكَ قَالَتْ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللَّهِ إِذًا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ

أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ

١٥٠٥...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ میرے مالکان نے میرے ساتھ ۹ اوقیہ چاندی نو سال میں کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا جائے گا کی بنیاد پر مکاتبت کا معاہدہ کیا ہے۔ اس معاملہ میں آپ میری اعانت کیجئے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر تمہارے مالکان اس بات پر راضی ہوں کہ میں ساری چاندی ایک ہی مرتبہ گن کر پوری کر دوں اور تمہیں آزاد کر دوں۔ بشرطیکہ تمہاری وَلاء میری ہو تو میں ایسا کرنے کے لئے تیار ہوں۔

حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کا تذکرہ اپنے مالکان سے کیا تو انہوں نے منع کر دیا۔ الّا یہ کہ وَلاء انہی کے لئے ہو تو (ٹھیک ہے) وہ میرے پاس آئیں اور مجھ سے کہا تو میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا اللہ کی قسم! ایسا تو نہ ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا تو مجھ سے اس بارے میں پوچھا۔ میں نے تمام معاملہ آپ کو بتلا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے خرید کر آزاد کر دو اور وَلاء کی شرط انہی کی تسلیم کر لو۔ بہر حال وَلاء تو اسی کا حق ہے جو آزاد کرے گا، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اس کے شایانِ شان کرنے کے بعد فرمایا اما بعد! لوگوں کو کیا ہوا جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں (از روئے قرآن ناجائز ہیں) ایسی جو بھی

أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

شرط ہو کہ اللہ کی کتاب میں موجود نہ ہو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہوں۔
اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ سچ ہے اور اللہ کی شرط ہی اس قابل ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔ تم میں سے بعض لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ کہتے ہیں کہ فلاں کو آزاد کردو اور وَلاء میری رہے گی۔ (یاد رکھو!) وَلاء تو صرف اسی کا حق ہے جو آزاد کرے"۔

١٥٠٦...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح قَالَ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ
قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ أَمَّا بَعْدُ

١٥٠٦...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ:
حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر غلام تھے، (بریرہ کی آزادی کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے انہیں اختیار دے دیا کہ (شوہر کے ساتھ ہی رہیں یا علیحدگی لے لیں) انہوں نے (حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) اپنے آپ کو اختیار کرتے ہوئے (شوہر سے علیحدگی اختیار کرلی) اور اگر ان کے شوہر آزاد ہوتے تو آپ ﷺ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اختیار نہ دیتے۔

١٥٠٧...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ وَعَتَقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوهُ

١٥٠٧...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقدمہ میں تین مسائل تھے۔
١۔ ایک یہ کہ اس کے مالکان اسے فروخت کر کے اس کی وَلاء کی شرط اپنے لئے رکھنا چاہتے تھے، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
"اسے خرید کر آزاد کردو، وَلاء تو صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے۔
٢۔ دوسری یہ کہ وہ آزاد ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اختیار دیا، انہوں نے اپنے آپ کو اختیار کیا۔
٣۔ تیسری یہ کہ لوگ انہیں (بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) صدقات دیا کرتے تھے تو وہ ہمیں ہدیہ کردیتی تھیں۔ میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو فرمایا کہ: یہ اس کے صدقہ ہے اور تمہارے لئے وہ ہدیہ ہے اسے کھالو"۔

١٥٠٨...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ

١٥٠٨...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصاریوں سے حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خرید لیا اور انہوں

الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

نے ولاء کی شرط رکھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولاء اس کا حق ہے جو نعمت کا والی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو اختیار (آزادی) دیا اس کا خاوند غلام تھا اور اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گوشت ہدیہ بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش تم اس گوشت میں سے ہمارے لئے بھی پکاتیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صدقہ کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کیلئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

۱۵۰۹ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ هَذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي

۱۵۰۹ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کرنے کے لئے خریدنے کا ارادہ کیا۔ اس کے مالکان نے ولاء کی شرط لگادی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کردو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے کے لئے ہی ہوگی۔

اور رسول اللہ ﷺ کو گوشت ہدیہ کیا گیا، لوگوں نے کہا کہ یہ گوشت تو بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صدقہ میں دیا گیا تھا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صدقہ تو انہی کے لئے تھا (بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے) ہمارے واسطے یہ ہدیہ ہے۔

اور انہیں (آزادی کے بعد) اختیار دیا گیا ان کے شوہر آزاد تھے (حضرت عبدالرحمان نے اپنی روایت میں کہا) لیکن پھر بعد میں ان سے حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر کے بارے میں پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ مجھے معلوم نہیں۔

۱۵۱۰ ...... وحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۱۵۱۰ ...... ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

۱۵۱۱ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هِشَامٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا

۱۵۱۱ ...... اس طریق سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر غلام تھے۔

۱۵۱۲ ...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۱۵۱۲ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ

قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَــنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلاثُ سُنَنٍ خُيِّرَتْ عَلَى زَوْجِهَا حِينَ عَتَقَتْ وَأَهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَكَرِهْنَا أَنْ نُطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا إِنَّمَا الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

تعالیٰ عنہا کے معاملہ میں تین سنتیں (مسائل) معلوم ہوئیں:۔
ایک تو یہ کہ انہیں شوہر پر اختیار دیا گیا جب وہ آزاد ہوئیں۔ دوسرے یہ کہ انہیں (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو گوشت ہدیہ کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو ہانڈی (جس میں وہ گوشت تھا) چولہے پر تھی۔ آپ ﷺ نے کھانا منگوایا تو آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور گھر کا کچا سالن پیش کر دیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کیا میں نے آگ پر ہانڈی نہیں دیکھی؟ جس میں گوشت تھا (وہ کہاں گئی؟) کہا کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں! لیکن وہ گوشت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صدقہ دیا گیا تھا۔ ہمیں ناپسند ہوا کہ آپ ﷺ کو وہ کھلائیں (صدقہ کا گوشت)۔
آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس کے لئے صدقہ ہے جب کہ ان کی طرف سے ہمارے لئے ہدیہ ہے۔
اور تیسری یہ کہ انہی کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ:
ولاء تو آزاد کرنے والے ہی کا حق ہے۔

١٥١٣...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلالٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَأَبَى أَهْلُهَا إِلا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْوَلاءُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

١٥١٣...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارادہ کیا کہ ایک باندی خرید کر آزاد کر دیں۔ اس باندی کے مالکان نے نہ مانا اور شرط رکھی کہ وَلاء انہی کی رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس بات کی وجہ سے اپنے (نیک) ارادہ سے مت رکو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے ہی کا حق ہے"۔ [1]

[1] نوٹ...... چنانچہ ان احادیث سے یہی باتیں واضح ہوئیں کہ وَلاء مُعتِق (یعنی آزاد کرنے والے) ہی کا حق ہے۔
دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ صدقہ وغیرہ کی حرمت مالدار کے لئے شئ معین کی بناء پر نہیں ہوتی بلکہ اس کی صفت کی بناء پر ہوتی ہے۔ اگر صفت بدل جائے تو حرمت بھی باقی نہ رہے گی۔ جیسے یہاں ہوا کہ صدقہ کی صفت بدل گئی اور وہ محتاج کی ملکیت میں آنے کے بعد پھر غیر محتاج اور مالدار یا ہاشمی کی ملکیت میں آگئی تو ہبہ ہو گئی لہٰذا معلوم ہوا کہ صفت کے بدلنے سے حکم بھی بدل جائے گا۔
تیسری یہ کہ انہی کے معاملہ سے معلوم ہوا کہ آزاد ہونے والی باندی کو آزاد ہونے پر اختیار دیا جائے گا شوہر کے بارے میں اسی شوہر کے ساتھ رہنا چاہتی ہے یا علیحدگی اختیار کرنا چاہتی ہے۔ اس بارے میں ائمہ ثلاثہ رحمھم اللہ کے نزدیک صرف غلام شوہر کے بارے میں اختیار ہوگا آزاد شوہر کے بارے میں نہیں ہوگا۔
لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آزاد شوہر کے بارے میں بھی اختیار ہوگا۔ اور یہ اختلاف درحقیقت اس بناء پر ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت بریرہؓ کے شوہر حضرت بریرہؓ کی آزادی کے وقت "عبد" یعنی غلام تھے اور بعض میں آیا ہے کہ "حر" یعنی آزاد تھے۔
تو ان تین مسائل کے بارے میں حکمِ شرعی حضرت بریرہؓ کے معاملہ سے معلوم ہوا۔

باب-٢١٠ باب النّهي عن بيع الولاء وهبته

ولاء کی خرید و فروخت اور ہبہ کرنا منع ہے

١٥١٤......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ

قَالَ ابراهيم سَمِعْتُ مُسْلِم بن الحجّاج يَقُولُ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلى عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

١٥١٤......حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(یعنی جس نے کسی غلام یا باندی کو آزاد کیا ہو اس کی میراث کا حق معتِق (آزاد کرنے والے) کو ہوتا ہے۔ اب معتِق وہ حقِ ولاء فروخت بھی نہیں کر سکتا نہ ہی اسے کسی کو ہبہ یا ہدیہ کر سکتا ہے)۔

ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مسلم بن حجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمارہے تھے کہ اس حدیث میں تمام لوگ حضرت عبد اللہ بن دینارؒ کے شاگرد ہیں۔

١٥١٥......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ إِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ

١٥١٥......ان مختلف اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے ولاء کو بیچنے وغیرہ سے منع فرمایا) روایت کی گئی ہے لیکن ثقفی کی روایت میں بیع کا ذکر ہے ہبہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب-٢١١ باب تحريم تولي العتيق غير مواليه

آزاد شدہ غلام یا باندی کسی دوسرے کو مولیٰ نہیں بنا سکتا

١٥١٦......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى

١٥١٦......حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہر قبیلہ پر اپنی دیت کی ادائیگی واجب قرار دے دی، پھر یہ بھی واجب کر دیا کہ کسی مسلمان آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی ولاء کو اپنے

كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ ثُمَّ كَتَبَ أَنَّهُ لا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُتَوالى مَوْلى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ثُمَّ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے (کہ میں تو فلاں کا مولیٰ (آزاد کردہ) ہوں)۔
حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر مجھے بتلایا گیا کہ آپ ﷺ نے اپنے صحیفہ میں (جو آپ نے مختلف قبائل کو لکھ کر روانہ کیا تھا) لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو ایسا کرے"۔

۱۵۱۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَةِ لا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

۱۵۱۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے موالی (آزاد کرنے والوں) کی اجازت کے بغیر دوسروں کو اپنا مَولیٰ قرار دیا، اس پر اللہ تعالیٰ، کی اور ملائکہ کی لعنت ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے فرائض قبول ہوں گے نہ نوافل"۔

۱۵۱۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلا صَرْفٌ

۱۵۱۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے دوسروں کو اپنا مَولیٰ بنایا بغیر اپنے آزاد کرنے والوں کی (مولیٰ کی) اجازت کے تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے اور قیامت کے روز نہ اس کے فرائض قبول ہوں گے نہ نوافل"۔
(اس واسطے کہ حق الولاء یہ نسب کی طرح ہے جس طرح نسب کو کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا بدترین حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسی طرح حق الولاء کو بھی غیر کی طرف منسوب کرنا بدترین حرام ہے)۔

۱۵۱۹...... وحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ وَالى غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۱۵۱۹...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں مَنْ تَوَلّٰى کے بجائے مَنْ وَالٰى کے الفاظ ہیں۔

۱۵۲۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلا كِتَابَ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ

۱۵۲۰...... حضرت ابراہیم التیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے خطاب فرمایا اور کہا:
"جس نے بھی یہ دعویٰ کیا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے علاوہ (ایک صحیفہ ان کی تلوار کی نیام میں لٹکا رہتا تھا) کچھ اور بھی جسے ہم پڑھتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا۔

ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

(سنو) اس صحیفہ میں تو اونٹوں کی عمروں کا بیان (لکھا ہوا) ہے (کہ کسی عمر کے اونٹ پر کتنی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے) اور زخموں کی دیت کا بیان لکھا ہوا ہے (کہ کون سے زخم پر کتنی دیت ہے) اور اس میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جبلِ عَیر اور جبلِ ثور کے درمیان کا حصہ مدینہ کا حرم ہے، لہٰذا جس نے کوئی نئی بات اس میں پیدا کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دیا تو اس پر اللہ کی، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ اس کے فرائض قبول کریں گے نہ نوافل۔ اور یہ کہ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے جو ان میں سے ادنیٰ مسلمان بھی لے سکتا ہے، اور جس نے اپنے آپ کو حقیقی باپ کے علاوہ یا آزاد کردہ غلام نے اپنے آپ کو آزاد کرنے والوں کے علاوہ کسی دوسرے کو (مَولیٰ بناکر) اس کی طرف منسوب کیا تو اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرائض قبول فرمائیں گے نہ نوافل"۔ (1)

باب-۲۱۲ باب فضل العتق

آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۵۲۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

۱۵۲۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کسی مومن گردن (غلام) کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض اس کے عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد فرمائے گا۔

۱۵۲۲...... وحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ أَبِي غَسَّانَ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ

۱۵۲۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کسی غلام کو آزاد کردیا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض اس

---

(1) اس میں فرمایا کہ حرم مدینہ میں بدعت کرنا یا دین سے ہٹ کر کوئی نئی راہ نکالنا بدترین جرم اور گناہ کبیرہ ہے۔ اسی طرح غیر باپ کی طرف منسوب کرنا بھی حرام ہے۔
حضرت علیؓ کا یہ صحیفہ 'صادقہ' کہلاتا تھا اور اس میں بعض اہم احکامات لکھے ہوئے تھے 'روافض نے اس صحیفہ کے بارے میں مشہور کر رکھا ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علیؓ کو بعض باتیں بتائی تھیں جو دوسروں کو نہیں بتائیں اور اسی میں خلافتِ علی کا بھی مسئلہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو خود حضرت علیؓ کے قول سے روافض کے اس قول کا رد ہو گیا۔

ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ

کے ہر عضو کو آگ سے آزاد فرمائے گا یہاں تک کہ شرمگاہ کے عوض شرمگاہ ہو"۔

۱۵۲۳...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ

۱۵۲۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی مؤمن غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اس کی شرم گاہ کو اُس کی شرم گاہ کے بدلہ آزاد کیا جائے گا۔

۱۵۲٤...... وحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَاقِدٌ يَعْنِي أَخَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ

۱۵۲٤...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس مسلمان نے بھی کسی مسلمان کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے عوض اس کے ہر عضو کو آگ سے خلاصی عطا فرمائیں گے"۔

حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ (راوی) کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث سنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے تو چلا اور حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت زین العابدین بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس آیا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو جس کے عوض انہوں نے ابنِ جعفر کو دس ہزار درہم یا دینار دیئے تھے آزاد کر دیا۔

(اتباعِ حدیث نبوی ﷺ کی ایسی مثالیں اقوامِ عالم میں نہیں ملیں گی)۔

باب ـــ ۲۱۳ باب بيان فضل العتق الوالد

والد کو آزاد کرنے کی فضیلت کے بیان میں

۱۵۲۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَدٌ وَالِدَهُ

۱۵۲۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا الا یہ کہ وہ اپنے باپ کو مملوک غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے"۔

(جس زمانہ میں غلام باندی کا رواج تھا تو ایسا عام طور پر پیش آتا تھا کہ باپ دشمن کی قید میں جا کر غلام ہو گیا اور پھر فروخت ہوتے ہوتے کسی وقت

بیٹے کے ہاتھوں ہی خریدا گیا یا غلام بن گیا تو اب بیٹا اسے خرید لے اور جب اس نے خرید لیا تو وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا۔ کیونکہ حدیث میں حضورﷺ نے فرمایا:

"جو کسی ذی رحم محرم کا مالک بن جائے تو آزاد ہو جاتا ہے"۔

۱۵۳۶...... و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح قَالَ و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالُوا وَلَدٌ وَالِدَهُ

۱۵۲۶...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ انتہیٰ واللہ اعلم

كتاب البيوع

كِتَابُ الْبُيُوعِ

کتاب البیوع

باب-۲۱۴ باب إبطال بيع الملامسة والمنابذة

بیع ملامسہ اور مُنابذہ کے بُطلان کا بیان

۱۵۲۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

۱۵۲۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۲۸...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۵۲۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث (بیع ملامسہ اور منابذہ کی ممانعت) ہی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۲۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۵۲۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث (آپ ﷺ نے بیع ملامسہ و منابذہ سے منع فرمایا ہے) ہی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۰...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۱۵۳۰...... اس سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے حسب سابق روایت نقل فرماتے ہیں۔

۱۵۳۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَأَنْ يَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ

۱۵۳۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کی بیع سے منع فرمایا:

"ملامسہ سے اور منابذہ سے۔

ملامسہ تو یہ ہے کہ بائع (فروخت کنندہ) مشتری (خریدار) دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے کپڑے کو بغیر دیکھے بھالے ہاتھ لگائے (اور اسی

صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأَمُّلٍ
وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى الْآخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ

سے بیع منعقد اور لازم کرلی جائے تو یہ ممنوع ہے)۔
اور منابذہ یہ ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے اور کوئی بھی اپنے ساتھی کے کپڑے کو غور سے نہ دیکھے۔ (اور اسی کو تکمیل بیع کا ذریعہ سمجھ لیا جائے)۔

۱۵۳۲......وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَلِبْسَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ

۱۵۳۲......حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قسم کی بیع کے مطالبات سے اور دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا ہے۔ بیع میں تو ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔
ملامسہ کہتے ہیں کہ آدمی دوسرے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ سے چھو کر دیکھ لے اور اسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے جب کہ منابذہ یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینکے، اور دوسری اس کی طرف اپنا کپڑا پھینکے اور اسی کو دونوں بیع سمجھ لیں بغیر کسی نظر (اور غور و فکر کے) اور بغیر رضامندی کے اقرار کے۔ ❶

---

❶ یہاں سے امام مسلمؒ اور معاملات کا بیان شروع کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے عبادات کو بیان کیا، بعد ازاں وہ احکامات بیان کیے جو ایک اعتبار سے عبادت اور دوسرے اعتبار سے معاملات ہیں مثلاً نکاح، رضاع، اور ان کے متعلقات مثلاً: طلاق، لعان، ظہار وغیرہ اور اب وہ احکامات بیان کر رہے ہیں جو شریعتِ اسلامیہ کا ایک عظیم حصہ ہیں اور وہ ہیں معاملاتِ بیع و شراء، باہمی خرید و فروخت لین دین وغیرہ کے معاملات۔ گویا دوسرے لفظوں میں اقتصادی و معاشی مسئلہ جو موجودہ دنیا کا سب سے اہم اور بڑا مسئلہ ہے اور جس کی بنیاد پر کسی بھی قوم یا ملک کی برتری کا اندازہ کیا جاتا ہے اس سے متعلق اسلام کی تعلیمات یا یوں کہیئے کہ ''اسلام کا معاشی و اقتصادی نظام،، بیان کر رہے ہیں۔
ہر باب سے متعلق احادیث اور ان کی تشریح اور دورِ حاضر کے متعدد معاملات میں اسلام کی تعلیمات کا بیان کا انشاء اللہ ہر حدیث کے ذیل میں مختصر اً ہم بیان کرتے رہیں گے۔ لیکن ابتداءً یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ دنیا کے معاشی نظاموں اور اسلام کے معاشی نظام کے درمیان کیا فرق ہے؟

رائج نظامہائے معیشت اور اسلامی نظام معیشت کے درمیان بنیادی فرق...... اس وقت متمدن دنیا میں بحیثیتِ مجموعی دو معاشی نظام چل رہے ہیں، جب سے دنیا میں صنعتی انقلاب برپا ہوا ہے، انسان کے اندر مادّیت (MATERIALISM) اور مسئلہ حیات کو معاشی نقطۂ نظر سے جانچنے اور پرکھنے کا رجحان اپنی انتہاؤں کو پہنچ گیا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب دنیا میں طاقتور اور ترقی یافتہ قوم وہ کہلاتی ہے جو معاشی اور اقتصادی اعتبار سے مضبوط و مستحکم ہو اب جنگیں میدان جنگ اور محاذ کے بجائے صنعت و اقتصادیات کے میدانوں میں لڑی جاتی ہیں۔ اور یہی نظریۂ حیات اس زمانے پر متولی اور غائب ہے۔ چنانچہ متمدن دنیا میں دو نظامہائے معیشت نے اپنے پر پھیلانے اور پوری دنیا کو اپنے شکنجہ میں کس لیا۔ ایک طرف تو راُس المالیہ، یعنی سرمایہ دارانہ نظام (CAPITALISM) ہے اور دوسری طرف اس کے رد عمل کے طور پر ابھرنے والا نظام ہے جس کی بنیاد مساوات کے بہ ظاہر خوبصورت مگر باطن بھیانک اصول پر رکھی گئی اور وہ ہے سوشلزم یا اشتراکیت (SOCIALISM) جس کو کمیونزم سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔
اشتراکیت یا سوشلزم ایک طویل عرصہ تک دنیا کے کئی ممالک پر بطور نظامِ معیشت کے چھائی رہی لیکن انسانوں کا بنایا ہوا یہ غیر فطری نظام خود اپنے موجدین کے ہاتھوں ہی قبر کے گڑھے میں دفن ہو چکا ہے اور سوویت یونین جو اشتراکی نظام معیشت کی اولین...... (جاری ہے)

الآخَرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلا تَرَاضٍ

۱۵۳۳...... وحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ ۱۵۳۳......اس سند کے ساتھ بھی حضرت شہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تجربہ گاہ تھا وہیں یہ نظام خود اپنی موت آپ مر گیا ہے اب اس کے تنِ مردہ میں جان ڈالنے کی کوشش کامیاب و بار آور نہیں ہو سکتی۔

اشتراکی نظامِ معیشت کی ناکامی کے بعد رأس مالیت یا سرمایہ دارانہ نظام کے علمبرداروں کی جانب سے بڑے خوشی کے شادیانے بجائے جا رہے ہیں کہ اشتراکیت کی ناکامی رأس مالیت کے مبنی برحق ہونے کی علامت ہے اور اس بات پر بڑی بغلیں بجائی جا رہی ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ یہ نظام بھی بہت جلد ہی اپنے منطقی انجام تک پہنچنے والا ہے اور اس حقیقت کا احساس خود اس نظام کے علمبرداروں کو بھی ہے۔ چنانچہ اس وقت مغربی دنیا خصوصاً ریاستہائے متحدہ امریکہ (U.S.A) میں ایسے انفرادی مالیاتی ادارے (ISLAMIC SYSTEM OF ECONOMY) وجود میں آرہے ہیں جو معیشت کے اسلامی اصولوں کو اختیار کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہی وقت کا بنیادی تقاضا ہے۔

اسلامی نظامِ معیشت (ISLAMIC SYSTEM OF ECONOMY) کو سمجھنے سے قبل چند باتوں کا جان لینا ضروری ہے یہاں پر چونکہ کسی تفصیلی تحریر یا مقالہ کا موقع نہیں لہٰذا بالکل اختصار کے ساتھ اسلامی معیشت کے چند بنیادی خدوخال اور متذکرہ بالا نظامہائے معیشت اور اسلامی معیشت کے درمیان موجود بنیادی فرق کے ساتھ تحریر کیا جائے۔

سب سے پہلی اور اہم بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا طلبی اور تجارت و معاشی فرائض کی ادائیگی میں اپنی جان اپنی تمام تر صلاحیتیں کھپانے کیلئے نہیں بھیجا ہے۔ بلکہ انسان کا مقصد تخلیق اور بعثت حرفاً طاعتِ حق اور عبادت و بندگیٔ رب ہی بتلایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ O مَآ أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ O إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ O"

یعنی "میں نے جن وانس کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ میری ہی بندگی کریں، میں ان سے رزق نہیں چاہتا نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے کھلائیں۔ بے شبہ اللہ ہی ہے وہ جو خوب رزق دینے والا قوت و مضبوطی والا ہے۔" (الذاریات ۲،۷/۳)

لہٰذا آیت بالا کے عموم سے واضح ہو گیا کہ مقصدِ تخلیق انسان دنیا کمانا اور اس میں اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کرنا نہیں بلکہ اصل مقصد زندگی حق تعالیٰ شانہٗ کی بندگی و عبادت ہے۔ لیکن چونکہ دنیا میں زندگی گزارنے کیلئے انسان کیلئے معاشی مصروفیات کا اختیار کرنا ناگزیر ہے اس واسطہ دیگر شعبہائے حیات کی طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے معاشی مسئلہ سے متعلق تعلیمات و ہدایات دی ہیں۔

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہو جانی چاہیئے کہ اسلام بذاتہٖ اور اصالتاً کوئی نظامِ معیشت نہیں بلکہ یہ ایک انقلاب ہے جو پوری زندگی پر محیط البتہ ہے چونکہ اس کی تعلیمات کا دائرہ صرف مذہبی معاملات، عبادات و عقائد تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے اس کی تعلیمات عبادات و عقائد سے آگے معاشرت، اخلاق، سیاست، تفریح، تعلیم، معیشت تمام شعبہائے حیات میں موجود ہیں۔ تاکہ وہ اپنے پیروکاروں کو ہر شعبۂ زندگی میں ایک مستقل و مشخص نظام دے سکے۔ اور اس کے پیروکاروں کو کسی شعبۂ حیات میں تعلیمات کیلئے غیروں کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ چنانچہ اس ضمن میں معیشت کے بھی اسلام اصولوں (PRINCIPLES) کو بیان کیا گیا ہے اور اس بارے میں قرآن و حدیث اور خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے امت کی راہنمائی کی ہے۔

اسلام کا بنیادی فلسفۂ معیشت یہ ہے کہ دیگر مذاہب کے مقابلہ میں یہ ایک جانب تو رہبانیت اور ترک دنیا سے منع کرتا ہے اور کاروبار زندگی اور اکتساب و تجارت کی ترغیب دیتا ہے۔ حلال ذرائع سے حصول رزق کو عبادت اور "فریضہ" جب کہ پاکیزہ اور محنت سے حاصل کی ہوئی آمدنی کو "خیر" اور "فضل اللہ" سے تعبیر کرتا ہے لیکن دوسری طرف ان سب کے باوجود اسلام کی نظر میں...... (جاری ہے)

إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ــــ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... "اقتصادیات" انسان کیلئے کوئی بنیادی اور اساسی مسئلہ نہیں ہے اور یہ انسانی حیات کا منتہاد مقصود نہیں ہے۔
اور یہی وہ فرق ہے جو رائج الوقت نظامہائے معیشت اور اسلام کی تعلیمات معیشت کے درمیان ہے کہ دیگر معاشی فلسفوں اور نظاموں میں یہ مسئلہ دنیا کا سب سے اہم مسئلہ ہے یہی مقصود حیات و منتہائے بشر ہے یہ معاشی نظام ابنائے آدم کیلئے اس سے بلند تر کوئی مقصد اور نصب العین نہیں پاتے۔ جب کہ اسلام کی نظر میں یہ ایک اہم حیات انسانی کا جزو لاینفک ہونے کے باوجود انسان کا منتہٰی و مقصود نہیں ہے۔
بلکہ اسلام دنیا کو یہ بتلاتا ہے کہ بلاشبہ "اقتصادیات" تمہاری حیات دنیویہ کا ایک اہم مسئلہ سہی لیکن تمہارے لئے اس سے بلند تر اور عظیم تر ایک مقصد اور ہے اور وہ ہے "تعمیر آخرت"۔
قرآن کریم اس صورت حال کو اپنے بلیغ پیرایۂ بیان میں دو لفظوں میں صراحتاً بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:
وابتغ فيما اٰتاك الله الدار الآخرة و لاتنس نصيبك من الدنيا (القصص ۲۰/۷۶)
قرآن کا فلسفۂ معیشت یہ ہے کہ سب سے پہلے اذہانِ انسانی میں یہ بات راسخ کرتا ہے کہ حلال رزق کا حصول تمہارے لئے ضروری ہے۔ وہ تجارت کی ترغیب دیتا ہے "ابتغاء فضل الله" کے الفاظ سے وہ مال کے حصول کو "خیر" سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ غذائی اجناس و اشیاء کو "الطيبات من الرزق" قرار دیتا ہے۔ لباس کی انسانی ضرورت کو "زينة الله" اور اور رہائش کی فطری احتیاج کو "مسکن" سے تعبیر کر کے انہیں اپنے انعامات قرار دیتا ہے۔ لیکن دوسری طرف اس اسباب و متاعِ دنیا کو "متاع الغرور" (دھوکہ کا سامان) قرار دیتا ہے۔ تاکہ انسان حقیقت سے غافل نہ ہو۔
بہر کیف! رائج الوقت معاشی نظاموں اور اسلام کے نظام معیشت کا یہی وہ اساسی فرق ہے جو اسے دیگر نظامہائے معیشت و فلسفوں سے نمایاں اور منفرد کرتا ہے۔ والله اعلم
یہ موقع نہیں کہ اسلام کے نظام معیشت پر مفصل گفتگو کی جائے اس سلسلہ میں اکابر علماء کرام کی متعدد جدید تحقیقی کتب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں۔ تفصیل کے لئے درج ذیل کتب کی طرف مراجعت کی جائے: اسلامی معاشیات از مولانا مناظر احسن گیلانیؒ اسلامی معیشت کے بنیادی اصول از مفتی عبدالسلام چاٹگامی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت از جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی۔

تشریحِ احادیثِ مذکورہ...... احادیثِ مذکورہ میں نبی ﷺ نے جاہلیت کے دور میں رائج دو قسم کے معاملات بیع کو ناجائز قرار دیا ہے۔ ایک تو ملامسہ ہے۔ لمس سے نکلا ہے جس کے لفظی معنی چھونے کے ہیں۔ اس کی تفسیر میں متعدد اقوال منقول ہیں۔
ایک یہ کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ یہ سامان میں تمہارے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ جب میں تمہیں ہاتھ لگاؤں گا تو بیع لازم اور منعقد ہو جائے گی یا خریدار فروخت کنندہ (بائع) سے یہی کہے۔ یہ تفسیر امام ابو حنیفہؒ سے مروی ہے۔ (عمدۃ القاری ۵/۵۰۵)
دوسری صورت یہ کہ کوئی شخص اندھیرے میں یا کوئی لپٹا ہوا کپڑا لائے اور اسے خریدار ہاتھ لگائے، بائع یہ کہے کہ میں اس شرط پر تمہارے ہاتھ فروخت کرتا ہوں کہ تم نے جو اسے ہاتھ لگایا ہے یہ تمہارے دیکھنے کے قائم مقام ہے۔ اور دیکھنے کے بعد اب تمہیں واپس یا تبدیل کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ یہ تفسیر امام شافعیؒ سے منقول ہے۔ (شرح نوویؒ)
تیسری تفسیر یہ ہے کہ فریقین یہ طے کرلیں کہ میں تمہارے کپڑے کو چھولوں تو بیع منعقد ہو جائے گی۔ ایک چوتھی تفسیر یہ ہے کہ فریقین یہ طے کرلیں کہ جب بھی دونوں میں سے کسی نے بیع (سامان) کو ہاتھ لگایا تو خیار مجلس ختم ہو جائے گا۔ غرضیکہ ان تمام میں جو بات قدر مشترک ہے وہ یہ ہے کہ ان سب میں "غرر" (دھوکہ) پایا جاتا ہے، اس بناء پر یہ بیع حرام قرار دی گئی۔
دوسری قسم منابذہ کی ہے وہ یہ ہے کہ "ایک فریق دوسرے سے کہے کہ اگر میں نے تمہاری طرف اپنا سامان پھینک دیا تو تمہارا ہر طرح کا اختیار ختم ہو جائے گا اور بیع لازم ہو جائے گی تمہیں سامان کی قیمت ادا کرنا لازم ہوگا۔ یہ بیع بھی حرام ہے۔

شئی غائب کی خرید و فروخت کا حکم...... احادیث بالا کی بناء پر بعض علماء نے فرمایا کہ شئی غائب کا معاملہ کرنا حرام...... (جاری ہے)

باب-۲۱۵ باب بطلان بيع الحصاة والبيع الّذي فيه غررٌ

بیع بالحصاۃ اور دھوکہ والی بیع کرنا باطل ہے

۱۵۳۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ

۱۵۳۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے کی بیع نے اور دھوکہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

باب-۲۱۶ باب تحريم بيع حبل الحبلة

حبل الحبلہ کی بیع حرام ہے

۱۵۳۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

۱۵۳۵...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۳۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لَحْمَ الْجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ

۱۵۳۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ اہل جاہلیت اونٹوں کے گوشت کی بیع حبل الحبلہ تک کی کیا کرتے تھے۔ اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی بچہ جنے پھر وہ مادہ ہونے کی صورت میں حاملہ ہو جائے (تو اس پیدا ہونے والے بچہ کے حمل تک کی بیع کر لیا کرتے تھے۔) رسول اللہ ﷺ نے اس سے انہیں منع فرمادیا۔[1]

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہے۔ یعنی جو چیز ابھی موجود نہیں ہے عند العقد، یعنی بائع کے پاس وہ چیز نہیں جو بیچ رہا ہے تو اس کی بیع حرام ہے، کیونکہ اس میں ”غرر“ (دھوکہ) ہے کہ خریدار نے وہ چیز دیکھی ہی نہیں ہے۔
لیکن یہ استدلال صحیح نہیں اور ان احادیث سے مطلقاً شئی غائب کی بیع کے بطلان پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اگر شئی غائب کی بیع خیار رؤیۃ (دیکھنے پر لینے یا نہ لینے کا اختیار) کے ساتھ ہو تو جائز ہے اور احادیث میں اس کی دلیل موجود ہے۔ تفصیل کے لئے تکملہ فتح الملہم ۱/۳۱۶ سے راجعت کیجئے)۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] بیع بالحصاۃ...... یہ بھی دور جاہلیت کی بیوع میں سے ایک بیع ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ کنکری پھینکنے سے ہی بیع واجب ہو جاتی تھی جیسے ملامسہ منابذہ میں ہوتی ہے۔ مثلاً: بائع، خریدار سے کہتا تھا کہ تم کنکری پھینکو جہاں تک جا کر گرے اتنی زمین اتنے پیسوں میں فروخت کرتا ہوں، یہ بیع حرام ہے جہالت و دھوکہ کے خدشہ کی وجہ سے۔ ......(جاری ہے)

فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ

باب-۲۱۷ باب تحريم بيع الرجل على بيع أخيه وسومه على سومه وتحريم النجش وتحريم التصرية

سودے پر سودا کرنے، بھاؤ پر بھاؤ بڑھانے، نجش اور تصریہ کی حُرمت کا بیان

۱۵۳۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ

۱۵۳۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے،،۔

۱۵۳۸...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ

۱۵۳۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ہی بھائی کے پیغام پر پیغام نکاح دے اِلاّ یہ کہ اس کی اجازت ہو،،۔

۱۵۳۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ

۱۵۳۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس بات سے کہ آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ تاؤ کرے،،۔

۱۵۴۰...... وحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۵۴۰...... ان مختلف اسانید سے بھی سابقہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آدمی کو اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرے سے منع فرمایا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسی طرح ہر وہ بیع جس میں دھوکہ ہو اور مبیع (سامان) یا قیمت میں ذرا بھی جہالت ہو تو وہ بیع ناجائز ہے مثلاً: ہوا میں اڑتے پرندوں یا سمندر میں تیرتی مچھلیوں کی بیع وغیرہ۔

حبل الحبلۃ کی تفسیر...... حبل الحبلہ کے کئی معنی اور مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک صورت تو وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی کہ حاملہ اونٹنی کی بیع مؤخر اور اُدھار قیمت کے ساتھ کی جائے گی کہ اس اونٹنی کے جو بچہ ہوگا وہ مادہ ہو اور وہ بھی حاملہ ہو تو ان دونوں حمل کی بیع کی جائے۔

دوسری صورت یہ بیان کی گئی ہے کہ فقط حاملہ کے حمل کی بیع کی جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ حاملہ جانور کے حمل اور اس پیدا ہونے والے حمل کے حاملہ ہونے کی صورت میں حمل بیع اُدھار قیمت کے ساتھ کی جائے۔ یہ سب صورتیں جہالت اور ”غرر،، (دھوکہ) کی وجہ سے ناجائز ہیں۔

ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَفِي رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ عَلَى سِيمَةِ أَخِيهِ

۱۵۴۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلا تَنَاجَشُوا وَلا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

۱۵۴۱......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ا۔ قافلہ سے بالا ہی بالا بیع کے لئے نہ ملا جائے ۲۔ نہ تم میں سے کوئی، دوسرے کی بیع پر بیع کرے ۳۔ تناجش بھی مت کرو ۴۔ شہر والا، گاؤں والے کے مال کو فروخت نہ کرے ۵۔ اونٹ اور بھیڑ بکری کے تھنوں میں دودھ بغیر دھوہے جمع کر کے مت رکھو، جس نے اس کے بعد جانور خریدا تو اسے دودھ دوہنے کی بعد دونوں باتوں کا اختیار ہے، چاہے اگر راضی ہو تو اسے ہی رکھ لے اور اگر راضی نہ ہو تو وہ جانور اور مزید ایک صاع (اناج وغیرہ کا) واپس کر دے۔ ❶

---

❶ احادیثِ بالا میں متعدد اقسامِ بیع سے اور بعض دوسری باتوں سے جن کا تعلق معاملات سے ہے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ روایتِ ابوہریرہؓ میں تمام باتیں جمع کر دی گئی ہیں، ان میں سے ہر جملہ کی علیحدہ تفصیل و تشریح آگے ذکر کی جاتی ہے

ا۔ فرمایا کہ "قافلہ سے بالا ہی بالا نہ ملا جائے"۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ اگلے باب کے تحت آئے گی۔

۲۔ دوسری بات فرمائی کہ: "کوئی شخص دوسرے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے"۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے اختیار سے ایک چیز خرید رہا تھا اور خریدار و فروخت کنندہ کے درمیان قیمت پر رضا ہو چکی تھی اور دونوں کے درمیان بیع مکمل ہو چکی تھی کہ ایک دوسرا شخص آتا ہے اور اس خریدار سے کہتا ہے کہ آپ اس سے اپنا معاملہ فسخ کریں، میں اس سے زیادہ سستی چیز آپ کو فروخت کرتا ہوں، یا وہ شخص فروخت کنندہ سے کہتا ہے کہ اسے مال مت فروخت کرو میں تم سے اس سے زائد قیمت پر لینے کے لئے تیار ہوں۔ یہ دونوں صورتیں ممنوع اور حرام ہیں۔ کیونکہ اس میں ایک فریق کی نقصان پہنچ رہا ہے۔

۳۔ پھر فرمایا تناجش بھی مت کرو۔ تناجش کے لفظی معنی ہیں کہ کوئی آدمی خریداری میں دلچسپی نہ رکھتا ہو صرف بائع کے فائدہ کے لئے سامان کی اصل قیمت سے زائد قیمت لگائے اجنبی بن کر، جس سے خریدار یہ سمجھے کہ یہ حقیقتاً خریدار ہے اور زیادہ قیمت لگا رہا ہے لہٰذا زائد قیمت پر ہی خرید لے۔ یا اجنبی شخص سامان کی بلا ضرورت تعریف کرے تاکہ خریدار زیادہ قیمت پر اسے خرید لے۔ اور حکم اس کا یہ ہے کہ یہ بالا جماع حرام ہے۔ اگر یہ فعل بائع نے کسی آدمی سے کروایا تو دونوں گناہگار ہوں گے۔

لیکن اُبّی مالکیؒ نے ابن العربیؒ سے نقل کیا ہے کہ اگر کسی بائع سے خریدار اس کے سامان کی حقیقی قیمت سے بھی کم پر زبردستی لے جاتے ہوں تو ایسی صورت میں تناجش جائز ہے بلکہ تناجش کرنے والا ماجور ہو گا، کیونکہ وہ ایک مسلمان بھائی کو اس کے نقصان..... (جاری ہے)

١٥٤٢...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ التَّلَقِّي لِلرُّكْبَانِ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ

۱۵۴۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے تلقی، رکبان (قافلہ سے بالا بالا ملے) سے، شہری کا دیہاتی کے سامان کو فروخت کرنے سے، اور اس بات سے کہ عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے اور تناجش و تصریہ سے اس بات سے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرے۔ (طلاق کا مطالبہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص دوسری شادی کرنا چاہے اور وہ نکاح کے لئے شرط لگادے کہ پہلی کو طلاق دو گے تو نکاح کروں گی۔ یہ جائز نہیں ہے)۔

١٥٤٣...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَوَهْبٍ نُهِيَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۵۴۳...... اس اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے۔

١٥٤٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ النَّجْشِ

۱۵۴۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے: تناجش سے۔
(یعنی خریدنے کی نیت نہ ہو بلکہ صرف دھوکہ دہی کے لئے سامان کی زائد قیمت لگائی جائے۔ تفصیل گذر چکی ہے)۔

باب-۲۱۸ باب تحريم تلقي الجلب

تجارتی قافلہ سے شہر سے باہر ہی مل کر سودا کرنا حرام ہے

١٥٤٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ

۱۵۴۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر تجارتی قافلوں سے سامان کے لئے ملنے سے منع فرمایا قبل اس کے کہ وہ بازاروں میں پہنچ جائیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... سے بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ احناف کے یہاں بھی اس پر فتویٰ ہے۔ ابن الہمامؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ اور تناجش کی صورت میں کی جانے والی بیع کا حکم یہ ہے کہ اس فعل کے گناہ ہونے کے باوجود یہ بیع منعقد اور صحیح ہوگی۔

۴۔ شہری آدمی گاؤں والے کا سامان نہ بیچے۔ اس کا تفصیلی حکم و تشریح ان شاءاللہ ایک مستقل باب کے تحت آئے گی۔

۵۔ تصریہ اور مصراۃ الابل کا مطلب یہ ہے کہ جانور کے تھن میں اسے فروخت کرنے سے دو تین روز قبل سے دودھ رہنے دیا جائے اور اسے دوہا نہ جائے تاکہ خریدار یہ سمجھے کہ یہ بہت زیادہ دودھ دینے والا جانور ہے۔ ایسا کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ تفصیلی حکم مستقل باب کے تحت ان شاءاللہ آگے آئے گا۔ واللہ اعلم

عَــنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتَّـى تَبْلُغَ الأَسْوَاقَ وَهَذَا لَفْظُ ابْـنِ نُمَيْرٍ و قَالَ الآخَرَانِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي

۱۵۴۶......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْـنُ حَاتِمٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَــنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَــنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

۱۵۴۶...... حضرت ابن نمیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی حضرت عبید اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت منقول کی ہے۔

۱۵۴۷......وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِـي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَـنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

۱۵۴۷...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تلقیٔ بیوع سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۴۸......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَـنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَــالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ

۱۵۴۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تلقیٔ جلب سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۴۹......حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْـنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَـا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۱۵۴۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تجارتی قافلوں سے بالا ہی بالا مت ملو، جس نے ایسا کیا اور قافلہ سے مال خرید لیا، پھر مال کا سابقہ مالک بازار میں آگیا تو اسے اختیار ہے"۔ [1] (اگر

[1] تلقیٔ جلب...... احادیثِ مذکورہ میں ایک ہی معنی کے لئے متعدد الفاظ منقول ہیں مثلاً مطلقاً تلقی، تلقیٔ رکبان یا تلقی جلب یا تلقی بیوع وغیرہ، ان سب سے مراد ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں تجارتی قافلے اور کاروان ایک شہر سے مال لے کر دوسرے شہروں میں جاتے تھے۔ تب ایسا ہوتا تھا کہ کوئی شہری تاجر شہر سے باہر جاکر اس تجارتی قافلہ سے معاملہ کر لیا کرتا تھا، اس قافلہ کو شہر کے نرخ اور مارکیٹ کا بھی اندازہ نہ ہوتا تھا تو وہ کم قیمت پر مال خرید لیتا اور ذخیرہ کر کے شہر میں اپنی مرضی کی قیمت پر فروخت کرتا۔ گویا شہر کی مارکیٹ پر اپنی اجارہ داری (MOMOPOLY) قائم کر لیتا تھا۔ جس میں اس تجارتی قافلہ کا بھی نقصان ہوتا تھا کہ وہ مارکیٹ سے کم قیمت پر اس کے ہاتھوں فروخت کر دیا کرتے تھے جب کہ شہریوں کا بھی نقصان ہوتا تھا کہ ایک ہی تاجر کی اجارہ داری قائم ہونے کی بناء پر طلب و رسد کے اندر فرق واقع ہوتا تھا اور شہری اپنی ضروریات کے اندر ایک یا چند اشخاص کے محتاج ہو جاتے تھے۔ ایسا کرنا ممنوع ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ: اگر تاجر، تجارتی قافلہ سے مارکیٹ کی قیمت میں دھوکہ اور تلبیس سے کام نہ لے نہ ہی ذخیرہ اندوزی یا دیگر ناجائز مقاصد کے لئے معاملہ کرے بلکہ جائز طریقہ سے حصولِ نافع (PROFIT) کیلئے معاملہ کرے تو اس کا جواز ہے کیونکہ احناف رحمہم اللہ کے نزدیک اس حکم کی ممانعت ایک علت اور وجہ کی بنیاد پر ہے اور وہ ہے "ضرر اور تلبیس،، یعنی دھوکہ دہی اور نقصان چنانچہ اگر کسی جگہ یہ علت پائی گئی تو وہاں پر تلقیٔ جلب بالکل ممنوع ہوگا۔ لیکن اگر کسی جگہ پر علت نہیں پائی جا رہی ہے تو پھر تلقی جب ممنوع نہ رہے گا بلکہ جائز ہو جائے گا۔ واللہ اعلم
(تکملہ فتح الملہم ۱/ ۳۳۰۔۳۳۱)

قَالَ لا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ

اس نے مال کم قیمت پر فروخت کر دیا جب کہ مارکیٹ میں اس کی قیمت زیادہ ہے تو وہ اپنا نقصان پورا کرنے کا مستحق ہے)۔

باب-۲۱۹ باب تحريم بيع الحاضر للبادي

شہری کا دیہاتی کے مال کو بیچنا منع ہے

۱۵۵۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ و قَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۱۵۵۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"شہری آدمی دیہاتی کا مال نہ فروخت کرے"۔ حضرت زہیرؒ نے اپنی روایت میں فرمایا کہ: "نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے"۔

۱۵۵۱...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ
قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا

۱۵۵۱...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس بات سے کہ قافلوں سے بالا بالا مل کر معاملہ کر لیا جائے، اور اس سے کہ شہری، دیہاتی کا مال فروخت کرے"۔
(راوی کہتے ہیں کہ) میں نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ شہری، دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے"، اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال مت بنے۔

۱۵۵۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ يَحْيَى يُرْزَقُ

۱۵۵۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"شہری، دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ بعض کو بعض کے ذریعہ سے رزق عطا فرماتا ہے"۔

۱۵۵۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۵۵۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح اس طریق سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۱۵۵۴...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ

۱۵۵۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ شہری، دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، خواہ وہ اس کا بھائی یا باپ ہی ہو۔

۱۵۵۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نُهِينَا عَنْ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ

۱۵۵۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں منع کیا گیا ہے اس سے کہ شہری، دیہاتی کا مال فروخت کرے۔[1]

باب حکم بیع المصرّاة

باب-۲۲۰

مصرّاة کی بیع کا بیان

۱۵۵۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

۱۵۵۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس شخص نے تصریہ کی ہوئی بکری خریدی، تو اسے لے کر واپس جائے اور اس کا دودھ دوہے، پھر اگر اس کے دودھ کی مقدار پر راضی ہو تو اس بکری کو روک لے اپنے ہی پاس اور اگر راضی نہ ہو تو لوٹا دے اور اس کے ایک صاع کھجور بھی دے دے"۔

۱۵۵۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

۱۵۵۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تصریہ کی ہوئی بکری خریدی تو اس کو تین دن کا خیار ہے اگر چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے دے۔

۱۵۵۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي

۱۵۵۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ

---

[1] شہری، دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شہری آدمی، دیہاتی سے جو اپنا مال گاؤں سے لے کر شہر میں فروخت کرنے آرہا ہے مثلاً: زرعی اجناس وغیرہ یا ایک شہر کا آدمی دوسرے شہر میں مال لے کر آرہا ہے فروخت کرنے کے لئے تو اس شہر کا آدمی اس سے یہ کہتا ہے کہ دیکھو! تم اپنا مال خود مت فروخت کرو، تمہاری طرف سے تمہارا مال میں فروخت کر دیتا ہوں کیونکہ شہر کی مارکیٹ اور قیمتوں کا تمہیں اندازہ نہیں ہے جب کہ مجھے اپنے شہر کی مارکیٹ کا زیادہ علم ہے"۔ گویا شہری، دیہاتی کا وکیل بن جائے تو ایسا کرے جمہور علماء کے نزدیک مکروہ ہے کیونکہ اس میں دیہاتی کو بھی نقصان ہے اور اہل شہر کو بھی۔ اس واسطے کہ اگر وہ دیہاتی اپنا مال خود فروخت کرتا تو وہ عام لوگوں کو اس قیمت پر دیتا جس پر اس نے اس شہری وکیل کو دیا ہے اور وہ وکیل بعض اوقات قیمت میں اضافہ کر کے مہنگا فروخت کرتا ہے تو یہ اہل شہر کے لئے نقصان دہ ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس شہری نے مال اس کی مارکیٹ کی قیمت سے کم میں فروخت کر دیا تو اس صورت میں دیہاتی کا نقصان ہے۔ لہٰذا اگر کسی ایک جانب کا بھی نقصان کا اندیشہ ہو تو یہ بیع اور معاملہ ناجائز ہے۔ لیکن اگر نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو احناف کے نزدیک اس کی اجازت ہے اور وجہ وہی ہے کہ یہ ممانعت بھی ایک وجہ سے مشروط ہے اور وہ وجہ نقصان اور ضرر ہے لہٰذا اگر یہ وجہ نہ رہے تو یہ بیع بھی ناجائز نہ رہے گی۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۱/۳۳۵)

رَوَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے تصریہ کی ہوئی بکری خریدی تو اس کو تین دن کا خیار ہے پس اگر اس کو واپس کرے تو اس کے ساتھ ایک صاع اناج کا دے دے لیکن گندم نہ دے۔

۱۵۵۹...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ

۱۵۵۹...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تصریہ کی ہوئی بکری خریدے اس کو دو باتوں کا خیار ہے اگر چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دیدے لیکن گندم نہ دے۔

۱۵۶۰...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ اشْتَرَى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ

۱۵۶۰...... ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں لفظ شاۃ کی بجائے غنم کا لفظ ہے۔

۱۵۶۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَا أَحَدُكُمُ اشْتَرَى لِقْحَةً مُصَرَّاةً أَوْ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِمَّا هِيَ وَإِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

۱۵۶۱...... حضرت ہمامؒ بن منبہ فرماتے ہیں کہ یہ صحیفہ ان احادیث پر مشتمل ہے جو ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر ان میں سے چند احادیث ذکر کیں اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کسی نے دودھ چڑھی ہوئی اونٹنی یا بکری خریدی تو اسے دودھ دوہنے کے بعد دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ چاہے تو اسے ہی رکھ لے اور چاہے تو اسے مالک کو لوٹا دے اور ساتھ میں ایک صاع کھجور بھی لوٹائے''۔ ❶

❶ مصراۃ...... اس بکری یا اونٹنی کو کہا جاتا ہے جس کا مالک چند روز تک اس کا دودھ نہ دوہے بلکہ تھنوں میں رہنے دے تاکہ تھن دودھ سے لبریز نظر آئیں اور خریدار کو اس بکری یا اونٹنی کے خریدنے میں رغبت ہو۔

احادیثِ بالا میں ایسی بکری کے خریدنے کا حکم نبی ﷺ نے یہ بتلایا کہ: اگر خریدنے والے کو خریدنے کے بعد یہ علم ہو گیا کہ یہ مصراۃ تھی اور حقیقتاً یہ کم دودھ دیتی ہے تو اسے بکری واپس لوٹانے اور اپنی ادا کی ہوئی قیمت واپس کرنے کا اختیار ہے لیکن اس صورت میں وہ فروخت کنندہ جس سے اس نے خریدی تھی کو ایک صاع اناج یا کھجور بھی لوٹائے۔ کیونکہ یہ ایک صاع کھجور عوض ہو گی اس دودھ کا جو اس نے استعمال کیا ہے۔

لیکن امام ابو حنیفہؒ کا مسلک اس معاملہ میں یہ ہے کہ خریدار کو بکری لوٹانے کا اختیار نہیں البتہ جو نقصان اسے ہوا ہے اس کی تلافی بائع سے کر سکتا ہے کیونکہ تصریہ ہونا یہ بکری کا عیب نہیں ہے لہٰذا جب عیب نہیں تو اسے واپس کرنے کا اختیار بھی نہیں ہے، کیونکہ یہ حدیث دیگر احادیث صحیحہ اور قرآن، اجماع و قیاس کے مخالف ہے اور معارض ہے لہٰذا اس میں تاویل کی جائے گی۔

اور احنافؒ میں سے علامہ ظفر احمد عثمانی تھانویؒ نے فرمایا کہ: اصل میں یہ عام قانون نہیں بیان کیا تھا رسول اللہ ﷺ...... (جاری ہے)

باب-۲۲۱

باب بطلان بيع المبيع قبل القبض

قبضہ سے قبل خریدار کا سامان کو آگے فروخت کرنا منع ہے

۱۵۶۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ

۱۵۶۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کوئی اناج وغیرہ خریدا تو وہ اسے آگے فروخت مت کرے یہاں تک کہ اس کو پورا پورا وصول کرلے،،۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:"میں ہر چیز کو اسی پر قیاس کرتا ہوں،، (یعنی ہر چیز میں یہی حکم ہے)۔

۱۵۶۳...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ كِلاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۵۶۳...... ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث (جس نے کوئی اناج وغیرہ خریدا تو وہ اس کو آگے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اس کو پورا وصول کرلے) ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۵۶٤...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ

۱۵۶۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی اناج وغیرہ خریدے تو اس کو آگے قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر چیز کو غلہ کے حکم کی طرح ہی سمجھتا ہوں۔

۱۵٦٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَقَالَ أَلا تُرَاهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًا

وَلَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ مُرْجًا

۱۵۶۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے اناج وغیرہ خریدا تو اسے فروخت نہ کرے حتیٰ کہ اسے وزن کرلے،،۔

حضرت طاوس کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیوں؟ یہ حکم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا کہ: کیا تم دیکھتے نہیں کہ: لوگ سونے وغیرہ کو کھانے (اناج وغیرہ) کے بدلے میعاد پر فروخت کرتے ہیں۔ (ابو کریب نے میعاد ذکر نہیں فرمایا)۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نے بلکہ ایک مصالحتی فیصلہ فرمایا تھا جس پر فریقین راضی ہو جائیں، اور یہ ابدی قانون نہیں تھا۔ اس مسئلہ کی تفصیل اور تشریح کے لئے دیکھئے۔ (اعلاء السنن ۱۴/ ۵۳ تکملہ فتح الملہم ۱/ ۳۴۴)

١٥٦٦...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

۱۵۶۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس شخص نے اناج وغیرہ خریدا تو اسے فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اس پر پورا پورا قبضہ کرلے"۔

١٥٦٧...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَاهُ فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ

۱۵۶۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اناج خریدا کرتے تھے تو آپ ﷺ ہمارے پاس ایک آدمی بھیجتے تھے جو ہمیں حکم دیتا تھا کہ ہم اس خریدے ہوئے اناج کو اس جگہ سے جہاں خریدا تھا منتقل کرلیں کسی دوسری جگہ پر قبل اس کے ہم اس اناج کو آگے کسی کے ہاتھ فروخت کریں۔ ❶

١٥٦٨...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ وَكُنَّا نَشْتَرِي الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جِزَافًا فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نَنْقُلَهُ مِنْ مَكَانِهِ

۱۵۶۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس شخص نے اناج وغیرہ خریدا تو جب تک اسے مکمل طور پر قبضہ میں نہ لے، آگے فروخت مت کرے"۔
فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قافلہ والوں سے اناج وغیرہ ڈھیر کی صورت میں خریدتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں اس کو فروخت کرنے سے منع فرمادیا یہاں تک کہ اس اناج کو اس جگہ سے کہیں اور منتقل کردیں۔

١٥٦٩...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ

۱۵۶۹...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

---

❶ بیع قبل القبض (TRANSACTION BEFOR POSSESSION) کے بارے میں ائمہ مجتہدین کے متعدد اقوال مروی ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ عقار یعنی جائداد (PROPERTY) کے علاوہ دیگر تمام اشیاء میں بیع قبل القبض ناجائز ہے البتہ عقار (جائداد) میں جائز ہے کیونکہ بیع قبل القبض کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ اس میں نقصان اور دھوکہ کا اندیشہ ہے۔ جب کہ چیز کے ہلاک اور ضائع ہونے کا بھی اندیشہ ہے لہٰذا جس چیز کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو اس میں تو بیع القبض ناجائز ہے لیکن چونکہ عقار (جائداد، پلاٹ) وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن میں عادۃً نقصان یا ضیاع کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا احناف کے نزدیک جائداد میں تو بیع قبل القبض جائز ہے اس کے علاوہ دیگر میں جائز نہیں ہے۔
بیع قبل القبض کی ممانعت یہ عام لوگوں کے فوائد کے لئے ہے۔ اس میں بے شمار مصالح عامہ پوشیدہ ہیں۔ مثلاً: ہمارے اس زمانہ میں جب کہ بین الاقوامی تجارت (INTERNAIONAL TREDING) کا دور ہے اور ہر چیز دوسرے ممالک سے منگوائی جاتی ہے اس میں بیع قبل القبض کی ممانعت کی ایک اور حکمت بھی سامنے آئی ہے وہ یہ کہ اکثر و بیشتر ہوتا یہ ہے کہ تاجر اور درآمد کنندہ دوسرے ملک مثلاً: جاپان سے سامان خریدتا ہے۔ اب جاپان سے اس سامان کی شپمنٹ کے بعد جہاز روانہ ہوا تو بعض اوقات جہاز ہمارے ملک کی بندرگاہ (PORT) پر پہنچنے سے قبل ہی اس جہاز کے سامان کی کئی افراد کے ہاتھوں بیع ہو چکی ہوتی ہے، ظاہر ہے ہر بائع نفع کے ساتھ بیع کرتا ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ سامان جسے جاپان سے مثلاً ۱۰ روپے میں خریدا گیا تھا پاکستان پہنچنے کے بعد ۱۲ روپے کا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نفع اور سرمایہ تو سرمایہ داروں کی جیب میں جاتا ہے اور غریب عوام کو وہ ساری اشیاء اصل قیمت سے کئی کئی گناہ زیادہ قیمت پر ملتی ہے۔

بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے اناج غلہ وغیرہ خریدا تو جب تک اس پر پورا پورا قبضہ نہ کر لے آگے فروخت نہ کرے"۔

۱۵۷۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَقَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ

۱۵۷۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلہ خریدنے کے بارے میں فرمایا: اس کو قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرو۔

۱۵۷۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يُحَوِّلُوهُ

۱۵۷۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی تھی کہ جب وہ اناج وغیرہ ڈھیر کی صورت میں خریدتے تھے اور اس ڈھیر کو اس کی جگہ سے کہیں اور منتقل کئے بغیر آگے فروخت کرتے تھے۔

۱۵۷۲...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا ابْتَاعُوا الطَّعَامَ جِزَافًا يُضْرَبُونَ فِي أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ وَذَلِكَ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ

۱۵۷۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دیکھا کہ لوگ جب اناج وغیرہ خریدتے ڈھیر کی صورت میں تو اس بات پر مار پڑتی تھی کہ وہ اسی جگہ پر اناج کی فروخت شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے مکانوں تک نہ لیجائیں۔ حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اناج غلہ ڈھیر کی صورت میں خرید کر اپنے گھر لے آتے تھے۔

۱۵۷۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلا يَبِعْهُ حَتى يَكْتَالَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ مَنِ ابْتَاعَ

۱۵۷۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
جس شخص نے اناج خریدا، جب تک اسے وزن نہ کرے آگے مت فروخت کرے"۔

۱۵۷۴...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۱۵۷۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى قَالَ فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهَى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ إِلَى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي النَّاسِ

نے مروان (حاکم مدینہ) سے کہا کہ تو نے تو سودی بیع کو حلال کر دیا ہے۔ مروان نے کہا کہ میں نے کیا کر دیا ہے؟ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو نے سندات (چیکوں CHEQUES) کی بیع جائز کر دی ہے، جب کہ رسول اللہ ﷺ نے طعام کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پورا پورا قبضہ نہ کر لے۔

یہ سن کر مروان نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ایسی بیع سے منع کر دیا۔ حضرت سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا پولیس کے آدمیوں کو کہ لوگوں سے سندات کے کاغذ لیتے پھر رہے ہیں۔ [1]

۱۵۷۵...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ

۱۵۷۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ:
"جب تم اناج خریدو تو پورا پورا قبضہ کرنے سے قبل فروخت مت کیا کرو"۔

باب-۲۲۲ باب تحريم بيع صُبرة التّمر المجهُولة القدر بتمر
غیر معلوم الوزن کھجور کے ڈھیر کو کھجور کے عوض بیچنے کا حکم

۱۵۷۶...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ

۱۵۷۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے:
"کھجور کے ایسے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو، معلوم الوزن کھجور کے ڈھیر کے عوض فروخت کرنے سے"۔

۱۵۷۷...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۵۷۷...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح (حسب سابق) منع فرمایا لیکن اس حدیث مبارکہ کے آخر میں من التمر کا لفظ نہیں ہے۔

---

[1] صکاک جمع ہے صک کی۔ صک یعنی چیک (CHEQUE) اس تحریری دستاویز کو کہتے ہیں جس میں کسی حق، قرض، دَین وغیرہ کا وعدہ ہو۔ چونکہ چیک درحقیقت مال نہیں ہوتے بلکہ مال کی رسید یا سند ہوتے ہیں لہٰذا ان پر بنیاد بیع کرنا جائز نہیں مثلاً: کسی کے پاس ایسی سند ہو جس میں کسی نے اس سے وعدہ کیا ہو کہ فلاں تاریخ کو مجھ سے اتنا آٹا لے لینا۔ اب وہ صاحب دستاویز اس دستاویز کو فروخت کر دے تو یہ بیع ناجائز ہے کیونکہ یہ بیع المبیع قبل القبض ہے۔ البتہ شوافعؒ کے نزدیک چیک کی بیع جائز ہے۔ لیکن خرید نے والا اسے آگے فروخت نہیں کر سکتا۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۱ر۳۶۰)

غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ

باب-۲۲۳ باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين

فریقین کے لئے خیارِ مجلس کے ثبوت کا بیان

۱۵۷۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ

۱۵۷۸...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بائع اور مشتری دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے پر اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں سوائے اس بیع کے جس میں اختیار کی شرط رکھی گئی ہو“۔ ❶

---

❶ **حقوق مجردہ کی بیع کا حکم**...... سابقہ احادیث میں بیان ہو چکا ہے کہ صکاک یعنی رقم کی دستاویز یا مال یا دَین (قرض) کی سند کی خرید و فروخت ناجائز ہے کیونکہ وہ بیع قبل القبض ہے اور خود وہ دستاویز کوئی مال نہیں ہے۔ ہمارے اس زمانہ میں اس قسم کا ایک اور معاملہ ہے جس کی خرید و فروخت عام طور پر جاری ہے اور وہ ہے حقوق کی خرید و فروخت مثلاً: گڈول، نشر و اشاعت کے حقوق وغیرہ۔ اس بارے میں فقہاء کرامؒ کی عبارات زیادہ واضح نہیں ہیں اور مختلف ہیں۔ بعض فقہاء نے مطلقاً حقوق کی بیع کو ناجائز کہا ہے بعض نے جائز قرار دیا ہے جب کہ کچھ فقہاء نے استثناء کے ساتھ جائز قرار دیا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ دَورِ حاضر میں حقوق کی کئی اقسام ہیں کئی نوعیتوں کے حقوق ہیں۔

۱۔ **حقوق شرعیہ**...... بعض حقوق تو وہ ہیں جنہیں شریعت نے مقرر کیا ہے اس میں قیاس کا کوئی دخل نہیں مثلاً: حق شُفعہ، حق الولاء، حق القصاص، حق الطلاق وغیرہ۔ حقوق کی اس قسم کا حکم یہ ہے کہ ان کی خرید و فروخت یا ان حقوق کی دوسرے کو منتقلی جائز نہیں ہے۔ البتہ ان میں سے بعض حقوق میں مصالحتہ بالمال جائز ہے مثلاً: قتلِ عمد کے مرتکب سے وارثِ مقتول دیت پر صلح کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مال کے عوض طلاق جسے خلع کہا جاتا ہے یہ بھی جائز ہے۔ لیکن ان حقوق کو فروخت کرنا بایں معنیٰ کہ دوسرے کو اس کا حق منتقل ہو جائے یہ ممنوع اور حرام ہے۔

۲۔ **حقوق وصولیٔ مال**...... یہ وہ حقوق ہیں جو کسی لین دین اور معاملہ کے نتیجہ میں کسی کے لئے ثابت ہوئے ہوں۔ مثلاً: کسی نے کوئی چیز فروخت کی تو بائع کو وصولیٔ قیمت کا حق ہو گیا، یا کسی نے کسی کو قرض دیا تو اسے پورا قرض واپس لینے کا حق ہو گیا یا حکومت نے کسی کے لئے انعام کا اعلان کیا تو صاحبِ انعام کے لئے وصولیٔ انعام کا حق ثابت ہو گیا۔ اس قسم کے حقوق کی بیع درحقیقت حقوق کی بیع ہے ہی نہیں بلکہ یہ تو اس مال کی بیع ہے جو اس حق سے متعلق ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ جائز نہیں ہے۔ یہ ایسی چیز کی بیع ہے جو انسان کے پاس موجود نہیں یعنی بیع المبیع قبل القبض کی صورت ہے۔ جیسے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں گذر چکا ہے کہ صکاک (سندات) کی بیع ناجائز ہے۔

ھنڈی (BILLS OF EXCHANGE) کی خرید و فروخت کا حکم:۔ ہمارے دور میں ھُنڈی جسے عربی کمبیالات اور انگریزی میں (BILLS OF EXCHANGE) کہتے ہیں اس کا کاروبار بہت زوروں پر رائج ہے۔ اس کی رائج صورت یہ ہے کہ جب کوئی تاجر اپنا مال فروخت کرتا ہے تو خریدار کے نام بل بناتا ہے بعض اوقات اس بل کی ادائیگی کسی آئندہ تاریخ میں واجب ہوتی ہے، اس بل کو دستاویزی شکل دینے کے لئے مدیون (جس نے ادائیگی کرنی ہے) اسے منظور کر کے اس پر دستخط کر دیتا ہے کہ میرے ذمہ فلاں تاریخ کو اس بل کی ادائیگی واجب ہے۔ اس کو عربی میں ”کمبیالۃ“، اردو میں ”ھنڈی“، اور انگریزی میں ”بل آف ایکسچینج“ کہا جاتا ہے۔

اب ہوتا یہ ہے کہ اس ھنڈی میں لکھا ہوا دَین (قرض) تو مدیون سے مقررہ تاریخ پر ہی وصول کیا جا سکتا ہے لیکن دائن (صاحبِ حق) کو فوری طور پر رقم کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ کسی تیسرے شخص کو وہ بل پشت پر دستخط کر کے اس کے حوالے کر دیتا ہے...... (جاری ہے)

۱۵۷۹......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ

۱۵۷۹......ان مختلف طرق سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہی سابقہ حدیث (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے پر اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں سوائے اس بیع کے جس میں اختیار کی شرط رکھی گئی ہو) روایت کی گئی ہے۔

۱۵۸۰......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و

۱۵۸۰......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

(گذشتہ سے پیوستہ)......اور اس پر لکھی ہوئی رقم اس تیسرے شخص سے لے لیتا ہے اور ھنڈی کے حقوق اس تیسرے شخص کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ تیسرا شخص بل کی رقم میں کٹوتی بھی کرتا ہے۔ کیونکہ "بیع الدین من غیر من علیہ الدین"، کی قبیل سے ہے اور چونکہ یہ نقود (کرنسی) کی بیع کرنسی کے عوض تفاضل و تفاوت کے ساتھ ہے لہٰذا ربوا (سود) ہونے کی وجہ سے بھی حرام ہے۔

۳۔ **وہ حقوق جو صرف منافع ہی ہوں بالذات**...... حقوق کی تیسری قسم وہ حقوق ہیں جن کے منافع اور فوائد ہی مقصود بالذات ہوں، مثلاً: حق المرور، راہداری اور راستہ کا حق، پانی کے بہنے کا حق وغیرہ۔ ان میں بیع کسی مالیت کی نہیں ہوتی بلکہ منافع کی ہوتی ہے۔

اس قسم کے حقوق کے بارے میں فقہاء احناف نے فرمایا: حق المسیل (پانی بہنے کا حق) ایسا حق ہے جو ایسی چیز سے متعلق ہے جسکے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اور اس میں جہالت پائی جاتی ہے لہٰذا اس کی بیع ناجائز ہے۔ لیکن حق المرور کا معاملہ یہ ہے کہ بعض شرائط کے ساتھ مثلاً: معلوم المقدار ہو، جہالت مفضی إلی النزاع نہ پائی جائے تو جواز ہے۔ واللہ اعلم

۴۔ **تحریری اجازت والے حقوق**...... حقوق کی چوتھی قسم وہ حقوق ہیں جن پر مجاز فرد/ادارہ نے تحریراً اجازت دی ہو تحریر شدہ منافع کے حصول کی۔ مثلاً: ڈاک ٹکٹ، مجاز اتھارٹی نے ان کے استعمال کی اجازت دی ہے کہ ہر وہ شخص جس کے پاس یہ ٹکٹ ہو وہ اسے استعمال کر سکتا ہے، یا مثلاً ریل گاڑی، ہوائی جہاز وغیرہ کے ٹکٹ، ہر حامل ٹکٹ اس ٹکٹ پر حاصل ہونے والے منافع کو استعمال کر سکتا ہے، اس قسم کے حقوق کی بیع میں یہ حکم ہے کہ اگر مجاز اتھارٹی نے کسی شخص مخصوص کے نام پر ٹکٹ جاری کیا: تو اس کی بیع ناجائز ہے جیسے ہوائی جہاز کے ٹکٹ کہ ہوائی کمپنی صرف اس مخصوص شخص کی ٹکٹ جاری کرتی ہے دوسرا اس پر سفر نہیں کر سکتا۔ لیکن جہاز مجاز اتھارٹی نے متعین طور پر کسی کو اجازت نہ دی ہو بلکہ ہر حامل اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہو مثلاً: ڈاک ٹکٹ وغیرہ تو ان کی بیع جائز ہے۔ واللہ اعلم

علاوہ ازیں تالیف و تصنیف کے حقوق یا طباعت کے حقوق وغیرہ تو ان کے بارے میں علماء متاخرین نے فتویٰ دیا کہ مصنف کو تو اجازت ہے حقوق کی بیع اور اس پر منافع کے حصول کی لیکن حقوق طبع و نشر کی بیع جائز نہیں ہے۔ واللہ اعلم (انتہی خلاصہ از تکملہ فتح الملہم ۱/۳۶۳ تا ۳۶۵)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب دو آدمی بیع کریں تو دونوں میں سے ہر ایک کو جدا ہونے سے پہلے پہلے تک اختیار حاصل ہے (بیع کو ختم کرنے کا) یا یہ کہ ایک، دوسرے کو اختیار دے، اور دونوں اس پر بیع کرلیں تو اب بیع واجب ہو گئی (کیونکہ ایک نے دوسرے کو نفاذِ بیع کا اختیار دے کر اپنا حق خیار ختم کر دیا) اور اگر دونوں بیع کے بعد جدا ہو گئے اور کسی نے بھی بیع کو چھوڑا نہیں (فسخ نہیں کیا) تب بھی بیع لازم ہو گئی۔

۱۵۸۱...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ نَافِعٌ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ

قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَا يُقِيلَهُ قَامَ فَمَشَى هُنَيَّةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ

۱۵۸۱...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب دو آدمیوں نے خرید و فروخت کا معاملہ کیا تو دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے بیع کے بارے میں (ختم کرنے یا باقی رکھنے کا) جب تک کہ جدا نہ ہو جائیں۔ یا یہ کہ دونوں کے درمیان کسی ایک کے اختیار پر بیع ہو رہی ہو تو اب بیع واجب ہو گئی۔

حضرت ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ: ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی آدمی سے کوئی معاملہ کرتے اور یہ چاہتے کہ معاملہ ختم ہو جائے تو اُٹھ کر چند قدم چلتے پھر واپس لوٹ آتے تاکہ مجلس جُدا ہو جائے اور فریقِ ثانی کا بیع کے فسخ کرنے کا حق بھی ختم ہو جائے)۔

۱۵۸۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ

۱۵۸۲...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ہر دو متعاقدین (معاملہ کرنے والے) کے درمیان بیع اس وقت تک واجب نہ ہو گی جب تک کہ دونوں (اس مجلس سے) جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع خیار کے (جس میں کسی ایک فریق کے اختیار پر بیع ہوتی ہے تو وہ بیع فوراً لازم ہو جاتی ہے۔) [1]

---

[1] خیار مجلس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک متعاقدین یعنی خرید و فروخت کرنے والے فریقین معاملہ کی مجلس میں موجود ہیں تو اس وقت تک دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے بیع کو ختم کرنے کا۔ مثلاً: زید اور بکر کے درمیان کوئی معاملہ ہوا۔ زید نے کہا کہ یہ کتاب میں نے تمہیں بیس روپے میں فروخت کی۔ بکر نے کہا میں نے خرید لی یعنی ایجاب و قبول ہو گیا لیکن ابھی دونوں اسی مجلس میں موجود ہیں جدا نہیں ہوئے تو احادیثِ بالا کی رُو سے دونوں کو بیع ختم کرنے کا اختیار ہے۔ لیکن یہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبلؒ کا مسلک ہے۔ اگر اسی مجلس میں ایک نے بیع ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا تو بیع لازم نہ ہو گی۔ دوسرے الفاظ میں ان کے نزدیک خیارِ مجلس سے مراد تفرق بالابدان...... (جاری ہے)

۱۵۸۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا

۱۵۸۳...... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”بیع و شراء کرنے والے فریقین کو جدا ہونے سے پہلے پہلے تک (بیع ختم کرنے وغیرہ کا) اختیار ہے، پھر اگر دونوں سچ بات کریں اور (شئی کی) حقیقت بیان کر دیں گے تو ان کے معاملہ میں برکت کر دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب وغیرہ کو چھپائیں گے تو ان کی بیع سے برکت مٹادی جائے گی“۔

۱۵۸٤...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِم بْن الْحَجَّاج وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً

۱۵۸۴...... اس سند سے بھی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں کہ:
”امام مسلم بن الحجاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علیہ نے فرمایا کہ: حضرت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حزام کعبہ کے اندر پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس تک زندہ رہے۔

باب-۲۲۴ باب من يخدع في البيع

بیع میں دھوکہ کھانے والے کا بیان

۱۵۸۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ

۱۵۸۵...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ بیع وغیرہ میں (عموماً) دھوکہ کھا جاتا ہے (اپنی سادہ لوحی کی بناء پر) رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کہ:
”جب تم کسی سے بیع و شراء کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ: دھوکہ نہیں ہے (دین میں)“۔ چنانچہ اس کے بعد جب بھی وہ بیع کرتے تو یہی کہتے کہ: دھوکہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... یعنی جسمانی جدائی ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک تفرق بالا بدان نہیں تفرق بالالفاظ کا اعتبار ہے یعنی جب دونوں نے ایجاب و قبول کر لیا اور خاموش ہو گئے تو اب خیارِ مجلس یعنی اس مجلس کی حد تک بیع ختم کرنے کا اختیار ختم ہو گیا۔ اس کے بعد تو صرف نہ دیکھنے کی بنیاد پر یا کسی شرط کی بنیاد پر بھی اختیار اگر رکھا گیا ہو باقی رہتا ہے۔ جسے فقہاء اصطلاح میں خیارِ رؤیت اور خیارِ عیب کہا جاتا ہے۔
اس سلسلہ میں احنافؒ قرآن کریم کی ان متعدد آیات سے استدلال کرتے ہیں جن میں ایفاءِ وعد اور معاملات میں عقد و معاہدہ کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

نہیں ہو (دین میں)۔ ❶

۱۵۸۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ.

۱۵۸۶...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ جب وہ بیع کرتے تو یہ کہتے کہ لا خیابۃ یعنی دھوکہ نہیں ہے (دین میں)۔

باب-۲۲۵ باب النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها بغير شرط القطع

پھلوں کی بور آنے سے قبل بیع کی ممانعت کا بیان

۱۵۸۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۱۵۸۷...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا پھلوں کی بیع کرنے سے اس سے قبل کہ اس کی

❶ ان صحابی کا نام حبان بن منقذ الانصاریؓ تھا، طویل العمری کی بناء پر ان کی عقل و ہوش میں ضعف آگیا تھا نبی ﷺ نے انہیں فرمادیا کہ جب بیع کیا کرو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکہ نہیں ہے تاکہ وہ دھوکہ دینے سے اجتناب کرے۔
پھر ایسے شخص کے بارے میں جو معاملات میں عموماً اپنی سادہ لوحی یا کم عقل کی بناء پر دھوکہ و فریب کا شکار ہو جاتا ہو۔ امام احمدؒ بن حنبل اور امام مالکؒ کے نزدیک حکم یہ ہے کہ اگر ایسا شخص کسی دھوکہ کا شکار ہو جائے اور قیمت کے اندر واضح فرق ہو جس کی مقدار بعض علمائے مالکیہ نے ایک تہائی بتلائی ہے تو اس کو چیز واپس کر کے معاملہ ختم کرنے کا اختیار ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک اختیار نہیں ہے کیونکہ دونوں عاقل بالغ تھے اور دونوں کی مکمل رضا سے معاملہ بیع کا انعقاد ہوا ہے۔
لیکن فی زمانہ متاخرینِ احناف نے فتویٰ دیا ہے کہ اگر غبنِ فاحش ہو اور بہت زیادہ نقصان ہو تو اُسے ردِ بیع یعنی چیز واپس کر کے قیمت واپسی لینے کا اختیار حاصل ہوگا۔ واللہ اعلم

خیارِ شرط کا بیان...... سابقہ احادیث میں نبی ﷺ نے معاملات میں دھوکہ کھانے والے صحابی حبان بن منقذ الانصاریؓ کو حکم فرمایا کہ جب کسی سے معاملہ کریں تو اس کو یاد دھانی کرادیں کہ دھوکہ اسلام میں نہیں ہے لہٰذا نہیں دھوکہ نہ دے۔ انہی احادیث سے فقہاءؒ نے "خیارِ شرط"، جو فقہ کے ابواب البیوع کا ایک اہم باب ہے کا ثبوت نکالا کہ بیع کے وقت اگر فریقین میں سے کوئی یہ شرط لگادے کہ مجھے چیز کو خریدنے یا واپس کرنے کا اختیار ہوگا تو یہ خیارِ شرط کہلاتا ہے اور احادیثِ مذکورہ کی بناء پر اس کا جواز ہے۔ اگرچہ خیارِ شرط مقتضائے عقد کے خلاف ہے۔ کیونکہ عقد کا مقتضاد تو یہ تھا کہ جب فریقین میں باہمی رضامندی سے ایجاب و قبول ہو گیا تو اب کسی فریق کو ردّ و قبول کا اختیار نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی اس اختیار کے استعمال کی شرط کرے بیع کے وقت تو اس کا جواز ہے۔ البتہ اس اختیار کی ایک مدت متعین ہے جس میں اختلاف ہے۔
امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک خیارِ شرط کی مدّت زیادہ سے زیادہ تین دن ہے لہٰذا تین دن کے بعد خیارِ شرط کے استعمال کا کسی فریق کو حق نہ ہوگا۔
امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک مدّت کا تعین فریقین کی رضامندی سے مشروط ہے۔ یعنی جس مدّت پر بھی فریقین راضی ہو جائیں وہی مدّت معتبر ہوگی۔
امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اصل میں خیارِ شرط قیاس کے خلاف مشروع ہے کیونکہ شرطِ خیار مقتضائے عقد کے منافی ہے لیکن اس کی مشروعیت حبانؓ بن منقذ کے معاملہ سے ہوئی لہٰذا اسے شریعت کے مورد پر ہی رکھا جائے گا اور احادیث میں تین دن سے زائد کے اختیار کے بارے میں کچھ ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

نهى عَــنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حتى يَبْدُوَ صَــلاحُهَا نَــهى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ

صلاحیت ظاہر ہو۔ (بور آنے سے قبل بیع و شراء سے منع فرمایا) بائع کو فروخت کرنے سے اور خریدار کو خریدنے سے منع فرمایا۔

۱۵۸۸...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۵۸۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی سابقہ حدیث ہی کی مثل اس سند سے روایت مروی ہے۔

۱۵۸۹...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نهى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حتى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نهى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ

۱۵۸۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس میں سرخی یا زردی آجائے (جو علامت ہے پھل کے پکنے کی) اسی طرح گندم کی بالی کی بیع سے منع فرمایا حتیٰ کہ سفید ہو جائے اور آفت (قدرتی) سے محفوظ ہو جائے۔ اور بائع و خریدار دونوں کو منع فرمایا (کہ نہ بائع فروخت کرے نہ خریدار خریدے)۔

۱۵۹۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَـدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَــالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَبْتَاعُـــوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الآفَةُ قَــالَ يَبْدُوَ صَلاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ

۱۵۹۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"پھل مت فروخت کرو یہاں تک کہ اس کا بور ظاہر ہو جائے اور اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ختم ہو جائے"۔

فرمایا کہ اس کی صلاح ظاہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ پھل سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے۔

۱۵۹۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَــنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۱۵۹۱...... ان اسناد کے ساتھ بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں صلاحیت کی علامت (سرخی یا زردی) ذکر نہیں کی۔

۱۵۹۲...... حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِــي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَــنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ

۱۵۹۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے حدیث عبد الوہاب کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

۱۵۹۳...... حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْــنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَــنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعُبَيْدِ اللهِ

۱۵۹۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے حدیث مالک و عبید اللہ کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

۱۵۹۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ

۱۵۹۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"پھل کو اس کی صلاح ظاہر ہونے تک مت فروخت کرو"۔

اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ

۱۵۹۵...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ مَا صَلاحُهُ قَالَ تَذْهَبُ عَاهَتُهُ

۱۵۹۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس اضافہ کے ساتھ کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اس کی صلاح سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ:
اس کی آفت یعنی ضائع ہونے کا اندیشہ جاتا رہے۔

۱۵۹۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ

۱۵۹۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہمیں پھلوں کو فروخت کرنے سے یہاں تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں (ضائع ہونے کے اندیشہ سے محفوظ نہ ہو جائیں)۔

۱۵۹۷...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ

۱۵۹۷...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ ان پھلوں کی صلاح ظاہر ہو جائے۔ [1]

---

[1] مندرجہ بالا احادیث میں "بدوِ صلاح" (صلاح ظاہر ہونے) سے قبل پھلوں کی بیع سے منع فرمایا گیا ہے، بدوِ صلاح سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں مختلف اقوال ائمہ سلف سے منقول ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس سے مراد ہے پھلوں کا کسی آفت اور ضیاع کے اندیشہ سے محفوظ ہو جانا۔ اور مقصد یہ ہے کہ جب تک پھلوں کی فصل کے بارے میں یہ عمومی اطمینان نہ ہو جائے کہ اب اس پر کوئی ایسی آفت نہیں پڑے گی جس کے نتیجہ میں پھل ضائع ہو جائے اس وقت تک پھلوں کی بیع یعنی پھلوں کے باغات اور فصلوں کی بیع ناجائز ہے۔
چونکہ پھلوں میں ہوتا یہ ہے کہ پورے پورے باغات اور فصلوں کی بیع ہو جاتی ہے اور ابھی درختوں پر بور بھی نہیں آیا ہوتا۔ چونکہ اس صورت میں یہ غالب اندیشہ ہوتا ہے کہ پھلوں پر کوئی آسمانی آفت مثلاً: بارش ہو جائے یا بجلی گر پڑے جو پوری فصل کو تباہ کر دے یا کوئی ایسی بات ہو جائے کہ درختوں پر پھل خراب آئے یا آئے ہی نہیں تو چونکہ پھل آنے سے قبل بیع میں خریدار ان سب باتوں سے لاعلم ہوتا ہے لہٰذا ایسی بیع سے منع فرمایا گیا۔
اور صلاح ظاہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ پکنے کے آثار ظاہر ہو جائیں۔ علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ پھلوں کی نوعیت کے اعتبار سے ہر پھل کی صلاح مختلف ہے۔ کسی پھل میں مٹھاس کا آجانا اس کی صلاح ہے، کسی میں سرخی یا سفیدی یا سواد (سیاہی) کا آجانا اس کی صلاح ہے۔ بہر کیف! ایسی تمام بیوع ناجائز اور حرام ہیں۔ (ملخصاً از عمدۃ القاری)۔

پھلوں کی بیع کی تین صورتیں ہیں

ایک یہ کہ بور آنے اور پھل ظاہر ہونے سے پہلے ہی بیع کر لی جائے۔ یہ مطلقاً ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ یہ معدوم کی بیع ہے یعنی ایسی شیٔ کی بیع جو ابھی وجود میں نہیں آئی۔ لہٰذا یہ بالکل حرام ہے۔
دوسری صورت یہ ہے کہ پھل ظاہر ہو جانے کے بعد پکنے کے آثار ظاہر ہونے سے قبل بیع کی جائے۔ اس کی...... (جاری ہے)

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ

۱۵۹۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ مِنْهُ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْزَرَ

۱۵۹۸...... حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کھجور کے درختوں کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کھجور کے درختوں کی بیع سے یہاں تک کہ وہ اس قابل ہو جائیں کہ ان کے پھلوں کو کھایا جاسکے۔ میں نے کہا کہ وزن کرنے کے کیا معنی؟ تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں کاٹ کر رکھ لیا جائے۔

۱۵۹۹...... حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

۱۵۹۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"پھلوں کو مت فروخت کرو۔ یہاں تک کہ ان کی صلاح (پکنے کے آثار) ظاہر ہو جائیں"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ بائع، خریدار کو پابند کر دے اس بات کا درخت پر سے پھل فی الفور کاٹ لے، درختوں پر نہ رہنے دے، یہ صورت بالا جماع جائز ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ خریدار یہ شرط لگادے کہ وہ پھل درختوں پر ہی رہنے دے گا پکنے کے وقت تک اس شرط کے ساتھ بیع کرنا بالکل ناجائز ہے۔ کسی کے نزدیک بھی اس کا جواز نہیں۔

تیسری صورت یہ ہے کہ بیع بغیر کسی شرط کے علی الاطلاق منعقد ہو، نہ کاٹنے کی شرط ہو نہ درخت پر چھوڑنے کی۔ اس تیسری صورت میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس صورت میں بیع جائز ہوگی اور بائع کے لئے اجازت ہوگی کہ وہ خریدار کو مجبور کرے پھل کاٹنے پر۔ دلائل کے لئے دیکھئے۔ (فتح الباری، تکملہ فتح الملہم)

تیسری صورت یہ ہے کہ پکنے کے آثار ظاہر ہونے کے بعد یعنی بدوِ صلاح کے بعد بیع کی جائے۔ اس کی بھی تین صورتیں ہیں ا۔ ایک یہ کہ کاٹنے کی شرط کے ساتھ بیع ہو ۲۔ دوسری یہ کہ درختوں پر چھوڑنے کی شرط کے ساتھ بیع ہو اور ۳۔ تیسری یہ کہ مطلقاً بغیر کسی شرط کے بیع کی جائے۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پہلی اور تیسری صورت جائز ہے، دوسری صورت یعنی اگر درختوں پر پھل چھوڑنے کی شرط رکھی گئی ہو تو یہ ناجائز ہے اور بیع فاسد ہوگی۔

فی زمانہ پھلوں کی بیع کا حکم...... یہ ساری مذکورہ بالا تفصیل تو حدیثِ باب کی تشریح تھی۔ لیکن دورِ حاضر میں اکثر ممالک اور بلاد میں یہی رواج ہے کہ پھلوں کو درخت سے اتارنے کے بعد فروخت نہیں کیا جاتا بلکہ ابھی وہ درختوں پر ہی لٹکے ہوئے ہوتے ہیں بلکہ بعض دفعہ تو ابھی پھلوں کا ظہور بھی نہیں ہوا ہوتا لیکن پورے پورے باغات کی فروخت ہو جاتی ہے۔ اور اس شرط کے ساتھ ہوتی ہے کہ مشتری (خریدار) یہ شرط لگاتا ہے کہ پکنے کا زمانہ آنے تک پھل درخت پر ہی لگے رہیں گے۔ اب حدیثِ بالا کی رو سے تو یہ معاملہ بالکل ناجائز ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے کہ یہ معدوم کی بیع ہے۔ لیکن حرام کہنے کی صورت میں صورتحال یہ ہوگی کہ بازار...... (جاری ہے)

باب-۲۲۶ باب تحريم بيع الرُّطب بالتمر إلا في العرايا

تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنا حرام ہے سوائے عرایا کے

١٦٠٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ أَنْ تُبَاعَ

١٦٠٠...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے پھل کی صلاح ظاہر ہونے سے قبل اسے بیچنے سے۔ اور اس بات سے کہ تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض فروخت کیا جائے۔
حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں اس کی اجازت دی ہے۔
اور ابن نمیر کی روایت میں یہ اضافہ موجود ہے کہ عرایا کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٦٠١...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً

١٦٠١...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
پھلوں کو ان کی صلاح ظاہر ہونے سے قبل مت خریدا کرو اور درخت پر لگی کھجور کو اتری ہوئی کھجور کے عوض مت خریدا کرو۔
اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔

١٦٠٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ

١٦٠٢...... حضرت سعیدؒ بن المسیب (مرسلاً) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے مزابنہ اور محاقلہ سے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درخت پر موجود پھل کو کٹے ہوئے پھل کے عوض فروخت کیا جائے اور

(گذشتہ سے پیوستہ)...... میں کوئی ایک پھل بھی ایسا نہیں ہوگا جس کا کھانا جائز ہو۔ اسی وجہ سے فقہاء اس معاملہ میں ایک عرصہ سے پریشان رہے ہیں اور اس بارے میں مختلف تحقیقات واجتہادات کئے گئے۔ ان سب تحقیقات واجتہادات کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ فقہاءِ احناف رحمہم اللہ میں سے شمس الائمہ حلوائیؒ، علامہ ابنِ عابدین شامیؒ، صاحبِ ردّ المحتار، علامہ انور شاہ کشمیری صاحبِ فیض الباری شرح بخاری اور دیگر فقہاء نے بعض شرائط کے ساتھ بعض صورتوں میں شامل اور رواج اور عرف میں رائج ہو جانے کی بناء پر اس کے جواز کی گنجائش نقل کی ہے، استحساناً۔ قیاس کے اعتبار سے تو یہ معاملات ناجائز ہونے چاہئیں لیکن استحسان (جو فقہ اسلام کا ایک اہم ذریعہ اجتہاد واستنباط ہے کے اعتبار سے اس کے جواز کی گنجائش نقل کی گئی ہے۔ بہر حال یہ معاملہ مختلف فیہ ہے اسی بناء پر حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بازار کے فروخت شدہ پھل نہیں کھاتے تھے۔ اس مسئلے کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے۔

(تکملہ فتح الملہم ج ۱ / ۳۹۲ تا ۳۹۶)

الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاحُهُ وَلا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ وَ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ

محاقلہ یہ ہے کہ بالیوں میں لگا ہوا گیہوں کٹے ہوئے گیہوں کے عوض فروخت کیا جائے اور آپ ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ زمین کو گیہوں کو عوض کرایہ پر دیا جائے۔

اور حضرت سعیدؒ نے فرمایا کہ مجھے سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: پھلوں کو ان کی صلاح ظاہر ہونے سے قبل مت خریدو، نہ ہی کھجور کے عوض درخت پر موجود کھجور کو خریدو۔

اور حضرت سالمؒ نے فرمایا کہ مجھے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت کے حوالہ سے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عریّہ کی بیع میں اس کی اجازت دی ہے کہ تر کھجور کو خشک کے عوض فروخت کیا جائے، لیکن عریہ کی علاوہ میں اس کی اجازت نہیں دی۔ (1)

---

(1) اس حدیث میں نبی ﷺ نے چند خاص معاملات بیع وشراء سے منع فرمایا ہے، ان میں سے ایک تو یہ ہے جس کی تشریح یہ ہے کہ درخت پر لٹکے ہوئے پھل کو کٹی ہوئی کھجور کے عوض فروخت کیا جائے، اور یہ حرام ہے، کیونکہ اس میں زیادتی کا امکان ہے کیونکہ درخت پر موجود پھل کو تو وزن نہیں کیا جاسکتا صرف اندازہ ہی سے اسے فروخت کیا جاسکتا ہے جس میں کمی بیشی کا لازمی امکان ہے جو ربا (سود) کے حکم میں ہے۔

محاقلہ کی تفسیر یہ ہے کہ خوشہ میں موجود گیہوں کو کٹی ہوئی صاف گندم کے عوض فروخت کیا جائے، گویا مزابنہ تو درختوں کی پیداوار میں ہوتی ہے اور محاقلہ کھیت اور زراعت کی پیداوار میں ہوتی ہے۔ یہ ممنوع ہے۔

اسی طرح زمین کو اس شرط پر کرائے پر دینا کہ اس کی پیداوار کا حصہ اس کا کرایہ (اجرت زمین) ہوگی یہ بھی ناجائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک۔ لیکن امام ابو یوسف اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ اس وقت ناجائز ہوگا جب کہ پیداوار کے متعین حصہ کو کرایہ مقرر کیا جائے (FIXD) حصہ متعین کرلیا جائے۔ مثلاً یوں کہا جائے کہ کل پیداوار کا دس کلو یا دس من وغیرہ کرایہ ہوگا تو یہ ناجائز ہے۔ لیکن اگر حصہ مشاع کو کرایہ طے کیا جائے مثلاً: یوں کہا جائے کہ کل پیداوار کا ۱۰٪ دس فیصد حصہ کرایہ ہوگا تو یہ جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ عند الاحناف

یہ جان لینا چاہئے کہ مزابنہ تمام فقہاء کے نزدیک حرام ہے لیکن احادیثِ بالا میں یہ استثناء منقول ہے کہ آپؐ نے عرایا میں اس کی اجازت دی ہے۔

عرایا کے کیا معنی ہیں؟ اس کی تشریح و توضیح میں فقہاء کے مختلف اقوال منقول ہے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک مزابنہ اور عرایا میں کوئی فرق نہیں سوائے مقدار کے۔ یعنی اگر درخت پر لٹکے ہوئے پھل کو کٹی ہوئی کھجور کے عوض فروخت کیا جائے تو دیکھا جائے گا اگر پانچ وسق (ایک پیمانہ) سے کم مقدار ہو تو یہ عرایا ہے اور جائز ہے اور اگر پانچ وسق سے زائد مقدار ہو تو ناجائز ہے۔

جب کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک عرایا کی تفسیر کچھ اس طرح ہے کہ:

"کسی شخص کے کچھ باغات ہوتے تھے اور ان باغات میں سے وہ بعض درختوں کو کسی حاجت مند شخص کو ہبہ کر دیتا تھا، اب وہ حاجت مند شخص اپنے درختوں کی دیکھ بھال کے لئے آیا کرتا تھا لیکن اس کے آنے کی وجہ سے وہ صاحبِ باغ (جس کے گھر والے بھی بعض اوقات باغ میں ہوتے تھے) کو تکلیف ہوا کرتی تھی، لہٰذا اس تکلیف سے بچنے کے لئے وہ یہ کیا کرتا تھا کہ اس حاجت مند کے...... (جاری ہے)

۱۶۰۳......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ.

۱۶۰۳......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحب عریّہ کو اجازت دی کہ وہ کھجور کے عوض اندازہ (خرص) کر کے فروخت کر دے۔

۱۶۰٤......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا

۱۶۰۴......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریّہ میں رخصت دی اس بات کی کہ ایک گھر کے لوگ اندازہ کر کے کھجور دیں اور اس کے عوض کھانے کے لئے رطب (تر کھجور) لے لیں۔

۱۶۰۵......وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۶۰۵......ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے۔

۱۶۰٦......وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيعُونَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

۱۶۰۶......حضرت یحییٰ بن سعید سے اس سند سے یہی حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں انہوں نے فرمایا کہ:
عریہ یہ ہے کہ کھجور کا ایک درخت کسی کو دے دیا جائے پھر وہ اندازہ کر کے اس کے پھلوں کو خشک کھجور کے عوض فروخت کر ڈالے۔

۱۶۰۷......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ

۱۶۰۷......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریّہ کی بیع رخصت دی اندازہ کر کے کھجور کا۔ حضرت

(گذشتہ سے پیوستہ)......درختوں پر جتنا پھل لگا ہوتا تھا اس کا اندازہ لگا کر اس کے حساب سے خشک کٹی ہوئی کھجور اسے دے دیا کرتا تھا۔ تو نبی ﷺ نے اس کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ اگرچہ اس میں بھی تفاضل کا امکان تھا لیکن ایک مصلحت کی بناء پر اس کی اجازت عطا فرمائی تھی۔
احنافؒ کے نزدیک درحقیقت یہ کوئی بیع نہیں ہے بلکہ ایک ہبہ کی ہوئی چیز کو دوسری سے تبدیل کرنے کا عمل ہے کیونکہ وہ درخت جو اس نے حاجت مند کو دیئے تھے یہ ہبہ تھا اور ہبہ بغیر قبضہ کے مستحق اور معتبر نہیں ہوتا، اور جب قبضہ سے پہلے مالک نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ درخت کے پھل کے بجائے کٹا ہوا پھل دے گا تو درحقیقت یہ بیع نہیں ہے بلکہ ایک ہبہ کی ہوئی چیز (موہوب) کا دوسری چیز سے استبدال ہے۔ اور اسے بیع العرایا کا نام مجازاً دیا گیا ہے کیونکہ یہاں بیع کی صورت پائی جا رہی ہے۔ لہٰذا یہ علی الإطلاق جائز ہے اس کے جواز کے لئے کسی شرط کا ہونا ضروری نہیں جیسا کہ مالکیہؒ کے یہاں چار شرائط لگائی جاتی ہیں۔
خلاصۂ کلام......یہ کہ عرایا کو بیع قرار دینے سے ربوا (سود) کا تحقق ہوتا ہے اور سود اپنی ہر شکل میں حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ جب کہ یہ معاملہ اصلاً بیع کا ہے ہی نہیں۔ یہ تو استدلالِ موہوب (ہبہ کی ہوئی چیز کی تبدیلی) کا معاملہ ہے لہٰذا احنافؒ اسے استبدال موہوب کا معاملہ قرار دیتے ہیں جو علی الإطلاق جائز ہے جب کہ دیگر ائمہ اسے بیع کا نام دیتے ہیں اور بعض شرائط کے ساتھ اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ واللہ اعلم (ملخصاً از نوویؒ و تکملہ)

بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلاتِ لِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

یحیی کہتے ہیں کہ:
عریّہ ہے کہ آدمی کھجور کے درختوں پر لگے ہوئے پھل کو خرید لے تاکہ اپنے گھر والوں کو رُطب (تر کھجور) کھلائے، خشک کھجور کے عوض اندازہ کرکے۔

۱۶۰۸...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا

۱۶۰۸...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں اجازت عطا فرمائی اس بات کی کہ انداز سے ناپ تول کر کے پھل کو خریدا جائے۔

۱۶۰۹...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِهَا۔

۱۶۰۹...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث مروی ہے اور فرمایا: اس کے اندازے کے ساتھ لیا جائے۔

۱۶۱۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا

۱۶۱۰...... حضرت نافعؒ سے اسی سند کے ساتھ منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اندازہ کر کے خریدنے کی اجازت دی عرایا میں۔

۱۶۱۱...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا

۱۶۱۱...... حضرت بشیرؒ بن یسار رسول اللہ ﷺ کے بعض ایسے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جو ان کے گھر میں رہتے تھے، ان میں سے ایک سہیل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے (یعنی درخت پر لگی کھجور کو کٹی ہوئی کھجور کے عوض) اور فرمایا کہ یہ ربوا (سود) ہے۔ اور یہی مزابنہ ہے۔ مگر یہ کہ آپ ﷺ نے عریّہ کی بیع میں اس معاملہ کی اجازت دی کہ ایک یا دو کھجور کے درخت کے پھلوں کو کوئی شخص اپنے گھر والوں کے لئے کٹی ہوئی کھجور کے عوض اندازہ سے لے لے تاکہ وہ تر کھجور کھائیں۔

۱۶۱۲...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ

۱۶۱۲...... رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے عریّہ کی بیع میں اندازہ کر کے کھجور دینے کی اجازت عطا فرمائی۔

بِخَرْصِهَا تَمْرًا

١٦١٣ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى غَيْرَ أَنَّ إِسْحَقَ وَابْنَ الْمُثَنَّى جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ و قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الرِّبَا

۱۶۱۳...... رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: بقیہ روایت سابقہ حدیث کے مثل بیان فرمائی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سود ہی ہے۔

١٦١٤ ...... وحَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۱۶۱۴...... حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیثوں کی مثل روایت بیان کی ہے۔

١٦١٥ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ

۱۶۱۵...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے کہ (درخت پر لگی ہوئی کھجور کو کٹی ہوئی خشک کھجور کے عوض بیچی جائے)۔ الّا یہ کہ عرایا والے ہوں کہ انہیں اس کی اجازت دی گئی ہے۔

١٦١٦ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةٍ يَشُكُّ دَاوُدُ قَالَ خَمْسَةٌ أَوْ دُونَ خَمْسَةٍ قَالَ نَعَمْ

۱۶۱۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع العرایا میں اندازہ سے پانچ وسق سے کم میں مزابنہ کی اجازت دی ہے یا پانچ وسق میں اجازت دی ہے۔ (یہ شک راوی داؤد بن الحصین کا ہے)۔

١٦١٧ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۱۶۱۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی

نهى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا

کھجور کو کٹی ہوئی کھجور کے عوض اندازہ کر کے بیچا جائے اور درخت پر لگے ہوئے انگور کو خشک انگور (کشمش) کے عوض کر کے بیچا جائے۔

۱۶۱۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَبَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا

۱۶۱۸...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے مزابنہ سے، اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کی کھجور کو کٹی ہوئی کھجور کے عوض اندازہ سے بیچا جائے۔ اور تر انگور کو خشک انگور کے عوض اندازہ سے فروخت کیا جائے۔ اور کھیت میں لگے گیہوں کی (جو بالی میں ہوتا ہے) صاف اور نکلے ہوئے گیہوں کے عوض ازراز اً فروخت کیا جائے۔

۱۶۱۹...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۶۱۹...... اس اسناد کے ساتھ بھی سابقہ روایت ہی کی مثل منقول ہے۔

۱۶۲۰...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ

۱۶۲۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ آگے سابقہ حدیث کے مانند بیان کیا اور فرمایا کہ ہر پھل کو اسی طریقہ سے اسی کی جنس کے پھل کے ساتھ اندازہ سے بیچنا مزابنہ کہلاتا ہے۔

۱۶۲۱...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ

۱۶۲۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ کٹی ہوئی کھجور کو درخت پر لگی ہوئی کھجور کے عوض متعین کیلی سے بیچا جائے (مثلاً چار وسق یا پانچ صاع وغیرہ) اور یوں کہہ دیا جائے کہ زیادہ نکلے تو میرا اور کم نکلے تو نقصان میرا ہی ہوگا۔

۱۶۲۲...... وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۶۲۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

۱۶۲۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ

۱۶۲۳...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی یہ کہ کوئی شخص اپنے باغ کے پھل کو اگر کھجور ہو اور درخت پر لگی ہو کٹی ہوئی کھجور کے عوض اندازہ سے وزن کر کے۔

كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ أَوْ كَانَ زَرْعًا

اور اگر انگور کی بیل پر انگور ہو تو اسے خشک انگور کے عوض اندازہ سے وزن کر کے اور اگر کھیت میں لگا ہوا گندم ہو تو اسے کٹے ہوئے گندم (اناج) کے عوض بیچے۔ آپ ﷺ نے ان سب سے منع فرمایا ہے اور قتیبہ کی روایت میں او کان زرعا کے الفاظ ہیں۔

١٦٢٤...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ ح و حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۱۶۲۴...... اس اسناد کے ساتھ بھی سابقہ روایتوں (کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے الخ) ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

باب-۲۲۷ باب من باع نخلا عليها ثمر

کھجور درخت پر موجود ہو اس حال میں درخت کو بیچے تو کیا حکم ہے؟

١٦٢٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

۱۶۲۵...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص پیوند کاری کیا ہوا کھجور کا درخت فروخت کرے تو اس کا پھل بائع کے لئے ہی ہو گا الا یہ کہ خریدار اس کی شرط لگا دے (بیع کے وقت کہ پھل میں لوں گا)۔

١٦٢٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا نَخْلٍ اشْتُرِيَ أُصُولُهَا وَقَدْ أُبِّرَتْ فَإِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِي أَبَّرَهَا إِلا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا۔

۱۶۲۶...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس تابیر شدہ کھجور کے درخت کی جڑیں کوئی خرید لے تو اس کی کھجوریں اسی کی ہوں گی جس نے اسے تابیر کیا ہے، سوائے اس کے کہ خریدار کی یہ شرط لگا دے (کہ کھجور میری ہوگی)۔

١٦٢٧...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ

۱۶۲۷...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
"جو شخص بھی کھجور کے درخت کی تابیر (پیوند کاری) کرے پھر اس کی

نَخلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

جڑوں کو (مراد درخت ہے) فروخت کردے تو کھجور تابیر کرنے والے (بائع) کی ہوگی سوائے اس کے خریدار شرط لگادے"۔

١٦٢٨...... وحَدَّثَنَاه أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

١٦٢٨...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

١٦٢٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ

١٦٢٩...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث اس اضافہ کے ساتھ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جو شخص کوئی غلام خریدے تو اس غلام کا مال بائع کی ملک میں ہی رہے گا اِلّا یہ کہ خریدار شرط لگادے"۔

١٦٣٠...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

١٦٣٠...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تابیر شدہ درخت خریدا تو اس درخت کا پھل بھی اسی شخص (بائع) کا ہے جس نے تابیر کی) منقول ہے۔[1]

١٦٣١...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

١٦٣١...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح (سابقہ حدیث کی طرح) سنا ہے۔

باب-٢٢٨ باب النّهي عن المحاقلة والمزابنة وعن المخابرة وبيع الثّمرة قبل بدوّ صلاحها وعن بيع المعاومة وهو بيع السّنين

بیع کی چند ممنوع اقسام کا بیان

١٦٣٢...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا

١٦٣٢...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے محاقلہ سے مزابنہ سے، مُخابرہ سے اور پھل کی صلاح

---

[1] تابیر کے معنی ہیں کھجور کے پودے کی پیوندکاری کرنا۔ کھجور کے درخت میں باقاعدہ نر اور مادہ کا نظام ہوتا ہے تو زیادہ پھل کے لئے مادہ کے شگوفہ اور بالی کو چیر کر نر سے پیوند کردیا کرتے تھے۔ اس کو تابیر کہا جاتا ہے، اور اس کا حکم یہی ہے کہ تابیر شدہ درخت کا پھل تابیر کرنے والے کی ملکیت ہے کیونکہ ساری تکلیف اور محنت تو اس نے اٹھائی ہے لہٰذا پھل بھی اسی کا ہوگا۔ اِلّا یہ کہ خریدار شرط لگادے۔

جَمِيعًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا

ظاہر ہونے سے قبل بیع سے اور اس بات سے منع فرمایا کہ پھلوں کو سوائے دینار اور درہم کے کسی پھل ہی کے عوض نہ فروخت کیا جائے، سوائے عرایا کے۔ (1)

۱۶۳۳...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

۱۶۳۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اس طریق کے ساتھ بھی یہی سابقہ حدیث منقول ہے۔

۱۶۳۴...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْجَزَرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ إِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ

۱۶۳۴...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا:

"مخابرہ سے، محاقلہ سے، مزابنہ سے اور کھجور کی بیع سے جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہوں، اور اس بات سے منع فرمایا کہ کھجور کو دینار اور درہم کے علاوہ کسی چیز کے عوض نہ فروخت کیا جائے سوائے عرایا کے"،

حضرت عطاءؒ کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے اس کی تفصیل اس طرح بیان کی فرمایا:

---

(1) حدیثِ بالا میں متعدد اقسام بیع سے ممانعت کر دی گئی ہے۔ ان متعدد اقسام میں سے اکثر کی تشریح اور حکم تو پیچھے تفصیل سے گذر چکا مثلاً بُدوِ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع کی تفصیل گذر چکی ہے۔ اسی طرح مزابنہ اور محاقلہ کی تعریف بھی گذر چکی ہے۔ یہاں مختصراً دوسری بیوع کا حکم اور دیگر اقسام جو اس حدیث میں بیان کی گئیں ان کی تعریف ذکر کی جاتی ہے۔

مُخابرہ...... اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے مخابرہ سے بھی منع فرمایا ہے۔ مخابرہ مترادف ہے مزارعہ کا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ زمین کو اس کی پیداوار کے کچھ حصہ کے عوض کرایہ پر یعنی بٹائی پر دینا۔ یعنی مالک زمین یوں کہے کہ یہ زمین تمہیں کرائے پر دیتا ہوں۔ اس شرط کے ساتھ کہ اس کی فصل کا بیج میری طرف سے ہوگا اور محنت تمہاری ہوگی۔ پیداوار میں اتنا حصہ میرا ہوگا اتنا تمہارا۔ اس بیع کا تفصیلی حکم اگلے باب کے تحت آئے گا انشاء اللہ۔

مُعاومة...... معاومہ مشتق ہے باب مفاعلہ کے وزن پر عام (سال) سے۔ جس کے معنی ہیں سال بھر کی بیع کرنا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ کسی مخصوص درخت یا باغ کی بیع یا معاملہ اس طریقہ پر کیا جائے کہ فریقین یہ طے کر لیں کہ اس درخت پر یا باغ میں ایک سال کی مدت میں جتنا پھل آئے گا اس کی بیع کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اس بیع کو بھی ناجائز قرار دیا ہے۔

حدیثِ بالا میں "بیع السنین" کے الفاظ سے اسی کی وضاحت کی گئی ہے کہ معاومہ سے بیع السنین یعنی سالوں کی بیع مراد ہے۔

ثُنیا...... اس سے بھی آنے والی احادیث میں منع فرمایا گیا ہے۔ ثنیا سے مراد ہے بیع میں کوئی مجہول استثناء کر لینا۔ مثلاً ایک فریق یوں کہے کہ میں یہ گندم کا ڈھیر تمہیں فروخت کرتا ہوں سوائے اس کے ایک حصہ کے۔ اور اسی حصہ کو متعین نہ کرے تو یہ مجہول استثناء کہلائے گا۔ اور یہ ممنوع ہے۔ البتہ اگر استثناء معلوم ہو یعنی حصہ متعینہ کا استثناء کرے تو وہ جائز ہے۔ واللہ اعلم

قَالَ أَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالأَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ أَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ يَبِيعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا

مخابرہ یہ ہے کہ کوئی شخص خالی زمین کو کسی آدمی کو دے کہ وہ اس میں خرچ کرے، (بیج، پانی وغیرہ) پھر وہ (دینے والا) اس کی پیداوار میں سے کچھ (حصہ) وصول کرلے (بطور کرایہ)۔

اورانہوں نے بتلایا کہ مزابنہ یہ ہے کہ درخت میں لگی ہوئی تر کھجور کو کٹی ہوئی کھجور سے اندازہ سے بیچ دے۔ اور یہی چیز اگر کھیت میں ہو تو محاقلہ کہلاتی ہے یعنی کھیت میں کھڑی فصل میں لگے دانہ کو کٹے ہوئے (گندم) کے عوض فروخت کیا جائے اندازہ سے۔

١٦٣٥...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ كِلاهُمَا عَنْ زَكَرِيَّاءَ قَالَ ابْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ ابْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَأَنْ تُشْتَرَى النَّخْلُ حَتَّى تُشْقِهَ وَالْإِشْقَاهُ أَنْ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَذْكُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ

۱۶۳۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے محاقلہ مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا اور اس بات سے کہ کھجور کے درخت خریدے جائیں جب تک کہ ان کے پھل سرخ یا زرد نہ ہو جائیں یا اس کا کچھ پھل کھانے کے قابل ہو جائے۔

اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیت کو گندم کے ایک معلوم حصہ کے عوض فروخت کیا جائے۔ اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درختوں کو اس کی پیداوار (کھجور) کے بعض وسق (خاص پیمانہ) کے عوض فروخت کیا جائے۔

مخابرہ یہ ہے کہ زمین کو اس کی پیداوار کے ثُلث (ایک تہائی ۱/۳) یا ربع وغیرہ (ایک چوتھائی ۱/۴) حصہ کے عوض بٹائی (کرایہ) پر دیا جائے۔

حضرت زیدؒ کہتے ہیں کہ میں نے عطاءؒ بن ابی رباح سے پوچھا کہ کیا آپ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حدیث نبی ﷺ کے حوالہ سے ذکر کرتے سنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں!

١٦٣٦...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا

۱۶۳۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، محاقلہ اور مخابرہ سے منع فرمایا اور پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ وہ "مشقوح،، نہ ہو جائیں۔

راوی کہتی ہیں کہ میں نے سعیدؒ بن میناء سے کہا کہ "مشقوح،، ہونے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ: وہ سرخ یا زرد ہو جائیں اور ان میں سے بعض کو کھایا جا سکے (کھانے کے قابل ہو جائیں)۔

١٦٣٧...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ

۱۶۳۷...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، معاومہ (تشریح گزر چکی) اور مخابرہ سے منع فرمایا

بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ- قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا.

ہے۔اور بیع السنین (کئی سالوں کی بیع) ہی معاومہ کہلاتی ہے۔اور بیع میں استثناء کرنے سے منع فرمایا (یعنی ایک مقدارِ مجہول کے استثناء کی شرط لگانے سے منع فرمایا) اور عرایا میں اس کی اجازت دی۔ (ان سب بیوع کی تفصیل گزر چکی ہے)۔

۱۶۳۸...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ

۱۶۳۸...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح (سابقہ روایت کی طرح) فرمایا۔ لیکن اس روایت میں بیع معاومہ کی تعریف (کہ وہ کئی سالوں کی بیع ہے) ذکر نہیں فرمائی۔

باب-۲۲۹ باب كراء الأرض

زمین کو کرائے پر دینے کا بیان[1]

۱۶۳۹...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ وَعَنْ

۱۶۳۹...... حضرت جابرؓ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے اور کئی برس کے لئے بیع کرنے سے منع فرمایا ہے اور (درخت پر لگے ہوئے) پھل کو پکنے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] یہاں سے امام مسلمؒ ان احادیث کو ذکر کرنا شروع کر رہے ہیں جو مزارعت، مساقات، وغیرہ سے متعلق ہیں۔ اور اس سلسلہ سے متعلقہ احادیث کو بڑی تفصیل سے امام مسلمؒ نے ذکر فرمایا ہے۔ ان تمام احادیث سے قبل اس مسئلہ سے متعلق ضروری تفصیل جان لینا ضروری ہے لہٰذا ہم پہلے اس سے متعلق بعض اصطلاحات اور اصطلاحی الفاظ کو بیان کریں گے پھر اصل مسئلہ کے شرعی وفقہی پہلو پر مختصراً گفتگو کریں گے تاکہ قاری کے ذہن میں اس مسئلہ کا شرعی پہلو واضح ہو جائے اور وہ آئندہ آنے والی احادیث کو علیٰ وجہ البصیرۃ سمجھ سکے۔

بعض اصطلاحی الفاظ

یہاں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ ان احادیث میں بعض مخصوص الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان الفاظ کی تشریح یہاں ذکر کی جاتی ہے تاکہ ہر مقام پر اس کی ضرورت نہ پڑے۔

مزارعۃ...... زمین کو زراعت اور کاشت کاری کے لئے بٹائی پر دینا۔

مُساقاۃ...... باغات کو پھلوں کی پیداوار کے لئے بٹائی پر دینا۔

کراء الارض...... زمین کو زراعت کیلئے مقرر شدہ کرایہ پر دینا (خواہ وہ کرایہ نقد کی شکل میں طے ہو یا سونے چاندی وغیرہ کی شکل میں)۔

مخابرہ...... زمین کو زراعت کے لئے حصہ متعین کے عوض کرایہ پر دینا۔

مزارعت اور مساقات میں اپنی تعریف کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں سوائے اس کے کہ مزارعت کھیتوں اور اناج و سبزیوں کی فصل میں ہوتی ہے جب کہ مساقات پھلوں کے باغات میں ہوتی ہے، معاملہ کے اعتبار سے دونوں ایک ہیں۔

بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ

١٦٤٠...... وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الأَرْضِ

۱۶۴۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کراء الارض (زمین کو زراعت کے لئے کرایہ پر دینے) سے منع فرمایا ہے۔

١٦٤١...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقَبُهُ عَارِمٌ وَهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ

۱۶۴۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس کی کوئی (زرعی) زمین ہو تو اُسے چاہیئے کہ خود اس میں زراعت کرے، اور اگر خود زراعت نہ کرے تو اس کا (مسلمان) بھائی اس کی زمین میں زراعت کرے (بغیر معاوضہ کے)۔

١٦٤٢...... حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ فُضُولُ أَرَضِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

۱۶۴۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی کی کچھ فاضل (زائد از ضرورت) زمینیں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس کے پاس زائد از ضرورت زمین ہو اسے چاہیئے کہ یا تو خود اس میں زراعت کرے یا اسے اپنے مسلمان بھائی کو دے دے (کھیتی باڑی کے لئے) پھر اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین اپنے ہی پاس رکھے رہے"۔

(مقصد یہ ہے کہ زمین کو بیکار پڑا نہ رہنے دے یا تو خود زراعت کرے تاکہ زمین سے فائدہ حاصل ہو ورنہ اگر خود فائدہ نہیں حاصل کرنا چاہتا تو کسی مسلمان بھائی کو دے کر اسی کو فائدہ اٹھانے دے ہاں اگر وہ انکار کر دے تو پھر روکے رکھ سکتا ہے)۔

١٦٤٣...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُؤْخَذَ لِلأَرْضِ أَجْرٌ أَوْ حَظٌّ

۱۶۴۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس بات سے کہ (زرعی) زمین کا کرایہ وصول کیا جائے یا اس سے کوئی فائدہ حاصل کیا جائے۔

١٦٤٤...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ

۱۶۴۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس کی کوئی (زرعی) زمین ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس میں زراعت کرے

يَزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ

اور اگر خود زراعت کی استطاعت نہیں رکھتا اور اس سے عاجز ہے تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے لیکن اس سے زمین کا کرایہ نہ وصول کرے،،۔

١٦٤٥ ...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً فَقَالَ أَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَا؟ قَالَ نَعَمْ

۱۶۴۵...... حضرت ھمام کہتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے عطاءؒ بن ابی رباح سے پوچھا کہ کیا آپ سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس کی کوئی (زرعی) زمین ہو تو اسے خود زراعت کرنا چاہئے یا یہ کہ اپنے (مسلمان) بھائی کو دے دے (زراعت کے لئے) لیکن اسے کرایہ پر نہ دے،،؟ فرمایا کہ ہاں!

١٦٤٦ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ

۱۶۴۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔ (مخابرہ کی تعریف گزر چکی ہے)۔

١٦٤٧ ...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِيعُوهَا فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا قَوْلُهُ وَلَا تَبِيعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ؟ قَالَ نَعَمْ!

۱۶۴۷...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس کے پاس کوئی فاضل (فالتو) زرعی زمین پڑی ہو تو یا تو خود زراعت کرے یا اپنے کسی مسلمان بھائی سے زراعت کروائے، لیکن اسے فروخت نہ کرو۔
سلیم (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے سعیدؒ بن میناء سے پوچھا کہ بیچنے سے کیا مراد ہے؟ کیا کرایہ پر دینا؟ فرمایا کہ ہاں!

١٦٤٨ ...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنُصِيبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَمِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُحْرِثْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا

۱۶۴۸...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو عہدِ مبارک میں مخابرہ کیا کرتے تھے (زمین کو بٹائی پر دیا کرتے تھے) پھر (پیداوار ہونے اور فصل کی کٹائی کے بعد زارع یعنی زراعت کرنے والے سے پیداوار میں سے) وہ اناج لے لیا کرتے تھے جو کوٹنے کے بعد خوشوں میں رہ جاتا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے (اس پر) فرمایا:
”جس کی کوئی زرعی زمین ہو اسے چاہئے کہ خود زراعت کرے یا اپنے (مسلمان) بھائی سے زراعت کروائے ورنہ ایسے ہی چھوڑ دے (کرایہ پر نہ چلائے)“۔

١٦٤٩ ...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى

۱۶۴۹...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا

اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم زمین پانی کی نالیوں کے کناروں پر ہونے والی پیداوار کے ایک تہائی یا چوتھائی حصہ پر لیا کرتے تھے۔
رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اس بارے میں فرمایا:
”جس کی کوئی زمین ہو تو اسے چاہیئے کہ خود زراعت کرے اور اگر خود نہیں کرتا تو اپنے مسلمان بھائی کو بغیر عوض کے دے دے (زراعت کے لئے) اور اگر بغیر عوض کے نہیں دیتا تو یونہی رہنے دے (معاوضہ پر نہ چلائے)۔

۱۶۵۰ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا أَوْ لِيُعِرْهَا

۱۶۵۰ ...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:
”جس کی کوئی زمین ہو تو یا تو وہ ہبہ کردے کسی کو (زراعت کے لئے) یا عاریۃً (بغیر معاوضہ کے) دے دے (تاکہ دوسرا اس سے فائدہ اٹھالے اور زمین بے کار نہ پڑی رہے)۔

۱۶۵۱ ...... وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلًا

۱۶۵۱ ...... حضرت اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ وہ شخص اس میں کھیتی کرے یا کسی اور شخص کو کاشت کرادے۔

۱۶۵۲ ...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ
قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُكْرِي أَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذَلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

۱۶۵۲ ...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر چلانے سے منع فرمایا ہے۔
حضرت بکیرؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے نافعؒ نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ ہم اپنی زمین کو کرایہ پر چلاتے تھے۔ پھر جب ہم نے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سنی تو اس کو ترک کردیا۔

۱۶۵۳ ...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

۱۶۵۳ ...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کو دو یا تین برسوں کے لئے فروخت کرنے (پٹہ پر دینے) سے منع فرمایا ہے۔

۱۶۵۴ ...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ

۱۶۵۴ ...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِينَ

نے بیع السنین (کئی سالوں کی بیع) سے منع فرمایا ہے۔

اور حضرت ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی چند سال کیلئے بیع سے منع فرمایا ہے۔

۱۶۵۵...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

۱۶۵۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس کے پاس کوئی زمین ہو تو اسے خود زراعت کرنی چاہیئے یا اپنے (مسلمان) بھائی کو بلا عوض دے دے (زراعت کے لئے) اور اگر وہ نہ لے تو پھر اپنے پاس روک رکھے۔

۱۶۵۶...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ نُعَيْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُولِ

فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَابَنَةُ الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ وَالْحُقُولُ كِرَاءُ الأَرْضِ

۱۶۵۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ مزابنہ سے اور حقول سے منع فرماتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مزابنہ تو یہ ہے کہ کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کیا جائے (یعنی کٹی ہوئی کو درخت پر لگی ہوئی کے عوض) اور حقول زمین کو کرایہ پر زراعت کے لئے دینا ہے۔

۱۶۵۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۱۶۵۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۶۵۸...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الأَرْضِ

۱۶۵۸...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے بیع مزابنہ سے اور محاقلہ سے۔ بیع مزابنہ تو درخت پر لگی کھجور کو فروخت کرنا ہے۔ اور محاقلہ زمین کو کرایہ پر چلانا ہے۔

۱۶۵۹ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لا نَرَى بِالْخِبْرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامُ أَوَّلَ فَزَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ

۱۶۵۹ ...... حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ ہم مخابرہ میں کوئی حرج نہیں سمجھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کیا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۱۶۶۰ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ

۱۶۶۰ ...... اس سند سے سابقہ حدیث (کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم بیع مخابرہ میں کوئی حرج نہیں سمجھا کرتے تھے یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے دعوای کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے) منقول ہے لیکن حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے اس وجہ سے زمین کو بٹائی پر دینا چھوڑ دیا۔

۱۶۶۱ ...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا

۱۶۶۱ ...... حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

ہمیں رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زمینوں کے نفع اٹھانے سے (کرایہ پر چلانے کی صورت میں) منع کیا ہے۔

۱۶۶۲ ...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ

فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا

۱۶۶۲ ...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ اور حضرات ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانۂ خلافت میں اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی دور میں بھی اپنی زرعی زمینوں کو کرایہ پر چلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اخیر زمانۂ خلافتِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں انہیں یہ اطلاع پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں نبی ﷺ سے نہی کی احادیث روایت کرتے ہیں تو (ایک مرتبہ) ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان کے ہمراہ تھا، ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ:

"رسول اللہ ﷺ کراء الارض"، زمین کو کرایہ پر چلانے سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ اس کے بعد ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس معاملہ کو ترک کردیا، اور جب ان سے اس بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے کہ:

"ابنِ خدیج کا دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ❶

---

❶ اس حدیث سے متعلق دو سوال ذہن میں پیدا ہوتے ہیں۔ پہلا تو یہ کہ راوی نے خلفاء اربعہ میں سے حضرت علیؓ کی خلافت کا ذکر نہیں کیا جب کہ حضرت معاویہؓ کی خلافت کا ذکر کیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

حافظ ابنِ حجر مکیؒ نے "فتح الباری،، میں اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ چونکہ حضرت ابنِ عمرؓ نے حضرت علیؓ کی خلافت پر بیعت نہیں کی تھی کیونکہ حضرت علیؓ کی خلافت پر اختلاف رائے پیدا ہو گیا تھا اس لئے راوی نے خلافت علیؓ کا تذکرہ نہیں کیا۔ اور حضرت ابنِ عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ جس شخص پر تمام اہل اسلام کا اجماع واتفاق نہ ہو اس کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرنی چاہیئے۔ وجہ یہ تھی کہ حضرت ابنِ عمرؓ نے حضرت عبداللہ ابنِ زبیرؓ کی خلافت پر بھی بیعت نہیں کی تھی۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ خدانخواستہ ابنِ عمرؓ، حضرت علیؓ سے کوئی منافرت رکھتے تھے۔ (فتح الباری ۵/۱۸ بحوالہ تکملہ فتح الملہم ۱/۴۵۶)

دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ حضرت ابنِ عمرؓ جیسے طویل الصحبۃ صحابی کو جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ خلفاء اربعہ کا زمانہ بھی گزارا۔ اتنے طویل عرصہ تک "مزارعہ،، کی مرمت اور حکم کا علم نہیں تھا۔ حالانکہ وہ نبی ﷺ کے احکامات و تعلیمات پر عمل کرنے کے بڑے حریص تھے؟ اسی طرح اس طویل مدت میں سوائے حضرت رافع بن خدیجؓ کے کسی اور صحابی کو حرمتِ مزارعہ کا حکم معلوم نہیں تھا حالانکہ کبارِ صحابہ موجود تھے؟

اس سوال کے جواب سے قبل کراء الأرض اور "مزارعہ،، سے متعلق ضروری تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

کراء الأرض (زمین کو کرایہ پر دینا) یا مزارعت کی تین مختلف صورتیں ہیں جو صاحب ارض اور عاملِ انتاج (LABOR PRODUCTION) کے اشتراک کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔

پہلی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی کی زمین ہو اور دوسرے کی محنت۔ اور صاحبِ ارض یوں کہے کہ تمہاری محنت کے نتیجہ میں ہونے والی پیداوار کا اتنا متعین حصہ مثلاً: ۲۰ کلو گندم یا جو وغیرہ میرا ہوگا۔ یہ صورت شرعاً بالکل باطل اور حرام ہے۔ کسی کے نزدیک بھی اس کا جواز نہیں ہے کیونکہ یہ ربا (سود) کے حکم میں ہے۔ کیونکہ یہ تو کوئی بھی نہیں جانتا کہ آیا پیداوار ہوگی بھی یا نہیں؟ ممکن ہے کہ کوئی آسمانی آفت آجائے یا فصل خراب ہو جائے اور پیداوار ہی نہ ہو۔

اسی طرح اگر صاحبِ زمین یہ کہہ دے کہ اس زمین کے فلاں حصہ سے جو پیداوار ہوگی وہ میری ہوگی تو یہ بھی بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ زمین کو پیداوار کے بجائے کسی اور چیز مثلاً: نقد، سونا یا چاندی وغیرہ کے عوض کرایہ (اجارہ) پر چلایا جائے۔ ائمہ اربعہؒ اور جمہور فقہاء کے نزدیک یہ صورت جائز ہے۔

اس کے جواز کے دلائل صحیح مسلم میں حضرت رافع بن خدیجؓ کی روایت اور بخاری و مسلم کی دیگر روایات ہیں۔

اصل میں احادیث میں دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ایک تو "کراء الأرض،، ہے جس کی ایک مخصوص شکل تھی جسے اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ پیداوار کے حصہ مخصوص کے عوض زمین کو کرایہ پر دیا جاتا تھا اور یہ ناجائز ہے۔

جب کہ دوسرا لفظ اجارہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی زمین کو سونے چاندی کی یا نقود کے عوض کرایہ پر دینا یہ صورت بالاجماع جائز ہے۔

ابوداؤد میں باب التشدید فی المزارعہ کے تحت حضرت رافعؓ بن خدیج کی روایت نقل کی گئی ہے جس میں صراحتاً ذکر ہے کہ زراعت کی تین مختلف صورتیں اس زمانہ میں رائج تھیں (دیکھئے ابوداؤد۔ البیوع۔ باب التشدید فی المزارعۃ

مزارعت کی تیسری صورت یہ ہے کہ زمین کو زراعت کے لئے دیا جائے پیداوار کے کسی حصہ مشاع کے عوض مثلاً: صاحبِ ارض عامل سے یوں کہے کہ میں تمہیں یہ زمین زراعت کے لئے دیتا ہوں پیداوار کے ایک تہائی یا ایک چوتھائی حصہ کے عوض یعنی جتنی بھی پیداوار ہوگی اُس کا ایک تہائی حصہ زمین کے مالک کا اور دو تہائی عامل کا یا اسی طرح کی کوئی صورت طے کر لی جائے۔

پہلی اور تیسری صورت میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں متعین وزن کی پیداوار کے عوض زمین کو کرایہ پر دیا گیا تھا۔ یعنی ایک من یا دو من وغیرہ جب کہ تیسری صورت میں حصہ متعین کے بجائے حصہ مشاع یعنی ایک تہائی یا ۲ تہائی یا ایک چوتھائی..... (جاری ہے)

۱۶۶۳۔۔۔۔وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ

۱۶۶۳۔۔۔۔اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن ابن علیہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا اور وہ زمین کرایہ پر نہ دیتے تھے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔وغیرہ کے عوض زمین کو زراعت کے لئے دیا گیا ہے۔

اس تیسری صورت کا فقہی حکم کیا ہے؟ اس میں فقہاء امت کے چار مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب۔۔۔۔امام احمدؒ بن حنبل، امام ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا ہے کہ یہ تیسری صورت مطلقاً جائز ہے۔

دوسرا مذہب۔۔۔۔امام ابو حنیفہؒ اور زفرؒ کا ہے ان کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے۔

تیسرا مذہب۔۔۔۔امام شافعیؒ کا ہے۔ ان کے نزدیک بعض شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ اور وہ شرائط یہ ہیں:

پہلی شرط۔۔۔۔یہ ہے کہ یہ مزارعت مستقل نہ ہو بلکہ پھلوں کے درختوں کی بٹائی کے معاملہ میں جو زمین درختوں کے درمیان خالی ہوتی ہے اس میں ہو یعنی مساقات (تفصیل آئندہ آئے گی) کے ضمن میں مزارعت ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ اصل معاملہ تو مساقات کا ہو اور مزارعت تبعاً اور ضمناً ہو۔

دوسری شرط۔۔۔۔یہ ہے کہ دونوں معاملوں (مساقات اور مزارعت) کا عامل ایک ہی ہو۔

تیسری شرط۔۔۔۔یہ ہے کہ مساقات اور مزارعت کے درمیان کوئی وقفہ نہ ہو مثلاً: یہ نہ ہو کہ پہلے مساقات کے معاملہ کو نمٹادیا پھر وہیں پر مزارعت ہونے لگے۔

چوتھی شرط۔۔۔۔یہ ہے کہ عقد اور معاملہ میں مزارعت کو مساقات پر مقدم نہ کیا جائے۔

پانچویں۔۔۔۔یہ کہ زراعت کے لئے بیج کی فراہمی مالکِ زمین کی ذمہ داری ہو وغیرہ وغیرہ۔

ان شرائط کے عدم وجود کی بناء پر مزارعت جائز نہ ہوگی۔

چوتھا مذہب۔۔۔۔امام مالکؒ کا ہے اور ان کے نزدیک امام شافعیؒ کی متعین کردہ شرائط میں صرف پہلی شرط کی موجودگی کے ساتھ مزارعت جائز ہے۔

مذکورہ بالا چاروں مذاہب کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام مالکؒ ان حضرات کے نزدیک اصالۃً مزارعت ناجائز ہے۔ البتہ مؤخر الذکر دونوں حضرات بعض شرائط کے ساتھ مساقات کے ضمن میں اس کے جواز کے قائل ہیں۔

ائمہ ثلاثہؒ مزارعت کے عدم جواز پر اوپر ذکر کردہ احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں حضرت رافع بن خدیج، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر، اور حضرت ابو ہریرہؓ وغیرہ کی احادیث شامل ہیں۔

جب کہ جواز مزارعت کے قائلین یعنی امام احمدؒ بن حنبل اور امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ استدلال کرتے ہیں اس حدیث سے جو امام مسلمؒ آئندہ صفحات میں ذکر کریں گے کتاب المساقات والمزارعۃ کے تحت۔

"حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے عامل سے پیداوار کے ایک حصہ کے عوض پر معاملہ فرمایا خواہ وہ پیداوار پھلوں کی ہو یا زرعی اشیاء کی،،۔

اس حدیث کے جواب میں امام شافعیؒ اور مالکؒ فرماتے ہیں کہ یہ مزارعت، مساقات کے ضمن میں تھی، جو ان کے نزدیک جائز ہے۔

جب کہ امام ابو حنیفہؒ اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ معاملہ مزارعت کا نہیں تھا بلکہ نبی ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے یہ معاملہ طے کیا تھا کہ وہ اپنی زمینوں کی پیداوار کا ایک حصہ مشاع بطور خراج ادا کیا کریں گے تو یہ خراج کی ادائیگی تھی نہ کہ مزارعت کا معاملہ تھا۔

لیکن احناف کی طرف سے یہ جواب قابلِ قبول نہیں ہے کیونکہ خراج تو غیر مسلموں کی زمین پر لیا جاتا ہے جب کہ خیبر۔۔۔۔(جاری ہے)

بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَ لا يُكْرِيهَا

١٦٦٤...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَاهُ بِالْبَلاطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ

١٦٦٤...... حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ یہاں تک کہ بلاط (مسجدِ نبوی ﷺ کے قرب میں ایک معروف جگہ کا نام ہے جہاں دو یہودیوں کو زنا کی وجہ سے رجم کیا گیا تھا، پتھروں والی زمین ہے) میں ان کے پاس پہنچے تو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعی زمینوں کو کرایہ پر چلانے سے منع فرمایا ہے۔

١٦٦٥...... وحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

١٦٦٥...... حضرت نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے یہی (سابقہ) حدیث نبی کریم ﷺ سے ذکر کی۔

١٦٦٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ

١٦٦٦...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین کو اجارہ پر چلایا کرتے تھے انہیں رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی زمینیں مسلمانوں کی ملکیت میں تھیں اور نبی ﷺ نے باقاعدہ اہلِ خیبر یعنی یہود سے مزارعت کا معاملہ فرمایا تھا۔
اس کے علاوہ امام بخاریؒ نے کتاب المزارعہ میں باب اذا قال اکفنی مونۃ النخل اور کتاب الشروط میں باب الشروط فی المعاملہ کے تحت حضرت ابوہریرہؓ کی ایک حدیث نقل کی ہے کہ: انصار نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے درمیان اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان درختوں کی تقسیم فرمادیں۔ آپؐ نے منع فرمادیا تو انہوں نے کہا کہ: تم (زراعت کی) مشقت اٹھاؤ اور ہم آپ کو پھل (پیداوار) میں شریک کریں گے؟ تو انصار نے کہا کہ ہم نے سن کر اطاعت کرلی،،۔ (بخاری۔ باب اخاء النبیؐ بین المہاجرین والانصار)
ان دلائل ووجوہ کے بناء پر مشائخ حنفیہؒ نے اس مسئلہ پر امام ابوحنیفہؒ کے قول کے خلاف صاحبینؒ کے قول پر فتویٰ دیا ہے یعنی امام ابویوسف و امام محمدؒ کے مذہب پر فتویٰ ہے۔ اور دور صحابہؓ سے لے کر آج تک امت کا اس مزارعت پر تعامل رہا ہے۔
چنانچہ امام بخاریؒ نے "باب المزارعۃ بالشطر،، کے تحت نقل کیا ہے کہ: قیس بن مسلم نے ابو جعفر کے حوالہ سے کہا کہ "مدینہ میں ہجرت کرنے والے صحابہ کے گھروں میں سے کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ وہ تہائی یا چوتھائی پر مزارعت نہ کرتے ہوں۔ پھر امام بخاریؒ نے فرمایا کہ: حضرت علیؓ، سعدؓ بن مالک، عبداللہؓ بن مسعود، عمرؒ بن عبدالعزیز وغیرہ سب نے مزارعت کا معاملہ کیا۔
جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے جن میں مزارعت کی ممانعت منقول ہے وہ احادیث دو باتوں سے خالی نہیں۔ یا تو ان کی ممانعت کا تعلق مزارعت کی پہلی صورت سے ہے جسے ہم ذکر کرچکے ہیں کہ حصۂ متعین کے عوض مزارعت کی جائے۔ یا یہ کہ یہ ممانعت خدمت پر محمول نہیں بلکہ صرف مشورہ اور بطور رہنمائی کے ہے، کیونکہ ممانعت والی احادیث کے سب سے بڑے راوی رافع بن خدیج ہیں اور وہی اس نہی و نعت کی تفسیر و تشریح میں یہ بتلاتے ہیں کہ سونے چاندی کے عوض مزارعہ میں کوئی حرج نہیں اور نبی ﷺ کے عہد میں لوگ نالیوں کے گرد اُگنے والی زرعی اشیاء کے عوض مزارعت کیا کرتے تھے۔ یہ روایت مسلم اور نسائی دونوں نے نقل کی ہے۔ بہر کیف مزارعت کی یہ تیسری صورت جائز ہے۔ واللہ اعلم (ملخصاً از تکملہ فتح الملہم)

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ قَالَ فَنُبِّئَ حَدِيثًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ فَانْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ ذَكَرَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَأْجُرْهُ

حدیث کے بارے میں خبر دی گئی تو وہ میرے ساتھ رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلے۔
وہاں پر رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض چچاؤں کے حوالہ سے یہ کہا کہ نبی ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ معاملہ چھوڑ دیا اور زمین کو اجارہ پر نہیں چلاتے تھے۔

۱۶۶۷...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۶۶۷...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث مروی ہے اور حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اپنے چچاؤں سے نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کی۔

۱۶۶۸...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي أَرَضِيهِ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ
قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ لِعَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ
قَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ

۱۶۶۸...... حضرت سالمؒ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تھے یہاں تک کہ انہیں یہ اطلاع پہنچی کہ رافع بن خدیج الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرایہ پر زمین مزارعت کے لئے دینے سے منع کرتے ہیں تو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے ملے اور کہا کہ اے ابن خدیج! تم رسول اللہ ﷺ سے کراء الارض کے متعلق کیا روایت کر رہے ہو؟
رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ میں نے اپنے دو چچاؤں سے جو کہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے سنا گھر والوں سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے "کراء الارض" سے منع فرمایا ہے۔
اس پر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں تو جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی۔
لیکن بعد ازاں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خدشہ لاحق ہو گیا کہ ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے متعلق کوئی نیا حکم جاری فرمایا ہو اور وہ ان کے (ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے علم میں نہ آیا ہو۔ لہٰذا اس خدشہ کے لاحق ہونے کی بناء پر کراء الارض کا معاملہ ترک فرمادیا۔
(یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورع و تقویٰ تھا کہ محض ایک خدشہ کی بناء پر ذاتی علم کی بناء پر جائز کام کو ترک فرمادیا)۔

۱۶۶۹...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ

۱۶۶۹...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم

بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومَتِي فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ

لوگ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں محاقلہ کیا کرتے تھے یعنی زمین کو (کھیتوں کو) ایک تہائی اور ایک چوتھائی پیداوار یا متعین حصۂ اناج کے عوض۔ ایک روز میرے چچاؤں میں سے کوئی ایک آیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع فرمادیا ہے جو ہمارے واسطے بڑا نفع بخش تھا، البتہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لئے زیادہ نفع کا باعث ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں زمین کو محاقلہ کرنے سے منع فرمادیا۔ اور آپ نے زمین کے مالک کو حکم دیا کہ یا تو خود زراعت کرے یا کسی سے زراعت کروائے لیکن اس کا کرایہ پر چلانا یا اور کسی طرح سے اس سے فائدہ اٹھانا برا جاتا ہے۔

۱۶۷۰...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ فَنُكْرِيهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

۱۶۷۰...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم زمین کو کرایہ پر دیتے تھے تو تہائی اور چوتھائی حصہ کرایہ وصول کرتے تھے (بقیہ حدیث ابن علیہ کی روایت کی طرح بیان کی)۔

۱۶۷۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۶۷۱...... حضرت یعلی بن حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی ان اسناد و طرق کے ساتھ یہی سابقہ حدیث مروی ہے۔

۱۶۷۲...... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ

۱۶۷۲...... حضرت یعلی بن حکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق سے بھی سابقہ روایت مروی ہے لیکن اس روایت میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچاؤں کا واسطہ بیان نہیں فرمایا۔

۱۶۷۳...... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعٍ أَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ

۱۶۷۳...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہیر بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا تھے میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے کام سے منع کر دیا ہے جس میں ہمارے لئے سہولت و فائدہ تھا۔ میں نے کہا وہ کیا کام ہے؟

أَتَانِي ظُهَيْرٌ فَقَالَ لَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُؤَاجِرُهَا يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى الرَّبِيعِ أَوِ الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَوِ الشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا

اور رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہی حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم نہر کے کناروں پر اُگنے والی اشیاء کے عوض یا کچھ وسق کھجور یا جَو کے عوض زمین کو کرایہ پر دے دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو، یا تو خود زراعت کرو ورنہ دوسرے سے کرواؤ (خود نفع نہ لو) یا یہ کہ زمین یونہی پڑے رہنے دیا کرو۔

١٦٧٤ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ

۱۶۷۴ ...... حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے اور اپنے چچا ظہیر کا درمیان میں واسطہ ذکر نہیں فرمایا۔

١٦٧٥ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

۱۶۷۵ ...... حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زمین کو کرایہ پر دینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کرایہ پر دینے سے منع فرمایا میں نے عرض کیا، کیا سونے اور چاندی کے عوض بھی کرایہ پر دینے سے منع ہے؟ تو انہوں نے کہا: کہ سونے اور چاندی کے بدلہ کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

١٦٧٦ ...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَأَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ

۱۶۷۶ ...... حضرت حنظلہ بن قیس الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کراء الارض کے متعلق دریافت کیا کہ اگر سونے یا چاندی کے عوض کرایہ پر دیا جائے؟ تو فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں! بے شک رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگ نہر اور پانی کی نالیوں کے کناروں پر ہونے والی پیداوار کے عوض اور بعض دیگر زرعی اشیاء کے عوض اجارہ پر زمین دیا کرتے تھے۔ پھر یہ ہوتا کہ کبھی یہاں کی پیداوار ضائع ہو جاتی تو کبھی وہاں کی۔ حتیٰ کہ لوگوں کو کچھ نہ ملتا سوائے بچے کھچے پیداواری حصہ کے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اس بارے میں ڈانٹا اور فرمایا کہ اگر اس کا عوض ضمانت والی معلوم چیز ہو سکتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

١٦٧٧ ...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ

۱۶۷۷ ...... حضرت حنظلہ الزرقیؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ انصار میں سب سے

رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنَّ لَنَا هَذِهِ وَلَهُمْ هَذِهِ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هَذِهِ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ وَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا

زیادہ محاقلہ (کھیتوں کو زراعت کے لئے دینا) ہمارے یہاں تھا، اور ہم اس بنیاد پر کرایہ پر زمین دیا کرتے تھے کہ اس حصہ کی پیداوار تو ہماری ہوگی اور تمہارے (عامل اور مزارعوں) لئے اس حصہ کی پیداوار ہوگی۔
بعض اوقات یہ ہوتا کہ ایک حصہ میں تو پیداوار ہوتی اور اس دوسرے حصہ میں نہ ہوتی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمادیا۔ البتہ چاندی (یا سونے یا کسی اور مالِ متقوم) کے عوض کرایہ پر دینے سے منع نہیں فرمایا۔

۱۶۷۸...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۶۷۸...... حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس سابقہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۶۷۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَهَى عَنْهَا وَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللهِ

۱۶۷۹...... حضرت عبداللہ بن السائبؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن معقل سے مزارعہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ثابت بن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعہ سے منع فرمایا ہے۔
اور حضرت ابن ابی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور کہتے ہیں کہ ابن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں نے پوچھا اور عبداللہ کا نام نہیں لیا۔

۱۶۸۰...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ
قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا

۱۶۸۰...... حضرت عبداللہ بن السائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن معقل کے پاس داخل ہوئے تو ان سے مزارعہ کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ثابت بن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعہ سے منع فرمایا ہے اور مواجرہ (اجرت پر) زمین کو چلانے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

۱۶۸۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَانْتَهَرَهُ قَالَ إِنِّي وَاللهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي

۱۶۸۱...... حضرت عمرو کہتے ہیں کہ مجاہدؒ نے طاؤسؒ سے فرمایا کہ ہمارے ہمراہ رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خدیج کے بیٹے کے پاس چلے چلو میں ان سے ان کے والد کی بیان کردہ حدیث سننا چاہتا ہوں جو انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے (مزارعت سے متعلق) تو طاؤسؒ نے مجاہد کو جھڑک دیا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر میں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے

مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا

منع فرمایا ہے تو میں نہ کرتا لیکن مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا ہے جو ان سے (رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) زیادہ اس بارے میں جانتا ہے یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آدمی اپنی زمین اپنے (مسلمان) بھائی کو ہدیۃً زراعت کے لئے دے تو یہ بہتر ہے اس بات سے (معلوم ہوا کہ پیداوار میں شریک ہونا ناجائز نہیں اگرچہ نہ شریک ہونا زیادہ بہتر ہے۔ گویا صرف اولیٰ اور غیر اولیٰ کا فرق ہی جائز ناجائز کا نہیں)۔

۱۶۸۲...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا إِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا

۱۶۸۲...... حضرت عمرو اور طاوسؒ کے بیٹے سے مروی ہے کہ طاوسؒ مخابرہ (زمین کو بٹائی پر دینا) کیا کرتے تھے۔ حضرت عمرو کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! کاش آپ یہ مخابرہ کرنا چھوڑ دیتے، کیونکہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ نبی ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔
حضرت طاوسؒ نے فرمایا کہ اے عمرو! مجھے ان لوگوں سے زیادہ علم والے شخص نے یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ یوں فرمایا ہے کہ: آدمی کا اپنی زمین اپنے بھائی کو زراعت کے لئے ہدیۃً دینا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ اس پر کوئی متعین پیداواری حصہ وصول کرے،،۔

۱۶۸۳...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۱۶۸۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اگر اپنے بھائی کو زمین ہبہ کر دے تو یہ اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس سے معین خراج اور کرایہ وصول کرے) منقول ہے۔

۱۶۸۴...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ

۱۶۸۴...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”تم میں سے کوئی شخص اپنی زمین اپنے بھائی کو ہدیۃً زراعت کے لئے دے دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس بات سے کہ اس پر اتنا اتنا معلوم و

خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَــذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْحَقْلُ وَهُــوَ بِلِسَانِ الأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ

١٦٨٥...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ

متعین شدہ حصّہ وصول کرے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد حقل ہے جسے انصار کی زبان میں محاقلہ کہا جاتا ہے۔

۱۶۸۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس شخص کی کوئی زمین ہو تو وہ اگر اسے کسی کو ہدیۃً دے دے زراعت کے لئے (یعنی اس پر کوئی حصّہ پیداوار وصول نہ کرے) تو یہ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے"۔

كتاب المساقاة والمزارعة

کتاب المساقاۃ والمزارعۃ

مساقاۃ اور مزارعت کا بیان

۱۶۸۶...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ

۱۶۸۶...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے معاملہ کیا کہ زمینوں کی پیداوار پھلوں کی ہو یا غلہ واناج وغیرہ کی اس میں سے نصف ہماری ہوگی"۔

۱۶۸۷...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ

۱۶۸۷...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر (کی زمینوں کو) یہود کے حوالہ کردیا اس معاملہ پر کہ جو بھی پیداوار ہوگی پھلوں اور زرعی اجناس کی تو نصف آپ ﷺ کو دیں گے۔
چنانچہ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو ہر سال سو وسق دیا کرتے تھے اسی وسق کھجور کے اور بیس وسق جَو کے۔
جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی خلافت ہوئے تو خیبر کی زمینیں تقسیم کردیں اور نبی ﷺ کی ازواج کو اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو ان کے لئے بھی زمین اور پانی کا حصہ الگ کردیا جائے یا چاہیں تو (حسب سابق) اس حصہ زمین کی پیداوار وسق کی صورت میں انہیں دے دی جائے۔
اس پر ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں مختلف رائیں ہوئیں۔ بعض نے زمین اور پانی کا حصہ الگ لے لیا اور بعض ہر سال پیداوار وسق کی صورت میں لینے کو اختیار کیا۔
چنانچہ حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زمین اور پانی کا حصہ الگ لے لیا تھا۔ ❶

❶ نبی اکرم ﷺ نے جب خیبر کو فتح فرمالیا تو آپ نے وہاں کے یہود کو جلاوطن کرنا چاہا۔ یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ ہمیں یہیں رہنے دیا جائے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ تم زراعت کیا کرو اور یہ زمینیں ہماری ملکیت میں رہیں گی، ہم جب چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے اس وقت تک تم زراعت کرو اور جتنی پیداوار ہو اس میں سے نصف ہماری ہوگی خواہ پھلوں کی پیداوار ہو یا زرعی اجناس کی۔
ان احادیث سے امام ابویوسف و محمد اور امام احمد بن حنبلؒ نے مزارعت کے جواز پر استدلال کیا ہے اگر وہ پیداوار کے حصہ مشاع کے عوض ہو۔
مُساقات کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغات اور درختوں کو کسی کے حوالہ کردے کہ تم ان پر محنت کرو، پانی کھاد وغیرہ ڈالو اور جتنی پیداوار ہوگی وہ نصف نصف ہوگی۔ (جاری ہے)

۱۶۸۸...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الأَرْضَ وَالْمَاءَ

وَقَالَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الأَرْضَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ

۱۶۸۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہلِ خیبر سے وہاں کی زمینوں کی پیداوار کے نصف پر معاملہ فرمایا خواہ زرعی اجناس ہوں یا پھل۔ آگے سابقہ حدیث کی مانند ذکر کیا۔ آخر میں فرمایا کہ نبی ﷺ کی ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زمین لینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ لیکن پانی کا ذکر نہیں فرمایا۔

۱۶۸۹...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ فِيهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا عَلَى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخُمُسَ

۱۶۸۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ انہیں اسی علاقہ میں رہنے دیا جائے اس شرط پر کہ وہ ان زمینوں میں زراعت کریں گے اور پیداوار کا نصف خواہ پھل ہوں یا زرعی اجناس دیا کریں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ ہم تمہیں یہاں ٹھہرنے کی اجازت دیتے ہیں جب تک ہم چاہیں گے تمہیں رہنے دیں گے۔ آگے حسبِ سابق بیان کیا۔

آخر میں فرمایا کہ: چنانچہ پھل کی پیداوار کے دو حصے کئے جاتے اور رسول اللہ ﷺ اس میں سے خُمس (پانچواں حصہ) لیا کرتے تھے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... چنانچہ جمہور فقہاءؒ (جن میں امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ بن حنبل، امام ابو یوسفؒ، امام محمدؒ رحمہم اللہ شامل ہیں) کے نزدیک مساقات علی العموم و علی الاطلاق جائز ہے۔

لیکن امام ابو حنیفہ اور امام زفرؒ فرماتے ہیں کہ مساقات بھی مزارعت کی شکل ہے لہٰذا یہ بھی ناجائز ہے۔ لیکن احناف کے یہاں فتویٰ مزارعت کی طرح اس مسئلہ میں بھی صاحبینؒ کے قول پر ہے۔ یعنی مزارعت، بعض حصہ مشاع کی طرح مساقات علی العموم جائز ہے تمام پھلوں میں۔

البتہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ تمام پھلوں میں نہیں صرف کھجور اور انگور میں جائز ہے۔

ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے نفقہ کی ادائیگی

احادیث بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اراضیٔ خیبر کی پیداوار سے آپؐ سال بھر کا نفقہ اناج اور زرعی اجناس و کھجور کی شکل میں دے دیا کرتے تھے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ضروریات زندگی کا سامان سال بھر کے لئے جمع کر کے رکھنا ذخیرہ اندوزی کے حکم میں نہیں اور نہ ہی توکل کے منافی ہے۔ (شرح السنوسی ۴ر۲۲۴)

حضرت عمرؓ نے خلیفہ بننے کے بعد یہود کو جلاوطن کر دیا تھا اور خیبر کی اراضی کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

۱۶۹۰...... وحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا

۱۶۹۰...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود کو خیبر کے کھجور کے باغات اور زرعی زمینیں دے دیں اس معاملہ پر کہ وہ زراعت کریں گے اپنے اموال سے اور رسول اللہ ﷺ کو پیداوار کا نصف دیں گے۔

۱۶۹۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ

۱۶۹۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمینِ حجاز سے جلا وطن کردیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر پر غلبہ حاصل کرلیا تھا تو اس وقت یہود کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا تھا، جب کہ فتح اور غلبہ کے بعد وہاں کی زمینیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور مسلمانوں کی ملکیت میں آ گئی تھیں۔ لہٰذا آپ ﷺ نے یہود کے انخلاء اور جلاوطنی کا ارادہ کیا لیکن یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ انہی وہیں رہنے دیں وہ زمینوں پر محنت کریں گے جب کہ پیداوار کا نصف پھل آپ ﷺ کو دیں گے۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم تمہیں وہاں ٹھہرنے کی اجازت مشروط طور پر دے رہے ہیں کہ جب تک ہم چاہیں گے (وہاں ٹھہرے رہو) چنانچہ وہ وہیں رہتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جلاوطن کر کے تیماء اور اریحاء (جو دو بستیاں ہیں) میں منتقل کردیا۔

باب ـ ۲۳۰ باب فضل الغرس والزّرع

درخت لگانے اور کھیتی باڑی کی فضلیت

۱۶۹۲...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ

۱۶۹۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مسلمان جو بھی درخت اگاتا ہے اور اس میں سے کوئی کھاتا ہے تو لگانے والے کے لئے وہ صدقہ ہوتا ہے اور جو چوری ہو جائے وہ بھی صدقہ ہے اور جو درندے کھالیں گے وہ بھی صدقہ ہے اور جو پرندے چگ لیں گے وہ بھی لگانے والے کے لئے صدقہ ہے حتیٰ کہ اسے جو بھی کم کرے گا (یعنی اسے کھا کر کم کرے گا) تو اس کے لئے وہ صدقہ ہوگا۔

۱۶۹۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و

۱۶۹۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ام

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً

مبشر الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باغات میں داخل ہوئے اور ان سے کہا کہ اس کھجور کے درخت کو کس نے اگایا تھا؟ مسلم نے یا کافر نے؟ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جو بھی درخت یا کھیتی اگائے اور اس میں سے انسان کھائے یا چوپائے کھائیں یا کوئی بھی کھائے تو وہ اس اگانے والے کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔

١٦٩٤...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ و قَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كذا

۱۶۹۴...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:
"مسلمان آدمی کوئی درخت نہیں اگاتا نہ ہی کوئی کھیتی کرتا ہے پھر اس میں سے کوئی درندہ یا پرندہ یا کوئی اور کھائے مگر یہ کہ وہ لگانے والے کے لئے اجر کا باعث ہوگا"۔

١٦٩٥...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۱۶۹۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باغ میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ اے ام معبد! یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے؟ مسلمان نے یا کافر نے؟ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان جو بھی درخت وغیرہ اگاتا ہے اور اس میں سے انسان، چوپائے اور پرندے کھاتے ہیں تو اگانے والے کے لئے اس میں صدقہ کا ثواب ہوگا قیامت تک۔

١٦٩٦...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَمَّارٍ ح وَأَبُو كُرَيْبٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَا عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَفِي

۱۶۹۶...... ان مختلف چار اسناد و طرق سے بھی سابقہ حدیث (نبی کریم ﷺ ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں داخل ہوئے اور فرمایا: اے ام معبد! یہ کھجور کے درخت کس نے لگائے؟ مسلمان نے یا کافر نے؟ انہوں نے فرمایا: مسلمان نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان جو بھی درخت وغیرہ اگاتا ہے اور اس میں سے انسان، چوپائے اور پرندے کھاتے ہیں تو اگانے والے کیلئے اس میں قیامت تک صدقہ کا ثواب ہوگا) مروی ہے۔

رِوَايَةِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ امْرَأَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ عَـــنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ عَـــنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوا عَـــنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

۱۶۹۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ

۱۶۹۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو مسلمان بھی درخت اگائے یا کھیتی لگائے اور اس میں سے پرندے، انسان یا چوپائے کھائیں تو اگانے والے کے لئے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

۱۶۹۸...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِأُمِّ مُبَشِّرٍ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَرَسَ هٰذَا

۱۶۹۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ انصار میں ایک عورت ام مبشر کے باغ میں تشریف لے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس باغ کو مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے؟ تو انہوں نے فرمایا: مسلمان نے [1] بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

---

[1] **شجر کاری کی فضیلت اور بعض متعارض احادیث سے ان کی مطابقت**

مذکورہ بالا احادیث سے شریعت میں درخت لگانے، کھیتی باڑی کرنے اور شجر کاری کرنے کی فضیلت بخوبی واضح ہوتی ہے لیکن بعض دوسری احادیث میں زراعت وغیرہ کی خدمت بیان کی گئی ہے۔ مثلاً امام بخاریؒ نے حضرت ابو امامہ الباہلیؓ کے حوالہ سے نقل کیا کہ ابو امامہ الباہلیؓ ایک جگہ ہل اور کھیتی باڑی کا دوسرا سامان دیکھا تو فرمایا:

"میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ جس قوم کے گھر میں یہ اشیاء داخل ہوگئیں تو اللہ تعالیٰ اس گھر میں ذلت بھی داخل فرمائے گا"۔

تو بظاہر تعارض نظر آتا ہے لیکن حقیقتاً تعارض نہیں ہے۔ علماء نے فرمایا کہ حدیثِ مذمت محمول ہے اس صورت پر کہ یہ کھیتی باڑی اور زراعت انسان کو دین اور احکام دین سے مشغول کردے اور وہ کھیتی باڑی کے سبب سے نمازوں کو اور دین کے دوسرے احکام کو ضائع کرنا شروع کردے۔ ورنہ فی نفسہٖ زراعت و درخت اگانا باعثِ اجر و ثواب عمل ہے اور اس کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ مسند بزار میں ایک روایت حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر قیامت کے قائم ہونے کی گھڑی ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا چھوٹا سا پودا ہو تو اسے چاہیئے کہ اسے اگا دے"۔

(الہیثمی۔ کشف الاستار۔ مجمع الزوائد ۴؍۶۳)

شرعی اعتبار سے کونسا پیشہ سب سے افضل ہے؟

یہاں پر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسانی پیشوں اور معاشی سلسلوں میں سب سے افضل پیشہ کون سا ہے؟

علامہ عینیؒ شارح بخاری نے عمدۃ القاری جلد ۵، ص ۱۰۷ پر اس سلسلۂ میں کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"افضل پیشوں میں اختلاف ہے۔ امام نوویؒ نے فرمایا کہ "زراعت سب سے افضل ہے"۔ ایک قول یہ ہے کہ ہاتھ...... (جاری ہے)

النَّخلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ قَالُوا مُسْلِمٌ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

باب-۲۳۱

باب وضع الجوائح
آفت کا نقصان کس پر ہو گا

۱۶۹۹......حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ

۱۶۹۹......حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”اگر تم اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کرو پھر اس پر کوئی آفت آجائے تو تیرے لئے حلال نہیں کہ تو اس سے کچھ قیمت وصول کرے۔ تم کس چیز کے بدلہ میں اپنے بھائی کا مال وصول کرو گے بغیر حق کے“۔

۱۷۰۰......و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۷۰۰......اس طریق سے بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۷۰۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ

۱۷۰۱......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کھجور کے فروخت کرنے سے یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جائے

(گذشتہ سے پیوستہ)......کی کمائی افضل ہے، یعنی صنعت، بعض نے کہا کہ تجارت سب سے افضل ہے، جب کہ اکثر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہاتھ کی محنت سے کمائی کرنا سب سے افضل ہے، چنانچہ حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ:
”رسول اللہ ﷺ نے پوچھا گیا کہ کونسا پیشہ پاکیزہ ہے؟ فرمایا ”آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا (اور کمانا) اور ہر جائز بیع“۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تجارت وغیرہ حلال ہونے کے اعتبار سے سب سے زیادہ پاکیزہ ہے جب کہ زراعت انتفاع عام یعنی عوام الناس کے فائدہ کے اعتبار سے افضل ہے کیونکہ اس کا نفع غیر تک پہنچ رہا ہے۔
اور جب یہ حال ہے تو بظاہر یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کی حاجات کے اعتبار سے حال مختلف ہو۔ چنانچہ جب لوگ غذا و خوراک کے زیادہ محتاج ہوں تو اس وقت زراعت افضل ہو گی، تاکہ لوگوں پر غذا کی قلت نہ ہو۔
اور جب لوگ تجارت کے محتاج ہوں راستے منقطع ہونے کی وجہ سے تو اس وقت تجارت افضل ہو گی۔ اور جب صنعت کی حاجت زیادہ ہو تو صنعتکاری زیادہ افضل ہو گی“۔ واللہ اعلم

امّ مبشر الأنصاريؓ
مذکورہ احادیث میں کہیں امّ مبشر الأنصاريةؓ کا نام آیا ہے اور کہیں امّ معبدؓ کا۔ یہ دونوں ایک ہی خاتون کی دو کنیتیں ہیں۔ یہ حضرت زید بن حارثہؓ کی زوجہ تھیں۔ کبارِ صحابہ میں سے تھیں۔ حضرت جابرؓ بن عبد اللہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کو امّ بشر بنت البراء بن معرور کہا جاتا تھا۔ (الاستیعاب لابن عبد البر ۴/۴۷۰)

أَنسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نهى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ

(پک جائے)۔
راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کھجور کا پکنا کیا ہے؟ فرمایا کہ سرخ یا زرد ہو جائے۔
تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ پھل کو روک لے (کسی آفت سماوی کے ذریعہ) تو کس چیز کے عوض تمہارے لئے اپنے بھائی کا مال لینا حلال ہوگا؟

۱۷۰۲......حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نهى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتى تُزْهِيَ قَالُوا وَمَا تُزْهِيَ قَالَ تَحْمَرُّ فَقَالَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ

۱۷۰۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کی فروخت کو پکنے (رنگ پکڑنے) سے قبل منع فرمایا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ سرخ ہو جائے۔ اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی پھل کو روک لے (خریدار کے استعمال سے پہلے ہی پھل پر آسمانی آفت یا کوئی دوسری مصیبت آگئی اور وہ پھل ضائع ہو گیا) تو کس چیز کے عوض تم اپنے بھائی کا مال اپنے لئے حلال کرو گے۔

۱۷۰۳......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنْ لَمْ يُثْمِرْهَا اللهُ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ

۱۷۰۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اگر اللہ تعالیٰ پھل نہ اگائے تو کس چیز کے عوض تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کا مال حلال کرے گا؟"۔

۱۷۰٤......حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا

۱۷۰٤...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آفت کے ذریعہ ہونے والے نقصان کی تلافی کا حکم فرمایا ہے۔[1]

---

[1] جائحہ کی جمع ہے جوائح، ان آفات سماویہ وارضیہ کو کہا جاتا ہے جو پھلوں پر واقع ہو کر انہیں ضائع کر دیتی ہے۔ مثلاً: کسی باغ میں کوئی نباتاتی بیماری پیدا ہو گئی یا سیلاب آگیا یا طوفان، بارش، برف باری پڑ گئی جس کی وجہ سے پورے باغ کا پھل ضائع ہو گیا تو ایسی مصیبت کو "جائحہ" کہا جاتا ہے۔
پھلوں میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ پھل ابھی درخت پر لگا ہے اور اس کی خرید و فروخت ہو جاتی ہے۔ اب اگر ایسی صورت میں پھلوں پر کوئی آسمانی یا زمینی آفت آجائے اور پھل ضائع و تلف ہو جائے تو نقصان کس کا ہوگا؟ اور آیا خریدار پر قیمت کی ادائیگی لازم ہوگی یا نہیں؟
اس مسئلہ کی کئی صورتیں ہیں:
۱۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ پھل کی فروخت قبل بدو الصلاح (ان کے ظاہر ہونے سے پہلے) ہوئی ہو اس شرط پر کہ پھل درخت پر ہی رہے گا اور اسی حالت میں آفت آگئی۔ ایسی صورت میں نقصان کا ضمان بائع (فروخت کنندہ) پر ہوگا بالاتفاق۔ اور خریدار سے ثمن (قیمت) کا مطالبہ نہیں کیا جا سکے گا۔ کیونکہ یہ بیع ہی بیع فاسد ہے۔
۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ پھل کی فروخت بدو الصلاح سے پہلے ہوئی یا بعد میں ہوئی لیکن اس شرط کے ساتھ ہوئی کہ خریدار پھل کو کاٹ لے گا۔ لیکن ابھی خریدار نے قبضہ نہیں کیا تھا کہ آفت آگئی تو بھی نقصان بائع کے ضمان میں ہوگا۔ ......(جاری ہے)

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَهُوَ صَاحِبُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا

(گذشتہ سے پیوستہ)......

۳۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بدوصلاح سے قبل یا بعد بیع ہوئی کاٹنے کا وقت آ گیا لیکن ابھی کاٹا نہیں تھا کہ آفت کی وجہ سے پھل ضائع ہو گیا تو یہ نقصان بالاجماع خریدار پر ہوگا۔

۴۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ بدوصلاح (پھل کے ظاہر ہو جانے) کے بعد فروخت کیا اور کاٹنے کی کوئی شرط نہیں لگائی اور خریدار کو پھل کاٹنے کے لئے کوئی مانع نہیں تھا پھر آفت سماوی وارضی کی وجہ سے پھل ضائع ہو گیا تو اس صورت میں نقصان کے ضمان کے بارے میں اختلاف ہے:

امام ابوحنیفہؒ کا مذہب اور امام شافعیؒ کا قول جدید یہ ہے کہ اس نقصان کا ضمان خریدار پر ہوگا۔

امام مالکؒ اور اہل مدینہ کا یہ مذہب ہے کہ تلف شدہ پھل کا ایک تہائی تک نقصان خریدار پر ہوگا اور ایک تہائی سے زائد فروخت کنندہ کے اوپر ہوگا۔

امام احمدؒ بن حنبل کا مسلک یہ ہے کہ یہ نقصان بائع کا ہوگا۔ ان کی دلیل تو اس باب میں وارد شدہ مذکورہ بالا احادیث ہیں جن میں نبی ﷺ نے بائع کو یہ فرمایا کہ: کس چیز کے عوض تم اپنے بھائی کا مال حلال کر رہے ہو؟ اور اس میں چونکہ آپؐ نے کم یا زیادہ تلف ہونے کی کوئی قید نہیں رکھی لہٰذا پورا نقصان بائع پر ہوگا۔

امام ابوحنیفہ اور شافعیہؒ کی دلیل اسی باب کی آخری حدیث ہے جو ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے جس میں خریدار کا مال ضائع ہونے کی صورت میں آپؐ نے غرماء (قرض خواہوں) کا قرض ختم نہیں کیا بلکہ لوگوں سے صدقہ لیا تاکہ قرض خواہوں کا قرض ادا کیا جا سکے اور ظاہر ہے کہ قرض خواہوں میں بائع (فروخت کنندہ) بھی تھا۔ اور بائع سے یہ نہیں کہا کہ تمہیں ثمن (قیمت) جو مل کر کسی پر ہے اگر اس پر قبضہ کر لیا ہے تو وہ واپس کرو۔

اس کے علاوہ مؤطاء امام مالک کی ایک روایت جو عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے منقول ہے وہ بھی احناف کی دلیل ہے۔ اور جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے جو اس باب میں ابھی ذکر کی گئیں ان کے بارے میں احنافؒ فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت میں محمول ہے جب کہ بیع قبل بدو الصلاح ہوئی ہو یا خریدار کے قبضہ سے پہلے اس پر آفت پڑ گئی ہو۔

یعنی ان احادیث میں فروخت کنندہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ کس چیز کے عوض اپنے مسلمان بھائی کا مال وصول کر رہا ہے تو یہ اس وقت ہے جب کہ خریدار نے مال (پھل) پر قبضہ نہیں کیا ہو۔ اس صورت میں نقصان کا ذمہ دار بائع ہوگا نہ کہ خریدار۔

اور نقصان کو پورا کرنے کا حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ا/ ۴۸۳ تا ۴۸۰)

دیوالیہ ہونے کی صورت کا حکم...... اس حدیث سے دیوالیہ ہونے کا مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ آپ نے فرمایا: جو ملے لے لو اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں"۔ فقہاء نے اس سے دیوالیہ ہونے کا حکم اخذ کیا ہے کہ اگر کوئی مدیون (قرض دار) شخص دیوالیہ ہو جائے تو غرماء (قرض خواہ) کے لئے حکم یہ ہے کہ مقروض کی جو چیز مل جائے وہ لے لے اور جو نہ ملے وہ ضائع ہو گئی اب وہ اس کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ واللہ اعلم

باب-۲۳۲ باب استحباب الوضع من الدّين

وصولیٔ قرض میں کمی کردینا مستحب ہے

۱۷۰۵ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ

۱۷۰۵ ...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کے پھلوں پر جو اس نے (درخت پر لگے ہی) خرید لیا تھا کوئی آفت آگئی اور اس پر قرضوں کا بوجھ پڑ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو صدقہ دو، لہٰذا لوگوں نے اسے صدقہ دیا لیکن وہ صدقہ پہلے قرض کی رقم کے برابر نہ پہنچ سکا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا کہ: جو کچھ تم اس کے پاس پاؤ وہ لے لو اس کے علاوہ تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

۱۷۰۶ ...... حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۷۰۶ ...... ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ روایت ہی کی مثل منقول ہے۔

۱۷۰۷ ...... وحَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمَا فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبَّ

۱۷۰۷ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دروازہ پر جھگڑے کی بلند آوازیں سنیں کہ ایک شخص دوسرے سے کچھ کمی کا مطالبہ کر رہا تھا اور کسی معاملہ میں نرمی چاہ رہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا کہ اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے ان دونوں کے پاس اور فرمایا کہ: کہاں ہے وہ شخص جو اس قدر مبالغہ و تاکید کے ساتھ اللہ کی قسم کھا رہا ہے کہ ایک نیکی کا کام نہیں کرے گا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! میں یہ ہوں۔ اور اس (میرے مقروض) کو یہ اختیار ہے جیسا چاہے کرے۔

(پہلے تو اپنے قرض میں ذرا کمی و نرمی نہیں کر رہا تھا۔ لیکن نبی ﷺ کی بات سن کر فوراً کہہ اٹھا کہ یا رسول اللہ! مقروض کو میری طرف یہ اختیار ہے جیسا چاہے کرے (قرض کی رقم کم کر کے دیر سے ادا کرے اسے اختیار ہے)۔

۱۷۰۸ ...... حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ

۱۷۰۸ ...... حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ابن ابی حدرد سے مطالبہ و تقاضا کیا ایک قرض کا جو اس پر تھا یہ تقاضا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسجد نبوی ﷺ میں کیا اور اس مطالبہ کے دوران دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ

ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْ فَاقْضِهِ

رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں ان کی آوازیں سن لیں، آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور دروازہ کا پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا اے کعب! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے فرمایا کہ اپنے قرض میں سے آدھا کم کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے کر دیا۔
چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اب ابن ابی حدرد سے کہا کہ اٹھو اور ان کا قرضہ ادا کرو۔

١٧٠٩...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ
قَالَ مُسْلِم وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا

١٧٠٩...... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر ان کا مال لازم تھا۔ وہ ان سے ملے اور انہیں لپٹ گئے، دونوں میں گفتگو ہونے لگی یہاں تک کہ آوازیں بلند ہو گئیں۔
رسول اللہ ﷺ کا وہاں سے گذر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے کعب! اور ہاتھ سے اشارہ فرمایا گویا کہہ رہے ہوں کہ نصف کر دو (یعنی اپنا قرض آدھا کر دو) چنانچہ انہوں نے اپنے قرض کا آدھا حصہ وصول کر لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔[1]
حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا کچھ مال عبداللہ بن حدرد اسلمی پر قرض تھا وہ اس سے ملے تو اس کو پکڑ لیا اور دونوں میں گفتگو شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ آوازیں بلند ہو گئیں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا کہ آپ ﷺ نصف کا فرما رہے ہیں میں نے اپنے قرض میں سے آدھا وصول کر لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

[1] ان احادیث سے چند باتیں واضح ہوئیں: ایک تو یہ کہ قرض کی وصولی میں سہولت و آسانی کا معاملہ کرنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ مقروض کے لئے قرض کی ادائیگی میں سہولت کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔
علاوہ ازیں ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے صحابہ پر کس قدر اعتماد تھا کہ وہ آپ کی بات کو رد نہیں کریں گے۔
اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ حاکم اور محکوم والا معاملہ نہیں فرماتے تھے بلکہ استاد اور شاگرد کا مشفقانہ برتاؤ فرمایا کرتے تھے۔

باب ۲۳۳ باب من أدرك ما باعه عند المشتري وقد أفلس فله الرّجوع فيه

خریدار کے مفلس ہونے کی صورت میں بائع اگر اپنی چیز بعینہ پائے تو اسے واپس لینے کا حق ہے

١٧١٠...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ

١٧١٠...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یا یہ کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا فرمایا کہ: ”جو شخص اپنا مال بعینہ کسی ایسے آدمی کے پاس پائے جو مفلس (دیوالیہ) ہو گیا ہو یا مفلس انسان کے پاس پائے تو وہ اس کے لینے کا زیادہ حق دار ہے بہ نسبت دوسرے کے“۔

١٧١١...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي رِوَايَتِهِ أَيُّمَا امْرِئٍ فُلِّسَ

١٧١١...... ان مختلف اسناد سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بعینہ کسی ایسے آدمی کے پاس پائے جو مفلس ہو گیا ہو یا مفلس انسان کے پاس پائے تو وہ اس کے لینے کا زیادہ حق دار ہے بہ نسبت دوسرے شخص کے) مروی ہے (اور اس روایت میں یہ ہے کہ جس آدمی کو غریب قرار دیا گیا۔)

١٧١٢...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ الَّذِي يُعْدِمُ إِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ

١٧١٢...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے اس شخص کے بارے میں روایت فرماتے ہیں جو نادار ہو گیا ہو کہ اس کے پاس اگر سامان پایا جائے اور اس نے اس میں کوئی تصرف نہ کیا ہو تو وہ اسی کا ہو گا جس نے اسے فروخت کیا تھا۔

١٧١٣ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

۱۷۱۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب کوئی آدمی مفلس ہو جائے پھر دوسرا آدمی اپنا مال بعینہٖ اس کے پاس پائے تو وہی اس کا زیادہ مستحق ہے"۔

١٧١٤ ...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ

۱۷۱۴...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں فرمایا:
کہ وہ شخص دوسرے قرض خواہوں کی بہ نسبت اس کا زیادہ مستحق ہے"۔

١٧١٥ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَجَّاجٌ مَنْصُورُ ابْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۱۷۱۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
"جب آدمی مفلس ہو جائے اور اس کے پاس کوئی آدمی اپنا سامان بعینہٖ پائے تو اس کا وہی زیادہ مستحق ہے"۔ ❶

---

❶ مطلب ان احادیث کا یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے کے ہاتھ کچھ سامان مثلاً کار فروخت کی۔ خریدار نے ابھی کار کی قیمت ادا نہیں کی کہ وہ مفلس (دیوالیہ) ہو گیا۔ تو اب بائع اگر اپنی فروخت کی ہوئی وہی کار اس دیوالیہ مقروض کے پاس پائے تو اس مقروض کے دوسرے غرماء (قرض خواہوں) کی بہ نسبت یہ شخص زیادہ مستحق ہے کہ وہ اپنا فروخت کیا ہوا مال حاصل کر لے۔

جمہور علماء وفقہاء کے نزدیک اسی پر فتویٰ ہے اور درحقیقت یہ ہے کہ بائع اپنی بیع کو فسخ کر کے استرداد سلعہ (سامان کی واپسی کا مطالبہ) کر رہا ہے۔ لہٰذا اس وصولی میں دوسرے غرماء (قرض خواہ) شریک نہیں ہوں گے۔ مثال اس کی یہ ہے کہ خالد نے عمر کو ایک الماری فروخت کی۔ اور عمر نے ابھی قیمت ادا نہیں کی ہے اور وہ مفلس (دیوالیہ) ہو گیا جب کہ دوسرے لوگوں کا بھی اس پر قرض تھا، اب قرض خواہوں نے اپنے حقوق کا مطالبہ کیا تو خالد کو وہ الماری عمر کے پاس مل گئی تو اس الماری کا اصل مالک چونکہ خالد ہی تھا اور اسے ابھی تک اس کی قیمت نہیں ملی لہٰذا وہی اس بات کا مستحق ہے کہ الماری لے لے اور اس الماری میں دوسرے قرض خواہ شریک نہیں ہوں گے۔ حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ دیوالیہ شخص کے قبضہ ہونے والے مال پر تمام قرض خواہوں کا حق مشترک ہوتا ہے لیکن یہاں پر چونکہ الماری صرف خالد ہی کی ملکیت تھی لہٰذا اس پر دوسرے قرض خواہ شریک نہ ہوں گے۔

البتہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ تمام قرض خواہ اس میں شریک ہوں گے۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ مبیع (الماری) بائع کی ملکیت سے خارج ہو چکی ہے اسے صرف قیمت کی وصولی کا حق ہے نہ کہ مبیع (الماری) کی واپسی کا۔ لہٰذا تمام غرماء اس میں شریک ہوں گے۔ امام محمدؒ نے اس مسلک پر حضرت علیؓ کی روایت أنه أسوة للغرماء" سے استدلال کیا ہے جسے عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں تخریج کیا ہے۔ (اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے دیکھئے تکملہ فتح الملہم ۱/۴۹۶)۔

جہاں تک احادیث باب کا تعلق ہے تو احنافؒ کے نزدیک ان احادیث میں جو بات بیان کی گئی ہے اس کا تعلق غصب کی ہوئی، ودیعت رکھی ہوئی عاریۃً دی ہوئی اشیاء سے ہے۔ یا خریداری کے بھاؤ پر قبضہ کی ہوئی چیز سے ہے۔ ان صورتوں میں مالک اس چیز کا بدوں شرکت غیرے مستحق ہو گا۔ واللہ اعلم

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

باب-۲۳۴ باب فضل إنظار المعسر والتجاوز في الاقتضاء من الموسر

تنگ دست مقروض کو مہلت دینے کی فضیلت

۱۷۱۶...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوا عَنْهُ

۱۷۱۶...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلے امتوں میں فرشتے ایک شخص کی روح لے کر چلے تو اس سے کہا کہ: یاد کر کیا تو نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرشتوں نے کہا یاد کر! (شاید کوئی نیکی یاد آجائے) اس نے کہا کہ: میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے جوانوں کا حکم دیتا تھا کہ (قرض کی وصولی میں) تنگ دست کو مہلت دیا کریں اور مالدار کے ساتھ آسانی کا معاملہ کیا کریں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ:

"تم بھی اس سے در گذر کرو (اس سے سہولت کا معاملہ کرو)۔

۱۷۱۷...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ فَقَالَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي

قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ۔

۱۷۱۷...... ربعیؒ بن احراشؒ کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کہیں جمع ہوئے تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"ایک آدمی اپنے رب عزوجل سے ملا تو اس نے فرمایا کہ: تو نے کیا (نیک) عمل کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے کوئی نیکی نہیں کی الا یہ کہ میں مالدار آدمی تھا، تو (اپنے قرض کا) جب لوگوں سے مطالبہ کرتا تو مالدار سے تو بیع ختم کرلیتا تھا (یعنی اس سے جو کچھ سہولت سے مل جایا کرتا تو وہ لے لیا کرتا تھا، سختی نہیں کرتا تھا اور اگر کسی معاملہ میں وہ چاہتا کہ میں اس معاملہ کو ختم کردوں تاکہ وہ نقصان سے بچ جائے تو میں ایسا کرلیتا تھا) جب کہ تنگ دست سے در گذر کیا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی میرے بندے سے در گذر سے کام لو"۔

یہ سن کر حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

١٧١٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

١٧١٨...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک آدمی مرنے کے بعد جنت میں داخل ہو گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ تو کیا عمل کر تا تھا؟ راوی فرماتے ہیں یا تو اسے خود یاد آ گیا یا اسے یاد دلایا گیا تو اس نے کہا:

میں لوگوں سے لین دین کیا کر تا تھا تو لینے میں تنگ دست کو مہلت دیتا تھا اور سکہ (کرنسی) اور نقد میں درگذر کر تا تھا۔ اس کی مغفرت اس عمل پر کر دی گئی۔

١٧١٩...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أُتِيَ اللهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللهَ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالَكَ فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ

١٧١٩...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کے بندوں میں سے کسی ایسے بندہ کو لایا گیا جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اس نے کہا اور بندے اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے۔ اے میرے رب! آپ نے اپنا مال مجھے عطا فرمایا تھا۔ میں لوگوں سے لین دین کیا کر تا تھا، میری عادت درگذر کرنے کی تھی لہٰذا میں مالدار آدمی سے وصولی میں تو سہولت دیتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیا کر تا تھا (فوری وصولی کا تقاضا نہیں کر تا تھا)۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں زیادہ مستحق ہوں اس بات کا تجھ سے (کہ تیرے ساتھ درگذر سے کام لوں اور فرشتوں سے فرمایا) میرے بندہ سے درگذر سے کام لو"۔

عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ کے منہ سے اسی طرح سنا ہے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

١٧٢٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

١٧٢٠...... حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلی امتوں میں ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کی کوئی نیکی نہیں پائی گئی سوائے اس کے کہ وہ لوگوں سے معاملہ کیا کر تا تھا اور مالدار آدمی تھا تو وہ اپنے لڑکوں کو حکم دیتا تھا کہ (وصولی میں) تنگ دست مقروض

فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ

سے درگذر کیا کریں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ہم اس سے زیادہ حق رکھتے ہیں کہ اس سے درگذر سے کام لیں"۔

۱۷۲۱...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

۱۷۲۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک آدمی لوگوں سے قرض کالین دین کیا کرتا تھا، وہ اپنے لڑکوں سے کہتا کہ جب تم کسی نادار مفلس شخص کے پاس پہنچو (جو قرض ادا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو) تو اس سے چشم پوشی سے کام لیا کرو، شاید (اسی عمل کے بدلہ) اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگذر فرمائے۔ چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا (موت کے بعد) تو اللہ نے بھی اس سے درگذر فرمایا۔

۱۷۲۲...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ

۱۷۲۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح (سابقہ حدیث کی مثل) سنا ہے۔

۱۷۲۳...... حَدَّثَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ عَجْلانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ آللهِ قَالَ آللهِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ

۱۷۲۳...... حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک مقروض کو طلب کیا تو وہ چھپ گیا۔ پھر کسی وقت اسے پالیا تو اس نے کہا کہ میں نادار اور تنگ دست ہوں اور کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! اللہ کی قسم (میں نادار ہوں) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ: جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے کرب و سختی سے نجات دے تو اسے چاہیے کہ وہ مفلس و نادار (مقروض) کو مہلت دے یا اس کے قرض میں کمی کر دے"۔ ❶

۱۷۲٤...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا.

۱۷۲۴...... ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

❶ مذکورہ احادیث میں اس بات کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ قرض خواہ اگر مقروض سے وصولی میں سہولت کا معاملہ کرے تو یہ اس کے لئے نجات آخرت کا سبب بن سکتا ہے۔ بالخصوص اگر مقروض مفلس و تنگ دست بھی ہو۔

الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

باب-۲۳۵ باب تحريم مطل الغني وصحة الحوالة واستحباب قبولها إذا أحيل على مليٍ

مالدار شخص کا ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا حرام ہے

۱۷۲۵......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ

۱۷۲۵......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مالدار شخص کا (ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار کے پیچھے لگادیا جائے حوالہ کردیا جائے (قرض کی وصولی کیلئے) تو اس کو چاہئے کہ اس کے پیچھے لگ جائے"۔ [1]

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقروض اگر مالدار اور غنی ہے تو اس کے لئے دوسرے کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم اور زیادتی کے مترادف ہے۔ ان دونوں احادیث کو ملایا جائے تو شریعت اسلامیہ اور تعلیمات نبویہ کا ایک ایسا منصفانہ اور انسانی مروّت و مواسات پر مبنی نظام سامنے آتا ہے کہ ایک طرف تو قرض کی وصولی کے معاملہ میں قرض خواہ کو یہ تعلیم دی کہ وہ نرمی کا معاملہ کرے اور حتی الوسع مقروض کو مہلت دے جب کہ دوسری جانب یہ بھی فرمایا کہ اگر مقروض ادائے قرض کی حیثیت رکھتا ہے تو اب ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ ان دونوں ہدایات سے جانبین کی طرف سے متوقع ظلم وزیادتی کا سدّباب کردیا۔

اس حدیث کا آخری جملہ "جب کسی کو کسی مالدار کے حوالہ کردیا جائے تو اسی کے پیچھے لگے" قدرے تفصیل اور وضاحت طلب ہے۔

درحقیقت یہ جملہ "حوالہ" کے بارے میں ایک اصل کی حیثیت رکھتا ہے۔ حوالہ ایک خاص فقہی اصطلاح ہے جس کی مکمل تفصیل مع جزئیات وفروع کتب فقہ میں "کتاب الحوالہ" کے عنوان سے موجود ہے۔ یہاں مختصراً اس کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔

حوالہ کے لفظی معنی ہیں منتقل کرنا، یہ تحویل سے مشتق ہے۔ قرض کے مطالبہ کو مقروض سے کسی تیسرے فرد کی طرف "مثلاً: خالد مقروض تھا بکر کا، خالد نے بجائے اس کے کہ خود قرضہ ادا کرے اس نے بکر سے یہ کہا کہ میں اپنا قرض منتقل کرتا ہوں زید کی طرف اور تم اس سے وصولی کرلو، اور زید اس پر راضی ہے تو بکر یعنی قرض خواہ کو اس معاملہ کو قبول کرکے اپنے قرض اور دین کا مطالبہ اب خالد سے کرنے کے بجائے زید سے کرنا چاہیئے۔ احادیث بالا میں فلیتبع کا یہی مفہوم ہے کہ قرض خواہ کو اپنا مطالبہ قرض مدیونِ ثانی جسے "محتال علیہ" بھی کہا جاتا ہے سے کرنا ضروری ہے۔

ان احادیث سے ظاہر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ قرض خواہ (دائن) کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ لیکن فقہاء کرام نے فرمایا کہ دائن کے لئے ایسا کرنا لازم اور ضروری نہیں۔ اگرچہ امام احمدؒ بن حنبل کا مسلک یہ ہے کہ دائن کے ذمہ ایسا کرنا لازم ہے۔

لیکن جمہور فقہاء کا مذہب یہی ہے کہ دائن پر حوالہ کو قبول کرنا لازم نہیں ہے۔

حوالہ کے اندر دو شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ محتال علیہ اس پر راضی ہو۔ دوسری یہ کہ وہ اس قرض کی ادائیگی کی استطاعت وقدرت بھی رکھتا ہو۔ اور احنافؒ کے نزدیک تیسری بھی شرط ہے کہ قرض دینے والا بھی راضی ہو۔

جمہور فقہاء کی دلیل حضرت سمرہ بن جندبؓ کی روایت ہے: "وعلى اليد ما أخذت حتى تؤدي" (رواہ الترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) جس کا مقصد یہ ہے کہ مقروض اپنے ذمہ سے بری نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک کہ قرض کی ادائیگی خود نہ کردے۔ اس حدیث کی رُو سے معلوم ہوا کہ حوالہ جائز نہ ہوالّا یہ کہ دائن (قرض خواہ) کی رضامندی پائی جائے۔

اس حدیث کی بناء پر جمہور فقہاء واحنافؒ نے استدلال کرتے ہوئے مذکورہ حدیث کو جس میں محتال علیہ (جس کی طرف قرض کی ادائیگی کا مطالبہ منتقل کیا ہے) کے پیچھے لگ جانے کا حکم ہے استحباب پر محمول کیا ہے۔ (جاری ہے)

۱۷۲۶...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۷۲۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں۔

باب-۲۳۶ باب تحريم بيع فضل الماء الذي يكون بالفلاة ويحتاج إليه لرعي الكلأ وتحريم منع بذله وتحريم بيع ضراب الفحل

جنگل وغیرہ میں جو پانی زائد از ضرورت ہو تو حاجت مند کے ہاتھ اسے فروخت کرنا حرام ہے

۱۷۲۷...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۱۷۲۷...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زائد از ضرورت پانی کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔

۱۷۲۸...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ

۱۷۲۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:
رسول اللہ ﷺ نے اونٹ سے جفتی کرانے کی بیع کرنے اور پانی و زمین کو فروخت کرنے سے تاکہ اس میں زراعت کی جائے ان سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

۱۷۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ

۱۷۲۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"زائد از ضرورت پانی سے منع نہ کیا جائے اس لئے کہ گھاس کو روکا جائے"۔

۱۷۳۰...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ

۱۷۳۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)

بہر کیف! اگر مقروض ادائے قرض کے مطالبہ کو کسی تیسرے شخص کی طرف منتقل کر دے تو اس میں تین شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ قرض دینے والے (دائن) کی رضامندی ۲۔ تیسرے شخص (محتال علیہ) کی رضامندی

۳۔ محتال علیہ کا صاحب حیثیت ہونا یعنی قرض کی ادائیگی کے قابل ہونا۔

ان تین شرائط کے بغیر حوالہ صحیح نہ ہوگا۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۱/۵۱۰)

شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلأَ

"زائد از ضرورت پانی کو منع نہ کرو کہ اسکے ذریعہ چارہ گھاس روک لو"۔

۱۷۳۱......وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلأُ

۱۷۳۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"زائد از ضرورت پانی کو گھاس فروخت کرنے کے لئے مت فروخت کرو"۔ ❶

باب-۲۳۷ باب تحریم ثمن الكلب وحلوان الكاهن ومهر البغي والنهي عن بيع السنور

کتے کی قیمت، کاہن کی مٹھائی، فاحشہ کی کمائی بلّی کی فروخت حرام ہے

۱۷۳۲......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

۱۷۳۲......حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی اور کاہن کی مٹھائی سے۔

۱۷۳۳......و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ

۱۷۳۳......حضرت زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق سے بھی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے) مروی ہے۔

---

❶ زائد پانی فروخت نہ کرنے سے کیا مراد ہے؟

احادیث بالا میں نبی ﷺ نے زائد از ضرورت پانی کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی فروخت کرنا مطلقاً ممنوع ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اگر کسی نے مٹکے یا کسی برتن میں پانی جمع کر لیا تو یہ پانی اس کی ملکیت میں داخل ہو گیا اور وہ اسے فروخت کر سکتا ہے۔

البتہ حدیث سے مراد ماء البحار و الأنهار یعنی نہروں اور دریاؤں کا پانی ہے جو کسی فردِ واحد کی ملکیت نہیں۔ اسے فروخت کرنا منع ہے۔

چنانچہ مسند احمد میں حضرت ایاس ؓ بن عبد کی ایک حدیث نقل کی گئی ہے کہ وہ لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ زائد پانی مت فروخت کیا کرو اس لئے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرماتے تھے کہ لوگ دریائے فرات کا پانی فروخت کیا کرتے تھے۔ (مسند احمد ۳/۴۱۷)

الفاظ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ: اگر کسی کا کنواں ہو اور اس کے ارد گرد گھاس اُگی ہوئی ہو تو عموماً جانور مویشی وہاں چرنے جایا کرتے ہیں تو اس کو حکم ہے کہ وہ مویشیوں کو پانی پر آنے سے روکے نہیں ورنہ تو وہ گھاس بھی نہیں چریں گے۔ اور اس کے منع کرنے کا اثر ان گھاس چرنے پر پڑے گا جو کسی کی ملکیت نہیں۔

رُمْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ

۱۷۳۴...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ

۱۷۳۴...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"بدترین کمائی فاحشہ کی کمائی، کتے کی قیمت اور حجام کی کمائی ہے"۔ ❶

۱۷۳۵...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ

۱۷۳۵...... حضرت رافعؓ بن خدیج، رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کتے کی قیمت ناپاک ہے، فاحشہ کی کمائی ناپاک ہے اور پچھنے لگانے والے کی اجرت ناپاک ہے"۔

---

❶ یہ حدیث صحاح کی تمام کتب میں موجود ہے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بخاری شریف میں اور ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، موطا امام مالک اور مسند احمد میں یہ روایت متعدد طُرق سے منقول ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ان احادیث میں فاحشہ کی کمائی، کاھن کی مٹھائی، کتے کی قیمت اور حجام کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

حجّام کی کمائی سے متعلق تو ایک مستقل باب آگے آرہا ہے جس سے معلوم ہوا کہ حجّام کی کمائی جائز ہے۔ باقی تین پیشوں کے بارے میں مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

کتے کی فروخت...... ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے فقہاء کی ایک جماعت نے یہ کہا کہ کتے کی خرید و فروخت حرام ہے۔ چنانچہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ کا یہی مسلک ہے، امام مالکؒ کی بھی ایک روایت یہی ہے۔ احنافؒ کے نزدیک اس میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ جس کتے سے کسی قسم کا جائز انتفاع مقصود ہو مثلاً: زراعت اور مویشیوں وغیرہ کی حفاظت، گھر کی حفاظت، تو ایسے کلب (کتے) کی خرید و فروخت اور اس کی فروخت سے ہونے والی آمدنی جائز ہے۔ اسی طرح شکاری کتا فروخت کرنا اور اس کی قیمت جائز ہے۔

احناف کی دلیل سنن نسائی کی ایک روایت ہے جو حضرتؓ جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے جس میں نبی ﷺ نے شکاری کتے کو مستثنیٰ فرمایا ہے (دیکھئے سنن النسائی۔ کتاب الصید ۲/۱۹۵) اسی طرح کی ایک روایت امام ترمذیؒ نے اپنی سنن میں نقل کی ہے اس میں بھی کلبِ صید (شکاری کتے) کا استثناء کیا گیا ہے۔ (دیکھئے سنن الترمذی۔ باب کراھیۃ ثمن الکلب کے بعد والا باب ۱/۱۵۴) اس کے علاوہ بھی متعدد صحیح احادیث میں کلب صید کا استثناء موجود ہے ان احادیث کی تفصیل دیکھئے۔ (تکملہ فتح الملہم ۱/۵۲۹)

جہاں تک مذکورہ احادیث کا تعلق ہے تو امام محمدؒ نے تو ان احادیث کو منسوخ قرار دیا ہے اور بعض حنفیہ نے یہ فرمایا کہ ان احادیث میں نہی عن ثمن الکلب سے تحریم مراد نہیں بلکہ اس کی دنائت اور خبث کا بیان و اظہار ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ان احادیث میں حجّام کی کمائی کو بھی منع کیا گیا ہے۔ حالانکہ حجّام کی کمائی ائمہ اربعہ میں سے کسی کے نزدیک حرام نہیں ہے۔

اسی طرح فاحشہ عورت جو کمائی ہے بدکاری کر کے تو اس کی کمائی بھی حرام ہے۔

کاہن کی مٹھائی سے مراد کاہن یعنی پنڈت، نجومی، فال بتلانے والے، کسی بھی ذریعہ مثلاً: علم رمل، جفر، علم الاعداد یا کواکب کی گردش کے ذریعہ قسمت اور غیب کا حال بتانے والے کی اجرت ہے جو باتفاق علماء و ائمہ اربعہ حرام ہے۔

جہاں تک پچھنے لگانے کی اجرت کا تعلق ہے تو اس سے متعلقہ تفصیل آئندہ آنے والی ہے۔

الْحَجَّامِ خَبِيثٌ

١٧٣٦...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

١٧٣٦...... اس طریق سے بھی سابقہ حدیث (کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی اور پچھنے لگانے کی اجرت ناپاک ہے) منقول ہے۔

١٧٣٧...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

١٧٣٧...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ حدیث (کتے کی قیمت، فاحشہ کی کمائی اور پچھنے لگانے والی کی اجرت ناپاک ہے) ہی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔

١٧٣٨...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ

١٧٣٨...... حضرت ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس سے ڈانٹا ہے (یعنی ان کی قیمت کے لینے اور استعمال کرنے سے)۔

باب-٢٣٨ باب الأمر بقتل الكلاب وبيان نسخه وبيان تحريم اقتنائها إلا لصيدٍ أو زرعٍ أو ماشيةٍ ونحو ذلك

کتوں کے قتل کا حکم اور اس کی منسوخی کا بیان

١٧٣٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

١٧٣٩...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا ہے۔

١٧٤٠...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ

١٧٤٠...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ بالا روایت منقول ہے آخر میں یہ فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایک جماعت مدینہ کے اطراف میں کتوں کے مارنے کے لئے بھیجی۔

١٧٤١...... وحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَنَنْبَعِثُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا

١٧٤١...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کتوں کے مارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے، چنانچہ مدینہ اور اس کے اطراف میں کتوں کا پیچھا کیا جاتا تھا اور ہم کسی کتے کو نہیں چھوڑتے تھے اسے قتل کر دیتے تھے یہاں تک کہ ہم اس کتے کو جو دیہاتی لوگوں کے

نَدَعُ كَلْبًا إِلا قَتَلْنَاهُ حَتَّى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا

اونٹوں کے ریوڑ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا بھی مارڈالتے تھے۔ ❶

۱۷۴۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ زَرْعًا

۱۷۴۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا تھا سوائے شکاری کتے اور بھیڑ بکریوں مویشیوں کے ساتھ رہنے والے کتے کے۔

ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس میں یہ اضافہ بھی فرماتے ہیں کہ کھیتوں کی حفاظت کے لئے رکھے جانے والے کتنے کے مارنے کا حکم فرمایا۔

ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصل میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس زراعتی زمین ہے۔ ❷

۱۷۴۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ

۱۷۴۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کتوں کے قتل کرنے کا حکم فرمایا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی عورت جنگل سے اپنے کتے کو لے کر آتی تو ہم اسے بھی قتل کر ڈالتے تھے۔ بعد ازاں نبی ﷺ نے کتوں کے مارنے سے منع فرمادیا اور فرمایا کہ: آئندہ صرف سیاہ دو نقطے والے کتوں کو مارو اسلئے کہ وہ شیطان ہوتا ہے۔

۱۷۴۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ

۱۷۴۴...... حضرت ابنِ مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کے مارنے کا حکم فرمایا تھا، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ بھی کتے تمہارا کیا بگاڑتے ہیں؟ لہٰذا شکاری اور مویشیوں کے کتے کو قتل نہ کرنے کا حکم فرمایا۔

---

❶ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ان احادیث کی رو سے کتے کو قتل کرنا جائز ہے۔ لیکن جمہور علماء کے نزدیک عام کتوں کو مارنا جائز نہیں البتہ پاگل کتے کو مارنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کسی علاقہ میں کتوں کی کثرت ہو جائے اور عوام کو ان سے تکلیف ہو تو انہیں مارنا جائز ہے۔ اسی طرح احادیث میں جن کتوں کا استثناء ہے انہیں مارنا جائز نہیں۔

❷ اس جملہ سے بعض ملحدین نے یہ اعتراض نکالا کہ صحابہ آپس میں ایک دوسرے کی روایت پر شک کرتے ہیں العیاذ باللہ لہٰذا احادیث قابل استدلال نہیں ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابنِ عمرؓ کا یہ قول حضرت ابوہریرہؓ پر طعن اور شک نہیں تھا۔ امام نوویؒ نے فرمایا کہ حضرت ابنِ عمرؓ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ حضرت ابوہریرہؓ صاحبِ زراعت ہیں لہٰذا انہوں نے اس کو خوب اہتمام سے یاد رکھا ہوگا کہ حضورؐ نے زراعت کے کتے کو بھی مستثنیٰ فرمایا تھا لہٰذا اس معاملہ میں ان کی بات زیادہ معتبر ہے"۔ لہٰذا ملحدین کا یہ اعتراض بالکل باطل ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

الصَّيْدِ وكَلْبِ الْغَنَمِ

١٧٤٥...... وحدَّثنيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ و قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى وَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ

۱۷۴۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے کا بھی ذکر ہے۔

١٧٤٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِي نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ

۱۷۴۶...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے کوئی کتا پالا تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے الّا یہ کہ مویشیوں کی حفاظت کا کتا ہو یا شکاری ہو“۔

١٧٤٧...... وحدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ

۱۷۴۷...... حضرت سالمؒ اپنے والد (ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے شکاری یا مویشیوں کی حفاظت کے علاوہ کوئی کتا پالا تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے“۔

١٧٤٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ

۱۷۴۸...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس نے کوئی کتا پالا الّا یہ کہ شکار کیلئے یا جانوروں کے ریوڑ کی حفاظت کیلئے ہو تو اس کے ثواب میں روزانہ دو قیراط کم کر دیتے جاتے ہیں“۔

١٧٤٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ

۱۷۴۹...... حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے والد ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے کوئی کتا پالا مویشیوں کی حفاظت اور شکار کرنے والے کتے

اقْتَنَى كَلْبًا إِلا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

قَالَ عَبْدُ اللهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ

کے علاوہ تو اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جایا کرے گا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (اس استثناء میں) زراعت (کھیتی) کی حفاظت کرنے والا کتا بھی شامل کیا ہے۔

۱۷۵۰۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ

۱۷۵۰۔۔۔۔۔۔ اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس میں دو قیراط کا ذکر ہے جب کہ اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ حضرت سالمؒ نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی فرماتے تھے کہ کھیتی کی حفاظت کرنے والا کتا بھی (یعنی اس کے رکھنے سے وہ وعید نہیں ہو گی) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیت والے تھے (اس لئے انہوں کھیتی کی حفاظت کے کتے کے ذکر کو بھی یاد رکھا)۔

۱۷۵۱۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّمَا أَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ

۱۷۵۱۔۔۔۔۔۔ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس گھر والے نے بھی کتا رکھا جانور کی حفاظت کرنے والے اور شکاری کتے کے علاوہ تو ان کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کمی ہو جائے گی (یعنی اعمال صالحہ کے اجر میں کمی ہو گی)۔

۱۷۵۲۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلا كَلْبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

۱۷۵۲۔۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کتا رکھا کھیت، جانور اور شکار کے کتے کے علاوہ تو اس کے اجر میں روزانہ ایک قیراط کم کر دیا جائے گا"۔

۱۷۵۳۔۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلا مَاشِيَةٍ وَلا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ وَلا أَرْضٍ

۱۷۵۳۔۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے شکاری اور مویشیوں کی حفاظت کرنے والے اور (زرعی) زمین کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کوئی کتا پالا تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کمی کر دی جائے گی"۔

اور ابو طاہر کی روایت میں کھیتی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۵۴۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۱۷۵۴۔۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے کتا پالا مویشیوں والے کتے اور شکاری یا زراعت کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ تو اس کے اجر میں سے ہر روز ایک قیراط کی کردی جائے گی۔

حضرت زہریؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کا ذکر کیا گیا (کہ وہ زراعت والے کتے کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں) تو انہوں نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے وہ خود زراعت والے تھے۔

۱۷۵۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

۱۷۵۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (جس نے کتا پالا تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہے گا سوائے کھیتی یا مویشی کے کتے کے) منقول ہے۔ الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ۔

۱۷۵۶...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۷۵۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے اس طریق کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت مروی ہے۔

۱۷۵۷...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۷۵۷...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث (جس شخص نے کتا رکھا شکاری اور مویشی کتے کے علاوہ تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے) ہی منقول ہے۔

۱۷۵۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَزِينٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ

۱۷۵۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شکاری کتے یا بکریوں کی حفاظت کے کتے کے علاوہ اور کوئی کتا رکھا تو روزانہ اس کے عمل میں سے ایک قیراط کی کمی واقع ہوتی رہے گی۔

۱۷۵۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ

۱۷۵۹...... حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی زہیر جو شنوہ قبیلہ کے افراد میں سے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

شَنُوءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ

"جس نے کوئی ایسا کتا پالا جو اس کی کھیتی کی حفاظت سے بھی اسے بے نیاز نہ کرے اور نہ ہی تھنوں کی حفاظت سے بے نیاز کرے تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کی ہو جاتی ہے"۔
ان سے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! اس مسجد کے ربّ کی قسم۔ ❶

---

❶ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کتوں کو گھر میں رکھنا یا پالنا شرعاً ناجائز ہے البتہ اس میں تین قسم کے کتوں کا استثناء ہے۔
ا۔ وہ کتے جو کسان اور کاشتکار وغیرہ اپنے کھیتوں کی حفاظت کے لئے رکھتے ہیں۔
۲۔ دوسرے وہ کتے جو مویشیوں کی حفاظت کے خیال سے رکھے جاتے ہیں۔
۳۔ تیسرے وہ کتے جو شکار کے لئے رکھے جائیں۔ ان تین اقسام کے کتوں کو رکھنا جائز ہے۔ واللہ اعلم
اور ان تین اقسام کے کتوں کے علاوہ کسی بھی مقصد کے لئے کتے رکھنا، پالنا جائز نہیں اور اس ممانعت کی متعدد حکمتیں ہیں۔

کتا پالنے کی ممانعت کی حکمتیں

کتا پالنے سے شریعت میں جو منع کیا گیا ہے اس کی متعدد حکمتیں ہیں۔ امام الہند شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:
(کتا پالنے کی ممانعت میں) راز یہ ہے کہ کتا شیطان کے مشابہ ہے اپنی عادات وجبلّت میں اس کے بدن سے لعاب اور دیگر نجاستیں نکلتی ہیں، لوگوں کو ایذاء پہنچاتا ہے، اس لئے اس سے منع کیا گیا لیکن چونکہ بعض مقامات پر ضرورت تھی اس لئے ان کو مستثنیٰ کیا گیا۔
علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب "حیات الحیوان" میں لکھتے ہیں کہ:
"مردار کا کھانا کتے کو بہت پسند ہے عام گوشت سے زیادہ اسے پسند کرتا ہے، گندگی کھاتا ہے اور اپنی قے کو چاٹتا ہے"۔ (۲/۲۲۶)
علاوہ ازیں کتے میں متعدد امراض ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ سے متعدد امراض انسانوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔
اس کے لعاب (تھوک) میں زہریلے اثرات ہوتے ہیں جو انسان کو نقصان پہنچاتے ہیں لہٰذا اس سے اجتناب میں متعدد حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔ اسی واسطے شریعتِ اسلامیہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے اپنے مواعظ میں کہیں لکھا ہے:
"کتے کے عیوب میں ایک یہ ہے کہ اس کے اندر اپنی جنس سے نفرت پائی جاتی ہے، جنسی حمیت سے بالکل خالی ہوتا ہے، کیونکہ یہ اپنے ہی ہم جنسوں سے دشمنی رکھتا ہے، کہیں بھی اگر دوسرا کتا آجائے تو یہ بھونکنا شروع کر دیتا ہے اور اس کو دھتکار کر دم لیتا ہے"۔
بہرکیف! شریعتِ اسلامیہ نے کتے کو پالنے، گھر میں رکھنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ انسان جن جانوروں کو پالتا ہے ان کے ساتھ اس کا اختلاط بہت زیادہ ہوتا ہے اور چونکہ کتا نجس ہے لہٰذا اس سے کثرتِ اختلاط نجاست کی کثرت کرے گا، خود انسان کے دل میں بھی نجاست کی گندگی کا احساس کم اور پاکیزگی کا تصور ختم ہو جائے گا۔ اس کی استعمالی اشیاء میں نجس جانور کا منہ، یا لعاب یا جسم وغیرہ لگنے کا احتمال بہت زیادہ ہوگا۔
علاوہ ازیں اس کی طبیعت میں بھی ایسے ہی اثرات پیدا ہو جائیں گے جیسے اس نجس جانور کے اندر ہوتے ہیں، کیونکہ انسان جس حیوان کے ساتھ رہتا یا اس کا گوشت وغیرہ کھاتا ہے اس کے اثرات انسان میں آتے ہیں۔ اسی لئے شریعتِ مطہرہ نے مسلمان کو صرف چند حلال جانوروں کا گوشت کھانے کی اجازت عطا فرمائی ہے مثلاً: بکری، گائے، بیل، بھیڑ، دنبہ اونٹ وغیرہ، اور درندوں یا درندگی صفات رکھنے والے جانوروں کے استعمال سے منع فرمایا ہے کہ اوّل الذکر جانوروں میں مسکنت و تواضع وغیرہ کی صفات پائی جاتی ہیں جب کہ درندوں میں چیرنے پھاڑنے اور غیر تہذیبی صفات کی کثرت ہوتی ہے۔
اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو شریعت کے ممنوعہ کاموں سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

١٧٦٠ـ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَئِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۱۷۶۰...... حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سفیان بن ابی زہیر نے آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جیسی (سابقہ) حدیث بیان فرمائی ہے۔

باب-۲۳۹ باب حل أجرة الحجامة

حجامت کی اجرت حلال ہے

١٧٦١ـ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ

۱۷۶۱...... حضرت حُمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجام کی کمائی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور ابو طیبہ نے آپ ﷺ کے پچھنے لگائے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو طیبہ کو دو صاع اناج دینے کا حکم فرمایا ابو طیبہ نے اس کا ذکر اپنے لوگوں سے کیا تو انہوں نے اس کے لگان کے اندر کمی کر دی۔

علاوہ ازیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"تم لوگ جتنے بھی علاج کرتے ہو ان میں سب سے افضل (صحت بخش) علاج پچھنے لگوانا ہے"۔ یا فرمایا: "سب سے بہتر علاج ہے"۔ [1]

---

[1] حجامت سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی کمائی کا بیان

یہاں سب سے اول تو یہ جاننا ضروری ہے کہ حجامت سے کیا مراد ہے؟ اردو محاورہ میں حجامت کا لفظ بال کٹوانے، ترشوانے، خط وغیرہ بنوانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ کام کرنے والے کو حجام کہا جاتا ہے۔ لیکن احادیث میں جہاں کہیں لفظ حجامت یا حجام استعمال ہوا ہے اس سے اردو محاورہ کی حجامت یا حجام مراد نہیں۔

اصل میں اہلِ عرب میں قدیم زمانہ سے یہ دستور تھا کہ وہ عمر بھر میں بعض اوقات اپنے جسم کا فاضل اور زائد خون نکلوادیا کرتے تھے، کیونکہ عرب ایک گرم علاقہ ہے اور ان کا خون پتلا ہوتا ہے اور وہ حرارت کو جذب کرنے کے لئے ظاہری جسم کی طرف آتا ہے یہ حرارت بدن کی سطح سے خارج ہوتی ہے جس کی وجہ سے بیماریاں جنم لیتی ہیں، جس کا علاج ان کے یہاں یہ تھا کہ جونکوں کے ذریعہ جسم کا زائد خون نکلوادیا کرتے تھے تاکہ صحت مندر ہیں۔ اس طریقۂ علاج کو "حجامت" کہا جاتا تھا جسے اردو میں "پچھنے لگانا" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا حدیث میں جہاں بھی حجامت کا یا حجام کا ذکر ہے اس سے مراد یہی پچھنے لگوانا ہے۔ اور یہاں جو حجامت کو سب سے افضل علاج قرار دیا اس سے مراد شرعی فضیلت نہیں بلکہ طبی بہتری ہے یعنی تمام علاجوں میں سب سے بہتر علاج ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو گرم علاقوں کے باسی اور گرم خون رکھنے والے ہیں۔

حجام کی اجرت اور کمائی کا جہاں تک تعلق ہے تو پیچھے بعض احادیث میں گذر چکا ہے اسے بھی ممنوعات میں شامل فرمایا ہے لیکن احادیثِ بالا اور دیگر متعدد احادیث کی بناء پر فتویٰ یہ ہے کہ اس کی کمائی بلا کسی شک و شبہ کے جائز ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے جن میں اسے ممنوعات میں شامل کیا گیا ہے وہ نہی تنزیہی پر محمول ہیں، کیونکہ اس پیشہ میں دنائت اور گندگی و نجس چیزوں سے اختلاط ہوتا ہے۔ زکریا عفی عنہ واللہ اعلم

۱۷۶۲...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ

۱۷۶۲...... حضرت حُمید کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجّام کی کمائی کی بابت دریافت کیا گیاالخ آگے حسب سابق بیان کیا اس فرق کے ساتھ کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تمہارے تمام علاجوں میں بہترین علاج پچھنے لگوانا ہے، اور قسط بحری (عود ہندی) ہے لہٰذا اپنے بچوں کو حلق دبانے کا عذاب مت دو"۔ ❶

۱۷۶۳...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيبَتِهِ

۱۷۶۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمارا ایک غلام بلایا جو حجام تھا، اس نے آپ ﷺ کے پچھنے لگائے تو آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک صاع یا ایک مُد یا دو مد اناج دینے کا حکم فرمایا اور اس کے بارے میں گفتگو کی تو اس کے لگان میں سے کمی کر دی گئی۔

۱۷۶۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

۱۷۶۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی اجرت عطا فرمائی جب کہ ناک میں بھی دوا چڑھائی۔

۱۷۶۵...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ عَبْدٌ لِبَنِي بَيَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَجْرَهُ

۱۷۶۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بنی بیاضہ کے ایک غلام نے پچھنے لگائے تو نبی ﷺ نے اسے اجرت دی اور اس نے اپنے مالک سے ذکر کیا تو اس نے اس کے لگان میں کمی کر دی۔ اور اگر حجامت کی اجرت حرام ہوتی تو نبی ﷺ اسے اجرت نہ دیتے۔

---

❶ اس حدیث میں دو باتیں تشریح طلب ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ قسط بحری کیا ہے؟ قسط کو عربی میں کُست بھی کہا جاتا ہے۔ خوشبو کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ ابن العربیؒ نے فرمایا کہ: قسط کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ۱۔ بحری ۲۔ ہندی۔ دونوں میں قسط ھندی سخت گرم ہوتی ہے۔ اس کی رنگت سفید ہوتی ہے جب کہ قسط بحری سیاہ ہوتی ہے۔
حدیث میں نبی ﷺ نے ان دونوں کے استعمال کی ترغیب دی ہے۔
دوسری وضاحت طلب بات یہ تھی کہ فرمایا: اپنے بچوں کو حلق دبا کر تکلیف میں مبتلا مت کیا کرو"۔
تشریح اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اہل عرب میں عورتیں اپنے ان بچوں کا جن کے حلق میں ایک خاص قسم کا درد ہوا کرتا تھا، حلق دبا کر علاج کیا کرتی تھیں حلق دبانے سے بچے کو تکلیف ہوتی تھی۔ بعض نے کہا کہ بچہ کے کان اور حلق کے درمیان کوئی زخم یا پھوڑا نکل جاتا ہے۔ جسے "عُذرہ" کہا جاتا ہے۔
نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بچوں کو حلق دبانے کی تکلیف میں مبتلا مت کرو بلکہ ان کے حلق کے درد کا علاج قُسطِ بحری (عود ہندی) سے کیا کرو۔
بہر حال! ان احادیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حجام (پچھنے لگانے کی) اجرت جائز ہے۔

وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ ﷺ

باب-۲۴۰

باب تحريم بيع الخمر

شراب کی خرید و فروخت کی حرمت کا بیان

۱۷۶۶..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ قَالَ فَمَا لَبِثْنَا إِلا يَسِيرًا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلا يَشْرَبْ وَلا يَبِعْ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَفَكُوهَا

۱۷۶۶..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ شراب کی حرمت کی طرف تعریض (اشارہ) فرماتے ہیں، شاید اللہ تعالیٰ اس بارے میں کوئی واضح حکم نازل فرمانے والے ہیں۔ لہٰذا جس کسی کے پاس بھی ذرا بھی شراب ہو اسے چاہیئے کہ فروخت کر ڈالے اور اس سے فائدہ (فروخت کر کے قیمت حاصل کرنے کا) اٹھالے"۔

فرماتے ہیں کہ زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے، لہٰذا جس کو یہ آیت (سورۂ انعام کی) پہنچ جائے اور اس کے پاس تھوڑی سی بھی شراب ہو تو اسے پئے نہ ہی فروخت کرے" فرماتے ہیں کہ چنانچہ جس کے پاس جتنی بھی شراب تھی وہ مدینہ کے راستوں میں لے آئے اور اسے بہا دیا۔ ❶

---

❶ حرمتِ شراب کا تدریجی نزول اور تشریح حدیث

ابتدائے اسلام میں شراب کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا کیونکہ احکامات کا تدریجی نزول ہو رہا تھا۔ قبل از اسلام کے زمانہ میں شراب بالکل عام تھی اور عام مشروبات کی طرح اس کا استعمال ہوتا تھا۔ اسلام کے بعد احکامات کا نزول شروع ہوا تو ابتداءً شراب سے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ اہل اسلام میں بھی شراب عام طور پر استعمال ہوتی تھی، لیکن بعض واقعات کے بعد حضراتِ صحابہ میں سے بعض کو اس کے بارے میں تردد ہوا تو اللہ تعالیٰ نے شراب سے متعلق بعض ارشادات بیان فرمائے۔ ایک آیت میں فرمایا کہ: ومن ثمرات النخيل والأعناب الخ جس میں اشارہ فرمایا کہ شراب "رزقِ حسن" میں شامل نہیں۔ بعد ازاں ارشاد ہوا کہ: يسئلونك عن الخمر و الميسر الخ اس آیت میں فرمایا کہ شراب اور جوے میں بہت بڑا گناہ ہے اور بعض منافع (دنیوی) بھی ہیں لیکن ان کا گناہ فوائد سے زیادہ شدید ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام تو نہیں فرمایا لیکن اس کے گناہ ہونے کو وضاحت سے بیان کر دیا۔

اس کے بعد تیسری آیت میں ارشاد فرمایا کہ: يأيها الذين امنوا لا تقربوا الصّلاة وانتم سكرى الخ اس آیت میں شراب پی کر نماز پڑھنے کو سختی سے منع کر دیا گیا یا بالفاظِ دیگر نماز کے اوقات میں شراب پینا حرام کر دیا گیا۔

بعض تکلیف دہ واقعات کے بعد حضرت عمرؓ کی خواہش پر وحی الٰہی کا نزول پھر ہوا اور سورۃ المائدہ کی آیت: يأيها الّذين امنوا انّما الخمر والميسر الخ میں شراب کو مکمل طور سے حرام قرار دے دیا گیا۔

غرضیکہ حرمتِ شراب کا حکم تدریجاً نازل ہوا اور اس کی حرمت کے بعد شراب کا کسی بھی طریقہ سے استعمال ممنوع ..... (جاری ہے)

١٧٦٧...... حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ جَاءَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَإِيِّ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَجُلًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَّ إِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَ سَارَرْتَهُ فَقَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا

١٧٦٧...... حضرت عبدالرحمٰن بن وعلۃ السبائیؒ جو مصر کے رہنے والے تھے ان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انگور سے کشید شدہ شراب کے متعلق دریافت کیا تو ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شراب کی ایک مشک ہدیۃً پیش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا:

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام قرار دے دیا ہے؟" اس نے کہا نہیں! اس کے بعد اس شخص نے کسی دوسرے آدمی کے کان میں چپکے سے کچھ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے کیا سرگوشی کی ہے؟

اس نے کہا کہ میں نے اس کو بیچنے کو کہا ہے فرمایا کہ: جس چیز کا پینا حرام ہے اس کی فروختگی بھی حرام ہے۔

(یہ سن کر) اس آدمی نے مشکیزہ کا منہ کھول دیا اور جو کچھ بھی شراب اس میں تھی اس کو بہادیا۔

١٧٦٨...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِثْلَهُ

١٧٦٨...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح (سابقہ) حدیث روایت کی ہے۔

١٧٦٩...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ

١٧٦٩...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیات (وہ آیات جن میں حرمتِ ربوا (سود) کا حکم

(گذشتہ سے پیوستہ)...... قرار پایا یعنی شراب کا پینا، بنانا، فروخت کرنا، خریدنا، اس کے اندر کسی بھی طرح سے معاونت کرنا یا ملوث ہونا سب ناجائز اور حرام ہے۔ حرمتِ شراب اور اقسام شراب سے متعلق تفصیلی مسائل آگے "کتاب الاشربہ" کے تحت آئیں گے۔ انشاء اللہ
فقہاء کرام رحمہم اللہ کے درمیان شراب کی تعریف میں اختلاف رہا ہے کہ کس مشروب کے اوپر "خمر" کا اطلاق ہوگا اور کس پر نہیں۔ اسکی تفصیلی بحث تو ان شاء اللہ اپنے مقام پر آئے گی، یہاں مختصراً اتنا ذکر کیا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک انگور سے کشید کی ہوئی شراب جب مُسکر (نشہ آور) ہو جائے اور پرانی ہو کر جوش مارنے لگے تو اس پر لفظ "خمر" کا اطلاق ہوتا ہے لہٰذا اس کی بیع تو مطلقاً حرام ہے۔ البتہ دیگر ممنوع و محرم مشروبات جو نشہ آور بھی ہوں ان کی بیع امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مکروہ تحریمی تو ہے حرام نہیں کیونکہ حدیث میں "خمر" کی بیع کو حرام کہا گیا ہے جب کہ دیگر مشروبات لفظ "خمر" کی تعریف پر صادق نہیں آتے لہٰذا ان کی بیع مکروہ تحریمی ہے حرام نہیں۔ البتہ صاحبینؒ (امام محمد اور امام ابویوسفؒ) کے نزدیک انگور سے کشیدہ پکی ہوئی شراب، کھجور سے کشیدہ، کشمش سے کشیدہ مشروبات سب خمر کی تعریف پر پورے اترتے ہیں لہٰذا ان کی بیع بھی ناجائز ہے۔ (کمافی فتح القدیر وملخصاً من صاحب الہدایۃ واللہ اعلم)

عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهَى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

ہے) نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے انہیں پڑھ کر سنایا اور بعد ازاں لوگوں کو شراب کی تجارت سے منع فرمادیا۔

۱۷۷۰..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۱۷۷۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب سورۃ البقرہ کی آخری آیات (حرمتِ ربوا والی) نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا"۔ ❶

---

❶ الکحل (ALCOHALS) کا شرعی حکم

یہ بات اوپر گذر چکی ہے کہ شراب کی تجارت اور کسی بھی طرح اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے، اور دوسرے جو نشہ آور مشروبات ہیں ان کی بیع مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر کوئی نشہ آور مشروب کسی جائز کام کے لئے فروخت کیا جائے مثلاً دوا وغیرہ کے لئے تو ظاہر یہی ہے کہ اس میں کراہت بھی نہیں۔

دورِ حاضر میں الکحل (ALCOHALS) کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے، تقریباً اکثر ادویات میں الکحل جو نشہ آور کیمیکل ہے استعمال کیا جاتا ہے، بہت سی دیگر مصنوعات بھی اس سے پاک نہیں ہیں مثلاً پرفیومز اور اسپرے عطریات وغیرہ۔ ان کا حکم یہ ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان کی بیع وغیرہ تو ناجائز نہیں ہوگی۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کے مطابق الکحل کے محتویات اور اجزاء میں انگور اور کھجور شامل نہیں ہیں بلکہ اس کے اجزاء ترکیبی میں شہد، جَو، اناناس کا جوس، سلفیٹ اور دیگر بعض کیمیکل شامل ہیں۔ لہٰذا اگر وہ الکحل جس کے اجزاء میں انگور اور کھجور شامل نہ ہو تو کیمیاوی اغراض و مقاصد کی خاطر اس کی خرید و فروخت بغیر کسی کراہت کے جائز ہے۔ احنافؒ کے نزدیک۔ البتہ اگر اس کی اجزاء میں انگور یا شراب شامل ہو تو پھر اس کی بیع بالکل حرام ہوگی۔ لیکن عموماً الکحل کے اجزاء میں مذکورہ بالا دونوں جز شامل نہیں ہوتے۔ واللہ اعلم

مردار کا حکم..... اللہ تعالیٰ نے جس طرح مردار کھانا حرام قرار دیا ہے اسی طرح اس کے گوشت کو فروخت کرنا بھی ممنوع اور حرام قرار دیا ہے۔ چنانچہ مردار کے گوشت کی بیع کی حرمت پر فقہاء کا اجماع ہے۔ لیکن گوشت کے علاوہ دیگر اشیاء کا کیا حکم ہے؟ مثلاً: مردار کی ہڈیاں، بال، ناخن، سینگ اور کھر وغیرہ کیا ان کی فروخت بھی ناجائز ہے؟

اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے، امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مردار کے جو اجزاء اس کی حیات کی حالت میں حلال نہیں تھے وہ اس کی موت کے بعد نجس بھی نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان سے انتفاع اور فائدہ اٹھانا جائز ہے اور ان کی فروخت بھی جائز ہے۔

علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں احنافؒ کے مسلک کے استدلال میں یہ دلیل دی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک کنگھا تھا ہاتھی دانت کا بنا ہوا۔ اور ہاتھی غیر مأکول جانوروں میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیر مأکول کے اجزاء جسم پاک ہیں۔ اور جب پاک ہیں تو ان کی بیع وغیرہ بھی جائز ہوگی۔ (واللہ اعلم) (ملخصاً از تکملہ فتح الملہم ۱/۵۵۷)

علاوہ ازیں احناف کی ایک دلیل دار قطنی کی ایک روایت ابن عباسؓ ہے جس میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مردار کا گوشت حرام فرمایا ہے، البتہ کھال، بال اور اون کے استعمال میں کوئی حرج نہیں"۔

مردار میں صرف دو چیزوں کا استثناء ہے ایک مچھلی دوسرے ٹڈی۔ ان دو جانوروں کو حدیث میں مردار کے عام حکم سے مستثنیٰ کر کے ان کا کھانا حلال قرار دیا گیا ہے۔ (تفصیل آگے آئے گی ان شاء اللہ) اسی طرح انسان کے لاشہ کی خرید و فروخت بھی بالکل حرام..... (جاری ہے)

لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا
قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہے۔اس میں مسلم وکافر کی کوئی تفریق نہیں۔ مسلمان کی تو عزت و شرافت کی وجہ سے حرمت ہے جب کہ کفر کا معاملہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں نوفل بن عبداللہ بن المغیرہ جب غزوہ میں قتل کر دیا گیا اور مسلمانوں نے اس کی لاش کو اپنے قبضہ میں لیا تو مشرکین نے اس کی لاش واپس لینے کے لئے رقم کی پیشکش کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں نہ اس کے بے جان لاشہ کی ضرورت ہے نہ ہی اس کی قیمت کی، چنانچہ اس کی لاش کو واپس کر دیا گیا۔

بہر کیف! انسان کے لاشہ کی خرید و فروخت یا اس کا کسی بھی چیز میں استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ (کمافی عمدۃ القاری ۵/۶۰۶)

خنزیر اور اصنام کی خرید و فروخت کا حکم

خنزیر کی خرید و فروخت کے حرام ہونے میں فقہاء امت کا اجماع ہے، علامہ نوویؒ اور حافظ ابن حجرؒ نے ذکر کیا ہے کہ علماء نے فرمایا کہ شراب، مردار اور خنزیر وغیرہ کی خرید و فروخت کے حرام ہونے کی علت اور سبب "نجاست" ہے جو ان تینوں میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ سبب جس چیز کے اندر بھی پایا جائے گا اس کی خرید و فروخت بھی ناجائز ہوگی اور نجس چیز اسی حکم میں ہے۔ حتیٰ کہ علامہ عینی نے قرطبی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی نجس چیز قابل انتفاع بھی ہے تب بھی اسے خریدنا یا فروخت کرنا حرام ہے۔

لیکن امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مذکورہ بالا اشیاء یعنی شراب، مردار اور خنزیر کی ممانعت کا سبب "نجاست" نہیں بلکہ ان اشیاء سے انتفاع حرام ہونا ان کی خرید و فروخت کے حرام ہونے کا سبب ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا اشیاء تو واضح ممانعت کی وجہ سے احنافؒ کے نزدیک علی العموم حرام ہیں، لیکن اگر کوئی نجس چیز قابل انتفاع ہو مذکورہ اشیاء کے علاوہ تو اس کی خرید و فروخت کی گنجائش ہے شرط یہ ہے کہ اس سے انتفاع حلال ہو۔ (کمافی عمدۃ القاری، ردالمختار ۴/۱۱۶)

پھر خنزیر کے تمام اجزاء جسم کا استعمال اور خرید و فروخت حرام ہے۔ لیکن یہ حکم اس وقت تھا جب جوتے گانٹھنے کے لئے دوسرا کوئی مواد موجود نہیں تھا، اب جوتے گانٹھنے کے لئے انواع واقسام کا مواد موجود ہے لہٰذا اس کی خرید و فروخت بالکل حرام ہے۔

(کمابینہ العلامۃ المقدسی بحوالہ ردالمختار ۱/۲۰۶)

اسی طرح دور حاضر میں پینٹ برش عموماً خنزیر کے بالوں کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کا استعمال بھی ناجائز اور حرام ہے۔ واللہ اعلم

اسی طرح اصنام یعنی پتھر وغیرہ کے تراشیدہ بتوں، مورتیوں اور مجسموں کی خرید و فروخت بھی ناجائز اور حرام ہے، البتہ اگر پتھر یا کسی اور چیز مثلاً دھات، سونے یا چاندی وغیرہ کا بنا ہوا بت یا مورتی یا مجسمہ ہو تو اس کو توڑ کر اسے فروخت کرنا جائز ہے اگر اس سے انتفاع ممکن ہو۔ بعض شوافع اور احنافؒ کے نزدیک۔ (واللہ اعلم)

مردار کی چربی کا حکم...... نبی ﷺ سے مردار کی چربی کا حکم دریافت کیا گیا اور یہ بتلا دیا گیا کہ یہ ہمارے لئے قابل انتفاع ہے کہ ہم کشتیوں کے اطراف یعنی خارجی سطح پر اسے لگاتے ہیں سمندری ہوا کے نقصانات سے بچانے کی خاطر اور اسی طرح ہم اس کا تیل بنا کر جسم پر ملتے ہیں اور اسے چراغ جلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں تو کیا اس کی بیع کی اجازت ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ: "نہیں وہ حرام ہے" شوافع اس جملہ سے مراد یہ لیتے ہیں کہ صرف بیع وغیرہ حرام ہے اس سے انتفاع اور فائدہ اٹھانا حرام نہیں، چنانچہ ان کے نزدیک مردار کی چربی سے نفع اٹھانا بغیر خرید و فروخت کے جائز ہے۔ (کماصرح بہ النووی، والحافظ ابن حجر فی الفتح ۴/۳۵۳) لیکن احنافؒ کے نزدیک نہ بیع جائز ہے نہ ہی اس سے کسی اور قسم کا انتفاع۔

پیچھے دو احادیث گزری ہیں۔ پہلی حدیث میں یہود پر نبی ﷺ کی بددعا کا ذکر ہے کہ انہوں نے چربی کی حرمت کے باوجود اسے پگھلا کر فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے کا حیلہ بنا لیا تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے حکم کو توڑ موڑ کر اپنے مقاصد کو پورا کرتے رہتے اور مختلف حیلے بہانے تراشتے کہ ظاہر حکم پر بھی عمل ہو جائے اور ان کا مقصد بھی پورا ہو جائے۔ گویا شرعی احکام میں حیلہ جوئی کیا کرتے تھے۔

احکام شریعت میں "حیلہ" کرنے کا کیا حکم ہے؟ یعنی کوئی شخص کسی حکم شرعی پر عمل نہ کرنے کے لئے کوئی حیلہ...... (جاری ہے)

التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ

باب-۲۴۱ باب تحريم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام

شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کی حرمت کا بیان

۱۷۷۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ

۱۷۷۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ والے سال مکۃ مکرمہ میں یہ فرماتے سنا کہ:

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور (پتھر وغیرہ کے) بتوں کی تجارت کو حرام کر دیا ہے"۔

آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ کیونکہ اس کی چربی کا کشتیوں کے نیچے لیپ کیا جاتا ہے اور

(گذشتہ سے پیوستہ):...... کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ بعض علماء کے نزدیک حیلہ کرنا مطلقاً حرام ہے۔

صاحب روح المعانی علامہ آلوسی بغدادیؒ اپنی شہرۂ آفاق تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد "إضرب به و لا تحنث" کے تحت فرماتے ہیں:

"حیلہ جب بھی کسی حکم شرعی کو ختم کرنے کے لئے کیا جائے گا تو قابل قبول نہ ہوگا مثلاً: سقوطِ زکوٰۃ کا حیلہ (جس سے زکوٰۃ ساقط ہو جائے وغیرہ تو ایسے حیلے حرام ہیں) البتہ اگر آدمی اپنے کسی فعل کو جائز کرنے یا کسی ناگوار چیز کو اپنے سے دفع کرنے کے لئے کوئی حیلہ کر رہا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں"۔ (روح المعانی ۲۳/۲۰۹)

اسی طرح شمس الائمہ سرخسیؒ مبسوط کی کتاب الحیل میں فرماتے ہیں:

"حاصل یہ ہے ہر وہ حیلہ جس سے آدمی حرام سے بچ جائے اور حلال پر آجائے (یعنی حرام سے بچنے اور حلال کرنے کے لئے جو حیلہ کیا جائے) تو وہ اچھا ہے۔ لیکن اگر کسی آدمی کے حق کو ختم کرنے کے لئے کوئی حیلہ کیا جائے تو وہ مکروہ ہے۔ (المبسوط للسرخسی ۳۰/۲۱۰)

شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہم تکملہ فتح الملہم شرح مسلم میں اسی مسئلہ کے تحت فرماتے ہیں:

"حیلہ کے جواز کے سلسلہ میں سب سے قوی دلیل وہ حدیث ہے جسے شیخین (بخاری و مسلم) اور نسائی نے روایت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ نقل کیا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا گورنر بنایا، وہ آپ کی خدمت میں اعلیٰ قسم کی کھجور لے کر آئے، آپؐ نے فرمایا کہ: کیا خیبر کی ساری کھجور ایسی ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ: ہم دو صاع عام کھجور کے عوض یہ والی (اعلیٰ) کھجور ایک صاع لیتے ہیں اور تین تین صاع کے عوض دو صاع (ایک پیمانہ) لیتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ایسا مت کیا کرو بلکہ تمام کھجوروں کو فروخت کیا کرو دراہم کے عوض۔ پھر دراہم سے یہ اعلیٰ کھجور خرید لیا کرو"۔ تو یہ حدیث ایسے حیلہ کی تعلیم دیتی ہے جس کے ذریعہ حرام سے حلال تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اس قبیل کے حیلے جائز ہیں بلا کسی شک و شبہ کے۔ جہاں تک یہود کے حیلہ کا تعلق ہے جو انہوں نے ہفتہ کے دن شکار کی ممانعت کے بعد کیا تھا یا چربی سے متعلق کیا تو چونکہ ان حیلوں میں حکم شرعی کا ابطال کر دیا گیا کیونکہ مقصودِ شریعت تو یہ تھا کہ انہیں ہفتہ کے شکار سے منع کیا جائے اور چربی کی فروخت اور اس کے کھانے (یا قیمت کے کھانے) سے منع کیا جائے۔ تو یہود نے مقصود شریعت کو باطل کر دیا اور ایسا طریقہ اختیار کیا جس سے مذکورہ دونوں باتیں بعینہ پوری ہوتی رہیں صرف طریقہ کو بدل دیا، اور یہ بات طے ہو چکی ہے کہ صرف نام کی تبدیلی کسی چیز کی حرمت و حلت پر اثر انداز نہیں ہوتی جب تک کہ اس کی حقیقت نہ بدل جائے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو برا بھلا کہا۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۱/۵۶۵)

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ.

جلد پر بطور تیل لگائی جاتی ہے جب کہ لوگ اس کے تیل کو چراغ جلانے میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ یہ سب (استعمالات) بھی حرام ہیں۔ بعد ازاں اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ کرے کہ جب اللہ نے ان پر مردار کی چربی کو حرام فرمایا تو انہوں نے یہ کیا کہ چربی کو پگھلا کر اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے لگے"۔

۱۷۷۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

۱۷۷۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال (سابقہ) حدیث لیث کی طرح سنا۔

۱۷۷۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا

۱۷۷۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اطلاع پہنچی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب فروخت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ کی مار پڑے سمرہ پر، کیا اسے علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ یہود پر پھٹکار ڈالے کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی، انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کر دیا (یہ کہنے کو ہم نے چربی تو فروخت نہیں کی تیل فروخت کیا ہے)۔

۱۷۷۴...... حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۷۷۴...... ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۷۷۵...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۷۷۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے کہ ان پر اللہ نے چربی کو حرام قرار دے دیا تھا،

عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا

انہوں نے اسے فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے کا طریقہ بنالیا"۔

١٧٧٦...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا ثَمَنَهُ

١٧٧٦...... اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے کہ ان پر اللہ نے چربی کو حرام قرار دیا تھا انہوں نے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے کا طریقہ بنالیا۔

باب-٢٤٢

بَابُ الرِّبَا

سُود کا بیان

١٧٧٧...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ

١٧٧٧...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سونے کو سونے کے عوض فروخت نہ کیا کرو الا یہ کہ برابر برابر ہو اور باہمی طور پر کمی زیادتی مت کیا کرو، نہ ہی چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کیا کرو سوائے اس کے برابر سرابر ہو، اور باہمی طور پر کمی زیادتی مت کرو، نہ ہی ادھار سودا کیا کرو (سونے چاندی کا)"۔ [1]

---

[1] ربوا (سُود) سے متعلق چند ضروری ابحاث

لغت میں ربوا کے معنی زیادتی کے ہیں۔ لفظِ "ربوا" قرآن وحدیث میں پانچ مختلف معانی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

١۔ ربا النسیئۃ...... یعنی قرض کی زیادتی کے ساتھ وصولی۔ سورۃ البقرہ کی آخری آیات میں اسی معنی میں لفظِ ربوا استعمال کیا گیا ہے۔

٢۔ ربا الفضل...... وہ زیادتی جو ایک جنس کی دو اشیاء جن کی مقدار برابر ہو کے تبادلہ میں لی جائے۔ ربوا کے یہ معنی مذکورہ بالا باب کے زیرِ عنوان احادیث میں استعمال کئے گئے ہیں۔

٣۔ آدمی کسی کے مالی احسان کے بدلہ میں دوسرے کے ساتھ اس کے احسان سے زائد کرے۔ سورۃ الروم کی آیت ٣٩ میں اکثر مفسرین کے نزدیک یہی معنی مراد ہیں۔ (تفسیر ابن جریر ٢١/ ٢٧)

٤۔ ہر غیر شرعی مالی معاملہ کو "ربوا" کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت ١٥٩ میں لفظِ ربوا اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (کمافی القرطبی ٣/ ٣٤٨)

٥۔ بعض اوقات لفظ "ربوا" ہر غیر شرعی عمل کو کہا جاتا ہے۔ مثلاً: ایک حدیثِ مرفوع ہے (إنّ أربى الرّبا استطالة الرّجل في عرض أخيه)۔ (کنز العمال ٢/ ٢١٤)

لیکن آخری تین معانی میں لفظِ ربوا کا استعمال بہت شاذ و نادر ہے۔ کیونکہ یہ لفظِ ربوا کے حقیقی معنی نہیں مجازی ہیں۔ البتہ پہلے دو معانی میں اس کا استعمال بہت کثیر ہے۔

جہاں تک "ربا النسیئہ" کا تعلق ہے تو یہ وہی ربوا ہے جسے قرآن کریم نے حرام قرار دیا ہے اور ہمارے زمانہ میں اس کا رواج عام ہو چکا ہے۔ اور یہی وہ ربوا ہے جس پر قرآن وحدیث میں شدید وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔

اور "ربوا الفضل" سے متعلق تفصیلی احکامات ان شاء اللہ اسی باب کے تحت آنے والی احادیث میں تفصیل سے آئیں...... (جاری ہے)

١٧٧٨...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

١٧٧٨...... حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بنی لیث کے ایک آدمی نے کہا کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول

(گذشتہ سے پیوستہ)...... گے۔ یہاں پر "ربوالنّسیئۃ" یعنی قرض پر زیادتی کی وصولی والا سود" سے متعلق بعض ضروری مباحث بیان کئے جاتی ہیں۔

ربوالنّسیئۃ کی تعریف اور اقسام

امام ابو بکر بن الجصاصؒ نے احکام القرآن ا/۵۵۷) میں اس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"وہ مشروط قرض جو متعین مدت کیلئے مقروض سے زیادتی کی شرط پر دیا جائے"۔ ربوالنسیئۃ کی یہ تعریف اپنی تمام اقسام کو شامل ہے۔ اور یہ ربوا تمام ادیانِ سماوی میں حرام تھا، حتیٰ کہ کتاب مقدس (انجیل) سفر الخروج، سفر الاحبار، سفر التثنیہ من تورات اور زبور داؤدؑ اور سفر امثال سلیمانؑ، سفر نحمیاہ اور سفر حزقیلؑ میں اس کی حرمت کی نصوص آج تک تمام تحریفات کے باوجود موجود ہیں۔

دورِ حاضر کے بعض متجددین اور مغرب زدہ طبقہ کے بعض نام نہاد دانشوروں نے یہ پروپیگنڈہ شروع کیا کہ بنکوں اور تجارتی کمپنیوں کے جو سودی قرضے ہیں وہ ربوا کی ممانعت میں داخل نہیں اور یہ طبقہ ربوا کی حرمت میں وارد شدہ آیات واحادیث صحیحہ کی تاویل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرض پر زیادتی کی مقدار اگر اصل قرض سے تجاوز کر جائے تو وہ حرام ہے لیکن اگر زیادتی کی مقدار تھوڑی ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں اور وہ حرام نہیں۔ (نعوذ باللہ)

یہ بات بجائے خود اس قدر احمقانہ اور بچگانہ ہے کہ علمی تبصرہ اور علمی دلائل کی مستحق نہیں کہ ان کے اس دعویٰ کی تردید میں تحقیقی دلائل پیش کئے جائیں لیکن چونکہ اس دور میں علمِ دین سے جہالت اتنی عام ہو چکی ہے کہ اچھے اچھے پڑھے لکھے لوگ بھی دعویٰ سے متاثر ہو جاتے لہٰذا یہاں پر اس دعویٰ باطلہ کی تردید میں چند ایک دلائل پیش کئے جائے جاتے ہیں۔

۱۔ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ حرمتِ ربوا کے سلسلہ میں وارد شدہ آیات واحادیث میں ربوا کو مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے خواہ اس کی مقدار قلیل ہو یا کثیر، چنانچہ سورۃ البقرہ کی آیت (يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وذروا ما بقي من الربوا إن كنتم مؤمنين) کہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ بھی سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان رکھتے ہو"۔ میں سود کی ہر مقدار خواہ قلیل ہو کثیر چھوڑ دینے کا واضح حکم دیا گیا ہے۔

۲۔ اسی طرح آیت کریمہ (وأحلّ الله البيع و حرّم الرّبوا) میں بھی ربوا کو مطلقاً حرام قرار دیا گیا ہے قلیل وکثیر کا کوئی فرق نہیں رکھا گیا۔

۳۔ آیتِ مبارکہ (وإن تبتم فلكم رئوس أموالكم) یعنی اگر تم (سود سے) توبہ کر لو تو تمہارے لئے رأس المال (اصل سرمایہ) جائز ہے۔ اس بات پر صراحتاً دلالت کر رہی ہے کہ قرض دینے والے کا رأس المال سے زائد ذرا بھی حق نہیں ہے، اور ہر زیادتی حرام ہے۔ اور اسی آیات کا آخری جزو (لاتظلمون ولا تظلمون) اس پر دلالت کر رہا ہے کہ قرض دینے والے کے لئے معمولی سی زیادتی کا وصول کرنا بھی ظلم ہے۔

اس کے علاوہ بھی بے شمار دلائل احمقانہ دعویٰ کی تردید میں قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے۔

(تکملہ فتح الملہم ا/۵۶۷ تا ۵۷۰)

ربوالنّسیئۃ کا لفظی مطلب ہے ادھار کا سود اور ربوالفضل کا لفظی مطلب ہے زیادتی کا سود۔

یہ بات پیچھے گزر چکی ہے کہ ہر دو قسم کا ربوا حرام ہے، پہلی قسم کی حرمت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت ہی صراحت سے بیان فرمائی جب کہ دوسری قسم کی حرمت نبی ﷺ کی متواتر احادیث میں بیان کی گئی ہے۔

اسی طرح طبقہ ملاحدہ نے بنکوں کے سود کو جائز کرنے کے لئے الٹی سیدھی تاویلات کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے عہد میں تجارتی قرضوں کا کوئی تصور نہ تھا، بلکہ چوں کہ اس زمانہ میں غربت اتنی تھی کہ کھانے کے لالے پڑے رہتے تھے، فقر و فاقہ اور افلاس و تنگ دستی کا دور تھا، لوگ اپنی ذاتی اور نجی ضروریات کیلئے قرضہ لیا کرتے تھے، اور قرض خواہ...... (جاری ہے)

ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْثُرُ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ

اللہ ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں (حدیث آگے آرہی ہے) یہ سن کر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے ہمراہ نافع بھی تھے۔نافع

(گذشتہ سے پیوستہ)...... (دینے والا) اس پر سود وصول کرتا تھا تو قرآن کریم نے اس سود کو حرام فرمایا ہے۔ لیکن جہاں تک تجارتی قرضوں پر سود کی بات ہے تو چونکہ اس زمانہ میں تجارتی قرضوں کا کوئی وجود ہی نہ تھا اس لئے اس کی حرمت کا بھی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ دورِ نبویؐ جو نزولِ وحی کا زمانہ تھا اس میں جو کام نہ ہوا ہو اسے قرآن کیسے حرام قرار دے سکتا ہے؟
اس باطل دعویٰ کی تردید کے لئے بھی متعدد دلائل موجود ہیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کے اس دعویٰ کی بنیاد ہی غلط ہے۔اور غلط بنیاد پر قائم کیا جانے والا یہ اعتراض بھی غلط ہے۔

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج تا ثریا می رود دیوار کج

ان کے دعویٰ کی پہلی بنیاد تو یہ ہے کہ "دورِ نبویؐ میں تجارتی قرضوں کا وجود نہ تھا"۔ یہ دعویٰ بالکل غلط ہے اس لئے کہ روایات کے تفحص و تتبع سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ دورِ نبویؐ میں ذاتی قرضوں کے علاوہ تجارتی قرضے بھی لئے جاتے تھے"۔
ابن جریرؒ نے ابن جریجؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ: بنو عمرو بن عمیر بن عوف، بنو المغیرہ سے سود وصول کیا کرتے تھے اور بنو المغیرہ جاہلیت کے زمانہ میں انہیں سود دیا کرتے تھے، چنانچہ جب اسلام آیا تو بنو المغیرہ کے اوپر بنو عمرو کا بہت بڑا قرضہ تھا۔ (درالمنثور ۱/۳۶۶)
ظاہر ہے یہ اجتماعی قرضے تجارتی بنیاد پر لئے دیئے جاتے تھے۔ گویا کہ ہر قبیلہ بذاتِ خود ایک "جوائنٹ اسٹاک کمپنی" تھا۔
علاوہ ازیں اور بھی متعدد مثالیں تجارتی قرضوں کی موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (تکملہ فتح الملہم ۱/۱۷۵) طبقات میں ابن سعدؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب خلافت کے زمانہ میں تجارت بھی کیا کرتے تھے 'ایک بار انہوں نے شام کے لئے ایک "کارواں" تیار کیا اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے سات ہزار درہم بطور قرض لئے"۔ (طبقات ابن سعد ۳/۲۷۸)
ظاہر ہے یہ قرض ذاتی اور نجی ضروریات کے لئے نہیں تھا بلکہ تجارتی قرضہ تھا۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دورِ نبویؐ میں تجارتی بنیادوں پر استقراض کا وجود تھا۔ عام لوگوں میں اس کا رواج تھا لہٰذا حرمتِ ربوا کے حکم میں ربوا کی یہ قسم بھی داخل ہے۔ علاوہ ازیں ہر وہ معاملہ جس میں علتِ ربوا پائی جائے تو وہ سودی معاملہ ہونے کی بناء پر حرام ہوگا خواہ اس معاملہ کا دورِ نبویؐ میں وجود ہو یا نہیں۔
بہرکیف! ربوا کی تمام اقسام حرام ہیں کسی تاویل باطل یا تحریفِ معنوی کے ذریعہ اسے حلال یا جائز نہیں کیا جاسکتا۔ اس موضوع پر تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں، اور اب تو عالمی طور پر یہ بات تقریباً مسلم ہو چکی ہے کہ ربوا اپنی تمام اصناف سمیت ناجائز ہے۔ اب صرف عملاً اس کو ختم کیا جانا باقی ہے ورنہ تمام ماہرین معاشیات کے درمیان اس پر نظریاتی بحث ختم ہو چکی ہے۔
(اس موضوع پر تفصیلی بحث کے لئے دیکھئے 'مسئلہ سود' مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اسلامی معاشیات مولانا مناظر احسن گیلانیؒ)

ربوا الفضل کی حرمت کا بیان

ابتداء میں ذکر کیا جاچکا ہے کہ ربوا کی دو قسمیں ہیں۔ ربوا النسیہ یعنی وہ زیادتی جو قرض پر لی یا دی جائے۔ ۲۔ ربوا الفضل جو زیادتی دو ایسی اشیاء کے باہمی تبادلہ پر وصول کی جائے وہ قدر اور جنس کے اعتبار سے ایک ہوں۔
احادیث بالا میں نبی ﷺ نے ربوا الفضل کی حرمت کو بیان فرمایا ہے چنانچہ مذکورہ بالا احادیث میں ارشاد ہے کہ سونے کو سونے کے عوض مت فروخت کرو (زیادتی کے ساتھ) ہاں اگر دونوں طرف مقدار کے اعتبار سے بھی سونا برابر ہے اور معیار کے اعتبار سے بھی تو پھر جائز ہے لیکن یہ بیع نہیں ہوگی بلکہ مبادلۃ المال (تبادلہ) ہو جائے گا۔ جس کا فریقین کے لئے کوئی نفع نہ ہوگا جب کہ بیع تو نفع کے لئے کی جاتی ہے۔ اسی طرح حدیث بالا میں چاندی کو بھی منع فرمایا گیا۔ جب کہ حضرت عبادۃؓ بن الصامت کی حدیث جو آگے آرہی ہے اس میں سونے اور چاندی کے علاوہ چار دیگر اشیاء کو بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہیں: گندم، جَو، کھجور، نمک۔ یہ کل ملا کر چھ چیزیں ہو گئیں۔ احادیثِ بالا کی رُو سے ان اشیاء میں باہمی تبادلہ کے وقت "زیادتی" ربوا اور سود ہے اور حرام ہے۔ ربوا کی اس قسم کو ربوا الفضل کہتے ہیں جب کہ اسے "ربوا السنۃ" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ربوا کی اس قسم کو قرآن کریم نے ذکر نہیں فرمایا بلکہ نبی ﷺ نے اسے ذکر فرما کر حرام کیا ہے۔..(جاری ہے)

فَذَهَبَ عَبْدُ اللهِ وَنَافِعٌ مَعَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ حَتَّى دَخَلَ

فرماتے ہیں کہ میں بھی عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تھا حتیٰ کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور ان

ربوا الفضل کی حُرمت کی حکمت ...... یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ربوا النّسیئۃ میں تو چونکہ ظلم اور زیادتی پائی جاتی ہے اور قرض پر مشروط زیادتی پائی جاتی ہے اس لئے اسے حرام کیا گیا، لیکن ربوا الفضل میں تو یہ علت نہیں پائی جاتی تو وہ کیوں حرام ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ربوا الفضل کے سدّ اًللذریعہ یعنی سد ذریعہ کے طور پر حرام فرمایا ہے کیونکہ فی نفسہ تو یہ ربوا کی تعریف میں شامل نہیں لیکن یہ ربوا تک پہنچا دیتا ہے لہٰذا اس کا سدِّ باب پہلے ہی کر دیا گیا کہ ان اشیاء میں تفاضل اور زیادتی کے ساتھ تبادلہ مت کرو ورنہ ممکن ہے ربوا میں مبتلا ہو جاؤ۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید الخدری ؓ کی حدیث میں صراحتاً موجود ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"ایک درہم کو دو درہم کے عوض مت فروخت کرو کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ تم ربوا میں مبتلا نہ ہو جاؤ"۔ (کنز العمّال ۳/۲۳۱)

اس حدیث کی شرح میں امام ابن القیمؒ نے فرمایا کہ:

"وجہ اس کی یہ ہے کہ جب ایک درہم کو دو درہم کے عوض فروخت کیا جائے گا تو ظاہر ہے کسی فرق و تفاوت کی بناء پر کیا جائے گا۔ یا تو معیار کے اعتبار سے (کہ ایک درہم بہت عمدہ اور دو درہم ردّی ہوں گے) یا سکّہ میں وزن کا فرق ہوگا کہ ایک سکّہ بھاری ہوگا دو سکّے ہلکے ہوں گے (تو دو ہلکے سکّوں کے عوض ایک بھاری سکّہ لے لیا) تو در حقیقت یہ ایک معجّل فائدہ ہے، اور عین ممکن ہے کہ اس کے ذریعہ معجّل فائدہ سے مؤخر فائدہ تک جا پہنچے اور وہ تو عین ربوا النّسیئۃ ہے۔ اور یہ معاملہ (ایک درہم کو دو درہم کے عوض فروخت کرنے کا) اس ربوا النّسیئۃ تک پہنچنے کا قریبی ذریعہ بن گیا، تو صاحبِ شریعت نے اپنی حکمت سے اسکو سدِّ ذریعہ کے طور پر بند کر دیا"۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے۔ (اعلام الموقعین ۳/۱۰۰)

ربوا الفضل کی حُرمت کی علت میں فقہاء کا اختلاف

احادیث مذکورہ میں ربوا الفضل کو چھ اشیاء میں حرام قرار دیا ہے۔ اب علماء میں اختلاف ہوا کہ آیا یہ حرمت صرف مذکورہ اشیاء میں ہی منحصر رہے گی یا دیگر اشیاء میں بھی ہوگی؟ اس مقصد کے لئے فقہاء کرامؒ نے ان اشیاء میں حرمت کی علت جو چھ کی چھ میں مشترک ہے کو تلاش کیا۔ اور فرمایا کہ یہاں پر حُرمت کا حکم ایک علت سے معلّل ہے جب بھی وہ علت پائی جائے گی تو حُرمت کا حکم اس پر لاگو ہوگا۔

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ سونا اور چاندی میں دو علتیں ہیں۔ ایک تو وزن دوسرے جنس۔ جب کہ دیگر چار اشیاء میں کیل اور جنس کی علتیں ہیں۔ امام احمدؒ بن حنبل کی بھی یہی رائے ہے۔

چنانچہ ان علّتوں کے معیار ہونے کی صورت میں ہر وہ چیز جو وزن کی جاتی ہو یا مَکیل ہو یعنی ناپ کر دی جاتی ہو اس میں باہمی تبادل کے وقت تفاضل جائز نہیں ہے اور وہ تفاضل ربوا کے حکم میں ہوگا۔ مثلاً: روئی، اون، خوشبویات، لوہا، پیتل، اناج وغیرہ۔

امام شافعیؒ کے نزدیک سونے اور چاندی میں اتحاد جنس کے علاوہ "ثمنیت" یعنی اس چیز کا مال متقوم ہونا علتِ ربوا ہے، جب کہ سونے چاندی کے علاوہ میں "ثمنیت" یعنی اس کا غذائی اجناس میں ہونا سبب ربوا ہے، یعنی اگر ان اشیاء میں باہمی تبادلہ ہو تو تفاضل جائز نہیں۔ اسی طرح سونے چاندی میں تفاضل جائز نہ ہونے کی وجہ اس کا متقوم ہونا یعنی قیمت بننے کی صلاحیت رکھنا ہے۔ لہٰذا اس کی بناء پر ان میں اگر تبادلہ کیا جائے تو تفاضل ناجائز ہوگا۔

مروّجہ سلوک کے باہمی تبادلہ کا حکم

دورِ حاضر میں جو سکّے رائج ہیں یہ ظاہر ہے سونا چاندی میں ڈھلے ہوئے تو ہوتے نہیں ان کے علاوہ دیگر مادّوں سے بنائے جاتے ہیں۔ ان میں باہمی تبادلہ کا کیا حکم ہے؟

احنافؒ کے نزدیک فلوس (سکے) چونکہ عددی ہوتے ہیں لہٰذا یہ اموالِ ربویہ (بڑھنے والے اموال یعنی جن کی قیمت بڑھتی رہتی ہے) میں شامل نہیں ہیں۔ اس بناء پر اگر ایک متعین قیمت والے سکہ کو دوسرے اسی قیمت کے سکّہ سے تبادلہ کیا جائے تو جائز ہے بشرطیکہ ایک ہی مجلس میں قبضہ پایا جا جائے۔ قبضہ سے قبل اگر دونوں جدا ہو گئے تو عقد فسخ ہو جائے گا کیونکہ فلوس (اور سکّے) متعین نہیں ہوتے۔

اس صورت میں اگر عقد کیا جائے تو ہر ایک کے ذمہ وہ دین ہو جائے گا دوسرے کا جس میں افتراقِ مجلس جائز نہیں ہے۔ ...... (جاری ہے)

عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ تُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى عَيْنَيْهِ وَأُذُنَيْهِ فَقَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ

سے فرمایا کہ مجھے اس (نافع) نے بتلایا ہے کہ آپ بتلاتے ہیں "کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اِلّا یہ کہ برابر برابر ہو، اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اِلّا یہ کہ برابر برابر ہو"۔

یہ سن کر حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی انگلیوں سے اپنی

(گذشتہ سے پیوستہ)......اس صورت میں تو متعین سکّوں کے باہمی تبادلہ بالمثل کی تھی۔

اسی طرح بیع الفلوس کی ایک صورت یہ ہے کہ فلوس غیر متعین ہوں اور تفاضل (زیادتی) کے ساتھ تبادلہ ہو۔ جیسے ایک سکہ کے عوض دو سکّوں کی بیع، اس میں اگر متعاقدان (دونوں بیع کرنے والے) نے بدلین (دونوں طرف کے ادائے جانے والے سکے) میں سے کسی ایک کی تعیین نہ کی ہو تو باتفاق علماء ناجائز ہے۔

ایک تیسری صورت سکوں اور کرنسی کے باہمی تبادلہ کی یہ ہے کہ متعین سکّوں اور کرنسی کا تفاضل کے ساتھ تبادلہ کیا جائے۔ جیسے ایک متعین سکّے کو دو متعین سکوں کے عوض فروخت کیا جائے۔

اس میں علماء احناف کا اختلاف ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک یہ بیع ناجائز ہے کیونکہ سکہ اور فلوس کسی حال میں متعین نہیں ہو سکتے اس لئے کہ یہ "اثمان" ہیں قیمت ہیں۔ اور "اثمان" متعین نہیں ہوتے جب کہ شیخینؒ کے نزدیک یہ بیع جائز ہے۔ اس زمانہ کے لحاظ سے علماء احنافؒ نے امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تکملہ فتح الملہم ۱/۵۸۷-۸۸)

بہر کیف! احنافؒ کے نزدیک مشترک علّت تو جنس ہے۔ اور دوسری علّت سونے چاندی میں وزن جب کہ دیگر اشیاء میں کیل ہے۔ احنافؒ کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مسلم میں ہی باب بیع الطعام کے تحت آگے حدیث آرہی ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ و ابو سعیدؓ خدری سے مروی ہے جس میں خیبر کی کھجور کا تذکرہ ہے اس کے آخر میں "کذالک المیزان" کے الفاظ سے احناف کا استدلال ہے۔

۲۔ حاکم نے اپنی مستدرک میں باب النھی عن عسب الفحل کے بعد ایک روایت نقل کی ہے جس میں: **كذالك مايُكال ويُوزن أيضاً**" کے الفاظ سے بھی احنافؒ کا استدلال ہے جس میں صراحتاً ذکر ہے کہ تمام مکیلات اور موزونات کھجور کے حکم میں ہیں۔ ربوا الفضل کی اصل علت کیل اور وزن ہے۔

۳۔ دار قطنی نے اپنی سنن میں حضرت انسؓ بن مالک سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ماوزن مثلٌ بمثلٍ ... الخ اس حدیث سے بھی احناف کا استدلال ہے اس معاملہ احنافؒ کا استدلال بالکل واضح اور صحیح احادیث سے ہے حتیٰ کہ شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں اسی کو نقل کیا ہے۔ (۱۶۵/۵)

اس حدیث کے الفاظ "عيناً بعين" سے استدلال کرتے ہوئے احناف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سونا چاندی کے علاوہ جتنے اموال ربویہ (جس میں تفاضل منع ہے اتحادِ جنس کی صورت میں) ہیں ان میں باہمی تبادلہ سے وقت "تعیین البدلی" بھی ضروری ہے۔ مثلاً: کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کیا جارہا ہے تو طرفین کی کھجور کا تعین ضروری ہے صرف قبضہ کافی نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ سونا چاندی کے علاوہ دیگر اموال میں "عقد" کے صحیح ہونے کے لئے تعیین کی شرط پائی جانی ضروری ہے جب کہ سونا چاندی میں تعیین کے ساتھ قبضہ بھی ضروری ہے۔

اس حدیث میں حضرت معاویہؓ کے الفاظ "ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کے باوجود آپؐ سے یہ حدیث نہیں سنی" بتلا رہے ہیں کہ حضرت معاویہؓ کو اس کا علم نہیں تھا جیسے کہ ابتداء میں حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ اور دیگر حضرات کو بھی اس کا علم نہ تھا اور اس کا مقصد ردِ حدیث نہیں تھا۔ واللہ اعلم

لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلا تُشِفُّوا بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ وَلا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ إِلا يَدًا بِيَدٍ

آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کیا کرو الّا یہ کہ برابر برابر ہو اور کم یا زیادہ مت کیا کرو نہ ہی اُدھار فروخت کیا کرو الّا یہ کہ ہاتھ در ہاتھ ہو"۔

۱۷۷۹...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۷۷۹...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث (سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کیا کرو مگر برابر برابر کم یا زیادہ اور ادھار فروخت نہ کرو) ہی بیان فرماتے ہیں۔

۱۷۸۰...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ

۱۷۸۰...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"سونے کو سونے کے عوض اور چاندی کو چاندی کے عوض مت فروخت کیا کرو الّا یہ کہ وزن میں دونوں برابر ہوں، ایک جیسے ہوں (معیار کے اعتبار سے) برابر برابر ہوں"۔

۱۷۸۱...... حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ

۱۷۸۱...... حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک دینار کو دو دینار سے مت فروخت کرو نہ ہی ایک درھم کو دو درہم کے عوض بیچو"۔

۱۷۸۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ

۱۷۸۲...... حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن اوس بن الحدثان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک بار میں یہ کہتا ہوا آیا کہ کون ہے جو روپوں کو سونے کے عوض فروخت کرے؟ تو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کے پاس بیٹھے تھے فرمایا کہ اپنا سونا ہمیں دکھاؤ (دے دو) اور پھر ذرا ٹھہر کر ہمارے پاس آنا، جب ہمارا خادم آجائے گا تو تمہیں چاندی کے روپے دے دیں گے۔

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلا وَاللهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلا هَاءَ وَهَاءَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب نے فوراً فرمایا کہ: اللہ کی قسم! ہر گز نہیں، یا تو اس کے چاندی کے روپے ابھی دے دو یا اُس کا سونا اسے واپس کر دو۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سونے کو چاندی کے عوض بیچنا سود ہے الّا یہ کہ ہاتھ در ہاتھ ہو، گندم کو گندم کے عوض بیچنا ربوا ہے الّا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو، جَو کو جَو کے عوض بیچنا ربوا ہے الّا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو، کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا سود ہے الّا یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو"۔

۱۷۸۳...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ

۱۷۸۳...... حضرت زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

۱۷۸۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَ أَبُو الأَشْعَثِ

قَالَ قَالُوا أَبُو الأَشْعَثِ أَبُو الأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلا مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا

۱۷۸۴...... حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام میں ایک حلقہ کے اندر بیٹھا تھا اس میں مسلم بن یسار بھی تھے، اسی دوران ابوالاشعث آکر بیٹھ گئے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ ہم سے ہمارے بھائی عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا اچھا!

"ہم نے ایک غزوہ میں جہاد کیا، لشکر کے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، جہاد میں ہمیں مالِ غنیمت بہت کثرت سے ملا، ان میں ایک چاندی کا برتن بھی تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ اسے فروخت کر کے لوگوں کی تنخواہوں میں لگا دو، لوگوں نے اسے لینے میں جلدی کی حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الصامت کو اس کی اطلاع پہنچی تو وہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

"میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا کہ آپ ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض اور چاندی کو چاندی کے عوض، گندم کو گندم کے عوض، جَو کو جَو کے عوض، کھجور کو کھجور کے عوض اور نمک کو نمک کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے الّا یہ کہ برابر برابر ہوں، نقدا نقد ہوں، سو جس نے اس میں زیادتی کی یا زیادہ لیا تو اس نے سود لیا۔

یہ سن کر لوگوں نے جو کچھ بھی لیا تھا وہ واپس کر دیا۔ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو وہ کھڑے ہو گئے اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ

"ان لوگوں کا کیا حال ہے جو رسول اللہ ﷺ کی جانب منسوب کر کے ایسی احادیث بیان کر رہے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کی صحبت اٹھانے اور آپ ﷺ کے دربار میں ہمہ وقت حاضر ہونے کے باوجود نہیں سنیں"۔ (اشارہ تھا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ حدیث کی طرف) یہ سن کر حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوگئے اور اسی حدیث کے واقعہ کو دوبارہ بیان کیا اور فرمایا کہ:

"ہم رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی احادیث کو ضرور بالضرور بیان کرتے رہیں گے اگرچہ معاویہ یا فرمایا کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناک خاک آلودہ ہو (یہ جملہ عرب محاورہ میں عام استعمال ہوتا ہے اس سے بد دعا دینا یا تحقیر کرنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ بیان کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے اردو میں کہتے ہیں: تمہارا ستیاناس جائے وغیرہ) مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں تاریک رات میں معاویہ کے لشکر کے ساتھ نہ رہوں"۔

١٧٨٥...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

١٧٨٥...... حضرت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طرق سے بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

١٧٨٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

١٧٨٦...... حضرت عُبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سونے کو سونے کے بدلہ، چاندی کو چاندی کے بدلہ، گیہوں کو گیہوں کے بدلہ، جَو کو جَو کے بدلہ، کھجور کو کھجور کے بدلہ، اور نمک کو نمک کے بدلہ برابر برابر ٹھیک ٹھیک نقدا نقد فروخت کیا جاسکتا ہے، اور جب ان اقسام میں اختلاف جنس کے ساتھ تبادلہ ہو تو جس طرح چاہو فروخت کرو صرف یہ کہ نقد سودا ہونا ضروری ہے"۔

(مقصد یہ ہے کہ اگر سونے کو گیہوں کے عوض فروخت کرنا ہے تو اس میں برابر برابر ہونے کی قید نہیں ہے۔ مختلف اجناس کے باہمی تبادلہ کے اندر "مثلاً بمثلٍ" کی شرط نہیں لگائی البتہ فرمایا کہ اس میں بھی نقد ہونا ضروری ہے۔

١٧٨٧...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو

١٧٨٧...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى الآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ

"سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی، گیہوں کو گیہوں، جَو کو جَو، کھجور کو کھجور اور نمک کو نمک کے عوض برابر برابر نقد نقد فروخت کیا جائے، لہٰذا جو شخص بھی ان اشیاء میں اضافہ کردے یا زیادتی طلب کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا۔ اور اس میں لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں"۔

١٧٨٨...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

١٧٨٨...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طریق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے بدلہ برابر برابر، بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

١٧٨٩...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ

١٧٨٩...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کھجور کو کھجور، گندم کو گندم، جَو کو جو اور نمک کو نمک کے عوض برابر برابر اور نقد نقد فروخت کیا جائے، لہٰذا جو بھی زیادہ دے یا زیادہ لے تو اس نے سود دیا یا لیا، اِلّا یہ کہ ان کے رنگ مختلف ہو جائیں"۔

(اختلاف الوان، یعنی رنگوں کے اختلاف سے مراد اجناس کا اختلاف ہے کہ جب مختلف اجناس کے درمیان تبادلہ ہو تو اضافہ وزیادتی لینا دینا دونوں جائز ہیں)۔

١٧٩٠...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ

١٧٩٠...... حضرت فضیل بن غزوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث ذکر کی ہے لیکن ید اًبید کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔

١٧٩١...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا

١٧٩١...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سونے کو سونے کے عوض فروخت کیا جائے تو تول (وزن) برابر ہو (یعنی اگر ایک طرف ٥٠ گرام ہے تو دوسری طرف بھی ٥٠ گرام ہونا ضروری ہے) برابر برابر ہو اور چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کیا جائے تو بھی تول کر برابر برابر ہونا ضروری ہے، لہٰذا جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو وہ "ربوا" ہے۔

١٧٩٢...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا

١٧٩٢...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دینار کو دینار کے عوض بیچو تو ان میں زیادتی و اضافہ نہیں ہو سکتا، درھم کو درھم کے عوض بیچنے میں بھی زیادتی و اضافہ نہیں ہوگا"۔

۱۷۹۳...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي تَمِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۷۹۳...... اس طریق سے بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

باب-۲۴۳ باب النّهي عن بيع الورق بالذّهب دينًا
چاندی کو سونے کے عوض اُدھار بیچنے کی ممانعت

۱۷۹٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي وَرِقًا بِنَسِيئَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا وَائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّي فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ

۱۷۹۴...... حضرت ابو المنہال (عبدالرحمٰن بن مطعم البنانیؒ) فرماتے ہیں کہ میرے ایک شریک (کاروباری پارٹنر) نے کچھ چاندی موسم حج تک کے اُدھار پر فروخت کی، وہ میرے پاس آیا اور مجھے بتلایا تو میں نے اس سے کہا کہ یہ معاملہ تو درست نہیں ہے۔
اس نے کہا کہ میں نے اسے بھرے بازار میں فروخت کیا ہے کسی ایک نے بھی اس سے منع نہیں کیا (اگر یہ درست نہ ہوتا تو کوئی تو منع کرتا)۔
یہ سن کر میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:
"نبی ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو ہم لوگ یہ معاملہ کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس معاملہ میں اگر نقداً نقد ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور ادھار ہو تو وہ "ربوا" ہے (اور فرمایا کہ) تم زید بن اُرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ مجھ سے بڑے تاجر ہیں (ان کو اس بارے میں زیادہ علم ہوگا) چنانچہ میں (براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے) زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ارقم کے پاس گیا اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔

۱۷۹۵...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ

۱۷۹۵...... حضرت حبیبؒ بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ میں نے ابو المنہالؒ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف (سونے کو چاندی یا چاندی کو سونے کے عوض بیچنا) کے

سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ
ثُمَّ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا

متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:
"زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرو کیونکہ وہ زیادہ جانتے ہیں" چنانچہ میں نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ: براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کیونکہ وہ زیادہ عالم ہیں۔
(حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: "اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپس میں کس قدر تواضع اور ایک دوسرے کا احترام تھا، اور ایک دوسرے کے حق کی کتنی معرفت انہیں حاصل تھی اور یہ کہ ایک عالم کا فتویٰ میں دوسرے عالم سے رجوع کا اظہار بھی ہے"۔
علاوہ ازیں بخاریؒ کی ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یہ دونوں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس میں تجارتی شریک تھے)۔
بعد ازاں زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چاندی کو سونے کے عوض ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے"۔

١٧٩٦ ...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ

١٧٩٦ ...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے چاندی کو چاندی اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے الّا یہ کہ برابر برابر ہو اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم چاندی خریدیں سونے کے بدلہ میں جس طرح چاہیں"۔ ایک شخص نے ان (راوی) سے پوچھا کہ کیا نقد بہ نقد ضروری ہے؟ فرمایا کہ ایسا ہی میں نے سنا ہے"۔

١٧٩٧ ...... حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

١٧٩٧ ...... حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح منع فرمایا ہے (جیسا کہ سابقہ حدیث میں منع فرمایا ہے)۔

باب-۲۴۴

باب بيع القلادة فيها خرزٌ وذهبٌ

سونے کے جڑاؤ اور پتھر کے جڑاؤ ہاروں کا بیان

۱۷۹۸...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُلَيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ

۱۷۹۸...... حضرت فضالہ بن عبید الانصاری الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

خیبر کے مقام پر (جنگ کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ہار جو پتھر اور سونے کا جڑاؤ تھا لایا گیا، وہ مال غنیمت میں حاصل ہوا تھا اور اب فروخت کیا جا رہا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اس ہار میں جڑے ہوئے سونے کو جدا کیا گیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اب سونے کو سونے کے عوض وزن کے اعتبار سے برابر کر کے فروخت کرو"۔ ❶

۱۷۹۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

۱۷۹۹...... حضرت فُضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوۂ خیبر کے دن ایک ہار سونا اور پتھر جڑا ہوا خریدا بارہ دینار میں۔ پھر میں نے اس کو جدا کیا تو وہ بارہ دینار (اشرفیوں) سے زیادہ پایا۔ نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جڑاؤ زیورات کی بیع کا حکم

❶ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعیؒ نے فرمایا کہ کسی زیور یا اور کسی چیز میں سونا جڑا ہوا ہو تو اس کو خالص سونے کے عوض فروخت کرنا جائز نہیں ہے، اور اس کے جواز کا طریقہ یہ ہے کہ سونے کو جدا کر کے الگ سے فروخت کیا جائے اس کے وزن کے برابر سونے کے عوض۔ امام احمدؒ بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے۔

جب کہ امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ خالص سونا (بغیر جڑاؤ والا) اگر جڑاؤ والے سونے سے زیادہ ہو تو اس کی بیع جائز ہوگی۔ مثلاً: ایک تلوار سونا جڑی ہوئی ہے اور دوسری طرف خالص سونا ہے، تلوار میں جڑا سونا ۵۰ گرام وزن کا ہے جب کہ خالص سونا ۵۵ گرام ہے تو یہ بیع جائز ہوگی کیونکہ اس صورت میں ۵۰ گرام سونا ۵۰ گرام کے مقابلہ میں ہو جائے گا اور مزید ۵ گرام تلوار کے عوض ہو جائے گا۔ لیکن اگر خالص سونا جڑاؤ والی شئی کے سونے کے ہم وزن ہے یا کم ہے تو بیع ناجائز ہوگی۔

امام ابو حنیفہؒ کا استدلال بنیادی طور پر بعض آثار صحابہ اور ان کی مرویات سے ہے جن میں طحاویؒ کی نقل کردہ روایت ابن عباسؓ ہے کہ انہوں نے چاندی جڑی ہوئی تلوار خریدی" اور ابن ابی شیبہ نے بھی اس روایت کو نقل کر کے لکھا کہ: "سونا جڑی ہوئی تلوار کو دراہم کے عوض فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں"۔ (شرح معانی الآثار ۲/۱۹۸)

اسی طرح ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں طارقؒ بن شہاب کی روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"ہم چاندی جڑی ہوئی تلوار بیچا اور خریدا کرتے تھے"۔

علاوہ ازیں ابن حزم نے محلّی ۸/۴۹۶، میں مغیرہ بن حنین کی روایت نقل کی ہے اسی طرح اور بھی متعدد دلائل احنافؒ کے اقوال صحابہ و تابعین میں موجود ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے۔ (تکملہ فتح الملہم ۱/۲۰۳-۲۰۴)

فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ.

"جب تک سونا جدا نہ کرلیا جائے بیچا نہ جائے"۔
(احناف کے نزدیک ان احادیث میں بیان کردہ نہی اور ممانعت محمول ہے اس صورت پر جب کہ خالص سونا کم ہو، اور اس صورت میں ہمارے نزدیک بھی وہ بیع ناجائز ہوگی)۔

۱۸۰۰ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۸۰۰ ...... حضرت سعید بن یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت مروی ہے۔

۱۸۰۱ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجُلاحِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي حَنَشٌ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُودَ الْوُقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّينَارَيْنِ وَالثَّلاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلا وَزْنًا بِوَزْنٍ

۱۸۰۱ ...... حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبید فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور ایک اوقیہ سونا دو یا تین دیناروں کے عوض فروخت کررہے تھے یہود کے ہاتھ۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"سونے کو سونے کے عوض فروخت نہ کرو الّا یہ کہ وزن میں برابر ہو"۔

۱۸۰۲ ...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيِّ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَغَيْرِهِمَا أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لا تَأْخُذَنَّ إِلا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلا يَأْخُذَنَّ إِلا مِثْلًا بِمِثْلٍ

۱۸۰۲ ...... حضرت حنش سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبید کے ہمراہ تھے، میرے اور میرے ساتھیوں کے حصہ میں ایک ہار آیا جو سونا، چاندی اور جواہرات سے جڑا ہوا تھا، میں نے چاہا کہ میں اسے خریدلوں (کیونکہ اس میں دیگر افراد بھی شریک تھے) میں نے اس بارے میں فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبید سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ: اس کا سونا جدا کرلو ایک پلڑے میں اسے رکھ دو، دوسرے پلڑے میں اپنا سونا (جس کے عوض تم خریدو گے) دوسرے پلڑے میں رکھ دو، پھر ہرگز مت لینا الّا یہ کہ برابر ہو (وزن میں) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز نہ لے الّا یہ کہ برابر ہو (یعنی زیادتی کے ساتھ نہ لے)۔

باب ـ ۲۴۵ باب بيع الطّعام مثلا بمثلٍ

اناج وغیرہ کی بھی برابر برابر بیع ہونی چاہیئے

۱۸۰۳ ...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ

۱۸۰۳ ...... حضرت معمر بن عبداللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قِيلَ لَهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ

انہوں نے اپنے غلام کو ایک صاع گیہوں دے کر بھیجا اور اس سے کہا کہ اسے فروخت کر کے اس کے عوض جو خرید لاؤ۔ وہ غلام چلا گیا اور ایک صاع سے کچھ زائد جو لے آیا۔ جب وہ معمرؓ کے پاس آیا اور انہیں بتلایا تو معمرؓ نے اس سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ واپس جاؤ اور اسے واپس کر دو اور ہر گز مت لینا سوائے اس کے مثلاً بمثلٍ (یعنی بالکل برابر ہو) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:

''اناج کو اناج کے عوض برابر برابر ہی فروخت کیا جائے'' اور ان دنوں ہمارا اناج جو ہی تھا، اس پر لوگوں نے ان سے کہا کہ جو تو گیہوں کی مثل نہیں (دونوں الگ الگ جنس ہیں اس میں برابری کی کیا ضرورت ہے)۔

فرمایا کہ ''مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں دونوں ایک ہی جنس کا حکم نہ رکھتے ہوں (اور یہ بیع ممنوعہ بیع سے مشابہ نہ ہو جائے، درحقیقت یہ معمرؓ کا تقویٰ اور ورع تھا ورنہ حدیث میں اس جیسی اجناس ہی باہمی تبادلہ کے اندر تفاضل بغیر کسی شک وشبہ کے جائز ہے)۔

۱۸۰۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ۔

۱۸۰۴...... حضرت سعیدؒ بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عدی الانصاری کے ایک شخص کو خیبر کا گورنر بنا کر بھیجا وہ وہاں سے عمدہ قسم کی کھجور لے کر آئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا خیبر کی تمام کھجور اسی معیار کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، واللہ، یا رسول اللہ! ہم ایسا کرتے ہیں کہ ایک صاع یہ عمدہ کھجور جمع (ادنیٰ معیار کی) کھجور کے دو صاع دے کر لیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا مت کیا کرو۔ بلکہ مثلاً بمثلٍ (برابر برابر) ہونا ضروری ہے (کیونکہ ایک ہی جنس میں تفاضل ربوا ہے) یا اس طرح کیا کرو کہ ایک کھجور کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے دوسری کھجور خرید و (آپس میں کھجور کا تفاضل کے ساتھ تبادلہ مت کیا کرو) اسی طرح تول کر فروخت کرنے میں بھی برابر وزن رکھو۔ [1]

[1] جن صاحب کو خیبر کا گورنر بنایا تھا ان کا نام سواد بن غزیہ تھا (کمافی الفتح ۴/۳۳۴) ان ابواب کے شروع میں یہ بات گذر چکی ہے کہ ربو الفضل کو چھ اشیاء میں نبی ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ فقہاء کرام نے ان چھ اشیاء میں پائی جانے والی علت کو تلاش ...... (جاری ہے)

١٨٠٥ ..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا

١٨٠٥..... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا گورنر بنایا۔ وہ وہاں سے بہت اعلیٰ قسم کی کھجور لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ: کیا خیبر کی تمام کھجور اسی معیار کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں واللہ! یا رسول اللہ! ہم ادنیٰ کھجور کے دو صاع دیکر ایک صاع اعلیٰ لیتے ہیں یا تین صاع ادنیٰ دے کر دو صاع اعلیٰ لے لیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ایسا تو مت کیا کرو۔ جمع (ادنیٰ) کھجور کو فروخت کرو دراہم کے عوض۔ پھر ان دراہم سے جنیب (عمدہ کھجور) خرید لیا کرو"۔

١٨٠٦ ..... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ هَذَا فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ عِنْدَ ذَلِكَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذَلِكَ

١٨٠٦..... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ برنی کھجور (جو سب سے اعلیٰ قسم کی ہوتی ہے اور آج اسی نام سے پائی جاتی ہے لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ:

یہ کہاں سے لائے ہو؟ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ہمارے پاس خراب قسم کی کھجور تھی میں نے وہ دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یہ کھجور لے لی آپ ﷺ کے کھانے کے واسطے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہائے افسوس! یہ تو عین ربا ہے۔ ایسا مت کیا کرو، البتہ تم کھجور خریدنا چاہو تو پہلے اپنی کھجور بیچ دو بعد ازاں اس کی قیمت سے (جو کھجور خریدنا چاہو) وہ خرید لو"۔

١٨٠٧ ..... وحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

١٨٠٧..... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور لائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہماری والی (مدینہ کی) کھجور تو نہیں ہے؟ (یعنی یہ کھجور تو ہمارے ہاں کی کھجور سے بہت عمدہ

(گذشتہ سے پیوستہ)..... کر کے اس پر حکم کا مدار رکھتے ہوئے یہ فرمایا کہ جن اشیاء میں بھی یہ علت پائی جائے گی ان میں باہمی تبادلہ کے وقت تفاضل حرام ہوگا۔ اب ہر امام کے نزدیک علتیں الگ الگ ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اتحاد جنس کے علاوہ کیل اور وزن علت ہیں۔ اس حدیث میں "کذالك المیزان" کے الفاظ احناف کی واضح دلیل ہیں ربوا الفضل کی حرمت کے اسباب کی تعیین کے سلسلہ میں۔ اس کی تفصیل پیچھے صفحہ ۴۱۶ پر گذر چکی ہے۔

بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هَذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ هَذَا الرِّبَا فَرُدُّوهُ ثُمَّ بِيعُوا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوا لَنَا مِنْ هَذَا

ہے)ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع کو اس کھجور کے ایک صاع کے عوض بیچ دیا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تو ربوا ہے، اسے واپس کرو پھر یوں کرو کہ ہماری کھجور کو فروخت کردو اور اس کی حاصل شدہ قیمت سے ہمارے واسطے یہ والی کھجور لے لو"۔

۱۸۰۸ـــ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ

۱۸۰۸ـــ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہمیں جمع کھجور کے دو صاع ملا کرتے تھے اور جمع کھجور میں سب اقسام کی کھجوریں ملی ہوتی تھیں۔ ہم اسے فروخت کرتے تھے اس طرح کہ دو صاع کے عوض ایک صاع (اعلیٰ کھجور لیا کرتے تھے) رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: دو صاع کھجور کے عوض ایک صاع کھجور، دو صاع گندم کے عوض ایک صاع گندم اور دو درہم کے بدلہ ایک درہم کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے"۔

۱۸۰۹ـــ حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ

۱۸۰۹ـــ حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف[1] کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا نقدا نقد کے متعلق دریافت کررہے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ (اگر نقد بہ نقد ہو) تو کوئی حرج نہیں۔
میں نے اس بات کی خبر ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی اور کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ أَوْ قَالَ ذَلِكَ إِنَّا سَنَكْتُبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيكُمُوهُ قَالَ فَوَاللهِ لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ كَأَنَّ هَذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ فِي تَمْرِ أَرْضِنَا أَوْ فِي تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّيْءِ فَأَخَذْتُ هَذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ
فَقَالَ أَضْعَفْتَ أَرْبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ هَذَا إِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءٌ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِي تُرِيدُ مِنَ التَّمْرِ

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کہا، ہم عنقریب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھیں گے تو وہ تمہیں ایسا فتویٰ نہ دیں گے۔ اور فرمایا کہ:
"اللہ کی قسم! بعض نوجوان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجور لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو وہ کھجور نامانوس لگی اور فرمایا کہ: یہ تو ہماری زمین کی کھجور نہیں لگتی"؟ انہوں نے کہا کہ اس سال ہماری کھجور میں کچھ نقص ہو گیا تھا، لہٰذا میں نے اپنی جانب سے زیادہ کھجور دے کر یہ کھجور (جو مقدار

---

[1] صرف کے اصل معنی ہیں قیمت کا قیمت سے تبادلہ، دوسرے لفظوں میں یہ مالِ متقوم یعنی وہ مال جو کسی چیز کی قیمت بننے کی صلاحیت رکھتا ہو مثلاً: سونا، چاندی، جواہر، کرنسی وغیرہ کو مالِ متقوم سے ہی تبادلہ کیا جائے۔ برابر ہے کہ یہ تبادلہ تفاضل کے ساتھ ہو یا برابری کے ساتھ۔

میں کم اور معیار میں اچھی تھی) لے لی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے جو زیادہ دیا وہ تو سود ہو گیا، ہر گز اس کے قریب مت جانا، جب تم کو اپنی کھجور میں گمان اور اندیشہ ہو (عیب و نقصان کا) تو اُسے فروخت کر کے اس کی قیمت سے پھر وہ کھجور خرید لو جو تم چاہتے ہو"۔

۱۸۱۰...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا فَإِنِّي لَقَاعِدٌ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ رِبًا فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ لِقَوْلِهِمَا

فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ جَاءَهُ صَاحِبُ نَخْلِهِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا اللَّوْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّى لَكَ هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هَذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هَذَا فِي السُّوقِ كَذَا وَسِعْرَ هَذَا كَذَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْلَكَ أَرْبَيْتَ إِذَا أَرَدْتَ ذَلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ أَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ۔ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ أَحَقُّ أَنْ يَكُونَ رِبًا أَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ

قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ فَنَهَانِي وَلَمْ آتِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّهْبَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْهُ بِمَكَّةَ فَكَرِهَهُ

۱۸۱۰...... حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف کے متعلق دریافت کیا تو ان کے خیال میں اس میں کوئی قباحت نہ تھی (یعنی سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے میں اگرچہ تفاضل و زیادتی کے ساتھ ہو) پھر میں ایک بار حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان سے اس بارے میں دریافت کیا، فرمانے لگے کہ: "زیادتی کے ساتھ ربوا ہے"۔ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی وجہ سے ان کی بات کا انکار کیا تو فرمانے لگے کہ میں تمہیں وہی بات بیان کر رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے:

"آپ ﷺ کی خدمت میں ایک باغ والا ایک صاع عمدہ کھجور لے کر حاضر ہوا، جب کہ نبی ﷺ کی کھجور اس قسم کی تھی (ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ کھجور جو معیاری نہ تھی پڑی تھی اس کی طرف اشارہ فرمایا) لہٰذا نبی ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ اس نے کہا کہ میں دو صاع کھجور لے کر چلا اور اس کے عوض یہ ایک صاع کھجور لے لی، کیونکہ بازار میں اس کھجور کی قیمت یہ ہے اور اس کھجور کی قیمت یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا ستیاناس! تو نے تو سودی معاملہ کر دیا، جب ایسا کرنا چاہے تو یوں کیا کر کہ اپنی کھجور کو کسی اور سامان کے عوض فروخت کر دیا کہ پھر اپنے اس سامان کے عوض جونسی کھجور چاہے خرید لیا کر"۔

پھر ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

(اب تم خود سوچ لو کہ) کھجور کا معاملہ زیادہ سودی ہے یا چاندی کا جب کہ چاندی کے عوض فروخت کی جائے؟ (زیادتی کے ساتھ یعنی چاندی اور سونے کا معاملہ سود کا زیادہ مستحق ہے)۔

ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد میں ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے اس سے منع فرمادیا لیکن میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نہیں گیا۔ بعد ازاں ابو الصہباءؒ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے مکۃ مکرمہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی بارے میں سوال کیا تھا تو انہوں نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا تھا۔ ❶

١٨١١......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ أَوِ

١٨١١...... حضرت ابو صالحؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ:

"دینار، دینار کے عوض، اور درہم، درہم کے عوض برابر سرابر فروخت کیا جاسکتا ہے، پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ کا مطالبہ کیا تو اس نے سودی معاملہ کیا"۔

---

❶ ابتدا میں حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی رائے یہ تھی کہ سونا چاندی دینار و درہم میں اگر نقد معاملہ کیا جائے تو تفاضل یعنی کمی بیشی جائز ہے مثلاً: ایک دینار کے عوض دو دو دینار وغیرہ۔ لیکن حضرت ابن عمرؓ نے ابتدا میں ہی رجوع کر لیا جب کہ کئی روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے بھی اس سے رجوع کر لیا تھا۔ کیونکہ یہ واضح ربوا ہے، جیسا کہ مذکورہ حدیث سے بھی ثابت ہے۔

حاکمؒ نے اپنی مستدرک میں ابو مجلزؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ: ابن عباسؓ ایک عرصہ تک اس معاملہ میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جب تک کہ نقد اور عیناً بعین ہو۔ اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ: "ربوا تو اُدھار کی صورت میں ہوتا ہے"۔ ایک بار ابو سعید خدریؓ ان سے ملے اور فرمایا کہ: اے ابن عباسؓ! کیا آپ اللہ سے نہیں ڈرتے؟ کب تک لوگوں کو سود کھلاتے رہو گے؟ کیا تمہیں یہ بات نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے ہاں تھے، آپؐ نے فرمایا کہ میرا جی چاہ رہا ہے کہ عجوہ کھجور کھاؤں۔ حضرت ام سلمہؓ نے ایک انصاری شخص کو دو صاع کھجور دے کر بھیجا، وہ شخص ایک صاع عجوہ کھجور لے آئے۔ حضرت ام سلمہؓ نے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کردیں۔ آپؐ نے جب عجوہ کو دیکھا تو آپؐ کو پسند آئی اور ایک کھجور اس میں سے لے لی، پھر (قریب تھا کہ کھالیں) رک گئے اور فرمایا: تمہارے پاس یہ کہاں سے آگئی؟ حضرت امّ سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے ایک انصاری شخص کو دو صاع عام کھجور دی تھی، وہ اس کے عوض ایک صاع یہ کھجور لے آئے اور یہ وہی ہے۔ تناول فرمایئے۔ اور ساری کھجور آپؐ نے سامنے ڈال دی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسے واپس کردو، مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ کھجور کھجور کے عوض، گندم گندم کے عوض، جَو جَو کے عوض، سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض نقد بہ نقد اور عیناً بعین ہو، برابر برابر ہو تو جائز ہے، سو جو زیادہ کرے تو وہ ربوا ہے، بعد ازاں فرمایا کہ اسی طرح ہر وہ چیز جو کیل (ناپ) کی جاتی ہے یا وزن کی جاتی ہے اسی کے حکم میں ہے۔

یہ سن کر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ: اے ابو سعیدؓ! اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا میں جنت دے کہ آپؐ نے وہ بات مجھے یاد دلادی جسے میں بھول چکا تھا۔ میں اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت ابن عباسؓ اس سے سختی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(أخرجہ الحاکم فی المستدرک ٢/ ٤٣)

اگرچہ اس حدیث کی اسناد میں کلام کیا گیا ہے اور متعدد اصحاب جرح و تعدیل نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن یہ خبر مقبول کے درجہ میں بہر حال ہے۔

علاوہ ازیں متعدد دوسری روایات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ ابن عباسؓ نے اپنی اس رائے سے رجوع کر لیا تھا۔ واللہ اعلم

(تفصیل کے لئے رجوع کیجئے تکملہ فتح الملہم ١/ ٦١٥)

ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ غَيْرَ هَذَا فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ

میں نے ان سے عرض کیا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کچھ اور کہتے ہیں اس معاملہ میں (یعنی ان کے نزدیک صرف یعنی سونے چاندی کی بیع اگر نقد ہی تو کمی بیشی (تفاضل) کے ساتھ جائز ہے) ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا تھا اور ان سے کہا تھا کہ اس معاملہ میں تمہاری جو رائے ہے کیا اس کے متعلق تم نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ یا یہ کہ اللہ عزوجل کی کتاب میں کچھ پایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہ تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے کچھ سنا اور نہ ہی اللہ کی کتاب میں اس کے متعلق کچھ پایا لیکن مجھ سے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "ربوا تو ادھار میں ہوتا ہے"۔ (اس سے مجھے خیال ہوا کہ نقد میں کمی بیشی جائز ہے)۔

۱۸۱۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ

۱۸۱۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتلایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بلاشبہ ربوا تو ادھار معاملہ میں ہوتا ہے"۔ ❶

۱۸۱۳...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۱۸۱۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جو حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کے حوالہ سے حضرت ابن عباسؓ نے بیان کی تو جمہور علماء نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔
چنانچہ شمس الائمہ سرخسیؒ اپنی کتاب "المبسوط" میں فرماتے ہیں کہ: حضرت اسامہ بن زیدؓ کی حدیث کی تاویل یہ ہے کہ نبی ﷺ سے گندم کو جو کے عوض تبادلہ کرنے کے متعلق پوچھا گیا تھا، اور سونے کو چاندی کے عوض تبادلہ کے متعلق پوچھا گیا تھا، اس پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ربوا تو ادھار میں ہوتا ہے"۔ اور ظاہر ہے کہ یہ جائز ہے۔ اب حضرت اسامہ بن زیدؓ نے نبی ﷺ کا قول تو سن لیا اور سوال نہیں سنا یا یہ اسے نقل نہیں کیا۔
بہر کیف! یہ حدیث درحقیقت اموال ربویہ کے باہمی تبادلہ کی اس صورت کا حکم بتا رہی ہے جب کہ دو مختلف اجناس میں تبادلہ ہو اور اس میں تفاضل بغیر کسی شک وشبہ کے جائز ہے مثلاً: کھجور کے عوض نمک فروخت کیا تو اس میں تفاضل جائز ہے۔ حافظ ابن حجرؒ اور علامہ ابن رشد مالکیؒ وغیرہ نے بھی اس کے متعدد جوابات نقل کئے ہیں۔ واللہ اعلم

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا رِبًا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ

"ربوا تو اُدھار میں ہوا کرتا ہے"۔ ❶

۱۸۱۴......حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ أَشَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْ شَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَلا لا أَقُولُ أَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهِ وَأَمَّا كِتَابُ اللهِ فَلا أَعْلَمُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَلا إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ

۱۸۱۴......حضرت عطاءؒ بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور ان سے فرمایا کہ: صرف (سونے کو سونے یا چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنا) کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا اس بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سن رکھا ہے یا اللہ کی کتاب میں اس سے متعلق کچھ پایا ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: جہاں تک رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا تعلق ہے تو آپ زیادہ جاننے والے ہیں، اور کتاب اللہ کی بات یہ ہے کہ میں نہیں جانتا (کہ اس بارے میں اس میں کچھ ہے یا نہیں) لیکن مجھ سے تو اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"یاد رہے! ربوا تو اُدھار میں ہوا کرتا ہے"۔

باب-۲۴۶ باب لعن آكل الرّبا ومؤكله

سود کھانے والے، کھلانے والے پر لعنت کا بیان

۱۸۱۵......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَأَلَ شِبَاكٌ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ قَالَ إِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا

۱۸۱۵......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سود کھانے والے، سود کھلانے والے (یعنی سود دینے والے) پر لعنت فرمائی ہے۔

حضرت علقمہؒ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اور اس کے لکھنے والے اور گواہ بننے والوں پر؟ فرمایا کہ جتنا ہم نے سنا وہ بیان کر دیا (یعنی ان کے بارے میں آپ ﷺ سے نہیں سنا)۔

۱۸۱۶......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو

۱۸۱۶......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہ بننے والوں پر

---

❶ اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اموال ربویہ میں ایک ہی جنس میں باہمی تبادلہ اگر ہو تو اس میں تفاضل جائز ہے۔ لیکن علماء حدیث نے لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ نہیں ہے کیونکہ متعدد صحیح احادیث میں اس کو ربوا کہا گیا ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ مختلف اجناس میں تبادلہ ہو تو تفاضل جائز ہے ایک ہی جنس میں جائز نہیں۔ تفصیل پیچھے صفحہ میں گذر چکی ہے۔ واللہ اعلم

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ

لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ (گناہ میں) سب برابر ہیں۔ [1]

باب-۲۴۷ باب أخذ الحلال وترك الشّبهات

حلال کے حصول اور مشتبہ مال کے چھوڑنے کا بیان

۱۸۱۷ ......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي

۱۸۱۷...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اور حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی انگلیوں سے کانوں کی طرف اشارہ کیا (یہ بتلانے کے لئے کہ خوب اچھی طرح سنا ہے) فرمایا کہ:

"حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور دونوں کے درمیان مشتبہ اشیاء ہیں جنہیں لوگوں کی اکثریت نہیں جانتی، لہٰذا جو مشتبہ اشیاء سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور آبرو کو محفوظ کر لیا اور جو مشتبہ چیزوں میں جا پڑا [2]

---

[1] **بینک کی ملازمت کے ناجائز ہونے کا ثبوت**...... حضرت جابرؓ کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سود کے معاملہ میں کسی بھی طرح اعانت کرنا در حقیقت سود میں ملوث ہونے کے مترادف ہے۔ اسی سے ثابت ہوا کہ دورِ حاضر کے سودی بینکوں کی ملازمت ناجائز ہے کیونکہ ملازمینِ بینک، بینک کے کھاتوں کا حساب کتاب رکھتے ہیں، سودی اکاؤنٹس کو لکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ لہٰذا یہ سب اعانت الربوا کی وجہ سے ناجائز ملازمت میں ملوث ہیں۔

جہاں تک حضرت عبد اللہؓ بن مسعود کی حدیث کا تعلق ہے تو اس میں کاتب اور گواہ کا ذکر نہیں، انہوں نے حضور علیہ السلام سے یہ الفاظ نہیں سنے ہوں گے۔ لہٰذا انہیں روایت نہ کیا۔

[2] **مضمونِ حدیث کی تشریح**...... علماء امت نے اس حدیث کو اسلام کا مدار اور محور قرار دیا ہے حتیٰ کہ علماء کی ایک جماعت نے فرمایا کہ یہ حدیث ایک تہائی اسلام ہے۔ اور اسلام کا ان تین احادیث پر ہے ایک تو یہی مذکورہ بالا حدیث۔ دوسری "**انما الأعمال بالنّيات**" اور تیسری "**من حسن اسلام المرء تركه مالا يعنيه**"۔ یعنی اسلام کے تمام احکامات انہی تین احادیث کے گرد گھومتے ہیں۔

علماء نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس حدیث میں انسان کے کھانے پینے، لباس اور دیگر ضروریات کی صلاح پر متنبہ فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کا یہ سب سے غالب حصہ ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ غالب حصہ زندگی حلال پر مشتمل ہو۔ لہٰذا آپ نے اس حدیث میں حلال کی اہمیت کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

ابن عربیؒ نے فرمایا کہ: "صرف اسی ایک حدیث سے اسلام کے تمام احکامات کا استنباط ممکن ہے"۔ (عمدۃ القاری ۱/۳۴۸)

مشتبہات سے کیا مراد ہے

مشتبہات سے کیا مراد ہے؟ اس کی تفسیر میں علماء کے متعدد اقوال منقول ہیں۔ چنانچہ خطابیؒ نے معالم السنن میں فرمایا کہ: "امور مشتبہات" سے مراد یہ ہے کہ بعض لوگوں پر وہ مشتبہ ہوتے ہیں اور بعض لوگوں پر نہیں۔ اگرچہ وہ امور اپنی ذات کے اعتبار سے شرعی اصولوں کی روشنی میں مشتبہ نہیں ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی معاملہ ایسا نہیں چھوڑا جس کا حکم بیان نہ کر دیا ہو اور اس کو واضح طور پر دلیل کے ساتھ بیان نہ کر دیا ہو۔ البتہ یہ ہے کہ بعض اوقات اتنا عام اور واضح حکم ہوتا ہے کہ تمام لوگ اسے جانتے اور سمجھتے ہیں اور بعض اوقات صرف وہ علماء اور خواص ہی اسے جان پاتے ہیں جو علم اصول میں گہرا ادراک رکھتے ہیں۔ اور طریقۂ استنباط و قیاس کو امثال و نظائر...... (جاری ہے)

الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ أَلا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلا وَهِيَ الْقَلْبُ

تو حرام میں بھی جا پڑا جیسے کہ ایک چرواہا جو اپنی بھیڑ وں کو "حمٰی" کے ارد گرد چرائے تو قریب ہے کہ وہ اسی "حمٰی" میں چرنے لگیں۔
("حمٰی" سے مراد وہ خالص اور مخصوص کی ہوئی زمین ہے جسے کوئی شخص اپنے کام کے لئے خاص کر کے اس کے ارد گرد باڑھ لگوادے تاکہ کوئی غیر اس میں نہ آسکے، جیسے قدیم زمانہ میں بادشاہ اپنی شکارگاہ وغیرہ میں باڑھ لگوا کر مخصوص کر دیا کرتے تھے)۔
یاد رکھو ہر بادشاہ کی "حمٰی" ہوتی ہے اور آگاہ رہو! اللہ کی "حمٰی" (باڑھ) اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ یاد رکھو! جسدِ انسانی میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے اصول کی روشنی میں خوب سمجھتے ہیں"۔
ایک قول یہ ہے کہ مشتبہات سے مراد وہ احکامات ہیں جن میں حرمت وحلّت کے دلائل باہم متعارض ہوں۔ پھر مجتہد اگر اپنے اجتہاد کی وجہ سے بعض دلائل کی بنیاد پر اس کی حلت کا رجحان کرتا ہے تو اس میں تقویٰ یہ ہے کہ اس سے بھی بچا جائے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ مجتہد کے اجتہاد میں خطا ہو۔ (کما اشار بہ النوویؒ)
علاوہ ازیں دیگر بعض اقوال بھی منقول ہیں۔ بہر کیف! ظاہر یہ ہے کہ حدیث میں مشتبہات سے مراد وہ ساری صورتیں ہیں جن میں حکم کے اندر اشتباہ واقع ہو جائے۔ اور ایسے مشتبہ احکامات میں اجمالی حکم تو یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔
پھر بعض صورتوں میں یہ اجتناب واجب ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں مستحب ہوتا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ اشتباہ اگر کسی عام آدمی کو پیش آئے حکم شرعی نہ جاننے کی وجہ سے تو اس وقت اس سے احتراز کرنا واجب ہوگا اور متشابہات میں ملوث ہو جانا اس کے لئے جائز نہ ہوگا۔
اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ عام آدمی کو کسی مسئلہ میں مفتی حضرات کے اختلاف کی وجہ سے شبہ ہو جائے مثلاً: بعض مستند مفتی حضرات ایک بات کو جائز کہیں اور بعض دوسرے مستند ذی علم مفتی حضرات اسے ناجائز کہیں تو یہ اشتباہ کی صورت ہے اور ظاہر ہے ایسے مسائل میں عام آدمی کے پاس کوئی ایسا پیمانہ نہیں ہے جس کے ذریعہ وہ کسی ایک جانب کے قول کو ترجیح دے سکے۔ لہٰذا ایسی صورت میں مشتبہ میں پڑنے کے بجائے اس سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔ یہ حکم تو عوام الناس کے لئے ہے۔
لیکن اگر کسی مجتہد یعنی صاحبِ علم وفتویٰ کو کسی معاملہ میں اشتباہ واقع ہو جائے تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ اس صاحب افتاء نے اس مسئلہ میں اجتہاد نہیں کیا کسی وجہ سے تو اس صورت میں مجتہد کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ وہ اس سے اجتناب کرے۔
دوسری صورت یہ ہے کہ تعارضِ دلائل کی وجہ سے اشتباہ ہو یعنی جس معاملہ میں اشتباہ ہو اس میں جانبِ جواز کے دلائل بھی موجود ہوں اور عدم جواز کے بھی اور دونوں طرف دلائل قویہ ہوں تو ایسی صورت میں بھی اس کے لئے اجتناب کرنا واجب ہے۔
اس لئے کہ اصول فقہ میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جب کسی معاملہ میں حرمت وحلّت کے دلائل متعارض ہوں تو جانب حُرمت کو حلّت پر ترجیح ہوتی ہے بشرطیکہ دونوں طرف کے دلائل یکساں قوی ہوں۔
اور اگر ایسے مسئلہ میں اشتباہ ہوا جس کی حلت و حرمت کے دلائل تو باہم متعارض ہیں لیکن علماء واصحاب فتویٰ کی جانب سے حلّت کو ترجیح دے دی گئی ہو تو اس صورت میں مشتبہ سے بچنا مستحب ہے۔
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حدیثِ بالا میں نبی ﷺ نے مشتبہات سے بچنے کا جو حکم فرمایا اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ آپؐ نے اس کی مثال ایک چراگاہ سے دی کہ اگر کوئی چرواہا اپنی بھیڑوں کو کسی دوسرے کی چراگاہ کی حدود کے قریب چرائے گا تو بہت ممکن ہے کہ بعض بھیڑیں دوسرے کی چراگاہ میں داخل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کی بھی حدود متعین ہیں اور جو شخص مشتبہات سے بچنے کی کوشش نہیں کرے گا وہ محرمات میں بھی مبتلا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائیں۔ (آمین) واللہ سبحانہ اعلم

جب وہ صحیح ہو جاتا ہے تو سارا جسم صحیح ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ یادرکھو! وہ گوشت کا لوتھڑا قلب ہے"۔

۱۸۱۸...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۸۱۸...... اس طریق سے بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۸۱۹...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ وَأَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ زَكَرِيَّاءَ أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَأَكْثَرُ

۱۸۱۹...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے یہ (سابقہ) حدیث دوسرے راویوں سے بھی مروی ہے لیکن زکریا کی روایت کردہ حدیث ان تمام روایات میں سب سے زیادہ مکمل اور پوری ہے۔

۱۸۲۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ نُعْمَانَ بْنَ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصَ وَهُوَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ يُوشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيهِ

۱۸۲۰...... حضرت نعمان بن بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ﷺ سے روایت ہے کہ وہ حمص میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
"حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے"۔
بقیہ حدیث زکریا عن شعبی کے واسطہ سے ان کے اس قول یوشک ان یقع فیہ (قریب ہے کہ وہ اس (حرام) میں واقع ہو جائے) تک بیان فرمائی۔

باب-۲۴۸ باب بیع البعیر واستثناء رکوبہ

اونٹ کی بیع میں سواری کے استثناء کی شرط کا بیان

۱۸۲۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّبَهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَدَعَا لِي وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ

۱۸۲۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ایک اونٹ پر جو نڈھال ہو گیا تھا جا رہے تھے، انہوں نے ارادہ کیا کہ اسے چھوڑ دیں۔ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ پیچھے سے مجھے آ ملے، آپ ﷺ نے میرے واسطے دعا کی اور اسے مارا تو وہ ایسا دوڑنے لگا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں دوڑا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد

بِعَنِيهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَقَالَ أَتُرَانِي مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ

فرمایا کہ: اس اونٹ کو میرے ہاتھ ایک اوقیہ چاندی کے عوض بیچ دو۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں! آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ: اسے مجھے فروخت کر دو۔ چنانچہ پھر میں نے ایک اوقیہ کے عوض اسے فروخت کر دیا لیکن اپنے گھر پہنچنے تک اس پر سواری کا استثناء کر لیا۔ جب میں گھر پہنچا تو اونٹ کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کی نقد قیمت عطا کر دی تو میں واپس لوٹ گیا۔ آپ ﷺ نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر (مجھے بلوایا) اور فرمایا کہ: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ قیمت کے معاملہ میں کمی کی ہے؟ (یعنی بھاؤ تاؤ کے وقت جو بات چیت ہوئی تھی اس کی طرف اشارہ کیا) اپنا اونٹ بھی واپس لے لو اور یہ دراہم بھی تمہارے ہیں“۔ [1]

---

[1] **بیع میں شرط کا بیان**..... اس حدیث سے متعلق فقہی مسئلہ ہے وہ بیع میں شرط سے متعلق ہے جو اس زمانہ میں بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ لہٰذا ذیل میں اسی مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر ضروری تشریح بیان کی جاتی ہے۔

شرط سے کیا مراد ہے؟:۔ سب سے پہلے تو یہ سمجھ لیا جائے کہ شرط سے مراد یہ ہے کہ معاملہ اور سودا کرتے وقت کوئی ایسی شرط لگائی جائے تو نفس بیع میں داخل نہ ہو۔ اگر وہ شرط حرام ہو یا اس کی موجودگی سے عقد بیع میں کوئی غرر یعنی دھوکہ یا نقصان واقع ہو تو ایسی شرط کے ناجائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تمام امت کے نزدیک ایسی شرط ناجائز ہے۔

اور اگر وہ شرط بذاتہٖ حرام بھی نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی ”غرر“ (دھوکہ) پایا جائے تو اس کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے۔ بعض علماء مثلاً: ابن حزمؒ اور ظاہریہ کے نزدیک ایسی کوئی بھی شرط حرام ہے اور اس کی وجہ سے بیع فاسد ہو جائے گی۔ جب کہ بعض دیگر علماء مثلاً: ابن شرمہؒ کے نزدیک اس کا جواز ہے۔ جب کہ ابن ابی لیلیٰؒ کے نزدیک بیع ناجائز اور شرط جائز ہے۔ جب کہ ائمہ اربعہؒ کے نزدیک اس مسئلہ میں تفصیل ہے۔

مذہبِ احنافؒ..... احنافؒ کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر شرط مقتضائے عقد کے خلاف نہ ہو اور سودے سے مناسبت رکھتی ہو یا کوئی ایسی شرط ہو کہ عرفاً اس قسم کی بیوع میں اس شرط کے لگانے کا رواج ہو تو وہ جائز ہے۔ اور اس سے بیع فاسد نہیں ہوتی۔

مقتضائے عقد کے خلاف نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خود معاملہ اس کا تقاضا کرتا ہو۔ مثلاً: بائع یہ شرط لگا دے کہ جب تک ثمن (قیمت) میرے قبضہ میں نہیں آئے گی مبیع (خریدا ہوا سامان) میرے قبضہ میں رہے گا تو یہ شرط مقتضائے عقد کے مطابق ہے۔

اسی طرح عقد سے مناسبت رکھنے والی شرط کی مثال یہ ہے کہ بائع اس شرط پر کسی چیز کا سودا کرے کہ مشتری (خریدار) قیمت کے ادا کرنے تک کوئی چیز رہن (گروی) رکھے یا کوئی ضامن دے۔ اور عرفاً رائج ہونے والی شرط کی مثال یہ ہے کہ مشتری اس شرط پر جوتا خریدے کہ بائع اس کا چمڑا کاٹ کر بھی دے۔ تو اس قسم کی شرائط جائز ہیں۔ ان تینوں قسم کی شرائط کے علاوہ جتنی بھی دوسری شرائط ہیں وہ جائز نہیں ہیں۔ اگر ان میں متعاقدین (بائع یا خریدار) میں سے کسی ایک کا نفع ہو اور ایسی شرائط کی وجہ سے بیع فاسد ہو جائے گی مثلاً: گندم اس شرط پر خریدی جائے کہ بائع اس کو پیس کر بھی دے تو یہ ناجائز ہے۔ اور اگر شرط ایسی ہو کہ اس میں کسی کا بھی فائدہ نہ ہو تو وہ شرط باطل ہو گی لیکن معاملہ صحیح ہو گا۔ مثلاً: کپڑا اس شرط پر فروخت کیا کہ خریدار اسے آگے فروخت نہ کرے گا۔

مذہب شوافع..... شوافعؒ کا مذہب بھی تقریباً احنافؒ کے مذہب کے مطابق ہی ہے۔ یعنی ہر وہ شرط جس کا تقاضا عقد کرتا ہو وہ ان کے نزدیک بھی صحیح ہے۔

مذہبِ احنافؒ اور شوافعؒ میں فرق بس اتنا ہے کہ ہر وہ شرط جس پر تعامل ہو یعنی اس کا رواج عرفاً پڑ چکا ہو وہ احنافؒ کے..... (جاری ہے)

۱۸۲۲...... وحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي جَابِرٌ

۱۸۲۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طریق سے (سابقہ) حدیث ابن نمیر کی مثل روایت منقول ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نزدیک جائز ہے جب کہ شوافع کے نزدیک وہ جائز نہیں ہے۔

مالکیہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب...... مالکیہ کا مذہب تفصیل طلب ہے۔ احناف و شوافع کے مذاہب اور مالکیہ کے مذہب کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ ان دونوں مذہبوں میں اصل یہ ہے کہ شرط حرام ہے اور اس میں بعض صورتیں اباحت (جواز) کی ہیں۔ جب کہ مذہب مالکیہ میں اصل یہ ہے کہ شرط حلال ہے اور چند صورتیں ایسی ہیں جن میں شرط حرام ہے۔ چنانچہ مالکیہ کے مذہب میں صرف دو موقعوں پر شرط کی وجہ سے بیع فاسد ہوتی ہے۔

پہلی صورت یہ ہے کہ شرط مقتضائے عقد کے خلاف ہو۔ مثلاً: بائع نے اس شرط پر کوئی چیز فروخت کی کہ مشتری (خریدار) اس میں کچھ تصرف نہیں کرے گا۔ ظاہر ہے یہ شرط خریداری کے تقاضہ کے خلاف ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ وہ شرط سامان کی قیمت میں مخل ہو اس طرح کہ نامعلوم حد تک قیمت میں کمی یا زیادتی کر دے۔ مثلاً: کوئی ایسی بیع ہو جس میں قرض کی شرط لگائی جائے۔

مذہب حنابلہ:۔ امام احمدؒ بن حنبل کے مذہب میں اگر شرط ایک سے زائد ہو تو شرط اور عقد دونوں فاسد ہو جائیں گے۔ ہاں اگر شرائط عقد (معاملہ) کے مناسب ہوں تو جائز ہوں گی۔

اس مسئلہ میں تمام تر مدار تین احادیث پر ہے جنہیں عبد الوارث بن سعیدؒ سے ابن حزم نے محلّی میں اور حاکم نے معرفۃ علوم الحدیث میں نقل کیا ہے۔

علامہ عبد الوارث بن سعید کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا تو وہاں پر امام ابو حنیفہؒ، ابن ابی لیلیٰؒ، اور ابن شبرمہؒ سے ملاقات ہوگئی۔ میں نے ان تینوں حضرات سے سوال کیا کہ بیع میں شرط لگانے کا کیا حکم ہے؟ امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ بیع بھی باطل ہے اور شرط بھی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بیع اور شرط سے منع فرمایا ہے۔

جب کہ ابن ابی لیلیٰؒ نے فرمایا کہ: بیع تو جائز ہے لیکن شرط باطل ہے"۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا تھا کہ "بریرہؓ کو (جو غلام تھیں) خرید لو اور ولاء کی شرط لگالو"۔ لہٰذا بیع جائز ہوگی اور شرط باطل۔

ابن شبرمہؒ نے فرمایا کہ بیع بھی جائز اور شرط بھی جائز۔ کیونکہ حضرت جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا اونٹ فروخت کیا تو اس پر مدینہ منورہ تک سفر کی شرط لگائی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ بیع بھی جائز اور شرط بھی جائز۔

امام ابو حنیفہؒ کی مستدل روایت کی امام ترمذی نے تخریج کی ہے اور حضرت بریرہؓ والی حدیث کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ اس حدیث سے بیع کے جواز اور شرط کے ابطال پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ در حقیقت وہاں پر ولاء کی شرط نہیں لگائی گئی تھی اور وجہ اس کی یہ تھی کہ وَلاء تو شرعاً معتق یعنی آزاد کرنے والے ہی کی ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی یہ شرط لگادے کہ ولاء بائع العبد (یعنی غلام فروخت کرنے والے کی ہوگی) تب بھی اس کی وَلاء نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ ایک شرعی حق ہے معتق کا۔ لہٰذا یہاں پر در حقیقت شرط موجود ہی نہیں تھی اگرچہ صورتاً شرط ہے۔

جہاں تک حضرت جابرؓ کی حدیث کا تعلق ہے تو احنافؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کے مختلف طُرق کو جمع کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ رکوب (یعنی مدینہ تک سفر) کی شرط نہیں لگائی گئی تھی بلکہ یہ ایک تبرع اور احسان تھا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو انعقادِ بیع کے بعد کیا گیا تھا۔

اور یہاں پر اس کی تائید میں امام طحاویؒ نے ایک نہایت قابلِ غور نکتہ بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ کا مقصد وہاں پر اونٹ کی خریداری تھا ہی نہیں۔ آپؐ تو دراصل حضرت جابرؓ کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا چاہتے تھے لیکن ان کی خودداری کی بناء پر براہ راست احسان کرنے کے بجائے اس طرح معاملہ فرمایا۔ لہٰذا اس واقعہ سے جوازِ شرط پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

دورِ حاضر میں بیوع میں شرائط لگانے کا مسئلہ...... ہمارے دور میں بھی بہت ساری بیوع میں شرط لگانے کا رواج ہے اور عام تعاملِ سوق (مارکیٹ کا معاملہ) اس پر ہی ہے۔ مثلاً: مشینری کا سامان فریج، ایئر کنڈیشنڈ وغیرہ جب خریدے جاتے ہیں تو...... (جاری ہے)

بْنُ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

١٨٢٣......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَلاحَقَ بِي وَتَحْتِي نَاضِحٌ لِي قَدْ أَعْيَا وَلا يَكَادُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَلِيلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلامَنِي فِيهِ

قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ مَا تَزَوَّجْتَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلاعِبُكَ وَتُلاعِبُهَا۔ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ۔ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ

١٨٢٣......حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا (واپسی کے سفر میں) آپ ﷺ مجھ سے آملے، میری سواری ایک اونٹ تھا جو بالکل عاجز ہو چکا تھا چلنے سے اور ذرا بھی چلنے کے قابل نہ تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ بیمار ہے۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر پیچھے ہوئے اور اسے ڈانٹا اور پھر اس کے لئے دعا فرمائی۔ (آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے) اس کے بعد وہ اونٹ ہمیشہ دوسروں سے آگے ہی چلنے لگا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ: اپنے اونٹ کو (اب) کیسا پاتے ہو؟ میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ آپ ﷺ کی برکت اس کے شاملِ حال ہو گئی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ: کیا اسے تم میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو؟ فرماتے ہیں کہ مجھے شرم آئی کیونکہ ہمارے پاس کوئی دوسرا اونٹ پانی لانے والا نہیں تھا۔ آخر میں نے کہا جی ہاں! فروخت کرتا ہوں، چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو فروخت کر دیا اس وضاحت کے ساتھ کہ مدینہ پہنچنے تک اس پر سواری کروں گا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دولہا ہوں (یعنی حال ہی میں شادی کی ہے) میں نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی (جلدی جانے کی) چنانچہ آپ ﷺ نے اجازت دی، میں لوگوں سے آگے نکل گیا اور (سب سے پہلے) مدینہ پہنچ گیا۔ راہ میں میرے ماموں مجھ سے ملے تو انہوں نے مجھ سے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا۔ میں نے سارے معاملہ کے بارے میں بتلا دیا۔ انہوں نے مجھے ملامت کی اس بارے میں (کہ اونٹ کیوں فروخت کیا وغیرہ)۔

فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی تھی (جلدی جانے کی) تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم نے کس سے شادی کی؟ باکرہ (کنواری) سے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کیا تھا کہ شادی شدہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... بائع (فروخت کنندہ) ایک سال کی گارنٹی دیتا ہے کہ اس عرصہ میں ہونے والی خرابی کا ذمہ دار وہ ہوگا یا بعد از فروخت سروس وغیرہ کی ذمہ داری، تو اس قسم کی شرائط جائز ہیں۔ اور وجہ اس کی یہی ہے کہ اس پر عام تعامل ہے اور یہ شرائط عقد کے خلاف بھی نہیں۔ واللہ اعلم

سے۔ فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد کا انتقال ہو چکا ہے یا فرمایا کہ شہید ہو چکے ہیں (یہ راوی کا شک ہے) اور میری چھوٹی بہنیں ہیں تو مجھے یہ ناپسند ہوا کہ انہی جیسی لڑکی سے شادی کر کے لے آؤں جو نہ تو انہیں ادب آداب سکھا سکے نہ ہی ان کی نگرانی و حفاظت کر سکے۔ اسی وجہ سے میں نے شادی شدہ عورت سے نکاح کیا تاکہ وہ (تجربہ کار ہونے کی بناء پر) ان کی نگرانی و حفاظت کرے اور انہیں آدابِ زندگی سکھائے۔

فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے تو میں صبح ہی آپ ﷺ کی خدمت میں اونٹ لے کر پیش ہو گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرمانے کے بعد اونٹ بھی مجھے ہی واپس کر دیا۔ ❶

۱۸۲۴..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاعْتَلَّ جَمَلِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ

وَفِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي بِعْنِي جَمَلَكَ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أُوقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِبِلَالٍ أَعْطِهِ أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزِدْهُ قَالَ فَأَعْطَانِي أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاطًا

قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَكَانَ فِي كِيسٍ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

۱۸۲۴..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو آئے تو راہ میں میرا اونٹ بیمار ہو گیا۔ آگے حسب حدیث سابق پورا قصہ بیان کیا اور اس میں فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ اپنا اونٹ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں (فروخت نہیں) بلکہ یہ تو ویسے ہی آپ ﷺ کے لئے ہے (میں آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیۃً پیش کرتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اسے مجھے فروخت کرو۔ میں نے پھر عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! یہ یونہی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش ہے۔ فرمایا کہ نہیں! بلکہ اسے مجھے فروخت کر دو۔ میں نے عرض کیا کہ پھر میرے اوپر ایک آدمی کا ایک اوقیہ سونا قرض ہے، یہ اونٹ اسی سونے کے عوض آپ ﷺ کو فروخت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے لے لیا۔ بس تم اسی اونٹ پر مدینہ پہنچو گے۔

فرماتے ہیں کہ میں جب مدینہ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اسے ایک اوقیہ سونا دے دو بلکہ ذرا زیادہ ہی دو۔ چنانچہ انہوں نے ایک اوقیہ سونے کا مجھے دے کر مزید ایک قیراط (جو ایک خاص پیمانہ ہے) دیا۔

---

❶ چونکہ مقصود رسول اللہ ﷺ کا ان کے ساتھ احسان فرمانا تھا اس لئے یوں بیع کا معاملہ کیا کہ ان کی خودداری کو بھی ٹھیس نہ پہنچے اور حسن سلوک بھی ہو جائے۔

میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا عطا کیا ہوا یہ زائد سونا مجھ سے کبھی نہیں جدا ہوگا (یعنی بطور تبرک ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا) چنانچہ فرماتے ہیں کہ وہ ہمیشہ میرے پاس ایک تھیلے میں رہتا تھا حتی کہ واقعہ حرۃ کے دن اہلِ شام نے اسے چھین لیا۔ ❶

۱۸۲۵۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

وَقَالَ فِيهِ فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِي ارْكَبْ بِاسْمِ اللهِ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ

۱۸۲۵۔۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، میرا اونٹ (دوسروں سے) پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ آگے حسبِ سابق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کو ٹھیس ماری پھر مجھ سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر سوار ہو جاؤ۔

آخر میں یہ اضافہ بھی فرمایا کہ آپ ﷺ مجھے زیادہ سونا دیتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ: "اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے"۔

۱۸۲۶۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَنَخَسَهُ فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَحْبِسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ

قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ فَزَادَنِي وُقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي

۱۸۲۶۔۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرا اونٹ عاجز ہو چکا تھا (چلنے سے) آپ ﷺ نے اسے ٹھونگ ماری تو وہ کودنے لگا (مارے تیزی کے) حتی کہ اس کے بعد تو میں اس کی مہار کو کھینچ کر رکھتا تاکہ آپ ﷺ کی حدیث سن سکوں لیکن میں اس پر قادر نہ ہو پاتا۔

حتی کہ نبی ﷺ مجھ سے آملے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اس اونٹ کو میرے ہاتھ فروخت کر دو میں نے آپ کو پانچ اوقیہ چاندی کے عوض فروخت کر دیا اور معاملہ کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ تک تم اس پر سواری بھی کر سکتے ہو۔ فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ آگیا تو اونٹ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ایک اوقیہ چاندی زیادہ عطا فرمائی اور پھر اس اونٹ کو بھی واپس مجھے ہبہ کر دیا۔

۱۸۲۷۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ

۱۸۲۷۔۔۔۔۔ حضرت جابر عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کیا آپ ﷺ کے بعض اسفار میں سے کسی سفر میں راوی کہتے ہیں کہ شاید جہاد کا سفر تھا۔ آگے سارا قصہ بیان کیا حسبِ سابق اس اضافہ کے ساتھ کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ حضرت جابرؓ کی اس حدیث کے اس جملہ کہ "وہ سونا میرے پاس ایک تھیلی میں رہتا تھا" سے صلحاء اور انبیاء کرام کی اشیاء سے تبرک کے حصول کا جواز اور استحباب معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ شراح حدیث نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا جَابِرُ أَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ

"اے جابر! کیا تم نے پوری پوری قیمت وصول کرلی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا کہ اس کی قیمت بھی تمہاری اور یہ اونٹ بھی تمہارا ہو گیا قیمت بھی لے لو اور اونٹ بھی لے لو۔

۱۸۲۸ ...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي

۱۸۲۸ ...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اونٹ خرید فرمایا۔ دو اوقیہ اور ایک درہم چاندی کے عوض یا دو درھم کے عوض۔ پھر جب آپ ﷺ صرار کے مقام پر (جو عراق کی طرف سے آتے ہوئے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک کنواں ہے) پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ اسے ذبح کیا گیا اور سب نے اس میں سے کھایا۔ بعد ازاں جب آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو مجھ کو حکم فرمایا کہ مسجد آجاؤں اور دو رکعت نماز پڑھوں۔ اور آپ ﷺ نے میرے لئے اونٹ کی قیمت (جو چاندی تھی) وزن کر کے وزن سے زائد مجھے عطا فرمائی۔

۱۸۲۹ ...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا مُحَارِبٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا

۱۸۲۹ ...... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے اسی قصہ کو روایت فرماتے ہیں اس اضافہ کے ساتھ کہ فرمایا: آپ ﷺ نے مجھ سے اونٹ خریدا خود قیمت متعین فرما کر۔ اور اس کی مقدار دو اوقیہ اور ایک درھم اور دو درھم کا ذکر نہیں فرمایا۔ اور فرمایا کہ گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا تو اسے ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا گیا۔

۱۸۳۰ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ

۱۸۳۰ ...... مذکورہ بالا حدیث ہی منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ: میں نے تمہارا اونٹ چار دینار میں لے لیا اور اس کی سواری کا حق مدینہ تک تمہیں ہے۔

باب ـ ۲۴۹ باب من استسلف شيئًا فقضى خيرًا منه وخيركم أحسنكم قضاءً

جانوروں کو بطور قرض لینے کے جواز کا بیان

۱۸۳۱ ...... حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ

۱۸۳۱ ...... حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے اونٹ کا بچھڑا بطور قرض لیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس کہیں سے صدقہ کے اونٹ آگئے تو آپ ﷺ نے ابو رافع رضی اللہ

رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ اس شخص کو اس کا بچھڑا ادا کر دو۔ ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پاس لوٹ آئے اور کہا کہ: میں تو ان اونٹوں میں سوائے پورے سات برس کے جوان اونٹوں کے کوئی (بچھڑا) نہیں پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی دے دو۔ اس لئے کہ لوگوں میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرض کی ادائیگی میں اچھے ہوں۔

۱۸۳۲...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً

۱۸۳۲...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جو معاملات کی ادائیگی اچھے طریقہ سے کریں"۔

۱۸۳۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقٌّ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ لَهُمُ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لا نَجِدُ إِلا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۱۸۳۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر ایک شخص کا کوئی حق تھا اس کی وصولی میں اس نے بہت شدت سے کام لیا، نبی ﷺ کے صحابہ نے ارادہ کیا کہ اسے سزا دیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"حقدار کو کچھ (سخت بات وغیرہ) کہنے کا حق ہوتا ہے"۔ (ارفع اخلاق نبوی ﷺ کی ناقابلِ بیان مثال) پھر فرمایا کہ: اس کے لئے ایک اونٹ خرید و اور اسے اس شخص کے حوالے کر دو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہمیں تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ کے علاوہ دوسرا اونٹ نہیں ملتا۔ فرمایا کہ "وہی بہتر اونٹ خرید کر اسے دے دو اس واسطے کہ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو ادائیگی میں بہتر ہو"۔

۱۸۳۴...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِنًّا فَأَعْطَى سِنًّا فَوْقَهُ وَقَالَ خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً

۱۸۳۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کسی سے بطور قرض لیا۔ اور اس کو اس اونٹ سے بہتر اونٹ واپس کیا اور فرمایا کہ تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو معاملات کو بہتر طریقہ سے کرنے والے ہیں۔

۱۸۳۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعِيرًا فَقَالَ أَعْطُوهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ وَقَالَ خَيْرُكُمْ

۱۸۳۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص ایک اونٹ کا تقاضا کرتے ہوئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسے اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ دے دو۔ اور فرمایا: تم میں بہترین شخص

أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

بہترین معاملہ کرنے والا ہے۔❶

باب-۲۵۰ باب جواز بيع الحيوان بالحيوان من جنسه مُتفاضلا

جانور کو جانور کے عوض کمی بیشی کے ساتھ بیچنا

۱۸۳۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَابْنُ رُمْحٍ قَالا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنِيهِ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ

۱۸۳۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک غلام حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر ہجرت کرنے پر بیعت کی۔ آپ ﷺ کو اس کے غلام ہونے کا پتہ نہ تھا، اس کا مالک اسے لینے کے لئے آگیا تو رسول اللہ ﷺ نے مالک سے فرمایا کہ: اسے مجھے فروخت کردو"۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دو سیاہ فام حبشی غلاموں کے عوض اسے خرید لیا۔

اس کے بعد آپ ﷺ کا معمول یہ ہو گیا کہ جب تک یہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے؟ کسی کو بھی بیعت نہ فرماتے تھے۔

باب-۲۵۱ باب الرَّهْن وجوازه في الْحضر كالسّفر

رھن (گروی) کے جواز کا بیان سفر وحضر میں

۱۸۳۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

۱۸۳۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ اناج اُدھار خرید اتو اسے بطور رھن (گروی) اپنی زرہ دے دی۔❷

---

❶ جانور کو بطور قرض لینا جائز ہے یا ناجائز؟ ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ (امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ) کے نزدیک اس کا جواز ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کا جواز ہے۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حیوان کا قرض کے طور پر لینا جائز نہیں، اگر کسی نے لے لیا تو اس پر واجب ہے کہ اسی جانور کو واپس لوٹائے۔

ائمہ ثلاثہؒ کی دلیل تو مذکورہ بالا احادیث ہی ہیں جن میں صرف حضرت ابو رافعؓ کی حدیث میں یہ صراحت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اونٹ کو بطور قرض لیا تھا۔

امام ابو حنیفہؒ کی دلیل یہ ہے کہ قرض صرف مثلی اشیاء (ذوات الامثال) میں صحیح ہوتا ہے یعنی وہ اشیاء جن کا مثل پایا جاتا ہو عموماً مثلاً: قلم ہے تو اس جیسے بہت سے قلم دنیا میں ہیں۔ ذوات القیم (یعنی جن اشیاء کی مثل موجود نہیں ہوتی) میں صحیح نہیں ہوتا۔ کیونکہ قرض کی حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کو اپنی ملکیت میں لیا جائے اس کے مثل کو واپس کرنے کی شرط اور وعدہ کے ساتھ۔ اور یہ شرط صرف مکیلات، موزونات اور عددیاتِ متقاربہ میں پائی جاتی ہے۔ ذوات القیم میں نہیں۔ حیوان کے قرض کے عدم جواز پر متعدد آثارِ صحابہؓ دال ہیں۔ مثلاً: مصنف عبد الرزاق میں حضرت عمرؓ بن خطاب کا اثر جس میں انہوں نے ربا کی بعض صورتیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: حیوان میں سلم کرنا بھی ربوا ہے اور جب بیع سلم حیوان کی جائز نہیں تو قرض تو بطریقِ اولیٰ جائز نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

❷ اس یہودی کا نام "ابو الشحم الظفری" تھا (کذا فی تلخیص الحبیر ۳/۳۵) یہاں پر ایک اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے اناج کی ضرورت کے وقت ایک یہودی سے اناج کیوں خریدا جب کہ ایک مسلمان سے بھی اناج خریدا جا سکتا تھا؟ ......(جاری ہے)

الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا

۱۸۳۸ ...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ

۱۸۳۸ ...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے اس میں لوہے کی زرہ کا ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

۱۸۳۹ ...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا

۱۸۳۹ ...... حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی

(گذشتہ سے پیوستہ)

امام نوویؒ نے اس کا جواب دیا ہے کہ "نبی ﷺ کا یہ عمل در حقیت بیانِ جواز کے لئے تھا، یعنی اس بات کے جواز کے بیان کے لئے کہ یہودی سے بھی لین دین کیا جاسکتا ہے۔ یا یہ کہ ممکن ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص سامنے نہ ہو جس کے پاس اس کی اپنی ضرورت سے زائد اناج نہ ہو اس لئے یہودی سے معاملہ کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہو۔

چنانچہ صاحب تکملہ فتح الملہم نے اس کا پورا پس منظر تفصیلاً بیان کا ہے جس سے اس واقعہ سے متعلق اشکال کا مفصل جواب مل جاتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"مسند بزار میں حضرت ابو رافعؓ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے سے نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں کوئی مہمان آگیا تو آپؐ نے مجھے اس کے لئے کھانا وغیرہ کا بندوبست کرنے کے لئے بھیجا۔ میں ایک یہودی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ: محمد ﷺ نے تجھے کہلوادیا ہے کہ ہمارے یہاں ایک مہمان آگیا ہے اور ہمارے پاس اس وقت کوئی ایسی چیز نہیں جس سے اس کی مدارات کی جاسکے۔ لہٰذا یا تو تم مجھے (طعام اناج) فروخت کردو یا بطور قرض دے دو، رجب کے چاند تک کے لئے"۔ یہودی نے کہا کہ: نہیں اللہ کی قسم! نہ تو میں قرض دوں گا نہ ہی فروخت کروں گا بغیر رھن (گروی) رکھے۔ چنانچہ میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت لوٹا اور آپ ﷺ سے ساری بات عرض کی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک میں اللہ کی قسم! آسمان والوں کے اندر بھی امانت دار ہوں اور اہلِ زمین کے اندر بھی سب سے زیادہ امین ہوں، اگر وہ مجھے قرض دیتا یا فروخت کر دیتا تو میں لازماً اس کی ادائیگی کر دیتا، جاؤ میری زِرہ لے جاؤ۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿لا تمدن عينيك ا لا ما متعنا به ازواجا منهم .... الآية﴾ جس میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ ان کافروں اور نافرمانوں کو دی گئی دولت و عشرت دنیا پر آنکھیں پر مت ڈالئے (یعنی ان سے بے نیاز رہیئے) آپ ﷺ کو تو قرآن کی دولت عطا کر دی گئی ہے، جس کے آگے تمام دنیا کی دولت ہیچ ہے۔

اس روایت سے واضح ہو گیا کہ کن حالات میں رسول اللہ ﷺ نے یہودی سے قرض کے طور پر اناج لیا تھا اور اپنی زِرہ بطورِ رہن رکھوائی تھی۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ یہ اناج تیس صاع جو تھا۔

اس روایت سے جمہور علماء نے حضر یعنی مقیم ہونے کی صورت میں بھی رہن کے جواز پر استدلال کیا ہے۔ کیونکہ مجاہدؒ جو امام تفسیر ہیں اور بعض اہلِ ظاہر نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر میں جائز ہے مقیم ہونے کی صورت میں نہیں، اور استدلال کیا ہے قرآن کریم کی آیت ﴿و ان كنتم على سفر و لم تجدوا كاتبا فرهٰن مقبوضة﴾ سے کہ اس میں رہن کو سفر کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔

اس کے جواب میں جمہور علماء نے فرمایا کہ اس آیت میں غالب صورت کا اعتبار کر کے سفر کا ذکر کیا گیا کیونکہ رہن کی زیادہ ضرورت سفر ہی میں پیش آسکتی ہے، ورنہ یہ شرط نہیں ہے۔ واللہ اعلم

الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ ذَكَرْنَا الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ

سے مدتِ معلومہ کے ادھار پر اناج خریدا اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔

۱۸۴۰...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ

۱۸۴۰...... حضرت عائشۃ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی سابقہ حدیث ہی کی مثل نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائی ہے لیکن اس روایت میں یہ ذکر نہیں فرمایا کہ وہ زرہ لوہے کی تھی۔

باب-۲۵۲

باب السلم
بیعِ سلم کا بیان [1]

۱۸۴۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا

۱۸۴۱...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مدینہ تشریف لائے (ہجرت کے وقت) تو وہاں کے لوگ پھلوں

---

[1] سلم اور سلف دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ سلم کے شرعی معنی یہ ہیں:
"نقد ادائیگی پر اُدھار سامان کی بیع" اور شرعاً باتفاقِ علماء یہ بیع مشروع اور جائز ہے۔ مثلاً: خریدار نے بائع کو یہ کہا کہ یہ نقد قیمت میں تمہیں دے رہا ہوں اس کے عوض تین ماہ کے بعد تم سے ۵۰ کلو گندم لے لوں گا۔ قیاس کا تقاضا تو یہ تھا کہ یہ بیع جائز نہ ہوتی، کیونکہ یہ بیع معدوم ہے یعنی جو سامان ابھی بائع کی ملکیت میں نہیں اس کی بیع کی جا رہی ہے جو جائز نہ ہونا چاہیے۔ لیکن یہاں پر قیاس کو ترک کر دیا گیا ہے کتاب و سنت کی وجہ سے۔ قرآن کریم کا حکم صریح ہے: یاأیها الذین امنوا اذاتداینتم بدین الآیة. کہ اے ایمان والو! جب تم کسی مقررہ مدت کے لئے کسی دَین یا قرض کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو"۔ تو قرآن و سنت کی واضح نصوص کی وجہ سے قیاس کو ترک کر دیا گیا۔
پھر ابن حزمؒ نے المحلّی میں حدیث میں واقع الفاظ فی کیلٍ معلوم" سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ سلم اور سلف صرف ان چیزوں میں جائز ہے جو کیلی یا وزن کے ذریعہ اُن کا لین دین ہوتا ہو جب کہ جمہور فقہاء کے نزدیک سلم اور سلف مکیلات و موزونات کے علاوہ مزروعات اور عددیات متقاربہ میں بھی جائز ہے۔ جب کہ ذرع اور عدد کی تعیین ہو۔
بیع سلم کے جواز کی بنیادی شرط یہ ہے کہ جس چیز کا سودا کیا جا رہا ہے وہ اپنی تمام صفات و مواصفات کے ساتھ متفقہ ہو اور اس میں کسی قسم کا ابہام یا جہالت باقی نہ رہے۔ مثلاً: گندم کی بیع کی تو گندم کی مقدار کوالٹی وغیرہ سب معلوم و متفق ہونی چاہئیں۔ اسی طرح جس مدت پر ادائیگی (ڈلیوری) کرنی ہے اس مدت کی تعیین بھی ضروری ہے۔ یا اگر کپڑے کی خریداری کا معاملہ کیا تو اس کی پیمائش، کوالٹی رنگ وغیرہ کی تعیین ضروری ہے۔
بہر کیف بیع سلم کے جواز کے لئے متعدد شرائط ہیں۔ ان میں سے دو شرائط تو حدیث میں ذکر کی گئیں ہیں۔ یعنی قدر (مقدار) اور اجل (یعنی مدت) کی تعیین۔ فقہاء نے س کے علاوہ مزید تین شرائط "دلالۃ النص" کے ذریعہ بیان کی ہیں اور وہ یہ ہیں ۳۔ جنس ۴۔ نوع اور ۵۔ صفت۔ یہ پانچ شرائط تو تمام ائمہ کرامؒ کے نزدیک متفقہ ہیں جب کہ امام ابو حنیفہؒ نے مزید دو شرطوں کا اضافہ فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ اگر محکم فیہ (وہ مال جس کا سودا کیا گیا ہے) کے لئے بار برداری کی ضرورت ہو تو اس کی ادائیگی کی جگہ کا تعین بھی...... (جاری ہے)

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

کے اندر سال دو سال کے مدت کے لئے بیع سلف کیا کرتے تھے آپ ﷺ (کو جب علم ہوا تو) ارشاد فرمایا:
"جو کوئی کھجور کے اندر بیع سلف کیا کرے اسے چاہیئے کہ کیل اور وزن اور مدت سب کے تعین اور علم کے ساتھ کرے"۔

۱۸۴۲......حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ إِلَّا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ-

۱۸۴۲...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ بیعِ سلف کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا:
جو کوئی بیع سلف کرے تو صرف معلوم و متعین کیل اور متعین وزن کے ساتھ کرے"۔

۱۸۴۳......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۱۸۴۳...... اس طریق سے بھی سابقہ روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں متعینہ مدت کا ذکر موجود نہیں ہے۔

۱۸۴۴......حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِإِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيهِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۱۸۴۴...... حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مثل ابن ابی نجیح سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے لیکن اس روایت میں مدتِ مقررہ کا ذکر نہیں فرمایا۔

باب-۲۵۳ باب تحريم الاحتكار في الأقوات
غذائی اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کی حُرمت

۱۸۴۵......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ

۱۸۴۵...... حضرت یحیٰی بن سعیدؒ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ضروری ہے۔ دوسری شرط یہ ہے جس وقت معاملہ کیا جارہا ہے اس وقت مبیع کا مطلق وجود ضروری ہے۔ اور عقد کے وقت سے لے کر اس کی ادائیگی کے وقت تک مبیع موجود رہے۔ معدوم نہ ہو۔ لیکن یہ دونوں شرائط صرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہیں۔ جمہور علماء کے نزدیک نہیں ہے۔ اور سہولت برائے عوام کی خاطر حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو شرائط کے عدم وجود کے وقت بھی بیع سلم کو جائز قرار دیا ہے مذہب جمہور کے موافق کہ یہی حدیث کے زیادہ اقرب ہے۔
(کما فی امداد الفتاویٰ ۳/۱۰۶) واللہ اعلم ملخصاً از تکملہ)

قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِيلَ لِسَعِيدٍ فَإِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيدٌ إِنَّ مَعْمَرًا الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ يَحْتَكِرُ

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”جس نے ذخیرہ اندوزی کی تو وہ گناہگار ہے“۔ سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟ اس پر سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے یہ حدیث بیان کی وہ خود بھی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔

۱۸۴۶...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الأَشْعَثِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ

۱۸۴۶...... حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا مگر گناہگار شخص“۔

۱۸۴۷...... و حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

۱۸۴۷...... اس سند سے بھی حضرت معمر بن ابی معمر سے روایت ہے کہ جو قبیلہ عدی بن کعب میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سابقہ حدیث سلیمان بن بلال عن یحییٰ بیان فرمائی۔ [1]

---

[1] ذخیرہ اندوزی کے متعلق احادیثِ بالا کی وضاحت اور اس کا شرعی حکم

حدیثِ بالا سے احتکار یعنی ذخیرہ اندوزی کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ احتکار کے لفظی معنی ہیں ”غلہ اور اناج کی قیمتیں بڑھنے کے انتظار میں روکے رکھنا ذخیرہ کر کے“۔

اکثر فقہاء کرامؒ کے رائے یہ ہے کہ احتکار یعنی ذخیرہ اندوزی کی حرمت و ممانعت صرف غذائی اجناس میں ہے، دیگر اشیاء میں ذخیرہ اندوزی ممنوع نہیں ہے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ و امام احمدؒ اور دیگر ائمہ کا یہی مذہب ہے۔ (ردالمحتار ۵/۲۸۲)

علامہ ابن قدامہؒ المغنی میں فرماتے ہیں کہ:

”وہ احتکار (ذخیرہ اندوزی) حرام ہے جس میں تین باتیں پائی جائیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اناج یا غلہ خریدا گیا ہو۔ یعنی کسی نے اپنی ذاتی پیداوار کو ذخیرہ کر کے رکھا ہو تو وہ حرام نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ لازمی غذائی اجناس سے تعلق رکھتا ہو۔ اگر وہ ایسی غذائیں ہیں جن کا استعمال عام ضرورت انسانی میں شامل نہیں مثلاً: حلوہ، شہد وغیرہ تو اس کی ذخیرہ اندوزی بھی حرام نہیں۔ لیکن گندم، آٹا، مکئی، چاول وغیرہ جو عام انسانی ضرورت ہیں ان کا احتکار حرام ہے۔ تیسرے یہ کہ اس کے احتکار اور ذخیرہ کرنے سے لوگوں پر تنگی ہو جائے۔ یعنی ایسے چھوٹے شہر میں ذخیرہ اندوزی کرنے سے مارکیٹ پر کوئی اثر نہ پڑے وہاں ذخیرہ اندوزی حرام نہیں (یعنی اگر کوئی شہر اتنا بڑا ہو کہ کسی ایک آدمی کی ذخیرہ اندوزی سے اس چیز کی بازار کے اندر سپلائی میں کمی نہ واقع ہو اور لوگوں کی ضرورت پوری ہوتی رہے تو وہ احتکار بھی حرام نہیں)۔

لیکن امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: احتکار کی حرمت غذائی اجناس کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر وہ چیز جس کی ذخیرہ اندوزی کا نقصان اور حضرت عوام کو ہو تو اس کی ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔ خواہ وہ غذائی اشیاء ہوں یا کوئی اور چیز ہو۔ (کمافی ردالمحتار ۵/۲۸۲)

بہ ظاہر جمہور نے تو اس چیز کو پیش نظر رکھا ہے کہ احتکار کے لفظی معنی کیا ہیں۔

چونکہ احتکار کے لفظی معنی کھانے کی اشیاء اناج وغیرہ کو مہنگائی کے انتظار میں روکے رکھنے کے ہیں لہٰذا جمہور نے اس کی حرمت کو صرف غذائی اشیاء و اجناس تک محدود رکھا۔

(جاری ہے)

مَعْمَرِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ أَحَدِ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلالٍ عَنْ يَحْيَى

باب-۲۵۴ باب النّهي عن الحلف في البيع

لین دین میں قسم کھانے کی ممانعت کا بیان

۱۸۴۸...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ

۱۸۴۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"قسم (حلف) سامان کو تو نکالنے اور چلانے والی ہے لیکن منافع کو مٹانے والی ہے"۔

۱۸۴۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ

۱۸۴۹...... حضرت ابو قتادہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"تم بیع وغیرہ میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچتے رہو کہ وہ مال کو تو نکلوا دیتی ہے (فروخت کروا دیتی ہے) لیکن بعد میں نفع کو مٹا دیتی ہے" (یعنی اس کی نحوست سے اس سودے کی برکت ختم ہو جاتی ہے)"۔ [1]

(گذشتہ سے پیوستہ)

جب کہ امام ابویوسفؒ نے دو باتوں پر نظر فرمائی۔ ایک تو یہ کہ لغت میں لفظ "حکر" دیگر اشیاء کے حبس اور روکنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ احتکار کی ممانعت کا مقصد عوام کو اس کی مضرت اور نقصان سے بچانا ہے۔ اور یہ ضرر و نقصان جس طرح غذائی اجناس کی ذخیرہ اندوزی سے ہو سکتا ہے اسی طرح دیگر اشیاء کی ذخیرہ اندوزی سے بھی ہو سکتا ہے۔

صاحب تکملہ فتح الملہم کی رائے یہ ہے کہ طعام اور غذائی اجناس کی ذخیرہ اندوزی کی حرمت تو چونکہ صریح احادیث سے ثابت ہے لہٰذا یہ حکم تو ابدی اور دائمی ہے۔ البتہ جہاں تک دیگر اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کا تعلق ہے تو ان کی حرمت اور ممانعت حاکم وقت اور حکومت کی صوابدید پر منحصر ہے۔ اگر وہ کسی چیز کے احتکار اور ذخیرہ اندوزی میں عوام کا نقصان اور تنگی محسوس کرے تو اس کو منع کر دے۔ ورنہ اس کی اجازت دے دے اگر اس کی ذخیرہ اندوزی سے عوام متاثر نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (تکملہ فتح الملہم ۱/۶۵۸)

فائدہ...... حدیث بالا میں یہ ہے کہ جب حضرت سعیدؒ نے یہ حدیث معمرؓ کے حوالہ سے بیان کی تو ان سے کہا گیا کہ آپ خود تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں، اس پر فرمایا کہ: معمرؓ بھی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے تھے۔ ذخیرہ اندوزی غیر غذائی اجناس میں ہوتی تھی اور وہ جمہور کے مسلک کے مطابق ان کے نزدیک بھی ناجائز نہیں تھی ان حضرات کا یہ عمل بھی جمہور کی بہت قوی دلیل ہے۔ واللہ اعلم

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ

باب-۲۵۵ باب الشفعة

حقِ شُفعہ کا بیان

۱۸۵۰......حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ

۱۸۵۰......حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”جس شخص کا کوئی شریک ہو کسی زمین یا باغ میں تو جب تک کہ وہ اپنے شریک کو اطلاع نہ دے دے اسے اپنا حصہ فروخت کرنا جائز نہیں۔ پھر اگر وہ لینا چاہے تو لے لے اور اگر ناپسند ہو تو چھوڑ دے“۔

۱۸۵۱......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

۱۸۵۱......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے حقِ شفعہ کا ہر اس شراکت میں جسے تقسیم نہ کیا جا سکتا ہو کسی زمین یا باغ کی شراکت میں۔ ایک شریک کو جائز نہیں کہ وہ اپنے شریک کو اطلاع دیئے بغیر فروخت کر دے۔ پھر اگر دوسرا شریک چاہے تو خود ہی لے لے اور جو چاہے تو چھوڑ دے۔ اور جس نے شریک کو بغیر اطلاع دیئے فروخت کر دیا تو وہ شریک اس کا زیادہ حقدار ہے (کہ اس خریدار سے اسی قیمت پر خود لے لے حقِ شفعہ استعمال کرتے ہوئے)۔

۱۸۵۲......و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ

۱۸۵۲......حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”حقِ شفعہ ہر شرکت میں ہوتا ہے زمین میں، گھر میں اور باغ میں، ایک

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ بیع وغیرہ لین دین میں حلف اٹھانا یعنی بلاضرورت قسم کھانا مکروہ ہے، کیونکہ اگر جھوٹی قسم کھائی تو وہ بالکل حرام ہے اور اگر سچی قسم بھی کھائی تو کراہت سے خالی نہیں کیونکہ اس طرح اس کی عادت پڑ جائے گی اور وہ بتدریج جھوٹی قسم کھانے کی بھی جرأت کر بیٹھے گا۔
امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اپنی معرکۃ الآراء کتاب ”حجۃ اللہ البالغۃ“ میں فرماتے ہیں کہ:
”بیع وغیرہ میں کثرتِ حلف کی ممانعت دو وجوہ سے ہے۔ ایک تو یہ کہ اس میں دوسرے معاملہ کرنے والوں کے دھوکہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کی وجہ سے قلب سے اللہ کے اسم کی عظمت کے زائل ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ (لہٰذا ان دو وجوہ کی بناء پر معاملات میں بلاضرورت حلف اٹھانا مکروہ ہے)۔ (حجۃ اللہ البالغہ ۲ر۱۱۲)

شِرْكٌ فِي أَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَعْرِضَ عَلَى شَرِيكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ فَإِنْ أَبَى فَشَرِيكُهُ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ

شریک کے لئے درست نہیں کہ وہ (اپنا حصہ) فروخت کرے حتی کہ اسے اپنے دوسرے شریک کے سامنے پیش کرے، پھر وہ (چاہے) تو خود لے لے یا (چاہے) تو چھوڑ دے۔ پھر اگر وہ انکار کردے تو دوسرا شریک اس کا زیادہ مستحق ہے یہاں تک کہ اس کو اطلاع ہو جائے"۔ [1]

---

[1] حقِ شفعہ کا مطلب و حکم...... حق شفعہ کا مطلب یہ ہے کہ دو افراد کسی کاروبار، زمین، گھر یا باغ جائداد وغیرہ میں شریک ہیں، ایک شریک اپنا حصہ فروخت کرنا چاہتا ہے تو اس حصہ کی خریداری کا پہلا مستحق شخص اس کا شریک ہے۔ اور پہلے کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ شریکِ ثانی کو اطلاع دیئے بغیر اپنا حصہ کسی اور کے ہاتھ فروخت کردے۔ حتی کہ اگر اس نے بغیر اپنے شریک کو اطلاع دیئے اپنا حصہ فروخت کر دیا اور اس کے بعد شریک کو علم ہوا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ وہ اس تیسرے شخص سے اس حصہ کو اسی قیمت پر خرید لے جس پر اس تیسرے نے خریدا تھا۔

پھر امام احمدؒ کے نزدیک اگر شریک اوّل نے شریک ثانی کو پہلے اطلاع دے دی اور اس نے حق شفعہ کے استعمال کرنے کے بجائے اسے فروخت کرنے کی اجازت دے دی تو اب اس کا حق شفعہ ساقط ہو گیا۔ اب اگر اس کے بعد وہ حق شفعہ کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کا مطالبہ قبول نہ کیا جائے گا۔ خواہ بیع ہوئی ہو یا نہیں۔

لیکن جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ جب تک بیع نہیں ہو جاتی اس کا حق شفعہ باقی رہے گا۔ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ وغیرہم کا یہی مسلک ہے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ حق شفعہ ایک ایسا حق ہے جس کا تحقق ہی بیع کے بعد ہوتا ہے لہذا جب تک بیع ہی نہیں ہوئی تو اس کا تحقق وثبوت بھی نہیں ہوا اور ثابت ہونے سے قبل کسی حق سے معذوری کا اظہار معتبر نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی عورت نکاح سے قبل ہی اپنے مہر کو معاف کردے تو اس کی یہ معافی معتبر نہیں کیونکہ ابھی تو نکاح ہی نہیں ہوا جس کے نتیجہ میں مہر کا حق اس کے لئے ثابت ہوتا۔ جب حق ہی ثابت نہیں تو اس کی معافی یا اسقاط کیسے معتبر ہو سکتا ہے؟

جہاں تک امام احمدؒ کے مسلک کا تعلق ہے تو چونکہ انہوں نے حدیثِ بالا کے الفاظ "وان کرہ ترک" سے استدلال کیا ہے تو یہ استدلال مفہوم مخالف سے ہے اور مفہوم مخالف احناف کے یہاں معتبر نہیں ہے۔ اور ان الفاظ سے مراد یہ نہیں کہ اس کا حق شفعہ ختم کر دیا جائے بلکہ اس پر سے تخفیفِ مشقت کا اظہار ہے۔

یہاں یہ واضح رہے کہ حقِ شفعہ غیر منقولہ اشیاء میں ہوتا ہے۔ یعنی جائداد، مکان، باغات، زمین وغیرہ میں منقولہ اشیاء یعنی دوسرے مال و متاع جو قابلِ انتقال ہو اس میں حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا ہے۔

پڑوسی کے لئے حقِ شفعہ کا بیان...... اوپر بیان کردہ تفصیل تو شریک کے لئے حق شفعہ کے بیان میں تھی۔ جہاں تک پڑوسی کا تعلق ہے تو جمہور علماء کے نزدیک پڑوسی کے لئے حق شفعہ نہیں ہے جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جار (پڑوسی) کے لئے بھی حق شفعہ ہے۔ جمہور کی دلیل تو حدیثِ بالا کے علاوہ بخاری کی روایت کردہ حضرت جابرؓ کی حدیث بھی ہے۔ جب کہ احنافؒ کے نزدیک حق شفعہ تین قسم کے لوگوں کے لئے ثابت ہوتا ہے ۱۔ شریک فی نفس المبیع۔ یعنی جو شخص کسی چیز میں شریک ہو مثلاً: جائداد، زمین وغیرہ ۲۔ شریک فی حق المبیع۔ یعنی جو کسی چیز کے حقوق میں شریک ہو، مثلاً: دو افراد کی الگ الگ زمین ہے لیکن اس کا راستہ ایک ہے یا نہر سے پانی آنے کا راستہ ایک ہی ہے ۳۔ ملحق پڑوسی۔ ان تین قسم کے افراد کیلئے حق شفعہ ثابت ہوتا ہے احناف کے دلائل میں ایک تو حضرت جابرؓ کی بیان کردہ حدیث ہے جس کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کے شفعہ کا زیادہ مستحق ہے الخ علاوہ ازیں بخاری کی روایت کردہ حدیث ابی رافعؓ "الجار أحقّ بسقبه" بھی احناف کی دلیل ہے۔ بہر کیف۔ پڑوسی کے لئے شفعہ کا حق احناف کے نزدیک ثابت ہے۔ تفصیلی بحث کے لئے دیکھئے۔　　(فتح الباری ۵/۳۶۱)(تکملہ فتح الملہم ۱/۶۶۶۔۶۶۷)

باب-۲۵۶

باب غرز الخشبة فی جدار الجار
پڑوسی کی دیوار میں چھت کا شہتیر گاڑنے کا بیان

۱۸۵۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ

۱۸۵۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تم میں سے کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں چھت کی لکڑی گاڑنے سے روکے نہیں"۔ اس کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں تم لوگوں کو اس حکم سے غفلت برتتے ہوئے دیکھتا ہوں، اللہ کی قسم! میں اسے تمہارے درمیان کرتا رہوں گا (یعنی تم اس حدیث سے جی چراتے ہو لیکن میں یہ حدیث بیان کرتا رہوں گا)۔ ❶

۱۸۵۴...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۸۵۴...... حضرت زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان اسناد کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

باب-۲۵۷

باب تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها
ظلم کی حرمت اور زمین غصب کرنے کا بیان

۱۸۵۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ

۱۸۵۵...... حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس نے کسی کی زمین میں سے بالشت بھر بھی ظلماً چھینی اللہ تعالیٰ اس ظلم کی وجہ سے قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق پہنائیں گے۔

---

❶ اس حدیث کی بناء پر امام احمدؒ بن حنبل کا مسلک یہ ہے کہ یہ حکم وجوب کے لئے ہے یعنی کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں شہتیر یا لکڑی لگانے سے منع نہیں کر سکتا۔
لیکن احنافؒ، امام مالکؒ، اور امام شافعیؒ کا مذہب یہ ہے کہ یہ حکم استحباب اور ندب کے لئے ہے وجوب کے لئے نہیں یعنی پڑوسی کو منع نہ کرے تو بہتر ہے لیکن اس کے لئے لازم نہیں۔ اگر اس نے منع کر دیا تو اس کی ممانعت مؤثر ہو گی اور دوسرے کے لئے اس کے مکان کی دیوار میں شہتیر لگانا جائز نہ ہوگا۔
یہ حضرات: لایحلّ مال امریءٍ مسلم إلاّ بطیب نفسه" والی حدیث اور بخاری وابوداؤد کی بعض دیگر احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

سَبْعِ أَرَضِينَ۔

۱۸۵۶...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّ أَرْوَى خَاصَمَتْهُ فِي بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعُوهَا وَإِيَّاهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ فِي سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِي دَارِهَا قَالَ فَرَأَيْتُهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا

۱۸۵۶...... حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اروی بنت اویس ان سے مکان کے معاملہ میں لڑائی (اور جھگڑا کیا) تو انہوں نے فرمایا کہ: اسے چھوڑ دو اور جو (یہ جھوٹا دعویٰ کر رہی ہے) وہ اسے ہی دے دو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: جس نے کسی کی بالشت بھر زمین بھی ناحق حاصل کی، قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ [1]

اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کی قبر اس کے گھر ہی میں بنا دے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اندھی ہو چکی ہے دیوار ٹٹول ٹٹول کر چلتی ہے اور کہتی ہے کہ مجھے سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید کی بددعا لگ گئی ہے۔ ایک روز وہ اپنے گھر میں چل رہی تھی کہ گھر میں واقع ایک کنویں پر سے گذری تو اس میں گر کر مر گئی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔

---

[1] شرح حدیث...... اس حدیث کی شرح میں ائمہ حدیث سے مختلف اقوال نقل کئے گئے ہیں جن میں سے چند یہاں نقل کئے جاتے ہیں کہ "سات زمینوں کے طوق" سے کیا مراد ہے؟

ایک قول تو یہ ہے کہ زمین غصب کرنے والے کو غصب کردہ زمین کے برابر سات زمینیں محشر میں اٹھا کر لے جانے کا حکم ہوگا اور وہ اس کی قدرت نہیں رکھتا ہوگا تو یہ حکم اس کی گردن میں طوق کی طرح ہوگا، حقیقتاً طوق نہیں ہوگا۔

دوسرا طوق یہ ہے کہ اسے یہ زمین جو غصب کی تھی محشر میں لے جانے کا حکم ہوگا پھر اس کی گردن کو بڑا کر کے اس زمین کو اس کے گلے میں بطور طوق ڈالا جائے گا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا اور ہر زمین اس کے گلے کا طوق بن جائے گی۔

چوتھا قول یہ ہے کہ طوق سے مراد گناہوں کا طوق ہے اور یہ ظلم اس کی گردن میں طوق کی طرح پڑ جائے گا۔

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں حدیث کے ان الفاظ "من سبع أرضين" سے متعدد استدلالات اور استنباط کئے ہیں۔ ایک استدلال تو یہ کیا کہ جو شخص زمین کے کسی حصّہ کا مالک ہو وہ اس کے نیچے زمین کی انتہا تک کا مالک ہوگا۔ اور اسے اختیار ہے کہ دوسروں کو اس سے اجازت لئے بغیر اپنی زمین کے نیچے کنواں کھودنے یا سرنگ وغیرہ نکالنے سے منع کر دے۔ کیونکہ غاصب کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالنے کی سزا اسی لئے ہے کہ مالک کی ملکیت زمین کی گہرائیوں تک تھی۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے صاحبِ تکملہ فرماتے ہیں کہ: یہ استدلال محل نظر ہے۔ کیونکہ سزا کے لئے ضروری نہیں کہ وہ زمان و مکان میں معصیت کے برابر ہو۔ ممکن ہے کہ مالک کے لئے دوسروں کی اپنی زمین میں کنواں وغیرہ کھودنے سے منع کرنے کا حق صرف اس حد تک ہو کہ اس کی زمین کو نقصان پہنچے۔ لیکن اگر بہت زیادہ گہرائی میں کھدائی کی جائے تو کھدائی کرنا جائز ہوگا اور مالک کو روکنے کا حق نہ ہوگا۔ جیسے آج کل ریل کی لائنیں زیر زمین اتنی گہرائی میں بچھائی جاتی ہیں کہ سطح زمین پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

دوسرا استدلال یہ ہے کہ: زمین کا مالک اس میں چھپی معدنیات کا بھی مالک ہوگا۔

تیسرا استدلال یہ کہ اس سے معلوم ہوا کہ زمینیں سات ہیں۔ واللہ اعلم

۱۸۵۷......حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَرْوَى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ- قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا

قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ

۱۸۵۷...... حضرت ھشام بن عروہ اپنے والد عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اروی بنت اُویس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر دعویٰ کر دیا کہ انہوں نے اس کی کچھ زمین غصب کرلی ہے اور یہ مقدمہ مروان بن الحکم کے پاس لے گئی (جو حکمران تھا مدینہ طیبہ کا بنو امیہ کے دور میں)

حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: میں اس کی زمین پر قبضہ کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سننے کے بعد بھی؟ مروان نے کہا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ:

"جس نے بالشت بھر زمین بھی کسی کی ظلماً حاصل کرلی قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

مروان نے کہا کہ اس کے بعد میں آپ سے کسی گواہ کا مطالبہ نہیں کرتا۔ تو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کی بینائی زائل کر کے اندھا کردے اور اسے اس کی زمین میں ہی قتل کردے۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک اس کی بینائی ختم نہ ہوگئی اسے موت نہیں آئی اور پھر اسی اندھے پن کی حالت میں اپنی زمین پر چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گر کر مرگئی۔[1]

۱۸۵۸......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

۱۸۵۸...... حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:

"جس نے کسی کی بالشت بھر زمین بھی ظلماً غصب کرلی، قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا"۔

۱۸۵۹......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۱۸۵۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] حضرت سعید بن زیدؓ معروف صحابی ہیں اور عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کی اس حدیث کو اور اس واقعہ کو حافظؒ نے فتح الباری میں اور ابو نعیم الاصفہانی نے اپنی حلیہ الاولیاء میں اور مسند احمد میں بھی نقل کیا ہے اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت سعیدؓ نے فرمایا کہ میں اس کا حق کیسے مار سکتا ہوں اللہ! کی قسم! میں تو صرف اس حدیث کی وجہ سے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اپنی زمین میں سے چھ سو گز اس کی (اروی) کی زمین میں شامل کر دی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ: اے اروی! اٹھو اور جتنی زمین کے متعلق تیرا یہ دعویٰ ہے کہ وہ تیرا حق ہے اسے لے لے۔ (حلیۃ الاولیاء لابی لاصفہانی ۱/۹۷)

ﷺ لا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلا طَوَّقَهُ اللهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

"کوئی شخص کسی کی زمین بالشت برابر بھی ناحق نہ لے، ورنہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سات زمینوں کا طوق پہنائیں گے"۔

۱۸۶۰...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ وَأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ

۱۸۶۰...... حضرت محمد بن ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی اور ان کا اپنی قوم سے کسی زمین کا جھگڑا چل رہا تھا اور اسی بارے میں وہ (معلوم کرنے کے لئے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تھے تو انہوں نے ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا اور کہا کہ اے ابو سلمہ! اس زمین سے اجتناب ہی کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

"جس نے ایک بالشت کے برابر زمین بھی کسی پر ظلم کیا اسے سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا"۔

۱۸۶۱...... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلالٍ أَخْبَرَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

۱۸۶۱...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر خدمت ہوئے (بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی)۔

باب-۲۵۸　باب قدر الطّريق إذا اختلفوا فيه

اختلاف کی صورت میں راستہ کی مقدار کا بیان

۱۸۶۲...... حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ

۱۸۶۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب راستہ کے متعلق تمہارے اندر اختلاف ہو جائے تو اس کا عرض (چوڑائی) سات ہاتھ رکھ دیا جائے"۔ [1]

---

[1] تشریح حدیث...... علماء اور شراح حدیث نے اس کے متعدد معانی بیان کئے ہیں۔

۱۔ جب راستہ کے دونوں جانب میں کشادہ زمین کے قطعات ہوں اور پھر لوگ اس پر تعمیر کرنا چاہیں تو انہیں چاہیئے کہ درمیان میں راستہ چلنے کے لئے سات گز جگہ چھوڑیں، چنانچہ اس کی تائید مسند احمد کی روایت عبادۃؓ بن الصامت سے بھی ہوتی ہے۔

۲۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب نئی آبادیاں بسانے کا ارادہ ہو یا مفتوحہ علاقوں میں نئے سرے سے راستے بنائے جائیں تو ان کے لئے سات گز چوڑی جگہ ہونی چاہیئے۔

۳۔ امام طبرانیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کچھ لوگوں کے درمیان زمین مشترک ہو پھر اسے تقسیم کرنے لگے تو اگر وہ درمیانی راستوں کے بارے میں کسی بات پر متفق ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ اختلاف کی صورت میں سات ہاتھ چھوڑ دیں۔

۴۔ علامہ ابن جوزیؒ کی رائے یہ ہے کہ جو شخص راستوں میں بیٹھ کر فروخت کرتا ہو اسے چاہیئے کہ سات گز راستہ چھوڑ کر بیٹھے۔ (جاری ہے)

فِـــي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَ أَذْرُعٍ

(گذشتہ سے پیوستہ)......
بہر کیف! ظاہر یہی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی مطلب لیا جاسکتا ہے اور منشاء و مقصد حدیث کا یہ ہے کہ اس بارے میں لوگوں کو تکلیف سے بچایا جائے اور ان کی مصلحت کا خیال رکھا جائے۔ واللہ اعلم

كتاب الفرائض

کتاب الفرائض

کتاب الفرائض

باب-۲۵۹ باب لا یرث المسلم الکافر

وراثت اوراس کے مسائل

۱۸۶۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ

۱۸۶۳...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا"۔ ❶

---

❶ علم الفرائض...... اصطلاح شریعت میں "فرائض" میراث اور اس سے متعلقہ مسائل کے علم کو کہا جاتا ہے۔ یہ "فریضۃ" کی جمع ہے بروزن فعیلۃ جسکے معنی کاٹنے کے ہیں۔ کہا جاتا ہے: فرضتُ لفلان کذا یعنی میں نے فلاں کے لئے اتنا مال وغیرہ کاٹ دیا (الگ کر دیا)۔
خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے معالم میں کہا کہ یہ ماخوذ ہے "فرض القوسً" سے۔ جس کے معنی ہیں وہ تانت جو کمان کی دونوں طرف ہوتی ہے۔
امام راغب نے "مفردات" میں فرمایا کہ: فرض کے معنی کسی سخت چیز کو کاٹنے کے ہیں۔ قرآن کریم نے بھی حصہ میراث کو "نصیباً مفروضاً" فرمایا ہے۔
علوم شریعت میں "علم الفرائض (علم میراث) کی اہمیت وفضیلت بہت زیادہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ:
"نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم فرائض سیکھ لو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں تو اٹھایا جانے والا ہوں۔ اور بلاشبہ علم (فرائض) بھی اٹھالیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے حتی کہ دو آدمیوں کے درمیان حصہ میراث میں اختلاف ہوگا تو وہ کوئی ایسا آدمی نہ پائیں گے جو اس اختلاف کا فیصلہ کر سکے"۔ (رواہ الترمذی والنسائی واحمد والحاکم)
اسی طرح حضرت ابو بکرہؓ کی روایت مرفوع ہے کہ آپؐ نے فرمایا:
"قرآن اور فرائض (مجھ سے) سیکھ لو اور لوگوں کو سکھاؤ، قریب ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دو آدمی کسی حصہ میراث میں جھگڑا کریں گے تو انہیں کوئی آدمی نہیں ملے گا جو دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے" (کیونکہ علم فرائض کو کوئی جانتا نہ ہوگا)
(رواہ الطبرانی فی الاوسط)

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے:
نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"علم فرائض سیکھ لو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ وہ نصف علم ہے اور یہی علم سب سے پہلے بھلا دیا جائے گا اور میری امت میں سب سے پہلے جھگڑا بھی اسی بارے میں ہوگا (یعنی میراث کے اندر جھگڑا ہوگا علم میراث نہ جاننے کی وجہ سے)۔ (رواہ ابن ماجہ والدارقطنی)
یہ اور ان کے علاوہ دیگر متعدد احادیث سے اس علم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔
شریعت اسلامیہ نے علم الفرائض کے اندر میّت کے ترکہ اور میراث سے متعلق تمام مسائل بیان کئے ہیں اور ورثاء کے حصّوں کو خود قرآن کریم نے صراحت ووضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے ہر ایک وارث کا حصہ متعین فرما دیا ہے۔ اسی طرح وارث کی تعریف بھی کر دی ہے۔ درحقیقت یہ ایک پورا نظام ہے جسے ہم "اسلام کا نظام وراثت" کہہ سکتے ہیں۔ ......(جاری ہے)

أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا يَـرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسلام کے نظامِ وراثت کی چند نمایاں خصوصیات

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو وراثت سے متعلق جو نظام عطا کیا ہے وہ ایک نہایت حکیمانہ، عادلانہ اور میت کے اولیاء وورثاء کے لئے نہایت ہی مصفانہ ہے اور بنظرِ غائر اس کا جائزلیا جائے تو حق معدودے چند معاملات میں انسانی ذہن یہ محسوس کرتا ہے کہ اس وارثِ میت کے حق میں یہ بات نامناسب ہے ان میں بھی شریعتِ اسلامیہ کی حکمت ومصلحت پر مبنی فیصلے سے انسان کے دل ودماغ میں پیدا شدہ اشکالات ھباءً منثوراً ہوجاتے ہیں۔

اسلام کے نظامِ وراثت کو قرآن کریم اور نبی ﷺ کی سنّتِ مطہرہ نے تفصیلاً بیان فرمایا ہے اور اس کی باریک ترین جزئیات بھی انہی مآخذ میں بیان کردی گئی ہیں اور اس سے متعلق کسی بھی بات کو انسانی رائے پر نہیں چھوڑا گیا کیونکہ بشری دماغ اور انسانی آراء حکمت ومصلحت کے اس معیار کو کبھی نہیں پہنچ سکتیں جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا علم محیط ہے۔

چنانچہ اسلام کا نظامِ وراثت تمام ادیانِ سماوی وغیر سماوی اور قوانینِ دنیا میں سب سے زیادہ نمایاں اور ممتاز نظر آتا ہے۔ ذیل میں اس کی چند خصوصیات درج کی جاتی ہیں:

ا۔ میت کا تمام ترکہ ”میراث“ قرار دیا گیا ہے۔

اسلام کے نظامِ وراثت کا پہلا اصول یہ ہے کہ میت جو بھی مال چھوڑ کر مرا ہے خواہ وہ کسی بھی نوعیت کا مال ہو سب کا سب ”میراث“ میں شامل ہے اور ترکۂ میت کی ہر چیز میں تمام ورثاء شریک ہوتے ہیں۔ خواہ اس کا ترکہ استعمالی اشیاء پر ہی مشتمل ہو، مثلاً: استعمال کے کپڑے، برتن، جوتے وغیرہ۔ غرض میت کی ملکیت میں آئی ہوئی ہر چیز ”میراث“ ہے۔

اسلام سے قبل متعدد اقوام میراث کے باب میں یہ امتیاز کرتی تھیں کہ میت کے استعمالی اشیاء کو میراث اور ترکہ سے خارج کردیتی تھیں۔ اور صرف قابلِ نفع اشیاء کو ترکہ میں شامل کرتی تھیں۔ مثلاً: زمین، دکان، نقد وغیرہ اور استعمال کے کپڑوں، برتن، اسلحہ اور زیورات کو میراث سے خارج گردانتے تھے۔ اور پھر ان استعمالی اشیاء کے مصرف بھی بڑے عجیب وغریب تھے۔ مثلاً: بعض اقوام میں تو یہ رواج تھا کہ ایسے مال کو میت کے ساتھ قبر میں ہی دفن کردیتے تھے اور بعض قومیں اس مال کو تدفین کے دن کے اخراجات میں استعمال کرتی تھیں یا نوحہ گری کے لئے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ان صورتوں میں یا تو مال کا ضیاع ہوتا تھا جو حرام ہے اور یا مال ورثاء کے ضرورت مند ہونے کے باوجود ضائع کردیا جاتا تھا۔ شریعتِ اسلامیہ نے اس پہلو کو مدِّنظر رکھتے ہوئے میت کے ہر مال کو خواہ کپڑے ہوں یا برتن سب کو اس کے ترکہ میں شامل کردیا حتیٰ کہ ایک چھوٹی سے سوئی بھی ”مالِ میراث“ میں شامل کی جائے گی۔

۲۔ دوسرا اصول یہ متعین کیا کہ ”میراث“ میّت کے اَقارب (قریب ترین عزیز) کا حق ہے نہ کہ اجنبیوں کا۔ جب تک میّت کے قریب ترین رشتہ دار موجود ہیں، غیروں کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ بہت سی اقوام ایسی ہیں جو میراث میں میت کے دوستوں اور پڑوسیوں کو بھی حقدار ٹھہراتی ہیں جس کی وجہ سے بسا اوقات میت کے دوست احباب تو سب مال لے اڑتے ہیں اور اس کے بیوی بچے خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں۔ وہ تو پہلے ہی اپنے پیارے کی جدائی پر ملول تھے اب اس کے مال سے بھی گئے۔

اسلام نے اس معاملہ میں اس حد تک پابندی لگائی کہ ”متبنّی“ منہ بولے بیٹے کو بھی اقارب میں شامل نہیں کیا۔ جاہلیت کے زمانہ میں عرب منہ بولے بیٹے کو وراثت میں شریک کرتے تھے، اور اسے بھی نسبی بیٹے کی طرح سمجھتے تھے۔ قرآن کریم نے اس بات کو باطل قرار دیا۔

۳۔ اسلام کے نظامِ وراثت کا تیسرا اصول اور سب سے بڑا امتیازی وصف یہ ہے کہ اس نے میراث میں سب ورثاء کو شریک قرار دیا اور کہا کہ میراث اولیاء میت میں سے ہر بچے، بڑے، مرد وعورت کا حق ہے، کیونکہ اسلام سے قبل عرب میراث میں صرف مردوں کا حق سمجھتے تھے اور عورتوں، بچوں کو میراث سے حصہ نہیں ملتا تھا۔

......(جاری ہے)

باب-۲۶۰ باب ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي فلأولى رجلٍ ذكرٍ

حصہ میراث، صاحبِ حق کو پہنچانا ضروری ہے

۱۸۶٤......حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَهُوَ النَّرْسِيُّ ۱۸۶۴...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)......

حتی کہ ان کے یہاں یہ بات رائج تھی کہ میراث کا حق اسی کا ہے جو مالِ غنیمت حاصل کر سکے۔ یعنی جنگوں میں شریک ہو کر مالِ غنیمت لوٹ سکے۔ جس کا واضح مطلب یہ تھا کہ میراث صرف مردوں کا حق ہے۔ اسلام نے اس غلط اور ظالمانہ رواج کو باطل قرار دیا۔

۴۔ پھر اسلام نے وراثت کے استحقاق کا معیار "اقربیت" کو قرار دیا۔ یعنی جو وارث میت سے جتنا قریبی نسبی رشتہ رکھتا ہو گا وہ اتنا زیادہ حقِ وراثت رکھے گا۔ کسی کو چھوٹا یا بڑا ہونے کی وجہ سے حقِ میراث سے محروم نہیں کیا جا سکتا اس کے برعکس عیسائیت میں بڑے بھائی کو تقسیمِ میراث میں چھوٹے بھائی پر ترجیح دی جاتی ہے جو سراسر غلط ہے۔

۵۔ اسلام کے نظامِ میراث کی پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ اس نے ہر وارث کو اپنے اپنے حصہ میراث کا مکمل مالک بنایا۔ ہندوؤں اور یونانیوں کے ہاں مکانات اور زمینوں میں تمام ورثاء شریک رہتے ہیں کسی وارث کو اپنا حصہ الگ کرنے کا اختیار نہیں ہوتا۔ اسلام نے اس پابندی کو ختم کر کے ہر وارث کو اس کے حصہ میں قطعی اختیار دیا کہ جس طرح چاہے تصرف کرے۔

احکام میراث کی حکمتیں و مصالح...... امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں اسلام کے نظامِ وراثت کی حکمتوں اور مصلحتوں پر بحث کرتے ہوئے بڑی کافی و شافی گفتگو فرمائی ہے یہاں پر نہایت اختصار کے ساتھ اس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

"ابتداءِ فطرت انسانی کا لحاظ رکھتے ہوئے کوئی مستحکم نظامِ میراث دینے کے بجائے یہ حکم دیا گیا کہ لوگ اپنے مال کے بارے میں وصیت کر جائیں اور جو جسے اپنے مال کا زیادہ حقدار سمجھے اس کے لئے وصیت کر جائے۔ کیونکہ لوگوں کے طبعی احوال اور میلانات مختلف ہیں لہٰذا ابتداءً یہ بات ان کی رائے اور صوابدید پر چھوڑ دی گئی کہ وہ اپنے مال سے کس کی کتنی مدد کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن جب خلافتِ کبریٰ کے احکام ظاہر ہو گئے اور اسلام کی ضیا بار کرنوں نے جزیرۂ عرب سے نکل کر مشرق و مغرب کو اپنے حصار میں لیا تو اب مصلحت کا تقاضا یہ ہوا کہ اس اہم معاملہ کو لوگوں کی رائے پر نہ چھوڑا جائے بلکہ ان کے عمومی مزاج اور عرب و عجم کی عادتوں کے مطابق جن کا اللہ تعالیٰ کو کامل علم تھا قرابت داروں کے حصے مقرر کر دیئے جائیں۔

پھر میراث کے مسائل میں اصلی اعتبار طبعی مصاحبت و قرابت اور فطری تعلق کا ہے، عارضی منافع اور علائق کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس لئے زوجین کے علاوہ صرف اولا الارحام ہی کا میراث میں حصہ رکھا گیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ توارث کا مدار تین چیزوں پر ہے ا۔ شرف و منصب میں میت کے قائم مقام ہو گا، جیسا کہ بھائی وغیرہ ۲۔ خدمت و ہمدردی مثلاً بیوی، بیٹی وغیرہ ۳۔ قرابت جو کہ پہلی دونوں قسموں کو متضمن ہے اور اسی تیسری قسم کا سب سے زیادہ اعتبار ہوتا ہے مثلاً باپ، دادا، بیٹا اور پوتا سب اس قسم میں شامل ہیں۔ اور یہی ورثہ میں سب سے زیادہ میراث کے حقدار ہیں۔

میراث کے اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ مرد کو عورت پر ترجیح حاصل ہو گی کیونکہ مرد ہی قوم کی عزت و آبرو کی حفاظت کرتے ہیں اور انہی کے ذمہ سارے اخراجات ہوتے ہیں۔

پھر شریعت نے وراثت کے جو حصے مختلف رشتہ داروں کے لئے مقرر کئے وہ بالکل واضح ہیں اور ہر عامی و جاہل شخص بھی حسابی گورکھ دھندوں میں پڑے بغیر سمجھ سکتا ہے"۔ (خلاصہ کلام از شاہ ولی اللہ دھلوی۔ حجۃ اللہ البالغہ ۲/۱۲۰/۲ ۱۲۲)

کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا...... ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اور تمام فقہاء کے نزدیک نہ مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے نہ کافر مسلمان کا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت معاویہؓ سے مروی ہے کہ یہ دونوں حضرات مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیتے تھے...... (جاری ہے)

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو، پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو میّت کے زیادہ قریب ہے“۔

۱۸۶۵ ...... حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

۱۸۶۵ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو اور ذوی الفروض جو مال چھوڑ دیں تو وہ اس شخص کا ہے جو میت کے زیادہ قریب ہے۔

۱۸۶۶ ...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ

۱۸۶۶ ...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سارا مال (میراث) حصّہ والوں کے درمیان تقسیم کردو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی بیان کردہ تقسیم کے مطابق، پھر جو مال بچ جائے تو وہ اس شخص کا ہے جو میت سے زیادہ قریب ہے (رشتہ داری کے اعتبار سے)۔ [1]

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... لیکن کافر کو مسلمان کا وارث قرار نہیں دیتے تھے۔

حضرت مولانا علامہ عثمانیؒ اعلاء السنن میں اس کی تاویل یہ کی ہے کہ یہ حضرات مسلمان کو کافر کا وارث قرار دینے کے قائل تھے۔ تاکہ نئے مسلمان ہونے والوں کی تالیفِ قلب (دلجوئی) ہو کیونکہ ایک شخص اگر اپنے پورے خاندان کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو تو اسے نہ باپ کی میراث میں سے حصہ ملے گا نہ بھائیوں کی اور اگر اولاد ہے تو نہ اس کی میراث میں سے ملے گا۔ اس لئے تالیفِ قلب کے لئے یہ حضرات مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیتے تھے لیکن اس کے عکس کے قائل نہیں تھے۔

پھر بعد میں طویل عرصہ گذرنے کے بعد بعض لوگوں نے جب اس کو بھی لازم سمجھ لیا تو عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس سے منع فرمادیا۔

امام احمد بن حنبلؒ کی ایک روایت اثرمؒ سے یہ منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کافر تقسیمِ وراثت سے قبل مسلمان ہو جائے تو اپنے میت کے ورثہ میں اس کا حصّہ بھی ہوگا۔

لیکن جمہور علماء کے نزدیک تقسیم وراثت سے قبل یا بعد میں مسلمان ہونے سے اصل حکم پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور تقسیم سے قبل اسلام لانا استحقاقِ وراثت کے لئے مؤثر نہیں ہے۔ میت کی وفات کے وقت اس کے جو اقارب مسلمان ہیں وہ وارث ہوں گے اور جو اقارب غیر مسلم ہیں وہ ہرگز وارث نہ ہوں گے۔ واللہ اعلم

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] اس حدیث میں بیان کردہ ”الحقو الفرائض بأهلها“ سے مراد وہ ورثاء ہیں جن کے شریعت نے حصّے مقرر کردیئے ہیں۔ کتاب اللہ کے اندر۔ اور فرائض سے مراد وہ حصّے ہیں جو قرآن کریم میں مقرر کردیئے گئے ہیں۔ مثلاً: نصف، ثلث، دو ثلث، سدس، ربع وغیرہ۔

خلاصہ یہ کہ شریعت نے ورثاء کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلی قسم، اصحابِ فروض ...... یعنی وہ ورثاء جن کے مشترک حصے قرآن کریم میں طے کردیئے گئے ہیں۔ مثلاً شوہر، بیوی، والدین۔ ان کے لئے طے شدہ حصے ہیں مختلف صورتوں میں نصف، ثلث، ربع، ثمن، سدس وغیرہ۔ ...... (جاری ہے)

الْفَرَائِضَ عَلَى كِتَابِ اللهِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

۱۸۶۷...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ

۱۸۶۷...... حضرت وہیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور روح بن قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کی طرح ان اسناد سے بھی حدیث مروی ہے۔

باب-۲۶۱ باب میراث الکلالة

کلالہ کی میراث کا حکم

۱۸۶۸...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي مَاشِيَيْنِ فَأُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ

۱۸۶۸...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: "ایک مرتبہ میں بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دونوں پیدل چلتے ہوئے میری عیادت کے لئے تشریف لائے، مجھ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر بہادیا جس کی وجہ سے مجھے بے ہوشی سے افاقہ ہو

(گذشتہ سے پیوستہ)......

دوسری قسم، عصبات...... یہ میت کے وہ ورثاء ہیں جن کے طے شدہ حصے تو متعین نہیں ہیں لیکن یہ لوگ میت کے مذکر رشتہ دار ہوتے ہیں مثلاً: بیٹا یا میت کی طرف کسی مذکر کے واسطے سے منسوب ہوتے ہیں مثلاً: بھائی اور چچا۔ ان کے لئے حکم یہ ہے کہ ذوی الفروض (متعین و مشترک حصے والے ورثاء) سے جو کچھ بچے وہ انہیں مل جاتا ہے۔ اور اقرب (زیادہ قریبی رشتہ دار) کی موجودگی میں ابعد (دور کا رشتہ دار) محروم ہو جاتا ہے۔ اور اگر قرابت میں سب برابر ہوں تو عصبات کے حصے ان کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔

تیسری قسم، اولو الارحام...... یعنی میت کے مؤنث رشتہ دار مثلاً: پھوپھی یا پھر کسی مؤنث کے واسطہ سے ان کی نسبت میت کی طرف ہوتی ہے مثلاً: ماموں اور خالہ۔

ان کا حکم یہ ہے کہ جب تک عصبات میں سے کوئی ایک بھی زندہ ہو انہیں وراثت میں حصہ نہیں ملتا۔ اور اگر عصبات میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو یہی لوگ عصبات بن جائیں گے۔

حدیثِ مذکورہ بالا در حقیقت صرف پہلی اور دوسری قسم کے بیان میں ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ قرآن کریم کے بیان کردہ حصے "اصحاب الفروض" کو دے دیئے جائیں گے اور بقیہ مال میں سے عصبات کو حصہ ملے گا۔

گویا دراصل اس حدیث کو عصبات کی وراثت کے بیان کے لئے لایا گیا ہے۔ روافض نے عصبۃ کی اصطلاح کا انکار کیا ہے۔ ان کے نزدیک عصبہ وغیرہ کوئی چیز نہیں وراثت یا تو حصہ متعینہ کے تحت ملتی ہے یا قرابت داری کی بناء پر۔ اور ان کے نزدیک قرابت داری میں "ذکر" اور "انثیٰ" یعنی مذکر اور مؤنث کی کوئی قید نہیں جب کہ اھل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک حدیثِ بالا میں بیان کردہ قید "رجلٍ ذکرٍ" یہ بتلا رہی ہے کہ عصبہ بنفسہ کے لئے نہ مذکر ہونا شرط ہے یعنی یہ بات کہ میت کا مذکر رشتہ ہو یا مذکر کے واسطے سے میت کی طرف منسوب ہو۔ واللہ اعلم

كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ "يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ"

گیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے مال میں کیسے فیصلہ کروں؟ آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا حتی کہ آیتِ میراث "یَسْتَفْتُونَکَ قُلِ اللهُ یُفْتِیکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ" نازل ہوگئی۔ ❶

---

❶ یتیم پوتے کی میراث کا مسئلہ...... یہاں پر ایک اور اہم مسئلہ کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ اور وہ ہے یتیم پوتے کی میراث کا مسئلہ"۔ مناقب حدیث کے الفاظ "فلأولیٰ ولیٰ رجلِ ذکرٍ" بالکل صریح اور واضح دلیل ہیں اس بات کے کہ "بیٹے کی موجودگی میں یتیم پوتے کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا۔ یہ مسئلہ پوری امت کا متفق علیہ مسئلہ ہے اور ابتدا سے لے کر آج تک مختلف ادوار میں فقہاء وعلماء میں سے کسی ایک نے بھی اس میں اختلاف نہیں کیا۔ لیکن دورِ حاضر کے بعض متجددین اور افکار خیالاتِ مغرب سے متأثر افراد نے یوں کہنا شروع کیا کہ یتیم پوتا بھی دادا کی میراث میں حصہ دار ہوگا خواہ اس کے دوسرے بیٹے موجود ہوں۔

ان کا موقف یہ ہے کہ "یتیم پوتا" بھی اولاد میں شامل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میراث میں اولاد کا حصہ بتلایا ہے اور لفظِ اولاد کے مفہوم میں پوتا بھی شامل ہے لہٰذا باپ کے انتقال کے باوجود دادا کی میراث میں سے اسے حصہ ملے گا خواہ اس کے دوسرے بیٹے موجود ہوں۔

ان کا موقف یہ ہے کہ "یتیم پوتا" بھی اولاد میں شامل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میراث میں اولاد کا حصہ بتلایا ہے اور لفظِ اولاد کے مفہوم میں پوتا بھی شامل ہے لہٰذا باپ کے انتقال کے باوجود دادا کی میراث میں سے اسے حصہ ملے گا خواہ اس کے چچا موجود ہوں' لہٰذا اس مسئلہ کی مختصر اُو ضاحت بیان کی جاتی ہے۔

سب سے بنیادی بات تو یہ ہے کہ تقسیم میراث کا معیار و مدار شریعتِ اسلامیہ میں "حاجت وضرورت" نہیں بلکہ "رشتہ و قرابت" ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ میت کے رشتہ دار واقارب خواہ وہ حاجت مند ہوں یا نہیں وارث ہوں گے۔ پھر رشتہ داری میں بھی یہ اصول بتلایا گیا کہ الأقرب فالأقرب کا اعتبار ہوگا یعنی جو میت سے جتنا قریبی رشتہ رکھتا ہوگا وہ پہلے وارث ہوگا اگر وہ نہیں ہے تو اس کے بعد زیادہ قریبی رشتہ والا وارث ہوگا۔ کیونکہ اگر "حاجت وضرورت" کو معیار بنایا جاتا تو میت کے حقیقی رشتہ دار تو حصہ میراث سے محروم رہ جاتے جب کہ علاقہ کے تمام فقراء و مساکین وارث بنتے۔ لہٰذا رشتہ داروں کو معیار بنا کر اس کا اصول بھی بتلادیا کہ **"الأقرب فالأقرب"** جس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کے ترکہ میں پہلے بیٹا اور والدین جو نسبی اعتبار سے سب سے قریبی اور بلاواسطہ رشتے ہیں وارث بنیں گے اور اگر یہ لوگ نہ ہوں تو دوسرے ان کے بعد والے قریبی اعزہ وارث ہوں گے۔

جہاں تک لفظِ اولاد کا تعلق ہے تو اس کے معنیٰ حقیقی اولاد کے ہی ہیں البتہ کبھی اس کا اطلاق اولاد کی اولاد پر بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا لفظِ اولاد میں دونوں احتمال پیدا ہوگئے۔ بہ ظاہر قرآن کریم کی آیت "**یوصیکم الله في أولادکم**" میں دونوں معنی کے اختیار کرنے کی صورت میں لازم ہوگا کہ ایک آدمی کے ترکہ میں اس کی حقیقی اور صلبی اولاد کے علاوہ پوتے' نواسے بھی شامل ہوں گے اور اپنے چچاؤں اور ماموؤں کے ساتھ برابر کے حصہ دار ہوں گے۔ لیکن ظاہر ہے یہ معنی نہ اصولی طور پر معقول ہیں نہ ہی پوری امتِ محمدیہ میں کوئی اس کا قائل ہے لہٰذا پہلے معنی متعین ہوگئے کہ اس جگہ پر اولاد سے مراد صلبی اور حقیقی اولاد ہے یعنی بلاواسطہ اولاد۔ بلواسطہ اولاد یہاں مراد نہیں ہے۔

اب صورت یہ رہ جاتی ہے کہ کسی مرنے والے کا کوئی بیٹا زندہ نہ ہو اور پوتے موجود ہوں تو پوتوں کو وراثت کس پیمانہ پر ملے گی اس بارے میں صحابہ کرامؓ کے اجماع سے یہ فیصلہ قرار پایا کہ جس کسی مرنے والے کا کوئی صلبی بیٹا زندہ نہ ہو صرف پوتے پوتیاں موجود ہوں تو ان کو وراثت اسی معیار پر ملے گی جو معیار صلبی اولاد کے لئے قرآن کریم نے مقرر کیا ہے یعنی ہر پوتے کو دو حصے اور ہر پوتی کو ایک حصہ۔

صحیح بخاری میں اس مضمون کا ایک مستقل باب موجود ہے۔ **باب میراث إبن الإبن إذالم یکن ابن**"۔ اور اس میں حضرت زید بن ثابتؓ کا فتویٰ نقل کیا ہے جس پر تمام صحابہ کرامؓ کا اجماع علامہ عینیؒ شارح بخاری نے نقل فرمایا ہے۔ **ولد الأبناء بمنزلة الولد اذالم یکن دونهم ولد ذکرهم کذکرهم وانثاهم کانثاهم یرثون و یحجبون کما یحجبون ولا یرث وُلد الإبن الإبن** وہ اجماعی فیصلہ یہ ہے۔ (عینی شرح بخاری)

اس اجماعی فیصلہ میں پوتے کیلئے واضح حکم بتلادیا گیا کہ اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا زندہ ہے تو مرنے والے وہ یتیم ہو یا نہیں...... (جاری ہے)

۱۸۶۹ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

۱۸۶۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے بنو سلمہ میں میری

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اسے وراثت نہیں ملے گی۔

بعض متجدین نے خواس اجماعی فیصلہ اور قانونِ شرعی میں تحریف کرتے ہوئے یتیم پوتے کو بھی دادا کی میراث میں "شرعی وراث" بنانے کی کوشش کی ہے' در حقیقت انتہائی حماقت اور سطحی نظر رکھنے کی علامت ہے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ پر محققانہ بصیرت افروز گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"وہ اسلام جو رسول کریم ﷺ دنیا میں لائے تھے ساڑھے تیرہ سو برس کے مسلمانوں کے اجماع واتفاق سے اس کا تو یہی قانون ہے (کہ یتیم پوتا وارث نہیں ہوگا دادا کا) ہاں چودھویں صدی کے آخر میں ایک نیا اسلام کراچی سے طلوع ہو رہا ہے' اس کے موجدین نے اس مسئلہ میں عجیب نکات پیدا کئے ہیں: مثلاً: اس اجماعی فیصلہ (جو عینی شرح بخاری کے حوالہ سے اوپر نقل کیا گیا) کے آخر میں جو لایوث ولد الإبن مع الإبن آیا ہے اس میں ان (متجددین) کا خیال ہے کہ ولد الإبن سے صرف وہ پوتا مراد ہے جس کا باپ زندہ ہو اور اس کو ثابت کرنے کے لئے دلیل پیش کی جاتی ہے اس اصول فقہ کی جس کے رد کرنے اور جس پر استہزاء و تمسخر کرنے ہی کے لئے یہ نیا اسلام طلوع ہو رہا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ الإبن جو معرفہ کی صورت میں مکرر لایا گیا تو سب حسبِ تصریح اصول حنفیہ اس سے عینِ اوّل یعنی وہ ابن جو ولد الإبن میں مذکور ہے مراد ہوگا۔

مگر ان کو کیا خبر کہ فقہاء نے اس کو قاعدہ کلیہ قرار نہیں دیا اور اس کلام میں تو اس معنی کی کوئی گنجائش ہی نہیں کیونکہ اس جملہ سے پہلا جملہ إذا لم یکن دونهم ولد میں لفظ ولد نکرہ آیا ہوا ہے مگر اس پر ان کی نظر کیوں جانے لگی تھی ان کو تو نیا اسلام' نئے معارف' نئے اصول پیش کرنے ہیں۔

اس اجماعی فیصلہ کے ابتدائی جملوں سے آنکھیں بند کر کے آخری جملہ میں فقط الإبن کو معرفہ لانے سے اس پر استدلال کیا کہ ابن الإبن سے مراد اس جگہ زندہ بیٹے کا بیٹا ہے' انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ اگر یہ مراد ہوتی تو اس کے لئے سیدھی عبارت یوں ہوتی لا یرث الإبن مع ابیه۔ اس کو بھی چھوڑ دیتے تو پہلے جملہ میں ولد نکرہ موجود ہے اس پر نظر کرنا تو گویا ان کے لئے ضروری ہی نہیں تھا' اور عام لوگوں کی عادت سے بھی وہ مطمئن تھے کہ کون اتنی زحمت گوارا کرے گا جو بخاری اٹھا کر دیکھے اور ان کی چوری پکڑے۔

خلاصہ یہ کہ قرآن میں تو پوتوں کا ذکر نہیں اور اجماعی فیصلہ میں یتیم اور غیر یتیم ہر قسم کے پوتے ایک ہی حکم میں ہیں اب یتیم پوتے کو دوسرے پوتوں سے ممتاز کر کے دادا کی وراثت دینا معلوم نہیں کون سے قرآن میں دیکھ کر اسلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

حال میں اسی قرآن وحدیث سے آزاد مجتہد نے اس جگہ ایک عجیب ضابطہ ایجاد کیا ہے کہ ایک شخص جو میّت سے بالواسطہ قرابت رکھتا ہے اگر واسطہ کا انتقال ہو جائے تو یہ بالواسطہ قرابت رکھنے والا اب اصل واسطہ کے قائم مقام ہو کر میّت کا اقرب بن جاتا ہے۔ مثلاً: پوتا جو دادا کے ساتھ اپنے باپ کے واسطہ سے قرابت رکھتا ہے اگر اس کا باپ مر جائے تو اب یہ تمام احکام میں اپنے باپ کا قائم مقام ہو کر دادا کے دوسرے بیٹوں کے برابر ہو جائے گا۔

تمام اہل عقل واہل علم کے نزدیک جس رشتہ دار کی قرابت میت سے بلا واسطہ ہو وہ اقرب کہلاتا ہے اور جس کا تعلق کسی واسطہ سے ہو وہ ابعد۔ خواہ یہ واسطہ زندہ ہو یا مردہ۔ کیونکہ واسطہ کی زندگی اور موت کا رشتہ کی نوعیت کے قرب وبعد سے کوئی تعلق نہیں۔ جو شخص میت سے قرابت کسی واسطہ کے ذریعہ رکھتا ہے اور اس وجہ سے ابعد کہلاتا ہے تو وہ جس طرح واسطہ کی زندگی میں ابعد ہے' اسی طرح اس واسطہ کے مر جانے کے بعد بھی اس کے رشتہ کی نوعیت نہیں بدلی۔ وہ بدستور اب بھی ابعد ہی ہے وہاں اقرب کے موجود نہ ہونے پر ابعد ہونے کے باوجود اس کو وارث تسلیم کیا جاتا ہے۔

آگے چل کر فرماتے ہیں۔

پھر اگر یہی قائم مقامی کا ضابطہ ہے تو باپ کے مرنے پر چچا اور پھوپھی کے مرنے پر ماموں اور خالہ باپ اور ماموں کے...... (جاری ہے)

ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ فِي بَنِي سَلِمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَنِي لا أَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي يَا رَسُولَ اللهِ فَنَزَلَتْ "يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ"

عیادت فرمائی۔ دونوں حضرات پیدل چل کر تشریف لائے تو مجھے بے ہوش پایا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر کچھ پانی کے چھینٹے مجھ پر مارے جس سے (آپ ﷺ کی برکت سے) مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے مال میں کیا کروں؟ اس موقع پر آیتِ میراث "يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ" نازل ہو گئی۔

۱۸۷۰ ...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ

۱۸۷۰ ...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ میری عیادت فرمائی، یہ دونوں حضرات پیدل چل کر تشریف لائے تو مجھے بے ہوش پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا پھر میرے اوپر وضو کا بچا ہوا پانی انڈیل دیا جس سے مجھے افاقہ ہو گیا دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے مال کے اندر کس طرح کا معاملہ کروں؟ آپ ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ آیتِ میراث (جس میں وراثت کے احکام بیان کئے گئے ہیں) نازل ہو گئی۔

۱۸۷۱ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ لا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ

۱۸۷۱ ...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں اتنا بیمار تھا کہ مجھے کچھ ہوش نہ تھا، آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر بہایا جس سے مجھے ہوش آ گیا۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... قائم مقام ہو کر ان کا حصہ پانے کے مستحق ہونے چاہئیں۔ یعنی باپ کے مرنے پر بیٹوں کے موجود ہوتے ہوئے چچا اور پھوپھی کو باپ کا حصہ اور ماں کے مرنے پر ماموں اور خالہ کو حصہ ملنا چاہیے اور اس ضابطہ سے اگر پہلے بیوی مر جائے تو بیوی کے ماں باپ اور بھائی بہن شوہر کے ترکہ میں اپنی اولاد کے موجود ہوتے ہوئے حصہ پانے کے مستحق ہونے چاہئیں جس کو یہ نئے مجتہد بھی تجویز نہیں کرتے"۔ (جواہر الفقہ ۲/ ۴۸۵ تا ۴۸۷)

غرضیکہ یتیم پوتے کو دادا کی میراث میں حصہ دار بنانا اسلامی قانون اور قرآن و حدیث کے علاوہ امت کے اجماعی فیصلہ کے بھی خلاف ہے۔

اہل تجدد کے اس مؤقف کی بنیاد یہ ہے کہ مرنے والے کے یتیم پوتے چونکہ ضرورت مند اور زیادہ حاجت مند ہیں اس لئے ان کو وراثت میں شریک کیا جائے۔ لیکن ابتدائے گفتگو میں یہ بات عرض کی جا چکی ہے کہ قانونِ وراثت کی بنیاد و معیار سے ناواقفیت کی بناء پر یہ مؤقف اختیار کیا جا رہا ہے کیونکہ شریعت کے قانونِ وراثت کا معیار "حاجت و ضرورت" نہیں بلکہ رشتہ و قرابت ہے ورنہ تو ایک مرنے والے کے ترکہ میں ساری دنیا کے ضرورت مند یا دور پرے کے رشتہ دار حصہ کے مستحق ہو جائیں گے اور حقیقی ورثاء محروم رہیں گے۔ اور پھر رشتہ و قرابت کے معیار میں بھی مطلق رشتہ کافی نہیں بلکہ "اقربیت" کو معیار بنایا گیا یعنی زیادہ اقرب جو ہو گا میت سے وہ وارث ہو گا اور حقیقی بیٹے کی موجودگی میں پوتا اقرب نہیں بلکہ ابعد میں شمار ہو گا۔ واللہ اعلم

فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ "يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ" قَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا میراث تو کلالہ ہوگا (کلالہ اس آدمی کو کہتے ہیں جس کا نہ باپ ہو نہ اولاد) اس وقت آیتِ میراث نازل ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے محمدؒ بن المنکدر سے کہا کہ یہ آیت؟ يَسْتَفْتُونَكَ ۔قُلِ اللهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فرمایا کہ ہاں! اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ ❶

---

❶ کلالہ کی تفسیر...... مذکورہ باب اور اس میں بیان کردہ احادیث کلالہ کی میراث کے احکام کے بیان سے متعلق ہیں۔ کلالہ کے مختلف معنی و تعریفات منقول ہیں۔

جمہور کے نزدیک جو شخص لاولد مرجائے اور اس کا باپ بھی زندہ نہ ہو تو اسے کلالہ کہا جاتا ہے' ایسی صورت میں اس کے بھائی اس کے مال کے وارث ہوں گے۔

بعض نے فرمایا کہ کلالہ ایسے شخص کے مال و میراث کو کہتے ہیں جو لاولد مرجائے اور اس کا باپ بھی نہ ہو۔ علاوہ ازیں متعدد اور معانی بھی منقول ہیں۔

یہاں پر ایک اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت جابرؓ کی مذکورہ احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس موقع پر آیتِ میراث نازل ہوئی۔ پھر ایک روایت میں آیتِ میراث کی تفصیل یوصیکم اللہ سے اور دوسری روایت میں یستفتونک الآیۃ سے کی۔ جب کہ دونوں آیات بالکل الگ الگ ہیں؟ تو بظاہر دونوں میں تعارض نظر آتا ہے۔

اس تعارض کو رفع کیا ہے حافظ ابنِ حجرؒ نے فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ سے تو صرف یہی منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: آیتِ میراث نازل ہوئی۔ انہوں نے آیتِ میراث کی تعیین نہیں کی (کہ سورۂ نسا کی ابتدائی یا انتہائی) باقی جو یستفتونک کی تفسیر منقول ہے وہ سفیان بن عیینہؒ کی زیادت ہے اور اگلی روایت میں ابنِ جریجؒ اس کی تفسیر "یوصیکم اللہ" سے کی۔

تو گویا حضرت جابرؓ نے تو آیتِ میراث کا تعین نہیں کیا تھا جو اس واقعہ میں نازل ہوئی تھی انہوں نے بس اجمالاً نزولِ آیتِ میراث کا تذکرہ کر دیا تھا۔

بعد میں ابنِ عیینہؒ اور ابنِ جریجؒ نے اس اجمال کی توضیح کی تو ابنِ عیینہؒ نے آیتِ میراث سے مراد یستفتونک والی آیتِ میراث کو لیا جب کہ ابنِ جریجؒ نے یوصیکم اللہ والی آیت کو۔ لہٰذا تعارض باقی نہ رہا۔ (ملخص کلام الحافظ فی الفتح رکتاب التفسیر)

کلالہ سے متعلق مسائل...... کلالہ سے متعلق آئندہ آنے والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کو اس سے متعلق اشکال تھا لیکن اس اشکال کی کوئی واضح توجیہ روایات میں نہیں ملتی' البتہ تحقیق سے چند ایسے مسائل کی نشاندہی ہوتی ہے جن میں سے بعض یا سب ہی وجہ اشکال ہو سکتے ہیں۔

ا۔ کلالہ کے معنیٰ میں اختلاف رائے۔ کہ حضرت ابو بکرؓ کے نزدیک کلالہ اس وارث کو کہتے ہیں جو نہ باپ ہو نہ بیٹا۔ جب کہ حضرت عمرؓ کے نزدیک مورثِ (میت) کو کلالہ کہتے ہیں لیکن ادب و احترام کی وجہ سے صدیقِ اکبرؓ کی مخالفت نہ کرتے تھے۔

۲۔ کلالہ کا حکم دو آیات میں مذکور ہے ایک تو سورۃ النساء کی ابتدائی آیتِ میراث "یوصیکم اللہ فی أولادکم" میں جس میں کلالہ کی بہن کے لئے سدس (چھٹا حصہ) رکھا گیا ہے جب کہ دوسری آیت سورۃ النساء کی بالکل آخری آیت ہے "یستفتونک" والی' اس میں کلالہ کی بہن کے لئے نصف مال (آدھا) رکھا گیا ہے۔ جس کی توجیہ یہ ہے کہ پہلی آیت میں اخیافی (ماں شریک) بہن' بھائی کا حصہ بیان کیا گیا ہے جب کہ دوسری آیت میں علاتی (باپ شریک) بہن بھائیوں کا حصہ بتلایا گیا ہے۔

۳۔ کلالہ سے متعلق تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ شیعہ کے نزدیک کلالہ ہونے کے لئے اب (باپ) یا جد (دادا) کا ہونا شرط نہیں ہے بلکہ صرف بیٹا نہ ہونا شرط ہے۔ اس پر علماء نے ابحاث کی ہیں لیکن شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی مد ظلہم فرماتے ہیں کہ مجھے ان کی کتب...... (جاری ہے)

۱۸۷۲......حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرْضِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ

۱۸۷۲......حضرت شعبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی ان اسناد کے ساتھ سابقہ حدیث منقول ہے۔ حضرت وہب بن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حدیث میں ہے کہ آیت فرائض نازل ہوئی۔ نضر اور عقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حدیث میں آیت الفرض اور شعبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ابن منکدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال کا" موجود نہیں ہے۔

۱۸۷۳......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا

۱۸۷۳......حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا جس میں نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا میں اپنے بعد کلالہ سے زیادہ کوئی اہم سند نہیں چھوڑتا، اور میں نے کسی مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے اتنی مراجعت نہیں کی جتنی مراجعت کلالہ کے بارے میں کی اور آپ ﷺ نے بھی کسی بات میں مجھ سے اتنی سختی نہیں کی جتنی اس مسئلہ میں کی ہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک میرے سینے میں چبھوئی اور فرمایا: اے عمر! کیا تمہیں وہ گرمی کے موسم میں اترنے والی آیت کافی نہیں جو سورۂ نساء کے آخر میں ہے؟ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں (کچھ عرصہ) زندہ رہا تو اس بارے میں ایسا فیصلہ کروں گا جس کے موافق ہر شخص خواہ وہ قرآن پڑھنے والا ہو یا قرآن نہ پڑھنے والا ہو فیصلہ کر سکے گا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... معتبرہ میں یہ شرط نہیں ملی۔ بلکہ مشہور شیعہ عالم ابو علی طبرسی نے اپنی تفسیر "مجمع البیانی" میں اس شرط کو تسلیم کیا ہے۔

۴۔ چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ کلالہ کے لئے جیسے اب (باپ) کا نہ ہونا شرط ہے کیا جد (دادا) کا نہ ہونا بھی شرط ہے؟ امام ابو حنیفہؒ اسے شرط قرار دیتے ہیں 'لہٰذا ان کے نزدیک دادا کی موجودگی میں میت کے بھائی وراثت سے محروم رہیں گے' یہ قول حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابن زبیرؓ اور دیگر متعدد صحابہ سے منقول ہے۔

امام شافعیؒ کلالہ کے لئے عدمِ جد (دادا کے نہ ہونے) کو شرط قرار نہیں دیتے 'اس لئے ان کے نزدیک جد (دادا) میت کے بھائیوں کو وراثت سے محروم نہیں کر سکتا۔ اور وہ بھی میراث میں اس کے ساتھ شریک ہوں گے۔

۵۔ پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ جیسے کلالہ کے لئے بیٹا نہ ہونے کی شرط ہے کیا بیٹی (بنت) نہ ہونے کی بھی شرط ہے؟

جمہور علماء اس شرط کے قائل نہیں۔ لہٰذا کوئی شخص اگر بیٹی کے ساتھ بہن بھی چھوڑ کر مر جائے تو اس کی بہن کو باعتبار حصہ متعین کے کچھ نہیں ملے گا البتہ عصوبت کے اعتبار سے اسے وراثت میں سے حصہ ملے گا اور بیٹی، بہن کو محروم نہ کر سکے گی بلکہ اسے عصبہ مع الغیر بنا دے گی۔

بہر کیف! کلالہ کے پیچیدہ مسائل اور تنوع کی وجہ سے غالباً مذکورہ بالا وجوہات کی روشنی میں حضرت عمرؓ کو اشکال ہوا تھا۔ واللہ اعلم

بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

۱۸۷۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۸۷۴...... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۸۷۵...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ "يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ"

۱۸۷۵...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن کی آخری آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہے **يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ** تھی۔

۱۸۷۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ بَرَاءَةٌ.

۱۸۷۶...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آخری نازل ہونے والی آیت، آیتِ کلالہ ہے اور آخری نازل ہونے والی سورت، سورۃ البرائۃ ہے۔ (یعنی سورۂ توبہ)

۱۸۷۷...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ تَامَّةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ.

۱۸۷۷...... حضرتِ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آخری سورت جو (ایک ساتھ) پوری اتری سورۂ توبہ ہے۔ اور آخری نازل ہونے والی آیت آیتِ کلالہ ہے۔

۱۸۷۸...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ كَامِلَةً.

۱۸۷۸...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث ہی کی روایت منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آخری پوری سورت نازل کی جانے والی۔

۱۸۷۹...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ

۱۸۷۹...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آخری آیت جو نازل ہوئی ہے وہ "يَسْتَفْتُونَكَ" ہے۔ [1]

[1] حضرت براء بن عازبؓ کی مذکورہ بالا احادیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی آخری آیت جو نازل ہوئی ہے وہ سورۂ نساء کی آخری آیت "يستفتونك قل الله يفتيكم فى الكلالة الآية" ہے۔ لیکن آخری آیت کے نزول و تعیین سے متعلق مختلف ہیں۔

۱۔ چنانچہ بخاریؒ نے تفسیر سورۃ البقرہ میں ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: آخری آیت جو نبی ﷺ پر نازل ہوئی وہ آیتِ ربا ہے" (یعنی ربوا (سود) کی حرمت والی آیت)

۲۔ اسی طرح طبری نے ابن عباسؓ سے ہی نقل کیا ہے کہ آخری آیت جو نبی علیہ السلام پر نازل ہوئی وہ...... (جاری ہے)

أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ.

باب-۲۶۲ باب من ترك مالًا فلورثته

مالِ متروکہ ورثاءِ میّت کا حق ہے

۱۸۸۰...... وحدَّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاء فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ

۱۸۸۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی مقروض میت لائی جاتی (نمازِ جنازہ کے لئے) تو آپ ﷺ پوچھتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ مال چھوڑا ہے؟ اگر آپ ﷺ کو بتایا جاتا کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے ادائیگی کے لئے کہ اس سے قرض پورا ادا ہو سکتا ہے تو آپ ﷺ اس پر نماز پڑھتے ورنہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں اہلِ ایمان سے ان کے اپنے آپ سے زیادہ قریب ہوں، لہٰذا جو شخص بھی مقروض مرجائے تو اس کے قرض کی ادائیگی میرے ذمہ ہے

(گذشتہ سے پیوستہ)......"واتقوا يوماً ترجعون فيه إلى الله"(البقرہ) ہے۔

۳۔ نسائی نے بھی ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آخری سورت جو نازل ہوئی وہ "إذا جاء نصر الله والفتح" ہے۔

۴۔ حاکمؒ نے مستدرک میں حضرت اُبیّ بن کعب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: آخری آیت جو نازل ہوئی وہ "لقد جاء كم رسولٌ من أنفسكم ...الخ التوبة" ہے۔

۵۔ ابنِ جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان سے نقل کیا ہے کہ سب سے آخری نازل ہونے والی آیت "فمن كان يوجوا لقاء ربّه ......الخ الكهف۱۶)" ہے۔

۶۔ ابنِ مردویہؒ نے مجاہدؒ کے طریق سے حضرت امّ سلمہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ سب سے آخری جو آیت نازل ہوئی وہ "فاستجاب لهم ربهم الخ/آل عمران ۴)" ہے۔

تو ان سب روایات سے آخری آیت کی تعیین مختلف ہوتی ہے۔ جہاں تک آخری دو روایات کا تعلق ہے تو ان سے مراد بظاہر یہ محکم آیات کے اعتبار سے آخری ہیں ان کے حکم کو کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا، جب کہ پہلی دو روایات میں بھی کوئی تعارض نہیں کیونکہ آیتِ ربا اور واتقوا یوما الخ ایک ہی مضمون کا سلسلہ ہیں اور بظاہر دونوں اکٹھی نازل ہوئی ہیں۔

اب چار کے متعلق تعارض رہ گیا یعنی سورۂ نصر، آیتِ ربوا، آیتِ کلالہ اور لقد جاء کم الخ کے درمیان تو علماء و محدثین نے اس تعارض کو دور کرنے کے لئے متعدد جوابات دیئے ہیں اور مختلف طریقوں سے ان کے درمیان تطبیق دینے کی کوشش کی ہے لیکن سب سے زیادہ بے غبار توجیہ وہ ہے جو امام بیہقیؒ نے (کی) ہے کہ ہر راوی نے اپنے علم اور ظن کے مطابق بات نقل کی ہے لہٰذا ان میں کوئی تعارض نہیں۔ قاضی ابو بکر ابن العربیؒ نے بھی یہی بات نقل کی ہے۔ واللہ اعلم

اور جو مال وہ چھوڑ جائے وہ اس کے ورثاءِ (شرعی) کا ہے۔ ❶

❶ مقروض کی نمازِ جنازہ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ اگر اس نے ادائیگی کے لئے مال نہ چھوڑا ہو۔ علماء و محدثین نے اس کی متعدد و مختلف توجیہات کی ہیں۔

قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ: یہاں یہ تاویل کی جائے گی نماز جنازہ نہ پڑھنے کی کہ اس میت کا قرض لینا اس کے لئے جائز نہ ہوگا اس لئے آپؐ نے نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

بعض نے فرمایا کہ آپؐ بطور تعلیم و تادیب ایسا کیا کرتے تھے تاکہ لوگوں کو تنبیہ ہو اور وہ قرض لینے سے حتی الامکان بچیں اور پھر اگر لے لیں تو اس کی ادائیگی سے غافل نہ ہوں بلکہ پورے اہتمام سے اسے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ (کذا فی شرح الابی ۴/۳۲۳)

بعض نے فرمایا کہ: یہ اس شخص کے لئے تھا جو یہ جانتے ہوئے کہ وہ قرض کی ادائیگی نہیں کرسکتا پھر بھی قرض لے لے۔

بعض نے فرمایا کہ: یہ ابتدائے اسلام میں تھا' پھر جب فتوحات کا دروازہ کھل گیا تو یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ اور بیت المال میں ہر مسلمان کا حق مقرر ہوگیا اور ان کے لئے غارمین کا حصہ مقرر کردیا گیا۔

بہر کیف! اب یہ حکم باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی مسلمان ایسا مر جائے جس پر قرض ہو اور قرض کی ادائیگی کے لئے اس نے مال نہ چھوڑا ہو تو حاکم اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کے قرض کو ادا کرے کیونکہ بیت المال میں اس کا حق ہے۔ اگر حاکم نے اس کا قرض ادا نہ کیا تو گناہ گار ہوگا۔ (کذا قال الکرمانی فی شرح البخاری ۲۳/۱۵۶)

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ: میت کے قرضہ کی ادائیگی زکوٰۃ سے کرنا جائز ہے کیونکہ وہ بھی "غارمین" میں سے ہے۔ (غارمین سے مراد وہ مصرف ہے جس کا ذکر قرآنِ کریم میں ہے کہ مصارفِ زکوٰۃ کیا ہیں۔ ان میں ایک مصرف "غارمین" کا بھی ہے یعنی وہ لوگ جن پر کوئی مالی تاوان پڑ گیا یا کوئی قرض لیا تھا اور اس کی ادائیگی کے لئے مال نہ رہا اور قرض کی ادائیگی میں وہ مزید مقروض ہوگیا تو ایسے لوگ "غارمین" کہلاتے ہیں) (مختصر ابن کثیر ۲/۱۵۱) اور رسول اللہ ﷺ نے ایسے میت کے قرضہ کی ادائیگی اپنی طرف سے کرنے کا التزام فرمایا ہے۔ لہٰذا "زکوٰۃ" سے ایسے قرض کی ادائیگی جائز ہے۔ چنانچہ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ میت کے قرضہ کی ادائیگی زکوٰۃ سے جائز نہیں ہے۔ کیونکہ مقروض تو مرنے والا ہے اور زکوٰۃ اسے تو دی جانی ممکن نہیں ہے' لہٰذا قرض خواہ کو دی جائے گی جب کہ قرض خواہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (ابن قدامہ ۲/۶۶۷)

جہاں تک اس حدیث سے امام مالکؒ کے استدلال کا تعلق ہے تو یہ استدلال غیر واضح ہے کیونکہ اس حدیث میں اس بات کا اشارۃً بھی کہیں ذکر نہیں کہ آپؐ یہ ادائیگی مالِ زکوٰۃ سے فرماتے تھے بلکہ اس کے برعکس ثابت ہو رہا ہے کیونکہ حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ مرحومین کے قرضوں کی ادائیگی آپؐ نے فتوحات کے بعد شروع کی تھی اور اس بات کا غالب امکان ہے کہ آپؐ یہ ادائیگی مالِ غنیمت سے کرتے ہوں۔

جب کہ احنافؒ کا استدلال بھی محلِ نظر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیتِ مصارف میں مصارف کی اقسام کے بیان میں انداز جو اختیار فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ "لام" جو تملیک کا فائدہ دیتا ہے وہ صرف ابتدائی تین اقسام فقراء' مساکین' اور عاملین کے ساتھ مختص ہے جب کہ دوسری اقسام کو اللہ تعالیٰ نے "فی" کے کلمہ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے جو تملیک کا فائدہ نہیں دیتا۔ اور مقتضائے ظاہر یہی ہے کہ "غارمین" پر زکوٰۃ خرچ کرنے کے لئے تملیک شرط نہیں ہے۔

اس مسئلہ پر محققانہ فقہی نظر سے گفتگو کرتے ہوئے صاحبِ تکملہ فتح الملہم مولانا تقی عثمانی مدظلہم فرماتے ہیں کہ: احناف و حنابلہ کی کتب میں مجھے اس اعتراض کا شافی جواب نہیں ملا۔ علاوہ ازیں حنفیہ اور حنابلہ جو مرحومین کے قرضوں کی ادائیگی مالِ زکوٰۃ سے منع کرتے ہیں تو یہ ممانعت صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اموالِ باطنہ کی زکوٰۃ خود ادا کرتے ہیں۔ لیکن اگر امام اموالِ ظاہرہ کی زکوٰۃ خود وصول کرے تو بظاہر وہ فقراء وغیرہ کا وکیل ہے تو اس کے وصول کرنے سے تملیک متحقق ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد اگر وہ تملیکِ جدید کے بغیر ان کے مصالح میں اپنی صوابدید کے مطابق خرچ کرے تو یہ جائز ہوگا اسی بناء پر حنفیہ کے نزدیک مالِ زکوٰۃ سے اموات کا قرض ادا کرنا جائز ہونا چاہیئے۔

کتب احناف میں یہ مسئلہ صراحت کے ساتھ تو مذکورہ نہیں ہے لیکن قواعد کا تقاضا یہی ہے اور حضرت مولانا رشید..... (جاری ہے)

١٨٨١ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ.

١٨٨١ ...... حضرت زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہی سابقہ حدیث ان اسناد کے ساتھ بعینہٖ منقول ہے۔

١٨٨٢ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ.

١٨٨٢ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے روئے زمین پر کوئی ایسا مومن نہیں کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اس کے قریب نہ ہوں، لہٰذا تم میں سے جو کوئی قرض چھوڑ کر مر جائے یا اہل و عیال چھوڑ جائے تو اس کا ذمہ دار میں ہوں اور جو تم میں سے کوئی مال چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کے وارث کا ہے وہ جو بھی کوئی ہو"۔

١٨٨٣ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً

١٨٨٣ ...... حضرت ہمامؒ بن منبہؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے جو ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے بیان کی تھیں۔ پھر ان میں سے بعض احادیث کو بیان کیا جن میں یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میں ہر مومن سے تمام لوگوں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوں اللہ تعالیٰ کی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... احمد گنگوہیؒ اور حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے فتاویٰ سے بھی اشارۃً اس کا جواز ثابت ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے دینی مدارس کے ذمہ داروں کو عاملین کے حکم میں شامل کیا ہے اور فتویٰ دیا ہے کہ صرف ان کے قبضہ کرنے سے زکوٰۃ کی ادائیگی اور تملیک محقق ہو جائے گی کیونکہ وہ غریب طلباء کے وکیل ہیں۔ واللہ اعلم

اجتماعی کفالت (SOCIAL PLADGE) کا تصور اسلام

حدیث میں نبی ﷺ کے الفاظ "فانا مولاہٗ" درحقیقت دلیل ہیں اس بات کی کہ مسلمانوں کا بیت المال ہر ایسے شخص کی ضروریات پوری کرنے کا ذمہ دار ہے جو خود کسب معاش سے عاجز ہو اور اس کے اقرباء و اعزہ میں بھی کوئی ایسا نہ ہو جو اس کے اخراجات برداشت کر سکے۔ امام محمدؒ کے حوالہ سے امام شمس الائمہ سرخسیؒ نے مبسوط میں یہی بات نقل کی ہے یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اجتماعی کفالت کا جو تصور اسلام نے دیا ہے اس کا تصور بھی دوسرے نظام میں نہیں کیا جا سکتا (۱۸/۳)۔ حیرت ہے ان لوگوں پر جو اشتراکیت اور عدل اجتماعی کے کھوکھلے نعرے لگاتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ ان کے پسندیدہ نظام کو اپنانے سے افراد، املاک اور افکار کی حریت سلب ہو کر رہ جاتی ہے اور عدل اجتماعی پھر بھی حاصل نہیں ہو گا۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ ہم اجتماعی کفالت کے اس نظام کو اختیار کریں جس کا اعلان محمد الرسول اللہ ﷺ نے چودہ صدیوں قبل کیا تھا اور جو ان تمام مفاسد سے قطعی طور پر پاک ہے۔

فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ

کتاب، کے مطابق (یہ اشارہ ہے سورۂ احزاب کی آیت اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ الخ کی طرف) لہٰذا تم میں سے جو کوئی قرض یا اہل و عیال چھوڑ مرے تو مجھے بلاؤ میں اس کا ولی (ذمہ دار) ہوں۔ اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ مرے تو اس کے وارث اور عصبہ (بالواسطہ رشتہ دار) اس مال کے وارث ہوں گے جو کوئی بھی ہوں"۔

۱۸۸٤......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا

۱۸۸۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو کوئی مال چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کے ورثاء کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ کر مر جائے (قرض یا بال بچوں کا) تو اس کی خبر گیری ہماری طرف ہے)۔ [1]

۱۸۸۵......وحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيتُهُ

۱۸۸۵...... حضرت شعبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی یہی سابقہ حدیث ان طرق سے مروی ہے صرف غندر (راوی) کی حدیث میں یہ ہے کہ جو بوجھ (قرض وغیرہ) چھوڑ جائے تو میں اس کا ولی ہوں۔

---

[1] ان تمام احادیث سے یہ بات صراحتاً معلوم ہو رہی ہے کہ ایسے افراد جو مالی بوجھ میں مبتلا ہوں اور ذریعہ آمدنی کچھ نہ ہو تو ان کی خبر گیری، اور ضروریات و حوائج کا مہیا کرنا حکومت اور حاکم وقت کی ذمہ داری ہے۔ کیونکہ بیت المال (سرکاری خزانہ) پر ہر مسلمان کا حق ہے۔
گویا عدلِ اجتماعی کی طرف بڑھنے کا راستہ بھی شریعت اسلامیہ نے متعین فرمادیا کہ جب معاشرہ کے بے کس ضرورت مند اور بے سہارا افراد کی کفالت بیت المال سے کی جائے گی تو یہ درحقیقت اجتماعی عدل کی طرف پہلا قدم ہوگا۔
آج جو مغربی ممالک اور بلاد میں عدل اجتماعی (SOCIAL JUSTISE) وغیرہ کا بڑا شہرہ ہے اور وہ دیگر ممالک بالخصوص اسلامی ممالک کو اس کی بنیاد پر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں تو درحقیقت یہ نظام اور یہ تصور اسلام کا ہی دیا ہوا ہے اور یہ انہوں نے اسلام ہی سے لیا ہے۔
اہل اسلام کی بدقسمتی سے آج عالم اسلام اس نبوی طریقہ کار اور نظامِ کفالت سے محروم ہے اپنی شامت اعمال کی وجہ سے اور غیر اس کو اپنا کر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ فإلی اللہ المشتکی۔
بہرکیف! یہ تصور درحقیقت اسلام نے دیا ہے اور آج بھی اگر دیگر بلاد اسلامیہ اور ان کی حکومتیں اپنی اس ذمہ داری کو نباہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اسلامی معاشروں میں بھی عدلِ اجتماعی پیدا نہ ہو۔ واللہ ولی التوفیق

كتاب الهبات

كِتَاب الهبات

کتاب الھبات

باب-۲۶۳ باب كراهة شراء الإنسان ما تصدق به ممن تصدق عليه

صدقہ کی ہوئی چیز کو پھر خریدنے کی کراہت کا بیان

۱۸۸۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

۱۸۸۶...... حضرت زیدؒ بن اسلم اپنے والد اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے) روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کی غرض سے) ایک نہایت عمدہ و نفیس گھوڑا صدقہ کیا تھا، اس کے مالک نے اسے تباہ کر دیا (اس کی ایسی قدر نہ کی جس کا وہ مستحق تھا) مجھے خیال ہوا کہ اب شاید یہ اسے سستے داموں فروخت کر دے گا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اس بارے میں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اسے مت خریدنا نہ ہی اپنے صدقہ کو واپس لوٹانا۔ کیونکہ اپنا صدقہ واپس لوٹانے والا اس کتے کی مانند ہے جو قے کر کے اسے چاٹ لے۔

۱۸۸۷...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ

۱۸۸۷...... حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی مذکورہ بالا روایت اس طریق سے مروی ہے اور اس میں یہ بھی اضافہ ہے کہ تو اس کو مت خرید اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم ہی میں دیدے۔

۱۸۸۸...... حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ أَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيلَ الْمَالِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أُعْطِيتَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

۱۸۸۸...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقہ کیا، انہوں نے اسے اس کے مالک کے پاس اس حال میں پایا کہ اس نے گھوڑے کو تقریباً ضائع کر دیا تھا۔ وہ بہت تنگدست تھا، انہوں نے (عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) ارادہ کیا کہ وہ گھوڑا خرید لیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ سے سب ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مت خریدو۔ اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں ہی کیوں نہ دے دے کہ صدقہ لوٹانے والا اس کتے کی طرح

ہوتا ہے جو اپنی قے کو چاٹ لے۔

۱۸۸۹...... وحدَّثناه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ وَرَوْحٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ

۱۸۸۹...... حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہی حدیث منقول ہے لیکن حضرت مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت روح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والی روایت زیادہ مکمل اور پوری ہے۔

۱۸۹۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

۱۸۹۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا تھا، پھر اسے فروخت ہوتا ہوا پایا۔ ان کا ارادہ ہوا کہ خود ہی خرید لیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مت خریدو، اپنے صدقہ کو واپس مت لوٹاؤ۔[1]

۱۸۹۱...... وحدَّثناه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

۱۸۹۱...... حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مثل حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ بالا حدیث اس طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۸۹۲...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ

۱۸۹۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا، پھر اسے دیکھا کہ وہ فروخت کیا جا رہا ہے، انہوں نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لیں۔ نبی ﷺ سے پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اپنے صدقہ کو واپس نہ لوٹاؤ۔

---

[1] علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ: ابن بطالؒ نے فرمایا: اکثر علماء نے حضرت عمرؓ کی مذکورہ بالا حدیث کی بناء پر صدقہ کی چیز کا واپس خریدنا مکروہ قرار دیا ہے۔ امام مالکؒ اور اہل کوفہ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے خواہ صدقہ نافلہ ہو یا واجبہ۔ احنافؒ کے نزدیک بھی صدقہ میں رجوع جائز نہیں ہے خواہ بیع کے ذریعہ ہو یا کسی اور طریقہ سے۔ (کمافی عمدۃ القاری ۶/۳۰۵)

پھر بخاریؒ و مسلمؒ کے انداز سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ صدقہ اور ہبہ کے حکم میں کوئی تفریق نہیں کرتے 'رجوع کے معاملہ میں۔ یعنی جس طرح صدقہ میں رجوع جائز نہیں ہے ہبہ میں بھی جائز نہیں ہے۔ لیکن احنافؒ کے نزدیک صدقہ اور ہبہ کے حکم میں فرق ہے۔ صدقہ میں تو رجوع مطلقاً ناجائز ہے جب کہ ہبہ میں رجوع قضاءً یا رضاءً جائز ہے۔ جس کی تفصیل آگے ان شاء اللہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کے تحت آئے گی۔

باب-۲۶۴ باب تحريم الرجوع في الصدقة والهبة بعد القبض إلا ما وهبه لولده وإن سفل
صدقہ واپس لینا حرام ہے

۱۸۹۳ ...... حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ

۱۸۹۳ ...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اس شخص کی مثال جو اپنے صدقہ کو واپس لے لے، اس کتے کی سی ہے جو تے کر کے پھر اسی تے میں لوٹ کر اسے چاٹے"۔

۱۸۹۴ ...... وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۸۹۴ ...... حضرت محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی یہی مذکورہ بالا روایت بعینہ اس طریق سے منقول ہے۔

۱۸۹۵ ...... وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۱۸۹۵ ...... حضرت محمد بن فاطمہ بنت رسول ﷺ نے بھی یہی مذکورہ بالا حدیث اس طریق سے بیان فرمائی ہے۔

۱۸۹۶ ...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ

۱۸۹۶ ...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"بلاشبہ اس شخص کی مثال جو صدقہ دے پھر اسے واپس لے لے اس کتے کی سی ہے جو تے کر کے پھر اپنی تے کو کھائے"۔

۱۸۹۷ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

۱۸۹۷ ...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا (ہدیہ دے کر واپس لینے والا) اس آدمی کی مانند ہے جو اپنی تے کو چاٹے"۔

۱۸۹۸...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۸۹۸...... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہی مذکورہ بالا روایت اس طریق سے منقول ہے۔

۱۸۹۹...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

۱۸۹۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے واپس (چاٹ) لے"۔ ❶

---

❶ یہ بات تو پیچھے گزر چکی ہے کہ صدقہ واپس لینا مطلقاً ناجائز ہے۔ جہاں تک ہبہ کا تعلق ہے تو اس میں تفصیل ہے۔ اس مسئلہ میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ ہبہ کرنے والے کے لئے اپنا ہبہ واپس لینا جائز نہیں ہے نہ قضاءً نہ دیانۃً سوائے والد کو۔ باپ کے لئے جائز ہے کہ جو ہبہ باپ اپنے بیٹے کو کرے وہ واپس لے سکتا ہے۔ یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔ جب کہ امام احمدؒ اور امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔

جہاں تک ماں کا تعلق ہے تو امام شافعیؒ کے نزدیک وہ بھی باپ کے حکم میں ہے یعنی ماں کو بھی اولاد کو دیئے ہوئے ہدیہ کی واپسی کا حق ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک ماں اس ہبہ کو واپس لینے کا اختیار رکھتی ہے جو اپنے بیٹے کو دے۔ جب کہ امام مالکؒ کے نزدیک ماں اس صورت میں اپنا دیا ہوا ہدیہ واپس لے سکتی ہے جب کہ اولاد یتیم نہ ہو۔ (كما في المغني لابن قدامه مع الشرح الكبير ۲۷۳/۲)

۲۔ دوسرا قول یہ ہے کہ جو چیز غیر محرم کو ہبہ دی جائے 'موہوب لہ' جب تک اس کا معاوضہ نہ دے واہب کا رجوع کرنے کا حق ہوگا' البتہ ذو رحم محرم کو ہبہ کی گئی چیز میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔ خواہ واہب (ہبہ دینے والا) والد ہو یا غیر والد' یہ مذہب امام ابو حنیفہؒ اور دیگر مجتہدین وفقہاء کا ہے۔

حنفیہ کے نزدیک واہب صرف دو صورتوں میں رجوع کر سکتا ہے یا تو قضاءِ قاضی سے یا موہوب لہ' کی رضامندی سے' ان دو صورتوں کے علاوہ اسے واپس لینا کراہت سے ہرگز خالی نہیں۔

قول اوّل والے حضرات کا استدلال احادیث بالا سے ہے۔ جب کہ احنافؒ کی دلیل ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. الرّجل أحق بهبته مالم يثب منها"۔

یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن دوسری روایات کے لئے شاہد بن سکتی ہے۔

دوسری دلیل مستدرک حاکم کی روایت ہے: جسے حضرت ابن عمرؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

من وهب هبةً فهو أحقّ مالم يُثب منها

"جس نے کوئی چیز ہبہ کی وہ اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک اسے اس کا معاوضہ نہ دے دیا جائے"۔

احنافؒ کی تیسری دلیل ابوداؤد میں ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اس شخص کی مثال جو اپنی ہبہ کی کوئی چیز واپس طلب کرے کتے کی سی ہے جو قے کر کے اسے دوبارہ کھالیتا ہے' ہبہ کرنے والا جب اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس طلب کرے تو اس کو نشانی بتلانے کے لئے کہا جائے جب وہ نشانی بتلا دے تو اس کی چیز اسے واپس کر دی جائے"۔

اس حدیث میں صراحت کر دی گئی ہے کہ ہبہ کی ہوئی چیز کا واپس لینا مروّت واخلاق کے لحاظ سے نہایت بری بات ہے لیکن بہر حال وہ نشانی بتلا کر واپس لے سکتا ہے۔

احناف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذو رحم محرم کو ہبہ کی صورت میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کی دلیل مستدرک حاکم (۲/۵۲) اور دار قطنی (۳/۴۴) میں حضرت سمرہؓ بن جندب کی روایت ہے:

......(جاری ہے)

باب-۲۶۵ باب كراهة تفضيل بعض الأولاد فى الهبة

ہدیہ دینے میں اولاد کے درمیان فرق رکھنا مکروہ ہے

۱۹۰۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَارْجِعْهُ

۱۹۰۰......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ان کے والد (حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعد الخزرجی) انہیں (نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام ہدیہ دیا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا اپنے ہر بیٹے کو اسی طرح (ایک غلام) ہدیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اس سے بھی واپس لے لو"۔

۱۹۰۱......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَتَى بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ

۱۹۰۱......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام ہبہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنے تمام بیٹوں کو ہبہ کیا؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے واپس لے لو۔

۱۹۰۲......و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ

۱۹۰۲......ان مختلف اسناد و طرق سے یہی سابقہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو ہبہ کے متعلق اولاد کے درمیان مساوات کا حکم فرمایا) منقول ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

عن النبى صلى الله عليه وسلم إذا كانت الهبة لذى رحم محرم لم يرجع فيها۔ (حوالہ بالا)
"نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ہبہ ذی رحم محرم کو کیا جائے تو اس میں رجوع نہیں کیا جا سکتا۔"
والد کے لئے بھی اسی وجہ سے رجوع کرنا جائز ہے کیونکہ بیٹا اس کا ذو رحم محرم ہے۔
جہاں تک ابن عباسؓ کی احادیث کا تعلق ہے جن میں والد کا استثنیٰ مذکور ہے تو احناف کے نزدیک وہ رجوع فی الہبہ کے جواز کی بناء پر نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ والد کو والد ہونے کی حیثیت سے بیٹے کا مال لینے کا حق حاصل ہوتا ہے یا احادیثِ باب کے بارے میں احنافؒ یہ کہتے ہیں کہ ان احادیث میں رجوع فی الہبہ کے متعلق جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان سے اس عمل کی کراہت اور خلاف انسانیت و مروّت بتلانا مقصود ہے 'جواز عدم جواز نہیں۔ اور احناف جو رجوع کو جائز کہتے ہیں یہ قضاءً ہے ورنہ خلاف مروّت ہونے کی بھی بناء پر مکروہ تحریمی تو احنافؒ کے نزدیک بھی ہے۔ (کمافی الدر المختار) واللہ اعلم۔

حُمَيْدٍ قَالا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَكُلَّ بَنِيكَ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَكُلَّ وَلَدِكَ وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ

۱۹۰۳......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هَذَا قَالَ لا قَالَ فَرُدَّهُ

۱۹۰۳...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں انہیں ان کے والد نے ایک غلام ہدیہ دیا تھا۔ نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیسا غلام ہے؟انہوں نے عرض کیا کہ میرے والد نے مجھے دیا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا کہ کیا تم نے اس کے سب بھائیوں کو بھی ایسا ہی ہدیہ دیا ہے؟انہوں نے کہا نہیں!فرمایا کہ پھر تم اسے واپس کردو۔

۱۹۰٤......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ

۱۹۰۴...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے اپنا کچھ مال مجھے ہبہ کیا، میری والدہ عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رواحہ نے کہا کہ میں خوش نہیں ہوں گی جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کو اس ہبہ پر گواہ نہ بنالو۔ چنانچہ میرے والد مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں چلے تاکہ اس ہبہ پر آپ ﷺ کو گواہ بنائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ ہبہ اپنی سب اولاد کو کیا ہے؟ میرے والد نے کہا نہیں! فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔

چنانچہ میرے والد واپس لوٹے اور ہبہ واپس لے لیا۔[1]

---

[1] اولاد کے درمیان برابری کا حکم

حضرت نعمانؓ بن بشیر کہ مندرجہ بالا احادیث کی بناء پر علماء نے فرمایا کہ والد کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ ہدیہ لینے دینے میں اولاد کے درمیان برابری کرے۔

علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا اولاد کے درمیان ہدیہ لینے دینے میں برابری اور عدل کرنا واجب ہے یا مستحب؟ فقہاء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ یہ واجب ہے۔ امام احمدؒ بن حنبل اور دیگر حضرات اسی کے قائل ہیں۔

دوسری جماعت کے نزدیک یہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور دیگر فقہاء کرام کا یہی قول ہے۔

امام قاضی ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ اگر اولاد کے درمیان عدم تسویہ (برابری نہ کرنا) اور ایک اولاد کو دوسری پر فوقیت دینا لین دین میں اگر دوسری اولاد کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ہو تو اس وقت عدل کرنا واجب ہوگا اور عدل کے خلاف کرنے میں ترکِ واجب کا گناہ ہوگا۔ اور اگر مقصد کسی اولاد کو نقصان پہنچانا نہ ہو تو پھر عدم مستحب ہے۔ ......(جاری ہے)

وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ۔

۱۹۰۵۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ ابْنُ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا بَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ

۱۹۰۵۔۔۔۔۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ بنت رواحہ نے ان والد سے مطالبہ کیا اپنے بیٹے کے لئے ان کے مال میں سے کچھ ہدیہ کرنے کا۔ لیکن ان کے والد (بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایک سال تک اس کو ٹالتے رہے لیکن پھر ان کو بھی یہی مناسب لگا (کہ ہدیہ دے دیں) میری والدہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کو تم گواہ بنالو اس ہبہ پر جو تم میرے بیٹے کو کروگے۔

چنانچہ میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا میں چھوٹا سا لڑکا ہوا کرتا تھا اُن دنوں۔ اور مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس لڑکے کی ماں یعنی بنت رواحہ یہ چاہتی ہے کہ میں آپ کو گواہ بناؤں اس ہبہ پر جو میں نے اپنے بیٹے کو کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ اے بشیر! کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری دوسری اولاد ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا: کیا سب اولاد کو اسی طرح ہبہ کیا ہے؟ کہا کہ نہیں! فرمایا: پھر مجھے گواہ مت بناؤ اس لئے کہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا۔

۱۹۰۶۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ

۱۹۰۶۔۔۔۔۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ: عدل کرنا قضاءً واجب نہیں ہے دیانۃً ہے۔ (ملخص عمدۃ القاری ۶/۲۷۰)

جو حضرات وجوب کے قائل ہیں وہ حضرت نعمانؓ کی مذکورہ حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بشیرؓ کو یہ ہبہ واپس لینے کا حکم فرمایا اور اسے ظلم سے تعبیر کیا۔ یہ وجوب پر ہی دلالت کرتا ہے۔

جبکہ استحباب کے قائل حضرات مؤطا امام مالک کی روایت عائشہؓ سے استدلال کرتے ہیں جس میں حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت عائشہؓ کو غابہ کے مال میں سے ۲۰ وسق ہدیہ دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت عائشہؓ کو دوسری اولاد پر فضیلت دی ہدیہ دینے میں۔ اگر تسویہ واجب ہوتا تو حضرت صدیق اکبرؓ حضرت عائشہؓ کو فوقیت نہ دیتے نہ ہی حضرت عائشہؓ ان سے ہدیہ قبول فرماتیں۔

علاوہ ازیں قائلین استحباب طحاوی کی تخریج کردہ روایت حضرت عمرؓ بن الخطاب سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عاصم کو دیگر اولاد کے مقابلہ میں ترجیح دی۔

جبکہ یہ حضرات حضرت نعمان بن بشیرؓ کی مذکورہ بالا روایت کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اس واقعہ میں نبی ﷺ کا انکار کراہت کی بنیاد پر تھا نہ کہ حرمت کی بنیاد پر۔ جس کے متعدد دلائل بھی ان حضرات کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم ۲/۶۹)

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ

رسول اللہ ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا کہ کیا تمہارے اس کے علاوہ دوسرے بیٹے بھی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا: پھر کیا سب کو اسی طرح ہدیہ دیا ہے؟ کہا کہ نہیں! فرمایا: کہ پھر میں ظلم کے معاملہ میں گواہ نہیں بنتا۔

۱۹۰۷...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلٰى جَوْرٍ۔

۱۹۰۷...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا:

"مجھے جور و زیادتی پر گواہ مت بناؤ"۔

۱۹۰۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَعَبْدُ الْأَعْلٰى ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَأَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا إِذًا

۱۹۰۸...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد مجھے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیئے کہ میں نے اپنے مال میں سے نعمان کو فلاں فلاں اتنا دے دیا ہے۔

آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اسی طرح ہدیہ کیا ہے جس طرح نعمان کو کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں! فرمایا کہ پھر اس معاملہ پر تم میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ۔ بعد ازاں فرمایا کہ:

کیا تم اس بات پر خوش ہو گے کہ تمہارے سب بیٹے تمہارے ساتھ حسنِ سلوک میں برابر ہوں؟ کہنے لگے کہ کیوں نہیں؟ فرمایا کہ پھر ایسا مت کرو (کہ صرف ایک کو نواز دو باقی کو محروم کر دو)۔

۱۹۰۹...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ نَحَلَنِي أَبِي نُحْلًا ثُمَّ أَتٰى بِي إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا قَالَ بَلٰى قَالَ فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا تَحَدَّثْنَا أَنَّهُ قَالَ قَارِبُوا بَيْنَ ابناءكم.

۱۹۰۹...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کچھ عطیہ دیا۔ پھر مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تاکہ آپ ﷺ کو اس ہدیہ پر گواہ بنالیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے لڑکے کو یہی ہدیہ دیا ہے؟ میرے والد نے کہا کہ نہیں! فرمایا کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ تمہارے سب لڑکے حُسنِ سلوک کریں جیسے اس لڑکے سے چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں! فرمایا: کہ بس میں اس پر گواہ نہیں بنوں گا۔

ابنِ عون کہتے ہیں کہ میں نے محمد رحمۃ اللہ علیہ (بن سیرین) سے یہ

حدیث بیان کی تو فرمایا کہ مجھے تو یہ حدیث اس طرح بیان کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اپنی اولاد کے درمیان برابری کیا کرو"۔

(اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کے درمیان بقدر استطاعت حتی الامکان برابری کرنا چاہیئے)۔

۱۹۱۰......حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ۔ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ

۱۹۱۰......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ نے بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میرے بیٹے (نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنا غلام ہبہ کردو اور میرے واسطے اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنادو، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ فلاں کی بیٹی (میری بیوی) نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کردوں اور وہ کہتی ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ کو میرے لئے گواہ بنادو۔

رسول اللہ ﷺ نے بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا اس لڑکے (نعمان) کے اور بھائی بھی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! فرمایا کہ کیا تم نے سب کو وہ ہدیہ دیا ہے جو اسے دیا ہے؟ کہا کہ نہیں! فرمایا کہ پھر تو یہ بھی درست نہیں ہے۔ اور میں سوائے حق بات کے کسی پر گواہ نہیں بنتا۔

باب-۲٦٦

بَابُ الْعُمْرَى
عُمرے کا بیان

۱۹۱۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ

۱۹۱۱......حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص بھی کسی کیلئے عمریٰ کرے اور اسکے ورثاء کیلئے تو وہ اسی کا ہو جائے گا جیسے دیا گیا ہے۔ اور اس آدمی کو واپس نہیں ہوگا جس نے دیا ہے، اس لئے کہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے کہ اس میں میراث جاری ہو گئی۔[1]

[1] عُمریٰ کی تشریح...... عُمریٰ کے لفظی معنی "عمر بھر کے لئے دینے کے ہیں"۔ یعنی کوئی شخص دوسرے یوں کہے کہ یہ گھر میں تمہیں دے رہا ہوں تمہاری عمر بھر تک یا میری عمر بھر تک، ہم میں سے جو بھی مر جائے گا تو یہ مکان واپس ہو جائے گا۔ کسی کو کوئی چیز یہ صورت اہل عرب میں رائج تھی۔ ......(جاری ہے)

۱۹۱۲۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ

۱۹۱۲۔۔۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص کسی کو "عمریٰ" کرے اور اس کے بعد اس کے ورثاء کے لئے بھی کرے تو اس کے اس قول نے اس

(گذشتہ سے پیوستہ)

کلام محدثین وفقہاء سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ "عُمریٰ" کی تین محتمل صورتیں ہیں اور تینوں صورتوں کے الگ الگ احکامات ہیں۔

پہلی صورت: یہ ہے کہ عمریٰ کرنے والا' اس شخص کو جسے عُمریٰ دیا جارہا ہے کہ یہ مکان (یا کوئی اور چیز) تمہارے لئے اور تمہارے بعد تمہارے ورثاء کے لئے ہے۔

جمہور علماء کے نزدیک یہ در حقیقت ہبہ ہی کی صورت ہے۔ اور ہبہ اور اس میں کوئی فرق نہیں حکم کے اعتبار سے۔ البتہ امام مالکؒ کے نزدیک یہ ہبہ نہیں ہے بلکہ "منافع کی تملیک" ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ معمرلہ (جسے عمریٰ دیا گیا ہے) اپنی موت تک اور اس کے بعد اس کے ورثاء اپنی موت تک اس میں رہنے کے حقدار ہوں گے اور اس کے علاوہ وہ اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتے۔ اور ورثاء کے انتقال کے بعد وہ چیز حقیقی مالک یا اس کے ورثاء کو دوبارہ منتقل ہو جائے گی۔

امام مالکؒ کی دلیل مؤطا میں عبدالرحمٰن بن قاسم کی روایت ہے۔ علاوہ ازیں ترمذی کی تخریج کردہ روایتِ حضرت جابرؓ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ "العمریٰ جائزۃ لأھلھا" سے بھی ان کا استدلال ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ اہلِ عرب کے ہاں عمریٰ عام طور پر عاریت کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا۔

جبکہ جمہور کی دلیل حدیث الباب ہے جو اس بات میں صریح ہے کہ عمریٰ معمر (دینے والے) کی ملکیت سے نکل گیا ہے۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ معمر' معمرلہ' سے یوں کہے کہ: میں نے تمہیں یہ مکان تمہاری زندگی تک دیا پھر اگر تم مر جاؤ تو یہ واپس مجھے مل جائے گا۔

اس صورت کے حکم میں بھی دو مختلف اقوال ہیں۔

پہلا قول تو یہ ہے کہ یہ در حقیقت عاریتِ مؤقت ہے جو معمرلہ' کی زندگی تک ہے۔ اور یہ معمرلہ' کی وفات کے بعد معمر اگر زندہ ہو تو اس کو ورنہ اس کے ورثاء کو مل جائے گا۔ یہ امام مالکؒ کا قول ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ بھی در حقیقت ہبہ ہی ہے اور اس میں رجوع کی شرط فاسد ہے اور معمرلہ' کی وفات کے بعد مکان معمر کو واپس نہیں ملے گا۔ یہ قول امام ابو حنیفہ' امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کا ہے۔

قولِ اوّل والوں کی دلیل حضرت جابرؓ کی آئندہ آنے والی حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے عمریٰ کی اجازت دی ہے کہ معمریوں کہے کہ یہ چیز تمہارے لئے اور تمہارے ورثاء کے لئے ہے' اور اگر وہ یہ کہے کہ یہ زندگی بھر تمہارے لئے ہے تو وہ اس کی زندگی کے بعد واپس اپنے مالک کو لوٹ جائے گی"۔

جبکہ دوسرے قول والوں کی دلیل وہ تمام احادیث ہیں جن میں عُمریٰ کا جواز بتلایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں نسائی کی روایت جابر (عن طریق ابی الزبیر) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے اموال اپنے پاس روکے رکھو اور انہیں عُمریٰ مت کرو' سو جس نے کوئی چیز عُمریٰ کر دی اور اس کی زندگی تک تو اب وہ اسی کی ہو گئی اس کی زندگی میں بھی اور اس کی موت کے بعد بھی"۔ اس روایت کے الفاظ صریح ہیں اس بات میں کہ عمریٰ' در حقیقت ہبہ کے طور پر منعقد ہوتا ہے' خواہ معمر' معمرلہ کی زندگی تک کی شرط لگادے۔

تیسری صورت عمریٰ کی یہ ہے کہ معمر' مطلق یہ الفاظ کہے کہ: میں نے یہ گھر تمہیں بطور عمریٰ دیا۔ اور معمرلہ کی وفات کے بعد کا کوئی حکم نہ بیان کرے۔

اس صورت کے حکم میں بھی اختلاف ہے فقہاء کا۔ (جاری ہے)

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ

کا حق ختم کر دیا اس چیز میں اور اب وہ چیز معمر لہ (جسے عمریٰ کیا گیا) اور اس کے ورثاء کی ہو گئی"۔

۱۹۱۳...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْعُمْرَى وَسُنَّتِهَا عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَالَ قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ

۱۹۱۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نے کسی شخص کے لئے عمریٰ کیا اور اس کے ورثاء کے لئے اور اس سے یوں کہا کہ یہ (چیز) میں نے تمہیں اور تمہارے ورثاء کو دی جب تک کہ ان میں سے کوئی باقی رہے گا، تو اس کے اس قول کی وجہ سے یہ چیز اسی کی ہو جائے گی اور اپنے اصل مالک کی طرف واپس نہ لوٹے گی۔ کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے کہ اس میں میراث جاری ہو گئی۔

۱۹۱۴...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهِ

۱۹۱۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ "عمریٰ تو وہی ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا کہ (معمِر) کہے: یہ چیز تمہاری ہے اور تمہارے ورثاء کے لئے ہے، البتہ جب وہ یوں کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی بھر کے لئے ہے تو پھر وہ اپنے مالک کو واپس لوٹ جائے گی (معمولہ کی وفات کے بعد)۔

حضرت معمرؒ کہتے ہیں کہ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ اسی کے مطابق

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک قول تو یہ ہے کہ یہ بھی ہبہ ہی ہے اور معمر کو واپس نہیں ہوگا، کبھی بھی۔ یہ ائمہ ثلاثہ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (عمدۃ القاری ۶/ ۳۰۸)

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عاریت مؤقت ہے معمر لہ کی حیات تک کے لئے۔ اور اس کی موت کے بعد دوبارہ معمر کو مل جائے گی' یا اگر وہ زندہ نہ ہو تو اس کے ورثاء کو مل جائے گی۔

متعدد وجود کی بناء پر قول اول والے حضرت حضور علیہ السلام کے جواز عمریٰ کے ارشاد کو اس بات پر محمول کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام عمریٰ کی رائج الوقت صورت کے حکم میں تبدیلی چاہتے تھے جب کہ امام مالکؒ کے قول کی صورت میں جاہلیت کے دور میں رائج عمریٰ اور اس عمریٰ کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

بہر کیف! عمریٰ کے اندر امام مالکؒ کا مؤقف یہ ہے کہ یہ منافع کی تملیک ہے شئی کی نہیں۔ جب کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یہ شئی کی ہے منافع کی نہیں۔ واللہ اعلم (تفصیل کے لئے تکملہ فتح الملہم ۲/ ۸۰ تا ۸۵)

فتویٰ دیا کرتے تھے۔

۱۹۱۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى فِيمَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ بَتْلَةً لا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ وَلا ثُنْيَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ

۱۹۱۵...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جس نے عمریٰ کیا تھا دوسرے شخص کو اور اس کے ورثاء کو فیصلہ فرمایا کہ وہ چیز پھر قطعی طور پر معمرلہ، کی ملکیت ہو جاتی ہے اور دینے والے کے لئے جائز نہیں کہ اس میں کوئی شرط لگائے یا استثناء رکھے۔

حضرت ابو سلمہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے جس میں ورثاء کا حق پڑ گیا ہے، لہٰذا میراث نے اس کی شرط کو کاٹ دیا۔

(مقصد یہ ہے کہ جب عمریٰ میں ورثاء کو بھی شامل کر دیا تو اب اپنا ختم ہو گیا حق ورثاء کی وجہ سے)

۱۹۱۶...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

۱۹۱۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عمریٰ اس کی ملکیت ہے جسے ہبہ کی گئی ہے"۔

۱۹۱۷...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ

۱۹۱۷...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح (کہ عمریٰ اس کی ملکیت ہے جس کو ہبہ کی گئی ہے) فرمایا ہے۔

۱۹۱۸...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۹۱۸...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

۱۹۱۹...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لِلَّذِي أُعْمِرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ

۱۹۱۹...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنے اموال کو روکے رکھو اور اس میں فساد نہ کرو کیونکہ جس شخص نے عمر بھر کیلئے ہبہ کیا تو یہ اسی کیلئے ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہے اور اس کے وارثوں کا ہے خواہ زندہ ہو یا مر جائے۔

۱۹۲۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۹۲۰...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي خَيْثَمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ

نے فرمایا:
یہی مذکورہ حدیث ابی خیثمہ نے بیان کی اس روایت ابوایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں یہ بھی ذکر ہے کہ انصار اپنی اشیاء مہاجرین کو عمریٰ کے طور پہ دینے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال روک کر رکھو"۔

۱۹۲۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ وَتَرَكَتْ وَلَدًا وَلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ
فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ بَلْ كَانَ لِأَبِينَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى طَارِقٍ مَوْلَى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَى لِصَاحِبِهَا فَقَضَى بِذَلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمْضَى ذَلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذَلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ

۱۹۲۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت نے اپنا ایک باغ اپنے ایک بیٹے کو بطور عمریٰ دیا، اس کے بعد وہ بیٹا مر گیا اور ماں بھی مر گئی۔ اس بیٹے نے ایک لڑکا وارث چھوڑا جب کہ اس کے بھائی بھی تھے جو معمرہ عورت کے بیٹے تھے۔
اب معمرہ کے بیٹوں نے کہا کہ یہ باغ واپس ہمیں مل گیا۔ جب کہ معمر لہ کے بیٹے۔ نے کہا کہ نہیں یہ باغ تو ہمارے باپ کا ہے اس کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔
یہ لوگ اپنا جھگڑا طارق بن عمرو مولیٰ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عفان کے پاس لے کر گئے، تو انہوں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے عمریٰ کے متعلق یہ فیصلہ دیا تھا کہ یہ اس ہی کا ہے جسے دیا جائے۔ چنانچہ طارق نے اسی کے مطابق فیصلہ دیا (طارق بن عمرو کو عبدالملک بن مروان نے مدینہ کا گورنر بنایا تھا) پھر عبدالملک کو خط لکھا اور اس سارے واقعہ کی خبر دی اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت (گواہی) کو بھی خبر دی۔ عبد الملک [1] نے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ فرمایا۔ چنانچہ

---

[1] فائدہ...... یہ عبدالملک بن مروان بن الحکم بنو امیہ کے معروف خلفاء میں سے ہے۔ اور فقہاء محدثین میں سے ہے۔ ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ہم آپ کے بعد کس سے پوچھیں؟ فرمایا کہ مروان کا بیٹا فقیہ ہے' اس سے پوچھو۔ نافع سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:
"میں نے مدینہ میں زیادہ محنتی اور فقیہ اور اللہ کی کتاب کو پڑھنے والا عبدالملک سے زیادہ نہیں دیکھا۔ یا فرمایا کہ زیادہ لمبی نماز پڑھنے والا اور علم کی طلب رکھنے والا"۔
بہت زیادہ عبادت گزار اور مناسک کی ادائیگی کرنے والا تھا' خلافت سے قبل' ایک روز بہت بلیغ خطبہ دیا' پھر اسے روک کر رونے لگا۔ پھر کہنے لگا: اے میرے رب! میرے گناہ بہت عظیم ہیں اور آپ کی بہت تھوڑی سے معافی بھی میرے گناہوں سے زیادہ...... (جاری ہے)

اس کے بعد طارق نے وہی حکم جاری کردیا۔ وہ باغ آج تک معمرلہ کے بیٹے کے پاس ہے۔

۱۹۲۲ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا

۱۹۲۲ ...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"عمریٰ میراث ہے اس کے گھر والوں کی"۔

۱۹۲۳ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ

۱۹۲۳ ...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"عمریٰ جائز ہے"۔

۱۹۲٤ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۹۲۴ ...... حضرت سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے کہ طارقؒ بن عمرو نے عمریٰ کا وارث کے لئے فیصلہ کردیا۔
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے لئے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کو نقل کیا ہے۔

۱۹۲٥ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ

۱۹۲۵ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عمریٰ جائز ہے۔

۱۹۲٦ ...... وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا أَوْ قَالَ جَائِزَةٌ

۱۹۲۶ ...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس طریق سے یہی سابقہ حدیث مروی ہے کہ عمریٰ اس کے اہل و عیال کیلئے میراث ہے یا فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... عظیم ہے۔ پس اپنی تھوڑی سے معافی سے میرے عظیم گناہوں کو مٹادے۔
حضرت حسن بصریؒ کو اس کی اطلاع ملی تو وہ رونے لگے اور فرمایا: اگر کوئی کلام سونے سے لکھے جانے کے قابل ہوتا تو یہ کلام ہوتا۔
۱۳ سال تک خلیفہ رہے۔ ۸۶ھ میں انتقال ہوا۔ (تہذیب التہذیب ۶/۴۲۲)

كتاب الوصية

كِتَابُ الوَصِيَّةِ

وصیّت کا بیان

۱۹۲۷...... حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

۱۹۲۷...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کسی مسلمان شخص کے لئے صحیح نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کے متعلق وہ وصیت کرنا چاہتا ہو اور وہ دو رات گزارے الّا یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہو"۔

۱۹۲۸...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالا وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ وَلَمْ يَقُولا يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ

۱۹۲۸...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طریق سے بھی یہی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس میں وصیت ہو سکتی ہو۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ اس میں وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

۱۹۲۹...... و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ وَقَالُوا جَمِيعًا لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ كَرِوَايَةِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

۱۹۲۹...... ان مختلف اسناد و طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ بالا روایت مروی ہے کہ اس کے پاس وصیت کی کوئی چیز ہو ایوب (راوی) کی روایت میں یہ ہے کہ وہ وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو یحییٰ عن عبید اللہ کی روایت کی طرح۔

۱۹۳۰...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ

۱۹۳۰...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي

"کسی مسلمان آدمی کو یہ حق نہیں کہ اس کے پاس کوئی چیز وصیت کے لائق ہو اور وہ تین راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو"۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میری وصیت میرے پاس نہ ہو۔[1]

۱۹۳۱...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

۱۹۳۱...... حضرت زہریؒ سے ان مختلف اسانید و طریق کے ساتھ یہی سابقہ حدیث عمرو بن حارث کی طرح مروی ہے۔

۱۹۳۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَلَغَنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا

۱۹۳۲...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے میری عیادت فرمائی اور ایسے درد میں جس کی وجہ سے میں موت کے کنارے پہنچ گیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ مجھے کس قدر تکلیف ہے؟ میں صاحبِ مال آدمی ہوں اور سوائے ایک بیٹی کے کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنا دو

---

[1] وصیّت کے لغوی معنی "اتصال" اور "ملانا" ہے۔ کیونکہ وصیّت کرنے والا' معاملاتِ زندگی کو وصیت کے ذریعہ موت سے مشروط اور متصل کر دیتا ہے اس لئے اس کے اس عمل کو "وصیت" کا نام دیا گیا۔

دورِ جاہلیت میں بھی وصیت کا رواج تھا لیکن وہ ہر قسم کے ضابطہ و شرائط سے مستثنیٰ تھی اور صاحب وصیت (موصی) کو کل اختیار ہوتا تھا کہ جس طرح چاہے مال میں تصرف کرے وہ چاہتا تو غیر ورثاء کو نواز دیتا اور ورثاء کو کلیتاً محروم کر دیتا۔

اسلام نے اس طریقۂ جاہلیت کو باطل قرار دیا اور دیگر معاملات کی طرح وصیّت کو چند شرائط و قواعد سے مقید کر دیا' مثلاً: وارث کے لئے ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیّت کو ناجائز قرار دیا کسی گناہ کے کام کی وصیّت کو حرام قرار دیا۔

احادیث بالا میں وصیت کی اہمیت بتلائی گئی ہے کہ جس انسان کے اوپر کسی کا کوئی قرضہ یا امانت یا کسی بھی قسم کی مالی ادائیگی ہو یا حقوق اللہ میں سے کوئی ایسا فریضہ اس کے ذمہ میں ہو جس کی ادائیگی پر اسے قدرت و استطاعت ہو تو اس کی وصیت کرنا اس پر واجب ہے۔ مطلق وصیت تو واجب نہیں البتہ ان مالی حقوق اور عبادات کی جو اس کے ذمہ میں ہوں وصیت کرنا واجب ہے اگر وصیت نہ کی تو گناہ گار ہوگا۔

حدیث کے الفاظ "لہ شیٔ" کے جمہور علماء استدلال کرتے ہیں کہ جس طرح مال کی وصیت کرنا جائز ہے اسی طرح منافع کی وصیت بھی جائز ہے۔

احناف بھی منافع میں وصیت کو اس صورت میں جائز قرار دیتے ہیں جب وہ تملیک کے قابل ہوں مثلاً: مکان کی رہائش' باغ کی کمائی کی ایک مخصوص مدت کے لئے یا ہمیشہ کے لئے وصیت کر دینا وغیرہ ایسے منافع کی وصیت جائز ہے۔

يَرِثُنِي إِلا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لا قَالَ قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ

اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

تہائی مال صدقہ کردوں؟
فرمایا کہ نہیں: میں نے عرض کیا پھر نصف کردوں؟ فرمایا: بس صرف ثُلث (ایک تہائی) اور ثُلث بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے ورثاء کو غنی اور مالدار چھوڑ کر جا بہتر ہے اس بات سے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں۔ اور تم اللہ کی رضاجوئی کے لئے جو بھی خرچ کروگے دنیا میں، تمہیں اس پر اجر ملے گا، حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالوگے۔

فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ (یعنی دیگر صحابہ کے بعد بھی زندہ رہوں گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر تم پیچھے رہوگے اور پھر کوئی عمل ایسا کروگے جس سے اللہ کی رضا مقصود ہوگی تو تمہارے درجات میں اضافہ ہوگا اور ممکن ہے کہ تم زندہ رہو تو تمہاری ذات سے بعض لوگوں کو نفع پہنچے اور بعض دوسروں کو نقصان۔

"اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں الٹے قدموں واپس مت پھیریئے۔ لیکن افسوس تو سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے"۔
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے مکہ میں وفات پاجانے پر افسوس کا اظہار فرمایا۔[1]

---

[1] تشریح حدیث اور متعلقہ مسائل...... اس حدیث کی بناء پر علماء نے فرمایا کہ انسان کو اپنے مال میں سے صرف ایک تہائی مال میں وصیت کرنے کا حق حاصل ہے، اس سے زائد میں نہیں۔
بلکہ احناف سمیت دیگر علماء نے فرمایا کہ تہائی کی شرط بیانِ حدِ جواز کے لئے ہے یعنی اس سے زائد میں وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ پورے تہائی مال کے بجائے کچھ کم میں وصیت کرے خواہ ورثاء مالدار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور اگر ورثاء فقیر اور حاجت مند ہوں تو اس صورت میں بالکل وصیت نہ کرنا مستحب ہے۔ یاد رہے کہ یہاں پر اس وصیت سے مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے لئے اپنے مال کی وصیت کرجائے کہ میرے مرنے کے بعد میرا اتنا مال فلاں کو دے دیا جائے۔ (تفصیل کے لئے الدر المختار اور رد المحتار ۴۲۱/۵)
ایک تہائی (ثلث) سے زائد کی وصیت باطل ہے قابلِ عمل نہیں ہے الا یہ کہ اس نے ورثاء کی اجازت سے کی ہو اور انہیں محروم کرنے کی غرض نہ ہو۔ اور ورثاء میں کوئی نابالغ بچہ اور مجنون بھی نہ ہو۔
پھر اگر کسی کا کوئی وارث ہو نہ ذوی الفروض میں سے نہ عصبات میں سے تو اس کے لئے کل مال کی وصیت بھی جائز ہے اور اس کی وصیّت نافذ اور قابلِ العمل ہوگی۔ حنفیہ کے نزدیک یہی قولِ مختار ہے۔ (الدر المختار)
فوائد متعلقہ...... یہ حدیث متعدد فوائد پر مشتمل ہے چند اہم فوائد ذکر کئے جاتے ہیں۔
پہلا فائدہ تو یہ حاصل ہوا کہ انسان جو کچھ اپنے اوپر یا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر بھی اجر عطا فرماتے ہیں۔ اس سے یہ اصول بھی سامنے آیا کہ ہر وہ مباح کام جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کیا جائے تو اس پر اجر ملتا ہے اور وہ مباح کام...... (جاری ہے)

۱۹۳۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۱۹۳۳...... حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے ان مختلف اسانید و طرق سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۹۳۴...... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَعُودُنِي فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا

۱۹۳۴...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن معمولی تغیر کے ساتھ۔ اس میں حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے جس علاقہ سے ہجرت کی ہے اس میں موت کو پسند نہ فرماتے تھے۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... بھی عبادت بن جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ واجب عمل میں استحضارِ نیت سے بھی ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

دوسرا فائدہ یہ کہ مریض کی عیادت کی اہمیت و استحباب واضح ہوا۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص مشہور اور جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ بیماری کی شدت کی وجہ سے انہیں خدشہ ہوا کہ میں کہیں مکہ مکرمہ میں ہی وفات نہ پا جاؤں اور اپنے ساتھیوں سے جنہوں نے ہجرت کی پیچھے نہ رہ جاؤں کیونکہ حضرت سعدؓ ہجرت کر چکے تھے پھر مکہ آئے ہوئے تو بیمار ہو گئے جس کی وجہ سے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ شاید میری زندگی وفا نہ کرے اور یہیں پر موت آ جائے مدینہ نہ جا سکوں۔ حضورؐ نے تسلی دی کہ ایسی بات نہیں اور ان شاءاللہ تم ابھی زندہ رہو گے۔

حدیث کے الفاظ "حتیٰ ینفع بك أقوام الخ" نبی ﷺ کی پیشن گوئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ حضرت سعدؓ کی ذات سے اہل اسلام کو نفع پہنچے گا اور اہلِ کفر کو نقصان۔ اور یہ بات اس طرح پوری ہوئی کہ عراق اور فارس کی فتح اللہ نے آپ کے ہاتھوں عطا فرمائی۔

بعض نے فرمایا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اہلِ اسلام کو تو فتح عراق و فارس کی وجہ سے نفع پہنچے گا حضرت سعدؓ کے ذریعہ۔ جب کہ نقصان سے مراد یہ ہے کہ حضرت حسینؓ بن علیؓ اور آپؓ کے ساتھیوں کو حضرت سعدؓ کے بیٹے عمر بن سعد نے قتل کیا تھا۔ لہٰذا نقصان سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن حافظ ابنِ حجرؒ نے اس قول کو رد فرمادیا اور کہا کہ درحقیقت یہ ایک ایسے فعل کی جس کا کوئی تعلق حضرت سعدؓ سے نہیں ان کی طرف بتکلف نسبت کرنے کا اظہار ہے اور حافظؒ نے طحاوی کی ایک روایت نقل کر کے فرمایا کہ جب حضرت سعدؓ کو عراق کا امیر بنایا تو ایک قوم مرتد ہو گئی تھی تو آپؓ نے ان سے توبہ کا مطالبہ کیا۔ بعض نے توبہ کر لی تو انہیں فائدہ حاصل ہوا اور بعض نے توبہ نہیں کی تو انہیں حضرت سعدؓ نے قتل کر دیا جس سے انہیں نقصان ہوا۔ تو نفع اور نقصان سے اسی طرف اشارہ ہے۔ صاحب تکملہ فتح الملہم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا یہ قول عام ہے اور یہ ساری ہی باتیں ان کے عموم میں داخل ہیں۔ واللہ اعلم

حضرت سعدؓ بن خولہ القرشی العامری معروف صحابی ہیں، سابقین بالاسلام میں سے ہیں، حبشہ کی طرف ہجرتِ ثانیہ میں شامل تھے۔ حجۃ الوداع کے سال مکہ میں انتقال ہوا۔ اور حضور علیہ السلام نے ان پر افسوس کا اظہار فرمایا اس لئے کہ یہ مکہ سے ہجرت کر چکے تھے لیکن پھر بھی موت مکہ میں آئی اور ہجرت میں نہ آئی۔ لہٰذا اس پر افسوس کا اظہار فرمایا۔

۱۹۳۵...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فَأَبَى قُلْتُ فَالنِّصْفُ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا

۱۹۳۵...... حضرت معصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعد اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں بیمار ہوا تو نبی ﷺ کے پاس قاصد بھیجا اور کہلوایا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ اپنا کل مال جیسے چاہوں تقسیم کروں لیکن آپ ﷺ نے انکار فرمادیا۔ میں نے پھر کہا کہ نصف مال؟ آپ ﷺ نے اس سے بھی انکار فرمادیا۔ میں نے پھر عرض کیا ثلث (تہائی) مال؟ پھر آپ ﷺ خاموش رہے ثلث کے بعد۔ چنانچہ اس کے بعد ثلث کی تقسیم جائز ہوگئی۔

۱۹۳۶...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا

۱۹۳۶...... حضرت سماکؒ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن انہوں نے اس روایت میں فکان بعد الثلث جائزاً (اس کے بعد تہائی جائز ہوگیا) ذکر نہیں فرمایا۔

۱۹۳۷...... وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا فَقُلْتُ أَبِالثُّلُثِ فَقَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ

۱۹۳۷...... حضرت معصب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی تو (اس موقع پر) میں نے عرض کیا کہ میں اپنے کُل مال کی وصیت کرنا چاہتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! میں نے عرض کیا کہ پھر نصف مال کی وصیت کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! میں نے عرض کیا کہ پھر ثلث (تہائی) کی؟ فرمایا کہ ہاں! اور ثلث بھی زیادہ ہے“۔

۱۹۳۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكَى قَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَالنِّصْفُ

۱۹۳۸...... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین بیٹوں سے جو سب کے سب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: کس وجہ سے روتے ہو؟ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ میں اس سرزمین ہی میں موت سے ہمکنار نہ ہوجاؤں جہاں سے میں ہجرت کرچکا ہوں۔ جیسے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خولہ کو موت آگئی (اس سرزمین میں) نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! سعد کو شفاء عطا فرما“۔ (تین مرتبہ فرمایا)۔

اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ میرے پاس بہت سا مال ہے جب کہ

قَالَ لا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بِيَدِهِ

میرے مال کی وارث میری بیٹی ہی ہے۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ اپنے کُل مال کی وصیت کر جاؤں (کسی کے لئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کیا کہ پھر دو تہائی مال میں کر دیتا ہوں؟ فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کیا کہ پھر نصف مال کی وصیت کر جاؤں؟ فرمایا نہیں! میں نے عرض کیا کہ پھر ایک تہائی مال کی کر دوں؟ فرمایا کہ ہاں! ایک تہائی اور یہ تہائی بھی زیادہ ہے۔

تم اپنے مال میں سے جو صدقہ کرتے ہو وہ تو تمہارے لئے صدقہ ہی ہے۔ اور تمہارا اپنے عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ اور فرمایا کہ تم جو اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔ اور تم اپنے گھر والوں کو اچھی زندگی کے ساتھ چھوڑ دو یہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے تم انہیں اس حال میں چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتے پھریں۔ اور آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا۔

۱۹۳۹...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ

۱۹۳۹...... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تینوں صاحبزادوں سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس عیادت کیلئے تشریف لائے۔ بقیہ حدیث ثقفی کی حدیث کی طرح بیان فرمائی۔

۱۹۴۰...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ صَاحِبِهِ فَقَالَ مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ

۱۹۴۰...... حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادوں نے ایک دوسرے کی طرح حدیث بیان کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں بیمار ہو گئے تو نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کیلئے تشریف لائے۔ (بقیہ روایت حدیثِ حمید حمیری کی طرح بیان کی)

۱۹۴۱...... حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ

۱۹۴۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"کاش کہ لوگ ایک تہائی سے کمی کر کے ایک چوتھائی تک آجائیں (یعنی ثلث کے بجائے چوتھائی حصہ کی وصیت کریں) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

الثُّلُثِ إِلَى الرُّبُعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ

"ثلث کی وصیت کرو اور ثلث زیادہ ہے"۔ ❶ اور حضرت وکیعؒ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ (ثلث) بہت ہے اور کثیر ہے۔

باب-۲۶۷ بَاب وُصُول ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ

صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

۱۹۴۲......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

۱۹۴۲......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے والد کا انتقال ہو چکا ہے اور مال چھوڑا ہے جس میں کوئی وصیت نہیں کی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کے گناہ بخشے جائیں گے؟ فرمایا: ہاں! ❷

---

❶ یہ حضرت ابن عباسؓ کی رائے اور اجتہاد تھا، جیسے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی رائے یہ تھی کہ لوگ خمس (پانچواں حصہ) وصیت کریں اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے اموالِ غنیمت میں خمس ہی مقرر فرمایا ہے۔ جب کہ بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ سدس (چھٹے حصہ) سے زائد کی وصیت نہ کی جائے۔

❷ **ایصالِ ثواب کا حکم**...... دنیا سے رخصت ہو جانے اور انتقال کر جانے کے بعد انسان کا اپنا سلسلۂ عمل تو منقطع ہو جاتا ہے لیکن متعدد احادیث کی بناء پر امت کا اجماع ہے اس بات پر کہ اہلِ زمین اگر اہلِ قبور کے لئے بعض اعمالِ صالحہ کی ادائیگی کریں اور ان کا ثواب ان کو پہنچائیں تو یہ ثواب مرحومین کی ارواح کو پہنچتا ہے۔ یہ مسئلہ متفقہ ہے لیکن معتزلہ (جو ایک قدیم اور باطل فرقہ تھا) اور ان کے ہم خیال لوگوں نے اس کی تردید کی ہے آج بھی ہمارے دور میں بھی بعض ایسے طبقات ہیں جو "ایصالِ ثواب کے منکر ہیں۔ اور معتزلہ کا موقف یہ تھا کہ قرآن کریم میں فرمایا کہ: "وأن ليس للإنسان إلّا ما سعٰى" یعنی انسان کے لئے وہی ہے جو اس نے کوشش کی۔ یعنی جس عمل کی خود کوشش کی اس کا اجر تو اسے ملے گا، جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کے عمل سے اسے کوئی اجر میں ملے گا، جب کہ ایصالِ ثواب میں دوسرے کا عمل، میت کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔

علماء نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں کہ آیت میں سعی سے مراد "سعیِ ایمانی" ہے۔ مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہم نے فرمایا کہ:

"بہترین جواب وہ ہے جو ابن الصلاحؒ نے اپنے فتاویٰ میں دیا ہے کہ: آیت سے مراد یہ ہے کہ انسان کا حق صرف اس عمل میں ہے جس کے لئے اس نے سعی کی کوشش کی اور اسی کا اسے اجر ملے گا، لیکن اس کے عموم میں یہ داخل نہیں کہ کوئی غیر اگر تلاوت و دعا کے ذریعہ اس پر احسان کرے گا تو اس کے اجر میں بھی اس کا حق نہیں ہوگا۔ کیونکہ غیر نے تو اس پر تبرع اور احسان کیا ہے ایصالِ ثوب کر کے" علامہ ابنِ تیمیہؒ نے اپنے فتاویٰ میں اس کی توضیح کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"انسان کو اپنی کوشش سے کئے جانے والے عمل کے علاوہ کسی میں کوئی حق نہیں کیونکہ وہ صرف اپنے عمل پر قدرت رکھتا ہے، دوسرے کی سعی اور کوشش و عمل پر اس کا کوئی اختیار نہیں نہ ہی وہ دوسرے کے عمل کا مستحق ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے کے عمل سے اللہ بھی اُسے کوئی فائدہ اور نفع نہیں پہنچا سکتے اور اس کے ذریعہ اس پر رحم فرما سکتے ہیں"

گویا کہ اصلاً تو انسان اپنی سعی و عمل کا ہی حقدار ہے لیکن یہ کہیں نہیں فرمایا کہ دوسرے کے عمل سے نفع بھی اسے نہیں مل سکتا۔ اور ایصالِ ثواب دوسرے کے عمل سے نفع پہنچنے کا ہی نام ہے۔ واللہ اعلم (فتاویٰ ابن تیمیہ ۷/۴۹۹)

١٩٤٣...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِي أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

۱۹۴۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ ناگہانی طور پر انتقال کر گئیں، میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات چیت کا موقع ملتا تو صدقہ ضرور کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا مجھے اجر ملے گا؟ فرمایا: ہاں!

١٩٤٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ

۱۹۴۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ ناگہانی طور پر انتقال کر گئیں اور کوئی وصیت نہیں کی اور میرا خیال ہے کہ اگر ان کو بات چیت کا موقع ملتا تو وہ صدقہ ضرور کرتیں) منقول ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ: کیا انہیں اجر ملے گا"۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں!

١٩٤٥...... وَحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ

۱۹۴۵...... ان مختلف اسانید و طرق سے یہی مذکورہ بالا حدیث (کہ ایک شخص آکر آپ ﷺ کو اپنی والدہ کے انتقال کی خبر دی اور سوال کیا کہ اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں) مروی ہے اور معنی و مفہوم بھی ایک ہے۔

باب-٢٦٨ باب ما يلحقُ الإنسان من الثّواب بعد وفاته

موت کے بعد کس چیز کا ثواب پہنچتا رہتا ہے

١٩٤٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ

۱۹۴۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین باتوں کے (ان کا ثواب جاری رہتا ہے) ایک تو صدقہ جاریہ کا، دوسرے اس علم کا جس سے نفع اٹھایا جا رہا ہو، تیسرے نیک اولاد کا جو

صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

اس کے لئے دعا کرتی ہو"۔ ❶

باب-۲۶۹

باب الوقف

وقف کا بیان

۱۹۴۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا

قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُبْتَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ

قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَنْبَأَنِي مَنْ قَرَأَ هَذَا الْكِتَابَ أَنَّ فِيهِ

۱۹۴۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں کوئی زمین ملی۔ وہ نبی ﷺ سے مشورہ کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں کچھ زمین ملی ہے اور ایسا مال مجھے کبھی نہیں ملا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ قیمتی ہو، آپ اسی کے بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو زمین کی اصل (ملکیت) اپنے قبضہ میں رکھو اور اس کی (منفعت) کا صدقہ کر دو۔ (یعنی زمین تمہاری ملکیت میں رہے البتہ اس سے حاصل ہونے والے منافع اور آمدنی صدقہ کر دو)۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا اس شرط پر کہ اس کی اصل (ملکیت) نہ فروخت کی جائے گی اور نہ ہی خریدی جائے گی، نہ اس میں وراثت ہوگی اور نہ ہی ہبہ کی جا سکے گی۔ اور اسے فقراء، اقارب میں غلاموں کو آزاد کرانے کیلئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کیلئے اور مہمانوں کے لئے صدقہ کر دیا کہ جو کوئی اس کا متولی ہو وہ خود بھی اس میں سے حسب دستور کھائے یا کسی دوست وغیرہ کو کھلائے، لیکن اس کو مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہ بنائے"۔ ❷ (راوی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث جب محمد

---

❶ متعلقاتِ حدیث...... یہ خیبر کی زمین تھی اور اس زمین کا نام "ثمغ" تھا، جو کھجور کے باغات پر مشتمل تھی۔ حدیث کے الفاظ "یستأمرہ فیھا" سے معلوم ہوا کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں اہل علم وصلاح سے رہنمائی اور مشورہ لینا مستحب ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک معروف اور نیکی کے لئے حضور علیہ السلام سے مشورہ فرمایا۔ لہٰذا دینی و دنیاوی دونوں طرح کے امور میں اہل علم و تقویٰ سے مشورہ کرنا بہتر ہے۔

❷ وقف اور اس سے متعلقہ ضروری مسائل...... یہ حدیث احکام وفقہ اسلامی کے ایک اہم شعبہ وقف کی اصل اور بنیاد ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے اس زمین کو در حقیقت وقف فرما دیا تھا لہٰذا اس سے متعلق ضروری مسائل یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔

جمہور فقہاء کرامؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ وقف کی مشروعیت اور وقف کرنے کے بعد اس کے لازم ہونے اور ہمیشہ کے لئے واقف کی ملکیت سے نکل جانے پر۔ اور یہ کہ واقف کو وقف میں رجوع کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا نہ ہی وہ اسے فروخت کر سکتا ہے نہ ہی ہبہ کر سکتا ہے اسی طرح اس میں میراث بھی جاری نہ ہوگی۔

لیکن امام ابو حنیفہؒ کی طرف منسوب ہے کہ وہ وقف کی تابید (دائمی اور ہمیشہ کے لئے ہونا) کا انکار کرتے ہیں اور اسی طرح ان کے نزدیک واقف کو اپنے وقف میں رجوع کرنے کا بھی حق حاصل ہوتا ہے اور اس میں میراث بھی جاری ہوتی ہے۔

لیکن تحقیقی بات یہ ہے کہ امام صاحبؒ کی طرف مطلقاً یہ ساری تفصیل منسوب کرنا صحیح نہیں بلکہ ان کے نزدیک اس میں...... (جاری ہے)

غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا

بن سیرینؒ کے سامنے بیان کی تو جب میں "غیر متمول فیه" تک پہنچا تو محمد بن سیرینؒ نے "غیر متأثل" فرمایا۔ ابن عونؒ نے فرمایا کہ مجھ کو اس نے خبر دی جس نے یہ کتاب پڑھی کہ اس میں "غیر متأثل مالاً" تھا)۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تفصیل ہے۔ اور وہ یہ کہ وقف کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم...... آدمی کسی چیز کو اس کی اصل' ملکیت اور منافع ہر اعتبار سے وقف کر دے' جیسے کہ کسی زمین پر مسجد بنادی یا قبرستان بنادیا' یا مجاہدین کے لئے گھر بنادیا یا حجاج کے لئے عمارت بنوادی وغیرہ یعنی زمین کو ان میں سے کسی مقصد کے لئے وقف کر دیا۔

اس قسم کے وقف کا حکم امام صاحبؒ کے نزدیک یہ ہے کہ یہ وقف ہمیشہ کے لئے لازم اور مؤبد ہو جائے گا' اور واقف کو اس سے رجوع کرنے' فروخت کرنے' خریدنے' ہبہ کرنے اور میراث میں شامل کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ جیسا کہ جمہور کا قول ہے۔

دوسری قسم...... یہ ہے کہ کسی چیز کی ذات کو وقف کرنے کے بجائے اس کے منافع کو وقف کر دے۔ مثلاً: اپنے مکان کا کرایہ یا زمین کی پیداوار' باغات کے پھل وقف کر دے کسی فقیر یا دینی مدرسہ و مسجد کے لئے۔

اس دوسری قسم کی تین صورتیں ممکن ہیں ۱۔ ایک یہ کہ واقف (وقف کرنے والا) وقف کی نسبت موت کے مابعد کی طرف کرے ۲۔ دوسری یہ کہ واقف منافع کے وقت کو مابعد الموت کی طرف منسوب نہ کرے بلکہ اسے مطلق رکھے اور قاضی اسے اپنی طرف سے دائمی کر دے۔

ان دونوں صورتوں میں امام صاحبؒ بھی جمہور کے قول کے مطابق وقف کو دائمی تسلیم کرتے ہیں۔

تیسری صورت یہ ہے کہ واقف کسی چیز کی منفعت وقف کرے لیکن نہ تو موت کے بعد کی طرف نسبت کرے اور نہ ہی قاضی یا حاکم کا کوئی فیصلہ اس سے متعلق ہو۔ اس میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اسے لازمی و دائمی تسلیم نہیں کرتے اور اس میں رجوع' میراث' ہبہ اور بیع وغیرہ کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جب کہ جمہور علماء اس صورت کو بھی دائمی قرار دیتے ہیں اور واقف وقف کی اس صورت میں رجوع' بیع' ہبہ وغیرہ کچھ نہیں کر سکتا۔

احنافؒ کے یہاں اس مسئلہ میں صاحبین رحمہما اللہ اور جمہور کے قول کے مطابق فتویٰ ہے۔

پھر وقف سے متعلق ایک بات کہ وقف شدہ چیز موقوف علیہ (جس پر وقف کیا جا رہا ہے) کی ملکیت میں داخل ہو جائے گی یا نہیں؟

احنافؒ کے نزدیک وہ کسی کی ملکیت میں نہیں آئے گی بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں رہے گی۔ جب کہ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک وہ موقوف علیہ کی ملکیت میں آجائے گی۔

صاحبِ تکملہ فرماتے ہیں کہ: اس مسئلہ میں حنفیہ کے قولِ مفتی بہ سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وقف' موقوف علیہ کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں ہوتا ہے جب کہ موقوف علیہم (جن لوگوں کے لئے وقف کیا گیا ہے) اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب کہ وقف کی حیثیت ایک طرح سے "شخصِ قانونی" کی ہو جائے گی' جو کمپنیوں اور دیگر مشترک اداروں کا بنیادی پہلو ہوتا ہے۔ لہٰذا موقوف علیہ اس وقف شدہ چیز کی خرید و فروخت اور دیگر معاملات کر سکتا ہے۔ واللہ اعلم

حدیث میں بیان کردہ حضرت عمرؓ کی زمین جس کا نام "ثمغ" تھا کا معاملہ در حقیقت وقف کی مکمل شکل تھی۔

اس موقع پر شراحِ حدیث کو اشکال پیش آیا کہ حدیث میں ذکر ہے کہ حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین وقف کی تھی جب کہ صخر بن جویریہ کی روایت میں ہے کہ عمرؓ نے اپنا ایک مال (زمین) رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں صدقہ کر دی اور اس زمین کو "ثمغ" کہا جاتا تھا' جو کھجور کے باغات پر مشتمل زمین تھی۔ اب بعض علماء نے دونوں احادیث کو سامنے رکھ کر یوں کہہ دیا کہ "ثمغ" خیبر کی زمین تھی۔ جب کہ حقیقتاً ثمغ خیبر کی زمین نہیں تھی بلکہ مدینہ کی زمینوں میں سے ایک زمین تھی (کما حقق بہ السہودیؒ)

اس اشکال کا حل یہ ہے کہ تمام روایات کے مجموعہ کو سامنے رکھ کر یہ بات کہی جائے کہ ثمغ تو مدینہ کی زمین کا نام تھا' حضرت عمرؓ نے وہ زمین اور خیبر کی زمین کے سوحصے دونوں بیک وقت صدقہ فرمائے۔ واللہ اعلم

۱۹۴۸......وحَدَّثَناه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَزْهَرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلَهُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلَى آخِرِهِ

۱۹۴۸......ان مختلف اسانید و طرق سے یہی مذکورہ بالا روایت ذکر کی ہے جو کہ ازہر (راوی) کی روایت کے مطابق "غیر متمول فیه" تک ختم ہو گئی ہے اور حضرت ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ روایت ہے کہ اس بارے میں سلیم نے ذکر کیا کہ میں نے یہ حدیث حضرت محمد بن سیرینؒ سے آخر تک بیان کی۔

۱۹۴۹......وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ

۱۹۴۹......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو خیبر سے زمین ملی تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: مجھ کو ایسی زمین زمین ملی جیسا کوئی مال مجھ کو نہ پسند ہے اور نہ ہی میرے نزدیک عمدہ ہے۔
(بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی)

باب-۲۷۰ باب ترك الوصيّة لمن ليس له شيءٌ يوصي فيه

جس کے پاس کچھ نہ ہو اسے وصیت نہ کرنا بھی جائز ہے

۱۹۵۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ أَوْ فَلِمَ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۹۵۰......حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مصرّف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ:
"کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں! میں نے عرض کیا کہ پھر اہلِ اسلام کے لئے وصیت کو کیوں عرض (مقرر) کیا گیا؟ یا پھر مسلمانوں کو وصیت کا حکم کیوں دیا گیا؟ فرمایا کہ آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی کتاب کی وصیّت فرمائی"۔

۱۹۵۱......و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ أُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ

۱۹۵۱......ان اسانید سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے حضرت وکیع رحمۃ اللہ کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے کہا لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں دیا گیا اور ابن نمیرؒ کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے کہا: مسلمانوں پر وصیت کیوں فرض کی گئی۔

نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ

١٩٥٢...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالا حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِينَارًا وَلا دِرْهَمًا وَلا شَاةً وَلا بَعِيرًا وَلا أَوْصَى بِشَيْءٍ

۱۹۵۲...... ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ کوئی دینار ترکہ میں چھوڑا، نہ درہم، نہ کوئی بکری، نہ اونٹ اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

١٩٥٣...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۹۵۳...... ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ نہ کوئی دینار و درہم چھوڑا اور نہ ہی کوئی اونٹ و بکری چھوڑی اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت فرمائی) ہی کی مثل مروی ہے۔

١٩٥٤...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ

۱۹۵۴...... حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصی تھے (حضور علیہ السلام) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے کب ان کو وصیت فرمائی؟ میں آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی یا اپنی گود میں سر رکھے ہوئے تھی، آپ ﷺ نے ایک طشت منگوایا اور اسی دوران آپ ﷺ میری گود میں گر گئے اور مجھے احساس بھی نہ ہوا کہ آپ ﷺ انتقال فرما چکے ہیں تو آخر کب ان کو وصیت فرمائی۔ ❶

❶ وصیت نبی ﷺ سے متعلق اس سوال کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ غالباً اس سوال کا سبب یہ تھا کہ اہل تشیع یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو خلافت کی وصیت فرمائی تھی۔ اور انہوں نے اس سلسلہ میں متعدد من گھڑت اور "موضوع" احادیث بیان کی ہیں۔ تو صحابہؓ کی ایک جماعت نے اس کی تردید فرمائی اور واضح کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو کوئی وصیت نہیں فرمائی۔ حتی کہ حضرت علیؓ نے خود بھی ان موضوع و من گھڑت روایات کی واضح اور مکمل تردید فرمائی۔ بہر حال حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے در حقیقت اس بات کی نفی فرمائی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے "میراث" اور "خلافت" سے متعلق کوئی وصیت نہیں فرمائی اور صرف کتاب کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامنے اور اس سے تمسک کرنے کی وصیت نہیں فرمائی۔ علاوہ ازیں احادیث صحیحہ میں جو وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جزیرۃ العرب سے مشرکین کو نکالنے اور آنے والے وفود کے اکرام کی وصیت فرمائی۔ تو وہ حضرت ابن ابی اوفیؓ کی اس حدیث کے منافی نہیں اور یہاں پر کتاب اللہ کو عظمت واہتمام کی بناء پر ذکر کیا۔
اصل بات یہ تھی کہ شیعہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت علیؓ کے لئے خلافت کی وصیت فرمائی تھی اور اپنے اس بے بنیاد دعویٰ کا وہ خوب پروپیگنڈا بھی کرتے تھے جس کی وجہ سے لوگ صحابہؓ سے اس بارے میں سوال کیا کرتے تھے تو وہ اس کی واضح تردید فرماتے تھے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ خود حضرت علیؓ نے بھی زندگی بھر بجائے اس کے کہ وہ اپنی خلافت کی وصیت ...... (جاری ہے)

۱۹۵۵ ...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصَى فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدِي فَتَنَازَعُوا وَمَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوا مَا شَأْنُهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ قَالَ دَعُونِي فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ أُوصِيكُمْ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا فَأُنْسِيتُهَا- قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۱۹۵۵ ...... حضرت سعیدؒ بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جمعرات کا دِن (تمہیں کیا علم کہ) جمعرات کا دن کیا تھا۔ پھر یہ کہہ کر رونے لگے (اور اتنا روئے کہ) ان کی آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جمعرات کا دِن کیا ہے؟

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تکلیف اس روز بہت سخت ہو گئی تھی، آپ ﷺ نے اسی حالت میں فرمایا کہ: میرے پاس (قلم دوات) لاؤ میں تمہارے واسطے کچھ لکھ دوں (لکھوادوں) تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ یہ سن کر لوگوں میں اختلافِ رائے ہو گیا حالانکہ پیغمبر ﷺ کے سامنے کوئی تنازع کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور کہنے لگے کہ آپ علیہ السلام کا کیا حال ہے کیا آپ سے بھی کوئی لغو بات صادر ہو سکتی ہے؟ پھر پوچھ لو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں وہ بہتر ہے (اس سے جس میں تم مشغول ہو یعنی جھگڑے سے) میں تم کو تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔
ا۔ مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دو ۲۔ آنے والے وفود کا اسی طرح اعزاز کرنا جس طرح میں کیا کرتا ہوں ۳۔ اور تیسری بات کے بارے میں ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں اسے بھول گیا۔[1]

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... کا دعویٰ کرتا ہمیشہ اس کی تردید فرمائی۔ لیکن شیعہ کی جسارت دیکھیے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کی بناء پر اس وصیت کو پوشیدہ رکھا اور اس کا اظہار مناسب نہیں سمجھا۔
امام قرطبیؒ نے خوب فرمایا ہے کہ شیعہ بظاہر حضرت علیؓ کی تعظیم کرنا چاہتے ہیں لیکن فی الواقع انہوں نے ان کی تنقیص کر دی ہے کیونکہ ان کی شجاعت و بسالت کی محیّر العقول داستانیں اور دین پر استقامت کے واقعات بیان کرنے کے باوجود شیعہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مداہنت اور تقیہ سے کام لیا اور قدرت کے باوجود اپنے حق کا مطالبہ نہیں کیا۔ اگر واقعتاً حضور علیہ السلام نے حضرت علیؓ کی خلافت کی وصیت فرمائی تھی جیسا کہ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں تو پھر یہ حضرت علیؓ کا ذاتی حق نہیں رہا بلکہ یہ تو شرعی فریضہ تھا جس کی بجا آوری ان پر لازم تھی۔ مگر بقولِ شیعہ حضرت علیؓ نے محض تقیہ کی وجہ سے اس شرعی فریضہ کی ادائیگی سے پہلو تہی کی۔ اسے کہتے ہیں کہ نادان کی محبت اور عقیدت کہ تعظیم کے پردہ میں تنقیص اور تحقیر کر دی۔ العیاذ باللہ
(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] حدیثِ قرطاس ...... حضرت ابنِ عباسؓ کی یہ حدیث "حدیث قرطاس" کے نام سے مشہور ہے' یہ آنحضرت ﷺ کے مرض الوفات کا واقعہ ہے۔ حضرت ابنِ عباسؓ کا رونا' حضور اکرم ﷺ کے مرض الموت کے تذکرہ کی وجہ سے تھا اور اس کا بھی احتمال ہے کہ آپؓ اس وجہ سے رو رہے ہوں کہ وہ خبر جو آپ ﷺ لکھوانا چاہتے تھے حاصل نہ ہو سکی۔
"اھجر" اگر یہ "ھجر" سے مشتق ہو تو اس کے معنی ہذیان گوئی کے ہیں جس کا مطلب یہ ہو گا کہ آپ ﷺ شدّتِ مرض کی وجہ سے غیر اختیاری طور پر کلمات کہہ رہے ہیں۔ لیکن صحابہ کرامؓ کی شان سے بہت بعید ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شانِ اقدس میں ...... (جاری ہے)

۱۹۵۶..... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيدِ

۱۹۵۶..... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جمعرات کا دن! جمعرات کا دن کیا تھا؟ اتنا کہا تھا کہ ابنِ عباس رضی

(گذشتہ سے پیوستہ)..... ایسا جملہ کہیں۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ "ھجر" سے مشتق ہو جس کے معنی جدائی کے ہیں۔ مطلب یہ ہوگا کہ کیا آپؐ سے جدائی کا وقت قریب آگیا جو آنحضرت ﷺ ایسی بات کر رہے ہیں۔

اور حضراتِ صحابہؓ کرام کی شان کے مناسب یہی ہے کہ یہ معنی لئے جائیں۔

روافض کی ہرزہ سرائی..... اس حدیث کی بناء پر شیعہ نے دوسرے صحابہؓ پر بالعموم اور حضرت عمر فاروقؓ پر بالخصوص زبان درازی کرتے ہوئے درج ذیل الزامات اور تہامات عائد کئے ہیں:

۱۔ حضرت عمرؓ اور ان کے ہم خیال افراد نے حضور اکرم ﷺ کے حکم کی مخالفت کی کہ تختی اور دوات لانے سے انکار کر دیا۔
۲۔ امتِ مسلمہ کو اس کے حق سے محروم کر دیا (کیونکہ آپؐ امت ہی کے لئے کچھ لکھوانا چاہتے تھے)۔
۳۔ حضور اکرم ﷺ، حضرت علیؓ کی خلافت کے متعلق وصیت تحریر فرمانا چاہتے تھے، اسی لئے حضرت عمرؓ آڑے آگئے۔
۴۔ حضرت عمرؓ نے حضور اکرم ﷺ کی طرف "ھندیانی" کی نسبت کر دی حالانکہ حضور اقدس ﷺ ھذیان اور جنون سے محفوظ ہیں۔

روافض کے الزامات کا جائزہ اور اس بارے میں قولِ حق:۔ شیعہ کے ان الزامات کا جائزہ لینے کے لئے چند باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں۔

پہلی بات تو یہ کہ اگر معاذ اللہ علیٰ سبیل التسلیم حضرت عمرؓ نے امت کو اس کے حق سے محروم کرنے ہی کے لئے انکار اور مخالفت کی تھی تو غور کی بات یہ ہے کہ یہ جرم تنہا حضرت عمرؓ ہی نے نہیں کیا بلکہ دیگر تمام اہلِ بیت اطہارؓ خصوصاً حضرت علیؓ بھی اس "جرم" میں شریک تھے۔ کیونکہ ان حضرات نے بھی وہی کچھ کیا جو حضرت عمرؓ نے کیا تھا۔ یہ الزامی جواب ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام حضرات رضی اللہ عنہم اس اتہام سے بالکل محفوظ اور بے ہودہ الزام سے پاک اور کوسوں دور ہیں۔ ان حضرات کی شانِ اقدس کسی متعنت اور محروم العقل کے نزدیک تو قابلِ الزام ہو سکتی ہے دل میں ایمان اور توحید و رسالت کی شمع روشن رکھنے والے اس الزام و اتہام کے تصور سے بھی دور ہیں۔

مسند احمد میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ' سے روایت ہے کہ مجھے نبی ﷺ تختی لانے کا حکم دیا جس میں آپؐ ایسی باتیں لکھوا دیں کہ آپؐ کے بعد امت گمراہی کا شکار نہ ہو۔ مجھے آپؐ کی جان کا ڈر تھا اس لئے میں نے عرض کیا کہ (آپؐ زبانی ارشاد فرما دیجئے) میں یاد کرلوں گا، تو آپؐ نے فرمایا کہ:

"میں نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کی اور غلاموں وغیرہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں"۔

غور کیا جائے تو یہ حدیثِ شیعہ کے مہمل اور لغو اعتراضات کی جڑ ہی کاٹ دیتی ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ دونوں کا موقف ایک ہی تھا۔ اور اس تحریر کے لکھنے کا مقصد خلافت سے متعلق وصیت نہیں تھی بلکہ آپؐ نماز، زکوٰۃ، اور غلاموں اور بیویوں کے متعلق احکامات کی تاکید فرمانا چاہتے تھے۔

یہ تو پہلے اعتراض کا الزامی جواب تھا۔ اور تحقیقی جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کا دوات اور تختی لانے سے انکار کا مقصد، نبی ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہرگز نہ تھا بلکہ مقصد یہ تھا کہ اس بیماری کے عالم میں آپؐ کو تحریر لکھنے کی مشقت میں نہ ڈالا جائے کہیں اس کی وجہ سے بیماری کی شدّت میں اضافہ نہ ہو جائے یہ سوچ کر حضرت عمرؓ نے تختی اور دوات لانے سے روک دیا۔

علاوہ ازیں طبقات ابن سعد وغیرہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عمرؓ کو یہ یقین تھا کہ آپ علیہ السلام اس بیماری میں وفات نہیں پائیں گے بلکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ آپ ﷺ منافقین کے خاتمہ اور فارس و روم کے داخلِ اسلام ہونے تک وفات نہیں پائیں گے۔

دوسری جانب ان کا یہ بھی خیال تھا کہ آنحضرت ﷺ نے امت تک ہر وہ بات پہنچادی ہے جس کا پہنچانا آپؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض تھا۔ اور اگر بالفرض آپؐ کسی ضرورت کی وصیّت فرمانا بھی چاہتے ہیں تو صحتیاب ہونے کے بعد فرما دیں گے، اس بیماری کی حالت میں آپؐ کو تکلیف دینا صحیح نہیں۔ اور نہ اس بارے میں عجلت کی ضرورت ہے۔ اسی لئے انہوں نے فرمایا کہ:

"انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ"۔ یعنی رسول اللہ ﷺ پر درد کی شدت و غلبہ کی کیفیت ہے اور قرآن تو تمہارے پاس موجود ہے، اللہ کی کتاب ہمارے واسطے کافی ہے۔

.....(جاری ہے)

بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ یَوْمُ الْخَمِیسِ وَمَا یَوْمُ الْخَمِیسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِیلُ دُمُوعُهُ حَتی

اللہ تعالیٰ عنہ کے آنسو بہانے لگے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حتی کہ میں نے دیکھا کہ ان کے چہرہ پر آنسو اس طرح بہہ رہے ہیں گویا موتیوں کی لڑی۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کتنی مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرت عمرؓ نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے ایک رائے کا اظہار فرمایا اور آپؐ نے ان کی رائے کی موافقت فرمائی۔ ان کے اس قول کی حیثیت بھی ایک رائے کی تھی جو انہوں نے ظاہر کر دی۔ اگر یہ رائے غلط ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اس کی تردید ضرور فرماتے جب کہ آپؐ نے اس پر نکیر نہیں فرمائی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا یہ قول نہ تو عناد پر مبنی تھا نہ ہی معاذ اللہ معصیت اور گناہ تھا۔

اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی فرض کر لیں کہ حضرت عمرؓ کی رائے غلط تھی تو پھر بھی زیادہ سے زیادہ یہ ایک اجتہادی خطا تھی جس میں سب اہلِ بیت بھی شریک تھے۔ مگر روافض کی جرأت دیکھئے کہ وہ اس اجتہادی خطا کی وجہ سے حضرت عمرؓ کو تو گردن زدنی قرار دیتے ہیں جب کہ اہلِ بیت اطہارؓ کو تقیہ کی ناپاک چادر میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ جو کچھ لکھوانا چاہتے تھے وہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو کوئی ایسی ضروری اور اہم بات تھی کہ جس کی تبلیغ واجب ہو اور جس سے جہالت کی وجہ سے امت کے گمراہ ہو جانے کا خطرہ تھا یا پھر آپؐ پہلے سے فرمائی ہوئی کسی بات کی دوبارہ تاکید فرمانا چاہتے تھے۔

پہلی شق کو اختیار کیا جائے تو جان لیجئے کہ جس چیز کی تبلیغ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر لازم قرار دی' اس کی تبلیغ سے کسی کی مخالفت آپؐ کو روک نہیں سکتی تھی۔ جب مال' وطن اور جان کی قربانی اور سنگ دل وسفاک دشمنوں کے گھناؤنے اور ہولناک مظالم آپ کو حق کی دعوت و تبلیغ سے نہ روک سکے تو چند صحابہؓ کے اختلافِ رائے کی وجہ سے آپؐ اس بات کی تبلیغ سے کیسے رُک سکتے تھے' یہاں پر ذہن میں یہ بات بھی رہنی چاہیئے کہ اس واقعہ کے بعد آنحضرت ﷺ مزید چار روز حیات رہے مگر اس چیز کی وصیت واجب ہوتی جو آپؐ لکھوانا چاہتے تھے تو ان ایام میں ضرور اس کی وصیت فرما دیتے۔

اور اگر دوسری شق کو اختیار کیا جائے (کہ آپؐ کسی سابقہ حکم کی تاکید کے طور پر کوئی بات لکھوانا چاہتے تھے) تو پھر تو کوئی اعتراض ہی نہیں رہتا اور روایۃً ودرایۃً اسی احتمال کو اختیار کرنا مناسب ہے اور اسی کو اختیار کر کے اپنی زبانوں کو صحابہؓ پر طعن کی غلاظت سے پاک رکھا جا سکتا ہے۔

تیسرے اعتراض (یعنی حضور علیہ السلام' حضرت علیؓ کی خلافت کے متعلق وصیت لکھوانا چاہتے تھے) کا جواب یہ ہے کہ یہ صرف دعوائے بلا دلیل ہے۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا ارادہ یہ تھا کہ حضرت علیؓ کی خلافت کے متعلق تحریر لکھیں۔ اور اگر آپ کا واقعۃً یہی ارادہ ہوتا جس کا یہ لوگ پروپیگنڈہ کرتے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ جن وانس بھی آپ کو اس عمل سے روک نہیں سکتے تھے تو تنہا حضرت عمرؓ کی مخالفت آپؐ کو کیسے اظہارِ حق سے روک سکتی تھی؟؟ کیا العیاذ باللہ۔ آپؐ حضرت عمرؓ سے ڈرتے تھے؟ حالانکہ آپؐ تو وہ ہستی ہیں جو عمرؓ سے ان کے کفر کے دور میں کہ ان سے زیادہ بہادری وجری کوئی نہ تھا نہ ڈرے تو ان کے اسلام لانے کے بعد ان سے ڈرتے؟ ان نادانوں نے یہ خیال بھی نہ کیا کہ ان کے اس اعتراضِ مہمل کی زد حضرت عمرؓ پر نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ ودعوت' نبوت ورسالت اور شجاعت وحمیت پر پڑتی ہے۔ واقعتاً عداوت وکینہ انسان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتا ہے اور تعصب وجاہلیت اس کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال دیتا ہے کہ بر سر زمین حقائق کے دیکھنے سے محروم کر دیتا ہے اور وہ یہ نہیں سمجھ پاتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

اور اگر بزعم شیعہ بالفرض اس بات کو تسلیم بھی کیا جائے کہ آپ ﷺ اس موقع پر کسی کی خلافت کی تحریر لکھوانا چاہتے تھے تو یقیناً وہ تحریر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت سے متعلق ہی ہوتی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر انہیں ہی اپنا خلیفہ اور نائب بنایا۔ اور اپنی بیماری کے ایام میں امامتِ صغریٰ (نمازوں کی امامت) میں بھی انہیں ہی اپنا خلیفہ بنایا گویا کہ یہ واضح اشارہ تھا صدیقِ اکبرؓ کی خلافت کی طرف کہ امامت کبریٰ (حکومت وخلافت) بھی انہی کو مناسب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت علیؓ' نے خود فرمایا کہ: فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ' کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ نماز اسلام کا جھنڈا اور دین کا ستون ہے' لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے جس ہستی کو ہمارے دین ...... (جاری ہے)

رَأَيْتُ عَلَى خَدَّيْهِ كَأَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَهْجُرُ

پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (مرض کی شدت کے دوران) کہ میرے پاس ہڈی اور دوات یا تختی اور دوات لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے کچھ کتاب (وصیت یا نصیحت) لکھوادوں تاکہ اس کے بعد تمہیں کبھی گمراہی نہ ہو۔

یہ سن کر بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ شدتِ مرض میں ایسی بات فرمارہے ہیں (لہٰذا قلم دوات لانے کی ضرورت نہیں تاکہ آپ ﷺ کو مزید تکلیف نہ ہو)۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... (کے اندر اپنی نیابت) کے لئے منتخب فرمایا، ہم نے اسے اپنی دنیا (کے امور میں خلافت و نیابت) کے لئے پسند کرلیا۔ اور ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کرلی"۔ (الإستيعاب لابن عبدالبر ۲/۲۴۲)

لہٰذا ان سب قرائن کے پیشِ نظر یہ کیوں نہ کہا جائے کہ قلم و دوات منگوانے سے مقصود نبی خلافتِ ابو بکرؓ کی تحریر تھا۔ لیکن بعد میں آپؐ رائے یہ ہوئی کہ اس معاملہ کو شوریٰ مسلمین (مسلمانوں کے مشورہ) پر چھوڑ دیا جائے، کیونکہ آپؐ جانتے تھے کہ اہلِ ایمان سوائے ابو بکرؓ کے سب کی خلافت کا انکار کردیں گے۔

چوتھے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ کسی بھی صحیح روایت سے یہ ثابت نہیں کہ "أهجر رسول الله ﷺ" والا جملہ حضرت عمرؓ نے کہا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے صرف یہ ذکر کیا ہے کہ یہ جملہ صحابہ میں سے کسی ایک نے کہا تھا۔ مگر وہ ایک کون تھا؟ اس کی تعیین نہ انہوں نے فرمائی ہے نہ ہی کسی اور صحیح روایت سے اس کی تعیین ہوتی ہے۔ اب اس میں چند احتمالات ہیں:

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دھلویؒ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "تحفۂ اثنا عشریہ" میں فرمایا ہے کہ یہ کلام ان لوگوں کا ہے جو یہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے کچھ لکھ دیں اور ان کا استفہام انکار کے لئے تھا۔ وہ حضرت عمرؓ اور ان کے رفقاء سے یہ کہنا چاہتے تھے کہ تم جو حضور علیہ السلام کے حکم (کہ قلم دوات یا لانے) تعمیل نہیں کررہے ہو تو کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ حضور علیہ السلام غیر سنجیدہ گفتگو فرمارہے ہیں؟ مطلب یہ اگر تم ایسا سمجھ رہے ہو تو تم غلط فہمی کا شکار ہو آنحضرت ﷺ ہذیان نہیں فرمارہے بلکہ مبنی برحقیقت اور سنجیدہ گفتگو فرمارہے ہیں۔

استفہام کو انکاری ماننے کی صورت میں کسی بھی صحابی پر کوئی اشکال نہیں رہتا کہ معاذ اللہ اس نے حضور اقدس ﷺ کی طرف ھذیان کی نسبت کی۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ جملہ حضرت عمرؓ اور آپؓ کے رفقاء کا تھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لو کہ آپؐ واقعتاً سنجیدگی سے لکھنے کا سامان طلب فرمارہے ہیں یا شدتِ مرض کی وجہ سے اس قسم کی بات فرمائی ہے۔ اور اس جملہ کہنے کی بھی تین وجوہ تھیں۔

۱۔ ایک یہ کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی تکلیف میں مزید اضافہ برداشت نہیں فرماسکتے تھے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ انہیں یقین تھا کہ آپؐ اللہ کا ایک ایک پیغام اس کے بندوں تک پہنچا چکے ہیں۔

۳۔ تیسرے یہ کہ وہ جانتے تھے کہ بلا کسی ضرورتِ شدیدہ کے غیر قرآن کی کتابت آپ علیہ السلام کو پسند نہ تھی۔

ان وجوہ کی بناء پر شدید حزن و ملال اور اضطراب و بے قراری کی حالت میں اگر بعض صحابہؓ یہ جملہ کہہ بیٹھے تو اسے بے ادبی پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔

تیسرا احتمال یہ ہے کہ شروع میں یہ بات کہی جاچکی ہے کہ یہاں ھجر فراق اور جدائی کے معنی میں ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ جو آپؐ کچھ لکھوانے کے لئے سامانِ کتابت طلب فرمارہے ہیں تو کیا آپؐ ہم سے جدا ہورہے ہیں؟

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ "حدیثِ قرطاس" کے کسی بھی پہلو سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کی وصیت کا ثبوت نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں اس حدیث کی مذکورہ بالا تشریح کو ذہن میں بٹھا کر ہی اہلِ ایمان اپنے قلب و دماغ اور زبان کو صحابۂ کرامؓ کی شان میں بے ادبی سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دلوں کی کجی اور زیغ اور نفس کی شراتوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین

۱۹۵۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لا تَضِلُّونَ بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُومُوا

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ

۱۹۵۷...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وقت موعود قریب آگیا تو اس وقت آپ ﷺ کے گھر میں متعدد افراد تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب بھی شامل تھے۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر اس وقت درد و تکلیف کی شدّت ہے اور تمہارے پاس قرآن تو موجود ہی ہے۔ ہمارے واسطے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ یہ سن کر گھر میں موجود افراد کے درمیان اختلاف ہوا۔ بعض تو ان میں سے اس بات پر زور دے رہے تھے کہ دوات وغیرہ آپ ﷺ کے قریب کر دو تاکہ رسول اللہ ﷺ تمہارے واسطے ایسی باتیں لکھوا دیں کہ تم انکے بعد گمراہ نہ ہو۔ اور بعض حضرات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقف کے ہی قائل تھے۔ جب اس اختلاف کے دوران شور و شغب اور اختلاف زیادہ ہو گیا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔

عبید اللہؒ (راوی) کہتے ہیں کہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مصیبت، سب سے بڑی مصیبت تو یہ ہوئی کہ ان کا اختلاف اور شور و شغب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی اس تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔

كتاب النذر

كتاب النـــذر

نذر کے مسائل

باب-۲۷۱ باب الأمر بقضاء النذر
نذر پوری کرنی چاہیئے

۱۹۵۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ

۱۹۵۸...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ❶ نے رسول اللہ ﷺ سے نذر کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جو ان کی والدہ کی تھی۔ اور وہ اسے پورا کئے بغیر فوت ہوگئی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم ان کی طرف سے پورا کرلو۔ ❷

---

❶ حضرت سعدؓ بن عبادہ انصاریؓ بڑے مشہور اور جلیل القدر صحابی تھے۔ خزرج کے سردار تھے' بیعتِ عقبہ میں حاضر تھے' نہایت سخی اور خرچ کرنے والے تھے۔ مقسمؒ ابنِ عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام غزوات میں دو جھنڈے ہوا کرتے تھے' ایک مہاجرین کا جو حضرت علیؓ کے ہاتھ میں ہوتا تھا اور دوسرا انصار کا جو حضرت سعدؓ اٹھائے ہوتے تھے۔ شام میں حوران کے مقام پر ۱۵ھ میں انتقال فرمایا۔

❷ زیرِ نظر مسئلہ میں دو بنیادی مسئلہ ہیں۔ پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ کیا وارث پر اپنے مورث کی نذر کا پورا کرنا واجب ہے؟ جو اس نے اپنی حیات میں کی تھی اور اسے پورا کرنے سے قبل فوت ہوگیا۔ اہلِ ظاہر کی رائے یہ ہے کہ وارث پر اس نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ وہ لفظ امر سے استدلال کرتے ہیں۔

جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اس نذر کا پورا کرنا وارث پر واجب نہیں بلکہ اس کے لئے مستحب ہے۔ البتہ اگر میت ترکہ چھوڑ کر مرے اور اس کے ذمہ کوئی مالی حق ہو تو وارث کے لئے اس حق کو ادا کرنا ضروری ہے۔ جمہور فقہاء بخاری کی روایت ابن عباسؓ سے استدلال کرتے ہیں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا وارث کے لئے جائز ہے کہ وہ ہر نذر کو خواہ وہ مالی ہو یا بدنی اسے پورا کرے یا یہ کہ صرف کوئی مخصوص نذر پوری کرسکتا ہے؟

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر نذر صرف مالی ہو جیسے کہ صدقہ کی نذر تو اگر مورث نے اس کی تکمیل کی وصیت کی ہو اور وہ اس کے ایک تہائی ترکہ میں سے پوری ہوسکتی ہو تو وارث پر اس نذر کا اس کے ترکہ سے پورا کرنا واجب ہے۔ البتہ اگر مورثِ نے وصیّت کی ہو تو ورثاء پر اس کی تکمیل واجب نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی مذہب ہے۔ جب کہ امام شافعیؒ اسے دین (قرض) قرار دیتے ہیں جس کا پورا کرنا واجب ہے خواہ وصیت کرے یا نہ کرے۔

اور اگر نذر مالی و بدنی دونوں کی ہے مثلاً: حج کی نذر مانی تو جمہور علماء کے نزدیک اس میں بھی نیابت نہیں ہوسکتی۔

جہاں تک دیگر نذور کا تعلق ہے جو صرف بدنی ہیں تو اگر وہ نماز کی نذر ہے تو جمہور علماء کا اجماع ہے کہ وارث اپنے مُورث کی جانب سے اسے ادا نہیں کرسکتا کیونکہ بدنی عبادات میں "بدل" نہیں ہوسکتا۔

البتہ دیگر بدنی عبادات مثلاً: روزہ وغیرہ کے متعلق امام احمدؒ بن حنبل کا مسلک یہ ہے کہ اس میں وارث نائب ہوسکتا اگرچہ اس پر واجب نہیں ہے لیکن مستحب اور بہتر ہے صلہ رحمی کے طور پر۔ اور استدلال کیا ہے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے جسے...... (جاری ہے)

قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاقْضِهِ عَنْهَا

۱۹۵۹...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ

۱۹۵۹...... حضرت زہریؒ سے یہی مذکورہ بالا روایت ان اسانید و طرق سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی والدہ کی نذر کے متعلق سوال فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد کو اس نذر کے پورا کرنے کا حکم فرمایا۔

باب-۲۷۲ باب النهي عن النذر وأنه لا يرد شيئًا

نذر کی ممانعت کا بیان

۱۹۶۰...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ

۱۹۶۰...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نذر سے منع فرمایا کہ یہ کسی (آنے والی مصیبت وغیرہ) کو ٹال نہیں سکتی۔ البتہ اس کے ذریعہ بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے"۔

۱۹۶۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ

۱۹۶۱...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"نذر کسی (مقدر چیز کو) نہ مقدم کر سکتی ہے نہ مؤخر کر سکتی ہے، البتہ اس کے ذریعہ بخیل آدمی سے مال نکلوایا جاتا ہے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... امام مسلمؒ نے بھی کتاب الصوم میں نقل کیا ہے۔
لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام مالک و شافعیؒ فرماتے ہیں کہ بدنی عبادات میں نیابت بالکل نہیں ہو سکتی الا یہ کہ وارث اپنے مورث کی بدنی عبادات کا فدیہ ادا کر دے تو یہ جائز بلکہ بہتر ہے۔ مثلاً: نماز کا فدیہ اور روزہ کا فدیہ ادا کر دے۔ ان حضرات ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کا استدلال ترمذی کی روایتِ ابنِ عمرؓ سے ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابنِ عمرؓ کی مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ نذر ماننا ممنوع ہے۔ جب کہ سابقہ باب کی...... (جاری ہے)

۱۹۶۲......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۹۶۲......حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نذر سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: اس کی وجہ سے کوئی خیر نہیں آئی البتہ اس کے ذریعہ بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... حدیث سے نذر کا جواز واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے جس سے بظاہر تعارض محسوس ہو رہا ہے لیکن حقیقتاً تعارض نہیں ہے۔

جاننا چاہیئے کہ نذر دو طرح کی ہوتی ہے۔ ا۔ نذر مطلق مثلاً: بغیر کسی شرط کے کوئی نذر مانے کہ میرے اوپر اللہ کی رضا کے لئے دو رکعت واجب ہیں (بطور نذر) تو اس نذر مطلق کے جواز میں کسی کا اختلاف نہیں۔ یہ بغیر کراہت کے جائز ہے۔ دوسری قسم نذر کے معلق ہے یعنی وہ نذر جسے کسی شرط سے معلق کر دیا جائے۔ مثلاً: یوں نذر مانے کہ اگر میرا مریض شفایاب ہو گیا تو دو رکعت پڑھوں گا۔ تو اس نذر کو شفاء مریض سے معلق کر دیا گیا ہے اور احادیثِ بالا میں جو "نہی" (ممانعت) ہے وہ اسی دوسری قسم "نذر معلق" سے متعلق ہے۔ یعنی ایسی معلق نذریں تقدیر الٰہی کے فیصلہ کو تبدیل نہیں کر سکتیں۔

اب "نہی" کے کیا معنی ہیں؟ یا کس درجہ کی نہی ہے آیا بالکل ناجائز ہے یا غیر مناسب ہے؟ نہی تنزیہی ہے یا تحریمی؟

ا۔ ابن الاثیر جزریؒ نے "جامع الاصول" میں فرمایا ہے کہ: ان احادیث میں نذر کی نہی اور ممانعت 'نذر سے روکنے کے لئے نہیں ہے بلکہ نذر کی عظمتِ امر بیان کرنے اور اس کو ہلکا سمجھنے سے روکنے کے لئے ہے کہ کوئی اسے ہلکی بات سمجھ کر شرط کی تکمیل کے بعد نذر پوری نہ کرے لہٰذا ان احادیث کی بناء پر نذر ممنوع اور حرام نہیں ہے۔ یہ قول ابو عبید اور خطابیؒ سے منقول ہے۔ اور مقصد اس قول کا یہ ہے کہ حدیث میں درحقیقت یہ بات بتلائی گئی ہے کہ نذر کے ذریعہ نہ تو کوئی فوری نفع حاصل کیا جا سکتا ہے نہ کوئی نقصان دور کیا جا سکتا ہے نہ کسی فیصلہ کو ٹالا جا سکتا ہے۔ اس نیت اور مقصد سے نذر نہ کرو کہ اس سے تمہیں وہ چیز حاصل ہو جائے گی جو اللہ نے تمہارے مقدر میں نہیں لکھی یا تمہارے لئے ایسا فیصلہ کر دیا جائے گا جس کا نہ ہونا تمہارے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ البتہ اگر تم ایسی نذر مان لو تو اب اُسے پورا کرو کیونکہ جو نذر تم نے مان لی ہے 'وہ تم پر لازم ہو گئی۔

لیکن ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول اور توجیہ پر متعدد اعتراضات کئے گئے ہیں بنیادی اعتراض یہ ہے کہ جن مذکورہ بالا احادیث میں نذر کی ممانعت آئی ہے ان سے کم از کم نذر کی کراہت تو واضح ہے ہی' جب کہ ابنِ کثیر کے قول سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نذر میں کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے۔

۲۔ ایک تاویل اس قول کی امام مازریؒ نے فرمائی ہے وہ یہ کہ "میرے نزدیک نذر کی اس ممانعت کی وجہ شاید یہ ہو کہ اس میں نذر ماننے والا عبادت کو مشروط کر رہا ہے اپنے کسی کام کے ہونے سے گویا کہ یہ عبادت اس کے کام کا معاوضہ ہو گئی۔

۳۔ امام مازریؒ نے ہی یہ توجیہ بھی بیان فرمائی کہ: نذر کی صورت میں نذر ماننے والا اس منذور عبادت کی ادائیگی اپنے آپ پر بوجھ سمجھ کر کرتا ہے جس میں کوئی نشاط نہیں ہوتا۔

۴۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ: اصل میں بعض لوگ یہ سمجھتے تھے کہ شاید ہماری نذر سے تقدیر مقلوب ہو جائے گی اور ہمارا کام یقینی طور پر ہو جائے گا تو ان احادیث میں اس غلط اعتقاد کی تردید کی گئی ہے اور بطور خبر بتلایا گیا ہے کہ ہو گا وہی جو تقدیر میں لکھا ہو۔ تمہاری نذر سے تقدیر نہیں بدل سکتی۔

قاضی عیاضؒ کے قول کا حاصل یہ ہے کہ اگر نیت میں یہ غلط اور فاسد اعتقاد ہو تو نذر مکروہ ورنہ نہیں 'لیکن حضرت شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ اعتقاد ہو یا نہ ہو نذر ماننے میں ایک قسم کی کراہت تو ضرور ہی پائی جاتی ہے 'کیونکہ نذر ماننے والے کے الفاظ کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کو لالچ دے رہا ہے کہ یا اللہ میرا یہ کام کر دو میں آپ کا کام کروں گا۔ لہٰذا نذر ماننے کے بجائے جو کام اٹکے اس کے لئے شروع ہی سے عبادات اور دعا و صدقہ کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ واللہ اعلم

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ

۱۹۶۳ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ

۱۹۶۳ ...... ان مختلف اسانید وطرق سے بھی سابقہ حدیث جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۹۶۴ ...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

۱۹۶۴ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”نذر مت مانا کرو اس لئے کہ نذر تقدیر کو ذرہ برابر بھی نہیں بدل سکتی، البتہ بخیل سے اس کے ذریعہ مال نکلتا ہے“۔

۱۹۶۵ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ

۱۹۶۵ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نذر سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ:
یہ تقدیر کو نہیں ٹالتی (جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا) البتہ اس کے ذریعہ بخیل سے مال نکل جاتا ہے“۔

۱۹۶۶ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللهُ قَدَّرَهُ لَهُ وَلَكِنِ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذَلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ

۱۹۶۶ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”نذر کسی ایسی چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے بنو آدم کے لئے مقدر نہیں فرمائی قریب نہیں کر سکتی البتہ نذر تقدیر کے موافق (تابع) ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے بخیل سے مال نکل جاتا ہے جس مال کو بخیل کبھی نکالنا نہیں چاہتا تھا۔

۱۹۶۷ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۹۶۷ ...... ان اسانید کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

باب-۲۷۳ باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد

نافرمانی کی کسی نذر کو پورا نہ کرنا ضروری ہے

۱۹۶۸...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي وَبِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ فَقَالَ إِعْظَامًا لِذَلِكَ أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَأَسْقِنِي قَالَ هَذِهِ حَاجَتُكَ فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَنَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنْ

۱۹۶۸...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عنہ فرماتے ہیں کہ بنو ثقیف، بنو عقیل کے حلیف تھے، بنو ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے دو صحابیوں کو گرفتار کر لیا، اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنو عقیل کے ایک شخص کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کے ساتھ آپ ﷺ کی اونٹنی "غضباء" کو بھی حاصل کر لیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے، وہ بندھا ہوا تھا زنجیروں میں جکڑا ہوا، اس نے پکارا۔ اے محمد! اے محمد! آپ ﷺ اس کے پاس گئے اور پوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگا کہ مجھے اور حجاج کی سردار غضباء (اونٹنی) کو تم کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فیصلہ اس کی بات کو بہت بڑا سمجھتے ہوئے (کہ یہ شخص میری طرف نقضِ عہد اور حلف کی پاسداری نہ کرنے کو منسوب کر رہا ہے) فرمایا کہ: تجھے تیرے حلیف بنو ثقیف کے لوگوں کے جرم میں پکڑا ہے (جنہوں نے دو صحابہ کو گرفتار کر لیا تھا) یہ کہہ کر آپ ﷺ وہاں سے چل دیئے۔ اس نے پھر پکارا اے محمد! اے محمد! رسول اللہ ﷺ نہایت نرم دل اور رحم دل تھے، آپ ﷺ دوبارہ لوٹے اور اس سے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کاش یہ بات تو اس وقت کہتا جب تو اپنے معاملہ کا مالک تھا تو تجھے پوری طرح کامیابی مل جاتی (یعنی جب تو آزاد تھا اس وقت یہ کہتا) یہ کہہ کر آپ ﷺ پھر روانہ ہو گئے تو وہ پھر پکارا اے محمد! اے محمد! آپ ﷺ پھر دوبارہ اس کے پاس تشریف لے لائے اور پوچھا اب کیا بات ہے؟ کہنے لگا میں بھوکا پیاسا ہوں مجھے کھانا کھلایئے اور پانی پلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لے، تیری حاجت (پوری ہو گئی)۔ آخر کار اسے انہی دو افراد کی رہائی کے بدلہ میں چھوڑا گیا۔ جنہیں ثقیف نے قید کر لیا تھا۔

اسی طرح ایک انصاری خاتون قید کر لی گئی تھیں اور ان کے ساتھ ساتھ عضباء اونٹنی بھی گرفتار ہو گئی تھی۔ وہ خاتون قید میں تھیں جب کہ کافر لوگ اپنے جانوروں کو آرام کے لئے فارغ کئے ہوئے تھے اپنے گھروں کے سامنے، ایک رات وہ خاتون قید سے فرار ہو گئیں اور اونٹوں کے پاس

نَجَّاهَا اللهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ بِئْسَمَا جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلا فِيمَا لا يَمْلِكُ الْعَبْدُ وفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ لا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ

آئیں (جہاں اونٹ بندھے ہوئے تھے) وہ جونہی کسی اونٹ کے قریب جاتیں تو وہ آواز نکالتے لگتا وہ اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتیں یہاں تک کہ عضباء تک پہنچ گئیں، اس نے آواز نہ نکالی وہ بہت مسکین اونٹنی تھی، خاتون اس کی پشت پر بیٹھ گئیں اور اسے ڈاٹ ڈپٹ کی تو وہ چلنے لگی، اس اثناء میں کافروں کو خبر ہو گئی تو وہ اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے لیکن عضباء نے انہیں تھکا دیا (یعنی آگے نکل گئی اور ان کے ہاتھ نہ آئی) ان خاتون نے اس وقت نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات دے دی عضباء پر تو وہ اللہ عزوجل کی رضا کے لئے عضباء کو ذبح کر دیں گی۔

جب وہ مدینہ آگئیں تو لوگوں نے اسے دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ارے یہ تو عضباء ہے، رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی۔ ان خاتون نے کہا کہ انہوں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ عزوجل نے انہیں اس پر نجات عطا فرمائی تو وہ اسے ضرور ذبح کر دیں گی۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سبحان اللہ! بہت ہی برا بدلہ دیا اس عورت نے (کہ اونٹنی نے تو اس کی جان بچائی اور وہ اس کی جان کے درپے ہو گئی) نذر مان لی کہ اگر اللہ نے اسے نجات دی تو اسے ذبح کر دے گی معصیت میں نذر کی تکمیل نہیں ہوتی۔ نہ ہی اس چیز میں نذر پورا کرنا ضروری ہے جس کا انسان مالک نہیں ہوتا"۔ اور علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں ہے۔

١٩٦٩ ...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ كِلاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتِ

١٩٦٩ ..... اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی تغیرات کے ساتھ منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ عضباء (اونٹنی) ایک بنو عقیل کے شخص کی تھی اور سوابق الحجاج میں سے تھی۔ یعنی حجاج کی اونٹنیوں میں سب سے آگے رہتی تھی۔[1] مزید اس روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ عورت ایسی

---

[1] گناہ کی نذر کا حکم ...... اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فقہاء کرام رحمہم اللہ نے فرمایا کہ گناہ کے کام کی نذر ماننا صحیح نہیں اور اگر کسی نے گناہ کی نذر مان لی تو اسے پورا نہ کرنا واجب ہے۔

پھر فقہاء میں اختلاف ہوا کہ آیا اس پر نذر پورا نہ کرنے کی وجہ سے کوئی کفارہ بھی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں علماء کے تین اقوال ہیں۔

پہلا قول جو امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا مذہب ہے یہ ہے کہ اس پر کوئی کفارہ نہیں' اس لئے کہ کفارہ اس وقت واجب ہوتا جب اس نے کسی نیکی کے کام کی طاعت کی نذر مانی ہوتی۔ معصیت کی نذر درحقیقت نذر ہی نہیں لہٰذا جب وہ مشروع ہی نہیں تو اس پر کفارہ بھی نہیں ہوگا۔

ان حضرات کی دلیل یہ اور اس جیسی دیگر احادیث ہیں۔

......(جاری ہے)

الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُدَرَّبَةٌ

اونٹنی پر آئی جو مسکین تھی اور (اس کے گلے میں) گھنٹی ڈالی ہوئی تھی اور ثقفی کی روایت کہ وہ حدیث میں ہے کہ وہ اونٹنی سکھائی تھی۔

باب-٢٧٤ باب من نذر أن يمشي إلى الكعبة
بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر کا بیان

١٩٧٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ

١٩٧٠...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے گھسٹتا ہوا چل رہا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے نذر مانی ہے پیدل چلنے کی (کعبۃ اللہ تک) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اس بات سے کہ کوئی اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے"۔ اور اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

١٩٧١...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ارْكَبْ أَيُّهَا

١٩٧١...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چلتا ہوا پایا (بیت اللہ کی طرف) تو دریافت فرمایا کہ اس کا کیا معاملہ ہے؟ (جو یہ اتنی مشکل اٹھا کر پیدل چل رہا ہے) اس کے بیٹوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ان کے اوپر ایک نذر لازم تھی (بیت اللہ تک پیدل چلنے کی) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے شیخ! آپ سوار ہو جائیے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے (آپ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... دوسرا قول امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ اس پر کفارہ قسم (یعنی تین دن کے روزے یا دس مسکینوں کا کھانا) واجب ہوگا۔ ان کی دلیل ترمذی اور ابوداؤد کی حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس ؓ کی روایت کردہ حدیثیں ہیں جن میں فرمایا کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کسی معصیت کی نذر مانی تو اس کا کفارہ، قسم کا کفارہ ہے" اور "معصیت میں کوئی نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے"۔

تیسرا مذہب احناف کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں اس معاملہ میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ اگر نذر کسی متعین اور اپنی ذات کے اعتبار سے گناہ کی مانی تھی مثلاً: قتل، چوری، زنا، شراب نوشی وغیرہ کی نذر تو ایسی نذر بالکل باطل ہوتی ہے منعقد ہی نہیں ہوتی نہ ہی اس کا کوئی کفارہ واجب ہوتا ہے۔ لہٰذا اس مذکورہ بالا حدیث میں جو مطلقاً نذر معصیت کا انکار کیا گیا ہے اس کا محمل یہی ہے۔ البتہ اگر کسی ایسے معاملہ کی نذر مان لی جو فی نفسہ تو معصیت نہیں تھی، دوسرے سبب کی وجہ سے معصیت بن گئی مثلاً: عید الفطر یا یوم النحر کا روزہ رکھنے کی نذر کہ روزہ رکھنا فی نفسہ تو طاعت ہے لیکن اس میں ایک دوسرے سبب سے معصیت آگئی تو ایسے کام کی نذر صحیح اور منعقد ہوگی لیکن اسے پورا کرنے کے بجائے اس کی کسی دوسرے دن قضا کرنا ضروری ہوگا اور قضا نہ ہونے یا نہ کرنے کی صورت میں "کفارہ قسم" لازم ہوگا۔ واللہ اعلم

(ملخص از بدائع الصنائع ج۵ ص۱۰۰)

الشَّيْخُ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ

کے پیدل چلنے سے) اور آپ کی نذر سے بے نیاز ہیں"۔ [1]

۱۹۷۲..... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۱۹۷۲..... حضرت عمرو بن ابی عمروؒ سے اس طریق سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۹۷۳..... وحَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ حَافِيَةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ

۱۹۷۳..... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: میری بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ پیدل ننگے پاؤں چل کر جائے گی۔ پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کیلئے مسئلہ دریافت کروں، میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تو فرمایا کہ: "اسے چاہیئے کہ پیدل چلے (اور جب پیدل چلنا ممکن نہ رہے تو) سوار بھی ہو جائے"۔

۱۹۷۴..... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۹۷۴..... حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

---

[1] تشریح..... عرب میں دستور تھا کہ کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کے لئے نذر مانا کرتے تھے کہ اگر فلاں کام ہو جائے تو میں اللہ کی رضا کے لئے بیت اللہ کو پیدل جاؤں گا' اس قسم کی نذر کے متعلق حکم یہ ہے کہ اس نذر کا پورا کرنا ضروری ہے اور حج یا عمرہ میں سے کسی ایک سفر کے ذریعہ اس نذر کی تکمیل ضروری ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص عاجز ہو جائے پیدل چلنے سے' بیماری یا بڑھاپے یا کسی اور وجہ سے تو اس کے لئے سوار ہو کر اپنی نذر پورا کرنا جائز ہے۔ اس حکم میں کسی ایک کا اختلاف نہیں۔

لیکن سواری پر سوار ہو کر نذر کی تکمیل کی صورت میں اس پر کچھ کفارہ واجب ہو گا یا نہیں؟ اور اگر ہوتا تو کیا؟ اس بارے میں فقہاء کرام کے متعدد اقوال ہیں:

۱۔ پہلا قول یہ ہے کہ اس پر "دم" (یعنی ایک بکرا' دنبہ' بھیڑ وغیرہ) واجب ہو گا۔ یہ احناف رحمہم اللہ کا مسلک ہے اور شافعیہ کا مشہور مذہب بھی یہی ہے۔

ان حضرات کا استدلال حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت ہے جسے حاکمؒ نے اپنی مستدرک میں تخریج کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوئی خطبہ نہیں دیا مگر یہ کہ اس میں ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا اور "مُثلہ" سے منع فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: یہ بھی مُثلہ ہے کہ کوئی یہ نذر مانے کہ وہ پیدل حج کرے گا۔ اگر کسی نے یہ نذر مان لی کہ پیدل حج کرے گا تو اسے چاہیئے کہ ایک "ھدی" (جانور) ذبح کرے اور سوار ہو جائے"۔

اسی طرح حنفیہ کا استدلال ابوداؤد کی تخریج کردہ روایتِ ابن عباسؓ بھی جسے امام ابوداؤد نے باب النذر بالمعصية کے تحت نقل کیا ہے کہ حضرت عقبہؓ بن عامر کی بہن نے نذر مان لی بیت اللہ تک پیدل چلنے کی تو آپؐ نے انہیں سوار ہونے اور "ہدی" ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس پر کفارۂ یمین یعنی قسم کا کفارہ واجب ہو گا یہ حنابلہ کا مذہب ہے۔

۳۔ تیسرا قول جو امام مالکؒ کا ہے اس میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ اگر دور دراز کی مسافت سے پیدل چلنے کی نذر مانی گئی ہے مثلاً: افریقہ سے یا اسی طرح کسی دوسرے ملک سے تو سوار ہونا لازم ہو گا اور سوار ہونے کی وجہ سے دم لازم ہو گا اور اگر کم مسافت سے نذر مانی تو دیکھا جائے گا کہ رکوب زیادہ ہے یا کم۔ اگر رکوب کم ہے اور پیدل زیادہ ہے تو بھی دم لازم ہو گا۔ البتہ اگر رکوب زیادہ ہو آئندہ برس دوبارہ اس حصہ میں جہاں سے سوار ہوا تھا پیدل چل کر سفر کرنا لازم ہو گا اور دم بھی لازم ہو گا۔ واللہ اعلم

الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ

کہ میری بہن نے نذر مانی (آگے حدیث مفضل کی طرح روایت ذکر کی) لیکن اس روایت میں ننگے پاؤں کا ذکر نہیں فرمایا۔ اور یہ بھی اضافہ ہے کہ کہا ابوالخیر عقبہ سے جدا نہیں ہوئے تھے۔

۱۹۷۵......وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

۱۹۷۵......حضرت یزید بن ابی حبیبؒ سے ان اسانید کے ساتھ عبدالرزاق کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۹۷۶......وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ يُونُسُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ

۱۹۷۶......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
نذر کا کفّارہ وہی ہے جو قسم کا ہے۔[1]

---

[1] تشریح...... یہ حکم ان نذور کے متعلق ہے جو غیر متعین نذور ہوں۔ بغیر تخصیص اور تعیین کئے کسی نے نذر مان لی مثلاً: یوں کہا کہ اللہ کی رضا کے لئے مجھ پر نذر ہے۔ تو ایسی صورت میں اس پر کفارۂ یمین واجب ہوگا' کیونکہ اس نے کوئی تعیین تو کی نہیں کہ کیا کرے گا۔ لہٰذا عدم تعیین کی وجہ سے کفارۂ قسم لازم ہوگا۔
اسی طرح اگر کسی نے متعین نذر مان لی لیکن اسے پورا نہ کر سکا تو چند مخصوص صورتوں کے علاوہ دیگر تمام ایسی صورتوں میں قسم کا کفارہ واجب ہوگا۔
ایک تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص نذر کو معلق کردے کسی ایسے کام کے ساتھ جس سے وہ رکنا اور بچنا چاہتا ہو مثلاً: یوں کہے کہ: "اگر میں نے زید سے کلام کیا تو مجھ پر اللہ کی رضا کے لئے حج ہو"۔ ایسی نذر کو شافعیہ کی اصطلاح میں "نذر لجاج" کہا جاتا ہے۔ اور ان کے نزدیک یہ یمین کے حکم میں ہے اگر وہ حانث ہو جاتا ہے تو اسے اختیار ہے کہ چاہے تو اپنی نذر پوری کرلے یعنی مذکورہ بالا مثال کے مطابق اگر اس نے زید سے گفتگو کرلی تو اسے اختیار ہے چاہے تو نذر پوری کرلے یعنی حج کرے اور چاہے تو کفارہ ادا کردے۔ اور احنافؒ کے نزدیک بھی اسی پر فتویٰ ہے۔
ایک چوتھی صورت یہ ہے کہ معصیت کی نذر مانے تو معصیت کی نذر کا پورا کرنا ناجائز ہے اور اسے چھوڑنا واجب ہے۔ البتہ ایسی نذر پر کفارۂ قسم واجب ہوگا جس کی تفصیل گذشتہ باب کے تحت گذر چکی ہے۔
کفارہ کی یہ چار صورتیں حضرت ابن عباسؓ کی ایک حدیث میں جسے امام ابوداوٗدؒ نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے جمع ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے غیر متعین نذر مانی تو اس کا کفارہ' کفارۂ یمین ہے' اور جس نے کسی گناہ کی نذر مانی تو اس کا کفارہ بھی کفارۂ یمین ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جس کی تکمیل کی وہ طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارۂ بھی قسم کا کفارہ ہے"۔ (اخرجہ' ابوداوٗد وابن ماجہ ایضاً)

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كَفَّارَةُ
النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

کتاب الایمان

كِتَاب الأَيمَان

قسم سے متعلق احادیث

باب-۷۷۵ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللهِ تَعَالَى
غیر اللہ کی قسم کھانا ممنوع ہے

۱۹۷۷...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا

۱۹۷۷...... حضرت سالمؒ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ: میں نے (اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل نے تمہیں منع فرمایا ہے اس بات سے کہ تم اپنے آباءواجداد کی قسم کھاؤ"۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جس دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو منع فرماتے سنا میں نے باپ دادا کی قسم کبھی نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے نہ ہی کسی دوسرے کی طرف سے نقل کرتے ہوئے بھی۔ ❶

---

❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آباءواجداد اور غیر اللہ کی قسم کھانا' ان کے نام سے حلف اٹھانا' ممنوع اور ناجائز ہے۔ اکثر فقہاء کرام کا یہی مذہب ہے۔

البتہ اس حدیث پر مسلم شریف ہی کی ایک دوسری حدیث سے اشکال ہوتا ہے' صحیح مسلم میں کتاب الإیمان میں اعرابی کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: أفلح وأبيه إن صدق "جس میں ظاہر ہے کہ آپ نے حلف باالاب کیا۔ علماء حدیث نے اس اشکال کے متعدد جوابات دیئے ہیں جن میں سے چند قابلِ غور درج ذیل ہیں:

۱۔ پہلا جواب تو یہ دیا گیا ہے کہ علامہ ابن عبد البرؒ نے "وأبيه" کے الفاظ کو صحیح تسلیم نہیں کیا اور ان کے نزدیک یہ لفظ غیر محفوظ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ بعد کے راویوں میں سے کسی کی تصحیف ہے۔ اصل میں تھا واللہ کسی راوی نے خطاءاسے وأبيه سے تبدیل کر کے بیان کردیا۔ (لیکن یہ توجیہ زیادہ راجح نہیں ہے)۔

۲۔ دوسرا جواب یہ دیا گیا کہ اہل عرب کی زبانوں پر اس طرح کے الفاظ قسم عادتاً جاری ہو جاتے ہیں اور ان کا مقصد اس سے حلف اٹھانا نہیں ہوتا تھا جب کہ حدیث میں جو ممانعت ہے وہ اس وقت ہے جب کہ مقصد حلف اٹھانا ہو۔ امام بیہقی اور نووی نے اسی جواب کو پسند کیا ہے۔

۳۔ اسی سے ملتا جلتا جواب امام بیضاوی نے دیا ہے کہ اس جملہ کا اضافہ عموماً کلام میں صرف تقریر کے لئے کیا جاتا تھا نہ کہ تاکید اور قسم کے لئے جیسا کہ اہل عرب صیغہ نداء کو بھی مجرد اختصاص کے لئے کلام میں کثرت سے استعمال کرتے ہیں حالانکہ وہاں بھی مقصد نداء نہیں ہوتا۔

۴۔ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ توجیہ کی کہ حضور علیہ السلام یاد گیر ہے جو آباء کی حلف منقول ہے یہ اس زمانہ سے متعلق ہے جب کہ حلف باآباء جائز تھا منع نہیں ہوا تھا۔ پھر حدیث مذکورہ بالا نے اس کو منسوخ کردیا۔ (جاری ہے)

۱۹۷۸...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا

۱۹۷۸...... حضرت زہریؒ کی سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ حضرت عقیلؒ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے جب نبی کریم ﷺ کو قسم سے منع کرتے ہوئے سنا ہے تو میں نے نہ تو اس کے ساتھ کوئی گفتگو کی اور نہ ذکر کے طور پر کہی اور نہ ہی حکایت کے طور پر کہی۔

۱۹۷۹...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ

۱۹۷۹...... حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا...... آگے سابقہ حدیث یونس و معمرؒ کے مثل بیان فرمایا۔

۱۹۸۰...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ

۱۹۸۰...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند سواروں کے درمیان پایا، اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں پکارا کہ:

خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع فرمایا ہے اس بات سے کہ تم اپنے آباء کی قسم کھاؤ، جسے کوئی حلف اٹھانا ہو تو وہ اللہ کے نام کا حلف لے ورنہ خاموش رہے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)

۵۔ ایک توجیہ یہ کی گئی ہے کہ "وأبيه" اور "وأبيك" کے الفاظ بعض اوقات تعجب کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ قسم کے طور پر نہیں۔ جب کہ حدیث میں جو ممانعت ہے وہ اس وقت ہے جب کہ ان الفاظ سے قسم کا ارادہ کیا جائے۔ علامہ عثمانیؒ صاحب فتح الملہم کی رائے بھی یہی ہے۔ واللہ اعلم

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا ناجائز ہے کیونکہ کسی کے نام کی عظمت کی وجہ سے اس کی قسم کھائی جاتی ہے اور عظمت کے قابل صرف ذاتِ الٰہی ہے۔ صفات الٰہی کی بھی قسم کھانا جائز ہے۔ حلف بالآباء سے ممانعت کی وجہ بھی یہی ہے کہ حلف محلوف بہ کی عظمت کا تقاضا کرتا ہے جب کہ غیر اللہ کی عظمت اس وجہ سے کرنا جائز نہیں جس درجہ مین خالق کی عظمت کی جانی چاہیئے حقیقی عظمت صرف خالق جل وعلیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔

حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے کہ: "جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شریک کیا یا کفر کیا"۔ اسی طرح قرآن کریم کی قسم کھانا بھی اکثر علماء نے ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ قرآن سے مراد الفاظ قرآن ہوتے ہیں۔ البتہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی...... (جاری ہے)

۱۹۸۱......و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۹۸۱......ان مختلف اسانید و طرق سے یہی مذکورہ بالا حدیث کہ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے تھے کہ رسول اللہ نے ان کو پکار کر کہا کہ خبردار! اللہ تعالیٰ نے تم کو منع فرمایا ہے کہ اس بات سے کہ تم اپنے آباء کی قسم کھاؤ جس کو کوئی حلف اٹھانا ہو تو وہ اللہ کے نام کا حلف لے ورنہ خاموش رہے) ہی کی مثل مروی ہے۔

۱۹۸۲......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

۱۹۸۲......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو کوئی قسم کھانا چاہے اسے چاہیئے کہ اللہ کے علاوہ کسی کے نام کی قسم نہ کھائے"۔ اگر قریش اپنے آباء واجداد کی قسم کھایا کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "اپنے آباء واجداد کی قسم مت کھاؤ"۔

۱۹۸۳......حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ

۱۹۸۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے تم میں سے کوئی قسم کھائی اور قسم میں لات (جاہلیت کا بت) کے نام کی قسم کھائی اسے چاہیئے کہ لاالٰہ الا اللہ کہے، اور جس نے اپنے دوست سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں اسے چاہیئے کہ صدقہ دے"۔ [1]

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہے کیونکہ قرآن کریم بھی خالق کی صفت کلام ہے۔ صاحبِ ہدایہ نے ذکر کیا ہے کہ قرآن کی قسم کھانے سے یمین منعقد نہیں ہوتی لہٰذا اگر کسی نے قرآن کی قسم کھائی اور پوری نہ کی تو حانث نہ ہوگا۔
محقق ابن الہمام نے اس بارے میں قولِ فیصل بیان کرتے ہوئے کہا کہ: درحقیقت اس کا تعلق لوگوں کے عُرف پر ہے۔ اگر کسی جگہ قرآن کی قسم عام طور پر قسم ہی سمجھی جاتی ہو تو وہ یمین منعقد ہو جائے گی"۔ لہٰذا علماء احناف نے ہمارے دور میں قرآن کی قسم کو یمین منعقد میں ہی شمار کیا ہے اور اسی کا فتویٰ دیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (ردالمحتار ۵۶/۳)

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] مقصد یہ ہے کہ محبت کے نام کی قسم کھانا کفریہ حرکت ہے لہٰذا اس کے غلط اثر اور تاثیر سے بچنے کے لئے تجدید ایمان...... (جاری ہے)

بِاللاتِ فَلْيَقُلْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

۱۹۸۴...... وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

۱۹۸۴......ان طرق سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ حضرت معمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کرنی چاہیئے اور لا إلٰہ إلا اللہ کہہ کر اپنے ایمان کو تازہ کرنا چاہیئے۔

کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ کسی مسلمان سے یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ وہ لات وعزیٰ اور بتوں کے نام کی قسم کھائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جن لوگوں کو خطاب کر کے آنحضرت ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی وہ جاہلیت کے دور سے نئے نئے نکلے تھے اور دورِ جاہلیت کی بہت سی باتیں ان کی زبانوں پر عادتاً جاری تھیں۔

اس لئے آپؐ نے اس پر تنبیہاً یہ ارشاد فرمایا: اور چونکہ بت کے نام کی قسم کھانا کفریہ عمل ہے' اس لئے اس کی تلافی اور تدارک کے لئے فرمایا کہ لاالٰہ الااللہ کہو جو کلمۂ توحید ہے۔

ابن العربیؒ نے فرمایا کہ: جس نے بت کے نام کی قسم کھائی پوری سنجیدگی اور حقیقت سمجھتے ہوئے تو وہ کافر ہے۔ اور جس نے جہالت یا ذہول کی وجہ سے کہا وہ اگر لاالٰہ الخ کہہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کفارہ کر دیں گے۔ الخ (فتح الباری ۸/۴۸۱)

اسی طرح جوا کھیلنے کی دعوت دینا بھی الفاظ کے اعتبار سے ایک گناہ ہے اور اس کی تلافی کے لئے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا جو مستحب ہے۔ اور اس صدقہ کے لئے کوئی مقدار متعین نہیں ہے۔ حسبِ سہولت صدقہ کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس ناکارۂ حقیر بے علم و بے عمل کے ذہن میں اپنے فضل و کرم سے ایک بات ڈالی ہے وہ یہ کہ اس حدیث سے استنباط کرتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ مسلمان کو چاہیئے کہ جب بھی کسی گناہ کا ارتکاب ہو جائے تو اس گناہ کے اثرات سے حفاظت اور تلافی و تدارک کے لئے کوئی نیکی بھی فوراً کر دینی چاہیئے تاکہ اس معصیت کے اثرات سے حفاظت ہو سکے۔ واللہ اعلم

لات اور عزیٰ کیا ہیں؟

یہ دونوں مشہور بُت تھے زمانۂ جاہلیت میں ان کی پوجا اور عبادت کی جاتی تھی' لات قدیم بت تھا جو مشہور تھا اہلِ عرب کے یہاں اس کی بہت اہمیت تھی' ابن الکلبی نے کتاب الاصنام میں ذکر کیا ہے کہ یہ ایک چوکور سفید چٹان کا بت تھا' بنو ثقیف نے اس پر ایک گھر بنایا ہوا تھا' اسے کعبہ کا درجہ دے کر اس کا طواف کیا کرتے' اس گھر پر کپڑا اور غلاف بھی چڑھایا جاتا تھا' مؤرخین کا لات کے مقام کے متعلق اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ طائف میں تھا' بعض نے کہا کہ عکاظ میں تھا' بعض نے کہا کہ نخلہ میں تھا جب کہ بعض کی رائے میں وہ کعبہ کے وسط میں تھا۔ اصح قول یہ ہے کہ طائف میں تھا' رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے اسے مسمار کر دیا۔

لات کی وجہ تسمیہ کے متعلق بھی ایک سے زائد رائے ہیں۔ ابنِ جریر نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ لات لفظ اللہ سے نکلا ہے۔ اللہ کے لفظ کے آخر میں تاء لگا دی تو وہ مؤنث ہو گیا۔ جیسا کہ مرد کے لئے عمرو اور عورت کے لئے عمرہ کہا جاتا ہے۔ (کذا فی عمدۃ القاری)

متعدد علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ لات دراصل اسم فاعل ہے' لت السویق والسمن سے۔ اس مقام پر ایک شخص تھا جو حجاج کے لئے ستو اور گھی ملا کر تیار رکھتا تھا' جب یہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی قبر کو معتکف بنا لیا اور اس کی پوجا شروع کر دی۔ اسی کی طرف ابنِ عباسؓ نے اشارہ کیا ہے۔ اس شخص کے نام کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ بعض نے عامر بن الظرب العدوانی بتایا اور بعض نے صرمۃ بن غنم بتلایا۔

عزیٰ بھی ایک مؤنث بت تھا' ظالم بن اسعد نے اسے بنایا تھا اور نخلہ الشامیہ کے مقام پر اسے رکھا تھا' لوگ اس کی نذر مانتے تھے بعض نے کہا کہ عزیٰ دراصل ایک درخت تھا جب کہ بعض نے کہا کہ یہ بھی سفید پتھر کا بت تھا۔ حضور علیہ السلام نے حضرت خالدؓ بن الولید کو اس کے گرانے کے لئے بھیجا' جنہوں نے اسے منہدم کر دیا' درخت کاٹ دیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو' لسان العرب لابن منظور' معجم البلدان لیاقوت الحموی۔ تاج العروس تفسیر ابنِ کثیر' اخبار مکہ' روح المعانی وغیرہ اور دیگر کتب)۔

وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ مَنْ حَلَفَ بِاللاتِ وَالْعُزَّى قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَدِيثًا يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ جِيَادٍ

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چاہیئے کہ وہ کسی چیز کا صدقہ کرے۔ اور امام اوزاعی کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ جس نے لات و عزی کی قسم اٹھائی۔ ابوالحسین امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ یہ حرف یعنی اس کا قول "آؤ جوا کھیلیں اس کو چاہیئے کہ صدقہ دے" اس کو امام زہری رحمۃ اللہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے تقریباً اسی نوے احادیث روایت کی ہیں جن میں ان کا کوئی شریک نہیں جید اسناد کے ساتھ۔

۱۹۸۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلا بِآبَائِكُمْ

۱۹۸۵...... حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بتوں کے نام کی اور اپنے آباء اجداد کی قسمیں مت کھایا کرو"۔

باب-۲۷۶ باب ندب من حلف يمينًا فرأى غيرها خيرًا منها أن يأتي الذي هو خيرٌ ويكفر عن يمينه

قسم کھانے کے بعد قسم کے خلاف خیر دیکھے تو کیا کرے

۱۹۸۶...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لِخَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي

۱۹۸۶...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں اشعری لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں آپ سے سواری مانگنے کے لئے حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں تمہیں سواری نہیں دوں گا، نہ ہی میرے پاس سواری میں دینے کے لئے کچھ ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم اللہ کی مشیت کے مطابق کچھ دیر وہاں ٹھہرے رہے، اسی اثناء میں آپ کے پاس کچھ اونٹ لائے گئے، آپ ﷺ نے ان میں سے تین سفید کوہان والے اونٹ ہمیں دینے کا حکم فرمایا۔

جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو ہم نے یا ہم میں سے بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سواریوں میں برکت نہیں دے گا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے حاضر ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی، پھر آپ ﷺ نے ہمیں سواری دے دی۔

وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

چنانچہ سب لوگ (دوبارہ) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات آپ ﷺ کو بتلائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "میں نے تمہیں سوار نہیں کرایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے سوار کرایا ہے، اور اللہ کی قسم آئندہ انشاء اللہ میں کوئی قسم نہیں کھاؤں گا مگر یہ کہ اگر اس سے بہتر کوئی اور امر سامنے آگیا تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور جو بات زیادہ بہتر ہوگی اسے اختیار کرلوں گا"۔ ❶

١٩٨٧ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللهِ لا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلا أَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ

١٩٨٧ ...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں آپ ﷺ سے سواریاں مانگوں یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ جیش العرۃ (تنگی والے لشکر) میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے یعنی غزوۂ تبوک میں۔
میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ ﷺ انہیں سوار کردیں (یعنی سواریاں عطا فرمادیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اللہ کی قسم! میں تمہیں کسی چیز پر سوار نہ کروں گا"۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اتفاق سے آپ ﷺ اس وقت غصہ کی حالت میں تھے جس کا مجھے احساس نہ ہوا (اور میں نے اپنا سوال داغ دیا) چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے منع کرنے کی وجہ سے بہت غمگین ہو کر لوٹ گیا، اور مجھے یہ خوف بھی تھا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ اپنے جی میں مجھ سے ناراض نہ ہوں، میں واپس اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹا اور انہیں

---

❶ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "میں نے تمہیں سوار نہیں کرایا بلکہ اللہ نے تمہیں سوار کرایا" کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک مطلب یہ ہے کہ "میں نے جو قسم کھائی تھی تو میں نے اپنی قسم کو توڑا نہیں، یہ سواری میں نے اللہ کے حکم سے تمہیں دی ہیں۔ اس لئے میں اپنی قسم میں حانث نہیں ہوا"۔ اس صورت میں آپ کی اگلی بات مستقل ہوگئی۔
دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے آپؐ نے اپنے حانث ہونے کی نفی نہیں فرمائی بلکہ انہیں بتلایا کہ میری عام عادت یہ ہے کہ میں اگر کسی بات پر قسم کھالوں اور پھر اس بات کے بجائے کسی دوسری بات میں یا اس بات کے خلاف کرنے میں زیادہ بہتری نظر آتی ہے تو میں زیادہ بہتر چیز کو اختیار کرلیتا ہوں اور اپنی قسم میں حانث ہونے کی وجہ سے کفارہ ادا کردیتا ہوں۔ اور میں اپنی قسم کو بھولا نہیں ہوں بلکہ میں نے تمہیں یہ اونٹ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دیئے ہیں۔
فقہاء کا اتفاق ہے اس بات پر کہ اگر کوئی شخص معصیت یا مکروہ یا خلاف اولیٰ بات پر قسم کھالے تو اس کے لئے جائز ہے کہ اپنی قسم کو توڑ دے اور حانث ہو کر کفارہ ادا کردے بلکہ معصیت کی قسم کی صورت میں تو قسم توڑنا واجب ہوگا اور پھر حانث ہو کر کفارہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔
مثلاً: کسی نے قسم کھائی کہ شراب پیوں گا تو اب اس کے لئے ضروری ہے کہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ ادا کردے کیونکہ گناہ سے بچنا واجب اور ضروری ہے۔ واللہ اعلم

رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ قَالَ أَبُو مُوسَى فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ وَاللهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاءَهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ

فَقَالُوا لِي وَاللهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوُا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى سَوَاءً

رسول اللہ ﷺ کی بات بتلادی، ابھی مجھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اچانک میں نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سنی وہ پکار رہے تھے کہ اے عبداللہ بن قیس! (ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہے) میں نے انہیں جواب دیا، کہنے لگے کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ نے بلایا ہے، چلو۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "یہ دو بندھے ہوئے اونٹوں کا جوڑا لے لو، یہ اونٹوں کا جوڑا لے لو اور یہ اونٹوں کا جوڑا لے لو، چھ اونٹ آپ ﷺ نے دیئے جنہیں آپ ﷺ نے اسی وقت حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خریدا تھا۔ اور فرمایا کہ انہیں لے کر اپنے ساتھوں کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے یا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ان اونٹوں کو بطور سواری عطا کیا ہے لہٰذا تم ان پر سواری کرو"۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں انہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر چلا اور ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں یہ سواریاں عطا فرمائی ہیں، لیکن اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا (ان پر سواری کے لئے) یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ میرے ساتھ نہ چلیں ان لوگوں کے پاس جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی پہلی مرتبہ والی بات سنی تھی جب میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا اور آپ ﷺ نے منع فرمادیا تھا، اب اس انکار کے بعد آپ ﷺ نے یہ دے دیئے ہیں۔ یہ گمان مت کرنا کہ میں نے تم سے کوئی ایسی بات بیان کی ہے جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی۔

(مقصد یہ تھا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی مرتبہ تو اپنے ساتھیوں کو یہ کہا تھا کہ حضور علیہ السلام نے انکار فرمادیا ہے پھر دوبارہ آپ ﷺ کے دیئے ہوئے اونٹ لے کر آگئے تو کہیں ان کے ساتھی یہ نہ سمجھیں کہ پہلی مرتبہ میں نے غلط بیانی کی تھی، اس لئے چاہا کہ اپنے بعض ساتھیوں کو سامنے لے جائیں ان لوگوں کے جنہوں نے پہلا انکار سنا تھا، تاکہ دلوں میں کوئی بدگمانی نہ رہے)۔

وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! ہمارے نزدیک تو تم بالکل سچے ہو، تم جو چاہتے ہو ہم ویسا ہی کریں گے، چنانچہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان میں بعض

افراد کو لے کر چلے حتیٰ کہ جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے انہیں انکار کرنے والی بات اور پھر دینے والی بات سنی تھی ان کے پاس آگئے تو ان لوگوں نے بھی وہی بات بیان کی جو ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی تھی۔ ❶

۱۹۸۸...... حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَيُّوبُ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَدَعَا بِمَائِدَتِهِ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي

فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَدَعَا بِنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا

قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفَنَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ

قَالَ إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

۱۹۸۸...... حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے، انہوں نے دستر خوان منگوایا جس پر مرغی کا گوشت رکھا تھا، اس اثناء میں ایک شخص بنو تیم اللہ کا سرخ رنگ کا غلاموں کی مشابہت والا اندر داخل ہوا، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ آؤ (اور کھانے میں شریک ہو جاؤ) اسے تأمل ہوا تو ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ فرمایا کہ آؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے مرغی کو کچھ (نجاست وغیرہ) کھاتے دیکھا تو مجھے کراہت ہوئی اور میں نے قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھاؤں گا، ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آؤ (کھاؤ، اور قسم کی فکر مت کرو) میں اس بارے میں تمہیں بتلاتا ہوں۔

"میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے اشعری قبیلہ کے لوگوں کی جماعت کے ساتھ حاضر ہوا تھا، آپ ﷺ سے سواری مانگنے کے لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں سوار نہیں کروں گا۔ فرماتے ہیں کہ جب تک اللہ کو منظور ہوا ہم وہیں ٹھہرے رہے۔ اس اثناء میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوٹ کے اونٹ لائے گئے (یعنی مالِ غنیمت کے اونٹ) آپ ﷺ نے ہمیں بلایا اور پانچ سفید کوہان والے اونٹ ہمیں دینے کا حکم فرمایا، جب ہم (اونٹ لے کر واپس) چلے تو ہم میں سے بعض نے بعض سے یہ کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی قسم سے غافل کر دیا (یعنی آپ ﷺ نے تو ہمیں اونٹ نہ دینے کی قسم کھائی تھی) ہمیں ان اونٹوں میں برکت نہیں ہوگی، چنانچہ ہم واپس آپ ﷺ کی خدمت میں لوٹے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب ہم آپ ﷺ سے سواری مانگنے

❶ حضرت ابو موسیٰؓ کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ جہاں کسی وجہ سے دوسروں کو' ساتھیوں کو یہ بدگمانی ہونے کا امکان ہو اسے دور کر دینا چاہیئے تاکہ دلوں میں کدورت یا بعد پیدا نہ ہو اور ایک مسلمان کی طرف سے بدگمانی نہ رہے۔ زکریا

آئے تھے تو آپ ﷺ نے حلف اٹھالیا تھا کہ ہمیں سوار نہ کریں گے، پھر ہم کو سوار کرادیا (سواریاں دے دی) یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میرا معاملہ یہ ہے کہ اللہ کی قسم! انشاء اللہ میں کوئی قسم نہیں کھاؤں گا الا یہ کہ اگر میں اس کے علاوہ میں کوئی بہتری دیکھوں تو اسی بہتر کام کو کروں گا اور اپنی قسم کو کھول دوں گا (کفارہ ادا کر کے) لہٰذا تم چلے جاؤ اس لئے کہ تمہیں اللہ عز و جل نے سوار کرایا ہے"۔

(لہٰذا اے تیمی شخص! تم نے مرغی کا گوشت نہ کھانے کی جو قسم کھائی ہے اسے توڑ دو اور گوشت کھالو)۔

۱۹۸۹...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۱۹۸۹...... حضرت زہدم جرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ جرم کے اس قبیلہ اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو کھانا ان کے قریب کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا۔ بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۱۹۹۰...... وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ

قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَاقْتَصُّوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

۱۹۹۰...... ان مختلف اسانید و طرق سے بھی مذکورہ بالا (حماد بن زید کی روایت کردہ) حدیث ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۹۹۱...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا زَهْدَمٌ الْجَرْمِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ

۱۹۹۱...... زہدم الجرمیؒ فرماتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس داخل ہوا تو وہ مرغی کا گوشت تناول فرمارہے تھے۔ آگے سابقہ حدیث کے مثل بیان کیا۔ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اپنی قم کو بھولا نہیں تھا۔

قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا نَسِيتُهَا

۱۹۹۲...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللهِ مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرَى فَقُلْنَا إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ - فَقَالَ إِنِّي لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ أَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

۱۹۹۲...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے سواریوں کی طلب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس تو تمہیں سواری میں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔اللہ کی قسم! میں تمہیں سوار نہیں کروں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (کچھ دیر بعد) ہمیں تین چتکبری کوہان والے اونٹ بھجوا دیئے۔ ہم نے کہا کہ (عجیب بات ہے) ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری کی طلب میں حاضر ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے تو ہمیں سواری نہ دینے کی قسم کھائی تھی (پھر اونٹ کیوں بھجوا دیئے) چنانچہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور ساری بات عرض کی۔ فرمایا کہ میں جب کوئی قسم کھاتا ہوں پھر اس بات کے علاوہ دوسری بات میں اس سے زیادہ بہتری دیکھتا ہوں تو وہی کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے (اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں)۔

۱۹۹۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ عَنْ زَهْدَمٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

۱۹۹۳...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پیدل چل کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ سے سواری کا مطالبہ کیا۔
بقیہ روایت حضرت جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث کے مثل بیان فرمائی۔

۱۹۹٤...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْ نَامُوا فَأَتَاهُ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صِبْيَتِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَكَلَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ

۱۹۹۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے کہ ایک رات کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دیر ہوگئی۔ (رات گئے) وہ اپنے گھر کو لوٹا تو دیکھا کہ بچے سو گئے ہیں (شاید بغیر کھائے) اس کے گھر والے اس کے لئے کھانا لائے تو اس نے بچوں کی وجہ سے کھانے سے انکار کر دیا اور قسم کھالی (کہ کھانا نہ کھائے گا) پھر اس کی رائے ہوئی کہ کھانا کھالے تو اس نے کھالیا۔
رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو ارشاد فرمایا:
”جس نے کوئی قسم کھائی کسی بات پر پھر اس کے علاوہ دوسری میں بہتری دیکھی تو اسے چاہیئے کہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے“۔

۱۹۹۵...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

۱۹۹۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ.

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے کوئی قسم کھائی پھر اس کے خلاف بات میں اس سے زیادہ بہتری نظر آئی اسے وہ بہتری والی بات کو اختیار کرنا چاہیئے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیئے"۔

۱۹۹۶......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ۔

۱۹۹۶......اس سند سے بھی سابقہ حدیث والا مضمون ہی منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم بات پر اٹھائی پھر اس کے علاوہ میں بہتری نظر آئی تو اس کو بہتری والی بات ہی اختیار کرنی چاہیئے اور اپنے قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۱۹۹۷......وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

۱۹۹۷......اس سند سے بھی سابقہ حدیث والا مضمون ہی منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ چاہیئے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہی عمل کرے جو بہتر ہو۔

۱۹۹۸......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَادِمٍ أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي فَأَكْتُبُ إِلَى أَهْلِي أَنْ يُعْطُوكَهَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ فَغَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ أَمَا وَاللهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ فَقَالَ أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَتْقَى لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوَى مَا حَنَّثْتُ يَمِينِي

۱۹۹۸...... حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سائل حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان سے ایک غلام کی قیمت کا خرچہ دینے یا اس کا بعض حصہ دینے کا سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس تو تمہیں دینے کے لئے سوائے میری اس زرہ اور خود (لوہے کا ہیلمٹ) کے کچھ نہیں ہے، البتہ میں اپنے گھر والوں کو لکھ دیتا ہوں کہ وہ تجھے تیری مطلوبہ چیز دے دیں گے۔ مگر وہ اس پر راضی نہ ہوا، عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غصہ آگیا اور کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! میں تجھے کچھ نہ دوں گا۔ اس کے بعد وہ شخص راضی ہو گیا (اس بات پر کہ گھر والوں کو لکھ دیں) عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سن، اللہ کی قسم! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ: "جس نے کوئی قسم کھائی پھر اس کے خلاف بات میں زیادہ تقویٰ والی بات سمجھے اللہ کے لئے تو اسے چاہیئے کہ وہ زیادہ تقویٰ کو اختیار کرلے"۔ تو میں اپنی قسم میں حانث نہ ہوتا۔

(یعنی صرف اس ارشاد نبی ﷺ کی وجہ سے اپنی قسم توڑ کر تجھے دے رہا ہوں اور زیادہ تقویٰ والی بات اختیار کر رہا ہوں)۔

۱۹۹۹...... وحَدَّثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثنا أَبِي حَدَّثنا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ

۱۹۹۹...... حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کوئی قسم کھائی کسی بات پر پھر اس کے خلاف کام میں زیادہ بہتری پائی تو اسے چاہیئے کہ بہتری والا کام کرلے اور اپنی قسم کو چھوڑ دے"۔ (کفارہ ادا کر کے)۔

۲۰۰۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ طَرِيفٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

۲۰۰۰...... حضرت تمیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بن طرفہ سے روایت ہے کہ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد ہے:

"جب تم میں سے کوئی کسی بات پر حلف کرلے، پھر کوئی اس سے زیادہ بہتر بات دیکھے تو کفارہ ادا کر کے بہتر کام کو کرلے"۔

۲۰۰۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ

۲۰۰۱...... حضرت عدی بن حاتم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اسی طرح سنا ہے کہ "جب تم میں سے کوئی کسی بات پر حلف کرلے پھر کوئی اس سے زیادہ بہتر بات نظر آئے تو کفارہ ادا کر کے بہتر کام کو کرلے۔"

۲۰۰۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

۲۰۰۲...... حضرت تمیمؒ بن طرفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم کو سنا جب کہ ان سے کوئی آدمی سو درہم مانگ رہا تھا، انہوں نے فرمایا کہ تو مجھ سے سو درہم مانگ رہا ہے جب کہ میں حاتم (طائی) کا بیٹا ہوں (حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور و معروف اور سخاوت میں ضرب المثل حاتم طائی کے بیٹے تھے، اور مقصد حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس جملہ سے یا تو یہ تھا کہ میں جو اتنے بڑے سخی انسان حاتم طائی کا بیٹا ہوں اس سے تم محض سو درہم کا سوال کیا یہ جانتا ہے کہ میرے حالات ایسے نہیں کہ اس کو سو درہم دے سکوں، جب کہ چونکہ اتنے بڑے سخی انسان کا بیٹا ہوں اس لئے اس کو انکار کرنا بھی میری شان کے خلاف ہے اور یہ سائل میرے حالات کو جانتے ہوئے جو یہ سوال کر رہا ہے تو اس کا مقصد نیک نیتی سے اپنی حاجت بر آری کرنا نہیں بلکہ مجھے بخیل ثابت کرنا ہے۔ اسی لئے عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ

میرے پاس تو اس وقت دینے کے لئے صرف زرہ اور خود ہے البتہ میں اپنے گھر والوں کو لکھ دیتا ہوں وہ تمہیں دے دیں گے۔ مگر جب وہ اس پر راضی نہ ہوا تو عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ گئے کہ سائل کا مقصد صرف انہیں بخیل ثابت کرنا ہے لہٰذا انہوں نے قسم کھالی کہ تجھے کچھ نہیں دوں گا) اللہ کی قسم! میں تجھے نہ دوں گا، پھر فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ:

"جس نے کوئی قسم کھائی کسی بات پر پھر اس کے علاوہ کسی بات میں اس سے زیادہ خیر دیکھی تو اسے بہتر کام کرنا چاہیئے"۔ (تو میں تجھے نہ دیتا، لیکن اس ارشادِ نبی ﷺ کی وجہ سے تجھے دے رہا ہوں)۔

۲۰۰۳...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكَ أَرْبَعُمِائَةٍ فِي عَطَائِي

۲۰۰۳...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے "اور تیرے لئے میری عطا سے چار سو (درہم) ہیں۔"

۲۰۰٤...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْجُلُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَاسَرْجَسِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۲۰۰۴...... حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت (حکومت) حاصل ہونے کا سوال مت کرنا کیونکہ اگر تمہارے سوال کی وجہ سے تمہیں امارت ملی تو تمہیں اسی کے سپرد کردیا جائے گا اور اگر تمہارے بن مانگے تمہیں حکومت حاصل ہوگئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی (حق تعالیٰ کی طرف سے) اور جب تم کسی بات کی قسم کھاؤ پھر اس کے خلاف کرنے میں تمہیں بہتری نظر آئے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کردو اور جو بہتر بات ہو اسے اختیار کرلو"۔

(امارت سے مراد کسی بھی قسم کا عہدہ اور منصب کی درخواست کرنا ہے۔ اس کی مزید تشریح انشاء اللہ کتاب الامارۃ کے تحت آگے آئے گی)۔

۲۰۰٥...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي آخَرِينَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ

۲۰۰۵...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ امارت طلب نہ کرنا...... اور جب تم کسی بات کی قسم کھاؤ پھر اس کے خلاف کرنے میں تم کو بہتری نظر آئے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور جو بہتر بات ہو اس کو اختیار کرلو) ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ

باب-۲۷۷ باب يمين الحالف على نيّة المُستحلف

قسم کا اعتبار کھلانے والے کی نیت پر ہوگا

۲۰۰۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ و قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ و قَالَ عَمْرٌو يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ

۲۰۰۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تمہاری قسم کے اسی مطلب کا اعتبار ہوگا جس پر تمہارا ساتھی تمہاری تصدیق کرے"۔

۲۰۰۷...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْيَمِينُ

۲۰۰۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
"فرمایا کہ: قسم کا اعتبار قسم کھلانے والے کی نیت کے مطابق ہوگا"۔ [1]

---

[1] مقصد یہ ہے کہ تمہارا خصم اور فریقِ ثانی جو تم سے حلف کا مطالبہ کر رہا ہے اگر اس کے مطالبہ پر تم حلف اٹھا رہے ہو تو اس حلف میں اس مطلب کا اعتبار ہوگا جو فریقِ ثانی کے نزدیک بھی صحیح ہو۔
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ متعدد معاملات جن میں دو افراد کا باہم جھگڑا یا نزاع ہو جائے اور ایک فریق دوسرے فریق سے مطالبہ کرے قسم کا تو اس صورت میں قسم کے اندر اس کا امکان ہو سکتا ہے کہ حالف (قسم کھانے والا) قسم تو کھالے لیکن اپنے دل میں اس قسم کے کوئی دوسرے معنی و مراد متعین کرلے جب کہ اس قسم کے ظاہری الفاظ مستحلف یعنی حلف لینے والے کے مطلب کے مطابق ہوں تو اس صورت میں حالف کی نیت معتبر نہ ہوگی مُستحلف کی تائید و تصدیق کے بغیر۔ اور یمین کا انعقاد مستحلف کے مطلب پر ہی ہوگا لہٰذا حالف کو توریہ کرنے (یعنی دل میں ایک مفہوم کو متعین کر کے ایسے الفاظ سے قسم کھانا کہ مستحلف اس کا وہی مطلب سمجھے جو اسے مطلوب ہے) کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔
فقہاء کرامؒ کے نزدیک اس حکم پر اجماع ہے اس صورت میں جب کہ یہ حلف و استحلاف یعنی قسم کا مطالبہ اور قسم اٹھانا قاضی (جج) کے سامنے کسی حق بات پر ہو اور قسم اللہ کے نام یا صفات کے ساتھ کھائی جائے اور وہ طلاق یا عِتاق (غلام آزاد کرنے) کی قسم نہ ہو۔ گویا تین شرائط پائی گئیں:
۱۔ استحلاف قاضی کے پاس حق کی وصولی کے لئے ہو۔ ۲۔ استحلاف مبنی بر حق ہو۔ ۳۔ طلاق یا عِتاق کی قسم نہ ہو۔
ان تین شرائط میں سے کوئی شرط بھی نہ پائی گئی تو اس صورت میں حالف کی نیت کا اعتبار جائز ہوگا۔ واللہ اعلم

عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ

باب-۷۷۸ باب الاستثناء فی الیمین وغیرها

قسم میں استثناء کا بیان

۲۰۰۸......حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ كَانَ اسْتَثْنَى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

۲۰۰۸......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں، ایک بار انہوں نے فرمایا کہ: آج کی رات میں ضرور تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا (ان سے جماع کروں گا) ان میں سے ہر ایک کو حمل ہوگا پھر ہر ایک کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا شہسوار جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا"۔ لیکن (حکم الٰہی سے صرف ایک کو حمل ہوا اور اس نے بھی آدھا بچہ جنا (جو کسی کام کا نہ تھا) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ہر ایک بیوی ایک لڑکے کو جنم دیتی جو شہسوار ہوتا اور اللہ کی راہ میں قتال کرتا"۔

۲۰۰۹......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللهِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوِ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ

۲۰۰۹......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ کے نبی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ایک مرتبہ فرمایا: آج کی رات میں ضرور بالضرور میں اپنی ستر بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ان میں سے ہر ایک، لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں قتال کرے گا۔ ان کے ساتھی یا فرشتے نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ کہیئے۔ لیکن وہ بھول گئے اور انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ ان کی ازواج میں سے سوائے ایک کے کسی نے کچھ نہ جنا اور وہ بھی آدھا (ناقص) بچہ جنا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر سلیمانؑ انشاء اللہ کہہ دیتے تو حانث نہ ہوتے اور ان کی حاجت پوری ہو جاتی۔

۲۰۱۰......وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ۔

۲۰۱۰......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

۲۰۱۱......وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۲۰۱۱......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ فَأَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ

قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ

"حضرت سلیمان بن داوٗد علیہ السلام نے (بطور قسم) ایک مرتبہ فرمایا کہ: آج کی رات میں اپنی ستر ازواج کے پاس جاؤں گا ان میں سے ہر ایک، ایک لڑکا جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا (گویا ستر مجاہد پیدا ہوں گے) ان سے کہا گیا کہ ان شاء اللہ کہہ دیں۔ مگر وہ نہ کہہ سکے اور رات کو سب ازواج کے پاس گئے، لیکن کسی نے کوئی لڑکا پیدا نہ کیا سوائے ایک کے اور اس نے بھی آدھا انسان (ناقص) پیدا کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو حانث نہ ہوتے اور اپنے مطلب کو پورا کر لیتے۔

۲۰۱۲......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ

۲۰۱۲......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سلیمان بن داوٗد علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کی رات میں ضرور بالضرور نوے عورتوں کے پاس ہو آؤں گا ان میں سے ہر ایک ایک شہسوار کو جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی نے کہا کہ انشاء اللہ کہہ دیجئے۔ مگر وہ انشاء اللہ نہ کہہ سکے (بھول کی وجہ سے) رات میں سب عورتوں کے پاس گئے لیکن سوائے ایک کے کسی کو حمل نہیں ہوا اور وہ بھی ایک ٹکڑا آدمی کا پیدا کر سکی (یعنی صرف ایک کو حمل ہوا اور وہ بھی ناقص) اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو سب کے سب (لڑکے پیدا ہوتے) اور اللہ کی راہ میں سوار ہو کر سب کے سب جہاد کرتے"۔ ❶

---

❶ مذکورہ بالا احادیث حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک واقعہ کے بیان میں ہیں۔ اس واقعہ کو یہاں پر لانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ باب قائم کیا گیا ہے "الإستثناء في اليمين" یعنی قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان حضرت سلیمانؑ کی مذکورہ بالا بات در حقیقت قسم تھی جس میں انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اگر انشاء اللہ کہہ دیتے تو حانث نہ ہوتے۔ اس مسئلہ کی تفصیل آگے آرہی ہے انشاء اللہ۔

ا۔ حضرت سلیمانؑ کی ازواج کی تعداد...... مندرجہ بالا احادیث میں ازواج کی تعداد کہیں ساٹھ، کہیں ستر اور کہیں نوے بیان کی گئی ہے۔ نوویؒ نے اس کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قلیل کا ذکر کثیر کی نفی نہیں کرتا اور یہ کہ عدم کے مفہوم کا اکثر اصولیین کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے امام نوویؒ کی بات کارد کرتے ہوئے کہا کہ یہ کہنا کہ مفہوم عدد کا اصولیین کے ہاں اعتبار نہیں غلط ہے۔ عدد کے مفہوم کا اکثر کے ہاں اعتبار کیا جاتا ہے' پھر حافظ نے روایات کے درمیان تطبیق کا ایک دوسرا طریقہ اختیار کیا کہ "ساٹھ تو آزاد تھیں جب کہ اس سے زائد جو تھیں وہ قیدی تھیں یعنی جو جنگ میں قید ہو کر آئیں تھیں یا اس کے برعکس صورت ہوگی' اور ستر کا عدد بطور مبالغہ استعمال کیا گیا ہے"۔ الخ (کذافی فتح الباری رکتاب الانبیاء ۶/۴۶۰)

صاحب تکملہ فتح الملہم فرماتے ہیں کہ "اس تطبیق میں تکلف ظاہر ہے اور چونکہ حدیث اور اس کے راوی ایک ہی ہیں تو بظاہر حافظ کا جمع بین الروایات کے طریقہ میں تکلف نظر آتا ہے' احقر کے نزدیک بظاہر اس کی وجہ راویوں کا تعرف ہے۔

نبی کریم ﷺ نے تو شاید بیان کثرت کے لئے کوئی عدد بیان کیا ہو جس کی تعبیر بعض رواۃ نے ساٹھ سے کر دی بعض...... (جاری ہے)

۲۰۱۳ ...... وحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَـــنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا

۲۰۱۳ ...... موسیٰ بن عقبہ ابو الزناد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں لیکن انہوں نے بیان کیا، کہ ہر

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... نے ستر سے اور بعض نے نوے سے۔ جب کہ ہم کئی جگہ پر پیچھے ذکر کر چکے ہیں کہ رواۃ کا اصل مقصد حدیث کا اصل مقصد و مغز کا حفظ کرنا اور یاد رکھنا ہوتا ہے اور وہ حدیث کے ان ضمنی مضامین اور تعلیقات و حواشی کی تفصیلات کی فکر میں نہیں پڑتے تھے جن کا اصل مفہوم و مرادِ حدیث سے کوئی علاقہ نہ ہوتا تھا۔ لہٰذا یہاں پر بھی انہوں نے اصل قصہ کو تو یاد رکھا اہتمام کے ساتھ جب کہ تعیینِ عدد میں اتنے اہتمام سے حفظ کی فکر میں نہیں پڑے۔ جس کی بناء پر عدد میں ان کے درمیان اختلاف واقع ہوا اور یہ اصل قصہ اور حدیث کے لئے کوئی قادح اور عیب نہیں ہے"۔ (تکملہ فتح الملہم ۲/ ۲۰۷)

بہر حال ازواجِ سلیمان علیہ السلام کی تعداد کے بارے میں کوئی بات یقین اور جزم سے نہیں کی جاسکتی۔ واللہ اعلم

۲۔ اس قصہ کی صحت کے بارے میں چند حضرات کا اعتراض اور جواب:۔

شیخ الاسلام محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم صاحبِ تکملہ فتح الملہم فرماتے ہیں کہ:

"اس قصہ سلیمانؑ کی بابت بعض معاصر مصنفین نے اعتراض کرتے ہوئے اس حدیث کی صحت کو مشکوک قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ ابو الاعلیٰ مودودی صاحب مرحوم نے اپنی تصنیف تفہیم القرآن (۴/ ۳۴۳) میں لکھا ہے کہ "ساٹھ یا اس سے زائد عورتوں میں ایک رات میں جماع کرنا ایسی بات ہے جسے عقل تسلیم نہیں کرتی اس لئے کہ اس کو تسلیم کرنے سے تو یہ لازم آتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے کم از کم ایک گھنٹہ میں چھ عورتوں سے جماع کیا ہو اس رات کے ہر گھنٹہ کسی دوسرے کام میں ایک منٹ کے لئے بھی مشغول ہوئے بغیر۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا اس حدیث کو اس صورت میں قبول نہیں کیا جاسکتا باوجودیکہ اس کی استنادی حیثیت صحیح ہے اور اس کے رجال ثقات ہیں"۔

پھر مودودی صاحب کے سامنے ایک احتمال ہے' فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس قصہ کو یہود پر رد کرنے کے لئے حکایتاً بیان کیا ہو (یعنی نعوذ باللہ محض قصہ گوئی کے طور پر) اور راویوں نے اسے سچ سمجھ کر آگے بیان کر دیا ہو"۔

صاحبِ تکملہ فتح الملہم فرماتے ہیں کہ: مودودی صاحب کے کلام کا یہ خلاصہ ہے اور پڑھ کر میرے جسم کے بال اور رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ مودودی صاحب نے کس طرح صحیح احادیث میں تنقید اور وضع حدیث کا دروازہ کھولا ہے۔ اس میں ہر گز کوئی شک نہیں کہ احادیث کو ہمیش مثبت علمی تنقید کے لئے پیش کیا جاتا ہے لیکن یہ نقد و تنقید ان اصول و قواعد کے تحت ہوتی ہے جنہیں محدثین عظامؒ نے کتبِ اصول میں بڑی تفصیل و بسط کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

اگر احادیثِ صحیحہ کو اس کی صحبت اسناد اور رجال کے ثقہ ہونے کے باوجود صرف اس بنیادِ باطل پر کہ وہ حدیث کسی چپڑ قنات کی عقل کے مطابق نہیں' رد کئے جانے کا رواج پڑ جائے اور ہر کوئی محض اپنی عقلِ ناقص کی بنیاد پر احادیث صحیحہ کو رد کرنے لگے تو دین کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ اور دین میں تحریف کا دروازہ چوپٹ کھل جائے گا۔ **لاحول ولا قوۃ إلاّ باللہ العلي العظیم۔**

مودودی صاحب نے جورات کے اوقات کا حساب کر کے ساٹھ عورتوں سے جماع کو بعید از عقل قرار دیا ہے تو ان کا یہ دعویٰ متعدد وجوہ کی بناء پر مردود ہے۔

اوّل یہ کہ ابھی یہ بات ثابت کی جاچکی ہے کہ حدیث سے کوئی معیّن عدد ثابت نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کوئی ایسا عدد ذکر فرمایا تھا جو کثرت پر دلالت کرتا تھا' پھر مختلف راویوں نے مختلف اعداد سے تعبیر کر دیا۔ جب کوئی معیّن عدد ثابت ہی نہیں تو اوقاتِ شب کا حساب لگانا فضول ہے۔

دوسرے یہ کہ بالفرض ساٹھ کے عدد کو ہی تسلیم کرلیں تو بھی ایک گھنٹہ میں چھ ازواج کے ساتھ جماع کرنا محال نہیں۔ بلکہ اگر رات کے بارہ گھنٹے ہوں تو ایک گھنٹہ میں پانچ کے حساب سے ۶۰ کا عدد پورا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ عقلی اعتبار سے بھی محال نہیں۔ جس کی وجہ سے صحیح حدیث کو ردّ کر دیا جائے۔ ...... (جاری ہے)

الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِـي سَبِيلِ اللهِ

ایک ان سے ایک لڑکا جنے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔

باب-۲۷۹ باب النهي عن الإصرار على اليمين فيما يتأذى به أهلُ الحالف مما ليس بحرامٍ

اگر قسم کی وجہ سے گھر والوں کو اذیت ہو تو قسم توڑ دینا چاہیئے اِلّا یہ کہ حرام کام ہو

۲۰۱٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللهُ

۲۰۱۴...... حضرت ہمامؒ بن منبہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اُن احادیث میں سے ہے جو ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں۔ پھر ان میں سے چند احادیث (ہمام نے) ذکر کیں اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اللہ کی قسم! تم میں سے کسی کا اپنے گھر والوں کے بارے میں کسی قسم پر ڈٹے رہنا اللہ کے نزدیک زیادہ گناہ کی بات ہے بہ نسبت اس بات کے کہ کفارہ ادا کردے جسے اللہ نے فرض فرمایا ہے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... یہ ناکارہ مترجم عرض گذار ہے کہ شاید کوئی کم عقل اس بناء پر اعتراض کرے کہ ایک فرد کے اندر اتنی طاقت اور قوت مردی کا ہونا محال ہے کہ وہ ایک ہی رات میں مسلسل ۶۰ عورتوں سے فارغ ہو؟ تو ایسے کم عقلوں کو جاننا چاہیئے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی تھے اور نبی کو جنت کے ستر مردوں کی قوت عطا کی جاتی ہے۔
علاوہ ازیں اگر ہم انبیاء علیہم السلام کے قصص و واقعات کو یوں ہی عقل و قیاس کی بناء پر رد کرتے رہیں اور عقل کی کسوٹی پر پرکھنا شروع کردیں تو پھر ہمیں انبیاء علیہم السلام کے ثابت و مسلّمہ معجزات کا بھی منکر ہونا پڑے گا' کیونکہ یہ انبیاء کا معجزہ بھی ہو سکتا ہے اور معجزات کی کوئی عقلی یا سائنسی توجیہ ممکن نہیں ہوتی۔
کئی انبیاء علیہم السلام اور بعض اولیاء کرامؒ کے بارے میں ثابت ہے کہ انہوں نے بہت تھوڑے سے وقت میں وہ وہ کام کرلئے جو عام لوگ اس سے کئی گناہ زیادہ وقت میں بھی نہیں کر سکتے۔
بعض فلاسفہ اور ہمارے اکابر میں سے حضرت نانوتویؒ نے ثابت کیا ہے کہ وقت کا ایک طول ہوتا ہے اور ایک عرض ہوتا ہے۔ جو کچھ عام حالات میں ہم مشاہدہ کرتے ہیں یہ وقت کا طول ہے۔ اور جو ذکر کیا جاتا ہے کہ فلاں نبی نے یا ولی نے تھوڑے سے وقت میں بہت زیادہ کام کرلئے تو یہ وقت کا عرض ہوتا ہے۔
خلاصہ یہ کہ محض اس وجہ سے کسی حدیث کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ہماری ناقص' محدود اور چھوٹی سی عقل میں نہیں سما رہی۔ اگر عقل ہی دین کے احکامات کے ردّ و قبول کا معیار ٹھہری تو پھر معجزات و کرامات کا بھی انکار کرنا پڑے گا۔ اور ظاہر ہے کہ معجزات کا انکار انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔
(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ حضرت ہمام بن منبہؒ کی روایات صحیفۂ ہمام بن منبہ سے لی گئی ہے جس کے بارے میں علم حدیث کا ہر طالب علم جانتا ہے؟
اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ:
"جب کوئی شخص ایسی قسم کھالے جس کا تعلق اسی کے اہل و عیال سے ہو اور اس قسم کی تکمیل کی وجہ سے ان کے کسی ضرر یا تکلیف میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو اور اس قسم کا پورا کرنا معصیت بھی نہ ہو تو اس شخص کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ قسم پوری کرنے کے بجائے اور توڑ کر حانث ہو جائے اور کفارہ ادا کردے تاکہ گھر والے کسی ممکنہ تکلیف سے بچ سکیں۔ اور اگر وہ حانث نہ ہو اور قسم پوری... (جاری ہے)

باب-۲۸۰ باب نذر الكافر وما يفعلُ فيه إذا أسلم

کافر کی حالتِ کفر کی نذر کا اسلام لانے کے بعد کیا حکم ہے

۲۰۱۵ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ

۲۰۱۵ ...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت کے دور میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجدِ حرام میں اعتکاف کروں گا (اب کیا کروں؟) فرمایا کہ پھر تو اپنی نذر پوری کرو"۔

۲۰۱۶ ...... و حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ و قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ

۲۰۱۶ ...... ان مختلف اسانید وطرق سے مذکورہ بالا حدیث معمولی الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ منقول ہے معنی ومفہوم ایک ہی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ میں نے دور جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر کو پوری کرو۔

۲۰۱۷ ...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ

۲۰۱۷ ...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب نے رسول اللہ ﷺ سے جب کہ آپ ﷺ "جعرانہ" میں تھے طائف سے واپسی پر مسئلہ دریافت فرمایا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی کہ ایک دن مسجدِ حرام میں اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا کہ جاؤ اور ایک یوم کا اعتکاف کرو"۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... کرنے پر اصرار کرے تو یہ قسم توڑنے سے زیادہ گناہ کا مرتکب ہوگا"۔

حافظ ابنِ حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: "یہاں پر گھر والوں کی قید اتفاقی ہے کیونکہ اکثر و بیشتر گھر والوں سے ہی رابطہ رہتا ہے ورنہ یہ حکم غیر اہل کو بھی شامل ہے جب کہ علتِ بالا پائی جائے یعنی اندیشہ ضرر و تکلیف۔ واللہ اعلم (۵۲۱/۱۱)

الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَى قَالَ اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللهِ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيلَهَا

فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے انہیں (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو) مالِ خُمس میں سے ایک باندی عطا کی تھی، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان آزاد ہونے والوں کی آوازیں سنیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آزاد کردیا۔ پوچھا کہ یہ کیا ہوا؟ وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کردیا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! جاؤ اور اس جاریہ (باندی) کی راہ چھوڑ دو (آزاد کردو)۔[1]

---

[1] جاہلیّت سے کیا مراد ہے؟ علامہ کرمانیؒ نے جاہلیت کی تفسیر "بماقبل بعثة النبی علیه السلام یعنی نبی علیہ السلام کی بعثت سے قبل کا زمانہ سے کی ہے۔ لیکن جمہور شراح حدیث نے کرمانیؒ کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور فرمایا کہ:

"جاہلیت کا جب لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد حالتِ شرک ہوتی ہے (جو کسی زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں) ہر شخص کی حالتِ کفر اس کی جاہلیت کا دور ہے"۔

بعض نے دوسرے معنی بیان کرتے ہوئے کہا کہ: "فتح مکہ سے قبل کا زمانہ جاہلیت کا زمانہ ہے"۔ لیکن یہ قول مرجوح اور غیر ملتفت ہے۔

حدیث سے متعلق فقہی مسئلہ...... کافر کی حالتِ کفر کی نذر کا کیا حکم ہے؟...... کیا اسلام لانے کے بعد اس پر اس نذر کی تکمیل واجب ہوتی ہے؟ اس بارے میں فقہاء کرامؒ کی دو رائے ہیں۔ ایک جماعت کا مسلک یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد اس پر واجب ہے کہ حالتِ کفر کی نذر پوری کرے"۔

لیکن جمہور فقہاء کا قول یہ ہے کہ اس پر حالتِ کفر کی نذر کی تکمیل واجب نہیں ہے، البتہ بہتر ہے کہ پورا کرلے، کیونکہ اصل میں تو کافر کی نذر کا کوئی اعتبار نہیں اس کی نذر کفر کی وجہ سے صحیح ہی نہیں۔ لہٰذا اس کی تکمیل بھی ضروری نہیں۔

جمہور کی دلیل طحاوی کی تخریج کردہ روایتِ عمرو بن شعیب عن أبیه عن جدہ والی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نذر تو صرف وہی معتبر ہے جس سے اللہ کی رضا کا قصد کیا جائے"۔ جب کہ کافر کا کوئی فعل تقرّبِ الٰہی کے لئے نہیں ہوتا بلکہ وہ تو غیر اللہ کے تقرّب کا قصد کرتا ہے جس کی وہ عبادت کرتا ہے۔

علاوہ ازیں غیر اللہ کی نذر ماننا معصیت ہے اور معصیت کی نذر کا پورا نہ کرنا ضروری ہے۔ (ملخصاً عن عمدة القاری ۱۱/۶۷)

جب کہ حدیث باب کے بارے میں جمہور کی طرف سے متعدد جوابات دیئے گئے ہیں، ابوالحسن القابس نے فرمایا کہ: نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد بطورِ حکم نہیں تھا بلکہ بطور مشورہ تھا۔ واللہ اعلم

قیدیوں کے آزاد کرنے کا واقعہ...... اس واقعہ کی تفصیل امام بخاریؒ نے کتاب المغازی میں نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "غزوۂ حنین کے موقع پر نبی ﷺ نے بنو ہوازن سے قتال فرمایا، اور ان کے قیدی اور اموال (غنیمت کے طور پر) حاصل کئے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ چاہتے تھے کہ ہوازن اسلام لے آئیں۔ توقع اور امید کے پیش نظر آپؐ نے وہ قیدی اور اموال تقسیم نہیں فرمائے اور تقریباً پندرہ یوم تک انتظار فرمایا اس امید میں کہ شاید ہوازن والے آئیں اور اسلام قبول کرلیں تو ان کے تمام اموال انہیں واپس کردیں لیکن جب کافی تاخیر ہوگئی تو آپؐ نے اموالِ غنیمت تقسیم فرمادیئے۔ اس وقت آپؐ "جعرانہ" میں تھے جو طائف اور مکہ کے درمیان ہے۔ وہیں پر پھر ہوازن والے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر توبہ کرکے اسلام لے آئے اور اپنے اموال اور قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اموال کی تقسیم میں تاخیر اور ان کے اسلام کے انتظار کی تفصیل بتلادی اور انہیں جواب دے دیا کہ اب تقسیم کے بعد یہ تو ممکن نہیں کہ تمام قیدی اور اموال سب کے سب انہیں لوٹادیئے جائیں البتہ دونوں میں سے کسی ایک کے لوٹانے کا انتظام ہوسکتا ہے، انہوں نے قیدیوں کی واپسی کو پسند کیا، رسول اللہ ﷺ نے تمام صحابہ کو جمع فرمایا اور ان کے درمیان کھڑے ہوکر فرمایا کہ:...... (جاری ہے)

۲۰۱۸...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافِ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ

۲۰۱۸...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ حُنین سے واپسی کے سفر میں تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے ایک نذر کے متعلق جوانہوں نے جاہلیت کے دَور میں مانی تھی دریافت فرمایا جوایک دن کے اعتکاف کے بارے میں تھی...... آگے حسبِ سابق بیان کیا۔

۲۰۱۹...... وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمْرَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ

۲۰۱۹...... حضرت نافعؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے "جعرانہ" سے عمرہ کاذکر کیا گیا تو فرمایا کہ: نبی ﷺ نے "جعرانہ" سے عمرہ ادا نہیں فرمایا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی...... آگے حسبِ سابق بیان کیا۔

۲۰۲۰...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ

۲۰۲۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی مذکورہ بالا حدیث اس طریق سے بھی منقول ہے۔

ان سب احادیث میں ایک دن کے اعتکاف کاذکر ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... امابعد! تمہارے بھائی (بنو ہوازن) تمہارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میرا خیال یہ ہے کہ ان کے قیدی انہیں واپس کردیئے جائیں' لہٰذا تم میں سے جو خوش دلی اور طیبِ خاطر سے ایسا کرنا چاہے وہ کرلے (یعنی آزاد کردے) اور جو کوئی یہ چاہے کہ وہ اپنا حصہ باقی رکھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آئندہ جو ہمیں پہلا مالِ غنیمت عطا فرمائیں گے اس میں سے انہیں دے دیا جائے (گویا یہ قیدی واپس کرکے اس کے بدلہ میں آئندہ مالِ غنیمت میں سے انہیں مل جائے) تو ایسا کرلے"۔ (یعنی آپؐ نے دونوں اختیار دے دیئے) صحابہؓ نے فوراً فرمایا کہ: ہم بخوشی اس پر راضی ہیں (کہ سب کو آزاد کردیں) پھر نبی نے چند لوگوں کے ذریعہ تحقیق وتوثیق فرمائی (کیونکہ لوگوں کا مجمع تھا اور ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی خوشی سے راضی نہ ہوا ہو لوگوں کی دیکھا دیکھی یا مروّت سے خاموش رہا ہو تو چونکہ مسلمان کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں لہٰذا آپؐ نے مزید تحقیق کے لئے لوگوں کو بھیجا اور ان سے توثیق کروائی) جب آپ کو علم ہوگیا کہ سب نے بخوشی رضامندی ظاہر کی ہے تو آپؐ نے ھوازن کو ان کے قیدی واپس کردیئے۔

حدیث میں "لوگوں کے قیدی آزاد کرنے سے یہی مراد ہے۔ اور اسی موقع پر حضرت عمرؓ نے بھی اپنی باندی کو آزاد فرمایا تھا جس کا ذکر حدیث میں آیا۔

باب-۲۸۱

باب صحبة المماليك

مملوک غلاموں سے حُسنِ سلوک کا بیان

۲۰۲۱......حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا إِلا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ

۲۰۲۱...... حضرت زاذان ابی عمرؒ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے ایک غلام آزاد کیا ہوا تھا، ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین پر سے کوئی لکڑی یا کچھ اور اٹھایا اور فرمایا کہ اس میں یعنی آزاد کرنے میں اتنا بھی ثواب نہیں ہے بلکہ میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
”جو شخص اپنے غلام مملوک کو چانٹا مارے یا پٹائی کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کردے“۔

۲۰۲۲......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بِظَهْرِهِ أَثَرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتُكَ قَالَ لا قَالَ فَأَنْتَ عَتِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ

۲۰۲۲...... حضرت زاذان ابی عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک غلام کو بلایا تو اس کی پشت پر (زخم وغیرہ کا) نشان دیکھا، فرمانے لگے کہ میں نے تجھے تکلیف دی؟ وہ کہنے لگا کہ نہیں! ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو آزاد ہے، پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور فرمایا کہ اس آزاد کرنے میں اتنا بھی ثواب نہیں ہے جو اس لکڑی وغیرہ کے وزن کے برابر ہی ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ جس نے اپنے غلام کو ناکردہ جرم میں کوئی حد لگائی، (مارا پیٹا) یا اسے طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کردے۔

۲۰۲۳......وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ كِلاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ

۲۰۲۳...... حضرت شعبہ اور ابو عوانہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اسناد کے ساتھ یہی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔
ابن مہدی کی روایت کردہ حدیث میں حد کو ذکر فرمایا ہے اور حضرت وکیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ جس آدمی نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا اور حد ذکر نہیں فرمائی۔

۲۰۲۴......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ

۲۰۲۴...... حضرت معاویہ بن سوید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک غلام کو طمانچہ مارا، پھر میں وہاں سے بھاگ گیا، ظہر سے قبل میں واپس آیا اور اپنے والد کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے غلام کو بھی بلایا اور مجھے بھی بلایا۔ اور غلام سے کہا کہ اس سے بدلہ لو، اس نے معاف کردیا، پھر میرے والد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم بنو مقرن میں

قَالَ امْتَثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْيَسْتَخْدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوا سَبِيلَهَا

اس حال میں تھے کہ ہمارے پاس ایک خادمہ تھی، ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ مار دیا۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو، لوگوں نے کہا کہ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی دوسرا خادم نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس کی ضرورت نہ رہے تو آزاد کر دیں۔

۲۰۲۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا

۲۰۲۵...... حضرت ہلالؒ بن یساف کہتے ہیں کہ ایک بزرگ نے جلدی کرتے ہوئے اپنی باندی کو (چہرہ پر) تھپڑ مار دیا، حضرت سُوید بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ان سے کہا کہ تجھے اس کے چہرہ کے معزز حصہ کے سوا کوئی جگہ نہ ملی۔ مجھے دیکھ میں بنی مقرن کا ساتواں بیٹا ہوں، ہمارے پاس سوائے ایک باندی کے کوئی خادم نہ تھا، ہم میں سے سب سے چھوٹے بھائی نے اسے ایک تھپڑ مار دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسے آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۰۲۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ

۲۰۲۶...... حضرت ہلالؒ بن یساف کہتے ہیں کہ ہم سُوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مقرن کے گھر میں جو حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مقرن کے بھائی تھے، کپڑا وغیرہ بیچ رہے تھے، اسی اثناء میں ایک باندی وہاں آنکلی اور ہم میں سے کسی شخص سے کوئی بات کہی جس پر اس شخص نے اُسے طمانچہ مار دیا، حضرت سُوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ ہو گئے...... آگے حسبِ سابق بیان کیا۔

۲۰۲۷...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ قُلْتُ شُعْبَةُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهُ

۲۰۲۷...... حضرت سُوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مقرن سے روایت ہے کہ ان کی ایک باندی کو کسی آدمی نے طمانچہ مار دیا، حضرت سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ چہرہ پر مارنا حرام ہے (چہرہ انسانی جسم میں سب سے محترم اور معزز حصہ ہے) پھر فرمایا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں اپنے بھائیوں میں ساتواں تھا رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ، اور ہمارے پاس ایک کے سوا کوئی خادم بھی نہ تھا، ہم میں سے کسی نے جان بوجھ کر اسے ایک چانٹا مار دیا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ اسے آزاد کر دیں۔[1]

---

[1] ان سب احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ شریعتِ اسلامیہ میں غلام اور باندی کے ساتھ حُسنِ سلوک کی نہایت سخت تاکید کی گئی ہے اور ان کے حقوق کی رعایت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے تاکہ وہ انسان جو تقدیرِ الٰہی سے دوسرے انسانوں کے خادم...... (جاری ہے)

۲۰۲۸...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ.

۲۰۲۸...... ان راویوں سے بھی عبد الصمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۲۹...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي فَقَالَ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا

۲۰۲۹...... حضرت ابو مسعود البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی "جان رکھو اے ابو مسعود!" میں غصہ کی وجہ سے آواز کو سمجھ نہ سکا، جب آواز قریب ہو گئی تو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور فرما رہے ہیں کہ: اے ابو مسعود! جان رکھو۔ اے ابو مسعود! جان رکھو"۔ فرماتے ہیں کہ میں نے کوڑا اپنے ہاتھ سے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا:

"اے ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان رکھو کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ قدرت حاصل ہے جتنی تمہیں اس غلام پر" (تم جو اس کو بے تحاشا پیٹ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے زیادہ عذاب دینے پر قادر ہیں) فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اس کے بعد میں کبھی اپنے غلام کو نہیں ماروں گا"۔

۲۰۳۰...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ.

۲۰۳۰...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ فسقط من یدی السوط من هيبته، یعنی "آپ ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے میرا کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا"۔

۲۰۳۱...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

۲۰۳۱...... حضرت ابو مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... بن گئے ہیں ان کی انسانیت اور انسانی حقوق کی تذلیل نہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی سخت غلطی پر غلام کو مارنا ہی مقصود ہو تو اس میں بھی حکم یہ دیا گیا کہ چہرہ پر مت مارا جائے کیونکہ چہرہ انسانی جسم میں سب سے اشرف اور محترم حصہ ہے۔ چہرہ ہی انسانی شناخت کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا مظہر ہے اور ویسے بھی تمام جسم کے اعضاءِ رئیسہ کا مرکز بھی چہرہ ہے لہٰذا حضور علیہ السلام نے چہرہ پر مارنے سے منع فرمایا۔ (واللہ اعلم)

أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ فَقَالَ أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ

میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ: "اے ابو مسعود! جان لو کہ اللہ تعالیٰ تم پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس کی بہ نسبت جتنی تم اس غلام پر رکھتے ہو"۔ میں آواز کی طرف مڑا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ غلام اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
"اچھا! اگر تم ایسا نہ کرتے تو جہنم کی آگ تمہیں جلا دیتی یا فرمایا کہ تمہیں چھو جاتی"۔

۲۰۳۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ فَأَعْتَقَهُ

۲۰۳۲...... حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام کہنے لگا کہ میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ لیکن وہ اسے مارتے رہے۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پناہ پکڑتا ہوں، اس پر انہوں نے اسے مارنا چھوڑ دیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت حاصل ہے جتنی تجھے اس غلام پر"۔ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

۲۰۳۳...... وحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ أَعُوذُ بِاللهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ

۲۰۳۳...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی پناہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۰۳۴...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ غَزْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ

۲۰۳۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے اپنے مملوک غلام یا باندی پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائی تو قیامت کے روز اس پر حد لگائی جائے گی۔ الّا یہ کہ وہ ایسا ہی ہو جیسا اس نے کہا (یعنی سچا ہو)۔

۲۰۳۵...... وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ نَبِيَّ التَّوْبَةِ

۲۰۳۵...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ میں نے ابو القاسم نبی التوبہ سے سنا۔

۲۰۳۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۲۰۳۶...... حضرت معرورؓ بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم

حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِي كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوا أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ.

ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر سے گزرے، ان پر ایک چادر پڑی ہوئی تھی، جب کہ ان کے غلام پر بھی ویسی ہی چادر تھی، ہم نے ان سے کہا کہ اے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اگر آپ ان دونوں چادروں کو جمع کر لیتے تو یہ ایک جوڑا بن جاتا۔ انہوں نے کہا کہ میرے اور میرے بھائیوں میں سے ایک آدمی کے درمیان کچھ تنازعہ تھا، اس بھائی کی ماں عجمی تھی میں نے اسے ماں کی نسبت سے کوئی عار دلانے والی بات کی۔ اس نے نبی ﷺ سے میری شکایت کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ: اے ابوذر! تم ایک ایسے شخص ہو کہ تم میں جاہلیت ہے (جاہلیت کا اثر تم میں ابھی تک ہے) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جو شخص لوگوں کو گالی دے گا تو لوگ اس کے باپ ماں کو گالی تو دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے ابوذر! تم میں جاہلیت باقی ہے۔ وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارا ماتحت بنایا ہے، لہٰذا جو تم کھاؤ وہی انہیں بھی کھلاؤ، جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ کا مکلف مت بناؤ اور اگر ایسے کسی کام کا انہیں مکلف بناؤ بھی تو پھر اس کام میں ان کی مدد کرو"۔ ❶

۲۰۳۷...... وحَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ عَلَى حَالِ سَاعَتِي مِنَ الْكِبَرِ قَالَ نَعَمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ نَعَمْ عَلَى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَلْيَبِعْهُ وَلَا فَلْيُعِنْهُ

۲۰۳۷...... ان دونوں سندوں سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ: تیرے اس بڑھاپے کے باوجود تیرے اندر جاہلیت باقی ہے"۔

حضرت ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے جی ہاں! تیرے بڑھاپے کے باوجود بھی، اور عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اگر وہ ایسے ایسے کام پر مجبور کرے جو اس کو دشوار گزرے تو چاہیئے کہ وہ اس کو بیچ دے اور زہیر کی روایت کردہ حدیث میں ہے چاہیئے کہ وہ اس پر اس کی مدد کرے اور ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث میں بیچنے اور مدد کرنے کا ذکر نہیں ہے ان کی حدیث ولا یکلفہ ما یغلبہ (اس پر دشواری نہ ڈالو کہ وہ مغلوب ہو جائے) پر پوری ہو گئی۔

❶ گویا حضرت ابوذرؓ نے اپنے غلام کو رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کے بعد اپنا بھائی کہنا اور ماننا شروع کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے غلاموں کے برابری والے حقوق بیان فرمائے۔ چنانچہ ابوذرؓ نے دونوں چادر میں ملا کر جوڑا نہ بنانے کی وجہ سے یہی بیان کیا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو خود پہنو وہ انہیں بھی پہناؤ۔ اسی لئے میں نے اپنے غلام کو بھی وہی چادر پہنائی جو میں پہنے ہوئے ہوں۔

انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ وَلا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ

۲۰۳۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلامِهِ مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ

۲۰۳۸...... حضرت معرور بن سویدؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے اوپر اور ان کے غلام پر ایک جیسی چادر تھی۔ میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک شخص کو گالی دے دی تھی اور اسے ماں کی نسبت سے عار دلائی تھی، وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ ﷺ سے ساری بات بیان کر دی۔ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا کہ: ”تم ایسے شخص ہو جس میں جاہلیت کے اثرات باقی ہے، یہ تمہارے بھائی اور تمہارے خادم ہیں، اللہ نے انہیں تمہارا ماتحت بنایا ہے۔ لہٰذا جس کا کوئی (مسلمان) بھائی اس کا ماتحت (نوکر یا غلام) ہو تو جو خود کھائے اسے بھی کھلائے اور جو خود پہنے اسے بھی پہنائے اور تم انہیں ان کی طاقت سے زیادہ کسی کام کا مکلف مت بناؤ اور اگر بناد و تو اس پر ان کی مدد بھی کیا کرو“۔

۲۰۳۹...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَجْلانِ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ

۲۰۳۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
غلام کو کھانا اور کپڑا دو اور اس سے وہی کام لو جس کی اسے طاقت ہے۔

۲۰۴۰...... وحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ

۲۰۴۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا بنائے، پھر اس کے پاس لے کر آئے اس حال میں کہ وہ اس (کے پکانے) کی گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہو تو مالک کو چاہیئے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے اور اگر کھانا تھوڑا اور ناکافی ہو تو کم از کم ایک دو لقمے ہی اس کے منہ میں ڈال دے“۔ [1]

۲۰۴۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

۲۰۴۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول

[1] تاکہ وہ غلام جس نے اسے پکانے میں گرمی، دھواں اور مشقت برداشت کی ہے اور اس کی خوشبو اس کے نتھنوں میں گئی ہے تو اس کا حق ہے کہ اس کھانے میں اسے شامل کیا جائے تاکہ وہ بھی اس سے لطف اندوز ہو سکے یا کم از کم اس کے ذائقہ سے ہی آشنا ہو جائے۔

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"غلام جب اپنے آقا کا خیر خواہ ہو اور اللہ کی بندگی اور عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کے لئے دوھرا اجر ہے"۔

۲۰۴۲...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

۲۰۴۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے ان مختلف اسانید اور طرق کے ساتھ مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ (سابقہ) حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

۲۰۴۳...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوكَ

۲۰۴۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس مملوک غلام کے لئے جو نیک عمل ہو دوہرا اجر ہے"۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے، اگر اللہ کی راہ میں جہاد اور حج اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ غلام ہونے کی حالت میں مروں"۔

راوی (سعید بن المسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اپنی والدہ کے انتقال تک حج نہیں کیا ان کی خدمت میں رہنے کی وجہ سے۔ حضرت ابو الطاہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں نیک غلام کا کہا ہے صرف غلام کا نہیں کیا۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام "امیمہ" یا "میمونہ" تھا اور صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ اور یہاں پر حج کرنے سے مراد فرض

---

[1] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ تین باتیں میرے ذمہ نہ ہوتیں جہاد، حج اور والدہ کی خدمت تو میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا کہ میری موت حالتِ غلامی میں ہو کیونکہ اس میں ہر عمل کا دگنا اجر ہے۔ اور ان تین اعمال کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ حج اور جہاد میں غلام، مالک کی اجازت کے بغیر شرکت نہیں کر سکتا، اسی طرح ماں کی خدمت کیلئے بھی وہ "اذنِ سیّد" مالک کی اجازت کا محتاج ہے، جب کہ دیگر بدنی عبادات میں مالک کی اجازت ضروری نہیں اور مالی عبادات بھی وہ کر سکتا ہے۔
علاوہ ازیں حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ غلام پر یہ تین احکامات واجب نہیں ہیں۔ کیونکہ غلام ان کی استطاعت نہیں رکھتا۔

حج نہیں بلکہ نفلی ہے۔

٢٠٤٤...... وحدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ

۲۰۴۴...... ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، اور بعد والے حصے کا ذکر نہیں ہے۔

٢٠٤٥...... وحدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ

۲۰۴۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جب غلام اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی ادا کرے تو اس کے لئے دوھرا اجر ہے"۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ:

"غلام پر آخرت کا حساب بھی نہیں ہے، اور نہ ہی اس مؤمن پر ہے جس کے پاس مال نہ ہو"۔ ❶

٢٠٤٦...... وحدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۰۴۶...... حضرت اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق سے مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٢٠٤٧...... وحدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ

۲۰۴۷...... حضرت ہمامؒ بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے بیان کیں رسول اللہ ﷺ کی، پھر ان میں سے بعض احادیث ذکر کیں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

❶ حضرت کعبؓ کے اس قول کہ "اس پر اور مومن محتاج پر آخرت کا حساب نہیں" کا مقصد کیا ہے؟ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ "اس کلام سے مراد یہ ہے کہ غلام جب اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرتا ہے اور مالک کا بھی حق ادا کرتا ہے تو اس کے اجر و ثواب کی کثرت اور معصیت کی قلت کی وجہ سے اس پر حساب نہیں ہے"۔

بعض نے فرمایا کہ: ممکن ہے یہ حضرت کعبؓ کا اجتہاد ہو یا ان کی مراد یہ ہو کہ بہت آسان سا حساب (حساب یسیر) ہوگا۔ شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم تکملہ فتح الملہم میں فرماتے ہیں کہ:

"حضرت کعبؓ کے کلام سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ انکی مراد یہ نہیں کہ غلام سے آخرت میں مطلقاً حساب نہ لیا جائے گا جیسا کہ دیگر شراح کا خیال ہے۔ بلکہ انکی مراد یہ ہے کہ غلام سے صرف مال کا حساب نہ ہوگا' کیونکہ غلام تو کسی مال کا مالک ہوتا ہی نہیں (اس کا سارا مال اس کے مالک کا ہوتا ہے) لہٰذا اموال کے معاملہ میں اسپر حساب نہیں ہے۔ اور اس مطلب کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ کعبؓ نے اس مومن کو بھی جو قلیل المال ہو اسی غلام کے حکم میں شامل کیا ہے کہ اس پر بھی آخرت کا حساب نہیں' جس کا مطلب یہی ہے کہ فقراء کا حساب فقط غیر اموال میں ہوگا' یہاں پر حضرت کعبؓ نے فقط اموال کے اعتبار حساب نہ ہونے کی نفی فرمائی ہے کیونکہ ان کے پاس یا تو مال ہوتا ہی نہیں (جیسے غلام) یا بہت کم ہوتا ہے (جیسے قلیل المال مومن)۔

تو گویا حضرت کعبؓ کو جب ابو ہریرہؓ کی مذکورہ حدیث پہنچی کہ غلام کے لئے دوہرا اجر ہے تو اس پر انہوں نے اضافہ کیا کہ غلام کی اخروی مشقت آزاد انسانوں کی بہ نسبت ہلکی ہے کیونکہ ان کا آخرت میں مال کے اعتبار سے حساب نہ ہوگا مال کا مالک نہ ہونے کی وجہ سے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ

فرمایا:
"کتنا ہی اچھا ہے وہ غلام کہ جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کی بندگی بھی اچھے طریقہ سے کرتا ہے اور اپنے مالک کی خدمت بھی بہترین کرتا ہو، بہت ہی اچھا ہے"۔

باب-۲۸۲ باب من أعتق شركا له في عبد
مشترک غلام میں سے کسی شریک کا اپنا حصہ آزاد کرنے کا حکم

۲۰۴۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

۲۰۴۸...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما، رسولِ اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس شخص نے اپنے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا، پھر اس کے پاس اتنا مال تھا جو غلام کی باقی ماندہ قیمت کے برابر تھا تو وہ اپنے شریکوں کے لئے قیمت لگائے اور شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت ادا کردے تو غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا، ورنہ (اگر اس کے پاس مزید مال نہ ہو) تو جتنا اس نے آزاد کیا اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا"۔

۲۰۴۹...... وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

۲۰۴۹...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس مزید اتنا مال ہے جو غلام کی بقیہ قیمت کے برابر ہو تو اس کے ذمہ سارے غلام کا آزاد کرنا واجب ہے (تاکہ وہ پوری طرح آزاد ہو جائے جس کیلئے ضروری ہے کہ دیگر شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت ادا کر دی جائے) اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا"۔

۲۰۵۰...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَإِلا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ

۲۰۵۰...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کے بقدر ہو تو اس غلام کی پوری قیمت لگائی جائے گی ورنہ اس سے اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔

۲۰۵۱...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَــــنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۲۰۵۱...... ان مختلف سات اسانید کے ساتھ یہی مذکورہ بالا روایت منقول ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث

الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هَؤُلاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ إِلا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَقَالا لا نَدْرِي أَهُوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قِبَلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ

روایت کرتے ہیں ان کی روایت کردہ حدیث میں یہ نہیں ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اتنا ہی آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا۔ حضرت ایوب اور یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ صرف ذکر کیا ہے اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ وہ حدیث میں سے ہے یا حضرت نافع نے اپنی طرف سے کہا ہے۔ حضرت لیث بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ کسی بھی روایت میں یہ نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

۲۰۵۲...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ لا وَكْسَ وَلا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا

۲۰۵۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے اپنا ایسا غلام جو اس کے اور کسی دوسرے کے درمیان مشترک ہو آزاد کیا تو اس کے مال میں سے غلام کی بقیہ ٹھیک اور مناسب قیمت لگائی جائے گی جس میں نہ کم لگائی جائے نہ زیادہ، پھر وہ اسی کے مال سے آزاد ہو گا اگر وہ (آزاد کرنے والا) مال دار خوش حال ہو"۔

۲۰۵۳...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ

۲۰۵۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے اپنا حصہ آزاد کیا مشترک غلام میں سے تو بقیہ حصہ میں وہ اس کے مال سے آزاد ہو گا اگر اس کے پاس اس کی بقیہ قیمت کے برابر مال زائد ہو"۔

٢٠٥٤ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ۔

۲۰۵۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس غلام کے متعلق جو دو افراد کے درمیان مشترک ہو فرمایا کہ ان دونوں میں سے اگر ایک آزاد کر دے تو دوسرے کے حصہ کے آزاد کرنے کا بھی وہ ضامن ہوگا (کہ قیمت ادا کر کے بقیہ حصہ آزاد کرے)۔

٢٠٥٥ وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ

۲۰۵۵ حضرت شعبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس سند سے بھی منقول ہے کہ فرمایا:
"جس نے اپنے مملوک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا تو وہ اسی کے مال میں آزاد ہوگا"۔

٢٠٥٦ وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

۲۰۵۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے اپنے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا تو اس کی خلاصی اسی کے مال سے ہوگی اگر وہ مالدار ہو، اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو غلام سے "سعایہ" کرایا جائے گا لیکن اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا"۔
(سعایہ سے مراد یہ ہے کہ غلام سے مزدوری کروائی جائے گی کہ وہ مزدوری کر کے اپنی بقیہ قیمت اپنے دیگر شرکاء کو ادا کرے تاکہ وہ پورا آزاد ہو سکے)۔

٢٠٥٧ وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ

۲۰۵۷ ان دو طرق سے یہی مذکورہ بالا روایت مروی ہے اور حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ پھر اس غلام سے اس کے حصہ میں محنت (سعی) کروائی جائے گی جس نے آزاد نہیں کیا بغیر مجبور کئے۔

٢٠٥٨ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَدَعَا

۲۰۵۸ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا جن کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال بھی نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان غلاموں کو بلایا اور ان کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جس کے مطابق دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رکھا، اور

بِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا

اس مرنے والے کے لئے سخت ترین الفاظ فرمائے"۔ ❶

۲۰۵۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ كِلاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ

۲۰۵۹......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے رُواۃ کے بعض معمولی تغیرات کے ساتھ حضرت حماد کی روایت کردہ حدیث تو حضرت ابن علیہ کی روایت کے مثل ہے اور ثقفی کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کیا۔

۲۰۶۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ

۲۰۶۰...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت ابن علیہؒ اور حماد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث کے مثل روایت بیان فرمائی ہے۔

باب-۲۸۳

باب جواز بيع المُدبّر

مدبر کی بیع کے جائز ہونے کا بیان

۲۰۶۱...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ

۲۰۶۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے اپنا ایک غلام مدبّر بنادیا (مدبر بنانے کا مطلب یہ ہے اسے اپنے مرنے کے بعد آزاد کرنے کا حکم دیدیا) اس کے پاس غلام کے علاوہ کوئی اور مال بھی نہیں تھا۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس غلام کو مجھ سے کون خرید تا ہے؟ نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا، آپ ﷺ نے وہ غلام ان کے حوالہ کردیا"۔

حضرت عمروؒ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد اللہ سے سنا فرماتے تھے کہ وہ قبطی غلام تھا اور خلافتِ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلے سال مرا۔

❶ وجہ اس کی یہ تھی کہ موت کے وقت اعتاق (آزاد کرنے) کا حکم وصیت کا ہے اور وصیت ثلث (ایک تہائی) میں ہی نافذ ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

٢٠٦٢ ...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

۲۰۶۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نے اپنے ایک غلام کو جس کے علاوہ اس کے پاس کوئی دوسرا مال نہیں تھا اپنے مرنے کے بعد آزاد کرنے کا کہہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فروخت کردیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اسے النحام کے بیٹے نے خریدا اور وہ قبطی غلام تھا جو ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت کے پہلے سال انتقال کر گیا۔ ❶

٢٠٦٣ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ

۲۰۶۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی مذکورہ بالا حدیث حماد بن عمرو بن دینار ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

٢٠٦٤ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هَؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ

۲۰۶۴...... ان تین مختلف اسانید وطرق کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہی مذکورہ حدیث (جو کہ حماد اور ابن عیینہ وغیرہ کے واسطے سے مروی تھی) مدبر کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔

---

❶ بعض اوقات لوگ اپنے غلاموں کو اپنی موت کے بعد آزاد کرنا چاہتے تھے تو یوں کہہ دیتے تھے کہ فلاں غلام میری موت کے بعد آزاد ہے۔ جسے اصطلاح میں "مُدبّر" کہا جاتا تھا۔ اس کی بیع کے جواز کے متعلق ائمہ کرامؒ کے مختلف اقوال ہیں۔

امام شافعیؒ کے نزدیک مدبّر کی بیع مطلقاً جائز ہے خواہ اس کا مالک مقروض ہو یا محتاج ہو یا نہیں۔

امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مدبّر کی بیع مطلقاً ناجائز ہے۔ الّا یہ کہ کسی شرط کے ساتھ مقید ہو مثلاً: یوں کہہ دے کہ اگر میں اس مہینہ مر گیا تو تو آزاد ہے۔

احنافؒ کی دلیل دار قطنی کی روایت ابن عمرؓ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مدبّر کو نہ فروخت کیا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور وہ ایک تہائی آزاد ہو چکا ہے"۔

(تفصیلی بحث کے لئے دیکھئے: تکملہ فتح الملہم ۲/۲۵۶)

كتَاب القَسَامَـةِ وَالمحَارِبِينَ وَالقِصَاصِ وَالدِّيَات

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِيْنَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ (1)

قسامت، محاربین، قصاص اور دیت کے مسائل کا بیان

باب- ۲۸۴ بَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

۲۰۶۵......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ۲۰۶۵......حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی حثمہ یحییٰؒ (راوی) کہتے

(1) فائدہ...... یہاں سے اُن احادیث کا بیان شروع ہو رہا ہے جن کا تعلق جنایات و تعزیرات سے ہے دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اب تک تو حقوقِ مدینہ (شہری حقوق) کا بیان چل رہا تھا' اب حقوقِ جنائیہ (کسی کو جانی نقصان پہنچانے کے عوض ملنے والے حقوق) کا بیان شروع کیا جا رہا ہے۔ جسے اسلام کا نظام قصاص و دیت بھی کہا جا سکتا ہے۔

اہل مغرب نے اس آخری صدی میں شریعتِ اسلامیہ کے جن چند احکامات کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے ان میں قانونِ قصاص و دیت اور حدود و تعزیرات کے قوانین سر فہرست ہیں' اور اہلِ مغرب نے اس بارے میں بہت زیادہ شور مچایا ہوا ہے کہ اسلام کے یہ احکامات بہت زیادہ سنگدلی اور قساوت کے مظہر ہیں' انسان و بشری حقوق کے خلاف ہیں وغیرہ وغیرہ۔ (العیاذ باللہ)

یہ کہا جاتا ہے کہ کسی زندہ انسان کو سنگسار کر دینا کہ وہ مر جائے یا اس کا ہاتھ پاؤں کاٹنا' اسے سولی چڑھانا غیر انسانی اور وحشیانہ حرکت ہے۔ (نعوذ باللہ)

غرضیکہ اسلام کے قوانینِ حدود و قصاص سے متعلق ایک باقاعدہ منظم پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے اور اس مہم میں بعض ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو بظاہر اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اسلام کے ہی قوانین کو ماننے کے بجائے یورپ اور ترقیٔ مغرب سے متاثر و مرعوب ہونے کی وجہ سے اسلام کے اندر تحریفات کا راستہ کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اہل مغرب کو شریعتِ اسلامیہ کی جن باتوں پر اعتراض ہو ان کی تاویل کر کے اہلِ مغرب کے سامنے معذرت خواہانہ انداز اختیار کریں۔ چنانچہ ایسے منتسبین اسلام نے شریعت حقہ کے واضح نصوص کے اندر تاویلات کا راستہ اختیار کیا اور یہ انداز اختیار کیا گویا کہ اسلام کے یہ احکامات اسلام کی پیشانی پر بدنما داغ ہیں (نعوذ باللہ) اور وہ ان داغوں کو اسلام کی پیشانی سے دھونا چاہتے ہیں اپنی باطل تاویلات کے ذریعہ۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ شریعتِ اسلامیہ کے قوانینِ قصاص و حدود تمام مذاہب کے جنائی قوانین سے زیادہ متوازن اور مناسب ہیں کیونکہ شریعتِ اسلامیہ نے جرائم کی سزاؤں کو مخصوص جرائم کے علاوہ دیگر عمومی جرائم میں سزائیں اور ناقابلِ تبدیلی ہیں وہ صرف سات مخصوص جرائم ہیں جنہیں "حدود" کہا جاتا ہے۔ اور وہ ا۔ قتل ۲۔ چوری ۳۔ زنا ۴۔ ڈاکہ زنی ۵۔ قذف یعنی جھوٹی تہمت بدکاری لگانا ۶۔ شراب نوشی اور ۷۔ ارتداد یعنی مرتد ہونا ہیں۔ ان سزاؤں میں کسی انسان کے لئے ردّ و بدل یا معافی کا اختیار نہیں نہ قاضی کے لئے نہ حاکم کے لئے۔ کیونکہ یہ حدود اللہ ہیں اور ان کے ناقابلِ تغیر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسے سخت و جرائم ہیں جو پورے معاشرہ کو متاثر کرتے ہیں اور تمام شر و فساد کے سرچشمے یہی جرائم ہیں۔ ان جرائم کے اندر متعدی ہونے کا بھی زیادہ امکان ہے کہ دیگر لوگوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں لہٰذا شریعتِ اسلامیہ نے ان کے لئے ایسی سخت سزاؤں کا تعین کیا جن میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ لیکن ان کے علاوہ دیگر تمام جرائم میں جنہیں "تعزیر" کہا جاتا ہے حاکم کو اختیار ہے کہ وہ مقدمہ کے تمام پہلوؤں پر نظر کر کے ملزم کی سزا میں کمی یا اضافہ کر سکتا ہے یا کلی طور پر معاف بھی کر سکتا ہے۔

بہر کیف! شریعتِ اسلامیہ نے برائی اور جرائم کی روک تھام اور سدِّباب کے لئے ایک بہت متوازن' مناسب اور محکم نظام عطا کیا ہے۔

امام الہند شاہ ولی اللہ دہلوی قدس اللہ سرہٗ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں شرعی سزاؤں اور حدود کی...... (جاری ہے)

يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ

ہیں کہ میرا خیال ہے کہ (دوسرے راوی بشیر رحمۃ اللہ علیہ نے) یہ بھی کہا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تعیین کے مصالح اور حکمتیں اور وجوہات کا بڑا عمدہ بیان فرمایا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شریعت نے ان سزاؤں کو بے شمار مصلحتوں اور انسانی معاشرہ کی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے متعین کیا ہے۔
اس میں شک نہیں کہ "حدود" یعنی ناقابل تبدیل سزائیں کافی سخت ہیں لیکن غور کرنے سے یہ حقیقت بھی اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جن جرائم کی پاداش میں یہ سزائیں مقرر کی گئی ہیں وہ ان سزاؤں سے زیادہ شدید اور معاشرہ انسانی کے لئے زیادہ خطرناک ہیں۔
تعجب تو اہلِ مغرب اور مغرب سے مرعوب زدہ طبقہ پر ہے کہ وہ مجرموں اور بدکرداروں کے لئے تو رحم اور ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں اور ان کی سزاؤں کو "وحشیانہ" کہتے ہیں لیکن پورے انسانی معاشرہ پر کوئی رحم نہیں کھاتے جس کی سلامتی، عافیت، عصمت کو یہ مجرمین تار تار کر ڈالتے ہیں اور بے گناہ معصوم لوگوں کی جان و اموال اور عزتوں سے کھیلتے ہیں۔
پھر اسلام کے قوانینِ حدود و قصاص اور جرائم کی روک تھام کے نظام کی صرف یہی خصوصیت نہیں کہ اس نے فقط بہترین قوانین بتلا دیئے اور بس...... نہیں بلکہ اس نے جرائم کی روک تھام کے لئے قوانین کے علاوہ ایسے متنوع احکامات کا اجراء کیا جن سے خیر و صلاح کے دروازے کھلتے ہیں اور شر و فساد کا سدّباب ہوتا ہے، اسلام جرائم سے باز رکھنے کے لئے انسان کو "معروفات" پر ابھارنے اور "منکرات" کا احساس پیدا کر کے اسے برائیوں سے باز رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔
مثلاً: زنا کو لیجئے تو اسلام نے فقط اس کی حرمت، اور اس کے ارتکاب کی صورت میں سزا کا ہی ضابطہ نہیں دیا بلکہ زناکاری کی روک تھام کے لئے ایسے دور اندیش اقدامات کئے کہ ان پر عمل کی صورت میں انسان اس گھناؤنے فعل تک پہنچ نہیں سکتا۔ مثلاً: اس نے خواتین کو "حجاب" اور پردہ کا حکم دیا، مردوں اور عورتوں دونوں کو "غضِ بصر" نگاہوں کی حفاظت کا حکم دیا، عورتوں کو حکم دیا کہ وہ گھروں میں ٹھکانہ رکھیں بلا ضرورتِ شدیدہ کے باہر نہ نکلیں غیروں کے سامنے زیب و زینت نہ کریں، نہ ہی اجنبیوں کے سامنے نسوانی آواز میں گفتگو کریں جس سے کم رو شخص کے دل میں برائی کا میلان ہو، گھر سے باہر نکلنا ضروری ہو تو بغیر بڑی چادر سے جسم کو ڈھانپے نہ نکلیں، اسی طرح ان کی ضروریات و حوائج کی ذمہ داری مرد پر ڈالی تاکہ انہیں کمانے کے لئے گھروں سے نہ نکلنا پڑے۔
مردوں کے لئے، نگاہ کی حفاظت، جلدی نکاح کو ضروری قرار دیا تاکہ اسے عفت اور پاک دامنی حاصل ہو اور برائی کی طرف جانے کی آرزو نہ ہو، مرد کے لئے اس کی خواہش کے مطابق دو، تین اور چار تک نکاح کی اجازت رکھی ہے کہ وہ اگر ازواج کی درمیان عدل و انصاف کر سکتا ہے تو ایک سے زائد نکاح کرنے کی اجازت ہے، تاکہ اگر کوئی مرد ایک بیوی سے اپنی خواہش کی تکمیل نہیں کر سکتا ہے متعدد وجوہات کی بناء پر کہ ایام حیض کی وجہ سے وہ بیوی سے اپنی خواہش پوری نہیں کر سکتا، نفاس اور حمل کی وجہ سے اسے اپنی خواہش کی تکمیل سے باز رہنا پڑتا ہے تو ایسے ایام میں بجائے اس کے کہ وہ گناہ کی طرف جائے اس کے لئے جائز راستہ رکھ دیا کہ دوسری شادی کر کے اپنی خواہش پوری کرے۔
غرضیکہ یہ تمام باتیں کس مقصد کے لئے شروع کی گئیں؟ زناکاری، بے حیائی اور فحاشی کے سدّباب کے لئے۔
پھر اسلام نے ان حدود کی تنفیذ کے لئے بھی بڑے سخت قوانین متعین کئے تاکہ بغیر کسی تحقیقی ثبوت کے کسی بے گناہ کو سزا نہ مل سکے، ایسی شرائط رکھیں کہ بہت کم مقدمات میں ان سزاؤں کی تنفیذ ہو سکتی ہے مثلاً: شہادت اور گواہی کا قانون، پھر گواہوں کی شرائط وغیرہ، جن کی تفصیل کتبِ فقہ میں مذکور ہے۔ تاکہ کوئی کسی پر غلط الزام نہ لگادے۔ پھر ان شرائط و قوانین کے باوجود کسی پر جرم زنا یا کوئی جرم حد ثابت ہو جائے تو ایسے مجرم کے لئے "شرعی حد" رکھی گئی کیونکہ اس نے اسلام کی دی ہوئی تمام سہولتوں کو پامال کرتے ہوئے صرف ایک حرام کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ وہ بے شمار محرمات کی پامالی کا مرتکب ہو گیا جس کی بناء پر اب وہ اس قابل ہے کہ اسے ایسی سخت سزا دی جائے کہ وہ نمونہ عبرت بن جائے۔
ایسے محکم، متوازن اور معاشرہ انسان کے لئے مناسب ترین "نظامِ حدود" پر اعتراض کرنا درحقیقت اسلامی دشمنی کے علاوہ کچھ نہیں۔ تمدن کا یہ مطلب لینا کہ چوروں، ڈاکوؤں اور زانیوں جیسے ناسوروں کے لئے رحم و ہمدردی کی جائے اور پورے مجتمع ...... (جاری ہے)

بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبِّرْ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْطَى عَقْلَهُ

انہوں نے فرمایا کہ:

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل بن زیاد اور محیصہ بن مسعود بن زید دونوں کسی سفر پر نکلے، جب خیبر پہنچے تو کسی مقام پر دونوں الگ الگ ہوگئے، پھر محیصہ نے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل کو مقتول پایا، انہوں نے اسے دفن کر دیا پھر وہ اور حویصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مسعود اور عبد الرحمٰن بن سہل تینوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ عبد الرحمٰن تینوں میں سب سے چھوٹے تھے، انہوں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے قبل ہی بات کرنا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جو عمر میں بڑا ہے اسے ہی بڑا بناؤ (یعنی جو تم سے بڑے ہیں انہیں ہی گفتگو کا حق ہے تمہیں چاہیئے کہ خود گفتگو کرنے کے بجائے انہیں بولنے کا موقع دو)۔

چنانچہ ان کے دونوں ساتھیوں (محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حویصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپس میں سگے بھائی اور عبد الرحمٰن کے اور مقتول عبد اللہ کے چچازاد بھائی تھے) نے حضور علیہ السلام سے گفتگو کی اور انہوں نے تینوں کے ساتھ مل کر گفتگو کی اور رسول اللہ ﷺ سے عبد اللہ رضی اللہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... انسان کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے، انتہائی درجہ کی حماقت ہے اور ایسا تمدن و ترقی اس قابل ہے کہ اسے قبول ہی نہ کیا جائے۔

ایک ڈاکٹر، مریض کا آپریشن اور جراحی کرتے ہوئے اس کے جسم کو کاٹتا ہے، کسی کی جان بچانے کے لئے پورے عضو کو کاٹ کر الگ کر دیتا ہے تو اس ڈاکٹر کو کوئی بھی ظالم، سنگدل نہیں کہتا بلکہ اس کے اس عمل کو مریض کے ساتھ عین شفقت و ہمدردی قرار دیتا ہے۔ اسی طرح اسلام بھی معاشرۂ انسانی کی صلاح و فلاح کے لئے مجرمین کی جراحی کرتا ہے تو پورے جسد قومی و ملّی کو بچانے کے لئے کسی جزوِ قوم کو جو ناسور بن چکا ہے کاٹنا عین شفقت و رحمت ہے، اس پر ملامت کرنے والے کو اپنی عقل پر ماتم کرنے کی ضرورت ہے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ آج جو لوگ اسلام کے حدود و قصاص کے قوانین کو وحشیانہ کہہ رہے ہیں اور انہیں غیر انسانی قرار دے رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی اپنی گردنیں لاکھوں بے گناہ خواتین، بچوں اور بوڑھوں کے خون میں بھری ہوئی ہیں۔ جن کو جاپان میں ایٹم بموں کے ذریعہ صرف اس بات پر ہلاک کر دیا گیا تھا کہ وہ ان کے دشمن کی سر زمین پر پیدا ہوئے ہیں۔ پوری نسلوں کو تباہ کرنے والے، ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کو تاخت و تاراج کرنے والے اہلِ مغرب اس قابل نہیں کہ وہ انسانی حقوق کی بات کر سکیں۔ رحم و شفقت کی بات ایسے ظالم بھیڑیوں کے منہ سے اچھی نہیں لگتی جو کروڑوں انسانوں کے جانی و مالی حقوق کو غصب کئے ہوئے ہوں۔

اللہ کی قسم! اسلام کے اوپر یہ اعتراضات صرف اور صرف جاہلیت، عناد، اندھی دشمنی و بغض اور ان کے سینوں میں پلنے والی اسلام و مسلم دشمنی کا نتیجہ ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

بہر کیف! اسلام کا ”نظامِ حدود و قصاص اور تعزیرات“ انسانی فطرت اور حقوق بشری کے لحاظ سے سب سے زیادہ متوازن، مناسب اور مکمل ہے۔ جو مکمل امن و سلامتی، صلاح و فلاح اور درستگی معاشرہ کا ضامن ہے۔ ۱۲ (واللہ اعلم)

تعالیٰ عنہ بن سہل کے قتل کا تذکرہ کیا۔
آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: کیا تم اس بات پر آمادہ ہو کہ پچاس قسمیں کھاؤ تاکہ اپنے ساتھی کی دیت یا قاتل کو حاصل کر سکو؟
انہوں نے کہا کہ ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں جب کہ ہم وقوعہ کے وقت موجود نہ تھے؟ فرمایا کہ پھر تم کو یہود پچاس قسمیں کھا کر (قسم کھانے سے) بری کر دیں گے (یعنی اگر تم قسم نہیں کھا سکتے تو یہود سے پچاس قسمیں لی جائیں گی اگر وہ پچاس قسمیں کھالیں تو وہ الزامِ قتل سے بری ہو جائیں گے) انہوں نے کہا کہ ہم کافر لوگوں کی قسمیں کیسے قبول کرلیں؟
رسول اللہ ﷺ نے جب یہ دیکھا تو پھر انہیں ان کی دیت ادا کی۔ ❶

❶ قسامت 'اِقسام سے نکلا ہے۔ یمین اور قسم کے معنی میں۔ اور اس کے معنی ہیں کسی بڑی جماعت کا کسی چیز پر قسم کھانا اور گواہی دینا۔
اصطلاحِ شرع میں قسامت کہا جاتا ہے "ان قسموں کو جو اہلِ محلّہ کھائیں کسی ایسے مقتول کے بارے میں جو ان کے محلّہ میں پایا گیا ہو اور اس کے قاتل پر کوئی گواہ بھی موجود نہ ہو تو اہلِ محلّہ یہ قسم کھائیں کہ انہوں نے اس کو نہ تو قتل کیا ہے نہ ہی اس کے قاتل سے واقف ہیں"۔
قسامت کی یہ تعریف امام ابو حنیفہؒ کی رائے کے مطابق ہے۔
جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک ایسا مقتول پائے جانے کی صورت میں اہلِ محلّہ کے بجائے مقتول کے ورثاء اور اولیاء پر قسامت ہو گی کہ وہ قسم کھائیں کہ فلاں شخص نے اسے قتل کیا ہے۔ بشرطیکہ قاتل کے کچھ آثار پائے جائیں یعنی قاتل کے بارے میں واضح دلالت موجود نہ ہو لیکن مشیر دلالت ہو قرائن ہوں۔ پھر قسامت کی صورت میں دیت واجب ہو جاتی ہے۔ مثلاً: ہم نے نہ اسے قتل کیا ہے نہ ہی اس کے قاتلوں سے واقف ہیں۔ تو اب اہلِ محلّہ پر دیت واجب ہو گی کہ وہ مقتول کی دیت ادا کریں۔
قسامت کی یہ صورت دورِ جاہلیت میں بھی رائج تھی اور جاہلیت کے جن معاملات کو اسلام نے برقرار رکھا ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔
چنانچہ بخاریؒ نے مناقب میں **باب القسامة في الجاهلية** کے عنوان کے تحت حضرت ابنِ عباسؓ کی حدیث ذکر کی ہے۔
قسامت کے احکام...... قسامت کے مسائل میں فقہاء کرام کے درمیان شدید اختلافِ رائے رہا ہے۔ حتیٰ کہ ابنِ المنذر نے کتاب الاجماع میں ذکر کیا ہے کہ قسامت کے باب میں کوئی ایک بات بھی متفق علیہ نہیں ہے سوائے اس بات کے کہ اللہ کے نام کی قسم کھائی جائے گی۔ (ص ۱۵۳)
ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک قسامت مشروع ہے ایسی صورت میں جب کہ کوئی شخص مقتول پایا جائے اور اس کے قاتلوں کا کوئی گواہ بھی دستیاب نہ ہو۔
بعض فقہاء سلف کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ وہ قسامت کی مشروعیت کے منکر تھے اور اس کی بنیاد پر کسی دیت یا قصاص کے وجوب کے قائل نہ تھے 'مثلاً: حکمؒ بن عتیبہ 'ابو قلابہؒ 'سلیمانؒ بن یسار اور سالمؒ بن عبد اللہ وغیرہ ہیں۔
ان حضرات کی رائے یہ ہے کہ قسم اور حلف کے ذریعہ خون کے فیصلے نہیں کئے جا سکتے۔ اور شریعت میں اصل یہی ہے کہ حلف ایسی بات پر اٹھایا جائے جس کا قطعی اور یقینی علم حاصل ہو یا حتمی طور پر کسی بات کا مشاہدہ کیا ہو جب کہ قسامت کی صورت میں قسم کھانے والوں نے نہ تو قتل ہونے کا مشاہدہ کیا ہے نہ ہی قاتلوں کے بارے میں کسی حتمی مشاہدہ کے ذریعہ وہ جانتے ہیں 'تو بغیر یقینی علم کے کیسے حلف اٹھا سکتے ہیں؟ خصوصاً اس بات کے پیشِ نظر کہ مدعیٰ علیہ کی یمین مدعی کے دعویٰ کو ختم کر سکتی ہے۔
لیکن جمہور فقہاء کرامؒ یہ فرماتے ہیں کہ سنّت قسامت ایک ایسی سنت ہے جو اپنی ذات میں منفرد ہے اور دیگر مخصوص سنّتوں کی طرح یہ بھی اصول و ضوابط کے ساتھ مخصوص ہے اور اسکی مشروعیت کی علت انسانی خون کو ہدر (ضائع) ہونے سے بچانا ہے، کیونکہ..... (جاری ہے)

۲۰۶۶...... وحَدَّثني عُبَيْدُ اللهِ بْـــنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْـــنُ سَعِيدٍ عَنْ

۲۰۶۶...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی خثمہ اور حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خدیج رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محیصہ بن مسعود

(گذشتہ سے پیوستہ)...... قتل وغیرہ تو کثرت سے ہوتے ہیں لیکن شہادات اور گواہیاں بہت کم قتل کے مقدمات میں قائم ہوتی ہیں جن کے نتیجہ میں قاتل کو پکڑا جاسکے اور قصاص لیا جاسکے۔ لہٰذا انسانی خون جو محترم ہے اس کی حفاظت کے لئے اور اس کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے قسامت کو مشروع کیا گیا ہے۔

قسامت کا طریقہ: پھر فقہاء کرامؒ کے نزدیک قسامت کے مختلف طریقے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں تمام ائمہ مجتہدینؒ کے درمیان اختلاف ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قسامت کی صورت یہ ہے کہ:

"جب کوئی شخص مقتول پایا جائے اور اس کے جسم پر زخم کے آثار ہوں یا کسی مار کے یا گلا گھونٹنے کے آثار ہوں اور کسی ایسی زمین پر جو کسی فرد یا اشخاص کی ملکیت ہو پایا جائے اور قاتل معلوم نہ ہو اور اولیاء مقتول اس علاقہ کے پچاس ایسی افراد سے جن کا تعین مقتول کے ورثاء کریں گے قسم لی جائے گی اور وہ ان الفاظ کے ساتھ قسم کھائیں گے کہ: اللہ کی قسم! نہ ہم نے اسے قتل کیا ہے نہ ہی اس کے قاتل کو جانتے ہیں' پھر اگر وہ قسم کھالیں تو ان پچاس افراد کے قبیلہ اور برادری کے اوپر مقتول کی دیت واجب ہوتی ہے۔ خواہ قتلِ عمد کا دعویٰ ہو یا قتلِ خطاء کا۔ اور اگر وہ افراد قسم اور حلف اٹھانے سے انکار کردیں تو انہیں قید کردیا جائے یہاں تک کہ وہ حلف اٹھالیں یا قتل کا اقرار کرلیں۔

(بدائع الصنائع ۷ر ۲۸۷ر ۲۸۹)

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا قسامت کی یہ صورت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اگرچہ قسامت کی صورت میں دیت ہی واجب ہوگی "قصاص" لازم نہ ہوگا لیکن صورتِ قسامت مختلف ہوگی۔ چنانچہ امام شافعیؒ کے نزدیک "قسامت" اس وقت واجب ہوگی جب کہ کوئی شخص شہر سے دور کسی علاقہ میں یا چھوٹے سے گاؤں گوٹھ میں مقتول پایا جائے اور نہ تو ان کے قاتلوں کا علم ہو نہ ہی قتل پر کوئی گواہ ہو' اور مقتول کے ورثاء کسی شخص یا اشخاصِ معیّن پر دعویٰ کریں کہ انہوں نے اسے قتل کیا ہے خواہ قتل عمد ہو یا خطا یا شبہ عمد"۔ پھر "لوث" کے وجود اور عدمِ وجود کی وجہ سے ان کے یہاں حکم مختلف ہو جاتا ہے۔

"لوث" سے مراد ان کے نزدیک یہ ہے کہ کوئی قرینہ یا واضح آثار ایسے ہوں جو ورثاءِ مقتول کے دعویٰ کی تائید کررہے ہوں' مثلاً: مدعیٰ علیہ اور مقتول کے درمیان کھلی دشمنی ہو' یا جس محلہ اور علاقہ میں مقتول کی لاش پائی گئی ہو اس محلہ کے لوگ مقتول یا اس کے خاندان یا قبیلہ وغیرہ کے دشمن ہوں یا کسی ذریعہ سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ مدعیٰ علیہ نے مقتول پر اژدھام کیا تھا' پھر وہاں سے ہٹ گئے اور وہ شخص مقتول پایا گیا وغیرہ اس قسم کی باتیں واضح قرائن شمار ہوں گی۔ اور شوافع کی اصطلاح میں اسے "لوث" کہا جاتا ہے۔

لہٰذا اگر اولیاءِ مقتول کا دعویٰ "لوث" کے ساتھ ہو تو قاضی کے سامنے ان کا مطلق دعویٰ کرنا ہی "قسامت" کے وجوب کے لئے کافی ہے اور اولیاء پچاس قسمیں کھائیں گے اور ہر قسم میں قتل کے طریقہ کو وضاحت سے بیان کریں گے اور مدعیٰ علیہ کی موجودگی میں اس کی طرف اشارہ کریں گے۔ اور اگر وہ غائب ہو تو اس کا نام ونسب صراحتاً بیان کریں گے اور کہیں گے کہ: اللہ کی قسم! اس شخص نے مثلاً میرے بیٹے کو قتل کیا ہے عمداً یا خطاءً یا شبہ عمد کے طور پر۔

اگر اولیاءِ مقتول ایسی پچاس قسمیں کھالیں تو مدعیٰ علیہ پر دیت واجب ہو جائے گی اگر دعویٰ قتلِ عمد کا ہو اور اگر شبہِ عمد یا قتلِ خطاء کا دعویٰ ہو تو پھر مدعیٰ علیہ کے عاقلہ (برادری) پر دیتَ واجب ہوگی۔

اور اگر اولیاءِ مقتول حلف اٹھانے سے انکار کردیں تو مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائے گی۔ پچاس قسمیں اور وہ پچاس مرتبہ یہ قسم کھائے گا کہ اللہ کی قسم! اس نے فلاں کو قتل نہیں کیا۔ اور ایسی پچاس قسمیں کھانے کے بعد وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور اولیاءِ مقتول اس پر کسی چیز کا دعویٰ نہیں کرسکیں گے"۔

امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ساری صورت اس وقت ہے جب کہ اولیاءِ مقتول کا دعویٰ "لوث" (ایسے قرائن جو ان کے دعویٰ کی تائید کرتے ہوں) کے ساتھ پایا جائے۔

......(جاری ہے)

بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ

اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہما دونوں خیبر کی طرف چلے، کھجور کے درختوں کے جھنڈ میں وہ دونوں جدا ہو گئے، بعد میں عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل قتل کر دیئے گئے، لوگوں نے قتل کے لئے یہود کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ عبداللہ کے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے چچازاد بھائی حُویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما تینوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو تینوں میں سے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... لیکن اگر ورثاء کا دعویٰ بغیر ''لوث'' کے ہو تو پھر اولیاء قسمیں نہیں کھائیں گے مدعیٰ علیہ (ملزم) پچاس قسمیں کھائے گا کہ اس نے مقتول کو قتل نہیں کیا۔ اور پچاس مرتبہ حلف کے بعد وہ بری الذمہ ہو جائے گا۔ ورثاء کے لئے کچھ نہ ہوگا۔ البتہ انکار کی صورت میں حلف کا معاملہ اولیاء کی طرف عائد ہو جائے گا۔ اگر وہ پچاس قسمیں کھالیں تو وہ دیت کے مستحق ہو جائیں گے اور مدعیٰ علیہ اور اس کے عاقلہ پر دیت واجب ہو جائے گی، اور اگر ورثاء بھی قسم اٹھانے سے انکار کر دیں تو مدعیٰ علیہ بری الذمہ ہو جائے گا اور اس پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ (کمافی نہایۃ المحتاج للرملی ۷/۳۷۳)

دورِ حاضر میں قسامت پر عمل کا طریقہ

''قسامت'' کا اصل مقصد مشروعیت لوگوں کی جان اور ان کے خون کا احترام اور حفاظت ہے جیسا کہ ابن رشد نے بدایۃ المجتہد میں کہا ہے کہ: ''قسامت' خون کی حفاظت اور ضیاع سے بچانے کے لئے شروع کی گئی ہے' شریعتِ اسلامیہ خون کی حفاظت اور اسے بیکار ضائع ہونے سے بچانے کے معاملہ میں بہت زیادہ حریص ہے''۔ (۲/۴۲۰)

اس ضمن میں امام شافعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے طریقۂ کار کا موازنہ یوں کیا جاسکتا ہے کہ امام شافعیؒ کے پیشِ نظر یہ بات رہی کہ قتل کی کثرت اور شہادت وگواہیوں کی قلت اکثر وبیشتر مقدمات میں خون کو ضائع کر دیتی ہے قاتل عموماً تنہائی اور خلوت والے مقامات پر ہی قتل کرتے ہیں جس کی وجہ سے گواہی کا پایا جانا بہت کم ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ فرماتے ہیں کہ اگر دیت کے وجوب کے لئے ہم ان تمام شرائط کو جو حدود و قصاص کے دیگر مقامات میں ضروری ہیں' یہاں بھی لازم کر دیں گے تو مجرموں کو ڈھیل مل جائے گی اور وہ سزا سے بچ رہیں گے جس کی بناء پر لوگوں کی جانیں ظالموں کے ہاتھوں خطرہ کا شکار رہیں گی۔

لہٰذا ان کی رائے یہ ہے کہ ''قسامت'' قتل کے ثابت کرنے کا طریقہ ہے لیکن یہ قصاص کے بجائے دیت کو واجب کرتا ہے کیونکہ شرعی شہادات اور صحیح گواہی کے مقابلہ میں یہ ضعیف حجت ہے۔ اگر گواہی صحیح اور شرائط کے مطابق ہو تو اس سے قصاص واجب ہوتا ہے لیکن قسامت میں گواہی کے عدم وجود کی بناء پر صرف دیت واجب ہوگی' قصاص نہیں۔

جہاں تک امام ابو حنیفہؒ کی رائے ہے کہ اھلِ محلّہ سے قسم لی جائے گی تو ان کے پیشِ نظر یہ بات ہے کہ قسامت کی مشروعیت ثبوتِ قتل کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کے اس مرض کے علاج کے لئے ہے کہ وہ اپنے اردگرد رہنے والوں کی مدد و نصرت نہیں کرتے۔ اور ایک مقصد قسامت کی مشروعیت کا یہ ہے کہ جس مقام پر مقتول پایا گیا ہے وہاں کی حفاظت۔ کیونکہ جب اس علاقہ 'محلہ کے رہنے والوں پر قسم اٹھانا ضروری ہوگا جس کے نتیجہ میں ان پر دیت کی ادائیگی واجب ہو سکتی ہے تو وہ اس بات کی زیادہ فکر میں لگیں گے کہ اپنے علاقہ میں مشتبہ افراد اور غیر متعلقین کو رہنے نہ دیں۔ اس طرح مجرموں کی کاروائیوں کا سدِّباب ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ امام ابو حنیفہؒ کا طریقہ عملدرآمد کے اعتبار سے قبائلی علاقوں اور گاؤں دیہات والوں کے لئے زیادہ مناسب ہے جب کہ امام شافعیؒ کا طریقۂ قسامت شہروں میں بسنے والوں کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

اسلامی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ مختلف علاقوں اور خطّوں کی مناسبت سے قسامت کے ان دونوں طریقوں کو رائج کرے' تا کہ لوگوں کی جان وغیرہ کی حفاظت ہو سکے۔ (واللہ اعلم)

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ

قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ

سب سے چھوٹے تھے، اپنے (مقتول) بھائی کے معاملہ میں گفتگو کرنا شروع کی، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے کو بڑا بناؤ یا فرمایا کہ جو بڑا ہے اسے بات میں پہل کرنی چاہیے۔ (اس سے یہ جواب معلوم ہوا کہ بڑوں کی موجودگی میں چھوٹوں کو کلام نہیں کرنا چاہیئے الّا یہ کہ بڑے خود ہی پہل کرنے کے لئے کہیں) چنانچہ دونوں نے اپنے ساتھی کے معاملہ پر آپ ﷺ سے گفتگو کی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے پچاس افراد ان کے (یہود کے) کسی معین شخص پر قسم کھائیں (کہ وہ قاتل ہے) تاکہ وہ اپنے گلے کی رسی تمہیں دے دے گا (یعنی اپنے آپ کو تمہارے سپرد کردے گا) انہوں نے کہا کہ ایک ایسا معاملہ جسے ہم نے نہیں دیکھا اس کے متعلق کیسے قسم کھالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر یہود پچاس قسمیں اٹھا کر اپنے آپ کو بری کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ تو کافر قوم ہے (جھوٹی قسمیں کھانے میں انہیں کیا حجاب ہوگا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی جانب سے انہیں دیت کی ادائیگی فرمائی۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں ان (دیت کے) اونٹوں کے باڑہ میں داخل ہوا تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے مجھے ایک سخت لات ماردی۔

۲۰۶۷...... وحَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ

۲۰۶۷...... حضرت سہل بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ البتہ اس میں سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری بات کا تذکرہ نہیں ہے۔ بلکہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے دیت ادا کردی۔

۲۰۶۸...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

۲۰۶۸...... حضرت سہل بن ابی خثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہی مذکورہ بالا حدیث اس طریق کے ساتھ بھی منقول ہے۔

۲۰۶۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ

۲۰۶۹...... حضرت بشیرؒ بن یسار کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل بن زید اور حضرت محیصہ بن مسعود بن زید الانصاری

يَسَار أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَأْنَ عَبْدِ اللهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دونوں انصاری تھے (اور آپس میں چچازاد تھے) اور بنو حارثہ سے تعلق رکھتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک مرتبہ خیبر جانے کے لئے نکلے، اور خیبر میں ان دنوں امن وامان تھا (یعنی فتح خیبر کے بعد یہ واقعہ ہوا) اور یہودی وہاں رہ رہے تھے، دونوں اپنے کسی ضرورت کی وجہ سے جدا ہو گئے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل قتل کر دیئے گئے اور ایک تالاب میں مقتول پائے گئے۔ ان کے ساتھی (محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے انہیں دفن کر دیا، پھر مدینہ واپس آئے۔ مقتول کے بھائی عبدالرحمن بن سہل اور محیصہ و حویصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا معاملہ ذکر کیا اور جہاں قتل کئے گئے وہ بھی ذکر کیا۔

بشیر کا خیال ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ان اصحاب سے جنہیں انہوں نے پایا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم پچاس قسمیں کھالو تو اپنے قاتل یا آدمی کو حاصل کر لو گے۔ وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم نے نہ واقعہ دیکھا نہ وہاں ہم حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہود پچاس قسمیں اٹھا کر اپنے آپ کو بری الذمہ کر لیں گے۔ یہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم کیسے کافر لوگوں کی قسموں کو مان لیں۔

بُشیر کا خیال یہ ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیت عطا کی۔

٢٠٧٠...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ انْطَلَقَ هُوَ وَابْنُ عَمٍّ لَهُ يُقَالُ لَهُ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى قَوْلِهِ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ۔ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِرْبَدِ

۲۰۷۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے البتہ اسی روایت میں بعض باتیں وہ مذکور ہیں جو اسی سلسلہ کی ابتدائی روایات میں بیان کی گئی تھیں اور بعض جگہ الفاظ کا تغیر ہے۔

حضرت یحییٰ نے فرمایا: مجھ کو بشیر بن سہل نے بیان کیا کہ مجھ کو سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ مجھ کو ایک اونٹنی نے باڑے میں لات ماری۔

٢٠٧١...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا

۲۰۷۱...... حضرت سہل بن ابی حثمہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ ابْنُ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ

روایت ہے کہ ان کی قوم کے چند افراد خیبر کو گئے، وہاں جاکر جدا ہوگئے، پھر انہوں نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا...... آگے حسبِ سابق بیان کرگئے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ناپسند ہوا کہ ان کا خون ضائع جانے دیں لہٰذا آپ ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیگر دیت فرمائی۔

۲۰۷۲...... حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

۲۰۷۲...... حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کے چند بڑے افراد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اوپر آئی ہوئی کسی مصیبت کی وجہ سے خیبر جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ وہاں سے محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اکیلے) آئے اور بتلایا کہ عبد اللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے ہیں اور انہیں ایک چشمہ یا کنویں میں ڈال دیا گیا تھا۔ وہ یہود کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ اللہ کی قسم! تم نے ہی اسے قتل کیا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ واللہ! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ واپس ہوئے یہاں تک کہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے سارا معاملہ ذکر کیا۔ پھر وہ ان کے بھائی حویصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ان سے بڑے تھے اور عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تینوں آئے (حضور ﷺ کے پاس) محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو خیبر میں (عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے) ساتھ تھے، گفتگو کرنا چاہی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: بڑوں کی بڑائی کرو جو عمر میں بڑا ہے (اسے ہی گفتگو کرنے کا حق ہے) چنانچہ پہلے حویصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بات چیت کی پھر محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا تو تمہارے ساتھی کی دیت یہود ادا کریں یا اعلانِ جنگ کردیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات یہود کو لکھی تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حویصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد الرحمٰن سے کہا کہ کیا تم قسم کھانے پر آمادہ ہو (کہ یہود نے اسے قتل کیا ہے) اپنے ساتھی کے خون کے مستحق ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ نہیں!

آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر یہود تمہارے لئے حلف اٹھائیں گے (کہ ہم نے قتل نہیں کیا) انہوں نے کہا کہ وہ تو مسلمان نہیں ہیں (جھوٹی قسمیں کھا سکتے ہیں) چنانچہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی جانب سے ان کی دیت ادا کی۔ اور آپ ﷺ نے سو اونٹنیاں ان کے پاس بھیجدیں۔ (وہ اتنی زیادہ ہوگئیں کہ) ان کے گھر میں داخل ہوگئیں۔

سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماردی۔

۲۰۷۳..... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۲۰۷۳..... رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی جو انصاری تھے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "قسامت" کو اسی طور پر باقی رکھا ہے جیسا کہ وہ جاہلیت کے دور میں تھی۔

۲۰۷٤..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

وزاد وقضى بها رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ

۲۰۷۴..... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے چند لوگوں کے درمیان ایک مقتول پر جس کے قتل کا دعویٰ یہود پر کر رکھا تھا، قسامت کے ذریعہ فیصلہ فرمایا۔

۲۰۷۵..... وحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

۲۰۷۵..... حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انصار میں سے بعض لوگوں کے واسطہ سے مذکورہ حدیث ابن جریج کی مثل نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

باب-۲۸۶

باب حکم المحاربین والمرتدین

مسلمانوں سے جنگ کرنے والوں اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم

۲۰۷۶..... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرُّعَاةِ فَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَسَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا

۲۰۷۶..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ قبیلۂ عُرینہ کے چند لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ آئے، لیکن وہاں کی آب و ہوا انہیں راس نہ آسکی، جس سے پیٹ کے امراض میں مبتلا ہوگئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو صدقہ کے اونٹوں کی طرف چلے جاؤ (جو شہر سے باہر جنگل میں رہتے تھے) اور ان کی اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پی لو، انہوں نے ایسا ہی کیا تو صحیح ہوگئے، بعد ازاں انہوں نے اونٹوں کے چرواہوں کا رخ کیا اور انہیں قتل کر دیا، خود اسلام سے پھر گئے اور رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو بھی ہنکا کر لے گئے، آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو روانہ کیا تو وہ انہیں پکڑ کر لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے، آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروائیں اور انہیں حرۃ (سیاہ پتھروں والا مدینہ کا علاقہ) میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ مر گئے۔ ❶

---

❶ یہ حدیث اصطلاح میں ''قصہ عرنیین'' یا ''حدیث عرنیین'' کے نام سے معروف ہے 'عرینہ' بنو قضاعہ اور بنو بجیلہ کا ایک محلّہ ہے۔ ابنِ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے مغازی میں لکھا ہے کہ یہ لوگ غزوۂ ذی قرد کے بعد مدینہ آئے تھے جو ۶ھ میں ہوا تھا' اور بخاری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ صفہ میں قیام پذیر تھے۔ اور یہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوگئے تھے' ان کے رنگ زرد پڑ گئے تھے، بخار نے ان کو آگھیرا تھا اور پیٹ پھول گئے تھے' نبی ﷺ نے انہیں کہا کہ اگر تم چاہو تو صدقہ کے اونٹوں میں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب پی لو' انہوں نے ایسا کیا تو انہیں صحت ہوگئی' لیکن انہوں نے صحت کے باوجود نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور آپؐ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ اور اسلام سے پھر گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی معمولی جرم نہیں تھا وہ کئی سنگین جرائم کے مرتکب ہوئے تھے' اور سب سے بڑا جرم مرتد ہونا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایسی سخت سزائیں دیں کہ نشانِ عبرت بنا دیا۔

اس حدیث اور ''واقعہ عرنیین'' سے فقہاء کرامؒ نے متعدد مسائل کا استنباط کیا ہے اور اس میں چند ضروری مباحث ہیں۔

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ان لوگوں کو اونٹنیوں کا پیشاب پینے کی بھی ہدایت فرمائی۔ اس سے استدلال کرتے ہوئے امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے فرمایا کہ حلال جانوروں کا پیشاب بھی پاک اور حلال ہے کہ اونٹ کے پیشاب کی تو وضاحت حدیث میں ہی ہے جب کہ دیگر حلال جانوروں کو بھی اسی پر قیاس کیا گیا ہے۔

لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ: پیشاب خواہ کسی کا بھی ہو انسان کا ہو یا جانور کا' حلال جانور کا ہو یا حرام کا سب کا پیشاب نجس ہے الا یہ کہ جو قلیل مقدار کپڑے پر لگنے سے معاف رکھی گئی ہے۔

''واقعہ عرنیین'' جس سے امام مالکؒ اور امام احمدؒ نے استدلال کیا ہے کہ احنافؒ یہ جواب دیتے ہیں کہ اس میں شرب بول (پیشاب پینے) کی اجازت علاج اور دوا کے طور پر تھی جیسا کہ خارش زدہ شخص کے لئے ریشم کا جواز ہے حالانکہ مردوں کے لئے ریشم پہننا حرام ہے۔ اور ان لوگوں کو چونکہ استسقاء کا مرض تھا اور اونٹنیوں کا پیشاب اس مرض میں مؤثر ہوتا ہے۔ حضرت علامہ محدث العصر مولانا..... (جاری ہے)

۲۰۷۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

۲۰۷۷۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر اسلام پر بیعت کی، سرزمینِ مدینہ کی ہوا انہیں راس

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔ سیّد یوسف بنوریؒ نے اپنی عظیم الشان کتاب ''معارف السنن شرح ترمذی'' میں فرمایا کہ: ''حکم ابنِ سینا نے ''قانونِ طب'' میں یہ صراحت کی ہے کہ اونٹنیوں کا دودھ استسقاء کے مرض میں فائدہ دیتا ہے' پھر شیخ بنوریؒ نے فرمایا کہ: میں نے بعض اطباء کے کلام میں یہ بات دیکھی ہے کہ اونٹوں کا پیشاب ناک میں چڑھانا استسقاء کے لئے فائدہ مند ہے''۔

ابنِ حزمؒ نے کہا ہے کہ: یہ بات یقیناً صحیح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بطورِ علاج اور دوا کے اس کا حکم دیا اس بیماری کی وجہ سے جو انہیں لاحق تھی اور اسی کی وجہ سے ان کے جسم صحت مند ہوگئے''۔ (۱ر ۱۷۴)

دوسری بات یہ ہے کہ واقعہ عرنیین سے استدلال صحیح نہیں کیونکہ وہ احادیث جو ابوال (پیشاب) کی نجاست کے بیان میں ہیں انہوں نے اس کو منسوخ کردیا ہے' اگرچہ نسخ کے لئے ضروری ہے کہ ناسخ اور منسوخ میں تاخیر اور تقدیم ہو اور ناسخ کا مؤخر ہونا تاریخ کے ذریعہ یقینی معلوم ہو' جو بیان نہیں ہے لیکن اگر نسخ کا احتمال قوی قرائن کے ذریعہ مؤید ہو تو اس کی مخالف روایات سے استدلال کرنا بہر حال صحیح نہیں رہتا۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ اُحادیث میں نجاست سے متعلق احکام بتدریج ہلکے پن سے شدت کی طرف بڑھے ہیں یعنی ابتداء میں خفیف اور ہلکے اور سہولت والے احکامات تھے پھر بعد میں ان میں شدت آگئی اور ایسے بہت سے احکامات ہیں۔ مثلاً نبی ﷺ کی پشت پر ابو جہل کا اونٹ کی اوجھڑی حالتِ نماز میں ڈالنا جب کہ آپؐ سجدہ میں تھے اور یہ ثابت ہے کہ آپؐ نے نماز نہیں توڑی بلکہ اسے جاری رکھا۔ ابنِ حزمؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہوگئی خون کی نجاست والی حدیث سے۔ اسی طرح ابتداء اونٹ کے پیشاب میں خفت تھی بعد میں نجاستِ ابوال والی حدیث نے ان کو نجس قرار دے دیا۔ بہر حال احنافؒ کے نزدیک پیشاب ہر طرح کا حرام ہے۔

حرام سے علاج کا حکم۔۔۔۔ دوسرا اہم مسئلہ ہے محرمات (حرام اشیاء) سے علاج کا حکم۔ امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے نزدیک حرام سے علاج کسی بھی حال میں جائز نہیں۔ ''ابن قدامہ حنبلیؒ فرماتے ہیں کہ ''حرام چیز سے علاج معالجہ جائز نہیں ہے نہ ہی کسی ایسی چیز سے جس میں حرام اشیاء ملی ہوئی ہوں مثلاً گدھی کا دودھ ملا ہو یا حرام گوشت کسی دوا میں ملا ہو ان سے بھی علاج جائز نہیں، نہ ہی علاج کے طور پر پیشاب پینا جائز ہے''۔ (کتاب الاطعمہ 'المغنی لابن قدامہ ۱۱ر ۸۳)

امام شافعیؒ کے نزدیک ہر حرام چیز سے علاج جائز ہے دو شرائط کے ساتھ۔ ایک یہ کہ وہ حرام نشہ آور نہ ہو' مثلاً: شراب وغیرہ۔ دوسرے یہ کہ جب معالجین کی رائے میں شفا صرف حرام کے ذریعہ ممکن ہو۔ علامہ نوویؒ مجموع شرح المہذب میں فرماتے ہیں کہ: ''ہمارا مذہب ہے کہ تمام نجس اشیاء سے علاج معالجہ درست ہے بشرطیکہ وہ نشہ آور نہ ہو اور ہماری دلیل عرنیین والی حدیث ہے۔ (۹ر ۵۲)

مذہب احناف۔۔۔۔ جہاں تک احناف کا تعلق ہے تو علماء احناف کے اس مسئلہ میں مختلف اقوال ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کی مشہور رائے تو یہی ہے کہ ان کے نزدیک علاج بالمحرمات ناجائز ہے۔ امام سرخسیؒ اپنی مبسوط میں فرماتے ہیں کہ ''ابو حنیفہؒ کے قول پر تو حلال ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب پینا ناجائز ہے علاج کے طور پر۔ کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے جن اشیاء کو تم پر حرام کردیا ہے ان میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی۔ (۱ر ۵۴)

البتہ امام محمدؒ کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب چونکہ پاک ہے لہٰذا علاج کے طور پر پینا بھی جائز ہے۔

جب کہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگرچہ حلال جانوروں کا پیشاب نجس ہے لیکن علاج کی ضرورت سے استعمال کا جواز ہے۔ واقعہ عرنیین کی بناء پر۔

امام ابو حنیفہؒ کی رائے یہی ہے کہ حرام اشیاء سے اور نجس اشیاء سے علاج ناجائز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ایسی پاک اشیاء کا استعمال بطور دوا ناجائز ہے جو فی نفسہٖ پاک ہیں لیکن حرام ہیں مثلاً: گدھی کا دودھ کہ فی نفسہٖ پاک ہے لیکن اس کا پینا حرام ہے تو دوا کے طور پر بھی اس کا استعمال جائز نہیں' تو پھر جو چیز فی نفسہٖ ناپاک ہی ہو تو اس سے علاج کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ جب کہ اسکی حرمت ثابت۔۔۔۔ (جاری ہے)

مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نُبِذُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي رِوَايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ

نہ آئی اور ان کے جسم بیمار ہوگئے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:
"کیا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ نہیں جاتے اس کے اونٹوں (کے باڑہ) میں؟ (یعنی وہاں جاؤ) پھر ان کا پیشاب اور دودھ پیو۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں، چنانچہ وہ نکل کھڑے ہوئے اور اونٹوں کا پیشاب اور دودھ وغیرہ پیا تو تندرست ہوگئے، پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا، اور اونٹوں کو بھگا لے گئے، رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو بھیجا، انہوں نے انہیں جالیا اور پکڑ کر لے آگئے، آپ ﷺ نے حکم دیا تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں اور پھر انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۲۰۷۸...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَسُمِرَتْ

۲۰۷۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی تغیر الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔ آخر میں یہ اضافہ ہے کہ ان کو حرۃ (پتھریلی زمین جو مدینہ کے اطراف میں ہے) میں پھینک دیا تھا، وہ مارے پیاس کے پانی مانگتے تھے تو پانی نہ دیا جاتا تھا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہے لہٰذا جب تک ایسی حرام اور نجس چیز سے شفا کا کامل یقین نہ ہو اس کا استعمال ناجائز ہی ہوگا' جب کہ عرنیین کے واقعہ میں نبی ﷺ کو بذریعہ وحی ان کی شفا کا یقینی علم ہو گیا تھا لہٰذا آپؐ نے اونٹ کے پیشاب کی اجازت دے دی۔ اور ہمارے پاس شفا سے متعلق یقینی علم حاصل کرنے کا کوئی خاص ذریعہ نہیں جیسے وحی۔ صرف اطباء اور معالجین کی رائے ہے جو حجت قطعیہ نہیں ہے۔
(کما فی البحر الرائق لابن نجیم ۱/۱۱۵)
لیکن اکثر مشائخ حنفیہ نے اس شرط کے ساتھ علاج بالحرام کے جواز کا فتویٰ دیا ہے کہ ماہر معالج یہ رائے دے کہ مریض کے لئے کوئی اور دوا اب مؤثر نہیں۔
چنانچہ ابن نجیم البحر الرائق میں فرماتے ہیں کہ: ہمارے مشائخ کے درمیان علاج بالحرام کے سلسلہ میں اختلاف رہا ہے 'نہایہ میں ذخیرہ کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے کہ: "حرام کے ذریعہ شفا حاصل کرنا جب کہ یہ معلوم ہو کہ اس میں شفا ہے اور کوئی دوسری دوا معلوم نہ ہو تو جائز ہے"۔ الخ (۱/۱۱۶)
بہر کیف! مشائخ حنفیہ نے امام ابو یوسفؒ کے قول پر فتویٰ دیتے ہوئے حرام سے علاج کو اس شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے جب کہ اس کے علاوہ کسی اور دوا کا علم کا نہ ہو۔ واللہ اعلم

أَعْيُنَهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلا يُسْقَوْنَ

۲۰۷۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلابَةَ عَنْ أَبِي قِلابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ أَبُو قِلابَةَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ سُبْحَانَ اللهِ قَالَ أَبُو قِلابَةَ فَقُلْتُ أَتَتَّهِمُنِي يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لا هَكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا

۲۰۷۹...... حضرت ابو قلابہؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ قسامت کے متعلق کیا کہتے ہو؟ عنبہؒ کہنے لگے کہ ہم سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک نے بیان کیا ایسا ایسا۔ میں نے کہا کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے...... آگے حسبِ سابق بیان کیا۔

ابو قلابہؒ کہتے ہیں کہ جب میں حدیث بیان کر کے فارغ ہوا تو عنبسہؒ نے فرمایا کہ سبحان اللہ! ابو قلابہؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اے عنبسہ! کیا آپ میرے اوپر تہمت لگا رہے ہیں (کہ میں نے غلط بیان کیا) کہنے لگے نہیں، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بھی اسی طرح یہ حدیث بیان کی تھی، اور اہلِ شام تم میں ہمیشہ خیر رہے گی جب تک کہ (ابو قلابہ) یا اس جیسے لوگ موجود رہیں گے۔

۲۰۸۰...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ وَهُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَّانِيُّ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ

۲۰۸۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عکل میں سے آٹھ آدمی آئے۔

بقیہ حدیث ان ہی کی روایت کردہ حدیث کے مثل ہے اور یہ اضافہ بھی ہے کہ ان کو داغ نہ دیا گیا۔

۲۰۸۱...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ نَفَرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِينَةِ الْمُومُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ وَعِنْدَهُ شَبَابٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَرِيبٌ مِنْ عِشْرِينَ فَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ أَثَرَهُمْ

۲۰۸۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ عُرینہ (یا عکل، دونوں ایک ہی ہیں) کے چند افراد آئے اور اسلام لے آئے، اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مدینہ میں اس وقت مُوم یعنی برسام (جو نوویؒ کے قول کے مطابق فتورِ عقل یا سر میں ورم اور سینہ کا درد کا مرض ہے) کی وبا پھیلی ہوئی تھی...... آگے حسبِ سابق کیا۔ آخر میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت (جب عرینہ کے لوگوں کے ارتداد کی اطلاع پہنچی) بیس کے قریب انصاری

نوجوان بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں اس کے تعاقب میں بھیجا اور ان کے ساتھ ایک ماہر قیافہ شناس کو بھیجا جو ان کے آثار اور نشانات پر چلے۔

۲۰۸۲......حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَهْطٌ مِنْ عُرَيْنَةَ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

۲۰۸۲...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ بالا روایت مثل مروی ہے اور ہمام کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس عرینہ میں سے ایک جماعت آئی۔ حضرت سعید کی روایت میں یہ ہے کہ عکل و عرینہ سے آئے۔

بقیہ حدیث ان ہی کی روایت کردہ حدیث کے مثل ہے۔

۲۰۸۳......وحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْيُنَ أُولَئِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ

۲۰۸۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان عرنیین (عرینہ کے لوگوں) کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری تھیں کیونکہ انہوں نے آپ ﷺ کے چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری تھی۔ (1)

---

(1) فائدہ...... عرنیین کے لوگوں کے تعاقب اور گرفتاری کے لئے حضور اقدس ﷺ نے بیس افراد کو روانہ فرمایا تھا' اصحاب سیر اور مغازی نے اس سریہ کو "سریۂ کرز بن جابر الفہری" کے نام سے منسوب کیا ہے' واقدی نے کتاب المغازی میں خارجہ بن عبداللہ بن یزید بن رومان کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ان کے تعاقب میں بیس شہ سوار روانہ فرمائے' کرز بن جابر الفہری ؓ کو ان کا امیر بنایا' وہ تلاش میں نکلے' رات ہوگئی تو حرۃ میں رات گذاری' صبح ہوئی تو کچھ نہیں جانتے تھے کہ کہاں جائیں؟ اسی اثناء میں ایک عورت نظر آئی جو اونٹ کا شانہ اٹھائے جا رہی تھی۔ انہوں نے اسے پکڑا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا میں کچھ لوگوں کے پاس سے گذر رہی تھی انہوں نے اونٹ نحر کیا تھا یہ انہوں نے دیا ہے۔ پوچھا کہ وہ کہاں ہیں؟ وہ کہنے لگی کہ حرّہ کے پیچھے ویران حصہ میں ہیں۔ جب تم وہاں پہنچو گے تو ان کا دھواں دیکھو گے۔ یہ چلنے لگے یہاں تک کہ ان کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ کھا پی کر فارغ ہوئے تھے' انہوں نے ان کا گھیراؤ کر لیا اور گرفتاری مانگی' سب کے سب نے گرفتاری دیدی۔ کوئی بھی نہیں رہا۔ انہوں نے سب کو باندھا' گھوڑوں کے پیچھے انہیں ڈالا اور مدینہ لے کر آگئے تو رسول اللہ ﷺ کو جنگل میں (شہر سے باہر) پایا۔ پھر انہیں ہاتھ پاؤں کاٹ کر پھینک دیا گیا۔

نبی ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں اتنی سخت اور اذیت ناک سزا ملنے کا وہ واحد واقعہ ہے۔ اس میں ان کے ہاتھ پاؤں بھی کاٹ دیئے گئے' جو لوٹ مار کے لئے محاربہ اور مقابلہ پر آنے کی حد ہے۔ یا یہ قصاص تھا رسول اللہ ﷺ کے غلام کے ساتھ سلوک کا۔ اسی طرح ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں یہ بھی جمہور کے نزدیک بطور قصاص تھا۔ البتہ احنافؒ کے نزدیک یہ تعزیر تھی۔

ہمارے دور کے بعض ملحدین اور انسانی حقوق کے نام نہاد دعویدار اس واقعہ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ ؐ نے ان کو اس قدر سنگدلانہ سزا دی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ عرنیین نے اس سے زیادہ سنگدلی اور قساوت و شقاوتِ قلبی کا مظاہرہ کیا تھا۔ وہ صرف اسلام ہی سے مرتد نہیں ہوئے تھے بلکہ ان کے جرائم تو کئی سارے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ ؓ کے احسانات کا یہ بدلہ دینا کہ بھوک' کمزوری بیماری کی حالت میں آپ ؐ نے انہیں پناہ دی اور کھانا کھلایا' پھر صدقہ کے اونٹوں سے فائدہ اٹھانے کے ذریعہ احسان کیا۔ غرض ہر طرح سے آپ ؐ نے ان پر احسان کیا اور انہوں نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ بے گناہ چرواہوں کو اذیت ناک طریقہ سے ہلاک کر دیا۔ اونٹوں کو لوٹ کر لے گئے' رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کے حسبِ حال بہت مناسب سزا دی۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اس سے زیادہ سخت سزا کے مستحق تھے۔ آپ ؐ نے تو صرف ان سے قصاص لیا اور جو انہوں نے کیا تھا اسی کے مطابق ان سے کیا گیا۔ تاکہ آئندہ کوئی اس طرح کے جرم قبیح کا ارتکاب نہ کر سکے۔ اس بات کی صداقت میں کسی ذی عقل انسان کو کلام نہیں ہو سکتا کہ پورے معاشرۂ انسانی کو ایسے سنگدل...... (جاری ہے)

باب-۲۸۶ باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغیرہ من المحددات والمثقلات وقتل الرجل بالمرأۃ

پتھر اور بھاری چیزوں سے قتل پر قصاص ہی ہوگا

۲۰۸٤......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ۲۰۸۴......حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)......اور مجرمانہ طبیعت کے حامل افراد سے بچانا درحقیقت پورے معاشرہ کو ظلم اور فساد سے بچانا ہے۔

ڈاکہ زنی کرنے والوں کا حکم...... ان احادیث سے ڈاکہ زنی' رہزنی وغیرہ کی سزا پر استدلال کیا گیا ہے۔ راہ گیروں کو لوٹنا' راستوں کو خوف سے بھر دینا' لوٹ مار اور قتل و غارتگری کرنا یہ سب ''محاربہ'' کے ذیل میں آتے ہیں۔ ائمہ مجتہدین کے نزدیک اس میں اختلاف ہے کہ ہر لوٹ مار کرنے والا ''محارب'' ہے یا نہیں؟ احناف اور حنابلہ کے نزدیک یہ شرط ہے کہ لوٹ مار کرنے والا' رہزنی کرنے والا خواہ ایک فرد ہو یا جماعت' مسلح ہو تو اس پر ''حرابت'' کے احکام جاری ہوں گے۔ اور شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اسلحہ اور مسلح ہونے کی شرط نہیں ہے بلکہ کسی بھی ایسی چیز کی موجودگی جو اسے دوسروں کے مقابلہ میں قوی بنا دے مثلاً: لاٹھی' چاقو' وغیرہ وہ اسلحہ ہی کے حکم میں ہے اور ایسے شخص پر ''محارب'' ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔

اور اس کی سزا مختلف صورتوں میں مختلف ہوتی ہے۔ اگر ایسے ڈاکوؤں کو لوٹ مار اور قتل و غارت سے قبل پکڑ لیا گیا تو انہیں تعزیری سزا (جو حاکم یا اس کے قائم مقام کی رائے پر کچھ بھی ہوسکتی ہے) کے بعد قید کر دیا جائے گا حتی کہ وہ توبہ کرلیں یا مر جائیں۔

اور اگر انہوں نے چوری کے نصاب کے مطابق یا اس سے زائد مال لوٹ لیا ہے پھر پکڑے گئے تو ان ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں میں کاٹ دیئے جائیں گے یعنی داہاں ہاتھ اور بایاں پاؤں۔

اور اگر انہوں نے کسی بے گناہ کو قتل کر دیا اور مال نہیں لیا تو انہیں بھی حدّ جاری کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا (اور اس میں مقتول کے ورثاء کے معافی بھی قابل اعتبار نہیں ہوگی)۔

اگر ڈاکوؤں نے مال بھی لوٹا اور قتل بھی کیا تو حاکم کو اختیار ہے چاہے تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر دے یا پھانسی چڑھا دے یا تینوں ہی سزائیں دے دے۔ یا صرف قتل کر دے یا صرف پھانسی دے دے۔

احناف کا یہی مذہب ہے (کمافی الدر المختار) جب کہ شافعیہ کا بھی یہی مذہب ہے سوائے اس کے وہ چوتھی صورت (جس میں لوٹ مار اور قتل دونوں ہوں) میں ہاتھ پاؤں کاٹنے کے بجائے قتل اور پھانسی کے قائل ہیں۔ (کمافی مغنی المحتاج ۴؍۱۸۲)

قتلِ مرتد کا مسئلہ...... زیرِ موضوع احادیث سے مرتد کی سزا کے قتل ہونے کا مسئلہ بھی واضح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے شروع میں باب کا عنوان بھی ''باب حکم المحاربین والمرتدین'' لگایا گیا ہے۔

مرتد اور ارتداد کا جرم دار الاسلام میں رہتے ہوئے ناقابلِ معافی جرم ہے اور اس کی سزا قتل ہے' اور شریعتِ اسلامیہ میں یہ مسئلہ بالکل متفق ہے' دورِ صحابہؓ سے لے کر آج تک کسی دور میں یہ نزاعی اور مختلف فیہ نہیں رہا' اجماعِ امت ہے اس بات پر کہ ارتداد کی سزا قتل ہے۔

چودھویں صدی میں جب سے اہلِ مغرب نے اپنے آپ کو تمام اقوامِ عالم کے اندر ''مہذّب'' اور ''انسانی حقوق کا سب سے بڑا پرچارک'' باور کرانا شروع کیا ہے تو انہوں نے جہاں اسلام کے حدود و قصاص کے نظام پر طعن و ملامت اور تنقید و اعتراض کا وطیرہ اپنایا وہیں ''ارتداد کی سزا قتل ہے'' کو بھی تنقید اور طعن و تشنیع کا ہدف بنایا ہے۔ اور اسے ''حریّت و آزادئ فکر کے منافی'' قرار دیا ہے۔ اور بعض نام نہاد مسلمان جو مغرب سے مرعوب ہیں وہ اہل مغرب کی اس تنقید سے اتنے متأثر ہوئے کہ انہوں نے اس کی نفی اور اس متفق علیہ مسئلہ کو نزاعی بنانے اور اس میں تاویل و تحریف کا راستہ اپنانے کی کوشش کی' گویا ان کے نزدیک ''قتلِ مرتد'' کا قانون' شریعتِ اسلامیہ کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ ہے (العیاذ باللہ) اور اس مقصد کیلئے متعدد مقالات و کتابیں تصنیف کی گئیں۔ طوالت کے پیشِ نظر یہاں پر اس مسئلہ کی تفصیل جزئیات کے بیان کا موقع نہیں' البتہ جن احادیث سے قتلِ مرتد کا ثبوت اور استدلال کیا جاتا ہے ان میں سے بعض احادیث درج کی جاتی ہیں۔ (جاری ہے)

وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

ایک یہودی نے چاندی کے چند ٹکڑوں کی وجہ سے ایک لڑکی کو قتل کر دیا، اسے پتھر سے مارا، وہ نبی ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس میں ابھی زندگی کی رمق باقی تھی، آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں! آپ ﷺ نے دوسری بار پوچھا کہ فلاں نے قتل کیا ہے؟ اس نے سر کے اشارہ سے کہا کہ نہیں۔ پھر تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے کہا کہ ہاں! چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے (یہودی کو) دو پتھروں کے درمیان کچل کر قتل کر دیا۔

۲۰۸۵...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ فَرَضَخَ

۴۰۸۵...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

ابن ادریس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو اپنا دین (اسلام) بدل ڈالے اسے قتل کر دو (رواہ البخاری۔ کتاب استتابۃ المرتدین۔ باب حکم المرتد۔ رحم ۶۹۲۲)

۲۔ امام مالکؒ نے اپنی مؤطاء میں زیدؒ بن اسلم سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے اپنا دین (اسلام) تبدیل کیا اس کی گردن مار دو"۔

۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ: "میں یمن میں تھا' میرے پاس حضرت معاذؓ آئے اور ایک آدمی جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لے آیا تھا' وہ اسلام سے دوبارہ پھر گیا تھا' جب معاذؓ آئے تو کہنے لگے کہ: میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ فرماتے ہیں کہ اس شخص سے پہلے توبہ کے لئے کہا جا چکا تھا (مگر اس نے توبہ نہیں کی تھی)۔ (ابو داؤد)

بخاری نے اس روایت کو کتاب استتابۃ المرتدین میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے کہ:

"جب معاذؓ، ابو موسیٰؓ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: اتریئے۔ اور معاذؓ کے لئے مسند بچھائی۔ ان کے پاس ایک آدمی بھی بندھا ہوا موجود تھا' پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہا کہ یہ یہودی تھا' اسلام لے آیا' پھر دوبارہ اپنے برے دین کی طرف پھر گیا اور یہودی ہو گیا۔ معاذؓ نے فرمایا کہ: میں نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ اسے قتل نہ کیا جائے' اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔ ابو موسیٰؓ نے کہا کہ بیٹھ جائیے۔ فرمایا کہ نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔ تین بار یہ فرمایا چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "کسی مسلمان کا جو لا إله الا الله کی گواہی اور میرے رسول اللہ ﷺ ہونے کی شہادت دیتا ہو خون حلال نہیں ہے سوائے تین میں سے کسی ایک بات کی وجہ سے ۱۔ شادی شدہ اگر زنا کرے ۲۔ ناحق قتل کرے تو اس کے بدلہ میں ۳۔ اپنے دین کو چھوڑنے اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والے کا"۔

(رواہ مسلم باب ما یباح بہ دم المسلم)

اس کے علاوہ بھی بے شمار احادیث اور آثار صحابہ میں اس بات کی تصریح ہے کہ ارتداد کی سزا قتل ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: (تکملہ فتح الملہم ۲/۲۱۶)

رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

۲۰۸۶..... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي الْقَلِيبِ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُخِذَ فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ

۲۰۸۶..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کے ایک آدمی نے ایک انصاری لڑکی کو اس کے کچھ زیور کی خاطر قتل کر کے اس کی لاش کو ایک خشک کنویں میں ڈال دیا اور پتھروں سے اس کا سر کچل دیا، پھر وہ پکڑا گیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، آپ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے چنانچہ اسے سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

۲۰۸۷..... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۰۸۷..... حضرت ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۸۸..... وحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَارِيَةً وُجِدَ رَأْسُهَا قَدْ رُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَأَلُوهَا مَنْ صَنَعَ هَذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتَّى ذَكَرُوا يَهُودِيًّا فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَأَقَرَّ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

۲۰۸۸..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک سے روایت ہے کہ ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا ہوا پایا گیا، اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا؟ فلاں نے؟ فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا ذکر کیا تو اس نے سر کے اشارہ سے بتلایا (کہ ہاں وہی شخص ہے) چنانچہ یہودی کو پکڑا گیا تو اس نے (اپنے جرم کا) اقرار کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی پتھروں سے کچلا جائے۔

باب-۲۸۷ باب الصّائل على نفس الإنسان أو عضوه إذا دفعه المصول عليه فأتلف نفسه أو عضوه لا ضمان عليه

جان یا کسی عضو پر حملہ کی صورت میں اپناد فاع کرتے ہوئے حملہ آور کو مار دینے یا زخمی کر دینے سے کوئی ضمان نہیں ہوتا

۲۰۸۹..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ أَوِ ابْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ

۲۰۸۹..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ یعلی بن منیہ یا امیہ نے ایک شخص سے لڑائی کی، دونوں میں سے ایک نے دوسرے کو کاٹ لیا۔ اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت بھی باہر آ گئے۔

دونوں یہ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم میں سے کوئی کیا اس طرح (دوسرے کا ہاتھ) چباتا ہے جیسے کہ اونٹ چباتا ہے، اس کی کوئی دیت نہیں۔

۲۰۹۰......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۲۰۹۰...... حضرت یعلیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

۲۰۹۱......حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ

۲۰۹۱...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کے بازو پر کاٹ لیا، اس نے بازو کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت بھی گر گئے، نبی ﷺ کے پاس معاملہ لے جایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے لغو قرار دیا اور (کاٹنے والے سے) فرمایا کہ "تو اس کا گوشت کھانا چاہتا تھا"۔

۲۰۹۲......حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ

۲۰۹۲...... حضرت صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (ایک جھگڑے کے دوران) یعلیٰ بن منیہ کے غلام کا بازو کاٹ لیا، اس نے اسے کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت گر گئے۔ معاملہ نبی ﷺ کے پاس لے جایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے لغو قرار دیا اور فرمایا کہ "تیرا ارادہ تھا کہ تو اس کو چبالیتا جیسا کہ سانڈ چبالیتا ہے"۔

۲۰۹۳......حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتّٰى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا

۲۰۹۳...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر کاٹ لیا، دوسرے نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت گر پڑے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تو مجھ سے کیا چاہتا ہے، تو یہ چاہتا ہے کہ میں اسے کہوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں چھوڑ دے اور تو اسے سانڈ کی طرح چباتا جائے اچھا (یوں کر کہ) اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے اور وہ اسے چبائے تو اپنا ہاتھ کھینچ لے۔ (مقصد حکم دینا نہیں بلکہ اس کے اپنے فعل کی شناعت کرنا ہے کہ تو ایسا ہرگز نہیں کرے گا کہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں چھوڑ دے تو وہ کیسے چھوڑ دیتا)۔ [1]

---

[1] ذاتی دفاع کا شرعی ضابطہ...... اس حدیث سے یہ اصول ثابت ہوا کہ ہر انسان کو اپنی اور دوسروں کی جان، مال وغیرہ کو دوسرے ظالم اور فساد پھیلانے والے کے فساد اور فتنہ سے بچانے کا حق حاصل ہے اور اس کی بنیاد قرآن کریم کی آیت: فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدیٰ علیکم۔ (البقرہ/۱۹۴) ہے، جس سے واضح ہے کہ جو کوئی کسی پر زیادتی کرے، تو اس کے لئے بھی اتنی ہی زیادتی کرنا جائز ہے۔ پھر جان اور مال کے معاملہ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ جان کی حفاظت اور اس کا دفاع کرنا شرعاً واجب ہے اور اپنی جان کی حفاظت نہ کرنے والا گناہگار ہے، چنانچہ فقہاء احناف نے اس کی تصریح کی ہے۔ کمافی الدر
البتہ جہاں تک مال کا تعلق ہے تو اس کی حفاظت اور دفاع جائز ہے واجب نہیں اگر کوئی دفاع کرنا چاہتا ہے تو کرے اور...... (جاری ہے)

۲۰۹٤......حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ

۲۰۹۴...... حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر خدمت ہوا جس نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا تھا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے کے دو دانت گر گئے تھے یعنی جس نے کاٹا تھا۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو لغو قرار دیا اور فرمایا: کیا تم اس کو اونٹ کی طرح کاٹنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

۲۰۹٥......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ

۲۰۹۵...... حضرت صفوان بن یعلیٰ ابن امیہ اپنے والد یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں جہاد کیا۔ یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ یہ جہاد میرے نزدیک میرے اعمال میں سب سے زیادہ قابلِ بھروسہ ہے (کہ اللہ کے یہاں یہ عمل ضرور قبول ہوگا)۔
فرماتے ہیں کہ میرا ایک ملازم تھا اس نے ایک شخص سے لڑائی جھگڑا کیا اور لڑائی میں ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا۔ عطاءؒ کہتے ہیں کہ صفوان نے مجھے بتلایا تھا کہ کسی نے کسی کا ہاتھ کاٹا۔ جس کے ہاتھ کاٹا تھا اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے کے دو دانتوں میں سے ایک گر گیا، دونوں نے ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے اس کے دانت کو لغو قرار دیا۔ (اور دیت نہیں دلوائی)۔

۲۰۹٦......وحَدَّثَنَاه عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۰۹۶...... ابن جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل اس طریق سے روایت منقول ہے۔

باب-۲۸۸ باب إثبات القصاص في الأسنان وما في معناها

دانتوں میں قصاص جاری ہوگا

۲۰۹۷......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا

۲۰۹۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ربیع کی بہن ام حارثہ نے ایک آدمی کو زخمی کر دیا (اور اس کے دانت توڑ دیئے) وہ اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے، رسول اللہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کوئی نہیں کرنا چاہتا تو نہ کرے کیونکہ مال ایسی چیز ہے جو مباح کر دینے سے دوسرے کے لئے مباح اور جائز ہو جاتی ہے۔ بخلاف جان کے کہ وہ کسی کے لئے حلال کر دینے سے حلال نہیں ہو جاتی۔ اور وجہ یہی ہے کہ جان میں تصرف کا اختیار بندہ کو نہیں ہے مال میں تصرف کا اختیار بندہ کو حاصل ہے۔
اسی طرح اعضاء جسم کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ (واللہ اعلم)

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سُبْحَانَ اللهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللهِ قَالَتْ لَا وَاللهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ

ﷺ نے فرمایا کہ قصاص، قصاص۔ ربیع کی ماں نے کہا کہ یارسول اللہ! کیا فلانہ (امِ حارثہ) سے قصاص لیا جائے گا؟ اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: سبحان اللہ! اے امِ ربیع قصاص لیا جائے گا یہ اللہ کی کتاب کا فیصلہ ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ نہیں اللہ کی قسم! اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ مسلسل یہی کہتی رہیں حتیٰ کہ متاثرین نے دیت کو قبول کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا فرماتا ہے۔ ❶

باب-۲۸۹ باب ما يباح به دم المسلم

مسلمان کا قتل کن وجوہات سے مباح ہو جاتا ہے

۲۰۹۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي

۲۰۹۸...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کسی مسلمان آدم کا جو اللہ کے علاوہ کسی معبود کے نہ ہونے اور میرے رسول اللہ ﷺ ہونے کی گواہی دیتا ہو خون (کرنا) حلال نہیں ہو تا سوائے تین میں سے کوئی ایک بات کے پائے جانے کی وجہ سے ا۔ شادی شدہ زنا

---

❶ امِ حارثہ، حضرت انسؓ بن مالک کی پھوپھی تھیں اور حضرت انسؓ بن النضر کی بہن تھیں۔ جب کہ حارثہؓ بن سراقہ کی والدہ تھیں۔ انہوں نے حضور علیہ السلام کے حکم قصاص کے باوجود اس کا انکار کیا۔ علماء نے فرمایا کہ: اس کا مقصد حضور علیہ السلام کے حکم کا رد نہیں تھا بلکہ وہ اللہ کے اوپر کامل بھروسہ اور توکل کی بنیاد پر ایسا کہہ رہی تھیں۔ چنانچہ اسی یقین اور کامل اعتماد علی اللہ کا نتیجہ تھا کہ اللہ نے ان کی قسم پوری کرادی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ پر اعتماد کر کے قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا فرماتے ہیں۔ گویا وہ اللہ کے اتنے مقرب ہوتے ہیں۔

یہاں سے ایک بات واضح ہوئی۔ وہ یہ کہ بہتر یہ ہے کہ متکلم کے ظاہری الفاظ پر کوئی فیصلہ نہ کرنا چاہیئے بلکہ اس کے مقصد کو سمجھنے کی کوشش کرنی ضروری ہے۔ اور الفاظ کی بنیاد پر جملہ بازی میں کوئی حتمی رائے قائم کرلینا صحیح نہیں ہے یعنی بشرطیکہ ان الفاظ کا قائل مومن اور صاحب خیر و تقویٰ ہو اور اس سے خلاف شرع و ایمان قول بعید ہو۔ اب مذکورہ بالا حدیث میں بہ ظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان خاتون نے حضور علیہ السلام کے قول کا رد کیا لیکن فی الواقع ان کا مقصد آپؐ کے فرمان کا رد نہیں تھا بلکہ وہ اللہ پر کامل اعتماد اور یقین کی بناء پر کہہ رہی تھیں کہ اسے قصاص نہیں دینا پڑے گا۔

دوسری بات یہ کہ مرد اور عورت کے درمیان قصاص جاری ہوگا۔ یعنی اگر مرد عورت کو قتل کردے یا عورت مرد کو قتل کردے تو قاتل اور قاتلہ دونوں سے قصاص لیا جائے گا۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

البتہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اعضاء کے اندر مرد و عورت کے مابین قصاص نہیں ہوگا بلکہ دیت جاری ہوگی۔ لیکن ائمہ ثلاثہ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک اعضاء میں بھی قصاص جاری ہوگا۔ (واللہ اعلم)

وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

کاری کا مرتکب ہو ۲۔ناحق قتل کرے تو اس کے عوض قتل کیا جائے ۳۔اپنے دین کو چھوڑنے اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی کرنے والا شخص (یعنی مرتد)۔

۲۰۹۹......حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۰۹۹......حضرت اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۱۰۰......حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ الْإِسْلَامَ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أَوِ الْجَمَاعَةَ شَكٌّ فِيهِ أَحْمَدُ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ

۲۱۰۰......حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:
اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کسی مسلمان آدمی کا خون کرنا جو اللہ کے علاوہ دوسرا معبود نہ ہونے اور میرے رسول اللہ (ﷺ) ہونے کی گواہی دیتا ہو حلال نہیں سوائے تین قسم کے افراد کے ا۔اسلام کو ترک کرنے اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہونے والا شخص ۲۔شادی شدہ زنا کار شخص ۳۔ناحق قتل کے عوض قتل ہونے والا شخص۔امام اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح یہ حدیث مروی ہے۔[1]

۲۱۰۱......وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ

۲۱۰۱......اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل منقول ہے لیکن اس روایت میں نبی کریم ﷺ کا قول: "اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں" مذکور نہیں۔

---

[1] فائدہ...... مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ عقائد اور اسلام کے متفق علیہ مسائل میں تمام اہل حق سے اختلاف کرے اور زندقہ والی باتیں کرے، مثلاً: سود کو حلال کہنے والا یا اس میں تاویل کرنے والا شخص، عذاب قبر کا منکر، آخرت کا منکر وغیرہ یہ لوگ ملحد اور زندیق کہلاتے ہیں اگرچہ اپنے آپ کو اسلام کے ساتھ منسوب کرتے ہیں لیکن حقیقتاً مسلمان نہیں ہوتے، کیونکہ وہ ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کر کے مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو چکے ہوتے ہیں۔
حدیث سے مرتد کے قتل کا واجب ہونا بھی واضح ہے، اس سے متعلقہ تفصیل قتل مرتد کے مسئلہ کے ذیل میں پیچھے گزر چکی ہے۔

باب-۲۹۰ باب بیان إثم من سن القتل
قتل کی رِیت ڈالنے والے کا گناہ

۲۱۰۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

۲۱۰۲...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی بھی جان کو ناحق ظلماً قتل کیا جاتا ہے مگر یہ کہ اس کا گناہ آدمؑ کے پہلے بیٹے (قابیل) کو بھی ہوتا ہے اس لئے کہ وہی پہلا شخص ہے جس نے قتل کی رِیت ڈالی۔

(اس سے معلوم ہوا کہ جو بھی شخص کسی کام کا اجراء کرتا ہے تو اگر وہ اچھا کام ہے تو جب تک وہ کام ہوتا رہے گا اس کا ثواب جاری کرنے والے کو بھی ملتا رہے گا۔ اسی طرح اگر وہ برا کام ہے تو اس کا گناہ بھی جاری کرنے والے پر ہوتا رہے گا)۔

۲۱۰۳...... وحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرَا أَوَّلَ

۲۱۰۳...... ان اسانید سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل حدیث منقول ہے لیکن اس میں قتل کی ابتداء کا ذکر ہے پہلے ہونے کو بیان نہیں کیا۔

باب-۲۹۱ باب المجازاة بالدماء في الآخرة وأنها أول ما يقضى فيه بين الناس يوم القيامة
روزِ قیامت سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا

۲۱۰٤...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۲۱۰۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے روز لوگوں کے درمیان جس چیز کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خونوں کا ہوگا"۔ [1]

---

[1] یعنی دنیا میں جتنے لوگ ناحق قتل کئے گئے ہوں گے ان کو انصاف ملے گا۔ یہاں یہ اشکال یہ نہ ہونا چاہئے کہ ایک حدیث میں تو یہ فرمایا گیا کہ "قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا" کیونکہ نماز والی حدیث متعلق ہے حقوق اللہ سے جب کہ حدیثِ مذکورہ بالا کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور حقوق العباد میں سب سے اوّل خون کا فیصلہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ

۲۱۰۵...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ يُقْضَى وَبَعْضُهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ

۲۱۰۵...... ان اسانید وطرق سے بھی مذکورہ بالا حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے روز لوگوں کے درمیان جس چیز کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خونوں کا ہوگا) ہی کا معنی ومفہوم منقول ہے۔

باب-۲۹۲ باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال

جان، مال اور آبرو کی شدتِ حرمت کا بیان

۲۱۰۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ

۲۱۰۶...... حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:
"بلاشبہ زمانہ چکر کھا کر اپنی اسی حالت پر ہو گیا جس دن کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا (اسی دن کی حالت پر ہوگا) جاہلیت کے زمانہ میں بھی عربوں کے یہاں چار مہینے محترم تھے اور ان میں جنگ نہیں کرتے تھے، لیکن اگر ان مہینوں میں جنگ کرنا پڑ جاتی تو دھوکہ دینے کے لئے کہتے کہ یہ نسئی کا سال ہے اور محرم کی حرمت کو صفر تک مؤخر کر دیتے۔ یعنی یہ کہتے کہ اس سال حرمت صفر کے مہینہ میں ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس کی تردید فرمائی کہ زمانہ اپنی اصل خلقت پر ہے جو اللہ نے ایام اور مہینوں کی ترتیب رکھی ہے اس میں ردّوبدل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں ان میں سے تین تو مسلسل ہیں، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، جب کہ رجب مضر کا مہینہ ہے جو جمادی (الآخر) اور شعبان کے درمیان ہے۔
پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے سکوت فرمایا حتی کہ ہمیں خیال ہونے لگا کہ شاید اب اس مہینہ کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا کہ پھر یہ شہر کونسا ہے؟

مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ يَكُونُ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ وَرَجَبُ مُضَرَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي

عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے سکوت فرمایا حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ شاید آپ اس شہر کا کوئی دوسرا نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ بلدۃ (الحرام، مکہ مکرمہ) نہیں ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا کہ پھر آج کا دن کونسا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوا کہ آپ ﷺ اس دن کا کوئی اور نام لیں گے، فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ! فرمایا: بلاشبہ تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح، تمہارے اس شہر کی حرمت کی طرح تمہارے اس مہینہ کی حرمت کی طرح اور عنقریب تم اپنے رب سے جاملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا، لہٰذا میرے بعد گمراہی کی طرف ہرگز نہ لوٹ جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

خبردار! جو موجود ہے اسے چاہیئے کہ غائب کو پہنچادے شاید بعض وہ آدمی جسے یہ پیغام پہنچے وہ اس پیغام کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہو، سننے والے سے، پھر فرمایا کہ: کیا میں نے پہنچادیا؟ ❶

۲۱۰۷...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ

۲۱۰۷...... حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب وہ (یوم النحر) کا دن ہوا تو آپ ﷺ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے۔ ایک آدمی نے مہار پکڑلی، فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ سب نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہمیں خیال ہوا کہ آپ ﷺ اس دن کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ (ﷺ)! فرمایا کہ پھر یہ مہینہ کون سا ہے؟ ہم نے عرض کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا یقیناً یارسول اللہ (ﷺ)۔ فرمایا کہ اچھا یہ شہر کون سا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) زیادہ

❶ یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع کا ایک حصہ ہے اور اس میں آپ ؐ نے مسلمان کی جان اس کے مال، اس کی عزت اور آبرو کی حرمت اس طرح بیان فرمائی کہ اللہ کے نزدیک وہ اتنی ہی محترم ہے جتنا کہ حج کا مہینہ بلدِ حرام (شہر مکہ) اور یہ قربانی کا دن محترم ہے۔
اسی حدیث سے یہ بھی واضح ہوا کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا، گردنیں مارنا، وغیرہ جاہلیت اور گمراہی کی دلیل ہیں۔ (واللہ اعلم)

أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا

جانتے ہیں۔(صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپ کے ہر سوال کا جواب جاننے کے باوجود اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف نسبت کرنا، دربارِ رسالت ﷺ کے ادبِ انتہائی خیال کے پیش نظر تھا)۔ حتی کہ ہمیں یہ خیال ہوا کہ شاید آپ (ﷺ) اس شہر کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے، فرمایا کہ کیا یہ بلدۂ حرام (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا یقیناً یا رسول اللہ (ﷺ)!

فرمایا کہ: بس بلاشبہ تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزت و آبرو تم پر حرام ہیں...... جیسے کہ تمہارے اِس دن (یوم النحر) کی حرمت ہے، تمہارے اِس مہینہ (ذی الحجہ) کی حرمت ہے، تمہارے اس شہر مکہ کی حرمت ہے۔ پس چاہیئے کہ جو موجود ہے وہ غائب تک پہنچادے۔

ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں: ذبح کیا اور بکریوں کے ایک ریوڑ کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے ہمارے درمیان تقسیم فرمایا۔

۲۱۰۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعِيرٍ قَالَ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِزِمَامِهِ أَوْ قَالَ بِخِطَامِهِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ

۲۱۰۸...... حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ اس دن (حجۃ الوداع) جب نبی کریم ﷺ اونٹ پر بیٹھے اور ایک آدمی آپ ﷺ کے اونٹ کی لگام پکڑنے والا تھا۔

بقیہ روایت حضرت یزید بن زریع کی روایت کردہ حدیث کے مثل بیان فرمائی۔

۲۱۰۹...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ فِي نَفْسِي أَفْضَلُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِإِسْنَادِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسَمَّى الرَّجُلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا

۲۱۰۹...... اس سند سے بھی حدیثِ بالا منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں "تمہاری عزت" اور مینڈھوں کی طرف متوجہ ہونے اور مینڈھوں کی قربانی کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ یہ اضافہ ہے کہ: تم اپنے رب سے جا ملوگے۔ کیا میں نے پیغامِ خدا پہنچادیا؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کہ اے اللہ گواہ رہیئے۔

يَذْكُرُ وَأَعْرَاضَكُمْ وَلا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللهُمَّ اشْهَدْ

باب-۲۹۳ باب صحّة الإقرار بالقتل وتمكين وليّ القتيل من القصاص واستحباب طلب العفو منهُ

اقرارِ قتل کی صحت کا بیان

۲۱۱۰...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا قَتَلَ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقَتَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِي مَالٌ إِلا كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ دُونَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ فَرَمَى بِنِسْعَتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ

۲۱۱۰...... حضرت علقمہ بن وائل بیان کرتے ہیں کہ ان سے ان کے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان کیا کہ وہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو ایک تسمہ سے کھینچتا ہوا لایا، اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو نے اسے قتل کیا ہے؟ مدعی کہنے لگا کہ اگر یہ اعتراف نہ کرتا تو میں گواہ قائم کرتا۔ اس نے کہا جی ہاں! پوچھا کہ کس طرح قتل کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اور وہ ایک درخت سے پتے جھاڑ رہے تھے، اس نے مجھے گالی دے کر غصہ دلادیا، میں نے اس کے سر پر کلہاڑی مار کر اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس اتنا مال ہے جس کے ذریعہ اپنی جان کو بچانے کے لئے دیت دے دے۔ کہنے لگا کہ میرے پاس سوائے میری چادر اور کلہاڑی کے کوئی اور مال نہیں ہے۔ فرمایا کہ پھر تیرا کیا خیال ہے کیا تیری قوم تجھے خرید لے گی؟ (یعنی تیری طرف سے فدیہ ادا کر کے تجھے بچالے گی) کہنے لگا کہ میں اپنی قوم کے لئے اس سے زیادہ بے قیمت ہوں، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر تسمہ مدعی کی طرف پھینکا اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کو لے لے (یعنی اب تجھے اختیار ہے جو چاہے کر) مدعی اس آدمی کو لے کر چلا، جب پیٹھ پھیر لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر اس نے اسے قتل کر دیا تو یہ بھی اسی جیسا ہوگا (دونوں میں کوئی فرق نہ رہے گا اپنا حق وصول کر لینے کی وجہ سے) وہ شخص واپس ہوا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر یہ اسے قتل کرے گا تو اسی جیسا

ہو جائے گا۔ جب کہ میں نے اسے آپ کے حکم سے ہی پکڑا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ (قاتل) تیرا اور تیرے بھائی کے خون کا گناہ خود ہی سمیٹ لے۔ کہنے لگا اے اللہ کے نبی! واقعی ایسا ہو گا؟ فرمایا: کیوں نہیں (کہنے لگا کہ اگر ایسا ہے تو پھر یہی ٹھیک ہے۔ اور اس نے اس کا تسمہ پھینک دیا اور اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ ❶

۲۱۱۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَأَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُولِ مِنْهُ فَانْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَلَّى عَنْهُ قَالَ إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ

۲۱۱۱...... حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا، آپ ﷺ نے وہ قاتل مقتول کے وارث کے سپرد کر دیا قصاص لینے کے لئے۔ قاتل کی گردن میں ایک تسمہ پڑا ہوا تھا جسے وہ کھینچ رہا تھا، جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے"۔

فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اس وارثِ مقتول کے پاس آیا اور اس سے رسول اللہ ﷺ کی بات بیان کر دی۔ یہ سن کر اس نے قاتل کا راستہ چھوڑ دیا۔

ابن اشوع کی روایت میں یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے معاف کرنے کا مطالبہ کیا تھا مگر اس نے انکار کر دیا تھا۔ ❷

---

❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتلِ عمد میں قاتل کی رضامندی کے بغیر اس پر دیت لازم نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہاں رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہلے دریافت فرمایا کہ کیا وہ دیت کی ادائیگی کر سکتا ہے یا نہیں۔ جس سے ثابت ہوا کہ قاتل کی رضا کے بغیر اس پر دیت لاگو نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ احناف کی دلیل یہی حدیث ہے کہ مقتول کا ولی قاتل دیت کی ادائیگی کے لئے زبردستی نہیں کر سکتا۔ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔

جب کہ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک ولیٔ مقتول کو اختیار ہے کہ وہ دیت کو اختیار کرے یا قصاص کو۔ دونوں میں سے کسی کو بھی اختیار کر سکتا ہے لیکن یہ اس کا اختیار ہے۔ اگر وہ دیت پر زور دے تو قاتل کو دیت ادا کرنی ہوگی' خواہ وہ راضی ہو یا نہ ہو۔

نوویؒ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ: "اگر اس نے قتل کر دیا تو یہ بھی اسی کی طرح ہو جائے گا"۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ پھر دونوں میں کوئی فرق اس معنی میں نہ رہے گا کہ اس نے اپنا حق وصول کر لیا' جب کہ قتل نہ کرنے اور معاف کرنے کی صورت میں اسے اس پر احسان اور کرم کی فوقیت حاصل ہوئی۔ (واللہ اعلم)

❷ فائدہ...... اس حدیث میں فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے' جب کہ مقتول کے وارث کے لئے تو شرعاً جائز تھا کہ وہ قاتل کو قصاصاً قتل کر دے' پھر آپ ﷺ نے اس کے لئے یہ کیوں فرمایا کہ وہ جہنم میں جائے گا؟ علماء نے متعدد اسباب بیان کئے ہیں۔ مازری نے فرمایا کہ: مقتول کا جہنمی ہونا یہ قصاص لینے کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے تھا جس کو نبی ﷺ جانتے تھے' یا آپ کو غصہ دلانے کی وجہ سے تھا جس کی وجہ بھی اوپر کی روایت میں بیان کی گئی کہ اس نے آپ ﷺ کے مطالبہ کے باوجود معاف کرنے سے انکار کر دیا۔

بعض علماء نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان دو خاص شخصوں کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تھا بلکہ علی العموم ان دو افراد کے بارے میں فرمایا تھا جو عصبیت کی بناء پر ایک دوسرے کو قتل کریں لیکن یہاں وارثِ مقتول نے اس کے معنی کو عام سمجھتے ہوئے اپنے اوپر محمول کیا اور قصاص نہیں لیا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی نے تکملہ میں ایک اور وجہ لکھی ہے' فرماتے ہیں کہ:

اس بات کا احتمال بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سابقہ روایت کی طرح یہی فرمایا ہو کہ: ...... (جاری ہے)

يَعْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى

باب-۲۹۴ باب دية الجنين ووجوب الدّية في قتل الخطإ وشبه العمد على عاقلة الجاني

جنین کی دیت اور قتلِ خطاوشبہِ عمد میں دیت واجب ہونے کا بیان

۲۱۱۲......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ

۲۱۱۲......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں کے درمیان لڑائی ہوئی، ایک نے دوسری کو (پیٹ پر) مارا جس سے حمل (جنین) گر گیا، نبی ﷺ نے اس میں ایک غلام یا باندی دینے کا فیصلہ فرمایا۔

۲۱۱۳......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

۲۱۱۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے جنین (پیٹ کا حمل) کے معاملہ میں جس کا مردہ حالت میں اسقاط ہو گیا تھا ایک غلام یا باندی دینے کا حکم فرمایا (دیت کے طور پر) پھر وہ عورت جس کے لئے غرہ (غلام یا باندی) دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا مر گئی، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث تو اس کے بیٹوں اور شوہر کو ملے گی، جب کہ دیت کی ادائیگی قاتلہ کے خاندان والوں پر ہو گی۔

۲۱۱۴......وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا

۲۱۱۴......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ بنو ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں، ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا جس سے وہ عورت بھی مر گئی اور اس کے پیٹ کا حمل بھی مر گیا، (اس کے خاندان والے) جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے جنین (پیٹ کے بچہ) کی دیت ایک غلام یا باندی ہے جب کہ عورت کی دیت، قاتلہ کی برادری کے ذمہ لازم کی اور مرنے والی کا وارث اس کی اولاد اور جو ان کے ساتھ ہوں ان کو قرار دیا۔

اس پر حمل بن نابغہ الہذلی کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! ہم کیوں تاوان دیں اس بچہ کا جس نے نہ پیا نہ کھایا، نہ بات کی نہ چلایا (یعنی بالکل مردہ تھا) تو اس طرح کے خون لغو ہوتے ہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... "اگر یہ اسے قتل کرتا ہے تو اسی جیسا ہے" لیکن بعض رواۃ اس سے یہ سمجھے ہوں کہ قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے اور اسی فہم کے مطابق انہوں نے یہ معنی بیان کرنے کے لئے ان الفاظ سے اس کو روایت کر دیا۔ واللہ اعلم

نَفَسٌ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
بلاشبہ یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے، اسکے قافیہ بندی والے کلام کی وجہ سے۔[1]

۲۱۱۵ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ

۲۱۱۵ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ دو عورتیں باہم لڑ پڑیں۔ آگے حسب سابق بیان کیا مگر اس میں عورت کے وارث اور حمل بن مالک کے نام کا تذکرہ نہیں ہے۔

۲۱۱۶ ...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ

۲۱۱۶ ...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی حاملہ سوکن کو خیمہ کی لکڑی دے ماری جس سے وہ مر گئی، ان دونوں میں سے ایک عورت بنو لحیان کی تھی۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے خاندان اور برادری والوں کے ذمہ لازم کی اور حمل کے جنین کی دیت ایک غلام یا باندی مقرر کی۔
قاتلہ کے خاندان والوں میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ کیا ہم ایک ایسے بچہ کی دیت کا تاوان بھریں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا رویا اس جیسے کا تو خون باطل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا بدوؤں کی طرح قافیہ بنا کر گفتگو کرتا ہے؟ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دیت ان پر لازم رکھی۔

۲۱۱۷ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأُتِيَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَضَى عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا أَنَدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ قَالَ

۲۱۱۷ ...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی سے مار کر قتل کر دیا، اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس مقدمہ میں لایا گیا، آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی برادری پر دیت لازم ہے۔ مقتولہ چونکہ حاملہ تھی (اور اس کا حمل بھی ساقط ہو گیا تھا) لہٰذا اس کے جنین کی دیت میں ایک غلام یا باندی دیت کے طور پر دینے کا فیصلہ فرمایا۔ قاتلہ کے بعض اقارب کہنے لگے کہ کیا ہم ایسے کی دیت دیں جس نے نہ کھانا، نہ پیا، نہ رویا چیخا چلایا، ایسوں کا

---

[1] حمل بن نابغہ جو قاتلہ کے خاندان سے تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ جو بچہ پیدا ہوا کہ نہ کھایا پیا نہ رویا نہ بات کی ایسے مردہ کی دیت کیوں دی جائے رسول اللہ ﷺ نے اس کے مجمع بندی اور قافیہ بندی والے کلام کی وجہ سے فرمایا کہ یہ تو کاہنوں کا بھائی ہے کیونکہ وہی ایسی گفتگو کرتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الأَعْرَابِ

خون تو باطل ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: بدوؤں کی طرح مسجع اور قافیہ بند کلام کرتا ہے۔

۲۱۱۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَمُفَضَّلٍ

۲۱۱۸...... اس طریق سے بھی حدیث جریر و مفضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مثل منقول ہے۔

۲۱۱۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ

۲۱۱۹...... حضرت منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان اسناد سے مذکورہ بالا روایت نقل کی ہے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ گرائی گئی اور یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچائی گئی تو آپ ﷺ نے اس میں ایک غلام کا فیصلہ فرمایا اور اسے عورت کے رشتہ داروں پر لازم کیا اور اس روایت میں عورت کی دیت کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۲۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا قَالَ وَقَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ الآخَرَانِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلاصِ الْمَرْأَةِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ شَهِدْتُ ﷺ النَّبِيَّ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَةٍ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ

۲۱۲۰...... حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے لوگوں سے عورت کے پیٹ کے بچہ کی دیت کے بارے میں مشورہ کیا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی دینے کا حکم فرمایا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ایسا کوئی آدمی لاؤ جو تمہاری بات کی گواہی دے۔ تو انہوں نے محمد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گواہ کے طور پر پیش کیا (کہ انہوں نے بھی نبی ﷺ سے یہ بات سنی تھی)۔ [1]

---

[1] حدیث میں چند اصطلاحی الفاظ کا ذکر ہے ان کا مطلب جاننا ضروری ہے۔ جنین، عورت کا حمل جب تک کہ پیٹ میں ہو جنین کہلاتا ہے خواہ کسی بھی عمر کا ہو۔ جن دو عورتوں کا حدیث میں ذکر ہے ان میں سے ایک کا نام مُلیکہ اور دوسری کا اُم غطیف تھا۔ دونوں سوکنیں تھیں اور حمل بن مالک بن نابغۃ الہذلی کے نکاح میں تھیں۔

غرہ...... لفظ غرّہ کا اطلاق ایک کامل اور نفیس اور قیمتی چیز پر ہوتا ہے خواہ وہ آدمی ہو یا کوئی دوسری چیز مذکر ہو یا مؤنث، حدیث میں غرّہ سے مراد اکثر علماء کے نزدیک غلام یا باندی ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تکملہ فتح الملہم ۲/ ۳۷۳ تا ۳۷۷)

عاقلہ...... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عاقلہ کا اطلاق انسان کے پورے قبیلہ پر ہوتا تھا جس کے ذریعہ انسان دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں مدد و تعاون حاصل کرتا تھا۔ بعد میں حضرت عمرؓ نے اہلِ دیوان کو باہمی تناصر و تعاون کے لئے مقرر کر دیا تو اہلِ دیوان عاقلہ ہوئے۔ بہر کیف! ان احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ جنین کے مارنے پر بھی دیت واجب ہوتی ہے اور جنین کی دیت نصفِ عشر دیت یعنی کامل دیت کا پانچواں حصہ ہوتی ہے۔ کامل دیت سو اونٹ ہوتے ہیں اس اعتبار سے جنین کی دیت...... (جاری ہے)

(گذشتہ سے پیوستہ)...... پانچ اونٹ یا ان کی قیمت ہوئی۔ دوسری بات یہ کہ قتل خطاء کی صورت میں بھی دیت واجب ہوتی ہے کہ دیت کی ادائیگی قاتل کے عاقلہ یعنی برادری والوں پر عائد ہوگی کہ وہ اپنے برادری کے فرد کی دیت ادا کرنے کا انتظام کریں۔ اسی طرح شبہ عمد میں بھی دیت واجب ہوتی ہے۔ قصاص نہیں لیا جا سکتا۔ واللہ اعلم

كتاب الحدود

كِتَابُ الحُدُود

اسلام کے قانون حدود و تعزیرات کا بیان

باب-۲۹۵ باب حدّ السّرقة و نصابها

چور کے ہاتھ کاٹنے کے لئے کیا معیار ہے

۲۱۲۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا و قَالَ الآخَرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

۲۱۲۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں کاٹتے تھے۔

۲۱۲۲...... و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۲۱۲۲...... حضرت زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۱۲۳...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَاللَّفْظُ لِلْوَلِيدِ وَحَرْمَلَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

۲۱۲۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے اِلّا یہ کہ چوتھائی دینار یا اس سے زائد کی چوری کرے"۔

۲۱۲۴...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَأَحْمَدَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلا فِي

۲۱۲۴...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:
آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے سوائے چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں۔

رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ

۲۱۲۵......حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا

۲۱۲۵......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ:

"ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (چور کا) اِلّا یہ کہ چوتھائی دینار یا اس سے زائد (کی چوری) کرے"۔

۲۱۲۶......وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۱۲۶......حضرت عبداللہ بن الہادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۱۲۷......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنٍ

۲۱۲۷......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں حجفہ یا ترس ڈھال کی قیمت سے کم (کی چوری) میں ہاتھ نہیں کاٹے جاتے تھے۔ اور حجفہ و ترس دونوں قیمت والی اشیاء ہیں۔ [1]

۲۱۲۸......وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ

۲۱۲۸......حضرت ہشام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مذکورہ بالا حدیث ابن

---

[1] اسلام میں چور کی سزا قطعِ ید یعنی ہاتھ کاٹنے کی رکھی گئی ہے۔ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا معمولی چوری پر بھی ہاتھ کاٹا جائے یا اس کے لئے کوئی حدود اور نصاب مقرر ہے کہ کم سے کم اتنی مالیت کی نقد یا سامان کی شکل میں چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائے گا؟ بعض علماء کی رائے تو یہ ہے کہ مطلقاً سرقہ قابلِ حد جرم ہے اور اسی پر ہاتھ کاٹا جائے گا خواہ ایک روپیہ کی چوری کیوں نہ کی ہو۔
لیکن ائمہ اربعہؒ (امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ بن حنبل) کے نزدیک قطع ید کے لئے ایک نصاب اور معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس مقدار سے کم کی اگر چوری کرے تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا بلکہ تعزیراً قاضی کچھ سزا دے گا۔ البتہ اس متعین مقدار کے برابر یا زائد چوری پر قطع ید یعنی ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جائے گی۔
اب وہ معیار و مقدار کیا ہے؟ اس بارے میں ائمہ اربعہؒ کے درمیان اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک تین درہم یا ایک چوتھائی دینار سرقہ کا مقرر شدہ نصاب ہے۔ اور وہ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے جو اس باب میں پہلی حدیث ہے استدلال کرتے ہیں۔
جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک مکمل دینار یا دس درہم اس کا نصاب ہے، اس سے کم کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ جب کہ تعزیراً سزا دی جائے گی۔ امام صاحبؒ کا استدلال بھی اسی باب میں حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ جب کہ اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت حضرت عمروؓ بن شعیب کی حدیث کے مطابق دس درہم تھی۔
سنن نسائی میں یہ روایت مروی ہے۔ علاوہ ازیں نسائی نے متعدد طرق سے ایمنؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مجن (ڈھال) سے کم کی قیمت میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ اور ڈھال کی قیمت اُن دنوں ایک دینار تھی"۔

بْنُ سُلَيْمَانَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ

نمیر ہی کی مثل روایت منقول ہے۔ عبد الرحیم اور ابو اسامہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ یہ (جحفہ ُ وترس) ان دنوں قیمت والی تھی۔

۲۱۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

۲۱۲۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چور کا ہاتھ تین درہم والی ڈھال (چوری کرنے پر) کاٹا۔

۲۱۳۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَأَيُّوبَ بْنِ مُوسَى وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَعُبَيْدِ اللهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ

۲۱۳۰...... ان مختلف اسانید و طرق سے حدیث ذکر کی ہے کہ تمام محدثین عظام نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث حضرت یحییٰ عن مالک کی طرح روایت کی ہے بعض راویوں نے اس کی قیمت اور بعض راویوں نے اس (ڈھال) کا ثمن تین دراہم ذکر فرمایا ہے۔

قِيمَتُهُ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

۲۱۳۱...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ

۲۱۳۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اللہ تعالیٰ، چور پر لعنت کرے کہ انڈا چوری کرتا ہے تو اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے"۔

۲۱۳۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كُلُّهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً

۲۱۳۲...... حضرت اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی مذکورہ بالا روایت اس طریق سے روایت کی گئی ہے اس روایت میں وہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ وہ رسی چوری کرے اور اگرچہ وہ انڈا ہی چوری کرے۔

باب-۲۹۶ باب قطع السارق الشريف وغيره والنهي عن الشفاعة في الحُدُود

شریف چور کے ہاتھ کاٹنے اور حدود کے معاملے میں سفارش کرنے کی ممانعت کا بیان

۲۱۳۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ - فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا
وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ.

۲۱۳۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش کو ایک مخزومی عورت کے معاملہ میں "جس نے چوری کی تھی بڑی فکر تھی (کہ کسی طرح اسے بچایا جائے سزا سے، کیونکہ وہ بنو مخزوم کی ایک شریف زادی تھی) چنانچہ ان لوگوں نے مشورہ کیا کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو کرے گا؟ سب نے کہا کہ یہ جرأت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا (کہ رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرے) کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب اور چہیتے ہیں۔
چنانچہ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے (اس معاملہ میں) گفتگو کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:
"کیا تم حدود اللہ میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا:
"اے لوگو! تم سے پہلی امتیں (اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ) جب ان میں کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور بے کس چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنتِ محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹتا"۔ حضرت ابن رمح کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔

۲۱۳۴...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَطَبَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا-

قَالَ يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ

۲۱۳۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں فتح مکہ کے موقع پر جس عورت نے چوری کی تھی اس کے معاملہ میں قریش بہت فکر مند تھے، لوگوں نے کہا کہ کون ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں گفتگو کرے؟ سب نے کہا کہ یہ جرأت آپ ﷺ سے گفتگو (سفارش) کرنے کی سوائے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ چہیتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے۔

اس عورت کو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو اسامہ بن زیدؓ نے آپ ﷺ سے اس کے بارے میں سفارش کی، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (غصہ کے مارے) اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے جاری نہ کرنے کی سفارش کرتے ہو؟ اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے استغفار کیجئے (مجھ سے غلطی ہو گئی)۔

جب شام کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا: اللہ کی حمد وثنا کی اس کے شان کے مناسب، بعد ازاں فرمایا:

"اما بعد (یاد رکھو) بے شک تم سے پہلے امتیں اسی وجہ سے ہلاک کی گئیں کہ جب ان میں کوئی معزز انسان چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے (سزا نہ دیتے) اور کوئی کمزور چوری کر لیتا تو اس پر حد جاری کر دیتے، اور میں اللہ کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو اس کے ہاتھ بھی کاٹتا"۔

پھر آپ ﷺ نے اس عورت کے لئے جس نے چوری کی تھی حکم دیا کہ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں، چنانچہ اس کے ہاتھ کاٹے گئے۔

عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: اس عورت نے سزا ملنے کے بعد اچھی توبہ کی اور نکاح بھی کر لیا، بعد ازاں وہ میرے پاس آیا کرتی تھی تو میں اس کی

حاجت رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیا کرتی۔

۲۱۳۵...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ

۲۱۳۵...... اس سند سے بھی مذکورہ حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ وہ مخزومی قبیلہ کی عورت لوگوں سے عاریۃً سامان لیتی اور (جب دینے کا وقت آجاتا) تو مکر جاتی (کہ میں نے لیا ہی نہیں)۔ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

اس کے اہل و عیال حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان سے گفتگو کرنے کیلئے آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں بات کی۔

بقیہ حدیث حضرت لیث اور یونس کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل بیان فرمائی۔ ❶

۲۱۳۶...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ

۲۱۳۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی مخزوم میں ایک عورت نے چوری کی اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا تو اس نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذریعہ پناہ مانگی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

باب-۲۹۷ باب حدّ الزنی

باب زنا کی شرعی سزا (حدّ) کا بیان

۲۱۳۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ

۲۱۳۷...... حضرت عُبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مجھ سے حاصل کر لو، مجھ سے سیکھ لو (علمِ شریعت و احکام) وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان (بدکار) عورتوں کے لئے راستہ بنا دیا کہ کنوارا اگر کنواری سے بدکاری کرے تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہے جب کہ شادی شدہ اگر شادی شدہ سے کرے تو سو کوڑے اور سنگسار کی سزا ہے"۔

---

❶ یہ عورت جس نے چوری کی تھی ابن سعد کی تصریح کی مطابق اس کا نام فاطمہ بنت الاسود تھا، ان کا باپ اسود غزوۂ بدر کے روز کفر کی حالت میں مارا گیا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حدود اللہ کے معاملہ میں کوئی سفارش جائز نہیں، البتہ بعض دوسری احادیث کی بناء پر اکثر علماء نے فرمایا کہ سفارش اس وقت جائز نہیں جب معاملہ سلطان، حاکم یا قاضی کی عدالت میں آجائے۔ لیکن اس سے قبل سفارش کرنا جائز ہے۔ جب تک کہ معاملہ عدالتِ قاضی تک نہ پہنچے۔ واللہ اعلم تکملہ فتح الملہم

٢١٣٨......وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۱۳۸...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا حدیث کے مثل روایت منقول ہے۔

٢١٣٩......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلُقِيَ كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ

۲۱۳۹...... حضرت عُبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوا کرتی تھی تو آپ ﷺ پر کرب کی سی کیفیت طاری ہوتی تھی اور چہرہ کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا تھا۔ ایک روز آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو ایسی ہی کیفیت کا سامنا ہوا۔ جب وحی کا نزول موقوف ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:
"مجھ سے سیکھ لو، بے شک اللہ تعالیٰ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راہ نکال دی ہے، شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے مارے جائیں اور پھر سنگسار کیا جائے، جب کہ کنوارا مرد اگر کنواری سے بدکاری کرے تو سو کوڑے اور سال بھر کی جلاوطنی کی سزا ہے"۔

٢١٤٠......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً

۲۱۴۰...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں ہے کہ غیر شادی شدہ زانی کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا اور شادی شدہ زانی کو کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا۔
لیکن اس روایت میں سال بھر اور سو (کوڑوں) کا عدد ذکر نہیں فرمایا۔

٢١٤١......حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ

۲۱۴۱...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر فرمایا کہ:
"بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور اللہ تعالیٰ نے رجم کی آیت نازل فرمائی تھی اور ہم نے اسے پڑھا بھی ہے، اسے یاد بھی کیا اور سمجھا بھی، (چنانچہ اس پر عمل کرتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کی سزا پر عمل درآمد کروایا اور آپ ﷺ کے بعد ہم نے بھی رجم کی سزا پر عملدرآمد کیا۔
مجھے خدشہ ہے کہ جب طویل عرصہ گزر جائے گا تو کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ رجم کی سزا کو ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور وہ گمراہ ہو جائیں ایک ایسے فریضہ کو چھوڑ بیٹھنے کی وجہ سے جسے اللہ نے نازل فرمایا ہے۔ اور

وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ

بلا شبہ رجم کی سزا اللہ کی کتاب میں موجود ہے، حق ہے اس شخص پر جو زنا کرے محصن ہونے کے باوجود (شادی شدہ ہونے کے باوجود) مردوں اور عورتوں میں سے کہ جب اس کے زنا پر گواہ قائم ہو جائیں یا حمل ظاہر ہو جائے (جو زنا کے ثبوت کے لئے کافی ہے) یا وہ خود اعتراف کرلے (تو اسے رجم کیا جائے گا)۔

۲۱۴۲...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۲۱۴۲...... حضرت زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۱۴۳...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى ثَنَّى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ

۲۱۴۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: مسلمانوں میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس نے آپ ﷺ کو پکارا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا، وہ دوسری طرف سے آپ ﷺ کے چہرہ کے سامنے آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، آپ ﷺ نے پھر اس سے منہ موڑ لیا، یہاں تک کہ اس نے چار بار مکرر یہی بات کہی۔ جب اس نے چار مرتبہ اپنے آپ پر گواہی دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ کیا تو مجنون ہے؟ اس نے کہا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا محصن ہو؟ (شادی شدہ) ہو۔ اس نے کہا کہ جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسے آدمی نے بتلایا جس نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اُسے سنگسار کیا تھا۔ ہم نے اسے سنگسار کیا جنازہ گاہ میں، جب اُسے پتھر سخت لگے تو وہ بھاگا یہاں تک کہ ہم نے اسے حرۃ (سنگلاخ زمین) میں جا پکڑا اور مکمل سنگسار کر دیا"۔ ❶

❶ **زنا کی سزاءِ شرعی کا تفصیلی بیان**

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زنا بدکاری کرنے کی شرعی سزا کو تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ جب کہ نبی ﷺ نے بھی زنا کی سزا کو بیان کیا ہے۔ تفصیل ان سب کی یہ ہے کہ زانی مرد یا عورت اگر باہمی رضامندی سے زنا کریں تو شریعت اسلامیہ نے اس کی سزا یہ مقرر کی ہے کہ اگر دونوں محصن ہوں یعنی شرط احصان پائی جاتی ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شادی شدہ ہوں تو انہیں سنگسار کیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ مر جائیں، اور اگر شرطِ احصان نہیں پائی جاتی یعنی کوئی ایک کنوارا ہے تو کنوارے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے۔ یہ احناف رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ (جاری ہے)

٢١٤٤......وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۱۴۴......اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)......احادیثِ مذکورہ بالا میں کنوارے کے لئے سو کوڑوں کے ساتھ "تعزیبِ عام" یعنی سال بھر کے لئے جلاوطنی کی سزا بھی بیان کی گئی ہے۔ لہٰذا اس سے استدلال کرتے ہوئے ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک تعزیبِ عام بھی زانی غیر محصِن کی لازمی سزا ہے اور حدّ شرعی میں شامل ہے۔

لیکن امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ "تعزیبِ عام" حدِ شرعی نہیں بلکہ حاکم اور قاضی کے اختیار میں ہے کہ اگر مناسب اور ضرورت سمجھے تو یہ سزا بھی دے سکتا ہے ورنہ سو کوڑوں پر حد پوری ہو جاتی ہے۔ امام صاحبؒ کے متعدد دلائل ہیں' یہاں ان دلائل کو ذکر نہیں کیا جاتا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے۔ (اعلاء السنن' تکملہ فتح الملہم ۲ر۴۰۷)

اسی طرح محصِن (شادی شدہ) کے لئے احادیثِ بالا میں رجم (سنگسار) کی سزا کے ساتھ پہلے سو کوڑوں کے لگانے کا بھی ذکر ہے۔ اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض ائمہ وعلماء نے فرمایا کہ اسے دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

لیکن جمہور علماء وائمہ نے فرمایا کہ زانی محصن کو صرف سنگسار کیا جائے گا اور کوڑے نہیں لگائے جائیں گے۔ کیونکہ ماعز اسلمیؓ' غامدیہ اور عسیف کے واقعات میں نبی ﷺ نے صرف رجم یعنی سنگسار کرنے پر اکتفا فرمایا تھا۔

رجم کی مشروعیت کا تحقیقی ثبوت

محصِن (شادی شدہ) مرد وعورت اگر زناکاری کریں تو اس پر ائمہ امت اور اسلاف کا دورِ نبویؐ سے لے کر آج تک اجماع رہا ہے کہ ان کو سنگسار کیا جائے گا۔ اس معاملہ میں کبھی کسی قابلِ ذکر عالم کا اختلاف نہیں رہا۔ سوائے بعض خوارج کے۔

لیکن اسی زمانہ میں ایک گروہ اس بات کا علمبردار ہے کہ "سنت حجت نہیں" (نعوذ باللہ)۔ یہ وہ گروہ ہے جسے منکرینِ حدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' وہ رجم کی سزا کا بھی انکار کرتے ہیں کیونکہ اس کا ذکر قرآن میں نہیں ہے حدیث میں ہے۔

اس طرح بعض ملحدین اور مغرب زدہ نام نہاد دانشور بھی اپنی دانشورانہ حماقت بگھارتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ رجم کی سزا "وحشیانہ" ہے اور انسانی حقوق کے خلاف ہے (نعوذ باللہ)

خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ ان منکرین حدیث ملاحدہ وزنادقہ مغرب پرستوں کا یہ قول بالکل باطل اور مردود ہے۔ اجماعِ امّت کے خلاف اور نبی ﷺ کی احادیثِ صحیحہ متواترہ کی تکذیب کے مترادف ہے۔ چونکہ دورِ حاضر کے بعض مسلمان قانون دان بھی حدود کے معاملہ میں اپنی سطحی رائے اور تاثرات وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں جس میں ان سزاؤں کو خصوصاً رجم کو حدِ شرعی تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں لہٰذا یہاں قدرے وضاحت کے ساتھ ہم ان دلائل کو ذکر کریں گے جو وجوبِ رجم کے شرعی دلائل ہیں۔ یہ سارے دلائل بالترتیب نہایت اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ رجم کی سزا قرآنِ کریم سے اشارتاً ثابت ہے' اگرچہ صراحتاً مذکور نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب کی حدیث ابھی گذر چکی ہے جس میں انہوں نے مکمل صراحت کے ساتھ فرمایا کہ: "آیت رجم کو ہم نے پڑھا' حفظ کیا اور اسے سمجھے' خود رسول اللہ نے (اپنی حیاتِ طیّبہ میں) رجم کی شرعی حد جاری فرمائی اور آپؐ کے بعد ہم نے بھی جاری کی الخ۔

نسائی' مستدرک حاکم وغیرہ نے اسماعیلی کی روایت سے اس آیت کے الفاظ یہ نقل کئے ہیں:

﴿الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجمو هما البتة﴾" امام مالکؒ نے اپنی مؤطا میں بھی یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ یہ آیت قرآن کریم کی آیت کے طور پر نازل نہیں ہوئی تھی بلکہ یہ تورات کی آیت تھی۔ چنانچہ اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے مولانا محمد تقی عثمانی اپنی کتاب فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۴ پر لکھتے ہیں:

"لوگوں میں مشہور یہ ہے کہ آیتِ رجم تلاوت کے اعتبار سے منسوخ ہوگئی اور اس کا حکم باقی ہے' لیکن روایات کی تفتیش وجستجو کے بعد یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ آیت قرآن کا حصہ کبھی نہیں رہی' بلکہ یہ تو صرف توراۃ کی آیات میں سے ایک آیت...... (جاری ہے)

۲۱٤٥......وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا

۲۱۴۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی حضرت عقیل کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تھی یا بنی اسرائیل کی کتب میں سے کسی کتاب کی تھی' جب اللہ تعالیٰ نے رجم کا حکم اس امتِ محمدیہؐ کے لئے بھی برقرار رکھا تو مجازاً اس کے لئے بھی نزول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور اس نزول کے استعمال سے مراد یہ نہیں کہ یہ قرآن کی آیت کے طور پر نازل ہوئی بلکہ مراد یہ ہے کہ رجم کے حکم کے برقرار رکھنے کا حکم نازل ہوا ہے"۔

علاوہ ازیں بیہقی کی السنن الکبریٰ اور طبرانی کی روایات سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن کی آیت نہیں تھی چنانچہ عجماءؓ اور کثیر بن الصلت نے زیدؓ بن ثابت (جامع القرآن) کے حوالہ سے جو روایات ذکر کی ہیں ان سے یہی واضح ہے کہ یہ تورات کی آیات ہیں۔

البتہ قرآن کریم سے اشارتاً رجم ثابتؒ ہے۔ اور وہ اس طرح کہ سورۃ المائدہ پارہ ٦ کی آیت ۴۳' اور ۴۴ و کیف یحکمونك وعندھم التوراۃ فیھا حکم اللہ سے أولئك ھم الکافرون۔ تک میں رجم کا ذکر ہے تورات کے حوالہ سے۔ جس کا تفصیلی قصہ کتبِ تفسیر میں منقول ہے۔ مسند حمیدی میں اسی قصہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ:

"جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ اہلِ فدک (خیبر) کے یہودیوں میں سے ایک آدمی نے زنا کا ارتکاب کیا اہلِ فدک نے یہودِ مدینہ کو لکھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس جرم کی سزا دریافت کرو (اسلام کے مطابق) اگر وہ کوڑے مارنے کا حکم دیں تو اسے قبول کر لو اور اگر رجم (سنگسار) کرنے کا حکم دیں تو مت قبول کرو' یہود مدینہ نے آپؐ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ: تم میں سے جو دو شخص سب سے زیادہ عالم ہوں انہیں میرے پاس بھیجو۔ چنانچہ وہ ایک کانے شخص کو لے کر آئے جسے ابنِ صوریا کہا جاتا تھا' اور ایک دوسرا شخص تھا۔ نبی ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم دونوں اپنے سے پہلوں سے زیادہ بڑے عالم ہو؟ انہوں نے کہا کہ: ہمیں ہماری قوم نے اسی لئے دور کر دیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس تورات نہیں ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ کیوں نہیں! نبی ﷺ نے فرمایا تو میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے بنی اسرائیل کے لئے سمندر کو چیر دیا تھا اور تم پر بادلوں کا سایہ کر دیا تھا (میدانِ تیہ میں) اور تمہیں آلِ فرعون سے نجات دی تھی' اور بنی اسرائیل پر من و سلویٰ نازل کیا تھا' تم یہ بتاؤ کہ رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟

دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ: کبھی ایسی قسم نہیں دی گئی۔ پھر دونوں کہنے لگے کہ ہم تورات میں یہ پاتے ہیں کہ نظر بازی کرنا زنا ہے۔ ہم کنار ہونا زنا ہے اور بوس و کنار کرنا زنا ہے۔ پھر جب چار گواہ گواہی دے دیں کہ انہوں نے زنا کی ابتداء کرتے اور دوبارہ ادخال کرتے دیکھا اس طرح جیسے کہ سلائی سرمہ دانی میں داخل ہوتی ہے تو رجم کی سزا واجب ہو جاتی ہے"۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ: ہاں یہی بات ہے۔ چنانچہ آپؐ نے حکم فرمایا رجم کا' پھر انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (بحوالہ تکملہ فتح الملہم' مزید دیکھئے تفسیر معارف القرآن ۱۳۹/۳)

چنانچہ جب ان آیات میں "حکم اللہ" اور "ماأنزل اللہ" سے مراد رجم ہے تو ثابت ہوا کہ رجم کی سزا قرآن کریم سے بھی اشارتاً ثابت ہے اگرچہ صراحتاً مذکور نہیں ہے۔

جہاں تک حضرت عمرؓ کے اس قول کہ: "رجم اللہ کی کتاب میں حق اور ثابت ہے" کا تعلق ہے تو اس سے مراد قرآن کریم کی وہ آیت ہے سورۃ النساء کی: اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا۔ اور عبادہؓ بن الصامت کی حدیث میں یہ بات بیان کر دی گئی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیتِ نساء کی تفسیر بیان کرتے ہوئے "سبیل" کی تفسیر یوں فرمائی کہ شادی شدہ کو رجم کیا جائے اور کنوارے کو کوڑے لگائے جائیں۔

۲۔ رجم سے متعلق احادیث متواتر المعنی ہیں یعنی معنی کے اعتبار سے متواتر ہیں۔ مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم نے اپنی کتاب تکملہ فتح الملہم میں نقل کیا ہے کہ تلاش و جستجو کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ رجم کی روایات ۵۲ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہیں۔ انہوں نے ان تمام صحابہ کرامؓ کے اسماء' ان کے بیان کردہ روایت کا خلاصہ اور کتبِ حدیث میں سے جس کتاب میں اس کی تخریج کی گئی ہے اس کا مکمل حوالہ بھی نقل کیا ہے یہاں اس کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ۴۱۹/۲ تا ۴۲۳) (جاری ہے)

الْإِسْنَادِ أَيْضًا وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ

۲۱۴۶...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۲۱۴۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس اسناد کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث (زهری عن سعید وابی سلمه عن ابی هریره) ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۱۴۷...... وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ زَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَعَلَّكَ قَالَ لَا وَاللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى الْأَخِرُ قَالَ فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ

۲۱۴۷...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو اس وقت دیکھا جب انہیں نبی ﷺ کے پاس لایا گیا، وہ ایک پستہ قد آدمی تھا برہنہ جسم تھے، ان کے جسم پر کوئی چادر نہیں تھی۔ انہوں نے اپنے آپ پر گواہی دی چار مرتبہ کہ انہوں نے زنا کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے (مزید وضاحت کی تاکید کے لئے) فرمایا کہ شاید (تو نے صریح زنا نہ کیا ہو بلکہ صرف بوس و کنار کیا ہو یا مباشرت کی ہو) انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ اللہ کی قسم! اس رذیل آدمی نے زنا ہی کیا ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ان صحابہ کرام میں خلفاء اربعہ 'حضرت عائشہؓ' عبد اللہؓ بن مسعود 'انسؓ بن مالک' جابرؓ بن عبد اللہ 'ابو ہریرہؓ' عبد اللہؓ بن عمر 'عبد اللہؓ بن عباس 'ابو سعیدؓ الخدری' عبادہؓ بن الصامت 'عمرانؓ بن حصین جیسے کبارِ صحابہ وفقہاء صحابہ شامل ہیں۔ لہٰذا متواتر احادیث سے رجم کی سزا ثابت ہے۔ علاوہ ازیں خود نبی ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں رجم کی سزا پر عمل فرمایا ہے۔

چنانچہ تمام کتب حدیث و روایات سے رجم کے یہ واقعات ثابت ہیں۔

نبی ﷺ نے سب سے پہلے جو رجم فرمایا دو یہودیوں مرد و عورت کو فرمایا۔ جس کا تفصیلی واقعہ گذر چکا ہے کہ اہلِ فدک (خیبر) کے یہودی نے زنا کیا تھا جس کے متعلق سورۃ مائدہ کی آیت نازل ہوئی تھی۔

بعض مستشرقین' اور مغرب زدہ دانشوروں نے اس سے مایوس ہو کر کہ وہ احادیث صحیحہ کو رد نہیں کر سکتے' یہ دعویٰ کیا ہے کہ رجم کے واقعات سورۃ النور کی آیت جو متعلق ہے زنا کی سزا سے اس کے نزول سے قبل ہوئے تھے۔ اور سورۃ النور کی آیت کے نازل ہونے کے بعد یہ رجم منسوخ ہو گیا ہے۔ لیکن علماء وائمہ حدیث نے تاریخ صحیح اور معتبر ترین روایات سے ثابت کیا ہے کہ یہ یہودیوں کے رجم کا واقعہ سورۃ النور کے نزول کے بعد کا ہے۔ اور یہ پہلا رجم ہے۔ یہاں ان سب احادیث کے ذکر کا موقع نہیں۔ تفصیل کے لئے رجوع کیجئے۔ (عمدۃ القاری للعینی' مسند حمیدی' مسند احمد' تکملہ فتح الملہم ۴۲۶/۲)۔

اس کے علاوہ ماعزؓ بن مالک الاسلمی' غامدیہ رضی اللہ عنہما' اور عسیف کے واقعات میں بھی آپؐ نے رجم فرمایا۔

پھر علماء امت کا ہمیشہ ہر دور میں رجم کی مشروعیت پر اجماع رہا ہے۔ اس قدرے تفصیل سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ رجم کی سزا شریعتِ اسلامیہ میں مشروع ہے' قرآن، حدیث اجماع صحابہ کی رو سے۔ واللہ اعلم بکل حقّ والصّواب...... زکریا عفی عنہ

يَمْنَحُ أَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ أَمَا وَاللهِ إِنْ يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدِهِمْ لَأُنَكِّلَنَّهُ عَنْهُ

پھر آپ ﷺ نے انہیں سنگسار کیا، بعدازاں خطبہ دیا اور فرمایا: ”خبر دار! جب ہم کبھی جہاد کے لئے اللہ کی راہ میں نکلتے ہیں تو لوگوں میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے (جہاد میں نہیں جاتا) پھر وہ آواز نکالتا ہے جیسے بکرا آواز نکالتا ہے جماع کے وقت اور کسی کو ذرا سا دودھ بخش دیتا ہے (مراد منی۔ ہے یعنی زنا کرتا ہے) خبر دار! اللہ کی قسم! اگر ان لوگوں میں سے کسی پر مجھے اللہ نے قدرت دی تو اسے سخت ترین سزا دوں گا“۔

۲۱۴۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَصِيرٍ أَشْعَثَ ذِي عَضَلاتٍ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ إِنَّ اللهَ لا يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ

۲۱۴۸...... حضرت جابر بن سمرہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پستہ قامت بکھرے والوں والا مضبوط گٹھے ہوئے جسم کا مالک شخص آیا، اس کے جسم پر ایک چادر تھی، اس نے زنا کیا تھا، آپ ﷺ نے دو مرتبہ اس کے اقرار کو رد فرمایا۔ پھر اس کے بعد رجم کا حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ بعدازاں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
”ہم جب بھی اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتے ہیں تو تم میں سے کوئی آدمی پیچھے رہ جاتا ہے، اور بکرے کی مانند آواز نکالتا ہے (یعنی جس طرح بکرا جماع کے وقت آواز نکالتا ہے اسی طرح وہ بھی زنا کے وقت آواز نکالتا ہے) اور ان عورتوں میں سے کسی ایک کو ذرا سا دودھ کا گھونٹ (مراد منی ہے) دے دیتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے کسی پر بھی قدرت عطا فرمائی تو میں اُسے عبرت آمیز سزا دوں گا“۔
سعیدؒ بن جبیر کی روایت میں چار مرتبہ اقرار کے ردّ کرنے کا ذکر ہے۔

۲۱۴۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا

۲۱۴۹...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے ابن جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حضرت شبابہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو مرتبہ لوٹانے میں موافقت کی ہے اور ابو عامر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو دو یا تین مرتبہ واپس کیا۔

۲۱۵۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

۲۱۵۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے ارشاد فرمایا: کیا مجھے تمہارے متعلق جو اطلاع ملی ہے صحیح ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کو میرے

لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ

متعلق کی اطلاع پہنچی ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا کہ: مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے فلاں خاندان کی لڑکی سے جماع (زنا) کیا ہے، انہوں نے کہا، جی ہاں! پھر چار مرتبہ انہوں نے گواہی دی (اپنے آپ پر) چنانچہ آپ ﷺ کے حکم پر انہیں رجم کر دیا گیا۔

۲۱۵۱......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلا أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلا حَفَرْنَا لَهُ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظْمِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ أَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ أَنْ لا أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ إِلا نَكَّلْتُ بِهِ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلا سَبَّهُ

۲۱۵۱......حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو اسلم کا ایک شخص جسے ماعز بن مالک کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ: مجھ سے بے حیائی کا صدور ہوا ہے لہٰذا مجھ پر حدِ شرعی قائم فرمایئے۔
نبی ﷺ نے متعدد بار ﷺ اسکی بات کو رد فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی قوم سے اس کا حال پوچھا (کہ یہ پاگل تو نہیں) انہوں نے کہا کہ "ہم تو نہیں سمجھتے کہ اسے کوئی بیماری ہے البتہ اس سے کسی گناہ کا ارتکاب ہوا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اس گناہ کے وبال سے اسے کوئی نہیں نکال سکتا الا یہ کہ اس پر حد جاری کی جائے"۔
وہ شخص دوبارہ لوٹ کر آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ اسے سنگسار کر دیں۔ چنانچہ ہم اسے لے کر بقیعِ غرقد (مدینہ کا قبرستان) کی طرف چلے۔
پھر ہم نے نہ تو اسے باندھا نہ ہی اس کے لئے گڑھا کھودا، بس ہڈیوں، ڈھیلوں اور ٹھیکروں سے اسے مارا۔ وہ دوڑا تو ہم بھی اس کے پیچھے دوڑے یہاں تک کہ وہ حرّہ [1] کے چوڑے حصہ میں آگیا اور ہمارے سامنے ظاہر ہوا تو ہم نے حرّہ کے سنگلاخ پتھروں سے اسے مارا یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو گیا۔
شام کو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:
"جب ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے چلتے ہیں تو کوئی اپنے گھر والوں میں ہی رہ جاتا ہے، اور اس کی آواز بکرے کی سی ہوتی ہے۔ مجھ پر لازم ہے کہ اگر ایسا کوئی شخص میرے پاس لایا جائے جس نے اس فعل (زنا) کا ارتکاب کیا ہو تو میں اسے عبرت آمیز سزا دوں، پھر آپ ﷺ نے نہ اس کے لئے

---

[1] حرہ...... مدینہ منورہ کے اطراف میں ایک قطعہ اراضی ہے جو سیاہ سنگلاخ پتھروں پر مشتمل ہے۔

استغفار فرمایا اور نہ ہی انہیں برا بھلا کہا"۔ ف

۲۱۵۲......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا

۲۱۵۲......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس اضافہ و فرق کے ساتھ کہ فرمایا:

"نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

"اما بعد! اُن لوگوں کا کیا حال ہے کہ جب ہم جہاد کے لئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے ہم سے اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسی بکرا نکالتا ہے"۔ اور اس روایت میں فی عیالنا نہیں فرمایا۔

۲۱۵۳......وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۲۱۵۳......اس اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

حضرت سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اس نے زنا کا تین مرتبہ اعتراف کیا۔

۲۱۵٤......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ

۲۱۵۴......حضرت بریدہ بن الحصیب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے پاک فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا ستیاناس، چل جا اور اللہ سے توبہ و استغفار کر۔ وہ لوٹ گئے، زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ پھر آئے اور کہا کہ یارسول اللہ! مجھے پاک فرمائیے۔ نبی ﷺ نے وہی بات فرمائی۔ یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ انہوں نے کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کس چیز سے تجھے پاک کروں؟ انہوں نے کہا

ف جو شخص خود اعتراف کرے جرم زنا کا تو حکم یہ ہے کہ اس کے اقرار اور اعتراف کو تسلیم نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ چار مرتبہ اقرار کرلے۔ یعنی اگر ایک بار یا دو بار یا تین بار اقرار کیا اور چوتھی بار نہیں کیا تو اس پر حد جاری نہیں کیا جائے گی۔ کیونکہ نبی ﷺ نے بھی ماعز بنؓ مالک کے اقرار و اعتراف پر فوراً حد نہیں جاری فرمائی بلکہ جب چار مرتبہ انہوں نے خود گواہی دے دی اور اعتراف کرلیا تو پھر آپؐ نے حد جاری کرنے کا حکم دیا۔ یہ امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کا مسلک ہے۔

سوال: کیا رجم کی سزا میں گولی ماری جاسکتی ہے؟:۔

جواب: کتب فقہاء میں اس کی صراحت نہیں ملتی، لیکن ظاہر یہ ہے کہ ابتداءِ رجم میں گولی مارنا اور فائرنگ کر کے ہلاک کرنا جائز نہیں، کیونکہ رجم میں مقصود صرف موت نہیں بلکہ تکلیف دِہ موت ہے۔ اور فائرنگ کی صورت میں یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں رجم میں پتھر مارنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ جب اسے پتھر پڑیں اور اس کی تکلیف ناقابل برداشت ہو جائے تو ممکن ہے وہ اپنے اعتراف سے رجوع کرلے۔ اور رجوع کرنے کی صورت میں حد ساقط ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اگر ابتدا میں ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے تو یہ مقصد حاصل نہیں ہوگا۔

ہاں! جب اُسے معتد بہ تعداد میں پتھر مارے جاچکیں اور وہ مر نہ رہا ہو تو اس کی موت کو آسان کرنے کے لئے گولی مار کر ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ (کماذکرہ الشیخ عثمانی فی تکملہ ۲/۴۴۵۔ واللہ اعلم)

طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ فِيمَ أُطَهِّرُكَ فَقَالَ مِنَ الزِّنَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبِهِ جُنُونٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ

قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَ آنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ فَرَجَمَهَا

کہ زنا سے۔

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا اسے جنون تو نہیں؟ آپ ﷺ کو بتلایا گیا کہ نہیں وہ مجنون اور پاگل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا شراب تو نہیں پی رکھی (کہ نشہ میں ایسی بات کہہ رہا ہو) ایک آدمی کھڑا ہوا اور ان کا منہ سونگھا، لیکن شراب کی بو بھی نہیں آئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! چنانچہ پھر آپ ﷺ کے حکم پر انہیں رجم کیا گیا۔

پھر ماعز کے بارے میں لوگ دو گروہ میں بٹ گئے۔ ایک گروہ یہ کہتا تھا کہ ماعز کی توبہ سے افضل تو کوئی توبہ ہی نہیں۔ کہ وہ (از خود) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں رکھ دیا، پھر کہا کہ مجھے پتھروں سے قتل کر دیجئے (تو یہ سب اس کی توبہ کے اچھے ہونے کی باتیں ہیں)۔

غرض لوگ دو تین روز تک یہی باتیں کرتے رہے، پھر ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے، لوگ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سلام کر کے بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے استغفار کرو، لوگوں نے کہا کہ: اللہ ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مغفرت فرمائے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایک امت (جماعت) کے درمیان تقسیم کر دی جائے تو سب (کی مغفرت) کے لئے کافی ہو جائے"۔

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر قبیلۂ اُزد کی غامدی عورت آپ ﷺ کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی یا رسول اللہ! مجھے پاک فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بربادی ہو جا لوٹ جا اور اللہ سے توبہ و استغفار کر۔ وہ کہنے لگی کہ: میں دیکھ رہی ہوں کہ جس طرح آپ ﷺ نے ماعز بن مالک کو واپس لوٹایا تھا اسی طرح مجھے بھی لوٹا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے کہا تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگی کہ زنا سے حمل ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے! کہنے لگی ہاں! فرمایا کہ اچھا ٹھہر جا۔ یہاں تک کہ وضع حمل ہو جائے۔

چنانچہ ایک انصاری نے ان عورت کی کفالت کی حتی کہ وضع حمل ہو گیا۔

وہ انصاری نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اس غامدیہ عورت نے وضع حمل کر دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ابھی تو ہم اسے رجم نہیں کریں گے کہ اس کے ننھے سے بچے کو یونہی چھوڑ دیں کوئی اسے دودھ پلانے والا نہ ہو۔

ایک انصاری کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس بچہ کی رضاعت میرے ذمہ ہے۔ چنانچہ اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے رجم فرمایا۔

۲۱۵۵...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللهِ إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى

۲۱۵۵...... حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے زناکاری کر کے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔

نبی ﷺ نے انہیں لوٹایا۔ اگلے روز وہ پھر آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے پھر دوبارہ لوٹا دیا۔ اور ان کی قوم کی طرف ایک آدمی بھیجا (اور معلوم کروایا کہ) کیا تم جانتے ہو کہ اس کی (ماعز کی) عقل میں فتور تو نہیں (پاگل یا دیوانہ تو نہیں) یا تم نے کوئی نئی اور انوکھی بات دیکھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جہاں تک ہم جانتے ہیں وہ عقلمند آدمی ہے اور ہمارے خیال کی حد تک وہ ہم میں سے اچھے عقل والوں میں سے ہے۔

پھر تیسری مرتبہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے دوبارہ آدمی بھیجا اور وہی بات دریافت کی تو انہوں نے یہی کہا کہ اسے کوئی بیماری نہیں نہ ہی اس کی عقل میں فتور ہے۔

چنانچہ جب وہ چوتھی بار آئے تو آپ ﷺ نے ایک گڑھا کھودا پھر انہیں رجم کرنے کا حکم دیا تو انہیں رجم کیا گیا۔

بعد ازاں غامدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے لوٹا دیا۔

اگلے روز وہ پھر آئی اور کہا کہ یارسول اللہ! آپ ﷺ مجھے کیوں واپس کر رہے ہیں؟ شاید آپ نے جس طرح ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس کیا تھا (زنا کے عدم ثبوت کی بناء پر) اسی طرح مجھے بھی واپس کر رہے ہیں

صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا-

فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ

لیکن اللہ کی قسم! میں تو حاملہ بھی ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اگر نہیں (یعنی اگر تو سزا سے بچنا نہیں چاہتی) تو ابھی چلی جا (ابھی ہم رجم نہیں کریں گے) یہاں تک کہ ولادت ہو جائے۔

چنانچہ جب اس کے ہاں ولادت ہو گئی تو وہ بچہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر حاضر خدمت ہوئی اور کہا کہ یہ بچہ میں نے جنم دے دیا ہے (لہٰذا اب مجھے پاک کیجئے)

آپ ﷺ نے فرمایا: جا چلی جا اور ابھی اس کو دودھ پلا۔ یہاں تک کہ دودھ چھڑانے کا وقت آ جائے۔ جب اس نے بچہ کا دودھ چھڑا دیا تو پھر حاضر ہوئی بچہ کو لے کر جس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا (یہ بتلانے کے لئے کہ اب یہ دودھ کا محتاج نہیں روٹی وغیرہ کھانے لگا اب اسے میری ضرورت نہیں) اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ! اس بچہ نے دودھ چھوڑ دیا ہے اور اب کھانا کھانے لگا ہے۔

آپ ﷺ نے اس بچہ کو ایک مسلمان کے حوالے کیا پھر اس کے لئے حکم دیا تو ایک گڑھا کھودا گیا اس کے سینہ تک اور لوگوں کو رجم کا حکم دیا تو اُسے رجم کر دیا گیا۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الولید ایک پتھر لے کر سامنے سے آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون کے چھینٹے اڑ کر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر لگ گئے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو برا بھلا کہا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا برا بھلا کہنا سن لیا تو فرمایا:

"اے خالد! صبر سے کام لو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس عورت نے بے شک ایسی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی اور ٹیکس لینے والا (ظالم) بھی کرتا تو اس کی بھی مغفرت ہو جاتی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور دفن کیا گیا۔

۲۱۵۶......حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ

۲۱۵۶...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی۔ اس نے کہا اے نبی اللہ! میں نے ایک حد واجب ہونے والا کام کیا ہے لہٰذا مجھ پر حد قائم فرمایئے؟ اللہ کے نبی ﷺ نے اس

جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالَى

کے ولی کو بلایا، اور اس سے فرمایا کہ اس کو اچھی طرح رکھ اور جب ولادت ہو جائے تو اسے میرے پاس لے کر آنا۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا (کہ وضع حمل کے بعد اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا) آپ ﷺ نے حکم فرمایا (اسے رجم کرنے کا) تو پہلے اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیئے گئے، (تاکہ دورانِ رجم ستر نہ کھلے) پھر سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ بعد ازاں اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھ رہے ہیں حالانکہ یہ تو زانیہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بلاشبہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہلِ مدینہ کے ستر افراد پر تقسیم کیا جائے تو ان سب کے لئے کافی ہو جائے۔ اور کیا تم نے اس سے افضل اور بہتر توبہ بھی کوئی پائی ہے کہ اس نے اپنی جان کو اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے قربان کر دیا۔

٢١٥٧...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

٢١٥٧...... حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

٢١٥٨...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ

٢١٥٨...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہات کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے لئے اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایئے۔ اس اثناء میں ایک کے خصم (فریق ثانی) نے جو ہم سے زیادہ سمجھ دار تھا کہا کہ جی ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے گفتگو کی اجازت مرحمت فرمایئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو۔ اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھے بتلایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے۔ میں نے اس کے عوض فدیہ دے دیا سو بکریاں اور ایک باندی۔

بعد ازاں میں نے اہل علم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَتْ

میرے بیٹے پر سو کوڑوں اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہے جب کہ اس شخص کی بیوی کی سزا رجم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لہٰذا وہ باندی اور سو بکریاں واپس ہیں۔ اور تمہارے بیٹے پر سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی ہے (پھر آپ ﷺ نے انیس نامی ایک صحابی کو حکم فرمایا کہ) اے اُنیس! صبح کو تم اس عورت کے پاس جاؤ اور اگر وہ اعتراف کرلے زنا کا تو اسے سنگسار کردو۔ چنانچہ حضرت اُنیس بن ضحاک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کو اس کے پاس گئے، اس نے اعترافِ جرم کرلیا تو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کردیا گیا۔

٢١٥٩...... وحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

٢١٥٩...... حضرت زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

٢١٦٠...... حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى قَالُوا نُسَوِّدُ وُجُوهَهُمَا وَنُحَمِّلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَءُوهَا حَتَّى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُجِمَا
قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ

٢١٦٠...... ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو لایا گیا جنہوں نے ارتکابِ زنا کیا تھا، رسول اللہ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے حتیٰ کہ یہود کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کہ تم توراۃ میں (زنا کی سزا) کیا پاتے ہو؟

انہوں نے کہا کہ ہم تو زناکار مرد وعورت کے چہروں کو کالا کرکے انہیں اونٹ پر سوار کرتے ہیں۔ اور دونوں کا رخ مخالف سمتوں میں کردیتے ہیں پھر ان کو چکر لگواتے ہیں (یہ انہوں نے جھوٹ کہا اس لئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تورات لاؤ اگر تم اپنی بات میں سچے ہو۔ وہ تورات لائے اور اسے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ جب رجم کی آیت پر پہنچے تو پڑھنے والے نوجوان نے اس سے آگے اور پیچھے کی عبارت تو پڑھ لی اور آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو پہلے یہود کے بڑے عالم تھے اور بعد میں مسلمان ہوگئے تھے) اور رسول اللہ ﷺ

يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ

کے ہمراہ تھے ۔نے فرمایا کہ اس نوجوان کو حکم دیں کہ اپنا ہاتھ اٹھالے، اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے رجم کی آیت موجود تھی۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا: تو انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی سنگسار کرنے والوں میں شامل تھا میں نے دیکھا کہ مرد، عورت کو پتھروں سے بچانے کے لئے خود کو آگے کرتا تھا۔

۲۱۶۱...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجَمَ فِي الزِّنَى يَهُودِيَّيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنَيَا فَأَتَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

۲۱۶۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو زنا کے معاملہ میں دو یہودیوں کو جن میں ایک مرد اور ایک عورت تھے سنگسار کیا۔ یہود ان دونوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آگے سابقہ حدیث کے مثل بیان کیا۔

۲۱۶۲...... وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ

۲۱۶۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود اپنے میں سے ایک آدمی اور عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۲۱۶۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ ﷺ فَقَالَ هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالَ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلَى

۲۱۶۳...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی جس کے چہرہ پر کوئلہ کی سیاہی ملی ہوئی تھی اور کوڑے کھایا ہوا تھا کو گزارا گیا۔

آپ ﷺ نے ان لوگوں کو (جو اس کو لے کر گزر رہے تھے) بلایا اور ان سے پوچھا کہ کیا تم اپنی کتاب میں زنا کی یہی حدیث پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں! آپ ﷺ نے ان کے علماء میں سے ایک عالم کو بلوایا اور ان سے فرمایا کہ میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے تورات نازل فرمائی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، کیا تم اپنی کتاب میں زنا کی حد یہی پاتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں اور اگر آپ مجھے اتنی بڑی قسم نہ دیتے (موسیٰ علیہ السلام کی) تو میں آپ کو نہ بتلاتا۔ ہم تو زنا کی سزا رجم پاتے ہیں، لیکن ہمارے طبقہ اشرافیہ میں زنا کی بہت کثرت ہوگئی، لہٰذا ہم یہ کرنے لگے کہ

شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ" إِلَى قَوْلِهِ "إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ" يَقُولُ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى "وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ" "وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" "وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ" فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا

جب کوئی معزز اور شریف فرد اس جرم میں پکڑا جاتا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے اور کمزور پکڑا جاتا تا زنا کے جرم میں تو ہم اس پر حد (شرعی سزا یعنی رجم) قائم کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے مشورہ کیا کہ آؤ ایک ایسی سزا مقرر کرلیں اور اس پر سب متفق ہو جائیں کہ اُسے معزز اور کمزور و غریب دونوں پر یکساں طور پر قائم کیا جاسکے۔ چنانچہ ہم نے یہ طے کرلیا کہ ایسے شخص کے چہرہ کو کوئلہ سے سیاہ کر کے کوڑے لگائیں گے سنگسار کرنے کے بجائے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! میں پہلا شخص ہوں آپ کے حکم کو زندہ کر رہا ہوں جب کہ ان لوگوں نے وہ ختم کر دیا تھا (یعنی رجم کی جو شرعی حد اللہ کی قائم کردہ تھی اسے چونکہ ترک کر دیا گیا تھا تو میں اسے دوبارہ زندہ کرنے والا پہلا شخص ہوں)۔

پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا لہٰذا اسے رجم کیا گیا اس موقع پر قرآن کریم کی یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی: "اے رسول! آپ کو غمزدہ نہ کرے ان لوگوں کا عمل جو کفر کے معاملہ میں دوڑتے ہیں الخ یہاں تک کہ فرمایا: (ان یہود نے کہا کہ) محمد ﷺ کے پاس اسے لے چلو اگر وہ تمہیں منہ کالا کر کے کوڑے مارنے کا حکم دیں تو اسے قبول کرلو اور اگر یہ فتویٰ دیں کہ سنگسار کرو تو اس پر عمل نہ کرو، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں ﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله...... الخ﴾ یعنی "جو شخص اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں، اور جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے موافق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں، اور اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی لوگ فاسق ہیں یہ سب آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئیں۔ ❶

---

❶ اس معاملہ کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے۔ ابوداؤد میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت نقل کی گئی ہے کہ ایک یہودی مرد نے ایک یہودیہ عورت سے ارتکاب زنا کیا' یہودیوں نے کہا کہ اس کا کیس اس نبی (محمد ﷺ) کے پاس لئے چلتے ہیں' کیونکہ یہ نبیؐ نسبتاً آسانی و سہولت کے احکامات لایا ہے (لہٰذا ممکن ہے کہ یہ کوئی آسان سزا جاری کردے) اگر یہ رجم کی سزا کے علاوہ کسی اور سزا کا فتویٰ جاری کرے تو ہم اسے قبول کرلیں گے اور اللہ کے سامنے ہم استدلال کریں گے کہ تیرے نبی کے فتویٰ پر ہم نے عمل کیا ہے۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کی عدالت میں اس قضیہ کو لے کر حاضر ہوئے' آپؐ صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے"۔

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ابن العربی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ بنو قریظہ اور بنو نظیر کے یہود تھے۔ اصل میں یہود تحریف تورات کے مرتکب تھے اور تورات کے حکم کو بدل کر اپنی طرف سے ایک سزا متعین کر کے اس پر عمل کرتے تھے۔..... (جاری ہے)

٢١٦٤۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُولِ الْآيَةِ

۲۱۶۴۔۔۔۔۔اس طریق سے بھی روایت مذکورہ ہے لیکن اس روایت میں یہاں تک ہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رجم کا حکم فرمایا اس کو رجم کیا گیا اس کے بعد مذکور نہیں۔

٢١٦٥۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ

۲۱۶۵۔۔۔۔۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک مرد کو اور ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔ نبی ﷺ کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو چکا تھا کہ تورات میں بھی زنا کی سزا احصان (شادی شدہ) ہونے کی صورت میں رجم ہی ہے لہٰذا آپؐ نے اس واسطے ان یہود سے پوچھا کہ تمہاری کتاب میں کیا سزا ہے؟

سوال: کیا شادی شدہ کی شرط کے لئے تحقق کے لئے اسلام شرط ہے؟

جواب: مذکورہ احادیث سے فقہاء کے درمیان ایک مسئلہ اختلافی پیدا ہوا' مسئلہ یہ ہے کہ رجم کی سزا اس وقت ثابت ہوتی ہے جب کہ "احصان" پایا جائے یعنی زناکاری کا ارتکاب کرنے والے مرد و عورت میں سے جو شادی شدہ ہوگا اسے رجم کیا جائے گا غیر شادی شدہ کو صرف کوڑے لگائے جائیں گے تو فقہاء کے درمیان اختلاف یہ ہوا کہ "احصان" کی صفت کے تحقق کے لئے کیا مسلمان ہونا شرط ہے یا یہ کہ کافر کے لئے بھی احصان کا تحقق ہوگا؟ امام شافعیؒ اور حنابلہ کے نزدیک احصان کے لیے اسلام شرط نہیں بلکہ صفت احصان خواہ کافر میں پائی جائے یا مسلمان میں اگر وہ زنا کا مرتکب ہو اور اسلامی حکومت کا باشندہ ہو (ذمی ہو) تو اس پر بھی شرعی حد جاری ہوگی اور اسے رجم کیا جائے گا۔ لیکن امام حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک احصان کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے' ذمی کافر اگر محصن ہو اور مرتکب زنا ہو تو اسے رجم نہیں کیا جائے گا بلکہ صرف کوڑوں کی سزا ہوگی۔

امام ابو حنیفہؒ کے دلائل مذکورہ ذیل ہیں۔

۱۔ اسحاق بن راھویہ نے اپنی مسند میں حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ محصن نہیں"۔ (نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ ۳/ ۳۲۷)

۲۔ اسی حدیث کو دار قطنی نے بھی اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔ (۳/ ۱۴۷)

۳۔ علاوہ ازیں دار قطنی نے ابن عمرؓ کی یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا مشرک محصن نہیں ہو سکتا"۔ (۳/ ۱۴۶)

۴۔ سنن دار قطنی میں حضرت کعبؓ بن مالک کی روایت نقل کی گئی ہے کہ: انہوں نے ایک یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کا ارادہ کیا' اس ضمن میں نبی ﷺ سے پوچھا تو آپؐ نے انہیں منع فرمادیا اور کہا کہ: "وہ محصنہ نہیں ہو سکتی"۔ واللہ اعلم (۳/ ۱۴۸)

سوال: رجم یہودی کا یہ واقعہ کیا تورات کے مطابق تھا یا اسلام کے؟

جواب: یہاں پر ایک دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے یہودیوں کو رجم کرنے کا حکم تورات کے مطابق دیا تھا یا اسلام کے مطابق؟ کیونکہ اگر اسلام کے مطابق دیا تو یہود اسلام کے احکامات کے مکلف نہیں اور اگر تورات کے مطابق دیا تو آپؐ تو اسلام کے مطابق عمل کے پابند تھے۔

علماء احناف فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے توراۃ کے حکم کے مطابق یہ فیصلہ فرمایا تھا' اپنی شریعت کے مطابق نہیں۔

لیکن اس قصہ کی تفصیلی روایات واحادیث میں غور و فکر سے معلوم یہی ہوتا ہے کہ آپؐ نے تورات کے مطابق نہیں بلکہ اپنی شریعت کے مطابق فیصلہ فرمایا تھا' جہاں تک ان سے تورات منگوا کر پڑھنے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ ان پر اتمام حجت ہو جائے اور انہوں نے جو اپنے دین و کتاب میں تحریف کی ہے وہ ان پر کھول دی جائے۔ اور اس کے متعدد دلائل ہیں۔

تفصیل کے لئے دیکھئے۔ (تکملہ فتح الملہم ۲/ ۴۷۴)

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَتَهُ

عورت کو سنگسار فرمایا۔

٢١٦٦ ...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَامْرَأَةً

۲۱۶۶ ...... علامہ ابن جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالاحدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

٢١٦٧ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا قَالَ لا أَدْرِي

۲۱۶۷ ...... حضرت ابو اسحاق الشیبانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے رجم کی سزا کو جاری فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! میں نے عرض کیا کہ کیا سورتِ نور کے نزول کے بعد بھی اس پر عمل فرمایا؟ یا اس کے نزول سے قبل ہی اس پر عمل فرمایا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

٢١٦٨ ...... وحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ

۲۱۶۸ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کاری کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے لگائے حدِ زنا میں، اور پھر اسے (زنا پر) عار اور طعنے مت دے۔ پھر اگر دوبارہ زنا کرے تو اس پر حد قائم کرے اور اسے جھڑکے نہیں، پھر اگر تیسری بار بھی زنا کرے اور اس کا زنا (گواہ وغیرہ کے ذریعہ یا خود دیکھنے کی وجہ سے) ظاہر ہو جائے تو چاہے ایک بال کی رسی کے عوض ہی ہو اسے فروخت کر ڈالے"۔

٢١٦٩ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ كِلاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ

۲۱۶۹ ...... ان مختلف اسانید و طرق سے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک باندی کو کوڑے مارنے کے بارے میں فرمایا: جب وہ تین مرتبہ زنا کر چکے پھر چوتھی بار چاہیئے کہ اس کو فروخت کر دے۔

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ

۲۱۷۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ

۲۱۷۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی باندی کے بارے میں سوال کیا گیا جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کرے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اگر وہ زنا کرے تو اسے حدِ زنا کے طور پر کوڑے لگائے، پھر اگر دوبارہ زنا کرے تو دوبارہ کوڑے لگائے، پھر تیسری بار بھی زنا کرے تو خواہ ایک بال کی رسی کے عوض کرنا پڑے اسے فروخت کر ڈالے"۔
ابن شہابؒ زہریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ فروخت کا حکم تیسری مرتبہ میں دیا یا چوتھی مرتبہ میں۔ قعنبیؒ فرماتے ہیں کہ اپنی روایت میں کہ ضفیر رسی کو کہتے ہیں۔

۲۱۷۱...... وحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ

۲۱۷۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے باندی کے بارے میں پوچھا گیا بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔ لیکن اس روایت میں ابن شہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ضفیر رسی کو کہتے ہیں مذکور نہیں۔

۲۱۷۲...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي بَيْعِهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

۲۱۷۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے حسب سابق روایت بیان فرمائی ہے لیکن ان کی اس روایت کردہ حدیث میں تیسری یا چوتھی مرتبہ بیچنے میں شک ہے۔

۲۱۷۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا

۲۱۷۳...... حضرت ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ

سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحْسَنْتَ

وجہہ، نے ایک بار خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ: "اے لوگو! اپنے غلاموں پر حدّ قائم کرو خواہ وہ محصن ہوں یا نہ ہوں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک باندی نے زنا ❶ کیا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ اس پر کوڑے لگاؤں، میں جب ایسا کرنے لگا تو معلوم ہوا کہ وہ حال ہی میں ولادت سے فارغ ہوئی ہے۔ مجھے ڈر ہوا کہ اگر میں اسے کوڑے لگاؤں تو (کہیں کمزوری کی بناء پر) مار نہ دوں۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: تم نے اچھا کیا (یعنی کوڑے لگانے میں تاخیر کرنے کا فیصلہ اچھا کیا)۔

٢١٧٤۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ السُّدِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ اتْرُكْهَا حَتَّى تَمَاثَلَ

۲۱۷۴۔۔۔۔۔۔اس سند سے بھی سابقہ حدیث معمولی تغیر (کہ جوان میں پاک دامن ہو مذکور نہیں اور یہ اضافہ ہے کہ اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے) کے ساتھ منقول ہے۔ ❷

باب-۲۹۸

باب حدّ الخمر
شراب کی حد شرعی کا بیان

٢١٧٥۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ

۲۱۷۵۔۔۔۔۔۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص جس نے شراب پی تھی لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے دو ٹہنیوں سے چالیس مرتبہ کے لگ بھگ مارا (گویا اسّی مرتبہ) اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے بھی یوں ہی کیا (اپنے زمانۂ خلافت میں) پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن

---

❶ ان احادیث بالا سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اُمہ (باندی) اگر زنا کی مرتکب ہو اور ثبوتِ زنا متحقق ہو جائے تو اس پر باتفاق علماء حد قائم کی جائے گی۔ لیکن آیا یہ حدّ اس کا آقا اس پر جاری کرے گا یا سلطان اور قاضی؟ حضرت ابو ہریرہؓ کی مذکورہ بالا روایات سے استدلال کرتے ہوئے ائمہ ثلاثہؒ فرماتے ہیں کہ باندی پر آقا خود حد قائم کرے گا' جب کہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ آقا اپنے مملوک پر خواہ وہ باندی ہو یا عبد یعنی غلام کسی قسم کی حد شرعی قائم نہیں کر سکتا یہ منصب سلطان اور قاضی کا ہے وہی حد قائم کر سکتا ہے۔
امام ابو حنیفہؒ کی دلیل طحاوی کی تخریج کردہ روایت مسلمؒ بن یسار ہے جو صحابی تھے فرماتے تھے کہ "زکوٰۃ' حدود' مالِ غنیمت اور جمعہ کی اقامت سلطان کا منصب ہے"۔ اس روایت کو حافظ ابن حجرؒ نے بھی فتح الباری میں نقل کیا ہے اور اس کی اسناد پر سکوت کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحیح یا کم از کم حسن ہے۔

❷ اس باندی کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ظاہر ہے کہ یہ باندی آپ ﷺ کی نہیں تھی بلکہ آپ ﷺ کی ازواج میں سے کسی کی تھی۔ ابو داؤد کی روایت کے الفاظ "جارية لآل رسول الله" کے الفاظ بھی اسی کی تائید کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

بِهِ عُمَرُ- عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حدود میں سب سے کم ترین حد اسی (درّے) ہیں (اس سے کم نہیں) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اسی کا حکم جاری فرمادیا (کہ شرابی کو حدّ کے طور پر اسی درّے لگائے جائیں گے)۔ ❶

---

❶ یہاں پر چند ضروری مسائل ہیں:
شراب کی حدِ شرعی کے مقدار...... شرابی کی حدِ شرعی کی مقدار کے متعلق فقہاء کرامؒ کے درمیان اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک شارب خمر کی حد ۸۰ اسی کوڑے ہیں۔ اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ کا۔ چنانچہ ابن عبد البرؒ نے الکافی میں اسی کو مالکیہ کا مذہب مختار نقل کیا ہے۔ (۱۰۲/۲)
امام شافعیؒ کے نزدیک شُربِ خمر کی حد چالیس کوڑے ہیں۔ اور امام احمدؒ بن حنبل کی ایک روایت بھی یہی ہے۔ کمافی المغنی لابن قدامہ (۳۲۹/۱۰)
امام شافعیؒ وغیرہ کا استدلال تو مذکورہ بالا احادیث سے ہے کہ ان میں نبی ﷺ کا فعل چالیس مرتبہ مارا۔
دلائل احنافؒ:۔ احناف کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:۔
۱۔ طحاوی کی تخریج کردہ روایتِ ابنِ عمرؓ کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے ذرا سی بھی شراب پی اسے اسی کوڑے لگاؤ"۔ (شرح معانی الآثار ۷۷/۲) لیکن امام طحاویؒ نے اس کی مسند کے اثبات میں کچھ تردد کا اظہار کیا ہے۔ شاید عبد الرحمٰن بن صخر الافریقی کی وجہ جس پر ابن حزم نے وضع حدیث کا حکم لگایا ہے۔
۲۔ مصنف عبد الرزاق میں تخریج شدہ روایتِ حضرت حسنؓ (یہ مُرسل روایت ہے) کہ نبی ﷺ نے شراب پینے کے جرم میں ۸۰ کوڑے لگائے۔ (مصنف عبد الرزاق ۳۷۹/۷)
۳۔ مصنف عبد الرزاق ہی کی ایک اور روایت بھی حسنؓ سے مروی ہے کہ "حضرت عمرؓ نے ارادہ فرمایا تھا کہ قرآن مجید میں لکھوادیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شربِ خمر کی حد میں اسی کوڑے لگائے"۔
۴۔ خود حضرت انسؓ کی حدیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہے کہ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دو ٹہنیوں سے چالیس مرتبہ مارا گویا وہ اسی ہو گئیں۔
اور اس سلسلہ میں زیادہ صریح روایت وہ ہے جسے امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں عن طریق ابی حنیفہؒ نقل کیا ہے کہ عبد الکریم بن المخارق نے مرفوعاً بیان کیا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک نشے میں دھت شخص لایا گیا تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اسے جوتوں سے مارا جائے۔ اس وقت چالیس افراد موجود تھے ہر ایک نے اپنے دونوں جوتوں سے اسے ایک مرتبہ مارا (کمافی جامع المسانید للخوارزمی ۱۸۶/۲)
بہر کیف! آثارِ صحابہ وروایات اس سلسلہ میں متعدد منقول ہیں۔ اس مسئلہ پر فقہی بصیرت کے ساتھ بحث کرتے ہوئے صاحبِ فتح تکملہ الملہم شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مد ظلہم فرماتے ہیں کہ:
"احناف کی جانب سے بات یوں کہی جاسکتی ہے کہ ابتدائے عہد رسالتؐ میں شرابی کی حدّ کے لئے کوئی مقدار متعین نہیں تھی 'لوگ لاٹھی' اور کپڑے، غیرہ سے مارا کرتے تھے اسی طرح جوتوں' کھجور کی ٹہنیوں سے بھی کسی متعین تعداد کا اعتبار کئے بغیر مارا کرتے تھے......
ممکن ہے صحابہؓ پر اس کی تعدادِ مقصود سے متعلق اشتباہ ہوا کہ وہ چالیس کوڑے ہیں یا اسی (کیونکہ بعض مرتبہ دو ٹہنیوں سے مارا گیا) انہوں نے اس بارے میں مشورہ کیا تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت علیؓ نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ مقصود ۸۰ مرتبہ مارنا ہے۔ کیونکہ یہ حدّ قذف کے مشابہ ہے جو تمام حدود میں سب سے ہلکی حد ہے اور شرابی سے نشہ کی حالت میں ہذیان بکنے اور جھوٹی تہمت (قذف) کا بھی امکان ہے لہٰذا اخف الحدّ کا اعتبار کرتے ہوئے اسی کوڑوں کو مقرر کر دیا گیا۔
چنانچہ اس کی تائید مسلم ہی کی آگے والی روایتِ ابی ساسان سے بھی ہوتی ہے کہ ولید بن عقبہؓ کو جب کوڑے لگائے تو حضرت علیؓ شمار کر رہے تھے 'جب چالیس پر پہنچے تو فرمایا کہ رک جاؤ۔ پھر فرمایا: نبی ﷺ نے چالیس کوڑے لگائے 'حضرت علیؓ ابو بکرؓ..... (جاری ہے)

۲۱۷۶...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَبِيبِ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنسًا يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۲۱۷۶...... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا۔(بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی)۔

۲۱۷۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

۲۱۷۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی کی حد میں چھڑی اور جوتے سے حد لگائی۔ پھر

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نے بھی چالیس لگائے' عمرؓ نے اسی لگائے۔ اور سب طریقہ سنت ہیں اور یہ مجھے زیادہ پسند ہے (اسی کوڑے)"۔

بہر کیف! اس تفصیلی بحث سے معلوم ہوگیا کہ شاربِ خمر کی حد شرعی ۸۰ کوڑے ہیں۔ اور صحابہ کرامؓ بھی اسی پر عمل فرماتے تھے۔ واللہ اعلم

سوال: شراب کی کتنی مقدار سے حد واجب ہوتی ہے؟

جواب: یہاں پر ایک اصولی مسئلہ یہ ہے کہ مطلق شراب پینے سے حد لازم ہو جاتی ہے خواہ تھوڑی پیئے یا زیادہ۔ یا یہ کہ مخصوص مقداریں پینے کے بعد حد لازم ہوتی ہے؟

ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ اور احناف میں سے امام محمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ ہر نشہ آور چیز کا پینا (یا استعمال) حد کو واجب کر دیتا ہے خواہ تھوڑی پیئے یا زیادہ۔ خواہ اس سے نشہ ہو یا نہیں۔ ہر صورت میں اس پر حد لازم ہوگی۔ حتیٰ کہ اگر کسی نے ایک قطرہ بھی کوئی نشہ آور مشروب پی لیا تو اسے حد لگائی جائے گی۔

امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کا مسلک اس معاملہ میں یہ ہے کہ ان کے نزدیک نشہ آور اشیاء و مشروبات کے اعتبار سے حکم مختلف ہو جائے گا۔ ان حضرات کے نزدیک مشروبات (نشہ آور) تین اقسام کے ہیں۔ اور تینوں کا حکم مختلف ہے۔

۱۔ شراب:۔ یعنی انگور کا نچوڑا ہوا پانی جب کہ وہ سخت ہو جائے اور جوش مارنے لگے اور اس میں جھاگ پیدا ہو جائیں۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی قلیل و کثیر ہر مقدار حرام ہے اور اس کا مطلقاً پینا ہی حد لازم کر دیتا ہے خواہ ایک گھونٹ پیئے یا ایک پیالہ یا زیادہ۔ خواہ نشہ ہو یا نہیں۔ اور یہ وہ واحد قسم ہے جس میں امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ جمہور فقہاء کے ساتھ ہیں۔

۲۔ دیگر حرام مشروبات:۔ مثلاً طلاء: یعنی انگور کا وہ نچوڑا ہوا پانی جسے آگ پر پکایا گیا ہو کہ اس کا دو تہائی سے کم اڑ کر خشک ہو گیا ہو۔ یا مثلاً: نقیع التمر (کھجور کا شیرہ) یعنی کھجور کا نچوڑا ہوا پانی یا مثلاً: کشمش کا پانی۔ یعنی پانی میں کشمش ڈال کر چند دنوں تک یونہی چھوڑا گیا ہو اور اس میں تیزی اور جوش پیدا ہو گیا ہو۔

اس قسم کے مشروبات کا حکم یہ ہے کہ ان کا پینا مطلقاً حرام ہے' خواہ تھوڑا پیئے یا زیادہ۔ لیکن حد اسی وقت واجب ہوگی جب کہ پینے والے کو نشہ ہو جائے۔ بغیر نشہ کے ان مشروباتِ محرمہ کے پینے سے حد واجب نہ ہوگی اگرچہ یہ حرام ہیں۔ (الہدایہ)

۳۔ وہ مشروبات اور نبیذ جو ان کے علاوہ ہیں۔ مثلاً: کھجور کی نبیذ یا معمولی پکی ہوئی کشمش کی نبیذ' شہد کی نبیذ' انجیر' گیہوں' جو وغیرہ کی نبیذ اور ان کا پکا ہوا پانی وغیرہ۔

اس قسم کا حکم امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ہے کہ ان کی قلیل مقدار تو حرام نہیں ہے اگر تقویت یا علاج وغیرہ کی نیت سے پیئے۔ لہو و لعب یا سرشاری و خوشی کے موقع پر بلا وجہ پینا حرام ہے۔ البتہ ان کی نشہ آور مقدار پینا حرام ہے۔ البتہ اس کی نشہ آور مقدار پینے والے کو حد لگائی جائے گی یا نہیں؟ اس بارے میں دونوں ہی اقوال منقول ہیں۔ صاحب ہدایہؒ نے اسی کو بیان کیا ہے۔ (کمافی فتح القدیر ۸/۱۶۰)

دوسری روایت یہی ہے کہ اس پر حد جاری ہوگی۔ اور صاحب ہدایہ نے اسی کو اصح قرار دیا ہے جب کہ محقق ابن ہمامؒ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم

نَبِيَّ اللهِ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے چالیس کوڑے لگائے، پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ چراگاہوں اور گاؤں سے نزدیک ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ شراب کی حد کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا تو خیال ہے کہ یہ سب سے ہلکی اور کم ترین حد ہے، چنانچہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسّی کوڑے مقرر فرمادیے۔

۲۱۷۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۱۷۸......اس طریق سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۱۷۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ الرِّيفَ وَالْقُرَى

۲۱۷۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حدِ شراب کے اندر جوتوں اور ٹہنی سے چالیس بار مارتے تھے۔ آگے سابقہ احادیث والا مضمون ہی بیان فرمایا الا یہ کہ اس روایت میں گاؤں وغیرہ سے قریب ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

۲۱۸۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ فَيْرُوزَ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَزِيدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ

۲۱۸۰...... حضرت حصین بن المنذر رابوساسان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے ولید بن عقبہ کو لایا گیا جنہوں نے فجر کی دو رکعت پڑھ لی تھیں پھر کہا کہ میں تمہارے واسطے دو رکعت زیادہ پڑھ لیتا ہوں (اس جملہ سے بظاہر یہ بتلانا مقصود ہے کہ ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نشہ میں تھے)۔

دو آدمیوں نے ان پر گواہی دی ایک تو حمران نے گواہی دی کہ ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب پی ہے۔

دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو دیکھا کہ وہ قے کر رہے تھے۔

تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر اس نے شراب نہ پی ہوتی تو قے نہ کرتا (شراب پی ہے جبھی قے کر رہا تھا) اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ: اے علی! اٹھئے اور اسے کوڑے لگائیے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے حسن! اٹھو اور اسے کوڑے لگاؤ۔ اس پر حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"اس کی گرمی بھی وہی اٹھائے جس نے ٹھنڈک اٹھائی ہے"۔

(یہ ایک بلیغ محاورہ ہے عربی کا۔ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ
زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ

طرف منسوب ہے کہ سب سے پہلے انہوں نے کہا۔ اور مقصد اس کا یہ ہے کہ جو شخص کسی عہدہ یا منصب کو سنبھالے تو اس عہدہ کی وجہ سے اسے جو مراعات یا فائدہ ملتا ہے تو اس کی ذمہ داری اور مشکلات بھی اسی کو اٹھانی چاہیئے۔ اور یہاں پر حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد یہ تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب خلافت کی ٹھنڈک اپنے سر لی ہے تو "اقامتِ حد" کی گرمی بھی اپنے ذمہ لیں اور حد خود لگائیں، ہمیں نہ کہیں)۔ جب کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامتِ حد کی ذمہ داری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو سونپی تھی تو اس سے مقصد ان کی تکریم اور اعزاز تھا)۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات پر گویا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پھر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم کھڑے ہو اور اسے کوڑے لگاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوڑے لگائے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شمار کرتے رہے جب چالیس پر پہنچے تو فرمایا کہ رک جاؤ۔ پھر فرمایا: نبی ﷺ نے چالیس لگائے، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس لگائے، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لگائے، سب طریقے سنت ہیں لیکن یہ طریقہ مجھے زیادہ پسند ہے۔ (1) حضرت علی بن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی روایت

---

(1) تشریح حدیث اور متعلقہ مضامین: تعارفِ صحابی:۔ ولید بن عقبہؓ، قریش کے سردار عقبہ بن ابی معیط (جو رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کا بدترین دشمن تھا اور غزوۂ بدر کے دن گرفتار ہوا پھر نبی ﷺ نے اسے قتل فرمایا تھا) کے بیٹے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی عمارہؓ فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے، نبی ﷺ نے انہیں بنی المصطلق کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل بنا کر بھیجا تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ کی زیر نگرانی رہے، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی معزولی کے بعد حضرت عثمانؓ نے انہی کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔

حضرت عمرؓ نے بھی انہیں "الجزیرۃ" کا گورنر بنایا تھا پھر بنو تغلب سے دشمنی کے باعث ان کو معزول کر دیا تھا پانچ برس تک کوفہ کے گورنر رہے، رعایا اور عام لوگوں کے ساتھ نہایت نرم خو اور محبت کرنے والے تھے۔ نہایت جری اور عمدہ شاعر تھے۔ بعد میں ایک واقعہ کی بناء پر حضرت عثمانؓ نے بھی معزول کر دیا تھا۔ (ملخص از الاصابۃ، البدایہ والنہایۃ)

الفاظ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ولیدؓ نے شراب پی تھی جس کی بناء پر انہیں حد لگائی گئی۔ لیکن طبری نے اپنی تاریخ میں متعدد روایات نقل کی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ ولیدؓ نے شراب نہیں پی تھی بلکہ ان کے بعض اعداء و حاسدین نے ان پر الزام لگایا تھا اور سازش کر کے اس جرم میں سزا دلوائی تھی۔

طبری کی روایات کا لب لباب اور خلاصہ یہ ہے کہ زہیر بن جندب، مورع ابن اُبی مورع اور شبیل بن ابی الازدی کوفہ کے تین نوجوان تھے جنہوں نے ابن الحسیمان کو قتل کر دیا تھا، ولید بن عقبہ نے اپنی گورنری کے زمانہ میں قصاصاً ان تینوں کو قتل کر دیا۔ ان تینوں کے باپ جو جندب، اُبو مورع اور اُبو زینب تھے ان کے دل میں نفرت کی آگ بھڑک گئی اور وہ ولیدؓ بن عقبہ پر حملہ کرنے اور...... (جاری ہے)

میں زیادتی کی ہے۔ حضرت اسماعیل نے کہا کہ میں نے اس سے حضرت داناج کی روایت کردہ حدیث سنی تھی لیکن میں یاد نہیں رکھ سکا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نقصان پہنچانے کی تاک میں لگ گئے اور موقع کی تلاش میں رہے۔
بنو تغلب کے عیسائیوں میں سے ایک شخص ابوزبید کا ولیدؓ کے ہاں آنا جانا تھا' اور اس شخص سے ان کے تعلقات ''الجزیرہ'' کے گورنری کے زمانہ سے تھے جہاں انہیں حضرت عمرؓ نے گورنر بنایا تھا۔ ولیدؓ مسلسل کوشش میں لگے رہے یہاں تک کہ وہ شخص مسلمان ہو گیا اور پورے خلوص سے اسلام لایا۔ جندب' ابو مورّع اور اُبوزینب تینوں نے اس پر تہمت لگائی کہ وہ ولیدؓ کو شراب پلاتا ہے اور لوگوں کو اس پر برانگیختہ کیا۔ حتیٰ کہ ایک روز لوگ ان کے گھر میں داخل ہوئے ان کے گھر میں کوئی دروازہ نہیں تھا۔ لوگ اچانک جا گھسے تو ولیدؓ کوئی چیز ایک طرف کر کے اور چارپائی کے نیچے کر دی۔ کسی نے ہاتھ ڈال کر نکالی تو دیکھا کہ ایک تھال میں انگور کے چند خوشے تھے اور واقعہ یہ تھا کہ ولیدؓ نے اس شرم سے وہ چھپائے تھے کہ لوگ یہ دیکھیں کہ ان کے دستر خوان پر سوائے چند انگور کے خوشوں کے کچھ نہیں ہے۔
چنانچہ لوگوں نے جب یہ دیکھا تو وہ کھڑے ہو گئے اور ان تینوں کے برا بھلا کہنے لگے کہ انہوں نے اپنے امیر پر ایک ایسی برائی کی تہمت لگائی جو ان کے اندر نہیں تھی۔
اس واقعہ کی بناء پر ان تینوں کے دلوں میں نفرت کی آگ اور زیادہ بھڑک اٹھی اور ایک منصوبہ پر تینوں متفق ہو گئے۔ پیچھے گذر چکا ہے کہ ولیدؓ کے گھر پر دروازہ نہیں تھا کیونکہ امیر تھے اور لوگوں کی سہولت کی خاطر دروازہ نہیں رکھا کہ جو چاہے بلا روک ٹوک آجائے۔
ان تینوں نے ایک روز جب کہ ولیدؓ اپنے گھر والوں کے ساتھ سوئے ہوئے تھے غفلت میں پاکر ان کے ہاتھ سے ان کی انگوٹھی لے لی اور حضرت عثمانؓ کے پاس ایسے لوگوں کو لے کر گئے جنہیں عثمانؓ جانتے تھے' ان سب نے گواہی دی کہ ولیدؓ نے شراب پی ہے۔ حضرت عثمان نے ولیدؓ کو بلایا اور اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اے امیر المومنین! میں آپ کے سامنے اللہ کو گواہ بناتا ہوں۔ اللہ کی قسم! یہ دونوں جھوٹے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ: اس کا تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ البتہ ہم تو اسی پر عمل کریں گے جیسا معاملہ ہمارے پاس لایا جائے۔ جو کوئی ظلم کرے گا تو اس سے انتقام لینے والا اللہ ہے کسی پر ظلم کیا جائے اس کے بدلہ کا ذمہ دار بھی اللہ ہے۔
ابتداءً حضرت عثمانؓ، ولیدؓ پر حد قائم کرنے کے سلسلہ میں متردّد تھے لیکن جب ان پر گواہوں کی گواہی سامنے آگئی تو پھر حد قائم کر دی۔ اور اقامت حد کے وقت ولیدؓ سے فرمایا: ہم تو حدود قائم کرنے کے ذمہ دار ہیں اور جھوٹا گواہ جھوٹی گواہی کا) وبال آگ کی صورت میں بھگتے گا۔ لہٰذا اے میرے بھائی! صبر کرو۔ (تاریخ الامم والملوک لطبری ۳/۳۲۶۔۳۳۰)
حافظ ابن عبد البرؒ نے ان روایات کو ضعفِ اسناد کی وجہ سے منکر قرار دیا ہے اور مسلم کی روایتِ ابی ساسان کو ترجیح دی ہے اور ولیدؓ پر قائم کی جانے والی حد کو درست قرار دیا ہے۔
لیکن صاحبِ تکملہ فتح الملہم مولانا محمد تقی عثمانی مد ظلہم فرماتے ہیں کہ: اس ناکارہ کا خیال ہے کہ طبری کی روایات پر قطعی حکم لگانا مناسب نہیں ہے' اور نہ ہی ولیدؓ پر شربِ خمر کا قطعی حکم لگانا درست معلوم ہوتا ہے متعدد وجوہ کی بناء پر جو درج ذیل ہیں:

۱۔ پہلی بات تو یہ کہ مسلم کی روایت ابی ساسان اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ولید پر اقامت حد گواہوں کی شہادت کی روشنی میں ہوئی اور یہ حدیث شربِ خمر پر دلالت نہیں کرتی۔ جب کہ امام (حاکم) تو شہادتوں کے مطابق ظاہر پر فیصلہ کرتا ہے۔ لہٰذا حضرت عثمانؓ کا ولیدؓ پر اقامتِ حد کے فیصلہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ولیدؓ نے یہ جرم کیا بھی تھا۔ کیونکہ خود نبی علیہ السلام کے فرمان ''**ولعلّ بعضكم أن يكون ألحن بحجّته من الآخر**'' کہ ممکن ہے تم میں سے بعض لوگ (اپنے مقدمات میں) دوسرے فریق کی بہ نسبت زیادہ چرب زبانی کا مظاہرہ کر دے (جس پر اس کے حق میں فیصلہ کر دوں) کا بھی تقاضا یہی ہے کہ بعض اوقات جرم محقق نہیں ہوتا نفس الامر میں لیکن شہادتِ شہود کی وجہ سے قاضی اور حاکم شہادت کے مطابق فیصلہ کرنے کا پابند ہوتا ہے۔
خلاصہ یہ کہ ولیدؓ پر ''اقامتِ حد'' شربِ خمر کے نفس الامر میں پائے جانے کے لئے لازم نہیں۔

۲۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ طبری کی روایت سیَرِ صحابہؓ کے زیادہ مطابق و موافق ہیں کیونکہ ولیدؓ ان صحابہؓ میں تھے جو اپنے...... (جاری ہے)

۲۱۸۱......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنْتُ أُقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ فَأَجِدَ مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْتُهُ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ

۲۱۸۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اگر کسی پر کوئی حدِ شرعی قائم کروں پھر وہ اس حد میں مر جائے تو میرے دل میں اس کا کچھ غم واحساس نہ ہوگا ماسوائے شراب کی حد کے۔ کہ اگر اس کے اندر کوئی مر جائے تو اسے میں دیت دلواؤں گا اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو جاری نہیں فرمایا (یعنی ایک ہی کوڑے سے اسی کوڑے لگانے کا طریقہ)۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)......اسلام میں مخلص اور حُسنِ اسلام والے تھے اور متعدد مناقب کے حامل تھے۔

۳۔ ولیدؓ بن عقبہ نے حضرت عثمانؓ کی زیر نگرانی پرورش پائی تھی اور ان جیسے حضرات سے یہ بہت بعید ہے کہ اس قسم کے فضائح میں مبتلا ہو جائیں جب کہ طبری کی روایات اس بارے میں ان کے عذر کو بھی بیان کر رہی ہیں۔

۴۔ پیچھے ولیدؓ کے حالات میں گذر چکا ہے کہ ان کے گھر پر دروازہ نہیں تھا جس کی واحد وجہ یہی تھی کہ ان کے پاس کثرت سے لوگوں کی آمد و رفت رہتی تھی اپنی ضروریات کی بناء پر۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جو آدمی اس عہدۂ جلیلہ پر فائز ہو اور شراب کا بھی عادی ہو تو وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتا کہ ہر کس و ناکس کے لئے اپنے گھر کو کھلا رکھے بلکہ وہ تو اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ اسے خلوت و تنہائی پوری طرح حاصل ہو کوئی اس کی تنہائی کے امور میں مخل نہ ہو سکے جس کے لئے ضروری ہے کہ گھر پر دروازہ ہو۔ ولیدؓ جیسا مدبر' بہادر اور لوگوں کے کام آنے والا شخص کیسے اتنی بنیادی بات کو نظر انداز کر کے شراب نوشی کر سکتا ہے؟ اس لئے عقلی اعتبار سے بھی طبری کی روایات معتبر معلوم ہوتی ہیں۔

حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب زید فیو فہم نے اور بھی متعدد روایات و آثار اور توجیہات نقل کی ہیں جن سے طبری کی روایات کی تائید ہوتی ہے۔ واللہ اعلم تفصیل کے لئے دیکھئے (تکملہ فتح الملہم ۲/۵۰۰)۔

بہر کیف! محض اسناد کی بناء پر طبری کی روایات کے باطل ہونے کا قطعی حکم ان تمام قرائن و توجیہات کی موجودگی میں صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم

شراب قے کرنے کی بنیاد پر حدّ کا وجوب...... کسی شخص کو محض یہ دیکھ کر کہ وہ شراب کی قے کر رہا ہے' حد لگائی جائے گی یا نہیں؟ اس بارے میں علماء کی مختلف رائے ہے۔ امام مالکؒ اور امام احمدؒ بن حنبلؒ کے نزدیک محض قے کرتا دیکھ کر حد واجب ہو جائے گی۔ (کمافی شرح الآبی والمغنی لابن قدامہ)

یہ حضرات ولیدؓ بن عقبہ کی مذکورہ حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے اس شہادت پر کہ انہوں نے شراب کی قے کی تھی۔ ولیدؓ پر حد جاری کر دی تھی۔

جب کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ محض شراب کی قے سے حد واجب نہیں ہوگی جب تک کہ شراب پیتا دیکھ کر شہادت نہ دی جائے۔ کیونکہ یہ امکان ہے کہ اس نے کسی کی زبردستی اور اکراہ سے شراب پی ہو یا مضطر ہو (کمافی فتح القدیر و رد المحتار) صاحبِ تکملہ فتح الملہم نے اس موضوع پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے مالکیہ اور حنابلہ کے دلائل کو اسناد پر پرکھنے کے بعد فرمایا کہ: اس مسئلہ میں مالکیہ اور حنابلہ کا قول خلفاء راشدین کے فیصلوں کے مطابق اور عقلی اعتبار سے بھی مصالح امت کے مناسب ہے۔ بالخصوص اس فساد زدہ زمانہ میں۔ یہی وجہ ہے کہ شافعیہ میں سے نوویؒ اور احناف میں سے شیخ خلیل احمد سہارنپوریؒ نے اس معاملہ میں مالکیہ اور حنابلہ کے قول کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم (دیکھئے تکملہ فتح الملہم ۲/۵۰۲ تا ۵۰۵)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ حدّ میں مرنے والے کی دیت کا حکم.. کوئی شخص اگر حاکم وقت یا قاضی کی طرف سے قائم کردہ کسی حد میں اگر مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ امام شافعیؒ کے نزدیک اگر شربِ خمر (شراب نوشی) کی حد میں مر جائے تو امام (حاکم) پر دیت آئیگی۔ اس مسئلہ میں انکے...... (جاری ہے)

ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ

۲۱۸۲......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۱۸۲......حضرت سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس طریق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت منقول ہے۔

باب-۲۹۹ باب قدر أسواط التعزير

تعزیر کے کوڑوں کی مقدار

۲۱۸۳......حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ

۲۱۸۳......حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"کسی کو دس سے زائد کوڑے نہ لگائے جائیں الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ کسی حد میں"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... یہاں تفصیل ہے جو ان کی کتب فقہ میں دیکھی جاسکتی ہے مثلاً: نہایۃ المحتاج اور کتاب الام وغیرہ۔
جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کسی قسم کی حد میں اگر محدود (وہ شخص جس پر حد جاری کی جارہی ہے) مر جائے تو امام (حاکم یا قاضی) پر کچھ عائد نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ وہ احکام حد کا پورا خیال رکھے۔ یعنی اگر محدود مریض ہو یا شدید سردی یا شدید گرمی کی وجہ سے حد جاری کرنے کے نتیجہ میں محدود کی موت واقع ہونے کا اندیشہ ہو اور پھر بھی امام حد جاری کردے اور مر جائے تو دوسری بات ہے۔ ورنہ امام پر کوئی دیت عائد نہیں ہوتی۔
اسی طرح تعزیرات کے اندر بھی احناف کے نزدیک امام پر کوئی دیت وغیرہ نہیں لازم ہوتی بشرطیکہ تعزیرات کی مقررہ مقدار سے زائد کوڑے نہ لگائے جائیں۔ اور اگر زائد از مقدار تعزیراً کوڑے لگائے گئے اور محدود مر گیا تو پھر امام پر ضمان لازم ہوگا۔ مقدار تعزیر کا بیان آگے آرہا ہے۔ جبکہ امام ابو یوسف القاضیؒ کے نزدیک سو کوڑوں سے زائد کی صورت میں اگر مر جائے تو امام پر نصف دیت لازم ہوگی۔
(ردالمحتار باب التعزیر ۳/۲۰۸)

تعزیر کی تعریف اور مقدار سزا

اصطلاح میں تعزیر کا اطلاق ان سزاؤں پر ہوتا ہے جن کی کوئی مقدار و طریقہ شریعت نے نہیں بتلایا بلکہ حاکم اور امام کی صوابدید پر رکھا ہے۔ اور جن جرائم کی شرعی سزا اور مخصوص طریقہ بتلایا گیا ہے ان کو "حدود" کہا جاتا ہے۔
تعزیر میں کتنی مقدار تک سزا دی جاسکتی ہے؟ اس کا تفصیلی بیان اور متعلقہ تفاصیل پیچھے کتاب القسامہ میں گزر چکی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت مذکورہ کی بناء پر امام احمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ تعزیر میں دس سے زائد کوڑے نہیں لگائے جاسکتے۔
جب کہ دیگر ائمہ مجتہدین امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دس سے زیادہ کی بھی گنجائش ہے امام (حاکم) کی صوابدید پر۔ پھر زائد کی مقدار میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک غلام کی کم از کم حد کی مقدار سے تجاوز نہ ہو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ۳۹ سے زائد نہ ہو کیونکہ غلام کی کم از کم حد چالیس ہے۔ جب کہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک آزاد کی کم سے کم حد سے تجاوز نہ ہو یعنی ۸۰ سے زائد نہ ہو۔ تفصیل کے لئے۔ (تکملہ فتح الملہم ۲/۵۱۰)

باب-۳۰۰ باب الْحدود كفارات لأهلها

حدود گناہوں کا کفارہ ہیں

۲۱۸۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

۲۱۸۴...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ہم لوگ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مجلس میں بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تم لوگ مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرو گے، نہ ہی زناکاری کرو گے نہ چوری کرو گے نہ ہی کسی جان کو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے ناحق قتل کرو گے تو تم میں سے جو شخص اس بیعت کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو ان سب باتوں میں سے کوئی کام کر بیٹھا اور اس پر اسے سزاء (شرعی) دی گئی تو وہ اس کے واسطے کفارہ ہو جائے گی، اور جس نے ان میں سے کوئی کام کیا اور اللہ نے اس کے جرم کو چھپالیا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے تو معاف کردے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا فرمادے"۔

۲۱۸۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَتَلَا عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ "أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا" الْآيَةَ

۲۱۸۵...... حضرت زہریؒ سے اس سند سے یہی حدیث منقول ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ آپ ﷺ نے اس بیعت کے بعد ہم پر آیتِ نساء تلاوت فرمائی (یعنی سورۃ الممتحنہ کی وہ آیت جس میں عورتوں سے انہی باتوں پر بیعت لی گئی ہے)۔

۲۱۸۶...... وحَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ

۲۱۸۶...... حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن صامت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بھی عہد لیا جیسا کہ عورتوں سے لیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کچھ بھی شریک نہ ٹھہرائیں، نہ چوری کریں، نہ زناکاری کریں، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں، نہ ایک دوسرے پر بہتان باندھیں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنے عہد میں پورا اترے گا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو کوئی تم میں سے کوئی حد واجب ہونے والا کام کرے گا تو اگر اس پر حد قائم ہوگئی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگی اور جس کا گناہ اللہ تعالیٰ چھپالے تو اس کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو مغفرت فرمادے۔[1]

---

[1] علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں فرمایا کہ یہ بیعت 'بیعت عقبہ' تھی جس کا لیلۃ العقبہ میں انعقاد ہوا تھا۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ یہ بیعت عقبہ کے علاوہ کوئی دوسری بیعت تھی۔ کیونکہ حضرت عبادہؓ کی مذکورہ بالا روایت میں سورۂ ممتحنہ...... (جاری ہے)

۲۱۸۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَمِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ فَالْجَنَّةُ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللَّهِ

۲۱۸۷...... حضرت عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن صامت سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ان سرداروں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ اور فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اس بات پر کہ ہم اللہ کے ساتھ شریک نہیں کریں گے نہ زنا کریں گے، نہ چوری کریں گے نہ کسی جان کو جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے ناحق قتل کریں گے نہ لوٹ مار کریں گے اور نہ ہی معاصی کا ارتکاب کریں گے تو پھر ہمارے لئے جنت ہے اگر ہم نے ایسا کر لیا۔ اور اگر ہم سے ان میں سے کوئی کام ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔
اور ابن رمح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔

باب-۳۰۱ باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبارٌ

جانور، معدنیات کی کان یا کنویں میں گر کر ہلاک ہونے والوں کا خون ہدر ہے

۲۱۸۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

۲۱۸۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی آیت کا بھی ذکر ہے۔ اور سورۂ ممتحنہ کا نزول فتح مکہ کے بعد ہوا ہے۔ اور بیعت عقبہ فتح مکہ سے قبل ہوئی ہے۔
سوال: کیا حدود و تعزیرات (دنیاوی سزائیں) اخروی اعتبار سے بھی کفارہ ہیں؟
جواب: علماء کی اکثریت کا اجماع ہے اس بات پر کہ مختلف جرائم کی وہ شرعی سزائیں جو اللہ و رسول کی نافذ کردہ ہیں انسان کے ان جرائم کے لئے اخروی اعتبار سے بھی کفارہ ہیں سوائے شرک کے گناہ کے کیونکہ کوئی دنیاوی سزا شرک کے لئے کفارہ نہیں ہو سکتی۔
لیکن بعض علماء کے نزدیک دنیاوی سزائیں اور حدود کفارہ نہیں ہیں بلکہ یہ تو بطور دنیاوی مشروع کی گئی ہیں تاکہ جرائم کی روک تھام ہو سکے۔
بہر حال اس مسئلہ پر طویل بحثیں کی گئی ہیں۔ احنافؒ کے بارے میں یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ حدود کفارہ سے نہیں ہیں۔ لیکن علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فیض الباری میں اس کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ احناف کی اس قول کی طرف نسبت تسامح پر مبنی ہے۔
علامہ انور شاہ کشمیریؒ اس مسئلہ پر طویل بحث کرنے کے بعد بطور خلاصہ فرماتے ہیں کہ:
"اقامتِ حد کے بعد تین قسم کی حالتیں پیش آتی ہیں ا۔ ایک تو یہ کہ محدود (جس کو حد لگائی گئی ہے) وہ اس جرم سے توبہ کر لے تو یہ حد اس کے لئے کفارہ ہو جائے گی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔
دوسری صورت یہ ہے کہ وہ توبہ نہ کرے تو اگر وہ اس حد کی وجہ سے اس گناہ سے باز آ گیا ہے خواہ توبہ نہ کی ہو لیکن حد سے عبرت پکڑلی پھر دوبارہ گناہ سے باز آ گیا تو بھی یہ حد اس کے واسطے کفارہ بن جائے گی۔
تیسری صورت یہ ہے کہ وہ حد سے کوئی عبرت پکڑنے کے بجائے اس گناہ میں ہی پڑا رہے اور حد سے کوئی نصیحت نہ حاصل کرے تو اس صورت میں وہ اس حد کے لئے کفارہ نہیں ہوگی"۔
حضرت مولانا بدر عالم میرٹھیؒ اپنی کتاب "بدر الساری" میں بہت اچھی بات فرماتے ہیں کہ حدیث میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ: وہ حد مجرم کے لئے کفارہ ہو جائے گی" اس کا معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم سے امید ہے کہ یہ حد اس کے واسطے کفارہ بن جائے گی۔ واللہ اعلم

لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ

"جانور کا زخم ہدر ہے (یعنی رائیگاں ہے) کنویں سے پہنچنے والا نقصان بھی ہدر ہے اور کان سے پہنچنے والا نقصان بھی ہدر ہے جب کہ رکاز میں خمس (پانچواں حصہ ہے)۔"[1]

---

[1] تشریح حدیث...... اس حدیث میں چند مشکل الفاظ استعمال ہوئے ہیں عجماء ٗجُبار ٗ معدن ٗ رکاز۔

عجماء...... جانور کو کہا جاتا ہے ٗ اعجم کا مؤنث ہے اور اعجم ہر چوپائے کو کہا جاتا ہے۔

جُبار...... کے لفظی معنی ہیں ھدر ہونا یعنی جس چیز کا کوئی ضمان ر تاوان نہیں ہوتا اسے جُبار کہا جاتا ہے۔

مَعدن...... خزانہ کی کان۔ معدنیات وغیرہ۔

رکاز...... لغت میں زمین سے نکلنے والے سونے یا چاندی کے دفینہ کو کہا جاتا ہے۔

پہلی بات جو اس حدیث میں ارشاد فرمائی گئی وہ یہ کہ "جانور کا نقصان رائیگاں ہے" مطلب یہ ہے کہ اگر کسی جانور نے کسی انسان کو نقصان پہنچا دیا جانی یا مالی تو اگر جانور کے مالک کی طرف سے کوئی تعدی یا ظلم نہیں پایا گیا تو مرنے والے یا متاثرہ شخص کے نقصان کا ضمان کسی پر نہیں ہوگا۔

تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ جانور کے کسی کو نقصان پہنچانے کی دو صورتیں ہیں:

ایک یہ کہ جانور اکیلا تھا کوئی چرواہا اس کا مالک یا نگران ساتھ نہیں تھا ٗ اس صورت میں ہونے والے نقصان کا کوئی ضمان امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہیں ہوگا۔ خواہ دن کے وقت نقصان ٗ پہنچا ہے یا رات کو۔ جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک اس صورت میں دن کو پہنچنے والے نقصان کا ضمان نہیں آئے گا البتہ رات کو پہنچنے والے نقصان کا ضامن مالک ہوگا کیونکہ مویشی اور جانور املاک میں سے ہوتے ہیں اور رات میں عموماً انہیں باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً: کسی گائے نے رات کے وقت کسی کو سینگ مار دیا جس سے وہ زخمی ہو گیا تو امام شافعیؒ کے نزدیک مالک اس زخمی ہونے کا ذمہ دار ہے اور ضامن ہوگا ٗ کیونکہ رات کو مویشیوں کو عموماً باندھ کر رکھا جاتا ہے اب اگر رات میں جانور نے نقصان پہنچایا تو گویا مالک کی طرف سے زیادتی پائی گئی کہ اس نے جانور کو باندھ کر کیوں نہیں رکھا۔ لہٰذا مالک پر اس صورت میں ضمان آئے گا۔ امام شافعیؒ کے نزدیک۔ جب کہ امام ابو حنیفہؒ کے یہاں کوئی تخصیص نہیں ہے دن یا رات کی کسی صورت میں ضمان نہیں آئے گا۔

حضرت علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے "اعلاء السنن" میں امام طحاوی سے نقل کیا ہے کہ:

"امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کی تحقیق یہ ہے کہ اگر مالک نے کسی نگران کے ساتھ جانور کو چھوڑا ہو تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہے اور اگر بغیر محافظ کے چھوڑا ہو تو ضمان ہے"۔ (اعلاء السنن ۱۸/۲۴۲) اور شیخ الاسلام علامہ عثمانیؒ صاحب اعلاء نے مذہبِ حنفیہ پر استدلال کے لئے دار قطنی کی روایت عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہٖ عن النبی ﷺ والی پیش کی ہے۔

جہاں تک ان صورتوں کا تعلق ہے جس میں جانور کے ساتھ کوئی راکب ٗ سواریاں ہانکنے والا ہو تو وہ مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں:

۱۔ اگر جانور اس شخص کی ملکیت (زمین) میں چل رہا ہے جو اس کے ساتھ ہے پھر وہ جانور کسی کو نقصان پہنچا دے تو مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا الّا یہ کہ نقصان جانور کے روندنے اور کچلنے سے ہوا ہو۔

۲۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جانور کسی غیر کی مِلک میں چل رہا ہو اس کی اجازت کے ساتھ تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔

۳۔ تیسری صورت یہ ہے کہ غیر کی زمین میں مالک کی اجازت کے بغیر جانور چل رہا ہو اور پھر کسی کو نقصان پہنچا دے تو جانور کا مالک نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔

۴۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ جانور کسی شخصی زمین کے بجائے طریق عام یعنی عام راستہ پر چل رہا ہو تو اگر جانور اپنے پاؤں یا ہاتھ یا سر سے کسی کو نقصان پہنچائے یا کسی کا ہاتھ چبالے یا کسی کو ٹکر مار دے تو مالک کے اوپر ضمان ہوگا۔ البتہ اگر دم سے چلتے چلتے نقصان پہنچا دے تو مالک پر ضمان نہیں ہوگا۔ (کمافی ردالمحتار ۵/۵۳۰)

سڑک پر چلنے والی گاڑیوں سے ہونے والے نقصانات کا شرعی حکم...... فقہاء کرامؒ کی تصریحات میں اس کا ذکر نہیں ملتا کیونکہ ان کے زمانہ میں گاڑیوں کا وجود نہیں تھا۔ ظاہر یہی ہے کہ گاڑیوں سے ہونے والے نقصانات خواہ سامنے سے ہوں یا پیچھے سے...... (جاری ہے)

وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

۲۱۸۹۔۔۔۔وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ كُلُّهُمْ

۲۱۸۹۔۔۔۔ حضرت زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔ سب کا ضامن مالک اور ڈرائیور ہوگا۔ کیونکہ گاڑی پوری ڈرائیور کے اختیار میں ہوتی ہے اور اسی کے ارادہ سے حرکت کرتی ہے۔ لہٰذا ڈرائیور ہی تمام نقصانات کا ذمہ دار ہوگا۔ واللہ سبحانہ اعلم (تفصیل کے لئے دیکھئے تکملہ فتح الملہم ۲/ ۵۲۳، ۵۲۴)

اسی طرح حدیث میں دوسرا جملہ ارشاد فرمایا: والبئر جُبارٌ۔ یعنی کنویں میں گر کر مرنے والا نقصان بھی ھدر اور رائیگاں ہے اس کا کوئی ضامن نہ ہوگا۔

اس بارے میں کچھ تفصیل ہے۔ ابو عبیدؒ فرماتے ہیں کہ "کنویں سے مراد یہاں پر وہ پرانا کنواں مراد ہے جس کے مالک کے بارے میں کوئی علم نہ ہو۔ کسی صحرا یا جنگل میں ہو اور کوئی انسان یا جانور اس میں گر کر ہلاک ہو جائے تو ایسی صورت میں کسی پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

اسی طرح کسی نے اپنی مملوکہ زمین میں کنواں کھودا اور اس میں کوئی جانور یا انسان گر کر ہلاک ہو گیا تو مالک پر ضمان نہیں ہے۔

البتہ اگر کسی نے عام راستہ میں کنواں کھودوایا کسی دوسرے کی زمین پر بغیر اجازت مالک کے کنواں کھودا اور کوئی انسان یا جانور اس میں گر کر ہلاک ہو گیا تو کھودنے والے کے خاندان پر اس کی ضمان اور دیت ہوگی۔ اور کنویں کے حکم میں ہر گڑھا شامل ہے اور اس میں بھی یہ تفصیل ہے۔ احناف کا مذہب بھی یہی ہے (کمایظھر من ردالمختار)۔

مصنف عبدالرزاق میں حضرت علیؓ کا ایک قول منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"جس شخص نے کوئی کنواں کھودا یا بانس گاڑ دیا اور اس کی وجہ سے کسی کو نقصان پہنچ گیا تو وہ ضامن ہوگا"۔ (۱۰/ ۸۲)

حکیم الامت تھانویؒ نے اعلاء السنن میں اس اثر کو نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ:

"اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قتل کا سبب ہی ضمان کا موجب ہوتا ہے بشرطیکہ سبب میں ظلم و تعدی پائی جائے مثلاً: کسی غیر کی ملکیت میں کنواں کھودنا اور امام ابو حنیفہؒ کا یہی مذہب ہے۔ (اعلاء السنن ۱۸/ ۲۳۴)

بلکہ احناف تو فرماتے ہیں کہ: جس نے حاکم کے حکم سے کوئی نالہ کھودا کسی راستہ میں اور کوئی شخص جان بوجھ کر اس راستہ سے گذرا اور نقصان پہنچا تو کھودنے والا ضامن نہ ہوگا۔ (کمافی الدر المختار)۔

البتہ اگر کھودنے والے نے بغیر حکم حاکم کے کھودا ہو تو ضامن ہوگا اس لئے کہ اس صورت میں تعدی اور ظلم پایا گیا جب کہ حاکم کے حکم کی صورت میں تعدی نہیں پائی گئی۔

تیسری بات حدیث میں ارشاد فرمائی کہ: المعدن جُبارٌ۔ یعنی کان میں گر کر ہلاک ہونے والے کا خون بھی ھدر ہے۔ اس کی شرح میں حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ:

"پس اگر کسی نے اپنی مملوک زمین میں کوئی کان کھودی یا کسی بنجر و ویران زمین میں کھودی اور کوئی آدمی اس میں گر کر مر گیا تو اس کا خون رائیگاں ہے۔ اسی طرح کسی نے کسی کو اجرت پر ملازم رکھا کہ وہ اس کے لئے کام کرے اور کام کے دوران (مالک کی طرف سے کسی سبب کے بغیر) وہ مر گیا تو اس کا خون بھی رائیگاں ہے۔ اور کنویں میں معدن کے حکم میں ہر وہ ملازم بھی شامل ہے جو اپنے کام کے دوران ہلاک ہو جائے جیسے نہ کسی نے ایک آدمی کو کھجور کے درخت پر چڑھنے کے لئے ملازم رکھا اور وہ درخت سے گر کر مر گیا تو مالک پر ضمان نہیں ہوگا"۔ (۱۲/ ۲۵۶)

چوتھی بات جو حدیث میں ارشاد فرمائی گئی وفی الرکاز الخُمس۔ یعنی رکاز میں خمس (پانچواں حصہ) واجب ہے۔ رکاز کے کیا معنی ہیں؟ اس میں فقہاء کرامؒ کی مختلف آراء ہیں۔

ائمہ ثلاثہ امام مالکؒ، شافعیؒ احمدؒ اللہ کے نزدیک "جاہلیت کے دفینہ" کو رکاز کہا جاتا ہے۔ اگر کسی کو رکاز حاصل ہو جائے تو اس کے ذمہ واجب ہے کہ بیت المال میں اس کا پانچواں حصہ (خمس) جمع کرائے۔ ان حضرات کے نزدیک معدن یعنی کان سے حاصل ہونے والی آمدنی اور مال پر خمس نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک معدن، رکاز کی تعریف میں نہیں آتا علاوہ ازیں معدن سے دولت کے۔۔۔۔۔ (جاری ہے)

عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ

۲۱۹۰...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا أَخْبَرَنَا

۲۱۹۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... حصول کے لئے محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے جب کہ رکاز بغیر مشقت کے حاصل ہوتا ہے۔ اور اسی بناء پر یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حدیث میں بھی حضور علیہ السلام نے معدن کو رکاز سے الگ بیان فرمایا۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ: رکاز جاہلیت کے دفینہ اور معدن دونوں کو شامل ہوتا ہے لہٰذا ہر ایک پر خُمس واجب ہوگا خواہ جاہلیت کا دفینہ حاصل ہو یا معدنی خزانہ۔

شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی صاحب تکملہ فتح الملہم میں فرماتے ہیں کہ: امام ابوحنیفہؒ کا مذہب لغتاً' روایتاً اور درایتاً یعنی لغوی' نقلی اور عقلی اعتبار سے بھی مؤید ہے۔

لغوی اعتبار سے: ابن منظور نے لسان العرب میں کہا کہ: "رکاز سونے چاندی کے اسی ذخیرہ کو کہتے ہیں جو زمین کے نکلے یا معدن ہو"۔ (۷/ ۲۲۲)

ابنِ فارس نے مقاییس اللغۃ میں کہا کہ: رکاز۔ وہ مال ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں دفن کردیا گیا ہو۔ ر۔ ک۔ ز۔ ان تین الفاظ کے اصلی معنی ہیں: ایک چیز کا اثبات دوسری چیز میں جو نیچے کی طرف جاتی ہو"۔ اور رکاز کے یہ معنی اپنے قیاس کے مطابق ہیں کیونکہ رکاز کے مالک نے اسے زمین کے نیچے دفن کردیا تھا۔ اور ایک قوم نے کہا کہ رکاز معدن کو کہتے ہیں۔ (۲/ ۴۳۳)

اہلِ لغت کے اِن اقوال سے ثابت ہوا کہ رکاز کا اطلاق معدن پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ مدفون خزانہ پر ہوتا ہے۔ نقل و روایت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو بھی مذہب ابوحنیفہؒ کی تائید کرتے ہیں۔

۱۔ ابو عبیدؒ نے کتاب الاموال میں حضرت عمرو بن شعیب کی روایت کی تخریج کی ہے کہ مزنی نے رسول اللہ ﷺ سے اس لقطہ کے بارے میں پوچھا جو آباد راستہ میں پایا جائے یا غیر آباد راستہ میں۔ فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو' اگر مالک آجائے تو ٹھیک اسے دے دو ورنہ وہ تمہارا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! جو لقطہ غیر آباد اور ویران بیابان میں ملے؟ فرمایا کہ اس میں اور رکاز میں خمس واجب ہوتا ہے" (یعنی وہ تمہارا ہے لیکن پانچواں حصہ بیت المال میں جمع کرانا ضروری ہے۔ (۳۳۶/ ۸۵۸)

۲۔ امام ابو یوسفؒ نے کتاب الخراج میں ابو سعید المقبریؒ سے "وفی الرکاز الخمس" والی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ: "آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! رکاز کیا ہے؟ فرمایا "سونے اور چاندی جسے اللہ نے زمین کی پیدائش کے روز سے زمین کے اندر پیدا فرمایا ہے"۔ (۲۹/۶۵) اُخرجہ' البیہقی فی سننہ ۴/ ۱۵۲)

۳۔ امام ابوحنیفہؒ نے عطاءؒ سے اور انہوں نے ابنِ عمرؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "رکاز وہ ہے جو زمین سے اُگلے"۔ (کذا فی جامع المسانید للخوارزمی ا/ ۴۶۲)

مزید نقلی دلائل اور ان آثار و روایات کی استنادی حیثیت کے لئے دیکھئے۔ (تکملہ فتح الملہم ۲/ ۵۲۸)

عقلی اعتبار سے مذہب حنیفہ راجح ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کنز (خزانہ) میں خمس کا واجب ہونا مالِ غنیمت ہونے کے اعتبار سے ہے کیونکہ وہ کفار کا دفینہ ہوتا ہے' اب اگر ایسا دفینہ نکلتا ہے جس میں مسلمانوں کی علامات پائی جائیں تو لقطہ (گری پڑی چیز) کے حکم میں ہوگا جس کی تعریف (یعنی اعلان کرنا اور مالک کی تلاش کرنا) واجب ہوتا ہے تو خمس تو فقط جاہلیت کے دفینہ میں واجب ہوتا ہے کیونکہ وہ "غنیمت" ہوتا ہے۔ اور معدن میں بھی یہ "غنیمت" کے معنی پائے جاتے ہیں کیونکہ معدن زمین کی پیدائش کے وقت سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہوا ہے گویا کہ وہ بھی غنیمت والی زمین کا ایک جزو ہوگیا لہٰذا وہ بھی غنیمت کے حکم میں ہوگیا اور جب غنیمت کے حکم میں ہوگیا تو اس میں بھی خمس واجب ہوگا۔

(واللہ اعلم)

ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں۔

۲۱۹۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ الْعَلاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْبِئْرُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَرْحُهُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

۲۱۹۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، معدن (کان) سے ہونے والا نقصان (خواہ جانی ہو یا مالی) رائیگاں ہے۔ جانور سے ہونے والا نقصان بھی رائیگاں ہے اور رکاز میں خُمس واجب ہوتا ہے“۔

۲۱۹۲...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

۲۱۹۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔

كتاب الاقضية

كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

قضاء اور عدالتی فیصلوں کا بیان

باب-۳۰۲ باب اليمين على المدّعى عليه

مدّعا علیہ پر قسم اٹھانا ہے

۲۱۹۳...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

۲۱۹۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اگر لوگوں کو صرف ان کے دعویٰ کی بنیاد پر دیا جانے لگے تو لوگ دوسرے لوگوں کے خون اور اموال حاصل کرلیں گے لیکن یمین (حلف اٹھانا) مدعیٰ علیہ کی ذمہ داری ہے"۔

۲۱۹٤...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

۲۱۹۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ:
"یمین (حلف اٹھانا) مدعیٰ علیہ کی ذمہ داری ہے"۔ ❶

باب-۳۰۳ باب القضاء باليمين والشّاهد و يمين بعضكم

ایک گواہ اور ایک قسم کی بنیاد پر فیصلہ کا بیان

۲۱۹٥...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۲۱۹۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

---

❶ مقصد یہ ہے کہ اگر یہ ہونے لگے کہ کسی کے محض دعویٰ پر اس کے حق میں فیصلہ کیا جانے لگے تو لوگ اسے دوسروں کی جان ومال کے حصول کا ذریعہ بنالیں گے۔ اور کوئی اپنے جان ومال کے تحفظ میں کامیاب نہ ہوسکے گا۔ لہٰذا مدعا علیہ (جس پر دعویٰ کیا جارہا ہے) کے ذمہ یمین کردی گئی ہے کہ وہ اپنے اوپر وارد ہونے والے دعویٰ یا الزام کو قسم کھاکر رد کرے۔ جب کہ فریق مخالف یعنی مدعی کے پاس گواہ نہ ہوں۔
اس حدیث کی بناء پر جمہور علماء فرماتے ہیں کہ "یمین ہر حال میں مدعا علیہ پر ہی واجب ہوتی ہے جب کہ مدعی کے پاس بیّنہ (گواہ) نہ ہو۔
البتہ امام مالکؒ کے نزدیک محض دعویٰ دائر ہونے کی بنیاد پر مدعی علیہ پر یمین لازم نہیں ہوتی الا یہ کہ مدعی اور مدعا کے درمیان خلطہ ہو۔ خلطہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک فریق دوسرے فریق کے معاملات وغیرہ سے واقف ہو۔ (واللہ اعلم) تفصیل کے لئے مراجعت کیجئے۔
(تکملہ فتح الملہم ۲/۵۴۸)
پھر ایک مسئلہ یہ ہے کہ مدعا علیہ یمین (قسم) کھانے سے انکار کردے تو کیا ہوگا؟ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس صورت میں مدعی کے حق میں فیصلہ ہوجائے گا۔ جب کہ امام مالک وشافعی رحمہما اللہ کے نزدیک اب یمین (قسم) مدعی پر واجب ہوگی کہ وہ اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لئے قسم کھائے۔

عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ

رسول اللہ ﷺ نے ایک یمین اور ایک گواہ کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا۔ (1)

باب-۳۰۴ باب بیان ان حکم الحاکم لا یغیر الباطن

حاکم کے فیصلہ سے واقعی معاملہ غلط نہیں ہو سکتا

۲۱۹۶..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي لَهُ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ

۲۱۹۶..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ میرے پاس اپنے جھگڑے، خصومات لے کر آتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ لجاجت یا چرب زبانی سے اپنی بات کو ثابت کردے اور میں اس کے بیان کے مطابق اسی کے حق میں فیصلہ کردوں۔ سو جس کسی کے لئے میں ﷺ سکے بھائی کے حق کا فیصلہ کردوں تو وہ اسے نہ لے کیوں کہ میں درحقیقت اس کو جہنم کی آگ کا ایک حصہ دلا رہا ہوں۔

۲۱۹۷..... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۲۱۹۷ ..... اس اسناد کے ساتھ حضرت ہشام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

---

(1) اگر کسی شخص کے پاس ثبوت دعویٰ کے لئے بینہ مطلوبہ تعداد میں نہیں ہیں یعنی عام معاملات میں ۲ گواہ مطلوب ہوتے ہیں اور اس کے پاس دو گواہ نہیں ہیں تو کیا ایک گواہ اور ایک قسم کی بنیاد پر اس کے حق میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے؟

فقہاء حجاز کے نزدیک حضرت ابن عباسؓ کی مذکورہ بالا روایت کی بناء پر ایسی صورت میں اگر وہ شخص ایک گواہ پیش کر کے قسم کھالے تو ایک گواہ اور ایک یمین کی بنیاد پر اس کے حق میں فیصلہ کردیا جائے گا۔

حنفیہؒ فرماتے ہیں کہ دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے 'ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ نہیں کیا جائے گا' یا تو دو مرد گواہ ہوں ورنہ ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔

حنفیہ کی دلیل قرآن کریم کی آیت کریمہ: واستشهدوا شهيدين من رجالكم الخ یعنی اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بنالو ہے۔

(البقرہ ۳، ۲۹)

اسی طرح حضرت اشعثؓ بن قیس فرماتے ہیں کہ: میرے اور ایک شخص کے درمیان یمن میں کوئی زمین کا جھگڑا تھا جسے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: دو گواہ لانا تمہاری ذمہ داری ہے ورنہ تمہارے فریق کے اوپر یمین لازم ہے۔ میں نے عرض کیا کہ تب تو وہ فوراً حلف اٹھالے گا اور اسے کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی قسم کے ذریعہ اپنے کو کسی ایسی چیز کا مستحق بنایا جو اس کی نہیں تھی اور وہ قسم میں جھوٹا تھا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوں گے"۔

(بخاری فی الشہادات)

یہ حدیث صریحاً اس پر دلالت کررہی ہے کہ مدعی کے ذمہ دو گواہ پیش کرنا ہیں اور اگر اسے دو گواہ میسر نہ ہوں تو مدعی علیہ کے ذمہ یمین لازم ہوجائے گی۔ مزید تفصیل کے لئے (تکملہ فتح الملہم ۲، ۵۵۶/۵۵۷)

ح و حدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كِلاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۱۹۸......وحدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا أَوْ يَذَرْهَا

۲۱۹۸......ام المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے حجرہ کے دروازہ پر کسی جھگڑا کرنے کا شور سنا، آپ باہر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ: میں تو ایک بندہ بشر ہوں، میرے پاس فریق اپنا مقدمہ لے کر آتا ہے، اور بعض مرتبہ ایک آدمی دوسرے سے زیادہ بلیغ طریقہ سے اپنی بات کرتا ہے جس سے یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور میں اس کے حق میں فیصلہ کردیتا ہوں، سو اگر میں کسی مسلمان کے حق کا کسی دوسرے کے حق میں فیصلہ کردوں تو بلاشبہ وہ تو جہنم کا ایک ٹکڑا ہی ہے، اب چاہے تو اسے اٹھالے چاہے تو چھوڑ دے"۔

۲۱۹۹......وحدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا

۲۱۹۹...... حضرت زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس سند سے سابقہ حدیث یونس ہی کی مثل روایت منقول ہے۔[1]

---

[1] ان احادیث کی بناء پر ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی اور جج کا فیصلہ ظاہراً نافذ ہوتا ہے باطناً نافذ نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر کسی نے جھوٹی شہادت اور گواہی پیش کر کے کسی مقدمہ میں فیصلہ اپنے حق میں کروالیا تو قاضی اور عدالت کے فیصلہ کے باوجود وہ چیز اس کے لئے جائز نہ ہوگی۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر مقدمہ معاملات و عقود کے اثبات یا فسخ کا ہے تو اس میں قاضی کا حکم اور فیصلہ باطناً بھی نافذ ہوتا ہے جس طرح کہ ظاہراً نافذ ہوتا ہے۔ لیکن اس کی متعدد شرائط ہیں:

۱۔ ایک شرط تو یہ ہے کہ دعویٰ عقد کے اثبات کا ہو یا فسخ کا' جائداد وغیرہ کے معاملات میں مجرد کسی چیز کی ملکیت کا دعویٰ نہ ہو۔ سبب ملک کا ذکر کئے بغیر۔ کیونکہ قضاء قاضی ظاہراً ہی نافذ ہوتا ہے لہٰذا مقضی لہ' (جس کے حق میں فیصلہ کیا گیا ہے) حلال نہیں کہ وہ اس سے کسی طرح کا نفع اٹھائے۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ملکیت کا دعویٰ کسی ایسے سبب سے ہو جس کا انشاء اور دوبارہ پیدا کرنا ممکن ہو مثلاً بیع یا نکاح وغیرہ اگر ایسے کسی سبب کی وجہ سے دعویٰ ملکیت کا ہے جس کا دوبارہ وجود ممکن نہ ہو مثلاً وراثت کی وجہ سے ملکیت کا دعویٰ ہو تو اس صورت میں قضاءِ قاضی صرف ظاہراً نافذ ہوگا اور مقضی لہ' کے لئے دیانتاً اس سے انتفاع حلال نہ ہوگا۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ قاضی کو گواہوں کے جھوٹا ہونے کا علم نہ ہو۔ اگر ایسا ہوا تو قاضی کا فیصلہ باطناً تو کیا ظاہراً بھی نافذ نہ ہوگا۔

۴۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ فیصلہ شہادتوں پر ہو یا فریق ثانی کے انکار کی بنیاد پر ہو' قسم اور حلف پر نہ ہو۔

۵۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ دونوں گواہ شاہد (گواہ) بننے کے اہل بھی ہوں۔ محدود فی القذف' یا غلام وغیرہ شہادت کے اہل نہیں ہیں۔

۶۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ فیصلہ کا محل ملکیت کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ مثلاً کسی نے ایسی عورت سے نکاح کا دعویٰ کردیا جو محرمات میں سے ہے جن سے نکاح نہیں ہوسکتا اور جھوٹی گواہیوں کے ذریعہ قاضی نے سے ثابت بھی کردیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ عورت اس پر حرام ہے کسی دوسرے کی منکوحہ ہونے کی وجہ سے یا مرتدہ ہونے کی وجہ سے تو اس صورت میں بھی قاضی کا فیصلہ باطناً نافذ نہ ہوگا۔

(ملخص ماقی الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین)

لیکن واضح رہے کہ قضاء قاضی کا باطناً نافذ ہونا صرف ان معاملات میں ہے جن میں دعوے ملکیت ہو یعنی کسی ملکیت (جاری ہے)

عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ. وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ لَجَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ أُمِّ سَلَمَةَ

راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے کے پاس جھگڑنے والوں کا شور سنا۔

باب-۳۰۵ بَاب قَضِيَّةِ هِنْدٍ

ہندہ زوجہ ابوسفیان کا مقدمہ

۲۲۰۰...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ لا يُعْطِينِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلا مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ فَهَلْ عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذِي مِنْ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي بَنِيكِ

۲۲۰۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ، ابوسفیان کی بیوی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ! ابوسفیان ایک بخیل انسان ہے، وہ میری اور میرے بچوں کی ضرورت وکفالت کے مطابق میرا نفقہ نہیں دیتا الایہ کہ میں اس کے علم کے بغیر اس کے مال میں سے لے لوں۔ تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے اس بارے میں (کہ میں اس کے علم کے بغیر اس کا مال لے لوں؟)
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے مال میں سے دستور کے مطابق اتنا لے سکتی ہو جتنا تمہاری اور تمہارے لڑکوں کی ضروریات کے لئے کافی ہو"۔

۲۲۰۱...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

۲۲۰۱...... اس طریق سے بھی حضرت ہشام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۲۰۲...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعِزَّهُمُ اللهُ

۲۲۰۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ساری روئے زمین پر خیمے والوں میں سے کوئی ایسے نہ تھے جن کو میں یہ چاہتی تھی کہ اللہ انہیں ذلیل کرے سوائے آپ کے خیمے والوں کے، لیکن اب پوری روئے زمین پر کوئی خیمے والے ایسے نہیں ہیں جنہیں میں یہ چاہتی ہوں کہ اللہ انہیں معزز کرے سوائے آپ کے خیمہ والوں کے (یعنی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے فسخ کا دعویٰ ہو۔ وراثت، املاکِ مرسلہ وغیرہ میں قاضی کا فیصلہ باطناً نافذ نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم

مِـــنْ أَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِـــنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ

پہلے آپ سے زیادہ کوئی میری نظر میں مبغوض اور برا نہیں تھا اور اب آپ سے زیادہ کوئی محبوب اور پسندیدہ نہیں ہے)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابھی اور بھی (زیادہ ہوگی) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (یعنی تیری محبت میں اضافہ ہوگا جب ایمان کا نور تیرے دل میں زیادہ ہوگا)۔

پھر وہ کہنے لگی کہ یا رسول اللہ! ابوسفیان ایک روک روک کر خرچ کرنے والا شخص ہے، اگر میں اس کے مال میں سے بغیر اس کی اجازت کے لے کر اس بچوں پر خرچ کروں تو کیا مجھے گناہ ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم دستور ورواج کے مطابق خرچ کروگی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔❶

۲۲۰۳...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَهَا لا إِلا بِالْمَعْرُوفِ

۲۲۰۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) اللہ کی قسم! سارے روئے زمین پر خیمے والوں میں سے کوئی ایسے نہ تھے جن کو میں یہ چاہتی تھی کہ اللہ ان کو ذلیل کرے سوائے آپ کے خیمے والوں کے لیکن اب پورے روئے زمین پر کوئی خیمے والے ایسے نہیں ہیں جن کو میں یہ چاہتی ہوں کہ اللہ ان کو معزز کرے سوائے آپ کے خیمے والوں کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابھی اور بھی (زیادتی) ہوگی اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! ابوسفیان کنجوس آدمی ہے تو کیا مجھ پر اس بات کا گناہ ہوگا کہ میں اپنی اس اولاد کو جو اسی (ابوسفیان) سے ہے کچھ کھلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی گناہ نہیں ہاں دستور کے موافق ہو۔

❶ فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس حدیث سے ایک مسئلہ مستنبط کیا۔ وہ یہ کہ اگر کوئی قرض خواہ اپنے ایسے مقروض کے کسی مال پر قابض ہو جائے جو قرضہ ادا کرنے میں ٹال مٹول کر رہا ہو تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ اس مال میں سے اپنا حق وصول کرے لیکن اس کی ایک شرط ہے وہ یہ کہ وہ مال جو مدیون کا دائن کے پاس ہے وہ قرضہ کی جنس میں سے ہو۔ مثلاً: خالد نے بکر کو ایک مَن چاول بطور قرض دیا تھا اب اگر بکر اس کی ادائیگی میں بلا عذر تاخیر کر رہا ہے اور بکر کا چاول کہیں سے خالد کے پاس آگیا تو خالد کے لئے جائز ہے کہ اپنا حق وصول کرلے کیونکہ قرضہ اور مالِ مقبوض دونوں کی جنس ایک ہے جو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک شرط ہے۔ لیکن اگر مالِ مقبوض قرضہ کی جنس نہ ہو تو دائن اپنا حق وصول نہیں کر سکتا۔ واللہ اعلم۔ (تفصیلِ مذاہب کے لئے دیکھئے المغنی لابن قدامہ) (۲۳۰/۲۲۹/۱۲)

باب-۳۰۶ باب النهي عن كثرة المسائل من غير حاجةٍ والنهي عن منع وهات وهو الامتناع من أداء حقٍ لزمه أو طلب ما لا يستحقه

مال کے ضیاع اور کثرتِ سوال کی ممانعت

۲۲۰۴۔۔۔۔حدَّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حدَّثَنا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ ولا تُشْرِكُوا به شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا ولا تفَرَّقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

۲۲۰۴۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں تمہارے لئے پسند ہیں اور تین چیزیں ناپسند۔ جن باتوں سے وہ خوش ہوتا ہے یہ ہے کہ ا۔ تم اس کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور یہ کہ ۲۔ تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور ۳۔ تفرقہ بازی میں مت پڑو، اور ناپسند کرتا ہے۔
ا) بے فائدہ قیل و قال کو (بحث مباحثہ کو)۔ ۲) کثرتِ سوال کو۔ ۳) اور مال کے ضیاع کو"۔

۲۲۰۵۔۔۔۔وحدَّثَنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ ولا تَفَرَّقُوا

۲۲۰۵۔۔۔۔اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ اور تم پر تین باتوں میں ناراض ہوتا ہے اور اس روایت میں لا تفرقوا کا ذکر نہیں کیا۔

۲۲۰۶۔۔۔۔وحدَّثَنا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أخبرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وكَرِهَ لَكُمْ ثَلاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

۲۲۰۶۔۔۔۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ عزوجل نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، کثرت سے بلاضرورت سوال کرنا اور مال کا ضائع کرنا حرام کردیا ہے"۔

۲۲۰۷۔۔۔۔وحدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

۲۲۰۷۔۔۔۔اس سند سے بھی الفاظ کے معمولی فرق (کہ اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تم پر حرام کیا ہے یہ نہیں کہا کہ اللہ نے تم پر حرام کیا ہے) کے ساتھ یہی حدیث منقول ہے۔

۲۲۰۸۔۔۔۔حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ

۲۲۰۸۔۔۔۔حضرت شعبیؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن شعبہ کے کاتب نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن شعبہ کو لکھا ہے کہ مجھے کچھ ایسی بات لکھئے جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ مغیرہ رضی اللہ

سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ

تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ: ”اللہ تعالیٰ کو تمہارے لئے ناپسند ہیں تین باتیں ا۔(غیر ضروری) قیل و قال (بحث مباحثہ) کرنا ۲۔مال کا ضائع کرنا ۳۔اور کثرت سے (بلا ضرورت) سوال کرنا“۔

۲۲۰۹..... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ

۲۲۰۹..... حضرت ورّاد کہتے ہیں کہ مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ: ”السلام علیک! امابعد! بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے کہ ”اللہ نے تم پر تین باتیں حرام فرمادی ہیں اور تین باتوں سے منع فرمایا ہے۔ تم پر والد کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور جسے دینے کا حکم ہے اسے نہ دینا۔ اور جس سے مانگنا نہ چاہیئے اس سے مانگنا حرام کردیا ہے۔ جب کہ تمہیں منع فرمایا ہے ا۔بے فائدہ بحث سے ۲۔بلاضرورت سوالات کرنے سے ۳۔اور مال کے ضیاع سے“۔ ❶

باب-۳۰۷ باب بيان أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ

حاکم اجتہاد کے ساتھ فیصلہ کرے خواہ صحیح یا غلط تو اس کا ثواب ہے

۲۲۱۰..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ

۲۲۱۰..... حضرت ابو قیس، مولیٰ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن العاص فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی حاکم (کسی مقدمہ کا) فیصلہ کرے اور خوب تحقیق اور اجتہاد

---

❶ مال کا ضیاع کرنا اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے کاموں میں یا ایسے مصارف میں مال خرچ کیا جائے جہاں خرچ نہ کرنے کا حکم ہے۔ مثلاً: غیر ضروری تفریحات، کھیل تماشوں پر پیسہ خرچ کرنا وغیرہ۔
اسی طرح عوام کا بحث و مباحثہ میں پڑنا بھی نہایت مضر اور نقصان دہ ہے، کیونکہ مذہبی موضوعات پر قیل و قال اور بحث و مباحثہ عموماً حق تک پہنچنے اور اس پر عمل کرنے کی نیت سے نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے، اپنی علمی صلاحیت کو نمایاں کرنے وغیرہ کے لئے ہوا کرتا ہے جو عام طور سے نہایت ضرر اور نقصان کا حامل ہوتا ہے۔ اور عموماً ہوتا یہ ہے کہ بجائے حق تک رسائی کے انسان گمراہی تک جا پہنچتا ہے، نبی ﷺ نے اسی لئے اس سے منع فرمایا ہے۔
جہاں تک غیر ضروری سوالات کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ سوالات ہیں جن کا کچھ تعلق انسان کے دین و آخرت سے نہیں، نہ ہی انسان کی نجات آخرت ان سوالوں پر موقوف ہے مثلاً: اس قسم کے سوالات کہ حضور علیہ السلام کے والدین جنت میں جائیں گے یا جہنم میں؟ یا حضرت موسیٰ کے عمامہ کا رنگ کیا تھا؟ وغیرہ وغیرہ اس قسم کے سوالات غیر ضروری ہیں اور ان سے بچنا ضروری ہے۔
البتہ دین و شرعی مسائل کے متعلق سوالات اور فقہی احکامات کی دریافت یہ بلاشبہ نہایت ضروری اور دین کا اہم جزو ہے۔ اسی قسم کے مسائل کے دریافت کرنے اور سوال کو نبی ﷺ نے نصف علم قرار دیا ہے۔ لہٰذا ایسے سوالات یا علماء و فقہاء کرام کے علمی و فقہی سوالات و اشکالات حدیث میں بیان کردہ غیر ضروری سوالات کے زمرہ میں نہیں آتے۔ واللہ اعلم

عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ

کرے پھر اگر درست فیصلہ کرے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ اور اگر اجتہاد و تحقیق کے بعد فیصلہ کیا لیکن غلط ہو گیا تو بھی اسے ایک اجر ملے گا"۔ ❶

۲۲۱۱...... و حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ

۲۲۱۱...... ان اسانید و طرق سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

❶ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: "مسلمانوں کا اجماع ہے اس بات پر کہ یہ حدیث اس حاکم (یا قاضی و مفتی) کے متعلق ہے جو عالم ہو سائل شرعیہ کا اور فیصلہ کرنے کا اہل ہو' وہ اگر صحیح فیصلہ کرے تو اسے دوہرا اجر ہے ایک اجر تو اس کے اجتہاد کا جو اس نے حق تک پہنچنے اور صحیح فیصلہ کرنے کے لئے محنت کی۔ اور دوسرا اجر حق تک رسائی اور صحیح فیصلہ کا۔

اور جو شخص فیصلہ کا اہل نہیں ہے جاہل ہے تو اس کے لئے تو فیصلہ کرنا ہی جائز نہیں' اور اگر وہ کوئی فیصلہ کرے تو اسے بجائے اجر کے گناہ ہو گا' اور اس کا فیصلہ نافذ بھی نہیں ہو گا خواہ اس نے صحیح فیصلہ ہی کیا ہے' کیونکہ اس کا صحیح فیصلہ اتفاقی ہے کسی شرعی بنیاد پر قائم نہیں ہے' لہٰذا وہ اپنے تمام فیصلوں میں گناہگار ہو گا۔

حدیث میں یہ ہے کہ: قاضی تین طرح کے ہیں۔ ایک تو جنت میں جانے والا اور دو جہنم میں جانے والے ا۔ وہ قاضی جس نے حق کو پہچانا اور (علم صحیح اور شرعی احکامات کے ادراک کی بنیاد پر) فیصلہ کیا تو وہ جنت میں جائے گا ۲۔ وہ قاضی جس کو حق کی معرفت تو حاصل تھی لیکن خلافِ حق فیصلہ کیا تو وہ جہنم میں جائے گا اور ۳۔ وہ قاضی جس نے جاہل ہونے کے باوجود فیصلہ کیا تو وہ بھی جہنم میں جائے گا (کیونکہ وہ فیصلہ کرنے کا اہل ہی نہیں ہے)۔

علامہ خطابیؒ نے "معالم السنن" میں فرمایا کہ: "مجتہد کو اجر اس وقت ہو گا جب کہ وہ اجتہاد کے تمام شرائط کا جامع ہو تو ایسے مجتہد کو ہم خطاء کی صورت میں معذور گردانیں گے' بخلاف متکلف کے (وہ شخص جو بتکلف مجتہد بنے حقیقتاً مجتہد نہ ہو) تو اس کو توڑ دیا جائے گا (تاکہ وہ اجتہاد کرنا چھوڑ دے)۔

پھر عالم کو اجر اس لئے ہو گا کیونکہ اس کا اجتہاد طلبِ حق کے لئے جو عبادت ہے درست ہونے کی صورت میں البتہ اگر خطا ہو تو اسے خطا پر اجر نہ ہو گا بلکہ اس کو فقط گناہ نہ ہو گا"۔

علامہ خطابیؒ کی عبارت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عالم اور فیصلہ کے اہل شخص کو اجتہاد میں غلطی کرنے پر ایک اجر کے بجائے صرف گناہ نہ ہو گا جو بظاہر حدیثِ بالا کے خلاف ہے چنانچہ اسی کو توضیح کرتے ہوئے شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہم تکملہ فتح الملہم میں فرماتے ہیں کہ:

"اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ حدیثِ بالا اس بات میں بالکل صریح ہے کہ مجتہدین میں جس نے خطا کی اس کے لئے اجر ثابت ہے' البتہ یہ اجر خطا کرنے پر نہیں طلبِ حق میں کوشش کرنے پر ہے کیونکہ طلب حق میں کوشش کرنا عبادت ہے جیسا کہ خود خطابیؒ نے ذکر کیا ہے۔ لہٰذا اصح قول وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا نوویؒ کے حوالہ سے کہ مجتہد کو خطا کی صورت میں بھی اجر ملے گا' فقط گناہ سے ہی مامون نہ ہو گا۔ واللہ اعلم

هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۲۲۱۲...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا

۲۲۱۲...... ان تمام اسانید و طرق سے یہی مذکورہ بالا حدیث ہی نقل کی گئی ہے۔

باب-۳۰۹ باب كراهة قضاء القاضي وهو غضبان

قاضیؒ (جج) کے لئے غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے

۲۲۱۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحْكُمْ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ

۲۲۱۳...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے لکھوایا اور میں نے ان کے لئے عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی بکرہ کو لکھا جو بجستان (سیستان) کے قاضی تھے کہ جب تم غصہ کی حالت میں ہو تو دو آدمیوں کے مابین فیصلہ مت کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:

''کوئی شخص دو افراد کے مابین غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے''۔ ❶

۲۲۱٤...... و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ

۲۲۱۴...... ان اسانید و طرق کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ابی عوانہ ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

---

❶ علماء نے لکھا ہے کہ صرف غصہ ہی بلکہ ہر وہ کیفیت اور حالت جو انسان کو کسی معاملہ میں دقتِ نظر بصیرت اور گہرائی میں جا کر سوچنے اور راست فکری سے روک دے تو ایسی حالت میں کسی حاکم، قاضی اور جج کو فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً: شدید غم و اندوہ کی کیفیت، بہت زیادہ سر مستی اور خوشی کے نشہ کی کیفیت، جھنجھلاہٹ اور اکتاہٹ کی کیفیت وغیرہ۔ اور وجہ اس کی ظاہر کے ہے ایسی حالت میں ممکن ہے وہ صحیح اور حق کے مطابق فیصلہ کرنے میں غلطی کا شکار ہو جائے اگرچہ اگر کسی نے ان احوال میں کوئی فیصلہ کر دیا تو وہ نافذ العمل ہو جائے گا۔ واقعہ حرہ میں نبی ﷺ نے بھی ایسی ہی کیفیت میں فیصلہ فرمایا تھا۔

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: ''یہاں پر صرف حالتِ غضب کے ذکر میں حکمت یہ ہے کہ غصہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جس میں انسان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے اور ایسی حالت میں حق پر قائم رہنا اور ذہن کو صحیح رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے، دوسری کیفیات کی بر خلاف''۔ (۱۳/ ۱۳۷)

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ

باب-۳۰۹ باب نقض الأحكام الباطلة وردّ محدثات الأمور

باطل احکامات اور بدعات کا توڑ اور رد ضروری ہے

۲۲۱۵...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

۲۲۱۵...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو دین میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے"۔

۲۲۱۶...... وحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ مَسَاكِنَ فَأَوْصَى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ مِنْهَا قَالَ يُجْمَعُ ذَلِكَ كُلُّهُ فِي مَسْكَنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

۲۲۱۶...... حضرت سعید بن ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے قاسم بن محمد سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے تین مکان ہوں اور وہ ہر مکان سے تہائی کی وصیت کردے انہوں نے فرمایا کہ ان سب کو ایک ہی مکان میں کر دیا جائے۔ پھر فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے کسی ایسی بات پر عمل کیا جس کے لئے ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے"۔

باب-۳۱۱ باب بيان خير الشهود

بہترین گواہوں کا بیان

۲۲۱۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۲۲۱۷...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
"کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ بہترین گواہ کون ہیں؟ وہ گواہ جو گواہی طلب کرنے سے قبل اپنی گواہیاں پیش کردیں"۔ ❶

---

❶ حضرت زیدؓ بن خالد الجہنی، مشہور صحابی ہیں، بنو جہینہ کی طرف نسبت کی وجہ سے جہنی کہا جاتا ہے، پہلے پہل ہجرت کرنے والوں میں سے تھے، فتح مکہ کے روز بنو جہینہ کا جھنڈا انہی کے ہاتھ میں تھا۔
ابن البرقی وغیرہ کی بھی رائے ہے کہ ۷۸ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا، پچاسی برس کی عمر میں۔ بعض کی رائے...... (جاری ہے)

قَالَ أَلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا

باب-۳۱۱ باب بيان اختلاف المُجتهدين
مجتہدین کے اختلاف کا بیان

۲۲۱۸......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ أَنْتِ وَقَالَتِ الأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلام فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لا يَرْحَمُكَ اللهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلا الْمُدْيَةَ

۲۲۱۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دو عورتیں اپنے اپنے بیٹوں کے ساتھ کہیں جا رہی تھیں کہ ایک بھیڑیا آگیا اور ایک عورت کے بیٹے کو اٹھا کر لے گیا، اس عورت نے دوسری سے کہا کہ بھیڑیا تو تیرا بیٹا لے کر گیا ہے، دوسری نے کہا کہ وہ تو تیرا بیٹا لے کر گیا ہے (غرض جھگڑا ہوا) اور دونوں فیصلہ کرانے کے لئے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا (کہ یہ لڑکا بڑی کا ہے، شاید اس لئے کہ وہ بڑی کے ہی پاس تھا اور چونکہ دونوں کے پاس کوئی گواہ نہیں تھا حضرت داؤدؑ نے بڑی کے حق میں فیصلہ دے دیا)۔

وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام کے پاس جا نکلیں

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہے کہ اس سے قبل حضرت معاویہؓ کی خلافت کے زمانہ میں ہی انتقال فرما گئے تھے (کذا فی الإصابۃ ۱/ ۵۴۷)
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گواہی طلب کرنے سے قبل گواہی پیش کر دینا باعث فضیلت عمل ہے لیکن صرف مالی حقوق میں۔ بعض علماءِ احناف مثلاً: امام طحاویؒ، صدر الشہید وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ گواہ کے لئے طلبِ شہادت سے قبل گواہی دینا صحیح نہیں' اور استدلال کرتے ہیں حدیث ابن عمرؓ سے جو ترمذی نے کتاب الفتن میں تخریج کی ہے کہ:
"پھر جھوٹ پھیل جائے گا حتی کہ آدمی حلف اٹھائے گا لیکن اس کا حلف قبول نہ کیا جائے گا اور گواہی دے گا لیکن اس کی گواہی نہیں لی جائے گی"۔
اس معنی کی حدیث ابن ماجہ' بخاری اور مسلم نے بھی نقل کی ہے۔ اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ طلب سے قبل گواہی دینا کذب اور جھوٹ کی علامات میں سے ہے۔ اور دونوں احادیث میں تعارض نظر آتا ہے۔
صدر الشہید رحمہ اللہ نے شرح أدب القضاء للخصاف میں فرمایا کہ: یہاں طلب سے پہلے سے مراد تحمیل سے پہلے ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ جس گواہی کی رسول اللہ ﷺ نے مذمت فرمائی ہے ابن عمرؓ کی حدیث میں اس سے مراد وہ گواہی ہے جس کو گواہ نے بغیر دیکھے پیش کر دیا ہو۔ اور وہ جھوٹ ہو۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ حدیث بالا میں جس شہادت کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہ ایسے شاہد اور گواہ کو یقیناً حاصل ہو گی۔ اگر جس معاملہ کی گواہی دی گئی ہے حقوق اللہ سے متعلق ہے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی اور ایسی شہادت کی فضیلت ظاہر ہے جب کہ گواہ خود اپنی طرف سے بغیر طلب کئے قاضی کے سامنے پیش ہو کر گواہی دے۔ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید پر۔ البتہ حقوق العباد میں ایسی شہادت قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ قاضی کے سامنے ایسے حقوق کا مقدمہ پیش نہ ہو جائے۔ اگر ایسے حقوق العباد میں جن کا مقدمہ قاضی کے سامنے آچکا ہے اور کوئی گواہ بغیر قاضی کے طلب کئے شہادت دے تو حدیث بالا کے مطابق اسے یہ فضیلت حاصل ہو گی۔ واللہ اعلم

اور انہیں ساری بات بتلائی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ: میرے پاس چھری لے کر آؤ میں اس بچہ کو چیر کر دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں۔ تو یہ سن کر چھوٹی فوراً کہنے لگی نہیں اللہ آپ پر رحم کرے (ایسا نہ کیجئے) یہ اسی کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ صادر فرمادیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے اس سے قبل سکّین (چھری) کا لفظ کبھی نہیں سنا تھا سوائے اس دن کے۔ ہم تو چھری کو (سکّین کی بجائے) مُدیہ کہا کرتے تھے۔❶

۲۲۱۹...... و حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ وَرْقَاءَ

۲۲۱۹...... ان راویوں سے بھی مذکورہ بالا حدیث ورقاء کی مثل روایت منقول ہے۔ معنی و مفہوم دونوں روایتوں کا ایک ہی ہے۔

باب-۳۱۲ باب استحباب إصلاح الحاكم بين الخصمين

حاکم کے لئے فریقین میں صلح کرانا پسندیدہ ہے

۲۲۲۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو

۲۲۲۰...... حضرت ہمام بن منبہؒ کہتے ہیں کہ یہ (مجموعہ) وہ ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث

---

❶ حضرت سلیمان علیہ السلام نے درحقیقت دونوں پر نفسیاتی حربہ آزمایا تھا' مقصد ان کا حقیقتاً چیرنا نہیں تھا بلکہ دونوں کے دلی جذبات کو دیکھنا مقصود تھا' چھوٹی نے یہ بات سنتے ہی فوراً بے تاب ہو کر کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے یہ اسی کا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حقیقتاً ماں وہی تھی اور بیٹا اسی کا تھا جبھی اس کو یہ گوارا نہ ہوا ممتا کی محبت کے مارے کہ اپنے بیٹے کو کٹوا دے وہ زندہ رہے خواہ دوسری کے پاس رہے لہٰذا یہ قرینہ ہوا چھوٹی کے حق پر ہونے کا۔ اور یہ جذبہ بڑی میں پایا نہ گیا جس سے ثابت ہوا کہ وہ اس کی ماں نہیں ورنہ اپنی حقیقی اولاد کو کوئی ماں نقصان پہنچتا نہیں دیکھ سکتی۔

یہاں ایک سوال یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے حضرت داؤدؑ کے حکم کو توڑنا اور اس کے برخلاف فیصلہ کرنا کیسے صحیح تھا؟ علماء نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں۔

سب سے بہتر جواب وہ ہے جسے امام نوویؒ نے اخیر میں ذکر فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام نے حضرت داؤدؑ کے فیصلہ کو ختم نہیں کیا بلکہ انہوں نے حقیقتِ حال کو واضح کرنے کے لئے ایک حیلہ آزمایا تھا اور جب صورتِ حال مکمل کر واضح ہو گئی تو بڑی نے اقرار کر لیا کہ بیٹا چھوٹی ہی کا ہے اور اس کے اقرار پر عمل کر دیا گیا تھا کیونکہ اعتراف اور اقرار سے اسی کے مطابق حکم کرنا لازم ہو جاتا ہے خواہ فیصلہ کے بعد ہی ہو۔ واللہ اعلم

هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي شَرَى الأَرْضَ إِنَّمَا بِعْتُكَ الأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا

بیان کیں۔ پھر اس (مجموعہ) میں سے چند احادیث ذکر کیں (جن میں سے یہ بھی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک شخص نے دوسرے سے زمین جائداد خریدی، جس شخص نے جائداد خریدی تھی اس نے اس زمین میں ایک مٹکا پایا جس میں سونا تھا اس نے بیچنے والے سے کہا کہ یہ تمہارا سونا ہے اسے لے لو میں نے تم سے زمین خریدی ہے یہ سونا نہیں خریدا۔ فروخت کرنے والے نے کہا کہ میں نے تو تمہیں زمین فروخت کردی تھی اور جو کچھ اس میں تھا وہ بھی (لہٰذا اس سونے پر میرا کوئی حق نہیں) دونوں اپنا مقدمہ ایک شخص کے پاس لے کر گئے۔ اس ثالث نے دونوں سے کہا کہ کیا تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے، دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے۔ ثالث نے کہا کہ اپنے لڑکے کا اس کی لڑکی سے نکاح کردو اور اس سونے کو دونوں اپنے اوپر خرچ کرو اور اس میں سے راہِ خدا میں صدقہ بھی دو۔"

(تو ثالث نے دونوں کے درمیان صلح کرادی اور جھگڑا ختم کرادیا۔ چشمِ فلک نے ایسا دور بھی دیکھا ہے کہ اس قدر دیانتداری لوگوں میں پائی جاتی تھی)۔

كتاب اللقطة

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیز مل جائے تو اس کا حکم

۲۲۲۱ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ - فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا

۲۲۲۱ ...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور لُقطہ کے بارے میں دریافت کیا (یعنی اگر راہ میں گری پڑی کوئی چیز مل جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اس کا غلاف (کور) اور اس کے باندھنے کی رسی (یا ڈھکن وغیرہ) کو ایک سال تک لوگوں کے سامنے پہچان کر بتلاؤ، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو ورنہ تمہیں اختیار ہے۔

اس نے کہا کہ گم شدہ بکری، بھیڑ وغیرہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ وہ یا تو تیری ہے یا تیرے (کسی مسلمان) بھائی کی یا پھر بھیڑیے کا حصہ ہے۔

اس نے کہا کہ اور گم شدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اس سے تجھے کیا مطلب، اس کا مشکیزہ اور جوتا اس کے ساتھ ہی ہے، پانی پی لیتا ہے، درخت کے پتے کھالیتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالیتا ہے۔ ف ❶

ف: مقصد یہ ہے کہ اونٹ تو ایسا جانور ہے کہ اگر وہ بھٹکا ہوا ملے تو اسے پکڑنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں ہے۔ کیونکہ اونٹ وہ جانور ہے جو کئی کئی روز کا پانی اپنے اندر ذخیرہ کر لیتا ہے لہٰذا پانی نہ ملنے کی وجہ سے اسے کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے پاؤں کی بناوٹ ایسی ہے کہ اس کی کھال چلنے سے خراب نہیں ہوتی لہٰذا تمہیں اس کو پکڑنے اور اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

❶ لُقطہ کہتے ہیں راہ میں گری پڑی چیز کو۔ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ لُقطہ کا اٹھانا ضروری ہے یا مستحب؟ اس میں علماء کے دونوں ہی اقوال ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اگر ایسی جگہ سے کوئی چیز ملے جہاں سے اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو اٹھانا مستحب ہے لیکن اگر ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو واجب ہے تاکہ مسلمان کا مال ضائع نہ ہو۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی کو ایسی گری پڑی چیز مل جائے تو اسے چاہیئے کہ ایک سال تک اس کی "تعریف" کرے۔ یعنی اس چیز کے ظاہری غلاف یا کور یا ایسی نشانی جس سے وہ نمایاں رہے اسے ذہن میں بٹھا کر لوگوں کو بتلاتا رہے کہ ایسی ایک چیز ملی ہے۔ اور ایسا کرنا واجب ہے۔

حدیث سے بہ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ایک سال تک کرنا ضروری ہے۔ لیکن علماء وفقہاء کرامؒ کی اس بارے میں مختلف آراء ہیں۔

امام احمدؒ بن حنبل کے نزدیک ہر قیمتی اور حقیر چیز کے لئے ایک سال تک "تعریف" یعنی لوگوں کو بتلانا ضروری ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اس میں تفصیل ہے: اگر وہ حقیر سی چیز ہے تو اتنی مدت تک اس کی تعریف کرنا ضروری ہے کہ جتنی مدت کے متعلق یہ گمان ہو کہ اب اس کا مالک اسے تلاش کرنے نہیں آئے گا۔ مثلاً: دس پندرہ روپے کی چیز ہے تو اس کے لئے ایک سال تک لوگوں میں اعلان کرنا ضروری نہیں دو چار روز بھی کافی ہے۔ البتہ قیمتی چیز کے لئے پورا ایک سال ضروری ہے اور ہر وہ چیز قیمتی شمار ہوگی جس کے بارے ...... (جاری ہے)

۲۲۲۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ

۲۲۲۲...... حضرت خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے لُقطہ کے بارے میں دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سال تک اس کا اعلان کردے اور اس کے باندھنے کی رسی اور غلاف کی شناخت کروائے، پھر اسے خرچ کرڈالے۔ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اسے ادا کردے۔

وہ کہنے لگا کہ یارسول اللہ! گم شدہ بھیڑ بکری کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اسے لے لو اس لئے کہ وہ تو یا تمہاری ہے یا تمہارے بھائی (جس کو ملے گی) اس کی ہے یا پھر بھیڑیے کا حصہ ہے، اس نے کہا کہ یارسول اللہ! اونٹ اگر گم شدہ مل جائے تو کیا حکم ہے؟ راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ شدید غضبناک ہوگئے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہوگئے، (غصہ کی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... میں غالب گمان یہ ہو کہ گم کرنے والا اس کو ضرور تلاش کرے گا اور اس کی جستجو ضرور کرے گا۔

احناف کا مشہور مذہب یہ ہے کہ اگر دس درم (تین چار سو روپے) سے کم کی چیز ہو تو تین یوم تک اس کا اعلان ضروری ہے اور اس سے زائد کی چیز میں سال بھر تک اعلان ضروری ہے (وقتاً فوقتاً)۔ (کمافی الہدایہ)

ایک قول یہ ہے کہ شرعاً لقطہ کے لئے کوئی مخصوص مدت نہیں ہے۔ مختلف احوال میں مختلف صورت ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز ہو جس کے متعلق پانے والے کا خیال ہے کہ اس کا مالک دوبارہ اس کی تلاش کے لئے نہیں آئے گا مثلاً: کسی کے دس پندرہ روپے یا اس کی قیمت کے برابر کوئی چیز گر گئی تو ظاہر ہے کہ کوئی آدمی انہیں ڈھونڈتا ہوا نہیں آئے گا۔ ایسی چیز کی تعریف اور اعلان دو چار مرتبہ ہی کافی ہے۔ ورنہ اسے فقیر کو دے دینا چاہیئے۔ اصل میں مدت کا تعلق اشیاء کی قیمت سے ہے۔ اگر چیز قیمتی ہے تو زیادہ دن تک اعلان کرنا چاہیئے۔ بہت زیادہ قیمتی ہے تو ایک سال تک ضروری ہے۔

احناف میں سے شمس الائمہ سرخسیؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اور صاحب ہدایہ کا بھی یہی رجحان ہے۔

سوال: کیا پانے والا خود اس چیز سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

جواب: حدیث میں نبی ﷺ کے ارشاد "ورنہ تمہیں اختیار ہے" کے الفاظ سے استدلال کرتے ہوئے شافعیہ اور حنابلہ نے کہا کہ ایک سال تک اعلان کے بعد بھی اگر مالک نہ آئے تو اٹھانے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھانا اس کے لئے جائز ہو جاتا ہے۔ البتہ اس کے بعد اگر مالک آگیا تو واپس کرنا ضروری ہوگا اگر وہ چیز باقی ہے اور اگر باقی نہیں تو اس کا بدل دینا ضروری ہوگا۔

لیکن امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اٹھانے والا اگر فقیر اور محتاج ہو تو اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے' مالدار ہو تو صدقہ کرنا ضروری ہے۔ اور صدقہ کرنے کے بعد اگر مالک آجائے تو اسے بتادیا جائے گا کہ وہ چیز صدقہ کردی گئی ہے' اب اسے اختیار ہے چاہے تو صدقہ کا ثواب لے لے چاہے تو اس کا بدل اور ضمان لے لے۔ اگر وہ ضمان لے گا تو صدقہ کا ثواب اٹھانے والے کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ (تفصیلی دلائل کے لئے دیکھئے' تکملہ فتح الملہم ۲/ ۶۱۴۔۶۱۶)

بھیڑ بکری اگر ایسی مل جائے کہ اس کا مالک نہ مل رہا ہو تو اس کی اجازت ہے کہ وہ خود استعمال کرلے۔ کیونکہ وہ ضعیف اور کمزور جانور ہے اور اسے غذا کی ضرورت ہے دیگر درندوں سے بچاؤ کی ضرورت ہے لہٰذا پانے والا خود بھی استعمال کر سکتا ہے۔

جب کہ اونٹ کمزور جانور نہیں ہے لہٰذا اس کے لینے سے منع فرمادیا کہ تمہارا اس سے کیا مطلب وہ خود اپنی حفاظت آپ کر سکتا ہے' لہٰذا اس کا پکڑنا اور اپنے قبضہ میں لینا بھی صحیح نہیں۔

وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا

وجہ سے) پھر ارشاد فرمایا: تیرا اس سے کیا واسطہ، اس کا جوتا اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اس کا مالک مل جائے (وہ اپنا پانی ذخیرہ کر لیتا ہے اور کئی روز بھی پانی نہ ملے تو بھی گزارا کر سکتا ہے)۔

۲۲۲۳...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا

۲۲۲۳...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور میں اس کے ساتھ تھا پس اس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا اور حضرت عمرو کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ جب اس (لقطہ) کا مالک نہ آئے تو پس تو اس کو خرچ کر۔

۲۲۲٤...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَارَّ وَجْهُهُ وَجَبِينُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ

۲۲۲۴...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا...... آگے سابقہ حدیث کے مثل بیان کیا۔ البتہ یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ غصہ کی وجہ سے سرخ ہو گیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک سال تک اعلان کر، اگر اس کا مالک نہ آیا تو وہ چیز تیرے پاس ودیعت (امانت) ہو گی۔

۲۲۲٥...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ

۲۲۲۵...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گرے پڑے سونے اور چاندی کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا اس کی رسّی اور تھیلی (جس میں وہ رکھا ہوا ہو) کو پہچان لو اور سال بھر تک لوگوں سے شناخت کرواؤ، اگر کوئی اسے نہ پہچانے تو اسے خرچ کر ڈالو (اگر چاہو) اور تمہارے پاس بطور ودیعت کے ہو گا کبھی بھی اگر اس کا مالک آ گیا تو اسے ادا کرو۔

پھر آپ ﷺ سے بھولا بھٹکا اونٹ ملنے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ اس سے تمہیں کیا واسطہ، اسے چھوڑ دو، اس کا جوتا اور مشکیزہ اس کے ساتھ ہی ہے، پانی پیئے گا، درخت (کے پتے) کھائے گا اور اسی دوران اس کا مالک اسے پا لے گا۔ پھر آپ ﷺ سے بکری کے متعلق دریافت کیا تو

فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ

فرمایا کہ اسے پکڑلو کیونکہ وہ یا تو تمہارا حصہ ہے یا تمہارے بھائی کا یا بھیڑیے کا۔

۲۲۲۶...... وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُور أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَال حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةُ الرَّأْيِ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ زَادَ رَبِيعَةُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ

۲۲۲۶...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے گم کردہ راہ اونٹ کا سوال کیا...... یہ حدیث حسب سابق روایت کی گئی ہے الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو اس سے اس کی تھیلی کے متعلق پوچھ (وہ کیسی ہے) اور گنتی (کہ کتنے روپے ہیں) اور بندھن (کہ وہ کیسا ہے) پھر اگر وہ بیان کرے تو دیدے اس کو ورنہ وہ تیرا ہے۔

۲۲۲۷...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ

۲۲۲۷...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا لُقطہ کے متعلق تو فرمایا کہ: سال بھر تک اس کی شناخت کروائے، پھر اگر نہ پہچانا جائے تو اس کی تھیلی اور بندھن کی رسّی کو خوب پہچان لے اور اسے کھالے (خرچ کرلے) اور اگر مالک آجائے تو اسے لوٹادے (رسی اور تھیلی سے مراد وہ چیز ہے جس میں وہ لقطہ پڑی ہوئی ملی، اور اس کی پہچان کا حکم اس لئے دیا تاکہ بعد میں کبھی اگر مالک آئے تو وہ نشانی بتلائے اور یہ نشانی کے ذریعہ جان لے کر یہی مالک ہے)۔

۲۲۲۸...... وحَدَّثَنِيهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُور أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا

۲۲۲۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اس چیز کے عدد کو بھی یاد رکھے۔

۲۲۲۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ غَازِينَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَا لِي دَعْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِّي أُعَرِّفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ

۲۲۲۹...... حضرت سلمہؒ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سُوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کہ میں اور زید صوحان اور سلیمان بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہاد کے لئے نکلے، مجھے (راہ میں) ایک کوڑا پڑا ہوا ملا تو میں نے اسے اٹھالیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے چھوڑ دو، میں نے کہا کہ نہیں بلکہ میں اس کی شناخت اور اعلان کروں گا، اگر اس کا مالک آجائے (تو ٹھیک) ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ فرماتے ہیں کہ (ان کے اصرار کے باوجود) میں انکار کرتا رہا۔

فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِيَ لِي أَنِّي حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا

فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ

جب ہم غزوہ سے واپس آگئے تو قضاو قدر سے حج میرے لئے مقدر کردیا گیا چنانچہ میں (حج کے بعد) مدینہ آیا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کوڑا ملنے کا معاملہ اور ان دونوں حضرات کی بات حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے (ایک مرتبہ) ایک تھیلی جس میں سو دینار تھے پائی، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں۔ میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سال بھر اس کی شناخت کرواؤ۔ میں نے شناخت کروائی مگر کوئی ایسا نہ ملا جو اسے شناخت کرلیتا۔ میں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سال بھر (مزید) شناخت کرواؤ۔ میں نے پھر شناخت کروائی مگر کوئی ایسا نہ پایا جس نے اسے پہچان لیا ہو۔ میں پھر حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ سال بھر اور شناخت کرواؤ، میں نے شناخت کروائی مگر کوئی نہ ملا جو اسے پہچان لیتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی گنتی، تھیلی (یا برتن) اور بندھن کی رسی سب کو یاد رکھ لو، اگر اس کا مالک آجائے تو (اسے واپس کردو) ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

راوی (شعبہ) کہتے ہیں کہ میں اس کے بعد مکہ میں سلمہ بن کہیل سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم تین سال تک کروایا یا ایک سال تک۔

۲۲۳۰...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرَّفَهَا عَامًا وَاحِدًا

۲۲۳۰...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث الفاظ کے معمولی تغیر کے ساتھ منقول ہے۔

شعبہؒ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہؒ سے دس برس بعد سنا کہ ایک سال ہی شناخت کروائے۔

۲۲۳۱...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو

۲۲۳۱...... ان تمام اسانید و طرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت الفاظ کے معمولی تغیر و تبدل کے ساتھ مروی ہے لیکن معنی و مفہوم ایک ہی ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ إِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا

باب-۳۱۳ باب في لقطة الحاج

حاجی کی گری پڑی چیز اٹھانے کا حکم

۲۲۳۲...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ

۲۲۳۲...... حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان التیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجی کا لُقطہ (حج کرنے والے کی گم شدہ اور گری پڑی چیز) اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۳۳...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا

۲۲۳۳...... حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
"جس نے کسی گمشدہ چیز کو خود رکھ لیا تو وہ گمراہ ہے جب تک کہ اس کے مالک تک پہنچانے کے لئے شناخت نہ کروائے"۔ [1]

---

[1] مقصدِ حدیث کا یہ ہے کہ حجاج کی گمشدہ اشیاء کو نہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ حرم کو اللہ تعالیٰ نے جائے امن و حفاظت بنایا ہے۔ اور اگر کوئی اٹھائے تو فقط حفاظت اور مالک تک پہنچانے کی غرض سے ہی اٹھائے۔ بعض علماء نے تو فرمایا کہ دیگر جگہوں کے لقطہ کے بارے میں تو ایک سال تک شناخت کروں اور اعلان کا حکم ہے لیکن حرم کا لقطہ میں ایک سال کی تخصیص نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے "تعریف" اور شناخت ضروری ہے' کیونکہ حرمِ مکہ وہ مقام ہے جہاں حجاج بار بار آتے ہیں لہٰذا وہاں پر مالک کا ملنا زیادہ ممکن ہے۔ (واللہ اعلم)

باب-٣١٤ باب تحريم حلب الماشية بغير إذن مالكها

مالک کی اجازت کے بغیر جانور کا دودھ دوہنا حرام ہے

٢٢٣٤......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلا بِإِذْنِهِ

٢٢٣٤......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی شخص ہرگز کسی کے جانور سے دودھ نہ دوہے مگر اس کی اجازت سے، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص اس کی کوٹھری اور حجرہ میں آکر اس کی الماری کو توڑ کر اس کا کھانا نکال لے جائے تو لوگوں کے جانوروں کے تھنوں میں ان کا کھانا (غذا) ذخیرہ کیا گیا ہے (یعنی جانوروں کے تھن، کھانے کے خزانہ کی طرح ہیں) لہٰذا ہرگز کوئی کسی کے جانور سے بغیر اجازت کے دودھ نہ دوہے"۔ [1]

٢٢٣٥......و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى كُلُّ هَؤُلاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَيُنْتَثَلَ إِلا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ

٢٢٣٥......ان مختلف اسانید و طرق سے یہی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل معمولی الفاظ کے تغیر و تبدل سے روایت منقول ہے لیکن معنی و مفہوم ایک ہے۔

---

[1] حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں کہ: اس حدیث میں منع کیا گیا ہے مسلمان کو کسی مسلمان کی کوئی بھی چیز بلا اجازت لینے سے "اگرچہ حدیث میں ذکر صرف دودھ کا ہے کیونکہ (اس زمانہ میں) لوگ اس میں زیادہ غفلت کا شکار تھے ورنہ اس حکم میں عموم ہے اور یہ چیز اس میں داخل ہے۔ البتہ اگر کسی کو یہ یقین ہو کہ مالک کو علم ہونے کے بعد وہ ناراض نہیں ہوگا بلکہ بخوشی اس پر راضی ہوگا تو اس صورت میں بغیر اجازت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ واللہ اعلم

باب-۳۱۵ باب الضيافة ونحوها

مہمانداری کا بیان

۲۲۳۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَه جَائِزَتَه قَالُوا وَمَا جَائِزَتُه يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

۲۲۳۶...... حضرت ابو شریح العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ نے بات فرمائی اور فرمایا کہ:

"جو شخص اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے ضروری ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے خاطر تواضع کے ساتھ، لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اس کا جائزہ (خاطر تواضع) کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک دن رات تک خوب خاطر کرے، اور تین روز تک میز بانی کرے، اور اس کے بعد جو میز بانی کرے گا وہ اس کے لئے صدقہ ہے، اور فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے ضروری ہے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے"۔

۲۲۳۷...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ

۲۲۳۷...... حضرت ابو شریح الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مہمانداری تین دن تک (ضروری) ہے اور تکلف کیساتھ خاطر مدارت کرنا ایک دن ایک رات تک ضروری ہے اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے پاس قیام کر کے اسکو گناہ میں ڈالے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیسے اسکو گناہ میں ڈالے گا؟ فرمایا کہ کسی شخص کے پاس قیام کرے (مہمان بن کر) اور اسکے پاس خاطر کرنے کیلئے کچھ نہ ہو۔ (یعنی کوئی آدمی مفلس ہو اور مہمانداری کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہ ہو تو ایسے کا مہمان نہیں بننا چاہیئے کیونکہ اگر وہ مہمانداری اور مہمان کا اکرام نہیں کرے گا تو گناہ گار ہو گا لہٰذا ایسے کا مہمان بن کر اور اس کے پاس قیام کر کے میز بان کو گناہ میں نہ ڈالنا چاہیئے۔)

۲۲۳۸...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَبَصُرَ عَيْنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيهِ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ

۲۲۳۸...... ابو شریح الخزاعیؓ فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا، میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے یاد رکھا جب یہ بات رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی...... آگے حسب سابق پہلی حدیث کے مثل بیان کیا۔ اور پچھلی حدیث کی آخری بات بھی ذکر کی۔

بِمِثْلِ مَـــا فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ

۲۲۳۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِـــمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِـــي لَهُمْ

۲۲۳۹...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں (مختلف امور کی انجام دہی کیلئے) بھیجتے ہیں اور ہم ایسے لوگوں میں قیام کرتے ہیں جو ہماری مہمانداری نہیں کرتے، آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ اگر تم کسی قوم میں قیام کرو اور وہ تمہارے لئے اس اہتمام کا حکم کریں جو ایک مہمان کا ہوتا ہے تو اسے قبول کر لو، اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا اتنا حق لے لو جیسا کہ ان کو کرنا چاہیئے۔ ❶

باب-۳۱۶ باب استحباب المؤاساة بفضول المال

زائد از ضرورت مال سے مسلمانوں کی خاطر داری کرنا مستحب ہے

۲۲۴۰...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ

۲۲۴۰...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ اس دوران ایک شخص اپنی سواری پر سوار آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جسکے پاس ضرورت سے زائد سواری ہو وہ اسے دے دے جسکے پاس سواری نہیں اور جسکے پاس ضرورت سے زائد توشہ ہو وہ اسے دے دے جسکے پاس توشۂ سفر نہیں۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے کئی اقسام کے مال

---

❶ ان احادیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مہمان کا اکرام کرنا بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور ہر مسلمان کو اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔ اور اکرام کا مطلب بھی صراحتاً فرمادیا کہ ایک دن ایک رات تو معلوم سے ہٹ کر اپنی استطاعت کے مطابق اچھا اور عمدہ کھانا بنائے۔ جب کہ مہمانداری تین دن تک رکھنا ضروری ہے۔ باقی دو دنوں میں اپنے معمول کے مطابق کھانا پیش کرے۔ البتہ تین دن سے زائد کسی مہمان کو خود ہی قیام نہ کرنا چاہیئے تاکہ میزبان پر بوجھ اور بار نہ ہو۔ البتہ اگر میزبان تین دن سے زائد میزبانی کرے گا تو اس کے حق میں صدقہ ہوگا۔
آخری حدیث سے یہ بات بہ ظاہر معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی قوم اور بستی والے اپنے مہمان کا خیال اور اکرام نہیں کرتے تو مہمان کے لئے زبردستی "حق ضیف" (مہمانداری کا حق) لینا جائز ہے۔ چنانچہ بعض علماء نے اسی کو اختیار کیا۔ جیسا کہ امام احمدؒ نے فرمایا البتہ ان کے نزدیک یہ جنگلوں میں رہنے والوں اور آبادی سے ہٹ کر رہنے والوں کے لئے ہے۔ شہر اور بستی والوں کے لئے نہیں کیونکہ شہروں میں بازار اور کھانے پینے کی دکانوں کی موجودگی کی وجہ سے مہمان کو میزبان کی میزبانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔
لیکن جمہور علماء نے فرمایا کہ: میزبانی کرنا واجب نہیں ہے سنتِ مؤکدہ ہے لہٰذا کسی مہمان کے لئے میزبانوں سے حقِ مہمانی زبردستی وصول کرنا جائز نہیں اِلّا یہ کہ وہ مجبور اور مضطر ہو۔
جہاں تک حدیثِ باب کا تعلق ہے تو جمہور علماء نے فرمایا کہ اس کا تعلق مضطر اور مجبور لوگوں سے ہے جو بازار سے خرید نہیں سکتے۔ اور اس حدیث کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو محتاج ہوں اور وہ طلب بھی کریں لیکن جس سے طلب کی جائے وہ منع کردے تو اس کے لئے جائز ہے کہ زبردستی لے لے۔ واللہ اعلم

به علَى مَنْ لا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ

بیان کئے۔ یہاں تک ہمارا یہ خیال ہو گیا کہ جو زائد از ضرورت مال ہو اس میں ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے۔ (یعنی فاضل اور زائد مال کو رفاہِ عام اور مسلمانوں کی خدمت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کی تلقین و فضائل بیان فرمائے)۔

باب-۳۱۷ باب استحباب خلط الأزواد إذا قلت والمؤاساة فيها

جب توشۂ سفر کم ہوں تو سب کے توشے ملانا بہتر ہے

۲۲۴۱......حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيَّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزِرَهُ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَهَلْ مِنْ وَضُوءٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرِغَ الْوَضُوءُ

۲۲۴۱......حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں نکلے، ہم کو پریشانی اور مصیبت لاحق ہو گئی (کھانے پینے اور زادِ راہ کی) حتیٰ کہ ہم نے اپنی بعض سواریاں (اونٹ) ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تو ہم نے اپنے توشے جمع کئے اور ایک چمڑے (کا دستر خوان) بچھایا، اور پوری قوم کا توشہ اس چمڑہ پر جمع ہو گیا، سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس توشہ کی پیائش اور دیکھنے کے لئے کہ کتنا ہے لمبا ہوا تو میں نے اسے ناپا تو وہ اتنا تھا کہ جتنا ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ۔ جب کہ ہم چودہ سو افراد تھے، فرماتے ہیں کہ ہم سب نے کھایا حتیٰ کہ سب خوب سیر ہو گئے پھر اپنے توشہ دانوں کو بھی بھر لیا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وضو کا پانی ہے؟ ایک آدمی ڈول میں ذرا سا پانی لے کر حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اسے ایک پیالہ میں ڈال دیا، ہم سب نے اس سے وضو کیا اور خوب بہاتے جاتے تھے، چودہ سو آدمیوں نے (وضو کیا) اس کے بعد آٹھ افراد اور آئے اور کہنے لگے کہ کیا پاکیزہ پانی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وضو ہو چکا ہے (یعنی اب پانی ختم ہو چکا ہے جس سے وضو کیا جائے)۔ ❶

تمّ الجزء الثاني من كتاب مسلم
ويليه الجزء الثالث. اسأل الله تعالىٰ أن يجعلهٗ خالصاً لوجهه الكريم
وذخراً لآخرتي و تقبّل منّي. اللهم انصر لكاتبه ولو الديه آمين

---

❶ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ کے دو معجزے ظاہر ہیں ایک تو کھانے کی کثرت اور دوسرے پانی کی کثرت اور دونوں میں ظاہری اعتبار سے کثرت ہوئی۔
علامہ مازریؒ نے اس معجزہ کی تحقیق کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی اس کھانے کا ایک حصہ کھا لیا جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ دوسرا حصہ پیدا فرما دیتے تھے یا پانی کا ایک گھونٹ پیا جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ دوسرا گھونٹ پیدا فرما دیتے تھے۔ غرض نبی ﷺ کے دیگر بہت سے معجزات کی طرح یہ بھی آپؐ کے دو معجزے تھے جو اس سفر میں ظاہر ہوئے۔

طالبانِ حدیثِ نبوی کے لیے مستند ترجمہ اور اہم تشریحی فوائد پر مشتمل

ایک علمی تحفہ

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

جلد سوم

ترجمہ و تشریح

مولانا محمد زکریا اقبال صاحب مدظلہم

متخصص فی الحدیث استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

مقدمہ: مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

دارُالاشاعت کراچی

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

طالبانِ حدیث نبوی کے لیے مستند ترجمہ اور اہم تشریحی فوائد پر مشتمل

ایک علمی تحفہ

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

جلد سوم

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد زکریا اقبال صاحب مدظلہم

متخصص فی الحدیث استاذ جامعہ دار العلوم کراچی

مقدمہ: مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

صدر جامعہ دار العلوم کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جمادی الاوّل مطابق علمی گرافکس
ضخامت : 1244 صفحات
کمپوزنگ : منظور احمد

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات

تفہیم المسلم - حصہ سوم

كتابُ الجهادِ والسير

كتاب الجهادِ والسير

جہاد کے ابوب

باب-۱ باب جواز الاغارة على الكفار الذين بلغتهم دعوة الاسلام من غير تقدم الاعلام بالاغارة

جن کافروں کو پہلے اسلام کا پیغام دیا جاچکا ہو ایسے کافروں کو دوبارہ اسلام کی دعوت دیئے بغیر ان سے جنگ کرنے کے جواز کے بیان میں

۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى نَافِعٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَغَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى اَحْسِبُهُ - قَالَ جُوَيْرِيَةَ اَوْ قَالَ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ قَالَ وَ حَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَاكَ الْجَيْشِ -

۱...... حضرت ابن عونؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو لکھا اور ان سے قتال (جہاد) سے قبل کافروں کو اسلام کی دعوت دینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے لکھا کہ یہ بات ابتداء اسلام میں تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا، اس حال میں کہ وہ بے خبر تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے جنگجو مردوں کو قتل کیا اور باقیوں کو قید کر لیا اور اسی دن حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو ملیں۔ راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے کہ جویریۃ کہا یا ابنۃ الحارث کہا۔ اور یہ حدیث مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی کیونکہ وہ اس لشکر میں تھے۔[1]

۲......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ -

۲...... حضرت ابنِ عونؒ سے ان سندوں کے ساتھ اسی طرح یہ حدیث منقول ہے اور اس روایت میں ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حارث کی بیٹی ہیں اور راوی نے اس میں شک نہیں کیا۔

---

[1] فائدہ...... قتال سے قبل کفار کو اسلام کی دعوت دینا کیسا ہے؟ جمہور کے نزدیک راجح اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر ان لوگوں تک اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو تو ان کو قتال سے قبل اسلام کی دعوت دینا واجب نہیں ہے، لیکن دے دینا بہتر ہے۔ لیکن اگر ان کفار تک اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو تو پہلے اسلام کی دعوت دینا واجب ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ حکم ابتداءِ اسلام میں تھا جبکہ اسلام کی دعوت پھیل نہ چکی ہو لیکن اگر اسلام کی دعوت پھیل چکی ہو تو پھر قتال سے قبل دعوت دینا ضروری نہیں ہے۔

باب-۲ باب تامير الامام الامراء على البعوث ووصيته اياهم بآداب الغزو وغيرها
لشکر کا امیر بنانے اور اسے وصیت اور جہاد کے آداب وغیرہ کے احکام دینے کے بیان میں

۳...... حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِبْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ ح وحَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَمْلاهُ عَلَيْنَا اِمْلاءً ح قَالاوحَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ هَاشِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ اَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ اغْزُوا وَلا تَغُلُّوا [1] وَلا تَغْدِرُوا وَلا تَمْثُلُوا وَلا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَاِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ اِلَى ثَلاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الاِسْلامِ فَاِنْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ [2] مِنْ دَارِهِمْ اِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ

۳...... حضرت یحییٰ بن آدمؒ سے روایت ہے کہ حضرت سفیانؒ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ یہ حدیث انہوں نے (حضرت علقمہ بن مرثد) نے ہمیں لکھوائی۔ (حدیث اگلی سند سے مذکور ہے)

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کو کسی لشکر یا سریہ کا امیر بناتے تو آپ ﷺ اسے خاص طور پر اللہ سے ڈرنے اور جوان کے ساتھ مسلمان (مجاہدین) ہوں ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو جو آدمی اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ کرو اور خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو اور مثلہ نہ کرو (یعنی کسی کے اعضاء کاٹ کر اس کی شکل نہ بگاڑی جائے) اور کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہارا اپنے دشمن مشرکوں سے مقابلہ (آمنا سامنا) ہو جائے تو ان کو تین باتوں کی دعوت دینا وہ ان میں سے جس کو بھی قبول کرلیں تو ان کے ساتھ جنگ سے رک جانا پھر انہیں اسلام کی دعوت دو تو اگر وہ تیری دعوت اسلام قبول کرلیں تو ان سے جنگ نہ کرنا پھر ان کو دعوت دینا کہ اپنا شہر چھوڑ کر مہاجرین کے گھروں میں چلے جائیں اور ان کو خبر دے دیں کہ اگر وہ اس طرح کرلیں تو جو مہاجرین کو مل رہا ہے وہ انہیں بھی ملے گا اور ان کی وہ ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں اور اگر وہ اس سے انکار کردیں تو انہیں خبر دے دو کہ پھر ان پر دیہاتی مسلمانوں کا حکم ہوگا اور ان پر اللہ کے وہ احکام جاری ہونگے جو کہ مؤمنوں پر جاری ہوتے ہیں اور انہیں جہاد کے بغیر مال غنیمت اور مال فئی میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا اور اگر وہ اس دعوت کو قبول نہ کریں تو

---

[1] اسلام میں اخلاقی قدروں کی حفاظت اتنی زیادہ ہے کہ عین حالتِ جنگ میں بھی کفار اور دشمن کے ساتھ یہ حکم ہے کہ خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، کسی کو مثلہ نہ کرو اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو، اس کے ذریعہ سے اعلیٰ اخلاق اور اعتدال کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

[2] ابتداء اسلام میں مدینہ کی طرف ہجرت لازمی قرار دی گئی تھی لیکن بعد میں یہ حکم استحباب کے لئے تھا اور ہجرت کرنے پر غنیمت اور مال فیء ملتا تھا۔

شَيْءٌ اِلا اَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ❶ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ❷ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهِ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ فَلا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لا تَدْرِي اَتُصِيبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ اَمْ لا ۔

پھر ان سے جزیہ مانگو اور اگر وہ تمہاری دعوت قبول کر لیں تو تم بھی ان سے قبول کرو اور ان سے جنگ نہ کرو اور اگر وہ انکار کر دیں تو اللہ کی مدد کے ساتھ ان سے قتال کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرلو اور وہ قلعہ والے اللہ اور رسول کو کسی بات پر ضامن بنانا چاہیں تو تم ان کے لیے نہ اللہ کو ضامن بنانا اور نہ ہی اللہ کے نبی ﷺ کو ضامن بنانا بلکہ تم اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو ضامن بنانا کیونکہ تمہارے لیے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عہد سے پھر جانا اس بات سے آسان ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑو اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرلو اور وہ قلعہ والے یہ چاہتے ہوں کہ تم انہیں اللہ کے حکم کے مطابق قلعہ سے نکالو تو تم انہیں اللہ کے حکم کے مطابق نہ نکالو بلکہ انہیں اپنے حکم کے مطابق نکالو کیونکہ تم اس بات کو نہیں جانتے کہ تمہاری رائے اور اجتہاد اللہ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ اِسْحٰقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي اَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ۔

٤...... وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَمِيرًا اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ ۔ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ ۔

۴...... حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو امیر بنا کر یا کوئی سریہ بھیجتے تو آپ ﷺ اسے بلاتے اور وصیت فرماتے۔
بقیہ حدیث سفیان کی حدیث کی طرح روایت کی

---

❶ یہ حدیث احناف کا مستدل اور دلیل ہے کہ اہل کتاب کے علاوہ دوسرے کفار و مشرکین سے بھی جزیہ لینا صحیح ہے۔

❷ اسلام میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ حکم دے دیا گیا کہ اگر ضرورت پڑ جائے ذمہ کی تو بندوں کا ذمہ لینا بہتر ہے بنسبت اللہ اور رسول ﷺ کے ذمہ کے۔

❸ فائدہ...... جیش اور سریہ میں فرق یہ ہے کہ جیش ایک بڑا لشکر ہوتا ہے اور سریہ اس جیش کا ایک حصہ ہوتا ہے جس کی تعداد ایک قول کے مطابق چار سو افراد تک ہوتی ہے، نیز سریہ میں آپ ﷺ کی براہِ راست شرکت نہیں ہوتی تھی جبکہ جیش میں آپ ﷺ خود بنفس نفیس شریک تھے۔

٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا ۔

۵...... حضرت شعبہؒ سے اسی طرح حدیث منقول ہے۔

باب-۳ باب في الامر بالتيسير وترك التنفير

آسانی والا معاملہ اختیار کرنے اور نفرت والا معاملہ ترک کرنے کے بیان میں

٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا ۔

۶...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو آپ ﷺ فرماتے کہ لوگوں کو بشارت سناؤ اور متنفر نہ کرو اور لوگوں سے آسانی والا معاملہ کرو اور تنگی والا معاملہ نہ کرو۔

٧...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا ۔

۷...... حضرت سعید بن ابی بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو ان سے فرمایا کہ آسانی کرنا اور تنگی نہ کرنا اور ان کو بشارت سنانا اور متنفر نہ کرنا اور آپس میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنا اور اختلاف نہ کرنا۔

٨...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي خَلَفٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا ۔

۸...... اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی شعبہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح منقول ہے اور اس زید بن ابی انیس کی حدیث میں **وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا** (کہ ایک دوسرے کی اطاعت و فرمانبرداری کرو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

٩...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا

۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ فائدہ...... اس حدیث میں یہ حکم جو دیا گیا ہے کہ خوشخبری دو اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے فضل اور س کی رحمت اور اس کی عطاء کی خوشخبری دی جائے اور وعیدوں کے ذریعہ بہت زیادہ خوف دلانے اور نفرت پیدا کرنے سے منع کیا گیا ہے تاکہ اسلام کی قربت اور اس سے الفت حاصل ہو۔ اس سے بُعد اور دوری نہ ہو۔

اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا۔

لوگوں سے آسانی والا معاملہ کرنا اور ان کو تنگی میں نہ ڈالنا اور لوگوں کو سکون و آرام دینا اور ان کو تنفر نہ کرنا۔

باب ـ ۴

باب تحریم الغدر
عہد شکنی کی حرمت کا بیان

۱۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي اَبَا قُدَامَةَ السَّرَخْسِيَّ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح قال و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قال حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا جَمَعَ اللهُ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

۱۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب اللہ سب اگلے اور پچھلے لوگوں کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ودغابازی ہے۔ [1]

۱۱...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

۱۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اسی سابقہ حدیث کی طرح حدیث نقل فرمائی۔

۱۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

۱۲...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں دھوکہ سے ممانعت کا جو حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد امیر ہے کہ اس کو دھوکہ سے مکمل طور پر بچنا ضروری ہے کیونکہ امیر کے دھوکہ کا اثر پوری قوم پر پڑتا ہے، بعض حضرات نے اس کو اس معنی میں لیا ہے کہ امیر اس امانت میں خیانت نہ کرے جو کہ عوام کے لئے رکھی گئی ہو، اگرچہ حدیث سے مراد بظاہر پہلے معنی ہی ہیں۔
قرطبیؒ نے فرمایا: "لواء" دراصل عربوں کے ہاں رواج تھا کہ وہ اپنے گھروں اور بازاروں میں وفاداری کے لئے سفید اور دھوکہ وخیانت کے لئے کالا جھنڈا لگایا کرتے تھے۔ تاکہ غدار و وفاداروں سے ممتاز اور نمایاں رہیں اور لوگوں کے لئے ان سے اجتناب کرنا آسان ہو نیز اس طرح وہ ان غداروں کی مذمت کیا کرتے تھے۔

حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِیلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِینَارٍ اَنَّہُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْغَادِرَ یَنْصِبُ اللّٰہُ لَہُ لِوَاءً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُقَالُ اَلا ھٰذِہِ غَدْرَۃُ فُلانٍ ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہے۔

۱۳...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِي یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ حَمْزَۃَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔

۱۳...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

۱۴...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ کِلاھُمَا عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُقَالُ ھٰذِہِ غَدْرَۃُ فُلانٍ ۔

۱۴...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۵...... وحَدَّثَنَاہ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیمَ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ ح و حَدَّثَنِي عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَمِیعًا عَنْ شُعْبَۃَ فِي ھٰذَا الاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِي حَدِیثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُقَالُ ھٰذِہِ غَدْرَۃُ فُلانٍ ۔

۱۵...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں سے مذکورہ بالا روایت منقول ہے اور عبدالرحمٰن کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ ''کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔''

۱۶...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِي شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ آدَمَ عَنْ یَزِیدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِیقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ یُقَالُ ھٰذِہِ غَدْرَۃُ فُلانٍ ۔

۱۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کی وجہ سے وہ پہچانا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَعُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیدٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِيٍّ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ ۔

۱۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کی وجہ سے وہ پہچانا جائے گا۔

۱۸......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَعُبَیْدُ اللهِ بْنُ سَعِیدٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِیدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ -

۱۸......حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
ہر عہد شکن کے لئے قیامت کے دن اس کی سُرین کے پاس ایک جھنڈا ہو گا۔

۱۹......حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّیَّانِ حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلا وَلا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِیرِ عَامَّةٍ ۔

۱۹......حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا اور اس کو اس کی عہد شکنی کے برابر بلند کیا جائے گا۔ آگاہ رہو کہ امیر عامہ سے بڑھ کر کسی کی عہد شکنی نہیں ہے۔

باب-۵ باب جواز الخداع فی الحرب

جنگ میں دُشمن کو دھوکہ دینے کے جواز کے بیان میں

۲۰......وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَزُهَیْرٍ قَالَ عَلِيٌّ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ ۔

۲۰......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جنگ ایک دھوکہ ہے۔ ❶

۲۱......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ ۔

۲۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جنگ ایک دھوکہ ہے۔

---

❶ فائدہ......اس حدیث میں جنگ کے دوران جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کے مسئلہ کو بیان کیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ احناف کے نزدیک صریح جھوٹ کی اجازت اس وقت تک نہیں ہے جب تک کہ کنایات یا اشارات کے ذریعہ کام چل سکتا ہو، جبکہ شوافع کے نزدیک صریح جھوٹ کی اجازت ہے، لیکن تعریض اور توریہ زیادہ بہتر ہے۔ لیکن جس جگہ استعارات، کنایات یا اشارات سے کام نہ چلے تو اس جگہ پر صریح جھوٹ بولنے کی گنجائش ہے۔ (یعنی اگر حالت اضطرار ہو)

باب-۶ باب كراهة تمني لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء

دُشمن سے ملنے کی تمنا کرنے کی ممانعت اور ملاقات (جنگ) کے وقت ثابت قدم رہنے کے حکم کے بیان میں

۲۲...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

۲۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دشمن سے ملنے کی یعنی جنگ کی تمنا نہ کرو اور جب ان سے ملو یعنی جنگ کرو تو پھر صبر کرو (یعنی ثابت قدمی دکھاؤ)۔ ❶

۲۳...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي اَوْفَى فَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ حِينَ سَارَ اِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اللهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

۲۳...... حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن عبید اللہؒ کو لکھا جس وقت کہ وہ حروریہ مقام کی طرف گئے ان کو خبر دیتے ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کا جن دنوں دشمن سے مقابلہ ہوا تو آپ ﷺ انتظار فرمارہے تھے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ ﷺ نے ان میں کھڑے ہو کر فرمایا:
اے لوگو! تم دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت مانگو اور جب تمہارا دشمنوں سے مقابلہ ہو تو صبر کرو (یعنی ثابت قدم رہو) اور تم جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔
پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے کتاب نازل کرنے والے، اے بادلوں کو چلانے والے اور اے لشکروں کو شکست دینے والے! ان کو شکست عطا فرما اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما۔

---

❶ فائدہ...... دشمن سے لڑنے کی تمنا کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ گویا اس سے نقصان اور مصیبت کی تمنا ہے اور کسی مصیبت کو طلب کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام ہمیشہ عافیت طلب کیا کرتے تھے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس تمنا میں اپنی بڑائی ہے اور نہ معلوم دشمن سے قتال کے وقت ثابت قدمی رہے یا میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ اس تمنا سے آدمی بچتا رہے، لیکن یہ بات واضح رہے کہ یہ بات شہادت کی تمنا کرنے سے مانع نہیں ہے اسلئے کہ اللہ رب العزت شہادت جس طرح چاہے عطاء فرمادے جبکہ دشمن سے لڑائی کی تمنا کرنے کے بعد لڑائی میں اخلاص ہو یا رہا ہو، اور نہ معلوم قتال میں احکامِ شریعت کی پابندی ہو یا نہ ہو۔ اس لئے جنگ کی تمنا درست نہیں، البتہ اگر جنگ ہو جائے تو پھر پیچھے ہٹنا اور کمزوری دکھانا بھی سخت گناہ ہے۔

باب-۷ باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو

دُشمن سے ملاقات (جنگ) کے وقت نصرت کی دُعا کرنے کے استحباب کے بیان میں

٢٤......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُور حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

۲۴......عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کافروں کی جماعتوں کے خلاف دعا فرمائی (یعنی بد دُعا کی) فرمایا: اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، اے جلد حساب لینے والے، کافروں کے گروہوں کو شکست عطا فرما۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں پھسلا دے۔ ❶

٢٥......وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّه قَالَ هَازِمَ الأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَه اللَّهُمَّ۔

۲۵......حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا (یعنی بد دعا) فرمائی۔ آگے حدیث مبارکہ اسی طرح ہے اور اس میں اللّٰھم (اے اللہ!) کا ذکر نہیں ہے۔

٢٦...... وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ مُجْرِيَ السَّحَابِ۔

۲۶......حضرت اسمٰعیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں یہ زائد کیا (اور فرمایا:)

اے بادلوں کو جاری کرنے والے۔

٢٧...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ۔

۲۷......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوۂ) احد کے دن فرمایا:

اے اللہ! اگر تو چاہے تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

باب-۸ باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی حرمت کے بیان میں

٢٨......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

۲۸......حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنگ کے وقت اپنے ساز و سامان اور عددی و افرادی قوت پر بھروسہ کرنے کے بجائے اپنی توجہ اور دھیان اللہ رب العزت کی طرف ہونا چاہئے کہ اصل طاقت و قوت کا مالک وہی ہے اور فتح و شکست، ذلت و عزت اور کامیابی و ناکامی کے خزانے اسی کے دست قدرت میں ہیں۔

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَاَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ -

عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کو ناپسند فرمایا۔ ❶

۲۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي - فَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ -

۲۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی غزوہ میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

باب-۹ باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات من غير تعمد

شب خون میں بلاارادہ عورتوں اور بچوں کے مارے جانے کے جواز کے بیان میں

۳۰...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ -

۳۰...... حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ نبی ﷺ سے شب خون میں مشرکوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا، کہ ان کا کیا حکم ہے؟ (یعنی اس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مارے جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
وہ بھی انہی میں سے ہیں۔ ❷

۳۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا نُصِيبُ فِي

۳۱...... حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے شب خون مارنے میں مشرکوں کے بچے بھی مارے جاتے ہیں (ان کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ فائدہ...... اسلام نے انسانی اقدار کی حفاظت کی جو اہمیت دی ہے اور اس کے تحفظ کی جو صورتیں بتلائی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں ہر چیز کی کتنی زبردست رعایت رکھی گئی ہے، اگر اسلام کے نظام زندگی پر اعتراض کرنے والے ان پہلوؤں پر غور کریں تو ان کو صحیح حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ چنانچہ اس حالت جنگ میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں، معذوروں اور کمزوروں کو نقصان پہنچانے سے صرف منع ہی نہ کرنا بلکہ عملاً اس کا نا قابل یقین مظاہرہ کرنا فقط اسلام اور اہل اسلام کا شیوہ ہی ہے۔

❷ فائدہ...... ''ہم منہم'' اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ان عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا اگرچہ قصداً جائز نہیں ہے تاہم اگر وہ عورتیں اور بچے اصل دشمن تک پہنچنے میں رکاوٹ ہوں یا ان کے لئے ڈھال بن رہے ہوں اور ان دشمن کو قتل کرنے کے لئے ان کو قتل کیئے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو تو اس صورت میں ان عورتوں کو اور بچوں کو قتل کرنا جائز ہے۔ (تلخیصاً از تکملہ فتح الملہم)

الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ ۔

وہ انہی میں سے ہیں۔

۳۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ لَوْ اَنَّ خَيْلًا اَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصَابَتْ مِنْ اَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ ۔

۳۲...... حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر فوج کا کوئی لشکر شب خون مارے اور ان کے ہاتھوں مشرکوں کے بچے بھی مارے جائیں (تو ان کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بھی اپنے باپ دادا میں سے ہیں۔ (یعنی مشرک)۔

باب-۱۰ باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها

کافروں کے درختوں کو کاٹنے اور ان کو جلا ڈالنے کے جواز کے بیان میں

۳۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ[1] اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى اُصُولِهَا فَبِاِذْنِ اللهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ) ۔

۳۳...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بویرہ میں بنو نضیر کے درختوں کو جلا دیا اور کاٹ ڈالا۔ قتیبہ اور ابن رمح کی حدیثوں میں یہ اضافہ ہے: اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ)
"تم نے جن درختوں کو کاٹا یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو یہ اللہ کی اجازت سے تھا تاکہ اللہ (اس کے ذریعہ) فاسقوں کو ذلیل کر دے۔ (الحشر:۵)

۳۴...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ
وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ وَفِي ذٰلِكَ نَزَلَتْ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ

۳۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے درختوں کو کاٹ دیا اور ان کو جلا ڈالا اور ان کے لیے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
بنی لوی کے سرداروں کے ہاں بویرہ میں آگ لگا دینا معمولی بات ہے۔
اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:
"تم نے جن درختوں کو کاٹا یا جن کو تم نے ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ

[1] فائدہ:..... "لینة" سے مراد بعض حضرات نے تمام پھل (تمر، کھجور) مراد لئے ہیں اور بعض حضرات نے اس سے عجوۃ کھجور کے علاوہ تمام پھل مراد لئے ہیں اور بعض نے کھجور کی جڑیں مراد لی ہیں، جبکہ بعض حضرات نے اس سے مراد وہ کھجور یا پھل لئے ہیں جو انسانی قوت یا انسان کی غذا کے لئے استعمال نہ ہوتے ہوں چنانچہ مطلقاً پھل یا کھجور کا ذکر نہیں کیا بلکہ لینة کا ذکر فرمایا ہے کہ حالت جنگ میں بھی انسانی فلاح اور نفع بخش چیزوں کو نقصان پہنچانے سے حتی الامکان اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ واقعہ غزوۂ بنی نضیر کا ہے جس کا تفصیلی ذکر سورۃ الحشر کے پہلے رکوع میں ہے۔

اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) الْآيَةَ ۔

دیا......"

۳۵...... وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدِ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ ۔

۳۵...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے درختوں کو جلوا ڈالا۔

باب-۱۱ باب تحليل الغنائم لهذه الأمة خاصة

خاص اس امت (محمدیہ) کے لیے غنیمت کا مال حلال ہونے کے بیان میں

۳۶...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا ۔ [1] قَالَ فَغَزَا فَاَدْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُورَةٌ وَاَنَا مَاْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَاَقْبَلَتِ [2] النَّارُ لِتَاْكُلَهُ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ

۳۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی نے جہاد کیا اور اپنی قوم سے انہوں نے فرمایا: جس آدمی نے ابھی شادی کی ہو اور اس نے ابھی تک شب زفاف نہ گذاری ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ اپنی بیوی کے ساتھ رات گزارے تو وہ آدمی میرے ساتھ نہ چلے اور نہ ہی وہ آدمی میرے ساتھ چلے کہ جس نے مکان بنایا ہو اور ابھی تک اس کی چھت نہ ڈالی ہو اور میرے ساتھ وہ بھی نہ جائے جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچہ جننے کے انتظار میں ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ اس نبیؑ نے جہاد کیا، وہ عصر کی نماز یا اس کے قریب وقت میں ایک گاؤں کے قریب آئے تو انہوں نے سورج سے کہا: تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں (اللہ کے حکم کے ماتحت ہوں) اے اللہ! اس سورج کو کچھ دیر مجھ پر روک دے۔ پھر سورج کو ان پر روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح عطا فرمائی پھر انہوں نے غنیمت کا مال جمع فرمایا پھر اس مال غنیمت کو کھانے کے لیے آگ آئی تو

---

[1] فائدہ...... "وهو منتظر ولادها" اس جملہ کے تحت علامہ نوویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ "چاہئے کہ جہاد میں وہ شخص شریک ہو جو ہر طرح کے مصائب اور کاموں سے فارغ ہو تاکہ ان کاموں یا آلام کی وجہ سے اس کی توجہ یا اس کے ارادہ و قوت میں فرق نہ پڑے"، لیکن یہ بات بظاہر اس صورت میں ہے جبکہ جہاد فرضِ کفایہ ہو اگر فرضِ عین ہو اور ہر شخص کا نکلنا ضروری ہو تو اس صورت میں یہ حکم نہیں ہے، البتہ ایسی صورت میں امام مصلحتاً جس کو جہاد سے روک دے تو اس کو اختیار ہے واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملۃ)

[2] "فاقبلت النار" سابقہ اقوام کے لئے حکم یہ تھا کہ اپنا تمام مالِ غنیمت جمع کر کے پہاڑوں پر رکھ دیتے تھے پھر اس کی عند اللہ قبولیت کی علامت یہ ہوتی تھی کہ ایک آگ آسمان سے آتی اور اس میں سے جو کچھ یا جس کا حصہ اخلاص کی بدولت ملا ہوتا تھا اس کو خاکستر کر دیتی اور بقیہ بچ رہتا اور باقی رہنا اس بات کی علامت تھی کہ وہ عمل قبول نہیں ہوا لیکن کسی حال میں بھی اس کو استعمال...... (جاری ہے)

غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِه- فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَاَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لاحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ـ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا ـ

اس نے کھانے سے انکار کر دیا یعنی نہ کھایا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس میں خیانت کی ہے تو ہر قبیلہ کا ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے پھر سب قبیلوں کے آدمیوں نے بیعت کی تو ایک شخص کا ہاتھ نبی کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا۔ اللہ کے نبیؑ نے اس آدمی سے فرمایا: اس مال میں خیانت کرنے والا آدمی تمہارے قبیلہ میں ہے۔ تو اب پورا قبیلہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ انہوں نے بیعت کی تو پھر دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو اللہ کے نبیؑ نے فرمایا: تم نے خیانت کی ہے۔ پھر وہ گائے کے سر کے برابر سونا نکال کر لائے۔ نبیؑ نے فرمایا کہ تم اسے مال غنیمت میں اونچی جگہ میں رکھ دو تو آگ نے اسے قبول کیا اور کھا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم سے پہلے کسی کے لیے مال غنیمت حلال نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال فرما دیا۔

باب-۱۲

باب الانفال[1]
غنیمت کے بیان میں

۳۷۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَخَذَ اَبِي مِنَ الْخُمُسِ سَيْفًا فَاَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَبْ لِي هٰذَا فَاَبٰى فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

(يَسْاَلُونَكَ عَنِ الاَنْفَالِ قُلِ الاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ)

۳۷۔۔۔۔ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے والد نے خمس کے مال میں سے ایک تلوار لے لی اور اسے نبی ﷺ کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے ہبہ فرما دیں تو آپ ﷺ نے انکار فرمایا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

(اے نبی!) لوگ آپ سے انفال (غنیمت) کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ فرما دیجئے کہ انفال اللہ اور رسول کے لیے ہیں۔

۳۸۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ

۳۸۔۔۔۔ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔ کرنے کی اجازت نہیں تھی جبکہ امتِ محمدیہ ﷺ کے لئے اس قدر سہولت دے دی کہ وہ (امام اور حاکم کے حکم کے تحت شرعی تقسیم کر کے) اپنے استعمال میں بھی لا سکتے ہیں اور یہ اس امت کا خاصہ ہے۔ (ابن حجر)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] فائدہ۔۔۔۔ انفال "نفل" کی جمع ہے جس کے معنی زائد چیز کے ہیں، ابتداء میں رسول اکرم ﷺ کو اموال غنیمت میں ہر طرح کا تصرف کرنے کا اختیار حاصل تھا لیکن بعد میں یہ حکم "واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسه و للرسول۔۔۔۔" کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا اور آپ ﷺ کا اختیار فقط مال غنیمت کے "خمس" کے اندر رہ گیا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ان کو انکار فرما دیا۔

وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ آيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ نَفِّلْنِيهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفِّلْنِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ ضَعْهُ فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ نَفِّلْنِيهِ اَؤُجْعَلُ كَمَنْ لا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ
(يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ)

روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئیں۔ ایک دفعہ میں نے تلوار لی اور اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تلوار مجھے عطا فرمادیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رکھ دو پھر جب میں کھڑا ہوا تو مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار تم نے جہاں سے لی اسے وہیں رکھ دو۔ تو میں کھڑا ہوا اور پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تلوار مجھے عطا فرمادیں، کیا میں اس آدمی کی طرح ہو جاؤں گا کہ جس کا اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: جہاں سے تم نے یہ تلوار لی ہے اسے وہیں رکھ دو۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ لوگ آپ سے انفال کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ انفال اللہ اور رسول کے لیے ہے۔ [1]

۳۹۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَاَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا اِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا ۔

۳۹۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبیلہ نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا اور ان میں میں بھی تھا تو وہاں ہم نے مال غنیمت کے بہت سے اونٹ پائے تو ان سب کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک اونٹ زائد بھی ملا۔ [2]

۴۰۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا سِوَى ذٰلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

۴۰۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ نجد کی طرف ایک سریہ بھیجا اور ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے تو ان کے حصہ میں (وہاں سے) بارہ اونٹ آئے اور اس کے علاوہ ایک اونٹ زیادہ تو رسول اللہ ﷺ نے اس تقسیم میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔ اس حدیث میں آپ علیہ السلام کے انکار اور منع کرنے کے باوجود حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سوال بار بار کرتے رہے اس کا مطلب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ علیہ السلام کے منع کرنے کو نہی تحریمی نہیں سمجھے تھے۔ اگر وہ یہ سمجھتے کہ یہ منع کرنا تحریماً ہے تو ہرگز دوبارہ سوال نہیں کرتے۔ یا یہ کہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ آپ علیہ السلام کو میرے غنیٰ کے بارے میں علم نہیں ہے لہٰذا بار بار سوال کرتے رہے اور آپ ﷺ منع فرماتے رہے حتیٰ کہ آیت نازل ہوگئی۔ (تکملہ)

[2] فائدہ۔۔۔۔۔ نَفل کے محل کے بارے میں اختلاف ہے، احناف کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ نفل کا اگر امام نے غنیمت کے ذخیرہ کرنے کے بعد اعلان کیا ہو تو اس صورت میں خمس کے چار حصہ کر کے اس میں سے نفل دیا جائے گا لیکن اگر پہلے اعلان کیا ہو تو اس صورت میں خمس سے دیا جائے گا۔

٤١......وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِﷺسَرِيَّةً اِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَي عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِﷺبَعِيرًا بَعِيرًا۔

۴۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ رسول اللہﷺ نے قبیلہ نجد کی طرف ایک سریہ (لشکر) بھیجا تو میں بھی ان میں مل کر نکل گیا۔ تو وہاں ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ہمارے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور رسول اللہﷺ نے ہمیں ایک ایک اونٹ زیادہ عطا فرمایا۔

٤٢......وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الإسْنَادِ

و حَدَّثَنَاه اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى نَافِعٍ اَسْاَلُهُ عَنِ النَّفَلِ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُوسَى ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ۔

۴۲...... حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان تمام سندوں کے ساتھ انہی سابقہ حدیثوں کی طرح یہ حدیث (کہ آپﷺ نے ایک سریہ روانہ فرمایا جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ہم کو اس سریہ میں اونٹ اور بکریاں بطور غنیمت ملیں اور ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے...... الخ) نقل کی گئی ہے۔

٤٣......وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِﷺنَفَلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ۔

۴۳...... حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے خمس میں سے ہمارا جو حصہ بنتا تھا اس کے علاوہ بھی آپﷺ نے ہمیں عطا فرمایا تو مجھے شارف ملا اور شارف بڑی عمر کا اونٹ ہوتا ہے۔

٤٤......وحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللهِﷺسَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ۔

۴۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہﷺ نے ایک سریہ کو غنیمت کا مال عطا فرمایا۔ آگے امام ابن رجا کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث مبارکہ منقول ہے۔

۴۵۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ ۔

۴۵۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سرایہ میں جن کو بھیجتے ان میں سے کچھ کو ان کے مال غنیمت میں حصہ کے علاوہ کچھ خاص طور پر بھی عطا فرماتے اور خمس پورے لشکر کیلئے واجب تھا۔

باب-۱۴۳ باب استحقاق القاتل سلب القتيل

قاتل کا مقتول کے سامان کے مستحق ہونے کے بیان میں

۴۶۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الاَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِاَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ ۔

۴۶۔۔۔۔۔حضرت ابو محمد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھی تھے انہوں نے کہا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور پھر حدیث بیان کی۔

۴۷۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ -

۴۷۔۔۔۔۔حضرت ابو محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور گذشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

۴۸۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لَه قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ اِلَيْهِ حَتَّى اَتَيْتُهُ مِنْ

۴۸۔۔۔۔۔حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین[1] (کے موقعہ پر جہاد) کے لیے نکلے تو جب (کافروں سے) ہمارا مقابلہ ہوا تو مسلمانوں کو کچھ شکست ہوئی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر چڑھائی کئے ہوئے ہے۔ میں اس کی طرف گھوما یہاں تک کہ اس کے پیچھے سے آکر اس کی شہ رگ پر تلوار ماری اور وہ میری طرف بڑھا اور اس نے مجھے پکڑ لیا اور اس نے مجھے اتنا دبایا کہ میں اس سے موت کا ذائقہ محسوس کرنے لگا لیکن اس نے مجھے فوراً ہی چھوڑ دیا اور وہ مر گیا (پھر اس کے بعد جاکر) میں حضرت

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔اس حدیث میں اشارہ اس واقعہ کی طرف ہے کہ جب جنگ حنین میں ابتداءً مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی تھی تو آپ علیہ السلام اور آپ کے ساتھ ایک جماعت اس موقعہ پر بھی ثابت قدم تھی اور پھر اللہ رب العزت نے کامیاب کیا تھا۔ (تکملہ)

وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ اَمْرُ اللهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ -

قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَاَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللهِ اِذًا[1] لَا يَعْمِدُ[2] اِلَى اَسَدٍ مِنْ اُسُدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَ فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَانِي -

قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ اُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ اَسَدًا مِنْ اُسُدِ اللهِ -

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل گیا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا حکم پھر (کچھ دیر بعد) لوگ واپس لوٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جو آدمی کسی کافر کو قتل کرے اور اس قتل پر اس کے پاس گواہ بھی موجود ہوں (تو مقتول سے چھینا ہوا) سامان اسی کا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: کون ہے جو میری گواہی دے؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا میں پھر کھڑا ہو گیا اور کہا: کون ہے جو میری گواہی دے؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ اسی طرح فرمایا میں پھر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پورا واقعہ بیان کر دیا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اس نے سچ کہا ہے اور مقتول کا سامان میرے پاس ہے۔ اب آپ ﷺ اسے منا لیں کہ یہ اپنے حق سے دستبردار ہو جائے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: نہیں! اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ ایک اللہ کا شیر، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے لڑے اور مقتول سے چھینا ہوا مال تجھے دے دے (نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سچ کہہ رہے ہیں (اب وہ مال) تو ان کو دے دے اس نے (آپ ﷺ کے حکم کے مطابق) وہ مال مجھے دے دیا۔ ابو قتادہ فرماتے ہیں میں نے زرہ بیچ کر اس کی قیمت سے بنی سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خریدا اور میرا یہ پہلا مال تھا جو اسلام (کی برکت سے) مجھے ملا اور لیث کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں! آپ ﷺ یہ مال قریش کی ایک لومڑی کو نہیں دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نہیں چھوڑیں گے۔

---

[1] قولہ لا ھا اللہ اذاً...... الخ- اس طرح کے جملے عام طور سے اہل عرب قسم کے طور پر استعمال کرتے تھے اس میں دراصل "واؤ" کو "ھا" سے بدل دیا گیا ہے ورنہ درحقیقت جملہ یوں تھا کہ "لا واللہ اذن"، اور اہل عرب کا یہ عام معمول تھا کہ کسی اہم بات پر اس طرح کا جملہ قسم کھانے کے لئے بولا کرتے تھے۔ (تکملہ)

[2] قولہ لا یعمد...... الخ- اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ہرگز اس کا ارادہ بھی نہیں کر سکتے کہ ایک مسلمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن سے لڑے اور اس کا مال بغیر اس کی خوشی کے کسی دوسرے کو دے دیا جائے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

۴۹......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِي قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَاَيْتُه لا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا -

قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلَى اَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلا تَرَيَانِ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْاَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَه وَقَضَى بِسَلَبِه لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ -

۴۹......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا۔ میں اپنے دائیں اور بائیں کیا دیکھتا ہوں کہ انصار کے دو نوجوان لڑکے کھڑے ہیں۔ میں نے گمان کیا کہ کاش کہ میں طاقتور آدمیوں کے درمیان کھڑا ہوتا تو زیادہ بہتر تھا اسی دوران ان میں سے ایک لڑکے نے میری طرف اشارہ کر کے کہا: اے چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! اور اے بھتیجے! تجھے اس سے کیا کام؟ اس نے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جسکے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر میں اسکو دیکھ لوں، میرا جسم اسکے جسم سے علیحدہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ ہم میں سے جس کی موت جلدی آئی ہے وہ مر نہ جائے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اسکی بات سے تعجب ہوا۔ اسی دوران میں دوسرے لڑکے نے مجھے اشارہ کر کے اسی طرح کہا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ میری نظر ابو جہل کی طرف پڑی۔ وہ لوگوں میں گھوم رہا تھا میں نے ان لڑکوں سے کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ یہ وہی ابو جہل ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ (یہ سنتے ہی) وہ فوراً اس کی طرف جھپٹے اور تلواریں مار مار کر اسے قتل کر ڈالا پھر وہ دونوں لڑکے رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹے اور آپ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا؟ دونوں سے ہر ایک نے کہا میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں نے اپنی اپنی تلوار سے اس کا خون صاف کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے دونوں کی تلواروں کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ابو جہل کو قتل کیا ہے اور آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کو ابو جہل سے چھینا ہوا مال دینے کا حکم فرمایا اور یہ دونوں لڑکے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ❶

۵۰......وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ

۵۰......حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ قبیلہ حمیر کے ایک آدمی نے دشمنوں کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور جب اس نے اس کا سامان (بطور غنیمت) لینے کا ارادہ کیا تو

---

❶ فائدہ......قوله كلاكما قتله- یہ اس وجہ سے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ قتل حقیقت میں ایک نے کیا تھا لیکن چونکہ حملہ دونوں نے کیا تھا لہٰذا دوسرے کی تطییب قلب اور دلجوئی کیلئے فرمایا کہ "تم دونوں نے قتل کیا ہے"۔ (تکملہ)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَاَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَاَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ادْفَعْهُ اِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي اُمَرَائِي اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ اِبِلًا اَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سامان کو روک لیا۔ وہ ان پر نگران تھے پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تجھے کس نے اس کا سامان دینے سے منع کیا؟ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے (اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادر کھینچی پھر فرمایا: کیا میں نے جو رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی۔ آپ ﷺ ناراض ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! تو اسے نہ دے۔ اے خالد! تو اسے نہ دے (اور آپ ﷺ نے فرمایا) کیا تم میرے نگرانوں کو چھوڑنے والے ہو؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کیلئے لیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لیے ہیں اور بری چیزیں نگرانوں کے لیے ہیں۔

٥١..... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ -

٥١..... حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ نکلا کہ جو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ غزوۂ موتہ میں نکلے اور یمن سے مجھے مدد ملی اور پھر اسی طرح نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے حدیث نقل کی اور اس حدیث میں ہے کہ حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے خالد! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کو مقتول کا سلب دلوایا ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں لیکن میں اسے زیادہ سمجھتا ہوں۔

٥٢..... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي

٥٢..... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر قبیلہ ہوازن سے جہاد کیا۔ اسی

اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي اَبِي سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ[1] عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهُ فَاَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ اَنَاخَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَاَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْاَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ۔

دوران میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح ناشتہ کر رہے تھے کہ ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوا پھر اس آدمی نے اس اونٹ کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کی کمر میں سے نکالا اور اسے باندھ دیا پھر، وہ آگے بڑھا اور ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا اور ہم لوگ کمزور اور سواریوں سے خالی تھے اور کچھ ہم میں سے پیدل بھی تھے۔ اتنے میں وہ جلدی سے نکلا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا پھر اس اونٹ کو بٹھایا اور اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اور پھر اسے لے کر بھاگ پڑا۔ ایک آدمی نے خاکی رنگ کی اونٹنی پر اس کا پیچھا کیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بھی جلدی میں نکلا (یعنی اس کے پیچھے بھاگا، پہلے) میں اس اونٹنی کی سرین کے پاس ہو گیا پھر میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ میں اونٹ کی سرین کے بالکل پاس پہنچ گیا پھر میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے اس اونٹ کی نکیل پکڑ لی اور میں نے اسے بٹھایا اور جیسے ہی اس نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے اپنی تلوار کھینچ لی اور اس آدمی کے سر پر ماری، وہ ڈھیر ہو گیا پھر میں اونٹ اس کے کجاوے اور اسلحہ سمیت لے کر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے میرا استقبال کیا اور فرمایا: کس آدمی نے قتل کیا ہے؟ تو سب نے عرض کیا: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا سارا سامان (سلب) سلمہ بن اکوع کا ہے۔

باب - ۱۴ باب التنفيل وفداء المسلمين بالاسارى

انعام دے کر مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کے بیان میں

۵۳ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا اَبُو بَكْرٍ اَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا

۵۳ ...... حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم نے قبیلہ فزارہ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرپرستی میں جہاد کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے ہم پر امیر بنایا تھا۔ تو جب ہمارے اور پانی

---

[1] فائدہ ...... قوله اذ جاء رجل- یہ شخص ایک جاسوس تھا اور امام بخاری کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا نام ابو العمیس تھا۔ (تکملہ) نیز اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ حربی جاسوس کو قتل کرنا جائز ہے۔ (تکملہ)

وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ اَمَرَنَا اَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبى وَاَنْظُرُ اِلى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيتُ اَنْ يَّسْبِقُونِي اِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَاَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ اَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النِّطَعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتّى اَتَيْتُ بِهِمْ اَبَا بَكْرٍ فَنَفَّلَنِي اَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ اَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلى اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا اُسِرُوا بِمَكَّةَ ۔

کے درمیان ایک گھڑی کا فاصلہ باقی رہ گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حکم فرمایا۔ ہم رات کے آخری حصہ میں اتر پڑے اور پھر ہمیں [1] ہر طرف سے حملہ کرنے کا حکم فرمایا (اور قبیلہ فزارہ کے لوگوں کے) پانی پر پہنچے۔ پس وہاں جو قتل ہو گیا سو وہ قتل ہو گیا اور کچھ لوگ قید ہوئے اور میں ان لوگوں کی ایک جماعت کی طرف دیکھ رہا تھا کہ جس میں کافروں کے بچے اور عورتیں تھیں۔ مجھے ڈر لگا کہ کہیں وہ مجھ سے پہلے ہی پہاڑ تک نہ پہنچ جائیں تو میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر پھینکا۔ جب انہوں نے تیر دیکھا تو سب ٹھہر گئے۔ میں ان سب کو گھیر کر لے آیا۔ ان لوگوں میں قبیلہ فزارہ کی ایک عورت تھی جو چمڑے کے کپڑے پہنے ہوئے تھی اور اس کے ساتھ عرب کی حسین ترین ایک لڑکی تھی۔ میں ان سب کو لے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھے عنایت فرما دی۔ جب ہم مدینہ منورہ آگئے اور میں نے ابھی تک اس لڑکی کا کپڑا نہیں کھولا تھا کہ بازار میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! یہ لڑکی مجھے دے دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ لڑکی مجھے بڑی اچھی لگی ہے اور میں نے اس کا ابھی تک کپڑا نہیں کھولا۔ پھر اگلے دن میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے بازار میں ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے دے دو، تیرا والد بہت اچھا آدمی تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لڑکی آپ ﷺ کے لیے ہے اور اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی اس کا کپڑا تک نہیں کھولا پھر (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلہ میں بہت سے مسلمانوں کو چھڑایا جو کہ مکہ میں قید کر دیئے گئے تھے۔

---

[1] فائدہ......قولہ ثم شن الغارۃ...... الخ- اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو بکھیر دیا، دراصل اس لفظ کے معنی ہیں۔ پانی میں گھسنا اور اس کو خوب پھیلانا اور بکھیرنا، پھر اس معنی سے نکال کر اس جملہ کو اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جبکہ کسی پر حملہ کر کے ان کو متفرق کر دیا جائے۔

قولہ عنق من الناس- یہ جملہ اہل عرب میں جماعت کے لئے بولا جاتا ہے کہ کسی جماعت کا کچھ حصہ یا اس کے شرفاء و امراء ایک جگہ جمع ہوں تو ان کے بارے میں یہ جملہ استعمال کیا جاتا ہے۔

باب-۱۵

باب حكم الفيء
فئی کے حکم کے بیان میں

۵۴..... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوهَا وَاَقَمْتُم فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِه ثُمَّ هِيَ لَكُمْ۔

۵۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس گاؤں میں بھی آؤ اور اس میں ٹھہرو تو اس میں تمہارا حصہ بھی ہوگا اور جس گاؤں کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے پھر باقی تمہارے لیے ہے۔ ❶

۵۵..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِه مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِه نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ۔

۵۵..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنو نضیر کے اموال ان اموال میں سے تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر لوٹا دیا تھا۔ مسلمانوں نے ان کو حاصل کرنے کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ اور یہ مال نبی ﷺ کے لیے مخصوص تھا۔ آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے لیے سال کا خرچ اس میں سے نکال لیتے تھے اور باقی جو بچ جاتا تھا اسے اللہ کے راستے میں جہاد کی سواریوں اور ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ میں خرچ کرتے تھے۔ ❷

۵۶..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۵۶..... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

---

❶ فائدہ..... اس حدیث میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالِ غنیمت اور مالِ فئی میں فرق بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ جس بستی یا شہر میں مسلمانوں کا لشکر پہنچا اور صلحاً اس شہر پر قبضہ کر لیا تو اس میں حاصل ہونے والا تمام مال "فئے" کہلائے گا، لیکن جس بستی یا شہر میں مسلمانوں کے لشکر نے جنگ کر کے اور قوت کے زور پر قبضہ کیا تو وہ غنیمت کہلائے گا۔ (تکملہ)

❷ فائدہ..... اس حدیث میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ مال فئے میں تمام اختیار حضور اکرم ﷺ کو ہے کہ وہ جس طرح چاہیں مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کریں، دراصل اس بارے میں اختلاف ہے علماء کا کہ مال فئے کا مصرف کیا ہے؟ جمہور کے نزدیک یہ مسلمانوں کے عام مفاد میں خرچ ہوگا اور امام والی اور قاضی کو بھی دے سکتا ہے تاکہ وہ شہر یا علاقہ کے معاملات چل کریں اور ان کے نائبوں میں بھی دے سکتا ہے تاکہ وہ عام مسلمانوں کے مفاد مثلاً مساجد اور کنویں وغیرہ بنوائیں۔ (بدایۃ المجتہد)

۵۷..... وحدَّثني عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحمَّدِ بْنِ اَسماءَ الضُّبَعِيُّ حدَّثنا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ -

قَالَ فَوَجَدْتُه فِي بَيْتِه جَالِسًا عَلى سَرِيرٍ مُفْضِيًا اِلى رِمَالِه مُتَّكِئًا عَلى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ اِنَّهُ قَدْ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِي قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ[1] بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ -فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَاَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا اَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِاِذْنِه تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللهِ الَّذِي بِاِذْنِه تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا اَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ (مَآ اَفَآءَ اللهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى

۵۷..... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر (بلوایا) میں دن چڑھے آپ کی خدمت میں آ گیا۔ حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں خالی تخت پر چمڑے کا تکیہ لگائے بیٹھے ہیں فرمایا کہ اے مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیری قوم کے کچھ آدمی جلدی جلدی میں آئے تھے میں نے ان کو کچھ سامان دینے کا حکم کر دیا ہے اب تم وہ مال لے کر ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس کام پر مقرر فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: اے مالک! تم ہی لے لو۔ اسی دوران (آپ کا غلام) یرفاء اندر آیا اور اس نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاضر خدمت ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ان کے لیے اجازت ہے۔ وہ اندر تشریف لائے پھر وہ غلام آیا اور عرض کیا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اچھا انہیں بھی اجازت دے دو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے اے امیر المؤمنین! میرے اور اس جھوٹے گناہ گار، دھوکے باز خائن کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ لوگوں نے کہا: ہاں! اے امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیں اور ان کو ان سے راحت دلائیں۔ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میرا خیال ہے کہ ان دونوں حضرات یعنی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن حضرات کو اسی لیے پہلے بھیجا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (پیغمبروں کے مال میں سے ہمارے وارثوں کو کچھ

---

[1] فائدہ..... اقض بيني و بين..... الخ- اس واقعہ کی تفصیل کتابوں میں مذکور ہے، دراصل ان دونوں حضرات کا معاملہ حضور اکرم ﷺ کے مدینہ کے صدقات سے متعلق تھا کہ دونوں حضرات اس کی سرپرستی اور ولایت کے طلبگار تھے۔ (تکملہ)

فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ) مَا اَدْرِي هَلْ قَرَاَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُونَكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيهَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَرَاَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُو بَكْرٍ وَاَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَوَلِيُّ اَبِي بَكْرٍ فَرَاَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللهُ يَعْلَمُ اِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِي اَنْتَ وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِيعٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ اَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ اَكَذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِاَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللهِ لَا اَقْضِي بَيْنَكُمَا (1) بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَيَّ -

نہیں ملتا، جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے سب کہنے لگے کہ جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں، کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں بنایا جاتا، جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص بات کی تھی کہ جو آپ ﷺ کے علاوہ اور کسی سے نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو دیہات والوں کے مال سے عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہی حصہ ہے مجھے نہیں معلوم کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی ہے یا نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کے درمیان بنی نضیر کا مال تقسیم کر دیا ہے اور اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور ایسے بھی نہیں کیا کہ وہ مال خود لے لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو یہاں تک یہ مال باقی رہ گیا تو رسول اللہ ﷺ اس مال میں سے اپنے ایک سال کا خرچ نکال لیتے پھر جو باقی بچ جاتا وہ بیت المال میں جمع ہو جاتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا تم کو یہ معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر اسی طرح حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قسم دی کہ کیا تم دونوں کو اس کا علم ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا ولی ہوں اور تم دونوں اپنی وراثت لینے آئے ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اپنے بھتیجے (محمد ﷺ) کا حصہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ

---

(1) فائدہ......قولہ بغیر ذٰلک...... الخ - یعنی مطلب یہ ہے کہ اس میں تمہارے درمیان اس طرح تقسیم کرتا ہوں اور تم اس پر اس طرح ولایت اور سرپرستی کرو کہ ظاہراً ایسا معلوم ہو کہ میں نے زمین تمہارے درمیان تقسیم کر دی ہے تملیکاً۔

عنہا) کا حصہ ان کے باپ کے مال سے مانگتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم (پیغمبر) چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور تم ان کو جھوٹا، گناہ گار، دھوکے باز اور خائن سمجھتے ہو؟ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ سچے، نیک اور ہدایت یافتہ تھے اور حق کے تابع تھے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اور میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ولی بنا اور تم نے مجھے بھی جھوٹا گناہ گار دھوکے باز اور خائن خیال کیا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا، نیک، ہدایت یافتہ اور حق کا تابع ہوں اور میں اس مال کا بھی ولی ہوں اور پھر تم میرے پاس آئے تم بھی ایک ہو اور تمہارا معاملہ بھی ایک ہے۔ تم نے کہا کہ یہ مال ہمارے حوالے کر دیں۔ میں نے کہا کہ میں اس شرط پر مال تمہارے حوالے کروں گا کہ اس مال میں تم وہی کچھ کرو گے جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اور تم نے یہ مال اسی شرط سے مجھ سے لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے؟ ان دونوں حضرات نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اپنے درمیان فیصلہ کرانے کے لیے میرے پاس آئے ہو۔ اللہ کی قسم! میں قیامت تک اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا اگر تم سے اس کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر یہ مال مجھے لوٹا دو۔

۵۸......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ حَضَرَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوتَ اَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۵۸......حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا اور فرمایا کہ تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے۔ اس سے آگے اسی طرح حدیث بیان فرمائی سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے: آپ ﷺ ان مالوں میں سے اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا خرچ نکال لیتے تھے۔ معمر راوی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کی خوراک (اس مال سے) رکھتے تھے۔ پھر جو مال بچتا اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے رکھتے تھے۔

باب-۱۶ باب قول النبيّ ﷺ لا نورث ما تركنا فهو صدقة

نبی ﷺ کا فرمان: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے کے بیان میں

۵۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ۔ ❶

۵۹...... سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو نبی ﷺ کی (دیگر) ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ فرمائیں اور ان سے نبی ﷺ کی میراث میں سے اپنا حصہ طلب کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان (ازواج مطہرات) سے ارشاد فرماتی ہیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا:

ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

۶۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا حُجَيْنُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ ❷ وَإِنِّي وَاللهِ لا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ

۶۰...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی میراث کے بارے میں پوچھنے کیلئے پیغام بھیجا جو آپ ﷺ کو مدینہ اور فدک کے فئی اور خیبر کے خمس سے حصہ میں ملا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم کسی کو وارث نہیں چھوڑتے اور ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے البتہ آلِ محمد ﷺ اس مال سے کھاتے رہیں گے اور میں اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کسی چیز کی بھی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ اس صورت سے جس صورت میں وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھی اور میں اس میں وہی معاملہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ اس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (فدک

---

❶ فائدہ...... قوله ما تركنا فهو صدقة...... الخ- بظاہر یہ اسلئے فرمایا کیونکہ نبی پوری امت کا باپ ہوتا ہے اور اگر مال کی وراثت چھوڑتے تو وارث اس کے حق دار ہوتے اور طلب کرتے اور پوری امت وارث ہوتی تو اسلئے فرمایا کہ ہمارا وہ مال جو ہم چھوڑ کر جائیں صدقہ ہے اور پوری امت کیلئے ہے۔ (تکملہ)

❷ قوله انما يأكل ال محمد في هذا المال...... الخ- اس سے صراحتاً ثابت ہو گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ علیہ السلام کے ترکہ میں سے حقداروں کو دینے سے کچھ بھی نہیں روکا۔ حتیٰ کہ اس کے منافع بھی انہیں جگہوں پر خرچ کئے جہاں آپ علیہ السلام نے لگائے تھے، ہاں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ انہوں نے آپ علیہ السلام کے ارشاد "لا نورث" کی وجہ سے بطورِ وراثت کے کسی کو کچھ نہیں دیا تھا۔ (تکملہ)

اللهِ ﷺ ❶ فَاَبٰى اَبُو بَكْرٍ اَنْ يَدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا ❷ تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِي بَكْرٍ وَاللهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ اَنْ يَفْعَلُوا بِي اِنِّي وَاللهِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَاَمَّا الَّذِي

وغیرہ) میں سے کوئی بھی چیز حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وجہ سے ناراضگی ہوئی۔ پس انہوں نے (حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بولنا) ترک کر دیا اور ان سے بات نہ کی یہاں تک کہ فوت ہو گئیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں۔ جب وہ فوت وہ گئیں تو انہیں ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے رات کو ہی دفن کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع نہ دی اور ان کا جنازہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود پڑھایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لوگوں کا فاطمہ کی زندگی میں کچھ میلان تھا۔ جب وہ فوت ہو گئیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے رویہ میں کچھ تبدیلی محسوس کی تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ صلح اور بیعت کا راستہ ہموار کرنا چاہا کیونکہ (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان مہینوں تک بیعت نہ کی تھی اور انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس آؤ اور تمہارے سوا کوئی اور نہ آئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ ان کے پاس اکیلے نہ جائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے ان سے یہ امید نہیں کہ وہ میرے ساتھ کوئی ناروا سلوک کریں گے۔ میں اللہ کی قسم! ان کے پاس ضرور جاؤں گا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس

---

❶ قوله فأبى ابا بكر ان يدفع فاطمة شيئًا- مراد یہ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور وراثت کے ان کو کچھ نہیں دیا اور اگلی عبارت کے بارے میں شراح حدیث لکھتے ہیں کہ یہ راوی نے اپنی فہم کے مطابق کہا ہے ورنہ درحقیقت معاملہ اس طرح نہیں تھا جو کہ دوسری روایت سے پتہ چلتا ہے۔ (تکملہ)

❷ قوله توفيت دفنها زوجها علي بن ابي طالب ليلاً- حضرت مولانا تقی عثمانی مد ظلہم تکملہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بظاہر رات کو اسلئے دفن کیا تاکہ پردہ رہے یہ مقصد نہیں تھا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم نہ ہو، کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرض الموت میں ان کی عیادت اور تیمارداری کرتی رہیں اور حضرت فاطمہؓ کی وصیت کے مطابق انتقال کے بعد غسل بھی انہوں نے ہی دیا تو حضرت ابو بکر کو تو معلوم ہو گیا ہو گا، لہٰذا یہ کہنا کہ ان کو نہیں بتایا یہ راوی کا اضافہ لگتا ہے۔ (واللہ اعلم)

شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَاِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى اَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِي بَكْرٍ وَاَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى اَبِي بَكْرٍ وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْاَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَوَجَدْنَا فِي اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا اَصَبْتَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ اِلٰى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوفَ -

تشریف لے گئے۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا: اے ابو بکر! تحقیق ہم آپ کی فضیلت پہچان چکے ہیں، جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے اسے جانتے ہیں اور جو بھلائی آپ کو عطا کی گئی ہے ہم اس کی رغبت نہیں کرتے۔ اللہ نے آپ ہی کے سپرد کی ہے لیکن آپ نے خود ہی یہ خلافت حاصل کر لی اور ہم اپنے لیے رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری کی وجہ سے (خلافت) کا حق سمجھتے تھے۔ پس اسی طرح وہ (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد) جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی تو کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے ساتھ حسن سلوک کرنا اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے۔ بہر حال ان اموال کا معاملہ جو میرے اور تمہارے درمیان ہوا ہے اس میں بھی میں نے کسی کے حق کو ترک نہیں کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس معاملہ میں جس طرح کرتے دیکھا میں نے بھی اس معاملہ کو اسی طرح سر انجام دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آج سہ پہر کے وقت آپ سے بیعت کرنے کا وقت ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی منبر پر چڑھے اور کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ اور بیعت سے رہ جانے کا قصہ اور وہ عذر بیان کیا جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سامنے پیش کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو طالب نے استغفار کیا اور کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق کی عظمت کا اقرار کیا اور بتایا کہ میں نے جو کچھ کیا وہ اس وجہ سے نہیں کیا کہ مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر شک تھا اور نہ اس فضیلت سے انکار کی وجہ سے جو انہیں اللہ نے عطا کی ہے بلکہ ہم اس امر (خلافت) میں اپنا حصہ خیال کرتے تھے اور ہمارے مشورہ کے بغیر ہی حکومت بنالی گئی جس کی وجہ سے ہمارے دلوں میں رنج پہنچا۔ مسلمان یہ

سن کر خوش ہوئے اور انہوں نے کہا: آپ نے درست کیا ہے اور مسلمان پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب ہونے لگے، جب انہوں نے اس معروف راستہ کو اختیار کر لیا۔

٦١۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُو بَكْرٍ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا اِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوفَ۔

٦١۔۔۔۔۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی میراث میں سے اپنے حصہ کا مطالبہ کیا اور وہ دونوں حضرات اس وقت فدک کی زمین اور خیبر کے حصہ میں سے اپنے حصہ کا مطالبہ کر رہے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق پر ہونے کی عظمت اور ان کی فضیلت اور ان کی دین میں سبقت کا ذکر کیا پھر وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف گئے اور ان کی بیعت کی پھر لوگ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ نے صحیح اور اچھا کام کیا ہے تو لوگ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب ہو گئے جس وقت کہ انہوں نے یہ نیک کام کیا۔

٦٢۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُو بَكْرٍ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْاَلُ

٦٢۔۔۔۔۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ خبر دیتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے ترکہ میں سے جو اللہ نے آپ ﷺ کو بطور فئی دیا تھا، اس میراث کو آپ نے تقسیم کیا؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم (نبیوں اور رسولوں) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ میں سے جو آپ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقہ میں

أَبَابَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ ۔

سے چھوڑا تھا اس میں سے اپنے حصہ کا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرتی رہیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو یہ دینے سے انکار کیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کوئی وہ عمل نہیں چھوڑوں گا کہ جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، سوائے اس کے کہ میں اسی پر عمل کروں گا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ ﷺ کے کیے ہوئے کسی عمل کو چھوڑا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور جو مدینہ کے صدقات ہیں تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیئے ہیں اور ان پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلبہ ہے اور خیبر اور فدک کے مال کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پاس رکھا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے صدقات ہیں جن کو آپ ﷺ اپنے حقوق اور ملکی ضروریات میں خرچ کرتے تھے اور یہ اس کی تولیت (یعنی زیر نگرانی) میں رہیں گے کہ جو مسلمانوں کا خلیفہ ہوگا تو آج تک ان کے ساتھ یہی معاملہ ہے۔

٦٣ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي❶ وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔

۶۳ ...... ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری وراثت میں سے ایک دینار بھی کسی کو نہیں دے سکتے اور میری ازواج (مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن) اور میرے عامل کے اخراجات کے بعد میرے مال میں سے جو کچھ بچے گا تو وہ صدقہ ہوگا۔

٦٤ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

۶۴ ...... حضرت ابو الزنادؒ سے اس سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

٦٥ ...... وحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ۔

۶۵ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

---

❶ فائدہ ...... قولہ مؤنۃ عاملی ...... الخ۔ یہاں عامل سے مراد راجح قول کے مطابق آپ کے بعد کے خلیفہ ہیں، اگرچہ بعض حضرات نے اس سے مراد باغات کے عامل کو اس کا مصداق قرار دیا ہے۔ (تکملہ)

باب-۱۷ باب كيفيّة قسمة الغنيمة بين الحاضرين

حاضرین (مجاہدین) کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم کرنے کے طریقہ کے بیان میں

٦٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيى وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ كِلاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ يَحْيى اَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا نَافِعُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا -

۶۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے گھوڑے کے لئے دو حصے اور آدمی کے لیے ایک حصہ تقسیم (مقرر) فرمایا ہے۔

٦٧...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَه وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ -

۶۷...... حضرت عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں "نفل" یعنی مالِ غنیمت کا ذکر نہیں۔

باب-۱۸ باب الامداد بالملائكة في غزوة بدر واباحة الغنائم

غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعہ امداد اور غنیمت کے مال کے مباح ہونے کے بیان میں

٦٨...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكُ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكُ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْه فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّه اللهُمَّ اَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ

۶۸...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تین سو انیس تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ فرما کر اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور اپنے رب سے پکار پکار کر دعا مانگنا شروع کر دی۔ اے اللہ! میرے لیے اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا فرما۔ اے اللہ! اپنے وعدہ کے مطابق عطا فرما۔ اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو زمین پر آپ کی عبادت نہ کی جائے گی۔ آپ ﷺ برابر اپنے رب سے ہاتھ دراز کیے قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک آپ ﷺ کے شانہ سے گر پڑی۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے آپ ﷺ کی چادر کو اٹھایا اور اسے آپ کے کندھے پر ڈالا پھر آپ کے پیچھے سے آپ سے لپٹ گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کی اپنے رب سے دعا کافی ہو چکی، عنقریب وہ آپ سے اپنے کیے ہوئے وعدے کو پورا کرے گا۔ اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل

---

❶ اس مسئلہ میں مشہور اختلاف ہے کہ جمہور کے نزدیک تو یہی مسئلہ ہے جو حدیث میں ہے جبکہ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک سوار کے لئے دو حصہ ہیں ایک سوار کا اور دوسرا اس کے گھوڑے کا۔ (تکملہ)

الاِسْلام لا تُعْبَدْ فِي الاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّه مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُه عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُو بَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَاءَه فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَه مِنْ وَرَائِه وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ ❶ فَاِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ (اِذْ تَسْتَغِيثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِيْنَ) فَاَمَدَّهُ اللهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ اَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي اَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهُ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ فَنَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوا سَبْعِيْنَ قَالَ اَبُو زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا اَسَرُوا الْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مَا تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيْرَةِ اَرٰى اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللهُ اَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لَا وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اَرَى الَّذِي رَاٰى اَبُو بَكْرٍ وَلٰكِنِّي اَرٰى اَنْ تُمَكِّنَّا

فرمائی۔ اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم انی "جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار لگاتار فرشتوں سے کروں گا۔" پس اللہ نے آپ ﷺ کی فرشتوں کے ذریعہ امداد فرمائی۔

حضرت ابو زمیل نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث اس دن بیان فرمائی جب مسلمانوں میں سے ایک آدمی مشرکین میں سے آدمی کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ جو اس سے آگے تھا۔ اچانک اس نے اوپر سے ایک کوڑے کی ضرب لگنے کی آواز سنی اور یہ بھی سنا کہ کوئی گھوڑا سوار یہ کہہ رہا ہے: اے حیزوم! آگے بڑھ۔ پس اس نے اپنے آگے مشرک کی طرف دیکھا کہ وہ چت گرا پڑا ہے جب اسکی طرف غور سے دیکھا تو اسکا ناک زخم زدہ تھا اور اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا کوڑے کی ضرب کی طرح اور اس کا پورا جسم بند ہو چکا تھا۔ پس اس انصاری نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کو یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا، یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی۔ پس اس دن ستر آدمی مارے گئے اور ستر قید ہوئے۔ ابو زمیل نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جب (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) قیدیوں کو گرفتار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وہ ہمارے چچا زاد اور خاندان کے لوگ ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ ان سے فدیہ وصول کر لیں اس سے ہمیں کفار کے خلاف طاقت حاصل ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ اللہ انہیں اسلام لانے کی ہدایت عطا فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! میری وہ رائے نہیں جو حضرت ابو بکر رضی

---

❶ فائدہ...... قوله فانه سينجز لك ما وعدك۔ دراصل یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک حال تھا کہ اپنے رب پر اعتماد تھا اور قوی بھروسہ تھا لیکن آپ علیہ السلام اس وجہ سے دعا مانگ رہے تھے تاکہ تمام مسلمان اللہ کی مدد اور آپ کی دعا سے مطمئن ہو جائیں اور ان کو یقین ہو جائے کہ اب یہ مدد اتر ہی جائے گی۔ (تکملہ)

فَنَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ. فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَاِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَخْبِرْنِي مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي اَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَاِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَمْ اَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُونَ لَهُ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ) اِلٰى قَوْلِهِ (فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا) فَاَحَلَّ اللهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ۔

اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے ہے بلکہ میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ انہیں ہمارے سپرد کر دیں تاکہ ہم ان کی گردنیں اڑادیں۔ حضرت عقیل کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کریں، وہ اس کی گردن اڑائیں اور فلاں آدمی میرے سپرد کر دیں اپنے رشتہ داروں میں سے ایک کا نام لیا تاکہ میں اس کی گردن ماردوں کیونکہ یہ کفر کے پیشوا اور سردار ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہوئے اور میری رائے کی طرف مائل نہ ہوئے۔ جب آئندہ روز میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں تو سہی کس چیز نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے دوست (رضی اللہ عنہ) کو رلا دیا۔ پس اگر میں رو سکا تو میں بھی روؤں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو میں آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت ہی اختیار کر لوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس وجہ سے رو رہا ہوں جو مجھے تمہارے ساتھیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ تحقیق! مجھ پر ان کا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی زیادہ قریب تھا۔ اللہ کے نبی ﷺ کے قریبی درخت سے اور اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: ماکان لنبی ان یکون له..الخ آیات نبی کی شان کے مناسب نہیں ہے کہ اس کے قبضے میں قیدی ہیں یہاں تک کہ (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہائے'' سے اللہ عزوجل کے قول: ''پس کھاؤ جو مال غنیمت تمہیں ملا ہے (کہ وہ تمہارے لیے) حلال طیب (ہے)۔'' پس اللہ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے غنیمت حلال کر دی۔

باب-۱۹ باب ربط الاسير وحبسه وجواز المنّ عليه

قیدیوں کو باندھنے، گرفتار کرنے اور ان پر احسان کرنے کے جواز کے بیان میں

۶۹......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ

۶۹......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف روانہ فرمایا تو وہ بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو لائے جسے ثمامہ بن اثال، اہل یمامہ کا سردار کہا جاتا تھا۔ صحابہ

مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ [1] اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ [2] فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْـــــهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَاَصْبَحَ دِينُكَ اَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ اِلَيَّ وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِي وَاَنَا اُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے ثمامہ! کیا خبر ہے؟

اس نے عرض کیا: اے محمد! (ﷺ) خیر ہے اگر آپ قتل کریں تو ایک خونی (طاقتور) آدمی کو قتل کریں گے اور اگر آپ احسان فرمائیں تو شکر گذار آدمی پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ فرماتے ہیں تو مانگئے آپ کو آپ کی چاہت کے مطابق عطا کیا جائے گا۔ آپ ﷺ اسے ویسے ہی چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ اگلے دن آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ اگر آپ احسان کریں تو ایک شکر گذار پر احسان کریں گے اور اگر آپ قتل کریں تو ایک خونی (طاقتور) آدمی کو ہی قتل کریں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ رکھتے ہیں تو مانگئے آپ کے مطالبہ کے مطابق آپ کو عطا کیا جائے گا۔ رسول اللہ نے اسے اسی طرح چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ اگلے روز آئے تو فرمایا: اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میری وہی بات ہے جو عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ احسان فرمائیں تو ایک شکر گذار پر احسان کریں گے اور اگر آپ قتل کریں تو ایک طاقتور آدمی کو ہی قتل کریں گے اور آپ مال کا ارادہ کرتے ہیں تو مانگئے آپ کے مطالبہ کے مطابق آپ کو دے دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے قریب ہی ایک باغ کی طرف چلا، غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد! اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد! اللہ کی قسم زمین پر کوئی ایسا چہرہ نہ تھا جو مجھے آپ کے چہرے سے زیادہ مبغوض ہو۔ پس اب آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس مجھے تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے اور اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ

---

[1] فائدہ...... قولہ ان تقتل تقتل ذادم...... الخ- مراد یہ ہے کہ چونکہ آپ ایسے شخص کو قتل کریں گے جس پر خون اور قتل کی علامات ہوں اور وہ میرے اُوپر ہیں اور اس وجہ سے آپ پر بھی کسی قسم کا عتاب نہیں ہوگا۔ (تکملہ)

[2] قولہ فاغتسل- اس سے اسلام لانے کے وقت غسل کی مشروعیت پتہ چلتی ہے۔ احناف کے نزدیک یہ مستحب ہے جبکہ وہ شخص جنبی نہ ہو۔ (تکملہ)

وَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لا وَلٰكِنِّي اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلا وَاللهِ لا يَاْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

ناپسندیدہ شہر میرے نزدیک کوئی نہ تھا، پس اب آپ ﷺ کا شہر میرے نزدیک تمام شہروں سے زیادہ پسندیدہ ہو گیا ہے اور آپ ﷺ کے لشکر نے مجھے اس حال میں گرفتار کیا کہ میں عمرہ کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے بشارت دی اور حکم دیا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ آیا تو اسے کسی کہنے والے نے کہا: کیا تم صابی یعنی بے دین ہو گئے؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! تمہارے پاس یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہ آئے گا یہاں تک کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ اجازت مرحمت فرمادیں۔

۷۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ اِلا اَنَّهُ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ۔

۷۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کے علاقہ کی طرف گھڑ سواری کی ایک جماعت روانہ کی تو وہ ایک آدمی کو لے کر آئے جسے ثمامہ بن اثال حنفی کہا جاتا تھا۔ یہ یمامہ والوں کا سردار تھا۔ باقی حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہی ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے کہ اس نے کہا: اگر تم مجھے قتل کرو گے تو تم ایک طاقتور آدمی کو قتل کرو گے۔

باب-۲۰ باب اجلاء اليهود من الحجاز

یہود کو حجاز مقدس سے جلاوطن کر دینے کے بیان میں

۷۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوا اِلٰى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ اُرِيدُ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ اُرِيدُ فَقَالَ لَهُمْ

۷۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: یہود کی طرف چلو۔ پس ہم آپ ﷺ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ ہم ان کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور انہیں پکارا تو فرمایا: اے یہود کی جماعت! اسلام لے آؤ۔ سلامت رہو گے۔ انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ تبلیغ کر چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں۔ تیسری مرتبہ فرمایا: جان رکھو، زمین اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس اپنا کوئی مال (زمین) ہو

الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا اَنَّمَا الاَرْضُ للهِ وَرَسُولِه وَاَنِّي اُرِيدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الاَرْضِ❶ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِه شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلا فَاعْلَمُوا اَنَّ الاَرْضَ للهِ وَرَسُولِه -

تو چاہیے کہ وہ بیچ دے ورنہ جان لے زمین اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی ہے۔

۷۲ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَجْلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوا وَاَجْلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ -

۷۲ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی تو رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کو تو جلاوطن کر دیا اور بنو قریظہ پر احسان فرماتے ہوئے رہنے دیا یہاں تک کہ اس کے بعد بنو قریظہ نے بھی جنگ کی تو آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کرادیا اور ان کی عورتوں، اولاد اور اموال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔ سوائے ان میں سے چند ایک کے جو رسول اللہ ﷺ سے آملے تو آپ ﷺ نے انہیں امن دیا اور وہ اسلام لے آئے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کر دیا یعنی بنو قینقاع جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوم اور بنو حارثہ کے یہود اور ہر اس یہودی کو جو مدینہ میں رہتا تھا۔

۷۳ ...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسٰى بِهٰذَا الاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَكْثَرُ وَاَتَمُّ -

۷۳ ...... حفص بن میسرہ نے حضرت موسیٰ رضؓ سے اس سند کے ساتھ یہ مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔
لیکن ابن جریج کی روایت کردہ حدیث مکمل اور پوری ہے۔

باب-۲۱ باب اخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب

یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کے بیان میں

۷٤ ...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي

۷۴ ...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے خبر دی، انہوں

---

❶ فائدہ...... قولہ فمن وجد منکم بمالہ شیء...... الخ- یعنی اگر کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہے اور اس کے لئے اس کے حصول میں مشقت ہے تو اس چیز کو بیچ دے۔ (تکملہ)

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لا اَدَعَ اِلا مُسْلِمًا -

نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے ضرور نکالوں گا یہاں تک کہ میں وہاں مسلمانوں کے علاوہ کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔

٧٥...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

٧٥...... سفیان ثوری اور معقل حضرت ابوالزبیرؓ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی مثل حدیث (کہ آپؐ نے فرمایا: میں جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو ضرور نکال باہر کرونگا) روایت کرتے ہیں ۔

باب-٢٢ باب جواز قتال من نقض العهد وجواز انزال اهل الحصن على حكم حاكمٍ عدلٍ اهلٍ للحُكم

عہد شکنی کرنے والے سے جنگ کرنے کے جواز کے بیان میں

٧٦...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَزَلَ [1] اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

٧٦...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ پر (قلعہ سے) اتر آنے کی (رضامندی کا اظہار کیا)۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر (سوار ہو کر) حاضر ہوئے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا: اپنے سردار یا اپنے افضل ترین کی طرف اٹھو۔ پھر فرمایا: یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر (قلعہ سے) اترے ہیں۔ سعد رضی

[1] فائدہ...... قوله نزل اهل قريظة على حكم سعد بن معاذ...... الخ- اشارہ اس واقعہ کی طرف ہے کہ جب بنو قریظہ نے آپ علیہ السلام سے کیا ہوا عہد توڑا اور کفار مکہ کے ساتھ جنگ میں تعاون کیا تو آپ علیہ السلام نے ان کے محاصرہ کا حکم دیا تھا، آخر کار یہ لوگ محاصرہ سے تنگ آکر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر راضی ہوئے کہ وہ قبیلہ اوس سے تھے اور وہ قبیلہ بنو قریظہ کا حلیف تھا، مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے فیصلہ میں ضرور نرمی کریں گے۔ لہٰذا جو وہ فیصلہ کریں وہ ہمیں منظور ہے، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی تھے چلنے پھرنے سے معذور تھے تو گھوڑے پر آپ علیہ السلام نے ان کو بلوایا اور جب وہ آئے تو ان کی تنظیم میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے کہ کسی آنے والے کے لئے اس طرح کھڑا ہونا صحیح ہے یا نہیں علامہ ظفر احمد عثمانیؒ اعلاء السنن میں لکھتے ہیں کہ ”اگر چہ یہ طریقہ سلف سے منقول نہیں ہے لیکن اکابرین کے احترام کی وجہ سے کھڑا...........(جاری ہے)

فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى سَعْدٍ فَاَتَاهُ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ -

اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ان میں سے لڑائی کرنے والے کو قتل کر دیں اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ کے حکم کے مطابق ہی فیصلہ کیا ہے اور کبھی فرمایا: تم نے بادشاہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

ابن مثنیٰ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کو ذکر نہیں کیا۔

۷۷...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ -

۷۷...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ یہی روایت مروی ہے اور انہوں نے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور ایک مرتبہ فرمایا کہ تم نے بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

۷۸...... وحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُوْدُهُ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ

۷۸...... ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ خندق کے دن قریش کے ایک آدمی کا تیر لگا۔ وہ ابن عرقہ کے نام سے معروف تھا۔ اس کا وہ تیر بازو کی ایک رگ میں لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ان کے لیے ایک خیمہ نصب کروادیا تاکہ پاس ہی ان کی عیادت کر سکیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ خندق سے واپس آئے اور ہتھیار اتارے، غسل فرمایا تو جبرئیلؑ آپ ﷺ کے پاس اس حال میں آئے کہ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ اس نے کہا: آپ ﷺ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ اسے نہ اتاریئے بلکہ ان کی طرف نکلئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہاں؟ جبرئیلؑ نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے جنگ کی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر (قلعہ سے) اترنے (پر رضامندی ظاہر کی)۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے انکے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہونا اچھا ہے، اور اگر لوگوں میں یہ بہت زیادہ رائج ہو اور چھوڑنے میں حرج ہو تو اختیار کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔"

قولہ قریباً من المسجد...... الخ- بظاہر اس مسجد سے مراد وہ مسجد ہے کہ جس میں آپ علیہ السلام نے محاصرہ کے دوران قضاء ہونے والی نمازوں کا اعادہ فرمایا تھا۔

اللهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي اَحْكُمُ فِيهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ -

بارے میں فیصلہ کو سعد کی طرف بدل دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے لڑائی کرنے والے کو قتل کر دیں اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیں اور ان کے مال کو تقسیم کرلیں۔

۷۹...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ قَالَ اَبِي فَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ -

۷۹...... حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

۸۰...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ[1] فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنْ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَاَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِي اُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَاْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ فِيهَا -

۸۰...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد کا زخم اچھا ہونے کے بعد بھر چکا تھا۔ انہوں نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے میرے نزدیک تیرے راستہ میں اس قوم سے جہاد کرنے سے جس نے تیرے رسول ﷺ کی تکذیب کی اور انہیں (وطن سے) نکال دیا اور کوئی چیز محبوب نہیں۔ اے اللہ! اگر قریش کے خلاف لڑائی کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو تو مجھے باقی رکھ تاکہ میں ان کے ساتھ تیرے راستہ میں جہاد کروں؟ اے اللہ! میرا گمان ہے کہ اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے پس اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے تو اس (زخم) کو کھول دے اور اسی میں میری موت واقع کر دے۔ پس وہ زخم ان کی ہنسلی سے بہنا شروع ہو گیا اور مسجد میں ان کے ساتھ بنی غفار کا خیمہ تھا تو وہ اس خون کو اپنے خیمے میں جانے سے روک نہ سکے۔ تو انہوں نے کہا: اے خیمہ والو! یہ کیا چیز ہے جو تمہاری طرف سے ہمارے پاس آرہی ہے؟ پس اچانک دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا اور اسی کی وجہ سے وہ فوت ہو گئے۔

۸۱...... وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ

۸۱...... عبدہ نے حضرت ہشامؒ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

---

[1] فائدہ...... قولہ و تحجر کلمه للبرء- اس جملہ سے اشارہ اس زخم کی طرف ہے جو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ احزاب میں لگا تھا، پھر یہ زخم بنو قریظہ کے محاصرہ کے وقت مندمل ہوا تھا اور زخم میں تکلیف ہو چکی تھی۔
اور انہوں نے یہ دعا اسلئے مانگی تھی کہ احزاب کے اس زخم سے ان کو امید تھی کہ ان کو شہادت نصیب ہو جائے گی لیکن جب زخم صحیح ہونے لگا تو انہوں نے یہ دعا کی، دراصل یہ دعا بھی موت کی تمنا نہیں بلکہ شہادت کی تمنا ہے اور ممانعت موت کی تمنا کرنے سے ہے۔
(تکملہ)

الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ۔

الَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ[1]،
لَعَمْرُكَ اِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ،
تَرَكْتُمْ[2] قِدْرَكُمْ لا شَيْءَ فِيهَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ،
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ اَبُو حُبَابٍ اَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلا تَسِيرُوا،
وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا، كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ۔

ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے کہ رات ہی سے زخم بہہ گیا اور مسلسل خون بہتا رہا یہاں تک کہ وہ انتقال کر گئے اور حدیث میں یہ زائد ہے کہ اس وقت شاعر نے کہا: (جس کا ترجمہ یہ ہے)

آگاہ رہو اے سعد! سعد بن معاذ، قریظہ اور نضیر نے یہ کیا کیا اے سعد بن معاذ، تیری عمر کی قسم جس صبح کو انہوں نے مصیبتوں کو برداشت کیا وہ، بڑی صبر والی ہے۔ تم نے اپنی ہانڈی ایسی چھوڑی کہ اس میں کچھ نہیں ہے اور قوم کی ہانڈی گرم ہے اور ابل رہی ہے۔ کریم ابو حباب نے کہا: ٹھہرو! اے قینقاع اور نہ چلو حال یہ کہ وہ اپنے شہر میں بہت بوجھل تھے جیسے کہ مطان پہاڑی کے پتھر بھاری ہیں۔

باب-٢٣ باب المبادرة بالغزو و تقديم اهم الامرين المتعارضين

جہاد میں جلد جانے اور دو متعارض کاموں میں سے اہم کام کو پہلے کرنے کا بیان

٨٢...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَادٰى فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الاَحْزَابِ اَنْ لا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لا نُصَلِّي اِلا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ[3] فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ -

٨٢...... صحابی رسول عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پکارا جس وقت کہ ہم غزوۂ احزاب سے واپس لوٹے کہ بنو قریظہ میں پہنچنے سے پہلے کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے تو کچھ لوگوں نے وقت کے فوت ہونے کے خوف سے بنو قریظہ میں پہنچنے سے قبل نماز پڑھ لی اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے سوائے اس جگہ کہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اگرچہ نماز کا وقت ختم ہو جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دونوں فریقوں میں سے کسی کی ملامت نہیں کی۔

---

[1] ان اشعار میں شاعر چونکہ اس وقت کافر تھا وہ حضرت سعد کی برائی اور غصہ کا اظہار کر رہا ہے اور اس کے مقابلہ میں بنو قینقاع کے حلیف عبداللہ بن ابی کی تعریف کر رہا ہے کہ اس نے ان کی سفارش حضرت علیہ السلام سے کی تھی اور اس سے وہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ اوس کو عار دلانا چاہتا ہے کہ تم بھی حلیف تھے اور تم نے یہ معاملہ کیا جبکہ وہ بھی حلیف تھے مگر انہوں نے کیا معاملہ کیا۔

[2] قوله وتركتم قدركم لا شيء فيها...... الخ- یہاں قدر سے مراد مدد اور حلف ہے اور ہانڈی خالی ہونے سے مراد نصرت کا نہ ہونا ہے۔

[3] قوله فما عنّف واحداً...... الخ- آپ علیہ السلام نے کسی بھی فریق پر ملامت اس لئے نہیں فرمائی کیونکہ دونوں نے دلیل شرعی پر عمل کیا تھا اور اپنی رائے اور اجتہاد میں صحیح تھے۔ اور اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ جہاں نص موجود نہ ہو تو اس جگہ پر اجتہاد کرنا جائز ہوتا ہے۔

باب ۲۴ باب ردّ المهاجرين الى الانصار منائحهم من الشّجر والثّمر حين استغنوا عنها بالفتوح

مہاجرین کا فتوحات سے غنی ہو جانے کے بعد انصار کے عطیات درخت، پھل وغیرہ انہیں لوٹانے کے بیان میں

۸۳...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِاَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الاَنْصَارُ اَهْلَ الاَرْضِ وَالْعَقَارِ (۱) فَقَاسَمَهُمُ الاَنْصَارُ عَلَى اَنْ اَعْطَوْهُمْ اَنْصَافَ ثِمَارِ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى اُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ اُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ كَانَ اَخًا لِاَنَسٍ لِاُمِّهِ وَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا فَاَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ-

۸۳...... صحابی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تھے تو ان کے قبضہ میں کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین و جائیداد تھے تو انصار نے اس (شرط پر) زمینیں ان کے سپرد کر دیں کہ وہ ہر سال پیداوار کا نصف انہیں دیا کریں گے اور ان کی جگہ محنت اور مزدوری کریں گے اور اُمِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا جسے اُمِ سلیم کہا جاتا تھا۔ جو عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ بھی تھیں اور (عبد اللہ) حضرت انس کی ماں کی طرف بھائی تھے۔ ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے کھجور کے درخت دے دیئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ درخت اپنی آزاد کردہ باندی اُمِ ایمن جو اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں کو عطا کر دیئے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ اَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ اِلَى الاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَى اُمِّي عِذَاقَهَا وَاَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ-

ابن شہاب نے کہا: مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب اہلِ خیبر کے ساتھ جہاد سے فارغ ہوئے اور مدینہ لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے عطایا واپس کر دیئے جو ان کی طرف پھلوں کی شکل میں تھے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی میری والدہ کو ان کے کھجور کے درخت واپس کر دیئے اور اُمِ ایمن کو رسول اللہ ﷺ نے ان کی جگہ اپنے باغ میں درخت عطا کر دیئے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَاْنِ اُمِّ اَيْمَنَ اُمِّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ اَبُوهُ فَكَانَتْ اُمُّ اَيْمَنَ

ابن شہاب نے اُمِ ایمن کے حالات بیان فرمایا ہے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ملک حبشہ کی رہنے والی حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی باندی تھیں۔ جب حضرت آمنہ نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے والد کی وفات کے بعد جنم دیا تو اُمِ ایمن نے آپ ﷺ کی پرورش کی تھی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے بڑے ہو کر انہیں آزاد

(۱) قوله فقاسمهم الانصار...... الخ- یہاں سے مراد یہ ہے کہ حضراتِ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پھل تقسیم کیے تھے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے درختوں کو تقسیم کرنے سے منع فرمادیا تھا۔ (تکملہ)

تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْتَقَهَا ثُمَّ اَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ -

کر دیا۔ پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا پھر یہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے پانچ ماہ بعد وفات پا گئیں۔

۸٤۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهِ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ[1] فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ اَعْطَاهُ قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ اَهْلِي اَمَرُونِي اَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَسْاَلَهُ مَا كَانَ اَهْلُهُ اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَعْطَانِيهِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ[2] وَاللّٰهِ لَا نُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَا اُمَّ اَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشَرَةَ اَمْثَالِهِ اَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشَرَةِ اَمْثَالِهِ -

۸٤۔۔۔۔صحابی رسول انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنی زمین میں سے باغات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کو بنو قریظہ و بنو نضیر پر فتح دی گئی تو آپ ﷺ نے وہ درخت انہیں واپس کرنا شروع کر دیئے جنہوں نے آپ ﷺ کو دیئے تھے۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے گھر والوں نے کہا کہ میں نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے اپنے اہل و عیال کے عطا کردہ (درختوں) کے بارے میں سوال کروں کہ وہ سارے یا ان میں سے کچھ آپ ﷺ واپس کر دیں اور اللہ کے نبی ﷺ نے وہ درخت اُمِّ ایمن کو عطا کر رکھے تھے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے وہ درخت مجھے عطا کر دیئے اور اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈالنا شروع کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں وہ درخت تمہیں نہیں دوں گی جو مجھے دیئے گئے تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اے اُم ایمن اسے چھوڑ دے اور تیرے لیے اتنے اتنے درخت ہیں۔ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ فرماتے تھے تیرے لیے اتنے، اتنے یہاں تک کہ اسے ان درختوں سے دس گنا یا دس گنا کے قریب عطا کر دیئے۔

---

[1] فائدہ۔۔۔۔ قوله فجعل بعد ذلك يرده۔۔۔۔ الخ۔ یعنی بنو قریظہ اور بنو نضیر سے جو مال حاصل ہوا تھا آپ علیہ السلام نے جب تقسیم کر دیا اور پھر بھی بچ گیا تو آپ علیہ السلام نے وہ مال انصار کو لوٹا دیا۔

[2] قوله واللّٰه لا يعطيكهن۔۔۔۔ الخ۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ "یہ انہوں نے اس لئے کہا کہ بظاہر وہ یہ سمجھیں کہ یہ ہدیہ دائمی ہے جبکہ حضور اکرم ﷺ نے دلوں کو خوش کرنے کے لئے دیا تھا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اس وقت تک اس پر زیادتی جاری رکھی جب تک کہ وہ راضی نہ ہو گئیں"۔ اور یہ سب کچھ آپ علیہ السلام نے ان کے اکرام اور احترام میں دیا تھا۔

باب ۲۵ باب جواز الاکل من طعام الغنیمۃ فی دار الحرب

دار الحرب میں طعامِ غنیمت کے کھانے کے جواز کے بیان میں

۸۵...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا ❶ ۔

۸۵...... صحابی رسول عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھے چربی کی ایک تھیلی ملی تو میں نے اسے سنبھال لیا اور میں نے کہا کہ میں آج کے دن اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

۸۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رُمِيَ اِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ❷ ۔

۸۶...... صحابی رسول عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ہماری طرف ایک تھیلی پھینکی گئی جس میں کھانا اور چربی تھی۔ میں اسے اٹھانے کیلئے دوڑا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں پیچھے کی طرف متوجہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ (موجود) تھے تو مجھے (اپنی اس حرکت سے) شرم محسوس ہوئی۔

...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ ۔

...... شعبہؒ نے ان سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرمائی سوائے اس کے کہ اس روایت میں تھیلی میں صرف چربی کا ذکر ہے اور طعام (کھانے) کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۲۶ باب کتاب النبی ﷺ الی ہرقل یدعوہ الی الاسلام

نبی کریم ﷺ کا ہرقل کی طرف دعوتِ اسلام کیلئے مکتوب

۸۷...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا

۸۷...... مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے روبرو خبر دی کہ میں اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان مدت معاہدہ کے دوران شام کی طرف چلا۔ ہم شام میں قیام پذیر تھے کہ اسی بادشاہ روم ہرقل کی طرف

---

❶ فائدہ...... **قولہ متبسماً**...... الخ- اس سے استدلال کیا ہے جمہور نے دار الحرب میں غنیمت کے مال میں سے کھانے کے جواز پر، البتہ اس میں اتنی بات ضرور ہے کہ آدمی صرف اس حد تک لے سکتا ہے جتنی اس کو ضرورت ہو اور اگر اس کے پاس ضرورت سے زائد بچ جائے تو اس کو دار الاسلام تک ساتھ نہیں لے کر جا سکتا بلکہ غنیمت میں جمع کرانا ضروری ہوگا۔ (تکملہ)

❷ **قولہ فاستحییت منہ**...... الخ- شاید اس وجہ سے شرم آئی ہو کہ حضور اکرم ﷺ سمجھیں گے کہ اس کو کھانے کی جلدی ہے اور ان کی حرص اس سے نظر آتی ہو۔ (تکملہ)

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ اِلٰى فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ❶ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوا اَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ اِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ ❷ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ ❸ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ

رسول اللہ ﷺ کا خط لایا گیا جسے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لائے تھے۔ پس انہوں نے یہ بصریٰ کے گورنر کے سپرد کیا اور بصریٰ کے گورنر نے وہ خط ہرقل کو پیش کیا تو ہرقل نے کہا: کیا یہاں کوئی آدمی اس (ﷺ) کی قوم کا آیا ہوا ہے جس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی ہے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! چنانچہ مجھے قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا پھر کہا: تم میں کون نسب کے اعتبار سے اس آدمی کے قریب ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا: میں ہوں۔ تو اس نے مجھے اپنے سامنے اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھادیا۔ پھر اپنے ترجمان کو بلایا۔ پھر اس سے کہا: ان سے کہہ کہ میں اس آدمی کے بارے میں پوچھنے والا ہوں جسکا گمان ہے کہ وہ نبی ہے۔ پس اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اسکی تکذیب کرنا۔ ابو سفیان (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ یہ مجھے جھوٹا کہیں گے تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ اسکا خاندان تم میں کیسا ہے؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا: وہ ہم میں نہایت شریف النسب ہے۔ ہرقل نے کہا کیا اس (نبی ﷺ) کے آباؤاجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی تھا؟ میں نے کہا: نہیں! ہرقل نے کہا: کیا تم اسے (نبیؐ) اس بات کا دعویٰ کرنے سے پہلے جھوٹ سے متہم کرتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں! ہرقل نے کہا: اس کی اتباع کرنے والے بڑے بڑے (امیر وکبیر) لوگ ہیں یا کمزور وغریب؟ میں نے کہا: بلکہ وہ کمزور لوگ ہیں۔ اس نے کہا: وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس نے کہا: کیا ان میں کوئی اپنے دین سے اس کے دین میں داخل

---

❶ قوله بيني و بين رسول الله…… الخ-اس سے مراد وہ مدت ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے کفارِ مکہ سے صلح حدیبیہ میں معاہدہ کر لیا تھا۔ (تکملہ)

❷ فائدہ……قوله لولا مخافة أن يؤثر…… الخ-اس سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ بولنا شریعتِ سابقہ میں بھی برا تھا اور اس جاہلیت کے دور میں بھی برا سمجھا جاتا تھا۔ (تکملہ)

❸ قوله اشراف الناس…… الخ-یہاں اشرافِ ناس سے مراد علامہ عینیؒ کے نزدیک قوم کے بڑے لوگ بحیثیت مرتبہ اور عزت کے ہیں جبکہ حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ متکبر اور بڑے جاہ وجلال والے تھے بظاہر یہاں یہ معنی زیادہ راجح اس وجہ سے بھی معلوم ہوتے ہیں کہ حضرت صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اسلام میں سبقت بھی کی اور یہ لوگ جاہ وجلال اور خوب بڑائی والے سمجھے جاتے تھے۔

بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيدُونَ اَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ ❶ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللهِ مَا اَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَه قَالَ قُلْتُ لا قَالَ لِتَرْجُمَانِه قُلْ لَه اِنِّي سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِه فَزَعَمْتَ اَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِه مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِه مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِه وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِه اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَه بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لا فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّه لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِه بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَه فَزَعَمْتَ اَنْ لا وَكَذٰلِكَ الايْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ اَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الايْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ

ہونے کے بعد (آپ ﷺ سے ناراضگی کی وجہ سے) پھر بھی گیا ہے؟ (یعنی مرتد ہو گیا ہے) میں نے کہا: نہیں! اس نے کہا: کیا تم نے اس سے کوئی جنگ بھی کی؟ میں نے کہا: جی ہاں! ہرقل نے کہا: اس سے تمہاری جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا: جنگ ہمارے اور ان کے درمیان ایک ڈول رہی۔ کبھی انہوں نے ہم سے کھینچ لیا اور کبھی ہم نے ان سے کھینچ لیا۔ (کبھی وہ غالب اور کبھی ہم) اس نے کہا: کیا وہ معاہدہ کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں اور ہم اس سے ایک معاہدہ میں ہیں، ہم نہیں جانتے وہ اس بارے میں کیا کرنے والے ہیں۔ ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! اس نے مجھے اس ایک کلمہ (ہم نہیں جانتے وہ اس معاہدہ کے بارے میں کیا کرنے والے ہیں) کے سوا کوئی بات اپنی طرف سے شامل کرنے کی گنجائش ہی نہیں دی۔ ہرقل نے کہا: کیا اس سے پہلے کسی اور نے بھی اس کے خاندان سے اس بات کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے کہو میں نے تجھ سے اس کے خاندان کے بارے میں پوچھا اور تیرا گمان ہے کہ وہ تم میں سے اچھے خاندان والا ہے اور رسولوں کو اسی طرح اپنی قوم کے اچھے خاندانوں سے بھیجا جاتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہے اور تیرا خیال ہے کہ نہیں! تو میں کہتا ہوں اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ ایسا آدمی ہے جو اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت کا طالب ہے اور میں نے تجھ سے اس کی پیروی کرنے والوں کے بارے میں پوچھا۔ کیا وہ ضعیف طبقہ کے لوگ ہیں یا بڑے آدمی ہیں؟ تو نے کہا بلکہ وہ کمزور ہیں اور یہی لوگ رسولوں کے پیروکار ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم اسے اس دعویٰ سے قبل جھوٹ سے بھی متہم (تہمت زدہ) کرتے تھے؟ اور تو نے کہا نہیں! تو میں نے پہچان لیا جو لوگوں پر جھوٹ نہیں باندھتا وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کا ارتکاب کیسے کر سکتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا

❶ قوله الحرب بيننا و بينه سجال...... الخ- یعنی مراد یہ ہے کہ جنگ ہمارے اور ان کے درمیان پے در پے ہے کیونکہ سجال، سجل سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں پے در پے ڈول نکالنا تو اس سے جنگوں کو تعبیر کیا ہے کہ جس طرح ڈول پے در پے آتے ہیں اسی طرح جنگیں بھی ہمارے نزدیک پے در پے ہیں۔

الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَه سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّه لا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَه فَزَعَمْتَ اَنْ لا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَه قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَه قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ [1] اِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّه [2] نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّه خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّه مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّي اَعْلَمُ اَنِّي اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَه وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُه مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ [3] اِثْمَ الاَرِيسِيِّينَ وَ (يَا

ان لوگوں میں سے کوئی دین میں داخل ہونے کے بعد (ان سے ناراضگی کی وجہ سے) پھر بھی گیا ہے؟ (یعنی مرتد ہو گیا ہے) تو نے کہا: نہیں اور اسی طرح ایمان کی حلاوت ہوتی ہے جب دل اس سے لطف اندوز ہو جائیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تو نے کہا: کہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں۔ تو حقیقت میں ایمان کے درجہ تکمیل تک پہنچنے میں یہی کیفیت ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے معلوم کیا: کیا تم نے اس سے کوئی جنگ بھی کی؟ اور تو نے کہا: ہم اس سے جنگ کر چکے ہیں اور جنگ تمہارے اور اس کے درمیان ڈول کی طرح ہے کبھی وہ تم پر غالب اور کبھی تم اس پر غالب رہے اور رسولوں کو اسی طرح مبتلا رکھا جاتا ہے پھر آخر کار انجام فتح انہی کی ہوتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس نے معاہدہ کی خلاف ورزی بھی کی؟ تو نے کہا: نہیں اور رسول علیہم السلام اسی طرح عہد شکنی نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا: کیا یہ دعویٰ (نبوت) اس سے پہلے بھی (اس کے خاندان سے) کسی نے کیا؟ تم نے کہا: نہیں! تو میں کہتا ہوں اگر یہ دعویٰ اس سے پہلے کیا جاتا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ ایسا آدمی ہے جو اپنے سے پہلے کیے گئے دعویٰ کی تکمیل کر رہا ہے۔ ابو سفیان نے کہا: پھر ہر قل نے کہا: وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔ ہر قل نے کہا: جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے

---

[1] فائدہ...... قوله ان یكن ما تقول فيه حقًا...... الخ- ہر قل نے بظاہر یہ بات سابقہ آسمانی کتب مثلاً تورات اور انجیل سے پڑھ کر کہی ہے کہ اس میں نبی آخر الزماں کی تمام علامات لکھی ہوئی تھیں۔ (عمدۃ القاری)

[2] قوله فانه نبي...... الخ- اس جملہ کی وجہ سے بعض علماء نے ہر قل کے مسلمان ہونے کا قول کیا ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا ہے، لیکن دوسرے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس نے ایمان اور اسلام لانے کا اظہار کیا تھا مسلمان نہیں ہوا تھا، جو حضرات اس کے اسلام کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس نے اسلام کا اظہار قوم کے اور ملک کے خوف سے نہیں کیا کہ کہیں مجھے قتل نہ کر دیں یا مجھ سے حکومت نہ چھین لیں تو وہ اپنے دل میں اسلام رکھا ہوا تھا، لیکن مسند احمد کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو تبوک میں خط لکھا کہ میں مسلمان ہوں تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے یہ نصرانی ہی ہے۔ واللہ اعلم رب العزت ہی حقیقت حال جاننے والے ہیں۔ (تکملہ)

[3] قوله اثم الاريسيين...... الخ- اس لفظ کے کئی مطلب ہیں، ایک مطلب تو یہ ہے کہ تمہاری ساری رعایا کاشتکار ہیں تو اگر تم دین اسلام سے رک گئے تو وہ بھی تمہاری وجہ سے اس سے رک جائیں گے تو ان سب کے دین سے روکنے کا گناہ تم پر ہو گا، اور ایک مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد تمہارے خدام ہیں کہ تمہاری وجہ سے وہ بھی دین سے رک جائیں گے۔

اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهٗ وَكَثُرَ اللَّغْطُ وَاَمَرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِي حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ [1] اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِي كَبْشَةَ اِنَّهٗ لَيَخَافُهٗ مَلِكُ [2] بَنِي الْاَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ ۔

تو وہ واقعتاً نبی ہے۔ اس نے کہا: میں جانتا تھا کہ اس کا ظہور ہونے والا ہے لیکن یہ گمان نہ تھا کہ اس کا ظہور تم میں سے ہوگا اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان کی ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے پاؤں مبارک دھوتا اور ان کی بادشاہت ضرور بالضرور میرے قدموں کے نیچے (میری بادشاہت تک) پہنچ جائے گی۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک منگوا کر پڑھا۔ تو اس میں یہ (لکھا ہوا) تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے (یہ خط) بادشاہِ روم ہرقل کی طرف۔ اس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کا اتباع کیا۔ امابعد! میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلو، سلامت رہوگے اور اسلام قبول کرلے اللہ تجھے دوہرا ثواب عطا کرے گا اور اگر تم نے اعراض کیا تو رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا اور اے اہلِ کتاب! آؤ اس بات کی طرف جو تمہارے اور ہمارے درمیان برابر (اتفاقی) ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں گے اور نہ ہمارے بعض دوسرے بعض کو اللہ کے سوا رب بنائیں گے۔ پس اگر وہ اعراض کریں تو تم کہہ دو گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں۔ جب (ہرقل) خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے سامنے چیخ وپکار ہونے لگی اور بکثرت آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور اس نے ہمیں باہر لے جانے کا حکم دیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے اس وقت کہا جب کہ ہمیں نکالا گیا کہ اب تو ابن ابی کبشہ (رسول اللہ ﷺ) کی بات بہت بڑھ گئی ہے کہ اس سے تو شاہِ روم بھی خوف کرتا ہے اور اسی وقت سے مجھے ہمیشہ یہ یقین رہا کہ رسول اللہ ﷺ عنقریب غالب ہوں گے حتیٰ کہ رب العزت نے (اپنی رحمت) سے مجھے اسلام میں

---

[1] فائدہ...... قوله لقد أم أمر ابن ابی کبشة...... الخ - اس سے مراد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، دراصل ابوکبشہ حضور اکرم ﷺ کے سابقہ داداؤں میں سے ایک دادا تھے اور اہل عرب کی عادت تھی کہ گفتگو کے دوران جب کسی کو کم درجہ اور کمتر بیان کیا جاتا تو سابقہ داداؤں میں سے کسی کا نام لے کر اس کی طرف نسبت کی جاتی تھی۔ چنانچہ ابوسفیان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے لہٰذا حضور ﷺ کی تحقیر اس انداز سے کی تھی۔

[2] قوله ملك بنی الأصفر...... الخ - اس سے مراد روم کا بادشاہ یعنی ہرقل ہے، اسلئے کہ ہرقل کے دادا روم بن عیص نے حبشہ کے بادشاہ کی بیٹی سے شادی کی تھی چنانچہ شادی کے بعد ان سے کالا سفید بچہ پیدا ہوا جس کو اصفر کہا جانے لگا اس وجہ سے یہ لقب اہل روم اور بادشاہ کا پڑ گیا۔

داخل کر دیا۔

۸۸۔۔۔۔ وحَدَّثَنَاه حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللهُ -
وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ اِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الاِسْلَامِ -

۸۸۔۔۔۔ حضرت ابن شہابؒ سے ان سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت ہے اور اس حدیث میں یہ زائد ہے کہ قیصر نے جب فارس کے لشکر کو شکست دی تو وہ حمص سے ایلیاء (یعنی بیت المقدس) کی طرف چلا تا کہ وہ اس آزمائش میں کامیاب ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرے۔
نیز اس روایت میں اریسیین کے بجائے یریسیین ہے اور اسی طرح دعایة الاسلام کے بجائے بداعیة الاسلام ہے یعنی میں تم کو داعیہ اسلام اور کلمہ توحید کی طرف بلاتا ہوں۔

باب ۲۷ بَاب كُتُبِ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ اِلَى الاِسْلَامِ
نبی ﷺ کے کافر بادشاہوں کی طرف دعوتِ اسلام کے خطوط

۸۹۔۔۔۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ -

۸۹۔۔۔۔ صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کی طرف اور نجاشی اور ہر (کافر) حاکم کی طرف خط لکھا جس میں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی گئی (اسلام کی دعوت دی گئی) اور نجاشی یہ وہ نہیں ہے کہ جس پر نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تھی۔

۹۰۔۔۔۔ وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ -

۹۰۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ نہیں کہا کہ یہ نجاشی وہ نہیں ہے کہ جس پر نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۹۱۔۔۔۔ وحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

۹۱۔۔۔۔ اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح دوسری سند سے جو روایت ہے اس میں بھی یہ الفاظ مذکور نہیں کہ یہ نجاشی وہ نہیں کہ جس پر نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

باب-۲۸ باب في غزوة حنين

غزوۂ حنین کے بیان میں

۹۲...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ [1] عَلى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لا تُسْرِعَ وَاَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيْ عَبَّاسُ [2] نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلى صَوْتِي اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلى اَوْلادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الاَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ

۹۲...... حضرت کثیر بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوۂ) حنین کے دن موجود تھا میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ رہے اور رسول اللہ ﷺ سے بالکل علیحدہ نہیں ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سفید رنگ کے اس خچر پر سوار تھے۔ جو خچر آپ ﷺ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے ہدیہ کیا تھا۔ تو جب مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے اور رسول اللہ ﷺ کافروں کی طرف اپنے خچر کو دوڑا رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام کو پکڑے ہوا تھا اسے تیز بھاگنے سے روک رہا تھا اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اصحابِ سمرہ کو بلاؤ۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بلند آواز آدمی تھے۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے اپنی پوری آواز سے پکارا کہ اصحابِ سمرہ کہاں ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! جس وقت انہوں نے یہ آواز سنی تو وہ اس طرح پلٹے جس طرح کہ گائے اپنے بچوں کی طرف پلٹتی ہے۔ وہ لوگ یا لبیک، یا لبیک کہتے ہوئے آئے اور انہوں نے کافروں سے جنگ شروع کر دی اور انہوں نے انصار کو بھی بلایا اور کہنے لگے: اے انصار کی جماعت! پھر انہوں نے بنو حارث بن خزرج کو بلایا اور کہا: اے بنی حارث بن خزرج! اے بنو حارث بن خزرج! تو رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار ان کی طرف، ان کی جنگ کا منظر دیکھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تنور گرم ہے۔

---

[1] فائدہ...... قوله على بغلة له بيضاء...... الخ- امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ "حضور اکرم ﷺ کے پاس اس خچر کے علاوہ کوئی اور خچر نہیں تھا اور اس خچر کو دلدل کہا جاتا تھا"۔ (تکملہ)

[2] قوله نادِ اصحاب السمرة...... الخ- سمرة سے مراد وہ درخت ہے کہ جس کے پتے چھوٹے ہوں کانٹے کم ہوں، اور یہاں ان کو اس سے اس وجہ سے تعبیر کیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعتِ رضوان کی تھی اور وہ اسی سمرہ درخت کے نیچے کی تھی۔ (تکملہ)

عَلی بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰی قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذَا [1] حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمٰی بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰی هَيْئَتِهٖ فِيْمَا اَرٰی قَالَ فَوَاللهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰی حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا -

راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور انہیں کافروں کے چہروں کی طرف پھینکا۔ پھر فرمایا: محمد (ﷺ) کے رب کی قسم! یہ شکست کھا گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ جنگ بڑی تیزی کے ساتھ جاری تھی میں اس طرح دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے اچانک کنکریاں پھینکیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پشت پھیر کر بھاگنے لگے۔

٩٣...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ حَتّٰی هَزَمَهُمُ اللهُ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰی بَغْلَتِهٖ -

۹۳...... حضرت زہری سے ان سندوں کے ساتھ اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے فروہ بن نعامہ جذامی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! یہ شکست کھا گئے۔ رب کعبہ کی قسم! یہ شکست کھا گئے اور حدیث میں یہ زائد ہے کہ یہاں تک کہ اللہ نے ان کو شکست دے دی اور گویا کہ میں نبی ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ ان کے پیچھے اپنے خچر کو بھگا رہے ہیں:

٩٤...... وحَدَّثَنَاه اِبْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ يُوْنُسَ وَحَدِيْثَ مَعْمَرٍ اَكْثَرُ مِنْهُ وَاَتَمُّ -

۹۴...... صحابی رسول حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے خبر دیتے ہیں کہ میں (غزوہ) حنین کے دن نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔ راوی یونس و معمر کی روایت کردہ احادیث مکمل و پوری ہیں۔

٩٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ اَفَرَرْتُمْ [2] يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللهِ مَا وَلّٰی رَسُوْلُ

۹۵...... حضرت ابو اسحٰق سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عمارہ! کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں

---

[1] قوله حين حمي الوطيس...... الخ- یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے اہلِ عرب کے ہاں جبکہ خوب جنگ کا بازار گرم ہو۔ اسی جگہ کو جہاں یہ جنگ اور غزوہ ہوا تھا اس کو "اوطاس" کہتے ہیں۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قوله افررتم...... الخ- دراصل سائل کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ کیا حنین میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حضور ﷺ بھی واپس ہوئے تھے یا نہیں؟ چنانچہ اس کی صراحت بخاری کی روایت سے ملتی ہے کہ سائل نے پوچھا کہ "کیا تم حضور ﷺ کے ساتھ پھر گئے تھے" تو اس کے اعتبار سے جواب درست ہے۔ (تکملہ)

اللّٰہ ﷺ وَلٰكِنَّهٗ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ ① وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ اَوْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّهُمْ۔

٩٦۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ اَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ مَا وَلّٰى وَلٰكِنَّهٗ انْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ اِلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوْا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهٗ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا ② احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ

پھیری بلکہ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چند نوجوان جلد باز اور بغیر ہتھیار میدان میں نکل آئے اور انہوں نے ایسے (ماہر) تیر اندازوں سے مقابلہ کیا جن کا تیر خطا نہ ہوتا تھا۔ انہوں نے اس انداز میں تیر اندازی کی کہ ان کا کوئی تیر خطا نہ گیا۔ پھر یہ نوجوان رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے (یہ حالت دیکھ کر) آپ ﷺ اترے اور اللہ سے مدد طلب کی اور ارشاد فرمایا

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے
میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

پھر آپ ﷺ نے (مسلمانوں کی) صف بندی فرمائی۔

۹۶۔۔۔۔حضرت اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت براءؓ کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا: اے ابو عمارہ! کیا تم غزوۂ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کی اس بات پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے پیٹھ نہ پھیری بلکہ لوگوں میں سے چند کمزور نہتے نوجوان بنو ہوازن کے اس قبیلہ کی طرف بڑھے اور وہ (ماہر تجربہ کار) تیر انداز قوم تھی۔ پس انہوں نے تیروں کی اس طرح بوچھاڑ کر دی جیسے ٹڈی دل ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم منتشر ہو گئے۔ تو یہ قوم رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھنے لگی۔ اس وقت ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اترے، دعا مانگی اور (اللہ عزوجل سے) مدد طلب کی اور آپ ﷺ فرماتے تھے:

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے
میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما۔

براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم جنگ کی شدت میں اپنے آپ کو آپ ﷺ

---

① قولہ اخفاء ھم۔۔۔۔ الخ۔ اس سے مراد یہ تھا کہ وہ چند لوگ جلد باز تھے اور بعض روایت میں اخفاء کی جگہ اجفاء "بالجیم" ہے تو اس کے معنی ہوں گے سیلاب کی تیزی والے۔ (تاج)

② فائدہ۔۔۔۔قولہ احمر البأس۔۔۔۔ الخ۔ اس سے مراد جنگ کی شدت اور بھڑکاہٹ ہے، اہل عرب اس جملہ کو اس وقت استعمال کرتے تھے جبکہ جنگ بہت زیادہ بھڑک اٹھتی تھی۔ (تکملہ)

يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

کی پناہ میں بچاتے تھے اور ہم میں سے بہادر آپ ﷺ کے ساتھ یعنی نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتا۔

۹۷......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّار وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلٰكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ -

۹۷......حضرت ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے (قبیلہ) قیس کے ایک آدمی نے پوچھا: کیا تم غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بھاگ گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے اور ان دنوں ہوازن تیر اندازی میں ماہر تھے۔ جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گئے۔ ہم مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے تیروں سے ہمارا مقابلہ کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سفید خچر پر سوار دیکھا اور ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے۔

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے
میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

۹۸......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ خَلادٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ اَقَلُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَهٰؤُلاءِ اَتَمُّ حَدِيثًا۔

۹۸......صحابی رسول حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک آدمی نے کہا: اے ابو عمارہ! باقی حدیث مبارکہ اسی مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح ہے۔ باقی حدیثیں کامل ہیں اور یہ کم ہے۔

۹۹......وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قال حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قال حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَاَرْمِيهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارٰى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ

۹۹......حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شرکت کی۔ جب ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو میں آگے بڑھ کر ایک گھاٹی پر چڑھ گیا۔ سامنے سے دشمن کا ایک آدمی آیا۔ میں نے اسے تیر مارا تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نہ جان سکا کہ اس نے کیا کیا ہے۔ میں نے (دشمن) قوم کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے چڑھ رہے تھے۔ ان کا اور نبی کریم ﷺ کا مقابلہ ہوا تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پشت پھیری اور میں بھی شکست کھا کر لوٹا اور مجھ پر دو چادریں تھیں۔ ایک کو میں نے باندھا ہوا تھا اور دوسری کو اوڑھا ہوا تھا۔ میری تہبند کھل گئی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور میں

اِزَارِي ❶ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيعًا وَمَرَرْتُ ❷ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْاَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ -

رسول اللہ ﷺ کے پاس سے شکست خوردہ لوٹا اور آپ ﷺ اپنے شہباء نامی خچر پر سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن اکوع نے گھبرائے ہوئے دیکھا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو (دشمنوں نے) گھیر لیا تو آپ ﷺ خچر سے اترے پھر زمین سے ایک مٹھی مٹی کی بھری اور دشمن کے چہروں کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: چہرے برے ہو گئے۔ اللہ نے ان میں سے ہر انسان کی آنکھوں کو اس مٹھی کی مٹی سے بھر دیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ پس اللہ رب العزت نے انہیں شکست سے دوچار کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا مالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

باب-۲۹

باب غزوة الطائف

غزوۂ طائف کے بیان میں

۱۰۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْاَعْمٰى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ ❸ اِنَّا قَافِلُونَ اِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ اَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَاَصَابَهُمْ

۱۰۰...... صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا محاصرہ کیا لیکن کامیابی حاصل نہ ہو سکی تو فرمایا: ہم انشاء اللہ لوٹ جائیں گے آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم بغیر فتح کے لوٹ جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم کل صبح (ان سے) جنگ کرنا۔ چنانچہ (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) صبح ان پر حملہ کر دیا اور زخمی ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ہم کل صبح واپس چلے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات کو پسند کیا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

---

❶ فائدہ...... قوله فجمعتهما جميعاً...... الخ- اس سے بظاہر مراد یہ ہے کہ جنگ اتنی شدید تھی کہ تہبند باندھنے کا بھی موقع نہیں تھا اور جب تہبند کھل گیا تو میں نے اس کو اور جو چادر اوڑھی ہوئی تھی اس کو ایک ہی ہاتھ سے پکڑ لیا۔

❷ قوله مررت على رسول الله منهزماً...... الخ- یہ منہزماً حال ہے مررت کا یعنی راوی کہتے ہیں کہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگ رہا تھا حضور ﷺ کے پاس سے جبکہ آپ ﷺ اپنی جگہ ثابت قدم تھے۔

❸ قوله انا قافلون...... الخ- یعنی حضور ﷺ نے جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے واپس چلنے کو کہا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عجیب سا لگا کہ مسلمان بغیر جنگ کے لوٹ جائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم قتال چاہتے ہو تو کرو، چونکہ نبی ﷺ کی مرضی واپسی کی تھی اور اسی میں خیر تھی تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب ان سے جہاد کیا تو نقصان ہوا اور کئی شہید اور زخمی ہوئے اب آپ علیہ السلام کی واپسی کا حکم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پسند آیا، شاید بات یہ تھی کہ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ لوگ خود مسلمان ہو کر آئیں گے۔ لہٰذا ان سے جنگ جاری رکھنا بہتر نہیں ہے۔ (تکملہ)

جراحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

باب۔ ۳۰ باب غزوة بدر

غزوۂ بدر کے بیان میں

۱۰۱..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ [1] حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى [2] بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ [3] وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ

۱۰۱..... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشورہ فرمایا جب ابوسفیان کے آنے کی خبر آپ ﷺ کو پہنچی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو اس سے اعراض کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو اس سے اعراض کیا پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: آپ ﷺ کی مراد ہم سے ہے۔ اے اللہ کے رسول (ﷺ)! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ (ﷺ) ہمیں سمندر میں گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں تو ہم انہیں (سمندر میں) ڈال دیں گے۔ اگر آپ (ﷺ) ہمیں ان کے سینے بَرْكِ الْغِمَادِ سے ٹکرا دینے کا حکم دیں تو ہم کر گزریں گے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا اور چلے یہاں تک کہ مقام بدر پر جا کر اترے اور ان پر قریش کے پانی پلانے والے گزرے اور ان میں بنو حجاج کا سیاہ فام غلام بھی تھا۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھنے لگے۔ تو اس نے کہا: مجھے ابوسفیان

---

[1] فائدہ..... **قوله شاور حين بلغه اقبال ابى سفيان**..... الخ- دراصل بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ دو مرتبہ مشورہ کیا اور بعض سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مرتبہ کیا پھر بعض حضرات کہتے ہیں کہ دونوں مرتبہ مدینہ میں کیا یعنی ابھی مدینہ سے نکلے نہیں تھے، لیکن اس معاملہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی مدظلہم تحریر فرماتے ہیں کہ یہ مشورہ جس کا ذکر مذکورہ حدیث میں ہے یہ حضور ﷺ نے مدینہ سے نکلنے کے بعد مقام صفراء پر کیا تھا کیونکہ جب آپ ﷺ مدینہ سے نکلے تھے تو اس وقت ابوسفیان کے لشکر کی نیت تھی لیکن وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ ابوسفیان تو نکل گئے مگر قریش لشکر لے کر آ رہے ہیں تو اس پر حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے طویل مشورہ کیا اور مدینہ کا مشورہ تو بہت مختصر تھا۔ (تکملہ)

[2] **قوله برك الغماد**..... الخ- یہ ایک جگہ ہے مکہ سے پانچ رات کی مسافت پر ساحلی علاقہ ہے اور بڑا ہی سخت اور ویران ساحل ہے۔

[3] **قوله لكن هذا ابو جهل و عتبة و شيبة**..... الخ- یعنی یہ ایک حبشی غلام تھا جس نے مکہ سے ابو جہل کا لشکر آتا ہوا دیکھا تھا مگر ابوسفیان کو نہیں دیکھا تھا کیونکہ ابوسفیان راستہ بدل کر چلے گئے تھے لیکن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ سمجھ رہے تھے کہ ابوسفیان کا لشکر ہی ہے اس وجہ سے اس کو مار رہے تھے کہ یہ غلام جھوٹ بول رہا ہے حالانکہ وہ سچ کہہ رہا تھا۔ (تکملہ)

ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُو سُفْيَانَ فَاِذَا تَرَكُوْهُ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ مَا لِي بِاَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَاى ذٰلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

کے بارے میں معلوم نہیں لیکن ابو جہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف یہ سامنے ہیں۔ جب اس نے یہ کہا تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اسے مارا تو اس نے کہا: ہاں! میں تمہیں ابو سفیان کی خبر دیتا ہوں کہ ابو سفیان یہ ہے۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اسے چھوڑ دیا پھر پوچھا تو اس نے کہا: مجھے ابوسفیان کے بارے میں معلوم نہیں بلکہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف یہاں لوگوں میں ہیں۔ اس نے جب یہ کہا تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اسے پھر مارا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نبی ﷺ نے یہ کیفیت دیکھی تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جب یہ سچ کہتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب تم سے جھوٹ کہتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں (کافر) کی قتل گاہ ہے اور رسول اللہ ﷺ زمین پر اس، اس جگہ اپنا ہاتھ مبارک رکھتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان میں سے کوئی بھی (کافر) رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے اِدھر اُدھر متجاوز نہ ہوا۔ (عین اسی جگہ جہنم رسید ہوا)۔

باب۔ ٣١

باب فتح مكة
فتح مکہ کے بیان میں

١٠٢...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عبداللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَفَدَتْ وُفُوْدٌ اِلَى مُعَاوِيَةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَدْعُوْنَا اِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ اَلَا اَصْنَعُ طَعَامًا فَاَدْعُوَهُمْ اِلَى رَحْلِي فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا اُعْلِمُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ اَقْبَلَ

١٠٢...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں کئی وفد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے ہم ایک دوسرے کیلئے کھانا تیار کرتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں اکثر اپنے ٹھکانے پر بلاتے تھے۔ میں نے کہا: کیا میں کھانا نہ پکاؤں اور پھر انہیں اپنے مکان پر آنے کی دعوت دوں۔ تو میں نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر شام کے وقت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: آج رات میرے ہاں دعوت ہے۔ انہوں نے کہا: تم نے مجھ پر سبقت حاصل کرلی ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے انہیں دعوت دی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمہیں تمہارے بارے میں حدیث کی خبر نہ دوں۔ پھر فتح مکہ کا ذکر کیا تو کہا: رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) چل کر مکہ پہنچے اور دو

رَسُوْلُ اللّٰهِﷺحَتّٰی قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلٰى اِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الاُخْرٰى وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَاَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِﷺفِي كَتِيبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لا يَاْتِيني اِلا اَنْصَارِيٌّ زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِي بِالاَنْصَارِ قَالَ فَاَطَافُوا بِه ❶ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ اَوْبَاشًا لَهَا وَاَتْبَاعًا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هٰؤُلاءِ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَاِنْ اُصِيبُوا اَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺتَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ حَتّٰى تُوَافُونِي بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ اَحَدٌ مِنَّا اَنْ يَقْتُلَ اَحَدًا اِلا قَتَلَهُ وَمَا اَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ اَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ❷ اُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ❸ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ❹ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَافَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ

اطراف میں سے ایک جانب آپ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو اور دوسری جانب خالد رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بے زرہ لوگوں پر امیر بنا کر بھیجا۔ وہ وادی کے اندر سے گزرے اور رسول اللہ ﷺ الگ ایک فوجی دستہ میں رہ گئے۔ آپ ﷺ نے نظر اُٹھا کر مجھے دیکھا تو فرمایا: ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس انصار کے علاوہ کوئی نہ آئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: انصار کو میرے پاس (آنے کی) آواز دو۔ پس وہ سب آپ ﷺ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے حمایتی اور متبعین کو اکٹھا کر لیا اور کہا: ہم ان کو آگے بھیج دیتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی فائدہ حاصل ہوا تو ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور اگر انہیں کچھ ہو گیا تو ہم سے جو کچھ مانگا جائے گا دے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے فرمایا: تم قریش کے حمایتیوں اور متبعین کو دیکھ رہے ہو۔ پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا: (تم چلو) اور تم مجھ سے کوہ صفا پر ملاقات کرنا۔ ہم چل دیئے اور ہم میں سے جو کسی کو قتل کرنا چاہتا تو کر دیتا اور ان میں سے کوئی بھی ہمارا مقابلہ نہ کر سکتا۔ پس ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! قریش کی سرداری ختم ہو گئی۔ آج کے بعد کوئی قریشی نہ رہے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں رہے گا۔ انصار نے ایک دوسرے سے کہا:

---

❶ فائدہ...... قوله ووبشت قريش او باش لها...... الخ- دراصل قریش نے چال یہ چلی کہ اپنے حمایتیوں کو جمع کر کے پہلے ان کو آگے کرنے کا منصوبہ بنایا کہ مسلمانوں کا مقابلہ یہ لوگ کریں، اور یہ سوچا کہ اگر یہ جمے رہے مسلمانوں کے مقابلہ میں تو پھر ہم بھی ان کی مدد کر کے فتح پالیں گے اور اگر یہ لوگ بھاگے تو ہم مسلمانوں کے مطالبہ کو پورا کر دیں گے۔ (تکملہ)

❷ فائدہ...... قوله ابيحت حضراء قريش...... الخ- دراصل یہاں ابو سفیان نے قریش کی سرداری کے خاتمہ کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ اب ان کا خون مباح ہو گیا ہے، "خضراء" سے مراد جماعت اور کثرت ہے۔ (تکملہ)

❸ قوله من دخل دار ابی سفیان...... الخ- آپ علیہ السلام نے ابو سفیان کے تالیف قلب کے لئے یہ بات کہی کیونکہ وہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔

❹ قوله أما الرجل فأدركته رغبة...... الخ- دراصل انصار نے جب یہ دیکھا کہ حضور اہل مکہ سے اس قدر نرمی کا برتاؤ کر رہے ہیں اور بہت زیادہ ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو سمجھے کہ شاید حضور اب مکہ ہی کو اپنا مسکن دوبارہ بنالیں گے اور یہیں رہیں گے اور اپنی ہجرت ختم کر دیں گے اور یہ آپ کی محبت کی وجہ سے ان کے دل میں خیال آیا تھا اس پر آپ ﷺ نے انصار کو بلا کر تسلی دی اور اطمینان دلایا۔ (تکملہ)

وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ❶ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُهُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ -

آپ ﷺ کو اپنے شہر کی محبت اور اپنے قرابت داروں کے ساتھ نرمی غالب آ گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ پر وحی آئی اور جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ نہ سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ پس جب وحی پوری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! انہوں نے کہا: لبیک! اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم نے کہا ہے کہ اس شخص پر اپنے شہر کی محبت غالب آ گئی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: واقعہ تو یہی ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہوں۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور موت تمہاری موت کے ساتھ ہے۔ پس (انصار) روتے ہوئے آپ ﷺ کی طرف بڑھے اور عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم! ہم نے جو کچھ کہا وہ صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی محبت کی حرص میں کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔ پس لوگ ابو سفیان کے گھر کی طرف جانے لگے اور کچھ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے۔ رسول اللہ ﷺ روانہ ہو کر حجر اسود تک پہنچے اور اسے بوسہ دیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ کعبہ کے ایک کونہ میں موجود ایک بت کے پاس آئے، جس کی وہ (کفار) پرستش کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک کمان تھی جس کا کونہ آپ ﷺ پکڑے ہوئے تھے۔ جب بت کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اس کی آنکھوں میں اس کمان کا کونہ چبھونا شروع کر دیا اور فرماتے تھے: حق آ گیا اور باطل چلا گیا۔ جب آپ ﷺ اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو کوہ صفاء کی طرف آئے اور اس پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف نظر دوڑائی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اللہ کی حمد و ثناء شروع کر دی اور پھر جو چاہا اللہ سے مانگتے رہے۔

۱۰۳...... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ

۱۰۳...... اس مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی

---

❶ قولہ ثم طاف بالبیت...... الخ - علامہ نووی رحمہ اللہ اس جملہ سے استدلال کر کے فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد پہلا کام طواف ہونا چاہیے چاہے آنے والا احرام میں ہو یا نہ ہو چاہے عمرہ یا حج کرے یا نہ کرے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَمَا اسْمِي اِذًا كَلا اِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ـ

طرح مروی ہے۔ اس روایت میں مزید اضافہ یہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: ان کو کاٹ کر رکھ دو اور اس روایت میں یہ بھی فرمایا: انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے اسی طرح کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت میرا نام کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہوں۔

۱۰٤......حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا قَالَ اِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا اَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِاَصْحَابِه فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمُ نَوْبَتِي فَجَاءُوا اِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الاَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوا اِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَاَخْفٰى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ ❶ فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ اَحَدٌ اِلا اَنَامُوهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّفَا وَجَاءَتِ الاَنْصَارُ فَاَطَافُوا بِالصَّفَا فَجَاءَ اَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ

۱۰۴......حضرت عبد الرحمٰن بن رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ہمارے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ہم میں سے ایک آدمی ایک دن اپنے ساتھیوں کیلئے کھانا پکاتا تھا۔ میری باری تھی تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! آج میری باری ہے۔ پس وہ (سب ساتھی) گھر آگئے لیکن کھانا ابھی تک تیار نہ ہوا تھا۔ تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کاش آپ ہمیں کھانا تیار ہونے تک رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کر دیتے؟ تو انہوں نے کہا: فتح مکہ کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دائیں طرف لشکر پر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیدل لشکر پر امیر مقرر کر کے وادی کے اندر روانہ فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرے پاس انصار کو بلاؤ۔ میں نے انہیں بلایا تو وہ دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم قریش کے کمینے لوگوں کو دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں دیکھ لو۔ جب کل تم ان سے مقابلہ کرو تو انہیں کھیتی کی طرح کاٹ دینا۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر اشارہ فرمایا اور فرمایا: تمہارے ملنے کی جگہ صفا ہے۔ اس دن ان کا جو شخص بھی انصار کو ملا اسے انصار نے سلا دیا (یعنی قتل کر دیا) اور رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور انصار نے حاضر ہو کر صفا کو گھیر لیا۔ پس ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قریش کی تمام جماعتیں ختم ہو گئیں

❶ فائدہ......قوله فما اشرف يومئذ لهم احدٌ...... الخ۔ اس جملہ سے پتہ چلا کہ اس دن جو شخص بھی کفار میں سے ملا اسے انہوں نے قتل کر دیا، اس سے پتہ چلا کہ فتح مکہ صلحاً نہیں ہوئی تھی بلکہ طاقت کے ساتھ لڑ کر ہوئی تھی۔ چنانچہ یہ حدیث دلیل ہے احناف کی کہ وہ اس سے استدلال کر کے کہتے ہیں کہ فتح مکہ عنوۃ ہوئی تھی۔ (تکملہ)

يَارَسُولَ اللهِ اُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ اَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ اَلا فَمَا اسْمِي اِذًا ثَلاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُاللهِ وَرَسُولِهِ هَاجَرْتُ اِلَى اللهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللهِ مَا قُلْنَا اِلا ضِنًّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَاِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ ـ

آج کے بعد کوئی قریش نہ ہوگا۔ ابوسفیان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امن ہوگا اور جو ہتھیار ڈال دے وہ بھی مامون ہوگا اور جو اپنے (گھر کا) دروازہ بند کرلے وہ بھی بحفاظت رہے گا۔ انصار نے کہا: (آپ ﷺ) ایسے آدمی ہیں جنہیں اپنے خاندان کے ساتھ نرمی اور اپنے وطن کی محبت پیدا ہو گئی ہے اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کہا تھا کہ اس آدمی (ﷺ) کو اپنے خاندان کے ساتھ نرمی اور اپنے وطن کی محبت پیدا ہو گئی ہے۔ کیا تم جانتے ہو اس وقت میرا نام کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے تین بار یہ فرمایا کہ میں محمد ہوں، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میرا جینا تمہارے ساتھ اور میرا مرنا بھی تمہارے ساتھ ہوگا۔ انصار نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ محبت کی حرص میں ہی کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

باب ۳۲ ـ باب ازالة الاصنام من حول الكعبة

کعبہ کے اردگرد سے بتوں کو ہٹانے کے بیان میں

۱۰۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلاثُ مِائَةٍ وَ سِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ (جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) (جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ) زَادَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ ـ

۱۰۵...... صحابی رسول عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ (ﷺ) نے اپنے ہاتھ میں موجود لکڑی انہیں چبھونا شروع کر دی اور فرما رہے تھے حق آگیا او باطل چلا گیا۔ بے شک باطل جانے ہی والا ہے۔ حق آگیا اور باطل کسی چیز کو پیدا کرتا ہے نہ لوٹاتا ہے۔

ابن ابی عمر رضی اللہ عنہما نے فتح مکہ کے دن کا اضافہ کیا ہے۔

۱۰۶...... وحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ

۱۰۶...... اس مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی

بْنُ حُمَيْدٍ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ الأُخْرٰى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا ۔

طرح آپ ﷺ کے قول مبارک زَهُوقًا تک مروی ہے اور اس میں دوسری آیت مبارکہ مذکور نہیں اور انہوں نے نصبًا کی جگہ صنمًا کہا ہے۔

باب ۳۳ باب لا يقتل قرشي صبرا بعد الفتح

فتح (مکہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کئے جانے کا بیان

۱۰۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا ❶ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

۱۰۷...... حضرت عبد اللہ بن مطیع رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے گا۔

۱۰۸...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ ❷ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُطِيعًا ۔

۱۰۸...... اس مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ لیکن اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ قریش کے عاصی نام والوں میں سے کوئی بھی مسلمان نہ ہوا۔ سوائے مطیع کے اور اس کا نام بھی عاصی تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام مطیع رکھا۔

باب ۳۴ باب صلح الحديبية في الحديبية

صلح حدیبیہ

۱۰۹...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ

۱۰۹...... صحابی رسول حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے صلح حدیبیہ کے دن نبی کریم ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہونے والا معاہدۂ صلح لکھا تو اس میں یہ لکھا کہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے لکھا ہے تو مشرکین نے کہا: آپ رسول اللہ نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں

---

❶ فائدہ...... قوله بعد هذا اليوم الى يوم القيامة...... الخ ۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ تمام قریش آج مسلمان ہو گئے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی مرتد نہیں ہوگا، اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش آج کے بعد حالتِ کفر میں یا کفر کی وجہ سے قتل نہیں ہوں گے، البتہ اگر حد یا قصاص میں قتل ہوں تو وہ مراد نہیں ہے۔ (تکملہ)

❷ قوله من عصاة قريش...... الخ ۔ یہاں عصاۃ سے صفت مراد نہیں کہ عاصی لوگ بلکہ اس سے مراد اعلام یعنی اسماء ہیں کہ عاصی نام کے لوگ۔ (تکملہ)

رَسُولُ اللهِ فَقَالُوا لا تَكْتُبْ رَسُولُ اللهِ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ [1] مَا اَنَا بِالَّذِي اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا اَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا ثَلاثًا وَلا يَدْخُلُهَا بِسِلاحٍ اِلا جُلُبَّانَ السِّلاحِ قُلْتُ لِاَبِي اِسْحٰقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ -

تو آپ سے جنگ نہ کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے مٹا دو۔ انہوں نے عرض کیا: میں نہیں مٹا سکتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے خود اپنے ہاتھ مبارک سے مٹا دیا۔ اس معاہدہ کی شرائط میں ایک شرط یہ تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہوں تو صرف تین دن قیام کر سکیں گے اور مکہ میں اسلحہ کے بغیر آئیں گے۔ ہاں! اگر اسلحہ نیام میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (اسلحہ کی نمائش پر پابندی ہو گی)۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے ابو اسحٰق نے کہا جلبان السلاح سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: میان اور جو کچھ رسمیں ہو۔

۱۱۰ ـــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ -

۱۱۰ ـــــ صحابی رسول حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ والوں سے مصالحت کی تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے درمیان ہونے والے معاہدہ کو تحریر کیا اور محمد رسول اللہ لکھا۔ باقی حدیث مذکورہ بالا حدیث معاذ کی طرح ہے۔ لیکن اس روایت میں هذا ما کاتب علیه کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۱۱ ـــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا اُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ اَهْلُ مَكَّةَ عَلَى اَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلاثًا وَلا يَدْخُلَهَا اِلا بِجُلُبَّانِ السِّلاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلا يَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَعَهُ مِنْ اَهْلِهَا وَلا يَمْنَعَ اَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ [2] الرَّحِيمِ هٰذَا مَا

۱۱۱ ـــــ صحابی رسول حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بیت اللہ کے نزدیک گھیر لیا گیا تو اہل مکہ نے آپ ﷺ سے ان باتوں پر صلح کر لی کہ آپ ﷺ مکہ میں داخل ہو کر صرف تین دن قیام کریں گے اور مکہ میں تلواروں کے ساتھ داخل نہ ہوں گے سوائے اس کے کہ تلواریں نیاموں میں ہوں اور اہل مکہ میں سے کسی کو بھی آپ ﷺ لے کر نہ جائیں گے اور (مسلمانوں میں سے) جو مکہ میں ٹھہرنا چاہے اسے منع بھی نہ کریں گے جو آپ ﷺ کے ساتھ آئے ہوں۔
آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان شرائط کو ہمارے درمیان تحریر کر دو۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ شرائط ہیں جن کا فیصلہ محمد رسول اللہ نے کیا

---

[1] قوله ما انا بالذی امحاه ـــــ الخ: دراصل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاید یہ سمجھا کہ آپ کا یہ حکم ضروری کرنے کا نہیں ہے بلکہ آپ ان کے کہنے کی وجہ سے کہہ رہے ہیں، اور ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے کفار مکہ کے سفیر سہیل نے اس کو مٹانے کا حکم دیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو منع کر دیا پھر آپ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا تو دوبارہ انہوں نے انکار کی صورت میں جواب دیا۔ لیکن یہ جواب آپ علیہ السلام کے حکم کی تقصیر کے لئے نہیں تھا بلکہ آپ ﷺ کی محبت اور حقانیت کی شدت کی وجہ سے تھا۔ (تکملہ)

قَاضى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ تَابَعْنَاكَ وَلكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لا وَاللهِ لا اَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرِنِي مَكَانَهَا فَاَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ ❶ ابْنُ عَبْدِ اللهِ -

فَاَقَامَ بِهَا ثَلاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا اَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَاْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَاَخْبَرَهُ بِذلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ- و قَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِه مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ -

۱۱۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حَدَّثَنَا عَفَّانُ قال حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ اكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِاسْمِ اللهِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لاتَّبَعْنَاكَ وَلكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ ❷ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ

ہے۔ آپ سے مشرکین نے کہا: اگر ہم آپکو رسول اللہ جانتے ہوتے تو آپکی اتباع کر لیتے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسے مٹانے کا حکم دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم میں تو اسے نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (لفظ) کی جگہ مجھے دکھاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اس لفظ کی جگہ دکھائی تو آپ ﷺ نے خود اسے مٹادیا اور ابن عبد اللہ لکھ دیا گیا۔ (جب دوسرا سال آیا تو آپ ﷺ تشریف لائے) پھر تین دن تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا جب تیسرا دن ہوا تو مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ یہ تمہارے صاحب (نبی کریم ﷺ) کی شرط کا آخری دن ہے اب ان (نبی ﷺ) سے جانے کیلئے کہو پس اس کی ان کو خبر دی گئی تو انہوں نے کہا اچھا اور چلے گئے۔ ابن جناب نے اپنی روایت میں تابعناك کی جگہ بایعناك کہا ہے۔

۱۱۲...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن قریشیوں نے نبی کریم ﷺ سے صلح کی ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل نے کہا کہ بسم اللہ تو ہم نہیں جانتے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے۔ البتہ باسمك اللّٰھم لکھو جسے ہم جانتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو محمد رسول اللہ کی طرف سے انہوں (کفار) نے کہا: اگر ہم آپکو اللہ کا رسول جانتے تو آپ کی پیروی کرتے بلکہ آپ اپنا اور اپنے والد کا نام لکھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: محمد بن عبد اللہ کی طرف سے لکھو۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ شرط باندھی کہ تم میں سے جو ہمارے پاس آجائے گا ہم اسے واپس نہ کریں گے اور اگر تمہارے پاس ہم میں سے کوئی آئے گا تو تم اسے ہمارے پاس واپس کردو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ بھی لکھ دیں؟ آپ ﷺ نے

---

❶ فائدہ...... قوله وكتب ابن عبد الله ...... الخ- اس جملہ کا مطلب بعض حضرات نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے بطور معجزہ کے لکھ لیا تھا ورنہ آپ امی ہونے کی وجہ سے کتابت نہیں جانتے تھے۔ (تکملہ)

❷ فائدہ...... قوله من جاء كم منا رد دتموه علينا...... الخ- علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس معاہدہ میں کئی جگہ کفار کی بات کو تسلیم کیا اور اصل حقیقت کو چھوڑ دیا تو پتہ چلا کہ جہاں مصلحت دین کی ہو اور کوئی دینی مفسدہ بھی نہ ہو تو اس طرح کرنے کی گنجائش ہے۔ (تکملہ)

اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا۔

فرمایا: ہاں! لیکن ہم میں سے جو ان کی طرف جائے گا اللہ اسے (اسلام سے) دور کردے گا اور جو ان میں سے ہمارے پاس آئے گا اللہ عنقریب اس کیلئے کوئی راستہ اور کشائش پیدا فرمادیں گے۔

۱۱۳ ...... حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ ❶ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَاَتَى اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَـــنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْفَتْحِ

۱۱۳ ...... صحابی رسول حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صفین کے دن حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! اپنے آپ کو غلط تصور کرو۔ تحقیق! ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو ضرور کرتے اور یہ اس صلح کا واقعہ ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا ہمارے شہداء جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر ہم اپنے دین میں جھکاؤ اور ذلت کیوں قبول کریں اور حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان ابھی تک کوئی فیصلہ کا حکم نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ مجھے کبھی بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صبر نہ ہو سکا اور غصہ ہی کی حالت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابو بکر! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! کہنے لگے: کیا ہمارے شہداء جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر ہم کس وجہ سے اپنے دین میں کمزوری قبول کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کا حکم نہیں دیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن خطاب! آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ انہیں کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ پر سورۃ فتح کی آیات نازل ہوئیں تو

❶ قوله قام سهل بن حنيف يوم صفين ...... الخ- اس دن انہوں نے چاہا کہ مسلمان آپس میں صلح کرلیں کہ صلح اگرچہ ظاہراً ناپسندیدہ ہوتی ہے لیکن انجام کار کے اعتبار سے بے حد مفید ہوتی ہے لہٰذا انہوں نے کہا کہ تم لوگ بلاوجہ قتال کے باقی رہنے پر اصرار کررہے ہو صلح کرلو اس میں تمہارے دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے۔ (تکملہ)

فَارْسَلَ اِلٰی عُمَرَ فَاَقْرَاهُ اِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوْ فَتْحٌ هُوَ ❶ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُه وَرَجَعَ -

آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں سے وہ آیات پڑھوائیں تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ دلی طور پر خوش ہو کر لوٹ گئے۔

۱۱۴۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَاْيَكُمْ وَاللهِ ❷ لَقَدْ رَاَيْتُنِي يَوْمَ اَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّي اَسْتَطِيعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ وَاللهِ ❸ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا اِلَى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلَى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلَى اَمْرٍ قَطُّ -

۱۱۴۔۔۔۔ حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین میں سنا، انہوں نے کہا: اے لوگو! اپنی رائے کو غلط سمجھو۔ اللہ کی قسم! ابو جندل کے دن (صلح حدیبیہ) کا واقعہ میرے سامنے ہے اگر مجھ میں رسول اللہ ﷺ کے اس امر (صلح) سے لوٹا دینے کی طاقت ہوتی تو میں اسے لوٹا دیتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اپنی تلواریں کسی کام کیلئے اپنے کندھوں پر کبھی نہیں رکھیں مگر یہ کہ ان تلواروں نے ہمارے کام کو ہمارے لئے آسان بنادیا۔ البتہ تمہارا یہ معاملہ (آسان) نہیں ہوتا۔ اور ابن نمیر نے الی امر قط کے الفاظ ذکر نہیں فرمائے۔

۱۱۵۔۔۔۔ وحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح قال و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ قال حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا اِلَى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا -

۱۱۵۔۔۔۔ جریر اور وکیع اعمش سے اس اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں اور ان دونوں کی حدیث میں "الی امر یفظعنا" کے الفاظ ہیں

۱۱۶۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قال حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِي حَصِينٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

۱۱۶۔۔۔۔ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ میں سنا اپنی رائے کو اپنے دین کے معاملہ میں غلط تسلیم کرو۔ تحقیق! میں نے ابو جندل کے دن

---

❶ فائدہ۔۔۔۔ قوله او فتح هو!۔ دراصل اس میں ظاہراً مسلمانوں کو بغیر فتح کے کفار کی شرائط مان کر واپس لوٹنا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی زبردست دھچکا لگا کہ اس قدر سختی کے بعد واپسی کو فتح سے تعبیر کیا جاتا ہے تو پوچھ بیٹھے کہ کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں! آپ علیہ السلام کا یہ جواب اس وجہ سے تھا کہ چونکہ اس صلح کی وجہ سے بہت سے فوائد مسلمانوں کو حاصل ہوئے تھے جو کہ آگے چل کر فتح مکہ کا ذریعہ بنے لہٰذا اسی کو فتح سے تعبیر کیا ہے۔ (تکملہ)

❷ قوله لقد رأيتنى يوم ابى جندل۔۔۔۔ الخ۔ اس سے حضرت ابو جندل کے واقعہ کی طرف اشارہ کرنا مقصد ہے کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اور کفار نے ان پر بہت ظلم ڈھائے تھے یہ کسی طرح ان سے نکل کر مدینہ اس وقت پہنچے جب صلح حدیبیہ ہو رہی تھی آپ ﷺ سے کفار نے حضرت ابو جندل کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے معاہدہ کی وجہ سے ان کو واپس کر دیا وہ صرف حضور ﷺ کے حکم کی وجہ سے واپس ہو گئے اور پھر راستہ میں لے جانے والوں سے لڑائی کر کے بھاگ گئے قصہ مشہور ہے۔

❸ قوله ما وضعنا سيوفنا على عواتقنا۔۔۔۔ الخ۔ اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ حضور ﷺ کا ہر حکم ماننا ہمارے لئے آسان ہے مگر یہ حکم بہت مشکل تھا جبکہ ہم لڑنے کے لئے بالکل تیار تھے اس وقت ہمیں تلواریں واپس نیام میں رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ (تکملہ)

حُنَيْفٍ بِصِفِّينَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلٰى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا سَدَدْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ۔

دیکھا اگر میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو رد کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور رد کر دیتا۔ (لیکن تمہارا معاملہ ایسا ہو گیا ہے) ہم اس کی ایک گرہ کھول نہیں پاتے کہ دوسری گرہ ہم پر خود بخود کھل جاتی ہے۔

۱۱۷...... وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ) إِلَى قَوْلِهِ (فَوْزًا عَظِيمًا) مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا۔

۱۱۷...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفرلك الله سے فوزا عظيما تک نازل ہوئی تو آپ ﷺ حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے اور صحابہ (رضی اللہ عنہم) غم اور دکھ سے پریشان ہو رہے تھے اور تحقیق آپ ﷺ نے حدیبیہ میں ایک اونٹ ذبح کیا۔ پھر ارشاد فرمایا:
مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۱۸...... وحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ۔

۱۱۸...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی مذکورہ بالا روایت ابن ابی عروبہ کی طرح مروی ہے۔

باب-۳۵ باب الوفاء بالعهد
وعدوں کو پورا کرنے کے بیان میں

۱۱۹...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا[1] نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ

۱۱۹...... صحابی رسول حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جنگ بدر میں حاضر ہونے سے کسی بات نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ میں اور میرا والد حسیل باہر نکلے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں ہم کو کفار قریش نے گرفتار کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم آپ ﷺ کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ ہم تو مدینہ جانا چاہتے تھے۔ تو انہوں نے ہم سے اللہ کا یہ وعدہ اور میثاق لیا کہ ہم مدینہ

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

فَاَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِينَةِ وَلا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَفَقَالَ انْصَرِفَا ❶ نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللهَ عَلَيْهِمْ ـ

واپس چلے جائیں گے اور آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ نہ کریں۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس واقعہ اور وعدہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں واپس چلے جاؤ۔ ہم ان کے معاہدہ کو پورا کریں گے اور اللہ سے ان کے خلاف مدد مانگیں گے۔

باب-۳۶

باب غزوة الاحزاب
غزوۂ خندق

۱۲۰......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاتَلْتُ مَعَهُ ❷ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلا رَجُلٌ يَاْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلا رَجُلٌ يَاْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا ❸ فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلا رَجُلٌ يَاْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللهُ

۱۲۰......حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک آدمی نے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ (کا زمانہ) پالیتا تو میں آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتا اور بہت کوشش کرتا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایسا کرتے۔ تحقیق! ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ غزوۂ احزاب کی رات سخت ہوا اور سردی دیکھ چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس قوم (کافروں) کی خبر میرے پاس لائے، اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ ﷺ کو جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں جو قوم (کافروں) کی ہمارے پاس خبر لائے، اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ ﷺ کو جواب نہ دیا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ......قوله ما نريد الا المدينه...... الخ- دراصل اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ہم نے تعریضاً اور ان سے ڈرتے ہوئے مدینہ کا ذکر کردیا ورنہ درحقیقت ہمارا ارادہ مدینہ کے بجائے بدر کا تھا اور ہم کنایۃً مدینہ کہا تھا۔ چنانچہ اس بات کی وجہ سے قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ ضرورت کی وجہ سے یا خوف کی وجہ سے کنایہ استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔ (تکملہ)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ قوله نفی لهم بعهدهم...... الخ- علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ "آپ علیہ السلام نے جوان کو واپس کیا یہ واجب نہیں تھا صرف مسلمانوں کو تعلیم دینے کے لئے کیا تھا کہ ایفاءِ عہد بہت اہم چیز ہے"۔

❷ قوله ابليت...... الخ- یعنی خوب جدوجہد کرتا اور آپ کی مدد کرتا...... الخ۔ (تکملہ)

❸ فائدہ......قوله فلم يجبه منا احد...... الخ- اس سے ہرگز یہ نہ سمجھا جائے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور ﷺ کے حکم سے منہ موڑا یا جواب نہیں دیا بلکہ حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک ادنیٰ سے اشارہ پر جان قربان کردینے والے تھے تو ان کا جواب نہ دینا دراصل اس وجہ سے تھا کہ شدید تھکن اور کمزوری تھی جس کی وجہ سے ہمت ان میں نہ تھی۔ (تکملہ)

مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِي بِاسْمِي اَنْ اَقُومَ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُ اَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَاَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَاَنَا اَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا اَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَاَلْبَسَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ اَزَلْ نَائِمًا حَتَّى اَصْبَحْتُ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ ۔

تم میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو ان (کافروں) کی ہمارے پاس خبر لائے۔ اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ ﷺ کو جواب نہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! کھڑے ہو جاؤ اور ہمارے پاس قوم کی خبر لے آؤ۔ جب آپ ﷺ نے مجھے میرا نام لے کر پکارا تو میرے لئے سوائے اٹھنے کے کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور قوم کی میرے پاس خبر لے کر آؤ، مگر انہیں میرے خلاف بھڑکانا نہیں۔ جب میں آپ ﷺ سے پشت پھیر کر چلنے لگا تو مجھے یوں محسوس ہونے لگا گویا کہ میں حمام میں چل رہا ہوں یہاں تک کہ میں ان (کافروں) کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے ابو سفیان کو اپنی پیٹھ آگ سے سینکتے دیکھا۔ پس میں نے فوراً کمان کے درمیان میں تیر رکھا اور اسے مارنے کا ارادہ کیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کا قول یاد آ گیا کہ انہیں میرے خلاف بھڑکانا نہیں۔ اگر میں اسے تیر مار دیتا تو صحیح نشانہ پر ہی لگتا۔ میں واپس لوٹا اور میں حمام ہی کی طرح میں چل رہا تھا۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا۔ آپ ﷺ کو قوم کی خبر دے کر فارغ ہوا تو مجھے سردی محسوس ہونے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی بقیہ چادر اوڑھادی جسے آپ ﷺ اوڑھ کر نماز ادا کر رہے تھے اور میں صبح تک نیند کرتا رہا۔ پس جب صبح ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بہت سونے والے اٹھ جا۔

باب ٣٧

باب غزوة احد

غزوۂ احد کے بیان میں

١٢١ ...... وحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اُفْرِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ ❶ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ

١٢١ ...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ سات انصاریوں اور قریش کے دو آدمیوں کے ہمراہ اکیلے رہ گئے۔ جب آپ ﷺ کو (کفار نے) گھیر لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو انہیں ہم سے ہٹائے گا اس کیلئے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ تو انصار میں سے ایک آدمی آگے بڑھا اور جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ پھر بھی کافروں نے آپ ﷺ کو گھیرے رکھا

❶ قوله فلما رهقوه ...... الخ- کہ وہ کفار حضور علیہ السلام کے قریب آگئے، رهق رهقاً باب سمع سے ہے اس کے معنی ہیں قریب آنا۔

الاَنْصار فَقاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ اَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ [1] مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو انہیں ہم سے دور کرے گا اس کیلئے جنت ہوگی یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ پس انصار میں سے ایک (دوسرا) آدمی آگے بڑھ کر لڑا یہاں تک کہ وہ (بھی) شہید ہوگیا۔ یہ سلسلہ برابر اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ ساتوں انصاری شہید ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے (قریشی) ساتھیوں سے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔

۱۲۲۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُسْاَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

۱۲۲۔۔۔۔عبد العزیز بن ابی حازمؒ کی اپنے والد سے روایت ہے کہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے غزوۂ احد کے دن زخمی ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ اقدس زخمی کیا گیا اور آگے سے ایک دانت ٹوٹ گیا اور خود آپ ﷺ کے سر مبارک میں ٹوٹ گئی تھی۔ فاطمہ بنت رسول ﷺ خون کو دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب ڈھال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون میں کمی نہیں بلکہ زیادتی ہی ہو رہی ہے انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا یہاں تک کہ راکھ بن گئی پھر اسے زخم پر لگادیا جس سے خون (بہنا) رک گیا۔

۱۲۳۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْاَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَمَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُووِيَ جُرْحُهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ

۱۲۳۔۔۔۔حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے زخم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: سنو! اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کو کس نے دھویا اور کس نے پانی ڈالا اور کس چیز سے آپ ﷺ کے زخم کا علاج کیا گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ذکر کی۔ اس میں اضافہ ہے کہ آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس زخمی کیا گیا اور هُشِمَتْ کی جگہ كُسِرَتْ بیان کیا ہے۔

---

[1] فائدہ۔۔۔۔قولہ ما انصفنا اصحابنا۔۔۔۔ الخ۔ اس جملہ کے شراح حدیث نے دو مطلب بیان کئے ہیں، ایک مطلب تو یہ ہے کہ چونکہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی وجہ سے ہر مرتبہ انصاری صحابی نکل کر حملہ کرتے اور شہید ہوتے رہے جبکہ قریشی حضرات آپ ﷺ کے قریب رہے تو ان کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ تم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا تمہیں بھی بتا کر لڑنا چاہئے تھا، اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے وہ ساتھی جو ہم سے علیحدہ ہوگئے لڑائی کے دوران اور ہم سے چلے گئے انہوں نے میدانِ جہاد سے جا کر ہمارے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ (تکملہ)

مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتْ -

١٢٤ ..... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح قال و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ ح قال و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُطَرِّفٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي هِلَالٍ اُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُهُ -

۱۲۴ ..... ان اسناد سے یہ حدیث بھی مذکورہ بالا روایت ابن بلال کی مثل اُسی روایت کی گئی ہے۔ ابن ابی ہلال کی روایت میں اُصِيبَ وَجْهُهُ کے الفاظ ہیں اور ابن مطرفؒ کی حدیث میں جُرِحَ وَجْهُهُ کے الفاظ ہیں۔

١٢٥ ..... حَدَّثَنَا عبد الله بن مسلمة ابن قعنب قال حدثنا حماد بن مسلمة عن ثابت اَنَّ رسول الله صلى الله عليه و سلم كسرت رباعيته يوم احد و شج فى راسه فجعل يسلت الدم عنه و يقول كيف يفلح قوم شجّوا نبيّهم صلى الله عليه و سلم و كسروا رَبَاعيته وهو يدعوهم الى الله فانزل الله تعالى ليس لك من الامر شيءٌ -

۱۲۵ ..... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے کا دانت ٹوٹ گیا اور سر مبارک میں زخم ہو گیا اور آپ ﷺ اس زخم سے خون پونچھتے ہوئے فرمارہے تھے وہ قوم کیسے کامیابی حاصل کر سکتی ہے جو اپنے نبی کو زخمی کرتی ہے اور انہوں نے اس کے سامنے کے دانت کو توڑا ہے اور وہ (نبی) انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے تو اللہ رب العزت نے یہ آیت ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ نازل فرمائی۔

١٢٦ ..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قال حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ [1] يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ -

۱۲۶ ..... صحابی رسول حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ انبیاءؑ میں سے کسی نبی کا قصہ بیان فرمارہے تھے کہ انہیں ان کی قوم نے مارا اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جارہے تھے اور فرمارہے تھے: اے میرے پروردگار! میری قوم کی بخشش فرمانا وہ جانتے نہیں۔

١٢٧ ..... حَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

۱۲۷ ..... اس سند سے بھی مذکوہ بالا روایت کی طرح یہ حدیث مروی

[1] فائدہ ..... قوله يحكى نبيا من الانبياء ..... الخ- بعض شراح حدیث نے اس سے مراد حضرت نوح علیہ السلام لئے ہیں کہ آپ علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان فرمارہے ہیں، اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ حضور اکرم ﷺ خود اپنا واقعہ جو کہ احد میں پیش آیا تھا بیان فرمارہے ہیں لیکن صیغہ غائب کا استعمال کیا ہے، ہو سکتا ہے کہ دونوں ہی باتیں درست ہوں واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملہ)

وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ۔

ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی پیشانی مبارک سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

باب۔۳۸ باب اشتداد غضب الله على من قتله رسول الله ﷺ

جس کو رسول اللہ ﷺ نے قتل کیا اس پر اللہ کے غصہ کی سختی کے بیان میں

۱۲۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوا هٰذَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللّٰهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۲۸۔۔۔۔۔صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی ناراضگی اس قوم پر زیادہ ہوگی جس نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ یہ معاملہ کیا اور آپ ﷺ اس وقت اپنے دانت کی طرف اشارہ فرمارہے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی پر بھی اللہ کا غصہ زیادہ ہوگا جسے اللہ کا رسول رب العزت کے راستہ میں قتل کرے۔

باب۔۳۹ باب ما لقي النبي ﷺ من اذى المشركين والمنافقين

نبی کریم ﷺ کی ان تکالیف کے بیان میں جو آپ ﷺ کو مشرکین اور منافقین کی طرف سے دی گئیں

۱۲۹۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَاَبُو جَهْلٍ وَاَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْاَمْسِ فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ اَيُّكُمْ يَقُومُ اِلٰى (1) سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَاْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ (2) فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَاَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ (3) وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا وَجَعَلَ

۱۲۹۔۔۔۔۔قاری القرآن حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے۔ ابو جہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اور گزشتہ کل ایک اونٹنی کو ذبح کیا گیا تھا۔ ابو جہل نے کہا: تم میں سے کون ہے جو بنی فلاں کی اونٹنی کی اوجھ کو اٹھا لائے اور اسے محمد (ﷺ) کے دونوں کندھوں پر رکھ دے جب وہ سجدہ کریں۔ پس قوم میں سب سے بدبخت اٹھا اور اوجھ کو اٹھا لایا اور جب نبی کریم ﷺ نے سجدہ فرمایا تو اس نے (وہ اوجھ) آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ پھر انہوں نے ہنسنا شروع کر دیا اور اتنا ہنسے کہ ایک دوسرے پر گرنے لگے اور میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ کاش میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک

---

(1) قوله سلاجزور۔۔۔۔۔ الخ۔ مراد اونٹ کی اوجڑی ہے کہ کفار نے حضور ﷺ کی پشت مبارک پر وہ رکھ دی۔

(2) قوله فانبعث اشقى القوم۔۔۔۔ الخ۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بدبخت شخص "عقبہ بن ابی معیط" تھا۔

(3) قوله وضعه بين كتفيه۔۔۔۔۔ الخ۔ بعض حضرات نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ جب حضور ﷺ پر وہ نجاست اور گندگی ڈالی گئی تو آپ علیہ السلام نے اس گندگی کے ساتھ نماز کیسے پڑھ لی؟ بعض حضرات نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ نماز کے دوران نجاست کا۔۔۔۔۔ (جاری ہے)

بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلٰى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتّٰى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ ❶ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ -

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ -

سے دور کر دیتا اور نبی کریم ﷺ سجدہ میں تھے کہ اپنے سر مبارک کو اٹھا نہ سکتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے جاکر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اطلاع دی۔ پس وہ آئیں اور کم سن تھیں۔ انہوں نے (اوجھ کو) آپ ﷺ سے دور کیا پھر کافروں کی طرف متوجہ ہو کر انہیں برا بھلا کہا۔ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز کو پورا کر لیا تو آپ ﷺ نے باواز بلند ان کے لئے بد دعا کی اور آپ ﷺ کی عادتِ شریفہ تھی کہ جب آپ ﷺ دعا فرماتے تو تین مرتبہ فرماتے اور جب (اللہ سے) سوال کرتے تو بھی تین ہی مرتبہ کرتے پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی ختم ہو گئی اور آپ ﷺ کی دعا سے ڈرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط پر گرفت فرما اور ساتویں آدمی کا بھی ذکر کیا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ تحقیق! میں نے ان لوگوں کو جن کا آپ ﷺ نے نام لیا تھا، بدر کے دن مردہ دیکھا پھر انہیں کنویں میں ڈال دیا گیا۔

ابو اسحٰق نے کہا: اس حدیث میں ولید بن عقبہ غلط ہے (صحیح ولید بن عتبہ ہے)۔

۱۳۰ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ

۱۳۰ ...... صحابی رسول حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرنے والے تھے اور قریش آپ ﷺ کے ارد گرد (جمع) تھے کہ عقبہ بن ابی معیط اونٹنی کی اوجھ لے کر آیا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر پھینک دیا۔ جس سے آپ ﷺ سر مبارک نہ اٹھا سکتے تھے۔ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور اسے آپ ﷺ کی پشت مبارک سے اٹھایا اور ایسی بیہودہ حرکت کرنے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اٹھانا اس وقت مفسد صلوٰۃ ہے جبکہ وہ خود اٹھائی ہو، لیکن اگر کسی اور نے رکھ دی ہو یا ڈال دی ہو تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (تکملہ)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ...... قولہ خافوا دعوتہ...... الخ- اس سے اشارہ اسی بات کی طرف ہے کہ کفار مکہ بھی آپ ﷺ کی دعا سے ڈرتے تھے ان کو معلوم تھا کہ ان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ (تکملہ)

فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ ابْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ [1] شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ -

والوں کیلئے بد دعا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! قریش کے سردار ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف پر گرفت فرما۔ شعبہ کو شک ہے (کہ ابی بن خلف کہا یا امیہ بن خلف کہا)

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، تحقیق! میں نے انہیں دیکھا کہ بدر کے دن قتل کئے گئے اور سوائے امیہ یا ابی کے سب کو کنوئیں میں ڈال دیا گیا (اور اسے اسلئے نہ ڈالا گیا) کہ اس کا جوڑ جوڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔

۱۳۱ ...... وحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَال اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَذَكَرَ فِيْهِمُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَنَسِيْتُ السَّابِعَ -

۱۳۱ ...... اس مذکورہ سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کے مثل یہ حدیث مروی ہے۔ لیکن اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ آپ ﷺ تین مرتبہ (دعا فرمانے) کو پسند فرماتے تھے۔ فرمایا: اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش پر گرفت فرما اور اس میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کا بھی فرمایا اور شک مذکور نہیں۔ ابو اسحٰق نے کہا: ساتواں (آدمی کا نام) میں بھول گیا ہوں۔

۱۳۲ ...... وحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَال حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَال حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى عَلٰى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا -

۱۳۲ ...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف رخ فرما کر قریش کے چھ آدمیوں کیلئے بد دعا کی جن میں ابو جہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط تھے۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں مقام بدر پر مرے ہوئے دیکھا اور سورج نے ان کا حلیہ بدل دیا تھا اور یہ دن سخت گرمی کا دن تھا۔

۱۳۳ ...... وحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۳۳ ...... ام المؤمنین زوجہ نبی ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ (ﷺ) پر کوئی دن احد کے دن سے بھی سخت آیا

---

[1] قوله شعبة الشاك ...... الخ - دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں صحیح امیہ بن خلف ہے۔ (تکملہ)

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ اَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي اِلَى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِي فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِي بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ [1] اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَلْ اَرْجُو اَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیری قوم سے عقبہ کے دن کی سختی سے بھی زیادہ تکلیف اٹھا چکا ہوں۔ جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا تو اس نے میری مرضی کے مطابق میری بات کا جواب نہ دیا۔ میں اپنے رخ پر غمزدہ ہو کر چلا اور قرن الثعالب پہنچ کر کچھ افاقہ ہوا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے ایک بادل دیکھا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ پس اس میں سے جبرائیلؑ نے مجھے آواز دی اس نے کہا: اللہ رب العزت نے آپ (ﷺ) کی قوم کی بات اور ان کا آپ ﷺ کو جواب دینا سن لیا اور آپ کے پاس پہاڑوں پر مامور فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپ اسے ان کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔ پس مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور مجھے سلام کہا پھر کہا: اے محمد! تحقیق اللہ نے آپ کی قوم کی گفتگو سنی اور میں پہاڑوں پر مامور فرشتہ ہوں اور مجھے آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ اپنے معاملہ میں جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان دو پہاڑوں کو ان پر بچھا دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا:

نہیں! بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ایسی قوم کو پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

۱۳۴۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ اِصْبَعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا [2] اِصْبَعٌ دَمِيتِ

۱۳۴۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان جنگوں میں سے کسی جنگ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلی مبارک خون آلود ہو گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تو تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے اور تو نے جو شدت اٹھائی ہے، وہ اللہ کی راہ میں اٹھائی ہے۔

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔قوله ان اطبق عليهم الأخشبين۔۔۔۔۔ الخ۔ "اخشبین" سے مراد دو پہاڑ ہیں، کون سے پہاڑ اس سے مراد ہیں اس کے بارے میں شراح لکھتے ہیں کہ ایک تو جبل ابو قبیس ہے اور دوسرا جو اس کے بالمقابل ہے غالباً اس کا نام "قعیقعان" ہے۔ (تکملہ)

[2] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ -

۱۳۵......وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهُ -

۱۳۵......اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لشکر میں تھے اور آپ ﷺ کی انگلی مبارک زخمی ہوگئی تھی۔

۱۳۶......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ جُنْدُبًا يَقُولُ اَبْطَاَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) -

۱۳۶...... صحابی رسول حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جبرائیلؑ کو (وحی لانے میں) تاخیر ہوگئی (کچھ عرصہ کیلئے وحی منقطع ہوگئی) تو مشرکین نے کہا: محمد کو چھوڑ دیا گیا تو اللہ رب العزت یہ آیات نازل فرمائیں۔

ترجمہ:-"چاشت کے وقت کی قسم اور رات کے وقت کی قسم جب وہ پھیل جائے۔ آپ کو آپ کے پروردگار نے نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا ہے"۔

۱۳۷......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ ❶ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) -

۱۳۷...... صحابی رسول حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوگئے اور دو یا تین راتیں اٹھ نہ سکے۔ ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: اے محمد! میں امید کرتی ہیں کہ آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اسے دو یا تین راتوں سے آپ کے پاس نہیں دیکھا تو اللہ رب العزت نے یہ آیات نازل فرمائیں:

ترجمہ:-"چاشت کے وقت کی قسم اور رات کی جب وہ چھا جائے۔ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ ناراض ہوا"۔

۱۳۸......وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ

۱۳۸......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❷ قولہ هل انت الا اصبع دميت...... الخ- بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ حضور ﷺ کا کلام نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ نے کسی اور کا کلام پڑھا تھا کیونکہ آپ ﷺ امی تھے تو آپ ﷺ کو شعر کیسے آگئے، اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ حضور ﷺ ہی کا کلام ہے مگر آپ ﷺ امی تھے اور اس طرح کا موزونی کلام آپ ﷺ سے صادر ہونا معجزہ کے طور پر ہے ورنہ آپ ﷺ شاعر نہ تھے۔ (تکملہ)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ قولہ فجاء ته امرأة...... الخ- اس سے مراد ابولہب کی بیوی ام جمیل بنت حرب ہے اور دراصل آپ علیہ السلام بیماری کی وجہ سے یا وحی کے رک جانے کی وجہ سے پریشان تھے اس پر یہ عورت آئی تھی۔

بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا۔

طرح روایت کی گئی ہے۔

باب-۴۰ باب فی دعاء النبیﷺ الی اللہ وصبرہ علی اذی المنافقین

نبیﷺ کا دعوت (اسلام) دینا اور اس پر منافقوں کی ایذاء رسانیوں پر صبر کرنا

۱۳۹۔۔۔۔حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ اِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَهُ اُسَامَةَ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَاكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا ❶ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَيُّهَا الْمَرْءُ ❷ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ

۱۳۹۔۔۔۔کمسن اور لاڈلے صحابی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ (ایک دن) گدھے پر سوار ہوئے۔ جس پر پالان تھا اور آپﷺ کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی اور آپ نے اپنے پیچھے اسامہ کو سوار کر لیا اور آپ بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے جا رہے تھے اور یہ واقعہ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہاں تک کہ ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جہاں مسلمان، مشرکین، بت پرست اور یہود وغیرہ اکٹھے بیٹھے تھے۔ ان میں عبد اللہ بن ابی اور عبد اللہ بن رواحہ بھی بیٹھے تھے۔ جب مجلس پر جانور کے پاؤں کا غبار چھا گیا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا پھر کہا: ہم پر غبار نہ ڈالو۔ پس نبی کریمﷺ نے ان کو سلام کیا پھر ٹھہر گئے اور (سواری سے) اتر کر انہیں اللہ کی طرف دعوت دی اور ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی تو عبد اللہ بن ابی نے کہا: اے آدمی! اس (کلام) سے بہتر کوئی کلام نہیں اگر جو کچھ تم کہہ رہے ہو سچ ہو تو بھی ہم کو ہماری مجلس میں تکلیف نہ دو اور اپنی سواری کی طرف لوٹ جاؤ اور ہم میں سے جو تیرے پاس آئے اسے یہ قصہ سنانا۔ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپﷺ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں۔ ہمیں یہ بات پسند ہے۔ پھر مسلمان، مشرکین اور

---

❶ فائدہ۔۔۔۔ قولہ فسلم علیهم النبی الخ- اس سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں کے ساتھ کفار بھی کسی مجلس میں موجود ہوں تو مسلمانوں کو سلام کرنے کی نیت سے سلام کرنا جائز ہے۔

❷ قولہ لا أحسن من هذا الخ- اس جملہ سے عبد اللہ بن ابی نے خوبصورت انداز سے آپ علیہ السلام کی بات کو رد کر دیا ہے، اور بعض شارحین نے فرمایا ہے کہ یہاں "لا أحسن" ہے کہ بجائے "لأحسن" کے بجائے بہتر یہ ہے کہ آپﷺ ہمیں دعوت نہ دیں اور (گھر میں بیٹھیں)۔ (تکملہ)

جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰى مَا قَالَ ❶ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاصْفَحْ فَوَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ ❷ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ۔

یہود ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہوگئے مگر نبی ﷺ نے ان کا جوش ٹھنڈا کر دیا۔ پھر اپنی سواری پر سوار ہوگئے۔ یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو فرمایا: اے سعد! کیا تم نے ابو حباب (یہ ان کی کنیت تھی) عبد اللہ بن ابی کی بات سنی ہے؟ اس نے اس اس طرح کہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسے معاف فرما دیں اور درگزر فرمائیں۔ اللہ کی قسم! اللہ نے جو کچھ آپ کو عطا فرمایا وہ عطا فرما ہی دیا ہے۔ اس آبادی والوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ وہ اس کو تاج پہنائیں اور بادشاہت کی پگڑی اس کے سر پر باندھیں لیکن اللہ نے ان کے فیصلہ کو حق عطا کرنے کے ساتھ رد کر دیا تو (ابو حباب) حسد میں مبتلا ہو گیا۔ پس اس نے اس وجہ سے یہ معاملہ کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے معاف فرما دیا۔

١٤٠۔۔۔۔حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ۔

۱۴۰۔۔۔۔حضرت ابن شہابؒ سے ان سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث منقول ہے اور اس روایت میں یہ زائد ہے کہ ابھی تک حضرت عبد اللہ اسلام نہیں لائے تھے۔

١٤١۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِنْ

۱۴۱۔۔۔۔صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کاش! آپ ﷺ عبد اللہ بن ابی کے پاس دعوت اسلام کیلئے تشریف لے جائیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف گدھے پر سوار ہو کر چلے اور مسلمان بھی (ساتھ) چلے اور یہ شور والی زمین تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا: مجھ سے دور رہو۔ اللہ کی قسم! تمہارے گدھے کی بدبو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ پس عبد اللہ کی قوم میں ایک آدمی غصہ میں

---

❶ قولہ ابو حباب۔۔۔۔ الخ- یہ کنیت ہے عبد اللہ ابن ابی کی اور اہل عرب کے ہاں کسی شخص کا احترام اور اکرام اس طرح ہوتا تھا کہ اس کا نام اس کی کنیت سے ذکر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا، اور اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ داعیٔ حق کو چاہئے کہ اپنے مخالفین کے بارے میں کوئی ایسی بات نہ کہے جو بری ہو چاہے مخالف اس کے بارے میں کچھ کہتا رہے۔ (تکملہ)

❷ فائدہ۔۔۔۔ قولہ اھل ھذہ البحیرۃ۔۔۔۔ الخ- اس سے مراد بعض نے مدینہ منورہ لیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بحرۃ مدینہ منورہ کا نام ہے۔

قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ قَالَ ❶ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ ﴿ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ﴾ ۔

آ گیا۔ پھر دونوں طرف کے ساتھیوں کو غصہ آ گیا اور انہوں نے چھڑیوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنا شروع کر دیا۔ راوی کہتا ہے ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ "اور اگر مؤمنین کی دو جماعتیں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کرا دو۔"

باب-۴۱ باب قتل ابي جهلٍ

ابو جہل کے قتل کے بیان میں

۱۴۲......حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَكَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي ۔

۱۴۲...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے کون ہے جو ابو جہل کو ختم کر کے دکھائے؟ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے تو انہوں نے عفراء کے بیٹوں کو دیکھا کہ انہوں نے ابو جہل کو مار دیا ہے اور وہ ٹھنڈا ہونے والا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر فرمایا: کیا تو ابو جہل ہے؟ اس نے کہا: کیا تم نے اتنے بڑے کسی اور آدمی کو بھی قتل کیا ہے؟ یا اس نے کہا اس کی قوم نے قتل کیا ہے؟ ابو مجلز کہتے ہیں کہ ابو جہل کہنے لگا: کاش کہ مجھے کسان کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

۱۴۳......حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَ قَوْلِ أَبِي مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمٰعِيلُ ۔

۱۴۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون جانتا ہے کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ آگے حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

---

❶ قوله فبلغنا انها نزلت فيهم...... الخ۔ بعض حضرات نے اشکال یہ کیا ہے کہ یہاں تو دو مؤمنین کی جماعتیں نہیں تھیں بلکہ ایک جماعت مؤمنین کی تھی پھر یہ آیت اس موقع پر کیسے نازل ہوگئی؟ بعض شراح نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہاں تغلیباً دونوں جماعتوں کو مؤمنین کہا ورنہ مراد ایک جماعت ہے۔ (تکملہ)

باب ۴۲ باب قتل كعب بن الاشرف طاغوت اليهود

سرکش یہودی کعب بن اشرف کے قتل کے بیان میں

١٤٤...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَإِنَّه قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ ❶ قَالَ نَعَمْ ❷ قَالَ ائْذَنْ لِي فَلاَقُلْ قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ اَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَاَيْضًا وَاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ اَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ اَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي اَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ يَعْنِي السِّلاَحَ قَالَ فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ اَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَاَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ إِنِّي لَاَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهُ

۱۴۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: آپ مجھے اجازت دیں کہ میں (مصلحت کیلئے) جو کہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ لے۔ وہ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا اور اپنے اور حضور ﷺ کے درمیان ایک فرضی معاملہ بیان کیا اور کہا یہ آدمی ہم سے صدقہ وصول کرتا ہے اور ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ جب کعب نے سنا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! ابھی اور لوگ بھی اس سے تنگ ہوں گے۔ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اب تو ہم ان کی اتباع کر چکے ہیں اور ہم اسے اس کے معاملہ کا انجام دیکھے بغیر چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ مزید کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ تو مجھے کچھ دے دے۔ کعب نے کہا: تم میرے پاس رہن کیا چیز رکھو گے؟ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جو تم چاہو گے۔ کعب نے کہا: تم اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ دو۔ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تو تو عرب کا خوبصورت آدمی ہے، کیا ہم تیرے پاس اپنی عورتیں رہن رکھیں۔ کعب نے کہا: اچھا تم اپنی اولاد گروی رکھ دو۔ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہمارے بیٹوں کو گالی دی جائے گی تو کہا جائے گا وہ دو وسق کھجور کے بدلے گروی رکھا گیا ہے البتہ ہم اسلحہ تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا: ٹھیک

❶ فائدہ...... قوله قال نعم...... الخ- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کعب بن اشرف سے تو معاہدہ ہوا تھا اور اس کو اس کو قتل کرنا صحیح نہیں تھا پھر کیسے اس کو قتل کرنے کا آپ علیہ السلام نے حکم دیا؟ شراح حدیث نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ دراصل معاہدہ سے اس وقت تک ذمہ باقی رہتا ہے جب تک وہ کفار اور حربی دشمنوں کی مدد نہ کرے، اگر وہ ان کی مدد کرے تو پھر ذمہ ختم ہو جاتا ہے اور کعب نے ایسا ہی کیا تھا لہٰذا عہد ختم ہو گیا تھا۔ (تکملہ)

❷ قوله قال ائذن لى فلاقل...... الخ- اس سے تعریض کے جواز کی طرف اشارہ ہے۔

صَوْتُ دَمٍ قَالَ اِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَاَبُو نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَاَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ اِنِّي اِذَا جَاءَ فَسَوْفَ اَمُدُّ يَدِي اِلٰى رَاْسِهِ فَاِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةُ هِيَ اَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَعُودَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ۔

ہے۔ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے پاس حارث، ابی عبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے آئے گا۔ پس یہ لوگ اس کے پاس گئے اور رات کے وقت اسے بلایا۔ وہ ان کی طرف آنے لگا تو اسکو اس کی بیوی نے کہا: میں آواز سنتی ہوں گویا کہ وہ خون کی آواز ہے۔ کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور اس کا رضاعی بھائی اور ابو نائلہ اور معزز آدمی کو اگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کی طرف بلایا جائے تو اسے بھی قبول کر لیتا ہے۔ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ جب وہ آئے گا میں اس کے سر کی طرف اپنے ہاتھ کو بڑھاؤں گا۔ جب میں اسے قبضہ میں لے لوں تو تم حملہ کر دینا۔ پس جب وہ نیچے اترا تو اس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ ان حضرات نے کہا: ہم آپ سے خوشبو کی مہک محسوس کر رہے ہیں۔ اس نے کہا: ہاں! میری بیوی فلاں ہے جو عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوشبو پسند کرنے والی ہے۔ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا تم مجھے سونگھنے کی اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا سونگھو! ابن مسلمہ نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر دوبارہ کہا: کیا تو مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت دے گا؟ اس مرتبہ انہوں نے اس کے سر کو قابو میں لیا اور کہا: حملہ کر دو۔ پس انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

باب-۴۳

باب غزوة خيبر
غزوۂ خیبر کے بیان میں

۱۴۵......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قال حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ اَبُو طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيفُ اَبِي طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْاِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَاِنِّي لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ

۱۴۵...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں سے جنگ کی۔ پس ہم نے خیبر کے قریب پہنچ کے نماز اندھیرے میں ادا کرلی۔ اللہ کے نبی ﷺ اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہو گئے اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے میں سوار ہو گیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے سواری خیبر کی گلیوں کی طرف دوڑائی اور میرا گھٹنا اللہ کے نبی ﷺ کی ران سے لگ رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی ران سے چادر جدا ہو گئی تھی اور میں نے اللہ کے نبی ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھی۔ پس جب آپ ﷺ بستی میں پہنچے تو فرمایا: اللہ اکبر! خیبر ویران ہو گیا کیونکہ ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو

إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ [1] (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسَ قَالَ [2] وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً -

ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔اس جملہ کو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا اور اہل خیبر اس وقت اپنے اپنے کاموں کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے کہا: محمد آگئے اور عبد العزیز نے کہا بعض راویوں نے کہا کہ آپ اور لشکر آگیا (یعنی والخمیس کا اضافہ ہے) حضرت انس فرماتے ہیں اور ہم نے اسے زبردستی فتح کر لیا۔

۱۴۶ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا [3] بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۴۶ ...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں خیبر کے دن ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے سوار تھا اور میرا قدم رسول اللہ ﷺ کے قدم کو لگ رہا تھا۔ پس ہم ان کے پاس اس وقت آئے جب سورج نکل چکا تھا اور انہوں نے اپنے جانوروں کو نکال لیا تھا اور ٹوکریاں اور درختوں پر چڑھنے کیلئے رسیاں لے کر باہر نکل رہے تھے۔انہوں نے کہا: محمد بمعہ لشکر آگئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے پس اللہ رب العزت نے انہیں شکست سے دوچار کیا۔

۱۴۷ ...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) -

۱۴۷ ...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو وہ دن جن لوگوں کو (اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے) ان کیلئے بہت برا ہوتا ہے۔

---

[1] فائدہ ...... قوله فساء صباح المنذرين ...... الخ-اس سے پتہ چلا کہ قرآن کریم کی آیت سے تمثیل اختیار کرنا درست ہے جبکہ یہ تمثیل بطور مذاق اور فضول باتوں کے نہ ہو۔ (تکملہ)

[2] قوله و اصبناها عنوة ...... الخ-اس سے پتہ چلا کہ خیبر لڑائی کے ذریعہ فتح ہوا تھا، اس معاملہ میں حضرات علماء کرام کا اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ صلحاً فتح ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ عنوۃ یعنی لڑائی کے ذریعہ فتح ہوا، لیکن ایک قول جو بظاہر راجح معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ خیبر کی زمین بہت بڑی ہے تو اس کا کچھ حصہ عنوۃ فتح ہوا ہو گا اور کچھ حصہ صلحاً فتح ہوا ہو گا۔ جو حضرات جس جگہ پر تھے انہوں نے اسی جگہ کے اعتبار سے بات کہی واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملہ)

[3] فائدہ ...... قوله بفؤوسهم و مكاتلهم ...... الخ-فؤوس، فأس کی جمع ہے اس کے معنی ہیں کہ جس سے زمین کی کھدائی کی جاتی ہے اور مکاتل جمع ہے مکتل کی جس کے معنی ہیں وہ زنبیل یا ڈول جس کے ذریعہ سے کھدائی کے بعد مٹی نکالی جاتی ہے، اور مرور سے مراد کھیتی باڑی کے آلات یہ جمع ہے مر کی، اور بعض لغات میں اس کے معنی ہیں کھجور کے درختوں پر چڑھنے کی رسی، یعنی مراد یہ ہے کہ وہ اس وقت اپنی زراعت کے آلات نکال کر جا رہے تھے۔ (تکملہ)

۱٤٨...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لابْنِ عَبَّادٍ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللّٰهُمَّ لَوْلا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَ لا تَصَدَّقْنَا وَ لا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لاقَيْنَا
وَ أَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَ بِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْلا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيُّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهَرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا

۱٤٨...... صحابی رسول حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے اور رات کے وقت سفر کیا۔ قوم میں سے ایک آدمی نے عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ اپنے اشعار میں سے کچھ شعر نہ سنائیں گے؟ اور عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے۔ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قوم کے ساتھ اترے اور یہ شعر کہے

اے اللہ! اگر تو ہماری مدد نہ کرتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی نہ ہم زکوٰۃ ادا کرتے اور نہ نماز پڑھتے پس تو ہمیں معاف کردے، یہی ہماری طلب ہے اور ہم تجھ پر فدا ہوں اور ہمارے قدموں کو مضبوط کردے اگر ہم دشمنوں سے مقابلہ کریں اور ہم پر تسلی نازل فرما جب ہم کو آواز دی جاتی ہے تو ہم پہنچ جاتے ہیں اور آواز دینے کے ساتھ ہی لوگ ہم پر بھروسہ کرلیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہنکانے والا کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: عامر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے۔ قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس پر رحمت واجب ہوگئی۔ کاش! آپ ﷺ ہمیں بھی اس سے مستفید کرتے ہم خیبر میں پہنچے اور ان کا محاصرہ کرلیا۔ یہاں تک کہ ہمیں سخت بھوک لگی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ نے (خیبر کو) تمہارے لئے فتح کردیا ہے۔ جب لوگوں نے شام کی اس دن جس دن خیبر ان کیلئے فتح کیا گیا تو لوگوں نے بہت زیادہ آگ جلائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کیسی ہے اور کس چیز پر تم جلا رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: گوشت پر جلا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون سا گوشت؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: گھریلو گدھے کا گوشت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے انڈیل دو اور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا ہم اسے انڈیل دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا کرلو۔ جب لوگوں نے صف بندی کی تو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے یہودی کی پنڈلی پر وہ تلوار ماری لیکن تلوار کی دھار واپس آکر عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو

تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتًا قَالَ مَالَكَ قُلْتُ لَه فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُه قَالَ مَنْ قَالَه قُلْتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَه وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَأَلْقِ سَكِينَةً عَلَيْنَا -

پر لگی۔ پس وہ اس سے فوت ہو گئے۔ پس جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم واپس لوٹے تو حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش دیکھا تو فرمایا: تجھے کیا ہے؟ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان لوگوں کا گمان ہے کہ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام اعمال برباد ہو گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے عرض کیا: فلاں فلاں اور اسید بن حضیر انصاری نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ بات کہی، جھوٹ کہا ہے۔ اس کیلئے دوہرا اجر ہے اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ اس نے اس طرح جہاد کیا، جس کی مثال عرب میں بہت کم ہے۔ جو اس راستہ میں اسی طرح چلا ہو۔

١٤٩...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَنَسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ [1] وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ

وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا

۱۴۹...... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن میرے بھائی نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سخت جنگ کی۔ پس (اسی دوران) اس کی اپنی تلوار لوٹ کر اس کو لگی جس سے وہ شہید ہو گئے۔ تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں گفتگو کی اور ایسے آدمی کی شہادت میں شک کیا جو اپنے اسلحے سے وفات پا جائے اور اسی طرح اس کے بعض حالات میں شک کیا۔ سلمہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ ﷺ کو کچھ رجزیہ اشعار سناؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو کچھ کہو سوچ سمجھ کر کہو تو میں نے یہ شعر کہا
اللہ کی قسم! اگر اللہ ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا تو ہم نہ زکوۃ ادا کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔ (میں نے پھر کہا) اور ہم پر رحمت نازل فرما اور اگر ہم (کفار سے) مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت

[1] فائدہ...... قوله و شكوا فيه رجل مات فی سلاحه...... الخ۔ یعنی بعض حضرات نے کہا کہ وہ آدمی یعنی حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اسلحہ سے مر گئے گویا انہوں نے اپنے آپ کو قتل کر دیا تو ان کے بھائی حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ علیہ السلام کے سامنے یہ بات بطور شکایت عرض کی۔ (تکملہ)

وَ لا تَصَدَّقْنَا وَ لا صَلَّيْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقْتَ وَاَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الاَقْدَامَ اِنْ لاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجْزِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ قَالَهُ اَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلاحِهِ .فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ - ابنا لسلمة بن الاكوع فحدثني عن ابيه مثل ذلك غير انه قال حين قلت ان ناسا يهابون الصلوة عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذبوا مات جاهدا مجاهدا فله اجره مرتين و اشار باصبعيه -

قدم رکھو اور مشرکین نے تحقیق ہم پر زیادتی کی ہوئی ہے جب میں اپنے اشعار پورے کر چکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اشعار کا کہنے والا کون ہے؟ میں عرض کیا: انہیں میرے بھائی نے کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بعض لوگ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے میں ہچکچا رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ایسا شخص ہے جو اپنے اسلحہ سے شہید ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کی اطاعت اور جہاد میں کوشش کرتے ہوئے شہید ہوا ہے
ابن شہاب نے کہا پھر میں نے سلمہ بن اکوع کے بیٹے سے پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث اپنے والد سے مجھے بیان کی اور اس میں یہ کہا: جب میں نے عرض کیا کہ بعض لوگ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے میں ہچکچا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا ہے بلکہ وہ جہاد کرتے ہوئے مجاہد شہید ہوا ہے اور اس کیلئے دوہرا اجر و ثواب ہوگا اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

باب ۴۴ باب غزوة الاحزاب وهي الخندق
غزوۂ احزاب (خندق) کے بیان میں

۱۵۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الاَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ
وَاللهِ لَوْ لا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَ لا تَصَدَّقْنَا وَ لا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
اِنَّ الاُوْلٰى قَدْ اَبَوْا عَلَيْنَا

۱۵۰...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (غزوۂ) احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور مٹی کی وجہ سے آپ ﷺ کے پیٹ کی سفیدی اٹھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ فرما رہے تھے۔
اللہ کی قسم (اے اللہ!) اگر تو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم نہ صدقہ دیتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے (اے اللہ!) ہم پر سکینت نازل فرما کیونکہ ہم پر دشمن (اکٹھے ہو کر) ٹوٹ پڑے ہیں راوی کہتے ہیں کہ کبھی آپ ﷺ فرماتے۔
کافروں نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دیا ہے اور جب وہ فتنہ و فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں اور اس وقت آپ ﷺ کی آواز

قَالَ وَ رُبَّمَا قَالَ إِنَّ الْمَلا قَدْ اَبَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

بلند ہوتی۔

١٥١...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الأُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ۔

۱۵۱......اس سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت منقول ہے۔مگرانہوں نے کہا ان الاولی قد بغوا علینا۔

١٥٢......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ لا عَيْشَ إِلا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَار ۔

۱۵۲......حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور حال یہ کہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے پس تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

١٥٣......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّار وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ اللّٰهُمَّ لا عَيْشَ إِلا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ ۔

۱۵۳......حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے (پس اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

١٥٤......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّار قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ اللّٰهُمَّ ❶ لا عَيْشَ إِلا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ ۔

۱۵۴......حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، پس تو انصار اور مہاجرین پر کرم فرما۔

١٥٥......وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا و قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۵۵......حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) رجزیہ اشعار کہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ

---

❶ فائدہ......قوله اللهم لاعيش الاعيش الاخرة...... الخ- یہ کلام آپ علیہ السلام نے بطور تمثل کے پڑھا تھا اور یہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کا کلام اور ان کا شعر ہے۔

الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللهُمَّ لا خَيْرَ اِلا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ ۔

بھی ان کے ساتھ رجزیہ اشعار کہتے تھے اور فرماتے تھے۔ اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے پس! (اے اللہ) تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما اور شیبان کی روایت کردہ حدیث میں فانصُر کی جگہ فاغفِر ہے۔

۱۵۶......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الاِسْلَامِ مَا بَقِينَا اَبَدًا اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اللهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ ۔

۱۵۶......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم (غزوۂ) خندق کے دن کہہ رہے تھے۔ جب تک ہماری زندگی باقی ہے ہم نے محمد ﷺ سے اسلام پر بیعت کی ہے اور نبی کریم ﷺ فرماتے تھے۔ اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

باب-۴۵ باب غزوة ذي قرد وغيرها

غزوۂ ذی قرد کے بیان میں

۱۵۷......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الاَكْوَعِ يَقُولُ ❶ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُؤَذَّنَ بِالاُولٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْعٰى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِي حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ بِذِي قَرَدٍ وَقَدْ

۱۵۷......حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پہلی اذان سے قبل باہر نکلا (تو دیکھا) کہ ذی قرد میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں چر رہی تھیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عوف آپ ﷺ کا غلام ملا اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیوں کو پکڑ لیا گیا ہے تو میں نے اس غلام سے پوچھا: کس نے پکڑی ہیں؟ غلام نے کہا: غطفان نے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چیخ چیخ کر تین مرتبہ "یا صباحاہ" کہا۔ مدینہ کے دونوں کناروں تک میری آواز سنی گئی۔ پھر میں سامنے کی طرف چلا یہاں تک کہ میں نے ذی قرد میں (غطفان کے لوگوں کو) پکڑ لیا۔ وہ لوگ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ میں نے اپنے تیروں سے انہیں مارنا

---

❶ فائدہ...... قوله خرجت قبل أن يؤذن بالأولى...... الخ- اس سے مراد صبح کی اذان ہے یعنی فجر کی اذان ہے اس سے پتہ چلا کہ صبح فجر سے پہلے نکل گئے تھے، چنانچہ اس سے اس روایت کی تائید ہوتی ہے جس میں ہے کہ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح سویرے سے لے کر غروب تک ان کا پیچھا کیا ہے۔ (تکملہ)

اَخَذُوا يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَ كُنْتُ رَامِيًا وَاَقُولُ اَنَا ابْنُ الاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَارْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاسْجِحْ -

قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ -

شروع کر دیا اور میں تیر مارتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں

اور آج کا دن تو کمینے لوگوں کی ہلاکت کا دن ہے تو میں یہ رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان لوگوں سے اونٹنیوں کو چھڑا لیا اور ان لوگوں سے تین چادریں بھی لے لیں۔ راوی کہتے ہیں کہ (اسی دوران) نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف لے آئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے اس قوم کے لوگوں کو پانی سے روک رکھا ہے حالانکہ یہ لوگ پیاسے ہیں۔ آپ ﷺ ان کی طرف ابھی لوگ بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع! تم نے اپنی چیزیں تو لے لیں ہیں، اب انہیں چھوڑ دو۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کیا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہوگئے۔

۱۵۸ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَهٰذَا حَدِيثُهُ اَخْبَرَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا[1] خَمْسُونَ شَاةً لا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ[2] عَلَى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاَمَّا دَعَا وَاِمَّا بَصَقَ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي

۱۵۸ــــ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر آئے اور ہم چودہ سو کی تعداد میں (صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تھے اور ہمارے پاس پچاس بکریاں تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنوئیں کے کنارے بیٹھ گئے (اور بیٹھ کر) یا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور یا اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کنوئیں میں جوش آگیا۔ پھر ہم نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کیا اور خود ہم بھی سیراب ہوگئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں درخت کی جڑ میں بیٹھ کر بیعت کیلئے بلایا۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے بیعت کی پھر اور لوگوں نے بیعت کی یہاں تک کہ جب آدھے لوگوں نے بیعت کرلی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ابو سلمہ بیعت کرو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو سب

---

[1] قوله و عليها خمسون شاة...... الخ- اس سے پتہ چلا کہ حدیبیہ کا کنواں چھوٹا تھا اور اس کا پانی کم تھا جو کہ پچاس بکریوں کے لئے ناکافی تھا۔ (تکملہ)

[2] قوله على جبا الركية...... الخ- "جبا الركية" وہ مٹی کہلاتی ہے کہ جو کنویں سے نکال کر اس کے اطراف میں ڈال دی جائے، آپ علیہ السلام اسی پر تشریف فرما تھے۔

اَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ اَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتَّى اِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فِي اَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ وَرَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَزِلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَاَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَجَفَةً اَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتَّى اِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ اَلَا تُبَايِعُنِي يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فِي اَوَّلِ النَّاسِ وَفِي اَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي اَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا فَاَعْطَيْتُهُ اِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ اِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْاَوَّلُ اللّٰهُمَّ اَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي ثُمَّ اِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبِيعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ اَسْقِي فَرَسَهُ وَاَحُسُّهُ وَاَخْدِمُهُ وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ اَهْلِي وَمَالِي مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِي اَصْلِهَا قَالَ فَاَتَانِي اَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ اِلَى شَجَرَةٍ اُخْرَى وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنْ اَسْفَلِ الْوَادِي يَا لَلْمُهَاجِرِينَ قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى اُولٰئِكَ الْاَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُودٌ فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ

سے پہلے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دوبارہ کرلو اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میرے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ڈھال عطا فرمائی (اس کے بعد) پھر بیعت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جب سب لوگوں نے بیعت کرلی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تو نے بیعت نہیں کی؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے پہلے میں نے بیعت کی اور لوگوں کے درمیان میں بھی میں نے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کرلو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تیسری مرتبہ بیعت کی پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے سلمہ! وہ ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے چچا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں تھا وہ ڈھال میں نے ان کو دے دی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا کہ تو بھی اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے سب سے پہلے دعا کی تھی: اے اللہ! مجھے وہ دوست عطا فرما جو مجھے میری جان سے زیادہ پیارا ہو پھر مشرکوں نے ہمیں صلح کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ ہر ایک جانب کا آدمی دوسری جانب جانے لگا اور ہم نے صلح کرلی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا اور میں ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا تھا اور اسے چرایا کرتا اور ان کی خدمت کرتا اور کھانا بھی ان کے ساتھ ہی کھاتا کیونکہ میں اپنے گھر والوں اور اپنے مال واسباب کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر آیا تھا۔ پھر جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ایک دوسرے سے میل جول ہونے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے نیچے سے کانٹے وغیرہ صاف کر کے اس کی جڑ میں بیٹھ گیا اسی دوران مکہ کے مشرکوں میں سے چار آدمی آئے اور رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگے۔ مجھے ان مشرکوں پر بڑا غصہ آیا پھر میں دوسرے درخت کی طرف آ گیا اور انہوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا اور لیٹ گئے۔ وہ لوگ اس حال میں تھے کہ اسی دوران وادی کے نشیب میں سے ایک پکارنے والے نے پکارا: اے مہاجرین! ابن زنیم شہید کر دیئے گئے

قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لا يَرْفَعُ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ اَسُوقُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ دَعُوهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَنْزَلَ اللهُ ﴿ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ رَقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَاَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ ❶ بِفَرَسِ طَلْحَةَ اُنَدِّيهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَاقَهُ اَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ خُذْ هٰذَا الْفَرَسَ فَاَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَاَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ اَغَارُوا عَلَى سَرْحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلَى اَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلاثًا يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُولُ اَنَا ابْنُ الاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَصُكُّ

میں نے یہ سنتے ہی اپنی تلوار سیدھی کی اور پھر میں نے ان چاروں پر اس حال میں حملہ کیا کہ وہ سو رہے تھے اور ان کا اسلحہ میں نے پکڑ لیا اور ان کا ایک گٹھا بنا کر اپنے ہاتھ میں رکھا۔ پھر میں نے کہا: قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ اقدس کو عزت عطا فرمائی تم میں سے کوئی اپنا سر نہ اٹھائے ورنہ میں تمہارے اس حصہ میں ماروں گا کہ جس میں دونوں آنکھیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قبیلہ عبلات کے آدمی کو جسے مکرز کہا جاتا ہے اس کے ساتھ مشرکوں کے ستّر آدمیوں کو گھسیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔ حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھول پوش گھوڑے پر سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: ان کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑے کی ابتداء بھی انہی کی طرف سے ہوئی اور تکرار بھی انہی کی طرف سے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ نے ان کو معاف فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ (آیت مبارکہ) نازل فرمائی۔ ترجمہ: "اور وہ اللہ کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا مکہ کی وادی میں بعد اس کے کہ تم کو ان پر فتح اور کامیابی دے دی تھی۔" پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ راستہ میں ہم ایک جگہ اترے جس جگہ ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے درمیان ایک پہاڑ حائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کیلئے مغفرت کی دعا فرمائی جو آدمی اس پہاڑ پر چڑھ کر نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے پہرہ دے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس پہاڑ پر دو یا تین مرتبہ چڑھا پھر ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اونٹ حضرت رباح کے ساتھ بھیج دیئے جو کہ رسول اللہ ﷺ کا غلام تھا۔ میں بھی ان اونٹوں کے ساتھ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور ان سب اونٹوں کو

---

❶ فائدہ..... قولہ بفرس طلحۃ اندیہ..... الخ۔ الندیہ اس کو کہتے ہیں کہ پہلے گھوڑے کو تھوڑا پانی پلاتے پھر اس کو کافی کھلاتے، پھر تھوڑا سا پانی پلاتے اس طرح اس کو لمبے وقت کیلئے اور طاقت کے اعتبار سے تیار کیا جاتا تھا پھر یہ گھوڑا خوب بھاگتا تھا۔

سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتَّى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ اِلَى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ فَوَاللهِ مَا زِلْتُ اَرْمِيهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ فَاِذَا رَجَعَ اِلَيَّ فَارِسٌ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِي اَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتَّى اِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَايُقِهِ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ اَتْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلَّوْا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيهِمْ حَتَّى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلاثِينَ بُرْدَةً وَثَلاثِينَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّونَ وَلا يَطْرَحُونَ شَيْئًا اِلا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ حَتَّى اَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَتَاهُمْ فُلانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلَى رَاْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هٰذَا الَّذِي اَرَى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِينَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي اَيْدِينَا قَالَ فَلْيَقُمْ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ اَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ اِلَيَّ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ [1] فَلَمَّا اَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي قَالُوا لا وَمَنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ اَنَا سَلَمَةُ بْنُ الاَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لا اَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ اِلا اَدْرَكْتُهُ وَلا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي قَالَ اَحَدُهُمْ اَنَا اَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ فَاِذَا اَوَّلُهُمُ الاَخْرَمُ

ہانک کر لے گیا اور اس نے آپ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے رباح! یہ گھوڑا پکڑ اور اسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچادے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دے کہ مشرکوں نے آپ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا رخ مدینہ منورہ کی طرف کر کے بہت بلند آواز سے پکارا: ''یا صبا حاہ'' پھر (اس کے بعد) میں ان لٹیروں کے پیچھے ان کو تیر مارتا ہوا اور رجز (شعر) پڑھتے ہوئے نکلا۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں، اور آج کا دن ان ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے میں ان میں سے ایک ایک آدمی سے ملتا اور اسے تیر مارتا یہاں تک کہ تیر ان کے کندھے سے نکل جاتا اور میں کہتا کہ یہ وار پکڑ۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں، اور آج کا دن ان ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں ان کو لگاتار تیر مارتا رہا اور ان کو زخمی کرتا رہا تو جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے نیچے آکر اس درخت کی جڑ میں بیٹھ جاتا پھر میں اس کو ایک تیر مارتا جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو جاتا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ پہاڑ کے تنگ راستہ میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں سے میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں لگاتار ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جو اللہ نے پیدا کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کا ہو ایسا نہیں ہوا کہ جسے میں نے اپنی پشت کے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر ان کے پیچھے تیر پھینکے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہلکا ہونے کی خاطر تیس چادریں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے۔ سوائے اس کے کہ وہ لوگ جو چیز بھی پھینکتے میں پتھروں سے میل کی طرح اس پر نشان ڈال دیتا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہچان لیں یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی پر آگئے اور فلاں بن بدر فزاری بھی ان کے پاس آگیا۔ سب لوگ دوپہر کا کھانا

---

[1] فائدہ۔۔۔۔ قوله فلما امكنوني من الكلام۔۔۔۔ الخ۔ یعنی اس وقت قریب آگئے کہ آپس میں بات کرنا اور سننا ممکن ہوگیا۔

الْاَسَدِيُّ عَلَى اِثْرِهِ اَبُو قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَعَلَى اِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَاَخَذْتُ بِعِنَانِ الْاَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ قُلْتُ يَا اَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتّٰى يَلْحَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ قَالَ يَا سَلَمَةُ اِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ ❶ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقٰى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهِ وَلَحِقَ اَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَتَبِعْتُهُمْ اَعْدُو عَلٰى رِجْلَيَّ حَتّٰى مَا اَرٰى وَرَائِي مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتّٰى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ اِلٰى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا اِلَيَّ اَعْدُو وَرَاءَهُمْ فَخَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي اَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَاَعْدُو فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ اُمُّهُ اَكْوَعُهُ بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ اَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ وَاَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلٰى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا اَسُوقُهُمَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّاْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّاْتُهُمْ عَنْهُ

کھانے کیلئے بیٹھ گئے اور میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ فرازی کہنے لگا کہ یہ کون سا آدمی ہمیں دیکھ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس آدمی نے ہمیں بڑا تنگ کر رکھا ہے۔ اللہ کی قسم! اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے اور لگاتار ہمیں تیر مار رہا ہے یہاں تک کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی تھا اس نے سب کچھ چھین لیا ہے۔ فزاری کہنے لگا کہ تم میں سے چار آدمی اس کی طرف کھڑے ہوں اور اسے مار دیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (کہ یہ سنتے ہی) ان میں سے چار آدمی میری طرف پہاڑ پر چڑھے تو جب وہ اتنی دور تک پہنچ گئے جہاں میری بات سن سکیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں اور تم کون ہو؟ میں نے جواب میں کہا: میں سلمہ بن اکوع ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں تم میں سے جسے چاہوں مار دوں اور تم میں سے کوئی مجھے مار نہیں سکتا۔ ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے۔ پھر وہ سب وہاں سے لوٹ پڑے اور میں ابھی تک اپنی جگہ سے چلا ہی نہیں تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو دیکھ لیا جو کہ درختوں میں گھس گئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان میں سب سے آگے حضرت اخرم اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ان کے پیچھے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ان کے پیچھے حضرت مقداد بن اسود کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر حضرت اخرم کے گھوڑے کی لگام پکڑی (یہ دیکھتے ہی) وہ لٹیرے بھاگ پڑے میں نے کہا: اے اخرم! ان سے ذرا بچ کے رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں مار ڈالیں جب تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہ آجائیں۔ حضرت اخرم کہنے لگے: اے ابو سلمہ! اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور اس بات کا یقین رکھتے ہو کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو تم میرے اور میری شہادت کے درمیان رکاوٹ نہ

❶ فائدہ...... قوله فلا تحل بيني و بين الشهادة...... الخ۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کا شوق اس سے صاف واضح ہے۔ گویا وہ جنت کی نعمتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَاِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَاِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ اِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ اَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي اَكْرَمَكَ فَقَالَ اِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي اَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَاَوْا غُبَارًا فَقَالُوا اَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ❶ ثُمَّ اَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ اَلَا مُسَابِقٌ اِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ اَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي وَاُمِّي ذَرْنِي فَلِاُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ اِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ اِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْ

ڈالو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو چھوڑ دیا اور پھر حضرت اخرم کا مقابلہ عبد الرحمٰن فزاری سے ہوا۔ حضرت اخرم نے عبد الرحمٰن کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور پھر عبد الرحمٰن نے حضرت اخرم کو برچھی مار کر شہید کر دیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ اسی دوران میں رسول اللہ ﷺ کے شہ سوار حضرت ابو قتادہ آگئے (جب انہوں نے یہ منظر دیکھا) تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد الرحمٰن فزاری کو بھی برچھی مار کر قتل کر دیا (اور پھر فرمایا) قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں ان کے تعاقب میں لگا رہا اور میں اپنے پاؤں سے ایسے بھاگ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت محمد ﷺ کا کوئی صحابی بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور نہ ہی ان کا گرد و غبار۔ یہاں تک کہ وہ لٹیرے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک گھاٹی کی طرف آئے جس میں پانی تھا۔ جس گھاٹی کو ذی قرد کہا جاتا تھا تاکہ وہ لوگ اس گھاٹی سے پانی پییں کیونکہ وہ پیاسے تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھا اور میں ان کے پیچھے دوڑتا ہوا چلا آرہا تھا۔ بالآخر میں نے ان کو پانی سے ہٹایا، وہ اس سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اب وہ کسی اور گھاٹی کی طرف نکلے۔ میں بھی ان کے پیچھے بھاگا اور ان میں سے ایک آدمی کو پا کر میں نے اس کے شانے کی ہڈی میں ایک تیر مارا۔ میں نے کہا: پکڑ اس کو اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کی بربادی کا دن ہے۔ وہ کہنے لگا اس کی ماں اس پر روئے کیا یہ وہی اکوع تو نہیں ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا: ہاں! اے اپنی جان کے دشمن! جو صبح کے وقت تیرے ساتھ تھا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دو گھوڑے ایک گھاٹی پر چھوڑ دیئے تو میں ان دونوں گھوڑوں کو ہنکا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لے آیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہاں عامر سے میری ملاقات ہوئی۔ ان کے پاس ایک چھاگل (چمڑے کا توشہ دان) تھا۔

❶ فائدہ...... قوله ثم اعطانی رسول الله سهمين ...... الخ — اس سے استدلال کیا ہے فارس کے لئے دو حصے ہیں اور شوافع کہتے ہیں کہ یہ زائد حصہ نفل تھا۔

شَرَفَيْنِ اَسْتَبْقِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي اِثْرِهِ فَرَبطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ اِنِّي رَفَعْتُ حَتّٰى اَلْحَقَهُ قَالَ فَاصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللهِ قَالَ اَنَا اَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَوَاللهِ مَا لَبِثْنَا اِلا ثَلاثَ لَيَالٍ حَتّٰى خَرَجْنَا اِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ

تَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلا تَصَدَّقْنَا وَلا صَلَّيْنَا، وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا، فَثَبِّتِ الاَقْدَامَ اِنْ لاقَيْنَا، وَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ يَخُصُّهُ اِلا اسْتُشْهِدَ قَالَ فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَعَلٰى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْلَامَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُوْلُ قَدْعَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبٌ، (1) شَاكِي السِّلاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ، اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ، قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ، فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ،

قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُوْنَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ

پانی سے میں نے وضو کیا اور دودھ پی لیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ اسی پانی والی جگہ پر تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگا دیا تھا اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ اونٹ اور وہ تمام چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھین لی تھیں اور سب نیزے اور چادریں لے لیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان اونٹوں میں جو میں نے لٹیروں سے چھینے تھے ایک اونٹ کو ذبح کیا اور اس کی کلیجی اور کوہان کو رسول اللہ ﷺ کیلئے بھونا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں لشکر میں سے سو آدمیوں کا انتخاب کروں اور پھر میں ان لٹیروں کا مقابلہ کروں اور جب تک میں ان کو قتل نہ کر ڈالوں اس وقت تک نہ چھوڑوں کہ وہ جا کر اپنی قوم کو خبر دیں؟ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپ ﷺ کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! تو یہ کر سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو بزرگی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تو وہ غطفان کے علاقہ میں ہوں گے اسی دوران علاقہ غطفان سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ فلاں آدمی نے ان کیلئے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ابھی اس اونٹ کی کھال ہی اتار پائے تھے کہ انہوں نے کچھ غبار دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ لوگ آگئے وہ لوگ وہاں (غطفان) سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن ہمارے بہترین سواروں میں سے بہتر سوار حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بہتر حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے عطا فرمائے ایک سوار کا حصہ اور ایک پیادہ کا حصہ اور دونوں حصے اکٹھے مجھے ہی عطا فرمائے پھر رسول اللہ ﷺ نے غضباء اونٹنی پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ہم سب مدینہ منورہ واپس آگئے۔ دوران سفر انصار کا ایک آدمی جس سے دوڑنے میں کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا وہ کہنے لگا: کیا کوئی مدینہ تک میرے ساتھ دوڑ

(1) فائدہ...... قولہ شاکی السلاح...... الخ- یہاں شاکی شوکۃ سے نکلا ہے جس کے معنی قوت کے ہیں۔

قُلْتُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَرْسَلَنِي اِلٰى عَلِيٍّ وَهُوَ اَرْمَدُ فَقَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ اَقُوْدُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبُ فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ ،

شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ، اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ، فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا الَّذِي [1] سَمَّتْنِي اُمِّي حَيْدَرَهْ، كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ، اُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ، قَالَ فَضَرَبَ رَاْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ -

قَالَ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا-

و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا -

لگانے والا ہے؟اور وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے اس کا چیلنج سنا تو میں نے کہا: کیا تجھے کسی بزرگ کی بزرگی کالحاظ نہیں اور کیا تو کسی بزرگ سے ڈرتا نہیں؟ان انصاری شخص نے کہا: نہیں!سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ مجھے اجازت عطا فرمائیں تاکہ میں اس آدمی سے دوڑ لگاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:(اچھا)اگر تو چاہتا ہے تو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس انصاری سے کہا کہ میں تیری طرف آتا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا پھر میں کود پڑا اور دوڑنے لگا اور پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو میں نے سانس لیا پھر میں اس کے پیچھے دوڑا پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو پھر میں نے سانس لیا پھر میں دوڑا یہاں تک کہ میں اس انصاری سے جا کر مل گیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک گھونسا مارا اور میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آگے بڑھ گیا اور پھر اس سے پہلے مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (پھر اس کے بعد) اللہ کی قسم! ابھی ہم مدینہ منورہ میں صرف تین راتیں ہی ٹھہرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکل پڑے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رجزیہ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔

اللہ کی قسم! اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہمیں ہدایت نہ ملتی اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے اور ہم (اے اللہ) تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں اور تو ہمیں ثابت قدم رکھ جب ہم دشمن سے ملیں اور اے (اللہ) ہم پر سکینت نازل فرما۔ جب (یہ رجزیہ اشعار سنے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟انہوں نے عرض کیا: میں عامر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا رب تیری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی انسان کیلئے خاص طور پر مغفرت کی دعا

---

[1] فائدہ......قولہ سمتنی امی حیدرہ...... الخ- حیدر شیر کا نام ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ جن کا نام فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا، نے میرا نام "حیدر" رکھا تھا۔ (تکملہ)

فرماتے تو وہ ضرور شہادت کا درجہ حاصل کرتا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے اونٹ پر تھے کہ بلند آواز سے پکارا: اے اللہ کے نبی! آپ نے ہم کو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فائدہ کیوں حاصل نہ کرنے دیا؟ سلمہؓ نے فرمایا: جب ہم خیبر آئے تو ان کا بادشاہ مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا نکلا اور کہتا تھا۔

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ سے مسلح، بہادر، تجربہ کار ہوں جس وقت جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ (رجزیہ شعر سنتے ہی) میرے چچا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے مقابلے کیلئے نکلے اور انہوں نے بھی (یہ رجزیہ اشعار پڑھے)۔

خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ سے مسلح اور بے خوف جنگ میں گھسنے والا ہوں حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ عامر اور مرحب دونوں کی ضربیں مختلف طور پر پڑنے لگیں۔ مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اور عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیچے سے مرحب کو تلوار ماری تو حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی تلوار خود اپنے ہی لگ گئی جس سے ان کی شہ رگ کٹ گئی اور اسی کے نتیجہ میں وہ شہید ہو گئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو میں نے نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا وہ کہنے لگے: حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو خود مار ڈالا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (کہ میں یہ سن کر) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی کہا ہے جھوٹ کہا ہے بلکہ عامر کیلئے دگنا اجر ہے پھر آپ ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا۔ ان کی آنکھ دکھ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہو یا اللہ اور اس کا رسول اس

سے محبت رکھتے ہوں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر (سہارا دے کر) آپ ﷺ کی خدمت میں لے آیا کیونکہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا تو ان کی آنکھیں اسی وقت ٹھیک ہو گئیں آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمادیا اور مرحب یہ کہتا ہوا نکلا۔

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ سے مسلح، بہادر، تجربہ کار ہوں جب جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے تو پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جواب میں کہا کہ۔

میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے اس شیر کی طرح جو جنگلوں میں ڈراؤنی صورت ہوتا ہے میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلہ اس سے بڑا پیمانہ دیتا ہوں۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی تو وہ قتل ہو گیا۔ پھر خیبر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں فتح ہو گیا۔ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت عکرمہ بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث اس حدیث سے بھی زیادہ لمبی (تفصیل سے) نقل کی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عکرمہ بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔[1]

---

[1] مذکورہ باب کی لمبی حدیث میں جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے چار معجزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱) مقام حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا۔

۲) آپ ﷺ کا اس بات کی اطلاع دینا کہ وہ اونٹوں کے لٹیرے اس مقام غطفان میں ہیں۔

۳) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دکھتی ہوئی آنکھ پر آپ ﷺ کا لعاب دہن لگنے سے آنکھوں کا صحیح ہو جانا۔

۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتح کی خبر دینا۔

یہ سب معجزات ہیں جو اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کے ہاتھ پر کسی خرق عادت چیز کا ظہور فرمادے اسی کا نام معجزہ ہے اور معجزہ صرف اور صرف اللہ کے نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور اگر اسی طرح..... (جاری ہے)

باب-۴۶　باب قول الله تعالى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ...... الآية

اللہ تعالیٰ کے فرمان، "وَهُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ......" کے بیان میں

۱۵۹ ...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهِ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) -

۱۵۹ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تنعیم کے پہاڑ سے مکہ والوں کے اسی آدمی جو کہ اسلحہ سے مسلح تھے رسول اللہ ﷺ پر اترے۔ وہ لوگ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو غفلت میں رکھ کر آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو پکڑ کر پھر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ترجمہ: "اور وہی ہے (اللہ عزوجل) جس نے وادیٔ مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے۔ اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غالب کر دیا تھا۔"

باب-۴۷　باب غزوة النساء مع الرجال

عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا

۱۶۰ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا ❶ فَكَانَ مَعَهَا فَرَآهَا اَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ اِنْ دَنَا مِنِّي اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا

۱۶۰ ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوۂ حنین کے دن ان کے پاس جو خنجر تھا وہ لیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ام سلیم کے ہاتھ میں خنجر) دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ام سلیم ہیں جن کے پاس ایک خنجر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: یہ خنجر کیسا ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اگر مشرکوں میں سے کوئی میرے پاس آئے گا تو میں اس کے ذریعہ سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... کی کوئی خرق عادت چیز کسی اور اللہ والے، نیک، متقی بزرگ کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے اور اگر کسی غیر بزرگ کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اسے استدراج کرشمہ یا شعبدہ بازی کہا جاتا ہے جو کہ کسی طور پر بھی قابل حجت اور قابل عمل نہیں۔ صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات و تعلیمات یا اولیاء اللہؒ کی وہ تعلیمات اور عقائد جو قرآن و سنت کے مطابق ہوں وہی قابل عمل ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ فائدہ ...... قوله خنجرا ...... الخ- خنجر وہ بڑی چھری جو کہ دودھاری ہو۔

رَسُولَ اللهِ اقْتُلْ مِنْ بَعْدَنَا ❶ مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ۔

پڑے۔ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے طلقاء میں سے وہ لوگ کہ جنہوں نے آپ ﷺ سے شکست کھائی ہے کیا میں ان کو قتل کر دوں؟ (یعنی جو فتح مکہ کے موقع پر مکہ والوں میں سے مسلمان ہوئے ان کے شکست کھا جانے کی وجہ سے ام سلیم نے ان کو منافق سمجھا اس لئے ان کو قتل کرنے کا عرض کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! بے شک اللہ کافی ہے اور اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے۔

۱۶۱......وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا قال بَهْزٌ قال حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قال أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ۔

۱۶۱......اس سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ واقعہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا حضرت ثابت کی روایت کردہ حدیث کی طرح۔

۱۶۲......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قال أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا ❷ فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰى۔

۱۶۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (جس وقت) جہاد کرتے تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور انصار کی کچھ عورتیں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتیں، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کو دوا دیتیں۔

۱۶۳......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ أَبُو مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ

۱۶۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شکست کھا کر نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ڈھال سے آپ ﷺ پر پردہ کئے ہوئے تھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زبردست تیر انداز تھے اور اس دن انہوں نے دو یا تین کمانیں توڑی تھیں اور جب کوئی آدمی آپ ﷺ کے پاس سے تیروں کا ترکش لئے گذرتا تو آپ ﷺ فرماتے، انہیں ابو طلحہ کیلئے بکھیر دو اور اللہ کے نبی ﷺ گردن اٹھا اٹھا کر

---

❶ فائدہ......قولہ طلقاء...... الخ-وہ لوگ جو فتح مکہ کے موقع پر یا اس کے بعد مسلمان ہوئے ان کو طلقاء کہا جاتا ہے، اور ان کو اس نام سے اس وجہ سے یاد کیا جاتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فتح مکہ کے موقع پر ان پر رحم فرمایا اور ان کو چھوڑ دیا تھا۔ (تکملہ)

❷ فائدہ......قولہ فیسقین الماء و یداوین الجرحیٰ...... الخ- علامہ نوویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ "جہاد میں عورتوں کا نکلنا اس مقصد کے لئے کہ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کریں ان کو پانی پلائیں اور ان کی ضروریات کو پورا کریں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اور ان مواقع پر زخمیوں کی مرہم پٹی عام طور سے ان کی محارم عورتیں اور ان کی ازواج ہی کرتی تھیں اور غیر محارم عورتیں انتہائی ضرورت کے مواقع کے علاوہ کسی بشر کو بھی ہاتھ نہیں لگاتی تھیں۔

فَكَانَ الرَّجُلُ ❶ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِاَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ اَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِبْكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ ❷ اَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي اَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِي طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ ـ

قوم (کافروں) کو دیکھ رہے تھے تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان، آپ ﷺ گردن نہ اٹھائیں کہیں دشمنوں کے تیروں میں سے کوئی آپ ﷺ کو نہ لگ جائے اور میرا سینہ آپ ﷺ کے سینہ کے سامنے رہے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں تحقیق میں نے حضرت عائشہ بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلیم کو دیکھا کہ وہ اپنے دامن اٹھائے ہوئے تھیں کہ میں نے ان کی پنڈلیوں کی پازیبوں کو دیکھا اور وہ دونوں اپنی پشتوں پر مشکیزے بھر کر لا رہی تھیں اور زخمیوں کے منہ میں ڈال کر لوٹ آتیں پھر بھرتیں پھر آتیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے منہ میں ڈال دیتی تھیں اور اس دن ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ (غلبہ) نیند کی وجہ سے تلوار گر گئی تھی۔

باب-۴۸ باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم والنهي عن قتل صبيان اهل الحرب

جہاد کرنے والی عورتوں کو بطور عطیہ دینے اور غنیمت میں حصہ مقرر نہ کرنے کا حکم اور اہل حرب کے بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت کے بیان میں

١٦٤ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ اَمَّا بَعْدُ فَاَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِي هَلْ كَانَ

۱۶۴ ...... حضرت یزید بن ہرمزؒ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانچ باتوں کے بارے میں پوچھنے کیلئے (خط) لکھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر مجھے علم چھپانے (پر عذاب) کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہ لکھتا ان کی طرف نجدہ نے لکھا یہ آپ مجھے خبر دیں کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے اور کیا آپ ﷺ ان کیلئے (غنیمت میں) حصہ مقرر فرماتے تھے؟ اور کیا آپ ﷺ بچوں کو قتل کرتے تھے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ کس کا حق ہے؟ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف (جواباً) تحریر فرمایا: تو نے مجھ سے پوچھنے کیلئے لکھا، کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ

---

❶ فائدہ ...... قوله يمر معه الجعبة ...... الخ-جعبہ وہ برتن یا آلہ جس میں تیر رکھے جاتے ہیں یعنی ترکش، اور آپ علیہ السلام ان کو ابو طلحہؓ کے لئے بکھیرنے کا حکم اس وجہ سے دیتے تھے کہ ان کے پاس تیر کم رہ جاتے تھے۔

❷ فائدہ ...... قوله ارىٰ خدم سوقهما ...... الخ-امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ عورتوں سے پردہ اور غیر محارم سے پردہ لازم نہیں تھا اور غالباً یہ نظر اچانک بغیر قصد کے پڑی تھی۔ (تکملہ)

رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ [1] فَلا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا [2] فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ -

انہیں جہاد میں ساتھ لے جاتے تھے اور وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ عطا بھی کیا جاتا تھا۔ بہر حال مال غنیمت میں سے ان کیلئے حصہ مقرر نہ کیا جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہ کرتے تھے پس تو بھی بچوں کو قتل نہ کرنا اور تو نے مجھ سے پوچھنے کیلئے لکھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہو جاتی ہے؟ تو میری عمر کی قسم! بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی ڈاڑھی نکل آتی ہے لیکن وہ اپنے لینے اور دینے میں کمزور ہوتے ہیں پس جب وہ باسلیقہ لوگوں کی طرح اپنا فائدہ حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں تو اس کی مدت یتیمی ختم ہو جائے گی اور تو نے مجھ سے مال غنیمت میں پانچویں حصہ کے بارے میں پوچھنے کیلئے لکھا ہے کہ اس کا حقدار کون ہے؟ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ ہمارا حق ہے لیکن قوم نے ہمیں یہ حق دینے سے انکار کر دیا۔

١٦٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنْ حَاتِمِ ابْنِ إِسْمَعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ إِلا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ -
وَزَادَ إِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ -

۱۶۵...... اس سند سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے۔ حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف (خط) لکھا اس نے چند باتوں کے بارے میں پوچھا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے مگر اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہ کیا کرتے تھے پس تو بھی بچوں کو قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے بھی وہ علم حاصل ہو جائے جو حضرت خضرؑ کو اس بچے کے بارے میں عطا ہوا تھا جسے انہوں نے قتل کر دیا۔ اسحٰق نے حاتم سے روایت کرتے ہوئے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ تو مؤمن (بچہ) کی تمیز کر، کافر کو قتل کر دے اور جو مؤمن ہو اسے چھوڑ دے۔

١٦٦...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۱۶۶...... حضرت یزید بن ہرمزؒ سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر حروری

---

[1] فائدہ...... قولہ فلا تقتل الصبیان...... الخ - علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس سے پتہ چلا کہ اہل حرب کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے جبکہ وہ لڑائی میں مدد نہ کرتے ہوں، اور اگر وہ لڑائی میں کفار کی مدد کرتے ہوں تو ان کو قتل کرنا بھی جائز ہے۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قولہ فاذا اخذ لنفسہ من صالح ما یأخذ الناس...... الخ - اس حدیث کی وجہ سے علماء فرماتے ہیں کہ یتیم کو اس کا مال اس وقت تک نہیں دیا جائے گا جب تک کہ اس میں سمجھ بوجھ نہ ہو، جب عقلمندی اور ہوشیاری آجائے گی تو اس کا مال اس کو دے دیا جائے گا۔ چنانچہ اسی وجہ سے احناف میں سے امام صاحبؒ کے علاوہ بقیہ حضرات کے نزدیک یہی مسلک و مذہب ہے جبکہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ بالغ ہونے کے بعد جب بھی وہ عقلمند ہو جائے گا اس کو دے دیا جائے گا اور اگر پچیس سال کا ہو گیا مگر عقلمند نہیں ہوا تو بھی اسے دے دیا جائے گا اس کے بعد مال اس سے روک کر نہیں رکھا جائے گا۔

اِسْمٰعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ اِلَيْهِ ❶فَلَوْلَا اَنْ يَقَعَ فِي اُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اكْتُبْ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَاِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسٰى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَاِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ وَاِنَّا زَعَمْنَا اَنَّا هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا۔

(خارجی) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غلام اور عورت کے بارے میں پوچھنے کیلئے (خط) لکھا کہ اگر وہ دونوں مال غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا نہیں حصہ دیا جائے گا اور بچوں کے قتل کے بارے میں اور یتیم کے بارے میں پوچھا کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربیٰ کے بارے میں کہ وہ کون ہیں؟ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید سے کہا: اس کی طرف لکھو اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ حماقت میں واقع ہو جائے گا تو اسکا جواب نہ لکھتا۔ لکھو: تو نے عورت اور غلام کے بارے میں مجھ سے پوچھنے کیلئے لکھا کہ اگر وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا انہیں بھی کچھ ملے گا؟ ان کیلئے سوائے عطیہ کے (مال غنیمت میں) کوئی حصہ نہیں ہے اور تو نے مجھ سے بچوں کے قتل کے بارے میں پوچھنے کیلئے لکھا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں قتل نہیں کیا اور تو بھی انہیں قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے وہ علم ہو جائے جو حضرت موسیٰ کے ساتھی (حضرت خضرؑ) کو اس بچے کے بارے میں علم ہو گیا تھا جنہیں انہوں نے قتل کیا اور تو نے مجھ سے یتیم کے بارے میں پوچھنے کیلئے لکھا کہ یتیم سے یتیمی کا نام کب ختم ہوتا ہے؟ یتیم سے یتیمی کا نام اس کے بالغ ہونے تک ختم نہیں ہوتا اور سمجھ کے آثار نمودار ہونے تک اور تو نے مجھ سے ذوی القربیٰ (جن کا حصہ خمس میں ہوتا ہے) کے بارے میں پوچھنے کیلئے لکھا کہ وہ کون ہیں؟ ہمارا خیال تھا کہ وہ ہم ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمارے بارے میں اس بات کا انکار کر دیا۔

۱۶۷۔۔۔۔وحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ۔
قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ۔

۱۶۷۔۔۔۔ حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا اور پھر آگے اسی مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

---

❶ فائدہ۔۔۔۔قوله فلولا ان يقع فى احموقه۔۔۔۔ الخ۔ یعنی اگر میں نے اس کا جواب نہ دیا تو وہ احمقانہ حرکتیں کر بیٹھے گا مثلاً بچوں کے قتل وغیرہ۔ (تکملہ)

۱٦۸...... حدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قال أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قال حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ح قال و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قال حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللهِ لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدِ انْقَضَى يُتْمُهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ۔

۱٦۸...... حضرت یزید بن ہرمزؒ سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف (خط) لکھا اور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب انہوں نے اس کے خط کو پڑھا اور اس کا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ خیال نہ ہو تا کہ وہ بدبو یعنی کسی برے کام میں پڑ جائے گا تو میں اس کی طرف جواب نہ لکھتا اور نہ اس کی آنکھیں خوش ہو تیں پس ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجدہ کی طرف لکھا کہ تو نے ان ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں پوچھا جن کا اللہ نے ذکر فرمایا کہ وہ کون ہیں؟ ہم نے خیال کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں سے ہم لوگ ہی مراد ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمارے اس خیال کو ماننے سے انکار کر دیا اور تو نے یتیم کے بارے میں پوچھا ہے کہ اس کی مدت یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ جب وہ نکاح کے قابل ہو جائے اور اس سے سمجھ داری محسوس ہونے لگے اور اس کا مال اس کے حوالے کر دیا جائے تو اس کی مدت یتیمی ختم ہو جاتی ہے اور تو نے پوچھا ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کیا اور تو بھی ان میں سے کسی کو بھی قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے ان کے بارے میں وہی علم ہو جائے جو خضرؑ کو بچے کے بارے میں اس کے قتل کے وقت ہوا تھا اور تو نے عورت اور غلام کے بارے میں پوچھا کیا ان کا حصہ مقرر شدہ ہے جب وہ جنگ میں شریک ہوں تو ان کیلئے کوئی مقرر شدہ حصہ مال غنیمت میں سے نہیں سوائے اس کے کہ لوگوں کے مال غنیمت میں سے انہیں کچھ بطور ہدیہ وعطیہ دے دیا جائے، (تو بہتر ہے)۔

۱٦۹...... وحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ قال حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قال حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ -

۱٦۹...... حضرت یزید بن ہرمزؒ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا اور پھر کچھ حدیث ذکر کی اور پورا قصہ ذکر نہیں کیا جیسا کہ دوسری حدیثوں میں ذکر کیا گیا۔

۱۷۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۷۰...... حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى -

کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں گئی۔ میں مجاہدین کے پیچھے والے خیموں میں رہتی تھی اور ان کیلئے کھانا بناتی اور زخمیوں کو دوادیتی اور بیماروں کی عیادت کرتی تھی۔

۱۷۱..... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۱۷۱..... حضرت ہشام بن حسان نے اس سند کیساتھ اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

باب-۴۹ باب عدد غزوات النبي ﷺ

نبی ﷺ کے غزوات کی تعداد کے بیان میں

۱۷۲..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ اَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ[1] فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتُ[2] الْعُسَيْرِ اَوِ الْعُشَيْرِ -

۱۷۲..... حضرت ابواسحٰق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن یزید لوگوں کو استسقاء کی نماز پڑھانے نکلے تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھائیں پھر بارش کی دعا مانگی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن میری ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: انیس غزوات میں آپ ﷺ شریک ہوئے۔ تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کتنے غزوات میں ان کے ہمراہ تھے؟ تو انہوں نے کہا: سترہ غزوات میں، میں نے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انہوں کہا: ذات العسیر یا انہوں نے کہا ذات العشیر۔

۱۷۳..... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا

۱۷۳..... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیئس غزوات میں شرکت کی اور آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا۔ حجۃ الوداع کے علاوہ آپ ﷺ نے اور کوئی

---

[1] فائدہ..... قوله تسع عشرة..... الخ- اس سے مراد وہ غزوات ہیں جن میں آپ علیہ السلام بنفس نفیس خود نکلے اگرچہ ان میں لڑائی ہوئی یا نہیں ہوئی۔ اور بعض روایات میں تعداد ۲۱ اکیس ہے تو شاید راوی نے ابتداء کے دو چھوٹے غزوات یعنی "ابواء" اور "بواط" کو شامل نہیں کیا جو کہ غزوۂ عشیر سے پہلے تھے۔ (تکملہ)

[2] فائدہ..... قوله العسير او العشير..... الخ- یہاں راوی کو شک ہے کہ اس کا نام عسیر ہے یا عشیر ہے لیکن بظاہر روایات سے عشیر صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ ذات عسیر تو غزوۂ تبوک ہے۔ (تکملہ)

تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ -

حج نہیں کیا۔

١٧٤...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ اَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا اُحُدًا مَنَعَنِي اَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللهِ يَوْمَ اُحُدٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ -

١٧٤...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بدر اور احد کے غزووں میں شریک نہیں ہوا کیونکہ مجھے میرے باپ نے روک دیا تھا تو جب حضرت عبداللہ (میرے باپ) غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تو پھر میں کسی بھی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہ رہا۔

١٧٥...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو تُمَيْلَةَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ اَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ -

١٧٥...... حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انیس غزوات میں شریک ہوئے آپ ﷺ نے ان انیس غزوات میں سے آٹھ غزوات میں قتال (جنگ) کیا۔

ابو بکر نے منھن کا لفظ ذکر نہیں کیا اور انہوں نے اپنی حدیث میں عن کی جگہ حدثنی عبداللہ بن بریدۃ کہا۔

١٧٦...... وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً -

١٧٦...... حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سولہ غزوات میں شرکت کی۔

١٧٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ-

١٧٧...... حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں شریک ہوا اور جو لشکر آپ ﷺ بھیجتے ان میں میں نو مرتبہ نکلا۔ ایک مرتبہ ہمارے (سپہ سالار) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ایک مرتبہ ہمارے (سپہ سالار) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

١٧٨...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ -

١٧٨...... اس سند کے ساتھ بھی یہ مذکورہ بالا حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ ان دونوں جگہ سات غزوات کا ذکر ہے۔

باب-۵۰ باب غزوة ذات الرقاع
غزوۂ ذات الرقاع

۱۷۹......حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِي فَكُنَّا نَلُفُّ عَلى اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ [1] غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثَ اَبُو مُوسى بِهٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ كَاَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ اَفْشَاهُ قَالَ اَبُو اُسَامَةَ وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللهُ يُجْزِي بِه -

۱۷۹......حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے اور ہم چھ، چھ آدمیوں کے حصہ میں ایک اونٹ تھا۔ جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔ جس سے ہمارے پاؤں زخمی ہوگئے۔ میرے دونوں پاؤں زخمی ہوگئے اور میرے (پاؤں کے) ناخن گر گئے اور ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹتے تھے جس کی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع (چیتھڑوں والا) رکھ دیا گیا۔ حضرت ابو بردہ نے کہا ابو موسیٰ نے یہ حدیث بیان کی پھر اس کی روایت کو اس طرح ناپسند کیا گویا کہ وہ اپنے عمل میں سے کسی عمل کو ظاہر کرنے کو ناپسند کرتے ہوں۔ ابو اسامہ نے کہا: برید کے علاوہ باقی راویوں نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ اس محنت کا اجر وثواب عطا کرے گا۔

باب-۵۱ باب كراهة الاستعانة في الغزو بكافر
جنگ میں کافر سے مدد طلب کرنے کی کراہت کے بیان میں

۱۸۰......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الاَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ

۱۸۰......سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے۔ جب آپ ﷺ حرۃ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر) پہنچے تو آپ ﷺ کو ایک آدمی ملا۔ جس کی جرأت و بہادری کا تذکرہ کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے دیکھا تو خوش ہوئے۔ جب وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں آپ ﷺ کے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ ﷺ کے ساتھ دشمن سے لڑوں اور آپ ﷺ کے ساتھ مال غنیمت میں مجھے بھی کچھ حصہ دیا جائے؟ رسول اللہ ﷺ

[1] فائدہ......قوله غزوة ذات الرقاع...... الخ- اس غزوہ کو رقاع نام دینے کی صحیح ترین وجہ وہی ہے جو حدیث میں ذکر کی گئی ہے البتہ بعض حضرات نے دوسرے قول بھی کئے ہیں۔ مثلاً بعض نے کہا ہے کہ اس لڑائی میں مسلمانوں نے جو جھنڈا تیار کیا تھا وہ مختلف ٹکڑوں سے تیار کیا گیا تھا۔ لہٰذا اس کو رقاع کا نام دیا: ایک قول یہ ہے کہ وہاں رقاع ہی ایک درخت تھا اس وجہ سے یہ نام دیا گیا۔

اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَاَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَاُصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ [1] فَلَنْ اَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلِقْ۔

نے اس سے فرمایا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹ جا میں مشرک سے ہرگز مدد نہیں مانگوں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ آگے چلے یہاں تک کہ ہم مقام شجرہ پہنچے تو وہی شخص پھر حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے وہی بات کہی جو اس نے پہلی مرتبہ کہی تھی اور نبی ﷺ نے بھی اسے وہی فرمایا جو پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹ جا میں ہرگز کسی مشرک سے مدد طلب نہیں کروں گا۔ وہ پھر لوٹ گیا اور پھر مقام بیداء پر آپ ﷺ سے ملا اور آپ ﷺ سے وہی بات کہی جو پہلی مرتبہ کہہ چکا تھا۔ آپ ﷺ فرمایا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب چلو۔

---

[1] فائدہ ...... قوله فلن استعين بمشرك ...... الخ- اس حدیث کی وجہ سے علماء فرماتے ہیں کہ جہاد اور لڑائی کے اندر مشرکین سے مدد لینا مطلقاً منع ہے، لیکن مجموعہ روایات سے جو بات پتہ چلتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر مشرکین سے مدد لینے میں مسلمانوں کی مصلحت اور ان کا فائدہ ہو تو اس صورت میں ان سے مدد لے سکتے ہیں بشرطیکہ وہ مسلمانوں کے احکامات کی پابندی کریں، اور اگر ان سے مدد لینے میں مسلمانوں کو فائدہ کے بجائے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں ان سے لڑائی میں مدد لینا جائز نہیں ہے۔
اور جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے تو اس میں یہ بات ہے کہ چونکہ یہ کفر و اسلام کے درمیان پہلا معرکہ تھا لہٰذا آپ ﷺ نے حق کے واضح کرنے کے لئے ان سے مدد نہیں لی۔ (تکملہ)

كتاب الامـــــارة

كِتَابُ الإِمَارَةِ

کتاب الامارۃ

باب-۵۲ باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش

لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلافت قریش میں ہونے کے بیان میں

۱۸۱ ــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِيَان الْحِزَامِيَّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَ قَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً [1] النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ۔

۱۸۱ ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لوگ اس معاملہ یعنی خلافت یا حکومت میں قریش کے تابع ہیں۔ مسلمان قریشی مسلمانوں کے اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

۱۸۲ ــــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔

۱۸۲ ــــ حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث ذکر فرمائیں ہیں، ان احادیث میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس معاملہ یعنی خلافت و حکومت میں قریش کے تابع ہیں۔ مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

۱۸۳ ــــ وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

۱۸۳ ــــ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لوگ بھلائی اور برائی میں قریش کی پیروی کرنے والے ہیں۔

---

[1] فائدہ ــــ قوله الناس تبع لقريش في هٰذا الشان ــــ الخ- اس حدیث کی وجہ سے بعض علماء فرماتے ہیں کہ خلافت اور امارت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے، اور بعض حضرات نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ اس پر علماء امت کا اجماع ہے، لیکن بظاہر اجماع والی بات صحیح معلوم نہیں ہوتی اس لئے کہ دوسری بہت سی روایات سے اس بات کی تردید ہوتی ہے، لہٰذا روایات کے مجموعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خلافت اور امارت کے لئے شرط نہیں ہے کہ وہ قریشی ہو بلکہ اہمیت اور فضیلت کے لحاظ سے یہ بات کہی گئی ہے۔ (تکملہ)

۱۸٤...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَزَالُ هٰذَا الاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ۔

۱۸۴...... حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ معاملہ یعنی خلافت وسرداری ہمیشہ قریش میں ہی رہے گی اگرچہ لوگوں میں دو افراد ہی باقی ہوں۔

۱۸۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ح وحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ [1] إِنَّ هٰذَا الاَمْرَ لا يَنْقَضِي حَتَّى يَمْضِيَ فِيهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۱۸۵...... حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: یہ امر یعنی خلافت اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفاء گذر جائیں۔ پھر آپ ﷺ نے آہستہ آواز سے گفتگو کی جو مجھ پر پوشیدہ رہی۔ تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سب (خلفاء) قریش سے ہوں گے۔

۱۸٦...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلا ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَاَلْتُ اَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

۱۸۶...... حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے لوگوں کا معاملہ یعنی خلافت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک ان میں بارہ خلفاء ان کے حاکم رہیں گے پھر نبی کریم ﷺ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو مجھ پر مخفی وپوشیدہ رہی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ سب خلفاء قریش ہوں گے۔

۱۸۷...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ لا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا۔

۱۸۷...... حضرت جابر بن سمرہؓ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ لوگوں کا معاملہ خلافت ہمیشہ جاری رہے گا۔

۱۸۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ

۱۸۸...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت۔ ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام بارہ خلفاء کے پورے ہونے

---

[1] فائدہ...... قوله ان هٰذا الامر لا ينقضي حتى يمضي...... الخ- اس حدیث کو شراح حدیث نے مشکل ترین شمار کیا ہے کہ اس کا مصداق اور توجیہ سمجھنا بہت ہی مشکل ہے، چنانچہ شارحین نے اس کی بہت سی توجیہات کی ہیں ان میں سے پہلی توجیہ راجح معلوم ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ "ان بارہ خلفاء کے ادوار میں اسلام کو ترقی اور مضبوطی اور استحکام نصیب ہوگا اور مسلمان اس خلیفہ پر اجتماعی مشکل میں اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے اسکی قیادت وخلافت قبول کریں گے۔ (تکملہ)

بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا يَزَالُ الاِسْلامُ عَزِيزًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

تک غالب رہے گا، پھر آپ ﷺ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جسے میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے والد سے کہا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: سب خلفاء قریشی ہوں گے۔

١٨٩۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَزَالُ هٰذَا الاَمْرُ عَزِيزًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

١٨٩۔۔۔۔حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کا معاملہ بارہ خلفاء کے پورا ہونے تک غالب رہے گا پھر آپ ﷺ نے ایسی بات فرمائی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا: سب خلفاء قریشی خاندان سے ہوں گے۔

١٩٠۔۔۔۔حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعِي اَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

١٩٠۔۔۔۔حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے چلا اور میرے ساتھ میرے والد تھے تو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین ہمیشہ بارہ خلفاء کے پورا ہونے تک غالب وبلند رہے گا پھر آپ ﷺ نے کوئی کلمہ ارشاد فرمایا لیکن لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا۔ تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا: سب خلفاء قریش کے خاندان سے ہوں گے۔

١٩١۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ❶ يَومَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الاَسْلَمِيُّ يَقُولُ لا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصَيْبَةٌ مِنَ

١٩١۔۔۔۔حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے غلام نافع کے ذریعہ جابر بن سمرہ کو لکھا کہ آپ مجھے خبر دیں کسی ایسی حدیث کی جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو مجھے جواباً لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جمعہ کی شام کو جس دن ماعزاسلمی کو رجم کیا گیا سنا دین ہمیشہ قائم وباقی رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا تم پر بارہ خلفاء حاکم ہو جائیں اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں اور میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسریٰ یا اولاد کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی اور مزید میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ قیامت کے قریب کذاب ظاہر ہوں گے پس تم ان

❶ فائدہ۔۔۔۔قوله يوم جمعة عشية۔۔۔۔الخ- اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ علیہ السلام کا یہ ارشاد ماعزاسلمیؓ کو رجم کرنے والے دن تھا جبکہ دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہی ارشاد حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا، لیکن ممکن ہے کہ آپ نے یہ ارشاد دونوں مرتبہ میں فرمایا ہو کیونکہ دونوں مرتبہ کا پس منظر مختلف ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں الگ الگ مرتبہ کے ہیں۔ (تکملہ)

الْمُسْلِمِينَ ❶ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا اَعْطَى اللهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَنَا ❷ الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ

سے بچتے رہنا اور مزید سنا کہ جب اللہ تم میں سے کسی کو کوئی بھلائی عطا کرے تو اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کرو اور یہ بھی سنا کہ میں حوض پر آگے بڑھنے والا ہوں گا۔

۱۹۲......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ۔

۱۹۲......حضرت عامر بن سعدؓ سے مروی ہے کہ اس نے ابن سمرہ عدوی کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی احادیث بیان کریں تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پھر اوپر حاتم کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

باب-۵۳ باب الاستخلاف وترکہ

خلیفہ مقرر کرنے اور اس کو چھوڑنے کے بیان میں

۱۹۳......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ اَبِي حِينَ اُصِيبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لا ❸ عَلَيَّ وَلا لِي فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ

۱۹۳......حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب میرے والد یعنی حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو میں اس وقت موجود تھا۔ لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ کی رحمت کی امید کرنے والا ہوں اور اس سے ڈرنے والا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ خلیفہ مقرر فرمادیں۔ تو آپ نے کہا: کیا میں تمہارے معاملات کا بوجھ زندہ اور مرنے دونوں صورتوں میں

---

❶ فائدہ...... قوله يفتتحون البيت الأبيض...... الخ- "بیت ابیض" کسریٰ کے محل کا لقب تھا اور یہ حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے ذریعہ سے فتح ہوا تھا۔ (تکملہ)

❷ فائدہ...... قوله انا الفرط على الحوض...... الخ- "فرط" کہتے ہیں وہ شخص جو قافلہ سے آگے بڑھ کر کنویں پر پہنچ جائے اور پانی کے محتاج لوگوں کو پانی مہیا کرے۔ تو آپ علیہ السلام حوض کوثر پر پہنچ کر اپنی امت کے مؤمنین کا انتظار فرمائیں گے۔ (تکملہ)

❸ فائدہ...... قوله لا علي و لا لي...... الخ- اس جملہ کے شارحین نے دو مطلب بیان کئے ہیں:

۱- ایک یہ کہ میں نے جو کچھ بیت المال سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے لیا ہے اس کو انتہائی احتیاط سے خرچ کرنے کی کوشش کی ہے، پھر بھی کہیں مواخذہ نہ ہو جائے کہ میں نے اس کو کس استعمال میں خرچ کیا، اور اگر میں نے کسی اور کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کر دیا تو وہ پتہ نہیں احتیاط برتے یا نہیں برتے۔

۲- دوسرا مطلب یہ ہے کہ خلافت کے معاملہ میں مجھ سے پوچھ گچھ نہ ہو تو کافی ہے چاہے مجھے اس پر اجر نہ ملے کہ سوال نہ ہونا بہت بڑی بات ہے، آپ کا یہ ارشاد عجز وانکساری کی اعلیٰ مثال ہے۔ (تکملہ)

فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

برداشت کروں۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس معاملہ خلافت سے میرا حصہ برابر ہو جائے نہ یہ مجھ پر بوجھ ہو اور نہ میرے لئے نفع۔ اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو تحقیق ابو بکرؓ مجھ سے بہتر وافضل تھے جنہوں نے خلیفہ نامزد کیا اور اگر میں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں تو تمہیں اس حال میں مجھ سے بہتر وافضل واشرف رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا۔ عبد اللہ نے کہا کہ جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو میں جان گیا کہ آپ کسی کو خلیفہ نامزد نہیں فرمائیں گے۔

١٩٤ ...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اِسْحٰقُ وَعَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ اِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ اَنِّي اُكَلِّمُهُ فِي ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ❶ فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِينِي جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً فَآلَيْتُ اَنْ اَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَاِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي اِبِلٍ اَوْ رَاعِي غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَاْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ اِلَيَّ فَقَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَاِنِّي لَئِنْ لَا اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ

١٩٤ ...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے والد کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرما رہے؟ میں نے کہا: وہ اس طرح نہیں کریں گے (کسی کو نامزد کریں گے)۔ حضرت حفصہؓ نے کہا: وہ اسی طرح کرنے والے ہیں۔ پس میں نے قسم اٹھائی کہ میں آپ سے اس بارے میں گفتگو کروں گا۔ پھر میں خاموش رہا۔ یہاں تک کہ میں نے صبح کی اس حال میں کہ آپ سے گفتگو نہ کی اور میں قسم اٹھانے کی وجہ سے اس طرح ہو گیا تھا کہ میں اپنے ہاتھ پر پہاڑ اٹھاتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں لوٹا اور حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے لوگوں کے بارے میں پوچھا اور میں نے آپ کو بتایا۔ پھر میں نے عرض کیا: میں نے لوگوں کو بات کرتے ہوئے سنا۔ تو میں نے قسم اٹھائی کہ وہ بات میں آپ کے سامنے عرض کروں گا کہ انہوں نے گمان کر لیا ہے کہ آپ خلیفہ نامزد نہیں کرنے والے ہیں اور اگر آپ کے اونٹوں یا بکریوں کیلئے کوئی چرواہا ہو پھر وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس آجائے تو آپ یہی خیال کریں گے کہ اس نے (اونٹوں یا بکریوں کو) ضائع کر دیا ہے اور لوگوں کی نگہداشت اس سے زیادہ ضروری ہے تو حضرت عمرؓ نے میری بات کی موافقت کی اور کچھ دیر تک سر جھکائے ہوئے سوچتے رہے پھر میری طرف سر اٹھا کر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا اور اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر نہ کروں

---

❶ فائدہ ...... قوله فكنت كانما احمل بيميني ...... الخ۔ یہ بات حضرت ابن عمرؓ نے اس وجہ سے فرمائی کہ یہ موضوع بہت خطرناک تھا اور جتنا یہ موضوع خطرناک ہے اتنا تھا حضرت عمرؓ سے اس معاملہ میں بات کرنا مشکل ہے، یا مقصد یہ تھا کہ اگر حضرتؓ سے میں اس معاملہ میں بات کروں تو لوگ سمجھیں گے یا خود حضرت عمرؓ کا خیال ہو گا کہ میں خود خلافت چاہتا ہوں لہذا میرے لئے مشکل تھا۔ (تکملہ)

رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ اَحَدًا وَاَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ-

تو رسول اللہ ﷺ نے بھی کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا اور اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو ابو بکرؓ مقرر فرما چکے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم! جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کا ذکر کیا تو میں نے معلوم کر لیا کہ وہ ایسے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے تجاوز کر جائیں اور وہ کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمائیں گے۔

باب-۵۴ باب النهي عن طلب الامارة والحرص عليها

امارت کے طلب کرنے اور اس کی حرص کرنے سے روکنے کے بیان میں

۱۹۵...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ ❶ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ اُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا

۱۹۵...... حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:
اے عبد الرحمٰن! امارت کا سوال مت کرنا کیونکہ اگر تجھے تیرے سوال کے بعد یہ عطا کر دی گئی تو تم اسکے سپرد کر دیئے جاؤ گے اور اگر یہ تجھے مانگے بغیر عطا کی گئی تو تیری اس معاملہ میں مدد کی جائے گی۔

۱۹۶...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ-

۱۹۶...... ان مذکورہ مختلف اسناد سے یہی مذکورہ بالا حدیث حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح روایت کی ہے۔

۱۹۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللهِ اَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ

۱۹۷...... حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ میں اور دو آدمی میرے چچا کے بیٹوں میں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان دو آدمیوں میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ملک عطا کئے ہیں ان میں سے کسی ملک کے معاملات ہمارے سپرد کر دیں اور دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ آپ ﷺ نے

---

❶ فائدہ...... قولہ لا تسئل الامارۃ...... الخ- اس حدیث اور دوسری روایات کی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص خلافت اور امارت کا اہل ہے اور وہ خلافت طلب کرتا ہے تو اس کی اس معاملہ میں مدد نہیں کی جائے گی، اور اس کے لئے طلب کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص جب مال کے لئے خلافت اور امارت طلب کرے تو اس کے لئے ناپسندیدہ ہے، لیکن اگر لوگوں میں عدل وانصاف قائم کرنے کے لئے طلب کرے تو یہ ممنوع اور ناپسندیدہ نہیں ہے۔ (تکملہ)

الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللهِ لا نُوَلِّي عَلَى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَالَهُ وَلا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ۔

١٩٨...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي اَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ اَبُو مُوسَى اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّينَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلاهُمَا سَالَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا اَبَا مُوسَى اَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ اَوْ لا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوسَى اَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَاَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لا اَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لا اَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مُعَاذٌ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُومُ [1] وَاَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا اَرْجُو فِي قَوْمَتِي۔

فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس کام پر اس کو مامور نہیں کرتے جو اس کا سوال کرتا ہو یا اس کی حرص کرتا ہو۔

١٩٨...... حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف آیا اور میرے ساتھ اشعریوں میں سے دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک میری دائیں طرف اور دوسرا میری بائیں طرف تھا اور ان دونوں نے آپ ﷺ سے کسی عہدے کا سوال کیا اور نبی کریم ﷺ مسواک فرما رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو موسیٰ! یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ ان دونوں نے اپنے دل کی بات پر مجھے مطلع نہیں کیا تھا اور نہ میں جان سکا کہ یہ منصب و عہدہ طلب کریں گے۔ حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ گویا میں دیکھتا ہوں آپ ﷺ کی مسواک کو جو ہونٹ کے نیچے گھس چکی ہے کہ ہم اسے کسی منصب و عہدہ پر عامل مقرر نہیں کریں گے جو اس کا ارادہ رکھنے والا ہوگا۔ لیکن اے ابو موسیٰ! یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! تو جا اور انہیں یمن بھیج دیا پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبلؓ کو بھیجا پس جب یہ ابو موسیٰ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: اتریئے اور ان کیلئے ایک گدا بچھا دیا اور ان کے پاس اس وقت ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر اپنے برے دین کی طرف لوٹ گیا اور یہودی ہو گیا۔ حضرت معاذؓ نے کہا: میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اسے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے فیصلہ کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے عرض کیا: آپ تشریف رکھیں ہم اسے قتل کرتے ہیں۔ حضرت معاذؓ نے تین مرتبہ فرمایا: میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اسے اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔ آپ نے حکم دیا اور اسے قتل کیا گیا۔ پھر ان دونوں اصحاب میں رات کے قیام کے بارے میں مذاکرہ ہوا تو حضرت معاذؓ نے فرمایا: میں

---

[1] فائدہ...... قوله و أرجو في نومتي ما ارجو في قومتي...... الخ- امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں کہ "میں سوتا اسلئے ہوں تا کہ بعد کی عبادات کے لئے نشاط اور چستی آجائے اور نفس میں قوت آجائے"۔ تو اس میں اسی طرح کا اجر ہے جس طرح رات کو جاگ کر قیام میں اجر ہے۔ (تکملہ)

سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور میں اپنی نیند میں بھی اسی اجر وثواب کی امید رکھتا ہوں جو میں اپنے قیام میں ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

باب-۵۵ باب کراھــــة الامارة بغير ضـــــرُورةٍ

بلاضرورت امارت کے طلب کرنے کی کراہت

۱۹۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الاَكْبَرِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَلا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ [1] وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا۔

۱۹۹۔۔۔۔۔حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ﷺ مجھے عامل نہ بنائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے کندھے پر مار کر فرمایا: اے ابوذر! تو کمزور ہے اور یہ امارت امانت ہے اور یہ قیامت کے دن کی رسوائی اور شرمندگی ہے سوائے اس کے جس نے اس کے حقوق پورے کئے اور اس بارے میں جو اس کی ذمہ داری تھی اس کو ادا کیا۔

۲۰۰۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيفًا وَاِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي لا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ۔

۲۰۰۔۔۔۔۔حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے ضعیف و ناتواں خیال کرتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ تم دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بننا اور نہ مال یتیم کا والی بننا۔

باب-۵۶ باب فضيلة الامام العادل وعُقُوبة الجائر والحث على الـــرفق بالرعية والنهي عن ادخال المشقـــــــة عليهم

حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم حاکم کی سزا اور رعایا کیساتھ نرمی اور ان پر مشقت ڈالنے کی ممانعت کے بیان میں

۲۰۱۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

۲۰۱۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] فائدہ۔۔۔۔۔ قوله و انها يوم القيامة خزى و ندامة۔۔۔۔۔ الخ- علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امارت سے بچنے کے لئے اصل ہے، اور جو شخص اس کی اہلیت نہیں رکھتا اس کے لئے قیامت کے دن ندامت ہی ندامت ہے۔ لیکن جو شخص اس کا اہل ہو اس کے لئے خوب اجر ہے۔ (تکملہ)

عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو بَكْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا ـ

انصاف کرنے والے رحمٰن کے دائیں جانب، اللہ کے نزدیک، نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں دائیں ہاتھ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل و عیال میں عدل و انصاف کرتے ہوں گے۔

۲۰۲ ...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا اِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ اِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَخِي اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتِي هٰذَا اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ

۲۰۲ ...... حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہؒ سے مروی ہے کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس کچھ پوچھنے کیلئے حاضر ہوا، تو سیدہؓ نے فرمایا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے عرض کیا: اہل مصر میں سے ایک آدمی ہوں۔ تو سیدہؓ نے فرمایا: تمہارا ساتھی (امیر لشکر) تمہارے ساتھ غزوہ میں کیسے پیش آتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہم نے اس میں کوئی ناگوار بات نہیں پائی اگر ہم میں سے کسی آدمی کا اونٹ مر جائے تو وہ اسے اونٹ عطا کرتا ہے اور غلام کے بدلے غلام عطا کرتا ہے اور جو خرچ کا محتاج ہو اسے خرچ عطا کرتا ہے۔ سیدہؓ نے فرمایا: مجھے وہ معاملہ اس حدیث کے بیان کرنے سے نہیں روک سکتا جو اس نے میرے بھائی محمد بن ابو بکرؓ سے کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا کہ آپ ﷺ نے میرے اس گھر میں فرمایا: اے اللہ! میری اس امت میں سے جس کو ولایت دی جائے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اسپر سختی کر اور میری امت میں سے جس کو کسی معاملہ کا والی بنایا جائے وہ ان سے نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔

۲۰۳ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ـ

۲۰۳ ...... حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح کی حدیث دوسری سند سے نقل کی ہے۔

۲۰۴ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ

۲۰۴ ...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم سب سے ان کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس وہ امیر جو لوگوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور جو آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں

عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۲۰۵۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ جَمِيعًا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ

۲۰۵۔۔۔۔۔۔ان مختلف اسانید و طرق سے مذکورہ بالا حدیث لیث عن نافع ہی کی مثل روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم سب سے ان کی رعیت (اہل وعیال) کے بارے میں (آخرت میں) سوال کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔الخ

۲۰۶۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ

۲۰۶۔۔۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا حدیث لیث عن نافع کی طرح مروی ہے۔

۲۰۷۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنٰى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ اَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

۲۰۷۔۔۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آدمی اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۲۰۸۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ

۲۰۸۔۔۔۔۔۔حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کی روایت نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ

اَخْبَرَنِي عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى

بالا حدیث کے معنی کی طرح اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۹...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو الاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارِ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ اِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ اِلا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

۲۰۹...... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار مزنیؓ کی مرض وفات میں عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت معقلؓ نے کہا: میں تجھ سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ اگر میں جانتا کہ میری زندگی باقی ہے تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے جس بندہ کو اللہ نے رعیت پر ذمہ دار بنایا ہو اور جس دن وہ مرے خیانت کرنے والا ہو اپنی رعایا کے ساتھ تو (جان لو کہ) اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔

۲۱۰...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الاَشْهَبِ وَزَادَ قَالَ اَلا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْ لَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ۔

۲۱۰...... حضرت حسنؒ سے مروی ہے کہ ابن زیاد معقل بن یسارؓ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ تکلیف میں تھے۔ بقیہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ ابن زیاد نے کہا: آپ نے یہ حدیث آج سے پہلے کیوں نہ بیان کی؟ حضرت معقلؓ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے بیان نہ کی یا فرمایا: میں تجھے یہ بیان نہ کرتا۔

۲۱۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ اَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ اِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلا اَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ اَمِيرٍ يَلِي اَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ اِلا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ

۲۱۱...... حضرت ابو الملیحؒ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد۔ حضرت معقل بن یسار کی بیماری میں ان کے پاس آئے تو اس سے حضرت معقل نے فرمایا: میں تم کو ایک حدیث بیان کرنے والا ہوں اور اگر میں مرض موت میں مبتلا نہ ہوتا تو میں یہ حدیث تم کو بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے جس آدمی کو مسلمانوں کے کسی معاملہ کا حاکم بنایا جائے پھر وہ ان کی خیر خواہی اور بھلائی کیلئے جدوجہد نہ کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۲۱۲...... وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ اَبِي الاَسْوَدِ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَاَتَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ۔

۲۱۲...... حضرت ابو الاسودؒ سے مروی ہے کہ حضرت معقل بن یسار بیمار ہوئے تو ان کے پاس عبید اللہ بن زیاد ان کی عیادت کیلئے آئے۔ باقی حدیث حسنؒ کی حدیث کی طرح ہے۔

۲۱۳......حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ۔

۲۱۳......حضرت حسنؒ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول میں سے حضرت عائذ بن عمروؓ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے تو فرمایا: اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: برے ذمہ داروں میں سے ظالم بادشاہ ہوتا ہے تو اس بات سے بچنا کہ تو ان میں سے ہو۔ تو ابن زیاد نے ان سے کہا: تشریف رکھیں۔ تم تو اصحاب محمد کا تلچھٹ ہو۔ تو عائذؓ نے فرمایا: کیا اصحاب رسول میں بھی تلچھٹ ہے؟ بے شک تلچھٹ تو ان کے بعد یا ان کے غیر میں ہو گا۔

باب-۵۷ باب غلظ تحریم الغلول
مال غنیمت میں خیانت کرنے کی حرمت کی سختی

۲۱٤......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ اَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ (1) رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ (2) لَا اَمْلِكُ لَكَ

۲۱۴......حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور مال غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا اور اس کی مذمت بیان کی اور اس کو بڑا اہم معاملہ قرار دیا۔ پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں آتا ہوا نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو جو بڑبڑا رہا ہو اور وہ کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں۔ تو میں کہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں تجھے پہنچا چکا (احکام دین) میں تم میں کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر سوار گھوڑا ہنہناتا ہو، وہ کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں میں کہوں میں تیرے معاملہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں تجھ تک (احکام دین) پہنچا چکا ہوں۔ میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر سوار بکری منمنا رہی ہو۔ وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں؟ میں کہوں گا میں تیرے معاملہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں تجھے پیغام حق پہنچا چکا ہوں۔ میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر چیخنے والی کوئی جان ہو۔ تو وہ کہے: اے اللہ کے رسول!

(1) فائدہ...... قوله رقاع...... الخ- رقاع وہ کپڑا جو آدمی پر ہو اور ہوا کی وجہ سے وہ حرکت کر رہا ہو۔ (تکملہ)

(2) فائدہ...... قوله لا املك لك شيئا...... الخ- یعنی اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور شفاعت کرنے کا کوئی حق میں اپنے حصہ میں نہیں سمجھتا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ اجازت دے دیں تو پھر اس کی صورت بن سکتی ہے۔ (تکملہ)

شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

میری مدد کریں میں کہوں! میں تیرے معاملہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں پیغام حق پہنچا چکا ہوں۔ میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر لدے ہوئے کپڑے حرکت کر رہے ہوں۔ تو وہ کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں۔ میں کہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے پیغام حق پہنچا چکا ہوں۔ میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہوا ہو۔ وہ کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں میں کہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے اللہ کے احکام پہنچا چکا ہوں۔

۲۱۵...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ اَبِي حَيَّانَ وَعُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اِسْمٰعِيلَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ

۲۱۵...... ان مذکورہ اسانید و طرق سے مذکورہ بالا حدیث اسماعیل عن ابی حیان ہی کے مثل روایت منقول ہے۔

۲۱۶...... و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ ذٰلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَيُّوبُ

۲۱۶...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں خیانت کرنے کا ذکر فرمایا تو اس کی سزا کی سختی کو بیان فرمایا۔ باقی حدیث گزر چکی۔ یعنی بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۲۱۷...... وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

۲۱۷...... ان اسانید سے بھی مذکورہ بالا روایات ہی کی طرح روایت منقول ہے۔

باب-۵۸ باب تحریم هدایا العمال

سرکاری ملازمین کیلئے تحائف وصول کرنے کی حرمت

۲۱۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ

۲۱۸...... حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْاَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِي عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا لِي اُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ ❶ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِي اَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ اَبِيهِ اَوْ فِي بَيْتِ اُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ اَيُهْدَى اِلَيْهِ اَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ

بنو اسد میں سے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ (واپس) آیا تو اس نے کہا: یہ تمہارے لئے اور یہ میرے لئے ہے، جو مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: عامل کا کیا حال ہے جسے میں نے بھیجا (صدقہ وصول کرنے کیلئے) وہ آکر کہتا ہے کہ یہ تمہارے لئے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اس نے اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھے ہوئے اس (صدقہ) کا انتظار کیوں نہ کیا کہ اس کو ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ تم میں سے جس نے بھی اس مال میں سے کوئی چیز لی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس مال کو اپنی گردن پر اٹھاتا ہوگا (کسی شخص کی گردن پر) اونٹ بڑبڑاتا ہوگا یا گائے ڈکرا رہی ہوگی یا بکری منمناتی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ ہم نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر دو مرتبہ فرمایا: اے اللہ! میں نے (پیغامِ حق) پہنچا دیا۔

۲۱۹...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ اَبِيكَ وَاُمِّكَ فَتَنْظُرَ اَيُهْدَى اِلَيْكَ اَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ۔

۲۱۹...... حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ ازد کے ایک آدمی ابن لتبیہ کو نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا اس نے مال لاکر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور کہا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے، جو مجھے دیا گیا ہے تو اسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ پھر ہم دیکھتے کہ تجھے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ پھر نبی کریم ﷺ خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۲۲۰...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ

۲۲۰...... حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا کو بنو سلیم کی زکوٰۃ وصول

❶ فائدہ...... قوله فقام رسول الله على المنبر ...... الخ۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اس حالت میں منبر پر تشریف فرما ہوئے کہ آپ سخت غصہ میں تھے۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ عامل کے لئے اپنے کام کے دوران ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ہدیہ امکان ہے کہ اس کام کی وجہ سے آیا ہو لہٰذا اس کو نہیں لینا چاہئے، البتہ اگر اس کو کوئی شخص اس کام سے پہلے بھی دیا کرتا تھا تو وہ ہدیہ اس کو لینا صحیح ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات ہدیہ دینے والے کی نیت ہدیہ دینے سے اپنا کام کروانا ہوتا ہے یا بعض دوسری غلط نیت ہوتی ہے جس کی وجہ سے عامل کو اس کے کام میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور اس سے اس کے اصولوں میں فرق پڑتا ہے۔ (تکملہ)

السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْاُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ اَبِيكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللهُ فَيَاْتِي فَيَقُولُ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي اَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ اَبِيهِ وَاُمِّهِ حَتّٰى تَاْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنِي -

کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا: جب وہ آیا تو اس نے مال کا حساب کیا اور کہا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ تیرے پاس تیرا ہدیہ لایا جاتا اگر تو سچا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، پس اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی۔ پھر فرمایا: اما بعد! میں تم میں سے ایک آدمی کو کسی کام کیلئے عامل مقرر کرتا ہوں جس کا انتظام اللہ نے میرے سپرد کیا ہے وہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ اس کے پاس اس کا ہدیہ لایا جائے اگر وہ سچا ہے اللہ کی قسم! مال زکوٰۃ میں سے تم میں سے جو بھی بغیر حق کے کچھ بھی لیتا ہے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہی مال اس پر لادا ہوا ہوگا۔ پس تم میں سے اس شخص کو میں ضرور پہچان لوں گا کہ اونٹ بڑبڑاتا ہوا یا گائے ڈکراتی ہوئی بکری منمناتی ہوئی اس کی گردن پر سوار ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام حق پہنچا دیا ہے جسے میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا ہے۔

۲۲۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ اَبُو اُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَعْلَمُنَّ وَاللهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنَايَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي

۲۲۱...... حضرت عبدہ اور ابن نمیر سے ہی روایت اسی طرح منقول ہے کہ جب وہ آدمی آیا اور اس نے حساب کیا اور ابن نمیر کی حدیث میں یہ ہے کہ تم جان لو گے اللہ کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی کچھ بھی نہیں لیتا۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور تم حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کیونکہ وہ بھی میرے ساتھ موجود تھے۔

۲۲۲...... وحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ

۲۲۲...... حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صدقہ کی وصولی کے لئے عامل مقرر فرمایا۔ وہ کثیر مال لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا: یہ تمہارے لئے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔ حضرت عروہ کہتے ہیں: میں

كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي۔

نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث (خود) سنی؟ تو انہوں نے کہا: آپ کے منہ مبارک سے میرے کانوں نے سنا۔

۲۲۳۔۔۔۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى

۲۲۳۔۔۔۔حضرت عدی بن عمیر کندیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس آدمی کو ہم کسی کام پر عامل مقرر کریں اور اس نے ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کسی کم چیز کو چھپالیا تو یہ خیانت ہوگی اور وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا۔ تو آپ ﷺ کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا آدمی انصار میں سے کھڑا ہوا گویا میں اسے ابھی دیکھ رہا ہوں۔ تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) مجھ سے اپنا کام واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے آپ (ﷺ) کو اس اس طرح فرماتے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ تم میں سے جس کو ہم کسی کا عامل مقرر کریں تو اسے چاہیئے کہ وہ ہر کم اور زیادہ چیز لے کر آئے۔ پس اس کے بعد اسے جو دیا جائے وہ لے لے اور جس چیز سے اسے منع کیا جائے اس سے رک جائے۔

۲۲۴۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۲۲۴۔۔۔۔ان اسانید سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

۲۲۵۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنَا قَيْسُ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ۔

۲۲۵۔۔۔۔حضرت عدی بن عمیر کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس کے بعد وہی مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

باب - ۵۹ باب وجوب طاعة الامراء في غير معصيةٍ وتحريمها في المعصية

غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کے وجوب اور گناہ کے امور میں اطاعت کرنے کی حرمت کے بیان میں

۲۲۶۔۔۔۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

۲۲۶۔۔۔۔حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی آیت:

قَالا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الاَمْرِ مِنْكُمْ)[1] فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

يٰٓ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْا...... حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں بھیجا تھا۔ علامہ ابن جریج نے یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔

۲۲۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ يُطِعِ الاَمِيرَ فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الاَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي

۲۲۷...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کرتا ہے اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۲۸...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الاَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي۔

۲۲۸...... اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے لیکن اس میں وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ کے الفاظ مذکور نہیں۔

۲۲۹...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيرِي فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى اَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي

۲۲۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کردہ) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے (مقرر کردہ) امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۳۰...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً۔

۲۳۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے بالکل مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۳۱...... وحَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ اِلَى فِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

۲۳۱...... حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ بالا حدیث روایت کی ہے۔

[1] فائدہ...... قوله و اولی الأمر منكم...... الخ۔ یہاں راجح تفسیر اولی الأمر کی امراء اور بادشاہ ہیں۔ (تکملہ)

اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْن عَطَاء سَمِعَ اَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۲۳۲...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۲۳۲...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایات کی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان فرماتے ہیں۔

۲۳۳...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ اَنَّ اَبَا يُونُسَ مَوْلَى اَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ وَقَالَ مَنْ اَطَاعَ الْاَمِيرَ وَلَمْ يَقُلْ اَمِيرِي وَكَذٰلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ۔

۲۳۳...... حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے امیر کی اطاعت کی، لیکن اس روایت میں میرے امیر نہیں فرمایا۔ اور اسی طرح ہمام عن ابی ہریرہ کی روایت میں ہے۔

۲۳۴...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُور وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ ❶ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

۲۳۴...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تجھ پر تنگی اور فراخی میں خوشی اور ناخوشی میں اور تجھ پر کسی کو ترجیح دی جائے (تیرا حق تلف کیا جائے) ہر صورت میں امیر کی بات کو سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔

۲۳۵...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيلِي اَوْصَانِي اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ

۲۳۵...... حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ میرے پیارے دوست ﷺ نے مجھے یہ وصیت فرمائی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں اگرچہ امیر ہاتھ، پاؤں کٹا ہوا غلام ہی کیوں نہ ہو۔

۲۳۶...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۲۳۶...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں کٹا ہوا حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ ہو۔

---

❶ فائدہ...... قوله منشطك و مكرهك...... الخ- یہ دونوں مصدرِ میمی ہیں مراد نشاط اور کراہت یعنی ناپسندیدگی ہو یا پسند ہر صورت میں سننا لازم ہے اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ (تکملہ)

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا ❶ مُجَدَّعَ الاَطْرَافِ

۲۳۷ ...... وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الاسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الاَطْرَافِ۔

۲۳۷ ...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ خواہ اعضاء بریدہ غلام ہی امیر کیوں نہ ہو۔

۲۳۸ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا

۲۳۸ ...... حضرت یحییٰ بن حصینؒ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے: اگر تم پر کسی غلام کو عامل مقرر کیا جائے اور وہ تمہاری کتاب کے مطابق حکم دے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

۲۳۹ ...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا

۲۳۹ ...... اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ وہ حبشی غلام ہو۔

۲۴۰ ...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا

۲۴۰ ...... اسی مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں اعضاء کٹے ہوئے حبشی غلام فرمایا ہے۔

۲۴۱ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ ۔

۲۴۱ ...... اسی مذکورہ حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں اعضاء کٹے ہوئے حبشی کا ذکر نہیں کیا اور لیکن اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے منیٰ یا عرفات میں سنی۔

۲۴۲ ...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُودُكُمْ

۲۴۲ ...... حضرت ام الحصینؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لمبی گفتگو اور نصائح فرمائیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم پر اعضاء کٹے ہوئے (راوی کہتا ہے) میں نے گمان کیا کہ اس نے سیاہ بھی کہا غلام کو حاکم بنادیا جائے جو تمہیں اللہ کی کتاب کے ساتھ حکم دے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

---

❶ فائدہ ...... قوله عبداً حبشيًّا مجدع الأطراف ...... الخ- یہاں ہاتھ پاؤں کٹے ہونے سے مراد نسب کے اعتبار سے کم تر ہونا ہے اگر ظاہری معنی مراد لینا بھی صحیح ہے مگر شارحین نے اس مرادی معنی کو اس وجہ سے ترجیح دی ہے کہ اہل عرب میں ایسے شخص کے لئے جو کہ نسب کے اعتبار سے کم تر ہو اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے کا رواج تھا۔ (تکملہ)

بِكِتَابِ اللهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا۔

۲۴۳.....حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلا سَمْعَ وَلا طَاعَةَ

۲۴۳.....حضرت ابن عمرؓ کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مرد پر (حاکم) کی بات سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند ہو۔ سوائے اس کے کہ اسے کسی گناہ کا حکم دیا جائے۔ پس اگر اسے معصیت ونافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ اس کی بات سننا لازم ہے اور نہ اطاعت۔

۲۴۴.....وحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۴۴.....اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

۲۴۵.....حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ اِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ اَرَادُوا اَنْ يَدْخُلُوهَا [1] لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

۲۴۵.....حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا، اس نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ تو بعض لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسروں نے کہا: ہم اسی سے تو بھاگتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا: جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں ہی رہتے اور دوسروں کیلئے اچھی بات فرمائی اور فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو نیکی میں ہوتی ہے۔

۲۴۶.....وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَاَغْضَبُوهُ

۲۴۶.....حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کو بھیجا اور ان پر ایک انصاری کو امیر مقرر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس کی بات سنیں اور اطاعت کریں۔ انہوں نے امیر کو کسی بات کی وجہ سے ناراض کر دیا تو امیر نے کہا: میرے پاس لکڑیاں جمع کرو، انہوں نے لکڑیاں جمع کر دیں، پھر کہا: آگ جلاؤ تو انہوں نے جلادی۔ پھر کہا: کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے میرے حکم کو سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟

---

[1] فائدہ..... قولہ لو دختلموھا لم تزالوا فیھا..... الخ- قیامت تک آگ میں رہنا اسی وجہ سے تھا کہ انسان کا اپنے آپ کو آگ میں داخل کرنا حرام ہے، آپ علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناحق کسی کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ (تکملہ)

فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ اَوْقِدُوا نَارًا فَاَوْقَدُوا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْمُرْكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلٰى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوا اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔ ❶

انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو اس نے کہا: آگ میں کود پڑو۔ تو انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کہا۔ ہم آگ سے بھاگ کر ہی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہیں اور اسی بات پر ڈٹ گئے۔ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھادی گئی۔ جب وہ واپس ہوئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو اس سے (قیامت تک) نکل نہ سکتے۔ اطاعت تو نیکی میں ہی ہوتی ہے۔

۲۴۷...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۴۷...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

۲۴۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَعَلٰى اَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

۲۴۸...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے تنگی اور آسانی میں، پسند و ناپسند میں اور اس بات پر کہ ہم پر کسی کو ترجیح دی جائے، آپ ﷺ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم حکام سے حکومت کے معاملات میں جھگڑا نہ کریں گے اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاں بھی ہوں گے حق بات ہی کہیں گے۔ اللہ کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ رکھیں گے۔

۲۴۹...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۴۹...... اس سند کے ساتھ یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۵۰...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ اِدْرِيسَ۔

۲۵۰...... ان اسانید سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

---

❶ فائدہ...... انما الطاعة في المعروف- اس سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں، ایک یہ کہ ہر مسلمان پر امیر کی اطاعت واجب ہے ان امور میں جو مباح ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و أولی الأمر منکم ......(الآیة) دوسرے یہ کہ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق کہ اللہ کی ناراضگی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے اسلئے معاصی میں امیر کا حکم نہیں مانا جائے گا۔ (تکملہ)

۲۵۱...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لا نُنَازِعَ الاَمْرَ اَهْلَهُ قَالَ اِلا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ۔

۲۵۱...... حضرت جنادہ بن امیہؒ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبادہ بن صامتؓ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: اللہ آپ کو تندرست کرے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور اللہ اس کے ذریعہ (ہمیں) نفع عطا فرمائے۔ تو انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بلایا۔ ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور جن امور کی آپ ﷺ سے ہم نے بیعت کی وہ یہ تھے۔ ہم نے بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی کہ اپنی خوشی اور ناخوشی میں، تنگی اور آسانی میں اور ہم پر ترجیح دیئے جانے پر اور اس بات پر کہ ہم حکام سے جھگڑا نہ کریں گے سوائے اس کے کہ ہم واضح دیکھیں اور تمہارے پاس اس کے کفر ہونے پر اللہ کی طرف سے کوئی دلیل موجود ہو۔

باب – ۶۰ باب الامام جنةٌ يقاتل من ورائه ويتقى به

امام کے مسلمانوں کیلئے ڈھال ہونے کے بیان میں

۲۵۲...... حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ يَاْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ۔

۲۵۲...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
امام (خلیفہ) ڈھال ہے۔ اسی کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے امان دی جاتی ہے۔ پس اگر اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل و انصاف کرے اور اس کی وجہ سے اس کے لئے ثواب ہوگا اور اگر وہ اس کے علاوہ (برائی) کا حکم کرے تو یہ اس پر وبال ہوگا۔

باب – ۶۱ باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الاول فالاول

پہلے خلیفہ کی بیعت کو پورا کرنے کے وجوب کے بیان میں

۲۵۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ

۲۵۳...... حضرت ابو حازمؒ سے روایت ہے کہ میں پانچ سال تک حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ رہا۔ تو میں نے ان کو نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پاجاتا تو اس کا خلیفہ و نائب نبی ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور وہ بہت ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَاَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاتھ پر پہلے بیعت کرلو اسے پورا کرو۔ بیشک اللہ ان سے ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرنے والا ہے۔

٢٥٤ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

٢٥٤ ...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل حدیث نقل کی گئی ہے۔

٢٥٥ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ وَوَكِيعٌ ح وحَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي اَثَرَةٌ وَاُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ۔

٢٥٥ ...... اسی حدیث کی مزید اسناد ذکر کی ہیں۔ حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد حقوق تلف کئے جائیں گے اور ایسے امور پیش آئیں گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ہم میں سے انہیں حکم کیا دیتے ہیں جو یہ زمانہ پائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر کسی کا جو حق ہو وہ ادا کر دو اور حقوق تم اللہ سے مانگتے رہنا۔

٢٥٦ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَاَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ اِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي

٢٥٦ ...... حضرت عبد الرحمٰن بن عبد رب کعبہؒ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے ارد گرد جمع تھے۔ میں ان کے پاس آیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔ تو عبد اللہ نے کہا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک جگہ رکے۔ ہم میں سے بعض نے اپنا خیمہ لگانا شروع کر دیا اور بعض تیر اندازی کرنے لگے اور بعض وہ تھے جو جانوروں میں ٹھہرے رہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی: اَلصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے) تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سے قبل کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس کے ذمہ اپنے علم کے مطابق اپنی امت کی بھلائی کی طرف رہنمائی لازم نہ ہو اور برائی سے اپنے علم کے مطابق انہیں ڈرانا لازم نہ ہو اور بے شک تمہاری اس امت کی عافیت ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کا آخر ایسی

اَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلاءٌ وَاُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ اَنْ يُؤْتَى اِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَهْوَى اِلَى اُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ [1] هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَاْمُرُنَا اَنْ نَاْكُلَ اَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ اَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ يَقُولُ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَاْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلا اَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلا تَقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔

مصیبتوں اور امور میں مبتلا ہو گا جسے تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا فتنہ آئے گا جس کا ایک حصہ دوسرے کو کمزور کر دے گا اور ایسا فتنہ آئے گا کہ مؤمن کہے گا یہ میری ہلاکت ہے۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا اور دوسرا ظاہر ہو گا تو مؤمن کہے گا: یہی میری ہلاکت کا ذریعہ ہو گا۔ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اسے جہنم سے دور رکھا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو چاہئے کہ اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ اس معاملہ سے پیش آئے جس کے دیئے جانے کو اپنے لئے پسند کرے اور جس نے امام کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر دل کے اخلاص سے بیعت کی تو چاہئے کہ اپنی طاقت کے مطابق اس کی اطاعت کرے اور اگر دوسرا شخص اس سے جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن مار دو۔ راوی کہتا ہے پھر میں عبد اللہؓ کے قریب ہو گیا اور ان سے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت عبد اللہؓ نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: میرے کانوں نے آپ ﷺ سے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔ تو میں نے ان سے کہا: یہ آپ کے چچازاد بھائی معاویہؓ ہمیں اپنے اموال کو ناجائز طریقے پر کھانے اور اپنی جانوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اللہ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ ...... ''اے ایمان والو! اپنے اموال کو ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ ایسی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے کی جائے اور نہ اپنی جانوں کو قتل کرو۔ بیشک اللہ تم پر رحم فرمانے والا ہے۔'' اللہ کی اطاعت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ کی نافرمانی میں ان کی نافرمانی کرو۔

۲۵۷...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كِلاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۵۷...... یہ حدیث ان دو اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت کی گئی ہے۔

---

[1] فائدہ ...... قوله هذا ابن عمك ...... الخ - اس کلام سے مراد یہ ہے کہ جب اس راوی نے حضرت عبد اللہ ابن عمر کی یہ حدیث سنی تو اس نے خیال کیا کہ یہ وصف حضرت معاویہ میں موجود ہے بوجہ اس تنازع کے جو حضرت معاویہ اور حضرت علی کے مابین تھا۔ نہ کہ راوی کا اس قول سے مراد یہ ہے کہ حضرت معاویہ ایسا کرتے تھے العیاذ باللہ جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے کیونکہ ایسا کرنا کسی مستند حدیث سے ثابت نہیں ہے جبکہ حضرت معاویہ فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ (تکملہ)

۲۵۸......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ اَبِي اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ۔

۲۵۸......حضرت عبدالرحمٰن بن عبد رب کعبہ صاعدیؒ سے روایت ہے کہ میں نے ایک جماعت کو کعبہ کے پاس دیکھا۔ بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

باب-۶۲ باب الامر بالصبر عند ظلم الولاۃ واستئثارھم

حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کے حکم کے بیان میں

۲۵۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً[1] فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

۲۵۹......حضرت اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے خلوت میں عرض کیا: کیا آپ ﷺ مجھے فلاں آدمی کی طرح عامل مقرر نہیں فرمادیتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد عنقریب اپنے پر ترجیح کو پاؤ تو صبر سے کام لینا۔ یہاں تک کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملاقات کرو۔

۲۶۰......وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۲۶۰......حضرت انسؓ حضرت اسید بن حضیرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے خلوت میں عرض کیا۔ بقیہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح ہے۔

۲۶۱......وحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۶۱......اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے لیکن اس میں خلوت رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہیں۔

باب-۶۳ باب في طاعة الامراء وان منعوا الحقوق

حاکموں کی اطاعت کے بیان میں اگرچہ وہ تمہارے حقوق نہ دیں

۲۶۲......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ

۲۶۲......حضرت علقمہ بن وائلؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمٰی بن یزید جعفیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں کہ اگر ہم پر ایسے حاکم

---

[1] فائدہ...... اثرۃ-مراد اس سے یہ ہے کہ غیر کو تم پر عطایا اور دوسرے دنیاوی امور اور دینی امور میں ترجیح دی جائے گی۔ (تکملہ)

قَالَ سَالَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْاَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ[1] ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

مسلط ہو جائیں جو ہم سے اپنے حقوق تو مانگیں اور ہمارے حقوق کو روک لیں۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا۔ اس نے آپ ﷺ سے پھر پوچھا، آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر اس نے دوسری یا تیسری مرتبہ پوچھا تو اسے اشعث بن قیسؓ نے کھینچ لیا اور کہا: اس کی بات سنو اور اطاعت کرو کیونکہ ان پر ان کا بوجھ اور تمہارے اوپر تمہارا بوجھ ہے۔

٢٦٣ ـ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

۲۶۳ ـ اس سند کیساتھ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ اسے حضرت اشعث بن قیس نے کھینچا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی بات سنو اور اطاعت کرو کیونکہ ان کا بوجھ ان پر اور تمہارا بوجھ تمہارے اوپر ہے۔

باب ـ ۶۴ باب وُجُوب مُلازمة جماعة المُسلمين عند ظُهُور الفتن وفي كُلّ حالٍ وتحريم الخُرُوج على الطّاعة ومُفارقة الجماعة

فتنوں کے ظہور کیوقت جماعت کیساتھ رہنے کا حکم اور کفر کیطرف بلانے سے روکنے کے بیان میں

٢٦٤ ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ

۲۶۴ ـ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرامؓ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں برائی کے بارے میں اس خوف کی وجہ سے کہ وہ مجھے پہنچ جائے، سوال کرتا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں تھے۔ اللہ ہمارے پاس یہ بھلائی لائے۔ تو کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس برائی کے بعد کوئی بھلائی بھی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور اس خیر میں کچھ کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کیا: کیسی کدورت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری سنت کے علاوہ کو سنت سمجھیں گے اور میری ہدایت کے علاوہ کو ہدایت جان لیں گے۔ تو ان کو پہچان لے گا اور نفرت کرے گا۔ میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جہنم کے

---

[1] فائدہ ـ فأعرض عنه ـ یہ اعراض کرنا شاید وحی کے انتظار کی وجہ سے تھا کہ اس بارے ابھی تک کوئی حکم نہیں آیا تھا یا شاید اس وجہ سے تھا کہ مسائل کے اس اصرار اور سوال کی اس کیفیت کو ختم کرنا تھا کہ ان کے اس سوال سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ایسا دیکھنا چاہتے ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعراض کر کے اس سے انکار کرنا چاہا۔ (تکملہ)

الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَرَى اِنْ اَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَاِمَامَهُمْ [1] فَقُلْتُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ عَلَى اَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ۔

دروازوں پر کھڑے ہو کر جہنم کی طرف بلایا جائے گا۔ جس نے ان کی دعوت کو قبول کر لیا وہ اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) ہمارے لئے ان کی صفت بیان فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! وہ ایسی قوم ہو گی جو ہمارے رنگ جیسی ہو گی اور ہماری زبان میں ہی گفتگو کرے گی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ مجھے ملے تو آپ ﷺ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے امام کو لازم کر لینا۔ میں نے عرض کیا: اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو، اور نہ ہی کوئی امام (تو کیا کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا اگر چہ تجھے موت کے آنے تک درخت کی جڑوں کو کاٹنا پڑے اور تو اسی حالت میں موت کے سپرد ہو جائے۔

۲۶۵...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْاَمِيرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

۲۶۵...... حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شر میں مبتلا تھے اللہ ہمارے پاس اس بھلائی کو لایا جس میں ہم ہیں تو کیا اس بھلائی کے پیچھے بھی کوئی برائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے پیچھے کوئی برائی بھی ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایسے مقتداء ہوں گے جو میری ہدایت سے راہنمائی حاصل نہ کریں گے اور نہ میری سنت کو اپنائیں گے اور عنقریب ان میں ایسے لوگ کھڑے ہوں گے کہ ان کے دل انسانی جسموں میں شیطان کے دل ہوں گے میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ اگر اس زمانہ کو پاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: امیر کی بات سن اور اطاعت کر اگر چہ تیری پیٹھ پر مارا جائے یا تیرا مال غصب کر لیا جائے پھر بھی ان کی بات سن اور اطاعت کر۔

۲۶۶...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي قَيْسِ بْنِ

۲۶۶...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے علیحدہ ہو گیا تو وہ جاہلیت

---

[1] فائدہ...... تلزم جماعة المسلمین۔ جماعۃ المسلمین سے مراد یہ ہے کہ وہ جماعۃ جو ایک امیر کے اطاعت اور فرمانبرداری پر متفق ہو اور جو اس کی بیعت سے انکار کرے وہ جماعت سے خارج ہے۔ (تکملہ)

رِيَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ ❶ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ

کی موت مرا اور جس نے اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کی، کسی عصبیت کی بناء پر غصہ کرتے ہوئے، عصبیت کی طرف بلایا یا عصبیت کی مدد کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا تو وہ جاہلیت کے طور پر قتل کیا گیا اور جس نے میری امت پر خروج کیا کہ اس کے نیک و بد سب کو قتل کیا۔ کسی مؤمن کا لحاظ کیا اور نہ کسی سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا تو وہ میرے دین پر نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

۲۶۷...... وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا۔

۲۶۷...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث مذکورہ بالا روایتِ جریر ہی کی طرح ہے۔ اس حدیث میں لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا کے الفاظ ہیں۔

۲۶۸...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي

۲۶۸...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے علیحدہ ہو گیا پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ جو شخص اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے تلے عصبیت پر غصہ کرتے ہوئے مارا گیا اور وہ جنگ کرتا ہو عصبیت کیلئے تو وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور میری امت میں سے جس نے میری امت پر خروج کیا کہ اس کے نیک اور برے کو قتل کرے، مؤمن کا لحاظ کرے نہ کسی ذمی کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پورا کرے تو وہ میرے دین پر نہیں۔

۲۶۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ الْمُثَنَّى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

۲۶۹...... اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایات ہی کی طرح مروی ہے۔ بہرحال ابن مثنٰی نے اپنی روایت کردہ حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں کیا اور علامہ بشار نے اپنی روایت کردہ حدیث مبارکہ میں قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ کہا ہے۔

۲۷۰...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

۲۷۰...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

❶ فائدہ...... فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ۔ مقصود اس کلام سے زجر و توبیخ ہے کہ ان افعال شنیعہ کی بناء پر اسی کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے بخشے چاہے عذاب دے ورنہ حقیقت حال کے اعتبار سے وہ امۃ میں داخل ہے۔ (تکملہ)

عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي رَجَاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَاى مِنْ اَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

فرمایا: جو آدمی اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ جو آدمی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۲۷۱...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاء الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

۲۷۱...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اپنے امیر سے کوئی بات ناپسند ہو تو چاہیے کہ اس پر صبر کرے کیونکہ لوگوں میں سے جو بھی سلطان کی اطاعت سے ایک بالشت بھی نکلا اور اس پر اسی کی موت واقع ہو گئی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۲۷۲...... حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُو عَصَبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

۲۷۲...... حضرت جندب بن عبد اللہ بجلیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو کسی کی اندھی تقلید میں عصبیت کی طرف بلاتا ہوا یا عصبیت کی مدد کرتا ہوا قتل کیا گیا تو وہ شخص جاہلیت کی موت مرا۔

۲۷۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِاَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ اِنِّي لَمْ آتِكَ لِاَجْلِسَ اَتَيْتُكَ لِاُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

۲۷۳...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ واقعہ حرہ کے وقت جو یزید بن معاویہؓ کے دور حکومت میں ہوا عبد اللہ بن مطیع کے پاس آئے۔ تو ابن مطیع نے کہا: ابو عبد الرحمٰن (ابن عمرؓ) کیلئے غالیچہ بچھاؤ۔ تو ابن عمرؓ نے کہا: میں آپ کے پاس بیٹھنے کیلئے نہیں آیا میں تو آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ کو ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اطاعت (امیر سے) ہاتھ نکال لیا تو وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اسکے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو اس حال میں مرا کہ اسکی گردن میں کسی کی بیعت نہ تھی، وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۲۷۴...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

۲۷۴...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ ابن مطیع کے پاس گئے اور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ مذکورہ روایت ہی کی طرح بیان کی۔

۲۷۵ـــ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ۔

۲۷۵ـــ اس سند کے ساتھ بھی یہی مذکورہ حدیث حضرت ابن عمرؓ کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔

باب-۶۵ باب حُكم من فرّق امر المُسلمين وهُو مُجتمعٌ

مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالنے والے کا حکم

۲۷۶ـــ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ [1] كَائِنًا مَنْ كَانَ

۲۷۶ـــ حضرت عرفجہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
عنقریب فتنے اور فساد ظاہر ہوں گے اور جو اس امت کی جماعت کے معاملات میں تفریق ڈالنے کا ارادہ کرے اسے تلوار کے ساتھ مار دو، خواہ وہ شخص کوئی بھی ہو۔

۲۷۷ـــ وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَرَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَاقْتُلُوهُ۔

۲۷۷ـــ ان چار مختلف اسناد و طرق سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے لیکن انہوں نے فَاضْرِبُوْهُ کی بجائے فَاقْتُلُوْهُ کا لفظ ذکر کیا ہے۔

۲۷۸ـــ وحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى

۲۷۸ـــ حضرت عرفجہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: تم اپنے معاملات میں کسی ایک آدمی پر متفق ہو پھر تمہارے پاس کوئی آدمی آئے اور تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا

---

[1] فائدہ ـــ فاضربوہ بالسیف - اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسلمانوں کی جماعت تفریق یا امیر کے خلاف بغاوت کرے وہ قتل کا مستحق ہے اول اگر اس چیز سے روکا جائے اور پھر وہ نہ رکے اور اس کا شر بغیر اس کے قتل کرنے کے ختم نہ ہو تو اسے قتل کیا جائے گا خواہ مال و دولت اور منصب والا ہو۔ (تکملہ)

رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ۔

تمہاری جماعت میں تفریق ڈالنا چاہے تو اسے قتل کر ڈالو۔

باب-٦٦ باب اذا بويع لخليفتين

جب دو خلفاء کی بیعت لی جائے تو کیا کرنا چاہیے

٢٧٩...... وحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا۔

٢٧٩...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب دو خلفاء کی بیعت کی جائے تو ان دونوں میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔

باب-٦٧ باب وجوب الانكار على الامراء فيما يخالف الشرع وترك قتالهم ما صلوا ونحو ذلك

خلاف شرع امور میں حکام کے رد کرنے کے وجوب اور جب تک وہ نماز وغیرہ ادا کرتے ہوں ان سے جنگ نہ کرنے کے بیان میں

٢٨٠...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ❶ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

٢٨٠...... حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کے خلاف شریعت اعمال کو تم پہچان لو گے اور بعض اعمال نہ پہچان سکو گے۔ پس جس نے اس کے اعمال بد کو پہچان لیا وہ بری ہو گیا جو نہ پہچان سکا وہ محفوظ رہا لیکن جو ان امور پر خوش ہوا اور تابعداری کی (وہ محفوظ نہ رہا)۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں۔

٢٨١...... وحَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ

٢٨١...... حضرت ام سلمہؓ زوجہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم پر ایسے حاکم مقرر کئے جائیں گے جن کے اعمال بد تم پہچان لو گے اور بعض اعمال بد سے ناواقف رہو گے۔ جس نے اعمال بد کو ناپسند کیا وہ بری ہو گیا اور جو ناواقف رہا وہ محفوظ رہا لیکن جو ان امور بد پر خوش ہوا اور اتباع کی (بری نہیں ہو گا اور نہ محفوظ رہے گا)۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

---

❶ فائدہ...... قولہ فتعرضون و تنکرون فمن عرق برئی...... الخ- یعنی اگر کسی شخص نے اس کی برائی کو پہچان لیا اور اپنی طاقت و قدرت کے اعتبار سے اس پر نکیر بھی کرتا رہا تو گویا اس نے وہ حق جو اس سے متعلق تھا ادا کر دیا اسلئے یہ بری ہو گیا۔ (تکملہ)

فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اَلا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لا مَا صَلَّوْا اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهِ

عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں (جس نے دل سے ناپسند کیا اور دل ہی سے انکار کیا)۔

۲۸۲...... وحَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ وَهِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ

۲۸۲...... ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح ذکر کی لیکن اس حدیث مبارکہ میں یہ ہے کہ جس نے انکار کیا وہ بری ہو گیا اور جس نے ناپسند کیا وہ محفوظ رہا۔

۲۸۳...... وحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلا قَوْلَهُ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

۲۸۳...... ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح بیان فرمائی ہے لیکن اس حدیث میں مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

باب-۶۸ باب خیار الائمۃ وشرارھم

اچھے اور برے حاکموں کے بیان میں

۲۸۴...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رُزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ ❶ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ اَفَلا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لا مَا اَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ

۲۸۴...... حضرت عوف بن مالکؓ کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے حاکموں میں سے بہتر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور وہ تمہارے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور تم ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہو اور تمہارے حاکموں سے برے حاکم وہ ہیں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم انہیں لعنت کرو اور وہ تمہیں لعنت کریں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم انہیں تلوار کیساتھ قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں اور جب تک اپنے حاکموں میں کوئی ایسی چیز دیکھو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو اس کے اس

---

❶ فائدہ قولہ و یصلون علیکم...... الخ- بعض حضرات نے اس سے مراد لیا ہے کہ جب تم مر جاتے ہو تو وہ تم پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان پر پڑھو، اور بعض نے یہاں صلوۃ کو دعاء کے معنی میں لیا ہے۔ اور محبت سے مراد یہ ہے کہ تمہاری زندگی میں تمہارے ساتھ اچھائی کا برتاؤ کرتے ہیں اور مرنے کے بعد تمہاری اچھائی کا ذکر لوگوں سے کرتے ہیں۔ (تکملہ)

وَلَا يَكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ ❶ وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَــــــــةٍ۔

عمل کو ناپسند کرو اور اطاعت و فرمانبرداری سے ہاتھ مت کھینچو۔

٢٨٥...... حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ اَخْبَرَنِي مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ وَهُوَ رُزَيْقُ بْنُ حَيَّانَ اَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ لَا مَا اَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ اَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِي لِرُزَيْقٍ حِينَ حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ آللّٰهِ يَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِي وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

٢٨٥...... حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہوں اور تم ان کے جنازے میں شرکت کرتے ہو اور وہ تمہارے جنازوں میں شرکت کریں اور تمہارے بد ترین حکمرانوں میں سے وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں، تم ان پر لعنت کرنے والے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس وقت انہیں معزول نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ آگاہ رہو! جس شخص کو کسی پر حاکم بنایا گیا پھر انہوں نے اس میں ایسی چیز دیکھی جو اللہ کی نافرمانی والے عمل کو ناپسند کریں اور اس کی فرمانبرداری سے اپنا ہاتھ نہ کھینچیں۔ ابن جابر نے کہا کہ میں نے رزیق سے کہا جب اس نے یہ مجھ سے بیان کی، اے ابو مقدام! تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تجھ سے یہ حدیث کسی نے بیان کی ہے یا تم نے خود اسے مسلم بن قرظہ سے سنا ہے، جنہوں نے عوف سے سنا اور عوف نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تو ابو مقدام نے گھٹنوں کے بل گر کر قبلہ کی طرف رُخ کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے اسے مسلم بن قرظہ سے سنا، وہ فرماتے تھے، میں نے عوف بن مالک سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سماعت کی۔

٢٨٦...... وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ رُزَيْقٌ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ قَالَ مُسْلِم وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

٢٨٦...... اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

---

❶ فائدہ...... قوله ولا تنزعوا يدا من طاعة...... الخ۔ یعنی اگر کوئی فاسق حکمران اور امیر ہے تو جب تک وہ کسی گناہ کے کام کا حکم نہ دے اس وقت تک اس کے حکم سے انحراف کرنا اور اس سے بغاوت کرنا جائز نہیں ہے۔ (تکملہ)

باب-۶۹ باب استحباب مُبایعة الامام الجیش عند ارادة القتال و بیان بیعة الرّضوان تحت الشّجرة

جنگ کرنے کے ارادہ کیوقت لشکر کے امیر کی بیعت کرنے کے استحباب بیعت رضوان کے بیان میں

۲۸۷...... حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ ❶ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَایَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِیَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَایَعْنَاهُ عَلٰی اَنْ لا نَفِرَّ ❷ وَلَمْ نُبَایِعْهُ عَلَی الْمَوْتِ۔

۲۸۷...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے دن چودہ سو (صحابہؓ) تھے۔ ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور حضرت عمرؓ ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے بیٹھے تھے اور یہ درخت کیکر کا تھا اور ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہ ہوں اور موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

۲۸۸...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِي شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَایِعْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمَوْتِ اِنَّمَا بَایَعْنَاهُ عَلٰی اَنْ لا نَفِرَّ۔

۲۸۸...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ ہم نے اس بات پر آپ ﷺ سے بیعت کی تھی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔

۲۸۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَیْرِ سَمِعَ جَابِرًا یُسْاَلُ کَمْ کَانُوا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ کُنَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَایَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِیَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَایَعْنَاهُ غَیْرَ جَدِّ بْنِ قَیْسٍ الْاَنْصَارِيِّ اخْتَبَاَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِیرِهٖ۔

۲۸۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابرؓ سے دریافت فرمایا گیا کہ وہ صلح حدیبیہ کے دن کتنے (افراد) تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم چودہ سو (افراد) تھے۔ ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور حضرت عمرؓ ایک درخت کے نیچے جو کہ کیکر کا تھا آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ سوائے جد بن قیس انصاری کے وہ اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا۔

۲۹۰...... وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِیمُ بْنُ دِینَارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ مَوْلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا یُسْاَلُ هَلْ بَایَعَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي الْحُلَیْفَةِ فَقَالَ

۲۹۰...... حضرت ابوزبیرؓ سے مروی ہے کہ حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی تھی؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ اس جگہ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ سوائے حدیبیہ کے درخت کے کسی جگہ کے درخت کے پاس بیعت نہیں لی۔ حضرت ابوزبیرؓ کہتے ہیں،

---

❶ فائدہ...... قوله الفاً و اربع مائة...... الخ- بعض حضرات نے کہا ہے کہ پندرہ سو تھے اور بعض نے تیرہ سو کی تعداد روایت کی ہے، اس میں علامہ نوویؒ نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ اصل تعداد چودہ سو سے کچھ اوپر تھی تو جنہوں نے صرف چودہ سو کہا تو انہوں نے کسر کو حذف کر کے بیان نہیں کیا، اور جنہوں نے پندرہ سو کی روایت کی انہوں نے کسر کو شامل کر کے بیان کیا ہے، اور جنہوں نے کل تیرہ سو بیان کیئے دراصل ان کو اصل تعداد کا یقین نہیں تھا جس کی وجہ سے یہ روایت کی ہے۔ (تکملہ)

❷ فائدہ...... قوله و لم نبایعه علی الموت...... الخ- بعض روایت سے پتہ چلتا ہے کہ موت پر بھی بیعت کی تھی، تو دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ فرار نہ ہونے کی بیعت کی ہے اور اس کا لازم یہ کہ موت سے بھی نہ بھاگنا تو جس روایت میں یہ ہے کہ موت پر بھی بیعت کی اس سے مراد فرار کا لازم ہے نہ کہ صراحتاً موت پر بیعت کی ہے۔ (تکملہ)

لا وَلٰكِنْ صَلّٰى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ اِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ۔

کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے کنوئیں پر دعا فرمائی تھی۔

٢٩١...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الاَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ سَعِيدٌ وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ [1] اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الاَرْضِ و قَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ اُبْصِرُ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ۔

٢٩١...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: آج کے دن تم اہل زمین میں سب سے افضل ہو۔ حضرت جابرؓ نے کہا: اگر میری بینائی ہوتی تو میں تمہیں اس درخت کی جگہ دکھاتا۔

٢٩٢...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ [2] لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ۔

٢٩٢...... حضرت سالم بن ابی الجعدؒ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے اصحاب شجرہ کے (تعداد) بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: ہم ایک ہزار پانچ سو (صحابہ) تھے اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو (بھی وہ پانی) ہمیں کافی ہو جاتا۔

٢٩٣...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ كِلَاهُمَا يَقُولُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

٢٩٣...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ (بیعت رضوان کے وقت) ہم پندرہ سو (صحابہ) تھے اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو (بھی وہ پانی) ہمیں کافی ہو جاتا۔

٢٩٤...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

٢٩٤...... حضرت سالم بن ابی جعدؒ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابرؓ سے کہا: تم اس (بیعت رضوان والے) دن کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں

---

[1] فائدہ...... قولہ انتم الیوم خیر اھل الارض...... الخ- حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صریح ہے اصحابِ شجرہ یعنی بیعتِ رضوان کی فضیلت کے سلسلہ میں۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قولہ لو کنا مائۃ الف لکفانا...... الخ- دراصل یوم حدیبیہ میں حضور اکرم ﷺ سے حضرات صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ ہمارے پاس پانی ہی نہیں ہے تو آپ نے ایک مشکیزے میں تھوڑا سا پانی تھا اس میں ہاتھ ڈالا اور آپ کا معجزہ تھا کہ آپ کے ہاتھوں کے اطراف سے چشمہ کی طرح پانی جاری ہو گیا اور جتنے افراد تھے سب سیراب ہو گئے اور راوی فرماتے ہیں کہ اگر اس سے کہیں زیادہ ہوتے تو بھی سیراب ہو جاتے۔ (تکملہ)

عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ۔

نے کہا ایک ہزار چار سو (صحابہ)۔

۲۹۵ــــ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ اَسْلَمُ ثُمْنَ الْمُهَاجِرِينَ

۲۹۵...... حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب شجرہ ایک ہزار تین سو تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

۲۹۶ــــ وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۹۶...... اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۹۷ــــ وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَعْرَجِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا عَنْ رَاْسِهِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ

۲۹۷...... حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ مجھے بیعت رضوان کا واقعہ یاد ہے کہ نبی کریم ﷺ صحابہؓ سے بیعت لے رہے تھے اور اس درخت کی شاخوں میں سے ایک ٹہنی کو میں آپ ﷺ کے سر اقدس سے ہٹا رہا تھا۔ ہم چودہ سو (صحابہ) تھے۔ ہم نے موت پر آپ ﷺ سے بیعت نہیں کی تھی لیکن ہماری بیعت اس پر تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

۲۹۸ــــ وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۲۹۸...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

۲۹۹ــــ وحَدَّثَنَاه حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ اَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا[1] فَاِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ۔

۲۹۹...... حضرت سعید بن میبؒ سے روایت ہے کہ میرے والد بھی ان صحابہؓ میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخت کے پاس بیعت (رضوان) کی تھی۔ انہوں نے کہا: ہم اگلے سال حج کیلئے گئے تو اس درخت کی جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی۔ پس اگر وہ جگہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو (وہ کیسے درست ہو سکتی ہے)۔

۳۰۰ــــ وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ قَالَ وَقَرَاْتُهُ عَلٰى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۳۰۰...... حضرت سعید بن میبؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیعت شجرہ (بیعت رضوان) والے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ یہ فرماتے ہیں کہ وہ اگلے سال اس درخت کو بھول گئے تھے۔

---

[1] فائدہ...... قوله فخفي علينا مكانها...... الخ۔ دراصل یہ حضرات اس درخت کی زیارت کے لئے اس وجہ سے جاتے تھے تاکہ ایمانی قوت میں اضافہ ہو یا برکت حاصل ہو، لیکن اگر کوئی اس نیت سے جائے کہ اس جگہ سے نفع یا نقصان ہوتا ہے یا کوئی ضرر لاحق ہو سکتا ہے یا اس جگہ کوئی تقریب کرنے کے لئے جائیں تو ہرگز جائز نہیں ہے۔ (تکملہ)

الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ۔

۳۰۱۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا۔

۳۰۱۔۔۔۔۔ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس درخت کو دیکھا تھا پھر میں اس کے پاس آیا تو میں اسے نہ پہچان سکا۔

۳۰۲۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۳۰۲۔۔۔۔۔ حضرت یزید بن ابی عبیدؒ مولیٰ سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ سے کہا:
تم نے رسول اللہ ﷺ سے حدیبیہ کے دن کس بات پر بیعت کی تھی، انہوں نے کہا موت پر۔

۳۰۳۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ۔

۳۰۳۔۔۔۔۔ اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۳۰٤۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَاذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۳۰۴۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ اس کے پاس کوئی آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں۔ عبداللہ نے کہا: کس بات پر؟ اس نے کہا: موت پر۔ فرمایا: اس بات پر رسول اللہ ﷺ کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

باب ۔۷۰ باب تحريم رُجُوعِ الْمُهاجرِ اِلى استِيطانِ وطنِهِ

وطنِ ہجرت کو دوبارہ وطن بنانے کی حرمت

۳۰۵۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ۔

۳۰۵۔۔۔۔۔ حضرت یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج کے پاس گئے تو اس نے کہا: اے ابن اکوع! تم ایڑیوں کے بل لوٹ کر صحرا میں بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صحرا میں واپس جانے کی اجازت دے دی تھی۔

باب-۷۱ باب المُبايعة بعد فتح مكّة على الاسلام والجهاد والخير وبيان معنى لا هجـــــرة بعد الفتـــح

فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور بھلائی پر بیعت کرنے اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، کی تاویل کے بیان میں

۳۰۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ❶ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ۔

۳۰۶...... حضرت مجاشع بن مسعود سلمیؓ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اہل ہجرت کی ہجرت تو گذر چکی ہے لیکن (تم اب) اسلام، جہاد اور بھلائی پر بیعت کر سکتے ہو۔

۳۰۷...... وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ جِئْتُ بِاَخِي اَبِي مَعْبَدٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا قُلْتُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ اَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ

۳۰۷...... حضرت مجاشع بن مسعود سلمیؓ سے مروی ہے کہ میں اپنے بھائی ابو معبد کو لے کر فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس سے ہجرت پر بیعت لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل ہجرت کی ہجرت گذر چکی ہے۔ میں نے عرض کیا: پھر آپ ﷺ اس سے کس کس بات پر بیعت لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام، جہاد اور بھلائی پر۔
ابو عثمان نے کہا: میں ابو معبد سے ملا تو اسے مجاشع کے اس قول کی خبر دی تو انہوں نے کہا: مجاشع نے سچ کہا ہے۔

۳۰۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ اَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ۔

۳۰۸...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کے بھائی سے ملاقات کی تو اس نے کہا: مجاشع نے سچ کہا ہے۔ ابو معبد کا نام ذکر نہیں کیا۔

۳۰۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَا اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ❷ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

۳۰۹...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح یعنی فتح مکہ کے دن فرمایا:
اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تمہیں جہاد کیلئے بلایا جائے تو چلے آؤ۔

---

❶ فائدہ...... قوله فقال ان الهجرة قد مضت...... الخ- دراصل اشارہ اس بات کی طرف کرنا مقصود ہے کہ فتح مکہ سے قبل جس مقصد کے تحت ہجرت کی جاتی تھی وہ مقصد اب ختم ہو گیا، اب ہجرت اس مقصد کے بجائے دوسرے مقاصد کے لئے باقی ہے جو کہ آدمی کر سکتا ہے۔ (تکملہ)

❷ فائدہ...... قوله و لكن جهاد و نية...... الخ- علامہ بغویؒ نے اس حدیث سے جہاد کی فرضیت ثابت کی ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد فرض ہے۔ (تکملہ)

۳۱۰ــــ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَلْهِلٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۳۱۰ــــ ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۳۱۱ــــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

۳۱۱ــــ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ لیکن جہاد اور نیت (خیر کا حکم باقی ہے) اور جب تمہیں جہاد کیلئے بلایا جائے تو فوراً نکل پڑو۔

۳۱۲ــــ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

۳۱۲ــــ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ارے ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سمندر پار عمل کرتا رہ بے شک اللہ تیرے اعمال میں سے کچھ بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔

۳۱۳ــــ وحَدَّثَنَاه عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَهَلْ تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ۔

۳۱۳ــــ اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ اس میں ہے کہ اللہ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا اور مزید اضافہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اونٹنیوں کے پانی کے دن ان کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتے ہو؟ تو اس نے کہا: جی ہاں۔

باب-۴۷ باب كيفية بيعة النساء

عورتوں کی بیعت کے طریقہ کے بیان میں

۳۱۴ــــ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ

۳۱۴ــــ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ جب مؤمن عورتیں آپ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے آتیں تو

ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا هَاجَرْنَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ) اِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللّٰهِ ❶ مَامَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ مَا اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَفَّ امْرَاَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا۔

آپ ﷺ اللہ کے اس قول کی بنا پر ان کا امتحان لیتے:

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ......الخ

"اے نبی! جب آپ ﷺ کے پاس عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی"۔ سیدہ عائشہؓ نے کہا کہ مؤمن عورتوں میں سے جو ان باتوں کا اقرار کر لیتی تو اس کا امتحان منعقد ہو جاتا اور جب وہ ان باتوں کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے: جاؤ! تحقیق میں تمہیں بیعت کر چکا ہوں۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہ چھوا۔ ہاں آپ ﷺ ان سے گفتگو کے ذریعہ بیعت لیتے تھے۔ عائشہؓ نے عورتوں سے اللہ کے حکم کے علاوہ کسی بات پر بیعت نہیں لی اور نہ رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی نے کسی عورت کی ہتھیلی کو کبھی مس (چھوا) کیا اور آپ ﷺ جب ان سے بیعت لیتے تو انہیں زبان سے فرمادیتے کہ میں نے تمہاری بیعت کرلی۔

۳۶۵...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا و قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ۔

۳۱۵...... حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہؓ نے اسے عورتوں کی بیعت کی کیفیت کی خبر دی۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عورت کو ہاتھ سے نہیں چھوا۔ ہاں! جس وقت آپ ﷺ بیعت لیتے اور عورت (زبانی) عہد کر لیتی تو آپ ﷺ (زبان سے) فرمادیتے جاؤ میں نے تم کو بیعت کر لیا۔

باب-۴۳ باب البيعة على السمع والطاعة فيما استطاع

حسب طاقت احکام سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرنے کے بیان میں

۳۶۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَيُّوبَ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ

۳۱۶...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے احکام سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے تھے اور آپ ﷺ ہمیں ارشاد

❶ فائدہ...... قوله ما مست يد رسول الله يد امرأة قط...... الخ- اس جملہ سے اشارہ ان دو باتوں کی طرف بھی ہوتا ہے،
۱- ایک یہ کہ عورتیں اگر ہاتھ میں ہاتھ دیئے بغیر بیعت کریں تو ان کی بیعت ہو جاتی ہے۔
۲- دوسرا یہ کہ اگر عورتوں کو بیعت کرتے وقت ان کے درمیان کوئی حائل ہو تو اس حائل کی وجہ سے ان کی بیعت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا بلکہ ان کی بیعت منعقد ہو جائے گی۔ (تکملہ)

جَعْفَر اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَار اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ۔ ❶

فرماتے تھے: جہاں تک تمہاری طاقت ہو۔

باب-۴۷ (الف) باب بيان سن البلوغ

سنِ بلوغ کے بیان میں

۳۱۷۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ اِلَى عُمَّالِهِ اَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ

۳۱۷۔۔۔۔۔۔حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے چودہ سال کی عمر میں اپنے آپ کو غزوۂ احد کے دن جہاد کے لیے رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر میں نے اپنے آپ کو پندرہ سال کی عمر میں خندق کے دن پیش کیا تو آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔

نافع نے کہا کہ میں عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس ان دنوں میں آیا جب وہ خلیفہ تھے اور انہیں یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو پندرہ سال کا ہو اس کا حصہ مقرر کریں اور جو اس سے کم عمر کا ہو اسے نابالغ بچوں میں شمار کریں۔

۳۱۸۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي۔

۳۱۸۔۔۔۔۔۔اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں چودہ سال کا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے چھوٹا تصور فرمایا۔

باب-۴۷ (ب) باب النهي ان يسافر بالمصحف الى ارض الكفار اذا خيف وقوعه بايديهم

جب کفار کے ہاتھوں گرفتار ہونے کا ڈر ہو تو قرآن مجید ساتھ لے کر کفار کی زمین کی طرف سفر کرنے کی ممانعت کے بیان میں

۳۱۹۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ❷ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ۔

۳۱۹۔۔۔۔۔۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمنوں کے ملک کی طرف قرآن مجید ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا۔

---

❶ فائدہ۔۔۔۔۔۔ قوله فيما استطعت۔۔۔۔۔۔ الخ- حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد اپنی امت پر انتہائی درجہ کی شفقت اور محبت کی وجہ سے ہے کہ کہیں کوئی چیز ایسی لازم نہ ہو جائے کہ قدرت نہ ہونے کے باوجود آدمی پر کرنا ضروری ہو۔ (تکملہ) (حاشیہ = ۲ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

۳۲۰...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

۳۲۰...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دشمنوں کے ملک کی طرف اس ڈر کی وجہ سے قرآن ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع کرتے تھے کہ کہیں قرآن پاک دشمنوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

۳۲۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ قَالَ اَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ

۳۲۱...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید ساتھ لے کر سفر نہ کرو کیونکہ میں قرآن کے دشمنوں کے ہاتھ لگ جانے سے بے خوف نہیں ہوں۔ راوی ایوب نے کہا: اگر قرآن کو دشمنوں نے پالیا تو اس کے ذریعہ وہ تم سے مقابلہ کریں گے۔

۳۲۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَاِنِّي اَخَافُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

۳۲۲...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ ایک سند میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں خوف کرتا ہوں اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دشمن کے ہاتھ لگ جانے کے خوف سے۔

باب-۵۷ باب المسابقةِ بين الخيلِ وتضميرِها

گھوڑوں کے مابین مقابلہ اور اس کی تیاری کے بیان میں

۳۲۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ ❶ وَكَانَ ابْنُ

۳۲۳...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پریڈ کے قابل گھوڑوں میں حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک مقابلہ کرایا اور غیر قابل گھوڑوں میں ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک مقابلہ کرایا اور ابن عمرؓ بھی ان میں سے تھے جنہوں نے اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❷ فائدہ...... قوله نهى رسول الله ان يسافر بالقرآن...... الخ- قرآن حکیم کے ساتھ دشمن کے علاقوں میں سفر کرنے کی جو ممانعت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خدانخواستہ یہ نہ ہو کہ دشمن اس کی بے ادبی اور بے حرمتی نہ کردے اور اس کی تعظیم میں کمی کردے، چنانچہ جب یہ علت ہے ممانعت کی تو اگر کسی جگہ یہ علت نہ پائی جائے تو اس وقت قرآن حکیم کو ساتھ لے کر سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جائز ہے۔ (تکملہ)

❶ (حاشیہ صفحہ ہذا) فائدہ...... قوله الى مسجد بني زريق...... الخ- اس حدیث سے پتہ چلا کہ مساجد کی نسبت کسی قبیلہ یا کسی شخص یا کسی علاقہ کی طرف کرنا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تکملہ)

عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا

٣٢٤...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وحَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ۔

۳۲۴...... ان مختلف اسناد و طرق سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ صرف ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں آگے بڑھ گیا اور گھوڑا مجھے لے کر مسجد میں جا پہنچا۔

باب-۷۶ باب الخَيلُ فِي نواصيها الخيرُ الى يوم القيامة

گھوڑوں کی فضیلت اور ان کی پیشانیوں میں خیر کے باندھے ہونے کے بیان میں

٣٢٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۳۲۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت قیامت تک رکھی گئی ہے۔

٣٢٦...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى كُلُّهُمْ عَنْ

۳۲۶...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت رکھی گئی ہے۔

عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

۳۲۷۔۔۔ وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ [1]

۳۲۷۔۔۔ حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلیوں کے ساتھ گھوڑے کی پیشانی کو ملتے دیکھا اور آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ:

گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت یعنی ثواب اور غنیمت قیامت کے دن تک باندھ دی گئی ہے۔

۳۲۸۔۔۔ وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

۳۲۸۔۔۔ ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر و برکت باندھ دی گئی ہے۔

۳۲۹۔۔۔ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

۳۲۹۔۔۔ حضرت عروہ بارقیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت یعنی اجر اور غنیمت قیامت کے دن تک باندھ دیئے گئے ہیں۔

۳۳۰۔۔۔ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۳۳۰۔۔۔ حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و بھلائی مرکوز ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تک ثواب اور غنیمت۔

۳۳۱۔۔۔ وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ ابْنُ الْجَعْدِ

۳۳۱۔۔۔ اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس میں عروہ بن جعد مذکور ہے۔

۳۳۲۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ح

۳۳۲۔۔۔ ان اسناد سے بھی عروہ بارقی کی یہی حدیث نبی کریم ﷺ سے مذکورہ روایت کی طرح مروی ہے۔

---

[1] فائدہ۔۔۔ قوله معقود بنواصيها الخير الى يوم القيامة۔۔۔ الخ۔ اس جملہ سے اشارہ فرمادیا اس بات کی طرف کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور اس میں گھوڑوں کا استعمال بھی باقی رہے گا۔ اور بہت سے کاموں میں تم اس کے محتاج رہو گے۔ (تکملہ)

و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

۳۳۳...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ۔

۳۳۳...... حضرت عروہ بن جعدؓ سے اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے لیکن اس حدیث میں اجر و غنیمت کا ذکر نہیں فرمایا۔

۳۳۴...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ

۳۳۴...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

۳۳۵...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۳۳۵...... اس سند کے ساتھ بھی حضرت انسؓ سے یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب ــ ۷۷ باب ما يُكرهُ من صفات الخيل

گھوڑوں کی ناپسندیدہ صفات کے بیان میں

۳۳۶...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ[1]

۳۳۶...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گھوڑوں میں سے شکال ناپسندیدہ تھے۔

[1] فائدہ...... قوله يكره الشكال من الخيل...... الخ- شکال سے مراد وہ گھوڑا ہے کہ جس کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ سفید ہوں، اگرچہ اس کی تفسیر میں علماء نے بہت سے اقوال کئے ہیں مگر کسی ایک معنی کو ترجیح دینا ممکن نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم (تکملہ)

۴۳۷...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى

۴۳۷...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ عبدالرزاق کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ شکال یہ ہے کہ گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔

۴۳۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ۔

۴۳۸...... حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی کریم ﷺ کی یہ مذکورہ بالا حدیث وکیع اس سند سے بھی مروی ہے۔
اور حضرت وہب کی روایت میں عن عبداللہ بن یزید ہے اور حضرت نخعی کا ذکر نہیں فرمایا۔

باب-۷۸ باب فضل الجهاد والخُرُوج في سبيل الله

جہاد اور اللہ کے راستہ میں نکلنے کی فضیلت

۴۳۹...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لا يُخْرِجُهُ اِلا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَاِيمَانًا بِي وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ❶ اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ❷ فِي سَبِيلِ اللهِ اِلا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۳۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس کا ضامن ہو جاتا ہے جو اس کے راستہ میں نکلتا ہے جو شخص صرف میرے راستہ میں جہاد اور مجھ پر ایمان اور میرے رسول کی تصدیق کرتے ہوئے نکلتا ہے تو اس کی مجھ پر ذمہ داری ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں گا یا اس کو اس کے اس گھر کی طرف اجر وثواب اور غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں گا جس سے وہ نکلا تھا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ (محمد) کی جان ہے، اللہ کے راستہ میں جو بھی زخم لگتا ہے وہ اسی صورت میں قیامت کے دن آئے گا جس طرح وہ زخم لگنے کے وقت تھا۔

❶ فائدہ...... قوله ان ادخله الجنة...... الخ- حضرت قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس میں احتمال ہیں، ایک یہ کہ جیسے ہی اسکو شہادت نصیب ہو فوراً جنت میں داخل کر دیا جائے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، "احياءٌ عند ربهم يرزقون" کہ وہ شہداء زندہ ہیں اپنے رب کریم کے پاس رزق کھاتے ہوں گے۔
دوسرا احتمال یہ ہے کہ موت کے فوراً بعد تو جنت میں داخل نہیں کیا جائے مگر جب سابقین اولین کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کیا جائے گا اس وقت ان کے ساتھ ان شہداء کو بھی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور اس میں دوسرا احتمال راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (تکملہ)

❷ فائدہ...... قوله مامن كلم يكلم...... الخ- کلم کے معنی ہیں "زخم" اور یہ الفاظ...... (جاری ہے)

كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا اَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ اَبَدًا وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي اَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُو فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُو فَاُقْتَلُ

اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی ہوگی اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کے راستہ میں جنگ کرنے والے لشکر کا ساتھ کبھی نہ چھوڑتا۔ لیکن میں اتنی وسعت نہیں پاتا کہ ان سب لشکر والوں کو سواریاں دوں اور نہ وہ اتنی وسعت پاتے ہیں اور ان پر مشکل ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں جہاد کروں پھر مجھے قتل کیا جائے پھر جہاد کروں تو مجھے قتل کیا جائے پھر جہاد کروں تو مجھے قتل کیا جائے۔

۲۴۰...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۳۴۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارک مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۴۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِاَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهُ اِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ۔

۳۴۱...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
جو صرف اللہ کے راستہ میں جہاد کیلئے اور اس کی دین کی تصدیق کی خاطر اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ اس کیلئے اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ اسے (شہادت کی صورت میں) جنت میں داخل کرے گا یا اسے اس کے گھر لوٹائے گا کہ اس کے ساتھ اجر و ثواب یا مال غنیمت ہوگا۔

۲۴۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاللهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ۔

۳۴۲...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جو آدمی بھی زخمی ہوتا ہے تو اللہ جانتا ہے کہ کسے زخم دیا گیا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم کا رنگ تو خون کی طرح ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔

۲۴۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي

۳۴۳...... حضرت ہمام بن منبہؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی کئی احادیث ذکر فرمائیں ان میں سے یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ زخم جو کسی مسلمان کو اللہ کے راستہ میں لگے پھر وہ قیامت کے دن اپنی اسی صورت پر ہوگا جس طرح وہ زخم لگائے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اور خاصیت اگرچہ اس حدیث میں شہید کی فضیلت کے تحت ذکر کی ہے مگر یہ خاص فضیلت شہید کی ہی نہیں ہے بلکہ ہر زخم والے کی ہے۔ اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ ہر اس زخم والے کی فضیلت ہو جس کی موت اسی زخم کے سبب سے آئی ہو۔ (تکملہ)

سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي

جانے کے وقت تھا کہ اس سے خون نکل رہا ہوگا۔ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر مؤمنوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کے راستہ میں لڑنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا لیکن میں اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ ان سب کو سواریاں عطا کر سکوں اور نہ وہ وسعت رکھتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ جا سکیں اور ان کے دل میرے سے پیچھے رہ جانے سے خوش نہیں ہیں۔

٣٤٤...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

٣٤٤...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے اگر مؤمنین پر مشکل نہ ہوتی تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ باقی حدیث ان اسناد سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت کی ہے اضافہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھے اللہ کے راستہ میں شہید کیا جائے پھر زندہ کیا جائے۔ باقی حدیث ابوزرعہ کی حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

٣٤٥...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

٣٤٥...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ باقی حدیث مذکورہ روایت ہی کی مثل مروی ہے۔

٣٤٦...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى۔

٣٤٦...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ اس پر ضامن ہوتا ہے جو اسکے راستہ میں نکلا ہو سے آپ ﷺ کے قول: میں اللہ کے راستہ میں کسی لڑنے والے لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہتا، تک۔

باب-۷۹ باب فضل الشّهادة في سبيل الله تعالىٰ

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہادت کی فضیلت

۲۴۷......وحدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الاَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلا اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اِلا الشَّهِيدُ[1] فَاِنَّهُ يَتَمَنَّى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

۳۴۷......حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جس کا اللہ کے ہاں اجر و ثواب ہو اور وہ دنیا کی طرف لوٹنے کو پسند کرتا ہو اور نہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ہو جائے، سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے، پھر قتل کیا جائے بوجہ اس کے جو اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی۔

۲۴۸......وحدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَى الاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيدِ فَاِنَّهُ يَتَمَنَّى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ۔

۳۴۸......حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں جس کو جنت میں داخل کر دیا جائے وہ اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اسے دنیا میں لوٹا دیا جائے اور اس کیلئے روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ اسے لوٹایا جائے پھر اسے دس مرتبہ قتل کیا جائے بوجہ اس کے جو اس نے عزت وکرامت (جنت میں اپنی) دیکھی۔

۲۴۹......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لا تَسْتَطِيعُونَهُ قَالَ فَاَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لا تَسْتَطِيعُونَهُ وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ[2] الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ لا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلا صَلاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالىٰ

۳۴۹......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے برابر بھی کوئی عبادت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس عبادت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ یہ سوال آپ ﷺ کے سامنے دو یا تین مرتبہ دہرایا گیا اور ہر مرتبہ کے جواب میں یہ فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے، اور تیسری مرتبہ فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اس شخص کی طرح ہے جو روزہ دار، قیام کرنے والا اور اللہ کی آیات پر عمل کرنے والا ہو اور روزہ و نماز سے تھکنے والا نہ ہو۔

---

[1] فائدہ...... قولہ الا الشھید...... الخ - شہید کو شہید کیوں کہا جاتا ہے اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں: بعض نے کہا کہ چونکہ ان کی ارواح حاضر اور زندہ رہتی ہیں اس وجہ سے ان کو شہید کہا جاتا ہے، بعض نے کہا کہ یہ لوگ دوسری سابقہ اقوام پر شہادت دیں گے وغیرہ واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قولہ کمثل الصائم القائم القانت...... الخ - اس جملہ سے اشارہ اس بات کی طرف کرنا مقصد ہے کہ اس شخص کے ہر فعل اور ہر حرکت پر ثواب ہی ثواب ہے۔ ان ذکر کردہ اشخاص کی طرح۔ (تکملہ)

۳۵۰......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوانَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۵۰......ان دو اسناد سے بھی یہی حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۳۵۱......حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُبَالِي اَنْ لا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الاِسْلامِ اِلا اَنْ اُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا اُبَالِي اَنْ لا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الاِسْلامِ اِلا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰكِنْ اِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ) الْاٰيَةَ اِلٰى آخِرِهَا

۳۵۱......حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے کہا: مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اسلام لانے کے بعد سوائے حاجیوں کو پانی پلانے کے کوئی عمل نہ کروں اور دوسرے نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اسلام لانے کے بعد مسجد حرام کو آباد کرنے کے علاوہ کوئی عمل نہ کروں۔ تیسرے نے کہا: اللہ کے راستہ میں جہاد اس سے افضل ہے جو تم نے کہا۔ حضرت عمرؓ نے ان سب کو ڈانٹا اور کہا کہ اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس بلند نہ کرو۔ یہ جمعہ کا دن تھا لیکن جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے آپ ﷺ سے اس کا فتویٰ طلب کیا جس میں انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

ترجمہ...... ''کیا تم حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو اس شخص کے عمل کے برابر قرار دیتے ہو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو''۔

۳۵۲......وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ اَخْبَرَنِي زَيْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي تَوْبَةَ۔

۳۵۲...... حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا۔ باقی حدیث حضرت ابو توبہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل بیان فرمائی۔

باب-۸۰ باب فضل الغدوة والرّوحة في سبيل الله

اللہ عزوجل کے راستہ میں صبح یا شام کو نکلنے کی فضیلت

۳۵۳......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ

۳۵۳...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا شام نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے

مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ ❶

۳۵۴ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالْغَدْوَةَ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۳۵۵ ...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۳۵۶ ...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنْ اُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۳۵۷ ...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ وَاِسْحٰقَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ

۳۵۸ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ

بہتر ہے۔

۳۵۴ ...... حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
وہ صبح جسے بندہ اللہ کے راستہ میں (طلوع) کرے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

۳۵۵ ...... حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ایک صبح یا شام اللہ کے راستہ میں جانا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۳۵۶ ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اگر میری امت میں ایسے لوگ نہ ہوتے باقی حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے: اللہ کے راستہ میں شام یا صبح کرنا دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۳۵۷ ...... حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے راستہ میں صبح یا شام کرنا بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۳۵۸ ...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث بعینہٖ مروی ہے کہ اللہ کے راستہ میں صبح یا شام کرنا بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

---

❶ فائدہ ...... قولہ خیر من الدنیا و ما فیہا ...... الخ - حافظ ابن حجرؒ تحریر فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ "اگر کسی شخص کو پوری دنیا مل جائے اور وہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اس طرح کرنے سے اس کو جو ثواب ملے گا اس سے کہیں زیادہ بہتر عمل یہ ہے کہ ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں لگا دی جائے"۔ واللہ اعلم

وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً۔

باب-٨١ باب بيان ما اعده الله تعالىٰ للمجاهد في الجنة من الدرجات

جنت میں مجاہد کیلئے اللہ تعالیٰ کے تیار کردہ درجات کے بیان میں

٣٥٩...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ ❶ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

٣٥٩...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو سعید! جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر راضی ہوا اس کیلئے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو سعیدؓ نے اس بات پر تعجب کیا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان کو دوبارہ شمار فرمائیں۔ آپ ﷺ نے (دوبارہ) ایسا کیا پھر فرمایا: ایک اور بات بھی ہے کہ اس کی وجہ سے بندے کے جنت میں سو درجات بلند ہوتے ہیں اور ہر دونوں درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد، اللہ کے راستہ میں جہاد۔

باب-٨٢ باب من قتل في سبيل الله كفرت خطاياه الا الدين

جسے اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے اسکے قرض کے سوا تمام گناہوں کے معاف ہونے کے بیان میں

٣٦٠...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالإِيمَانَ بِاللهِ أَفْضَلُ الأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ

٣٦٠...... حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے درمیان کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان لانا افضل الاعمال ہیں۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں تو میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اس بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ہاں! اگر تو اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے اور تو صبر کرنے والا (ثابت قدم) ثواب کی نیت رکھنے والا اور پیٹھ

❶ فائدہ...... قوله ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض...... الخ- بظاہر اس حدیث کے اس جملہ سے ایک مثال دینی مقصود ہے تاکہ بندوں کو سمجھایا جاسکے ورنہ درحقیقت اللہ رب العزت اس سے کہیں زیادہ عطاء فرمانے والے ہیں۔ (تکملہ)

وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلا الدَّيْنَ ❶ فَاِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلام قَالَ لِي ذٰلِكَ

پھیرے بغیر دشمن کی طرف متوجہ ہونے والا ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل (شہید) کیا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس حال میں کہ تو صبر کرنے والا، ثواب کی نیت رکھنے والا اور پیٹھ پھیرے بغیر دشمن کی طرف متوجہ رہنے والا ہو تو سوائے قرض کے (سب گناہ معاف ہو جائیں گے) کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہی کہا ہے۔

۳۶۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ

۳۶۱...... حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، مجھے بتائیں اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں۔ باقی حدیث حضرت لیث کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل بیان فرمائی۔

۳۶۲...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنٰى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ۔

۳۶۲...... حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہؓ اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ منبر پر تھے۔ اس نے عرض کیا: اگر مجھے میری تلوار سے مارا جائے تو آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ باقی حدیث حضرت مقبریؒ کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے۔

۳۶۳...... حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ۔

۳۶۳...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
شہید سے سوائے قرض کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

---

❶ فائدہ...... قولہ الا الدین...... الخ۔ اس جملہ سے تنبیہ کر دی مسلمانوں کو کہ تم جتنا بڑے سے بڑا عمل کرلو وہ تمام گناہوں کو تو ختم کر سکتا ہے لیکن حقوق العباد کا معاملہ اس سے ختم نہیں ہوگا، اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ادا کرو یا معاف کراؤ۔ اس سے پتہ چلا کہ بندے کے حقوق کتنے زیادہ اہم ہیں۔ (تکملہ)

۳٦٤......وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلا الدَّيْنَ۔

۳٦٤......حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں قتل ہونا سوائے قرض کے سب گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

باب-۸۳ باب بيان ان ارواح الشهداء في الجنة وانهم احياءٌ عند ربهم يرزقون

شہداء کی روحوں کے جنت میں ہونے اور شہداء کے زندہ ہونے اور اپنے رب سے رزق دیئے جانے کے بیان میں

۳٦٥......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ قَالا حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللهِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ) قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِي اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ اَنْ يُسْاَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِي اَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً اُخْرَى[1] فَلَمَّا رَاَى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا۔

۳٦٥......حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہؓ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:
ترجمہ...... "جنہیں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے انہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس سے رزق دیئے جاتے ہیں۔" تو انہوں نے کہا: ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی روحیں سرسبز پرندوں کے جوف میں ہوتی ہیں۔ ان کیلئے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں اور وہ روحیں جنت میں پھرتی رہتی ہیں، جہاں چاہیں۔ پھر انہی قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔ ان کا رب ان کی طرف مطلع ہو کر فرماتا ہے: تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں حالانکہ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے اس طرح تین مرتبہ فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ انہیں کوئی چیز مانگے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کرتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیں۔ یہاں تک کہ ہم تیرے راستہ میں دوسری مرتبہ قتل کیے جائیں۔ جب اللہ دیکھتا ہے کہ انہیں اب کوئی ضرورت نہیں تو انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

---

[1] فائدہ...... قوله فلما رأى ان ليس لهم حاجة تركوا...... الخ- علماء فرماتے ہیں ان سے سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب وہ اپنی اس خواہش کا اظہار کریں گے تو اگرچہ ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو گی لیکن اس کی وجہ سے جو ثواب اس عمل پر ملتا وہ دے دیا جائے گا اور یہ اسلئے بھی تاکہ ان کا مزید اکرام کیا جاسکے انکے سابقہ عمل پر۔ (تکملہ)

باب-۸۴ باب فضل الجهاد والرّباط

جہاد کرنے اور پہرہ دینے کی فضیلت

۳۶۶..... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ [1] مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللهَ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔

۳۶۶..... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: لوگوں میں سے کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
وہ مؤمن جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہو۔

۳۶۷..... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

۳۶۷..... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مؤمن جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو۔ اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یکسو ہو کر پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہو۔

۳۶۸..... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَقَالَ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ۔

۳۶۸..... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس میں رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ ہے ثُمَّ رَجُلٌ نہیں کہا۔

۳۶۹..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ

۳۶۹..... حضرت ابو ہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اس کی پشت پر اللہ کے راستہ میں اڑا جا رہا ہو۔ جب وہ دشمن کی آواز سے یا خوف محسوس کرے تو اسی طرف اڑ جائے۔ قتل اور

---

[1] فائدہ..... قولہ من قال مؤمن فی شعب..... الخ- در حقیقت یہاں مقصد یہ نہیں کہ پہاڑ کی گھاٹی میں رہ کر نفلی عبادات کرتا رہے تو وہ افضل مؤمن ہے بلکہ اسکے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ اپنی فرض اور واجب عبادات واحکامات کو بجالائے تب یہ افضل مؤمن ہے۔ (تکملہ)
نیز اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ لوگوں سے اختلاط ختم کر کے تنہائی اختیار کر لینا پسندیدہ ہے لیکن رہبانیت اختیار کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے اور ان میں فرق یہ ہے کہ رہبانیت کے اندر آدمی اپنے نفس کے حقوق اور اپنے سے متعلق بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا جو کہ ممنوع ہے لیکن اگر تنہائی کے ساتھ ان حقوق کو ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ پسندیدہ ہے۔

يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ

موت کو تلاش کرتے ہوئے یا اس شخص کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہتا ہو۔ نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ اسے اسی حال میں موت آجائے اور سوائے خیر کے لوگوں کے کسی معاملہ میں نہ پڑتا ہو۔

۲۷۰...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِي شِعْبَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى

۳۷۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے اور ایک روایت میں مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ کے الفاظ مروی ہیں۔

۲۷۱...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ۔

۳۷۱...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ روایت کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں لیکن اس میں فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ کے الفاظ ہیں۔ (معنی و مفہوم بعینہ وہی ہے۔)

باب-۸۵ باب بیان الرجلین یقتل احدھما الآخر یدخلان الجنۃ

ان دو آدمیوں کے بیان میں جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے

۲۷۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ [1] يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ

۳۷۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے کہ ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو قتل کرے اور دونوں جنت میں داخل ہو جائیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی طرف رجوع کرے اور وہ اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے (جیسے حضرت حمزہؓ اور حضرت وحشیؓ)۔

---

[1] فائدہ...... قولہ یضحک اللہ الی رجلین...... الخ۔ یہاں معروف ضحک تو اللہ رب العزت سے ممتنع ہے، اصل بات تو یہ ہے کہ آدمی اس میں توقف رکھے، اور ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت اس کو اجر جزیل عطاء فرمائے گا۔ (تکملہ)

۴۷۳ـــــ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا .حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۷۳ـــــ اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۴۷۴ـــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ اللهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ اِلَى الاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ

۴۷۴ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی احادیث میں سے (ایک یہ) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی وجہ سے ہنستا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کردے اور دونوں جنت میں داخل ہو جائیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شہید کیا گیا، اس لئے جنت میں داخل ہوگا پھر اللہ دوسرے پر رحمت فرمائے گا اور اسے اسلام کی ہدایت عطا فرمائے گا پھر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہوا شہید کر دیا جائے۔

باب-۸۶ باب مَن قتل كافرًا ثم سَدَّدَ

جس نے کافر کو قتل کیا اس کو جہنم سے روک دیئے جانے کے بیان میں

۴۷۵ـــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا۔

۴۷۵ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر اور اسے قتل کرنے والا مسلمان کبھی جہنم میں اکٹھے نہ ہوں گے۔

۴۷۶ـــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ [1] اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ۔

۴۷۶ـــــ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں دو آدمیوں کا اجتماع اس طرح نہ ہوگا کہ ان میں سے ایک دوسرے کو کوئی نقصان پہنچا سکے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: وہ مؤمن جس نے کافر کو قتل کیا پھر اعمال خیر پر کاربند رہا۔

---

[1] فائدہ ـــــ قوله اجتماعاً يضر احدهما الاخر ـــــ الخ - بتلانا اس حدیث سے یہ ہے کہ وہ دونوں اکٹھے جہنم میں ہو سکتے ہیں مگر معاملہ یہ ہے کہ اگر ایک ساتھ جہنم میں رہیں تو وہ شخص جو کہ کافر ہے اس مسلمان کو طعنے دے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان طعنوں سے بھی مسلمان کی حفاظت فرمائے گا اور اس کو کسی علیحدہ جگہ پر رکھیں گے تا کہ اکٹھے ہونے سے جس ضرر کا اندیشہ تھا وہ بھی ختم ہو جائے۔ واللہ اعلم (تکملہ)

باب ـ ٨٧　باب فضل الصّدقة في سبيل الله وتضعيفها

اللہ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت

٣٧٧ ــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ

٣٧٧ ...... حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ایک اونٹنی لے کر آیا جس کو مہار ڈالی ہوئی تھی۔ عرض کیا یہ اللہ کے راستہ میں (صدقہ) ہے۔ تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس قیامت کے دن اس کے بدلہ سات سو اونٹنیاں ہوں گی جن کی مہار ڈالی ہوئی ہو گی۔

٣٧٨ ــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

٣٧٨ ...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل حدیث روایت کی گئی ہے۔

باب ـ ٨٨　باب فضل اعانة الغازي في سبيل الله بمركُوبٍ وغيره وخلافته في اهله بخيرٍ

مجاہدین کی سواری وغیرہ سے امداد کرنا

٣٧٩ ــ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّي اُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ

٣٧٩ ...... حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آکر عرض کیا: میری سواری ہلاک ہو گئی ہے آپ ﷺ مجھے (کسی سواری پر) سوار کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تو کوئی سواری نہیں ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کی اس آدمی کی طرف راہنمائی کرتا ہوں جو اسے سواری دے دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس آدمی نے کسی کی نیکی پر راہنمائی کی تو اس کیلئے بھی اس عمل کرنے والے کی مثل اجر و ثواب ہو گا۔

٣٨٠ ــ وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

٣٨٠ ...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ بعینہٖ روایت کی گئی ہے۔

٣٨١ ــ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ

٣٨١ ...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ بنی اسلم کے ایک

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ اَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ۔

نوجوان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن میرے پاس سامان جہاد نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں کے پاس جاؤ کیونکہ اس نے سامان جہاد تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار ہو گیا ہے۔ اس نے اس آدمی کے پاس جا کر کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم اپنا تیار شدہ سامان مجھے عطا کر دو؟

اس نے کہا، اے فلانی! اسے وہ سامان عطا کر دے، جو میں نے تیار کیا تھا اور اس میں سے کسی چیز کو بھی نہ رکھنا۔ اللہ کی قسم! اس میں سے کوئی چیز بچا کر نہ رکھنا کیونکہ اس میں تیرے لئے برکت نہ ہو گی۔

۳۸۲...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ و قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

۳۸۲...... حضرت زید بن خالد جہنیؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے (مجاہد) کو سامان تیار کر کے دیا تو اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے اس مجاہد کے بعد اس کے اہل و عیال کے ساتھ بھلائی کی تو اس نے بھی جہاد کیا۔

۳۸۳...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا۔

۳۸۳...... حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی مجاہد کیلئے سامان (جہاد) تیار کیا تو اس نے (بھی) جہاد کیا اور جو شخص مجاہد کے پیچھے اس کے اہل و عیال میں رہا (یعنی ان کی دیکھ بھال کی) تو اس نے بھی جہاد کیا۔

۳۸۴...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا اِلَى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا

۳۸۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنو لحیان کی طرف بھیجا (جو کہ ہذیل کا ایک قبیلہ ہے) تو ارشاد فرمایا:

ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کیلئے جائے اور ثواب دونوں کیلئے برابر ہو گا۔

۳۸۵...... وحدَّثنيهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُور اَخبَرَنَا عَبْدُ الصَّمدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ

۳۸۵...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا۔ باقی حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح ہے۔

۳۸۶...... وحدَّثني اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُور اَخبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ

۳۸۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ روایت کی طرح روایت کی گئی ہے۔

۳۸۷...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُور حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ اِلَى بَنِي لَحْيَانَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي اَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ۔

۳۸۷...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو فرمایا: ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے پھر گھر پر رہنے والوں سے فرمایا: تم میں سے جو شخص اللہ کے راستہ میں جانے والے کے اہل و عیال اور مال کی نگرانی بھلائی کے ساتھ کرے گا تو اس کیلئے جہاد میں جانے والے سے آدھا ثواب ہوگا۔

باب-۸۹ باب حُرمة نساء المُجاهدين واثم من خانهُم فيهنّ

مجاہدین کی عورتوں کی عزت اور جو ان میں خیانت کرے اس کے گناہ کے بیان میں

۳۸۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي اَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ اِلا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ

۳۸۸...... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت و عزت گھروں میں رہنے والوں کیلئے ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی عزت ہے۔ کوئی آدمی گھر میں رہنے والوں میں سے ایسا نہیں جو مجاہدین کے کسی آدمی کے گھر میں اس کے بعد نگرانی کرنے والا ہو پھر ان میں خیانت کا مرتکب ہو کہ اسے قیامت کے دن کھڑا نہ کیا جائے پھر وہ مجاہد اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا، اب تمہارا کیا خیال ہے (کہ وہ کون کون سی نیکی لے لے گا۔) [1]

---

[1] مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجاہدین کے اہل و عیال خصوصاً ان کی ازواج سے بے حرمتی کا ارتکاب کرنے والوں سے سخت باز پرس فرمائے گا۔ نوویؒ نے فرمایا کہ: اگر کوئی مجاہد اپنے پیچھے کسی شخص کو گھر والوں کی نگرانی اور دیگر حوائج کی تکمیل کیلئے چھوڑ کر گیا اور اس شخص نے مجاہد کی عزت کا خیال نہ کیا، اس کے اہل میں خیانت کا مرتکب ہوا، بدنیتی کی یا ان کے ساتھ اس نیت سے حسن سلوک کیا کہ وہ اس کیطرف راغب ہو جائیں یا یہ ان کو بہکادے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں مجاہد کو اس کے اعمال حسنہ کے لینے کا اختیار عطا فرمائے گا۔ (اور اسے جہنم کا ایندھن بنادیا جائے گا)۔

۳۸۹ــــ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

۳۸۹ــــ حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۳۹۰ــــ وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ فَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔

۳۹۰ــــ اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے اس میں اضافہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا اس کی نیکیوں میں سے جو تم چاہو لے لو پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے۔

باب ــ ۹۰ باب سقــــوط فرض الجهاد عن المعـــذورين

معذوروں سے جہاد کی فرضیت کے ساقط ہونے کے بیان میں

۳۹۱ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ (لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ يَكْتُبُهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ (لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ (لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رِوَايَتِهِ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

۳۹۱ــــ حضرت ابو اسحٰقؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت براءؓ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ اس آیت مبارکہ، ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ کے بارے میں ارشاد فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ کو حکم دیا تو وہ ایک شانہ کی ہڈی لے آئے اور اس پر یہ آیت مبارکہ لکھ دی تو حضرت ابن ام مکتومؓ نے آپ ﷺ سے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ آیت نازل ہوئی۔ آگے اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

۳۹۲ــــ وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) كَلَّمَهُ

۳۹۲ــــ حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ جب آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ سے ابن ام مکتوم نے کچھ گفتگو کی تو ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ (ماسوا معذوروں کے) نازل ہوئی۔ [1]

[1] یہ حدیث حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، یہ دونوں باپ بیٹے صحابیت کے شرف سے بہرہ ور ہوئے۔ حضرت براءؓ کم سنی کی بناء پر غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے، البتہ اس کے بعد چوبیس غزوات میں شریک ہوئے۔ ایک قول کے مطابق مشہور تاریخی شہر "رَی" کے فاتح بھی یہی ہیں۔ بقول ابن حبان ۷۲ھ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ
قرآن کریم کے اس ارشاد "غیر اولی الضرر" اور احادیثِ بالا کی بناء پر معذورین پر جہاد کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ أولِي الضَّرَرِ) ـ

باب-۹۱ بَاب ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ
شہید کیلئے جنت کے ثبوت کے بیان میں

۲۹۳...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ ـ

۲۹۳...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں۔ تو اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجور پھینکی پھر لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا اور سویدؒ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے احد کے دن یہ پوچھا تھا۔

۲۹۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَمِلَ هَذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا ـ

۲۹۴...... حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ انصار کے قبیلہ بنو نبیت کے آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں پھر میدان (کارزار) میں بڑھا اور لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی نے عمل کم کیا اور ثواب زیادہ دیا گیا۔

۲۹۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لا

۲۹۵...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بُسیسہؓ کو جاسوس بنا کر بھیجا تا کہ وہ دیکھے کہ ابو سفیان کا قافلہ کیا کرتا ہے۔ پس جب وہ واپس آیا تو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی بھی گھر میں نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت انسؓ نے آپ ﷺ کی ازواجؓ میں سے بعض کا استثنٰی کیا تھا یا نہیں۔ پس اس نے آکر ساری بات آپ ﷺ سے بیان کی تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بے شک ہمیں ایک چیز کی ضرورت ہے۔ پس جس کے پاس اپنی سواری ہو تو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو کر چلے۔ پس لوگ مدینہ کی بلندی سے ہی آپ ﷺ سے اپنی سواریوں کو پیش کرنے کی اجازت طلب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! صرف وہی ساتھ چلیں جن کے پاس سواریاں موجود ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ چلے یہاں تک کہ

اِلا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ اِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يُقَدِّمَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُونَ اَنَا دُونَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُومُوا اِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ اِلا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي هٰذِهِ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ۔

مشرکین سے پہلے ہی مقام بدر پر پہنچ گئے۔ جب مشرک آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک پیش قدمی نہ کرے جب تک میں نہ آگے بڑھوں۔ پس جب مشرکین قریب آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جنت کی طرف بڑھو جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔ عمیر بن حمام انصاریؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جنت کی چوڑائی آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: واہ واہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کلمۂ تحسین کہنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ کلمۂ تحسین جنت والوں میں ہونے کی امید میں کہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اہل جنت میں سے ہے تو عمیر نے اپنے تھیلے سے کچھ کھجوریں نکال کر انہیں کھانا شروع کیا۔ پھر کہا: اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ بہت لمبی زندگی ہو گی۔ پھر انہوں نے اپنے پاس موجود کھجوروں کو پھینک دیا۔ پھر کافروں سے لڑتے ہوئے شہید کر دیئے گئے۔ ❶

۳۹٦..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلالِ السُّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوسَى آنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ۔

۳۹٦..... حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے دشمن کے مقابلہ کے وقت سنا، وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔ یہ سن کر ایک خستہ حال آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے ابو موسیٰ! کیا تم نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹا اور انہیں کہا: میں تم کو سلام کرتا ہوں۔ پھر اس نے اپنی تلوار کی میان کو توڑ کر پھینک دیا، پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چلا اور لڑتے ہوئے شہید ہو گیا۔

۳۹۷..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ

۳۹۷..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ ﷺ ہمارے ساتھ چند

---

❶ فائدہ..... حضرات صحابۂ کرامؓ کا جذبۂ شہادت اور شوق جہاد ان احادیث سے بالکل ظاہر ہے کہ چند کھجور کے دانے بھی کھانا گوارا نہ کیا اور اسے شہادت کے راہ میں طویل زندگی تصور کیا۔

نَاسٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالُوا اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا یُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ سَبْعِینَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِیهِمْ خَالِي حَرَامٌ یَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَیَتَدَارَسُونَ بِاللَّیْلِ یَتَعَلَّمُونَ وَکَانُوا بِالنَّهَارِ یَجِیئُونَ بِالْمَاءِ فَیَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَیَحْتَطِبُونَ فَیَبِیعُونَهُ وَیَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اِلَیْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ اَنْ یَبْلُغُوا الْمَکَانَ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِیَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِینَاكَ فَرَضِینَا عَنْكَ وَرَضِیتَ عَنَّا قَالَ وَاَتَی رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰی اَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِهِ اِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ قُتِلُوا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِیَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِینَاكَ فَرَضِینَا عَنْكَ وَرَضِیتَ عَنَّا۔

آدمی بھیج دیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ تو آپ نے ان کے ساتھ انصار میں سے ستّر آدمی بھیج دیئے۔ جنہیں قراء کہا جاتا تھا اور ان میں میرے ماموں حضرت حرام بھی تھے۔ وہ قرآن پڑھتے تھے اور رات کو درس و تدریس اور تعلیم و تعلم میں مشغول رہتے تھے اور دن کے وقت پانی لاکر مسجد میں ڈالتے تھے اور جنگل سے لکڑیاں لاکر انہیں فروخت کر دیتے اور اس سے اہل صفہ اور فقراء کیلئے کھانے کی چیزیں خریدتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں کفار کی طرف بھیج دیا اور انہیں منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی کفار نے حملہ کر کے شہید کر دیا تو انہوں نے کہا: اے اللہ! ہمارا یہ پیغام ہمارے پیغمبر ﷺ تک پہنچادے کہ ہم تجھ سے ملاقات کر چکے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہو چکا ہے۔ اسی دوران ایک آدمی نے آکر حضرت انسؓ کے ماموں حضرت حرامؓ کے پیچھے سے اس طرح نیزہ مارا کہ وہ آر پار ہو گیا تو حرامؓ نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: بے شک تمہارے بھائیوں کو قتل کر دیا گیا ہے اور بے شک انہوں نے یہ کہا ہے: اے اللہ! ہماری طرف سے یہ پیغام ہمارے پیغمبر ﷺ تک پہنچادے کہ ہم تجھ سے ملاقات کر چکے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہو چکے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو چکا ہے۔ [1]

۳۹۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ عَمِّيَ الَّذِي سُمِّیتُ بِهِ لَمْ یَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَیْهِ قَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غُیِّبْتُ عَنْهُ وَاِنْ اَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا فِیمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَیَرَانِي اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ یَقُولَ غَیْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ

۳۹۸...... حضرت ثابتؒ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے اس چچا نے کہا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے جس کا انہیں بہت افسوس تھا کہ یہ وہ معرکہ تھا کہ جس میں رسول اللہ ﷺ تو شریک تھے لیکن میں غیر حاضر تھا۔ ہاں! اگر مجھے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں کوئی معرکہ دکھایا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ تو وہ اس کے علاوہ کوئی کلمات کہنے سے ڈرے۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ

[1] فائدہ...... یہ تاریخ اسلام کا ایک انتہائی دردناک واقعہ ہے، جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے یہ قبیلہ رعل، ذکوان، عصیہ، اور بنو لحیان کے تھے۔ یہ واقعہ بئر معونہ کا نام سے تاریخ میں مشہور ہے۔ ابن اسحاقؒ نے مغازی میں یہ واقعہ نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس سے جہاں صحابہؓ کی مظلومانہ شہادت کا المناک واقعہ معلوم ہوتا ہے وہیں ان حضرات کا شہادت کی زندگی کو کامیابی سے تعبیر کرنا بھی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ "فزت و رب الکعبة" انتہائی شوق شہادت کو بیان کر رہا ہے۔ ان قبائل کی بدعہدی اور ظلم کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھی تھی۔

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهُ دُونَ اُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ اُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِي اِلا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا) قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي اَصْحَابِهِ۔

احد میں شریک ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابو عمرو! کہاں جا رہے ہو؟ مجھے تو احد کی طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ پھر وہ کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور ان کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے اسّی سے زیادہ زخم پائے گئے اور ان کی بہن، میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا کہ میں اپنے بھائی کو صرف ان کے پوروں سے ہی پہچان سکی۔ اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "مسلمانوں میں سے بعض وہ آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے (شہید ہو کر) اپنی نذر کو پورا کیا اور بعض وہ ہیں جو انتظار کر رہے ہیں (شہید ہونے کا) اور انہوں نے اپنے وعدہ میں کوئی رد و بدل نہ کیا۔" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم گمان کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

باب-۹۲ بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کرتا ہے وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے

۳۹۹ــــحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى الاَشْعَرِيُّ اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۳۹۹ــــ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کیلئے لڑتا ہے، دوسرا آدمی ناموری اور شہرت کیلئے جہاد کرتا ہے، تیسرا آدمی جو اپنی شجاعت دکھانے کیلئے لڑتا ہے ان میں سے کون ہے جو اللہ کے راستے میں لڑنے والا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے لڑتا ہے وہی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے۔ [1]

۴۰۰ــــحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اِسْحٰقُ

۴۰۰ــــ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو شجاعت کیلئے لڑتا

---

[1] فائدہ ــــ معلوم ہوا کہ صرف لڑائی اور جنگ اسلام میں نہ مطلوب ہے نہ اس پر کوئی ثواب، بلکہ فقط وہ لڑائی اور جہاد مشروع اور باعث ثواب ہے جو اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے ہو، اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے ہو۔ نسل و وطن اور قبائلی تعصب کی بنیاد پر ہونے والی جنگ یا مالِ غنیمت کے حصول کیلئے کی جانے والی جنگ کی اللہ کی نظر میں کوئی قیمت نہیں۔

اَخبرَنا وقالَ الْآخرُونَ حدَّثنا اَبومُعاويَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ

ہے اور دوسرا تعصب کی بنا پر لڑتا ہے اور تیسرا ریاکاری کیلئے لڑتا ہے ان میں سے کون اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے دین اور کلمہ کی بلندی و عظمت کیلئے لڑا حقیقتاً وہ اللہ کے راستہ میں لڑنے والا ہے۔

۴۰۱...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۴۰۱...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ایک آدمی شجاعت دکھانے کیلئے لڑتا ہے پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

۴۰۲...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي مُوسَى الاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ اِلا اَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

۴۰۲...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کے راستہ میں جہاد و قتال کرنے کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا: ایک وہ آدمی ہے جو غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے، دوسرا تعصب کی بنا پر لڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور سر مبارک اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا ہوا تھا اور ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے کلمہ کی بلندی کیلئے جہاد کرتا ہے وہی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا۔

باب-۹۳ بَاب مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اِسْتَحَقَّ النَّارَ

جو ریاکاری اور نمود و نمائش کیلئے لڑتا ہے وہ جہنم کا مستحق ہوتا ہے

۴۰۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ

۴۰۳...... حضرت سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگ دور ہو گئے تو ان سے اہل شام میں سے ناتل نامی آدمی نے کہا: اے شیخ! آپ ہمیں ایسی حدیث بیان فرمائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جس کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہو گا۔ اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو تو اس

قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ

لئے لڑتا رہا کہ تجھے بہادر کہا جائے، تحقیق وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو۔ یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا اور اسے لوگوں کو سکھایا اور قرآن کریم پڑھا اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی۔ وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم حاصل کیا پھر اسے دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کیلئے قرآن مجید پڑھا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو نے علم اس لئے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو یہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور تیسرا وہ شخص ہو گا جس پر اللہ نے وسعت کی تھی اور اسے ہر قسم کا مال عطا کیا تھا۔ اسے بھی لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی۔ وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے ہر راستہ میں جس میں مال خرچ کرنا تجھے پسند تھا تیری رضا حاصل کرنے کیلئے مال خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے ایسا اس لئے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے، تحقیق وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ❶

٤٠٤...... وحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلٌ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ۔

۴۰۴...... حضرت سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب لوگ جدا ہو گئے تو ان سے ناتل نامی، شامی نے کہا...... باقی حدیث اسی طرح ہے۔

❶ جہاد میں اخلاص شرط اول ہے، یوں تو اخلاص ہر عمل میں شرط لازم ہے جہاد جیسا افضل عمل اور شہادت جیسی عظیم قربانی بھی نیت کے کھوٹ کی بناء پر بے قیمت اور عند اللہ بے وزن ہو جاتی، اور شہید بھی جہنم کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ والعیاذ باللہ

باب-۹۴ بَاب بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ

لڑنے والوں میں سے جسے غنیمت ملی اور جسے نہ ملی دونوں کے مقدار ثواب کے بیان میں

۴۰۵......حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔

۴۰۵......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لشکر اللہ کے راستہ میں لڑنے کیلئے جائے پھر انہیں غنیمت مل جائے تو اسے آخرت کے ثواب میں سے دو تہائی اسی وقت مل جاتا ہے اور ایک تہائی باقی رہ جاتا ہے اور اگر انہیں غنیمت نہ ملے تو ان کے لئے ان کا ثواب پورا پورا باقی رہ جاتا ہے۔

۴۰۶......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ

۴۰۶......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس غزوہ یا لشکر کے لوگ جہاد کریں پھر وہ مال غنیمت حاصل کر کے سلامتی سے واپس آ جائیں تو انہیں ثواب کا دو تہائی حصہ اسی وقت مل جاتا ہے اور جس غزوہ یا لشکر کے لوگ خالی واپس آئیں اور نقصان اٹھائیں تو ان کا اجر ثواب پورا پورا باقی رہ جاتا ہے۔ ❶

باب-۹۵ باب قوله ﷺ انما الاعمال بالنية وانه يدخل فيه الغزو وغيره من الاعمال

رسول اللہ ﷺ کے قول "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" ان اعمال میں جہاد کے شامل ہونے کے بیان میں

۴۰۷......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا

۴۰۷......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

---

❶ فائدہ...... حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جس لشکر کو غنیمت کا مال مل جائے وہ اپنے آخرت کے کل ثواب کا دو تہائی حصہ حاصل کر لیتا ہے (گویا اسے آخرت میں اس کے جہاد کا مکمل ثواب نہیں ملے گا)۔ علماء نے فرمایا کہ بظاہر اس حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہے کیونکہ مال غنیمت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے جو امت محمدیہ کیلئے "حلال" کیا گیا تو اس سے جہاد کا ثواب کم ہو جانا کیسے ممکن ہے؟ پھر اگر واقعی ایسا ہے تو صحابہؓ تو کبھی غنیمت میں سے اپنا حصہ وصول نہ کرتے کیونکہ ان کا اصل مقصد تو آخرت کا ثواب اور بدلہ حاصل کرنا تھا اور وہ دنیا کی نعمتوں کے عوض آخرت کی نعمتوں میں کمی گوارا نہ کر سکتے تھے اس بنا پر بعض حضرات نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن محدثین نے اس کا رد کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ایک بہت عمدہ توجیہ فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے تین انعامات رکھے ہیں دو دنیا کے اور ایک آخرت کا۔ دنیا کے انعامات یہ ہیں، جان کی سلامتی اور مال غنیمت اور آخرت کا بدلہ جنت میں داخلہ ہے۔ پس اگر کسی کو دنیا میں غنیمت حاصل ہوئی تو اس نے گویا اپنی دنیا کے دونوں حصے حاصل کر لئے۔ اور جسے غنیمت نہیں ملی اس نے ایک حصہ (سلامتی) حاصل کر لیا۔ اور غنیمت نہ حاصل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے مال غنیمت کے عوض آخرت کا مزید ثواب عطا فرمائیں گے۔ رہا آخرت کا ثواب تو وہ غنیمت حاصل کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کے لیے برابر ہے۔ واللہ اعلم

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کیلئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کیلئے ہوئی تو سو وہ اسے حاصل کرلے گا یا عورت کی طرف ہوئی اس سے نکاح کرنے کیلئے ہوئی تو وہ اس سے نکاح کرلے گا۔ پس اس کی ہجرت اسی کی طرف ہو گی جس کی طرف ہجرت کرنے کی اس نے نیت کی ہو گی۔

٤٠٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ وَيَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۴۰۸...... ان مختلف اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن بعض اسانید میں یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث منبر پر کھڑے ہو کر نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

باب-٩٦ بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى

اللہ کے راستہ میں شہادت طلب کرنے کے استحباب کے بیان میں

٤٠٩...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ

۴۰۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صدق دل سے شہادت طلب کی اسے شہادت کا رتبہ دے دیا جاتا ہے اگرچہ وہ شہید نہ بھی ہو۔

٤١٠...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ ،،

۴۱۰...... حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ سے صدق دل سے شہادت مانگی تو اللہ اسے شہداء کے مرتبہ تک پہنچا دیں گے۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مر جائے۔ ابو الطاہر نے اپنی روایت میں بصدق کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

اللهِ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ۔

باب-۹۷ بَاب ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

جو شخص جہاد کے بغیر اور جہاد کی دل میں تمنا کئے بغیر مر گیا اس کی مذمت کے بیان میں

٤١١...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وُهَيْبٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۱۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی موت واقع ہو گئی اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ اس کے دل میں اس کی تمنا ہوئی تو وہ نفاق کے شبہ پر مرا۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ ہم اسے خیال کرتے ہیں کہ یہ حکم رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک کے ساتھ خاص تھا۔ [1]

باب-۹۸ بَاب ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ

جس آدمی کو جہاد سے بیماری یا کسی اور عذر نے روک لیا اس کے ثواب کے بیان میں

٤١٢...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ

۴۱۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کیساتھ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جنہیں بیماری نے روک رکھا ہے لیکن جس جگہ سے تم گزرتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔

٤١٣...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ۔

۴۱۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے لیکن حضرت وکیع کی حدیث میں ہے کہ وہ اجر و ثواب میں تمہارے شریک ہوتے ہیں۔

---

[1] فائدہ...... گویا اس کے اندر نفاق کا شبہ پیدا ہو گیا اس لیے کہ جہاد سے بھاگنا اور ڈرنا منافقین ہی کا وتیرہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی نے اگر کوئی عبادت کرنے کی نیت کی لیکن اس کے کرنے سے قبل مر گیا تو ترک عبادت کی وجہ سے وہ قابل مذمت نہ ہو گا۔ واللہ اعلم

باب-۹۹ بَاب فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ

سمندر میں جہاد کرنے کی فضیلت کے بیان میں

٤١٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ أَيَّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

۴۱۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (جو کہ آپ ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں) کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور وہ آپ ﷺ کو کھانا پیش کرتی تھیں اور ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا پیش کیا پھر آپ ﷺ کے سر مبارک میں مالش کرنے بیٹھ گئیں تو رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ پھر آپ ﷺ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ وہ کہتی ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ مجھے سمندر میں بادشاہوں کے تختوں کی مثال سواریوں پر سوار ہو کر اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے۔ یا کہا: بادشاہوں کے تختوں پر سوار ہو کر۔ کہتی ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کردے تو آپ ﷺ نے ان کیلئے دعا کی، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے جیسا کہ پہلی دفعہ فرمایا تھا۔ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان کے پہلے گروہ سے ہو گی۔ پس ام حرام بنت ملحانؓ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں سمندر میں (سفر کرنے کیلئے کشتی پر) سوار ہو گئیں جب وہ سمندر سے نکلیں تو اپنے جانور سے گر کر انتقال کر گئیں۔ ❶

❶ فائدہ...... حضرت ام حرام بنت ملحانؓ کا اصل نام رُمیصاء تھا، حضرت انسؓ کی خالہ تھیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں۔ (نووی) حضرت عبادہؓ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ اس حدیث میں دو غزووں کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں سے پہلے غزوہ میں حضرت ام حرامؓ کے شامل ہونے کی پیش گوئی حضور علیہ السلام نے فرمائی۔ (جاری ہے)

٤١٥۔۔۔۔حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ أُرِيتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الأَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا

۴۱۵۔۔۔۔حضرت انسؓ کی خالہ حضرت ام حرامؓ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہمارے پاس قیلولہ فرمایا اور آپ ﷺ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ (ﷺ) پر قربان ہوں۔ آپ (ﷺ) کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے میری امت میں سے ایک قوم دکھائی گئی جو بادشاہوں کے تختوں جیسے تختوں پر سمندر میں سواری کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو انہیں میں سے ہے۔ کہتی ہیں آپ ﷺ پھر سو گئے اور اس طرح بیدار ہوئے کہ آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو پہلی جیسی بات فرمائی۔ میں نے عرض کیا: آپ (ﷺ) اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پہلے گروہ میں سے ہو گی۔ پھر اس کے بعد ام حرام سے حضرت عبادہ بن صامتؓ نے نکاح کر لیا۔ پس جب انہوں نے سمندری جہاد شروع کیا تو ام حرام کو بھی اپنے ساتھ سوار کر کے لے گئے۔ جب وہ آئیں اور ایک خچر ان کے قریب کیا گیا تو آپ اس پر سوار ہو گئیں تو اس نے انہیں گرا دیا اور اس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

٤١٦۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ الأَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

۴۱۶۔۔۔۔حضرت ام حرام بنت ملحانؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے قریب سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو کس بات نے ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اس سبز سمندر کی پیٹھ پر سوار ہو رہے تھے۔ باقی حدیث حماد بن زید کی حدیث کی طرح بیان کی۔

٤١٧۔۔۔۔وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ

۴۱۷۔۔۔۔حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔اس حدیث میں حضرت معاویہؓ کا بھی شرف خاص بیان کیا گیا۔ کیونکہ سمندر میں جہاد کرنے والے وہ پہلے امیر اور سپہ سالار تھے۔ جہاں تک دوسرے غزوہ کا تعلق ہے کہ وہ کونسا غزوہ تھا؟ تو اس کے متعلق محدثین و مؤرخین کے متعدد اقوال ہیں۔ لیکن راجح یہی ہے کہ وہ قسطنطنیہ کا پہلا غزوہ تھا۔ واللہ اعلم

قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالَةَ اَنَسٍ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ۔

حضرت انسؓ کی خالہ (ام حرامؓ) بنت ملحان کے پاس تشریف لائے اور انکے پاس سر رکھ کر (سو گئے)۔ باقی حدیث مبارکہ اسحاق بن ابی طلحہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان کی حدیث کی طرح روایت کی۔

باب ـــ ۱۰۰　بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستہ میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بیان میں

٤١٨ ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ

۴۱۸ ـــ حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک دن رات کی چوکیداری کا ثواب ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے افضل ہے اور اگر وہ (چوکیداری کرتے ہوئے) مر گیا تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا جو وہ کر رہا تھا اور اس کا رزق بھی جاری کیا جائے گا اور اس کی قبر کو فتنوں سے محفوظ رکھا جائے گا۔ [1]

٤١٩ ـــ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى۔

۴۱۹ ـــ اس سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس میں حضرت سلمانؓ کا نام مذکور ہے۔

باب ـــ ۱۰۱　بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ

شہداء کے بیان میں

٤٢٠ ـــ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ

۴۲۰ ـــ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کسی راستہ میں چل رہا تھا کہ اس نے راستہ پر کانٹوں والی ایک ٹہنی پڑی ہوئی پائی تو اسے راستہ سے ہٹا دیا تو اللہ نے اس کے اس

---

[1] فائدہ ..... اس حدیث میں رباط یعنی سرحدوں پر پہرہ دینے کی فضیلت بیان کی گئی ہے، چنانچہ فرمایا کہ سرحد پر پہرہ دینے والے کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہتا ہے۔ گویا یہ اس کے لیے صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔ (کمافی الأبی) اسی طرح اس کا رزق جاری رہتا ہے۔ اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

عمل کو قبول کرتے ہوئے اسے معاف کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شہداء کی پانچ اقسام ہیں: (۱) طاعون میں مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا (۳) ڈوبنے والا (۴) کسی چیز کے نیچے آ کر مرنے والا (۵) اور اللہ کے راستہ میں شہید ہونے والا۔ ❶

۴۲۱۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ

۴۲۱۔۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے میں سے شہید کسے شمار کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں تو میری امت کے شہداء کم ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: پھر وہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کے راستہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مرا وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرا وہ بھی شہید ہے۔ ابن مقسم نے اس حدیث میں یہ بھی کہا: ڈوب کر مر جانے والا بھی شہید ہے۔

۴۲۲۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

۴۲۲۔۔۔۔۔۔حضرت سہیلؒ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن مقسم نے کہا: میں تیرے بھائی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔ اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ جو ڈوب گیا وہ بھی شہید ہے۔

۴۲۳۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ۔

۴۲۳۔۔۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ غرق ہونے والا بھی شہید ہے۔

۴۲۴۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ

۴۲۴۔۔۔۔۔۔حضرت حفصہ بنت سیرینؒ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے کہا: یحییٰ بن ابی عمرہ کی موت کا کیا سبب بنا؟ میں نے

---

❶ فائدہ۔۔۔۔۔۔ شہید کو شہید اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ زندہ ہوتا ہے اور اس کی روح دیگر مردوں کی طرح غائب نہیں بلکہ حاضر ہوتی ہے۔ اور شاہد کے معنیٰ بھی حاضر کے ہیں۔ واللہ اعلم

شہید کی متعدد قسمیں مذکورہ حدیث میں بیان کی گئی ہیں۔ اصل شہید جو دنیا و آخرت دونوں کے اعتبار سے شہید کہلاتا ہے وہ میدان جہاد میں جان قربان کرنے والا ہے، جسے نہ غسل دیا جائے گا اور نہ کفن دیا جائے گا۔ البتہ دیگر چار اقسام بھی شہید کہلاتی ہیں لیکن وہ دنیا کے اعتبار سے نہیں بلکہ آخرت کے اعتبار سے ہیں۔ یعنی انہیں آخرت میں شہید کا اجر و ثواب دیا جائے گا۔ یہاں شہید کی پانچ قسموں کا ذکر ہے لیکن دیگر روایات میں ان کے علاوہ بھی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں بیس ۲۰ قسمیں ذکر کی ہیں۔

سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ اَبِي عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

کہا: طاعون، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

٤٢٥...... وحَدَّثَنَاه الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِي هٰذَا الاسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۴۲۵...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

باب-۱۰۲ بَاب فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَذَمِّ مَنْ عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِيَهُ

تیر اندازی کی فضیلت کے بیان میں

٤٢٦...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ (وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔

۴۲۶...... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ﴿وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ "کفار کے خلاف اپنی استطاعت کے مطابق قوت حاصل کرو" سنو! قوت تیر اندازی ہے، سنو! قوت تیر اندازی ہے، سنو! قوت تیر اندازی ہے۔[1]

٤٢٧...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللهُ فَلا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ

۴۲۷...... حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے عنقریب تم پر زمینوں کی فتوحات کھل جائیں گی اور تمہیں اللہ کافی ہوگا۔ پس تم میں سے کوئی شخص تیر اندازی میں کمزوری نہ دکھائے۔

٤٢٨...... وحَدَّثَنَاه دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۴۲۸...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٤٢٩...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

۴۲۹...... حضرت عبدالرحمن بن شماسہؒ سے روایت ہے کہ فقیم لخمی نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے عرض کیا کہ آپ ان دو نشانوں کے درمیان آتے جاتے ہیں حالانکہ آپ بوڑھے ہیں، اس وجہ سے آپ پر یہ دشوار

[1] فائدہ...... جنگ کے آلات اور حربی سامان تو بہت متنوع ہوتا ہے، لیکن یہاں تیر اندازی کا خاص تذکرہ کیا گیا۔ قرطبیؒ نے فرمایا کہ چونکہ اس کی قوت اور تاثیر زیادہ ہے اس لئے اس کی خاص تاکید بیان کی گئی۔ ایک حدیث میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ ایک تیر کے عوض تین افراد کو جنت میں داخل کرے گا۔ اس کا بنانے والا، جو بنانے میں جہاد کی نیت کرتا ہے، اسے پھینکنے والا، اسے درست کر کے تیر انداز کو دینے والا۔"

تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَمْ اُعَانِيهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شَمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ اِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصَى۔

ہوتا ہوگا۔ تو عقبہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں حدیث نہ سنی ہوتی تو میں کبھی دشواری برداشت نہ کرتا۔ حارث نے کہا، میں نے ابن شماسہ سے کہا: وہ حدیث کیا ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عقبہؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے نافرمانی کی۔

باب-۱۰۲۳ باب قوله ﷺ لا تزال طائفةٌ من امتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم

رسول اللہ ﷺ کے فرمان "میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور انہیں کسی کی مخالفت کوئی نقصان نہ پہنچائے گی" کے بیان میں ❶

۴۳۰...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذٰلِكَ۔

۴۳۰...... حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق بات پر غالب رہے گی جو انہیں رسوا کرنا چاہے گا وہ ان کا کوئی نقصان نہ کر سکے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا اور وہ اسی حال پر ہوں گے۔ اور قتیبہ کی حدیث میں "وھم کذلک" کے الفاظ نہیں ہیں۔

۴۳۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ كِلَاهُمَا عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

۴۳۱...... حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک قوم ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

۴۳۲...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ

۴۳۲...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

---

❶ فائدہ...... یہ کونسی جماعت ہے؟ ایک قول یہ ہے کہ محدّثین کی جماعت ہے۔ بعض نے فرمایا کہ فقہاء کی جماعت مراد ہے۔ بعض نے مجاہدین کو قرار دیا۔ لیکن بظاہر زیادہ راجح بات وہ معلوم ہوتی ہے جسے نوویؒ نے بیان فرمایا کہ یہ کسی خاص فعل سے متصف مخصوص جماعت نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے مختلف صفات کے حاملین کی متفرق جماعت ہے اس میں اہل علم بھی شامل ہیں محدثین و فقہاء بھی، مجاہدین بھی اور مبلغین بھی، اہل زہد و تقویٰ بھی اور داعی الی اللہ بھی۔
چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ اس حدیث میں اجماع کی حجیت کی واضح دلیل موجود ہے۔

شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً۔

۴۳۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

۴۳۳...... حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور اس کے قیام کیلئے مسلمانوں کی ایک جماعت روز قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔

۴۳۴...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۴۳۴...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق بات پر قیامت تک غالب رہے گی اور جہاد کرتی رہے گی۔

۴۳۵...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ۔

۴۳۵...... حضرت عمیر بن ہانیؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہؓ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم کو قائم کرتی رہے گی۔ جو ان کو رسوا کرنا چاہے گا یا مخالفت کرے گا تو ان کا کچھ بھی نقصان نہ کر سکے گا اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔

۴۳۶...... وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ

۴۳۶...... حضرت یزید بن اصمؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے ایک حدیث سنی جسے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا اور ان کے علاوہ میں نے کسی کو نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث منبر پر روایت کرتے نہیں سنا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین میں سمجھ عطا فرماتا ہے اور مسلمانوں میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق بات پر جہاد کرتی رہے گی اور اپنے مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گی۔ ❶

❶ فائدہ...... قیامت تک حق بات پر جہاد کرتے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو قیامت قائم کرنا ہوگی تو اس سے کچھ وقت پہلے ایک ہوا چلائیں گے جس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی، اور اس ہوا کی تاثیر یہ ہوگی کہ ہر وہ شخص جس کے قلب میں ذرہ برابر بھی ایمان موجود ہے وہ اس کی روح قبض کرلے گی۔ پھر روئے زمین پر بدترین لوگ رہ جائیں گے کافر فاسق فاجر، انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ واللہ اعلم

ناوَاَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

۴۳۷...... حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ اَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لا يَدْعُونَ اللهَ بِشَيْءٍ اِلا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ اَعْلَمُ وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلٰى اَمْرِ اللهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الايمَانِ اِلا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ۔

۴۳۷...... حضرت عبد الرحمن بن شماسہ مہریؒ سے روایت ہے کہ میں مسلمہ بن مخلد کے پاس تھا اور ان کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن عاص تشریف فرما تھے تو عبد اللہ نے کہا: قیامت مخلوق میں ان بڑے لوگوں پر قائم ہو گی جو اہل جاہلیت سے زیادہ برے ہوں گے۔ وہ اللہ سے جس چیز کا بھی سوال کریں گے تو ان کی دعا رد کر دی جائے گی۔ اسی دوران ان کے پاس حضرت عقبہ بن عامرؓ تشریف لے آئے تو مسلمہ نے کہا: اے عقبہ! سنو عبد اللہ کیا کہتے ہیں۔ تو عقبہؓ نے کہا: وہ بہتر جاننے والے ہیں اور بہر حال میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم کی خاطر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل رکھے گی، جو ان کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں قیامت واقع ہو جائے گی۔ تو عبد اللہ نے کہا: اسی طرح ہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشک کی خوشبو کی طرح کی ہوا بھیجے گا اور اس کا چھونا ریشم کے چھونے کی طرح ہو گا، تو یہ ہوا نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر بھی ایمان ہو گا بلکہ اس کو ختم کر دی گی۔ پھر بد ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہو گی۔ ❶

۴۳۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

۴۳۸...... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل غرب ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

باب-۱۰۴ باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق

سفر میں جانوروں کی رعایت کرنیکے حکم اور راستہ میں اخیر شب کو پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت کے بیان میں

۴۳۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الابِلَ حَظَّهَا

۴۳۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سبزہ والی زمین میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو جلدی جلدی چلو اور جب تم اخیر رات

❶ فائدہ...... یہ حدیث اس بات کو واضح کر رہی ہے جو ابھی پیچھے ہم نے ذکر کی ہے۔

مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ۔

میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ سے پرہیز کرو کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ کیڑوں مکوڑوں کا ٹھکانا ہوتی ہے۔ ❶

٤٤٠...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ۔

۴۴۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سبزہ والی زمین پر سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو جلدی جلدی چلو اونٹوں کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے، اور جب تم رات کے اخیر حصہ میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ سے ہٹ کر رکو کیونکہ وہ رات کے وقت جانوروں کے راستے اور کیڑوں مکوڑوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ ❷

باب-۱۰۵ بَاب السفرُ قطعةٌ من العذاب واستحباب تعجيل المُسافر الى اهله بعد قضاء شُغله

سفر کا عذاب کا ٹکڑا ہونے اور اپنا کام پورا کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال میں جلدی واپس آنے کے استحباب کے بیان میں

٤٤١...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ وَاَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ سُمَيٌّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضَى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ

۴۴۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ وہ تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی اپنا کام پورا کرلے تو اپنے اہل و عیال میں واپس آنے میں جلدی کرے۔ ❸

---

❶ فائدہ...... رحمۃ اللعالمین ﷺ نے سواری کے آداب، سفر کے آداب اور سفر کی مصلحتیں تک امت کے لیے بیان فرمائی ہیں۔ اونٹوں کو ان کا حصہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ انہیں چرنے کے لیے چھوڑ دو یا انہیں چارہ دو۔ اور اگر خشک سالی میں چلو تو جلدی سفر طے کرو تاکہ اونٹوں کو زیادہ وقت بھوکا پیاسا نہ رہنا پڑے۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جو نبی سواری کے اونٹوں کے حقوق کو بھی اتنے اہتمام سے بیان کر رہا ہے اس کے نزدیک گاڑیوں کے ڈرائیور جو انسان ہوتے ہیں ان کے کیا حقوق ہوں گے۔ سبحان اللہ۔

❷ فائدہ...... اخر شب میں پڑاؤ کرنے میں راستہ سے ہٹ کر قیام کرنے کی تاکید اس وجہ سے فرمائی کہ رات کے وقت حشرات الارض اپنے اپنے بلوں اور مسکنوں سے نکل آتے ہیں۔ لہٰذا کہیں وہ تم کو نقصان نہ پہنچادیں۔ اور دوسری حدیث میں اس کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی ہے کہ راستہ پر جانور اور سواریاں چلتی رہتی ہیں، راستہ میں پڑاؤ ڈالنے سے دوسروں پر راستہ تنگ ہونے کا خدشہ ہے اور دوسروں کو تکلیف سے بچانا واجب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے راستوں میں گاڑیاں پارک کر دینا جس سے لوگوں کی راہ رکے سخت گناہ ہے۔

❸ کیونکہ سفر میں انسان کے معمولات سب متاثر ہوتے ہیں اور اہل و عیال کا بھی حرج ہوتا ہے، لہٰذا غیر ضروری وقت سفر میں نہیں گذارنا چاہیے۔

فَلْيُعَجِّلْ اِلَى اَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ۔

باب-١٠٦١ باب كراهة الطروق وهو الدخـــول ليلا لمن ورد من سفرٍ

مسافر کیلئے رات کے وقت اپنے گھر آنے کی کراہت کے بیان میں

٤٤٢ــــ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَاْتِيهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً

۴۴۲...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت تشریف نہ لاتے تھے بلکہ آپ ﷺ ان کے پاس صبح یا شام کے وقت تشریف لاتے تھے۔

٤٤٣ــــ وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ۔

۴۴۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پہلی روایت میں لا یطرُق تھا اور اس میں لا یدخل ہے۔

٤٤٤ــــ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ۔

۴۴۴...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے شہر میں داخل ہونا شروع کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ یہاں تک کہ ہم رات یعنی عشاء کے وقت داخل ہوں گے تاکہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت اپنے بالوں کی کنگھی کر لے اور جس عورت کا خاوند غائب رہا ہے وہ اپنی اصلاح کر لے۔

٤٤٥ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ اَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَاْتِيَنَّ اَهْلَهُ طُرُوقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ

۴۴۵...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی رات کے وقت سفر سے واپس آئے تو اچانک اپنے گھر والوں کے پاس نہ جا پہنچے (بلکہ اتنی دیر ٹھہرے) یہاں تک کہ غیر حاضر شوہر والی عورت اپنی اصلاح کر لے (یعنی فالتو بال لے لیوے) اور بکھرے ہوئے بالوں والی کنگھی کر لے۔

٤٤٦ــــ وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۴۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

٤٤٧ــــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا

۴۴۷...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو جس کی گھر میں غیر حاضری لمبی ہو گئی ہو رات کے وقت گھر والوں کے پاس آنے سے منع فرمایا۔

اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ طُرُوقًا

٤٤٨۔۔۔۔وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۴۴۸۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٤٤٩۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ

۴۴۹۔۔۔۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی رات کے وقت (سفر سے) گھر جا پہنچے اور ان کی خیانت کو تلاش کرے اور ان کے حالات سے واقفیت حاصل کرلے۔

٤٥٠۔۔۔۔وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُفْيَانُ لا اَدْرِي هٰذَا فِي الْحَدِيثِ اَمْ لا يَعْنِي اَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ اَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

۴۵۰۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن راوی حضرت سفیانؒ نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم یہ جملہ حدیث میں سے ہے یا نہیں یعنی ان کی خیانت کو تلاش کرے اور ان کے حالات سے واقفیت حاصل کرے۔

٤٥١۔۔۔۔وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ۔

۴۵۱۔۔۔۔حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے رات کے وقت (اچانک) گھر آنے کی کراہت روایت کرتے ہیں اور یہ جملہ ذکر نہیں کیا: گھر کے حالات کا تجسس اور گھر والوں کی کمزوریوں پر مطلع ہو۔ [1]

---

[1] فائدہ۔۔۔۔احادیث بالا میں رات کو گھر آنے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن اس کی جو وجوہات بیان فرمائی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مراد رات کا وقت ہونا نہیں بلکہ دن رات کا کوئی بھی وقت ہو اچانک (سرپرائز) طور پر آنا کراہت سے خالی نہیں۔ ایک تو اس لئے کہ جب انسان سفر پر ہو تو اس کے گھر والے خصوصاً زوجہ خراب حالت میں رہتی ہے اب اگر بغیر اطلاع کے اچانک گھر آئے گا تو بیوی کو خراب حالت میں دیکھ کر اس کا دل خراب ہوگا۔
جبکہ یہ ملنے کا موقع خوشی کا ہوتا ہے لہٰذا بہتر ہے کہ پہلے سے اطلاع دے تاکہ گھر والے مناسب زینت اختیار کرسکیں۔ اسی طرح اچانک آنا درحقیقت گھر والوں کی خرابیاں اور خیانت کے تجسس کا بھی شاخسانہ ہوسکتا ہے اور کسی کے گناہوں کے تجسس میں پڑنا درست نہیں۔

كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان

كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان

کتاب الصید والذبائح

باب ـ ۱۰۷ باب الصيد بالكلاب المعلمة

سکھلائے گئے کتوں سے شکار کرنے کے بیان میں

۴۵۲...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ.

۴۵۲...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں سکھلائے گئے کتوں کو بھیجتا ہوں اور وہ میرے لئے (شکار) کو روک رکھتے ہیں اور میں اس پر اللہ کا نام بھی (بسم اللہ) پڑھ لیتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے سکھلائے گئے کتے بھیجے اور اس پر اللہ کا نام لے تو تو اسے کھا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ اسے مار ڈالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ اسے مار ڈالے شرط یہ ہے کہ کوئی اور کتا اس کے ساتھ نہ مل گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: میں بغیر پر کا تیر شکار کو مارتا ہوں اور وہ مر جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو بغیر پر کے تیر شکار کو مارے اور وہ اس کے پار ہو جائے تو تو اسے کھالے اور اگر وہ (شکار) تیر کے عرض سے مر جائے تو پھر تو اسے مت کھا۔ ❶

۴۵۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ

۴۵۳...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے سکھلائے گئے کتے کو (شکار کیلئے) بھیجے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے تو تو اس میں سے کھا جسے اس نے تیرے لئے رکھا ہے اگرچہ اس نے مار ڈالا ہو سوائے اس

---

❶ فائدہ...... یہ حدیث حضرت عدیؓ بن حاتم سے مروی ہے جو مشہور سخی حاتم طائی کے صاحبزادے ہیں ۹ھ میں اسلام قبول کیا۔ شکار کرنا انسان کی فطرت بھی ہے اور ضرورت بھی، اس لئے انسان فطری طور پر گوشت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حلال جانور متعین فرمادیئے کہ ان کا گوشت کھا سکتا ہے اور ان سے گوشت حاصل کرنے کا طریقہ (ذبیحہ) بھی بتلادیا۔ شکاری کتے سے شکار کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کتا یا باز وغیرہ سدھایا ہوا ہو جس کی علامت یہ ہے کہ وہ شکار کو اپنے لیے شکار نہ کرے بلکہ مالک کے لیے شکار کرے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ کتے یا باز کو شکار پر چھوڑتے وقت مالک بسم اللہ کہے۔ کیونکہ ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا تمام امت کے نزدیک جانور کے حلال ہونے کی شرط ہے۔

وَاِنْ قَتَلْنَ اِلا اَنْ يَاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ فَلا تَاْكُلْ فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلى نَفْسِهِ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلا تَاْكُلْ -

کے کہ اگر کتے نے کھالیا ہو تو تو اس میں سے نہ کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہو اور اگر تیرے کتے کیساتھ اس کے علاوہ اور کتے بھی مل جائیں تو تو نہ کھا۔

۴۵۴...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَاِنَّهُ وَقِيذٌ فَلا تَاْكُلْ وَسَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلا تَاْكُلْ فَاِنَّهُ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلى نَفْسِهِ قُلْتُ فَاِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلا اَدْرِي اَيُّهُمَا اَخَذَهُ قَالَ فَلا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلى غَيْرِهِ -

۴۵۴...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر کے تیر کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو اسے کھالو اور اگر وہ تیر کے عرض سے مرا ہو تو وہ موقوذہ یعنی چوٹ کھایا ہوا ہے اسے نہ کھاؤ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو شکار کیلئے کتے کو چھوڑے اور اس پر بسم اللہ بھی کہہ لے تو تو شکار کھا سکتا ہے اور اگر کتے نے (اس شکار میں) سے کھالیا تو تو نہ کھا کیونکہ اس صورت میں کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہو گا اور میں نے عرض کیا کہ اگر میرے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا مل جائے اور مجھے معلوم نہ ہو کہ ان دونوں کتوں میں سے کس نے شکار کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے اور اس کے علاوہ دوسرے کتے پر تو نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔

۴۵۵...... وحَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

۴۵۵...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

۴۵۶...... وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَعَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ -

۴۵۶...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا (پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی)۔

۴۵۷...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ

۴۵۷...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو تو اسے کھا سکتا

الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنَّ ذَكَاتَهٗ اَخْذُهٗ فَاِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهٗ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ اَنْ يَكُونَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْكُلْ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

ہے اور اگر اس کے عرض سے وہ شکار مرا ہو تو وہ موقوذہ یعنی چوٹ کھایا ہوا ہے (وہ مردار ہے تو اسے نہ کھا) اور میں نے آپ ﷺ سے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس شکار کو کتا پکڑ لے اور کتا اس میں سے نہ کھائے تو تو اسے کھا سکتا ہے کیونکہ شکار کو کتے کا پکڑ لینا ہی اس کو ذبح کر دینا ہے اور اگر تو شکار کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی دیکھے اور تجھے اس بات کا اندیشہ ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہو گا اور اسے مار ڈالا ہو گا تو پھر تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے اپنے کتے کے علاوہ دوسرے کتے پر تو نے اللہ کا نام نہیں لیا۔[1]

۴۵۸ ...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۴۵۸ ...... حضرت زکریا بن ابی زائدہ اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

۴۵۹ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِي فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ اَخَذَ لَا اَدْرِي اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

۴۵۹ ...... حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ ہمارے ہمسائے تھے اور قیام نہرین میں ہمارے شریک کار تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنا کتا (شکار کیلئے) چھوڑتا ہوں اور میں اپنے کتے کے ساتھ ایک دوسرا کتا پاتا ہوں اس نے شکار پکڑا ہوا ہوتا ہے، میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کس کتے نے شکار پکڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کا نام لیا ہے اور اپنے علاوہ دوسرے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔

۴۶۰ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۴۶۰ ...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی۔

۴۶۱ ...... حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا

۴۶۱ ...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنا کتا (شکار کیلئے) چھوڑے اور اللہ کا نام بھی لے پھر اگر وہ کتا تیرے شکار کو پکڑ لے اور تو

---

[1] فائدہ ...... تیر کے پھل سے جانور کا مارا جانا ذبح کے قائم مقام ہونے کی بناء پر وہ جانور حلال ہو جاتا ہے۔ جبکہ چوڑائی والا حصہ لگنے سے جو جانور مارا جائے تو وہ حلال نہیں کیونکہ نہ حقیقتاً ذبح پایا گیا نہ حکماً اور وہ موقوذہ کے حکم میں ہے، البتہ اگر ایسے جانور کو پکڑ کر پھر باقاعدہ ذبح کر دیا گیا تو وہ حلال ہے۔

اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لا تَدْرِي اَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَاِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ اِلا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلا تَاْكُلْ۔

اسے زندہ پائے تو تو اسے ذبح کر دے اور اگر اس شکار کو کتے نے مار ڈالا ہے اور کتے نے اس سے کھایا نہیں تو تو اسے کھا سکتا ہے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا پائے اور اس نے وہ شکار مار ڈالا ہو تو تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نہیں جانتا کہ اس شکار کو کس کتے نے مارا ہے اور اگر تو اپنا تیر پھینکے تو تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ شکار ایک دن تجھ سے غائب رہے اور تو اس شکار میں اپنے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ پائے تو اگر تو چاہے تو کھالے اور اگر تو اس شکار کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو اسے نہ کھا۔ ❶

۴۶۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ اِلا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَاِنَّكَ لا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ۔

۴۶۲...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنا تیر پھینکے تو تو اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھ) پھر اگر تو اس شکار کو مرا ہوا پائے تو اسے کھالے، سوائے اس کے کہ اگر تو اسے پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نہیں جانتا کہ وہ پانی میں ڈوب کر مرا ہے یا تیرے تیر کے پھینکنے کی وجہ سے مرا ہے۔

۴۶۳...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ اَخْبَرَنِي اَبُو اِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ اَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ نَاْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيدُ بِقَوْسِي وَاَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ اَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تَاْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلا تَاْكُلُوا فِيهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا

۴۶۳...... حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب قوم کے ملک میں رہتے ہیں۔ ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے (یعنی ہمارے ملک میں کثرت سے شکار کیا جاتا ہے) میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور میں اپنے سکھلائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں یا اس کتے سے شکار کرتا ہوں کہ جو سکھلایا ہوا نہیں ہے تو آپ ﷺ مجھے خبر دیں کہ ہمارے لئے اس میں سے کون سا شکار حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے جو ذکر کیا کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور انہی کے برتنوں میں کھاتے ہو تو اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پاؤ تو تم ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور یہ جو تو نے ذکر کیا کہ تیرے ملک میں شکار کیا جاتا ہے تو جب تو

❶ فائدہ...... اگر کسی نے جانور (شکار) کو تیر یا گولی وغیرہ ماری (بسم اللہ پڑھ کر) یا اس پر شکاری کتے کو چھوڑا اور اس نے شکار کو زخمی کر دیا، لیکن شکار زخمی ہو کر بھاگ گیا پھر ایک دن گزرنے کے بعد وہ شکار مرا ہوا پایا گیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کے جسم پر کوئی دوسرا نشان تیر یا گولی یا کتے کے زخم کا نہ ہو تو وہ حلال ہے کیونکہ اسے کسی دوسرے نے زخمی نہیں کیا اور وہ اسی کے زخم کرنے سے مرا ہے اور اگر وہ پانی میں ڈوبا ہوا پایا جائے تو حرام ہے کیونکہ معلوم نہیں وہ شکاری کے زخمی کرنے سے مرا ہے یا پانی میں ڈوبنے سے۔ لہٰذا شک پیدا ہو گیا اور یہ جائز نہ رہا۔

فِيهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ -

اپنی کمان سے شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے تو پھر تو اسے کھالے اور جو تیرا سکھایا ہوا کتا شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) تو پھر تو اسے کھا سکتا ہے اور اگر تو نے غیر سکھلائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے تو اگر تو نے اس شکار کو زندہ پایا ہے تو تو اسے ذبح کر کے کھا سکتا ہے۔

٤٦٤...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ كِلاهُمَا عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْسِ -

۴۶۴...... اس سند کے ساتھ یہ حدیث ابن مبارک کی مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے۔ سوائے اس کے کہ اس روایت میں کمان کے ساتھ شکار کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۱۰۸ — باب اذا غاب عنه الصيد ثم وجده

شکار کے غائب ہونے کے بعد پھر مل جانے کے حکم کے بیان میں

٤٦٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ -

۴۶۵...... حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب تو اپنا تیر پھینکے پھر وہ شکار تجھ سے غائب ہو جائے اور پھر تو اسے پالے تو تو اس شکار کو کھا سکتا ہے بشرطیکہ وہ بدبودار نہ ہو جائے۔

٤٦٦...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ -

۴۶۶...... حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے شکار کو تین دن کے بعد پالیا، وہ اسے کھا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں بدبو پیدا نہ ہو گئی ہو۔

٤٦٧...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَهُ فِي الصَّيْدِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۴۶۷...... حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکار کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں (اس سند کی روایت میں) بدبو کا ذکر نہیں ہے اور کتے کے شکار کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تین دن کے بعد بھی اگر وہ شکار مل جائے تو اسے کھایا جا سکتا ہے لیکن اگر

بْنِ جُبَيْرٍ وَاَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلاءِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُونَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلاثٍ اِلا اَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ۔

اس سے بدبو آئے تو پھر اسے چھوڑ دے۔

باب ۱۰۹ ــ باب تحريم اكل كل ذي نابٍ من السباع وكل ذي مخلبٍ من الطير

ہر ایک دانت والے درندے اور پنجے والے پرندے کا گوشت کھانے کی حرمت کے بیان میں

۴٦٨...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ زَادَ اِسْحٰقُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ۔

۴٦٨...... حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔
حضرت اسحٰق اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ زائد ہے کہ زہری کہتے ہیں کہ ہم نے ملک شام آنے تک اس حدیث کو نہیں سنا۔

۴٦٩...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰى حَدَّثَنِي اَبُو اِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الشَّامِ۔

۴٦٩...... حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے حجاز کے علماء سے نہیں سنی، یہاں تک کہ ابوادریس نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی اور وہ شام کے فقہاء میں سے تھے۔

۴٧٠...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ

۴٧٠...... حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

---

[1] فائدہ...... چنانچہ ان احادیث کی بناء پر جمہور علماء و فقہاء کے نزدیک درندے اور چیر پھاڑ کرنے والے جانور حرام ہیں اور ان کا گوشت استعمال کرنا جائز نہیں۔ امام مالکؒ انہیں مکروہ قرار دیتے ہیں نہ کہ حرام۔ البتہ وہ یہ بھی فرماتے ہی کہ ان میں سے جو بالعموم چیر پھاڑ کر کے ہی اپنا شکار حاصل کرتے ہیں مثلاً شیر، بھیڑیے اور چیتا وغیرہ یہ حرام ہیں۔ البتہ جو بالعموم چیر پھاڑ نہیں کرتے وہ حرام نہیں مکروہ ہیں مثلاً لومڑی وغیرہ۔
لیکن جمہور علماء ان کے استدلالات کو درست تسلیم نہیں کرتے اور احادیث بالا کی بناء پر ایسے تمام درندوں کی حرمت کے قائل ہیں۔
صاحب الأشباہ والنظائر فرماتے ہیں کہ: ان (درندوں) کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ ان کی طبیعت اور جبلت معلوم ہوتی ہے (جاری ہے)

عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ -

۴۷۱...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الاَكْلَ اِلا صَالِحًا وَيُوسُفَ فَاِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ -

۴۷۱...... حضرت زہری نے ان مختلف اسناد وطرق کے ساتھ یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور ان سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے۔ سوائے صالح اور یوسف کی روایت کردہ حدیث میں کہ اس میں صرف ہر ایک دانت والے درندے کا (گوشت کھانے) کی ممانعت کا ذکر ہے۔

۴۷۲...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ -

۴۷۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر ایک دانت والے درندے کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔

۴۷۳...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۴۷۳...... حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

۴۷۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ -

۴۷۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے اور ہر ایک پنجے (ناخنوں) والے پرندے کا (گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۵...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَه -

۴۷۵...... حضرت شعبہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اور ان کے گوشت کے استعمال سے ویسے ہی اثرات انسان کے اندر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لہٰذا اسی بناء پر انہیں حرام قرار دیا گیا۔ (تکملہ)

۴۷۶...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَاَبُو بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ -

۴۷۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے اور ہر ایک پنجے (ناخنوں) والے پرندے کا (گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَبُو بِشْرٍ اَخْبَرَنَا عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى ح و حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ -

۴۷۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے (اور پھر آگے) شعبہ عن الحکم کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

باب – ۱۱۰ باب اباحة ميتات البحر

سمندر میں مردار (جانور) کی اباحت کے بیان میں [1]

۴۷۸...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيى

۴۷۸...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

---

[1] فائدہ...... اس باب میں جو طویل حدیث ذکر کی گئی ہے وہ اکثر کتب حدیث میں مختلف جزئی تعامل کے ساتھ منقول ہے۔ اور اس سے متعدد مسائل فقہیہ مستنبط ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں حضرات صحابہؓ کیساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد کا اظہار بھی اس واقعہ سے ہوتا ہے۔ سمندری حیات اور آبی مخلوق کی حلت و حرمت میں فقہاء کے بیان میں تفصیل ہے جس کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:

پہلا مسئلہ:۔ اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ سمندری اور آبی حیات میں سے سمک یعنی مچھلی بالاتفاق حلال ہے۔ البتہ دیگر سمندری اور بحری حیوانات کے متعلق فقہاء کرامؒ کا اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ (امام شافعیؒ، مالکؒ اور احمدؒ بن حنبل) کے نزدیک تمام بحری جانور حلال ہیں البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک مینڈک حرام ہے۔ (نووی المجموع شرح المہذب) جبکہ مالکیہ نے آبی انسان، سمندری کتا اور خنزیر کو حرام قرار دیا ہے۔ باقی تمام بحری حیوانات ان کے نزدیک حلال ہیں۔ (الاردیری فی شرح الصغیر) حنابلہ کسی بھی جانور کا استثناء نہیں کرتے۔ (المغنی لابن قدامہ) احناف رحمہم اللہ کے نزدیک حیوانات بحری میں سوائے مچھلی کے کوئی حلال نہیں۔

ائمہ ثلاثہؒ کا استدلال ارشاد باری تعالیٰ "احل لکم صید البحر" کے عموم سے ہے۔ احنافؒ کی طرف سے ان حضرات کے استدلال کے متعدد تحقیقی جوابات دیئے گئے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے (تکملہ فتح الملہم ۳/۵۰۹) علماء احنافؒ نے اپنے مذہب کے اثبات کے لیے مختلف دلائل دیئے ہیں۔ چنانچہ علامہ عینیؒ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں احناف کی دلیل: "وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ" ہے یعنی اللہ کے نبی ان ناپاک چیزوں کی حرمت بیان کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ مچھلی کے علاوہ دیگر بحری حیوانات فطرت سلیمہ اور سلیم طبیعت رکھنے والے افراد کے لئے قلبی خبث کا سبب بنتی ہیں۔

بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقّٰى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ اَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَاْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا قَالَ فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْهُ فَاَكَلَهُ۔

قیادت میں قریش کے قافلہ سے ملنے کیلئے بھیجااور کھجوروں کی ایک بوری زاد راہ کے طور پر ہمیں عنایت فرمائی اور اس کے علاوہ اور کچھ ہمیں عطا نہیں فرمایا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور روزانہ دیا کرتے تھے۔ راوی ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تم ایک کھجور کا کیا کرتے تھے؟ وہ فرمانے لگے کہ ہم اس کھجور کو بچے کی طرح چوستے تھے پھر ہم اس پر پانی پی لیتے تھے اور وہ کھجور ہمیں رات تک کافی ہو جاتی تھی اور ہم لاٹھیوں سے درختوں کے پتے جھاڑ کر پانی میں بھگو کر بھی کھاتے تھے اور ہم سمندر کے ساحل پر چلے جاتے تھے تو اتفاق سے سمندر کی ساحلی ریت پر ایک بڑے ٹیلے کی طرح پڑی ہوئی ایک چیز ہمیں دکھائی دی۔ ہم اس کے پاس آئے، دیکھا کہ ایک جانور ہے جسے عنبر پکارا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ مردار ہے۔ پھر فرمانے لگے: نہیں بلکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کے راستے میں ہیں اور تم بھوک کی وجہ سے بے قرار ہو تو تم اسے کھالو۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس جگہ پر ایک مہینہ ٹھہرے رہے اور ہم تین سو کی تعداد میں تھے۔ یہاں تک کہ ہم کھاتے کھاتے موٹے ہوگئے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہم نے اس جانور کی آنکھ کے حلقے سے مشکوں سے بھر بھر چربی نکالی تھی اور ہم اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے الغرض حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور وہ سب اس جانور کی آنکھ کے حلقہ کے اندر بیٹھ گئے اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کو اٹھا کر کھڑا کیا پھر ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے ان میں سے سب سے بڑے اونٹ پر کجاوا کسا تو وہ اس کے نیچے سے گذر گیا اور اس کے گوشت کو ابال کر ہم نے اپنا زادِ راہ تیار کر لیا تو جب ہم واپس مدینہ آئے اور رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کا رزق تھا جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا تھا۔ تو کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہے) تو وہ ہمیں بھی کھلاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس گوشت میں سے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے کھایا۔

۴۷۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَاَمِيرُنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَاَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ قَالَ وَاَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةً وَدَكٍ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ اَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ ۔

۴۷۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے امیر (سردار) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ہم قریش کے قافلہ کی گھات میں تھے۔ تو ہم سمندر کے ساحل پر آدھے مہینے تک ٹھہرے رہے اور ہمیں وہاں سخت بھوک لگی ہوئی تھی یہاں تک کہ ہم پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام ہی پتے کھانے والا لشکر ہو گیا تو سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینکا جسے عنبر کہا جاتا ہے پھر ہم اس عنبر جانور کا گوشت آدھے مہینہ تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بطور تیل اپنے جسموں پر ملتے رہے یہاں تک کہ ہم خوب موٹے ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جانور کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور لشکر میں سے سب سے لمبے آدمی کو تلاش کیا اور سب سے لمبا اونٹ اور پھر اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا وہ اس پسلی کے نیچے سے گذر گیا اور اس جانور کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسکی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے اتنے گھڑے چربی کے بھرے اور ہمارے ساتھ کھجوروں کی ایک بوری تھی۔ ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک مٹھی کھجور دیتے پھر (کچھ دن بعد) ہمیں ایک ایک کھجور دینے لگے پھر جب وہ بھی ہمیں نہ ملے تو ہمیں اس (ایک کھجور) کا نہ ملنا معلوم ہو گیا۔

۴۸۰...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ فِي جَيْشِ الْخَبَطِ اِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ اَبُو عُبَيْدَةَ ۔

۴۸۰...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پتوں کے لشکر میں ایک دن ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ کاٹے پھر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے منع کر دیا۔

۴۸۱...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

۴۸۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بھیجا اور ہم تین سو کی تعداد میں تھے اور ہم نے اپنا زادِ راہ اپنی گردنوں پر اٹھایا ہوا تھا۔[1]

---

[1] فائدہ...... اس باب میں ذکر کردہ احادیث کی بناء پر ائمہ ثلاثہ سمک طافی (وہ مچھلی جو پانی میں طبعی موت مر جائے اور پھر پانی کی سطح پر تیرنے لگے) کی حلت پر استدلال کرتے ہیں۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سمک طافی کا کھانا جائز نہیں۔ امام صاحبؒ کا استدلال حوت جابرؓ کی حدیث سے ہے جسے امام ابوداؤدؒ نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا: "جو مچھلی سمندر .... (جاری ہے)

بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا -

٤٨٢۔۔۔۔وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا حَتّٰى كَانَ يُصِيبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ -

۴۸۲۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین سو (افراد) کا ایک لشکر بھیجا اور ان پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر (سردار) مقرر فرمایا۔ تو جب ان کا زاد راہ ختم ہو گیا تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کے توشہ دانوں کو جمع کیا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں کھجوریں کھلاتے تھے یہاں تک کہ (بوجہ کمی) روزانہ ایک کھجور دینے لگے۔

٤٨٣۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً اَنَا فِيهِمْ اِلٰى سِيفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً -

۴۸۳۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سمندر کے کنارے کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ میں بھی ان میں شامل تھا (آگے حدیث اسی طرح ہے) سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ لشکر والوں نے اٹھارہ دن تک اسی جانور کا گوشت کھایا۔ (بظاہر حدیث میں جس جانور کا ذکر ہے وہ وہیل مچھلی معلوم ہوتی ہے لیکن چونکہ عرب میں وہ پائی نہیں جاتی تھی لہٰذا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے جانور سے تعبیر کیا)۔

٤٨٤۔۔۔۔وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ الْقَزَّازُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ

۴۸۴۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہینہ کے علاقہ کی طرف ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ (آگے حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہے)۔

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔ خود باہر لا پھینکے یا سمندر کی لہریں اسے باہر پھینکدیں وہ کھالو اور جو مچھلی پانی میں مر جائے اور اس پر تیرنے لگے وہ مت کھاؤ۔" (ابوداؤد کتاب الأطعمة)

جہاں تک ائمہ ثلاثہؒ کی مستدل حدیث باب کا تعلق ہے یعنی حدیث عنبر تو اس کے متعلق احنافؒ فرماتے ہیں کہ اس سے استدلال درست نہیں۔ کیونکہ حدیث میں یہ کہیں نہیں ہے کہ وہ مچھلی سطح آب پر تیرنے لگی تھی، اس لیے یہ احتمال ہے کہ اسے لہروں نے ساحل پر پھینک دیا ہو اور وہ مر گئی ہو۔ جبکہ ایسی مچھلی بالاتفاق حلال ہے۔

جہاں تک جھینگے کا معاملہ ہے تو اس میں فقہاء کرام کا اختلاف رہا ہے اور یہ اختلاف جھینگے کی حقیقت اور اس کی تعریف کی بناء پر ہے۔ بعض کے نزدیک اس پر مچھلی کی تعریف صادق نہیں آتی اور بعض کے نزدیک وہ مچھلی کے خاندان سے ہے بہر حال اس کے اندر شدت کرنا صحیح نہیں۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک وہ بالاتفاق حلال ہے، کراہت کا حکم بہر حال اس میں باقی ہے۔ واللہ اعلم۔

بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ بَعْثًا اِلٰی اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

باب - ۱۱۱ باب تحريم اكل لحم الحمر الانسية
شہری گدھوں کا گوشت کھانے کی حرمت

۴۸۵۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

۴۸۵۔۔۔۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۴۸۶۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

۴۸۶۔۔۔۔ان سندوں کے ساتھ حضرت زہری سے سابقہ روایت ہی مروی ہے اور حضرت یونس کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ آپﷺ نے شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۷۔۔۔۔وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيسَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۴۸۷۔۔۔۔حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے شہری گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

۴۸۸۔۔۔۔وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَسَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۴۸۸۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۹۔۔۔۔وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

۴۸۹۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيسٰى عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوا اِلَيْهَا ۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے حالانکہ لوگوں کو اس کی ضرورت تھی۔

۴۹۰ــــ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَاِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي اِذْ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا. قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا اَلْبَتَّةَ وَحَرَّمَهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ ۔

۴۹۰ــــ حضرت شیبانیؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھریلو (پالتو) گدھوں کا گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا وہ کہتے ہیں کہ چونکہ خیبر کے دن ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہودی قوم کے وہ گدھے جو شہر سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ انہیں ہم نے پکڑا اور ان کو ذبح کیا اور ان کا گوشت ہماری ہانڈیوں میں ابل رہا تھا۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ ہانڈیاں الٹا دو اور گدھوں کے گوشت سے کچھ بھی نہ کھاؤ۔ میں نے کہا: آپ ﷺ نے گدھوں کے گوشت کو کیسے حرام فرمایا؟ ہم آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے تو بعض (لوگوں) نے کہا: آپ ﷺ نے اسے قطعی طور پر حرام کر دیا ہے اور بعض کہنے لگے کہ اس وجہ سے اسے حرام کیا کہ ابھی تک ان کا خمس نہیں نکالا گیا تھا۔ [1]

۴۹۱ــــ وحَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى يَقُولُ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

۴۹۱ــــ حضرت سلیمان شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ خیبر کی راتوں میں ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی تو جب خیبر کا دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہم نے انکا گوشت کاٹا اور جب ہماری ہانڈیاں (جن میں یہ گوشت تھا) ابلنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ تم سب لوگ اپنی اپنی ہانڈیاں الٹ دو اور ان گدھوں کے گوشت میں سے

---

[1] فائدہ..... احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ شہروں میں پائے جانے والے گدھے بالاتفاق حرام ہیں۔ چنانچہ جمہور فقہاء کرامؒ کا یہی مسلک ہے۔ یہاں اہلی یعنی شہری گدھوں کی تخصیص اس لیے ہے کہ جنگلی گدھا بالاتفاق حلال ہے۔ ابتداء اسلام میں شہری گدھا بھی حلال تھا لیکن غزوہ خیبر کے روز وہ بھی آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق حرام کر دیا گیا۔ بعض فقہاء کرامؒ اس کی بھی حلت کے قائل ہیں۔ مثلاً امام مالکؒ کے نزدیک وہ مکروہ ہے۔ جب کہ ان کی ایک روایت حرام ہونے کی ہے۔ لیکن جمہور فقہاء کرامؒ کے نزدیک احادیث بالا کی بناء پر یہ حرام ہی ہے۔

اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَاْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهٰى عَنْهَا اَلْبَتَّةَ ۔

کچھ نہ کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ (اس وقت) بعض لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کا گوشت کھانے سے اسلئے منع فرمایا ہے کہ ان میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا اور بعض دوسرے لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے اسے قطعی طور پر یعنی ہمیشہ کیلئے حرام کر دیا ہے۔

۴۹۲ ـــ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى يَقُولَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اكْفَئُوا الْقُدُورَ ۔

۴۹۲ ـــ حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور (اس کا گوشت) پکایا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۴۹۳ ـــ وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ الْبَرَاءُ اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ ۔

۴۹۳ ـــ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے دن گدھے کو پکڑا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ تم اپنی ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۴۹۴ ـــ وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ نُهِينَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ۔

۴۹۴ ـــ حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں گدھوں کا گوشت (کھانے سے) منع کر دیا گیا ہے۔

۴۹۵ ـــ وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهِ ۔

۴۹۵ ـــ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گدھوں کا گوشت کچا ہو یا پکا ہو پھینک دینے کا حکم فرمایا۔ پھر ہمیں اس کے کھانے کا حکم نہیں فرمایا۔

۴۹۶ ـــ وحَدَّثَنِيهِ اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

۴۹۶ ـــ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۴۹۷ ـــ وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَدْرِي اِنَّمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ اَوْ

۴۹۷ ـــ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کا گوشت کھانے سے اس وجہ سے منع فرمایا کہ ان سے بار برداری کا کام لیا جاتا تھا یا آپ ﷺ نے خیبر کے دن (ان کے ناپاک ہونے کی وجہ سے) گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا۔

حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ۔

۴۹۸ــــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلَى اَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ ۔

۴۹۸ــــ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر کو فتح فرمادیا۔ جس دن خیبر فتح کیا گیا لوگوں نے اس دن شام کو بہت آگ جلائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کس وجہ سے ہے؟ اور تم لوگ کیا پکا رہے ہو؟ انہوں (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا: گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز کا گوشت؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: گدھے کا گوشت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم گوشت پھینک دیں اور ہانڈیاں توڑ ڈالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح کرلو۔

۴۹۹ــــ وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ اَبِي عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ۔

۴۹۹ــــ حضرت یزید بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۰۰ــــ وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ اَلَا اِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَاِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا ۔

۵۰۰ــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر فتح فرمایا تو دیہات سے جو گدھے نکلے ہم نے ان کو پکڑ لیا پھر ان کا گوشت پکایا (اسی دوران) رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کردیا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا ہے۔ کیونکہ وہ ناپاک ہے (اور اس کا کھانا) شیطانی عمل ہے۔ (یہ اعلان سنتے ہیں) ہانڈیاں اس حال میں الٹ دی گئیں کہ گوشت ان میں ابل رہا تھا۔

۵۰۱ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى اِنَّ اللهَ

۵۰۱ــــ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والے نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گدھے کا گوشت کھالیا گیا پھر ایک اور آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گدھے ختم ہوگئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اعلان کردیا کہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تم لوگوں کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع

وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ اَوْ نَجِسٌ قَالَ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا ۔

فرمادیا ہے کیونکہ وہ گندا اور ناپاک ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہانڈیوں میں جو کچھ بھی تھا اس سمیت ہانڈیوں کو الٹ دیا گیا۔

باب - ۱۱۲ باب في اكل لحوم الخيل

گھوڑے کا گوشت کھانے کے (جواز) کے بیان میں

۵۰۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ ۔

۵۰۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت فرمائی۔ ❶

۵۰۳...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الاَهْلِيِّ ۔

۵۰۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے زمانہ میں ہم نے جنگلی گھوڑوں اور گدھوں کا گوشت کھایا اور نبی ﷺ نے ہمیں گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۵۰۴...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ۔

۵۰۴...... حضرت ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۰۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ

۵۰۵...... حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک گھوڑا کاٹا اور پھر ہم

---

❶ فائدہ...... ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے حضرات شوافع اور حنابلہؒ نے کہا ہے کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔ اور اسے بلا کراہت استعمال کرنا جائز ہے۔ اور متعدد فقہاءؒ اسی کے قائل ہیں۔ جبکہ فقہاءؒ کی ایک جماعت کے نزدیک مکروہ ہے۔ چنانچہ امام مالک اور امام ابو حنیفہؒ کی یہی رائے ہے۔ اور امام صاحبؒ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے کھانے والا گناہگار ہوگا۔ اگر چہ یہ حرام نہیں ان حضرات کا استدلال ارشاد قرآنی: وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً" سے ہے۔ کہ اس میں ان جانوروں کا مقصد سواری کرنا اور زینت حاصل کرنا بتلایا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت خالد بن ولیدؓ کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داؤد، نسائی) اس سے اگر چہ حرمت ثابت ہوتی ہے لیکن امام صاحبؒ نے یہ حدیث اور اوپر ذکر کردہ حلت والی احادیث کو جمع کر کے کراہت کا قول کیا ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ۔

نے (اس کا گوشت) کھایا۔[1]

۵۰۶...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۵۰۶...... حضرت ہشام سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

باب - ۱۱۳ باب اباحة الضب

گوہ (کے گوشت) کے مباح ہونے کے بیان میں

۵۰۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ۔

۵۰۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے گوہ (کے گوشت) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام کرتا ہوں۔[2]

۵۰۸...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ۔

۵۰۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گوہ (کا گوشت) کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

۵۰۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ۔

۵۰۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں کہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے گوہ (کا گوشت) کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

۵۱۰...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ۔

۵۱۰...... حضرت عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۱۱...... وحَدَّثَنَاه اَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ

۵۱۱...... ان مختلف سندوں کیساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے لیث عن نافع کی طرح روایت نقل کی ہے سوائے

---

[1] فائدہ...... امام ابو حنیفہؒ اسے مکروہ اس لئے بھی قرار دیتے ہیں کہ گھوڑا آلات جہاد میں سے ہے اور اگر اس کا گوشت بالعموم حلال ہو گیا تو آلات جہاد میں کمی واقع ہو گی۔ جو وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة کے عموم اور مقصد کو فوت کرنے کا سبب ہے۔

[2] فقہاء کی ایک جماعت کے نزدیک گوہ (ضب) مباح ہے۔ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ وغیرہ کا یہی مسلک ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک گوہ مکروہ ہے۔ بعض فقہاء نے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے اور بعض نے تحریمی۔

كِلاهُمَا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ اَيُّوبَ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَاْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ اُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

اس کے کہ ایوب کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے کھایا اور نہ ہی اسے حرام قرار دیا اور اسامہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔

۵۱۲ وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَاُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَاَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُوا فَاِنَّهُ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي۔

۵۱۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کچھ لوگ تھے ان میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور آپ ﷺ کی خدمت میں گوہ کا گوشت لایا گیا تو نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے ایک نے آواز دے کر عرض کیا: یہ گوہ کا گوشت ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے لیکن مجھے کھانا (پسند) نہیں۔

۵۱۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ اَرَاَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ اَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ۔

۵۱۳...... حضرت توبہ عنبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ کیا تو نے حسن کی وہ حدیث سنی ہے جو انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تقریباً دو یا ڈیڑھ سال بیٹھا رہا مگر میں نے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت ان سے سنی ہی نہیں کہ جو انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے جن میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ معاذ کی روایت کردہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

۵۱۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۵۱۴...... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بھنی ہوئی ایک گوہ پیش کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس

بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ اَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ اَنْ يَاْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ ۔

کی طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں جو عورتیں موجود تھیں ان میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ ﷺ جو کچھ کھانا چاہتے ہیں وہ آپ ﷺ کو بتادو۔ (گوہ کا علم ہونے پر) رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک کھینچ لیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ گوہ میری سرزمین پر نہیں پائی جاتی اس لئے میں نے اسے ناپسند کیا۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوہ کو (اپنی طرف) کھینچا اور اسے کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔[1]

۵۱۵ ...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدَّمُ اِلَيْهِ طَعَامٌ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمّٰى لَهُ فَاَهْوٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ اَخْبِرْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ

۵۱۵ ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کہا جاتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گئے اور وہ (حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت خالد اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ تھیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک بھنی ہوئی گوہ رکھی ہوئی تھی جو کہ ان کی بہن حضرت حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھیں۔ انہوں نے وہ گوہ رسول اللہ ﷺ کے آگے پیش کر دی اور آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ کسی کھانے کی طرف اس وقت تک ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے جب تک کہ اس کے بارے میں آپ ﷺ کو بتانہ دیا جاتا اور اس کھانے کا نام نہ لے لیا جاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے گوہ کی طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو جو کچھ تم نے پیش کیا ہے وہ بتادو۔ وہ کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! یہ گوہ ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن یہ گوہ چونکہ میری سرزمین میں نہیں

---

[1] فائدہ...... مطلب یہ ہے کہ چونکہ گوہ میری سرزمین (مکہ مکرمہ) میں نہیں پائی جاتی اس لئے میرے اندر اس کے کھانے کی رغبت نہیں ہے۔ اگرچہ یہ حلال ہے۔ اس بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ کا مسلک پیچھے بیان کیا جاچکا ہے کہ ان کے نزدیک کراہت ہے اور ظاہر یہی ہے کہ کراہت تنزیہی ہے۔ واللہ اعلم

قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي -

ہوتی جس کی وجہ سے میں نے اسے ناپسند سمجھا۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوہ کو اپنی طرف کھینچا اور اسے کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھتے رہے اور مجھے منع نہیں فرمایا۔

۵۱۶...... وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الاَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجْرِهَا

۵۱۶...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کیساتھ حضرت میمونہ بنت حارث کے گھر میں داخل ہوئے اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ تھیں تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا جو کہ ام حفیدہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نجد سے لائی تھیں اور یہ ام حفیدہ قبیلہ بنی جعفر کے کسی آدمی کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک کہ معلوم نہ ہو جاتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ پھر آگے یونس کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث کے آخر میں یہ زائد ہے کہ حضرت ابن الاصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرورش میں تھے۔

۵۱۷...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدَ بْنَ الاَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ

۵۱۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ہم حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں دو بھنے ہوئے گوہ لائے گئے۔ (آگے حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے) اور اس روایت میں یزید بن الاصم عن میمونہ کا ذکر نہیں ہے۔

۵۱۸...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي هِلالٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۱۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور وہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا پھر آگے زہری کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

۵۱۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۵۱۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ گھی کچھ پنیر اور

اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَهْدَتْ خَالَتِي اُمُّ حُفَيْدٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالاَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

چند گوہیں بطور ہدیہ کے پیش کیں۔ آپ ﷺ نے گھی اور پنیر میں سے تو کچھ کھالیا اور گوہ سے نفرت کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر گوہ کو کھایا گیا اور اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ ﷺ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔

۵۲۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الاَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَآكِلٌ وَتَارِكٌ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا آكُلُهُ وَلا اَنْهَى عَنْهُ وَلا اُحَرِّمُهُ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِلا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَاَةٌ اُخْرَى اِذْ قُرِّبَ اِلَيْهِمْ خُوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَاْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ هٰذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ وَقَالَ لَهُمْ كُلُوا فَاَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْاَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ اِلا شَيْءٌ يَاْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۲۰...... حضرت یزید بن اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ایک دولہا نے مدینہ منورہ میں ہماری دعوت کی (اور اس دعوت میں) اس نے تیرہ گوہ (پکا کر) ہمارے سامنے رکھے تو ہم میں سے کچھ نے گوہ کھالئے اور کچھ نے چھوڑ دیئے۔ میں اگلے دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا تو میں نے ان کو (گوہ کے بارے میں) بتایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارد گرد بہت سے لوگ بھی اکھٹے ہو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ میں گوہ کھاتا ہوں اور نہ گوہ کھانے سے منع فرماتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ تم نے جو کہا برا کہا۔ نبی ﷺ تو صرف حلال اور حرام بیان کرنے کیلئے مبعوث ہوئے ہیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف فرماتھے اور آپ ﷺ کے پاس حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک عورت بھی موجود تھی ان سب کے سامنے دستر خوان پر ایک گوشت رکھا گیا تو جب نبی ﷺ نے اسے کھانا چاہا تو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو آپ ﷺ نے (یہ سن کر) اپنا ہاتھ مبارک روک لیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گوشت میں نے کبھی نہیں کھایا (اور جو وہاں آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے) ان سے فرمایا: تم کھاؤ۔ تو حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس عورت نے گوہ کے گوشت میں سے کھایا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں بھی کچھ نہیں کھاؤں گی سوائے اس چیز کے کہ جس میں سے رسول اللہ ﷺ کھائیں۔

۵۲۱۔۔۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَاَبٰی اَنْ یَاْکُلَ مِنْهُ وَقَالَ لا اَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مُسِخَتْ۔

۵۲۱۔۔۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے کھانے سے انکار فرمادیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں شاید کہ یہ گوہ ان زمانوں میں سے ہوں جن زمانوں کی قومیں مسخ ہو گئیں۔

۵۲۲۔۔۔ وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِیبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَیْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لا تُطْعِمُوهُ وَقَذِرَهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ یُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَنْفَعُ بِهِ غَیْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ کَانَ عِنْدِي طَعِمْتُهُ۔

۵۲۲۔۔۔ حضرت ابو زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گوہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (گوہ سے) نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ اور فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس گوہ کو حرام قرار نہیں دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بہت سوں کو نفع دیتے ہیں اور عام طور پر یہ چرواہوں کی خوراک ہوتی ہے اور اگر گوہ میرے پاس بھی ہوتی تو میں اسے کھاتا۔

۵۲۳۔۔۔ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا اَوْ فَمَا تُفْتِینَا قَالَ ذُکِرَ لِي اَنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِیلَ مُسِخَتْ فَلَمْ یَاْمُرْ وَلَمْ یَنْهَ قَالَ اَبُو سَعِیدٍ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَیَنْفَعُ بِهِ غَیْرَ وَاحِدٍ وَاِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ کَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُهُ اِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۲۳۔۔۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ایک ایسی زمین میں رہتے ہیں کہ جہاں گوہ بہت کثرت سے پائی جاتی ہے تو آپ ﷺ ہمیں (گوہ کے بارے میں) کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے بنی اسرائیل کی ایک قوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس کی شکل بگاڑ کر گوہ جیسی شکل کر دی گئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے نہ تو گوہ کھانے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی کے کچھ عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بہت سے لوگوں کو نفع دیتے ہیں۔ عام طور پر چرواہوں کی خوراک یہی ہے اور اگر گوہ میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے تو اس سے صرف ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔

۵۲٤۔۔۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَقِیلٍ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِیدٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّي فِي غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَاِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ اَهْلِي قَالَ فَلَمْ

۵۲۴۔۔۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میں ایک ایسے نشیبی علاقہ میں رہتا ہوں کہ جہاں گوہ بہت ہوتی ہیں اور عام طور پر میرے گھر والوں کا کھانا یہی ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب

يُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: يَا اَعْرَابِيُّ اِنَّ اللهَ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الْاَرْضِ فَلا اَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلا اَنْهٰى عَنْهَا۔

نہیں دیا۔ ہم نے اس دیہاتی سے کہا: دوبارہ بیان کر۔ اس نے دوبارہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے تیسری مرتبہ میں اسے آواز دی اور فرمایا: اے دیہاتی! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر لعنت فرمائی یا غصہ کیا تو ان کو مسخ کر کے جانور بنادیا جو زمین میں پھرتے ہیں اور میں نہیں جانتا، ہو سکتا ہے کہ شاید یہ گوہ بھی انہی جانوروں میں سے ہو اس لئے نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے کھانے سے منع کرتا ہوں۔

باب - ۱۱۴ باب اباحۃ الجراد

ٹڈی (کھانے کے) جواز کے بیان میں

۵۲۵...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ -

۵۲۵...... حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات (جہاد) میں (شریک) ہوئے جس میں ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔[1]

۵۲۶...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ و قَالَ اِسْحٰقُ سِتَّ و قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ سِتَّ اَوْ سَبْعَ -

۵۲۶...... حضرت ابو یعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔ ابو بکر کی روایت کردہ حدیث میں سات غزوات کا ذکر ہے اور اسحٰق کی روایت کردہ حدیث میں چھ غزوات کا اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ یا سات غزوات کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۷...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ۔

۵۲۷...... حضرت ابو یعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کی بھی مذکورہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

---

[1] جراد (ٹڈی) کو کہتے ہیں۔ ماہر حیوانات نے اس کی بہت سے خصوصیات ذکر کی ہیں۔ جسمانی اعتبار سے بہت چھوٹا لیکن نہایت سریع الحرکت جانور ہے۔ زراعت اور کھیتوں پر پورے لشکر کی صورت میں حملہ آور ہوتا ہے اور چشم زدن میں سرسبز و شاداب لہلہاتے کھیتوں کو اجاڑ اور ویران کر چھوڑتا ہے۔ اہل علم اور فقہاء کرامؒ کا اس کے حلال ہونے پر اتفاق ہے، حتیٰ کہ اگر یہ طبعی موت بھی مر جائے تب بھی حلال رہتا ہے۔ احنافؒ کے نزدیک بھی یہی حکم ہے اور ان کا استدلال آنحضرت ﷺ کی حدیث "أحلت لنا ميتتان ودمان" سے ہے۔

باب - ۱۱۵ باب اباحة الارنب

خرگوش کھانے کے جواز میں

۵۲۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَبِلَهُ -

۵۲۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم (ایک سفر میں) جارہے تھے کہ ظہران کے مقام سے گذرے تو ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ لوگ اس کی طرف دوڑے لیکن وہ تھک گئے (اور نہ پکڑ سکے) راوی کہتے ہیں کہ پھر میں (اس کی طرف) دوڑا، یہاں تک کہ میں نے اسے پکڑ لیا اور جب میں اسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا تو انہوں نے خرگوش کو ذبح کیا۔ اس کی سرین اور دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔[1]

۵۲۹...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا -

۵۲۹...... شعبہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے جس میں خرگوش کی سرین یا خرگوش کی دونوں رانوں کا (شک کے ساتھ) ذکر ہے۔

باب - ۱۱۶ باب اباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو وكراهة الخذف

شکار کرنے اور دوڑنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان سے مدد لینے کے جواز میں اور کنکری پھینکنے کی کراہت کے بیان میں

۵۳۰...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَاٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ قَالَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهُ لا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلا يُنْكَاُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ اُخْبِرُكَ اَنَّ

۵۳۰...... حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: کنکری نہ پھینک کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسے ناپسند کرتے تھے یا آپ ﷺ خذف (کنکری پھینکنے) سے منع فرماتے تھے کیونکہ اس سے نہ شکار کیا جاتا ہے اور نہ ہی اس سے دشمن مرتا ہے لیکن اس سے دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

[1] ان احادیث کی بناء پر اہل علم کے نزدیک خرگوش حلال جانور ہے۔ اور فقہاء کا اس کی حلت پر اتفاق ہے۔ بعض حضرات نے ایک ضعیف حدیث کی بناء پر اس کو مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ اس کو حیض آتا ہے۔ لیکن یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے لہٰذا صحیح اور راجح قول اس کے حلال ہونے کا ہی ہے۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاكَ تَخْذِفُ لا اُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا -

اس کے بعد پھر اسے کنکری پھینکتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی خبر دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اسے ناپسند سمجھتے تھے یا کنکری پھینکنے سے منع فرماتے تھے۔ اگر میں نے تجھے (دوبارہ) کنکری پھینکتے دیکھا تو میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔[1]

۵۳۱۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ

۵۳۱۔۔۔۔۔۔ کہمس سے اس سند کیساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۳۲۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ اِنَّهُ لا يَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ و قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ اِنَّهَا لا تَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَاُ الْعَيْنَ -

۵۳۲۔۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا۔ ابن جعفر رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اس طریقہ سے نہ دشمن مرتا ہے اور نہ یہ شکار کو قتل کرتا ہے لیکن دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور ابن مہدی نے کہا کہ یہ طریقہ دشمن کو نہیں مارتا اور انہوں نے آنکھ کے پھوٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

۵۳۳۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهَا لا تَصِيدُ صَيْدًا وَلا تَنْكَاُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا -

۵۳۳۔۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی قریبی (رشتہ دار نے) کنکر پھینکا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: اس طریقے سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے لیکن یہ طریقہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔ اس نے پھر اسی طرح کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی بات بیان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور تو پھر کنکر پھینکتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔[2]

۵۳۴۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ

۵۳۴۔۔۔۔۔۔ حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ

---

[1] خذف کنکری پتھر مارنے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے شکار تو ہو نہیں سکتا لیکن اگر کسی انسان کے لگ جائے تو اس کی آنکھ پھوڑنے کا سبب ہوگا لہٰذا اسے شکار میں استعمال کرنا درست نہیں۔ صحابہؓ حضور ﷺ کے اقوال سے محبت کا بھی یہ حال تھا کہ اگر کسی نے اس پر عمل نہ کیا تو تنبیہاً کچھ مدت کیلئے اس سے کلام کرنا ترک کر دیا۔

[2] اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی گناہ پر اصرار کرے یا کسی بدعت اور خلاف سنت کام میں مبتلا ہو اور باوجود سمجھانے کے اسے ترک نہ کرے تو اس سے مستقل قطع تعلق کر لینا درست ہے۔ اور یہ ممنوع نہیں۔

اَیُّوبَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب - ۱۱۷ باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرة

اچھے طریقے سے ذبح اور قتل کرنے اور چھری تیز کرنے کے حکم کے بیان میں

۵۳۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ كَتَبَ الاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ -

۵۳۵...... حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دو باتوں کو یاد کر رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر بھلائی فرض کر دی ہے تو جب بھی تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے جانور کو آرام دے۔ [1]

۵۳۶...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِاِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِ -

۵۳۶...... حضرت خالد حذاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن علیہ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی گئی ہے۔

باب - ۱۱۸ باب النهي عن صبر البهائم

جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت کے بیان میں

۵۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي

۵۳۷...... حضرت ہشام بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا تو وہاں کچھ لوگ ایک مرغی کو نشانہ بنا کر اسے تیر مار

---

[1] مقصد یہ ہے کہ جہاں پر بھی کسی کی جان لینے کا معاملہ ہو خواہ انسان کی مثلاً قصاص وغیرہ میں یا جانور کی مثلاً ذبح کرنے میں تو اس میں وہ طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے جس سے اس کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ چھری کو تیز کرنے کا حکم دیا تاکہ جانور جان کنی کے عذاب سے جلد نجات پا جائے۔

اَنس بْنِ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوبَ فَاِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ اَنسٌ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ۔

رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کے باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۵۳۸...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي يَحْيى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ۔

۵۳۸...... حضرت شعبہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت نقل کرتے ہیں۔

۵۳۹...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا

۵۳۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ۔

۵۴۰...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۵۴۰...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۴۱...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ۔

۵۴۱...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے۔ وہ لوگ ایک مرغی کو نشانہ بنا کر اس پر تیر پھینک رہے تھے تو جب ان لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو وہ متفرق (علیحدہ علیحدہ) ہوگئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

۵۴۲ وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ

۵۴۲...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند قریشی نوجوانوں کے پاس سے گذرے کہ وہ ایک پرندہ کو شکار بنا کر اُسے تیر مار رہے تھے اور انہوں نے پرندے کے مالک سے یہ طے کر رکھا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے اُس کو وہ

---

[1] فائدہ: مقصد یہ ہے کہ کسی جانور کو گھر میں باندھ کر ڈال دیا اور اس پر تیر اندازی اور نشانہ بازی کی مشق کر رہے ہیں۔ یہ عمل ناجائز اور گناہ ہے۔ آگے ایک اور حدیث میں کسی ذی روح کو ہدف اور ٹارگٹ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

خاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا ۔

لے لے تو جب ان نوجوانوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو وہ علیحدہ علیحدہ ہوگئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ جو اس طرح کرے اس پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور رسول اللہ نے بھی ایسے آدمی پر لعنت فرمائی ہے کہ جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے۔

٥٤٣...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا ۔

۵۴۳...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں میں سے کسی بھی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

كتاب الاضاحى

کتاب الاضاحي ❶

عید الاضحیٰ کے احکام

باب-۱۱۹ باب وقتها

قربانی ذبح کرنے کا وقت

٥٤٤......حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الاَضْحى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَتَهُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ اَوْ

۵۴۴...... حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ (قربانی والی عید کے دن) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ابھی تک نماز (عید) نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی ابھی تک آپ ﷺ نے نماز (عید) سے فراغت کا سلام پھیرا تھا کہ قربانیوں کا گوشت دیکھا جانے لگا۔ قربانیوں کو نمازِ عید سے فارغ ہونے سے پہلے ذبح کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنی نماز یا نماز سے پہلے قربانی ذبح کرنی اسے چاہئے کہ وہ اپنی قربانی کی جگہ دوسری قربانی کرے (یعنی دوبارہ قربانی کرے) اور جس نے ابھی قربانی ذبح نہیں کی اُسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر

---

❶ فائدہ...... اضاحي اضحیه کی جمع ہے اصطلاح شرع میں اضحیه کا مطلب کسی مخصوص جانور کو (یعنی گائے، بکرا، اونٹ وغیرہ) کو مخصوص وقت یعنی ایام عید الاضحیٰ میں ثواب اور تقرب کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔ (الدر المختار) قربانی یا اضحیه حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے مشروع ہے۔ چنانچہ ان کے بیٹے ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی دی تھی۔ قربانی ہر شریعت و ملت میں مشروع رہی ہے۔ البتہ شرائع سابقہ میں قربانی کرنے کے بعد ذبیحہ کو جلا دیا جاتا تھا۔ اور قربانی میں وہ مختلف تصورات و توہمات میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں ان تمام توہمات و خرافات کو جو اس معاملہ میں پچھلی ملتوں میں رائج تھیں وہ ختم کر دیں اور قربانی کرنے میں اصل نیت کو قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

لَنْ يَّنَالَ اللهَ لحومها و لا دماؤها و لكن يناله التقوىٰ منكم

ہمارے عصر حاضر میں بعض تجدد پسند ملحدین نے قربانی کی عبادت پر نشتر زنی کرتے ہوئے کہا کہ یہ عقل کے خلاف ہے اور قومی معیشت و اقتصاد کیلئے نقصان دہ ہے۔ اس میں اموال کا ضیاع ہے۔ لیکن ان ملحدین کا یہ قول انتہا رکیک اور بے وزن ہے کہ ذرا سے تفکر سے اس کا بطلان ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ باری تعالیٰ نے قربانی کو عبادت قرار دیا ہے خواہ عقل انسانی جو نہایت محدود ہے اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے اسلئے کہ عبادت تو عبادت ہوتی ہے اس میں مادی منافع و نقصانات سے بحث نہیں ہوتی ہر مذہب و ملت کے اندر ایسے بے شمار اوامر ملتے ہیں جو اگر خالص عقلی بنیاد پر پرکھے جائیں اور مادی نفع و نقصان کے پیمانوں میں ناپے جائیں تو کوئی ذی شعور انہیں تسلیم نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جو قربانی کے اندر مادی نفع و نقصان سے بحث کرتا ہے وہ در حقیقت عبادت کی حقیقت سے ہی بے خبر ہے۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج ۳)

نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ ۔

قربانی ذبح کرے۔❶

۵۴۵۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللهِ ۔

۵۴۵۔۔۔۔۔حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قربانی(والی عید) کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو جب آپ ﷺ لوگوں کو نماز عید پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے بکریوں کو دیکھا کہ وہ ذبح کر دی گئی ہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز(عید) سے پہلے قربانی ذبح کرلی تو اسے چاہیئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی تو وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۵۴۶۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَلٰى اسْمِ اللهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ ۔

۵۴۶۔۔۔۔۔حضرت اسود بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت ابوالاحوص کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۴۷۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ أَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ ۔

۵۴۷۔۔۔۔۔حضرت جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (عید الاضحیٰ کے دن) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے نماز عید پڑھائی پھر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا: جس آدمی نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی ہو اسے چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر اب ذبح کرلے۔

۵۴۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۵۴۸۔۔۔۔۔حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کیساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۴۹۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحّٰى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ

۵۴۹۔۔۔۔۔حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے خالو حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز (عید) سے پہلے قربانی کرلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو گوشت کی بکری

❶ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی ہر صاحب حیثیت واستطاعت پر واجب ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید سے قبل قربانی درست نہیں۔ البتہ دیہاتوں میں جہاں نماز عید نہیں ہوتی وہاں صبح صادق کے بعد جائز ہے۔

اللهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ ۔

ہوئی۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک چھ ماہ کی بکری کا بچہ بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قربانی کر اور تیرے علاوہ یہ کسی کیلئے کافی نہیں۔ پھر فرمایا: جس آدمی نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی تو گویا اس نے اپنے نفس کیلئے ذبح کی اور جس نے نماز کے بعد ذبح کی تو اس کی قربانی پوری ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنالیا۔ [1]

۵۵۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ خَالَهُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَاِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِاُطْعِمَ اَهْلِي وَجِيرَانِي وَاَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ -

۵۵۰...... حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے خالو حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کی قربانی ذبح ہونے سے پہلے اپنی قربانی ذبح کی اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ (برا) [2] ہے اور میں نے اپنی قربانی جلدی کر لی ہے تاکہ میں اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو (اس کا گوشت) کھلاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو دوبارہ قربانی کر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک کم عمر والی دودھ والی بکری ہے۔ وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے اور اب تیرے بعد ایک سال سے کم عمر کی بکری کسی کیلئے جائز نہ ہو گی۔

۵۵۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ هُشَيْمٍ ۔

۵۵۱...... حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن (دس ذی الحجہ) کو خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: کوئی نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خالو نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ ہے۔ پھر آگے حضرت ہشیم کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی۔

---

[1] فائدہ...... ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید سے قبل قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ تو ابتدائی وقت کے متعلق ہے۔ البتہ آخر وقت کے اندر اختلاف ہے۔ احنافؒ کے نزدیک ۱۲ ذی الحجہ تک ہے۔ امام مالکؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ایام تشریق کے آخری دن یعنی ۱۳ ذی الحجہ تک جائز ہے۔ اہل ظاہر کا بھی یہی مسلک ہے۔ جمہور علماء کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد ہے کہ (الاضاحی یومان بعد یوم الاضحیٰ) (موطا امام مالکؒ)

[2] مقصد یہ ہے کہ اس دن بھی اگر کسی کے ہاں قربانی نہ ہو تو گھر والے گوشت کی خواہش کریں گے اور ایسی کثرتِ گوشت والے دن میں قربانی نہ کرنا بڑی ناپسندیدہ بات ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ میں نے قربانی جلدی کر لی اسلئے کہ بعد میں، گوشت کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کی رغبت کم ہو جاتی ہے۔

۵۵۲...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِي فَقَالَ ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِي شَاةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَةٍ۔

۵۵۲...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہماری قربانیوں کی طرح قربانی کرے تو وہ قربانی ذبح نہ کرے، جب تک کہ وہ نماز نہ پڑھ لے۔ میرے خالو نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر لی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو تو نے اپنے گھر والوں کیلئے جلدی کر لی ہے۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس بکری کی قربانی کر کیونکہ وہ تیری دونوں قربانیوں میں سے بہتر ہے۔

۵۵۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الايَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِي يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ وَكَانَ اَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ -

۵۵۳...... حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن (دس ذو الحجہ) ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے اور پھر واپس جاکر قربانی ذبح کریں گے تو جو آدمی اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو اپنا لے گا اور جس آدمی نے (نماز سے پہلے) قربانی ذبح کر لی تو گویا کہ اس نے اپنے گھر والوں کیلئے پہلے گوشت تیار کر لیا ہے، قربانی (کی عبادت) سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور حضرت ابو بردہ بن نیار پہلے قربانی ذبح کر چکے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے جو کہ ایک سال کی عمر والوں سے زیادہ بہتر ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ذبح کر لو مگر تیرے بعد اور کسی کیلئے جائز نہیں ہوگا۔[1]

۵۵٤...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ -

۵۵۴...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس سابقہ حدیث مبارکہ کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۵۵۵...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو الاَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

۵۵۵...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم النحر (دس ذو الحجہ) کو

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں سال سے کم عمر کا جانور ذبح کرنا جائز نہیں اور اس حدیث سے واضح ہے کہ یہ خصوصیت فقط حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی کہ انہیں حضور علیہ السلام نے ایک سال سے کم عمر بچہ کے ذبح کی اجازت دی جس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ قربانی کا اصل جانور تو وہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے۔
بہر حال! سال بھر سے کم عمر جانور کی قربانی باتفاق ائمہ وفقہاء جائز نہیں ہے۔

اَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كِلاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ ۔

نماز (عید) کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا: پھر آگے حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ذکر کی۔

۵۵۶...... وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يُضَحِّيَنَّ اَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

۵۵۶...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم النحر (دس ذو الحجہ) کو خطبہ دیا اور فرمایا: کوئی آدمی بھی جب تک نماز (عید الضحیٰ) نہ پڑھ لے، قربانی نہ کرے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میرے پاس ایک سال سے کم عمر کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی کی قربانی کرلے اور تیرے بعد ایک سال سے کم عمر کی قربانی کسی کیلئے جائز نہیں ہوگی۔

۵۵۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ اَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبْدِلْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ عِنْدِي اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ۔

۵۵۷...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کرلی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں دوسری قربانی کر۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بچہ ہے۔ حضرت شعبہ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ وہ بچہ ایک سال سے زیادہ عمر والی بکری سے زیادہ بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ اس کی قربانی کرلے لیکن تیرے بعد کسی کیلئے یہ قربانی جائز نہیں ہوگی۔

۵۵۸...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ ۔

۵۵۸...... حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کی مثل روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں شک (کہ وہ بچہ ایک سال سے زیادہ عمر والی بکری سے بہتر ہے) کا ذکر نہیں ہے۔

۵۵۹...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ

۵۵۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دس ذو الحجہ) کو فرمایا جس آدمی نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کرلی تو اسے چاہئے کہ وہ قربانی دوبارہ کرے تو ایک آدمی

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ فَقَالَ لَا اَدْرِي اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا۔

کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یہ ایک ایسا دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش کی جاتی ہے اور اس آدمی نے اپنے ہمسایوں کی محتاجگی کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی ان باتوں کی تصدیق فرمائی۔ اس آدمی نے یہ بھی عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کی ایک بکری ہے جو گوشت کی بکریوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے، کیا میں اسے ذبح کرلوں؟ آپ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمادی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ اجازت اس آدمی کے علاوہ دوسروں کو بھی دی یا نہیں؟ پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو ذبح فرمایا۔ پھر لوگ کھڑے ہوئے اور ان کا گوشت تقسیم کیا۔

۵۶۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ اَنْ يُعِيدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

۵۶۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دے کر حکم فرمایا کہ جس آدمی نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کرلی ہے وہ دوبارہ قربانی ذبح کرلے پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح حدیث مبارکہ ذکر کی۔

۵۶۱...... وحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اَضْحَى قَالَ فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَذْبَحُوا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحَّى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا۔

۵۶۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قربانی کے دن (دس ذوالحجہ) کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ گوشت کی بو محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے ان کو نماز سے پہلے قربانی ذبح کرنے سے منع فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے (نماز سے پہلے) قربانی ذبح کرلی ہے اسے چاہئے کہ وہ دوبارہ قربانی ذبح کرے پھر مذکورہ دونوں احادیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

باب ــ ۱۲۰

باب سن الاضحية.

قربانی کے جانوروں کی عمروں کے بیان میں

۵۶۲...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ۔

۵۶۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مسنہ (یعنی بکری وغیرہ ایک سال کی عمر کی اور گائے دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کی عمر کا ہو) کے سوا قربانی کا جانور ذبح نہ کرو سوائے اس کے کہ اگر تمہیں (ایسا جانور نہ ملے) تو تم ایک سال سے کم عمر کا دنبے کا بچہ ذبح کرلو (وہ چاہے چھ

مہینہ کا ہی ہو)۔ ❶

٥٦٣...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَظَنُّوا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ اَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ ﷺ۔

٥٦٣...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں مدینہ منورہ میں قربانی کے دن (دس ذوالحجہ) کو نماز پڑھائی تو کچھ آدمیوں نے جلد ہی یعنی نماز سے پہلے ہی قربانی ذبح کرلی اور انہوں نے خیال کیا کہ نبی ﷺ نے بھی قربانی ذبح کرلی ہے تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ جس آدمی نے نماز سے قبل قربانی کرلی ہے وہ دوبارہ دوسری قربانی کا جانور ذبح کرے اور جب تک نبی ﷺ قربانی کا جانور ذبح نہ کرلیں اس وقت تک تم قربانی کا جانور ذبح نہ کرو۔

٥٦٤...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ اَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهِ۔

٥٦٤...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بکریاں عطا فرمائیں تاکہ میں ان کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تقسیم کردوں۔ آخر میں ایک سال کی عمر کا بکری کا بچہ باقی رہ گیا۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا:

"تو اسکی قربانی کرلے" قتیبہ کی روایت میں "علی صحابتہ" کے الفاظ ہیں۔

٥٦٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّهُ اَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ ۔

٥٦٥...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں قربانی کی بکریاں تقسیم فرمائیں۔ میرے حصہ میں ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ آیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے حصہ میں یہ ایک سال سے کم عمر کی بکری کا ایک بچہ آیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قربانی کرلو۔

٥٦٦...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَخْبَرَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ

٥٦٦...... حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان قربانیاں (قربانی کے جانور) تقسیم فرمائیں اور پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

---

❶ قربانی کا جانور کس عمر کا ہونا چاہیے؟ حدیث مذکورہ کی بناء پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ بھیڑ، بکری، دنبہ وغیرہ میں ایک سال سے کم عمر کا جانور ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ فقط دنبہ میں اجازت ہے کہ وہ چھ ماہ کا بھی ذبح کیا جا سکتا ہے۔ لیکن باقی تمام جانوروں میں ثنی ہونا ضروری ہے۔ یعنی جو بکرا اگر سال بھر کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو تو وہ ثنی کہلاتا ہے، گائے اگر دو سال کی مکمل ہو کر تیسرے میں داخل ہو چکی ہو تو وہ ثنی کہلائے گی۔ اور اسی طرح اونٹ اگر پانچ سال پورے کر چکا ہو تو اسے ثنی کہا جاتا ہے۔

عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ ـ

باب-۱۲۱ باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل والتسمية والتكبير

قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے اور (قربانی کرتے وقت) بسم اللہ اور تکبیر کہنے کے استحباب کے بیان میں

۵۶۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا ـ

۵۶۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے دو سفید سینگ والے دنبوں کی قربانی ذبح کی اور آپ ﷺ نے بسم اللہ اور تکبیر کہی اور آپ ﷺ نے ذبح کرتے وقت دونوں دنبوں کی گردنوں کے ایک پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھا۔ ❶

۵۶۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَاَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَاَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ ـ

۵۶۸...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو سفید سینگ والے دنبوں کی قربانی کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح کیا اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ انہیں ذبح کرتے وقت آپ ﷺ نے ان دونوں کی گردن کے ایک پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھا اور آپ ﷺ نے بسم اللہ اور اللہ اکبر بھی کہا تھا۔

۵۶۹...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ ـ

۵۶۹...... حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح قربانی کی۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہاں!

۵۷۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي

۵۷۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ

---

❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب یہ ہے کہ اگر انسان کو کوئی عذر نہ ہو تو قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہئے۔ بغیر عذر کسی دوسرے کو وکیل بنانا بہتر نہیں۔ اور وکیل بنانے کی صورت میں جانور کی قربانی ہوتا دیکھنا مستحب ہے اور بلا عذر وکیل بنانا بھی صحیح ہے۔ اور مسلمان کو وکیل بنانا بلا کراہت کے درست ہے جبکہ کتابی (اہل کتاب کے کسی شخص) کو کراہت کے ساتھ وکیل بنانا درست ہے۔ البتہ غیر اہل کتاب مثلاً ہندو، پارسی، بدھ مت کے پیروکار وغیرہ کو ذبح کے لئے وکیل بنانا جائز نہیں۔

عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

بالا حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے نقل کیا سوائے اس کے کہ اس حدیث میں "سمی اور کبر" کی جگہ بسم اللہ اور اللہ اکبر ہے۔

۵۷۱...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ۔

۵۷۱...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا سینگ والا دنبہ لانے کا حکم فرمایا کہ جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو اور ایسا ہی دنبہ آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! چھری لاؤ پھر آپ ﷺ نے چھری پکڑی اور دنبے کو پکڑ کر اسے لٹادیا پھر اسے ذبح فرمادیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ (اللہ تعالیٰ کے نام سے۔ اے اللہ! محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما) پھر آپ ﷺ نے اسی طرح قربانی فرمائی۔[1]

باب-۱۲۲ باب جواز الذبح بكل ما انهر الدم الا السن والظفر وسائر العظام

ہر اس چیز سے ذبح کرنے کے جواز میں کہ جس سے خون بہہ جائے سوائے دانت، ناخن اور ہڈی کے

۵۷۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ

۵۷۲...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس

---

[1] آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سو (۱۰۰) اونٹ قربان کرنے کے علاوہ ایک خوبصورت دنبہ بھی قربان فرمایا جس کے بارے میں فرمایا کہ سیاہی میں چلنے والا، سیاہی میں بیٹھنے والا، سیاہی میں دیکھنے والا دنبہ لایا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی ٹانگیں، گھٹنے اور آنکھوں کے گرد سیاہی ہو۔

دوسری بات یہ کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دنبہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربان فرمایا۔ اس سے شوافعؒ نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ ایک جانور کو ایک فرد کی طرف سے اور متعدد افراد کی طرف سے بھی باعتبار ثواب قربان کیا جا سکتا ہے۔ (نووی) البتہ احنافؒ کے نزدیک اس مسئلہ میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ ایک جانور میں متعدد افراد کی شرکت کے دو مطلب ہیں۔ پہلا یہ کہ قربانی تو ایک فرد کی طرف سے ہو پھر وہ شخص اس کا ثواب کسی دوسرے فرد واحد کو یا متعدد افراد کو بخش دے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ایک واجب قربانی متعدد افراد کی طرف سے واجب کو ادا کرنے والی ہو۔ اس دوسرے مطلب کو معتبر ماننے احنافؒ کے نزدیک بکری، بکرا، دنبہ وغیرہ میں اشتراک جائز نہیں۔ البتہ گائے، بیل، اونٹ وغیرہ میں جائز ہے۔ واللہ اعلم

بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ ﷺ اَعْجِلْ اَوْ اَرْنِي مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا -

چیز سے بھی خون بہہ جائے جلدی کرنا اور (جس چیز پر) اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس کو کھالینا۔ شرط یہ ہے کہ دانت اور ناخن نہ ہو۔ اس کی وجہ میں تجھ سے بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ دانت تو ایک ہڈی کی قسم ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے ہمیں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگا تو ایک آدمی نے اسے تیر مارا جس سے وہ اونٹ رک گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اونٹوں میں سے کچھ اونٹ وحشی ہوتے ہیں اگر ان میں سے کوئی تمہارے قبضہ میں نہ آئے تو اس کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کرو (یعنی تیر مار کر اسے روک لیا جائے)۔ [1]

۵۷۳...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَاِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَاَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ -

۵۷۳...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ کے مقام تہامہ میں تھے (وہاں سے ہمیں) کچھ بکریاں اور اونٹ ملے تو لوگوں نے جلدی جلدی ان کا گوشت ہانڈیوں میں ڈال کر ابالنا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے ان ہانڈیوں کو الٹ دینے کا حکم فرمایا تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں پھر آپ ﷺ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا اور پھر باقی حدیث یحییٰ بن سعید کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی۔

۵۷۴...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا

۵۷۴...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں وغیرہ نہیں ہیں (جس سے ذبح کریں) کیا ہم بانس کے چھلکے سے ذبح کرلیں؟ اور پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح ذکر کی (اور اس روایت میں یہ بھی ہے) راوی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک اونٹ بھاگنے لگا تو ہم نے اسے تیروں سے مارا، یہاں تک کہ ہم نے اسے گرادیا۔

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہڈیوں وغیرہ سے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں اسلئے کہ ہڈیاں عموماً نجاست میں ملوث ہو جاتی ہیں۔ یا یہ کہ ہڈی سے ذبح کرنے کی صورت میں ہڈی پر خون لگ جائے گا جس سے وہ نجس ہو جائیں گی۔ جبکہ انہیں نجاست سے آلودہ کرنا درست نہیں۔ کیونکہ وہ جنات کی غذا ہیں۔ اسی طرح ناخن سے ذبح کرنا بھی درست نہیں۔ اگرچہ جانور ذبیحہ ہو جائے گا لیکن یہ عمل مکروہ ہوگا کیونکہ اس میں جانور کو تعذیب دینا ہے۔ اور اگر ناخن ہاتھ پر لگے ہوں اور ان سے ذبح کیا جائے تو ان سے وہ ذبیحہ بھی درست نہ ہوگا۔

بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ -

۵۷۵..... وحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيثَ اِلٰى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ -

۵۷۵..... حضرت سعید بن مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح آخر تک پوری حدیث روایت کی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں۔

۵۷۶..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَاَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ -

۵۷۶..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں اور پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیوں کو ابالنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے ان کو الٹ دینے کا حکم فرمایا تو وہ الٹ دی گئیں اور باقی پورا واقعہ (مذکورہ) ذکر کیا۔

باب-۱۲۳ باب بيان ما كان من النّهي عن اكل لحوم الاضاحيّ بعد ثلاث في اوّل الاسلام وبيان نسخه واباحته الى متى شاء

ابتدائے اسلام میں تین دن کے بعد قربانیوں کے کھانے کی ممانعت اور پھر اس حکم کے منسوخ ہونے اور پھر جب تک چاہے قربانی کا گوشت کھاتے رہنے کے جواز کے بیان میں

۵۷۷..... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ -

۵۷۷..... حضرت ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کے ساتھ موجود تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے عید کی نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۵۷۸..... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ

۵۷۸..... حضرت ابو عبید مولیٰ ابن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں موجود تھا۔ راوی ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت علی

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت استعمال کرنا درست نہیں لیکن یہ ابتدا کا حکم ہے بعد میں آنحضرت ﷺ نے اجازت عطا فرما دی تھی۔ چنانچہ اسی باب کے آخر میں احادیث نقل کی گئی ہیں۔ جن سے بعد میں بھی کھانے کا جواز اور ذخیرۂ گوشت کرنے کی اباحت معلوم ہوتی ہے۔

الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلّٰى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ فَلاَ تَاْكُلُوا -

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کے ساتھ بھی عید کی نماز پڑھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ تم تین راتوں سے زیادہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ تو تم نہ کھاؤ۔

۵۷۹..... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَه -

۵۷۹..... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

۵۸۰..... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لا يَاْكُلْ اَحَدٌ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ -

۵۸۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنی قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہ کھائے۔

۵۸۱..... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ -

۵۸۱..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے حضرت لیث کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۵۸۲..... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لا يَاْكُلُ لُحُومَ الاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاثٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلاثٍ -

۵۸۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ قربانیوں کا گوشت تین دنوں کے بعد کھایا جائے۔ حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین دنوں سے زیادہ قربانیوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ اور حضرت ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فَوْقَ ثَلاثٍ کی بجائے بَعْدَ ثَلاثٍ کہا ہے۔

۵۸۳..... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

۵۸۳..... حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الاَضْحى زَمَنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ادَّخِرُوا ثَلاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الاَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وما ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ فَقَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا ـ

ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن واقد نے سچ کہا ہے۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں عید الاضحیٰ کے موقع پر کچھ دیہاتی لوگ آگئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانیوں کا گوشت تین دنوں کی مقدار میں رکھو پھر جو بچے اسے صدقہ کر دو۔ پھر اس کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ اپنی قربانیوں کی کھالوں سے مشکیزے بناتے ہیں اور ان میں چربی بھی پگھلاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اور اب کیا ہو گیا ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: آپ ﷺ نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان ضرورت مندوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے تمہیں منع کیا تھا لہذا اب کھاؤ اور کچھ چھوڑ دو اور صدقہ کر لو۔ [1]

۵۸۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيى قَالَ قَرَاْتُ عَلى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهى عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا ـ

۵۸۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا ہے پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھاؤ اور زاد راہ بناؤ اور جمع کرو۔

۵۸۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كُنَّا لا نَاْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاثِ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَاءٍ

۵۸۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ منیٰ کے مقام پر ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اجازت عطا فرمادی اور ارشاد فرمایا: تم کھاؤ اور زاد راہ بناؤ۔ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے۔ انہوں نے کہا: ہاں!

[1] فائدہ...... اس حدیث سے صراحتاً معلوم ہو گیا کہ تین یوم کے بعد بھی قربانی کا گوشت استعمال کرنا اور ذخیرہ کر لینا درست ہے۔

قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ ۔

۵۸۶...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا لا نُمْسِكُ لُحُومَ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلاثٍ

۵۸۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہیں رکھتے تھے تو پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم ان قربانیوں کے گوشت میں سے زاد راہ بنائیں اور تین دن سے زیادہ کھا سکتے ہیں۔

۵۸۷...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۵۸۷...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں (قربانیوں کا گوشت) زاد راہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

۵۸۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لا تَأْكُلُوا لُحُومَ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاثٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فَشَكَوْا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الأَعْلٰى ۔

۵۸۸...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مدینہ والو! تم قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہ کھاؤ اور ابن مثنیٰ کی روایت کردہ حدیث میں تین دنوں کا ذکر ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی کہ ان کے عیال اور نوکر چاکر ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھاؤ بھی اور کھلاؤ بھی اور جمع بھی کر لو یا رکھ چھوڑو۔ ابن مثنیٰ کہتے ہیں کہ ان لفظوں میں عبد الاعلیٰ کو شک ہے۔

۵۸۹...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلَ فَقَالَ لا إِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشُوَ فِيهِمْ ۔

۵۸۹...... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو آدمی قربانی کرے تو تین دنوں بعد اس کے گھر میں اس کی قربانی میں سے کچھ بھی نہ رہے تو جب اگلا سال آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس طرح کریں جس طرح پچھلے سال کیا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! کیونکہ اس سال ضرورت مند لوگ تھے تو میں نے چاہا کہ قربانیوں کے گوشت میں سے ان کو بھی مل جائے۔

۵۹۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ

۵۹۰...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول

عِيسى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ فَلَمْ اَزَلْ اُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ -

اللہ ﷺ نے اپنی قربانی ذبح فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثوبان! اس قربانی کے گوشت کو سنبھال رکھو۔ (حضرت ثوبان کہتے ہیں) کہ میں اس قربانی کے گوشت میں سے لگاتار مدینہ منورہ پہنچنے تک آپ ﷺ کو گوشت کھلاتا رہا۔[1]

۵۹۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۵۹۱...... حضرت معاویہ بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۹۲...... وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ قَالَ فَاَصْلَحْتُهُ فَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِينَةَ -

۵۹۲...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولی رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: یہ گوشت سنبھال کر رکھ۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوشت کو سنبھال کر رکھا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچنے تک اسی میں سے کھاتے رہے۔

۵۹۳...... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

۵۹۳...... حضرت یحییٰ بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کے مثل روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں ہے۔

۵۹۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ عَنْ اَبِي سِنَانٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ اَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ

۵۹۴...... حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا تو اب تم قبروں کی زیارت کر لیا کرو اور میں نے تمہیں تین دنوں سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے روکا تھا تو اب تم گوشت روکے رکھو جب تک تم چاہو اور میں نے تمہیں سوائے مشکیزے کے تمام برتنوں میں نبیذ کے استعمال سے روکا تھا۔ تو اب تم تمام برتنوں میں پی لیا کرو اور نشے والی

---

[1] بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد میں بھی تین یوم سے زائد قربانی کے گوشت کے استعمال سے منع فرماتے تھے اور خود بھی نہ کھاتے تھے۔ شراح حدیث نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ انہیں سابق حکم کے منسوخ ہونے کی اطلاع نہ ہوگی۔ اور غالباً یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ اسے خلاف ورع و تقویٰ سمجھتے ہوں گے۔ ورنہ حدیث بالا سے خود آنحضرت ﷺ کا اس گوشت کو تین یوم سے زائد تک استعمال کرنا ثابت ہے۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ اِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا۔

چیزیں نہ پیا کرو۔

۵۹۵......وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي سِنَانٍ۔

۵۹۵...... حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں منع کیا تھا اور پھر ابو سفیان کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت ذکر کی۔

باب ـ ۱۲۴

باب الفرع والعتيرة

فرع اور عتیرہ کے بیان میں

۵۹۶......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ۔

۵۹۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ فرع کوئی چیز ہے اور نہ ہی عتیرہ کوئی چیز۔

حضرت ابن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ فرع اونٹنی کا وہ پہلا بچہ ہے جسے مشرک لوگ ذبح کر دیا کرتے تھے۔[1]

---

[1] فائدہ...... حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹنی کا پہلا بچہ فرع کہلاتا تھا اسے وہ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرع اور عتیرہ جاہلیت کے زمانہ میں دو ذبیحوں کے نام تھے جو عرب کے لوگ اپنے بتوں کے نام پر کیا کرتے تھے۔ فرع وہ جانور تھا جسے اونٹوں کا مالک اونٹوں کی تعداد حسب خواہش ہو جانے پر قربان کیا کرتا تھا۔ اور اسی طرح عتیرہ وہ اونٹ تھا جو اونٹوں کی تعداد کو مکمل ہو جانے پر اونٹ والا ذبح کر کے کیا کرتا تھا۔ ان دونوں میں سے وہ نہ خود کھاتے تھے نہ گھر والوں کو کھلاتے تھے۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ دونوں قسم کے ذبیحے ناجائز اور حرام ہیں۔

باب-۱۲۵ باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو مريد التّضحية ان ياخذ من شعره او اظفاره شيئًا

اس بات کے بیان میں کہ جب ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہو اور آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اس کیلئے قربانی کرنے تک اپنے بالوں اور ناخنوں کا کٹوانا منع ہے۔

۵۹۷...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ فَلا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا قِيلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لا يَرْفَعُهُ قَالَ لٰكِنِّي اَرْفَعُهُ۔

۵۹۷...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب (ماہ ذی الحجہ) کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے (یعنی ان کو نہ کٹوائے)۔ حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ بعض حضرات تو اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس حدیث کو مرفوع بیان کرتا ہوں۔

۵۹۸...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ اُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ اَنْ يُضَحِّيَ فَلا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا۔

۵۹۸...... ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب (ماہ ذی الحجہ) کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے اور اس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو اور وہ اس کی قربانی بھی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنے بالوں کو نہ کٹوائے اور نہ ہی اپنے ناخنوں کو تراشے۔ ❶

۵۹۹...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَاَظْفَارِهِ۔

۵۹۹...... ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو روکے رکھے (یعنی ان کو نہ کٹوائے)۔

۶۰۰...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۶۰۰...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عمرو بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت

❶ فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو قربانی کرنا ہو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے اپنے ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹے۔ یہاں تک کہ اپنی قربانی کرلے۔ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض فقہاء نے بال ناخن کاٹنا ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ احنافؒ کے نزدیک اگرچہ ناخن وغیرہ کاٹنا حرام تو نہیں لیکن بہتر بھی نہیں۔ بلکہ مستحب یہی ہے کہ وہ قربانی کرنے تک ناخن تراشنے سے اجتناب کرے۔ اور حکمت اس حکم کی یہ ہے کہ حجاج کرام کے ساتھ کسی درجہ میں تشبہ اور مشابہت پیدا ہو جائے۔ واللہ اعلم (نووی)

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

نقل کی گئی ہے۔

۶۰۱......وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ۔

۶۰۱......حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس آدمی کے پاس (قربانی کا جانور) ذبح کرنے کیلئے ہو تو جب وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے تو وہ اس وقت تک اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کٹوائے جب تک کہ قربانی نہ کرلے۔

۶۰۲......حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الاَضْحٰى فَاطَّلٰى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَمَّامِ اِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا اَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي اُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو۔

۶۰۲......حضرت عمرو بن مسلم بن عمار لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدالاضحیٰ سے کچھ پہلے ہم حمام (غسل خانہ) میں تھے کہ اس میں کچھ لوگوں نے چونے سے اپنے بالوں کو صاف کرلیا تو حمام والوں میں سے بعض لوگ کہنے لگے کہ حضرت سعید بن میّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس کو ناپسند سمجھتے ہیں یا اس سے روکتے ہیں (حضرت عمرو) کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن میّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ تو حدیث ہے، جسے لوگوں نے بھلا دیا ہے یا اسے چھوڑ دیا ہے مجھ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا ہے جس طرح کہ معاذ عن محمد بن عمرو کی روایت کردہ حدیث میں گذر چکا ہے۔

۶۰۳......وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ۔

۶۰۳......حضرت عمرو بن مسلم جندعی سے مروی ہے کہ حضرت ابن میّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ خبر دیتی ہیں اور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

باب-۱۲۶ باب تحریم الذبح لغیر الله تعالیٰ ولعن فاعله

غیر اللہ کی تعظیم کیلئے جانور ذبح کرنے کی حرمت اور اس طرح کرنے والے کے ملعون ہونے کے بیان میں

٦٠٤......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ ۔

۶۰۴......حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کے پاس (موجود) تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: نبی ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھپا کر کیا بتاتے تھے؟ (یہ سن کر) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ میں آگئے اور فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے مخفی طور پر کوئی ایسی چیز نہیں بتائی تھی کہ جو دوسرے لوگوں کو نہ بتائی ہو سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ اس آدمی نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: (۱) ایسے آدمی پر لعنت ہوتی ہے جو آدمی اپنے والدین پر لعنت کرتا ہے۔ (۲) ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کیلئے (جانور) ذبح کرے۔ (۳) اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو کسی بدعتی آدمی کو پناہ دیتا ہے۔ (۴) اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو آدمی زمین کی حدبندی کے نشانات کو مٹاتا ہے۔ ❶

٦٠٥......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنِّي

۶۰۵......حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں اس چیز کی خبر دیں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو خفیہ طور پر بتائی ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی کہ جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے

---

❶ فائدہ...... اس حدیث سے روافض اور شیعوں کے اس غلط عقیدہ اور گمراہ کن نظریہ کی واضح طور پر تردید ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کی وصیت فرمائی تھی۔ اور انہیں چند امور کے ساتھ مخصوص فرمادیا تھا۔ یہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اس بات کا انکار اور صریح رد کر دیا۔

والدین کو لعنت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انسان دوسرے انسان کے والدین کو برا بھلا کہے اور لعنت کرے تو وہ جواب میں اس کے والدین پر لعنت کرے تو گویا یہ خود اپنے والدین پر لعنت کروانے کا سبب بن گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ خود والدین کو لعنت ملامت کرنا بد ترین فعل ہے۔

غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ بھی حرام ہے مثلاً بتوں کے نام پر، کعبہ کے نام پر، قبر والوں کے نام پر، اصحاب مزارات کے نام پر یہ سب حرام ہیں۔

سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ ـ

کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کیلئے (جانور) ذبح کرے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ کی لعنت ہو کہ جو کسی بدعتی آدمی کو ٹھکانہ دے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ کی لعنت ہو کہ جو اپنے والدین پر لعنت کرتا ہو اور ایسے آدمی پر بھی اللہ کی لعنت ہو کہ جو آدمی زمین کے نشانات بدل ڈالے۔

٦٠٦ ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ اَبِي بَزَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ اَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً اِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوى مُحْدِثًا ـ

۶۰۶ ...... حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کسی چیز کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی ایسی چیز کے ساتھ مخصوص نہیں فرمایا کہ جو باقی تمام لوگوں سے نہ فرمایا ہو۔ سوائے اس کے کہ چند باتیں میری تلوار کی نیام میں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کاغذ نکالا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے تعظیماً جانور ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو آدمی زمین کے نشان چوری کرے اور اللہ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو کسی بدعتی آدمی کو ٹھکانہ دے۔[1]

---

[1] فائدہ...... زمین کے نشان چوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ راستہ میں منزل کے تعیین کی جو حدود اور علامات وغیرہ لگائی جاتی ہیں اور سنگ میل لگائے جاتے ہیں تاکہ مسافروں کو منزل کا پتہ ملتا رہے ان علامات کو تبدیل کر دینا یا پتھر وغیرہ اکھاڑ لینا۔ اس میں مسافروں کیلئے ایذاء ہے۔
جبکہ قاضی عیاضؒ مالکی نے فرمایا کہ، زمین کے نشان چوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زمین کی حدود چوری چھپے بڑھا کر دوسرے کی زمین اپنی زمین میں داخل کر دے اس طور پر کہ زمینوں کے مابین حد فاصل اور حدود کے نشانات ختم کر دے۔ واللہ اعلم
اسی طرح بدعتی کو ٹھکانہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی بدعات کے فروغ میں معاون بن جائے۔ یہ بھی ملعون ہے۔

كتاب الاشـــــربـــــة

كتَاب الاَشــــربــــــةِ

کتاب الاشربہ

باب-۱۲۷ باب تحريم الخمر وبيان انها تكون من عصير العنب ومن التمر والبسر والزبيب وغيرهامما يسكر

شراب کی حرمت اوراس بات کے بیان میں کہ شراب انگور، کھجوراور دیگر نشہ آور اشیاء سے تیار ہوتی ہے

۶۰۷......حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَاَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ شَارِفًا اُخْرى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَاَسْتَعِينَ بِهِ عَلى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيهِ فَقَالَتْ اَلا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ اِلى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِي فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَهْقِرُ

۶۰۷......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے مال غنیمت میں سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھے ایک اونٹنی ملی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک اور اونٹنی عطا فرمادی۔ میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو انصار کے ایک آدمی کے دروازہ پر بٹھادیا اور میں یہ چاہتا تھا کہ میں ان پر اذخر (گھاس) لاد کر لاؤں تاکہ میں اسے بیچوں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا۔ الغرض میرا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (یعنی اپنے) ولیمہ کی تیاری کا ارادہ تھا اور اسی گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب شراب پی رہے تھے، ان کے ساتھ ایک باندی تھی جو کہ شعر کہہ رہی تھی: "اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کیلئے اٹھو۔" حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر اپنی تلوار لے کر ان اونٹنیوں پر دوڑے اور ان کی کوہان کاٹ دی اور ان کی کھوکھوں کو پھاڑ ڈالا، پھر ان کا کلیجہ نکال دیا۔ (راوی ابن جریج کہتے ہیں) میں نے ابن شہاب سے کہا: کیا کوہان بھی لے گئے؟ انہوں نے کہا: ہاں! کوہان بھی تو کاٹ لئے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب میں نے یہ خطرناک منظر دیکھا تو میں اسی وقت اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ موجود تھے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ آپ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ

حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ -

ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور (حالت نشہ میں) کہنے لگے کہ آپ لوگ تو میرے آباؤ اجداد کے غلام ہیں (یہ سنتے ہی) رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ وہاں سے چلے آئے۔ ❶

۶۰۸...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۶۰۸...... حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۶۰۹...... وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ اَبُو عُثْمَانَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِي فَنَاتِي بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَاَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ

۶۰۹...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن مال غنیمت میں سے میرے حصہ میں ایک اونٹنی آئی تھی اور اسی دن رسول اللہ ﷺ نے خمس میں سے مجھے ایک اونٹنی عطا فرمائی تو جب میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے خلوت کروں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار آدمی سے اپنے ساتھ چلنے کا وعدہ لے لیا تاکہ ہم اذخر گھاس لا کر سناروں کے ہاتھ فروخت کر دیں اور پھر اس کی رقم سے میں اپنی شادی کا ولیمہ کروں تو اسی دوران میں اپنی اونٹنیوں کا سامان (یعنی) پالان کے تختے، بوریاں اور رسیاں جمع کرنے لگا اور اس وقت میری دونوں اونٹنیاں انصاری آدمی کے گھر کے پاس بیٹھیں تھیں۔ جب میں نے سامان اکٹھا کر لیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کوکھیں بھی کٹی ہوئی ہیں اور ان کے کلیجے بھی نکلے ہوئے ہیں۔ میں (یہ حیران کن منظر) دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر کنٹرول نہ کر سکا۔ میں نے کہا کہ یہ (اس طرح) کس نے

❶ اسلام میں مشروبات غیر مکروہ یعنی وہ مشروبات جو نشہ آور نہ ہوں اور کسی بھی حال میں ان میں نشہ نہ ہوتا ہو۔ بالاتفاق حلال ہیں۔ البتہ مسکرات یعنی وہ مشروبات جن میں نشہ پیدا ہو جائے ان کے حکم میں تفصیل ہے۔ خمر یعنی شراب وہ بالاتفاق حرام ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک ہر نشہ آور چیز خمر کے حکم میں ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی قلیل و کثیر ہر مقدار حرام ہے۔ اور اس کے پینے والے پر حد جاری کی جائے گی۔ اور اس کا بیچنا اور خریدنا سب حرام ہے اور سب نجس ہیں۔ البتہ احنافؒ کے نزدیک مشروبات مسکرہ میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ مشروبات مسکرہ چار طرح کے ہیں۔

۱- انگور کا پانی۔ اگر اس میں جوش پیدا ہو جائے اور جھاگ بن جائیں تو اسے "خمر" شراب کہتے ہیں۔ اور وہ بالکلیہ حرام اور نجس ہے۔ اس کی قلیل و کثیر ہر مقدار حرام ہے اور اسے پینے والے پر حد جاری کی جائی گی۔ اور اس کی خرید و فروخت مکمل حرام ہے۔

۲- طلاء یعنی انگور کا کشیدہ رس- اگر وہ آگ پر پکایا جائے اور اس کے دو تہائی بھاپ بن کر اڑ جائیں۔

۳- نقیع التمر یعنی کھجور کا پانی۔ امام ابو حنیفہؒ کے اصل مذہب کے مطابق یہ مشروبات بھی حرام ہیں اگر ان کے اندر شدت پیدا ہو جائے اور نشہ آور ہو جائیں۔ اور ان کی قلیل و کثیر مقدار بھی حرام ہے۔ البتہ ان کی حرمت اور شراب (خمر) کی حرمت میں ایک باریک سا فرق ہے وہ یہ کہ شراب قطعی طور پر حرام ہے۔ اس کی حرمت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے لیکن ان باقی مشروبات کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت نہیں بلکہ اس میں ایک شبہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ان کے پینے والے پر حد جاری نہیں کی جائیگی۔ (تفصیل کیلئے تکملہ فتح الملہم ج ۳)

الأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا فَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب نے اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند شراب پینے والے انصاریوں کے ساتھ اسی گھر میں موجود ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ایک گانے والی عورت نے شعر سنایا تھا کہ "سنو اے حمزہ! ان موٹی موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کیلئے اٹھو" (یہ سن کر) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار لے کر اٹھے اور ان اونٹنیوں کے کوہانوں کو کاٹ ڈالا اور ان کی کونچیں کاٹ دیں اور ان کے کلیجے نکال دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کیلئے فوراً چل پڑا۔ یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھتے ہی میرے چہرے کے آثار سے میرے حالات معلوم کر لئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے علی!) تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں نے آج کے دن کی طرح کبھی کوئی دن نہیں دیکھا۔ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری اونٹنیوں پر حملہ کر کے ان کے کوہان کاٹ لئے ہیں اور انکی کوکھیں پھاڑ ڈالی ہیں اور حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت گھر میں موجود ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اور شراب پینے والے بھی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر پیدل ہی چل پڑے اور میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دروازہ میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے۔ آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی (آپ ﷺ اندر داخل ہوئے) تو دیکھا کہ وہ شراب پیئے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے اس فعل پر ملامت کرنا شروع کی۔ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا پھر آپ ﷺ کے گھٹنوں کی طرف دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو آپ ﷺ کی ناف کی طرف دیکھا۔ پھر نگاہ بلند کی تو آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا پھر حمزہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ تم تو میرے باپ کے غلام ہو (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نشہ میں مبتلا ہیں پھر رسول اللہ ﷺ واپس باہر تشریف لائے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ باہر نکل آئے۔

٦١٠...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ۔

٦١٠...... حضرت زہریؒ سے اس سند کیساتھ اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

٦١١...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ اَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِي اَلا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي اَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَلا اَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ اَنَسٍ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ)۔

٦١١...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ جس دن شراب حرام کی گئی اس دن میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ وہ شراب خشک کشمش (میوہ) اور چھوہاروں کی بنی ہوئی تھی۔ اسی دوران میں نے آواز دی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ باہر نکل کر دیکھو۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک منادی آواز لگا رہا ہے۔ (اے لوگو!) آگاہ رہو کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی تمام گلیوں میں یہ اعلان کر دیا گیا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ باہر نکل کر اس شراب کو بہادو تو میں نے باہر جا کر اس شراب کو بہادیا۔ لوگوں نے کہا یا لوگوں میں سے کسی نے کہا: فلاں فلاں شہید کر دیئے گئے اور ان کے پیٹوں میں تو شراب تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ (یہ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا حصہ ہے یا نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

ترجمہ:- ”جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو پہلے کھا چکے جبکہ آئندہ پرہیزگار ہوئے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کئے۔“

٦١٢...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلُوا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ اِنِّي لَقَائِمٌ اَسْقِيهَا اَبَا طَلْحَةَ

٦١٢...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے فضیخ شراب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے تمہاری اس فضیخ کے علاوہ اور کوئی شراب ہی نہیں تھی اور میں یہی فضیخ شراب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے

وَاَبَا اَيُّوبَ وَرِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا اَنَسُ اَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَاَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ ـ

کچھ لوگوں کو اپنے گھر میں پلا رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کیا تمہیں خبر پہنچی ہے؟ ہم نے کہ انہیں اس نے کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے۔ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے انس! ان مشکوں کو بہا دو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی کے بعد نہ ہی انہوں نے کبھی شراب پی اور نہ (ہی) انہوں نے شراب کے بارے میں پوچھا۔

فضیخ شراب کیا ہے؟

حضرت ابراہیم حربی فرماتے ہیں کہ کچی اور پکی ہوئی کھجوروں کو توڑ کر پانی میں ڈال کر اسے اتنی دیر تک اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ جوش مار کر ابلنے لگے اس کو فضیخ شراب کہا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک، رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی شراب فضیخ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت کا اعلان کیا گیا تو میں اپنے گھر یہی شراب لوگوں کو پلا رہا تھا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا کہ پہلے یہی شراب تھی اس کے علاوہ اور کوئی شراب نہ تھی۔ ❶

٦١٣...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي اَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفِئْهَا يَا اَنَسُ فَكَفَاْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا ـ

٦١٣...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑے کھڑے اپنے چچازاد قبیلہ والوں کو فضیخ شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں سے سب سے کم عمر تھا دریں اثناء ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: شراب حرام کر دی گئی تو لوگوں نے (یہ سن کر) کہا: اے انس! اس شراب کو بہا دو۔ تو میں نے وہ شراب بہا دی۔ حضرت سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ شراب گدری اور پکی ہوئی کھجوروں کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن ان کی شراب یہی تھی۔ سلیمان کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ بھی اسی طرح فرماتے تھے۔

---

❶ فضیخ اہل عرب کے یہاں گھریلو طور پر بنائی جانے والی شراب تھی۔ احناف ؒ کے نزدیک ان چار مشروبات جن کا حکم بیان کیا جا چکا ہے کے علاوہ دیگر مشروبات نجس العین نہیں ہیں۔ مثلاً الکحل وغیرہ۔ لہٰذا ان کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ کھجور وغیرہ سے بنائی گئی ہو تو طاہر ہے اگرچہ ان کا پینا ناجائز ہے۔ اور اگر وہ ناپاک چیز سے بنائی گئی ہے تو نجس ہے۔ البتہ دوا اور علاج کی غرض سے اس کا استعمال اس حد تک جائز ہے کہ نشہ نہ ہو۔ واللہ اعلم

٦١٤۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَاَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ ذَاكَ و قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُولُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

۶۱۴۔۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر اپنے قبیلے والوں کو (شراب) پلا رہا تھا (پھر آگے) ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس دن ان کی یہی شراب تھی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کوئی نکیر نہیں کی۔ ابن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے معتمر نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ کچھ لوگ جو میرے ساتھ تھے انہوں نے خود حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ اس دن ان کی شراب یہی تھی۔

٦١٥۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَاَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ -
قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ-

۶۱۵۔۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا تو آنے والا (ایک آدمی اندر) داخل ہوا اور اس نے کہا: آج ایک نئی بات ہوگئی کہ شراب کی حرمت نازل ہوگئی ہے۔ (شراب حرام کر دی گئی ہے) تو ہم نے (یہ خبر سنتے ہی) اس شراب کو اسی دن بہا دیا اور وہ شراب کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب شراب حرام کر دی گئی تھی تو عام طور پر ان دنوں میں ان کی شراب یہی تھی (یعنی کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب)۔

٦١٦۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّي لَاَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ۔

۶۱۶۔۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سہیل بن بیضا کو اس مشکیزے میں سے شراب پلا رہا تھا کہ جس میں کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب تھی۔ آگے حدیث سعید کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

٦١٧۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو

۶۱۷۔۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ خشک اور کچی کھجوروں کو پانی میں بھگویا

بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ ابْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ۔

جائے اور پھر اس کو پیا جائے اور ان لوگوں کی ان دنوں میں عام طور پر یہی شراب تھی جس دن کہ شراب کو حرام کیا گیا۔

۶۱۸......وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهِ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ۔

۶۱۸......حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیخ اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب پلا رہا تھا تو اسی دوران ایک آنے والے نے آکر کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یہ خبر سنتے ہی) کہا: اے انس! اٹھو اور اس (شراب والے) گھڑے کو توڑ ڈالو۔ تو میں نے پتھر کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اس گھڑے کو نیچے سے مارا تو وہ گھڑا ٹوٹ گیا۔ ❶

۶۱۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ۔

۶۱۹......حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (جس وقت) وہ آیت نازل فرمائی جس آیت میں شراب کو حرام قرار دیا گیا تھا (تو اس وقت) مدینہ منورہ میں کھجور کے علاوہ اور کوئی شراب نہیں پی جاتی تھی۔

باب-۱۲۸ باب تحريم تخليل الخمر

شراب کا سرکہ بنانے کی حرمت کے بیان میں

۶۲۰......حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ

۶۲۰......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے شراب کا سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ ❷

---

❶ اس حدیث سے صحابہؓ کا جذبہ ایمانی معلوم ہوا کہ وہ آنحضرت ﷺ اور شریعت کے احکام کی تعمیل میں سراپا تسلیم تھے کہ انہوں نے اپنی قدیم عادت کو نہ صرف ترک کر دیا بلکہ اس کی حرمت کی خبر سنتے ہی شراب کے سارے برتن توڑ کر شراب بہادی۔

❷ شراب کو سرکہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟ شوافع اور حنابلہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے اسے بالکل ناجائز قرار دیا ہے۔ البتہ اگر شراب کے اندر ماہیت کی تبدیلی ہے ایسا تغیر ہوا ہے، کہ وہ از خود سرکہ بن جائے تو وہ بالاتفاق حلال ہے۔ البتہ احنافؒ کے نزدیک شراب کے اندر خود کوئی دوسرا مادہ ملا کر سرکہ بنانا بھی جائز ہے اور وہ سرکہ ہوگا۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج ۳)

الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لا ۔

باب-۱۲۹ باب تحريم التداوي بالخمر وبيان انها ليست وبداء

شراب کی دوا (بطور علاج) بنانے کی حرمت کے بیان میں

۶۲۱۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ كَرِهَ اَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ ۔

۶۲۱۔۔۔۔ حضرت طارق بن سعید جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا یا آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا کہ شراب کا کچھ بنایا جائے۔ حضرت طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں شراب کو دوا کیلئے بناتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ ❶

باب-۱۳۰ باب بيان ان جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى خمرًا

اس بات کے بیان میں کہ کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی جاتی ہے اسے بھی خمر (شراب) کہا جاتا ہے

۶۲۲۔۔۔۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ اَبَا كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ۔

۶۲۲۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے (بنائی جاتی) ہے۔ ❷

۶۲۳۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ۔

۶۲۳۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور (سے بنائی جاتی) ہے۔

۶۲۴۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَعُقْبَةَ بْنِ التَّوْاَمِ عَنْ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

۶۲۴۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شراب ان دو (درختو)ں یعنی کھجور اور انگور سے بنائی جاتی ہے۔

---

❶ شراب سے علاج کا مسئلہ۔۔۔۔ حدیث بالا میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔ "شراب تو خود بیماری ہے وہ دوا نہیں" اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور دوا استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ چنانچہ اکثر فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

❷ فائدہ۔۔۔۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگور اور کھجور سے جو بھی مشروبات کشید کیا جائے اگر اس میں سکر (نشہ) پیدا ہو جائے وہ خمر (شراب) ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ۔

ابو کریب نے اپنی روایت کردہ حدیث میں "الکرمة" اور "النخلة" کو بغیر "تا" کے یعنی "کرم" اور "نخل" ذکر فرمایا ہے۔

باب-۱۳۱ باب كراهة انتباذ التمر والزبيب مخلوطين

کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے کی کراہت کے بیان میں

۶۲۵...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى اَنْ يُخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

۶۲۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کشمش اور کھجور کو یا کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (پانی مین بھگویا جائے)۔ ❶

۶۲۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ نَهَى اَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهَى اَنْ يُنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا۔

۶۲۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کھجور اور کشمش کو اکٹھا کر کے نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے اور اس چیز سے بھی منع فرمایا ہے کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر اس کی نبیذ بنائی جائے۔

۶۲۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا۔

۶۲۷...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پکی اور کچی کھجوروں کو اور کشمش اور کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ۔

۶۲۸...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ جَابِرٍ

۶۲۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس چیز سے منع فرمایا کہ کشمش اور کھجور کو ملا کر اس کی نبیذ بنائی جائے اور اس سے

❶ فائدہ...... یہ ممانعت اسلئے ہے تاکہ شراب کی طرف لے جانے والا ذریعہ بھی مسدود ہو جائے۔ کیونکہ کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے اس میں شدت اور سکر جلدی پیدا ہوتا ہے جو اگرچہ حرام تو نہیں لیکن اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے۔ تو سد ذریعہ کے طور پر اس سے بھی منع کر دیا گیا۔

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا ۔

بھی منع فرمایا کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر اس کی نبیذ بنائے۔

٦٢٩...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا ۔

٦٢٩...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اسی طرح کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا ہے۔

٦٣٠...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ اَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَخْلِطَ بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَاَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ ۔

٦٣٠...... حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کشمش اور کھجور کو ملا کر بھگوئیں اور اس سے بھی منع فرمایا کہ ہم کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگوئیں۔

٦٣١...... وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

٦٣١...... حضرت ابومسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

٦٣٢...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا ۔

٦٣٢...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم سے جو آدمی نبیذ (شراب) پیئے تو اسے چاہئے کہ وہ اکیلی کشمش کی یا اکیلی کھجور کی یا اکیلی کچی کھجور کی شراب پیئے۔

٦٣٣...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ۔

٦٣٣...... حضرت اسمٰعیل بن مسلم عبدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کچی کھجوروں کو پکی اور خشک کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کے پکی کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو کچی اور خشک کھجوروں کے ساتھ ملا کر بھگوئیں اور پھر آگے وکیع کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کیا گیا ہے۔

٦٣٤...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ

٦٣٤...... حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
تم کچی اور پکی کھجوروں کو اور کشمش اور پکی کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ بلکہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِه -

ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

۶۳۵۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۶۳۵۔۔۔۔ حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

۶۳۶۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهِ وَزَعَمَ يَحْيَى اَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا -

۶۳۶۔۔۔۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ اور نہ ہی پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگوؤ بلکہ تم (ان میں سے) ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ اور یحییٰ کا گمان ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا۔

۶۳۷۔۔۔۔وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَيْنِ الاِسْنَادَيْنِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ -

۶۳۷۔۔۔۔ حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو سندوں کے ساتھ کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

۶۳۸۔۔۔۔وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِه-

۶۳۸۔۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے پکی اور کچی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کشمش اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

۶۳۹۔۔۔۔قَالَ وحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ -

۶۳۹۔۔۔۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت کیا۔

۶۴۰۔۔۔۔حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

۶۴۰۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور کھجوروں کو اور کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلى حِدَتِهِ -

ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

٦٤١...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أُذَيْنَةَ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۶۴۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح (سابقہ روایت کی طرح) ارشاد فرمایا ہے۔

٦٤٢...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ-

۶۴۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگویا جائے اور آپ ﷺ نے جرش[1] والوں کی طرف لکھا کہ آپ ﷺ کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے منع فرماتے ہیں۔

٦٤٣...... وحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ -

۶۴۳...... حضرت شیبانیؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور صرف کھجور اور کشمش کا ذکر ہے اور پکی کھجوروں کا ذکر نہیں۔

٦٤٤...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا -

۶۴۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اسی طرح کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔

٦٤٥...... و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا -

۶۴۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اسی طرح کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرما دیا گیا ہے۔

---

[1] یہ لفظ جرش بضم الجیم وفتح الراء ہے اور یہ یمن کا ایک بڑا شہر ہے مکہ مکرمہ کی جہت پر ہے اور مسلمانوں نے ۱۰ھ میں صلحاً اس کو فتح کیا تھا، اور انہی حروف کے مجموعہ کا ایک اور شہر کا نام بھی ہے لیکن وہ جرش بفتح الجیم والراء ہے اور یہ اردن کا ایک قدیم شہر ہے۔ (تکملہ)

باب-۱۳۲ باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحنتم والنقير وبيان انه منسوخ وانه اليوم حلال ما لم يصر مسكرًا

روغن قیر ملے ہوئے برتن، تانبے، سبز گھڑے اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت[1] اور اس حکم کے منسوخ ہونے کے بیان میں

٦٤٦ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيهِ۔

۶۴۶ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ۔نبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے بارے میں منع فرمایا ہے کہ ان میں نبیذ بنائی جائے۔

٦٤٧ ...... و حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ ينبذ فِيهِ قَالَ وَاَخْبَرَهُ اَبُو سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ۔

۶۴۷ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے بارے میں منع فرمایا ہے کہ ان میں نبیذ بنائی جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم سبز گھڑوں سے بچو۔

٦٤٨ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ۔

۶۴۸ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے روغن قیر ملے ہوئے سبز گھڑوں اور کھوکلی لکڑی کے برتنوں میں منع فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حنتم کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سبز گھڑے۔

٦٤٩ ...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ

۶۴۹ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے وفد سے فرمایا: میں تمہیں کدو کے تونبے، سبز گھڑے، لکڑی کے گھٹلے، روغن کئے ہوئے برتن اور کٹے ہوئے منہ والے مشکیزے سے روکتا ہوں اور تم صرف اپنے مشکیزوں

---

[1] فائدہ ...... اس باب میں جو احادیث ذکر کی گئی ہیں انہیں سے جن احادیث میں ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی بظاہر دو وجہ تھیں، ایک وجہ یہ کہ برتن شراب کیلئے خاص تھے اگرچہ استعمال کرتے تو شراب پینے والوں سے مشابہت ہوتی اور شراب یاد آتی جس سے بچنے کی وجہ سے ممانعت فرمائی، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ برتن شراب کے ساتھ خاص تھے اور انہی میں شراب بنائی جاتی تھی تو ان میں شراب کا اثر باقی تھا اس اثر سے بچانے کیلئے آپ علیہ السلام نے ممانعت فرمائی تھی۔ لیکن بعد میں جب یہ وجوہات ختم ہو گئیں تو ان برتنوں کا استعمال صحیح ہو گیا اور ممانعت ختم ہو گئی۔ (تکملہ فتح الملہم)

وَالْحَنْتَمُ وَالْمَزَادَةُ الْمَجْبُوبَةُ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَاَوْكِه۔

میں پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔ [1]

۶۵۰...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۶۵۰...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنائی جائے۔

یہ جریر کی روایت کردہ حدیث میں ہے اور عبثر اور شعبہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں (کے استعمال کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۱...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اَخْبِرِينِي عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ اَاُحَدِّثُكَ مَا لَمْ اَسْمَعْ۔

۶۵۱...... حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ نے ام المؤمنین (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے پوچھا ہے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنانا ناپسندیدہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین مجھے خبر دیجئے کہ رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ہم اہل بیت کو کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سبز گھڑے اور لکڑی کے گھٹلیے کا ذکر نہیں کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگیں کہ میں نے آپ (لوگوں) سے وہی بیان کیا جو میں نے سنا ہے۔ کیا میں آپ سے وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا۔

۶۵۲...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۶۵۲...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] یہاں مشکیزے کو باندھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ جب اس مشکیزے کو باندھ دیا جائے گا تو وہ نشہ سے محفوظ ہو جائے گا وہ اس طرح کہ جب اس مشکیزے کی نبیذ میں نشہ آئیگا تو وہ اس کے باندھ یا ڈاٹ کو پھاڑ دے گا اور اگر نشہ نہیں ہو گا تو اس کا وہ بندھ برقرار رہے گا اور نشہ سے حفاظت رہے گی لہٰذا باندھنے کا حکم دیا ہے جبکہ ان خاص برتنوں میں چونکہ نشہ کا علم نہیں ہوتا لہٰذا اس سے منع فرمایا ہے۔ (تکملہ)

٦٥٣...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالا حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۶۵۳...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

٦٥٤...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَحَدَّثَتْنِي اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ -

۶۵۴...... حضرت ثمامہ بن حزن[1] قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور انہوں نے نبی ﷺ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا کہ کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گھٹلیے اور سبز برتنوں میں نبیذ بنائی جائے۔ (یعنی ان برتنوں کے استعمال سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے)۔

٦٥٥...... وحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ -

۶۵۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے اور سبز گھڑے اور لکڑی کے گھٹلیے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

٦٥٦...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلا اَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ -

۶۵۶...... حضرت اسحٰق بن سوید اس سند کیساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت نقل کرتے ہیں اس میں سوائے مُزَفَّتِ کے مُقَيَّرِ کا لفظ کہا ہے۔

٦٥٧...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتِ -

۶۵۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد قیس کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں کدو کے تونبے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع کرتا ہوں اور حماد کی حدیث میں مُقَيَّرِ کی جگہ مُزَفَّتِ کا لفظ ہے۔

---

[1] فائدہ...... حضرت ثمامہ بن حزن جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے آپ علیہ السلام کا زمانہ تو پایا لیکن آپ کی زیارت نہ کر سکنے کی وجہ سے صحابیت کا مقام حاصل نہ کر سکے۔

٦٥٨...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ ۔

۶۵۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھیلے کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

٦٥٩...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَاَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ ۔

۶۵۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھیلے اور کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

٦٦٠...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ ۔

۶۶۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھیلے کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

٦٦١...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُنْبَذَ فِيهِ ۔

۶۶۱...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ گھڑوں میں نبیذ بنائی جائے۔

٦٦٢...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ ۔

۶۶۲...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز گھڑے، روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھیلے (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔

٦٦٣...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهى اَنْ يُنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ۔

۶۶۳...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ روایت کیا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

٦٦٤...... وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ

۶۶۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰی يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ۔

ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑے، کدو کے تونبے اور لکڑی کے کٹھیلے میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

۶۶۵......وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ۔

۶۶۵...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھیلے کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۶۶۶......حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَاَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ۔

۶۶۶...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ (اس کے بعد) میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ وہ کیا فرماتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے تو میں نے عرض کیا: گھڑے کی نبیذ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جو چیز مٹی سے بنائی جائے۔ [1] (مٹی سے بنا ہوا گھڑا)۔

۶۶۷......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ

۶۶۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جہاد کے موقع پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ ﷺ کی طرف چل پڑا لیکن میرے آپ ﷺ تک پہنچنے سے پہلے ہی آپ

[1] فائدہ...... مدرہ وہ مٹی ہے جو کہ خشک ہو یا ایسا گارہ کہ اس میں کوئی کنکر وغیرہ نہ ہو، یہ وہ حدیث ہے جس کی وجہ سے بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ ان مذکورہ برتنوں کا استعمال ابھی تک ممنوع ہے اور ان کے استعمال کی اجازت نہیں ہے، اور ممانعت کا حکم منسوخ نہیں ہوا، اور عدم نسخ کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباسؓ حرمت استعمال کی حدیث حضور ﷺ کی وفات کے بعد تک ذکر کرتے تھے اور اس کے ساتھ ممانعت اور تنسیخ کا حکم ذکر نہیں کرتے تھے، لیکن بہت سی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اور جہاں تک ان حضرات کا معاملہ ہے کہ بعد الوفات تک اس کو ذکر کرتے تھے تو ہو سکتا ہے کہ ان کو اس کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو۔ واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملہ)

اَبْلُغَهُ فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهٰى اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ-

ﷺ خطبہ ختم کر چکے تھے۔ میں نے (وہاں موجود لوگوں سے) پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

٦٦٨...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ جَمِيعًا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ الْاَيْلِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ اِلَّا مَالِكٌ وَاُسَامَةُ -

٦٦٨...... ان ساری سندوں اور طریق کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس روایت میں سوائے حضرت مالک اور حضرت اسامہ کے جہاد کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

٦٦٩...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ قُلْتُ اَنَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ-

٦٦٩...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ یہی خیال کرتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگ یہی خیال کرتے ہیں۔

٦٧٠...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَنَهٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللهِ اِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ -

٦٧٠...... حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے گھڑے کی نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پھر طاؤس کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے۔

٦٧١...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ

٦٧١...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: نبی ﷺ نے گھڑے اور تونبے میں

عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ اَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ قَالَ نَعَمْ ۔

نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں!

۶۷۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ۔

۶۷۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور تونبے کے استعمال سے منع فرمایا (خاص گھڑا جو شراب کیلئے استعمال ہوتا تھا اس سے منع فرمایا)۔

۶۷۳...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ نَعَمْ ۔

۶۷۳...... حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور تونبے اور لکڑی کے برتنوں میں نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں!

۶۷۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ –

۶۷۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑے، کدو کے تونبے اور لکڑی کے گھیلے کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ محارب بن دثار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بار بار (کئی مرتبہ) سنا ہے۔

۶۷۵...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ وَاُرَاهُ قَالَ وَالنَّقِيرِ ۔

۶۷۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے اور اس میں روغن قیر ملے ہوئے برتن کا بھی ذکر فرمایا۔

۶۷۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ انْتَبِذُوا فِي الْاَسْقِيَةِ ۔

۶۷۶...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور تونبے اور لکڑی کے گھیلے کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مشکیزوں میں نبیذ بناؤ۔

۶۷۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ ۔

۶۷۷...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ کے استعمال سے منع فرمایا۔ میں نے عرض کیا: حنتمہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبز گھڑا۔ (وہ مخصوص گھڑا جس میں شراب بنائی جاتی تھی)۔

۶۷۸ ...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي زَاذَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِي بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوٰى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ -

۶۷۸ ...... حضرت زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے شراب کے ان برتنوں کے بارے میں بیان فرمائیں کہ جن کے استعمال سے نبی ﷺ نے منع فرمایا اور اپنی لغت (زبان) میں بیان کرو اور پھر مجھے میری زبان میں سمجھاؤ کیونکہ تمہاری زبان اور ہماری زبان علیحدہ علیحدہ ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حنتم سے منع فرمایا ہے اور حنتم سبز گھڑا ہے اور دبا سے منع فرمایا اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے منع فرمایا اور وہ روغن قیر ملا ہوا برتن ہے اور نقیر سے منع فرمایا اور وہ کھجور کی لکڑی[1] ہے جو چھیل کر اسے کرید کر برتن بنایا جاتا ہے اور آپ ﷺ نے مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا۔

۶۷۹ ...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ -

۶۷۹ ...... حضرت شعبہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی مثل روایت منقول ہے۔

۶۸۰ ...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَاَلُوهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ -

۶۸۰ ...... حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ منبر کی طرف اشارہ کرتے تھے کہ قبیلہ عبد قیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے شراب کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں تونبے، لکڑی کے کٹھلیے اور سبز گھڑے کے استعمال سے منع فرمایا تو میں نے ان سے کہا: اے ابو محمد اور مزفت سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا اور ہمارا خیال تھا کہ وہ اس لفظ کو بھول گئے۔ انہوں نے کہا: میں نے اس دن تو حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ لفظ نہیں سنا لیکن وہ ناپسند سمجھتے تھے۔

۶۸۱ ...... و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّقِيرِ

۶۸۱ ...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکڑی کے کٹھلیے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں اور کدو کے تونبے (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] فائدہ ...... دراصل اس کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ درخت کا تنا لیکر اسے چھیلا جاتا تھا اس کو چھیلنے کے بعد اس کے بعد اس کے اندر سے کھو کھلا کیا جاتا تھا جب کھو کھلا کر دیتے تو وہ ایک برتن کی شکل اختیار کر لیتا تھا۔ (قاموس)

وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ۔

٦٨٢...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ۔ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ۔

٦٨٢...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ گھڑے اور روغن ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گھٹیلے (کے استعمال) سے منع فرمارہے تھے۔ حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور روغنی برتن اور لکڑی کے گھٹیلے (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو نبیذ بنانے کیلئے جب کوئی برتن نہیں ملتا تھا تو آپ ﷺ کیلئے پتھر کے بڑے بڑے برتن میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

٦٨٣...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ۔

٦٨٣...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کیلئے پتھر کے بڑے پیالہ میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

٦٨٤...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قال حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْتَبَذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَاَنَا اَسْمَعُ لِاَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ ۔

٦٨٤...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے مشکیزے میں نبیذ تیار کیجاتی تھی اور جب کبھی مشکیزہ نہ ملتا تو آپ ﷺ کیلئے پتھر کے پیالہ میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: میں نے حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ برتن پتھر کا تھا۔

٦٨٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ عَنْ اَبِي سِنَانٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ اَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ اِلا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي

٦٨٥...... حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو سوائے مشکیزوں کے دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا تو اب سب برتنوں میں پیو لیکن نشہ والی چیز نہ پیو۔

الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا -

٦٨٦...... وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَاِنَّ الظُّرُوفَ اَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ -

۶۸۶...... حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو (مختلف) برتنوں میں پینے سے منع کرتا تھا مگر برتنوں میں (کوئی چیز پینے سے) حلال یا حرام نہیں ہو جاتی اور باقی ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔

٦٨٧...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا -

۶۸۷...... حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں چمڑے کے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا تو ہر ایک برتن میں پیو لیکن نشہ پیدا کرنے والی چیز ہرگز نہ پیو۔

٦٨٨...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْاَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَاَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ -

۶۸۸...... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمادیا تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہر آدمی کے پاس تو چمڑے کا مشکیزہ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے ان کیلئے اس گھڑے کو جو روغن قیر ملا ہوا نہ ہو اس کی اجازت عطا فرمادی۔

باب ـــ ۱۳۲۳ باب بيان ان كل مسكر خمرٌ وان كل خمرٍ حرامٌ

اس بات کے بیان میں کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے

٦٨٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ -

۶۸۹...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شراب کہ جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔ [1]

٦٩٠...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ

۶۹۰...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] اس حدیث سے جمہور نے استدلال کیا ہے۔

سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ۔

ہر وہ شراب کہ جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۶۹۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيث سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ۔

۶۹۱...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان ہی سندوں کے ساتھ سابقہ روایت کے مثل منقول ہے اور حضرت سفیان اور صالح کی روایت کردہ حدیثوں میں شہد کی شراب کے بارے میں پوچھنے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت صالح کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔

۶۹۲...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ اَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ۔

۶۹۲...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کے علاقہ کی طرف روانہ فرمایا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں ایک شراب جو سے بنائی جاتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے اور ایک شراب شہد کی بنائی جاتی ہے اور اسے بتع کہا جاتا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

۶۹۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا وَاُرَاهُ قَالَ وَتَطَاوَعَا قَالَ فَلَمَّا وَلّٰى رَجَعَ اَبُو مُوسَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مَا اَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ۔

۶۹۳...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علاقہ یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا: ان لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور ان کو دین کی باتیں سکھانا اور ان کو نفرت نہ دلانا اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: تم دونوں اتفاق سے رہنا جب آپ ﷺ نے پشت پھیری تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس لوٹے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! علاقہ یمن میں شہد سے ایک شراب پکائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ جم جاتی ہے اور مزر شراب جو سے بنائی

جاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شراب نماز سے بیہوش کردے وہ حرام ہے۔

٦٩٤...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي خَلَفٍ قَالا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا اَبُو بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوَا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَلا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلا تُعَسِّرَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ اَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلاةِ۔

۶۹۴...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علاقہ یمن کی طرف بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور ان کو خوش رکھنا اور ان کو نفرت نہ دلانا اور آسانی کرنا اور مشقت میں نہ ڈالنا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں دو شرابوں کے بارے میں فتویٰ جاری فرمائیں جو ہم یمن میں بنایا کرتے تھے ایک شراب تو بتع ہے اور وہ شہد سے تیار کی جاتی ہے یہاں تک کہ اس میں جھاگ پیدا ہو جائے اور وہ گاڑھی ہو جائے اور ایک شراب جو پانی میں بگھو کر بنائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ کو جوامع الکلم اپنے کمال کے ساتھ عطا فرمائے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے ہر اس نشہ والی چیز سے منع فرمایا کہ جو نماز سے غافل کردے۔

٦٩٥...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔

۶۹۵...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جیشان سے ایک آدمی آیا اور جیشان یمن کا ایک شہر ہے اس آدمی نے نبی ﷺ سے اس شراب کے متعلق پوچھا جو ان علاقوں میں پی جاتی تھی اور وہ شراب جو سے تیار ہوتی تھی اس شراب کو مزر کہا جاتا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شراب نشہ والی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ والی چیز حرام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس آدمی کیلئے وعدہ ہے جو آدمی نشہ والی چیز پیئے گا اسے اللہ تعالیٰ طِينَةُ الْخَبَال پلائیں گے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! طِينَةُ الْخَبَال کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ ہے۔

٦٩٦...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ

۶۹۶...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جس آدمی نے دنیا میں شراب پی اور وہ اس حال میں مر گیا کہ وہ شراب میں مست تھا

خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

اور توبہ نہیں کی تو وہ آدمی آخرت میں شراب نہیں پیئے گا۔[1] (یعنی اس آدمی کو اللہ تعالیٰ جنت کی شراب طہور سے محروم رکھیں گے)۔

٦٩٧...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ كِلاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

٦٩٧...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

٦٩٨...... وحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ۔

٦٩٨...... حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ گذشتہ حدیث کی طرح یہ حدیث مبارکہ بھی منقول ہے۔

٦٩٩...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلا اَعْلَمُهُ اِلا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔

٦٩٩...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سیکھا سوائے نبی ﷺ کریم کے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

باب-۱۳۴ باب عقوبة من شرب الخمر اذا لم يتب منها بمنعه اياها في الآخرة

باب: شراب پینے کی سزا کے بیان میں جب کہ وہ شراب پینے سے توبہ نہ کرے

٧٠٠...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ

٧٠٠...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] فائدہ...... آخرت میں شراب نہ پینے سے بعض علماء نے "جنت میں داخل نہ ہونا" مراد لیا ہے کہ وہ جنت میں ہی داخل نہ ہوگا اور جب داخل نہ ہوگا تو شراب بھی نہیں پیئے گا، لیکن بعض دوسرے علماء نے فرمایا کہ شاید اس سے مراد یہ ہو کہ وہ جنت میں ابتداءً ہی داخل نہ ہوگا، اور جہاں تک بعد میں داخل ہونے کا معاملہ ہے وہ اللہ کے سپرد ہے، کیونکہ شراب پینا ایک گناہ کبیرہ ہے اور حالت ایمان میں گناہ کبیرہ جنت میں داخل نہ ہونے کا سبب نہیں ہوتا بلکہ اس گناہ کی سزا بھگتنے کے بعد وہ اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہو جائیگا، لہٰذا اس سے دخول اولی ہے کہ وہ نہ ہوگا۔ البتہ امام نووی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ شراب جنت میں نہیں پیئے گا چاہے جنت میں داخل بھی ہو جائے وہ اس طرح کہ یا تو اس کو خواہش ہی نہ ہوگی یا اس کی خواہش کو وہاں بھول جائے گا، اور بعض علماء متأخرین نے اس سے مراد جنت میں داخل نہ ہونا ہی لیا ہے لیکن اس شخص کیلئے جو کہ دنیا میں شراب حلال سمجھ کر پیئے چنانچہ اس نے حرام کو حلال سمجھ کر استعمال کیا ہے۔ جبکہ وہ جانتا بھی تھا تو گویا ایمان ختم ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ۔

جس آدمی نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں (شراب طہور) سے محروم کردیا جائے گا۔

۷۰۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ؟ قَالَ نَعَمْ!

۷۰۱...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے دنیا میں شراب پی اور اس نے توبہ نہ کی تو وہ آدمی آخرت میں (شراب طہور) سے محروم کردیا جائے گا اور وہ اسے نہیں پی سکے گا۔ امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے تو امام مالکؒ نے فرمایا: ہاں!

۷۰۲...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلا اَنْ يَتُوبَ۔

۷۰۲...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے دنیا میں شراب پی لی تو وہ آخرت میں (شراب طہور) نہیں پی سکے گا، سوائے اس کے کہ وہ توبہ کرلے۔

۷۰۳...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ۔

۷۰۳...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت عبید اللہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل فرمائی ہے۔

باب-۱۳۵ باب اباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرًا

اس نبیذ کے بیان میں کہ جس میں شدت نہ پیدا ہوئی ہو اور نہ ہی اس میں نشہ پیدا ہوا ہو تو وہ حلال ہے

۷۰۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ اَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ إِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْأُخْرَى وَالْغَدَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ

۷۰۴...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے رات کے شروع میں نبیذ پانی میں بھگودی جاتی تھی چنانچہ آپ ﷺ اس نبیذ کو اس دن صبح اور رات کو پی لیتے تھے پھر اگلے دن اور پھر تیسری رات کو اور پھر دن میں عصر تک اور اگر پھر بھی کچھ بچ جاتی اور اس میں نشہ کے آثار نہ ہوتے تو آپ ﷺ خادم کو پلا دیتے یا آپ ﷺ اسے بہادینے کا حکم فرماتے۔[1]

---

[1] فائدہ...... یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ "آپ ﷺ کبھی خادم کو پلاتے تھے اور کبھی بہادینے کا حکم فرماتے تھے" اگر اس میں نشہ پیدا ہوجاتا تھا تو خادم کو کیوں پلاتے تھے، اور اگر نشہ نہیں پیدا ہوتا تھا تو اس کو بہانے کا حکم کیوں دیتے تھے کہ اس میں مال کا ضیاع ہوتا تھا؟
جواب یہ ہے کہ دراصل آپ ﷺ دیکھتے کہ تبدیلی ہوئی ہے مگر نشہ نہیں ہوا تو اس کو خادم کو پلادیتے تھے اور اگر اس میں تبدیلی کے ساتھ نشہ بھی آجاتا تو آپ اس کو بہادینے کا حکم فرماتے تھے۔ (تکملہ)

سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ۔

۷۰۵۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيٰى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهٗ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهٗ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ صَبَّهٗ۔

۷۰۵۔۔۔۔۔حضرت یحیٰی بہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے نبیذ کا ذکر کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کیلئے مشکیزے میں نبیذ تیار کیا جاتا تھا۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس نبیذ کو سوموار (پیر) کی رات کو پیتے تھے پھر آپ ﷺ اس سوموار کے دن اور منگل کے دن عصر تک پیتے تھے پھر اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے تھے یا پھر اسے بہا دیتے۔

۷۰۶۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ وَاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلٰى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَاْمُرُ بِهٖ فَيُسْقٰى اَوْ يُهَرَاقُ۔
وحدثنا اسحق بن ابراهيم قال حدثنا جرير عن الاعمش عن يحيي ابى عمر عن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينبذ له الزبيب فى السقاء فيشربه يومه والغد و بعد الغد فاذا كان مساء الثالثه شربه وسقاه فان فضل شيء اهراقه -

۷۰۶۔۔۔۔۔حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے کشمش پانی میں بھگوئی جاتی تھی۔ آپ ﷺ اسے اس دن پیتے پھر اگلے دن اور پھر تیسرے دن شام تک آپ ﷺ اسے پیتے تھے پھر آپ ﷺ اسے پینے یا بہا دینے کا حکم فرما دیتے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے کشمش مشکیزے میں بھگوئی جاتی تھی۔ آپ ﷺ اس دن اسے پیتے پھر اگلے دن اور پھر اس کے بعد اس سے اگلے دن جب شام ہوتی تو آپ ﷺ اسے پیتے اور پلاتے اور اگر کچھ بچ جاتی تو اس کو بہا دیتے تھے۔

۷۰۷۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى اَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَاَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ اَمُسْلِمُونَ اَنْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ فَسَاَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي

۷۰۷۔۔۔۔۔حضرت یحیٰی (ابو عمر) نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شراب کی خرید و فروخت اور اس کی تجارت کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تم مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: شراب کی نہ خرید و فروخت درست ہے اور نہ ہی اس کی تجارت جائز ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے پھر نبیذ کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ

سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَامَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ ثُمَّ اَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى اَمْسٰى فَشَرِبَ وَسَقٰى فَلَمَّا اَصْبَحَ اَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِيقَ ـ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں نکلے پھر جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کچھ لوگوں نے سبز گھڑوں، لکڑی کے گھٹلیے اور کدو کے تونبے میں نبیذ بنائی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا کہ اسے بہا دیا جائے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک مشکیزے میں نبیذ بنانے کے بارے میں فرمایا تو مشکیزے میں کشمش اور پانی ڈالا گیا اور رات بھر اسے بھگوئے رکھا پھر صبح کو آپ ﷺ نے پیا اور پلایا پھر (تیسرے دن) کی صبح کو اس میں سے جو نبیذ بچ گئی اسے بہا دینے کا حکم فرمایا تو اسے بہا دیا گیا۔

۷۰۸ ...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قال حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيَّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيَّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هٰذِهِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ اَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَاُوكِيهِ وَاُعَلِّقُهُ فَاِذَا اَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ ـ

۷۰۸ ...... حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حبشہ کی ایک باندی کو بلوایا اور فرمایا: اس باندی سے پوچھو کیونکہ یہ باندی رسول اللہ ﷺ کے لئے نبیذ بنایا کرتی تھی۔ تو حبشیہ کہنے لگی کہ میں آپ ﷺ کیلئے رات کو مشکیزے میں نبیذ بھگوتی اور اس کا منہ باندھ کر اسے لٹکا دیا کرتی تھی تو جب صبح ہوتی تو آپ ﷺ اس میں سے پی لیتے تھے۔

۷۰۹ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكٰى اَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً ـ

۷۰۹ ...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک مشکیزے میں نبیذ بناتے تھے اور اس مشکیزہ کے اوپر کے حصہ کو باندھ دیتے تھے اس مشکیزے میں سوراخ تھے۔ صبح کو ہم نبیذ بھگوتے تو شام کو آپ ﷺ پی لیتے اور شام کو نبیذ بھگوتے تو صبح کو آپ ﷺ نوش جان فرما لیتے تھے۔ ❶

۷۱۰ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا اَبُو اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَاَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ

۷۱۰ ...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ حضرت ابو اسید کی بیوی ہی اس دن کام کر رہی تھی اور دلہن بھی وہی تھی۔ ❷ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ تم

---

❶ فائدہ ...... یہ حدیث اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جو کہ پیچھے گزری کہ آپ ﷺ تین دن تک اس نبیذ کو استعمال کرتے تھے کیونکہ دونوں احادیث میں دو مختلف واقعات کے احوال ذکر کئے ہیں، سردیوں کے دنوں میں جب اس بات کا اطمینان ہوتا تھا کہ یہ جلدی خراب نہ ہو گی تو تین دن تک بھی استعمال کر لیتے تھے، اور گرمیوں میں جب جلدی خراب ہونے کا خطرہ رہتا تھا تو اس کو صبح سے شام تک استعمال کرتے تھے۔ (تکملہ)

❷ بظاہر یہ واقعہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے اس میں عورت خود آپ ﷺ کی خدمت کر رہی تھی۔

وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ -

جانتے ہو کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ رات کو اس نے ایک بڑے پیالہ میں کچھ کھجوریں بھگودی تھیں تو جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے وہی بھگوئی ہوئی کھجوریں آپ ﷺ کو پلادیں۔

۷۱۱...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ اَتَى اَبُو اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ -

۷۱۱...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اُسید ساعدی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی اور پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث ذکر کی لیکن اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو نبیذ پلایا۔

۷۱۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي اَبَا غَسَّانَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ -

۷۱۲...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی سابقہ حدیث منقول ہے اس روایت میں پتھر کے پیالے کا ذکر ہے (اور یہ بھی ہے) کہ جب رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھگوئی ہوئی کھجوروں کو خاص طور پر صرف آپ ﷺ کو پلایا۔[1]

۷۱۳...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ اَبُو غَسَّانَ اَخْبَرَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَاَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي اُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ

۷۱۳...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت ابو اسید کو حکم فرمایا کہ اس عورت کی طرف پیغام بھیجیں۔ حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا تو وہ عورت آگئی اور قبیلہ بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری تو رسول اللہ ﷺ نکلے یہاں تک کہ اس عورت کے پاس تشریف لے آئے جب آپ ﷺ اس عورت کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ سر جھکائے ہوئے ایک عورت ہے تو جب رسول اللہ ﷺ نے اس سے بات کی تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں آپ ﷺ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔[2] آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنے آپ کو مجھ سے

---

[1] اس سے پتہ چلا کہ میزبان اگر مہمانوں میں سے کسی مہمان کے ساتھ کچھ علیحدہ سے اکرام کرے تو اس کی اجازت ہے بشرطیکہ بقیہ لوگوں کو تکلیف اور اذیت نہ ہو، اور آپ ﷺ نے اس وجہ سے پیا تاکہ پلانے والے کے اکرام کا جواب ہو جائے اور اس کا دل خوش ہو جائے اور یہ کہ بیان جواز کیلئے تاکہ لوگوں کو اس کے جواز کا علم ہو جائے۔ واللہ اعلم (شرح النووی)

[2] فائدہ...... دراصل یہ عورت "جونیہ" تھی اور احادیث میں جہاں کہیں اس عورت کا قصہ ذکر کیا گیا ہے وہاں اس حدیث میں زبردست اضطراب ہے، بظاہر راجح بات یہ ہے کہ یہ عورت دماغی اعتبار سے صحت مند نہ تھی آپ ﷺ کو جو باتیں اس نے کہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے (واللہ اعلم (تکملہ) اور آپ ﷺ کا اس عورت کو دیکھنا اس لئے تھا کہ آپ ﷺ اس سے نکاح کا ارادہ رکھتے تھے چنانچہ اس کے انکار کرنے کے بعد آپ اس کی طرف دوبارہ متوجہ نہیں ہوئے۔

اَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا اَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ لا فَقَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَكِ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ. فَشَرِبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ ۔

محفوظ کر لیا (وہاں موجود لوگوں نے) اس عورت سے کہا کہ کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون ہے؟ وہ عورت کہنے لگی کہ میں نہیں جانتی تو لوگوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تھے تجھ سے پیغام کیلئے تیرے پاس تشریف لائے تھے تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں تو پھر سب سے زیادہ بد قسمت ہو گئی۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دن پھر تشریف لائے اور بنی ساعدہ میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے پھر آپ ﷺ نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ہمیں پلاؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ کیلئے یہ پیالہ نکالا اور اس میں سے آپ ﷺ کو پلایا۔ حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پیالہ نکالا تو ہم نے بھی اس میں سے پیا پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ پیالہ مانگا۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں وہ پیالہ دے دیا۔ حضرت ابو بکر بن اسحٰق کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سہل ہمیں پلاؤ۔

۷۱۴...... و حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة و زهیر بن حرب قال حدثنا عفان قال حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال لقد سقیت رسول الله صلی الله علیه و سلم بقدحی هٰذا الشرب كله العسل والنبيذ والماء واللبن -

۷۱۴...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیالے سے رسول اللہ ﷺ کو پینے کی تمام چیزیں یعنی شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلایا ہے۔

باب-۱۳۶ باب جواز شرب اللبن

دودھ پینے کے جواز میں

۷۱۵......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ ۔

۷۱۵...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف نکلے تو ہمارا ایک چرواہے کے پاس سے گذر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کیلئے تھوڑا سا دودھ دوہا اور آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

۷۱۶۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَاتَّبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ ۔

۷۱۶۔۔۔۔۔۔حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سراقہ بن مالک بن جعشم آپ ﷺ کا تعاقب کرنے لگا۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کیلئے بد دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا دھنس گیا۔ سراقہ نے عرض کیا: آپ ﷺ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں میں آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی (تو اسے نجات مل گئی) راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی اور بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے گذر ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں رسول اللہ ﷺ کیلئے دودھ دوہا اور وہ دودھ لے کر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے دودھ پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

۷۱۷۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو صَفْوَانَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِاِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ ۔

۷۱۷۔۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات بیت المقدس [1] میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شراب اور ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دونوں پیالوں کی طرف دیکھا اور پھر دودھ کا پیالہ لے لیا۔ [2] حضرت جبرئیلؑ نے آپ ﷺ سے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں کہ جس نے آپ ﷺ کو فطرت کی ہدایت عطا فرمائی۔ اگر آپ ﷺ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ ﷺ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

۷۱۸۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ

۷۱۸۔۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی خدمت میں) لائے گئے پھر مذکورہ حدیث کی طرح

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔۔ "ایلیاء" یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "اللہ کا گھر" اور یہاں اس سے مراد "بیت المقدس" ہے، اور یہ حدیث اس بات میں بھی صریح ہے کہ شراب اور دودھ کے پیالے آپ ﷺ کے سامنے بیت المقدس میں پیش کئے تھے نہ کہ سدرۃ المنتہیٰ میں جیسا کہ بعض حضرات فرماتے ہیں۔ (تکملہ)

[2] آپ ﷺ نے شراب کا پیالہ یا تو اس وجہ سے نہیں لیا کہ آپ کو اس سے نفرت تھی اور آپ نے جان لیا تھا کہ عنقریب یہ حرام ہو جائے گی، یا یہ کہ آپ کو اس کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے نفرت تھی۔ پس اس طبیعت مبارکہ کے موافق وہ حرام کر دی گئی۔ واللہ اعلم (تکملہ)

بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِاِيلِيَاءَ ۔

حدیث بیان کی اور اس روایت میں بیت المقدس کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۱۳۷ باب في شرب النبيذ وتخمير الانا

نبیذ پینے اور برتنوں کو ڈھکنے کے بیان میں

۷۱۹...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَخْبَرَنِي اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ اَلا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ اَبُو حُمَيْدٍ اِنَّمَا اُمِرَ بِالاَسْقِيَةِ اَنْ تُوكَا لَيْلًا وَبِالاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا ۔

۷۱۹...... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نقیع [1] کے مقام سے ایک (شخص) دودھ کا پیالہ لے کر آیا۔ (وہ پیالہ) ڈھکا ہوا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پیالہ کو ڈھانکا کیوں نہیں؟ اگرچہ لکڑی کی ایک آڑ ہی سے اس کو ڈھک دیتے۔

حضرت ابو حمید ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے رات کو مشکیزوں کے منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم فرمایا۔

۷۲۰...... وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالا اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَخْبَرَنِي اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّاءُ قَوْلَ اَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ ۔

۷۲۰...... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لائے اور پھر سابقہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں رات کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَلا نَسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ

۷۲۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ ﷺ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (کیوں نہیں) تو وہ آدمی دوڑتا ہوا نکلا اور ایک پیالہ لے کر آیا کہ جس میں نبیذ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں اگرچہ ایک لکڑی ہی اس پر رکھ دی جاتی۔ راوی

[1] نقیع یہ مدینہ سے بیس فرسخ دور ایک جگہ کا نام ہے، بعض لوگوں نے کہا کہ یہ جانوروں کی چراگاہ تھی۔ اور بعض نے کہا کہ یہ ایک وادی کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَلا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ فَشَرِبَ -

حدیث کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے وہ نبیذ پی لی۔

۷۲۲...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ وَاَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَلا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا -

۷۲۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جسے ابو حمید کہا جاتا ہے وہ نقیع کے مقام سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ابو حمید سے فرمایا کہ تم نے اسے ڈھکا کیوں نہیں۔ کم از کم اس کے عرض پر ایک لکڑی ہی رکھ دی جاتی۔

باب-۱۳۸ باب استحباب تخمير الانه وهو تغطيته وايكله السقله واغلاق الابواب وذكر اسم الله عليها واطفاء السراج والنار عند النوم وكف الصبيان والمواشي بعد المغرب

سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکنے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے، چراغ بجھانے، بچوں اور جانوروں کو مغرب کے بعد باہر نہ نکالنے کے استحباب کے بیان میں

۷۲۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَحُلُّ سِقَاءً وَلا يَفْتَحُ بَابًا وَلا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلا اَنْ يَعْرُضَ عَلَى اِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰہِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ -

۷۲۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو اور دروازہ بند کر لیا کرو ❶ اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان (باندھے ہوئے) مشکیزوں کو نہیں کھولتا اور (بند) دروازہ کو بھی نہیں کھولتا اور ڈھکے ہوئے برتن کا ڈھکن بھی نہیں اتارتا اور اگر تم میں سے کسی کو ڈھکنے کیلئے کچھ نہ ملے تو صرف برتن پر اس کے عرض پر ایک لکڑی ہی رکھ دی جائے اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لے لے (بسم اللہ) تو ایسے ہی کرنا چاہئے کیونکہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔ حضرت قتیبہؒ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں وَاَغْلِقُوا الْبَابَ یعنی دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

۷۲٤...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْاِنَاءِ-

۷۲۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سابقہ روایت کی طرح روایت کی ہے، سوائے اس کے کہ اس روایت میں وَاکْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ (برتنوں کو ڈھانک دیا کرو) کے الفاظ ہیں اور اس میں برتنوں پر لکڑی کے رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۵...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

۷۲۵...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد

❶ آپ علیہ السلام نے اس حدیث میں جن چیزوں کا حکم دیا ہے دراصل اس میں امت کے لئے دینی و دنیاوی دونوں طرح کا فائدہ ہے۔

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلَى اَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ -

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے دروازہ کو بند کرو اور پھر حضرت لیث کی روایت کردہ حدیث نقل کی سوائے اس کے کہ اس میں خَمِّرُو الْاِنَاءَ (برتن کو ڈھانکو) کاذکر ہے اور راوی حدیث نے یہ بھی کہا ہے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ چوہا گھر والوں کے کپڑوں کو جلادیتا ہے۔

۷۲۶...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلَى اَهْلِهِ -

۷۲۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور اس حدیث میں ہے کہ چوہا گھر والوں کو جلادیتا ہے۔

۷۲۷...... و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَاَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ -

۷۲۷...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رات کا اندھیرا یا شام ہو جائے تو تم اپنے بچوں کو گھر سے نکلنے نہ دیا کرو کیونکہ شیطان اس وقت پھیلتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی (ایک حصہ) گذر جائے تو پھرا نہیں چھوڑ سکتے ہو اور دروازوں کو بند کر لیا کرو اور اللہ کا نام لے لیا کرو (یعنی بسم اللہ توکلت علی اللہ پڑھ لیا کرو) کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور مشکیزوں کے منہ اللہ کا نام لے کر باندھ دیا کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اگرچہ ان پر کسی چیز کی آڑ ہی رکھ دو اور تم اپنے چراغ بجھادیا کرو۔

۷۲۸...... وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَحْوًا مِمَّا اَخْبَرَ عَطَاءٌ اِلَّا اَنَّهُ لَا يَقُولُ اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ -

۷۲۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اور پھر مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی اور اس حدیث میں اذکروا اسم اللہ عزوجل یعنی: تم اللہ کا نام لے لیا کرو کے الفاظ مذکور نہیں۔

۷۲۹...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ -

۷۲۹...... حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کو عطا اور عمرو بن دینار رحمہ اللہ علیہما سے حضرت روح کی روایت کردہ حدیث کی طرح نقل کیا ہے۔

۷۳۰...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۷۳۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعِثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ -

نے ارشاد فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے تو تم اپنے جانوروں اور بچوں کو نہ چھوڑو یہاں تک کہ شام کا اندھیرا جاتا رہے کیونکہ شیاطین سورج کے غروب ہوتے ہی چھوڑ دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ شام کا اندھیرا اور سیاہی ختم ہو جائے۔ [1]

۷۳۱......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ -

۷۳۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے حضرت زہیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۷۳۲......و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ غَطُّوا الاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ -

۷۳۲...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنے برتنوں کو ڈھانک کے رکھو اور مشکیزوں کا منہ بند کرو کیونکہ سال میں ایک ایسی رات ہوتی ہے کہ جس میں وباء نازل ہوتی ہے اور پھر وہ وباء جو برتن یا مشکیزہ کھلا ہوا ہو اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۷۳۳......وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذٰلِكَ فِي كَانُونَ الاَوَّلِ -

۷۳۳...... حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس حدیث میں یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا: سال میں ایک ایسا دن آتا ہے کہ جس میں وباء نازل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ہماری طرف کے عجمی لوگ کانونَ الاول میں اس سے بچتے ہیں۔

۷۳۴......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ

۷۳۴...... حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے کمروں میں آگ نہ چھوڑا کرو، جس وقت کہ تم سو جاؤ۔

[1] اس سے مراد یہ کہ رَج ہو جائے۔

حِينَ تَنَامُونَ ۔

۷۳۵...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلَى اَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاْنِهِمْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ ۔

۷۳۵...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رات کو مدینہ منورہ کے ایک گھر میں اس گھر والے جل گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب تم سونے لگو تو اسے بجھادیا کرو۔

باب-۱۳۹ باب آداب الطعام والشراب واحكامهما

کھانے پینے کے آداب اور ان کے احکام کے بیان میں

۷۳۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا ۔

۷۳۶...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو ہم اپنے ہاتھوں کو (کھانے میں) اس وقت تک نہیں ڈالتے تھے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ شروع نہ فرماتے اور اپنا ہاتھ مبارک (کھانے میں) نہ ڈالتے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ ایک مرتبہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھانے میں موجود تھے کہ اچانک ایک لڑکی (دوڑتی ہوئی) آئی۔ گویا کہ اسے کوئی ہانک رہا ہے۔ وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی آدمی دوڑتا ہوا آیا (وہ بھی اسی طرح کرنے لگا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس دیہاتی کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان اپنے لئے ایسے کھانے کو حلال کر لیتا ہے کہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ چنانچہ شیطان اس لڑکی کو لایا تاکہ وہ اپنے لئے کھانا حلال کرے تو میں نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ شیطان اس دیہاتی آدمی کو لایا تاکہ وہ اس کے ذریعہ سے اپنا کھانا حلال کر لے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

۷۳۷......وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ اَخْبَرَنَا الاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ الاَرْحَبِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا اِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَاَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَاَنَّمَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الاَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ وَاَكَلَ -

۷۳۷...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی کھانے کی دعوت میں جاتے تھے۔ پھر آگے حدیث ابو معاویہ کی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں لڑکی کے آنے سے پہلے دیہاتی آدمی کے آنے کا ذکر ہے اور حدیث کے آخر میں یہ زائد ہے کہ پھر اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

۷۳۸......وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيءِ الاَعْرَابِيِّ -

۷۳۸...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں لڑکی کے آنے کو دیہاتی آدمی کے آنے سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ [1]

۷۳۹......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي اَبَا عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لا مَبِيتَ لَكُمْ وَلا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ -

۷۳۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنے گھر داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج تمہارے لئے اس گھر میں رات گذارنے کی جگہ نہ ملی اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ رات گذارنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا۔

۷۴۰......وحَدَّثَنِيهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اِنَّهُ سَمِعَ

۷۴۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ ابو عاصمؒ کی روایت کردہ حدیث کی طرح آپ فرماتے ہیں اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اگر وہ کھانا کھاتے

---

[1] فائدہ...... ان تمام احادیث سے پتہ چلا کہ کھانے سے قبل دعا بالاجماع مستحب ہے اور اس کا اہتمام کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں بندہ کی طرف سے اعتراف ہے اس بات کا کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے جس کا شکر اس دعا سے حاصل ہو جاتا ہے، البتہ پڑھنے والے کیلئے بہتر ہے بلکہ مستحب ہے کہ وہ دعا زور سے پڑھے تاکہ نہ پڑھنے والوں اور بھول جانے والوں کو تنبیہ ہو جائے اور یاد آجائے۔ اور نیز حائضہ و جنبی بھی یہ دعا پڑھ سکتے ہیں۔　(تکملہ)

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي عَاصِمٍ اِلا اَنَّهُ قَالَ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ دُخُولِهِ ۔

وقت اللہ کا نام نہیں لیتا اور (اپنے گھر میں) داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا۔

۷۴۱......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ ۔

۷۴۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔❶

۷۴۲......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ ۔

۷۴۲...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب (کوئی چیز) پئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

۷۴۳......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كِلاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ ۔

۷۴۳...... حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے سفیان کی سندوں کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی طرح حدیث منقول ہے۔

۷۴۴......وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَأْكُلَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ

۷۴۴...... حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے (کوئی چیز) پئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور نافع کی روایت کردہ حدیث میں یہ زائد ہے کہ کوئی آدمی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز نہ پکڑے اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز دے اور ابو طاہر کی

❶ فائدہ...... اکثر فقہاء رحمہم اللہ نے یہ بات فرمائی کہ اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا مندوب ہے، اگر کوئی بائیں ہاتھ سے کھا لے تو گنہگار نہ ہوگا جبکہ امام شافعیؒ نے اس کے وجوب کا قول کیا ہے اور احناف کی کتب سے پتہ چلتا ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا مکروہ تحریمی ہے۔

يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا وَلا يَأْخُذُ بِهَا وَلا يُعْطِي بِهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ لا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ ـ

روایت کردہ حدیث میں بجائے احد منکم کے احد کم ہے۔

۷۴۵......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لا أَسْتَطِيعُ قَالَ لا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ ـ

۷۴۵...... حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس (بیٹھ کر) اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کرے) تو اسے اٹھا ہی نہ سکے۔[1] اس آدمی کو سوائے تکبر اور غرور کے اور کسی چیز نے اس طرح کرنے سے نہیں روکا۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ (اسکے بعد) وہ آدمی اپنے ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔

۷۴۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلامُ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ ـ

۷۴۶...... حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیر تربیت تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں سب طرف گھوم رہا تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔

۷۴۷...... و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ ـ

۷۴۷...... حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا تو میں نے پیالے کے ارد گرد (یعنی سب طرف سے) گوشت لینا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے قریب سے کھاؤ۔

۷۴۸...... و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۷۴۸...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشکیزوں کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] بظاہر اس حدیث میں آپ علیہ السلام نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ "تو استطاعت نہ رکھے" اس سے مراد یا تو تنبیہ کرنی تھی یا یہ کہ آپ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ جو عذر کر رہا ہے وہ جھوٹ ہے یا یہ کہ آپ کو پتہ چل گیا تھا کہ یہ منافق ہے۔ واللہ اعلم

قَالَ نَهى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ ۔

۷۴۹...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا ۔

۷۴۹...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کو الٹ کر ان کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

۷۵۰...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ ۔

۷۵۰...... حضرت زہری سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا اختناث یہ ہے کہ مشکیزوں کے منہ کو الٹایا جائے پھر اس سے پیا جائے۔ (پھر آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا)۔

باب ۱۴۰ — باب كراهية الشرب قائمًا

کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت کے بیان میں

۷۵۱...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ۔

۷۵۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر (پانی یا اور کوئی مشروب وغیرہ) پینے سے سختی سے ڈانٹا۔

۷۵۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْاَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ ۔

۷۵۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہو کر پانی پیے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کھڑے ہو کر کھانا کھانے کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اور بھی زیادہ برا اور بدترین ہے۔

۷۵۳...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ ۔

۷۵۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

۷۵۴...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي عِيسَى الْاُسْوَارِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

۷۵۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) پینے سے سختی سے ڈانٹا۔[1]

[1] فائدہ...... اس باب میں احادیث مختلف ہیں بعض احادیث میں ممانعت میں بڑی سختی آئی ہے جبکہ بعض احادیث سے کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ ان تمام احادیث کے مجموعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس کے کچھ درجات ہیں: وہ یہ کہ اگر کسی ایسی جگہ پر کوئی شخص ہے جہاں پر بیٹھ کر پینے میں نہ کوئی تکلیف ہوتی ہو اور نہ مشکل ہو تو اس جگہ بیٹھ کر نہ پینے میں کراہت ہے اور اگر اس جگہ بیٹھ کر پینے میں تکلیف ہو یا اس جگہ بیٹھنے میں مشکل ہو تو کھڑے ہو کر پینے کی گنجائش ہے۔

الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۷۵۵...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ وَابْنِ الْمُثَنّٰى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي عِيسَى الْاُسْوَارِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۷۵۵...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) پینے سے منع فرمایا ہے۔

۷۵۶...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ اَخْبَرَنِي اَبُو غَطَفَانَ الْمُرِّيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ۔

۷۵۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) نہ پئے اور جو آدمی بھول کر پی لے تو وہ اسے قے کر ڈالے۔

باب-۱۴۱ باب في الشرب من زمزم قائما

زم زم کھڑے ہو کر پینے کے بیان میں

۷۵۷...... وحَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

۷۵۷...... حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زم زم کا پانی پلایا تو آپ ﷺ نے وہ زم زم کھڑے ہو کر پیا۔

۷۵۸...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ۔

۷۵۸...... حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زم زم کا پانی ایک ڈول سے کھڑے ہو کر پیا۔

۷۵۹...... وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ ح وحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ اِسْمٰعِيلُ اَخْبَرَنَا و قَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

۷۵۹...... حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

۷۶۰...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ

۷۶۰...... حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زم زم کا پانی پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا

عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ -

اور آپ ﷺ نے بیت اللہ کے پاس پانی طلب فرمایا۔

۷۶۱۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ -

۷۶۱۔۔۔۔۔ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ میں ڈول لے کر آیا۔

باب-۱۴۲ باب كراهة التنفس في نفس الاناء و استحباب التنفس ثلثا خارج الاناء

پانی (پینے والے) برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لے کر پانی پینے کے استحباب کے بیان میں

۷۶۲۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ -

۷۶۲۔۔۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (پانی پینے والے) برتن میں ہی سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

۷۶۳۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِبْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا -

۷۶۳۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (پانی پیتے ہوئے برتن سے منہ ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

۷۶۴۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا -

۷۶۴۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (پانی وغیرہ) پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے سیری زیادہ ہوتی ہے اور پیاس بھی زیادہ بجھتی ہے اور پانی زیادہ ہضم ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بھی پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

۷۶۵۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الإِنَاءِ -

۷۶۵۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس روایت میں برتن کا ذکر ہے۔

باب-۱۴۳ باب استحباب ادارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدئ

پانی یادودھ ان جیسی کسی چیز کو شروع کرنے والے کے دائیں طرف سے تقسیم کرنے کے استحباب کے بیان میں

٧٦٦۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ ۔

۷۶۶۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایسا دودھ پیش کیا گیا کہ جس میں پانی ملایا ہوا تھا (لسی)، (اس وقت) آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک دیہاتی آدمی اور بائیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے خود پی کر دیہاتی آدمی کو عطا فرمایا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دائیں طرف سے شروع کرنا چاہئے اور پھر دائیں طرف سے۔

٧٦٧۔۔۔۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ ۔

۷۶۷۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (جب) مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی (اور جب آپ ﷺ) کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور میری ماں مجھے آپ ﷺ کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کیلئے ایک پالی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر کے کنوئیں کا پانی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ پیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے ایک دیہاتی آدمی کو جو کہ آپ ﷺ کے دائیں طرف بیٹھا تھا، عطا فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دائیں طرف سے شروع کرنا چاہئے۔

٧٦٨۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ أَبِي طُوَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ

۷۶۸۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی بکری کا دودھ دوہا اور اس میں اپنے اس کنوئیں کا پانی ملایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے پیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بائیں طرف تشریف فرما تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے اور

اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِي هٰذِهِ قَالَ فَاَعْطَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وِجَاهَهُ وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يُرِيهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْاَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ قَالَ اَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ۔

ایک دیہاتی آپ ﷺ کے دائیں طرف بیٹھا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ (وہ پانی ملا دودھ) پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ اشارہ کے انداز میں عرض کر رہے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پینے کیلئے دیا جائے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس دیہاتی آدمی کو عطا فرمایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (پہلے) دائیں طرف والے، دائیں طرف والے، دائیں طرف والے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اپنی دائیں طرف سے شروع کرنا یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔[1]

۷۶۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي يَدِهِ۔

۷۶۹...... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز لائی گئی تو آپ ﷺ نے وہ پی اور آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا اور آپ ﷺ کے بائیں طرف بزرگ حضرات بیٹھے تو آپ ﷺ نے اس لڑکے سے فرمایا: کیا تو مجھے پہلے ان بزرگ حضرات کو پلانے کی اجازت دیتا ہے؟ تو اس لڑکے نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم! میرا وہ حصہ جو مجھے آپ ﷺ سے مل رہا ہے میں کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ (راوی کہتے ہیں یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے پیالہ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا۔

۷۷۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَتَلَّهُ وَلٰكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

۷۷۰...... صحابی رسول حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور فتلّه کا لفظ دونوں روایتوں میں نہیں ہے لیکن یعقوب کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ "ان کو دے دیا"۔

[1] فائدہ...... حضرت خطابیؒ فرماتے ہیں کہ ملوک قدماء کا عام معمول تھا کہ وہ اس طرح کی چیزیں احتراماً پیش کیا کرتے تھے تو پہلے دائیں کو پیش کرتے تھے۔ اب یہاں پر حضرت ابو بکر صدیقؓ بائیں بیٹھے تھے تو حضرت عمرؓ نے اس پر کہ محترم شخصیت ہے اس محترم چیز کو شروع [illegible] نا چاہئے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کر دیا کہ اصل سنت یہی ہے۔

باب-۱۴۴ باب استحباب لعق الاصابع والقصعة واكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من اذًى وكراهة مسح اليد قبل لعقها لاحتمال كون بركة الطعام في ذلك الباقي وان السنة الاكل بثلاث اصابع

(کھانا کھانے کے بعد) انگلیاں اور برتن چاٹنے کے استحباب کے بیان میں

۷۷۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺاِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔

۷۷۱...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے (تو اس وقت تک) وہ اپنا (دایاں) ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ اسے چاٹ نہ لے یا چٹانہ دے۔

۷۷۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺاِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔

۷۷۲...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو وہ اپنا (دایاں) ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ اسے چاٹ یا چٹانہ دے۔ ❶

۷۷۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّﷺ يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيهِ۔

۷۷۳...... صحابی رسول حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبیﷺ کو دیکھا کہ آپﷺ کھانا کھانے کے بعد اپنی تینوں انگلیاں چاٹ رہے ہیں۔ ابن حاتم نے تین کا ذکر نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں عن عبد الرحمٰن بن کعب عن ابیہ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

۷۷۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو

۷۷۴...... حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت

❶ فائدہ...... اس حدیث سے پتہ چلا کہ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا مستحب ہے، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانے کے بعد ہاتھ پوچھنا چاہیے پانی سے یا کپڑے وغیرہ سے مستحب ہے، اسی سے یہ بھی پتہ چلا کہ تین انگلیوں سے کھانا کھانا مستحب ہے اور وہ تین انگلیاں یہ ہیں کہ انگوٹھا، شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی لیکن اگر کوئی اس کے علاوہ سے بھی کھالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَاْكُلُ بِثَلاثِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا ـ

کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور اپنا ہاتھ مبارک صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

۷۷۵ــــو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَوْ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ كَعْبٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَاْكُلُ بِثَلاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا ـ

۷۷۵ــــ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور جب آپ ﷺ کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے تو ان انگلیوں کو چاٹ لیتے۔

۷۷۶ــــوحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا عَنْ اَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِه ـ

۷۷۶ــــ صحابی رسول حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۷۷۷ــــو حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لا تَدْرُونَ فِي اَيِّهِ الْبَرَكَةُ ـ

۷۷۷ــــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (کھانا کھانے کے بعد) انگلیاں چاٹنے اور پیالہ (صاف کرنے) کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نہیں جانتے کہ برکت (برتن کے) کس حصے میں ہے۔[1]

۷۷۸ــــحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ

۷۷۸ــــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی آدمی کا (کھانا کھاتے ہوئے) لقمہ (نیچے) گر جائے تو اسے اٹھا کر گندگی وغیرہ صاف کر کے کھالے اور اس لقمے کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ تولیہ، رومال سے (اس وقت تک) صاف نہ کرے جب تک کہ اپنی انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا

[1] فائدہ ..... آنحضرت ﷺ کے ہر عمل اور ارشاد کے اندر برکت، تہذیب اور تمدن موجود ہوتا ہے۔ اس لئے انگلیاں چاٹنا یعنی کھانے سے فراغت پر انگلیوں میں لگا کھانا زبان سے چاٹ لینا سنت ہے۔ اور جدید کی تہذیب نے اس عمل کو اگرچہ ناپسندیدہ قرار دیا ہے بلکہ ہاتھ سے کھانے ہی کو بد تہذیبی قرار دیا ہے لیکن آنحضرت ﷺ سے منقول یہ عمل عین تہذیب اور مفید صحت ہے چنانچہ آج کی میڈیکل سائنس نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ انگلیوں کو چاٹنے کا عمل غذا کے ہاضمہ کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔

حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ ۔

کہ برکت کس کھانے میں ہے۔

۷۷۹..... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهُ ۔

۷۷۹..... حضرت سفیانؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے اور ان دونوں روایتوں میں ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو (اس وقت تک) تولیہ، رومال سے صاف نہ کرے جب تک کہ اپنی انگلیاں چاٹ یا چٹانہ دے۔

۷۸۰..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي اَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ ۔

۷۸۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ شیطان تم میں سے ہر ایک آدمی کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس آدمی کے کھانا کھانے کے وقت بھی اس کے پاس موجود ہوتا ہے تو لہٰذا جب تم میں سے کسی سے (کھانا کھاتے ہوئے) لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس گندگی وغیرہ جو اس لقمہ کے ساتھ لگ گئی ہو، صاف کرے پھر اسے کھا جائے اور اس لقمہ کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور جب کھانا کھا کر فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کھانے کے کس حصے میں ہے۔

۷۸۱..... وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيثِ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ ۔

۷۸۱..... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب تم میں سے کسی آدمی سے (کھانا کھاتے ہوئے) لقمہ گر جائے۔ آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ابتدائی بات کہ "شیطان تمہارے پاس موجود رہتا ہے" ذکر نہیں کیا۔

۷۸۲..... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ وَاَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا ۔

۷۸۲..... صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس روایت میں لقمہ گرنے کا بھی ذکر ہے۔

۷۸۳..... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۷۸۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ

سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلاثَ قَالَ وَقَالَ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَاِنَّكُمْ لا تَدْرُوْنَ فِي اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ ـ

عنہ نے فرمایا اور آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کسی آدمی کا (کھانا کھاتے ہوئے) کوئی لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ اسے صاف کر کے کھا جائے اور اس لقمہ کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور آپ ﷺ نے ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے برکت تمہارے کھانے کے کون سے حصہ میں ہے۔

۷۸۴...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قال حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لا يَدْرِي فِي اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ۔

۷۸۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کس انگلی میں ہے۔

۷۸۵...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَلْيَسْلُتْ اَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ وَقَالَ فِي اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ اَوْ يُبَارَكُ لَكُمْ ـ

۷۸۵...... حضرت حماد سے اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔ سوائے اس کے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں ہر ایک آدمی (کھانا کھا کر) پیالہ صاف کرلے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے کس کھانے میں برکت ہے یا تمہارے لئے برکت ہوتی ہے (یہ تم نہیں جانتے)۔

باب-۱۴۵ باب ما يفعل الضيف اذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام واستحباب اذن صاحب الطعام للتابع

مہمان کے ساتھ (دعوت) پر کچھ اور آدمی بھی آجائیں تو میزبان کیا کرے؟

۷۸۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلامٌ لَحَّامٌ فَرَاٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلامِهِ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ

۷۸۶...... حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک آدمی تھا جسے ابو شعیب کہا جاتا تھا، اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو اس نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور میں بھوک کے آثار پہچان لئے۔ ابو شعیب نے اپنے غلام سے کہا کہ ہمارے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو کیونکہ میں نبی ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اور آپ ﷺ پانچوں میں پانچویں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس غلام نے حکم کے مطابق کھانا تیار کر دیا پھر وہ نبی ﷺ کو بلانے کیلئے آپ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ ﷺ پانچوں میں سے پانچویں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک اور آدمی پیچھے

فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ اَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ لا بَلْ آذَنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ -

چل پڑا۔ جب آپ ﷺ دروازہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اسے اجازت دے دے ورنہ یہ واپس لوٹ جائے؟ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، اے اللہ کے رسول! میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔ ❶

۷۸۷...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ -قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رِوَايَتِهِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ الاَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ -

۷۸۷...... ان سندوں کے ساتھ صحابی رسول حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۸۸...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ -

۷۸۸...... صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح نقل کی گئی ہے۔

---

❶ فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی دعوت کے مدعو کے ساتھ کوئی غیر مدعو شخص بھی داعی کے ہاں پہنچ جائے تو مدعو کیلئے ضروری یہ ہے کہ داعی سے اس کے واسطے اجازت حاصل کرے۔ ابو داؤد شریف کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر دعوت کے کسی دعوت میں گیا تو وہ چور بن کر داخل ہوا اور غارت گری کرنے والا بن کر واپس ہوا"۔ البتہ اگر مدعو نے اپنے ساتھی کیلئے اجازت طلب کی تو داعی کے لیے اجازت دینا مستحب ہے۔ اور اگر وہ مصلحت نہ سمجھے تو اجازت نہ دینا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم

۷۸۹......و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ وَهٰذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا فَعَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهٰذِهِ قَالَ لَا -

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهٰذِهِ قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى اَتَيَا مَنْزِلَهُ -

۷۸۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ہمسایہ تھا جو کہ فارسی تھا وہ شوربہ بہت عمدہ بناتا تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کیلئے کھانا بنایا پھر وہ آپ ﷺ کو بلانے کیلئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اور ان کی دعوت بھی؟ تو اس نے کہا: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں (یعنی میں بھی دعوت میں نہیں آتا)۔ وہ دوبارہ آپ ﷺ کو بلانے کیلئے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ان کی دعوت بھی؟ اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی نہیں آتا پھر وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کو بلانے کے لئے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ان کی دعوت بھی؟ تو تیسری مرتبہ اس نے کہا: ہاں! ان کی دعوت بھی۔ پھر وہ دونوں (آپ ﷺ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کھڑے ہوئے اور چلے یہاں تک کہ اس کے گھر میں آگئے۔

باب-۱۴۶ باب جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذٰلك وبتحققه تحققًا تامًا واستحباب الاجتماع على الطعام

باعتماد (بے تکلف) میزبان کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور آدمی کو لے جانے کے جواز میں

۷۹۰......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَخْرَجَنِي الَّذِي اَخْرَجَكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَاَتَى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ

۷۹۰ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر نکلے (راستہ میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات ہو گئی تو آپ ﷺ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا: اس وقت تمہارا اپنے گھروں سے نکلنے کا سبب کیا ہے؟ ان دونوں حضرات نے عرض کیا: بھوک، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں جس وجہ سے تم دونوں نکلے ہو ۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) اٹھو! کھڑے ہو جاؤ۔ (حکم کے مطابق) دونوں حضرات کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کے گھر تشریف لائے، (دیکھا) کہ وہ انصاری اپنے گھر میں نہیں ہے۔ انصاری صحابی کی بیوی نے دیکھا تو مرحبا اور خوش آمدید کہا تو رسول اللہ ﷺ نے اس انصاری کی بیوی سے فرمایا: فلاں کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی

اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هٰذِهِ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ۔

لینے کیلئے گیا ہے۔ اسی دوران انصاری صحابی بھی آ گئے تو اس انصاری صحابی نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج میرے مہمانوں سے زیادہ کسی کے مہمان معزز نہیں اور پھر چلے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے، جس میں کچی پکی اور خشک اور تازہ کھجوریں تھیں اور عرض کیا کہ ان میں سے کھائیں اور انہوں نے چھری پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ ان سب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور جب کھا پی کر سیراب ہو گئے تو رسول ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ تمہیں اپنے گھروں سے بھوک نکال کر لائی اور پھر تم واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ یہ نعمت تمہیں مل گئی۔ ❶

۷۹۱...... وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو هِشَامٍ يَعْنِي الْمُغِيرَةَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا اَبُو بَكْرٍ قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ اِذْ اَتَاهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا اَقْعَدَكُمَا هَاهُنَا قَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ۔

۷۹۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے اور ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ دونوں حضرات نے عرض کیا؛ قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہمیں اپنے گھروں سے بھوک نے نکالا ہے پھر خلف بن خلیفہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۷۹۲...... حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِنْ رُقْعَةٍ عَارَضَ لِي بِهَا ثُمَّ قَرَاَهُ عَلَيَّ قَالَ اَخْبَرَنَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ

۷۹۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے تو میں اپنی بیوی کی طرف آیا اور اس سے کہا: کیا تیرے پاس

❶ فائدہ...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر مدعو کو داعی اور میزبان پر بھرپور اعتماد ہو اور اس سے بے تکلفی ہو تو وہ اپنے ساتھ کسی غیر مدعو شخص کو بھی لے جا سکتا ہے۔
اس طرح اس حدیث سے ضرورت و حاجت کے موقع پر نامحرم خاتون سے کلام و سلام اور ضروری گفتگو کا جواز بھی معلوم ہو گیا۔
نیز آنحضرت ﷺ نے شدید بھوک کی حالت میں جو کھانا تناول فرمایا اس کے متعلق فرمایا کہ روز قیامت تم سے ان نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا (جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے) مقصد یہ ہے کہ ان انعامات پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

(کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کو بہت سخت بھوک لگی ہوئی ہے تو (میری بیوی) نے ایک تھیلہ مجھے نکال کر دیا جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارا ایک بکری کا بچہ تھا جو کہ پلا ہوا تھا۔ میں نے اسے ذبح کر دیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا۔ میری بیوی بھی میرے فارغ ہونے کے ساتھ ہی فارغ ہوئی پھر میں نے بکری کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈال دیا (اور اسے پکایا) پھر میں رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیوی) کہنے لگی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے ذلیل ورسوانہ کرنا (مطلب یہ کہ زیادہ آدمیوں کو کھانے پر نہ بلا لینا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا تو میں نے سرگوشی کے انداز میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو تھے (ہم نے یہ مختصر سا کھانا تیار کیا ہے) آپ ﷺ چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر ہماری طرف تشریف لائیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے پکارا اور فرمایا: اے خندق والو! جابر (رضی اللہ عنہ) نے تمہاری دعوت کی ہے، لہٰذا تم سب چلو اور رسول اللہ ﷺ نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: میرے آنے تک اپنی ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور نہ ہی گندھے ہوئے آٹے کی روٹی پکانا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں وہاں سے آیا اور رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ سب لوگ بھی آ گئے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو ان کی بیوی نے کہا: تیری ہی رسوائی ہو گی (یعنی کھانا کم ہے اور آدمی زیادہ آ گئے ہیں)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو اسی طرح کہا تھا جس طرح تو نے مجھے کہا تھا پھر میں گندھا ہوا آٹا آپ ﷺ کے سامنے نکال کر لے آیا تو آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی پھر آپ ﷺ ہماری ہانڈیوں کی طرف تشریف لائے اور اس ہانڈی میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایک روٹیاں پکانے والی اور بلا لو جو تمہارے ساتھ مل کر روٹیاں پکائے اور ہانڈی میں سے سالن نہ نکالنا اور نہ ہی اسے

چولہے سے اتارنا اور ایک ہزار کی تعداد میں صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ اللہ کی قسم! ان سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ بچا کر چھوڑ دیا اور واپس لوٹ گئے اور ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا اور اس کی روٹیاں بھی اسی طرح پک رہی تھیں۔ ❶

٧٩٣...... و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى قَالَ قَرَاْتُ عَلى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُول قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا اَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ اَخذتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرْسَلَكَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَلطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتّى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ حَتّى دَخَلا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ

٧٩٣...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم کی والدہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کچھ کمزوری محسوس کی ہے (جس کی وجہ سے) میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے، تو آپکے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جو کی روٹیاں لیں اور چادر لے کر اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور پھر ان کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا دیا اور کپڑے کا کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا پھر انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیج دیا۔ (راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں) آپ ﷺ کی خدمت میں گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا اور آپ ﷺ کے پاس کچھ اور لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ میں کھڑا رہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کھانے کیلئے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے (جو وہاں موجود تھے) فرمایا: اٹھو! آپ ﷺ چلے اور میں ان سب سے آگے آگے چلا یہاں تک کہ میں نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو آکر اس کی خبر دی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے! اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر آگئے ہیں اور ہمارے پاس تو ان سب کو کھلانے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر حضرت ابو طلحہ چلے یہاں تک کہ آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ام سلیم

---

❶ فائدہ...... یہ حدیث رسول اکرم ﷺ کی نبوت کے متعدد دلائل و شواہد پر مبنی ہے مثلاً انتہائی قلیل کھانے کا ایک ہزار افراد کیلئے کافی ہو جانا رسول اکرم ﷺ کو کھانے کی کثرت ہو جانے کا علم و یقین ہونا وغیرہ۔
نیز اس سے بھی معلوم ہو گیا کہ اگر میز بان اور داعی سے بے تکلفی ہو اور یقین ہو کہ داعی اس بات کا برا نہیں منائے گا وہ اپنے ساتھ غیر مدعو افراد کو بھی لے جا سکتا ہے۔

وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُونَ ۔

رضی اللہ عنہا کے گھر) تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! تیرے پاس جو کچھ بھی (کھانے وغیرہ کی چیز) ہے وہ لے آ۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہی روٹیاں لے کر آ گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم فرمانے پر ان روٹیوں کو ٹکڑے کیا گیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے تھوڑا سا گھی جو ان کے پاس موجود تھا وہ ان روٹیوں پر نچوڑ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس میں (برکت) کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ، دس کو بلایا گیا تو انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہو گئے پھر وہ (کھانا کھا کر) نکلے تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو (کھانے کیلئے) بلاؤ۔ ان دس آدمیوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ چلے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو (کھانے کیلئے) بلاؤ۔ دس آدمیوں کو بلایا گیا۔ یہاں تک کہ ان سب لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کھانا کھایا اور خوب سیر ہو گئے اور سب آدمی تقریباً ستر یا اسی کی تعداد میں تھے۔ ❶

۷۹۴......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو طَلْحَةَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِاَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَاَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ اَجِبْ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُومُوا فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِي عَشَرَةً وَقَالَ كُلُوا وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ اَدْخِلْ عَشَرَةً فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى

۷۹۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تاکہ میں آپ ﷺ کو بلا کر لاؤں اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کر کے رکھا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آیا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا تو مجھے شرم آئی۔ میں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول ﷺ!) ابو طلحہ کی دعوت قبول فرمائیں۔ آپ ﷺ نے لوگوں (موجود صحابہ رضی اللہ عنہم) سے فرمایا: اٹھو چلو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے (صرف) آپ ﷺ کیلئے تھوڑا سا کھانا تیار کیا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو (اپنے دستِ مبارک) سے چھوا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ اور آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: کھاؤ اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کے درمیان میں سے کچھ

❶ اس حدیث سے بھی آنحضرت ﷺ کا معجزہ ظاہر ہوتا ہے کہ قلیل طعام کثیر افراد کیلئے خوب کافی ہو گیا۔

شَبِعَ ثُمَّ هَيَّاهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ اَكَلُوا مِنْهَا -

نکالا۔ چنانچہ (ان دس آدمیوں نے) کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ کھا کر اور خوب سیر ہو کر (وہ بھی) چلے گئے۔ آپ ﷺ اسی طرح دس دس آدمیوں کو بلاتے رہے اور دس دس آدمیوں کو کھلا کر بھیجتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی اب کھانا کھانے والا) نہیں بچا اور وہ کھا کر سیر نہ ہوا ہو۔ پھر آپ ﷺ نے بچا ہوا کھانا جمع فرمایا تو وہ کھانا اتنا ہی تھا جتنا کہ کھانا شروع کرتے وقت تھا۔

۷۹۵...... وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو طَلْحَةَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هٰذَا -

۷۹۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا (اور پھر ابن نمیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔ اس کے آخر میں (یہ زائد ہے) کہ پھر آپ ﷺ نے بچا ہوا کھانا جمع فرمایا پھر آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ کھانا جتنا پہلے تھا پھر اتنا ہی ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لے لو۔

۷۹۶...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَمَرَ اَبُو طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ اَرْسَلَنِي اِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللهَ فَاَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُؤْرًا -

۷۹۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ وہ نبی ﷺ کیلئے ایسا کھانا تیار کرے کہ جو خاص طور پر صرف آپ ﷺ کیلئے ہو اور انہوں نے مجھے آپ ﷺ کی طرف بھیجا (باقی حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے اور اس میں صرف یہ زائد ہے) کہ نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کھانے میں رکھا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی۔ وہ اندر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ اسی طرح اسی آدمیوں نے کھانا کھایا پھر نبی ﷺ نے اس کے بعد کھانا کھایا اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔

۷۹۷...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ

۷۹۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی سابقہ قصہ منقول ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے

فِيهِ فَقَامَ اَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُولُ اللّٰهِﷺ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ هَلُمَّهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ -

اللہ کے رسول! تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی لے آؤ کیونکہ اللہ اسی کھانے میں برکت ڈال دے گا۔[1]

۷۹۸...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قال حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوا مَا اَبْلَغُوا جِيرَانَهُمْ -

۷۹۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھایا اور گھر والوں نے بھی کھانا کھایا (اور پھر اس کے باوجود اتنا کھانا) بچ گیا کہ ہم نے اپنے ہمسایوں کو بھیج دیا۔

۷۹۹...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاٰى اَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَاَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُو طَلْحَةَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَيْنَاهُ لِجِيرَانِنَا -

۷۹۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا (اس حال میں کہ) آپ ﷺ کا پیٹ پشت سے لگا ہوا تھا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے آ کر فرمایا؛ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ﷺ کا پیٹ پشت سے لگ رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے (اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس روایت میں یہ ہے کہ پھر (سب سے آخر میں) رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، ام سلیم رضی اللہ عنہا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا اور کھانا پھر بھی بچ گیا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو ہدیہ کے طور پر بھیج دیا۔[2]

۸۰۰...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ اَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ

۸۰۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو میں نے آپ ﷺ کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما پایا اور آپ ﷺ ان سے باتیں

---

[1] معلوم ہوا کہ کھانے کی زیادتی اور اس کی ظاہری کثرت مطلوب نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کی حقیقی برکت مطلوب ہونی چاہیے۔

[2] آنحضرت ﷺ کا پیٹ مبارک کمر سے لگا ہوا تھا۔ جس کی وجہ بھوک اور مسلسل فاقہ تھا۔ لیکن یاد رہے کہ آپ ﷺ کا یہ فاقہ اختیاری تھا اضطراری نہ تھا۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے آپ کو یہ اختیار عطا فرمایا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو وادی بطحا (مکہ) کو سونے کی وادی بنا کر آپ کی ملک میں دیدیا جائے۔ لیکن آپ ﷺ نے اس اختیار کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ میں تو چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تو شکر کروں اور ایک دن بھوکا رہوں تو صبر کروں۔

حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ قَالَ اُسَامَةُ وَاَنَا اَشُكُّ عَلٰى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِهِ لِمَ عَصَّبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا اَبَتَاهُ قَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ اَبُو طَلْحَةَ عَلٰى اُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحْدَهُ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ -

فرمار ہے تھے اور آپ ﷺ کے پیٹ پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی۔ میں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ بھوک کی وجہ سے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف گیا جو کہ حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا: اے ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی ہے۔ میں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے (اس پٹی کے بارے میں) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی بھوک کی وجہ سے ایسا کیا ہوا ہے (یہ سنتے ہی) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: کیا آپ کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں! میرے پاس چند ٹکڑے روٹی کے اور چند کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے تشریف لے آئیں (تو یہ کھانا) آپ ﷺ کے پیٹ بھرنے کیلئے کافی ہوگا اور اگر اور کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ آئے گا تو ان سے کم ہو جائے گا۔ (پھر اس کے بعد) مذکورہ بالا واقعہ کی طرح حدیث ذکر کی۔

۸۰۱...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ -

۸۰۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے کھانے کے بارے میں مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب-۱۴۷ باب جواز اكل المرق واستحباب اكل اليقطين وايثار اهل المائدة بعضهم بعضاً وان كانوا ضيفاناً اذا لم يكره ذلك صاحب الطعام

شوربہ کھانے کے جواز اور کدو کھانے کے استحباب کے بیان میں

۸۰۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسٌ

۸۰۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ درزی (کپڑے سینے والا) نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ آپ ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کھانے کی دعوت میں میں بھی گیا تو رسول اللہ ﷺ کے

بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ اَنَسٌ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ -

سامنے جو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو پڑا ہوا تھا اور بھنا ہوا گوشت رکھا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیالے کے چاروں طرف کدو تلاش کر کے کھا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی دن سے مجھے کدو سے محبت ہو گئی۔ ❶

۸۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَاْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اُلْقِيهِ اِلَيْهِ وَلَا اَطْعَمُهُ قَالَ۔

فَقَالَ اَنَسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ -

۸۰۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ آپ ﷺ کے سامنے شوربہ رکھا گیا جس میں کدو پڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کدو کو کھانے لگے (جس سے معلوم ہوا کہ) آپ ﷺ کو کدو بہت پسند تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ دیکھا تو میں آپ ﷺ کے سامنے کدو کرنے لگا اور میں خود نہ کھاتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کدو بہت پسند کرنے لگا۔

۸۰۴...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدُ اَقْدِرُ عَلَى اَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ -

۸۰۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی (اس حدیث میں یہ بات زائد ہے کہ) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ (پھر اس کے بعد جو کھانا بھی میرے لئے تیار کیا گیا اور جتنا مجھ سے ہو سکا تو میں نے اس میں کدو کو ضرور شامل کروایا۔

❶ فائدہ...... کدو (لوکی) کیلئے عربی زبان میں کئی لفظ مستعمل ہیں۔ یقطین بھی کہا جاتا ہے۔ اور دباء بھی کہا جاتا ہے آنحضرت ﷺ کو لوکی مرغوب تھی اس لیے آپ کھانے میں تلاش کر کر کے لوکی تناول فرما رہے تھے لوکی تلاش کرنے کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن میں ادھر ادھر ہاتھ بھی جا رہا ہو گا۔ جبکہ پیچھے ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اپنے سامنے سے کھانے کا حکم فرمایا ہے تو بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقتاً تعارض نہیں۔ اس لئے کہ ممانعت اس وقت ہے جب ایک طرح کا کھانا ہو لیکن اگر کھانا متنوع ہو تو ادھر ادھر سے لینے کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم

باب-۱۴۸ باب استحباب وضع النوی خارج التمر واستحباب دعاء الضیف لاهل الطعام وطلب الدعاء من الضیف الصالح واجابته لذلک

کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں نکال کر رکھنے کے استحباب اور مہمان کا میزبان کیلئے دعا کرنا اور میزبان کا نیک مہمان سے دعا کروانے کے استحباب میں

۸۰۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ-

۸۰۵...... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کی طرف تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا اور وطبہ (کھجوروں سے بنا ہوا ایک قسم کا کھانا) پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر خشک کھجوریں لائی گئیں تو آپ ﷺ نے وہ بھی کھائیں اور کھجوروں کی گٹھلیاں اپنی دونوں انگلیوں یعنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کے بیچ میں ڈالنے لگے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میرا بھی یہی گمان ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ اگر اللہ نے چاہا کہ گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالنا پھر (آپ ﷺ کے سامنے) پینے کی چیزیں لائی گئیں تو آپ ﷺ نے اسے پیا پھر آپ ﷺ نے اسے دیا جو آپ ﷺ کے دائیں طرف بیٹھا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میرے والد نے آپ ﷺ کے جانور کی لگام پکڑی اور عرض کرنے لگے: (اے اللہ کے رسول!) ہمارے لئے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔ [1]

۸۰۶...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّا فِي إِلْقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الإِصْبَعَيْنِ -

۸۰۶...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے لیکن اس میں گٹھلیاں رکھنے کے بارے میں شک کا ذکر نہیں کیا۔

باب-۱۴۹ باب اکل القثاء بالرطب

کھجور کے ساتھ ککڑی کھانے کے بیان میں

۸۰۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ

۸۰۷...... صحابی رسول حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے

---

[1] اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میزبان کیلئے اپنے معزز مہمان سے برکت کی دعا کروانا جائز اور محمود ہے۔ اور مہمان کیلئے میزبان کو دعا دینا بھی مستحب ہے۔

اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلالِيُّ قَالَ يَحْيى اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ ۔

روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھا رہے تھے۔ ❶

باب-۱۵۰ باب استحباب تواضع الآكل وصفة قعوده

کھانے کیلئے عاجزی اختیار کرنے کے استحباب اور کھانا کھانے کیلئے بیٹھنے کے طریقہ کے بیان میں

۸۰۸۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ كِلاهُمَا عَنْ حَفْصٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّﷺ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمرًا ۔

۸۰۸۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اقعاء کے طریقہ پر (یعنی دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے سرین زمین پر لگائے ہوئے) کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۰۹۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُولُ اللهِﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَاْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَكْلًا حَثِيثًا ۔

۸۰۹۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھجوریں لائی گئیں تو نبی ﷺ ان کھجوروں کو تقسیم فرمانے لگے اور آپ ﷺ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جس طرح کہ کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے اور آپ ﷺ اس میں کھا بھی رہے تھے۔ ❷

باب-۱۵۱ باب نهي الآكل مع جماعةٍ عن قران تمرتين ونحوهما في لقمةٍ الا باذن اصحابه

اجتماعی کھانے میں دو دو کھجوریں یا دو دو کھانے کے لقمے کھانے کی ممانعت میں

۸۱۰۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَاْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فَيَقُولُ لا تُقَارِنُوا فَاِنَّ رَسُولَ

۸۱۰۔۔۔۔ حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھجوریں کھلاتے تھے جبکہ لوگ ان دنوں میں قحط سالی میں مبتلا تھے اور ہم کھا رہے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گذرے اور ہم کھا رہے تھے تو وہ فرمانے لگے کہ تم اس طرح دو، دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ بعض حضرات نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ ککڑی کی برودت (ٹھنڈک) کھجور (رطب) کی حرارت کو ختم کر دیتی ہے۔ اور حضرت عائشہؓ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دبلا پا دور اور جسم کو موٹا کرنے میں بہت مفید ہے۔

❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھاتے وقت انسان اس حالت میں بیٹھے جس سے تواضع ظاہر ہو متکبرانہ نشست اختیار نہ کرے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "میں تو ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا"۔

اللهِ ﷺ نهى عَنِ الاقْرَانِ اِلا اَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لا أُرى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الِاسْتِئْذَانَ۔

اس طرح ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ سوائے اس کے کہ اپنے ساتھی سے اجازت لے لو۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ کلمہ یعنی اپنے بھائی سے اجازت طلب کرنا یہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

۸۱۱...... وحَدَّثَناه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ۔

۸۱۱...... حضرت شعبہؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے اور ان دونوں روایتوں میں شعبہؒ کے قول (یہ کلمہ یعنی اپنے بھائی سے اجازت طلب کرنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے) کا ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی ان دونوں روایتوں میں لوگوں کا قحط سالی میں مبتلا ہونے کا ذکر ہے۔

۸۱۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ اَصْحَابَهُ۔

۸۱۲...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی دو، دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک کہ وہ اپنے (دیگر) ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے۔

باب-۱۵۲ باب في ادخار التمر ونحوه من الاقوات للعيال

کھجور اور کوئی غلہ وغیرہ اپنے بال بچوں کیلئے جمع کر کے رکھنے کے بیان میں

۸۱۳...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا يَجُوعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ۔

۸۱۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
وہ گھر والے بھوکے نہیں ہوتے کہ جن کے پاس کھجوریں ہوں۔[1]

۸۱۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلاءَ عَنْ اَبِي

۸۱۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے کھجور کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ بھی کہ کھجور ایک مستقل غذا اور طعام ہے لہٰذا گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے اور جس گھر میں کھجور ہو وہ گھر والے بھوکے نہیں مر سکتے۔ اگلی حدیث میں یہی مضمون اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں۔ یعنی ان کے پاس بھوک مٹانے کا کوئی مستقل سامان (کھجور) نہیں۔ چنانچہ متعدد روایات میں یہ مضمون ہے کہ صحابہ کرامؓ کئی کئی دن صرف کھجور کے اوپر گزارا کیا کرتے تھے۔ اطباء قدیم اور جدید سائنسی طبی تحقیقات سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کھجور ایک مکمل غذا اور بھرپور کھانا ہے جو انسانی جسم کو مطلوب تمام تر وٹامنز، کیلوریز اور دیگر معدنی اجزاء فراہم کرتا ہے۔

الرِّجَال مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ اَوْ جَاعَ اَهْلُهٗ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! جس گھر میں کھجوریں نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ آپ ﷺ نے گویا دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا۔

باب-۱۵۳ باب فضل تمر المدینة

مدینہ منورہ میں کھجوروں کی فضیلت کے بیان میں

۸۱۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهٗ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ۔

۸۱۵...... صحابی رسول حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان سات کھجوریں کھائے گا تو شام تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۸۱۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ۔

۸۱۶...... صحابی رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو آدمی صبح کے وقت (مدینہ منورہ) کی سات عدد کھجوریں کھائے گا تو اس آدمی کو اس دن نہ کوئی زہر نقصان پہنچائے گا اور نہ ہی کوئی جادو۔

۸۱۷...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ كِلَاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ وَلَا يَقُوْلَانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ۔

۸۱۷...... حضرت ہاشم بن ہاشم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور انہوں نے ان دونوں روایتوں میں سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۸۱۸...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ

۸۱۸...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عجوہ عالیہ میں شفاء ہے یا صبح کے وقت عجوہ کھجور کا استعمال کرنا تریاق ہے۔

عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ۔

(عالیہ مدینہ منورہ کے بالائی حصہ کی عجوہ قسم کی کھجور کو کہا جاتا ہے)۔ (1)

باب-۱۵۴　باب فضل الكمأة ومداواة العين بها

کھمبی کی فضیلت اور اس کے ذریعہ سے آنکھ کا علاج کروانے کے بیان میں

۸۱۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعَمْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

۸۱۹...... صحابی رسول حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ کھمبی مَن کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کیلئے (باعث) شفا ہے۔

۸۲۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

۸۲۰...... صحابی رسول حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفاء کا باعث ہے۔

۸۲۱...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ

۸۲۱...... حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ حضرت حکم نے جب مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے عبدالملک کی روایت کردہ حدیث کی طرح اس کو منکر نہیں سمجھا۔

---

(1) فائدہ...... ان احادیث میں مدینہ منورہ کی کھجور بالخصوص "عجوہ" کھجور کی خاص فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے صراحتاً فرمایا کہ جو کوئی روزانہ صبح عجوہ کے سات دانے کھانے کا معمول بنالے اسے نہ زہر کوئی نقصان پہنچاسکے گا نہ ہی سحر اور جادو کوئی ضرر۔ علماء نے اس پر تفصیلی کلام کیا ہے، بعض حضرات نے اس خاصیت کو کھجور کی خاصیت قرار دیا ہے لیکن راجح یہی ہے کہ یہ خاصیت فقط کھجور کی ذاتی نہیں بلکہ اس کے اندر یہ خاصیت رسول اکرم ﷺ کی دعا کی وجہ سے پیدا ہوئی اور یہی اس کی اصل فضیلت ہے قاضی عیاض مالکی نے شفاء میں اس پر تفصیلی کلام کیا ہے بعض اطباء نے کہا کہ چونکہ کھجور گرم ہوتی ہے لہٰذا وہ زہر اور سحر جو برودت اور ٹھنڈک پیدا کردیتے ہیں ان کے اثر کو زائل کردیتی ہے پھر بعض نے اس فضیلت کو نبی ﷺ کے دور کی کھجور (عجوہ) کے ساتھ خاص جانا ہے لیکن روایات کا اطلاق اس پر دلالت کرتا ہے یہ خصوصیت ہر عجوۂ مدینہ کو حاصل ہے۔ جبکہ سات کی تعداد کی تعیین کا راز اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں انسان کی رائے اس معاملہ میں ظنی و تخمینی ہوگی حتمی اور یقینی نہیں۔ واللہ اعلم

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ۔

۸۲۲...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي اَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

۸۲۲...... حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی اس من میں سے ہے، کہ جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفاء ہے۔

۸۲۳...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوسٰى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

۸۲۳...... صحابی رسول حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی اس من میں سے ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے (موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل) پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کیلئے شفاء ہے۔

۸۲۴...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

۸۲۴...... صحابی رسول حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی اس من میں سے ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفاء ہے۔

۸۲۵...... و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيتُ

۸۲۵...... حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفاء ہے۔[1]

---

[1] ان تمام روایات میں کھمبی کی خصوصیت بیان کی گئی ہے۔ اردو میں اس کو سانپ کی چھتری بھی کہا جاتا ہے۔ جبکہ انگریزی میں اسے مشروم (Mushroom) کہا جاتا ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا کہ کھمبی من کی قسم ہے من سے مراد بنی اسرائیل پر نازل ہونے والا کھانا ہے جسے من وسلویٰ کے الفاظ سے قرآن میں بتلایا گیا ہے۔ اور معنی یہ ہیں کہ یہ کھمبی اسی من کی ایک قسم ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل پر نازل کی گئی تھی خطابیؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح من بنی اسرائیل کو بغیر کسی مشقت و محنت کے حاصل ہوا تھا اسی طرح یہ کھمبی بھی بغیر کسی مشقت و محنت کے حاصل ہوتی ہے۔ واللہ اعلم اور بعض نے من کو اس کے لغوی معنی (احسان) میں استعمال کیا ہے اور کہا کہ کھمبی اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان ہے۔ اور اس کا پانی آنکھوں کیلئے شفا ہے خواہ اس کا سرمہ بنا کر استعمال کیا جائے اور خواہ اس کا کشیدہ پانی آنکھ میں ڈالا جائے جس سے آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

عَبْد الْمَلِكِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

باب-۱۵۵ باب فضيلة الاسود من الكباث

پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت کے بیان میں

۸۲۶..... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالاَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَاَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلا وَقَدْ رَعَاهَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ۔

۸۲۶..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ظہران کے مقام سے گذرے تو ہم پیلو چننے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم اس پیلو میں سے سیاہ تلاش کرو۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! (ایسے لگ رہا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے بکریاں چرائی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور کوئی نبی (ﷺ) ایسا نہیں گذرا کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ (یا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا)۔ ❶

باب-۱۵۶ باب فضيلة الخل والتأدم به

سرکہ کی فضیلت اور اسے بطور سالن استعمال کرنے کے بیان میں

۸۲۷..... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الاُدُمُ اَوِ الادَامُ الْخَلُّ۔

۸۲۷..... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بہترین سالن سرکہ کا ہے۔

۸۲۸..... وحَدَّثَنَاه مُوسَى بْنُ قُرَيْشِ بْنِ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ

۸۲۸..... حضرت سلیمان بن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے اور صرف لفظی فرق ہے۔

---

❶ یہ حدیث میں "کباث" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی بالعموم اکثر شراح نے "پیلو کے پھل" سے کئے ہیں، لیکن امام بخاریؒ نے اس کو پیلو کے پتوں سے تعبیر کیا ہے لیکن اکثر نے اسے امام بخاریؒ کی غلطی قرار دیا ہے۔ ابو زیاد نے فرمایا کہ یہ پیلو کا پھل ہوتا ہے جو انجیر کے مشابہہ ہوتا ہے انسان بھی اسے کھاتے ہیں اور جانور بھی۔ ابو عمرو نے فرمایا کہ اس کی تاثیر گرم اور ذائقہ نمکین ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے رسول ﷺ کے بتانے سے اندازہ لگایا کہ آپ ﷺ کو اس کا تجربہ ہے اور یہ تجربہ جنگل میں بکریاں چرانے والوں ہی کو حاصل ہوتا ہے تو انہوں نے کہا یارسول اللہ! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں! اور صرف میں نے ہی نہیں بلکہ ہر نبی سے اللہ تعالیٰ نے بکریاں چرانے کا کام لیا ہے (نبوت سے پہلے) جس کی حکمت علماء نے یہ بیان کی کہ اس سے تواضع اور مشقتوں کے برداشت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ ۔

۸۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ ۔

۸۲۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس سوائے سرکہ کے اور کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے سرکہ منگوایا اور اس سے آپ ﷺ نے (روٹی) کھانی شروع کر دی (اور ساتھ ساتھ) آپ ﷺ فرماتے: بہترین سالن سرکہ ہے، بہترین سالن سرکہ ہے۔

۸۳۰...... حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهِ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ ۔

۸۳۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں روٹی کے چند ٹکڑے پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی سالن ہے؟ گھر والوں نے عرض کیا: نہیں! صرف کچھ سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے نبی ﷺ سے (یہ جملہ) سنا مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس وقت سے یہ حدیث سنی ہے مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی۔

۸۳۱...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهِ اِلٰى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ اِلٰى قَوْلِهِ فَنِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ۔

۸۳۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے اور پھر آگے ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے مگر اس میں بعد کا حصہ یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول (مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی) ذکر نہیں کیا گیا۔

۸۳۲...... وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي زَيْنَبَ حَدَّثَنِي اَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ ابْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ

۸۳۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا تو میں آپ ﷺ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ پھر ہم چل پڑے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے کسی حجرہ کی طرف تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے، پھر آپ ﷺ نے

فَدخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلَى نَبِيٍّ فَاَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ أُدُمٍ قَالُوا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوهُ فَنِعْمَ الْأُدُمُ هُوَ -

مجھے بھی (اندر آنے کی) اجازت عطا فرمائی۔ میں اندر داخل ہوا تو نبی ﷺ کی زوجۂ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کھانے کی کوئی چیز ہے؟ گھر والوں نے کہا: ہاں! پھر (اس کے بعد) تین روٹیاں چھال کے دستر خوان پر رکھ کر آپ ﷺ کے سامنے لائی گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی اپنے سامنے رکھی اور پھر دوسری روٹی پکڑ کر توڑی اور آدھی روٹی اپنے سامنے اور آدھی روٹی میرے سامنے رکھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی سالن ہے؟ گھر والوں نے کہا: سرکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سرکہ ہی لے آؤ۔ سرکہ تو بہترین سالن ہے۔ [1]

باب-۱۵۷ باب اباحة اكل الثوم وانه ينبغي لمن اراد خطاب الكبار تركه وكذا ما في معناه

لہسن کھانے کے جواز میں

۸۳۳..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ اِلَيَّ وَاِنَّهُ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَاَلْتُهُ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَاِنِّي اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ -

۸۳۳..... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو کھانا بھی لایا جاتا تھا آپ ﷺ اس میں سے کھاتے اور اس میں سے جو کھانا بچ جاتا وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کھانا بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حرام تو نہیں لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے ناپسند سمجھتا ہوں۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے بھی وہ چیز ناپسند ہے جو آپ ﷺ کو ناپسند ہے۔ [2]

---

[1] فائدہ..... اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے خل یعنی سرکہ کی تعریف فرمائی اور اس کو بہترین سالن قرار دیا۔ بعض حضرات محدثین مثلاً خطابیؒ اور قاضی عیاضؒ وغیرہ نے اس کو سرکہ کی تعریف کے بجائے اس بات پر محمول کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے ذریعہ سادہ کھانے کی ترغیب دے رہے ہیں کہ انسان کو کھانے میں زیادہ تکلیف نہیں کرنا چاہئے بلکہ سرکہ جو آسانی سے ہر جگہ بغیر کسی مشقت اور زیادہ خرچ کے حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن امام نوویؒ نے اس کو سرکہ کی مدح اور آنحضرت ﷺ کی اس کو پسندیدگی پر بھی محمول کیا۔ چنانچہ اس کی تائید راوی حدیث حضرت جابرؓ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے کہ جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی ہے۔

[2] فائدہ..... لہسن جو سالن وغیرہ میں ذائقہ وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے چونکہ اس میں ناپسندیدہ بو ہوتی ہے (کچا ہونے کی حالت میں) اس لئے رسول اللہ ﷺ اسے تناول نہ فرماتے تھے کیونکہ اس کی وجہ سے منہ میں ناگوار بو پیدا ہو جاتی اور آپ ﷺ کی خدمت میں چونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے تھے۔ اور اسی لئے یہ بھی معلوم ہوا کہ لہسن حرام ہرگز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو بھی یہ چیزیں کھا کر مسجد میں جانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ مسجد میں ملائکہ اور فرشتوں کی موجودگی کی بناء پر انہیں تکلیف ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ البتہ پکا ہوا لہسن اور پیاز کھانا اور کھا کر مسجد میں جانا جائز ہے کیونکہ اس کی بو پکانے کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے۔ (عمدۃ القاری / عینی)

۸۳۴ــوحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ ـ

۸۳۵ــوحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِي رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيدَ اَبُو زَيْدٍ الاَحْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَفْلَحَ مَوْلٰى اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّفْلِ وَاَبُو اَيُّوبَ فِي الْعِلْوِ قَالَ فَانْتَبَهَ اَبُو اَيُّوبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِي فَوْقَ رَاْسِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ السُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ لَا اَعْلُو سَقِيفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعُلُوِّ وَاَبُو اَيُّوبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَاِذَا جِيءَ بِهِ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِهِ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَمْ يَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ قَالَ فَاِنِّي اَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتٰى بِالْوَحْيِ ـ

۸۳۴ــ حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی سند کے ساتھ گذشتہ روایت کے مثل نقل کی ہے۔

۸۳۵ــ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو نبی ﷺ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی نچلی منزل میں ٹھہرے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات بیدار ہوا اور کہنے لگا کہ ہم تو رسول اللہ ﷺ کے سر کے اوپر چلتے ہیں (جو کہ ادب کے خلاف ہے) تو ہم رات کو ہٹ کر ایک کونے کی طرف ہو گئے اور پھر نبی ﷺ سے عرض کیا: (کہ آپ ﷺ گھر کے اوپر والے حصے میں قیام فرمائیں) نبی ﷺ نے فرمایا: نیچے والے گھر میں زیادہ آسانی ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اس چھت پر نہیں رہ سکتا کہ جس چھت کے نیچے آپ ﷺ ہوں۔ تو نبی ﷺ (حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ عرض سن کر) اوپر والے حصے میں تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے والے گھر میں آ گئے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کیلئے کھانا تیار کرتے تھے تو جب وہ (بچا ہوا کھانا) واپس آتا اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھا جاتا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جگہ کے بارے میں پوچھتے کہ جس جگہ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ڈال کر کھانا کھایا اور پھر اس جگہ سے حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود تناول فرماتے (ایک دن) حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا جس میں لہسن تھا تو جب یہ کھانا لوٹ کر واپس حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لایا گیا تو انہوں نے معمول کے مطابق آپ ﷺ کی انگلیوں کے بارے میں پوچھا تو آپ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ نے کھانا نہیں کھایا (یہ سنتے ہی) حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرا گئے اور آپ ﷺ کی طرف اوپر چڑھ کر عرض کیا: کیا یہ حرام ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: حرام تو نہیں ہے لیکن مجھے یہ ناپسند ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مجھے بھی وہ چیز ناپسند ہے جو آپ ﷺ کو ناپسند ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام) وحی لے کر آتے تھے۔

باب-۱۵۸ باب اکرام الضیف وفضل ایثاره

مہمان کا اکرام اور ایثار کی فضیلت کے بیان میں

۸۳۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِي حَازِمِ الاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّي مَجْهُودٌ فَاَرْسَلَ اِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي اِلا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَى اُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي اِلا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ يُضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ اِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لا اِلا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَطْفِئِ السِّرَاجَ وَاَرِيهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى لِيَاْكُلَ فَقُومِي اِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَقَعَدُوا وَاَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ۔

۸۳۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں فاقہ سے ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے کسی کی طرف ایک آدمی کو بھیجا تو زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے دوسری زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف بھیجا تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا: یہاں تک کہ آپ ﷺ کی سب ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے یہی کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی آج رات اس مہمان کی مہمان نوازی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ پھر وہ انصاری آدمی اس مہمان کو لے کر اپنے گھر کی طرف چلے اور اپنی بیوی سے کہا: کیا آپ کے پاس (کھانے کو) کچھ ہے؟ وہ کہنے لگی کہ سوائے میرے بچوں کے (کھانے کے) میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ انصاری نے کہا کہ ان بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو اور جب مہمان اندر آجائے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا گویا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ (مہمان کے ساتھ سب گھر والے) بیٹھ گئے اور کھانا صرف مہمان ہی نے کھایا۔ پھر جب صبح ہوئی اور وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے آج رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے (خوشگوار) تعجب کیا ہے۔ (یعنی اسے نہایت پسند فرمایا ہے)۔ [1]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں جہاں مہمان کے اکرام اور اس کو کھلانے کیلئے ایثار کا عجیب مظاہرہ ہے وہیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ان کے بچے بھوکے نہیں ہوں گے اور اگر ہوں گے بھی تو اتنے زیادہ بھوکے نہ ہوں گے کہ انہیں ضرر لاحق ہو جائے۔ ورنہ اس صورت میں بلکہ اس صورت میں تو بچوں کو کھلانا زیادہ واجب ہوتا بہ نسبت مہمان کو کھلانے کے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ اداء نہایت پسند آئی اور اس پر ان کی تعریف فرمائی۔ البتہ ان دونوں میاں بیوی نے اپنی اپنی بھوک کے باوجود مہمان کے لیے ایثار کیا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان صحابی کا نام حضرت ثابت بن قیس بن شمس تھا۔ رضی اللہ عنہ

۸۳۷ ...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اِلا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَاَطْفِئِ السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلَىٰٓ اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾-

۸۳۷ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی کے پاس ایک مہمان آیا تو اس انصاری صحابی کے پاس اپنے اور اپنے بچوں کے کھانے کے علاوہ کوئی چیز نہیں تھی۔ انصاری نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلادے اور چراغ کو بجھادے اور جو کچھ آپ کے پاس (کھانے کو) ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ راوی کہتے ہیں (کہ اس وقت) یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی اور وہ (صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اپنی جانوں پر (دوسروں) کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہو۔

۸۳۸ ...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيُضِيفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيفُهُ فَقَالَ اَلا رَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ اِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ -

۸۳۸ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا تو آپ ﷺ کے پاس اس کی مہمان نوازی کیلئے کچھ نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے جو اس آدمی کی مہمان نوازی کرتا؟ (تاکہ) اللہ اس پر رحم فرمائے۔ ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا جسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا (انہوں نے عرض کیا کہ میں اس کی مہمان نوازی کرتا ہوں) پھر وہ اس مہمان کو اپنے گھر کی طرف لے چلے۔ آگے روایت جریر کی حدیث کی طرح ہے اور اس میں آیت کریمہ کے نزول کا بھی ذکر ہے جیسا کہ وکیع نے اپنی روایت کردہ حدیث میں اسے ذکر کیا۔

۸۳۹ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا اِلٰى اَهْلِهِ فَاِذَا ثَلاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ

۸۳۹ ...... حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوتِ سماعت اور قوتِ بصارت چلی گئی تھی۔ ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے۔ (آپ ﷺ کے گھر) تین بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان بکریوں کا دودھ نکالو۔ پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصہ کا دودھ پیتا اور ہم نبی ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کے وقت تشریف لاتے (تو ایسے انداز میں) سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا (آپ ﷺ کا سلام) سن لیتا۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور

الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَاتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْاَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ اِلَى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ اَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ اِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَاْسِي وَاِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَاْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ وَاَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ اَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَاَهْلِكُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِي وَاَسْقِ مَنْ اَسْقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ اِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْاَعْنُزِ اَيُّهَا اَسْمَنُ فَاَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَاِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ اِلَى اِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ اَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتّٰى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ وَاَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتّٰى اُلْقِيتُ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِحْدٰى سَوْاٰتِكَ يَا

نماز پڑھتے پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے۔ ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا۔ شیطان کہنے لگا کہ محمد ﷺ انصار کے پاس آتے ہیں اور وہ آپ ﷺ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ ﷺ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ آپ ﷺ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی (شیطان کے اس ورغلانے کے نتیجہ میں) پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ ﷺ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد (ﷺ) کے حصے کا بھی دودھ پی لیا۔ آپ ﷺ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بددعا دیں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آ رہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے۔ انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالآخر نبی ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کی طرف آئے، برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے (دل) میں کہا کہ اب آپ ﷺ میرے لئے بددعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے۔ (میں نے یہ سن کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو اس کو رسول اللہ ﷺ کیلئے ذبح کر ڈالوں۔ میں نے دیکھا کہ اس کا ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے۔ پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آ گئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں

مِقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَانَ مِنْ اَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا هٰذِهِ اِلا رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ اَفَلا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُبَالِي اِذَا اَصَبْتَهَا وَاَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ اَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ -

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ دودھ پئیں۔ آپ ﷺ نے وہ دودھ پیا پھر آپ ﷺ نے مجھے دیا۔ پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے مقداد یہ تیری ایک بری عادت ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا۔ تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے۔ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ ﷺ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)۔ [1]

۸۴۰...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۸۴۰...... حضرت سلیمان بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

۸۴۱...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي عُثْمَانَ وَحَدَّثَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةٌ فَقَالَ لا بَلْ

۸۴۱...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا اس کے پاس ایک صاع یا اس کے بقدر کھانا (آٹا) تھا۔ اس آٹے کو گوندھا گیا پھر اس کے بعد پراگندہ بالوں والا لمبے قد کا ایک مشرک آدمی اپنی بکریوں کو چراتا ہوا آیا۔ نبی ﷺ نے اس چرواہے سے فرمایا: کیا تم بیچو گے یا ایسے ہی دے دو گے؟ یا آپ ﷺ نے فرمایا: یا ہبہ کر دو گے؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ میں بیچوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی (اور اس کا گوشت) تیار کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں اللہ کی قسم!

[1] یہ بھی آنحضرت ﷺ کا معجزہ تھا کہ بکریوں کے تھن رات میں ہی دودھ سے بھر گئے حالانکہ دن بھر چرنے کے بعد تھنوں میں دودھ اترتا ہے۔

بَيْعٌ فَاشْتَرى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُشْوَى قَالَ وَايْمُ اللهِ مَا مِنَ الثَّلاثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُزَّةً حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا اَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ اَوْ كَمَا قَالَ ۔

ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں بچا کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے کلیجی کا ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو جو آدمی اس وقت موجود تھا اسے اسی وقت دے دیا اور جو موجود نہیں تھا اس کیلئے حصہ رکھ دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دو پیالوں میں (گوشت) نکالا پھر ہم سب نے اس میں سے کھایا اور خوب سیر ہو گئے اور پیالوں میں (پھر بھی) بچ گیا تو میں نے اسے اونٹ پر رکھ دیا یا جیسا کہ راوی نے کہا۔

۸۴۲...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْ كَمَا قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلاثَةٍ وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُو بَكْرٍ بِثَلاثَةٍ قَالَ فَهُوَ وَاَنَا وَاَبِي وَاُمِّي وَلا اَدْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَاَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّى نَعَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ وَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لا هَنِيئًا وَقَالَ وَاللهِ لا اَطْعَمُهُ اَبَدًا قَالَ فَايْمُ اللهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلا رَبَا مِنْ

۸۴۲...... حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صفہ والے لوگ محتاج تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جس آدمی کے پاس دو آدمیوں کو کھانا (موجود) ہو تو وہ تین (صفہ کے ساتھیوں کو کھانے کیلئے) لے جائے اور جس آدمی کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی (کھانا کھلانے کیلئے ساتھ) لے جائے یا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین (ساتھیوں) کو لے کر آئے اور اللہ کے نبی ﷺ دس ساتھیوں کو لے گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین ساتھیوں کو لائے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ میں اور میرے ماں، باپ تھے۔ (راوی کہتے ہیں) کہ میں نہیں جانتا شاید کہ انہوں نے اپنی بیوی کو بھی کہا ہو اور ایک خادم جو میرے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کے گھر میں تھا راوی حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کا کھانا نبی ﷺ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا کی گئی (اور پھر نماز سے فارغ ہو کر) واپس آ گئے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ الغرض رات کا کچھ حصہ گذرنے کے بعد جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنے گھر آئے) تو ان کی بیوی نے کہا کہ آپ اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہنے لگیں کہ آپ کے آنے تک مہمانوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا مگر انہوں نے پھر بھی نہیں کھایا۔ حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میں بھاگ کر (ڈر کی وجہ سے) چھپ گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ

اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتّٰى شَبِعْنَا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُو بَكْرٍ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِهِ يَا اُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُو بَكْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَعَرَّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنَاسٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ اِلَّا اَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوا مِنْهَا اَجْمَعُونَ اَوْ كَمَا قَالَ۔

عنہ نے فرمایا: او جاہل اور انہوں نے مجھے برا بھلا کہا اور فرمایا: مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاؤ اور پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں تو یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں اللہ کی قسم ہم کھانے کا جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے اس کے نیچے سے اتنا ہی کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم خوب سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کھانا دیکھا تو وہ کھانا اتنا ہی تھا یا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی سے فرمایا: اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! کھانا تو پہلے سے بھی تین گنا زیادہ ہو گیا ہے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کھانے میں سے کھایا اور فرمایا کہ میں نے جو (غصہ کی حالت میں) قسم کھائی تھی وہ صرف شیطانی فعل تھا پھر ایک لقمہ اس کھانے میں سے کھایا پھر اس کھانے کو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ وہ کھانا صبح تک آپ ﷺ کے پاس رہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (اس زمانہ میں) ہمارے اور ایک قوم کے درمیان صلح کا معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی تو آپ ﷺ نے ہمارے بارہ افراد مقرر فرما دیئے اور ہر افسر کے ساتھ ایک خاص جماعت تھی۔ اللہ جانتا ہے کہ اس جماعت کی کتنی تعداد تھی۔ آپ ﷺ نے وہ کھانا ان کے پاس بھیج دیا اور پھر ان سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔[1]

۸۴۳...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا اَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ اَبِي يَتَحَدَّثُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ اَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا اَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَاَبَوْا فَقَالُوا حَتّٰى يَجِيءَ اَبُو

۸۴۳...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ مہمان آئے اور میرے والد رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہ یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے عبدالرحمٰن! مہمانوں کی خبر گیری کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب شام ہوئی تو ہم مہمانوں کے سامنے کھانا لے کر آئے تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ جب تک گھر والے ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے اس وقت تک ہم

---

[1] ان تمام واقعات سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کی برکت سے آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے امور میں بھی برکت پیدا ہو جانے کے دلائل و نظائر ہوتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلیل کو بھی کثیر کر دیتے ہیں۔

مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ اِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَاِنَّكُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ اَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ اَذًى قَالَ فَاَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ اَفَرَغْتُمْ مِنْ اَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ اَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ قَالَ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي اِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللهِ مَا لِي ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ اَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ اَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يَطْعَمُوا حَتّٰى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ اَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فَوَاللهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَاَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ اَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاُولٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَاَكَلَ وَاَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَرُّوا وَحَنِثْتُ قَالَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَاَخْيَرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ ۔

کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں نے کہا: میرے والد سخت مزاج آدمی ہیں اگر تم کھانا نہیں کھاؤ گے تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں مجھے ان سے کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑ جائے (لیکن اسکے باوجود) مہمانوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا تو جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے سب سے پہلے مہمانوں ہی کے بارے میں پوچھا اور فرمایا: کیا تم اپنے مہمانوں سے فارغ ہو گئے ہو؟ راوی کہتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! ابھی ہم فارغ نہیں ہوئے۔ حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میں ایک طرف ہو گیا (یعنی چھپ گیا) انہوں نے (آواز دے کر) کہا: اے عبد الرحمٰن! میں اس طرف سے ہٹ گیا (یعنی چھپ گیا) پھر انہوں نے فرمایا: او نالائق! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو آجا۔ حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ پھر میں آ گیا اور میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ آپ کے مہمان موجود ہیں۔ آپ ان سے (خود) پوچھ لیں۔ میں نے ان کے سامنے کھانا لا کر رکھ دیا تھا۔ انہوں نے آپ کے بغیر کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان مہمانوں سے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم نے ہمارا کھانا قبول نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ کہہ کر) فرمانے لگے: اللہ کی قسم! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک آپ کھانا نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے آج کی رات کی طرح بدترین رات کبھی نہیں دیکھی۔ تم پر افسوس ہے کہ تم لوگ ہماری مہمان نوازی کیوں نہیں قبول کرتے؟ (پھر کچھ دیر بعد) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا قسم کھانا شیطانی فعل تھا، چلو لاؤ کھانا لاؤ۔ چنانچہ کھانا لایا گیا۔ آپ نے اللہ کا نام لے کر (یعنی بسم اللہ پڑھ کر) کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھانا کھایا۔ پھر جب صبح ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مہمانوں کی قسم تو پوری ہو گئی اور میری جھوٹی اور یہ کہ سارے واقعہ کی آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تمہاری قسم تو سب سے زیادہ پوری ہوئی ہے اور تم سب سے زیادہ سچے ہو۔ حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھے یہ

بات نہیں پہنچی کہ انہوں نے (قسم کا کفارہ ادا کیا تھا یا نہیں)۔ ❶

باب-۱۵۹ باب فضيلة المواساة في الطعام القليل وان طعام الاثنين يكفي الثلاثة ونحو ذلك

کم کھانا ہونے کے باوجود مہمان نوازی کرنے کی فضیلت کے بیان میں

۸۴۴...... حَدَّثَنَا يَحْيىٰ بْنُ يَحْيىٰ قَالَ قَرَأْتُ عَلىٰ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ۔

۸۴۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔

۸۴۵...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنِي يَحْيىٰ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ۔

۸۴۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے
اور اسحٰق کی روایت کردہ حدیث میں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ کے الفاظ ہیں لفظ سَمِعْتُ انہوں نے نہیں ذکر کیا۔

۸۴۶...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ۔

۸۴۶...... صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ابن جریج کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۴۷...... حَدَّثَنَا يَحْيىٰ بْنُ يَحْيىٰ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ

۸۴۷...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا

---

❶ فائدہ...... اس میں رسول اکرم ﷺ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی مدح فرماتے ہوئے یہ فرمایا کہ تم ان میں سب سے زیادہ اپنی قسموں کو پورا کرنے والے ہو اور ایک ہو۔ جہاں تک اس قسم کو توڑنے اور حانث ہونے کا تعلق ہے تو یہ بھی ثواب ہے نہ کہ گناہ کیونکہ اس کا مقصد بھی مہمان کے حق کی رعایت کرنا تھا۔ جبکہ یہ شرعی مسئلہ ہے کہ اگر انسان کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھالے لیکن پھر اس کے خلاف میں زیادہ بہتری معلوم ہو تو قسم توڑ دے اور اس کے خلاف کرلے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔ یہاں یہ بھی صدیق اکبرؓ نے اپنی قسم کا یقیناً کفارہ دیا ہوگا۔ کیونکہ ان سے اس کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم

اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ ـ

چار آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔[1]

۸۴۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي اَرْبَعَةً وَطَعَامُ اَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً ـ

۸۴۸۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔

باب-۱۶۰ باب المؤمن ياكل في معًى واحدٍ والكافر ياكل في سبعة امعاء

مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

۸۴۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ـ

۸۴۹۔۔۔۔۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۸۵۰۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ـ

۸۵۰۔۔۔۔۔ان مذکورہ ساری سندوں کے ساتھ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۵۱۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ

۸۵۱۔۔۔۔۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مسکین آدمی کو دیکھا کہ اس مسکین

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کیلئے اور تین کا کھانا چار کیلئے کافی ہے۔ اس قسم کی احادیث کا مقصد اعلیٰ اخلاقی قدروں پر انسان کو راغب کرنے اور بقدر ضرورت کھانے پر کفایت کرنا اور قناعت کرنے پر راغب کرنا ہوتا ہے اور اس کا مقصد یہی نہیں کہ مقدار طعام میں اضافہ ہو جائے گا۔ بلکہ یہ مقصد ہے کہ اگر دو یا تین آدمی کھانا کھا رہے ہوں اور چوتھا شخص وہاں موجود ہو تو اسے بھی کھانے میں شامل کرنا چاہئے اور یہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے اور ایسا کرنے سے ان کے کھانے میں کوئی کمی نہیں ہوگی بلکہ ہمدردی کرنے کی وجہ سے حقیقی برکت حاصل ہوگی۔ واللہ اعلم

مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ رَاى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يُدْخَلَنَّ هَذَا عَلَيَّ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الْكَافِرَ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاء -

کے سامنے (کھانا) رکھا جاتا رہا اور وہ کھاتا جاتا رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ کھا گیا تو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ مسکین آدمی میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۸۵۲...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاء -

۸۵۲...... حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۸۵۳...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ -

۸۵۳...... صحابیِ رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں "ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما" کا ذکر نہیں کیا۔

۸۵۴...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي مُوسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاء -

۸۵۴...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۸۵۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ -

۸۵۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیثوں کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۵۶...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيسى اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرى فَشَرِبَهُ حَتّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي

۸۵۶...... صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہمان کی مہمان نوازی کی، اس حال میں کہ وہ مہمان کافر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کافر مہمان کیلئے ایک بکری کے دوہنے کا حکم فرمایا۔ دودھ دوہا گیا تو وہ کافر مہمان اس بکری کا دودھ پی گیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا پھر تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر اگلے دن صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس نو مسلم کیلئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا (دودھ دوہا گیا) تو وہ دودھ پی گیا پھر آپ ﷺ نے دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا (دودھ دوہا گیا)

مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

تو وہ پورا دودھ نہ پی سکا (اس صورت میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ ❶

باب-۱۶۱ باب لا يعيب الطعام

کسی کھانے میں عیب نہ نکالنے کے بیان میں

۸۵۷..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔

۸۵۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا جب آپ ﷺ کی طبیعت چاہتی تو اسے کھا لیتے اور اگر اسے ناپسند کرتے تو چھوڑ دیتے۔

۸۵۸..... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۸۵۸..... حضرت اعمش ؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۵۹..... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۸۵۹..... حضرت اعمش ؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۸۶۰..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ

۸۶۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نکالا ہو۔ آپ ﷺ کی طبیعت چاہتی تو کھا لیتے اور اگر

---

❶ فائدہ..... کافر کا سات آنتوں میں کھانا اور مؤمن کا ایک آنت میں کھانا اس کے علماء و شراح حدیث نے متعدد معانی و مطالب بیان کئے ہیں

۱۔ ایک مطلب یہ ہے کہ مؤمن حلال کھاتا ہے اور کافر حرام کھاتا ہے اور حلال حرام کی بہ نسبت کم ہوتا ہے تو گویا مسلمان کم کھاتا ہے اور کافر زیادہ کھاتا ہے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ قاعدہ کلیہ نہیں بیان فرمایا بلکہ ایک کافر کو زیادہ کھاتے دیکھ کر اس مخصوص کافر کے حق میں یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

۳۔ یہاں قاعدہ کلیہ نہیں بیان کیا بلکہ غالب معاملہ کو بیان کرنا مقصود ہے یعنی بالعموم کافر زیادہ کھاتا ہے اور سات آنتوں سے مراد حقیقتاً سات کا عدد نہیں بلکہ کثرت بیان کرنا مقصود ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ مؤمن دنیا کے مال و متاع سے کم استفادہ کرتا ہے جبکہ کافر دنیا کے مال و متاع کے حصول کی فکر میں رہتا ہے۔

۴۔ اس جملہ سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ مؤمن کے کھانے میں برکت ہوتی ہے اور تھوڑا بھی اسے کافی ہو جاتا ہے جبکہ کافر کے کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِي يَحْيى مَوْلى آل جَعْدَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ -

آپﷺ کی طبیعت نہ چاہتی تو آپﷺ خاموش رہتے۔[1]

۸۶۱...... وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّﷺ بِمِثْلِه -

۸۶۱...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

---

[1] فائدہ...... مذکورہ احادیث سے واضح ہوا کہ رسول اللہﷺ کسی کھانے کی عیب جوئی نہیں کیا کرتے تھے اس سے مراد حلال کھانا ہے۔ جہاں تک حرام کا تعلق ہے تو وہ تو مذموم ہے۔ لہٰذا اس کی مذمت آپﷺ سے منقول ہے۔ نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ: اس سے معلوم ہوا کہ کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہئے بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کھانے کی برائی اس کے وجود اور تخلیق کے اعتبار سے ہو کہ یہ چیز اللہ نے کیوں پیدا کی تو یہ حرام ہے۔ البتہ اگر اس کے ذائقہ اور بنانے کے اعتبار سے عیب نکالا جائے کہ یہ کھانا اچھا نہیں پکایا تو یہ مکروہ ہے اگر اس کا مقصد کھانے کی تحقیر ہو۔ یا کفران نعمت ہو۔ اور اگر پکانے والے کی اصلاح کی نیت سے ہو اور اسے اس کی غلطی پر متنبہ کرنے کے لیے ہو تو یہ مکروہ نہیں۔ بشرطیکہ نرم کلام کیا جائے۔ اور کسی کھانے سے طبعی کراہت ہونا اور اس بناء پر اسے رد کر دینا جائز نہیں۔ جیسے آنحضرتﷺ کا لہسن نہ کھانا اور اس کے کھانے کو ناپسند کرنا گو کہ نہ کھانا تو یہ مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم

كتاب اللبـاس والزينـــة

كِتَاب اللّبَاسِ وَالزِّينَةِ

لباس، زیب وزینت کے بیان میں ❶

باب-۶۴۲ باب تحريم استعمال اواني الذهب والفضة في الشرب وغيره على الرجال والنساء

مردوں اور عورتوں کیلئے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے وغیرہ کی حرمت کے بیان میں

۸۶۲۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

۸۶۲۔۔۔۔ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی چاندی کے برتن میں (کوئی بھی مشروب) پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں غٹاغٹ دوزخ کی آگ بھر رہا ہے۔

---

❶ فائدہ۔۔۔۔ اسلام کے دین فطرت ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے جس طرح کھانے پینے سے متعلق چھوٹی چھوٹی باتیں بھی تلقین فرمائی ہیں (جیسا کہ پیچھے گزر چکی ہیں۔) اسی طرح لباس اور ظاہری حلیہ کے متعلق بھی تمام ہدایات دی ہیں اور ایک مسلمان کیلئے ان شرعی تعلیمات کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ دور حاضر میں بعض اہل فکر و نظر کو یہ مغالطہ ہے کہ لباس کا معاملہ اور ظاہری زیب وزینت کے امور کا اسلام اور مذہب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ہر دور میں انسان اپنے اپنے علاقہ کے اعتبار سے رائج لباس کو اختیار کرتا رہا ہے اور اسلام کے اعتبار سے بھی مسلمان کو لباس کے معاملہ میں حالات زمانہ کے مطابق چلنا چاہئے یعنی جیسا دیس ویسا بھیس کے مقولہ پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ لباس کا تعلق اگرچہ انسان کے ظاہر سے ہے لیکن انسان کی سیرت و کردار اور افعال واخلاق پر اس کے لباس کا گہرا اثر پڑتا ہے، چنانچہ بعض لباس انسان کے دل میں تکبر اور بڑائی کے جذبات پیدا کرتے ہیں جبکہ ان کے برعکس بعض لباس تواضع کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔ لہٰذا لباس کو اسلام کی تعلیمات سے غیر متعلق سمجھنا درا صل حرف اسلام کی روح سے ناواقفیت کی دلیل ہے بلکہ انسا فطرت وطبیعت سے بھی عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ اسلام نے اگرچہ کسی خاص وضع کے لباس کی تاکید نہیں کی لیکن اس کو بالکل بندہ کے اپنے اختیار پر بھی نہیں چھوڑا بلکہ اس کے متعلق اصول ہدایات دیدیں جن کی پیروی کرتے ہوئے انسان اپنی سہولت کے مطابق لباس پہن سکتا ہے۔ اسلام کی نظر میں لباس کا اصل مقصد "ستر" ہے۔ دوسرا اہم مقصد زینت اور جمال ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا (الاعراف) تیسرا مقصد لباس کا یہ ہے کہ اس کو پہن کر تکبر اور بڑائی کا جذبہ نہ پیدا ہو۔ شہرت اور نام ونمود مقصود نہ ہو۔ اسی طرح چوتھا مقصد یہ ہے کہ ایسا لباس نہ ہو جسے پہن کر کسی کافر قوم سے مشابہت پیدا ہو جائے، یا وہ کسی کافر قوم کا مخصوص مذہبی شعار ہو مثلاً زنار وغیرہ۔ پانچواں مقصد یہ ہے کہ ممنوع لباس نہ ہو مثلاً ریشم مردوں کیلئے پہننا شریعت نے حرام قرار دیا ہے خواتین کیلئے جائز ہے۔ اسی طرح مردوں کیلئے ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانا حرام قرار دیا ہے۔ ان امور متذکرہ بالا کا خیال رکھتے ہوئے جو بھی لباس پہن لیا جائے وہ جائز ہے۔ واللہ اعلم (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (حجۃ اللہ البالغۃ (شاہ ولی اللہ دہلوی)

٨٦٣...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ۔

۸۶۳......ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ بالا روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت علی بن مسہر کی روایت کردہ حدیث میں حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ الفاظ زائد نقل کیے گئے ہیں کہ جو آدمی چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا ہو یا پیتا ہو اور ابن مسہر کی روایت کردہ حدیث کے علاوہ کھانے اور سونے کے برتنوں کا کسی بھی روایت میں ذکر نہیں ہے۔

٨٦٤...... وحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ۔

۸۶۴......حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں غٹاغٹ دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔[1]

[1] فائدہ......ان احادیث سے ثابت ہوا کہ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ہر مکلف کے لیے خواہ مرد ہو یا عورت حرام ہے۔ البتہ یہ حکم عورتوں کے زیورات کیلئے نہیں ہے اور اس ممانعت کی کیا وجہ اور علت ہے؟ اس کے متعلق محدثین کے مختلف اقوال ہیں: ایک یہ کہ اس کے استعمال سے تکبر اور بڑائی پیدا ہوتی ہے بعض نے کہا کہ سونا چاندی چونکہ اموال میں سے ثمن ہیں لہٰذا ان کا برتنوں میں استعمال ان کی قلت کا سبب ہو جائے گا جو معاشرہ کی عمومی مصلحت کے خلاف ہے وغیرہ وغیرہ واللہ اعلم

باب-۲۴۳　باب تحریم استعمال انا الذهب والفضة على الرجال والنساء وخاتم الذهب والحرير على الرجل واباحته للنساء واباحة العلم ونحوه للرجل مالم يزد على اربع اصابع

مردوں اور عورتوں کیلئے سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور مرد کیلئے سونے کی انگوٹھی اور ریشم کی حرمت اور عورتوں کیلئے سونے کی انگوٹھی اور ریشم پہننے کے جواز میں

٨٦٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِي وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ -

۸۶۵...... حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو میں نے ان سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جن سات چیزوں کے کرنے کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا (وہ یہ ہیں): ۱...... بیمار کی عیادت کرنا، ۲...... جنازہ کے ساتھ جانا، ۳...... چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا، ۴ ...... قسم پوری کرنا، ۵ ...... مظلوم کی مدد کرنا، ۶...... دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا، ۷...... سلام کو پھیلانا اور جن چیزوں سے آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا (وہ یہ ہیں): ۱...... سونے کی انگوٹھی پہننا، ۲...... چاندی کے برتن میں پینا، ۳...... ریشمی گدوں پر بیٹھنا، ۴...... قسی کے کپڑے پہننا (ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے)، ۵...... ریشمی کپڑا پہننا، ۶...... استبرق پہننا، ۷...... دیباج پہننا۔[1]

٨٦٦...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ اِلَّا قَوْلَهُ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَاِنْشَادِ الضَّالِّ -

۸۶۶...... حضرت اشعث بن سلیم سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے لیکن اس حدیث میں قسم پوری کرنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ گمشدہ چیز کو تلاش کروانے کا ذکر ہے۔

٨٦٧...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ اِبْرَارَ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي

۸۶۷...... حضرت اشعث بن شعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ زہیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث منقول ہے اور اس روایت میں انہوں نے قسم پوری کرنے کا بغیر شک کے کہا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ جو آدمی دنیا میں چاندی کے برتنوں میں (کوئی چیز) پیتا ہے وہ آدمی آخرت میں چاندی کے برتنوں میں کوئی چیز نہیں پی سکے گا۔

[1] یعنی مردوں کے لیے حرام ہیں۔

الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ -

۸۶۸...... وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاء بِاِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِير وَابْنِ مُسْهِرٍ -

۸۶۸...... حضرت اشعث بن شعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان ہی سندوں کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں جریر اور ابن مسہر کے روایت کردہ زائد الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

۸۶۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي بَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِاِسْنَادِهِمْ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ اِلا قَوْلَهُ وَاِفْشَاء السَّلَامِ فَاِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا وَرَدِّ السَّلَامِ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ -

۸۶۹...... حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہی سندوں کے ساتھ اور انہی احادیث کے معنی کے مطابق روایت منقول ہے، سوائے اسکے کہ اس روایت میں "سلام پھیلانے کے" الفاظ کے بدلہ میں سلام کا جواب دینے کا ذکر ہے اور یہ بھی نہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں سونے یا چاندی کے چھلے کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ [1]

۸۷۰...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاء بِاِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَاِفْشَاء السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ -

۸۷۰...... حضرت اشعث بن شعثاء سے انہی سندوں کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں "سلام کے پھیلانے" اور "چاندی کی انگوٹھی" کے الفاظ بغیر شک کے ذکر کئے گئے ہیں۔

۸۷۱...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ اَبِي فَرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ اِنِّي اُخْبِرُكُمْ اَنِّي قَدْ اَمَرْتُهُ اَنْ لا يَسْقِيَنِي فِيهِ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَشْرَبُوا فِي اِنَاءِ الذَّهَبِ

۸۷۱...... حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ علاقہ مدائن میں تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا۔ اس علاقہ کا ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پانی پھینک دیا اور فرمایا کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میں تمہیں حکم دے چکا تھا کہ مجھے چاندی کے برتن میں پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی دیباج اور ریشم کا کپڑا پہنو کیونکہ یہ کافروں کیلئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے

[1] چاندی کی انگوٹھی یا چھلہ مرد کے لئے یوں تو ممنوع ہے لیکن اگر اتباع سنت کی نیت سے یا مہر کے طور پر استعمال کرے تو اس کیلئے ایک مخصوص وزن متعین ہے تقریباً ساڑھے چار ماشہ۔ اس سے زائد وزن کا چھلہ جائز نہیں۔

وَالْفِضَّةِ وَلا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

آخرت میں، قیامت کے دن۔[1]

۸۷۲...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۸۷۲...... حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم مدائن کے علاقہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور پھر مذکورہ روایت کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں "قیامت کے دن" کا ذکر نہیں ہے۔

۸۷۳...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ فَظَنَنْتُ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۸۷۳...... حضرت عبداللہ ابن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم مدائن کے علاقہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور پھر سابقہ روایت کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں "قیامت کے دن" کا ذکر نہیں کیا۔

۸۷٤...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ-

۸۷۴...... حضرت عبدالرحمٰن یعنی ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ علاقہ مدائن میں موجود تھا کہ انہوں نے پانی طلب کیا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ پھر آگے ابن عکیم عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۸۷۵...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهُ إِنَّمَا قَالُوا إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى-

۸۷۵...... حضرت شعبہ سے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ اور کسی نے بھی اپنی روایت میں (ان الفاظ سے) یہ بیان نہیں کیا کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ موجود تھا بلکہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا۔

---

[1] اس حدیث میں علت بھی بیان کردی گئی کہ یہ سونے چاندی کو تعیش کیلئے استعمال کرنا کفار کا وطیرہ ہے اہل ایمان کو دنیا کی ان نعمتوں کے حصول اور تعیش کے اندر منہمک ہونا درست نہیں۔ بلکہ یہ ساری نعمتیں انہیں آخرت میں نصیب ہوں گی۔

۸۷۶...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كِلاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا۔

۸۷۶...... صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیثوں کی طرح حدیث ذکر فرمائی ہے۔

۸۷۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فِي اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلا الدِّيبَاجَ وَلا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلا تَاْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا۔

۸۷۷...... حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک مجوسی آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے آیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم ریشم نہ پہنو اور نہ ہی دیباج پہنو اور تم سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو نہ ہی کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافر کیلئے ہیں۔

باب-۲۶۴ باب تحریم لبس الحریر وغیر ذلک للرجال

مردوں کیلئے ریشم وغیرہ پہننے کی حرمت کے بیان میں

۸۷۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لا خَلاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ -

۸۷۸...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا (کسی کو بیچتے ہوئے) دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کاش کہ آپ ﷺ یہ جوڑا خرید لیتے تاکہ آپ ﷺ اسے جمعہ کے دن پہنیں اور جب کوئی وفد باہر سے آپ ﷺ کے پاس آئے تو اس وقت آپ ﷺ یہ پہن لیا کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ریشمی جوڑا تو وہ آدمی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح کے بہت سے ریشمی جوڑے آئے تو آپ ﷺ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ہی یہ جوڑا پہنا رہے ہیں اور آپ ہی نے اس طرح کا جوڑا بیچنے والے کے بارے میں اس طرح

فرمایا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو یہ جوڑا اس لئے نہیں دیا تھا کہ تو اس کو پہنے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ جوڑا اپنے مشرک بھائی کو جو کہ مکہ مکرمہ میں تھا، دے دیا۔

۸۷۹...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

۸۷۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی ﷺ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۸۰...... و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَال حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي رَاَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ اِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَاَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لا خَلاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ اِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ اِلَى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَاَعْطَى عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْاَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا وَاَمَّا اُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَظَرًا

۸۸۰...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطارد تمیمی کو بازار میں (کپڑوں) کا ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے دیکھا اور وہ ایک ایسا آدمی تھا کہ جو بادشاہوں کے پاس جاتا اور ان سے (مال وغیرہ) وصول کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے عطارد کو دیکھا کہ اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا بیچنے کیلئے رکھا ہوا ہے اگر آپ ﷺ اس جوڑے کو خرید لیں اور جب عرب کا کوئی وفد آپ ﷺ کی خدمت میں آیا کریں تو آپ ﷺ وہ جوڑا پہن لیا کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن بھی پہن لیا کریں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا دنیا میں ریشم کا کپڑا وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے پھر اسکے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ریشمی کپڑے کے چند جوڑے لائے گئے آپ ﷺ نے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کی طرف بھیج دیا اور ایک جوڑا حضرت اسامہ بن زیدؓ کی طرف بھیج دیا اور ایک جوڑا حضرت علی بن ابی طالب کو عطا فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا اس جوڑے کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا لینا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اس جوڑے کو اٹھا کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس جوڑے کو میری طرف بھیجا ہے حالانکہ آپ نے گذشتہ روز عطارد کے جوڑے کے بارے میں اس طرح فرمایا تھا تو آپ ﷺ

عَرَفَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ اَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ فَاَنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ ۔

نے فرمایا(اے عمر!) میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے بھیجا تھا تاکہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے اور حضرت اسامہؓ وہی ریشمی جوڑا پہن کر آپ کی خدمت میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہؓ کی طرف بڑے غور سے دیکھا جس کی وجہ سے حضرت اسامہؓ نے پہچان لیا کہ رسول ﷺ کو یہ جوڑا پہننا ناپسند لگا ہے حضرت اسامہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہے حالانکہ آپ نے یہ جوڑا میری طرف بھیجا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا (اے اسامہ) میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اسلیے بھیجا ہے تاکہ تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے لیے اوڑھنیاں بنائے۔[1]

۸۸۱...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ ۔

۸۸۱...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بازار میں اس استبرق کا ایک جوڑا (کسی کو بیچتے ہوئے) پایا حضرت عمرؓ اس جوڑے کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ اس جوڑے کو خرید لیں تاکہ آپ عید کے دن اور وفود سے ملاقات کے وقت پہن لیا کریں تو رسول اللہ نے فرمایا یہ تو ایسے آدمی کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمرؓ جتنا کہ اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر (اس کے) بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کی طرف دیباج کا ایک جبہ بھیجا۔ حضرت عمرؓ اس جبے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے تو اس لباس کے بارے میں فرمایا تھا یہ لباس اس آدمی کا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے پھر آپ نے یہ لباس میری طرف کیوں بھیجا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: (اے عمرؓ!) تو اس لباس کو بیچ دے اور اس کی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کرلے۔

۸۸۲...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ

۸۸۲...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

[1] ان احادیث سے صاف واضح ہے کہ ریشم کا کپڑا مردوں کیلئے ناجائز ہے البتہ خواتین اسے استعمال کر سکتی ہیں اور مرد اس کا کاروبار اور تجارت بھی کر سکتے ہیں۔

شِهَابٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ -

۸۸۳......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قال حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَاى عَلى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ اَوْ حَرِيرٍ - فَقَالَ لِرَسُول اللهِ ﷺ لَوِ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لا خَلاقَ لَهُ فَاُهْدِيَ اِلى رَسُول اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيَّ قَالَ قُلْتُ اَرْسَلْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا -

۸۸۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطارد خاندان کے ایک آدمی کو دیباج یاریشم کا ایک قبا پہنے ہوئے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کاش کہ آپ ﷺ اس قبا کو خرید لیتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اس طرح کا لباس پہنتا ہے اس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں پھر (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا بطور ہدیہ کے آیا۔ آپ ﷺ نے وہ جوڑا میری (حضرت عمر) طرف بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے یہ جوڑا میری طرف بھیج دیا ہے حالانکہ میں آپ ﷺ سے (اس کے متعلق میں اس طرح) سن چکا ہوں جو آپ ﷺ نے اس بارے میں فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے (یہ جوڑا) تیری طرف اس لئے بھیجا تھا تاکہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے (یعنی اسے بیچ کر اس کی رقم سے اپنی کوئی ضرورت پوری کرلے)۔

۸۸٤......و حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاى عَلى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا -

۸۸۴...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطارد خاندان کے ایک آدمی کو دیکھا (اور پھر) یحییٰ بن سعید کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے (یہ جوڑا) اسلئے بھیجا ہے تاکہ تو اس سے نفع حاصل کرے اور تیری طرف اس لئے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے (خود) پہنے۔

۸۸۵......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيى بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي الاِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَاى عُمَرُ عَلى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا -

۸۸۵...... حضرت یحییٰ بن اسحٰق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ نے استبرق کے متعلق میں پوچھا تو میں نے ان سے کہا کہ وہ سنگین اور سخت دیباج ہے۔ حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو وہ اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے پھر آگے سابقہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی، سوائے اس کے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے فرمایا: میں نے (یہ جوڑا) تیری طرف اس لئے بھیجا تھا تاکہ تو اس کے ذریعے سے مال حاصل کرے۔

۸۸۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ اَرْسَلَتْنِي اَسْمَاءُ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَغَنِي اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً اَلْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيثَرَةَ الْاَرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْاَبَدَ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَخِفْتُ اَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيثَرَةُ الْاَرْجُوَانِ فَهٰذِهِ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللهِ فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ اِلَى اَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا۔

۸۸۶...... حضرت عبد اللہ جو کہ مولیٰ (آزاد کردہ غلام) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عطاء کے لڑکے کے ماموں ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھیجا اور ان سے کہلوایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں: ۱...... کپڑوں کے ریشمی نقش و نگار وغیرہ کو، ۲...... سرخ گدیلے کو، ۳...... ماہِ رجب کے پورے مہینے میں روزے رکھنے کو۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں فرمایا: آپ نے جو رجب کے روزوں کا ذکر کیا ہے تو جو آدمی (سوائے ایامِ تشریق کے) ہمیشہ روزے رکھتا ہو وہ ماہِ رجب کے روزوں کو کیسے حرام قرار دے سکتا ہے اور باقی جو آپ نے کپڑوں پر نقش و نگار کا ذکر کیا، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: جو آدمی ریشم کا لباس پہنتا ہے آخرت میں اس کیلئے کوئی حصہ نہیں تو مجھے اس بات سے ڈر لگا کہ کہیں ریشمی نقش و نگار بھی اس حکم میں داخل نہ ہوں اور باقی رہا سرخ گدیلے کا مسئلہ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گدیلا سرخ ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے یہ سب کچھ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جا کر ذکر کر دیا تو حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ جبہ موجود ہے پھر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک طیالسی سکروانی جبہ نکالا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامن پر دیباج کی بیل (لگی ہوئی) تھی۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات تک ان کے پاس موجود تھا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا تو جبہ میں لے آئی تب رسول اللہ ﷺ وہ جبہ پہنا کرتے تھے اور اب ہم اس جبے کو دھو کر (اس کا پانی) شفاء کیلئے بیماروں کو پلاتے ہیں۔ [1]

[1] فائدہ...... سرخ گدیلا اگر ریشم کا ہو تو اس کا استعمال بہتر نہیں لیکن حرام نہیں اسی طرح ریشمی نقش و نگار بھی حرام نہیں البتہ ابن عمرؓ کے اوپر چونکہ تقویٰ کی شان نہایت غالب تھی لہٰذا انہوں نے اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں یہ بھی ممنوع نہ ہو اس...... (جاری ہے)

۸۸۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ اَبِي ذِبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ اَلا لا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ فَاِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَاِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۔

۸۸۷...... حضرت خلیفہ بن کعب ابی ذبیانؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ فرماتے ہیں: آگاہ رہو! تم اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے نہ پہناؤ کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کیونکہ جو آدمی دنیا میں ریشم کا لباس پہنے گا وہ آخرت میں ریشم کا لباس نہیں پہن سکے گا۔

۸۸۸...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الاَحْوَلُ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلا مِنْ كَدِّ اَبِيكَ وَلا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ اِلا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هٰذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ ۔

۸۸۸...... حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہم آذر بائیجان میں تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں لکھا کہ اے عتبہ بن فرقد! (آپ کے پاس جو یہ مال ہے) نہ آپ کی محنت سے ہے اور نہ ہی آپ کے والد کی محنت سے اور نہ ہی آپ کی والدہ کی محنت سے تجھ کو حاصل ہوا ہے، اسلئے مسلمانوں کو ان کی جگہوں پر پوری طرح سے وہ چیز پہنچادے جو تو اپنی جگہ پر پہنچاتا ہے اور تمہیں عیش و عشرت اور مشرکوں والا لباس اور ریشم پہننے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ریشمی لباس پہننے سے منع فرماتے تھے سوائے اس قدر اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے اپنی درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو اٹھایا اور دونوں کو ملایا۔ راوی حضرت زہیر کہتے ہیں کہ حضرت عاصم نے کہا: کتاب میں اسی طرح سے ہے اور حضرت زہیر نے اپنی دونوں انگلیاں اٹھا کر بتایا۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کا استعمال نہیں فرمایا۔ چنانچہ ریشمی نقش و نگار والے کپڑوں کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ کپڑے میں چار انگل سے زائد چوڑے نہ ہوں تو ان کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت اسمأؓ نے جو جبہ نکالا اس سے بھی ظاہر ہے البتہ اگر چادر انگل سے زائد ہو تو نا جائز ہے۔
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہؓ کی ایک خاص شان یہ تھی کہ کسی سے کوئی بات منسوب ہوتی تو اس کے متعلق بدگمان ہونے کے بجائے صاحب معاملہ ہی سے حقیقت حال دریافت کر لیا کرتے تا کہ دلوں میں بدگمانی پیدا نہ ہو۔ اس طرح اس حدیث سے بزرگوں کے استعمال شدہ کپڑوں یا دیگر اشیاء سے حصول تبرک کی مشروعیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا ہم حضور ﷺ کے جبہ کو دھو کر اس کا پانی مریضوں کو شفاء کیلئے پلاتے ہیں۔ (واللہ اعلم)
(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ فائدہ...... حضرت عمرؓ اپنے عمالِ حکومت، امیروں اور گورنروں کی سخت نگرانی فرمایا کرتے تھے کہ وہ مسلمانوں پر ظلم یا ناانصافی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ عتبہ بن فرقدؓ مشہور صحابی ہیں غزوہ خیبر میں حضور علیہ السلام کے ساتھ شریک تھے۔ موصل کے فاتح تھے۔ حضرت عمرؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کا مقصد یہ تھا کہ فتوحات کے ذریعہ جو مال غنیمت حاصل ہو رہا ہے اسے مسلمانوں کے بیت المال تک جلد از جلد پہنچانے کا اہتمام کرو کیونکہ یہ تمہارا ذاتی مال نہیں۔

۸۸۹ـــ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كِلاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلا هٰكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الإِبْهَامَ فَرُئِيتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حِينَ رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ -

۸۸۹...... حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے ریشم کے بارے میں مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عقبہ بن فرقد کے پاس تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خط آیا (جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ لکھا تھا) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ریشم (کوئی) آدمی نہیں پہنتا، سوائے اس آدمی کے جس کو آخرت میں کچھ نہ ملنے والا ہو مگر اس قدر (ریشم) صحیح ہے اور حضرت ابو عثمان نے اپنی دونوں انگلیاں انگوٹھے کے ساتھ والی سے اشارہ کر کے بتایا پھر مجھے طیالسی چادروں کے پلے ان دونوں انگلیوں کی مقدار میں بتائے گئے، یہاں تک کہ میں نے طیالسہ کو دیکھ لیا، (عرب کی سیاہ چادریں)۔

۸۹۰ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ -

۸۹۰...... حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے پھر آگے حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

۸۹۱ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَرِيرِ إِلا هٰكَذَا إِصْبَعَيْنِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الأَعْلامَ -

۸۹۱...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہماری طرف ایک خط لکھا جبکہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس آذربائیجان یا شام کے علاقہ میں تھے (اس خط میں لکھا تھا): امابعد! رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اس قدر دو انگلیوں کے برابر۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری جملہ سے فوراً سمجھ گئے کہ اس سے آپ ﷺ کی مراد نقش و نگار ہیں۔ ❶

۸۹۲ـــ وحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ

۸۹۲...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول (کہ ہم حضرت عمرؓ کے آخری جملہ

❶ فائدہ...... اس حدیث میں دو انگل کے برابر جواز کا ذکر ہے۔ جبکہ آگے ایک حدیث میں دو، تین اور چار انگل کا ذکر ہے، چنانچہ چار کے ذکر کی بنیاد پر جمہور علماء کا اسی پر اتفاق ہے کہ چار انگل کے بقدر ریشم ممنوع اور حرام ہونے سے مستثنیٰ ہے۔

اَبِي عُثْمَانَ۔

۸۹۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

۸۹۴...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۸۹۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ اُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهُ فَاَرْسَلَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي قَالَ اِنِّي لَمْ اُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ فَبَاعَهُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ۔

۸۹۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا

سے سمجھ گئے کہ اس سے مراد نقش و نگار ہے) کا ذکر نہیں ہے۔

۸۹۳...... صحابی رسول حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابیہ کے مقام پر خطبہ دے رہے تھے اس خطبہ میں انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا، سوائے دو انگلیوں یا تین یا چار انگلیوں کے بقدر۔

۸۹۴...... صحابی رسول حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۸۹۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دیباج کا ایک قبا پہنا جو کہ آپ ﷺ کیلئے ہدیہ کیا گیا تھا پھر آپ ﷺ نے اس قبا کو اسی وقت اتار دیا اور پھر اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیج دیا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اس قبا کو بہت جلدی اتار دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کے پہننے سے منع کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ سن کر) روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! جس چیز کو آپ نے ناپسند فرمایا، آپ نے وہ چیز مجھے عطا فرما دی۔ اب میرا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عمر!) میں نے تجھے یہ قبا اس لئے نہیں دیا تا کہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ قبا تجھے اس لئے دیا ہے تا کہ تو اسے بیچ دے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ قبا دو ہزار درہم میں بیچ دیا۔

۸۹۶...... داماد رسول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک ریشمی جوڑا ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ جوڑا میری طرف بھیج دیا۔ میں نے وہ جوڑا پہنا تو آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں غصہ کے آثار پہچان لئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: (اے علی!) میں نے یہ

اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاء -

جوڑا تیری طرف اس لئے نہیں بھیجا تا کہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اسلئے بھیجا ہے تا کہ تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنالے۔●

۸۹۷...... و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالا حَدَّثَنَا شُعْبَةٌ عَنْ اَبِي عَوْن بِهٰذَا الاِسْنَادِ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ فَاَمَرَنِي فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرَنِي -

۸۹۷...... حضرت ابو عون سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت معاذ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور حضرت محمد بن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور اس میں (فَاَمَرَنِي یعنی آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا) کا ذکر نہیں ہے۔

۸۹۸...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْر بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْر قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُومَةَ اَهْدَى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَ حَرِيرٍ فَاَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ و قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ -

۸۹۸...... داماد رسول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر دومہ نے نبی ﷺ کی طرف ریشمی کپڑا بطور ہدیہ بھیجا تو آپ ﷺ نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا اور فرمایا: (اے علی) اسے پھاڑ کر تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اوڑھنیاں بنالے اور ابوبکر اور ابو کریب کی روایت کردہ حدیث میں بَيْنَ النِّسْوَة (عورتوں کے درمیان تقسیم) کا ذکر ہے۔●

۸۹۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْر بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْن مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي -

۸۹۹...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عطا فرمایا۔ میں اس جوڑے کو پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے آثار دیکھے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس کپڑے کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۹۰۰...... و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۹۰۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سندس کا ایک جبہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: (اے اللہ کے

● مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ ریشم وغیرہ کا فقط یہ استعمال حرام ہے کہ مرد اسے پہنیں۔ البتہ اس کے دیگر استعمال مثلاً اس کی تجارت، صناعت وغیرہ حرام نہیں۔

● تینوں فاطمہ سے مراد: ۱۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ ۲۔ فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علیؓ اور ۳۔ فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کی عم زاد ہیں۔

قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلی عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا۔

رسول!) آپ ﷺ نے مجھے یہ جبہ بھیجا ہے حالانکہ آپ ﷺ تو اس کے بارے میں ایسے ایسے فرما چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ کو یہ جبہ اس لئے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جبہ تیری طرف اسلئے بھیجا ہے تاکہ تو اس کی قیمت سے نفع حاصل کرے۔ (سندس ایک قسم کا ریشمی لباس ہوتا ہے جو کہ باریک اور نفیس ہوتا ہے)۔

۹۰۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۹۰۱...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں ریشمی کپڑے پہنے گا وہ آخرت میں ریشمی کپڑا نہیں پہن سکے گا۔

۹۰۲...... وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَبُو اُمَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۹۰۲...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت میں ریشمی کپڑا نہیں پہن سکے گا۔

۹۰۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ۔

۹۰۳...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک ریشمی قبا بطور ہدیہ آیا۔ پھر آپ ﷺ نے وہ قبا پہنا پھر آپ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی اور پھر نماز سے فارغ ہو کر بہت ناپسندیدگی سے اسے اتار دیا جیسے کہ اسکو آپ ﷺ بہت ہی ناپسند سمجھتے ہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لباس متقی لوگوں کیلئے مناسب نہیں ہے۔

۹۰۴...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي اَبَا عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ۔

۹۰۴...... حضرت یزید بن حبیب اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

باب-۴۲۵ باب اباحة لبس الحرير للرجل اذا كان به حكةٌ او نحوها

مرد کیلئے خارش وغیرہ عذر کی وجہ سے ریشمی لباس پہننے کا جواز

۹۰۵...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنْبَاَهُمْ اَنَّ رَسُولَ

۹۰۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارش یا کسی اور بیماری کی وجہ

اللهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا ـ

سے سفر میں ریشمی لباس پہننے کی اجازت عطا فرمادی تھی۔ ❶

۹۰۶...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ ـ

۹۰۶...... حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں سفر کا ذکر نہیں ہے۔

۹۰۷...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

۹۰۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارش ہو جانے کی وجہ سے ریشمی لباس پہننے کی اجازت عطا فرمادی تھی یا اجازت دے دی تھی۔

۹۰۸...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۹۰۸...... حضرت شعبہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۰۹...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا ـ

۹۰۹...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں حضرات کیلئے جہاد میں ریشمی لباس پہننے کی اجازت عطا فرمادی۔

باب-١٦٦ باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر

مردوں کو عصفر سے رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے کی ممانعت

۹۱۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

۹۱۰...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے عصفر سے رنگے

❶ اس حدیث سے جمہور علماء وفقہاء نے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ مرض مثلاً خارش کی وجہ سے مردوں کیلئے ریشم پہننا حرام ہے۔ اسی طرح جنگ کے دوران مجاہد کیلئے بھی ریشم پہننا جائز قرار دیا ہے البتہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ خارش یا جنگ کی وجہ سے بھی فقط وہ ریشم جائز ہے جس کا بانا ریشم کا ہو اور تانا غیر ریشم کا یعنی جس میں ریشم مغلوب ہو۔ خالص ریشم جنگ اور مرض میں بھی حرام ہی رہتا ہے۔ امام صاحبؒ اس حدیث مذکورہ بالا کو اضطرار پر محمول کرتے ہیں اور اضطرار کی حالت میں ہی خالص ریشم کی اجازت عطا فرماتے ہیں واللہ اعلم

بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ قَالَ رَاى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا۔

ہوئے دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ کافروں کے کپڑے ہیں، ان کو نہ پہنو۔❶

۹۱۱...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ۔

۹۱۱...... حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (کہ رسول اللہ ﷺ نے عصفر سے رنگے ہوئے کپڑوں کے متعلق فرمایا کہ وہ کافروں کے کپڑے ہیں) نقل کی گئی ہے۔

۹۱۲...... حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ الْمُوصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اَاُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا۔

۹۱۲...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے عصفر سے رنگے ہوئے دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تجھے تیری ماں نے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں (اس رنگ) کو دھو ڈالوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ اسے جلا ڈالو۔❷

۹۱۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ۔

۹۱۳...... داماد رسول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسی کپڑا (ریشم کی ایک قسم) پہننے سے منع فرمایا ہے اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۹۱۴...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ

۹۱۴...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ کو رکوع کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

❶ معصفر اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جو عصفر (جو ایک خوش رنگ زرد رنگ کی بوٹی ہوتی تھی) میں رنگا ہوا ہو۔ احناف کے نزدیک مردوں کے لیے ایسا کپڑا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ خواتین کیلئے جائز ہے گر دے کپڑے پہننا جیسے ہندو ساد ھو پہنتے ہیں تو کفار کا شعار ہونے کی بناء پر مردوں کیلئے جائز نہیں۔

❷ یہ اس کی شدت منع کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ زرد رنگ مردوں کیلئے بالکل نامناسب ہے۔

الْقِرَاءَةِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ

۹۱۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ۔

۹۱۵...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی کا لباس پہننے سے اور رکوع اور سجدوں کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔[1]

باب-۱۶۷ باب فضل لباس ثياب الحبرة

دھاری دار یمنی کپڑے (چادر) پہننے کی فضیلت

۹۱۶...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ اَوْ اَعْجَبَ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

۹۱۶...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کونسا لباس زیادہ محبوب تھا یا رسول اللہ ﷺ کو کونسا لباس زیادہ پسندیدہ تھا؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دھاری دار یمنی چادر۔

۹۱۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قال حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْحِبَرَةُ۔

۹۱۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں میں سے زیادہ محبوب و پسندیدہ دھاری دار یمنی کپڑا تھا۔[2]

باب-۱۶۸ باب التواضع في اللباس والاقتصار على الغليظ منه واليسير في اللباس والفراش وغيرهما وجواز لبس الثوب الشعر وما فيه اعلام

لباس میں تواضع اختیار کرنا

۹۱۸...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللهِ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُبِضَ

۹۱۸...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے میرے سامنے ایک موٹا تہ بند نکالا جو کہ یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک چادر جس کا نام ملبدہ ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ رسول اللہ ﷺ کی

---

[1] قسّی ایک طرح کا ریشمی کپڑا ہوتا تھا۔ یہ بھی مردوں کیلئے حرام ہے۔

[2] یمنی دھاری دار چادریں اور کپڑا حضور علیہ السلام کو پسند تھا۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ وہ سبز رنگ کے ہوتے تھے جو اہل جنت کے لباسوں کا رنگ ہے۔ دوسری یہ کہ وہ سوت (کاٹن) کا ہوتا تھا جو جسم کیلئے مفید ہوتا تھا۔

فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ ۔

وفات انہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔

۹۱۹...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا۔

۹۱۹...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے سامنے ایک تہ بند اور ایک پیوند لگا ہوا کپڑا نکالا اور پھر فرمانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات مبارک انہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔

ابن حاتم نے اپنی روایت کردہ حدیث میں موٹا تہ بند کہا ہے۔

۹۲۰...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا ۔

۹۲۰...... حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے موٹے تہ بند کا کہا ہے۔

۹۲۱...... و حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ ۔

۹۲۱...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن صبح کو کالے بالوں کا کمبل اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے جس پر پالان کے نقش تھے۔

۹۲۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ ۔

۹۲۲...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ ﷺ آرام فرماتے تھے، چمڑے کا تھا۔ اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۹۲۳...... و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ۔

۹۲۳...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر مبارک جس پر آپ ﷺ سوتے تھے، چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔[1]

۹۲۴...... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۹۲۴...... حضرت ھشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے

[1] یہ اس نبی اُمّی کا بستر ہے جو دو جہاں کا بادشاہ ہے جس کے سامنے روئے زمین کے سارے خزانے پیش کئے گئے جس کو خداوند قدوس نے بطحاء کی وادی سونے کی بنا کر دینے کی پیش کش کی، مگر اس ﷺ نے فقر و فاقہ کو اختیار فرمایا۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ اجمعین.

ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كِلاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالا ضِجَاعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ۔

ساتھ روایت نقل کی گئی ہے جس میں ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کے الفاظ ہیں لیکن ترجمہ اسی سابقہ ترجمہ کی طرح ہے۔

باب-۱۶۹ باب جواز اتخاذ الانماط

قالینوں کے استعمال کا جواز

۹۲۵......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو وَقُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُونُ۔

۹۲۵...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے قالین بنائے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب عنقریب ہوں گے۔[1]

۹۲۶......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَاَتِي نَمَطٌ فَاَنَا اَقُولُ نَحِّيهِ عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُونُ۔

۹۲۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو نے قالین بنائے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اب عنقریب ہو جائیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کے پاس ایک قالین ہے، میں اسے کہتا ہوں کہ یہ (قالین) مجھ سے دور کر دے۔ وہ کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب عنقریب قالین ہوں گے۔

۹۲۷......وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فَادَعْهَا

۹۲۷...... حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ کچھ تبدیلی کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

---

[1] اسکا مطلب یہ ہے کہ قالین ایک قیمتی چیز ہے وہ ہمیں کہاں دستیاب؟ رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی فرمادی کہ عنقریب قالین تمہارے قدموں میں ہوں گے۔ چنانچہ یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور روم وفارس کی فتوحات سے قیمتی قالین وغالیچے صحابہ کرامؓ کو حاصل ہوئے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قالین کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ جاندار کی تصاویر نہ بنی ہوں۔

باب-۱۷۰ باب کراھۃ ما زاد علی الحاجۃ من الفراش واللباس

ضرورت سے زیادہ بستر اور لباس بنانے کی کراہت

۹۲۸...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِﷺ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

۹۲۸...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: آدمی کیلئے ایک بستر ہونا چاہئے اور ایک ہی بستر اس کی بیوی کیلئے ہونا چاہئے اور تیسرا بستر (صرف) مہمان کیلئے ہونا چاہئے اور چوتھا تو شیطان کیلئے ہے۔[1]

باب-۱۷۱ باب تحریم جر الثوب خیلاء وبیان حد ما یجوز ارخاؤہ الیہ وما یستحب

متکبرانہ انداز میں (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکا کر چلنے کی حرمت

۹۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ

۹۲۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس آدمی کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا کہ جو آدمی اپنا کپڑا زمین پر متکبرانہ انداز میں گھسیٹ کر چلے۔

۹۳۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّﷺ

۹۳۰...... ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں صرف یہ زائد ہے کہ قیامت کے دن۔

---

[1] نوویؒ نے فرمایا کہ چوتھا شیطان کیلئے ہونے کا مقصد یہ ہے کہ وہ انسان کی ضرورت سے زائد ہے اور ضرورت سے زائد چیز فخر ومباہات کیلئے ہی انسان رکھتا ہے اور جو چیز فخر ومباہات کیلئے ہو وہ مذموم ہے اور ہر مذموم چیز شیطانی ہوتی ہے۔
واضح رہے کہ یہاں تین کے بستروں کے جواز سے تحدید کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ ضرورت سے زائد اشیاء کا جمع کرنا زہد اور ورع کے خلاف ہونے کو بیان کرتا ہے۔ اگر کسی کو زائد بستروں کی ضرورت ہو مثلاً اس کے ہاں مہمان کثرت سے اور کثیر مقدار میں آتے ہوں تو ان کیلئے تین سے زائد بقدر ضرورت بستر رکھنا بلاشبہ وبلا کراہت جائز ہے۔

بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادُوا فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۹۳۱...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۹۳۱...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو آدمی اپنا کپڑا تکبر سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے، قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔❶

۹۳۲...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَجَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ ۔

۹۳۲...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۳۳...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۹۳۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے کپڑے کو متکبرانہ انداز میں تکبر کی وجہ سے (زمین پر) گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔

۹۳۴...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثِيَابَهُ ۔

۹۳۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان فرماتے ہیں اور اس میں "توبہ" کی جگہ "ثیابہ" ہے۔

۹۳۵...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَّاقَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ

۹۳۵...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کو گھسیٹتے ہوئے جا رہا تھا (متکبرانہ انداز میں) تو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: آپ کس قبیلے سے ہیں؟ اس نے اپنا نسب بیان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ

❶ حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ازار، قمیص اور چادر وغیرہ سب کپڑوں کیلئے عام ہے۔ اس حدیث میں تکبر کی بناء پر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے پر نظر کرم سے محرومی کی وعید بتلائی گئی ہے لہٰذا اس بناء پر علماء امت نے فرمایا کہ اگر بڑائی، تکبر اور نخوت کی بناء پر کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے تو حرام ہے اور اگر تکبر یا بڑائی کی وجہ سے نہ ہو تو حرام تو نہیں مکروہ تنزیہی ہے۔ نووی، عینیؒ اور دیگر علماء کی یہی رائے ہے۔ (عمدۃ القاری)
اور اگر کسی عذر کی بناء پر ہو تو مکروہ بھی نہیں جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم یہ کام تکبر سے نہیں کرتے ہو۔ کیونکہ ان کے نحیف بدن کی وجہ سے ازار نیچے ہو جاتا تھا۔

بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ لَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ اِلَا الْمَخِيلَـــةَ فَاِنَّ اللهَ لَا يَنْظُـــرُ اِلَيْهِ يَـــوْمَ الْقِيَامَـــةِ ۔

قبیلہ لیث سے ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے پہچانا تو اسے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنے ازار کو لٹکائے اور اس سے اس کا مقصد تکبر اور غرور کے اور کچھ نہ ہو تو اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔[1]

۹۳۶۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ كُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ اَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ اَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ وَلَمْ يَقُولُـــوا ثَـــوْبَـــهُ۔

۹۳۶۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ صرف (دونوں روایتوں میں) لفظی تبدیلی کا فرق ہے (معنی ومفہوم ایک ہی ہے)۔

۹۳۷۔۔۔۔ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَابْنُ اَبِي خَلَفٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ اَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ اَنْ يَسْاَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَاَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا اَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۹۳۷۔۔۔۔ حضرت محمد بن عباد بن جعفر ارشاد فرماتے ہیں کہ میں مسلم بن یسار کو جو کہ مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں نافع بن عبد الحارث کے، کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ان دونوں کے درمیان میں بیٹھا تھا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سنا ہے کہ جو اپنی ازار کو متکبرانہ انداز میں لٹکاتا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔

۹۳۸۔۔۔۔ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۹۳۸۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، ارشاد

---

[1] وجہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بندوں میں تکبر سخت ناپسند ہے اور وہ بندوں کے جو افعال وحرکات وسکنات میں محسوس ہو اللہ تعالیٰ اس فعل کو ہی ناجائز فرما دیتے ہیں۔ لہٰذا اگر کسی جگہ پر شلوار وغیرہ نیچے لٹکانا تکبر کی وجہ سے نہ ہو تو حرام اور گناہ تو نہیں رہے گا لیکن کیونکہ حدیث میں ممانعت شدید اور وعید سخت بیان کی گئی ہے اس بناء پر مکروہ پھر بھی رہے گا کیونکہ تکبر ایک مخفی معاملہ ہے اور جو اس میں مبتلا ہوتا ہے اسکو اپنے تکبر کا احساس نہیں ہوتا لہٰذا اس سے ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم (دیکھئے تکملہ فتح الملہم ج ۴)

اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلَى اَيْنَ فَقَالَ اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ

فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا، اس حال میں کہ میری ازار لٹک رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ! اپنی ازار اونچی کر۔ میں نے اسے اوپر اٹھالیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور (اوپر) اٹھا۔ میں نے اور اٹھائی۔ میں اپنی ازار اٹھاتا رہا یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے کہا: کہاں تک (ازار اوپر) اٹھائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدھی پنڈلیوں تک۔

۹۳۹......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَاى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الْاَمِيرُ جَاءَ الْاَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا -

۹۳۹...... حضرت محمد بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کو لٹکائے ہوئے ہے اور وہ زمین کو اپنے پاؤں سے مار رہا ہے۔ وہ آدمی بحرین کا امیر تھا اور وہ کہتا تھا: امیر آیا، امیر آیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس آدمی کی طرف نظر (کرم) کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا کہ جو اپنی ازار کو متکبرانہ انداز میں نیچے لٹکاتا ہے۔

۹۴۰......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنَّى كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ -

۹۴۰...... حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور ابن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا ہوا تھا اور ابن مثنیٰ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ پر حاکم تھے۔

باب-۱۷۲ باب تحريم التبختر في المشي مع اعجابه بثيابه

متکبرانہ انداز میں چلنے اور اپنے کپڑوں پر اترانے کی حرمت

۹۴۱......حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ

۹۴۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی چلتے ہوئے جا رہا تھا، اسے اپنے سر کے بالوں اور دونوں چادروں سے اتراہٹ پیدا ہوئی تو اس آدمی کو فوراً زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت قائم ہونے تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔[1]

---

[1] اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو تکبر اور بڑائی سے محفوظ رکھے، یہ تکبر اتنی خطرناک وبا ہے کہ بعض اوقات معمولی سے عمل سے بھی انسان کو دائمی عذاب اور پکڑ میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

يَتجلْجلُ فِي الاَرْضِ حَتّى تقُومَ السَّاعَةُ -

٩٤٢...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنا اَبي ح و حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنا ابْنُ اَبي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بنحْوِ هذَا -

۹۴۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

٩٤٣...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتبَخْتَرُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللهُ بِهِ الاَرْضَ فَهُوَ يَتجلْجلُ فِيهَا اِلى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

۹۴۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنی دو چادریں پہن کر اکڑتا ہوا جارہا تھا اور وہ خود ہی (اپنے کپڑوں پر) اترارہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسادیا اور وہ اسی طرح قیامت تک (زمین میں) دھنستا چلا جائے گا۔

٩٤٤...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِي بُرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِه -

۹۴۴...... ان روایات میں سے جن میں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنی دونوں چادروں میں اتراتا ہوا چلا جارہا تھا۔ پھر آگے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

٩٤٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِي حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ -

۹۴۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ گزشتہ قوموں میں سے ایک آدمی اپنے جوڑے (کپڑوں) میں اکڑتا ہوا چلا جارہا تھا۔ پھر آگے مذکورہ بالا احادیث کی طرح منقول ہے۔

باب-۱۷۳ باب تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من اباحته في اول الاسلام

مردوں کیلئے سونے کی انگوٹھی پہننے کی حرمت

٩٤٦...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ

۹۴۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔[1]

---

[1] پوری امت کے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جس طرح خواتین کے لیے سونا استعمال کرنا، اس کے زیورات پہننا جائز ہے اسی طرح مردوں کیلئے سونے کا استعمال خواہ زیور کی شکل میں ہو، انگوٹھی چین وغیرہ کی شکل میں ہو حرام ہے۔ ابن حزم ظاہری سے...... (جاری ہے)

بشِيرِ بْنِ نهيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّه نَهى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ۔

۹۴۷ ..... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ ۔

۹۴۷ ..... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں سَمِعْتُ النَّضْرَبْنَ اَنَسٍ (میں نے نضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا) کے الفاظ مذکور ہیں۔

۹۴۸ ..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذْ خَاتِمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لا وَاللهِ لا آخُذُهُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ۔

۹۴۸ ..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھی۔ آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی چاہتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ میں دوزخ کا انگارہ رکھ لے؟ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس سے (بیچ کر) فائدہ اٹھاؤ۔ وہ آدمی کہنے لگا: نہیں! اللہ کی قسم میں اسے کبھی بھی ہاتھ نہیں لگاؤں گا، جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو۔

۹۴۹ ..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ اِذَا لَبِسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

۹۴۹ ..... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنتے وقت اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف کر لیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کو (سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے لوگوں نے دیکھا) تو لوگوں نے بھی انگوٹھی بنوالی پھر آپ ﷺ (ایک دن) منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ارشاد فرمایا: میں اس انگوٹھی کو پہنتا ہوں تو نگینہ کا رخ اندر کی طرف کر لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ فرما کر اپنی انگوٹھی پھینک دی پھر فرمایا: اللہ کی قسم میں پھر کبھی بھی اس سونے کی انگوٹھی کو نہیں پہنوں گا (یہ دیکھ کر) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ) ..... جو اس کا جواز منقول ہے تو وہ پوری امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود اور لائق اعتناء نہیں۔ ابن دقیق العیدؒ نے ان کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا کہ شاید انہیں ممانعت کی احادیث نہ پہنچی ہوں۔ چنانچہ ایک مسلمان کی شان عبدیت اور حضور ﷺ کی اطاعت کا جذبہ یہی ہونا چاہیے کہ وہ ہر حال میں ممنوع چیزوں سے اجتناب کرے۔ جیسا کہ آگے ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص کے ہاتھ میں حضور ﷺ نے سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے جہنم کا انگارہ ہاتھ میں ڈالے ہوئے قرار دیا۔ اس نے فوراً نکال کر پھینک دی اور کہا کہ میں اسے کبھی نہیں لوں گا۔

وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِيَحْيٰى -

عنہم نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔❶

۹۵۰...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى -

۹۵۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے یہی سابقہ روایت نقل کی ہے لیکن عقبہ بن خالد کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں: وَ جَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى یعنی آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی۔

۹۵۱...... وحَدَّثَنِيهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ اُسَامَةَ جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ -

۹۵۱...... ان سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت لیث کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

باب-۱۷۴ باب لبس النبي ﷺ خاتمًا من ورق نقشه محمدٌ رسول الله ولبس الخلفاء له من بعده

نبی ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی اور اس پر "محمد رسول اللہ" کے نقش اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس انگوٹھی کے پہننے کے بیان میں

۹۵۲...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي

۹۵۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی اور وہی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں تھی پھر وہی انگوٹھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں آ گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی۔ یہاں تک کہ

---

❶ اس حدیث سے خود واضح ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ابتداء میں سونے کی انگوٹھی پہنی تھی لیکن بعد میں وہ پھینک دی۔ اور فرمایا کہ اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ جو حرمت پر دلالت کرتا ہے۔

يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ اَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهُ ـ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ انگوٹھی بئر اریس (کنوئیں کا نام) میں گر گئی۔ اس انگوٹھی کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔ [1]

ابن نمیر کی روایت میں حتی وقع فی بئر کے الفاظ ہیں منہ کا لفظ نہیں ہے۔

۹۵۳..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ اَرِيسٍ ـ

۹۵۳..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ پھر وہ پھینک دی۔ پھر آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" کا نقش تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح اپنی انگوٹھی پر نقش نہ بنوائے اور جب آپ ﷺ اس چاندی کی انگوٹھی کو پہنتے تھے تو اس کے نگینے کو اپنی ہتھیلی کی طرف کر لیا کرتے تھے اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب کے ہاتھ سے بئر اریس میں گر گئی تھی۔

۹۵٤..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ ـ

۹۵۴..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" کا نقش تھا اور آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور میں نے اس انگوٹھی میں "محمد رسول اللہ" کا نقش بنوایا ہے تو کوئی آدمی اس نقش کی طرح اپنی انگوٹھی پر نقش نہ بنوائے۔

۹۵۵..... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ـ

۹۵۵..... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت کردہ حدیث میں "**محمد رسول الله**" کے الفاظ نہیں ہیں۔

---

[1] فائدہ..... اس حدیث سے جمہور علماء و فقہاء نے مردوں کیلئے چاندی کی انگوٹھی پہننے کے جواز پر استدلال کیا ہے۔ بعض فقہاء کے نزدیک حاکم کے علاوہ عوام کے لیے یہ بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ حاکم مہر وغیرہ لگانے کیلئے اس کا زیادہ محتاج ہوتا ہے جبکہ دیگر افراد فقط زینت کے حصول کیلئے پہنیں گے۔ لیکن جمہور علماء و فقہاء کے نزدیک حاکم اور غیر حاکم سب کیلئے جائز ہے جیسا کہ حضرت بریدہؓ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے جسے ابوداؤد نے تخریج کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج ۴)

باب-۱۷۵ باب في اتخاذ النبي ﷺ خاتمًا لما اراد ان يكتب الى العجم

نبی ﷺ کا انگوٹھی بنوانے کے بیان میں، جب آپ ﷺ نے عجم والوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا

۹۵۶......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّار قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا اِنَّهُمْ لا يَقْرَءُونَ كِتَابًا اِلا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ۔

۹۵۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بادشاہ روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا کہ وہ اس خط کو مہر دیکھے بغیر نہیں پڑھیں گے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں اب بھی اس انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ اس انگوٹھی کا نقش: "محمّد رســـــول اللّٰه" تھا۔ [1]

۹۵۷......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّ الْعَجَمَ لا يَقْبَلُونَ اِلا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِه

۹۵۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ نے عجم والوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ عجم والے بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے تو آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ میں اب بھی آپ ﷺ کے دست مبارک میں اس انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۹۵۸...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ اِنَّهُمْ لا يَقْبَلُونَ كِتَابًا اِلا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةً وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ۔

۹۵۸...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کا نقش تھا۔

باب-۱۷۶ باب في طرح الخــــواتم

انگوٹھیاں پھینک دینے کے بیان میں

۹۵۹......حَدَّثَنِي اَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ

۹۵۹...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

[1] فائدہ علماء نے لکھا ہے کہ ۷ھ میں رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی بنوائی۔ بعض نے ۶ھ کا قول نقل کیا ہے۔ غالبًا ۶ھ کا اواخر اور ۷ھ کے اوائل میں یہ واقعہ ہوا ہو گا جسے کسی نے ۶ھ سے اور کسی نے ۷ھ سے بیان کر دیا۔ گزشتہ احادیث میں گزر چکا ہے کہ یہ انگوٹھی حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں بئر اریس میں گر گئی۔

زِيَادٍ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ ـ

مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ پھر سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور پھر ان کو پہن لیا تو نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو پھر باقی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔[1]

٩٦٠...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي زِيَادٌ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

٩٦٠...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ نبی ﷺ نے (یہ دیکھ کر) اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

٩٦١...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

٩٦١...... حضرت ابن جریج سے اسی مذکورہ سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب ـ ١٧٧ باب في خاتم الورق فصه حبشيٌّ

(نبی کریم ﷺ کی) چاندی کی انگوٹھی اور حبشی نگینہ کا بیان

٩٦٢...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا ـ

٩٦٢...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی کا تھا۔

٩٦٣...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الْاَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرَقِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

٩٦٣...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی تھی جس میں حبشہ کا نگینہ تھا۔ انگوٹھی پہنتے وقت آپ ﷺ اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے رخ کی طرف کر لیتے تھے۔

---

[1] فائدہ...... بظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پھینک دی۔ لیکن محدثین اور اصحاب حدیث نے فرمایا کہ چاندی کی نہیں سونے کی انگوٹھی پھینکی تھی۔ اور یہاں ابن شہاب زہریؒ جو مشہور محدث ہیں انہیں اس حدیث کی روایت میں وہم ہو گیا۔ چنانچہ نوویؒ، ابن بطال، اسماعیلی، محب الطبری اور دیگر تمام محدثین نے ابن شہاب زہریؒ کے اس وہم کی تغلیط و تاویل کی ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج ۴)

لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّه -

٩٦٤...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيىٰ -

۹۶۴...... حضرت یونس بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب-۱۷۸ باب في لبس الخاتم في الخنصر من اليد

بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

٩٦٥...... و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهِ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى -

۹۶۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی اس میں ہوتی تھی۔ ❶

باب-۱۷۹ باب النهي عن التختم في الوسطى والتي تليها

وسطیٰ اور اس کے برابر والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت کے بیان میں

٩٦٦...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ اَوِ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي اَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَاَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتٰى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَاَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ

۹۶۶...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ کو منع فرمایا کہ میں اس انگلی یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ راوی حدیث حضرت عاصم کو یہ معلوم نہیں کہ کونسی دو انگلیاں ہیں (اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا) کہ مجھے آپ ﷺ نے منع فرمایا قسی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے اور انہوں نے کہا کہ قسی تو گھر کے وہ کپڑے ہیں جو مصر اور شام سے آتے ہیں اور زین پوش وہ ہیں کہ جو عورتیں کجاووں پر اپنے خاوندوں کیلئے بچھاتی ہیں ارجوانی چادروں کی طرح۔

---

❶ فائدہ...... ماقبل میں حضرت انسؓ بن مالک کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ جبکہ مذکورہ بالا روایت میں بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہننے کا ذکر ہے۔ تو گویا دونوں طرح کی روایات ہیں علماء نے اس کی مختلف توجیہات فرمائی ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم نے تکملہ میں فرمایا کہ: "احقر کی رائے ہے کہ روایات کا یہ اختلاف احوال کے اختلاف کی بناء پر ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے جیسا کہ اکثر روایات اس پر دلالت کرتی ہیں لیکن بعض روایات بائیں ہاتھ میں بھی پہنی کسی حاجت کی بناء پر یا بیان جواز کیلئے۔" واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ج ۴۔ ۱۳۹)

لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْأُرْجُوَانِ -

۹۶۷...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنٍ لَأَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ-

۹۶۷...... حضرت ابن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا پھر نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۶۸...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۹۶۸...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا یا مجھے منع فرمایا پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل فرمائی۔

۹۶۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ أَوْ هٰذِهِ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَى الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا -

۹۶۹...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درمیانی اور اس کے برابر والی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

باب-۱۸۰ باب استحباب لُبس النعال وما في معناها

جوتیاں پہننے کے استحباب کے بیان میں

۹۷۰...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ -

۹۷۰...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں گئے۔ اس غزوہ میں میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہیں سنا کہ اکثر اوقات جوتیاں پہنے رہا کرو کیونکہ جب تک کوئی آدمی جوتیاں پہنے رہتا ہے تو وہ سوار کے حکم میں رہتا ہے۔ ❶

باب-۱۸۱ باب استحباب لبس النعل في اليمنى اولًا والخلع من اليسرى اولًا وكراهة المشي في نعل واحدةٍ

جوتی پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں اور اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں کے استحباب اور ایک ہی جوتی میں چلنے کی کراہت کے بیان میں

۹۷۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ

۹۷۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

---

❶ مقصد یہ ہے کہ جس طرح سوار چلنے میں مشقت سے محفوظ ہوتا ہے اسی طرح جوتا پہن کر چلنے والا بھی چلنے کی مشقت سے کسی حد تک محفوظ ہو جاتا ہے۔

حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا۔

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی جوتی پہنے تو اسے چاہئے کہ وہ پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب کوئی جوتی اتارے تو بائیں پاؤں سے پہلے اتارے اور دونوں جوتیاں پہنے رکھے یا دونوں جوتیاں اتار دے (یعنی ایک ہی پاؤں میں جوتی پہنے ہوئے نہ چلے)۔

۹۷۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا۔

۹۷۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی (پاؤں میں) ایک ہی جوتی پہن کر نہ چلے دونوں جوتیاں پہنے رکھے یا دونوں جوتیاں اتار دے۔

۹۷۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا اَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقَالَ اَلَا اِنَّكُمْ تَحَدَّثُونَ اَنِّي اَكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِتَهْتَدُوا وَاَضِلُّ اَلَا وَاِنِّي اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا

۹۷۳...... حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف تشریف لائے تو انہوں نے اپنی پیشانی پر اپنا ہاتھ مبارک مار کر فرمایا: سنو! (آگاہ رہو) تم لوگ بیان کرتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کہتا ہوں تاکہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ اور میں گمراہ ہو جاؤں۔ آگاہ رہو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی آدمی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسری جوتی میں نہ چلے جب تک کہ اس جوتی کو ٹھیک نہ کروالے۔ [1]

۹۷۴...... وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي رَزِينٍ وَاَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى۔

۹۷۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

باب-۱۸۲ باب النهي عن اشتمال الصمه والاحتبه في ثوب واحدٍ

ایک ہی کپڑے میں صما اور احتباء کی ممانعت

۹۷۵...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

۹۷۵...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے یا وہ ایک

---

[1] معلوم ہوا کہ دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہننا مستحب ہے۔ ایک جوتی میں چلنا لڑکھڑا کر گرنے کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات چال غیر متوازن ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک پاؤں راہ کی گندگی اور تکلیف دہ چیزوں سے محفوظ رہے اور دوسرا نہ رہے تو یہ بھی درست نہیں۔
بعض لوگ حضرت ابو ہریرہؓ کی کثرت روایت کی بناء پر انہیں تنقید کا نشانہ بناتے تھے، اور بعض ان کی طرف کذب کی نسبت کرتے تھے تو انہوں نے اس کا جواب یہ کہہ کر دیا کہ میں تمہاری ہدایت کیلئے کثرت سے حدیث روایت کروں اور خود غلط حدیث روایت کر کے گمراہ ہو جاؤں کیا کوئی سمجھدار شخص اس کا تصور بھی کر سکتا ہے؟

اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نهى اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ اَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ۔

ہی جوتی میں چلے اور صماء پہنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے منع فرمایا۔اس حال میں کہ اس کی شرمگاہ کھل جائے۔❶

۹۷۶...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلا يَاْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ۔

۹۷۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی آدمی (کے جوتے) کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک ہی جوتی پہن کر نہ چلے جب تک کہ اپنی اس جوتی کے تسمہ کو ٹھیک نہ کرالے اور ایک ہی موزہ پہن کر نہ چلے اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی ایک کپڑے میں احتباء کرے اور نہ ہی ایک کپڑے کو صماء کے طور پر نہ پہنے۔

۹۷۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهِ۔

۹۷۷...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی کپڑا سارے جسم پر لپیٹ لینے اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۹۷۸...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلا تَحْتَبِ فِي اِزَارٍ وَاحِدٍ وَلا تَاْكُلْ بِشِمَالِكَ

۹۷۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک جوتی پہن کر مت چلو اور ایک ازار میں احتباء نہ کرو اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھا اور ایک ہی کپڑا سارے جسم پر نہ لپیٹ اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔

---

❶ اشتمال صماء یہ ہے کہ انسان ایک ہی کپڑے کو اپنے جسم پر اس طرح نہ لپیٹ لے کہ ہاتھ باہر نکالنے کا بھی راستہ نہ رہے۔ اور بعض فقہاء نے فرمایا کہ: اشتمال صماء یہ ہے کہ انسان اپنے پورے جسم کو ایک کپڑے میں لپیٹ لے اور پھر اس کا ایک کنارہ اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال لے۔ بہر کیف! جو بھی صورت ہو چونکہ اس میں اپنی ذات کیلئے تکلیف اور ستر کھلنے کا اندیشہ ہے لہٰذا اس سے منع فرمایا گیا ہے۔
احتباء یہ ہے کہ انسان کولہوں کے بل بیٹھے اور ٹانگیں سامنے سے کھڑی کردے اور ایک ہی کپڑے میں لپٹا ہو۔ اہل عرب اس طرح کی نشست پسند کیا کرتے تھے بلکہ ہر کھلے علاقے کا باسی ایسی نشست کو پسند کرتا ہے۔ چونکہ اس میں ستر کھلنے اور کسی کی نگاہ ستر پر پڑنے کا احتمال ہوتا ہے لہٰذا یہ انداز نشست بھی منع کیا گیا ہے۔

وَلا تَشْتَمِلِ الصَّمَّهَ وَلا تَضَعْ اِحْدٰی رِجْلَيْكَ عَلَى الأُخْرٰى اِذَا اسْتَلْقَيْتَ۔

۹۷۹۔۔۔۔ و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي الاَخْنَسِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرٰى۔

۹۷۹۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے کوئی آدمی چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔ ❶

باب- ۱۸۳　باب في اباحة الاستلقاء ووضع احدى الرجلين على الاخرى

چت لیٹ کر دونوں پاؤں میں سے ایک کو دوسرے پر رکھنا

۹۸۰۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرٰى

۹۸۰۔۔۔۔ حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چھت پر لیٹے ہوئے اس حال میں دیکھا کہ آپ ﷺ کی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔

۹۸۱۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۹۸۱۔۔۔۔ ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث (کہ آپ ﷺ کی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی) کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب- ۱۸۴　باب نهي الرجل عن التزعفر

مردوں کے لئے زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے کی ممانعت میں

۹۸۲۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ

۹۸۲۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے زعفران میں رنگا ہوا لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت قتیبہ حضرت حماد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "یعنی مردوں کیلئے"۔

---

❶ چت لیٹ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھنا چونکہ ستر کھلنے کا سبب ہوتا ہے بالخصوص جبکہ تہبند باندھا ہو۔ لہٰذا اس طرح لیٹنا منع نہیں۔ اور شاید ممانعت کی ایک وجہ یہ ہو کہ اس صورت میں لیٹنا ظاہری ہیئت کے اعتبار سے بھی برا معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نهى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ ۔

۹۸۳...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ۔

۹۸۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد زعفران لگائے۔ (غالباً یہ ممانعت اس لیے ہے کہ زعفران خواتین کی خوشبو ہے، لہٰذا اس بناء پر اکثر علماء نے اسکی اجازت دی ہے بشرطیکہ دھلا ہوا ہو اور خوشبو نہ ہو)

باب-۱۸۵ باب استحباب خضاب الشيب بصفرةٍ او حمرةٍ وتحريمه بالسواد

بڑھاپے میں زرد رنگ یا سرخ رنگ کے ساتھ خضاب کرنے کے استحباب اور سیاہ رنگ کے خضاب کی حرمت کے بیان میں

۹۸۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ اَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوِ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهِ اِلٰى نِسَائِهِ قَالَ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ ۔

۹۸۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ والے سال یا فتح مکہ کے دن لائے گئے یا خود آپ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ان کے سر اور ڈاڑھی (کے بال) ثغام یا ثغامہ گھاس کی طرح (سفید) تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی عورتوں کو حکم فرمایا کہ (ان بالوں) کی سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔

۹۸۵...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ ۔

۹۸۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حال میں آپ ﷺ کی خدمت میں لائے گئے کہ ان کے سر اور ڈاڑھی (کے بال) ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سفیدی کو کسی اور چیز کے ساتھ بدل دو لیکن سیاہ رنگ سے بچو۔ [1]

باب-۱۸۶ باب في مخالفة اليهود في الصبغ

رنگنے میں یہود کی مخالفت کرنے کے بیان میں

۹۸۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

۹۸۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں سفید بالوں کو جو بہت زیادہ سفید ہو گئے ہوں مہندی یا کسی دوسری جڑی بوٹی کے رنگ سے رنگنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن سیاہ خضاب سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اور اس جیسی دیگر احادیث کی بناء پر عام علمائے امت و فقہاء نے سیاہ خضاب کو مطلقاً ممنوع اور مکروہ تو بھی قرار دیا ہے۔ اگر کوئی مجاہد جنگ کے دوران دشمن پر رعب طاری کرنے کیلئے سیاہ خضاب لگائے ...... (جاری ہے)

وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ ۔

یہود و نصاریٰ (کے لوگ) نہیں رنگتے (یعنی خضاب نہیں لگاتے) تو لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو (یعنی تم خضاب لگاؤ)۔

باب-۱۸۷ باب تحريم تصوير صورة الحيوان وتحريم اتخاذ ما فيه صورةٌ غير ممتهنةٍ بالفرش ونحوه وان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتًا فيه صورةٌ ولا كلبٌ

جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت اور فرشتوں کا اس گھر میں داخل نہ ہونا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو

۹۸۷...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فِي سَاعَةٍ يَاْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَاْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَاَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلا رُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ فَاَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ فَجَاءَ

۹۸۷...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک وقت میں آنے کا وعدہ کیا۔ جب وہ وقت آیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نہ آئے (اس وقت) آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے وہ لکڑی پھینک دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا پھر آپ ﷺ نے ادھر ادھر دیکھا تو تخت کے نیچے ایک کتے کے پلے پر نظر ٹھہری۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کتا یہاں کب داخل ہوا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتی۔ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق وہ کتا باہر نکال دیا گیا تو

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تو بالاتفاق جائز ہے (کمافی الھندیۃ ۵/ ۳۶۹) سیاہ خضاب اگر دھوکہ دینے اپنے بڑھاپے کو چھپانے اور فیشن کی بناء پر لگائے تو بالاتفاق ناجائز اور ممنوع ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ زینت اختیار کرنے کے لیے سیاہ خضاب لگائے۔ اکثر علماء نے اسے بھی مکروہ تحریمی قرار دیا ہے۔ البتہ بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے چنانچہ امام ابو یوسفؒ سے اس کی اباحت منقول ہے۔ اسی طرح ان فقہاء نے متعدد صحابہؓ و تابعینؒ کے آثار سے بھی اس کے جواز اور اس کے استعمال پر استدلال کیا ہے۔ چنانچہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں نقل کیا ہے کہ: "حضرت حسن و حسینؓ سیاہ خضاب استعمال کیا کرتے تھے"۔ (۳/ ۱۸۴) لیکن اکثر فقہاءؒ نے ان آثار کے متعلق یہ فرمایا کہ یہ حضرات خالص سیاہ استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ سرخ مائل سیاہی استعمال کیا کرتے تھے۔ فقہاء کرامؒ کی تفریعات عدم جواز ہی پر دلالت کرتی ہیں اور صحیح بات بھی یہی ہے کہ کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں بھی صراحتاً سیاہ خضاب سے بچنے کا واضح حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا مشائخ حنفیہ نے عام طور پر اس سے منع ہی فرمایا ہے عالمگیری میں ہے کہ: "جس نے (سیاہ خضاب) لگایا تاکہ اپنے آپ کو عورتوں کیلئے مزین کرے اور تاکہ وہ عورتوں کو پسند آئے تو یہ مکروہ ہے: (۵/۳۵۹)" اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے۔ البتہ فقہاء احنافؒ میں سے شمس الائمہ سرخسی نے مبسوط میں فرمایا ہے کہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ بیوی کے لیے زینت کرنے کی نیت سے خضاب (سیاہ) کرنا جائز ہے۔" (۱۰/ ۱۹۹) اور خواتین کا اپنے شوہر کیلئے بالوں کو سیاہ خضاب لگانے کی بھی متعدد فقہاء نے اجازت دی ہے (تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۱۵۰)

جبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا صُورَةٌ -

اسی وقت حضرت جبریل آگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل (علیہ السلام) آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھااور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہالیکن آپ نہیں آئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اس کتے نے روکا جو آپ ﷺ کے گھر میں تھا کیونکہ ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں۔

۹۸۸...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ أَنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ

۹۸۸...... اس سند کے ساتھ حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا پھر مذکورہ روایت کی طرح حدیث ذکر کی لیکن اس میں اتنی تفصیل نہیں جتنی کہ پہلی حدیث میں تھی۔

۹۸۹...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللهِ مَا أَخْلَفَنِي. قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا لا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلابِ حَتَّى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ -

۹۸۹...... حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ ﷺ خاموش خاموش تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آج صبح ہی سے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں تبدیلی دیکھ رہی ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آج رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی پھر سارا دن رسول اللہ ﷺ اسی طرح رہے پھر آپ ﷺ کے دل میں ایک کتے کے بچے کا خیال آیا جو کہ ہمارے بستر کے نیچے تھا تو آپ ﷺ نے فوراً اس کو نکالنے کا حکم فرمایا پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ پر چھڑک دیا (جس جگہ کتے کا بچہ تھا) جب شام ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ملاقات کیلئے تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: (اے جبرئیل!) آپ نے گزشتہ رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ہاں! لیکن ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسی دن صبح کو کتوں کے قتل کرنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرنے کا حکم دے دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

۹۹۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا

۹۹۰...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں اس میں (رحمت) کے فرشتے داخل

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا صُورَةٌ ۔

نہیں ہوتے۔ ❶

۹۹۱...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا صُورَةٌ -

۹۹۱...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے کہ جس گھر میں کتایا تصویریں ہوں اس گھر میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

۹۹۲...... و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَذِكْرِهِ الاَخْبَارَ فِي الاِسْنَادِ ۔

۹۹۲...... حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یونسؒ کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۹۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمَلائِكَةَ لا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ بَعْدُ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الاَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ اِلا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ ۔

۹۹۳...... رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویریں ہوں۔ حضرت بسر کہتے ہیں کہ پھر کچھ دنوں بعد حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کیلئے گئے تو ہم نے ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا دیکھا کہ جس میں تصویر تھی۔ حضرت بسرؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ خولانی سے جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ کے زیر پرورش تھے کہا کہ کیا ہمیں خود حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے تصویر کے بارے میں خبر نہیں دی تھی (تو اب یہ آپ کے اس پردہ پر یہ تصویر کیسی؟) تو حضرت عبد اللہ نے کہا کہ کیا تو نے اس وقت یہ نہیں سنا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۹۹٤...... حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۹۹۴...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

---

❶ اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر یا اپنے رہنے سہنے کی جگہ پر کتا رکھنا صحیح نہیں اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ بعض علماء نے اس ممانعت سے کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے شکاری کتے اور قافلوں کے ساتھ چلنے والے کتے کا استثناء کیا ہے۔ اور بعض نے ہر قسم کے کتے کو اس حکم میں شامل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم

اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللهِ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ قَالَ اِنَّهُ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں تصویر ہو۔ حضرت بسرؒ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کیلئے گئے (جب ہم ان کے گھر میں گئے تو دیکھا) کہ ان کے گھر میں ایک پردہ ہے جس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا: کیا حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو تصویروں والی حدیث نہیں بیان کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ہاں! انہوں نے بیان کی تھی مگر جن کپڑوں میں نقش و نگار ہوں کیا تو نے یہ نہیں سنا۔ میں نے کہا: نہیں! انہوں نے کہا کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح کہا تھا۔ (حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں غیر جاندار چیزوں کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے، تصویریں وغیرہ نہیں تھیں)۔[1]

۹۹۵...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِي الْحُبَابِ مَوْلٰى بَنِي النَّجَّارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

۹۹۵...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں

---

[1] فائدہ...... اسلام میں تصاویر کا حکم

مذکورہ بالا احادیث کی بناء پر جمہور علماء وفقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ذی روح اور جاندار کی تصاویر بنانا، انہیں گھر، دکان دفتر وغیرہ میں رکھنا سجانا شرعاً ناجائز ہے شیخ الاسلام مد ظلہم نے تصاویر کی حرمت پر دلالت کرنے والی چودہ مرفوع احادیث نقل کی ہیں جو تمام کی تمام تصاویر کے معاملہ پر سخت وعید کی حامل ہیں۔ اسی طرح حضرات صحابہؓ وتابعین کے ۹ آثار بھی نقل کئے ہیں۔ ائمہ مجتہدین میں سے حضرت امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ کے ہاں بالاتفاق تصاویر حرام اور ممنوع ہیں خواہ وہ مجسمہ کی شکل میں ہوں یا فوٹو کی شکل میں وغیرہ۔ امام مالکؒ کے اقوال اس بارے میں مختلف ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ایسی تصاویر ہوں جن کا ظل اور سایہ نہ ہوتا ہو تو وہ مکروہ ہیں اور جو ظل والی اور قائم رہنے والی تصاویر ہیں وہ بالکل حرام ہیں غرضیکہ ائمہ اربعہ تصاویر کی حرمت پر بالعموم متفق ہیں۔ دور جدید میں بعض تجدد پسند حضرات نے فوٹو گراف کو جائز قرار دینے کی سعی نامشکور کی ہے لیکن حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم نے ان تمام معاصرین کے اقوال کو تحقیق کی کسوٹی پر رکھ کر یہ معتدل اور روح شریعت سے ہم آہنگ فیصلہ فرمایا: "حقیقت یہ ہے کہ ہاتھ یا قلم سے بنائی ہوئی تصاویر اور فوٹو گراف کی تصویر میں تفریق کی کوئی دلیل نہیں، اور یہ بات شرعاً طے شدہ ہے کہ جو چیز بھی حرام اور غیر مشروع ہو اس کا حکم آلات کے بدلنے سے نہیں بدلتا۔ مثلاً شراب حرام ہے خواہ ہاتھ سے کشید کی ہوئی ہو، یا مشینوں سے، قتل حرام ہے خواہ چھری سے کاٹی جائے یا بندوق کی گولی سے، اسی طرح تصویر بھی حرام ہے شارع نے اس کے بنانے اور محفوظ کرنے سے منع فرمایا ہے، خواہ وہ تصویر برش سے بنائی گئی ہو فوٹو گرافی کے آلات سے بنائی گئی ہو یا کسی دوسری مشین سے یا ہاتھ سے بہر صورت حرام ہے۔" واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ج ۱۶۳) البتہ ضرورت وحاجت کے مواقع اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً شناختی کارڈ، ویزا، پاسپورٹ اور دیگر وہ مواقع جہاں شخصی تعارف کی ضرورت پیش آتی ہے۔ (واللہ اعلم)

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا تَمَاثِيلُ- قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِي اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا تَمَاثِيلُ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لا وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا رَاَيْتُهُ فَعَلَ رَاَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ اَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ اِنَّ اللهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے یہ خبر دیتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کتے اور تصویریں ہوں تو کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح یہ حدیث سنی ہے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نہیں! لیکن میں تم سے وہ واقعہ بیان کروں گی جو میں نے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہاد میں تشریف لے گئے۔ میں نے ایک نقش و نگار والا کپڑا لکڑی کے دروازے پر لٹکا دیا۔ جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور پردہ کو دیکھا تو میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں (اس پردہ سے) ناپسندیدگی کے اثرات پہچان لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ہمیں یہ حکم نہیں دیتا کہ پتھروں اور مٹی کو کپڑا پہنائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیے بنالئے اور ان میں کھجوروں کی چھال بھر لی تو آپ ﷺ نے میرے اس طرح کرنے پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

۹۹۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ اِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَوِّلِي هٰذَا فَاِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا -

۹۹۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصویر بنی ہوئی تھی اور جب کوئی اندر داخل ہوتا تو یہ تصویریں اس کے سامنے ہوتیں (یعنی سب سے پہلے اس کی نظر تصویروں پر پڑتی) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس پردے کو نکال دو کیونکہ جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں اور ان تصویروں کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آجاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر نقش و نگار کو ہم ریشمی کہا کرتے تھے اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔

۹۹۷...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدَ الْاَعْلٰى فَلَمْ يَاْمُرْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَطْعِهِ -

۹۹۷...... ابن ابی عدی اور عبد الاعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔ ابن مثنیٰ کہتے ہیں کہ اس روایت میں عبد الاعلیٰ نے یہ الفاظ زیادہ کہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کے کاٹنے کا حکم نہیں فرمایا۔

۹۹۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

۹۹۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلَى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْاَجْنِحَةِ فَاَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ

ایک ریشمی کپڑے کا پردہ ڈالا ہوا تھا جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے اس کے اتارنے کا حکم دیا تو میں نے وہ پردہ اتار دیا۔

۹۹۹...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ۔

۹۹۹...... حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں یہ نہیں کہ آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے۔

۱۰۰۰...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللهِ -

۱۰۰۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا کہ جس میں تصویر تھی۔ یہ تصویر دیکھ کر آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اس پردہ کو لے کر پھاڑ دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔[1]

۱۰۰۱...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ -

۱۰۰۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور پھر ابراہیم بن سعد کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ پھر آپ ﷺ اس پردے کی طرف جھکے اور اسے اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا۔

۱۰۰۲...... و حَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ ۔

۱۰۰۲...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے، صرف لفظی فرق ہے۔ معنی و مفہوم ایک ہی ہے۔

[1] فائدہ...... بعض معاصر اہل قلم کی حضرت عائشہؓ کے مذکورہ بالا واقعہ کے متعلق یہ مغالطہ لگا کہ یہ واقعہ کئی مرتبہ پیش آیا اور یہ مغالطہ روایات کے متعدد اور روایاتؓ کے الفاظ کے اختلاف کی بناء پر لگا۔ چنانچہ انہوں نے اس سے یہ بودا استدلال کیا کہ حضرت عائشہؓ کا متعدد بار اسی طرح کا پردہ لٹکانا یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ فعل حرام نہیں تھا ورنہ وہ حضور ﷺ کی ممانعت کے باوجود بار بار ایسا کیوں کرتیں۔ لیکن جس قدر یہ استدلال غلط ہے اتنا ہی اس کی بنیاد بھی ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ ایک ہی بار پیش آیا لیکن ان سے بے شمار راویوں نے یہ واقعہ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ نقل کیا۔ بہر حال حقیقت یہی ہے کہ اس سے اس کے جواز پر استدلال قطعاً درست نہیں۔ واللہ اعلم

١٠٠٣...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ ۔

۱۰۰۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں تو جب آپ ﷺ نے اس پردہ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے پھاڑ دیا اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب اللہ کی طرف سے اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس پردے کو کاٹ کر ایک تکیہ یا دو تکیے بنالئے۔

١٠٠٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٌ اِلٰى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي اِلَيْهِ فَقَالَ اَخِّرِيهِ عَنِّي قَالَتْ فَاَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ ۔

۱۰۰۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ وہ کپڑا ایک طاق پر لٹکا ہوا تھا اور نبی کریم ﷺ اس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کپڑے کو میرے سامنے سے ہٹادو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے اس کپڑے کو کاٹ کر اس کے تکیے بنالئے۔

١٠٠٥...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ح و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ۔

۱۰۰۵...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

١٠٠٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ ۔

۱۰۰۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے اس پردہ کو ہٹادیا۔ پھر میں نے اس پردے کے دو تکیے بنالئے۔

١٠٠٧...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ

۱۰۰۷...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اس پردہ کو اتار دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیے بنالئے۔

وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ اَفَمَا سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لا قَالَ لٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ۔

اسی وقت مجلس میں سے ایک آدمی جسے ربیعہ بن عطاء کہا جاتا ہے جو کہ مولیٰ (آزاد کردہ غلام) بنی زہرہ ہیں، کہنے لگا: کیا آپ نے ابو محمد سے نہیں سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان تکیوں پر آرام فرماتے تھے۔ ابنِ قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا ہے۔

۱۰۰۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اَتُوبُ اِلَى اللهِ وَاِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

۱۰۰۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں تو جب رسول اللہ ﷺ نے اس گدے کو دیکھا تو آپ ﷺ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے تو میں نے پہچان لیا یا میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر ناپسندیدگی کے اثرات معلوم کر لئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ ہو گیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کیلئے خریدا ہے تاکہ آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تصویر بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیز تم نے بنائی تم ان کو زندہ کرو پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

۱۰۰۹...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَخِي الْمَاجِشُونِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ اَتَمُّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ اَخِي الْمَاجِشُونِ قَالَتْ

۱۰۰۹...... ان ساری سندوں کے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن بعض راویوں کی روایت کردہ حدیث بعض کی روایت کردہ حدیث سے پوری و مکمل ہے اور ابن اخی الماجشون نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ زائد الفاظ کہے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے اس پردے کے دو تکیے بنا دیئے تھے گھر میں آپ ﷺ ان پر آرام فرماتے تھے۔

فَاَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ

١٠١٠......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ -

۱۰۱۰...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خبر دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن ایسے لوگوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ ان (تصویروں وغیرہ) میں جان ڈالو۔

١٠١١......حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۰۱۱...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

١٠١٢......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَشَجُّ اِنَّ -

۱۰۱۲...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔ ابوسعید اشج نے لفظ اِنَّ ذکر نہیں کیا۔

١٠١٣......وحَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيٰى وَاَبِي كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ -

۱۰۱۳...... حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن دوزخ والوں میں سے سب سے سخت ترین عذاب میں تصویریں بنانے والے مبتلا ہوں گے۔

١٠١٤......و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ

۱۰۱۴...... حضرت مسلم بن صبیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَاثِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لا هَذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ ۔

ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا یہ تصویریں کسریٰ کی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ یہ تصویریں حضرت مریم کی ہیں۔ حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

۱۰۱۵...... قَالَ مُسْلِم قَرَأْتُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الاَعْلَى بْنِ عَبْدِ الاَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَاْسِهِ قَالَ اُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ و قَالَ اِنْ كُنْتَ لا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لا نَفْسَ لَهُ فَاَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ۔

۱۰۱۵...... حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: میں مصور ہوں اور تصویریں بناتا ہوں۔ آپ اس بارے میں مجھے فتویٰ دیں؟ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: میرے قریب ہو جا۔ وہ آپ کے قریب ہو گیا پھر فرمایا: میرے قریب ہو جاوہ اور قریب ہو گیا یہاں تک کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر فرمایا: میں تجھ سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدلہ میں ایک جاندار آدمی بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: اگر تجھے اس طرح کرنے پر مجبوری ہے (تو بے جان چیزوں) درخت وغیرہ کی تصویریں بنا۔

۱۰۱۶...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي وَلا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اُدْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيهَا

۱۰۱۶...... حضرت نضر بن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فتویٰ تو دیتے تھے اور یہ نہیں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے یہاں تک کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ میں مصور آدمی ہوں، یہ تصویریں بناتا ہوں۔ تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: قریب ہو جا۔ وہ آدمی قریب ہو گیا۔ تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ -

سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو آدمی دنیا میں تصویر بناتا ہے تو قیامت کے دن اسے اس بات پر مجبور کر دیا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونک اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔

۱۰۱۷......حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۰۱۷...... حضرت نضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا تو انہوں نے اس آدمی سے نبی ﷺ کی مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت ذکر فرمائی۔

۱۰۱۸......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَاٰى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً -

۱۰۱۸...... حضرت ابو زرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا۔ وہاں میں نے تصویریں دیکھیں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو میری مخلوق کی طرح چیزیں بناتے ہیں (یعنی تصویریں بناتے ہیں) تو ان کو چاہئے کہ ایک چیونٹی ہی پیدا کر کے دکھا دیں یا ایک دانہ گندم یا جو ہی پیدا کر دیں۔ ❶

۱۰۱۹...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنٰى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَاٰى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً -

۱۰۱۹...... حضرت ابو زرعہؒ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے ایک مکان میں گئے جو کہ زیر تعمیر تھا۔ وہ مکان سعید کا تھا یا مروان کا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس گھر میں ایک مصور کو تصویریں بناتے ہوئے دیکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اور پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی) اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ تم (ایک) جو پیدا کرو۔

۱۰۲۰......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ اَوْ تَصَاوِيرُ -

۱۰۲۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں مورتیاں یا تصویریں ہوں۔

---

❶ گویا تصویر بنانا دراصل مصور حقیقی کا فعل ہے اور وہ فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ایسا مصور ہے کہ تصویر بنا کر اس میں روح ڈال دیتا ہے۔ جبکہ دنیا کے مصور اپنی تصاویر میں روح کیا ڈالتے اپنی جان اور روح کو اپنے جسم سے نکلنے سے روکنے پر قادر نہیں ہیں۔

باب-۱۸۸ باب كراهة الكلب والجرس في السفر

دورانِ سفر کتا اور گھنٹی رکھنے کی ممانعت

۱۰۲۱...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَصْحَبُ الْمَلائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلا جَرَسٌ۔

۱۰۲۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
فرشتے ان مسافروں (سفر کرنے والوں) کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔

۱۰۲۲...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ۔

۱۰۲۲...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۲۳...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ۔

۱۰۲۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
گھنٹی شیطان کا باجہ ہے۔[1]

باب-۱۸۹ باب كراهة قلادة الوتر في رقبة البعير

اونٹ کی گردن میں تانت کے قلادہ ڈالنے کی کراہت

۱۰۲٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلادَةٌ إِلا قُطِعَتْ قَالَ

۱۰۲۴...... حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعض سفروں میں سے کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا نمائندہ بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ لوگ اپنی اپنی سونے کی جگہوں پر تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا قلادہ یا ہار نہ ڈالے سوائے اس کے کہ اسے کاٹ دیا جائے۔ امام مالک رحمۃ

---

[1] اکثر علماء نے سفر میں قافلہ والوں کو گھنٹی اور کتا رکھنے کی ممانعت کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے بذل المجهود شرح ابوداؤد میں فرمایا: کہ اگر بلا ضرورت ہو تو مکروہ ہے اور کسی ضرورت کی بناء پر ہو تو گنجائش ہے
حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم نے فرمایا: حدیث میں بیان کردہ کراہت اس وقت ہے کہ جب کہ ان اشیاء کو لہو ولعب کے طور پر ساتھ رکھے۔ جیسا کہ اس دور میں بعض قافلہ والوں کی عادت تھی۔ لیکن اگر کسی ضرورت مثلاً پڑاؤ کے وقت حفاظت وغیرہ کی نیت سے رکھا ہو تو مباح ہے۔ واللہ اعلم

مَالِكٌ أُرَى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ ۔

اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ وہ اس طرح نظر لگنے کی وجہ سے کرتے تھے۔

باب-۱۹۰　باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه

جانوروں کے چہروں پر مارنے اور ان کے چہروں کو نشان زدہ کرنے کی ممانعت

۱۰۲۵......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ ۔

۱۰۲۵...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۲۶......وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قال حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِه ۔

۱۰۲۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت ذکر کی ہے۔

۱۰۲۷...... و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ ۔

۱۰۲۷...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گذرا جس کے چہرے میں داغ دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ ایسے آدمی پر لعنت کرے کہ جس نے اس گدھے کے چہرے کو داغا ہے۔

۱۰۲۸......حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَرَاى رَسُولُ اللهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللهِ لا اَسِمُهُ اِلا فِي اَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ

۱۰۲۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا کہ جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے اسے برا کہا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو نہیں داغ دیتا، سوائے اس حصے کو جو چہرے سے بہت دور ہے اور آپ ﷺ نے اپنے گدھے کے بارے میں حکم فرمایا تو اس گدھے کے پٹھوں پر داغ دیا گیا اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی پٹھوں پر داغا۔ [1]

[1] فائدہ...... شریعت اسلامیہ نے جہاں انسانوں کے حقوق بیان فرمائے ہیں وہیں جانوروں کے حقوق کی خاص رعایت رکھی ہے جیسا کہ احادیث بالا سے ظاہر ہے چہرہ پر مارنا یا داغنا خواہ انسان ہو یا جانور حرام ہے اور چہرہ کے علاوہ دیگر حصوں پر مارنا جانور کو جائز ہے لیکن تکلیف پہنچانے کی حد تک مارنا جائز نہیں۔ اسی طرح استاد اور معلم کیلئے شاگردوں اور بچوں کو تنبیہ کیلئے تادیب کیلئے مار مثلاً ایک آدھ تھپڑ وغیرہ مارنا جائز ہے وہ بھی چہرہ پر یا جسم کے نازک حصوں پر ہرگز نہیں بلکہ پیٹھ وغیرہ پر۔

كَوى الْجَاعِرَتَيْنِ ـ

باب-۱۹۱ باب جواز وسم الحيوان غير الآدمي في غير الوجه وندبه في نعم الزكاة والجزية

جانور کے چہرے کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے کو داغ دینے کا جواز

۱۰۲۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ ـ

۱۰۲۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (کے ہاں بچے) کی ولادت ہوئی تو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا: اے انس! اس بچے کا دھیان رکھ یہ بچہ کوئی چیز اس وقت تک نہ کھائے جب تک کہ اس بچے کو نبی ﷺ کی خدمت میں نہ لے جایا جائے (اور پھر) آپ ﷺ اپنے منہ میں کوئی چیز چبا کر اس بچے کے منہ میں نہ ڈالیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پھر صبح جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ باغ میں تھے اور قبیلہ جونیہ کی چادر آپ ﷺ نے اوڑھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ ان اونٹوں کو داغ دے رہے تھے جو کہ آپ ﷺ کو فتح میں حاصل ہوئے تھے۔

۱۰۳۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهُ حِينَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَاِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا ـ

۱۰۳۰...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ کے ہاں جس وقت بچے کی پیدائش ہوئی (تو انہوں نے مجھ سے فرمایا) کہ اس بچے کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ تاکہ آپ ﷺ اس کی تحنیک فرمادیں (یعنی آپ ﷺ اپنے منہ میں کوئی چیز (کھجور وغیرہ) چبا کر اس بچے کے منہ میں ڈال دیں) (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ) آپ ﷺ بکریوں کے ریوڑ میں ہیں اور بکریوں کو داغ دے رہے ہیں۔ حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ بکریوں کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔

۱۰۳۱...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا

۱۰۳۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بکریوں کے ریوڑ میں نکلے اس حال میں کہ آپ ﷺ بکریوں کو داغ دے رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ بکریوں کے کانوں میں داغ لگا رہے تھے۔

۱۰۳۲...... وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ

۱۰۳۲...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ

بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَه ۔

مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۳۳......حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمِيسَمَ وَهُوَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ ۔

۱۰۳۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک میں داغ لگانے کا آلہ دیکھا اور آپ ﷺ صدقہ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔ ❶

باب-۱۹۲ باب کراھۃ القزع

سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنے کی ممانعت

۱۰۳٤......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ

۱۰۳۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے عرض کیا: قزع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دینا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا (یعنی کچھ بال سر پر رہنے دینا)۔ ❷

۱۰۳٥......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللهِ ۔

۱۰۳۵...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ قزع کی تفسیر حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان سے کی ہے۔

۱۰۳٦......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِاسْنَادِ عُبَيْدِ اللهِ مِثْلَهُ وَاَلْحَقَا التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ

۱۰۳۶...... حضرت عمر بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عبید اللہ کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور ان دونوں (محمد بن مثنیٰ، امیہ بن بسطام) نے حدیث میں اسی تقسیم کو بیان کیا ہے۔

---

❶ جانوروں کے جسم کو داغ لگانا قدیم دور سے رائج رہا ہے جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جانوروں کے جسم پر علامت اور نشانی قائم ہو جائے اور وہ دیگر جانوروں میں رُل نہ جائیں۔ چنانچہ تمام فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ داغ زیادہ گہرا نہ ہو جس سے جسم کو ایذاء پہنچے۔

❷ قزع یعنی سر کے متفرق حصوں سے بال مونڈ دینا اور بعض حصوں پر رہنے دینا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بلاضرورت ظاہری شکل کو بگاڑنا ہے۔ البتہ اگر دوا یا علاج وغیرہ کیلئے ہو تو جائز ہے واللہ اعلم۔

١٠٣٧...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ ـ

۱۰۳۷...... ان سندوں کے ساتھ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے۔

باب-۱۹۳ باب النهي عن الجلوس في الطرقات واعطاء الطريق حقه

راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید

١٠٣٨...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الاَذٰى وَرَدُّ السَّلامِ وَالاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ ـ

۱۰۳۸...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے لئے تو بیٹھنے کے بغیر کوئی چارۂ کار ہی نہیں، ہم وہاں باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظریں نیچی رکھنا اور کسی کو تکلیف دینے سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا اور بری باتوں سے منع کرنا۔[1]

١٠٣٩...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۱۰۳۹...... حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

[1] شریعت نے راستوں کے حقوق بھی بیان فرمائے ہیں۔ دنیا بھر کے حقوق کے دعویدار آئیں اور دیکھیں کہ آقائے دو جہاں ﷺ کی مبارک سنت و شریعت میں جو حقوق دیئے گئے ہیں، دنیا بھر کی حقوق کی تنظیمیں، قرار دادوں، چارٹروں اور کانفرنسوں کے ذریعے تا قیامت بھی وہ حقوق نہیں دے سکتیں۔

باب-۱۹۴ باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة والمتفلجات والمغيرات خلق الله

اس بات کے بیان میں کہ مصنوعی بالوں کا لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدوانا اور پلکوں سے (خوبصورتی کی خاطر) بالوں کو اکھیڑنا اور اکھڑوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنا سب حرام ہے

۱۰۴۰...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيِّسًا اَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا اَفَاصِلُهُ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ -

۱۰۴۰...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی دلہن بنی ہے، اسے چیچک نکلی ہے جس کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں تو کیا میں اس کو بالوں کا جوڑا لگا سکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۰۴۱...... حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ اَخْبَرَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا۔

۱۰۴۱...... حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ صرف لفظی فرق ہے، ترجمہ و مفہوم میں کوئی فرق نہیں۔

۱۰۴۲...... و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعَرُ رَاْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا اَفَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَنَهَاهَا۔

۱۰۴۲...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کیا: میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں حالانکہ اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے۔ یا رسول اللہ! کیا میں اس کے بالوں میں جوڑا لگا دوں؟ تو آپ ﷺ نے اسے (جوڑا لگانے سے) منع فرما دیا۔

۱۰۴۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ

۱۰۴۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی اور وہ لڑکی بیمار ہو گئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے تو لوگوں نے ارادہ کیا کہ اس لڑکی کے بالوں میں جوڑا لگا دیا جائے۔ انہوں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے جوڑا لگانے والی اور جوڑا لگوانے والی (عورت) پر

بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جَارِيَةً مِنَ الاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوا اَنْ يَصِلُوهُ فَسَاَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ـ

لعنت فرمائی۔ [1]

۱۰۴۴...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا اَفَاُصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لُعِنَ الْوَاصِلاتُ ـ

۱۰۴۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی پھر وہ لڑکی بیمار ہوگئی اور اس کے سر کے بال گر گئے تو وہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کیا کہ میری بیٹی کا خاوند چاہتا ہے کہ میں اس کے بالوں میں جوڑا لگادوں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوڑا لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۱۰۴۵...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ لُعِنَ الْمُوصِلاتُ ـ

۱۰۴۵...... حضرت ابراہیم بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں انہوں نے کہا کہ جوڑا لگوانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۱۰۴۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ـ

۱۰۴۶...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جوڑا لگانے والی اور جوڑا لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔ [2]

---

[1] فائدہ...... قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگوانا احادیث بالا میں منع کیا گیا ہے۔ چونکہ زیادہ تر خواتین یہ کام کرتی ہیں۔ اس لئے حدیث میں خواتین کا ذکر کیا گیا ورنہ حکم مرد و عورت دونوں کے لئے عام ہے۔ احناف ؒ کے نزدیک بالوں کی پیوندکاری کے حکم میں کچھ تفصیل ہے۔ اگر کوئی خاتون اپنے بالوں کو لمبا کرنے کے لیے انسانی بالوں کی پیوندکاری کرے یا کروائے تو یہ بالکل حرام ہے۔ حدیث مذکورہ کی بناء پر۔ اسی طرح اگر کسی نجس جانور مثلاً کتا، خنزیر وغیرہ کے بال لگوائے تو یہ بالکل حرام ہے۔ البتہ حلال جانوروں کے بال لگوانا اس کی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم

[2] جسم کو سوئیوں کے ذریعہ گودنا اور گدوانا یعنی نقش و نگار بنوانا اور اس میں سرمہ یا کوئی رنگ بھرنا ہر دور میں رائج رہا ہے۔ اس حدیث کی رو سے شریعت اسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر کسی نہ کسی نابالغ بچی کے ساتھ اس طرح کا کام کردیا تو گدوانے والا گناہگار ہوگا نہ کہ بچی۔ پھر یہاں یہ مسئلہ بھی واضح رہے کہ شوافع کے نزدیک جسم کے جس حصہ کو گودا گیا ہے وہ نجس رہتا ہے لہٰذا اگر کسی دوا یا علاج سے اس کو ختم کیا جاسکتا ہے تو یہ ضروری ہے اور اگر بغیر ناقابل تلافی نقصان کے یہ ممکن نہ ہو تو پھر اسے ختم کرنا ضروری نہیں البتہ احناف ؒ کے نزدیک جب وہ جگہ سوکھ جائے اور اس کا زخم بھر جائے تو وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے یعنی دھونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔

۱۰۴۷...... وحَدَّثَنِیهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِیعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِه۔

۱۰۴۷...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۸...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَیْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا جَرِیرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِیمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي اَسَدٍ یُقَالُ لَهَا اُمُّ یَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِیثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ وَمَا لِي لا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَیْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِیهِ لَقَدْ وَجَدْتِیهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا) فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنِّي اَرٰی شَیْئًا مِنْ هٰذَا عَلٰی امْرَاَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلٰی امْرَاَةِ عَبْدِ اللهِ فَلَمْ تَرَ شَیْئًا فَجَاءَتْ اِلَیْهِ فَقَالَتْ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا فَقَالَ اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا۔

۱۰۴۸...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور (خوبصورتی کی خاطر) پلکوں کے بالوں کو اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو (خوبصورتی کی خاطر) کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی (دی گئی) بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کو ام یعقوب کہا جاتا ہے اور وہ قرآن مجید پڑھا کرتی تھی تو وہ (یہ بات سن کر) حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ وہ کیا بات ہے کہ جو آپ کی طرف سے مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور پلکوں کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں میں (خوبصورتی کی خاطر) کشادگی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں کہ جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے، وہ عورت کہنے لگی کہ میں نے قرآن مجید کے دونوں گتوں کے درمیان والا پڑھ ڈالا ہے میں تو (یہ بات) کہیں نہیں پاتی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ اگر تو قرآن مجید پڑھتی تو اسے ضرور پالیتی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ ...... الخ "اللہ کا رسول تمہیں جو کچھ دے اس سے لے لو اور تمہیں جس سے روک دے اس سے رک جاؤ" وہ عورت کہنے لگی کہ ان کاموں میں سے کچھ کام تو آپ کی بیوی بھی کرتی ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ جاؤ جا کر دیکھو۔ وہ عورت ان کی بیوی کے پاس گئی تو کچھ بھی نہیں دیکھا پھر واپس حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تو ان باتوں میں سے ان میں کچھ بھی نہیں دیکھا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ اگر وہ

۱۰۴۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ -

اس طرح کرتی تو ہم اسے طلاق دے دیتے۔ ❶

۱۰۴۹...... حضرت منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ صرف لفظی تبدیلی ہے، ترجمہ و مفہوم میں کوئی فرق نہیں۔

۱۰۵۰...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ اُمِّ يَعْقُوبَ -

۱۰۵۰...... حضرت منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں ام یعقوب کے پورے واقعہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۱۰۵۱...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ -

۱۰۵۱...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۲...... وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا -

۱۰۵۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنے سر کے بالوں کو جوڑ لگائے

۱۰۵۳...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى

۱۰۵۳...... حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

❶ فائدہ...... اس حدیث میں پلکوں کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی پر بھی لعنت فرمائی گئی ہے اسی طرح دانتوں کے درمیان بتکلف خلا پیدا کرنے والی پر لعنت فرمائی گئی ہے جو فقط حُسن کی خاطر ایسا کرے۔ علماء نے لکھا ہے کہ صرف پلکوں کے بال ہی نہیں بلکہ چہرہ کے بال بھی اکھیڑنا مثلاً ابروئیں بنوانا حرام ہے۔ البتہ اگر کسی عورت کے ڈاڑھی، مونچھ نکل آئے تو اسے صاف کروانا جائز ہے۔ احناف اور شوافع کے یہاں یہی حکم ہے۔ اور مذکورہ بالا افعال کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ خلقت کو تبدیل کرنا ہے۔ لہٰذا جسم کے اندر زیادتی یا کمی جو صرف زینت کے لیے ہو اور غیر فطری ہو حرام ہے۔ البتہ صرف عارضی میک اپ کرنا اور زینت کیلئے سرخی پاؤڈر وغیرہ استعمال کرنا یہ ممنوع نہیں جائز ہے۔ اسی طرح کسی زائد انگلی یا گوشت کے ٹکڑے کو کٹوانا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ۔

سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، جس سال انہوں نے حج کیا، اس حال میں کہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ انہوں نے بالوں کا ایک چٹلا اپنے ہاتھ میں لیا جو کہ ان کے خادم کے پاس تھا اور فرمانے لگے: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ و برباد ہو گئے جس وقت کہ ان کی عورتوں نے اس طرح کی عیش و عشرت شروع کر دی۔

۱۰۵۴..... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ اِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو اِسْرَائِيلَ۔

۱۰۵۴..... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن حضرت معمر کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو اسی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا گیا۔

۱۰۵۵..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُهُ اِلَّا الْيَهُودَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ۔

۱۰۵۵..... حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور بالوں کا ایک لپٹا ہوا گچھا نکال کر فرمایا کہ مجھے یہ خیال بھی نہیں تھا کہ یہودیوں کے علاوہ بھی کوئی اس طرح کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے اسے جھوٹ (دھوکہ بازی) قرار دیا۔

۱۰۵۶..... و حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا اَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَاْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَلَا وَهٰذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ

۱۰۵۶..... حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ تم نے بہت بری پوشش اختیار کر لی ہے اور اللہ کے نبی ﷺ نے جھوٹ (یعنی بالوں میں جوڑا لگانے سے) منع فرمایا ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ ایک آدمی ایک ایسی لکڑی لئے ہوئے آیا کہ جس کے سرے پر ایک چیتھڑا لگا ہوا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہی تو جھوٹ ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اس کے معنی بیان کرتے ہوئے) کہتے

اَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ ۔

ہیں کہ عورتیں کپڑے باندھ کر اپنے بالوں کو لمبا کر لیتی ہیں۔

باب-۱۹۵ باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات

ان عورتوں کے بیان میں کہ جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں، خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیتی ہیں

۱۰۵۷...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا ۔

۱۰۵۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں۔ وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں۔ ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہیں۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی جبکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے (یعنی دور سے) محسوس کی جا سکتی ہے۔ ❶

باب-۱۹۶ باب النهي عن التزوير في اللباس وغيره والتشبع بما لم يعط

دھوکہ کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ملے اس کے اظہار کرنے کی ممانعت کے بیان میں

۱۰۵۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَقُولُ اِنَّ زَوْجِي اَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ ۔

۱۰۵۸...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں ظاہر کروں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں چیز دی ہے حالانکہ اس نے مجھے نہیں دی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کو ظاہر کرنے والا کہ جو چیز اس کو نہ دی گئی ہو وہ دو جھوٹ کے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

۱۰۵۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ

۱۰۵۹...... حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کیا: میری

---

❶ لباس پہننے کے باوجود ننگی ہونا ان کے باریک اور جسم جھلکانے والے لباسوں کی طرف اشارہ ہے۔ وہ اپنے جسموں کی نمائش کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہیں۔ اور جب چلتی ہیں تو جسم کو لچا کر اور لچکا کر چلتی ہیں کندھے مٹکا کر چلتی ہیں۔ اور ان کے سر گویا اونٹوں کی کوہان کے مانند ہیں۔ چنانچہ غیر فطری اور مصنوعی بالوں کا جوڑا لگا کر پھرنے والی خواتین کے سر بالکل اونٹوں کے کوہان نما ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان خواتین کو اس قسم کے ناجائز فیشن کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

جَاءَتِ امْرَاَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔

ایک سوکن ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے کہ اگر میں اس پر یہ ظاہر کروں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں مال دیا ہے حالانکہ میرے خاوند نے مجھے کوئی مال نہیں دیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کو ظاہر کرنے والا کہ جو چیز اسے نہ دی گئی ہو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔[1]

۱۰۶۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۱۰۶۰...... حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

---

[1] فائدہ...... حدیث میں فرمایا گیا کہ جو شخص ایسی چیز سے اپنے آپ کو متصف اور مزین بتلاتا ہے جو اسے حاصل نہیں وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔ شراح حدیث اس کی تشریح میں مختلف اقوال بیان فرماتے ہیں:

۱۔ خطابیؒ نے معالم السنن میں فرمایا: یہ ایک مثال ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جھوٹا ہے کیونکہ عربی زبان میں جھوٹ اور غلط باتیں نہ کرنے والے کو کہا جاتا ہے کہ: فلانٌ طاهر الثوب یعنی فلاں سچی بات کرنے والا ہے۔ اسی طرح "لابس ثوبی الزور" کا مطلب یہ ہوگا کہ فلاں شخص جھوٹا ہے۔

۲۔ ابن منیر نے فرمایا کہ: "اہل عرب کے ہاں بعض لوگ آستین کے اندر ایک اور خفیہ آستین لگاتے تھے جس سے وہم ہوتا تھا کہ یہ شخص دو کپڑے پہنا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسا شخص دھوکہ دہی کرنے والا ہے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ حضور علیہ السلام نے دو کپڑوں کا ذکر اس لیے فرمایا کہ عموماً انسانی لباس دو کپڑوں پر ہی مشتمل ہوتا ہے جو سر سے پاؤں تک انسان کے جسم کو ڈھانپ لیتا ہے اشارہ اس بات کی طرف کیا جا رہا ہے کہ جو شخص ایسی چیز سے متصف ہو جو اس کو حاصل نہیں وہ سر سے پاؤں تک جھوٹ میں ڈوبا ہوا ہے۔ واللہ اعلم

كتاب الآداب

كِتَاب الآدَاب

کتاب الآداب

باب-۱۹۷ باب النهي عن التكني بابي القاسم وبيان ما يستحب من الاسماء

ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور ناموں میں سے جو نام مستحب ہیں ان کے بیان میں

۱۰۶۱...... حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ قَالا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَان الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اِنِّي لَمْ اَعْنِكَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

۱۰۶۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو بقیع میں ابو القاسم کہہ کر آواز دی۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ کو مراد نہیں لیا بلکہ میں نے فلاں کو پکارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرا نام تو رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ ❶

۱۰۶۲...... حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ وَهُوَ الْمُلَقَّبُ بِسَبَلانَ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَاَخِيهِ عَبْدِ اللهِ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

۱۰۶۲...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تمہارے ناموں میں سے اللہ کے یہاں پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔ ❷

---

❶ فائدہ...... کنیت یہ ہے کہ انسان اپنی اولاد کیطرف اپنے آپ کو منسوب کرے کہ فلاں کا باپ وغیرہ مثلاً ابو محمد، ابو القاسم وغیرہ، اہل عرب میں کنیت کا رواج اتنا زیادہ ہے کہ اصل نام بہت سے قریبی احباب کو بھی معلوم نہیں ہوتا۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ابو القاسم کنیت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ کی کنیت تھی۔ علماء نے اس ممانعت کو آپ ﷺ کے زمانہ کے ساتھ مخصوص مانا ہے اور آپ ﷺ کے بعد اس کی اجازت دی ہے، کیونکہ اگر اب کسی کو اس کنیت سے پکارا جائے گا تو اشتباہ کا امکان نہیں اور بعض نے اس ممانعت کو اس پر محمول کیا ہے کہ جس شخص کا نام میرے نام سے مشابہ ہو اس کیلئے ابو القاسم کنیت رکھنا درست نہیں البتہ جس کا نام محمد نہ ہو وہ ابو القاسم کنیت اختیار کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں اشتباہ کا امکان نہیں۔

❷ عبد اللہ اور عبد الرحمٰن اللہ تعالیٰ کو اس لئے زیادہ محبوب ہیں کہ ان میں عبدیت کا ذکر ہے اور مقام عبدیت اللہ کے نزدیک انسان کیلئے سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ واللہ اعلم

١٠٦٣...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ نَاتِى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ـ

۱۰۶۳...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس (بچہ) کا نام محمد رکھا تو اس شخص کو اس کی قوم نے کہا: ہم تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے۔ وہ آدمی اپنے بیٹے کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر چلا اور اس بچہ کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا لیکن میری قوم نے مجھے کہا: ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور تم میں تقسیم کرتا ہوں۔[1]

١٠٦٤...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لا نَكْنِيكَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى تَسْتَأْمِرَهُ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللهِ وَاِنَّ قَوْمِي اَبَوْا اَنْ يَكْنُونِي بِهِ حَتّٰى تَسْتَاْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

۱۰۶۴...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم نے کہا: جب تک تو آپ ﷺ سے اجازت نہ لے لے گا ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کی کنیت نہیں رکھنے دیں گے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میرے ہاں بچہ پیدا ہوا، میں نے اس کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر رکھا لیکن قوم نے اس سے انکار کیا کہ میں یہ کنیت رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر اختیار کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے میں تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

١٠٦٥...... حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ـ

۱۰۶۵...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں (یہ جملہ کہ) میں قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں، میں تم کو تقسیم کرتا ہوں مذکور نہیں ہے۔

١٠٦٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ

۱۰۶۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پہ کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں اور تمہارے درمیان

---

[1] مقصد یہ ہے کہ میں دین، فضائل، علم، اخلاق اور اموال غنیمت تقسیم کرنے والا ہوں۔ جبکہ ان اشیاء کی تقسیم کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔

بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَاِنِّي اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوا -

تقسیم کرتا ہوں اور حضرت ابو بکر کی روایت کردہ حدیث میں وَ لَا تَکْتَنُوْا ہے۔

۱۰۶۷...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ -

۱۰۶۷...... اس سند سے یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے۔ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

۱۰۶۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الاَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اَحْسَنَتِ الاَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي -

۱۰۶۸...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس (بچہ) کا نام محمد رکھنے کا ارادہ کیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار نے اچھا کیا۔ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۱۰۶۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ

۱۰۶۹...... ان مذکورہ پانچوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث (کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو) مروی ہے لیکن حصین کی روایت میں ہے میں قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں۔

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ -
قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ -

١٠٧٠...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ -

۱۰۷۰...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو ہم نے اس سے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور نہ اس کنیت کے ساتھ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہونے دیں گے۔ اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس (واقعہ) کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

١٠٧١...... وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا -

۱۰۷۱...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے لیکن اس جملہ روایت میں یہ کہ ہم تیری آنکھیں اس کنیت (ابوالقاسم) کے ساتھ ٹھنڈی نہیں ہونے دیں گے، مذکور نہیں۔

١٠٧٢...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي قَالَ عَمْرٌو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ -

۱۰۷۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

١٠٧٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ

۱۰۷۳...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نجران آیا تو لوگوں نے مجھ سے پوچھا تم نے (سورۃ مریم میں) يٰأُخْتَ هَارُوْنَ پڑھا ہے حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے گزرے ہیں۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
وہ (بنی اسرائیل) انبیاء (علیہم السلام) اور گزرے ہوئے نیک آدمیوں

عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ ۔

کے ناموں پر اپنے نام رکھتے تھے۔ [1]

باب-۱۹۸ باب کراهة التسمية بالاسماء القبيحة و بنافعٍ و نحوه

برے نام رکھنے کی کراہت

۱۰۷۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ ۔

۱۰۷۴...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے (مذکورہ) چار نام افلح، رباح، یسار اور نافع رکھنے سے منع فرمایا۔ [2]

۱۰۷۵...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلا يَسَارًا وَلا اَفْلَحَ وَلا نَافِعًا ۔

۱۰۷۵...... حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اپنے لڑکے کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔

۱۰۷۶...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُولُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ

۱۰۷۶...... حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلمات چار ہیں: سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور تجھے ان میں سے کسی بھی کلمہ کو شروع کرنا نقصان نہ دے گا اور تم اپنے بچے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھنا کیونکہ تم کہو گے۔ فلاں یعنی افلح اور وہ نہ ہو گا تو کہنے والا کہے گا افلح (کامیاب) نہیں ہے اور یاد رکھو یہ الفاظ (یسار، رباح، نجیح، افلح) چار ہی ہیں۔ انہیں زیادہ کے ساتھ میری طرف

---

[1] نجران کے نصاریٰ یہ سمجھے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون مراد ہیں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں بتلایا کہ یہ وہ ہارون نہیں بلکہ حضرت مریمؑ کے دور کے کوئی دوسرے بزرگ تھے۔

[2] یہ حدیث حضرت سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے جو رسول اکرم ﷺ کے مشہور صحابی ہیں، ۵۸ھ میں انتقال فرمایا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یہ نوعمر لڑکے تھے۔ اس حدیث میں برے نام رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے اور چار نام رکھنے سے منع کیا گیا ہے لیکن علماء نے فرمایا کہ یہ ممانعت کراہت تنزیہی پر محمول ہے کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام کا نام رباح تھا اور ایک آزاد کردہ غلام تھے جس کا نام یسار تھا۔

فَيَقُولُ لا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ

منسوب نہ کرنا۔[1]

۱۰۷۷......وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَأَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلامَ الأَرْبَعَ ۔

۱۰۷۷......ان تین اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔ حضرت شعبہ کی روایت کردہ حدیث میں بچے کا نام رکھنے کا ذکر ہے لیکن چار کلمات کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۷۸......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ ۔

۱۰۷۸......صحابی رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یعلی، برکت، افلح، یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے سے منع فرمانے کا ارادہ فرمایا پھر میں نے دیکھا کہ اس کے بعد آپ ﷺ اس سے خاموش ہو گئے اور اس بارے میں کچھ نہ ارشاد فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے اور اس سے منع نہ فرمایا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع کرنے کا ارادہ کیا لیکن یونہی رہنے دیا۔ (منع نہیں فرمایا)

باب-۱۹۹ باب استحباب تغيير الاسم القبيح الى حسن وتغيير اسم برة الى زينب وجويرية ونحوهما

برے ناموں کو اچھے ناموں سے تبدیل کرنے اور برہ کو زینب سے بدلنے کے استحباب کے بیان میں

۱۰۷۹......حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

۱۰۷۹......حضرت (عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام تبدیل کر دیا اور فرمایا تو جمیلہ ہے اور روای حدیث احمد نے اخبرنی کی جگہ عن کا لفظ ذکر فرمایا ہے۔[2]

---

[1] نام رکھنے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ بزرگوں، مثلاً انبیاء، صحابہ، صلحاء کے نام پر بچوں کے نام رکھے جائیں نام بگاڑے نہ جائیں۔ بامعنی ہوں۔ غلط معنی والے نہ ہوں یا ایسے معنی نہ ہوں جن سے ناگوار معنی کی طرف ذہن جائے مثلاً حدیث میں بیان کیا گیا کہ افلح یا نافع نام نہ رکھے جائیں۔ افلح کے معنی کامیاب اور نافع کے معنی نفع بخش ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ اگر کوئی پکارے کہ نافع! جواب میں کوئی کہے کہ نافع نہیں ہے تو اس کے ایک معنی یہ ہوں گے کہ نفع بخش چیز نہیں ہے گویا ایک ناگوار معنی کی طرف ذہن منتقل ہوگا۔ یہ درست نہیں۔

[2] رسول اللہ ﷺ نے متعدد لوگوں کے نام غلط معنی والے ہونے کی وجہ سے تبدیل فرمائے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے......... (جاری ہے)

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِيلَةُ قَالَ اَحْمَدُ مَكَانَ اَخْبَرَنِي عَنْ۔

۱۰۸۰..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَمِيلَةَ۔

۱۰۸۰..... حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کو عاصیہ کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

۱۰۸۱..... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۱۰۸۱..... حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت جویریہ کا نام برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جویریہ رکھا اور آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ یہ کہا جائے۔ وہ برہ یعنی نیکی کے پاس سے نکل گیا۔ حضرت کریب سے روایت کردہ حدیث میں سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ کے الفاظ منقول ہیں۔

۱۰۸۲..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ اَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهٰؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ و قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ۔

۱۰۸۲..... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب کا نام برہ (پاکیزہ) تھا تو اسے کہا گیا کہ وہ از خود پاکیزہ بنتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

۱۰۸۳..... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا

۱۰۸۳..... حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

(گذشتہ سے پیوستہ)..... حضرت عمرؓ کی بیٹی عاصیہ (نافرمانی کرنے والی) کا نام تبدیل کر کے جمیلہ رکھ دیا۔ کیونکہ مسلمان کی شان نہیں کہ وہ نافرمانی کرنے والا ہو اور نام کے اثرات چونکہ شخصیت پر پڑتے ہیں اس لیے غلط معنیٰ والے ناموں سے اجتناب ضروری ہے۔ اسی طرح برہ (نیک) بھی تبدیل کر دیا۔

عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ۔

ہے کہ میرا نام برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھ دیا۔ آپ ﷺ کے پاس (نکاح میں) زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں، ان کا نام بھی برہ تھا تو آپ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

۱۰۸۴...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِي سَلَمَةَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ هٰذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمُ اللهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ۔

۱۰۸۴...... حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو مجھے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ نام رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میرا نام برہ رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو پاکیزہ نہ کہو۔ اللہ ہی تم میں نیکی والوں کو جانتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ ہم پھر اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا نام زینب رکھو۔

باب-۲۰۰ باب تحريم التسمي بملك الاملاك وبملك الملوك

شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت

۱۰۸۵...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ اِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ و قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ اَخْنَعَ فَقَالَ اَوْضَعَ۔

۱۰۸۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے برا نام یہ ہے کہ کسی آدمی کا نام شہنشاہ رکھا جائے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں اللہ کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں کا اضافہ کیا ہے۔

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ملک الاملاک کا مطلب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے ابو عمر سے اَخْنَعَ کا معنی پوچھا تو انہوں نے کہا: سب سے زیادہ ذلیل۔ [1]

[1] ملک الأملاک، یا ملک الملوک یا شہنشاہ نام رکھنا بھی حدیث کی رو سے منع ہے۔ کیونکہ ملک اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور وہی احکم الحاکمین ہے لہٰذا کسی انسان کو اس صفت سے متصف کرنا خدائی صفات میں غیر اللہ کو نام کے درجہ میں ہی سہی شریک بنانا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے وہ صفاتی نام جو اس کے ساتھ مخصوص ہیں وہ بغیر عبد کے کسی انسان کے نام رکھنا جائز نہیں اور نہ ہی پکارنا جائز ہے مثلاً الرحمٰن۔ الرحیم، الغفار، الرزاق وغیرہ یا رزاق کہنا بھی درست نہیں۔

۱۰۸۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ وَاَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٍ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ ـ

۱۰۸۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث میں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض اور بدترین آدمی وہ ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہوگا۔ اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔

باب-۲۰۱ باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله الى صالح يحنكه وجواز تسميته يوم ولادته واستحباب التسمية بعبد الله وابراهيم وسائر اسماء الانبياء عليهم السلام

پیدا ہونے والے بچے کو گھٹی دینے اور گھٹی دینے کیلئے کسی نیک آدمی کی طرف اٹھا کر لے جانے کے استحباب اور ولادت کے دن اس کا نام رکھنے کے جواز اور عبد اللہ، ابراہیم اور تمام انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھنے کے استحباب کے بیان میں

۱۰۸۷...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِي فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيْهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ـ

۱۰۸۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کی ولادت کے بعد اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ اس وقت سخت کام میں مشغول تھے یعنی اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اور میں نے کچھ کھجوریں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا پھر اس بچے کا منہ کھول کر آپ ﷺ نے انہیں بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ بچہ نے اسے چوسنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار کو کھجوریں پسندیدہ ہیں اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔[1]

۱۰۸۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ اَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ اُمُّ

۱۰۸۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا بیمار تھا۔ ابو طلحہ کہیں باہر تشریف لے گئے تو بچہ فوت ہو گیا۔ جب ابو طلحہ واپس آئے تو پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ ام سلیم نے کہا: وہ پہلے سے افاقہ میں ہے۔ پھر انہیں شام کا کھانا پیش کیا۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانا کھایا پھر اپنی بیوی سے

[1] تحنیک کرنا مسنون عمل ہے چنانچہ ہمارے معاشرہ میں گھٹی دینے کا رواج اسی تحنیک کی شکل ہے بچہ کی پیدائش کے بعد کسی نیک صالح انسان سے منہ میں کھجور نرم کروا کر بچے کے منہ میں ڈالنا چٹانا تحنیک کہلاتا ہے۔ صحابہؓ اپنے بچوں کی پیدائش پر اس کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُو طَلْحَةَ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي اَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ -

صحبت کی۔ جب فارغ ہوئے توام سلیم نے کہا: بچے کو دفن کر دو۔ جب صبح ہوئی توابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو صحبت بھی کی؟ توانہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کیلئے برکت عطا فرما۔ چنانچہ ام سلیم کے ہاں بچہ پیدا ہوا توابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کہا کہ اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کچھ کھجوریں بھی ساتھ بھیج دیں۔ نبی کریم ﷺ نے بچہ کو لے کر فرمایا: کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں چبایا پھر ان کھجوروں کو بچہ کے منہ میں ڈال دیا۔ پھر اس کے تالو سے لگایا اور ان کھجوروں کو بچہ کے منہ میں ڈال دیا۔

۱۰۸۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ -

۱۰۸۹...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث یزید ہی کی اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۹۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ -

۱۰۹۰...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اسے نبی کریم ﷺ کے پاس لایا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور سے گھٹی (تحنیک) دی۔

۱۰۹۱...... حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءً فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَثْنَا

۱۰۹۱...... حضرت عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حالت حمل میں ہجرت کیلئے چلیں۔ جب قبا آئیں تو عبد اللہ پیدا ہوئے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھٹی کیلئے حاضر ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ کو ان سے لے لیا اور اپنی گود میں بٹھا کر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم تھوڑی دیر کھجوریں تلاش کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے چبا کر اس کا لعاب دہن بچہ کے منہ میں ڈالا۔ پس سب سے پہلی چیز جو اس بچہ کے منہ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب تھا۔

سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ۔

حضرت اسماء نے کہا: پھر آپ ﷺ نے اس بچہ پر ہاتھ پھیرا اور آپ ﷺ نے اس کا نام عبد اللہ رکھا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سات یا آٹھ سال کی عمر میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر آپ ﷺ سے بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے جب اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو مسکرائے پھر اسے بیعت کر لیا۔

۱۰۹۲ ـــــ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ

۱۰۹۲ ـــــ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ مکہ میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاملہ تھی جب میں مکہ سے (ہجرت کیلئے) نکلی تو میں نے اسے قباء میں جنم دیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا پھر کھجوریں منگوائیں ان کو چبا کر بچہ کے منہ میں لعاب ڈالا اور سب سے پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں کھجور کی گھٹی دی پھر اس کے لئے برکت کی دعا کی اور یہ سب سے پہلے بچے تھے جو (مدینہ میں) مسلمانوں کے ہاں پیدا ہوئے۔

۱۰۹۳ ـــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ۔

۱۰۹۳ ـــــ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حمل سے (کے ساتھ) ہجرت کی۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ہے (جیسا کہ قبل ازیں حدیث: ۱۰۷۰ میں گزر چکی)۔

۱۰۹٤ ـــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ۔

۱۰۹۴ ـــــ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے آپ ﷺ ان کیلئے برکت کی دعا فرماتے اور انہیں گھٹی دیتے یعنی تحنیک فرماتے۔

۱۰۹٥ ـــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا۔

۱۰۹۵ ـــــ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آپ ﷺ نے انہیں گھٹی دی۔ ہم نے کھجور تلاش کی تو ہمیں اس کا تلاش کرنا مشکل ہوا۔ یعنی مشکل سے ملی۔

۱۰۹۶...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْلَبُوهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

۱۰۹۶...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا۔ ابو اسید بھی حاضر خدمت تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے موجود کسی چیز میں مشغول ہو گئے۔ ابو اسید نے اپنے بیٹے کو اٹھانے کا حکم دیا تو اسے رسول اللہ ﷺ کی ران پر سے اٹھالیا گیا۔ وہ اسے لے گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنے کام سے فارغ ہو کر متوجہ ہوئے تو فرمایا: بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے اسے اٹھالیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ اس کا نام منذر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا نام اسی دن سے منذر رکھ دیا۔ ●

باب-۲۰۲ باب جواز تكنية من لم يولد و كنية الصغير

لاولد کیلئے اور بچہ کی کنیت رکھنے کے جواز کے بیان میں

۱۰۹۷...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ قَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ۔

۱۰۹۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے تھے۔ میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ راوی حدیث کہتا ہے، میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کا دودھ چھوٹ گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو اسے دیکھ کر فرماتے: اے ابو عمیر! نغیر (ایک پرندے کا نام ہے) نے کیا کیا اور وہ اس پرندہ سے کھیلا کرتے تھے۔ ●

● منذر کے معنی ڈرانے والا۔ شاید رسول اللہ ﷺ کو ان کا نام ان کیلئے مناسب نہ معلوم ہوا ہو۔

● اس سے معلوم ہوا کہ کنیت صرف وہ شخص ہی نہیں رکھ سکتا جو صاحب اولاد ہو بلکہ بے اولاد شخص بھی کنیت رکھ سکتا ہے۔ حدیث سے آنحضرت ﷺ کا بچوں سے مزاح اور خوش طبعی کرنا بھی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی کہ یہ عمل سنت ہے دینداری طبیعت میں کرختگی نہیں خوش طبعی پیدا کرتی ہے

باب-۲۰۳　باب جواز قوله لغير ابنه يا بني واستحبابه للملاطفة

غیر کے بیٹے کو محبت و پیار کی وجہ سے اے میرے بیٹے کہنے کے جواز کے بیان میں

۱۰۹۸......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا بُنَيَّ -

۱۰۹۸...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے "اے میرے بیٹے" فرمایا۔

۱۰۹۹......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اِسْمَعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ مَعَهُ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ -

۱۰۹۹...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دجال کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے میں نے جتنے (زیادہ) سوال کئے اور کسی نے نہیں کئے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بیٹے! تجھے اس کے بارے میں کیا فکر ہے وہ تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک یہ بات اس سے بھی زیادہ آسان ہے، (تعجب نہ کرو)۔●

۱۱۰۰......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُغِيرَةِ اَيْ بُنَيَّ اِلَّا فِي حَدِيثِ يَزِيدَ وَحْدَهُ -

۱۱۰۰...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان میں آپ ﷺ نے حضرت مغیرہؓ کو "اے بیٹے!" نہیں کہا۔

باب-۲۰۴　باب الاستئذان

اجازت مانگنے کے بیان میں

۱۱۰۱......حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَاللهِ يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ

۱۱۰۱...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے یا سہمے ہوئے ہمارے پاس آئے۔ ہم نے کہا: آپ

● حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کے بیٹے کو محبت و شفقت سے بیٹا، اے بیٹے کہہ کر پکارنا جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں۔

سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُو مُوسَى فَزِعًا اَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ آتِيَهُ فَاَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنَا فَقُلْتُ اِنِّي اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلا اَوْجَعْتُكَ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ لا يَقُومُ مَعَهُ اِلا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهِ -

۱۱۰۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ اِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ -

۱۱۰۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الاَشَجِّ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاَتَى اَبُو مُوسَى الاَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتَّى وَقَفَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللهَ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الاِسْتِئْذَانُ ثَلاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلا فَارْجِعْ قَالَ اُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمْسِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّي جِئْتُ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلَى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَاْذَنْتَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ

کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ میں ان کے دروازے پر حاضر ہوا تو میں نے تین مرتبہ سلام کیا لیکن مجھے کوئی جواب نہ ملا تو میں واپس آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (بعد میں) کہا کہ تم کو ہمارے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کے دروازے پر حاضر کو تین مرتبہ سلام کیا لیکن جواب نہ دیا گیا تو کوئی تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو چاہئے کہ وہ واپس لوٹ جائے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس پر گواہی پیش کرو ورنہ میں تجھے سزا دوں گا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ان کے ساتھ وہی جائے گا جو قوم میں سب سے چھوٹا ہوگا۔ ابو سعید نے کہا: میں نے عرض کیا: میں قوم میں سب سے چھوٹا ہوں۔ فرمایا: ان کو لے جاؤ۔

۱۱۰۲...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔ حضرت ابن ابی عمر نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں ان کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر گواہی دی۔

۱۱۰۳...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ہم ایک مجلس میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ میں آئے اور کھڑے ہو کر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اجازت تین مرتبہ ہے اگر تجھے اجازت دی جائے تو ٹھیک ورنہ تو لوٹ جا۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: واقعہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے کل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانے کیلئے تین مرتبہ اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس آ گیا۔ پھر آج میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انہیں خبر دی کہ میں کل آیا تھا تین مرتبہ سلام کیا پھر میں واپس چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہم نے تیری آواز سنی تھی لیکن ہم اس وقت کسی کام میں مشغول تھے۔ کاش! تم اجازت ملنے تک اجازت مانگتے رہتے۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا میں نے اسی طرح اجازت طلب کی جیسا کہ میں نے رسول اللہ

اسْتَاْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَوَاللهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَاْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَوَاللهِ لا يَقُومُ مَعَكَ اِلا اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا ـ

ﷺ سے سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تیری پیٹھ یا پیٹ پر سزا دوں گا یا تو کوئی ایسا آدمی پیش کر جو تیری اس حدیث پر گواہی دے۔ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے ساتھ ہم میں سے نوعمر ہی جائے گا۔ اے ابو سعید کھڑے ہو جایئے۔ میں کھڑا ہوا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ [1]

۱۱۰۴...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ اَبَا مُوسَى اَتَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَاْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ

۱۱۰۴...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جا کر اجازت مانگی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ ہوئی پھر دوسری مرتبہ اجازت طلب کی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: دو

---

[1] شریعت اسلامیہ میں معاشرت کا باب بہت وسیع اور اس کے احکامات انتہائی نازک اہم اور تاکیدی ہیں اور ان احکامات کی خلاف ورزی شریعت کی نظر میں نہایت سنگین ہے، حتی کہ بعض معاشرتی مسائل کی خلاف ورزی کو قرآن و سنت میں کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے. قرآن کریم کی سورۃ الحجرات پ ۲۶ کا مکمل مضمون اہم معاشرتی مسائل کے بیان اور احکامات پر مشتمل ہے اسی طرح سورۃ النور پ ۱۸ میں اللہ عزوجل نے معاشرتی مسائل کو خاص اہتمام سے بیان فرمایا ہے انہی معاشرتی مسائل میں ایک اہم مسئلہ استیذان یعنی کسی کے گھر، کمرہ اور اسکی خلوت گاہ میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا ہے۔

سورہ النور کی آیات مبارکہ اور مذکورہ بالا احادیث اور دیگر شرعی نصوص کی بناء پر پوری امت کے علماء و فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ کسی کے گھر، کمرہ اور خلوت گاہ میں داخل ہونے کیلئے اجازت طلب کرنا (استیذان) واجب ہے اور بلا اجازت داخل ہونا کبیرہ گناہ ہے۔

طریقہ استیذان۔ اجازت طلب کرنے کا طریقہ

بعض فقہاء نے فرمایا کہ جب کسی کے گھر اور خلوت گاہ میں جانا ہے تو سلام کرنے سے قبل استیناس کرے یعنی صاحب خانہ کو اطلاع دے کہ میں (فلاں شخص) حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ پھر سلام کرے تاکہ صاحب خانہ مانوس ہو جائے اور اسے توحش نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں استیناس کو سلام سے مقدم فرمایا ہے جبکہ اس کے برخلاف بعض حضرات نے فرمایا کہ سنت طریقہ یہی ہے کہ سلام کرے پھر اجازت طلب کرے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے یہی طریقہ ثابت ہے۔

پھر سلام کلام اور استیذان کا مذکورہ بالا طریقہ اس صورت میں ہے صاحب خانہ تک اسکی آواز اور تکلیف پہنچ جائے۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو دروازہ پر دستک دینا گھنٹی کا بٹن دبانا کافی ہے جبکہ موجودہ دور میں انٹرکام کی سہولت یہ ہے کہ صاحب خانہ سے سلام و استیذان زبانی بھی سہولت ممکن ہے۔ پھر دروازہ بجانے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایسی آواز نہ ہو جس سے گھر والے پریشان ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ کے دروازہ پر دستک کے متعلق سیدنا انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دروازوں پر ناخنوں سے دستک دی جاتی تھی۔ (رواہ الخطیب) غرض اتنی آواز سے دستک دے کہ اندر موجود افراد تک آواز پہنچ جائے، زور سے دروازہ پیٹنا اور گھنٹی کا بٹن دبا کر ہاتھ نہ ہٹانا غیر مہذب طرز عمل اور مسلمان کو تکلیف و ایذاء پہنچاتا ہے جو حرام ہے۔ اسی طرح تین بار دستک دیکر اگر جواب نہ ملے تو واپس ہو جانا چاہئے دروازہ سے چپک کر بیٹھ جانا بھی اسلامی معاشرت کیخلاف ہے چہ جائیکہ صاحب خانہ پر ناراض ہونا کسی بھی حال میں درست نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا...... (النور) اگر تم کو کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ۔ (تلخیص از معارف القرآن ج ۶ / سورۃ النور)

الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهَا وَإِلَّا فَلَاجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُو سَعِيدٍ فَاَتَانَا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ اَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ تَضْحَكُونَ انْطَلِقْ فَاَنَا شَرِيكُكَ فِي هٰذِهِ الْعُقُوبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا اَبُو سَعِيدٍ -

ہو گئیں۔ پھر تیسری مرتبہ اجازت مانگی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تین مرتبہ ہو گئی۔ پھر یہ واپس آ گئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی آدمی کو ان کے پیچھے بھیجا۔ وہ انہیں واپس لے آیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر اس معاملہ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہے تو پیش کرو ورنہ میں آپ کو عبرتناک سزا دوں گا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ نے ہمارے پاس آکر کہا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اجازت تین مرتبہ ہوتی ہے؟ حضرت ابو سعید نے کہا: لوگوں نے ہنسنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: تمہارے پاس تمہارا مسلمان بھائی گھبرایا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ تم چلو میں تمہارا ساتھی بنتا ہوں، اس پریشانی میں۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ ابو سعید یعنی بطورِ گواہ حاضر ہوا۔

۱۱۰۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَا سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ بِشْرِ ابْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ -

۱۱۰۵...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ مذکورہ بالا حدیث بشر ابن مفضل عن ابی سلمہ ہی کی طرح مروی ہے۔

۱۱۰۶...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَكَاَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ لَتُقِيمَنَّ عَلَى هٰذَا بَيِّنَةً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ

۱۱۰۶...... حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضری کیلئے تین مرتبہ اجازت مانگی۔ انہیں گویا کہ (کسی کام میں) مشغول پایا تو واپس آ گئے تو حضرت عمر نے کہا: کیا تم نے عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز نہیں سنی، اسے اجازت دے دو پھر انہیں بلایا گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تمہیں کس چیز نے اس بات پر ابھارا کہ تم واپس چلے گئے؟ انہوں نے کہا: ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم اس بات پر گواہی پیش کرو ورنہ میں (مناسب اقدام) کروں گے۔ وہ نکلے اور

اَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ -

انصار کی ایک مجلس کی طرف چلے۔ انہوں نے کہا: ہم میں سب سے چھوٹا ہی تیری اس بات پر گواہی دے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بات مجھ پر پوشیدہ تھی اور رسول اللہ ﷺ کے اس حکم سے مجھے بازار کی تجارت نے غافل رکھا۔

۱۱۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ اَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ -

۱۱۰۷...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے لیکن حضرت نضر کی حدیث میں "اس سے مجھے بازار کی تجارت نے غافل رکھا" کے الفاظ مذکور نہیں۔

۱۱۰۸...... حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَبُو مُوسَى اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَتَاْتِيَنِّي عَلَى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ اِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا اَبَا مُوسَى مَا تَقُولُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هٰذَا - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلَى اَصْحَابِ

۱۱۰۸...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر السلام علیکم عبد اللہ بن قیس حاضر ہے کہا لیکن انہیں اجازت نہ ملی۔ انہوں نے پھر کہا: السلام علیکم! ابو موسیٰ حاضر ہے۔ السلام علیکم اشعری حاضر ہے۔ پھر واپس لوٹ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ۔ وہ آئے تو فرمایا: اے ابو موسیٰ! تم واپس کیوں گئے؟ ہم ایک کام میں مشغول تھے؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اجازت تین مرتبہ ہوتی ہے۔ اگر تجھے اجازت دے دی جائے تو ٹھیک ورنہ لوٹ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم اس بات پر میرے پاس گواہی لاؤ ورنہ میں کروں گا جو کچھ کروں گا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر انہیں گواہی مل گئی تو تم انہیں شام کے وقت منبر کے پاس پاؤ گے اور اگر انہیں گواہی نہ ملی تو تم انہیں نہ پاؤ گے۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو آئے تو انہیں وہاں موجود پا کر کہا: اے ابو موسیٰ! تو کیا کہتا ہے، کیا تم نے گواہ پالیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: وہ معتبر آدمی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے ابو طفیل! یہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا:

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ -

اے ابنِ خطاب میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ اصحابِ رسول ﷺ کیلئے عذابِ جان نہ بنیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے ایک بات سنی اور میں نے اس بات پر پکے اور مضبوط ہو جانے کو پسند کیا۔

۱۱۰۹...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ فَلا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهُ -

۱۱۰۹...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابو المنذر! کیا تم نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اے ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اصحابِ رسول کیلئے باعث عذاب نہ بنو۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سبحان اللہ اور اس کے بعد کا قول مذکور نہیں۔

باب-۲۰۵ باب کراهة قول المستاذن انا اذا قیل من هذا

اجازت مانگنے والے سے جب پوچھا جائے کون ہو؟ تو اس کیلئے "میں" کہنے کی کراہت کے بیان میں

۱۱۱۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ اَنَا اَنَا -

۱۱۱۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آواز دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ ﷺ مَیں، مَیں کہتے ہوئے باہر تشریف لائے۔[1]

۱۱۱۱...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَنَا اَنَا -

۱۱۱۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَیں، مَیں۔

[1] علماء نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب استیذان (اجازت) کو جواب میں صاحب خانہ پوچھے کون؟ تو جواب میں یہ کہنا کہ "میں ہوں" بد تہذیبی ہے۔ کیونکہ صاحب خانہ کا مقصد تو باہر کھڑے شخص کے نام سے تعارف حاصل کرنا ہے اور "میں" سے کسی شخص کا تعارف حاصل نہیں ہوتا۔ البتہ اگر صاحب خانہ اس کی آواز سے واقف ہو اور وہ روز کا ملنے والا ہو تو پھر "میں" کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں واللہ اعلم

١١١٢...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَاَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ۔

۱۱۱۲...... ان تینوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ان روایات میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے "میں ہوں" کہنے کو ناپسند فرمایا۔

باب-٢٠٦ باب تحريم النظر في بيت غيره

غیر کے گھر میں جھانکنے کی حرمت کے بیان میں

١١١٣...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَاْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۱۱۱۳...... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے حجرۂ مبارک کی درز میں سے جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آلہ تھا جس سے آپ ﷺ اپنے سر مبارک کو کھجلا رہے تھے۔جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: اگر میں جانتا ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو اسے میں تیری آنکھ میں چبھو دیتا اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت لینے کا حکم دیکھنے کی وجہ سے تو مقرر کیا گیا ہے۔[1]

١١١٤...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَاْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللهُ الاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۱۱۱۴...... حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دروازہ کی درز میں سے جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کنگھا تھا جس سے آپ ﷺ اپنے سر میں کنگھی کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اس کنگھے کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے اجازت لینے کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے تو مقرر فرمایا ہے۔

١١١٥...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو

۱۱۱۵...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے

---

[1] نوویؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ بالا ارشاد فقط تہدید اور دھمکی ہی نہیں تھا جیسا کہ بعض حضرات کو یہ وہم ہوا ہے بلکہ درحقیقت صاحب خانہ کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر اس کی خلوت میں کوئی جھانکے تو اس کی آنکھ میں ہلکے سے کوئی چیز چبھو سکتا ہے حتیٰ کہ اگر اس چیز کو چبھنے سے جھانکنے والے کی آنکھ پھوٹ گئی تو صاحب خانہ ضامن نہ ہوگا۔اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں تو صریحاً یہ فرمایا کہ صاحب خانہ کو اس کی آنکھ پھوڑنا (یعنی آنکھ میں مارنا) حلال ہے۔وجہ واضح ہے کہ اجازت طلب کرنے کا حکم اسی مقصد کیلئے ہے کہ چار دیواری اور ذاتی و نجی مجلس کے حقوق کی حفاظت ہو۔واللہ اعلم

النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ۔

اسی مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۱۱۱۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى وَاَبِي كَامِلٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ۔

۱۱۱۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے حجروں میں سے کسی حجرے کے درز میں سے جھانکا تو آپ ﷺ اس کی طرف تیر یا کئی تیر لے کر اٹھے۔ گویا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں اور اس کی تاک میں لگے رہے تاکہ اسے چبھو دیں۔

۱۱۱۷...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ۔

۱۱۱۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکا تو اس نے ان کیلئے اپنی آنکھ کو پھوڑ دینا حلال و جائز کر دیا۔

۱۱۱۸...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔

۱۱۱۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تجھے تیری اجازت کے بغیر جھانکا اور تو نے کنکری مار کر اس کی آنکھ ضائع کر دی تو تم پر کوئی جرم عائد نہ ہوگا۔

باب-۲۰۷ باب نظر الفجاءة

اچانک نظر پڑ جانے کے بیان میں

۱۱۱۹...... حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۱۱۹...... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو

اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلاهُمَا عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِي اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِي -

آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر کو پھیر لوں۔ ❶

۱۱۲۰......وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الاَعْلٰى وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَه -

۱۱۲۰......اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل مروی ہے۔

● نوویؒ نے فرمایا کہ: اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ عورت پر راستوں میں اپنے چہرہ کو ڈھانپنا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے۔ البتہ مردوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور بلا ضرورت غیر محرم پر نگاہ ڈالنے کے حتی الوسع اجتناب کریں۔ اور اگر بالفرض نگاہ نامحرم پر پڑ جائے تو فوراً نظریں پھیر لیں۔ (تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۲۴۰)

كتاب السلام

کتاب السلام
آدابِ سلام کے بیان میں

باب-۲۰۸ باب یسلم الراکب علی الماشي والقلیل علی الکثیر
سوار کا پیدل اور کم لوگوں کا زیادہ کو سلام کرنے کے بیان میں

۱۱۲۱...... حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

۱۱۲۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم زیادہ کو۔ ❶

باب-۲۰۹ باب من حق الجلوس علی الطریق رد السلام
راستہ پر بیٹھنے کا حق سلام کا جواب دینا ہے

۱۱۲۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ إِمَّا لَا فَأَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ۔

۱۱۲۲...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحن میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تمہیں کیا ہے کہ راستوں کے سر پر مجلسیں قائم کرتے ہو۔ سر راہ مجلس قائم کرنے سے پرہیز کرو۔ ہم نے عرض کیا: ہم کسی نقصان کی غرض سے نہیں بیٹھے بلکہ ہم تو صرف بات چیت اور بحث و مباحثہ کرنے کیلئے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نہیں مانتے تو راستہ کا حق آنکھیں نیچی کر کے اور سلام کا جواب دے کر اور اچھی گفتگو سے ادا کرو۔

---

❶ علماء نے اس کی حکمت یہ لکھی ہے کہ سواری پر سوار شخص کے دل میں کسی قدر تکبر کا جذبہ پیدا ہونے لگتا ہے اور وہ پیدل چلنے والوں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ جبکہ سلام میں پہل کرنے والا حدیث نبوی ﷺ کی رو سے تکبر سے بری ہوتا ہے۔ تو حضور علیہ السلام ﷺ نے اس کے تکبر کا علاج کرنے اور اس کے دل میں تواضع پیدا کرنے کیلئے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے (یعنی جب سلام کا موقع ہو)۔ (تکملہ)

۱۱۲۳ ــــ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَبَيْتُمْ اِلا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الاَذَى وَرَدُّ السَّلامِ وَالاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

۱۱۲۳ ــــ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سر راہ بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کیونکہ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم راستہ میں ہی بیٹھنا پسند کرتے ہو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔

۱۱۲٤ ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۱۲۴ ــــ ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب ـ ۲۱۰ باب من حق المسلم للمسلم رد السلام

مسلمان کو سلام کا جواب دینا مسلمانوں کے حقوق میں سے ہے

۱۱۲۵ ــــ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى اَخِيهِ رَدُّ السَّلامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ -

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَسْنَدَهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ۔

۱۱۲۵ ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مسلمان کے پانچ حق ایسے ہیں جو اس کے بھائی پر واجب ہیں، سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا۔

۱۱۲٦ ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

۱۱۲۶ ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کر۔ جب وہ دعوت دے تو قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو تو اس کی خیر خواہی کر۔ جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو۔

باب-۲۱۱ باب النهي عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم

اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنے کی ممانعت اور ان کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے کے بیان میں

۱۱۲۷ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ۔

۱۱۲۷ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تمہیں اہل کتاب السلام علیکم کہیں تو تم وعلیکم کہو۔

۱۱۲۸ ...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ۔

۱۱۲۸ ...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اہلِ کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم انہیں کیسے جواب دیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وعلیکم کہو۔

۱۱۲۹ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَقَالَ

۱۱۲۹ ...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں میں جب کوئی سلام کرے اور "السام علیکم" کہے تو تم "علیک" کہہ دو۔ [1]

[1] اہل کتاب یہودی، عیسائی جب کسی مسلمان کو سلام کریں تو حدیث بالا کے بموجب مسلمان اس کے جواب میں فقط "وعلیک" کہہ دے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اوپر بھی وہ چیز نازل ہو جس کے تم مستحق ہو۔ بعض اوقات کفار مسلمانوں کو بددعا ...... (جاری ہے)

الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ -

۱۱۳۰...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقُولُوا وَعَلَيْكَ -

۱۱۳۰...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت کی ہے، اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وعلیک کہہ دو۔

۱۱۳۱...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ -

۱۱۳۱...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہودیوں کے ایک گروہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے "السام علیکم" (یعنی تم پر موت ہو) کہا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا۔ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں "وعلیکم" کہہ چکا ہوں۔ ❶

۱۱۳۲...... وحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ -

۱۱۳۲...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں "علیکم" کہہ چکا ہوں اور واؤ مذکور نہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... دینے کے لیے السام علیکم کہہ دیا کرتے تھے، جس کے معنی ہیں تم پر موت نازل ہو۔ تو "وعلیک" کہنے میں اس کا بھی جواب ہو جاتا ہے کہ جو دعا تم نے ہمیں دی وہی تمہارے حق میں بھی قبول ہو۔
(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ یہ رسول اللہ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات سے منع فرمایا کہ تم بد زبان مت بنو۔ یعنی اگر کفار بد زبانی کرتے ہیں تو انہیں کرنے دو تم ان کے درجہ پر مت اترو۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ جیسے بلند اخلاق، عالی ہمتی، تحمل و حلم سب مسلمانوں میں پیدا فرمادے۔ (آمین)

١١٣٣...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ اُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا فَقَالَ اَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمِ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ -

١١٣٣......ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس یہودیوں میں سے کچھ آدمیوں نے آکر کہا: "السام علیک" (تجھ پر موت ہو) اے ابو القاسم! آپ ﷺ نے فرمایا: "وعلیکم"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا: بلکہ تم پر موت اور ذلت ہو۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تم بد زبان نہ بنو۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے ان کے قول کو اُن پر واپس نہیں کر دیا، جو انہوں نے کہا۔ میں نے کہا: "وعلیکم"۔

١١٣٤...... حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَهْ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿وَاِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ﴾ اِلَى آخِرِ الْآيَةِ

١١٣٤...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بد دعا کو جان لیا جو سلام کے ضمن میں تھی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو برا بھلا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! رک جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ بد زبانی اور بد گوئی کو پسند نہیں کرتا اور مزید اضافہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ آیت اس کے بعد نازل کی وَاِذَا جَاءُوكَ ...... اور جب یہ آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں تو آپ ﷺ کو اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے آپ ﷺ کو سلام نہیں کیا۔

١١٣٥...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ

١١٣٥...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو کہا: "السام علیک اے ابو القاسم"۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وعلیکم"۔ سیدہ عائشہؓ نے غصہ میں آکر عرض کیا: کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں بلکہ میں نے سنا اور پھر ان کو جواب دے دیا اور ہماری بد دعا ان کے خلاف مقبول ہو گی اور ان کی بد دعا ہمارے خلاف قبول نہیں کی جائے گی۔ ❶

---

❶ احادیث مذکورہ بالا سے اہل علم نے یہ استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا بدترین جرم اور کفر ہے۔ اگر کوئی ذمی کافر یہ فعل بد انجام دے تو اسے سخت سزا دی جائیگی اور اگر نعوذ باللہ کوئی مسلمان اس حرکت کی جرأت کرے تو وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس موضوع پر اپنی بے نظیر "تالیف" الصارم المسلول في شاتم الرسول ﷺ" میں تمام احادیث و آثار جمع کرنے کے بعد فرمایا کہ: "رسول اللہ ﷺ کو یہ بھی حق تھا کہ وہ اپنی ذات کو گالی دینے والے کو معاف کر دیں یا قتل کر دیں اور آپ ﷺ سے دونوں...... (جاری ہے)

عَلَيْهِمْ وَاِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلا يُجَابُونَ عَلَيْنَا -

۱۱۳۶ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَلا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيتُمْ اَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ اِلٰى اَضْيَقِهِ -

۱۱۳۶ ...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
یہود اور نصاری کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تمہیں ان میں سے کوئی راستہ میں ملے تو اسے تنگ راستہ کی طرف مجبور کردو۔

۱۱۳۷ — وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ اِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي اَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ اِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ -

۱۱۳۷ ...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن حضرت وکیع کی روایت کردہ حدیث میں ہے' جب تمہاری یہود سے ملاقات ہو اور حضرت شعبہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اہل کتاب کے بارے میں فرمایا اور حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث میں ہے' جب تم ان سے ملو اور مشرکین میں سے کسی کا نام نہیں ذکر فرمایا۔

باب - ۲۱۲ باب استحباب السلام علی الصبیان

بچوں کو سلام کرنے کے استحباب کے بیان میں

۱۱۳۸ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ -

۱۱۳۸ ...... حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کے پاس سے گزرے تو انھیں (لڑکوں کو) سلام کیا۔

۱۱۳۹ — و حَدَّثَنِيهِ اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۱۱۳۹ ...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۱۴۰ — وحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ اَنَّهُ كَانَ

۱۱۴۰ ...... حضرت یسارؒ سے مروی ہے کہ میں ثابت بنانیؒ کے ساتھ تھا۔ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور ثابتؒ نے حدیث روایت کی کہ وہ حضرت انسؓ کے ساتھ چل رہے تھے۔ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان بچوں کو سلام کیا اور حدیث روایت کی

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... امر ثابت ہیں، لیکن جہاں تک آپ ﷺ کی امت کا تعلق ہے تو اسے شاتم رسول ﷺ کو معاف کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کا قتل واجب ہے خواہ وہ شاتم مسلمان ہو یا ذمی کافر۔" (تکملہ فتح الملہم ج ۴ / ۲۵۳)

يَمْشِي مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ اَنَّهٗ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

حضرت انسؓ نے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے' آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں (بچوں کو) سلام کیا۔ ❶

باب۔ ۲۱۳　باب جواز جعل الاذن رفع حجابٍ او نحوه من العلامات

پردہ اٹھانے وغیرہ کو یا کسی اور علامت کو اجازت ملنے کی علامت مقرر کرنے کے جواز کے بیان میں

۱۱۴۱...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتّٰى اَنْهَاكَ۔

۱۱۴۱...... حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تیرے لیے میرے پاس آنے کی اجازت یہ ہے کہ پردہ اٹھا دیا جائے اور یہ کہ تم میری راز کی بات سن لو' یہاں تک کہ میں تمہیں منع کردوں۔

(یہ حضرت ابن مسعودؓ کی خاص فضیلت تھی اور صحابہؓ ان کے اس خاص شرف کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔)

۱۱۴۲...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۱۱۴۲...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے۔

باب۔ ۲۱۴　باب اباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الانسان

عورتوں کیلئے قضائے حاجت انسانی کیلئے نکلنے کی اجازت کا بیان

۱۱۴۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ

۱۱۴۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت سودہؓ پردہ دیئے جانے کہ بعد قضائے حاجت کیلئے باہر نکلیں اور وہ قد آور عورتوں میں بڑے قد والی عورت تھیں کہ پہچاننے والے سے پوشیدہ نہ رہ سکتی تھیں۔ انھیں حضرت عمر بن خطابؓ نے دیکھا تو کہا: اے سودہ! اللہ کی قسم تم ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔ اس لیے آپ غور کریں کہ

---

❶ ابن بطالؒ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا بچوں کو سلام کرنا جہاں آپ کے اخلاق عالیہ کی دلیل ہے وہیں اس میں بچوں کو آداب شریعت کی تعلیم بھی ہے، اسی طرح اس سنت پر عمل سے بڑوں کے اندر بچوں کے معاملہ میں جو بڑائی ہوتی ہے اس کی اصلاح کا سامان بھی ہے، البتہ علماء نے لکھا ہے کہ بچوں پر سلام کا جواب دینا واجب نہیں کیونکہ وہ مکلف نہیں ہیں اور تاہم اگر کوئی بڑا یا بچہ کا سرپرست وہاں بچہ کیطرف سے جواب دے تاکہ بچہ کی بھی تربیت ہو۔

الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ۔

آپ باہر کیسے نکلیں گی۔ سیدہ عائشہؓ کہا کہ وہ یہ سنتے ہی واپس لوٹ آئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہڈی تھی۔ وہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں باہر نکلی اور حضرت عمرؓ نے مجھے اس طرح کہا۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں، اسی وقت آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی پھر منقطع ہوئی اور ہڈی آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق تمہیں اپنی حاجت کیلئے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

۱۱۴۴...... وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى۔

۱۱۴۴...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے، اس روایت میں یہ ہے کہ ان کا قد لوگوں سے بلند تھا اور مزید یہ ہے کہ آپ ﷺ شام کا کھانا کھا رہے تھے۔

۱۱۴۵...... وَ حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۱۱۴۵...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۱۴۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ

۱۱۴۶...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رات کے وقت قضائے حاجت کیلئے جاتی تھیں اور وہ ایک کھلا میدان تھا اور عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے رہتے تھے کہ آپ ﷺ اپنی ازواج کو پردہ کروا دیں لیکن رسول اللہ ﷺ ایسا نہ کرتے تھے۔ پس حضرت سودہ بنت زمعہؓ زوجہ نبی کریم ﷺ راتوں میں سے کسی رات میں عشا کے وقت باہر نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں۔ انہیں حضرت حضرت عمرؓ نے پکار کر کہا اے سودہ! ہم نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ پردہ کے بارے میں احکام نازل ہونے کی حرص کرتے ہوئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے پردہ کے احکام نازل فرمائے۔ ❶

---

❶ حضرت عمرؓ کی منشاء کے مطابق متعدد آیات واحکامات نازل ہوئے۔ لیکن اس کا یہ مقصد نہیں کہ اگر وہ حضرت عمرؓ کی خواہش نہ ہوتی تو وہ احکامات نازل ہی نہ ہوتے، بلکہ اللہ عزوجل کے پاس تدریجاً تمام احکامات کے نزول کیلئے وقت مقرر تھا اور ان میں سے بعض احکامات کے متعلق ایک خاص طلب حضرت عمرؓ کے دل میں پیدا کر دی اور وہ اس کا اظہار فرمانے لگے جس سے دیگر لوگوں میں بھی ان احکامات کے نزول کی تمنا پیدا ہوئی اور پھر جب اپنے مقررہ وقت پر وہ احکام نازل ہوئے تو سب لوگوں نے بخوشی ان کو قبول کیا۔ (جاری ہے)

وَجَلَّ الْحِجَابَ -

۱۱۴۷..... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَه -

۱۱۴۷..... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۲۱۵ باب تحریم الخلوة بالاجنبیة والدخول علیها

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اور اس کے پاس جانے کی حرمت

۱۱۴۸..... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيى اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلا لا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلا اَنْ يَكُونَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ -

۱۱۴۸..... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو نکاح کرنے والے (شوہر) یا محرم کے علاوہ کوئی آدمی کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے۔
(وجہ واضح ہے کہ یہ اختلاط بڑے گناہ کا سبب اور ذریعہ نہ جائے۔ شریعت نے گناہ کا سبب بننے والے اعمال کو بھی گناہ قرار دیا ہے۔)

۱۱۴۹..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى

۱۱۴۹..... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ دیور کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)

عورت کا پردہ اور اس کے مختصر احکام

اس موضوع پر بے شمار تصانیف و کتب موجود ہیں جن میں مسئلہ زیر بحث پر تمام پہلوؤں سے تحقیقی بحث کی گئی ہے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے تفسیر معارف القرآن میں سورۃ الأحزاب میں اس موضوع پر بہت نفیس اور مزاج شریعت سے ہم آہنگ بحث فرمائی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمالیا جائے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ دیور کیلئے حدیث میں "حمو" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اہل لغت کے مطابق حمو کے معنیٰ شوہر کے اقارب کے ہیں۔ خواہ دیور ہو، بھتیجا ہو، اس کا چچازاد بھائی ہو۔ حدیث میں حمو (دیور) کو موت کیوں کہا گیا؟ علماء نے اس کی متعدد وجوہات نقل کی ہیں حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: اس لئے کہ دیور کے ساتھ تنہائی دین میں فساد پیدا ہونے کا باعث ہے اگر خدانخواستہ معصیت میں مبتلاء ہو جائے تو بطور حد رجم کیا جائے گا جو موت پر منتج ہوگا۔ ابو عبیدؒ نے فرمایا کہ اس جملہ میں عورت کو متنبہ ہے کہ: دیور موت ہے۔ یعنی دیور کے ساتھ فعل بد کے تصور سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ موت اختیار کرلے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ: چونکہ شوہر کے اقارب کا اس کی بیوی کے پاس آنا جانا غیروں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے لہٰذا اس میں فتنہ کے مواقع بھی زیادہ ہیں اور دیور بالعموم اسی گھر میں ہوتا ہے تو اس سے خاص اجتناب کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

النِّسَاء فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ -

۱۱۵۰...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۱۵۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۱...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمْوُ اَخُ الزَّوْجِ وَمَا اَشْبَهَهُ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَنَحْوُهُ۔

۱۱۵۱...... حضرت لیث بن سعدؒ سے مروی ہے کہ دیور سے خاوند کا بھائی اور جو اس کے مشابہ ہو خاوند کے رشتہ داروں میں سے چچا زاد بھائی وغیرہ مراد ہیں۔

۱۱۵۲...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ اَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلٰى مُغِيبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ -

۱۱۵۲...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ بنی ہاشم میں سے چند آدمی حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے پاس گئے۔ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی تشریف لے آئے اور یہ ان دنوں ان کے نکاح میں تھیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے انہیں دیکھا تو اس بات کو ناپسند کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے پھر اس کا ذکر رسول ﷺ سے کیا کہ میں نے اس میں سوائے بھلائی و نیکی کے کوئی بات نہیں دیکھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: کوئی آدمی آج کے بعد کسی عورت کے پاس اس کے خاوند کی غیر موجودگی میں نہ جائے۔ ہاں! اگر اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہوں تو پھر حرج نہیں۔

باب-۲۱۶ باب بيان انه يستحب لمن رئي خاليًا بامراةٍ وكانت زوجة او محرمًا له ان يقول هٰذه فلانة ليدفع ظن السوء به

جس آدمی کو اکیلے عورت کے ساتھ دیکھا جائے اور وہ اس کی بیوی یا محرم ہو تو بدگمانی دور کرنے کیلئے اس کا یہ کہہ دینا کہ یہ فلانہ ہے

۱۱۵۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ

۱۱۵۳...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ تھیں کہ آپ ﷺ کے

اَنس اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِي فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ -

پاس سے ایک آدمی گزرا۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا' وہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! یہ میری بیوی ہے۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کون ہوتا ہوں کہ میں ایسا گمان کروں اور نہ ہی میں نے آپ ﷺ کے بارے میں ایسا گمان کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کے رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ ❶

۱۱۵۴...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ ﷺ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَيْئًا -

۱۱۵۴...... ام المؤمنین صفیہ بنت حیی ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ معتکف تھے۔ میں رات کے وقت آپ ﷺ سے ملاقات کرنے آئی میں نے آپ ﷺ سے گفتگو کی پھر واپس لوٹنے کیلئے کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ مجھے رخصت کرنے کیلئے اٹھے اور ان کی رہائش اسامہ بن زید ؓ کے گھر میں تھی۔ دو انصاری آدمی گزرے۔ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی چال ہی میں چلو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: سبحان اللہ! یارسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: انسان کے اندر شیطان خون کی طرح چلتا ہے اور مجھے خوف ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بری بات نہ ڈال دے یا اور کچھ فرمایا۔

۱۱۵۵...... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي -

۱۱۵۵...... زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت صفیہ ؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ کے اعتکاف میں مسجد میں ملاقات کرنے کیلئے رمضان کے آخری عشرہ میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے تھوڑی دیر گفتگو کی پھر واپسی کیلئے اٹھ کھڑی ہوئیں اور نبی کریم ﷺ بھی انہیں رخصت کرنے کیلئے اٹھے۔ باقی حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان میں خون پہنچنے کی جگہ تک پہنچ جاتا ہے۔ دوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔

---

❶ بدگمانی بہت خطرناک مرض ہے اور شیطان اہل ورع و تقویٰ اور علماء کے متعلق لوگوں کو بہت زیادہ اور بہت جلدی بدگمان کر دیتا ہے لہذا اگر کہیں یہ اندیشہ ہو کہ دوسرے دیکھ کر غلط فہمی اور بدگمانی میں مبتلا ہو جائیں گے یا تہمت لگائیں گے تو وہاں سنت یہ ہے کہ وضاحت کر دی جائے تاکہ بدگمانیاں نہ پھیلیں۔

باب-۲۱۷ باب من اتی مجلسًا فوجد فرجةً فجلس فیها والا وراءهم

جو آدمی کسی مجلس میں آئے اور مجلس میں کوئی جگہ خالی دیکھے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ ان کے پیچھے ہی بیٹھ جائے

۱۱۵۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰی اِلَی اللهِ فَآوَاهُ اللهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ -

۱۱۵۶...... حضرت ابو واقد لیثیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھنے والے تھے اور صحابہؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ تین آدمی آئے۔ ان میں دو تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک چلا گیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔ پھر ان میں سے ایک نے مجلس میں جگہ دیکھی تو وہاں جا کر بیٹھ گیا اور دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ پھیر کر جانے لگا جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں خبر نہ دوں۔ اُن میں سے ایک نے اللہ سے ٹھکانہ طلب کیا تو اللہ نے اسے ٹھکانہ دے دیا۔ دوسرے نے حیا کی اللہ بھی اس سے حیا کرے گا اور تیسرے نے اعراض کیا اللہ بھی اس سے اعراض کرے گا۔[1]

۱۱۵۷...... و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ ح و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ اِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنٰی -

۱۱۵۷...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث معنی کے اعتبار سے مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۲۱۸ باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح الذي سبق الیه

کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی حرمت

۱۱۵۸...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

۱۱۵۸...... حضرت (عبد اللہ) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے اور پھر

[1] اس میں مجلس کا ادب بتلا دیا کہ جہاں جگہ خالی دیکھے وہیں بیٹھ جائے۔ آگے جانے کیلئے لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ البتہ اگر آگے جگہ خالی ہو اور گردنیں نہ پھلانگنی پڑیں تو آگے جا کر بیٹھنا بھی جائز ہے۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ -

اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔

۱۱۵۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا -

۱۱۵۹...... حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس جگہ خود بیٹھ جائے البتہ جگہ فراخ کردیا کرو اور وسعت سے کام لو۔ (یہ بھی مجلس کا ادب ہے کہ انسان دوسرے بھائی کیلئے جگہ میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔)

۱۱۶۰...... وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا -

۱۱۶۰...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث لیث کی طرح حدیث روایت کی ہے لیکن اس حدیث میں تَفَسَّحُوْا وَ تَوَسَّعُوْا مذکور نہیں۔ علامہ ابن جریج نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے پوچھا کیا یہ حکم جمعہ میں بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! یہ حکم جمعہ وغیرہ سب کیلئے ہے۔ [1]

۱۱۶۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ -

۱۱۶۱...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کیلئے جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے تھے۔

۱۱۶۲...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

۱۱۶۲...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت

---

[1] جہاں پر بھی مسلمانوں کا اجتماع ہو خواہ جمعہ میں، عیدین میں یا دیگر مجالس میں ہر جگہ یہی حکم ہے۔

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

کی گئی ہے۔

١١٦٣...... وحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفْ اِلى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلٰكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا ـ

۱۱۶۳...... صحابی رسول حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر خود نہ بیٹھے لیکن یوں کہو: کشادہ ہو جاؤ۔

باب-۲۱۹ باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به

کوئی آدمی جب اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

١١٦٤...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوانَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ اَيْضًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِﷺ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ وَفِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ ـ

۱۱۶۴...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو جائے اور حضرت ابوعوانہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے جو آدمی اپنی جگہ سے اٹھ گیا پھر اس کی طرف لوٹ آیا تو وہ اس جگہ (بیٹھنے) کا زیادہ حقدار ہے۔

باب-۲۲۰ باب منع المخنث من الدخول على النسء الاجانب

اجنبی عورتوں کے پاس مخنث کے جانے کی ممانعت

١١٦٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْراهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَيْضًا وَاللَّفْظُ هٰذَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللهِﷺ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِاَخِي اُمِّ سَلَمَةَ يا عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا

۱۱۶۵...... حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مخنث تھا اور رسول اللہ ﷺ گھر میں موجود تھے۔ تو اس مخنث نے حضرت ام سلمہؓ کے بھائی سے کہا: اے عبد اللہ بن ابی امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں کل طائف پر فتح عطا کر دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی کے بارے میں راہنمائی کر دیتا ہوں کہ وہ چار سلوٹوں سے آتی ہے اور آٹھ سلوٹوں سے جاتی ہے۔ یعنی خوب موٹی ہے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا: ایسے لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔ [1]

---

[1] (مخنث (نہ مرد نہ عورت) اگرچہ خواتین میں جا سکتے ہیں لیکن اگر ان کے اندر مردانہ جذبات ہوں تو انہیں خواتین میں نہ جانے دیا جائے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں حضور علیہ السلام نے ممانعت فرمادی۔)

فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ۔

۱۱۶۶...... وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أَرَى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوهُ۔

۱۱۶۶...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور لوگ اسے جنسی خواہش نہ رکھنے والوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ ایک دن تشریف لائے تو وہ آپ ﷺ کی بعض بیویوں کے پاس بیٹھا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا اس نے کہا: جب وہ آتی ہے تو چار سلوٹوں سے آتی ہے اور جب جاتی ہے تو آٹھ سلوٹوں سے جاتی ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مخنث جو چیز یہاں دیکھتا ہوگا (ہو سکتا ہے کہ دوسری جگہ جا کر بیان کرے) یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے۔ سیدہؓ فرماتی ہیں کہ پھر لوگوں نے اس سے پردہ کروادیا۔

باب-۲۲۱ باب جواز ارداف المراة الاجنبية اذا اعيت في الطريق

لاچار عورت کو سوار کرنے کا جواز

۱۱۶۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَئُونَتَهُ وَأَسُوسُهُ وَأَدُقُّ النَّوَى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرُزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ

۱۱۶۷...... حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ حضرت زبیرؓ نے مجھ سے نکاح کیا اور ان کے پاس نہ زمین تھی، نہ مال، نہ خادم اور نہ ایک گھوڑا کے سوا اور کوئی چیز۔ میں ان کے گھوڑے کو چارہ ڈالتی تھی اور ان کی طرف سے اس کی خبر گیری اور خدمت کرتی تھی اور ان کے اونٹ کے لیے گٹھلیاں کوٹتی تھی۔ اس کو گھاس ڈالتی اور پانی پلاتی تھی اور اس کے ذریعہ پانی نکالتی اور آٹا گوندھتی تھی لیکن میں اچھی روٹی نہ پکا سکتی تھی اور میری انصار ہمسائیاں مجھے روٹی پکا دیتی تھی اور وہ بڑے اخلاص والی عورتیں تھیں اور میں حضرت زبیرؓ کی اس زمین سے اپنے سر پر گٹھلیاں لاتی تھی جو انھیں رسول اللہ ﷺ نے عطا کی تھی اور وہ زمین دو تہائی فرسخ دور تھی میں ایک دن اس حال میں آئی کہ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں۔ میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہوگئی اور آپ ﷺ کے اصحابؓ میں سے چند آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ بٹھانے کے لیے اخ اخ کہا تا کہ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں۔ فرماتی

اِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللهِ لَحَمْلُكِ النَّوى عَلى رَاْسِكِ اَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتّى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِي۔

ہیں، مجھے حیا آئی اور (اے زبیرؓ) میں تیری غیرت سے واقف تھی۔ توحضرت زبیرؓ نے کہا: تیرا اپنے گٹھلیاں اٹھانا مجھے آپﷺ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ دشوار تھا۔ یہاں تک کہ حضرت ابو بکرؓ نے اس واقعہ کے بعد میرے پاس ایک خادمہ بھیج دی۔؛ پھر اس نے مجھے گھاس کے کام سے دور کر دیا۔ گویا اس خادمہ نے مجھے آزاد کر دیا۔

۱۱۶۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ قَالَتْ كُنْتُ اَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ اَسُوسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهُ وَاَقُومُ عَلَيْهِ وَاَسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّي مُؤُونَتَهُ فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللهِ اِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ اِنِّي اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبَى ذَاكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللهِ اِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ اِلا دَارِي فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ مَا لَكِ اَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ اِلى اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَثَمَنُهَا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي قَالَتْ اِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا۔

۱۱۶۸...... حضرت اسماءؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت زبیرؓ کے گھر کام کاج کرتی تھی اور ان کا گھوڑا تھا اور میں اس کی دیکھ بھال کرتی اور میرے لئے گھوڑے کی دیکھ بھال سے زیادہ سخت کوئی کام نہ تھا۔ پھر انہیں ایک خادمہ مل گئی۔ نبی اکرمﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی پیش کیے گئے تو آپﷺ نے ان میں سے ایک خادم انہیں عطا کر دیا۔ کہتی ہیں اس نے میرے گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے کی مشقت کو اپنے اوپر ڈال لیا۔ ایک آدمی نے آکر کہا: اے ام عبد اللہ! میں غریب آدمی ہوں۔ میں نے تیرے گھر کے سایہ میں خرید و فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں اگر تجھے اجازت دے بھی دوں لیکن زبیرؓ اس سے انکار کریں گے اس لئے اس وقت آکر اجازت طلب کرو جب حضرت زبیرؓ گھر پر موجود ہوں۔ پھر وہ آیا اور عرض کیا: اے ام عبد اللہ! میں غریب آدمی ہوں۔ میں نے آپ کے گھر کے سایہ میں خرید و فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اسماءؓ نے کہا: کیا تیرے لئے میرے گھر کے علاوہ پورے مدینہ میں کوئی اور جگہ نہیں ہے؟ تو اسماءؓ سے حضرت زبیرؓ نے کہا: تجھے کیا ہو گیا ہے تو ایک ضرورت مند آدمی کو خرید و فروخت سے منع کر رہی ہے۔ پس وہ دوکانداری کرنے لگا اور خوب کمائی کی اور میں نے وہی باندی اس کے ہاتھ فروخت کر دی۔ پس حضرت زبیرؓ اس حال میں آئے کہ میرے پاس اس کی قیمت میری گود میں تھی۔ تو انہوں نے کہا: اس رقم کو میرے لئے ہبہ کر دو۔ اسماءؓ نے (جواباً) کہا: میں انہیں صدقہ کر چکی ہوں۔

باب-۴۲۲ باب تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث بغير رضاه

دو آدمیوں کا تیسرے کے بغیر سرگوشی کرنے کی حرمت

۱۱۶۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلى

۱۱۶۹...... حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ۔

ارشاد فرمایا:
جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سر گوشی نہ کریں۔

۱۱۷۰۔۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوبَ بْنَ مُوسٰى كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ۔

۱۱۷۰۔۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی نبی کریم ﷺ سے یہ مذکورہ بالا حدیث مالک ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

۱۱۷۱۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُحْزِنَهُ۔

۱۱۷۱۔۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سر گوشی نہ کریں۔ یہاں تک کہ تم اور لوگوں سے مل جاؤ۔ اس کی دل آزاری کی وجہ سے۔

۱۱۷۲۔۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا

۱۱۷۲۔۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سر گوشی نہ کیا کرو کیونکہ اس سے اس کی دل آزاری ہو گی۔ ❶

---

❶ حدیث میں ممانعت کی وجہ بھی صراحتاً بیان کردی گئی کہ اس سے تیرے شخص کی دل آزاری ہو گی اور وہ یہ محسوس کرے گا کہ ان دونوں کی کانا پھوسی دراصل میرے متعلق ہے۔ اس کے دل میں ان کی طرف سے بدگمانی پیدا ہو گی۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ حکم فقط تین افراد کے حق میں ہی نہیں ہے بلکہ اگر ایک پوری جماعت باہم سر گوشیاں کر رہی ہو اور ان میں سے ایک شخص کو الگ تھلگ کیا ہوا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُه۔

۱۱۷۳ ...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۱۷۳ ...... ان دونوں اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث (کہ جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کرو کیونکہ اس سے اس کی دل آزاری ہوگی) مروی ہے۔

باب-۲۲۳ باب الطب والمرض والرقى

دوا، بیماری اور جھاڑ پھونک کے بیان میں

۱۱۷٤ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ۔

۱۱۷٤ ...... زوجہ نبی کریم ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوتی تو جبرئیل آپ ﷺ کو دم کرتے تھے اور انہوں نے یہ کلمات کہے: بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ ...... "اللہ کے نام کے ساتھ وہ آپ ﷺ کو تندرست کرے گا اور ہر بیماری سے آپ ﷺ کو شفاء دے گا اور حسد کرنے والے کے حسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ کے شر سے آپ ﷺ کو پناہ میں رکھے گا۔"[1]

۱۱۷۵ ...... حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ

۱۱۷۵ ...... صحابی رسول حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ جبرئیل نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے محمد! آپ ﷺ بیمار

---

[1] رسول اکرم ﷺ صرف مذہبی رہنما ہی نہیں بلکہ معلم، مصلح اور بنی نوع انسان کی محبت سے معمور تھے۔ آپ ﷺ نے جہاں روح کی بیماریوں کا علاج فرمایا اور خوب خوب علاج فرمایا اسی طرح جسمانی امراض کے متعلق بھی آپ ﷺ نے اپنی امت کو اپنے فیض سے بہرہ ور فرمایا۔ ابن القیمؒ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ:
"رسول اللہ ﷺ نے جسمانی امراض کا علاج تین طرح سے کیا: نمبر ا دواؤں سے نمبر ۲ ربانی وظائف اور دعاؤں سے نمبر ۳ دونوں کے مجموعہ سے۔"
بہر کیف! رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ علاج اور طب سے متعلق ارشادات بھی انسانیت کی بیماریوں کیلئے نسخۂ اکسیر ہیں، علمائے امت نے اس موضوع پر بھی گرانقدر تصانیف فرمائی ہیں مثلاً طب نبوی اہل ذوق ان کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں طب نبوی اور جدید سائنس (ڈاکٹر خالد غزنوی)مذکورہ حدیث میں جو کلمات بتلائے گئے ہیں یہ حصول شفاء میں بہت مجرب ہیں۔ امراض سے شفاء کیلئے احادیث میں بہت سے کلمات، دعائیں بتلائی گئی ہیں کہ انہیں پڑھ کر دم کیا جائے اور پھونکا جائے۔ عربی زبان میں اسے رقیہ اور رقی کہا جاتا ہے بعض غیر مقلدین رقیہ اور رقی کو بالکل ناجائز قرار دیکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ بالکل غیر اسلامی فعل ہے حالانکہ حدیث میں وارد شدہ کلمات خالص توحید پر مبنی ہیں اور انہیں تعویذ گنڈے اور تمائم قرار دیکر شرک قرار دینا حدیث اور صاحب حدیث علیہ الصلوٰۃ کے ساتھ گستاخی کے مترادف ہے، حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ: علماء کا اجماع ہے کہ رقی تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے (ا) اللہ تعالیٰ کے کلام، اسماء اور صفات کے ساتھ ہو (۲) عربی زبان میں ہو (۳) کرنے والے کا عقیدہ یہ ہو کہ رقیہ اپنی ذات میں مؤثر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت سے اسے مؤثر بناتا ہے" بہر حال بالاتفاق علماء شرائط مذکورہ کے رعایت کے ساتھ رقی، دم، جھاڑ پھونک جائز ہے۔ واللہ اعلم

اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ جِبْرِيلَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللهِ اَرْقِيكَ۔

ہوگئے ہیں؟ جی ہاں! انہوں نے کہا: اللہ کے نام سے ہر اس چیز کے شر سے جو آپ ﷺ کو تکلیف دینے والی ہو اور ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے میں آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں، اللہ آپ ﷺ کو شفا دے گا۔ میں اللہ کے نام سے آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں۔

۱۱۷۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَيْنُ حَقٌّ۔

۱۱۷۶...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی روایات میں سے (ایک یہ) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے۔

۱۱۷۷...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا۔

۱۱۷۷...... حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر تھی، جو اس سے سبقت کر جاتی۔ جب تم سے (بغیر علاج نظر) غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرلو۔ ❶

باب-۲۲۴ باب السحر

جادو کے بیان میں

۱۱۷۸...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ

۱۱۷۸...... ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر بنو زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جادو کیا جسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خیال آیا کہ آپ ﷺ فلاں کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ ﷺ وہ کام نہ کر رہے ہوتے۔ یہاں تک کہ ایک دن یا رات میں رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی پھر دعا مانگی پھر فرمایا: اے

❶ فائدہ...... نظر کا لگنا برحق ہے یعنی یہ ایک واقعی چیز ہے اور اس کا انکار ایک ممکن الوجود چیز کا انکار ہے بعض لوگوں نے اس کا بھی انکار کیا ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق حافظ ابن حجرؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ جس چیز کے وجود کا شریعت نے علم اور خبر دیدی اس کا انکار ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص آخرت کے امور میں سے کسی کا انکار کرے اور منکر آخرت کا جو حکم ہوتا ہے وہی اس کا بھی ہوگا لہٰذا اس کا انکار عقل کے فساد کی دلیل ہے۔ نظر لگنے کی حقیقت کے متعلق علماء نے تفصیلی کلام کیا ہے جس کا یہ موقع نہیں۔ حدیث بالا میں نظر لگنے کا علاج یہ بیان کیا گیا کہ اس شخص کو غسل کرادو، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب کسی کو نظر لگ جایا کرتی تو نظر لگنے والے سے کہا جاتا ہے کہ وہ وضو کرے پھر اس کے پانی سے نظر لگانے والے شخص کو غسل دیا جاتا تھا۔

اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللهَ اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَاْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَاْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِي اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي اَرْوَانَ قَالَتْ فَاَتَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

عائشہؓ! کیا تو جانتی ہے کہ جو چیز میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھی اللہ نے وہ مجھے بتادی۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں سے ایک آدمی میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس تھا اس نے میرے سر کے پاس موجود (آدمی) کو کہا یا جو میرے پاؤں کے پاس تھا اس نے میرے سر کے پاس موجود (آدمی) سے کہا کہ اس آدمی (محمدؐ) کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: یہ جادو کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا: اسے کس نے جادو کیا؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ اس نے کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: کنگھی اور کنگی سے جھڑنے والے بالوں میں اور کھجور کے خوشہ کے غلاف میں۔ اس نے کہا: اب وہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا: ذی اروان کے کنوئیں میں۔ سیدہؓ فرماتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ میں سے چند لوگوں کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔ پھر فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی قسم اس کنوئیں کا پانی مہندی کے رنگدار پانی کی طرح اور گویا کہ کھجور کے درخت شیطانوں کے سر کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے انہیں جلا کیوں نہ دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے عافیت عطا کر دی اور میں نے لوگوں میں فساد بھڑکانے کو ناپسند کیا۔ اس لئے میں نے حکم دیا تو انہیں دفن کر دیا گیا۔

۱۱۷۹..... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَاقَ اَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَاَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

۱۱۷۹..... ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا۔ باقی حدیث گزر چکی یعنی حسب سابق ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنوئیں کی طرف گئے۔ اس کی طرف دیکھا تو اس کنوئیں پر کھجور کے درخت تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ اسے نکال لیں۔ اور وہ آپ ﷺ نے اسے کیوں نہ جلا دیا، نہیں کہا اور نہ ہی آخری جملہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے انہیں دفن کرنے کا حکم فرمایا۔ [1]

[1] جادو بھی برحق ہے، اس کی بے شمار اقسام ہیں۔ علماء نے اس موضوع پر بھی تفصیلی کلام کیا ہے۔ بہر حال سحر اور جادو کا حکم یہ ہے کہ جادو کرنا، کروانا اور اس سے مال حاصل کرنا سب حرام ہے۔ اور اگر جادو کیلئے کسی عقیدہ فاسدہ کا اعتقاد کرنا پڑے، یا کفریہ کلمات کہنے پڑیں تو بلا شبہ کفر ہے۔ کیونکہ بالعموم سحر اور جادو شرکیہ کلمات سے ہی ہوتا ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام بھی سحر سے ایسے ہی متاثر ہو جاتے ہیں جس طرح دیگر امراض جسمانیہ سے متاثر ہو جاتے ہیں اور حدیث سے اس کا علاج بھی ثابت ہے۔ قرآن کریم کی دونوں آخری سورتیں معوذتین حضور علیہ السلام پر لبید بن اعصم کے ذریعہ یہود نے جو سحر کیا تھا اس کے علاج کے طور پر نازل کی گئی تھیں۔

باب-۲۲۵ باب السم

زہر کے بیان میں

۱۱۸۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً يَهُودِيَّةً اَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلَى ذَاكِ قَالَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا اَلا نَقْتُلُهَا قَالَ لا قَالَ فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ -

۱۱۸۰...... صحابی رسول حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلود گوشت لائی اور آپ ﷺ نے اس میں سے کھالیا۔ پھر اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے اس (زہر کے) بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو (معاذ اللہ) قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تجھے اس بات پر قدرت نہیں دے گا پھر فرمایا: اللہ تجھے مجھ پر قدرت نہ دے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کیا ہم اسے قتل نہ کردیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! راوی حدیث کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے حلق کے کوے میں ہمیشہ اس زہر کو دیکھتا تھا۔

۱۱۸۱......وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ -

۱۱۸۱...... صحابی رسول حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت نے گوشت میں زہر ملادیا پھر اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی۔ باقی حدیث مبارکہ حضرت خالد بن حارث کی روایت کردہ حدیث کی مثل ہے۔

باب-۲۲۶ باب استحباب رقية المريض

مریض کو دم کرنے کے بیان میں

۱۱۸۲......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِه ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لا شِفَاءَ اِلا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِه لِاَصْنَعَ بِه نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ

۱۱۸۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ہم میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر فرماتے: تکلیف کو دور کردے اے لوگوں کے پروردگار! شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ہے۔ ایسی شفاء عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور بیماری شدید ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا تاکہ میں بھی آپ ﷺ کے ہاتھ سے اسی طرح کروں جس طرح آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے کھینچ لیا پھر فرمایا: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ کردے۔ سیدہ عائشہؓ

اللهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الاَعْلى قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قَضى -

فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھنا شروع کیا تو آپ ﷺ واصل الی اللہ ہو چکے تھے۔

۱۱۸۳...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ خَلادٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هٰؤُلاءِ عَنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهُ بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ و قَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهٖ۔

۱۱۸۳...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔البتہ شعبہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پھیرا اور حضرت ثوری کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیرا۔

۱۱۸٤...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِي لا شِفَاءَ اِلا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۱۱۸۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے: اِذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔(ترجمہ اس باب کی پہلی حدیث کے تحت گزر چکا ہے)۔ ❶

۱۱۸٥...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الضُّحى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لا شِفَاءَ اِلا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَاَنْتَ الشَّافِي -

۱۱۸۵...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس اس کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: اِذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ ...... اور حضرت ابو بکر کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ اس کیلئے دعا کرتے تو فرماتے: تو ہی شفا دینے والا ہے۔

۱۱۸٦...... وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا

۱۱۸۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ابی عوانہ وجریر

❶ مذکورہ کلمات بھی مریض کے مرض کو دور کرنے میں عجیب تاثیر کے حامل ہیں۔زمانہ نبوت سے نکلے ہوئے یہ الفاظ در حقیقت اگر صدق واخلاص اور یقین کامل کے ساتھ پڑھے جائیں تو ان کے مؤثر فی الشفاء ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُور عَنْ اِبْرَاهِيمَ وَمُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ۔

کی طرح مروی ہے۔

۱۱۸۷...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لا كَاشِفَ لَهُ اِلا اَنْتَ -

۱۱۸۷...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ذریعہ دم کیا کرتے تھے۔اِذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ ...... "اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کر دے، شفاء تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرے سوا مصیبت کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔"

۱۱۸۸...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۱۸۸...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب ـــ ۲۲۷ باب رقية المريض بالمعوذات والنفث

مریض کو دم کرنے کے بیان میں

۱۱۸۹...... حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيى بْنُ اَيُّوبَ قَالا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِاَنَّهَا كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيى بْنِ اَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ۔

۱۱۸۹...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ (سورۃ) فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر اس پر پھونک مارتے یعنی دم کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ کو دم کرنا چاہا اور آپ ﷺ کے ہاتھ کو ہی آپ ﷺ پر پھیرنا شروع کیا کیونکہ آپ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

۱۱۹۰...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى قَالَ قَرَاْتُ عَلى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكى يَقْرَاُ عَلى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا -

۱۱۹۰...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر خود ہی دم کرنا شروع کر دیا۔ جب آپ ﷺ کی تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو میں یہ سورتیں آپ ﷺ پر پڑھتی تھی اور آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت کی وجہ سے آپ ﷺ پر پھیرتی تھی۔

۱۱۹۱......وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا اَخْبَرَنَا

۱۱۹۱...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی

ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي زِيَادٌ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا اِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ۔

ہے۔ البتہ حضرت مالک کی سند کے علاوہ کسی نے "آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت کی امید سے" کے الفاظ نقل نہیں کئے اور حضرت یونس اور زیاد کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے معوذات کے ذریعہ اپنے اوپر دم کیا اور اپنا ہاتھ پھیرا۔

۱۱۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ۔

۱۱۹۲...... حضرت اسودؒ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ سے دم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے ایک گھر والوں کو دم کرنے کی اجازت دی تھی۔ ہر زہریلے جانور کے ڈنک مارنے سے۔

۱۱۹۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔

۱۱۹۳...... ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہریلے جانور کے ڈنک مارنے کی تکلیف میں دم کرنے کی اجازت دی تھی۔ ❶

۱۱۹۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِصْبَعِهِ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ

۱۱۹۴...... ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ جب کسی انسان کے کسی عضو میں کوئی تکلیف ہوتی یا پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی کریم ﷺ اپنی انگلی اس طرح رکھتے اور حضرت سفیانؒ نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھی پھر اسے اٹھا کر فرمایا: بِاسْمِ اللهِ تُرْبَةُ...... "اللہ (عزوجل) کے نام سے ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب سے، ہمارے رب (عزوجل) کے حکم سے ہمارا مریض شفاء پائے گا۔" اور حضرت زہیر کی روایت کردہ حدیث میں ہے تاکہ ہمارے

❶ یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ تعویذ لکھنا، دم کرنا، یہ قطعاً ناجائز نہیں ہے۔ اسی طرح ان کا پلانا گلے میں لٹکانا بھی شرعاً ممنوع نہیں ہے جیسا کہ صحابہؓ کے آثار سے ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جن تعویذات کی ممانعت خدمت منقول ہے وہ کفریہ کلمات یا شرکیہ کلمات پر مشتمل تعویذات ہیں یا وہ ہیں جن میں شیطان یا غیر اللہ سے مدد طلب کی گئی ہوتی ہے۔ وہ بلاشبہ حرام ہیں (تفصیل کے لیے دیکھئے: تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۳۱۸)

بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهٖ سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ يُشْفٰى و قَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفٰى سَقِيمُنَا۔

مریض کو شفاء دی جائے۔

باب ۲۲۸- باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة

نظر لگنے، پھنسی، یرقان اور بخار کیلئے دم کرنے کے استحباب کے بیان میں

۱۱۹۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

۱۱۹۵...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں (حضرت عائشہؓ) نظر بد سے دم کرانے کی اجازت دیتے تھے۔

۱۱۹۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۱۹۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۱۹۷...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنِي اَنْ اَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔

۱۱۹۷...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے نظر بد سے دم کرانے کا حکم دیتے تھے۔

۱۱۹۸...... و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرُّقٰى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ۔

۱۱۹۸...... حضرت انس بن مالکؓ سے دم کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے کہ انہوں نے کہا: بخار، پہلو کے پھوڑے اور نظر بد میں دم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

۱۱۹۹...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ۔

۱۱۹۹...... صحابی رسول حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد، بخار اور پہلو کے پھوڑے میں دم کرنے کی اجازت دی تھی۔

۱۲۰۰...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَاى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً۔

۱۲۰۰...... حضرت زینب بنت ام سلمہؓ نے حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکی کو ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں دیکھا جس کے چہرے پر چھائیاں تھیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نظر بد کی وجہ سے ہے۔ پس اسے دم کرواؤ۔ اس کے چہرے پر زردی یرقان کی تھی۔

۱۲۰۱...... حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي اَرَى اَجْسَامَ بَنِي اَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلٰكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ اِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ۔

۱۲۰۱...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آل حزم کو سانپ کے ڈنک میں دم کرنے کی اجازت دی تھی اور آپ ﷺ نے اسماء بنت عمیسؓ سے کہا: کیا بات ہے کہ میں اپنے بھائی یعنی حضرت جعفرؓ کے بیٹوں کے جسموں کو دبلا پتلا دیکھ رہا ہوں۔ کیا انہیں فقر و فاقہ رہتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں بلکہ نظر بد انہیں بہت جلد لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں دم کرو۔ انہوں نے کہا میں نے آپ ﷺ کے سامنے چند کلمات پیش کئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں دم کرو۔

۱۲۰۲...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَرْقِي قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

۱۲۰۲...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عمرو کو سانپ کے ڈسنے پر دم کرنے کی اجازت دی تھی اور ابو زبیر نے کہا: میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دم کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اسے فائدہ پہنچا دے۔

۱۲۰۳...... وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ اَرْقِي۔

۱۲۰۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ فرق یہ ہے کہ قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسے دم کروں؟ یہ نہیں کہ میں دم کروں۔

۱۲۰۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۱۲۰۴...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ میرے ایک ماموں بچھو کے ڈسنے کا دم کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے روک

اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَاَنَا اَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ۔

دیا۔اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے دم کرنے سے روک دیا ہے اور میں بچھو کے ڈسنے کا دم کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ فائدہ پہنچادے۔

۱۲۰۵۔۔۔۔۔وحَدَّثَناه عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۱۲۰۵۔۔۔۔۔ اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۲۰۶۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ ۔

۱۲۰۶۔۔۔۔۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع کر دیا تھا۔ عمرو بن حزم کی آل نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک دم ہے جس کے ذریعے ہم بچھو کے ڈسنے پر دم کرتے ہیں اور آپ ﷺ نے تو دم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر انہوں نے اس دم کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دم کے الفاظ میں کوئی قباحت نہیں پاتا۔ تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ اسے فائدہ پہنچائے۔

باب- ۲۲۹ باب لا باس بالرقى ما لم يكن فيه شركٌ

جس دم کے کلمات میں شرک نہ ہو اسکے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہ ہونے کے بیان میں

۱۲۰۷۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ ۔

۱۲۰۷۔۔۔۔۔ حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے مروی ہے کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کلمات دم میرے سامنے پیش کرو اور ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں (الفاظ) شرک نہ ہوں۔

باب- ۲۳۰ باب جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن والاذكار

قرآن مجید اور اذکار مسنونہ کے ذریعے دم کرنے پر اجرت لینے کے جواز کے بیان میں [1]

۱۲۰۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا

۱۲۰۸۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول

[1] اس حدیث سے شوافع اور مالکیہ نے استدلال کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور اس سے دم وغیرہ کرنے کی اجرت لینا جائز ہے۔۔۔۔۔ (جاری ہے)

هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتَّى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ۔

اللہ ﷺ کے اصحابؓ میں سے بعض صحابہ ایک سفر میں جارہے تھے۔ وہ عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان قبیلہ والوں سے مہمانی طلب کی لیکن انہوں نے مہمان نوازی نہ کی۔ پھر انہوں نے صحابۂ کرامؓ سے پوچھا: کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کے سردار کو (کسی جانور نے) ڈس لیا ہے یا کوئی تکلیف ہے؟ صحابہؓ میں سے کسی نے کہا: جی ہاں! پس وہ اس (مریض) کے پاس آئے اور اسے سورۃ فاتحہ کے ساتھ دم کیا تو وہ آدمی تندرست ہوگیا انہیں (صحابہؓ کو) بکریوں کا ریوڑ دیا گیا لیکن اس صحابی نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک اس کا ذکر میں نبی کریم ﷺ سے نہ کرلوں (نہ لوں گا)۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے یہ سارا واقعہ ذکر کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے سورۃ فاتحہ ہی کے ذریعے دم کیا ہے۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ (فاتحہ) دم ہے؟ پھر فرمایا ہے: ان سے (ریوڑ) لے لو اور ان میں سے اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ ❶

۱۲۰۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَجَعَلَ يَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَاَ الرَّجُلُ۔

۱۲۰۹...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس صحابی نے سورۃ فاتحہ کو پڑھنا شروع کیا اور اپنے لعاب کو منہ میں جمع کیا اور اس پر تھوکا۔ پس وہ آدمی (جس کو ڈسا گیا تھا) تندرست ہوگیا۔

۱۲۱۰...... وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۲۱۰...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ہم ایک مقام پر

(گذشتہ سے پیوستہ)...... جبکہ امام ابو حنیفہؒ کی نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہیں ہے۔ وہ قرآن کریم کے ارشاد: وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَناً قَلِيْلاً اور حضرت عبادہؓ بن صاحب کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرتے ہیں جو ابو داؤد نے باب آلا جارہ کے شروع میں ذکر کی ہے جس میں حضور علیہ السلام نے انہیں فرمایا تھا کہ اگر تم آگ کا طوق پسند کرتے ہو تو وہ کمان لے لو (جو تعلیم قرآن کی اجرت کی طور پر دی جارہی تھی) اس کے علاوہ بھی متعدد روایات امام صاحبؒ کے مسلک پر دلالت کرتی ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا اصل مذہب یہی ہے لیکن متأخرین فقہاء حنفیہ نے ضرورت کی بناء پر امام شافعیؒ کے قول پر فتویٰ دیتے ہوئے تعلیم قرآن کی اجرت کو جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ دوسری صورت میں ان اہم دینی فرائض کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے (ہدایہ) اور اب اسی پر فتویٰ ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی دعاؤں سے دم اور تعویذ کرنے کا عوض لینا جائز ہے۔ اگرچہ نہ لینا زیادہ بہتر ہے۔

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ اِلا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَاْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ -

ٹھہرے۔ ہمارے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: قبیلہ کے سردار کو ڈس لیا گیا ہے۔ کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ جانے کیلئے کھڑا ہو گیا اور ہم اس کے بارے میں یہ گمان بھی نہ کرتے تھے کہ اسے کوئی دم اچھی طرح آتا ہے۔ اس نے اس سردار کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ دم کیا۔ وہ (آدمی) تندرست ہو گیا۔ تو انہوں نے ہمیں بکریاں دیں اور دودھ پلایا۔ ہم نے کہا: کیا آپ کو واقعتاً اچھی طرح دم کرنا آتا تھا؟ اس نے کہا: میں نے سورۃ فاتحہ ہی سے دم کیا ہے۔ حضرت خدریؓ کہتے ہیں میں نے کہا کہ ان بکریوں کو نہ چھیڑو یہاں تک کہ ہم نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ سورۃ فاتحہ دم ہے۔ بکریوں کو تقسیم کرو اور ان میں اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

۱۲۱۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَاْبِنُهُ بِرُقْيَةٍ -

۱۲۱۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ جانے کیلئے کھڑا ہوا اور ہمارا گمان بھی نہ تھا کہ اسے دم کرنا آتا ہے۔

باب ۲۳۱ باب استحباب وضع يده على موضع الالم مع الدعاء

درد کی جگہ پر دعا پڑھنے کے ساتھ ہاتھ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

۱۲۱۲...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ شَكَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ ثَلاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ -

۱۲۱۲...... حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درد کی شکایت کی جسے وہ اپنے جسم میں اسلام لانے کے وقت سے محسوس کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ جہاں تو اپنے جسم سے درد محسوس کرتا ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ...... الخ "میں اللہ کی ذات اور قدرت سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں خوف کرتا ہوں۔"

باب-۲۳۲ باب التعوذ من شيطان الوسوسة في الصلاة
نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنا

۱۲۱۳...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنا عَبْدُ الاَعْلى عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلاء اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ اَتى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفِلْ عَلى يَسَارِكَ ثَلاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّي-

۱۲۱۳...... حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! شیطان میرے، میری نماز اور میری قرأت کے درمیان حائل ہو گیا اور مجھ پر نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شیطان ہے جسے خَنزَب کہا جاتا ہے۔ جب تو ایسی بات محسوس کرے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دیا کر پس میں نے ایسے ہی کیا تو شیطان مجھ سے دور ہو گیا۔

۱۲۱٤...... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلاهُمَا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلاء عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ اَتى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلاثًا -

۱۲۱۴...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔
لیکن حضرت سالم بن نوح کی روایت کردہ حدیث میں "تین مرتبہ تھوک دیا کر" مذکور نہیں۔

۱۲۱٥...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۱۲۱۵...... حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! باقی حدیث مذکورہ بالا روایات ہی کی طرح منقول ہے۔

باب-۲۳۳ باب لكل داء دواءٌ واستحباب التداوي
ہر بیماری کیلئے دوا ہے اور علاج کرنے کے استحباب کے بیان میں

۱۲۱٦...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

۱۲۱۶...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بیماری کی دوا ہے جب بیماری کی دوا پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔ [1]

---

[1] علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کو اپنے امراض میں دوا اور علاج کی طرف ضرور رجوع کرنا چاہیئے یہی جمہور علماء امت کا مسلک ہے۔ اس میں ان غالی صوفیاء کا بھی رد ہے جو دوا اور علاج کو ناجائز کہتے ہیں تو کل کے خلاف گردانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر چیز قضاء قدر کے مطابق ہونے والی ہے لہٰذا دوا علاج کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ حدیث اور ایسی دیگر احادیث صریحہ اس غلط خیال کی تردید کرتی ہیں۔ واللہ اعلم

اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۲۱۷...... حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فِيهِ شِفَاءً۔

۱۲۱۷...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت مقنع کی عیادت کی ۔ پھر کہا: جب تک تم پچھنے نہ لگواؤ میں یہاں سے نہ جاؤں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اس میں شفاء ہے۔

۱۲۱۸......حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي اَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ اَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِي قَالَ خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ قَالَ اُرِيدُ اَنْ اُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللهِ اِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي اَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِيْنِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَاى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ۔

۱۲۱۸...... حضرت عاصم بن عمر بن قتادہؒ سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ ہمارے گھر تشریف لائے اور ایک آدمی پھوڑے یا زخم کی تکلیف کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے کہا: آپ کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: مجھے پھوڑا ہے جو سخت تکلیف دے رہا ہے۔ حضرت جابرؓ نے کہا: اے نوجوان! میرے پاس پچھنے لگانے والے کو بلا لاؤ۔ اس نے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ پچھنے لگانے والے کا کیا کریں گے؟ حضرت جابرؓ نے کہا: میں زخم میں پچھنے لگوانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے مکھیاں ستائیں گی یا کپڑا لگے گا جو مجھے تکلیف دے گا اور یہ مجھ پر سخت گزرے گا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ شخص پچھنے لگوانے سے بچنا چاہتا ہے تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں بھلائی ہے تو وہ پچھنے لگوانے، شہد کے شربت اور آگ سے داغنے میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔ پس ایک حجام آیا اور اس نے اسے پچھنے لگائے، جس سے اس کی تکلیف دور ہو گئی۔

۱۲۱۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔

۱۲۱۹...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی تو نبی کریم ﷺ نے ابو طیبہؓ کو انہیں پچھنے لگانے کا حکم دیا۔ حضرت جابرؓ نے کہا: میرا گمان ہے کہ وہ (ابو طیبہؓ) حضرت ام سلمہؓ کے رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکے تھے۔

۱۲۲۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ

۱۲۲۰...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن

اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ

کعبؓ کے پاس ایک طبیب بھیجا، جس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی پھر اس کو داغ دیا۔

۱۲۲۱...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا۔

۱۲۲۱...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن ان دونوں نے رگ کاٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۲۲...... و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رُمِيَ اُبَيٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۲۲۲...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ غزوۂ احزاب کے دن حضرت ابیؓ کے بازو کی رگ میں تیر لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر داغ لگوادیا۔

۱۲۲۳...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي اَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔

۱۲۲۳...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ کے بازو کی رگ میں تیر لگا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ تیر کے پھل سے اس کو داغا پھر ان کا ہاتھ سوج گیا تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ داغا۔ [1]

۱۲۲۴...... حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

۱۲۲۴...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوائی ڈالی۔ [2]

---

[1] یہ تمام احادیث علاج کے مستحب ہونے اور دوا اختیار کرنے کے باب میں صریح ہیں۔ اس زمانہ میں بعض زخموں کا علاج کئی (داغنے) سے کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے جسم کے علاج کیلئے داغنے کے متعلق دونوں طرح کی روایات منقول ہیں۔ علماء نے ان روایات کے مابین تطبیق اس طرح دی ہے کہ ممانعت اس داغنے کی ہے جہاں صحت کا احتمال نہ ہو۔ اور جہاں صحت کا احتمال ہو اور داغنے کے علاوہ کوئی دوسرا علاج نہ ہو تو پھر اجازت ہے لیکن اس سے اجتناب بہتر ہی ہے کیونکہ اس میں ایک طرح سے انسان کو آگ کا عذاب دینا ہے۔ طب جدید میں بعض مریضوں کو بجلی کے جھٹکے دینا اسی قبیل سے ہے اور دوسرا علاج نہ ہونے کی صورت میں صحت کے احتمال کے ساتھ جائز ہے۔ واللہ اعلم

[2] جسم سے فاسد خون نکلوانا پچھنے لگوانا کہلاتا ہے۔ اور اہل عرب میں یہ امراض سے بچنے کا بہترین ذریعہ تھا۔

۱۲۲۵...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ و قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ لا يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهُ ـ

۱۲۲۵...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگوائے اور آپ ﷺ کسی کی مزدوری میں ظلم نہ کرتے تھے۔

۱۲۲۶...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى قَالا حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ ـ

۱۲۲۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۲۲۷...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ ـ

۱۲۲۷...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے، پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ [1]

۱۲۲۸...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْحُمّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ ـ

۱۲۲۸...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار جہنم کی بھاپ سے ہے پس اسے پانی سے بجھاؤ۔

۱۲۲۹...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا

۱۲۲۹...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار جہنم کی بھاپ سے ہے پس اسے پانی سے بجھاؤ۔

---

[1] بعض حضرات نے اس کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے فرمایا کہ بخار واقعتاً جہنم کی لپٹ اور شعلہ کا ایک دنیاوی مظاہرہ ہے تاکہ بندے جہنم اور اس کی آگ سے پناہ حاصل کریں جبکہ بعض نے اس کو تشبیہ قرار دیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ بخار بھی جہنم کی گرمی کے مشابہ ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے یہ دونوں اقوال نقل کر کے پہلے کو ترجیح دی ہے۔ جبکہ شیخ الاسلام مدظلہم نے فرمایا کہ: یہ بھی احتمال ہے کہ بخار ان گناہوں کا سبب ہے جن کی وجہ سے بندہ کو جہنم کی سزا ہوگی اور اللہ بندہ کو دنیا میں بخار کی حدت میں مبتلا کر کے جہنم کی حدت و تپش سے محفوظ فرمانا چاہتے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ مومن کے حق میں آخرت کے عذاب سے نجات کا اشارہ ہوتا ہے واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ج ۴ ۳۴۲)

رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ ـ

۱۲۳۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ -

۱۲۳۰......ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار جہنم کی بھاپ سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۲۳۱......وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۱۲۳۱...... اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۲۳۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا وَتَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ -

۱۲۳۲...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگوا کر اُس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور فرمایا: یہ جہنم کی بھاپ سے ہے۔

۱۲۳۳......وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ اَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُو اَحْمَدَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ـ

۱۲۳۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن حضرت ابو اسامہ کی روایت کردہ حدیث میں "بخار جہنم کی بھاپ سے ہے" کا ذکر موجود نہیں ہے۔

۱۲۳۴...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الْحُمّٰى فَوْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ ـ

۱۲۳۴...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے:
بخار جہنم کی بھاپ کا حصہ ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۲۳۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا

۱۲۳۵...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: بخار جہنم کی بھاپ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو بَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ۔

حصہ ہے پس اسے اپنے آپ سے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو اور حضرت ابو بکر نے (اپنی روایت کردہ حدیث میں) اپنے آپ سے کے الفاظ ذکر نہیں فرمائے۔

باب-۲۳۴ باب كراهة التداوي باللدود

منہ کے گوشہ سے دوائی ڈالنے کی کراہت

۱۲۳۶ ــــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

۱۲۳۶ ــــ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کی بیماری میں آپ ﷺ کے منہ کے گوشہ سے دوائی ڈالی۔ آپ نے دوا نہ ڈالنے کا اشارہ کیا، ہم نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ مریض ہونے کی وجہ سے دواء سے نفرت کر رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ کو افاقہ ہوگیا تو آپ ؐ نے فرمایا: تم میں سے عباس (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ سب کے منہ کے گوشہ سے دوا ڈالی جائے کیونکہ وہ تمہارے ساتھ موجود نہ تھے۔ ❶

باب- ۲۳۵ باب التداوي بالعود الهندي وهو الكست

عودِ ہندی کے ذریعہ علاج کرنا

۱۲۳۷ ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ

۱۲۳۷ ــــ حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کھانا نہ کھاتا تھا۔ اُس (بچہ) نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اُس (پیشاب والی جگہ پر) بہادیا۔

---

❶ یہ واقعہ آپ ﷺ کے مرض الوفات میں پیش آیا تھا۔ حضور علیہ السلام کا اپنے تیمار دار صحابہؓ سے منع کرنے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ یہ شرعاً ناجائز یا مکروہ ہے بلکہ مقصود یہ تھا کہ ان حالات میں اس کا فائدہ نہ ہوگا۔ پھر آپ نے سب کے منہ میں دوا ڈلوائی۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ بطور بدلہ یا انتقام کے نہ تھا کیونکہ آپ کی عادت شریفہ یہی تھی کہ آپ اپنی ذات کیلئے کبھی بدلہ نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ یہ دوا ڈلوانا تادیب کے طور پر تھا کہ دوبارہ ایسا نہ کریں۔ (واللہ اعلم)

يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ -

۱۲۳۸...... قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِي قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ -

۱۲۳۸...... حضرت ام قیس بنت عکاشہ سے مروی ہے کہ میں اپنا بیٹا لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، جسے میں نے بیماری کی وجہ سے دبایا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولادوں کا حلق اس جونک سے کیوں دباتی ہو۔ تم عود ہندی کے ذریعے علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات امراض کی شفاء ہے ان میں سے نمونیہ ہے، حلق کی بیماری میں اسے ناک کے ذریعہ ٹپکایا جائے اور نمونیے میں منہ کے ذریعہ ڈالا جائے۔ ❶

۱۲۳۹...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِي اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ

۱۲۳۹...... حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصنؓ ان پہلے ہجرت کرنے والوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن تھیں جو کہ بنو اسد بن خذیمہ میں سے ایک تھے کہتے ہیں مجھے انہوں نے خبر دی کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی۔ جو کھانے کی عمر کو نہ پہنچا تھا اور تالو کے ورم کی وجہ سے انہوں نے اس کا حلق دبایا ہوا تھا۔ حضرت یونس نے کہا: انہیں یہ خوف تھا کہ اس کے حلق میں ورم نہ ہو، اس لئے اس کا حلق دبایا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولادوں کا گلا کیوں دباتی ہو۔ تمہیں عود ہندی کست کے ذریعہ علاج کرنا چاہیے کیونکہ اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے جن میں نمونیا بھی ہے۔

۱۲۴۰...... قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَاَخْبَرَتْنِي اَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا -

۱۲۴۰...... حضرت عبیداللہؓ سے مروی ہے کہ اُم قیسؓ نے مجھے خبر دی کہ ان کے اس بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر بہادیا اور اسے دھونے میں زیادہ مبالغہ نہ کیا۔

باب- ۲۳۶ باب التداوي بالحبة السوداء

کلونجی کے ذریعہ علاج کرنا

۱۲۴۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ

۱۲۴۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ

---

❶ عود ہندی جسے اردو میں ''کوت'' انگریزی میں (COSTUS) اور عربی میں قُسط کہتے ہیں ایک خاص جڑی بوٹی ہے۔ قدیم اطباء نے اس کے بے شمار خواص ذکر کئے ہیں۔

اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ -

سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: کلونجی میں سوائے موت کے ہر بیماری کی شفاء ہے السام کا معنی موت اور الحبۃ السوداء کا معنی شونیز یعنی کلونجی ہے۔ ❶

۱۲۴۲..... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ وَلَمْ يَقُلِ الشُّونِيزُ۔

۱۲۴۲..... ان اسناد سے بھی یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کلونجی میں سوائے موت کے ہر بیماری کی شفاء ہے۔
اور حضرت سفیان و یونس کی روایت کردہ حدیث میں الحبۃ السوداء کے الفاظ مذکور ہیں اور لفظ الشونیز ذکر نہیں ہے۔

۱۲۴۳..... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلا السَّامَ -

۱۲۴۳..... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی بیماری ایسی نہیں سوائے موت کے جس کی شفاء کلونجی میں نہ ہو۔

باب ـ ۴۳۷ باب التلبينة مجمةٌ لفؤاد المريض

دودھ اور شہد کے حریرہ کا مریض کے دل کے لئے مفید ہونا

۱۲۴۴..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ

۱۲۴۴..... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ زوجہ نبی کریم ﷺ سے

❶ کلونجی (حبۃ السوداء) کو انگریزی میں BLACK CUMIN کہتے ہیں اور فارسی میں شونیز۔ انتہائی مفید چیز ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا کہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ یہاں علماء نے ہر سے مراد اکثر لیا ہے اور بعض اطباء کے قول کے مطابق کلونجی حقیقتاً ہر بیماری میں مفید ہے۔ اطباء نے اس کے بے شمار خواص ذکر کئے ہیں۔

بْن سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ۔

روایت ہے کہ ان کے گھر والوں میں سے جب کسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کی تعزیت کے لئے عورتیں جمع ہو کر چلی جاتیں اور ان کے گھر والے اور خواص ہی باقی رہ جاتے تو سیدہ ہانڈی میں شہد میں دودھ ملا کر حریرہ پکانے کا حکم دیتیں۔ جب وہ پک جاتا پھر ثرید بنایا جاتا پھر ثرید پر یہ دودھ اور شہد کا حریرہ ڈال دیا جاتا۔ پھر فرماتیں، اس میں سے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: دودھ اور شہد، حریرہ مریض کے دل کو خوش کرتا ہے اور رنج و غم کو دور کرتا ہے۔ [1]

باب- ۲۳۸ باب التداوي بسقي العسل

شہد پلا کر علاج کرنا

۱۲۴۵..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ

۱۲۴۵..... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے بھائی کو دست لگ گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے پلایا۔ پھر آکر عرض کیا: میں نے اسے شہد پلایا لیکن اس کے دستوں میں مزید زیادتی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اسے تین مرتبہ یہی فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے عرض کیا: میں نے پلایا لیکن اس کے دستوں میں مزید زیادتی ہی ہوتی چلی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا تو وہ صحت مند ہو گیا۔ [2]

---

[1] حریرہ یا تلبینہ دل کو تقویت پہنچاتا ہے، یعنی گرم دودھ میں شہد ملا کر پینا معدہ میں رطوبت پیدا کر کے اسکی خشکی کو دور کر دیتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں جسے امام نسائی نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے بلاشبہ حریرہ تم میں سے کسی کے پیٹ کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے پانی تمہارے چہرہ سے میل کچیل دھو دیتا ہے۔" اسی طرح ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: "جب آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ حسیر (حریرہ) بنانے کا حکم فرماتے، وہ بنایا جاتا تو آپ مریض کو وہ کھانے کا حکم فرماتے تھے۔"

[2] شہد کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ "اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔" اطباء نے ہر طریقہ سے شہد کے خواص بیان کئے ہیں اور تمام قدیم و جدید اطباء یونانی ہوں یا ایلو پیتھک یا ہومیو پیتھک سب شہد کی افادیت، خاصیتِ شفا اور دافع امراض ہونے کے بارے میں متفق، رطب اللسان ہیں۔ اس حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس میں فرمایا کہ شہد پلانے کے بعد مریض کے مرض میں اضافہ ہی ہوتا رہا یعنی پیٹ جاری رہا۔ مریض کے بھائی نے حضور ﷺ سے شکایت کی حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کا قول "فیه شفاء للناس"..... (جاری ہے)

اللهﷺصَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَاَ

١٢٤٦......وحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ۔

۱۲۴۶...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریمﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: میرے بھائی کا پیٹ بہت خراب ہو گیا ہے تو آپﷺ نے اس سے کہا: اسے شہد پلاؤ۔ باقی مذکورہ بالا حدیث شعبہ کی طرح ہے۔

باب- ۲۳۹ باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها

طاعون، بدفالی اور کہانت وغیرہ کے بیان میں

١٢٤٧......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِﷺ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ الطَّاعُونُ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ اُرْسِلَ عَلَى بَنِي اِسْرَائِيلَ اَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ و قَالَ اَبُو النَّضْرِ لا يُخْرِجُكُمْ اِلا فِرَارٌ مِنْهُ۔

۱۲۴۷...... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے پوچھا آپ نے رسول اللہﷺ سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو حضرت اسامہ نے کہا کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا:
طاعون ایک عذاب ہے جسے بنی اسرائیل پر یا ان لوگوں پر بھیجا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے پس جب تم سنو کہ فلاں علاقہ میں طاعون کی وباء پھیل چکی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے رہنے کی جگہ میں واقع ہو جائے تو اس زمین سے طاعون سے فرار ہو کر مت نکلو۔

١٢٤٨...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالا اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ ابْنُ قَعْنَبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَاِذَا

۱۲۴۸...... حضرت اسامہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا:
طاعون عذاب کی علامت و نشانی ہے، اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں سے بعض لوگوں کو اس عذاب میں مبتلا کیا پس جب تم اس بارے میں سنو تو اس جگہ مت داخل ہو اور جب تمہارے رہنے کی زمین میں واقع ہو جائے تو اس سے بھاگو مت۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے کیونکہ حقیقت یہ بھی ہے کہ شہد کے استعمال کے بعد پیٹ میں موجود باقی ماندہ فاسد مادہ شہد کی وجہ سے نکل رہا تھا اور یہی دراصل مرض جڑ سے ختم کرنے کا واحد راستہ تھا۔ مگر مریض کا بھائی اس کو مرض میں اضافہ سمجھ کر گھبرا گیا۔ بالآخر شہد ہی سے شفاء ہوئی یہاں کذب (جھوٹا) کا لفظ بمعنی خطاء اور غلطی ہے۔

سَمِعْتُمْ بِهِ فَلا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلا تَفِرُّوا مِنْهُ هٰذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهُ

۱۲۴۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ هٰذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلا تَدْخُلُوهَا ۔

۱۲۴۹...... حضرت اسامہؓ بن زید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ طاعون ایک عذاب ہے جسے تم سے پہلے لوگوں پر یا بنی اسرائیل پر مسلّط کیا گیا جب تم ایسی زمین میں ہو تو طاعون سے بھاگتے ہوئے اس علاقے سے مت نکلو اور جس جگہ طاعون ہو تو تم وہاں مت جاؤ۔ [1]

۱۲۵۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ عَذَابٌ أَوْ رِجْزٌ أَرْسَلَهُ اللهُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا ۔

۱۲۵۰...... صحابی رسول حضرت اسامہ بن زیدؓ سے طاعون کے بارے میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ عذاب یا بیماری ہے جسے اللہ (عزوجل) نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ یا کچھ لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے، بھیجا تھا۔ پس جب تم کسی زمین میں اس (طاعون) کی اطلاع سنو تو اس (طاعون زدہ) علاقہ میں مت جاؤ اور جب طاعون تم پر آجائے تو اس (طاعون زدہ) علاقہ سے بھاگ کر مت نکلو۔

۱۲۵۱...... وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ ۔

۱۲۵۱...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

---

[1] حکیم ابن سینا کا قول ہے کہ: طاعون ایک زہریلا مادہ ہے جو ایک مہلک گلٹی کی صورت میں بغل یا کان کے پیچھے ظاہر ہوتا ہے بلکہ بالعموم جسم کے نرم حصوں میں ظاہر ہوتا ہے...... "طاعون میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید کے حکم میں ہے۔ حضور علیہ السلام نے احادیث مذکورہ میں ہدایت دی ہے کہ اگر کسی جگہ کے متعلق تم کو معلوم ہو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں مت جاؤ، یہ توکل کے منافی نہیں کیونکہ مباح اسباب کو اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں ہوتا۔ شیخ تقی الدین ابن دقیق العیدؒ نے فرمایا کہ: یہ حکم اس لئے ہے کہ بعض اوقات ایسے مقام پر جانا در اصل اپنے لیے توکل کا دعویٰ کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ اور یہ صحیح نہیں اسی طرح بعض اوقات انسان اس تکلیف پر صبر نہیں کر سکتا تو کسی غلط قول کا مرتکب ہو جانے کا امکان ہوتا ہے اس لیے ممانعت فرمائی۔"

۱۲۵۲..... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ -

۱۲۵۲..... صحابی رسول حضرت اسامہ بن زیدؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (طاعون) درد یا بیماری ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ تم سے پہلی بعض قوموں کو عذاب دیا گیا۔ پھر یہ ابھی تک زمین میں باقی ہے کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی آجاتا ہے پس جو کسی علاقے میں اس (طاعون) کی اطلاع سنے تو وہ اس جگہ نہ جائے اور جو اس زمین میں موجود ہو جہاں یہ واقع ہو جائے تو اس سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلے۔

۱۲۵۳..... وحَدَّثَنَاه اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ -

۱۲۵۳..... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۱۲۵۴..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي اَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكَ اَنَّهُ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ اَخَاهُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ اَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ اُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكُمْ اَنَّهُ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ اَنْتَ سَمِعْتَ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ -

۱۲۵۴..... حضرت حبیبؒ سے مروی ہے کہ ہم مدینہ میں تھے تو مجھے یہ خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون واقع ہو چکا ہے تو مجھے حضرت عطاء بن یسارؒ اور ان کے علاوہ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور وہاں طاعون واقع ہو جائے تو تم وہاں سے نہ نکلو اور جب تم کو کسی علاقہ کے بارے میں خبر پہنچے تو وہاں داخل مت ہو۔ میں نے کہا: آپ نے یہ بات کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: عامر بن سعد سے جو اسے روایت کرتے ہیں۔ میں ان (عامر بن سعد) کے پاس گیا تو لوگوں نے کہا: وہ موجود نہیں ہیں۔ میں ان کے بھائی ابراہیم سے ملا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: میری موجودگی میں حضرت اسامہؓ نے یہ حدیث حضرت سعد کو بیان کی۔ حضرت اسامہؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: یہ درد بیماری ہے یا عذاب یا عذاب کا بقیہ حصہ۔ تم سے پہلے لوگوں کو اس کے ذریعہ عذاب دیا گیا۔ پس جب کسی علاقے میں یہ پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس علاقہ سے مت نکلو اور جب تمہیں کسی علاقہ کے بارے میں اس کی خبر پہنچے تو اس علاقہ میں مت داخل ہو۔ حضرت حبیب نے کہا میں نے ابراہیم سے کہا: تم نے حضرت اسامہؓ کو یہ حدیث حضرت

سعد سے بیان کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں!

۱۲۵۵ ـــ وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي اَوَّلِ الْحَدِيثِ -

۱۲۵۵ ـــ اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ لیکن اس سند کے ساتھ اس حدیث کے ابتداء میں حضرت عطاء بن یسارؒ کا قصہ مذکور نہیں ہے۔ ❶

۱۲۵۶ ـــ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ -

۱۲۵۶ ـــ حضرت سعد بن مالک، حضرت خذیمہ بن ثابت اور حضرت اسامہ بن زیدؓ سے یہی روایت جو کہ حضرت شعبہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے۔

۱۲۵۷ ـــ وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ -

۱۲۵۷ ـــ حضرت ابراہیم بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعدؓ بیٹھے گفتگو کر رہے تھے تو انہوں نے ان کی مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ روایت کی۔

۱۲۵۸ ـــ وحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ -

۱۲۵۸ ـــ حضرت ابراہیم بن سعد بن مالکؓ نے اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ حدیث مبارکہ سابقہ روایت ہی کی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۵۹ ـــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

۱۲۵۹ ـــ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ شام کی طرف چلے، جب مقام سرغ پہنچے تو لشکر والوں میں سے حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ اور ان کے ساتھیوں سے آپ کی ملاقات

---

❶ اسی طرح طاعون کے متعلق یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تم کسی خطہ میں ہو اور وہاں طاعون کی وبا پھیل جائے تو تم وہاں سے نہ نکلو۔ بعض علماء نے اس ممانعت کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے۔ جبکہ بعض نے حرام قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: یہاں تین صورتیں ہیں ایک یہ کوئی فقط طاعون سے ڈر کر وہاں سے بھاگ رہا ہے تو یہ ممانعت حرام کے درجہ میں ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی کسی حقیقی ضرورت کی بناء پر وہاں سے نکلنا چاہ رہا تھا اور ابھی نکلا نہیں تھا کہ طاعون پھیل گیا، اس کیلئے نکلنا ممنوع نہیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی کسی ضرورت سے وہاں سے نکل رہا تھا اور طاعون بھی پھیلا ہوا تھا اس سے دونوں نیتوں سے نکلنا چاہا۔ اس کے بارے میں اقوال مختلف ہیں بعض نے منع کیا ہے کیونکہ ظاہراً فرار کی صورت ہے۔ اور بعض نے اجازت دی ہے کیونکہ صرف فرار کی نیت سے نہیں نکل رہا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اَهْلُ الْاَجْنَادِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ اِلٰى قَدَرِ اللهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ

ہو گئی۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے کہا: میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ میں ان کو بلا لایا۔ آپ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں خبر دی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے پس انہوں نے اختلاف کیا۔ ان میں سے بعض نے کہا: آپ جس کام کے لئے نکل چکے ہیں، ہمارا خیال ہے کہ آپ واپس نہ ہوں اور بعض نے کہا: آپ کے ساتھ بعض متقدمین اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہیں، ہمارے خیال میں آپ کا انہیں اس وباء کی طرف لے جانا مناسب نہیں۔ آپؓ نے کہا: اچھا تم جاؤ۔ پھر کہا: میرے پاس انصار کو بلاؤ۔ میں نے آپ کے لیے انہیں بلایا۔ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے اور ان کے اختلاف کی طرح انہوں نے بھی اختلاف کیا۔ آپؓ نے کہا: میرے پاس سے تشریف لے جائیں۔ پھر آپ نے کہا: میرے پاس مہاجرین فتح مکہ سے قریشی بزرگوں کو بلاؤ۔ میں ان کو بلا لایا ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا۔ سب حضرات نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ واپس چلے جائیں اور ان کو اس وباء میں نہ لے جائیں حضرت عمرؓ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں سواری کی حالت میں صبح کرنے والا ہوں۔ پس لوگ بھی سوار ہو گئے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے کہا: کیا تم اللہ کی تقدیر سے فرار ہو رہے ہو؟ حضرت عمرؓ نے کہا: اے ابو عبیدہ! کاش یہ بات کہنے والا آپ کے سوا کوئی اور ہوتا اور حضرت عمرؓ ان سے اختلاف کرنے کو پسند نہ کرتے تھے۔ کہا: ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ ایسی وادی میں اتریں جس کی دو گھاٹیاں ہوں، ان میں سے ایک سرسبز اور دوسری خشک اور ویران و بنجر۔ اگر انہیں سرسبز و شاداب وادی میں چرائیں تو کیا یہ اللہ کی تقدیر سے نہ ہوگا اور اگر انہیں بنجر و ویران میں چرائیں تو کیا یہ بھی تقدیر الٰہی سے نہ ہوگا۔ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی آ گئے جو کہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا: میرے پاس اس (طاعون) بارے میں علم ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ

بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ -

فرماتے تھے: جب تم کسی علاقہ کے بارے میں اس اطلاع (وبا) کو سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب یہ کسی علاقہ میں پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا: پھر حضرت عمر بن خطابؓ نے اللہ کی حمد بیان کی اور لوٹ گئے۔ ❶

۱۲۶۰...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ اَيْضًا اَرَاَيْتَ اَنَّهُ لَوْ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا قَالَ فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحِلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللهُ -

۱۲۶۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث مالکؒ کی طرح مروی ہے فرق یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ سے کہا: اگر کوئی آدمی سرسبز و شاداب وادی کو چھوڑ کر خشک اور بے آب و گیاہ وادی میں اپنے جانور چرائے تو کیا تم اسے قصوروار تصور کرو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا: بس چلو۔ آپ چلے۔ جب مدینہ آ گیا تو آپ نے کہا: یہی قیام گاہ ہے یا کہا: یہی منزل ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۲۶۱...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ -

۱۲۶۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے سند میں یہ فرق ہے کہ اس میں انہوں نے عبداللہ بن حارث سے بیان کی ہے اور عبداللہ بن عبداللہ بن حارث نہیں ذکر کیا۔

۱۲۶۲...... و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ -

۱۲۶۲...... حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ مقام سرغ پہنچے تو ان کو یہ خبر پہنچی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کسی علاقہ میں وباء کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب وباء کسی علاقہ میں تمہاری موجودگی میں پھیل جائے تو وباء سے فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے مت نکلو تو حضرت عمر بن خطابؓ مقام سرغ سے واپس لوٹ آئے۔

حضرت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت

---

❶ اس قصہ سے بھی وہی امر واضح ہو رہا ہے جو ہم نے پیچھے تفصیلاً ذکر کیا کہ حضرت عمرؓ بھی اس ممانعت کو محض راہ فرار اختیار کرنے والے کے حق میں متصور کرتے تھے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ: ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ یعنی اگر ہماری موت طاعون کے اندر لکھی ہے تو ہم اس سے بچ نہیں سکتے۔ اور اگر نہیں لکھی تو اس میں مر نہیں سکتے تو گویا وہاں جانا یا نہ جانا اپنی خواہش کی بناء پر نہیں ہے رسول کی اتباع اور حکم کی بناء پر ہے۔

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ اِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

عبدالرحمٰن کی اس روایت کردہ حدیث کی وجہ سے لوگوں کو واپس لوٹایا۔

باب- ۲۴۰ باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولا نوء ولا غول ولا يورد ممرضٌ على مصحٍ

مرض کے متعدی ہونے، بدشگونی، ہامہ، صفر، ستارے اور غول وغیرہ کی کوئی حقیقت نہ ہونے کے بیان میں

۱۲۶۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِاَبِي الطَّاهِرِ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيْءُ الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ -

۱۲۶۳...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرض کے متعدی ہونے اور صفر کی نحوست اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے تو ایک دیہاتی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ اونٹ ریت میں ہرنوں کی طرح (صاف) ہوتے ہیں پھر ان میں کوئی خارش زدہ اونٹ آتا ہے جو ان اونٹوں کو بھی خارش زدہ کر دیتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اونٹ کو بیماری لگانے والا کون ہے؟ [1]

۱۲۶۴...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۲۶۴...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرض کے متعدی ہونے کی کوئی اصل نہیں اور نہ بدشگونی، صفر اور الّو کی نحوست کی کوئی اصل ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کیا، یارسول

---

[1] مرض کے متعدی ہونے کے متعلق شریعت کی تعلیم

رسول اکرم ﷺ سے اس کے متعلق دونوں طرح کے ارشادات ثابت ہیں بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض متعدی ہوتا ہے اور اسباب کے درجہ میں وہ اس بات میں مؤثر ہوتا ہے مثلاً آپ ﷺ کا ارشاد "مجذوم (کوڑھی) سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔" (بخاری) وغیرہ اور بعض ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور ایسا تصور درست نہیں مثلاً مذکورہ بالا احادیث اس بناء پر اکثر محدثین شارحین نے یہ بات کہی ہے کہ شریعت میں اصلاً تو اس تصور کی نفی کی گئی ہے کہ مرض متعدی ہوتا ہے اور یہی شریعت کی اصل تعلیم ہے لیکن جہاں اس کے برخلاف کوئی ارشاد نبوی ثابت ہے مثلاً ابھی ذکر کیا گیا کہ: مجذوم سے بھاگو...... یہ دراصل ایک مسلمان کے عقیدہ کو فساد سے بچانے کیلئے ارشاد فرمائے گئے ہیں کیونکہ اگر کوئی تندرست شخص مریض کے پاس گیا اور پھر بحکم خداوندی وہ بیمار ہو گیا تو وہ اپنی بیماری کو مریض کے پاس جانے کا شاخسانہ قرار دے گا۔ تو اس کا عقیدہ بڑھ جائے گا۔ علماء نے فرمایا اصل میں اہل عرب کا عقیدہ تھا کہ مرض کا متعدی ہونا یہ بذات خود مؤثر تھا اس کی نفی کے لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: لا عدویٰ...... الخ تاکہ اس غلط تاثر اور عقیدہ باطل کی تردید ہو جائے۔ اور مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف دھیان رہے۔ اور جہاں فر من المجذوم...... الخ جیسے ارشادات ہیں وہ اس لیے کہ بعض امراض کے اندر ایسے اثرات جراثیم ہوتے ہیں جو ایک جسم سے دوسرے جسم کے ملنے سے منتقل ہو جاتے ہیں کبھی سانس کے ذریعہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر ایسے مریض سے اختلاط کیا جائے تاکہ اگر اسے بحکم خداوندی بیماری لگ جائے تو وہ اسے دوسرے مریض کی طرف منسوب نہ کرے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم ج ۴ / ۳۷۰)

اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺقَالَ لا عَدْوٰى وَلا طِيَرَةَ وَلا صَفَرَ وَلا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ -

اللہ! باقی حدیث سابقہ حدیث یونس کی طرح ذکر فرمائی۔

۱۲۶۵...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ اَبِي سِنَانِ الدُّؤَلِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّﷺلا عَدْوٰى فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ اَنَّ النَّبِيَّﷺقَالَ لا عَدْوٰى وَلا صَفَرَ وَلا هَامَةَ -

۱۲۶۵...... صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا:
مرض متعدی نہیں ہوتا۔ایک دیہاتی نے عرض کیا۔باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔ حضرت سائب کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا:
مرض کے متعدی ہونے، صفر اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔

۱۲۶۶...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺقَالَ لا عَدْوٰى وَيُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺقَالَ لا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِﷺ ثُمَّ صَمَتَ اَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لا عَدْوٰى وَاَقَامَ عَلٰى اَنْ لا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ -
فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺلا عَدْوٰى فَاَبٰى اَبُو هُرَيْرَةَ اَنْ يَعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ لا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ فَمَا رَآهُ الْحَارِثُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ اَبَيْتُ قَالَ

۱۲۶۶...... حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: مرض متعدی نہیں ہوتا اور یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔ حضرت ابو سلمہ نے کہا: حضرت ابو ہریرہؓ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہﷺ سے روایت کرتے تھے۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ آپﷺ کے قول، مرض متعدی نہیں ہوتا سے اس کے بعد خاموشی اختیار کرلی اور اس حدیث پر کہ "مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے" پر قائم رہے۔ حضرت حارث بن ابی ذباب (حضرت ابو ہریرہؓ کے چچازاد) نے کہا: اے ابو ہریرہؓ! میں نے آپ سے سنا کہ آپ اس حدیث کے ساتھ ایک دوسری حدیث روایت کرتے تھے آپ کہتے تھے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: مرض متعدی نہیں ہوتا۔ تو حضرت ابو ہریرہؓ نے اس حدیث کے جاننے سے انکار کر دیا اور کہا: "مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے"۔ حضرت حارث اس بات پر مطمئن نہ ہوئے (اور گفتگو میں، رد و بدل کیا) یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہؓ ناراض ہوگئے اور حبشی زبان میں انہیں کچھ کہا۔ پھر حضرت حارث سے کہا: کیا تم جانتے ہو میں نے کیا کہا تھا؟! انہوں نے کہا: نہیں! ابو ہریرہؓ نے کہا: میں نے کہا ہے کہ مجھے (اس روایت کے نقل کرنے سے) انکار ہے۔ حضرت

بُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا نَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰى فَلا اَدْرِي اَنَسِيَ بُو هُرَيْرَةَ اَوْ نَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ -

ابو سلمہ نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے، حضرت ابو ہریرہؓ ہم سے حدیث روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرض متعدی نہیں ہوتا۔ میں نہیں جانتا کہ حضرت ابو ہریرہؓ بھول چکے ہیں یا ان دونوں قولوں میں سے ایک نے دوسرے کو منسوخ کر دیا۔

۱۲۶۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ لا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ -

۱۲۶۷...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور وہ اس کے ساتھ یہ حدیث بھی روایت کرتے تھے: مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

۱۲۶۸...... حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ -

۱۲۶۸...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۱۲۶۹...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰى وَلا هَامَةَ وَلا نَوْءَ وَلا صَفَرَ -

۱۲۶۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ اُلو میں (نحوست) ہے اور نہ ستارے (کی وجہ سے بارش) کی کوئی اصل ہے اور نہ صفر کی (نحوست کی) کوئی بنیاد ہے۔

۱۲۷۰...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا عَدْوٰى وَلا طِيَرَةَ وَلا غُولَ

۱۲۷۰...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مرض کے متعدی ہونے، بدشگونی اور غول کی کوئی حقیقت اور اصل نہیں ہے۔

۱۲۷۱...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا عَدْوٰى

۱۲۷۱...... صحابی حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مرض کے متعدی ہونے، غول اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ [1]

[1] فائدہ: ...... نحوست کا کوئی تصور اسلام میں نہیں ہے۔ اسی طرح بدشگونی کا بھی اسلام میں تصور نہیں ہے اہل عرب کے یہاں ماہ صفر کی نحوست کا تصور تھا۔ اسی طرح وہ یہ تصور رکھتے تھے کہ بارش ستاروں کی گردش اور چال کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ...... (جاری ہے)

وَلا غُولَ وَلا صَفَرَ ۔

۱۲۷۲ ...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لا عَدْوَى وَلا صَفَرَ وَلا غُولَ وَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ وَلا صَفَرَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يُقَالُ دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُولَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَغَوَّلُ ۔

۱۲۷۲ ...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: مرض کے متعدی ہونے صفر اور غول کی کوئی حقیقت نہیں۔ حضرت ابو زبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے انہیں صفر کی تفسیر یہ بیان کی کہ صفر سے مراد پیٹ ہے۔ حضرت جابرؓ سے کہا گیا (پیٹ کا) کیا مطلب؟ انہوں نے کہا: پیٹ کے کیڑوں کو صفر کہا جاتا تھا اور انہوں نے غول کی تفسیر نہیں بتائی۔ حضرت ابو زبیرؒ نے کہا: غول سے مراد وہ ہے جو مسافروں کو راستہ بھٹکا دیتا ہے۔

باب- ۲۴۱ باب الطيرة والفال وما يكون فيه من الشؤم

بدشگونی، نیک فال اور جن چیزوں میں نحوست ہے ان کے بیان میں

۱۲۷۳ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

۱۲۷۳ ...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں اور نیک شگون فال ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! نیک شگون کیا ہے فرمایا: اچھی بات جسے تم سے کوئی سنے۔

۱۲۷٤ ...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

۱۲۷۴ ...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... علاوہ ازیں الو کو نحوست کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سب کی تردید فرمادی۔ غول کی حقیقت یہ تھی کہ عربوں کا عقیدہ تھا کہ جب کوئی شخص سفر پر جاتا ہے اور راہ بھول جاتا ہے تو غول بیابانی اس کی راہ نمائی کرتے ہوئے راہ دکھاتا ہے۔ جبکہ بعض یہ تصور رکھتے تھے ہواؤں میں بھوت پریت مسافر قافلوں کو راہ سے بھٹکایا کرتے تھے اور ایسے راستوں پر لے جاتے تھے جہاں ہلاکت یقینی ہوتی تھی۔ حضور علیہ السلام نے ان سب کی نفی فرمادی۔

النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ ۔

۱۲۷۵...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ ۔

۱۲۷۵...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بدشگونی کی کوئی حقیقت ہے البتہ فال یعنی اچھی بات اور عمدہ گفتگو مجھے پسند ہے۔

۱۲۷۶...... وحَدَّثَناه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالَ قِيلَ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ ۔

۱۲۷۶...... حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بدشگونی کی کوئی اصل ہے اور مجھے نیک شگونی پسند ہے عرض کیا گیا: فال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پاکیزہ اور عمدہ بات۔

۱۲۷۷...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ ۔

۱۲۷۷...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نہ کوئی مرض متعدی ہوتا ہے نہ بدشگونی کی اصل ہے اور مجھے نیک فال پسند ہے۔[1]

۱۲۷۸...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا عَدْوَى وَلا هَامَةَ وَلا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ ۔

۱۲۷۸...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ اُلو اور بدشگونی کی کوئی اصل ہے اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔

۱۲۷۹...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

۱۲۷۹...... صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

گھر، عورت اور گھوڑے میں نحوست ہے۔

---

[1] فائدہ...... فال سے مراد نیک فال ہے۔ فال کے معنی ہیں کسی سنی ہوئی بات یا محسوس چیز کی طرف ذہن کا منتقل ہو جانا اور اس سے ذہن میں معنی مقصود کا حاصل ہو جانا'' اس لفظ کا زیادہ تر استعمال برکت کے معنی میں ہوتا ہے (قرطبی) حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی لفظ سے اپنے جائز مقصد کی طرف اشارہ حاصل کر لینا فال نیک کہلاتا ہے اور یہ ناجائز نہیں بلکہ مستحسن و محمود ہے۔ مثلاً حضور علیہ السلام نے حدیبیہ کی صلح کے موقع پر کفار کی طرف سے سہیل بن عمرو کے نمائندہ بن کر آنے پر ارشاد فرمایا: ''تمہارا معاملہ سہیل (آسان) ہو گیا۔'' تو لفظ سہیل سے حضور علیہ السلام نے سہل کا تصور فرمایا اور یہ فال نیک حاصل کی۔ (سیرت حلبیہ)

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ -

۱۲۸۰...... و حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ -

۱۲۸۰...... صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بد شگونی کی کوئی حقیقت ہے اور نحوست تین میں ہو سکتی ہے: عورت، گھوڑا اور مکان۔ ❶

۱۲۸۱...... و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ

۱۲۸۱...... ان چھ اسناد سے بھی حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور بد شگونی کی کوئی حقیقت نہیں۔

۱۲۸۲...... و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۲۸۲...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر نحوست کا کسی چیز میں ہونا ثابت ہوتا تو

❶ بعض علماء نے ان تین اشیاء کو حقیقتاً بد شگونی کے عام حکم سے مستثنیٰ مانا ہے اور ان تین چیزوں میں نحوست کے وجود کو تسلیم کیا ہے۔ جبکہ بعض علماء نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ اسکے معنی ہیں اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی۔ (واللہ اعلم)

عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنْ يَّكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ -

وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہوتی۔

۱۲۸۳......و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ -

۱۲۸۳......اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں (حق) کا لفظ مروی نہیں۔

۱۲۸۴......و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ -

۱۲۸۴......حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو وہ گھوڑے مکان اور عورت میں ہوتی۔

۱۲۸۵...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ

۱۲۸۵......حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اگر نحوست ہوتی تو وہ عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔ ❶

۱۲۸۶......وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۲۸۶......اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۲۸۷......و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ -

۱۲۸۷......صحابی رسول حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اگر کسی چیز میں (نحوست) ہوتی تو وہ مکان، خادم اور گھوڑے میں ہوتی۔

---

❶ فائدہ...... شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی صاحب عثمانی مدظلہم نے اپنی بے نظیر شرح مسلم تکملہ فتح الملہم میں فرمایا کہ: ان تین اشیاء کے اندر نحوست کا اثبات جو کیا گیا ہے اسی سے حقیقی نحوست مراد نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب ان تین چیزوں میں سے کوئی چیز انسان کی طبیعت کے موافق نہیں ہوتی تو وہ مختلف مصائب اور تکالیف کا سبب بن جاتی ہے جیسا کہ نحوست کے قائل حضرات اپنی تکالیف کا سبب نحوست کو قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ نحوست نہیں بلکہ اس چیز کا اس شخص کی طبیعت کے عدم موافق ہوتا ہے اور یہ بات زیادہ تر ان تین اشیاء میں پائی جاتی ہے اس لئے حدیث میں ان تین کا ذکر کیا گیا۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۴/۳۸۱)

باب-۲۴۲ باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان

کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت کے بیان میں

۱۲۸۸......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلا يَصُدَّنَّكُمْ

۱۲۸۸......حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسی بہت ساری باتیں ہیں جنہیں ہم زمانہ جاہلیت میں سر انجام دیتے تھے۔ ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔ میں نے عرض کیا: ہم بدفالی لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ یہ خیال آنا تمہیں کسی کام سے نہ روکے۔ ❶

۱۲۸۹......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى اَخْبَرَنَا مَالِكٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ

۱۲۸۹......ان چار اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن امام مالکؒ کی روایت کردہ حدیث میں بدفالی کا ذکر کیا ہے اور کاہنوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۹۰......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الاَوْزَاعِيُّ كِلاهُمَا عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

۱۲۹۰......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم میں بعض آدمی (علم جعفر) کے خطوط کھینچا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء (علیہم السلام) میں سے ایک نبی (علیہ السلام) خطوط کھینچا کرتے تھے جو ان کے طریقہ کے مطابق خط کھینچے وہ حق ہے۔ ❷

❶ فائدہ...... کاہن اسے کہتے ہیں جو غیر موجود اشیاء کی خبریں دے۔ اس میں نجومی (ستاروں کی چال سے معلوم کر کے خبریں بتانے والا) پیش گوئیاں کرنے والا سب داخل ہیں۔ ان میں سے کسی کے پاس جانا اور ان کے بتلائے ہوئے امور کا یقین کرنا جائز نہیں۔

❷ علماء نے فرمایا کہ علم رمل اور جعفر حضرت ادریس علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، جبکہ بعض نے فرمایا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں فرمایا کہ: یہ علم خط معجزہ چھ انبیاء کو دیا گیا تھا آدم، ادریس،......... (جاری ہے)

مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔

۱۲۹۱...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ۔

۱۲۹۱...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کاہن ہمیں بعض چیزیں بیان کرتے تھے، جنہیں ہم ویسا ہی پاتے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک سچی بات ہوتی ہے جس کو کوئی جن (فرشتوں سے) اچک لیتا ہے پھر اسے اپنے ولی (کاہن) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ کاہن اس (ایک سچی بات میں) میں سو جھوٹ کی زیادتی کر دیتا ہے۔

۱۲۹۲...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي يَحْيٰى ابْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ اَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔

۱۲۹۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: وہ کچھ نہیں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بعض اوقات وہ کوئی ایسی بات بیان کرتے ہیں جو سچی ہو جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سچی بات وہ ہوتی ہے جو جن (فرشتوں سے سن کر) بھاگ جاتا ہے اور اپنے ولی یعنی کاہن کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح لے جا کر ڈال دیتا ہے پھر وہ کاہن اس سچی بات میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

۱۲۹۳...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۲۹۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث معقل عن الزہری کی طرح مروی ہے۔

۱۲۹۴...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ

۱۲۹۴...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ مجھے اصحاب نبی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... لقمان، ارمیا، شعیا اور دانیال علیہم السلام۔ یہاں فرمایا کہ جس کا علم رمل اس نبی کے علم کے موافق ہو جائے وہ ٹھیک ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تعلیق بالمحال ہے، کیونکہ اس نبی کو تو وہ علم بطور معجزہ دیا گیا تھا باقی انسان کا علم تخمینی ہے۔ لہٰذا اس کا یقین کرنا درست نہیں۔ ان تخمینی چیزوں میں پڑ کر یقینی علوم (دین و شریعت) کو ترک کرنا حماقت ہے۔

حُمَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْمُهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ۔

ﷺ میں سے ایک انصاری نے خبر دی کہ وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ پھینکا گیا اور روشنی پھیل گئی تو صحابہؓ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جاہلیت میں کیا کہا کرتے تھے جب کوئی ستارہ اس طرح پھینکا جاتا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم کہا کرتے تھے اس رات کوئی بڑا آدمی پیدا کیا گیا اور کوئی بڑا آدمی مر گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان ستاروں کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں پھینکا جاتا بلکہ ہمارا پروردگار جب کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو حاملین عرش فرشتے اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں پھر جو ان کے قریب آسمان والوں میں سے ہیں وہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ یہ تسبیح آسمان دنیا والوں تک پہنچتی ہے پھر حاملین عرش سے قریب والے حاملین عرش سے کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ پس وہ انہیں اللہ کے حکم کی خبر دیتے ہیں پھر آسمانوں کے دوسرے فرشتے بھی ایک دوسرے کو اس کی خبر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر آسمان دنیا تک پہنچتی ہے پھر جن اسی سنی ہوئی بات کو اُچک لیتے ہیں اور اسے اپنے دوستوں یعنی کاہنوں کے ہاتھ میں ڈال دیتے ہیں اور ان کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اب جو خبر کماحقہ لاتے ہیں وہ سچی ہوتی ہے مگر یہ اسے خلط ملط کر دیتے ہیں اور اس میں اپنی مرضی سے کچھ اضافہ کر دیتے ہیں۔ ❶

۱۲۹۵...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ اللهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ يُونُسَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الأَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِهِ

۱۲۹۵...... حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں سے بعض انصار نے اسی طرح خبر دی۔ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ یہاں تک جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں: اس نے سچ فرمایا ہے اور کہا کہ اس میں ردو بدل اور زیادتی کر دیتے ہیں باقی حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

❶ اس حدیث میں صراحت ہے کہ کاہن جنات کی الٹی سیدھی باتیں سن کر اپنی طرف سے اس میں سو باتیں غلط سلط ملا کر لوگوں کو بتلایا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ کیسے درست ہو سکتا ہے۔

الْاَوْزَاعِيِّ وَلٰكِنْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَقَالَ اللّٰهُ ﴿حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ﴾ وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْذِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ۔

۱۲۹۶ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً۔

۱۲۹۶ــــ بعض ازواج مطہرات ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی عراف کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو اس کی چالیس رات یعنی دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ ❶

باب ـ ۲۴۳ باب اجتناب المجذوم ونحوه

جذامی سے پرہیز کرنے کے بیان میں

۱۲۹۷ــــ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ۔

۱۲۹۷ــــ حضرت عمرو بن شرید ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی آدمی تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ہم نے تیری بیعت کر لی ہے تم واپس لوٹ جاؤ۔

---

❶ عراف مستقبل کی پیشین گوئیاں کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ خواہ کاہن ہو یا نجومی۔ یا بعض لوگ کہتے ہیں جو کسی بات کے اسباب و مقدمات سن کر ایک نتیجہ نکالتے ہیں اور مخاطب کو بتا دیتے ہیں۔ بعض اوقات وہ بات پوری ہو جاتی ہے۔ ان کی بات پر یقین کرنا ان کے پاس جانا بھی ناجائز۔ اور اپنے اعمال حسنہ کو ضائع کرنے کا ذریعہ ہے۔

كتاب قتل الحيات وغيرها

کتاب قتلِ الحیّات وغیرِھا

سانپوں وغیرہ کو مارنے کے بیان میں

۱۲۹۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ

۱۲۹۸...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سانپ کے مارنے کا حکم دے دیا تھا جو دو دھاریوں والا ہو کیونکہ یہ سانپ بصارت کو غائب کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔ ❶

۱۲۹۹...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ الاَبْتَرُ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ ۔

۱۲۹۹...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں دم کٹے دو دھاریوں والے دو قسم کے سانپوں کا ذکر ہے۔

۱۳۰۰...... و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَاَبْصَرَهُ اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ ۔

۱۳۰۰...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مار ڈالو خصوصاً دو دھاریوں والے اور دم کٹے ہوئے کو کیونکہ یہ دونوں حمل کو ضائع کر دیتے ہیں اور آنکھ کی بینائی کو زائل کر دیتے ہیں اور ابن عمرؓ جس سانپ کو بھی پاتے مار ڈالتے تھے۔ ایک مرتبہ انہیں حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر یا حضرت زید بن خطاب نے دیکھا کہ وہ سانپ کا پیچھا کر رہے ہیں تو کہا: گھریلو سانپ کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۳۰۱...... و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ

۱۳۰۱...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کتوں کے مارنے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سانپوں اور کتوں کو مار ڈالو، بالخصوص دو دھاریوں والے اور دم برید (سانپ) کو مارو کیونکہ وہ دونوں بصارت زائل کر دیتے ہیں اور حاملہ

---

❶ فائدہ...... مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخصوص سانپ کے اندر یہ صفت رکھی ہے کہ جب وہ انسان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہے تو انسان کی بصارت کو زائل کر دیتا ہے۔ شاید اس کی آنکھوں سے کسی خاص قسم کی شعاعیں اور ریز نکلتی ہوں۔ جو انسانی بصارت کیلئے مہلک ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ حمل گرا دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر حاملہ عورت اس سانپ کو دیکھ لے تو اس کے خوف سے حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ عورت جب اس سانپ کو دیکھتی ہے تو وہ اپنا زہر اسے دکھاتا ہے جس سے حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى قَالَ الزُّهْرِيُّ وَنُرَى ذٰلِكَ مِنْ سُمَّيْهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لا اَتْرُكُ حَيَّةً اَرَاهَا اِلا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ اَوْ اَبُو لُبَابَةَ وَاَنَا اُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلا يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ -

عورت کا حمل گرا دیتے ہیں۔ زہریؒ نے کہا: ہمارے خیال میں یہ ان کے زہر کے اثر کی وجہ سے ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے حضرت سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: ایک عرصہ تک میں جو بھی سانپ دیکھتا تو اسے مارے بغیر نہ چھوڑتا تھا۔ ایک مرتبہ میں ایک دن گھریلو سانپ کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ میرے پاس سے حضرت زید بن خطاب یا حضرت لبابہ گزرے تو انہوں نے کہا: ٹھہر جاؤ، اے عبداللہ! میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع بھی فرمایا ہے۔

١٣٠٢ ...... وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَآنِي اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالا اِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالاَبْتَرَ -

١٣٠٢ ...... ان اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے، اس روایت میں یہ ہے کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں مجھے حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر اور زید بن خطاب نے دیکھا تو دونوں نے کہا: آپ ﷺ نے گھریلو (سانپوں کو مارنے سے) منع فرمایا ہے اور یونس کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ سانپوں کو قتل کرو اور انہوں نے دو دھاریوں والے اور دم برید کا ذکر نہیں کیا۔ ❶

١٣٠٣ ...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِبُ بِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْتَمِسُوهُ فَاقْتُلُوهُ فَقَالَ اَبُو لُبَابَةَ لا تَقْتُلُوهُ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى

١٣٠٣ ...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو لبابہؓ نے حضرت ابن عمرؓ سے ان کے گھر کا دروازہ اپنے لئے کھولنے کے بارے میں گفتگو کی تاکہ وہ مسجد سے قریب ہو جائیں تو لڑکوں کو (اتنے میں) سانپ کی کینچلی مل گئی۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: سانپ کو تلاش کرو اور اسے قتل کر دو تو حضرت ابو لبابہ نے کہا: اسے قتل مت کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

❶ گھریلو سانپوں کو مارنے سے ممانعت کی وجہ علماء نے یہ لکھی ہے کہ گھروں میں رہنے والے سانپوں کے متعلق یہ احتمال ہوتا ہے وہ جنات ہوں اور سانپ کی شکل میں متمثل اور متشکل ہو جاتے ہوں۔ لہٰذا اگر وہ حقیقتاً جن ہو۔ اور اسے مار دیا اس کا نقصان مارنے والے کو ہوگا کیونکہ جنات عموماً انتقام ضرور لیتے ہیں۔

عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ۔

۱۳۰۴......و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتَّى حَدَّثَنَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ۔

۱۳۰۴...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ تمام سانپوں کو مار دیا کرتے تھے اور ہمیں حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر بدریؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلوں سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے پس حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اس سے رک گئے۔

۱۳۰۵......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ۔

۱۳۰۵...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابولبابہؓ سے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کو یہ خبر دیتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلوں سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا۔

۱۳۰۶......و حَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ۔

۱۳۰۶...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہؓ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں ہوتے ہیں۔ [1]

۱۳۰۷......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَأُمِرَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَذِي

۱۳۰۷...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابولبابہؓ بن عبد المنذر انصاری کی رہائش قبا میں تھی وہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے کہ ایک دن عبداللہ بن عمرؓ ان کے ساتھ بیٹھے اپنا ایک دروازہ کھول رہے تھے کہ اچانک انہوں نے گھریلو سانپوں میں سے ایک سانپ دیکھا اور لوگوں نے اسے مارنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابولبابہؓ نے کہا: انہیں مارنے سے روکا گیا ہے اور انہوں نے اس گھریلو سانپوں کا ارادہ کیا اور دم بریدہ اور دو دھاریوں والے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا اور کہا گیا ہے یہی وہ دو قسم کے سانپ ہیں جو بصارت (بینائی) کو اچک لیتے ہیں اور عورتوں

[1] گھریلو سانپوں کے متعلق حضرت ابو سعید الخدریؓ کی روایت میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ: "ان گھروں میں کچھ مخلوقات رہتی ہیں، لہٰذا اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین بار (تین دن تک) اسے تنگ کرو (یعنی اعلان کرو کہ وہ چلے جائیں) اگر وہ چلے جائیں تو ٹھیک ورنہ انہیں قتل کر دو"۔

الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَاءِ ۔

کے (پیٹ) کے بچوں کو گرادیتے ہیں۔

۱۳۰۸...... و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهُ فَرَاٰى وَبِيصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ اَبُو لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ ۔

۱۳۰۸...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن اپنی گری ہوئی دیوار کے پاس تھے کہ انہوں نے اچانک سانپ کی چمک دیکھی۔ تو کہا: اس سانپ کا پیچھا کرو اور اسے قتل کر دو۔ حضرت ابو لبابہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان سانپوں کے قتل سے منع کرتے ہوئے سنا جو گھروں میں رہتے ہیں، سوائے دم بریدہ اور دو دھاریوں والے سانپوں کے کیونکہ یہ وہ ہیں جو بصارت و بینائی کو اچک لیتے ہیں اور عورتوں کے حمل کو گرادیتے ہیں۔

۱۳۰۹...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ۔

۱۳۰۹...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو لبابہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، اس حال میں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس والے قلعہ میں سانپ کو تلاش کر رہے تھے۔ باقی حدیثِ مبارکہ سابقہ حدیث لیث بن سعد کی طرح ذکر فرمائی۔

۱۳۱۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَاْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً اِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَاهَا اللهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا ۔

۱۳۱۰...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک غار میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ پر وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا نازل کی گئی۔ پس ہم آپ ﷺ کے دہن مبارک سے مزہ لے لے کر اس سورت کو حاصل کر رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نکل آیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے مار ڈالو۔ پس میں نے اس سانپ کو مارنے میں جلدی کی لیکن وہ ہم سے نکل گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے اسے تمہارے شر سے بچالیا جیسا کہ اس کے شر سے تمہیں بچایا۔

۱۳۱۱...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ فِي هٰذَا

۱۳۱۱...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

الاسْنَادِ بِمِثْلِه ۔

۱۳۶۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى ۔

۱۳۱۲...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ایک احرام باندھنے والے کو سانپ مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ❶

۱۳۶۳...... وحَدَّثَنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَاَبِي مُعَاوِيَةَ ۔

۱۳۱۳...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے۔ باقی حدیث سابقہ حدیث جریر وابی معاویہ کی طرح ہے۔

۱۳۶٤...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ اَفْلَحَ اَخْبَرَنِي اَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَاْذِنُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلَى اَهْلِهِ فَاسْتَاْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّي اَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَاَهْوَى اِلَيْهَا الرُّمْحَ لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ

۱۳۱۴...... حضرت ہشام بن زہرہ رحمۃ اللہ علیہ کے مولیٰ حضرت ابوسائب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابوسعید کے پاس ان کے گھر گئے۔ کہتے ہیں میں نے انہیں نماز پڑھتے پایا تو میں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی نماز ادا کرلی۔ میں نے گھر کے کونے میں پڑی لکڑی کی حرکت کی آواز سنی۔ میں نے اس کی طرف توجہ کی تو وہ سانپ تھا۔ میں اس کو مارنے کیلئے جھپٹا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو میں بیٹھ گیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوگئے تو گھر کے اندر ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: کیا تو اس گھر کو دیکھ رہا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! کہا: اس میں ہمارا ایک نوجوان تھا جس کی ابھی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک خندق کی طرف نکلے اور وہ نوجوان عین دوپہر کے وقت اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹتا تھا۔ ایک دن اس نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لے لو۔ میں بنوقریظہ کے تجھ پر حملہ کرنے کا خدشہ رکھتا ہوں۔ اس آدمی نے اپنے ہتھیار لے لیا۔ واپس آیا تو دیکھا کہ اس کی بیوی دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑی ہے۔ اس نے غیرت کی وجہ سے اپنی بیوی کو نیزہ مارنے کا ارادہ کیا تو اس عورت نے کہا: نیزہ روک اور گھر میں داخل ہو اور دیکھو مجھے کس چیز نے گھر سے نکالا ہے۔ وہ داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ بستر پر

❶ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ محرم (احرام والے) کو موذی جانوروں کا مارنا ممنوع نہیں ہے۔

وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِي اَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْعُ اللهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ـ

لیٹا ہوا ہے۔ پس اس نوجوان نے سانپ کو نیزہ مارنے کا ارادہ کیا اور سانپ کو نیزہ میں پرولیا۔ پھر باہر نکلا اور نیزہ کو احاطہ میں گاڑ دیا۔ پس وہ سانپ نیزے پر تڑپنے لگا (اور جوان بھی) لیکن یہ معلوم نہیں کہ سانپ کی موت پہلے واقع ہوئی یا جوان کی؟ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ سے دعا کریں کہ وہ اسے زندہ کر دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھی کیلئے مغفرت طلب کرو۔ پھر فرمایا: مدینہ میں کچھ جن مسلمان ہو گئے ہیں۔ پس اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین دن (کی مہلت) کا اعلان کر دو۔ اگر اس کے بعد بھی وہ سانپ ہی دکھائی دے تو اسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ [1]

۱۳۱۵ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ ابْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا اَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَيَّةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمُ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ ـ

۱۳۱۵ ...... حضرت ابو سائب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے چارپائی کے نیچے حرکت کی آواز سنی۔ جب ہم نے دیکھا تو وہ سانپ تھا۔ باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان گھروں میں کچھ گھریلو سانپ (جنات) رہتے ہیں۔ پس اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اسے تنگ کرو۔ اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر ڈالو کیونکہ وہ کافر ہے اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔

۱۳۱۶ ...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي صَيْفِيٌّ عَنْ اَبِي السَّائِبِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ

۱۳۱۶ ...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ مسلمان ہو چکا ہے۔ پس جو ان گھریلو سانپوں میں سے کسی کو دیکھے تو اسے تین دن کا اعلان کر دے پس اگر وہ اس کے بعد بھی سامنے آئے تو اسے مار ڈالے

[1] اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ گھروں میں رہنے والے سانپ جنات ہوتے ہیں جو اپنے نقصان کا فوری بدلہ لیتے ہیں جیسے یہاں اس نوجوان سے بدلہ لیا اور وہ سانپ سے بھی پہلے ہلاک ہو گیا۔

اَسْلَمُوا فَمَنْ رَای شَیْئًا مِنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْیُؤْذِنْهُ ثَلاثًا فَاِنْ بَدَا لَه بَعْدُ فَلْیَقْتُلْهُ فَاِنَّهُ شَیْطَانٌ۔

کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ❶

باب-۲۴۴ باب استحباب قتل الوزغ

چھپکلی کو مارنے کے استحباب کے بیان میں

۱۳۱۷......حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِي شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَةَ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِیکٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ وَفِي حَدِیثِ ابْنِ اَبِي شَیْبَةَ اَمَرَ۔

۱۳۱۷......حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں چھپکلیوں کے مارنے کا حکم دیا۔

۱۳۱۸......و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَیْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِیدِ ابْنُ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَةَ اَنَّ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ شَرِیکٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اسْتَاْمَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهَا وَاُمُّ شَرِیکٍ اِحْدَی نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِیثِ ابْنِ اَبِي خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَیْدٍ وَحَدِیثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِیبٌ مِنْهُ۔

۱۳۱۸......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے کہ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے چھپکلی کو مارنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں مارنے کا حکم دیا اور حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بنو عامر بن لوئی کی عورتوں میں سے ایک ہیں۔

۱۳۱۹......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۱۳۱۹......حضرت عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا اور اس کا نام فُوَیسِق یعنی کم فاسق رکھا۔ ❷

---

❶ جنات بھی مسلمان ہوتے ہیں اور جس طرح دوسرے مسلمان انسانوں کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں اسی طرح مسلمان جنات کو بھی تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے۔ جنات کیلئے اعلان کا طریقہ علماء نے یہ لکھا ہے کہ یوں کہے: "میں تمہیں اسی عہد کا واسطہ اور قسم دیتا ہوں جو تم سے سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں نہ تکلیف دو اور نہ ہمارے سامنے ظاہر ہو۔" یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

❷ وزغ یا فویسق چھپکلی یا گرگٹ کو کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے مارنے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو روئے زمین کا ہر جانور اپنی استطاعت کے بقدر آگ کو بجھانے (جاری ہے)

اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔

۱۳۲۰...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهِ۔

۱۳۲۰...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو فُوَیْسِق کہا اور حرملہ نے یہ اضافہ کیا کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے اسے مارنے کا حکم نہیں سنا۔

۱۳۲۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْاُولَى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ۔

۱۳۲۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب سے مار ڈالا تو اس کیلئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے اسے دوسری ضرب سے مارا اس کیلئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں مگر پہلی دفعہ مارنے والے سے کم اور اگر اس نے تیسری ضرب سے مارا تو اس کیلئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں لیکن دوسری ضرب سے مارنے والے سے کم۔

۱۳۲۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ اِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهُ فَاِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ۔

۱۳۲۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب سے مارا اس کیلئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔

۱۳۲۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ حَدَّثَتْنِي اُخْتِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً۔

۱۳۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (چھپکلی کو) پہلی ضرب سے مارنے میں ستر نیکیاں ہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی کوشش کر رہا تھا لیکن چھپکلی یا گرگٹ وہ آگ کو (مزید بھڑکانے کے لیے) پھونکے مار رہا تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ واقعہ اس جانور کی خست اور دناءت کو بیان کرنے کیلئے بتلایا ہوگا لیکن جہاں تک اس کے قتل کا حکم ہے تو اس کی وجہ انسانوں کیلئے اس کا موذی ہونا ہی ہے۔ واللہ اعلم

باب- ۲۴۵ باب النهي عن قتل النمل

چیونٹیوں کو مارنے کی ممانعت

١٣٢٤...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ اَفِي اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِنَ الاُمَمِ تُسَبِّحُ -

۱۳۲۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چیونٹی نے انبیاء (سابقین) میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا۔ انہوں نے چیونٹیوں کے بل کے بارے میں حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا۔ پس اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی کی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور تم نے گروہوں میں سے ایک ایسے گروہ کو ہلاک کروادیا جو اللہ کی تسبیح کرتا تھا۔

١٣٢٥...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجِهَازِهِ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ فَهَلا نَمْلَةً وَاحِدَةً -

۱۳۲۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے۔ ایک چونٹی نے انہیں کاٹ لیا تو انہوں نے ان کا چھتہ نکالنے کا حکم دیا۔ اسے درخت کے نیچے سے نکالا پھر انہیں جلا دینے کا حکم دیا۔ اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی کی کہ تم نے ایک چونٹی کو ہی کیوں نہ کیا۔ (یعنی سب کو کیوں جلوادیا)

١٣٢٦...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجِهَازِهِ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ فَهَلا نَمْلَةً وَاحِدَةً -

۱۳۲۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبیوں میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے تو انہیں چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اس کے چھتہ کا حکم دیا جسے درخت کے نیچے سے نکالا گیا۔ انہوں نے اسے جلا دینے کا حکم دیا تو انہیں آگ میں جلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ تم نے ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ جلایا۔ [1]

---

[1] بعض روایات میں ہے کہ وہ نبی حضرت عزیز علیہ السلام تھے۔ جبکہ بعض نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ذکر کیا ہے۔ نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا: "حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نبی کی شریعت میں چیونٹی کو قتل کرنا اور آگ میں جلانا ناجائز نہ ہوگا۔ کیونکہ حدیث میں انہیں صرف مارنے یا جلانے پر تنبیہ نہیں کی گئی بلکہ ایک سے زیادہ چیونٹیوں کو جلانے پر تنبیہ کی گئی۔ لیکن ہماری شریعت (امت محمدیہ) میں کسی بھی جانور کو آگ میں جلانا جائز نہیں ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ: "مختار قول کے مطابق اگر چیونٹی ایذاء پہنچانے کی ابتدا کرے تو اس کو مارنا جائز ہے ورنہ مکروہ۔"

باب- ۲۴۶

باب تحريم قتل الهرة
بلی کو مارنے کی حرمت

۱۳۲۷...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ -

۱۳۲۷...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی اور وہ اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گئی اور یہ نہ اسے کھلاتی تھی، نہ پلاتی تھی، اسے باندھے رکھا اور اسے نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔ ❶

۱۳۲۸...... وحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ -

۱۳۲۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ بالا حدیث روایت کی ہے۔

۱۳۲۹...... وحَدَّثَنَاه هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ -

۱۳۲۹...... اس سند سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ کی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۰...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ -

۱۳۳۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس نے اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

۱۳۳۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ -

۱۳۳۱...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ابی معاویہ کی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۱۳۳۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ بالا معنی کی حدیث روایت کی ہے۔

---

❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلی کو پالنا، باندھنا اور گھر میں رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے کھانے پینے کا خیال رکھا جائے۔

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

۱۳۳۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۱۳۳۳...... اس سند سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایات کی طرح روایت منقول ہے۔

باب-۲۴۷ باب فضل سقي البهائم المحترمة واطعامها

جانوروں کو کھلانے اور پلانے والے کی فضیلت کے بیان میں

۱۳۳۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔

۱۳۳۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی ایک راستہ میں چل رہا تھا۔ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں پایا، اس میں اتر کر پانی پیا پھر (کنویں سے) باہر نکل آیا۔ اس نے ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا جو پیاس کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا تھا۔ اس آدمی نے سوچا: اس کتے کو بھی پیاس کی اتنی ہی شدت ہے جتنی مجھ کو پہنچی تھی۔ وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر اپنے منہ سے پکڑ کر باہر نکل آیا اور اس کتے کو (پانی) پلایا۔ اللہ نے اس کی یہ نیکی قبول کی اور اسے معاف کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر و ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر تر جگر والے (جانور) میں ثواب ہے۔ [1]

۱۳۳۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا۔

۱۳۳۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک فاحشہ عورت نے گرمی کے دن میں ایک کتے کو کنوئیں کے ارد گرد پیاس کی وجہ سے اپنی زبان نکالے چکر لگاتے دیکھا تو اس نے اپنے موزے میں اس کتے کیلئے پانی کھینچا۔ پس اس عورت کی مغفرت (اسی پانی پلانے کی وجہ سے) کر دی گئی۔

---

[1] کتے کو اگرچہ مارنا جائز ہے لیکن اسے کھلانے پلانے کی فضیلت اور اس کا نیکی ہونا بہر حال ثابت ہے۔ جانوروں کے حقوق پر اہل مغرب کو داد دینے والے آئیں اور شریعت اسلامیہ کے ان احکام کو دیکھیں اور بتائیں کہ آج سے چودہ صدیاں قبل جاہلیت کے اس ماحول میں جہاں انسانی جان کا کوئی احترام نہیں تھا وہاں رحمۃ للعالمین ﷺ نے نجس جانوروں کے حقوق بھی متعین فرما دیئے اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کو باعث فضیلت قرار دیا۔

١٣٣٦...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي اِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ اِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ ۔

۱۳۳۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک کتا کنوئیں کے گرد چکر لگارہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اسے ہلاک کردے۔ اچانک اسے بنی اسرائیل کی فاحشہ عورتوں میں سے ایک فاحشہ نے دیکھا تو اس نے اپنے موزے میں پانی کھینچا اسے پلانے کیلئے اور اسے پلایا تو اس کی اسی (پانی پلانے کی) وجہ سے مغفرت کردی گئی۔

كتاب الالفاظ من الادب وغيرها

كتاب الالفاظ من الادب وغيرها

الفاظ ادب وغیرہ کا بیان

باب-۲۴۸ باب النهي عن سب الدهر

زمانے کو گالی دینے کی ممانعت کے بیان میں

۱۳۳۷...... و حدَّثني أبو الطَّاهِرِ أحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالا أخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أخْبَرَنِي أبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ قَالَ قَالَ أبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

۱۳۳۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: ابن آدم زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں، دن اور رات میرے قبضہ میں ہیں۔ ❶

۱۳۳۸...... و حدَّثَنَاه إسْحٰقُ بْنُ إبْرَاهِيمَ وَابْنُ أبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أبِي عُمَرَ قَالَ إسْحٰقُ أخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ أبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأنَا الدَّهْرُ أقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

۱۳۳۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ عزوجل فرماتے ہیں ابن آدم زمانہ کو گالی دے کر مجھے ایذاء دیتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں، میں دن اور رات کو گردش دیتا ہوں۔

۱۳۳۹...... و حدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَلا يَقُولَنَّ أحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإنِّي أنَا الدَّهْرُ أقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا۔

۱۳۳۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے وہ کہتا ہے: ہائے زمانے کی ناکامی۔ پس تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ہائے زمانے کی ناکامی کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میں اس کی رات اور دن کو بدلتا ہوں اور جب میں چاہوں گا ان دونوں کو بند کر دوں گا۔

❶ امام نوویؒ نے فرمایا کہ: "اہل عرب کی عادت تھی کہ جب کوئی مصیبت نازل ہوتی یا کوئی حادثہ پیش آجاتا تو زمانہ کو گالی دیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا کیونکہ زمانہ کو برا کہنا در اصل خود خالق زمانہ کو برا کہنا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو۔ رہا زمانہ تو وہ کچھ کر ہی نہیں سکتا کہ وہ تو مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے آپ کو دھر اور زمانہ کہنا اس اعتبار سے ہے کہ تم مصائب کے نزول کو زمانہ کی طرف منسوب کرتے ہو حالانکہ مصائب تو میں نازل کرتا ہوں کیونکہ میں مدبر الامور (تمام کاموں کی تدبیر کرنے والا) ہوں۔ واللہ اعلم

۱۳۴۰ــــحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺقَالَ لا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ ـ

۱۳۴۰ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی "ہائے زمانے کی خرابی" نہ کہے کیونکہ اللہ ہی زمانہ (کا خالق) ہے۔

۱۳۴۱ــــو حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّﷺقَالَ لا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ ـ

۱۳۴۱ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ اللہ ہی (خالق) زمانہ ہے۔

باب- ۲۴۹ باب كراهة تسمية العنب كرمًا

انگور کو کرم کہنے کی کراہت کے بیان میں

۱۳۴۲ــــحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ لا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ

۱۳۴۲ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی زمانہ کو گالی نہ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی (خالق) زمانہ ہے اور نہ تم میں سے کوئی انگور کو کرم کہے کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔ ❶

۱۳۴۳ــــحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّﷺقَالَ لا تَقُولُوا كَرْمٌ فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ـ

۱۳۴۳ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (انگور کو) کرم نہ کہو کیونکہ کرم تو مؤمن کا دل ہے۔

۱۳۴۴ــــحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّﷺقَالَ لا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ـ

۱۳۴۴ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انگور کا نام کرم نہ رکھو کیونکہ کرم درحقیقت مسلمان آدمی ہے۔

۱۳۴۵ــــحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

۱۳۴۵ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

---

❶ اہل عرب انگور کو "کَرْم" کہا کرتے تھے اور وجہ اس کی یہ تھی کہ انگور سے شراب بنائی جاتی ہے جو انہیں کرم اور سخاوت جیسی اعلیٰ اخلاقی قدروں پر آمادہ کرنے کا باعث بنتی ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔ اور کرم کے معنیٰ چونکہ عزت، شرافت اور سخاوت کے ہیں تو اس لفظ کا زیادہ مستحق مسلمان ہے۔
چنانچہ طبرانی اور مسند بزاز میں حضرت سمرہؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ: "کتب سابقہ میں مومن آدمی کا نام کرم بتلایا گیا ہے۔ مخلوقات میں اس کے سب سے مکرم ہونے کی بناء پر جبکہ تم لوگ انگور کے باغ کو کرم کہتے ہو"۔ یہ حکم شراب کی حرمت کے بعد دیا گیا تھا۔ (قرطبی)

حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمُ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ -

ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی (انگور کو) کرم نہ کہے۔ کرم تو صرف مؤمن کا دل ہی ہے۔

۱۳۴۶...... و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ -

۱۳۴۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہے کرم تو صرف مسلمان آدمی ہی ہے۔

۱۳۴۷...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا الْحَبَلَةَ يَعْنِي الْعِنَبَ -

۱۳۴۷...... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ حبلہ یعنی عنب (انگور) کہو۔

۱۳۴۸...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ -

۱۳۴۸...... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ عنب اور حبلہ کہو۔

باب- ۲۵۰ باب حكم اطلاق لفظة العبد والامة والمولى والسيد

لفظ عبد، امۃ، مولیٰ اور سیّد کا اطلاق کرنے کے حکم کے بیان میں

۱۳۴۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي وَاَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي -

۱۳۴۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی میرا بندہ، میری باندی نہ کہے۔ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی باندیاں ہیں لیکن چاہئے کہ وہ کہے: میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان اور میری جوان۔ (یعنی ایسا لفظ استعمال کرے جس میں غیر اللہ کی عبادت کی بو نہ آتی ہو)۔

۱۳۵۰...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي

۱۳۵۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی میرا بندہ نہ کہے۔ پس تم سب اللہ کے بندے ہو اور بلکہ چاہئے کہ میرا نوجوان کہے اور نہ کوئی غلام میرا

فَكُلُّكُمْ عَبِيدُ اللهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي -

رب کہے بلکہ چاہئے کہ میرا سردار کہے۔ ❶

۱۳۵۱......و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ فَاِنَّ مَوْلاكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۳۵۱......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔ ان کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ غلام اپنے سردار کو میرا مولیٰ نہ کہے اور حضرت ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ تمہارا سب کا مولیٰ اللہ عزوجل ہے۔

۱۳۵۲......و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اسْقِ رَبَّكَ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ وَلا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلايَ وَلا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِي اَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ فَتَاتِي غُلامِي -

۱۳۵۲......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کو یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو پلا۔ اپنے رب کو کھلا اور اپنے رب کو وضو کرادے اور نہ تم میں سے کوئی میرا رب کہے (سردار کو) بلکہ چاہئے کہ میرا سردار اور میرا مولیٰ کہے اور نہ تم میں سے کوئی میرا بندہ اور میری باندی کہے بلکہ چاہئے کہ وہ میرا جوان اور میری جوان اور میرا غلام کے الفاظ استعمال کرے۔

باب- ۲۵۱ باب كراهة قول الانسان خبثت نفسي

کسی انسان کیلئے میرا نفس خبیث ہو گیا کہنے کی کراہت کے بیان میں

۱۳۵۳......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي هٰذَا حَدِيثُ اَبِي كُرَيْبٍ و قَالَ اَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ لَكِنْ -

۱۳۵۳......ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں کوئی یہ نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ چاہئے کہ وہ کہے میرا نفس سست ہو گیا ہے۔ دوسری سند میں لکِن کا لفظ مذکور نہیں۔ (کیونکہ لفظ خبیث کا استعمال زیادہ اچھا نہیں)

۱۳۵۴......وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ

۱۳۵۴......اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

❶ فائدہ...... مذکورہ بالا الفاظ چونکہ اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب ہیں لہٰذا کسی انسان کا انہیں استعمال کرنا مناسب نہیں۔ البتہ اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ ممانعت کراہت تنزیہی ہے (واللہ اعلم) دیکھئے (تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۴۱۵)

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۱۳۵۵...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي۔

۱۳۵۵...... حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی نہ یہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ چاہئے کہ وہ کہے: میرا نفس کاہل (وست) ہو گیا ہے۔

باب- ۲۵۲ باب استعمال المسك وانه اطيب الطيب وكراهة رد الريحان والطيب

مشک کو استعمال کرنے اور پھول اور خوشبو کو واپس کر دینے کی کراہت کے بیان میں

۱۳۵۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٌ مُطْبَقٌ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ۔

۱۳۵۶...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک عورت چھوٹے قد والی تھی۔ دو لمبے قد والی عورتوں کے ساتھ چلی تھی۔ اس نے اپنے دونوں پاؤں لکڑی کے بنوائے ہوئے تھے اور ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی جو بند ہوتی تھی۔ پھر اس میں مشک کی خوشبو بھری ہوئی تھی جو سب سے عمدہ خوشبو ہے۔ وہ ایک روز ان دونوں عورتوں کے درمیان سے ہو کر گزری تو لوگ اسے پہچان نہ سکے۔ اس نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا اور حضرت شعبہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر کے بتایا۔

۱۳۵۷...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيبِ۔

۱۳۵۷...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ فرمایا جس نے اپنی انگوٹھی کو مشک سے بھرا ہوا تھا اور مشک سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

۱۳۵۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۱۳۵۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو ریحان پیش کیا گیا تو وہ واپس نہ کرے کیونکہ وہ کم وزن اور عمدہ خوشبو کا حامل ہوتا ہے۔

اللهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ ۔

١٣٥٩...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ وَأَبُو طَاهِرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

۱۳۵۹...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے تو عود کی دھونی لیتے جس میں اور کسی چیز کو نہ ملاتے اور کبھی عود میں کافور ملا لیتے تھے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیتے تھے۔ ❶

---

❶ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو کا استعمال پسندیدہ ہے۔ اور مشک سب سے پسندیدہ خوشبو ہے۔ نیز خوشبو کیلئے دھونی لینا دینا جائز اور پسندیدہ ہے۔

كتاب الشعر

کتاب الشـــعر
شعر کے ابواب

باب-۲۵۳ باب فی بیان انشـاد الشـعر و ذمـــه
شعر پڑھنے، بیان کرنے اور اس کی مذمت کے بیان میں

۱۳۶۰...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيهْ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهْ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهْ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ

۱۳۶۰...... حضرت عمرو بن شرید اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے کچھ آتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: سناؤ۔ میں نے ایک شعر سنایا آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ پھر میں نے ایک اور شعر سنایا آپ ﷺ نے فرمایا: مزید سناؤ۔ یہاں تک کہ میں نے سو(۱۰۰) شعر سنائے۔ ❶

۱۳۶۱...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ اَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ -

۱۳۶۱...... حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کیا باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۳۶۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قال اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و قال حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

۱۳۶۲...... حضرت عمرو بن شرید اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شعر پڑھنے کا مطالبہ فرمایا باقی

---

❶ فائدہ...... شعر گوئی اور مضامین کو نظم کی صورت میں بیان کرنا ایک خداداد ملکہ اور صلاحیت ہے جو قلوب پر نثر سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اسلام نے شعر گوئی کے متعلق ہمیں بڑی معتدل تعلیم دی ہے۔ وہ یہ کہ اگر اشعار میں اچھے مضامین مثلاً عمدہ اخلاق و کردار کو بیان کیا جائے اور اشعار کو انسانی معاشرہ کی فلاح وبہبود اور معاشرہ کے افراد میں اسلام، دین اور ملک وملت کی حفاظت کے جذبات پیدا کرنے کیلئے استعمال کیا جائے تو ایسے اشعار کہنے، سننے اور ان میں اشتغال میں نہ صرف یہ کہ ممانعت نہیں بلکہ قابل مدح اور مستحسن ہے۔ اور اگر اشعار میں کفریہ وفسقیہ مضامین یا بیہودہ عشقیہ مضامین بیان کئے جائیں، شہوانی جذبات کو ابھارنے والے مضامین بیان کئے جائیں یا اشعار کو سننے کیلئے رقص وسرود اور گانے بجانے اور آلات موسیقی کو استعمال کیا جائے تو یہ یقیناً خلاف شریعت اور مذموم ہے۔ قرآن میں سورۃ الشعراء میں اسی چیز کی بناء پر شعر گوئی کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھے مضامین پر مشتمل اشعار کی مدح منقول ہے، جیسا کہ احادیث باب سے واضح ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کیلئے شعر گوئی کو پسند نہیں فرمایا۔ سورۂ یٰسین میں ارشاد ہے: "وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهٗ" [آیت:۶۹] (ہم نے اس (نبی) کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ ان کے شایانِ شان ہے)۔

حَرْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ ـ

حدیث اسی طرح ہے اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (امیہ) مسلمان ہونے کے قریب تھا اور ابن مہدی کی روایت میں ہے کہ وہ (امیہ) اپنے اشعار میں مسلمان ہونے کے قریب (معلوم ہوتا) ہے۔

۱۳۶۳...... حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ ـ

۱۳۶۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عرب کے کلمات شعر میں سب سے عمدہ لبید کا یہ شعر ہے:
"آگاہ رہو! اللہ (عزوجل) کے سوا سب چیزیں باطل ہیں"❶

۱۳۶٤...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ وَكَادَ ابْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُسْلِمَ ـ

۱۳۶۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے سچا کلمہ جسے شاعر کہتا ہے وہ (عرب کے شاعر) لبید کا یہ قول: "آگاہ رہو! اللہ کے سوا سب چیزیں باطل ہیں" تھا اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔

۱۳٦٥...... و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلُ وَكَادَ ابْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُسْلِمَ ـ

۱۳۶۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاعر کے اقوال میں سب سے سچا قول:
آگاہ رہو! اللہ کے سوا سب چیزیں باطل ہیں اور قریب تھا کہ ابن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔

۱۳٦٦...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ

۱۳۶۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شعراء کے اشعار میں سب سے سچا شعر:

❶ لبید شاعر نے جو مضمون بیان کیا ہے یہ کائنات کی سب سے عظیم اور اٹل حقیقت ہے اور دینِ اسلام کا بنیادی نکتہ ہے یعنی "توحید"۔ کہ ہر ماسوا اللہ کا انکار کر دیا ہے۔ اس کا دوسرا مصرعہ ہے کہ: "وَ كُلُّ نَعِيمٍ لَا محالة زائلُ" یعنی ہر نعمت یقیناً زوال پذیر ہے۔

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَاءُ اَلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلا اللهَ بَاطِلُ۔

آگاہ رہو! اللہ کے سواسب چیزیں باطل ہیں (ہے)

۱۳۶۷...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلا اللهَ بَاطِلٌ مَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ۔

۱۳۶۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: سب سے سچا کلمہ جسے شاعر کہتا ہے وہ لبید کا یہ کلمہ ہے:
آگاہ رہو! اللہ کے سواسب چیزیں فانی ہیں اور آپ ﷺ نے اس پر اضافہ نہیں فرمایا۔

۱۳۶۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح قال و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قال حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ ح قال و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ قال حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قال حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اِلا اَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ۔

۱۳۶۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے۔[1]

۱۳۶۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

۱۳۶۹...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا، شعر کے ساتھ بھر جانے سے بہتر ہے۔

۱۳۷۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قال حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا

۱۳۷۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے ہمراہ عرج (مدینہ منورہ سے ۷۸ میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں) کی جانب جارہے تھے، اتنے میں ایک شاعر سامنے

[1] یہاں شعر گوئی کی مذمت اس معنیٰ میں ہے جو پیچھے بیان کیا جاچکا ہے کہ اگر اشعار کفریہ وفسقیہ مضامین پر مشتمل ہوں، یا بیہودہ عشقیہ جذبات بھڑکانے والے ہوں تو وہ بدترین مشغلہ ہے۔

نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا ۔

آیا جو شعر پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو پکڑو، اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے اچھا ہے کہ شعر سے بھرے۔

باب - ۲۵۴ بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ

چوسر کھیلنے کے حرمت کا بیان

۱۳۷۱ ...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ ۔

۱۳۷۱ ...... حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چوسر کھیلا گویا اس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگے۔

كتاب الــــــرُّؤيا

کتاب الـــــــرؤیا
خوابوں سے متعلق احادیث ❶

۱۳۷۲...... وحدثنا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَرى الرُّؤْيَا اُعْرى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لا اُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ -

۱۳۷۲...... حضرت ابو سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں خواب دیکھتا تھا تو میری کیفیت بخار کی سی ہو جاتی تھی، مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا۔ یہاں تک کہ میں ابو قتادہ سے ملا اور انہیں یہ صورت حال بتائی۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف۔ پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے۔ اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے، پھر وہ خواب اس کو نقصان نہ دے گا۔

۱۳۷۳...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ وَعَبْدِ رَبِّهِ وَيَحْيٰى ابْنَيْ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ اَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ اَرى الرُّؤْيَا اُعْرى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لا اُزَمَّلُ

۱۳۷۳...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ باقی ترجمہ مثل سابق حدیث کے ہے۔ لیکن ان حضرات نے ابو سلمہ کا قول "کنت اری الرؤیا اعری منها غیر انی لا ازمل" اپنی حدیثوں میں ذکر نہیں کیا۔

۱۳۷۴...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قال اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح قال و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال

۱۳۷۴...... یونس اور معمر نے زہری سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت کی۔ دونوں کی حدیث میں ابو سلمہ کا قول "المری منها" مذکور نہیں اور حضرت یونس کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جب وہ نیند سے بیدار ہو تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوکے۔

---

❶ فائدہ...... خواب کیلئے عربی زبان میں دو لفظ مستعمل ہیں:
(۱) رؤیا...... یہ لفظ عموماً اچھے اور پسندیدہ خوابوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔
(۲) حُلم...... یہ لفظ بالعموم برے اور شیطانی خوابوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔
خوابوں کی حقیقت، ان کے انسانی زندگی پر اثرات کے متعلق تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیے "تعبیر الرویاء / امام ابن سیرینؒ"۔ مختصراً یہ جان لیا جائے کہ کچھ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جبکہ کچھ شیطانی وساوس کی بناء پر ہوتے ہیں اور عموماً شیاطین خواب میں برے حالات دکھاتے ہیں۔ ایسے خوابوں کے متعلق حدیث میں تعلیم دی گئی کہ انسان کو بیدار ہونے کے بعد بائیں طرف تین بار تھتکارنا اور اعوذ باللہ الخ پڑھنا چاہئے۔

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا اُعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ حِينَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۳۷۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَمَا اُبَالِيهَا -

۱۳۷۵...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی ناپسند چیز کو دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے کیونکہ (ایسا کرنے سے) وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔ حضرت ابو سلمہ نے کہا: جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں ایسے خواب بھی دیکھتا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوتے لیکن میں ان کی پرواہ نہ کرتا تھا۔

۱۳۷۶...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ اَبِي سَلَمَةَ اِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

۱۳۷۶...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے ثقفی کی حدیث میں ہے، ابو سلمہ نے کہا: میں ایسے خواب دیکھتا تھا باقی روایات میں ابو سلمہ کا یہ قول مذکور نہیں اور ابن رمح کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ اور چاہیے کہ اپنا پہلو تبدیل کرلے جس پر سویا ہوا تھا۔

۱۳۷۷...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاَى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَاِنْ رَاَى رُؤْيَا

۱۳۷۷...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب اللہ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں پس جو ایسا خواب دیکھے جس میں کوئی ناگوار چیز ہو تو اپنی بائیں طرف تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے (ایسے کرنے سے وہ خواب) کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور نہ کسی کو یہ خواب بتائیے گا اور اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو جائے اور دوستوں کے علاوہ کسی کو نہ بتائے۔

حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلا يُخْبِرْ اِلا مَنْ يُحِبُّ۔

۱۳۷۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَارَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ اَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَاَنَا اِنْ كُنْتُ لَارَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلا يُحَدِّثْ بِهَا اِلا مَنْ يُحِبُّ وَاِذَا رَاَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ۔

۱۳۷۸...... حضرت ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے، میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے کہا: میں (بھی) ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، نیک خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں پس اگر تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو سوائے اپنے دوست کے کسی کو بیان نہ کرے اور اگر ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اللہ سے شیطان کی اور خواب کے شر سے پناہ مانگے اور کسی کو بھی یہ خواب بیان نہ کرے اور اس خواب سے اس کو نقصان نہ پہنچے گا۔

۱۳۷۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهِ ثَلاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

۱۳۷۹...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے تین بار اللہ کی پناہ مانگے اور چاہئے کہ اپنے اس پہلو کو تبدیل کرلے جس پر پہلے تھا۔ ❶

۱۳۸۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرٰى مِنَ اللهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَاِنْ رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ

۱۳۸۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب زمانہ (قیامت) قریب آجائے گا تو قریب قریب مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور تم میں سے جو باتیں سچا ہوگا اس کا خواب بھی سچا ہوگا اور مسلمان کا خواب نبوت کے اجزاء میں سے پینتالیسواں حصہ ہے اور خواب کی تین اقسام ہیں۔ نیک خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہیں اور غمگین کرنے والے خواب شیطان کی طرف سے ہیں اور تیسری قسم کے خواب انسان کے اپنے دل کے خیالات ہوتے ہیں پس اگر تم میں کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو چاہئے کہ کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور ایسا خواب لوگوں کو بیان نہ کرے۔ راوی نے کہا: میں بیڑیاں خواب میں پسند کرتا ہوں اور طوق دیکھنے کو ناوار سمجھتا

❶ یہ خواب کے بُرے اثرات سے بچنے کی ایک نفسیاتی تدبیر رسولِ اکرم ﷺ نے بتلائی ہے۔

فَلا اَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ

ہوں اور بیڑیاں دین میں ثابت قدمی ہے اور میں نہیں جانتا کہ یہ (تاویل خواب) حدیث ہے یا ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا اپنا قول۔ ❶

۱۳۸۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَال حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱۳۸۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے بیڑیاں پسند اور طوق ناپسند ہیں اور بیڑیاں دین میں ثابت قدمی ہے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے خواب اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں حصہ ہیں۔

۱۳۸۲...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ قَال حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَال حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ -

۱۳۸۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے قریب، باقی حدیث مبارکہ گزر چکی اور اس سند میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۳۸۳...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَال اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَال حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۸۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث میں اپنا قول، میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں درج نہیں کیا اور خواب نبوت کے اجزاء میں سے چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں بھی ذکر نہیں کیا۔

۱۳۸۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱۳۸۴...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے خواب نبوت کے چھیالیسواں اجزاء میں سے ایک اجزاء ہوتے ہیں۔

---

❶ فائدہ...... مؤمن کے خواب کو نبوت کا ۴۵واں جز اور بعض روایات میں ۴۶واں جز قرار دیا گیا ہے۔ اس کے کیا معنیٰ ہیں؟ علمانے فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ نبوت متعدد مضامین و معانی پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ نبوت اور نبی کے ذریعہ مستقبل میں رونما ہونے والے بعض امور کی اطلاع نبی کو بذریعہ وحی دیدی جاتی ہے۔ اور مؤمن جو سچے خواب دیکھتا ہے وہ بعض اوقات اسی جزء نبوت کو شامل ہوتے ہیں، یعنی ان کے ذریعہ بعض امور متوقعہ کی اطلاع ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سچے خواب دیکھنے والے کو نبی کہا جاسکے جیسا کہ دورِ حاضر میں بعض گمراہ قادیانیوں نے اس سے فائدہ اٹھانے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ اس لئے کہ نبوت اپنے تمام اجزاء و انواع اور صورتوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر منقطع ہو چکی ہے۔

۱۳۸۵...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۳۸۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے

۱۳۸۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۸۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے خواب نبوت کے چھیالیسواں اجزاء میں سے ایک اجزاء ہیں۔

۱۳۸۷...... وحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الاَعْمَشِ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا اَوْ تُرٰى لَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۸۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب جو وہ دیکھتا ہے یا جو اسے دکھایا جاتا ہے اور ابن مسہر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ نیک خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔

۱۳۸۸...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۸۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک آدمی کے خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔

۱۳۸۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ ح قَالَ و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۳۸۹...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۳۹۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِيهِ۔

۱۳۹۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث مبارک روایت کی ہے۔

۱۳۹۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو

۱۳۹۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

اُسَامَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک ہیں۔

۱۳۹۲...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۳۹۲...... اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۳۹۳...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۹۳...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (خواب) نبوت کے ستر اجزاء میں ایک جزء ہیں۔ ❶

باب-۲۵۵ باب قول النبي ﷺ من رآني في المنام فقد رآني

نبی کریم ﷺ کے فرمان، جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے تحقیق مجھے ہی دیکھا کے بیان میں

۱۳۹٤...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

۱۳۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔ ❷

---

❶ فائدہ...... مذکورہ بالا احادیث میں خواب کے جزو نبوت ہونے کو بیان کیا گیا ہے لیکن اس کے عدد میں مختلف روایات ہیں۔ چوالیس، پینتالیس، چھیالیس اور ستر کے عدد مذکور ہیں۔ ان اعداد سے کیا مراد ہے؟ اکثر علماء نے توان کے متعلق توقف کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر ہر بات کا جاننا اور اس کی تحقیق و جستجو میں پڑنا ضروری نہیں ہے۔ جبکہ بعض علماء نے ان کی توجیہ کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اکثر ۴۶ کے عدد کو بیان فرمایا گیا ہے، اور یہی راجح ہے۔ اور چھیالیس کے عدد کی خاصیت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو نبوت سے قبل چھ ماہ تک مسلسل سچے خواب آتے رہے، اس کے بعد بیداری میں وحی کا نزول شروع ہوا اور یہ وحی تیئیس (۲۳) برس تک آتی رہی۔ تو چھ ماہ کل مدتِ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ اور یہی سچے خوابوں کی کل مدت ہے۔ واللہ اعلم

❷ فائدہ...... دنیا میں کون مسلمان ہے جس کے دل میں سرکارِ دوعالم ﷺ کے جلوۂ جہاں تاب کے دیدار کی تڑپ نہ ہو۔ ظاہر ہے یہ خواہش جاگتی آنکھوں تو اب پوری ہو نہیں سکتی۔ جن باسعادت نگاہوں نے اس آفتابِ عالمتاب کے دیدار سے اپنی بصارتوں کو منور کیا وہ بھی تہہ خاک ہیں۔ البتہ عالم خواب میں یہ سعادت حاصل ہونے اور مسلمان کے دل کی تڑپ کو کس قدر تسکین کا سامان ہونے کا انتظام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور کوئی بھی انسان سرکارِ دوعالم ﷺ کی خواب میں زیارت کر سکتا ہے۔ اور جسے خواب حضور پُر نور ﷺ کا دیدار ہو تو اسے یہ خیال دل میں نہ لانا چاہئے کہ شاید یہ شیطانی اثر ہو۔ اس لئے کہ شیطان حضور علیہ السلام کی صورت اختیار کرنے پر قادر نہیں۔
البتہ یہ واضح رہے کہ خواب میں حضور علیہ السلام کا دیدار اگرچہ بہت بڑی سعادت ہے لیکن اس پر نجات و کامیابی کا مدار نہیں اور یہ انسان کے اختیار میں ہے بھی نہیں۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَتَمَثَّلُ بِي -

١٣٩٥...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ لا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي -

۱۳۹۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا یا گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا شیطان میری شکل وصورت نہیں اختیار کر سکتا۔

١٣٩٦...... وَقَالَ فَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَاى الْحَقَّ-

۱۳۹۶...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تحقیق! اس نے حق کو ہی دیکھا۔

١٣٩٧...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِاِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ -

۱۳۹۷...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

١٣٩٨...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي اِنَّهُ لا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي وَقَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلا يُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ -

۱۳۹۸...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے نیند میں دیکھا تحقیق! اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ میری صورت اختیار کرے اور جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کسی کو نہ بتائے کہ خواب میں اس کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے۔

١٣٩٩...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فَاِنَّهُ لا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَشَبَّهَ بِي -

۱۳۹۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نیند میں مجھے دیکھا تو تحقیق مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ میری مشابہت اختیار کرے۔

باب-۲۵۶ باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام

خواب میں شیطان کے اپنے ساتھ کھیلنے کی خبر نہ دینے کے بیان میں

١٤٠٠...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و قَالَ حَدَّثَنَا محمد ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِاَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّي حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِي قُطِعَ فَاَنَا اَتَّبِعُهُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ۔

۱۴۰۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ایک اعرابی نے آکر عرض کیا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جاتا ہوں نبی کریم ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کی خبر نہ دو۔ ❶

١٤٠١...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى اَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلاَعْرَابِيِّ لا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لا يُحَدِّثَنَّ اَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ۔

۱۴۰۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا ہے پھر وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے دوڑتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے کا لوگوں سے بیان نہ کرو اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے کو بیان نہ کرے۔

١٤٠٢...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ اِذَا لُعِبَ بِاَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ۔

۱۴۰۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ (ﷺ)! میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: جب تم میں کسی کے ساتھ اس کے خواب میں شیطان کھیلے تو اپنے اس خواب کا لوگوں سے تذکرہ نہ کیا کرو اور ابوبکر کی روایت میں ہے جب تم سے کسی کے ساتھ کھیلا جائے اور شیطان کا ذکر نہیں کیا۔

---

❶ علماء نے فرمایا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا ہو کہ یہ خواب شیطانی ہے۔ لہٰذا اس کی تعبیر کی فکر میں پڑنا مناسب نہیں۔

باب-۲۵۷ باب في تـــاويل الرؤيـــا

خوابوں کی تعبیر کے بیان میں

١٤٠٣......حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ له قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَارَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَارَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاللهِ لَتَدَعَنِّي فَلَاَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اعْبُرْهَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ بِهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَاَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ بِاَبِي اَنْتَ و امي اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ رَسُولُ

۱۴۰۳......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا:اے اللہ کے رسول!میں نے آج رات خواب میں بادل دیکھے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہاہے میں نے لوگوں کو دیکھاکہ اس سے اپنے ہاتھوں میں چلو بھر بھر کے لے رہے ہیں انمیں سے بعض زیادہ لے رہے ہیں اور بعض کم اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک ہے میں نے آپ ﷺ کو دیکھاکہ آپ ﷺ نے اس رسی کو پکڑااور اوپر چڑھ گئے۔پھر آپ ﷺ کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑاوہ بھی چڑھ گیا۔پھر ایک دوسرا آدمی بھی اسے پکڑ کراوپر چڑھ گیا۔پھر ایک اور آدمی نے اسے پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر اس کے لئے جوڑ دی گئی تو وہ چڑھ گیا۔حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول!میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان!اللہ کی قسم آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی تعبیر کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعبیر (بیان) کرو۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بادل سے مراد اسلام کا سایہ ہے اور گھی اور شہد کے ٹپکنے سے مراد قرآن مجید کی حلاوت و نرمی ہے اور اس سے لوگوں کا حاصل کرنا قرآن مجید سے کم اور زیادہ حاصل کرنے کے مترادف ہےاور رسی جو آسمان سے زمین تک ہےاس سے مراد حق ہے جس پر آپ ﷺ قائم ہیں آپ ﷺ اسے مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں،اللہ اس کے ذریعے آپ ﷺ کو بلندی عطا فرمائے گا پھر آپ ﷺ کے بعد جو آدمی اس کو تھامے گا وہ اس کے ذریعہ بلند ہو گا پھر اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا وہ بھی بلند ہو جائے گا پھر اس کے بعد ایک دوسرا آدمی پکڑے گا تو اس سے دین میں خلل واقع ہو گا لیکن وہ خرابی دور ہو جائے گی اور وہ بھی بلندی پر چلا جائے گا اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ مجھے بتائیں کہ میں نے تعبیر درست کی ہے یا خطاء کی ہے؟رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض تعبیرات تو نے درست کی ہیں اور بعض میں غلطی کی ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

اللهِ ﷺ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي اَخْطَاْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ

عرض کیا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ مجھے بتائیں جو میں نے غلطی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم مت دو۔ [1]

١٤٠٤...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ اخبرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ مُنْصَرَفَهُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ

۱۴۰۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد سے واپسی پر ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب میں بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا باقی حدیث یونس کی روایت کے مطابق ہے۔

١٤٠٥...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِي هُرَيْرَه قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ اَحْيَانًا يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

۱۴۰۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آج رات میں نے (خواب میں) بادل دیکھا۔ باقی حدیث انہیں کی طرح ہے۔

١٤٠٦...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِاَصْحَابِهِ مَنْ رَاى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَاَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ۔

۱۴۰۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ سے فرمایا کرتے تھے تم میں جس نے خواب دیکھا وہ اسے بیان کرے تاکہ اسے اس خواب کی تعبیر بتاؤں ایک آدمی آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے بادل دیکھا۔ باقی حدیث گزر چکی۔

باب-۲۵۸ باب رؤیا النبی ﷺ

نبی اقدس ﷺ کے خوابوں کے بیان میں

١٤٠٧...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ

۱۴۰۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک رات وہ دیکھا جو سونے والا دیکھتا

[1] خوابوں کی تعبیر و تاویل ایک مستقل علم ہے اور کسبی سے زیادہ وہبی ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض بندوں کو خواب کا علم خصوصیت کے ساتھ عطا فرماتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ علم عطا کیا گیا تھا۔ جب کہ امتِ محمدیہ میں حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ علم دیا گیا جو مشہور تابعی ہیں۔

بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَافِيَةَ فِي الْآخِرَةِ وَاَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ ۔

ہے۔ گویا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب قسم کی تازہ کھجوریں لائی گئیں۔ تو میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ دنیا میں ہمارے لیے عظمت ہوگی اور آخرت میں (عذاب سے) بچاؤ ہوگا اور ہمارا دین بہت عمدہ ہے۔

۱۴۰۸ ...... و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ۔

۱۴۰۸ ...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ دو آدمیوں نے مجھے کھینچا۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے وہ مسواک ان میں سے چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تو میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔

۱۴۰۹ ...... حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ جَدِّهِ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلَى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي اِلَى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ اُخْرَى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَاَيْتُ فِيهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

۱۴۰۹ ...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف جا رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے۔ مگر وہ شہر یثرب (مدینہ) تھا اور میں نے اپنے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہ ہوئی جو مؤمنین کو غزوہ احد کے دن تکلیف پہنچی۔ پھر میں نے تلوار کو دوبارہ حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور سالم تھی اس کی تعبیر اللہ کی طرف سے فتح مکہ کی صورت میں اور مسلمانوں کے اجتماع سے ہوئی اور اسی خواب میں میں نے گائے کو بھی دیکھا اور اللہ بہتر (ثواب عطا فرمانے والے) ہیں۔ اس کی تعبیر مسلمانوں کا غزوہ احد میں شہید ہونا تھا اور خیر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ نے اس کے بعد عطا کی اور سچائی کا ثواب وہ ہے جو ہمارے پاس اللہ نے غزوہ بدر کے بعد عطا کیا۔

۱۴۱۰ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حدثنا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ اِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ

۱۴۱۰ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسلیمہ کذاب مدینہ آیا اور اس نے کہنا شروع کر دیا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد حکومت میرے سپرد کر دیں تو میں ان کی اتباع کرتا ہوں اور وہ اپنی قوم کے کافی آدمیوں کے ہمراہ (مدینہ) آیا نبی کریم ﷺ اس کی طرف تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا یہاں تک کہ

بْنُ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي اَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَاَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ اَتَعَدّٰى اَمْرَ اللهِ فِيكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللهُ وَاِنِّي لَاُرَاكَ الَّذِي اُرِيتُ فِيكَ مَا اُرِيتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّكَ اَرَى الَّذِي اُرِيتُ فِيكَ مَا اُرِيتُ فَاَخْبَرَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِي شَاْنُهُمَا فَاُوحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

آپ ﷺ مسیلمہ کے پاس ان کے ساتھیوں میں جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں گا اور میں تیرے بارے میں اللہ کے حکم سے ہر گز تجاوز نہ کروں گا اور اگر تو نے (میری اتباع سے) پیٹھ پھیری تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا اور میں تیرے بارے میں وہی گمان رکھتا ہوں جو مجھے تیرے بارے میں خواب میں دکھایا گیا ہے اور یہ ثابت ہیں جو تجھے میرے طرف سے جواب دیں گے۔ پھر آپ ﷺ اس سے واپس تشریف لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا میں نے نبی ﷺ کے قول کے بارے میں "تیرے بارے میں وہی گمان کرتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا" پوچھا تو مجھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے سوتے ہوئے دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں، جن سے مجھے فکر پیدا ہو گئی تو خواب میں ہی میری طرف وحی کی گئی کہ ان دونوں (کنگن) پر پھونک مارو۔ میں نے انہیں پھونکا تو وہ اُڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ کی کہ دو جھوٹے میرے بعد نکلیں گے۔ پس ان میں سے ایک عنسی صنعاء کا رہنے والا ہے اور دوسرا مسیلمہ یمامہ والا۔

١٤١١...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ اُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِي فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

۱۴۱۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کا خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے کنگن رکھ دیئے گئے تو وہ مجھ پر سخت گراں گزرے اور انہوں نے مجھے فکر مند کر دیا میری طرف وحی کی گئی کہ ان کو پھونک مارو۔ میں نے انہیں پھونک ماری تو وہ دونوں جاتے رہے میں نے ان کی تعبیر یہ سمجھی کہ دونوں کذاب ہوں گے جن کے درمیان میں ہوں، ایک تو والئی صنعاء اور دوسرا والئی یمامہ۔

١٤١٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا۔

۱۴۱۲...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز ادا فرما کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے۔

كتاب الفضـــــائل

کتاب الفضائل

فضائل کا بیان

باب-۲۵۹ باب فضل نسب النّبي ﷺ وتسليم الحجر عليه قبل النبوة

حضور اقدس ﷺ کے نسب کی فضیلت اور نبوت سے قبل پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنا

۱۴۱۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِى عَمَّارٍ شَدَّادٍ اَنَّهُ سَمِعَ

۱۴۱۳...... حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ:
"اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا، اور بنو ہاشم میں سے (نبوت کے لئے) مجھے منتخب فرمایا"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... اللہ تعالیٰ نے نبوت اور خاتم النّبیین کے اعزاز کو بخشنے کے لئے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں بنو کنانہ کا انتخاب ان کے خاص اوصاف کی بناء پر فرمایا، پھر بنو کنانہ میں سے قریش کو ان کے خاص اوصاف کی بناء پر منتخب فرمایا، اور قریش میں سے بنو ہاشم کو اس اعزاز کی شرفیابی کے لئے خاص کیا اور ہاشم کی اولاد میں یہ شرف محمد عربی ﷺ کے حصہ میں آیا۔
نوویؒ نے فرمایا کہ اس سے معلوم ہوا کہ عام عرب قریش کے کفو اور ہم پلہ نہیں ہیں نسبی اعتبار سے، اسی طرح بنو ہاشم کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو بنو ہاشم میں سے نہیں ہیں، البتہ مطلب کی اولاد بنو ہاشم کی کفو ہے کیونکہ دونوں ایک ہی ہیں۔
یہاں یہ واضح رہے کہ اسلام نے تو تمام نسبی امتیازات اور خاندان پر فخر و غرور کو ختم کر دیا ہے اور ہر قسم کے نسبی و نسلی و لسانی امتیازات کو جڑ سے اکھاڑ دیا، پھر حضور ﷺ نے اپنے نسب کی فضیلت کیوں بیان فرمائی؟
وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ اسلام نے تمامتر نسبی امتیازات کو ختم کر دیا ہے لیکن انسانوں کی پرکھ اور دوسرے انسانوں کے درمیان کسی انسان کو جو بات نمایاں کرتی ہے وہ ایسے اوصاف ہوتے ہیں جو نسلاً بعد نسلٍ خاندانوں میں چلتے ہیں، جب کہ حضور علیہ السلام جس معاشرہ میں مبعوث ہوئے وہاں سب سے اہم چیز "خاندانی و نسبی غرور" ہی تھا، اور آپ کو جس مقام نبوت سے سرفراز فرمانا تھا اس کا تقاضا یہ تھا کہ نبیؐ آخر الزمان صرف اپنے ذاتی اوصاف ہی کی بناء پر "محمد" (قابل تعریف) نہ ہوں بلکہ خاندانی نجابت و شرافت اور حسب و نسب کے اعتبار سے بھی سب سے ممتاز ہوں تاکہ رؤساء عرب جن کی گھٹی میں خاندانی فخر و غرور پڑا ہوا تھا اس نبی کو اس بناء پر مطعون نہ کریں کہ وہ حسب و نسب کے اعتبار سے ہمارا ہم پلہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کو معزز اور اعلیٰ خاندانوں میں سے منتخب فرمایا اور ان کے ذریعہ جہاں دعوتِ توحید پھیلائی وہیں نسبی و خاندانی فخر و غرور کا بھی خاتمہ فرمایا وہ اس طرح کہ انبیاء علیہم السلام کے ماننے والوں میں ابتداءً صرف غریب اور مسکین طبع لوگ ہوتے تھے، جنہیں سینے سے لگا کر انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے تھے کہ دینِ حق میں خاندان و نسب کے اعتبار سے کوئی تفاوت نہیں۔
اور یہ بھی ایک حقیقت اور امر واقعہ ہے کہ اس نسبی غرور کو ختم کرنے کیلئے کسی ایسے شخص کی ضرورت تھی جو خود خاندانی نجابت سے بہرہ مند اور نسبی اعتبار سے ممتاز ہو۔ چنانچہ آپ دیکھئے کہ نبی مکرم ﷺ نے جو عرب کے سب سے معزز ترین خاندان کے معزز ترین فرد تھے، نسبی امتیازات کو اس طرح ختم کیا کہ سگے چچا ابولہب کو راندہ درگاہ کیا اور بلال رضی اللہ عنہ حبشی، صہیب رضی اللہ عنہ رومی، اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا۔ (جاری ہے)

وَاثِلَةَ بْنَ الاَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔

١٤١٤...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْآنَ۔

۱۴۱۴...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں بلاشبہ مکہ کے اس پتھر کو بخوبی پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا اور میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں“۔ ❶

باب-٢٦٠ باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق

نبی ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ افضل ہیں

١٤١٥...... حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

۱۴۱۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں روزِ قیامت تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی (موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت) اور سب سے پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔“ ❷

(گذشتہ سے پیوستہ)...... بہرکیف! اللہ جل جلالہ‘ نے نبی ﷺ کو جہاں دین اور تقویٰ کے اعتبار سے کامل بنایا وہیں حسب ونسب اور خاندانی اعتبار سے بھی سب سے زیادہ ذی وجاہت اور معزز بنایا۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ یہ نبی ﷺ کا ایک خاص اعزاز تھا کہ پتھر بھی آپ کو سلام کرتے تھے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ بعض جمادات میں بھی حس پائی جاتی ہے۔ خود قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ: ”بعضے پتھر ایسے ہیں کہ جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ (البقرہ) اور فرمایا کہ: ”نہیں کوئی چیز مگر یہ کہ وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے تعریف کے ساتھ۔ (بنی اسرائیل) اللہ تعالیٰ نے جمادات اور بے جان اشیاء شجر و حجر کو بھی ایک خاص وصف اور تمیز عطا کی ہے اور وہ حقیقتاً تسبیح کرتے ہیں لیکن انسان اسے سمجھتے نہیں ہیں۔

❷ فائدہ- ہرویؒ نے فرمایا کہ: سیّد وہ شخص ہوتا ہے جس کو اسکی قوم تمام بھلائی کے کاموں اور نیکی میں فائق مانتی ہے، اور بعض نے کہا کہ سید (سردار) وہ ہے جس کی طرف ہر مصیبت وپریشانی کے وقت رجوع کیا جائے اور وہ لوگوں کے معاملات وپریشانیوں کو دور کرے۔ (نووی)
نبی ﷺ بھی تمام قوم میں خیر کے کاموں اور نیکی وتقویٰ میں فائق تھے اور ہر مصائب وشدائد میں لوگوں کا ایک ہی ٹھکانہ اور پناہ گاہ تھی یعنی دربارِ رسالت ﷺ۔ اسی طرح قیامت میں بھی ساری انسانیت کو پریشانی سے نجات دلانے والے آپ ﷺ ہی ہوں گے کہ آپ ﷺ کی سفارش سے ہی حساب وکتاب شروع ہوگا۔ ....(جاری ہے)

باب-۲۶۱

باب في معجزات النبي ﷺ

نبی ﷺ کے معجزات کا بیان

۱۴۱۶ــــ وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الثَّمَانِينَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ۔

۱۴۱۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) پانی منگوایا، آپ کے سامنے ایک کشادہ پیالہ میں پانی لایا گیا، سب لوگ اس سے وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ لگایا کہ ساٹھ سے اسّی تک افراد تھے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے پانی کی طرف جو دیکھا تو پانی آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے ابل رہا تھا۔

۱۴۱۷ــــ وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

۱۴۱۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور لوگ وضو کا پانی تلاش کرتے پھر رہے تھے اور وہ (پانی) نہیں مل رہا تھا، اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس میں سے وضو کریں۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں میں سے چشمہ کی طرح ابل رہا ہے، لوگوں نے اس سے وضو کیا حتیٰ کہ سب سے آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

۱۴۱۸ــــ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ

۱۴۱۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ ایک مرتبہ "زوراء" کے مقام پر تھے جو مدینہ میں بازار کے قریب تھا اور مسجد وہیں اس کے قریب تھی، آپ ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا، آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی اس میں رکھی تو

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نوویؒ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اپنے "سید ولدِ آدم" ہونے کا تذکرہ فخر کی بناء پر کیا' جیسا کہ خود اسی حدیث کے دیگر راویوں نے روایت کیا کہ فرمایا: میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور فخر کی بناء پر نہیں کہہ رہا"۔ بلکہ اللہ کی نعمت کے اظہار اور لوگوں تک ہر بات پہنچانا واجب ہونے کی بناء پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
یہاں پر قیامت کے دن کی قید اس لئے نہیں لگائی کہ دنیا میں آپ اولادِ آدم کے سردار نہیں' آپ ﷺ تو دنیا میں بھی اولادِ آدم کے سردار ہیں لیکن چونکہ دنیا میں کافر اور منافق و مشرکین آپ کو سردار نہیں مانتے جب کہ آخر میں حقیقت پہچاننے کے بعد وہ بھی آپ ﷺ کی سرداری کے قائل ہو جائیں گے لہٰذا وہاں پر کوئی بھی آپ ﷺ کی سیادت کا منکر نہ رہے گا۔

فِيمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ اَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةِ -

آپ کی انگلیوں سے پانی ابلنے لگا، اور آپ کے تمام صحابہ نے وضو کر لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) پوچھا کہ اے ابوحمزہ! وہ سب کتنے ہوں گے، فرمایا کہ تقریباً تین سو کے لگ بھگ ہوں گے۔ (پیچھے ساٹھ سے اسی افراد کا ذکر تھا، یہاں تین سو کا، علماء نے لکھا ہے کہ یہ دونوں مختلف واقعات ہیں)۔

١٤١٩ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَأُتِيَ بِاِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهُ اَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي اَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ -

۱۴۱۹...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہشام (کہ آپ ﷺ مقام زوراء پر تھے الخ) منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: پانی اتنا کم تھا کہ آپ کی انگلیاں اس میں نہیں ڈوب رہی تھیں یا یہ کہ اتنا پانی بھی نہ تھا کہ آپ کی انگلیوں کو ہی چھپالیتا۔

١٤٢٠ ...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْاَلُونَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا -

۱۴۲۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امّ مالک رضی اللہ عنہا، رسول اکرم ﷺ کو اپنی ایک کپّی میں گھی ہدیہ کیا کرتی تھیں۔ ان کے بیٹے آکر ان سے سالن مانگتے تو اگر گھر میں کچھ نہ ہوتا تو امّ مالک رضی اللہ عنہ اس کپّی کے پاس آتیں جس میں وہ نبی ﷺ کو گھی ہدیہ کیا کرتی تھیں تو اس کپّی میں گھی ہوتا تھا۔ اس طرح امّ مالک رضی اللہ عنہا کے گھر میں سالن ہمیشہ باقی رہتا یہاں تک کہ ایک بار ام مالک رضی اللہ عنہا نے اس کپّی کو نچوڑ لیا۔

بعد ازاں وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ اسے نچوڑ لیا، کہنے لگیں، جی ہاں، فرمایا کہ اگر تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتیں تو اس میں ہمیشہ گھی باقی رہتا۔

١٤٢١ ...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَاْكُلُ مِنْهُ وَامْرَاَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ -

۱۴۲۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے کھانا مانگا، آپ ﷺ نے اسے آدھا وسق (جو ایک مخصوص پیمانہ تھا وزن کرنے کا) جو دے دیئے، وہ آدمی اور اسکی بیوی اور اسکے مہمان سب اس آدھے وسق میں سے ہمیشہ کھاتے رہتے (اور جو کم نہ ہوتے تھے) حتی کہ ایک مرتبہ اس نے اس کو ناپ لیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اسکو ناپتا نہیں تو ہمیشہ اس میں سے کھاتا رہتا اور وہ تم لوگوں کے لئے ہمیشہ باقی رہتا۔

(یہ دونوں معجزے تھے نبی ﷺ کے، اور ان دونوں نے چونکہ ہوس کا مظاہرہ کیا اور حق تعالیٰ پر بھروسہ نہ کیا لہٰذا اس وجہ سے غیب سے رزق کی آمد رک گئی)۔

١٤٢٢...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الدَّارِميُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى اِذَا كَانَ يَوْمًا اَخَّرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَاَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِاَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ اَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ اَوْ قَالَ غَزِيرٍ شَكَّ اَبُو عَلِيٍّ

١٤٢٢...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک والے سال (جہادِ تبوک کے لئے) نکلے، آپ ﷺ نمازوں کو اکٹھا پڑھتے تھے کہ ظہر اور عصر اکٹھی پڑھتے اور مغرب و عشاء اکٹھی پڑھتے۔ ❶

پھر ایک روز آپ ﷺ نے نماز کو مؤخر کر دیا، پھر (خیمہ سے) باہر نکلے اور ظہر و عصر اکٹھی پڑھیں، پھر (خیمہ میں) داخل ہو گئے، پھر اس کے بعد باہر نکلے اور مغرب و عشاء اکٹھی پڑھیں۔

بعد ازاں فرمایا کہ ان شاء اللہ تم کل تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے، اور دن چڑھنے سے قبل وہاں نہ پہنچو گے، سو تم میں سے جو کوئی وہاں پہنچ جائے تو اس کے پانی کو کچھ نہ چھوئے۔ یہاں تک کہ میں آجاؤں، پھر ہم تبوک کے چشمہ پر پہنچ گئے، دو افراد آگے نکل گئے، چشمہ کی حالت یہ تھی کہ جوتے کے تسمہ کے برابر پانی بہہ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا کہ کیا تم نے پانی کو چھوا ہے؟ وہ کہنے لگے جی ہاں۔ نبی ﷺ نے انہیں برا بھلا کہا اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا ان کو کہا۔ پھر سب لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے چلّو بھر تھوڑا تھوڑا پانی چشمہ سے نکال کر ایک برتن میں جمع کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھویا، پھر دوبارہ وہی پانی چشمہ میں ڈال دیا (اس کے ڈالتے ہی) چشمہ جوش مارتے ہوئے بہنے لگا، یہاں تک کہ لوگوں نے پانی پلانا شروع کر دیا (آدمیوں اور سواری کے جانوروں کو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! اگر تمہاری عمر طویل ہوئی تو ممکن ہے تم دیکھو کہ یہاں پر پانی نے باغات کو بھر دیا ہے۔

❶ (جمع بین الصلاتین یعنی دو نمازیں اکٹھی پڑھنے سے متعلق تفصیلی بحث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے۔ احنافؒ کے نزدیک جمع صوری جائز ہے یعنی ایک نماز کو اخیر وقت میں اور دوسری کو اوّل وقت میں پڑھا جائے، گویا ہر نماز اپنے وقت میں پڑھی جائے لیکن اخیر اور اوّل کی وجہ سے بہ ظاہر صورتاً جمع نظر آئے، اور جمع حقیقی احناف کے یہاں جائز نہیں (دلائل اور تفصیل کے لئے تفہیم المسلم ج اوّل...... دیکھئے)

اَيُّهُمَا قَالَ حَتّٰى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ اَنْ تَرٰى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا۔

۱۴۲۳......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ وَجَاءَ رَسُوْلُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ اَيْلَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَاَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْدٰى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِيْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

۱۴۲۳...... ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے، جب ہم وادی القریٰ (جو شام کے راستہ پر ایک وادی ہے) میں ایک عورت کے باغ میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندازہ لگاؤ کہ اس باغ میں کتنا پھل ہے، ہم نے اور رسول اللہ ﷺ نے اندازہ لگایا کہ دس وسق (ایک خاص پیمانہ) ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے کہا کہ یہ عدد یاد رکھنا، یہاں تک کہ ان شاء اللہ ہم واپس لوٹ آئیں تیری طرف۔

پھر ہم وہاں سے چلے، تبوک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات تمہارے اوپر سخت ہوا آندھی چلے گی، لہٰذا تم میں سے کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہے تو اس کی رسی کو باندھ کر رکھے۔ پھر تیز آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا تو آندھی نے اسے اٹھا کر طیٔ کے پہاڑوں کے درمیان لا پھینکا۔

اس کے بعد ابن العلماء جو ایلہ کا حاکم تھا کا قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا خط لے کر آیا اور آپ ﷺ کو ایک سفید خچر ہدیہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے (جوابی) مکتوب لکھا اور ایک چادر ہدیہ بھیجی۔ پھر ہم لوگ واپس لوٹے یہاں تک کہ وادی القریٰ تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے ایک باغ کے متعلق پوچھا کہ کتنا پھل ہوا؟ اس نے کہا دس وسق (پورا نکلا)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو جلدی چلوں گا تم میں سے جس کا دل چاہے جلدی چلے اور جو ٹھہرنا چاہے ٹھہر جائے۔ ہم وہاں سے نکلے یہاں تک کہ مدینہ نمودار ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طابہ ہے (طابہ مدینہ منورہ ہی کا نام ہے) اور یہ اُحد ہے وہ پہاڑ جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: انصار کے گھروں میں سے سب سے بہترین گھر بنو نجار (آپ ﷺ کی ننھیال) کے گھر ہیں۔ پھر بنو عبدالاشہل کے، پھر بنو الحارث بن الخزرج کے پھر بنو ساعدہ کے اور

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ دُورَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَاَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَيَّرْتَ دُورَ الْاَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ اَوَ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ -

یوں تو انصار کے تمام ہی گھروں (برادریوں) میں خیر اور بہتری ہے۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہم سے ملے تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ نے نہیں دیکھا (سنا) کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے گھروں کو اچھا قرار دیا تو ہمیں سب سے آخر میں کیوں کر دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ، رسول اللہ ﷺ سے ملے اور کہا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان فرمائی اور ہمیں (بنو ساعدہ) کو سب سے آخری درجہ میں رکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اتنا تمہارے لئے کافی نہیں کہ تم "خیار" (اچھے) لوگوں میں سے ہو۔

١٤٢٤...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۴۲۴...... حضرت عمرو بن یحییٰ سے اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی منقول ہے۔ اس روایت میں آپ ﷺ کے اس فرمان تک ہے کہ انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے اور اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہؓ والے واقعہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ اور حضرت وہیب کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ایلہ کو ان کا ملک لکھا دیا اور حضرت وہیب کی روایت میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھا۔

باب-۲۶۲ باب توكله على الله تعالىٰ وعصمة الله تعالىٰ له من الناس

اللہ تعالیٰ پر آپ ﷺ کے توکل کا بیان

١٤٢٥...... حَدَّثَنَا عَبْدُبْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ

۱۴۲۵...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کے لئے گئے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ایسی وادی میں جو کانٹے دار درختوں والی تھی پایا۔ رسول اللہ ﷺ سواری سے اتر گئے ایک درخت کے نیچے، اپنی تلوار درخت کی ٹہنیوں میں سے کسی پر لٹکادی، سب لوگ وادی میں درختوں کے سائے میں منتشر ہوگئے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص میرے پاس آیا، میں سویا ہوا تھا، اس نے تلوار اٹھائی تو میں بیدار ہوگیا، وہ میرے سر پر کھڑا تھا، مجھے ذرا بھی احساس نہ ہوا مگر اس وقت جب ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی، اس نے مجھ سے کہا تمہیں

مِنْ اَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِى الْوَادِى يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ رَجُلًا اَتَانِى وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِى فَلَمْ اَشْعُرْ اِلَّا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِى يَدِهٖ فَقَالَ لِى مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّى قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ فِى الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّى قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ۔

مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ! اس نے دوسری بار یہی کہا کہ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ! یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کرلی۔ اور وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا (اور اسے چھوڑ دیا)۔

۱۴۲۶...... وحَدَّثَنِى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِىُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ حَدَّثَنِى سِنَانُ بْنُ اَبِى سِنَانٍ الدُّؤَلِىُّ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِىَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ ﷺ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِىِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِىُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ۔

۱۴۲۶...... اس سند سے بھی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا حدیث بیان کی ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ فرمایا: "انہوں نے جہاد کیا نبی ﷺ کے ساتھ نجد کے علاقہ میں، جب نبی ﷺ واپس ہوئے تو وہ (جابر رضی اللہ عنہ) بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی واپس ہوئے، (راہ میں) ایک دن ایک ملنے والا ملا...... آگے سابقہ حدیث ابراہیم بن سعد و معمر کی طرح ہی بیان کیا۔

۱۴۲۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِىِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ۔

۱۴۲۷...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ذات الرقاع تک پہنچ گئے) ہی منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ تعرض نہیں فرمایا۔

باب-۲۶۳ باب بيان مثل ما بعث به النبي ﷺ من الهدى والعلم

نبی ﷺ جس ہدایت اور علم کے ساتھ مبعوث کئے گئے اس کی مثال

۱۴۲۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِى عَامِرٍ

۱۴۲۸...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے مجھے جس ہدایت اور علم کے ساتھ

قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُواُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِى بُرْدَةَ عَنْ اَبِى مُوسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلَ مَابَعَثَنِيَ اللهُ بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَاتُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِى اُرْسِلْتُ بِهٖ۔

مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال ایسی بارش کی سی ہے جو کسی زمین پر برسی، اس کے کچھ حصہ نے تو پانی کو قبول کیا (جذب کر لیا) جس سے چارہ اور خوب گھاس اُگی (اور انسانوں اور جانوروں کے کام آئی) اور کچھ حصہ ایسا تھا جو سخت تھا اس نے پانی کو جمع کر لیا، اللہ نے اس پانی سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا انہوں نے اس میں سے پیا بھی اور سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی چرایا، اور ایک حصہ ایسا تھا کہ وہ چٹیل میدان تھا، نہ اس نے پانی روک رکھا نہ ہی چارہ وغیرہ اگا۔ بس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کی فقہ و سمجھ حاصل کی اور اللہ نے اس کو نفع پہنچایا اس چیز سے جسے دے کر اللہ نے مجھے بھیجا ہے (یعنی علم اور ہدایت) تو اس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھلایا۔ اور مثال اس شخص کی ہے جس نے اس دین کے لئے سر نہ اٹھایا اور جس ہدایت کو دے کر اللہ نے مجھے بھیجا اسے قبول نہ کیا۔[1]

باب-۲۶۴ باب شفقته ﷺ علی امته ومبالغته فی تحذیرهم مما یضرهم

اپنی امت پر حضور علیہ السلام کی شفقت

۱۴۲۹ ـــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِى كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِى بُرْدَةَ عَنْ اَبِى مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّى رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّى اَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى

۱۴۲۹ ـــــ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ میری اور اس ہدایت کی جسے دے کر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ اے میری قوم! بلاشبہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایک بڑے لشکر کو دیکھا ہے اور میں دو ٹوک ڈرانے والا ہوں (کہ وہ لشکر تمہیں ختم کرنے کیلئے آرہا ہے) پس تمہیں بھاگنے کی فکر چاہئے۔ پس اس کی قوم میں سے کچھ لوگوں نے تو اس کی بات مان لی اور شام

[1] فائدہ-جب بارش برستی ہے تو ہر حصہ زمین کو سیراب کرتی ہے، لیکن زمین کے بعض حصے تو زرخیز ہوتے ہیں وہ پانی کو جذب کر لیتے ہیں اور پھر وہاں سبزہ اور گھاس اگتی ہے جس سے جانور اور انسان فائدہ اٹھاتے ہیں، اسی طرح بعض سخت حصے ایسے ہوتے ہیں جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے جو انسان اور جانور پیتے ہیں۔ جب کہ بعض زمین کے حصے ایسے چکنے ہوتے ہیں کہ نہ تو پانی جذب کرتے ہیں نہ ہی وہاں پانی جمع ہو سکتا ہے گویا نہ خود فائدہ اٹھاتے ہیں نہ ہی دوسروں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔
حضور اقدس ﷺ نے اس خوبصورت اور واضح مثال میں یہی بات فرمائی کہ میں جو ہدایت اور دین لے کر آیا ہوں اس کی مثال بارش کی ہے کہ اس سے بعض لوگوں نے خود بھی فائدہ حاصل کیا اور علم سیکھا، ہدایت حاصل کی پھر اس علم سے دوسروں کو نفع پہنچایا۔
جب کہ بعض نے نہ خود ہدایت کی، نہ علم سیکھا نہ ہی دوسروں کے لئے نفع رساں ہوئے۔

مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ۔

ہوتے ہی وہ نکل گئے اور مہلت کے مطابق آرام سے چلے گئے۔ اور کچھ لوگوں نے اس کی بات کو جھٹلایا اور صبح تک اپنے ٹھکانوں پر ہی رہے، لشکر نے صبح کو ان پر حملہ کر دیا اور انہیں تباہ و برباد کر کے جڑ سے اکھیڑ دیا۔ بس یہی مثال ہے اس شخص کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (شریعت و ہدایت) میں لے کر آیا اس کی پیروی کی (وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا گیا) اور اس شخص کی جس نے میری نافرمانی کی اور میرے لائے ہوئے حق دین کو جھٹلایا (وہ تباہ و برباد ہوا)۔

۱۴۳۰...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ اُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ۔

۱۴۳۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اور میری امت کی مثال جس نے آگ جلائی تو کیڑے مکوڑے اور پروانے اس میں گرنے لگے، پس میں تم کو تمہاری کمروں سے پکڑا ہوا ہوں اور تم ہو کہ اس میں اندھا دھند گر پڑتے ہو۔" [1]

۱۴۳۱...... و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۱۴۳۱...... ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل مروی ہے۔

۱۴۳۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي

۱۴۳۲...... ہمامؒ بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ (مجموعہ) ان احادیث کا ہے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نے آنحضرت ﷺ کی ہم سے بیان کیں۔ پھر ہمامؒ نے ان میں سے بعض احادیث ذکر کرتے ہوئے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ بھڑکائی، پھر جب آگ نے ماحول کو روشن کر دیا تو پتنگے اور یہ کیڑے مکوڑے جو آگ میں ہیں اس میں گرنے لگے، وہ شخص ان کو روکنے لگا مگر وہ نہ رکے اور اندھا دھند اس میں گرنے لگے، فرمایا بس یہی میری اور تمہاری مثال ہے کہ میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ کر آگ سے تمہیں روکتا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے آؤ، جہنم کی آگ سے اِدھر آ جاؤ، مگر تم میرے

[1] فائدہ ۔ یعنی جہنم کی آگ میں تم پروانوں کی مانند گر رہے ہو جس طرح پروانہ جانتا ہے کہ وہ آگ میں گر کر جل جائے گا پھر بھی اسی شمع پر گرتا ہے تم بھی جانتے بوجھتے اس آگ میں اندھا دھند گرے جا رہے ہو اپنے گناہوں اور بداعمالیوں کے سبب اور میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچا رہا ہوں۔

تَقَحَّمُونَ فِيهَا ۔

اوپر غالب آجاتے ہو اور اندھا دھند اس میں گرتے چلے جاتے ہو"۔

١٤٢٣...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي ۔

۱۴۲۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے آگ روشن کی، پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے جب کہ وہ انہیں ہٹا رہا ہے اور میں بھی تمہاری کمریں پکڑ کر آگ سے تمہیں روک رہا ہوں اور تم ہو کہ میرے ہاتھوں سے نکلے جا رہے ہو"۔

باب-۲۶۵ باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبیین

آپ ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کا بیان

١٤٢٤...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ ۔

۱۴۲۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری اور (مجھ سے پہلے والے) انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عمارت بنائی اور اسے خوب اچھا اور خوبصورت بنایا، لوگ اس کا چکر لگاتے اور کہتے کہ ہم نے کسی عمارت کو اس سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا سوائے اس ایک اینٹ کے (جس کی جگہ خالی رہ گئی) پس میں وہی اینٹ ہوں (جس نے عمارت کو پورا کر دیا)۔

١٤٣٥...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ اَلَا وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَكُنْتُ اَنَا اللَّبِنَةَ ۔

۱۴۳۵...... ہمامؒ بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ احادیث وہ ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نے ہم سے بیان کیں حضور علیہ السلام کی، پھر ان میں سے بعض احادیث ذکر کیں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے والے انبیاءؑ کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے بہت سے گھر بنائے اور ان کی خوب آرائش کی، خوبصورت اور مکمل بنایا البتہ اس کے مختلف کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی، لوگ اس عمارت کے گرد چکر لگاتے اور عمارتوں کو پسند کرتے اور کہتے کہ یہاں پر اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی کہ تعمیر پوری ہو جاتی۔ محمد ﷺ نے فرمایا کہ: پس میں ہی وہ اینٹ ہوں (جس نے آ کر عمارتِ انبیاء کی تکمیل کر دی اور اب اس میں مزید کسی اینٹ کی گنجائش نہیں رہی)۔

١٤٣٦...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ

۱۴۳۶...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا: میری اور مجھ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔

سے پہلے والے انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے مکان بنایا لیکن اس مکان کے ایک کونے میں سے ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی لوگ اس مکان کے گرد چکر لگاتے اور اس کو پسند کرتے ہیں اور صاحب مکان سے کہتے ہیں کہ یہاں پر اینٹ کیوں نہیں رکھی) منقول ہے۔ البتہ آخر میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں"۔

۱۴۳۷ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۱۴۳۷ ...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے حدیث بالا ہی منقول ہے۔

۱۴۳۸ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ

۱۴۳۸ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری اور دیگر انبیاءؑ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر بنایا اسے ہر اعتبار سے پورا اور مکمل کیا سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے، اسے پسند کرتے اور کہتے کہ کاش یہ اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اسی اینٹ کی جگہ ہوں میں نے آکر سلسلۂ انبیاء کو ختم کر دیا"۔ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو سب انبیاءؑ پر)۔

۱۴۳۹ ...... وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَلَ أَتَمَّهَا أَحْسَنَهَا۔

۱۴۳۹ ...... حضرت سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مذکورہ سند کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت مروی ہے صرف لفظی فرق (اتمھا کی جگہ احسنھا) ہے۔

باب-۲۶۶ باب اذا اراد الله تعالىٰ رحمة امةٍ قبض نبيها قبلها

اللہ تعالیٰ جب کسی امت پر رحم فرمانا چاہتے ہیں تو اس کے نبی کو اس سے قبل ہی اٹھا لیتے ہیں

۱۴۴۰ ...... وَحُدِّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوَى ذٰلِكَ عَنْهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۱۴۴۰ ...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے جب کسی امت پر رحم فرماتے ہیں تو اس کے نبی کو امت (کی ہلاکت) سے پہلے ہی اٹھا لیتے ہیں، پھر وہ نبی اپنی امت کے لئے پیش رو ہوتا ہے، اور جب کسی امت کو

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ۔

ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو نبی کی زندگی میں ہی مبتلائے عذاب کردیتے ہیں اور نبی ان کے عذاب کا مشاہدہ کرتا ہے اور اپنی امت کی ہلاکت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کہ انہوں نے اس کی تکذیب کی ہوتی ہے اور اس کے حکم کی نافرمانی کی ہوتی ہے"۔

باب-۴۶۷ باب اثبات حوض نبیناﷺ وصفاته
حوضِ کوثر اور اس کی صفات کا بیان

۱۴۴۱ــــ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۱۴۴۱...... حضرت جندب رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا فرمایا کہ: "میں حوضِ (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا"۔ (یعنی تمہارے سے پہلے میں حوضِ کوثر پر جاکر اس کا پانی پلانے کی تیاری کروں گا)۔

۱۴۴۲ــــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۱۴۴۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا) ہی منقول ہے۔

۱۴۴۳ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ۔

قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي

۱۴۴۳...... حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:

"میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا، جو حوضِ کوثر پر آجائے گا وہ اس سے (ضرور) پیئے گا اور جو اس سے پیئے گا کبھی بھی پیاسہ نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے کہ میں انہیں جانتا ہوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے مابین روک کردی جائے گی۔"

میں کہوں گا کہ یہ تو میرے لوگ ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ (ﷺ) کے بعد کیا اعمال کئے۔ میں کہوں گا دور

فَيُقَالُ اِنَّكَ لا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي -

ہو دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد میرے دین کو بدل ڈالا۔" ❶

۱۴۴۴...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ -

۱۴۴۴...... حضرت ابو سعید خدریؓ بھی نبی کریم ﷺ سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث یعقوب ہی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۴۴۵...... و حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا - قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى اَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُونِي فَاَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ اُمَّتِي فَيُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى اَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلَى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا -

۱۴۴۵...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرا حوض (کوثر) ایک مہینہ کی مسافت کے بقدر لمبا ہے، اس کے سارے کونے مساوی اور برابر ہیں۔ اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید، خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ اور اس کے اوپر پینے والے آبخورے (پیالے) ایسے ہیں گویا آسمان کے ستارے۔ جس نے اس کا پانی پی لیا کبھی اس کے بعد پیاسا نہ ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے۔" میں حوض پر ہوں گا اور کچھ لوگوں کو مجھ سے پرے پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے لوگ ہیں میری امت کے افراد ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کام کئے؟ اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے بعد یہ ذرا بھی نہ ٹھہرے اور اپنی ایڑیوں پر لوٹ گئے (اسلام سے پھر گئے)۔

(اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد مرتد ہو گئے اور مسلمانوں سے الگ ہو گئے) اسی بناء پر حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ: اے اللہ! ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم اپنی ایڑیوں پر لوٹ جائیں اور اس بات سے کہ اپنے دین میں

---

❶ فائدہ- یہ وہ محروم القسمت لوگ ہوں گے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے دین میں تحریف کرنے کی کوشش کی، اور نئی نئی بدعتیں سنت کے نام سے دین میں ایجاد کیں، دین کو رسومات اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنالیا اور ہر وہ بدعت جسے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہیں کیا اسے دین کا جزو بناڈالا، ایسے بدبخت لوگ حوضِ کوثر پر پہنچنے کے باوجود محروم رہیں گے اور ساقیٔ کوثر ﷺ کے دستِ مبارک سے یہ مقدس پانی نہ پی سکیں گے اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے محفوظ رکھے اور سرکار ﷺ کے ہاتھوں سے جامِ کوثر نصیب فرمائے۔ (آمین)

آزمائش اور فتنہ میں مبتلا ہوں"۔

۱۴۴۶...... و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَصْحَابِهِ اِنِّی عَلَی الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللّٰهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِی رِجَالٌ فَلَاَقُولَنَّ اَيْ رَبِّ مِنِّی وَمِنْ اُمَّتِی فَيَقُولُ اِنَّكَ لَا تَدْرِی مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ ۔

۱۴۴۶......ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے، فرمایا کہ: میں حوض (کوثر) پر انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے۔ پس اللہ کی قسم! بعض لوگ مجھ سے دور ہی روک دیئے جائیں گے اور میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے آدمی ہیں، میری امت کے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کام کئے، آپ کے لائے ہوئے دین سے الٹے قدموں پھرتے رہے"۔ [1]

۱۴۴۷...... وحَدَّثَنِی يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصَّدَفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذٰلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِی فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَاْخِرِی عَنِّی قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ اِنِّی مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی لَكُمْ فَرَطٌ عَلَی الْحَوْضِ فَاِيَّایَ لَا يَاْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّی كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَاَقُولُ فِيمَ هٰذَا فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ سُحْقًا ۔

۱۴۴۷...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، زوجہ نبی ﷺ سے روایت ہے ارشاد فرماتی ہیں کہ میں لوگوں کو سنتی تھی کہ حوض کا ذکر کرتے تھے لیکن اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے میں نے کچھ نہیں سنا تھا، ایسے ہی ایک دن جب کہ میری باندی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "اے لوگو! میں نے باندی سے کہا کہ ذرا رک جا، وہ کہنے لگی کہ حضور علیہ السلام نے مردوں کو بلایا ہے عورتوں کو نہیں بلایا۔ میں نے کہا کہ میں بھی لوگوں میں سے ہی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، خیال رہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی اس طرح نہ آئے کہ مجھ سے دور کر دیا جائے جیسے کہ بھٹکا ہوا اونٹ ہٹادیا جاتا ہے، میں کہوں گا کہ یہ کس وجہ سے ہٹائے جاتے ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے دین میں کیا کچھ ایجاد نہ کرلیا۔ میں کہوں گا کہ "دور ہوں"۔

---

[1] فائدہ- امام نوویؒ نے فرمایا کہ: قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ: حوضِ کوثر سے متعلق جتنی روایات ہیں صحیح ہیں، اس پر ایمان رکھنا فرض ہے اور اس کی تصدیق کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ اہلسنت والجماعت کے نزدیک حوض سے اس کی حقیقت اصلیہ ہی مراد ہے اس کے مفہوم میں کوئی مجازی معنی شامل نہیں۔ ہر وہ شخص جو حوض پر آئے گا وہ اس میں سے پیئے گا سوائے ان لوگوں کے جو ارتداد میں مبتلا ہو گئے، اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کے مقدر میں جہنم سے سلامتی لکھ دی گئی وہ اس کا پانی پیئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حوضِ کوثر کا پانی ساقیِ کوثر ﷺ کے ہاتھ سے نصیب فرمائے۔ آمین

١٤٤٨...... و حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا كُفِّي رَاْسِي بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۴۴۸......اس سند سے بھی حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا والی حدیث بالا منقول ہے۔ بعض معمولی فرق کے ساتھ کہ نبی ﷺ کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا اس حال میں کہ وہ (اپنے بالوں) میں کنگھی کروا رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! حضرت ام سلمہؓ نے (جب یہ سنا) تو کنگھی کرنے والی سے کہنے لگیں: میرے سر کو رہنے دو بقیہ حدیث حضرت بکیر عن القاسم کی روایت ہی کے مثل منقول ہے۔

١٤٤٩......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللهِ لَاَنْظُرُ اِلَى حَوْضِي الْآنَ وَاِنِّي قَدْ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا۔

۱۴۴۹......(حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور اہلِ اُحد (شہدائے احد) پر نماز پڑھی جیسے جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے، پھر منبر کی طرف مڑے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں گا اور تمہارے اوپر گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! میں ابھی اس وقت بھی اپنا حوض دیکھ رہا ہوں اور مجھے بلاشبہ زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں اور اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے البتہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کے بارے میں ایک دوسرے سے حرص و حسد نہ کرنے لگو"۔

١٤٥٠......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى اُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ فَقَالَ اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى الْجُحْفَةِ اِنِّي لَسْتُ اَخْشَى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي اَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَاَيْتُ

۱۴۵۰......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے شہدائے اُحد پر نماز پڑھی، پھر منبر پر چڑھے پھر جیسے کوئی مردوں اور زندوں کو رخصت کرتا ہے (اس طرح فرمایا) کہ: میں حوض پر تم سے پہلے آؤں گا، اور بلاشبہ حوضِ کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی ایلہ (مدینہ سے پندرہ میل کی مسافت پر ایک مقام ہے) سے لے کر جحفہ (سات میل کی مسافت پر مدینہ سے دور ایک مقام ہے) کا درمیانی فاصلہ، اور مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں دنیا کا خوف ہے کہ تم اس میں آپس میں حرص و حسد نہ کرنے لگو (اور دنیا کے لالچ میں پڑ کر ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو اور اسی طرح تباہ و ہلاک ہو جاؤ جیسے تم سے قبل بہت سی امتیں ہلاک ہو گئیں"۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ -

عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا آخری مرتبہ دیکھنا تھا رسول اللہ ﷺ کو منبر پر۔

١٤٥١...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَأُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اَصْحَابِي اَصْحَابِي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ -

١٤٥١...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور کچھ لوگوں کی وجہ سے میرا جھگڑا ہوگا پھر میں غالب آؤں گا ان پر اور عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ اللہ ربّ العالمین فرمائے گا کہ: آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا نئی باتیں ایجاد کرلیں"۔

١٤٥٢...... وحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَصْحَابِي اَصْحَابِي-

١٤٥٢...... حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں اصحابی اصحابی کے الفاظ مذکور نہیں۔

١٤٥٣...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ -

١٤٥٣...... حضرت عبداللہؓ نبی کریم ﷺ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث اعمش ہی کی مثل منقول ہے اور حضرت شعبہؒ کی روایت میں عن مغیرۃ کی جگہ سمعت ابا وائل کے الفاظ مذکور ہیں۔

١٤٥٤...... و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ-

١٤٥٤...... حضرت حذیفہؓ نبی کریم ﷺ سے حضرت اعمش اور حضرت مغیرہؒ کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت کرتے ہیں۔

١٤٥٥...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْاَوَانِي قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرَى

١٤٥٥...... حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا فرمایا کہ: "آپ ﷺ کا حوض اتنا بڑا ہے جتنا صنعاء یمن سے مدینہ منورہ کا فاصلہ"۔ یہ سن کر مستوردؒ نے حارثہؓ سے کہا کہ کیا تم نے حوض کے برتنوں کا ذکر نہیں سنا؟ کہا کہ نہیں، تو مستوردؒ نے کہا کہ اس کے برتن دیکھو گے کہ ستاروں کی طرح ہیں"۔

فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ -

١٤٥٦...... و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ -

۱۴۵۶...... اس سند سے بھی حدیثِ بالا (حضرت حارثہؓ بن وہب خزاعیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا) منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں حضرت مستورد کا قول (کہ اس حوض کے برتن ستاروں کی طرح ہیں) مذکور نہیں۔

١٤٥٧...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ -

۱۴۵۷...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے سامنے حوض ہوگا جس کے دونوں کناروں کے مابین جرباء اور اذرح کے مساوی فاصلہ ہوگا"۔ (جرباء اور اذرح ملک شام کے دو مقامات کے نام ہیں)۔

١٤٥٨...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى حَوْضِي -

۱۴۵۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے سامنے حوض ہوگا جس کے دونوں کناروں کے مابین جرباء اور اذرح کے مساوی فاصلہ ہوگا) منقول ہے۔ اور حضرت ابن مثنی کی روایت کردہ حدیث میں "حوضی" (میرا حوض) کا لفظ ہے۔

١٤٥٩...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ -

۱۴۵۹...... اس سند سے بھی یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ عبید اللہؒ کہتے ہیں کہ میں نے نافعؒ سے پوچھا جرباء اور اذرح کے متعلق تو کہنے لگے کہ یہ شام کی دو بستیاں ہیں دونوں کے درمیان تین راتوں یا تین دن کا سفر ہے۔

١٤٦٠...... و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ -

۱۴۶۰...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے حضرت عبید اللہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل نقل فرماتے ہیں۔

١٤٦١...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ

۱۴۶۱...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا اتنا بڑا جتنا کہ جرباء اور اذرح کا درمیانی فاصلہ، اس میں (پانی پینے کے) کوزے ہوں گے

اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ فِيهِ اَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا ۔

آسمان کے ستاروں کی طرح، جو اس حوض پر آجائے گا اور اس میں سے پانی پی لے گا تو اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا"۔

١٤٦٢...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلَى اَيْلَةَ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ۔

۱۴۶۲...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہوں گے؟ فرمایا کہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہوں گے، اور کس رات کے ستارے؟ وہ اندھیری رات، جس میں مطلع بالکل صاف ہو۔ وہ جنت کے برتن ہیں، جو اس میں سے پئے گا اخیر تک پیاسا نہ ہوگا، اس میں جنت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس میں سے پی لے تو پیاسا نہ رہے، اس کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی جتنی ہے عمان اور ایلہ کے درمیانی مسافت جتنی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے"۔

١٤٦٣...... حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ اِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي اَذُودُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي اِلَى عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ ۔

۱۴۶۳...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بلاشبہ اپنے حوض کے کنارہ رہوں گا لوگوں کو ہٹاتا رہوں گا، اہلِ یمن کے لئے میں اپنے عصا سے ماروں گا یہاں تک کہ پانی ان کے لئے بہہ کر آجائے گا، آپ ﷺ سے حوضِ کوثر کی چوڑائی کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان کا فاصلہ ہے اس کے پانی کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ: دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے دو پرنالے جو جنت سے نکلتے ہیں اس میں پانی چھوڑتے ہیں ایک پرنالہ سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا"۔

١٤٦٤...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

۱۴۶۴...... حضرت قتادہؒ سے حضرت ہشام کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا

الْحَسَنُ بْنُ مُوسى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ بِاسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ -

حدیث ہی کی مثل حدیث نقل کی گئی ہے سوائے اس بات کہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بروز قیامت حوض (کوثر) کے کنارے پر ہوں گا۔

۱۴۶۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيى بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِى عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ اَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِى فِيهِ فَنَظَرَ لِى فِيهِ فَحَدَّثَنِى بِهِ-

۱۴۶۵...... حضرت ثوبانؓ نبی کریم ﷺ سے حوض (کوثر) کی حدیث سابقہ کی مثل بیان فرماتے ہیں (حضرت محمد بن بشار کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت یحیٰ بن حماد سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث حضرت ابو عوانہ سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگے کہ (ہاں!) اور میں نے یہ حدیث حضرت ابو عوانہ سے بھی سنی ہے۔ تو میں نے کہا: وہ بھی مجھ سے بیان کرو تو انہوں نے وہ بھی مجھ سے بیان کر دی۔

۱۴۶۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِى ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَاَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِى رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الاِبِلِ -

۱۴۶۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے حوض پر سے ضرور کچھ لوگوں کو ہٹاؤں گا جیسے اجنبی اور غیر اونٹ دنیا میں ہٹائے جاتے ہیں۔

۱۴۶۷...... و حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۴۶۷...... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں۔

۱۴۶۸...... و حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَدْرُ حَوْضِى كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيهِ مِنَ الْاَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ -

۱۴۶۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض اتنا بڑا ہے کہ جتنا کہ ایلہ اور صنعاء یمن کا فاصلہ اور اس میں آسمان کے تاروں کے بقدر کوزے ہیں۔

۱۴۶۹...... وحَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِى حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا اِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِى فَلَاَقُولَنَّ

۱۴۶۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حوض پر ضرور کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو میرے ساتھ رہے تھے (دنیا میں) حتیٰ کہ جب میں انہیں دیکھوں گا اور وہ میرے سامنے کئے جائیں گے تو میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں گے، میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی

اَيْ رَبِّ اُصَيْحَابِي اُصَيْحَابِي فَلَيُقَالَنَّ لِـي اِنَّكَ لا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ-

باتیں پیدا کرلیں۔ (یہ وہ لوگ ہوں گے جو بدعات اور نئی محدثات کو دین کا حصہ بنا کر اس پر لوگوں کو لاتے ہوں گئے)۔

١٤٧٠...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَزَادَ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ -

۱۴۷۰...... حضرت انسؓ کی نبی کریم ﷺ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے، البتہ اس روایت میں یہ بات زائد ہے کہ اس حوض (کوثر) کے برتن ستاروں کے برابر ہیں۔

١٤٧١...... وحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى وَاللَّفْظُ لِعَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ -

۱۴۷۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میرے حوضِ کوثر کے دونوں کناروں کے مابین صنعاء یمن اور مدینہ منورہ جتنا فاصلہ ہے"۔

١٤٧٢...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالا اَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ مَا بَيْنَ لابَتَيْ حَوْضِي -

۱۴۷۲...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں سوائے اس بات کے کہ اس روایت میں دونوں راویوں کو شک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ اور عمان کے درمیانے فاصلہ ہے۔ اور حضرت ابو عوانہ کی روایت کردہ حدیث میں "لابتی حوض" کے الفاظ مذکور ہیں۔

١٤٧٣...... وحَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ قَالا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ تُرٰى فِيهِ اَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ -

۱۴۷۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
"تم اس حوض میں سونے اور چاندی کے اتنے کوزے دیکھو گے جتنے آسمان کے تاروں کی تعداد ہے۔

١٤٧٤...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ -

۱۴۷۴...... حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل بیان فرمایا۔ اور اس روایت میں یہ بات زائد ہے کہ آسمان کے ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ۔

۱۴۷۵ ـــ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنِي اَبِی رَحِمَهُ اللهُ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اَلا اِنِّی فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَاَيْلَةَ كَاَنَّ الاَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ ـ

۱۴۷۵ ـــ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور اس کے دونوں کناروں کے مابین صنعاء اور ایلہ کے برابر فاصلہ ہے اور اس کے کوزے گویا ستارے ہیں"۔

۱۴۷۶ ـــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلامِی نَافِعٍ اَخْبِرْنِی بِشَیْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَیَّ اِنِّی سَمِعْتُهُ يَقُولُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ ـ

۱۴۷۶ ـــ عامرؒ بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے غلام نافع کے ہاتھ خط لکھ کر بھیجا کہ مجھے ایسی بات بتلایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔
جابر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) مجھے لکھا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: "میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رو رہوں گا"۔

باب-۲۶۸ باب فی قتال جبريل وميكائيل عن النبي ﷺ يوم احدٍ

ملائکہ کا آپ ﷺ کے ہمراہ ہو کر قتال کرنا، آپ ﷺ کا اعزاز

۱۴۷۷ ـــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلا بَعْدُ يَعْنِی جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلامُ ـ

۱۴۷۷ ـــ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ اُحد کے روز میں نے نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا ان کے اوپر سفید کپڑے تھے، میں نے نہ اس سے پہلے کبھی انہیں دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد، یعنی وہ حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام تھے۔

۱۴۷۸ ـــ وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ يَوْمَ اُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا

۱۴۷۸ ـــ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر سفید کپڑے ہیں اور وہ آپ ﷺ کی طرف سے لڑ رہے ہیں اور خوب شدّت سے لڑ رہے ہیں۔ میں نے انہیں نہ اس سے قبل دیکھا تھا نہ اس کے بعد دیکھا۔[1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلاَنِ عَنْهُ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلا بَعْدُ ـ

باب-۲۶۹ باب فی شجاعة النبي عليه السلام و تقدمه للحرب

نبی ﷺ کی بہادری کا بیان

۱۴۷۹ ...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيى قَالَ يَحْيى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ ـ

۱۴۷۹ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ گھبرا گئے (کسی دشمن کے خوف سے کچھ آواز سنی گئی تھی) چند لوگ آواز کے پیچھے چلے تو رسول اللہ ﷺ وہاں سے لوٹتے ہوئے انہیں ملے، اور رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار سب سے آگے نکل کر آواز تک پہنچ گئے تھے، آپ ﷺ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہم نے تو اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح پایا (یعنی خوب سبک رفتار) حالانکہ اس سے پہلے وہ گھوڑا بہت ٹھس تھا، (چلنے میں بہت ست تھا)۔

۱۴۸۰ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِاَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا -

۱۴۸۰ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک رات) مدینہ میں خوف و گھبراہٹ طاری ہو گئی، نبی ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا مستعار لیا اسے "مندوب" کہا جاتا ہے، آپ ﷺ اس پر سوار ہو گئے اور (واپس آکر) فرمایا کہ ہم نے تو کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی، اور اس گھوڑے کو تو ہم نے دریا کی طرح پایا۔

۱۴۸۱ ...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ يَحْيى

۱۴۸۱ ...... حضرت شعبہؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت ابن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ ہمارا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ ...... اللہ رب العالمین نے اپنے نبی ﷺ کے اعزاز اور مدد و نصرت کے لئے آسمان سے فرشتوں کو نازل فرمایا مختلف جہاد اور لڑائیوں میں۔ چنانچہ غزوۂ بدر میں بھی بہت سے فرشتوں کے ذریعہ مدد فرمائی اور اُحد میں بھی مدد فرمائی۔
نبی ﷺ کا اکرام تھا کہ حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام دونوں کو اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کی حفاظت کے لئے بھیج دیا۔

بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَفِى حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِى طَلْحَةَ وَفِى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا ـ

گھوڑا لیا اور اس میں حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے کا ذکر نہیں۔ اور حضرت خالد کی روایت کردہ حدیث میں عَن اَنس کی جگہ سَمِعتُ اَنسًا ہے۔

باب ۲۷۰ — باب كان النبي ﷺ اجود الناس بالخير من الريح المرسلة

نبی ﷺ کی سخاوت

۱۴۸۲ ...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِى مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِى ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِى أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِى شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَلْقَاهُ فِى كُلِّ سَنَةٍ فِى رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ـ

۱۴۸۲ ...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مال دینے میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، اور رمضان کے مہینہ میں جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تھے۔ یہاں تک کہ سارا مہینہ گذر جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ ان کو قرآن سناتے تھے، اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ ﷺ کی سخاوت چلتی ہوئی ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔[1]

۱۴۸۳ ...... و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ ـ

۱۴۸۳ ...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث (کہ نبی کریم ﷺ مال دینے میں سب سے زیادہ سخی تھے ماہِ رمضان میں حضرت جبرائیل سے قرآن پاک کا دور فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کی سخاوت چلتی ہوئی ہوا سے بڑھ جاتی تھی) ہی کی مثل منقول ہے۔

باب ۲۷۱ — باب كان رسول الله ﷺ احسن الناس خلقًا

سرورِ کونین ﷺ کا حُسنِ اخلاق

۱۴۸۴ ...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ

۱۴۸۴ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دس برس خدمت کی، اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے کبھی مجھے اُف تک

---

[1] فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان میں سخاوت اور مال راہِ خدا میں دینے کی کثرت کرنی چاہئے کیونکہ اس مہینہ میں خرچ کرنے کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ وَاللهِ مَا قَالَ لِي اُفًّا قَطُّ وَلا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ اَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللهِ -

نہیں کہا، نہ ہی کسی کام کیلئے یہ کہا کہ تم نے یہ کیوں کیا یا یہ کیوں نہ کیا؟ حضرت ربیع کی روایت میں ہے کہ ایسے کام کے لئے جو خادم کو کرنا چاہئے (کبھی نہیں فرمایا)

۱۴۸۵...... وحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سَلامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ بِمِثْلِهِ -

۱۴۸۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۴۸۶...... وحَدَّثَنَاه اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمٰعِيلَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اَخَذَ اَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اَنَسًا غُلامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا -

۱۴۸۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے، اور جاکر کہا کہ یا رسول اللہ! انس رضی اللہ عنہ ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت کرے گا۔ فرماتے ہیں کہ: چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی خدمت سفر وحضر دونوں میں کی۔ اللہ کی قسم! کسی کام کے لئے جو میں نے کیا ہو تا آپ ﷺ نے مجھے یوں نہیں کہا کہ: تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ یا میں نے کوئی کام نہیں کیا تو یوں نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

۱۴۸۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا اَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ -

۱۴۸۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ۹ برس تک خدمت کی، مجھے یاد نہیں کہ کبھی آپ ﷺ نے مجھے کہا ہو کہ تم نے فلاں فلاں کام کیوں کیا، نہ ہی کبھی کسی چیز کے بارے میں مجھ پر عیب لگایا۔

۱۴۸۸...... حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ اِسْحٰقُ قَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللهِ لا اَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلَى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَاِذَا

۱۴۸۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حسنِ اخلاق کے مالک تھے، ایک روز آپ نے اپنی کسی ضرورت کے لئے مجھے بھیجا تو میں نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا (جیسا کہ بچے انکار کر دیتے ہیں)۔ چنانچہ میں چلا گیا، (راستہ میں چلا) یہاں تک کہ چند لڑکوں پر میرا گزر ہوا وہ بازار میں کھیل رہے تھے، اچانک ہی رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میری گدی پکڑ لی، میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے

رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اَنَسٌ وَاللهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلاَّ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا ۔

تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُنیس (یہ انس کی تصغیر ہے اور پیار میں عموماً ناموں کی اسی طرح تصغیر کی جاتی ہے) جہاں جانے کو میں نے تمہیں کہا تھا گئے تھے؟ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نو برس تک آپ کی خدمت میں رہا، مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کو میں نے چھوڑ دیا ہو تو آپ ﷺ نے اس کے لئے کہا ہو کہ ایسا ایسا کیوں نہیں کیا؟ [1]

۱۴۸۹ ...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ۔

۱۴۸۹ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ بہترین اخلاق والے تھے"۔

باب ـ ۲۷۲

باب فی سخائه ﷺ

نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان

۱۴۹۰ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لا

۱۴۹۰ ...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ ﷺ نے کہا ہو کہ نہیں۔

۱۴۹۱ ...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الاَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

۱۴۹۱ ...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سابقہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے۔

---

[1] فائدہ ...... نبی ﷺ کے حسنِ اخلاق کی یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے' اللہ نے نبی علیہ السلام کو جو مقام اور مرتبہ عطا کیا تھا اور پھر نبوت کی بھاری ذمہ داریاں آپ کے کاندھوں پر تھیں ان کے پیشِ نظر یہ سوچا جا سکتا تھا کہ آپ چھوٹے اور کم عمر بچوں کے ساتھ اتنی شفقت اور محبت سے پیش نہ آتے' لیکن ایک خادم کو جس نے آپ کا حکم ماننے سے بہ ظاہر انکار کیا آپ نے اس کو بھی نہ ڈانٹا نہ برا بھلا کہا نہ ہی اس پر شفقت میں کمی فرمائی' بلکہ ان کی دلجوئی فرمائی۔ لڑکپن میں جس طرح نو عمر بچے راہ میں کھیل کود میں لگ جاتے ہیں اور کوئی کھیل تماشہ ہو رہا ہو تو اس کو دیکھنے میں منہمک ہو جاتے ہیں اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی لڑکوں کو کھیل میں مشغول دیکھ کر انہیں دیکھنے لگے لیکن نبی ﷺ نے بجائے اس کے کہ انہیں ڈانٹتے ہنسی اور پیار سے دلجوئی فرمائی۔

در حقیقت اس میں تعلیم ہے امت کے ان افراد کے لئے جن کے ماتحت لوگ کام کرتے ہیں کہ اپنے نوکروں' خادموں اور ماتحتوں کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ روا رکھا جائے۔ یہ نہیں کہ ذرا کوئی کام میں دیر سویر ہوئی تو نوکروں اور خادموں کو ڈانٹ ڈپٹ شروع کر دی۔

عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

١٤٩٢...... وحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الاِسْلَامِ شَيْئًا اِلا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لا يَخْشَى الْفَاقَةَ۔

۱۴۹۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز اسلام کے واسطہ سے نہیں مانگی گئی مگر یہ کہ آپ ﷺ نے وہ عطا فرمادی، ایک بار ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان میں بھیڑ بکریاں عطا فرمادیں۔ (یعنی اتنی زیادہ بھیڑ بکریاں دے دیں کہ دو پہاڑوں کے درمیان میں جو وادی ہوتی ہے وہ بھر جائے) وہ آدمی اپنی قوم کے پاس واپس لوٹا اور کہا کہ:
اے قوم! اسلام قبول کرلو کیونکہ محمد ﷺ ایسے ہدایا دیتے ہیں کہ پھر فاقہ وغیرہ کا خوف نہیں رہتا۔

١٤٩٣...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَسْلِمُوا فَوَاللهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ اِلا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتَّى يَكُونَ الاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

۱۴۹۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان بھیڑ بکریاں مانگیں آپ ﷺ نے اسے وہ دے دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ:
اے میری قوم! اسلام لے آؤ، اس لئے کہ محمد ﷺ ایسے عطایا دیتے ہیں کہ اس کے بعد فقر و فاقہ کا ڈر نہیں رہتا۔
انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوتا تو یہ تھا کہ آدمی مسلمان ہوتا تھا صرف دنیا کی خاطر، جب وہ اسلام لے آتا تھا تو پھر اس کے نزدیک اسلام ہی دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہو جاتا تھا۔[1]

١٤٩٤...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَاَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ

۱۴۹۴...... حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر جہاد کیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ نکلے اور انہوں نے حنین میں قتال کیا، اللہ عزوجل نے اپنے دین اور مسلمانوں کی مدد و نصرت فرمائی، رسول اللہ ﷺ نے اس روز صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عطا فرمائے، پھر سو اونٹ دیئے، پھر سو اونٹ دیئے۔ حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سعید

[1] فائدہ...... اگرچہ کسی دنیاوی مفاد کے لئے مسلمان ہونا تو صحیح نہیں ہے کیونکہ اخلاص نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی برکت سے صرف مال و دولت اور دنیاوی ساز و سامان کی خاطر اسلام قبول کرنے والوں کے دلوں کی دنیا ہی تبدیل کر دیتے تھے اور جو صرف مال و مفاد کی خاطر مسلمان ہوئے تھے وہی اسلام کو ساری دنیا سے زیادہ محبوب سمجھنے لگتے تھے۔
اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعض اوقات کسی غلط مقصد کی خاطر کیا جانے والا نیک عمل بھی دل کو بدل دیتا ہے۔ اس لئے کسی بھی عمل صالح کو اس لئے ترک نہیں کرنا چاہیئے کہ دل میں اخلاص نہیں، اخلاص کو تو پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن عدمِ اخلاص کی بناء پر ترکِ عمل صحیح نہیں۔

صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللهِ لَقَدْ اَعْطَانِي رَسُولُ اللهِﷺمَا اَعْطَانِي وَاِنَّهُ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِيني حَتّى اِنَّهُ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ -

بن المسیّب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صفوان نے کہا کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیا جو کچھ دیا، اور آپ ﷺ میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض تھے، پھر آپ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے حتیٰ کہ آپ سب سے زیادہ میرے محبوب بن گئے۔ ❶

۱۴۹۵...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ اَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخَرِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ اَيْضًا عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَزَادَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺلَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا

۱۴۹۵...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آجائے تو میں تمہیں اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا کہ سب دوں گا۔ پھر نبی ﷺ کی وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے قبل، پھر وہ مال حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے منادی کو حکم دیا اس نے منادی کرادی کہ جس کے لئے نبی ﷺ کا کوئی وعدہ ہو یا آپ ﷺ کے ذمہ اس کا قرض ہو وہ آجائے۔ میں کھڑا ہو گیا اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں کو بھرا (اس مال میں سے) اور مجھ سے کہا اس کو گنو، میں نے گنا تو وہ پانچ سو (اشرفیاں) تھیں، انہوں نے فرمایا کہ اتنا ہی دوبار اور لے لو۔

---

❶ فائدہ- تالیفِ قلب ایک ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بناء پر دشمن کو بھی تابع کر دیتے ہیں۔ اس کی واضح مثال صفوان کا مذکورہ بالا قول ہے کہ میری نظر میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مبغوض کوئی نہ تھا لیکن آپ ﷺ کی عطاء (اور تالیف قلب کی وجہ سے) آپ سے زیادہ محبوب میری نظر میں کوئی نہ رہا۔

حضور اقدس ﷺ نو مسلموں کو تالیفِ قلب کے طور پر مالی عطایا اور ہدایا سے نوازتے تھے اور آنحضرت ﷺ کی برکت سے حق تعالیٰ ان نو مسلموں کے قلوب میں اسلام ایسا راسخ فرمادیتے تھے کہ جس مال کی رغبت کی وجہ سے وہ اسلام میں داخل ہوتے تھے اس سے محبت ختم ہو جاتی تھی۔ اور اسلام کی محبت قلب میں جاگزین ہو جاتی تھی۔

قرآن کریم نے بھی "تالیفِ قلب" کے لئے اموالِ صدقات خرچ کرنے کا مصرف بتلایا ہے "وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ" اگرچہ اکثر علماء کے نزدیک یہ مصرف اب باقی نہیں رہا لیکن اس سے تالیف قلب کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ نے تالیفِ قلب کا کتنا اہتمام کیا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ نبی ﷺ نئے مسلمان ہونے والوں کی تالیفِ قلب کے لئے انہیں اموالِ غنیمت اور فئی میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔

فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثَى أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا -

١٤٩٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ -

۱۴۹۶...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد (بحرین کے گورنر) حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: جس آدمی کا نبی کریم ﷺ پر کوئی قرض ہو یا جس سے آپ ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ آدمی ہمارے پاس آجائے...... بقیہ روایت حدیثِ ابن عیینہ کی طرح بیان فرمائی۔

باب-۲۷۳ باب فی رحمته ﷺ الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذٰلك

بچوں وغیرہ سے نبی ﷺ کی شفقت ورحمت کا بیان

١٤٩٧...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَأْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى أَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ

۱۴۹۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آج رات میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر ابراہیم رکھا"۔ پھر آپ ﷺ نے اس لڑکے کو ابو سیف نامی لوہار کی بیوی اُمِ سیف کے حوالہ کر دیا (پرورش اور رضاعت وغیر کے لئے) ایک روز آپ ﷺ چلے ابو سیف کی طرف، میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا، ہم ابو سیف کے پاس پہنچے تو وہ اپنی بھٹی پھونک رہا تھا جس سے سارا گھر دھویں سے بھر گیا تھا، میں تیزی سے دوڑ کر رسول اللہ ﷺ سے آگے ہولیا اور ابو سیف سے کہا کہ اے ابو سیف رک جا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، چنانچہ وہ رک گیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے بچہ کو بلایا اور اسے اپنے سے چمٹالیا اور جو کچھ

اللہ اَنْ یَقُولَ فَقَالَ اَنسٌ لَقَدْ رَاَیْتُہٗ وَھُوَ یَکِیدُ بِنَفْسِہٖ بَیْنَ یَدَیْ رَسُولِ اللہِ ﷺ فَدَمَعَتْ عَیْنَا رَسُولِ اللہِ ﷺ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَیَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلا نَقُولُ اِلا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاللہِ یَا اِبْرَاھِیمُ اِنَّا بِکَ لَمَحْزُوْنُونَ۔

(دعائیہ کلمات) کہنا تھا کہے، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بچہ کا دم نکل رہا تھا (آخری سانسیں لے رہا تھا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے، یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا:
"آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہیں لیکن ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب کو پسند ہے۔ اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں"۔ ❶

۱۴۹۸...... حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُھَیْرٍ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ وَھُوَ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَرْحَمَ بِالْعِیَالِ مِنْ رَسُولِ اللہِ ﷺ قَالَ کَانَ اِبْرَاھِیمُ مُسْتَرْضَعًا لَہٗ فِی عَوَالِی الْمَدِینَةِ فَکَانَ یَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَہٗ فَیَدْخُلُ الْبَیْتَ وَاِنَّہٗ لَیُدَّخَنُ وَکَانَ ظِئْرُہٗ قَیْنًا فَیَاْخُذُہٗ فَیُقَبِّلُہٗ ثُمَّ یَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاھِیمُ قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ اِنَّ اِبْرَاھِیمَ ابْنِی وَاِنَّہٗ مَاتَ فِی الثَّدْيِ وَاِنَّ لَہٗ لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلانِ رَضَاعَہٗ فِی الْجَنَّةِ۔

۱۴۹۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ اپنے بچوں پر میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو شفقت کرتے نہیں دیکھا (آپ ﷺ کے صاحبزادے) ابراہیم مدینہ کے عوالی میں تھے دودھ پلائی کیلئے (عوالی مدینہ کے مضافات میں کچھ گھروں پر مشتمل بستی تھی جہاں کی ایک عورت ابراہیم کو دودھ پلانے کے لئے دستورِ عرب کے مطابق لے گئی تھی) آپ ﷺ وہاں جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ جاتے تھے، آپ ﷺ انا کے گھر میں داخل ہوئے تو وہاں دھواں بھرا ہوتا تھا۔ کیونکہ اس کا شوہر لوہار تھا۔ نبی ﷺ ابراہیم کو اٹھاتے اسے پیار کرتے پھر واپس لوٹ آتے، جب ابراہیم کی وفات ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک ابراہیم میرا بیٹا دودھ پینے کی عمر مین فوت ہوا ہے، اور اس کیلئے جنت میں دو انائیں ہیں جو اس کی مدّتِ رضاعت (دودھ پلوائی کی مدت) کی تکمیل کریں گی"۔

۱۴۹۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو

۱۴۹۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے

❶ فائدہ...... صدمہ اور غم کی شدت کے وقت انسان عموماً ہوش وخرد سے بیگانہ ہو کر بے صبری اور شکوے شکایت کی باتیں کرنے لگتے ہیں لیکن نبی ﷺ نے شدّتِ غم اور صدمہ کے عالم میں جو عمل فرمایا وہ درحقیقت ہر مسلمان کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے 'ایک طرف جذبات انسانی کا لحاظ اور دوسری جانب شریعتِ مطہرہ کی رعایت دونوں کو جمع فرمایا۔
صبر کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان شدتِ غم میں جزع فزع اور شکوے شکایت کے بجائے حق تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور غم کی وجہ سے آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا اور دل میں غم کا اثر ہونا صبر کے منافی نہیں ہے، البتہ غم کی بات کو یاد کر کے اور اس کا ذکر کر کے زور سے آواز سے رونا جیسے بین اور گریہ وزاری کہا جاتا ہے وہ حرام ہے۔
نبی ﷺ کا نو مولود معصوم صاحبزادہ جو اکلوتا تھا وہ آپ ﷺ کی آنکھوں کے سامنے جانِ آفرین کو سپرد کر رہا ہے۔ اس کا تصور ہی کتنا غمناک ہے لیکن نبی ﷺ کا ہر عمل تو چونکہ اسوہ بنتا تھا لہٰذا وہی عمل صادر ہوا جو اللہ کی رضا کے مطابق اور شریعتِ مطہرہ کے حکم کی رعایت پر مشتمل تھا۔

كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الاَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا اَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لٰكِنَّا وَاللهِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ -

پاس دیہات کے کچھ بدو آئے اور (حیرانی سے) کہنے لگے کہ کیا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، وہ کہنے لگے کہ لیکن ہم تو واللہ اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تم سے رحم کا جذبہ نکال لیا ہی تو میں کیا کروں"۔

۱۵۰۰...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ الاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ اَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ اِنَّ لِي عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّهُ مَنْ لا يَرْحَمْ لا يُرْحَمْ -

۱۵۰۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ، نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم رہے ہیں۔ کہنے لگے کہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں کسی ایک کو بھی کبھی نہیں چوما (پیار کیا)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ جو رحم نہیں کرتا (بچوں، کمزوروں پر) اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔

۱۵۰۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۵۰۱...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

۱۵۰۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَاَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لا يَرْحَمِ النَّاسَ لا يَرْحَمْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۵۰۲...... حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا"۔

۱۵۰۳...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ

۱۵۰۳...... اس سند کے ساتھ حضرت جریرؓ سے نبی کریم ﷺ کی سابقہ حدیث اعمش ہی کی مثل منقول ہے۔ [1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ ۔

باب - ۴۷۴ باب كثرة حيائه ﷺ

شرم وحیا کا بیان

١٥٠٤...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي عُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي عُتْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ ۔

١٥٠٤...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے زیادہ شرم وحیا والے تھے، اور آپ ﷺ کا حال یہ تھا کہ جب آپ کو کسی بات سے ناگواری ہوتی تو ہم چہرۂ مبارک میں اس کے اثرات سے پہچان لیتے تھے۔

١٥٠٥...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي

١٥٠٥...... سروقؒ کہتے ہیں کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو ہم

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ...... احادیثِ بالا سے واضح ہے کہ بچوں اور کم عمروں سے محبت کرنا انسانی فطرت ہے اور نبی ﷺ کا اسوہ بھی یہی ہے کہ معصوم بچوں سے رحم اور پیار کا برتاؤ کیا جائے۔
در حقیقت خلق نبی ﷺ اسلام کا اتنا خوبصورت پہلو ہے کہ اس کے ہر ہر گوشہ سے فطرتِ انسانی اپنی صحیح اور حقیقی صورت میں اجاگر ہوتی ہے۔ عربوں کے یہاں بچوں پر رحم اور ان سے پیار کرنا' انہیں قابلِ توجہ سمجھنا اور انہیں وفورِ محبت سے لپٹانا' چومنا جو ایک فطری تقاضا ہے سرے سے نہیں تھا۔ رجالِ عرب اسے اپنی مردانگی کی شان کے منافی سمجھتے تھے کہ کمسن اور معصوم بچوں پر اپنے محبت کے جذبات انڈیلیں۔
چنانچہ اس رویہ کی نشاندہی اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی ہوتی ہے اور ان بدوؤں کے اظہارِ حیرت سے بھی کہ: "کیا تم اپنے بچوں کو چومتے اور پیار کرتے ہو؟" اور صاحب خلقِ عظیم نبیٔ رحمت ﷺ نے فرمادیا کہ بچوں سے پیار محبت سے پیش آنا تو ہر انسان کی فطرت میں ہوتا ہے ہاں اگر اللہ نے ہی تمہارے اندر سے رحم کا جذبہ نکال لیا ہے تو الگ بات ہے۔
اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ انسان کو چاہئے کہ اپنے بچوں سے پیار اور محبت سے پیش آئے۔ لیکن محبت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بچوں کو ان کی غلط باتوں پر سختی سے ٹوکا بھی نہ جائے۔ حضور علیہ السلام سے جہاں بچوں سے محبت ثابت ہے وہیں ان کی غلطیوں پر مؤاخذہ بھی ثابت ہے تاکہ ان کی فکر اور عمل کی اصلاح ہو سکے۔
مسئلہ کی مکمل تفصیل کے لئے دیکھئے تربیۃ الأولاد فی الإسلام / از عبد اللہ ناصح علوان ترجمہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ اسلام اور تربیت اولاد

شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلاقًا۔ قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْكُوفَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ بدزبان تھے نہ بے حیائی کی باتیں کرنے والے تھے، رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے بہترین ہیں"۔

۱۵۰۶...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِـــى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَـدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح وحَدَّثَنَا اَبُـــو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوخَالِدٍ يَعْنِى الاَحْمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۵۰۶...... حضرت اعمشؒ سے ان اسناد کے ساتھ سابقہ حدیث (تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے بہترین ہیں) ہی کی مثل منقول ہے۔

باب-۲۷۵ باب تبسمه ﷺ وحسن عشرته

سرکارِ دوعالم ﷺ کی مسکراہٹ اور حُسنِ معاشرت کا بیان

۱۵۰۷......حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لا يَقُومُ مِنْ مُصَلاهُ الَّذِى يُصَلِّى فِيهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَاْخُذُونَ فِى اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ ﷺ۔

۱۵۰۷...... سماک بن حربؒ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے؟ کہنے لگے کہ ہاں بہت زیادہ۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جس جگہ صبح کی نماز پڑھا کرتے تھے تو سورج طلوع ہونے تک وہاں سے اٹھتے نہ تھے، جب سورج طلوع ہو جاتا تو اٹھتے تھے۔ صحابہ آپس میں گفتگو کیا کرتے اور جاہلیت کے زمانہ کے کاموں کا تذکرہ کرتے تھے تو ہنستے تھے لیکن نبی ﷺ تبسم فرمایا کرتے تھے۔[1]

---

[1] فائدہ...... حضور اقدس ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آخرت اور امت کی جو فکر اور کڑھن عطا فرمائی تھی اس کے پیش نظر آپ عموماً نہایت متفکر رہا کرتے تھے' ہمہ وقت آپ کے چہرۂ انور پر ایک فکر نمایاں رہتی تھی' بارِ نبوت کی ادائیگی' امت کی اصلاح اور لوگوں کے ایمان کی فکر اور آخرت کے ہولناک حالات جو آپ ﷺ نے معراج کی رات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرمائے تھے کا تصور آپ کو ہر وقت بے چین رکھتا تھا' لیکن اس کے باوجود آپ کا چہرۂ انور ہر وقت کھلا رہتا تھا اور ہونٹوں پر زیرِ لب مسکراہٹ رہتی تھی' اس کے علاوہ آپ کے حلم اور بردباری کی وجہ سے جن باتوں پر لوگ عموماً ہنستے تھے آپ صرف مسکراتے اور تبسم پر اکتفا فرماتے تھے۔

یوں تو آپ ﷺ کی تعلیم عمومی حالات میں زیادہ ہنسنے سے اجتناب کی ہی ہے ارشاد فرمایا کہ: **لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً ولبکیتم کثیراً** اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تمہارا ہنسنا کم اور رونا زیادہ ہو جائے"۔

لیکن چونکہ آپ ﷺ کی ایک ایک ادا نمونہ بننا تھی اور امت کو ہر ہر پہلو کی مکمل تعلیم دینی تھی لہٰذا یہ پہلو کیسے...... (جاری ہے)

باب-۲۷۶ باب رحمة النبي ﷺ للنساء وامر السواق مطاياهن بالرفق بهن

خواتین پر حضور علیہ السلام کی رحمت ونرم خوئی کا بیان

۱۵۰۸...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِه وَغُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَه رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ -

۱۵۰۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض سفروں میں آپ کا حبشی غلام جسے انجشہ کہا جاتا تھا "حُدی خوانی" کرتا تھا (اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے عرب میں دستور تھا کہ ساربان ایک مخصوص لے سے اشعار پڑھا کرتے تھے اسے حُدی کہا جاتا تھا)۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ: اے انجشہ! آہستہ آہستہ، ان اونٹوں کو شیشہ کے آبگینوں سے لدے اونٹوں کی طرح ہانک۔ ❶

۱۵۰۹...... وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِه -

۱۵۰۹...... ان اسناد کے ساتھ حضرت انسؓ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۱۰...... وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

۱۵۱۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لائے، ایک ہانکنے والا جسے انجشہ کہا جاتا تھا ازواج کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تیرا ستیاناس

(گذشتہ سے پیوستہ)...... رہ سکتا تھا۔ آپ ﷺ عموماً تو صرف مسکرانے پر اکتفا فرماتے تھے لیکن آپ ﷺ سے ہنسنا حتی کہ بسا اوقات کھل کھلا کر ہنسنا بھی ثابت ہے۔

احادیث میں ان مواقع کا ذکر آیا ہے تو وہاں الفاظ آئے ہیں کہ "حتیٰ بدت نواجذه" یعنی آپ اتنا ہنسے کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں نمایاں ہو گئیں۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ کھلکھلا کر ہنسنا بھی جائز ہے اگر غفلت کے ساتھ نہ ہو۔ اور مؤمن کو ہر وقت خوش رو اور خندہ جبیں رہنا چاہئے تاکہ لوگوں کو اس سے انسیت رہے۔

(فائدہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... اصل میں "حدی" کی تاثیر یہ ہوتی تھی کہ اونٹ اس کی آواز پر مست ہو کر تیز دوڑا کرتے تھے' حدی خوان کی آواز کا زیر و بم اونٹوں کو مست کر دیتا تھا اور وہ تیز دوڑنے لگتے تھے اور بعض مرتبہ بے قابو ہو جاتے تھے۔ کسی سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی تھیں اور غلام نے اونٹوں کو دوڑانے کے لئے حسب معمول حدی خوان کی' اونٹ تیز دوڑنے لگے تو آپ ﷺ نے ازواج کی تکلیف کے پیش نظر غلام سے فرمایا کہ ذرا آہستہ آہستہ چلاو اور اونٹوں کو اس طرح ہنکاؤ کہ گویا ان پر شیشے اور آبگینے لدے ہوئے ہیں' جو ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ سکتے ہیں' گویا آپ نے خواتین کو آبگینوں سے تشبیہ دی اور ان کی راحت کا خیال فرمایا۔

بعض علماء نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان فرمایا ہے کہ وہ غلام بہت ہی مسحور کن آواز سے اشعار پڑھتا تھا' حضور علیہ السلام کو خدشہ ہوا کہ اسکی آواز اور لے کی تاثیر خواتین کے دلوں میں کچھ اثر انگیزی نہ کر دے اور انکا شیشہ دل نہ ٹوٹ جائے لہٰذا اس سے منع فرمایا کہ آہستہ آواز سے پڑھو کہیں آبگینوں کو ٹھیس نہ لگ جائے۔

النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى عَلٰى اَزْوَاجِه وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ۔

اے انجشہ! آہستہ پڑھ، آہستہ ہانک شیشوں کو۔ (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت شیشوں سے تشبیہ دی۔
ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات کہی کہ اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہتا تو تم اسے کھیل بنا لیتے۔

۱۵۱۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُنَّ يَسُوقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اَيْ اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

۱۵۱۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امّ سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ تھیں اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہنکارہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! آہستگی سے شیشوں کو ہنکاؤ (یعنی اپنی آواز پست رکھو کہ خواتین تک نہ پہنچے اور آواز کی نغمگی سے متاثر نہ ہوں)۔

۱۵۱۲...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُوَيْدًا يَا اَنْجَشَةُ لا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ -

۱۵۱۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک حدی خوان تھا بہت خوبصورت آواز کا مالک۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: انجشہ! آہستہ آہستہ! شیشوں اور آبگینوں کو مت توڑ، یعنی کمزور عورتوں کو تکلیف مت دے۔

۱۵۱۳...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ۔

۱۵۱۳...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں، البتہ اس روایت میں خوبصورت آواز کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۲۷۷ باب قربه النبي عليه السلام من الناس وتبركهم به و تواضعه لهم

نبی ﷺ کا لوگوں سے تقرّب کا برتاؤ، لوگوں کا آپ ﷺ سے تبرک حاصل کرنا اور آپ ﷺ کی تواضع

۱۵۱٤...... حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۱۵۱۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو مدینہ کے خادم اپنے اپنے پانی سے بھرے برتن لے کر آتے، جو برتن بھی آپ ﷺ کے پاس لایا جاتا تو اس میں اپنا دستِ مبارک ڈبو دیتے۔ بعض اوقات تو سردی کی صبحوں میں آپ کے پاس پانی لایا جاتا تو بھی (سردی کے باوجود)

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا۔

آپ ﷺ اپنا دستِ مبارک اس میں ڈبو دیتے تھے۔ [1]

۱۵۱۵ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ۔

۱۵۱۵ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حجام آپ کی حجامت بنا رہا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے اردگرد موجود ہیں اور اس فکر میں ہیں کہ کوئی بال مبارک زمین پر گرنے کے بجائے ان کے ہاتھوں میں گرے۔

۱۵۱۶ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ

۱۵۱۶ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ ایک عورت نے جس کی عقل میں کچھ فتور تھا رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کچھ کام ہے (جو میں لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ ﷺ نے (ازراہِ شفقت) اس سے فرمایا کہ: اے امّ فلاں! اچھا جو گلی جو چاہتی ہے دیکھ لے تاکہ میں تیری ضرورت پوری کر دوں۔

---

[1] فائدہ ...... اس حدیث میں اولاً تو حضور اقدس ﷺ کی حد درجہ تواضع اور انکساری کا بیان ہے کہ لوگوں کی عقیدت و محبت کے پیشِ نظر سردی کے موسم کے باوجود پانی میں ہاتھ ڈال دیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ لوگ اس پانی کو متبرک سمجھتے تھے جس میں حضور علیہ السلام کا دستِ مبارک پڑ جائے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس حدیث سے صالحین اور مقربانِ بارگاہِ الٰہی کے آثار سے تبرک حاصل کرنے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ صحیح ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کے مختلف آثار مثلاً پانی' لعاب مبارک' بال مبارک سے برکت حاصل کیا کرتے تھے۔

اسی طرح نیک لوگوں اور بزرگوں' مشائخ و علماء سے بھی تبرک لینا درست ہے لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ تبرک حاصل کرنا ایک مستحب عمل ہے اس میں افراط تفریط یا کسی کو اس کے مقام سے بڑھا دینا ناجائز اور گناہ ہے' ایک مستحب کے حصول کے لئے گناہ کا ارتکاب قطعاً صحیح نہیں۔

تبرکاتِ صالحین پر اکتفا کرنا صحیح نہیں

یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رہنی چاہئے کہ صالحین کے تبرکات حاصل کرنا تو بلاشبہ مستحب اور پسندیدہ ہے لیکن ان تبرکات کی وجہ سے عمل سے غفلت نہیں جیسا کہ بعض جہلاء کے یہاں دیکھا جاتا ہے کہ بس کسی بزرگ' ولی سے کوئی تبرک حاصل ہو گیا تو ہر قسم کے اعمال فرائض وغیرہ ترک کر بیٹھے کہ بس اب یہ تبرک ہی نجات کے لئے کافی ہے۔ ہرگز نہیں۔ نجات کے لئے عمل صالح کا ہونا ضروری ہے تبرکات پر اکتفا کر کے عمل سے کوتاہی برتنا جہالت اور نادانی ہے۔

اسی طرح تبرکات کے معاملہ میں افراط و تفریط کا شکار بھی نہیں ہونا چاہئے۔ بعض لوگ تو اتنا غلو کرتے ہیں کہ تبرکات کو وہ مقام دینے لگتے ہیں گویا وہی اصل مقصود ہوں اور بعض لوگ تبرکات کو کسی قابل ہی نہیں سمجھتے۔ یہ دونوں ہی طرزِ عمل غلط ہیں۔ بلاشبہ تبرکات سے انسان کو برکت حاصل ہوتی ہے لیکن محض تبرکات کسی کی مغفرت اور نجات کا باعث نہیں بن سکتے۔ یہ فرق ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

حَاجَتَكِ فَخَلا مَعَهَا فِى بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا ۔

چنانچہ آپ ﷺ نے بعض راستوں میں اس سے تنہا ملاقات کی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔ (مقصد یہ تھا کہ اس عورت سے راہ سے ہٹ کر بات کی تا کہ کوئی بات کے درمیان مخل نہ ہو)۔

باب-۸۷۲ باب مباعدته ﷺ للآثام واختياره من المباح اسهله وانتقامه لله عند انتهاك حرماته

حضور ﷺ کا اللہ کے علاوہ کسی کے لئے انتقام نہ لینا

۱۵۱۷......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ اِلا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

۱۵۱۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کسی دو معاملوں میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ آسان تر معاملہ کو اختیار فرمایا یہاں تک کہ وہ گناہ نہ ہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا الاّ یہ کہ اللہ عزّ وجل کی حرمت اور حکم کو توڑا جاتا (تو اس کے لئے انتقام لیتے تھے)۔

۱۵۱۸......و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ كِلاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِى رِوَايَةِ فُضَيْلٍ ابْنُ شِهَابٍ وَفِى رِوَايَةِ جَرِيرٍ مُحَمَّدُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۔

و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ ۔

۱۵۱۸......حضرت ابن شہاب ان اسانید کے ساتھ سابقہ حدیث مالک (کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کیلئے کبھی انتقام نہیں لیا الاّ یہ کہ اللہ عزوجل کی حرمت اور حکم کو توڑا جاتا) ہی کی طرح روایت بیان فرماتے ہیں۔

۱۵۱۹......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ اِلا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا. مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ ۔

۱۵۱۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی دو معاملوں کے درمیان اختیار دیا گیا جس میں سے ایک دوسرے کی بہ نسبت آسان تر تھا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ آسانی پر معاملہ کو ہی اختیار فرمایا جب تک کہ وہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہو تو آپ ﷺ اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور رہتے تھے۔

۱۵۲۰...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ۔

۱۵۲۰...... حضرت ہشام سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے البتہ اس روایت میں ایسرھما (یعنی ان میں آسان کام کو اختیار فرماتے) تک کا قول مذکور ہے لیکن اسکے بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔ ❶

۱۵۲۱...... حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِه وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۵۲۱...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے دستِ مبارک سے کسی کو نہیں مارا نہ عورت کو، نہ خادم کو الاّ یہ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران (کسی کو مارا ہو، لیکن اپنی ذات کے لئے نہیں مارا) نہ ہی کبھی ایسا ہوا کہ کسی نے آپ ﷺ کو نقصان پہنچایا ہو تو اس سے انتقام لیا ہو الاّ یہ کہ اللہ کے محارم میں سے کسی محترم شعائر اور حکم کو توڑا گیا ہو تو اللہ عزّ وجل کے حکم کی خاطر اس سے انتقام لیا کرتے تھے۔ ❷

۱۵۲۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

۱۵۲۲...... حضرت ہشامؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی مروی

---

❶ فائدہ...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے دینِ اسلام کو آسان بنایا ہے تاکہ اس کے احکامات پر عمل کرنا ہر ایک کے لئے ممکن ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: الدّین یُسرٌ دین آسانی پر مبنی ہے۔ خود آپ کا عمل بھی احادیثِ بالا میں یہی بتلایا گیا ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دو پہلو ہوتے اور ایک پہلو دوسرے کی بہ نسبت آسان ہوتا تو اگر وہ گناہ نہ ہوتا تو آپ آسان پہلو ہی کو اختیار فرماتے' البتہ گناہ ہونے کی صورت میں اس سے دور رہتے۔

ان احادیث میں امت کے لئے سبق یہی ہے کہ آسان پہلو کو اختیار کرے بلاوجہ اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔ جیسے بعض لوگ مشکل کام پر عمل کرنے میں زیادہ بہتری سمجھتے ہیں۔ شریعت نے عزیمت کے ساتھ رخصت کو بھی مشروع فرمایا' جہاں عزیمت پر عمل کرنے میں کوئی دشواری یا اندیشۂ نقصان ہو تو رخصت پر عمل کرنا چاہئے' بعض حضرات ہر حالت میں عزیمت پر ہی عمل کرنا ضروری سمجھتے ہیں خواہ کتنی ہی تکلیف کیوں نہ اٹھانی پڑے اور کتنا ہی نقصان کیوں نہ برداشت کرنا پڑے' بہ ظاہر نظر تو یہ جذبہ بہت اچھا لگتا ہے لیکن حقیقتاً یہ اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ نہیں۔ اور اللہ کے مقابلہ میں جرأت دکھانا ہے۔ مثلاً: کسی شخص کو اگر مرض کے بڑھنے کا اندیشہ ہو تو اس کے لئے تیمم کرنا جائز ہے اور ترکِ وضو کرنا چاہئے۔ اب اس صورت میں بھی اگر وہ وضو پر ہی اصرار کرے اور تیمم جس کی رخصت شریعت نے دے رکھی ہے پر عمل نہ کرے تو یہ گویا اللہ کے مقابلہ اپنی جرأت کا استعمال ہے جو پسندیدہ اور مستحسن نہیں۔

احادیثِ بالا میں یہی تعلیم درحقیقت سرورِ کون ومکان ﷺ نے دی ہے کہ آسان پہلو کو اختیار کیا جائے تاکہ اس پر عمل کر کے اپنے معمول پر مداومت کر سکے' ورنہ عزیمت اور مشکل پہلو پر عمل کرنے میں اس پر مداومت مشکل ہو جاتی ہے۔

چنانچہ اس معاملہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جسے امام مسلمؒ نے اور دیگر اصحاب صحاح نے نقل کیا ہے بطورِ استشہاد نہیں کیا جا سکتا ہے۔

❷ فائدہ...... گویا اپنی ذات کا ہر نقصان قابلِ برداشت اور اللہ کے حقوق میں کوتاہی ناقابلِ برداشت' یہی درحقیقت شیوۂ مومن اور اسوۂ محمدی ہے' لیکن ہمارے دور میں اس کے بالکل برعکس ہو رہا ہے۔ اپنی ذات کے لئے تو ہر شخص فوراً بدلہ لینے کے لئے تیار بیٹھا ہے' ایک کی دس کر کے' اور اللہ کا حکم توڑا جائے' دین کے شعائر میں خلل ڈالا جائے یا تعلیماتِ نبوی ﷺ کا مذاق اڑایا جائے تو ہماری غیرت' غصہ' مزاجی سب غائب ہوتی ہے۔ مومن کا شیوہ یہی ہونا چاہئے کہ اللہ کے حکم کو سب سے مقدم رکھتے ہوئے اس میں کمی' کوتاہی کرنے پر مؤاخذہ کرے اور اپنی ذات کو فنا کرتے ہوئے ہر قسم کے بدلہ سے احتراز کرے۔

نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

ہے البتہ کچھ کمی بیشی ہے۔

باب-۲۷۹　باب طيب رائحة النبي ﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه

حضور سرورِ کونین ﷺ کی پاکیزہ خوشبو اور بدن کی نرمی کا بیان

۱۵۲۳......حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ وَهُوَ ابْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْاُولٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا اَوْ رِيحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ۔

۱۵۲۳......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک مرتبہ) ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر والوں کی طرف چلے گئے تو میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ چلا گیا (کم سنی کی وجہ سے) آپ ﷺ کے سامنے بچے آگئے تو آپ ان میں سے ہر ایک کے گال پر ایک ایک کر کے پیار سے ہاتھ پھیرنے لگے، اور میرا نمبر آیا تو میرے چہرہ پر بھی ہاتھ پھیرا، میں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو پائی گویا آپ ﷺ نے عطار کے ڈبہ میں سے اپنا ہاتھ نکالا ہو۔

۱۵۲٤......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ اَنَسٌ مَا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَلَا حَرِيرًا اَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۱۵۲۴......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی نہ عنبر، نہ مشک اور نہ کوئی دوسری ایسی شئی سونگھی جیسی رسول اللہ ﷺ کے جسمِ اطہر کی خوشبو سونگھی اور نہ ہی کبھی کسی دیباج اور نہ ریشم یا کسی دوسری نرم چیز کو چھوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے جسمِ اطہر سے زیادہ نرم ہو"۔

۱۵۲۵......وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ

۱۵۲۵......حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دمکتے ہوئے سفید رنگ والے تھے آپ ﷺ کا پسینہ مبارک گویا کہ موتیوں کی طرح تھا، جب چلتے تو آگے کو زور ڈال کر جھک کر چلتے، میں نے نہ کسی ایسی دیباج اور نہ ایسے ریشم کو چھوا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو، نہ ہی میں نے کسی ایسی مشک اور عنبر کو سونگھا جس کی خوشبو آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک کی پاکیزہ خوشبو

رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

سے زیادہ عمدہ ہو۔

باب-۲۸۰ باب طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به

آنحضرت ﷺ کے پسینۂ مبارک کی خوشبو اور اس سے تبرک حاصل کرنے کا بیان

۱۵۲۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ اُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيبِ۔

۱۵۲۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ ہمارے پاس داخل ہوئے اور ہمارے یہاں قیلولہ فرمایا۔ آپ ﷺ کو پسینہ آنے لگا۔ میری والدہ ایک شیشی لائیں اور آپ ﷺ کا پسینہ سینت سینت کر شیشی میں ڈالنے لگیں، اس اثناء میں حضور ﷺ بیدار ہو گئے تو فرمانے لگے کہ اے امّ سلیم! (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے) یہ تم کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے یہ تو تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر ہے۔ ❶

۱۵۲۷...... وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاُتِيَتْ فَقِيلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَا تَصْنَعِينَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ۔

۱۵۲۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (کبھی کبھی) امّ سلیم رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں ان کے بستر پر آرام فرمایا کرتے تھے جب کہ وہ وہاں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک روز آپ ﷺ تشریف لائے اور امّ سلیم کے بستر پر سو گئے اسی دوران امّ سلیم رضی اللہ عنہ تشریف لے آئیں تو ان سے کہا گیا کہ یہ نبی ﷺ سوئے ہوئے ہیں آپ کے گھر میں آپ کے بستر پر، یہ سن کر وہ آئیں تو دیکھا کہ آپ ﷺ کا پسینہ بہہ رہا ہے، اور چمڑے کے بچھونے پر آپ کا پسینہ قطرہ قطرہ ہو کر جمع ہو گیا ہے، امّ سلیم رضی اللہ عنہ نے اپنا بکس کھولا اور وہ پسینہ پونچھ پونچھ کر اس کی شیشیوں میں نچوڑنے لگیں، نبی ﷺ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ اے امّ سلیم! تم کیا کر رہی ہو؟ وہ کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لئے برکت کی امید رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ ❷

---

❶ فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا پسینہ بھی خوشبودار تھا اور پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے کہ آپ کا پسینہ موتیوں کی طرح آب دار تھا، آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ خصوصیات عطا فرمائی تھیں جو کسی بشر کو نہیں ملیں، جسمانی اعتبار سے بھی نہایت حسین و جمیل اور بدن کی تمام ظاہری و باطنی کثافتوں، غلاظتوں سے پاک و صاف تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم
حدیث سے صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کا جواز بلکہ استحباب بھی ثابت ہوتا ہے۔ اور صحابہ و صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آپ ﷺ کی ذات سے انتہائی درجہ کی عقیدت و محبت کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

❷ فائدہ...... حضرت امّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی محرم تھیں اور محرم کے ہاں جانا، اس کے بستر پر سونا درست اور جائز ہے۔

۱۵۲۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَاْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِى الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ اَدُوفُ بِه طِيبِى ۔

۱۵۲۸...... حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بعض اوقات ان کے یہاں آتے تھے اور وہاں قیلولہ فرماتے تھے، وہ آپ کے لئے چمڑے کا بچھونا بچھا دیتیں تو آپ ﷺ اس پر آرام فرماتے، آپ ﷺ کا پسینہ بہت زیادہ بہتا تھا تو وہ آپ ﷺ کا پسینہ جمع کر کے اسے خوشبو میں ملاتیں اور شیشیوں میں بھر لیتیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلیم! یہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ: یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے جسے میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔

باب-۲۸۱ باب عرق النبي ﷺ في البرد وحين ياتيه الوحي

سردیوں اور نزول وحی کے وقت نبی کریم ﷺ کے پسینے کا بیان

۱۵۲۹...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا ۔

۱۵۲۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ پر سردیوں کی صبح میں وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

۱۵۳۰...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَاْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ اَحْيَانًا يَاْتِينِى فِى مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّى وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَاَحْيَانًا مَلَكٌ فِى مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَاَعِى مَا يَقُولُ ۔

۱۵۳۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کے اوپر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "بعض اوقات تو گھنٹی کی مسلسل جھنکار کی مانند آواز کی صورت میں آتی ہے اور یہ طریقہ میرے اوپر بہت سخت ہوتا ہے، پھر وہ آواز موقوف ہو جاتی ہے اور میں (نازل شدہ آیات) یاد کر لیتا ہوں۔ اور بعض اوقات فرشتہ، انسانی صورت میں وحی لے کر آتا ہے تو جو وہ کہتا ہے یاد کر لیتا ہوں"۔

۱۵۳۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ

۱۵۳۱...... حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تو آپ ﷺ پر اس کا کرب ہوتا اور چہرۂ انور راکھ کی طرح ہو جاتا۔ (وحی کے نزول کا بوجھ برداشت کرنے کی وجہ سے)۔

لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ ۔

۱۵۳۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ ۔

۱۵۳۲...... حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی سر مبارک جھکالیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اپنے سروں کو جھکالیتے تھے، پھر جب وحی کے نزول کی کیفیت ختم ہو جاتی تو سر اٹھالیا کرتے تھے۔

باب-۲۸۲ باب صفة شعره ﷺ وصفاته وحلية

نبی کریم ﷺ کے بالوں اور حلیہ مبارکہ کا بیان

۱۵۳۳......حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِی مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا و قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ ۔

۱۵۳۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے بالوں کو سامنے کی طرف پیشانی پر لٹکالیا کرتے تھے، جب کہ مشرکین سروں میں مانگ نکالتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان معاملات میں جن میں حق تعالیٰ کی طرف سے واضح حکم نہیں ملتا تھا اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ بھی مانگ نہیں نکالا کرتے تھے بعد ازاں آپ مانگ نکالنے لگے۔

۱۵۳۴...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

۱۵۳۴...... حضرت ابن شہابؒ سے ان اسانید کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت مروی ہے۔[1]

باب-۲۸۳ باب فی صفة النبي ﷺ وانه كان احسن الناس وجهًا

نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارکہ کا بیان اور یہ کہ آپ ﷺ سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے

۱۵۳۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ

۱۵۳۵...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ

---

[1] فائدہ...... حدیث بالا سے بہ ظاہر بالوں کو دونوں طرح سے بنانا یعنی مانگ نکالنا اور پیشانی پر لٹکانا دونوں طرح سے جائز معلوم ہوتا ہے۔ اور ابتداء آپ ﷺ موافقتِ اہلِ کتاب کو اختیار کیا تالیفِ قلوب اور اہلِ ایمان و اہلِ کتاب میں خدا کے وجود کے ماننے کی قدرِ مشترک کی بناء پر۔
پھر بظاہر اجتہاد کے ذریعہ یا وحی کے ذریعہ اس کو ترک کر کے مانگ نکالنا شروع فرمادیا۔
چونکہ آپ کا آخری عمل مانگ نکالنا تھا لہٰذا وہی زیادہ بہتر قرار پایا۔

بَشَّار قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ ﷺ۔

معتدل اور میانہ قامت والے تھے، دونوں مونڈھوں کے مابین فاصلہ زیادہ تھا (گویا جوڑے سینے والے تھے) زلفیں دراز تھیں اور کانوں کی لو تک پہنچی ہوئی تھیں اور جسم مبارک پر سرخ جوڑا تھا (مراد سفید دھاری دار سرخ ہے) میں نے کبھی کسی چیز کو آپ علیہ السلام سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

۱۵۳۶...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعَرٌ۔

۱۵۳۶...... حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دراز بالوں والا سرخ (دھاری دار) جوڑا پہنے کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مونڈھوں پر پڑتے تھے (طویل ہونے کی بناء پر) دونوں شانوں کے درمیان بُعد تھا (سینہ مبارک چوڑا چکلا تھا) نہ بہت زیادہ طویل تھے نہ بہت پستہ قد (درمیان، معتدل قدو قامت تھا)۔

۱۵۳۷...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ۔

۱۵۳۷...... حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چہرہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ حسین تھے اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ عمدہ اخلاق والے تھے، نہ بہت نکلتے ہوئے طویل قد والے تھے نہ پستہ قد تھے۔

باب-۲۸۴

باب صفة شعر النبي ﷺ
نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کا بیان

۱۵۳۸...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ شَعَرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ۔

۱۵۳۸...... حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟ فرمایا کہ آپ ﷺ کے بال مبارک درمیانے تھے نہ بہت گھونگھریالے اور نہ بالکل سیدھے، دونوں کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک (لمبے) تھے۔

۱۵۳۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ

۱۵۳۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک دونوں مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال

اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ ۔

مبارک آدھے کانوں تک تھے۔[1]

۱۵۴۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ ۔

۱۵۴۰...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

باب-۲۸۵ باب في صفة فم النبي ﷺ و عينيه و عقبيه

نبی کریم ﷺ کے منہ مبارک اور آنکھوں اور ایڑیوں کے بیان میں

۱۵۴۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ

۱۵۴۱...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضلیع الفم (کشادہ دہن والے) اشکل العینین (آنکھوں میں سرخ ڈورے والے) اور منہوس العقبین (ایڑیوں پر کم گوشت والے) تھے۔ شعبہؒ کہتے ہیں کہ میں نے سماکؒ سے پوچھا کہ ضلیع الفم کسے کہتے ہیں؟ فرمایا کہ بڑے منہ اور کشادہ دہن والا (جو مردوں کے لئے باعث وجاہت ہے) میں نے کہا کہ اشکل العینین کیا ہے؟ کہا کہ دونوں آنکھوں کے اوپر دراز شگاف (لیکن صحیح معنی وہی ہیں کہ آنکھوں میں

---

[1] فائدہ...... حضور اقدس ﷺ کے بالوں سے متعلق احادیث میں مختلف نوعیتیں بتلائی گئی ہیں، بعض میں کانوں کی لو تک، بعض میں مونڈھوں تک اور بعض میں آدھے کانوں تک، جیسا کہ آخری حدیث میں ہے۔

علماء نے آنحضرت ﷺ کے بالوں کے متعلق فرمایا کہ آپ نے تین طرح بال رکھے ہیں۔ وفرہ، لمہ، جمہ۔

وفرہ وہ بال جو کانوں تک پہنچ جائیں۔ لمہ وہ بال جو کانوں کی لو تک لمبے ہوں اور جمہ وہ بال جو زیادہ بڑے ہوں اس سے مراد یہی ہے کہ مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

پھر آپ ﷺ کا آخری معمول یہ تھا بالوں میں سیدھی مانگ نکالتے تھے۔

امت کیلئے تعلیم

اس زمانہ میں جب کہ لوگ فیشن کے دلدادہ ہوگئے ہیں اور بال فیشن کی دنیا میں بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گئے ہیں تو بالوں سے متعلق عموماً دیندار حضرات بھی بسا اوقات غیر شرعی عمل میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایک مسلمان کو بالوں کے رکھنے کی کونسی صورت اختیار کرنی چاہیئے؟ ظاہر ہے آنحضرت ﷺ کے اپنائے ہوئے تینوں ہی طریقے سنت ہیں، ایک مسلمان کو انہی تین میں سے کوئی صورت اپنانی چاہیئے۔

علاوہ ازیں بعض قوموں، طبقوں اور افراد کے بال ان کا شعار بن جاتے ہیں مثلاً: سکھ ایک مخصوص طریقہ سے بال رکھتے ہیں اور سر کے بالوں کا "جوڑا" بناتے ہیں۔ ہندو بالوں کی چوٹی بناتے ہیں اور اوپر کی طرف اسے نکالتے ہیں اسی طرح انگریز بھی ایک مخصوص طرز کے بال رکھتے ہیں، اس طرح کے بال رکھنا جو کسی غیر مسلم قوم سے مشابہت پیدا کردے تو صریحاً ناجائز ہے اور ایک مسلمان کے لئے ہرگز روا نہیں۔ اسی طرح فیشن زدہ طبقات ہر دور میں جیسا فیشن ہو اس کے مطابق بال رکھتے ہیں تو فیشن کی اتباع میں بال رکھنا کہ جیسا فیشن رائج ہو اسی کے مطابق بال رکھے جائیں یہ بھی ناجائز ہے۔ مسلمان کو ان سے اجتناب کرنا چاہیئے اور سنت کے مطابق جس طرح پورے جسم کا حلیہ بنانا ضروری ہے اسی طرح سر کے بالوں کو بھی اسی کے مطابق کرنا ضروری ہے۔

قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔

سرخ ڈورے پڑے ہوئے ہوں) میں نے کہا کہ اور منھوس العقبین کیا ہے؟ کہا کہ ایڑیوں پر گوشت کا کم ہونا۔

باب-۲۸۶ باب كان النبي ﷺ ابيض مليح الوجه

اس بات کے بیان میں کہ نبی ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ مبارک سفید ملامت دار تھا

١٥٤٢...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَرَاَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ قال مسلم ابن الحجاج مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۱۵۴۲...... حضرت جریریؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا؟ فرمایا کہ ہاں! آپ ﷺ سفید رنگ اور ملیح چہرہ والے تھے۔
امام مسلم بن الحجاجؒ فرماتے ہیں کہ ابوالطفیل ۱۰۰ھ میں فوت ہوئے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سب سے آخر میں انتقال فرمانے والے تھے۔

١٥٤٣...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلَى بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا عَلَى وَجْهِ الاَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَاَيْتَهُ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا۔

۱۵۴۳...... ابوالطفیل رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور اب زمین پر میرے علاوہ کوئی نہیں رہا جس نے آپ ﷺ کی زیارت کی ہو۔ جریریؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ نے حضور علیہ السلام کو کب دیکھا؟ فرمایا کہ آپ ﷺ سفید رنگت والے تھے، ملاحت والے اور میانہ قامت کے مالک تھے۔

باب-۲۸۷ باب شيبه ﷺ

آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان

١٥٤٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ الاَوْدِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاى مِنَ الشَّيْبِ اِلا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ كَاَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

۱۵۴۴...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کا تو اتنا زیادہ بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پیش آتی) البتہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے مہندی اور کتم سے خضاب لگایا ہے۔

١٥٤٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الاَحْوَلِ

۱۵۴۵...... علامہ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ خضاب لگاتے تھے؟ انس

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں مہندی اور کتم کا خضاب لگاتے تھے۔❶

۱۵۴۶...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ اِلا قَلِيلًا۔

۱۵۴۶...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (مشہور تابعی اور خوابوں کی تعبیر کے امام ہیں) فرماتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے اوپر بڑھاپے کے آثار ہی نہیں دیکھے گئے مگر تھوڑے سے (یعنی سفید بال جو بڑھاپے کی علامت ہوتے ہیں آپ کے بہت تھوڑے تھے جن کی وجہ سے خضاب کی نوبت ہی نہیں آئی)۔

۱۵۴۷...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ. لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ

۱۵۴۷...... ثابتؒ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے کہ اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کے سر کے سفید بال گن لیتا (یعنی بہت تھوڑے سفید بال تھے

---

❶ فائدہ...... **خضاب کا شرعی حکم**...... خضاب لگانا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے؟ یہ ایک دائمی سوال ہے جو کیا جاتا ہے۔ سفید بالوں کی سفیدی ختم کر کے سیاہ یا سرخ کرنا ہر دور میں انسان کا معمول رہا ہے۔

سیاہ خضاب لگانا شریعتِ اسلامیہ میں حرام ہے البتہ مجاہد کے لئے دورانِ جہاد جائز ہے تاکہ دشمن پر اس کی جوانی کا رعب پڑ سکے اور وہ سفید بالوں کی وجہ سے مسلمان مقابل کو بوڑھا اور کمزور نہ سمجھے۔ علاوہ ازیں عام حالات میں سیاہ خضاب بالکل ناجائز ہے' احادیث میں نبی ﷺ نے خضاب لگانے والوں پر وعیدیں بیان کی ہیں۔

البتہ مہندی لگانا یا کتم جو ایک بوٹی ہے اور زرد رنگ کی ہوتی ہے جس کے لگانے سے بال زردی مائل ہو جاتے ہیں اور عرب میں اس کا رواج تھا جائز ہے بلکہ اگر کسی کے بال بہت زیادہ سفید ہو گئے ہوں کہ سیاہی بالکل بھی نظر نہ آتی ہو تو ایسے شخص کے لئے بالوں میں مہندی لگانا پسندیدہ ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر لایا گیا تو ان کے جسم کے تمام بال حتی کہ بھنویں اور پلکیں تک سفید ہو گئی تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان کو مہندی لگا کر تبدیل کر دو۔

موجودہ دور میں بالوں کو رنگنا ایک مستقل کام بن گیا ہے اور بالوں کو مختلف رنگ میں رنگنے کیلئے طرح طرح کے ہیئر کلر استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ہیئر کلر ایسے ہیں جو بالوں پر تہہ جماتے ہیں گویا پینٹ کرتے ہیں بالوں کو تو ایسے ہر ہیئر کلر کا استعمال ناجائز ہے خواہ کسی بھی رنگ کا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ بالوں پر تہہ جمنے کی وجہ سے وضو نہیں ہوتا نہ ہی غسل صحیح ہوتا ہے۔ لہٰذا اس میں رنگ کی تخصیص کے بغیر سب طرح کا ہیئر کلر ناجائز ہے۔

البتہ وہ ہیئر کلر جو بالوں پر تہہ نہ جماتے ہوں بلکہ ان کو رنگتے ہوں مہندی کی طرح، ان میں سیاہ ہیئر کلر تو ناجائز ہے البتہ دیگر کوئی بھی رنگ استعمال کیا جا سکتا ہے جب تک کہ اس میں کوئی دوسرا حرام جز مثلاً: الکوحل یا کوئی اور کیمیکل شامل نہ ہو۔ واللہ اعلم

كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْتَضِبْ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا۔

جنہیں شمار کیا جا سکتا تھا) اور فرمایا کہ آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا البتہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم سے خضاب لگایا جب کہ عمر رضی اللہ عنہ نے خالص مہندی سے خضاب لگایا (بغیر کسی دوسرے رنگ کی ملاوٹ کے)۔

۱۵۴۸...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ اَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

۱۵۴۸...... انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے لئے اپنے سر اور ڈاڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا، آپ ﷺ کی چھوٹی ڈاڑھی (ڈاڑھی بچہ جو ہونٹ کے بالکل نیچے ہوتی ہے) میں کچھ سفیدی تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

۱۵۴۹...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۵۴۹...... حضرت مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۵۵۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ اَبَا اِيَاسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا شَانَهُ اللهُ بِبَيْضَاءَ۔

۱۵۵۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے نبی ﷺ کے بڑھاپے کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو سفید بالوں کا عیب نہیں دیا۔[1]

۱۵۵۱...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ هٰذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ اَصَابِعِهِ عَلَى عَنْفَقَتِهِ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ اَنْتَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ اَبْرِي النَّبْلَ وَاُرِيشُهَا۔

۱۵۵۱...... ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بس اتنی سی سفیدی ان میں تھی۔ زہیر رضی اللہ عنہ (جو ایک راوی ہیں) نے اپنی چند انگلیاں اپنی کنپٹیوں پر رکھ کر اشارہ سے بتلایا کہ (اتنی تھی)۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ اس دن کس کی طرح تھے؟ کہا کہ میں تیر میں پر اور نوک لگاتا تھا۔ (یعنی بہت کم عمر تھا جس کی وجہ سے تیر کے کاموں میں لگایا جاتا تھا کسی بڑے کام میں نہیں لگایا جاتا تھا)۔

۱۵۵۲...... حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى حَدَّثَنَا

۱۵۵۲...... ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

---

[1] فائدہ...... سفید بالوں کا ہونا تو عیب نہیں لیکن انسان کی رجولیت اور جوانی میں کاملیت اسی کو سمجھا جاتا ہے کہ اس کے بال سفید نہ ہوں سیاہ رہیں۔ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو چونکہ ہر ہر پہلو سے کامل بنانا تھا اس لئے جسمانی حسن و جمال بھی کامل عطا فرمایا تھا اور غیر معمولی سفید بالوں کی کثرت سے آپ کو محفوظ رکھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ عَنْ اَبِى جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ -

دیکھا کہ آپ ﷺ کے بال سفید ہوگئے ہیں اور آپ ﷺ پر بڑھاپا آگیا ہے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بہت مشابہہ تھے۔

۱۵۵۳...... و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ اَبِى جُحَيْفَةَ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُولُوا اَبْيَضَ قَدْ شَابَ -

۱۵۵۳......اس سند کے ساتھ حضرت ابو جحیفہؓ سے سابقہ روایت نقل کی گئی ہے البتہ اس روایت میں آپ ﷺ کے سفید بالوں اور بڑھاپے کا ذکر نہیں۔

۱۵۵٤...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَاْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ -

۱۵۵۴......حضرت سماکؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے نبی ﷺ کے بڑھاپے سے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ”آپ ﷺ جب اپنے سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفید بال کچھ نظر نہ آیا کرتے تھے اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ سفید بال دکھائی دیتے تھے۔ ❶

باب-۲۸۸ باب اثبات خاتم النبوة وصفته و محله من جسده ﷺ

مُہرِ نبوت کا بیان

۱۵۵۵...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ

۱۵۵۵......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور ڈاڑھی مبارک کے اگلے چند بال سفید ہوگئے تھے، البتہ جب آپ ﷺ تیل لگایا کرتے تھے تو سفید بال زیادہ واضح نہ رہتے تھے اور جب بال پراگندہ منتشر ہوتے تو واضح ہو جاتے تھے۔ آپ کی ڈاڑھی کے بال زیادہ تھے (گنجان ڈاڑھی تھی) ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح لمبا تھا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں

---

❶ فائدہ...... ان سب احادیث سے یہی بات واضح ہے کہ نبی ﷺ پر بڑھاپے کے اثرات بہت زیادہ نمایاں نہیں ہوئے تھے نہ بالوں کے اعتبار سے نہ ہی جسمانی صحت اور قویٰ کے لحاظ سے۔ اور بعض روایات میں جو خود آپ ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”مجھے سورۂ ہود وغیرہ نے بوڑھا کر دیا“ تو اس سے مراد ان سورتوں میں بیان کردہ احوالِ آخرت کی سختی اور شدت سے نڈھال ہو جانا نہ کہ حقیقتاً بوڑھا ہو جانا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ ”فلاں حادثہ کی وجہ سے میری کمر ٹوٹ گئی“ تو حقیقتاً کمر ٹوٹنا مراد نہیں ہوتا بلکہ واقعہ کی شدت بیان کرنا مقصود ہوتا ہے اور یہ ہوتا بھی ہے کہ کسی واقعہ کی وجہ سے انسان پر بڑھاپے کے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں حالانکہ حقیقتاً وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔

بہرکیف! نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے تکلیف دہ اثرات و نتائج سے محفوظ رکھا اور یہ خود نبی ﷺ کی دعا بھی تھی کہ آپ ﷺ ”ارذل العمر“ بہت زیادہ طویل عمر سے جس میں آدمی اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کے سہارے کا محتاج ہو جائے پناہ مانگی تھی۔

قَالَ لا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ ـ

بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا، اور میں نے مہر نبوت دیکھی آپ ﷺ کے کندھے پر کبوتری کے انڈہ کی مانند اور وہ آپ ﷺ کے جسم کے رنگ سے ملتی جلتی تھی۔

۱۵۵۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ ـ

۱۵۵۶...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر مہر نبوت دیکھی جیسے کبوتر کا انڈہ ہو۔

۱۵۵۷...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۱۵۵۷...... حضرت سماکؒ اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (رسول اللہ ﷺ کی پشت پر مہر نبوت کبوتری کے انڈہ کی طرح تھی) ہی کی طرح نقل کی گئی ہے۔ [1]

۱۵۵۸...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ

۱۵۵۸...... حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے، آپ ﷺ نے (بطورِ شفقت) میرے سر میں ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔
پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا، میں نے آپ ﷺ کے بچے ہوئے پانی کو بچالیا، پھر میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کے مونڈھوں کے درمیان مُہر نبوت دیکھی، مسہری کے پردہ کی گھنڈی جتنی۔

---

[1] فائدہ...... حضور اقدس ﷺ کو حق تعالیٰ کی جانب سے نبوت کی تائید و تصدیق کے لئے جو بے شمار معجزات عطا ہوئے تھے ان میں سے ایک اہم ترین معجزہ "مہر نبوت" بھی ہے۔
حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں بواسطہ یعقوب بن حسن' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ مُہر نبوت حضور اقدس ﷺ کے جسمِ اطہر پر ولادت کے وقت سے ہی تھی اور حضور علیہ السلام کی وفات میں جب بعض صحابہ کو شک ہوا تھا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مُہر نبوت کے نہ ہونے سے ہی استدلال کیا تھا کہ آپ ﷺ کو وصال ہو گیا ہے کیونکہ وصال کے بعد مہر نبوت غائب ہو گئی تھی۔
یہ مُہر نبوت مسہری کے پردہ کی گھنڈی جیسی یا کبوتر کے انڈہ جتنی تھی اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر شانہ کے قریب تھی۔ علامہ قرطبیؒ نے کہا کہ یہ مختلف حالات و اوقات میں مقدار کے اعتبار سے چھوٹی بڑی ہو جاتی تھی اور رنگ بھی تبدیل کر لیتی تھی۔
اس میں اختلاف یہ ہے کہ اس مہر پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں؟ ابن حبانؒ وغیرہ نے اس کی تصحیح کی ہے اور فرمایا کہ اس پر "محمد الرسول اللہ" لکھا ہوا تھا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر "سر فانت المنصور" کے الفاظ لکھے تھے' جس کا ترجمہ ہے کہ "جہاں تم جاؤ گے تمہاری مدد ہو گی"۔
بعض اکابر کی رائے یہ ہے کہ اس پر لکھے ہونے کی روایات درجۂ ثبوت کو نہیں پہنچیں۔

كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ ـ

۱۵۵۹......حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلاهُمَا عَنْ عَاصِمِ الاَحْوَلِ ح و حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيلِ ـ

۱۵۵۹...... حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ کے ہمراہ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرمائی؟ فرمایا کہ ہاں، اور تمہارے لئے بھی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور آپ ﷺ استغفار کیجئے اپنے گناہوں پر اور مؤمنین و مؤمنات کے لئے بھی“ (بخشش کی دعا مانگیں)۔
عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں گھوم کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا تو آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، بائیں شانہ کی ہڈی کے پاس چٹکی کی طرح اس پر تل تھے مسّوں کی مانند۔ ❶

---

❶ فائدہ...... قرآن کریم کی جس آیت کا حدیث میں ذکر کیا گیا ہے یہ سورۂ محمد کی آیت ہے اور اس میں نبی ﷺ کو خطاب کر کے حکم فرمایا گیا کہ اپنے گناہوں کیلئے استغفار کیجئے، نبی ﷺ تو معصیت سے محفوظ اور معصوم تھے، پھر یہاں پر گناہ سے کیا مراد ہے؟ علماء نے لکھا ہے کہ ہر ایک کا ذنب (گناہ) اس کے درجہ کے موافق ہوا کرتا ہے کسی کام کا بہت اچھا پہلو چھوڑ کر کم اچھا پہلو اختیار کرنا گو جواز کی حدود میں داخل ہو لیکن مقربین کے حق میں گناہ ہی سمجھا جاتا ہے ”حسنات الابرار سیئات المقربین“ کہ نیکوں کی نیکیاں، مقربین کے حق میں گناہ ہوتے ہیں، کا یہی مطلب ہے۔
پھر اس میں عام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی استغفار کا حکم ہے کہ آپ ﷺ ان کے واسطے بھی استغفار کیجئے۔ اس لئے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جب کہا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے تمہارے لئے مغفرت کی دعا کی؟ تو انہوں نے اسی آیت کی بناء پر فرمایا کہ نہ صرف میرے لئے بلکہ تمہارے لئے بھی دعا فرمائی ہے۔

مہر نبوت کی حقیقت

مذکورہ حدیث سے یہ بات سامنے آئی کہ مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان بائیں شانہ کی ہڈی کے پاس گوشت کا ایک ٹکڑے کی شکل میں تھی اور اس پر مسّوں کی طرح تل تھے۔
ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ مہر نبوت چند بالوں کا مجموعہ تھی، جیسا کہ عمرو رضی اللہ عنہ بن اخطب کی حدیث میں ہے جسے ترمذی نے نقل کیا ہے، بعض میں یہ آیا ہے کہ مہر نبوت گوشت کا ایک ابھرا ہوا ٹکڑا تھی۔ لیکن ان روایات میں باہم تعارض نہیں، اس کے اردگرد چونکہ بال بھی تھے لہٰذا کسی نے یہی روایت کر دیا کہ بالوں کا مجموعہ تھی اور کسی نے پوری تفصیل بیان کر دی کہ کسی جگہ پر تھی اور کتنی بڑی تھی۔ بہر حال معلوم یہ ہوا کہ مہر نبوت گوشت کا ایک ابھرا ہوا ٹکڑا تھی۔

باب-۲۸۹ بَاب قدر عمره ﷺ واقامته بمكة والمدينة

نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک کے بیان میں اور اقامت مکہ ومدینہ کے بارے میں

۱۵۶۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ -

۱۵۶۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ دراز قامت تھے نہ بہت چھوٹے قامت والے تھے، بہت زیادہ سفید تھے نہ گندمی رنگت والے تھے، نہ سخت گھنگھریالے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے (گویا ہر صفت میں معتدل تھے جو آپ کا وصف خاص ہے) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث فرمایا (نبوت عطا فرمائی) پھر آپ ﷺ نے (نبوت ملنے کے بعد) مکہ مکرمہ میں دس برس قیام فرمایا، اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ اللہ نے آپ کو ساٹھ برس کی عمر کو پہنچنے کے بعد وفات دی جب کہ آپ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے (امام نوویؒ نے فرمایا کہ صحیح قول یہ ہے کہ عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس کی تھی اور مکہ مکرمہ میں نبوت کے بعد تیرہ برس تک قیام فرمایا۔ ان کے علاوہ جتنے اقوال ہیں وہ صحیح نہیں)۔

۱۵۶۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ -

۱۵۶۱...... حضرت انس بن مالکؓ سے حضرت مالک بن انسؒ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے لیکن ان دونوں روایتوں میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ ﷺ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا۔

باب-۲۹۰ بَاب كم سن النبي ﷺ يوم قبض

نبی کریم ﷺ کی وفات کے دن عمر مبارک کے بیان میں

۱۵۶۲...... حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

۱۵۶۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی تریسٹھ برس ہی کی عمر میں ہوا۔

وَابُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ -

١٥٦٣...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً و قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ-

۱۵۶۳...... حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔
حضرت ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن المسیبؒ نے بھی ایسا ہی بتلایا ہے۔

١٥٦٤...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ -

۱۵۶۴ ...... حضرت ابن شہابؒ سے ان دونوں اسناد کے ساتھ حضرت عقیل کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب-۲۹۱ باب كم اقام النبی ﷺ بمكة والمدينة

نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کی ضرورت کے بیان میں

١٥٦٥...... حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلاثَ عَشْرَةَ -

۱۵۶۵...... حضرت عمروؓ سے روایت ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں کتنا عرصہ رہے؟ (نبوت کے بعد) فرمایا کہ دس سال۔ میں نے کہا کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ تو کہتے ہیں کہ تیرہ سال۔ (اور یہی صحیح ہے)

١٥٦٦...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ -

۱۵۶۶...... حضرت عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی ﷺ مکہ میں کتنا عرصہ رہے؟ کہنے لگے کہ دس برس۔ میں نے کہا کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ تو کہتے ہیں کہ دس سال سے زائد رہے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے اس پر ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کیلئے مغفرت کی دعا کی اور فرمایا کہ انہیں شاعر کے قول سے مغالطہ ہوا۔[1]

---

[1] فائدہ...... عربوں میں دستور تھا کہ جب کسی کی خطا یا غلطی سامنے آتی تو اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے تھے۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی بات کو خطا سمجھا اور مغفرت کی دعا کی۔ اگرچہ علماء اور اصحابِ سیر و مغازی صحیح اسی تیرہ سال والی بات کو صحیح قرار دیتے ہیں۔
جس شاعر کے قول کا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے تذکرہ کیا وہ ابو قیس بن حرمہ بن انس ہے۔ اس کا شعر یہ ہے کہ "رسول اللہ ﷺ قریش (مکہ) کے درمیان دس سے کئی حج زیادہ رہے" تو بقولِ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو شاعر کے اس قول سے مغالطہ پیش آیا کہ دس سے زیادہ برس قریش کے درمیان رہے، جب کہ شاعر کی کوئی بات یقینی نہیں ہوا کرتی۔

۱۵۶۷...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ ـ

۱۵۶۷...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس رہے اور آپ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

۱۵۶۸...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ـ

۱۵۶۸...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام فرمایا اور آپ پر وحی آتی رہی، اور مدینہ منورہ میں دس برس رہے، اور وفات کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

۱۵۶۹...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ اَبُو بَكْرٍ اَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ ـ

۱۵۶۹...... حضرت ابو اسحاقؒ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عبداللہ بن عقبہ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کا تذکرہ چھیڑ دیا، بعض لوگوں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بڑے تھے (عمر میں) عبداللہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو عمرِ مبارک تریسٹھ برس تھی، ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے (گویا یہ کہنا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بڑی عمر کے تھے غلط ہے)۔

ایک شخص جس کا نام عامر بن سعد تھا کہنے لگا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا ہے کہ "ہم ایک بار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا تذکرہ کر دیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسولِ اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ تریسٹھ برس کے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال ہی تھی۔

۱۵۷۰...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ جَرِيرٍ اَنَّهُ سَمِعَ

۱۵۷۰...... جریرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے جب کہ وہ خطبہ دے رہے تھے سنا انہوں نے فرمایا کہ: "رسول اللہ ﷺ کا انتقال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا بھی، اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہی ہوں (یعنی مجھے بھی یہ توقع ہے کہ میری عمر بھی

مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ -

تریسٹھ سال ہی ہو تاکہ رسول اللہ ﷺ اور حضرات شیخین سے موافقت حاصل ہو جائے، لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ موافقت حاصل نہ ہو سکی کیونکہ ان کا انتقال ۶۰ ھ میں اسی برس کی عمر میں ہوا)۔

۱۵۷۱...... وحَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ اَتَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ اِنِّي قَدْ سَاَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ اَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمْسِكْ اَرْبَعِينَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَاْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهِ اِلَى الْمَدِينَةِ -

۱۵۷۱...... حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ بنی ہاشم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جس روز رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا آپ ﷺ کی عمر کے کتنے سال آچکے تھے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: تجھ جیسے کہ متعلق میں خیال نہیں کر سکتا تھا کہ آپ ﷺ کی قوم میں سے ہونے کے باوجود تجھ سے یہ بات مخفی ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے لوگوں سے یہ بات پوچھی تھی تو ان میں اختلاف ہو گیا (اس معاملہ سے متعلق) لہٰذا مجھے خواہش ہوئی کہ اس بارے میں آپ کی بات جانوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم حساب جانتے ہو؟ میں نے عرض جی ہاں! فرمایا کہ چالیس یاد رکھو کہ جب آپ ﷺ کی بعثت ہوئی۔ پھر پندرہ مکہ کے سال ہیں جو امن اور خوف دونوں کے ساتھ گزارے، اور دس ہجرتِ مدینہ کے بعد کے سال ہیں (گویا سب ملا کر ۶۵ سال ہوئے جو دیگر روایات کے خلاف ہے، پہلے گذر چکا ہے کہ صحیح قول تریسٹھ ہی کا ہے)۔

۱۵۷۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ -

۱۵۷۲...... حضرت یونس سے ان اسانید کے ساتھ حضرت یزید بن زریع کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

۱۵۷۳...... وحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ -

۱۵۷۳...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوئی۔

۱۵۷٤...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۱۵۷۴...... حضرت خالدؓ سے ان اسانید کے ساتھ بھی (سابقہ حدیث) نقل کی گئی ہے۔

۱۵۷۵...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ

۱۵۷۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں پندرہ برس قیام فرمایا اس حال میں کہ آپ سات برس تک تو (فرشتوں کی آمد کی غیب سے) آوازیں سنتے تھے اور

اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحَى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ۔

(فرشتوں کا) نور اور روشنی دیکھتے تھے لیکن کوئی صورت نہ دیکھتے تھے، پھر آٹھ برس اس حال میں گزارے کہ آپ پر وحی آیا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس قیام فرمایا۔[1]

باب-۲۹۲

باب في اسمائه ﷺ
نبی ﷺ کے اسماءِ گرامی

۱۵۷۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ۔

۱۵۷۶...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماحی (کفر و شرک کو مٹانے والا) ہوں جس کے ذریعہ سے کفر کو مٹایا جاتا ہے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں جس کے قدم پر یعنی نبوت پر لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب (سب سے پیچھے آنے والا) ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔

۱۵۷۷...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ لِي اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ اَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللهُ رَءُوفًا رَحِيمًا ۔

۱۵۷۷...... حضرت جُبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میرے (مختلف) نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں (مٹانے والا) وہ کہ میرے ذریعہ اللہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ جس کے قدموں پر (میرے دین پر) لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی (نبی) نہیں، اور اللہ نے آپ ﷺ کا نام رؤف اور رحیم رکھا ہے"۔

---

[1] فائدہ- جن سات برسوں کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ فرشتوں کی آوازیں سنتے تھے لیکن صورت کوئی نظر نہ آتی تھی یہ زمانہ مکہ مکرمہ کے دور کا ہے۔ نبوت کے ابتدائی برسوں میں نبی ﷺ کو ملائکہ کی اور جمادات و نباتات کی آوازیں آتی تھیں اور آپ ﷺ کو جمادات، پتھر اور فرشتے سلام کیا کرتے تھے، حدیث میں نور سے مراد ملائکہ کا نور ہے (**المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم / القرطبي**)

چنانچہ ترمذیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، ہم مکہ کے اطراف میں نکل گئے، راہ میں جو بھی پہاڑ یا درخت آتا وہ آپ ﷺ کو سلام کرتے ہوئے کہتا کہ:

"**السلام عليك يا رسول الله**" (قال الترمذی هذا حديث حسنٌ غريب)

۱۵۷۸...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُوالْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ۔

۱۵۷۸...... حضرت زہریؒ سے ان سندوں کے ساتھ (سابقہ) روایت نقل کی گئی ہے۔ اور حضرت شعبہ اور معمر کی روایت کردہ حدیث میں سمعت رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں اور حضرت عقیل کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ عاقب کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو اور حضرت عقیل نے اپنی روایت میں "کفر" کا لفظ کہا ہے اور حضرت شعیب نے اپنی روایت میں "کُفر" کا لفظ کہا ہے۔

۱۵۷۹...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ۔

۱۵۷۹...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعدد نام ہمیں بتلائے تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفّی (سب سے پیچھے آنے والا) اور حاشر ہوں (جمع کرنے والا) اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ ہوں (یعنی توبہ اور رحمت کی وسعت آپ ﷺ ہی نے بیان کی)۔

باب ــ ۲۹۳ باب علمه ﷺ بالله تعالىٰ وشدة خشيته

آپ ﷺ کی معرفتِ الٰہی اور شدتِ خشیّتِ الٰہی کا بیان

۱۵۸۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

۱۵۸۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) ایک کام کیا اور اس کے کرنے کی اجازت دی (جائز رکھا) آپ ﷺ کے صحابہ میں سے بعض کو جب یہ اطلاع پہنچی تو انہوں نے گویا اسے ناپسند جانا اور اس کام سے (باوجود نبی ﷺ کے اجازت دینے کے) بچتے رہے۔

نبی ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ میری طرف سے انہیں ایک بات پہنچی اور میں نے اس کام میں اجازت دی ہے تو لوگوں نے اسے

ناپسند کیا اور اس سے بچتے رہے۔ اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں (معرفت رکھتا ہوں) اور اللہ سے ڈرنے میں ان سے زیادہ سخت ہوں"۔

(یعنی معرفتِ الٰہی اور خشیّتِ الٰہی میرے اندر ان سے زیادہ ہے لہٰذا جس کام کو میں نے جائز رکھا ہے حق تعالٰی کے یہاں بھی وہ جائز ہے اسے ناپسند کرنا درحقیقت پیغمبر کے مرتبہ کو گھٹانے کے مترادف ہے)۔❶

۱۵۸۱ ـــ حَدَّثَنَا اَبُــــو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ يَعْنِى ابْنَ غِـــيَـاثٍ ح و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْـــنُ خَشْرَمٍ قَالا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَــنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِه ۔

۱۵۸۱ ـــ ترجمہ مثال حدیث سابق ہے۔

---

❶ فائدہ ـــ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ :ما اتاكم الرّسول فخذوه و مانهاكم عنه فانتهوا "جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں اسے پکڑ لو اور جس سے تمہیں روکیں اس سے باز آجاؤ" (الحشر ۲۸/۱) اللہ کے احکامات اور اس کی منشاء و رضا کو نبی ﷺ سے زیادہ کون جان سکتا ہے اور اللہ کی معرفت اور خشیت نبی ﷺ سے زیادہ کس میں ہو سکتی ہے؟ تقویٰ و پرہیز گاری کی بلند ترین معراج پر نبی ﷺ کے علاوہ کوئی فائز ہو سکتا ہے؟ جب نبی ﷺ ہی کسی چیز کی اجازت دیں تو پھر جو اس کو ناپسند کرے یا اس سے ناگواری کی بناء پر اجتناب کرے تو گویا درحقیقت وہ ضمناً اس بات کا دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ تقویٰ و خشیت میں نبی ﷺ سے زیادہ بلند مرتبہ پر فائز ہے۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سوچ کر کہ اس امر سے اجتناب کرنا زیادہ بہتر ہے اس کو ترک کیا لیکن چونکہ ایک غلط روش تھی جو غلط سوچ کا نتیجہ تھی لہٰذا نبی ﷺ نے وہیں اس کو درست فرمایا اور واضح اور اصولی ہدایت دے دی کہ جب نبی ﷺ کسی چیز کو جائز قرار دے دیں تو پھر کسی کی کیا مجال رہ جاتی ہے کہ وہ اسے ناجائز قرار دے یا اس کو ناجائز سمجھتے ہوئے اس سے اجتناب کرے۔

امت کے لئے عظیم ہدایت

اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے امت کو عظیم تعلیم دی ہے اور وہ یہ کہ جب شارع کی طرف سے ہی کسی امر کے جواز کی سند مل جائے تو کسی کے لئے اس کو غلط سمجھنا جائز نہیں خواہ ظاہراً وہ امر کتنا ہی غلط نظر کیوں نہ آرہا ہو کیونکہ

چوں طمع خواہد ز من سلطانِ دین
خاک بر فرقِ قناعت بعد ازیں

مثلاً: حضور اقدس ﷺ نے بہت سے معاملات میں سہولت اور آسانی پر مبنی احکامات و تعلیمات دی ہیں اور بہت سے معاملات میں اپنے عام معمول کے علاوہ دوسرے طریقہ کو بھی ناجائز نہیں قرار دیا مثلاً: ایک کام کے دو طریقے ہیں اور ایک طریقہ تو سنت کے مطابق ہے اور دوسرا مباح ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے ناجائز نہیں قرار دیا تو اصل تو یہی ہے کہ سنت طریقہ پر ہی حتی الامکان عمل کیا جائے اور دوسرے طریقہ کو ترک کیا جائے لیکن وہ دوسرا طریقہ بالکل ناجائز نہیں ہے، اس کے مطابق عمل کرنے سے اگرچہ سنت کا ثواب تو نہ ملے گا لیکن گناہ بھی نہ ہوگا مباح ہونے کی وجہ سے۔ لہٰذا اس کی اباحت کو مشکوک کرنا صحیح نہیں۔ اگر کوئی مطابقِ سنت عمل کر رہا ہے تو بہت ہی مبارک اور سعادت ہے۔ لیکن جو عمل نہیں کر رہا اس کو اس بنیاد پر غیر متقی، یا گناہ گار یا مخالفِ سنت سمجھنا درست نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۵۸۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

۱۵۸۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کی اجازت دی، لوگوں میں سے بعض نے اس سے اجتناب شروع کر دیا، نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ کے چہرہ پر غصہ کے اثرات ظاہر ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس چیز سے اعتراض کرتے ہیں جس کی مجھے اجازت دی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ کی معرفت رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ سخت ہوں احکامِ الٰہی پر عمل کرنے میں''۔

باب-۲۹۴ باب وجوب اتباعه ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی اتباع واجب ہے

۱۵۸۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللهِ اِنِّي لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا﴾۔

۱۵۸۳...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے (ان کے والد) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حرّہ (مدینہ کے اطراف کی سیاہ پتھریلی زمین کی نالیوں کے بارے میں جن کے کھجور کے درختوں کو پانی دیا جاتا ہے جھگڑا کیا، انصاری کا کہنا یہ تھا کہ پانی چھوڑ دو کہ وہ بہتا رہے، زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا، جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے (فیصلہ فرماتے ہوئے) زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے زبیر! اپنے باغ کو سیراب کر کے پھر پانی اپنے پڑوسی (انصاری) کیلئے چھوڑ دیا کرو''۔ انصاری یہ فیصلہ سن کر غصہ ہو گیا اور کہا کہ یارسول اللہ! آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہوا نا (زبیر رضی اللہ عنہ حضور کے پھوپھی زاد بھائی تھے، انصاری نے کہا کہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے تو اس کے حق میں فیصلہ دیا) یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا (غصہ کی وجہ سے) اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے زبیر! اپنی زمین کو سیراب کرو اور پانی کو روک رکھو یہاں تک کہ نالوں کی منڈیر تک پہنچ جائے''۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ آیت فلا وربّك لا يؤمنون...... الخ اسی واقعہ کے

متعلق نازل ہوئی۔ ❶

❶ فائدہ..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔ ان کے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے، مدینہ کے لوگوں کا زیادہ تر پیشہ زراعت ہی تھا کھیتوں اور باغات میں پانی کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ نہروں کے ذریعہ آنے والا پانی کھیتوں میں پہنچتا ہے اور کھیت کا مالک مختلف نالیاں بنا کر انکے ذریعہ آب پاشی کرتا ہے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین اور باغات پہلے تھے جب کہ اس انصاری کی زمین بعد میں تھی، جھگڑے کی بنیاد یہ تھی کہ انصاری کا کہنا تھا کہ پانی کو بہتا رہنے دو اور اپنی زمین کو سیراب کئے بغیر جاری رکھو، جو بالکل خلافِ اصول بات تھی، نبی ﷺ نے اس انصاری کی رعایت کرتے ہوئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ پہلے اپنی زمین سیراب کر لیا کرو اور پھر اپنی نالیوں سے پانی بھرنے کا انتظار کئے بغیر چھوڑ دیا کرو تاکہ انصاری کی زمین میں پہنچ جائے۔ یہ فیصلہ زبیر رضی اللہ عنہ کے حق کو پورا نہیں کرتا تھا لیکن انصاری کی طرف سے کسی بدگمانی سے بچنے کے لئے آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی کمی کر دی۔ لیکن وہ انصاری یہ سن کر غصہ ہو گیا اور کہا کہ "زبیر رضی اللہ عنہ چونکہ آپ ﷺ کے پھوپھی زاد ہیں لہٰذا ان کے حق میں فیصلہ دیا"۔ نبی ﷺ سے غلط اور خلافِ حق کا صدور ہو ہی نہیں سکتا تھا، اور آپ کے ہر فیصلہ اور حکم پر سر تسلیم خم کر دینا اور اس کی دل و جان سے اتباع کرنا ہی ایمان ہے۔ لہٰذا قرآنِ کریم کی آیت نازل ہو گئی کہ "قسم ہے آپ ﷺ کے رب کی! یہ ہرگز مؤمن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم بنائیں، پھر آپ کے فیصلہ پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی اور ضیق محسوس نہ کریں اور آپ ﷺ کے فیصلہ پر سر جھکا دیں پوری طرح"۔ (النساء/ ٦٥)

معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کے ہر حکم اور ہر فیصلہ کی اتباع، دل و جان سے اسے تسلیم کرنا اور اس کے مطابق ہی عمل کرنا ایمان کا بنیادی تقاضا ہے، اس کے بغیر ایمان معتبر نہیں ہو گا۔

علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ آج اگر کوئی نبی ﷺ کے کسی حکم کو اس طرح رد کرے گا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کا حکم مرتد کا ہو گا اور مرتدوں جیسا سلوک اس کے ساتھ کیا جائے گا۔ لیکن نبی ﷺ نے اس انصاری کے ساتھ اس طرح کیوں نہیں کیا؟ اور اس کو چھوڑ کیوں دیا؟ وجہ اس کی یہ تھی کہ اسلام کا ابتدائی دور تھا اور وہ منافق تھا حقیقی مسلمان نہیں تھا، لہٰذا نبی ﷺ نے تالیفِ قلب، برائی کا بدلہ احسان سے دینے اور منافقین کی ایذاؤں پر صبر کو ترجیح دی، اور یہ وجہ بھی تھی کہ لوگ (مشرکین) یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں، کیونکہ ظاہراً تو وہ مسلمان ہی تھا نسبی اعتبار سے انصاری تھا اسلام کے اعتبار سے انصاری نہیں تھا۔ یعنی انصاری مسلمان نہیں تھا بلکہ انصاری منافق تھا۔ واللہ اعلم (شرح نووی علی مسلم ۲/ ۲٦۲)

یہاں ایک اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کا ہی فرمان ہے کہ: "قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے"۔ (رواہ احمد ۱/ ۱۵۰)

جب کہ نبی ﷺ کا دوسرا فیصلہ غصہ کی حالت میں تھا۔

جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد کہ "قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے" دراصل ایک علت اور سبب کی وجہ سے ہے اور وہ علت و سبب یہ ہے کہ غصہ کی حالت میں حواس مختل ہو جاتے ہیں، نفسانی جوش غالب ہوتا ہے ایسی حالت میں انسان صحیح فیصلہ نہیں کر پاتا اور جوشِ غضب میں غیر مناسب اور ناانصافی پر مبنی فیصلہ صادر ہو سکتا ہے۔ اس علت کی بناء پر یہ طے پایا کہ جہاں یہ علت نہ پائی جائے وہاں غصہ کی حالت میں فیصلہ جائز ہو گا اور یہ صرف نبی ﷺ ہی کی خاصیت ہے کہ آپ ﷺ کسی بھی کیفیت میں ہوں خواہ جوشِ غضب میں ہوں یا خوشی و سرشاری کی حالت میں آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سوائے حق کے کوئی بات نہیں نکل سکتی، نبی ﷺ تبلیغ و احکام میں خطا سے محفوظ ہیں۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی یہ اشکال پیش آیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ: "کیا ہم آپ کی ہر بات لکھ لیا کریں خواہ وہ غصہ کی حالت کی ہو یا خوشی کی حالت کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ "ہاں! اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ اس زبان سے سوائے حق کے کوئی بات نہیں نکلتی۔ (المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم/ للقرطبی ٦/ ١٥٥)

باب-۲۹۵　باب توقيره ﷺ وترك اكثار سؤاله عما لا ضرورة اليه او لا يتعلق به تكليف وما لا يقع ونحو ذلك

غیر ضروری مسئلے دریافت کرنا مکروہ ہے

١٥٨٤...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى اَنْبِيَائِهِمْ -

۱۵۸۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "جس کام سے میں تمہیں روک دوں اس سے باز آجاؤ اور جس کا حکم تمہیں دوں اسے حتی الوسع کر گزرو کہ بلاشبہ تم سے پہلی بعض امتوں کو کثرتِ سوالات اور انبیاء کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہی ہلاک کیا گیا"۔

١٥٨٥...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاسناد مِثْلَهُ سَوَاءً -

۱۵۸۵...... حضرت ابن شہابؒ سے ان اسانید کے ساتھ (سابقہ حدیث مبارکہ) ہی کی مثل حدیث نقل کی گئی ہے۔

١٥٨٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ ح وَ حَدَّثَنَا

۱۵۸۶...... ان تمام طرق سے سابقہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بات میں چھوڑ دوں (یعنی اس کی کوئی وضاحت نہ کروں تم بھی اسے چھوڑ دو (اس کی وضاحت کے پیچھے مت پڑو)۔ اور حضرت ہمام کی روایت میں تُرِکتم کا لفظ ہے۔ [1]

---

[1] فائدہ...... مقصد یہ ہے کہ بلاضرورت سوال کرنے سے بعض اوقات مشکل بڑھ جاتی ہے' نوویؒ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے کثرتِ سوال اور بلاضرورت سوالات سے ممانعت کی ایک مصلحت تو یہ تھی کہ بعض مرتبہ غیر ضروری سوال کی بناء پر کوئی چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں پر مشقت بڑھ جاتی ہے' دوسرے یہ کہ بعض وقت ایسا جواب دیا جاتا ہے کہ سائل کو ناگوار ہوتا ہے کیونکہ انسان کی حالت ہر وقت یکساں نہیں رہتی۔ (نووی علی مسلم ۲/ ۲۶۲)

خود قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے کہ: "اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال مت کرو کہ اگر ان کا جواب تمہارے سامنے ظاہر کر دیا جائے تو تمہیں برا لگے' الخ (المائدہ/۱۰۱)

علاوہ ازیں کثرتِ سوال' نبی ﷺ کی حرمت و توقیر اور ادب کے بھی خلاف ہے' لہٰذا غیر ضروری سوالات کرنے سے نبی ﷺ کو ایذاء ہو سکتی ہے۔ اس لئے بھی غیر ضروری سوالات سے اجتناب ضروری ہے۔

ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ کِلاهُمَا عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ح و حَدَّثَنَاه عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ کُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ذَرُونِی مَا تَرَکْتُکُمْ وَفِی حَدِیثِ هَمَّامٍ مَا تُرِکْتُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ ثُمَّ ذَکَرُوا نَحْوَ حَدِیثِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیدٍ وَاَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ۔

۱۵۸۷...... حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِینَ فِی الْمُسْلِمِینَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُحَرَّمْ عَلَی الْمُسْلِمِینَ فَحُرِّمَ عَلَیْهِمْ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ ۔

۱۵۸۷...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مسلمانوں میں جرم کے اعتبار سے سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے کہ جو ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو پہلے سے تو مسلمانوں پر حرام نہیں تھی لیکن اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی مسلمانوں پر“۔

۱۵۸۸...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ اَحْفَظُهُ کَمَا اَحْفَظُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ الزُّهْرِیُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَعْظَمُ الْمُسْلِمِینَ فِی الْمُسْلِمِینَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ یُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَی النَّاسِ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ ۔

۱۵۸۸...... حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس مسلمان کا ہے کہ جس نے کسی ایسے کام کے بارے میں سوال کیا کہ جو حرام نہیں تھا تو پھر وہ کام اس مسلمان کے سوال کرنے کی وجہ سے لوگوں پر حرام کر دیا گیا۔

۱۵۸۹...... و حَدَّثَنِیهِ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ کِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فِی حَدِیثِ مَعْمَرٍ

۱۵۸۹...... حضرت زہریؒ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ) روایت نقل کی گئی ہے لیکن حضرت معمر کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ ”جو سوال کرے اور اس میں کرید کرے“۔

اور حضرت یونس نے اپنی روایت کردہ میں عامر بن سعد انه سے سمع

رَجُلٌ سَالَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرِ بْنُ سَعْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا ۔

سعداً کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔

۱۵۹۰ ...... حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السُّلَمِيُّ وَيَحْيى بْنُ مُحَمَّدٍ اللُّؤْلُؤِيُّ وَالْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَمَا اَتَى عَلَى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمٌ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ اَبِي قَالَ اَبُوكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَسْاَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ ۔

۱۵۹۰ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے صحابہ کے متعلق کوئی بات پہنچی تو آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: "میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئیں اور میں نے نہ آج کی سی بھلائی دیکھی نہ آج کی سی برائی، اور جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان جاتے تو البتہ تم ہنسی کم کر دیتے اور رونا زیادہ کر دیتے"۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر اس سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں آیا تھا، انہوں نے اپنے سروں کو (گھٹنوں میں) چھپالیا اور ان کے رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں، اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور (سرکار رسالت مآب ﷺ کے دل کو ٹھنڈا کرنے اور اطمینان دلانے کے لئے) فرمایا کہ: "ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے اپنا دین ہونے اور محمد ﷺ کے اپنا نبی ہونے پر راضی ہیں"۔ ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ "میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تمہارے سامنے وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (المائدہ/۱۰۱) [1]

---

[1] فائدہ- نبی ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کوئی غلط بات یا غلط روش دیکھتے تو اس کی اصلاح کے لئے مختصر سا خطبہ دیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین چونکہ "وقفہ تربیت" میں تھے اور تکوینی طور پر ان سے متعدد ایسی غلطیاں اور کوتاہیاں صادر کروائی گئیں جو تکمیلِ اسلام، توضیح شریعت اور اتمام دین کے لئے ناگزیر تھیں اور بے شمار حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی تھیں وہ اپنی ان غلطیوں اور کوتاہیوں کی فوراً اصلاح کر لیتے تھے۔

چنانچہ حدیث بالا میں بھی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کی ناراضگی اور غصہ دیکھا تو فوراً ان کی حالت غیر ہو گئی اور اس دن سے زیادہ سخت کوئی دن ان پر نہ گذرا۔

کثرتِ سوالات اور لغو و غیر ضروری سوالات سے شریعت میں بہت زیادہ منع کیا گیا ہے' چنانچہ یہ کوئی سوال نہیں تھا کہ آپ سے پوچھا جاتا کہ "میرا باپ کون ہے؟" لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی مکرم ﷺ کی توقیر و حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے آیت مائدہ نازل فرمائی جس میں مسلمانوں کو لایعنی اور فضول سوالات سے منع کر دیا گیا' کیونکہ بعض اوقات شریعتِ مطہرہ میں کسی حکم میں گنجائش رکھی جاتی تھی بے شمار مصلحتوں کی وجہ سے اور ان کی حلت و حرمت کو واضح نہ بتایا جاتا تھا' جو حلال ہونا تھا یا حرام ہونا تھا وہ تو ہو گیا تھا' لیکن اس وقت نزولِ قرآن اور مدتِ نزولِ وحی کے دوران کسی کا غیر ضروری سوال جہاں صاحبِ شریعت ﷺ کی ایذاء کا باعث بن سکتا تھا وہیں اللہ رب العزت کی طرف سے کسی سخت حکم کے نزول کا سبب بھی بن سکتا تھا جیسا کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں ہوا۔ لہٰذا پورے اہتمام سے غیر ضروری اور فضول سوالات سے منع کر دیا گیا۔

۱۵۹۱..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَبِي قَالَ اَبُوكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ تَمامَ الْآيَةِ۔

۱۵۹۱..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی کہ: اے ایمان والو! ان چیزوں کے متعلق مت سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری لگیں" الخ۔ (المائدہ/۱۰۱)

۱۵۹۲..... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْاَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْنِي عَنْهُ فَوَاللهِ لا تَسْاَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ اِلا اَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا - قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ اَنْ يَقُولَ سَلُونِي بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْلٰى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ

۱۵۹۲..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ آفتاب کے ڈھلنے کے بعد گھر سے باہر تشریف لائے اور لوگوں کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، سلام سے فارغ ہو کر آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ قیامت سے قبل بڑے بڑے امور ظہور میں آئیں گے، بعد ازاں فرمایا کہ جو کوئی مجھ سے کوئی سوال کرنا چاہے تو کرلے، اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بارے میں بھی کوئی سوال کرو گے تو جب تک میں اس جگہ پر کھڑا ہوں تمہیں اس کے متعلق ضرور بتلاؤں گا (بذریعہ وحی کما قال النووی)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر لوگوں نے بہت زیادہ رونا شروع کردیا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے فرمانا شروع کردیا کہ پوچھو مجھ سے۔ یہاں تک کہ عبداللہ بن حذافہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ تھا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ اصرار کے ساتھ یہ فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر فرمایا کہ: "ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے اپنا دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں"۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات کہے تو نبی ﷺ نے سکوت فرمایا۔

بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ: بڑی خرابی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بلاشبہ ابھی ابھی میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئیں اس دیوار کی جانب میں، پس میں نے آج کے

قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ اٰاَمِنْتَ اَنْ تَكُونَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللهِ لَوْ اَلْحَقَنِي بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ -

دن کی سی بھلائی اور آج کی سی برائی نہیں دیکھی۔
ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بتلایا کہ عبداللہ بن حذافہ کی ماں نے عبداللہ بن حذافہ سے کہا کہ میں نے تجھ سے زیادہ نافرمان بیٹے کے بارے میں کبھی نہیں سنا، تجھے اس کا کوئی ڈر نہیں کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا جیسے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں۔ پھر تو برسر عوام اسے رسوا کرے۔ عبداللہ بن حذافہ کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! اگر میرا نسب ایک حبشی غلام سے بھی لگایا جاتا تو میں اس سے منسوب ہو جاتا۔

۱۵۹۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عُبَيْدِ اللهِ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ -

۱۵۹۳...... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے یہی سابقہ حدیث یونس کی طرح روایت نقل فرمائی ہے اور حضرت شعیب کی روایت میں ہے کہ حضرت زہریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ اہل علم میں سے کسی آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن حذیفہؓ کی والدہ نے ان سے کہا۔[1] یونس کی حدیث کی طرح۔

---

[1] فائدہ- حدیث سے ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کثرت سوالات سے کبیدہ خاطر تھے اور اسی کا اظہار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے نہایت شدت سے اصرار فرمایا کہ سوال کرو، یعنی آپ ﷺ کا مقصد صحابہ کو متوجہ و متنبہ کرنا تھا۔
چنانچہ آنحضرت ﷺ کی کیفیت اور رنجیدگی کو دور کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ کلمات کہے۔ جس سے آپ ﷺ کا غصہ جاتا رہا۔
جہاں تک عبداللہ بن حذافہ کا تعلق ہے تو ان کا واقعہ یہ تھا کہ لوگ انہیں ان کے حقیقی باپ کے بجائے دوسرے کی طرف منسوب کرتے تھے گویا انہیں "ولد الزنا" اور ان کی والدہ پر تہمت زنا لگاتے تھے جاہلیت کے دور میں۔ جیسا کہ نسب میں طعن کرنا جاہلیت میں رائج تھا۔ اسی طعن اور انتساب کی حقیقت جاننے کے لئے حضرت عبداللہ نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا تاکہ آپ ﷺ بذریعہ وحی حقیقت بتلادیں۔
چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہی ہے۔
ان کی والدہ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ "میں نے تجھ سے زیادہ نافرمان کسی بیٹے کے متعلق نہیں سنا کہ وہ اپنی ماں کے متعلق برسر عام ایسا سوال کرے جس کی وجہ سے ماں کی رسوائی ہو سکتی تھی۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ میں اپنے متعلق نسب میں طعن برداشت نہیں کر سکتا میرا نسب کسی حبشی غلام ہی سے ثابت ہو تا لیکن حقیقت معلوم ہونی چاہئے اگرچہ زنا سے نسب ثابت نہیں ہو تا لیکن عبداللہ کو یہ بات معلوم نہ ہو گی۔ واللہ اعلم

١٥٩٤...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوا نَبِيَّ اللهِ ﷺ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْاَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُونِي لا تَسْاَلُونِي عَنْ شَيْءٍ اِلا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَرَمُّوا وَرَهِبُوا اَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ -

قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لافٌّ رَاْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَاَنْشَاَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلاحٰى فَيُدْعٰى لِغَيْرِ اَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ اَبِي قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِنِّي صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَاَيْتُهُمَا دُونَ هٰذَا الْحَائِطِ -

۱۵۹۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کرنا شروع کئے۔ یہاں تک کہ سوال کر کے آپ کو زچ کر دیا، ایک دن آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے، منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ: مجھ سے پوچھو، اور تم مجھ سے جو بھی سوال کرو گے میں اسے ضرور بیان کروں گا، لوگوں نے جب یہ بات سنی تو خاموش ہو رہے (سناٹا چھا گیا) اور ڈرے اس بات سے کہ کہیں وہ کوئی بات پوچھیں اور کوئی اللہ کا عذاب آنے والا ہو وہ آ جائے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دائیں بائیں جانب دیکھنا شروع کیا تو دیکھا کہ ہر شخص اپنا سر اپنی چادر میں لپیٹے رو رہا ہے، آخر ایک شخص نے سوال کرنا شروع کیا مسجد سے اور اس سے لوگ جھگڑتے تھے اور اسے اس کے باپ کے علاوہ کسی دوسرے سے منسوب کرتے تھے، اس نے کہا اے اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمت کرتے ہوئے یہ کلمات کہے کہ:

''ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں، اللہ سے پناہ مانگتے ہوئے تمام برے فتنوں سے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں نے کبھی نہ آج کی سی بھلائی دیکھی نہ آج کی سی برائی۔ میرے لئے جنت اور دوزخ کی شکل بنائی گئی میں نے جنت اور دوزخ دونوں کو اس دیوار کے پیچھے دیکھا۔

١٥٩٥...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ -

۱۵۹۵...... ان ذکر کردہ تمام اسانید کے ساتھ حضرت انسؓ سے یہی سابقہ واقعہ نقل کیا گیا ہے۔

١٥٩٦...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى

۱۵۹۶...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی گئیں جو آپ کو ناگوار گذریں، جب اس قسم کے سوالات کی کثرت ہونے لگی تو آپ ﷺ غصہ ہو گئے اور لوگوں

قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِى عَمَّ شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِى قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاى عُمَرُ مَا فِى وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا نَتُوبُ اِلَى اللهِ وَفِى رِوَايَةِ اَبِى كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ اَبِى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ ۔

سے (غصہ سے) فرمایا کہ: تم جو چاہتے ہو مجھ سے (ایک ہی مرتبہ) پوچھ لو، ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے، ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر غصہ کے اثرات دیکھے تو کہنے لگے کہ "یارسول اللہ! ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں"۔

باب-۲۹۶ باب وجوب امتثال ما قاله شرعًا دون ما ذكره من معايش الدنيا على سبيل الراي

رسول اللہ ﷺ کے حکم شرعی کی اتباع واجب ہے، البتہ جو دنیا کے متعلق حکم فرمائیں اظہارِ رائے کے طور پر تو اس کو ماننا واجب نہیں

۱۵۹۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَتَقَارَبَا فِى اللَّفْظِ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ فَقَالُوا يُلَقِّحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِى الْاُنْثَى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا اَظُنُّ يُغْنِى ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ فَاُخْبِرُوا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَاِنِّى اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُونِى بِالظَّنِّ وَلَكِنْ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَاِنِّى لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

۱۵۹۷...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کھجور کے درختوں کے قریب سے گذر رہا تھا کہ آپ ﷺ نے (لوگوں کو دیکھ کر) پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ تلقیح (پیوند کاری کر رہے ہیں کہ نر پودے کی قلم مادہ میں لگا کر پیوند کاری کر رہے ہیں (جس سے درخت پیدا ہوتا ہے جو بہت پھل دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال نہیں کہ اس سے کوئی فائدہ ہو۔ لوگوں کو نبی ﷺ کے اس ارشاد کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے پیوند کاری نر اور مادہ کی چھوڑ دی۔ رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے اس ترکِ تلقیح کی اطلاع دی گئی تو فرمایا کہ: اگر اس سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے تو وہ کرتے رہیں، اسلئے کہ میں نے تو ایک خیال ظاہر کیا تھا، میرے خیال کو مت پکڑو، البتہ جب میں تمہیں اللہ جل شانہ کی کوئی بات بیان کروں تو اسے لازم پکڑ لو اسلئے کہ میں اللہ عزوجل پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔ ❶

❶ فائدہ...... تلقیح یعنی پیوند کاری جس کو عربی میں تابیر النخل بھی کہتے ہیں۔ کھجور کے نر پودے کی جڑ کو مادہ پودے سے پیوند کرنا تلقیح اور "تابیر" کہلاتا ہے' نبی ﷺ نے تابیر کرتے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی' جواب سے ظاہر ہوا کہ عمدہ اور کثرتِ پیداوار کی غرض سے تابیر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال نہیں کہ اس سے کوئی فائدہ ہو۔
رافع رضی اللہ عنہ بن خدیج کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے تابیر ترک کر دی رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی...... (جاری ہے)

۱۵۹۸...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَعْقِرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوهُ فَنَفَضَتْ اَوْ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ ۔

۱۵۹۸...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے (ہجرت کے بعد) تو لوگ تابیر النخل (کھجور کی پیوند کاری) کیا کرتے تھے اور اسی تلقیح النخل کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تم کیا (کیوں) کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم شروع سے تابیر کیا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید زیادہ بہتر ہو۔ چنانچہ لوگوں نے اسے ترک کر دیا۔ لیکن پیداوار میں کمی ہو گئی۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ: میں بھی ایک بندہ بشر ہوں، اگر میں تمہارے دین سے متعلق کوئی بات بتلاؤں تو اسے لازم پکڑ لو اور اگر اپنی رائے سے کوئی بات کہوں تو یاد رکھو میں ایک بشر ہی ہوں (جس کی رائے صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی)۔

۱۵۹۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ قَالَ فَخَرَجَ شِيصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا لِنَخْلِكُمْ قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْيَاكُمْ ۔

۱۵۹۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جو تلقیح کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرو تو بہتر ہوگا۔ (لوگوں نے چھوڑ دیا) تو اس سال خراب کھجور ہو گئی، آپ کا (دوبارہ) ان لوگوں پر گذر ہوا تو پوچھا کہ تمہارے کھجور کے درختوں کو کیا ہوا؟ وہ کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا (جس کی وجہ سے ہم نے اسے چھوڑ دیا اور نتیجہ ظاہر ہے) حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ "اپنی دنیا کے امور و معاملات تم ہی زیادہ بہتر جانتے ہو"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... وجہ سے' لیکن اس کے بعد پیداوار میں کمی واقع ہونے لگی۔ (مسلم ۲؍ ۲۶۴) آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو میری ایک رائے یا ایک خیال تھا۔

ایک روایت (روایتِ انس رضی اللہ عنہ) میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی دنیا کے معاملات تم ہی زیادہ بہتر جانتے ہو۔ اگر تمہیں تابیر سے فائدہ ہوتا ہے تو اسے کرتے رہو۔

اس سے یہ اصول نکالا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے وہ احکامات وارشادات جو دینِ شریعت سے متعلق ہیں ان کی اتباع واجب ہے ہر حال میں۔ البتہ وہ ارشادات واحکامات جو بطور رائے بیان کئے جائیں اور دنیاوی امور سے متعلق ہوں ان کی اتباع واجب نہیں۔ واللہ اعلم

باب-۲۹۷ باب فضل النظر الیه ﷺ و تمنیه

حضور علیہ السلام کے دیدار اور اس کی تمنا کی فضیلت

۱۶۰۰ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِي اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ الْمَعْنٰى فِيهِ عِنْدِي لَاَنْ يَرَانِي مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ۔

۱۶۰۰ ...... ہمام بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ یہ (صحیفہ جو ان کے پاس رہتا تھا) ان احادیث پر مشتمل ہے جو ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی بیان کیں، پھر ان میں سے بعض احادیث ذکر کر کے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم میں سے کسی کے اوپر ضرور ایسا دور آئے گا کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکے گا، پھر یہ کہ وہ ان کے ساتھ میرا دیدار کر لے یہ اس کے نزدیک اس کے اہل و عیال اور مال سب سے زیادہ محبوب ہوگا (لیکن میرا دیدار نہ کر سکے گا لہٰذا میں جب تک حیات ہوں اس مہلت کو غنیمت سمجھو اور دین کا علم مجھ سے حاصل کر لو۔ مقصد آنحضرت ﷺ کا صحابہ کو دین کے علم کو سیکھنے کی رغبت دلانا اور آپ ﷺ کی زیادہ سے زیادہ صحبت اور مجالست کا اہتمام کرنا ہے)۔

باب-۲۹۸ باب فضائل عیسی علیه السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل کا بیان

۱۶۰۱ ...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ۔

۱۶۰۱ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ: "میں سب لوگوں سے زیادہ (عیسیٰ) بن مریم کے قریب ہوں، سب انبیاء علاتی (باپ شریک) بھائیوں کی مانند ہیں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں"۔[1]

۱۶۰۲ ...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي

۱۶۰۲ ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ عیسیٰؑ کے قریب ہوں سب انبیاء علاتی بھائیوں کی مانند ہیں اور میرے اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان کوئی

---

[1] فائدہ ...... علاتی باپ شریک بھائیوں کو کہتے ہیں۔ اور مقصد آنحضرت ﷺ کا یہ ہے کہ انبیاء کا دین ایک ہے اور اس کے اصول بھی ایک ہیں مثلاً: توحید' رسالت' آخرت' بعث بعد الموت وغیرہ' البتہ فروعیات میں اختلاف ہے' جزئیات الگ الگ ہیں' تو اس اعتبار سے فرمایا کہ سب انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں۔

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الأَنْبِيَاءُ اَبْنَاءُ عَلاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ -

نبی نہیں ہے۔

١٦٠٣...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الأُولَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الأَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ -

١٦٠٣...... حضرت ہمام بن منبہؒ کی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزدیک اور قریب ہوں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ کیسے؟ فرمایا کہ تمام انبیاء باہم علاتی (باپ شریک) بھائیوں کی طرح ہیں اور ان کی مائیں الگ الگ ہیں (یعنی اصول دین جو بحیثیت باپ کے ہیں ایک ہے اور اس کی جزئیات جو بحیثیت ماں کے ہیں الگ الگ ہیں) اور ہمارے (عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر) درمیان کوئی نبی نہیں ہے"۔

١٦٠٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ اِلا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهُ ثُمَّ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ ﴿وَاِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ -

١٦٠٤...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو نو مولود بھی پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو کونچیں مارتا ہے جس سے وہ چیختا ہے شیطان کے کونچیں مارنے سے سوائے ابن مریمؑ اور ان کی والدہ کے"، (کہ شیطان انہیں نہ کونچیں مار سکا)"۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "وإنّي أعيذها بك وذريّتها من الشيطان الرجيم۔ یعنی مریم کی والدہ فرماتی ہیں کہ: میں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے پناہ میں دیتی ہوں"۔ (آل عمران۔ ٣٦) نخس یعنی کونچیں مارنا، جانور کو لکڑی چبھونا، حضرت مریمؑ کی والدہ کی اس مذکورہ دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی حفاظت فرمائی۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: یہ بالکل ظاہر فضیلت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی، چنانچہ اس حدیث سے بہ ظاہر یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے لیکن قاضی عیاضؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ تمام انبیاء کی خصوصیت تھی کہ اللہ تعالیٰ شیطان کی نخس (کونچیں مارنے سے) ان کی حفاظت فرماتے تھے ولادت کے وقت۔

١٦٠٥...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَـــدَّثَنَا

١٦٠٥...... حضرت زہریؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی

عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسَّةِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ ۔

گئی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ جس وقت بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو شیطان اس کو چھوتا ہے تو شیطان کے چھونے کی وجہ سے وہ بچہ چلا کر روتا ہے۔

١٦٠٦...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا يُونُسَ سُلَيْمًا مَوْلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ۔

١٦٠٦...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہر بنی آدم کو اس کی پیدائش کے روز شیطان چھوتا ہے سوائے مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے عیسٰی علیہ السلام کہ (کہ انہیں شیطان نے نہیں چھوا)"۔

١٦٠٧...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ۔

١٦٠٧...... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نو مولود بچہ کا پیدائش کے وقت چیخنا چلانا شیطان کا کونچ مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے"۔

١٦٠٨...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاٰى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي ۔

١٦٠٨...... حضرت ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عیسٰی بن مریم علیہما السلام نے ایک بار ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ: تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس پر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ: میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اپنے آپ کو جھٹلایا"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... بخاری کی روایت میں "كذبت عینی" کے الفاظ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا"۔
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے مشاہدہ کو جو یقین کا سب سے اعلیٰ درجہ ہوتا ہے کیسے جھٹلادیا؟
شیخ الاسلام علامہ عثمانی مدظلہم فرماتے ہیں کہ: اس کا احتمال ہے کہ انہوں نے اسے کسی چیز کو اٹھانے کیلئے صرف ہاتھ بڑھاتے دیکھا ہو اور ہاتھ میں لئے ہوئے نہ دیکھا ہو، یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس شخص کا اس مال میں حق ہو اور حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ظاہر پر یقین کرتے ہوئے چوری سمجھا ہو، پھر اس کی قسم اور حلفیہ بیان پر فوراً اپنی سوچ کی اور مشاہدہ کی تکذیب کر دی۔ (تکملہ فتح الملہم ٦/٥) تاکہ کسی صاحب ایمان پر تہمت نہ لگ جائے اور اس کی آبروریزی نہ ہو جائے۔ واللہ اعلم

باب-۲۹۹ باب من فضائل ابراهيم الخليل عليه السلام
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فضائل

۱۶۰۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاكَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام -

۱۶۰۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (آپ ﷺ کو مخاطب کر کے) کہنے لگا: اے خیر البریہ! (اے وہ ہستی کہ مخلوق میں سب سے بہتر ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں (اس پر بظاہر یہ اشکال ہو سکتا ہے کہ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ قیامت میں اور اس پر فخر نہیں۔ تو بظاہر ان دونوں میں تعارض معلوم ہوتا ہے، علماء نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق مذکورہ الفاظ آپ کے تواضع پر مبنی تھے اور آپ ﷺ کو یہ بھاری محسوس ہوا کہ آپ ﷺ کو خیر البریہ کے لقب سے زیادہ کیا جائے۔ جب کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے آباء میں سے ہیں۔ کما قال المازری۔ واللہ اعلم

۱۶۱۰...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ بِمِثْلِهِ -

۱۶۱۰...... حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آگے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی۔

۱۶۱۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۶۱۱...... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث مبارکہ ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی ہے۔

۱۶۱۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام

۱۶۱۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ابراہیم علیہ السلام نے کلہاڑی کے پھل سے اسی (۸۰) برس کی عمر میں ختنہ فرمایا۔[1]

---

[1] فائدہ...... مؤطا امام مالک کی روایت میں ایک سو بیس برس کی عمر میں ختنہ کا ذکر ہے۔ جس سے بہ ظاہر دونوں روایتوں میں تعارض نظر آتا ہے۔ چنانچہ متعدد علماء حدیث نے اس تعارض کو دور کرنے کیلئے مختلف تاویلات فرمائی ہیں لیکن وہ دور از کار ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ صحیحین مذکورہ حدیث 'مؤطا کی روایت کے مقابلہ میں سند ازیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اتنی عمر میں ختنہ کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اس وقت وحی کے ذریعہ ختنہ کا حکم دیا گیا اس سے...... (جاری ہے)

وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ ۔

۱۶۱۳...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيىٰ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيمَ اِذْ قَالَ ﴿رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ﴾ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ ۔

۱۶۱۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ مستحق ہیں شک کرنے کے جب انہوں نے فرمایا کہ: اے میرے رب! مجھے دکھلا دیجئے کہ آپ مردوں کو زندہ کس طرح فرمائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا تمہیں اس پر ایمان و یقین نہیں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں، لیکن تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے"۔ اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ پناہ چاہتے تھے کسی مضبوط ستون کی۔ اور اگر میں اتنا عرصہ قید میں رہتا جتنا کہ یوسف علیہ السلام رہے تو میں فوراً بلانے والے کے ہمراہ چل دیتا"۔

۱۶۱٤...... و حَدَّثَنَاه اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

۱۶۱۴...... حضرت ابوہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث یونس عن الزہری ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں۔

۱۶۱۵...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلُوطٍ اِنَّه اَوٰى اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ ۔

۱۶۱۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے، وہ ایک مضبوط ستون کی پناہ چاہتے تھے"۔

۱۶۱٦...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيمُ

۱۶۱۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے تین جھوٹ کے۔ دو تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں تھے ایک بار فرمایا کہ: "میں بیمار ہوں" اور دوسری بار فرمایا۔ بلکہ یہ سب کچھ ان کے بڑے نے کیا ہے"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... قبل یہ حکم نہیں دیا گیا تھا' انہوں نے حکم ملنے کے بعد فوراً بغیر تاخیر کے اس پر عمل کیا اور کلہاڑی کے پھل سے ختنہ فرمایا' جس سے انہیں سخت تکلیف ہوئی۔

چنانچہ مسند ابویعلیٰ کے ایک روایت میں اس کا ذکر ہے کہ: "جب ابراہیم علیہ السلام کو سخت تکلیف ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ آپ نے بہت جلدی کی قبل اس کے ہم آپ کو اس آلہ سے ختنہ کا حکم دیتے (یعنی ہم نے تو یہ آلہ استعمال کا حکم نہیں دیا تھا آپ نے خود ہی فوراً اس کو استعمال کر لیا؟) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ: اے میرے رب! مجھے آپ کے حکم کو مؤخر کرنا ناگوار تھا (لہٰذا فی الفور اس پر عمل کر لیا)۔

النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام قَطُّ اِلا ثَلاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللهِ قَوْلُهُ ﴿ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ﴾ وَقَوْلُهُ ﴿ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ ﴾ هٰذَا وَوَاحِدَةً فِي شَاْنِ سَارَةَ فَاِنَّهُ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيهِ اَنَّكِ اُخْتِي فَاِنَّكِ اُخْتِي فِي الاِسْلَامِ فَاِنِّي لا اَعْلَمُ فِي الاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لا يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تَكُونَ اِلا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام اِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ اَنْ بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللهَ اَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلا اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الاُولَى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الاُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللهَ اَنْ يُطْلِقَ يَدِي فَلَكِ اللهِ اَنْ لا اَضُرَّكِ فَفَعَلَتْ وَاُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَاْتِنِي بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِي وَاَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَاَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَآهَا اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ ۔

جب کہ ایک جھوٹ سارہ کے بارے میں تھا کہ جب وہ (اپنی زوجہ) حضرت سارہ جو بہت خوبصورت تھیں کے ہمراہ ظالم بادشاہ کے ملک میں آئے تو سارہ سے کہا کہ اس ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہو جائے کہ تم میری بیوی ہو تو زبردستی تمہیں مجھ سے چھین لے گا لہٰذا اگر وہ تم سے پوچھے تو اسے یہی بتلانا کہ میں اس کی بہن ہوں کیونکہ اسلامی رشتہ کی بناء پر تم میری بہن ہو، جب کہ میں اس سرزمین پر اپنے اور تمہارے علاوہ کسی کو مسلمان نہیں جانتا۔

چنانچہ جب اس ظالم بادشاہ کے ملک میں داخل ہوئے تو اس کے کارندے اس کے پاس آئے اور کہا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے کہ وہ تیرے سوا کسی کے لائق نہیں، اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا، انہیں لایا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام تو نماز کے لئے کھڑے ہو گئے (تاکہ اللہ سے نماز کے ذریعہ مدد مانگیں) حضرت سارہ اس بادشاہ کے پاس پہنچیں تو اس ظالم نے بلا جھجک اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا (دست درازی کی) تو فوراً اس کا ہاتھ بالکل سوکھ گیا، وہ بادشاہ حضرت سارہ سے کہنے لگا کہ اللہ سے دعا کرو کہ میرا ہاتھ ٹھیک ہو جائے تو میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، حضرت سارہ نے دعا کی (جس کی برکت سے ہاتھ صحیح ہو گیا) تو اس نے دوبارہ وہی بدتمیزی کی، اب کی مرتبہ پہلے سے زیادہ سخت طریقہ سے ہاتھ سوکھ گیا، اس نے حضرت سے پھر وہی بات کی، انہوں نے دعا کر دی تو (ٹھیک ہونے کے بعد) سہ بارہ وہی دست درازی کی کوشش کی، اس بار پہلی دونوں مرتبہ سے زیادہ سخت طریقہ سے ہاتھ مفلوج ہو گیا، اب کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کر دو کہ ہاتھ ٹھیک ہو جائے تو اللہ کی قسم! اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے دعا کر دی تو ہاتھ ٹھیک ہو گیا، پھر اس نے اس آدمی کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور اس سے کہا کہ تو تو میرے پاس شیطان لے کر آیا ہے کوئی انسان لے کر نہیں آیا۔ لہٰذا اس کو میرے ملک سے نکال دو اور ہاجرہ (جو اس کی ایک باندی تھی) اس کے حوالے کر دو۔ چنانچہ حضرت سارہ ہاجرہ کے ہمراہ واپس چلیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں دیکھا تو پوچھا کہ کیا گذری؟ فرمایا کہ خیر رہی، اللہ تعالیٰ نے اس فاجر و بدکار کا ہاتھ روک دیا اور ایک

خادمہ بھی دلوادی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے آسمان کے پانی کی اولادو! یہی وہ تمہاری ماں تھیں۔ ❶

باب ــ۳۰۰

باب من فضائل موسى ﷺ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل کا بیان

۱۶۱۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَانَتْ بَنُو

۱۶۱۷...... ہمام بن منبہ کی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ وہ (کنویں یا گھاٹ پر) ننگے اور برہنہ نہاتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھا کرتے تھے، جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حیا اور

---

❶ فائدہ...... اس سے مراد حضرت ہاجرہ ہیں کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ تھیں' اور آسمان کے پانی کی اولاد سے مراد عرب ہیں۔ اور اس کی طرف نسبت کرنے کی وجہ یا تو یہ تھی کہ اہلِ عرب جانوروں کے چرانے کی وجہ سے بارش کے مواقع میں زیادہ ہوتے تھے اور ان کی زندگی کا آسمان کے پانی پر مدار ہوتا تھا' یا یہ وجہ تھی کہ آسمان کے پانی سے زمزم مراد لیا ہو کیونکہ...... زمزم کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے لئے جاری فرمایا تھا اور اہلِ عرب کا زیادہ تر گذر اسی پر تھا۔ اس نسبت سے اہلِ عرب کو آسمان کے پانی کی اولاد کہا' یا یہ کہ ان کے نسب کی صفائی اور اختلاط و آمیزش سے پاک ہونے کی وجہ سے آسمان کا پانی قرار دیا کہ آسمان کا پانی جس طرح صاف اور کسی قسم کی آمیزش و ملاوٹ سے آلودہ نہیں ہوتا اسی طرح اہلِ عرب کے نسب بھی ہر طرح کے اختلاط اور آمیزش سے پاک و صاف ہیں۔

کیا انبیاء کذب سے متصف ہو سکتے ہیں؟

نوویؒ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کذب اور جھوٹ سے متصف نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً رسالت و نبوت کے امور و معاملات میں تو کذب و جھوٹ کے احتمال سے بھی معصوم ہوتے ہیں خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ اور دنیاوی امور میں بھی کذب سے معصوم ہوتے ہیں۔

قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ رسالت اور نبوت سے متعلق امور میں تو معصوم ہوتے ہیں اور خواہ دیگر صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں کذب سے معصوم ہوتے ہیں کیونکہ کذب منصب نبوت کے خلاف ہے۔

حدیث بالا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جو تین کذبات (جھوٹ) منسوب ہیں وہ حقیقتاً جھوٹ نہیں اور یہاں کذب کا لفظ بھی ظاہر کی وجہ سے استعمال کیا گیا کیونکہ ظاہراً وہ کذب اور جھوٹ نظر آتا تھا' کیونکہ پہلی دو باتیں یعنی اپنی مشرک قوم کے جواب میں مشرکانہ اعمال سے بچنے کے لئے انی سقیم کہنا کہ میں بیمار ہوں خلافِ حقیقت نہ تھا' اور اللہ ہی کے لئے تھا' اور دوسری بات کہ اپنی مشرک قوم کے جواب میں فرمایا کہ یہ تمہارے بتوں کو توڑنے کا کام تمہارے بڑے بت نے کیا ہے' یہ بھی اللہ ہی کے لئے تھا اور ان کے غلط فکر اور خلافِ عقل حرکت پر عقلی استدلال کے ذریعہ ان کی غلط روش اور غلط سوچ کا احساس دلانا تھا۔

جب کہ تیسری بات یعنی حضرت سارہ سے کہنا کہ بادشاہ اگر تمہارے میرے متعلق دریافت کرے تو کہنا کہ میں بہن ہوں یہ بھی نفسِ واقعہ کے لحاظ سے کذب نہیں تھا کیونکہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان سے رشتۂ اخوت میں جڑا ہوا ہے۔ اسلامی رشتہ سے بہن بھائی تھے۔ اور ایسی بات کہ اس کے ایک بعید معنی جو واقعی ہوں اور اس سے مراد لئے جا سکتے ہوں کہنا صحیح ہے جب کہ سننے والا اس سے اس کے ظاہری اور قریبی معنی مراد لے جب کہ کسی نقصان یا ظلم کا اندیشہ ہو۔ اور اس کو "توریہ" کہا جاتا ہے کذب نہیں۔ جیسا کہ صدیق اکبرؓ نے سفر ہجرت کے دوران حضور علیہ السلام کے بارے میں فرمایا تھا کہ "یہ راہ دکھانے والے ہیں' مجھے راہ دکھاتے ہیں"۔

غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف ان کذبات کی نسبت ظاہری لحاظ سے ہے ورنہ فی الحقیقت یہ کذب نہ تھے۔ واللہ اعلم

اِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْاَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسٰى بِاَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ اِلٰى سَوْاَةِ مُوسٰى فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام بِالْحَجَرِ۔

حکم الٰہی کی وجہ سے) تنہائی میں غسل فرماتے تھے، لوگوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ اللہ کی قسم! موسیٰ ہمارے ساتھ صرف اس لئے غسل نہیں کرتے کیونکہ وہ فتق (خصیے پھول جانے) کی بیماری میں مبتلا ہیں (حالانکہ یہ غلط بات تھی، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ایسی تہمت یا عیب سے بھی محفوظ فرمانے کے لئے یہ سبیل کی کہ) ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں غسل فرمارہے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے۔ (نہاکر فارغ ہوئے اور کپڑے لینے کے لئے پتھر کی طرف بڑھے) تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگنے لگا، موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے کہتے ہوئے کہ او پتھر! میرے کپڑے، او پتھر میرے کپڑے! یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرمگاہ دیکھ لی اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! موسیٰ کو تو ایسی کوئی تکلیف نہیں، بس اس وقت پتھر رک گیا۔ جب بنی اسرائیل نے ان کو خوب دیکھ لیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لئے اور پتھر کو مارنا شروع کردیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے اب تک چھ یا سات نشان ہیں۔

۱۶۱۸...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرٰى مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو اِسْرَائِيلَ اِنَّهُ آدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعٰى وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾۔

۱۶۱۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت شرم وحیا والے آدمی تھے انہیں کسی نے برہنہ کبھی نہیں دیکھا تھا، بنو اسرائیل (اپنی عادت کی وجہ سے) یہ کہنے لگے کہ موسیٰ علیہ السلام تو فتق کی (یعنی خصیے پھول جانے کی) بیماری میں مبتلا ہیں۔ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی پانی کی گھاٹ پر غسل کیا اور اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیئے، پتھر ان کے کپڑوں سمیت دوڑنے لگا، موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے اپنے عصا سے اسے مارتے اور کہتے او پتھر! میرے کپڑے او پتھر! میرے کپڑے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جاکر ٹھہرا (اور لوگوں نے دیکھ لیا کہ حضرت موسیٰ اس بیماری سے محفوظ تھے) اور اس وقت (جب حضور نے یہ واقعہ بیان فرمایا) یہ آیت نازل ہوئی۔ ”اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ۔ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذاء پہنچائی،

پھر اللہ نے ان کو پاک کر دکھایا اس بات سے جو وہ لوگ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک وجاہت والے تھے"۔ (الاحزاب/۶۹) ❶

۱۶۱۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَا عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلَى رَبِّهِ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِي اِلَى عَبْدٍ لا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَاَلَ اللهَ اَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ۔

۱۶۱۹......ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ موت کا فرشتہ (حضرت عزرائیل علیہ السلام) موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے، جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے زوردار طمانچہ انہیں مارا اور آنکھ پھوڑ دی، ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹے اور فرمایا کہ: آپ نے مجھے اپنے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا کہ واپس اسی بندے کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں، جتنے بھی بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ہر بال کے عوض عمر کا ایک سال ملے گا (گویا جتنے بال ہاتھ کے نیچے ہوں گے اتنے سال عمر ہوگی) حضرت موسیٰؑ نے جب یہ پیغام سنا تو) فرمایا کہ اے میرے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے بعد بھی موت ہوگی، فرمایا کہ (جب اسکے بعد بھی مرنا ہی ہے) تو پھر ابھی ہی سہی۔ اور اللہ سے دعا فرمائی کہ انہیں ارضِ مقدسہ (بیت المقدس) کے اتنا نزدیک کردے جتنا ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھاتا، راستہ کی ایک جانب سرخ دھاری دار مٹی کے تودہ کے نیچے"۔ ❷

❶ فائدہ...... مذکورہ بالا واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا' اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کو جس طرح دینی و روحانی اعتبار سے کامل بناتے ہیں اسی طرح جسمانی اعتبار سے بھی کامل بناتے ہیں اور انہیں باطنی عیوب کی طرح ظاہری عیوب سے بھی محفوظ رکھتے تھے' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی مذکورہ بیماری سے اللہ نے محفوظ رکھا تھا لیکن ان کی قوم نے بغض و عناد سے اس بات کو پھیلایا کہ چونکہ موسیٰ ہمارے ساتھ عام لوگوں کی طرح برہنہ ہو کر غسل نہیں کرتے بلکہ تنہا غسل کرتے ہیں تو یقیناً وہ مذکورہ بیماری میں مبتلا ہیں' اللہ کو حضرت موسیٰ کے بے عیب ہونے کو قوم پر واضح کرنا تھا تو اس کا ذریعہ مذکورہ واقعہ بنادیا' جس سے قوم کو واضح ہو گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مذکورہ بیماری سے محفوظ تھے۔

❷ فائدہ...... حضرت ہمام بن منبہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ فرشتہ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ "اپنے رب کی دعوت کو قبول کیجئے"۔ بعض علماء نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو طمانچہ اس لئے مارا کہ انہوں نے اختیار دینے سے قبل ہی قبض روح کی بات کی تھی' حالانکہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ تھی کہ ہر نبی کی روح قبض کرنے سے قبل انہیں یہ اختیار دیا کرتے تھے کہ چاہیں تو دنیا کی زندگی کو مزید طویل کرلیں اور چاہیں تو موت کو قبول کرلیں۔ جب کہ موسیٰ علیہ السلام کو ملک الموت نے یہ اختیار دینے سے قبل ہی موت کی بات کی تھی جس پر انہوں نے طمانچہ مارا۔

اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ ملک الموت نے اللہ کے نبی کی روح قبض کرنے کا اقدام کیسے کرلیا بغیر اختیار دیئے ہوئے' جب کہ فرشتے تو معصوم ہوتے ہیں؟

(جاری ہے)

۱۶۲۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ مَلَكُ

۱۶۲۰...... روایتِ ہمامؒ بن منبہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "ملک الموت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اپنے رب کی دعوت کو قبول کیجئے (یعنی موت کے لئے تیار ہو جائیے) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ابنِ خزیمہؒ فرماتے ہیں کہ "اصل میں بات یہ تھی کہ اللہ نے ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ان کی روح قبض کرنے کے لئے نہیں بھیجا تھا بلکہ ایک امتحان و آزمائش کے لئے بھیجا تھا۔ جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو بیٹے کے ذبح کا حکم دیا لیکن وہ صرف ایک آزمائش تھی مقصود ذبح نہیں تھا' اگر ملک الموت کو روح قبض کرنے ہی کے لئے بھیجا ہوتا تو جب انہیں طمانچہ مارا اسی وقت روح قبض کر لیتے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ملک الموت کو تھپڑ مارنا جائز تھا اس لئے کہ ملک الموت اجنبی انسان کی صورت میں آئے تھے اور موسیٰ علیہ السلام انہیں پہچانتے نہیں تھے' جب کہ آدمی کو اپنے گھر میں بلا اجازت اجنبی کے داخل ہونے پر یا دیکھنے پر اس کی آنکھ پھوڑنے کی اجازت ہے۔ لہٰذا حضرت موسیٰؑ نے مارے غیرت و جلال کے طمانچہ مارا' اور انبیاء علیہم السلام کے پاس فرشتے جب انسانی صورت میں آتے ہیں تو وہ انہیں پہچانتے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جب فرشتے انسانی صورت میں آئے تو وہ انہیں پہچانتے نہیں تھے اور ان کے لئے فوراً بھنا ہوا بچھڑا لے آئے اگر وہ پہچان چکے ہوتے تو کیوں ان کی خاطر تواضع کا انتظام کرتے' کیونکہ فرشتے تو کھانے پینے سے محفوظ معصوم ہیں۔ اسی طرح دو فرشتے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دو آدمیوں کی صورت میں اپنا مقدمہ لے کر آئے تو داؤد علیہ السلام انہیں پہچانتے نہیں تھے۔ تو اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی ملک الموت انسانی صورت میں آئے تو وہ کیسے پہچانتے؟ حاصلِ کلام یہ کہ ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس انسانی صورت میں آئے اور بغیر اجازت کے آئے اور آکر فرمایا کہ "اپنے رب کی دعوت کو قبول کیجئے"۔ حضرت موسیٰؑ نے پہچانا نہیں اور یہ گمان کیا کہ ان کے دشمنوں میں سے کوئی ہے جو انہیں قتل کرنے آیا ہے' لہٰذا انہوں نے اپنے دفاع میں اسے طمانچہ مارا۔ جس سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی۔

یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ فرشتے تو جسم و مادہ سے محفوظ ہوتے ہیں' وہ نورانی مخلوق ہیں تو جب ان کا جسم ہی نہیں تو آنکھ کیسے پھوٹ گئی؟

حضرت حکیم الامت تھانوی قدس اللہ سرہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

"ملائکہ یا جنات کسی انسانی صورت میں مُتَشکل ہوتے ہیں یا کسی بھی جاندار مخلوق کی شکل میں متشکل ہوتے ہیں تو ان مخلوقات کے خواص بھی ان کے لئے ثابت ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی فرشتہ یا جن کسی مرد کی شکل میں آئے تو ایک مرد کے تمام خواص بھی اس کے لئے ثابت ہو جائیں گے' یا کم از کم بعض خواص ثابت ہو جائیں گے۔ لہٰذا یہ کوئی بعید بات نہیں کہ جب فرشتہ اس مخصوص حالت میں ہو تو اس کی آنکھ بھی قوت کے اعتبار سے ایک عام مرد کی آنکھ کے برابر ہو۔ جب کہ موسیٰ علیہ السلام تو ویسے ہی سخت پکڑ والے اور قوت والے تھے ان کے تھپڑ کی قوت سے ملک الموت کی آنکھ پھوٹ گئی۔ (امداد الفتاویٰ ۵/۱۲۴)

پھر حضرت تھانویؒ نے اس بات پر محققانہ گفتگو فرمائی ہے کہ ملائکہ اپنی اصلی صورت و حالت میں بھی مادہ و جسم سے بالکل مبرا نہیں ہوتے بلکہ نصوص سے ان کا ٹھہرنا' سکون اور حرکت سب ثابت ہیں جو مادّہ ہی کے خواص ہیں البتہ ان کا مادّہ بہت زیادہ لطیف ہوتا ہے۔

(ملخصاً از تکملہ فتح الملہم ۵/۱۹/۲۰)

ابنِ خزیمہؒ کی مذکورہ بالا توجیہ اختیار کرنے سے ایک دوسرا اشکال بھی رفع ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ جس وقت ملک الموت حضرت موسیٰؑ کی روح قبض کرنے آئے تھے اور انہوں نے طمانچہ مارا تھا اگر وہ وقت حضرت موسیٰؑ کی وفات کا مقررہ و مقدرہ وقت تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر اپنی موت کے مقررہ وقت اور اجل کو کیسے مؤخر کر دیا؟ اور اگر وہ وقتِ موعود اور وفات کی مقررہ وقت نہیں تھا تو ملک الموت کیسے روح قبض کرنے آ گئے دونوں ہی باتیں محال ہیں۔ (جاری ہے)

الْمَوْتِ اِلٰی مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلام فَقَالَ لَهُ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسٰی عَلَیْهِ السَّلام عَیْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَی اللهِ تَعَالٰی فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِی اِلٰی عَبْدٍ لَكَ لَا یُرِیدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَیْنِی قَالَ فَرَدَّ اللهُ اِلَیْهِ عَیْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِی فَقُلِ الْحَیَاةَ تُرِیدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِیدُ الْحَیَاةَ فَضَعْ یَدَكَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ یَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِیشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِیبٍ رَبِّ اَمِتْنِی مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ لَوْ اَنِّی عِنْدَهُ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیقِ عِنْدَ الْكَثِیبِ الْاَحْمَرِ۔

نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا اور آنکھ پھوڑ دی۔ ملک الموت، اللہ تعالیٰ کے پاس واپس پہنچے اور کہا کہ آپ نے مجھے ایک ایسے بندے کے پاس بھیج دیا جو مرنا ہی نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا کہ میرے بندے کے پاس واپس جاؤ اور کہو کہ کیا جینا چاہتے ہیں، اگر آپ جینا چاہتے ہیں تو ایک بیل کی پُشت پر اپنا ہاتھ رکھئے، آپ کا ہاتھ جتنے بالوں کو چھپالے اتنی ہی سال آپ مزید زندہ رہیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (یہ ساری بات سنی اور) فرمایا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے بعد پھر موت ہوگی۔ فرمایا کہ پھر تو ابھی مرنا بہتر ہے، اے میرے رب! مجھے ارضِ مقدسہ سے ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ کے بقدر قریب کردے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں وہاں ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کی قبر تمہیں ضرور دکھاتا کہ راستہ کی ایک جانب سرخ ریت کے پاس ہے۔

۱۶۲۱...... حدثنا اَبُو اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۶۲۱......اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث نقل کی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... لیکن ابن خزیمہؒ کی توجیہ اختیار کرنے سے یہ اشکال باقی نہیں رہتا' کیوں کہ ان کی توجیہ کے مطابق ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے امتحان و آزمائش کے لئے آئے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مذکورہ عمل سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ دنیا کی زندگی کا طویل ہو جانا کچھ زیادہ خوش قسمتی یا خوشی کی بات نہیں۔ حیاتِ فانی کے لمحات خواہ کتنے ہی طویل ہوں موت کا جام ہر ذی نفس کا مقدر ہے' دنیا کی تمام رنگینیاں و رعنائیاں' عیش و شباب' راحت و آرام سب عارضی ہیں بقائے دوام صرف اخروی زندگی میں ہوگا۔

اوّل و آخر فنا' ظاہر و باطن فنا
نقشِ کہن ہو کہ نو' منزلِ آخر فنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آخری خواہش یا دعا یہ مانگی کہ بیت المقدس سے قریب ہو جائیں۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں فرمایا کہ:

"اگر تم کہو کہ ارضِ مقدسہ سے قریب ہونے میں کیا حکمت تھی تو میں کہتا ہوں کہ: حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے داخلہ سے منع فرمادیا' میدانِ تیہ میں چالیس برس انہیں حیران و سرگرداں رکھا یہاں تک کہ موت نے ان کا خاتمہ کردیا اور بیت المقدس میں (اپنے جیتے جی) داخل نہ ہو سکے البتہ ان کی اولاد' حضرت یوشع علیہ السلام کے ہمراہ داخل ہوئی۔ پھر حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام بھی بیت المقدس کی فتح سے پہلے ہی فوت ہوگئے تو حضرت موسیٰ کے لئے غاصبین کے قبضہ کی بناء پر بیت المقدس کے اندر داخلہ ممکن نہ تھا تو انہوں نے یہی خواہش کی کہ کم از کم اگر اس میں داخل نہ ہو سکتے تو اس کے قریب ہی ہو جائیں' جب کہ ان کی تدفین کے بعد' بعد میں جب بیت المقدس فتح ہو تو لاش نکال کر بیت المقدس منتقل کرنا ممکن نہیں لہٰذا موت ہی اس کے قریب آئے۔ کیونکہ انسان جس کے قریب ہوتا ہے اسی کا حکم اس کو دیا جاتا ہے۔ (عمدۃ القاری ۴/۱۶۶)

اس سے اس کی فضیلت بھی ثابت ہوئی کہ صلحاء اور نیک لوگوں کی بستی یا ان کے قریب دفن ہونا بہتر ہے اگر بسہولت میسر ہو۔ واللہ اعلم

يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ـ

١٦٢٢...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُوْدِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهُ اُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ اَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُوْلُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللهِ فَاِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْ فِي اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِي اَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَام ـ

گئی ہے۔

١٦٢٢...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی اپنا سامان پیش کر رہا تھا (فروخت کے لئے) اس کو (بطورِ قیمت) جو کچھ دیا گیا تو اسے ناگوار گذرا یا اس پر وہ راضی نہ ہوا، اور کہنے لگا نہیں، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر منتخب فرمایا۔ یہ نہیں۔ ایک انصاری نے اس کی یہ بات سنی تو اس کے چہرے پر ایک تھپڑ مار دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں اور تو کہتا ہے کہ: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر منتخب فرمایا۔ وہ یہودی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں ذمی اور معاہد ہوں (یعنی وہ کافر جو دارالاسلام کا باشندہ ہو اور اس کے قانون کا تابع ہو) اور فلاں نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس انصاری سے دریافت فرمایا کہ تو نے اسے تھپڑ کیوں مارا ہے؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس نے قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس نے تمام مخلوق پر موسیٰ علیہ السلام کو منتخب فرمایا جب کہ آپ ہمارے درمیان موجود ہیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر غصہ کے آثار پہچانے جانے لگے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے پیغمبروں کے درمیان (بلاوجہ) ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو"۔ اس لئے کہ قیامت کی روز جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب پر غشی طاری ہو جائے گی سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور میں پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے ہوئے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ کیا یہ طور پر تجلی کے وقت کی بے ہوشی کا بدلہ ہو گا یا یہ کہ وہ مجھ سے پہلے ہی اٹھائے گئے ہوں گے۔ اور میں یوں بھی نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر یونس بن متیٰ علیہ السلام سے افضل ہے"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... حدیث میں بنیادی طور پر رسول کریم ﷺ نے "تفصیل بین الانبیاء والمرسلین" سے منع فرمایا ہے کہ غیر ضروری طور پر انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے یا اپنے پیغمبر کو دوسرے پیغمبر کے مقابلہ میں افضل ثابت کرنے...... (جاری ہے)

۱۶۲۳...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِى سَلَمَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ سَوَاءً ـ

۱۶۲۳...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت مروی ہے۔

۱٦٢٤...... حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ

۱۶۲۴...... حضرت ابو سلمہؒ اور حضرت عبدالرحمٰنؒ بن الاعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "ایک یہودی اور ایک مسلمان آدمی کے درمیان گالم گلوچ ہوا، مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے عمل سے منع فرمایا ہے۔

یہ حقیقت تو اظہر من الشمس ہے کہ آنحضرت ﷺ افضل الانبیاء ہیں، امام الانبیاء ہیں، خاتم الانبیاء ہیں، خود کئی احادیث میں اس طرح کا مضمون وارد ہوا ہے۔ لیکن حدیث مذکورہ میں یہ ممانعت اس واسطے فرمائی گئی ہے کہ امتیوں کے درمیان اس قسم کی تفصیل عموماً جذباتی انداز اختیار کر جاتی ہے اور اس جذباتیت میں کسی بھی ذی شان پیغمبر علیہ السلام کی شان میں تنقیص یا گستاخی کا کوئی جملہ زبان سے نکل سکتا ہے۔ جو انسان کے اعمال صالحہ کے لئے "مہلک" بن سکتا ہے۔ امتیوں کو ایک نبی کی دوسرے نبی پر بلاوجہ فضیلت نہیں بیان کرنی چاہیئے، ورنہ تو اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ: **تلك الرُّسل فضّلنا بعضهم علىٰ بعضٍ** (البقرہ) یہ پیغمبر ہیں ان میں سے بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت عطا کی ہے"۔

حدیث میں فرمایا گیا کہ "روزِ حشر سب سے پہلے مجھے (حضور علیہ السلام) کو اٹھایا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے کھڑے ہیں، میں نہیں جانتا کہ یہ ان کے طور والے دن کا بدلہ ہے یا وہ مجھ سے بھی پہلے اٹھائے گئے ہیں"۔

یہ آنحضرت ﷺ نے ایک طرح سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت بیان فرمائی۔

لیکن اس پر ایک اشکال ہوتا ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا تو اس کی وجہ سے دنیا میں اس وقت جتنے بھی زندہ ہوں گے ان سب پر موت کی بے ہوشی طاری ہو جائے گی اور جو اس سے قبل وفات پا چکے ہیں تو ان کو دوبارہ موت آنا محال ہے۔ جب کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے بھی صور پھونکا جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو پہلے ہی انتقال فرما چکے ہیں تو نہ تو یہ بات صحیح ہو سکتی ہے کہ ان کو دوبارہ موت آئے اور نہ ہی ان کے لئے اس بے ہوشی سے استثناء پایا گیا جس کو حدیث بالا میں ان کی خصوصیت بتلایا گیا ہے؟

علماء نے اس اشکال کے مختلف جوابات دیئے ہیں۔

علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں جو جواب نقل کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ:

"انبیاء علیہم السلام پر اگرچہ ہمارے اعتبار سے موت طاری ہو چکی ہوتی ہے لیکن وہ اپنی قبروں میں حیات (زندہ) ہوتے ہیں، زمین ان کے اجسادِ پاک کو کھا کر ختم نہیں کرتی، ان کی موت ایک عالم سے دوسرے عالم یا ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف انتقال ہوتا ہے، جب اس بات کا تعین ہو گیا کہ وہ زندہ ہیں تو وہ آسمان و زمین کے درمیان ہیں اور جب صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں جو بھی ہوگا اس پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ تو عام لوگوں کی یہ بے ہوشی تو موت ہوگی جب کہ ظاہر یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی یہ بے ہوشی صرف بے ہوشی ہوگی موت نہیں۔ پھر جب دوبارہ اٹھائے جانے کے لئے صور پھونکا جائے گا تو جس کو موت آچکی تھی وہ زندہ ہو جائے گا اور جس پر غشی طاری تھی وہ ہوش میں آجائے گا، سب سے پہلے نبی علیہ السلام ہوش میں آئیں گے تو دیکھیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے کھڑے ہیں تو متردد ہوں گے کہ کیا وہ بے ہوشی سے مستثنیٰ ہیں یا آپ ﷺ سے قبل ہی ہوش میں آگئے ہیں۔ (عمدۃ القاری ۶/۶۸)

قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًاﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِﷺ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ۔

منتخب فرمایا۔ یہودی نے کہا کہ: اس ذات کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں کے لئے چُن لیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ وہ یہودی، رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپﷺ کو بتلایا۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا: مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فوقیت مت دو، بلاشبہ لوگوں پر موت کی بے ہوشی طاری ہوگی تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کی ایک طرف کو پکڑے کھڑے ہوں گے"۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے تھے پھر مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگیا یا اُن لوگوں میں شامل تھے جنہیں اللہ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ فرمادیا۔

۱۶۲۵...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ـ

۱۶۲۵...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایک آدمی اور یہودیوں میں سے ایک آدمی کے مابین جھگڑا ہوا۔ پھر آگے سابقہ حدیث ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب ہی کی مثل حدیث بیان فرمائی۔

۱۶۲۶...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوِ اكْتَفَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ ـ

۱۶۲۶...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت مروی ہے کہ ایک یہودی آدمی نبیﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے چہرے پر تھپڑ مارا گیا تھا اور پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ وہ ان میں سے تھے کہ جن کے ہوش اڑ گئے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا طور (پہاڑ) کی بیہوشی کی وجہ سے ان پر اکتفاء کرلیا گیا۔

۱۶۲۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ لَا

۱۶۲۷...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان فضیلت نہ دو۔

تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنِي اَبِي ۔

۱۶۲۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَيْتُ وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ ۔

۱۶۲۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر آیا یا وہاں سے گذرا سرخ ریتلے ٹیلہ کے پاس تو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں“۔

۱۶۲۹...... و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ

۱۶۲۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا اس حال میں کہ حضرت موسیٰ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عیسیٰ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) کہ معراج کی رات میں گذرا۔❶

---

❶ فائدہ...... حیات انبیاء علیہم السلام کا مسئلہ...... انبیاء علیہم السلام کی حیات کا مسئلہ عقائد میں بڑی اہمیت رکھتا ہے' اس سلسلہ میں اصل دلیل اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا تقولوا لِمَن يُقتل في سبيل الله أموات' بل أحياءٌ وَّلكن لا تشعرون۔ کہ اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کو مُردہ نہ کہو' بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی حیات کا) شعور نہیں رکھتے۔ (البقرہ) جب شہداء کے لئے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے حیات ثابت ہے تو دلالۃ النص سے انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی حیات ثابت ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا مرتبہ لاریب شہداء سے بلند ہے۔

شوکانی نے نیل الاوطار میں کہا ہے کہ: کتاب اللہ میں شہداء کے حق میں نص وارد ہے کہ وہ زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے اور ان کی زندگی جسم سے متعلق ہے تو انبیاء و مرسلین کے ساتھ کیوں نہ ہوگی؟

اس معاملہ میں ایک صریح حدیث بھی وارد ہے جسے ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں تخریج کیا ہے:

”حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں“۔ (مسند ابو یعلی ۶/ ۱۴۷)

اس حدیث کو ہیثمی نے بھی مجمع الزوائد میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقیؒ نے اس مسئلہ میں ایک پورا رسالہ لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق احادیث جمع کی ہیں' اس طرح علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس کے متعلق ایک رسالہ ”انباہ الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء“ لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق احادیث جمع فرمائی ہیں۔

چنانچہ حیاۃ النبی ﷺ پر دلالت کرنے والی احادیث میں بعض مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ یوم الجمعہ کی فضیلت کے متعلق حضرت اوسؓ بن اوس کی حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

”(جمعہ کے روز) مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو' کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ تو (مٹی میں مل کر) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ (یعنی بوسیدہ ہو کر جسم مبارک تو فنا ہو چکا ہوگا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(جاری ہے)

التَّيْمِيِّ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسٰى مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي ۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... "اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے اجسام (کو کھانا) حرام کر دیا ہے"۔ یعنی زمین انبیاء کے جسموں کو کھا کر ختم نہیں کر سکتی)۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، دارمی)

چنانچہ اس حدیث میں صراحت ہے کہ اجسادِ انبیاء کو زمین ختم نہیں کر سکتی اور درود پیش کرنے کے ضمن میں جسم کے باقی رہنے کا ذکر اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ روح مبارکہ کو وفات کے بعد بھی جسمِ اطہر سے خاص تعلق ہے اور یہ کہ درود جسم و روح دونوں کے مجموعہ پر پیش کیا جاتا ہے ورنہ جواب میں جسم کے ذکر کے کوئی معنی نہیں۔

۲۔ اسی سلسلہ میں ابوالدرداءؓ کی حدیث بھی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔ ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا موت کے بعد بھی؟ فرمایا موت کے بعد بھی! اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے، اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں رزق دیئے جاتے ہیں"۔ (ابن ماجہ)

۳۔ ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں سندِ جید کے ساتھ ابوہریرہؓ کی مرفوع روایت نقل کی ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا میں اسے سنتا ہوں اور جو کوئی دور سے درود پڑھے تو مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔

(فتح الباری ر ابن حجر العسقلانی ۶/۴۸۸)

اسی حدیث کو ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہؓ سے ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

"مجھ پر درود پڑھا کرو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو"۔

اسی طرح ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے:

"کوئی شخص بھی جو مجھے سلام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ میری روح لوٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔

بہرکیف! مذکورہ احادیث سے نبی ﷺ کا حیات ہونا بعد الموت بھی ثابت ہے اور جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کا یہی عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں حیات ہیں۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

یہاں پر ایک اشکال عموماً لوگوں کو ہوتا ہے وہ یہ کہ انبیاء علیہم السلام پر زندہ ہونے کا حکم کیسے لگایا جا سکتا ہے، جب کہ نصوصِ صریحہ میں ان پر موت طاری ہونے کا ذکر ہے اور یہ کہ وہ بھی دیگر لوگوں کی طرح یومِ حشر میں اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے؟

اصل میں یہ اشکال اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیاتِ برزخی کا معنی و مفہوم واضح نہیں ہے۔

انبیاء و شہداء کے لئے ان کی وفات کے بعد جس حیات کا ذکر ہے۔ وہ دنیوی حیات سے مختلف ہوتی ہے۔ بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں وہاں بھی دنیوی زندگی کی طرح زندگی ملے گی۔ جب کہ حق یہ ہے کہ اس معنی میں انبیاء کے لئے حیات ثابت ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں، بلکہ ان کی حیات سے مراد یہ ہے کہ ان کی ارواح کو ان کے اجسامِ مطہرہ سے جو قبروں میں مدفون ہیں ایک قوی تعلق ہوتا ہے، عام لوگوں کی موت کے بعد جسم و روح کا تعلق ختم ہو جاتا ہے لیکن انبیاء و شہداء کی موت کے بعد ان کی ارواح کا ان کے اجسام سے تعلق ختم نہیں ہوتا۔ اور جسم و روح کے اس قوی تعلق کی بناء پر زندوں کی بعض خصوصیات ان میں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً سلام سننا اور اس کا جواب دینا، عبادت میں مشغول ہونا وغیرہ وغیرہ۔ (جاری ہے)

باب-۳۰۱ باب فی ذکر یونس علیه السلام وقول النبیﷺ لا ینبغی لعبدٍ ان یقول انا خیرٌ من یونس بن متی

حضرت یونس علیہ السلام کا تذکرہ

۱۶۳۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۶۳۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ: "اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرے کسی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... چنانچہ علامہ سبکیؒ شفاءالاسقام میں لکھتے ہیں کہ:

"اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حقیقتاً زندگی ان (انبیاء) کے ابدان میں پائی جائے بایں طور کہ جس طرح دنیاوی ابدان کو کھانے پینے وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے ان کو بھی ہو۔ (شفاءالاسقام/۱۹۱)

نصوص میں غور وفکر سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ موت اگرچہ روح کے جسم سے جدا ہونے کا نام ہے لیکن موت کے بعد بھی روح کا کسی درجہ میں جسم سے تعلق باقی رہتا ہے اور اسی تعلق کی وجہ سے جسم عذاب قبر کی تکلیف محسوس کرتا ہے اور برزخ کے انعامات کی فرحت محسوس کرتا ہے۔ جیسا کہ جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کا یہی عقیدہ ہے کہ عذابِ قبر جسم اور روح دونوں پر ہوتا ہے۔

علامہ ابن قیمؒ نے کتاب الروح میں اس سلسلہ میں وارد شدہ نصوصِ صریحہ کی تحقیق کے بعد یہی لکھا ہے۔ البتہ جسم وروح کے مابین یہ علاقہ کس نوعیت کا ہوتا ہے اس کی حقیقت وکنہ کی معرفت کا کوئی راستہ نہیں۔

لیکن جسم وروح کے مابین یہ تعلق تمام مُردوں کے درمیان یکساں نہیں ہوتا۔ اس تعلق کے قوی اور ضعیف ہونے کے اعتبار سے مُردوں میں تفاوت پایا جاتا ہے، عام مُردوں میں یہ تعلق بہت کمزور ہوتا ہے لہٰذا ان کے اجسام کو زمین کھالیتی ہے تو ان پر موت طاری ہونے کے بعد زندگی کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ بعض علماء نے اس پر بھی حیات کا اطلاق کیا ہے۔ (کمافی أحکام القرآن للجصاصؒ ۱/۱۵۸)

شہداء کے لئے جسم وروح کا یہ تعلق خاصا قوی ہوتا ہے دیگر مُردوں کی بہ نسبت اور زمین ان کے اجسام وابدان کو کھاتی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ان کے لئے "احیاء" (زندہ ہیں) کہا۔ اس معنی میں ان کی حیات جسمانی حیات ہے۔

جہاں تک انبیاء علیہم السلام کا تعلق ہے تو ان کی ارواح کا ان کے اجسام شریفہ سے جو تعلق ہوتا ہے وہ موت کے بعد جسم وروح کے مابین قائم ہونے والے تمام تعلقات سے زیادہ قوی ہوتا ہے حتیٰ کہ یہ تعلق بعض دنیوی احکام پر بھی اثرانداز ہوتا ہے، چنانچہ انبیاء علیہم السلام کے اموال کی میراث جاری نہیں ہوتی، ان کی ازواج سے ان کی وفات کے بعد کسی کا نکاح جائز نہیں۔

چنانچہ سیّدنا صدیق اکبرؓ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر اسی طرح خرچ کیا کرتے تھے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے۔

اسی بناء پر انبیاء علیہم السلام کے لئے دنیوی حیات کے بعض خصائص ثابت ہوتے ہیں جو دوسرے اموات کے لئے ثابت نہیں ہوتے۔

خلاصہ یہ کہ جسمانی حیات، حقیقی وکلی طور پر روح وجسم کے مابین تعلق کے بعض مدارج کی نسبت سے ثابت ہوتی ہے۔ انبیاء وشہداء کی وفات کے بعد جو حیات ان کے لئے ثابت ہے وہ حقیقی جسمانی حیات ہے، کیونکہ حیات کے کئی خصائص ان کے واسطے ثابت ہیں۔

البتہ ان کے اس قوی تعلق اور حیاتِ جسمانی بعد الموت کی کنہ اور حقیقت تک کسی انسان کی رسائی ممکن نہیں، کیونکہ احوالِ برزخ و آخرت کو ان عقول کے ذریعہ نہیں سمجھا جاسکتا، لہٰذا اس کی کنہ اور حقیقت کو اللہ کے سپرد کردینا چاہیئے۔ ان شاء اللہ اسی صورت میں عقیدہ کی سلامتی کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔

احوالِ برزخ کی کنہ کی دریافت، روح وجسد کے مابین تعلق کے ادراک واس کی حقیقت کی فکر میں پڑنا اور اس تعلق کے لئے حیاتِ جسمانی اور حیاتِ برزخی کی اصطلاحیں استعمال کرنے میں جدال کرنا اہل حق کا طریقہ نہیں نہ ہی اہلِ علم کی شان ہے، مجادلہ و جھگڑا، نزاع و تباغض ان نظری ولفظی مباحث میں جیسا کہ ہمارے اس دور میں رائج ہوچکا ہے اہلِ علم کے طریقہ سے بہت بعید ہے۔...... (جاری ہے)

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ يَعْنِى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَنْبَغِى لِعَبْدٍ لِی وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى لِعَبْدِىْ اَنْ يَقُوْلَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ -

قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ -

بندے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ یوں کہے کہ میں (محمد ﷺ) بہتر ہوں یونس بن متی علیہ السلام سے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی بندہ کے لئے مناسب نہیں کہ یوں کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں اور یونسؑ کو ان کے والد متیؒ کی طرف منسوب فرمایا"۔ ❶

١٦٣١...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

١٦٣١...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)......اسی طرح جسم وروح کے مابین اس تعلق کا صریح انکار کرنا زیغ و کجی ہے جیسا کہ ایک طبقہ کی رائے ہے کیونکہ اس بارے میں نصوصِ صریحہ وکثیرہ واضح ہیں۔ کسی صاحبِ علم وانصاف کے لئے ان سے اعراض کرنا اور اس کا انکار کرنا جائز نہیں ہے۔

حافظ ابن قیمؒ نے کتاب الروح میں فرمایا کہ: "نبی ﷺ سے صحیح طور پر یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا' اور چھٹے یا ساتویں آسمان پر بھی دیکھا' تو روح تو وہاں (آسمان) پر تھی لیکن قبر میں موجود بدن کے ساتھ بھی اس کا اتّصال تھا اور تعلق تھا' جبھی وہ نماز پڑھ رہے تھے' اور جو ان کو سلام کرتے اس کو سلام کا جواب دیتے اور وہ رفیقِ اعلیٰ میں تھے"۔

(کتاب الروح لابن القیم الحافظؒ ر٨٦)

لہٰذا نصوصِ صریحہ کی بناء پر اس مسئلہ میں جن حقائق کا اعتراف ضروری ہے اور نصوص کا تقاضا ہے وہ یہ ہیں۔

١۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواحِ شریفہ کو اجسامِ مطہرہ کے ساتھ ایک قوی تعلق ہوتا ہے۔

٢۔ یہ تعلق دوسرے مردوں کی ارواح کے ان کے اجسام کے ساتھ تعلق کے مقابلہ میں بہت زیادہ قوی ہوتا ہے۔

٣۔ اسی خصوصی اور زائد تعلق کی وجہ سے انبیاءؑ کے لئے سابقہ دنیوی زندگی کے بعض وہ خصائص ثابت ہوتے ہیں جو نصوص کے ذریعہ معلوم ہوئے ہیں' مثلاً: استماعِ سلام اور اس کا جواب' درود پیش کیا جانا' نماز وغیرہ عبادات میں مشغول ہونا وغیرہ۔

٤۔ اس تعلق قوی کو حیات سے اور ان حضرات انبیاء کو احیاء (زندوں) سے تعبیر کرنا صحیح ہے۔

٥۔ موت کے بعد حاصل شدہ اس حیات کو بعینہٖ حیاتِ دنیا سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا نہ اس کے جمیع خصائل اس میں ثابت ہوتے ہیں۔

جب تک انسان ان حقائق کا معترف و قائل رہے گا وہ انشاء اللہ اہل السنّۃ والجماعۃ کے عقیدہ پر قائم رہے گا۔ واللہ سبحانہ' اعلم

(فائدہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... مقصد اس ممانعت کا وہی ہے جو پیچھے تفصیل بین الانبیاء کے مسئلہ کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ اگرچہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء کے امام اور سردار ہیں لیکن بلاوجہ انبیاء کے درمیان بیانِ فضیلت باہمی تفاخر کے لئے دوسرے نبی مکرم کی شان میں تنقیص کا باعث بن سکتا ہے' کیونکہ جب ایک کی تفضیل ہوگی تو لامحالہ دوسرے کی تنقیص یا ان کی شان میں گستاخی یا سوءِ ادب کا پہلو نکل آئے گا جو انسان کے ایمان کے لئے مضر اور مہلک ثابت ہوسکتا ہے' لہٰذا امتیوں کو یہی تعلیم دی سرورِ عالم ﷺ نے کہ اس معاملہ میں پڑو ہی نہیں کہ کون کس سے افضل ہے۔

اس حدیث کا مقصد العیاذ باللہ یہ نہیں ہے کہ اس سے حضرت یونس بن متی علیہ السلام کی شانِ بلند میں کوئی تنقیص بیان کرنا مقصود ہو بلکہ تعلیم مقصود ہے۔ واللہ اعلم

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ اِلَى اَبِيهِ -

کسی بندے کیلئے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں اور آپ ﷺ نے ان کو ان کے والد کی طرف منسوب فرمایا۔

باب-۳۰۲ باب من فضائل یوسف علیہ السلام

سیّدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے فضائل

۱۶۳۲ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا -

۱۶۳۲ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اس کے بارے میں سوال نہیں کر رہے (بلکہ بزرگی و شرافت کے اعتبار سے پوچھ رہے ہیں) فرمایا تو پھر اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام ہیں کہ اللہ کے نبی (یعقوب علیہ السلام) کے بیٹے جو اللہ کے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) کے پوتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم عرب کے قبائل کے متعلق پوچھ رہے ہو (تو ان میں معزز وہ ہیں جو جاہلیت میں بھی بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں"۔ ❶

---

❶ فائدہ ...... رسول اللہ ﷺ سے جو سوال کیا گیا آپ ﷺ نے اس کا حقیقی جواب پہلی ہی بار عطا فرمایا تھا کہ معزز وہ ہے جو متقی ہو، اور یہ جواب قرآن کریم کی آیتِ مبارکہ إنّ أكرمكم عند الله أتقاكم کے مطابق تھا۔
سائلین نے اپنے سوال کو دوبارہ دہرایا تو آپ ﷺ نے انسانوں میں بزرگی و شرف کے اعتبار سے جو معزز ہیں ان کا ذکر کیا یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا۔ کیونکہ اللہ نے ان کو ہر طرح سے انعامات سے نوازا تھا، وہ واحد نبی ہیں جن کی چار پشت مسلسل نبی ہیں۔ یوسف علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے اور وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے تھے اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ گویا الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم۔ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔
اس کے علاوہ انسانی کمالات کے اعتبار سے بھی اللہ نے انہیں نوازا تھا، حُسنِ صورت، حُسنِ سیرت، سلطنتِ مصر وغیرہ ساری نعمتیں اللہ نے مقدر فرمائی تھیں۔ اس بناء پر آنحضرت ﷺ نے جواب میں اس کا نام لیا۔ لیکن چونکہ پوچھنے والوں کا مقصد کچھ اور تھا تو انہوں نے سوال دوبارہ دہرایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم عرب کے اصل قبائل کے متعلق دریافت کر رہے ہو تو ان میں جو جاہلیت میں اعلیٰ مکارم اخلاق کے مالک، برائیوں اور بشری کمزوریوں سے دور رہنے والے تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہوں گے بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ و فہم حاصل کریں۔

باب-۳۰۳ باب فی فضائل زکریا علیه السلام

حضرت زکریا علیہ السلام کے فضائل

۱۶۳۳...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا ۔

۱۶۳۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''حضرت زکریا علیہ السلام نجار (بڑھئی) تھے''۔[1]

باب-۳۰۴ باب من فضائل الخضر علیه السلام

حضرت خضر علیہ السلام کے فضائل کا بیان

۱۶۳۴...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَكِّيُّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ

۱۶۳۴...... حضرت سعید بن جبیرؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ نوف البکالی کا دعویٰ ہے کہ بنو اسرائیل والے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ موسیٰ نہیں ہیں جو حضرت خضر علیہ السلام والے تھے (یعنی دو الگ الگ موسیٰ تھے)۔
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے۔ میں نے اُبَیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے

---

[1] حدیث میں مذکورہ زکریا علیہ السلام وہ زکریا نہیں ہیں جن کا تذکرہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر ہے اور جن کے بیٹے یحیٰی علیہ السلام تھے' اور جن کی زوجہ ''یشع'' تھیں جو حنۃ' (عمران کی بیوی اور مریم علیہا السلام کی والدہ) کی بہن تھیں' یعنی حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ تھیں' اور وہ حضرت مسیح ابن مریم علیہا السلام سے کچھ ہی قبل تھے' جب کہ مذکورہ حدیث میں جن زکریا علیہ السلام کا تذکرہ ہے' ان کا تذکرہ لوقا کی انجیل۔ ۱/۵ میں موجود ہے اور اس میں ذکر ہے کہ یہ ''کاھن'' تھے جو بنی اسرائیل میں ایک مذہبی عہدہ و منصب تھا جو عبادات کی ادائیگی کرواتا تھا۔ انجیل برناباس میں اس کی تصریح ہے کہ یہ زکریا علیہ السلام بھی نبی تھے۔
جب کہ ایک تیسرے زکریا علیہ السلام بھی تھے' جو مستقل صاحب صحیفہ تھے' اہل کتاب کے عہد قدیم کے اسفار کے مطابق وہ حضرت مسیح ابن مریم علیہا السلام سے پانچ صدیاں قبل گذرے تھے۔
حدیث میں فرمایا گیا کہ یہ حضرت زکریا نجار یعنی بڑھئی تھے' اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ کی کمائی' محنت و مزدوری یہ شرف و فضیلت کے منافی نہیں بلکہ اس سے تو اپنی کمائی اور محنت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔
انبیاء علیہم السلام کی اکثریت اپنے ہاتھوں کی محنت سے کمائی کرتی تھی۔
علامہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ: حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت یحیٰی علیہ السلام وہ آخری نبی تھے جو عیسیٰ علیہ السلام سے قبل بنو اسرائیل میں مبعوث کیے گئے۔
بنو اسرائیل نے دیگر انبیاء کی طرح انہیں بھی قتل کرنا چاہا تو یہ بھاگ کھڑے ہوئے' ایک درخت کے پاس سے گزرے تو وہ درمیان میں سے پھٹ گیا' حضرت زکریا علیہ السلام اس درخت کے اندر داخل ہوگئے اور وہ درخت مل گیا اور آپ کو چھپالیا' شیطان نے ان کے کپڑے کا کونہ پکڑ لیا' لوگوں نے کپڑے کا کونہ دیکھا تو آرا درخت پر چلادیا اور اسے کاٹا تو حضرت زکریا علیہ السلام بھی کٹ گئے جو درخت کی اندرونی خلا میں تھے۔ (کذا فی فتح الباری)

مُوسى عَلَيْهِ السَّلام صَاحِبَ بَنِي اِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسى صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلام فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَامَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلام خَطِيبًا فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسى اَيْ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلام حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَاَمْسَكَ اللهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسى اَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلام قَالَ لِفَتَاهُ ﴿آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي اُمِرَ بِهِ ﴿قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا﴾ قَالَ مُوسى ﴿ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ قَالَ يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتَّى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاَى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسى

رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: "موسیٰ علیہ السلام ایک بار بنی اسرائیل سے کھڑے خطاب کر رہے تھے ان سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: میں ہی سب سے بڑا عالم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عتاب ہوا کہ انہوں نے علم کو اس کی طرف منسوب کیوں نہ کیا (اس کے علم کے آگے تو انبیاءؑ کا علم بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا) چنانچہ اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین کے پاس ہے (یعنی جس مقام پر سمندر ملتے ہیں) وہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ ان سے کہا گیا کہ ایک مچھلی زنبیل میں اٹھائیے، جہاں وہ مچھلی تم سے گم ہو جائے وہی تمہارا مقام ہے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے، ان کے ہمراہ ایک نوجوان یوشع بن نون بھی ساتھ چلے۔ موسیٰ علیہ السلام نے زنبیل میں ایک مچھلی اٹھائی اور وہ اور وہ جوان دونوں چلنے لگے یہاں تک کہ صخرہ کے مقام پر پہنچ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام اور نوجوان (تھکن کی وجہ سے) سو گئے، مچھلی تھیلے میں تڑپنے لگی یہاں تک کہ تھیلے سے نکل گئی اور سمندر میں جاگری۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کی روانی روک دی یہاں تک کہ پانی جامد ہو گیا اور مچھلی کے لئے راستہ سا بن گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نوجوان کے لئے یہ بہت تعجب والی بات تھی۔ بہر کیف! دونوں بقیہ دن اور رات بھر چلتے رہے اور موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بھول گیا کہ مچھلی کے مواقعہ سے انہیں باخبر کر دے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ہمارا ناشتہ لاؤ ہمیں اس سفر میں بہت زیادہ تعب و تھکاوٹ ہو گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کو جس مقام کا حکم ہوا تھا اس کو پار کرنے سے قبل انہیں تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں جب ہم نے چٹان کے کنارے آرام کیا تھا تو میں مچھلی کے بارے میں بتانا بھول گیا تھا، اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا تھا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ اور مچھلی نے بڑے عجیب انداز میں سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہی تو مقام ہے جو ہم چاہتے تھے۔ چنانچہ الٹے قدموں واپس ہوئے اپنے قدموں کے

فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ -

﴿هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰٓى أَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ أَعْصِيْ لَكَ أَمْرًا﴾ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ ﴿فَإِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا ﴿لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا﴾ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسٰى ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ قَالَ وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولٰى ﴿قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا

نشان پہچانتے۔ جب صخرہ پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا جو کپڑا اپنے اوپر ڈھانکے ہوئے ہے، موسیٰ نے انہیں سلام کیا تو خضرؑ نے فرمایا کہ: تمہاری زمین میں سلام کہاں ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ کہاہاں! خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم وہ علم رکھتے ہو اللہ کی طرف سے جو تمہیں اللہ نے سکھایا ہے میں اسے نہیں جانتا (یعنی تشریعی علم) اور جس علم کو میں جانتا ہوں وہ اللہ نے مجھے سکھایا ہے تمہیں اس کے بارے میں معلوم نہیں، (یعنی تکوینی علم)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ: کیا میں آپ کی صحبت اختیار کر سکتا ہوں تا کہ آپ وہ علم مجھے سکھائیں جو آپ کو ہدایت کا علم سکھایا ہے۔ حضرت خضر نے فرمایا کہ: آپ میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیں گے اور آپ کیونکر ٹھہر سکیں گے ایسی چیز کو دیکھ کر جس کے متعلق آپ باخبر نہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ مجھے ان شاء اللہ صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپکی کسی معاملہ میں نافرمانی نہیں کروں گا۔ تو حضرت خضرؑ نے ان سے فرمایا: اچھا اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو کسی چیز کے متعلق خود سے کوئی سوال مجھ سے نہ کرنا یہاں تک کہ میں خود ہی اس کا تذکرہ آپ سے کروں۔ موسیٰؑ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

چنانچہ (اس گفتگو کے بعد) خضر اور موسیٰ علیہما السلام ساحلِ سمندر پر چلنے لگے، وہاں سے ایک بڑی کشتی گذری، ان دونوں نے ان کشتی والوں سے بات کی کہ انہیں بھی اس میں سوار کرلیں، وہ کشتی والے خضرؑ کو پہچان گئے اور دونوں کو بغیر معاوضہ کے سوار کرلیا، (سوار ہونے کے بعد) خضر علیہ السلام کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے اکھاڑ دیا، موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں بغیر معاوضہ کے سوار کیا اور آپ نے اس کی کشتی کو چیر ڈالا تاکہ سب کشتی والے غرق ہو جائیں، آپ نے تو بہت بھاری کام کر دیا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ: میں نے پہلے ہی تم سے نہ کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے؟ موسیٰؑ نے فرمایا: میں بھول گیا تھا اس پر مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے۔ پھر دونوں کشتی سے

فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ﴾ يَقُولُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ قَالَ لَهٗ مُوسٰى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوَدِدْتُ اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ ۔ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَاُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَاُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا ۔

نکلے، ساحل پر چلے جارہے تھے کہ دیکھا ایک لڑکا دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے، خضرؑ نے اس کا سر پکڑا اور ہاتھ سے اس کا سر تن سے جدا کردیا اور اسے قتل کردیا۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ: آپ نے ایک پاکیزہ بے گناہ جان کو ناحق قتل کرڈالا؟ بلاشبہ آپ نے بہت بڑا گناہ کیا۔ خضرؑ نے فرمایا کہ: میں نے پہلے ہی نہ کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر تم صبر نہ کرسکو گے؟ موسیٰؑ نے فرمایا کہ یہ معاملہ تو پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ (اس پر خاموش کیسے رہ سکتا تھا) موسیٰؑ نے فرمایا کہ: اب اس کے بعد اگر آپ سے میں کوئی بات پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے۔ بلاشبہ آپ کا عذر بالکل بجا ہے۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے اور ان سے کھانا مانگا، مگر انہوں نے ان کی میزبانی سے انکار کردیا، وہاں پر دونوں کو ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی جھک گئی تھی، خضرؑ نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کردیا۔ حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے نہ ہماری میزبانی کی، نہ ہمیں کھانا کھلایا آپ چاہتے تو اس کام پر ان سے معاوضہ لے سکتے تھے، خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، میں تمہیں بتلاتا ہوں ان باتوں کی حقیقت جن پر تم صبر نہیں کرسکتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے مجھے تو یہی آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے تاکہ ان دونوں کی زیادہ خبریں بیان کرتے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلی بار تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے اعتراض کیا۔ فرمایا کہ اس وقت ایک چڑیا آکر کشتی کے کنارے بیٹھ گئی اور اپنی چونچ سمندر میں ڈالی۔ حضرت خضرؑ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے اور تمہارے علم نے مل کر اللہ تعالیٰ کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں کی جتنی اس چڑیا نے سمندر کے پانی میں کی۔

حضرت سعید بن جبیرؒ یہ آیت پڑھتے تھے، "ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اس کشتی کو جو ٹھیک حالت میں ہوتی تھی غصب کرلیا کرتا تھا" (کہف) اور وہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے: اور وہ لڑکا جو تھا کافر تھا"۔ ❶

❶ فائدہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۱۶۳۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُبْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍقَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوسَى الَّذِى

۱۶۳۵...... حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ نوف کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ موسیٰ جو طلبِ علم کے لئے نکلے تھے، بنی اسرائیل والے موسیٰ نہیں تھے۔ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے مجھ سے کہا کہ اے سعید! کیا تم نے خود اس سے یہ بات سنی

(فائدہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ......

خضر و موسیٰ علیہما السلام کا واقعہ

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان پیش آنے والے اس واقعہ کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ کہف میں بیان فرمایا ہے۔ اس حدیث میں بہت سے مسائل غور طلب ہیں۔

نوف البکالی

حدیث کی ابتدا میں ہے کہ حضرت سعیدؒ بن جبیر نے ابنِ عباسؓ سے فرمایا کہ نوف البکالی نے دعویٰ کیا ہے کہ بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ موسیٰ علیہ السلام نہیں تھے جو خضر علیہ السلام کے ساتھ تھے بلکہ حضرت خضر علیہ السلام سے علم حاصل کرنے والے موسیٰ بن میشا بن افرائیم بن یوسف علیہ السلام تھے۔

نوف البکالی بنو بکّال کے قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ: میں نے (سعیدؒ بن جبیر نے) ابنِ عباسؓ سے کہا کہ کوفہ میں ایک قصہ گو آدمی ہے جسے نوف کہا جاتا ہے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ نوف البُکالی کوفہ کے وعظ کہنے والوں میں سے ایک وعظ گو تھے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوف البکالی کی اس بات کو جھوٹ قرار دیا کہ حضرت خضرؑ والے موسیٰ الگ تھے اور بنو اسرائیل والے موسیٰ الگ تھے اور تائید میں آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کر دی جس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل والے موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ والے موسیٰ دونوں ایک ہی تھے۔

حضرت خضر علیہ السلام کون تھے اور ان کے نام کی وجہ تسمیہ

حضرت خضر علیہ السلام کے نسب اور نام کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

دار قطنی نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت آدمؑ کے صلبی بیٹے تھے' ابو حاتم نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ وہ قابیل بن آدمؑ کے بیٹے یعنی حضرت آدمؑ کے پوتے تھے۔ وہبؒ بن منبہ نے کہا کہ ان کا نام بلیا بن ملکان تھا اور حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔

علامہ ابنِ قتیبہؒ نے کہا کہ وہ عمائیل بن النون کے بیٹے تھے۔ ابن لہیعہ نے کہا کہ وہ فرعون کے نواسے تھے جب کہ مقاتلؒ سے یہ بھی منقول ہے کہ وہ یسع علیہ السلام تھے۔ یہ سب اقوال حضرت خضرؑ کے متعلق منقول ہیں لیکن ان میں سے کوئی قول بھی مستند اور معتمد علیہ نہیں ہے۔

ان کے خضر نام ہونے کی وجہ نبی ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے کتاب الانبیاء میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"خضر کو خضر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ سفید گھاس پر بیٹھ گئے تھے یا سفید چٹیل زمین پر بیٹھ گئے تھے تو ان کے پیچھے کی ساری زمین سبزہ سے لہلہانے لگی"۔ عربی میں سبزہ کو خضر کہا جاتا ہے لہٰذا انہیں خضر کہا جانے لگا۔

کیا حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے؟

اس معاملہ میں بھی علماء کی مختلف آراء ہیں' جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ وہ نبی تھے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت خضرؑ کا یہ جملہ بیان فرمایا کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے کہا: **وما فعلتہ' عن أمری**...... (جاری ہے)

ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ اَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ۔

ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ نوف نے جھوٹ بولا۔ (حضرت موسیٰ ایک ہی تھے)۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... "میں نے جو کچھ کیا اپنی مرضی سے نہیں کیا"۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اللہ کا حکم تھا اور وہ بذریعہ وحی انہیں ملا تھا کیونکہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہیں الہام ہوا تھا کیونکہ الہام کوئی حجتِ شرعیہ نہیں ہے کہ اس کی بنیاد پر کسی کو جان لینے کا عظیم کام کرلیا جائے۔ علاوہ ازیں اگر حضرت خضر کو نبی تسلیم نہ کیا جائے جیسا کہ بعض حضرات کی رائے ہے تو اس میں ایک قباحت یہ ہے کہ غیر نبی کا نبی سے افضل ہونا لازم آئے گا۔ اور غیر نبی، نبی سے زیادہ عالم کیسے ہوسکتا ہے؟ اور نبی کے لئے غیر نبی کی اتباع کرنا صحیح نہیں ہے۔

اسی لئے بعض اکابر علماء نے فرمایا کہ: حضرت خضرؑ کی نبوت کا انکار زندقہ کا سب سے پہلا درجہ ہے کیونکہ زندیق لوگ اس سے یہ دلیل پکڑیں گے کہ ولی، نبی سے افضل ہوسکتا ہے۔

پھر اس بات میں بھی اختلاف واقع ہوا ہے کہ وہ نبی مُرسَل تھے یا غیر مُرسَل؟ یعنی انہیں باقاعدہ نبوت دے کر کسی قوم کی طرف بھیجا گیا یا نہیں؟ جیسا کہ دیگر انبیاء کو بھیجا گیا۔ جمہور علماء متفق ہیں اس بات پر کہ وہ غیر مُرسَل نبی تھے انہیں باقاعدہ کسی قوم کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا۔

ابو حیانؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ: "جمہور اس کے قائل ہیں کہ وہ نبی تھے اور ان کا علم ان باطنی امور کے متعلق تھا جو ان کو وحی کے ذریعہ بتلائے جاتے، جب کہ موسیٰ علیہ السلام کا علم ظاہر شریعت کے متعلق تھا"۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ خضر علیہ السلام کی نبوت تشریعی نہیں بلکہ تکوینی ہے۔

کیا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں؟

اس کے متعلق بھی دونوں ہی رائے ہیں۔ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو عمر طویل عطا فرمائی گئی ہے اور وہ آج بھی زندہ ہیں البتہ انسانی نگاہوں سے محجوب ہیں، نظر نہیں آتے، خروجِ دجال تک وہ زندہ رہیں گے۔

چنانچہ علامہ نوویؒ شارحِ مسلم فرماتے ہیں"۔ جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں کہ وہ ہمارے درمیان موجود ہیں، جب کہ صوفیاء واہلِ معرفت کے یہاں یہ بات متفق علیہ ہے چنانچہ حضرت خضرؑ کے دیکھے جانے انکے کسی اجتماع میں پائے جانے، ان سے علم حاصل ہونے اور سوالات وجوابات کرنے، مقدس مقامات اور مجالسِ خیر میں انکے حاضر رہنے وغیرہ امور سے متعلق صوفیاء کے یہاں اتنے واقعات معروف ہیں کہ ان کا شمار محال ہے"۔ جب کہ علماء کی دوسری جماعت نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ ان کا استدلال قرآن کریم کی آیت "وما جعلنا لبشرٍ مّن قبلك الخلد" (کہ ہم نے آپ سے قبل کسی بشر کیلئے ہمیشہ کیلئے رہنا نہیں رکھا"۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خضر بھی زندہ نہیں ہیں۔ اسکے جواب میں پہلے فریق نے کہا کہ طویل عمر ہونا "خلد" (ہمیشہ رہنے) کے خلاف نہیں۔

مروی ہے کہ امام بخاریؒ سے حیاتِ خضرؑ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کا انکار فرمایا اور دلیل یہ دی کہ حدیث میں ہے کہ: "ہر سو سال کے بعد روئے زمین پر کوئی شخص موجود نہیں رہے گا جو اس وقت میں تھا"۔

یعنی روئے زمین پر آج جتنے بھی اشخاص افراد موجود ہیں سو سال بعد ان میں سے کوئی روئے زمین پر نہیں رہے گا"۔

حیاتِ خضر کے قائلین نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس سے مراد عام نظر آنے والے لوگوں کا فنا ہونا ہے جب کہ حضرت خضرؑ عام نظر آنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ بھی متعدد دلائل ان کے زندہ نہ ہونے اور زندہ ہونے پر دونوں جانب سے دیئے گئے ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے "الإصابة في تميز الصحابة" میں بڑی تفصیلی گفتگو فرمائی ہے اور تمام ایسی روایات جن سے حیاتِ خضرؑ پر استدلال کیا جاسکتا ہے جمع کردی ہیں۔

چنانچہ ان میں سے ایک روایت جو سب سے بہتر اور سند جید کے ساتھ مروی ہے یہ ہے کہ: رباح ابنِ عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور ان کے ہاتھوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہے، جب وہ چلا...... (جاری ہے)

۱۶۳۶ ــــ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللهِ وَاَيَّامُ اللهِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ اِذْ قَالَ مَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَاَعْلَمَ

۱۶۳۶...... حضرت اُبیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بار اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلاؤں کا بیان کر کے، یکایک انہوں نے کہہ دیا کہ روئے زمین پر میں اپنے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... گیا تو میں نے عمر بن عبدالعزیزؒ سے کہا کہ یہ کون آدمی تھا؟ انہوں نے کہا کہ تم نے انہیں دیکھا؟ میں نے کہا ہاں! فرمایا کہ میں تمہیں ایک نیک آدمی خیال کرتا ہوں، وہ میرے بھائی خضر علیہ السلام تھے، انہوں نے مجھے بشارت دی کہ مجھے حاکم بنایا جائے گا اور میں انصاف قائم کروں گا"۔ (الاصابہ ۱/۴۲۸ تا ۴۴۴۔ ترجمہ الخضرؑ)

بہر کیف! قرآن و حدیث سے کوئی ایسی واضح دلیل نہیں ملتی جس سے خضرؑ کی حیات یا موت کی بارے میں جزماً و حتماً کچھ کہا جا سکے۔ علاوہ ازیں یہ کوئی عقیدہ کا مسئلہ نہیں ہے کہ جس کی فکر ہو۔ یہ تو ایک ثبوتِ واقعہ یا عدمِ ثبوتِ واقعہ کا مسئلہ ہے اور بس۔

لہٰذا اس میں بہترین راستہ یہی ہے کہ توقف اور سکوت کیا جائے اور جب تک کوئی واضح دلیل کسی ایک جانب کے متعلق ثابت نہ ہو جائے کوئی حتمی بات نہ کی جائے۔ واللہ، سبحانہ اعلم۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۴۰)

حضرت خضر علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی تفصیلات

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت اُبیؓ بن کعب کے حوالہ سے یہ حدیث نقل فرمائی ہے، اور حضرت ابی نے رسول اللہ ﷺ سے، بخاری اور دیگر کتب کی روایات کو سامنے رکھا جائے تو اس واقعہ کی تفصیل یوں سامنے آتی ہے کہ: ایک مرتبہ حضرت ابنِ عباسؓ اور حرؓ بن قیس الفزاری کے درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے متعلق بحث و مباحثہ چل رہا تھا، ابنِ عباسؓ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ حضرت خضرؑ تھے، اس اثناء میں حضرت ابیؓ بن کعب وہاں سے گزرے تو ابنِ عباسؓ نے انہیں بلایا اور ان سے کہا کہ میں اور میرا یہ ساتھی بحث کر رہے تھے حضرت موسیٰؑ کے ساتھی کے متعلق جن سے ملاقات کے لئے موسیٰؑ نے راستہ پوچھا تھا، کیا آپ نے نبی ﷺ سے اس ضمن میں کوئی بات سنی ہے؟ اس پر حضرت ابیؓ بن کعب نے سارا واقعہ بیان کیا کہ:

"ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے ایام اور اس کی نعمتوں و مصیبتوں کے ذریعہ اس کی یاد دلا رہے تھے، جب لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور دل نرم ہو گئے تو موسیٰؑ واپس ہوئے، ایک آدمی آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا زمین پر آپ سے بڑا بھی کوئی عالم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، روئے زمین پر اپنے سے بڑے کسی کو نہیں جانتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا، کیونکہ نبی کی شان کے مناسب یہ تھا کہ اپنی ذات کی طرف علم کی نسبت کرنے کے بجائے حق تعالیٰ شانہ، کی طرف منسوب کر دیتے کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ روئے زمین کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟

چنانچہ وحی کی گئی کہ ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین کے پاس ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حافظ ابنِ حجرؒ نے فتح الباری میں مجمع البحرین کی تحقیق کرتے ہوئے فرمایا کہ: مجمع البحرین کے متعلق اختلاف ہے۔ عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں معمر عن قتادہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد بحر فارس و بحر روم کا سنگم ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ بحر اردن و بحر قلزم کا سنگم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا کہ ایک تھیلے میں مچھلی لو، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہی تمہارا مقام ہے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہ ایک نوجوان جو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل نے انہی کی قیادت میں جہاد کیا تھا، دونوں چلے، جب دونوں ایک چٹان کے مقام پر پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام سو گئے، مچھلی وہاں پھڑ پھڑائی اور تھیلے سے نکل کر دریا میں راستہ بناتی ہوئی چلی گئی، سمندر میں جس مقام پر مچھلی داخل ہوئی تھی وہاں کا پانی اللہ کی قدرت سے منجمد ہو گیا اور پانی کے نیچے ایک راستہ سا سرنگ جیسا بن گیا تا کہ موسیٰ علیہ السلام کیلئے نشانی رہے۔ یوشع بن نون علیہ السلام...... (جاری ہے)

مِنِّي قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّي اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَاِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ

سے زیادہ بہتر اور بڑا عالم کسی کو نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی بھیجی کہ میں جانتا ہوں کہ ان سے (موسیٰ علیہ السلام سے) زیادہ بہتر کون ہے یا موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ علم والا کون ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے رب! مجھے اس تک رہنمائی فرمائیے، ان سے کہا گیا کہ ایک مچھلی کو نمک لگا کر (تاکہ خراب نہ ہو) زادِ راہ کے طور پر لے لو، جہاں وہ مچھلی گم

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نے سوچا کہ ابھی جگانے کے بجائے جب موسیٰ علیہ السلام خود بیدار ہوں گے اس وقت انہیں بتلاؤں گا کہ مچھلی زندہ ہو کر سمندر میں غائب ہو گئی ہے۔ لیکن جب وہ بیدار ہوئے تو یہ بھول گئے' جب کافی آگے گذر گئے تو یوشع بن نون علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی طلب کی' اب انہیں خیال آیا تو ساری بات بتلائی' حضرت موسیٰؑ نے کہا وہی جگہ تو ہماری منزلِ مقصود تھی' چنانچہ واپس پلٹے' جب مجمع البحرین پر پہنچے تو ایک شخص (حضرت خضر علیہ السلام) سے ملے۔ ابن ابی حاتم نے ایک روایت میں نقل کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ادنیٰ جبہ اور ادنیٰ چادر لپیٹے ہوئے تھے' ان کے پاس ایک عصا تھا جس پر اپنا کھانا ڈال رکھا تھا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ تمہاری زمین میں سلام کہاں ہے؟ مقصد یہ تھا کہ یہاں تو مسلمان نہیں ہیں تو سلام کہاں سے ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں! حضرت خضر نے کہا کہ بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ فرمایا ہاں۔ حضرت خضر نے فرمایا کہ: جو کچھ میں جانتا ہوں تم وہ سب کچھ نہیں جانتے اور جو کچھ تم جانتے ہو وہ سب کچھ میں نہیں جانتا۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم تشریعی یعنی علم ظاہری تھا اور حضرت خضرؑ کا علمِ تکوینی یعنی کائنات کے اسرار و رموز کے متعلق انہیں علم دیا گیا تھا اور ظاہری شریعت کا علم انہیں حاصل نہیں تھا تو حضرت خضرؑ حضرت موسیٰؑ سے زیادہ عالم کیسے ہوئے؟ دونوں کے علوم کی جہتیں الگ الگ تھیں۔

ابن العربیؒ نے اس کا جواب دیا کہ حضرت خضرؑ کا علم چونکہ مغیبات یعنی غیب کی بعض باتوں کا علم تھا جو انہیں دیا گیا تھا لہٰذا ان کا علم زیادہ اشرط تھا۔ لیکن اس جواب سے اشکال رفع نہیں ہوتا۔

نے شرح مسلم میں اس کا جواب دیا ہے کہ حضرت خضرؑ مکلف تھے' اور مکلف ہونے کی وجہ سے علمِ شریعت کے بھی عالم تھے جب تو اس علم میں وہ موسیٰؑ کے شریک ہو گئے جب کہ انہیں مغیبات کا جو علم تھا وہ موسیٰؑ کو نہیں تھا لہٰذا وہ حضرت موسیٰؑ سے زیادہ علم والے تھے۔

بہر کیف! حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضرؑ کے ساتھ ہو گئے اس شرط پر کہ سوال کوئی نہیں کریں گے۔

سمندر میں ایک کشتی گذری تو انہوں نے ان سے کہا کہ انہیں سوار کر لیں' کشتی والوں نے حضرت خضرؑ کو پہچان لیا اور بغیر معاوضہ کے انہیں سوار کر لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کی ایک لکڑی اور تختے کو اس انداز سے اکھاڑنا شروع کر دیا کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے' اور وجہ یہ تھی کہ کچھ دور ایک ظالم بادشاہ ہوتا تھا وہ ہر ایسی کشتی کو جس میں کوئی عیب نہ ہوتا تھا زبردستی غصب کر لیا کرتا تھا' حضرت خضرؑ کو یہ بات معلوم تھی تو انہوں نے اہلِ کشتی کا احسان اس طرح اتارا کہ ان کی کشتی کو عیب دار کر دیا تاکہ وہ ظالم بادشاہ ان سے اسے چھین نہ لے۔

حضرت موسیٰؑ کو اس تکوینی امر کا علم نہ تھا تو انہوں نے اعتراض کیا کہ کشتی والوں نے تو احسان کیا اور آپ ان کی کشتی کو خراب کر کے سب کی زندگی ختم کرنے کا سامان کر رہے ہیں۔

اسی طرح لڑکے کا معاملہ ہوا اور اس طرح بستی والوں کی دیوار کا معاملہ تھا کہ ان کی حقیقت اور تکوینی حیثیت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام واقف نہ تھے' جس کی بناء پر انہوں نے اعتراض کیا' کیونکہ نبی کی یہ شان ہوتی ہے کہ اس کے سامنے خلافِ شرع جو کام بھی ہو گا وہ اسے ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا بلکہ اس کا انکار ضرور کرتا ہے کیونکہ کسی فعل پر نبی کی خاموشی بھی اس کے جواز کی حجت بن جاتی ہے لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ظاہر شریعت کے مطابق اپنا فریضہ ادا کیا اور حضرت خضرؑ پر اعتراض کیا۔ آخر میں حضرت خضرؑ نے ان تینوں معاملات کی حقیقت سے ان کو باخبر کر دیا۔

عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا أَلْحَقُ نَبِيَّ اللّٰهِ فَأُخْبِرَهُ قَالَ فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا ﴿قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ ﴿قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَأَرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هَا هُنَا وُصِفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا شَيْءٌ أُمِرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ ﴿قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا﴾ قَالَ انْتَحَى عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا لَقِيَا﴾ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَى أَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ

ہو جائے (وہیں وہ شخص ملے گا) حضرت موسیٰؑ اور ان کا نوجوان ساتھی چل پڑے، یہاں تک کہ ایک چٹان تک پہنچے، لیکن کوئی نہ ملا، وہ وہاں سے آگے چل پڑے اور نوجوان کو پیچھے چھوڑ دیا۔ (یہاں پچھلی روایت اور اس روایت میں فرق ہے کہ پچھلی روایت میں یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ وہاں سوگئے تھے، ممکن ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سوگئے ہوں پھر بیدار ہو کر نوجوان کو چھوڑ کر آگے بڑھ گئے ہوں) اسی اثناء میں یکایک مچھلی تڑپی پانی میں اور پانی نے حرکت کرنا چھوڑ دیا اور وہاں ایک طاق سا بن گیا۔ اس نوجوان نے کہا کہ ارے میں اللہ کے نبی سے ملتا ہوں اور انہیں بتلاتا ہوں (کہ مچھلی غائب ہو گئی ہے) لیکن وہ بھول گیا، جب دونوں آگے نکل گئے تو موسیٰؑ نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لے آؤ، ہمیں اس سفر میں بہت تھکاوٹ ہوگئی ہے۔ فرمایا کہ یہ تھکاوٹ انہیں اس مقام سے آگے نکلنے کے بعد ہی محسوس ہوئی تھی (اس سے قبل نہیں) اب اسے یاد آیا اور اس نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں جب ہم نے چٹان کے نیچے پناہ لی تھی تو مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا اور مجھے شیطان نے ہی اس کا تذکرہ کرنا بھلا دیا تعجب ہے، مچھلی نے تو سمندر میں اپنے لئے راستہ بنالیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہی تو ہماری منزلِ مقصود تھی، چنانچہ الٹے قدموں واپس پلٹے نشانات کو دیکھتے ہوئے ان کے ساتھی نے مچھلی گم ہونے کی جگہ بتلائی تو کہنے لگے کہ یہیں کا مجھ سے بیان کیا گیا تھا، چنانچہ وہ اسے ڈھونڈنے لگے تو اچانک دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام کپڑا لپیٹے چت لیٹے ہوئے ہیں یا گدّی کے بل سیدھا لیٹے ہوئے تھے۔ فرمایا السلام علیکم۔ خضرؑ نے چہرہ پر سے کپڑا ہٹایا اور کہا وعلیکم السلام۔ تم کون ہو؟ فرمایا کہ موسیٰ ہوں۔ کہا کہ کون موسیٰؑ؟ فرمایا بنی اسرائیل والا موسیٰ۔ کہا کہ کیا عظیم معاملہ ہے جو تمہیں یہاں لایا؟ فرمایا میں آیا ہوں تاکہ جو علم آپ کے پاس ہے وہ مجھے بھی سکھادیں۔ کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کرسکتے۔ اور تم کیسے صبر کرسکتے ہو اس بات پر جس کی تمہیں خبر نہیں۔ مجھے حکم ہوگا کسی کام کے کرنے کا جب تم اسے دیکھو گے تو صبر نہ کرپاؤ گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ: اچھا اگر تم میرے پیچھے چلتے ہی ہو تو کسی چیز کے متعلق سوال مت کرنا

فَقَتَلَهُ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَعْرَةً مُنْكَرَةً ﴿قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوسَى لَوْلَا اَنَّهُ عَجَّلَ لَرَاٰى الْعَجَبَ وَلٰكِنَّهُ اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ ﴿ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا﴾ وَلَوْ صَبَرَ لَرَاٰى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ بَدَاَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَخِي كَذَا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا ﴿فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ﴾ لِئَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ اَنْ يَنْقَضَّ فَاَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ ﴿سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَاءَ الَّذِي يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوهَا بِخَشَبَةٍ ﴿وَاَمَّا الْغُلَامُ﴾ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهُ اَدْرَكَ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

یہاں تک کہ میں خود ہی تم سے اس کا تذکرہ کروں۔ چنانچہ دونوں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے تو خضر علیہ السلام نے اس کا تختہ (ایک جگہ سے) پھاڑ دیا یا پھاڑنے کا ارادہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ: آپ اسے پھاڑنا چاہتے ہیں کہ اس کے لوگوں کو غرق کر دیں، بلاشبہ آپ ایک بھاری کام کر رہے ہیں۔ خضرؑ نے فرمایا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو بات میں بھول گیا تھا اس پر پکڑ مت کیجئے اور مجھ پر تنگی نہ کیجئے۔ چنانچہ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ کچھ بچے ملے جو کھیل رہے تھے، خضر علیہ السلام پہلی ہی نظر میں ان میں سے ایک لڑکے کے پاس گئے اور اسے قتل کر دیا۔ موسیٰؑ یہ دیکھ کر سخت ڈر گئے اور کہا کہ آپ نے ایک پاکیزہ جان کو بغیر کسی گناہ کے قتل کر ڈالا؟ بلاشبہ آپ نے بڑا برا کام کیا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے (واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ اللہ کی رحمت ہو موسیٰ علیہ السلام پر، کاش وہ جلدی نہ کرتے تو بہت سے عجائبات دیکھتے لیکن انہیں اپنے ساتھی سے شرم آگئی اور انہوں نے کہا کہ اب اس کے بعد اگر میں آپ سے سوال کروں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے، آپ کو میری طرف سے عذر پورا ہو چکا ہے۔ اگر وہ صبر کرتے تو عجیب باتیں دیکھتے۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب انبیاء میں سے کسی نبی کا تذکرہ فرماتے تو ابتداء اپنی ذات سے کرتے ہوئے فرماتے کہ اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے بھائی فلاں پر، ہم سب پر اللہ کی رحمت ہو۔ پھر وہ دونوں چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایسی بستی میں پہنچے جس کے رہنے والے بڑے بخیل تھے، یہ وہاں کی مجلسوں میں گھومے پھرے اور ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے میزبانی سے انکار کر دیا۔ وہاں دونوں نے ایک دیوار پائی جو گرنے کے قریب تھی تو خضرؑ نے اسے درست کر کے کھڑا کر دیا۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے، خضرؑ نے فرمایا کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی کا وقت ہے۔ اور ان کا کپڑا پکڑا اور کہا کہ میں آپ کو بتلاتا ہوں ان باتوں کی حقیقت جن پر آپ صبر نہ کر سکے تھے۔ جہاں تک کشتی کی بات ہے تو وہ چند مساکین کی تھی جو سمندر میں کام کرتے تھے، ان کے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جو زبردستی ہر اچھی کشتی کو غصب کر

لیتا تھا۔ تو میں نے چاہا کہ ان غریبوں کی کشتی کو عیب لگادوں (تا کہ وہ بادشاہ ان کی کشتی نہ لے) چنانچہ جب بیگار لینے والا آیا تو اس نے کشتی کو پھٹا ہوا پایا اور آگے بڑھ گیا، کشتی والوں نے (آگے نکلنے کے بعد) اس کو ایک تختہ لگا کر درست کر دیا۔ جہاں تک لڑکے کے قتل کا معاملہ ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے قلب پر کفر کی مہر لگی ہوئی تھی (یعنی وہ کافر لکھا گیا تھا اللہ کے یہاں) اس کے والدین اس سے بہت محبت کرتے تھے۔ اگر وہ بڑا ہو جاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی و کفر میں پھنسا لیتا۔ ہم نے چاہا کہ اس کے والدین کو ان کا رب اس کے بجائے دوسرا بیٹا دے دے جو اس سے بہتر ہو اور اس سے زیادہ پاکیزہ اور رحم دل ہو۔

جہاں تک دیوار کا قضیہ تھا تو وہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی شہر میں۔ اور اس دیوار کے نیچے خزانہ چھپا ہوا جو ان بچوں کے والد نے ان کے لئے چھپا دیا تھا، ان کا باپ نیک آدمی تھا، آپ کے رب نے چاہا کہ جب بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو اپنا خزانہ نکال لیں (دیوار چونکہ گرنے کے قریب ہوگئی تھی اور اگر وہ گر جاتی تو سب لوگ اس خزانہ کو لوٹ لیتے اور یتیموں کو ان کا حق نہ ملتا لہٰذا دیوار اٹھادی تا کہ خزانہ لوگوں کی دستبرد سے محفوظ رہے)۔

١٦٣٧...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى كِلاهُمَا عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ بِاِسْنَادِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ ۔

۱۶۳۷...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

١٦٣٨...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ ﴿لَتَّخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾ ۔

۱۶۳۸...... حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قرآن کریم کی آیت: "لَتَّخِذْتَ علیه أجراً کو لتخِذْتَ علیه أجراً پڑھا (یعنی اس میں دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے)۔

١٦٣٩...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ

۱۶۳۹...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے اور حر بن قیس بن حصن الفزاری کی درمیان جھگڑا ہوا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں۔ ابنِ عباس کا کہنا تھا کہ وہ

اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنِّي قَدْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِي سَاَلَ السَّبِيلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَاْنَهُ فَقَالَ اُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسٰى فِي مَلَاٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسٰى لا فَاَوْحَى اللهُ اِلٰى مُوسٰى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَاَلَ مُوسٰى السَّبِيلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ اِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسٰى مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ ﴿آتِنَا غَدَاءَنَا﴾ فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى حِينَ سَاَلَهُ الْغَدَاءَ ﴿اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ﴾ فَقَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ ﴿ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ اِلا اَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ ـ

خضر علیہ السلام تھے، اسی اثناء میں حضرت اُبی بن کعب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں کے پاس سے گزرے تو ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بلایا اور کہا کہ اے ابو الطفیل ہمارے پاس آیئے، اس لئے کہ میں اور میرے یہ ساتھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ان ساتھی کے متعلق جھگڑ رہے ہیں جن سے ملاقات کی راہ انہوں نے پوچھی تھی تو کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ان کا تذکرہ سنا ہے؟ اُبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ: ”موسیٰ علیہ السلام ایک بار بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے درمیان تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ کیا آپ اپنے سے زیادہ بڑے کسی عالم کو جانتے ہیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ بلکہ ہمارا بندہ خضر (علیہ السلام) تم سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کی راہ پوچھی، اللہ عزوجل نے مچھلی کو نشان بنادیا اور ان سے کہا گیا کہ جب آپ مچھلی گم کردیں تو واپسی کرلیں وہیں آپ ان سے مل لیں گے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام چل پڑے اور جتنا اللہ نے چاہا چلتے رہے پھر اپنے ساتھی نوجوان سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لے آؤ، جب موسیٰ علیہ السلام نے ناشتہ کا سوال کیا تو نوجوان نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں جب ہم نے چٹان پر پناہ لی تھی تو میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان نے ہی اس کی یاد بھلادی۔

موسیٰ علیہ السلام نے اپنے نوجوان سے کہا کہ وہی تو ہم چاہتے تھے، چنانچہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے، وہاں پر خضر علیہ السلام کو پایا، پھر ان کا ہی واقعہ ہوا جسے اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

کتاب فضائلِ الصحابة

فضائلِ صحابہ کا بیان[1]

باب-۳۰۵ باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه

سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل

۱۶۴۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ

۱۶۴۰...... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے (سفر ہجرت کے درمیان غارِ ثور میں جب روپوش تھے) مشرکین کے قدموں کو اپنے سروں پر دیکھا جب ہم غار میں تھے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں کی جانب دیکھا تو

---

[1] فائدہ...... انبیاء علیہم السلام کے بعد انسانیت کے سب سے مقدس طبقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل کا بیان شروع فرمارہے ہیں' انبیاء علیہم السلام کے طبقہ کے بعد بنی نوع انسان کا سب سے افضل' مقدس گروہ اور جذبہ ایمانی وجاں نثاری' اخلاص وللّٰہیت کا پیکر یہ مقدس طبقہ وہ ہے جس کا ہر فرد رسولِ مکرم ﷺ کے الفاظ میں آسمانی ہدایت پر چمکتا ہوا درخشاں ستارہ ہے جن کی اندھی تقلید بھی انسان کو راہِ ہدایت پر گامزن کردے گی۔

صحابہ کون ہے؟ یہ شرف کن کو عطا ہوا؟ صحابی کسے کہتے ہیں؟ اور اسلام میں اس مقدس جماعت کا کیا مقام ہے؟ ذیل کے سطور میں انہی چند سوالات کے متعلق گفتگو کی جائے گی۔

صحابی کی تعریف

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ کی ابتداء میں صحابی کی تعریف یوں کی ہے: "جس مسلمان نے بھی نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی یا آپ کو دیکھا وہ آپ کا صحابی ہے"۔ اکثر محققین نے اسی تعریف کو اختیار کیا ہے' کیونکہ مطلق آپ ﷺ کی رؤیت ہی شرفِ صحابیت کے لئے کافی ہے۔ پھر صرف دیکھنا ہی صحابیت کے لئے کافی ہے یا اس تمیز کے ساتھ رؤیت معتبر ہے کہ دیکھنے والا یہ سمجھتا ہو کہ یہ آنحضرت ﷺ ہیں؟ اکثر کے نزدیک اس شعور کے ساتھ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ سمجھے کہ یہ آنحضرت ﷺ ہیں۔ مثلاً: محمد بن ابی بکر الصدیقؓ کو اکثر نے صحابی نہیں شمار کیا کیونکہ ان کی ولادت آنحضرت ﷺ کی وفات سے تین ماہ قبل ہوئی تھی۔ پھر بعض علماء کے نزدیک رؤیت کے ساتھ صحبت بھی مرتبہ صحابیت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔

پھر صحابیت کے شرف کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ حالتِ اسلام میں آنحضرت ﷺ کی رؤیت ہوئی ہو اور پھر اسلام پر ہی اسے موت آئی ہو۔ لہٰذا جس نے حالتِ کفر میں آپ ﷺ کو دیکھا یا حالتِ اسلام میں دیکھا لیکن موت نعوذ باللہ کفر پر آئی یا دیکھا تو حالتِ کفر میں تھا' پھر بعد میں مسلمان ہو گیا لیکن اسلام کی حالت میں آپ کو نہیں دیکھا وہ مرتبہ صحابیت سے محروم ہے اور باتفاقِ علماء وہ صحابی نہیں ہے۔

مثلاً ربیعہ بن اُمیہ بن خلف الجمحی یہ فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوا' حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوا' آپ ﷺ کے وصال کے بعد آپ سے حدیث بیان کی' پھر رسوائی اس کا مقدر بنی اور وہ دورِ فاروقی میں روم جا کر نصرانی ہو گیا۔ العیاذ باللہ

البتہ اگر کوئی حالتِ اسلام میں آپ ﷺ کے دیدار کے بعد نعوذ باللہ مرتد ہو گیا پھر توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو گیا تو خواہ دوسری بار اس نے زیارت نہ کی ہو تب بھی وہ صحابہ میں شمار ہو گا۔ مثلاً اشعثؓ بن قیس کے متعلق محدثین نے کہا ہے کہ ان کے ساتھ ...... (جاری ہے)

مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلٰی رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰی

اپنے قدموں کے نیچے ہمیں بھی دیکھ لے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! اُن دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا اللہ ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... یہی صورتحال پیش آئی' اور محدثین نے ان سے احادیث تخریج کی ہیں۔
پھر صحابیت کا شرف بنو آدم کے ساتھ خاص ہے یا جنات بھی اس شرف کے حقدار ہو سکتے ہیں؟ راجح یہ ہے کہ مرتبۂ صحابیت جنات کیلئے بھی ثابت ہے' نبی ﷺ نے جنات کی طرف دعوتِ توحید کے لئے ایک جماعت بھیجی تھی اور شریعت کے احکامات کے وہ بھی مکلف ہیں۔
حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس سے متعلق بحث کرنے کے بعد لکھا ہے کہ: "اور یہ سب بحث اس میں ہے کہ نبی ﷺ کو دنیوی زندگی میں آپ ﷺ کی حیات میں دیکھا ہو' چنانچہ اگر کسی نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی تدفین سے قبل دیدار کیا ہو تو راجح بات یہ ہے کہ وہ صحابی نہیں ہے ورنہ تو جس کو بھی جسدِ مبارک دیکھنے کا اتفاق ہو گیا ہو وہ صحابی کہلائے گا"۔ (فتح الباری ۷ر۴) اگرچہ آنحضرت ﷺ برزخی حیات اب بھی رکھتے ہیں لیکن مرتبۂ صحابیت کا تعلق دنیوی حیات سے وابستہ ہے۔

مقامِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام مخلوق سے افضل ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا ولی بھی فضیلت میں کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ کتاب و سنت کی متعدد نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں' چنانچہ ارشاد ہے: "اور جو لوگ قدیم ہیں' سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہوئے نیکی کے ساتھ' اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے"۔ (التوبہ رص ۱۱ر ۱۳) قرآن کریم کی اس گواہی سے بڑھ کر اور کونسی گواہی ہو سکتی ہے؟ صراحت سے بیان کر دیا کہ انہیں اللہ کی رضا حاصل ہے اور ایسی کوئی شہادت و گواہی اور صراحت اولیاء کے لئے موجود نہیں ہے خواہ وہ عبادت و تقویٰ کے کسی بھی مقام پر پہنچ جائیں۔
حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ: ...... "ہائے بربادی وہلاکت ہو ان لوگوں کے لئے جو ان سے بغض رکھے یا انہیں برا کہے یا ان میں سے بعض کو برا کہے' جب وہ صحابہؓ کو برا کہدیں تو قرآن پر ان کا ایمان کہاں رہا"؟
اس آیتِ مبارکہ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالہ سے روافض و شیعوں کے ان تمام شبہات باطلہ کا مسکت جواب دے دیا کہ ان کے نزدیک حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد صحابہ کے حالات تبدیل ہو گئے تھے (العیاذ باللہ) کیونکہ آیت بالا صحابہ کرام کی عدالت و ایمان کی گواہی صرف نزولِ آیت کے وقت تک کے لئے ہی نہیں دے رہی بلکہ یہ بتلا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے' وہ اہلِ جنت میں سے ہیں' اور یہ مسلم بات ہے کہ اللہ سبحانہ' و تعالیٰ کی رضا استحقاق جنت اسی کے لئے ثابت ہو گا جس کا خاتمہ اچھا اور بالخیر ہو' کیونکہ اعتبار تو خاتمہ کا ہی ہے۔ اگر بات وہی ہوتی جو روافض اپنی ناپاک زبانوں سے صحابۂ کرامؓ کے متعلق طعن و تشنیع اور سب کرتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ اتنی صراحت کے ساتھ ہمیشہ کے لئے ان سے اپنی رضا اور جنت کا تذکرہ کرتے؟
یہاں اس کا موقع نہیں کہ وہ تمام آیت و روایات صحابہ کرامؓ کی شان میں وارد احادیث کو تفصیلاً جمع کیا جائے کیونکہ اس کے لئے ایک ضخیم کتاب چاہیئے۔ علماء نے اس کے لئے مستقل کتب تالیف فرمائی ہیں' اردو دان حضرات کے لئے خصوصاً اور علماء کے لئے عموماً حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ' کی ذی شان کتاب "مقامِ صحابہ" اس موضوع پر نہایت جامع اور ہر قسم کے شکوک و شبہات کا بہترین حل ہے۔ یہاں پر تو صرف اہل السنۃ والجماعۃ کا صحابۂ کرامؓ کے متعلق عقیدہ کا بیان مقصود تھا کہ جماعتِ صحابہؓ انبیاء علیہم السلام کے بعد مخلوق میں سب سے افضل ہے' اور یہ عقیدہ قرآن و سنت کی صریح نصوص سے ثابت ہے' لہٰذا کسی ایرے غیرے کے لئے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اس مقدس جماعت یا اس کے کسی فرد کے متعلق زبان دراز کرے اور بعض من گھڑت' ...... (جاری ہے)

قَدَمَيْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا ۔

١٦٤١...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى النَّضْرِ

١٦٤١...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ ایک

(گذشتہ سے پیوستہ)......غیر مستند تاریخی روایات کے بَل بوتے پر اس رشکِ ملائک جماعت کے بارے میں یاوہ گوئی کرے جس کی فضیلت میں قرآن کی متعدد آیات شاھد و ناطق ہیں' حقیقت یہ ہے کہ صحابۂ کرامؓ کی عدالت میں شک کرنے کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ دین اور اصولِ دین میں شک پیدا ہو جائے' کیونکہ پورا دین حتیٰ کہ قرآن کریم بھی ہم تک صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعہ ہی پہنچا ہے۔ اگر انہی پر سے ثقاہت و عدالت اٹھ جائے (العیاذ باللہ) تو نصوصِ قرآن و حدیث پر سے بھی اعتماد ختم ہو جائے گا اور پورے دین کی بنیادیں متزلزل ہو جائیں گی اور دین چند افراد کے ہاتھ میں کھلونا بن کر رہ جائے گا اور وہ جیسے چاہیں گے اس میں تحریف کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ کی محبت نصیب فرمائے کہ بمقتضائے حدیث' ان سے محبت رسول ﷺ کی محبت عطا کرتی ہے اور ان سے بغض رسول ﷺ کے دل میں بغض پیدا کرتا ہے' اور اس قسم کی گمراہیوں سے ہماری حفاظت فرمانے اور جو لوگ خواہ روافض ہوں یا وہ مسلمان جو لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے اس قسم کی ضلالت میں مبتلا ہوں انہیں ہدایت نصیب فرمائے اور ایسے گمراہ لوگوں کے شر سے کل امتِ مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین

تفصیلِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مسئلہ

جماعتِ صحابہ میں سے بعض صحابہ دوسرے بعض سے افضل ہیں جیسے بعض انبیاءؑ کو اللہ نے دیگر انبیاءؑ پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: "امام ابو عبد اللہ المازریؒ نے فرمایا: صحابہ میں سے بعض کی بعض پر فضیلت کے متعلق علماء کا اختلاف ہوا ہے۔ ایک جماعت کا کہنا ہے کہ ہم صحابہ میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیں گے بلکہ اس بارے میں سکوت کریں گے۔ لیکن جمہور علماء تفضیل بین الصحابہؓ کے قائل ہیں۔ چنانچہ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک سب سے افضل ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ خطابیہ نے کہا کہ سب سے افضل عمر بن الخطاب ہیں' روا ندیہ نے کہا کہ افضل عباسؓ ہیں' اور شیعہ نے کہا کہ علیؓ ہیں۔ جب کہ اھل السنۃ والجماعۃ کا اس پر اتفاق ہے کہ سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں' پھر حضرت عمرؓ' پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ابو منصور البغدادیؒ فرماتے ہیں کہ: "ہمارے اصحاب (علماء اہل السنۃ والجماعۃ) اس پر متفق ہیں کہ صحابہ میں سب سے افضل خلفاء اربعہ ہیں (مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق) پھر عشرۂ مبشرہ ہیں' پھر غزوۂ بدر کے شرکاء ہیں' پھر غزوۂ احد کے شرکاء سب سے افضل ہیں' پھر بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والے افضل ہیں' اور اسی طرح وہ انصار جو دونوں بیعتوں (بیعتِ عقبہ اور بیعتِ رضوان) میں شریک تھے انہیں مزید فضیلت حاصل ہے۔ اسی طرح "سابقون الأولون" جو اسلام اور ہجرت میں سب سے سبقت لے جانے والے ہیں "وہ بھی خاص فضیلت کے حامل ہیں"۔

مشاجرات و اختلافاتِ صحابہ کے بارے میں اہلسنّت والجماعۃ کا عقیدہ

حضراتِ صحابہ کرامؓ کے درمیان جو باہمی اختلافات' مشاجرات اور ان کی وجہ سے لڑائیاں ہوئیں' مثلاً جنگِ جمل اور جنگِ صفین وغیرہ ان کے بارے میں روافض اور ناصبین تو غلط اور خلافِ حقیقت باتیں کرتے ہیں' لیکن اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ سب کے سب "عدول" اور حق پر قائم رہنے والے تھے' نفسانیت سے بالاتر تھے' ان حضرات کا ہر ہر عمل خاص رضاءِ الٰہی کے لئے تھا۔ لہٰذا ان حضرات کے درمیان جو باہمی اختلاف واقع ہوا وہ نفسانیت' خود غرضی' دنیا طلبی اور جاہ پرستی کے جذبہ سے قطعاً نہ تھا بلکہ محض رضاءِ الٰہی کے لئے تھا' اور ان میں سے ہر فریق اپنے اس اختلاف کے اظہار پر مجبور تھا کیونکہ جس بات کو وہ اپنے شرعی فہم...... (جاری ہے)

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهِ -وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ اَبُو بَكْرٍ وَلَوْ

بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیاہے کہ وہ چاہے تو اسے دنیا کی رونق دے دی جائے اور چاہے تو اللہ کے پاس رہنا قبول کر لے، پس اس بندہ نے اللہ کے پاس رہنا قبول کر لیا۔ یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رونے لگے اور خوب روئے اور فرمایا کہ ہماری مائیں اور ہمارے باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں کہا وہ بندے، رسول اللہ ﷺ خود ہی تھے جنہیں دنیا کی زندگی یا حق تعالیٰ کے پاس جانے دونوں کا اختیار دیا گیا تھا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ (وہ سمجھ گئے تھے کہ اس بندہ سے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی بناء پر صحیح سمجھتا تھا اس کا اظہار شرعاً اس کے لئے ضروری تھا' کیونکہ صحابہ میں سے ہر صحابی مجتہد تھا جسے اپنے اجتہاد میں خواہ صحیح ہو یا غلط اجر ہوتا ہے' غلط کی صورت میں ایک اور صحیح کی صورت میں دُہرا۔

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ:

جہاں تک ان جنگوں کا تعلق ہے جو صحابہ کے درمیان ہوئیں تو ان میں ہر فریق کے پاس ایک دلیل تھی جسے وہ اپنی ذات کے لئے ٹھیک سمجھتا تھا' سب صحابہؓ عدول ہیں اور ان کی باہمی جنگوں اور مشاجرات کے متعلق تاویل کی جائے گی' ان باتوں کی بناء پر کوئی صحابی عدالت سے خارج نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ سب مجتہد تھے اور اجتہاد کے محل میں ان میں اختلاف ہوا جیسا کہ ان کے بعد آنے والے مجتہدین کے درمیان مسائل وغیرہ میں اختلاف ہوا اس اختلاف کی وجہ سے کسی کی شان میں کوئی تنقیص نہیں آئی......

جان رکھو کہ ان جنگوں کا سبب وہ فیصلے تھے جن میں اشتباہ واقع ہوا' اور اشتباہ کی شدت کی وجہ سے ان کے اجتہادات مختلف ہوئے اور ان کی تین قسمیں ہو گئیں۔ ایک قسم وہ کہ انہیں اجتہاد کے نتیجہ میں یہ واضح ہو گیا کہ حق کس طرف ہے اور ان کے مخالفین باغی ہیں' لہٰذا ایسے اجتہاد والوں کے لئے طرفِ حق کا تعاون اور باغیوں کی مخالفت ضروری تھی چنانچہ انہوں نے وہی کیا اور جس مجتہد کی یہ صفت ہو اس کے لئے امام حق کی مساعدت سے پیچھے رہنا اور اس کے اعتقاد کے مطابق باغیوں سے قتال نہ کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری قسم ان مجتہدین کی تھی جنہیں اس کے برعکس حق اس طرف واضح ہوا اور دوسری جانب باغی۔ چنانچہ اس طبقہ کو بھی پہلے طبقہ کی طرح اپنے اس اجتہاد پر عمل کرنا ضروری ہوا۔

جب کہ تیسری قسم وہ طبقہ تھا جن پر صورتحال مشتبہ تھی اور وہ اس قضیہ میں حیران تھے اور کسی ایک فریق کی ترجیح ان کے سامنے ظاہر نہیں تھی تو یہ طبقہ دونوں فریقوں سے الگ رہا نہ ان کا ساتھ دیا نہ ان کا۔ اور ان کے حق میں یہی واجب تھا کہ وہ الگ رہیں' کیونکہ ان کے لئے ایک مسلمان سے قتال کا اقدام حلال نہیں تھا؛ لہٰذا یہ تینوں طبقات معذور تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ چنانچہ اہلِ حق کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت معتبر و مقبول اور ان کی روایات صحیح ہیں اور ان سب میں کامل عدالت تھی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین"۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم ۱؍۲۷۲)

خلاصۂ کلام یہ کہ حضراتِ صحابۂ کرامؓ کے باہمی اختلافات اغراض و نفسانیت سے خالی اور محض رضائے الٰہی کے جذبہ سے تھے اور سب کا مقصد اللہ کی رضا تھا' جس کی ایک مثال وہ واقعہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کو روانہ فرمایا اور کہا کہ: تم میں سے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنو قریظہ میں پہنچ کر"۔ اور اس میں جو صحابہ کی دو رائیں ہوئیں اور آنحضرت ﷺ نے دونوں جانب کی تصویب فرمائی۔ کتبِ حدیث میں یہ واقعہ مشہور ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (شریعت و طریقت کا تلازم' حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ) تو اس میں بھی دونوں نے اجتہاد کیا اور دونوں کا اختلاف ہوا مگر مقصد منشائے نبوی ﷺ کی تکمیل اور رضائے الٰہی تھی۔ لہٰذا اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہی ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل اور برحق ہیں اور اللہ نے ان کی لغزشوں کو معاف فرمادیا۔ رضی اللہ عنہ' وارضاہ۔

كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ اُخُوَّةُ الاِسْلَامِ لا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلا خَوْخَةَ اَبِي بَكْرٍ -

مراد خود حضور ﷺ ہی ہیں اور آپ ﷺ رخصت ہونے والے ہیں لہٰذا رونے لگے)۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مجھ پر اپنے مال اور اپنی صحبت سے سب لوگوں سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اگر میں کسی کو قلبی دوست بناتا تو ابو بکر کو اپنا خلیل (قلبی دوست) بناتا (لیکن قلب میں تو صرف ایک اللہ ہی کو بسا رکھا ہے) البتہ اسلامی اخوت باقی ہے۔ مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رکھی جائے سوائے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی کے"۔ (1)

١٦٤٢...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ -

۱۶۴۲...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا (پھر سابقہ حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان فرمائی)۔

١٦٤٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ اَبِي الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ

۱۶۴۳...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوست بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور صحابی ہیں، کیونکہ تمہارے صاحب (مجھے) کو

---

(1) فائدہ...... احادیثِ بالا سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سیّدنا صدیق اکبرؓ کا خاص تعلق، ہمہ وقت مجالست و صحبت، اور آنحضرت ﷺ کا بھی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خاص تعلق خاطر ثابت ہوتا ہے۔
سفر ہجرت میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت، ان کی محبت و عشق کا انوکھا اور نرالا انداز ہے کہ اپنی بھوک کی فکر نہ پیاس کی، نہ اپنی جان کی فکر نہ مال کی۔ فکر ہے تو یہ کہ کسی طرح رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ پہنچے، خود کو خواہ سانپ ڈسے یا دشمن پکڑ لے لیکن محبوب ﷺ کو کوئی گزند نہ ہو۔ یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عجیب و غریب غلبۂ عشق کا نمونہ تھا اسی لئے تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ میرے اوپر احسان ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اس حدیث میں فرمایا کہ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا لیکن اللہ نے تمہارے نبی کو اپنا دوست بنالیا ہے۔ لیکن ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ابو بکرؓ کو اپنا دوست بنالیا۔ جیسا کہ حضرت ابیؓ بن کعب کی روایت میں ہے جسے ابوالحسن العربی نے تخریج کیا ہے، جب کہ اس سے معارض وہ حدیث ہے جسے حضرت جندب نے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس کی تخریج کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں اللہ کے سامنے بری ہوں اس بات سے کہ تم میں سے کسی کو دوست بناؤں"۔ تو ان روایات میں جمع اس طرح ممکن ہے کہ جب اللہ کے سامنے آپ ﷺ نے اپنے آپ کو بری کر دیا تو اللہ نے اسی دن دوست بنانے کی اجازت دے دی ہو اور آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکرام میں اسی طرح فرمادیا، لہٰذا اب دونوں روایات میں کوئی تعارض نہیں رہا۔ واللہ اعلم

بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ اَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا۔

اللہ نے اپنا خلیل بنالیا ہے"۔

۱۶۴۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِي اَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ۔

۱۶۴۴...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا"۔

۱۶۴۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا۔

۱۶۴۵...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اہل زمین میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے (ابو بکر) کو دوست بناتا لیکن تمہارے صاحب کو (مجھے) اللہ نے اپنا دوست بنالیا ہے" (لہٰذا اللہ کا دوست ہونے کے بعد اب میں کسی غیر کو اپنا قلبی دوست نہیں بنا سکتا)۔

۱۶۴۶...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ۔

۱۶۴۶...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"آگاہ رہو! بے شک میں ہر کسی دوست کی دوستی سے بری ہوں، اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا، بلاشبہ تمہارا صاحب (یعنی میں) اللہ کا دوست ہوں"۔ (مراد دوستی سے وہ دوستی ہے جس میں غیر کا خیال ہی نہ رہے، خلّت ایسی ہی دوستی کو کہا جاتا ہے کہ اس میں پھر کسی دوسرے کا خیال نہ رہے اور قلب میں ہمہ وقت خلیل کا دھیان رہے)۔"

۱۶۴۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ

۱۶۴۷...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بے شک میں ہر کسی دوست کی دوستی سے بری ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو بکرؓ کو دوست بناتا لیکن تمہارے صاحب (یعنی میں) تو اللہ کے دوست ہیں۔

لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنِّی اَبْرَأُ اِلٰی كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ ۔

١٦٤٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهٗ عَلٰی جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا ۔

١٦٤٨...... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ذات السلاسل کے لشکر میں بھیجا تھا، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا کہ عائشہ! میں نے عرض کیا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا کہ عائشہ کے باپ! میں نے کہا کہ اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اور اس کے بعد مزید کئی افراد کا نام شمار کیا۔ ❶

١٦٤٩...... وحَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِی عُمَيْسٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ قَالَتْ اَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِی بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلٰی هٰذَا ۔

١٦٤٩...... حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا اور ان سے سوال کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اگر کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، ان سے کہا گیا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کس کو بناتے؟ فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ پھر کہا گیا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کس کو بناتے؟ فرمایا کہ ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتے۔ یہاں تک کہ پھر آپ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

١٦٥٠...... حَدَّثَنِی عَبَّادُ بْنُ مُوسٰی حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنِی اَبِی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

١٦٥٠...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر آنا۔ وہ عورت کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں، (یعنی آپ کی وفات ہو جائے) تو پھر کیا کروں؟ فرمایا کہ اگر تو

---

❶ (غزوۂ ذات السلاسل ۷ھ میں ذات السلاسل کی وادی میں ہوا تھا جو مدینہ منورہ سے دس یوم کی مسافت پر ہے۔ (بعض نے کہا کہ اس غزوہ میں مشرکین نے آپس میں ایک کو دوسرے کے ساتھ باندھ رکھا تھا تاکہ کوئی بھاگے نہیں، تو ایک طرح کی زنجیر بن گئی تھی اور اسی نسبت سے اس لڑائی کو "ذات السلاسل" کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم)

اَرَاَیْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ قَالَ اَبِی كَاَنَّهَا تَعْنِی الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدِینِی فَاْتِی اَبَا بَكْرٍ -

مجھے نہ پائے تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلی جانا۔

۱۶۵۱...... وحَدَّثَنِیهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ اَبِیهِ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَیْرَبْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِی شَیْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِیثِ عَبَّادِبْنِ مُوسی۔

۱۶۵۱...... حضرت محمد بن جبیر بن مطعمؒ خبر دیتے ہیں کہ ان کے والد جبیر بن مطعمؓ نے خبر دی کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اس عورت کو حکم فرمایا: (آگے سابقہ حدیث عباد بن موسیٰ ہی کی مثل روایت بیان فرمائی)۔

۱۶۵۲...... حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَیْسَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِی رَسُولُ اللهِ ﷺ فِی مَرَضِهِ ادْعِی لِی اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰی اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّی اَخَافُ اَنْ یَتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُولُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلا اَبَا بَكْرٍ -

۱۶۵۲...... سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ کے ایام میں فرمایا کہ: اپنے والد ابو بکر کو اور اپنے بھائی کو میرے پاس لاؤ، تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کہے کہ میں (خلافت کا زیادہ) حقدار ہوں۔ جب کہ اللہ اور اہلِ ایمان سب (کی خلافت) کا انکار کرتے ہیں سوائے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے)۔[1]

۱۶۵۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَكِّیُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ عَنْ یَزِیدَ وَهُوَ ابْنُ كَیْسَانَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْیَوْمَ مِسْكِینًا قَالَ اَبُو

۱۶۵۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ "تم میں سے کس نے روزہ کی حالت میں صبح کی؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے۔ دریافت فرمایا کہ اچھا کس نے آج جنازہ میں شرکت کی؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے۔ پھر دریافت فرمایا کہ اچھا کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جس شخص میں یہ باتیں جمع ہو گئیں وہ جنت میں

---

[1] فائدہ...... یہ دونوں احادیث صریح ہیں اس بات پر کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ ہی وہ شخص ہیں جو خلافت کے متولی ہوں گے۔ اس میں شیعہ اور روافض کی مزعومہ جھوٹے دعوے کی تردید بھی ہو گئی کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔

طبرانی نے حضرت عصمہ بن مالک کی ایک روایت تخریج کی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے بعد اپنے اموال کی زکوٰۃ کیسے دیا کریں؟ فرمایا کہ ابو بکر کو۔ (اگرچہ اس روایت کی سند ضعیف ہے) بہر حال مختلف روایات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صراحتاً خود کسی کو خلافت کے لئے مقرر نہیں کیا تھا تاکہ مسلمان اپنے مشورہ اور اتفاق سے خلیفہ منتخب کر لیں لیکن احادیثِ بالا کے اندر واضح اشارے دے دیئے کہ خلافت کے لئے صدیقِ اکبرؓ ہی موزوں ہیں۔ اور آپ ﷺ یہی پسند فرماتے تھے کہ خلافت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو ملے۔

بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ -

ضرور داخل ہوگا"۔

١٦٥٤......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّي لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّي اُومِنُ بِهِ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّي اُومِنُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ -

۱۶۵۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "ایک شخص اپنی گائے جس پر بوجھ لادا ہوا تھا، ہانکے چلا جارہا تھا کہ دفعتاً گائے نے اس آدمی کی طرف دیکھا اور کہنے لگی کہ: میں اس (بار برداری) کے لئے پیدا نہیں کی گئی ہوں بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کی گئی ہوں"۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ سے کہا سبحان اللہ! کیا گائے بھی بات کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک چرواہا اپنی بکریوں کے درمیان تھا اس اثناء میں ایک بھیڑیا جھپٹا اور اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ بکری کو اس سے چھڑالیا۔ بھیڑیا چرواہے کی جانب مڑا اور کہا: اس دن بکری کو کون بچائے گا جب درندوں کا دن ہوگا، اس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہ ہوگا" (یعنی عید کا دن کہ لوگ اپنے مویشیوں سے غافل ہو جاتے ہیں)۔ لوگ کہنے لگے کہ سبحان اللہ! (یعنی حیرت ہے کہ بھیڑیا بھی انسانوں کی طرح بات کرتا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں ، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

١٦٥٥......وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ -

۱۶۵۵...... حضرت ابن شہابؒ سے ان دونوں اسناد کے ساتھ بکری اور بھیڑیئے کا واقعہ نقل کیا گیا ہے لیکن اس روایت میں گائے کے واقعہ کا ذکر نہیں ہے۔

١٦٥٦......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي

۱۶۵۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں گائے و بکری دونوں کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے اور اس روایت

الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ ۔

میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو اس پر یقین رکھتا ہوں اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی اور (اس وقت) یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہیں تھے۔

۱۶۵۷...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ كِلاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۶۵۷...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث مبارکہ ہی کی طرح حدیث نقل فرماتے ہیں۔ [1]

باب-۳۰۶ باب من فضائل عمر رضی الله عنه

سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۶۵۸...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِی كُرَيْبٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِی حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُثْنُونَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُرْفَعَ وَاَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِي اِلا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى

۱۶۵۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب (کے انتقال کے بعد) ان کی نعش مبارک کو گہوارہ میں رکھا گیا تو لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو گئے، ان کیلئے دعائے خیر کرتے ان کی تعریف کرتے اور ان پر نماز جنازہ پڑھتے جاتے تھے جنازہ اٹھائے جانے سے قبل۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا، اچانک ایک آدمی نے میرے پیچھے سے میرے کندھے کو پکڑا جس سے میں گھبرا گیا۔ میں مڑا تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے رحم و کرم کی دعا کی پھر (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش کو خطاب کر کے) فرمایا: "آپ نے اپنے سے زیادہ اپنے پیچھے کوئی آدمی ایسا نہیں چھوڑا کہ میں اس کے جیسے نیک اعمال پر اللہ سے ملنا پسند کرتا اور اللہ کی

[1] فائدہ...... یہ دو واقعات غالباً بنی اسرائیل کے زمانہ کے ہیں۔ کیونکہ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں نقل کیا ہے کہ امام بخاریؒ نے یہ حدیث بنی اسرائیل کے ذکر کے ضمن میں بیان کی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلام سے قبل کا واقعہ تھا۔ اگرچہ اس قسم کے واقعات کہ بھیڑیے نے گفتگو کی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ بھی پیش آئے۔
آنحضرت ﷺ کا مقصد حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایمانی قوت، یقین اور غلبہ صدق کی کیفیت بیان کرنا تھا کہ زبانِ نبوت سے نکلنے والی ہر بات کی بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے تصدیق کرنے والے اور اس پر ایمان لانے والے یہ حضرات ہیں۔

اللهُ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ اَنِّي كُنْتُ اُكَثِّرُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ جِئْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو اَوْ لَاَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا۔

قسم! میں تو یہی گمان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (حضور علیہ السلام اور صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ ہی کردے گا، کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنتا تھا کہ (اپنے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ضرور آپ کا تذکرہ کرتے تھے) فرماتے تھے: میں اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آئے، یا میں اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) داخل ہوئے اور میں اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نکلے (وغیرہ)۔ لہٰذا میری امید یہی ہے یا میرا خیال یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ان دونوں کے ساتھ کردے گا"۔ [1]

۱۶۵۹...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۱۶۵۹...... اس طریق کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

۱۶۶۰...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُو اُمَامَةَ بْنُ

۱۶۶۰...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں سویا ہوا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں مجھ پر پیش کیا جاتا تھا، وہ کرتے پہنے ہوئے تھے، بعض کے کرتے تو چھاتی تک پہنچ رہے تھے اور بعض کے اس کے نیچے تک تھے، عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن الخطاب وہاں سے گذرے تو ان کا کرتا (اتنا لمبا تھا کہ) زمین پر گھسٹ رہا تھا"۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا

---

[1] فائدہ...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے مندرجہ بالا کلمات ایک صاحبِ فراست مؤمن کے دوسرے صاحبِ فراست مؤمن کے لئے تأثرات ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلے جملے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے اپنے بعد کوئی شخص ایسا نہیں چھوڑا کہ میں اس کے اعمال کو دیکھ کر یہ تمنا کرسکوں کہ میں بھی اس کے جیسے اعمال کے ساتھ اللہ سے ملنا چاہتا ہوں، بس وہ واحد شخص آپ ہی تھے کہ آپ کے متعلق میں یہ خواہش کرسکتا تھا کہ آپ جیسے اعمال کے ساتھ اللہ سے ملنا چاہتا ہوں۔ سبحان اللہ! کبارِ صحابہ کا آپس میں ایک دوسرے کے لئے کیسا مؤمنانہ جذبہ تھا۔ یہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کو زبانِ نبوت سے جنت کی بشارت دی گئی اور جن کے بے شمار فضائل کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری جملہ کا مقصد یہ ہے کہ: میں نے اکثر و بیشتر رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ اپنے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپ کا تذکرہ بھی ضرور فرماتے تھے مثلاً: اپنے آنے، جانے، داخل ہونے غرض اکثر معاملات میں آپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ ضرور شامل رکھتے تھے جس کی بناء پر میرا غالب گمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم برزخ اور جنت میں بھی آپ کو اپنے دونوں پیش رو ساتھیوں کے ساتھ شامل فرمائیں گے۔

سَهْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِم قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّه قَالُوا مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الدِّينَ ۔

کہ آپ ﷺ نے پھر اس کی کیا تعبیر کی؟ فرمایا کہ دین۔ (یعنی جس کا دین و ایمان جتنا زیادہ تھا اتنا ہی اس کا کُرتا بھی لمبا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرتا زمین پر گھسٹ رہا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ نے انہیں سب سے زیادہ دین و ایمان سے نوازا تھا)۔

١٦٦١۔۔۔۔حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُ قَدَحًا اُتِيتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي اَظْفَارِي ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْعِلْمَ ۔

۱۶۶۱۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں ایک بار سویا ہوا تھا کہ (خواب میں) میں نے ایک پیالہ دودھ سے بھرا ہوا دیکھا جو میرے پاس لایا گیا میں نے اس میں سے (خوب) پیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے بہہ رہی تھی (یعنی میں نے اتنا سیراب ہو کر پیا کہ دودھ میرے ناخنوں میں سے جاری ہو گیا) پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کو دے دیا“۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! پھر آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ علم۔ ❶

١٦٦٢۔۔۔۔وحَدَّثَناه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِه ۔

۱۶۶۲۔۔۔۔ حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت یونس کی سند کے ساتھ سابقہ حدیث مبارکہ ہی کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

١٦٦٣۔۔۔۔حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

۱۶۶۳۔۔۔۔ حضرت سعیدؒ بن المسیب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں اپنے

❶ فائدہ۔۔۔۔ دودھ اور علم میں کثرتِ نفع کے اعتبار سے اشتراک ہے کہ دونوں کا نفع کثیر ہوتا ہے کہ دودھ بدن کی حقیقی غذا اور اس کی نشو و نما کا ذریعہ بنتا ہے جب کہ علم معنوی غذا ہے۔ حافظ ابنِ حجرؒ نے فرمایا کہ: ”علم سے مراد یہاں پر کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کا لوگوں کے احوال اور سیاست سے متعلق علم ہے جس میں حضرت عمرؓ کو حضرت ابو بکرؓ کی بہ نسبت خصوصیت حاصل ہے باعتبار طوالت مدت کے۔ (کہ اگرچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم زیادہ تھا لیکن ان کی مدتِ خلافت بہت تھوڑی تھی جب کہ حضرت عمرؓ کی مدت خلافت بہت زیادہ تھی) اور حضرت عثمانؓ کی بہ نسبت بھی حضرت عمرؓ کو اس علم میں خصوصیت حاصل تھی باعتبار لوگوں کے ان کی خلافت پر متفق ہونے کے (یعنی جتنا عمومی اتفاق حضرت عمرؓ کی خلافت پر تھا ویسا اتفاقِ کامل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر نہ تھا۔

(فتح الباری ۔ [illegible])

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِي عَلٰى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ -

آپ کو دیکھا کہ ایک کنویں پر کھڑا ہوں اور وہاں ڈول بھی ہے۔ میں نے اس کنویں میں سے جتنا اللہ نے چاہا ڈول کھینچا، پھر اسے ابن ابی قحافہ (ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے ڈول کھینچنے میں، اللہ ان کو بخشے، کمزوری تھی۔ پھر وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو اتنا زور آور عبقری کسی کو نہیں دیکھا کہ جو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کی طرح کھینچتا ہو انہوں نے اتنی کثرت سے پانی کھینچا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے ان سے باڑوں میں لے گئے۔ ❶

١٦٦٤ــــ وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْـــنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَـــدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَـــدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَـــنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِـــي عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ-

۱۶۶۴ــــ حضرت ابو صالحؒ سے حضرت یونس کی سند کے ساتھ سابقہ حدیث مبارکہ ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

١٦٦٥ــــ حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْاَعْرَجُ وَغَيْرُهُ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ بِنَحْوِ حَدِيثِ

۱۶۶۵ــــ حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں نے ابو قحافہ کے بیٹے (حضرت ابو بکر صدیقؓ) کو دیکھا کہ وہ (ڈول) کھینچ رہے ہیں۔ (باقی حدیث حضرت زہری کی روایت کردہ حدیث ہی

---

❶ فائدہ ــــ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ کنویں سے مراد مسلمانوں کے امور ہیں اور اس کے پانی سے مراد لوگوں کی حیات اور ان کی صلاح و فلاح اور بہبودی کے معاملات ہیں جب کہ ان کے امیر کو آپ ﷺ نے پانی پلانے والے (ساقی) سے تشبیہ دی، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد کہ ''ان کے کھینچنے میں ضعف تھا''۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں تنقیص نہیں بلکہ ان کی مدت خلافت کے قلیل ہونے کی طرف اشارہ ہے، کہ ان کی خلافت کے زمانہ کے تھوڑا ہونے کی وجہ سے لوگ ان سے اتنا فائدہ حاصل نہ کر سکے جتنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدت خلافت کے طویل ہونے سے حاصل کیا۔ کہ ان کے دور میں اسلام کی وسعت، بلاد اسلام کی توسیع، اموال میں اضافہ، غنائم کی کثرت سے آمد، فتوحات وغیرہ خوب ہوئیں انہوں نے شہروں کو آباد کیا اور ایک مستقل ریاست کے لئے امور ریاست کے خدوخال آئین کے اعتبار سے واضح کئے۔
اور آنحضرت ﷺ کا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے۔ ''اللہ ان کی مغفرت فرمائے''۔ کے کلمات کہنا ان کی کسی خطا یا گناہ کی وجہ سے نہیں تھا نہ ہی تنقیص تھا بلکہ اس طرح کے دعائیہ کلمات عربوں کے کلام میں کثرت سے ہوتے ہیں اور یہ ان کی عادت میں شامل ہوتا ہے''۔ (خلاصہ حاشیہ نووی ۲/۲۷۵)

الزُّهْرِيِّ ـ

۱۶۶۶۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِيتُ اَنِّي اَنْزِعُ عَلٰى حَوْضِي اَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي اَبُو بَكْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرَوِّحَنِي فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ اَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ اَقْوٰى مِنْهُ حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ ـ

کی طرح بیان فرمائی)۔

۱۶۶۶۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میں اپنے حوض (کوثر) پر ہوں اور پانی کھینچ رہا ہوں اور لوگوں کو پلا رہا ہوں، میرے پاس ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے مجھے آرام دینے کے لئے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا اور دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا۔ اللہ انہیں بخشے۔ پھر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ڈول لے لیا، میں نے کبھی بھی کسی آدمی کو اتنا قوی نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) واپس چلے گئے جب کہ حوض ابھی بھی بھرا ہوا تھا اور پانی اس میں سے بہہ رہا تھا“۔

۱۶۶۷۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اُرِيتُ كَاَنِّي اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيبٍ فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقٰى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرْيَهُ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ۔

۱۶۶۷۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو (خواب) میں دکھایا گیا کہ میں ایک ڈول کے ساتھ ایک کنوئیں میں سے صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں تو اسی دوران ابو بکرؓ آگئے تو انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی کے کھینچے اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے کہ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی۔ پھر حضرت عمرؓ آئے اور انہوں نے ڈول کے ذریعہ پانی نکالا تو میں نے لوگوں میں سے ایسی زبردست بہادری کے ساتھ پانی نکالنے والا (حضرت) عمرؓ کے علاوہ اور کسی کو نہیں دیکھا یہاں تک کے لوگ (پانی پی کر سیراب ہو گئے) اور انہوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ بٹھا دیا۔

۱۶۶۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ـ

۱۶۶۸۔۔۔۔۔حضرت سالم بن عبداللہؒ نے اپنے والد سے رسول اللہ ﷺ کا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں خواب سابقہ حدیث ہی کی مثل بیان فرمایا۔

۱۶۶۹۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَا

۱۶۶۹۔۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَابِرًا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيهَا دَارًا اَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ اَيْ رَسُولَ اللهِ اَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ۔

"میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک گھر یا فرمایا کہ محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کا ہے۔ میں نے اس میں داخل ہونا چاہا تو مجھے (اے عمر) تمہاری غیرت کا خیال آگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رونے لگے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟ [1]

١٦٧٠۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا ح و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ۔

١٦٧٠۔۔۔۔۔حضرت جابرؓ سے نبی کریم ﷺ کی حضرت ابن نمیر اور حضرت زہیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

١٦٧١۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا۔

قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ۔

١٦٧١۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ اسی دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں، وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی ہے۔ میں نے سوال کیا (فرشتوں سے) کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کا ہے مجھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کا خیال آگیا لہٰذا میں نے فوراً پیٹھ پھیر لی"۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رونے لگے، اور ہم سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اس مجلس میں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا میں آپ سے غیرت کروں گا؟

[1] فائدہ۔۔۔۔۔بخاری کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نے ایک محل دیکھا کہ جس کے صحن میں ایک لڑکی تھی"۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر شوق، خوشی اور ڈر کے ملے جلے جذبات کی وجہ سے رونے لگے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: کیا اللہ نے مجھے آپ کے علاوہ کسی اور کے ذریعہ یہ رفعت عطا کی ہے؟ کیا اللہ نے آپ کے علاوہ کسی اور کے ذریعہ مجھے ہدایت عطا کی ہے؟ یعنی یہ رفعت و بلندی اور ہدایت جس کی بناء پر میں جنت کے محل کا مستحق ہوا تو وہ سب آپ ہی کی وجہ سے مجھے ملی پھر میں آپ سے غیرت کرتا؟

۱۶۷۲..... وحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۶۷۲..... حضرت ابن شہابؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ نقل کی گئی ہے۔

۱۶۷۳..... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِى مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِى ابْنَ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِى و قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِى عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ سَعْدًا قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِى كُنَّ عِنْدِى فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَيْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِى وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِى

۱۶۷۳..... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی، آپ ﷺ کے پاس اس وقت قریش کی کچھ عورتیں موجود تھیں جو آپ ﷺ سے بہت باتیں کر رہی تھیں اور خوب بلند آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ سب عورتیں فوراً کھڑی ہو گئیں اور جلدی جلدی چھپنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور دعا فرمایا کہ یا رسول اللہ! اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا ہوا رکھے"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہو رہا تھا جو میرے پاس (تو مطمئن) بیٹھی تھیں، لیکن جب تمہاری آواز سنی تو جلدی جلدی چھپنے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! انہیں آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اے اپنی جان کی دشمن عورتو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ وہ کہنے لگیں کہ ہاں۔ کیونکہ تم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت اور تند خو ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب کسی ایسے راستہ پر جس میں تم چل رہے ہو چلتا ہوا تم کو پاتا ہے تو وہ اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ چلنا شروع کر دیتا ہے"۔ ❶

---

❶ فائدہ..... عورتوں کا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھنا نزولِ حجاب کے حکم سے قبل کا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیوں پردہ کیا؟ واقعہ یہ تھا کہ نزولِ حجاب کا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش اور دیرینہ منشاء کے مطابق ہوا تھا۔ اور وہ حکم حجاب سے قبل آنحضرت ﷺ سے اسکے متعلق اکثر دریافت کرتے رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ عورتیں غیر مردوں سے حجاب کریں۔ تو عورتیں جانتی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عورتوں کا بے پردہ رہنا پسند نہیں تو ان کے ڈر کی وجہ سے وہ چھپ کر پردے میں چلی گئیں۔
بعض نے فرمایا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور دیگر محرم عورتیں تھیں۔
حدیث کے آخر میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کی غیر معمولی فضیلت بیان فرمائی کہ شیطان اگر اپنی راہ پر حضرت عمرؓ کو دیکھ لیتا تو وہ راستہ چھوڑ کر دوسری راہ لیتا کہ ان کی ہیبت اور ایمانی رعب سے شیطان بھی ڈرتا تھا۔

نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ-

۱۶۷۴......حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ اَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ -

۱۶۷۴...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ عورتیں بیٹھیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی آوازیں بلند کر رہی تھیں تو جب حضرت عمرؓ نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی تو وہ سب عورتیں پردے میں دوڑ پڑیں۔ (پھر آگے حضرت زہری کی روایت کردہ سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے)۔

۱۶۷۵......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَاِنْ يَكُنْ فِي اُمَّتِي مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مُلْهَمُونَ -

۱۶۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ: "تم سے پہلی امتوں میں "محدّث" ہوا کرتے تھے (ایسے لوگ جنہیں حق تعالیٰ کی طرف سے ٹھیک بات الہام کردی جاتی تھی اور ان کا گمان اور رائے ٹھیک نکلتی تھی) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو تو وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب ہوں گے۔ ❶

۱۶۷۶......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عَجْلانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۶۷۶...... حضرت سعد بن ابراہیمؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ نقل کی گئی ہے۔

۱۶۷۷......حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ اَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلاثٍ فِي مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ

۱۶۷۷...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "تین باتوں میں میری اپنے رب سے موافقت ہوئی۔ ایک تو مقامِ ابراہیم کے بارے میں، دوسرے پردہ کے متعلق، تیسرے غزوۂ بدر کے قیدیوں کی متعلق"۔ ❷

---

❶ فائدہ...... بعض لوگوں کو اللہ کی طرف سے ایسی فراست ایمانی عطا ہوتی ہے کہ ان کی رائے منشاء الٰہی کے مطابق ہوتی ہے اور بعض اوقات فرشتوں کے ذریعہ انہیں الہام کردیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو "ملہم" کہا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ کی طرف سے یہ اعزاز عطا کیا گیا تھا، البتہ محدث اور ملہم کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ وہ نہ نبی ہوتا ہے نہ اس کی رائے یا الہام کو "وحی" کہا جا سکتا ہے، مرزا قادیانی نے اس حدیث سے جو اپنی ناپاک نبوت کیلئے دلیل لینے کی کوشش کی ہے وہ ایک ناپاک جسارت کی سوا کچھ نہیں۔

❷ فائدہ...... بخاری کی روایت میں اس کی تفصیل مذکور ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کاش ہم مقامِ ابراہیم کو مصلّی (جائے نماز) بنالیں۔ تو اس موقع...... (جاری ہے)

وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ ـ

۱۶۷۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكَفِّنَ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً﴾ وَسَأَزِيدُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾-

۱۶۷۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی بن سلول (رئیس المنافقین) فوت ہوا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو سچے مخلص مسلمان اور صحابی تھے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی قمیص مبارک مانگی کہ وہ اپنے باپ کو اس میں کفن دینا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قمیص عطا فرمادی۔ پھر انہوں نے مطالبہ کیا کہ آپ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ بھی پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر کہنے لگے کہ یارسول اللہ! کیا آپ اس کی نماز پڑھ رہے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے آپ کو منع فرمایا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ''آپ ﷺ (ان منافقین) کے لئے استغفار کریں یا ان کے لئے استغفار نہ کریں، اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کیلئے استغفار کریں گے تو...... (بھی اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا) تو میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ تو منافق ہے۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لی۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ: ''ان (منافقین) میں سے کوئی مر جائے تو آپ ﷺ کبھی بھی ان پر نماز (جنازہ) نہ پڑھئے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں''۔ (التوبہ)

۱۶۷۹...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي

۱۶۷۹...... حضرت عبیداللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی نقل کی گئی ہے البتہ اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے ان منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... پر آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ: واتَّخذوا من مَقام إبراهيم مصلّى۔ (البقرہ) ''کہ مقامِ ابراہیم کو مصلّٰی بناؤ''۔ اور آیتِ حجاب نازل ہوئی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! کاش کہ آپ اپنی ازواج کو حکم دیں کہ وہ پردہ کیا کریں کہ ان سے ہر نیک و بد گفتگو کرتا ہے۔

اس موقع پر پردہ کی آیت نازل ہوئی۔ تیسری بات کہ غزوۂ بدر کے قیدیوں کے متعلق میری رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کردیا جائے (فدیہ نہ لیا جائے) اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق آیت نازل فرمائی سورۂ انفال کی آیت جس کا واقعہ مشہور ہے۔

أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

چھوڑ دی۔ ❶

❶ فائدہ...... عبداللہ بن اُبَی بن سلول منافقین کا سردار اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کا بہ ظاہر ساتھی لیکن درپردہ وہ بدترین دشمن تھا اور ہر جگہ اس نے اپنے ساتھیوں سمیت آنحضرت ﷺ اور اہلِ ایمان کے ساتھ غداری کی۔ ہر غزوہ کے موقع پر بہانے بنا کر اپنے ساتھیوں کو روک دیتا تھا، حتیٰ کہ غزوۂ تبوک میں اس نے صراحتاً نکلنے سے انکار کردیا۔ جس کی طرف قرآن کریم نے اشارہ فرمایا۔ غرض یہ بدترین منافق اور دشمن اسلام تھا۔ جب کہ اس کے بیٹے حضرت عبداللہ صحیح معنوں میں مخلص صادق مسلمان تھے۔ جب باپ کا انتقال ہوا تو جذباتِ محبت سے مغلوب ہو کر خدمتِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور باپ کے کفن کے لئے قمیصِ نبوی کا مطالبہ کیا اس امید پر کہ شاید اس کی برکت سے باپ کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ اسی طرح جنازہ پڑھنے کی بھی درخواست کی۔ رسول اللہ ﷺ امت کے ہر فرد پر شفیق کامل تھے، اس جذبۂ شفقت کی وجہ سے ہو کر آپ ﷺ نے اپنی قمیصِ مبارک بھی عطا فرمائی اور جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے بھی تیار ہو گئے۔
لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کردیا اور انہوں نے آپ ﷺ کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے روکنا چاہا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن اُبَی کی وہ گستاخانہ باتیں شمار کر کے بتلایا کہ اس نے اپنی باتوں سے رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے، لہٰذا آپ اس کی نمازِ جنازہ ہرگز نہ پڑھیں کہ یہ منافق ہے۔
مگر رسول اللہ ﷺ نبوی شفقت کے غلبہ کی بناء پر نمازِ جنازہ کے لئے کھڑے ہو گئے اور ایک روایت کے مطابق نماز پڑھ لی جب کہ دوسری روایت کے مطابق نہیں پڑھی۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کے مطابق وحی الٰہی کا نزول ہوا اور سورۂ توبہ کی آیت "ولا تُصلِّ علىٰ أحدٍ مِّنهم مات أبداً ولا تقم علىٰ قبره" نازل ہوئی کہ اگر ان منافقین میں سے کوئی مرجائے تو نہ آپ ان پر نماز جنازہ پڑھیں نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں"۔
یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا تو یوں فرمایا کہ "آپ ﷺ اس کی نماز پڑھ رہے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے"۔ جب کہ منافق کی نمازِ جنازہ کی ممانعت تو اس واقعہ کے بعد نازل ہوئی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے؟
علماء نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں لیکن ان میں سب سے بہتر اور اولیٰ بالقبول اور مؤید بالقرائن جواب وہ ہے، جو علامہ قرطبیؒ نے دیا ہے کہ یہ جملہ الہام کی قبیل سے ہے اور غالباً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الہام ہو گیا ہوگا کہ اللہ کی طرف سے اس کی ممانعت ہونے والی ہے۔ کیوں کہ اس سے قبل کی آیات میں منافقین کے لئے استغفار کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں، اور نماز جنازہ میں بھی استغفار ہوتا ہے۔ چنانچہ بخاری کی روایت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول مروی ہے کہ: آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے کہ ان کے لئے استغفار کریں"۔ اور آنحضرت ﷺ کا جواب کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے الخ" بھی اسی پر دلالت کر رہا ہے۔
جب کہ ابن مردویہ نے تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ جس میں وضاحتاً یہ ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ اس پر نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کہاں (منع کیا ہے؟) ان روایات میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ غالباً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطورِ الہام یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ منشاءِ الٰہی بھی یہی ہے اور ممکن ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ استغفار والی آیت میں استغفار سے نماز جنازہ ہی مراد لیتے ہوں۔
غرضیکہ دیگر مواقع کی طرح یہاں پر بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے منشاء الٰہی کے مطابق ہوئی اور ان کی رائے اور وحی الٰہی میں مطابقت ہو گئی۔

باب-۳۰۷ باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

فضائلِ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۱۶۸۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُو بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُولُ ذٰلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔

۱۶۸۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی رانیں کھلی ہوئی تھیں یا فرمایا کہ پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں۔ اسی اثناء میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی، آپ ﷺ اسی حال میں لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہیں بھی اجازت دے دی، آپ ﷺ اسی حال میں تھے (کہ وہ بھی آگئے) اور ان سے گفتگو فرمانے لگے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرمائے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ: ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے کچھ خیال نہ کیا (بلکہ اسی طرح لیٹے رہے) اور کوئی پروانہ کی۔ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو بھی کوئی خیال نہ کیا نہ کوئی پرواکی۔ پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر داخل ہوئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے (اس کی کیا وجہ ہے؟) فرمایا کہ: ''کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں''۔ [1]

---

[1] فائدہ...... ران ستر میں شامل ہے یا نہیں؟......اس حدیث سے بعض لوگوں نے استدلال کرتے ہوئے یہ کہا کہ ران ستر عورت میں شامل نہیں ہے کیونکہ اگر ران ستر میں داخل ہوتی تو آنحضرت ﷺ حضرت ابو بکرؓ کے سامنے اسے نہ کھولے رہتے۔
لیکن جمہور علماء کے نزدیک ران ستر عورت میں داخل ہے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کی صحیح روایتوں کے مطابق ران ستر میں شامل ہے۔ جمہور کا استدلال مسندِ احمد کی اس روایت سے ہے جو محمدؒ بن عبد اللہ بن جحش سے مروی ہے کہ: نبی ﷺ ایک بار مسجد کے صحن میں معمر کے پاس سے گزرے جن کی ران کی ایک طرف سے کپڑا اٹھا ہوا تھا کیونکہ وہ کولھوں کے بل بیٹھے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے معمر! اپنی ران پر چادر ڈالو کیونکہ ران ستر میں شامل ہے''۔ (ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ۲/ ۵۲)
اسی طرح ترمذی کی تخریج کردہ روایتِ جُرھد سے بھی جمہور کا استدلال ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو ان کی ران کھلی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: اپنی ران ڈھکو کیونکہ وہ ستر میں شامل ہے''۔ (و قال الترمذی ھذا حدیث حسن)
جب کہ حدیثِ باب جس میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں ران کا کھلا ہونا منقول ہے تو نوویؒ نے اس کا جواب دیا کہ یہاں تو در حقیقت راوی کو ہی وہم ہے کہ رانیں کھلی ہیں یا پنڈلیاں۔ اور اس شک کی بناء پر اس سے استدلال صحیح نہیں۔ جب کہ ران کے...... (جاری ہے)

١٦٨١...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اسْتَاْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لِاَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضَى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضَى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَقَضَيْتُ اِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّي خَشِيتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ -

١٦٨١...... حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدیقہ، زوجہ نبی ﷺ اور حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، آپ ﷺ اس وقت اپنے بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اونی چادر اوڑھے لیٹے تھے، آپ ﷺ نے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی، ان سے اپنا کام کیا پھر وہ چلے گئے، بعد ازاں حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اسی حالت میں اجازت دے دی۔ ان سے بھی اپنا کام کیا، پھر وہ بھی چلے گئے۔ بعد ازاں حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے۔ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ: اپنے کپڑے سمیٹو۔ پھر میں نے اپنا کام کیا اور چلا آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے گھبرا کر اٹھتے نہیں دیکھا جیسا کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے پر گھبرا کر بیٹھے دیکھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان بہت شرم و حیا والے آدمی ہیں اور مجھے ڈر تھا کہ اگر میں انہیں اسی حالت میں آنے کی اجازت دیتا تو وہ اپنی جس ضرورت سے آئے تھے وہ بھی مجھے نہ بتا سکتے"۔

١٦٨٢...... وحَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَاْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ -

١٦٨٢...... حضرت عثمانؓ اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی (اور آگے حضرت عقیل عن الزہری) کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ ذکر فرمائی۔

١٦٨٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا

١٦٨٣...... حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ستر میں شامل ہونے کے متعلق صحیح اور صریح قولی احادیث منقول ہیں۔

ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِیَاثٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ اَبِی مُوسَی الاَشْعَرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِینَةِ وَهُوَ مُتَّکِئٌ یَرْکُزُ بِعُودٍ مَعَهُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّینِ اِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاِذَا اَبُو بَکْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تَکُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِی قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَبْرًا اَوِ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ -

ہیں کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے باغات میں سے کسی باغ میں تشریف رکھتے تھے اور ایک عصا جو آپ کے ہاتھ میں تھا، آپ ﷺ اس سے کیچڑ میں کرید رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا، آپ نے فرمایا کہ کھول دو اور (آنے والے کو) جنت کی بشارت دے دو، فرماتے ہیں کہ (دروازہ کھولا تو) ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے، میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دے دی۔ پھر (کچھ دیر بعد) دوسرے آدمی نے دروازہ کھلوایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ فرماتے ہیں کہ میں گیا تو دیکھا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دے دی۔ پھر کسی اور نے دروازہ کھلوایا تو نبی ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو ایک بڑی پیش آنے والی مصیبت پر (صبر کے عوض میں) جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گیا تو دیکھا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں نے دروازہ کھولا اور جنت کی بشارت دی اور وہی بات ذکر کی جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ! صبر! یا فرمایا اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے"۔

١٦٨٤ ...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیعِ الْعَتَکِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوبَ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ اَبِی مُوسَی الاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِی اَنْ اَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنٰی حَدِیثِ عُثْمَانَ بْنِ غِیَاثٍ -

۱۶۸۴ ...... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ اس دروازہ پر پہرہ دو (پھر آگے سابقہ حدیث عثمان بن غیاث کی روایت کردہ حدیث کی طرح بیان فرمایا)

١٦٨٥ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْکِینٍ الْیَمَامِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِیکِ بْنِ اَبِی نَمِرٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَخْبَرَنِی اَبُو مُوسَی الاَشْعَرِیُّ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فِی بَیْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَاَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَکُونَنَّ مَعَهُ یَوْمِی هٰذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ

۱۶۸۵ ...... حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے اور کہا کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کو لازم پکڑوں گا، اور میں آج کا سارا دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہوں گا۔ فرماتے ہیں کہ وہ مسجد آئے اور لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کی بابت دریافت کیا، لوگوں نے کہا کہ "اس طرف گئے ہیں"۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے قدموں کے

فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَّهَ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلٰى اَثَرِهِ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ اَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِى الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْيَوْمَ فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِاَبِي بَكْرٍ اُدْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ فِى الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِى الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِى يَتَوَضَّاُ وَيَلْحَقُنِى فَقُلْتُ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ اَخَاهُ خَيْرًا يَاْتِ بِهِ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ اَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِى الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِى اَخَاهُ يَاْتِ بِهِ فَجَاءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ

نشانات پر چلتا رہا پوچھتے پوچھتے (یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا) اور آپ ﷺ بئر اریس (مدینہ کے باہر ایک کنواں تھا غالباً قبا کی طرف، اس کے احاطہ میں) داخل ہو گئے۔ میں اس کے دروازہ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ دروازہ ٹہنیوں کا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی اور وضو فرمایا۔ میں آپ ﷺ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا تو آپ بئر اریس کی منڈیر پر بیٹھ گئے، اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا لیں۔

فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو سلام کیا، پھر واپس لوٹنے لگا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور دل میں کہنے لگا کہ میں آج ضرور رسول اللہ ﷺ کا دربان رہوں گا۔ حضرت ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے کہا کون؟ فرمایا ابو بکر۔ میں نے کہا ذرا ٹھہریئے۔ پھر میں واپس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر تشریف لائے ہیں اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا کہ انہیں آنے دو۔ اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔ میں واپس آیا اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہا کہ داخل ہو جایئے اور (سنئے کہ) رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اندر داخل ہوئے اور منڈیر پر رسول اللہ ﷺ کی دائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے لٹکائی تھیں اور اپنی پنڈلیاں بھی کھول لیں۔

ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ پھر میں واپس دروازہ پر آکر بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو گھر میں وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا اور وہ مجھ سے ملنے والا تھا۔ میں نے دل میں کہا اب جس انسان کی بہتری اللہ کو منظور ہوگی اسے لے آئے گا۔ میرے دل میں بھائی کا خیال تھا (کہ وہ آجائے) اسی اثنا میں کسی آدمی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے کہا کون؟ کہا کہ عمر بن الخطاب۔ میں نے کہا ذرا ٹھہریئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ، عمر تشریف لائے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا آنے دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دے دو۔ میں واپس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے آیئے اور (سنئے کہ) رسول اللہ ﷺ آپ کو خوشخبری سناتے ہیں جنت کی۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی اندر تشریف لے گئے اور جا کر منڈیر پر رسول اللہ ﷺ

النَّبِيَّ ﷺ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ. قَالَ شَرِيكٌ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ -

کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ اپنے پاؤں بھی کنویں میں لٹکالئے۔ میں واپس آکر دروازہ پر بیٹھ گیا۔ اور دل میں کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کو اگر جس کی بہتری منظور ہوگی اسے لے آئے گا دل میں سوچا کہ میرا بھائی (آئے گا)۔

اسی اثناء میں کوئی آدمی آیا اور دروازہ کو ہلایا۔ میں نے کہا کون؟ کہا کہ عثمان بن عفان! میں نے کہا ذرا ٹھہریئے۔ اور یہ کہہ کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی خبر دی۔ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور انہیں اس مصیبت کے عوض جو انہیں پہنچے گی جنت کی بشارت دے دو۔

میں واپس آیا اور حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہا کہ اندر تشریف لایئے اور سنئے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے اس مصیبت کے عوض جو آپ کو پہنچے گی۔ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اندر آئے تو کنویں کی منڈیر بھر چکی تھی (کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ تھی) چنانچہ وہ دوسری جانب سے ان حضرات کے سامنے بیٹھ گئے۔

سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس معاملہ کو ان حضرات کی قبروں سے تعبیر کیا (یعنی کنویں کی منڈیر پر جنہیں نبی ﷺ کے ساتھ جگہ ملی ان کی قبور بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوں گی یعنی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جنہیں جگہ نہ ملی تو ان کی قبر بھی ساتھ نہ ہوگی۔ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ان کی قبر جنت البقیع میں ہے)۔

١٦٨٦ وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ هَاهُنَا وَاَشَارَ لِي سُلَيْمَانُ اِلَى مَجْلِسِ سَعِيدٍ نَاحِيَةَ الْمَقْصُورَةِ قَالَ اَبُو مُوسَى خَرَجْتُ اُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ حَسَّانَ وَلَمْ

۱۶۸۶۔۔۔۔۔ حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا تو میں نے آپ ﷺ کو باغوں کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو میں آپ ﷺ کے پیچھے چلا تو میں نے آپ ﷺ کو ایک باغ میں پایا (اور میں نے دیکھا) کہ آپ ﷺ ایک کنوئیں کے کنارے پر تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیاں کھول کر ان کو کنوئیں پر لٹکائے ہوئے ہیں اور پھر باقی روایت یحییٰ بن حسان کی روایت کی طرح ذکر کی ہے اور سعید بن مسیبؒ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی۔

يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَاَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ -

۱۶۸۷ ...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی كَثِيرٍ اَخْبَرَنِی شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِی نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِی مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا اِلٰى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهٖ فَخَرَجْتُ فِی اِثْرِهٖ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰی حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِی الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَاوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ -

۱۶۸۷...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنی کسی ضرورت کیلئے مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تشریف لے گئے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے نکلا (پھر آگے باقی روایت حضرت سلیمان بن بلال کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل ذکر فرمائی) اور ابن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے ان حضرات کے اس طرح بیٹھنے سے ان کی قبروں کی ترتیب کو سمجھا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں ایک ساتھ ہیں اور حضرت عثمانؓ کی قبر علیحدہ ہے۔

باب-۳۰۸ باب من فضائل علي بن ابی طالبٍ رضی الله عنه

فضائلِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶۸۸ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ اَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِی قَالَ سَعِيدٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِی عَامِرٌ فَقَالَ اَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ وَاِلَّا فَاسْتَكَّتَا -

۱۶۸۸...... حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ: "تمہارا مجھ سے تعلق ویسا ہی ہے جیسا ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔

حضرت سعیدؒ بن المسیب فرماتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ یہ حدیث بالمشافہہ خود حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی سنوں، چنانچہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے، ان کے بیٹے عامر کی بیان کردہ حدیث بیان کی، تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث سنی ہے۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے خود سنی ہے؟ انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں پر رکھ لیں اور کہا کہ ہاں! اور اگر میں نے نہ سنی تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔[1]

---

[1] حدیث کا مقصد بالکل واضح ہے۔ بنی اسرائیل میں حضرت ہارون علیہ السلام کا جو مقام تھا وہ امت محمدیہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے لیکن دونوں کے مقام کے درمیان جو فرق تھا وہ بھی آنحضرت ﷺ نے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ تم میں اور ان میں...... (جاری ہے)

۱۶۸۹...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِى طَالِبٍ فِى غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِى فِى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُونَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى غَيْرَ اَنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِى -

۱۶۸۹...... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کو (مدینہ پر) حاکم بنایا جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک میں تشریف لے گئے تو حضرت علیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام میرے ہاں اس طرح ہے کہ جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... فرق یہ ہے کہ وہ نبی تھے اور میرے بعد میری امت میں کوئی نبی نہیں ہوگا اور آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ جملہ غزوۂ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا جب آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا جیسا کہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے۔

روافض کا اس حدیث سے استدلال باطل اور اس کا جواب

روافض و امامیہ بلکہ تمام شیعہ فرقے اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے استحقاق پر استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں خلافت کی وصیت فرمائی تھی۔ کیونکہ حضرت ہارون علیہ السلام بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے۔ لیکن یہ استدلال بالکل باطل اور غیر معتبر ہے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عارضی خلیفہ تھے، جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر رہے حضرت ہارون خلیفہ رہے، لیکن ان کی واپسی اور پھر بعد ازاں ان کے انتقال کے بعد حضرت ہارونؑ خلیفہ نہیں تھے، کیونکہ حضرت ہارونؑ کا انتقال حضرت موسیٰؑ کی حیات میں ہی ہو گیا تھا۔ جیسا کہ اہلِ سِیَر نے نقل کیا ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بلا فصل پر استدلال کرنا درست نہیں، البتہ اسی میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ حدیث میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کی عظیم فضیلت بیان کی گئی ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی دوسرا ان سے افضل نہیں ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلتِ تامہ اور وفاتِ نبی ﷺ کے بعد ان کی خلافت واضح دلائل اور ثبوت کے ساتھ ثابت و ظاہر ہے جن کا کچھ تذکرہ پیچھے فضائل ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باب میں گذر چکا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کو اپنا نائب مقرر کیا تھا (مدینہ میں) انہوں نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جارہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ البتہ اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(یہ آپ ﷺ نے اس لئے ارشاد فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شاید نبی ہوں، یا یہ کہ کسی کو شبہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آئیں گے وہ تو نبی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور نزول بطور نبی نہیں بلکہ بطور اُمتی ہوگی، کیونکہ نبوت اپنی تمام اقسام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر پوری ہو چکی ہے اور قطعی و واضح دلائل قرآن حدیث سے ثابت ہے)۔

۱۶۹۰..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِى هٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۶۹۱..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِى اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِى سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُونَ لِى وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ خَلَّفَهُ فِى بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِى مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُونَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِى عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهِ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِى عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِى۔

۱۶۹۰..... اس سند کیساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت مروی ہے۔

۱۶۹۱..... حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی وقاص فرماتے کہ معاویہ بن ابی ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ان کے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا توان سے کہا کہ ابوالتراب (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ملافت کرنے میں تمہیں کیا مانع ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان تین باتوں کی وجہ سے جو مجھے یاد ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا میں ہرگز ابوالتراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا نہ کہوں گا۔ ان تین میں سے مجھے کوئی ایک بھی حاصل ہو جائے تو یہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت فرمایا جب آپ ﷺ نے کسی غزوہ کے موقع پر انہیں اپنا نائب بنایا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جارہے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

۱۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہارا مجھ سے ویسا ہی تعلق ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ سوائے اس کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۲۔ اور میں نے خیبر کے دن آپ ﷺ سے سنا فرمایا کہ: میں کل جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس انتظار میں رہے (کہ یہ اعزاز کیسے ملتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلاؤ۔ انہیں لایا گیا تو ان کی آنکھیں دُکھنے آرہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں تھتکار اور جھنڈا انہیں دے دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

۳۔ اور (تیسری بات یہ کہ) جب یہ آیت نازل ہوئی کہ: ہم اپنے بیٹوں کو چھوڑیں تم اپنے بیٹوں کو"۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی،

فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور فرمایا کہ اے اللہ! یہ سب میرے گھر والے ہیں"۔ ❶

❶ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنا کہ ابوالتراب کو ملامت کرنے میں تمہارے لئے کیا مانع ہے؟ اس جملہ کے متعلق علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: "علماء نے فرمایا کہ: وہ احادیث جن کے ظاہر سے کسی صحابی سے اس کی شان کے خلاف کسی بات کا احتمال ہو تا ہو تو ایسی احادیث میں تاویل کرنا واجب ہے۔ یہاں پر بھی معاویہؓ کے قول میں اس بات کی تصریح نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابوالتراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ملامت کا حکم دیا تھا' بلکہ ان سے اس مانع کے متعلق سوال کیا تھا کہ وہ انہیں قابلِ ملامت کیوں نہیں سمجھتے؟ کیا ان کے خوف کی وجہ سے یا کسی اور سبب کی وجہ سے؟ اگر تو ان کے تقویٰ اور بزرگی کی وجہ سے ایسا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے...... غالباً حضرت سعدؓ اس گروہ میں ہوں گے جو حضرت علیؓ کو حضرت معاویہؓ کے مقابلہ میں ناحق کہتا ہو گا لیکن انہیں برا نہ کہتے ہوں گے تو حضرت معاویہؓ نے ان کے اس گریز کی وجہ دریافت کی۔

علاوہ ازیں اس کی ایک توجیہ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت معاویہؓ سعدؓ کو یہ کہہ رہے ہوں کہ تم لوگوں کے سامنے ان کی خطا اور اجتہاد کی غلطی واضح کرو اور ہمارے اجتہاد کا ٹھیک ہونا بیان کرو"۔ (نووی مختصراً/حاشیہ مسلم ۲/۲۷۸)

شیخ الاسلام صاحبِ تکملہ فتح الملہم فرماتے ہیں کہ:

"لفظِ سب" اگرچہ فی زمانہ تو برائی اور گالم گلوچ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن ابتدائی دور میں یہ لفظ ملامت اور قابلِ خطا کے معنی میں استعمال ہوتا تھا (یعنی کسی کو ملامت کرنی ہو یا خطاوار گردانتا ہو تو اس کیلئے لفظِ "سب" استعمال ہوتا تھا)۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہی کتاب الفضائل میں باب معجزات النبی ﷺ کے تحت حدیث گذر چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رفقاء کو منع فرمایا تھا (غزوۂ تبوک کے سفر کے دوران) کہ میرے تبوک کے چشمہ پر پہنچنے سے قبل کوئی اس چشمہ سے پانی نہ پیئے۔ لیکن دو آدمیوں نے جو آگے نکل گئے تھے پانی پی لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے چشمہ کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تو نبی ﷺ نے انہیں "سب" فرمایا۔ ظاہر ہے کہ یہاں پر "سب" سے مراد گالم گلوچ نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں ملامت کی اور خطاوار گردانا (کیونکہ نبی علیہ السلام نے گالم گلوچ کبھی نہیں فرمائی) لہٰذا حدیثِ بالا میں بھی حضرت معاویہؓ کا یہ قول اسی معنی میں ہے۔

غرض مقصود حضرت معاویہؓ کا یہ نہیں تھا کہ وہ حضرت علیؓ کے برا کہنے کو اچھا سمجھتے تھے بلکہ وہ اپنے موقف کو صحیح سمجھ کر لوگوں سے اس کا اظہار چاہتے تھے۔

جب کہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کے فضل و کمال' ان کی اعلیٰ سیرت و اخلاق کا اعتراف کرتے تھے' چنانچہ جب حضرت علیؓ کی وفات ہوئی تو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ ایک عورت نے ان سے پوچھا کہ آپ نے تو ان سے جنگ کی اور ان کی وفات پر رو رہے ہیں؟ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تیرا ستیاناس! تو نہیں جانتی کہ لوگوں نے فضیلت' فقاہت اور علم کی حامل کیسی شخصیت کو گنوا دیا ہے"۔ (البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۸/۱۳۰)

اسی طرح حضرت ضرارؓ الصدائی سے حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے حضرت علیؓ کی بے حد تعریف کی (جس کی تفصیل کتب سیرت و تاریخ میں موجود ہے) (تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ابوالحسنؓ (حضرت علی) پر رحم فرمائے اللہ کی قسم! وہ ایسے ہی تھے"۔ (الاستیعاب لابن عبدالبر: ۳/۴۳)

بہر کیف! حضرت معاویہؓ کی طرف سے لفظِ "سب" بطور تغلیط اور انہیں خطاوار ٹھہرانے کے لئے استعمال ہوا ہے نہ کہ برائی اور گالم گلوچ کے معنی میں۔ واللہ اعلم (ملخصاً از تکملہ فتح الملہم: ۵/۱۰۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابوالتراب لقب اور اس کی وجہ

حضرت علیؓ کا لقب اس حدیث میں ابوالتراب (مٹی والا) استعمال ہوا ہے۔ ان کے اس لقب کی وجہ کیا ہے؟...... (جاری ہے)

۱۶۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِبْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ

۱۶۹۲...... حضرت سعدؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہو جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... علامہ حلبیؒ نے اپنی تصنیف "سیرت الامین ﷺ میں المامون" میں نقل کیا ہے کہ غزوۂ عشیرہ جو غزوۂ بدر سے قبل کسی جنگ کے لئے حضور ﷺ کا پہلا سفر تھا (امام بخاریؒ کے بقول) اس سفر سے واپسی میں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابوالتراب کا لقب دیا۔ جس کا واقعہ یہ پیش آیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن یاسر کو زمین پر اس طرح سوتے دیکھا کہ ان کے اوپر مٹی لگ گئی تھی' آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاؤں سے حرکت دے کر اٹھاتے ہوئے فرمایا کہ:

اے ابوالتراب اٹھو! یعنی مٹی والے اٹھو...... (سیرتِ حلبیہ / علامہ حلبیؒ۔ ۳/۳۳۰)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین فضائل بیان فرمائے:

پہلی فضیلت تو سابقہ حدیث والی ہے۔ جس کی تفصیل گذر چکی ہے۔

دوسری فضیلت بھی واضح ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت علیؓ کا انتخاب اس بات کی علامت ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں۔

جب کہ تیسری فضیلت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں"۔ کی تفصیل اس طرح ہے۔ امام ترمذیؒ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے۔ عمر بن ابی سلمہ جو نبی ﷺ کے پروردہ تھے فرماتے ہیں کہ:

"جب نبی ﷺ پر یہ آیتِ مبارکہ: انّما يريد الله ليذهب عنكم الرّجس الآية (الاحزاب) نازل ہوئی۔ امّ سلمہؓ کے گھر میں تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا، انہیں ایک چادر اوڑھائی' حضرت علیؓ آپ ﷺ کی پشت پر تھے' انہیں بھی چادر اڑھائی پھر ارشاد فرمایا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں، ان سے گندگی دور فرمادے اور انہیں اچھی طرح پاک کردیں"۔ اس پر اُمِ سلمہؓ نے فرمایا کہ یارسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بھی خیر پر ہو"۔ (ترمذی / تفسیر ۵/۳۲)

روافض کا اس حدیث سے استدلالِ باطل

اس حدیث سے روافض نے استدلال کرتے ہوئے یہ عقیدہ نکالا کہ: نبی ﷺ کے اہلِ بیت صرف حضرت علیؓ' فاطمہؓ' حسنؓ و حسینؓ رضی اللہ عنہم ہی تھے فقط' ان کے علاوہ کوئی اہلِ بیت میں شامل نہیں تھا' علاوہ ازیں یہ اہلِ بیت ہر خطاء و گناہ سے معصوم تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اے اہلِ بیت اور تمہیں خوب پاکیزہ بنادے"۔ (الاحزاب)

لیکن یہ باطل اور غلط استدلال ہے۔ اور دونوں دعوے اتنے بودے ہیں کہ قرآن فہمی کا معمولی سا ذوق رکھنے والا اور ذرا بھی قرآن کے الفاظ پر نگاہ رکھنے والا شخص ان دعووں کی حقیقت سمجھ سکتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی جو آیت روافض نے اپنے استدلال میں پیش کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ازواجِ نبی ﷺ یعنی امہات المؤمنین کو خطاب فرمایا ہے۔ یہ پورا رکوع ہی ازواجِ نبی ﷺ سے خطاب ہو رہا ہے۔

چنانچہ مذکورہ آیت کی ابتدا بھی ان الفاظ سے ہو رہی ہے کہ فرمایا:

"یا نسآء النبی! اے نبی کی بیویو !...... پھر آگے ان کو بعض احکامات دیئے گئے جو اپنے حکم کے اعتبار سے عام ہیں لیکن خصوصی خطاب ازواجِ نبی ﷺ ہی کو ہے۔ اس آیت کے آخر میں فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہی ہے کہ اے اہلِ بیت تم سے گندگی دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے"۔

(جاری ہے)

عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى۔

۱۶۹۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ

۱۶۹۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا کہ: "میں یہ جھنڈا، اس شخص کو دوں گا جو

(گذشتہ سے پیوستہ)...... غرض روافض کا پہلا دعویٰ کہ "اھلِ بیت سے صرف حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حضرت علیؓ، حسنؓ حسینؓ مراد ہیں"۔ غلط ہے، کیونکہ عربی زبان میں "اھل" کا لفظ اوّلاً اور بالذات صرف "ازواج" کے لئے استعمال ہوتا ہے لغتاً بھی عرفاً بھی جب کہ ازواج کے علاوہ بچوں اور اولاد کے لئے تبعاً اور ضمناً استعمال ہوتا ہے۔ تو ازواج نبی ﷺ تو اھلِ بیت میں بالذات داخل ہی تھیں، البتہ حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حسن وحسین رضی اللہ عنہما ضمناً داخل تھے کیونکہ آیت کا سیاق تو صرف ازواج ہی کے لئے ہے البتہ "اھلِ بیت" کا لفظ عموم کا احتمال رکھتا ہے لہٰذا آپ ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو اھلِ بیت کے عموم میں شامل کرنے کی تاکید کے لئے انہیں بلایا، چادر اڑھائی اور فرمایا کہ: اے اللہ! یہ (بھی) میرے اھل ہیں"۔ تاکہ جو عزت واحترام ازواج کو حاصل ہے وہ ان کو بھی حاصل ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہؓ (جو اُمّ المومنین ہیں) وہ چادر میں داخل نہ ہوئیں کیونکہ وہ تو پہلے ہی قطعی طور پر "اھلِ بیت" کے مفہوم میں داخل تھیں۔ لہٰذا انہیں بلانے کی ضرورت نہ تھی۔

لاریب! کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فاطمہ، حسن وحسین رضی اللہ عنہم اھلِ بیت میں شامل ہیں لیکن اس کے مفہوم سے ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو نکالنا محض جہالت وبغض وعناد ہے۔ اور ایسا دعویٰ کرنا باطل ہے۔

روافض کا دوسرا دعویٰ

روافض کا دوسرا دعویٰ کہ: "اھلِ بیتِ اطہار معصوم اور گناہ سے پاک تھے"۔ یہ بھی باطل ہے اور اس دعویٰ کی بنیاد پر شیعہ، حضرت علیؓ کی امامت روافض کے اپنے عقیدہ کے مطابق) کی بنیاد کھڑی کرنا چاہتے ہیں کہ جب وہ معصوم تھے تو یہ مقام تو نبی کا ہوتا ہے تو (نعوذ باللہ) وہ نبی ہوئے۔

تفصیل ان کے دعویٰ کی اس طرح ہے کہ اوّلاً تو انہوں نے دعویٰ کیا کہ "اہلِ بیت میں صرف علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ شامل ہیں"۔ پھر قرآن کریم کے الفاظ "انّما يريد الله ليذهب عنكم الرّجس أهل البيت" یعنی اے اہلِ بیتِ نبی! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تمہیں اچھی طرح پاک کردے" تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ حضرات اہلِ بیت معصوم عن الخطاء تھے۔ (والعیاذ باللہ)

واقعہ یہ ہے کہ الفاظِ قرآن کا یہ مقصد نہیں کہ وہ ان حضرات کو معصوم ثابت کریں بلکہ حضراتِ اھلِ بیت کی طہارتِ قلوب، صفائی اور پاکیزگی وفضیلت کا اظہار ہے۔ اور اس طرح کے کلمات تو تمام مؤمنین کے حق میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

ولكن يّريد ليطهّر كم وليُتمّ نعمته عليكم...... الآية (المائدة/٦)

"یعنی لیکن وہ (اللہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے"۔

لیکن کسی ایک نے بھی ان الفاظ کی بناء پر تمام اہلِ ایمان یا خاص بدری صحابہؓ کیلئے معصوم ہونے کا قول منقول نہیں تو سورۂ احزاب کے الفاظ مذکورہ کس بناء پر اہلِ بیتِ اطہار کی عصمت اور معصوم ہونے پر دال ہو سکتے ہیں؟

علامہ ابن تیمیہؒ نے منہاج السنّة میں اس مسئلہ کی تحقیق فرمائی اور ثابت کیا ہے کہ روافض کا یہ دعویٰ کسی دلیل کی بناء پر باطل ہے۔ خلاصہ ان کے کلام کا یہ ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جہاں جہاں اپنے "ارادہ" کا بیان فرمایا ہے (جیسے مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ...... (جاری ہے)

اَبِيهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلٰی يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَةَ اِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ اَنْ اُدْعٰی لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰی يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلٰی مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰی يَشْهَدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللهِ۔

اللہ و رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی سوائے اس دن میں آپ ﷺ کے سامنے کو ہوتا رہا اس امید پر کہ مجھے بلایا جائے۔ لیکن آپ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور وہ جھنڈا انہیں دے دیا پھر فرمایا کہ چلو اور ادھر اُدھر مت متوجہ ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھنڈا لے کر کچھ چلے پھر رک گئے مگر کسی اور طرف نہ دیکھا اور وہیں سے چیخ کر پوچھا کہ یا رسول اللہ! میں لوگوں سے کس بات پر قتال کروں؟ فرمایا کہ ان سے قتال کرو یہاں تک کہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد الرسول اللہ کی شہادت (گواہی) دے دیں۔ جب وہ ایسا کرلیں تو بلاشبہ انہوں نے اپنے حقوق اور اموال کو بغیر کسی حق کے تم سے محفوظ کرلیا اور ان کا حساب اللہ پر ہے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تم پر سے اے اہل بیت گندگی دور کردے الخ) تو "ارادہ" کی دو قسمیں ہیں۔ ا۔ ارادہ شرعی اور ۲۔ ارادۂ کونی۔ ارادۂ شرعی تو اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کو متضمن ہوتا ہے جب کہ ارادۂ کونی اس کی تقدیر اور تخلیق کو متضمن ہوتا ہے۔ مثلاً: ارشاداتِ الٰہی: يريد الله ليبيّن لكم سنن الّذين من قبلكم (النساء) یا و الله يريد ان يتوب عليكم (النساء) وغیرہ یہ ارادۂ شرعی کو متضمن ہیں جن سے اس کی چاہت و رضا ظاہر ہوتی ہے۔ جب کہ ارادۂ کونی کی مثال: فمن يُردِ الله أن يّهديَه يشرح صدرَه للاِسلام (الانعام) ہے۔ جس میں اس کی تقدیر پر دلالت ہوتی ہے۔ جب کہ سورۃ احزاب کی آیت مذکورہ میں ارادۂ الٰہی کا بیان وہ پہلی قسم سے متعلق ہے' جس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ نے اہلِ بیت کو پاکیزہ اور معصوم پیدا کیا ہے اور خلقۃً و تقدیراً وہ پاک و معصوم ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ یہ حضرات امتثالِ اوامر اور اجتنابِ نواہی کی وجہ سے پاک رہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ لامحالہ اور قطعاً وہ پاک ہی ہیں۔

دلیل اس کی یہ ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں لہٰذا ان سے گندگی کو دور فرمادے اور انہیں خوب پاک کردے"۔ اگر یہ حضرات معصوم تھے تو پھر رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کے کیا معنی ہیں کیونکہ اس صورت میں تو ان کے لئے طلبِ طہارت کی دعا کی حاجت ہی نہ تھی"۔ (منہاج السنۃ لابن تیمیہ ۲۰/۴/۲)

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ (یعنی جب تک وہ شہادتیں (توحید و رسالتِ محمدی ﷺ) کا اقرار نہ کرلیں ان کے ساتھ قتال کرتے رہو، البتہ جب بھی کوئی شہادتین کا اقرار کرلے تو اس کا خون اور جان و مال تم سے محفوظ ہوگیا اب تم اس کے جان و مال کو نقصان نہیں پہنچا سکتے الّا یہ کہ کسی حق کی ادائیگی میں۔ یعنی اگر وہ کسی کی جان و مال کو لوٹے تو قصاص اسکی جان و مال میں سے حق وصول کیا جائے گا اور ان کا حساب اللہ پر ہوگا۔ یعنی تم اس فکر میں مت پڑنا کہ انہوں نے جان بچانے کے لئے صرف زبان سے شہادتین کا اقرار کرلیا۔ دل سے مسلمان نہیں ہوئے۔ کیونکہ دل کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے ہم صرف ظاہر کے مکلف او و اس پر عمل کے پابند ہیں۔

١٦٩٤ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ هَذَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

١٦٩٤ ...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعد سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں جھنڈا اسی شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ ورسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں"۔ سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے وہ رات اسی غور وحوض میں گذاری کہ ان میں سے کس کو جھنڈا ملتا ہے؟ جب صبح ہوئی تو سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور سب کو یہی امید تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ فرمایا کہ لوگوں نے انہیں بلوا بھیجا۔ وہ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں اپنا لعاب ڈالا اور ان کے لئے دعا فرمائی تو ان کی تکلیف ایسی جاتی رہی گویا انہیں کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان سے اس وقت تک قتال کروں کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں (یعنی مسلمان ہو جائیں) فرمایا کہ: "اپنی چال چلتے آگے بڑھتے جاؤ یہاں تک کہ ان کے میدان میں اتر جاؤ، پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتلانا کہ اسلام میں ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت نصیب فرمائے تو یہ تمہارے پاس سرخ اونٹوں کے ہونے سے زیادہ بہتر ہے"۔ ❶

١٦٩٥ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ

١٦٩٥ ...... حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھنے آرہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں؟ (یہ کیسے ممکن ہے؟) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکل پڑے اور نبی ﷺ سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے فتح عطا فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"یہ جھنڈا میں اس شخص کو دوں گا یا یہ جھنڈا کل وہ شخص لے گا کہ اللہ اور

❶ سرخ اونٹ عرب کے بہترین اور قیمتی اموال میں شمار ہوتا تھا اور اس معاملہ میں ضرب المثل بن گیا تھا۔

لَيَاْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں یا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائیں گے"۔ پھر یکا یک ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور ہمیں ان کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمادیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

۱۶۹۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي اَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَاَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا ابْنَ اَخِي وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ اَعِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ اَنْ يَاْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَاُجِيبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي اَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ اَهْلُ بَيْتِهِ

۱۶۹۶...... حضرت یزید بن حیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، حصین ابن سبرہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چلے۔ جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: "اے زید! بلاشبہ آپ نے بہت سی نیکی و خیر حاصل کی ہے، آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت فرمائی، ان سے حدیث سنی، آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، ان کے پیچھے نماز پڑھی بلاشبہ اے زید! آپ کو بہت سی خیر حاصل ہوئی۔ آپ ہم سے حدیث بیان کیجئے جو رسول اللہ ﷺ سے آپ نے سنیں۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اے میرے بھتیجے! اللہ کی قسم! میری عمر زیادہ ہو گئی، میرا زمانہ پرانا ہو گیا اور جو کچھ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کیا تھا اس میں سے بعض باتیں بھول گیا ہوں لہٰذا جو کچھ میں بیان کردوں تو اسے قبول کرلو اور جو نہ بیان کرسکوں تو اس میں مجھے تکلیف نہ دو۔

اس کے بعد فرمایا کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے ایک پانی (کے گھاٹ) پر جسے ہم لوگ "خُم" کہتے تھے اور مکہ و مدینہ کے مابین واقع تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ بعد ازاں فرمایا کہ:

امابعد! اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ، بلاشبہ میں ایک بشر ہی ہوں، قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد (ملک الموت میرا بلاوا لے کر) آجائے اور میں قبول کرلوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے

يَا زَيْدُ اَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَلَكِنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ -

جارہا ہوں ان میں سے پہلی کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، لہٰذا تم اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رہو، پھر آپ ﷺ نے اللہ کی کتاب کو اپنانے پر خوب ترغیب دی اور ابھارا۔

بعد ازاں فرمایا کہ (دوسری چیز) اور میرے گھر والے۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں اللہ سے اپنے گھر والوں کے معاملہ میں، میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں اپنے گھر والوں کے معاملہ میں''۔

حصین بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ارقم سے پوچھا کہ اے زید! آپ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواج آپ ﷺ کے اہلِ بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی ازواج تو بلاشبہ اہلِ بیت ہیں (مگر) یہاں پر اہلِ بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ حصینؒ نے پوچھا وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد، عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد، جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد۔ حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ فرمایا کہ ہاں!

۱۶۹۷۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اِسْمٰعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ مَنْ

۱۶۹۷۔۔۔۔۔حضرت ابو حیان اس سند کے ساتھ حضرت اسماعیل کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح نقل فرماتے ہیں البتہ اس روایت میں آپ ﷺ کے ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ: اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اسے مضبوطی سے تھامے رہے گا اور پکڑے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔[1]

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔ یہ حدیث اصطلاح میں ''حدیث غدیر خم'' یا ''حدیثِ ثقلین'' کے نام سے معروف ہے اور روافض نے اس حدیث کے معانی کو توڑ مروڑ کر اپنے باطل نظریات کے لئے اسے استعمال کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس حدیث کے اوپر صحیح معنوں میں صرف اہل السنۃ والجماعۃ نے عمل کیا ہے باقی کسی بھی فرقہ نے اس کو پوری طرح نہیں اپنایا۔ اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے دو باتیں بطور حکم اور وصیت ارشاد فرمائیں:

۱۔ قرآن کریم پر مضبوطی سے جمے رہنا اور اس پر عمل کرنا ۲۔ میرے اہلِ بیت کا خیال کرنا اور ان سے محبت کرنا۔

روافض نے پہلے امر کو ترک کر کے دوسرے میں حد درجہ غلو کیا۔ یعنی قرآن سے منہ موڑ کر اہلِ بیت کی شان میں وہ باتیں کہیں جن سے وہ خود بیزار تھے جب کہ خوارج نے امر اوّل کو تو اختیار کیا لیکن امر ثانی سے اعراض کیا، اور اہلِ بیت سے برأت کا اظہار کیا۔ جب کہ اہل السنّت والجماعت نے نہ صرف یہ کہ قرآن کریم کو مضبوطی سے تھامے رکھا بلکہ حضرات اہلِ بیت (جس میں آلِ نبی ﷺ اور اولادِ نبی ﷺ کے علاوہ ازواج نبی ﷺ بھی شامل ہیں) رضی اللہ عنہم اجمعین کو وہ حق دیا جو انہیں اللہ و رسول ﷺ نے عطا فرمایا تھا اور ان۔۔۔۔۔(جاری ہے)

اسْتَمْسَكَ بِهِ وَاَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ -

۱۶۹۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ

۱۶۹۸...... یزید بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن اَرقم کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ: بلاشبہ آپ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی شان میں وہی بات کہی جو نبی ﷺ نے فرمائی اور جوان کی بلند عظمت کا آئینہ دار تھی۔

حدیث بالا میں رسول اللہ ﷺ نے جن دو امروں کا حکم فرمایا ان میں سے ایک تو کتاب اللہ پر جماؤ۔ دوسرے اہل بیت کے حقوق کی حفاظت اور ان کی قدرو منزلت پہچاننا۔

امام ابن تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"الفاظ حدیث دلالت کرتے ہیں اس بات پر کہ جس چیز کو مضبوطی سے تھامنے اور پکڑنے کا حکم دیا ہے وہ قرآن کریم ہے کہ جس کو مضبوطی سے تھامنے والا گمراہ نہ ہوگا' جب کہ اس حدیث کے علاوہ صحیح مسلم میں ہی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع یوم عرفہ میں خطاب کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"میں تم میں وہ چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ کتاب اللہ ہے"۔

(منہاج السنۃ ۴/۵)

اسی طرح امام مالکؒ نے اپنی مؤطا میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں' اگر ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت"۔ (کتاب الجامع/باب النہی عن القول بالقدر ۲/۷)

اسی طرح متعدد دیگر احادیث میں بھی جو حاکم نیشاپوریؒ نے اپنی مستدرک میں اور ابن ھشام کی سیرت محمد بن اسحاق میں خطبہ حجۃ الوداع کے حوالہ سے بھی اسی مضمون کی حدیث نقل کی گئی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے تمسک کے ساتھ ساتھ تمسک بالسنۃ النبویہ بھی ضروری ہے۔ اور احادیث خطبہ حجۃ الوداع اور حدیث الغدیر کے مجموعہ سے جو بات سامنے آئی وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب و سنت کو تھامنے کا حکم فرمایا اور انہیں اصل و بنیاد قرار دیا کہ ہر حالت میں انہیں کی طرف رجوع کرو اور انہی کی اتباع کرو اور اہل بیت کی قدر پہچانو اور ان کا اکرام کرو ان کے حقوق ادا کرو"۔

حدیث غدیر سے روافض کے استدلال سے متعلق ضروری ہدایت

غدیر خم کی مذکورہ حدیث سے روافض نے حضرت علیؓ کی امامت' خلافت بلافصل اور شیخینؓ پر فضیلت پر استدلال کیا ہے، اور یہ استدلال ترمذی کی روایت کے ان الفاظ سے کیا ہے جن میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں جس کا مولیٰ (محبوب) ہوں تو علی بھی اس کے مولیٰ (محبوب) ہیں' اے اللہ! اسے محبوب رکھ جو علی سے محبت کرے اور اسے دشمن رکھ جو علی سے دشمنی کرے"۔ (یہ حدیث ترمذی' حاکم' بیہقی اور ابن ماجہ نے مختلف الفاظ سے نقل کی ہے) یا ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ: کہ "علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں" سے کہا ہے۔ لیکن یہ استدلال اتنا غلط ہے کہ سطحی نظر رکھنے والا انسان بھی اس کے باطل اور غلط ہونے کو بیان کر سکتا ہے' اس لئے کہ حدیث ثقلین میں جمیع اہل بیت نبی ﷺ کے متعلق فرمایا گیا ہے نہ کہ خاص حضرت علیؓ کے متعلق۔

دوسری بات یہ ہے کہ ترمذی یا ابن ماجہ کی مذکورہ بالا روایتوں کے متعلق محدثین کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہیں۔ لیکن بالغرض اس سے صرف نظر کرتے ہوئے اگر حدیث کو باطل صحیح تسلیم کیا جائے تو بھی اس سے حضرت علیؓ کی منقبت تو ثابت ہوتی ہے یہ نہ کہ امامت و خلافت بلافصل وغیرہ' اور ان کی منقبت تو اہل السنۃ والجماعۃ کے موقف کے عین مطابق ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی واضح رہنی ضروری ہے کہ "امامت" اور "خلافت" دونوں اتنے عظیم مناصب ہیں کہ اگر کسی...... (جاری ہے)

مَسْرُوق عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اَبِي حَيَّانَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ

نے بہت خیر کا زمانہ دیکھا ہے، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ آگے حسبِ سابق بیان کیا۔ البتہ اس میں اتنا کہا کہ:
"آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... فردِ متعین کو اس کا حقدار بنایا جاتا ہے تو اس کے لئے صاحبِ شریعت ﷺ کی طرف سے واضح اعلان و بیان ضروری ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کوئی اعلان نہیں فرمایا۔ اور حضرت صدیقِ اکبرؓ کی خلافت جمیع مسلمانوں اور جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی بیعت کی بناء پر عمل میں آئی۔

جہاں تک روایتِ مسلم کا تعلق ہے تو اس میں پوری روایت میں کہیں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے صراحتاً یا کنایۃً یا اشارتاً کسی بھی طرح سے حضرت علیؓ کی امامت یا خلافت بلا فصل کا استدلال کیا جانا ممکن ہو۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ خلافت و امامت وہ عظیم ذمہ داری ہے کہ اس کا بیان اگر رسول اللہ ﷺ کرنا چاہتے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ ﷺ کو اس کا صراحتاً اعلان کرنے سے روک نہیں سکتی تھی، اور شیعہ کا ایک دوسری حدیث "حدیث قرطاس" سے یہ استدلال بلاشبہ باطلِ محض ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاغذ اور قلم لانے سے جان بوجھ کر اس لئے روکا کہ کہیں آپ ﷺ حضرت علیؓ کی خلافت کا اعلان اور حکم نہ لکھوا دیں۔

گویا دوسرے لفظوں میں نبی ﷺ پر الزام لگایا جا رہا ہے کہ ایک انسان کے ڈر سے آپ ﷺ نے حق بات نہیں کی۔ یعنی حضرت عمرؓ کے روکنے کی وجہ سے آپ ﷺ رک گئے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دین کا اہم مسئلہ تھی (جیسا کہ شیعہ کا موقف ہے) تو پھر حضور علیہ السلام نے نعوذ باللہ دین کے پھیلانے میں کوتاہی کی کہ ایک فرد (عمرؓ) کے منع کرنے پر آپ ﷺ نے حق بات کا اظہار و اعلان نہیں فرمایا۔ والعیاذ باللہ علیٰ ذالک۔

در حقیقت غور کیا جائے تو صرف اسی بات ہی شیعہ کے موقف باطل ہونے اور اس کے کفریہ عقائد و نظریہ کے ثبوت کے لئے کافی دلیل ہے۔

اس موضوع پر مزید تفصیل کیلئے دیکھئے "عقیدۂ امامت اور حدیثِ غدیر"۔ (مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب)

حدیثِ ثقلین کا مقصد

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حدیثِ ثقلین اور حدیثِ غدیر خم کا مقصد کیا ہے؟ اہلِ بیت اطہارؓ کی فضیلت تو دیگر بہت سی احادیث میں بھی ہے، یہاں کتاب اللہ کی اہمیت اور ضرورت کے بیان کے ساتھ ہی اہلِ بیت کی اہمیت کے بیان کا کیا مقصد ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ ثقلین کے کئی اہم مقاصد ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کتاب اللہ کے ساتھ ایک کامل نمونہ اور انسانی شکل میں اسوہ موجود ہونا ضروری ہے ورنہ خالی کتاب ہدایت کے لئے کافی نہیں۔ قرآن کریم کے احکامات کے مطابق اور اسی کے رنگ میں رنگے ہوئے کسی متقی اور ظاہر و باطن کے اعتبار سے باکمال انسانوں کا وجود بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تو آپ ﷺ ہی کامل ترین نمونہ تھے۔ اب آپ اپنے بعد کتاب اللہ کو مضبوط تھامنے کی وصیت فرما رہے تھے تو آنے والی نسلوں کے لئے ضرورت تھی ایک ایسی جماعت کی جو کتاب الٰہی کے احکامات کا مکمل نمونہ ہو۔ یعنی کتاب اللہ کے ساتھ رجال اللہ کا وجود بھی ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں صحابۂ کرامؓ بشمول اہلِ بیت کی ایک ایسی جماعت تیار کر دی جس نے رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو اپنے ظاہر و باطن میں جذب کر کے اس کا حقیقی نمونہ بن کر دکھایا اور رسول اللہ ﷺ کے دین کو پوری دنیا میں ظاہراً و باطناً اس طرح پھیلا دیا کہ پوری دنیا اس کے انوارات سے منور ہو گئی۔

حضرات اہلِ بیتؓ کی توجہ دین کے متعدد شعبوں میں زیادہ تر تفقہ فی الدین، حکمت، ربانیہ اور تذکیۂ نفس کی طرف رہی...... (جاری ہے)

الا وَاِنِّی تَارِکٌ فِیکُمْ ثَقَلَیْنِ اَحَدُهُمَا کِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ کَانَ عَلٰی ہوں۔ ایک اللہ عز و جل کی کتاب۔ وہ اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر رہے گا اور جس نے اسے چھوڑ دیا، گمراہی پر رہے گا۔ (دوسری

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اور خلافت کے امور سے بالعموم دور رہے اور شاید منجانب اللہ اس میدان میں ان حضرات سے زیادہ کام لینا مقدر نہ تھا (کہ کہیں آگے چل کر نبوت و خلافت، سلطنت اور وراثت میں نہ تبدیل ہو جائے) تفقہ فی الدین، حکمتِ ربانیہ اور تزکیہ نفس کے میدانوں میں حضرات اہلِ بیت زیادہ متوجہ رہے اور بلا شبہ ان امور میں اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے یہ حضرات امتیازی شان کے حامل تھے۔

چنانچہ فقہ حنفی میں سیدنا حضرت علیؓ اور حضرت جعفر صادقؒ کے اقوال و افعال، تصوف کے سلسلوں میں بھی سیدنا حضرت علیؓ، حضرت علیؒ زین العابدین اور دیگر اہلِ بیتِ اطہارؓ کو جو ممتاز مقام حاصل ہے وہ علماء اور صوفیاء کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ رضی اللہ عنہم و عن جمیع الصحابۃؓ اجمعین۔

تو حدیثِ ثقلین کا مقصد اور اس میں کتاب اللہ کے ساتھ اہلِ بیت اطہارؓ کی اہمیت کا تذکرہ گویا اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس میدان میں زیادہ کام لیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض واقعات (جن کی تفصیل کے لئے دیکھئے۔ عقیدۂ امامت اور حدیث وغیرہ حدیث غدیر، حدیث ثقلین اور حدیث موالدۃ جن سے استدلال پر شیعہ کا سارا مذہب کھڑا ہے ان کی صحیح تشریح، تطبیق، پس منظر اور شیعہ کے بالکل استدلال کی جرح و نقد کے لئے) کی بناء حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بعض حضرات کے ذہنوں میں کچھ شکایات اہلِ بیت خصوصاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پیدا ہو گئی تھیں جن کی وجہ سے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں اسلامی برادری کے اس قابلِ احترام طبقہ کے بارے میں امت کو کوئی بدگمانی نہ ہو جائے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس خطبہ میں اہلِ بیت کی عظمت و محبت کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ تاکہ جن صحابہؓ کے دل میں اس قسم کی کچھ شکایات ہوں تو وہ دور ہو جائیں، اور دلوں میں کوئی کدورت باقی نہ رہے۔

حدیثِ ثقلین سے تیسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ قرآن اور اہلِ بیت کا چولی دامن کا ساتھ ہے کیونکہ اس خطبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

انهما لن یتفرقا حتیٰ یردا علی الحوض یعنی یہ دونوں (قرآن اور اہلِ بیت ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس آ جائیں۔

اس جملہ سے بالکل واضح ہے کہ اہلِ حق وہی سمجھے جائیں گے جو دونوں چیزوں کو مرتے دم تک تھامے رہیں گے اور ان میں تفریق نہ کریں گے، یعنی قرآن کو تھامے رکھیں، اس پر سنت کی روشنی میں عمل پیرا رہیں اور اہلِ بیت کے ساتھ اکرام و محبت کا معاملہ رکھیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے۔ ہدایات ہر شیعہ مصنفہ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ۔ (۹۳/۹۵)

اب غور کر لیا جائے کہ وہ کونسا گروہ ہے جو قرآن کو بھی اس کے حفظ کو باعثِ سعادت سمجھتا ہے، جس کے گھروں میں قرآن کے حفاظ بچے نظر آتے ہیں اور جو قرآن کے ایک ایک لفظ کو اپنے سینہ سے لگانا اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا اپنے لئے ذریعۂ نجات سمجھتے ہیں؟ یقیناً وہ گروہ "اہل السنۃ والجماعۃ" کا ہے۔

دوسری طرف وہ کونسا گروہ ہے جو قرآن مجید کو (نعوذ باللہ) محرف (تحریف شدہ) سمجھتا ہے؟ جس کے خیال میں بعض سورتوں کو حذف کر دیا گیا ہے، اور بعض میں کمی کر دی گئی ہے؟ جن کے گھروں میں تلاوتِ قرآن کا کوئی رواج نہیں؟ اور جن کے بچوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تلاوت اور اس کے حفظ سے محروم فرما دیا ہے؟

آپ ہی اپنی اداؤں پر غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

یہ تو قرآن کا حال ہے۔ جہاں تک اہلِ بیتؓ کا معاملہ ہے، شیعہ اہلِ بیت کی محبت کا دعویٰ تو بہت کرتے ہیں لیکن عقائد...... (جاری ہے)

الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَفِيهِ فَقُلْنَا چیز اہلِ بیت ہیں)۔
مَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ نِسَاؤُهُ قَالَ لَا وَايْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ اور اس میں ہے کہ: پھر ہم نے کہا کہ: آپ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟

(گذشتہ سے پیوستہ)......اور اعمال میں اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بالکل مخالف موقف اختیار کرتے ہیں، جس کی تفصیل حیران کن ہے اور اس کے لئے پوری ایک کتاب درکار ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "تحفۂ اثنا عشریہ" میں حدیثِ ثقلین کی شرح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اہلِ تشیع کے نزدیک کتاب اللہ کا درجہ کیا ہے؟ اور اہلِ تشیع قرآن اور اہلِ بیت کے کس کس طرح مخالف ہیں؟

چنانچہ حضرت شاہ صاحبؒ نے الٰہیات سے متعلق ۲۲ عقائد، نبوت سے متعلق ۱۵ عقائد، امامت سے متعلق چھ عقائد اور آخرت سے متعلق سات عقائد ذکر کیے ہیں جن میں شیعہ نے کتاب اللہ اور اہلِ بیتؓ کی صریح مخالفت کی ہے۔ پھر اس کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ نے پوری فقہ کا جائزہ لے کر بتلایا ہے کہ اہلِ تشیع نے ان تمام مسائلِ فقہ میں اہلِ بیت سے مخالفت کرتے ہوئے اپنا علیحدہ مذہب بنایا ہے۔

اہلِ تشیع کی قرآن اور اہلِ بیت سے مخالفت کی یہ طویل بحث "تحفہ اثنا عشریہ" کے سینکڑوں صفحات میں پھیلی ہوئی ہے (دیکھئے تحفہ اثنا عشریہ اردو۔ (نور محمد اصح المطابع ص ۲۴۷ تا ص ۵۴۱)

بہر حال! متذکرہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اہلِ سنت والجماعت کا گروہ ہی وہ گروہ ہے جو قرآن کو محفوظ مانتا ہے، اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کے حفظ کرنے کو سب سے عظیم سعادت سمجھتا ہے اور صدقِ دل کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرات بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ بھی کامل ثبت واکرام کو بھی اپنا جزو ایمان سمجھتا ہے، ان کے مستند اقوال وافعال کی سچی پیروی کرتا ہے اور ان کی جوتیوں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا نور سمجھتا ہے اس کی ایک بڑی واضح مثال اور دلیل جو اظہر من الشمس ہے یہ ہے کہ حضراتِ اہلِ بیت کے مبارک نام اہلِ سنت اپنے بچوں کے لئے باعثِ برکت سمجھتے ہوئے رکھتے ہیں۔ (دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ساتھ) مثلاً: اہلِ سنت میں حسنؓ، حسینؓ، علیؓ، فاطمہؓ، زین العابدینؒ، جعفرؒ، عقیلؓ، طالب وغیرہ بکثرت ملیں گے۔

لیکن شیعہ کا اہلِ بیت کے علاوہ دیگر تمام صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرات خلفاء ثلاثہؓ حضرت معاویہؓ، حضرت عائشہؓ وغیرہ سے بغض کا یہ عالم ہے کہ کوئی ایک مثال بھی ایسی موجود نہیں کہ کسی شیعہ نے اپنے بچہ کا نام عمر، یا ابو بکر، یا عثمان، رکھا ہو یا بچی کا نام، عائشہ، کھا ہو، فافہم اور اس طرح "حدیثِ ثقلین" کا سچا متبع ہے۔ ادھر شیعہ قرآن اور اہلِ بیت کا صرف نام لیتے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں ان کے بہت سے عقائد اور فقہی مسائل قرآن اور تعلیمات اہلِ بیت، دونوں کے صریح خلاف ہیں۔ بلکہ اہلِ تشیع تو تمام "اہلِ بیت" کے بھی قائل نہیں۔ کیونکہ "اہلِ بیتِ نبی" میں صرف حضرت علیؓ اور ان کا خانوادہ ہی نہیں بلکہ تمام ازواج مطہراتؓ آپ ﷺ کی صاحبزادیاںؓ حضرت عباسؓ اور ان کے خانوادوں کو اہلِ بیت سمجھنا چاہئے لیکن اہلِ تشیع ازواج مطہراتؓ اور دیگر صاحبزادیوں کو اہلِ بیت میں سے نہیں سمجھتے جو قرآن کی آیاتِ احزاب (۳۴) کے بالکل خلاف ہے۔ واللہ اعلم

حدیثِ موالاۃ

حدیثِ غدیر خم (حدیثِ ثقلین) کی تشریح، پسِ منظر اور اس کا صحیح مطلب ومقصد نہایت اختصار کے ساتھ پچھلے صفحات میں واضح کیا گیا۔

شیعہ کا دوسرا استدلال "امامت وخلافت بلافصل" پر حدیثِ موالاۃ سے ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انّ علياً منى وانا منهُ وهو ولىُّ كلُّ مؤمنٍ من بعدى۔ (ترمذی، النسائی)

بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اور وہ میرے ہر مومن کے "ولی" ہیں۔

اور ایک روایت میں فرمایا:

من كنت مولاهُ فعلىٌّ مولاهُ۔ (ترمذی) "میں جس کا محبوب (مولیٰ) ہوں، علی اس کے محبوب (مولیٰ) ہیں"۔......(جاری ہے)

تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ ۔

آپ کی عورتیں؟ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم! عورت، مرد کے ساتھ ایک زمانہ تک رہتی ہے، پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو واپس اپنے باپ اور قوم کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ اہلِ بیت تو آپ ﷺ کے اصل اور دودھیال کے وہ لوگ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ ❶

۱۶۹۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ

۱۶۹۹...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعد فرماتے ہیں کہ: آلِ مروان کا ایک شخص مدینہ کا گورنر ہوا۔ اس نے سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعد کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... یہ روایات بھی حدیث غدیر خم کا حصہ ہیں اور آنحضرت ﷺ نے اسی موقع پر یہ ارشاد فرمائیں۔ لیکن بعض محدثینؒ نے انہیں حدیثِ غدیر کے ساتھ بھی بیان کیا ہے اور بعض نے حدیثِ غدیر پوری نہیں بیان کی بلکہ اس کا صرف یہ حصہ بیان کر دیا۔

ان روایات سے شیعہ کا امامتِ علیؓ اور خلافت بلافصل پر استدلال کرنا کہاں تک درست ہے؟ یہ ہر صاحبِ علم پر روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ مجموعہ روایات کو سامنے رکھا جائے تو کوئی ایسا لفظ اشارتاً و کنایتاً بھی ایسا نہیں ملتا جس سے ظاہر ہو کہ حضرت علیؓ کی امامت اور خلافت پر دلالت کرتا ہے۔

لیکن شیعہ کا اصرار ہے کہ ان روایات میں جہاں بھی لفظ "والی" اور "مولیٰ" آیا ہے اس سے مراد حاکم اور خلیفہ ہے۔ اور خلیفہ بھی بلا فصل۔ امام بلا فصل مراد ہے۔ اس لئے ان روایات سے۔ بقول شیعہ۔ سیدنا حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے۔

مگر شیعہ کا یہ استدلال ہر اعتبار سے غلط، باطل اور بے محل ہے۔ لغت کے اعتبار سے بھی قطعاً غلط کہ ولی، والی اور مولیٰ کے معنی محبوب کے ہیں اور یہاں ولایت کے معنی مراد نہیں۔

کلامِ نبوی ﷺ کے تسلسل کے اعتبار سے بھی غلط ہے۔ ان کا استدلال عقلی اعتبار سے بھی باطل ہے اور اہلِ بیت کے اقوال کی روشنی میں نقلاً بھی باطل اور غلط محض ہے۔

اس بحث کے تفصیلی دلائل اور مکمل کلام کے لئے دیکھئے "عقیدۂ امامت اور حدیثِ غدیر" مصنفہ: مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب۔ مطبوعہ دار العلوم کراچی۔ جس میں اس موضوع کے اصل ماخذ اور قدیم کتب سے بڑی عمدگی اور ذہانت سے تمام دلائل کا خلاصہ کر کے بہت آسان انداز میں متانت کے ساتھ تحریر کر دیا گیا ہے۔ اور ہر اعتبار سے مکمل شافی ووافی ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

(فائدہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں پر اہلِ بیت کے مفہوم میں ازواج النبی ﷺ کو شامل نہیں کیا۔ جب کہ اس سے پچھلی طویل حدیث میں خود شامل کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ بیت کا مفہوم ذرا وسیع ہے ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن تو اہلِ بیت میں داخل ہیں ہی جیسا کہ خود قرآن سے بھی مترشح کا ہوتا ہے آیتِ تطہیر میں۔ اہلِ بیت کا ایک معنی یہ ہیں کہ آپ کے گھر والے یعنی ازواج جن کے اکرام واحترام کا حکم ہے اور ان میں ازواج کے علاوہ آپ ﷺ کے دوھیالی رشتہ دار آلِ عباس، آلِ عقیل، آلِ جعفر، جو آلِ ابو طالب شامل ہیں۔ اور اہلِ بیت کا دوسرا معنی یہ ہیں کہ جن پر صدقہ حرام ہو اور وہ فقط بنو ہاشم ہیں نہ کہ تمام قریش اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اشارہ اسی طرف ہے کہ یہاں اہلِ بیت سے مراد بنی ہاشم ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ ۔

کہیں۔(بنوامیہ کے امراء کی یہ جاہلانہ عصبیت اور شدت پسندی تھی کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نہ صرف خود نازیبا کلمات کہتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی حکم دیتے تھے۔ لیکن حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی ایک سے بھی ثابت نہیں کہ امراء بنوامیہ کے حکم کی وجہ سے انہوں نے یہ گوارا کیا ہو)۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کردیا۔ وہ کہنے لگا کہ: اچھا اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو کم از کم یہ کہو کہ: اللہ ابوالتراب پر لعنت کرے (ابوالتراب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب تھا)۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابوالتراب سے زیادہ کوئی نام پسند نہ تھا اور اگر انہیں اس نام سے پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے۔ اس نے کہا کہ اچھا اس کا قصہ بیان کرو کہ ان کا نام ابو التراب کیوں رکھا گیا؟ انہوں نے کہا کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر میں نہ پایا تو ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا کہ وہ کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصل میں تو حضور علیہ السلام کے چچا زاد بھائی تھے لیکن اہلِ عرب کبھی باپ کے اقارب پر بھی ابنِ عم کا اطلاق کیا کرتے تھے) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ چپقلش ہوئی، وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں؟ وہ آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے، اور ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور مٹی ان کے جسم پر لگی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان کے جسم سے مٹی پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ اٹھو اے ابوالتراب! اٹھو اے ابوالتراب! (تو اس وقت سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام "ابوالتراب" پڑ گیا)۔

باب-۳۰۹ باب فی فضل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

فضائلِ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۷۰۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هٰذَا -
قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ اَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ -

۱۷۰۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک بخت آج رات میری حفاظت کرتا (چوکیداری اور پہرہ دیتا) فرماتی ہیں کہ اسی اثناء میں ہم نے اسلحہ کی آواز سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے؟ آواز آئی، یا رسول اللہ! سعد بن ابی وقاص! میں آپ کی حفاظت اور پہرہ کے لئے آیا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ (مطمئن ہو کر) سوگئے (اور گہری نیند سوئے) حتی کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ [1]

۱۷۰۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ

۱۷۰۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو ابتداء میں ایک رات بیدار ہوگئے۔ اور فرمانے لگے کہ: "کاش میرے صحابہ میں سے کوئی رجلِ صالح آج رات میری حفاظت کرے"۔ فرماتی ہیں کہ ہم اسی اثناء میں تھے کہ ہم نے اسلحہ ٹکرانے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ جواب ملا کہ: سعد بن ابی وقاص! رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: تمہیں کس بات نے اس وقت یہاں لا کھڑا کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ: مجھے اپنے دل میں اندیشہ ہوا رسول

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے ایک بات تو یہ ثابت ہوئی کہ خوف کے مواقع میں حفاظت کا اہتمام کرنا، پہرہ اور چوکیداری کا بندوبست کرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ مطلوب و محمود ہے تاکہ انسان اپنے دیگر امور دینی و دنیاوی بے خوفی اور اطمینان سے ادا کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ کو شاید یہ اندیشہ ہو دشمن کی طرف سے کسی حملہ یا نقصان پہنچانے کا اس لئے آپ ﷺ نے ایسا فرمایا۔
دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ حضرت سعدؓ کا جواب اس حقیقت کا غماز ہے کہ حضراتِ صحابہؓ حضور علیہ السلام کے بغیر کہے خود اپنی فکر سے حفاظت اور آپ کے پہرہ کا انتظام کرتے تھے۔
اسی سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ مسلمانوں کو اپنے امیر کی حفاظت کا از خود بندوبست کرنا چاہیئے بالخصوص خوف کے موقع پر جہاں دشمن کا اندیشہ ہو۔
حدیث سے حضرت سعدؓ کی فضیلت خوب واضح ہے کہ بغیر آپ ﷺ کے کہے خود ہی رات بھر حفاظت کے لئے موجود تھے اور اخلاص کا عالم یہ تھا کہ کسی کو بتایا بھی نہیں حتی کہ خود حضور علیہ السلام کو بھی نہ بتایا تھا۔ جب آپ ﷺ نے خود ہی دریافت فرمایا تو بتلا دیا۔ اور حضور علیہ السلام کے الفاظ میں وہ "رجل صالح" قرار پائے۔

سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هٰذَا -

اللہ ﷺ پر۔ تو میں آپ کے پہرہ اور حفاظت کے لئے آگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعا دی؟ پھر آپ سو گئے۔

۱۷۰۲...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ اَرِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ -

۱۷۰۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات جاگے (آگے باقی حدیث حضرت سلیمان بن بلال کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے)۔

۱۷۰۳...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي -

۱۷۰۳...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع نہیں کیا سوائے سعد بن مالک کے۔ (سعد بن ابی وقاص کے۔ مالک ان کے والد کا نام تھا جب کہ ابو وقاص کنیت تھی)۔ آپ ﷺ ان سے غزوۂ احد کے روز فرما رہے تھے: "تیر اندازی کرو! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں!"

۱۷۰۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۷۰۴...... داماد رسول حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ روایت فرماتے ہیں۔

۱۷۰۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ -

۱۷۰۵...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے روز میرے لئے اپنے والدین کو جمع فرما دیا تھا (یعنی فرمایا تھا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)۔

۱۷۰۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۰۶...... حضرت یحییٰ بن سعیدؒ اس سند کے ساتھ (سابقہ روایت ہی کی مثل) روایت نقل فرماتے ہیں۔

الْوَهَّابِ كِلاهُمَاعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍبِهٰذَا الإِسْنَادِ۔

۱۷۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى نَوَاجِذِهِ ۔

۱۷۰۷...... حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے روز ان کے لئے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ: مشرکین میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کو آگ میں جلایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے (سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) فرمایا کہ: تیر مارو تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس مشرک کے لئے ایک تیر نکالا جس میں پیکان (پھل) نہ تھا۔ وہ تیر اس مشرک کے پہلو میں لگا وہ گر پڑا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی ڈاڑھوں تک کو دیکھ لیا۔[1]

[1] فائدہ...... مذکورہ بالا احادیث میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی عظیم فضیلت تو ظاہر ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا کہ "تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں"۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مقام صرف حضرت سعدؓ کو حاصل ہوا لیکن حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں آئے گا کہ غزوۂ خندق کے روز یہی کلمات آپ ﷺ نے ان سے فرمائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت حضرت زبیرؓ کو بھی حاصل ہے لیکن ممکن ہے حضرت علیؓ کو اس کی اطلاع نہ ہو۔

بہر کیف! اس سے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں کوئی کمی نہیں آتی۔

غزوۂ احد کے روز مسلمانوں پر بڑا کڑا وقت آگیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مشرکین کے نرغے میں پھنس چکے تھے' جاں نثار صحابہؓ میں سے اکثر کافروں سے مقابلہ کرتے کرتے یا تو شہید ہو گئے تھے یا زخمی ہو ہو کر گر رہے تھے۔ اور آپ ﷺ کے پاس چند ایک کے سوا کوئی نہ تھا۔ اس وقت میں حضرت سعدؓ نے جاں نثاری کی عظیم مثال پیش کی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے ڈھال بن گئے اور خود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے اپنی ترکش سامنے کر دی اور فرمایا کہ: "تیر اندازی کرو تم پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں"۔ (بخاری فی المغازی)

چنانچہ میں نے تیر اندازی شروع کر دی۔ میں نے ایک تیر پھینکا۔ نبی ﷺ نے میرا وہ تیر مجھے واپس کر دیا' میں اسے خوب پہچانتا تھا (وہ میرا ہی تیر تھا) یہاں تک کہ مسلسل آٹھ یا نو تیر مجھے اور رسول اللہ ﷺ نے واپس لوٹائے اور تیر خون آلود تھا۔ میں نے انہیں اپنے ترکش میں رکھ لیا اور وہ کبھی مجھ سے جدا نہیں ہوئے۔ (فتح الباری ۷/۳۵۹)

یہ تیروں کی واپسی در حقیقت معجزہ تھا رسول اللہ ﷺ کا اور غیبی مدد تھی اللہ تعالیٰ کی کہ دشمن کو زخمی کر کے وہ خون آلود واپس انہیں مل جاتے تھے۔

بہر حال! زبانِ رسالت مآب ﷺ سے "میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں" کا جملہ سننا ایک طرف تو حضرت سعدؓ کے لئے ایک عظیم انعام تھا بارگاہ نبوی ﷺ کا اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کا اپنے صحابی پر غایت درجہ اعتماد اور بھروسہ کی بھی علامت تھی۔ ظاہر ہے جس پر سرکار دو عالم ﷺ (فداہ روحی وابی و امی) کو اعتماد ہو وہ کس قدر باسعادت ہے۔ رضی اللہ عنہ 'وارضاہ'

یہاں ایک بات یہ واضح رہنی چاہئے کہ حدیث مذکورہ بالا کے آخری الفاظ میں ہے کہ جب اس کافر کی جسے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تیر لگا تھا شرمگاہ کھل گئی تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ اس سے بظاہر یہ لگتا ہے کہ آپ ﷺ اس کے ستر کے کھل جانے پر ہنسے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اور خوشی اس کافر کے قتل کی تھی نہ کہ اس کے کشفِ عورت کی۔

۱۷۰۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَنْ لَا تُكَلِّمَهُ اَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَاْكُلَ وَلَا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ اَنَّ اللّٰهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ وَاَنَا اُمُّكَ وَاَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلَاثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰى سَعْدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ ﴿وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ﴾ وَفِيهَا ﴿وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ قَالَ وَاَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَاِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَاَخَذْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ ﷺ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِيَهُ فِي الْقَبَضِ لَامَتْنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ رُدَّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ﴾ قَالَ وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي اَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثَ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَاَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَاَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَاِذَا رَاْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ

۱۷۰۸...... حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ: قرآن کریم کی بعض آیات ان کے بارے میں نازل ہوئیں۔ کہتے ہیں کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (میری) والدہ نے اس بات پر قسم کھائی کہ وہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبھی بات نہ کرے گی یہاں تک کہ وہ اپنا دین چھوڑ دے (یعنی اسلام ترک کردے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کافرہ تھیں) اور نہ کچھ کھائے گی نہ پئے گی۔ اور اس نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے اور میں تیری ماں ہوں، تجھے اس کا حکم دیتی ہوں کہ (اپنا دین اسلام ترک کردے) وہ اسی حالت میں تین دن رہی یہاں تک کہ بھوک پیاس کے غلبہ سے بے ہوش ہوگئی۔ اس کا دوسرا بیٹا جس کا نام "عمارہ" تھا اس نے اسے پانی پلایا۔ تو وہ (ہوش میں آکر) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بددُعا کرنے لگی۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ آیت نازل فرمائی: "اور ہم نے انسان کو وصیت کی ہے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی، اور اگر وہ تجھے مجبور کریں اس بات پر کہ میرے ساتھ شریک کرے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کے حکم کی اطاعت نہ کر اور دنیا میں ان کے ساتھ بہتر سلوک کرتا رہ۔ (لقمان/ ۱۵) اور ایک بار رسول اللہ ﷺ کو بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ لگا۔ اس میں ایک تلوار بھی تھی۔ میں نے اسے لیا اور لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ مجھے انعام دے دیں، میں تو وہ ہوں جس کا حال آپ کو معلوم ہی ہے (کہ اس تلوار کا حق ادا کرنے والا ہوں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے وہیں رکھ دو جہاں سے لیا ہے۔ میں واپس چلا اور میں نے سوچ لیا تھا کہ اسے مالِ غنیمت کے گودام میں واپس رکھ دوں لیکن پھر میرے نفس نے مجھے ملامت کی اور میں دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹا اور میں نے دوبارہ عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے عطا فرمادیں۔ آپ ﷺ نے سخت آواز میں مجھ سے فرمایا کہ اسے وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھائی ہے۔ اس موقع پر اللہ عزّ وجل نے آیت نازل فرمائی: "یہ آپ سے انفال (غنیمت کی چیزوں کے) بارے میں الخ۔ (الانفال/۱) (اس

قَالَ فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بِاَنْفِي فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَعْنِي نَفْسَهُ شَاْنَ الْخَمْرِ ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ﴾ -

سے متعلقہ بحث اور مسائل کتاب الجہاد میں باب الانفال کے تحت گذر چکے ہیں)۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلوا بھیجا۔ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ: مجھے اپنا سارا مال جہاں میں چاہوں تقسیم کرنے دیجئے۔ آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ اچھا آدھا مال دینے دیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر انکار فرمادیا۔ تو میں نے پھر عرض کیا کہ اچھا ایک تہائی تقسیم کرنے دیجئے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ چنانچہ اس کے بعد یہی حکم ہو گیا کہ تہائی مال تک جائز ہو گیا۔

اور فرمایا کہ ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ آؤ، ہم تمہیں کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے۔ یہ شراب حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ چنانچہ میں ان کے پاس ایک باغ میں آگیا، وہاں ان کے پاس ایک اونٹ کا سر بھونا ہوا رکھا تھا اور شراب کا مشکیزہ رکھا تھا، میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا اور شراب پی، پھر میں نے وہاں ان کے سامنے مہاجرین اور انصار کا تذکرہ شروع کر دیا۔ میں نے کہا کہ مہاجرین، انصار سے زیادہ بہتر ہیں۔ یہ سن کر ایک آدمی نے اونٹ کے سر کی ایک جبڑے کی ہڈی اٹھائی اور وہ مجھے ماردی جس نے میری ناک زخمی کردی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ کو بتلایا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق میرے معاملہ میں آیت اتاری شراب کے بارے میں کہ: "بلاشبہ شراب، اور جوا اور تھان اور پانسے سب گندگی ہیں، شیطانی کام ہیں"۔ (المائدہ، ۹۰) ❶

---

❶ فائدہ...... مذکورہ بالا حدیث میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان فرمائی ہے کہ بعض مواقع میرے ساتھ ایسے پیش آئے کہ میرے حالات کو بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آیاتِ قرآنیہ نازل فرمائیں، اگرچہ وہ حکم عام تھا لیکن ان کا شانِ نزول میرے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بنا۔ اور انہوں نے اس کے بارے میں چار واقعات پیش کئے۔

پہلا واقعہ ان کے اسلام لانے کا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کو اسلام سے سخت نفرت تھی، اس نے قسم کھالی کہ جب تک سعد اسلام سے نہ پھرے گا میں اس سے بات نہیں کروں گی نہ ہی کچھ کھاؤں پیوں گی یہاں تک کہ وہ اسلام سے پھر جائے یا میں مر جاؤں۔ اس کے رشتہ دار اس کے منہ میں لکڑی ڈال کر زبردستی کچھ کھلاتے پلاتے تھے (جیسا کہ آئندہ روایت میں ہے) غرض کئی روز تک کچھ نہ کھانے پینے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی۔ لیکن حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سب دیکھنے کے باوجود ایمان سے منہ نہ موڑا۔ بلاشبہ ایمان کے سامنے سب رشتے ہیچ ہیں۔ جو رشتے خواہ خون کے ہوں یا دوسرے جب دین اور اسلام کا احترام نہ کریں تو ان کی خاطر دینِ اسلام کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ لاطاعة لمخلوقٍ فی معصية الخالق (الحدیث) خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت کرنا...... (جاری ہے)

۱۷۰۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا اِذَا اَرَادُوا اَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ اَيْضًا فَضَرَبَ بِهِ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا ـ

۱۷۰۹...... حضرت مصعب بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: میرے بارے میں چار آیات کریمہ نازل کی گئیں ہیں (اور پھر آگے) حضرت زہیر عن سماک کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل فرمائی اور حضرت شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا: لوگ جب چاہتے ہیں وہ میری والدہ کو کھانا کھلائیں تو ان کا منہ لکڑی سے کھولتے پھر ان کے منہ میں کچھ ڈالتے اور اصل روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت سعدؓ کے ناک پر انہوں نے مارا جس سے ان کی ناک چر (زخمی) گئی اور پھر چری ہی رہی (یعنی ہمیشہ زخم کا نشان باقی رہا)۔

۱۷۱۰......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ فِيَّ نَزَلَتْ ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تُدْنِي هٰؤُلَاءِ ـ

۱۷۱۰...... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میرے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: "ولا تطرد الذین یدعون ربّھم الآیة" مت دھتکاریئے ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام"۔ (الانعام/۵۲) فرماتے ہیں کہ یہ چھ افراد کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ میں اور ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی میں سے ہیں۔ اور مشرکین کہتے تھے کہ آپ ﷺ ان لوگوں کو اپنے قریب رکھتے ہیں"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... جائز نہیں۔ یہی حقیقت قرآن کریم نے اس موقع پر اپنی نازل شدہ آیت میں بتلائی ہے کہ:
"اگر ماں باپ تجھے مجبور کریں کہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے ایسی چیز جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کی اطاعت نہ کر"۔
چنانچہ شریعت کا یہی حکم ہے۔ البتہ جہاں تک ان کی دنیوی معاملات میں اطاعت کا تعلق ہے تو ان کے ساتھ خیر خواہی اور حسن سلوک کرے اور جب تک وہ کسی گناہ کا حکم نہ دیں یا نیکی سے روکیں نہیں اس وقت تک ان کی اطاعت بھی کرنا چاہیئے۔
دوسرا واقعہ مالِ غنیمت کے متعلق حکمِ الٰہی کے نزول کا ہے جس کی مکمل تفصیل کتاب الجہاد باب الانفال میں گذر چکی ہے۔
تیسرا واقعہ ان کی بیماری کا ہے جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنا کُل مال اپنی مرضی کے مطابق تقسیم کرنے کی اجازت طلب کی تھی لیکن آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔ پھر نصف مال کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے اسے بھی منع فرمادیا۔ پھر تہائی کی اجازت مانگی تو وہ مل گئی۔
چنانچہ یہی شرعی حکم ہے کہ کوئی شخص مرض الموت میں یا کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس میں جاں بر ہونے کا امکان کم ہو تو اس کو اپنا کل مال حسبِ مرضی تقسیم کرنے کی اجازت نہیں۔ تاکہ اس کے حقیقی ورثاء محروم نہ رہیں۔ البتہ ایک تہائی مال کو حسبِ مرضی تقسیم کرنے کی اجازت کی۔
چوتھا واقعہ حرمتِ شراب کے نازل ہونے کا ہے۔ جب تک شراب حرام نہ ہوئی تھی تو مختلف واقعات پیش آرہے تھے جو ناگوار ہونے کے ساتھ ساتھ باہمی جھگڑوں کا باعث بھی بن رہے تھے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذکورہ واقعہ بھی اس کی مثال ہے۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا واضح حکم نازل فرمادیا۔
غرض حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ بات باعثِ سعادت وفضیلت تھی کہ ان کے ساتھ پیش آنے والے واقعات پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیات نازل فرمائیں۔

۱۷۱۱..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الاَسَدِيُّ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَن الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اطْرُدْ هٰؤُلاءِ لا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلالٌ وَرَجُلان لَسْتُ أُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِى نَفْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ ۔

۱۷۱۱..... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چھ افراد نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو مشرکین نے نبی ﷺ سے کہا کہ: ان لوگوں کو دھتکار دیجئے اپنے پاس سے تو پھر یہ ہم پر جرأت نہ کر سکیں گے۔ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں، میں تھا اور ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، ایک بنی ہذیل کے آدمی تھے، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دو اور بھی افراد تھے جن کا میں نام نہیں لیتا۔ چنانچہ اس بات پر رسول اللہ ﷺ کے دل میں کوئی خیال آیا جو اللہ نے چاہا خیال آیا۔ اور آپ ﷺ نے اپنے آپ سے بات کی۔ اس موقع پر اللہ عزّوجل نے آیت نازل فرمائی، "اور نہ دھتکاریئے ان لوگوں کو جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اور اس کی رضاجوئی کے طالب ہیں"۔ (الانعام/۵۰/۵۱)

باب-۳۱۰ باب من فضائل طلحة والزبير رضى الله عنهما

حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل کا بیان

۱۷۱۲..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِى عَنْ اَبِى عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ

۱۷۱۲..... حضرت ابو عثمانؒ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ جن دنوں کفار سے لڑتے تھے تو بعض دنوں میں آپ ﷺ کے پاس سوائے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرا کوئی نہ ہوتا تھا"۔ [1]

---

[1] فائدہ..... ابتداء اسلام کے زمانہ میں جب کہ رسول اللہ ﷺ دعوتِ اسلام کے عظیم کام میں ہمہ وقت مشغول تھے اور ابتداء میں کمزور، غریب اور دنیاوی اعتبار سے بے حیثیت لوگ ہی اسلام میں زیادہ داخل ہوئے تھے۔ یہ حضرات ہمہ وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر باش ہوتے تھے۔

ایک بار سرداران قریش کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گذری تو آپ ﷺ کے پاس حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن یاسر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسی قسم کے دیگر کمزور و غریب مسلمان بیٹھے تھے، ان سرداران قریش نے بڑی رعونت سے کہا کہ:

اے محمد! اپنی قوم کے ان کمتر لوگوں پر تم راضی ہو؟ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے احسان کیا ہے؟ (بطور طنز واستہزاء یہ کہا) کیا ہم "ان" کے پیروکار ہوں گے؟ ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھادیں، اگر آپ نے ان کو اٹھادیا تو شاید ہم آپ کی پیروی کریں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی مذکورہ آیات نازل فرمائیں جن میں حضور علیہ السلام کو منع فرمادیا گیا کہ ان کے ایمان کے لالچ میں، جو ایمان لاچکے ہیں اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور اس کی رضاجوئی میں لگے رہتے ہیں، ان کو اپنے پاس سے نہ ہٹایئے۔

اصل میں رسول اللہ ﷺ کو کفار اور سرداران قریش کی اس بات اور پیشکش کے جواب میں یہ خیال ہوا تھا کہ ان کی بات مان لی جائے شاید وہ ایمان لے آئیں۔ اور یہ تو اپنے ساتھی ہیں ان کو ہٹانا ناگوار نہ ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے اس خیال کو رد فرمادیا اور ایسا کرنے سے منع فرمادیا کہ دولتمند رؤساء قریش کی خاطر داری اور ان کے ایمان لانے کی امید میں اپنے غریب مگر مخلص..... (جاری ہے)

اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

۱۷۱۳ ...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ -

۱۷۱۳ ...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: غزوۂ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو جہاد کے لئے بلایا اور اس کی ترغیب و تحریص دی۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کی پکار اور دعوت کو قبول کیا، آپ ﷺ نے پھر لوگوں کو پکارا تو دوبارہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لبیک کہا۔ پھر سہ بارہ پکارا تو تیسری بار بھی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکار پر لبیک کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کے کچھ خاص حواری (ساتھی) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں“۔

۱۷۱۴ ...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ

۱۷۱۴ ...... صحابی رسول حضرت جابرؓ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت ابن عیینہ کی روایت کردہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی ہے۔[1]

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... ایمان والے ساتھیوں کو اٹھا کر ان کی دل شکنی نہ فرمایئے۔ اگر ایسا کریں گے تو آپ ناانصافی کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (الأنعام / ۵۱)

غرض اس میں بھی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اعزاز کی بات اور فضیلت کی بات ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] فائدہ ...... امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اس ”دعوت جہاد“ کا سبب ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

”رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے روز (قوم کو خطاب کر کے) فرمایا: کون ہمارے پاس دشمن کی خبر لے کر آئے گا؟ (گویا جاسوسی کے مشن پر کسی کو روانہ کرنا مقصود تھا) تو حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ: میں! آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کون ہمارے پاس دشمن کی خبریں لائے گا؟ زبیرؓ نے فرمایا کہ میں! اسی طرح تین بار ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بنو قریظہ کی طرف جاسوسی کی مہم پر روانہ فرمایا کہ ان کی طرف سے آپ ﷺ کو اطلاع ملی تھی کہ انہوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قریش سے معاہدہ کر لیا تھا کہ مسلمانوں سے ان کے ساتھ مل کر جنگ کریں گے“۔ (بخاری۔ کتاب المغازی)

اس سے معلوم ہوا کہ بنو قریظہ کے متعلق اس عہد شکنی کی اطلاع کی تحقیق و تصدیق اور حالات کی جستجو کے لئے حضور علیہ السلام کو کسی زیرک، بہادر اور جاں نثار شخص کی ضرورت تھی۔ اسی لئے آپ ﷺ نے کسی کو منتخب فرمانے کے بجائے عمومی اعلان فرمایا۔ اور تینوں مرتبہ کے اعلان پر حضرت زبیرؓ نے پہل کی اور آگے بڑھ کر اپنے آپ کو پیش کیا۔ ان کے اس جرأت مندانہ اور جاں نثارانہ جذبہ کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

”ہر نبی کا کوئی حواری (خاص ساتھی) ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں“۔

یہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے شوہر تھے، آٹھ سال کی عمر میں اسلام لائے، اٹھارہ برس کی عمر میں ہجرت کی، رسول اللہ کے ساتھ اکثر غزوات میں شریک ہوئے، جسم پر تلوار کے زخموں سے کوئی جگہ باقی نہیں بچی تھی۔ خود فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! ان میں سے کوئی زخم ایسا نہیں جس کو میں نے حضور ﷺ کے ساتھ رہ کر اللہ کے راستہ میں نہ کھایا ہو۔ (اخرجہ الطبرانی، وابن عساکر)

بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ـ۔

۱۷۱۵...... حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ اِسْمٰعِيلُ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي اُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَاْطِئُ لِي مَرَّةً فَاَنْظُرُ وَاُطَاْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ اَعْرِفُ اَبِي اِذَا مَرَّ عَلٰى فَرَسِهِ فِي السِّلَاحِ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ-

قَالَ وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي فَقَالَ وَرَاَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا وَاللهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي -

۱۷۱۵...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:
"خندق والے روز میں اور عمر بن ابی سلمہ حضرت حسانؓ کے قلعہ میں عورتوں کے ساتھ تھے تو ایک بار وہ (عمر بن ابی سلمہ) میرے واسطے اپنی کمر نیچی کر دیتے تاکہ میں اس پر کھڑا ہو کر قلعہ کی دیوار سے باہر جھانک سکوں، اور ایک بار میں اپنی کمر جھکا لیتا ان کے لئے تاکہ وہ قلعہ سے باہر جھانک سکیں۔ (یہ بچکانہ تجسس کی وجہ سے تھا) فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کو خوب پہچان گیا تھا جب وہ اپنے گھوڑے پر اسلحہ سے لیس وہاں (قلعہ کے قریب سے) گزرے۔ بنو قریظہ کی طرف جاتے ہوئے۔

دوسری روایت میں ہے کہ:
"میں نے اس کا تذکرہ اپنے والد (حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ ارے اللہ کی قسم! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے اس روز اپنے والدین کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ: "تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں"۔ ❶

۱۷۱۶...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ فِي الْاُطُمِ الَّذِي فِيهِ النِّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلٰكِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ـ

۱۷۱۶...... حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ جب غزوۂ خندق ہوا تو میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ اس قلعہ میں موجود تھے جس قلعہ میں عورتیں تھیں یعنی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ تھیں (اور پھر آگے) مذکورہ حدیث ہی کی طرح حدیث ذکر فرمائی لیکن اس روایت میں حضرت عبداللہ بن عروہؓ کا ذکر نہیں ہے لیکن اس واقعہ کو ھشام عن ابیہ عن ابن الزبیر کی حدیث میں ملا دیا ہے۔

۱۷۱۷...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۱۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

❶ اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح یہ الفاظ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کہے تھے، اسی طرح حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بھی فرمائے تھے۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔

الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ۔

اللہ ﷺ ایک بار غارِ حراء پر تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، اسی اثناء میں چٹان ہلنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ٹھہر جا! تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں ہے"۔ ❶

۱۷۱۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الاَزْدِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ۔

۱۷۱۸...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر تھے تو وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے اور اس پہاڑ پر نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہم) تھے۔

۱۷۱۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ اَبَوَاكَ وَاللهِ مِنَ ﴿الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ ۔

۱۷۱۹...... حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: "تیرے دونوں باپ اللہ کی قسم! ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہا، جب کہ ان کو زخم بھی لگ چکے تھے"۔

۱۷۲۰...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ تَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ۔

۱۷۲۰...... حضرت ہشامؒ اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں صرف یہ زائد ہے کہ (دونوں باپ سے مراد) حضرت ابو بکرؓ و حضرت زبیرؓ ہیں۔

❶ فائدہ...... رسول اللہ ﷺ کا یہ جملہ آپ کے معجزات میں سے تھا۔ نبی تو آپ ﷺ خود ہی تھے، جب کہ صدیق حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، اور ان کے علاوہ باقی سب شہید ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل تو مشہور ہے۔ جبکہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ کے قریب وادی السباع میں جہاد سے واپسی میں شہید ہوئے۔ اسی طرح حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جب مشاجرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں باہمی جنگ و جدال سے الگ ہو گئے تھے تو اس زمانہ میں ایک تیر لگنے سے شہید ہو گئے تھے۔

۱۷۲۱..... حَدَّثَنَا اَبُــو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَــنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَ اَبَوَاكَ مِــنَ ﴿الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَــا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ .

۱۷۲۱..... حضرت عروہؓ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہؓ نے مجھ سے فرمایا: تیرے دونوں باپ (حضرت ابو بکر وزبیرؓ) ان لوگوں میں سے تھے کہ جنہوں نے زخمی ہو جانے کے بعد بھی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کی۔[1]

باب-۳۱۱ باب فضائل ابی عبیدة بن الجراح رضی الله تعالیٰ عنه

حضرت ابو عبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا بیان

۱۷۲۲..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا وَاِنَّ اَمِينَنَا اَيَّتُهَا الْاُمَّةُ

۱۷۲۲..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہر امت کا کوئی "امین" ہوتا ہے اور ہمارا "امین" اے میری امت! ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الجراح ہیں"۔

---

[1] فائدہ..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فرمان کا اشارہ تھا غزوۂ اُحد سے واپسی پر پیش آنے والے واقعہ کی طرف۔ چنانچہ ابنِ اسحاقؒ نے مغازی میں نقل کیا ہے:

"غزوۂ اُحد' پندرہ شوال ہفتہ کے روز پیش آیا تھا' جب اگلا روز ہوا یعنی ۱۶/ شوال ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے مغازین نے اعلان کیا لوگوں میں کہ دشمن کے تعاقب میں جانا ہے۔ لیکن جو کل جنگ میں شریک تھا وہ ساتھ نہیں جائے گا۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ نے (گزشتہ روز حاضر ی کے باوجود) پھر نکلنے کی اجازت مانگی' آپ ﷺ نے انہیں اجازت دیدی۔ اور آپ ﷺ دشمن کے تعاقب میں اس لئے جارہے تھے تاکہ دشمن پر آپ کا رعب اور ہیبت چھاجائے اور وہ اس خوش فہمی میں نہ رہے کہ مسلمان شکست کے بعد کمزور ہوگئے ہیں۔

چنانچہ جب آپ ﷺ "حمراء الاسد" کے مقام پر پہنچے تو سعید بن ابی معبد الخزاعی آپ سے ملے اور آپ ﷺ سے صحابہؓ کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ پر تعزیت کی اور آپ ﷺ کو بتلایا کہ وہ ابو سفیان اور اس کے ساتھیوں سے "روحاء" میں ملا ہے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کررہے تھے کہ ہمیں محمد (ﷺ) کے ساتھیوں اور ان معزز لوگوں نے گھیر لیا ہے اور ہم ان کو پوری طرح ختم کئے بغیر واپس آگئے۔ یہ سن کر معبد نے انہیں بتلایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے تعاقب میں ایسا لشکر لے کر نکلے ہیں کہ میں نے ایسا لشکر دیکھا نہیں......

یہ سن کر ابو سفیان کے ساتھیوں نے اپنی رائے پر نظر ثانی کی اور مکہ واپس لوٹ گئے۔

بہر کیف! اس حدیث میں حضرت عائشہؓ نے ہشام بن عروہ کو فرمایا کہ (فتح الباری۔ ۷/ ۳۷۳)

تمہارے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ کے نبی کی پکار پر لبیک کہا اور ایک جنگ سے ابھی فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ دوسری مہم پر شکستہ حال اور زخموں سے چور ہونے کے باوجود نکل کھڑے ہوئے اور قرآن کریم میں ان لوگوں کی تعریف اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی۔

یہاں دونوں باپ سے مراد حضرت ابو بکرؓ صدیق اور حضرت زبیر بن عوامؓ ہیں۔ کیونکہ حضرت ابو بکرؓ ہشام بن عروہ کے نانا تھے' ان کی بیٹی حضرت اسماءؓ ہشام کی والدہ تھیں اور حضرت زبیرؓ ان کے دادا تھے۔ تو یہاں حقیقی باپ نہیں بلکہ دادا نانا مراد ہیں اور عرب معاشرہ میں انہیں بھی "باپ" ہی کہا جاتا ہے۔

اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ـ

۱۷۲۳ ...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ هٰذَا اَمِينُ هٰذِهِ الاُمَّةِ ـ

۱۷۲۳ ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ: ہمارے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیج دیجئے جو ہمیں سنت اور اسلام کے احکامات سکھائے۔ آپ ﷺ نے ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الجراح کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ: "یہ اس امت (محمدیہ ﷺ) کا امین ہے"۔

۱۷۲۴ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِينًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِينًا حَقَّ اَمِينٍ حَقَّ اَمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ـ

۱۷۲۴ ...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: یارسول اللہ! ہماری طرف کسی امین آدمی کو بھیج دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں ضرور تمہاری طرف ایک ایسا شخص بھیجوں گا جو امانت دار ہو گا اور امانت کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ امین اور سچا ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو تجسس ہوا (کہ کس کو بھیجتے ہیں؟ یقیناً وہ سچا اور امانت دار ہوگا) پھر آپ ﷺ نے ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الجراح کو وہاں بھیجا۔[1]

۱۷۲۵ ...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو

۱۷۲۵ ...... حضرت ابو اسحٰق سے اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت کی

[1] فائدہ ...... اگرچہ امانت و دیانت تمام ہی صحابہ کرامؓ میں تھی اور اس صفت میں سب ہی مشترک تھے لیکن حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہ صفت خوب خوب حاصل تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیان فرمایا ہے۔
یہاں یہ واضح رہے کہ ایک حدیث میں "اہلِ یمن" کا تذکرہ ہے جب کہ دوسری میں "اہلِ نجران" کا تو شاید راوی حدیث نے نجران کے یمن سے قریب ہونے کی بناء پر یمن کہہ دیا ہو۔ واللہ اعلم

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور اقدس ﷺ کے مشہور صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوئے دادِ شجاعت دی، دربارِ رسالت سے انہیں "امین" ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادوار میں ان کے نہایت معتمد رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات میں ان کا بھی بہت بڑا حصہ تھا، اللہ تعالیٰ نے ملکِ شام کو انہی کے ہاتھوں فتح کروایا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر نہایت اعتماد تھا۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلام کو چند دینار دے کر کہا کہ یہ ابو عبیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس لے جاؤ اور انہیں دے کر کہو کہ یہ امیر المومنین نے آپ کے مصارف کے لئے دیئے ہیں۔ اور پھر کچھ دیر وہاں رک کر دیکھنا کہ وہ ان کا کیا کرتے ہیں؟ غلام نے جا کر دے دیئے۔ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا دی اور پھر اپنی باندی کو بلایا اور اس سے کہا یہ پانچ دینار فلاں کو دے دو، یہ چار دینار فلاں کو دے دو۔ غرض سارے دینار اسی وقت تقسیم کر دیئے۔ غلام نے واپس جا کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتلایا تو بہت خوش ہوئے۔

اردن میں طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال ہوا اور وہیں قبر مبارک ہے۔ (رضی اللہ عنہ، وارضاہ)

دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

باب-۳۱۲ باب فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

حضراتِ حسنین رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۷۲۶۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ ۔

۱۷۲۶۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا: "اے اللہ! میں اس (حسن) سے محبت کرتا ہوں، پس آپ بھی اس سے محبت کیجئے اور جو بھی اس سے محبت رکھے اس سے بھی آپ محبت رکھیں"۔

۱۷۲۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لا يُكَلِّمُنِي وَلا اُكَلِّمُهُ حَتّٰى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهُ اِنَّمَا تَحْبِسُهُ اُمُّهُ لِاَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ ۔

۱۷۲۷۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دن کے ایک وقت میں نکلا، نہ آپ ﷺ مجھ سے بات کررہے تھے نہ میں آپ سے بات کررہا تھا (دونوں خاموش چلے جارہے تھے) یہاں تک کہ آپ ﷺ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچ گئے، پھر وہاں سے واپس ہوئے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمہ (گھر) پر آئے اور فرمایا: کیا اندر منا ہے؟ کیا اندر منا ہے؟ یعنی حسن ہے؟ ہم یہ سمجھے کہ ان کی والدہ (حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے انہیں روکا ہوا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لئے۔ کچھ ہی دیر گذری تھی کہ وہ (حضرت حسن) دوڑتے ہوئے آئے اور آکر دونوں ایک دوسرے کے گلے ملے (یعنی حضور علیہ السلام نے انہیں گلے سے لگایا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی اس سے محبت کیجئے اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کیجئے"۔

۱۷۲۸۔۔۔۔حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ ۔

۱۷۲۸۔۔۔۔حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نبی ﷺ کے کندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں آپ بھی اس سے محبت فرمائیے"۔

۱۷۲۹۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ

۱۷۲۹۔۔۔۔حضرت براءؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔

کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن بن علیؓ کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا ہے اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ بھی اس سے محبت فرمایئے۔

۱۷۳۰ ـــــ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِيَاسٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ۔

۱۷۳۰ ـــــ حضرت ایاس بن مسلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس سفید خچر کو کھینچ رہا تھا جس پر رسول اللہ ﷺ اور حضرات حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سوار تھے، یہاں تک کہ اسے کھینچ کر حجرۂ نبوی ﷺ تک لایا۔ یہ آپ ﷺ کے آگے تھے اور یہ آپ ﷺ کے پیچھے (یعنی ایک صاحبزادے آپ کے آگے بیٹھے تھے اور دوسرے آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے۔

باب ـ ۳۱۳ باب فضائل اهل بيت النبي ﷺ

اہل بیت نبوی ﷺ کے فضائل

۱۷۳۱ ـــــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾۔

۱۷۳۱ ـــــ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار حضور اقدس ﷺ صبح کو باہر تشریف لائے، آپ ﷺ کے جسم اطہر پر ایک چادر تھی جس پر سیاہ بادلوں سے کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ اسی اثناء میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں کر لیا۔ پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ چادر میں ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اندر کر لیا، بعد ازاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو انہیں بھی چادر میں کر لیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا:

"بلا شبہ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اے اہل بیت اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے"۔ [1]

---

[1] فائدہ ـــــ اہل بیت کے متعلق تفصیل پیچھے حدیثِ غدیر میں گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ کے اہلِ بیت میں کون کون شامل ہیں۔ یہاں خصوصیت سے ان حضرات کو بیان کرنا ان کی غایت درجہ محبت اور مقام بلند کی وجہ سے ہے کہ اہلِ بیت میں ان حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خصوصی مقام سے شرف حاصل ہے۔

باب-۳۱۴ باب فضائل زید بن حارثة واسامة بن زيدٍ رضي الله عنهما

فضائل حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۷۳۲......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ
﴿اُدْعُوهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ﴾

۱۷۳۲......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم تو زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (زید بن حارثہ کے بجائے) زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے (کیونکہ حضور علیہ السلام نے آپ کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا) یہاں تک کہ قرآن کریم میں منہ بولے بیٹوں کو متعلق حکم نازل ہو گیا کہ:
"ان کو ان کے (اصل) باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو، یہ زیادہ بہتر اور انصاف کے مطابق ہے اللہ کے نزدیک"۔ (الاحزاب/۵)

۱۷۳۳......حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ۔

۱۷۳۳......حضرت عبداللہؓ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ منقول ہے۔

۱۷۳۴......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي اِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي اِمْرَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْاِمْرَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ۔

۱۷۳۴......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بنایا۔ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا (ان کی کم سنی کی وجہ سے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو بلاشبہ تم اس سے قبل اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو، اور اللہ کی قسم! وہ (اس کا باپ) امارت کا اہل اور اس کے قابل تھا، اور بلاشبہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھا، اور بلاشبہ اس کے بعد یہ (اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے"۔

۱۷۳۵......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمَارَتِهِ يُرِيدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

۱۷۳۵......اس سند سے بھی حسبِ سابق منقول ہے۔ اس روایت کے آخر میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کہ "اللہ کی قسم! یہ اسامہ اس امارت کا اہل بھی ہے...... لہٰذا میں تمہیں اس کے متعلق حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے

فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ صالح لوگوں میں سے ہے"۔❶

❶ فائدہ...... یہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ واحد صحابی ہیں جن کا قرآن کریم میں نام لے کر تذکرہ کیا گیا ہے۔ غلام تھے مگر رسول کریم ﷺ کے متبنیٰ (منہ بولے بیٹے تھے) آپ ﷺ نے انہیں اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا اور ان سے اتنی محبت فرماتے تھے کہ لوگ زید بن حارثہ کے بجائے زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے۔ (ابن ہشام) جب قرآن کریم کی سورۂ احزاب کی آیت اُدعوھم لاٰبائھم الآیۃ نازل ہوئی تو اس میں اس سے منع فرمادیا گیا اور لوگ پھر سے زید بن حارثہ کہنے لگے۔

جاہلیت کے زمانہ میں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حارثہ کی ماں انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس گئیں، زید ابھی کم سن بچے تھے، وہاں پر بنو قین نے بنی معن پر حملہ کیا اور زید کو اپنے ساتھ اٹھا کر لے گئے اور انہیں غلام بنالیا۔ بعد میں عکاظ کے بازار میں انہیں فروخت کے لئے لے جایا گیا۔ جہاں انہیں حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے خرید لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زید کو آپ ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ آپ ﷺ زید کو بہت چاہتے تھے۔ اُدھر زید کے والد حارثہ بن شراحیل، اپنے بیٹے کے فراق میں دن رات رویا کرتے تھے اور شعر پڑھا کرتے تھے کہ:

بیت علیٰ زیـد و لـم أدر مـا فعـل
أحيٌّ فيُـرجىٰ؟ ام أتىٰ دونـهُ الأجـلُ

"میں زید پر روتا ہوں اور مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا وہ زندہ ہے کہ اس کی امید کی جائے یا اسے موت نے آلیا ہے؟"۔

اسی اثناء میں بنو کلب کے کچھ لوگوں نے حج کے موقع پر زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو انہیں پہچان لیا اور زیدؓ نے بھی انہیں پہچان لیا اور ان سے کہا کہ میرے گھر والوں تک یہ شعر پہنچا دیجئے۔

أحنّ الىٰ قـومی وان کنت نائیاً
بأنّی قطـین البیت عنـد المشاعـرِ

"میں اپنی قوم کے لئے آہ وزاری کرتا ہوں اگر چہ میں ان سے دور ہوں کیونکہ میں مشاعرِ حج کے قریب بیت اللہ میں مقیم ہوں"۔

بنو کلب کے ان لوگوں نے واپس جاکر زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو بتلا دیا اور انہیں وہ مقام بھی بتلا دیا جہاں زید ملے تھے، چنانچہ ان کے والد حارثہ اپنے بھائی کعب کو لے کر زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فدیہ کی رقم ساتھ لے کر روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ آگئے اور وہاں آکر رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ تو مسجد میں ہیں۔ وہ دونوں مسجد میں آئے اور کہنے لگے، اے ابن المطلب! اے اپنی قوم کے سردار! آپ اللہ کے حرم والے ہیں، آپ بے گناہوں کو آزاد کرتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں، ہم اپنے بیٹے کے سلسلہ میں آپ کے پاس آئے ہیں جو آپ کا غلام ہے۔ آپ ہم پر احسان فرمایئے اور اس کا فدیہ لینے میں ہم سے بہتر معاملہ فرمایئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ کون؟ کہنے لگے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یا اس کے علاوہ کوئی اور ہے۔ اسے بلاؤ۔ اسے اختیار دیدو اگر وہ تمہیں اختیار کرتا ہے تو وہ تمہارا ہے بغیر فدیہ کے۔ لیکن اگر وہ مجھے اختیار کرتا ہے تو اللہ کی قسم! میں اس پر فدیہ لینے والا نہیں ہوں جو مجھے اختیار کرے۔ غرض حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ ان حضرات کو جانتے ہو؟ کہنے لگے جی ہاں! یہ میرے والد ہیں اور یہ میرے چچا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے بھی جانتے ہو اور تم نے اپنے ساتھ میرا برتاؤ بھی دیکھا ہوا ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے چاہو تو مجھے اختیار کرلو چاہو تو ان حضرات کو اختیار کرلو۔ حضرت زید نے فوراً جواب دیا کہ: میں آپ ﷺ پر کسی کو اختیار نہیں کرسکتا۔ میرے لئے آپ ہی باپ اور چچا کی جگہ ہیں۔

یہ سن کر ان کے والد اور چچا کہنے لگے: ہائے تیرا ناس ہو اے زید! کیا تو آزادی پر غلامی کو ترجیح دے رہا ہے؟ اور تو غلامی کو اپنے باپ، چچا اور گھر والوں پر ترجیح دے رہا ہے؟ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں اور رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: میں نے ان صاحب میں جو بات دیکھی ہے اس کے بعد میں کسی کو ان پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ ......(جاری ہے)

كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَايْمُ اللهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَايْمُ اللهِ اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيقٌ يُرِيدُ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَايْمُ اللهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ فَاُوصِيكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيكُمْ۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

جب رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھا تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حطیم میں لے گئے اور فرمایا:
"لوگو! گواہ رہو، زید میرا بیٹا ہے وہ میرا وارث ہو گا اور میں اس کا وارث ہوں گا"۔ جب ان کے والد اور چچا نے یہ دیکھا تو ان کے دل خوش ہو گئے اور واپس ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "زید بن محمد" کہہ کر پکارا جانے لگا۔ یہاں تک کہ اسلام آ گیا اور پھر قرآن کریم میں اللہ نے "اس سے منع فرمادیا کہ کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا جائے اور اسے حقیقی اور صلبی بیٹے کی طرح سمجھا جائے جیسا کہ جاہلیت میں یونہی سمجھا جاتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے انتہا محبت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ نے ان کا نکاح بھی اپنے خاندان میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش سے کر دیا تھا۔ لیکن دونوں میں نبھی نہیں اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں قبول نہ کیا۔ جس کی بناء پر علیحدگی ہو گئی۔ بعد میں حکم الٰہی سے رسول اللہ ﷺ نے بہت سی حکمتوں اور مصلحتوں کی بناء پر ان سے نکاح فرمالیا۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح رسول اللہ ﷺ کو ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی نہایت محبت تھی، چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم "حِب رسول اللہ ﷺ" کہتے تھے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کے چہیتے نوعمری میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک اہم ترین مہم پر امیر بنا کر روانہ فرمایا اور اس لشکر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے اجلۂ صحابہ بھی شامل تھے۔ اس پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا کہ اتنے عظیم صحابہ کی موجودگی میں ایک غلام اور وہ بھی نوعمر لڑکے کو ان کا امیر بنایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم اس (اسامہ) کی حالت پر اعتراض کرتے ہو، تو تم اس سے قبل اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سات بار امیر لشکر بنا کر بھیجا گیا۔ اور آخری بار غزوۂ موتہ میں بنایا گیا۔

غرض رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ کی قسم! اس کا باپ بھی امارت کا اہل تھا اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھا اور یہ بھی امارت کا اہل ہے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا میں تمہیں اس سے حسنِ سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے صالح اور نیک لوگوں میں سے ہے"۔

رسول اکرم ﷺ کی اس شہادت اور سند کے بعد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت اور کمال کے لئے کسی دوسرے کی تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔

بلاشبہ! یہ شریعتِ محمدیہ ﷺ ہی کا خاصہ ہے کہ غلاموں کو بھی وہ عزت، وہ مرتبہ اور وہ مقام بخشا جو دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے۔ لیکن یہاں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ یہ مقام اور مرتبہ صرف اور صرف "نیکی" اور "اصلاح" کی بنیاد پر ملا۔ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد کہ: إِنَّ اکرمکم عند اللہ أتقاکم "تم میں سب سے زیادہ معزز تمہارا سب سے زیادہ متقی شخص ہے"۔ یہی کسی کے مرتبہ ومقام کا معیار ہے۔

باب-۳۱۵ باب فضائل عبد الله بن جعفر رضی الله عنهما

فضائل عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما

۱۷۳۶ ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ -

۱۷۳۶ ...... حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: کیا تمہیں یاد ہے کہ ایک بار جب ہم رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے میں اور تم اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انہوں نے فرمایا کہ ہاں (فرمانے لگے کہ) آپ ﷺ نے ہمیں (سواری پر) سوار کر دیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا (یعنی عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوار کر لیا تھا)۔

۱۷۳۷ ــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاِسْنَادِهِ -

۱۷۳۷ ...... حضرت حبیب بن شہید سے ابن علیہ کی حدیث اور ان کی سند کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۷۳۸ ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي اِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ -

۱۷۳۸ ...... حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو اہلِ بیت کے بچے آگے لے جائے جاتے اور آپ ﷺ کا استقبال کرتے تھے۔ فرمایا کہ ایک بار آپ ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مجھے آپ ﷺ کے سامنے آگے لے جایا گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے آگے (سواری پر) سوار کر لیا۔ بعد ازاں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دونوں صاجزادوں میں سے کسی ایک کو لایا گیا (یا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو آپ ﷺ نے اسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ پھر ہم کو مدینہ میں داخل کر دیا اس حال میں کہ سواری پر تین افراد تھے۔

۱۷۳۹ ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي مُوَرِّقٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ

۱۷۳۹ ...... حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہمیں آگے لیجایا جاتا تھا۔

ایک بار مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیجایا گیا تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے اور

خَلْفَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ -

دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

١٧٤٠...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي يَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لا اُحَدِّثُ بِهِ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ -

١٧٤٠...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور مجھ سے ایک بات کہی جو میں کسی بھی شخص سے بیان نہیں کروں گا (چنانچہ اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا بات تھی۔ سوائے اللہ کے)۔ [1]

باب-٣١٦ باب فضائل خديجة ام المؤمنين رضى الله تعالىٰ عنها

فضائل ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہما

١٧٤١...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاللَّفْظُ حَدِيْثُ اَبِي اُسَامَةَ ح وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا

١٧٤١...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: اس (دینا) کی بہترین خاتون مریم بنت عمران تھیں اور اس (دنیا) کی بہترین خاتون خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) ہیں"۔

اور وکیع نے جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے آسمان وزمین کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی اس زمین و آسمان کے مابین بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام اور حضرت خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں)۔

---

[1] فائدہ...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے صاحبزادے ہیں گویا اہل بیت میں سے ہیں۔ یہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ موتہ میں بہادری و شجاعت کی داستان رقم کرتے کرتے اپنے دونوں بازو کٹوا کر شہید ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں "طیار" کے لقب سے نوازا تھا کہ جنت میں ان کے دو پر لگا دیئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ وہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور غزوۂ موتہ سے جب لشکر واپس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ سے آگے بڑھ کر اس کا استقبال فرمایا' بچے بھی پیچھے پیچھے دوڑتے پھرتے تھے۔ آپ ﷺ سواری پر سوار تھے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچہ بھی مجھے دے دو" یعنی عبداللہ بن جعفر کو مجھے دیدو۔

غرض رسول اللہ ﷺ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت محبت فرماتے تھے اور آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ان کے ساتھ محبت کا برتاؤ فرماتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ "حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادوں سے ملتے تو کہتے "یا ابن ذی الجناحین" اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلام ہو۔ (زاد المعاد ا/٤١٥)

خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

۱۷۴۲......وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِى مُوسٰى قَالَ قَالَ

۱۷۴۲......حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مردوں میں سے تو بہت سے لوگ کامل ہوئے لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام اور آسیہ زوجہ فرعون کے، اور بلاشبہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت عورتوں پر اسی طرح ہے جیسے کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ام المؤمنین ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی پہلی زوجہ مطہرہ ہیں اللہ نے انہی سے اولاد بھی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کی نہایت غمگسار اور ہمدرد۔ خواتین میں سب سے پہلی ہیں جنہیں اللہ نے اسلام کا شرف عطا فرمایا۔ ابتدائی دور کی تمام مشکلات اور سخت آزمائشوں میں رسول کریم ﷺ کا پورا ساتھ دیا۔ انہی خصائل کی بناء پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: اپنے زمانہ کی بہترین عورت مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰ کی والدہ) تھیں اور (اسی طرح) حضرت خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے زمانہ کی سب سے بہترین خاتون تھیں"۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ: مردوں میں تو بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سوائے حضرت مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ زوجہ فرعون کے"۔

اس ارشاد کی بناء پر بعض لوگوں نے یہ استدلال کیا کہ حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؑ دونوں نبیہ تھیں، چنانچہ قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ:

"اس حدیث سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؑ کے نبی ہونے کے قائل ہیں اور خواتین میں بھی نبوت کے جاری ہونے کے قائل ہیں۔ جب کہ جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ خواتین میں نبوت جاری نہیں ہوئی اور حضرت مریمؑ و حضرت آسیہؑ نبی نہیں بلکہ اللہ کی مقرب اور اس کی ولیہ تھیں"۔ (نووی علی مسلم۔ ۲/۲۸۴)

اسی حدیث کے اخیر میں فرمایا کہ:

"بلاشبہ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر"۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ:

"علماء نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ثرید ہر کھانے کے اعتبار سے اس کے شوربہ سے زیادہ بہتر ہے (کسی بھی سالن میں روٹی کے ٹکڑوں کو بھگو کر نرم کر دیا جائے اور چور کر کھایا جائے تو اسے ثرید کہا جاتا ہے) یعنی گوشت کے سالن میں ثرید اس کے شوربہ سے زیادہ بہتر ہے اور دیگر سالن میں بھی روٹی اور سالن کو ملا کر کھانے سے اس کا ثرید بنانا زیادہ بہتر ہے اور یہ بہتری اس کے زیادہ غذائیت بھرے ہونے، زیادہ مرغوب ہونے، زیادہ سہل ہونے کے اعتبار سے ہے کہ نہ اس کے کھانے میں دیر لگتی ہے، غذائیت بھی خوب ہوتی ہے اور استعمال کے اعتبار سے آسان بھی ہوتا ہے اور ہضم کے اعتبار سے بھی زود ہضم ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیگر تمام خواتین پر فضیلت حاصل ہے، بہت سی خوبیوں کی بناء پر جو ان کے سوا دیگر خواتین میں نہیں پائی جاتیں"۔ (نووی علی مسلم ۲/۲۸۴)

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے بعض اوقات یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی افضل ہیں۔ لیکن یہ لازم نہیں کیونکہ ممکن ہے رسول اللہ ﷺ کی مراد اس حدیث میں اپنے زمانہ کی عورتیں ہیں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زمانہ کی عورتوں کے لحاظ سے سب سے بہتر ہیں۔ ......(جاری ہے)

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۔

۱۷۴۳ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ وَمِنِّي ۔

۱۷۴۳ــــ محدث ابوزرعہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام، نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ: یارسول اللہ! یہ خدیجہ آپ کے پاس آئی ہیں، ان کے پاس برتن ہے جس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا کوئی مشروب ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کو سلام کہہ دیں ان کے رب عزّوجل کی طرف سے اور میری طرف سے۔ اور انہیں جنت میں ایک موتیوں کے بانس سے بنے گھر کی بشارت دیدیں۔ جس میں نہ شور و شغب ہو گا نہ ہی تھکاوٹ ہو گی"۔

۱۷۴۴ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى اَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ ۔

۱۷۴۴ــــ حضرت اسماعیلؒ بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! آپ ﷺ نے انہیں جنت میں بانس کے بنے ایک گھر کی بشارت دی تھی جس میں نہ شور و شغب ہو گا نہ ہی تھکاوٹ ہو گی۔

۱۷۴۵ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

۱۷۴۵ــــ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ روایت فرمائی ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: اگر فضیلت سے یہ مراد لیا جائے کہ اللہ کے یہاں زیادہ ثواب کی مستحق ہیں تو یہ ایک ایسی بات ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے کہ اعمالِ قلوب، اعمالِ جوارح سے زیادہ افضل ہیں، اور اگر فضیلت سے مراد کثرتِ علم لی جائے تو بلاشبہ یہ فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کو حاصل ہے۔
اور اگر اصالت اور نسبی شرافت مراد لی جائے تو یہ فضیلت سب سے زیادہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل ہے اور اس فضیلت میں ان کے ساتھ کوئی خاتون شریک نہیں ہو سکتی سوائے ان کی بہنوں کے۔ اور اگر فضیلت سے سیادت اور سرداری مراد لی جائے تو اس شرف کی حامل تنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں کیونکہ اس پر نصِ صریح موجود ہے"۔ (فتح الباری ۷/۱۰۹)

اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَجَرِيرٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِى اَوْفٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

١٧٤٦۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ۔

۱۷۴۶۔۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی ہے۔[1]

١٧٤٧۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ عَلٰى

۱۷۴۷۔۔۔۔۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے (ازواج مطہرات میں سے) کسی سے اتنی غیرت نہیں کہ جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی حالانکہ وہ مجھ سے نکاح سے تین سال

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آمد کا یہ واقعہ غارِ حراء میں رسول اکرم ﷺ کی نبوت سے قبل کا ہے جب آپ ﷺ کئی کئی روز کیلئے غار حراء میں عبادت کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ مطہرہ تھیں وہ آپ ﷺ کے لئے کھانا پینا غارِ حراء میں پہنچاتی تھیں۔

ایک مرتبہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا پینا لے کر غار حراء پہنچیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے لئے برتن میں سالن اور کھانے پینے کا کچھ سامان لارہی ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ ان کا رب عز و جل اور میں آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیجئے جو بانس کا ہوگا اور نہ اس میں شور و شغب ہوگا نہ ہی تھکاوٹ کا نام و نشان ہوگا۔

بلاشبہ! یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے بہت بڑا اعزاز و شرف تھا کہ خود ربّ ذوالجلال انہیں سلام کہے اور سردار ملائک روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام انہیں سلام کہیں۔

سنن نسائی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ:

"حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ خدیجہؓ کو سلام فرماتے ہیں" تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتلادیا۔ جواب میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے اور جبرئیل علیہ السلام پر بھی سلام ہو اور یارسول اللہ آپ پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکات آپ پر ہوں"۔

ابن السنی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اور جو سنے اس پر بھی سلام ہو سوائے شیطان کے"۔

علماء نے فرمایا کہ اس قصہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فقاہت اور دینی فہم نمایاں ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سلام کے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ "اور اللہ پر بھی سلام ہو"۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، اس کی صفت سلام ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمجھ گئیں کہ اللہ تعالیٰ کے سلام کے جواب میں کچھ نہیں کہا جائے گا جو کہ مخلوق کے سلام کے جواب میں کہا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔

جب کہ بعض صحابہؓ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے بعض مرتبہ تشہد میں "السلام علی الله" کے الفاظ کہے تو اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا اور فرمایا کہ: اللہ تو خود ہی سلام ہے پس تم کہو: "التحيات لله"۔ (کذا فی فتح الباری)

خَدِیجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ اَنْ یَتَزَوَّجَنِی بِثَلَاثِ سِنِینَ لِمَا كُنْتُ اَسْمَعُهُ یَذْكُرُهَا وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یُبَشِّرَهَا بِبَیْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِی الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ یُهْدِیهَا اِلَی خَلَائِلِهَا۔

قبل ہی وفات پاچکی تھیں، (اگر زندہ ہوتیں تو میری غیرت اس سے بھی زیادہ ہوتی) میں جب آپ ﷺ کو سنتی آپ ﷺ انہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو ہی یاد کرتے تھے اور آپ ﷺ کے رب عزوجل نے آپ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بشارت دے دیجئے جنت میں بانس کے ایک مکان کی۔ اور آپ ﷺ بعض اوقات بکری ذبح کر کے اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوستوں اور سہیلیوں میں بھیجا کرتے تھے"۔ [1]

۱۷۴۸...... حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَاِنِّي لَمْ اُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ اَرْسِلُوا بِهَا اِلَى اَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ قَالَتْ فَاَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا-

۱۷۴۸...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ میں سے کسی سے اتنی غیرت نہیں کی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کی۔ حالانکہ میں نے انہیں پایا نہیں (یعنی جب میرا آپ ﷺ سے نکاح ہوا تو وہ حیات نہ تھیں کہ سوکن کی موجودگی سے غیرت ورقابت کا جذبہ پیدا ہوتا) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی بکری ذبح فرماتے تو فرمایا کرتے تھے کہ: اسے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجو! فرماتی ہیں ایک روز مجھے غصہ آگیا اور میں نے کہا! خدیجہ (یعنی کیا دنیا میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور عورت ہی نہیں) رسول

---

[1] فائدہ...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ غیرت، طبعی غیرت تھی جو ایک عورت کو اپنی سوکن سے ہوتی ہے، اور یہ برائی اور گناہ کے زمرہ میں نہیں آتی جب تک کہ وہ کسی گناہ کا سبب نہ بن جائے۔ مثلاً: یہ غیرت حسد یا رقابت میں تبدیل ہو جائے یا دوسرے کو نقصان پہنچانے کا سبب بن جائے تو اس صورت میں گناہ ہوگی، لیکن جب تک اس کے مقتضا پر عمل نہ کیا جائے تو یہ گناہ اور معصیت نہیں۔
(کماذکرہ، صاحب تکملۃ فی ہذا البحث ۵/۱۴۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ غیرت اس وجہ سے تھی کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے انتہا محبت فرماتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ان کا بکثرت سے تذکرہ فرماتے تھے۔ چنانچہ فرماتی ہیں کہ میں جب آپ کو سنتی تو آپ ﷺ انہی کا تذکرہ فرمارہے ہوتے تھے جس سے ایک طبعی غیرت پیدا ہوتی تھی۔ اور فرماتی ہیں کہ یہ حال اس وقت ہے جب کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال میری آپ ﷺ سے نکاح سے تین سال قبل ہو چکا تھا۔ اگر وہ زندہ ہوتیں تو شاید اس سے بھی زیادہ غیرت ہوتی۔

عورت کے لئے شوہر کی محبت ہی سرمایۂ حیات اور باعث عزت و شرف ہوتی ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ رسول اکرم ﷺ جیسی ہستی کی رفاقت کے ساتھ ساتھ ان کی قلبی محبت بھی انہیں نصیب تھی۔

حدیث کے آخر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عجیب بات ارشاد فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ اگر کبھی بکری ذبح فرماتے تو اس کا گوشت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں اور ملنے والی خواتین کو بھجوایا کرتے تھے۔

سبحان اللہ! کیا بلند اخلاق ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہ مرحومہ بیوی کی سہیلیوں تک کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ میت کے دوستوں اور احباب کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا چاہیئے کہ یہ بھی میت کا ایک حق ہے۔

اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان کی محبت عطا کی گئی ہے۔ ❶

۱۷۴۹...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ اِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا۔

۱۷۴۹...... حضرت ہشام اس سند کے ساتھ حضرت ابو اسامہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں لیکن اس روایت میں بکری کے واقعہ تک کا ذکر ہے اور اس کے بعد کی زیادتی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۵۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلٰى امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ اِيَّاهَا وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ۔

۱۷۵۰...... سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہؓ پر رشک کیا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر کرتے تھے اور میں نے ان کو کبھی بھی نہیں دیکھا۔

۱۷۵۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ۔

۱۷۵۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال تک کسی عورت سے نکاح نہیں کیا (گویا یہ بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اکرام تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کہ ان کی حیات میں دوسری شادی اور نکاح نہیں کیا کہ انہیں سوکن کی تکلیف اٹھانا نہ پڑے)۔

۱۷۵۲...... حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۱۷۵۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار ہالہ بنت خویلد نے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ آنحضرت ﷺ

---

❶ فائدہ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ جذبہ رقابت کا تھا جو ایک فطری معاملہ ہے جو سوکن کو اپنی سوکن سے ہوتا ہے اور اس جذبہ کا موجود ہونا غلط نہیں ہے جب تک کہ اسکے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے کوئی خلافِ شرع کام نہ کیا جائے۔ کسی بھی جذبۂ فطری کا موجود ہونا برا نہیں ہے بلکہ اس فطری جذبہ کی تسکین کیلئے ناجائز اور غیر شرعی طریقہ اختیار کرنا برا اور گناہ ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کے اس عمل پر کہ آپ ﷺ بکری ذبح کر کے اس کا گوشت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھجواتے تھے۔ ایک بار جذبۂ رقابت غالب آگیا اور انہوں نے فرمایا کہ:
''خدیجہ!'' یہاں اس حدیث میں اتنا ہی ذکر ہے۔ لیکن بخاری کی روایت میں اس کے الفاظ یوں ہیں کہ: ''بعض اوقات میں یوں کہتی کہ: گویا کہ دنیا میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور عورت ہی نہیں ہے؟'' اس کے جواب میں آپ ﷺ فرماتے کہ، ''وہ (خدیجہ رضی اللہ عنہا) ایسی تھیں اور ایسی تھیں (یعنی ان کی تعریف فرماتے) اور ان سے میری اولاد بھی ہوئی تھی''۔
مسند احمد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا:
''خدیجہ رضی اللہ عنہا مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب سب لوگوں نے میری تکفیر کی اور انہوں نے میری تصدیق کی اس وقت جب دوسرے لوگوں نے میری تکذیب کی، اور اپنے مال سے میرے ساتھ مؤاسات و غمخواری کا برتاؤ کیا اس وقت جب سب نے مجھے محروم کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی اولاد سے نوازا جب کہ دوسری عورتوں کی اولاد سے محروم رکھا''۔
(فتح الباری / لابن حجر العسقلانی۔ ۷/ ۱۳۷)

اسْتَاذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا۔

کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی اجازت کے طریقہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اجازت طلب کرنے کا طریقہ یاد آ گیا (آواز کی مشابہت کی وجہ سے) اور آپ ﷺ کو خوشی ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہالہ بنت خویلد (یہ تو ہالہ بنت خویلد ہیں اور مجھے خدیجہ بنت خویلد کا شبہ ہوا تھا)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر مجھے غیرت آئی اور میں نے کہا: "اور آپ کو قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی عورت کیا یاد آتی ہے۔ جو چوڑے دہانوں والی تھیں۔ جنہیں انتقال کئے ہوئے بھی زمانہ گذر گیا۔ اللہ نے آپ کو اس سے بہتر عطا فرمادی (یعنی میں)۔ ❶

باب۔۳۱۷ باب فی فضل عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۷۵۳۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي

۱۷۵۳۔۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم مجھے خواب میں تین رات تک دکھائی گئیں، میرے پاس فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر لایا اور کہا کہ: یہ آپ کی زوجہ ہیں۔ میں نے تمہارا چہرہ کھولا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا"۔ ❷

---

❶ فائدہ۔۔۔۔۔ یہاں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں جذبۂ رقابت کا احساس پیدا ہوا اور مقصود اس سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تنقیص نہیں تھی۔ بلکہ اس تاثر کا ازالہ تھا جو رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یاد آنے سے ہوا تھا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کہ "اللہ نے آپ کو اس سے بہتر عطا فرمادی"۔ کی بناء پر بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس جملہ پر حضور ﷺ نے سکوت فرمایا۔
لیکن یہ استدلال صحیح نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر سکوت نہیں فرمایا تھا۔ چنانچہ مسند احمد اور طبرانی کی روایت میں یہ ہے کہ:
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ: "میں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو بوڑھی کے بجائے جوان عطا فرمادی (یعنی میں) تو رسول اللہ ﷺ یہ سن کر غصہ ہو گئے یہاں تک کہ (آپ کے غصہ کے پیش نظر) میں نے کہا:
"اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں ان کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ ہی کروں گی"۔
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد اپنی فضیلت کا اظہار نہیں بلکہ کم سنی اور حسن ظاہر کے اعتبار سے اپنی برتری کا اظہار تھا اور ظاہر ہے کہ دنیوی اعتبار سے خواتین میں حسن ظاہر اور کم سنی خوبی اور کمال سمجھا جاتا ہے اور شریعت اسلامیہ میں بھی نامطلوب اور مذموم نہیں ہے۔ ہاں اصل اعتبار دینی کمال اور تقویٰ کے اعتبار سے ہے۔

❷ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰـــذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُولُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ -

۱۷۵۴...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۱۷۵۴...... حضرت ہشام اس سند کے ساتھ سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں۔

۱۷۵۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُولِينَ لا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا اَهْجُرُ اِلا اسْمَكَ -

۱۷۵۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”بے شک جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو میں جان جاتا ہوں اور جب تم ناراض ہوتی ہو تب بھی جان جاتا ہوں (کہ تم مجھ سے ناخوش ہو)۔

میں نے عرض کیا کہ آپ کہاں سے یہ جان لیتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو تم یوں کہا کرتی ہو کہ نہیں! محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں ابراہیم کے رب کی قسم!

میں نے کہا: ”آپ ﷺ نے ٹھیک فرمایا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں صرف آپ کا نام لینا ہی چھوڑتی ہوں“۔ ❶

۱۷۵۶...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ

۱۷۵۶...... حضرت ہشام بن عروہ سے اس سند کے ساتھ ابراہیم کے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❷ فائدہ...... (تعبیر یہ ہوئی کہ) اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کیلئے نہ صرف انہیں منتخب فرمایا بلکہ آپ ﷺ کو خواب میں دکھلا بھی دیا اور نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔ لہٰذا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس کی تعبیر یہی لی کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... اس سے بھی سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ واضح ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں وہ مقام دے رکھا تھا کہ وہ ناز کر سکتی تھیں اور یہ رضا و ناراضی مقام ناز سے تعلق رکھتی ہے۔ ورنہ حضور علیہ السلام سے ناراض ہونا ایک امتی کیلئے دنیا و آخرت کے خسارہ کا باعث اور گناہ کبیرہ ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس ناراضی کا مقصد حضور علیہ السلام کی مزید توجہ حاصل کرنا ہوتا تھا اور یہ بھی ان کی حضور علیہ السلام سے انتہائی محبت کی دلیل اور ثبوت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان کہ: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ کا صرف نام لینا ہی ترک کرتی ہوں“ کا مقصد یہ ہے کہ اس بظاہر ناراضگی کی حالت میں بھی آپ کی محبت اور تعلق دل میں راسخ ہوتا ہے اور ناراضی یا غیرت ور قابت کے عالم میں بھی آپ کی محبت دل سے جدا نہیں ہوتی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابراہیمؑ کا نام لینا اس وجہ سے تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام حضور علیہ السلام کے جدامجد تھے۔ ورنہ تو کسی بھی نبی کا نام لیا جاسکتا تھا۔ لیکن اس نسبت کی وجہ سے حضرت ابراہیمؑ کا نام لیتی تھیں۔

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

رب کی قسم تک کا قول ذکر ہے اور اس کے بعد کا جملہ ذکر نہیں کیا۔

۱۷۵۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ تَاْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ فَكَانَ

۱۷۵۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں (اپنی کم سنی کے وقت میں) تو گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ فرماتی ہیں کہ میری سہیلیاں میرے پاس آجاتی تھیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے چھپ کر گھر میں داخل ہوتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ (اپنی شفقت و لطف کی بناء پر) انہیں میرے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔ [1]

[1] فائدہ...... گڑیوں سے کھیلنا کم سن بچیوں کی فطری خواہش ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضور ﷺ سے جب نکاح ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا ابھی کم سن تھیں اور اس وقت میں آپ کا گڑیوں سے کھیلنا ایک فطری شغف تھا۔

یہ نبی ﷺ کی غایتِ شفقت و محبت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت والفت کا نتیجہ تھا کہ آپ ﷺ ان کو سہیلیوں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت عطا فرمادیتے تھے۔

گڑیوں کے ساتھ کھیلنے کا فقہی حکم

روایاتِ احادیث کو اگر سامنے رکھا جائے تو یہ بات تو ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ چنانچہ ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک یا خیبر سے واپس تشریف لائے اور گھر کی مچان پر ایک پردہ پڑا تھا، جب ہوا چلی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں پر سے پردہ کا کونہ ہٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا کہ یہ میری گڑیا ہیں۔ اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے دو پر تھے کپڑے کی کترنوں کے بنے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور یہ ان گڑیوں کے درمیان جو میں دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہے؟ فرمانے لگیں کہ گھوڑا ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اس کے اوپر کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اس کے پر ہیں! فرمایا کہ گھوڑے کے پر! کہنے لگیں کہ آپ نے سنا نہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پروں والا گھوڑا تھا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ میں نے آپ کی ڈاڑھیں دیکھ لیں"۔

لہٰذا اس حدیث سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ لیکن یہاں اشکال پیدا ہوتا ہے تصویر کی حرمت والی احادیث سے۔

اس تعارض کا جواب بعض علماء نے تو یہ دیا کہ حضرت عائشہؓ کا گڑیوں سے کھیلنے کا واقعہ تصویر کی حرمت سے قبل کا ہے۔ امام بیہقیؒ کا اسی کی طرف میلان ہے۔

جبکہ بعض دیگر علماء نے جواب یہ دیا کہ حرام وہ تصویر یا مجسمہ یا گڑیا ہے، جس کی شکل و صورت واضح ہو، جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں کی صورتیں واضح نہیں تھیں۔ لیکن ابو داؤد کی حدیث مذکورہ اس کی تردید کرتی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کم سنی اور بلوغت نہ ہونے کی بناء پر مکلف نہ ہونے کی وجہ سے اجازت دے دی تھی۔ لیکن یہ جواب بھی محل نظر ہے۔ اسلئے کہ غزوۂ تبوک اور غزوۂ خیبر کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بالغہ تھیں۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ نے عمدۃ القاری میں اس موضوع پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے متعدد ائمہ کے اقوال نقل کیئے ہیں۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ ان احادیث کی بناء پر بعض علماء نے گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت دی ہے اور اسے حرمت تصویر کے احکام سے مستثنیٰ اور خاص رکھا ہے قاضی عیاضؒ مالکی کا یہی مسلک ہے اور وہ اسی مذہب کو جمہور کا مذہب قرار دیتے ہیں اور اس کے جواز کا سبب یہ نقل...... (جاری ہے)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ -

۱۷۵۸......حَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللُّعَبُ -

۱۷۵۸......حضرت ہشام اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل فرماتے ہیں اور حضرت جریر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا میں (حضرت عائشہؓ). آپ ﷺ کے گھر میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور وہی کھیل تھے۔

۱۷۵۹......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ -

۱۷۵۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن کا انتظار کرتے تھے اپنے ہدایا اور تحفے دینے کیلئے اور اس سے مقصود رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور رضا ہوتا تھا"۔ ❶

۱۷۶۰......حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ

۱۷۶۰......حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کو، رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آکر اجازت چاہی۔ آپ ﷺ اس وقت میرے ہمراہ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کرتے ہیں کہ اس سے بچیوں کو بچپن ہی سے گھریلو ذمہ داریوں کا احساس اور بچوں کی تربیت کا انداز سیکھنے کا موقع ملتا ہے جو آگے چل کر ان کو حقیقی اور عملی زندگی میں بہت فائدہ دیتا ہے۔

علماء نے اسکے منسوخ ہونے کا قول نقل کیا ہے۔ چنانچہ ابن بطالؒ کی یہی رائے ہے (تکملہ فتح الملہم /۵۔۱۴۸)

کتب حنفیہ میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت مذکور ہے کہ انہوں نے گڑیوں کو فروخت کرنے اور بچیوں کو ان سے کھیلنے کی اجازت دی ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مد ظلہم فرماتے ہیں کہ:

"جن حضرات نے گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت دی ہے تو یہ جواز اس وقت ہے جبکہ انہیں فقط کھیلنے کیلئے استعمال کیا جائے۔ ورنہ اگر یہ گڑیاں، مجسموں، بتوں اور باقاعدہ ڈھالی ہوئی صورتوں کی شکل میں ہوں اور لوگ انہیں دیواروں کی تزئین و آرائش وغیرہ کیلئے استعمال کریں تو اس کی اجازت کسی نے نہیں دی۔ واللہ اعلم" (تکملہ فتح الملہم۔۵/۱۴۹)

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... مقصد یہ ہے کہ جو حضرات صحابہؓ، حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ ہدیہ، تحفہ پیش کرنا چاہتے تھے تو وہ اس دن کا انتظار کرتے تھے جب رسول اللہ ﷺ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں قیام فرمائیں اور اس دن اپنے ہدیے، تحفے پیش کیا کرتے تھے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ اس عمل سے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور رضامندی چاہتے تھے۔ کیونکہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بے انتہا محبت کرتے ہیں تو ان کی باری کے دن تحفے دینا آپ ﷺ کی خوش دلی اور رضا کا باعث ہوتا۔

اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَا اُحِبُّ فَقَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّي هٰذِهِ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعَتْ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُولِي لَهُ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُهُ فِيهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ وَاَصْدَقَ حَدِيثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَةً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَاَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَاْذَنُ لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ

نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے، وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں عدل کا مطالبہ کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں خاموش تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! جسے میں پسند کرتا ہوں، کیا اسے تم نہیں پسند کرتی؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا تو اس (عائشہ) سے محبت کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے رسول اللہ ﷺ سے جب یہ بات سنی تو کھڑی ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج کے پاس لوٹ گئیں اور انہیں اپنی بات اور رسول اللہ ﷺ کے جواب سے باخبر کیا۔ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ہمارا نہیں خیال کہ آپ علیہ السلام آپ سے ہمارے متعلق استغناء برتیں گے۔ لہٰذا آپ واپس جائیں اور رسول اللہ ﷺ سے کہیں کہ: آپ کی ازواج آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں عدل کرنے کا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: اللہ کی قسم! میں تو آپ ﷺ سے اس معاملہ میں کبھی بھی بات نہیں کروں گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی ازواج نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا، جو رسول اللہ ﷺ کی زوجہ تھیں اور تمام ازواج میں سے وہی میری برابری کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک اپنے مقام و مرتبہ میں اور میں نے دین کے معاملات میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ بہتر کوئی عورت کبھی نہیں دیکھی اور اللہ سے ڈرنے والی اور بات کی سچی۔ بہت زیادہ صلہ رحمی کرنے والی، بہت زیادہ صدقہ دینے والی (ان سے بہتر عورت کوئی نہیں دیکھی) اور اپنے نفس کو ہر اس عمل میں بہت زیادہ مشقت میں ڈالنے والی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے تقرب کا باعث ہو ماسوا اس کے کہ وہ مزاج کی تیز اور بہت جلد غصہ میں آجانے والی تھیں اور پھر اتنی ہی جلد پر سکون بھی ہو جاتی تھیں۔

غرض انہوں نے اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے ان کی چادر میں۔ اسی حالت میں تھے جس حالت میں حضرت فاطمہ

حَتّٰی عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لا یَکْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا حَتّٰی اَنْحَیْتُ عَلَیْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَبَسَّمَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِیْ بَکْرٍ -

رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں۔
رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمائی۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے آپ کی دیگر تمام ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف کی متقاضی ہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا مجھ پر برس پڑیں اور کافی دیر تک مجھے ملامت کرتی رہیں اور میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی تھی اور آپ ﷺ کی نگاہوں کو دیکھ رہی تھی کہ کیا آپ ﷺ مجھے ان کے معاملہ میں (بولنے کی) اجازت دیتے ہیں؟ فرماتی ہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مجھ پر برستی رہیں یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات ناپسند نہیں کہ میں اپنی مدد کروں۔ فرماتی ہیں کہ پھر جب میں نے ان پر برسنا شروع کیا تو مسلسل برستی رہی۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں لاجواب کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "یہ واقعی ابو بکر کی بیٹی ہے"۔ یعنی فصاحت و بلاغت اور زورِ کلام اور قدرتِ بیان میں اپنے والد کی طرح ہی ہیں)۔ [1]

---

[1] فائدہ...... یہ حدیث متعدد اہم فوائد پر مشتمل ہے جو حسب ذیل ہیں:
۱) قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ اگر مرد اپنی بیوی کے ہمراہ ایک ہی بستر یا چادر وغیرہ میں لیٹا اور سامنے کوئی خادم میں سے موجود ہو تو جائز ہے، بشرطیکہ کشفِ عورت نہ ہو۔
۲) ازواج مطہراتؓ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بعد میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور آپ ﷺ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں عدل کا تقاضہ کیا۔
یہاں اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ازواج کے مابین عدل اور برابری اور انصاف کرنا نہ صرف یہ کہ لازم ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کون انصاف فرمانے والا ہو گا؟ پھر مطالبہ عدل کے کیا معنیٰ؟ امام نوویؒ نے فرمایا کہ: مطالبہ عدل کے معنی یہ کہ جس طرح ظاہری امور میں آپ انصاف اور برابری کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اسی طرح قلبی محبت میں تمام ازواج کو برابر رکھیں اور جتنی محبت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں، سب سے اتنی ہی فرمائیں۔
لیکن مسلمانوں کا اجماع ہے کہ شوہر پر ایک سے زائد ازواج کے مابین ظاہری امور اور ظاہری حقوق میں انصاف کرنا اور برابری کرنا لازم اور فرض ہے لیکن قلبی محبت میں چونکہ اپنا اختیار نہیں۔ لہٰذا اسمیں برابری کرنا بھی لازم نہیں ہے۔ صرف ظاہری افعال و حقوق اور سلوک میں عدل و برابری کا شرط اور لازم ہے"۔
یہاں یہ بھی واضح رہے کہ ازواج مطہراتؓ کا مطالبہ عدل، یہاں ظلم و جور اور زیادتی کے مقابلہ میں نہیں کہ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام ازواج کے ساتھ انصاف نہیں فرماتے تھے۔ ازواج مطہراتؓ کے متعلق ایسا گمان کرنا بھی ان کی شان بلند کے خلاف ہے۔
بلکہ ان کا مقصد آنحضرت ﷺ کی الفتِ نظر، توجہ قلبی اور محبت کا حصول تھا اور وہ اپنے زعم میں اسے بھی انصاف...... (جاری ہے)

۱۷۶۱...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً۔

۱۷۶۱...... حضرت زہریؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کے مثل حدیث منقول ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت عائشہؓ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہوئیں تو پھر وہ (زینبؓ) مجھ پر غالب نہ آسکیں۔

۱۷۶۲...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي۔

۱۷۶۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "اگر رسول اللہ ﷺ (اپنے مرض الوفاۃ میں) دریافت فرماتے: آج میں کہاں ہوں؟ کل میں کہاں ہوں گا؟ یہ خیال کر کے میری باری میں ابھی دیر ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب میرا دن تھا تو اللہ نے آپ کی روح قبض فرمائی اس حال میں کہ آپ ﷺ میرے سینے اور گردن کے درمیان تھے"۔ ❶

۱۷۶۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَى صَدْرِهَا

۱۷۶۳...... حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے بتلایا کہ انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے) رسول اللہ ﷺ سے آپ کی وفات سے قبل اس حال میں سنا کہ آپ ﷺ ان کے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے) سینہ سے سہارا لیئے ہوئے تھے اور وہ آپ کی طرف کان لگائے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے خلاف سمجھ رہی تھیں لیکن جیسا کہ گذرا ان امور میں برابری اور تسویہ نہ عدل کے مقتضیات میں سے ہے نہ ہی شرعی طور پر ضروری اور لازم ہے۔ واللہ اعلم۔

۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنی سوکن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی مدح و تعریف میں اتنا رطب اللسان ہونا جہاں ممدوح (حضرت زینبؓ) کے بلند مقام کا مظہر ہے۔ وہیں خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جلالتِ شان اور کلمۂ حق کہنے کی صفت کے نمایاں ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

چنانچہ فرمایا کہ: "میں نے دینی معاملات میں اتنی بہتر، اللہ سے اتنا ڈرنے والی، سچی بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، خوب صدقہ کرنے والی اور اللہ کی رضا و تقرب کے حصول کی خاطر اپنی جان کو مشقت میں اتنا زیادہ ڈالنے والی کہ کوئی عورت زینب رضی اللہ عنہا کے علاوہ کبھی نہیں دیکھی اور وہ واحد زوجۂ رسول ﷺ ہیں جو اپنے مرتبہ و مقام میں میری ہمسری کرتی ہیں"۔

۴) رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو انہیں جواب دینے سے روکا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرتبہ اور مقام کے اعتبار سے دو برابر کے افراد ایک دوسرے سے بحث اور حجت کر سکتے ہیں اور دلائل کے ذریعہ ایک دوسرے پر غالب بھی آسکتے ہیں اور اگر دوسرے کی شان کو گھٹانا اور تحقیر کرنا مقصود نہ ہو تو یہ عمل بلاشبہ جائز ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ فائدہ...... اس حدیث سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے خصوصی قرب و محبت کا اظہار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرب میں دی، اور قیامت تک کیلئے انہی کے حجرہ میں آرام فرما ہوئے۔ (ﷺ)

وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ -

ہوئے تھیں، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ: "اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے رفیقِ اعلیٰ سے ملادیجئے"۔

١٧٦٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۷۶۴...... حضرت ہشامؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ منقول ہے۔

١٧٦٥...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ ﴿مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا﴾ قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ-

۱۷۶۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سن رکھا تھا کہ کسی نبی کا انتقال اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ اسے دنیا و آخرت (میں سے کسی ایک) کا اختیار نہ دے دیا جائے۔ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرضِ وفات تھا تو میں نے آپ ﷺ کو سنا اور اس وقت تک آپ ﷺ کی آواز مبارک موٹی ہوگئی تھی۔ آپ فرمارہے تھے: "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا، انبیاء میں سے، صدیقین میں سے، شہداء میں سے اور صلحاء میں سے اور یہی لوگ رفاقت کے اعتبار سے بہترین ہیں"۔ تو میں نے یہی خیال کیا کہ اس وقت آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا تھا۔

١٧٦٦...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۷۶۶...... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٧٦٧...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

۱۷۶۷...... حضرت ابن شہاب زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے چند اہل علم افراد کے درمیان بتلایا کہ حضرت عائشہ زوجہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ اپنے زمانہ صحت میں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نبی کی روح قبض کی گئی ہو مگر یہ کہ اس کو (موت سے قبل ہی) جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔ پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے (خواہ دنیوی زندگی منتخب کر لے، خواہ جنت کی زندگی کا انتخاب کر لے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر مرض الوفاۃ کا نزول ہوا اور آپ

وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِذًا لا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهٖ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى ـ

ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو ایک ساعت کیلئے آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی، پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف اٹھائی پھر فرمایا: "اے اللہ! رفیق اعلیٰ (کو اختیار کرتا ہوں)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: جب ہی آپ نے ہمیں اختیار نہیں فرمایا اور مجھے وہ حدیث یاد آگئی جو آپ ﷺ نے اپنے صحت کے زمانے میں ہم سے بیان کی تھی کہ کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی۔ حتیٰ کہ اس کا جنت کا مقام اسے دکھادیا جاتا ہے، پھر اسے (دنیا و آخرت میں سے ایک کا) اختیار دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بس وہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے تکلم فرمایا: "اے اللہ! رفیق اعلیٰ (چاہتا ہوں)"۔

۱۷۶۸۔۔۔۔حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ اَلا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَاَرْكَبُ بَعِيرَكِ فَتَنْظُرِينَ وَاَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَقُولَ لَهُ شَيْئًا ـ

۱۷۶۸۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے تھے۔ ایک بار قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام کا نکلا، دونوں اکٹھی ہمراہ سفر میں نکلیں۔ رسول اللہ ﷺ جب رات ہوتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ چلا کرتے تھے اور ان کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ: ایسا نہیں ہو سکتا کہ آج رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ پھر تم وہاں دیکھنا اور میں یہاں دیکھوں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیوں نہیں؟ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ (حسب معمول) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس، تشریف لائے، جبکہ اس اونٹ پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں۔ آپ ﷺ نے سلام فرمایا اور ان کے ساتھ چلنے لگے۔ یہاں تک کہ سب نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ وہاں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کو غائب پایا (کہ آپ ﷺ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ تھے جو انہی کے اونٹ پر سوار تھیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو غیرت آئی اور جب سب سواریوں سے اتر

گئے تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالنے لگیں اور فرماتیں: اے میرے رب! مجھ پر کسی بچھو یا سانپ کو مسلّط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ یہ تیرے رسول ﷺ ہیں اور میری کوئی طاقت نہیں کہ میں انہیں کچھ کہہ سکوں"۔ ❶

۱۷۶۹ـــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ -

۱۷۶۹ـــــ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: "عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے، جیسی ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر"۔

۱۷۷۰ـــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ -

۱۷۷۰ـــــ حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرمائی ہے۔ لیکن ان دونوں روایتوں میں سمعت رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں اور حضرت اسماعیل کی روایت کردہ حدیث میں انه سمع انس بن مالك کے الفاظ ہیں۔

۱۷۷۱ـــــ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ

۱۷۷۱ـــــ حضرت ابو سلمہؒ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے (حضرت عائشہ رضی اللہ

❶ فائدہ ـــــ سفر کی حالت میں حضور علیہ السلام کا ازواج کے درمیان قرعہ ڈالنا اس بات کی علامت ہے کہ قرعہ ڈالنا جائز ہے۔ جبکہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ازواج کے درمیان رات کی تقسیم میں برابری کرنا سفر کے درمیان لازم نہیں ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کی قربت کے حصول کیلئے ایک ترکیب کی اور وہ یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ، تاکہ تم اس طرف کے مناظر دیکھنا اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، میں اس طرف کے مناظر دیکھ لوں گی۔ تاکہ دونوں جانب کے منظر دیکھ سکیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی نیت کو نہ بھانپ سکیں اور بات مان لی۔

لیکن جب قافلہ نے پڑاؤ کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور علیہ السلام تشریف نہیں لائے تو انہیں انکشاف ہوا کہ یہ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک تدبیر تھی، اب تو انہیں بڑی غیرت آئی اور مارے غصہ کے اپنے پاؤں اذخر کی جھاڑی میں ڈالنے لگیں اور فرمانے لگیں:

اے اللہ! مجھ پر کسی بچھو یا سانپ کو مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے، یہ تیرے رسول ﷺ ہیں، میری مجال نہیں کہ میں ان کو کچھ کہہ سکوں"۔

اپنے لیئے یہ بددعا مارے غیرت کے کی تھی، اور وہ مغلوب الحال ہو گئی تھیں، لہٰذا وہ اپنے اس جملہ میں معذور تھیں، ورنہ عام حالات میں اس قسم کی بددعا اپنے لیئے کرنا جائز نہیں ہے۔ (تکملہ فتح الملہم۔ ۵/۱۵۷)

اور آخری بات کا مقصد یہ ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی کیونکہ میں نے خود ہی اپنے ہاتھوں یہ مصیبت مول لی ہے، کسی کا اس میں کیا قصور؟۔

زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ -

عنہا سے) فرمایا کہ:
"بلاشبہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: و علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

۱۷۷۲...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِى زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِى اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا -

۱۷۷۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے (مذکورہ حدیثوں ہی کی مثل) فرمایا۔

۱۷۷۳...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۷۷۳...... حضرت زکریاؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۷۷۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِى اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ

۱۷۷۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں، تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ: و علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وہ دیکھ رہے تھے جو میں نہیں دیکھ رہی تھی۔ ❶

---

❶ مرد کا نامحرم عورت کو سلام کرنے اور اس کے برعکس کا یہی حکم ہے؟
امام بخاریؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ مرد کیلئے اجنبی عورت کو سلام کرنا جائز ہے اور وجہ استدلال یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک آدمی کی شکل میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔
اس کے علاوہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے، جس میں انہوں نے فرمایا کہ وہ جمعہ کے روز ایک بڑھیا کی طرف جاتے تھے، جو ان کے لئے جو اور ایک خاص سبزی کا کھانا بناتی تھیں اور یہ حضرات ان کو سلام فرماتے تھے۔ (بخاری)
اسی طرح امام ترمذیؒ نے ایک حدیث تخریج کی ہے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور اسے "حسن" قرار دیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ نبی ﷺ ہم چند عورتوں کے پاس سے گذرے تو ہمیں سلام فرمایا۔"
اسی طرح امام مسلمؒ نے ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث تخریج کی ہے جس میں وہ فرماتی ہیں کہ:
"میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ اس وقت (پردہ میں) غسل فرما رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا"۔
ابن بطالؒ نے مہلب سے نقل کیا ہے کہ:
"مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا جائز ہے، بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو"۔
مالکیہ نے اس میں بوڑھی اور جوان کے فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے بوڑھی کیلئے جواز اور جوان کیلئے عدمِ جواز کا قول کیا ہے، فقہاء کوفہ نے فرمایا کہ: عورتوں کا ابتداءً بالسلام کرنا مردوں کو یہ مشروع نہیں ہے۔ (جاری ہے)

فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرى مَا لا اَرى۔

باب-۳۱۸ باب ذكر حديث ام زرع

ذکر حدیث ام زرع (حدیث ام زرع کا بیان)

۱۷۷۵...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسى وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُولى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلى رَاْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لا سَهْلٌ فَيُرْتَقى وَلا سَمِينٌ فَيُنْتَقَلَ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لا حَرٌّ وَلا قُرٌّ وَلا مَخَافَةَ وَلا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ

۱۷۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "گیارہ عورتیں بیٹھیں اور آپس میں یہ عہد معاہدہ کیا کہ وہ اپنے شوہروں کے متعلق کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ چنانچہ پہلی نے کہا: "میرا شوہر ایک لاغر، کمزور، اونٹ کا گوشت ہے، وہ بھی ایک بلند سنگلاخ پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا نہ تو راستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے نہ گوشت فربہ اور موٹا ہے کہ اس کو لانے کی زحمت گوارا کی جائے۔ (اس عورت نے اپنے شوہر کی مذمت کی ہے کہ اس سے کسی قسم کا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا کیونکہ نہ تو خود اس کے اندر کوئی خوبی ہے نہ ہی اسکا حصول آسان ہے۔ جس طرح لاغر اونٹ کا گوشت خود بہت ردی قسم کی چیز ہے اور اگر پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو تو اس کو کوئی بھی لینے کی کوشش نہیں کرے گا) دوسری عورت نے کہا: "میں اپنے شوہر کی باتیں نہیں پھیلاؤں گی، میں ڈرتی ہوں کہ اسے چھوڑ ہی نہ بیٹھوں، البتہ اگر میں اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے تمام عیوب وخامیوں پر سے پردہ اٹھاؤں گی۔ (اس عورت نے بھی اپنے شوہر کی مذمت کی ہے لیکن اس کی تفصیل نہیں بتلائی کہ وہ بہت طویل ہے) تیسری نے کہا: "میرا شوہر لمبا تڑنگا ہے، اگر میں اس سے زیادہ بات کروں تو مجھے طلاق مل جائے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکی رہوں"۔ (اس نے بھی شوہر کی مذمت کی ہے لیکن طلاق کے ڈر سے تفصیل نہیں بتلائی) چوتھی نے کہا: "میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح ہے، نہ تو زیادہ گرم ہے اور نہ ہی بہت ٹھنڈا، نہ اس سے خوف آتا ہے، نہ اکتاہٹ وبیزاری ہوتی ہے"۔ (اس نے اپنے شوہر کی مدح اور تعریف کی ہے) پانچویں نے کہا: "میرا شوہر گھر میں داخل ہوتا ہے تو چیتے کی مانند ہوتا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی مدظلہم فرماتے ہیں کہ:

"مجھے تلاش کے بعد بھی ایسی کوئی حدیث نہ مل سکی جو مردوں کا عورتوں کو سلام اور عورتوں کا مردوں کو سلام سے) منع کرنے پر دلالت کرتی ہو۔ لہٰذا اس کو جس نے مکروہ کہا ہے۔ وہ فتنہ کے اندیشہ کی بناء پر مکروہ کہا ہے۔ ورنہ احادیث کا ظاہر اس کے جواز پر ہی دلالت کرتا ہے۔ (واللہ اعلم)

اَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِي قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلاتُ الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُو زَرْعٍ فَمَا اَبُو زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَا مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيلٍ وَاَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُولُ فَلا اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِي زَرْعٍ فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ طَوْعُ اَبِيهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ لا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلا تَمْلَاُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُو زَرْعٍ وَالاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي اُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ اَعْطَانِي مَا بَلَغَ اَصْغَرَ آنِيَةِ اَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ -

ہے اور باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ گھر میں جو کچھ ہوتا ہے اس کے متعلق کوئی باز پرس نہیں کرتا"۔ (اس عورت نے اپنے شوہر کو چیتا اور شیر قرار دیا۔ گھر میں ہو تو چیتا، باہر ہو تو شیر، چیتے سے مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ وہ گھر میں جب تک رہتا ہے سوتا رہتا ہے، کیونکہ چیتا بھی بہت زیادہ سوتا ہے اور گھر سے باہر شیر کی مانند چوکنا، ہوشیار اور بہادر ہوتا ہے۔ اس عورت کے قول میں شوہر کی تعریف اور مذمت دونوں کا احتمال ہے۔ مثلاً گھر میں رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے گھر میرے اوپر چھوڑا ہوا ہے اور مذمت یوں کہ اسے گھر کے مسائل کا کوئی خیال ہی نہیں، ہر وقت پڑا سوتا رہتا ہے۔)

چھٹی نے کہا: "میرا شوہر اگر کھانے پر آئے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور پینے پر آجائے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے سونے کیلئے تو کپڑا تنہا ہی اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، میری طرف ہاتھ بھی داخل نہیں کرتا کہ میرا دکھ درد ہی معلوم کرے"۔ (اس نے بھی اپنے شوہر کی مذمت کی ہے، کہ اتنا کھاتا پیتا ہے کہ دوسروں کیلئے کچھ چھوڑتا ہی نہیں اور کھا پی کر اکیلا سوتا رہتا ہے۔ میری طرف ذرہ بھی التفات نہیں کرتا۔ نہ ہی مباشرت کرتا ہے نہ میرا دکھ درد معلوم کرتا ہے) ساتویں نے کہا: "میرا شوہر گمراہ ہے، یا عاجز ہے، سینہ سے دبانے والا ہے یا نہایت احمق ہے کلام کرنا نہیں جانتا، دنیا بھر کا ہر عیب اسکے اندر ہے (ظالم ایسا ہے کہ) میرا سر پھاڑ دے یا زخمی کردے یا دونوں ہی کام کر گذرے"۔ اس نے بھی شوہر کی مذمت کی ہے) آٹھویں نے کہا کہ: "میرا شوہر ایسا ہے کہ اس کی خوشبو زرنب (ایک خوشبو دار گھاس) کی سی ہے اور اس کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح (نرم اور محبت والا) ہے، (یعنی میرا شوہر بہت نرم خو، خوشبو مہکانے والا ہے) نویں نے کہا: "میرا شوہر بلند ستونوں والا ہے، لمبی نیام والا ہے، بہت زیادہ سخی ہے اور اس کا گھر دار الندوہ (مجلس شوریٰ) کے قریب ہے۔ (گویا میرا شوہر بڑے محلات و مکانات والا ہے، بہت بہادر ہے کہ اس کی لمبی نیام میں تلوار رہتی ہے اور قوم کے دانشوروں میں سے ہے، جبھی اس کا گھر مشورہ کی جگہ کے بہت قریب ہے) دسویں نے کہا: "میرے شوہر کا نام مالک ہے۔ مالک کون ہے؟ وہ ان تمام تعریفوں سے بلند و ماوراء ہے جو (ان عورتوں نے بیان کیں یا جو ذہن میں سما سکیں)، اس کے پاس بہت اونٹ ہیں جو اپنے

تھان (باڑہ میں) ہوں تو بہت ہوتے ہیں لیکن جب صبح کو چراگاہ میں جائیں تو بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ (یعنی چراگاہ میں چرنے کیلئے بہت کم اونٹ جاتے ہیں، باڑہ میں زیادہ رہتے ہیں تاکہ مہمان جس وقت بھی آجائیں انہیں کمی نہ ہو) اور جب وہ اونٹ باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو انہیں یقین ہوجاتا ہے کہ وہ ذبح کیئے جانے والے ہیں۔ گیارہویں نے کہا: "میرے شوہر کا نام ابوزرع ہے پس کیا خوب آدمی ہے ابوزرع اس نے میرے کانوں کو زیورات سے بوجھل کردیا ہے اور میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا ہے اور میرا اس قدر چاؤ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ اس نے مجھے چند بکریوں والے (غریب) گھرانہ کے ایک کونہ میں پڑا ہوا پایا۔ پھر وہ مجھے اٹھا کر ایسے گھرانہ میں لایا جو گھوڑوں اور اونٹوں کی آوازوں والا تھا، جہاں کٹی ہوئی کھیتی کو گاہنے اور صاف کرنے والوں کی آوازیں تھیں۔ (گویا بہت بھرا پرا گھر تھا جن کی غذائی ضروریات کیلئے ہر وقت گندم اور کھیتی کی صفائی ہوتی رہتی تھی اور مالدار گھرانہ تھا جو اونٹوں اور گھوڑوں سے بھرا ہوا تھا)۔ اس کے ہاں میں بات کرتی ہوں تو میری عیب جوئی نہیں کی جاتی اور سوتی ہوں تو صبح کر دیتی ہوں (یا صبح کے بعد سوتی ہوں، جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ گھر کے کام سب نوکر کرتے ہیں، نیند پر بھی کوئی پابندی نہیں) اور (مشروبات) پینے پر آتی ہوں تو چھک جاتی ہوں۔ جہاں تک ابوزرع کی ماں کا تعلق ہے تو ابوزرع کی ماں کیا خوب خاتون ہے۔ اس کی گٹھڑیاں بہت بڑی ہیں (یہ کنایہ ہے مالدار ہونے سے) اور اس کا گھر خوب کشادہ ہے۔ ابوزرع کا بیٹا! کیا خوب ہے ابوزرع کا بیٹا۔ اس کی خوابگاہ ایسی ہے جیسے تلوار کا نیام (یعنی مختصر سی ہے جو اس کے دبلا نازک سا ہونے کی علامت ہے) اور اس کو سیر کر دیتا ہے بکری کے بچہ کا ایک ہاتھ (بہت کم خوراک ہے، ذرا سا گوشت بھی اسے سیر کر دیتا ہے) ابوزرع کی بیٹی! سو کیا خوب ہے ابوزرع کی بیٹی؟ اپنے باپ اور ماں دونوں کی فرمانبردار، اور اپنی چادر کو بھرنے والی (فربہ اور موٹی ہے، جو اسکے خوب کھانے اور بے فکری پر دلالت کرتی ہے اور عورتوں کا فربہ اور موٹا ہونا اہل عرب کے یہاں قابل تعریف چیز تھی) اور اپنی سوکن کیلئے رشک وحسد کا ذریعہ ہے۔ (یعنی اپنے شوہر کی محبوبہ ہے، جس کی وجہ سے اس کی سوکن اس سے حسد کرتی ہے) ابوزرع کی باندی؟ کیا خوب ہے

ابوزرع کی باندی؟ ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں پھرتی، نہ ہمارے کھانے کو اٹھا کر لے جاتی ہے (امانتدار اور دیانتدار ہے) نہ ہی ہمارے گھر کو گھاس پھونس سے بھرنے دیتی ہے۔ (صفائی کا خیال رکھتی ہے اور گھر میں کچرا نہیں ہونے دیتی) کہتی ہے کہ: ایک روز ابوزرع گھر سے نکلا اس حال میں کہ ابھی مشکوں میں دودھ سے مکھن بلویا جارہا تھا (بہت سویرے گھر سے نکلا کہ مکھن بلونا عادتاً بہت صبح ہوتا ہے) راستہ میں اسے ایک عورت ملی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے جیسے دو چیتے (یعنی بہت پھرتیلے تھے) جو اس کی گود میں دو اناروں سے کھیل رہے تھے (یہ اشارہ ہے اسکے بڑے پستانوں کی طرف) ابوزرع نے مجھے طلاق دے کر اس سے نکاح کر لیا۔ اسکے بعد میں نے بھی ایک سردار مرد سے نکاح کیا جو عمدہ گھوڑے کا سوار، بہترین نیزہ باز ہے۔ اس نے مجھے اونٹ مویشی اور مال بہت دیا۔ اور ہر جانور کا ایک جوڑا اس نے مجھے دیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ: "ام زرع خوب کھا اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلا"۔ لیکن اگر میں جمع کروں وہ سب کچھ جو اس نے مجھے دیا ہے تو ابوزرع (کی دی ہوئی نعمتوں) کے چھوٹے سے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے شوہر نے بھی اتنی نعمتیں ڈھیر کر دیں لیکن یہ سب مل کر بھی ابوزرع کی دی ہوئی نعمتوں کے مقابلہ میں ایک چھوٹے برتن کے بقدر بھی نہیں۔) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہارے لیئے ایسا ہوں جیسا کہ ابوزرع تھا ام زرع کیلئے"۔

۱۷۷۶...... وحَدَّثَنِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا۔

۱۷۷۶...... حضرت ھشام بن عروہؒ سے اس سند کے ساتھ سے بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ۔ لیکن معنی و مفہوم دونوں حدیثوں کا ایک ہی ہے۔

باب-۳۱۹ باب فضائل فاطمة بنت النبي عليهما الصلاة والسلام

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۷۷۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ اِنَّ بَنِى هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَاْذَنُونِى اَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِى طَالِبٍ فَلا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لا آذَنُ لَهُمْ اِلا اَنْ يُحِبَّ ابْنُ اَبِى طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِى وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِى بَضْعَةٌ مِنِّى

۱۷۷۷۔۔۔۔حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کرنا چاہتے ہیں (یعنی ابو جہل کی بیٹی سے جس سے نکاح کا پیام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا) تو میں ان کو اس کی اجازت نہیں دوں گا، میں ان کو اجازت نہیں دوں گا، میں ان کو اجازت نہیں دوں گا۔ الّا یہ کہ علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دینا چاہیں اور پھر ان کی بیٹی سے نکاح کرلیں۔ میری بیٹی میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، جو اسے شک میں ڈالتا ہے، وہ مجھے شک میں ڈالتا ہے اور جو اسے تکلیف دیتا ہے، وہ مجھے تکلیف دیتا ہے۔ [1]

---

[1] فائدہ۔۔۔۔ حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر ابو جہل کی بیٹی سے جو مسلمان ہو گئی تھی، نکاح کا پیغام دیا۔ اس کے گھر والوں نے کہا کہ: ہم فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں آپ سے نکاح نہیں کر سکتے۔ اس بناء پر انہوں نے حضور علیہ السلام سے اجازت مانگی تھی۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا ہے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا:

"لوگوں کا یہ خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے معاملات میں غصہ نہیں آتا، یہ علی ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔"

ایک روایت میں یہ ہے کہ خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اجازت مانگی تھی۔ چنانچہ حاکم نے سوید بن غفلہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام، لڑکی کے چچا حارث بن ہشام کو دیا اور آپ ﷺ سے مشورہ کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم اس لڑکی کے حسب و نسب کے متعلق پوچھنا چاہ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔ لیکن کیا آپ مجھے ایسا کرنے کی اجازت دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، میرا خیال ہے کہ یہ عمل اسے غمگین کر دے گا"۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا کام نہیں کروں گا جو انہیں (فاطمہؓ کو) ناپسند ہو۔

مذکورہ بالا روایت میں حضور علیہ السلام نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ:

"میں انہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا (تین بار فرمایا) الّا یہ کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں"۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوسرا نکاح کرنا شرعاً جائز ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو دوسرے نکاح کی اجازت کیوں نہ دی؟ اور کیا آپ ﷺ نے ان پر دوسرے نکاح کو حرام کر دیا تھا؟

اس کا جواب اس روایت سے ملتا ہے جو علی بن حسین کی آگے آرہی ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"میں حلال کو حرام نہیں کر رہا اور نہ حرام کو حلال کر رہا ہوں، لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادی اور...... (جاری ہے)

يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا ۔

۱۷۷۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَبُو مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا ۔

۱۷۷۸۔۔۔۔۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو اسے تکلیف دیتا ہے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے"۔

۱۷۷۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ اِلَيَّ

۱۷۷۹۔۔۔۔۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے) فرماتے ہیں کہ جب وہ (اپنے والد) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے واپس مدینہ آئے تو ان سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور ان سے کہا کہ: مجھ سے کوئی حاجت ہے تو مجھے حکم فرمائیے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار مبارک مجھے دیں گے؟ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ لوگ آپ

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔ اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک مکان میں کبھی اکٹھی نہیں ہوں گی"۔

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ شرعاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے دوسرے نکاح کی اجازت تھی۔ لیکن آپ کے منع فرمانے کی دو وجہیں تھیں:

پہلی وجہ تو یہ تھی کہ وہ جس خاتون سے نکاح کا ارادہ کر رہے تھے وہ اللہ کے دشمن کی بیٹی تھی۔ جبکہ ان کے پہلے نکاح میں بنت رسول اللہ ﷺ تھیں۔ لہٰذا دونوں کا ایک ہی فرد کے نکاح میں ہونا مختلف طبعی، شرعی اور معاشرتی مسائل کا سبب بن سکتا تھا۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ حضرت علیؓ کے اس نکاح سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دلی کلفت و رنج ہوتا اور ان کی تکلیف سے رسول اللہ ﷺ کو ایذاء ہوتی اور اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت اور تکلیف پہنچانا حرام ہے۔

ان دو وجوہات کی بناء پر حضور علیہ السلام نے انہیں اس کی اجازت نہیں دی۔ ہاں اگر وہ ان باتوں کے باوجود اس نکاح پر مصر رہتے تو حضور علیہ السلام نے فرمادیا کہ: وہ میری بیٹی کو طلاق دے دیں، پھر اس سے نکاح کرلیں۔

لیکن رسول اللہ ﷺ کی دامادی کے شرف سے محروم ہونا کس کو گوارا ہوتا۔ حضرت علیؓ نے فوراً اپنا ارادہ بدل دیا کہ حضور علیہ السلام کو ایذا نہ ہو۔

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ:

"میری رائے یہ ہے کہ یہ حضور ﷺ کی خصوصیت تھی کہ ان کی بنات (بیٹیوں) کی موجودگی میں ان کے شوہر دوسرا نکاح کریں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت ہو"۔ (فتح الباری /۹۔ ۳۲۹)

حضور علیہ السلام کے اس فرمان کہ: جس نے فاطمہ کو ایذاء پہنچائی اس نے مجھے ایذاء دی کے متعلق حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ:

"حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر پے در پے بڑی مشکلات اور صدمے پڑے، پہلے ماں کا (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا) کا انتقال ہوا، پھر یکے بعد دیگرے بہنیں (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کا انتقال ہوا اور ان کے بعد ان کے خاندان میں سے ان سے انس و محبت کا اظہار کرنے والا اور ان کے دکھ درد میں غمخواری کرنے والا کوئی نہ رہا۔ خصوصاً جب ان کی سوکن آجاتی اور انہیں رقابت اور غیرت کے جذبات کا سامنا ہوتا تو کوئی ان کو تسلی دینے والا نہ تھا (لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ان کی ایذاء کے خیال سے مصلحتاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نکاح ثانی سے منع فرمادیا تھا)۔

مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لا قَالَ لَهُ هَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنِّي اَخَافُ اَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيهِ لا يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِي اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَاِنِّي اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَاَوْفٰى لِي وَاِنِّي لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللهِ لا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا ۔

سے زبردستی وہ نہ لے لیں۔ اور اللہ کی قسم! اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا فرمادیں تو کوئی اسے کبھی بھی حاصل نہ کر سکے گا، یہاں تک کہ میری جان چلی جائے۔ (اور اس کے بعد فرمایا کہ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا تھا۔ اس موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے اسی منبر پر لوگوں کو خطبہ دیا اور میں ان دنوں بالغ ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ اپنے دین میں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ نے عبد شمس میں سے اپنے داماد کا ذکر کیا (یعنی ابو العاص ابن الربیع کا جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے) اور ان کی تعریف کی رشتہ داری کے معاملہ میں اور خوبی بیان کی اور فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا وہ پورا کیا (غالباً اس سے مراد غزوۂ بدر کا وہ واقعہ ہے کہ ابو العاص مسلمانوں کی قید میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس شرط پر چھوڑا تھا کہ وہ مکہ جا کر اپنی بیوی زینب بنتِ رسول ﷺ کو واپس حضور ﷺ کے پاس بھیج دیں گے اور یہ وعدہ انہوں نے پورا کیا۔ اور فرمایا کہ: "میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہیں کر رہا (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نکاح کی اجازت نہ دے کر) لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبھی جمع نہ ہوں گی"۔ ❶

۱۷۸۰۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۷۸۰۔۔۔۔۔۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

---

❶ فائدہ۔۔۔۔۔۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ نے حضرت علیؓ بن حسینؓ بن علیؓ سے رسول اللہ ﷺ کی تلوار مبارک اسلئے مانگی تھی تاکہ اسے حفاظت سے رکھیں اور وہ کہیں کسی ناقدر شناس کے ہاتھوں میں نہ چلی جائے۔
کیونکہ حضرت علی بن حسین (زین العابدین) اس وقت بہت کم سن تھے اور کوئی بھی رشتہ دار ان سے یہ تلوار ہتھیا سکتا تھا۔
اور اس موقع پر حضرت علیؓ کے پیغام نکاح اور حضور علیہ السلام کے جواب کا واقعہ بیان کرنے کی کیا مناسبت تھی؟
اسکے متعلق حافظ کرمانی نے لکھا کہ:
"حضرت مسورؓ کے تلوار طلب کرنے کے موقع پر، ابو جہل کی بیٹی سے حضرت علیؓ کے پیغام کا واقعہ بیان کرنے میں مناسبت یہ تھی کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ ایسے کام سے احتراز فرما رہے تھے جو اقارب کے درمیان تکدر کا باعث بنے (اور آپ ﷺ کو باہمی کدورت پسند نہ تھی) تو مناسب یہی ہے کہ آپ تلوار مجھے دے دیں، کہیں تلوار کی آپ کے پاس موجودگی اقارب کے درمیان تکدر کا باعث بن جائے۔
اور یا یہ وجہ ہوگی کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خاطر داری پسند تھی اسی طرح مجھے بھی آپ کی خاطر داری پسند ہے، کیونکہ آپ ان کے بیٹے کے بیٹے ہیں۔ لہٰذا تلوار مجھے دے دیں تاکہ میں اس کی حفاظت کر سکوں"۔

الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَان اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْن-
اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِي جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ اَنَّكَ لا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ اَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي وَاِنَّمَا اَكْرَهُ اَنْ يَفْتِنُوهَا وَاِنَّهَا وَاللهِ لا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ اَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ -

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا جبکہ حضرت فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ ان کے نکاح میں تھیں۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو سنا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: ”آپ کی قوم باتیں بنا رہی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے معاملات میں غصہ نہیں ہوتے۔ یہ علی ہیں جو بنت ابی جہل سے نکاح کر رہے ہیں“۔ حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے آپ کو سنا جب آپ شہادتین پڑھ رہے تھے (خطبہ کے دوران) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اما بعد! بلاشبہ میں نے ابو العاص ابن الربیع سے نکاح کیا تھا (اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا) اس نے مجھ سے جو بات کہی سچی کہی اور بے شک فاطمہ بنت محمد میرے جسم کا ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ لوگ اسے فتنہ میں مبتلا کر دیں اور بے شک اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں“۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے پیغام نکاح ترک کر دیا۔

۱۷۸۱ ...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۱۷۸۱ ...... حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۷۸۲ ...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هٰذَا الَّذِي سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَكَيْتِ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ قَالَتْ سَارَّنِي فَاَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَاَخْبَرَنِي اَنِّي اَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ

۱۷۸۲ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ: یہ کیا بات تھی جو رسول اللہ ﷺ نے تمہارے کان میں کہی اور تم رونے لگیں، پھر دوبارہ تم سے کان میں چپکے سے کچھ کہا تو تم ہنسنے لگیں؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ نے میرے کان میں سرگوشی کی اور اپنے وصال کے متعلق بتلایا تو میں رونے لگی۔ پھر دوبارہ آپ ﷺ نے سرگوشی کی تو آپ ﷺ نے مجھے بتلایا کہ آپ ﷺ کے گھر میں سے سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی۔ یہ

مِنْ اَهْلِهٖ فَضَحِكْتُ۔

سن کر میں ہنسنے لگی۔
(چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے چھ ماہ بعد ہی انتقال فرما گئیں تھیں)۔

۱۷۸۳۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهٗ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَاٰى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهٖ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ مَا كُنْتُ اُفْشِي عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهٗ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْاُولٰى فَاَخْبَرَنِي اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَاِنَّهٗ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَاِنِّي لَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَاِنَّهٗ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَاَيْتِ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَيْ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَاَيْتِ۔

۱۷۸۳۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج ان کے پاس تھیں (آپ ﷺ کے مرض الوفات میں) کوئی بھی ایسی نہ تھی جو موجود نہ ہو۔ اس اثنا میں فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ ان کی چال میں اور رسول اللہ ﷺ کی چال میں ذرہ بھی فرق نہ تھا۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کا خیر مقدم کیا اور فرمایا: مرحبا اے میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں جانب یا بائیں جانب بٹھایا اور ان کے کان میں کچھ سرگوشی کی، جسے سن کر وہ رونے لگیں اور بہت روئیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کی گھبراہٹ اور رونا دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کے درمیان تمہیں اپنی رازدار بنایا پھر بھی تم رو رہی ہو؟ پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا تھا؟ وہ کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کا راز نہیں ظاہر کروں گی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے کہا: میں نے تمہیں قسم دی ہے اپنے اس حق کی جو میرا تم پر ہے مجھ سے بیان کرو کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا فرمایا تھا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں اب بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ جو میرے کان میں چپکے سے کچھ کہا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے بتلایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے قرآن کریم کا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دور کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا۔ میرا خیال یہی ہے کہ میرا وقت موعود اب قریب ہی ہے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا اسلئے کہ میں تمہارے لئے (اللہ کے یہاں) بہترین پیش خیمہ ہوں گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ سن کر میں رونے لگی جو کہ آپ نے دیکھا ہی تھا۔ پھر جب آپ ﷺ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو مجھ سے دوبارہ کان میں کچھ کہا اور فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم جنت کی مؤمنات کی یا جنت میں اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ اس پر میں ہنسنے لگی جو کہ آپ نے دیکھا تھا۔

۱۷۸۴ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَاَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ اِنَّهُ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ اَخَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ وَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا قُبِضَ سَاَلْتُهَا فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَاِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِى الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ حَضَرَ اَجَلِي وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِي لُحُوقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ ۔

۱۷۸۴ ...... اس سند سے بھی مذکورہ حدیث (حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تمام عورتیں (ازواج) اکٹھی ہوئیں ان میں کوئی زوجہ مطہرہ بھی غائب نہ تھی تو اسی دوران حضرت فاطمہؓ آئیں انکے چلنے کا انداز رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے انداز جیسا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی خوش آمدید۔ حضرت فاطمہؓ کو آپ ﷺ نے اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا پھر آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کے کان میں کوئی بات فرمائی تو حضرت فاطمہؓ رو پڑیں پھر آپ ﷺ نے) اسی طرح حضرت فاطمہؓ کے کان میں کوئی بات فرمائی تو پھر وہ ہنس پڑیں (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ آپ کس وجہ سے روئیں؟

تو حضرت فاطمہؓ فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہ کرونگی میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کی کبھی ایسی خوشی نہیں دیکھی کہ جو رنج والم سے اس قدر قریب ہو پھر میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے علیحدہ ہو کر آپ سے کیا خاص بات فرمائی ہے پھر تم رو پڑی ہو اور میں نے حضرت فاطمہؓ سے اس بات کے بارے میں پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ حضرت فاطمہؓ فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کرنے والی ہوں یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور اس مرتبہ دو مرتبہ دور کیا ہے میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے اور تو میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملوگی اور میں تیرے لئے بہترین پیش خیمہ ہونگا (یہ سنتے ہی) اس وجہ سے میں رو پڑی پھر آپ ﷺ نے میرے کان میں فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو مؤمن عورتوں کی سردار ہے یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہے تو پھر میں یہ سن کر ہنس پڑی۔

باب-۳۲۰ باب من فضائل ام سلمة ام المؤمنين رضى الله عنها

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۷۸۵...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ كِلاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لا تَكُونَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ قَالَ وَاُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ قَالَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ اِلا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ۔

۱۷۸۵...... حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ: ”تجھ سے اگر ہو سکے تو بازار میں سب سے پہلے مت جایا کر اور نہ ہی سب سے آخر میں بازار سے نکلا کر، کیونکہ وہاں (ان وقتوں میں) شیطان کا معرکہ ہوتا ہے اور اس کا جھنڈا وہاں گاڑا ہوا ہوتا ہے۔ اور مجھے بتلایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ سے باتیں کرتے رہے۔ پھر اٹھ کر چل دیئے۔ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ یہ صاحب کون تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے (جو ایک مشہور صحابی ہیں)۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: اللہ کی قسم! میں انہیں دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سمجھتی رہی، یہاں تک کہ میں نے نبی ﷺ کا وہ خطبہ سن لیا جس میں آپ ﷺ ہماری باتیں بیان کرتے تھے۔ [1]

باب-۳۲۱ باب من فضائل زينب ام المؤمنين رضى الله عنها

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۷۸۶...... حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ

۱۷۸۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اپنی ازواج سے) کہ: ”تم سب میں سب سے پہلے وہ (زینب رضی اللہ عنہا) مجھ سے جاملیں گی جو تم سب میں سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی ہے“۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: تمام ازواج اپنے اپنے ہاتھ ناپا کرتیں کہ کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ تو ہم

---

[1] فائدہ...... حضرت جبرئیل علیہ السلام اگر انسانی شکل میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے تو حضرت دحیہ کلبیؓ (جو بڑے خوبصورت اور حسین و جمیل تھے) کی صورت میں تشریف لاتے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا انہیں دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتی رہیں لیکن وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ گویا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور ظاہر ہے یہ ان کیلئے فضیلت کا باعث ہے۔

فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ۔

میں سب سے لمبے ہاتھ والی زینب رضی اللہ عنہا تھیں، اسلئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کیا کرتی تھیں اور خوب صدقہ دیتی تھیں۔
اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی مراد "لمبے ہاتھ والی" سے سخاوت تھی۔ کہ اللہ کی راہ میں سب سے زیادہ صدقہ کرنے والی ہیں۔
لمبے ہاتھ والا ہونا کنایہ ہے سخاوت سے۔ (حقیقی معنیٰ مراد نہیں ہیں ورنہ حقیقی معنیٰ کے اعتبار سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اس بات کی مصداق تھیں)۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ۲۰ھ میں ہوا۔

باب-۳۲۲ باب من فضائل ام ایمن رضی اللہ عنہا

فضائل ام ایمن رضی اللہ عنہا

۱۷۸۷ ...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى اُمِّ اَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ اِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا اَدْرِي اَصَادَفَتْهُ صَائِمًا اَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ۔

۱۷۸۷ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی طرف چلے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ چل دیا۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کیلئے ایک برتن میں مشروب لائیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ اس وقت روزہ سے تھے یا نہیں لیکن آپ ﷺ نے وہ مشروب لوٹا دیا۔ اس پر ام ایمن رضی اللہ عنہا چلانے لگیں اور آپ ﷺ پر (محبت بھری) ناراضگی کا اظہار کرنے لگیں۔[1]

۱۷۸۸ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا

۱۷۸۸ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: "ہمارے ساتھ ام ایمن (رضی اللہ عنہا) کی طرف چلیے، ان کی زیارت کر آتے ہیں جیسے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کیلئے جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کس وجہ سے آپ رو رہی

[1] فائدہ...... حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی "آیا" تھیں، بچپن میں آنحضرت ﷺ کی نگہداشت انہی کی ذمہ داری تھی، آنحضرت ﷺ بھی ان سے بہت محبت فرماتے تھے اور نبوت ملنے کے بعد بھی ان کی اکثر خبر گیری کیا کرتے تھے اور انہیں ایک ماں کا سا درجہ بھی حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مشروب کو واپس کرنے پر ناراض ہوئیں اور یہ ان کا مقام ناز تھا اور یہی ان کی خصوصیت ہے، ورنہ کسی امتی کا آنحضرت ﷺ پر ناراض ہونا ایمان کیلئے سخت نقصان دہ اور ناجائز ہے۔
حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا نام برکت تھا اور یہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انتقال فرمایا۔ (رضی اللہ عنہا وارضاہا)

عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ ﷺ فَقَالَتْ مَا أَبْكِي أَنْ لا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلا يَبْكِيَانِ مَعَهَا ۔

ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کیلئے اللہ کے پاس جو کچھ (نعمتیں اور مقام) ہے وہ ان کیلئے زیادہ بہتر ہے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اسلئے نہیں رو رہی کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ اللہ کے پاس اس کے رسول ﷺ کیلئے جو کچھ ہے وہ ان کیلئے بہتر ہے (دنیا سے)۔ لیکن میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ آسمان سے وحی کا نزول منقطع ہو گیا ہے۔ ان کے اس کہنے سے حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر بھی گریہ طاری ہو گیا اور وہ دونوں بھی رونے لگے۔

باب-۳۲۳ باب من فضائل ام سليم ام انس بن مالكٍ وبلال رضى الله عنهما

حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۷۸۹ ...... حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلا أُمِّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي ۔

۱۷۸۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کے علاوہ کسی عورت کے گھر نہیں جاتے تھے سوائے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے (جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں) آپ ﷺ ان کے یہاں چلے جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس بارے میں کچھ کہا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھے ان پر بہت رحم آتا ہے، ان کا بھائی میرے ساتھ (غزوہ کے دوران) قتل کیا گیا تھا"۔

۱۷۹۰ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ۔

۱۷۹۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں پر کچھ آہٹ سی (کسی کے چلنے کی) میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا کہ: یہ غمیصاء بنتِ ملحان (ام سلیم) رضی اللہ عنہا ہیں۔ انس بن مالک کی والدہ"۔ ❶

---

❶ فائدہ...... نوویؒ نے فرمایا کہ: ام سلیم اور ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (دونوں آپس میں بہنیں تھیں) اور رسول اللہ ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں۔ لہٰذا محرمات میں داخل تھیں۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ محرم عورتوں کے پاس جانا درست اور جائز ہے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں انس رضی اللہ عنہ کے والد کے انتقال کے بعد حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ بنیں، نہایت صابر و شاکر تھیں، رسول اللہ ﷺ کی محبت رگ رگ میں بسی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ گرمی کی دوپہر میں ان کے یہاں تشریف لے گئے اور وہاں جا کر محو استراحت ہوئے۔ جب بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ایک شیشی میں آپ ﷺ کے پسینۂ مبارک کے قطرات جمع کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا کر رہی ہو؟ فرمانے لگیں کہ اس پسینہ کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے۔ (جاری ہے)

۱۷۹۱......حَدَّثَنِی اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِی سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جابرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِی طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِی فَاِذَا بِلالٌ ۔

۱۷۹۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو دیکھا۔ پھر میں نے ایک آہٹ سنی تو وہ بلال رضی اللہ عنہ تھے"۔ (گزشتہ روایت میں آہٹ کے متعلق حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ذکر آیا ہے۔ ممکن ہے دونوں ہی باتیں ہوں)۔

باب-۳۲۴ باب من فضائل ابی طلحة الانصاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کے فضائل

۱۷۹۲......حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِی طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا لا تُحَدِّثُوا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰی اَكُونَ اَنَا اُحَدِّثُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَمْنَعُوهُمْ قَالَ لا قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ تَرَكْتِنِی حَتّٰی تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِی بِابْنِی فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَارَكَ اللهُ لَكُمَا فِی غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِی سَفَرٍ وَهِیَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتَی الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لا يَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ

۱۷۹۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ام سلیم سے ایک بیٹے کا انتقال ہو گیا۔ (ان کا نام ابو عمیر تھا) انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے بیٹے کا ذکر نہ کرنا، میں خود ہی (مناسب موقع پر) ان سے تذکرہ کروں گی (تاکہ اچانک موت کی خبر سن کر انہیں صدمہ نہ ہو)۔ چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو رات کو کھانا پیش کیا، انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا، پھر ام سلیم نے خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا پہلے سے زیادہ، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے صحبت کی، پھر جب انہوں نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اپنی حاجت بھی پوری کر لی تو کہنے لگیں: اے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ کا کیا خیال اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مستعار دیں...... پھر وہ اپنی چیز واپس مانگیں...... تو کیا ان گھر والوں کو اسے روکنے کا اختیار ہے؟ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا... نہیں! کہنے لگیں: کہ بس اپنے بیٹے کے متعلق بھی یہی گمان کر لیں۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر غصہ ہوئے اور کہا کہ تم نے مجھے بتلایا نہیں یہاں تک میں (جنابت) سے آلودہ ہو گیا اور اب بتلا رہی ہو میرے بیٹے کے متعلق۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے سب واقعہ عرض کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہاری گزری ہوئی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اسی طرح کم سن بیٹے کے انتقال پر غیر معمولی صبر واستقامت کا مظاہرہ اور رات بھر شوہر کو نہ جانے والا منفرد واقعہ بھی انہی ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ہے۔ (رضی اللہ عنہا وارضاہا)

عَلَيْهَا اَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ اَبُو طَلْحَةَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَـــا رَبِّ اِنَّهُ يُعْجِبُنِي اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ اِذَا خَـــرَجَ وَاَدْخُلَ مَعَهُ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرى قَـــالَ تَقُولُ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ مَـــا اَجِدُ الَّذِي كُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَـــالَ وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِي اُمِّي يَا اَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ اَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيسَمٌ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لَعَلَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْمِيسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِي فِيهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْظُرُوا اِلٰى حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

رات میں برکت عطا فرمائے" پھر ام سلیم حاملہ ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے ام سلیم بھی آپ کے ہمراہ تھیں، رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی سفر سے مدینہ واپس تشریف لائے تو رات کو نہ آتے تھے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دردِزہ شروع ہو گیا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس رکے رہے اور رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے رب تو جانتا ہے کہ مجھے یہ بات پسند تھی کہ تیرے رسول ﷺ کے ساتھ نکلوں اور تیرے رسول ﷺ کے ساتھ داخل ہوں، جب کہ آپ جانتے ہیں کہ میں رکنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ ام سلیم نے کہا کہ اے ابو طلحہ! مجھے ایسی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی جیسی پہلے تھی، لہٰذا چلے چلو، چنانچہ ہم چلے اور پھر انہیں دردِ زہ اس وقت شروع ہوا جب وہ مدینہ آ گئے۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔ مجھ سے میری والدہ (ام سلیم) نے کہا اے انس رضی اللہ عنہ! اس بچہ کو کوئی دودھ نہ پلائے جب تک کہ صبح کو تم اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جاؤ۔ جب صبح ہوئی تو میں اس بچہ کو اٹھا کر روانہ ہوا رسول اللہ ﷺ کی طرف۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کے ہاتھوں میں اونٹوں پر نشان لگانے والا آلہ تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: شاید ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ولادت ہوئی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے اپنا وہ آلہ رکھ دیا، میں بچہ کو لایا اور اسے آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا، رسول اللہ ﷺ نے عجوہ (کھجور) منگوائی اور اسے اپنے منہ میں اتنا چبایا کہ وہ گھل گئی پھر اسے بچہ کے منہ میں ڈال دیا، بچہ اسے چوسنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذرا انصار کی کھجور سے محبت کا منظر تو دیکھو... پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک بچہ کے منہ پر پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

١٧٩٣...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

١٧٩٣...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا (اور پھر آگے سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرمائی)۔ [1]

---

[1] فائدہ...... اس واقعہ سے بھی آنحضرت ﷺ کا حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خصوصی برتاؤ، محبت و شفقت معلوم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بچوں سے محبت و شفقت، اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معاشرتی معاملات میں خبر گیری اور توجہ بھی ثابت ہوتی ہے اور تحنیک (نو مولود کے منہ میں کوئی میٹھی چیز ڈالنے) کا ثبوت بھی اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے۔

مَاتَ ابْنٌ لِاَبِی طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِیثَ بِمِثْلِه ـ

باب-۳۲۵ باب من فضائل بلال رضي الله عنه

حضرت بلالؓ کے فضائل

۱۷۹۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِبِلالٍ عِنْدَ صَلاةِ الْغَدَاةِ يَا بِلالُ حَدِّثْنِي بِاَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الاسْلامِ مَنْفَعَةً فَاِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الاسْلامِ اَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ اَنِّي لا اَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلا نَهَارٍ اِلا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللهُ لِي اَنْ اُصَلِّيَ ـ

۱۷۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا، صبح کی نماز کی بعد: ”اے بلال! مجھ سے تم اپنا وہ عمل بیان کرو جو اسلام لانے کے بعد تمہارے نزدیک سب سے زیادہ فائدہ کی امید والا ہو، اس لیے کہ میں نے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ اپنے سامنے سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں نے اسلام لانے کے بعد کوئی ایسا عمل کیا ہی نہیں جس کے بارے میں مجھے فائدہ کی بہت زیادہ امید ہو، اِلّا یہ کہ میں دن رات میں کسی بھی وقت جب بھی پورا وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی بھی اللہ تعالیٰ نے مقدر کی ہو۔ ❶

باب-۳۲۶ باب من فضائل عبد الله بن مسعودٍ وامه رضى الله تعالىٰ عنهما

حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت

۱۷۹۵...... حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ سَهْلٌ وَمِنْجَابٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ

۱۷۹۵...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیت نازل ہوئی: جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان پر کوئی گناہ نہیں اس چیز میں جو وہ کھا چکے جبکہ وہ ڈریں (اللہ سے) اور ایمان رکھیں...... (آخر آیت تک) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مجھ کہا گیا کہ تم بھی انہی میں سے ہو (یعنی صاحب ایمان واعمال صالحہ) ❷

---

❶ فائدہ...... وضو کے بعد دو رکعت کم از کم پڑھنا تحیۃ الوضو کہلاتا ہے اور بڑی فضیلت والا عمل ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ اور تحیۃ الوضو پڑھنا مسنون ہے۔

❷ فائدہ...... یہ سورۃ المائدہ کی آیت ہے اور اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا وغیرہ کی قطعی حرمت کے احکامات صادر فرمائے ہیں۔ جب شراب کی حرمت کے احکام نازل ہوئے تو صحابہؓ نے دریافت کیا کہ ہمارے وہ مسلمان بھائی جو اس سے قبل انتقال...... (جاری ہے)

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا﴾ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قِيْلَ لِىْ اَنْتَ مِنْهُمْ -

۱۷۹۶......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِىْ مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِىْ مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينًا وَمَا نُرٰى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهُ اِلا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهُ -

۱۷۹۶...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تھے۔ ہم ایک عرصہ تک ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہی سمجھتے رہے، ان کے حضور ﷺ کے گھر میں بہت کثرت سے آنے جانے اور ہر وقت ساتھ رہنے کی بناء پر۔

۱۷۹۷......وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ الْاَسْوَدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مُوسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِىْ مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِه -

۱۷۹۷...... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت مروی ہے کہ تحقیق میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تھے (پھر آگے بقیہ حدیث سابقہ روایت ہی کی مثل بیان فرمائی)۔

۱۷۹۸......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِىْ مُوسٰى قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاَنَا اُرٰى اَنَّ عَبْدَ اللهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا -

۱۷۹۸...... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں حضرت عبداللہ کو اہل بیت سے ہی تصور کرتا تھا (یا اسی طرح ذکر فرمایا)۔

۱۷۹۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

۱۷۹۹...... حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، ان

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کر گئے ہیں جبکہ انہوں نے شراب اور جوئے سے اجتناب نہیں کیا تھا تو ان کیلئے کیا حکم ہے؟
اس موقع پر مذکورہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو ان پر کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے کھا پی لیا...... الخ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ تم بھی انہیں میں سے ہو یعنی تم اللہ سے ڈرنے والے ہو۔

اَبَا الاَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ اَبَا مُوسٰى وَاَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ اِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا۔

میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے ان کے بعد کوئی ان جیسا ہے؟ انہوں نے کہا تم یہ بات کہتے ہو؟ ان کا حال تو یہ تھا کہ انہیں اجازت مل جاتی تھی (دربار رسالت میں حاضری کی) اور ہمیں روک دیا جاتا تھا، وہ (خدمتِ نبوی ﷺ میں) حاضر رہتے تھے اور ہم غائب ہوتے تھے۔ ❶

۱۸۰۰ ...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الاَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ اَبِي مُوسٰى مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو مَسْعُودٍ مَا اَعْلَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ بَعْدَهُ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ اِذَا حُجِبْنَا -

۱۸۰۰ ...... حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے۔ اسی دوران حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد اللہ کی نازل کردہ کتاب (قرآن مجید) کا اس کھڑے ہوئے سے زیادہ عالم کوئی چھوڑا ہو۔ تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم یہ کہتے ہو؟ ان کا حال تو یہ تھا کہ جب ہم غائب ہوتے تو اس وقت بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمتِ نبوی ﷺ ہوتے۔ اور ہمیں حاضری سے روک دیا جاتا لیکن انہیں اجازت مل جاتی تھی۔ ❷

۱۸۰۱ ...... وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الاَحْوَصِ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا مُوسٰى فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللّٰهِ وَاَبَا مُوسٰى ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَاَبِي مُوسٰى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطْبَةَ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ -

۱۸۰۱ ...... ان اسناد کے ساتھ بھی یہ حدیث سابقہ روایت ہی کی مثل مروی ہے البتہ حضرت زید بن وہبؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابو موسیٰؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ (باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی) اور حدیثِ قطبہ کامل و مکمل ہے۔

---

❶ فائدہ ...... اسی قرب اور نبی ﷺ کے ساتھ مستقل رہنے کی بناء پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو "اعلم بالسنۃ" سنت کا سب سے زیادہ عالم کہا جاتا ہے۔

❷ فائدہ ...... گذشتہ حدیث میں یہ ہے کہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان یہ مکالمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہوا جب کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی میں ہوا۔ لیکن دونوں میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ زندگی میں بھی ہوا اور موت کے بعد بھی۔ واللہ اعلم۔

۱۸۰۲ ــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ قَالَ ﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَاْمُرُونِي اَنْ اَقْرَاَ فَلَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنِّي اَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ اِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي حَلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيبُهُ۔

۱۸۰۲..... حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی:

وَ مَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيمَةِ

پھر فرمایا: تم لوگ مجھے کس کی قرأت پر پڑھنے کا کہتے ہو؟ بلا شبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ستر سے زائد سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں کتاب اللہ کو سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو اس کے پاس سفر کر کے جاتا۔ شقیق رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بہت سے حلقوں میں بیٹھا ہوں، میں نے کسی کو نہیں سنا کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات کو ردّ کیا ہو یا اسے معیوب گردانا ہو۔ [1]

---

[1] فائدہ..... اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں قرآن کریم کے تمام نسخوں کا تقابل کر کے ایک مصحف لکھنے کا حکم فرمایا تھا جو ایک ہی قرأت پر ہو اور باقی تمام مصاحف کو جلانے کا حکم فرمایا تھا۔ قرآن کریم چونکہ مختلف قرأت پر نازل ہوا تھا لہٰذا جس نے جس قرأت پر حضور ﷺ کو پڑھتے سنا اسی طرح اپنے پاس محفوظ کر لیا۔ اس بناء پر ہر ایک اپنے نسخہ سے تلاوت کرتا تو نسخوں میں قرأت کے تفاوت کی بناء پر تلاوت میں تفاوت نظر آتا اور اس میں بہت سے مسائل سامنے آرہے تھے۔ اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کاتبِ وحی اور مدوّن قرآن ہیں) کی قرأت پر ایک نسخہ تیار کروایا اور لوگوں سے کہا کہ اپنے پاس موجود تمام نسخے جمع کرا دیں۔

اس موقع پر حضرت ابن مسعودؓ نے اس کی مخالفت کی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں خود لکھا تھا اور جیسا آپ ﷺ سے سنا تھا ویسا ہی لکھا تھا یہ میرے پاس امانت ہے اور میں اسے نہیں جمع کراؤں گا۔ اور آپؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اپنے اپنے قرآنی نسخے چھپا رکھو اور آپؓ نے یہ آیت پڑھی:

"اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شئے (بددیانتی سے) تو وہ لائے گا اس شئے کو قیامت کے روز"۔

لہٰذا اگر کوئی اپنا مصحف امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چھپا کر رکھے گا تو زیادہ سے زیادہ وہ غلول یعنی خیانت کا مرتکب ہوگا، اور ارشاد قرآنی کے مطابق وہ اس چیز کو قیامت کے روز اپنے رب کے حضور پیش کرے گا اور قیامت کے روز وہ قرآن کریم لے کر آنا قابلِ ملامت بات نہیں جو رسول اللہ ﷺ سے سن کر رکھا گیا ہو۔

اور اسی موقع پر یہ بات فرمائی کہ میں قرآن کو سب سے زیادہ جانتا ہوں الخ۔

غالباً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خیال یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ چاہتے ہیں کہ سب لوگوں کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرأت پر جمع کر دیں اور باقی قرأت کو منسوخ کر دیں اور اس بناء پر انہوں نے اسکی مخالفت کی۔ لیکن فی الحقیقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی نہیں کیا بلکہ انہوں نے حرف رسم قرآنی کو متعین فرمایا یعنی ایک ہی خط پر پورا قرآن کریم تیار کروایا اور سورتوں کو ترتیب دیا اور کسی کو بھی اس بات سے منع نہیں کیا کہ وہ قرآن کریم کی تلاوت اس قرأت پر نہ کریں جو رسول اللہ ﷺ سے صحیح طریق پر متواتر طور پر ثابت ہے۔

تحقیق تفصیل کیلئے دیکھئے۔ (علوم القرآن / شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی)

۱۸۰۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِى لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ سُورَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنِّى تَبْلُغُهُ الاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ۔

۱۸۰۳...... حضرت مسروقؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"اس ذات کی قسم! جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ میں کوئی سورۃ نہیں مگر یہ کہ میں اسے جانتا ہوں کہ کب (اور کہاں) نازل ہوئی اور کوئی آیت نہیں مگر یہ کہ میں جانتا ہوں کہ وہ کس بارے میں نازل ہوئی اور اگر میرے علم میں کوئی ایسا شخص ہوتا جو مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم ہوتا اور اس تک اونٹ پہنچ سکتا تو میں ضرور اس تک جانے کیلئے ضرور اونٹ پر سوار ہوتا"۔ [1]

۱۸۰٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَاْتِى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لَا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِى حُذَيْفَةَ۔

۱۸۰٤...... حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور ان سے باتیں کیا کرتے (دین و علم دین کی) ایک روز ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے:

"تم نے ایسے آدمی کا ذکر کیا ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے متعلق سنا ہے میں ان سے اس وقت سے محبت کرنے لگا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

"چار افراد سے قرآن (کا علم) حاصل کرو، ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعودؓ) اور انہی کے نام سے آپ ﷺ نے شروع کیا تھا (جو ان کے دوسروں پر راجح ہونے پر دلالت کرتا ہے) اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن جبل سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے"۔

۱۸۰۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ لَا اَزَالُ

۱۸۰۵...... حضرت مسروقؒ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ایک حدیث ذکر کی تو انہوں نے کہا: یہ وہ آدمی ہیں جن سے میں اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے ان کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ چار آدمیوں ابن

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ انسان کو بوقت ضرورت بقدر ضرورت اپنے علمی کمال و فضیلت کا بیان جائز ہے۔ بشر طیکہ براہ عجب و بربنائے تکبر نہ ہو۔ حضرت ابن مسعودؓ کا یہ قول اسی کا مصداق ہے اور ان کا آخری جملہ یہ بتاتا ہے کہ ان کا مذکورہ فرمان بطور بڑائی اور تکبر کے نہیں کیونکہ متکبر آدمی کسی کے پاس علم حاصل کرنے کیلئے سند کی آرزو نہیں کرتا اور حدیث کا آخری جملہ حضرت ابن مسعودؓ کے ذوق علم اور عدم تکبر پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ۔

أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَحَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ بن حرب قَوْلُه يَقُولُه ـ

ام عبد (ابن مسعود) اور ان سے ابتداء کی اور ابی بن کعب اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم اور معاذ بن جبلؓ سے پڑھو۔

۱۸۰۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَوَكِيعٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ أُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيقِ الأَرْبَعَةِ ـ

۱۸۰۶...... اس سند کے ساتھ بھی حسبِ سابق حدیث منقول ہے۔ البتہ چاروں ناموں ترتیب (تقدیم و تاخیر) کا اس میں بھی اختلاف ہے۔

۱۸۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ ـ

۱۸۰۷...... حضرت مسروقؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس حضرت ابن مسعودؓ کا ذکر ہوا انہوں نے کہا: یہ وہ آدمی ہیں جن سے میں اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں سنا ہے کہ قرآن مجید پڑھنا ان چار سے سیکھو حضرت ابن مسعود، حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم اور حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل۔

۱۸۰۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ ـ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ بِهَذَيْنِ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ ـ

۱۸۰۸...... اس سند کے ساتھ بھی حسبِ سابق منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت شعبہ نے کہا: آپ ﷺ نے ان دونوں سے ابتداء کی البتہ یہ معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے کس سے ابتداء کی تھی۔

باب-۳۲۷ باب من فضائل ابي بن كعبٍ وجماعةٍ من الانصار رضي الله تعالىٰ عنهم

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل

۱۸۰۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُو زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُومَتِي۔

۱۸۰۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چار افراد نے قرآن کریم کو جمع کیا تھا اور چاروں انصار میں سے تھے:

۱۔ معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل، ۲۔ ابی رضی اللہ عنہ بن کعب ۳۔ زید رضی اللہ عنہ بن ثابت اور ۴۔ ابوزید۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابوزید کون؟ فرمایا کہ میرے ایک چچا زاد بھائی ہیں۔ ❶

۱۸۱۰...... حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ۔

۱۸۱۰...... حضرت ہمامؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ:

"رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں قرآن کریم کی جمع و ترتیب کس نے کی تھی؟ فرمایا کہ چار نے اور چاروں انصاری تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب، معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل، زید رضی اللہ عنہ بن ثابت اور ایک اور انصاریؓ جن کی کنیت ابوزید تھی"۔

۱۸۱۱...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِي۔

۱۸۱۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں قرآن سناؤں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا اللہ عزوجل نے میرا نام لے کر حکم فرمایا ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے۔ (یہ رونا یا تو خوشی اور مسرت کا تھا کہ حق تعالیٰ نے ان کا نام لیا۔ یا اپنی حیثیت اور اللہ جل شانہٗ کی عظمت کا احساس نمدیدہ کر گیا تھا۔)

۱۸۱۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ

۱۸۱۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں "لم یکن الذین کفروا"

---

❶ فائدہ...... حضرت علی بن المدینیؒ نے فرمایا کہ ابوزید کا نام "اوس" تھا۔ یحییٰؒ بن معین نے کہا کہ ثابت بن زید تھا۔ جبکہ واقدی نے کہا کہ: وہ قیس بن السکن تھے جو قبیلہ بنی حرام سے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ وہ میرے چچازاد تھے اس کی تائید کرتا ہے کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی بنی حرام میں سے تھے۔ واللہ اعلم۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيٍّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وسمَّانِي قَالَ نَعَمْ! قَالَ فَبَكٰى -

(سورۃ البینہ) سناؤں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا میرا نام لے کر فرمایا؟ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تو وہ رو پڑے"۔

۱۸۱۳...... وحَدَّثَنِيهِ يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيٍّ بِمِثْلِهِ -

۱۸۱۳...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابیؓ سے (سابقہ حدیث ہی کی مثل) فرمایا۔

باب-۳۲۸ باب من فضائل سعد بن معاذٍ رضی الله عنه

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۱٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ -

۱۸۱۴...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کا جنازہ آپ ﷺ کے سامنے تھا:

"اس جنازہ کیلئے اللہ رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا"۔

۱۸۱۵...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ -

۱۸۱۵...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کی موت سے عرشِ رحمٰن بھی ہل گیا"۔ [1]

۱۸۱٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْـــنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْـــنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجَنَازَتُهُ مَوْضُوعَةٌ يَعْنِي سَعْدًا اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ -

۱۸۱۶...... حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جبکہ حضرت سعدؓ کا جنازہ رکھا ہوا تھا کہ اس (کی موت) کی وجہ سے اللہ کا عرش بھی حرکت میں آ گیا ہے۔

---

[1] فائدہ...... عرشِ رحمٰن کے ہلنے سے کیا مراد ہے؟ نوویؒ نے فرمایا کہ: اس کی تاویل میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ ایک جماعت نے کہا کہ یہ اپنے ظاہری معنیٰ پر ہی ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے آسمانوں پر جانے کی خوشی سے عرشِ رحمٰن ہل گیا اور حرکت میں آ گیا اور یہ کوئی بعید بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے اندر یہ تمیز رکھی ہے کہ وہ فرح و سرور وغیرہ جذبات کا احساس کر سکے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: بعض پتھر ان میں سے وہ ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ (البقرہ)
لہٰذا یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے اور یہی قول مختار ہے۔ جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ عرش رحمٰن کے ہلنے سے مراد عرش کے حملہ (یعنی وہ فرشتے) جنہوں نے عرش کو تھاما ہوا ہے ان کا ہلنا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۱۷۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ اُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَلْمِسُونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ -

۱۸۱۷۔۔۔۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشم کا جوڑا ہدیہ کیا گیا۔ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس جوڑے کو چھوتے اور اس کی نرمی اور ملائمت پر بہت تعجب کا اظہار کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس ریشمی کپڑے کی نرمی اور ملائمت پر تعجب ہو رہا ہے؟ سعد (رضی اللہ عنہ) بن معاذ کو جنت میں ملنے والے رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں اور اس سے زیادہ نرم ہیں۔

۱۸۱۸۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَانِى اَبُو اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِى قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا اَوْ بِمِثْلِهٖ -

۱۸۱۸۔۔۔۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کہیں سے ریشمی کپڑا آیا۔ (آگے حسب سابق حدیث منقول ہے۔)

۱۸۱۹۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ اَبِى دَاوُدَ -

۱۸۱۹۔۔۔۔ اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۸۲۰۔۔۔۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ اُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ مَنَادِيلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِى الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا -

۱۸۲۰۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دیبا (ریشم کی قسم کا ایک قیمتی کپڑا) کا ایک جبہ ہدیہ کیا گیا۔ جبکہ آپ ﷺ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں کو اس کی نرمی پر تعجب ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہت زیادہ خوبصورت ہیں"۔

۱۸۲۱۔۔۔۔ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ

۱۸۲۱۔۔۔۔ حسب سابق منقول ہے۔ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ

---

❶ فائدہ۔۔۔۔ حضرت سماک بن خرشہؓ کی کنیت ابودجانہ تھی۔ انصاری صحابی تھے۔ غزوۂ بدر میں ان کے شجاعت و بہادری سے بھرے کارنامے مشہور و معروف ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی حیات رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے لوں گا اور حق ادا کروں گا تو اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور کافر کو چھوڑا نہ جائے"۔

بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَــنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ اَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهٰى عَــنِ الْحَرِيرِ۔

نے فرمایا کہ: اکیدر دومۃ الجندل (کے حاکم) نے آپ ﷺ کی خدمت میں جوڑا ہدیہ کیا۔

باب-۳۲۹ باب من فضائل ابی دجانة سماك بن خرشة رضی الله تعالى عنهم

حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۲۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺ اَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَاْخُذُ مِنِّي هٰذَا فَبَسَطُوا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ يَاْخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ اَبُو دُجَانَةَ اَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَاَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ۔

۱۸۲۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے روز ایک تلوار لی اور فرمایا کہ: کون یہ تلوار مجھ سے لے گا؟ سب نے ہاتھ پھیلا دیئے۔ ہر آدمی یہ کہہ رہا تھا کہ میں! میں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون اس کا حق بھی ادا کرے گا؟ یہ سن کر سب پیچھے ہٹ گئے۔ (کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار لینا تو بڑی سعادت تھی لیکن اس کا حق ادا کرنا ایک بڑا بھاری کام تھا جو ہر ایک کے بس میں نہ تھا) حضرت سماک بن خرشہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں اس کے حق کو پورا کرنے کیلئے لوں گا۔ چنانچہ وہ تلوار انہوں نے لے لی اور اس سے مشرکین کی کھوپڑیاں پھاڑیں۔[1]

باب-۳۳۰ باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضی الله تعالى عنهما

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد) کے فضائل

۱۸۲۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جِيءَ بِاَبِي مُسَجًّى وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِﷺ اَوْ اَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ اَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْكِي فَمَا زَالَتِ

۱۸۲۳...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن میرے والد کو کپڑے میں لپٹا ہوا لایا گیا اور ان کا مُثلہ کر دیا گیا تھا (کافروں نے انہیں شہید کر دیا تھا اور ان کے سارے جسم کے اعضاء کاٹ ڈالے تھے) فرماتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ کپڑا ہٹاؤں مگر میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ میں نے پھر چاہا کہ کپڑا ہٹا کر دیکھوں۔ میری قوم نے مجھے پھر روک دیا۔

پھر یا تو رسول اللہ ﷺ نے کپڑا خود اٹھا دیا یا کسی کو اٹھانے کا حکم دیا۔ چنانچہ کپڑا ہٹا دیا گیا تو (ان کے جسم کے ٹکڑے دیکھ کر) ایک چیخ کی یا رونے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ (رونے والی) کون ہے؟ کہا گیا کہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ ﷺ نے

الْمَلائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ -

فرمایا کیوں روتی ہے؟ فرشتے مسلسل اپنے پروں سے اس پر سایہ کیئے ہوئے ہیں۔ یہاں تک انہیں اٹھایا گیا۔

۱۸۲۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اُصِيبَ اَبِى يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَاَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنَنِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَبْكِيهِ اَوْ لا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوهُ -

۱۸۲۴...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے روز میرے والد شہید ہو گئے۔ میں ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹانے لگا تو لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع نہیں فرمایا (چنانچہ جب کپڑا ہٹا دیا تو) فاطمہ بنت عمرو (شہید کی بہن) رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم ان پر روؤ یا نہ روؤ، فرشتوں نے ان پر مسلسل اپنے پروں سے سایہ کیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ تم انہیں اٹھاؤ (اور قبر میں پہنچاؤ)۔

۱۸۲۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِى حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلائِكَةِ وَبُكَاءُ الْبَاكِيَةِ -

۱۸۲۵...... اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔ لیکن حضرت ابن جریج کی روایت کردہ حدیث میں ملائکہ اور رونے والے کے رونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۲۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ ابْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِاَبِى يَوْمَ اُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ -

۱۸۲۶...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن میرے والد کو ناک و کان کٹے ہوئے لایا گیا پس انہیں نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھا گیا (باقی حدیث مبارکہ سابقہ احادیث ہی کی طرح بیان فرمائی)۔

باب-۳۳۱ باب من فضائل جليبيبٍ رضى الله عنه

حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۲۷...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِى بَرْزَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِى مَغْزًى لَهُ فَاَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ اَحَدٍ

۱۸۲۷...... حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال غنیمت عطا فرمایا (یعنی فتح عطا فرمائی) آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ کیا کسی کو تم غائب پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں فلاں، فلاں

قَالُوا نَعَمْ فُلانًا وَفُلانًا وَفُلانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلانًا وَفُلانًا وَفُلانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوا لا قَالَ لٰكِنِّي اَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ فَطُلِبَ فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدُوهُ اِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هٰذَا مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلٰى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ اِلا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا۔

اور فلاں غائب ہیں (یعنی شہید ہو گئے ہیں) آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کسی اور کو گم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میں جلیبیب رضی اللہ عنہ کو موجود نہیں پاتا۔ انہیں تلاش کرو۔ انہیں شہداء میں تلاش کیا گیا تو انہیں سات مقتولین کے درمیان پایا جنہیں جلیبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا تھا۔ پھر دشمنوں نے انہیں قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کی نعش پر تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ جلیبیب (رضی اللہ عنہ) نے سات کو قتل کیا پھر انہیں دشمن نے شہید کر دیا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں اپنے بازوؤں پر اٹھالیا اور ان کیلئے کوئی گہوارہ نہیں تھا۔ سوائے نبی ﷺ کے بازوؤں کے۔ پھر ان کیلئے قبر کھودی گئی اور انہیں قبر میں رکھ دیا گیا۔ (راوی نے غسل دینے کا ذکر نہیں کیا)۔ [1]

باب-۳۳۲ باب من فضائل ابی ذر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۲۸ ــــ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ

۱۸۲۸ ــــ حضرت عبد اللہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم اپنی قوم غفار سے نکلے وہ لوگ اشہر حرم (حرمت والے مہینوں) کو بھی حلال قرار دیتے تھے (اور ان میں بھی جنگ سے گریز نہیں کرتے

---

[1] فائدہ ــــ حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کے متعلق کتب حدیث میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ نہ ان کے والد کا نام معلوم ہے نہ ہی قبیلہ کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صاحب جلیبیب نامی تھے۔ ان کے چہرہ پر نشانات تھے (جو انہیں بدصورت بناتے تھے) رسول اللہ ﷺ نے انہیں شادی کرنے کی پیشکش کی تو انہوں نے فرمایا کہ: یا رسول اللہ! اس اعتبار سے تو آپ مجھے کھوٹا پائیں گے (کیونکہ میں بدصورت ہوں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اللہ کے نزدیک کھوٹے نہیں ہو"۔ (البرقانی فی مستخرجہ کمافی الاصابۃ)

آنحضرت ﷺ نے کیا عظیم نعمت انہیں عطا فرمائی کہ انہیں اپنا حصہ قرار دیا اور اپنے آپ کو ان کا حصہ قرار دیا۔ کتنی عظیم فضیلت ہے جو ان گمنام صحابی کو حاصل ہوئی۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ کے بازو مبارک ان کا گہوارۂ جنازہ بنے۔ اس سے جہاں جلیبیب رضی اللہ عنہ کی فضیلت و مقام ظاہر ہوتی ہے۔ وہیں رسالت مآب ﷺ کی شان رحم دلی و ہمدردی بھی پوری طرح اجاگر ہوتی ہے کہ جن کا کوئی نہیں انہیں رسالت مآب ﷺ نے اپنا قرار دیا۔ شکستہ دلوں کا وہی ہیں سہارا، صلی اللہ علیہ وسلم

فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِي اُنَيْسٌ وَاُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلٰى خَالٍ لَنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهٗ فَقَالُوا اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَى عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهٗ فَقُلْتُ اَمَّا مَا مَضٰى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهٗ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطّٰى خَالُنَا ثَوْبَهٗ فَجَعَلَ يَبْكِي فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ اُنَيْسًا فَاَتَانَا اُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِي قَبْلَ اَنْ اَلْقٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ قُلْتُ فَاَيْنَ تَوَجَّهُ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِي رَبِّي اُصَلِّي عِشَاءً حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيتُ كَاَنِّي خِفَاءٌ حَتّٰى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ اُنَيْسٌ اِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي فَانْطَلَقَ اُنَيْسٌ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِينِكَ يَزْعُمُ اَنَّ اللهَ اَرْسَلَهٗ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ اُنَيْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ اُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِي اَنَّهٗ شِعْرٌ وَاللهِ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ فَاَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ اَيْنَ هٰذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِئَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِئَ فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ

تھے) لہٰذا میں اور میرا بھائی اُنیس نکل گئے اور ایمان لے آئے۔ اور ہم نے اپنے ایک ماموں کے ہاں قیام کیا۔ ماموں نے ہمارا بہت اکرام کیا اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ ان کی قوم کو ہم سے حسد ہوا تو انہوں نے (ماموں سے) کہا کہ:

جب تم اپنے گھر والوں کے پاس سے چلے جاتے ہو تو اُنیس (ابوذر رضی اللہ عنہ کے بھائی) ان کے پاس جاتے ہیں۔ (گویا بدکاری کا الزام لگایا)۔ ماموں واپس آئے اور جو بات ان سے کہی گئی تھی، ہم پر اس کا انکشاف کیا۔ میں نے کہا کہ: آپ نے اس سے قبل جو نیکی ہمارے ساتھ کی، اسے آپ نے مکدر کر دیا اور اب آپ کے ساتھ اکٹھے نہیں رہا جا سکتا۔ لہٰذا ہم اپنے اونٹ کے قریب گئے اور اس پر سوار ہو گئے (تاکہ وہاں سے روانہ ہوں) ماموں نے (یہ منظر دیکھا تو) اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ لیا اور رونے لگے (شاید اپنے فعل پر ندامت ہوئی ہو) ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور یہاں تک کہ مکہ کے قریب پڑاؤ کیا۔

اُنیس نے ایک شخص سے اپنے اونٹوں اور اتنے ہی اونٹوں پر شرط لگائی (کہ میرے اونٹ اچھے ہیں)۔ دونوں ایک کاہن کے پاس آئے (تاکہ وہ فیصلہ کرے کہ کس کے اونٹ اچھے ہیں) اس نے اُنیس کے اونٹوں کو بہتر قرار دیا۔ چنانچہ اُنیس (شرط جیت گئے اور) ہمارے پاس اپنے اونٹوں کے ساتھ اتنے ہی اور اونٹ لائے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن الصامت سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے سے قبل بھی تین برس نماز پڑھی ہے۔

میں نے کہا کہ: کس کیلئے نماز پڑھی؟ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے۔ میں نے کہا کہ کس طرف رخ کر کے پڑھی؟ کہا کہ جس طرف میرا رب مجھے کر دیتا تھا، اسی طرف میں منہ کر لیتا تھا۔ میں عشاء کے وقت نماز پڑھا کرتا تھا یہاں تک کہ اخیر رات میں، میں کمبل کی طرح پڑ کر سو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سورج مجھ پر آ جاتا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اُنیس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ مجھے مکہ میں ایک کام ہے۔ لہٰذا تم یہاں کے کام دیکھو۔ چنانچہ وہ مکہ روانہ ہو گئے اور

كَانِّي نُصُبُ اَحْمَرُ قَالَ فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ اَخِي ثَلاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ اِلا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا اَهْلِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ اِضْحِيَانَ اِذْ ضُرِبَ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ وَامْرَاَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ فَاَتَتَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ اَنْكِحَا اَحَدَهُمَا الاُخْرٰى قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَاَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ اَنِّي لا اَكْنِي فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلانِ وَتَقُولانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ اَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَاَسْتَارِهَا قَالَ مَا قَالَ لَكُمَا قَالَتَا اِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلاُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلاتَهُ قَالَ اَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ اَنَا اَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الاِسْلامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَاَهْوٰى بِيَدِهِ فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ اَنِ انْتَمَيْتُ اِلٰى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ مَتٰى كُنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ اِلا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا اَجِدُ عَلٰى كَبِدِي

واپسی میں تاخیر کر دی۔

پھر واپس آئے تو میں نے کہا کہ تم نے کیا کیا؟ کہنے لگے کہ میں مکہ میں ایک ایسے شخص سے ملا ہوں جو تمہارے دین پر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا کہ لوگ (اسکے بارے میں) کیا کہتے ہیں؟ اُنیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ شاعر ہے، کاہن ہے، جادوگر ہے۔ جبکہ اُنیس بھی شعراء میں سے تھا۔ چنانچہ وہ کہنے لگا کہ میں نے کاہنوں کا کلام بھی سنا ہے اس آدمی کا کلام کاہنوں کا سا کلام نہیں ہے۔ میں نے اسکے کلام کا شاعری کی انواع واقسام سے بھی موازنہ کر کے دیکھا تو میرے بعد کسی کی زبان پہ نہیں آئے گا کہ وہ شعر ہے۔ اللہ کی قسم! وہ سچا ہے اور لوگ جو اس کے متعلق باتیں بناتے ہیں، جھوٹے ہیں۔

میں نے کہا کہ اب تم یہاں ٹھہرو۔ تاکہ میں جاؤں اور خود دیکھوں۔ چنانچہ میں مکہ آیا اور میں نے کسی مکہ کے ایک کمزور ترین آدمی کو چھانٹا (تاکہ وہ مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے) اور اس سے میں نے کہا:

وہ آدمی کہاں ہے جسے تم لوگ صابی (بے دین) کہتے ہو؟ (اہل مکہ حضور علیہ السلام کو صابی کہتے تھے۔ نعوذ باللہ کہ وہ بے دین ہو گئے اپنے آباء و اجداد کے دین سے)۔

اس آدمی نے میری طرف اشارہ کر دیا اور کہا کہ تو خود صابی ہے (جبھی تو صابی کو پوچھ رہا ہے) بس سارے مکہ والے مجھ پر ہڈیاں اور ڈھیلے لے کر پل پڑے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر گیا۔

جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک سرخ بت ہوں (خون سے سرخ ہو چکا ہوں) میں زمزم کے کنویں پر آیا اور خون کو دھویا۔ زمزم کا پانی پیا۔

اور اے میرے بھتیجے! میں وہاں تیس دن رات رہا اور سوائے زمزم کے میرا کوئی کھانا نہیں تھا۔ زمزم پی پی کر میں اتنا موٹا ہو گیا تھا کہ میرے پیٹ میں گوشت کی شکنیں جھک گئیں اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی کمزوری کا احساس بھی نہ پایا۔

فرماتے ہیں کہ ایک رات اہل مکہ چاندنی رات میں سوئے ہوئے تھے اور

سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِﷺوَاَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ اَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللهِﷺفَقَالَ اِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِي اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللهُ اَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيهِمْ فَاَتَيْتُ اُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاَتَيْنَا اُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ اَيْمَاءُ بْنُ رَحْضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ اِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِﷺ الْمَدِينَةَ اَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِﷺالْمَدِينَةَ فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ اَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي اَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَاَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللهِﷺغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ -

بیت اللہ کا طواف کرنے والا بھی کوئی نہیں تھا، میں نے دیکھا دو عورتیں (طواف کر رہی ہیں) اور اساف و نائلہ (دو بت تھے جو صفا و مروہ پر نصب تھے) کو پکار رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ ان دونوں میں سے ایک کا دوسرے سے نکاح کر دو (مقصد یہ تھا کہ ان بتوں کو پکار رہی ہو حالانکہ یہ پتھر کے بت پوجنے کے قابل نہیں تو طنزاً کہا کہ ان کا نکاح کر دو)۔ مگر وہ دونوں اپنی پکار سے رکی نہیں۔ چنانچہ جب وہ میرے پاس آئیں تو میں نے کہا کہ: "لکڑی کی طرح مرد کا ذکر ان کے اس میں"۔ مگر یہ بات ہے کہ میں کنایوں میں بات نہیں کرتا۔

(ابوذر رضی اللہ عنہ کو ان عورتوں پر غصہ تھا کہ وہ پتھر کے ان بتوں کو کیوں مشکل کشا سمجھ کر پکار رہی ہیں۔ انہوں نے پہلے ایک طنزیہ بات سے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ مگر جب وہ باز نہ آئیں تو صاف صاف طریقہ سے گالی دیتے ہوئے کہا کہ: ان (بتوں) کے اس (شرمگاہ) میں وہ لکڑی کی طرح اور مقصود صرف ان بتوں کی تذلیل تھی) وہ دونوں عورتیں ملامت کرتی اور یہ کہتی روانہ ہو گئیں کہ: کاش اس وقت ہمارے گروہ کا کوئی آدمی ہوتا۔

راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ملے۔ وہ دونوں پہاڑ سے اتر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ وہ کہنے لگیں کہ ایک بے دین شخص کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس نے تمہیں کیا کہا؟ وہ کہنے لگیں کہ اتنا بھاری جملہ کہا ہے کہ منہ بھر جائے (اتنی بری بات ہے کہ اس کا ذکر کرنا بہت مشکل ہے)۔

پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے ساتھی نے حجر اسود کا استلام کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ ﷺ کو اسلام کا سلام کیا۔ میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: و علیک و رحمۃ اللہ۔ پھر فرمایا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا بنو غفار کا ایک آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک ایک طرف کو جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر

رکھ دیں۔ میں نے دل میں کہا کہ آپ ﷺ کو شاید یہ ناگوار ہوا کہ میں نے اپنے آپ کو بنو غفار کی طرف منسوب کیا (اسلئے کہ بنو غفار کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ راہزنی کرتے ہیں)۔ میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑنے لگا تو آپ ﷺ کے ساتھی (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے مجھے روکا اور وہ مجھ سے زیادہ جانتے تھے۔ آپ ﷺ کو۔

پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور پوچھا کہ: تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے کہا کہ میں یہاں تیس دن رات سے ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے کہا کہ زمزم کے پانی کے علاوہ میرا کوئی کھانا نہیں ہے اور میں (زمزم کے پانی سے) اتنا موٹا ہو گیا ہوں کہ میرے پیٹ کی شکنیں جھک گئیں اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی کمزوری کا احساس نہیں پاتا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمزم کا پانی بابرکت ہے، بلاشبہ وہ غذائیت والا کھانا ہے۔

پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: یارسول اللہ! آج رات ان کے کھانے کی اجازت مجھے دیجئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ میں بھی دونوں کے ساتھ چل پڑا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دروازہ کھولا اور ہمارے لیئے طائف کے انگور توڑنے لگے۔ وہ پہلا کھانا تھا جو میں نے (مکہ میں) کھایا پھر میں یونہی اسی حال میں رہا۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "مجھے (وحی کے ذریعہ) ایک کھجوروں والی سرزمین کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ یثرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ تو کیا تم اپنی قوم کی طرف میری طرف سے تبلیغ کا فریضہ انجام دے سکتے ہو۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ذریعہ فائدہ پہنچائیں اور تمہیں اسکا اجر دیں۔ میں اپنے بھائی اُنیس کے پاس واپس آیا۔

اس نے کہا تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ کیا کہ میں اسلام لے آیا اور ان صاحب کی تصدیق کر دی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی تمہارے دین سے کوئی بے زاری نہیں ہے میں بھی اسلام لایا اور تصدیق کر دی (رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی)۔ چنانچہ ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے تو میری ماں نے کہا کہ مجھے بھی تمہارے دین سے بے زاری نہیں

ہے، میں بھی اسلام لاتی ہوں اور تصدیق کرتی ہوں۔
پھر ہم سوار ہوئے یہاں تک کہ اپنی قوم غفار میں آئے۔ ان میں سے آدھے لوگ (تو اسی وقت) مسلمان ہو گئے۔ اور ان کا سردار ایماء بن رحضۃ الغفاری ان کی امامت کراتا تھا اور باقی آدھے لوگوں نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئیں گے، تو ہم اس وقت اسلام لائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو باقی آدھے بھی مسلمان ہو گئے (اور رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی کہ اللہ تمہارے ذریعہ تمہاری قوم کو نفع پہنچائے)۔
قبیلۂ اسلم کے لوگ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! یہ (بنو غفار) ہمارے بھائی ہیں۔ ہم بھی اسی ہستی پر اسلام لائے ہیں۔ جس پر یہ اسلام لائے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی مسلمان ہو گئے۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنو غفار کی اللہ نے مغفرت کر دی اور بنو اسلم کو اللہ نے سلامتی عطا فرمائی۔ (دونوں کو ظاہری الفاظ کو حالِ نیک میں بدل دیا)۔

١٨٢٩ ...... حَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا -

١٨٢٩ ...... اس سند سے بھی یہ حدیث حسب سابق منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابوذر ؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: تم میرے معاملات کی نگرانی کرو یہاں تک کہ میں جا کر دیکھ آؤں۔ اُنیس نے کہا: جی ہاں! لیکن اہل مکہ سے بچتے رہنا کیونکہ وہ اس آدمی کے دشمن ہیں اور برے طریقوں سے لڑتے ہیں۔

١٨٣٠ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ اَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ اَخِي

١٨٣٠ ...... حضرت عبد اللہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر ؓ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نبی کریم ﷺ کی بعثت سے دو سال پہلے نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں نے کہا: تو اپنا رخ کس طرف کرتا تھا؟ انہوں نے کہا: جہاں اللہ تعالیٰ میرا رخ فرما دیا کرتے۔ باقی حدیث گذر چکی۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ دونوں کاہنوں میں سے ایک آدمی کے پاس گئے اور میرا بھائی برابر اس کی تعریف کرتا رہا یہاں تک کہ اس پر غالب آ گیا۔ پس ہم نے اس سے اونٹ لے لیا اور انہیں اپنے اونٹوں کے ساتھ ملا لیا۔ اس حدیث میں اضافہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور بیت اللہ

أُنَيْسٌ يَمْدَحُهُ حَتّٰى غَلَبَهُ قَالَ فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا اِلٰى صِرْمَتِنَا وَقَالَ اَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَاِنِّي لَاَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الاِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ وَفِي حَدِيثِهِ اَيْضًا فَقَالَ مُنْذُ كَمْ اَنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ۔

کا طواف کیا اور مقام (ابراہیم) کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں۔ پس میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور میں لوگوں میں سب سے پہلے ہوں جس نے آپ ﷺ کو اسلام کے مطابق سلام کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر سلامتی ہو، تو کون ہے؟ اور یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے عرض کیا: پندرہ دن سے اور مزید یہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: انہیں رات کی مہمان نوازی کے لیے میرے ساتھ کر دیں۔

۱۸۳۱...... وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِاَخِيهِ ارْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ يَاْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَاَيْتُهُ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا اَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ اَنْ يَسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ ﷺ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ

۱۸۳۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ:

"تم اس مکہ کی وادی کی طرف سوار ہو جاؤ اور اس شخص کے متعلق معلومات کر کے بتلاؤ جس کا دعویٰ ہے کہ اس کے پاس آسمان کی خبریں آتی ہیں۔ پھر اس کی بات بھی سنو اور واپس میرے پاس آؤ"۔

چنانچہ وہ روانہ ہو گئے اور مکہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کی بات سنی، پھر واپس ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آکر کہا کہ:

"میں نے انہیں اعلیٰ اخلاق والا دیکھا اور ان کا کلام شعر نہیں تھا"۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے میری ایسی تشفی نہیں کی جیسی میں چاہتا تھا۔ چنانچہ خود زاد سفر لیا اور ایک مشک لی پانی کو (اور روانہ ہو گئے)۔ یہاں تک کہ مکہ پہونچے۔ مسجد (حرام) میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے لگے خود تو پہچانتے نہیں تھے لیکن کسی سے پوچھنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ اسی اثناء میں رات ہو گئی تو لیٹ گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو جان گئے کہ پردیسی ہے۔ چنانچہ جب انہیں دیکھا تو ان کے پیچھے ہو لیئے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعوت پر) دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ نہیں پوچھا حتی کہ صبح ہو گئی۔

پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنا تھیلہ اور توشہ مسجدِ حرام میں ہی اٹھا

مَا اَنَى لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَاَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْاَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي اَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ فَاِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَاِنِّي اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّي اُرِيقُ الْمَاءَ فَاِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَاَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتّٰى اَضْجَعُوهُ فَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِيقَ تُجَّارِكُمْ اِلَى الشَّاْمِ عَلَيْهِمْ فَاَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَثَارُوا اِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهُ۔

لائے۔ وہ دن بھی گذر گیا لیکن شام تک رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا۔ پھر اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔ وہاں سے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا تو کہا کہ: اس آدمی کو ابھی تک اپنی منزل کا علم نہیں ہوا؟ پھر انہیں اٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئے (آج بھی) دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ نہیں پوچھا۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی کیا اور انہیں اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ پھر ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گے کہ تمہارے اس شہر میں آنے کا کیا سبب ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ مجھے عہد اور اقرار دیں کہ مجھے راہ بتلائیں گے تو میں بتلاتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ فرمالیا تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے انہیں (ساری بات) بتلا دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ بلاشبہ حق ہیں، وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ جب صبح ہو تو میرے پیچھے آنا، میں اگر کوئی ایسی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا خوف ہو تو میں ایسے کھڑا ہو جاؤں گا جیسے پیشاب کرنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں، اور اگر میں چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے جہاں میں داخل ہوں، داخل ہو جانا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور ابوذر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور علیہ السلام کے پاس داخل ہوئے اور ان کے ساتھ ساتھ ابوذر رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کی بات سنی اور اسی جگہ اسلام لے آئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: ابھی تم واپس چلے جاؤ اپنی قوم میں (کیونکہ یہاں اسلام لانے کی وجہ سے مشرکین مکہ کے درمیان جان کا خوف ہے اور انہیں دین کی باتیں بتلاتے رہو یہاں تک کہ میرا حکم تمہیں مل جائے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو ان (مشرکین) کے درمیان اپنے دین کا اعلان چیخ کر کروں گا۔ یہ کہہ کر باہر نکلے، مسجد حرام میں آئے اور اپنی بلند ترین آواز سے پکارا: اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً رسول اللہ (ﷺ) (یہ سننا تھا کہ) ساری قوم ان پر جھپٹ پڑی اور انہیں

اتنا مارا کہ مار مار کر لٹا دیا۔

اس دوران حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں آگئے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ پر جھک گئے اور لوگوں سے کہا کہ: تمہارا ستیاناس ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ شخص غفاری ہے اور تمہارے تاجروں کا شام جانے کا راستہ ان کے علاقہ پر سے ہے۔ (وہ تمہارا وہاں سے گذرنا بند کر دیں گے) یہ کہہ سن کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو چھڑایا۔

دوسرے روز بھی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا (زور سے اعلانِ اسلام کیا) تو پھر ان پر حملہ آور ہو گئے اور انہیں مارا۔ عباس رضی اللہ عنہ آڑے آئے اور انہیں بچالیا۔ (رضی اللہ عنہم)

باب-۳۳۳ بابّ من فضائل جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۳۲......حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِى حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِى عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِى حَازِمٍ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَا حَجَبَنِى رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلا رَآنِى اِلا ضَحِكَ۔

۱۸۳۲...... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی اپنے پاس آنے سے نہیں روکا جب سے میں اسلام لایا اور مجھے جب بھی دیکھا تو ہنسے (خندہ روئی اور مسکراہٹ سے پیش آئے)۔[1]

۱۸۳۳......وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِى رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلا رَآنِى اِلا تَبَسَّمَ فِى وَجْهِى زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِى حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّى لا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

۱۸۳۳...... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا، رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے روکا نہیں اور جب بھی میں ملا تو مسکراہٹ کے ساتھ ملے اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا اضافہ اور ہے کہ:

"میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ پاتا۔ آپ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے اللہ! اسے مضبوطی سے جما دیجئے اور اسے راہ بتانے والا اور راہ یافتہ بنا دیجئے"۔

---

[1] فائدہ...... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ۹ھ میں اسلام لائے اور یہ ان کیلئے باعثِ اعزاز ہے کہ دربارِ رسالت مآب ﷺ میں داخلہ سے کبھی نہیں روکے گئے۔

فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ۔

۱۸۳۴...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ ۔

۱۸۳۴...... حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک مکان ''ذوالخلصہ'' نامی تھا (یمن میں ایک بت خانہ تھا۔ اسے کعبۃ الیمانیۃ اور کعبۃ الشامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو مجھے ذالخلصہ اور کعبۃ الیمانیہ اور شامیہ سے راحت پہنچائے گا؟ (یعنی اس کو منہدم کر دے تا کہ بتوں کی پرستش ختم ہو جائے اور میرے قلب کو راحت ہو)۔ چنانچہ میں نے ایک سو پچاس افراد احمس قبیلہ کے لے کر اس پر چڑھائی کی۔ ہم نے اسے توڑ دیا اور اس کے پاس جس کو بھی پایا اسے قتل کر دیا۔ پھر واپس آکر میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلایا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لئے اور قبیلۂ احمس کیلئے دعا فرمائی۔

(نبی ﷺ کو راحت پہنچانا کتنا عظیم عمل اور باعث سعادت ہے۔ سبحان اللہ)

۱۸۳۵...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَرِيرُ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعَى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنَى أَبَا أَرْطَاةَ مِنَّا فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

۱۸۳۵...... حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جریر! کیا تو مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں پہنچائے گا۔ جو خثعم کا مکان تھا اور اسے کعبۃ الیمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ میں نے ایک سو پچاس شہسوار لے کر اس کی طرف چڑھائی کی۔ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا:

''اے اللہ! اسے جما دیجئے، اور اسے راہ بتانے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیجئے''۔

پھر وہ روانہ ہو گئے اور اس (بت خانہ) کو آگ لگا کر جلا ڈالا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی جس کی کنیت ابو ارطاۃ تھی خوشخبری سنانے کیلئے بھیجا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ کے پاس اس (ذوالخلصہ نامی مکان) کو خارشی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آیا ہوں (خارشی اونٹ پر سیاہ تیل ملا جاتا ہے جس سے اس کی جلد سیاہ ہو جاتی ہے اور مقصد یہ بتانا تھا کہ وہ مکان جل کر سیاہ ہو گیا ہے)۔

رسول اللہ ﷺ نے احمس قبیلہ کے گھڑ سواروں کیلئے پانچ مرتبہ برکت کی

دعا فرمائی۔ (گزشتہ حدیث میں توڑنے کا ذکر ہے جبکہ اس میں جلانے کا۔ تو ممکن ہے دونوں کام کیئے ہوں پہلے توڑ کر پھر جلایا ہو)

۱۸۳۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِى الْفَزَارِيَّ ح وحَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ فِى حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَهُ بَشِيرُ جَرِيرٍ اَبُو اَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ۔

۱۸۳۶...... اس سند سے بھی حسبِ سابق حدیث منقول ہے۔ اور حضرت مروان کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ پس حضرت جریر کی طرف سے خوش خبری لانے والا ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ تھا جس نے نبی کریم ﷺ کو خوشخبری دی۔

باب-۳۳۴ باب فضائل عبد الله بن عباس رضى الله عنهما

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۸۳۷...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ اَبِى يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا

۱۸۳۷...... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں نے آپ ﷺ کے وضو کیلئے پانی رکھ دیا۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا ابن عباس نے۔ فرمایا: "اے اللہ! اس کو دین میں فقاہت عطا فرما"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ بعثتِ نبوی ﷺ کے وقت بہت کم عمر تھے۔ حدیث بالا میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں دین میں فقاہت (سمجھ) حاصل ہونے کی دعا فرمائی۔
بعض روایات میں دوسرے الفاظ بھی آئے ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: "اے اللہ! کتاب کا علم عطا فرمادے"۔ ایک روایت میں ہے کہ: اے اللہ! اس کو دین میں سمجھ عطا فرما اور اسے تاویل کا علم عطا فرما"۔ ایک روایت میں ہے کہ: اے اللہ! اس کو حکمت اور کتاب (اللہ) کی تفسیر کا علم عطا فرما"۔ وغیرہ۔
رسول اللہ ﷺ نے یہ مختلف دعائیں مختلف موقعوں پر فرمائیں۔ اور یہ انہیں دعاؤں کا ثمرہ تھا کہ اللہ جل جلالہ نے علم تفسیر، فقہ اور حکمت میں جو مقام انہیں عطا فرمایا تھا وہ اہل علم پر مخفی نہیں۔ خصوصاً علم تفسیر میں۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تفسیر قرآن کے وہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور قرآن کریم کی پہلی باقاعدہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہی ہے۔
یہاں یہ بھی واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف علم اور حکمت وفقاہت کی دعا کیوں فرمائی۔ حالانکہ آپ ﷺ دوسری کوئی دعا بھی فرما سکتے تھے۔ مثلاً: ہدایت، جنت، جہنم سے حفاظت، وغیرہ لیکن صرف فقاہت وعلم کی دعا کیوں فرمائی؟
علماء نے لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ عمل (حضور علیہ السلام کیلئے وضو کا پانی رکھنا) ان کی فقاہت و سمجھداری پر دلالت کرتا ہے۔
چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ابن منیرؒ کا قول نقل کیا ہے کہ: (جاری ہے)

فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ۔

باب-۴۴۵ باب فقه فضائل عبد الله بن عمر رضى الله عنهما

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۸۳۸...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ اُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ اِلا طَارَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَرَى عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا۔

۱۸۳۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں استبرق (ایک ریشمی کپڑے) کا ٹکڑا ہے۔ اور میں جنت کے جس حصہ میں بھی جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔

میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین سے بیان کیا (جو ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں) حفصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں عبداللہ کو ایک نیک مرد دیکھتا ہوں"۔

۱۸۳۹...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرَى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ

۱۸۳۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھا کرتا تھا تو رسول اللہ ﷺ سے اسے بیان کرتا تھا۔

میری تمنا تھی کہ میں بھی کوئی ایسا خواب دیکھوں۔ جسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں (اور آپ ﷺ اس کی تعبیر بتلائیں) میں اس زمانہ میں کنوارا نوجوان تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسجد میں ہی سو جایا کرتا تھا۔

(ایک بار) میں نے خواب میں دیکھا کہ "جیسے مجھے دو فرشتوں نے پکڑا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے تفقہ کی دعا کی مناسبت پانی رکھنے کے عمل سے یہ ہے کہ انہیں تین باتوں میں تردد ہوا۔ ایک صورت تو یہ تھی کہ وہ پانی رسول اللہ ﷺ کو بیت الخلا میں پہنچاتے، مگر اس میں یہ قباحت تھی کہ تنہائی کے اعتبار سے ذرا معیوب ہوتا۔

دوسری صورت یہ تھی کہ باہر کہیں رکھ دیتے اور آپ ﷺ باہر تشریف لاتے تو پانی کیلئے آپ ﷺ کو دور جانا نہ پڑتا۔

تیسری صورت یہ تھی کہ پانی نہ رکھتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تینوں میں سے دوسری صورت کو جو ہر اعتبار سے مناسب تھی اختیار کر کے خدمت بھی کی اور سمجھداری کا ثبوت بھی دیا۔ لہٰذا ان کی اسی سمجھداری کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے فقاہت کی دعا فرمائی"۔ (فتح الباری)

اَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُولُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيلًا ۔

اور مجھے لے کر جہنم کی طرف گئے تو دیکھا گیا کہ وہ کنویں کی طرح تہہ در تہہ گہری ہے۔اور کنویں ہی کی طرح اسکے اوپر دو لکڑیاں بھی ہیں۔ اس میں کچھ لوگ ہیں جنہیں میں نے جان لیا۔ تو میں نے اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار (میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں جہنم سے) کہنا شروع کر دیا۔ پھر ان دو فرشتوں سے ایک اور فرشتہ ملا۔ اس نے مجھے کہا کہ: تم ڈرو نہیں۔

میں نے یہ خواب (اپنی بہن اور ام المؤمنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''عبد اللہ بہت اچھا آدمی ہے، اگر وہ رات میں نماز پڑھا کرتا۔

حضرت سالمؒ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ رات میں بہت ہی تھوڑا سوتے تھے۔

۱۸۴۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ خَالِدٍ خَتَنُ الْفِرْيَابِيِّ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي اَهْلٌ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِي اِلَى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ ۔

۱۸۴۰...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں رات مسجد میں گذارا کرتا تھا اور (اس وقت تک) میری بیوی نہ تھی پس میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے ایک کنوئیں کی طرف لے جایا گیا۔ (باقی حدیث مبارکہ سابقہ روایت ہی کی مثل ہے)۔[1]

باب-۳۳۶ باب من فضائل انس بن مالكٍ رضى الله عنه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۴۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

۱۸۴۱...... حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کا خادم ہے انس! اس کیلئے اللہ سے دعا فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

---

[1] فائدہ...... احادیث بالا سے جہاں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صالحیت، نیکی اور اچھے ہونے کی شہادت قول رسول ﷺ سے ہوتی ہے وہیں رات کی نماز (تہجد) کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ انسان نیکی اور صلاح کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔

اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتَهُ -

"اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت عطا فرما"۔ ❶

۱۸۴۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ -

۱۸۴۲...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلیم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ انس آپ کا خادم ہے (بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی)۔

۱۸۴۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ -

۱۸۴۳...... اس سند کے ساتھ بھی حدیث مبارکہ حسب سابق ہی منقول ہے۔

۱۸۴۴...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّي وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَتْ اُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ اَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ -

۱۸۴۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے اور گھر میں میری والدہ اور ام حرام رضی اللہ عنہا کے علاوہ جو میری خالہ تھیں کوئی نہ تھا۔
میری والدہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ (انس) آپ کا چھوٹا سا خادم ہے، اس کے واسطے اللہ سے دعا فرمائیں۔
آنحضرت ﷺ نے میرے لیئے ہر طرح کی خیر کی دعا فرمائی اور سب سے آخری دعا جو فرمائی وہ یہ کہ:
"اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت فرما اور اس میں اسے برکت عطا فرما۔

۱۸۴۵...... حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ جَاءَتْ بِي اُمِّي اُمُّ اَنَسٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا اُنَيْسٌ ابْنِي اَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَاِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلٰى

۱۸۴۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ ام انس مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر آدھے کا مجھے ازار (تہہ بند) باندھ دیا تھا اور آدھے کی چادر پہنادی تھی۔ اور آپ ﷺ سے عرض کیا:
یا رسول اللہ! یہ اُنیس (چھوٹا سا انس) ہے میرا بیٹا۔ میں اسے آپ کی خدمت کیلئے لائی ہوں۔ آپ ﷺ اللہ سے اس کیلئے دعا فرمائیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت عطا فرما"۔
انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم! میرا مال بلاشبہ بہت زیادہ

❶ فائدہ...... یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا اور خدمت کا ہی نتیجہ تھا کہ اللہ نے آپ کو مال بھی وافر عطا فرمایا اور اولاد بھی جس کی تعداد سو سے زیادہ تھی۔ جیسا کہ خود ایک حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ ـ

ہے اور بیشک میری اولاد اور اولاد کی اولاد آج سو سے بھی متجاوز ہے"۔

١٨٤٦ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَتْ اُمِّي اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِي وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ فَدَعَا لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلاثَ دَعْوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ ـ

١٨٤٦ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر کے قریب سے) گذرے تو میری والدہ ام سلیم (رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کی آواز سنی۔ اور کہنے لگیں: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یہ اُنیس (چھوٹا سا انس) ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیئے تین دعائیں فرمائیں۔ ان میں سے دو کو تو پورا ہوتا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید ہے"۔

١٨٤٧ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي اِلَى حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلَى اُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ ـ

١٨٤٧ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار میرے پاس تشریف لائے اور میں اس وقت لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم کو سلام کیا اور مجھے کسی کام کیلئے بھیجا۔ میں نے اپنی والدہ کے پاس جانے میں تاخیر کر دی۔ جب میں والدہ کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے کیوں دیر کی؟
میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام سے بھیجا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا ایک راز ہے۔ میری والدہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا راز ہرگز کسی سے بیان نہ کرنا۔
ثابت رضی اللہ عنہ (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں کسی سے وہ راز بیان کرتا تو اے ثابت! تجھ سے کرتا (لیکن میں بیان نہیں کروں گا)۔

١٨٤٨ ...... حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهِ اَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِي عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهِ ـ

١٨٤٨ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ایک راز بیان کیا۔ میں نے اس کے بعد کسی کو وہ راز نہیں بتلایا، یہاں تک کہ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا تو انہیں بھی نہیں بتلایا۔

باب ـ ٣٣٧ باب من فضائل عبد الله بن سلام رضى الله عنه

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل

١٨٤٩ ...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ

١٨٤٩ ...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے

بْنُ عِيسى حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلامٍ۔

رسول اللہ ﷺ کو کسی زندہ چلتے پھرتے شخص کے متعلق یہ کہتے نہیں سنا کہ:

"وہ جنت میں ہے"۔ سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔

۱۸۵۰..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهُ لا أَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلامٍ۔

۱۸۵۰..... حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

"میں مدینہ میں کچھ لوگوں میں تھا جن میں بعض نبی ﷺ کے صحابہ بھی تھے۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا جس کے چہرہ پر مشیتِ الٰہی کے اثرات تھے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے۔ اس آدمی نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں پھر وہاں سے نکل گئے۔ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا۔ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ اندر گیا، انہوں نے ہم سے باتیں کیں۔

جب ذرا انسیت ہو گئی تو میں نے ان سے کہا کہ جب آپ اس سے قبل ان لوگوں میں آئے تھے تو ایک آدمی نے اس اس طرح کہا (کہ فلاں یعنی آپ اہل جنت میں سے ہیں) وہ کہنے لگے کہ سبحان اللہ! کسی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جو وہ نہیں جانتا، البتہ میں تم سے ابھی بیان کروں گا کہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا وہ میں نے آپ ﷺ سے بیان کر دیا۔

میں نے اپنے آپ کو ایک باغ میں دیکھا (جس کی وسعت اور کشادگی کا انہوں نے بیان کیا اور اس کی پیداوار اور سبزہ کا بیان کیا)۔ اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا۔ اس کی جڑ زمین میں ہے اور اوپری حصہ آسمان میں ہے۔ اس کی چوٹی پر ایک حلقہ ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ۔ میں نے کہا کہ میں چڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اس دوران میرے پاس ایک خدمت گار آیا۔

اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بتلایا کہ اس نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیچھے سے اٹھایا تو میں اوپر چڑھ گیا، یہاں تک کہ میں اس ستون کے اوپر پہنچ گیا۔ میں نے وہ حلقہ پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ مضبوطی سے

پکڑے رہو۔ پھر میں بیدار ہوا تو وہ حلقہ میرے ہاتھ میں ہی تھا۔
یہ خواب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ باغ تو اسلام تھا، وہ ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ عروۃ الوثقیٰ (مضبوط حلقہ) ہے دین کا (اور تعبیر اس کی یہ ہے کہ) تم اسلام پر قائم رہو گے اپنی موت تک، اور وہ آدمی عبداللہ بن سالم (رضی اللہ عنہ) تھے۔

۱۸۵۱..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِی رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلَقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ اِنَّمَا رَاَيْتُ كَاَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَاْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِيَ ارْقَهْ فَرَقِيتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمُوتُ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔

۱۸۵۱..... حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک حلقہ میں تھا جس میں سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ وہاں سے عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) گذرے تو ان حضرات نے کہا کہ یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور ان سے کہا کہ یہ حضرات اس اس طرح کہہ رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! انہیں ایسی بات کہنا مناسب نہیں جس کے بارے میں انہیں کوئی علم نہیں۔
بات یہ ہوئی کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ جیسے ایک ستون ہے جو ایک سرسبز باغ کے درمیان نصب ہے۔ اسکی چوٹی پر ایک حلقہ تھا اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ۔ میں اس پر چڑھا یہاں تک کہ میں نے وہ حلقہ پکڑ لیا"۔
پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عبداللہ (رضی اللہ عنہ) اسی مضبوط حلقہ (عروۃ الوثقیٰ) کو تھامے رہے گا، یہاں تک کہ اسی حالت میں اسے موت آئے گی۔ ❶

۱۸۵۲..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا

۱۸۵۲..... حضرت خرشہ بن الحر فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا اس حلقہ میں ایک بڑی اچھی صورت والے شیخ بھی تھے۔ وہ عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) تھے۔ وہ لوگوں سے بہت اچھی باتیں کر رہے تھے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ: جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ اہل جنت میں سے کسی کو دیکھے تو وہ ان صاحب کو دیکھ لے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ: اللہ کی قسم! میں ان

❶ فائدہ..... حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے قبل مشہور یہودی عالم تھے، شروع ہی سے نیک طبیعت تھے اور یہود کی ان برائیوں سے محفوظ تھے جن میں وہ عموماً مبتلا تھے۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی نگاہ میں بھی ان کا بہت احترام تھا۔

قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَتْبَعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهٖ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِيْ فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُوْلُوْنَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَاَعْجَبَنِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوْا ذَاكَ اِنِّيْ بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِيْ قَالَ فَاَخَذْتُ لِاٰخُذَ فِيْهَا فَقَالَ لِيْ لَا تَاْخُذْ فِيْهَا فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلٰى يَمِيْنِيْ فَقَالَ لِيْ خُذْ هٰهُنَا فَاَتٰى بِيْ جَبَلًا فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اِسْتِيْ قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى اَتٰى بِيْ عَمُوْدًا رَاْسُهٗ فِي السَّمَاءِ وَاَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ فِيْ اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْعَدُ هٰذَا وَرَاْسُهٗ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَزَجَلَ بِيْ قَالَ فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُوْدَ فَخَرَّ قَالَ وَبَقِيْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِيْ رَاَيْتَ عَنْ يَمِيْنِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ

کے پیچھے پیچھے جاؤں گا اور ان کا گھر معلوم کرلوں گا۔ چنانچہ میں ان کے پیچھے ہولیا۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ قریب تھا کہ مدینہ سے باہر نکل جائیں۔ پھر اپنے گھر میں داخل ہوئے۔

میں نے اندر جانے کی اجازت مانگی توانہوں نے مجھے اجازت دے دی اور فرمایا: اے میرے بھتیجے! تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے سنا کہ وہ آپ کے متعلق جب آپ کھڑے ہوئے تو کہہ رہے تھے کہ جس شخص کیلئے یہ بات باعثِ مسرت ہو کہ وہ اہل جنت میں سے کسی کو دیکھے تو ان صاحب کو دیکھ لے، تو مجھے آپ کے ساتھ رہنا اچھا معلوم ہوا۔

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اللہ ہی کو خوب معلوم ہے کہ کون اہل جنت میں سے ہے، البتہ وہ لوگ جس وجہ سے یہ بات کہتے ہیں میں وہ تم سے بیان کروں گا۔

میں ایک بار سویا ہوا تھا، اسی دوران میں (خواب میں) میرے پاس ایک شخص آیا اور مجھ سے کہا کہ اٹھو، اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں اس کے ہمراہ چل پڑا۔ اچانک میں نے اپنے بائیں جانب کچھ راستے دیکھے، میں نے ان راستوں پر جانا چاہا تو اس شخص نے مجھ سے کہا کہ ادھر نہ جاؤ کہ وہ اصحاب الشمال (بائیں ہاتھ والوں) کے راستے ہیں۔

پھر اچانک مجھے دائیں طرف کے راستے ملے تو اس نے مجھ سے کہا کہ ان راستوں پر چلو، پھر ایک پہاڑ آیا تو اس آدمی نے کہا کہ اس پر چڑھو۔ میں نے چڑھنا شروع کیا، میں جب بھی چڑھنا چاہتا تو کولہوں کے بل گر پڑتا۔ حتی کہ میں نے کئی بار اسی طرح کیا۔

پھر وہ مجھے لے کر چلا یہاں تک کہ ایک ستون میرے سامنے آیا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور نچلا حصہ زمین میں تھا۔ اس کی اونچائی پر ایک حلقہ لگا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھو۔ میں نے کہا کہ میں کیسے چڑھوں اس کا سر اتو آسمان میں ہے۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر اچھال دیا۔ میں نے دیکھا کہ میں اس حلقہ سے لٹکا ہوا ہوں۔ پھر اس شخص نے ستون پر ضرب لگائی تو وہ گر پڑا اور میں حلقہ سے لٹکا رہ گیا۔ اسی دوران صبح ہو گئی (اور میں بیدار ہو گیا) میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا خواب آپ سے بیان کیا۔

تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتّٰى تَمُوتَ -

آپ ﷺ نے فرمایا:

"وہ راستے جو تم نے اپنے بائیں جانب دیکھے تھے وہ اصحاب الشمال (بائیں ہاتھ والوں کے یعنی اہل جہنم کے) راستے تھے، البتہ وہ راستے جو اپنے دائیں جانب دیکھے وہ اصحاب الیمین (دائیں ہاتھ والوں کے یعنی اہل جنت کے) راستے تھے اور جو پہاڑ وہ شہداء کا مقام ہے (جنت میں) اور تم وہ مقام ہرگز حاصل نہیں کرپاؤ گے (یعنی تمہیں شہادت کی موت نہیں ملے گی) اور جہاں تک ستون کا تعلق ہے، تو وہ اسلام کا ستون ہے اور جو حلقہ (تم نے دیکھا) ہے وہ اسلام کا حلقہ (دائرہ) ہے اور تم موت تک اسی کو تھامے رہو گے (یعنی اسلام سے وابستہ رہو گے اپنی موت تک اور اسلام پر تمہارا خاتمہ ہوگا)۔

باب-۳۳۸ باب فضائل حسان بن ثابتٍ رضی اللہ عنہ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۵۳...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللهَ اَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ -

۱۸۵۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے، وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا اور خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں تو مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھتا رہا جبکہ مسجد میں تم سے بہتر شخص (رسول اللہ ﷺ) موجود تھے۔

پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ مجھ سے فرماتے تھے:

"میری طرف سے جواب دو (اے حسان) اے اللہ! روح القدس سے اس کی مدد فرما"۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! اللہ آپ جانتے ہیں"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو خاموش ہونے کا اشارہ، اس بات کی دلیل تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور انہوں نے مسجد کے باہر ایک کھلی جگہ بنائی تھی اور فرمایا کہ: جس کو شعر پڑھنے کا خیال ہو وہ اس جگہ چلا جائے"۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا جواب میں یہ فرمانا کہ میں نے اس وقت مسجد میں شعر پڑھے ہیں جب تم سے بہتر ہستی اس مسجد میں موجود تھی یعنی حضور اکرم ﷺ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر اشعار صحیح ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ہوں یا کفار...... (جاری ہے)

۱۸۵۴...... حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۸۵۴...... حضرت ابن میبؒ سے مروی ہے کہ حضرت حسانؓ نے ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے حضرت ابو ہریرہ سے کہا: یا ابو ہریرہ! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی)

۱۸۵۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ۔

۱۸۵۵...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) بن ثابت الانصاری کو حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے گواہی لیتے ہوئے سنا کہ:
میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے:
"اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دو (مشرکین کو اپنے اشعار کے ذریعہ) اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید فرما"۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں!

۱۸۵۶...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

۱۸۵۶...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) سے یہ فرماتے سنا کہ:
ان (کفار) کی ہجو بیان کرو اور جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں"۔
(اس سے پچھلی روایت کی بھی تفسیر و تشریح ہو گئی جس میں ہے کہ اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید فرما)۔

۱۸۵۷...... حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۸۵۷...... ان اسناد کے ساتھ بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۸۵۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

۱۸۵۸...... حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی تردید اور اسلام کی منقبت اور تائید میں ہوں تو انہیں مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔ البتہ بے ہودہ اور بے معنی اشعار پڑھنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شاعر رسول اور مادح رسول ﷺ کے اعتبار سے معروف ہیں۔ انصار سے تعلق رکھتے تھے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور ان کے تین آباء واجداد سب کے سب ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ساٹھ سال جاہلیت میں گذارے اور ساٹھ سال اسلام میں۔ سن ۵۴ھ میں انتقال ہوا۔ ایک قول ہے کہ سن ۵۰ھ میں ہوا۔ (رضی اللہ عنہ وارضاہ۔)

اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِي دَعْهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

اللہ عنہا پر (واقعہ افک کے ضمن میں) بہت زیادہ طعن کیا تھا۔ میں نے انہیں برا بھلا کہا۔ جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اے میرے بھانجے! چھوڑ دو، وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے۔

۱۸۵۹ ...... حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ۔

۱۸۵۹ ...... ان اسناد کے ساتھ بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۸۶۰ ...... حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِاَبْيَاتٍ لَه -

فَقَالَ حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِينَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ ﴿وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ فَقَالَتْ فَاَيُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى اِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ اَوْ يُهَاجِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ -

۱۸۶۰ ...... حضرت مسروقؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیٹھے شعر گوئی کر رہے تھے اور چند مدحیہ اشعار (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں) کہہ رہے تھے:

ترجمہ ...... پاکدامن ہیں، بڑی عقلمند ہیں، جن پر کوئی عیب نہیں لگایا جا سکتا، صبح کو اس حال میں اٹھتی ہیں کہ خالی پیٹ ہوتی ہیں غافلوں کے گوشت سے۔

(مقصد یہ ہے کہ کسی کی غیبت نہیں کرتیں، کیونکہ غیبت کرنا، مسلمانوں کا گوشت کھانے کے مترادف ہے)

یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں (آپ تو غیبت کرتے ہیں، اس سے اشارہ تھا کہ آپ نے واقعہ افک میں میری غیبت کی تھی) مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ انہیں اپنے پاس داخل ہونے کی اجازت ہی کیوں دیتی ہیں؟ حالانکہ ان کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ شخص جس نے بیڑا اٹھایا بری بات کا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کا) اس کیلئے بڑا عذاب ہے"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ:

"تو نابینا ہونے سے بڑھ کر کونسا عذاب ہے؟ بلاشبہ حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے اور (مشرکین کی) ہجو کرتے تھے۔ ❶

---

❶ فائدہ ...... حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے متعلق یہاں یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ واقعہ افک میں انہوں نے منافقین کی بد طینت سازش کو سمجھا نہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کی بلا تحقیق و تفتیش تصدیق کر دی۔
چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ان کی طرف سے دل میں احساس رکھنا فطری بات تھی۔ یہاں اس حدیث ...... (جاری ہے)

۱۸۶۱۔۔۔۔حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِى هٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ ۔

۱۸۶۱۔۔۔۔ اس سند کے ساتھ بھی یہ سابقہ حدیث مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ سیدہ عائشہؓ نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دیا کرتے تھے۔ اور اس روایت میں شعر مذکور نہیں۔

۱۸۶۲۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ائْذَنْ لِى فِى اَبِى سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِى مِنْهُ قَالَ وَالَّذِى اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ فَقَالَ

۱۸۶۲۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: مجھے ابوسفیان کے معاملے میں اجازت عطا فرمایئے (یعنی ابوسفیان بن الحارث جو رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے اور فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے تھے کی ہجو کی اجازت دیجئے کیونکہ وہ اسلام سے قبل رسول اللہ ﷺ اور

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔ میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے مذکورہ شعر پڑھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں؟ یعنی غیبت کرتے ہیں پاکدامن عورتوں کی۔ اس پر حضرت مسروقؒ نے سورۂ نور کی مذکورہ آیت کا حوالہ دیا، جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے اور اس پر سخت عذاب کی وعید بتلائی گئی ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: نابینا ہونے سے سخت کیا عذاب ہوگا؟ کیونکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔
حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا حدیث میں قرآن کریم کی مذکورہ آیت کا مصداق حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو ٹھہرایا گیا ہے، حضرت مسروقؒ کی طرف سے۔ لیکن ایک مشکل بات ہے، کیونکہ اس سے پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ اسکا مصداق عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین تھا اور یہی قابلِ اعتماد بات ہے۔ جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''یہ ان میں سے تھے جنہوں نے اس بری بات کا بیڑہ اٹھایا''۔ لہٰذا یہ روایت مذکورہ بالا حدیث کے مقابلہ میں کسی حد تک واضح ہے۔
شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی مدظلہم فرماتے ہیں کہ:
''حضرت مسروقؒ کا مقصد حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو اس بات کا ذمہ دار اور آیت کا مصداق ٹھہرانے کا ارادہ نہیں تھا (جیسا کہ اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے) بلکہ مطلق واقعۂ افک کی طرف اشارہ مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ میں ملوث ہونے والوں کو بڑے عذاب کی وعید سنائی ہے اور ان کی مذمت کی ہے۔ آیت مذکورہ اگرچہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے بارے میں ہے لیکن حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اس واقع میں عبداللہ بن ابی کی تصدیق کی تھی حضرت مسروقؒ کے خیال میں لہٰذا انہوں نے اسی تناظر میں یہ آیت پڑھی۔
جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول ''نابینا ہونے سے بڑھ کر کون سا عذاب ہے؟'' کا تعلق ہے تو اس سے ظاہر یہی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے واقعۂ افک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کلام کیا تھا اور چونکہ عمومی طور پر یہی بات مشہور تھی۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس سے متاثر ہونا بالکل فطری بات تھی اور اسی بناء پر انہوں نے یہ جملہ کہا۔ اگرچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا جو شعر حدیث میں ذکر کیا گیا ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں ہے اور یہ ایک پورا قصیدہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں ہے اور اس کے بعض اشعار میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف اس نسبت کی تردید فرمائی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق طعن و تشنیع کی ہے۔ گویا کہ انہوں نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ پر قذف کی تہمت نہیں لگائی۔ بلکہ بعض لوگوں نے ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دی ہیں جو انہوں نے نہیں کہیں اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی جلالتِ شان کے لائق یہی بات ہے۔
البتہ چونکہ ان باتوں کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا گیا تھا اور لوگوں میں اس کی بہت شہرت ہوگئی تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اس شہرت سے متاثر ہوئیں اور اس طرح کے بعض جملے کہے جو حدیثِ بالا میں مذکور ہیں۔ (دیکھئے تکملہ فتح الملہم، ۵/۲۴۴)

حَسَّانُ وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُو بِنْتِ مَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ قَصِيدَتَهُ هٰذِه۔

مسلمانوں کو ایذاء پہنچایا کرتے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: میری اس سے قرابت داری کا کیا ہوگا؟ (مقصد یہ تھا کہ وہ تو میرے چچا زاد بھائی ہیں اور شعراء کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی ہجو کرتے ہیں تو اس کے نسب میں عیب زنی کرتے ہیں اور ان کے نسب میں عیب نکالنا در حقیقت میرے نسب میں عیب زنی کرنا ہے)۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت و کرامت عطا کی میں آپ کو اس میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ پھر حسان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہا:

آل ہاشم میں سے بزرگی و شرافت کے بلند ترین معیار پر بنتِ مخزوم کے لڑکے ہیں اور تیرا (ابو سفیان کا) باپ تو غلام تھا۔[1]

۱۸۶۳...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِى هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيرِ الْعَجِينِ۔

۱۸۶۳...... سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حسان بن ثابتؓ نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی۔ اس سند میں ابو سفیان کا نام ذکر نہیں کیا اور خمیر کی جگہ عَجین کہا ہے، (معنی ایک ہی ہے)۔

۱۸۶۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ جَدِّى حَدَّثَنِى خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِى سَعِيدُ بْنُ اَبِى هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اهْجُوا قُرَيْشًا فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَاَرْسَلَ اِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ

۱۸۶۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قریش کی ہجو (برائی) بیان کرو اس لئے کہ یہ ہجو ان کیلئے تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ سخت ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ قریش (کے مشرکین) کی ہجو کہیں۔ انہوں نے ہجو کہی مگر آپ ﷺ خوش نہ ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا (مگر اس سے بھی آپ ﷺ خوش نہ ہوئے)۔ پھر آپ ﷺ نے حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کو پیغام بھیجا، جب وہ آپ کی خدمت میں

[1] بنتِ مخزوم سے مراد فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے والد عبد اللہ اور چچاؤں زبیر اور ابو طالب کی والدہ تھیں۔ تو ان کی اولاد کو شرافت و بزرگی کا اعلیٰ معیار قرار دیا۔ جبکہ سفیان کے باپ کو غلام کہا۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف کہ ابو سفیان کی دادی جس کا نام سمیہ بنت موہب تھا موہب کی بیٹی تھی اور موہب بنی عبد مناف کا غلام تھا۔ تو گویا انہوں نے ابو سفیان کے نسب کی عیب جوئی اس کی ننھیال کی طرف سے کی۔ جبکہ دودھیال تو خود رسول اللہ ﷺ کا خاندان تھا۔ اس طرح وہ اپنی بات پوری کر دی جو رسول اللہ ﷺ سے کی تھی۔ اور یہ شعر ان کے پورے قصیدہ میں سے ایک ہے جو انہوں نے ابو سفیان بن الحارث کی ہجو میں کہا تھا۔

اِلٰی حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوا اِلٰی هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْاَدِيمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى قَالَ حَسَّانُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا
رَسُولَ اللّٰهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي اِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِينَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰی اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ: آپ کے لئے وہ وقت آگیا ہے کہ آپ نے اس شیر کو بلا بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان ہونٹوں سے نکالی اور اسے (ہونٹوں پر) پھیرنے لگے اور فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اپنی زبان سے ان (کفار قریش) کی عزتوں کو اس طرح چیر دوں گا جیسے کھال کو چیر دیا جاتا ہے"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جلدی نہ کرو کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسبوں کے متعلق زیادہ جانتے ہیں اور میرا نسب بھی قریش میں ہی ہے، یہاں تک کہ ابو بکر میرا نسب تمہارے لئے علیحدہ کر کے بتا دیں گے۔ چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ پھر واپس لوٹے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انہوں نے مجھ سے آپ کا نسب علیحدہ کر کے بیان کر دیا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کو ان (قریش) میں سے اس طرح باہر نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال کو باہر نکال لیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے حسان رضی اللہ عنہ سے کہ: "روح القدس (جبرئیل) ہمیشہ تمہاری تائید و مدد کریں گے جب تک تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے دفاع کرتے رہو گے"۔

اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے بھی سنا کہ: حسان رضی اللہ عنہ نے مشرکوں کی ہجو کی اور مسلمانوں کو دلوں کو بھی راحت پہنچائی اور خود اپنے دل کی انتقام کی آگ کو بھی ٹھنڈا کیا۔

حسان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ اشعار:

۱- تو نے محمد (ﷺ) کی برائی کی ہے، میں نے اس کا جواب دیا، اور اللہ کے یہاں اس کا بدلہ ہے۔

۲- تو نے ان (محمد ﷺ) کی برائی کی جو نیک اور پرہیز گار ہیں، اللہ کے رسول ﷺ ہیں، جن کی خصلت وفا کرنا ہے۔

۳- بے شک میرے باپ اور میری ماں اور میری اپنی آبرو (سب) محمد ﷺ کی آبرو کو تم سے بچانے کیلئے ڈھال ہے۔

وَالا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِى كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ يَّهْجُو رَسُولَ اللّٰهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ
وَجِبْرِيلٌ رَسُولُ اللّٰهِ فِينَا
وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

۴- میں اپنی جان کو روؤں کو اگر تم نہ دیکھو کہ گھوڑے اڑادیں گے غبار کو کداء (پہاڑ) کی دونوں جانب سے۔

۵- وہ گھوڑے جو اپنی باگوں پر زور لگائیں گے، اپنی قوت اور طاقت سے ان (مشرکین) کے کندھوں پر چڑھے جاتے ہوں گے اور وہ برچھے ہیں جو پیاسے ہیں (مشرکوں کے خون کے)۔

۶- ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے جن کے منہ عورتیں اپنے دوپٹوں سے پونچھتی ہوں گی (یعنی ہمارے گھوڑے تم پر اس طرح چڑھ دوڑیں گے کہ تمہاری عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان کے منہ پوچھ رہی ہوں گی، یعنی انہیں اپنے سے دور کر رہی ہوں گی)۔

۷- اگر تم ہم سے اعراض کرلو (ہماری راہ نہ روکو) تو ہم عمرہ کرلیں گے۔ اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔

۸- ورنہ (اگر تم ہماری راہ روکنے کا ارادہ رکھتے ہو تو صبر کرو اس دن کی مار کیلئے جس دن اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا عزت دے گا۔

۹- اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنا بندہ بھیجا ہے جو حق بات کہتا ہے جس میں کوئی شبہ نہیں۔

۱۰- اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک لشکر تیار کیا ہے جو انصار ہیں۔ ان کا مقصد دشمن (کفار) سے مقابلہ کرنا ہے۔

۱۱- ہم تو ہر دن ایک نئی تیاری میں ہیں قریشی کافروں سے گالم گلوچ ہے یا ان سے لڑائی ہے یا ان کی ہجو کرنا ہے۔

۱۲- لو تم میں سے جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرے، یا ان کی تعریف اور مدد کرے سب برابر ہیں۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ شرافت و بزرگی کے اس مقام پر ہیں کہ نہ تمہاری ہجو ان کے مقام کو کم کر سکتی ہے نہ تمہاری تعریف کی انہیں ضرورت ہے)۔

۱۳- اور جبرئیل ہمارے درمیان اللہ کے رسول ہیں (وحی لے کر آتے ہیں) روح القدس ہیں جن کا کوئی مثل نہیں۔ [1]

---

[1] فائدہ...... نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: "رسول اللہ ﷺ کا مشرکین کی ہجو کرنا اور ایک کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے سے اس کا مطالبہ کرنا اس کا مقصد کفار کو تنگ کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کفار سے جہاد کا حکم دیا تھا اور ان پر سختی کرنے کا۔ جبکہ یہ ہجو ان کے اوپر تیروں سے بوچھاڑ سے زیادہ سخت تھی تو یہ بھی مستحسن اور پسندیدہ تھی اور ان کی ایذاؤں کو روکنے میں مددگار تھی"۔ علماء نے فرمایا کہ مسلمانوں کو مشرکین اور کفار کی ہجو اور برائی بیان کرنے میں ابتداء اور پہل تو نہیں کرنی چاہئے البتہ اگر وہ ابتدا کر دیں تو اس کی مدافعت کرنی جائز ہے۔ واللہ اعلم

باب-۳۳۹ باب من فضائل ابی هريرة الدوسي رضی الله عنه
حضرت ابوہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۶۵..... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِی كَثِيرٍ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِی اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُو اُمِّی اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِی فِی رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِی قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّی كُنْتُ اَدْعُو اُمِّی اِلَی الْاِسْلَامِ فَتَاْبَی عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِی فِيكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللهَ اَنْ يَهْدِيَ اُمَّ اَبِی هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِی هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّی خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَی رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ وَاَنَا اَبْكِی مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَی اُمَّ اَبِی هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنَی عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ اَنْ يُحَبِّبَنِی اَنَا وَاُمِّی اِلَی عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِی اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلَی عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِی وَلَا يَرَانِی اِلَّا اَحَبَّنِی -

۱۸۶۵..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو جو مشرکہ تھیں، اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا۔ ایک روز میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسی بات سنائی جو میرے لئے ناگوار تھی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور وہ انکار کرتی ہیں۔ آج میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے ایسی بات مجھے سنائی آپ کے بارے میں جو مجھے ناگوار گذری۔ آپ ﷺ اللہ سے دعا فرمائیے کہ وہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما"۔ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے نبی ﷺ کی دعا سے خوش ہو کر وہاں سے نکلا۔ جب میں (اپنے گھر کے) دروازہ پر آ گیا تو وہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی چاپ سن لی تو کہنے لگیں: ابوہریرہ! اپنی جگہ پر ٹھہر جا، اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ میری والدہ نے غسل کیا اور اپنی قمیض پہنی اور اوڑھنی اوڑھنے میں جلدی کی۔ میں نے دروازہ کھولا تو انہوں نے کہا:

"ابوہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوٹا اور خوشی کے مارے میں رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ کو خوشخبری ہو اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرما لیا اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا فرمائی اور اچھی باتیں کہیں۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے اور میری والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے اور انہیں ہمارا محبوب بنا دے۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: "اے اللہ! اپنے اس بندہ ابوہریرہ اور اس کی ماں کو اپنے مؤمن بندوں کا محبوب بنا دے اور ان کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کر دے"۔

فرماتے ہیں کہ: پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے مجھے سنا ہو یا دیکھا ہو اور مجھ سے محبت نہ کی ہو۔

۱۸۶۶ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاللهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ -

۱۸۶۶..... حضرت اعرجؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ فرمایا :

"تم لوگوں کا خیال ہے کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتا ہے۔ اللہ کے یہاں (حساب و کتاب کا) وقت مقرر ہے۔ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت، پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا (یعنی بس آپ ﷺ کی خدمت میں رہتا تھا اور صرف پیٹ بھرنے کی غذا پر قناعت کئے رہتا تھا) جبکہ مہاجرین کا یہ حال تھا کہ بازاروں میں لین دین کی وجہ سے وہ مشغول رہتے تھے اور انصار کا حال یہ تھا کہ وہ اپنی جائیدادوں (زمینوں) کی دیکھ بھال میں لگے رہتے تھے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنا کپڑا بچھائے گا وہ مجھ سے جو سنے گا، اسے ہرگز بھولے گا نہیں۔ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیث بیان کر چکے۔ پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے سے چمٹا لیا۔ اسکے بعد میں نے جو کچھ بھی آپ ﷺ سے سنا اسے بھولا نہیں۔ ❶

۱۸۶۷ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مَعْنٌ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا انْتَهَى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي

۱۸۶۷..... اس سند سے بھی یہ حدیث حسب سابق منقول ہے۔ البتہ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے قول پر پوری ہو جاتی ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ کا قول! اپنے کپڑے کو جو پھیلائے گا سے آخر حدیث تک مذکور نہیں۔

---

❶ فائدہ..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں اور اپنی کنیت سے اتنے مشہور ہیں کہ ان کے اصلی نام پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان کے متعلق محدثین کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول کے مطابق جاہلیت کا زمانہ میں ان کا نام عبد شمس تھا اور اسلام میں ان کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن بن صخر تھا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پڑے رہتے تھے صفہ پر۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیثیں انہی نے بیان کی ہیں اور ان کے کثرت سے حدیث بیان کرنے کی وجہ سے آخر میں بعض لوگ معترض ہوئے، تو اس کے جواب میں انہوں نے مذکورہ بالا بات تفصیلاً ارشاد فرمائی۔ جس نے واضح کر دیا کہ وہ جو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمہ وقت دربارِ رسالت ﷺ میں پڑے رہتے تھے۔ دنیاداری سے کوئی مطلب نہیں تھا۔ بس پیٹ بھرنے کو مل جائے اس پر قناعت تھی۔ جبکہ مہاجرین وانصار اپنے کاروبار اور زراعت وغیرہ میں مشغول رہتے تھے۔ اس وجہ سے میں نے آپؐ کے مبارک ارشادات سب سے زیادہ سنے اور چونکہ آپ ﷺ نے فرمادیا تھا کہ جو اپنا کپڑا بچھائے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات کبھی بھولے گا نہیں۔ لہٰذا میں نے نہ صرف آپؐ سے کثرت سے احادیث سنیں بلکہ وہ مجھے یاد بھی ہیں اسلئے میں کثرت سے حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ۔

۱۸٦٨...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَلا يُعْجِبُكَ اَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَى جَنْبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ اُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ اَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ اَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ لا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ اَحَادِيثِهِ وَسَاُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ اِخْوَانِي مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَرَضِيهِمْ وَاِنَّ اِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكُنْتُ اَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَاَشْهَدُ اِذَا غَابُوا وَاَحْفَظُ اِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا اَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَاْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ اِلَى صَدْرِهِ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ

۱۸٦٨...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ:

"کیا تمہیں ابو ہریرہ پر تعجب نہیں ہوتا۔ وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک جانب بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کرنے لگے اور میں سب سن رہی تھی لیکن میں نوافل میں مشغول تھی۔ وہ میرے نوافل سے فارغ ہونے سے قبل اٹھ کر چل دیئے۔ اگر میں انہیں پالیتی تو ان کو روکتی۔ رسول اللہ ﷺ اس طرح پے در پے حدیثیں بیان نہیں کرتے تھے، جیسے تم کرتے ہو۔[1] حضرت ابن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ احادیث بہت زیادہ بیان کرتا ہے۔ اور اللہ کے پاس (حساب وکتاب کا) وقت مقرر ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو مجھے اسے حساب دینا ہے) اور لوگ کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار کو کیا ہوا کہ اس کی طرح (ابو ہریرہ کی طرح) اتنی حدیثیں بیان نہیں کرتے۔ میں ابھی تمہیں اس کی وجہ بتلاتا ہوں۔[2]

میرے انصاری بھائی اپنی زمینوں پر مشغول رہتے تھے جبکہ میرے مہاجرین بھائی بازاروں میں لین دین اور خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے۔ جبکہ میں اپنے پیٹ بھرنے کے بقدر پر رسول اللہ ﷺ سے چمٹا رہتا تھا۔ جب مہاجرین و انصار غائب ہوتے میں اس وقت بھی موجود ہوتا تھا، اور وہ بھول جاتے تھے میں یاد رکھتا تھا۔

ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اپنا کپڑا بچھائے گا

---

[1] فائدہ...... مقصود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ تھا کہ پے در پے جلدی جلدی حدیثیں بیان کرنے سے خلط ملط ہونے اور مغالطہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یاد رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے، اسلئے ٹھہر ٹھہر کر تھوڑی تھوڑی حدیثیں بیان کرنی چاہئیں۔

[2] فائدہ...... اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی اپنی کثرت روایتِ حدیث کی وضاحت فرمادی ہے، جس سے واضح ہو گیا کہ جن حضرات کو یہ اعتراض تھا وہ لاعلمی پر محمول تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب ﷺ کی ایک ایک حدیث کو محفوظ رکھنا مقصود تھا، لہٰذا اس کیلئے چند صحابہؓ کو مستقل اسی کام کیلئے اللہ نے قبول کر لیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت ان صحابہ میں سر فہرست تھی۔ اور وہ بھی واضح فرمادیا کہ اگر میرے پیش نظر کتمانِ علم (علم کو چھپانے) والی آیاتِ قرآنیہ نہ ہوتیں اور اس کی وعیدیں سامنے نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث بھی بیان نہیں کرتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کثرتِ روایت حدیث میں اپنے شوق کی خاطر نہیں بلکہ اللہ کے نبی ﷺ کے فرمودات وارشادات کو پہنچانے اور کتمانِ علم سے بچنے کیلئے کرتا ہوں۔ (واللہ اعلم)

ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰی صَدْرِی فَمَا نَسِیتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِى بِهِ وَلَوْلَا آيَتَانِ اَنْزَلَهُمَا اللهُ فِى كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا اَبَدًا ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى﴾ اِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ۔

اور مجھ سے حدیث حاصل کرے گا؟اور پھر اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگائے گا جو کچھ اس نے سنا ہو گا وہ بھولے گا نہیں۔ میں نے اپنے اوپر بڑی چادر بچھادی یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر کے فارغ ہو گئے۔ میں نے اس کپڑے کو اپنے سینہ سے لگالیا۔ وہ دن کہ اس کے بعد جو بھی آپ ﷺ نے مجھ سے بیان کیا میں بھولا نہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں دو آیتیں نازل نہ فرماتا تو میں کبھی بھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔

ان الذین یکتمون...... الآیۃ (البقرہ) "بلاشبہ وہ لوگ جو چھپاتے ہیں وہ جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں۔ بعد اس کے کہ ہم نے وہ لوگوں کیلئے وضاحت سے بیان کر دیں کتاب میں وہی لوگ ہیں کہ اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے (فرشتے (ان پر لعنت کرتے ہیں"۔ آخر آیت تک۔

۱۸۶۹...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُولُونَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

۱۸۶۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرتے ہیں (بقیہ حدیث سابقہ احادیث ہی کی مثل بیان فرمائی)

باب-۳۴۰ باب من فضائل اهل بدر رضی الله عنهم وقصة حاطب بن ابی بلتعة

اہل بدر اور حاطبؓ بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۷۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِى عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِى عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِى رَافِعٍ وَهُوَ كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا

۱۸۷۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب (منشی) عبیدہ اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: "رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ بن الاسود کو بھیجا روضۃ خاخ (ایک مقام پر پھلدار درختوں والے باغ) کی طرف کہ وہاں ایک اونٹ سوار عورت ہے، اس کے پاس ایک خط ہے۔ تم اس سے وہ خط لے لو۔

چنانچہ ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل پڑے۔ اچانک ہمیں ایک عورت ملی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا تو خط نکال دے ورنہ اپنے کپڑے اتار

فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا فَاِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِی کِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَیْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا فِیْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰی نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَهْلِ مَکَّةَ یُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ قَالَ سُفْیَانُ کَانَ حَلِیْفًا لَهُمْ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا اَکَانَ مِمَّنْ کَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ یَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِیْهِمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِیْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْهِمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِیْ وَلَمْ اَفْعَلْهُ کُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ وَلَا رِضًا بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ﴾ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرٍ وَزُهَیْرٍ ذِکْرُ الْاٰیَةِ وَجَعَلَهَا

(تاکہ ہم تلاشی لیں) پھر میں نے اس کے جوڑے سے وہ خط برآمد کیا۔ اور اسے لے کر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کی طرف لکھا گیا تھا۔ جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعض (جنگی) امور کے بارے میں مشرکین کو خبر دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے معاملے میں جلدی نہ کریں۔ میں قریش کا حلیف تھا لیکن قریش میں سے نہ تھا۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی قریش میں رشتہ داریاں ہیں جن کی وجہ سے ان کا گھربار کا بچاؤ ہوتا رہتا ہے۔ تو میں نے یہ چاہا کہ میں نسبی اعتبار سے تو قریش میں سے نہیں ہوں لیکن میں ان کا کوئی ایسا کام کردوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی (جو وہاں مکہ میں ہیں) حمایت کریں۔ اور میں نے یہ کام نہ تو کفر کی وجہ سے کیا ہے نہ اپنے دین سے پھر کر کیا ہے اور نہ میں اسلام کے بعد کفر پر راضی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ (حاطب) غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہے اور تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جھانکا اور فرمایا کہ: تم جو چاہو کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

اور اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

"اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ"۔ (المائدہ) ❶

❶ فائدہ...... حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے اور جیسا کہ حدیث بالا سے ظاہر ہے کہ ان کا یہ عمل اگرچہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف تھا اور رسول اللہ ﷺ کے راز کو دشمن کے سامنے ظاہر کرنا سخت گناہ ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں معاف فرمادیا اور سزا نہیں دی۔ نوویؒ نے فرمایا کہ: "اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف جاسوسی کرنا اگرچہ سخت گناہ ہے لیکن کفر نہیں"۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے حاطب کو معاف فرمادیا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اگر ضرورت و مصلحت ہو تو اس کا ستر کھولنا بھی جائز ہے۔ اسے سزا دینا جائز ہے۔ (نووی)

بعض مالکیہؒ کے نزدیک اس کا قتل کرنا بھی جائز ہے، اگرچہ توبہ کرچکا ہو۔ جبکہ شوافعؒ کے نزدیک اسے سزا دی جائے گی۔

جہاں تک اہل بدر کے گناہ معاف ہونے اور مغفرت کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اب وہ جو چاہیں حرام اور گناہ کرتے رہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ واللہ اعلم۔ کہ اہل بدر ایمان و یقین کے اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ وہ کسی کفریہ حرکت میں مبتلا نہ ...... (جاری ہے)

اِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ -

۱۸۷۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَبَامَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ اِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ -

۱۸۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روانہ فرمایا مجھے، ابو مرثد الغنوی (رضی اللہ عنہ) اور زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کو۔ اور ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ خاخ میں پہنچو وہاں مشرکین میں سے عورت ہوگی جس کے پاس حاطبؓ کی طرف سے مشرکین کے نام ایک خط ہوگا (باقی حدیث مبارکہ حدیث عبید اللہ بن ابی رافع عن علی کی مثل بیان فرمائی)

۱۸۷۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ -

۱۸۷۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کہا کہ حاطب رضی اللہ عنہ ضرور جہنم میں جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے جھوٹ کہا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ اسلئے کہ وہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔

باب۔۳۴۱ باب من فضائل اصحاب الشجرة اهل بيعة الرضوان رضي الله عنهم
شجرۂ رضوان کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

۱۸۷۳...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ

۱۸۷۳...... حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہوں گے، اور اگر ان سے کوئی عمل معصیت کا صادر بھی ہوگا تو اس سے توبہ کرلیں گے۔ چنانچہ علامہ قرطبیؒ کے حوالہ سے حافظ ابن حجرؒ نے نقل فرمایا ہے کہ: "میری رائے میں اللہ جل جلالہٗ کا اہل بدر کو مذکورہ خطاب ان کے اعزاز واکرام کیلئے جو اس بات کا متضمن ہے کہ اہل بدر کو وہ حالت حاصل ہوئی جس سے ان کے سابقہ گناہ تو معاف ہوگئے اور اس بات کے اہل ہوگئے کہ اگر آئندہ کوئی گناہ ان سے صادر ہو تو اسے معاف کر دیا جائے۔ اور کسی چیز کی صلاحیت کا ہونا اس کے وقوع کیلئے لازم نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بتلا دیا کہ اہل بدر مستقل جنت والے اعمال پر کاربند رہیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو جائیں اور اگر کسی سے کوئی گناہ صادر ہو بھی جائے گا تو وہ فی الفور توبہ اور استغفار کی طرف رجوع کریں گے"۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/ ۲۶۲)

اس کے علاوہ گناہ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں مؤاخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مؤخذہ ہوگا۔ جیسا کہ مسطحؓ (جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کی تصدیق کی تھی) پر حد قذف جاری ہوئی۔ واللہ اعلم۔

بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ مُبَشِّرٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ ۔

رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین کے پاس کہا کہ:

"اصحاب الشجرہ (درخت کے نیچے) بیعت کرنے والوں میں سے کوئی ایک بھی ان شاء اللہ جہنم میں نہ جائے گا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیوں نہیں جائے گا؟ آپ ﷺ نے انہیں جھڑکا تو وہ کہنے لگیں کہ (اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے): "تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جائے"۔ (مریم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد یہ بھی تو فرمایا ہے۔ پھر ہم نجات دیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل جہنم میں چھوڑ دیں گے"۔ [1]

باب-٣٤٢ باب من فضائل ابی موسی وابی عامر الاشعریین رضی اللہ عنہما

حضرت ابو موسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل

١٨٧٤...... حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرِ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى اَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ

١٨٧٤...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھا جب آپ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان "جعرانہ" کے مقام پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔

اسی دوران ایک دیہاتی آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! کیا آپ مجھ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خوش ہو جا۔ وہ کہنے لگا کہ آپ ﷺ نے مجھے بہت مرتبہ فرمایا ہے خوش ہو جا۔

آپ ﷺ یہ سن کر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کی طرف

---

[1] فائدہ...... حدیبیہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا سفیر بنا کر مشرکین کی طرف بھیجا تو انہوں نے یہ مشہور کر دیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ببول کے ایک درخت کے نیچے جمع فرمایا اور سب سے موت پر بیعت لی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیں گے۔ یہ بیعت، بیعتِ رضوان کہلاتی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے اپنی رضا اور خوشنودی کا اعلان قرآن مجید میں فرمایا۔

حدیث بالا سے بھی ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت واضح ہے جو بیعتِ رضوان میں شریک تھے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کی بات پر جو بات کہی تو اس کا مقصد آنحضرت ﷺ کی بات کو رد کرنا نہ تھا بلکہ قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ سے جو شبہ ہو رہا تھا اس کا اظہار کر کے تشفی کرنا تھا۔ واللہ اعلم۔

الْغَضْبَانِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرَى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا مِمَّا فِي إِنَائِكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً ۔

متوجہ ہوئے جیسے کہ آپ ﷺ غصہ میں ہوں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تو خوشخبری کو رد کردیا ہے تو دونوں اسکو قبول کرلو۔ دونوں نے کہا کہ ہم نے قبول کیا یا رسول اللہ ﷺ۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے، چہرہ انور دھویا پھر اس میں کلی کی۔ بعد ازاں فرمایا کہ: اس پانی کو پی لو اور اسے اپنے چہروں اور سینوں پر بہاؤ اور خوش ہو جاؤ۔ (ثواب اور اجر کے ملنے پر) دونوں نے پیالہ لے لیا اور رسول اللہ ﷺ نے جیسا حکم فرمایا تھا ویسا کرلیا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے پیچھے سے ان دونوں کو پکارا کہ اپنی ماں کیلئے بھی کچھ بچادو جو کچھ تمہارے برتن میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کیلئے بھی تھوڑا سا بچادیا۔[1]

۱۸۷۵۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَى أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذٰلِكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتَ عَرَبِيًّا أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ

۱۸۷۵۔۔۔۔۔۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوگئے تو ابو عامر رضی اللہ عنہ کو "اوطاس" (جو قبیلۂ ہوازن کے علاقہ میں ایک وادی ہے) کی طرف لشکر دے کر بھیجا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کا مقابلہ درید بن الصمہ نے کیا۔ درید بن الصمہ قتل ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا۔ فرماتے ہیں کہ بنو جشم کے ایک شخص نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے میں لگا اور اس میں پیوست ہوگیا۔

میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ: اے چچا! آپ کو کس نے تیر مارا ہے؟ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے بتلایا کہ وہ فلاں آدمی میرا قاتل ہے تم اسے دیکھ رہے ہو وہی ہے جس نے مجھے مارا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا تعاقب کیا اور

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔۔ یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کے غزوۂ حنین سے واپسی پر "جعرانہ" کے مقام پر پیش آیا۔ آنحضرت ﷺ نے دیہاتی سے وعدہ فرمایا تھا؟ اس میں ایک احتمال تو یہ ہے کہ شاید اس سے خصوصیت کے ساتھ کوئی وعدہ کیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ عام وعدہ ہو۔ یعنی غنیمت کی تقسیم۔ وہ مال غنیمت کی جلد تقسیم چاہتا ہو۔ (تکملہ فتح الملہم)

فَالْتَقَيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِى عَامِرٍ فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِى انْطَلِقْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْرِئْهُ مِنِّى السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُوْلُ لَكَ اَبُوْ عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِى قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِى اَبُوْ عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ اِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِى بَيْتٍ عَلٰى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَنْبَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِى عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِى فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِى عَامِرٍ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِى عَامِرٍ وَالْاُخْرٰى لِاَبِى مُوسٰى ـ

اسے جا لیا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ میں نے اس کا تعاقب کیا اور میں اس سے کہہ رہا تھا: تجھے شرم وحیا نہیں ہے؟ کیا تو عرب نہیں ہے؟ کہ تو ٹھہرتا نہیں؟ یہ سن کر وہ رک گیا۔ پھر میرا اور اس کا مقابلہ ہوا۔ میں نے بھی اس پر وار کیا اس نے بھی مجھ پر وار کیا۔ پھر میں نے اسے تلوار سے مار ڈالا۔ بعد ازاں میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹا اور کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھی (دشمن) کو قتل کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس تیر کو نکالو۔ میں نے اسے نکال دیا تو وہاں سے پانی بہنے لگا (شاید وہ تیر زہریلا تھا جب ہی خون نہ نکلا)

انہوں نے کہا کہ میرے بھتیجے! تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے میرا سلام کہنا اور آپ ﷺ سے کہنا: ”ابو عامر (رضی اللہ عنہ) نے آپ ﷺ سے درخواست کی ہے کہ میرے لئے بخشش کی دعا کیجئے۔

بعد ازاں ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لوگوں کا امیر مقرر کر دیا۔ اور کچھ دیر ہی گذری تھی کہ انتقال کر گئے۔ جب میں نبی ﷺ کے پاس واپس لوٹا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اپنے گھر میں بان کی ایک چارپائی پر جس پر بستر بچھا ہوا تھا تشریف فرما تھے۔ اور بان کے پلنگ کے نشانات رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک اور پہلوؤں پر پڑ گئے۔

میں نے آپ ﷺ کو اپنے (سفر کے) حالات اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتلایا اور عرض کیا کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ سے کہوں کہ میرے (ابو عامر کے) لئے مغفرت کی دعا کیجئے۔

رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔ پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا فرمائی:

اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما (آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اتنے اوپر اٹھائے کہ) میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے اللہ! قیامت کے روز بہت سارے لوگوں کا سردار بنا دیجئے“۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے بھی مغفرت کی دعا فرما دیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے اللہ! عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) کے گناہوں کو بخش دے اور قیامت کے روز عزت و کرامت والے مقام میں داخل فرما“۔ ابو

ـــ بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پہلی دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لئے فرمائی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کیلئے۔

باب-۳۴۳ باب من فضائل الاشعریین رضی اللہ عنہم
اشعریوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل

۱۸۷۶ ــــ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاء حَدَّثنا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنا بُرَيْدُ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوسی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّی لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الاَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِی يَاْمُرُونَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوهُمْ۔

۱۸۷۶ ــــ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں اشعریوں کی جماعت کی قرآن پڑھنے کے وقت آوازیں پہچان لیتا ہوں جب وہ رات میں (مسجد میں) داخل ہوتے ہیں۔ اور ان کی آوازوں سے ان کے ٹھکانوں کا بھی رات میں معلوم کر لیتا ہوں، اگرچہ دن میں میں نے ان کے ٹھکانے نہیں دیکھے ہوتے۔

اور انہی میں سے ایک شخص "حکیم" نامی ہے جب وہ دشمن سے (یا اس کے) گھوڑوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے:

"میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ان کا انتظار کرو"۔ ❶

۱۸۷۷ ــــ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِی اُسَامَةَ قَالَ اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِی بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوسی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الاَشْعَرِيِّينَ اِذَا اَرْمَلُوا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِی اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّی وَاَنَا مِنْهُمْ۔

۱۸۷۷ ــــ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اشعری لوگ ایسے ہیں کہ جب لڑائی میں یہ کھانے کے محتاج ہو جاتے ہیں یا شہر میں رہتے ہوئے ان کے کھانے پینے کا سامان کم ہو جاتا ہے تو ایک کپڑے میں جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے سب جمع کر لیتے ہیں۔ پھر اسے آپس میں ایک برتن میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ (جس سے برکت ہوتی ہے اور سب کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے اور کوئی بھوکا نہیں رہتا)۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ (اشعری) مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں"۔ ❷

---

❶ یہ گویا اسکی بہادری کی دلیل ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں فرار کے بجائے جسم کو مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں) اور دشمن اگر بھاگنا چاہے تو اس کو بھی مقابلہ کیلئے روکتے ہیں۔ تو گویا یہ ان کی حکمت اور دانائی کی بات ہے کہ اکیلے دشمن سے مقابلہ کرنا تو مشکل ہے لیکن راہِ فرار اختیار کرنے کے بجائے ایسی بات دشمن سے کہتے ہیں کہ وہ سمجھتا ہے کہ اسکے ساتھ پورا لشکر ہے۔ لہٰذا وہ انہیں چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔

❷ فائدہ ــــ آپ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اپنے میں سے جانتا ہوں اور ان کے اس اتفاق و اتحاد کو پسند کرتا ہوں۔
اس حدیث سے بہت سے مسائل نکلتے ہیں۔ مجہول ہبہ کا جواز، ہمدردی اور ایثار کی فضیلت اور کسی کے مناقب پر اس کی تعریف سب اس حدیث سے ثابت ہوتے ہیں۔

باب-۳۴۴ باب من فضائل ابی سفیان بن حرب رضی الله عنه

ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل ❶

۱۸۷۸......حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لا يَنْظُرُونَ اِلَى اَبِي سُفْيَانَ وَلا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا نَبِيَّ اللهِ ثَلاثٌ اَعْطِنِيهِنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ اُزَوِّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتّٰى اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْلا اَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْاَلُ شَيْئًا اِلا قَالَ نَعَمْ ۔

۱۸۷۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان نہ ابو سفیان کی طرف دیکھتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے (اسلام لانے کے باوجود کیونکہ مسلمانوں کے دل میں انکی طرف سے سخت کدورت تھی ان کی ایذاء رسانیوں کے سبب) ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! تین باتیں ہیں ان میں سے کوئی ایک مجھے عطا فرمایئے۔ ایک یہ کہ میرے پاس عرب کی خوبصورت اور حسین ترین عورت ہے میری بیٹی ام حبیبہ بنت ابی سفیان میں اس کی شادی آپ سے کردیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا۔ دوسری بات یہ کہ معاویہ (میرے بیٹے) کو آپ اپنے لئے کاتب مقرر کرلیں۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ تیسری بات یہ کہ مجھے آپ ﷺ کفار سے لڑائی میں امیر بنایئے جیسا کہ میں (اسلام سے قبل) مسلمانوں سے قتال کرتا تھا (کفار کا امیر بن کر) آپ ﷺ نے فرمایا اچھا۔ حضرت ابوزمیل کہتے ہیں کہ اور اگر ابوسفیان نبی ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کرتے تو آپ ﷺ انہیں (از خود) یہ نہ دیتے۔ اسلئے کہ وہ جس چیز کا بھی سوال کرتے تو آپ اسکے جواب میں فرماتے۔ اچھا ٹھیک ہے۔ ❷

---

❶ یہ ابوسفیان بن حرب مشہور سردار قریش ہیں جو فتح مکہ سے قبل تک اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن تھے۔ غزوۂ بدر انہی کے قافلہ کو جو شام سے واپس آرہا تھا مسلمانوں کی طرف سے اس کا پیچھا کرنے کے بعد ہوا تھا۔ اس کے بعد کی تمام جنگوں میں ابوسفیان مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے آتے رہے۔ لیکن جب اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو فتح مبین عطا فرمائی۔ فتح مکہ کی شکل میں تو ابوسفیان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور آپ ﷺ نے اس موقع پر ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

مَنْ دَخَلَ دارَ اَبِي سُفيان فهو اٰمِنٌ (جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگیا وہ امن میں ہے)

❷ فائدہ..... ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے وقت اسلام لائے تھے۔ ان کے اسلام لانے کے بعد بھی عام مسلمان ان سے بات چیت کرنا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا زیادہ پسند نہیں کرتے تھے۔ ظاہر ہے یہ بات سردار قریش کیلئے فطری طور پر تکلیف کا باعث تھی اور اسی احساس کے پیش نظر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ تین باتیں کہیں۔ مسلمانوں کی کدورت کی دو وجہیں تھیں۔ واللہ اعلم۔

ایک تو اسلام سے قبل ان کی اسلام دشمنی تھی جو نہ صرف ہجرت سے قبل رہی بلکہ ہجرت کے بعد فتح مکہ تک اپنے پورے عروج پر رہی۔ (قرطبی)

دوسری وجہ یہ کہ مسلمانون کا عام خیال یہ تھا کہ ابوسفیان فتح مکہ کے روز مجبوراً اور بادلِ نخواستہ مسلمان ہوئے تھے۔ اگرچہ بعد میں وہ اسلام پر پختہ ہوگئے تھے۔

ابوسفیان نے حضور علیہ السلام۔ سے جو پہلی بات کہی وہ یہ کہ اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو جو عرب کی حسین ترین عورت ہیں سے آپ ﷺ کا نکاح کردیتا ہوں۔ (جاری ہے)

باب-۳۴۵ باب من فضائل جعفر بن ابى طالبٍ واسماء بنت عميسٍ واهل سفينتهم رضى الله عنهم

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور ان کے کشتی والوں کے فضائل

۱۸۷۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ

۱۸۷۹...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کے مکہ سے (مدینہ کی طرف) نکلنے کی اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ ہم بھی ہجرت کے ارادہ سے آپ ﷺ کی طرف روانہ ہو گئے۔ میں اور میرے دو بھائی میں دونوں میں چھوٹا تھا۔ ان میں سے ایک

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کا نکاح ابو سفیان کے اسلام لانے کے بعد ہوا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ایک عرصہ قبل نکاح فرمالیا تھا۔ جبکہ وہ (ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) حبشہ کی سرزمین پر تھیں۔

جبکہ صحیح احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک موقع پر جب ابو سفیان معاہدہ کی تحریر کیلئے مدینہ آئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تو اپنی بیٹی ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بستر پر اپنے باپ کو بیٹھنے نہ دیا (جس کا واقعہ مشہور ہے)۔ یہ واقعہ بھی ابو سفیان کے اسلام لانے سے قبل کا ہے۔

اس تعارض کی بناء پر محدثین اور شراح حدیث بہت پریشان رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ابن حزم المحلی نے تو اس حدیث کو "موضوع" قرار دے دیا۔ اور اس کی وجہ عکرمہ بن عمار (راوی) کو قرار دیا۔

لیکن دوسرے شراح نے ابن حزمؒ کی اس بات کو رد کر دیا ہے اور کہا کہ ابن حزمؒ نے موضوع قرار دینے میں جلدی کی ہے۔

چنانچہ اکثر محدثین نے کہا کہ حدیث کے اس جزء میں عکرمہ بن عمار کو وہم ہوا ہے۔ جبکہ بعض محدثین نے اس کی تاویل کی ہے اور کہا کہ ابو سفیان کا مقصد اس نکاح کی تجدید تھا۔ کیونکہ سابقہ نکاح ابو سفیان کی وساطت کے بغیر ہوا تھا۔ اور غالباً ابو سفیان یہ سمجھتے تھے کہ بغیر باپ کے (جو ولی ہوتا ہے) نکاح صحیح نہیں ہوتا اور ابو سفیان کے خیال میں یہ ان کیلئے عیب کی بات تھی۔ لہٰذا وہ تجدید نکاح چاہتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے جواب میں صرف "نعم" فرمایا۔ نہ اقرار کیا نہ انکار کیا۔ جبکہ یہ بھی ثابت نہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے دوبارہ نکاح فرمایا ہو۔ (تکملہ فتح الملہم۔ ۵/۲۷۱)

جہاں تک کسی لڑائی میں انہیں امیر بنانے کی بات ہے تو نبی ﷺ سے یہ بھی ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے انہیں کسی لشکر کا امیر بنایا ہو۔

چنانچہ ابن حزمؒ نے اس وجہ سے بھی اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ لیکن شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثانی مدظلہم فرماتے ہیں کہ:

"حق بات یہ ہے کہ یہ بات بھی اس حدیث پر موضوع کا حکم لگانے کیلئے کافی دلیل نہیں۔ اسلئے کہ اسمیں متعدد احتمالات ہیں۔

ایک احتمال تو یہ ہے کہ ممکن ہے رسول اللہ ﷺ نے بعض سرایا پر انہیں امیر بنایا ہو اور اس کی اطلاع ہم تک نہ پہنچی ہو۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ ممکن ہے رسول اللہ ﷺ اس مقصد کیلئے کسی مناسب موقع کا انتظار فرما رہے ہوں اور اس موقع کے آنے سے قبل آپ کی اجل موعود آ پہنچی۔

تیسرا احتمال یہ کہ کوئی ایسا مانع شرعی موجود ہو جو انہیں امیر بنانے کیلئے مانع ہو، ایسی صورت میں وعدہ پورا کرنا واجب نہیں رہتا۔ (لہٰذا یہ کہنا کہ یہ حدیث موضوع ہے صحیح نہیں)۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۵/۲۷۲)

بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِي اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ اَبُو رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيمُوا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِاَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ ۔

کا نام ابو بردہ تھا جبکہ دوسرے کا نام ابو رہم۔ اور (ہمارے ساتھ) میری قوم کے تقریباً پچاس سے زائد باون یا ترپن افراد بھی نکلے۔

ہم ایک کشتی پر سوار ہوئے اور اپنی کشتی ہم نے نجاشی جو حبشہ کے بادشاہ تھے ان کی طرف کر دی۔ وہاں نجاشی کے پاس ہم کو جعفر بن ابی طالبؓ اور ان کے ساتھی ملے۔

جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہیں قیام کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرے رہو۔ چنانچہ ہم ان کے ساتھ ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ ہم سب ساتھ ہی مدینہ آئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اس وقت خیبر کو فتح فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمارا بھی حصہ (غنیمت میں) لگایا اور اس میں سے ہمیں بھی دیا۔ حالانکہ آپ ﷺ نے خیبر کی فتح میں شریک نہ ہونے والے کسی بھی شخص کو مال غنیمت میں سے کچھ حصہ نہیں دیا تھا۔ مگر جو آپ ﷺ کے ہمراہ خیبر میں شریک ہوئے (انہیں دیا) اور ہماری کشتی والوں کو بھی دیا اور جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بھی شرکاء خیبر کے ساتھ حصے تقسیم کیے۔

چنانچہ لوگوں میں سے بعض لوگ ہم سے یعنی کشتی والوں سے کہتے تھے کہ: ہم تو تم سے پہلے ہجرت کر چکے ہیں۔ [1]

---

[1] فائدہ:..... حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے، اپنی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کی تھی جبکہ بعد میں مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اس طرح انہوں نے دو ہجرتیں کیں اور اسی بناء پر انہیں ذوالہجرتین کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے اموال غنیمت میں سے ان حضرات کو جو حصہ عطا فرمایا وہ تمام مجاہدین کی رضامندی سے لگایا تھا۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی روایات میں اس کی تائید اور بیہقی کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔ (نووی مختصراً)

پھر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ ہی مدینہ آئی تھیں، ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں، ان کی زیارت کیلئے۔ انہوں نے بھی نجاشی شاہ حبشہ کی طرف ان لوگوں کے ساتھ ہی ہجرت کی تھی۔

اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد تھے)۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے، اسماء رضی اللہ عنہا ان کے پاس ہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حبش والی ہے؟ یہ دریا والی ہے؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

ہم نے ہجرت میں تم سے سبقت کر لی (تم نے بعد میں مدینہ کی طرف ہجرت کی ہم نے پہلے کی) تو ہم رسول اللہ ﷺ سے تمہاری نسبت زیادہ حق رکھتے ہیں۔ (جاری ہے)

۱۸۸۰...... قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَاٰى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ -

فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ اَوْ فِي اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ وَايْمُ اللهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ

۱۸۸۰...... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ آئی تھیں وہ زوجہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ملاقات کرنے کے لیے حاضر ہوئیں اور اس نے مہاجرین کے ساتھ نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی۔ پس حضرت عمرؓ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان کے پاس حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں تو عمرؓ نے جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو کہا: یہ کون ہے؟ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یہ حبشیہ بحریہ ہے؟ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی۔ ہم تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے (قرب کے) حقدار ہیں۔ وہ ناراض ہوگئیں اور ایک بات کہی کہ اے عمر! آپ نے غلط کہا ہے۔ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جو تمہارے بھوکوں کو کھلاتے اور تمہارے جاہلوں کو نصیحت کرتے تھے اور ہم ایسے علاقے میں تھے جو دور دراز اور دشمن ملک حبشہ میں تھا اور وہاں صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے تھے۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا یہ سن کر غصہ ہوگئیں اور کہا کہ: اے عمر! تم نے یہ غلط بات کہی ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اپنے بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے اور اپنے جہلاء کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ جبکہ ہم حبشہ میں ایک دور دراز دشمن کے دیار یا سرزمین میں تھے اور یہ (دور دراز کے دشمن ملک میں جا پڑنا) صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کیلئے تھا۔ اللہ کی قسم میں نہ کھانا کھاؤں گی، نہ پانی پیوں گی جب تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے تمہاری بات نہ کہہ دوں۔ اور حبش میں ہم کو ایذاء ہوتی تھی اور خوف بھی ہوتا تھا۔ میں ابھی رسول اللہ ﷺ سے سب بات ذکر کروں گی اور آپ ﷺ سے پوچھوں گی۔ اللہ کی قسم! میں نہ جھوٹ بولوں گی، نہ حق کی راہ سے ہٹوں گی، نہ اس سے زائد کوئی بات کہوں گی۔

پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

اے اللہ کے نبی ﷺ! عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی ایسی بات کہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ پر تم سے زیادہ حق نہیں رکھتے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی تو ایک ہی ہجرت ہے اور تم کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور دیگر کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ فوج در فوج میرے پاس آتے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھتے تھے۔

دنیا کی کسی چیز کی ان کے نزدیک اتنی خوشی اور عظمت نہیں تھی جو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی تھی جو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار دہرواتے ہیں (خوشی حاصل کرنے کیلئے)۔

اللهِ ﷺ وَاَسْاَلُهُ وَ وَاللهِ لا اَكْذِبُ وَلا اَزِيغُ وَلا اَزِيدُ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسَى وَاَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَاْتُونِي اَرْسَالًا يَسْاَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ اَفْرَحُ وَلا اَعْظَمُ فِي اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسَى وَاِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي ۔

کوئی کھانا کھاؤں گی اور نہ پینے کی کوئی چیز پیوں گی جب تک آپ (رضی اللہ عنہ) کی کہی بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے نہ کر لوں اور ہمیں تکلیف دی جاتی تھی اور ڈرایا جاتا تھا۔ میں عنقریب رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کروں گی اور آپ ﷺ سے اس بارے میں سوال کروں گی اور اللہ کی قسم! نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ بے راہ چلوں گی اور نہ ہی اس پر کوئی زیادتی کروں گی۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے نبی! حضرت عمرؓ نے اس اس طرح کہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تم سے زیادہ میرے (قرب کے) حقدار نہیں، اس نے اور اس کے ساتھیوں نے ایک مرتبہ ہجرت کی۔ تمہارے اور کشتی والوں کے لیے دو ہجرتیں ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: تحقیق! میں نے ابو موسیٰؓ اور کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ میرے پاس گروہ در گروہ آتے اور یہ حدیث سنتے تھے۔ دنیا کی کوئی چیز انہیں اس سے زیادہ خوش کرنے والی اور اس فرمانِ نبوی ﷺ سے زیادہ عظمت والی ان کے ہاں نہ تھی۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ابو موسیٰؓ کو دیکھا کہ وہ یہ حدیث مجھ سے بار بار دہروایا کرتے تھے۔

باب-۳۴۶ باب من فضائل سلمان وصهيب وبلال رضى الله تعالىٰ عنهم

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللهِ مَا اَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَاْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهْ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا اَخِي ۔

۱۸۸۱...... عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو سفیان (اسلام لانے سے قبل) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جو چند لوگوں میں بیٹھے تھے۔ ان حضرات نے کہا کہ اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن (ابو سفیان) کی گردن تک اپنی جگہ پر نہیں پہنچیں۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم یہ کلمات قریش کے بڑے اور سردار کیلئے کہتے ہو؟ اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو سب بات بتلائی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! شاید تم نے ان حضرات (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ و صہیب رضی اللہ عنہ) کو ناراض کر دیا۔

اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا تو (سمجھو) تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر ان حضرات کے پاس آئے اور کہا: اے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ نہیں اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے۔ ❶

باب۔۷۴۷ باب من فضائل الانصار رضي الله تعالىٰ عنهم

انصارِ مدینہ کے فضائل

۱۸۸۲ ...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ ﴿اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا﴾ بَنُو سَلِمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَاللهُ وَلِيُّهُمَا﴾۔

۱۸۸۲ ...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی مذکورہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی۔ بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے بارے میں (جو انصار کے قبائل اوس اور خزرج میں سے تھے)۔
''جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار جانے کا ارادہ کیا اور اللہ ان دونوں (بنو سلمہ اور بنو حارثہ) کا مالک ہے''۔ (آل عمران)
اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:
اللہ ان کا مالک ہے۔ ❷

۱۸۸۳ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا

۱۸۸۳ ...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ فائدہ ...... اس میں جہاں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی فضیلت ظاہر ہے وہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عظمت شان بھی واضح ہے۔ ظاہر ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ قریش کے معزز ترین فرد تھے اور اسلام میں بھی معزز ترین تھے۔ جبکہ یہ تینوں حضرات غیر عرب تھے، غیر ملک کے تھے اور غلامی سے آزادی ملی تھی۔ بلکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا تھا۔ لیکن جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بات سنی تو فوراً ان سے معافی مانگنے کیلئے پہنچ گئے۔
اور ابتداء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان کو برا کہنے کے متعلق جو بات کہی اس کا مقصد غالبًا یہ تھا کہ اس قسم کی باتوں سے وہ مزید اسلام دشمن ہو جائے گا اور اسلام سے قریب نہ ہوگا۔ لہٰذا اسکے متعلق ایسی بات نہیں کہنی چاہئے ممکن ہے وہ اسلام کی طرف آجائے۔

❷ فائدہ ...... یہ آیتِ مبارکہ غزوۂ احد کے بیان کے ضمن میں اتری ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انصار میں سے دو قبائل کا ذکر فرمایا ہے جو کم ہمتی اور کمزوری کا مظاہرہ کرنے کی وجہ سے ہمت ہار دینے کے قریب تھے۔ اور یہ قبائل بنو سلمہ اور بنو حارثہ تھے جو اوس اور خزرج میں سے تھے۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ اگرچہ آیت میں ان دو قبائل کی کم ہمتی اور ہمت ہار دینے کا ذکر ہے جو عیب کی بات ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم یہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قبائل کیلئے فرمایا ہے کہ اللہ ان کا کارساز و مالک ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہم سے تعلق کی شہادت دی ہے جو ہمارے لئے اعزاز ہے۔
غزوۂ احد میں یہ دونوں جماعتیں ابتداً مسلمانوں کی قلت تعداد اور دشمن کی کثرت سے پریشان اور کم ہمت ہو رہی تھیں، مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا اور ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا اور انہوں نے کم ہمتی نہیں دکھائی۔

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ ۔

"اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما"۔

۱۸۸۴...... و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ۔

۱۸۸۴...... اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل منقول ہے۔

۱۸۸۵...... حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ لا اَشُكُّ فِيهِ ۔

۱۸۸۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی مغفرت کیلئے دعا فرمائی اور میرا خیال ہے کہ انصار کی اولاد اور غلاموں کیلئے بھی دعا فرمائی۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

۱۸۸۶...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ ۔

۱۸۸۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے دیکھا کہ (کچھ انصاری) بچے اور عورتیں کسی شادی سے واپس آرہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کیلئے کھڑے ہو گئے (خوشی اور جوش سے) اور فرمایا:

"اللہ گواہ ہے! تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔ اللہ گواہ ہے! تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔" یعنی انصار۔

۱۸۸۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

۱۸۸۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے تنہائی میں بات کی۔[1]

اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم (انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔ اور تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۸۸۸...... و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ

۱۸۸۸...... حضرت شعبہؒ سے اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

---

[1] نوویؒ نے فرمایا کہ یا تو وہ خاتون محرم تھیں مثلاً ام سلیم یا ان کی بہن ام حرام۔ یا یہ کہ لوگوں سے علیحدہ ہو کر ان سے بات کی کسی پردہ کی بات کی وجہ سے۔ ورنہ مطلقاً تنہائی مراد نہیں ہے جو ممنوع ہے۔ واللہ اعلم۔

وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۸۸۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الاَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

۱۸۸۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "انصار میری انتڑیاں اور گٹھڑیاں ہیں"۔ (انتڑیوں میں غذا جمع ہوتی ہے اور گٹھڑی میں سامان انصار میرے لیئے غذا اور کپڑے رکھنے والے سامان کی مانند ہیں۔ یا جس طرح انسان کی بقا غذا اور سامان کی حفاظت پر موقوف ہے اسی طرح میری بقا کا ذریعہ بھی انصار ہیں، انصار میرے خاص لوگ ہیں)۔

"اور لوگ تو بڑھتے جائیں گے مگر انصار کم ہوتے جائیں گے۔ لہٰذا ان کی اچھائیوں کو قبول کرو اور برائیوں سے در گذر کرو"۔ ❶

باب-۳۴۸ باب فی خیر دور الانصار رضی اللہ عنہم

انصارؓ کے بہترین گھر

۱۸۹۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دُورِ الاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِلا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ -

۱۸۹۰...... حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے ہیں پھر بنو عبد الاشہل کے پھر بنو الحارث بن الخزرج کے پھر بنو ساعدہ کے اور (یوں تو) ہر انصاری کے گھر میں خیر ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ (کیونکہ سعد رضی اللہ عنہ بنو ساعدہ میں سے تھے جن کو سب سے آخر میں آپ نے ذکر کیا) تو کہا گیا کہ تم کو بہت سوں پر فضیلت بھی تو دی ہے۔ (یعنی اگرچہ مذکورہ قبائل میں سے تم سب سے آخر میں ہو لیکن بہت سے قبائل کا تو آپ نے ذکر نہیں فرمایا تو ان پر تو تمہیں فضیلت عطا فرمائی ہے۔

۱۸۹۱...... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ

۱۸۹۱...... حضرت ابو سعید انصاریؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے۔

---

❶ فائدہ...... یہ ارشاد نبوی ﷺ مرض الوفاۃ کا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں یہ تفصیلاً منقول ہے۔ اور انصار کے کم ہونے سے مراد یہ ہے کہ جوں جوں یہ انتقال کرتے جائیں گے ان کی تعداد کم ہوتی جائے گی۔ جبکہ لوگوں کی تعداد بڑھتی جائے گی۔

عَنْ اَبِی اُسَیْدِ الاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَہ -

۱۸۹۲...... حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ کُلُّهُمْ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَذْکُرُ فِی الْحَدِیثِ قَوْلَ سَعْدٍ -

۱۸۹۲...... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے سوائے اس بات کے کہ اس میں حضرت سعدؓ کے قول (کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی) کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۱۸۹۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِیلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اِبْرَاهِیمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُسَیْدٍ خَطِیبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَیْرُ دُورِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِی عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَدَارُ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِی سَاعِدَةَ وَاللهِ لَوْ کُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا اَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِیرَتِی -

۱۸۹۳...... حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"انصار کے گھروں میں سب سے بہترین گھرانے بنو نجار کے ہیں اور بنو الاشہل کے ہیں اور بنی الحارث بن الخزرج کے اور بنو ساعدہ کے۔
عبداللہ کی قسم! اگر میں انصار پر کسی کو ترجیح دوں تو میں اپنے خاندان کو ترجیح دوں۔

۱۸۹۴...... حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیمِيُّ اَخْبَرَنَا الْمُغِیرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ شَهِدَ اَبُو سَلَمَةَ لَسَمِعَ اَبَا اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِيَّ یَشْهَدُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ خَیْرُ دُورِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِی کُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ قَالَ اَبُو اُسَیْدٍ اُتَّهَمُ اَنَا عَلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ لَوْ کُنْتُ کَاذِبًا لَبَدَاْتُ بِقَوْمِی بَنِی سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِی نَفْسِهٖ وَقَالَ خُلِّفْنَا فَکُنَّا آخِرَ الْاَرْبَعِ اَسْرِجُوا لِی حِمَارِی آتِی رَسُولَ اللهِ ﷺ وَکَلَّمَهُ ابْنُ اَخِیهِ سَهْلٌ فَقَالَ اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلٰی رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ اَعْلَمُ اَوَ لَیْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَکُونَ رَابِعَ

۱۸۹۴...... حضرت ابو اسید الانصاری رضی اللہ عنہ گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
انصار کے گھرانوں میں سے سب سے بہترین گھرانے بنی نجار کے ہیں۔ پھر بنو عبد الاشہل ہیں۔ پھر بنو الحارث بن خزرج ہیں پھر بنو ساعدہ ہیں، اور (ویسے) انصار کے سارے ہی گھرانے بہترین ہیں۔
ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کیا میں رسول اللہ ﷺ پر تہمت لگاتا ہوں (کہ آپ ﷺ نے ایسا فرمایا) اگر میں جھوٹ بول رہا ہوتا تو میں سب سے پہلے اپنی قوم بنو ساعدہ کا نام لیتا۔
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سردار انصار) کو یہ حدیث پہنچی تو انہیں قلق ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہمیں (یعنی ہماری قوم بنو ساعدہ کو) پیچھے (سب سے آخر میں) رکھا گیا ہے۔ ہم چاروں میں سب سے آخر میں ہیں۔ میرے گدھے پر زین کسو، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاتا ہوں۔ یہ سن کر ان کے بھتیجے سہل نے ان سے بات کی

اَرْبعٍ فَرجَعَ وَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ وَاَمَرَ بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ ۔

اور کہا کہ کیا آپ اس لیے جارہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو رد کریں۔ حالانکہ آپ ﷺ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ کیا یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے آپ ہیں۔ چنانچہ وہ واپس ہوگئے اور کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ سب سے زیادہ جانتے ہیں اور اپنے گدھے کی زین کھولنے کا حکم فرمادیا۔

۱۸۹۵۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ الاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الاَنْصَارِ اَوْ خَيْرُ دُورِ الاَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۔

۱۸۹۵۔۔۔۔ حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے: بہترین انصار یا فرمایا: انصار کا بہترین گھرانہ اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی لیکن اس میں حضرت سعد بن عبادہؓ کے واقعہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۹۶۔۔۔۔ و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الاَنْصَارِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَنُو عَبْدِ الاَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ اَنَحْنُ آخِرُ الاَرْبَعِ حِينَ سَمَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ دَارَهُمْ فَاَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ

۱۸۹۶۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار مسلمانوں کے ایک بڑے مجمع میں فرمایا کہ میں تمہیں انصار کے بہترین گھرانے بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! یارسول اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بنو عبد الاشہل۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! پھر اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا پھر بنو نجار ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ پھر کون ہیں؟ فرمایا بنو الحارث بن الخزرج۔

لوگوں نے پوچھا پھر ان کے بعد کون ہے؟ یارسول اللہ! فرمایا: پھر انصار کے تمام گھرانے ہی بہترین ہیں۔

جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھرانوں کا (بنو ساعدہ کا) نام لیا تو یہ سن کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوگئے اور کہا کہ کیا ہم چاروں میں سب سے آخیر میں ہیں؟

اور انہوں نے چاہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے گھرانوں کا نام چار مین تو لیا ہے۔ جن گھرانوں کا نام نہیں لیا وہ تو ان سے زیادہ ہیں۔ جن کا نام لیا۔ یہ سن کر سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے سے باز آئے۔[1]

---

[1] فائدہ۔۔۔۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا مقصود رسول اللہ ﷺ کی بات کا انکار نہیں تھا بلکہ اپنی قوم کیلئے ایک جذباتی غیرت کا تقاضہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں نے انہیں سمجھایا، تو وہ فوراً خاموش ہوگئے۔

مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ اَلا تَرْضٰى اَنْ سَمّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الاَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمّٰى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ اَكْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰى فَانْتَهٰى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

باب-۳۴۹ باب فی حسن صحبة الانصار رضی الله عنهم

انصار سے اچھا سلوک کرنا

۱۸۹۷...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَرْعَرَةَ وَاللَّفْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ الاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ اَنْ لَا اَصْحَبَ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ اَكْبَرَ مِنْ اَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ۔

۱۸۹۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں نکلا۔ وہ میری خدمت کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ میری خدمت مت کیا کرو۔

وہ کہنے لگے کہ میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کام (خدمت) کرتے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ میں کسی بھی انصاری کے ساتھ اگر ہوں تو ان کی خدمت کروں گا۔

راوی کہتے ہیں کہ جریر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے تھے۔[1]

باب-۳۵۰ باب دعاء النبي ﷺ لغفار واسلم

غفار اور دیگر قبائل کے فضائل

۱۸۹۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔

۱۸۹۸...... حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اور اسلم (قبیلہ) کو اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن میں رکھے"۔ (امام نوویؒ نے فرمایا کہ بعض علماء کے نزدیک یہ دعائیہ جملہ ہے جبکہ بعض کے نزدیک خبر ہے۔ یعنی

---

[1] فائدہ...... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے۔ یہ ان کی کمال تواضع اور رسول اللہ ﷺ اور مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک تھا۔ کہ عمر میں بڑے ہونے کے باوجود حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتے تھے۔ اور جزاء الاحسان بالاحسان پر عمل تھا۔ اس سے انصار کی فضیلت بھی ظاہر و واضح ہے۔

اللہ نے غفار کی بخشش فرمادی اور اسلم کو سلامتی عطا فرمادی)۔

۱۸۹۹...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ائْتِ قَوْمَكَ فَقُلْ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا۔

۱۸۹۹...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اپنی قوم کے پاس جاؤ اور کہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: (قبیلہ) اسلم کو اللہ نے سلامتی عطا فرمائی اور (قبیلہ) غفار کی مغفرت عطا فرمادی۔

۱۹۰۰...... حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۱۹۰۰...... اس سند کے ساتھ بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۹۰۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا۔

۱۹۰۱...... حضرت جابرؓ ان تمام اسانید کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی۔

۱۹۰۲...... وحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْهَا

۱۹۰۲...... ترجمہ حسبِ سابق (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ نے بچالیا اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرمادی) ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میں نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

وَلٰكِنْ قَالَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۹۰۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللهَ وَرَسُوْلَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ۔

۱۹۰۳...... حضرت خفاف بن ایماء الغفاری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں یہ دعا فرمائی کہ: اے اللہ! بنی لحیان، رعل، ذکوان اور عصیۃ (یہ قبائل تھے جنھوں نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو ایذاء پہنچائی تھی) پر لعنت فرما کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔
اور فرمایا: غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو سلامتی عطا فرمائے۔

۱۹۰۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ۔

۱۹۰۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”غفار کی اللہ مغفرت فرمائے، اسلم کو سلامتی عطا فرمائے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت (نافرمانی) کی“۔

۱۹۰۵...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَاُسَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

۱۹۰۵...... ترجمہ حدیث حسبِ سابق ہے۔ البتہ حضرت صالح واسامہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ یہ بات آپ ﷺ نے منبر پر فرمائی۔

۱۹۰۶...... وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۱۹۰۶...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں (اور پھر) حضرت ابن عمرؓ سے روایت کردہ تمام حدیثوں کی طرح روایت نقل فرمائی۔

باب-۳۵۱ باب من فضائل غفار واسلم وجهينة واشجع ومزينة وتميم ودوس وطيئ

قبیلۂ غفار، اسلم، جہنیہ، اشجع وغیرہ کے فضائل

۱۹۰۷...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ

۱۹۰۷...... حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

هَارُونَ اَخْبَرَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُونَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع اور بنی عبد اللہ میرے مددگار ہیں دوسرے لوگوں کے علاوہ اور اللہ اور اس کا رسول ان کا مددگار ہے۔

۱۹۰۸ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

۱۹۰۸ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"قریش، انصار، مزینہ، جہینہ، اسلم، غفار اور اشجع (یہ سب قبائل) دوست اور مددگار ہیں ان کے جن کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے علاوہ کوئی مددگار اور حمایتی نہیں"۔

۱۹۰۹ ...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هٰذَا فِيمَا اَعْلَمُ۔

۱۹۰۹ ...... حضرت سعد بن ابراہیمؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۹۱۰ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ۔

۱۹۱۰ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ والے بہتر ہیں، بنو تمیم اور بنو عامر سے اور دو حلیف اسد اور غطفان سے"۔

۱۹۱۱ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّئٍ وَغَطَفَانَ۔

۱۹۱۱ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ والے یقیناً اللہ کے یہاں قیامت کے روز بہتر ہوں گے، اسد، طئی اور غطفان سے"۔

۱۹۱۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ۔

۱۹۱۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قبیلہ اسلم غفار، اور مزنیہ میں سے کچھ اور جہینہ یا جہینہ میں سے کچھ اور قبیلہ مزنیہ میں سے اللہ کے ہاں بہترین ہونگے راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن قبیلہ اسد، غطفان، ہوازن اور تمیم سے (بہتر) ہونگے اس میں غطفان کے بعد ہوازن اور تمیم کا ذکر ہے جبکہ قبیلہ طئی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۱۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ۔

۱۹۱۳...... حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ:

اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے حجاج کو لوٹنے والے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے اگر اسلم، غفار، جہینہ بنو تمیم، بنو عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا تو وہ نقصان میں رہے؟ حضرت اقرع رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ (بنو تمیم) ان (غفار وغیرہ) سے بہتر نہیں ہیں"۔

اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں راوی محمد کے شک کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۱٤...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ۔

۱۹۱۴...... سید بنی تمیم محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ضبی اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں لیکن اس روایت میں جہینہ کے بارے میں راوی نے یہ نہیں کہا کہ میرا گمان ہے۔

۱۹۱٥...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ۔

۱۹۱۵...... حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ والد سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ (کے لوگ) بنی تمیم اور بنی عامر اور دو حلیفوں بنی اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۱۹۱٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ۔

۱۹۱٦...... اس سند کے ساتھ حضرت ابی بشر سے (حسب سابق) روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۹۱۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ۔

۱۹۱۷...... حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا:

"کیا تمہارا خیال ہے کہ اگر جہینہ، اسلم اور غفار، بنو تمیم، عبداللہ بن غطفان اور عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس صورت میں بنو تمیم وغیرہ نقصان میں رہے؟ فرمایا کہ وہ بہتر ہیں۔ ❶

۱۹۱۸...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّئٍ جِئْتَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۱۹۱۸...... حضرت عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ (جو حاتم طائی مشہور سخی کے بیٹے ہیں) فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ: "اسلام میں وہ پہلا صدقہ جس نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہروں کو (خوشی و فرحت سے) روشن کر دیا تھا وہ بنو طئی کا صدقہ تھا جو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا تھا"۔

۱۹۱۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

۱۹۱۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طفیل (بن عمر الدوسی) اور ان کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ: یا رسول اللہ! دوس والوں نے کفر اختیار کیا اور (آپ کی دعوت قبول کرنے سے) انکار کیا۔ لہٰذا ان پر بد دعا فرما دیجئے۔ کسی نے کہا کہ دوس ہلاک و برباد ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس لے آ"۔ ❷

---

❶ فائدہ...... امام نوویؒ نے فرمایا کہ ان قبائل کی یہ خصوصیت و بہتری ان کے اسلام میں پہل کرنے کی وجہ سے ہے۔

❷ فائدہ...... یہ رسول اللہ ﷺ کا وہ جذبہ اور تڑپ تھی کہ ہر شخص کلمۂ توحید کا اقرار کرنے والا ہو جائے۔ اس لئے باوجود فرمائش کے آپ ﷺ نے بد دعا نہیں فرمائی بلکہ ان کی ہدایت کی دعا فرمائی۔

۱۹۲۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِى تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِى عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْتِقِيهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ -

۱۹۲۰...... ابو زرعہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”میں بنی تمیم سے ہمیشہ سے تین باتوں کی وجہ سے محبت رکھتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: وہ (بنو تمیم) میری امت میں سب سے زیادہ سخت ہیں دجال پر۔ اور جب ان کے صدقات آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔ اور ان کی ایک قیدی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی غلامی میں تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۹۲۱...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِى تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

۱۹۲۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بنی تمیم کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں جس کے بعد سے میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت کرنے لگا ہوں (پھر اس کے بعد مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی)

۱۹۲۲...... و حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ اِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى بَنِى تَمِيمٍ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُمْ بَعْدُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِى الْمَلَاحِمِ وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ -

۱۹۲۲...... اس سند سے بھی حسبِ سابق حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین خصلتوں کی وجہ سے میں بنی تمیم سے ہمیشہ محبت کرنے لگا ہوں) منقول ہے۔ البتہ اس میں دجال کا ذکر نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (بنی تمیم کے لوگ) جنگوں میں سب سے زیادہ سخت ہیں۔

باب-۳۵۲

باب خیار الناس
بہترین لوگوں کا بیان

۱۹۲۳...... حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِى هٰذَا الْاَمْرِ اَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ اَنْ

۱۹۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم لوگوں کو معادن (کانوں) کی طرح پاؤ گے۔ (جس طرح کانیں مختلف ہوتی ہیں بعض سونے کی ہوتی ہیں، بعض لوہے کی اور بعض نمک کی وغیرہ اسی طرح انسان بھی مختلف ہوتے ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہوتا ہے اور کوئی نسل کے اعتبار سے عمدہ نہیں ہوتا۔

يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ -

تو جو لوگ جاہلیت میں بہتر تھے وہی لوگ اسلام میں بھی بہتر ہیں۔ بشرطیکہ وہ دین میں بھی سمجھدار ہو جائیں اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر اس دین کے معاملہ میں ان لوگوں کو پاؤ گے جو اس (اسلام) سے قبل اس سے سب سے زیادہ نفرت کرنے والے تھے (یعنی جو اسلام سے نفرت میں بہت زیادہ تھے وہ اسلام میں آکر بہترین ہوئے اور جتنی نفرت اسلام سے کرتے تھے اس سے زیادہ نفرت کفر سے کرنے لگے، مثلاً: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ اور تم بدترین لوگ وہ پاؤ گے جو دو چہرے والے ہیں۔ ان کے پاس آئے تو ایک چہرہ لے کر اور ان کے پاس جائے تو دوسرا چہرہ لے کر۔ (یعنی منافق لوگ سب سے بدترین ہیں جو مسلمانوں کے پاس آئیں تو کہیں ہم تو مسلمان ہیں تمہارے ساتھ ہیں اور کافروں کے پاس جائیں تو ان سے وفاداری استوار کریں)[1]

۱۹۲۴...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ -

۱۹۲۴...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو معادن جیسا پاؤ گے (یہ حدیث) حضرت زہری کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح ہے۔ سوائے اس کے کہ حضرت زرعہ اور اعرج کی روایت میں ہے کہ تم لوگوں میں سے اسلام لانے کے معاملہ میں لوگوں میں سے بہترین اس آدمی کو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اس سے زیادہ نفرت کرتا ہو۔

باب- ۳۵۳

باب من فضائل نساء قريش
قریش کی عورتوں کے فضائل

۱۹۲۵...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ

۱۹۲۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی نیک عورتیں ہیں کہ وہ یتیم کی کم سنی اور بچپن میں اس پر بہت شفقت کرنے

[1] فائدہ...... مقصد یہ ہے کہ جو لوگ اپنی اصل کے اعتبار سے شریف ہوتے ہیں۔ ان کے معاملات بھی شریفوں کی طرح ہوتے ہیں۔ چنانچہ کفر کی حالت میں بھی جو شرفاء تھے وہ اسلام میں آکر بھی معزز رہے۔ البتہ شرط دین اور اس کی فقاہت ہے)۔

اَحدُهُمَا صَالِحُ نِسَاء قُرَيْشٍ و قَالَ الْآخرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِى صِغَرِهِ وَاَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِه -

والی اور اپنے شوہر کے مال کی بڑی نگہبانی اور حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں"۔ ❶

۱۹۲۶...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِى صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٍ -

۱۹۲۶...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے اور ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث نقل کی ہے۔اس روایت میں یتیم کا لفظ نہیں ہے۔

۱۹۲۷...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاء رَكِبْنَ الابِلَ اَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَاَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِى ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى اِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ -

۱۹۲۷...... اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے البتہ اتنا اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"مریم بنت عمران علیہا السلام (حضرت عیسیٰ کی والدہ) کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں"۔

(مقصد یہ کہ قریش کی عورتیں ان سے افضل اور بہتر نہیں ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں میں سے قریش کی عورتوں کی تخصیص فرمائی ہے)۔

۱۹۲۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِى طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّى قَدْ كَبِرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاء رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِى صِغَرِه -

۱۹۲۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن) ام ہانی بنت ابی طالب سے نکاح کا پیغام دیا۔

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میرے چھوٹے بچے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بہترین عورتیں جو اونٹ پر سوار ہونے والی عورتیں ہیں"۔ اور پھر حضرت یونسؒ کی روایت کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔ (صرف لفظی فرق ہے معنی و مفہوم ایک ہی ہے)

۱۹۲۹...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

۱۹۲۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

❶ فائدہ...... اونٹ پر سوار ہونے والی سے مراد اہل عرب کی عورتیں ہیں کہ انہی کی عورتیں اونٹ پر سوار ہوتی تھیں اور مقصد یہ ہے کہ عرب کی تمام عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں اور ان کی بہتری کی وجہ بچوں پر شفقت اور شوہر کے مال کی حفاظت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو ان دو صفات سے ضرور متصف ہونا چاہئے اور یہ اس کیلئے اعلیٰ درجہ کی صفتیں اور خوبیاں ہیں۔

قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَاَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ـ

فرمایا:
اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں جو کہ چھوٹے بچوں پر مہربان اور اپنے خاوندوں کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔

۱۹۳۰...... حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً ـ

۱۹۳۰...... حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث معمر کی طرح اس طریقے سے روایت نقل کی ہے۔

باب-۳۵۴ باب مؤاخاة النبي ﷺ بين اصحابه رضي الله عنهم

رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مؤاخاۃ (بھائی چارہ) قائم کرنے کا بیان

۱۹۳۱...... حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ آخَى بَيْنَ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ اَبِي طَلْحَةَ ـ

۱۹۳۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح اور ابو طلحہ (انصاری) کے مابین مؤاخاۃ کا رشتہ قائم کر دیا۔ (اور دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنادیا)۔

۱۹۳۲...... حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ قِيلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ اَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِي دَارِهِ ـ

۱۹۳۲...... حضرت عاصم احولؒ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے کہا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں"۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں قریش اور انصار کے مابین حلف کروایا۔[1]

۱۹۳۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۱۹۳۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] فائدہ...... مؤاخاۃ باب مفاعلہ ہے اخوت سے۔ جس کے معنی ہیں دو آدمیوں کا باہم تعاون اور تناصر پر معاہدہ کر لینا کہ دونوں ایک دوسرے کے معاون ہوں گے۔ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور ایک دوسرے کے غمگسار ہوں گے۔ گویا دونوں افراد نسبی بھائیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ اور اس کو "خلف" بھی کہا جاتا تھا۔

زمانۂ جاہلیت میں یہ طریقہ بہت رائج اور معروف تھا۔ جب اسلام آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو جاری رکھا اور متعدد افراد و قبائل کے درمیان مؤاخاۃ قائم فرمائی۔ چنانچہ جن کے درمیان مؤاخاۃ کا رشتہ قائم ہوتا تھا ان میں باہم میراث بھی جاری ہوتی تھی۔ (جاری ہے)۔

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ۔

قریش اور انصار کے مابین حلف کروایا میرے مدینہ کے گھر میں۔

۱۹۳۴..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً -

۱۹۳۴..... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اسلام میں "حلف" کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور جاہلیت کے زمانہ میں جو باہمی حلف و قسم کسی نیک کام کیلئے کی گئی تھی۔ اسلام نے اسے مزید مضبوط بنادیا۔ (البتہ ناحق میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کو اسلام نے ختم کردیا)۔

باب-۳۵۵ باب بيان ان بقاء النبي ﷺ امان لاصحابه وبقاء اصحابه امان للامة

نبی ﷺ کی ذات مبارک، صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے باعثِ امن و سلامتی تھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا وجود پوری امت کیلئے امن و سلامتی کا ضامن ہے

۱۹۳۵..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا

۱۹۳۵..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم عشاء کی نماز آپ کے ساتھ پڑھنے کیلئے بیٹھ جائیں (تو اچھا ہو) چنانچہ ہم بیٹھ گئے پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: "تم مستقل یہاں بیٹھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا کہ ہم یہیں بیٹھتے ہیں تاکہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا یا فرمایا ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ اکثر آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے۔ آپ نے فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)..... لیکن جب قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت: "وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ" نازل ہوئی تو یہ عمل منسوخ ہو گیا یعنی اس طرح کی مؤاخات کہ جو توارث اور قرابت داری کے درجہ کی ہو تو یہ منسوخ ہو گئی۔ البتہ دین کے معاملات میں ہمدردی، ایثار اور باہمی تعاون و تناصر وہ قیامت تک باقی رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کا مفہوم یہی ہے کہ اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں"۔

اس سے مراد وہی باہمی توارث والی مؤاخاۃ ہے۔ جس میں یہ معاہدہ ہوتا تھا کہ ہر حالت میں ایک دوسرے کے مددگار ہوں گے خواہ ظالم ہوں یا مظلوم۔ تو یہ مؤاخاۃ باقی نہیں رہی۔ البتہ حق اور دین کے معاملات میں باہمی ہمدردی اور تعاون و نصرت قیامت تک باقی رہے گی۔

مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ۔

"ستارے آسمان کی بقا کی علامت ہیں"۔ (جب تک ستارے قائم ہیں تو آسمان بھی قائم ہے اور جب ستارے ٹوٹ کو بکھر جائیں گے تو قیامت قائم ہو جائے گی اور آسمان ٹوٹ جائے گا)۔ جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ چیز آجائے گی جس کا اس سے وعدہ ہے یعنی قیامت اور میں اپنے صحابہ کیلئے بقا کا ضامن ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا (دنیا سے) تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر وہ چیز آجائے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی فتنہ و فساد وغیرہ) اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم، میری امت کی بقاء کا ذریعہ ہیں۔ جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ حالت آئے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (یعنی بدعات کا ظہور، فتنے اور مختلف قسم کے مصائب و آفات)

باب-۳۵۶ باب فضل الصحابة رضي الله تعالىٰ عنهم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم

صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین کے فضائل

۱۹۳۶...... حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

۱۹۳۶...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمیوں کے گروہ جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو؟ تو وہ کہیں گے ہاں۔ تو انہیں فتح عطا ہو گی۔ پھر لوگوں کے کچھ گروہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت اٹھائی ہو۔ وہ کہیں گے ہاں۔ تو ان کو بھی فتح نصیب ہو گی۔ پھر لوگوں کے کچھ گروہ جہاد کریں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اٹھانے والے (تابعین) کی زیارت کی ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں۔ چنانچہ انہیں بھی فتح ہو جائے گی۔[1]

۱۹۳۷...... حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

۱۹۳۷...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] گویا یہ فضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعینؒ اور تبع تابعین کیلئے ہے اور یہی خیر القرون ہیں۔ اور اس کے بعد زمانۂ نبوت سے بعد کی بناء پر فساد غالب آتا گیا۔ اگرچہ ہر دور اور ہر زمانہ میں اہل حق کی بھی کمی نہیں رہی لیکن ابتدائی تینوں ادوار میں "خیر" کا غلبہ رہا جبکہ بعد میں "خیر" میں بتدریج کمی ہوتی گئی اور "شر"، بتدریج غالب آتا گیا۔

الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ زَعَمَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو کیا تمہارے اندر نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی صحابی ہے؟ تو ایک صحابی پایا جائے گا جس کی وجہ سے ان لوگوں کو فتح حاصل ہو گی پھر ایک دوسری جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو لوگ کہیں گے کیا ان میں سے کوئی ہے کہ جس نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم (یعنی تابعی) کو دیکھا ہو تو پھر اس کی وجہ سے ان کو فتح حاصل ہو گی پھر ایک تیسری جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تمہارے اندر کوئی ایسا آدمی ہے کہ جس نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہے (یعنی تبع تابعی) اور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک چوتھی جماعت جہاد پر بھیجی جائیگی تو ان سے کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تمہارے اندر کوئی ایسا آدمی بھی ہے کہ جس نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہے (یعنی تبع تابعی کو دیکھنے والا) تو ان میں سے ایک ایسا آدمی بھی ہو گا جس کی وجہ سے ان کو فتح حاصل ہو گی۔

۱۹۳۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي

۱۹۳۸...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانہ کے ہیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقدس طبقہ) پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے متصل ہیں (یعنی تابعین کرامؒ) پھر وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں (تبع تابعینؒ) پھر وہ لوگ آجائیں گے جن کی گواہی قسم سے بڑھ جائے گی اور قسم گواہی سے بڑھ جائے گی''۔ ❶

❶ فائدہ...... خیر القرون یعنی وہ زمانے جن میں خیر کی شہادت رسول اللہ ﷺ نے دی ہے وہ یہ تین ادوار ہیں۔ دور صحابہ رضی اللہ عنہم، دور تابعینؒ اور دور تبع تابعینؒ۔ بعد کے ادوار کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ لوگ آئیں گے جنکی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہو گی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ گواہی اور حلف وقسم دونوں کو جمع کریں گے۔ حالانکہ جہاں گواہی ہو وہاں قسم (یمین) کی ضرورت نہیں اور قسم (یمین) وہیں ہوتی ہے جہاں (بینہ) گواہی نہیں ہوتی۔ مقصود یہ ہے کہ ایسے لوگ جو احکاماتِ شرع کی پاسداری نہ کرنے والے ہوں گے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: صحیح قول جس پر جمہور علماء کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ: جس مسلمان نے بھی رسول اللہ ﷺ کی زیارت خواہ ایک ساعت کیلئے کی ہو وہ ''صحابی'' ہے۔

اور ''قرن'' سے مراد مجموع قرن ہے۔ یعنی بحیثیت مجموعی صحابہ رضی اللہ عنہم کا قرن (زمانہ) سب سے بہتر ہے۔ بحیثیت افراد مراد نہیں کہ دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہر فرد تمام انسانوں سے افضل ہے۔ کیونکہ اس صورت میں انبیاء سابقین کے ادوار میں سے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ جو بلاشبہ افضل ہیں کی فضیلت تابع ہو جاتی ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ (جاری ہے)

حَدِيثِهِ و قَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ اَقْوَامٌ ۔

۱۹۳۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُور عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ ۔

۱۹۳۹...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے بہترین کون ہیں؟ فرمایا کہ: ”میرے زمانے کے لوگ۔ پھر ان سے متصل اور پھر ان سے متصل لوگ۔ پھر اس کے بعد ایسی قوم آئے گی کہ ان میں سے کوئی ایک گواہی سے پہلے یمین (قسم) کی جلدی کرے گی اور قسم سے پہلے گواہی پر جلدی کرے گی“۔

حضرت ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ ہم کم عمر لڑکے تھے تو ہمیں لوگ منع کرتے تھے قسم اور گواہی ساتھ ساتھ کرنے سے۔

۱۹۴۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنْ مَنْصُور بِاِسْنَادِ اَبِی الاَحْوَصِ وَجَرِيرٍ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِی حَدِيثِهِمَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ۔

۱۹۴۰...... حضرت منصور ابو الاحوص اور حضرت جریر کی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں لیکن ان دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔

۱۹۴۱...... وحَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلا اَدْرِی فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ ۔

۱۹۴۱...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”لوگوں میں سب سے بہترین میرے زمانہ کے لوگ (صحابہ) ہیں۔ پھر وہ جو ان کے بعد والے ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد ہیں۔

(راوی فرماتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا آپ نے تیسری مرتبہ میں فرمایا یا چوتھی باری میں کہ پھر ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے جن میں سے کسی کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہو گی اور قسم گواہی سے پہلے۔

۱۹۴۲...... حَدَّثَنِی يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِی بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِی اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ

۱۹۴۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اس زمانہ کے ہیں جس میں مجھے مبعوث کیا گیا۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہیں اور اللہ ہی خوب

(گذشتہ سے پیوستہ)......اور یہ تین زمانے تاریخی تسلسل کے اعتبار سے تقریباً (ہجری اعتبار سے) سوا دو سو سال یعنی ۲۲۰ھ تک رہے۔ کیونکہ اس کے بعد تبع تابعین بھی باقی نہ رہے۔

أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا۔

جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں۔ اور فرمایا کہ بعد ازاں وہ لوگ ہوں گے جو مٹاپے کو پسند کریں گے اور گواہی دیں گے قبل اس کے کہ ان سے گواہی لی جائے۔ ❶

۱۹۴۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً۔

۱۹۴۳...... حضرت ابو بشرؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ حضرت شعبہؒ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے دوسرے نمبر پر فرمایا یا تیسرے نمبر پر۔

۱۹۴۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ -

۱۹۴۴...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے بہترین میرے زمانہ کے لوگ ہیں۔ پھر وہ جو ان کے بعد، پھر وہ جو ان کے بعد ہوں پھر وہ جو ان کے بعد ہوں"۔ (یعنی تبع تابعین کے بعد بھی ایک نسل)۔

عمران رضی اللہ عنہ بن حصین کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانہ کے بعد دو بار کہا یا تین بار۔

پھر فرمایا کہ: بعد ازاں وہ لوگ ہوں گے جو گواہی چاہے جانے سے قبل گواہی دیں گے۔ خیانت کریں گے دیانت داری نہیں کریں گے۔ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان میں مٹاپا پھیلے گا"۔

(چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق یہ سب خرابیاں بعد کے ادوار میں یعنی بنو امیہ کے اور بنو عباس کے امراء میں ظاہر ہوئیں)۔

۱۹۴۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ

۱۹۴۵...... حضرت شعبہؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور ان ساری روایات میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے

---

❶ فائدہ...... امام نوویؒ نے فرمایا کہ مٹاپے کو پسند کرنے سے مراد یا تو یہ ہے کہ وہ خوب کھائیں گے اور کھا کھا کر موٹے ہوں گے۔ لہٰذا اس میں وہ لوگ شامل ہیں جو کثرت اکل و شرب سے مٹاپے میں گرفتار ہوں۔ البتہ جو مٹاپا غیر مکتسب اور خلقی ہے یعنی خلقتاً موٹا ہے وہ اس سے مراد نہیں ہے۔

یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مال و دولت جمع کرنے میں حریص ہوں گے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ وہ لوگ ان شرف و فضائل کے حصول کی فکر میں لگے ہوں گے جو ان میں نہیں ہیں۔ واللہ اعلم۔

حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لا اَدْرِي اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلاثَةً وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي اَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى وَشَبَابَةَ يَنْذُرُونَ وَلا يَفُونَ وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ يُوفُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ ۔

اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں یا تین زمانوں کا ذکر فرمایا اور حضرت سبابہ کی روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے زہدم بن مضرب سے سنا اور وہ میرے پاس گھوڑے پر اپنی کسی ضرورت کیلئے آئے تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمران بن حصینؓ سے سنا اور حضرت یحیی وشبابہ کی روایت میں ینذرون ولا یفون کے الفاظ ہیں اور حضرت بھز کی روایت میں یوفون ہے جیسا کہ ابن جعفر نے کہا۔

۱۹۴۶ ـــ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الأُمَوِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ خَيْرُ هٰذِهِ الاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ زَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لا بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيَحْلِفُونَ وَلا يُسْتَحْلَفُونَ ۔

۱۹۴۶ ...... حضرت عمران بن حصینؓ نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ حدیث نقل کرتے ہیں (جس میں آپ ﷺ نے فرمایا) اس امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہیں جس زمانہ میں مجھ کو بھیجا گیا ہے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہونگے۔

حضرت ابو عوانہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ ﷺ نے تیسرے زمانہ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں اور حضرت ھشام عن قتادہؓ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ لوگ قسمیں کھائیں گے حالانکہ ان سے قسم نہیں مانگی جائے گی۔

۱۹۴۷ ـــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي اَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ ۔

۱۹۴۷ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ سب لوگوں میں بہتر کون ہیں؟ فرمایا: "وہ زمانہ جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا"۔

باب ـ ۳۵۷ باب قوله ﷺ لا تاتی مائة سنة وعلى الارض نفس منفوسة اليوم

پہلی صدی کے اخیر تک کسی کے باقی نہ رہنے کا بیان

۱۹۴۸ ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وقَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۱۹۴۸ ...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات کے اخیر دنوں میں عشاء کی نماز

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ۔

ہمارے ساتھ پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

"کیا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا۔ اس رات سے سو برس کے اختتام پر روئے زمین پر کوئی وہ شخص باقی نہیں رہے گا" (جو ابھی موجود ہے)

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بیان کرنے میں غلطی کی جو یہ بیان کرتے ہیں ان احادیث کی بناء پر کہ سو برس کے بعد کوئی نہیں رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے تو یہ ارشاد فرمایا کہ:

جو آج روئے زمین پر موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا اور مقصد آپ کا یہ تھا کہ صدی پوری گذر جائے گی۔ [1]

۱۹۴۹...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهٖ۔

۱۹۴۹...... حضرت زہریؒ سے حضرت معمر کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

۱۹۵۰...... حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِي عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَاُقْسِمُ بِاللهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ تَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

۱۹۵۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی وفات سے ایک ماہ قبل یہ فرماتے سنا کہ:

"تم لوگ مجھ سے قیامت کے متعلق دریافت کیا کرتے ہو جبکہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ روئے زمین پر جو بھی ذی نفس (آج موجود ہے ایسا نہیں کہ) اس پر سو برس پورے ہوں (اور وہ زندہ رہے)۔

---

[1] فائدہ...... گویا رسول اللہ ﷺ نے بتلا دیا تھا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سو برس کے بعد دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں گے اور کوئی صحابی نہیں رہے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور صحیح تر قول کے مطابق سب سے آخری صحابی ابو الطفیل رضی اللہ عنہ بھی ۱۱۰ھ میں انتقال کر گئے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: روئے زمین کا آپ ﷺ نے ذکر فرمایا: اس سے آسمان والوں کا استثناء ہو گیا۔ یعنی انسان مراد ہیں فرشتے نہیں کہ وہ تو باقی رہیں گے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس حدیث سے بعض نے حضرت خضر علیہ السلام کی وفات پر استدلال کیا ہے لیکن جمہور ان کی حیات کے قائل ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ خضر علیہ السلام زمین والوں میں نہیں بلکہ سمندر والوں میں سے ہیں۔ واللہ اعلم

(شرح النووی علی مسلم ۲/۳۱۰)

۱۹۵۱...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ۔

۱۹۵۱...... حضرت ابن جریج اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت ہی بیان فرماتے ہیں لیکن اس روایت میں آپ ﷺ کی وفات سے ایک ماہ پہلے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۵۲...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى كِلاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ۔

۱۹۵۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل فرمایا:

''آج کے دن کوئی آدمی ذی نفس جو موجود ہے ایسا نہیں کہ سو برس اس پر پورے ہوں اور وہ زندہ رہے اس وقت تک''۔

حضرت عبد الرحمٰنؒ نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمریں گھٹ جائیں گی (ورنہ پچھلے زمانوں میں لوگ کئی سو برس تک زندہ رہتے تھے)۔

۱۹۵۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِالاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ

۱۹۵۳...... حضرت سلیمان تیمیؒ سے دونوں سندوں کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۹۵٤...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَاَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ۔

۱۹۵۴...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے قیامت کے متعلق دریافت کیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آج کے دن روئے زمین پر موجود کوئی ذی نفس سو برس گذرنے پر موجود نہیں رہے گا۔

۱۹۵۵...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيدِ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ اِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ۔

۱۹۵۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی ذی نفس ایسا نہیں جو سو برس تک پہنچ جائے''۔

حضرت سالمؒ کہتے ہیں کہ ہم جابر رضی اللہ عنہ کے سامنے اسکا ذکر کر رہے تھے کہ اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اس وقت پیدا ہو چکا تھا۔

باب-۳۵۸ باب تحريم سب الصحابة رضى الله عنهم

صحابہ رضی اللہ عنہم کو سبّ و شتم کرنا اور برا کہنا حرام ہے

۱۹۵٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو

۱۹۵۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ۔

نے فرمایا:

"میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برامت کہو، میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برامت کہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے تو بھی صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کے ایک یا آدھے مد (ایک سیر یا آدھے سیر) کے برابر بھی نہیں ہو سکتا"۔ ❶

۱۹۵۷...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِي فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ -

۱۹۵۷...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ ناچاقی تھی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میرے صحابہ میں سے کسی کو برا نہ کہو۔ اور بلاشبہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (راہِ خدا میں) خرچ کر دے تو بھی میرے صحابہ کے ایک یا آدھا مد (سیر) خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا"۔

۱۹۵۸......حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ

۱۹۵۸...... حضرت اعمشؒ حضرت جریر اور حضرت ابومعاویہؓ کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت شعبہ اور حضرت وکیع کی روایت میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور خالد بن ولیدؓ کا ذکر نہیں ہے۔ ❷

---

❶ فائدہ...... قاضی عیاضؒ نے مشارق میں خطابیؒ سے نقل کیا ہے کہ: اس سے مراد ثواب ہے۔ یعنی ثواب کے اعتبار سے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے آدھے سیر سونا خرچ کرنے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا"۔

علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: وجہ اس کی یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا انفاق اس وقت تھا جب معاشی تنگی اور بدحالی تھی اور ان کا یہ انفاق رسول اللہ ﷺ کی نصرت وحمایت کیلئے تھا جو آپ ﷺ کے بعد معدوم ہے۔

اسی طرح صحابہ کا جہاد اور ان کی دیگر تمام نیکیاں اور عبادات کا معاملہ ہے (جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، ان کی تربیت میں کیئے)۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "نہیں برابر ہو سکتے تم میں سے وہ جس نے خرچ کیا فتح (مکہ) سے قبل اور قتال کیا۔ وہ لوگ بڑے درجہ والے ہیں"۔ (سورۃ الحدید/۱)

اور اس سب کے علاوہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی خشیتِ الٰہی، خشوع، نبی ﷺ سے محبت، باہمی ایثار، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کہ اس کا حق ادا کر دیا اور پھر سب سے بڑھ کر صحبتِ نبی ﷺ کی فضیلت خواہ وہ لحہ بھر کیلئے ہو۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ کوئی عمل ان کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور فضائل قیاس کے ذریعہ حاصل نہیں کیئے جا سکتے۔ یہ تو اللہ کا فضل ہے کہ جسے چاہے عطا فرما دے۔ (شرح النووی علی مسلم ۲/۳۱۱)

❷ فائدہ...... احقر ناکارہ مترجم عرض کرتا ہے کہ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی...... (جاری ہے)

شُعْبَةَ عَنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ وَاَبِى مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِى حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ۔

باب-۳۵۹ باب من فضائل اويس القرني رضى الله عنه

حضرت اویسِ قرنیؒ کی فضیلت

۱۹۵۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِى نَضْرَةَ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا اِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ لا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللهَ فَاَذْهَبَهُ عَنْهُ اِلاَّ مَوْضِعَ الدِّينَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ -

۱۹۵۹...... حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ ان میں ایک آدمی ایسا تھا جو اویسؒ قرنی کا تمسخر کیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کیا یہاں پر قرن کا کوئی آدمی ہے؟ وہ آدمی آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"تمہارے پاس یمن کا ایک شخص آئے گا اسے "اویس" کہا جاتا ہوگا۔ وہ یمن میں اپنی ماں کے علاوہ کوئی (عزیز رشتہ دار) نہیں چھوڑے گا۔ اس کے جسم پر برص کے سفید داغ تھے۔ اس نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اسکا مرض دور کر دیا سوائے ایک دینار یا درھم کے بقدر (وہ باقی ہے) جو کوئی تم میں سے اس سے ملے تو اپنے لیئے مغفرت کی دعا کروائے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... صحابی تھے اور صحابی بھی کون؟ سیف اللہ، جرنیل صحابہ۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے ہم طبقہ کسی کو بھی برا کہیں۔

جب خود صحابی کو کسی دوسرے صحابی کی تنقیص اور سب جائز نہیں تو چودھویں صدی کے بزعم خود دانشوروں اور قلمکاروں کو کیسے اس گستاخی اور جرأت بے باکانہ کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے بے باک قلموں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخانہ کلمات لکھ سکیں اور اپنی جری اور سفاک زبان سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بلند شان کے متعلق یاوہ گوئی کر سکیں۔

❶ فائدہ (صفحہ ہذا)...... حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے ہیں ان کا نام اویس بن عامر تھا، یا اویس بن عمرو۔ قرن جو یمن کا ایک قبیلہ ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں۔ اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے دربارِ رسالتمآب ﷺ میں حاضری اور دیدارِ حضرت ﷺ سے فیض یاب نہیں ہوئے۔ آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی ان کے متعلق بتلادیا گیا تھا اور آپ ﷺ نے ان کے متعلق جو ارشاد فرمایا وہ ان کی فضیلت و بزرگی کیلئے کافی ہے۔

ان کا شمار تابعین میں ہے نہ کہ صحابہ میں۔ لیکن تمام تابعین میں سب سے افضل ہیں جیسا کہ اگلی حدیث میں بھی ہے۔ جنگِ صفین میں شہید ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: حضرت اویس قرنیؒ اپنا حال لوگوں سے چھپاتے اور اپنی بزرگی اور مقام کو مخفی رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ آدمی ان سے تمسخر کیا کرتا تھا اور عارفین و خواص اولیاء اللہ کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اپنے مقام و بزرگی کو عام لوگوں سے چھپاتے ہیں۔ (شرح النوویؒ علی مسلم ۲/۳۱۱)

۱۹۶۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔

۱۹۶۰...... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
"تابعین میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے جسے اویس کہا جاتا ہے اس کی والدہ ہیں۔ اس کے جسم پر سفیدی بھی تھی۔ تم اس سے کہنا کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے"۔

۱۹۶۱...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ يَاْتِیْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِیْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِیْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهُ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ يَاْتِیْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسٌ

۱۹۶۱...... حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی یمن کے رضاکار دستے آتے تو آپ ان سے پوچھا کرتے تھے کہ کیا تم میں کوئی اویس بن عامر ہے؟ یہاں تک کہ حضرت اویس قرنی خود آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (چونکہ شکل سے پہچانتے نہیں تھے اسلئے) پوچھا کہ تم اویس بن عامر ہو؟ کہا: ہاں! کہا کہ قبیلۂ مراد کی قرن شاخ سے ہو؟ کہا: ہاں! کہا: کیا تمہارے برص کا نشان تھا جس سے تم صحت یاب ہو گئے مگر ایک درہم بقدر رہ گیا؟ کہا: ہاں۔ کہا تمہاری والدہ بھی ہیں؟ کہا: جی ہاں!
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:
"تمہارے پاس اویس بن عامر آئے گا یمن کے رضاکاروں کے ساتھ۔ وہ قبیلۂ مراد کی قرن شاخ سے ہوگا۔ اس کو برص کا داغ تھا جس سے وہ صحت یاب ہو گیا لیکن ایک درہم کے برابر باقی ہے۔ اس کی والدہ بھی ہے اور وہ اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے۔ اس کا مقام یہ ہے کہ اگر اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اسے پورا کر دے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کر دے تو ایسا کر لینا"۔
لہٰذا آپ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ حضرت اویسؒ نے دعا فرمادی۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟ کہنے لگے کہ کوفہ کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہاں کے گورنر کے نام آپ کیلئے خط لکھ دوں؟ فرمایا کہ میں خاکسار لوگوں کے درمیان رہنا پسند کرتا ہوں۔
اگلے سال کوفہ کے اشراف میں سے ایک رئیس نے حج کیا۔ وہ حضرت

بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ اُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهٗ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَاٰهُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ ۔

عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے حضرت اویسؒ کے متعلق دریافت کیا۔

وہ کہنے لگا کہ میں انہیں اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کا گھر خالی اور سامان واسباب بہت کم تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ:

”تمہارے پاس یمن کے رضاکاروں کے ہمراہ اویس بن عامر جو قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہوگا آئے گا۔ اس کو برص کے داغ تھے وہ اس سے شفایاب ہوگیا لیکن ایک درہم کے برابر داغ رہ گیا۔ اس کی والدہ بھی موجود ہیں۔ جن کے ساتھ وہ حسن سلوک کرتا ہے (اس کا مقام یہ ہے کہ) اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اسے پورا کرے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کر دے تو ایسا کرنا“۔

وہ رئیس (جب کوفہ گیا تو) حضرت اویسؒ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے حضرت اویسؒ نے فرمایا کہ تم تو ابھی خود ایک نیک سفر (حج کے سفر سے) آئے ہو لہٰذا تم میرے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ رئیس نے کہا کہ آپ میرے واسطے مغفرت کی دعا کیجئے۔

حضرت اویسؒ نے فرمایا کہ تم تو ابھی خود ایک نیک سفر (حج کے سفر) آئے ہو لہٰذا تم میرے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ پھر پوچھا کہ تم عمرؓ سے ملے ہو؟ اس نے کہا ہاں! چنانچہ پھر اس کے لئے دعا کر دی۔ اس وقت لوگ اویس کا مقام ومرتبہ سمجھے۔ اور وہاں سے وہ سیدھے چل دیئے۔

اسیرؒ کہتے ہیں کہ ان کا لباس ایک موٹی چادر تھی۔ جب بھی کوئی ان کو دیکھتا تو کہتا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔ ❶

---

❶ فائدہ…… علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ:

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت اویس قرنیؒ سے دعا کرانے کی نبوی ہدایت سے یہ وہم نہ ہونا چاہئے کہ اویس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے افضل تھے یا یہ کہ اس سے قبل ان کی مغفرت کا وعدہ نہیں تھا۔ اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر اجماع ہے اور اویس رضی اللہ عنہ تو بہر حال تابعی تھے اور تابعی، صحابی سے افضل نہیں ہو سکتا۔

رسول کریم ﷺ کی اس ہدایت کا مقصد اویس قرنیؒ کے مستجاب الدعوات ہونے کو بتلانا تھا۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیر کی طرف رغبت دلانا مقصود تھا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ حضور علیہ السلام نے امت کو آپ ﷺ پر درود پڑھنے اور آپ ﷺ کے وسیلہ کی دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ حالانکہ آپ علیہ السلام تمام بنی آدم سے افضل ہیں۔ (ملخصاً از شرح الابی علی مسلم)

باب-۳۶۰
باب وصیة النبي ﷺ باهل مصر
اہل مصر کے متعلق نبی ﷺ کی وصیت

۱۹۶۲...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا۔

۱۹۶۲...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ عنقریب ایک زمین فتح کرو گے جہاں قیراط (ایک سکہ) کا رواج ہوگا۔ تم وہاں کے باشندوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا۔ کیونکہ ان کا حق بھی ہے اور رشتہ داری بھی ہے۔ جب تم دیکھو کہ وہاں دو آدمی ایک اینٹ برابر جگہ پر لڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جاؤ“۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن جو شرحبیل ابن حسنہ کے دو بیٹے تھے ایک اینٹ برابر جگہ کیلئے لڑ رہے تھے تو وہاں سے نکل کھڑے ہوئے۔ ❶

۱۹۶۳...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ اَبِي بَصْرَةَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاَحْسِنُوا اِلَى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ

۱۹۶۳...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم لوگ مصر کو فتح کرو گے، وہ ایسی زمین ہے کہ جس میں قیراط کا لفظ بولا جاتا ہے تو جب تم مصر میں داخل ہو تو وہاں کے رہنے والوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کا تم پر حق بھی ہے اور رشتہ بھی یا آپ نے فرمایا: ان کا حق بھی ہے اور دامادی کا رشتہ بھی۔ تو جب تو دو آدمیوں کو دیکھے کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا۔ ابوذرؓ فرماتے

---

❶ فائدہ...... رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں اہل مصر کے متعلق حسن سلوک کی وصیت فرمائی اور اسکی وجہ یہ بتلائی کہ انکا حق ہے اور رشتہ داری کا تقاضا بھی ہے۔
حق یا تو اسلئے ہے کہ مصر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں صلحاً فتح ہوا تھا سوائے اسکندریہ کے تو صلحاً فتح ہونے کی بناء پر ان کا حق ہے۔
اس بناء پر کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام، حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ مصر کی تھیں۔
اور رشتہ داری کی بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے تھے جو حضرت ہاجرہؓ کے بیٹے تھے اور وہ مصر کی تھیں۔
علاوہ ازیں حضورؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی ماں ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا بھی مصر کی تھیں۔ دوسری بات حضورؐ نے یہ ارشاد فرمائی کہ: جب تم دیکھو کہ دو آدمی ایک اینٹ کے برابر جگہ کیلئے لڑائی کر رہے ہیں تو وہاں سے نکل کھڑے ہو۔ کیونکہ مال و جائیداد کی محبت، دنیا طلبی کی محبت اور آخرت و جہاد جیسے عمل سے بیزاری کی علامت ہے۔ اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب کسی قوم میں زمین و جائیداد کی حرص بڑھ جاتی ہے تو ان میں باہمی جھگڑے عداوتیں اور نفرتیں بڑھ جاتی ہیں۔ لہٰذا وہاں سے نکل جاؤ۔
یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی بین دلیل ہے۔ آپ ﷺ نے جو پیشن گوئی کی ویسا ہی ہو کر رہا۔ مصر بھی فتح ہوا۔ زمین جائیداد کی محبت کی بناء پر اینٹ برابر جگہ پر بھی جھگڑا ہوا۔ جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے۔

ذِمَّةً وَرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔

ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور اسکے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

باب-۳۶۱ باب فضل اهل عمان

اہل عُمان کے فضائل

۱۹٦٤...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ اَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا اِلَى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ۔

۱۹٦۴...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کی طرف بھیجا۔ ان لوگوں نے اسے برا بھلا کہا اور زدو کوب کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتلایا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اگر تم اہل عمان کے پاس آتے تو وہ نہ تمہیں برا بھلا کہتے نہ زدو کوب کرتے"۔ [1]

باب-۳۶۲ باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرها

بنو ثقیف کے جھوٹے اور سفاک شخص کا بیان

۱۹٦۵...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيَّ اَخْبَرَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي نَوْفَلٍ رَاَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللهِ لَقَدْ

۱۹٦۵...... حضرت ابو نوفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مدینہ کی ایک گھاٹی پر دیکھا (یعنی جب حجاج ابن یوسف نے انہیں پھانسی دے دی تو انہیں مدینہ کی ایک گھاٹی پر پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھا)

قریش کے لوگ اور دیگر لوگ وہاں سے گذر رہے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے گذرے تو ٹھہر گئے اور (میت کو خطاب کر کے) ارشاد فرمایا:

السلام عليك ابا خبيب! السلام عليك ابا خبيب! السلام عليك ابا خبيب! اللہ کی قسم! میں تو آپ کو اس سے منع کرتا تھا۔ اللہ

---

[1] فائدہ...... عُمان (ع کے پیش کے ساتھ) دور نبوی ﷺ میں یمن کا ایک شہر تھا اور اب ایک مستقل ملک کی حیثیت کا مالک ہے۔ جس کا دارالحکومت "مسقط" ہے۔ بعض لوگوں نے اسے "عَمان" پڑھا ہے جو صحیح نہیں۔ عَمان اردن کا دارالحکومت ہے۔
حدیث میں اہل عُمان کی فضیلت ظاہر ہے۔

كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللهِ لَأُمَّةٌ اَنْتَ اَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللهِ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَاُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهُ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَاْتِيَنِّي اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللهِ لَا آتِيكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ اَرُونِي سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَطَعَامَ اَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَنَا اَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔

کی قسم! میں تو آپ کو اس سے منع کرتا تھا۔ اللہ کی قسم! میں تو آپ کو اس سے روکتا تھا۔

اللہ کی قسم! جہاں تک میں جانتا ہوں، آپ بہت روزے رکھنے والے، رات بھر کھڑے رہنے والے (نوافل میں) اور رشتے ناطے جوڑنے والے تھے۔

اللہ کی قسم! وہ گروہ کہ آپ جس گروہ کے برے ہیں وہ بہت عمدہ گروہ ہے۔ (یہ ایک طنزیہ جملہ ہے)، علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ:

"حجاج اور اس کے ساتھیوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس بناء پر پھانسی دی تھی کہ وہ انہیں امت کا بدترین فرد سمجھتے تھے اپنے زعم میں۔ حالانکہ وہ تو بڑے صاحب فضل وخیرات تھے، لہٰذا اگر وہ برے ہیں تو پھر تو پوری امت میں شر نہیں رہا اور پوری امت بہترین ہو گئی۔ تو یہ ایک طنزیہ جملہ تھا جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حجاج اور اس کے گروہ کے اس فعلِ شنیع کے متعلق کہا)۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے چل دیئے۔

حجاج بن یوسف کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے وہاں پر کھڑے ہونے اور مذکورہ بات کہنے کی اطلاع پہنچی تو اس نے آدمی بھیج کر (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی نعش) سولی سے اتروالی اور انہیں یہود کے قبرستان میں ڈلوادیا۔

پھر اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلا بھیجا۔ انہوں نے اس کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔

حجاج نے پھر دوبارہ اپنا قاصد بھیجا اور کہلایا کہ میرے پاس آجاؤ ورنہ میں ایسے آدمی کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو تمہاری چٹیا پکڑ کر لے کر آئیگا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے پھر انکار کر دیا اور فرمایا کہ: اللہ کی قسم میں تیرے پاس نہیں آؤں گی حتی کہ تو ایسا آدمی بھیجے جو مجھے میری چوٹیوں سے کھینچ کر لائے۔ حجاج نے کہا میرے جوتے لاؤ۔ اس نے اپنے جوتے پہنے پھر وہ اکڑ کر چلتا ہوا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا کہ: تم نے دیکھا میں نے اللہ کے دشمن (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اللہ کا دشمن کہا) کے ساتھ کیا کیا۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھ لیا۔ تو نے اس کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی"۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تو اس (عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا (بطور تمسخر و استہزاء کے) تو سن! اللہ کی قسم! میں دو کمر بند والی ہوں ان میں سے ایک میں تو میں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا کھانا باندھتی تھی کہ جانور نہ کھالیں۔

اور دوسرا کمر بند وہ تھا کہ کوئی عورت اس سے بے نیاز نہیں۔

تو آگاہ رہ! رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک سفاک۔ تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور جہاں تک سفاک خونریزی کرنیوالے کا تعلق ہے تو وہ میں تیرے سوا کسی کو نہیں سمجھتی۔ یہ سن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور ان سے کوئی تعرض نہ کیا۔ [1]

---

[1] فائدہ..... حجاج بن یوسف اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان سیاسی اختلاف مشہور و معروف ہے۔ حجاج بن یوسف نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر جب وہ مکہ کے حاکم تھے زبردست حملہ کیا اور بیت اللہ پر سنگباری کی۔ آخر میں اس نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو پھانسی دے دی تھی۔ اور ان کو پھانسی کے تختہ پر تین روز تک لٹکا چھوڑا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہاں سے گذرتے ہوئے ان کی لاش کو خطاب کر کے تین بار سلام کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ میت کو سلام کرنا تدفین سے قبل بھی جائز ہے اور تین بار سلام کرنا بھی جائز ہے۔ اور انہیں ان کی کنیت سے تین بار خطاب کر کے کہا میں نے آپ کو اس سے روکا تھا۔ یعنی حکمرانوں سے جنگ مول لینے سے کیونکہ وہ مقتدر ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ حکام سے صلح کرنا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت ان کی مخالفت کے کہ اس میں دین و ایمان اور جان و مال کے اعتبار سے آزمائش زیادہ ہے۔ جبکہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی رائے اس کے برعکس تھی۔

اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی بڑی تعریف فرمائی اور یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کمال جرأت، حق گوئی اور بے باکی کی دلیل ہے۔ کیونکہ حجاج کے اقتدار کا سورج سوا نیزہ پر تھا اور اس نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ظالم، فاسق اور اللہ کا دشمن گردانا تھا۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہما نے برملا وہی بات کہی جو حق تھی اور اس بات کی پرواہ نہ کی کہ یہ اطلاع حجاج کو ہو سکتی ہے اور وہ انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔

حجاج جیسا سفاک و ظالم شخص کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کی مقدس زندگیوں سے کھیلنا اور ان کی عزت و آبرو پر حملہ آور ہونا اپنے لیئے فخر سمجھتا تھا۔

اس نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلوایا اور انکار پر اتنے سخت الفاظ میں دھمکی دی۔ لیکن وہ بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی ماں تھیں۔ انہوں نے انکار کر دیا اور جب وہ خود ہی خجل خوار ہو کر ان کے پاس آیا اور اپنی فاتحانہ شان کا اظہار کیا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ایک مختصر مگر عجیب اثر انگیز جملہ میں اسے اس کی حقیقت بتلا دی کہ:

"تو نے اس کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی"۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما وہ محترم خاتون ہیں جنہوں نے سفر ہجرت کے دوران رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غار ثور میں راتوں کو کھانا پہنچایا اور وہ اپنے جسم سے کمر بند کے ذریعہ کھانا باندھ کر لاتی تھی۔ (جس کا قصہ معروف ہے) اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے انہیں "ذات النطاقین" دو کمر بند والی کا خطاب دیا تھا۔ حجاج نے اسے ان کی اہانت کا جملہ بنانا چاہا کیونکہ ...... (جاری ہے)

باب-۳۶۳

باب فضل فارس
اہل فارس کے فضل کا بیان

۱۹۶۶...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ۔

۱۹۶۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''اگر دین ثریا (ستاروں کی کہکشاں) پر بھی ہوتا تو فارس کا ایک آدمی یا فارس کے بیٹوں میں سے ایک آدمی وہاں بھی پہنچ جاتا اور دین حاصل کرتا''۔

۱۹۶۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قَالَ رَجُلٌ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ۔

۱۹۶۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ اسی اثناء میں آپ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی۔
جب آپ نے یہ آیت پڑھی:
''اور (اس نے پیغمبر بھیجا) اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے''۔ (الجمعہ)
تو ایک شخص نے سوال کیا یا رسول! یہ کون لوگ ہیں؟
رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب نہیں دیا یہاں تک کہ اس نے ایک یا دو یا تین بار سوال کیا اور ہمارے درمیان سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔
رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا اور فرمایا: ''اگر ایمان ثریا (ستارہ) پر بھی ہوتا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... دو کمر بند والی سے مراد خادمہ ہوتی تھی جو خدمت کیلئے کمر بستہ رہنے کی خاطر دو کمر بند باندھتی تھی۔
مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے فرمایا کہ: اللہ کی قسم! میں دو کمر بند والی ہی ہوں۔
اور انہوں نے حجاج کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنادی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''ثقیف میں ایک کذاب پیدا ہوگا اور ایک سفاک و خونریزی کرنے والا''۔ اور فرمایا کہ ہم نے کذاب تو دیکھ لیا اس سے مراد مختار بن ثقفی تھا جس نے نبوت کا دعوائے باطل کیا تھا پھر اللہ نے اسے تباہ کیا۔
اور سفاک کے بارے میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ وہ تو ہی ہے۔ کیونکہ حجاج بھی ثقفی تھا۔
یہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی دلیری، جرأت اور حق گوئی کی دلیل ہے کہ ایسے سفاک و ظالم حاکم کے سامنے بھی کلمۂ حق جو حجاج کیلئے تازیانہ تھا کہنے سے دریغ نہ فرمایا۔

تب بھی اسے حاصل کر لیتے"۔ [1]

باب-۳۶۴ باب قوله ﷺ الناس کابل مائة لا تجد فیها راحلة

نبی ﷺ کا انسانوں کو اونٹوں سے تشبیہ دینا

۱۹۶۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً ۔

۱۹۶۸...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگوں کو ایسا پاؤ گے جیسے سو اونٹ کہ ان میں آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا"۔ [2]

---

[1] فائدہ...... فارس والے کون ہیں؟ حافظؒ نے فرمایا: یہ نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور چونکہ گھڑ سوار اور بہادر رہتے تھے اسلئے انہیں فارس کہا جانے لگا۔ اس میں اہل فارس کی فضیلت ظاہر ہے۔
بعض علماء نے فرمایا کہ اس کا مصداق امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جبکہ بعض نے اس کا مصداق امام بخاریؒ کو قرار دیا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ اس کا مصداق وہ تمام محدثین وفقہاء کرام اور مشائخ ہو سکتے ہیں جو فارسی ہیں۔ ان میں امام ابو حنیفہؒ اور امام بخاریؒ بھی ہیں"۔

[2] فائدہ...... انسانوں کو اونٹوں سے تشبیہ دینے سے کیا مراد ہے؟
علماء نے اس کی تفسیر دو طریقوں سے کی ہے:
ایک یہ کہ انسانوں میں نسبی اعتبار سے تفاوت نہیں سب برابر ہیں جیسے سو اونٹوں میں کوئی بھی سواری کے قابل نہیں سب ایک جیسے ہیں۔
یہ تفسیر و تشریح علامہ ابن قتیبہؒ نے اختیار کی ہے۔
دوسری تفسیر جسے اکثر علماء و محدثین نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ:
آپ ﷺ کا مقصود اہل فضل و کمال کی قلت کی طرف اشارہ ہے۔ جس طرح سو اونٹوں میں سے ایک بھی قابل سواری نہیں ملتا اسی طرح دنیا میں انسان تو بہت ہیں مگر عقلمند، سمجھدار، بہادر اور دانا و صالح بہت ہی کم ملتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

كتاب البر والصلة والآداب

کتاب البر والصلۃ والآداب

حسن سلوک، نیکی اور اداب کے مسائل

باب-۳۶۵ باب بر الوالدين وانهما احق به

والدین کے ساتھ حسن سلوک اُن کے حقوق کا بیان

۱۹۶۹۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ الثَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوكَ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ -

۱۹۶۹۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا کون مستحق ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں! اس نے پوچھا پھر اس کے بعد کون؟ فرمایا تمہاری ماں! اس نے پوچھا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا تمہاری ماں! اس نے پوچھا پھر کون ہے؟ فرمایا تمہارا باپ!❶

۱۹۷۰۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ -

۱۹۷۰۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہتر سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ۔ پھر جو تم سے (رشتہ داری میں) قریب ہو۔ پھر جو تم سے قریب ہو۔❷

۱۹۷۱۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

۱۹۷۱۔۔۔۔ترجمہ حدیث حسب سابق ہے۔ اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے جواب دینے سے قبل فرمایا کہ:

---

❶ بعض علماء نے اس حدیث کی بنیاد پر کہا ہے کہ حسن سلوک کے تین حصے ماں کیلئے ہیں اور ایک چوتھائی حصہ والد کیلئے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ماں اس کے حمل اور مستقل نوماہ تک پیٹ میں اٹھائے رکھنے کی مشقت اٹھاتی ہے پھر اس کی ولادت پھر رضاعت وغیرہ کی مشقت اٹھاتی ہے۔ جبکہ باپ فقط اس کی تربیت وغیرہ میں شریک ہوتا ہے۔ لہٰذا ماں کا حق مقدم ہے۔

❷ قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ: والدین کیساتھ حسن سلوک کے بعد صلہ رحمی میں رشتہ داروں میں سب درجہ بدرجہ ہیں جو زیادہ قریبی عزیز ہے وہ پہلے مستحق ہے اور یہ اس وقت ہے جب کہ سب کے ساتھ حسن سلوک ممکن نہ ہو۔ اور اگر سب کے ساتھ بیک وقت حسن سلوک کی قدرت ہو تو سب کے ساتھ ضروری ہے۔
ایک حدیث میں ماں باپ کے بعد بہن کے پھر بھائی کے متعلق حکم ہے۔ (حاکم عن ابی رمثہ)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَاَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ۔

تیرے والد کی قسم! تجھے اس کا جواب ضرور ملے گا۔ (اس سے مقصود قسم کھانا نہیں تھا بلکہ یہ کلمہ عادتاً اہل عرب کی زبانوں پر جاری ہو جاتا ہے۔)

۱۹۷۲......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ مَنْ اَبَرُّ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَيُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ۔

۱۹۷۲......حضرت ابن شبرمہ سے ان اسانید کے ساتھ (سابقہ) روایت منقول ہے حضرت وہیب کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ کون نیکی کا حقدار زیادہ ہے؟ اور حضرت محمد بن طلحہ کی روایت کردہ میں ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ کون میرے اچھے سلوک کا زیادہ حقدار ہے؟ پھر حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

۱۹۷۳......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا

۱۹۷۳......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا ہاں! فرمایا کہ پس تو پھر تو انہی میں جہاد کر۔ [1]

---

[1] جہاد کیلئے والدین سے اجازت کا مسئلہ

رسول اکرم ﷺ نے اس شخص کو جس کا نام غالباً "جاہمہ بن العباس بن مرداس" تھا جواب دیا کہ اپنے والدین ہی میں جہاد کر۔
جس کا مقصد یہ ہے کہ اپنے والدین کی خدمت اور رضاجوئی کے ذریعہ جہاد بالنفس میں لگا رہ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک جہاد سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ اس نوع کی کئی روایتیں اصحاب صحاح نے تخریج کی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے جہاد کی اجازت مانگنے والوں کو والدین کی خدمت، ان سے حسن سلوک اور بہتر معاملہ کی ہدایت فرمائی۔ (دیکھئے تکملہ فتح الملہم ۵/۳۲۹)
علامہ عینیؒ شارح بخاری نے عمدۃ القاری میں فرمایا کہ:
"ان احادیث کی بناء پر اکثر اہل علم نے جن میں امام اوزاعیؒ، ثوریؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل وغیرہ شامل ہیں کہا کہ آدمی کو چاہیئے کہ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد میں نہ جائے۔ جب تک کہ ضرورت نہ ہو یا دشمن کی قوت زیادہ نہ ہو۔ لیکن اگر ایسی صورت میں تو فریضہ جہاد سب پر لازم ہو گا اور اختیار ختم ہو جائے گا اور ہر ایک پر جہاد واجب ہو گا اور (بیٹے کو) باپ سے اور (غلام کو) آقا سے اجازت کی ضرورت نہ ہو گی۔
علامہ ابن حزمؒ نے فرمایا کہ: "اگر اس کے والدین کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو (کہ ان کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہ ہو) تو اس پر سے جہاد کا فریضہ ساقط ہو جائے گا اور اگر ایسا نہ ہو تو جمہور اسے اجازت والدین پر موقوف رکھتے ہیں"۔ (مراتب الاجماع)
حاصل کلام یہ ہے کہ جہاد پر جانے کیلئے والدین کی اجازت ضروری ہے لیکن اگر جہاد فرض عین ہو جائے نفیر عام کے ذریعہ (تو پھر اجازت کی ضرورت نہیں)۔
علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں فرمایا کہ:
"یہ (جہاد کا فرض کفایہ ہونا) اس وقت ہے جبکہ نفیر عام نہ ہوتی ہو۔ اور اگر نفیر عام ہو گئی اس طرح کہ کفار نے مسلمانوں کے کسی شہر پر حملہ کر دیا تو وہ فرض عین ہو جائے گا۔ خواہ جہاد کا اعلان کرنے والا عادل ہو یا فاسق۔ تو اس شہر کے تمام باشندوں...... (جاری ہے)

حَبِيبٌ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَاذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

۱۹۷۴......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِم اَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ -

۱۹۷۴...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا (بقیہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل بیان فرمائی)

۱۹۷۵......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۹۷۵...... حضرت حبیبؓ سے ان اسانید کے ساتھ مذکورہ حدیث (ایک شخص نے آپ ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا کیا تیرے والدین حیات ہیں؟ اس نے جواب دیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: انہی میں جہاد (خدمت) کر) کی حدیث منقول ہے۔

۱۹۷۶......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ نَاعِمًا مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ اَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ اِلَى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا۔

۱۹۷۶...... حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا کہ:
"میں آپ ﷺ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ سے اجر و ثواب چاہتا ہوں"۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟
اس نے کہا: جی ہاں! بلکہ دونوں ہی زندہ ہیں۔ فرمایا کہ تم اللہ سے اجر و ثواب چاہتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں!
فرمایا کہ تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جاؤ اور ان سے حسن سلوک کرو۔

باب-۳۶۶ باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلاۃ وغیرھا

نفل عبادت پر والدین کی اطاعت مقدم ہے

۱۹۷۷......حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

۱۹۷۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جریج (بنی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... پر جہاد کیلئے نکلنا فرض ہوگا۔ اور اسی طرح جو اس شہر کے قریب بسنے والے ہیں ان پر فرض ہے اگر وہاں کے باشندے مقابلہ کیلئے کافی نہ ہوں پھر ان کے جو قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں۔ (فتح القدیر۔ ۵/۱۹۱)

بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَأَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أَبِي رَاعِي الضَّأْنِ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبْنِي مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ ۔

اسرائیل کا ایک عابد شخص) اپنے صومعہ (عبادت خانہ) میں عبادت کر رہا تھا۔ اسی دوران اس کی ماں آ گئیں۔

حضرت حُمیدؒ کہتے ہیں کہ ابو رافعؓ نے ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کرنے کا انداز بیان کیا جیسے ان سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا تھا کہ جب جریج کی ماں نے انہیں پکارا تو کیسے اپنی ہتھیلی کو اپنی پیشانی پر مارا اور سر اوپر اٹھایا ان کی طرف اور جریج کو پکارا اور کہا: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ وہ اپنی نماز میں ہی لگا رہا اور (دل میں) کہا کہ اے اللہ! (ایک طرف) میری ماں ہیں اور (دوسری طرف) میری نماز ہے۔ اس نے اپنی نماز کو اختیار کیا۔ ماں واپس لوٹ گئیں۔

دوسرے دن وہ پھر آئیں اور کہا: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ جریج نے کہا (دل میں) اے اللہ! میری ماں (ایک طرف) اور میری نماز (دوسری طرف)۔ پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گیا۔ اسکی ماں نے کہا: اے اللہ! جریج ہے میرا بیٹا ہے۔ میں نے اس سے بات کی مگر اس نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ اے اللہ! اسے موت نہ دیجئے یہاں تک کہ وہ بازاری عورتوں کا منہ دیکھ لے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر وہ بازاری عورتوں کے فتنہ میں پڑ جانے کی دعا کرتی تو وہ اس میں بھی مبتلا ہو جاتا۔ (ماں نے صرف بازاری عورتوں کا منہ دیکھنے کی بددعا کی تھی)

فرمایا کہ ایک بھیڑوں کا چرواہا جریج کے عبادت خانہ کے پاس رہتا تھا۔ بستی سے ایک عورت نکلی تو وہ چرواہا اس پر چڑھ دوڑا (اس سے بدکاری کی) جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور ایک لڑکے کو جنم دیا۔ اس عورت سے کہا گیا کہ یہ کیا ہے؟ (یہ لڑکا کہاں سے لائی) اس نے کہا اس عبادت خانہ میں رہنے والے آدمی سے ہوا ہے۔

لوگ اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر آئے اور جریج کو پکارا تو اسے نماز میں مشغول پایا۔ اس نے ان سے بات نہ کی۔ لوگوں نے اسکے عبادت خانہ کو منہدم اور مسمار کرنا شروع کر دیا۔ حضرت جریج نے جب یہ دیکھا تو عبادت خانہ سے اتر کر ان کے پاس آیا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ اس عورت سے پوچھ (یہ کیا کہتی ہے)

حضرت جریج مسکرایا پھر بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ تیرا باپ کون ہے؟ بچہ نے (جو نو مولد تھا) جواب دیا کہ میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔
لوگوں نے جب (حیرت انگیز طور پر نو مولود بچہ کو کلام کرتے دیکھا اور) یہ بات سنی تو کہنے لگے ہم نے جو تمہارا عبادت خانہ مسمار کیا ہے اسے ہم سونے اور چاندی سے بنائیں گے۔
حضرت جریج نے کہا کہ نہیں اسے ویسا ہی مٹی کا بنا دو جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اس پر چڑھ گیا (عبادت کیلئے)۔ ❶

١٩٧٨...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلا ثَلاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ. يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى

١٩٧٨...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کوئی بچہ جھولے میں (نو مولود ہونے کی حالت میں) نہیں بولا سوائے تین بچوں کے، عیسیٰ بن مریمؑ (۲) جریج کا ساتھ۔
اور جریج ایک عابد آدمی تھا۔ اس نے اپنا صومعہ (عبادت خانہ) بنایا تھا وہ اسی میں (عبادت میں مشغول) تھا اس کی ماں آئی۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ ماں نے کہا: اے جریج! اس نے (دل میں) کہا کہ اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز (کس کو اختیار کروں) بس اپنی نماز کی طرف متوجہ رہا، ماں واپس ہو گئی۔
اگلے روز ماں پھر آئی تو وہ نماز میں مشغول تھا۔ ماں نے کہا: اے جریج!

---

❶ علامہ ابن بطالؒ نے کہا کہ: "جریج کی ماں کے بد دعا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کی شریعت میں نماز کے دوران کلام کرنا جائز تھا۔ تو اس کے باوجود ماں کے حق کو نہ پہچاننے کی وجہ سے ماں نے بد دعا کی۔
لیکن حافظ ابن حجرؒ نے ابن بطالؒ کے اس قول کو رد کیا ہے اور کہا کہ جریج کا یہ کہنا کہ: "اے اللہ ایک جانب میری ماں ہے اور دوسری جانب میری نماز"۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ ان کی شریعت میں بھی نماز میں کلام کرنا مباح نہ تھا۔
لیکن اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کلام کرنا نماز کیلئے مفسد نہ ہو لیکن خشوع کو ختم کرنے کا تو ذریعہ ہو سکتا تھا۔
کیا دوران نماز والدین یا ماں کی پکار پر جواب دینا جائز ہے؟ بعض شوافعؒ نے حدیث کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا ہے خواہ فرض نماز ہو یا نفل۔ لیکن ان کے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ اگر نماز نفل ہو اور والد یا والدہ کو جواب دینے سے انہیں ایذاء پہنچنے کا یقین ہو تو جواب دینا نماز منقطع کر کے واجب ہے۔
اور اگر فرض نماز ہو اور وقت تنگ ہو تو جواب دینا واجب نہیں۔
احنافؒ کے نزدیک نفل نماز میں تو جواب دینا واجب ہے اور اگر فرض نماز میں والدین میں سے کوئی پکارے۔ تو جواب نہ دے۔ الّا یہ کہ وہ کسی مدد کے طالب ہوں (غیر معمولی حالات میں) اور نفل میں اگر والدین کو اس کے نماز میں مشغول ہونے کا علم ہو اسکے باوجود پکاریں تو جواب نہ دے ورنہ دے سکتا ہے"۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۳۳۴)

صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اُمِّي وَصَلَاتِي فَاَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلٰى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو اِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِي اِلٰى صَوْمَعَتِهِ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ اَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي قَالَ فَاَقْبَلُوا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا اَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ

اس نے کہا کہ اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز (کسے اختیار کروں) بس نماز ہی میں لگا رہا۔

ماں نے کہا: اے اللہ! اسے موت نہ دینا یہاں تک کہ وہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے"۔

بنو اسرائیل جریج اور اس کی عبادت کا تذکرہ کیا کرتے تھے (کہ کتنی عبادت کرتا ہے)

وہاں ایک بدکار عورت بھی تھی جس کے حسن کی مثالیں دی جاتی تھیں۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں جریج کو (اپنے) فتنہ میں مبتلا کر دوں۔

چنانچہ وہ حضرت جریج کے سامنے آئی۔ حضرت جریج نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی۔ وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو حضرت جریج کے عبادت خانہ کے قریب ہی رہتا تھا۔ اس عورت نے اپنے آپ پر اسے قدرت دے دی اس نے اس سے بدکاری کی۔ وہ حاملہ ہو گئی۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اس نے کہہ دیا کہ یہ تو جریج سے ہے۔

لوگ اس کے پاس نہیں آئے، اسے عبادت خانہ سے نیچے اتارا اور اس کے صومعہ کو منہدم کر دیا اور اسے مارنا شروع کر دیا۔

اس نے کہا کہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ تو نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور تجھ سے اسکا بیٹا ہوا ہے۔

حضرت جریج نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟

وہ اسے لے آئے۔ حضرت جریج نے کہا کہ مجھے نماز پڑھنے دو۔ اس نے نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر بچہ کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں ٹھوکا دیا اور کہا: اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟

بچہ نے جواب دیا فلاں چرواہا۔

لوگ اب جریج کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تیرا صومعہ سونے کا بنائیں گے۔

اس نے کہ انہیں اسے گارے مٹی کا ہی پھر بنا دو جیسا کہ پہلے تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (اور تیسرا بچہ جس نے جھولے میں کلام کیا اس کا قصہ یہ تھا کہ)

ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا ۔

ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ اسی اثناء میں وہاں سے ایک شخص اپنے عمدہ جانور پر سوار گذرا اس کا لباس بہت عمدہ تھا۔

بچہ کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنائیے۔ بچہ نے ماں کی چھاتی چھوڑی اور اس سوار کی طرف رخ کر کے اسے دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنائیے۔

یہ کہہ کر پھر چھاتی کی طرف متوجہ ہو گیا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر اسے چوس رہے ہیں اور بچہ کے دودھ پینے کی کیفیت کو بیان کر رہے ہیں۔ اسی دوران لوگ ایک باندی کو لے کر وہاں سے گزرے جسے مار پیٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تو نے زناکاری کی ہے اور تو نے چوری کی ہے۔ جبکہ وہ باندی کہہ رہی تھی کہ: "میرے لیئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے"۔

بچہ کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس باندی جیسا نہ بنائیے۔ بچہ نے دودھ پینا چھوڑا اور اس باندی کی طرف دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنائیے۔ اب اس موقع پر ماں بیٹے میں گفتگو ہوئی۔ ماں نے کہا کہ ایک اچھی ہیئت والا آدمی گذرا تو میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنائیے۔ تو تو نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنائیے۔ اور پھر لوگ اس باندی کو لے کر گذرے اسے مارتے اور کہتے کہ تو نے زناکاری کی ہے اور چوری کی ہے۔ تو میں نے کہا اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنائیے۔ تو تو نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنائیے۔ (اس کی کیا وجہ ہے) بچہ نے کہا کہ: وہ آدمی ایک ظالم وجابر شخص تھا۔ تو میں نے کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا (یعنی ظالم وجابر) نہ بنائیے۔ اور یہ باندی، لوگ اس کے متعلق کہہ رہے تھے کہ تو نے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا اور کہہ رہے تھے کہ تو نے چوری کی ہے حالانکہ اس نے چوری نہیں کی۔ تو میں نے کہا: اے اللہ مجھے اس جیسا (حق پر قائم رہنے والا) بنائیے۔ ❶

---

❶ دونوں احادیث سے اولیاء اللہ کی کرامات کو ثبوت ہوتا ہے اور یہ کہ اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں۔
دوسرے ماں سے نیکی کرنے اور حسن سلوک کی اہمیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ اور ماں کی بددعا کے اثرات بد کا فوری ظہور بھی قابل توجہ ہے۔
اسی طرح مصیبت کے وقت نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کرنا بھی حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت جریج نے کیا...... (جاری ہے)

باب-۳۶۷ باب رغم انف من ادرك ابويه او احدهما عند الكبر فلم يدخل الجنة

اس محروم شخص کا بیان جو بوڑھے والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا

۱۹۷۹...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔

۱۹۷۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خاک آلودہ ہو اس شخص کی ناک، خاک آلودہ ہو اس شخص کی ناک، خاک آلودہ ہو اس شخص کی ناک، جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو ان کے بڑھاپے میں پایا، پھر بھی جنت میں داخل نہ ہوا''۔ ❶

۱۹۸۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ -

۱۹۸۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناک خاک آلود ہو گئی پھر ناک خاک آلود ہو گئی پھر ناک خاک آلود ہو گئی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون آدمی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

۱۹۸۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْن بلال حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُهُ ثَلاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ـ

۱۹۸۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو گئی (بقیہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی مثل بیان فرمائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اور اللہ نے اس کی مدد فرمائی۔

حدیث میں تین بچوں کا ذکر ہے۔ لیکن ان کے علاوہ بھی بعض واقعات ایسے ہیں جن میں بچہ نے کلام کیا ہے۔ مثلاً: اصحاب الاخدود کا واقعہ۔ اسی طرح جادوگر اور راہب کے قصہ میں وہ بچہ جو اپنی ماں کے ساتھ تھا اس نے بھی کلام کیا تھا۔

اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں شہادت دینے والا بچہ بھی اسی فہرست میں شامل ہے۔ یہاں حدیث میں صرف تین بچوں کا ذکر ان کے جھولے میں گفتگو کے حوالہ سے آیا ہے۔ جبکہ مذکورہ واقعات میں بچے ذرا سے بڑے تھے اور جھولے میں پڑے ہوئے نہیں تھے۔ واللہ اعلم۔

(فائدہ صفحہ ہذا)

❶ خاک آلودہ ہونا، ایک محاورہ ہے اہل عرب کا اور یہاں مراد ہے کہ وہ شخص ناکام و نامراد ہو، تباہ و برباد ہو جو اپنے والدین میں سے کسی ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پانے کے باوجود اپنی جنت کا سامان نہ کرے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حصول جنت کیلئے جو اعمال مقرر فرمائے ہیں اور جن پر جنت کا وعدہ ہے ان میں سب سے آسان اور بغیر مشقت والا عمل والدین کی خدمت ہے اور خصوصاً ان کے بڑھاپے میں ان کے ساتھ حسن سلوک کر کے بغیر کسی مشکل کے انسان جنت میں جا سکتا ہے۔

اور جو شخص جنت کے حصول کا یہ یقینی موقع بھی ضائع کر دے تو وہ یقیناً محروم ہے۔

باب-۳۶۸ باب فضل صلة اصدقاء الاب والام ونحوهما

والدین کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

۱۹۸۲...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ اَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ اَصْلَحَكَ اللهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيهِ۔

۱۹۸۲...... حضرت عبداللہ بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک دیہاتی ان سے مکہ کے راستہ میں ملا، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار تھے اس پر اس کو سوار کر دیا اور اپنا عمامہ جو خود سر پر باندھے تھے اسے عطا فرما دیا۔
ابن دینارؒ کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ سے نیکی کا معاملہ فرمائے۔ وہ تو دیہاتی آدمی تھا جو بہت تھوڑے پر ہی خوش ہو جاتے ہیں (پھر اس قدر اکرام کرنے کی کیا ضرورت تھی؟)۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
اس دیہاتی کا والد حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) بن الخطاب (میرے والد) کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:
"نیکیوں میں بڑی نیکی، بیٹے کا اپنے باپ کے اہل محبت کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے"۔

۱۹۸۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّﷺ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيهِ۔

۱۹۸۳...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"نیکیوں میں بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے"۔

۱۹۸۴...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰى فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ

۱۹۸۴...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب مکہ کیلئے نکلتے تو اپنا ایک گدھا بھی لے لیتے اور جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو تفریح طبع کیلئے گدھے پر سواری کرتے تھے۔ اور ان کے ایک عمامہ تھا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔
ایک روز وہ اپنے اسی گدھے پر سوار تھے کہ ایک دیہاتی وہاں سے گذرا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تو فلاں ابن فلاں نہیں ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں! آپ نے اپنا گدھا اسے دے دیا۔ اور کہا اس پر سوار ہو جا اور اپنا عمامہ بھی اسے دے کر کہا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بعض ساتھیوں نے ان سے کہا کہ "

هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ غَفَرَ اللهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ ۔

آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے اس دیہاتی کو اپنا تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا جو آپ خود باندھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: "نیکیوں کی نیکی آدمی کا اپنے باپ کے انتقال کے بعد اس کے اہل محبت سے اچھا برتاؤ کرنا ہے"۔ اور اس دیہاتی کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

باب-۳۶۹ باب تفسير البر والاثم

نیکی اور گناہ کی تعریف

۱۹۸۵ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالاِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ ۔

۱۹۸۵ ...... حضرت نواس بن سمعان الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بھلائی (نیکی) حسن اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جس کی کھٹک تمہارے دل میں رہے اور دوسرے لوگوں کو اس کے بارے میں جاننا تمہیں ناگوار ہو"۔ ❶

۱۹۸۶ ...... حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ

۱۹۸۶ ...... حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ میں ایک سال قیام پذیر رہا۔ مجھے (مستقل) ہجرت سے صرف آپ ﷺ سے سوال کرنے کی رغبت نے منع کئے رکھا۔ کیونکہ ہم میں سے جب کوئی ہجرت کر جاتا تو رسول اللہ ﷺ سے کچھ

---

❶ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ صحابی تھے، ان کے والد بھی صحابی تھے۔ حدیث میں ان کی نسبت انصاری ذکر کی گئی ہے لیکن ابو علی الجبائی کہتے ہیں کہ یہ نسبت صحیح نہیں۔ یہ اصلا کلابی ہیں جو انصار کے حلیف تھے۔
حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے نیکی اور گناہ کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ فرمایا کہ "نیکی، حسن اخلاق ہے۔ اسلئے کہ حسن خلق مجموعۂ حسنات ہے۔ لیکن حسن خلق کا مفہوم اتنا محدود نہیں جتنا کہ ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے۔ نہ ہی وہ متعین مفہوم ہے جسے ہمارے ہاں خوش اخلاقی کا نام دیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ ایک وسیع اور جامع لفظ ہے جو اپنے معنیٰ و مفہوم کے اعتبار سے پورے سلوک و تصوف، تزکیۂ نفس، اخلاقِ باطن، اصلاح رذائلِ نفس اور طریقت و معرفتِ الٰہی کو جامع ہے۔ اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سائل کے جواب میں فرمایا تھا کہ "كان خلقه القرآن"، کہ نبی ﷺ کا اخلاق تو قرآن کریم تھا۔ یعنی قرآن حکیم جس زندگی، جس معاشرت، جس خصلت و عادت اور جس مزاج کا تقاضا کرتا ہے۔ رسول کریم علیہ افضل التسلیم اسکے کامل نمونہ تھے۔
مذکورہ حدیث میں بھی حضور اکرم ﷺ نے حسن اخلاق کو نیکی قرار دیا ہے۔

اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ اِلا الْمَسْاَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْاَلْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالاِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالاِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔

(زیادہ) سوالات نہ کیا کرتا تھا (ادب اور احترام کی وجہ سے)۔ میں نے (ایک بار) آپ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"نیکی تو حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹک پیدا کرے اور تمہیں ناگوار ہو کہ لوگ اس سے واقف ہو جائیں"۔ ❶

باب-۳۷۰ باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها

صلہ رحمی کرنا ضروری اور قطع رحمی کرنا حرام ہے

۱۹۸۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي مُزَرِّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي اَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ

۱۹۸۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ نے جب تمام مخلوق کی تخلیق فرمائی اور اس سے فارغ ہوئے تو رشتہ ناطہ کھڑا ہوا اور کہا یہ مقام قطع رحمی کرنے (رشتہ توڑنے) سے بچنے اور پناہ مانگنے والے کا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
ہاں! کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اسے جوڑوں ارو جو تجھے کاٹے میں اسے کاٹوں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں (میں اس پر خوش

---

❶ نوویؒ نے فرمایا کہ قاضی عیاضؒ نے فرمایا:
"حضرت نواس رضی اللہ عنہ سال بھر مدینہ میں بحیثیت مسافر کے مقیم ہوئے۔ انہوں نے مدینہ کی طرف مستقل ہجرے نہیں کی تھی۔ اور وجہ خود ان کے بقول یہ تھی کہ جو کوئی مستقل ہجرت کر کے مدینہ میں بس جاتا وہ پھر رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سوالات نہ کیا کرتا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ مدینہ میں مقیم لوگوں کی بہ نسبت مسافرین اور زائرین کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے سوالات کرنے کی زیادہ اجازت تھی (تاکہ وہ خوب اچھی طرح دین سیکھ کر جائیں جبکہ مدینہ والوں کو تو وہیں رہنا تھا وہ جب چاہیں سوال کر کے اپنی راہنمائی حاصل کر سکتے تھے) رسول اللہ ﷺ نے گناہ کی بڑی فطری تعریف فرمائی کہ جو کام انسان کے ضمیر کو چبھن میں مبتلا رکھے۔ خلش اور کھٹک دل میں پیدا کر دے وہ گناہ ہے۔ اور جس کا لوگوں کے سامنے ظاہر ہونا ناگوار ہو وہ بھی گناہ ہے۔
اور واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ضمیر اور احساس قلب ایک ایسی چیز بنائی ہے جو انسان کو یا تو گناہ سے باز رکھتی ہے یا گناہ کے بعد احساس ندامت وپشیمانی میں مبتلا کر دیتی ہے، البتہ جس شخص کی فطرت ہی مسخ ہو چکی ہو یا جسکا احساس ہی مر چکا ہو اسکی تو بات نہیں ورنہ کوئی بھی با ضمیر اور ذی حس شخص کسی جرم کے ارتکاب کے بعد، کسی کو تکلیف وایذاء پہنچانے کے بعد اور کسی برے کام کے بعد مطمئن نہیں رہ سکتا کہ اس کے دل میں اس غلط عمل کا احساس بھی نہ جاگے۔
اور اگر ہر شخص گناہ کے اس معیار کو سامنے رکھے تو بہت سی وہ باتیں جن کے متعلق وہ اصحاب فتویٰ سے رجوع کر کے مخصوص حالات کے تحت جواز حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے ان کے گناہ ہونے کی تصدیق خود اس کا قلب وضمیر کرے گا۔ اور یہی وہ چیز ہے جو کسی بھی معاشرہ اور مجتمع کو متوازن اور معتدل بناتی ہے۔

وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِﷺاقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْآ اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾۔

ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ تیرا ہی مقام ہے۔
بعد ازاں رسول اللہﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو:
اللہ تعالیٰ منافقوں کو خطاب کر کے فرماتے ہیں:
"پس اگر تم کو حکومت مل جائے تو امکان ہے کہ تم زمین میں فساد مچاؤ اور رشتے ناطے توڑ ڈالو یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی، پس ان کو بہرا کر دیا اور ان کی نگاہوں کو اندھا کر دیا۔ سو کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں"۔ ❶

---

❶ صلہ رحمی کیا ہے؟

مندرجہ بالا حدیث میں نبی کریم سرور دو عالمﷺ نے صلہ رحمی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کی تخلیق فرمائی تو رشتہ ناتا کھڑا ہوا۔ یہاں یہ اشکال نہیں ہونا چاہئے کہ رشتہ ناتہ تو اعراض میں سے ہے اور اعراض متجسد اور متجسم نہیں ہوتے؟ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ایسا فی الحقیقت ہوا ہو۔ کیونکہ اعراض اللہ تعالیٰ کے حکم سے متجسد ہو سکتے ہیں اور اس کا بھی احتمال ہے کہ کوئی فرشتہ کھڑا ہوا ہو اور اس کی زبان سے یہ کلام ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ضرب المثل اور استعارہ کے طور پر اس طرح بیان کیا ہو۔ (فتح الباری ۸/۵۸)

بہر کیف! رشتہ ناتا کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ:
"یہ مقام قطع رحمی سے پناہ مانگنے کا ہے"۔ یعنی میں آپ کی پناہ پکڑتا ہوں اپنے قطع کیئے جانے سے"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! کیا تو اس پر راضی ہے کہ جو تجھے جوڑے میں اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں اسے توڑوں"۔ اس نے کہا۔ کیوں نہیں۔ (میں اس پر راضی ہوں)

یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ صلہ رحمی کیا چیز ہے۔
علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ: "آدمی کی جو رشتہ داری ماں اور باپ کی طرف سے ہو اسے "رحم" کہا جاتا ہے۔ مثلاً: باپ، دادا، پردادا، ان کی اولادیں نیچے تک اور ماں، نانا نانی، پرنانا پرنانی، اور ان کی اولادیں نیچے تک۔ یعنی باپ کی طرف سے چچا، پھوپھیاں۔ ماں کی طرف سے خالائیں اور ماموں اور اپنے بہن بھائی اور انکی اولادیں"۔ (یہ سب "رحم" کی قرابت داری میں شامل ہیں اور ان کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی واجب اور ضروری ہے۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ:
"اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ صلہ رحمی مطلقاً واجب ہے اور رشتہ داری کا قطع کرنا اور ختم کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ پھر صلہ رحمی کے مختلف درجات ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کسی بھی رشتہ دار اور قرابت دار سے میل جول اور تعلق نہ توڑا جائے بلکہ اس سے میل ملاقات اور سلام دعا رکھی جائے"۔ پھر صلہ رحمی کے بعض درجات واجب ہیں مثلاً: یہ ادنیٰ درجہ جو ابھی بیان ہوا۔ اور بعض درجات مستحب ہیں مثلاً کسی قرابت دار کی مالی یا جسمانی مدد کرنا اور اس کے غم و خوشی میں کام آنا وغیرہ۔

ابن ابی جمرۃؒ فرماتے ہیں کہ:
"صلہ رحمی بسا اوقات مالی تعاون کے ذریعہ ہوتی ہے۔ کبھی کسی ضرورت کی تکمیل کے ذریعہ ہوتی ہے۔ کبھی کسی ضرر اور نقصان کو دور کرنے سے ہوتی ہے کبھی کسی سے ہنسی خوشی ملنے اور بات چیت کرنے سے ہوتی ہے اور کبھی صاحب قرابت کیلئے دعا کرنے سے ہوتی ہے"۔
گویا کہ قرابت دار کو کسی بھی طرح کی خیر پہنچانا "صلہ رحمی" کہلاتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی شر سے بچانا بھی صلہ رحمی کہلاتا ہے۔ (جاری ہے)

۱۹۸۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ -

۱۹۸۸...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"رحم (قرابت داری) عرشِ الٰہی سے لٹک ہوئی ہے اور کہتا ہے: جو مجھے جوڑے اللہ اسے جوڑے اور جو مجھے توڑے اللہ اسے توڑے"۔

۱۹۸۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ -

۱۹۸۹...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

۱۹۹۰...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ -

۱۹۹۰...... حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۱۹۹۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ۔

۱۹۹۱...... اس سند سے بھی حضرت جبیر بن مطعمؓ سے حسب سابق حدیث منقول ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا)

۱۹۹۲...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ اَوْ

۱۹۹۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کیا کرے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... پھر رشتہ داری کی حد کیا ہے؟ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ جن رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی واجب ہے ان کی حد کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول تو یہ ہے کہ ضروری رحم حرم یعنی ہر وہ رشتہ دار کہ اگر دونوں میں سے ایک کو عورت تصور کر لیا جائے تو اس سے نکاح حرام ہو اسکے ساتھ صلہ رحمی واجب ہے۔ جبکہ اس کے مقابلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ "رحم (قرابت داری) عام ہے تمام ذوی الارحام میں جو وارث ہو سکتے ہوں۔ اس میں محرم اور نامحرم کی قید نہیں ہے"۔
نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ دوسرا قول زیادہ صحیح ہے اور اس پر متعدد احادیث بھی دلالت کرتی ہیں۔

❶ یہاں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ رزق و عمر میں زیادتی اور فراخی کا تعلق تقدیر معلق سے ہے۔ نہ کہ تقدیر مبرم سے۔...... (جاری ہے)

يُنْسَا فِي اَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ۔

۱۹۹۳ــــ و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهٗ فِي رِزْقِهٖ وَيُنْسَا لَهٗ فِي اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ۔

۱۹۹۳ــــ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس آدمی کو یہ بات محبوب ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کر دی جائے اور اس کے مرنے کے بعد اس کو یاد رکھا جائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی رشتہ داری کو جوڑے (قطع رحمی نہ کرے)

۱۹۹٤ــــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ لِي قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِي وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

۱۹۹۴ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بعض رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ تحمل و بردباری کا معاملہ کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جاہلانہ برتاؤ کرتے ہیں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے جیسا تو کہہ رہا ہے تو در حقیقت تو (ان پر احسان کر کے) ان کے منہ میں جلتی راکھ ڈال رہا ہے (یعنی تیرا ان کے ساتھ حسن سلوک اور جواب میں ان کی بد سلوکی ان کیلئے جہنم کا سامان کر رہی ہے) اور جب تک تو اس حالت پر برقرار رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل ایک مددگار فرشتہ تیرے ساتھ رہے گا۔ جو تجھے ان (رشتہ داروں) پر غالب رکھے گا"۔

باب ۳۷۱ــ باب تحريم التحاسد والتباغض والتدابر
حسد، بغض اور باہمی دشمنی کا حرام ہونا

۱۹۹۵ــــ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ

۱۹۹۵ــــ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "آپس میں بغض مت رکھا کرو، نہ ایک دوسرے سے حسد کیا کرو اور نہ ایک دوسرے سے دشمنی کیا کرو اور ہو جاؤ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی۔ اور کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تقدیر مبرم کا معاملہ تو یہ ہے کہ اس میں کوئی تغیر و ترمیم ممکن نہیں ہے۔
جبکہ بعض علماء نے فرمایا کہ رزق اور عمر میں زیادتی سے مال اور عمر کے ایام کی زیادتی مراد نہیں ہے بلکہ برکت مراد ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کم مال میں تمام ضرورتیں پوری ہو جائیں اور کم عمر کے اندر کثیر اعمال صالحہ کر لیئے جائیں۔ (واللہ اعلم۔)

لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلاثٍ - کہ اپنے (مسلمان) بھائی (سے تعلق) کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے"۔ ❶

---

❶ مذکورہ بالا حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے تین چیزوں سے منع فرمایا:

۱) بغض (۲) حسد (۳) باہمی عداوت۔

بغض کیا ہے؟

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں فرمایا کہ:

"جان لو کہ غصہ جب ظاہر نہ ہو اور اس کی تشفی اور اظہار کا موقع نہ ملے تو وہ باطن میں لوٹ جاتا ہے اور دل میں راسخ ہو جاتا ہے اور وہ "حقد" بن جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص پر غصہ تھا اس پر نہ نکلنے کی وجہ سے دل میں اس کا بوجھ ہونے لگتا ہے جو اس سے بیزاری اور نفرت دل میں پیدا کرتا ہے......"

اور فرمایا کہ: "اس "حقد" کی بناء پر آٹھ قسم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

۱) دل میں یہ تمنا پیدا ہو کہ اس شخص کے پاس سے نعمت زائل ہو جائے۔ چنانچہ جیسے ہی اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو یہ دل میں غمزدہ ہوتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ خوش ہوتا ہے اور یہ منافقین کا کام ہے۔

۲) اسکے متعلق حسد کے جذبات کو دل میں چھپا کر رکھتا ہے اور جب اس پر کوئی تکلیف آتی ہے تو اس کی وجہ سے اسے عار دلاتا ہے۔

۳) اس سے قطع تعلق کر لیتا ہے خواہ وہ خود تعلق جوڑے لیکن یہ اس سے قطع تعلق کرتا ہے۔

۴) اس کو حقیر سمجھ کر اس سے اعراض کرنے لگتا ہے۔

۵) اس کے متعلق ناجائز باتیں کہنے لگتا ہے۔ مثلاً: اس کی غیبت کرتا ہے، اس کے رازوں کو آشکارا کرتا ہے اور اس کی بے آبروئی کرنے لگتا ہے۔

۶) اس کا مذاق اڑاتا ہے اور اس کے ساتھ مضحکہ اور تمسخر کرتا ہے۔

۷) اس کو جسمانی اذیت دیتا ہے اور اسے مارتا پیٹتا ہے۔

۸) اگر اس کا کوئی حق اس سے وابستہ ہو تو اس حق کی ادائیگی میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

اور یہ آٹھوں باتیں حرام ہیں"۔ (احیاء العلوم/امام غزالیؒ ۳/۱۸۱)

حقد کے جذبات کا دل میں پیدا ہو جانا تو بہر حال ایک فطری اور بعض اوقات غیر اختیاری امر ہے۔ لہٰذا مطلقاً اس کا دل میں پیدا ہو جانا تو برا اور ناجائز نہیں ہے لیکن اگر اس کی وجہ سے کسی ناجائز کام کا ارتکاب ہو یا مذکورہ بالا آٹھ باتوں میں سے کوئی بات پیدا ہونے لگے تو یہ حرام ہے اور اسے دور کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

صوفیاء کرامؒ نے لکھا ہے کہ اس کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے خلاف دل میں حقد اور حسد کے جذبات پیدا ہوں اور وہ اس کے خلاف کسی ناجائز کام کے ارتکاب کا سبب بننے لگیں تو اسے چاہئے کہ وہ اس شخص کیلئے دعا کرے، اس کی خیر خواہی کرے اور اس کے حق میں اس کے پیٹھ پیچھے دعا کرے۔ یہ کام اگرچہ بہت مشکل اور قلب پر بڑا شاق اور گراں ہوتا ہے لیکن دل پر جبر کر کے کچھ دن تک ایسا کرنے سے اتنا ضرور ہو جاتا ہے کہ ان جذبات کی رو میں بہہ کر اس شخص کے خلاف کوئی ناجائز کام نہیں کرتا اور دل میں چھپے حسد و حقد کے جذبات کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔

حسد کیا ہے؟

جذبات میں دوسری چیز جس سے منع کیا گیا ہے، وہ حسد ہے، حسد کے کیا معنی ہیں:

"اس بات کی تمنا کرنا کہ فلاں شخص سے یہ نعمت زائل ہو کر مجھے مل جائے یا مجھے نہ بھی ملے لیکن اس کے پاس بھی نہ..... (جاری ہے)

۱۹۹۶...... حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ح و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ -

۱۹۹۶...... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی ہے۔

۱۹۹۷...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوا -

۱۹۹۷...... ترجمہ حدیث حسبِ سابق ہے۔ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ لَا تقاطعوا "آپس میں قطع تعلق مت کیا کرو"۔

۱۹۹۸...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَاَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا -

۱۹۹۸...... حضرت زہریؒ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت نقل کی گئی ہے اور وہ چار اکٹھی خصلتوں کا ذکر کرتے ہیں اور باقی حضرت عبدالرزاق کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی بھی نہ کرو۔

۱۹۹۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

۱۹۹۹...... اس سند سے بھی حسبِ سابق حدیث منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے (كُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا) کہ آپس میں بھائی بھائی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... رہے"۔ چنانچہ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں فرمایا:

"جان لو کہ حسد بھی حقد کے نتائج میں سے ہے۔ جبکہ حقد غصہ اور غضب کے نتائج میں سے ہے۔ گویا حسد اس کی شاخ ہے جبکہ ان سب کی اصل اور جڑ غصہ ہے۔ حسد کے یوں تو بے شمار اثرات ہیں لیکن اس کی چار بڑی قسمیں ہیں۔

۱) انسان یہ تمنا کرے کہ فلاں شخص (جس سے وہ حسد کرتا ہے) کی نعمت اس سے زائل ہو جائے اگرچہ وہ اسے بھی نہ ملے اور یہ انسانی خباثت کی انتہا ہے۔

حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ: باہمی دشمنی نہ رکھو۔ اس سے مراد کینہ ہے۔ جو انسان کو موقع ملنے پر دشمنی نکالنے پر ابھارتا ہے اور فرمایا کہ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

گویا اسلام کی اصل روح "اخوت" ہے۔ قرآن کریم میں بھی "انما المؤمنون اخوة" کا اعلان کر دیا گیا اور احادیث میں بھی اسلامی اخوت پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مذہب عقیدہ اور فکر و نظر کی بنیاد پر اخوت و محبت اور برادرانہ جذبات یہ صرف اسلام کی خصوصیت اور انفرادیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد انصار و مہاجرین میں باقاعدہ "مؤاخاۃ" قائم فرمائی۔

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا -

بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

۲۰۰۰...... حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ -

۲۰۰۰...... حضرت شعبہؒ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرماتے ہیں البتہ اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ جیسے اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔

باب-۳۷۲ باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي

بغیر شرعی عذر کے تین دن سے زیادہ ترک تعلق حرام ہے

۲۰۰۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ -

۲۰۰۱...... حضرت ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو چھوڑے رکھے تین راتوں سے زیادہ۔ اس طرح سے کہ دونوں کا آمنا سامنا ہو تو یہ ادھر کو رخ کرے اور وہ اُدھر کو رخ کرلے۔ اور ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے جو سلام میں پہل کر دے"۔ ❶

۲۰۰۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

۲۰۰۲...... حضرت زہریؒ سے ان اسانید کے ساتھ سابقہ حدیث (کہ کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے الخ) ہی کی مثل حدیث منقول ہے اس میں صرف لفظی تبدیلی کا فرق ہے معنی و مفہوم ایک ہی ہے۔

---

❶ اس حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے باہمی معاشرتی تعلق کی اہمیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ باہمی معاشرت، لین دین اور معاملات میں اختلاف رائے، تنازع اور ایک دوسرے سے مختلف خیالات پیدا ہو جانا ایک فطری بات ہے اور اگر یہ اختلاف رائے حدود کے دائرہ میں ہو تو کوئی زیادہ خطرناک بھی نہیں۔ لیکن جب یہ حدود سے تجاوز کر جائے یعنی اس کے اثرات باہمی تعلقات پر پڑنے لگیں اور انسان ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہ رہے، اور وہ اپنے بھائی پر ساری دنیا کو ترجیح دینے لگے تو یہ صورتِ حال دینی اور اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے نہایت سنگین ہوتی ہے۔

اسلام کی تعلیم اور ہدایت یہ ہے کہ باہمی اختلاف کو حد کے اندر رکھا جائے اور انسانی احترام کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس حدیث میں ناراضگی، جھگڑنے اور اختلاف کی بناء پر ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ترک کر دینے کو سخت گناہ اور ناجائز قرار دیا ہے۔

اور اس کے ختم کرنے کا ایک علاج بھی ارشاد فرمایا کہ: جب وہ دونوں ملیں تو کوئی سلام میں پہل کر لے اور جو سلام کرنے میں پہل کرے گا وہی دونوں میں زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں بڑائی اور تکبر نہیں ہے۔ اور اس کا سلام میں پہل کرنا باہمی عداوت کو ختم کرنے اور دوسرے کے دل میں موجود جذبۂ نفرت و بیزاری کم کرنے کا سبب ہوگا۔

اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ اِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا فَاِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا۔

۲۰۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

۲۰۰۳...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''مومن کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے (تعلق توڑے رکھے)۔

۲۰۰۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۲۰۰۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین دن کے بعد (بات چیت) چھوڑنا جائز نہیں۔ (یعنی اگر کسی سے ناراضگی کا اظہار کرنا بھی ہو تو زیادہ سے زیادہ تین دن تک خاموش رہ کر بات نہ کر کے یا سلام دعا ترک کر کے کیا جاسکتا ہے لیکن تین روز سے زائد تک اس عمل کو جاری رکھنا گناہ ہے)

باب-۳۷۳ باب تحریم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها
بدگمانی، تجسّس، رقابت وغیرہ حرام ہیں

۲۰۰۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

۲۰۰۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''بدگمانی سے بچو، اسلئے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، نہ دوسروں کی باتوں پر کان لگاؤ، نہ (ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے کیلئے) تجسس میں پڑو، نہ آپس میں رشک کرو (یعنی دنیا کی چیزوں میں ایک دوسرے پر رشک نہ کرو) نہ حسد کیا کرو۔ نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ آپس میں دشمنی کرو اور سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ''۔ ❶

---

❶ حدیث بالا میں نبی کریم ﷺ نے سات چیزوں سے منع فرمایا ہے:
۱) بدگمانی...... اور اس کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ باہمی دشمنیوں اور عداوت اور نفرت کا بنیادی سبب بدگمانی ہے۔ کسی کے متعلق غلط گمان اور اندازہ کرنا سخت گناہ ہے اور قرآن کریم کی سورۃ الحجرات میں بھی اس کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔
۲) اور اس کو سب سے بڑا جھوٹ اسلئے قرار دیا گیا کہ عام طور پر جھوٹ میں ایک گونہ سچ کا احتمال بھی ہوتا ہے۔ مثلاً: انسان کسی...... (جاری ہے)

۲۰۰۶ـــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَهَجَّرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا۔

۲۰۰۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نہ آپس میں ایک دوسرے کو چھوڑے رکھو (قطع تعلق کر کے) نہ دشمنیاں کرو، نہ ایک دوسرے کی باتوں پر کان لگاؤ نہ ہی تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کرے اور سب اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ"۔ ❶

۲۰۰۷ـــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

۲۰۰۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)...... سے کوئی بات سن کر اسے بیان کرتا پھرتا ہے اور وہ جھوٹ ہوتی ہے لیکن بہر حال اس میں سچ کا احتمال کسی قدر رہتا ہے۔ لیکن بدگمانی ایسی چیز ہے کہ اس کا تعلق اپنی ذات سے ہوتا ہے اور اس کے غلط اور جھوٹ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا۔ اسلئے اسے "اکذب الحدیث" سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا گیا۔

۲) تحسس...... یعنی کان لگا کر کسی کی بات سننا۔ مثلاً دو آدمی آپس میں بات کر رہے ہیں اور یہ ان کی طرف کان لگا کر ان کی باتوں کو سننے کی کوشش کر رہا ہے یہ خیال کر کے کہ شاید میرے متعلق گفتگو کر رہے ہوں گے۔ یہ بھی ناجائز ہے۔

۳) تجسس...... دوسرے کے عیوب اور برائیوں کی تلاش وجستجو میں پڑنا۔ یہ بھی ناجائز اور حرام ہے۔

۴) تنافس: اس کے لفظی معنیٰ ہیں رشک کرنا۔ جو دین کے معاملات میں تو درست اور پسندیدہ ہے کہ کاش میں بھی ایسا ہو جاؤں وغیرہ اور قرآن میں بھی اس تنافس کو پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ہے:

و فی ذالك فليتنافس المتنافسون۔ (المطففین) لیکن دنیاوی معاملات اور مادی اشیاء میں یہ "تنافس" جائز نہیں۔

۵) تحاسد...... حسد، اس کے متعلق تفصیلی گفتگو پیچھے گزر چکی ہے۔

۶) تباغض...... آپس میں بغض رکھنا۔

۷) تدابر...... باہمی دشمنی وعداوت پیدا کرنا۔ یہ دونوں باتیں ناجائز ہیں۔ ان پر کلام بھی پیچھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے۔

(فائدہ صفحہ ہٰذا)

❶ اس حدیث میں ایک اضافی بات ہے کہ "تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع مت کرے"۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک شخص کسی سے کوئی چیز خرید رہا ہے اور اس سے معاملہ اور بھاؤ تاؤ کر رہا ہے۔ اب درمیان میں تم داخل ہو جاؤ اور اسے وہی چیز اس سے کم دام میں فروخت کرنے کی کوشش کرو۔ یہ ناجائز ہے۔

مثلاً: ایک آدمی کپڑا خرید رہا ہے اور کپڑا فروخت کرنے والا اسے (۱۰۰) سو روپے میں فروخت کر رہا ہے۔ اب تم ان کے درمیان میں آکر خریدنے والے سے یہ کہہ دو کہ میں یہی کپڑا تمہیں ۹۰ روپے میں دیتا ہوں۔ یہ ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ اس میں دوسرے بھائی کی روزی اور رزق کو نقصان پہنچانے کی نیت ہے۔ اگر وہ اس سے اپنا معاملہ ختم کر کے یکسو ہو جائے تو تمہارے لئے اپنا معاملہ کرنا جائز ہے۔ بلکہ شریعتِ مطہرہ نے تو اس میں بھی اتنی احتیاط کی ہے کہ اگر کوئی شخص بازار کو خراب کرنے اور دوکانداروں کو نقصان پہنچانے کی خاطر چیزوں کی قیمت حقیقی قدر سے کم کرتا ہے تو یہ بھی ناجائز ہے۔

جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ بازار میں اپنا سامان بازار کے ریٹ سے کم پر فروخت کر رہا ہے تو اس سے فرمایا کہ:

"اما ان ترفع السعرو اما تخرج عن سوقنا"

یعنی یا تو اپنے نرخ بڑھاؤ یا ہمارے بازار سے اٹھ جاؤ۔ (دیکھئے اسلامی معیشت وتجارت / شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثانی)

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَحَاسَدُوا وَلا تَبَاغَضُوا وَلا تَجَسَّسُوا وَلا تَحَسَّسُوا وَلا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا -

"نہ حسد کیا کرو، نہ بغض کیا کرو، نہ کان لگایا کرو، نہ تجسس کیا کرو، نہ تناجش کیا کرو (یعنی بھاؤ بڑھانے اور دھوکہ دینے کیلئے زیادہ بولی نہ لگایا کرو)۔ اور ہو جاؤ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی"۔ ❶

۲۰۰۸...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ لا تَقَاطَعُوا وَلا تَدَابَرُوا وَلا تَبَاغَضُوا وَلا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ -

۲۰۰۸...... حضرت اعمشؒ سے اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔ کہ تم ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو اور تم بھائی بھائی ہو جاؤ جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔

۲۰۰۹...... و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تَبَاغَضُوا وَلا تَدَابَرُوا وَلا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا -

۲۰۰۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"نہ آپس میں بغض کیا کرو، نہ دشمنیاں کیا کرو، نہ (دنیاوی چیزوں میں) ایک دوسرے پر رشک ور قابت کیا کرو، اور ہو جاؤ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی"۔

باب-۳۷۴ باب تحریم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله

مسلمان پر ظلم کرنا اور اس کی تذلیل کرنا حرام ہے

۲۰۱۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَحَاسَدُوا وَلا تَنَاجَشُوا وَلا تَبَاغَضُوا وَلا تَدَابَرُوا وَلا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لا يَظْلِمُهُ وَلا يَخْذُلُهُ وَلا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا

۲۰۱۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نہ باہمی حسد کیا کرو، نہ ایک دوسرے کے مال کی قیمت بڑھاؤ (دھوکہ دینے کیلئے) نہ ہی بغض کیا کرو، نہ دشمنی کیا کرو، نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کیا کرے اور سب اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے رسوا کرتا ہے نہ اس کی تحقیر کرتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے، آپ ﷺ نے سینہ

---

❶ اس حدیث میں ایک اور اضافہ ہے وہ ہے "تناجش" جس سے منع کیا گیا ہے۔ تناجش کے معنیٰ ہیں دھوکہ دینے اور بھاؤ بڑھانے کیلئے زیادہ بولی لگانا۔

مقصد یہ ہے کہ بعض اوقات دوکاندار اپنا مال زیادہ قیمت پر فروخت اور خریداروں کو دھوکہ دینے کیلئے اپنے ساتھ دو ایک افراد رکھتے ہیں۔ جو اس کے فرضی خریدار ہوتے ہیں۔ جب کوئی گاہک اور خریدار آتا ہے اور کسی چیز کی قیمت لگاتا ہے تو یہ فرضی خریدار آگے بڑھتے ہیں اور اس چیز کی زیادہ قیمت لگاتے ہیں۔ خریدار یہ سمجھتا ہے کہ اس چیز کی قیمت واقعی زیادہ ہے۔ جبھی دوسرے خریدار زیادہ قیمت لگا رہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ یہ ناجائز اور حرام ہے۔

وَيُشِيرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ -

مبارک کی طرف تین بار اشارہ فرمایا۔ (یعنی تقویٰ کا تعلق دل سے ہوتا ہے ظاہری اعمال سے نہیں)۔ کسی شخص کے برا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے"۔

"ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو حرام ہے"۔ ❶

۲۰۱۱......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ اِنَّ اللّٰهَ لا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوبِكُمْ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ۔

۲۰۱۱......اس سند سے بھی حدیثِ بالا ہی کی مثل منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے لیکن وہ تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے"

اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔

۲۰۱۲......حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ -

۲۰۱۲......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے"۔ ❷

---

❶ حدیث مبارکہ کے پہلے حصہ کی تفصیل تو پچھلے صفحات میں گذر چکی ہے۔ جبکہ دوسرے جز میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے"۔ یہ اسلامی اخوت ہے جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ اور بھائی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح انسان اپنے حقیقی بھائی سے برتاؤ کرتا ہے ویسا ہی برتاؤ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھی کرے اور انہیں اپنا بھائی سمجھے۔

ایک بات جو آپ ﷺ نے یہاں ارشاد فرمائی وہ یہ کہ: "تقویٰ دل میں ہوتا ہے"۔ یعنی تقویٰ کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اپنے ظاہر کو دین دار کا سا بنالے اور دل میں یہ ساری اخلاقی برائیاں اور رذائل بھرے ہوئے ہوں جس کی وجہ سے وہ مال کی محبت، تکبر، حب جاہ، دوسروں کو نیچا سمجھنا اور دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرنا وغیرہ جیسے اخلاق رذیلہ کا مرتکب ہو۔

بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ انسان اپنے قلب کی صفائی کرلے اور اس کا تذکیہ کر کے ان تمام رذائل اور اخلاقِ سیہ سے اور اپنے آپ کو اللہ کا بندہ بنا کر رکھے۔

❷ حسن ظاہری اور مال و دولت اللہ کے یہاں معیار حق، پیمانہ فلاح و نجاح اور ذریعۂ نجات نہیں ہیں بلکہ آخرت میں انسان کی جزا و سزا کا مدار دلوں کی نیت و اخلاص اور اعمال کی درستگی یا نیت کے کھوٹ و ریاکاری کا اعمال کی برائی پر ہوگا۔

باب-۳۷۵ باب النهي عن الشحنه والتهاجر

کینہ اور ترک تعلق کی ممانعت

۲۰۱۳۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا اِلا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا -

۲۰۱۳۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جنت کے دروازے ہر پیر اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتا کسی کو، سوائے ایک آدمی کی جس کے اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ اور اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ ان دونوں کو دیکھو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں (اور کینہ ختم کر دیں) دیکھو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کر لیں"۔ ❶

۲۰۱۴۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ كِلاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ اِلا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ و قَالَ قُتَيْبَةُ اِلا الْمُهْتَجِرَيْنِ -

۲۰۱۴۔۔۔۔۔ ترجمۂ حدیث حسب سابق ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ بات ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے (ناراضگی کی وجہ سے) ترک تعلقات کر رکھا ہو۔

۲۰۱۵۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الاَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا اِلا امْرَاً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا -

۲۰۱۵۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:
"ہر جمعرات اور پیر کے روز بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں اور اس روز ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ سوائے اس شخص کے جس کے درمیان اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں"۔

۲۰۱۶۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ

۲۰۱۶۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

❶ کینہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کی برائی اور اس سے انتقام کا جذبہ اپنے دل میں چھپا کر رکھے اور اسے ظاہر نہ کرے اور پھر موقع ملنے پر اسے نقصان پہنچائے۔
یہ اتنا سخت گناہ اور نحوست والا کام ہے کہ اس کی وجہ سے انسان کی مغفرت رک جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے معلوم ہوا۔

مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا اَوِ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا۔

"لوگوں کے اعمال ہر جمعہ (مراد ایک ہفتہ) میں دو بار پیر اور جمعرات کے روز پیش کیئے جاتے ہیں، پس ہر مؤمن بندہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ سوائے اس بندہ کی جس کے درمیان اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان کینہ ہو، اس کیلئے ارشاد ہوتا ہے کہ اس کو چھوڑ دو یا رہنے دو ان دونوں کو یہاں تک کہ دونوں باہم مل جائیں"۔

باب-۳۷۶ باب في فضل الحب في الله

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے محبت کی فضیلت

۲۰۱۷..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لا ظِلَّ اِلا ظِلِّي۔

۲۰۱۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کہاں ہیں وہ جو میری عظمت و بزرگی کی خاطر محبت کیا کرتے تھے، آج کے دن میں انہیں اپنے سایہ میں رکھوں گا، وہ دن کہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا"۔ [1]

۲۰۱۸..... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيدُ قَالَ اُرِيدُ اَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لا غَيْرَ اَنِّي اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيهِ۔

۲۰۱۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"ایک شخص ایک دوسری بستی میں مقیم اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کیلئے چلا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو گھات میں کھڑا کر دیا۔ جب وہ آدمی اس کے پاس پہنچا تو فرشتہ نے (جو انسانی شکل میں ہو گا) اس سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟

اس نے جواب دیا کہ اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے (اس کی زیارت کیلئے جا رہا ہوں) فرشتہ نے پوچھا کہ کیا تمہارے اوپر اس کا کوئی احسان ہے کہ اس کو سنبھالنے کیلئے جا رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ میں تو اس سے فقط اللہ کیلئے محبت کرتا ہوں۔

فرشتہ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوں تمہارے لئے (تاکہ

---

[1] علماء نے فرمایا کہ سایۂ الٰہی سے مراد عرش الٰہی کا سایہ ہے۔ اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرنا بہت بڑا اور عظیم عمل ہے۔ دنیا کی محبتیں مادی اغراض و مفادات کے تابع ہوتی ہیں۔ لیکن حب فی اللہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اللہ کی خاطر دوستی اور اللہ کی خاطر دشمنی بڑا ظرف چاہتی ہے۔

تمہیں بتلاؤں کہ) اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت فرماتے ہیں جیسے تم اس سے اللہ کیلئے محبت کرتے ہو"۔ ❶

۲۰۱۹...... قَالَ الشَّيْخُ اَبُو اَحْمَدَ بن عيسى اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيَةَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

۲۰۱۹...... حضرت حماد بن سلمہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرماتے ہیں۔

باب-۳۷۷

باب فضل عيادة المريض
مریض کی عیادت کے فضائل

۲۰۲۰...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيَان ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّى يَرْجِعَ ۔

۲۰۲۰...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مریض کی عیادت کرنے والا واپس لوٹنے تک جنت کے باغ میں ہوتا ہے"۔

۲۰۲۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّى يَرْجِعَ ۔

۲۰۲۱...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے کسی بیمار کی عیادت کی وہ واپس لوٹنے تک (گویا) جنت کے باغ میں رہتا ہے"۔

۲۰۲۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّى يَرْجِعَ ۔

۲۰۲۲...... حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوہ زار (باغ) میں رہتا ہے۔

۲۰۲۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا

۲۰۲۳...... حضرت ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے

❶ معلوم ہوا کہ حب فی اللہ وہ محبت جو ہر غرض اور مفاد سے بالاتر ہو کر صرف اللہ کیلئے کی جائے تو وہ بندہ کو اللہ کا محبوب بنا دیتی ہے۔ اہل اللہ، علماء، صلحاء اور دینداروں سے محبت اسی زمرہ میں آتی ہے۔

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ اَبُو قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَبِي اَسْمٰاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا -

خرفہ میں رہتا ہے۔" آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ "خرفة الجنة" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: "اس کے باغات"۔

۲۰۲٤۔۔۔۔حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ -

۲۰۲۴۔۔۔۔اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۲۰۲۵۔۔۔۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُودُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي -

۲۰۲۵۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بلاشبہ اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائیں گے: "اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو تو نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ کہے گا اے میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائینگے کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے۔ مگر تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے تو اس کے پاس پاتا"۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا پس تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا، آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے اسے کھانا نہ کھلایا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا"۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ بندہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں کیسے آپ کو پانی پلاتا، آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو تو نے اسے پانی نہ پلایا، اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا"۔

باب-۳۷۸ باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها

مؤمن کو جو بھی مرض یا غم ہوتا ہے تو اس کا ثواب

۲۰۲٦۔۔۔۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ

۲۰۲۶۔۔۔۔ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ

اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا -

میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر بیماری کی شدت نہیں دیکھی۔ حضرت عثمان کی روایت کردہ حدیث میں الوجع کے بجائے وَجَعًا کا لفظ ہے۔

۲۰۲۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ اَخْبَرَنِي اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ۔

۲۰۲۷۔۔۔۔ حضرت اعمشؒ حضرت جریر کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث (رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر بیماری کی شدت نہیں دیکھی گئی) ہی کی مثل منقول ہے۔

۲۰۲۸۔۔۔۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَجَلْ اِنِّي اُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي-

۲۰۲۸۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کو مس کیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو تو شدید بخار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! مجھے اتنا بخار ہے جیسا تم میں سے دو آدمیوں کو ہو۔ میں نے عرض کیا بلا شبہ آپ کو تو دوہرا اجر ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمان کو کوئی بھی مرض پہنچتا ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیوں کو اس طرح گرا دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے"۔ زہیر کی حدیث میں فمسته بیدی کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۰۲۹۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ

۲۰۲۹۔۔۔۔ حضرت اعمشؒ سے حضرت جریر کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے البتہ حضرت ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے

يُونُسَ وَيَحْيىٰ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي غَنِيَّةَ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جرير نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الاَرْضِ مُسْلِمٌ ۔

زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ (جسے کوئی تکلیف نہ آئے) الخ

۲۰۳۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلاَنٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ اَوْ عَيْنُهُ اَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لا تَضْحَكُوا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا اِلا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔

۲۰۳۰...... حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش کے چند جوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے۔ وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ نوجوان ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا: کس وجہ سے تم ہنس رہے ہو؟

وہ کہنے لگے فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا تو اس کی آنکھ یا گردن جاتے جاتے بچی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ :ہنسو مت۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کسی مسلمان کو ایک کانٹا یا اس سے زائد جو بھی لگتا ہے تو اس کے بدلہ میں اس کیلئے ایک درجہ لکھا جاتا ہے اور اس کی ایک خطا مٹادی جاتی ہے“۔

۲۰۳۱...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوكُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا اِلا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً ۔

۲۰۳۱...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کسی مؤمن آدمی کو کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے یا اس کا ایک گناہ مٹادیتا ہے۔

۲۰۳۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلا قَصَّ اللهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ ۔

۲۰۳۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کسی مؤمن آدمی کو کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کا ایک گناہ مٹادیتا ہے۔

۲۰۳۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ۔

۲۰۳۳...... حضرت ہشامؒ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت ہی کی طرح منقول ہے۔

۲۰۳۴...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۲۰۳۴...... حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ اِلا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا۔

فرمایا: کسی مسلمان کو جو بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اس کو اس کے گناہ کا کفارہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔

۲۰۳۵ــــحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتّى الشَّوْكَةِ اِلا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ اَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ لا يَدْرِي يَزِيدُ اَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ۔

۲۰۳۵...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مؤمن آدمی کو جو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کے بدلہ میں اس کے گناہ کم کر دیئے جاتے ہیں یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

راوی یزید نہیں جانتا کہ ان دونوں الفاظ میں سے حضرت عروہ نے کون سا لفظ کہا ہے۔

۲۰۳۶ــــحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ اِلا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔

۲۰۳۶...... حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی مؤمن آدمی کو جو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کیلئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا اس کا کوئی گناہ مٹا دیتا ہے۔

۲۰۳۷ــــحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلا نَصَبٍ وَلا سَقَمٍ وَلا حَزَنٍ حَتّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ اِلا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ۔

۲۰۳۷...... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کو جب کوئی تکلیف یا پریشانی پہنچتی ہے یا بیماری اور غم لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ جو کوئی فکر اسے لاحق ہوتی ہے تو ان سب کے نتیجہ میں اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں“۔

۲۰۳۸ــــحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ

۲۰۳۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ

ترجمہ: ”جو کوئی برائی کرے گا تو اس کا بدلہ اسے ملے گا“

اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ:

مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهٖ

بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتّٰى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا اَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا قَالَ مُسْلِم هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ ۔

تو مسلمانوں پر یہ بہت گراں گزرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میانہ روی اختیار کرو اور سیدھی راہ ڈھونڈو، کیونکہ مسلمان کو ہر پہنچنے والی مصیبت کفّارہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک ٹھوکر اسے لگے یا کانٹا بھی چبھے (تو بھی گناہ معاف ہوتے ہیں) امام مسلم فرماتے ہیں ابن محیصن سے مراد عمر بن عبد الرحمٰن بن محیصن ہیں جو اہل مکہ میں سے ہیں۔

۲۰۳۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ۔

۲۰۳۹۔۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ام سائب رضی اللہ عنہا یا ام مسیّب رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے تو ان سے پوچھا کہ اے ام سائب یا مسیّب! تمہیں کیا ہوا جو تم لرز رہی ہو۔

وہ کہنے لگیں کہ بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بخار کو برانہ کہو اس لئے کہ یہ بخار تو بنی آدم کی خطاؤں کو دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے"۔ ❶

۲۰۴۰۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِيكَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ اِنِّي اُصْرَعُ وَاِنِّي اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ اَصْبِرُ قَالَتْ فَاِنِّي اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا ۔

۲۰۴۰۔۔۔۔۔ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں! فرمایا: یہ سیاہ فام عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ:

"مجھے مرگی کا مرض ہے اور (جب اس کا دورہ پڑتا ہے تو) میرا بدن کھل جاتا ہے۔ آپ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو صبر کر تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو میں اللہ سے تیرے لئے دعا کر دوں کہ تجھے عافیت عطا فرما دے۔

وہ کہنے لگی کہ میں صبر کرتی ہوں۔ پھر اس نے کہا کہ: میرا جسم کھل جاتا

---

❶ بیماری اور مرض کو برا کہنا ایک لایعنی بات ہے کیونکہ جو بھی بیماری یا مرض آتا ہے وہ اللہ کے حکم سے آتا ہے۔ گویا مرض کو برا کہنا اللہ کی مشیت پر راضی نہ ہونا ہے۔ جو جائز نہیں ہے۔

ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ میرا جسم نہ کھلے۔ آپ ﷺ نے دعا فرما دی۔ ❶

باب-۹۷۳
باب تحریم الظلم
ظلم کرنا حرام ہے

۲۰۴۱ ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي اِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ

۲۰۴۱ ـــ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کردیا ہے۔ لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔"

"اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا"۔

"اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، پس مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔

"اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک برہنہ ہے سوائے اس کے جسے میں پہناؤں، پس مجھ سے ستر پوشی چاہو میں تمہاری ستر پوشی کروں گا"۔

"اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں، پس مجھ سے مغفرت چاہو میں تمہیں بخش دوں گا"۔

"اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ اور نہ تم میرے نفع کو پہنچ سکتے ہو کہ مجھے کوئی فائدہ پہنچاؤ"۔

"اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، تمہارے پچھلے، تمہارے انسان اور تمہارے جنات سب کے سب ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا کوئی سب سے زیادہ پرہیزگار متقی دل والا شخص تو میری سلطنت میں ذرہ بھر بھی اضافہ نہیں ہوگا"۔

"اے میرے بندو! اگر تمہارے، اگلے، پچھلے، اور انسان اور جنات سب کے سب اتنے گناہ گار ہو جائیں جیسا تمہارا سب سے زیادہ فاجر ترین

---

❶ بیماری اور مرض پر اگر صبر کیا جائے اور اللہ کی خاطر برداشت کیا جائے تو وہ بیماری اور مرض اس بندہ کیلئے جنت اور آخرت کی نعمت وثمرات عطا کرتا ہے۔ کیونکہ بیماری بھی اللہ کی نعمت ہے اگر اس بیماری اور تکلیف پر اللہ کی طرف رجوع ہو جائے۔

وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلا يَلُومَنَّ إِلا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ -

قلب والا آدمی تو میری سلطنت میں کوئی کمی نہ ہوگی"۔
"اے میرے بندو! اگر تمہارے، اگلے، پچھلے، اور انسان اور جنات سب کے سب ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کی مانگ عطا کر دوں تو میرے خزانوں میں کمی نہ ہوگی مگر جتنا ایک سوئی سمندر میں ڈالی جائے (تو اس پر جتنا پانی لگے)"۔
"اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیئے شمار کرتا ہوں پھر میں تم کو تمہارے اعمال کا پورا بدلہ دوں گا۔
پس جو کوئی نیکی پائے تو اللہ کا شکر کرے اور جو اس کے علاوہ کچھ پائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے"۔
حضرت سعیدؒ فرماتے ہیں کہ جب ابو ادریس الخولانی رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے"۔

۲۰۴۲...... حَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمُّهُمَا حَدِيثًا -
قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِه -

۲۰۴۲...... حضرت سعید بن عبدالعزیز اس سند سے (سابقہ) روایت ہی بیان فرماتے ہیں سوائے اس کے کہ حضرت مروان کی روایت کردہ حدیث ان دونوں روایتوں میں پوری و مکمل ہے۔
حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث حضرات حسن و حسینؓ کے بیٹے اور محمد بن یحیٰی نے حضرت ابو مسہر کے حوالہ سے طویل ذکر کی ہے۔

۲۰۴۳...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنِّي حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِي فَلا تَظَالَمُوا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْه -

۲۰۴۳...... حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے رب کا فرمان بیان کیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے تو تم آپس میں ظلم نہ کرو (اور پھر مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرمائی)

۲۰۴۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۲۰۴۴...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"ظلم سے بچو اسلئے کہ ظلم قیامت کے روز اندھیریوں کی صورت میں ہو

قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى اَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ ۔

گا اور بخل سے بچو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کر دیا۔ بخل نے انہیں ایک دوسرے کا خون بہانے اور حرام کاموں کو حلال کرنے پر آمادہ کر دیا"۔ ❶

۲۰۴۵۔۔۔۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۲۰۴۵۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلاشبہ ظلم قیامت کے روز تاریکی بن کر آئے گا"۔

۲۰۴۶۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۲۰۴۶۔۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسکو مشکل میں ڈالتا ہے۔ جو کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگ جاتے ہیں اور جو کوئی کسی مسلمان سے کوئی کرب اور تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر سے قیامت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور فرماویں گے۔ اور جو کوئی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت

---

❶ پچھلی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ظلم کی حرمت کا بیان فرماتے ہوئے اللہ رب العالمین کا ارشاد بتلایا کہ: اس نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا ہے تو کسی بندہ کی کیا مجال ہے کہ وہ ظلم کو اپنے لیئے حلال اور جائز جانے اور اللہ کے بندوں پر ظلم کرنے لگے۔
ظلم کیا ہے؟ کسی بھی چیز کو اس کی اصل جگہ اور مقام سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دینا ظلم ہے۔ ظلم کے لفظی معنیٰ ہیں اندھیرے۔ کسی شخص کو اس کا جائز حق نہ دینا اور اسے اسکے حق سے محروم کر دینا ظلم اور زیادتی کہلاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کو جو باتیں سخت ناپسند ہیں ان میں ظلم بھی ہے اور ظلم و ظالم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے شدید وعیدیں بیان کی ہیں۔ جن میں سے ایک وعید مذکورہ احادیث میں بیان کی گئی ہے کہ ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔
دوسری چیز جس کو مذکورہ حدیث میں بیان کیا گیا وہ یہ ہے کہ بخل سے بچو۔ اسلئے کہ بخل کی وجہ سے تم سے پچھلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔
بخل کیا ہے؟
"شُحّ" (بخل) کہتے ہیں جہاں خرچ کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے اور جہاں خرچ کرنے کی اخلاقی یا معاشرتی ضرورت ہو وہاں خرچ نہ کرنا "بخل" ہے۔
یہ بخل مال کی محبت اور حب دنیا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور جیسا کہ حدیث میں بتلایا گیا دنیا میں بہت سے فساد اور لڑائی جھگڑوں کا بنیادی سبب بھی یہی بخل ہوتا ہے۔ آپس کی خونریزی، لڑائیاں، تنازعات اور باہمی نااتفاقی، ناچاقیاں سب "بخل" کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں "اسراف" فضول خرچی سے منع فرمایا ہے وہیں "بخل" سے بھی منع فرمایا ہے۔

اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے"۔

۲۰۴۷......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لا دِرْهَمَ لَهُ وَلا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ ۔

۲۰۴۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟"

صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا ہم تو اس شخص کو مفلس گردانتے ہیں جس کے پاس نہ درہم ہوں نہ کوئی مال و متاع ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میری امت کا مفلس قیامت کے روز بہت سی نمازیں، روزے اور زکوۃ جیسے نیک اعمال لے کر آئے گا اور ساتھ ہی وہ یہ لے کر آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا۔ لہٰذا اس کی نیکیوں میں سے اس کو اور اس کو دے دی جائیں گی۔ (یعنی مظلوم کو جن کا حق مارا تھا)۔ پھر جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور جو اس کے اوپر حقوق ہوں گے وہ ختم نہیں ہوئے ہوں گے تو ان مظلوموں کی خطائیں اور گناہ لے کر اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں گے اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا"۔ ❶

۲۰۴۸......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ اِلَى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ ۔

۲۰۴۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے روز حقوق والوں کو ان کے حقوق ضرور بالضرور دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے قصاص دلایا جائے گا"۔

(جانور اگرچہ مکلف نہیں ہوتے نہ ان پر جزا و سزا مرتب ہوتی ہے لیکن حق تعالیٰ کے یہاں ہر مظلوم کو انصاف ملے گا)۔

۲۰۴۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ

۲۰۴۹...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بلاشبہ اللہ عزوجل ظالم کو مہلت دیتا ہے، پھر جب اس کی گرفت کرتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں۔

❶ اللہ تعالیٰ اس صورتحال سے سب مسلمانوں کو محفوظ فرمائے کہ بے شمار نیکیاں کرنے کے باوجود دوسروں کے حقوق پامال کرنے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی بلکہ دوسروں کے گناہ اس کے اوپر لاد دیئے جائیں گے۔

قرأ -
وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ -

بعد ازاں آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
"اسی طرح آپ کے رب کی گرفت ہے جب وہ گرفت کرتا ہے ظالم بستیوں کی، بے شک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے"۔ (سورۂ ہود)

باب-۳۸۰ باب نصر الاخ ظالمًا او مظلومًا

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنا خواہ ظالم ہو یا مظلوم

۲۰۵۰ ..... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَغُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَنَادَى الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ فَلَا بَاْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهٗ لَهٗ نَصْرٌ وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ -

۳۲۰۵۰ ..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:
"دو لڑکے آپس میں لڑے، ایک مہاجرین میں سے تھا اور دوسرا انصار میں سے۔ مہاجر لڑکے نے پکارا اے مہاجرو! اور انصاری نے پکارا: اے انصار! یہ سن کر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ کیا جاہلی دعویٰ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ نہیں ہے۔ بس وہ دو لڑکے آپس میں لڑ پڑے اور ایک نے دوسرے کی سرین پر مار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں!
پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کو چاہئے کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر وہ ظلم کر رہا ہے (تو اس کی مدد یہ ہے کہ) اسے ظلم سے باز رکھے۔ یہی اس کی مدد ہے۔ اور اگر مظلوم ہے تو (اسے ظالم کے ظلم سے چھڑا کر) اس کی مدد کرے۔ ❶

---

❶ یہ دو لڑکوں کی باہمی لڑائی کا واقعہ ایک غزوہ کا ہے۔ ابن ابی حاتم کی روایت عن عروۃ رضی اللہ عنہ ابن الزبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غزوۂ مریسیع تھا۔
حدیث سے معلوم ہوا کہ قبائلی اور نسلی و لسانی تعصبات کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ تعصب جاہلانہ خصلت ہے جبکہ اسلام نے وہ تمام جاہلانہ عادات و رسوم ختم کر دی ہیں جو انسانی فطرت کے خلاف اور انسانوں کی باہمی معاشرت کیلئے نقصان دہ ہیں۔
شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم نے اپنی بے مثال شرح تکملہ فتح الملہم میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد مبارک:
"اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم"
کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ جملہ عربوں جاہلی دور سے رائج تھا کہ انصر اخاك ظالما او مظلوما جیسا کہ ایک شاعر نے کہا:

اذا انا لم انصرا اخی و هو ظالم ... علی القوم لم انصر و هو یظلم

لیکن یہ جاہلانہ سوچ پر مبنی تھا جو قبائلی تعصب اور نسلی و لسانی حمیت کا مظہر تھا۔ اور ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ ہر حال میں "اپنے" کی مدد کرنی ہے، خواہ وہ کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس کے ظلم میں مدد کرنی ہے اور مظلوم ہو تو بہر حال اس کی مدد کرنی ہے۔
رسول اللہ ﷺ کی بلاغت و فصاحت اور مدبرانہ انداز نصیحت ملاحظہ ہو کہ آپ ﷺ نے وہی جملہ اختیار فرمایا جو اہل عرب (جاری ہے)

۲۰۵۱......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ۔

۲۰۵۱......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے ایک انصاری آدمی کی سرین پر ہاتھ سے مارا (جو شدید اہانت کی بات تھی) انصاری نے فوراً نعرہ لگایا: اے انصار! (یعنی میری مدد کرو)، مہاجر نے نعرہ لگایا: اے مہاجرو! (دونوں نے اپنے اپنے لوگوں کو مدد کیلئے بلایا)۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ کیا جاہلانہ دعویٰ ہے؟

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مہاجروں میں سے ایک آدمی نے ایک انصاری کی سرین پر ہاتھ مار دیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نعرہ کو چھوڑ دو کہ یہ بدبودار نعرہ ہے (کہ اس سے جاہلانہ تعصب کی بو آتی ہے)۔

عبداللہ بن ابی (منافقوں کے سردار) نے یہ بات سنی تو بولا: مہاجروں نے ایسا کیا ہے۔ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹ جائیں گے تو ہم میں سے زیادہ عزت والا، ذلیل کو ضرور باہر نکال دے گا (یعنی ہم عزت والے ہیں اور یہ مہاجرین ذلیل ہیں، نعوذ باللہ۔ لہٰذا ہم انہیں مدینہ سے نکال باہر کریں گے)۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

یا رسول! مجھے اجازت دیں کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اسے چھوڑ دو، لوگ باتیں نہ بنائیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... میں عام رائج تھا اور ان کے کان اس سے آشنا تھے۔ لیکن مقصد اور مطلب اس جملہ کا بالکل برعکس تھا اور وہی جملہ کی صحیح تعبیر بھی ہے کہ اپنے بھائی کی مدد کرو، ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روک دو کیونکہ وہ ظلم کر کے اپنے حق میں برا کر رہا ہے اپنے واسطے جہنم کا سامان کر رہا ہے۔ لہٰذا اس کی ہمدردی اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے ظلم سے باز رکھا جائے۔

(خلاصہ کلام از حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی، تکملہ فتح الملہم ۵ / ۲۹۲)

❶ فائدہ......ایک روایت میں ہے کہ رئیس المنافقین نے کہا:

"کیا ان مہاجروں نے ایسا کیا؟ ہمارے شہر میں رہ کر ہماری ہی بے عزتی، اللہ کی قسم ہماری اور ان در در پھرنے والے قریشیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کہا تھا "اپنے کتے کو کھلا پلا کر موٹا کرو وہ تمہیں ہی کھائے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبداللہ بن ابی کے قتل سے منع فرمایا تا کہ لوگ باتیں نہ بنائیں کہ محمد ﷺ اپنے ہی ساتھیوں کو مارتے ہیں۔

(جاری ہے)

٢٠٥٢...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الاَنْصَارِ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعُوهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَتِهِ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا۔

۲۰۵۲...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ مہاجرین کے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کی سرین پر مارا تو وہ انصاری نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے قصاص کیلئے عرض کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ نازیبا بات ہے۔ حضرت ابن منصور نے کہا کہ حضرت عمرو کی روایت میں سمعت جابرًا ہے۔

باب-۳۸۱ باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم

اہل ایمان کا باہمی اتحاد، ہمدردی اور ایک دوسرے کا دست و بازو ہونا

٢٠٥٣...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو عَامِرٍ الاَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ وَاَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ اِدْرِيسَ وَاَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا۔

۲۰۵۳...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک مومن دوسرے مؤمن کیلئے ایک عمارت کی مانند ہے۔ جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رکھتی ہے" (اسی طرح ایک مؤمن دوسرے مؤمن بھائی کا مددگار اور دست و بازو ہوتا ہے ہر قسم کے مسائل و مصائب میں)۔

٢٠٥٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

۲۰۵۴...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نوویؒ نے فرمایا کہ:

"رسول اللہ ﷺ منافقوں وغیرہ کی ایذاؤں پر صبر فرمانے والے تھے کہ مسلمانوں کی شوکت و ہیبت بڑھتی رہے اور اسلام کی دعوت پوری ہوتی رہے (کہ ان کی ایذاؤں کی باوجود انہیں کچھ نہ کہنا تالیفِ قلب کی علامت ہے۔ ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ صحیح معنوں میں مخلص مسلمان بن جائیں)

منافقین کو اسی مصلحت سے آپ ﷺ نے قتل نہیں فرمایا۔ اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ ظاہراً تو اسلام کا دعویٰ کرتے تھے اور آپ ﷺ کو ظاہر کے مطابق معاملہ کرنے کا حکم تھا، دل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کیونکہ منافقین آپ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں بھی شریک ہوتے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھیوں میں شمار کئے جاتے تھے اور جہاد میں یا تو حمیت قومی کی وجہ شریک ہوتے تھے یا طلب دنیا کی خاطر"۔

(نوویؒ علی المسلم ۳۲۱/۲)

اس سے معلوم ہوا کہ بڑے فساد سے بچنے کیلئے چھوٹی مصیبت کو گوارا کرنا ہی دانش و حکمت کا تقاضا ہے۔

النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى -

"اہل ایمان کی مثال باہمی محبت، رحمدلی اور شفقت میں ایک جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم اس میں شریک ہو جاتا ہے نیند اور بخار میں"۔ (چنانچہ درد مثلاً: کان میں ہے لیکن پورا جسم بے چین ہے، نیند نہیں آرہی، درد کی وجہ سے بخار ہے تو پورا جسم متأثر ہے اور اس بیماری میں شریک ہے۔ اسی طرح پوری امت مسلمہ جسدِ واحد (جسم واحد) کے مانند ہے ایک مسلمان کی تکلیف پوری امت مسلمہ کی تکلیف ہے اور ہونی چاہئے)۔

۲۰۵۵...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ -

۲۰۵۵...... حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی ہے۔

۲۰۵۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ -

۲۰۵۶...... حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مؤمن بندے ایک (اس) آدمی کی طرح ہیں کہ اگر اس کا سر دکھتا ہے تو اس کا باقی سارے جسم کے اعضاء بخار اور نیند نہ آنے میں اس کے شریک ہوتے ہیں۔

۲۰۵۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ -

۲۰۵۷...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:
"سارے مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں، کہ اگر اس کی آنکھ درد کرتی ہے تو سارا جسم درد کرتا ہے اور اگر اس کا سر درد کرتا ہے تو (اس کی وجہ سے) وہ پورا درد سے متأثر ہوتا ہے۔

۲۰۵۸...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ -

۲۰۵۸...... حضرت نعمان بن بشیرؓ نبی کریم ﷺ سے (سابقہ) حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرماتے ہیں۔

باب - ۳۸۲

باب النهي عن السباب
گالم گلوچ کی ممانعت

۲۰۵۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ

۲۰۵۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنِ الْعَلاء عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ ـ

"دو گالم گلوچ کرنے والے افراد کے گالم گلوچ کا گناہ پہل کرنے والے پر ہو گا جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے"۔ ❶

باب-۳۸۳ باب استحباب العفو والتواضع
درگذر کرنے اور تواضع اختیار کرنے کی فضیلت

۲۰۶۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلا رَفَعَهُ اللهُ ـ

۲۰۶۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"صدقہ دینے سے کوئی مال کم نہیں ہوا۔ معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ نے بندہ کی عزت میں اضافہ ہی فرمایا اور جس کسی نے اللہ کی خاطر تواضع اختیار کی اللہ نے اسے رفعت و بلندی ہی عطا کی"۔ ❷

باب-۳۸۴ باب تحریم الغیبۃ
غیبت کی حرمت کا بیان

۲۰۶۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُولُ

۲۰۶۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

---

❶ مقصد یہ ہے کہ اگر دو افراد کے درمیان گالم گلوچ ہو رہا ہے تو دونوں کی بد گوئی کا گناہ پہل کرنے والے پر ہو گا جس نے پہلے گالی دی تھی۔ کیونکہ دوسرے کی بد گوئی کا سبب بھی وہی ہے۔ ہاں اگر مظلوم (جسے ناحق گالی دی گئی) وہ حد سے تجاوز کر جائے اور زیادتی کرنے لگے تو وہ خود گناہ گار ہو گا۔ مثلاً: جتنی گالی اس کو دی گئی تھی اس نے اس سے زیادہ دے دی۔

نوویؒ نے فرمایا کہ:

"جان لو مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے"۔

لہٰذا وہ شخص کہ جسے گالی دی گئی ہے اس کے لیے اتنا ہی جائز ہے کہ جتنی گالی اسے دی گئی اتنی ہی وہ بھی دے دے۔ البتہ وہ جھوٹ، بہتان اور اس کے بڑوں کو گالی نہ ہو۔

اور جب مظلوم (جسے گالی دی گئی ہے) وہ بھی گالی دے دیتا ہے تو وہ اپنا حق پورا کر لیتا ہے اور پہلے گالی دینے والا اس کے حق سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ البتہ پہل کرنے کا گناہ اسی پر ہوتا ہے۔

❷ صدقہ کی برکت حسّی بھی ہوتی ہے اور اخروی بھی۔ کہ ایسے مال میں نقصانات نہیں ہوتے اور آخرت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔

قَالَ اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ ۔

فرمایا کہ، "اپنے بھائی کا ایسا ذکر جو (اس کے سامنے کیا جائے تو) اس کو ناگوار ہو"۔

عرض کیا گیا، اگر میں اپنے بھائی کے بارے میں جو بات کہہ رہا ہوں وہ اس میں موجود ہو تو کیا حکم ہے؟

فرمایا کہ، تب ہی تو غیبت ہو گی، اور اگر وہ بات اس کے اندر نہ ہو تو تب تم نے اس پر بہتان تراشی کی۔ (جو غیبت سے سخت گناہ ہے)۔ [1]

باب-۳۸۵ باب بشارة من ستر الله تعالى عيبه في الدنيا بان يستر عليه في الآخرة

جس نے دنیا میں کسی کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا

۲۰۶۲...... حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامِ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَسْتُرُ اللهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا اِلا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۲۰۶۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"دنیا میں جو شخص کسی بندہ کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے"۔

۲۰۶۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۰۶۳...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

---

[1] امام غزالیؒ نے فرمایا کہ غیبت کسی شخص معین کی ہو تو غیبت کہلاتی ہے ورنہ اگر غیر معین طور پر کسی قوم، یا جماعت یا افراد کا کوئی عیب یا برائی بیان کی جائے کہ فلاں قوم نے ایسا کیا وغیرہ تو یہ غیبت نہیں۔

اسی طرح اگر کسی کا نام لئے بغیر کسی کی برائی کی جائے لیکن سننے والا اس سے اس معین شخص کو پہچان لے اور کہنے والا بھی جانتا ہو کہ سامع اسے جان لے گا تو یہ غیبت ہی کہلائے گی۔ مثلاً: کسی سے یوں کہا کہ: آج ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور وہ ایسے ایسے ہیں .... اور سامع کو معلوم ہو تو یہ غیبت ہے۔ (احیاء العلوم للغزالیؒ، ۳/۱۴۴)

نوویؒ نے فرمایا کہ:

چھ وجوہات کی وجہ سے غیبت جائز ہے، اگر غرض شرعی ہو:-

۱: مظلوم کی ظالم کا عیب اور ظلم بتانا قاضی، عدالت یا حاکم اور مجاز قوت کے سامنے۔

۲: کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو روکنے کیلئے کسی مقتدر قوت سے فریاد کرنا جائز ہے۔

۳: مستفتی کو فتویٰ لینے کیلئے مفتی کے سامنے کسی معین فرد کا نام لیکر پوچھنا اور اسکا عیب بتانا جائز ہے، اگرچہ نام نہ لینا اور فرضی نام لینا بہتر ہے۔

۴: مسلمانوں کو فتنہ سے بچانے اور دین کی حفاظت کیلئے۔ مثلاً: حدیث کے راویوں پر جرح و تعدیل اور ان کے عیوب کا تذکرہ۔ یہ جائز ہے۔

۵: اعلانیہ گناہ کرنے والے کو اس کے گناہ سے مطعون کرنا جائز ہے۔ مثلاً: کوئی اعلانیہ زنا کرتا ہو یا شراب پیتا ہو اور اپنے آپ کو اعلانیہ ان گناہوں کا مرتکب کہتا ہو تو اس کو بھی اس گناہ سے یا فسق سے مطعون کرنا جائز ہے۔

۶: کوئی شخص اپنے کسی عیب سے اتنا مشہور ہو گیا ہو کہ وہ اس کی شناخت بن گیا ہو اور لوگ اسے اس کے حقیقی نام کی بجائے وجہ شہرت سے جانتے ہوں تو اس عیب کا تذکرہ جائز ہے۔ مثلاً: کانا، موٹا، اندھا، بہرہ وغیرہ۔

علاوہ ازیں اگر کوئی مشورہ طلب کرے کسی کے متعلق نکاح یا خریداری کیلئے اور معاملات کرنے کیلئے یا کسی عہدہ اور منصب کیلئے تو اس کے عیوب مشورہ مانگنے والے کے سامنے بیان کرنا جائز ہیں۔ (ملخصاً از نوویؒ علی مسلم)

عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

فرمایا:
دنیا میں جو شخص کسی بندہ کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کے روز اسکی پردہ پوشی فرمائیگے۔

باب-۳۸۶ باب مداراة من يتقى فحشه

بدقماش انسان کی برائی سے بچنے کے لیے اس سے ظاہر داری رکھنا

۲۰٦٤......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اَلانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ اَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ -

۲۰۶۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو اجازت دے دو، یہ پورے قبیلہ کا بدترین بیٹا ہے یا فرمایا اپنے قبیلہ کا بدترین شخص ہے۔ پھر جب وہ آپ ﷺ کے پاس اندر داخل ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے نرمی سے بات چیت کی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کے متعلق تو ایسی بات کہی تھی پھر گفتگو بہت نرم فرمائی؟ (اس کی کیا وجہ ہے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے عائشہ!" اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ شخص سب لوگوں سے برا ہو گا جسے لوگ اس کے فحش اور بدقماشی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

۲۰٦٥......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ

۲۰۶۵...... حضرت ابن المنکدر سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے صرف لفظی فرق ہے معنی و مفہوم ایک ہی ہے۔ [1]

---

[1] قاضی عیاض مالکیؒ، قرطبیؒ اور نوویؒ نے فرمایا کہ اس آدمی کا نام عیینہ بن حصن الفزاری تھا، نبی ﷺ نے اس کی تالیفِ قلب کیلئے اس کا استقبال کیا اور اس سے اچھی گفتگو کی۔ اس امید پر کہ شاید اس کی قوم اسلام لے آئے کیونکہ وہ اپنی قوم کا سردار تھا۔
حضور علیہ السلام نے اس کے بارے میں فرمایا کہ: "وہ اپنے قبیلے کا بدترین شخص ہے"۔ اس نے اس سے پہلے اسلام ظاہر تو کیا تھا لیکن نبی کریم ﷺ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ مخلص مسلمان نہیں ہے۔
چنانچہ نبی ﷺ کی پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد فتنہ ارتداد میں مرتد ہو گیا، بعد ازاں اسے قیدی بنا کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔
حضور علیہ السلام کے اس فرمان "اللہ کے نزدیک قیامت کے روز مرتبہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے برا ہو گا جسے لوگوں نے اس کی فحش گوئی اور بدقماشی کی وجہ سے چھوڑ دیا ہو"۔ کا مقصد واضح ہے کہ انسان کو معاشرت کے اعتبار سے ہر ایک کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے خواہ وہ کافر ہو یا فاسق فاجر۔ بدگوئی اور بدمعاملگی مسلمان کا شیوہ نہیں، مدارات اور خاطر داری دینی مصلحت کی بناء پر کافر کی...... (جاری)

بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ ۔

باب ۳۸۷ - باب فضل الرفق

نرم خوئی کی فضیلت

۲۰۶۶۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ ۔

۲۰۶۶۔۔۔۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو کوئی نرم خوئی سے محروم ہو گیا وہ خیر (بھلائی) سے محروم ہو گیا"۔

۲۰۶۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ ۔

۲۰۶۷۔۔۔۔ حضرت جریرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی نرم خوئی سے محروم ہو گیا وہ خیر (بھلائی) سے محروم ہو گیا۔

۲۰۶۸۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ اَوْ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ ۔

۲۰۶۸۔۔۔۔ حضرت جریر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو آدمی نرم خوئی سے محروم ہو گیا وہ آدمی خیر (بھلائی) سے محروم رہا۔

۲۰۶۹۔۔۔۔حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا

۲۰۶۹۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔ بھی جائز ہے اور فاسق و فاجر کی بھی ۔۔۔۔۔۔ اور یہ مداہنت نہیں ہے۔
البتہ مدارات اور مداہنت میں فرق ضرور ملحوظ رکھنا چاہئے۔ مدارات تو یہ ہے کہ دنیا کو دنیا کی بہتری یا دین کی بہتری یا دونوں کی بہتری کے پیش نظر استعمال کیا جائے۔ اور مداہنت یہ ہے کہ دنیا کی بہتری کیلئے دین کو چھوڑ دیا جائے جو بہر حال ناجائز ہے۔

عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ ـ

نے ارشاد فرمایا:
"اے عائشہ! بلا شبہ اللہ تعالیٰ خود بھی نرم ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔ اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر اور اس کے علاوہ کسی چیز پر بھی عطا نہیں فرماتے"۔ ❶

۲۰۷۰ ...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لا يَكُونُ فِي شَيْءٍ اِلا زَانَهُ وَلا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلا شَانَهُ ـ

۲۰۷۰ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلا شبہ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نکل جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے"۔

۲۰۷۱ ...... حَدَّثَناه مُحَمَّدُ بْنُ الْمثنَى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ ـ

۲۰۷۱ ...... حضرت مقدام بن شریح بن ہانیؒ سے یہی حدیث اس اضافہ کے ساتھ کہ:
"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک بار ایک اونٹ پر سوار ہوئیں وہ بہت منہ زور اونٹ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے چکر دینے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں نرمی کرنی چاہئے (پھر آگے حسب سابق بیان فرمایا)"۔
(گویا پچھلی حدیث کا سبب یہ واقعہ ہو گیا)۔

باب ـ ۳۸۸ باب النهي عن لعن الدواب وغيرها

جانوروں وغیرہ پر لعنت کرنا جائز نہیں

۲۰۷۲ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

۲۰۷۲ ...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر میں تھے، ایک انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی، وہ اونٹنی بدکنے لگی تو عورت نے اسے لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا:

---

❶ یعنی اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں، رفق اور مہربانی ان کی صفت ہے۔ اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ "رفیق" اللہ تعالیٰ کی صفت ہونے کی وجہ سے ان کا صفاتی نام ہے اور اللہ کو رفیق کہا جا سکتا ہے۔
علماء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے اسی صفت کا اطلاق جائز ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لیے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے یا اس صفت کا اطلاق جائز ہے جو رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں اللہ تعالیٰ کیلئے بیان فرمائی ہے یا ایسی صفت جس پر پوری امت کا اجماع ہو گیا ہو۔ (قالہ المازریؒ)

قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَامْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَاِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّي اَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ -

"اس اونٹنی پر جو کچھ ہے اسے لے کر اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے"۔ عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں اس وقت بھی اسے دیکھ رہا ہوں (چشم تصور سے) کہ وہ لوگوں میں چلتی پھرتی تھی اور کوئی اس سے تعرض نہ کرتا تھا۔❶

۲۰۷۳ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوبَ بِاِسْنَادِ اِسْمٰعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ اِلَّا اَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَاَعْرُوهَا فَاِنَّهَا مَلْعُونَةٌ۔

۲۰۷۳ ...... اس روایت کی دو سندیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک سند کے ساتھ حضرت عمرانؓ ارشاد فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی اس اونٹنی کی طرف دیکھ رہا ہوں اور دوسری سند کی روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان ہے اس کو پکڑ لو اور اس کی پشت خالی کر کے چھوڑ دو کیونکہ یہ اونٹنی ملعونہ ہے۔ یعنی اس پر لعنت کی گئی ہے۔

۲۰۷۴ ...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ -

۲۰۷۴ ...... حضرت ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی اور اونٹنی پر لوگوں کا کچھ سامان رکھا تھا، اچانک اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہاں پہاڑی راستہ تنگ تھا۔ وہ لڑکی بولی "حل، اے اللہ! اس اونٹنی پر لعنت کر" (حل یہ کلمہ اونٹ کو ڈانٹنے کیلئے بولا جاتا ہے)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"ہمارے ساتھ وہ اونٹنی شریکِ سفر نہ ہو جس پر لعنت ہے"۔

۲۰۷۵ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ لَا اَيْمُ اللهِ لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللهِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

۲۰۷۵ ...... حضرت سلیمان تیمیؒ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت ہی نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ سواری نہ رہے جس پر اللہ کی لعنت کی گئی ہو یا اسی کی مثل فرمایا۔

۲۰۷۶ ...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ

۲۰۷۶ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد عورت کیلئے بطور زجر اور تنبیہ کے تھا کہ اگر اونٹنی ملعون ہے تو اس پر سفر کیوں کر رہی ہے، اسے چھوڑ دے اس کی نحوست اور لعنت کو قافلہ میں کیوں پھیلا رہی ہے، ورنہ یہ ممانعت ملکیت ختم کرنے کے لیئے نہیں تھی۔ بہر حال جانور کو لعنت کرنا ایک لغو اور بیکار عمل ہے کہ وہ بھی اللہ کے حکم کا پابند ہوتا ہے۔

الْعَلاء بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ اَنْ يَكُونَ لَعَّانًا -

"صدیق کے شایانِ شان نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو"۔ ❶

۲۰۷۷...... حَدَّثَنِيهِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۲۰۷۷...... حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) حدیث (کہ صدیق کے شایان شان نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو) ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۰۷۸...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلَى اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا اَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَاَنَّهُ اَبْطَاَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ اُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۷۸...... زیدؒ بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک بار عبدالملک بن مروان نے اپنے پاس سے کچھ قالین (گھر کی آرائش وغیرہ کا سامان) حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو بھیجا (غالباً حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا عبدالملک بن مروان کی مہمان ہوں گی)۔ ایک رات عبدالملک رات میں اٹھا اور اپنے خادم کو بلایا، خادم نے آنے میں تاخیر کی تو عبدالملک نے اسے لعنت کی۔ جب صبح ہوئی تو ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا کہ میں نے رات کو سنا کہ جب تم نے اپنے خادم کو بلایا تھا تو اسے لعنت کی تھی، پھر وہ کہنے لگیں کہ میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ کسی کی شفاعت کر سکیں گے اور نہ ہی گواہ (شہید) ہوں گے"۔ ❷

---

❶ غالباً یہ اس وقت ارشاد فرمایا جب آپ ﷺ ایک بار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے غلام کو لعنت کرتے دیکھا تھا۔
چنانچہ بیہقی نے شعب الایمان میں یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:
"ایک بار نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو وہ اپنے کسی غلام کو لعنت کر رہے تھے، آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: صدیق اور لعنت کرنے والے؟ ہرگز نہیں ربِ کعبہ کی قسم!۔
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی دن اپنے اس غلام کو آزاد کر دیا۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور فرمایا: آئندہ ایسا نہ کروں گا۔

❷ "شفیع" (سفارش کرنے والا) نہ ہو سکنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے روز جب ایک مؤمن کو اپنے مؤمن بھائی کے لئے سفارش کرنے کا اختیار دیا جائے گا لعنت کرنے والا شخص اس اختیار سے جو حقیقتاً ایک اعزاز ہو گا محروم رہے گا۔
اور "شہید" نہ ہو سکنے کے مطلب میں علماء نے مختلف اقوال بیان کئے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ ایسے لوگ جو لعنت کرنے والے ہوں گے وہ لوگ قیامت کے روز اس شہادت اور گواہی سے محروم رہیں گے جو تمام امتی اپنے انبیاء علیہم السلام کے حق میں تبلیغ رسالت کی ادائیگی کیلئے دیں گے۔
دوسرا قول یہ ہے کہ دنیا میں گواہ بننے کے قابل نہیں رہیں گے اپنے فسق کی وجہ سے۔
تیسرا قول یہ ہے کہ وہ لوگ درجۂ شہادت کی سعادت حاصل نہ کر سکیں گے۔

۲۰۷۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِي هٰذَا الاسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ۔

۲۰۷۹...... حضرت زید بن اسلمؒ سے اس سند کے ساتھ حضرت حفص بن میسرہ کی (روایت کردہ حدیث) ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

۲۰۸۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَاَبِي حَازِمٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللَّعَّانِينَ لا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۰۸۰...... حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ بہت زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہی دینے والے نہ ہونگے اور نہ ہی شفاعت کرنے والے ہونگے۔

۲۰۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔

۲۰۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا:
یارسول اللہ! مشرکین پر بددعا کر دیجئے۔
فرمایا کہ: میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں، میں تو فقط رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

باب-۳۸۹ باب من لعنه النبي ﷺ او سبه او دعا عليه وليس هو اهلًا لذلك كان له زكاةً واجرًا ورحمةً

نبی ﷺ کی لعنت اس شخص کیلئے موجبِ رحمت ہو گی جو اس کا مستحق نہ ہو

۲۰۸۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لا اَدْرِي مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا اَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ اَوَ مَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا

۲۰۸۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو افراد حاضر ہوئے اور مجھے نہیں معلوم آپ ﷺ سے کیا بات کی، آپ ﷺ کو غصہ آگیا اور آپ ﷺ نے ان دونوں پر لعنت فرمائی اور انہیں برا بھلا کہا۔
جب وہ دونوں باہر نکل گئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر یہاں لوگوں کو کچھ بھلائی اور خیر حاصل ہوتی تو ان دونوں کو تو کچھ بھی حاصل نہ ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کی ان دونوں پر لعنت اور برا بھلا کہنے کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَاَجْرًا -

کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب سے کیا شرط کی ہے؟ میں نے عرض کیا ہے "میرے رب! میں تو فقط ایک بشر ہی ہوں، تو مسلمانوں میں سے جس کو میں لعنت کروں یا اسے برا بھلا کہوں تو میری اس لعنت اور برا کہنے کو اس کے لیے گناہوں کی دھلائی اور اجر و ثواب کا ذریعہ بنا دیجئے"۔ ❶

۲۰۸۳...... حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ و قَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى فَخَلَوَا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَاَخْرَجَهُمَا۔

۲۰۸۳...... حضرت اعمشؒ اس مذکورہ سند کے ساتھ حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں اور اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے خلوت میں ملاقات کی اور ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

۲۰۸٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً -

۲۰۸۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اے اللہ! میں تو فقط ایک بشر ہی ہوں، تو مسلمانوں میں جس کسی آدمی کو میں برا بھلا کہوں یا لعنت کروں یا اسے ماروں تو اس (ملامت، لعنت وغیرہ) کو اس کیلئے (گناہوں سے) پاکی اور رحمت کا ذریعہ بنادے"۔ ❷

---

❶ پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں"۔ جب کہ مذکورہ بالا حدیث میں آپ کی طرف لعنت کرنا منسوب ہے۔ بظاہر دونوں احادیث میں تعارض ہے۔
دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو ہمیشہ حق بات فرماتے تھے اور آپ کی زبان مبارک سے حق کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا، پھر کسی کو ناحق لعنت ملامت کرنا آپ ﷺ کیلئے کیسے مناسبِ شان ہو سکتا ہے؟
علماء نے اسکے متعدد جواب دیئے ہیں:
ایک جواب تو یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ظاہری احکامات کے مکلّف ہیں باطنی کے نہیں۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص بظاہر مستحق لعنت نظر آرہا ہو لیکن فی الحقیقت لعنت کا مستحق نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ علم غیب تو رکھتے نہیں لہذا ظاہری حالات کے اعتبار سے اسے بد دعا کر دیتے۔
دوسرا جواب یہ ہے کہ اس لعنت سے مراد باقاعدہ لعنت نہیں ہے بلکہ وہ کلمات مراد ہیں جو محاورتاً اثنائے گفتگو میں بول دیئے جاتے ہیں لیکن وہ مقصود بالذات نہیں ہوتے، مثلاً "تربت يمينك"، "لا اشبع الله بطنه" اور اسی طرح دیگر کلمات اپنی ذات میں حقیقتاً مقصود نہیں ہوتے لیکن بظاہر یہ دعائیہ جملے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کلمات قبول نہ ہو جائیں اور جس کیلئے کہے گئے ہیں وہ ان کا مورد و مستحق نہ بن جائے۔
لہذا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ وہ اس عمل کو ان لوگوں کیلئے اجر و ثواب کا باعث بنادے اس کے حق میں۔ (واللہ اعلم)
❷ شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی ادام اللہ بقاءہٗ نے اپنی بے نظیر شرح مسلم تکملہ فتح الملہم میں اس کی عجیب دل لگتی توجیہ بیان فرمائی ہے:
"نبی ﷺ نے اپنے رب کے ساتھ اس مشروط معاملہ کو مؤمنین کے معاملات کے ساتھ خاص رکھا ہے، جیسا کہ...... (جاری ہے)

۲۰۸۵۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلا أَنَّ فِيهِ زَكَاةً وَأَجْرًا -

۲۰۸۵۔۔۔۔ حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں البتہ اس روایت میں پاکیزگی اور اجر کا ذکر بھی ہے۔

۲۰۸۶۔۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَنِ الأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى جَعَلَ وَأَجْرًا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ -

۲۰۸۶۔۔۔۔ حضرت اعمشؒ سے حضرت عبداللہ بن نمیر کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا احادیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۸۷۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۸۷۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اے اللہ! میں آپ سے ایک عہد لیتا ہوں، آپ اس کے خلاف نہ کریں گے، کیونکہ میں ایک بشر ہی تو ہوں۔ تو اہلِ ایمان میں سے جس کسی کو میں کوئی تکلیف دوں، یا سب وشتم کروں یا لعنت کروں یا اسے ماروں، تو ان باتوں کو اس کیلئے رحمت، پاکی اور قربت بنادے کہ قیامت کے دن تو اسے ان کے ذریعہ اپنا تقرب عطا فرمائے"۔

۲۰۸۸۔۔۔۔ حَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلا أَنَّهُ قَالَ

۲۰۸۸۔۔۔۔ حضرت ابوالزنادؒ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔ اس باب کی تمام روایات سے ظاہر ہے اور مراد اسکی یہ ہے کہ وہ آدمی جو مذمت اور برائی کا مستحق بن گیا ہو اپنی کسی خاص حرکت کی بناء پر۔ تو رسول اللہ ﷺ کی شان بلند اور مقام عالی کے شایان یہ تھا کہ وہ افضل اور اولیٰ کے ترک پر آمادہ کر دیا اور فی الفور آپ ﷺ نے بددعا فرمائی۔
تو اس قسم کے معاملہ کیلئے آپ ﷺ نے اپنے رب سے شرط فرمائی کہ وہ بددعا وغیرہ اس کیلئے باعث پاکی اور رحمت ہو جائے تاکہ انجام کار وہ بددعا کرنا بھی اس افضل عمل کا قائم مقام ہو جائے جو جناب رسول اللہ ﷺ کی شان رفیع کے شایان اور مناسب ہے"۔
یا یوں کہا جائے کہ:
"نبی ﷺ نے یہ بات بر بنائے احتیاط اور تعلیم امت کیلئے ارشاد فرمائی، اور یہ ایسا ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ ہر دن میں ستر بار اپنے رب سے استغفار کرتے ہیں۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ﷺ سے کسی گناہ کا صدور ہوا ہو (جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے استغفار فرمایا ہو) بلکہ یہ استغفار بر بنائے احتیاط تھا اور تعلیم امت کیلئے تھا اور خلاف اولیٰ بات کے صدور کے احتمال پر بھی تھا۔
(تکملہ فتح الملہم ۵/۴۱۰)

(لہٰذا مذکورہ بالا شرط بھی انہی وجوہات کی بناء پر تھی اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہو)۔

اَوْ جَلَدُّهُ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ -

۲۰۸۹...... حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ -

۲۰۸۹...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا احادیث ہی کی مثل حدیث بیان فرماتے ہیں۔

۲۰۹۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَاِنِّي قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۹۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"اے اللہ! بے شک میں محمد فقد ایک بشر ہی ہوں، جو دوسرے انسانوں کی طرح غصہ بھی ہوتا ہے اور بے شک میں نے آپ سے ایک عہد لیا ہے جس کے آپ خلاف نہ فرمائیں گے کہ کوئی بھی مؤمن جسے میں ایذاء دوں، یا برا بھلا کہوں یا اسے ماروں تو ان باتوں کو اس کے واسطے (گناہوں کا) کفارہ اور تقرب کا ذریعہ بنادیجئے جس سے وہ قیامت کے دن آپ کا تقرب حاصل کرلے"۔

۲۰۹۱...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ فَاَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۹۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:
"اے اللہ! جس مؤمن بندہ کو میں نے برا بھلا کہا ہو تو اسے (بدگوئی کو) اس کیلئے اپنے تقرب کا ذریعہ بنادے قیامت کے روز"۔

۲۰۹۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۹۲...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے اللہ! میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اور آپ ہرگز وعدے کے خلاف نہیں کرتے۔ میں جس مؤمن کو بھی برا بھلا کہوں یا اس کو سزا دوں تو قیامت کے دن اس کو اس کیلئے کفارہ بنادے۔

۲۰۹۳...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

۲۰۹۳...... حضرت جابر بن عبداللہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تو صرف ایک

اَبْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ لَهُ زَكَاةً وَاَجْرًا -

انسان ہوں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں جس بندے کو میں سب وشتم کروں تو تو اسے اس کیلئے پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنادے۔

۲۰۹۴...... حَدَّثَنِيهِ ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۲۰۹۴...... حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۹۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ آنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي اَبَدًا اَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ اَنَّكَ دَعَوْتَ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اَمَا تَعْلَمِينَ اَنَّ شَرْطِي عَلٰى رَبِّي اَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّي فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَيُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا

۲۰۹۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی ام انس نام کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس یتیم لڑکی کو دیکھا تو فرمایا:

تو ہی ہے وہ لڑکی۔ تو تو بڑی ہو گئی۔ تیری عمر بڑی نہ ہو۔

یہ سن کر وہ یتیم لڑکی روتی ہوئی ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا کہ اے بیٹی تجھے کیا ہوا؟ وہ لڑکی کہنے لگی کہ نبی ﷺ نے مجھے بددعا دی ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میری عمر کبھی بڑی نہ ہو گی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا یہ سن کر جلدی سے اپنا دوپٹہ اوڑھتی ہوئی نکلیں اور رسول اللہ ﷺ سے جا کر ملیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا آپ (ﷺ) نے میری یتیم لڑکی کو بددعا دی ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہے ام سلیم؟ انہوں نے کہا کہ اس نے کہا ہے کہ آپ (ﷺ) نے اس کو بددعا دی ہے، کہ اس کی عمر بڑی نہ ہو۔ اور اس کا زمانہ بڑا نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے پھر فرمایا:

اے ام سلیم! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے ایک شرط رکھی ہے اور میں نے عرض کیا ہے کہ:

"بے شک میں ایک بشر ہی ہوں، میں بھی اسی طرح (کبھی) خوش ہوتا ہوں، جیسے دوسرے بشر خوش ہوتے ہیں اور دوسروں کی طرح غصہ میں بھی ہوتا ہوں۔ تو جس کسی پر میں ایسی بددعا کروں امت میں سے جس کا وہ اہل نہیں ہے تو میری اس بددعا کو تو اس کے واسطے گناہوں

وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ و قَالَ اَبُو مَعْنٍ يُتَيِّمَةٌ بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ -

سے پاکیزگی کا اور صفائی کا اور اپنے قرب کا ذریعہ بنادے جس کے ذریعہ تو اسے قیامت کے روز اپنا مقرب بنالے"۔ ❶ اور ابو معن کی روایت میں تینوں جگہ یتیمۃ تصغیر کے ساتھ ہے۔

۲۰۹۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَانِي حَطْاَةً وَقَالَ اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَاْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ لَا اَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِاُمَيَّةَ مَا حَطَانِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً -

۲۰۹۶...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بار میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور اپنے دست مبارک سے میری گردن پر تھپکی دی اور فرمایا کہ جا اور معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو میرے پاس بلالا۔

میں گیا اور عرض کیا کہ وہ کھانا کھارہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے (کچھ دیر بعد) دوبارہ مجھ سے فرمایا کہ جا اور معاویہ کو بلالا۔

میں پھر گیا اور آکر کہا کہ معاویہ کھانا کھارہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نہ بھرے"۔ ❷ ابن مثنی نے کہا کہ میں نے امیہ سے کہا حطانی کیا ہے؟ انہوں نے کہا: تھپکی دینا (یعنی اس کے معنی تھپکی دینا ہیں)

۲۰۹۷...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا

۲۰۹۷...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ

---

❶ مقصد یہ ہے کہ اول تو رسول اکرم ﷺ کا مقصد ہی بد دعا نہ تھا۔ جیسا کہ وہ بچی ایسا ہی سمجھی اور بالفرض اگر حقیقتاً بد دعا ہی مقصود تھی تب بھی آپ ﷺ کی بد دعا غیر اہل کے حق میں گناہوں سے پاکیزگی اور تقرب الی اللہ تعالیٰ کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس پر پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

❷ ابن حجر الہیثمیؒ نے "تطہیر الجنان" میں فرمایا کہ:

"اس بات کا احتمال ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب معاویہ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا ہو تو انہیں بلایا ہی نہ ہو شرم کے مارے اور واپس آکر حضورؐ کو یہ خبر دے دی ہو کہ معاویہ کھانا کھارہے ہیں اور دوسری بار بھی ایسا ہی ہوا ہو۔ اور بالفرض اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع بھی دے دی ہو نبی ﷺ کے بلانے کی تو ممکن ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ سوچا ہو کہ آپ ﷺ نے فوراً نہیں بلایا بلکہ تعمیل حکم میں تاخیر کی گنجائش ہے اور یہ ضروری تعمیل کا حکم نہیں ہے۔

چنانچہ فقہاء اور اصولیین کے نزدیک صحیح یہی بات ہے کہ یہاں حکم سے مراد فی الفور نہیں تھا..........

ورنہ نبی ﷺ کا حکم اگر کسی چیز کیلئے ہو تو اس کا مطلب یہی ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی طرف بلایا ہے۔ اور اس پر واجب ہے کہ وہ فوراً اس کی تعمیل کرے اگرچہ فرض نماز میں ہی کیوں نہ ہو۔ شاید ممکن ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس استثناء کا استحضار نہ ہو اور اس صورت میں وہ معذور ہیں"............ (تطہیر الجنان للہیثمی ۲۸)

جہاں تک نبی ﷺ کے اس ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نہ بھرے" کا تعلق ہے تو یہ اسی قبیل سے ہے کہ آپ ﷺ نے بچی کو فرمایا کہ "تیری عمر بڑی نہ ہو"۔ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ "عقریٰ حلقی" یا بعض صحابہ سے فرمایا کہ: "تربت یداك"۔ تو یہ سب بد دعا نہیں ہیں بلکہ علیٰ سبیل الملاطفہ والشفقہ ہیں۔

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا اَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَبَاْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ سے چھپ گیا(پھر آگے سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرمائی)

باب-۳۹۰ باب ذم ذي الوجهين وتحريم فعله

دوغلا ہونے کی مذمت کا بیان

۲۰۹۸۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلاءِ بِوَجْهٍ۔

۲۰۹۸۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں میں سب سے زیادہ براوہ ہے جو دومنہ والا ہو، جو اس آدمی کے پاس ایک چہرہ لے کر آئے اور اسکے پاس دوسرا چہرہ لے کر آئے"۔ ❶

۲۰۹۹۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلاءِ بِوَجْهٍ۔

۲۰۹۹۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ براوہ آدمی ہے جو دومنہ (رخ) والا ہو جو اس آدمی کے پاس ایک چہرہ لیکر آئے اور اس کے پاس دوسرا چہرہ لیکر آئے۔

۲۱۰۰۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلاءِ بِوَجْهٍ۔

۲۱۰۰۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم قیامت کے دن سب سے زیادہ برے حال میں اس آدمی کو پاؤ گے کہ جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے۔

---

❶ مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں دشمنی، فساد اور افتراق اور انتشار پھیلانے کیلئے دوغلی باتیں کرتا ہے اور اس کی بات اس سے اور اس کی بات اس سے کہتا پھرتا ہے اور ہر ایک کے منہ پر اس کی تعریف اور دوسرے کی تنقیص کرتا ہے۔
البتہ اگر اصلاح اور لوگوں کے درمیان مصالحت کرانے اور جھگڑا ختم کرنے کیلئے اس قسم کی بات کرتا ہے کہ ہر ایک سے اس کی صلاح کی بات کرے اور دوسرے کے متعلق عذر کرے تو یہ جائز ہے بلکہ بہتر اور مستحب ہے۔

باب-۳۹۱ باب تحريم الكذب وبيان المباح منه

جھوٹ کی حرمت اور بعض جگہوں پر اس کے جواز کا بیان

۲۱۰۱...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّهُ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا -

۲۱۰۱...... حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط جو ان اولین مہاجر خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے مابین صلح کروا رہا ہو اور اچھی بات کہے یا بہتر بات منسوب کرے"۔

حضرت ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ لوگوں کے جھوٹ میں کوئی رخصت دی گئی ہو سوائے تین مقامات کے۔ جنگ میں، لوگوں کے مابین صلح کرانے میں اور مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے شوہر سے (محبت بڑھانے کیلئے) بات کرنا۔ ❶

۲۱۰۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ -

۲۱۰۲...... حضرت ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

---

❶ حدیث بالا کے ظاہری الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تین مقامات پر یا ان تین حالتوں میں صریح کذب اختیار کرنا اور صاف جھوٹ بولنا بھی جائز ہے۔ چنانچہ بعض علماء نے اسی کو اختیار کیا ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے۔
لیکن دوسرے علماء نے فرمایا کہ: صریح کذب کی تو ان تین مذکورہ صورتوں میں بھی اجازت نہیں ہے۔ البتہ جس جز کی اجازت ہے وہ "توریہ" اور "تعریض" ہے۔ یعنی ایسی بات کہنا کہ جس کا ظاہر تو واقع کے مخالف ہو اور باطن میں اس سے مراد وہ نہ ہو۔ مثلاً: کسی شخص سے یوں کہنا کہ: تمہارا افلاں بھائی تمہارے لئے دعا کر رہا تھا۔ جبکہ اپنے دل میں یہ بات ہو کہ وہ شخص چونکہ تمام مسلمانوں کیلئے دعا کر رہا تھا تو تمام مسلمانوں میں مخاطب شخص بھی شامل ہے۔

۲۱۰۳...... و حَدَّثَنَاه عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ وَنَمٰى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

۲۱۰۳...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی منقول ہے البتہ اس روایت میں دوسرے آدمی کی طرف خیر کی بات منسوب کرنے کا ذکر ہے اور اس کے بعد کا ذکر نہیں ہے۔

باب۔۳۹۲ باب تحریم النمیمۃ
چغل خوری کی حرمت کا بیان

۲۱۰۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا۔

۲۱۰۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ صریح جھوٹ و بہتان کیا چیز ہے؟ وہ چغل خوری ہے جو لوگوں میں عداوت ودشمنی پیدا کرتی ہے"۔
اور بلاشبہ حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلاشبہ انسان سچ بولتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سچا لکھ لیا جاتا ہے اور انسان جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ وہ جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے"۔ ❶

باب۔۳۹۳ باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ
جھوٹ کی قباحت اور صدق کی اچھائی اور فضیلت کا بیان

۲۱۰۵...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي

۲۱۰۵...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلاشبہ سچ انسان کی نیکی کی طرف رہبری کرتا ہے اور بلاشبہ نیکی جنت

---

❶ امام غزالیؒ نے فرمایا کہ:
"جان لو! چغلی کا اطلاق زیادہ تر غیر کی بات اس شخص تک پہنچانا جس کے بارے میں وہ کہی گئی ہے" پر ہوتا ہے۔ مثلاً: تم کسی سے یوں کہو کہ: فلاں شخص تمہارے بارے میں ایسی ایسی بات کر رہا تھا۔
اور چغلی کا اطلاق صرف اسی پر نہیں ہوتا بلکہ اس کی انتہا یہ ہے کہ کسی ناگوار بات کا افشاء کرنا خواہ بات کرنے والا، یا جس کے متعلق بات کی گئی ہے یا کوئی تیسرا شخص اسے ناگوار سمجھے اور خواہ یہ افشاء راز زبان سے ہو یا تحریر سے یا اشارتاً کنایتاً ہو وغیرہ ....۔
ان سب پر چغلی (نمیمہ) کا اطلاق ہوتا ہے۔ انسان کیلئے مناسب یہ ہے دوسرے انسانوں کی جو ناگوار باتیں دیکھے ان کے متعلق سکوت اور خاموشی اختیار کرے۔ الا یہ کہ اس کے بیان کرنے میں کوئی جائز فائدہ اور کسی مسلمان کیلئے کوئی نفع ہو یا کسی سے کوئی عیب دور کرنا یا اسے نقصان سے بچانا مقصود ہو۔ مثلاً: کسی کو دوسرے کا مال ناحق غصب کرتے دیکھا تو قاضی یا حاکم یا ثالث کے روبرو اس کی شہادت اور گواہی دینا یہ نمیمہ اور چغلی کے زمرہ میں نہیں ہے ....۔ (احیاء العلوم الدین / امام غزالیؒ۔ ۳/۱۵۶)

وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا۔

میں لے جاتی ہے اور بلاشبہ انسان سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے"۔

"اور بلاشبہ جھوٹ انسان کی نافرمانی کی طرف رہبری کرتا ہے اور نافرمانی جہنم میں لے جاتی ہے اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ۔ کے نزدیک وہ جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے"۔ ❶

۲۱۰۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۲۱۰۶...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی (انسان کو) جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور بندہ سچ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی ہے اور یہ برائی (انسان کو) دوزخ کا راستہ دکھاتی ہے اور بندہ جھوٹ بولنے میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ کے ہاں) جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں عن النبی ﷺ لکھا ہے۔

۲۱۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا۔

۲۱۰۷...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم پر سچ بولنا لازم ہے۔ اس لئے کہ بلاشبہ سچ نیکی کی طرف رہبری کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جانے والی ہے۔ اور آدمی جب مسلسل سچ ہی بولتا ہے اور سچ بولنے کا ہی ارادہ رکھتا ہے تو اللہ کے یہاں سچا لکھ لیا جاتا ہے"۔

"اور جھوٹ سے بچتے رہو اسلئے کہ جھوٹ برائی اور گناہ کی طرف لے جانے والا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جانے والی ہے۔

اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ ہی کا ارادہ رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

۲۱۰۸...... حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ

۲۱۰۸...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت ہی منقول ہے لیکن اس روایت میں جھوٹ بولنے کا متمنی رہنے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت ابن مسہر کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ "یہاں

❶ نوویؒ نے فرمایا کہ: "علماء نے فرمایا کہ سچ کے نیکی کی طرف رہبری اور دلالت کے معنی یہ ہیں کہ سچ نیک اعمال کی طرف اور خالص اعمال کی طرف راغب کرتا ہے اور نیکی ہر خیر کے کام کو جامع ہے۔ یعنی ہر خیر کے کام کو "بر" کہا جائے گا۔

الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عِيسى وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ۔

تک کہ اللہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ (سچایا جھوٹا)''

باب-۳۹۴ باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وباي شيءٍ يذهب الغضب

غصہ پر قابو پانے والے کی فضیلت

۲۱۰۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

۲۱۰۹۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ کس کو ''رقوب'' گردانتے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا کہ جو بے اولاد ہو (یعنی جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو) فرمایا کہ وہ رقوب (بے اولاد) نہیں ہے بلکہ وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہ بھیجا۔ (یعنی اس کی کوئی اولاد اس کی زندگی میں نہیں مری)۔

پھر فرمایا: تم لوگ اپنے درمیان پہلوان کسے شمار کرتے ہو؟

ہم نے عرض کیا کہ: وہ شخص جسے کوئی پچھاڑ نہ سکے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ایسا نہیں ہے۔ بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے''۔ ❶

۲۱۱۰۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ۔

۲۱۱۰۔۔۔۔۔حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کے معنی کی طرح ہی حدیث نقل کی گئی ہے۔

۲۱۱۱۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا كِلَاهُمَا قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا

۲۱۱۱۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''زور آور (پہلوان) وہ نہیں جو کشتی میں غالب آجائے، پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے''۔

❶ مقصد یہ ہے کہ حقیقت ظاہر کے اعتبار سے تو بے اولاد (رقوب) وہی شخص ہے جو تم نے کہا کہ جس کی اولاد نہ ہو لیکن اللہ کے نزدیک رقوب (جس کی اولاد نہ ہو) وہ ہے جس کی کسی اولاد کا انتقال نہ ہوا ہو۔ کیونکہ اولاد کی غرض یہ ہے کہ وہ انسان کے کام آئے۔ اور باپ کی زندگی میں مرنے والی اولاد ماں باپ کیلئے شفیع اور ذخیرۂ آخرت ہوتی ہے۔

اسی طرح تمہاری دنیا کے عرف میں تو پہلوان وہی ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دے اور اسے کوئی نہ پچھاڑ سکے۔ لیکن اللہ کے نزدیک حقیقتاً پہلوان وہ ہے جسے اپنے نفس پر غصہ کی حالت میں قابو ہو اور غصہ میں وہ آپے سے باہر نہ ہو جایا کرے۔ کیونکہ یہ بہت مشکل معاملہ ہے۔

الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ ۔

۲۱۱۲ ...... حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّمَ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

۲۱۱۲ ...... حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ طاقتور آدمی پہلوان نہیں ہوتا۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر طاقتور کون آدمی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

۲۱۱۳ ...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔

۲۱۱۳ ...... حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے۔

۲۱۱٤ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ -

قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ ۔

۲۱۱۴ ...... حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ بن صرد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے گالم گلوچ کی۔ ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ (انگارہ) ہوگئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں کہ اگر اسے یہ شخص کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

(میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے)

یہ سن کر وہ شخص بولا کہ کیا آپ مجھے دیوانہ سمجھتے ہیں؟[1]

حضرت ابن علاء کی روایت کردہ حدیث میں هل ترى کا لفظ ہے الرجل کا لفظ نہیں ہے۔

۲۱۱٥ ...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ سَمِعْتُ الأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ

۲۱۱۵ ...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سننے والوں میں سے ایک شخص اس آدمی کے

---

[1] یہ ایک بے فہم اور کور چشم انسان کا کلام ہے جو دین کی سمجھ رکھتا تھا نہ نبوت کے آداب اور نبی سے طرز تکلم کے طور طریق کو پہچانتا تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ نعوذ باللہ صرف جنون اور دیوانگی کا علاج ہے۔ واقعتاً دیوانہ ہی تھا۔ شیخ الاسلام نے لکھا ہے کہ کلام کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص یا تو منافق تھا کوئی تند خو دیہاتی۔

بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ اِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَتَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آنِفًا قَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَمَجْنُونًا تَرَانِي -

پاس گیا (جسکی آنکھیں سرخ تھیں) اور اس سے کہا کہ کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی کیا ارشاد فرمایا ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اسے یہ شخص کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ وہ ہے

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

(میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے)

یہ سن کر وہ (مغلوب الغضب) شخص کہنے لگا کہ کیا تو مجھے دیوانہ سمجھتا ہے؟

٢١١٦...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۲۱۱۶...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل منقول ہے۔

باب-۳۹۵ باب خلق الانسان خلقًا لا يتمالك

انسان اپنے اوپر قدرت نہیں رکھتا

٢١١٧...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ -

۲۱۱۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کا پتلا بنایا جنت میں تو جتنی مدت چاہا اسے یونہی پڑا رہنے دیا۔
ابلیس نے اس کے گرد گھومنا شروع کر دیا اور دیکھا کہ وہ کیا چیز ہے؟ پھر جب اسے دیکھا کہ اندر سے پیٹ خالی ہے تو اس نے جان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ اپنے اوپر قدرت نہیں رکھ سکے گا۔

٢١١٨...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۲۱۱۸...... ترجمہ حدیث حسب سابق ہی ہے۔ [1]

باب-۳۹۶ باب النهي عن ضرب الوجه

چہرہ پر مارنے کی ممانعت

٢١١٩...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ

۲۱۱۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

[1] مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکے گا۔ مثلاً: غصہ پر، شہوت پر اور اسی طرح دیگر جذبات پر۔
علوم طبعیہ کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر انسان کے جسم میں سے سارا اندرونی مادہ نکال لیا جائے تو وہ صرف ایک چھوٹے سے نقطہ کے برابر ہوگا۔ باقی سارا انسانی جسم اور ہوا سے بھرا ہوا ہے۔

حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ -

ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرہ (پر مارنے سے) سے بچے"۔

۲۱۲۰...... حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ -

۲۱۲۰...... حضرت ابوالزناد سے اس سند کے ساتھ (سابقہ روایت) منقول ہے البتہ اس روایت میں انہوں نے کہا: جب تم میں سے کوئی مارے۔

۲۱۲۱...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ-

۲۱۲۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو وہ چہرے پر مارنے سے ڈرے۔

۲۱۲۲...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ -

۲۱۲۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرہ پر طمانچہ نہ مارے"۔ ❶

۲۱۲۳...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ

۲۱۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑائی کرے تو چہرہ (پر مارنے سے) اجتناب کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی (منشاء کے مطابق) صورت پر بنایا ہے"۔ ❷

---

❶ نوویؒ نے فرمایا: چہرہ پر مارنے کے بارے میں یہ حدیث واضح ہے اور اس کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسانی جسم کے تمام محاسن کا مجموعہ ہے اور نہایت لطیف اور نازک حصۂ جسم ہے۔ جبکہ احساس اور ادراک کے اعتبار سے بھی سب اعضا سے زیادہ حس رکھتا ہے۔ لہٰذا اسے بگاڑنا اور اسے تکلیف سے دوچار کرنا جائز نہیں۔ چہرہ کو چھپانا چونکہ ممکن نہیں اس لئے اس پر پڑنے والی ضرب انسان کے چہرہ کو داغ دار کر سکتی ہے۔ لہٰذا اس پر مارنا ممنوع قرار دیا گیا۔ (ملخصاً از نوویؒ علی مسلم)

❷ اس حدیث میں "صورتہ" کی ضمیر کے مرجع کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ اکثر علماء نے صورتہ کا مرجع "مضروب" (وہ شخص جسے مارا گیا ہے) کو قرار دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مضروب کو اس کی صورت پر بنایا ہے (جو محترم اور بہترین صورت ہے)۔
امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ:
"بعض حضرات نے اس ضمیر کا مرجع اللہ رب العالمین کو قرار دیا ہے۔ کیونکہ بعض روایات میں یہ تصریح ہے کہ اللہ نے آدمؑ کو رحمٰن کی صورت پر بنایا۔ لیکن یہ بات غلط ہے کیونکہ جس نے بھی یہ روایت کی غالباً بالمعنیٰ کی ہے۔ لہٰذا یہ استدلال غلط ہے۔ اور حقیقتاً ضمیر مضروب ہی کی طرف عائد ہوتی ہے۔ راوی کو وہم ہوا اور اس نے ضمیر کے بجائے "رحمٰن" کے لفظ سے روایت کر دیا۔
شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم تکملہ فتح الملہم میں فرماتے ہیں کہ: (جاری ہے)

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ ۔

۲۱۲۴......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكِ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ اَبُو اَيُّوبَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ ۔

۲۱۲۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرہ (پر مارنے سے) بچے"۔

باب-۳۹۷ باب الوعيد الشديد لمن عذب الناس بغير حقٍ

لوگوں کو ناحق ستانے پر شدید وعید کا بیان

۲۱۲۵......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا ۔

۲۱۲۵...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ بن حکیم رضی اللہ عنہ بن حزام فرماتے ہیں کہ ملک شام میں کچھ لوگوں پر ان کا گزر ہوا۔ وہ لوگ دھوپ میں کھڑے کیئے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل بہایا گیا تھا (بطور سزا) انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟
انہیں جواب دیا گیا کہ ان لوگوں کو محصول (ٹیکس) دینے کے لئے یہ سزا دی جا رہی ہے۔
حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلا شبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:
"بلا شبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو (ناحق) عذاب میں مبتلا رکھتے تھے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)......"اس عبدالضعیف کے سامنے اس حدیث کی ایک دوسری تفسیر ظاہر ہے۔ واللہ اعلم۔
اور وہ یہ کہ ضمیر عائد اللہ سبحانہ کی طرف ہی ہے۔ لیکن "صورتہ" میں اضافت، اضافة الشيء الىٰ فاعله کی قبیل سے ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ: اس صورت پر آدم کو تخلیق فرمایا وہ اس صورت پر فرمایا جو اس کی مرضی اور منشاء کے مطابق تھی یعنی جیسی صورت اس نے چاہی بنائی۔ اپنی حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ کے مطابق، لہٰذا انسان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اسے تھپڑ اور طمانچہ مارے اور بگاڑے............الخ۔
حضرت شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یہی تفسیر بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات میں اور ابن فورکؒ کی مشکل الحدیث میں مذکور پائی۔
(تکملہ فتح الملہم ۵/۴۳۱)

❶ (فائدہ صفحہ ہذا)......نوویؒ نے فرمایا: اس سے مراد کسی کو ناحق ستانا اور تکلیف دینا ہے۔ چنانچہ کسی حق کی وجہ سے جو سزا دی جاتی ہے وہ اس سے وعید کا مصداق نہیں مثلاً: قصاص، حدود اور تعزیرات وغیرہ۔ حدیث کے راوی حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بن حزام کے صاحبزادے ہیں اور دونوں معروف اور اجل صحابہ میں سے ہیں۔ یہ کچھ لوگوں کے ساتھ لوگوں کو امر بالمعروف کیا کرتے تھے۔

۲۱۲۶۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَاْنُهُمْ قَالُوا حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا ۔

۲۱۲۶۔۔۔۔ ہشام کی اپنے والد سے روایت ہے کہ ہشام رضی اللہ عنہ بن حکیم رضی اللہ عنہ بن حزام ملک شام میں کچھ کسان لوگوں کے پاس سے گذرے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ ان کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ انہیں جزیہ (ٹیکس) کی وجہ سے قید کیا گیا ہے۔
حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مبتلائے عذاب کرے گا جو لوگوں کو دنیا میں ناحق عذاب میں مبتلا رکھتے تھے"۔

۲۱۲۷۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَاَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى فِلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا ۔

۲۱۲۷۔۔۔۔ اس سند سے بھی حضرت ہشامؓ سے حسب سابق حدیث منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ ان دنوں ان کے امیر (حاکم) عمیر بن سعد تھا فلسطین پر۔ چنانچہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اس سے بات کی تو اس نے انہیں چھوڑنے کا حکم دیا۔

۲۱۲۸۔۔۔۔ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا ۔

۲۱۲۸۔۔۔۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو پایا جو حمص کا حاکم تھا کہ اس نے چند کاشتکار لوگوں کو جزیہ (ٹیکس) کے معاملہ میں دھوپ میں کھڑا رکھا ہوا ہے۔
انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"بلا شبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو لوگوں کو دنیا میں ناحق عذاب میں گرفتار رکھتے ہیں"۔

باب-۳۹۸ باب امر من مر بسلاحٍ في مسجدٍ او سوقٍ او غيرهما من المواضع الجامعة للناس ان يمسك بنصالها

مسجد، بازار اور دیگر عوامی جگہوں پر اسلحہ لے جانے والا احتیاط رکھے

۲۱۲۹۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا

۲۱۲۹۔۔۔۔ حضرت عمروؒ کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"ایک شخص مسجد میں تیر لے کر گذرا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا۔

اس کے پھل کو تھام کر رکھو"۔ (کہیں بے دھیانی میں کسی کو گزند نہ پہنچے)۔ ❶

۲۱۳۰ ...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدَى نُصُولَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَاْخُذَ بِنُصُولِهَا كَيْ لا يَخْدِشَ مُسْلِمًا۔

۲۱۳۰ ...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں سے بہت سے تیر لے کر گذرا جن کے پھل (دھار والا نوکیلا حصہ) کھلے ہوئے تھے۔ یعنی تیر کمانوں میں نہیں تھے۔ اسے (رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر) حکم دیا گیا کہ ان کے پھل تھام کر رکھے کہیں کسی مسلمان کو زخمی نہ کردے۔

۲۱۳۱ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لا يَمُرَّ بِهَا اِلا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا۔

و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ۔

۲۱۳۱ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو جو مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا، حکم فرمایا کہ "وہ تیر لے کر مسجد میں گذرے تو ان کی انی (پھل) کو تھام کر رکھا کرے"۔ حضرت ابن رمح کی روایت میں کان یصدق بالنبل کے الفاظ ہیں۔

۲۱۳۲ ...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسى اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ اَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ فَقَالَ اَبُو مُوسى وَاللهِ مَا مُتْنَا حَتّى سَدَّدْنَاهَا بَعْضُنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ۔

۲۱۳۲ ...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کسی مجلس یا بازار سے گذرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہو تو اس کی پیکان (پھل) کو تھام کر رکھے، پھر اس کے پھل کو تھام کر رکھے، پھر اس کے پھل کو تھام کر رکھے"۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے جب تک آپس میں ایک دوسرے کے منہ پر تیر نہ لگالیئے ہم نہیں مرے۔ ❷

---

❶ چنانچہ یہی حکم ہر اس جگہ کا ہے جہاں عوام کا گذر ہو اور بے دھیانی میں لوگوں کو اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اور یہ حکم صرف تیر کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ ہر اسلحہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اسلحہ کا مقصود یا تو جہاد کی تیاری ہے یا ذاتی حفاظت و مدافعت اسلحہ رکھنے کا مقصد لوگوں پر رعب جمانا اور انہیں ایذاء پہنچانا نہیں۔ لہٰذا اس کے عوامی جگہوں پر لے کر چلنے میں احتیاط کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

❷ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد حسرت اور تاسف کا اظہار تھا اس فتنہ پر جو مسلمانوں کے درمیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیش آیا مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ تو مسلمانوں کے ہاتھوں، مسلمان کو ضرر سے بچانے کا اتنا اہتمام فرماتے تھے کہ مسجد اور بازار اور تمام عوامی جگہوں پر کھلا اسلحہ لے کر چلنے کو منع فرمایا اور تاکید فرمائی تاکہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچنے کا احتمال اور امکان بھی نہ رہے اور یہاں یہ حال کہ مسلمان، مسلمان کی گردن کاٹ رہا تھا۔
اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو باہمی قتل و قتال سے محفوظ رکھے۔ آمین

۲۱۳۳ــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللهِ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا اَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ اَنْ يُصِيبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ اَوْ قَالَ لِيَقْبِضْ عَلى نِصَالِهَا۔

۲۱۳۳...... حضرت ابو موسیٰؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھ تیر لے کر ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں گذرے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے ان کی انی (پھل) پکڑلے تاکہ مسلمانوں میں سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے یا آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پھل اپنے قبضہ میں رکھے۔

باب-۳۹۹ باب النهي عن الاشارة بالسلاح الى مسلم
کسی مسلمان کی طرف اسلحہ کارخ کرنا ممنوع ہے

۲۱۳۴ــــ حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ اَشَارَ اِلى اَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَاِنَّ الْمَلائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّى يَدَعَهُ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ۔

۲۱۳۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف دھار دار چیز سے اشارہ کیا (ڈرانے کیلئے) تو جب تک یہ کام چھوڑ نہ دے، فرشتے اسے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی ہو (یعنی خواہ مذاق میں کرے کہ عموماً بھائی وغیرہ کا مقصد مارنا اور ڈرانا نہیں ہوتا بلکہ ہنسی مذاق میں کرنا بھی ناجائز ہے)۔

۲۱۳۵ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۱۳۵...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں۔

۲۱۳٦ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يُشِيرُ اَحَدُكُمْ اِلى اَخِيهِ بِالسِّلاحِ فَاِنَّهُ لا يَدْرِي اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

۲۱۳٦...... ہمامؒ بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ (مجموعہ) ان احادیث کا ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیں، پھر ان میں سے چند احادیث ذکر کیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے، اسلئے کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگا دے اور وہ جہنم کے گڑھے میں جا پڑے"۔ (اسلحہ چل جانے سے اس کی جان چلی جائے اور قتلِ ناحق کے جرم میں وہ جہنم کا مستحق بن جائے)۔

باب-۴۰۰ باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق
راستہ میں سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کی فضیلت

۲۱۳۷۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ۔

۲۱۳۷۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک شخص راہ میں چلا جا رہا تھا، اس نے راستہ میں ایک کانٹا دار ٹہنی پڑی دیکھی تو اسے پیچھے کو سرکا دیا۔ اللہ نے اس کی نیکی کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ ❶

۲۱۳۸۔۔۔۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُنَحِّيَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ۔

۲۱۳۸۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
'ایک شخص کا گذر سر راہ پڑی ہوئی ایک درخت کی ٹہنی پر ہوا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور بالضرور یہ ٹہنی مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دوں گا تاکہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے۔ چنانچہ وہ جنت میں داخل کر دیا گیا"۔

۲۱۳۹۔۔۔۔ حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ ۔

۲۱۳۹۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میں نے ایک شخص کو جنت میں لوٹ لگاتے دیکھا سر راہ پڑنے والے درخت کو کاٹنے کی بناء پر جو لوگوں کی ایذاء کا باعث تھا۔

۲۱۴۰۔۔۔۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

۲۱۴۰۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتا تھا (یعنی راہ میں ہونے کی وجہ سے اس کی ٹہنیاں لوگوں کیلئے باعث تکلیف تھیں) ایک آدمی آیا اور اسے کاٹ ڈالا اور اسی بناء پر جنت میں داخل ہو گیا۔

۲۱۴۱۔۔۔۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَازِعِ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

۲۱۴۱۔۔۔۔ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا:
"اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیجئے جس سے میں فائدہ

---

❶ اور یہ حکم ہر اس تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا ہے جو مسلمانوں کو اور راہ گیروں کو تکلیف پہنچائے۔ چنانچہ ہر بدبودار چیز، ہر کریہ المنظر چیز اور ہر پھسلانے والی چیز کے ہٹانے کا یہی حکم ہے۔

عَلِّمْنِي شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الاَذى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ۔

اٹھاؤں"۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کردو"۔

۲۱۴۲......حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الاَسْلَمِيِّ اَنَّ اَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي لا اَدْرِي لَعَسى اَنْ تَمْضِيَ وَاَبْقى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا اَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَاَمِرَّ الاَذى عَنِ الطَّرِيقِ ۔

۲۱۴۲...... حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:
میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ میں نہیں جانتا کہ شاید آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے جائیں اور میں آپ (ﷺ) کے بعد زندہ باقی رہوں تو مجھے کوئی ایسی بات بتلایئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجھے نفع فرمائے۔
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"ایسا کیا کرو، ایسا کیا کرو (ابو بکر راوی وہ بات بھول گئے) اور حکم فرمایا راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کا"۔

باب-۴۰۱ باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذي لا يؤذي

غیر موذی جانور مثلاً بلی وغیرہ کو ایذاء دینا حرام ہے

۲۱۴۳......حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدِ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَعْنِي ابْنَ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الاَرْضِ ۔

۲۱۴۳...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ اس عورت نے نہ تو بلی کو کھانا دیا نہ پانی پلایا جب اسے قید کیا۔ اور نہ ہی اسے آزاد چھوڑا کہ از خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی"۔

۲۱۴۴...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنِ يَحْيى بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسى عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ ۔

۲۱۴۴...... حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث جویریہؒ ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے۔

۲۱۴۵......و حَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُذِّبَتِ

۲۱۴۵...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس نے بلی کو باندھا پھر اس عورت نے اس بلی کو نہ کھلایا اور نہ ہی کچھ پلایا اور نہ ہی اس بلی کو چھوڑا

امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ اَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ -

کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

۲۱۴۶...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۲۱۴۶...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے (سابقہ روایت) ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں۔

۲۱۴۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا -

۲۱۴۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک عورت جہنم میں داخل ہوئی اپنی ایک بلّی کی وجہ سے جسے اس نے باندھ دیا تھا۔ پھر نہ تو وہ خود اسے کچھ کھلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے چبالیتی یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی"۔

باب-۴۰۲

باب تحریم الکبر
تکبر کی حرمت کا بیان

۲۱۴۸...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْعِزُّ اِزَارُهُ

۲۱۴۸...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
'عزت اللہ رب العالمین کا ازار ہے اور بڑائی اس کی چادر ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) تو جو کوئی مجھ سے یہ چھیننے کی کوشش کرے گا اسے میں عذاب میں مبتلا کروں گا"۔❶

---

❶ ازار اور رداء کا اطلاق یہاں پر مجازاً اور استعارةً ہوا ہے۔ علامہ نووی: نے فرمایا کہ:
"اللہ تعالیٰ کا عزت اور بڑائی کیلئے اپنے ازار رداء کا لفظ استعمال کرنا مجازاً اور استعارةً ہے۔ جیسا کہ اہل عرب کہتے ہیں کہ: "فلانٌ شعاره الزهد و ثاره التقوىٰ". تو اس سے مراد حقیقتاً کپڑا نہیں ہوتا بلکہ یہ اسکی صفت کا بیان ہوتا ہے۔
علامہ مازریؒ نے فرمایا کہ:
"یہاں استعارہ کے طور پر استعمال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح ازار اور رداء انسان سے چمٹے ہوتے ہیں اور انسان سے جدا نہیں ہوتے اور وہ انسان کی زینت ہوتے ہیں۔ اسی طرح عزت اور بڑائی اللہ رب العالمین کیلئے لازم ہے اور اس کی شان ربوبیت کا لازمی تقاضا ہے۔
علامہ خطابی نے "معالم السنن" میں فرمایا کہ:
"اس کلام کا معنی یہ ہے کہ بڑائی اور عظمت اللہ تعالیٰ سبحانہ کی دو صفتیں ہیں اور اسی کے ساتھ خاص ہیں ان میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے اور کسی مخلوق کیلئے جائز نہیں کہ وہ انہیں لینے اور حاصل کرنے کی کوشش کرے اس لیے کہ مخلوق کی صفت تواضع اور تذلل ہے۔ اور عظمت و بڑائی کیلئے ازار اور رداء کے استعارات استعمال کرنے کی وجہ۔ واللہ اعلم (جاری ہے)

والْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ ۔

باب-۴۰۳ باب النهي عن تقنيط الانسان من رحمة الله تعالى

انسان کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا منع ہے

۲۱۴۹ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لِفُلَانٍ وَأَنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ ۔

۲۱۴۹ حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بیان فرمایا کہ:
ایک شخص نے کہا کہ: "اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں بندہ کی مغفرت نہیں فرمائے گا" اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں بندہ کی مغفرت نہیں کروں گا۔ پس بلاشبہ میں نے فلاں بندہ کی مغفرت کر دی ہے اور تیرے اعمال (صالحہ) لغو اور باطل کر دیئے"۔ ❶

باب-۴۰۴ باب فضل الضعفاء والخاملين

کمزور اور گمنام لوگوں کے مقام و فضیلت کا بیان

۲۱۵۰...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رُبَّ أَشْعَثَ

۲۱۵۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بہت سے پراگندہ حال اور دروازوں سے دھتکارے ہوئے ایسے ہیں کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... جس طرح انسان اپنی چادر اور ازار میں کسی دوسرے کو شریک کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا اسی طرح میں اپنی عظمت و بڑائی میں کسی مخلوق کو شریک نہیں کر سکتا"۔ (معالم السنن للخطابی ۶/ ۵۳)

حدیث کے اخیر میں ارشاد فرمایا کہ
"جو کوئی مجھ سے یہ چادر چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے مبتلائے عذاب کروں گا"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص بھی تکبر اور بڑائی کرے گا وہ مبتلائے عذاب ہوگا۔

اس حدیث کے ذیل میں تکبر اور بڑائی کے متعلق امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں تفصیلی بحث فرمائی ہے اور تکبر کی اقسام کو بھی صراحتاً بیان فرمایا ہے۔ (دیکھئے احیاء علوم الدین للغزالی۔ ۳/ ۳۴۳)

❶ (فائدہ صفحہ ہذا)...... حضرت جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ، آنحضرت ﷺ کے جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ ان کے کچھ حالات کتاب الفضائل میں باب صفۃ حوضہ ﷺ کے تحت گذر چکے ہیں۔

نوویؒ نے فرمایا کہ اس حدیث سے اہل السنۃ والجماعت کا مذہب ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بندہ کو بغیر توبہ کیئے بھی معاف فرما دیتا ہے۔
حدیث میں اعمال کے حبط (لغو) سے مراد حبط مجازی ہے۔ کیونکہ اہل السنۃ کا مذہب یہ ہے کہ حبط اعمال صرف کفر کے ارتکاب سے ہوتا ہے ارتکاب معاصی سے نہیں۔ جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے۔ اور یہاں حبط سے مراد یہ ہے کہ اس کے گناہوں کے بقدر اس کی نیکیاں کم ہو جائیں گی۔

مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ ۔

اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا فرمادیں"۔ ❶

باب-۴۰۵ باب النهي عن قول هلك الناس

لوگوں کی تباہی کا دعویٰ کرنا ممنوع ہے

۲۱۵۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ لا اَدْرِي اَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ اَوْ اَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ -

۲۱۵۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب کوئی شخص یہ کہے کہ "لوگ ہلاک ہوگئے" تو وہ خود ہی ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے"۔ ❷
حضرت ابواسحاقؒ نے فرمایا کہ اس بات کا مجھ کو یقینی علم نہیں ہے کہ روایت اَهْلَكَهُمْ (زبر کے ساتھ) ہے یا اَهْلَكُهُمْ (پیش کے ساتھ) ہے۔

۲۱۵۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

۲۱۵۲...... ان تمام اسانید کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

---

❶ مقصد یہ ہے کہ بہت سے ایسے اللہ کے بندے ہوتے ہیں کہ ظاہری حیثیت ان کی کچھ بھی نہیں ہوتی، حلیہ خراب ہوتا ہے۔ بکھرے بال والے اور پریشان حال۔ کسی کے دروازہ پر جائیں تو دھتکار دیئے جائیں دنیا والوں کی نظر میں ان کا کوئی مقام نہیں ہوتا۔ لیکن بارگاہ خداوندی میں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کسی کام کے متعلق قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں حانث نہیں فرماتا اور ان کی قسموں کو پورا کر دیتا ہے اور یہ ان کا اکرام و اعزاز ہوتا ہے۔
چنانچہ حدیث ہی میں ربیع بنت النصفر کا قصہ آیا ہے کہ ام ربیع نے ان کے متعلق کہا تھا کہ: "اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا"۔ چنانچہ متاثرہ فریق دیت پر راضی ہوگیا اور اخت ربیع سے قصاص نہیں لیا گیا۔
حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جن لوگوں کو دنیا والے کمزور اور مساکین گردانتے ہیں اور ان کے کسی فضل و کمال کے معترف نہیں ہوتے بعض اوقات اللہ کے نزدیک ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہوتا ہے۔

❷ اس لئے کہ یہ جملہ برائی اور اپنی پارسائی کے ادعا کا مظہر ہے۔ لوگوں کے گناہوں اور برے حالات کی وجہ سے ان کی ہلاکت و بربادی کا دعویٰ نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کس کا کیا مقام ہے؟ اور اس میں لوگوں کی حقارت اور اپنی ذات کیلئے عجب اور خود پسندی کا جذبہ نمایاں ہے۔ علامہ مازریؒ نے فرمایا کہ:
اس قول کی شناعت اس وقت ہے جبکہ وہ لوگوں کی حقارت اور خود پسندی اور اپنے آپ کو ان سے بہتر سمجھتے ہوئے کہے۔ البتہ اگر نیک لوگوں کے دنیا سے چلے جانے اور اگلوں کے اٹھ جانے سے پیدا ہونے والے خلا اور نقصان کے پیش نظر کہے تو یہ اس شفاعت کو شامل نہیں ہے۔ اسلئے کہ پہلے قول کا منشاء اور عنوان بڑائی اور کبر تھا۔ جبکہ دوسرے قول کا منشاء و مقصد اور عنوان لوگوں کو ڈرانا اور ان پر شفقت اور اگلوں کی تعظیم اور اپنی کمی و نقص کے بیان کا اظہار ہے۔

بْنِ بِلالٍ جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

باب-۴۰۶ باب الوصية بالجار والاحسان اليه

ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

۲۱۵۳۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ۔

۲۱۵۳۔۔۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ:
"جبرئیل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان گزرا کہ وہ اس (پڑوسی) کو وارث بنادیں گے"۔

۲۱۵۴۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۱۵۴۔۔۔۔۔۔ اس سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ نبی کریم ﷺ سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے۔

۲۱۵۵۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

۲۱۵۵۔۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو جبرئیلؑ ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب اس کو وارث قرار دے دینگے۔

۲۱۵۶۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۱۵۶۔۔۔۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اے ابوذر! جب تو شوربا پکائے تو اس کے پانی کو زیادہ کردے اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھ"۔

اللهِ ﷺ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ ۔

٢١٥٧ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيلِي ﷺ اَوْصَانِي اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ۔

٢١٥٧ ...... حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (محبوب دوست) نے وصیت کی کہ جب تو شوربا پکائے تو اس کے پانی کو زیادہ کردے، پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھروالوں کو دیکھ اوراس میں سے انہیں بھی حسب دستور کچھ بھیج دے"۔ ❶

باب-٧٠٤ باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء

مسلمان سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا

٢١٥٨ ...... حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْخَزَّازَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

٢١٥٨ ...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نیکی کی کسی بات کو ہرگز حقیر مت سمجھو خواہ تم اپنے بھائی کے ساتھ

---

❶ وصیت بالجار (پڑوسی) سے مراد حسن معاشرت مع الجیران ہے اور "جار" (پڑوسی) کا لفظ جس طرح مسلمان کو شامل ہے اسی طرح کافر کو بھی شامل ہے۔ اوراس میں مسلم وکافر گناہگار ودیندار، دوست ودشمن، امیر وغریب، رشتہ دار واجنبی، شہری ودیہاتی وغیرہ کا کوئی فرق وتمیز نہیں ہے۔ البتہ ان میں سے بعض کے بعض پر درجے زیادہ ہیں۔

چنانچہ طبرانی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"پڑوسی تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ پڑوسی جس کا ایک حق ہے۔ اوروہ مشرک وکافروغیر مسلم پڑوسی ہے۔ اس لئے صرف پڑوسی کا حق ہے۔ دوسرا وہ پڑوسی جس کے دوحق ہیں اوروہ مسلمان پڑوسی ہے۔ اسکا ایک حق توپڑوس کا ہے دوسرا حق مسلمان ہونے کا۔ تیسرا وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں۔ رشتہ دار مسلمان۔ اس کا ایک حق توپڑوس کا ہے۔ دوسرا مسلمان ہونے کا، تیسرا رشتہ داری کا"۔

(فتح الباری لابن حجر ـ ١/٤٤٢)

غرض پڑوس کا حق بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے ایمان کی نفی فرمائی جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ وماموں نہ ہو۔ پڑوس کا اطلاق کس پر ہوتا ہے؟ اور پڑوس کی حد کیا ہے؟

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: "جہاں تک انسان کی آواز جائے (اپنے گھر سے) وہاں تک اس کا پڑوس ہے"۔

ایک قول یہ ہے کہ: "جو فجر کی نماز میں تمہارے ساتھ شریک ہو وہ پڑوسی ہے"۔ جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ: "پڑوس کی حد ہر (چہار جانب سے) چالیس گھر ہے"۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے الادب المفرد میں اسی مفہوم کی ایک مرفوع حدیث بھی حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک سے نقل کی ہے کہ: "چالیس گھر پڑوس ہیں"۔

الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ لا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ۔

خوش روی کے ساتھ ہی ملو"۔ ❶

باب-۴۰۸ باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام

مباح کاموں میں سفارش کرنا مستحب ہے

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا اَحَبَّ۔

۲۱۵۹..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی حاجت مند آتا تو آپ اپنے ہم نشینوں سے متوجہ ہو کر فرماتے:
"اس کی سفارش کرو تاکہ تم اجر و ثواب پاؤ اور اللہ تعالیٰ تو اپنے نبی کی زبان پر وہی فیصلہ جاری فرمائے گا جو وہ پسند فرماتا ہے"۔ ❷

باب-۴۰۹ باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء

صحبتِ صلحاء کا مستحب ہونا اور صحبتِ فساق سے اجتناب کا بیان

۲۱۶۰..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ

۲۱۶۰..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلاشبہ اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے کی مثال ہے۔ مشک والا یا تو تمہیں از خود ہی دے دے گا یا تم

---

❶ مقصد یہ ہے کہ مسلمان بھائی سے خوش روی اور خندہ پیشانی سے ملنا بھی ایک نیکی ہے اور اسے بھی معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ بہت سے لوگ ہر وقت چہرہ اکڑائے، پیشانی پر تیوریاں ڈالے رہتے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ اسی طرح پیش آتے ہیں۔ یہ اخلاق کریمہ نبویہ سے متصادم رویہ ہے۔ اور رسول اکرم ﷺ نے اس کی شناعت بیان فرمائی ہے۔

❷ یعنی نبی ﷺ تو حق بات ہی کا فیصلہ ہی فرمائیں گے اور آپ ﷺ سے کوئی ناحق فیصلہ صادر نہیں ہو سکتا۔ نیک اور جائز کام میں سفارش کرنا مستحب اور پسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر اجر و ثواب بھی عطا فرماتے ہیں اگر سفارش اخلاص اور خلوص کے ساتھ ہو۔
نوویؒ نے فرمایا کہ:
"اس حدیث میں ضرورت مندوں اور جائز حاجات والوں کے لئے سفارش کا مستحب ہونا واضح ہے۔ خواہ سفارش بادشاہ سے کی جائے یا حاکم سے یا کسی بھی شخص سے (جو اس ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کر سکتا ہو)۔
البتہ ناجائز امور میں سفارش کرنا، یا سفارش اگر تسلیم نہ کی جائے تو سفارش جس سے کی گئی ہے اس سے ناراض ہونا یہ جائز نہیں ہے۔ اور صاحب حق کی سفارش کرنا چاہئے اور عصبیت کی بناء پر کہ فلاں شخص میرا ہم زبان، ہم وطن یا ہم نسل ہے تو اس کی سفارش کی جائے اس بنیاد پر سفارش کرنا جائز نہیں ہے"۔

اَبِي مُوسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَامَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً۔

اس سے خرید لو گے یا (کم از کم) تم اس سے اچھی خوشبو ہی سونگھ لو گے۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلادے گا یا کم از کم تم اس سے گندی بدبو تو سونگھ ہی لو گے"۔ ❶

باب-۴۱۰ باب فضل الاحسان الى البنات

بیٹیوں کی پرورش کی فضیلت

۲۱۶۱ ..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ بَهْرَامَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَاَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ

۲۱۶۱ ..... حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ اس نے مجھ سے کچھ مانگا مگر میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ پایا۔ میں نے وہی کھجور اسے دیدی۔ اس نے وہ کھجور لے لی اور اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان اسے تقسیم کر دیا اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا۔ پھر کھڑی ہوئی اور وہ اس کی بیٹیاں باہر نکل گئیں۔ بعد ازاں نبی ﷺ میرے پاس داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا قصہ بیان کیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو کوئی بیٹیوں سے امتحان میں ڈالا گیا پھر اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک کیا تو وہ اس کیلئے جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی"۔ ❷

---

❶ حاصل حدیث یہ ہے کہ جس طرح مشک والے کی صحبت ہر حال میں کچھ نہ کچھ نفع تو ضرور ہی دے گی اسی طرح نیک آدمی کی صحبت اور ہم نشینی بھی خالی از فائدہ نہیں۔ اور جس طرح بھٹی دھونکنے والے کی صحبت خالی از علت نہیں اسی طرح برے ہم نشین کی صحبت بھی نقصان و برائی سے محفوظ نہیں۔

❷ لڑکیوں کی پرورش اور اچھی تربیت کی فضیلت اس حدیث سے واضح ہے۔ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: "حدیث میں لڑکیوں کی پرورش کو امتحان وابتلاء سے اس لیے تعبیر کیا گیا کہ عادتاً لوگ لڑکیوں کی پیدائش کو ناگوار خیال کرتے تھے"۔

حضرت شیخ الاسلام مدظلہم نے فرمایا: "لیکن مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ بیٹی ہونے کو ناپسند اور ناگوار سمجھے۔ لہٰذا لفظِ ابتلاء سے بظاہر اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ لڑکیوں کی تربیت اور پرورش میں جو محنت و مشقت اٹھانی پڑتی ہے، وہ لڑکوں کی پرورش سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ لڑکیوں کا خوف بھی زیادہ ہوتا ہے اور باپ کے لئے کسب مال میں ان کی طرف سے معاونت بھی عموماً نہیں ہوتی۔

(تکملہ فتح الملہم،۵/۴۵۱)

پھر بعض علماء نے فرمایا کہ: یہ فضیلت دو یا تین بیٹیوں کی پرورش کرنے والے کو حاصل ہوگی۔ لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک لڑکی کی پرورش کرنے والے کے لئے بھی ہے۔ واللہ اعلم

ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

۲۱۶۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ۔

۲۱۶۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی، اپنی دو بیٹیوں کو (گود میں) اٹھائے ہوئے تھی۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہرایک کو ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور خود کھانے کے لئے اپنے منہ تک اٹھائی ہی تھی کہ اس کی بیٹیوں نے پھر اس سے کھجور مانگی۔ اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے جسے وہ خود کھانا چاہ رہی تھی۔ (اور ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کے منہ میں دے دیا)۔

مجھے بڑا تعجب ہوا اسکے اس معاملہ پر۔ (کہ خود کچھ نہیں کھایا اور سب بچیوں کو ہی کھلا دیا) میں نے اس کے اس فعل کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے اس کے اوپر جنت واجب فرمادی ہے یا فرمایا اسے جہنم سے آزاد کرادیا ہے"۔ ❶

۲۱۶۳...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۲۱۶۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئیں

❶ اس حدیث میں سابقہ حدیث کے برخلاف تین کھجوروں کا ذکر ہے۔ جس سے بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔ شراح حدیث نے تعارض کو دور کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ ممکن ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شروع میں ایک ہی کھجور ملی ہو اور پھر بعد میں مزید دو مل گئی ہوں۔ راوی نے ایک ہی کا تذکرہ کر دیا ہو۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے "تعدد قصہ" کا احتمال ذکر کیا ہے کہ یہ واقعہ دو بار پیش آیا ہو۔ لیکن یہ بات بظاہر بعید معلوم ہوتی ہے۔

(کما ذکرا لشیخ تقی العثمانی فی تکملہ فتح الملہم ۵-۴۵۲)

شیخ الاسلام علامہ عثمانی مدظلہم نے تکملہ میں فرمایا کہ:

"یہ ممکن ہے کہ تعداد تمر کا اختلاف رواۃ کے روایت بالمعنی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو تین ہی کھجوریں دی تھیں۔ جیسا کہ عراک کی روایت میں ہے لیکن چونکہ اس عورت کا ایثار تو صرف ایک ہی کھجور میں واقع ہوا تھا لہٰذا دوسرے راویوں نے صرف ایک ہی کھجور کا ذکر کیا۔ اور یہ بات بارہا گذر چکی ہے کہ رواۃِ حدیث، واقعہ کے اصل جوہر کو محفوظ رکھنے کا اہتمام کرتے تھے نہ کہ جزئیاتِ غیر متعلقہ کو"۔ واللہ اعلم

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهُ۔

تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح ہوں گے آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو باہم ملایا۔

باب-۴۱۱ باب فضل من يموت له ولدٌ فيحتسبه

بچّہ کی موت پر صبر کرنے کی فضیلت کا بیان

۲۱٦٤...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَمُوتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۲۱۶۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے تین لڑکے مر جائیں تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لئے''۔ ❶

۲۱٦٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنٰى حَدِيثِهِ اِلا اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَيَلِجَ النَّارَ اِلا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۲۱۶۵...... ان تمام مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے البتہ حضرت سفیانؒ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ وہ صرف قسم کو پورا کرنے کیلئے جہنم میں داخل ہوگا۔

۲۱٦٦...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الاَنْصَارِ لا يَمُوتُ لِاِحْدَاكُنَّ ثَلاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ اِلا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَيْنِ۔

۲۱۶۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض انصاری عورتوں سے فرمایا:

'تم میں سے جس کسی کے تین بچے مر جائیں پھر وہ ان پر صبر کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگی''۔

ایک عورت نے ان میں سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ فرمایا دو ہوں (تب بھی یہ فضیلت ہے)۔

۲۱٦٧...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ

۲۱۶۷...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

---

❶ یعنی جس نے اپنے تین بچوں کی موت پر صبر کیا اور اللہ کی رضاء پر راضی رہا تو وہ اس فضیلت کا مستحق ہوگا۔ قسم پوری کرنے سے اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی طرف:

''و ان منكم الّا واردها كان علىٰ ربّك حتماً مقضياً''۔ (مریم: پ ١٦)

ترجمہ...... ''تم میں سے کوئی نہیں ہے مگر وہ دوزخ پر سے گزرے گا، ہو چکا تیرے رب پر وعدہ یہ فیصلہ شدہ''۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کا گذر جہنم پر ضرور ہوگا۔ لیکن بہت سے اہل ایمان ایسے ہوں گے کہ انہیں جہنم کی آواز بھی سنائی نہیں دے گی۔ اور مؤمنین مخلصین پر وہ آگ بردو سلامتی بن جائے گی۔

حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَاَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ ـ

"ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ! مرد تو آپ کی حدیثیں سب لے گئے (یعنی آپ کے ارشاد مبارک کہ زیادہ تر مرد ہی سنتے ہیں اور آپ کے ارشادات کے مخاطب بھی زیادتر مرد ہی ہوتے ہیں) لہٰذا آپ ﷺ اپنی طرف سے ایک دن ہمارے لیئے خاص فرمادیں جس دن ہم (عورتیں) آپ کے پاس حاضر ہوں، آپ ہمیں وہ کچھ سکھائیں جو اللہ نے آپ ﷺ کو تعلیم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں ہے جس نے اپنے تین بچے آگے بھیج دیئے ہوں (وہ انتقال کر گئے ہوں) مگر یہ کہ وہ اس عورت کیلئے جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گے۔

ایک عورت نے کہا اور دو بچے، دو بچے، دو بچے؟ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا (ہاں) دو بھی، دو بھی، دو بھی"۔ ❶

۲۱۶۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ـ

۲۱۶۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بالا ہی منقول ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ: "وہ تینوں بچے بالغ نہ ہوئے ہوں"۔

۲۱۶۹...... حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي السَّلِيلِ عَنْ اَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ اِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَانِ فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطَيِّبُ بِهِ

۲۱۶۹...... حضرت ابوحسان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ: میرے دو بیٹے فوت ہو چکے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث نہیں بیان کرتے جس سے ہمارے (غمگین) دل خوش ہوں، اپنے فوت شدہ بچوں کے متعلق؟

---

❶ یہ سوال کرنے والی خاتون حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا تھیں۔
حدیث بالا میں تین اور دو کی تو صراحت ہے لیکن ایک بچہ جس کا مر جائے اس کی صراحت نہیں ہے۔ لیکن بعض احادیث میں جو سند کے اعتبار سے نسبتاً کمزور اور ضعیف ہیں ایک بچہ کے اوپر بھی یہ فضیلت ہے۔
چنانچہ ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث اسی مفہوم کی نقل کی ہے۔ لیکن وہ قابل احتجاج نہیں ہے۔

اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَيْهِ فَيَاْخُذُ بِثَوْبِهِ اَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ اَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلا يَتَنَاهَى اَوْ قَالَ فَلا يَنْتَهِي حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللهُ وَاَبَاهُ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّلِيلِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہاں! چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (مراد یہ ہے کہ جس طرح پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی جنت سے جدا نہیں ہوں گے) اور وہ اپنے باپ کا یا ماں باپ کا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ پکڑیں گے جس طرح میں اس وقت تیرے کپڑے کا کنارا پکڑے ہوئے ہوں اور پھر اسے نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے باپ کو جنت میں داخل کردے گا"۔ ❶

۲۱۷۰...... و حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ -

۲۱۷۰...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی بات سنی ہے جو ہمیں ہمارے فوت شدگان کی طرف سے خوش کردے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: ہاں!

۲۱۷۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنُونَ ابْنَ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ ادْعُ اللهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلاثَةً قَالَ دَفَنْتِ ثَلاثَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ عُمَرُ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهِ وَ قَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ -

۲۱۷۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بچہ کو لے کر آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اس کیلئے اللہ سے دعا فرمائے (درازئ عمر کی) تین بچوں کو دفن کرچکی ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کو دفن کرچکی؟ تو نے جہنم کی آگ سے بڑی مضبوط باڑھ کرلی"۔

۲۱۷۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ اَبِي غِيَاثٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّهُ يَشْتَكِي وَاِنِّي اَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلاثَةً قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ

۲۱۷۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ!

"یہ لڑکا بہت بیمار رہتا ہے اور مجھے اس کے متعلق بہت ڈر لگا رہتا ہے، کیونکہ میں تین بچوں کو دفن کرچکی ہوں"۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

❶ یعنی کم سن بچے اپنے والدین کیلئے جنت میں دخول کا باعث ہوں گے۔

بحِظَار شَدِيدٍ مِنَ النَّار قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُر الْكُنْيَةَ ۔

"تو نے جہنم سے بڑی مضبوط باڑھ کر لی ہے"۔ (یعنی اب جہنم کی آگ تجھے نقصان نہیں پہنچائے گی)۔

باب۔۴۱۲ باب اذا احب الله عبدًا حببه الى عباده

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اسے اپنے بندوں کا محبوب بنادیتے ہیں

۲۱۷۳......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ ۔

۲۱۷۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں: بلاشبہ میں فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت فرماتے ہیں۔

بعد ازاں جبرئیل علیہ السلام آسمانوں میں یہ اعلان فرمادیتے ہیں کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم (فرشتے) بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کیلئے قبولیت رکھ دی جاتی ہے (یعنی اہل زمین کی قلوب اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں)۔

اور جب کسی بندہ سے دشمنی فرماتے ہیں تو جبرئیلؑ کو بلا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ:

میں بلاشبہ فلاں سے دشمنی کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔ چنانچہ جبرئیلؑ بھی اس سے دشمنی کرتے ہیں۔ پھر آسمان والوں میں اعلان کر دیتے ہیں کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے دشمنی رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے نفرت کرو، چنانچہ وہ بھی اس سے بغض کرنے لگتے ہیں۔ اور پھر اس کیلئے زمین میں سے دشمنی رکھ دی جاتی ہے (اور سب فرشتے زمین والے اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں)۔

۲۱۷۴......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْقَارِيَّ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

۲۱۷۴...... ان مذکورہ تمام اسانید کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مروی ہے البتہ حضرت ابن مسیب کی روایت کردہ حدیث میں بغض کا ذکر نہیں ہے۔

الْمُسَيَّبِ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ -

۲۱۷۵...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لِاَبِي يَا اَبَتِ اِنِّي اَرَى اللهَ يُحِبُّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِاَبِيكَ اَنْتَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ -

۲۱۷۵...... ابو صالح فرماتے ہیں کہ ہم میدان عرفات میں تھے تو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے گزرے اور وہ امیر الحج تھے (اس سال خلیفہ کی طرف سے) لوگ انہیں دیکھنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبد العزیز سے محبت فرماتے ہیں۔ والد نے کہا وہ کیسے؟ میں نے کہا کہ لوگوں کے دلوں میں جوان کی محبت ہے (اسکی وجہ سے) انہوں نے کہا کہ قسم سے تیرے باپ (کے پیدا کرنے والے) کی، بلاشبہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے... آگے حسبِ سابق حدیث جریر عن سھیل بیان کی۔ ❶

باب-۴۱۳

باب الارواح جنودٌ مجندةٌ
روحیں غول کی شکل میں ہیں

۲۱۷۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الاَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ -

۲۱۷۶...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"روحیں جھنڈ کے جھنڈ ہیں پھر ان میں سے جنہوں نے ایک دوسرے سے تعارف حاصل کیا وہ (دنیا میں بھی) باہم مانوس رہتی ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے الگ تھیں (دنیا میں بھی) الگ رہتی ہیں"۔ ❷

---

❶ اردو زبان میں ایک محاورہ "زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو" درحقیقت اسی حدیث مبارکہ کا عمومی مفہوم ہے۔ حدیث کا مقصد و مطلب واضح ہے اور یہ محبت اللہ کے احکامات کی پابندی، مخلوقِ خدا سے نرمی و شفقت کا معاملہ کرنے اور اللہ کی رضا کی طلب سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ وفقنا اللہ منه حظًا وافرًا الکریم (آمین)

❷ (فائدہ صفحہ ہذا)...... روحوں کے جھنڈ میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام ارواح مختلف النوع اور مختلف الخلقت ہیں۔ جس طرح درختوں کے جھنڈ میں ہر درخت مختلف قد و کاٹھ کا اور مختلف نوعیت کا ہوتا ہے۔ اسی طرح روحیں بھی مختلف طبیعتوں اور مزاج کی ہوتی ہیں۔ اور ان کی باہمی پہچان اور تعارف سے مراد صفات و عادات اور اخلاق و شمائل میں مشابہت ہے۔ یعنی جن کی روحیں سعادت میں مشترکہ تھیں وہ دنیا میں بھی نیک افراد کے ساتھ اپنا تعلق رکھتیں ہیں۔ اور جن کی روحیں شریر اور آمادہ شر...... (جاری ہے)

۲۱۷۷...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الاسْلَامِ اِذَا فَقُهُوا وَالْاَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ۔

۲۱۷۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"لوگ کانیں ہیں سونے چاندی کی کانوں کی طرح جاہلیت کے زمانہ میں ان کی بہترین لوگ اسلام میں آکر بھی بہترین ہیں بلکہ وہ دین کی فہم حاصل کرلیں اور تمام روحیں جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ سو جوان میں آپس میں متعارف ہوتی ہیں (عالمِ ارواح میں) وہ دنیا میں بھی باہم الفت رکھتی ہیں، اور جوان میں آپس میں غیرت رکھتی تھیں وہ دنیا میں بھی باہمی غیرت برتتی ہیں"۔ ❶

باب-۴۱۴ باب المرء مع من احب

جس سے محبت ہو اسی کے ساتھ حشر ہوگا

۲۱۷۸...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اَنْتَ مَعَ

۲۱۷۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تونے اس کے واسطے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ کہنے لگا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت آپ ﷺ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے"۔ ❷

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تھیں وہ دنیا میں بھی اپنی ہم جنس کی طرف پرواز کرتے ہیں۔
خطابیؒ نے فرمایا کہ:
"باہمی تعارف و تشاکل نے اس بات کی طرف اشارہ محتمل ہے کہ خیر و شر اصلاح و فساد میں اشتراک ہو" بہر حال روحوں کا باہم تعارف و پہچان انکی طبائع اور فضائل و عادات کے مطابق ہوتا ہے۔ (راشد اسلم۔)

❶ (فائدہ صفحہ ہذا)...... جس طرح سونے چاندی کی کانیں اپنی نوعیت' اور فوائد و منافع کے لحاظ سے مختلف اور مفید و مضر ہوتی ہیں اسی طرح لوگ بھی اپنی طبیعتوں اور منافع و نقصانات کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اعلیٰ انسانی اقدار کے حامل اور بلند اطوار والے تھے مثلاً: بہادری و شجاعت، حمیت و غیرت، شرافت و بزرگی، خوش خلقی و خندہ روئی سخاوت و دانائی وغیرہ میں جو جاہلیت کے دور میں ممتاز تھے وہ اسلام میں اپنی ان صفات کی وجہ سے ممتاز رہے جبکہ وہ اسلام کی دولت بھی حاصل کر چکے۔ گویا اسلام کے اندر انسانی اقدار اور اعلیٰ اطوار واخلاق بہت اہمیت کے حامل ہیں اور اسلام کی فہم و فقاہت کے ساتھ یہ صفاتِ کریم انسان کو مقاماتِ عہد تک پہنچاتی ہیں۔

❷ یعنی قیامت کا سوال تو کر رہا ہے لیکن قیامت کے وقوع کے بعد جو سخت حالات پیش آئیں گے ان کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اور مقصد یہ تھا کہ انسان کو اس فکر میں نہیں پڑنا چاہیے۔
یہ معاملہ تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ جب چاہیں گے قیامت واقع ہو جائیگی کرنے کا اصل کام تو یہ ہے کہ انسان اس کے واسطے تیاری کرلے اور وہاں کا توشہ جمع کرلے۔
اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور اولیاء اللہ، علماء ربانین، صلحاء امت کے ساتھ محبت بھی انسان کو فائدہ...... (جاری ہے)

اَحْبَبْتَ ۔

۲......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو ...قِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ ...رٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ...يَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا ...وْلَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا فَلَمْ ...ذْكُرْ كَبِيرًا قَالَ وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ ...تَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ۔

۲۱۷۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تو نے اس کے لئے کیا سامان کیا ہے؟ اس نے کوئی بڑی بات نہیں ذکر کی (کہ میں نے یہ یہ نیک اعمال کئے ہیں) البتہ یہ کہا کہ: لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بس تو اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے"۔

۲......حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ...عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ ...الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَنَسُ ...بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ ...ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ ...اَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي ۔

۲۱۸۰...... اس سند سے بھی حدیث بالا ہی منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ دیہاتی شخص نے کہا:
"میں نے قیامت کے واسطے کوئی زیادہ تیاری نہیں کر رکھی کہ جس پر اپنے نفس کی تعریف کروں"۔

۲......حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ ... قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا ...اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ ...حُبَّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ۔ ...فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ

۲۱۸۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور تو نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ کہنے لگا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت! آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے"۔

...تہ سے پیوستہ)...... پہنچاتی ہے جبکہ حدیث سے واضح ہے کہ دنیا میں انسان جن لوگوں سے محبت کرتا ہوگا آخرت میں اسکا حشر اپنی ...تھ ہوگا۔ اور جو بدکاروں بے دینوں اور دنیا پرستوں سے محبت رکھے گا اسکا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔
...نے فرمایا کہ:
... میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت صلحاء اور اہل خیر خواہ زندہ ہوں یا وفات پاچکے ہوں ان سے محبت کی فضیلت واضح ہے۔ اور ...سکے رسول کی محبت یہ ہے کہ ان کے احکامات کی اتباع اور نواہی سے اجتناب کرے آداب شرعیہ کی رعایت کرے پھر خواہ اعمال ...ار میں کم ہوں حق تعالیٰ اپنے فضل سے محبوب بندوں کے ساتھ اسکا حشر فرمائیں گے۔

؎ گرچہ از نیکاں نیم و لیک بہ نیکاں بستہ ایم

...انہ، اپنے کرم سے ناکارہ مترجم کو اپنی، اپنے رسول ﷺ کی اور اپنے محبوب و مطہر بندوں کی خالص محبت نصیب فرمائے اور انہی ...ل سیہ کار کا حشر فرمائے اور ان کے جوتوں میں جنت میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین (وھو الصمد القادر)

قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد کسی بات سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا نبی ﷺ کے اس قول سے کہ "تیرا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھے"

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پس میں اللہ سے محبت رکھتا ہوں اور اس کے رسول ﷺ سے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں بھی انہی کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال نہیں کیے۔"❶

۲۱۸۲..... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَنَسٍ فَاَنَا اُحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ -

۲۱۸۲..... ترجمہ حسب سابق ہے۔ البتہ اس میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مذکورہ (میں کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں الخ) نہیں ہے۔

۲۱۸۳..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْدَدْتَ

۲۱۸۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ مسجد سے باہر نکل رہے تھے کہ اسی اثناء میں مسجد کے دروازہ کے پاس ایک آدمی ہمیں ملا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ: قیامت کب واقع ہوگی؟۔

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا تو نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے

❶ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور ابو بکر و عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں" بڑا عجیب جملہ ہے اللہ اور اس کے رسول کی محبت تو ہر مسلمان کو ہوتی ہے اگرچہ اسکے درجات مختلف ہوتے ہیں لیکن حضرت انسؓ نے حضرت ابو بکر و عمرؓ سے اپنی محبت کا والہانہ اعلان اور اس کو اللہ و رسول کی محبت کے ساتھ ذکر کر کے قیامت تک کیلئے اس بات کو واضح فرمادیا کہ زبان سے رسول کی محبت کا دعویٰ کرنا اور دل میں رسول کے صحابہؓ بالخصوص حضرات شیخینؓ کے متعلق بدگمانی گندے خیالات رکھنا درحقیقت کفر کا غلیظ ترین درجہ اور منافقت کی بدترین نشانی ہے۔

ہر مسلمان جانتا ہے کہ وہ کونسا طبقہ ہے جو زبان سے اللہ و رسول کا تذکرہ کرتا ہے مگر اس طبقہ کے دل میں رسول کے افضل ترین صحابہ کے متعلق بغض بھرا ہوا ہے۔ اللہ رب العالمین نے مقدس و پاکیزہ ہستیوں کے تقدس کے پیش نظر اس فرقہ ضالہ کے خبیث اور ناپاک دلوں کو ان کی محبت سے محروم رکھا☆ اور یہی چیز ان کے مقام کو واضح کرتی ہے کہ کل ان کا حشر کس کے ساتھ ہوگا اور اللہ و رسول کے ساتھ ساتھ حضرات شیخینؓ حضرات ختنینؓ، ازواج مطہراتؓ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بھی یکساں محبت رکھنے والے اہل السنۃ والجماعۃ کا حشر ان شاء اللہ کن بزرگوں کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حضرت انسؓ کی روح پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے واضح الفاظ میں اس حقیقت کو بتلا کر قیامت تک کیلئے راستہ روشن کردیا۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

اللہ رب العٰلمین اپنے کرم سے ان بزرگوں و مقدس ہستیوں کی حقیقت محبت سے ہمیشہ ہمارے دلوں کو پر رکھے اور روز حشر انہی پاکیزہ ہستیوں کے قدموں میں ہمارا حشر فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

لَهَا قَالَ فَكَانَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

مذکورہ شخص گویا کچھ دب گیا پھر کہنے لگا۔ یارسول اللہ! میں نے قیامت کیلئے نہ زیادہ نمازوں سے تیاری کی ہے نہ روزوں سے اور نہ ہی زیادہ صدقات سے لیکن میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے۔

۲۱۸۴......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۲۱۸۴...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث (کہ تو اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے) ہی کی مثل حدیث نقل فرماتے ہیں۔

۲۱۸۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح و حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

۲۱۸۵...... حضرت انس بن مالکؓ سے مذکورہ بالا احادیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے) ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۱۸۶...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

۲۱۸۶...... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کیا خیال فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرے لیکن اعمال صالحہ میں ان کے ساتھ شامل نہ ہو (ان جیسے اعمال خیر نہ کرے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا"۔

۲۱۸۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۱۸۷...... حضرت عبد اللہؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث (کہ آدمی اس ہی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے گا) ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۱۸۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا

۲۱۸۸...... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ (بقیہ حدیث مبارکہ

اَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ -

حسب سابق بیان فرمائی)

باب-۴۱۵ باب اذا اثني على الصالح فهي بشرى ولا تضره

نیک شخص کی تعریف اس کیلئے مُضر نہیں

۲۱۸۹......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ -

۲۱۸۹...... حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا! آپ کا کیا ارشاد ہے اس شخص کے بارے میں جو نیکی کے کام کرتا ہے اور لوگ اس پر اسکی تعریف کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"یہ تو مومن کیلئے دنیا ہی میں خوش خبری ہے"۔

۲۱۹۰......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ -

۲۱۹۰...... ان مذکورہ تمام اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی مروی ہے البتہ ایک روایت میں یہ ہے کہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔ ❶

---

❶ "عاجل بشریٰ المؤمن" کے متعلق نوویؒ نے فرمایا کہ:
یہ مؤمن کیلئے جلدی کی خوشخبری ہے۔(یعنی اصل خوشی تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے کے بعد ملے گی لیکن فوری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری اسے دنیا میں ہی حاصل ہو جاتی ہے کہ اس کے اخلاص کے پیش نظر حق تعالیٰ لوگوں کی زبانوں پر اسکی تعریف جاری رہنے دیتے ہیں جو اس کیلئے باعث بشارت ہوتی ہے)اور یہ اللہ تعالیٰ کی رضاء وخوشنودی کی دلیل اور اس سے محبت کی علامت ہے۔ اور پھر وہ اسے مخلوق کا محبوب بنا دیتا ہے جب کہ حدیث سابقہ میں گزر چکا ہے کہ ثم يوضع له القبول في الارض۔ یہ سب اس وقت ہے جبکہ لوگ بغیر اسکی تمنا اور خواہش کے اسکی تعریف کریں۔ لیکن اگر تعریف کروائی جائے تو یہ مذموم ہے"۔ (نووی علی مسلم ۲/۳۳۲)
حاصل کلام یہ کہ نیک کام اگر لوگوں کی تعریف حاصل کرنے کیلئے کیا جائے تو یہ ریا ہے اور وہ حرام ہے لیکن اگر اس کا عمل اللہ کیلئے خالص ہو اور پھر لوگ بغیر اس کی طلب کے اس کی تعریف کریں تو وہ اللہ کے یہاں قبولیت کی علامت ہے اور یہ تعریف اس کے اندر عُجب وخود پسندی کے بجائے شکر نعمت کے جذبات پیدا کرتی ہے۔

كتاب القـــدر

كتاب القدر

مسائل تقدیر کا بیان

باب-۴۱۶ باب كيفية خلق الآدمي في بطن امه وكتابة رزقه واجله وعمله وشقاوته وسعادته

ماں کے پیٹ میں تخلیق بنی آدم اور اس کے رزق، موت اور اعمال کا لکھا جانا

۲۱۹۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي وَاَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَاَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لا اِلَهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا -

۲۱۹۱...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا اور وہ صادق المصدوق (سچے اور سچے کیئے گئے) ہیں۔

"بے شک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک جمع رکھا جاتا ہے پھر وہ اسی طرح خون کا لوتھڑا بن جاتا ہے" پھر اسی طرح (چالیس روز میں) گوشت کا ٹکڑا بن جاتا ہے پھر ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم کیا جاتا ہے۔ اس کے رزق کو لکھنے کا۔ اس کے عمل کو لکھنے کا اور اس کی موت (کا وقت و طریقہ) لکھنے کا اور نیک بخت ہے یا بد بخت ہے اس کے لکھنے کا۔

پس اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بے شک ہم میں سے کوئی جنت والوں کے سے اعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ ہی رہ جاتا ہے کہ اچانک تقدیر کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ جہنمیوں کا سا عمل کرتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ) اور بلاشبہ تم میں سے کوئی جہنمیوں کے سے اعمال کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے مابین ایک ہاتھ برابر ہی فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اسکا تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ جنت والوں کے کام کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۲۱۹۲...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ

۲۱۹۲...... اس سند سے بھی مندرجہ بالا مضمون ہی الفاظ کے معمولی

اِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْـــن عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً و قَالَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً اَرْبَعِينَ يَوْمًا وَاَمَّا فِي

فرق کے ساتھ منقول ہے۔❶

وہ فرق یہ ہے کہ حضرت وکیع کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس راتیں ہوتی ہیں۔ حضرت شعبہ کی روایت میں چالیس دن یا چالیس رات ہے۔

اور حضرت جریر و عیسیٰ کی روایت میں چالیس دن مذکور ہیں۔

---

❶ فائدہ..... کتاب القدر کے یہاں لانے مقصود وہ احادیث بیان کرنا ہے۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کا بیان ہو۔ مسئلہ تقدیر عقائد سے تعلق رکھتا ہے اور شریعت کے نازک ترین مسائل میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تقدیر کے متعلق زیادہ بحث و گفتگو کو منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ انسان اس میں حد اعتدال سے تجاوز کر کے اپنی دنیا و آخرت تباہ کر بیٹھتا ہے۔ اسلئے کہ انسانی عقل تو انتہائی محدود ہے جبکہ اللہ رب العالمین کا علم اور اس کی تمام صفات غیر محدود ہیں۔ لامحدود، محدود میں کیسے سما سکتا ہے؟ بہر حال مسئلہ تقدیر کی تفصیلات تو عقائد کی کتب اور علم کلام کے دفاتر میں ہیں اختصار کے ساتھ اتنا جان لینا چاہئے کہ:

”بندہ اپنے افعال کا خالق نہیں ہے البتہ وہ اپنے اختیار سے اپنے افعال کیلئے کاسب ہے۔ لیکن اس کسب کی کنہ اور حقیقت کا جہاں تک تعلق ہے، تو وہ انسان کی حد ادراک سے باہر ہے اور ان متشابہات میں سے ہے جس میں زیادہ غور و فکر کرنا انسان کیلئے جائز نہیں ہے۔ جبکہ دنیا و آخرت کا کوئی معاملہ اس کسب کی کنہ کے جاننے پر موقوف بھی نہیں ہے لہٰذا اس معاملہ میں سکوت اختیار کرنا ہی صحیح اور سلامتی کا راستہ ہے“۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۵۶۸)

امام غزالیؒ نے اس بارے میں جو کلام فرمایا ہے وہ اس باب میں بہت صحیح، جامع اور معتدل ہے کہ بندہ جو بھی کلام کرتا ہے وہ علی سبیل الاکتساب اسکی قدرت رکھتا ہے لیکن اس فعل کی تخلیق اور اس کی قدرتِ حقیقی وہ اللہ تعالیٰ ہی کے ارادہ اور مشیت کے تابع ہے اللہ تعالیٰ نے قدر (قدرت) اور مقدور (جس کی قدرت دی گئی ہو) دونوں کو پیدا فرمایا ہے اور اختیار اور مختار (جس کو اختیار دیا گیا) دونوں کو پیدا فرمایا ہے۔

پس قدرت بندہ کیلئے تو وصف ہے لیکن حق تعالیٰ کیلئے خلق (تخلیق) ہے وہ اس کا کسب نہیں، لیکن اس کام کیلئے حرکت کرنا یہ بندہ کا کسب ہے۔ اگرچہ وہ حرکت بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ اگر بندہ یک گونہ قدرت و اختیار نہیں رکھتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان اپنے ارادہ سے حرکت کرے۔ جبکہ تندرست انسان اپنے ہاتھ کو حرکت دیتا ہے۔ (احیاء العلوم/امام غزالیؒ)

غرضیکہ عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانا ضروری اور واجب ہے جبکہ اس کی زیادہ تفصیل میں پڑنا غیر مناسب ہے اور اس کو بہانہ بنا کر عمل سے فارغ ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ:

”اس حدیث کا مقصد مراد یہ ہے کہ اس طرح کا معاملہ لوگوں میں شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اکثریت میں نہیں۔ اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور اس کی وسعتِ رحمت کا نتیجہ ہے کہ ایسا تو اکثر ہوتا ہے کہ لوگوں میں انقلاب آتا ہے شر سے خیر کی طرف۔ لیکن اس کے برعکس کہ خیر سے شر کی طرف انقلاب ہو بہت ہی کم اور نادر الوقوع ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی“ کے مطابق ہے“۔ (نووی علی/ صحیح مسلم ۲/۳۳۱)

حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسى اَرْبَعِينَ يَوْمًا.

٢١٩٣......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِينَ اَوْ خَمْسَةٍ وَاَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ اَيْ رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَاَثَرُهُ وَاَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلا يُزَادُ فِيهَا وَلا يُنْقَصُ.

۲۱۹۳...... حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ "رحم مادر میں استقرار حمل کے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد ایک فرشتہ نطفہ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: اے رب! بد بخت لکھوں یا نیک بخت؟ پھر حکم الٰہی کے مطابق جو کہا جاتا ہے وہ لکھ لیتا ہے۔ پھر کہتا ہے اے رب! مرد لکھوں یا عورت؟ چنانچہ دونوں میں سے جو حکم ہوتا ہے وہ لکھ لیا جاتا ہے۔ اور اس کا عمل، موت کا وقت اور رزق لکھ لیا جاتا ہے۔ بعد ازاں صحیفہ لپیٹ دیا جاتا ہے، چنانچہ پھر اس میں نہ زیادہ کیا جاتا ہے نہ کم کیا جاتا ہے۔ ❶

٢١٩٤......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ فَاَتَى رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ

۲۱۹۴...... عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: "شقی (بد بخت) تو اپنی ماں کے پیٹ ہی سے بد بخت ہوتا ہے اور سعید وہ ہے جو دوسرے کے سبب سے نصیحت حاصل کرے"۔
عامر بن واثلہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی جنہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا کے پاس آئے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود

---

❶ فائدہ...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن اسید رسول اللہ ﷺ کے ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہیں جو غزوۂ حدیبیہ میں شریک ہوئے اور بیعت شجرہ (رضوان) میں بھی شامل تھے۔ ان کی کنیت ابو سریحہ تھی۔
امام مسلمؒ اور اصحاب السنن نے ان سے روایات تخریج کی ہیں۔ ۴۲ھ میں وفات پائی اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔
(الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر الحافظ ۳۱۶/۱)
زیادتی اور کمی نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو پیدائش سے قبل رحم مادر میں استقرار حمل کے چالیس یا پینتالیس روز کے بعد جو فیصلہ اسکی عمر، رزق، موت وغیرہ سے متعلق کیا جاتا ہے وہ حتمی ہوتا ہے اور اس میں کوئی ترمیم و تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔
حدیث بالا میں استقرار حمل کے چالیس یا پینتالیس (۴۵) روز کے بعد عمر، رزق اور موت وغیرہ کے فیصلہ کا ذکر ہے یعنی دوسری چالیسویں کی ابتداء میں۔ جبکہ اس سے پہلے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تیسری چالیسویں کی ابتداء میں یعنی نفخ روح (روح ڈالے جانے) سے قبل ان کاموں کا ذکر ہے۔ تو بظاہر دونوں میں تعارض ہے۔
چنانچہ قاضی عیاض مالکیؒ اور نوویؒ نے فرمایا کہ اصل بات یہی ہے جو حذیفہ رضی اللہ عنہ بن اسید کی مذکورہ روایت میں بیان کی گئی ہے یعنی یہ امور اربعہ پہلے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد سے کئے جاتے ہیں۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ویؤمر باربع کلماتٍ" کا عطف سابقہ جملہ پر نہیں بلکہ اس پہلے والے جملہ پر ہے اور مراد یہ نہیں ہے کہ نفخ روح سے قبل یہ امور طے کئے جاتے ہیں۔ بلکہ مطلقاً ان امور کے طے کئے جانے کا ذکر ہے نہ کہ اس کے زمان کی تعیین و تخصیص۔ واللہ اعلم۔ (تکملہ فتح الملہم ۴۷۴/۵)

اللهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ اَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا اُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ -

رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا قول بیان کیا اور کہا کہ آدمی بغیر عمل کے کیسے شقی ہو جائے گا؟ تو ان سے ان صاحب (حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ کیا تجھے اس سے تعجب ہے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:

"جب (استقرار حمل کے بعد) نطفہ پر بیالیس راتیں گذر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتے ہیں وہ اس کی صورت گری کرتا ہے، اسکے کان، آنکھیں، کھال، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے پھر کہتا ہے، اے رب! کیا مذکر بناؤں یا مؤنث؟ پھر تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔

پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! اس کی موت کا وقت (کیا لکھوں؟) تو تیرا رب جو چاہتا ہے وہ فرمادیتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر فرشتہ کہتا ہے اے رب! اس کا رزق؟ تو تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ فرمادیتا ہے اور فرشتہ اسے لکھ دیتا ہے۔ بعد ازاں فرشتہ وہ صحیفہ (جس میں اس کی عمر، رزق وغیرہ لکھا ہوتا ہے) اپنے ہاتھ میں لے کر نکلتا ہے تو اس کے بعد کوئی بات نہ زیادہ ہوتی ہے نہ کم۔

۲۱۹۵...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ

۲۱۹۵...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث عمرو بن حارث ہی کی مثل حدیث مروی ہے۔[1]

---

[1] فائدہ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول "بدبخت اپنی ماں کے پیٹ سے ہی بدبخت ہوتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی ابتداء ماں کے پیٹ سے ہوتی ہے اور وہیں اس کا حال کہ وہ انجام کار کے اعتبار سے "شقی" ہے یا "سعید" فرشتوں پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہتا ہے اس پر ظاہر فرمادیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں یہ بات پہلے سے ہے اور لوحِ محفوظ میں پہلے سے لکھی ہوئی ہے اور قضاء الٰہی میں تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا۔ (قالہ القرطبی فی المفہم ۶/۶۵۴)

حدیث کے اس جملہ پر کہ "نطفہ پر بیالیس راتیں گذرنے کے بعد ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ بھیجتے ہیں اور وہ نطفہ کی صورت گری کرتا ہے" پر شارح حدیث مشکل میں پڑے اور انہوں نے کہا کہ اس حدیث کو اپنے ظاہر پر محمول کرنا مشکل ہے اس لیے کہ نطفہ کی صورت گری دوسرے چالیسویں میں نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس حدیث کی تاویل کی گئی اور اس بارے میں بڑے متنوع احتمالات پیش کئے گئے۔ شیخ الاسلام علامہ تقی عثمانی تکملہ فتح الملہم میں فرماتے ہیں:

فی الواقع حدیث میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اس لیے کہ نطفہ کی صورت گری متعدد مراحل میں مکمل ہوتی ہے۔ چنانچہ ابتدائی تصویر تو دوسرے چالیسویں میں شروع ہو جاتی ہے لیکن وہ ہلکی، غیر واضح صورت ہوتی ہے اور متقدمین اطباء نے اسے صرف خطوط سے ہی تعبیر کیا ہے (یعنی وہ صرف خاکہ سا ہوتا ہے) بہر کیف ابتدائی مراحل میں تصویر اور صورت واضح نہیں ہوتی اور صرف آنکھ سے اسے دیکھنا ممکن نہیں ہوتا البتہ آلات (مثلاً خوردبین وغیرہ) سے وہ ظاہر ہوتی ہے۔ اور جہاں تک واضح صورت کا تعلق ہے کہ جیسے وہ کوئی آنکھ سے پہچان سکے وہ بہر حال تیسرے چالیسویں کی تکمیل پر ہی پوری ہوتی ہے"۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۵/۷۵)

اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ۔

۲۱۹۶......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَطَاءٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى فَيَجْعَلُهُ اللهُ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَسَوِيٌّ اَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللهُ سَوِيًّا اَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا اَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللهُ شَقِيًّا اَوْ سَعِيْدًا۔

۲۱۹۶...... حضرت ابوالطفیلؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار ابو سریحہ حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ کی پاس داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک نطفہ رحم میں چالیس راتیں یوں ہی رہتا ہے، پھر ایک فرشتہ اس پر اترتا ہے (یا اس کی صورت گری کرتا ہے) جو اس کی تخلیق کرتا ہے یعنی اسے پتلا بناتا ہے پھر کہتا ہے اے رب! کیا مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے مذکر بنادیتے ہیں یا مؤنث (یعنی جو ان کے علم ازلی اور لوح محفوظ میں مقدر ہے اسی کے مطابق فیصلہ فرمادیتے ہیں) پھر فرشتہ کہتا ہے اے رب! یہ مکمل ہو یا ناقص اور ادھورا؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے مکمل یا ناقص بنادیتے ہیں۔ پھر فرشتہ کہتا ہے اے رب! اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی مدتِ عمر کیا ہے؟ اس کے اخلاق کیا ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے "شقی" یا "سعید" بنادیتے ہیں"۔

۲۱۹۷......حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُوْمٍ حَدَّثَنِي اَبِي كُلْثُوْمٌ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللهُ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِاِذْنِ اللهِ لِبِضْعٍ وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۲۱۶۷...... حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی مرفوعاً یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بلا شبہ ایک فرشتہ رحم پر مؤکل (مقرر) ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتے ہیں کہ کچھ پیدا فرمائیں اللہ کے حکم سے چالیس سے زائد راتیں گذرنے کے بعد...... آگے سابقہ احادیث ہی کی مثل بیان فرمائی۔

۲۱۹۸......حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ

۲۱۹۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ حدیث مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے، وہ کہتا ہے اے رب! یہ ابھی تو نطفہ ہے، پھر (کچھ عرصہ گذرنے کے بعد) کہتا ہے اے رب! اب یہ خون کا لوتھڑا ہے۔ بعد ازاں کہتا ہے اے رب! یہ گوشت کی

اَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ اَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللهُ اَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ اَيْ رَبِّ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى شَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ۔

بوٹی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا فرمانا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے رب! مذکر یا مؤنث؟ شقی یا سعید؟ اور رزق کیا ہے؟ اجل کیا ہے؟ اسی طرح (حسب الحکم) ماں کے پیٹ میں ہی سب کچھ لکھ لیا جاتا ہے"۔

۲۱۹۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ اِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلَّا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَفَلَا نَمْكُثُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔

۲۱۹۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ بقیع غرقد (مدینہ منورہ کے قبرستان) میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے، ہم بھی آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے، آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی کی چھڑی تھی، آپ ﷺ نے سر جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین پر لکیریں لگانے لگے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے، کوئی زندہ جان ایسی نہیں ہے کہ اللہ نے جنت یا جہنم میں اس کا مقام نہ لکھ دیا ہو اور یہ کہ یہ نہ لکھ دیا گیا ہو کہ وہ شقی ہے یا سعید"۔

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر کیا ہم اپنے تقدیر کے لکھے پر ہی بھروسہ نہ کر لیں اور اعمال کو چھوڑ دیں؟ (یعنی جب جنت اور جہنم کے متعلق طے ہو چکا ہے تو پھر اعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"جو کوئی شخص اہلِ سعادت میں سے ہوگا تو عنقریب اہل سعادت کے سے اعمال ہی کی طرف لوٹے گا اور جو کوئی اہل شقاوت میں سے ہوگا تو وہ بھی جلد ہی اہل شقاوت کے سے کاموں کی طرف جائیگا۔ عمل کرو کہ ہر شخص کو سہولت دی گئی (عمل کرنے کی)۔ تو جو اہل سعادت ہیں انہیں اہل سعادت کے سے عمل کی توفیق دی جائے گی اور جو (تقدیر کے مطابق) اہل شقاوت ہیں انہیں برائی اور شقاوت کے اعمال کی توفیق دی جائے گی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"لو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور نیکی کو سچ جانا تو اس کیلئے ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جس کسی نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور نیکی کو جھوٹ سمجھا تو ہم اس پر آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ"۔ ❶

❶ فائدہ...... بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام ہے۔ غرقد ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے جو بقیع میں اُگتا تھا اب وہ درخت تو باقی نہیں رہا لیکن جگہ کے نام کے طور پر اسے بقیع الغرقد ہی کہا جانے لگا۔

(جاری ہے)

۲۲۰۰۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَاَخَذَ عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۲۰۰۔۔۔۔۔ اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے۔ لیکن اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے تلاوت فرمائی۔

۲۲۰۱۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و

۲۲۰۱۔۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ تشریف فرماتھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں "عقیدۂ تقدیر" کی حقیقت بیان فرمائی۔
کہ عمل سے غافل ہو جانا اس بھروسہ پر کہ جب جنت اور جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہے تو عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ صحیح نہیں کیونکہ جنت یا جہنم کا استحقاق لذاتہٖ نہیں بلکہ بسبب العمل (اعمال کی وجہ سے) ہے۔ یعنی جنت یا جہنم کا دخول اعمال کے سبب ہوگا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "عمل کرو' اسلئے کہ ہر شخص اس عمل کیلئے موفق ہوگا جو اس کیلئے جنت یا جہنم کا باعث بنے گا۔
علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری میں فرمایا کہ:
"نوویؒ نے فرمایا: اس حدیث میں تقدیر کا اثبات ہے۔ اور یہ کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کے قضاو قدر سے ہی ہو رہے ہیں اور وہ جو کچھ کرے اس سے مواخذہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ: عقیدۂ تقدیر کے اسرار کا انکشاف مخلوق پر جنت میں داخل ہونے کے بعد ہی ہوگا اس سے قبل نہیں ہو سکتا۔ اور اس حدیث میں ان لوگوں پر مراد ہے جو انسان کو مجبور محض مانتے ہیں اسلئے کہ مجبور محض شخص تو جو اعمال بھی کرے گا وہ اپنی ناگوارئ طبع کے ساتھ کرے گا (کیونکہ وہ مجبور ہے) اور جبر ضد ہے یُسر (سہولت) کی۔
(جبکہ حدیث میں بتلایا گیا کہ انسان کو عمل کی سہولت دی جاتی ہے) کیا تم نے نہیں دیکھی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے اس عمل کو معاف فرمایا ہے جس پر وہ مجبور کر دیا گیا ہو" اور تیسری (سہولت) تو یہ ہے کہ انسان وہ کام کرے جو اسے پسند ہے۔ (عمدۃ القاری۔ ۴/۲۱۰)
حاصلِ کلام یہ کہ اس حدیث سے چند امور ثابت ہوتے ہیں:
۱: پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محکمہ فیصلے کے ذریعہ ہر چیز کیلئے تقدیر متعین فرمادی ہے، اسکی تخلیق سے قبل ہی اسکے فیصلے کو سوائے اسکے کوئی نہیں جانتا۔
۲: دوسری بات یہ کہ لیکن یہ تقدیر جو انسان کی تخلیق سے قبل ہی متعین ہو چکی ہے وہ کسی بھی بندہ کو مجبور محض نہیں بناتی کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر' لہٰذا وہ بندہ کو حاصل اختیارِ ذاتی کے منافی نہیں ہے۔
۳: تیسری یہ کہ ہر بندہ مکلف ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ظاہری اختیار عطا فرمایا ہے اور یہ بداہۃً ثابت ہے ایک عقل مند آدمی کی حرکت اور ایک مجنون' یا بچہ یا رعشہ کے مریض کی حرکت ہے۔
۴: چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر فعل کی تخلیق بندہ کے اختیاری کسب کے بعد کرتا ہے اور اسی سے ثواب و عذاب کا تعلق ہے۔ لہٰذا اس کے بعد سے کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوتا۔ (یعنی بندہ پہلے اپنے اختیار سے ایک فعل کا کسب کرتا ہے اور اس کے کسب کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے کسب کے مطابق فعل تخلیق فرمادیتا ہے)۔
۵: پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے یہ بات متصور نہیں کہ وہ بندہ پر ظلم فرمائے۔ البتہ بندہ کو کسب فعل کا جو اختیار حاصل ہے اس اختیار کی "کنہ" اور اسکی حقیقت وہ اللہ تعالیٰ کے اسرار اور رازوں میں سے ایک راز ہے جو انسان کی محدود عقل میں نہیں سما سکتا۔ واللہ اعلم

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ اِلا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلا نَتَّكِلُ قَالَ لا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَاَ ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى﴾۔

زمین پر لکیریں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ”تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں جسکا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ معلوم نہ ہو گیا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ کیا ہم (تقدیر کے لکھے پر ہی) بھروسہ نہ کرلیں؟۔ فرمایا کہ نہیں۔ عمل کرو، اسلئے کہ ہر شخص کو اسی عمل کی توفیق ملتی ہے جس لئے وہ پیدا کیا گیا ہے (یعنی اگر جنت کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو جنت والے اعمال کی توفیق ملے گی اور جہنم کیلئے پیدا کیا گیا تو ویسے ہی اعمال کی توفیق ہوگی)۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

”سو جس کسی نے دیا اور ڈرا اور نیکی کو سچ جانا.......... آخر مضمون تک۔

۲۲۰۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالاَعْمَشِ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ ۔

۲۲۰۲...... حضرت علیؓ کی نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت ہی کی طرح اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۲۰۳...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ اَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الاَقْلامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ اَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لا بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الاَقْلامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ۔

۲۲۰۳...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ سراقہ بن مالک ابن جعشم رسول ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! ہم سے ہمارا دین بیان کیجئے؟ گویا ہم ابھی پیدا کئے گئے ہیں اور آج ہم جو عمل کرتے ہیں تو کیا اس مقصد کیلئے کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ چکے ہیں اور ان کے بارے میں تقدیر جاری ہو چکی ہے۔ یا اس مقصد کیلئے جو آئندہ مستقبل میں ہونے والا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نہیں بلکہ اس مقصد کیلئے عمل کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ چکے ہیں اور جسکی تقدیر جاری ہو چکی سراقہؓ نے پوچھا کہ پھر عمل کا کیا فائدہ ہے؟ زبیرؒ (راوی) کہتے ہیں کہ پھر ابو الزبیرؒ نے (جو زبیر سے حدیث بیان کر رہے تھے) کچھ بات کی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کہا تو فرمایا: عمل کیا کرو ہر ایک شخص توفیق یافتہ ہے“۔ ❶

---

❶ فائدہ...... یعنی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ اعمال کی توفیق عطا فرماتے ہیں۔ تقدیر پر تکیہ کر کے انسان کو عمل سے فارغ نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ حق تعالیٰ کی توفیق سے اعمال صالحہ کی فکر کرتے رہنا چاہیے۔

۲۲۰۴..... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ۔

۲۲۰۴..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان اسناد سے بھی نبی کریم ﷺ سے اس معنی کی حدیث روایت ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لیے اس کا عمل آسان کر دیا گیا ہے۔

۲۲۰۵..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

۲۲۰۵..... حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا جنت والوں اور دوزخ والوں کا تعین ہو چکا ہے؟
فرمایا کہ ہاں! عرض کیا گیا کہ پھر عمل کرنے والے کس لئے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر شخص کو اس کی توفیق دی جاتی ہے جس لئے وہ پیدا کیا گیا ہے (یعنی جس شخص کو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ جنت والے اعمال کا مُوفّق ہوگا اور جو جہنم کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ جہنم کے اعمال ہی کرنے کا مُوفّق ہوگا)۔

۲۲۰۶..... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ۔

۲۲۰۶..... ان مذکورہ تمام اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے صرف حضرت عبد الوارث کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ صحابی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

۲۲۰۷..... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ اَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ

۲۲۰۷..... حضرت ابو الأسود الدیلیؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ:
"تمہارا کیا خیال ہے کہ آج لوگ جن مقصد کیلئے، عمل کر رہے ہیں اور مشقت و ریاضت اٹھا رہے ہیں کیا ایسی چیز ہے جسکا فیصلہ ہو چکا ہے اور ان پر تقدیر کا فیصلہ پہلے ہی جاری ہو چکا ہے یا ایسی چیز کیلئے جو آئندہ آنے والی ہے اس بات کی رو سے جس کو ان کے نبی ﷺ لے کر تشریف لائے اور ان پر حجت پوری ہو چکی ہے؟ ابو الاسود الدیلیؒ کہتے ہیں کہ میں نے

وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ اَفَلا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللهِ وَمِلْكُ يَدِهِ فَلا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللهُ اِنِّي لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُكَ اِلا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالا يَا رَسُولَ اللهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ -

کہا: بلکہ اس مقصد کیلئے جسکا فیصلہ ہو چکا ہے اور تقدیر ان پر جاری ہو چکی ہے حضرت عمرانؓ نے فرمایا کہ تو کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ حضرت ابوالأسودؒ کہتے ہیں کہ میں یہ بات سن کر، بہت زیادہ گھبرایا اور میں نے کہا کہ:

”ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور اس کے قبضۂ قدرت میں ہے، وہ جو چاہے کرے اس سے پوچھا نہیں جا سکتا جبکہ سارے لوگ اس کے آگے جوابدہ ہیں“۔

حضرت عمرانؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے میں نے تمہاری عقل کی آزمائش کیلئے یہ سوال کیا تھا۔ مزینہ کے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں کہ آج لوگ جس مقصد کیلئے عمل کر رہے ہیں اور اس میں مشقت و ریاضت برداشت کر رہے ہیں کیا وہ چیز ہے جس کا ان پر فیصلہ ہو چکا اور تقدیر پہلے ہی ان پر جاری ہو چکی یا آئندہ اس مقصد کیلئے اس حکم کی رو سے جو پیغمبر لے کر تشریف لائے اور ان پر حجت پوری ہو گئی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ وہ چیز ہے جس کا فیصلہ ان پر ہو چکا اور تقدیر جاری ہو چکی ہے اور اسکی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے۔ ارشاد ہے:

”قسم ہے جان کی اور جس نے بنایا اس کو پھر دل میں ڈال دیا اس کے اس کی برائی اور بھلائی“۔

۲۲۰۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ـ

۲۲۰۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”آدمی طویل عرصہ تک اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے، پھر اس کے اعمال کا خاتمہ دوزخیوں کے سے اعمال پر ہوتا ہے۔ اور آدمی طویل زمانہ تک جہنمیوں کے سے اعمال کرتا ہے پھر اس کے اعمال کا خاتمہ جنتیوں کے اعمال پر ہوتا ہے۔ (جس کی وجہ وہ جنت کا مستحق بن جاتا ہے)۔ ❶

---

❶ فائدہ...... مقصد یہ بتلانا ہے کہ تقدیر انسان کی ساری زندگی کے اعمال پر غالب آتی ہے اور ساری عمر جہنم والے اعمال کرنے والا آخر عمر میں جنت والے اعمال کر کے تقدیر کے مطابق جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔ اور ساری زندگی جنت والے اعمال کرنے والا آخر عمر میں تقدیر کے مطابق جہنم کے اعمال کرنے لگتا ہے اور اسی خاتمہ کی وجہ سے جہنمی بن جاتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

۲۲۰۹ـــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ـ

۲۲۰۹..... حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بے شک آدمی اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے لوگوں کی نظروں میں جبکہ وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اور بلاشبہ آدمی لوگوں کی نظروں میں جہنمیوں کے سے اعمال کرتا رہتا ہے جبکہ حقیقتاً وہ جنتی ہوتا ہے“۔

باب-۴۱۷ باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام

حضرت آدم وحضرت موسیٰ علیہما السلام کا مکالمہ ومباحثہ

۲۲۱۰ـــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ اَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ اَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَفِي

۲۲۱۰..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حضرت آدمؑ کو حضرت موسیٰ علیہما السلام کے مابین بحث ہوئی، حضرت آدم کو موسیٰؑ نے فرمایا:

اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، آپ نے ہمیں خسارہ میں مبتلا کیا اور ہمیں جنت سے نکلوادیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا:

آپ کو اللہ نے شرف ہمکلامی کیلئے منتخب فرمایا اور آپ کیلئے اپنے دستِ مبارک سے تورات لکھی، کیا آپ مجھے ایک ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے بھی چالیس برس قبل مقدر فرمادیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر بحث میں غالب آگئے۔❶

---

❶ فائدہ..... یہاں چند بحثیں ہیں:-

ا: پہلی بحث تو یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین یہ مباحثہ و مکالمہ کب اور کہاں ہوا؟ جب کہ حضرت آدم علیہ السلام تو موسیٰ علیہ السلام سے بہت عرصہ قبل انتقال فرماگئے تھے۔

علماء حدیث وشراح کے اس بارے میں متعدد اقوال ہیں:

قاضی عیاضؒ مالکی نے فرمایا کہ: یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول اور ممکن ہے کہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں۔ حدیث معراج میں رسول اللہ ﷺ کی دیگر پیغمبروں سے ملاقات ثابت ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے حضرت آدم علیہ السلام سے ملنے کی دعا فرمائی ہو اور اللہ تعالیٰ کیلئے تو کچھ مشکل نہیں ہے۔

چنانچہ ابوداؤد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ: ”موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب!..... (جاری ہے)

حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا خَطَّ و قَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ ـ

۲۲۱۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ ‏ ۲۲۱۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

(گزشتہ سے پیوستہ)...... مجھے آدم علیہ السلام کا دیدار کرا دیجئے جنہوں نے ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں آدم علیہ السلام کا دیدار کرا دیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ہمارے باپ آدم ہیں؟ آدم علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں!..................."۔

چنانچہ بعض علماء نے اسی سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مباحثہ دنیا میں ہی ہوا تھا۔

جبکہ ایک دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مباحثہ قیامت کے روز ہوگا اللہ کے پاس۔ چنانچہ حضرت یزید بن الاعرج کی روایت میں "عند ربھا" کے الفاظ بھی ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے اپنے بعض شیوخ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ مباحثہ قیامت کے دن ہوگا۔

حافظؒ نے فتح الباری میں دونوں اقوال نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ: "بخاریؒ کے الفاظ "عند اللہ" اس بات میں صریح نہیں کہ یہ مباحثہ قیامت میں ہوگا کیونکہ عندیت سے مراد عندیتِ مکان کے علاوہ عندیتِ اختصاص و تشریف بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس مباحثہ کے وقوع کا دونوں جہانوں میں احتمال ہے۔

جبکہ نوویؒ نے قابسیؒ سے نقل کیا ہے کہ ان دونوں حضراتِ انبیاء علیہم السلام کی ارواح کی آپس میں ملاقات ہوئی تھی آسمان میں اور وہاں دونوں کے مابین یہ مباحثہ ہوا۔ (تکملہ فتح الملہم ج۵/۴۸۶)

۲: دوسری بحث یہ ہے کہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ "آپ کیلئے اللہ نے تورات اپنے ہاتھ سے لکھی"۔ "ید اللہ" سے کیا مراد ہے؟

اس ضمن میں یہ اصولی بات پہلے بھی گذر چکی ہے کہ احادیث مبارکہ میں جہاں کہیں اللہ رب العالمین کی طرف انسانی و بشری صفات کی نسبت ہوئی ہے وہاں ان سے مراد حقیقتاً بشری و انسانی صفات نہیں ہیں۔ مثلاً: حدیث میں حق تعالیٰ کی ضحک (ہنسی) کا استعمال ہوا ہے۔ تو اس سے ویسی ہنسی مراد نہیں ہے جیسی انسانوں کی ہوتی ہے۔ اسی طرح حدیث میں حق تعالیٰ کیلئے رِجل (پاؤں) کی نسبت کی گئی ہے تو اس سے انسانی یا اس جیسا پاؤں مراد نہیں...... وغیر ذلک۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر اس سے کیا مراد ہے اور کیسے رِجل، ضحک، ید، اصابع وغیرہ کا اطلاق ذاتِ باری تعالیٰ پر ہو سکتا ہے؟

تو اس بارے میں اکثر سلف کا مذہب یہ ہے کہ ان احادیث اور ان میں بیان کی گئی صفاتِ باری تعالیٰ پر ایمان رکھنا تو ضروری ہے لیکن اس کی تفصیل اور وضاحت میں جانے کی بجائے سکوت اور تفویض کی راہ اختیار کرنی ضروری ہے کہ اللہ کیلئے ید ہے لیکن نہ کہ انسانی ہاتھ کے مانند بلکہ کما یلیق بشانہ جل اسمہ. اور اسی طرح دیگر صفات۔ اور یہ صفات باری تعالیٰ کیلئے اپنے حقیقی و عرفی معنیٰ پر محمول نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جسم سے منزہ اور پاک ہیں لہٰذا کسی بھی مخلوق اور اس کے اعضاء و جوارح سے اس کو منسوب ایسے الفاظ کو تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔

جب کہ بعض متکلمین نے ان صفات کے اندر تاویل کا راستہ اختیار کرتے ہوئے ان کے مناسب معنیٰ مراد لیے ہیں جیسے ید سے قوت و قدرت وغیرہ.......... واللہ اعلم

۳: تیسری بحث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر مباحثہ میں غالب ہو گئے۔ اس میں منکرینِ تقدیر پر واضح رد ہے۔ یعنی قدریہ پر۔ جو کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں، انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے اور اس میں مختار محض ہے۔

لیکن یہاں پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ حدیث کا ظاہر اگرچہ قدریہ اور منکرین تقدیر پر رد ہے لیکن یہ جبریہ اور بندہ کو مجبورِ محض سمجھنے والے طبقہ کی تائید بھی ہے یعنی یہ کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام کی دلیل صحیح ہے (کہ میں تو مجبور تھا یہ امر حق تعالیٰ نے میری تخلیق سے بھی قبل ہی مقدر فرما دیا تھا) تو پھر تو ہر کافر و نافرمان اس سے دلیل و احتجاج کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ اس نے کفر و فسق اور معصیت و فواحش کا ارتکاب تقدیرِ سابق کی وجہ سے کیا ہے۔ میرا اس میں کیا قصور ہے، یہ تو تقدیر میں لکھا تھا کہ میں یوں کروں گا۔...... (جاری ہے)

اَنَس فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى اَنْتَ آدَمُ الَّذِي اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ اَنْتَ الَّذِي اَعْطَاهُ اللهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدم و موسیٰ علیہما السلام کا باہمی مباحثہ ہوا تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا، آپ ہی وہ آدم ہیں جو لوگوں کے بے راہ ہونے کا سبب بنے اور انہیں جنت سے نکالا (یعنی نہ آپ درخت سے کھاتے اور نہ جنت سے نکالے جاتے اور نہ ہی شیطان کے جال میں لوگ پھنستے)۔

تو آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا تھا اور اپنی پیغمبری کیلئے سب لوگوں میں سے آپ کو منتخب فرمالیا تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ (آدمؑ نے) فرمایا پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے امر پر ملامت کر رہے ہیں جو میری تخلیق سے قبل ہی مقدر کر دیا گیا تھا؟۔

۲۲۱۲......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ اَبِي ذُبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الاَعْرَجِ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام عِنْدَ

۲۲۱۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدم و موسیٰ علیہما السلام کے مابین اپنے رب کے پاس باہمی مباحثہ ہوا تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آپ ہی وہ آدم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا اور آپ میں روح پھونکی اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا

(گذشتہ سے پیوستہ)......لہذا جزاوسزا کا سارا نظام ہی باطل ہو جائے گا۔

علماء نے اس اشکال کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔ لیکن ان میں سب سے بہتر جواب یہ ہے کہ یہ بات نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطاء سے توبہ کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول بھی فرمالیا تھا۔ لہٰذا کسی کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اسے ایک ایسے کام پر ملامت کرے جس سے وہ توبہ نہ کر چکا ہو۔ اس لئے کہ توبہ کرنے والا، گناہ نہ کرنے والے کی طرح ہے۔

رہی یہ بات کہ پھر آدم علیہ السلام نے اس بات کو بطور جواب کیوں نہیں بیان کیا بلکہ اس سارے قضیہ کو تقدیر الٰہی کی طرف منسوب کر دیا کہ یہ راستہ زیادہ اثبت اور محفوظ ہے۔ کیونکہ تقدیر حق تعالیٰ کا فعل اور وہ اپنے کسی فعل پر مسئول وماخوذ نہیں ہے۔ جبکہ اس جواب میں اثباتِ قدر کا مزید فائدہ بھی ہے۔ اسی لئے آدم علیہ السلام نے اس کو اختیار فرمایا......(واللہ اعلم)۔

جبکہ بعض علماء نے اس کا ایک جواب یہ بھی دیا ہے کہ آدم علیہ السلام کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ آپ مجھے ایسی بات پر ملامت فرما رہے ہیں جو اللہ نے پہلے ہی مقدر فرمادی تھی یعنی مجھے جنت سے زمین پر بھیجنا، یعنی جنت سے میرا خروج دراصل میری اس خطا کی وجہ سے نہ تھا بلکہ یہ تو اللہ نے پہلے ہی مقدر فرمادیا تھا۔ بس ظاہراً اس کا سبب یہ اکلِ شجرہ کا واقعہ بن گیا ورنہ اگر یہ واقعہ نہ بھی ہوتا تب بھی مجھے جنت سے نکال کر زمین میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجنا اللہ نے مقدر فرمالیا تھا اور اکل شجرہ کا واقعہ اگر نہ ہوا ہوتا تب بھی کوئی دوسرا اسباب خروجِ جنت کیلئے بنادیا جاتا۔ لہٰذا ایسے معاملہ پر جسے اللہ نے مقدر فرمایا ہوا تھا، محض میری خطا کی وجہ سے جو اس کا سبب بن گئی مجھ پر ملامت کرنا درست نہیں۔

رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى اَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلائِكَتَهُ وَاَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ اِلَى الاَرْضِ فَقَالَ آدَمُ اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلامِهِ وَاَعْطَاكَ الاَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوسَى بِاَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا ﴿وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوٰى﴾ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُومُنِي عَلَى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهُ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔

اور اپنی جنت میں آپ کو سکونت عطا فرمائی، پھر آپ نے لوگوں کو (جنت سے) اتروادیا زمین پر اپنی خطا کی وجہ سے۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کیلئے منتخب فرمالیا اور تورات کی تختیاں عطا فرمائیں جن میں ہر چیز کی وضاحت تھی اور آپ کو اپنا مقام قرب عطا فرمایا سرگوشی کیلئے۔ تو آپ نے کیا پایا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو میری تخلیق سے کتنا عرصہ قبل لکھ دیا تھا؟ موسیٰ نے جواب دیا کہ چالیس سال قبل! آدم علیہ السلام نے فرمایا تو کیا آپ نے اس میں یہ پایا کہ "آدم نے اپنے رب کے فرمان کے خلاف کیا پس وہ راہ سے ہٹ گیا"؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ تو آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر بھی آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں کہ میں نے وہ کام کیا جسے اللہ نے میرے لئے مقدر فرمادیا تھا کہ میں یہ کام کروں گا میری تخلیق سے چالیس سال قبل ہی؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدم موسیٰ پر غالب آگئے"۔ ❶

۲۲۱۳..... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى اَنْتَ آدَمُ الَّذِي اَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔

۲۲۱۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدم و موسیٰ علیہما السلام کا باہمی مکالمہ ہوا، موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ ہی وہ آدم ہیں جنہیں ان کی خطاء نے جنت سے نکلوایا؟ تو آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور کلام کیلئے منتخب فرمایا، پھر آپ مجھے ایسے معاملہ پر ملامت فرمارہے ہیں جو میرے لئے میری تخلیق سے قبل ہی مقدر کر دیا گیا تھا۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوگئے۔

---

❶ فائدہ..... یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر تو ہر شخص اپنے عمال بد کو تقدیر الٰہی کی طرف منسوب کر کے فارغ ہو جائے گا، کہ میں نے جو برا کام کیا ہے وہ تقدیر میں لکھا تھا۔ میرا کیا دوش و قصور؟ اس کے جواب میں نوویؒ نے فرمایا کہ:

"اگر کوئی شخص گناہ کرے اور پھر اس کی تاویل میں یہی جواب دے جو حضرت آدم علیہ السلام نے دیا تھا تو کیا وہ قابل ملامت نہیں رہے گا اور اس کی سزا و عقوبت جاتی رہے گی؟ نہیں... نہ ملامت ختم ہوگی اور نہ ہی عقوبت و سزا۔ کیونکہ وہ شخص تو دنیا میں ہے جو دار العمل ہے دار التکلیف ہے یعنی ہر شخص دنیا میں احکام الٰہی کا مکلف ہے جبکہ آدم علیہ السلام تو انتقال فرما کر عالم برزخ میں تھے اور ان کا فعل (جسے قرآن نے "عصیان" سے تعبیر فرمایا) اللہ تعالیٰ معاف فرماچکے تھے اس لیے ان پر ملامت و عقوبت نہ رہی۔..... واللہ اعلم

(نووی علی مسلم ۲/ ۳۳۳)

٢٢١٤...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ -

۲۲۱۴...... ان مذکورہ تمام اسناد کے ساتھ بھی نبی کریم ﷺ سے یہی سابقہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کی ہے۔

٢٢١٥...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ -

۲۲۱۵...... اس سند کے ساتھ بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سابقہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے۔

٢٢١٦...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ -

۲۲۱۶...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
"اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیر آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل ہی لکھ دی تھیں اور فرمایا کہ "اللہ کا عرش پانی پر تھا"۔ ❶

٢٢١٧...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ -

۲۲۱۷...... ترجمہ حدیث حسب سابق ہی ہے البتہ اس روایت میں عرش کے پانی پر ہونے کا ذکر موجود نہیں ہے۔

❶ فائدہ...... نوویؒ نے فرمایا کہ: علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد تقدیروں کا لوح محفوظ میں لکھے جانے کے وقت کی تحدید ہے نہ کہ مطلق تقدیروں کے لکھنے کی کیونکہ تقدیر الٰہی تو ازلی ہے جس کی کوئی ابتداء نہیں۔ پانی پر عرش کے بارے میں نوویؒ نے فرمایا کہ: یہ آسمان و زمین کی تخلیق سے قبل تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی کیفیت کو خوب جاننے والے ہیں۔ (نووی علی صحیح مسلم ۲/۳۳۵)

باب-۴۱۸ باب تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء

قلوبِ انسانی کا اختیار اللہ کی قدرت میں ہے

۲۲۱۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كِلاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ

۲۲۱۸۔۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"بنی آدم کے دل سب کے سب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسے ایک دل کے مانند، جسے چاہتا ہے انہیں پھیرتا ہے"۔
پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دل اپنی طاعت کی طرف پھیر دیجئے"۔ ❶

---

❶ فائدہ۔۔۔۔۔صفاتِ باری تعالیٰ کا مسئلہ

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے (یعنی جن میں حق تعالیٰ کی صفاتِ متشابہ بیان کی گئیں ہیں) اس بارے میں کچھ کلام پیچھے گذر چکا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی کچھ صفات تو وہ ہیں جو واضح اور قطعی ہیں اور ان میں کسی قسم کا تشابہ اور مشابہت نہیں ہے، لیکن کچھ صفات وہ ہیں جن میں مشابہت اور تشابہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً: حق تعالیٰ کا ہاتھ، حق تعالیٰ کی پاؤں، حق تعالیٰ کی ہنسی، حق تعالیٰ کی انگلیاں۔۔۔۔۔۔وغیرہ۔ اب ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ کی یہ صفات ویسی تو نہیں ہیں جیسی انسان یا دیگر مخلوقات میں پائی جاتی ہیں کیونکہ حق تعالیٰ جسم سے پاک ہیں اور نہ انسانی اعضاء کے مماثل ہو سکتی ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لیس کمثله شیئ کوئی چیز اس کے مثل نہیں

تو پھر باری تعالیٰ کے لئے ایسی صفات کی کیا توجیہ ہے؟ اس بارے میں صحیح اور حق واسلم اور محفوظ راستہ "الايمان به من غير تعرض لتاويل ولا لمعرفة المعنى" کا ہے کہ ان صفات کے اوپر ہم ایمان تو رکھیں کہ یہ باری تعالیٰ کی صفات ہیں لیکن ان سے کیا مراد ہے؟ ان کی کیفیت کیا ہے؟ ان کی حقیقت اور کنہ کیا ہے؟ اس بارے میں سکوت اختیار کیا جائے اور اس کو حق تعالیٰ کی طرف تفویض کر دیا جائے کہ "والله اعلم بحقيقة الحال"۔ اور یہ کہ ان صفات باری تعالیٰ کا ظاہر معنیٰ و پہلو مراد نہیں ہے یہی طریقہ جمہور محدثین رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

جب کہ دوسرا طریقہ تاویل کا ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کی صفات متشابہ کی تاویل کی جائے اور اس کے کوئی واضح معنیٰ و مفہوم متعین کئے جائیں جو حق تعالیٰ شانہ کی شان عالی کے مناسب ہو۔ اور اس صورت میں ان صفات باری تعالیٰ کے مجازی معنیٰ مراد ہوں گے۔ جیسے مثلاً کہا جاتا ہے کہ "فلاں تو میرے ہاتھ میں ہے" اس سے حقیقتاً ہاتھ میں ہونا مراد نہیں ہوتا یہ اس کی قدرت و طاقت کے ماتحت ہونا ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث بالا میں "بندوں کے قلوب کا رحمٰن کی دو انگلیوں کے مابین ہونے کا مطلب قلوب انسانی پر حق تعالیٰ کے تصرف و قدرت کو بتلانا ہے کہ حق تعالیٰ قلوب انسانی پر جیسے چاہیں، جب چاہیں، جو چاہیں تصرف فرمادیں ان کیلئے کوئی مانع نہیں ہے۔ یہ مذہب اکثر متکلمین کا ہے یعنی تاویل کا مذہب۔ (ملخصاً از شرح النووی علی مسلم ۲/۳۳۵)

شیخ الاسلام استاذِ محترم مولانا محمد تقی عثمانی مد ظلہم تکملہ فتح الملہم میں رقم طراز ہیں:

امام نوویؒ نے تو علماء اہل سنت کے اس بارے میں صرف دو مذہب بیان کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہ کیطرف کف، ید وغیرہ کی نسبت کی جائے۔ پہلا مذہب تفویض کا ہے جو جمہور محدثین اور سلف رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ جب کہ دوسرا مذہب تاویل کا ہے جو اکثر۔۔۔۔۔ (جاری ہے)

يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ ـ

باب-۴۱۹

باب كل شيء بقدر

ہر شی تقدیر الٰہی کے ساتھ وابستہ ہے

۲۲۱۹...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ اَوِ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ ـ

۲۲۱۹...... حضرت طاوسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ صحابہ کو پایا جو یہ کہتے تھے کہ "ہر چیز تقدیر سے ہے"۔ فرماتے ہیں کہ اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانش مندی بھی"۔

(یعنی کسی کا بیوقوف اور کاہل ہونا یا کسی کا عقلمند ہونا بھی تقدیر سے ہے)۔

۲۲۲۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ

۲۲۲۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مشرکین قریش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، آپ ﷺ سے تقدیر

(گذشتہ سے پیوستہ)...... متکلمین نے اختیار کیا ہے۔ لیکن یہاں ایک تیسرا مذہب بھی ہے جسے علماء سلف کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔ چنانچہ حافظ ذہبیؒ، علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کے شاگرد ابن قیم الجوزیہ رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ یہاں اصبع (انگلی) کے اپنے حقیقی معنی مراد ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے نہ اس کا عضو (یعنی انگلی کا لفظ انسان کیلئے بطور عضو کے استعمال ہوتا ہے لیکن حق تعالیٰ کیلئے بطورِ عضو کے بجائے بطورِ صفت استعمال ہوگا) اور یہ مخلوقات کی انگلیوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کی کیفیت مجہول ہے۔

جبکہ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے ایک چوتھی توجیہ بھی بیان کی ہے جسے اکثر علماء نے مستحسن سمجھا ہے، وہ فرماتے ہیں:

"حق تعالیٰ کی صفاتِ مشکلہ کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ حق اور سچ ہیں انہیں معنی میں جو اللہ نے ان سے ارادہ فرمایا ہے۔ اور جو ان کے معنیٰ تاویل سے متعین کرے گا ہم اس میں غور کریں گے۔ اگر اس کی تاویل عربی زبان کے مقتضیات کے قریب ہوگی تو ہم اسے رد نہیں کریں گے اور اگر وہ متقضائے کلام عرب کے قریب نہیں بلکہ اس سے بعید ہے تو ہم اس کے بارے میں توقف کریں گے......

(تکملہ فتح الملہم للشیخ تقی عثمانی ادام اللہ فیوضہم ۵/۴۹۳)

بہر کیف! یہ چاروں ہی مذاہب متحمل ہیں کہ اور ان میں ہر ایک کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ عقیدہ کے اعتبار سے بنیادی بات یہ ہے کہ "تنزیہ اللہ تعالیٰ عن التشبہ والتعطیل" یعنی اللہ تعالیٰ کو تشبیہ اور تعطیل سے منزہ گردانا۔ اور اس میں ظاہر یہی ہے کہ مذہب جمہور سلف کا ہی زیادہ محتاط اور اسلم ہے یعنی تفویض اور حق تعالیٰ کے قول کے زیادہ موافق ہے کہ:

"اس کی تاویل سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور علم میں رسوخ رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے"۔ (القرآن)

مسئلہ کی مزید وضاحت اور تمام اطراف وجوانب کی مکمل تفصیل کیلئے دیکھئے:

کتاب الاسماء والصفات للبیہقیؒ، دفع شبہ التشبیہ لابن الجوزیؒ، بوادر النوادر للشیخ اشرف علی تھانویؒ۔

اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ ۔

کے معاملہ میں جھگڑتے ہوئے، اس موقع پر آیت نازل ہوئی "يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ...... الاية"
یعنی جس دن کہ وہ اوندھے منہ جہنم میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا بطور عتاب) چکھو آگ کا چھونا، بلاشبہ ہم نے ہر چیز کو تقدیر سے پیدا کیا ہے"۔ ❶

باب-۴۲۰ باب قدر على ابن آدم حظه من الزنا وغيره
ابن آدم کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھے جانے کا بیان

۲۲۲۱......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ

۲۲۲۱...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میرے نزدیک "لَمَمْ" کے زیادہ مشابہ وہ ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کیلئے زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ لامحالہ پائے گا۔ پس آنکھوں کا زنا (نامحرم عورت کو شہوت سے) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا (نامحرم سے شہوت کے ساتھ) باتیں کرنا ہے اور نفس اس کی تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے"۔ ❷

---

❶ فائدہ...... علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں یہاں پر "قدر" سے مراد "تقدیر" لی ہے جس میں نہ کوئی زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی۔

❷ فائدہ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مراد لمم سے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف:

والذين يجتنبون كبائر الاثم والفواحش الااللمم...... الاية

یعنی وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں مگر لمم کے اندر گرفتار ہو جاتے ہیں تو بے شک آپ کا رب وسیع مغفرت والا ہے۔

لمم کی تفسیر میں علماء کے مختلف اقوال ہیں اور خلاصہ ان کا یہ ہے کہ لمم سے مراد صغیرہ گناہ ہیں یا شہوات نفس۔

ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ میرے نزدیک لمم سے مراد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مروی اس ارشاد رسول ﷺ میں بیان کردہ باتیں ہیں جس میں فرمایا کہ آنکھوں کا زنا نظر ہے اور زبان کا زنا باتیں کرنا ہے...... الخ۔

حدیث بالا میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کیلئے زنا کا حصہ مقدر کر دیا ہے مقصد یہ ہے کہ جس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ زنا کی اس مقدار اور حصہ سے بچ نہیں سکے گا۔ کسی شخص کیلئے نظر کا زنا مقدر ہے تو وہ اس سے نہ بچ سکے گا اور کسی کیلئے زبان کا زنا مقدر کر دیا ہے تو وہ اس سے نہ بچ سکے گا۔ لیکن واضح رہے کہ یہ مقدر ہو جانا اختیارِ عبد (بندہ کے اختیار) کے منافی نہیں اور اس کے اختیار و کسب پر ہی ثواب و عتاب کا ترتب ہو گا۔

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ اس حدیث میں بد نظری، زبان سے زنا کی باتیں کرنا اور نفس کی خواہش زنا کو زنا سے تعبیر کیا گیا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ افعال اگرچہ حقیقی زنا تو نہیں لیکن زنا کی مقدمات میں سے ہیں اور زنا کے دواعی ہیں،...... (جاری ہے)

قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

۲۲۲۲...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ۔

۲۲۲۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ابن آدم پر زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا گیا ہے جسے وہ لامحالہ پائے گا۔ پس دونوں آنکھیں ان کا زنا بد نظری ہے اور دونوں کانوں کا زنا (بدکاری کی باتیں) سننا ہے اور زبان کا زنا (نامحرم سے بدکاری کی) باتیں کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے اور ٹانگوں کا زنا قدم اٹھانا ہے اور دل اس کی خواہش اور تمنا کرتا ہے اور فرج اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

باب-۴۲۱ باب معنى كل مولودٍ يولد على الفطرة وحكم موت اطفال الكفار واطفال المسلمين

كل مولود يولد على الفطرة کے معنی اور کفار کے بچوں، مسلمانوں کے بچوں کا حکم

۲۲۲۳...... حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ

۲۲۲۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے وہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں جیسے کہ جانور صحیح سالم چوپایہ جنتا ہے، کیا تم دیکھتے ہو ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا ہے''؟

پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو پڑھو:

''اللہ کی فطرت جس پر اپنے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی خلقت تبدیل نہیں ہوتی''۔❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... چنانچہ آگے ارشاد ہے کہ ''شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب'' یعنی اگر کوئی مقدمات اور دواعی زنا سے بڑھ کر حقیقی معنوں میں زنا کا مرتکب ہوتا ہے تو گویا اس کی نظروں نے حقیقی زنا کیا۔ اس کی زبان نے حقیقی زنا کیا اور اس کے نفس نے حقیقی زنا کا ارتکاب کیا۔ اور اگر وہ زنا نہیں کرتا تو گویا اس نے بد نظری کرنے کے باوجود حقیقی زنا نہیں کیا۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... فطرت کے کیا معنی ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ فطرت سے مراد اسلام جب کہ ایک قول ''سلامتی طبیعت'' کا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد ''انسان کی حق تعالیٰ کی معرفت ہے اور ایک قول...... (جاری ہے)

لِخَلْقِ اللهِ﴾ الْآيَةَ

٢٢٢٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلَى ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ۔

۲۲۲۴...... ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے البتہ ایک سند سے یہ الفاظ ہیں کہ جیسے جانور کے ہاں جانور پیدا ہوتا ہے۔ اور کامل الاعضاء ہونے کو ذکر نہیں کیا۔

٢٢٢٥...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُولُ اقْرَءُوا ﴿فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾۔

۲۲۲۵...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرۃ اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر فرمایا: یہ آیت پڑھو (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ الخ)

٢٢٢٦...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

۲۲۲۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نہیں پیدا ہوتا کوئی مولود مگر وہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی اور مشرک بناتے ہیں"۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے؟ فرمایا کہ: اللہ ہی زیادہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے تھے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے مطابق اس سے مراد وہ میثاق اور عہد ہے جسے "**عہد الست**" کہا جاتا ہے۔

ماں باپ کے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اگر ان ادیان میں سے کسی دین پر ہوں تو بچہ کو بھی اپنے دین پر چلاتے ہیں۔

علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ: اس کے معنیٰ یہ ہے کہ وہ دونوں اس دین کو اسے سکھاتے ہیں جس پر وہ خود کاربند ہوتے ہیں اور اسے فطرت سے منحرف کرتے ہیں۔

بعض علماء نے فرمایا کہ بچہ چونکہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے یعنی فطرتِ اسلام پر تو اگر بالغ ہونے سے قبل انتقال کر جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا کیونکہ احکامات شرعیہ کا مکلّف تو وہ بالغ ہونے کے بعد ہوگا۔ اور ایک قول اس کے برعکس ہے وہ یہ کہ ایمان فطری کا احکام دنیا میں اعتبار نہیں ہے بلکہ دنیا میں ایمان شرعی معتبر ہے جس کا انسان اپنے اندر ارادہ و فعل سے اکتساب کرتا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... علماء نے اسکے دو معنیٰ بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی قطعی طور پر یہ بات جانتے ہیں کہ وہ بچے اگر بالغ ہونے کے بعد زندہ رہتے تو کیا کرتے تو وہ اپنے علم کے مطابق ان کا فیصلہ فرمائے گا۔ اگر انکے علم میں یہ ہو کہ فلاں بچہ اگر زندہ رہتا تو کافر ہوگا تو اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور اگر انکے علم میں یہ ہو کہ وہ بلوغ کے بعد اگر زندہ رہتا تو مسلمان رہے گا تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔ یہ تفسیر...... (جاری ہے)

۲۲۲۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو　　۲۲۲۷...... ان مذکورہ تمام اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی مروی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... قرطبیؒ وغیرہ کی طرف منسوب ہے لیکن یہ تفسیر اطفال مشرکین کے بارے میں جمہور علماء کے مسلک کے مطابق و موافق نہیں ہے لہٰذا اسے جمہور علماء نے رد کر دیا ہے۔

دوسری تفسیر نبی ﷺ کے اس ارشاد کی وہ ہے جسے جمہور علماء نے اختیار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں کہ وہ اگر زندہ رہتے تو کیا کرتے لہٰذا تم ان پر (جنتی یا دوزخی ہونے کا) حکم نہ لگاؤ"۔

اس تفسیر کا حاصل "توقف" ہے یعنی ان کے بارے میں کوئی قطعی حکم نہیں لگانا چاہئے بلکہ خاموشی اور سکوت اختیار کیا جانا ضروری ہے اور ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہئے۔

اطفالِ مشرکین کا حکم

کفار و مشرکین کے وہ بچے جو بالغ ہونے سے قبل فوت ہو جائیں ان کے انجام و عافیت کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں دس اقوال ذکر کئے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر یہاں صرف چند اہم اقوال ذکر کئے جاتے ہیں:

ا: یہ کہ اطفالِ مشرکین جنت میں ہوں گے اور یہ مذہب ہی صحیح ہے چنانچہ جمہور علماء و فقہاء کا اس پر اتفاق ہے اور یہ مسلک متعدد دلائلِ نقلیہ و نصوصِ واضحہ سے ثابت ہے جن میں چند زیر قلم ہیں:

۱) حضرت سمرہ بن جندبؓ کی وہ طویل حدیث جسے امام بخاریؒ نے اور دیگر محدثین نقل کیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا (خواب میں) اور ان کے ارد گرد کچھ بچے تھے اس میں الفاظ حدیث ہیں "جہاں تک اس طویل آدمی کا تعلق ہے جو باغ میں تھا تو وہ حضرت ابراہیمؑ تھے اور وہ لڑکے جو ان کے گرد تھے وہ نو مولود تھے جو فطرت پر انتقال کر گئے تھے تو بعض مسلمانوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اور مشرکین کے بچے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اور مشرکین کے بچے بھی"۔ (یعنی وہ بھی جنت میں ہوں گے)　　(بخاری۔ باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح کتاب التعبیر (حدیث ۷۰۴۷) چنانچہ اس بات میں یہ حدیث سب سے زیادہ واضح اور صریح ہے کہ اطفالِ مشرکین جنت میں ہوں گے۔

۲) دوسری دلیل مسند ابو یعلیٰ میں حضرت انسؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ:

"میں نے اپنے رب سے بنی نوع انسان کی اولاد میں سے "لاھین" کے متعلق سوال کیا کہ انہیں عذاب نہ دیا جائے تو یہ مجھے عطا فرمایا" حافظ نے اسکی سند کے بارے میں فرمایا کہ "حسن" اور لاہین کی تفسیر حضرت ابنِ عباسؓ نے بچوں (اطفال) سے کی ہے۔

۳) تیسری دلیل مسند احمد میں حضرت خنساء بنتِ معاویہ کی اپنی پھوپھی سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جنت میں کون کون ہوگا؟ فرمایا کہ "نبی جنت میں ہوگا اور شہید جنت ہوگا اور مولود (نو مولود بچہ جو مر گیا ہو) جنت میں ہوگا۔

۴۔ حدیث باب میں بھی صراحتاً یہ فرمایا گیا ہے کہ "ہر مولود فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے" لہٰذا جو بھی فطرت پر مر جائے اس کا یہی معاملہ ہوگا۔

۲) دوسرا مذہب اطفالِ مشرکین کے بارے میں یہ ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے تابع ہیں لہٰذا وہ بھی جہنم میں جائیں گے۔ یہ مذہب ابنِ حزم علیؒ نے خوارج کا نقل کیا ہے۔ لیکن یہ قابلِ التفات نہیں۔

۳) تیسرا مذہب یہ ہے کہ مشرکین کے بچے جنت اور دوزخ کے درمیان ہوں گے۔ اس لئے کہ انہوں نے حسنات (نیکیاں) نہیں کیں جنکی وجہ سے جنت میں داخل ہوتے اور برائیاں بھی نہیں کیں جنکی وجہ سے جہنم میں جاتے۔ لہٰذا وہ درمیان میں رہیں گے۔ اس مذہب کی کوئی دلیل نقلی نص وغیرہ نہیں ہے۔

۴) چوتھا مذہب یہ ہے کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔ اور ان کی دلیل مسند ابو یعلیٰ اور طبرانی کی وہ روایت ہے جن میں حضرت سمرہ بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ: مشرکین کے بچے اہلِ جنت کے خدام ہوں گے" لیکن یہ نہایت ضعیف روایت ہے قابلِ حجت نہیں"۔

كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ اِلا عَلَى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلا عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ ۔

ہے۔ البتہ حضرت ابن نمیر کی روایت یہ ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ ملت پر پیدا ہوتا ہے اور حضرت ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ وہ اس ملت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی زبان سے اس کا اظہار کردے حضرت ابو کریب کی روایت میں یہ ہے کہ ہر پیدا ہونے والا اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان چل سکے اور اس کے ضمیر کی ترجمانی کر سکے۔

۲۲۲۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يُولَدُ يُولَدُ عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنْتِجُونَ الابِلَ فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا اَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۔

۲۲۲۸...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اس فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی بنادیتے ہیں جیسے کہ اونٹ بچے جنتے ہیں تو کیا تم ان میں کوئی کن کٹا پاتے ہو؟ بلکہ تم ہی ان کے کان کاٹتے ہو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں مر جائے؟
فرمایا کہ: اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

۲۲۲۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ اِلا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ۔

۲۲۲۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر انسان کو اس کی ماں فطرت پر جنتی ہے اور اس کے والدین بعد میں اسے یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں۔ پس اگر ماں باپ دونوں مسلمان ہوں تو وہ مسلم ہے۔ ہر انسان جب اسکی ماں اسے جنم دیتی ہے تو شیطان اسکی کوکھوں میں گھونسہ مارتا ہے سوائے حضرت مریم اور ان کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کے (کہ انہیں شیطان نہ مار سکا)۔

۲۲۳۰...... حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَوْلادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللهُ اَعْلَمُ

۲۲۳۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا مشرکین کے (نابالغ) بچوں کے بارے میں تو فرمایا کہ: اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ (آگے چل کر) کیا اعمال کرنے والے تھے۔

بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۔

۲۲۳۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح و حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ اَبِي ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ ۔

۲۲۳۱...... ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ سے مشرکین کی ذرّیت کے بارے میں پوچھا گیا۔

۲۲۳۲...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۔

۲۲۳۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے ان بچوں کے بارے میں پوچھا گیا جو بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے ہیں۔

۲۲۳۳...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ اِذْ خَلَقَهُمْ ۔

۲۲۳۳...... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان کے پیدا کرتے وقت بخوبی علم تھا کہ وہ کیا عمل کرنے والے ہیں۔

۲۲۳۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۔

۲۲۳۴...... حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"وہ بچہ جسے حضرت خضرؑ نے قتل کیا تھا کافر پیدا ہوا تھا اور اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو کفر اور سرکشی میں مبتلا کر دیتا"۔

۲۲۳۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبَى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ

۲۲۳۵...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بچہ انتقال کر گیا تو میں نے کہا "اس کیلئے خوشخبری ہو۔ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
"کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو بھی، پس

عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوَ لا تَدْرِينَ اَنَّ اللهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهِ اَهْلًا وَلِهٰذِهِ اَهْلًا ۔

اس کیلئے بھی کچھ لوگ پیدا کیلئے اور اُس کیئے بھی''۔

(یعنی ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ کچھ افراد کو پیدا کیا ہے) لہٰذا تم یہ فیصلہ کیسے کر سکتی ہو کہ یہ بچہ جنت ہی میں جائے گا۔ اس حدیث سے ان حضرات نے استدلال کیا ہے جنہوں نے نابالغ مسلم بچوں کے بارے میں توقف کا قول اختیار کیا ہے۔ لیکن معتد بہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ نابالغ مسلمان بچے جو انتقال کر جائیں وہ جنت میں جائیں گے۔ چنانچہ ان کا استدلال حضرت انسؓ کی بخاری شریف کی وہ روایت ہے جس میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس مسلمان کے بھی تین بچے بلوغت کو پہنچنے سے قبل مر جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا ان بچوں پر اپنے رحم و فضل کی وجہ سے'' اس کے علاوہ بھی دیگر متعدد احادیث صحیحہ اور آثار اسی پر دلالت کرتے ہیں۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ قول پر رسول اللہ ﷺ کے انکار اور نکیر کا تعلق ہے تو اس کے متعلق نوویؒ نے فرمایا:

''علماء نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید آپ ﷺ کے منع کرنے کی وجہ یہ ہو کہ بغیر کسی دلیل قطعی کے کسی کے بارے میں حکم قطعی لگانا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم (نووی علی مسلم بحوالہ تکملہ فتح الملہم ۵/۵۰۶)

۲۲۳۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ طُوبٰى لِهٰذَا عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ -

۲۲۳۶...... حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ پر بلایا گیا، میں نے کہا: یارسول اللہ! اس بچہ کیلئے تو خوشخبری ہے، جنت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے، اس نے نہ گناہ کیا نہ برائی کی عمر کو پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کے سوا کچھ نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو جنت کیلئے پیدا فرمایا ہے، انہیں جنت کیلئے پیدا کیا گیا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔ اور کچھ لوگوں کو جہنم کیلئے پیدا فرمایا ہے، انہیں جہنم کیلئے پیدا کیا گیا جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے''۔

۲۲۳۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى ح و

۲۲۳۷...... ان تمام مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ح و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ كِلاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِإِسْنَادِ وَكِيعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ ـ

باب-۴۲۲ باب بيان ان الآجال والارزاق وغيرها لا تزيد ولا تنقص عما سبق به القدر

عمریں اور روزی تقدیر سے نہ زائد ہوتی ہے اور نہ کم

۲۲۳۸......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ اللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِاَبِي اَبِي سُفْيَانَ وَبِاَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَاَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَاَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ اَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللهَ اَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَاَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَاُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ اِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذٰلِكَ ـ

۲۲۳۸......ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجۂ مطہرۂ رسول ﷺ فرماتی ہیں کہ انہوں نے (دعا کے طور پر) فرمایا: اے اللہ! مجھے میرے شوہر رسول اللہ ﷺ اور میرے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ کی (طول عمر) سے مستفید فرما"۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو نے اللہ سے مقررہ میعادیں، متعین دن اور تقسیم شدہ روزیاں مانگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس سے پہلے نہیں کرے گا اور نہ اسی کے (وقت مقرر سے) مؤخر کرے گا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتی کہ وہ تجھے جہنم کے عذاب سے بچائے اور قبر کے عذاب سے پناہ میں رکھے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل تھا۔ اور آپ ﷺ کے سامنے بندروں اور خنزیروں کا ذکر آیا جو مسخ ہو گئے تھے (یعنی پہلے آدمی تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسخ ہونے والوں کی نسل اور اولاد نہیں چلائی۔ اور بندر و خنزیر تو اس سے پہلے بھی تھے (معلوم ہوا کہ جو لوگ بندروں اور خنزیروں کو مسخ شدہ اقوام کی نسل سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں)۔ ❶

۲۲۳۹......حَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ

۲۲۳۹......ان تمام مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں عذاب جہنم اور عذاب قبر کے الفاظ ہیں۔

❶ فائدہ...... نوویؒ نے فرمایا کہ جس طرح عمر اور موت وغیرہ کا تقدیر میں فیصلہ ہو چکا ہے اسی طرح جنت اور دوزخ کا بھی فیصلہ ہو چکا ہے تو پھر عمر کی زیادتی کی دعا سے حضور علیہ السلام نے کیوں منع فرمایا؟ اور عذاب جہنم سے حفاظت کی دعا کی ترغیب کیوں فرمائی؟۔
اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ فیصلہ اور تقدیر تو دونوں کی لکھی جا چکی ہے لیکن جہنم کے عذاب سے بچنے کی دعا مانگنا عبادت ہے اور شریعت نے عبادت کا حکم فرمایا ہے، بخلاف عمر میں زیادتی کی دعا کے کہ وہ عبادت نہیں۔

فِي الْقَبْرِ ـ

٢٢٤٠ ...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِاَبِي اَبِي سُفْيَانَ وَبِاَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّكِ سَاَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَاَلْتِ اللهَ اَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ

٢٢٤١ ...... حَدَّثَنِيهِ اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ اَيْ نُزُولِهِ ـ

۲۲۴۰ ...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! مجھے اپنے شوہر رسول اللہ ﷺ، اپنے باپ ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے (طویل عمر) مستفید فرما"۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بلاشبہ تم نے اللہ سے مقرر شدہ عمریں روندے ہوئے قدم اور تقسیم شدہ روزیاں مانگی ہیں، (یعنی وہ چیزیں مانگیں ہیں جن کا فیصلہ ہو چکا ہے)۔ اور وہ اس کے مقررہ وقت سے نہ جلدی کرے گا نہ اس سے ذرا بھی مؤخر کرے گا اور اگر تم اللہ سے یہ سوال کرتیں کہ وہ تمہیں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے عافیت عطا فرماتے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوتا"۔

پھر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا بندر اور سور ان لوگوں (کی نسل میں سے) ہیں جن (کی صورتیں) مسخ کر دی گئی تھیں؟

نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللہ عزوجل نے کسی قوم کو ہلاک کرنے یا عذاب دینے کے بعد ان کی نسل نہیں جاری کی۔ اور بندر و سور تو اس سے قبل بھی تھے"۔

۲۲۴۱ ...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے۔

باب-۴۲۳ باب في الامر بالقوة وترك العجز

تقدیر کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کا بیان

٢٢٤٢ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۲۲۴۲ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قوی مؤمن بہتر ہے اللہ کے نزدیک کمزور مؤمن سے زیادہ محبوب ہے اور خیر دونوں میں ہے۔ جو کام تمہیں نفع پہنچائے اس کی حرص کرو اور اللہ سے مدد طلب کرو اور عاجز ہو کر مت بیٹھو۔ اور اگر

الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔

تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ مت کہو کہ: اگر میں یوں کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا لیکن یہ کہو: اللہ نے جو مقدر کیا تھا اور جو چاہا کیا۔ اسلئے کہ لفظ (تو) (اگر) شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے"۔ ❶

---

❶ فائدہ...... قوت سے کیا مراد ہے؟ قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ:

"اس سے بدن کی قوت بھی مراد ہو سکتی ہے کہ بدن عبادت کی کثرت کی مشقت برداشت کر سکتا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد قوتِ نفس ہو جو دشمن کا مقابلہ اور منکرات کے خاتمہ کے بارے میں شدید اور قوی ہو۔ اور اس سے مراد قوتِ مال ہو۔ جو انسان کو انفاق فی سبیل اللہ کی کثرت پر ممد ہو"۔ لیکن یہ آخری احتمال بہت بعید ہے کیونکہ نبی ﷺ نے خود اپنے لئے فقر اختیار فرمایا اور فرمایا فقراء اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۵۱۰)

كتاب العلم

کتاب العلم

علم کی فضیلت کا بیان

باب-۴۲۴ باب النهي عن اتباع متشابه القرآن والتحذير من متبعيه والنهي عن الاختلاف في القرآن

متشابہات القرآن کے درپے ہونے کی ممانعت، ان کی اتباع کرنے والوں سے بچنے کا حکم اور قرآن میں اختلاف کرنے کی ممانعت کے بیان میں

۲۲۴۳ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿هُوَ الَّذِيٓ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ ـ

۲۲۴۳ ...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، ھو الذی انزل علیک الکتب "وہی ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی، اس میں بعض آیات محکم ہیں جو کہ کتاب کی اصل اور بنیاد ہیں (جن کا معنی واضح ہے) اور دوسری متشابہات ہیں (جن کا معنی واضح نہیں) پس وہ لوگ جن کے دل میں کجی ہے وہ قرآن کی متشابہات آیات کی اتباع فتنہ طلب کرنے اور اس کی تاویل کی تلاش کرنے کے لئے کرتے ہیں حالانکہ ان کی تفسیر سوائے اللہ (عزوجل) کے کوئی نہیں جانتا اور جو علم میں پختگی رکھتے ہیں، وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت صرف عقلمند ہی قبول کرتے ہیں" ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے متشابہات کی پیروی کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے نام ذکر فرمایا، پس ان سے بچو۔[1]

---

[1] محکم اور متشابہہ سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا مقصود کیا ہے؟ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں جن کی تعداد دس سے متجاوز ہے۔ لیکن ان میں راجح قول یہ ہے کہ:

محکم وہ آیات قرآنیہ ہیں جن کی مراد بالکل ظاہر ہو خواہ الفاظ ہی بالکل واضح ہوں اور ان میں کسی قسم کا خفاء نہ پایا جائے اور یا تاویل و تفسیر سے ان کی مراد بالکل واضح ہو جائے جیسے عقائد عبادات، معاملات کے احکامات اقیموا الصلوٰۃ واتوالزکوٰۃ۔ لا ترفعوا اصواتکم...... الآیۃ وغیرہ۔

اور متشابہ وہ آیات ہیں جن کی حقیقی مراد اور معنیٰ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں مثلاً قیامت کے وقوع کا حتمی علم، سورتوں کی ابتداء سے حروف مقطعات مثلاً الم، الر، یسٓ وغیرہ اور اللہ تعالیٰ کے لیے ید، قدم، اصبع وغیرہ جیسے الفاظ کا اطلاق وغیرہ۔ محکم اور متشابہ دونوں کو ماننا اور ان کا منجانب اللہ ہونے کا یقین ایمان کے لیے ضروری ہے۔ (جاری ہے)

٢٢٤٤......حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ الاَنْصَارِيُّ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ ـ

۲۲۴۴...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر غصہ کے اثرات تھے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے (لوگ) کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

٢٢٤٥......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو قُدَامَةَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا ـ

۲۲۴۵...... حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دلوں کو اس پر اتفاق ہو اور جب (قرآن کے معنی میں) تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔[1]

٢٢٤٦......حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا ـ

۲۲۴۶...... حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک تمہارے دلوں کو قرآن پر اتفاق ہو اس کی تلاوت کرتے رہو اور جب (معنی میں) اختلاف ہو جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔

٢٢٤٧......حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا ـ

۲۲۴۷...... حضرت ابو عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے ہم کو کہا اور ہم کوفہ کے نوجوان تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو باقی حدیث مذکورہ بالا دونوں روایتوں کی طرح ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

البتہ فرق اتنا ہے کہ محکم آیات کو سمجھ کر ان پر حکم نبوی ﷺ کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے جبکہ متشابہ کی مراد چونکہ متعین نہیں ہوتی لہٰذا وہ قابل عمل بھی نہیں ہوتیں بس ان کی مراد کو اللہ کے سپرد کر کے امنا و صدقنا کہہ کر اپنے ایمان کا اظہار کر دینا چاہئے اور ان کی مراد و منشاء کی تعیین اور تحقیق میں پڑنا یہ اہل ایمان اور مخلص مؤمن کی شان نہیں چنانچہ قرآن خود آیت مذکورہ میں بتلا رہا ہے کہ جن لوگوں میں زیغ اور کجی ہے وہ متشابہ آیات کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور ان کا مقصد فتنہ پیدا کرنا ہوتا ہے جبکہ رسوخ فی العلم کے حامل لوگ امنّا بہ کل من عند ربّنا کہہ کر اپنے عجز کا اظہار کر دیتے ہیں، اور یہی اس ابتلاء میں کامیابی ہے۔

باب-۴۲۵ باب في الالد الخصم

سخت جھگڑالو کے بیان میں

۲۲۴۸......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الاَلَدُّ الْخَصِمُ ـ

۲۲۴۸...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا سب سے ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

باب-۴۲۶ باب اتباع سنن اليهود والنصارى

یہود و نصاریٰ کے طریقوں کی اتباع کے بیان میں

۲۲۴۹......حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ آلْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ ـ

۲۲۴۹...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر بالشت، بالشت اور ہاتھ ہاتھ چلو گے۔ یہاں تک کہ وہ گروہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو بھی تم ان کی پیروی کرو گے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہود و نصاریٰ (کے طریقہ پر)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور کون۔

۲۲۵۰......و حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا اَبُو غَسَّانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ـ

۲۲۵۰......اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۲۵۱......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ ـ

۲۲۵۱......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۴۲۷ باب هلك المتنطعون

غلو کرنے کی ہلاکت کے بیان میں

۲۲۵۲......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ

۲۲۵۲...... صحابی رسول حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: (اقوال و افعال میں) غلو کرنے

جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا۔

والے ہلاک ہو گئے۔ ❶

باب-۴۲۸ باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان

آخر زمانہ میں علم کے قبض ہونے اور اٹھ جانے، جہالت اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے بیان میں

۲۲۵۳...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا۔

۲۲۵۳...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کا اٹھا لینا اور جہالت کا ظاہر ہو جانا، شراب کا پیا جانا اور زنا کا علی الاعلان ہونا، قیامت کی علامات میں سے ہے۔

۲۲۵۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔

۲۲۵۴...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تم کو ایسی حدیث نہ بیان کروں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور میرے بعد تمہیں کوئی بھی آپ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث روایت نہ کرے گا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کا اُٹھ جانا اور جہالت کا غالب ہو جانا اور زنا کا عام ہو جانا اور شراب کا پیا جانا مردوں کا کم ہونا اور عورتوں کا باقی رہنا، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک ہی مرد نگراں ہوگا، قیامت کی علامات میں سے ہیں۔

۲۲۵۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَاَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

۲۲۵۵...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی سابقہ حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بعد تم کو کوئی بھی اس طرح حدیث روایت نہیں کرے گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (آگے سابقہ حدیث کی طرح فرمایا)

❶ غلو کرنے سے کیا مراد ہے؟ حدیث میں ان کے لئے متنطعون کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کی تشریح و تفسیر نوویؒ نے "حدود اللہ میں اپنے اقوال وافعال سے تجاوز کرنے والے" سے کی ہے۔ گویا ہر حکم کو اس کی حدود میں رکھا جائے۔ حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ کسی معاملہ شرعیہ میں دور از کار تاویلات اور شبہات نہ پیدا کئے جائیں اور نہ ان میں مبتلا ہوا جائے البتہ جو یقینی شبہات ہیں ان سے بچنا غلو نہیں بلکہ ورع اور تقویٰ ہے۔ البتہ احتمالات بعیدہ اپنے ذہن سے پیدا کر کے پھر اس کے اندر شک میں پڑنا غلو ہے۔

يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ ۔

۲۲۵٦......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبِي قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ ۔

۲۲۵٦......حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب کچھ زمانہ ایسا آئے گا جس میں علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت نازل کر دی جائے گی اور خون ریزی کی زیادتی ہو جائے گی۔ (چنانچہ اس کا ہر شخص مشاہدہ کر رہا ہے کہ اہل علم اٹھتے جا رہے ہیں)

۲۲۵۷......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ ۔

۲۲۵۷......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے کہ حضرت شقیق فرماتے ہیں میں عبداللہؓ اور ابو موسیٰؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں گفتگو کر رہے تھے۔ پس ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آگے وکیع اور ابن نمیر کی حدیث کی طرح روایت ذکر کی۔ عبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۲۲۵۸......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔

۲۲۵۸...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث وکیع و ابن نمیر کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۲۵۹......حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔

۲۲۵۹......حضرت ابو وائلؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس (سابقہ روایت کی) طرح فرمایا۔

۲۲٦۰......حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ

۲۲٦۰......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم قبض کر لیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے (دلوں میں) بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "ہرج" کیا

الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ -

ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قتل"۔ ❶

٢٢٦١......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الزُّهْرِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

٢٢٦١...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم اٹھالیا جائے گا۔ پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث ذکر کی۔

٢٢٦٢......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا -

٢٢٦٢...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ (قیامت) قریب ہو جائے گا اور علم کم ہو جائے گا پھر ان کی سابقہ حدیثوں کی طرح ہی ذکر فرمایا۔

٢٢٦٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي يُونُسَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقَى الشُّحُّ -

٢٢٦٣......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایات ہی کی طرح مروی ہے لیکن ان میں بخل کے ڈالے جانے کا ذکر نہیں کیا گیا۔

٢٢٦٤......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

٢٢٦٤...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی

---

❶ فائدہ...... علم قبض کر لیا جائے گا سے مراد یہ ہے کہ اہل علم اور علماء ربانیین کو اٹھالیا جائے گا، اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ لوگ جہلاء کو مذہبی امور و معاملات میں اپنا بڑا بنالیں گے، جو بغیر علم و تحقیق کے انہیں فتوے دیں گے۔ جہل کی کثرت ہو جائے گی، شراب کی کثرت کے معنی یہ کہ مسلمانوں میں شراب پینا معیوب نہ رہے گا۔ لوگ فخر یہ شراب پیا کریں گے (العیاذ باللہ) لوگوں میں زناکاری پھیل جائے گی، بخل اور مال کی محبت زیادہ ہو جائے گی، قتل و غارت گری کی کثرت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ سَمِعْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ لا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا -

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھین کر نہیں اُٹھائے گا بلکہ علم کو علماء کے اُٹھا لینے کے ذریعہ سے قبض کیا جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۲۲۶۵...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ وَاَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَاْسِ الْحَوْلِ فَسَاَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ -

۲۲۶۵...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث جریر کی طرح مروی ہے۔ البتہ عمرو بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ پھر میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے میں نے اس حدیث کو اسی طرح دہرایا جس طرح پہلے بیان کیا تھا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ (اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھین کر نہیں اٹھائے گا بلکہ علم کو علماء کے اٹھا لینے کا ذریعہ سے قبض کیا جائے گا یہاں تک کہ کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جہلاء کو اپنا بڑا بنائیں گے، وہ بغیر علم کے فتویٰ دینگے، پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے)۔

۲۲۶۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اَبِي جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ -

۲۲۶۶...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہشام بن عروہ کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۲۲۶۷...... حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا

۲۲۶۷...... حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے

عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُءُوسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! مجھے یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج کے موقعہ پر ہمارے پاس سے گزرنے والے ہیں پس تو ان سے مل کر ان سے پوچھنا کیونکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بہت سا علم حاصل کیا ہے۔ کہتے ہیں میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کیا جنہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے۔ حضرت عروہ نے کہا کہ اسی دوران انہوں نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے اُٹھانے کے ساتھ نہیں اٹھائیں گے بلکہ علماء کو اُٹھالیا جائے گا اور ان کے ساتھ ہی علم بھی اٹھ جائے گا اور لوگوں میں جاہل سردار رہ جائیں گے جو انہیں علم کے بغیر فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ حضرت عروہ نے کہا: جب میں نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی تو انہیں اس سے تعجب ہوا اور انکار کر دیا اور کہا کہ اس نے تجھ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہاں تک کہ آنے والا سال آیا تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا کہ ابن عمر آچکے ہیں آپ ان سے اسی (سابقہ) حدیث کے بارے میں دریافت کریں جو انہوں نے تجھ سے علم کے بارے میں روایت کی تھی۔ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے یہ اسی طرح بیان کی جس طرح پہلی مرتبہ روایت کی تھی۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر دی تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں انہیں سچا ہی گمان کرتی ہوں اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس حدیث میں کوئی چیز زیادہ یا کم نہیں کی۔ ❶

---

❶ چنانچہ فتنوں کا ظہور جاہلوں کی سرداری اور دوسری اکثر علامات قیامت کی پوری ہو چکی ہیں اور ان کا پورا ہونا نبی اکرم ﷺ کی نبوت ورسالت کی دلیل ہے۔ بالخصوص عصر حاضر میں اس کی صورتحال بالکل واضح ہے، ہر شخص اسکا مشاہدہ کر رہا ہے کہ ہر روز دین کے اعتبار سے ایک نیا فتنہ امت کے سامنے ظاہر ہو رہا ہے اور جہلاء قوم کے سردار اور رئیس بن رہے ہیں۔ یہاں یہ واضح رہنا چاہئے کہ مذکورہ احادیث میں علماء کے اٹھالئے جانے سے مراد یہ ہے کہ ان کی اکثریت ختم ہو جائے گی البتہ کچھ تھوڑے بہت علماء حق ہر دور میں باقی رہیں گے جن کی طرف دینی امور میں رجوع کیا جائے گا اور وہ دین حق کی خدمت میں لگے رہیں گے۔ اور اگر اس کو کُل علماء پر محمول کیا جائے تو یہ بالکل قرب قیامت کے وقت ہوگا۔ واللہ اعلم

باب-۴۲۹ باب من سن سنةً حسنةً او سيئةً ومن دعا الى هدًى او ضلالة

اچھے یا برے طریقہ کی ابتداء کرنے والے اور ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانے والے کے بیان میں

۲۲۶۸......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَاَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالِ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَاى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَئُوا عَنْهُ حَتّٰى رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتّٰى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ -

۲۲۶۸...... حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی آدمی اونی کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ان کی بدحالی دیکھ کر ان کی حاجت وضرورت کا اندازہ لگالیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ پس لوگوں نے صدقہ میں کچھ دیر کی تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر کچھ (ناراضگی) کے آثار نمودار ہوئے۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی دراہم کی تھیلی لیکر حاضر ہوا، پھر دوسرا آیا، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے متواتر اتباع شروع کر دی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر خوشی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لئے اس عمل کرنے والے کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور اس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس پر اس عمل کرنے والے کے گناہ کے برابر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ [1]

۲۲۶۹......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ -

۲۲۶۹...... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور (لوگوں کو) صدقہ کی ترغیب دی۔ باقی حدیث مبارکہ مذکورہ بالا حدیث جریرؓ کی طرح ذکر فرمائی۔

۲۲۷۰......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي اِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

۲۲۷۰...... حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی بھی نیک طریقہ کو رائج کرتا

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام میں اس شخص کو ایک خاص شرف وفضیلت حاصل ہے جو کسی نیک عمل کی ابتداء کرے اور اسلامی معاشرہ میں اس کے اجراء واحیاء کا سبب بنے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ یہاں نیک اعمال کے شروع کرنے سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جو قرآن وحدیث سے ثابت شدہ ہوں۔ مثلاً صدقہ وغیرہ۔ لیکن اگر ان اعمال کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہ ہو تو وہ "بدعت" بن جائیں گے اور بجائے اجر وثواب کے باعثِ وبال بن جائیں گے۔ واللہ اعلم

عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ هِلالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ۔

ہے جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا ہے پھر باقی حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح ذکر کی۔

۲۲۷۱...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

۲۲۷۱...... ان اسناد سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح حضرت منذر بن جریر اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کی حدیث روایت فرماتے ہیں۔

۲۲۷۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

۲۲۷۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو ہدایت (نیکی) کی دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔

كتاب الذكر والدعاء والتـــوبة والاستغفار

كتاب الذكرِ والدعاءِ والتوبة والاستغفار

ذکرواذکار، دعا، توبہ اور استغفار کے آداب

باب-۴۳۰ باب الحث على ذكر الله تعالىٰ

اللہ کے ذکر کی ترغیب کے بیان میں

۲۲۷۳......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً -

۲۲۷۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ان سے معاملہ کرتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی گروہ (جماعت) میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس (جماعت) سے بہتر ہو اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں (میری رحمت) اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔ ❶

۲۲۷۴......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا -

۲۲۷۴......اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں "اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں" مذکور نہیں ہے۔

۲۲۷۵......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۲۲۷۵......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت

---

❶ فائدہ......اس حدیث قدسی میں فرمایا گیا کہ میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ان سے معاملہ کرتا ہوں۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: اس سے مراد یہ ہے کہ میں (اللہ) اس پر قادر ہوں کہ میرا بندہ جو گمان مجھ سے رکھے میں اس کے گمان کو پورا کر گذروں۔
کرمانی شارح بخاریؒ نے فرمایا کہ: اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ بندہ کو رجاء و خوف میں سے رجاء کی حالت کو زیادہ پیش نظر رکھنا چاہئے (تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی رجاء کے مطابق اس سے معاملہ فرمائے)۔ بعض نے فرمایا کہ بندہ کے گمان سے مراد توبہ یا دعا کی قبولیت کے وقت کا گمان ہے یعنی دعا و توبہ کے وقت اگر بندہ کا گمان قبولیت کا ہو تو قبول کرتا ہوں اور اگر وہ عدم قبولیت کا گمان رکھے تو ویسا ہی کرتا ہوں۔ البتہ اپنی نافرمانی اور گناہوں پر اصرار کے ساتھ مغفرت کا گمان کئے رہنا اور اسی کے سہارے گناہ کرتے رہنا اس میں داخل نہیں۔
واللہ اعلم

هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ۔

میری طرف بڑھتا ہے، میں ایک ہاتھ اُس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں (میری رحمت) چار ہاتھ اُس کی طرف بڑھتی ہے، اور جب تو میری طرف چار ہاتھ بڑھتا ہے تو میں (میری رحمت) تیزی سے بڑھتی ہے۔

۲۲۷۶۔۔۔۔حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ۔

۲۲۷۶۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستہ میں چل رہے تھے آپ ﷺ ایک پہاڑ پر سے گذرے اس پہاڑ کو جمدان کہا جاتا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چلتے رہو، یہ جمدان ہے۔ مُفرِّدُون آگے بڑھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مُفرِّدُون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

باب-۴۳۱ باب في اسماء الله تعالىٰ وفضل من احصاها

اللہ تعالیٰ کے ناموں اور انہیں یاد کرنے والوں کی فضیلت کے بیان میں

۲۲۷۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ مَنْ اَحْصَاهَا۔

۲۲۷۷۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ننانوے نام ہیں، جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے اور حضرت (عبد اللہ) ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ جو انہیں (ننانوے ناموں کو) شمار کرے۔ [1]

۲۲۷۸۔۔۔۔حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي

۲۲۷۸۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں، جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[1] فائدہ۔۔۔۔ علماء نے اس میں کلام کیا ہے کہ کیا ننانوے ہی نام ہیں یا اس کے علاوہ بھی ہیں؟ بعض علماء مثلاً ابن حزم المحلیٰؒ وغیرہ نے تو ننانوے میں منحصر کیا ہے لیکن اکثر بلکہ جمہور علماء مثلاً امام نوویؒ، حافظؒ ابن حجر، امام رازیؒ اور ابن العربیؒ وغیر ہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء ننانوے سے زیادہ ہیں البتہ یہاں ننانوے کی تخصیص ان کے حفظ اور یاد کرنے کے اعتبار سے ہے کہ اُن تمام اسماء میں سے جس نے ننانوے یاد کر لئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ چنانچہ ایک حدیث صحیح سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً اِلا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ -

ہمامؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ ❶

باب-۴۳۲ باب العزم بالدعاء ولا يقل ان شئت

یقین کے ساتھ دعا کرنے اور اگر تو چاہے تو عطا کردے نہ کہنے کے بیان میں

۲۲۷۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِي فَاِنَّ اللّٰهَ لا مُسْتَكْرِهَ لَهُ -

۲۲۷۹...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پورے یقین سے مانگے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو عطا کر کیونکہ اللہ کسی سے مجبور نہیں ہے۔

۲۲۸۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ -

۲۲۸۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو "اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما" نہ کہے بلکہ مانگنے میں کامل یقین اور رغبت اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کسی چیز کا عطا کرنا دشوار و مشکل نہیں ہے۔ ❷

۲۲۸۱...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي

۲۲۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھی "اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف فرما، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما" نہ کہے بلکہ چاہئے کہ دعا میں یقین سے مانگے کیونکہ اللہ جو چاہے کردے کوئی اسے مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

---

❶ وتر کے معنی طاق عدد کے ہیں اور طاق جفت سے افضل ہوتا ہے۔ کیونکہ وتر خالق کی صفت ہے اور جفت مخلوق کی، اور خالق مخلوق سے افضل ہے۔ علاوہ ازیں جفت، جفت ہونے میں طاق کا محتاج ہے لیکن طاق، طاق ہونے میں جفت کا محتاج نہیں۔ لہٰذا اس کی افضلیت واضح ہے۔ واللہ اعلم

❷ مقصد یہ کہ دعا مانگنے میں بے یقینی کی کیفیت نہ ہونی چاہئے، بلکہ اس یقین کے ساتھ دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر نہیں کرسکتا کہ وہ کسی کی دعا قبول کرے یا نہ کرے۔

اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَاِنَّ اللهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لا مُكْرِهَ لَهُ ـ

باب-۴۳۳ باب كراهة تمني الموت لضر نزل به

مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنے کی کراہت

۲۲۸۲۔۔۔۔حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَاِنْ كَانَ لا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ـ

۲۲۸۲۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کسی مصیبت کے آجانے کی وجہ سے موت کی تمنا اور خواہش نہ کرے اور اگر اسے ضرور ہی موت کی خواہش کرنا ہو تو کہے: اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے وفات بہتر ہو مجھے وفات دیدے۔

۲۲۸۳۔۔۔۔حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ كِلاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهُ ـ

۲۲۸۳۔۔۔۔صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ان اسناد سے بھی مروی ہے البتہ اس روایت میں مصیبت آجانے کے بجائے پہنچنے کا ذکر ہے۔

۲۲۸۴۔۔۔۔حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ وَاَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ اَنَسٌ لَوْلا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ ـ

۲۲۸۴۔۔۔۔صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر یہ نہ ارشاد فرمایا ہو تا کہ تم میں سے کوئی (ہرگز) موت کی تمنا نہ کرے تو میں اس کی تمنا کرتا۔[1]

۲۲۸۵۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ

۲۲۸۵۔۔۔۔حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اس حال میں کہ ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے۔ انہوں نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ

[1] ان احادیث سے معلوم ہوا کہ دنیاوی تکالیف اور مصائب سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا شریعت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ اگر غور کیا جائے تو موت کی تمنا کرنا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے شکوہ کے مترادف ہے۔ البتہ علماء کی ایک جماعت نے فرمایا کہ اگر کسی کو اپنے ایمان و دین میں فتنہ کا اندیشہ ہو کہ اگر زندہ رہوں گا تو کہیں ایمان و دین میں کمی نہ آجائے یا خدانخواستہ یہ قیمتی متاع ضائع نہ ہو جائے تو پھر موت کی تمنا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ بعض سلف سے موت کی تمنا جو منقول ہے وہ اسی پر محمول ہے۔

اكْتَوى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ -

نے ہمیں موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا مانگتا۔❶

٢٢٨٦...... حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۲۲۸۶...... ان اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث (اگر رسول اللہ ﷺ نے ہم کو موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا مانگتا) ہی کی مثل روایت مروی ہے۔

٢٢٨٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتِيَهُ اِنَّهُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَاِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ اِلَّا خَيْرًا -

۲۲۸۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی موت کی خواہش نہ کرے اور نہ ہی موت آنے سے پہلے اس کی دعا مانگے کیونکہ جب تم میں کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں اور مومن کی عمر تو بھلائی ہی کے لئے زیادہ ہوتی ہے۔

باب-۴۳۴ باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه

جو اللہ کو ملنے کو پسند کرے اللہ کے اس کو ملنے کے پسند کرنے کے بیان میں

٢٢٨٨...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ -

۲۲۸۸...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

٢٢٨٩...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ -

۲۲۸۹...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

---

❶ حضرت خبابؓ بن ارت ابتدائی دور سے مسلمان ہونے والے اہل سعادت اور سابقون الاوّلون میں ہیں، جاہلیت میں قیدی بنا لئے گئے تھے، بڑی تکالیف اٹھائیں، ہجرت اور غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

۲۲۹۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ فَاَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ -

۲۲۹۰...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا (اس سے) موت کو ناپسند کرنا (مراد) ہے حالانکہ ہم میں سے ہر آدمی (طبعًا) موت کو ناپسند کرتا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ مومن کو جب اللہ کی رحمت اور رضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتے ہیں اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ [1]

۲۲۹۱...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۲۲۹۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۲۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللهِ -

۲۲۹۲...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتا ہے اور موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے۔

۲۲۹۳...... حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ ابْنُ هَانِئٍ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ -

۲۲۹۳...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح (سابقہ حدیث کی طرح) ارشاد فرمایا۔

۲۲۹۴...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا

۲۲۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

---

[1] ابن الاثیرؒ نہایۃ میں فرماتے ہیں کہ:
"اللہ سے ملاقات" سے مراد آخرت کی رغبت اور اللہ تعالیٰ کی اخروی نعمتوں کا شوق دل میں پیدا ہونا ہے۔ اس سے مراد موت کی تمنا اور خواہش کرنا نہیں۔ جیسے کہ اگلی حدیث میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ: موت تو اللہ کی ملاقات سے پہلے کا مرحلہ ہے۔

عَبْثَرُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ اِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور جسے اللہ کی ملاقات پسند نہ ہو اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ حضرت شریح بن ہانی کہتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہیں اگر واقعتاً ایسا ہی ہے تو ہم ہلاک ہوگئے سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جو رسول اکرم ﷺ کے قول سے ہلاک ہو گیا، وہ واقعتاً ہلاک ہونے والا ہے وہ حدیث کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتا ہے اور ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا لیکن اس کا مطلب وہ نہیں جس کی طرف تم چلے گئے ہو بلکہ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب آنکھیں پھٹ جائیں اور سینہ میں دم گھٹنے لگے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں اکڑ جائیں پس اس وقت جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔

۲۲۹۵...... و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْثَرٍ ۔

۲۲۹۵...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث عبثر کی طرح مروی ہے۔

۲۲۹۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ ۔

۲۲۹۶...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند نہ کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔

باب-۴۳۵ باب فضل الذكر والدعاء والتقرب الى الله تعالىٰ

ذکر، دعا اور اللہ کے تقرب کی فضیلت

۲۲۹۷..... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِي۔

۲۲۹۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میں اپنے بندے سے اپنے بارے میں گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ [1]

۲۲۹۸..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوعًا وَاِذَا اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً -

۲۲۹۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور وہ جب ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں (میری رحمت) دوڑ کر اس کی طرف آتی ہے۔

۲۲۹۹..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِذَا اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً ـ

۲۲۹۹..... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں "جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں" مذکور نہیں۔

۲۳۰۰..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَاَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَاِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا

۲۳۰۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے، میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے گروہ (جماعت) میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر گروہ میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا

---

[1] مقصود حدیث۔ واللہ اعلم۔ یہ ہے کہ بندہ جب اپنے رب کے متعلق یہ گمان کرے کہ وہ ان شاء اللہ ضرور میری مغفرت فرمائے گا اور اس بات کے یقین کے ساتھ اعمال صالحہ کی کثرت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ فرمائیں گے۔ یعنی مغفرت فرمادیں گے۔ اس کے برعکس اگر بندہ اللہ کے متعلق یہ گمان کرے کہ وہ میری مغفرت نہیں فرمائے گا اور میرے گناہ اتنے ہیں کہ میں مغفرت کے قابل نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس کے گمان کے مطابق فیصلہ فرماتا ہے۔

تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں، (میری رحمت)۔

۲۳۰۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً - قَالَ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ -

۲۳۰۱...... صحابی رسول حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں جو ایک نیکی لائے گا اس کی دس مثل ثواب ہوگا اور میں اور زیادہ عطا کروں گا اور جو برائی لائے گا تو اس کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا یا میں اسے معاف کر دوں گا اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوگا میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوں گا اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوں گا جو میرے پاس چل کر آئے گا میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جس نے تمام زمین کے برابر گناہ لیکر مجھ سے ملاقات کی بشرطیکہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو میں اس سے اسی کی مثل مغفرت کے ساتھ ملاقات کرتا ہوں۔

۲۳۰۲...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيدُ -

۲۳۰۲...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ فرمایا: ان کے لئے اس کی دس مثل ثواب ہوتا ہے اور میں زیادہ عطا کرتا ہوں۔

باب-۴۳۶ باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا

دنیا میں ہی عذاب مانگنے کی کراہت

۲۳۰۳...... حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهُ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيقُهُ اَوْ لَا

۲۳۰۳...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کی عیادت فرمائی جو مرغ کے چوزہ کی طرح کمزور ہو چکا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو کسی چیز کی دعا (اللہ سے) مانگتا تھا یا اس سے کسی چیز کا سوال کیا کرتا تھا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! میں کہتا تھا: اے اللہ! جو تو آخرت میں مجھے سزا دینے والا ہے اسے فوراً دنیا میں ہی مجھے دیدے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ہے، نہ تو اس کی طاقت رکھتا ہے اور نہ استطاعت تو نے یہ کیوں نہ کہا: "اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی

تَسْتَطِيعُهُ اَفَلا قُلْتَ اللهُمَّ ﴿اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ قَالَ فَدَعَا اللهَ لَهُ فَشَفَاهُ۔

عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا" پھر آپ ﷺ نے اللہ سے اس کے لئے دعا مانگی۔ پس اللہ نے شفاعت عطا فرمادی۔[1]

۲۳۰٤...... حَدَّثَنَاه عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ -

۲۳۰۴...... اس سند سے بھی یہ سابقہ حدیث وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تک مروی ہے اور زیادتی مذکور نہیں۔

۲۳۰٥...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ لا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللهَ لَهُ فَشَفَاهُ -

۲۳۰۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب میں سے ایک صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو کہ چوزہ کی طرح کمزور ہو چکا تھا باقی حدیث حضرت حُمید کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے اللہ کے عذاب (برداشت کرنے کی) طاقت نہیں ہے اور یہ بات مذکور نہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس کے لئے اللہ سے دعا مانگی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرمادی۔

۲۳۰٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

۲۳۰۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیثِ مبارکہ روایت کی ہے۔

باب-۷۳۴ باب فضل مجالس الذکر

ذکر کی مجلسوں کی فضیلت کے بیان میں[2]

۲۳۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ

۲۳۰۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت

---

[1] حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ بندہ کیلئے ایسی دعا مانگنا جو اس کیلئے موجبِ تکلیف و مشقت ہو خواہ آخرت کے عذاب سے ڈر کر اس کو دنیا ہی میں مانگے صحیح نہیں۔ کیونکہ بندہ کے اندر خدا تعالیٰ کی جانب سے آنے والی تکلیف و مشقت کی سہار نہیں۔ اس لئے ایسی دعا مانگنا درست نہیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ خود کوئی تکلیف دیتا ہے تو وہ اس کے سہارنے اور برداشت کرنے کی توفیق اور ہمت بھی عطا فرماتا ہے۔

[2] صاحب تکملہ فتح الملہم حضرت شیخ الاسلام مدظلہم فرماتے ہیں کہ:
"اس روایت سے اجتماعی ذکر اور مجالسِ ذکر کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوتی ہے بشرطیکہ (دیگر نصوص کی بناء پر) اجتماعی مجالس ذکر بدعات و خرافات اور منکرات سے پاک ہوں۔ مثلاً مرد و عورت کا مخلوط اجتماع، نام و نمود اور شہرت و نمائش جیسے خرافات سے محفوظ ہوں۔ اور حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر ہر طرح سے فائدہ مند اور باعث اجر و ثواب ہے خواہ ذکر قلبی ہو یا ذکر لسانی یا دونوں کا مجموعہ"۔
(تکملہ فتح الملہم ص ۵/۵۵۱)

حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ ۔

کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ زائد فرشتے ایسے بھی ہیں جو پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کی مجالس کو تلاش کرتے ہیں جب وہ ایسی مجالس کو پالیتے ہیں جس میں ذکر ہو تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ ان سے لیکر آسمان دنیا کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے بس جب وہ (اہل مجلس) متفرق ہو جاتے ہیں تو یہ (فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں) تو اللہ رب العزت ان سے پوچھتا ہے اور انہیں بخوبی جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تعریف اور تجھ سے سوال کرنے میں مشغول تھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں وہ آپ سے آپ کی جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں! اے میرے پروردگار۔ اللہ فرماتا ہے: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ بھی مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب! تیری جہنم سے۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں، اللہ فرماتا ہے: اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی (یعنی اور زیادہ پناہ مانگتے)۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ آپ سے مغفرت بھی مانگ رہے تھے، تو اللہ فرماتا ہے تحقیق! میں نے معاف کر دیا اور انہوں نے جو مانگا میں نے انہیں عطا کر دیا اور میں نے انہیں پناہ دے دی، جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! ان میں فلاں بندہ گناہ گار ہے وہ وہاں سے گزرا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ تو اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: میں نے اسے بھی معاف کر دیا اور یہ (ذاکرین) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں کیا جاتا۔

(سبحان اللہ وبحمدہ)

باب-۴۳۸ باب فضل الدعاء باللھم ﴿آتنا في الدنيا حسنةً وفي الآخرة حسنةً وقنا عذاب النار﴾

آپ ﷺ اکثر اوقات کون سی دعا مانگتے تھے؟

۲۳۰۸...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا اَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ اَكْثَرَ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ ﴿آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ قَالَ وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاء دَعَا بِهَا فِيهِ۔

۲۳۰۸...... حضرت عبد العزیزؒ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہؒ نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ اکثر اوقات کونسی دعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی اکثر دعا جو آپ ﷺ مانگتے تھے وہ یہ ہے: ”اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا“ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بھی دعا مانگتے تو ان الفاظ سے دعا کرتے اور جب کوئی اور دعا مانگنے کا ارادہ کرتے تو اس کے ساتھ یہ دعا بھی مانگتے تھے۔

۲۳۰۹...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾۔

۲۳۰۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: ربنا اتنا فی الدنیا......الخ (ترجمہ) ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا“۔[1]

باب-۴۳۹ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء

لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ کہنے اور دعا مانگنے کی فضیلت کے بیان میں

۲۳۱۰...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى

۲۳۱۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دن میں سو مرتبہ **لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر** پڑھا اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اس کیلئے سو نیکیاں

[1] فائدہ...... احادیث مذکورہ میں دعائے ماثورہ کے لفظ ”حسنة“ کا ترجمہ بھلائی سے کیا گیا ہے اور بالعموم اردو میں اسکا ترجمہ خیر اور بھلائی یا نیکی سے ہی کیا جاتا ہے، لیکن واضح رہے کہ حسنۃ کے یہ انتہائی محدود معنی ہیں جبکہ شراح حدیث نے اس کی تشریح میں متعدد الفاظ نقل فرمائے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں: سلف کی عبارات ”حسنة“ کی تفسیر میں مختلف ہیں۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ دنیا میں علم و عبادت حسنہ کا مصداق ہے۔ جبکہ ایک معنی یہ بیان کئے ہیں کہ دنیا میں پاکیزہ رزق اور علم نافع اور آخرت میں جنت حسنہ کا مصداق ہے (اخرجه ابن ابی حاتم بسند ضعيف)۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ: دنیا میں حسنہ کا لفظ ہر دنیاوی حاجت و عافیت، کشادہ مکان، اچھی بیوی، فرمانبردار اولاد، رزق واسع، علم نافع، عمل صالح، برکت والی سواری اور لوگوں میں اچھی شہرت سب کو شامل ہے۔ اور آخرت میں حسنہ کا بلند ترین درجہ جنت ہے اور اس کے توابع میں نزع کے وقت گھبراہٹ سے حفاظت، حساب کی سہولت وغیرہ بھی شامل ہیں۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۵۵۲)

مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

لکھی جاتی ہیں اور اس دن شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے یہاں تک کہ شام کرتا ہے اس حال میں کہ کوئی آدمی بھی اس سے افضل عمل نہیں کرتا، سوائے اس آدمی کے جو ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے اور جس نے سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو دفعہ پڑھا تو اس کی تمام خطائیں مٹادی جاتی ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ ❶

۶۳۶۱ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔

۲۳۱۱ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی صبح و شام سو مرتبہ (یہ دعا) پڑھتا ہے قیامت کے دن کوئی اس سے زیادہ افضل عمل نہیں لا سکتا، سوائے اس کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔

۶۳۶۲ ...... حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَعِيلَ

۲۳۱۲ ...... حضرت عمرو بن میمونؒ سے مروی ہے کہ جس نے دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر پڑھا وہ ایسا ہے جیسا کہ اولاد اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے والا۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ حضرت ربیعؒ نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت عمرو بن میمونؒ سے سنی۔ راوی کہتے ہیں میں عمرو بن میمونؒ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: آپ نے کس سے یہ حدث سنی؟ انہوں نے کہا: ابن ابی لیلیٰؒ سے۔ پھر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے کس سے سنا؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ

❶ نوویؒ نے فرمایا: اس حدیث کو مطلق بیان فرمایا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فضیلت واجر اس شخص کو حاصل ہوگا جو سو مرتبہ دن میں ان کلمات کو پڑھے، خواہ ایک نشست میں مسلسل پڑھے یا متفرق نشستوں میں، یا بعض مرتبہ دن کی ابتداء میں بعض مرتبہ دن کی انتہاء میں پڑھے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ دن کی ابتداء ایک نشست میں پڑھ لے تاکہ دن بھر کیلئے اس کی حفاظت اور حصول فضیلت کا ذریعہ ہو۔

(نوویؒ)

مَيْمُون قَالَ فَاتَيْتُ عَمْرو بْنَ مَيْمُون فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنِ ابْنِ اَبِي لَيْلى قَالَ فَاتَيْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ اَبِي اَيُّوبَ الاَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ۔

عنہ سے سنا وہ حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۱۳......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔

۲۳۱۳......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن وزن میں بھاری ہیں اور رحمٰن کو محبوب ہیں: **سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔**[1]

۲۳۱٤......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاَنْ اَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلا اِلَهَ اِلا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

۲۳۱۴......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر** کہنا میرے نزدیک ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

۲۳۱٥......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلامًا اَقُولُهُ قَالَ قُلْ لا اِلَهَ اِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ اللهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلا بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهٰؤُلاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي

۲۳۱۵......حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے ایسا کلام سکھائیں جسے میں پڑھتا رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **لا الہ الا اللہ** پڑھا کر۔ اس نے عرض کیا: یہ سارے کلمات تو میرے رب کیلئے ہیں، میرے لئے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِي" "اے اللہ! مجھے معاف فرما اور رحم فرما اور ہدایت عطا فرما اور رزق عطا فرما" کہہ۔ اور راوی کہتے ہیں عافنی کے بارے میں مجھے وہم ہے کہ وہ حضرت ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا تھا یا نہیں۔

---

[1] یہ بخاری شریف کی آخری حدیث ہے جس پر امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری کی تکمیل فرمائی ہے۔ اور جب کہ اسکے الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ کلمات خدا تعالیٰ کو بے انتہا محبوب، پڑھنے میں ہلکے لیکن میزان عمل میں انتہائی بھاری اور اس کو جھکانے کا باعث ہیں۔

وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسى اَمَّا عَافِنِي فَاَنَا اَتَوَهَّمُ وَمَا اَدْرِي وَلَمْ يَذْكُر ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسى -

۲۳۱٦...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي-

۲۳۱٦...... حضرت ابو مالک اشجعیؒ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مسلمان ہونے والے آدمی کو اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وارزقنی سکھاتے تھے۔

۲۳۱۷...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي -

۲۳۱۷...... حضرت ابو مالک اشجعیؒ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، جب کوئی مسلمان ہوتا تو نبی کریم ﷺ اسے نماز سکھاتے پھر اسے حکم کرتے کہ وہ ان کلمات سے دعا مانگے: اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔

۲۳۱۸...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ اَقُولُ حِينَ اَسْاَلُ رَبِّي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهُ اِلَّا الْاِبْهَامَ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ -

۲۳۱۸...... حضرت ابو مالکؒ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور ایک آدمی نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب میں اپنے رب سے دعا کروں تو کیسے کہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللهم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی کہہ۔ اور آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے کے سوا باقی انگلیاں جمع کیں کیونکہ یہ کلمات تیری دنیا اور آخرت کے (فوائد) کے لئے جامع ہیں۔

۲۳۱۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ

۲۳۱۹...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرنے سے عاجز ہے؟ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی پوچھنے والے نے پوچھا: ہم میں سے کوئی آدمی ہزار نیکیاں کیسے کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا اس کی ہزار خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔[1]

---

[1] فائدہ: اس باب میں ذکر کردہ احادیث میں مختلف کلمات تسبیح و تہلیل کے خاص فضائل اور اجر و ثواب بیان کئے گئے لیکن یہ اجر و ثواب حاصل کس کو ہوگا؟ اس کے متعلق مشہور محدث اور شارح حدیث ابن بطالؒ نے بڑی عمدہ اور برمحل تنبیہ فرمائی۔ (جاری ہے)

قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيئَةٍ۔

باب-۴۴۰ باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر

تلاوت قرآن اور ذکر کے لئے اجتماع کی فضیلت کے بیان میں

۲۳۲۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ

۲۳۲۰......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی مؤمن سے دنیا میں مصیبتوں کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں کو دور کرے گا اور جس نے تنگ دست پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے اور جو ایسے راستے پر چلا جس میں علم کی تلاش کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کے ذریعہ جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب تلاوت کرتے اور اس کی تعلیم میں مصروف ہوتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں کرتے ہیں اور جس شخص کو اس کے اپنے اعمال نے پیچھے کردیا تو اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔❶

(گذشتہ سے پیوستہ)......ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

”ذکر کی فضیلت میں وارد شدہ مذکورہ احادیث کا اجر وثواب اور فضیلت اہل شرف و تقویٰ اور دین میں کامل لوگوں کیلئے ہے، وہ لوگ جو حرام سے پاک رہتے ہیں، کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں، لہٰذا ہمیں یہ غلط فہمی نہ رہنی چاہئے کہ جس نے ذکر کا اہتمام کیا لیکن ساتھ ہی اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل پر مصر رہا، اللہ تعالیٰ کے دین کی حدود کو پامال کرتا رہا اور احکام شریعت کو روندتا رہا وہ اہل تقویٰ اور پاکباز مقدس لوگوں کی جماعت کے ساتھ حشر کیا جائے گا اور وہ صرف اپنے اس ذکر کی بناء پر ان متقیوں کے بلند مراتب کو پہنچ جائے گا اس کے پاس نہ کوئی تقویٰ ہو نہ عمل صالح“۔ (بحوالہ تکملہ فتح الملہم ۵/۵۵۷)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ حدیث میں تلاوتِ قرآن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے گھروں میں کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کی تلاوت کا اجر وثواب وہ ہے جو حدیث میں ذکر کیا گیا۔ اللہ کے گھروں سے مراد مساجد ہیں اور علماء نے فرمایا کہ اس حکم میں وہ مدارس اور خانقاہیں بھی داخل ہیں جو تعلیم قرآن و تلاوت قرآن کیلئے قائم کی گئیں۔ اور حدیث کے الفاظ و يتدارسونه بينهم بھی اس پر دلالت کرتے ہیں۔ نوویؒ نے فرمایا کہ علماء کی ایک جماعت نے تو اس حدیث کو تعلیم و تعلم پر ہی محمول کیا ہے۔

وَحَفَّتْهُمُ الْمَلائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ -

۲۳۲۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَاه نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالا حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَخَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ -

۲۳۲۱...... اس سند سے بھی یہ سابقہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن حضرت ابو اسامہ کی روایت کردہ حدیث میں تنگ دست پر آسانی کرنے کا ذکر موجود نہیں۔

۲۳۲۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلا حَفَّتْهُمُ الْمَلائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ -

۲۳۲۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی بیٹھ کر اللہ رب العزت کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور (اللہ عزوجل کی) رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے پاس والوں (فرشتوں) میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

۲۳۲۳...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۲۳۲۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۳۲۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ

۲۳۲۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مسجد میں موجود ایک حلقہ کے پاس سے گذر ہوا تو کہا: تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا تمہیں اللہ کی قسم! صرف اسی بات نے بٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں لی اور میرے مقام و مرتبہ والا کوئی بھی آدمی رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے کم حدیثوں کو بیان کرنے والا نہیں اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک

اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِي جِبْرِيلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلائِكَةَ ۔

حلقے کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا: تمہیں کس بات نے بٹھلایا ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کی اس بات پر حمد کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی ہدایت عطا فرمادی اور ہم پر اس (اسلام) کے ذریعہ احسان فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ کی قسم! تمہیں اس بات کے علاوہ کسی بات نے نہیں بٹھلایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے قسم کسی بد گمانی کی وجہ سے نہیں اُٹھوائی بلکہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

باب-۴۴۱ باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه

استغفار کی کثرت کے استحباب کے بیان میں

۲۳۲۵ ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنِ الاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَاِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ۔

۲۳۲۵ ــــ حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میرے دل پر (کبھی کبھی) کچھ غفلت آجاتی ہے اسی وجہ سے میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ ❶

۲۳۲۶ ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الاَغَرَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللهِ فَاِنِّي اَتُوبُ فِي الْيَوْمِ اِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ ۔

۲۳۲۶ ــــ نبی کریم ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت اغر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لوگو! اللہ سے توبہ کرو کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ اس (اللہ عزوجل) سے توبہ کرتا ہوں۔

---

❶ ''میرے دل پر بھی کبھی کچھ غفلت آجاتی ہے'' اس سے مراد کیا ہے؟ علماء نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی شانِ اقدس یہ تھی کہ آپ ہمیشہ ذکر فرماتے رہتے تھے کبھی ذکر لسانی اور کبھی ذکر قلبی لیکن بعض اوقات امت کے مصالح اور منصب نبوت کے تقاضوں کی تکمیل کی مشغولیت کی بناء پر ذکر میں کچھ وقفہ آجاتا تھا اسی کو اس جملہ سے تعبیر کیا ہے۔
حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم فرماتے ہیں کہ اُنہی نے فرمایا: ہمارے بعض شیوخ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے مقامات اور روز بروز ترقی کرتے تھے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف۔ تو آپ نے اس مقام کو جس سے ترقی حاصل کر کے بلند مقام حاصل تھا غفلت کے مقام سے تعبیر فرمایا۔ (تکملہ ۵/۵۶۴)

٢٣٢٧۔۔۔۔۔حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

٢٣٢٧۔۔۔۔۔اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے۔

٢٣٢٨۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللهُ عَلَيْهِ۔

٢٣٢٨۔۔۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس نے سورج کے مغرب سے طلوع سے پہلے توبہ کرلی تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیں گے۔
(یعنی قیامت کے وقوع سے قبل توبہ کرلی)۔

باب۔٤٤٢ باب استحباب خفض الصوت بالذكر

آہستہ آواز سے ذکر کرنے کے استحباب کے بیان میں

٢٣٢٩۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَهٗ وَاَنَا اَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔

٢٣٢٩۔۔۔۔۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کردیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کرو تم کسی غائب یا بہرے کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم سننے والے اور قریب والے کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور میں اس وقت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں سے خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ (گناہوں سے پھرنا اور نیکی کی طاقت اللہ کے بغیر ممکن نہیں ہے)۔

٢٣٣٠۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

٢٣٣٠۔۔۔۔۔اس مذکورہ سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۳۳۱..... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسى اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلا ثَنِيَّةً نَادى لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اِنَّكُمْ لا تُنَادُونَ اَصَمَّ وَلا غَائِبًا قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوسى اَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ اَلا اَدُلُّكَ عَلى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلا بِاللهِ -

۲۳۳۱..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے ایک شخص نے ہر گھاٹی پر چڑھتے ہوئے بلند آواز سے **لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر** کہنا شروع کر دیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو[1] پھر اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس فرمایا: (اور ارشاد فرمایا) کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **لا حول ولا قوۃ الا باللہ**۔

۲۳۳۲..... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ -

۲۳۳۲..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے باقی حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مذکور ہے۔

۲۳۳۳..... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ -

۲۳۳۳..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے باقی حدیث مبارکہ حضرت عاصم کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر فرمائی۔

۲۳۳۴..... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ

۲۳۳۴..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے پھر سابقہ حدیث کی طرح حدیث

---

[1] فائدہ..... اس باب میں ذکر کردہ احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ ذکر میں اخفاء اور آہستہ آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے۔ قرآن کریم سے بھی ہمیں یہی حکم ملتا ہے۔ ارشاد ہے: "اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط" (سورۂ اعراف: ۵۵) اپنے رب کو گریہ وزاری کر کے آہستہ پکارو۔ حدیث بالا میں اس کی وجہ بھی بتلا دی گئی کہ تمہارا رب بہرا گونگا یا غائب نہیں کہ اونچی آواز کے بغیر سن ہی نہ سکے۔ وہ تو شہ رگ سے زیادہ قریب اور دل کی دھڑکنوں کو سننے والا ہے۔

اسی بناء پر علماء نے فرمایا کہ ذکرِ خفی ذکر جہری سے زیادہ افضل ہے اگرچہ ذکر جہری بھی چند شرائط کے ساتھ جائز ہے مثلاً ریاکاری نہ ہو، کسی کو تکلیف پہنچے وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے دور میں بعض حضرات ذکر جہری کے بغیر ذکر کرتے ہی نہیں اور پھر اس میں وہ مفاسد و خرابیاں بھی ان مجالس ذکر کا لازمی حصہ ہوتی ہیں جن کی طرف ابھی اشارہ کیا گیا۔ اور ذکر تو در حقیقت بندہ کا اپنے رب سے مناجات اور براہ راست قلبی تعلق قائم کرنے کا نام ہے جو خلوت اور اخفاء میں زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ بقول شاعر ؎

ہم تم ہی آگاہ ہیں اس ربطِ خفی سے
معلوم کسی اور کو یہ راز نہیں ہے

اَبِي مُوسى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ اَقْرَبُ اِلَى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ اَحَدِكُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلا بِاللهِ ۔

روایت کی اس روایت میں یہ بھی فرمایا: جسے تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ نزدیک ہے اور ان کی روایت کردہ حدیث میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۳۳۵...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسَى الاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلا اَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلا بِاللهِ ۔

۲۳۳۵...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ کی خبر نہ دوں؟ یا فرمایا: جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

باب-۴۴۳ باب التعوذ من شر الفتن وغيرها

دعاؤں اور پناہ مانگنے کے بیان میں

۲۳۳۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَلِّمْنِي دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۔

۲۳۳۶...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے ایسی دعا تعلیم دیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیرا پڑھا کر "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت بڑا ظلم کیا اور حضرت قتیبہ نے کہا: بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں پس اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی معاف کرنے والا، نہایت مہربان ہے"۔

۲۳۳۷...... و حَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهُ

۲۳۳۷...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں مانگا کروں پھر سابقہ حدیث کی طرح حدیث مبارکہ روایت کی لیکن اس روایت میں ظلماً کثیراً (بہت زیادہ ظلم کیا) ہے۔

قَالَ ظُلْمًا كَثِيرًا ۔

۲۳۳۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ـ

۲۳۳۸ ـ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں سے مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے جہنم کے فتنہ اور جہنم کے عذاب اور قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب اور مال و دولت کے فتنہ کے شر سے اور تنگ دستی کے فتنہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا ہے (اے اللہ!) میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری فرما دے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فرمائی ہے اے اللہ! میں تجھ سے سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔❶

۲۳۳۹ ـ و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ـ

۲۳۳۹ ـ یہی سابقہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب ـ ۴۴۴ باب التعوذ من العجز والكسل وغيره

عاجز ہونے اور سستی سے پناہ مانگنے کے بیان میں

۲۳۴۰ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ـ

۲۳۴۰ ـ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے عاجز ہونے، سستی بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے عذاب قبر، زندگی اور موت کی آزمائشوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

---

❶ آنحضرت ﷺ انسانیت کے محسن اعظم ہیں۔ اپنی دعاؤں میں امت کو وہ کلمات اکسیر تعلیم فرما گئے ہیں جن کی افادیت، نورانیت اور روحانیت کا تصور ہی کوئی نہیں کر سکتا۔ آپ نے انسانوں کو وہ دعائیں سکھا دی ہیں جو خود انسان اگر مانگنا چاہتا تو ساری عمر سوچ سوچ کر بھی انسان کا ذہن وہاں تک نہ پہنچتا، اور ان شرور سے پناہ کی دعائیں آپ ﷺ نے سکھلائیں جن کے شر ہونے کی طرف عموماً انسان کی توجہ نہیں جاتی۔ اس کے باوجود بھی اگر انسان ان کلماتِ متبرکہ کو اپنا حرزِ جاں نہ بنائے تو کسی سے کیا گلہ اپنے ہی سے گِلہ کرے۔

۲۳۴۱...... و حَدَّثَنَا اَبُو کَامِلٍ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰی حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ کِلاهُمَا عَنِ التَّیْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَیْرَ اَنَّ یَزِیدَ لَیْسَ فِي حَدِیْثِهِ قَوْلُهُ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ -

۲۳۴۱...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت کی طرح حدیث مبارکہ روایت کرتے ہیں لیکن اس حدیث میں زندگی اور موت کی آزمائشوں کا ذکر نہیں ہے۔

۲۳۴۲...... حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاء اَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ اَشْیَاءَ ذَکَرَهَا وَالْبُخْلِ۔

۲۳۴۲...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کئی چیزوں سے پناہ مانگی جس میں بخل کا بھی ذکر کیا۔

۲۳۴۳...... حَدَّثَنِي اَبُو بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ الاَعْوَرُ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِيُّ ﷺ یَدْعُو بِهٰؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْکَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ۔

۲۳۴۳...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان دعاؤں سے دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے بخل، سستی، ادھیڑ عمر، عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ ❶

باب-۴۴۵ باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره

بری تقدیر اور بدنصیبی کے پانے سے پناہ مانگنے کے بیان میں

۲۳۴۴...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ

۲۳۴۴...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بری تقدیر اور بدنصیبی کے پانے اور دشمنوں کے خوش ہونے اور سخت آزمائش سے پناہ مانگتے تھے۔

❶ فائدہ...... بُخل کے لفظی معنی کنجوسی کے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ انسان اس جگہ پر مال خرچ کرنے سے احتراز کرے جہاں خرچ کا حکم شریعت نے دیا ہے مثلاً بیوی بچوں اور اہل و عیال کے نفقہ اور ضروریات میں خرچ کرنا، خیر اور بھلائی کے کاموں پر خرچ کرنا، اجتماعی رفاہ کے کاموں میں خرچ کرنا، دینی امور مثلاً مساجد و مدارس، اہل علم و علماء و طلباء پر خرچ کرنا، محتاجوں، غرباء و فقراء پر خرچ کرنا۔ ان مقامات پر استطاعت کے باوجود خرچ نہ کرنا بخل ہے۔
سستی سے مراد نیکی اور طاعات کے کرنے میں تساہل ہے۔ کیونکہ یہ سستی اور تساہل حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تغافل کا سبب بن جاتا ہے۔ سخت بڑھاپا جس میں انسان حرکت کرنے سے بھی معذور اور دوسروں کا محتاج و دست نگر بن جائے اذیت کا سبب ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ان سب سے پناہ مانگی ہے۔

الْاَعْدَاء وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاء قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ اَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا ۔

۲۳۴۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ اَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ ۔

۲۳۴۵...... حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے کسی جگہ پہنچ کر اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق ترجمہ: "پس میں اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں" پڑھ لیا تو اسے اس جگہ سے چلنے تک کوئی بھی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔ ❶

۲۳۴۶...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ ۔

۲۳۴۶...... حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پہنچ کر اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق کہتا ہے تو اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

۲۳۴۷...... قَالَ يَعْقُوبُ وَقَالَ الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا

۲۳۴۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے رات بچھو نے کاٹ لیا۔ آپ نے فرمایا اگر تو شام کے وقت اعوذ

❶ اصل حفاظت درحقیقت قرآن و حدیث میں وارد شدہ ان دعاؤں سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کے حفاظتی سہارے سب غیر یقینی ہیں جب کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے حفاظتی طریقے اور تدابیر حقیقتاً حفاظت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ یہاں حدیث میں کلمات تامات سے کیا مراد ہے؟ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد نفع بخشنے والے اور شفا دینے والے کلمات ہیں اور بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد کلمات قرآن ہیں۔

لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ اَمْسَيْتَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ -

بکلمات اللہ التامات من شرماخلق پڑھ لیتا تو تمہیں یہ (بچھو) تکلیف نہ پہنچاتا۔

۲۳۴۸......و حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوبَ اَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ مَوْلَى غَطَفَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ -

۲۳۴۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بچھو نے ڈس لیا۔ باقی حدیث مبارکہ حضرت ابن وہب کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

باب-۴۴۶ باب ما يقول عند النوم واخذ المضجع

سوتے وقت دعا کے بیان میں

۲۳۴۹......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْلَمْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَاَنْتَ

۲۳۴۹...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو پھر اللھم انی اسلمت وجھی الیك...... الخ پڑھو "اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ تیرے حوالہ کیا اور اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا اور تیری طرف رغبت کی، تیرا خوف کھاتے ہوئے کوئی پناہ یا نجات کی جگہ تیرے سوا نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے نبی ﷺ پر جسے تو نے بھیجا" اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بناؤ پس اگر تم اس رات میں فوت ہو گئے تو فطرت پر فوت ہوئے میں نے کلمات کو یاد کرنے کی غرض سے دہرایا تو میں نے ا منت برسولك الذی ارسلت کہہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا امنت بنبيك الذى ارسلت ہی کہو۔ [1]

---

[1] رات کے معمولات بالخصوص نیند سے قبل کے معمولات کے متعلق آنحضرت ﷺ سے بہت سے اعمال ثابت ہیں جن میں سے بعض یہاں اس حدیث میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ان اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ انسان سونے سے قبل وضو کر لے۔ یہ ایک مستحب امر ہے اور اس کے متعدد فوائد ہیں۔ جن میں سے سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ اگر نیند کے دوران اچانک موت آ گئی تو وضو کی حالت میں موت آئے گی۔ چنانچہ ابن عباسؓ کا ایک ارشاد بھی اس بارے میں منقول ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا: تم وضو کے اوپر ہی رات گذارو۔ اس لئے کہ روحیں اسی حالت میں اٹھائیں جائیں گی جس حالت میں قبض کی گئی تھیں (اخرجه عبد الرزاق من طريق مجاهد)۔
اسی طرح دائیں کروٹ پر سونا بھی سنت اور مستحب ہے۔

عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ -

۲۳۵۰..... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ مَنْصُورًا اَتَمُّ حَدِيثًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ وَاِنْ اَصْبَحَ اَصَابَ خَيْرًا -

۲۳۵۰..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت کی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اگر صبح کرو گے تو خیر ہی پاؤ گے۔

۲۳۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ -

۲۳۵۱..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو وہ اللھم اسلمت نفسی الیک..... الخ پڑھے یعنی "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنی پشت تیری پناہ میں دی اور میں نے اپنا معاملہ رغبت اور خوف سے تیرے سپرد کیا پناہ اور نجات کی جگہ آپ کے سوا کوئی نہیں۔ میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی اور آپ کے رسول پر ایمان لایا جسے آپ نے بھیجا ہے پس اگر وہ آدمی مر گیا تو فطرت پر مرا اور حضرت ابن بشار نے اپنی روایت کردہ حدیث میں رات کا ذکر نہیں کیا۔[1]

۲۳۵۲..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا -

۲۳۵۲..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں! جب تو اپنے بستر کی طرف آئے۔ باقی حدیث عمرو بن مرہ کی طرح ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ اور آپ کے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے پس اگر تو اسی رات فوت ہو گیا تو فطرت پر تجھے موت واقع ہو گی اور اگر صبح کی تو بھلائی پائے گا۔

۲۳۵۳ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا

۲۳۵۳..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

[1] آنحضرت ﷺ سے یہ تمام ہی دعائیں اور کلمات منقول ہیں۔ انسان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ان میں سے اکثر دعاؤں کو رات سونے سے قبل پڑھنا اپنا معمول بنالے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ اَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا -

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا باقی حدیث سابقہ روایت کی طرح ہے لیکن اس روایت میں "اگر تو نے صبح کی تو بھلائی پائے گا"، مذکور نہیں۔

۲۳۵۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسٰى عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَبِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ -

۲۳۵۴...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے سونے کی جگہ جاتے تو: اللّٰھم باسمك احیا فرماتے۔ "اے اللہ تیرے نام سے زندہ رہتا اور مرتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو الحمد للہ الذی احیانا ...... الخ پڑھتے۔ یعنی:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو ہمارے مرنے کے بعد زندگی عطا کی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے"۔

۲۳۵۵...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّه أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَه قَالَ اللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَتَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ -

۲۳۵۵...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر جائے تو اللّٰھم خلقت نفسی وانت توفاھا ...... الخ پڑھے یعنی "اے اللہ تو نے میری جان پیدا کی تو تو ہی اسے موت دے گا اس کی موت اور زندگی آپ ہی کے لئے ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو حفاظت فرما اور اگر تو اسے موت دے تو معاف فرما۔ اے اللہ! میں آپ سے عافیت مانگتا ہوں" تو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے سنی؟ تو انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

۲۳۵۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ اَبُو صَالِحٍ يَاْمُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَنَامَ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ

۲۳۵۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم میں سے جب کوئی سونے کا ارادہ کرتا تو آپ ﷺ اسے دائیں کروٹ پر لیٹنے اور یہ دعا پڑھنے کا حکم فرماتے اللّٰھم رب السمٰوٰت ...... الخ "اے اللہ! آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب ہمارے رب اور ہر چیز کے پروردگار۔ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، توراۃ، انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے میں ہر چیز کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں تو ہی اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے اے اللہ! تو ہی ایسا اول

بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِي ذٰلِكَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

ہے جو تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور تو ہی آخر ہے آپ کے بعد کوئی چیز نہ ہو گی اور تو ہی ظاہر ہے آپ کے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے آپ کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہمارے قرض کو دور کر دے اور ہمیں فقر سے مستغنی فرما۔"

٢٣٥٧...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضْجَعَنَا اَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔

٢٣٥٧...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے جب ہم میں کوئی اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو ہم اس طرح کہیں جیسا کہ حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث میں ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ ہر جانور کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے۔

٢٣٥٨...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ۔

٢٣٥٨...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک غلام مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللّٰھم رب السموت السبع ...... کہو اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے پروردگار۔ باقی حدیث سابقہ حدیث سہیل عن ابیہ کی طرح مذکور ہے۔

٢٣٥٩...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي

٢٣٥٩...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو چاہیئے کہ اپنے تہبند کے اندرونی حصے سے اپنے بستر کو جھاڑے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کونسا (جانور) اس کے بعد بستر پر اس کا جانشین بنا تھا اور جب لیٹنے کا ارادہ کرے تو دائیں کروٹ پر لیٹے اور سبحانك اللّٰھم ربی بك وضعت ...... الخ پڑھے۔ "اے اللہ میرے رب! تو پاک ہے میں نے آپ کے نام کے ساتھ اپنے پہلو کو رکھا اور آپ کے نام کے ساتھ اسے اٹھاتا ہوں اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔[1]

[1] یہاں ایک عجیب تعلیم رسول اکرم ﷺ نے تلقین فرمائی کہ سونے سے قبل بستر کو جھاڑا کرو۔ اور جھاڑنا بھی ہاتھ سے نہ ہو بلکہ کسی کپڑے وغیرہ سے تاکہ اگر بستر پر کوئی موذی کیڑا وغیرہ ہے تو تم بے خبری میں اس کی ایذاء کا نشانہ نہ بن جاؤ۔

فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ۔

٢٣٦٠......وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَاِنْ اَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا۔

٢٣٦٠......اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ اس روایت میں یہ دعا ہے پھر چاہئے کہ وہ **باسمك ربی وضعت**...... الخ کہے۔ "اے میرے پروردگار! تیرے نام کیساتھ اپنے پہلو کو رکھتا ہوں اگر تو میری جان کو زندہ رکھے تو اس پر رحم فرما"۔

٢٣٦١......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لا كَافِيَ لَهٗ وَلا مُؤْوِيَ۔

٢٣٦١......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو **الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا**...... الخ پڑھتے یعنی: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانا دیا کیونکہ کتنے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی ٹھکانا دینے والا ہے۔"

باب ــ ٧٤٤

باب فی الادعیة
دعاؤں کے بیان میں

٢٣٦٢......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالا اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الاَشْجَعِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

٢٣٦٢......حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے مانگنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ فرماتے تھے: "اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کیے ہوئے عمل اور نہ کیے ہوئے عمل کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"

٢٣٦٣......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

٢٣٦٣......حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی دعا کے بارے میں سوال کیا کہ آپ ﷺ کیا دعا مانگتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ **اللّٰهم انی اعوذبك من شر ما عملت وشر ما لم اعمل** سے دعا مانگا کرتے تھے۔

٢٣٦٤......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا

٢٣٦٤......ان مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

روایت مروی ہے۔
اور محمد بن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں **ومن شر مالم اعمل** کے الفاظ مذکور نہیں۔

٢٣٦٥...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

٢٣٦٥...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی دعا میں: **اللّٰھم انی اعوذبك من شر ما عملت وشرِّ مالم اعمل** دعا مانگا کرتے تھے۔

٢٣٦٦...... حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لا اِلَهَ اِلا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِي اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالاِنْسُ يَمُوتُونَ۔

٢٣٦٦...... حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا: **اللّٰھم لك اسلمت وبك امنت**......الخ مانگا کرتے تھے "اے اللہ! میں نے آپ کی فرمانبرداری کی اور آپ پر ایمان لایا اور آپ پر بھروسہ کیا اور آپ کی طرف رجوع کیا اور آپ کی ہی مدد سے جہاد کیا۔ اے اللہ! میں آپ کی عزت کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تو مجھے گمراہ کردے تو زندہ ہے جسے موت نہیں اور جن وانس سب مر جائیں گے"۔ [1]

٢٣٦٧...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَحُسْنِ بَلائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللهِ مِنَ النَّارِ۔

٢٣٦٧...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سفر میں صبح کرتے تو فرماتے: **سمع سامع**...... الخ" سننے والے نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی ہم آزمائش کے حسن کو سن لیا۔ اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما، اس حال میں کہ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔"

٢٣٦٨...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

٢٣٦٨...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کلمات سے دعا مانگا کرتے تھے: **اللّٰھم اغفرلی خطیئتی**......

---

[1] فائدہ...... واقعہ یہ ہے کہ محسن انسانیت رحمت کائنات سرکار دوعالم ﷺ نے جتنی دعائیں مانگی ہیں اور اپنی امت کو تعلیم و تلقین فرمائی ہے ان میں سے ہر ایک دعا اور اس کا ہر ہر لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل اور لوحِ دل پر نقش کرنے کے لائق ہے۔ کاش! مسلمان آپ ﷺ کی ان دعاؤں کو حرزِ جان بنالیں اور ان کے الفاظ و معانی کے مطابق اپنی زندگی کا تجزیہ کریں تو امت کی گمراہی و پریشانی کا ازالہ ہو جائے۔

بْنِ اَبِي مُوسى الاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي اَمْرِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

"اے اللہ! میری خطاؤں، میری نادانی اور میرے معاملہ، میری زیادتی کو اور جو مجھ سے تو جانتا ہے کو معاف فرما۔ اے اللہ! جو کام میں نے سنجیدگی سے کیے جو مذاق سے سرانجام دیئے جو بھول کر اور جو جان بوجھ کر اور ہر وہ عمل جو میرے نزدیک (گناہ ہے) معاف فرما۔ اے اللہ! میرے پہلے والے عمل اور بعد والے جو پوشیدہ اور ظاہراً عمل کئے اور جن اعمال کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"۔

۲۳۶۹ـــــ و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ۔

۲۳۶۹ـــــ اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا مروی ہے۔

۲۳۷۰ـــــ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا اَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقُطَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسى عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِي وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَاَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

۲۳۷۰ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا: اللّٰهم اصلح لی دینی الذی ـــــ الخ پڑھتے تھے۔ ترجمہ: "اے اللہ! میرے دین کو درست فرما جو میرے معاملات کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست فرما جس میں میرا لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر بھلائی میں میرے لئے زیادتی کا باعث بنادے اور موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت بنادے"۔ (1)

۲۳۷۱ـــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

۲۳۷۱ـــــ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللّٰهم انی اسالك الهدیٰ ـــــ الخ دعا فرماتے تھے۔ "اے اللہ! میں آپ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا مانگتا ہوں۔"

۲۳۷۲ـــــ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ

۲۳۷۲ـــــ اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں عفاف کی بجائے عفت کا لفظ ہے معنی ایک ہی ہے۔

(1) کس قدر جامع اور ہماری زندگی کے ہر ہر گوشہ کو محیط دعا ہے۔ کاش ہم اس دعا کو یقین واہتمام سے پڑھنے اور مانگنے کا اہتمام کریں۔

بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰى قَالَ فِي رِوَايَتِهِ وَالْعِفَّةَ۔

۲۳۷۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ لا اَقُولُ لَكُمْ اِلا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ اللهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلاهَا اللهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

۲۳۷۳...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں تم سے وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے **اللّٰھم انی اعوذبك من علم لا ینفع ومن قلب** ”اے اللہ! میں تجھ سے عاجز ہونے اور سستی اور بزدلی اور بخل اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا کر اور اسے پاکیزہ بنا۔ آپ ہی پاکیزہ بنانے والوں میں سے بہتر ہیں اور تو ہی کارساز اور مولیٰ ہے اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع دینے والا نہ ہو اور ایسے دل سے جو ڈرنے والا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر ہونے والا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول ہونے والی نہ ہو“۔

۲۳۷۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللهُمَّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ

۲۳۷۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: **امسینا وامسی الملك لله والحمد لله**...... ”ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور ساری تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔“

حضرت ابراہیم کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے اس رات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میں آپ سے سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے جہنم کے عذاب اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔“[1]

[1] فائدہ...... دور حاضر کے فتنوں میں سے ایک فتنہ عذاب قبر سے انکار کا بھی ہے۔ بعض عقل پرستوں اور عقلِ انسانی کو سب کچھ سمجھنے والوں نے عذاب قبر کا رد کیا ہے۔ اور وہ الٹی سیدھی تاویلات رکیکہ پیش کر کے نوجوانوں کا ذہن خراب کرنے اور عقیدۂ آخرت پر یقین متزلزل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حدیث بالا میں آنحضرت ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ مانگی ہے اور جس چیز سے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگیں اس کے انکار کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔ اور کیا اس کا انکار زوال وضعفِ ایمان کا سبب نہیں؟

وَسُوءِ الْكِبَرِ اللهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ -

۲۲۷۵...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِﷺاِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَه -

قَالَ اُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ -

۲۳۷۵...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ شام کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے: امسینا وامسی الملك...... الخ ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہت نے شام کی اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔"

راوی حدیث کا خیال ہے کہ آپ ﷺ یہ کلمات بھی ادا فرماتے تھے: "ملک اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے رب میں آپ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں آپ سے اس رات کے شر سے اور اس کے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آپ سے سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آپ سے جہنم میں عذاب سے اور قبر میں عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور جب صبح کرتے تو بھی اسی طرح فرماتے ہم نے صبح کی اور اللہ کی بادشاہت نے صبح کی۔

۲۲۷۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِﷺاِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ اللهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ -

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ

۲۳۷۶...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب شام کرتے تو یہ دعا فرماتے تھے: "ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہت نے شام کی اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور جو بھلائی اس رات میں ہے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کی برائی اور جو برائی اس میں ہے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سستی، بڑھاپے اور بڑھاپے کی برائی اور دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

ایک مرفوع روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۔

۲۳۷۷......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَحْدَهُ اَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلا شَيْءَ بَعْدَهُ ۔

۲۳۷۷......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات سے یہ دعا فرماتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے جس نے اپنے لشکر کو غلبہ عطا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا لشکر کو مغلوب کیا اور اس کے بعد کوئی چیز نہیں۔

۲۳۷۸......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ ۔

۲۳۷۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو: اللّٰهم اهدنی وسددنی...... الخ "اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما اور سیدھا رکھ اور ہدایت کے وقت اپنے راستہ کی ہدایت اور سیدھے کرنے کی دعا کے وقت تیر کے سیدھا ہونے کو پیش نظر رکھو۔"

۲۳۷۹......و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْهُدى وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ ۔

۲۳۷۹......اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللّٰهم انی اسالك الهدیٰ والسداد...... اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھا (راستے کا) سوال کرتا ہوں، دعا مانگا کرو، باقی حدیث سابقہ روایت کی طرح ہی ہے۔

باب-۸۴۴ باب التسبیح أول النهار وعند النوم

صبح اور سوتے وقت کی تسبیح کرنے کے بیان میں

۲۳۸۰......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ مَوْلى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ

۲۳۸۰......ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت ہی نماز ادا کرنے کے بعد ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں تو پھر دن چڑھے آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو وہ (حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا) وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟! انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تیرے بعد ایسے چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر تیرے آج کے وظیفہ کو ان کے ساتھ وزن کیا جائے تو

النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ -

ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا۔ سبحان الله وبحمده.....الخ "اللہ کی تعریف اور اسی کی پاکی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔"❶

۲۳۸۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ -

۲۳۸۱...... حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے وقت یا نماز فجر کے بعد اس کے پاس سے گزرے پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی لیکن اس روایت میں دعا کے الفاظ اس طرح ہیں: سبحان الله عدد خلقه سبحان الله......الخ اللہ کی پاکی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی اس کی رضا کے برابر، اللہ کی پاکی اس کے عرش کے وزن کے برابر، اللہ کی پاکی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہیں (بیان کرتا ہوں)۔"

۲۳۸۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى فِي يَدِهَا وَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَا اللهَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

۲۳۸۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پینے کی وجہ سے ہاتھوں میں نشانات پڑھ جانے کی وجہ سے تکلیف ہوئی اور نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی (غلام) تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں لیکن آپ ﷺ سے ملاقات نہ ہو سکی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں (اپنے آنے کی) خبر دی۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے ہم اپنے بستروں پر پہنچ چکے تھے۔ ہم نے اٹھنا شروع کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رکو۔ پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان (میرے اور علی رضی اللہ عنہ) بیٹھ گئے یہاں تک میں نے اپنے سینے میں آپ ﷺ کی قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز کی تعلیم نہ دوں؟ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو تو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

---

❶ مراد یہ ہے کہ مذکورہ چار کلمات اپنی نافعیت، ثواب اور جامعیت کے اعتبار سے تمہاری اتنی طویل تسبیحات پر زیادہ بھاری ہیں۔ اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ اصل مقصود آنحضرت ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے اور آپ ﷺ کے تعلیم کئے ہوئے الفاظ ہیں جن کی افادیت، نورانیت، روحانیت اور اجر و ثواب ہر انسانی کلام سے بڑھ کر ہے۔

فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ -

۲۳۸۳...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ -

۲۳۸۳......اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے البتہ اس سند میں ہے: ”جب تم دونوں رات کے وقت اپنے بستروں پر جاؤ“۔

۲۳۸۴...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ -

۲۳۸۴......ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث حکم عن ابن ابی لیلیٰ کی طرح مروی ہے اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں نے جب سے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے میں نے ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔ آپ سے عرض کیا گیا آپ ﷺ نے صفین کی رات بھی انہیں نہیں چھوڑا؟ فرمایا: صفین کی رات میں بھی نہ چھوڑا۔ حضرت ابن ابی لیلیٰ نے کہا: میں نے آپ سے کہا: صفین کی رات کو بھی نہیں؟ [1]

۲۳۸۵...... حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا اَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ تَاْخُذِينَ مَضْجَعَكِ -

۲۳۸۵......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے اور کام کی شکایت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کو خادم تو ہمارے پاس سے نہیں ملے گا (البتہ) ایک عمل میں تمہیں بتائے دیتا ہوں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے تم جب بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔

---

[1] صفین کی رات سے مراد جنگ صفین والی رات ہے جس میں حضرت علیؓ کا حضرت معاویہؓ کی فوجوں سے مقابلہ ہوا تھا۔ مراد یہ ہے کہ اتنے شدید وقت میں بھی میں نے ان کلمات کا پڑھنا ترک نہیں کیا۔

۲۳۸۶...... وحَدَّثَنِيهِ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهٰذَا الاسْنَادِ۔

۲۳۸۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۴۴۹ باب استحباب الدعاء عند صياح الديك

مرغ کی اذان کے وقت دعا کے استحباب کے بیان میں

۲۳۸۷...... حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا۔

۲۳۸۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی ڈھینگ (آواز) سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔[1]

باب-۴۵۰ باب دعاء الكرب

مصیبت کے وقت کی دعا کے بیان میں

۲۳۸۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ -

۲۳۸۸...... حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ مصیبت کے وقت لا الٰہ الا اللہ العظیم ...... الخ "عظمت والے اور بردباری والے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، عرش عظیم کے پروردگار اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آسمانوں کے رب اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔" پڑھتے۔

۲۳۸۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ

۲۳۸۹...... یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

---

[1] فائدہ...... حدیث میں فرمایا کہ: مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے تو بانگ لگاتا ہے لہٰذا وقت نزول ملائک کی بناء قبولیت دعا کا ہے۔ اور اس کا یہ دیکھنا اس ادراکِ خلقی کی بناء پر ہے جو حق تعالیٰ نے اس کے اندر اور دیگر حیوانات میں پیدا کر رکھا ہے کہ وہ ملائک اور شیاطین کو دیکھ سکتے ہیں لیکن انسانوں کو اس کی قوت مدرکہ عطا نہیں فرمائی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ: "مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز (فجر) کیلئے (بانگ دے کر) بلاتا ہے"۔ (صحیح ابن حبان)

اسی طرح گدھے کی آواز سننے پر تعوذ کا حکم فرمایا کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے، چونکہ شیطان کے شر سے پناہ مانگی جاتی ہے اس لئے یہاں تعوذ کا حکم ہوا۔ قرآن کریم نے بھی گدھے کی آواز کو سب سے بری آواز قرار دیا ہے۔ انّ انکر الاصوات لصوت الحمیرِ (سورۂ لقمٰن)

هِشَامٍ اَتَمُّ -

۲۳۹۰...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ -

۲۳۹۰...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے جو کہ اوپر حضرت معاذ بن ھشام کی روایت کردہ حدیث میں مذکور ہیں۔ حضرت قتادہؒ کی روایت کردہ حدیث میں آسمانوں اور زمین کے رب مذکور ہے۔

۲۳۹۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ -

۲۳۹۱...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی اہم کام در پیش ہوتا تو آپ ﷺ انہی کلمات سے دعا مانگا کرتے تھے لیکن اس روایت میں ان کلمات کے ساتھ یہ اضافہ بھی ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ یعنی عزت والے عرش کے رب اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

باب-۴۵۱ باب فضل سبحان الله وبحمده

سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت کے بیان میں

۲۳۹۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ اَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ -

۲۳۹۲...... حضرت ابوذر سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا کلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لئے چن لیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ.

۲۳۹۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَخْبِرْنِي بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ

۲۳۹۳...... صحابی رسول حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ مجھے اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام کی خبر (ضرور) دیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

الْكَلَامِ إِلَى اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ۔

باب-۴۵۲ باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب

غائب کی دعاء کی فضیلت

٢٣٩٤...... حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

۲۳۹۴...... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے پس پشت اس کے لئے دعا مانگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے لئے بھی اسی کی طرح ہو۔

٢٣٩٥...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ كَرِيزٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ دَعَا لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

۲۳۹۵...... حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے آقا (شوہر) نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جس نے اپنے بھائی کے لئے اس کے پس پشت دعا کی تو اس کے سر کے پاس موجود موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اسی کی مثل ہو۔❶

٢٣٩٦...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ اَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ اَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِيَّﷺ كَانَ يَقُولُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ

۲۳۹۶...... حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ام درداء ان کی بیوی تھی۔ میں ملک شام گیا تو میں ابو درداء کے پاس مکان پر حاضر ہوا اور وہ گھر پر موجود نہ تھے جبکہ ام درداء موجود تھیں تو انہوں نے کہا: کیا آپ اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا: اللہ سے ہمارے لئے بھلائی کی دعا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے، مسلمان مرد کی اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس موکل فرشتہ موجود ہے جب یہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو موکل فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو۔

---

❶ غائب کے حق میں دعا کے اندر چونکہ اخلاص اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اس لئے اس کی قبولیت بھی زیادہ متوقع ہوتی ہے۔ اور اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ انسان کسی فردِ واحد کیلئے دعا کرنے کی بجائے پوری امت مسلمہ کے حق میں دعائے خیر کرے۔

آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ -

٢٣٩٧۔۔۔۔قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۳۹۷۔۔۔۔حضرت صفوان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بازار کی طرف نکلا میری حضرت ابو درداء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہی سابقہ حدیث روایت کرتے ہوئے دعا کرنے کے لئے کہا۔

٢٣٩٨۔۔۔۔و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ -

۲۳۹۸۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب- ۴۵۳ باب استحباب حمد الله تعالیٰ بعد الاكل والشرب

کھانے پینے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بیان میں

٢٣٩٩۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا-

۲۳۹۹۔۔۔۔حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر خوش ہوتا ہے جو ایک کھانا کھا کر اس پر اللہ کا شکر ادا کرے یا جو بھی چیز پیے اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔

٢٤٠٠۔۔۔۔و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الاَزْرَقُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۲۴۰۰۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

باب- ۴۵۴ باب بيان انه يستجاب للداعي ما لم يعجل فيقول دعوت فلم يستجب لي

ہر اس دعا کے قبول ہونے کے بیان میں جس میں جلدی نہ کی جائے

٢٤٠١۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا اَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي -

۲۴۰۱۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے جو آدمی جب تک جلدی نہ کرے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے یہ نہ کہا جائے کہ میں نے دعا مانگی تھی مگر قبول نہ ہوئی۔

٢٤٠٢۔۔۔۔حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ

۲۴۰۲۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ

لَيْثٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ وَاَهْلِ الْفِقْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے ہر ایک کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی یہ نہ کہے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی لیکن اس نے قبول نہ کی۔

٢٤٠٣ ...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔

٢٤٠٣ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تک آدمی کسی گناہ یا قطع رحمی اور قبولیت میں جلدی نہ کرے اس وقت تک بندے کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جلدی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کہے، میں نے دعا مانگی تھی، میں نے دعا مانگی تھی لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میری دعا قبول ہوئی ہو پھر وہ اس سے ناامید ہو کر دعا مانگنا چھوڑ دیتا ہے۔[1]

---

[1] فائدہ ...... اس حدیث میں ایک اہم تاکید فرمائی گئی ہے۔ وہ یہ کہ انسان چونکہ فطرتاً جلد باز واقع ہوا ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ جو دعا وہ مانگے فوراً ہی قبول ہو جائے اور اس کے اثرات نظر آنا شروع ہو جائیں۔ آنحضرت ﷺ نے تاکید فرمائی کہ جلدی نہ کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ اور حضور علیہ السلام نے جلدی کی تشریح بھی فرمادی کہ چند روز مانگ کر مایوس ہو کر نہ بیٹھ جائے بلکہ مسلسل مانگتا رہے۔ حضرت شیخ الاسلام مدظلہم فرماتے ہیں:

"قبولیت دعا کی تین درجے ہیں: (۱) دعا مانگنے والے کو اس کی منہ مانگی مراد دیدی جاتی ہے۔ (۲) اس سے زیادہ بہتر اور افضل چیز عطا فرمائی جاتی ہے۔ (۳) اس دعا کو آخرت کیلئے محفوظ کر دیا جاتا ہے کہ وہاں اس کا بدلہ اور ثواب دیا جائے گا۔ (ملخص از تکملہ فتح الملہم ۵/۲۰۶)

کتاب الــــرقاق

دلوں پر رقت طاری کرنے والے ابواب

باب-۴۵۵ باب اکثر اهل الجنة الفقراء واکثر اهل النار النساء وبيان الفتنة بالنساء

اہل جنت میں غریبوں اور اہل جہنم میں عورتوں کی اکثریت ہونے کے بیان میں

٢٤٠٤...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ اِلا اَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ ۔

۲۴۰۴...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر داخل ہونے والے مساکین تھے اور مال و عظمت والوں کو (جنت میں داخل ہونے سے) روک دیا گیا البتہ دوزخ والوں کے لئے دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔ ❶

٢٤٠٥...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ -

۲۴۰۵...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے وہاں اکثریت فقیر لوگوں کی دیکھی اور جب جہنم پر مطلع ہوا تو وہاں اکثریت میں نے عورتوں کی دیکھی۔

٢٤٠٦...... و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا

۲۴۰۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث کی طرح

---

❶ کتاب الرقاق میں حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ وہ احادیث ذکر کرتے ہیں جن کو پڑھ، سن کر دلوں پر رقت طاری ہوتی ہے، دنیا کی بے ثباتی، آخرت کی فکر اور قبر و حشر و جنت و دوزخ جو انسان کی زندگی کے آنے والے اہم ترین مراحل ہیں کا احساس و فکر دل میں پیدا ہوتا ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا کہ مالداروں کو روک لیا جائے گا۔ تو یہ روکنا دولت کے حساب و کتاب کیلئے ہوگا۔ اسی طرح جہنم میں خواتین کی کثرت کا سبب ایک دوسری حدیث میں یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکر گذار اور کثرت لعن کرنے والی ہوتی ہیں۔

الثَّقَفِيُّ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

مروی ہے۔

٢٤٠٧...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو الاَشْهَبِ حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَيُّوبَ -

٢٤٠٧...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جہنم کے بارے میں مطلع کیا گیا باقی حدیث حضرت ایوب کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی۔

٢٤٠٨...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ سَمِعَ اَبَا رَجَاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

٢٤٠٨...... حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر سابقہ روایت کی طرح حدیث روایت کی۔

٢٤٠٩...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ امْرَاَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتِ الاُخْرٰى جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلانَةَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ -

٢٤٠٩...... حضرت ابو التیاح رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ حضرت مطرف بن عبد اللہ کی دو بیویاں تھیں وہ ان میں سے ایک کے پاس آئے تو دوسری نے کہا: تو فلانی کے پاس سے آیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے آیا ہوں اور انہوں نے ہمیں یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں رہنے والوں میں سب سے کم عورتیں ہوں گی۔

٢٤١٠...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاء رَسُولِ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ -

٢٤١٠...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: اللّٰھم انی اعوذبك...... الخ "اے اللہ! میں تجھ سے تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت وصحت کے پلٹ جانے سے اور اچانک مصیبت آجانے سے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔"

٢٤١١...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مُعَاذٍ -

٢٤١١...... حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ اسکی دو بیویاں تھیں باقی حدیث سابقہ حدیث معاذؓ کی مثل ہے۔

٢٤١٢...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ اَضَرُّ عَلٰى

٢٤١٢...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر زیادہ نقصان دہ مردوں کے لئے اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

الرِّجَال مِنَ النِّسَاء ۔

۲۴۱۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاء ۔

۲۴۱۳...... حضرت اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے لوگوں میں اپنے بعد مردوں پر عورتوں سے بڑھ کر زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔ ❶

۲۴۱٤...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الاَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۲۴۱۴...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۴۱۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۔

۲۴۱۵...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ ونائب بنانے والا ہے پس وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ دنیا سے بچو اور عورتوں سے بھی ڈرتے رہو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔ ❷
اور حضرت ابن بشار کی روایت کردہ حدیث میں **لینظر کیف تعملون** کے الفاظ ہیں۔

---

❶ اس لئے کہ عورتوں کی طرف میلان بالعموم گناہ اور ناجائز امور کے ارتکاب کا سبب بنتا ہے لہٰذا اچھے بھلے زیرک اور عقلمند انسان کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے۔

❷ دنیا کو سرسبز اور میٹھا بتلایا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جس طرح سرسبز میٹھے پھلوں کیطرف انسانی رغبت ہوتی ہے اسی طرح دنیا کی رنگینیوں کیطرف بھی انسان کی رغبت زیادہ ہوتی ہے لیکن اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے کہ جس طرح پھل بہت جلد ختم اور فنا ہو جاتے ہیں اسی طرح دنیا بھی بہت جلد ختم ہونے اور زائل ہونے والی ہے۔

باب-۴۵۶ باب قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال

تین اصحاب غار کا واقعہ اور اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنانے کے بیان میں

۲۴۱۶...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ اَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللهَ تَعَالٰى بِهَا لَعَلَّ اللهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَامْرَاَتِي وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاَنَّهُ نَاٰى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِي وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ -

وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعِبْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ

۲۴۱۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی چل رہے تھے کہ ان کو بارش نے گھیر لیا تو انہوں نے پہاڑ میں ایک غار کی طرف پناہ لی ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر آکر گر گیا جس سے اس غار کا منہ بند ہو گیا ان میں سے ایک نے ان سے کہا: اپنے اپنے نیک اعمال کو دیکھو جو خالص اللہ کی رضا کے لئے کئے ہوں اور اس کے ذریعہ اللہ سے دعا مانگو۔ شاید اللہ تم سے اس مصیبت کو ٹال دے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میری بیوی بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے اور میں (جنگل میں مویشی) چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس شام کو واپس آتا تو دودھ نکالتا تو میں اپنے والدین سے ابتداء کرتا اور انہیں اپنے بچوں سے قبل پلاتا ایک دن جنگل کے دور ہونے کی وجہ سے مجھے تاخیر ہو گئی اور میں رات کو آیا تو میں نے (اپنے والدین کو) سویا ہوا پایا۔ میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہا اور دودھ کا برتن لیکر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا میں انہیں ان کی نیند سے اُٹھانا ناپسند کرتا تھا اور مجھے ان سے پہلے اپنے بچوں کو پلانا بھی پسند نہ تھا اور بچے میرے قدموں کے پاس چلا رہے تھے مگر میں نے انھیں دودھ نہ دیا اور صبح ہونے تک میرا اور میرے بچوں اور (والدین) کا معاملہ یونہی رہا۔ پس تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل صرف اور صرف تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے کچھ کشادگی فرمادے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس اللہ نے ان کے لئے اتنی کشادگی فرمادی کہ انہوں نے آسمان دیکھا اور دوسرے نے عرض کیا: اے اللہ! میری ایک چچازاد (بہن) تھی جس سے میں محبت کرتا تھا۔ جس طرح مردوں کو عورتوں سے سخت محبت ہوتی ہے۔ میں نے اس سے اس کی ذات کو طلب کیا یعنی بدکاری کا اظہار کیا تو اس نے ایک سو دینار لانے تک انکار کر دیا۔ میں نے بڑی محنت کر کے ایک سو دینار جمع کئے اور اس کے پاس لایا پس جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان

الْخَاتَمَ اِلا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّي كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ اَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ اِنِّي لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَاَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ -

(جماع کے لئے) بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مہر کو اس کے حق (نکاح) کے بغیر نہ کھول۔ میں (یہ سن کر) اس سے کھڑا ہو گیا۔ یا اللہ! آپ کو یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ عمل صرف تیری رضا کے لئے کیا ہے۔ پس ہمارے لیے اس غار سے کچھ کشادگی فرما دے۔ پس ان کے لئے (ذرا اور) کھول دیا گیا اور تیسرے نے عرض کیا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو فرق (آٹھ کلو وزن) چاول مزدوری پر رکھا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو کہا: میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے اسے فرق دینا چاہا تو وہ منہ پھیر کر چلا گیا پس میں اس (کے مال) سے زراعت کرتا رہا یہاں تک کہ اس سے گائے اور ان کے چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے پس وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور میرے حق میں مجھ پر ظلم نہ کر میں نے عرض کیا: وہ گائے اور ان کے چرواہے لے جاؤ۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ وہ بیل اور ان کے چرواہے لے جاو۔ اس نے انہیں لیا اور چلا گیا اگر آپ کے علم میں (اے اللہ!) میرا یہ عمل آپ کی رضامندی کے لئے تھا تو ہمارے لئے باقی (راستہ بھی) کھول دے۔ تو اللہ نے باقی راستہ بھی کھول دیا۔ ❶

٢٤١٧...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَرَقَبَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ

٢٤١٧...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ابی ضمرہ عن موسی بن عقبہ ہی کی طرح مروی ہے البتہ موسیٰ بن عقبہؒ کی روایت کردہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ غار سے نکل کر چل دیئے اور حضرت صالح کی روایت کردہ حدیث میں یتماشون ہے اور حضرت عبید اللہ کی روایت کردہ حدیث میں وخرجوا کا لفظ ہے معنی ایک ہی ہے۔

---

❶ فائدہ...... یہ مشہور واقعہ اور اکثر کتب حدیث میں نقل کیا گیا ہے۔ احقر ناکارہ نے اپنی کتاب "قصص الحدیث" میں اس واقعہ کا تمام تر جزئیات اور تفصیلات کے ساتھ اور اس کے تمام طرق کی تخریج کے ساتھ نقل کیا ہے، وہاں ملاحظہ فرما لیا جائے۔

اَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ وَخَرَجُوا يَمْشُونَ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَاشَوْنَ اِلا عُبَيْدَ اللهِ فَاِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا-

٢٤١٨ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ بَهْرَامَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ اِلى غَارٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللّٰهُمَّ كَانَ لِي اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلا مَالًا وَقَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتّى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهُ حَتّى كَثُرَتْ مِنْهُ الاَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ-

۲۴۱۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے۔ یہاں تک کہ انہوں نے رات گزارنے کے لئے ایک غار میں پناہ لی۔ باقی حدیث سابقہ حدیث نافع عن ابن عمرؓ کی طرح ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے اپنے اہل وعیال اور غلاموں کو دودھ نہ پلاتا تھا اور دوسرے نے کہا: اس عورت نے مجھ سے انکار کیا یہاں تک کہ ایک سال تک قحط میں مبتلا ہوئی پھر میرے پاس آئی تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار عطا کئے اور تیسرے نے عرض کیا: میں نے اس کی مزدوری سے پھل بو دیا۔ یہاں تک کہ اس سے اموال بہت بڑھ گئے اور وہ مال لہریں مارنے لگے اور فرمایا کہ وہ غار سے نکل کر چل دیئے۔

كتاب التــوبة

كتاب التــوبة

توبہ کا بیان

باب-۴۵۷ باب في الحض على التوبة والفرح بها

توبہ کرنے کی ترغیب اور اس سے خوش ہونے کے بیان میں

۲۴۱۹...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللهِ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَيَّ يَمْشِي اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ۔

۲۴۱۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جس کا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی اپنی گمشدہ سواری کو جنگل میں پالینے سے (خوش ہوتا ہے) اور جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں دو ہاتھ اسکے قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میری (رحمت) اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔ ❶

۲۴۲۰...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ اِذَا وَجَدَهَا۔

۲۴۲۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ تم میں سے کسی کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی گمشدہ سواری کو (بیابان جنگل) پالینے کے وقت خوش ہوتا ہے۔

۲۴۲۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

۲۴۲۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی سابقہ معنی کی حدیث مبارکہ روایت کی ہے۔

---

❶ مقصودِ حدیث یہ ہے کہ اللہ رب العالمین بندہ کے توبہ کرنے سے بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور علماء نے فرمایا کہ اللہ کی خوشی کو بندوں کی خوشی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ابن العربیؒ نے فرمایا کہ: ہر وہ صفت جو تغیر کی مقتضی ہو اس کو اللہ کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں بلکہ اس کے وہ معنی مراد لئے جانا ضروری ہوگا جو اُس صفت کے مناسب ہوں۔ چنانچہ اس کی حقیقتاً خوشی کے معنی یہ ہیں کہ وہ بندوں سے راضی ہو جاتا ہے اور پھر ان سے خوش ہو کر انہیں اپنے انعام واکرام سے نوازتا ہے۔

۲۴۲۲...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ اَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي اَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوتَ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ -

۲۴۲۲...... حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں حضرت عبد اللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوا اور وہ بیمار تھے تو انہوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک حدیث اپنی طرف سے اور ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک سنسان اور ہلاکت خیز میدان میں ہو اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو، جس پر اس کا کھانا پینا ہو پھر وہ سو جائے۔ جب وہ بیدار ہو تو دیکھے کہ اس کی سواری جا چکی ہے وہ اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے سخت پیاس لگے۔ پھر وہ کہے: میں اپنی اس جگہ کی طرف لوٹتا ہوں جہاں پر میں تھا پھر وہاں جا کر سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں پس اس نے اپنے سر کو اپنی کلائی پر مرنے کے لئے رکھا پھر بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس ہی کھڑی ہو اور اس پر اس کا زادِ راہ کھانا، پینا ہو تو اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی کی سواری اور زادِ راہ ملنے کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔[1]

۲۴۲۳...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ الْاَرْضِ -

۲۴۲۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ آدمی جنگل کی زمین میں ہو۔

۲۴۲۴...... و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ حَدِيثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ -

۲۴۲۴...... حضرت حارث بن سویدؒ سے روایت مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دو احادیث روایت کیں ان میں ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے باقی حدیث جریرؒ کی حدیث کی طرح ہے۔

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں بھی توبہ کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کے بندہ کی توبہ سے خوش ہونے کی ایک حسّی مثال سے وضاحت کی گئی ہے۔
توبہ کے لغوی معنی رجوع کے ہیں۔ جبکہ اصطلاح شریعت میں توبہ کہا جاتا ہے گناہوں کے ترک کرنے کو۔ بلکہ توبہ نام ہے: ترکِ گناہ، فعلِ گناہ پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کے عزم کا، اور اگر کوئی ظلم کیا ہو تو اس کو لوٹانے یعنی مالی حقوق کی ادائیگی یا صاحبِ حق سے معاف کرانے کا، اسی طرح جو فرائض (حقوق اللہ) ترک کر دیئے ہوں ان کی ادائیگی کا"۔

٢٤٢٥...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّى كَانَ بِفَلاةٍ مِنَ الاَرْضِ فَاَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَاَقْبَلَ حَتّى اَتى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتّى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلى حَالِهِ قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ ـ

۲۴۲۵...... حضرت سماکؒ سے روایت مروی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو کہا: اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے اپنا زادراہ اور مشکیزہ اونٹ پر لادا پھر چل دیا یہاں تک کہ کسی جنگل کی زمین میں آیا اور اسے دوپہر کی نیند گھیر لے اور وہ اتر کر ایک درخت کے نیچے سو جائے۔ اس کی آنکھ مغلوب ہو جائے اور اس کا اونٹ کسی طرف چلا جائے۔ وہ بیدار ہو کر ٹیلہ پر چڑھ کر دیکھے لیکن اسے کچھ بھی نظر نہ آئے۔ پھر دوسری مرتبہ ٹیلہ پر چڑھے لیکن کچھ بھی نہ دیکھے پھر تیسری مرتبہ ٹیلہ پر چڑھے لیکن کچھ بھی نظر نہ آئے۔ پھر وہ اسی جگہ واپس آجائے جہاں وہ سویا تھا۔ پھر جس جگہ وہ بیٹھا ہوا اچانک وہیں پر اونٹ چلتے چلتے پہنچ جائے۔ یہاں تک کہ اپنی مہار لاکر اس آدمی کے ہاتھ میں رکھ دے تو اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ پر اس آدمی کی اس وقت کی خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنے بندے کو ناامیدی کے عالم میں پالے۔ حضرت سماک نے کہا: حضرت شعبیؒ کا گمان ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کی تھی لیکن میں نے ان سے مرفوعاً نہیں سنا۔

٢٤٢٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيى وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيى اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اِيَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَمَا وَاللهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ ـ

قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيهِ ـ

۲۴۲۶...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس آدمی کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس سے اس کی سواری سنسان جنگل میں نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی بھاگ جائے اور اس زمین میں کھانے، پینے کی کوئی چیز نہ ہو اور اس سواری پر اس کا کھانا پینا بھی ہو اور وہ اسے تلاش کرتے کرتے تھک جائے۔ پھر وہ سواری ایک درخت کے تنے کے پاس سے گزرے جس سے اس کی لگام اٹک جائے اور اس آدمی کو وہاں اٹکی ہوئی مل جائے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! بہت زیادہ خوشی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ اپنے بندے کی توبہ پر اس آدمی کی سواری مل جانے کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

٢٤٢٧......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ

۲۴۲۷...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِاَرْضِ فَلاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِي وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ کو تمہارے اس آدمی سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو سنسان زمین میں اپنی سواری پر ہو۔ وہ اس سے گم ہو جائے اور اس کا کھانا پینا اس کی سواری پر ہو وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے جس وقت وہ اپنی سواری سے ناامید ہو کر لیٹے (اسی وقت) اچانک اس کی سواری اس کے پاس آکر کھڑی ہو جائے وہ اس کی لگام پکڑ لے پھر زیادہ خوشی کی وجہ سے کہے: اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں یعنی شدت خوشی کی وجہ سے الفاظ میں غلطی کر جائے۔

۲۴۲۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ اِذَا اسْتَيْقَظَ عَلٰى بَعِيرِهِ قَدْ اَضَلَّهُ بِاَرْضِ فَلاةٍ۔

۲۴۲۸...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تم میں سے جب کوئی بیدار ہونے پر سنسان زمین میں اپنے گمشدہ اونٹ کو پالے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

۲۴۲۹...... و حَدَّثَنِيهِ اَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۴۲۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

باب-۴۵۸ باب سقوط الذنوب بالاستغفار توبة

استغفار اور توبہ سے گناہوں کے ساقط ہونے کے بیان میں

۲۴۳۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ اَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ۔

۲۴۳۰...... حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے چھپا رکھی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:
اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرماتا جو گناہ کرتی اور (اللہ) انہیں معاف فرماتا۔[1]

---

[1] حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا کہ میں نے ایک حدیث تم سے چھپائی رکھی تھی، اس کی وجہ اس بات کا اندیشہ تھا کہ لوگ کہیں اس حدیث کو سُن کر گناہوں پر جرأت نہ کرنے لگیں۔ البتہ وفات کے وقت اسکو ظاہر کرنا اس لئے سمجھا کہ کہیں کتمانِ علم میں داخل نہ...... (جاری ہے)

٢٤٣١...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْفِهْرِيُّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِﷺ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ لِهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ۔

٢٤٣١...... حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے بخشنے کیلئے تمہارے پاس گناہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے کر آتا جن کے گناہ ہوتے اور ان کے گناہوں کو معاف کیا جاتا۔

٢٤٣٢...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔

٢٤٣٢...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں (دنیا) سے لے جاتا اور ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتی پھر اللہ سے مغفرت طلب کرتی تو اللہ انہیں معاف فرما دیتا۔

باب-٤٥٩ باب فضل دوام الذكر والفكر في امور الآخرة والمراقبة وجواز ترك ذلك في بعض الاوقات والاشتغال بالدنيا

ذکر کی پابندی، امور آخرت میں غور وفکر، مراقبہ کی فضیلت اور بعض اوقات دنیا کی مشغولیت کی وجہ سے انہیں چھوڑ بیٹھنے کے جواز کے بیان میں

٢٤٣٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ وَقَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللهِﷺ قَالَ لَقِيَنِي اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ

٢٤٣٣...... حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے اور وہ رسول اللہﷺ کے کاتبوں میں سے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپﷺ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے رہتے ہیں گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جب ہم رسول اللہﷺ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو ہم بیویوں، اولاد اور زمینوں وغیرہ کے معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ہم بہت

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہو جائے۔ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز خواہ نیکی ہو یا برائی اور گناہ مختلف حکمتوں کی بناء پر پیدا فرمائے اور انسان کو ان کا اختیار دیا۔ لیکن اس کا تقاضا یہ نہیں کہ انسان گناہوں پر جری ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صراحتاً ان کو حرام قرار دیا ہے۔ البتہ کثرتِ گناہ پر بندہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔

وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ فَوَاللهِ اِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! ہم کو بھی اسی طرح معاملہ پیش آتا ہے۔ میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ (ﷺ) کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ (ﷺ) ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ آنکھوں دیکھے ہو جاتے ہیں جب ہم آپ (ﷺ) کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ہم اپنی بیویوں اور اولاد اور زمین کے معاملات وغیرہ میں مشغول ہو جانے کی وجہ سے بہت ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اسی کیفیت پر ہمیشہ رہو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہوئے ذکر میں مشغول ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں اور راستوں میں بھی لیکن اے حنظلہ! ایک ساعت (یاد کی) ہوتی ہے اور دوسری (غفلت کی)۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔

۲۴۳۴ ...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْاَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ -

۲۴۳۴ ...... حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت کی تو جہنم کی یاد دلائی پھر میں گھر کی طرف آیا تو میں نے بچوں سے ہنسی مذاق کیا اور بیوی سے دل لگی کی۔ میں باہر نکلا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اُن سے اِس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: میں بھی وہی کچھ کرتا ہوں جس کا آپ نے تذکرہ کیا۔ پس ہم رسول اللہ ﷺ سے ملے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حنظلہ تو منافق ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ، کیا بات ہے کیا بات ہے؟ میں نے پوری بات ذکر کی، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے انہوں نے کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حنظلہ! یہ کیفیت کبھی کبھی ایسے ہوتی رہی ہے اگر تمہارے دِل ہر وقت اسی طرح رہیں جیسے نصیحت و ذکر کرتے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ وہ راستوں میں

تم سے سلام کریں۔ ❶

۲۴۳۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْأُسَيِّدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا۔

۲۴۳۵...... حضرت حنظلہ تمیمی اُسیدی کاتب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، آپ ﷺ ہمیں جنت و جہنم کی یاد دلاتے ہیں۔ باقی حدیث سابقہ حدیثوں ہی کی طرح ہے۔

باب-۴۶۰ باب في سعة رحمة الله تعالىٰ وانها سبقت غضبه

اللہ کی رحمت کی وسعت اور اُس کا غضب پر غالب ہونے کے بیان میں

۲۴۳۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي۔

۲۴۳۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے پاس موجود اپنی کتاب میں لکھ دیا: میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہوگی۔

۲۴۳۷...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي۔

۲۴۳۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے۔

۲۴۳۸...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي۔

۲۴۳۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکے تو اپنے آپ پر اپنے پاس موجود کتاب میں لکھا: میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہوگی۔

---

❶ فائدہ...... حضرت حنظلہ بن ربیع الاسیدی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں اور ان کی یہ حدیث بھی مشہور حدیث ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو کتابتِ وحی کی ذمہ داری بھی تفویض فرمائی تھی، جنگ قادسیہ میں شرکت فرمائی، حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین اختلافات سے جدا رہے، حضرت معاویہؓ کے زمانۂ خلافت میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔
اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے انسانی حالات و مزاج کی رعایت فرماتے ہوئے فرمایا کہ انسان کے اوپر کیفیات مختلف طاری ہوتی ہیں۔ کبھی رقتِ قلبی، آخرت کی فکر، دنیا کی بے رغبتی کا حال غالب ہوتا ہے اور کبھی دنیا کی نعمتوں وغیرہ کی وجہ سے اس کا حال غالب ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اعمال و فرائض میں کوتاہی نہ ہو اور کبھی فکر آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کی لذتوں میں لگنا بھی ناجائز نہیں۔

۲۴۳۹......حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ ـ

۲۴۳۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے رحمت کے سو اجزاء بنائے پھر ان میں سے ننانوے حصّوں کو اپنے پاس رکھا اور زمین میں صرف ایک حصہ نازل کیا پس اسی کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنے بچہ سے اپنے پاؤں کو ہٹالیتا ہے، اسے تکلیف پہنچنے کے خوف کی وجہ سے۔ [1]

۲۴۴۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً ـ

۲۴۴۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ عزوجل نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں ان میں سے ایک کو اپنی مخلوق میں رکھ دیا اور ایک کم سو (۹۹، رحمتیں) اپنے پاس رکھیں۔

۲۴۴۱......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ

۲۴۴۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے لیے سو رحمتیں ہیں، ان میں ایک (رحمت) جنّات، انسانوں، چوپاؤں اور کیڑوں مکوڑوں کے لیے نازل کی، جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی اور رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے سے شفقت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں بچاکر رکھی ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔

۲۴۴۲...... حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ

۲۴۴۲...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کیلئے سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لیے ہیں۔

[1] اللہ کی رحمت کے سو (۱۰۰) اجزاء ہونے کا کیا مطلب ہے؟ امام کرمانیؒ شارح بخاری نے فرمایا کہ یہاں سو کا ذکر تمثیلاً ہے نہ کہ حقیقتاً اور مقصود فقط سمجھانا ہے۔ جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت دو طرح کی ہے، ایک تو رحمتِ ذاتی ہے اور اس میں تعدّد و اجزاء نہیں ہوتے اور دوسری رحمت صفتِ فعلی ہوتی ہے یہاں وہی مراد ہے۔ قرطبیؒ نے فرمایا کہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی سو اقسام ہیں جن کا نزول وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے۔ لیکن ان میں سے فقط ایک نوع کی نعمتیں دنیا میں اتارتا ہے باقی ۹۹ انواع کی نعمتیں آخرت میں عطا فرمائے گا، اور وہ فقط مؤمنین کو عطا ہوں گی۔

بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۲۴۴۳...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۲۴۴۳...... اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۴۴۴...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

۲۴۴۴...... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن سو رحمتوں کو پیدا فرمایا ہر رحمت آسمانوں اور زمین کی درمیانی خلاء کے برابر ہے ان میں سے زمین میں ایک رحمت مقرر فرمائی ہے جس کی وجہ سے والدہ اپنے بچے سے شفقت و محبت کرتی ہے اور وحشی اور پرندے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا (اللہ تعالیٰ) اس رحمت کے ساتھ (اپنی رحمتوں کو) مکمل فرمائے گا۔

۲۴۴۵...... حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لِحَسَنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْيٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا۔

۲۴۴۵...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے اور قیدیوں میں سے عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی اس نے قیدیوں میں بچہ کو پایا۔ اس نے اسے اٹھا کر پیٹ سے لگایا اور اسے دودھ پلانا شروع کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال دے گی؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! جہاں تک اس کی قدرت ہوئی اسے نہ پھینکے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے اپنے بچہ پر رحم کرنے سے زیادہ اللہ اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہے۔ ❶

۲۴۴۶...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ

۲۴۴۶...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مؤمن کو پورا علم ہو جاتا کہ اللہ کا عذاب کتنا ہے تو کوئی بھی اس کی جنت کا لالچ نہ کرتا اور اگر کافر جان لیتا کہ اللہ کے پاس رحمت کتنی ہے تو کوئی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ ❷

❶ ماں کی اپنے بچہ سے محبت تو ضرب المثل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک واقعاتی مثال سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو زیادہ مؤثر انداز سے بیان فرمایا تاکہ لوگوں کے قلوب پر اس کا تأثر گہرا اور پائیدار ہو۔

❷ فائدہ...... یعنی بندہ اللہ کے عذاب و ثواب کی انتہاؤں سے ناواقف ہے اور اس کی یہ ناواقفیت ہی اس کے لئے باعثِ رحمت ہے کہ وہ جنت کی طلب اور جہنم سے نجات کی فکر و طلب میں لگتا ہے۔

الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ اَحَدٌ۔

٢٤٤٧...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقِ بْنِ بِنْتِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ۔

۲۴۴۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے ایک نیکی بھی نہ کی تھی۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: مجھے جلا کر میری (راکھ کا) آدھا حصہ سمندر میں جبکہ آدھا فضا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ اسے عذاب دے گا تو ایسا سخت عذاب دے گا کہ جہان والوں میں سے کسی کو بھی ایسا عذاب نہ ہوا ہوگا۔ پس جب وہ آدمی مر گیا تو اس کے گھر والوں نے وہی کیا جو انھیں حکم دیا گیا تھا۔ پس اللہ نے فضا کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات کو جمع کر دیا اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اپنے موجود سب کو جمع کر دیا پھر (اللہ نے) فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا اے میرے رب! تیرے خوف و ڈر کی وجہ سے تو بہتر جانتا ہے۔ پس اللہ نے اسے معاف فرمادیا۔❶

٢٤٤٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ لِيَ الزُّهْرِيُّ اَلَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّي مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا

۲۴۴۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے آپ پر (کثرت گناہ کی وجہ سے) زیادتی کی۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا۔ پھر (میری راکھ) باریک پیس دینا پھر مجھے ہوا میں اور سمندر میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے عذاب دینے کے لئے گرفت کی تو مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کسی کو نہ دیا گیا ہوگا۔ پس (ورثاء نے) اس کے ساتھ ایسا ہی کیا پس (اللہ نے) زمین سے فرمایا: تو نے جو کچھ لیا ہے نکال دے پس فوراً وہ آدمی مجسم کھڑا ہو گیا۔ تو (اللہ نے) اس سے فرمایا: تجھے اس عمل پر کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے

❶ فائدہ...... طبرانی کی روایت ہے کہ یہ شخص جس کا آنحضرت ﷺ نے ذکر فرمایا بنی اسرائیل میں سے تھا اور کفن چور تھا جیسا کہ بخاری کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔ اور جہاں تک اس کے اس جملہ کا تعلق ہے کہ "اگر مجھ پر اللہ کو قدرت حاصل ہو گئی" تو بظاہر تو یہ کفریہ جملہ ہے پھر اس کی مغفرت کیسے ہو گئی؟ علماء نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔ بہتر بات یہ ہے کہ اس نے یہ جملہ وحشت اور خوف کی شدت کے عالم میں کہا تھا اور بالعموم ایسی حالت میں انسان کی عقل و ہوش جاتے رہتے ہیں۔ اور اس نے یہ جملہ اس کے حقیقی معنیٰ کا قصد کر کے نہیں کہا تھا۔ واللہ اعلم

حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ اَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ۔

رب! تیرے خوف اور ڈر نے۔ اللہ نے اسی وجہ سے اسے معاف فرمادیا۔

۲۴۴۹...... قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا قَالَ الزُّهْرِيُّ ذٰلِكَ لِئَلَا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْاَسَ رَجُلٌ -

۲۴۴۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کو باندھنے کی وجہ سے جہنم میں ڈالی گئی جسے نہ وہ کھلاتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔ یہاں تک کہ کمزوری کی وجہ سے وہ مر گئی۔ زہری نے کہا: ان سے مراد یہ ہے کہ نہ تو رحمت پر بالکل اعتماد کرے کہ (نیک اعمال ہی نہ کرے) اور نہ ہی اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جائے۔ [1]

۲۴۵۰...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهِ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِلٰى قَوْلِهِ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ الْمَرْاَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَفِي حَدِيْثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ۔

۲۴۵۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک بندے نے اپنے آپ پر (برے اعمال کی وجہ سے) زیادتی کی۔ باقی حدیث گزر چکی لیکن اس حدیث میں بلی کے واقعے میں عورت کا ذکر نہیں اور زبیدی نے کہا تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: جس چیز نے بھی اس (کی راکھ) سے کچھ بھی لیا ہو واپس کر دے۔

۲۴۵۱...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهِ اَوْ لَاُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِي وَاَكْثَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُوْنِي وَاذْرُوْنِي فِي الرِّيْحِ فَاِنِّي لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ اَنْ

۲۴۵۱...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو مال اور اولاد عطا کی تھی اس نے اپنی اولاد سے کہا: میں تمھیں جو حکم دوں وہ ضرور کرنا، ورنہ میں اپنی وراثت کا تمہارے علاوہ کسی دوسرے کو وراث بنادوں گا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور زیادہ یاد یہی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میری راکھ بنانا اور مجھے ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی اور اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ مجھے عذاب دے پھر ان سے وعدہ لیا پس انہوں نے اللہ کی

[1] فائدہ...... اس حدیث میں جانوروں کے حقوق کی رعایت فرماتے ہوئے اللہ کے نبی ﷺ نے واضح فرمادیا کہ جانوروں کو پالنا یا رکھنا ہو تو ان کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے ورنہ ان کے حقوق میں کوتاہی عذاب اور جہنم میں لے جانے کا سبب بن سکتی ہے۔ چنانچہ علماء و حضرات محدثینؒ نے فرمایا کہ: انسان کو ہر گناہ سے خواہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اجتناب کرنے کی فکر ضروری ہے کیونکہ تنہا ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کا سبب بن سکتا ہے۔

يُعَذِّبَنِي قَالَ فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللّٰهُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا -

قسم! اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: ایسا کرنے پر تجھ کو کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اس نے عرض کیا: آپ کے خوف نے۔ اللہ نے اسے اس کے علاوہ اور کوئی عذاب نہ دیا۔[1]

۲۴۵۲...... و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لِي اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِاِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَاَبِي عَوَانَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ فَاِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَارَ بِالْمِيمِ۔

۲۴۵۲......ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ عزوجل نے مال اور اولاد عطا کی اور حضرت تیمی کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اس نے اللہ عزوجل کے پاس کوئی نیکی جمع نہ کی اور حضرت شیبان کی روایت کردہ حدیث میں ہے کیونکہ اللہ کی قسم! اس نے اللہ کے ہاں نیکی کو جمع نہ کیا اور حضرت ابو عوانہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اس نے کوئی نیکی نہیں کی۔

باب-۴۶۱ باب قبول التوبة من الذنوب وان تكررت الذنوب والتوبة

گناہ اور توبہ اگرچہ بار بار ہوں، گناہوں سے توبہ کی قبولیت کے بیان میں

۲۴۵۳...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ

۲۴۵۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے رب العزت سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: کسی بندے نے گناہ کیا۔ پھر عرض کیا: اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا، پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا، پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف فرماتا ہے اور گناہ پر

[1] اس روایت میں اس بات کی تصریح ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار نہیں کیا تھا بلکہ اس نے صراحتاً یہ بات کہی کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دینے پر قادر ہے۔

وَتَعَالَى عَبْدِي اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَدْرِي اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ -

گرفت بھی کرتا ہے تو جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کر دیا۔ حضرت عبدالاعلیٰ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو۔ ❶

۲۴۵۴۔۔۔۔۔قَالَ اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيَةَ الْقُرَشِيُّ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ التستری بِهٰذَا الْاِسْنَادِ -

۲۴۵۴۔۔۔۔۔اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے۔

۲۴۵۵۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ -

۲۴۵۵۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندے نے گناہ کیا باقی حدیث حماد بن سلمہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح ہے اور اس میں تین مرتبہ کہا: تحقیق! میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، پس وہ جو چاہے عمل کرے۔

۲۴۵۶۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا -

۲۴۵۶۔۔۔۔۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلا تا رہتا ہے تاکہ دن کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلا تا رہتا ہے تاکہ رات کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (قرب قیامت میں)

❶ فائدہ۔۔۔۔۔اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اگر انسان کی توبہ خالص ہو اور گناہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ توبہ کی ہو تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر وہ کسی وقت دوبارہ گناہ کر بیٹھے اور نفس و شیطان کے غلبہ سے کسی معصیت کا مرتکب ہو جائے تو دوبارہ قبول کرنے خدا تعالیٰ اس کی توبہ کو دوبارہ قبول فرمالے گا۔ اور اس طرح خواہ کتنی بار توبہ ٹوٹ جائے اور پھر توبہ جاتی جائے تو حق تعالیٰ قبولیت توبہ کا دروازہ بند نہیں فرمائیں گے۔ اور بعض حضرات نے کہا یہاں توبہ سے مراد فقط استغفار ہے اور اس کے اندر وہ تفصیل نہیں ہوتی جو توبہ میں ہوتی ہے چنانچہ استغفار کے بعد اگر گناہ ہو جائے تو پھر استغفار کرے۔

۲۴۵۷...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

۲۴۵۷......اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۴۶۲ باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش

اللہ تعالیٰ کی غیرت اور بے حیائی کے کاموں کی حرمت کے بیان میں

۲۴۵۸ ...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ۔

۲۴۵۸......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ سے بڑھ کر کسی کو اپنی تعریف ومدح پسند نہیں ہے اسی وجہ سے اللہ نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے (اللہ نے) بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے۔[1]

۲۴۵۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ ۔

۲۴۵۹......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔اسی وجہ سے (اللہ نے) ظاہری اور باطنی (ہر قسم) کے فواحش کو حرام کیا ہے اور نہ ہی کوئی اللہ سے بڑھ کر تعریف کو پسند کرنے والا ہے۔

۲۴۶۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا

۲۴۶۰......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے (اللہ نے) ظاہری اور باطنی (ہر قسم) کے فواحش کو حرام کر دیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے جسے اللہ سے بڑھ کر تعریف پسند ہو۔اسی وجہ سے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

---

[1] فائدہ......نوویؒ نے فرمایا کہ: اس کا مقصد یہ ہے کہ بندے خدا تعالیٰ کی کثرت سے حمد وثنا کریں تاکہ وہ خوش ہو کر اپنے بندوں کو ثواب اور بہتر بدلہ وانعامات عطا فرمائے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کروانے کے لیے بندوں سے بلکہ کل جہان سے بے نیاز ہیں۔ بندوں کی مدح اس کی ذات کی عظمت وکبریائی میں اضافہ اور بندوں کی اس کی برائی کرنا اس کی ذات کی عظمت میں کمی نہیں کر سکتی۔
اور اللہ کے غیرت مند ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ان غیر اخلاقی اعمال وافعال پر جن پر سلیم الطبع بندوں کو بھی غیرت آتی ہے سخت سزا اور عذاب دیتا ہے۔

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ۔

٢٤٦١...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ۔

٢٤٦١...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسا نہیں جسے اللہ رب العزت سے بڑھ کر تعریف پسند ہو، اسی وجہ سے اللہ نے اپنی تعریف خود کی ہے اور نہ ہی کوئی اللہ سے بڑھ کر غیرت مند ہے اسی وجہ سے (اللہ نے) بری باتوں کو حرام کیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے جسے اللہ سے بڑھ کر عذر قبول کرنا پسند ہو۔ اسی وجہ سے اللہ نے کتاب نازل کی اور رسول کو مبعوث فرمایا۔[1]

٢٤٦٢...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللهِ اَنْ يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ۔

٢٤٦٢...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن ایسا عمل کرے جسے (اللہ) نے حرام کیا ہے۔

٢٤٦٣...... قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ شَيْءٌ اَغْيَرَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

٢٤٦٣...... حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی چیز بھی اللہ سے بڑھ کر غیرت مند نہیں ہے۔

٢٤٦٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيثَ

٢٤٦٤...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث حجاج کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

[1] فائدہ...... عذر قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے توبہ واستغفار کو بہت زیادہ قبول فرماتا ہے اور اللہ کی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ مومن کے حرام کاموں کے ارتکاب پر وہ سخت سزا دے۔ اور جب بندہ مومن حرام کام کا اور بے حیائی کا ارتکاب کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کو سخت غیرت آتی ہے۔

اَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ اَسْمَاءَ۔

٢٤٦٥...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۴۶۵...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی بھی چیز اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

٢٤٦٦......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللهُ اَشَدُّ غَيْرًا۔

۲۴۶۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مومن غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

٢٤٦٧...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلاءَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۲۴۶۷...... یہی سابقہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب-۴۶۳ باب قوله تعالى ﴿ان الحسنات يذهبن السيئات﴾

اللہ عزوجل کے قول "نیکیاں گناہوں کو ختم کردیتی ہیں" کے بیان میں

٢٤٦٨...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ ﴿اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيَ هٰذِهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ

۲۴۶۸...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیا۔ پھر اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو یہ آیت کریمہ: **اقم الصلوٰة طرفي النهار** ......الخ "دن کے دونوں حصوں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔" [1]
اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ میرے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جو بھی عمل کرے گا اس کیلئے ہے۔

---

[1] روایات حدیث میں یہ واقعہ مفصلاً ہے۔ یہ حضرت ابوالیسر انصاریؓ کے ساتھ پیش آیا تھا انہوں نے ایک عورت کے ساتھ تقبیل (بوس و کنار) کرلیا تھا۔ یہ پہلے حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے اس واقعہ کے اخفاء اور توبہ کا حکم فرمایا لیکن انہیں اطمینان نہیں ہوا اور وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی برائی کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے پہلے تو سخت تنبیہ فرمائی اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی جس میں فرمایا کہ نمازیں اور نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہیں۔ اور یہ صرف ان صحابی کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے یہی حکم ہے۔ ترمذی کی روایت میں واقعہ کی تفصیل موجود ہے۔

بِهَا مِنْ أُمَّتِي -

۲۴۶۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْلَةً أَوْ مَسًّا بِيَدٍ أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ -

۲۴۶۹...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا یا ہاتھ سے چھیڑا ہے یا اور کچھ کیا ہے گویا کہ وہ اس کا کفارہ پوچھ رہا ہے تو اللہ رب العزت نے یہی آیات نازل فرمائیں باقی حدیث یزید کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

۲۴۷۰...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الإِسْنَادِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مِنِ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ -

۲۴۷۰...... یہی سابقہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کے علاوہ کوئی برا کام کیا۔ پھر وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے اسے بہت بڑا گناہ سمجھا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسے بہت بڑا گناہ خیال کیا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث یزید اور معتمر کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل ہے۔

۲۴۷۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً -

۲۴۷۱...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے مدینہ کے کنارے ایک عورت سے لطف اندوزی کی اور میں نے اس سے جماع کے علاوہ باقی حرکت کی۔ پس میں حاضر ہوں، آپ ﷺ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اگر اپنے آپ پر پردہ کرتا تو اللہ نے تیرا پردہ رکھا ہوا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور چل دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا جو اسے بلا لایا۔ آپ ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی: اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَيِ النَّهَارِ ...... الخ ''دن کے دونوں حصوں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کریں۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے''۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! (کیا) یہ اس کیلئے خاص ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ

تمام لوگوں کیلئے۔ ❶

٢٤٧٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةً۔

۲۴۷۲...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی معنی کی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ آیت اسی کیلئے خاص ہے یا ہمارے لئے عام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تمہارے لئے عام ہے۔

٢٤٧٣...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ۔

۲۴۷۳...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حد (کے جرم تک) پہنچ گیا ہوں۔ پس آپ ﷺ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب نماز پوری کر چکا تو اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں، آپ ﷺ میرے بارے میں اللہ کا فیصلہ قائم کریں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں شریک تھا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق! تجھے معاف کیا جا چکا۔

٢٤٧٤...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ حَدَّثَنَا اَبُو اُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهٗ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ۔

۲۴۷۴...... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں، آپ ﷺ مجھ پر حد قائم کریں۔ رسول اللہ ﷺ اس کے بارے میں خاموش رہے۔ اس نے پھر دوہرایا تو عرض کیا: یارسول اللہ! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں، آپ ﷺ مجھ پر حد قائم کریں۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا خیال ہے کہ جب تم گھر سے نکلے تھے تو کیا تم نے اچھی طرح وضو نہ کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: کیوں نہیں!

❶ حضرت عمرؓ کے اس ارشاد کہ اگر تو اپنے آپ پر پردہ رکھتا.... الخ سے معلوم ہوا کہ انسان کو اپنے گناہوں کی تشہیر نہیں کرنی چاہیے بلکہ توبہ واستغفار کر کے اللہ سے معافی طلب کرنی چاہیے۔

قَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرَاَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ ۔

یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: پس بے شک اللہ نے تیری حد کو معاف فرمادیا یا فرمایا: تیرے گناہ کو معاف کردیا۔

باب-۴۶۴ باب قبول توبة القاتل وان كثر قتله

قاتل کی توبہ کی قبولیت کے بیان میں اگرچہ اس نے قتل کثیر کیئے ہوں

۲۴۷۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ اِلَى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلَى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا

۲۴۷۵...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی نے ننانوے جانوں (انسانوں) کو قتل کیا۔ پھر اس نے اہل زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ پس اس کی ایک راہب (عبادت گزار) کی طرف راہنمائی کی گئی۔ وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا: اس نے ننانوے جانوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کیلئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ اس (راہب) نے کہا: نہیں! پس اس نے اس راہب کو قتل کر کے سو پورے کردیئے پھر زمین والوں میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو ایک عالم کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی۔ اس نے کہا: میں نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے، کیا میرے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ تو اس (عالم) نے کہا: جی ہاں! اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے۔ تم اس اس جگہ کی طرف جاؤ۔ وہاں پر موجود کچھ لوگ اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جاؤ اور اپنے علاقے کی طرف لوٹ کر نہ آنا کیونکہ وہ بُری جگہ ہے۔ پس وہ چل دیا یہاں تک کہ جب آدھے راستہ پر پہنچا تو اس کی موت واقع ہوگئی۔ پس اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے

بِقَلْبِهِ اِلَى اللهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلَى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوْهُ فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَاٰى بِصَدْرِهٖ۔

جھگڑ پڑے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کرتا ہوا اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہوا آیا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا۔ پس پھر ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا۔ اسے انہوں نے اپنے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کر لیا۔ تو اس نے کہا: دونوں زمینوں کی پیمائش کر لو۔ پس وہ جس زمین کے دونوں میں سے زیادہ قریب ہو وہی اس کا حکم ہوگا۔ پس انہوں نے زمین کو ناپا تو اسی زمین کو کم پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ پس پھر رحمت کے فرشتوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمیں ذکر کیا گیا کہ جب اس کی موت واقع ہوئی تو اس نے اپنا سینہ اس زمین سے دور کر لیا تھا، (جہاں سے چلا تھا)۔ [1]

۲۴۷۶...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الصِّدِّيقِ النَّاجِيَّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْاَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْاَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ اِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاٰى بِصَدْرِهٖ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا۔

۲۴۷۶...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا۔ پھر اس نے پوچھنا شروع کر دیا کہ کیا اس کیلئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ ایک راہب کے پاس آ کر پوچھا تو اس نے کہا: تیرے لئے توبہ کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس نے راہب کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے دوبارہ پوچھنا شروع کر دیا اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف نکلا، جس میں نیک لوگ رہتے تھے۔ جب اس نے کچھ راستہ طے کیا تو اسے موت نے گھیر لیا۔ پس اس نے سینہ کے بل سرک کر اپنی آبادی سے اپنے آپ کو دور کر لیا۔ پھر مر گیا تو رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اس کے بارے میں جھگڑا ہوا تو وہ ایک بالشت نیک لوگوں کی بستی کے قریب تھا۔ پس اسے اسی بستی والوں میں سے کر دیا گیا۔

۲۴۷۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَاَوْحَى اللهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِي وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِي۔

۲۴۷۷...... یہ حدیثِ مبارکہ اس سند سے بھی حضرت معاذ بن معاذ کی روایت کردہ حدیث کی طرح مروی ہے۔ البتہ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ: اللہ عزوجل نے اس زمین کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور اس زمین کو حکم دیا کہ تو قریب ہو جا۔

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہ کو معاف فرمانے والے ہیں۔ دوسری بات حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ انسان کو وہ سرزمین چھوڑ دینی چاہئے جہاں اس نے گناہوں کا ارتکاب کیا، بلکہ گناہوں کے ماحول سے نکل کر نیکیوں اور اہل خیر و صلاح کے ماحول میں آنا چاہئے۔

باب-۴۶۵ باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ علی المؤمنین وفداء کل مسلم بکافر من النار

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت اور جہنم سے نجات کیلئے ہر مسلمان کا فدیہ کافر کے ہونے کے بیان میں

۲۴۷۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيى عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ۔

۲۴۷۸...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ جب قیامت کا دن ہو گا۔ اللہ رب العزت ہر مسلمان کی طرف یہودی یا نصرانی بھیجے گا اور کہے گا: یہ جہنم سے تیرا فدیہ و بدلہ ہے۔

۲۴۷۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ اَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلا اَدْخَلَ اللهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللهِ الَّذِي لا اِلٰهَ اِلا هُوَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلى عَوْنٍ قَوْلَهُ -

۲۴۷۹...... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ حضرت عون اور سعید بن حضرت ابو بردہ کی موجودگی میں ابو بردہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو بردہ کو تین بار اس ذات کی قسم دی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ واقعی اس کے والد نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے ان کے سامنے قسم اٹھائی۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھ سے سعید نے قسم لینے کو بیان نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے حضرت عون کے اس قول پر انکار کیا۔

۲۴۸۰......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ ۔

۲۴۸۰...... اس سند سے بھی حضرت عفانؒ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۴۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ اَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غَيْلانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلى

۲۴۸۱...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مسلمانوں میں سے بعض لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ:ں کو یہودیوں اور نصرانیوں پر ڈال دیں گے۔ آگے راوی کو شک ہے۔ راوی ابو روح نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ شک کس کو ہوا ہے۔ حضرت ابو بردہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے

الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فِيمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُو رَوْحٍ لا اَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ اَبُوكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ ۔

روایت کی تو اس نے کہا: آپ کے والد نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے بیان کی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔

۲۴۸۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُدْنٰى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ اَيْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاِنِّي اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ ۔

۲۴۸۲...... حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نے نبی ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک مؤمن اپنے رب کے قریب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ اس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈال دے گا پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروایا جائے گا۔ پھر اللہ فرمائے گا: کیا تو (گناہوں کو) جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے رب! میں جانتا ہوں (اقرار کرتا ہوں)۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا ہے اور آج کے دن تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پھر اسے اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دیا جائے گا اور کفار و منافقین کو علی الاعلان لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔

باب-۴۶۶ باب حديث توبة كعب بن مالكٍ وصاحبيه

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں کی توبہ کی حدیث کے بیان میں [1]

۲۴۸۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ مَوْلٰى بَنِي اُمَيَّةَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارٰى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ

۲۴۸۳...... حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ تبوک پیش آگیا اور آپ ﷺ روم اور عرب کے نصاریٰ کے ساتھ جنگ کا ارادہ رکھتے تھے۔ حضرت ابن شہاب نے کہا: مجھے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبد اللہ بن کعب جو حضرت کعب کو نابینا کی حالت میں لے کر چلنے والے بیٹے تھے نے کہا کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے اپنی وہ حدیث بیان کی جب وہ غزوۂ تبوک میں

[1] فائدہ...... حضرت کعب بن مالکؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ واقعہ غزوۂ تبوک میں پیش آیا جس میں ان حضرات سے تخلّف ہوا اور آنحضرت ﷺ نے ان سے بات چیت کی ممانعت فرمادی تھی۔ پھر پچاس روز کے بعد قرآن کریم میں ان کی توبہ نازل ہوئی، سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کی قبولیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔

عَمِي قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ اَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الاِسْلامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اَنِّي لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوَى وَلا اَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلا لِلْمُسْلِمِينَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَثِيرٌ وَلا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ اَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ اَغْدُو لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَاَقُولُ فِي نَفْسِي اَنَا قَادِرٌ عَلَى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَادِيًا

رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں سے غزوۂ تبوک کے علاوہ کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا اور غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا لیکن آپ ﷺ نے اس میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی شخص پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان، قریش کے قافلہ کو لوٹنے کے ارادہ سے نکلے۔ یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کے درمیان غیر اختیاری طور پر مقابلہ کروادیا اور میں بیعت عقبہ کی رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا۔ جب ہم نے اسلام پر وعدہ میثاق کیا تھا اور مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ میں اس رات کے بدلے جنگِ بدر میں شریک ہوتا گو غزوۂ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ معروف ومشہور ہے اور غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اس غزوہ کے وقت جتنا مالدار اور طاقتور تھا اتنا اس سے پہلے کسی غزوہ کے وقت نہ تھا۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں، یہاں تک کہ میں نے دو سواریوں کو اس غزوہ میں جمع کر لیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں جہاد کیا اور بہت لمبے سفر کا ارادہ کیا اور راستہ، جنگل بیابان اور دشوار تھا اور دشمن بھی کثیر تعداد میں پیش نظر تھے۔ پس آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ان معاملات کی پوری پوری وضاحت کر دی تاکہ وہ ان کے ساتھ جانے کیلئے مکمل طور پر تیاری کر لیں اور جس طرف کا آپ ﷺ کا ارادہ تھا، واضح کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان کثیر تعداد میں تھے اور انہیں کسی کتاب ورجسٹر میں درج نہیں کیا گیا تھا۔ کعب نے کہا: بہت کم لوگ ایسے تھے جو اس گمان سے اس غزوہ سے غائب ہونا چاہتے ہوں کہ ان کا معاملہ آپ ﷺ سے مخفی و پوشیدہ رہے گا۔ جب تک اللہ رب العزت کی طرف سے اس معاملہ میں وحی نہ نازل کی جائے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت کیا تھا جب پھل پک چکے تھے اور سائے بڑھ چکے تھے اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تیاری کی اور مسلمانوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ (تیاری کی)۔ پس میں نے بھی صبح کو ارادہ کیا تاکہ میں بھی ان (دیگر مسلمانوں) کے ساتھ تیاری

وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى اَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِي فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَحْزُنُنِي اَنِّي لَا اَرٰى لِي اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُو خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُولُ بِمَ اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاَسْتَعِينُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلَّ ذِي رَاْيٍ مِنْ اَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّي لَنْ اَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَادِمًا وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ

کروں لیکن میں ہر روز واپس آ جاتا اور کوئی فیصلہ نہ کر پاتا اور اپنے دل ہی دل میں کہتا کہ میں اس بات پر قادر ہوں جب جانے کا ارادہ کروں گا، چلا جاؤں گا۔ پس برابر میرے ساتھ اسی طرح ہوتا رہا اور لوگ مسلسل اپنی کوشش میں مصروف رہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح مسلمانوں کو ساتھ لیا اور چل دیئے لیکن میں اپنی تیاری کیلئے کوئی فیصلہ نہ کر پایا تھا۔ میں نے صبح کی تو واپس آ گیا اور کچھ بھی فیصلہ نہ کر پایا۔ پس میں اسی کشمکش میں مبتلا رہا یہاں تک کہ مجاہدین آگے بڑھ گئے اور غزوہ شروع ہو گیا۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ میں کوچ کروں گا اور ان کو پہنچ جاؤں گا۔ کاش! میں ایسا کر لیتا لیکن یہ بات میرے مقدر میں نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد جب میں باہر لوگوں میں نکلتا تو یہ بات مجھے غمگین کر دیتی کہ میں کسی کو پیروی کے قابل نہ پاتا تھا، سوائے ان لوگوں کے جنہیں نفاق کی تہمت دی جاتی تھی یا وہ آدمی جسے کمزوری اور ضعیفی کی وجہ سے اللہ نے معذور قرار دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے تبوک پہنچنے تک میرا ذکر نہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تبوک میں لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنی سلمہ میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی چادر نے اس کو روک رکھا ہے اور اس کے دونوں کناروں کو دیکھنے نے روکا ہے۔ اس آدمی سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے جو کہا اچھا نہیں کہا۔ اللہ کی قسم۔ یا رسول اللہ! ہم اس کے بارے میں سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں جانتے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اسی دوران آپ ﷺ نے ایک سفید لباس میں ملبوس آدمی کو دھول اڑاتے ہوئے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (شاید) ابو خیثمہ ہو؟ وہ واقعتاً ابو خیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ ہی تھے اور یہ وہی تھے جنہیں منافقین نے طعنہ پر کھجور کا ایک صاع صدقہ کیا تھا۔ حضرت کعب بن مالک نے کہا: جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس آ رہے ہیں تو میرا غم دوبارہ تازہ ہو گیا اور میں جھوٹی باتیں گھڑنے کیلئے سوچنے لگا اور میں کہتا تھا کہ کل میں رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے کیسے بچ سکوں گا اور میں نے اس معاملہ پر اپنے گھر والوں

سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللهِ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي وَاللهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللهِ وَاللهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَكَ قَالَ فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتّٰى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ وَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا

میں سے ہر ایک سے مدد طلب کی۔ جب مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ قریب پہنچ چکے ہیں تو میرے دل سے جھوٹے بہانے اور عذر نکل گئے اور میں نے جان لیا کہ میں آپ ﷺ سے کسی جھوٹی بات کے ذریعہ کبھی نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ پس میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی اور رسول اللہ ﷺ اگلی صبح تشریف لے آئے اور آپ ﷺ جب بھی سفر سے تشریف لاتے ابتداءً مسجد میں تشریف لے جاتے، دو رکعت ادا کرتے پھر لوگوں سے (حالات وغیرہ) دریافت کرنے کیلئے تشریف فرما ہوتے۔ پس جب آپ ﷺ یہ کر چکے تو پیچھے رہ جانے والے آپ ﷺ کے پاس آئے اور قسمیں اٹھا کر آپ ﷺ سے اپنے عذر پیش کرنے لگے اور ایسے لوگ اسی سے کچھ زائد تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے ظاہری عذروں کو قبول کر لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کیلئے مغفرت طلب کی اور ان کے باطنی معاملہ کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیا، یہاں تک کہ میں حاضر ہوا۔ میں نے جب سلام کیا تو آپ ﷺ ناراض آدمی کے مسکرانے کی طرح مسکرائے۔ پھر فرمایا: ادھر آؤ۔ پس میں چلتا ہوا آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھے کس بات نے پیچھے کر دیا؟ کیا تو نے اپنی سواری نہ خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم اگر میں آپ ﷺ کے علاوہ دنیا والوں میں سے کسی کے پاس بیٹھا ہوتا تو مجھے معلوم ہے کہ میں کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے بچ کر نکل جاتا کیونکہ مجھے قوتِ گویائی عطا کی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج کے دن آپ ﷺ کو راضی کرنے کیلئے جھوٹی بات بیان کروں جس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو بھی جائیں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مجھ پر ناراض کر دے اور اگر میں آپ ﷺ سے سچ بات بیان کروں جس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھ پر ناراض ہو جائیں پھر بھی مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام اچھا کر دے گا۔ اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر درپیش نہ تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا تو کوئی بھی مجھ سے زیادہ طاقتور اور خوشحال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: پس تم اٹھ جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تیرے بارے میں فیصلہ فرمائے۔ پس میں کھڑا ہوا اور بنو سلمہ

هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِي اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَاَطُوفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي اَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِي نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى اِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ اَنِّي اُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ اِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِي فَدَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَاْتُهُ فَاِذَا فِيهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَاْتُهَا وَهٰذِهِ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَامَمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ اِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَاْتِينِي فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ

کے کچھ لوگ بھی میرے پیچھے آئے۔ انہوں نے مجھے کہا: اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ آپ نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو۔ اب تم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عذر پیش کیوں نہ کیا جیسا کہ اور پیچھے رہ جانے والوں نے عذر پیش کیا حالانکہ آپ کے لئے رسول اللہ ﷺ کا استغفار کرنا ہی کافی ہو جاتا۔ پس اللہ کی قسم وہ مجھے مسلسل اسی طرح متنبہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوٹ کر اپنے آپ کی تکذیب و تردید کر دوں۔ پھر میں نے ان سے کہا: کیا کسی اور کو میری طرح کا معاملہ پیش آیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ کے ساتھ دو آدمیوں کو بھی یہ معاملہ در پیش ہے۔ انہوں نے بھی آپ ہی کی طرح کہا اور انہیں بھی وہی کہا گیا ہے جو آپ کو کہا گیا۔ میں نے کہا: وہ دونوں کون کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مرارہ بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہ اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ انہوں نے مجھے ایسے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک ہو چکے تھے اور ان دونوں میں میرے لئے نمونہ تھا۔ پس میں اپنی بات پر پختہ ہو گیا۔ جب انہوں نے مجھے ان دو آدمیوں کا ذکر کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تینوں آدمیوں سے گفتگو کرنے سے منع کر دیا دیگر پیچھے رہنے والوں کو چھوڑ کر۔ پس لوگوں نے پرہیز کرنا شروع کر دیا اور وہ ہمارے لئے غیر ہو گئے، یہاں تک کہ زمین بھی میرے لئے اجنبی محسوس ہونے لگی اور زمین مجھے اپنی جان پہچان والی ہی معلوم نہ ہوتی تھی۔ پس ہم نے پچاس راتیں اسی حالت میں گزاریں۔ بہر حال میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو کر اپنے گھروں میں ہی بیٹھے روتے رہے لیکن میں نوجوان تھا اور ان سے زیادہ طاقتور تھا اس لئے میں باہر نکلتا، نماز میں حاضر ہوتا اور بازاروں میں چکر لگاتا لیکن کوئی بھی مجھ سے گفتگو نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا جب آپ ﷺ نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے ہوتے تو میں اپنے دل میں کہتا کہ آپ ﷺ نے سلام کے جواب کیلئے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں؟ پھر میں آپ ﷺ کے قریب نماز ادا کرتا اور آنکھیں چرا کر آپ ﷺ کو دیکھتا۔ جب میں اپنی نماز پر متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور

اعْتَزِلْهَا فَلا تَقْرَبْنَّهَا قَالَ فَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِي بِاَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ فَجَاءَتِ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهٗ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهٗ قَالَ لا وَلٰكِنْ لا يَقْرَبْنَكِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا بِهٖ حَرَكَةٌ اِلٰى شَيْءٍ وَ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ اَهْلِي لَوِ اسْتَاْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَاَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ قَالَ فَقُلْتُ لا اَسْتَاْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهٗ فِيهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُولُ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَاٰذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ اِلَيَّ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ قِبَلِي وَاَوْفَى الْجَبَلَ فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهٗ يُبَشِّرُنِي فَنَزَعْتُ لَهٗ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبِشَارَتِهٖ وَاللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا

جب میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ مجھ سے اعراض کر لیتے۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر طویل ہو گئی تو میں چلا یہاں تک کہ میں اپنے چچازاد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا اور وہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے میرے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابو قتادہ! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ پس وہ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ انہیں قسم دی تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور میں دیوار سے اتر کر واپس آ گیا۔ اسی دوران میں مدینہ کے پاس ہی چل رہا تھا کہ ایک نبطی شامی جو مدینہ میں غلہ بیچنے کیلئے آیا تھا۔ کہہ رہا تھا کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا دے۔ پس لوگوں نے میری طرف اشارہ کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے غسان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط دیا چونکہ میں پڑھا لکھا تھا، میں نے اسے پڑھا۔ اس میں تھا: اما بعد! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کے ساتھی نے آپ پر زیادتی کی ہے اور اللہ نے تم کو ذلت کے گھر میں ضائع ہونے کی جگہ پیدا نہیں کیا۔ تم ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ ہم تمہاری خاطر داری اور دلجوئی کریں گے۔ میں نے جب اسے پڑھا تو کہا: یہ بھی ایک اور آزمائش ہے۔ پس میں نے اسے تنور میں ڈال کر جلا ڈالا۔ یہاں تک کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی بند رہی تو ایک دن رسول اللہ ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تو اپنی بیوی سے جدا ہو جا۔ میں نے کہا: میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ اس سے علیحدہ ہو جا اور اس کے قریب نہ جا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی طرح پیغام بھیجا۔ تو میں نے اپنی بیوی سے کہا: تو اپنے رشتہ داروں کے پاس چلی جا اور انہیں کے پاس رہ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ کر دے۔ پس حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے عرض

فَانْطَلَقْتُ اَتَامَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِئْكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ وَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَاَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا اَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ لَا اُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِي اللّٰهُ بِهِ وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا وَإِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا

کیا: یارسول اللہ! ہلال بن امیہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں، ان کا کوئی خادم بھی نہیں ہے۔ کیا آپ ﷺ اس کی خدمت کرنے کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں لیکن وہ تیرے ساتھ صحبت نہ کرے۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اسے کسی چیز کا خیال تک نہیں ہے اور اللہ کی قسم! اسے جب سے اس کا یہ معاملہ پیش آیا ہے اس دن سے لے کر آج تک وہ رو ہی رہا ہے۔ پس مجھے میرے بعض گھر والوں نے کہا: تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت لے لو، جیسا کہ آپ ﷺ نے ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس کی خدمت کی اجازت دے دی ہے۔ میں نے کہا: میں اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ طلب کروں گا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس بارے میں کیا ارشاد فرمائیں گے جس وقت میں آپ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت لوں گا حالانکہ میں نوجوان آدمی ہوں۔ پس میں اسی طرح دس راتیں ٹھہرا رہا۔ پس ہمارے لئے پچاس راتیں اس وقت سے پوری ہو گئیں جب سے رسول اللہ ﷺ نے ہماری گفتگو کو منع فرمایا تھا۔ پھر میں نے پچاسویں رات کی صبح کو فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر ادا کی۔ پس اسی دوران میں اپنے اسی حال پر بیٹھا ہوا تھا جو اللہ نے ہمارے بارے میں ذکر کیا ہے۔ تحقیق! میرا دل تنگ ہونے لگا اور زمین مجھ پر باوجود وسیع ہونے کے تنگ ہو گئی تو میں نے اچانک سلع پہاڑ کی چوٹی سے ایک چلانے والے کی آواز سنی جو بلند آواز سے پکار رہا تھا۔ اے کعب بن مالک! خوش ہو جا۔ میں اسی وقت سجدہ میں گر گیا۔ اور میں نے جان لیا کہ تنگی دور ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر پڑھنے کے بعد لوگوں میں اعلان کیا کہ ہماری توبہ قبول ہو گئی ہے۔ پس لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل پڑے اور کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم میرے دونوں ساتھیوں کو خوشخبری دینے چلے گئے اور ایک آدمی نے میری طرف گھوڑے کی ایڑ لگائی۔ قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے بلند پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر مجھے آواز دی۔ چنانچہ اس کی آواز گھوڑے کے پہنچنے سے قبل ہی پہنچ گئی۔ پس جب میرے پاس وہ صحابی آئے جن کی میں نے خوشخبری دینے والی آواز

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ قَالَ كَعْبٌ وَاللهِ مَا اَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِي اللهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُهُ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اِنَّ اللهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ وَقَالَ اللهُ ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴾ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضٰى فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾ وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ اِيَّانَا وَاِرْجَاؤُهُ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔

سنی تھی۔ تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے، اس کی خوشخبری دینے کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! اس دن میرے پاس ان دو کپڑوں کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی اور میں نے دو کپڑے ادھار لے کر خود پہنے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے روانہ ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم مجھے فوج در فوج ملے جو مجھے توبہ کی قبولیت کی مبارکباد دے رہے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ کا تمہاری توبہ قبول کرنا تمہیں مبارک ہو۔ یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ارد گرد موجود تھے۔ پس طلحہ بن عبید اللہ جلدی سے اٹھے یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ کوئی بھی نہ اٹھا۔ اسی وجہ سے کعب رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ بھولے تھے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: مبارک ہو تمہیں ایسی بھلائی والے دن کی۔ اس جیسی خوشی کا دن تجھ پر تیری ماں کے پیدا کرنے سے آج تک نہیں گزرا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ (توبہ کی قبولیت) آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ عزوجل کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ اللہ کی طرف سے اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ اور منور ہو جاتا تھا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم اس علامت کو (بخوبی) پہچانتے تھے۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھ، یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا: میں خیبر سے اپنے حصے کے مال کو اپنے لئے رکھتا ہوں اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک اللہ نے مجھے سچائی ہی کے ذریعہ نجات عطا فرمائی ہے اور میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں گا کبھی سچ کے علاوہ بات نہ کروں گا۔ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی ایک کو

بھی اللہ عزوجل نے سچ بولنے کی وجہ سے (ایسی) آزمائش میں ڈالا ہو اور جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کی اس آزمائش کی خوبی کا ذکر کیا تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور میں امید کرتا ہوں کہ جب تک میری زندگی باقی ہے اللہ مجھے محفوظ رکھے گا تو اللہ رب العزت نے یہ آیاتِ مبارکہ نازل فرمائی: لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى ...... الخ "تحقیق اللہ نے نبی، مہاجرین اور انصار پر رحمت سے رجوع فرمایا جنہوں نے آپ ﷺ کی تنگی کے وقت میں اتباع کی۔ اس کے بعد قریب ہے کہ ان میں سے ایک جماعت کے دل اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ پھر اللہ نے ان پر مہربانی فرمائی۔ بے شک وہی ان کے ساتھ مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے اور ان تینوں پر بھی (رحمت فرمائی) جو پیچھے رہ گئے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی اور ان کو یقین ہو گیا کہ اللہ کے سوائی کوئی ان کیلئے پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ پھر اللہ نے ان پر رحمت فرمائی تا کہ وہ توبہ کریں۔ بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کی مجھ پر نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت اسلام کے بعد میرے نزدیک میرے سچ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سچ بولا اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہوتا تو میں بھی اسی طرح ہلاک ہو جاتا جیسے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے۔ بے شک اللہ نے جب وحی نازل کی جتنی اس میں جھوٹ بولنے والے کے شر کو بیان کیا کسی اور کے شر کو اتنا بڑا کر کے بیان نہیں کیا اور اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: "عنقریب یہ تم سے اللہ کے نام پر قسمیں کھائیں گے جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تا کہ تم ان سے اعراض کرو پس تم ان کی طرف سے اعراض کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کرتے ہیں۔ وہ آپ سے قسمیں کھاتے ہیں تا کہ آپ ﷺ ان سے راضی ہو جائیں پس اگر آپ ﷺ ان سے راضی ہو گئے تو بے شک اللہ نافرمانی کرنے والی قوم سے راضی نہیں ہوتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے

کہا: ہم تینوں آدمیوں کو ان لوگوں سے پیچھے رکھا گیا جن کا عذر رسول اللہ ﷺ نے قبول کیا۔ جب انہوں نے آپ ﷺ سے قسمیں اٹھائیں تو ان سے بیعت کی اور ان کیلئے استغفار کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے معاملہ کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ اللہ نے اس بارے میں فیصلہ فرمایا، اسی وجہ سے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان تینوں پر بھی رحمت فرمائی جن کا معاملہ مؤخر کیا گیا۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ اس پیچھے رہ جانے سے ہمارے معاملہ کا ان لوگوں سے مؤخر رہ جانا ہے، جنہوں نے آپ ﷺ سے قسم اٹھائی اور آپ ﷺ سے عذر پیش کیا اور آپ نے ان کے عذر کو قبول کیا۔

۲۴۸۴...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً -

۲۴۸۴...... یہی سابقہ حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۲۴۸۵...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَلَّ مَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ -

۲۴۸۵...... حضرت عبید اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی راہ نمائی کرنے والے تھے جب وہ نابینا ہو گئے تھے وہ کہتے ہیں میں نے کعب بن مالک کو اپنی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، جب وہ غزوہ تبوک میں حضور ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے بقیہ حدیث حسب سابق ہے اس روایت میں مزید اضافہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوہ میں تشریف لے جانے کا ارادہ کرتے تو کنایتاً اس کا ذکر فرمادیتے لیکن اس غزوہ میں آپ ﷺ نے پوری وضاحت کے ساتھ بتایا تھا البتہ حضرت زہری کے بھتیجے کی روایت کردہ حدیث میں حضرت ابوخیثمہ اور اس کے نبی کریم ﷺ سے مل جانے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۴۸۶...... و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ

۲۴۸۶...... حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی راہ نمائی کرنے والے تھے جب ان کی بصارت ختم ہو گئی تھی اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ عالم اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو محفوظ رکھنے والے تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنے

كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بَصَرُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيرٍ يَزِيدُونَ عَلَى عَشْرَةِ آلافٍ وَلا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانُ حَافِظٍ۔

والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ ان تین میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دو غزوات کے علاوہ کسی بھی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہے باقی حدیث حسب سابق ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت کثیر لوگوں کے ہمراہ جہاد کیا جو دس ہزار سے بھی زیادہ تھے اور ان کا شمار کسی رجسٹر میں درج نہیں کیا گیا۔

باب-۴۶۷ باب في حديث الافك وقبول توبة القاذف

واقعۂ اِفک اور تہمت لگانے والوں کی توبہ قبول ہونے کے بیان میں[1]

۲۴۸۷...... حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالسِّيَاقُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدٍ وَابْنِ رَافِعٍ قَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا

۲۴۸۷...... حضرت سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے سیدہ عائشہ زوجۂ نبی کریم کی حدیث روایت ہے کہ جب تہمت سے ان کے بارے میں کہا گیا جو کہا۔ پس اللہ نے انہیں ان کی تہمت سے پاک کیا حضرت زہری نے کہا: ان سب نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ روایت کیا اور ان میں سے کچھ دوسروں سے اس حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والے تھے اور عمدہ طور پر روایت کرنے والے تھے اور میں نے ان سب سے اس حدیث کو محفوظ یاد رکھا جو انہوں نے مجھ سے روایت کی اور ان میں سے ہر ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالتے۔

[1] فائدہ...... ہجرت کے چھٹے یا پانچویں یا ایک اور قول کے مطابق چوتھے سال لیکن صحیح ترین روایت کے مطابق پانچویں سال رسول اللہ نے ﷺ غزوۂ بنی المصطلق کی نیت سے نکلنے کی تیاری فرمائی، اس غزوہ سے واپسی پر تاریخ اسلام کا وہ عجیب اور افسوسناک واقعہ پیش آیا جو قرآن و حدیث کی اصطلاح میں "حديث الافك" یا واقعہ افک کے نام سے معروف ہے۔ جس میں منافقین نے سیدۂ کائنات ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت بدکاری لگائی اور اس کا اتنا چرچا کیا کہ بعض مخلص مسلمان بھی اس پروپیگنڈہ کے زیر اثر آگئے۔ لیکن خالق جل مجدہٗ نے صدیقۂ کائنات کی براءت پوری شان کے ساتھ اپنی کتاب مجید کے اندر اس پرزور انداز میں نازل فرمائی کہ رہتی دنیا تک کیلئے ہر مسلمان ان کی براءت قرآن کے الفاظ سے کرتا رہے گا اور ہر بار اُن منافقین کے چہرہ کی سیاہی میں اضافہ کا سبب بنتا رہے گا۔

مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَاُنْزَلُ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي اَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ اَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَاَى سَوَادَ

پس ان میں سے جس کا قرعہ نکلتا رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس غزوہ میں بھی آپ ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو اس میں میرے نام کا قرعہ نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گئی اور یہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ پس مجھے میرے محمل (کجاوہ) میں سوار کیا جاتا اور اسی میں (پڑاؤ کے وقت) اتارا جاتا۔ پس ہم چلتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ سے فارغ ہو کر لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے رات کو کوچ کرنے کا اعلان کیا۔ جب آپ ﷺ نے کوچ کرنے کا اعلان کیا تو میں کھڑی ہوئی چل دی یہاں تک کہ لشکر سے دور چلی گئی جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہوئی اور کجاوے کی طرف لوٹ کر آئی تو میں نے اپنے سینے کو ٹٹولا تو میرا ہار (یمن کے علاقے) ظفار کے نگینوں والا ٹوٹ چکا تھا۔ پس میں واپس گئی اور اپنے ہار کو ڈھونڈنا شروع کر دیا اور مجھے اس ہار کی تلاش نے روک لیا اور میرا کجاوہ اٹھانے والی جماعت آئی۔ پس انہوں نے میرے کجاوے کو اُٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی اور وہ گمان کرتے تھے کہ میں اس کجاوے میں ہوں اور ان دنوں عورتیں دبلی پتلی ہوا کرتی تھیں، موٹی تازی اور بھاری بھر کم نہ ہوتی تھیں اور نہ گوشت سے بھرپور کیونکہ وہ کھانا کم کھایا کرتی تھیں۔ اسی وجہ سے جب ان لوگوں نے کجاوہ کو اٹھا کر سوار کیا تو وزن کا اندازہ نہ لگا سکے اور میں نوخیز نوجوان لڑکی تھی۔ پس انہوں نے اونٹ کو اُٹھایا اور روانہ ہو گئے اور میں نے لشکر کے چلے جانے کے بعد ہار کو پالیا۔ پس میں ان کے پڑاؤ کی جگہ آئی مگر وہاں پر نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ ہی کوئی جواب دینے والا۔ میں نے اسی جگہ کا ارادہ کیا جہاں پر میں پہلے تھی اور میرا گمان تھا کہ عنقریب وہ لوگ مجھے گم پا کر میری طرف لوٹ آئیں گے اسی دوران میں اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھوں میں نیند کا غلبہ آیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ نے لشکر سے پیچھے رات گزاری تھی وہ پچھلی رات کو چل کر صبح سویرے ہی میری جگہ پر پہنچ گئے سوئے ہوئے انسان کی سیاہی دیکھ کر میرے پاس آئے اور مجھے دیکھتے ہی

اِنْسَان نَائِمٍ فَاَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ اَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَ وَاللهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّى اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّى اَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَاْنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ اَهْلِ الافْكِ وَلا اَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي اَنِّي لا اَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ اَرى مِنْهُ حِينَ اَشْتَكِي اِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ فَذَاكَ يَرِيبُنِي وَلا اَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ وَخَرَجَتْ مَعِي اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلا نَخْرُجُ اِلا لَيْلًا اِلى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَاَذّى بِالْكُنُفِ اَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ اَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَبِنْتُ اَبِي رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّينَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ اَيْ هَنْتَاهْ اَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ فَاَخْبَرَتْنِي

پہچان گئے کیونکہ انہوں نے مجھے احکام پردہ نازل ہونے سے پہلے دیکھا ہوا تھا۔ جب انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میں بیدار ہوگئی پس میں نے اپنے چہرے کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے ایک کلمہ بھی گفتگو نہیں کی اور نہ میں نے ان سے (انا للہ) کے علاوہ کوئی کلمہ سنا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی سواری کو بٹھا دیا اور میں اونٹنی پر ہاتھ کے سہارے سوار ہوگئی پس وہ سواری کی مہار پکڑ کر (آگے آگے) چل دیئے۔ یہاں تک ہم لشکر کو ان کے پڑاؤ کے بعد پہنچ گئے جو کہ عین دوپہر کے وقت پہنچے تھے۔ پس جس شخص کو (بدگمانی کی وجہ سے) ہلاک ہونا تھا، وہ ہلاک ہوگیا وہ شخص جس نے سب سے بڑی تہمت لگائی تھی وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔ ہم مدینہ پہنچ گئے اور میں مدینہ پہنچنے کے بعد ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں نے تہمت لگانے والوں کی باتوں پر غور کرنا شروع کر دیا اور میں اس بارے میں کچھ نہ جانتی تھی البتہ مجھے اس بات نے شک میں ڈالا کہ میں نے اپنی اس بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی وہ شفقت نہ دیکھی جو اپنی (پچھلی) بیماریوں کے وقت اس سے پہلے دیکھتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے، سلام کرتے پھر فرماتے تمہارا کیا حال ہے؟ یہ بات مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن مجھے کسی برائی کے بارے میں شعور تک نہ تھا یہاں تک کہ کمزور ہونے کے بعد ایک دن میں قضائے حاجت کے لئے باہر نکلی اور حضرت ام مسطح بھی میرے ساتھ مناصع کی طرف نکلی اور وہ ہمارا بیت الخلاء تھا اور ہم صرف رات کے وقت نکلا کرتی تھیں اور یہ ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء بننے سے پہلے کا واقعہ ہے اور ہمارا معاملہ عرب کے پہلے لوگوں کی طرح تھا کہ ہم قضائے حاجت کے لئے جنگل میں جایا کرتی تھیں اور بیت الخلاء گھروں کے قریب بنانے سے ہم نفرت کرتے تھے، پس میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا چلیں اور وہ ابو رھم بن عبد المطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی تھیں جو حضرت ابو بکر صدیق کی خالہ تھیں اور اس کا بیٹا مسطح اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب کا بیٹا تھا۔ پس جب میں اور ابو رہم کی بیٹی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف لوٹیں تو ام مسطح

بِقَوْلِ اَهْلِ الافْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ قُلْتُ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ آتِيَ اَبَوَيَّ قَالَتْ وَاَنَا حِينَئِذٍ اُرِيدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجِئْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّي يَا اُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى اَصْبَحْتُ لا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ وَلا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ اَهْلِهِ قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَشَارَ عَلى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هُمْ اَهْلُكَ وَلا نَعْلَمُ اِلا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ اَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهُ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ اَذَاهُ فِي اَهْلِ بَيْتِي فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلى اَهْلِي اِلا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ

رضی اللہ عنہا کا پاؤں ان کی چادر میں الجھ گیا تو اس نے کہا: مسطح ہلاک ہوا۔ میں نے اس سے کہا: آپ نے جو بات کی ہے، وہ بری بات ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو گالی دیتی ہے جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ اس نے کہا: اے بھولی بھالی عورت! کیا تو نے وہ بات نہیں سنی جو اس نے کہی ہے، میں نے کہا: اس نے کیا کہا ہے؟ پھر اس نے مجھے تہمت کی بات کے بارے میں خبر دی۔ یہ سنتے ہی میری بیماری میں اور اضافہ ہو گیا پس جب میں اپنے گھر کی طرف لوٹی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا پھر فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ اور اس وقت میرا یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے والدین کی طرف سے اس خبر کی تحقیق کروں پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ پس میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی والدہ سے کہا: اے امی جان! لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے میری پیاری بیٹی! اپنے آپ پر قابو رکھ۔ اللہ کی قسم! ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے نزدیک محبوب ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں جو اس کے خلاف کوئی بات نہ بنائیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا: سبحان اللہ! واقعتاً لوگوں نے ایسی باتیں کی ہیں۔ فرماتی ہیں میں اس رات صبح تک روتی رہی، نہ میرے آنسو رکے اور نہ ہی میں نے نیند کو آنکھوں کا سرمہ بنایا۔ پھر میں نے روتے ہوئے صبح کی اور رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ابھی تک وحی نازل نہیں ہوئی تھی اور ان سے اپنی اہلیہ کو جدا کرنے کا مشورہ طلب کیا۔ پس حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو وہی مشورہ دیا جو رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کی برأت کے بارے میں جانتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ کو ان کے ساتھ محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آپ ﷺ کے گھر والی ہے اور ہم بھلائی کے علاوہ ان میں کچھ نہیں جانتے اور بہر حال علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے کہا: اللہ نے آپ ﷺ پر کوئی تنگی نہیں کی اور ان کے علاوہ بہت عورتیں موجود ہیں اور اگر آپ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا)

عَلَيْهِ اِلا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى اَهْلِي اِلا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنْ كَانَ مِنَ الاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لا تَقْتُلُهُ وَلا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا اَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ لا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ وَلا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ لا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ وَلا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَاَبَوَايَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَاَنَا اَبْكِي اسْتَاْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِنَ الاَنْصَارِ فَاَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لا يُوحَى اِلَيْهِ فِي شَاْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا اُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِاَبِي اَجِبْ عَنِّي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ

کی لونڈی سے پوچھیں تو وہ آپ ﷺ سے سچی بات کردے گی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا تو فرمایا: اے بریرہ! کیا تو نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس نے تجھے (سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی طرف سے شک میں ڈالا ہو؟ آپ ﷺ سے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس پر نکتہ چینی کی جاسکے یا عیب لگایا جاسکے۔ باقی یہ بات ہے کہ نو عمر نوجوان لڑکی ہے اپنے گھر والوں کا آٹا گوندھتے گوندھتے سو جاتی ہے اور بکری آکر اسے کھالیتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول سے جواب طلب کیا۔ فرماتی ہیں، پس رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! تم میں سے کون بدلہ لے گا اس آدمی سے جس کی طرف سے مجھے اپنے اہل بیت کے بارے میں تکلیف پہنچی ہے۔ اللہ کی قسم! میں تو اپنے گھر والوں میں سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں جانتا اور جس آدمی کا تم ذکر کرتے ہو (صفوان) کے بارے میں بھی سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں جانتا اور نہ وہ میرے ساتھ کے علاوہ کبھی میرے گھر والوں کے پاس گیا ہے۔ پس حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس سے میں آپ ﷺ کا بدلہ لیتا ہوں اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو ہم اس کی گردن مار دیں گے اور اگر ہمارے بھائیوں (یعنی) قبیلہ خزرج میں سے ہوا تو آپ ﷺ جو حکم اس کے بارے میں دیں گے ہم آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ پھر قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور وہ نیک آدمی تھے لیکن انہیں کچھ جاہلیت کے قبائلی تعصب نے بھڑکا دیا۔ پس انہوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے سچ نہ کہا، اللہ کی قسم! تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ ہی تمہیں اس کے قتل پر قدرت حاصل ہے۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچازاد کھڑے ہوئے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے بھی حق بات نہیں کی البتہ ہم ضرور

فَقَالَ وَاللهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي اَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لا اَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ اِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي نُفُوسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَاِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ لا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَاِنِّي وَاللهِ مَا اَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا اِلا كَمَا قَالَ اَبُو يُوسُفَ ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي قَالَتْ وَاَنَا وَاللهِ حِينَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ وَاَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُنْزَلَ فِي شَاْنِي وَحْيٌ يُتْلٰى وَلَشَاْنِي كَانَ اَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلٰى وَلٰكِنِّي كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَجْلِسَهُ وَلا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ يَاْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ اَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ فَقَالَتْ لِي اُمِّي قُومِي اِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللهِ لا اَقُومُ اِلَيْهِ وَلا اَحْمَدُ اِلا اللهَ هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ عَشْرَ آيَاتٍ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ

بالضرور اسے قتل کریں گے۔ تو کیا تم منافق ہو جو منافقین کی طرف سے لڑ رہے ہو۔ الغرض اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کو جوش آ گیا یہاں تک کہ انہوں نے باہم لڑنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ برابر ان کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے لگے رہے۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ (سیدہ عائشہ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اس دن بھی روتی رہی۔ میرے آنسو نہیں رکتے تھے اور نہ میری آنکھوں نے نیند کو سرمہ بنایا۔ پھر میں آنے والی رات میں بھی اسی طرح روتی رہی نہ میرے آنسو رکے اور نہ ہی (میری آنکھوں نے) نیند کو سرمہ بنایا اور میرے والدین نے گمان کیا کہ (اس قدر) رونا میرے جگر کو پھاڑ دے گا۔ اسی دوران کہ وہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار میں سے ایک عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اسے اجازت دی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر رونا شروع ہو گئی۔ پس ہم اسی حال میں تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تشریف لائے سلام کیا، پھر بیٹھ گئے۔ فرماتی ہیں کہ جب سے میرے بارے میں باتیں کی گئیں جو کی گئیں آپ ﷺ میرے پاس نہ بیٹھے تھے اور ایک مہینہ گزر چکا تھا لیکن آپ ﷺ کی طرف میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ کی گئی تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے بیٹھتے ہی تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا: امابعد! اے عائشہ! مجھے تیرے بارے میں ایسی ایسی خبر پہنچی ہے۔ پس اگر تو پاک دامن ہے تو عنقریب اللہ تیری پاکدامنی واضح کر دے گا اور اگر تو گناہ میں ملوث ہو چکی ہو تو اللہ سے مغفرت طلب کر اور اس کی طرف رجوع کر۔ پس بے شک بندہ جب گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ بھی اس پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرماتا ہے۔ پس جب رسول اللہ ﷺ اپنی گفتگو پوری کر چکے تو میرے آنسو بالکل رک گئے۔ یہاں تک میں نے آنسوؤں سے ایک قطرہ تک محسوس نہ کیا۔ میں نے اپنے والد سے عرض کیا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو ان باتوں کا جواب دیں جو آپ ﷺ نے فرمائی ہیں۔ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں؟ پھر میں نے اپنی والدہ سے

وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللهِ لَا اُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَكُمْ﴾ قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذِهِ اَرْجٰى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاللهِ اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لِي فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَمْرِي مَا عَلِمْتِ اَوْ مَا رَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهٰذَا مَا انْتَهٰى اِلَيْنَا مِنْ اَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ -

عرض کیا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں بھی نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ تو میں نے عرض کیا: میں ایک نو عمر لڑکی ہوں۔ میں قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے نہیں کر سکتی اور اللہ کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم اس تہمت کی بات کو سن چکے ہو۔ یہاں تک کہ وہ بات تمہارے دلوں میں پختہ ہو چکی ہے اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا ہے پس اگر میں تم سے کہوں کہ میں پاک دامن ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں پاک دامن ہوں تو تم میری تصدیق نہ کرو گے پس مجھے حضرت یوسفؑ کے والد کی بات کے علاوہ کوئی صورت میرے اور تمہارے درمیان بطور مثال نظر نہیں آتی کہ انہوں نے کہا: ﴿فصبر جميل و الله﴾ پس صبر ہی بہتر اور خوب ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔ فرماتی ہیں پھر میں نے کروٹ بدل لی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ فرماتی ہیں، اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی جانتی تھی کہ میں پاک دامن ہوں اور بے شک اللہ تعالیٰ میری پاک دامنی کو واضح فرمائے گا لیکن اللہ کی قسم! میرا یہ گمان بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں ایسی وحی نازل کی جائے گی جس کی تلاوت کی جائے گی اور میں اپنی شان کو اپنے دل میں کم سمجھتی تھی۔ اس سے کہ اللہ رب العزت میرے معاملہ میں کلام کریگا، جس کی تلاوت کی جائے گی لیکن میں تو یہ امید کرتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نیند میں خواب میں دیکھیں گے جس میں اللہ میری پاک دامنی واضح کر دیں گے۔ فرماتی ہیں اللہ کی قسم! ابھی رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہ اُٹھے تھے اور نہ ہی گھر والوں میں سے کوئی بھی باہر گیا تھا کہ اللہ رب العزت نے اپنے نبی ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور آپ پر وحی کی شدت طاری ہو گئی جو وحی کے نزول کے وقت ہوتی تھی یہاں تک کہ اس سخت سردی کے دن میں بھی آپ ﷺ کے پسینہ کے قطرات موتیوں کی طرح دکھنے لگے اس وحی کے بوجھ کی وجہ سے جو آپ ﷺ پر نازل کی گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دور ہو گئی یعنی وحی پوری ہو گئی تو آپ ﷺ مسکرانے لگے اور آپ ﷺ کا پہلا کلمہ جس سے آپ ﷺ نے گفتگو کی یہ تھا کہ اے عائشہ! خوش ہو جا کہ اللہ نے تیری پاک دامنی

واضح کر دی ہے مجھ سے میری والدہ نے کہا: آپ ﷺ کی طرف اُٹھ کر آپ ﷺ کا شکریہ ادا کر۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں صرف اللہ ہی کے سامنے کھڑی ہوں اور اسی اللہ کی حمد و ثناء بیان کروں گی جس نے میری براءت نازل کی۔ پس اللہ رب العزت نے یہ آیات نازل کیں: **ان الذین جاء و بالافك** ...... الخ یعنی بے شک تم میں سے وہ جماعت جس نے تہمت لگائی" ان دس آیات میں اللہ نے میری براٴت نازل کی۔ فرماتی ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو مسطح پر قرابت داری اور ان کی غربت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے بعد جو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا کبھی بھی انہیں کچھ نہ دوں گا۔ تو اللہ رب العزت نے **ولا یاتل اولوا**...... سے **الا تحبون ان یغفراللہ لکم** تک آیات نازل فرمائیں۔ "تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب وسعت ہیں وہ یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) نہ دیں گے اور انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) دیں اور انہیں چاہیئے کہ وہ معاف کر دیں اور در گزر کریں (اے ایمان والو!) کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تمہیں معاف فرمادے اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بے حد مہربان ہے" حضرت عبد اللہ بن مالکؒ نے کہا: اللہ کی کتاب میں یہ آیت سب سے زیادہ امید بڑھانے والی ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے معاف فرمادے پھر انہوں نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو وہی خرچ دوبارہ دینا شروع کر دیا جو اسے پہلے دیا کرتے تھے اور کہا: میں اس سے یہ کبھی بھی نہ روکوں گا۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے معاملے کے بارے میں پوچھا کہ تو کیا جانتی ہے یا تو نے کیا دیکھا؟ تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور آنکھوں کی حفاظت رکھتی ہوں یعنی بن سنے یا دیکھے کوئی بات بیان نہیں کرتی۔ اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں سوائے

بھلائی کے کچھ نہیں جانتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہی وہ عورت تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے میرے مقابل اور برابر کی تھیں۔ پس اللہ نے انہیں تقویٰ کی وجہ سے محفوظ رکھا البتہ ان کی بہن حمنہ بنت حجش ان سے اس معاملہ میں لڑیں اور وہ بھی تہمت کی ہلاکت میں ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ حضرت زہریؒ نے کہا: یہ وہ حدیث ہے جو ہم تک اس معاملہ کے متعلق اس جماعت کے ذریعہ پہنچی ہے اور حضرت یونسؒ کی روایت کردہ حدیث میں کہا کہ (حمنہ کو) تعصب نے تہمت میں شریک ہونے پر ابھارا۔ ❶

۲۴۸۸...... و حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ فَإِنَّهُ قَالَ فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي

۲۴۸۸...... یہی سابقہ حدیث مبارکہ ان اسناد سے بھی مروی ہے البتہ حضرت فلیح کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ (حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) تعصب نے جاہل بنادیا اور حضرت صالح کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ (حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) تعصب نے (تہمت میں شریک ہونے پر) اُبھارا۔ حضرت صالح کی روایت کردہ حدیثِ مبارکہ میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے پاس حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کے متعلق) کو برا بھلا کہنے کو ناپسند کرتی تھیں کیونکہ انہوں نے کہا۔

بے شک میرے باپ اور میری ماں اور میری عزت
سب محمد ﷺ کی عزت کو تم سے بچانے کے لئے (وقف) ہیں

اور یہ اضافہ بھی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! جس آدمی کے بارے میں جو تہمت کیا گیا ہو وہ کہتے تھے (صفوان بن معطل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سبحان اللہ! اور کہتے تھے کہ اس ذات کی

❶ فائدہ...... واقعہ افک میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ جن صحابی کا نام لیا گیا تھا وہ حضرت صفوان بن معطّل سلمیؓ تھے، بڑے بہادر جفاکش صحابی تھے، غزوۂ خندق میں سب سے پہلے شریک ہوئے (واقدی) حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت ۱۹ھ میں آرمیا کی جنگ میں شہادت حاصل کی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاویہؓ کے دور میں سرزمین روم میں شہید ہوئے۔
حضراتِ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے جھوٹی تہمت لگانے والوں پر حدّ قذف جاری کی تھی؟ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس قول کو صحیح قرار دیا ہے جس میں مرتکبین افک پر حد جاری کرنے کا ذکر ہے۔ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بھی اس میں شامل تھا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حسانؓ بن ثابت بھی قاذفین میں شامل تھے لیکن راجح قول یہی ہے کہ وہ ان میں شامل نہ تھے اور سیدہ عائشہؓ نے ان کی نسبت برائی سے کرنے کی ممانعت بھی مذکورہ بالا حدیث میں فرمائی ہے۔

بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوغِرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوغِرِينَ قَالَ الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ -

قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے میں نے کبھی بھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ فرماتی ہیں پھر وہ اس کے بعد اللہ کے راستہ میں ہو کر رہے۔ آگے مُوعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ کا معنی بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے دوپہر کے وقت سخت گرمی میں (قافلہ نے پڑاؤ ڈالا)۔

٢٤٨٩...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَلَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيَتِي فَقَالَتْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ

٢٤٨٩...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب میرے بارے میں بات پھیلائی گئی جو پھیلائی گئی اور میں جانتی بھی نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو کلمہ شہادت پڑھا پھر اللہ کی وہ حمد وثناء بیان کی جو اس کے شایان شان ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اما بعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ (حضرت عائشہ) پر تہمت لگائی ہے اور اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی کے بارے میں کسی بھی برائی کو نہیں جانتا اور وہ (صفوان صحابی) میرے گھر میں میری موجودگی کے علاوہ کبھی داخل نہیں ہوا اور جس سفر میں میں گیا ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہی سفر میں رہا ہے۔ باقی حدیث سابقہ حدیث کی مثل ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر داخل ہوئے اور میری لونڈی (بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے پوچھا تو اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے اس میں کوئی عیب نہیں پایا۔ سوائے اس کے کہ وہ سو جاتی ہے یہاں تک کہ بکری داخل ہو کر اس کا آٹا کھا لیتی ہے۔ پس آپ ﷺ کے بعض اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے ڈانٹا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے سچی بات کہو۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسے گرا دیا۔ اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم مجھے ان کے بارے میں ایسا ہی علم ہے جیسا کہ سنار کو خالص سونے کی ڈلی کے بارے میں ہوتا ہے اور جب یہ معاملہ اس آدمی تک پہنچا جس کے بارے میں یہ بات کی گئی تھی تو اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں نے تو کبھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: وہ اللہ کے راستہ میں شہید کئے گئے اور مزید اضافہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بہتان بازی میں گفتگو کی وہ مسطح،

عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ ـ

حمنہ اور حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ بہر حال عبد اللہ بن ابی منافق تو اس بات کو آراستہ کر کے پھیلا ہی رہا تھا اور وہی اس بات کا ذمہ دار اور قائد تھا اور حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شریک تھیں۔ [1]

باب-۴۶۸ باب براءة حرم النبي ﷺ من الريبة

نبی کریم ﷺ کی لونڈی کی تہمت سے برأت کے بیان میں

۲۴۹۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِأُمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَأَتَاهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ ـ

۲۴۹۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کی ام ولد کے ساتھ تہمت لگائی جاتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: جاؤ اور اس کی گردن مار دو۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس آئے تو وہ ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے ایک کنوئیں میں (غسل کر رہا) تھا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا: باہر نکل۔ پس آپؓ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکالا۔ اچانک دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا تھا۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے قتل کرنے سے رک گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو کٹے ہوئے ذکر والا ہے اور اس کا عضو تناسل نہیں ہے۔ [1]

---

[1] فائدہ...... نوویؒ شارح مسلم نے حضرت عائشہؓ کی مذکورہ حدیث سے بہت سے فوائد مستنبط کئے ہیں اور ان کو بالترتیب ذکر کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے۔ (نووی علی صحیح مسلم ج ۶۔ تکملہ فتح الملہم ۹/۸۹)

[2] فائدہ...... آنحضرت ﷺ کی ایک باندی حضرت ماریہ قبطیہؓ تھیں جن سے حضرت ابراہیم تولد ہوئے تھے یہ شخص ان کے وطن کا تھا قبطی تھا۔ وہ ہم وطن ہونے کی بناء پر ان سے کبھی کبھار گفتگو کر لیا کرتا تھا۔ بعض لوگوں نے اس کلام و گفتگو کو بنیاد بنا کر اس پر تہمت لگا دی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو اس کے قتل کا حکم دیدیا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بغیر کسی دعویٰ، بینہ، اقرار اور گواہی کے اس کے قتل کا علم کیسے دیدیا؟ علماء نے فرمایا کہ اس کے قتل کا حکم اس تہمت کی بناء پر نہ تھا بلکہ اس کے کسی اور فعل کی بناء پر تھا۔ جبکہ حضرت علیؓ نے شاید یہ گمان کیا کہ تہمت کی بناء پر یہ قتل کا حکم دیا تھا چنانچہ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ تو نامرد اور مقطوع الذکر ہے تو اس کے قتل سے رک گئے اور حضور ﷺ کو اطلاع دی۔

روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ اس کے بعد بھی حضور علیہ السلام نے اس کے قتل کا حکم جاری رکھا یا منسوخ فرما دیا۔

كتاب صفات المنافقين واحكامهم

كتاب صفات المنافقين واحكامهم

منافقین کی خصلتوں اور ان کے احکام کے بیان میں

۲۴۹۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ اَرْقَمَ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهِ ﴿لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا﴾ مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةُ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ ﴿لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ﴾ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقِي ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَ قَوْلُهُ ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾ وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ۔

۲۴۹۱...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی۔ تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے جدا اور دور ہو جائیں۔ حضرت زہیر نے کہا: یہ قرأت اس کی قرأت ہے جس نے حَوْلِهِ پڑھا ہے اور عبداللہ بن ابی نے یہ بھی کہا: اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹے تو عزت والے مدینہ سے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی۔ پس آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلانے کیلئے (آدمی) بھیجا۔ پھر اس سے پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور کہنے لگا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ کہا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کی اس بات سے میرے دل میں بہت رنج اور دکھ واقع ہوا یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے میری تصدیق کیلئے یہ آیت نازل کی: اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ کہ جب آپ ﷺ کے پاس منافقین آئیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں (عبداللہ بن ابی) بلوایا تاکہ ان کیلئے مغفرت طلب کریں لیکن انہوں نے اپنے سروں کو موڑ لیا (یعنی نہ آئے) اور (پھر) اللہ عزوجل کا قول: كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں دیوار پر لگائی ہوئی، انہیں کے بارے میں نازل ہوا۔ حضرت زید نے کہا: یہ لوگ بظاہر بہت اچھے اور خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ [1]

---

[1] فائدہ...... منافقین اسلام کی تاریخ کے ابتدائی دور میں انسانوں کا وہ طبقہ تھا جس کا مکی زندگی میں کوئی وجود نہیں تھا، مکہ میں بنی نوع انسان کے دو ہی طبقات تھے، مومن و کافر۔ اور اصل میں یہی دو گروہ قرآن نے بیان کئے ہیں۔ کھلے کافر، کھلے مومن۔ لیکن مدینہ منورہ جا کر نبی کریم ﷺ کو انسانوں کے ایک مختلف گروہ سے سابقہ پیش آیا جو اصل اور حقیقت کے اعتبار سے تو کافر ہی تھے لیکن چونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا کرتے تھے اور ظاہراً مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا کرتے تھے اس لیے ان کا فساد اور شر و نقصان مسلمانوں کے حق میں بہت زیادہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن کریم نے منافقین کی صفات و کیفیات ان کے حالات اور ان کی اسلام و مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی ریشہ دوانیوں کو بڑی وضاحت، تفصیل اور باریک بینی سے بیان کیا ہے، کیونکہ مرض نفاق شجر اسلام کی جڑوں کو اندر سے کھوکھلا کر کے گلشن اسلام کی ویرانی کا سامان کرتا ہے۔ یوں تو قرآن کریم کی متعدد سورتوں مثلاً سورۃ البقرہ، نساء وغیرہ میں کافی...... (جاری ہے)

۲۴۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ -

۲۴۹۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لے گئے اور اسے اس کی قبر سے نکلوایا پھر اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب مبارک اس پر تھوکا اور اپنی قمیص اسے پہنائی، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ (1)

۲۴۹۳...... حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ -

۲۴۹۳...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر کی طرف اس کے دفن کئے جانے کے بعد تشریف لائے۔ باقی حدیث حضرت سفیان کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

۲۴۹۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ

۲۴۹۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی قمیص مانگنے کیلئے آیا جس میں اسکے والد کو کفن دیا جائے۔ پس آپ ﷺ نے قمیص اسے عطا کر دی۔ پھر اس نے عرض کیا: آپ ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کا جنازہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ اس

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تفصیل سے ان کا ذکر ہے۔ البتہ ایک سورۃ مکمل انہی کے تذکرہ کیلئے اتاری اور وہ ہے المنافقون یہاں اسی کا تذکرہ حدیث میں کیا گیا ہے۔
(حاشیہ صفحہ ہذا)

(1) فائدہ...... چونکہ منافقین اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے لہٰذا آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ ظاہر کی بناء پر مسلمانوں والا معاملہ ہی فرمایا کرتے تھے اور یہ جاننے کے باوجود کہ یہ منافق ہیں اور ان کی سازشیں و مکر و فریب سے واقف ہونے کے باوجود ان کے قتل سے آپ نے گریز کیا تاکہ دنیا والے کافر یہ نہ کہیں کہ محمد! اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں (کیونکہ ظاہراً تو وہ مسلمان ہی کہلاتے تھے) منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کے تکلیف دہ رویہ کے باوجود آپ ﷺ نے اس کے ساتھ زندگی اور مرنے کے بعد بھی حسن سلوک کیا جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے جس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس کے صاحبزادے مومن مخلص تھے۔ نیز یہ حسن سلوک سورۃ التوبہ کے حکم "وَ لَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ" کے نزول سے قبل کا ہے۔ چونکہ اس کے گھر والے اسے دفن کر چکے تھے اور غالباً مٹی نہیں ڈالی تھی کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اس کے لاشہ کو باہر نکلوایا اور اپنی قمیص مبارک اسے پہنائی اور پھر اسے دفن کیا گیا۔

اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ ﴿اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً﴾ وَسَاَزِيدُهُ عَلٰى سَبْعِيْنَ قَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾ -

کی نمازِ جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ نے آپ ﷺ کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ نے اختیار دیا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: آپ ﷺ ان کیلئے مغفرت مانگیں یا استغفار نہ کریں اگر آپ ﷺ ان کیلئے ستر مرتبہ بھی مغفرت طلب کریں گے۔ اور میں اس کیلئے ستر سے بھی زیادہ دفعہ مغفرت طلب کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: وہ تو منافق ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھائی تو اللہ رب العزت نے یہ آیت مبارکہ نازل کی: وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ ...... "ان (منافقین) میں سے کوئی بھی آدمی مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ کبھی نہ پڑھائیں اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں"۔

۲۴۹۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

۲۴۹۵...... یہی سابقہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے منافقوں پر نمازِ جنازہ پڑھنا چھوڑ دی۔

۲۴۹۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ﴾ الْآيَةَ

۲۴۹۶...... حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی جمع ہوئے۔ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی۔ ان کے دلوں میں سمجھ بوجھ کم تھی۔ ان کے پیٹوں میں چربی زیادہ تھی۔ پس ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ ہماری بات کو سنتا ہے اور دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز سے بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو وہ ہماری آہستہ (آواز) کو بھی سنتا ہے۔ تو اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ...... الخ "تم (اپنے گناہ) اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گے بلکہ تم یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو"۔ [1]

۲۴۹۷...... و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۲۴۹۷...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

---

[1] فائدہ...... یہ آیت اصل میں مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اور غالباً امام مسلمؒ نے یہاں اس لیے ذکر فرمائی کہ منافق بھی اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ شاید یہ خدا تعالیٰ کو اس کی چھپی باتوں یعنی دل میں چھپے کفر کا علم نہیں۔

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح و قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنَحْوِهٖ۔

۲۴۹۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ -

۲۴۹۸...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ کیلئے نکلے۔ پس آپ ﷺ کے ساتھ جانے والوں میں کچھ لوگ واپس آ گئے۔ پس اصحاب النبی ﷺ واپس جانے والوں کے بارے میں دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان میں بعض نے کہا: ہم انہیں قتل کریں گے اور بعض نے کہا: نہیں۔ تو اللہ رب العزت نے) فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ نازل کی۔ "تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے"۔ ❶

۲۴۹۹...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۲۴۹۹...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ روایت ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۵۰۰...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا اِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوا اِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَاَحَبُّوا اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ﴾ -

۲۵۰۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں منافقین میں سے بعض ایسے تھے جو جب نبی کریم ﷺ کسی غزوہ کیلئے نکلا کرتے تھے تو وہ پیچھے رہ جاتے تھے اور نبی ﷺ کے خلاف بیٹھ جانے سے خوش ہوتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ واپس تشریف لاتے تو وہ آپ ﷺ سے معذرت کرتے اور قسم کھاتے اور انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ ان کی تعریف کی جائے، اس کام پر جو انہوں نے سر انجام نہیں دیئے تو آیت لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ...... الخ نازل ہوئی۔ یعنی "اپنے کیے پر خوش ہونے والے لوگوں کو مت گمان کرو (مؤمن) جو پسند کرتے ہیں اس بات کو کہ ان کی تعریف کی جائے ایسے اعمال پر جو انہوں نے سر انجام نہیں دیئے۔ پس آپ ﷺ ان کے بارے میں عذاب سے نجات کا گمان نہ کریں"۔

۲۵۰۱...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۵۰۱...... حضرت حمید بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا: اے رافع! ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

❶ فائدہ...... یہ دوسرا گروہ منافقین اور عبد اللہ بن ابی اور اس کے متبعین کا تھا جو راستہ سے ہی بھاگ گئے تھے اور یہ غزوہ، غزوۂ احد تھا۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا اَتٰى وَاَحَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهُ﴾ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ اِيَّاهُ مَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ ۔

عنہما کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر ہم میں سے ہر آدمی اپنے کئے ہوئے عمل پر خوش ہو اور وہ اس بات کو پسند کرے کہ اسکی تعریف ایسے عمل میں کی جائے جو اس نے سر انجام نہیں دیا تو اسے عذاب دیا جائے گا پھر تو ہم سب کو ہی عذاب دیا جائے گا۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تمہارا اس آیت سے کیا تعلق ہے حالانکہ یہ آیت تو اہل کتاب کے بارے میں نازل کی گئی تھی۔ پھر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ ...... الخ تلاوت کی۔ یعنی "اور (یاد کرو) جب اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ لیا جنہیں کتاب دی گئی کہ تم ضرور بالضرور اسے لوگوں کیلئے بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں" اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ ...... الخ تلاوت کی۔ یعنی "ان کو ہر گز نہ گمان کرنا (مؤمن) جو اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں اس بات کو کہ ان کی تعریف کی جائے ایسے کاموں پر جو انہوں نے سر انجام نہیں دیئے"۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس چیز کو آپ سے چھپایا اور اس کے علاوہ دوسری بات کی خبر دی۔ پھر نکلے اس حال میں خوش ہوتے ہوئے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو اس بات کی اطلاع دے دی ہے جو آپ ﷺ نے ان سے پوچھی تھی۔ پس انہوں نے آپ ﷺ سے اس بات پر تعریف کو طلب کیا اور جو بات بتائی اور آپ ﷺ نے ان سے جو بات پوچھی اسے آپ ﷺ سے چھپانے کی وجہ سے خوش ہوئے۔

۲۵۰۲...... حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي اَمْرِ عَلِيٍّ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ اَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ اَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي اَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ

۲۵۰۲...... حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ اپنے اس عمل کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ میں اختیار کیا؟ (ان کا ساتھ دیا) کیا وہ تمہاری اپنی رائے تھی جسے تم نے اختیار کیا یا کوئی ایسی چیز تھی جس کا وعدہ تم سے رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں لیا تھا جس کا وعدہ آپ ﷺ نے تمام لوگوں سے نہ لیا ہو لیکن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے نبی کریم ﷺ سے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

﴿لا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَارْبَعَةٌ لَمْ اَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ۔

فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف منسوب لوگوں میں سے بارہ آدمی منافق ہیں ان میں سے آٹھ آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے (یعنی جیسے یہ ناممکن اور محال ہے ایسے ہی ان کا جنت میں داخلہ محال ہے) طاعون کی گلٹی ان میں سے آٹھ کیلئے کافی ہو اور چار کے بارے میں مجھے یاد نہیں رہا کہ حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے بارے میں کیا کہا؟[1]

۲۵۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتَ قِتَالَكُمْ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ فَاِنَّ الرَّاْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ اَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي اُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ اُرَاهُ قَالَ فِي اُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا ﴿لا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ﴾ وَلا يَجِدُوْنَ رِيحَهَا ﴿حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُوْرِهِمْ۔

۲۵۰۳...... حضرت قیس بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: کیا تم نے اپنے قتال (معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان جنگ) میں اپنی رائے سے شرکت کی تھی حالانکہ رائے میں خطاء بھی ہوتی ہے اور درستگی بھی یا یہ کوئی وعدہ تھا جس کا تم سے رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا ہو؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں لیا جس کا وعدہ آپ ﷺ نے تمام لوگوں سے نہ لیا ہو اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت میں۔ بارہ منافق ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ ہی اسکی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے۔ (گویا کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے) ان میں سے آٹھ کیلئے دبیلہ (آگ کا شعلہ) کافی ہو گا جو ان کے کندھوں سے ظاہر ہو گا یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔

۲۵۰٤...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ

۲۵۰۴...... حضرت ابو طفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل عقبہ میں سے ایک آدمی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان عام لوگوں کی طرح جھگڑا ہوا تو انہوں نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ بتاؤ اصحابِ عقبہ کتنے تھے؟ (حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[1] فائدہ...... حدیث میں آنحضرت ﷺ نے تنبیہ فرمادی کہ ظاہراً جو لوگ میرے صحابی کہلاتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن کو ناواقف لوگ مسلمان سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ منافق ہیں۔ یہاں صرف بارہ افراد کا تذکرہ اس بات کی دلیل نہیں کہ منافقین صرف بارہ تھے بلکہ اس مخصوص واقعہ جس کی بناء پر حضور علیہ السلام نے انہیں مردود قرار دیا اس میں صرف بارہ ہی افراد تھے۔ جن میں سے آٹھ حضور ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق طاعون کے مرض میں ہلاک ہوں گے ان کے کندھوں پر طاعون کی گلٹی جس کی تکلیف و حرارت آگ کے شعلہ کی مانند ہو گی نمودار ہو گی۔

حضرت حذیفہؓ بن یمان حضور علیہ السلام کے رازدار صحابی کہلاتے ہیں حضور ﷺ نے ان کو مدینہ کے منافقین کے نام بتلاتے تھے۔

اَنْشُدُكَ بِاللهِ كَمْ كَانَ اَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ اَخْبِرْهُ اِذْ سَاَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ اَنَّهُمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَاِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَاَشْهَدُ بِاللهِ اَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي اِلَيْهِ اَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

سے) لوگوں نے کہا: آپ ان کے سوال کا جواب دیں، جو انہوں نے آپ سے کیا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم کو خبر دی جاتی تھی کہ وہ چودہ تھے اور اگر تم بھی انہیں میں سے ہو تو وہ پندرہ ہو جائیں گے۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ ایسے تھے جنہوں نے دنیا کی زندگی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑائی کی اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کے منادی (کہ عقبہ کے راستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) پیغمبر خدا ﷺ سنگستان میں تھے، پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جائے (جب آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے تو کچھ (منافق) وہاں پہلے پہنچ چکے تھے، آپ ﷺ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔ ❶

۲۵۰۵..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ وَاللهِ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ -

۲۵۰۵..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ثنیۃ المرار گھاٹی پر چڑھے گا اس کے گناہ اس سے اسی طرح ختم ہو جائیں گے جس طرح بنی اسرائیل سے ان کے گناہ ختم ہوئے تھے۔ پس سب سے پہلے اس پر چڑھنے والا ہمارے شہسوار یعنی بنو خزرج کے گھوڑے چڑھے۔ پھر دوسرے لوگ یکے بعد دیگرے چڑھنا شروع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب کے سب بخش دیئے گئے ہو، سوائے سرخ اونٹ والے آدمی کے۔ ہم اس کے پاس گئے اور اس سے کہا: چلو رسول اللہ ﷺ تیرے لئے مغفرت طلب کریں گے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں اپنی گمشدہ چیز کو حاصل کروں تو یہ میرے نزدیک تمہارے ساتھی (حضور علیہ السلام) کی میرے لئے مغفرت مانگنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور وہ آدمی اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔ ❷

❶ فائدہ..... یہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ غزوۂ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے اعلان کروادیا تھا کہ وہ گھاٹی کے راستہ سے سفر فرمائیں گے لہٰذا دوسرا کوئی اس راہ سے سفر نہ کرے۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان آپ کی سواری کو آگے سے کھینچ رہے تھے اور حضرت عمارؓ پیچھے سے ہانک رہے تھے (یادر ہے کہ عقبہ ایک گھاٹی تھی تبوک کے راستہ پر جہاں منافقین نے غداری کر کے اپنا لشکر جمع کر لیا تھا) سفر کے دوران اچانک کچھ نقاب پوشوں نے حضور علیہ السلام کا راستہ روکنا چاہا، حضرت عمارؓ نے ان کا مقابلہ کیا اور کچھ وقفہ..... (جاری ہے)

۲۵۰۶...... و حَدَّثَناه يَحْيى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنا قُرَّةُ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ اَوِ الْمَرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاِذَا هُوَ اَعْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ.

۲۵۰۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ثنیۃ المرار یا مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا۔ باقی حدیث مبارکہ سابقہ حدیث معاذؓ کی مثل مروی ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ دیہاتی آیا جو اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا تھا۔

۲۵۰۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِاَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هٰذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَاُعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ اَنْ قَصَمَ اللهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا ۔

۲۵۰۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم بنی نجار میں سے ایک آدمی نے سورۃ البقرہ اور آلِ عمران پڑھی ہوئی تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کیلئے لکھا کرتا تھا۔ وہ بھاگ کر چلا گیا یہاں تک کہ اہل کتاب کے ساتھ جا کر مل گیا۔ پس اہل کتاب نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور کہنے لگے کہ یہ وہ آدمی ہے جو محمد (رسول اللہ ﷺ) کیلئے لکھا کرتا ہے وہ خوش ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن انہیں میں توڑ دی۔ پس انہوں نے گڑھا کھود کر اسے چھپا دیا پس جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا ہے۔ انہوں نے پھر اس کیلئے گڑھا کھودا اور اسے دفن کر دیا لیکن (اگلی) صبح پھر زمین نے اسے باہر نکال کر پھینک دیا۔ انہوں نے دوبارہ اس کیلئے گڑھا کھودا اور اسے دفن کر دیا پس (اگلی) صبح پھر زمین نے اسے نکال کر باہر پھینک دیا۔ انہوں نے اسے اسی طرح باہر پھینکا ہوا چھوڑ دیا۔[1]

۲۵۰۸...... حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

۲۵۰۸...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے آئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آندھی اتنے زور سے چلی، قریب تھا کہ سوار زمین میں دھنس جائے۔ پس رسول اللہ ﷺ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے بعد وہ نقاب پوش سوار واپس ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ مجھے تنہا کر کے نقصان پہنچانا چاہتے تھے، بعد میں کسی موقع پر حضرت حذیفہؓ، بعض روایات کے مطابق حضرت عمارؓ کا عقبہ والوں سے کسی سے جھگڑا ہوا تو اس نے کہا تم بتاؤ عقبہ والے کتنے تھے؟ انہوں نے جواب دیا چودہ تھے اور اگر تو بھی ان میں تھا تو پندرہ تھے۔ البتہ ان میں سے بارہ وہ تھے جنہوں نے خدا کے رسول کی راہ میں جہاد کیا تھا۔ اور وہ تین کا عذر حضور ﷺ نے قبول کیا کیونکہ انہیں رسول خدا کے حکم کا علم نہ تھا۔

[2] فائدہ...... یہ شخص جد بن القیس منافق تھا۔ بیعت رضوان میں شریک نہیں ہوا تھا۔ اور وہ اس لشکر کا حصہ نہ تھا یہی وجہ تھی کہ وہ حضور علیہ السلام کی اس مغفرت کی بشارت میں شامل نہ تھا۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] فائدہ...... یہ اللہ کے رسول ﷺ سے بدعہدی و غداری کا قدرتی انجام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حضور علیہ السلام سے کامل وفاداری کی توفیق عطا فرمائے اور آپ ﷺ کی نافرمانی کے انجام بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَاِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْمَاتَ۔

نے ارشاد فرمایا: یہ آندھی کسی منافق کی موت کیلئے بھیجی گئی ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو منافقین مین سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

۲۵۰۹...... حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اِيَاسٌ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ اَصْحَابِهِ۔

۲۵۰۹...... حضرت ایاس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک بیمار کی عیادت کی، جسے بخار ہو رہا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی بھی آدمی کو اتنا تیز بخار نہیں دیکھا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قیامت کے دن اس سے زیادہ گرم جسم والے آدمی کے بارے میں خبر نہ دوں؟ یہ دو آدمی ہیں جو سوار ہو کر منہ پھیر کر جا رہے ہیں۔ (ان) دو آدمیوں کے بارے میں فرمایا جو اس وقت (بظاہر) آپ ﷺ کے اصحاب میں سے (سمجھے جاتے) تھے۔

۲۵۱۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ اِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً۔

۲۵۱۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے۔ کبھی اس ریوڑ میں چرتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔ ❶

۲۵۱۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ تَكِرُّ فِي هٰذِهِ مَرَّةً وَفِي هٰذِهِ مَرَّةً۔

۲۵۱۱...... اس سند سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے لیکن اس روایت میں ہے: کبھی وہ اس ریوڑ میں گھس آتی اور کبھی دوسرے ریوڑ میں۔

❶ فائدہ...... جس طرح دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرنے والی بکری کی کوئی منزل نہیں ہوتی اسی طرح منافق بھی گم کردہ راہ اور گمشدہ منزلوں کا راہی ہوتا ہے۔

باب-۴۶۹ باب صفة القيامة والجنة والنار

قیامت، جنت اور جہنم کے احوال کے بیان میں

۲۵۱۲...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ اقْرَءُوا ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ -

۲۵۱۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن بہت موٹا آدمی لایا جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک (اس کی اہمیت) مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہو گی، یہ آیت پڑھو فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ "پس ہم قیامت کے دن ان کیلئے کوئی وزن قائم نہ کریں گے"۔ ❶

۲۵۱۳...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِينَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ -

۲۵۱۳...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عالم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے محمد! یا کہا: اے ابوالقاسم! بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑ اور درخت کو ایک انگلی پر پانی اور کیچڑ ایک انگلی پر رکھ اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھ لے گا پھر انہیں ہلا کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ اس یہودی عالم کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے۔ پھر وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ تلاوت کی۔ "انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا اور قیامت کے دن ساری زمینیں اس کی مٹھی میں ہوں گی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ پاک اور بلند ہے اس چیز سے جسے یہ مشرک شریک کرتے ہیں۔ ❷

۲۵۱۴...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ

۲۵۱۴...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی

---

❶ فائدہ...... یعنی ان کے اعمال بد کی بناء پر اس کا کوئی وزن نہ ہو گا کیونکہ وہاں وزن انسان کی نیکیوں کا ہو گا نہ کہ انسان کے جسم کا۔

❷ ...... نووی نے فرمایا کہ:

"یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے۔ اور اس کے متعلق اہل حق کے دو مذہب ہیں۔ ایک یہ کہ اس قسم کی احادیث پر ایمان رکھتے ہوئے کوئی تاویل نہ کرنا، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کی مراد ظاہر نہیں اور جو ظاہری الفاظ سے مفہوم ہو رہا ہے وہ مراد نہیں۔
دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان احادیث کی ایسی تاویل کرنا جو ان کے ظاہری معنیٰ کے مناسب ہو۔ چنانچہ اس مذہب کے قائلین نے یہاں تمام کائنات کی اشیاء ارض و سماوات اور مخلوق کو حق تعالیٰ کی انگلی پر اٹھنے کا مطلب یہ بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان پر کامل اقتدار و اختیار حاصل ہو گا۔ گویا اس کی انگلیوں پر ہونا اس کے قبضہ اور اقتدار سے کنایہ ہے۔

اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ وَتَلَا الْآيَةَ۔

ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ یہودیوں میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث حضرت فضیل کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی لیکن اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ پھر (اللہ) انہیں حرکت دے گا اور یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ اس کی بات پر تعجب اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آیت مبارکہ :وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ تلاوت فرمائی۔

۲۵۱۵...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِينَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ ۔

۲۵۱۵...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے ابو القاسم! بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہوئیں پھر آپ ﷺ نے وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ تلاوت کی۔

۲۵۱۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَلٰكِنْ فِي حَدِيثِهٖ وَالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ۔

۲۵۱۶...... ان اسناد سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے لیکن ان میں یہ ہے کہ درخت ایک انگلی پر اور کیچڑ ایک انگلی پر اور حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث میں یہ نہیں کہ (باقی) مخلوقات ایک انگلی پر لیکن اس کی حدیث میں پہاڑ ایک انگلی پر اور حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس کی بات پر تعجب کرتے ہوئے، (آپ ﷺ ہنسے)۔

۲۵۱۷...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

۲۵۱۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور

اللهِ ﷺ يَقْبِضُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوكُ الْاَرْضِ ۔

آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ لپیٹ لے گا۔ پھر ارشاد فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

۲۵۱۸...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَطْوِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ۔

۲۵۱۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ رب العزت آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زور والے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زور والے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟ [1]

۲۵۱۹...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهُ نَظَرَ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَاْخُذُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَاَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ فَيَقُولُ اَنَا اللهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّي لَاَقُولُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ ۔

۲۵۱۹...... حضرت عبید اللہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے کیسے حدیث روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے گا تو فرمائے گا: میں اللہ ہوں اور آپ ﷺ اپنی انگلیوں کو بند کرتے اور کھولتے تھے۔ (پھر اللہ فرمائے گا) میں بادشاہ ہوں۔ یہاں تک کہ میں نے منبر کی طرف دیکھا تو اس کے نیچے کی طرف کوئی چیز حرکت کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ وہ (منبر) رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر پڑے گا۔ [2]

۲۵۲۰...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

۲۵۲۰...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ جبار رب العزت

---

[1] ...... میدان حشر میں ذات باری تعالیٰ کی جبروت اور حکومت کاملہ کے اظہار کی ایک شان اس طرح ظاہر ہوگی جو احادیث بالا میں بیان کی گئی اور اپنے وقت کے بڑے بڑے فراعنہ کی تذلیل اور بے وقتی کا ظاہر کرنا مقصود ہوگا۔

[2] فائدہ...... آنحضرت ﷺ کا اپنی انگلیوں کو کھولنا بند کرنا فقط سمجھانے کے واسطے تھا نہ کہ حقیقتاً تشبیہ دینا مقصود تھا۔ اسی طرح یہ قبض وبسط اصابع حق تعالیٰ کی صفت قابض وصفت باسط کی طرف بھی اشارہ نہ تھا۔ اس لیئے کہ حق تعالیٰ جل شانہ مثال سے منزہ پاک ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ منبر کے نیچے سے کوئی چیز حرکت کر رہی تھی اور اس کی وجہ سے منبر رسول ہل رہا تھا اور مجھے یہ خدشہ ہوا کہ کہیں منبر آپ ﷺ سمیت گر نہ جائے۔ یہ حرکت کس چیز کی تھی؟ علماء نے فرمایا کہ یا تو یہ حضور علیہ السلام کے اشارہ کی بناء پر ہی کچھ حرکت ہوئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ منبر خود اتنے پر ہیبت مضمون کو سن کر خود منبر پر گھبراہٹ و حرکت طاری ہو گئی ہو جیسا کہ آپ ﷺ کی جدائی پر لکڑی کے تنے سے رونے اور حرکت کا حدیث میں ذکر ہے۔

بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ يَأْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ۔

اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے گا۔ باقی حدیث مبارکہ حضرت یعقوب کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے۔

باب-۴۷۰ باب ابتداء الخلق وخلق آدم عليه السلام

مخلوق کی پیدائش کی ابتداء اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بیان میں

۲۵۲۱...... حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْبِسْطَامِيُّ وَهُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى وَسَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ بِنْتِ حَفْصٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ حَجَّاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۲۵۲۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کیے اور درختوں کو پیر کے دن پیدا کیا اور مکروہات (مصائب و تکالیف) منگل کے دن پیدا کئے اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن زمین میں چوپائے پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد مخلوق میں سے سب سے آخر میں جمعہ کی ساعات میں سے آخری ساعت عصر اور رات کے درمیان پیدا فرمایا۔ آگے اسی مذکورہ حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

باب-۴۷۱ باب في البعث والنشور وصفة الارض يوم القيامة

دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن زمین کی کیفیت کے بیان میں

۲۵۲۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ

۲۵۲۲...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کو سرخی مائل سفیدی پر اٹھایا جائے گا جو میدے کی روٹی کی طرح ہوگی۔ اس (زمین) میں کسی کیلئے کوئی علامت و نشان نہ

الْقِيَامَةِ عَلَى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ ـ

ہوگا۔ ❶

۲۵۲۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ فَاَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ ـ

۲۵۲۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ رب العزت کے قول: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ یعنی "اس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان (بھی بدل دیئے جائیں گے)۔" کے متعلق پوچھا کہ یا رسول اللہ! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (پل) صراط پر۔ ❷

باب-۴۷۲

باب نزل اهل الجنة

اہل جنت کی مہمانی کے بیان میں

۲۵۲٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ تَكُونُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَاَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ

۲۵۲۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہو جائے گی اللہ رب العزت اسے اپنے دست قدرت سے اوپر نیچے کر دے گا۔ اہل جنت کی مہمانی کیلئے، جیسا کہ تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی کو (راکھ میں) الٹ پلٹ لیتا ہے، اتنے میں یہود میں سے ایک آدمی نے آکر عرض کیا: آپ ﷺ پر اللہ کی برکتیں ہوں، اے ابو القاسم! کیا میں آپ ﷺ کو قیامت کے دن اہل جنت کی مہمانی کے بارے میں خبر نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اس نے عرض کیا: زمین ایک روٹی ہو جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں۔ اس نے کہا: میں آپ ﷺ کو (اہل جنت کے) سالن کی خبر

❶ فائدہ...... یعنی قیامت کے روز زمین کو ایسا چٹیل میدان بنا دیا جائے گا کہ اس میں کوئی عمارت، ٹیلہ وغیرہ باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے لیے کچھ نشانی باقی نہ رہیگی کہ جس سے وہ کسی جگہ کی رہنمائی حاصل کر لیں۔ اور زمین کو اس ہیبت وحالت پر کرنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ دن عدل وانصاف اور مخلوق کے درمیان برابری کا ہوگا۔ اور زمین کی برابری سے اسی عدل ومساوات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوگا۔

❷ میدان حشر اور موقف کی زمین کونسی ہوگی؟ اس میں علماء کے دو قول ہیں۔ بعض کے نزدیک دنیا کی زمین ہی حشر کی زمین ہوگی لیکن اس کی صفات وحالات بدل دیئے جائیں گے جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ اس زمین کے علاوہ کوئی دوسری زمین ہوگی وہ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ...... الآیۃ سے استدلال کرتے ہیں۔ آخرت کے حالات کو دنیا کے حالات پر قیاس نہیں کیا جائے گا وہاں کے حالات بالکل مختلف ہوں گے۔ مسلمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ آخرت اور احوال آخرت پر ایمان رکھے۔

نَوَاجِذُهُ قَالَ اَلا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰى قَالَ اِدَامُهُمْ بَالامُ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ اَلْفًا۔

نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! اس نے عرض کیا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ کیا ہے؟ فرمایا بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ ❶

۲۵۲۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ اِلا اَسْلَمَ۔

۲۵۲۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہود میں سے دس (عالم) میری اتباع کر لیتے تو زمین پر کوئی یہودی بھی مسلمان ہوئے بغیر نہ رہتا۔ ❷

باب-۴۷۳ باب سؤال اليهود النبي ﷺ عن الروح وقوله تعالى ﴿يسألونك عن الروح﴾ الآية

یہودیوں کا نبی کریم ﷺ سے روح کے بارے میں سوال اور اللہ عزوجل کے قول ”آپ ﷺ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں“ کے بیان میں

۲۵۲۶...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيبٍ اِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ لا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَاَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهُ يُوحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ ﴿وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ -

۲۵۲۶...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ﷺ ایک لکڑی سے سہارا لیتے ہوئے چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کا ایک یہود کی جماعت کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: آپ ﷺ سے روح کے بارے میں پوچھو۔ انہوں نے کہا: تمہیں اس بارے میں کیا شبہ ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ تم کو ایسا جواب دیں جو تمہیں ناگوار گزرے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ سے پوچھیے۔ ان میں سے کچھ نے کھڑے ہو کر آپ ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا۔ پس نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے اور انہیں اس بارے میں کوئی جواب نہ دیا۔ پس (اسی دوران) مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کی طرف وحی کی جا رہی ہے۔ پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ...... الخ یعنی ”آپ (ﷺ) سے روح

---

❶ فائدہ...... بالام عبرانی زبان کا لفظ ہے کیونکہ اگر عربی زبان کا ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔ اور عبرانی زبان میں بالام کے معنی ”بیل“ کے ہیں، چنانچہ یہود نے خود ہی اس کی تشریح بھی کر دی۔ اہل جنت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور شاید یہی وہ ستر ہزار افراد ہیں جن کی بیل اور مچھلی کے کلیجہ کے زائد ٹکڑے سے میزبانی کی جائے گی۔ زائدہ کلیجہ کے ساتھ ایک ٹکڑا ہوتا ہے جس کی لذت کلیجہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ (قاله القاضي العياض)

❷ غالباً اس سے مراد اس زمانہ کے یہودی رؤساء اور سردار ہوں گے اور چونکہ لوگ اپنے سرداروں کے پیچھے ہوتے ہیں، لہٰذا اگر وہ ایمان لے آتے تو سارے یہودی بھی ایمان لے آتے۔

کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرمادیں روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں کم علم عطا کیا گیا ہے۔ ❶

۲۵۲۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَفْصٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ﴿وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَا اُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ -

۲۵۲۷...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ کی ایک کھیتی میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا۔ باقی حدیث حضرت حفص کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔ البتہ حضرت وکیع کی روایت کردہ حدیث میں اِلَّا قَلِيْلًا ہے اور حضرت عیسیٰ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں وَ مَا اُوْتُوا ہے۔

۲۵۲۸...... حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ اِدْرِيسَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَرْوِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي نَخْلٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ ﴿وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ -

۲۵۲۸...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کھجوروں کے باغ میں ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ باقی حدیث گذشتہ حدیث کی طرح ہے البتہ اس روایت میں بھی وَمَآ اُوْتِيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ہے۔

۲۵۲۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللهِ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ اَقْضِيَكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اِنِّي لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ

۲۵۲۹...... حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ پس میں ان کے پاس آیا اور ان سے قرض کا مطالبہ کیا تو اس نے مجھ سے کہا: میں ہرگز تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا انکار کرو۔ تو میں نے اس سے کہا: ہرگز نہیں! میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر نہ کروں گا یہاں تک کہ تو مر جائے پھر دوبارہ زندہ کیا جائے۔ اس نے کہا: میں موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کردوں گا۔

❶ روح کے متعلق یہود نے آپ ﷺ سے سوال کیا لیکن یہ کس روح کے متعلق تھا؟ انسانی، حیوانی یا پھر جبرائیل علیہ السلام کے بارے میں جن کا لقب روح الامین ہے؟ یا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جنہیں قرآن میں "روح اللہ" کہا گیا ہے؟ چاروں ہی قول ہیں لیکن راجح قول یہی ہے کہ انہوں نے روح کی حقیقت کے متعلق دریافت کیا تھا۔ قرآن نے جواب دیا کہ "روح میرے رب کا حکم ہے" (یعنی تم روح کی حقیقت اور کنہ کو حاصل نہیں کرسکتے) کیونکہ تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

وَانِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الاَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ اِلَى قَوْلِهِ ﴿وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا﴾ -

جب میں مال اور اولاد کی طرف لوٹوں گا۔ حضرت وکیع نے کہا: حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ پس یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ...... سے وَاتِیْنَا فَرْدًا یعنی ”کیا آپ نے اس آدمی کو دیکھا ہے جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے ضرور بالضرور مال اور اولاد عطا کی جائیگی۔ کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے رحمٰن کے پاس سے کوئی وعدہ لے لیا ہے۔ ہرگز نہیں! عنقریب ہم لکھ لیں گے جو وہ کہتا ہے اور ہم اس کیلئے عذاب کو طویل کر دیں گے اور ہم اس چیز کے وارث ہیں جس کے بارے میں وہ کہتا ہے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا“۔

۲۵۳۰......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ -

۲۵۳۰...... ان اسناد سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت خبابؓ کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہا تھا۔ پس میں حضرت عاص بن وائل کیلئے کام کیا کرتا تھا۔ پھر میں ان کے پاس (اپنی مزدوری کا) تقاضا کرنے کیلئے آیا۔[1]

باب-۴۷۴ باب في قوله تعالىٰ ﴿وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم﴾

اللہ عزوجل کے قول ”اللہ انہیں آپ ﷺ کی موجودگی میں عذاب نہ دے گا“ کے بیان میں

۲۵۳۱...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الزِّيَادِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ اَبُو جَهْلٍ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيمٍ فَنَزَلَتْ ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ

۲۵۳۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو جہل نے کہا: اے اللہ! اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے حق ہے (تو ہمارے انکار کی وجہ سے) ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش فرمایا کوئی دردناک عذاب لے آ تو یہ آیت مبارکہ: وَ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ...... الخ نازل ہوئی کہ جب تک آپ (ﷺ) ان میں موجود ہیں اللہ انہیں عذاب نہ دے گا اور نہ ہی اللہ انہیں عذاب دینے والا ہے اس حال میں کہ وہ بخشش مانگتے ہوں او کیا وجہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ

[1] یہ عاص بن وائل مشہور صحابی حضرت عمروؓ بن العاص کا باپ تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں کفار کا سردار تھا، اسلام کی نعمت سے محروم رہا، ہجرت سے قبل مکہ ہی میں مر گیا تھا، پچاسی (۸۵) سال عمر پائی۔ (فتح الباری ۸/ ۴۳۰)

اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ -

دے حالانکہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں۔ ❶

باب-۴۷۵ باب قوله ﴿ان الانسان ليطغى ان رآه استغنى﴾

اللہ رب العزّت کے قول ''ہرگز نہیں بے شک انسان البتہ سرکشی کرتا ہے'' کے بیان میں

۲۵۳۲...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلٰى الْقَيْسِيُّ قَالا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ فَاَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا قَالَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لا نَدْرِي فِي حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّآهُ اسْتَغْنٰى اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى﴾ يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ ﴿اَلَمْ

۲۵۳۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو جہل نے کہا: کیا محمد (ﷺ) تمہارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ اسے کہا گیا: ہاں! تو اس نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم اور میں نے انہیں ایسا کرتے دیکھا تو ان کی گردن (معاذ اللہ) روندوں گا یا ان کا چہرہ مٹی میں ملاؤں گا۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے۔ اس ارادہ سے کہ وہ آپ ﷺ کی گردن کو روندے، جب وہ آپ ﷺ کے قریب ہونے لگا تو اچانک اپنی ایڑیوں پر واپس لوٹ آیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے کسی چیز سے بچ رہا تھا۔ پس اسے کہا گیا: تجھے کیا ہوا؟ تو اس نے کہا: میرے اور ان کے درمیان آگ کی خندق تھی، ہول اور بازو تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ مجھ سے قریب ہوتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو نوچ ڈالتے۔ پس اللہ رب العزّت نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ راوی حدیث کہتا ہے ہم نہیں جانتے کہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے یا ہمیں کسی اور طریقہ سے پہنچی ہے۔ آیات: كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى ''ہرگز نہیں! بے شک انسان البتہ سرکشی کرتا ہے (کیونکہ) اس نے اپنے آپ کو مستغنی سمجھ لیا ہے۔ بے شک تیرے پروردگار کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ کیا آپ ﷺ نے اس کو دیکھا ہے جو (ہمارے) بندے کو روکتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ کیا خیال ہے کہ اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا تقویٰ اختیار کرنے

❶ سورۃ الانفال پ ۹ میں باری تعالیٰ نے ابو جہل کا قول نقل فرمایا ہے۔ بعض روایات میں یہ قول دیگر کفار کی طرف بھی منسوب ہے، مثلاً نضر بن حارث وغیرہ۔ اصل میں ابو جہل اور رؤساء کفار نے کہا تھا کہ اگر یہ قرآن اے اللہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر بھیج دے (تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے) اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ جب تک رسول اللہ ﷺ تمہارے درمیان موجود ہیں تو مکہ کے کفار پر عذاب نہ آئے گا۔ گویا آپ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا کرشمہ تھا کہ کفر کے سرغنوں پر بھی آپ کی برکت سے عذاب مؤخر کر دیا گیا، البتہ جب نبی علیہ السلام مکہ سے ہجرت فرما گئے تو مکہ والوں پر عذاب کا نزول ہوا۔ بدر، احد، خندق اور دیگر غزوات میں اور فتح مکہ کی صورت میں۔

يَعْلَمْ بِاَنَّ اللهَ يَرٰى ـ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ـ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ـ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ـ كَلَّا لَا تُطِعْهُ﴾ ـ
زَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَاَمَرَهُ بِمَا اَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾ يَعْنِي قَوْمَهُ ـ

کا حکم دیتا (تو یہ اچھا نہ تھا) کیا خیال ہے اگر وہ جھٹلائے اور پیٹھ پھیرے (ابو جہل، تو پھر کیسے گرفت سے بچ سکتا ہے) یا وہ نہیں جانتا کہ اللہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم یقیناً اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچیں گے۔ ایسی پیشانی جو جھوٹی اور گناہ گار ہے۔ پس چاہئے کہ وہ اپنے مددگاروں کو پکارے۔ عنقریب ہم بھی فرشتوں کو بلائیں گے۔ ہرگز نہیں! آپ اس کی اطاعت نہ کریں" اور حضرت عبید اللہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اور اسے وہی حکم دیا جس کا انہیں حکم دیا ہے اور حضرت ابن عبد الاعلیٰ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللهَ ...... کا معنی بھی درج کیا کہ وہ اپنی قوم کو پکارے۔ ❶

باب-۶۷۶

باب الدخان
دھوئیں کے بیان میں

۲۵۳۳...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ اَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَاْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهُ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ ﴿قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ

۲۵۳۳...... حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبد اللہؓ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے درمیان لیٹے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: اے ابو عبد الرحمٰن! کندہ کے دروازوں کے پاس ایک قصہ گو بیان کر رہا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے وہ دھواں آنے والا ہے۔ پس وہ (دھواں) کفار کے سانسوں کو روک لے گا اور مؤمنین کے ساتھ صرف زکام کی کیفیت پیش آئے گی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ میں اٹھ بیٹھے پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہو تو وہ اپنے علم کے مطابق ہی بیان کرے اور جو بات نہیں جانتا تو کہے: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ تم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جو جس بات کو نہ جانتا ہو اس کے بارے میں کہے: اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پس بے شک اللہ رب العزت نے اپنے نبی مکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ (ﷺ) فرمادیں میں تم سے اس بات پر کوئی مزدوری

❶ سورۃ العلق کی مذکورہ آیات ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی تھیں۔ جس نے آنحضرت ﷺ کو تکالیف دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت وعید سنائی گئی اور عذاب جہنم کی خوشخبری سنائی گئے۔

حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ اَحَدُهُمْ فَيَرٰى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ-يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ﴾ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰىۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾-

فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ -

نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں سے بعضوں کی روگردانی دیکھی تو ارشاد فرمایا: اللہ نے ان پر سات سالہ قحط نازل فرمایا جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات سالہ قحط نازل ہوا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: پس ان پر ایک سالہ قحط آیا جس نے ہر چیز کو ملیا میٹ کر دیا۔ یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے چمڑے اور مردار کھائے اور ان میں سے جو کوئی آسمان کی طرف نظر کرتا تھا تو دھوئیں کی سی کیفیت دیکھتا تھا۔ پس آپ ﷺ کے پاس ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد (ﷺ)! بے شک آپ (ﷺ) اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دینے کیلئے تشریف لائے ہیں اور بے شک آپ (ﷺ) کی قوم و برادری تحقیق ہلاک ہو چکی۔ آپ (ﷺ) اللہ سے ان کیلئے دعا مانگیں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: آپ انتظار کریں، اس دن کا جس دن کھلم کھلا دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے۔ سے، بے شک تم لوٹنے والے ہو تک، نازل فرمائیں۔ تو انہوں نے کہا: کیا آخرت کا عذاب دور کیا جا سکتا ہے؟ تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: جس دن ہم پکڑیں گے بڑی گرفت کے ساتھ۔ بے شک ہم بدلہ لینے والے ہوں گے۔ پس اس پکڑ سے مراد بدر کے دن کی پکڑ ہے اور دھوئیں اور لزام (یعنی بدر کے دن کی گرفت و قتل) اور روم کی علامات کی نشانیاں گزر چکی ہیں۔ (1)

٢٥٣٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ

۲۵۳۴...... حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: میں مسجد میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کی

(1) فائدہ...... سورۃ الدخان قرآن کریم کے پچیسویں پارہ میں ہے۔ دُخان کے لفظی معنی دھویں کے ہیں۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "پس آپ انتظار کیجئے جس دن آسمان آئے گا واضح دھویں کی صورت میں"۔ اُس سے کون سا دن مراد ہے؟ اس میں متعدد اقوال ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ زمانہ ہے جب کفار مکہ کو قحط سالی کا سامنا تھا اور انہیں بھوک کی شدت سے فضا میں دھواں دھواں محسوس ہوتا تھا۔ مفسرین میں سے مجاہدؒ، ابراہیم نخعیؒ، ضحاکؒ اور عطیۃ العوفیؒ کا یہی قول ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے فتح مکہ کا دن مراد ہے جب گھڑ سواروں کی کثرت سے گرد و غبار کے بادل چھائے ہوئے تھے اور مکہ کی فضاء دھواں آلود محسوس ہوتی تھی۔ مفسرین میں سے امام قرطبیؒ نے اسے نقل کر کے ردّ کیا ہے۔ اور بعض نے فرمایا کہ قربِ قیامت میں ایک دن لوگوں پر دھواں چھا جائے گا، اس سے وہ دن مراد ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے اس قول کو ردّ فرمایا ہے۔

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ قَالَ يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفَاسِهِمْ حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾ قَالَ فَمُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ۔

تفسیر کرتا ہے۔ وہ اس آیت يَوْمَ يَبْطِشُ الْبَطْشَةَ ...... الخ کہ جس دن آسمان پر واضح دھواں ظاہر ہوگا کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قیامت کے دن دھواں لوگوں کے سانسوں کو بند کر دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی بات کا علم رکھتا ہے، وہ وہی بات کہے اور جو نہ جانتا ہو تو چاہئے کہ وہ کہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پس بیشک آدمی کی عقلمندی یہ ہے کہ وہ جس بات کا علم نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں کہے: اللہ اعلم۔ ان قریشیوں نے جب نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے ان کے خلاف قحط پڑنے کی دعا کی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں پر قحط اور مصیبت و تنگی آئی تھی۔ یہاں تک کہ جب کوئی آدمی آسمان کی طرف نظر کرتا تو اپنے اور آسمان کے درمیان اپنی مصیبت کی وجہ سے دھواں دیکھتا تھا اور یہاں تک کہ انہوں نے ہڈیوں کو کھایا۔ پس ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مضر (قبیلہ) کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ پس بے شک وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے مضر (قبیلہ) کیلئے بڑی جرأت کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ سے ان کیلئے دعا مانگی تو اللہ رب العزت نے إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ ...... الخ ہم چند دنوں کیلئے عذاب روکنے والے ہیں (لیکن) تم پھر وہی کام سرانجام دو گے۔ کہتے ہیں پس ان پر بارش برسائی گئی۔ پس جب وہ خوشحال ہو گئے تو پھر وہ اسی (بد عقیدگی) کی طرف لوٹ گئے جس پر پہلے سے قائم تھے تو اللہ رب العزت نے یہ آیات: فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ...... الخ نازل کی۔ (ترجمہ گذر چکا ہے) (اور ان لوگوں کی پکڑ بدر کے دن ہوئی)۔ [1]

۲۵۳۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ

۲۵۳۵...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

---

[1] فائدہ...... اسی سورۂ دخان میں کچھ آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
"یوم نبطش بطشة الکبریٰ" "جس دن ہم پکڑیں گے بڑی پکڑ" اس سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک غزوۂ بدر کا دن مراد ہے جس میں کفار کو ذلت آمیز اور سخت شکست سے دوچار ہونا پڑا اور مسلمانوں کے ہاتھوں قریش کے ستر (۷۰) بڑے بڑے سردار مارے گئے۔

الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ. الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ ۔

ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جو کہ گزر چکی ہیں: دھواں، لزام (قید و بند)، (غلبہ) روم بطشہ (جنگِ بدر) اور (شق) قمر۔

۲۵۳۶...... حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۲۵۳۶...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

۲۵۳۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ﴾ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ اَوِ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ اَوِ الدُّخَانِ ۔

۲۵۳۷...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ عزوجل کے قول: وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ ......الخ "ہم ضرور بالضرور بڑے عذاب سے پہلے انہیں چھوٹے عذاب دیں گے" کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں، (غلبہ) روم بطشہ (غزوۂ بدر) یا دھواں ہے اور شعبہ کو بطشہ یا دُخان میں شک ہے۔ [1]

باب-۷۷۴

باب انشقاق القمر
شقِ قمر کے معجزے کے بیان میں

۲۵۳۸...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اشْهَدُوا ۔

۲۵۳۸...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

۲۵۳۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ اَبِي

۲۵۳۹...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ منیٰ میں تھے کہ چاند پھٹ گیا، دو

---

[1] فائدہ...... سورۃ الم السجدۃ پ ۲۱ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ...... الآیۃ یعنی ہم انہیں (کفار کو) بڑے عذاب (آخرت کے عذاب) سے قبل چھوٹے چھوٹے عذاب ضرور دیں گے"۔ اس آیت میں چھوٹے عذابوں کی تفصیل حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمائی کہ روم کا غلبہ، بدر کی ذلت آمیز شکست، قحط سالی کا دھواں اسی مصائب دنیا کی صورتیں ہیں جن کو قرآن میں عذاب ادنیٰ کہا گیا۔

مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اشْهَدُوا -

ٹکڑوں میں۔ پس ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے پیچھے چلا گیا اور دوسرا دوسری طرف تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

۲۵۴۰ ـــــ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ -

۲۵۴۰ ...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا۔ پس ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے چھپالیا اور (دوسرا) ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! گواہ رہ۔

۲۵۴۱ ـــــ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ -

۲۵۴۱ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیثِ مبارکہ سابقہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

۲۵۴۲ ـــــ و حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِاِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ اشْهَدُوا اشْهَدُوا -

۲۵۴۲ ...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے البتہ حضرت ابن عدی کی روایت کردہ حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ، تم گواہ ہو جاؤ۔

۲۵۴۳ ـــــ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ -

۲۵۴۳ ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ انہیں کوئی نشانی (معجزہ) دکھائیں تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کا پھٹنا دکھایا۔

۲۵۴۴ ـــــ و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنَى

۲۵۴۴ ...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ حضرت شیبان کی روایت کردہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

حَدِيثِ شَيْبَانَ ۔

٢٥٤٥ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ اَبِي دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۲۵۴۵..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا اور ابو داوٗد کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑوں میں پھٹا۔

٢٥٤٦..... حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۲۵۴۶..... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا تھا۔[1]

باب-۴۷۸

باب فی الکفار

کافروں کے بیان میں

٢٥٤٧..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا اَحَدَ اَصْبَرُ

۲۵۴۷..... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی بھی اللہ رب العزت سے بڑھ کر تکلیفوں پر صبر کرنے والا نہیں ہے کہ اس کے ساتھ شریک کیا جاتا ہے اور اس کے لئے اولاد ثابت کی

---

[1] فائدہ..... آنحضرت ﷺ کے دیگر عظیم معجزات میں سے ایک معجزہ "شق القمر" یعنی چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا ہے۔
دلائل النبوۃ میں ابن عباسؓ کی ہدایت یہ ہے کہ: رؤساء مشرکین ولید بن المغیرہ، ابو جہل بن ہشام، اسود بن عبد یغوث، نضر بن الحارث وغیرہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اگر آپ دعوائے نبوت میں سچے ہیں تو ہمارے لیے چاند کے دو ٹکڑے کر دیجئے اس طرح کہ اس کا آدھا ٹکڑا جبل ابو قبیس پر نظر آئے اور دوسرا جبل قعیقعان پر۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا کہ اگر میں ایسا کر دوں تو کیا تم ایمان لے آؤ گے؟ کہنے لگے ہاں۔ یہ چودھویں کی رات تھی۔ حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! یہ جو کچھ مطالبہ کر رہے ہیں پورا فرمادے۔ حضور ﷺ کی دعا پوری ہوئی اور چاند کے دو ٹکڑے ہوئے، آدھا ابو قبیس پر اور آدھا قعیقعان پر۔ آپ ﷺ نے پکار کر فرمایا: اے ابو سلمۃ بن عبد الاسد اور ارقم بن ابی الأرقم! گواہ رہو!"۔ تاکہ منکرین پر حجت ہو جائے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ: کفار مکہ نے کہا: یہ جادو جو تمہارے اوپر ابن ابی کبشہ (حضورؐ) نے کر دیا ہے۔ باہر سے آنے والے مسافروں سے پوچھو اگر وہ بھی تمہارے مشاہدہ کی تصدیق کریں تو بے شک وہ (حضور ﷺ) سچے ہیں۔ اور اگر وہ انکار کریں تو پھر سمجھ لو تمہارے اوپر اس نے سحر کیا ہے۔ (بیہقی فی الدلائل)
چنانچہ مسافروں سے پوچھا گیا تو انہوں نے تصدیق کی اور کہا کہ ہم نے بھی چاند کے دو ٹکڑے دیکھے ہیں۔ تاریخ فرشتہ میں یہ ہے کہ اس وقت کے ہندوستانی راجہ نے بھی چاند کے دو ٹکڑوں کا مشاہدہ کیا تھا۔ (دیکھئے تاریخ فرشتہ۔ حکام مالابار ۲/۴۸۸)

عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ يُشْرَكُ بِهِ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ -

جاتی ہے پھر بھی وہ انہیں عافیت اور رزق عطا کرتا ہے۔[1]

۲۵۴۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ اِلَّا قَوْلَهُ وَيُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ -

۲۵۴۸...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے البتہ اس روایت میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ اللہ کے لئے اولاد ثابت کی جاتی ہے۔

۲۵۴۹...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى اِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَيَجْعَلُونَ لَــــهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيهِمْ وَيُعْطِيهِمْ -

۲۵۴۹...... حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی تکلیف دہ باتوں کو سن کران پر صبر کرنے والا نہیں ہے۔(اللہ) کے لئے ہمسر بناتے ہیں اور اس کے لئے اولاد ثابت کرتے ہیں پھر بھی وہ اس کے باوجود انہیں رزق اور عافیت اور (دوسری چیزیں) عطا کرتا ہے۔

باب-۴۷۹ باب طلب الكافر الفداء بملء الارض ذهبًا

کافروں سے زمین بھر کے برابر فدیہ طلب کرنے کے بیان میں

۲۵۵۰...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ اَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاَبَيْتَ اِلَّا الشِّرْكَ -

۲۵۵۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جہنم والوں میں سے کم عذاب والوں سے فرمائے گا اگر دنیا اور جو کچھ اس میں ہے تیرے لیے ہو تو کیا تو اس عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے وہ دے دے گا۔ وہ کہے گا: جی ہاں! اللہ فرمائے گا کہ میں نے تجھ سے اس سے بھی کم ترین چیز کا مطالبہ اس وقت کیا تھا جب تو آدمؑ کی پشت میں تھا کہ تو (مجھ سے) شرک نہ کرنا۔ (راوی حدیث کہتا ہے) میرا گمان ہے کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا) میں تجھ کو جہنم میں نہ ڈالوں گا۔ پس تو نے شرک کے سوا (باقی سب باتوں کا) انکار کیا۔

۲۵۵۱...... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

۲۵۵۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے

---

[1] یعنی اس کے پیغمبروں کو تکلیف دی جاتی ہے لیکن وہ فوراً اپنا عذاب نہیں بھیجتا۔

يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ اِلا قَوْلَهُ وَلا اُدْخِلُكَ النَّارَ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ -

سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں البتہ اس حدیث میں "میں تجھ کو جہنم میں داخل نہ کروں گا" مذکور نہیں۔

۲۵۵۲...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذَلِكَ -

۲۵۵۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تیرے لئے زمین بھر کے سونا ہوتا تو کیا تو اسے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ کر دیتا؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں! تو اس سے کہا جائے گا: تجھ سے اس سے بھی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

۲۵۵۳...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ كِلاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ -

۲۵۵۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اسے کہا جائے گا: تو نے جھوٹ کہا حالانکہ تجھ سے اس سے آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

باب-۴۸۰ باب يحشر الكافر على وجهه

کافر کا چہرے کے بل جمع کیے جانے کے بیان میں

۲۵۵۴...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِي اَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى اَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۵۵۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کفار کو کیسے چہرے کے بل جمع کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ (اللہ عزوجل) جو دنیا میں اسے پاؤں کے بل چلاتا ہے وہ قیامت کے دن اسے چہرے کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟ یہ حدیث (سن کر) حضرت قتادہؒ نے کہا: کیوں نہیں! ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم۔ ❶

❶ فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کو قیامت میں چہروں کے بل چلایا جائے گا ان کی تذلیل کے لیے۔ مسندِ بزاز میں حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ روز حشر لوگوں کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک گروہ سواریوں پر سوار...... (جاری ہے)

قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا۔

باب-۴۸۱ باب صبغ انعم اهل الدنيا في النار وصبغ اشدهم بؤسًا في الجنة

جہنم میں اہل دنیا کی نعمتوں کے اثر اور جنت میں (دنیا کی) سختیوں اور تکلیفوں کے اثر کے بیان میں

۲۵۵۵...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

۲۵۵۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم والوں میں اس آدمی کو لایا جائے گا جو اہل دنیا میں سے (دنیا میں) بہت نعمتوں والا تھا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدمؑ! کیا تو نے کبھی بھلائی بھی دیکھی تھی؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت بھی ملی تھی؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! اللہ کی قسم نہیں (ملی) اور (پھر) اہل جنت میں سے اس آدمی کو پیش کیا جائے گا جسے دنیا میں لوگوں سے سب سے زیادہ تکلیفیں آئی ہوں گی۔ پھر اسے جنت میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا: اے ابن آدمؑ! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف بھی دیکھی؟ کیا تجھ پر کوئی سختی بھی گزری؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم نہیں، کبھی کوئی تکلیف میرے پاس سے نہ گزری اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی شدت و سختی دیکھی۔

باب-۴۸۲ باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة وتعجيل حسنات الكافر في الدنيا

مؤمن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت (دونوں) میں ملنے اور کافر کی نیکیوں کا بدلہ صرف دنیا میں دیئے جانے کے بیان میں

۲۵۵۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا

۲۵۵۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی مؤمن سے ایک نیکی کا بھی ظلم نہیں کرے گا دنیا میں اسے اس کا بدلہ عطا کیا جائے گا اور آخرت میں بھی اسے اس کا بدلہ عطا کیا جائے گا اور کافر کو دنیا میں ہی بدلہ عطا کر دیا جاتا ہے جو وہ نیکیاں اللہ کی رضا کے لئے کرتا ہے۔ یہاں

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہوگا۔ دوسرا گروہ پیدل پاؤں پر چلنے والوں کا ہوگا۔ تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ: احادیث کے مجموعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مقربین سواریوں پر سوار ہوں گے، عام مسلمان پیدل ہوں گے، جبکہ کفار کو چہروں کے بل لایا جائے گا۔ اور چہروں کے بل گھسیٹے جانے کی حکمت حافظؒ نے یہ لکھی ہے کہ چونکہ دنیا میں وہ خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر پیشانی نہیں ٹیکتے تھے اس لئے اس کے مناسب حال سزا دی جائیگی۔ واللہ اعلم

(فتح الباری ۸/ ۴۹۲۔ ۱۱/ ۳۸۲)

فِي الْآخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا۔

تک کہ جب آخرت میں فیصلہ ہو گا تو اس کے لئے کوئی نیکی نہ ہو گی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

۲۵۵۷...... حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ۔

۲۵۵۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کافر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس وجہ سے دنیا سے ہی اسے لقمہ کھلا دیا جاتا ہے اور مؤمن کے لئے اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو آخرت کے لئے ذخیرہ کرتا رہتا ہے اور دنیا میں اپنی اطاعت پر اسے رزق عطا کرتا ہے۔[1]

۲۵۵۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا۔

۲۵۵۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایات ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

باب-۴۸۳ باب مثل المؤمن كالزرع ومثل الكافر كشجر الارز

مؤمن اور کافر کی مثال کے بیان میں

۲۵۵۹...... حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ۔

۲۵۵۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ اسے ہمیشہ ہوا جھکاتی رہتی ہے اور مؤمن کو بھی مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو حرکت نہیں کرتا یہاں تک کہ اسے جڑ سے اکھیڑ دیا جاتا ہے۔

۲۵۶۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ

۲۵۶۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔ البتہ حضرت عبد الرزاق کی روایت کردہ حدیث میں الفاظی فرق ہے۔

---

[1] فائدہ...... یعنی مؤمن کو اسکی نیکیوں اور حسنات کا دوہرا فائدہ ہوتا ہے۔ دنیا میں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ دنیا کی نعمتیں، رزق اور انعامات عطا فرماتے ہیں جو بقول طیبی شارح مشکوۃ کے بدلہ نہیں ہوتا بلکہ فقط انعام ہوتا ہے۔
جبکہ اسی حسنات کا اصل بدلہ آخرت کے لیے ذخیرہ ہو جاتا ہے وہیں اسے دیا جائے گا۔ جبکہ کافر اگر دنیا میں کوئی نیکی کرتا ہے مثلاً کسی بے گناہ کو قید سے رہائی دلوانا، کسی ڈوبتے کو بچانا وغیرہ تو اس کو دنیا ہی میں اس کا بدلہ چکا کر حساب برابر کر دیا جاتا ہے۔ آخرت کی نعمتوں میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

قَوْلِهِ تُمِيلُهُ تُفِيئُهُ ـ

۲۵۶۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرَى حَتّٰى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى اَصْلِهَا لا يُفِيئُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً ـ

۲۵۶۱...... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اسے جھونکے دیتی ہے۔ ایک مرتبہ اسے گرادیتی ہے۔ اور ایک مرتبہ اسے سیدھا کردیتی ہے۔ یہاں تک کہ خشک ہوجاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے۔ اسے کوئی بھی (ہوا) نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ ❶

۲۵۶۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا حَتّٰى يَاْتِيَهُ اَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً ـ

۲۵۶۲...... حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے، ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی اسے گرادیتی اور کبھی سیدھا کردیتی ہے یہاں تک کہ اس کا مقررہ وقت آجاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جو اپنے اس تنے پر کھڑا رہتا ہے جسے کوئی آفت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

۲۵۶۳...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ قَالا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ اَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ وَاَمَّا

۲۵۶۳...... حضرت عبداللہ بن کعبؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسی (سابقہ حدیث کی) طرح ارشاد فرمایا۔ البتہ حضرت محمود نے بشر سے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا: کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اور ابن حاتم نے منافق کی مثال کہا ہے جیسا کہ حضرت زہیر نے کہا۔

---

❶ فائدہ...... حدیث بالا کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح پودے اور کھیتی کو ہوائیں ہلاتی ہیں اور اتنا تیز ہلاتی ہیں کہ وہ پودا زمین سے لگ جاتا ہے لیکن پھر دوبارہ کھڑا ہوجاتا ہے اسی طرح مؤمن کو امراض و مصائب اور امتحانات و آزمائشوں کے ذریعہ ہلایا جاتا ہے لیکن جس کھیتی کیلئے یہ ہوائیں انجام کار کے اعتبار سے مفید ثابت ہوتی ہیں کہ پودے کو مضبوط کردیتی ہیں اسی طرح امراض و مصائب مؤمن کے انجام کو بہتر کر دیتے ہیں کہ وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتے ہیں۔ بعض علماء نے اس کی یہ تشریح کی ہے کہ مؤمن اللہ کا حکم آتے ہی جھک جاتا ہے تن کر کھڑا نہیں ہوتا جس طرح کھیتی ہوا چلنے پر جھک جاتی ہے۔ اور کافر خدا کے حکم کے آگے تن کر کھڑا ہوجاتا ہے جس طرح صنوبر کا درخت ہواؤں کے تھپیڑے برداشت کرلیتا ہے لیکن آخر ایک تیز ہوا کا جھونکا اسے جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے بالکل اسی طرح کافر کو بھی موت کا ایک ہی جھٹکا ہمیشہ کیلئے نامراد کردیتا ہے۔

ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ -

٢٥٦٤...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ -

٢٥٦٤...... اس سند سے یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے البتہ ان سب اسناد سے یہ بات مروی ہے کہ کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے۔

باب-۴۸۴ باب مثل المؤمن مثل النخلة

مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہونے کے بیان میں

٢٥٦٥...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيى قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا -

٢٥٦٥...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال مسلمان کی طرح ہے۔ پس تم مجھے بیان کرو کہ وہ کون سا درخت ہے؟ پس لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف گردش کرنے لگا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے شرم محسوس کی۔ پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ ہی ہمیں بتا دیں وہ کونسا درخت ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ کہتے ہیں پھر میں نے اس بات کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو یہ میرے نزدیک فلاں فلاں چیز سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔[1]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے مسلمان کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہے۔ اور ایک روایت میں وجہ تشبیہ یہ بیان کی گئی ہے جس طرح کھجور کے درخت کے پتے نہیں گرتے اسی طرح مؤمن کی دعائیں بھی رد اور ساقط نہیں ہوتیں۔ علامہ عینیؒ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں کہ: بعض علماء نے فرمایا کہ مسلمانوں کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح کھجور کا درخت فوائد، نافعیت کے اعتبار سے بہت اچھا ہوتا ہے، اس کا پھل میٹھا اور وجود دائمی ہوتا ہے، اس کا سایہ ہمیشہ ہوتا ہے، اس کا پھل ہر حالت میں خواہ کچی کی شکل میں یا کھجور کی یا چھوہارے کی کھایا جاتا ہے، اسی طرح مسلمان بھی ہر طرح سے خیر ہی خیر ہوتا ہے، وہ اپنے ایمان کے اعتبار سے اللہ و رسول ﷺ کا محبوب، اعلیٰ اخلاق کی بناء پر بندوں کا محبوب اور اپنی نرم روی کی بناء پر ہر مخلوق کیلئے پسندیدہ ہوتا ہے۔

(ملخص از عمدۃ القاری ۲/ ۱۴)

٢٥٦٦...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ الضُّبَعِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ اَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاُلْقِيَ فِي نَفْسِي اَوْ رُوعِيَ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ اُرِيدُ اَنْ اَقُولَهَا فَاِذَا اَسْنَانُ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هِيَ النَّخْلَةُ -

٢٥٦٦...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ارشاد فرمایا: مجھے اس درخت کی خبر دو جس کی مثال مؤمن کی طرح ہے؟ پس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جنگل کے درختوں کا ذکر کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے اسے کہنے کا ارادہ کیا لیکن میں وہاں موجود بڑے لوگوں کی وجہ سے بات کرنے سے ڈر گیا۔ جب وہ سب خاموش ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

٢٥٦٧...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا -

٢٥٦٧...... حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا۔ پس میں نے ان سے ایک حدیث کے سوا کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں کھجور کے درخت کا گودا پیش کیا گیا۔ باقی حدیث سابقہ روایات ہی کی طرح ہے۔

٢٥٦٨...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ -

٢٥٦٨...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجور کے درخت کا گودا پیش کیا گیا۔ باقی حدیث سابقہ حدیثوں کی طرح ہے۔

٢٥٦٩...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شِبْهِ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ اِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِي اُكُلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي اَيْضًا وَلَا تُؤْتِي اُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا -

٢٥٦٩...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مشابہ ہوتا ہے یا فرمایا: مسلمان مرد کے مشابہ ہوتا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شاید کہ وہ مسلمان ہو۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: انہوں نے شاید یہ کہا: وہ پھل دیتا ہے اور اسی طرح میں نے اپنے سے علاوہ کی روایات میں یہ پایا ہے کہ وہ ہر وقت پھل نہیں دیتا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: پس میرے دل میں یہ بات واقع ہوگئی کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا اور میں نے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ نہیں بول رہے تو میں نے اس بارے میں کوئی بات کرنا پسند نہ کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم بتا دیتے تو یہ فلاں فلاں چیز سے زیادہ (میرے نزدیک) پسندیدہ ہوتا۔❶

باب-۴۸۵ باب تحریش الشیطان وبعثه سرایاه لفتنة الناس وان مع کل انسان قرینًا

شیطان کا لوگوں کے درمیان فتنہ وفساد ڈلوانے کیلئے اپنے لشکروں کو بھیجنے کے بیان میں

۲۵۷۰...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ -

۲۵۷۰...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بیشک شیطان، تحقیق مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ نمازی حضرات اس کی جزیرۂ عرب میں عبادت کریں لیکن وہ ان میں لڑائی اور فساد کرا دے گا۔ (یعنی جزیرۂ عرب کے باشندوں سے مایوس ہو چکا ہے کہ وہ کفر وشرک میں لوٹ جائیں گے لیکن ان میں پھوٹ ڈلوانے اور لڑائی کروانے سے مایوس نہیں ہوا۔)

۲۵۷۱...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ -

۲۵۷۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۵۷۲...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ

۲۵۷۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے۔ پس وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالیں۔ پس ان لشکر والوں میں سے اس کے نزدیک بڑے مقام والا وہی ہوتا ہے جو ان میں سب سے زیادہ فتنہ ڈالنے والا ہو۔❷

---

❶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذہن فوراً کھجور کے درخت کی طرف منتقل ہو گیا لیکن مجلس میں کبارِ صحابہ کی موجودگی اور ان کے آنحضرت ﷺ کے سامنے خاموش رہنے کی بناء پر ابنِ عمرؓ (جو اس وقت نوجوان تھے) نے بولنا خلاف ادب سمجھا اور خاموش رہے۔ لیکن جب ان کے والد گرامی حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارا اوہاں! اس سوال کا جواب دینا میرے لئے فخر کی بات تھی کہ جو بات کبارِ صحابہ کو معلوم نہیں اور ان کا ذہن اس طرف نہیں گیا میرے نوعمر بیٹے نے اس کا جواب دے دیا، پھر آنحضرت ﷺ انہیں دعا دیتے جو اس سے زیادہ فخر کی بات تھی۔

❷ ابلیس کا تخت اور عرش سمندر کے اوپر ہونے کے کیا معنیٰ ہیں؟ علامہ طیبیؒ شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ:
"یہ بھی ممکن ہے کہ یہ جملہ اپنے ظاہری معنیٰ پر محمول ہو اور شیطان نے اپنا تختِ حکومت واقعتاً پانی پر قائم کیا ہو اور یہ بھی اس کی سرکشی کی ایک انتہائی علامت ہے کہ جس طرح باری تعالیٰ کا عرش پانی پر ہے "وکان عرشه علی الماء" اسی طرح اس نے بھی اپنا عرش پانی پر بنایا۔ جبکہ یہ جملہ کنایہ پر بھی محمول ہو سکتا ہے اور یہ اس کے مخلوق کو گمراہ کرنے کے غلبہ اور تسلط پر دال ہو سکتا ہے۔ (طیبی شرح مشکوٰۃ ۱/ ۲۰۷)

النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً ـ

۲۵۷۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ ـ

۲۵۷۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے۔ پھر وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے پس اس کے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے وہی مقرب ہوتا ہے جو فتنہ ڈالنے میں ان سے بڑا ہو۔ ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اس اس طرح کیا تو شیطان کہتا ہے: تو نے کوئی (بڑا کام) سر انجام نہیں دیا۔ پھر ان میں ایک (اور) آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے (فلاں آدمی) کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈلوادی۔ شیطان اسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے۔ ہاں! تو ہے (جس نے بڑا کام کیا ہے) حضرت اعمش نے کہا، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: وہ اسے اپنے سے چمٹالیتا ہے۔

۲۵۷۴...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً ـ

۲۵۷۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: شیطان اپنے لشکریوں کو بھیجتا ہے، وہ لوگوں میں فتنہ ڈالتے ہیں۔ پس ان میں سے مرتبہ کے اعتبار سے وہی زیادہ بڑا ہوتا ہے جو ان میں سے فتنہ ڈالنے کے اعتبار سے بڑا ہو۔

۲۵۷۵...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَاِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِي اِلَّا بِخَيْرٍ ـ

۲۵۷۵...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا (ہمزاد) جن ساتھی مقرر کیا گیا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: آپ ﷺ کے ساتھ بھی، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور میرے ساتھ بھی۔ مگر اللہ نے مجھے اس پر مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ پس وہ مجھے نیکی ہی کا حکم کرتا ہے۔

۲۵۷۶...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيَانِ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَقَدْ

۲۵۷۶...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ روایت کی طرح مروی ہے۔ البتہ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی جن اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

۲۵۷۷...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ رَبِّي اَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ۔

۲۵۷۷...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ پس مجھے اس (چلے جانے) پر غیرت آئی۔ پس آپ ﷺ تشریف لائے تو دیکھا کہ میں کیا کر رہی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تجھے کیا ہوا، کیا تجھے غیرت آئی؟ میں نے عرض کیا: مجھے کیا ہے کہ مجھ جیسی عورت کو آپ (ﷺ) جیسے مرد پر غیرت نہ آئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس تیرا شیطان آیا؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کیا ہر انسان کے ساتھ (شیطان) ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب نے اس کے خلاف میری مدد کی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا۔[1]

باب-۴۸۶ باب لن يدخل احدٌ الجنة بعمله بل برحمة الله تعالىٰ

کوئی بھی اپنے اعمال سے جنت میں داخل نہ ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہونے کے بیان میں

۲۵۷۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلا اِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلا اِيَّايَ اِلا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدِّدُوا -

۲۵۷۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہ دے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی، نہیں! مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا لیکن تم سیدھی راہ پر گامزن رہو۔[2]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر انسان کے ساتھ ایک جن شیطان ہوتا ہے تاکہ اسے گناہوں کی راہ پر چلائے۔ اس کا نام وسواس ہوتا ہے اور جب کسی انسان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ ابلیسی بچہ بھی پیدا ہوتا ہے۔
دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی شیطان تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے شیطان کو مغلوب کر دیا اور آپ ﷺ اس کے شر سے محفوظ ہو گئے۔ اور بعض حضرات مثلاً قاضی عیاضؒ نے لفظ "اسلم" میں یہ احتمال بھی قرار دیا ہے کہ وہ شیطان مسلمان ہو گیا۔ علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ممکن ہے اس نے اپنے نبی ﷺ کو بطور کرامت یہ معجزہ عطا فرمایا ہو کہ ان کے شیطان کو مسلمان فرما دیا ہو۔ واللہ اعلم

[2] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۲۵۷۹...... و حَدَّثَنِيهِ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَكِنْ سَدِّدُوا۔

۲۵۷۹...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ جملہ کہ اللہ اپنی رحمت اور فضل سے (ڈھانپ لے گا) اور "تم سیدھی راہ پر گامزن رہو" مذکور نہیں۔

۲۵۸۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيلَ وَلا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلا أَنَا إِلا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ۔

۲۵۸۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی آدمی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہ کرائے گا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ میرا رب مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا۔

۲۵۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلا أَنَا إِلا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ وَلا أَنَا إِلا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ۔

۲۵۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے اس کا عمل نجات دلوادے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ مجھے اللہ مغفرت اور رحمت سے ڈھانپ لے گا۔ علامہ ابن عونؒ نے کہا: اس طرح اپنے ہاتھ کے ساتھ سر پر اشارہ کر کے بتایا اور مجھے بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنی مغفرت کے ساتھ ڈھانپ لے گا۔

۲۵۸۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلا

۲۵۸۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسے اس کے اعمال نجات دے دیں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❷ فائدہ...... اس حدیث سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ انسان اپنے اعمال کے ذریعہ سے جنت میں داخل نہیں ہو گا جب کہ یہ قرآن کریم کے بعض ارشادات کے معارض معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: تلك الجنة التي اورثتموها بما كنتم تعملون (الزخرف ۷۲) اور بھی دیگر آیات میں یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ گویا قرآن وحدیث کے مابین بظاہر تعارض ہو گیا۔ علمائے دونوں کے درمیان تطبیق دی ہے۔ اس بارے میں مختلف اقوال ہیں:

۱- ارشاد قرآنی کے بموجب اعمال صالحہ نجات اخروی کا سبب ظاہر ہیں لیکن اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہوتی ہے اور اگر اس کی رحمت نہ ہو تو نہ ایمان کی نعمت حاصل ہو نہ اعمال کی، گویا رحمتِ خداوندی اعمال صالحہ کی توفیق ملنے کا سبب ہے اور اعمال جنت میں دخول اور نجات اخروی کا سبب ظاہر ہیں۔ ابن بطالؒ نے فرمایا کہ:
مطلق دخولِ جنت تو خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہو گا البتہ جنت میں درجات کا فرق و تفاوت باعتبار اعمال ہو گا۔

اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلا اَنَا اِلا اَنْ يَتَدَارَكَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ ۔

کے رسول! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھ کو اپنی رحمت میں لے لے گا۔

٢٥٨٣...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَنْ يُدْخِلَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلا اَنَا اِلا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ ۔

٢٥٨٣...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی کو بھی اس کے اعمال جنت میں داخل نہ کرائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے گا۔

٢٥٨٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا اَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَلا اَنْتَ قَالَ وَلا اَنَا اِلا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ -

٢٥٨٤...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور سیدھی راہ پر گامزن رہو اور جان رکھو کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے اعمال (کی وجہ) سے نجات حاصل نہ کرے گا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے گا۔

٢٥٨٥......و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ-

٢٥٨٥...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

٢٥٨٦...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ بِالاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ-

٢٥٨٦...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ حضرت ابن نمیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

٢٥٨٧...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَاَبْشِرُوا۔

٢٥٨٧...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث سابقہ روایت کی طرح روایت کی ہے البتہ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ "خوش ہو جاؤ۔"

٢٥٨٨......حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ

٢٥٨٨...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ تم کو اسکے اعمال جنت میں داخل نہ کریں گے اور نہ ہی اسے جہنم سے بچائیں گے اور نہ مجھے مگر یہ

عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللهِ۔

کہ اللہ کی طرف سے رحمت کے ساتھ۔

۲۵۸۹...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاَبْشِرُوا فَاِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللهِ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ۔

۲۵۸۹...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدھی راہ پر گامزن رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری دو کیونکہ کسی کو اسکے عمل جنت میں داخل نہ کرائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے گا اور جان لو، اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔ [1]

۲۵۹۰...... و حَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاَبْشِرُوا ۔

۲۵۹۰...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ جملہ کہ "خوشخبری دو" مذکور نہیں۔

باب-۴۸۷ باب اکثار الاعمال والاجتهاد في العبادة

اعمال کی کثرت اور عبادت میں پوری کوشش کرنے کے بیان میں

۲۵۹۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۔

۲۵۹۱...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح نماز پڑھی کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک سوجھ گئے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ ﷺ ایسی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ (اگر بالفرض ہوں) معاف کر دیئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ [2]

---

[1] فائدہ...... اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نیکی میں اللہ تعالیٰ کو میانہ روی اور اعتدال پسند ہے۔ گویا ان کے ہاں عمل کی مقدار اور کمیت نہیں دیکھی جاتی بلکہ عمل کی کیفیت اور اخلاص ودوام دیکھا جاتا ہے۔

[2] معنی یہ ہیں کہ کیا میں اپنا تہجد کا عمل چھوڑ دوں تو میں تو شکر گذار بندہ نہ رہوں گا۔

۲۵۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۔

۲۵۹۲...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اتنا قیام فرمایا کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آگیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: تحقیق! اللہ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما چکا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں (اپنے رب عزوجل کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۲۵۹۳...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَفَطَّرَ رِجْلاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ اَتَصْنَعُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَفَلا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۔

۲۵۹۳...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

باب-۴۸۸ باب الاقتصاد في الموعظة

وعظ و نصیحت میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں

۲۵۹۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ فَقَالَ اِنِّي اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

۲۵۹۴...... حضرت شقیقؒ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبد اللہؓ کے دروازے پر ان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ نخعی کا گذر ہوا تو ہم نے کہا (عبد اللہ کو) ہمارے یہاں حاضر ہونے کی اطلاع دے دینا۔ تھوڑی دیر بعد ہی حضرت عبد اللہ ہمارے پاس تشریف لائے تو کہا مجھے تمہارے آنے کی اطلاع دی گئی اور مجھے تمہاری طرف آنے سے اس بات کے علاوہ کسی بات نے منع نہیں کیا کہ میں تمہیں تنگ دل کرنے کو پسند نہ کرتا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے اکتا جانے کے خوف کی وجہ سے کچھ دنوں کے لئے وعظ و نصیحت کا ناغہ کر لیا کرتے تھے۔[1]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے بڑی اہم نصیحت اور عملی اختیار سے بہت کار آمد ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ انسان کی طبیعت میں کسی چیز کے تسلسل سے گرانی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اعمال صالحہ میں سے دعوت وارشاد اور اصلاح و تبلیغ، وعظ و نصیحت کو کبھی کبھی کرنا چاہیئے تاکہ سننے والے بیانات کی کثرت اور وعظ و نصیحت کے عموم سے اکتا نہ جائیں اور دعوت وارشاد وعظ نصیحت کی اہمیت دلوں سے ختم نہ ہو جائے۔

۲۵۹۵ ـــــ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابُ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ۔

۲۵۹۵ ...... ان تمام اسناد سے بھی یہ حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے اکتا جانے کے خوف کی وجہ سے کچھ دنوں کیلئے وعظ و نصیحت کا ناغہ کرلیا کرتے تھے) مروی ہے۔

۲۵۹۶ ...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

۲۵۹۶ ...... حضرت شقیق ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو ہر جمعرات کے دن وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے تو ان سے ایک آدمی نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! ہم آپ کی حدیثوں اور باتوں کو پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں اور ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ و نصیحت کیا کریں۔ تو انہوں نے کہا: مجھے تمہارے اکتا جانے کے ڈر کے علاوہ کوئی چیز احادیث روایت کرنے سے روکنے والی نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے اکتا جانے کے خوف کی وجہ سے کچھ دنوں کیلئے وعظ و نصیحت کا ناغہ کرلیا کرتے تھے۔

كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها

كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها

جنت، اہل جنت اور اس کی صفات کا بیان

۲۵۹۷...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ -

۲۵۹۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت تکلیفوں سے گھری ہوئی ہے جبکہ دوزخ نفسانی خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔ [1]

۲۵۹۸...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۲۵۹۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث ہی کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۵۹۹...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الاَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَ قَالَ سَعِيدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لا عَيْنٌ رَاَتْ وَلا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ -

۲۵۹۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے: فلا تعلم نفس...... الخ "سو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو (نعمتیں) ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔

۲۶۰۰...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لا عَيْنٌ رَاَتْ وَلا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

۲۶۰۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا (اور وہ نعمتیں ان کے لئے) جمع کر رکھی ہیں، ان کا ذکر چھوڑو

---

[1] فائدہ...... حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جنت تک پہنچنا بغیر مشقت اور محنت کے ممکن نہیں۔ جب تک انسان اپنی طبیعت پر جبر کر کے خلاف طبیعت کاموں کے کرنے پر آمادہ نہ ہو مثلاً طاعات کا کرنا نفس پر گراں اور ناگوار ہوتا ہے جان و مال لگانا شاق ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بغیر جنت کا حصول بھی ناممکنات میں سے ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جنت کو ناپسندیدہ امور کے کرنے سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ جبکہ جہنم کو خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ یعنی شہوات ممنوعہ مثلاً شراب، زنا، نامحرم کو دیکھنا، غیبت، چوری، دوسروں کا مال ناحق غصب کرنا وغیرہ انسان کیلئے پسندیدہ امور ہیں اور جہنم کو اس سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ یعنی ان امور کا مرتکب جہنم کا مستحق ہوتا ہے۔

ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ـ

جن کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اطلاع دے رکھی ہے۔

۲۶۰۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَاَ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾۔

۲۶۰۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گذرا یہ نعمتیں ان کیلئے جمع کر رکھی ہیں بلکہ ان کا ذکر چھوڑو، جن نعمتوں کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اطلاع دے رکھی ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: **فلا تعلم نفس** ......الخ یعنی "کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو نعمتیں ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔"

۲۶۰۲...... حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ وَهَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو صَخْرٍ اَنَّ اَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى ثُمَّ قَالَ ﷺ فِي آخِرِ حَدِيْثِهٖ فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ ـ

۲۶۰۲...... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک ایسی مجلس میں موجود تھا کہ جس میں آپ ﷺ نے جنت کی بہت تعریف بیان فرمائی یہاں تک کہ انتہا ہو گئی پھر آپ ﷺ نے اپنے بیان کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: **تتجا فی جنوبھم عن المضاجع**......الخ یعنی "جدا رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہوں سے، پکارتے ہیں اپنے رب کو، ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا ہوا خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔" ❶

۲۶۰۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ ـ

۲۶۰۳...... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں چلنے والا سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔

---

❶ فائدہ...... جنت کی نعمتوں کے متعلق بس یہی انتہا ہے کہ کسی انسان نے ان نعمتوں کے بارے میں سنا نہ دیکھا نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گزرا۔ یعنی جنت اور اس کی نعمتیں انسانی تصور کی حدود سے ماوراء اور اس کی عقل کے ادراک سے باہر ہیں۔ البتہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے قرآن وحدیث میں جنت کی نعمتوں کا کافی ذکر فرمایا ہے۔ علماء حق نے جنت کی نعمتوں کے تذکروں پر مستقل رسالے بھی لکھے ہیں۔

باب-۴۸۹ باب ان في الجنة شجرةً يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها

جنت میں ایک ایسے درخت کے بیان میں کہ جس کے سائے میں چلنے والا سوار سو سال تک چلتا رہے گا پھر بھی اسے طے نہیں کر سکے گا

٢٦٠٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ لا يَقْطَعُهَا۔

۲۶۰۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے لیکن اس روایت میں ولا یقطعھا یعنی وہ سوار اس درخت کو سو سال تک بھی طے نہیں کر سکے گا، الفاظ زائد ہیں۔

٢٦٠٥...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لا يَقْطَعُهَا۔

۲۶۰۵...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں چلنے والا سوار سو سال تک بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔[1]

٢٦٠٦...... قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا۔

۲۶۰۶...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں چلنے والا عمدہ، تیز رفتار گھوڑے کا سوار سو سال تک چل کر بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔

باب-۴۹۰ باب احلال الرضوان على اهل الجنة فلا يسخط عليهم ابدًا

اس بات کے بیان میں کہ اللہ جنت والوں سے اپنی رضا کا اعلان فرمائے گا اور اس بات کا بھی کہ اللہ ان سے کبھی ناراض نہیں ہو گا

٢٦٠٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

۲۶۰۷...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جنت والوں سے ارشاد فرمائے گا: اے جنت والو! جنتی عرض کریں گے، اے ہمارے پروردگا! ہم حاضر ہیں اور نیک بختی اور بھلائی آپ ہی کے قبضہ میں ہے پھر اللہ فرمائیں گے: کیا تم راضی ہو گئے؟ جنتی عرض کریں گے: اے پروردگا! ہم کیوں

---

[1] ابن الجوزیؒ نے فرمایا: اس درخت کا نام "طوبیٰ" ہے۔ چنانچہ مسند احمد کی ایک روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طوبیٰ اس کے لیے ہے جس نے میری زیارت کی" ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! طوبیٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت سو برس کی ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اس درخت کے پتوں سے تیار ہوں گے"۔ (مسند احمد ۳/۷۱)

يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ يَقُولُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ اَلَا اُعْطِيكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا۔

راضی نہ ہوں حالانکہ آپ نے جو نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں وہ نعمتیں تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی عطا نہیں فرمائیں۔ پھر اللہ فرمائیں گے: کیا میں تمہیں ان نعمتوں سے بھی بڑھ کر اور نعمت عطا نہ کروں؟ جنتی عرض کریں گے: اے پروردگار! ان سے بڑھ کر اور کونسی نعمت ہو گی؟ پھر اللہ فرمائے گا: میں تم سے اپنی رضا اور خوشی کا اعلان کرتا ہوں، اب اس کے بعد سے میں تم سے کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گا۔

باب-۴۹۱ باب ترائي اهل الجنة اهل الغرف كما يرى الكوكب في السماء

اس بات کے بیان میں کہ جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالاخانے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمانوں میں ستاروں کو دیکھتے ہو

۲۶۰۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ -

۲۶۰۸...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالاخانے اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمانوں میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔[1]

۲۶۰۹...... قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ -

۲۶۰۹...... حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاس سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ ارشاد فرماتے ہیں: جس طرح تم چمکتے ستارے مشرقی اور مغربی کناروں میں دیکھتے ہو۔

۲۶۱۰...... وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ -

۲۶۱۰...... حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دونوں سندوں کے ساتھ حضرت یعقوب کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

۲۶۱۱...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۶۱۱...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والے اپنے اوپر کے بالاخانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرقی یا مغربی کناروں میں چمکتے

---

[1] فائدہ...... اس سے معلوم ہوا کہ اہل جنت کے درجات، مقام اور بالاخانے محلات حسب تفاوت ہوں گے۔ چنانچہ اوپر کے درجات والوں کو نیچے کے درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے دنیا والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔

اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ ۔

ہوئے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ اس وجہ سے کہ جنت والوں کے درجات میں آپس میں تفاوت ہوگا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ انبیاء علیہم السلام کے درجات ہوں گے کہ جن تک ان کے علاوہ کوئی نہیں پہنچ سکے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ان لوگوں کو بھی وہ درجات عطا کئے جائیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسولوں کی تصدیق کریں۔

باب-۴۹۲ باب فيمن يود رؤية النبي ﷺ باهله وماله

ان لوگوں کے بیان میں کہ جنھیں اپنے گھر اور مال کے بدلہ میں نبی ﷺ کا دیدار پیارا ہوگا

۳۶۱۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ۔

۳۶۱۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ مجھے پیارے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے لیکن ان کی تمنا ہوگی کہ کاش کہ اپنے گھر والے اور مال کے بدلہ میں میرا دیدار کرلیں۔❶

باب-۴۹۳ باب في سوق الجنة وما ينالون فيها من النعيم والجمال

جنت میں ایک ایسے بازار کے بیان میں کہ جس میں جنتیوں کی نعمتوں اور ان کے حسن وجمال میں اور اضافہ ہو جائے گا

۳۶۱۳...... حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَاْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ اِلَى اَهْلِيهِمْ

۳۶۱۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا بازار ہے کہ جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے۔ پھر شمالی ہوا چلائی جائے گی جو کہ وہاں کا گرد وغبار (جو کہ مشک وزعفران کی صورت میں ہوگا) جنتیوں کے چہروں اور ان کے کپڑوں پر اڑا کر ڈال دے گی جس سے جنتیوں کے حسن وجمال میں اور اضافہ ہو جائے گا پھر جب وہ اپنے گھر والوں کی

❶ فائدہ...... اس حدیث میں بڑی بشارت ہے ان لوگوں کیلئے جو دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی رؤیت و دیدار اور محبت کے بُعد زمانی کی بناء پر محروم رہے کہ انہیں خود رسالت مآب ﷺ نے اپنا محبوب اور پسندیدہ قرار دیا ہے اور وہ میرے دیدار کی ایک جھلک کیلئے اپنا تن من دھن سب کچھ خرچ کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ اَهْلُوهُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُم بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَاَنْتُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا ۔

طرف لوٹیں گے اس حال میں کہ ان کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو چکا ہوگا تو وہ کہیں گے کہ ہمارے بعد تو تمہارے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو گیا ہے وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی اور اضافہ ہو گیا ہے۔

باب-۴۹۴ بابِ اول زمرةٍ تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر وصفاتهم وازواجهم

اس بات کے بیان میں کہ جنت میں سب سے پہلا جو گروہ داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی

۲۶۱۴...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اِمَّا تَفَاخَرُوا وَاِمَّا تَذَاكَرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَوَ لَمْ يَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلٰى اَضْوَاِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ -

۲۶۱۴...... حضرت محمد سے مروی ہے کہ لوگوں نے (اس بات پر) فخر کیا یا اس بات کا ذکر کیا کہ جنت میں زیادہ تعداد مردوں کی ہو گی یا عورتوں کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا ابو القاسم نے نہیں فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلا گروہ جو داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی اور جو گروہ ان کے بعد جنت میں داخل ہو گا ان کی صورتیں چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن ہوں گی۔ ان میں سے ہر ایک جنتی کے لئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے پیچھے سے چمکے گا اور جنت میں کوئی آدمی بھی بیوی کے بغیر نہیں ہو گا۔[1]

۲۶۱۵...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَسَاَلُوا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

۲۶۱۵...... حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہوا کہ جنت میں کن کی تعداد زیادہ ہو گی؟ تو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ابو القاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا اور پھر حضرت ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۲۶۱۶...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ

۲۶۱۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہو گا ان

[1] فائدہ...... حضرت ابو ہریرہؓ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ جنتیوں کے پہلے دو طبقات میں سے ہر فرد کی دو بیویاں ہوں گی، پھر بھی ذکر فرمایا کہ جنت میں کوئی مرد مجرد یعنی بغیر بیوی والا نہ ہو گا۔ لا محالہ عورتوں کی اکثریت ہو گی۔
رہا حوروں کا معاملہ تو وہ ان کے علاوہ ہوں گی اور وہ ہر ایک جنتی کے حق میں زیادہ زیادہ ہوں گی۔

حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً لا يَبُولُونَ وَلا يَتَغَوَّطُونَ وَلا يَمْتَخِطُونَ وَلا يَتْفُلُونَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ اَخْلاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عُلَى صُورَةِ اَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ۔

کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی اور اس گروہ کے بعد جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی صورتیں انتہائی چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح ہوں گی وہ (یعنی جنتی) نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ اور نہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا اور ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی ہوں گی اور ان سب کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے اور ان کا قد آسمان میں ساٹھ ہاتھ ہوگا۔

۲۶۱۷ .... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى اَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ لا يَتَغَوَّطُونَ وَلا يَبُولُونَ وَلا يَمْتَخِطُونَ وَلا يَبْزُقُونَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ اَخْلاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُولِ اَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا ۔

۲۶۱۷ ..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی پھر جو گروہ ان کے بعد جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں انتہائی چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح ہوں گی پھر ان کے بعد درجہ بدرجہ مراتب ہوں گے وہ (یعنی جنتی) نہ پاخانہ کریں گے اور نہ پیشاب اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوکیں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان سب کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے وہ اپنے قد میں اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبے ہوں گے۔ ❶

قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ و قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ و قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ

ابن ابی شیبہ کی روایت میں عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ کے الفاظ ہیں اور ابوکریب کی روایت میں عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ ہے اور ابن ابی شیبہ نے کہا علی

❶ فائدہ.....اہل جنت کو بول و براز جیسی غلاظتوں سے نجات ہوگی۔ ابن الجوزیؒ نے فرمایا کہ: کیونکہ جنت کی غذائیں انتہائی لطیف اور معتدل ہوں گی ان میں کوئی فضلہ اور گندگی نہ ہوگی تو ان غذاؤں سے غلاظت اور فضلہ بھی نہیں بنے گا۔ بلکہ ان غذاؤں سے پاکیزہ خوشبو پیدا ہوگی۔ (کذا فی فتح الباری ۶/ ۳۲۴)

اسی طرح جنتی اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے مشابہہ ہوں گے تخلیق میں۔ یعنی جس طرح طویل قامت تھے اسی طرح جنتی بھی طویل القامت ہوں گے۔

عَلٰی صُوْرَۃِ اَبِیْھِمْ۔

باب-۴۹۵ باب في صفات الجنة واهلها وتسبيحهم فيها بكرةً وعشيًا

جنت والوں کی صفات کے بیان میں اور یہ کہ وہ صبح وشام (اپنے رب کی) پاکی بیان کریں گے

۲۶۱۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيْهَا آنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

۲۶۱۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی۔ وہ نہ جنت میں تھوکیں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے۔ ان کے برتن اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا اور ان جنتیوں میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔ نہ ہی جنت والے آپس میں اختلاف کریں گے اور نہ ہی آپس میں بغض رکھیں گے۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

۲۶۱۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ۔

۲۶۱۹...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے اور تھوکیں گے نہیں اور نہ ہی پیشاب کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) تو پھر کھانا کدھر جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ڈکار اور پسینہ آئے گا اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کو تسبیح یعنی سبحان اللہ اور تحمید یعنی الحمد للہ کا الہام ہوگا جس طرح کہ انہیں سانس کا الہام ہوتا ہے۔

۲۶۲۰...... وحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ كَرَشْحِ الْمِسْكِ۔

۲۶۲۰...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ کرشح المسک یعنی جنت والوں کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا، تک روایت نقل کی گئی ہے۔

۲۶۲۱...... و حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ

۲۶۲۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلا يَتَغَوَّطُونَ وَلا يَمْتَخِطُونَ وَلا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَس قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن وہ اس میں پاخانہ نہیں کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پیشاب کریں گے لیکن ان کا کھانا ایک ڈکار کی صورت میں تحلیل ہو جائے گا جس سے مشک کی طرح خوشبو آئے گی اور ان کو تسبیح و تحمید اس طرح سکھائی جائے گی جس طرح تمہیں سانس لینا سکھایا گیا ہے۔

اور حجاج کی روایت کردہ حدیث میں طعامهم ذلك یعنی: ان کا کھانا، کے الفاظ ہیں۔

٢٦٢٢...... وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيى الأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَس۔

۲۶۲۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ سوائے اس کہ اس روایت میں انہوں نے کہا: اور ان کو تسبیح و تکبیر سکھائی جائے گی جس طرح کہ تمہیں سانس لینا سکھایا جاتا ہے۔

باب-۴۹۶ باب في دوام نعيم اهل الجنة و قوله تعالى ﴿ونودوا ان تلكم الجنة اورثتموها بما كنتم تعملون﴾

اس بات کے بیان میں جنت والے ہمیشہ کی نعمتوں میں رہیں گے اور اللہ تعالیٰ اس فرمان میں
"اور آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے (نیک) اعمال کے بدلہ میں اس کے وارث ہوئے"

٢٦٢٣...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لا يَبْاَسُ لا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلا يَفْنَى شَبَابُهُ ۔

۲۶۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جنت میں داخل ہو جائے گا وہ نعمتوں میں ہو جائے گا اسے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور نہ ہی اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہو گی۔

٢٦٢٤...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّ الاَغَرَّ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوا فَلا تَسْقَمُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلا تَمُوتُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلا تَهْرَمُوا اَبَدًا وَاِنَّ

۲۶۲۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دونوں حضرات سے) مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی آواز دینے والا آواز دے گا کہ (اے جنت والو) تمہارے لئے (یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ) تم صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تم زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور تم جوان رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تم آرام میں رہو گے تمہیں کبھی تکلیف نہیں آئے گی تو اللہ عزوجل کا یہی فرمان

لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلا تَبْاَسُوا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُم تَعْمَلُوْنَ﴾ ـ

ہے کہ: آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے (نیک) اعمال کے بدلہ میں اس جنت کے وارث ہوئے۔

باب-۴۹۷ باب في صفة خيام الجنة وما للمؤمنين فيها من الاهلين

جنت کے خیموں اور جو مؤمنین اور ان کے متعلقین اس میں رہیں گے، ان کی شان کے بیان میں

۲٦۲۵...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا اَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا ـ

۲٦۲۵...... حضرت ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن آدمی کے لئے جنت میں ایک کھوکھلے موتیوں کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی مؤمن اور ان کے متعلقین اس میں رہیں گے مؤمن اس کے اردگرد چکر لگائیں گے اور کوئی ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکے گا۔ ❶

۲٦۲٦...... و حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ ـ

۲٦۲٦...... حضرت ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے جنت ایک کھوکھلے موتیوں کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس خیمے کے ہر کونے میں لوگ رہیں گے جو دوسرے کونے والے لوگوں کو نہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ مؤمن ان کے اردگرد چکر لگائے گا۔

۲٦۲۷...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ

۲٦۲۷...... حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیمہ ایک موتی کا ہوگا جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی اور اس کے ہر کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی جنہیں دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکیں گے۔ ❷

---

❶ فائدہ...... جنت میں خیموں کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ سورۃ الرحمٰن پ ۲۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ"۔ یعنی حوریں ہوں گی جو خیموں میں رکی رہنے والی ہوں گی۔ ان خیموں کا طول و عرض ساٹھ میل ہوگا۔ اللھم ارزقنا جنتك ونعيمها آمين۔

❷ فائدہ...... اس میں یہ نکتہ قابل غور ہے کہ جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو ہر قسم کے گناہ سے پاک ہوں گے۔ یا ہو چکے ہوں گے۔ اور وہاں گناہ و ثواب کا کوئی کھاتہ بھی نہ ہوگا نہ وہاں نفسانی خواہشات اور ان کے ناپاک اثرات نہیں ہوں گے پھر...... (جاری ہے)

لِلْمُؤْمِنِ لا يَرَاهُمُ الْآخَرُوْنَ۔

باب-۴۹۸ باب ما في الدنيا من انهار الجنة

دنیا میں جو جنت کی نہریں ہیں کے بیان میں

۲۶۲۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔

۲۶۲۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل یہ سب (دریا دنیا میں) جنت کی نہروں میں سے ہیں۔[1]

باب-۴۹۹ باب يدخل الجنة اقوامٌ افئدتهم مثل افئدة الطير

جنت میں کچھ ایسی قوموں کے داخل ہونے کے بیان میں کہ جن کے دل پرندوں کی طرح ہوں گے

۲۶۲۹...... حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ

۲۶۲۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں کچھ ایسی قومیں داخل ہوں گی کہ جن کے دل (نرم مزاجی اور توکل علی اللہ میں) پرندوں کی طرح ہوں گے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... بھی اللہ تعالیٰ اہل جنت کے گھر والوں اور بیویوں کے پردہ کا اہتمام فرمائیں گے کہ کوئی دوسرا جنتی ان کی بیویوں کو نہ دیکھ سکے۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ پردے کی اہمیت کتنی زیادہ ہے۔ ظاہر ہے دنیا جزاو سزا گناہ وثواب کے اعمال کا محل بھی ہے۔ انسان پر نفسانی خواہشات کا غلبہ بھی ہے۔ اور ان خواہشات کے اثرات بد بھی ہیں پھر اللہ کو دنیا کے اندر پردہ کا کتنا اہتمام ہوگا اور اس کی نگاہ میں پردہ کی کیا اہمیت ہوگی۔ اہل نظر پر ذرا بھی مخفی نہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] سیحان جیحان کے متعلق قاضی عیاضؒ مالکی فرماتے ہیں کہ یہ سیحون و جیحون کے نام سے معروف دو مشہور دریا ہیں جو بلاد خراسان یعنی آجکل ازبکستان میں ہیں۔ البتہ محدث کبیر نوویؒ نے فرمایا کہ: سیحان جیحان کے دریا سیحون و جیحون کے سوا دوسرے دو دریا ہیں جو آرمینیا بلاد شام میں واقع ہیں۔ حموی نے معجم البلدان میں نوویؒ کے قول کے مطابق لکھا ہے۔ و اللہ اعلم
اسی طرح فرات اور نیل جو دنیا کے دو مشہور دریا ہیں، دریائے فرات عراق کا مشہور دریا ہے جبکہ دریائے نیل مصر وسوڈان کے درمیان بہنے والا تاریخی دریا ہے ان تمام دریاؤں کے بارے میں حدیث میں فرمایا کہ یہ جنت کے دریا ہیں۔ لیکن ان کے جنت کے دریا ہونے سے کیا مراد ہے؟ علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ نوویؒ، حافظ ابن حجرؒ، ملا علی قاریؒ اور قاضی عیاض مالکیؒ نے حدیث کو ظاہر پر رکھتے ہوئے کہا کہ ان تمام دریاؤں کی اصل اور منبع جنت ہیں۔ چنانچہ حدیث اسراء بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ (دیکھئے تکملہ ۱/ ۱۹۴)

اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ ۔

۲۶۳۰..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُجِيْبُوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتّٰى الْآنَ۔

۲۶۳۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا پھر جب اللہ عزوجل حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما چکا تو فرمایا: (اے آدم) جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو اور وہاں بہت سے فرشتے بیٹھے ہیں پھر تم سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہ فرشتے تمہیں جو جواب دیں گے وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام گئے اور فرمایا: السلام علیکم! فرشتوں نے جواب میں کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا تو ہر وہ آدمی جو جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد جتنے لوگ بھی پیدا ہوئے ان کے قد چھوٹے ہوتے رہے یہاں تک کہ یہ زمانہ آگیا۔

باب-۵۰۰ باب في شدة حر نار جهنم وبعد قعرها وما تاخذ من المعذبين

جہنم کے بیان میں، (اللہ عزوجل ہمیں اس سے پناہ نصیب فرمائے)

۲۶۳۱..... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا ۔

۲۶۳۱..... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جہنم کو لایا جائے گا اس دن جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے کھینچ رہے ہوں گے۔

۲۶۳۲..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوْقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا

۲۶۳۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ آگ جس کو ابن آدم جلاتا ہے (یعنی گرمی کا یہ حصہ) جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہی (دنیا کی آگ) کافی نہیں تھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے انہتر حصے گرمی کے جہنم میں گرمی زیادہ ہے۔ ہر حصے میں اتنی گرمی ہے۔

بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا۔

۷۱۳۳ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

۲۶۳۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت ابو الزناد کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں لفظی فرق ہے یعنی کلھن مثل حرھا کالفظ ہے۔

۷۱۳۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا۔

۲۶۳۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ راوی حدیث کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جو کہ ستر سال پہلے دوزخ میں پھینکا گیا تھا اور وہ لگاتار دوزخ میں گر رہا تھا یہاں تک کہ وہ پتھر اب اپنی تہہ تک پہنچا ہے۔

۷۱۳۵...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ هٰذَا وَقَعَ فِي اَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا۔

۲۶۳۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پتھر اس وقت اپنی تہہ میں پہنچا ہے کہ جس میں تم نے آواز سنی تھی۔

۷۱۳۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى عُنُقِهِ۔

۲۶۳۶...... حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دوزخیوں میں سے کچھ کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے کچھ کو ان کے گھٹنوں تک اور ان میں سے کچھ کو ان کی گردن تک آگ پکڑے گی۔

۷۱۳۷...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ

۲۶۳۷...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سے کچھ کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے کچھ کو ان گھٹنوں تک اور ان میں سے کچھ کو ان کی کمر تک اور ان میں سے کچھ کو ان کی ہنسلی تک آگ پکڑے گی۔ ❶

❶ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ -

۲۶۳۸...... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْزَتِهٖ حِقْوَيْهِ -

۲۶۳۸...... حضرت سعیدؒ اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں لیکن اس روایت میں حجزته یعنی ان کی کمر تک کی جگہ حقویه یعنی ازار باندھنے کی جگہ تک کالفظ ہے۔

باب-۵۰۱ باب النار یدخلها الجبارون والجنة یدخلها الضعفاء

اس بات کے بیان میں کہ دوزخ میں ظالم متکبر داخل ہوں گے اور جنت میں کمزور و مسکین داخل ہوں گے

۲۶۳۹...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتْ هٰذِهٖ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهٖ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ اُصِيْبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهٖ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا -

۲۶۳۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ اور جنت کا (آپس میں) جھگڑا ہوا دوزخ نے کہا: میرے اندر بڑے بڑے ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے تو اللہ عز وجل نے دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا لیکن تم میں سے ہر ایک کا بھرنا ضروری ہے۔

۲۶۴۰...... و حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِيْ وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِيْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ

۲۶۴۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہوا تو دوزخ نے کہا: مجھے متکبر اور ظالم لوگوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے اور جنت نے کہا کہ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ میرے اندر سوائے کمزور، حقیر اور عاجز لوگوں کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے ارشاد فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ...... اللہ تعالیٰ نے جہنم کے اندر وہ عذاب اور سخت سزائیں رکھی ہیں جن کا تصور انسان نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہماری اور تمام مسلمانوں کی جہنم سے حفاظت فرمائے۔ آمین

اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ -

چاہوں گا عذاب دوں گا لیکن تم میں سے ہر ایک کو میں نے ضرور بھرنا ہے پھر جب دوزخ نہیں بھرے گی تو اللہ تعالیٰ (اپنی شایان شان) اپنا قدم دوزخ پر رکھیں گے دوزخ کہے گی: بس، بس پھر دوزخ اسی وقت بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے کی طرف سمٹ جائے گا۔ ❶

٣٦٤١...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنِ الْهِلالِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو سُفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ -

۲۶۴۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا اور حضرت ابوالزناد کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

٣٦٤٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لا يَدْخُلُنِي اِلا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللهُ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ وَلا يَظْلِمُ اللهُ مِنْ خَلْقِهِ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا-

۲۶۴۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ دوزخ کہنے لگی: مجھے متکبر اور ظالم لوگوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے اور جنت کہنے لگی: مجھے کیا ہے، میرے اندر تو سوائے کمزور، حقیر اور عاجز لوگوں کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا لیکن تم میں سے ہر ایک کو بھرنا ضروری ہے پھر جب دوزخ نہیں بھرے گی تو اللہ تعالیٰ (اپنی شایان شان) اس پر اپنا قدم رکھیں گے تو دوزخ کہے گی بس، بس پھر وہ بھر جائے گی اور دوزخ کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے سے مل جائے گا اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جنت بھرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔

---

❶ فائدہ...... حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جنت و جہنم کو ایک تمیز وادراک عطا فرمائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھگڑا کریں گی لیکن جنت جہنم کو یہ تمیز وادراک ہونا ضروری نہیں۔ قرطبیؒ نے فرمایا کہ یہ جھگڑا زبان حال سے ہوگا۔ بہر حال اس جھگڑے کو حقیقت و مجاز دونوں پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم جہنم پر رکھیں گے۔ قدم باری تعالیٰ سے کیا مراد ہے؟ ظاہر ہے یہ حقیقی معنیٰ میں نہیں بلکہ علماء نے فرمایا کہ یہ احادیث صفات میں سے ہے جن پر ایمان لانا ضروری اور جن کی؟ حقیقت کی جستجو میں پڑنا غیرضروری ہے۔ یہ بات بہر حال طے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات چونکہ اعضاء وجوارح سے منزہ ہے لہٰذا مخلوق کی طرح کا قدم یہاں مراد نہیں ہو سکتا۔

٣٦٤٣...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اِلَى قَوْلِهِ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ۔

۳۶۴۳...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا اور پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح اس قول تک کہ تم دونوں (جنت ودوزخ) کو مجھ پر بھرنا ضروری ہے، روایت ذکر کی۔

٣٦٤٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ -

۳۶۴۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ لگاتار یہی کہتی رہے گی: هل من مزید یعنی کیا کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ (اپنی شایان شان) اس میں اپنا قدم رکھے گا تو پھر دوزخ کہے گی، تیری عزت کی قسم! بس، بس اور اس کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے سے مل جائے گا۔ (1)

٣٦٤٥...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ ۔

۳۶۴۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے حضرت شیبان کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

٣٦٤٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ﴾ فَاَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى

۳۶۴۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں لگاتار لوگوں کو ڈالا جائے گا اور وہ کہتی رہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو دوزخ کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے میں مل جائے گا اور دوزخ کہے گی کہ تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس، بس اور جنت میں برابر حصہ پیدا فرمائے گا یہاں تک کہ اس کے لئے اللہ ایک نئی مخلوق پیدا فرمائے گا اور اسے جنت کے بچے ہوئے باقی حصے میں ڈال دے گا۔

---

(1) یعنی اس میں مزید گنجائش نہیں رہے گی۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت میں جب مستحقین جنت کو داخل کردیا جائے گا تو پھر بھی اس میں جگہ باقی رہیگی اور اسے بھرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق پیدا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل فرمادیں گے۔ وہاں یہ اشکال کہ جنت تو اعمال کے حساب وکتاب کے بعد جزاء ملے گی جبکہ اس نئی مخلوق کے پاس تو اعمال بھی کچھ نہ ہوں گے تو جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا، اس کی مشیت یہ ہوگی کہ نئی مخلوق کو پیدا کرکے جنت میں داخل کردے، اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

يُنْشِئَ اللهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ۔

۳۶۴۷...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ۔

۲۶۴۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت کا جتنا حصہ باقی رکھنا چاہے گا وہ باقی رہ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اس کے لئے ایک نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔

۳۶۴۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا قَالَ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الدُّنْيَا۔

۲۶۴۸...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن موت کو نمکین رنگ کے ایک دنبے کی شکل میں لایا جائے گا۔ حضرت ابو کریب کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اس دنبے کو جنت اور دوزخ کے درمیان لا کھڑا کر دیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جنت والو! کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ جنتی اپنی گردنیں اُٹھا کر دیکھیں گے اور کہیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے پھر اللہ کی طرف سے حکم دیا جائے گا کہ اسے ذبح کر دیا جائے (پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا) پھر اللہ فرمائے گا: اے جنت والو! اب جنت میں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب تمہیں ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب موت نہیں ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: **وانذرهم يوم الحسرة**...... الخ یعنی اور ان لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرائیے جب ہر بات کا فیصلہ ہو جائے گا اور وہ غفلت میں پڑے ہیں، ایمان نہیں لاتے ''اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔[1]

۳۶۴۹......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ

۲۶۴۹...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنت والوں میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا تو کہا جائے گا: اے جنت والو!

---

[1] فائدہ...... دنبے کی صورت میں موت کو لانا یہ موت کی ایک صورت مثالیہ ہے۔ یعنی ہر چیز کی عالم حقائق میں جو صورت ہے اسی طرح عالم مثال میں بھی ہے اس کی ایک صورت ہوتی ہے اور موت کی صورت عالم مثال میں دنبہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو موت کو بغیر اس صورت مثالیہ کے بھی ختم کرنے پر قادر ہیں مگر لوگوں کو اس بات کا مشاہدہ اور عین الیقین حاصل ہو جائے کہ موت کو بھی آ گہی ہے اور جنت و جہنم کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اس لیے موت کو دنبہ کی شکل میں لا کر لوگوں کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا۔ اور قرآن میں اس دن کو یوم الحسرۃ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ اَيْضًا وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الدُّنْيَا۔

پھر حضرت ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت ذکر کی سوائے اس کے کہ اس روایت میں فذلك قوله عزوجل ثم يقل کے الفاظ ہیں اور یہ نہیں کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے (آیت) پڑھی اور اپنے ہاتھ مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ کیا۔

۲۶۵۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يُدْخِلُ اللهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ۔

۲۶۵۰...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں داخل فرمادے گا اور دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل فرمادے گا پھر ان کے سامنے پکارنے والا کھڑا ہوگا اور کہے گا اے جنت والو! اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے ہر آدمی جس حالت میں ہے وہ اسی میں ہمیشہ رہے گا۔

۲۶۵۱...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلَى حُزْنِهِمْ۔

۲۶۵۱...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنت والے جنت کی طرف چلے جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ کی طرف چلے جائیں گے تو پھر موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان لایا جائے گا پھر اسے ذبح کیا جائے گا پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: اے جنت والو! اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے۔ تو پھر اہل جنت کی خوشی بڑھ جائے گی اور دوزخ والوں کی پریشانی میں اور زیادتی ہو جائے گی۔

۲۶۵۲...... حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضِرْسُ الْكَافِرِ اَوْ نَابُ

۲۶۵۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کافر کی داڑھ یا کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی کھال تین رات کی مسافت کے برابر ہوگی۔[1]

---

[1] فائدہ...... گویا یہ بھی ان پر خدا تعالیٰ کے عذاب کی ایک ہولناک شکل ہوگی کہ وہ ظاہراً بھیانک، دیوہیکل اور خوفناک لگیں گے۔ اعاذنا اللہ ذالک۔

الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلاثٍ ۔

۲۶۵۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيعِيُّ فِي النَّارِ۔

۲۶۵۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ دوزخ میں کافر کے دو کندھوں کے درمیان کی مسافت تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ راوی حدیث حضرت وکیعی نے فی النار یعنی دوزخ میں، لفظ نہیں کہا۔

۲۶۵۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ ﷺ كُلُّ ضَعِيفٍ متضعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ ثُمَّ قَالَ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ ۔

۲۶۵۴...... حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، ارشاد فرماتے ہیں: کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ (کہ جنتی کون ہیں؟) صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر کمزور آدمی جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم پوری فرمادے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟ (کہ دوزخی کون ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں! ضرور فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جاہل، اکھڑ مزاج، تکبر کرنے والا دوزخی ہے۔) [1]

۲۶۵۵...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَلا اَدُلُّكُمْ ۔

۲۶۵۵...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت کی طرح روایت بیان کرتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس روایت میں انہوں نے الا ادلکم کا لفظ کہا ہے۔

۲۶۵۶...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ ۔

۲۶۵۶...... حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (کہ جنتی کون ہے؟) پھر (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) ہر وہ کمزور آدمی جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پورا فرمادے (پھر آگے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟ (کہ دوزخی کون ہے؟) پھر

---

[1] فائدہ...... حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا میں جو کمزور، ضعفاء، مسکین قسم کے لوگ ہیں جنہیں دنیا والے حقیر سمجھتے ہیں، ان کی دنیا والوں کی نظر میں کوئی وقعت نہیں ہوتی خدا تعالیٰ کی نظر میں انتہائی معزز و مکرم ہوتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر قسم کھالیں کہ وہ یہ کام ضرور کرے گا تو خدا ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے ان کی عزت ولاج رکھنے کے لئے۔

جبکہ جہنمیوں کی صفت یہ ہے کہ وہ بڑے متکبر، تند خو، اکھڑ مزاج، جھگڑالو اور حق و نصیحت سے دور رہنے والے ہوتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مغرور، سرکش اور متکبر۔

۲۶۵۷...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ۔

۲۶۵۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت پراگندہ بال، ایسے لوگ کہ جن کو دروازوں پر سے دھکے دیئے جاتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادے۔

۲۶۵۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ ﴿اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا﴾ انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهُ فِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ جَلْدَ الْاَمَةِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلَامَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ۔

۲۶۵۸...... حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک (مرتبہ) خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں آپ ﷺ نے (حضرت صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کا بھی ذکر فرمایا تو آپ ﷺ نے (یہ آیت کریمہ) پڑھی: اذانبعث اشقھا (پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کی ایک مغرور آدمی اسے ذبح کرنے کیلئے اُٹھا جو کہ اپنی قوم میں ابوزمعہ کی طرح بڑا مضبوط اور دلیر تھا۔ پھر آپ ﷺ نے عورتوں کے بارے میں نصیحت فرمائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ اپنی عورتوں کو کیوں مارتے ہیں؟ حضرت ابو بکر کی روایت کردہ حدیث میں باندی کا ذکر ہے اور حضرت ابو کریب کی روایت کردہ حدیث میں لونڈی کا ذکر ہے کہ جس طرح باندی یا لونڈی کو مارا جاتا ہے اور ان سے دن کے آخری حصے میں ہمبستری کرتے ہو پھر ہوا کے خارج ہونے سے ان کے ہنسنے کے بارے میں ان کو آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس کام پر کیوں ہنستا ہے کہ جسے وہ خود بھی کرتا ہے۔ [1]

۲۶۵۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِي كَعْبٍ هٰؤُلَاءِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ۔

۲۶۵۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عمرو بن لحی (ابن) قمعۃ بن خندف بنی کعب کے بھائی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے پھر رہا ہے۔

---

[1] فائدہ...... قوم ثمود کے اس مغرور و بد بخت شخص کا نام روایات میں قدار بن سالف آیا ہے۔ (تفسیر عثمانی ۷۹۳)

ابوزمعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ کا ایک کافر تھا جو حضور علیہ السلام اور مسلمانوں پر استہزاء کیا کرتا تھا۔ حضرت زبیرؓ بن العوام کا چچا تھا۔ ابوزمعہ اس کی کنیت اور نام اسود تھا۔ (فتح الباری ۸/۷۶)

حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی نصیحت فرمائی کہ انسان اپنی بیوی کو جس سے اپنی حاجت بر آری کرتا ہے اور جو اس کی تسکین شہوت کا ذریعہ ہے اس پر ظلم کرے اور تکالیف دے یہ اخلاق سے گری اور اوچھی حرکت ہے۔ اسی طرح کسی کی ریح خارج ہونے کی آواز پر ہنسنا بدتہذیبی کی علامت ہے کیونکہ جو فطری عمل ہر انسان خود بھی کرتا ہے اس پر دوسروں پر ہنسنا کم عقلی و حماقت کے سوا کچھ نہیں۔

۲۶۶۰...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلا يَحْلُبُهَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ فَلا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ ۔

۲۶۶۰...... حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے لئے وقف کر دیا جائے اور پھر لوگوں میں سے کوئی آدمی بھی اس جانور کا دودھ نہ دوھ سکے۔ اور سائبہ وہ جانور ہے کہ (جسے مشرک) اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے اور اس جانور پر کوئی بوجھ بھی نہیں لادتے تھے حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے پھر رہا ہے اور سب سے پہلے اس نے جانوروں کو سانڈ بنایا تھا۔ [1]

۲۶۶۱...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلاتٌ مَائِلاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا ۔

۲۶۶۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ انہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم تو اس قوم کے لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ان کوڑوں سے ماریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، دوسرے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی مائل ہوں گی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہوں گے اور یہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہوگی۔

۲۶۶۲...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ

۲۶۶۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

---

[1] فائدہ...... احادیث بالا میں رسول اللہ ﷺ نے دو مخصوص افراد کا نام لیکر ان کے جہنم میں ہونے کی خبر دی ہے۔ پہلا شخص عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف تھا۔ یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے ابراہیم علیہ السلام کے دین کو تبدیل کیا تھا اور بت بنائے تھے، اور بتوں کے نام پر جانوروں کے نذرانے چڑھانے کے جاہلانہ طریقے رائج کئے تھے۔ گویا یہ اہل عرب کے اندر شرک و بت پرستی کا بانی تھا۔
دوسرا شخص عمرو بن عامر الخزاعی تھا۔ لیکن علماء نے فرمایا کہ یہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ پہلی حدیث میں اس کو عمرو بن لحی اور دوسری میں عمرو بن عامر کہا گیا ہے۔ اسلئے کہ اس کا اصل باپ تو لحی ہی تھا اور عامر اس کے باپ کا چچا تھا۔ اور اس حدیث میں اسے عامر کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اہل عرب کے ہاں یہ عام بات تھی کہ کسی شخص کو اسکے حقیقی باپ کے ساتھ ساتھ چچا یا دادا وغیرہ کی طرف منسوب کر دیا کرتے تھے۔

حُبَابٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ يُوشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرَى قَوْمًا فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللهِ۔

رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا:(اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ!)اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو ایک ایسی قوم کو دیکھے گا کہ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں شام کریں گے۔

۲٦٦٣...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكْتَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللهِ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ۔

۲٦٦۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺ سے سنا۔ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو ایک ایسی قوم کو دیکھے گا کہ جو صبح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں اور شام اللہ تعالیٰ کی لعنت میں کریں گے ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔ [1]

باب-۵۰۲ باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة

دنیا کے فنا ہونے اور قیامت کے دن حشر کے بیان میں

٢٦٦٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا اَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهِ وَاَشَارَ يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ

۲٦٦۴...... حضرت مستورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی فہر کے بھائی کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے کہ جس طرح تم میں سے کوئی آدمی انگلی اس (دریا) میں ڈال دے حضرت یحییٰ نے شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور پھر اس انگلی کو نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے۔ سوائے حضرت یحییٰ کی تمام روایات میں "میں نے رسول اللہﷺ سے اسی طرح سنا ہے" کے الفاظ ہیں اور حضرت اسمٰعیل نے انگوٹھے کے ساتھ اشارہ کرنا کہا ہے۔

[1] فائدہ...... یہ احادیث پیچھے گزر چکی ہیں۔ وہاں ان کی شرح دیکھ لی جائے۔ کتاب اللباس والزینۃ میں۔

اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِي بَنِي فِهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ اَيْضًا قَالَ وَاَشَارَ اِسْمٰعِيلُ بِالْاِبْهَامِ ۔

۳۶۶۵ ...... و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ ﷺ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۔

۲۶۶۵ ...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر (اس طرح ہوگا) کہ وہ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کیے ہوئے ہوں گے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتیں اور مرد اکٹھے ہوں گے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ معاملہ (حشر کا) اس بات سے سخت ہوگا کہ کوئی کسی طرف دیکھے۔ ❶

۳۶۶۶ ...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِي صَغِيرَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ غُرْلًا ۔

۲۶۶۶ ...... حضرت حاتم بن ابی صغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں غرلا کا لفظ نہیں ہے۔

۳۶۶۷ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ ۔

۲۶۶۷ ...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ ارشاد فرمارہے تھے کہ تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کئے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروگے۔ ❷

۳۶۶۸ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ

۲۶۶۸ ...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) ہم کو نصیحت آموز خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ کی طرف

❶ فائدہ...... حضرت عائشہؓ کو اس بات سے سخت حیرت ہوتی تھی کہ سب لوگ ننگے بدن ہوں گے تو بڑی شرم کی بات ہوگی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اتنا ہولناک دن ہوگا اور سب پر گھبراہٹ کا وہ عالم ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ ہی نہ ہوگا نہ اسے دیکھے گا۔

❷ فائدہ...... "بعض روایات مثلاً ابوداؤد کی روایت کردہ حدیث ابوسعیدؓ کہ جب ان کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور انہیں پہن کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جن کپڑوں میں انسان کو موت آئیگی انہی کپڑوں میں وہ اٹھایا جائے گا"۔ جبکہ مذکورہ حدیث بالا اس کی معارض ہے۔ علماء نے ان کے درمیان جمع تطبیق کیلئے کئی توجیہات فرمائی ہیں۔ ان تمام توجیہات میں راجح یہ ہے کہ غالباً ابوسعیدؓ کی مذکورہ حدیث شہداء کے بارے میں ہے لیکن خود ابوسعیدؓ نے اسے عموم پر محمول کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام اَلَا وَاِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اَصْحَابِي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ قَالَ فَيُقَالُ لِي اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

ننگے بدن اور بغیر ختنہ کئے ہوئے لے کر جایا جائے گا (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) ﴿كما بدانا اول خلق نعيده......الخ﴾ یعنی "جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے اور یہ ہمارا وعدہ ہے کہ جسے ہم کرنے والے ہیں" آگاہ رہو کہ قیامت کے دن ساری مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور آگاہ رہو کہ میری امت میں سے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا پھر ان کو بائیں طرف کو ہٹا دیا جائیگا تو میں عرض کروں گا: اے پروردگار! یہ تو میرے امتی ہیں۔ تو کہا جائیگا کہ آپ (ﷺ) نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ (ﷺ کے اس دنیا سے چلے جانے) کے بعد کیا کیا (بدعات) ایجاد کیں تو میں اسی طرح عرض کروں گا کہ جس طرح اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں) عرض کیا: وكنت عليهم شهيداً......الخ یعنی "میں ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ کے طور پر تھا جب تک کہ میں ان لوگوں میں رہا پھر جب آپ نے مجھے اُٹھالیا آپ تو ان پر نگہبان تھے اور آپ تو ہر چیز پر گواہ ہیں اگر آپ ان لوگوں کو عذاب دیں تو یہ آپ ہی کے بندے ہیں اور اگر آپ ان لوگوں کو بخش دیں تو تو غالب حکمت والا ہے" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ جس وقت سے آپ ﷺ نے ان لوگوں کو چھوڑا ہے اس وقت سے مسلسل یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے رہے۔ حضرت وکیع اور معاذ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ کہا جائے گا: آپ ﷺ نہیں جانتے کہ آپ ﷺ کے (اس دنیا سے چلے جانے) کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا بدعات ایجاد کیں۔ ❶

---

❶ فائدہ...... حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں جب سب انسان برہنہ اُٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا کیونکہ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے تو مجرّد کر دیئے گئے تھے، اور بعض نے فرمایا کہ کیونکہ سب سے پہلے انہوں نے ستر کیلئے شلوار پہننے کا طریقہ رائج کیا تھا۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ہمارے نبی ﷺ کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ لیکن راجح یہی ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو انہیں رسول اللہ ﷺ پر حاصل ہو گی۔ اس سے ان کا حضور علیہ السلام سے من کل وجہ افضل ہونا لازم نہیں آتا۔ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ یہ بھی احتمال ہے کہ حضور علیہ السلام قبر سے ہی لباس پہنے ہوئے اُٹھائے جائیں۔ واللہ اعلم

اس حدیث میں اہل بدعت کے لئے بہت سخت وعید ہے کہ انہیں حضور ﷺ کی رفاقت وقرب سے محروم کر لیا جائے گا۔ علماء نے فرمایا کہ یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو ابو بکرؓ کے دور میں مرتد ہو گئے تھے۔

٢٦٦٩...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا -

۲۶۶۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) لوگوں کو تین جماعتوں کی صورت میں اکٹھا کیا جائے گا کچھ لوگ خاموش ہوں گے اور کچھ لوگ ڈرے ہوئے ہوں گے اور دو آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور ان میں سے باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی جب وہ رات گزارنے کے لئے ٹھہریں گے وہ آگ ان کے ساتھ رہے گی جہاں وہ دوپہر کریں گے وہیں آگ بھی ان کے ساتھ رہے گی اور جہاں وہ صبح کے وقت ہوں گے وہیں آگ بھی ان کے ساتھ ہو گی اور جہاں وہ شام کے وقت رہیں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ رہے گی۔ [1]

باب-۵۰۳ باب في صفة يوم القيامة اعاننا الله على اهوالها

قیامت کے دن کی حالت کے بیان میں، اللہ پاک قیامت کے دن کی سختیوں میں ہماری مدد فرمائے

٢٦٧٠...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنُونَ ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ يَقُومُ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ -

۲۶۷۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان میں سے کچھ آدمی کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور حضرت ابن مثنیٰ کی روایت کردہ حدیث میں یقوم الناس کے الفاظ ہیں اور یوم کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

٢٦٧١...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ وَعِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ

۲۶۷۱...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبید اللہ عن نافع کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے سوائے اس کے کہ حضرت موسیٰ بن عقبہ اور ہمام کی روایت کردہ حدیث میں ہے: "یہاں تک کہ کچھ لوگ ان میں سے آدھے کانوں تک پسینہ میں ڈوب جائیں گے۔"

[1] علماء نے فرمایا کہ یہ حشر قبور سے اٹھنے کے وقت ہوگا کہ انسانوں کے تین گروہ ہوں گے۔ سورۃ الواقعہ میں ارشاد ہے: "وَكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلَاثَةً"۔ پہلا گروہ عام مؤمنین کا ہوگا۔ دوسرا مؤمنین کا جو ایک اونٹ پر دو سے دس تک سوار ہوں گے۔ تیسرا گروہ اصحاب الشمال اور کفار کا ہوگا۔ جبکہ علماء کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک اس حدیث میں حشر سے حشر آخرت نہیں حشر دنیا مراد ہے جو قرب قیامت میں ہوگا۔ اور یہ قیامت کی علامات میں سے ہوگا۔ واللہ اعلم

عَوْنٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنِي اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّ هٰؤُلاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتَّى يَغِيبَ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ اِلَى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۲۶۷۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَاِنَّهُ لَيَبْلُغُ اِلَى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلَى آذَانِهِمْ يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيَّهُمَا قَالَ۔

۲۶۷۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انسان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک پھیلا ہوا ہوگا۔ راوی حدیث حضرت ثور کو شک ہے کہ ان دونوں میں کون سا لفظ فرمایا ہے۔ (منہ یا کان؟)[1]

۲۶۷۳...... حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللهِ مَا اَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ

۲۶۷۳...... حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج مخلوق سے اس قدر قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہو جائے گا۔ حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میل سے کیا مراد ہے؟ زمین کی مسافت کا میل مراد ہے یا سرمہ دانی کی دیا سلائی (کیونکہ عربی میں اسے بھی میل کہا جاتا ہے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ ان میں سے کچھ لوگوں کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے کچھ لوگوں کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے کسی کی کمر تک پسینہ اور ان میں سے کسی کے

---

[1] فائدہ...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ کی روایت میں ہے کہ یہ حال کافروں کا ہوگا کہ وہ اتنے طویل پسینوں میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ مؤمنین اس وقت کہاں ہوں گے؟ فرمایا: سونے کی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے"۔ (اخرجہ البیہقی فی البعث بسند حسن عنہ)

يَكُونُ اِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ اِلَى فِيهِ ـ

منہ میں پسینہ کی لگام ہو گی۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ (اللہ پاک حفاظت فرمائے)۔

باب-۵۰۴ باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا اهل الجنة واهل النار

ان صفات کے بیان میں کہ جن کے ذریعہ دنیا ہی میں جنت والوں اور دوزخ والوں کو پہچان لیا جاتا ہے

۲۶۷۴...... حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي غَسَّانَ وَابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ اَلَا اِنَّ رَبِّي اَمَرَنِي اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوا رَاْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبٰى

۲۶۷۴...... حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں کو وہ باتیں سکھادوں کہ جن سے تم لاعلم ہو (میرے رب نے) آج کے دن مجھے وہ باتیں سکھادی ہیں (وہ باتیں میں تمھیں بھی سکھاتا ہوں، اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا) میں نے اپنے بندے کو جو یہ مال دے دیا ہے وہ اس کیلئے حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے لیکن شیطان میرے ان بندوں کے پاس آکر انہیں ان کے دین سے بہکاتے ہیں اور میں نے اپنے بندوں کے لئے جن چیزوں کو حلال کیا ہے وہ ان کیلئے حرام قرار دیتے ہیں اور وہ ان کو ایسی چیزوں کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں کہ جس کی کوئی حجت میں نے نازل نہیں کی اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف نظر فرمائی اور عرب و عجم سے نفرت فرمائی۔ سوائے اہل کتاب میں سے کچھ باقی لوگوں کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے تاکہ میں تم کو آزماؤں اور ان کو بھی آزماؤں کہ جن کے پاس آپ ﷺ کو بھیجا ہے اور میں نے آپ ﷺ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے کہ جسے پانی نہیں دھو سکے گا اور تم اس کتاب کو سونے اور بیداری کی حالت میں پڑھو گے اور بلاشبہ اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں قریش کو جلاڈالوں تو میں نے عرض کیا: اے پروردگار! وہ لوگ تو میرا سر پھاڑ ڈالیں گے اللہ نے فرمایا: تم ان کو نکال دینا کہ جس طرح سے انہوں نے آپ ﷺ کو نکالا ہے اور آپ ﷺ پر بھی خرچہ کیا جائے گا۔ آپ ﷺ لشکر روانہ فرمائیں میں اس کے پانچ گنا لشکر بھیجوں گا اور آپ ﷺ اپنے تابعداروں کو لیکر ان

وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لا يَبْتَغُونَ اَهْلًا وَلا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلا خَانَهُ وَرَجُلٌ لا يُصْبِحُ وَلا يُمْسِي اِلا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ -

سے لڑیں کہ جو آپ ﷺ کے نافرمان ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی لوگ تین (قسم) کے ہیں:

۱- حکومت کے ساتھ انصاف کرنے والے، صدقہ و خیرات کرنے والے، توفیق عطا کیے ہوئے۔

۲- وہ آدمی جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کیلئے نرم دل ہو۔

۳- وہ آدمی کہ جو پاک دامن، پاکیزہ اخلاق والا اور عیالدار بھی ہو لیکن کسی کے سامنے اپنا ہاتھ نہ پھیلاتا ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخی پانچ طرح کے ہیں:

۱- وہ کمزور آدمی کہ جس کے پاس مال نہ ہو اور دوسروں کا تابع ہو، اہل و مال کا طلب گار نہ ہو۔

۲- خیانت کرنے والا آدمی کہ جس کی حرص چھپی نہیں رہ سکتی اگرچہ اسے تھوڑی سی چیز ملے اور اس میں بھی خیانت کرے۔

۳- وہ آدمی جو صبح و شام تم کو تمہارے گھر اور مال کے بارے میں دھوکہ دیتا ہو اور آپ ﷺ نے بخیل یا جھوٹے اور بد خو اور بے ہودہ گالیاں بکنے والے آدمی کا بھی ذکر فرمایا۔

اور حضرت ابو غسان نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ خرچ کریں، آپ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔

۲۶۷۵...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلالٌ -

۲۶۷۵...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ ہر مال جو میں اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے۔

۲۶۷۶...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ -

۲۶۷۶...... حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

۲۶۷۷...... و حَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ

۲۶۷۷...... حضرت عیاض بن حمار مجاشع کے بھائی سے مروی ہے کہ

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَطَرٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ اِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا۔

رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے اور پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی اور اسی حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تم لوگ عاجزی اختیار کرو، یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر زیادتی کرے اور اسی روایت میں ہے کہ وہ لوگ تم میں مطیع و تابعدار ہیں کہ وہ نہ گھر والوں کو چاہتے ہیں اور نہ ہی مال کو۔ میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! کیا یہ اسی طرح ہو گا؟ انہوں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم، میں نے جاہلیت کے زمانہ میں اسی طرح دیکھ لیا ہے اور یہ کہ ایک آدمی کسی قبیلے کی بکریاں چراتا اور وہاں سے اسے گھر والوں کی لونڈی کے علاوہ اور کوئی نہ ملتا تو وہ اسی سے ہم بستری کرتا۔

باب-۵۰۵ باب عرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه واثبات عذاب القبر والتعوذ منه

میت پر جنت یا دوزخ پیش کیے جانے، قبر کے عذاب اور اس سے پناہ مانگنے کے بیان میں

۲۶۷۸...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۶۷۸...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسکا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں کا مقام اور اگر وہ دوزخ والوں میں سے ہوتا ہے تو دوزخ والوں کا مقام اسے دکھایا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے اُٹھا کر اس جگہ نہ پہنچا دے۔ [1]

۲۶۷۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ

۲۶۷۹...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر دوزخ والوں میں سے ہوتا ہے تو دوزخ والوں کا مقام اسے دکھایا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں قیامت کے دن تجھے اُٹھا کر

[1] فائدہ...... حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ میت کو اس کا مقام اگر جنت میں ہو تو وہ اور دوزخ میں ہو تو وہ دکھایا جاتا ہے۔ یہ "عرض مقام" اور اس کے ٹھکانے کا دکھا دینا بقول علامہ قرطبیؒ صرف روح کے سامنے ہوتا ہے۔ جبکہ اس کا بھی احتمال ہے کہ روح کے ساتھ ساتھ بدن کے کسی جزو پر بھی ہو۔
صبح و شام سے مراد ان کے اوقات ہیں ورنہ مردوں کیلئے صبح و شام ایک ہیں۔

هذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

پہنچادیا جائے گا۔

۳۶۸۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ اَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الاَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتَى مَاتَ هٰؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الاِشْرَاكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الاُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۲۶۸۰...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے نہیں سنی ہے، بلکہ یہ حدیث میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہے، وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر بنی نجار کے باغ میں جا رہے تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک وہ گدھا (جس پر آپ ﷺ سوار تھے) بدک گیا۔ قریب تھا کہ وہ آپ ﷺ کو نیچے گرادے۔ وہاں اس جگہ دیکھا کہ چھ یا پانچ یا چار قبریں ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی ان قبر والوں کو پہچانتا ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں ان قبر والوں کو پہچانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ کب مرے ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا: یہ لوگ شرک کی حالت میں مرے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس جماعت کو ان قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ کاش کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی قبر کا عذاب سنادے، جسے میں سن رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تم لوگ دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ہم ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۳۶۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ

۲۶۸۱...... حضرت انسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں

اللهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

قبر کا عذاب سنادے۔ ❶

۲۶۸۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا ۔

۲۶۸۲...... صحابی رسول حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہو جانے کے بعد باہر نکلے تو آپ ﷺ نے کچھ آواز سنی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

۲۶۸۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَاْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِرًا اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۔

۲۶۸۳...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اسکے ساتھی اس سے منہ پھیر کر واپس چلے جاتے ہیں تو وہ مردہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اس مردے کو بٹھا کر کہتے ہیں کہ تو اس آدمی (یعنی رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟) اگر وہ مؤمن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں تو پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے دوزخ والے ٹھکانے کو دیکھ، اسکے بدلے میں اللہ نے تجھے جنت میں ٹھکانہ دیا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مردہ دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے۔ حضرت قتادہؒ کہتے ہیں ہم سے یہ بات کردی گئی کہ اس مؤمن کی قبر میں ستر ہاتھ (کے بقدر) اس کی قبر کو راحت و آرام سے بھر دیا جاتا ہے۔ ❶

---

❶ فائدہ...... منکرین عذاب قبر آئیں اور اس دوٹوک، صریح حدیث کے الفاظ پر غور کرنے کی زحمت اٹھائیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ وہ صریح گمراہی وضلالت کی راہ کے راہی ہیں۔ ذرا غور فرمایئے! رسول اکرم ﷺ تو فرما رہے ہیں کہ اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ تم اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کر کے تمہیں عذاب قبر کی آواز جسے انسانوں کے سوا تمام مخلوقات سنتی ہیں تم کو بھی سنوا دیتا۔ لیکن بعض عقل پرست یہ کہنے سے دریغ نہیں کرتے کہ عذاب قبر کوئی چیز نہیں۔ (والعیاذ باللہ)

❷ قبر اس گڑھے کو کہا جاتا ہے جس میں مردہ کو رکھا جاتا ہے۔ ابی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ: لفظ قبر یہاں غالب استعمال کے اعتبار سے لایا گیا ہے۔ ورنہ پانی میں غرق ہونے والا صحراؤں میں مر کر ریزہ ریزہ ہونے والا مردہ سب اسی حکم میں ہیں اور ان کیلئے پانی کی تہہ اور صحرا کی وسعتیں ہی قبر کے حکم میں ہیں۔ اور سب سے قبر میں یعنی عالم برزخ میں منکر نکیر سوالات کرتے ہیں۔

۲۶۸۴...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوا -

۲۶۸۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (اس مردے کو دفنانے والے لوگ) جب واپس جاتے ہیں تو یہ مردہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔[1]

۲۶۸۵...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ -

۲۶۸۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندے کو اس کی اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے منہ پھیر کر واپس ہوتے ہیں۔ پھر شیبان عن قتادہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۲۶۸۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ -

۲۶۸۶...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آیت کریمہ: يثبت الله الذين...... الخ قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ مردے سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں تو اللہ عزوجل کے فرمان یثبت کا یہی معنی ہے۔ (مذکورہ آیت) کا ترجمہ یہ ہے کہ: "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دنیا و آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے کہ جو قول ثابت کے ساتھ ایمان لائے۔"

---

[1] مسئلہ سماع موتیٰ

یہاں حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مردہ تدفین کر کے واپس جانے والے اپنے احباب کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے بعد مقتولین بدر کو ایک گڑھے میں یا کنویں میں ڈلوایا اور ان مقتولین کو خطاب کر کے کچھ کلمات کہے جیسا کہ آگے یہ حدیث آرہی ہے اسی طرح عبداللہ بن عمرؓ کی روایت جسے ابن عبدالبرؒ نے صحیح روایت کیا ہے کہ: "جب بھی کوئی اپنے اس مسلمان بھائی کی قبر سے گزرتے ہوئے سلام کرتا ہے جسے وہ دنیا میں پہنچانتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو واپس لوٹاتے ہیں اور وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مردے اپنی قبروں میں سنتے ہیں۔ جبکہ دوسری بعض مخصوص قرآنی و حدیث سے اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ما أنت بمسمع من في القبور...... وغیرہ علماء کی ایک جماعت پہلے قول کی قائل ہے کہ مردے سنتے ہیں۔ جبکہ دوسری جماعت عدم سماع کی قائل ہے۔ لیکن حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے احکام القرآن عربی جلد سوم میں اس مسئلہ پر تفصیلی کلام اور جانبین کے دلائل ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ حق یہ ہے کہ مطلقاً سماع تو ثابت نہیں البتہ بطور خرق عادت اللہ تعالیٰ کو مخصوص حالات میں سماع کروادے تو یہ ناممکن نہیں۔ واللہ اعلم

۲۶۸۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۶۸۷...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ (یہ آیت کریمہ) یثبت اللہ الذین...... الخ قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔(آیت کا ترجمہ سابقہ حدیث کے تحت گزر چکا ہے)۔

۲۶۸۸...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلَى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ۔ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلَى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى اَنْفِهِ هٰكَذَا۔

۲۶۸۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کسی مؤمن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اسے لیکر اوپر چڑھتے ہیں تو آسمان والے کہتے ہیں کہ پاکیزہ روح زمین کی طرف سے آئی ہے۔اللہ تعالیٰ تجھ پر اور اس جسم پر کہ جسے تو آباد رکھتی تھی، رحمت نازل فرمائے۔پھر اس روح کو اللہ عزوجل کی طرف لے جایا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تم اسے آخری وقت کے لئے (یعنی سدرۃ المنتہی) لے چلو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی روح زمین کی طرف سے آئی ہے پھر اسے کہا جاتا ہے کہ تم اسے آخری وقت کے لئے (سجین) کی طرف لے چلو۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (یہ بیان کرتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر اپنی ناک مبارک پر اس طرح لگالی تھی (کافر کی روح کی بدبو ظاہر کرنے کے لئے آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا)۔[1]

۲۶۸۹...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

۲۶۸۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

---

[1] مسئلہ عذاب قبر

یہ حدیث عذاب قبر کی حقانیت کی صریح اور واضح دلیل ہے۔اسی طرح قبر میں نکیرین کا سوال اور مردہ کے جوابات کا ہونا بھی برحق ہے۔ اور یہ کہ عذاب قبر روح کیساتھ جسم پر بھی ہوتا ہے۔خوارج اور بعض معتزلہ تو عذاب قبر کے بالکل منکر ہیں جبکہ بعض معتزلہ صرف کفار پر عذاب قبر کے قائل ہیں اور مؤمنین پر مطلقاً عدم عذاب کے قائل ہیں کرامیہ اور ابن جریرؒ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ عذاب قبر فقط بدن پر ہوتا ہے۔

جمہور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ومسلک یہ ہے کہ قبر میں سوال منکرین اور عذاب کے وقت مردہ کی روح اس کے جسم میں یا جزو بدن میں لوٹ آتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر مطلق ہیں کہ وہ روح کو جسم میں واپس لوٹادیں۔پورے جسم میں یا کچھ جسم میں۔

قَالَ قَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُولُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَهَى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَاِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ اَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا۔

عنہ کے ساتھ تھے تو ہم سب چاند دیکھنے لگے (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ) میری نظر ذرہ تیز تھی تو میں نے چاند دیکھ لیا۔ میرے علاوہ ان میں سے کسی نے چاند نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی نے یہ کہا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ کو چاند دکھائی نہیں دے رہا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چاند دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عنقریب چاند دیکھوں گا اور میں اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا کہ انہوں نے ہم سے بدر والوں کا واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا اور فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں جنگ بدر سے ایک دن پہلے بدر والوں کے ٹھکانے دکھانے لگے۔ آپ ﷺ فرماتے جاتے کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل فلاں اس جگہ گرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات پاک کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ لوگ اس حدوں سے نہ ہٹے کہ جو حد رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرما دی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر سب ایک کنویں میں ایک دوسرے میں گرا دیئے گئے پھر رسول اللہ ﷺ چل پڑے یہاں تک ان کی طرف آگئے اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں اور اے فلان بن فلاں کیا تم نے وہ کچھ پالیا ہے کہ جس کا تم سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے وعدہ کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ بے جان جسموں سے کیسے بات فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان سے زیادہ میری بات کو سننے والے نہیں ہو، سوائے اس کے کہ یہ مجھے کچھ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے۔[1]

۲۶۹۰ ..... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ

۲۶۹۰ ..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین کو تین دن تک اسی طرح چھوڑے رکھا پھر آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور انہیں آواز دی اور فرمایا: اے ابو جہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عتبہ بن ربیعہ! کیا تم نے وہ کچھ

[1] یہی وہ قلیب بدر والی حدیث ہے جس سے سماع موتٰی کا ثبوت ہوتا ہے محققین علماء نے اسے آنحضرت ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ مخصوص حالات و افراد کے حق میں سماع ہونا ناممکن نہیں۔

بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ۔

نہیں پالیا کہ جس کا تم سے تمہارے رب نے سچا وعدہ کیا تھا۔ میں نے وہ کچھ پالیا ہے جس کا مجھ سے میرے رب نے سچا وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (یہ تو مر چکے ہیں) یہ کیسے سن سکتے ہیں اور کیسے جواب دے سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم میری بات کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن یہ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں ڈال دو۔ تو انہیں (گھسیٹ کر کنوئیں میں) ڈال دیا گیا۔

۲۶۹۱ ...... حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ح وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأُلْقُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ۔

۲۶۹۱ ...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور اللہ کے نبی ﷺ کو کافروں پر غلبہ ہوا تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ کچھ اوپر تیس آدمی اور راوی حضرت روح کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ چوبیس سرداروں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنوئیں میں ڈال دو اور پھر باقی روایت مذکورہ حدیث ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہی ہے۔

باب-۵۰۶ باب اثبات الحساب

(قیامت کے دن) حساب کے ثبوت کے بیان میں

۲۶۹۲ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَعِيلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ ۔قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ فَقَالَ لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ

۲۶۹۲ ...... ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جس آدمی کا حساب ہو گیا، وہ عذاب میں ڈال دیا گیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: کیا اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا: فسوف يحاسب حسابا يسيراً تو اس سے حساب لیں گے، آسان حساب۔" (سورۂ انشقاق) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حساب نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف پیشی ہے قیامت کے دن جس سے

نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ -

حساب مانگ لیا گیا، وہ عذاب میں ڈال دیا گیا۔[1]

۳۶۹۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۲۶۹۳...... حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۳۶۹۴...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ حَدَّثَنَا اَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ ﴿حِسَابًا يَّسِيرًا﴾ قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ -

۲۶۹۴...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ہے جس سے حساب مانگا گیا ہو اور وہ ہلاک نہ ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے ﴿حسابا یسیرا﴾ یعنی آسان حساب نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو پیشی ہے لیکن جس سے حساب مانگ لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا۔

۳۶۹۵...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي يُونُسَ -

۲۶۹۵...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے حساب مانگ لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا (اور پھر اس کے بعد) حضرت ابو یونس کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔

باب-۵۰۷ باب الامر بحسن الظنّ باللہ تعالیٰ عند الموت

موت کے وقت اللہ تعالیٰ کی ذات سے اچھا گمان رکھنے کے حکم کے بیان میں

۳۶۹۶...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ -

۲۶۹۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ کی وفات سے تین (دن) پہلے سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک نہ مرے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اچھا گمان رکھتا ہو۔[2]

---

[1] حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حساب کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے اعمال نامہ پر نظر فرمائے گا اور حساب کتاب اور جرح کئے بغیر اسے معاف کر دے گا۔ اسی مفہوم کو حساب یسیر کے لفظ سے حدیث میں بیان کیا گیا ہے اور یہی عرض سے تعبیر کیا گیا ہے اور اسی کی دعا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ اور اصل حساب یہ ہے کہ اعمال نامہ میں موجود تمام باتوں پر جرح و قدح شروع فرما دے۔ مطلب ہے حضور ﷺ کے اس ارشاد کا کہ: جس سے حساب میں مناقشہ ہو گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرما دے۔ آمین

[2] فائدہ...... نوویؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اچھا گمان اور حسن ظن رکھنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اسے یہ غالب گمان ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ جبکہ صحت کی حالت میں خوف و رجاء (امید) دونوں حالتیں یکساں ہونی چاہئیں۔

۲۶۹۷...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۶۹۷...... حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۲۶۹۸...... و حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۶۹۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک نہ مرے جب تک کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان نہ رکھتا ہو۔

۲۶۹۹...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ۔

۲۶۹۹...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر بندے کو اسی (حالت یا نیت کے ساتھ قیامت کے دن) اُٹھایا جائے گا، جس پر وہ مرا ہے۔

۲۷۰۰...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ۔

۲۷۰۰...... حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس روایت میں انہوں نے عن النبی ﷺ کے الفاظ کہے ہیں اور سمعت کا لفظ نہیں کہا۔

۲۷۰۱...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى اَعْمَالِهِمْ۔

۲۷۰۱...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دینا چاہتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں ان سب پر عذاب ہوتا ہے پھر ان کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔[1]

---

[1] عذاب قبر سے مراد یہاں دنیاوی عذاب ہے۔ جو نیک و بد عاصی و مطیع سب کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے۔ اور اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ مطیع و نیک افراد بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہوں گے۔ یا انہیں آخرت میں اچھا بدلہ دینے کیلئے دنیا سے اٹھا لے گا۔ البتہ آخرت میں ہر ایک کو اپنے اعمال کے مطابق جزا و سزا سے سابقہ پیش آئے گا۔

كتاب الفتن واشراط الساعـــة

کتاب الفتن واشراط الساعة

فتنوں اور علاماتِ قیامت کا بیان

باب-۵۰۸ باب اقتراب الفتن وفتح ردم یاجوج وماجوج

فتنوں کے قریب ہونے اور یاجوج ماجوج کی آڑ کھلنے کے بیان میں

۲۷۰۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ -

۲۷۰۲...... حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی نیند سے یہ کہتے ہوئے بیدار ہوئے: لا الٰہ الا اللہ، عرب کیلئے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آ پہنچا۔ یاجوج ماجوج کی آڑ آج اتنی کھل گئی ہے اور حضرت سفیان راوی نے اپنے ہاتھ سے دس کے عدد کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، اس حال میں کہ نیک لوگ ہم میں موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب فسق وفجور کی کثرت ہو جائے گی۔ [1]

۲۷۰۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْإِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ -

۲۷۰۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۷۰۴...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

۲۷۰۴...... حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے اس حال میں نکلے کہ

---

[1] فائدہ...... فِتَن فتنہ کی جمع ہے، عربی زبان میں فتنہ کے معنیٰ آزمائش اور جانچ کے ہیں۔ کتاب الفتن کے عنوان سے حضرات محدثینؒ وہ احادیث ذکر کرتے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والے اہم حالات وواقعات اور اہل ایمان کے مستقبل وایمان کیلئے پیش آنے والے سخت فتنوں اور خطرات کی پیشین گوئی اور نشاندہی فرمائی ہے۔ اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل عرب کیلئے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آ پہنچا۔ اس سے مراد کونسا فتنہ ہے؟ بعض نے فرمایا کہ ان سے حضرت عثمانؓ کا قتل مراد ہے کیونکہ اسکے بعد مسلمانوں میں فتنوں کا کثرت سے وقوع ہونے لگا۔ بعض نے فتنہ تاتار مراد لیا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس حدیث میں یاجوج ماجوج کی سد میں شگاف کا ذکر فرمایا ہے اور غالب گمان یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کی سد (دیوار) تاتاریوں کے علاقہ میں واقع ہے۔ آرمینیا کے علاقہ میں وسط ایشیا کا علاقہ ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے معارف القرآن ج۵)

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لا اِلَهَ اِلا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الاِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا اور فرمار ہے تھے: لا الٰہ الا اللہ عرب کے لئے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آچکا ہے آج یاجوج ماجوج کی آڑ اتنی کھل چکی ہے اور آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے ساتھ ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنا کر بتایا۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے اندر موجود نیک لوگوں کے باوجود بھی ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب فسق وفجور کی کثرت ہو جائے گی۔

۲۷۰۵...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِهِ۔

۲۷۰۵...... ان مذکورہ اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۷۰۶...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ۔

۲۷۰۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے اور حضرت وہیب راوی نے اپنے ہاتھ سے نوے (۹۰) کا حلقہ بنایا۔[1]

---

[1] فائدہ...... یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم کے سولہویں اور سترھویں پارہ میں ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ ذوالقرنین بادشاہ نے ان کے شر سے بچنے کیلئے ایک سد یعنی دو پہاڑوں کے درمیان دیوار بنادی تھی اور یہ اس دیوار کے پیچھے ہی رہ گئے اسے عبور کرنے میں ناکام رہتے ہیں البتہ قرب قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور یاجوج ماجوج روئے زمین پر پھیل جائیں گے اور بڑا فساد مچائیں گے۔ یاجوج ماجوج نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی نسل میں سے ہیں اور بنو آدم یعنی انسانوں کے قبیلہ سے ہیں۔ حدیث بالا میں فرمایا گیا ہے کہ یاجوج ماجوج کی دیوار میں کچھ شگاف ہو گیا ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ یا تو یہ حقیقت پر محمول ہے یعنی واقعتاً دیوار یاجوج ماجوج میں کچھ شگاف وخلا ہو گیا ہو اور یاجوج ماجوج اس شگاف سے باہر آنے پر قادر ہوں جس سے دنیا میں فساد پیدا ہو جائے۔ بعض نے اس کو مجاز اور کنایہ پر محمول کرتے ہوئے کہا کہ اس سے وہ فتنے اور مصائب مراد ہیں جو امت پر بالخصوص عربوں پر پڑیں گے۔ بعض نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے خواب میں حقیقتاً سد سکندری میں شگاف ہوتے دیکھا ہے لیکن اس کی تعبیر فتنوں سے فرمائی ہے۔ واللہ اعلم

باب-۵۰۹ باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت

بیت اللہ کے ڈھانے کا ارادہ کرنے والے لشکر کے دھنسائے جانے کے بیان میں

۲۷۰۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَاَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ فَاِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهِ وَقَالَ اَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ۔

۲۷۰۷...... حضرت عبید اللہ بن قبطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان کے ہمراہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان دونوں نے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس لشکر کے بارے میں سوال کیا جسے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران دھنسایا گیا تھا تو سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا پھر اس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ جب ہموار زمین (بیداء) میں پہنچے گا تو انہیں دھنسایا جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس کو زبردستی اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے بھی ان کے ساتھ دھنسایا جائے گا۔

اور حضرت ابو جعفر نے کہا: بیداء سے (میدان) مدینہ مراد ہے۔

۲۷۰۸...... حَدَّثَنَاه اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ اِنَّهَا اِنَّمَا قَالَتْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللهِ اِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ۔

۲۷۰۸...... اس سند سے بھی یہی حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے اس روایت میں ہے، راوی حدیث کہتا ہے کہ میں ابو جعفر سے ملا تو میں نے کہا: سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو زمین کا ایک میدان کہا۔ تو ابو جعفر نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! وہ میدان مدینہ منورہ کا ہے۔

۲۷۰۹...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي اَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰى

۲۷۰۹...... حضرت ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس گھر والوں سے (بیت اللہ) لڑنے کے ارادے سے ایک لشکر چڑھائی کرے گا یہاں تک کہ جب زمین کے ہموار میدان میں ہوں گے تو ان کے درمیانی لشکر کو دھنسایا جائے گا اور ان کے آگے والے پیچھے والوں کو پکاریں گے پھر انہیں بھی دھنسایا جائے گا اور سوائے ایک آدمی کے جو بھاگ کر ان کے بارے میں اطلاع دے گا کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ ایک آدمی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں تیری اس ذات پر کہ تو نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھی میں گواہی دیتا

حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

ہوں کہ انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔ [1]

۲۷۱۰...... وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَيَعُوذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ يُوسُفُ وَاَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ اِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ صَفْوَانَ اَمَا وَاللهِ مَا هُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ.

۲۷۱۰...... سیدہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے (نام درج نہیں ہے مراد سیدہ حفصہ، عائشہ یا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن وغیرہ ہو سکتی ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک قوم اس گھر یعنی خانہ کعبہ کی پناہ لے گی جن کے پاس کوئی رکاوٹ نہ ہوگی، نہ آدمیوں کی تعداد ہوگی اور نہ ہی سامان (ضروریات زندگی) ہوگا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ زمین کے ایک ہموار میدان میں ہوں گے تو انھیں دھنسایا جائے گا۔ یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شام والے ان دنوں مکہ والوں سے لڑنے کیلئے روانہ ہو چکے تھے۔ حضرت عبداللہ بن صفوان نے کہا: اللہ کی قسم! وہ لشکر یہ نہیں (جس کے بارے میں آپ ﷺ نے دھنس جانے کی پیش گوئی کی تھی)۔

۲۷۱۱...... وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَبَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِنْ اُمَّتِي يَؤُمُّونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَاَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا

۲۷۱۱...... ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نیند میں اپنے ہاتھ پاؤں کو ہلایا تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے اپنی نیند میں وہ عمل کیا جو پہلے نہ فرمایا کرتے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ بیت اللہ کا ارادہ کریں گے قریش کے ایک آدمی کو پکڑنے کے لئے جس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوگی۔ یہاں تک کہ جب وہ ایک ہموار میدان میں پہنچیں گے تو انہیں دھنسایا جائے گا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! راستہ میں تو سب لوگ جمع ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں!

[1] فائدہ...... علماء حدیث اس حدیث کے مصداق کے متعلق متذبذب ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے وہ لشکر مراد ہے جس نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے جنگ کی تھی جبکہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں پناہ لی ہوتی تھی۔ اور حجاج بن یوسف کا لشکر تھا۔ لیکن صحیح نہیں کیونکہ یہ لشکر زمین میں دھنسایا نہیں گیا تھا جبکہ حدیث میں اس لشکر کے دھنسائے جانے کا ذکر ہے۔
اس بناء پر ابی شارح مسلم نے فرمایا کہ: ظاہر بات یہ ہے کہ خسف (دھنسانے) کا یہ واقعہ ابتک پیش نہیں آیا۔ لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ مخبر صادق ہیں لہٰذا مستقبل میں اس طرح کا کوئی واقعہ ضرور ظاہر ہوگا۔ واللہ اعلم

رَسُولَ اللهِ اِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلى نِيَّاتِهِمْ ـ

ان میں بااختیار، مجبور اور مسافر بھی ہوں گے جو کہ ایک ہی دفعہ ہلاک ہو جائیں گے اور مختلف طریقوں سے نکلیں گے اور (قیامت کے دن) اللہ انہیں ان کی نیتوں پر اُٹھائے گا۔

باب ـ ۵۱۰ باب نزول الفتن كمواقع القطر

فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے کے بیان میں

۲۷۱۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَشْرَفَ عَلى اُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرَى اِنِّي لَاَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ ـ

۲۷۱۲...... صحابی رسول حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر چڑھے پھر ارشاد فرمایا: کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کی جگہوں میں فتنے ایسے گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرات گرتے ہیں۔

۲۷۱۳...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ـ

۲۷۱۳...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

۲۷۱٤...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَاً فَلْيَعُذْ بِه ـ

۲۷۱٤...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے (ظاہر) ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے افضل ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے افضل ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور جو آدمی گردن اُٹھا کر انہیں دیکھے گا تو وہ اسے ہلاک کر دیں گے اور جسے ان میں کوئی پناہ کی جگہ مل جائے تو چاہیئے کہ وہ پناہ لے لے۔

۲۷۱۵...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

۲۷۱۵...... اس سند سے بھی یہ سابقہ حدیث روایت کی گئی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ نماز قضا ہو جائے تو ایسا ہے گویا کہ اس کا گھر اور مال سب لوٹ لیا گیا ہو۔

شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

۲۷۱۶...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ۔

۲۷۱۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فتنے (جب ظاہر) ہوں گے تو ان میں سونے والا بیدار رہنے والے سے بہتر ہوگا اور بیدار کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس آدمی کو پناہ کی جگہ یا حفاظت کی جگہ مل جائے تو اسے چاہیئے کہ (ان فتنوں سے بچنے کے لئے) وہ پناہ حاصل کرے۔❶

۲۷۱۷...... حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ اِلَى مُسْلِمِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي اَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ

۲۷۱۷...... حضرت عثمان الشحام رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اور فرقد سبخی رحمۃ اللہ علیہ مسلم بن ابی بکر کی طرف چلے اور وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو فتنوں کے بارے میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے برپا ہونگے۔ آگاہ رہو پھر فتنے ہوں گے ان میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور آگاہ رہو جب یہ نازل ہوں یا واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین سے ہی چمٹا رہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس نہ اونٹ

❶ فائدہ...... احادیث بالا میں بتایا گیا ہے فتنوں کا زمانہ انسان کے ضائع ہونے کا زمانہ ہے۔ لہٰذا اس زمانہ میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے والا ہر شخص بہتر ہوگا اور ایمان کی حفاظت کا راستہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بتلایا کہ انسان فتنوں کے اندر نہ پڑے۔ اس سے وہ فتنے مراد ہیں جو حضور علیہ السلام اور حضرات شیخینؓ کے وصال کے بعد سرزمین مدینہ میں اُٹھے، مسلمانوں میں جھگڑے، صحابہ میں مشاجرات شروع ہو گئے جس کا نتیجہ جنگ جمل اور جنگ صفین کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ان فتنوں میں شرکت کرنا اپنے ایمان کو کمزور کرنے کے مترادف ہے بالخصوص وہ لوگ جو فتنوں سے اپنے آپ کو بسہولت بچا سکتے ہوں ان کو اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔ خواہ وہ کسی قدر بھی ہو۔

اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ -

ہوں اور نہ ہی بکریاں اور نہ ہی زمین؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنی تلوار لے کر اس کی دھار پتھر کے ساتھ رگڑ رگڑ کر کند اور ناکارہ کر دے پھر اگر وہ نجات حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو نجات حاصل کرے۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں کہ اگر مجھے ناپسندیدگی اور ناگواری کے باوجود ان دونوں صفوں میں سے ایک صف یا ایک گروپ میں کھڑا کر دیا جائے پھر کوئی آدمی اپنی تلوار سے مجھے مار دے یا کوئی میری طرف آ جائے جو مجھے قتل کر ڈالے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ وہ آدمی اپنے گناہ اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور دوزخ والوں میں سے ہو گا۔

٧٢١٨...... وحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ اِلٰى آخِرِهٖ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ وَكِيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

٧٢١٨...... ان اسناد سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ حضرت وکیع کی روایت کردہ حدیث آپ کے ارشاد: اگر وہ نجات کی طاقت رکھتا ہو، تک ہے آگے مذکور نہیں۔

باب-٥١١ باب اذا تواجه المسلمان بسيفيهما

دو مسلمانوں کی تلواروں کے ساتھ باہم لڑائی کے بیان میں

٧٢١٩...... حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ اُرِيْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِيْ يَا اَحْنَفُ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ اَوْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ

٧٢١٩...... حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اس آدمی (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت) کے ارادہ سے گھر سے روانہ ہوا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے (راستہ میں) ملے تو کہنے لگے: اے احنف! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصرت کا ارادہ کرتا ہوں تو حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کہا: اے احنف! واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب دو مسلمان باہم ایک دوسرے سے اپنی تلواروں سے لڑائی، جنگ کریں گے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا آپ سے عرض کیا گیا

اِنَّهُ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

کہ یہ تو قاتل ہے مگر مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: کیونکہ اس نے بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ ❶

۲۷۲۰...... و حَدَّثَنَاه اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ اَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔

۲۷۲۰...... حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے ایک دوسرے کا مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جائیں گے۔

۲۷۲۱...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ بِهَذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ۔

۲۷۲۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ بھی سابقہ حدیث ابی کامل عن حماد ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۷۲۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى اَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرْفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا۔

۲۷۲۲...... حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر اسلحہ اٹھائے۔ پس وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں جب ان دونوں نے اپنے ایک ساتھی کو قتل کر دیا تو وہ دونوں اکٹھے جہنم مین داخل ہو گئے۔

۲۷۲۳...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ

۲۷۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دو عظیم جماعتوں کے مابین جنگ و جدل نہ ہو جائے اور ان کے درمیان ایک بہت بڑی لڑائی ہو گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہو گا (کہ ہم رضائے الٰہی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کر رہے ہیں)۔ ❷

---

❶ فائدہ...... حدیث میں فرمایا کہ قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ اور حدیث میں مقتول کے جہنم میں جانے کی وجہ بھی بتلادی کہ مقتول بھی تو اپنے ارادہ قتل میں پر عزم تھا کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کر دے گا۔ نوویؒ نے فرمایا کہ یہاں قاتل و مقتول سے مراد وہ قاتل و مقتول ہیں جو عصبیت خواہ نسلی ہو یا لسانی یا وطنی کی بناء پر ایک دوسرے کی گردن مارنے کے درپے ہوں یا وہ قاتل و مقتول جنکے پاس ایک دوسرے کے قتل کی کوئی شرعی وجہ جواز نہ ہو۔

❷ فائدہ...... اس حدیث میں جس جنگ عظیم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے علماء کے بقول اس سے مراد جنگ صفین ہے جو حضرت علی و حضرت معاویہؓ کے مابین ہوئی۔ اور جس میں جانبین سے بڑی تعداد میں مسلمان شہید ہوئے۔ اور دونوں اسلام کے دعویدار اور حق پر ہونے کے دعویدار تھے۔ لیکن اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ اس جنگ میں حضرت علی حق پر اور حضرت معاویہ غلطی پر تھے لیکن وہ خطا اجتہادی تھی نہ کہ خطا فکری واعتقادی (جو قابل مؤاخذہ ہوتی ہے)۔

عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ ۔

۲۷۲٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ۔

۲۷۲۴...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ "ہرج" کی کثرت ہو جائے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قتل، قتل۔ (یعنی خونریزی کی کثرت)۔

باب-۵۱۲ باب هلاك هٰذه الامة بعضهم ببعضٍ

اس امت کا ایک دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہونے کے بیان میں

۲۷۲۵...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَاُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّي اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۔

۲۷۲۵...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا تو میں نے اسکے مشرق و مغرب کو دیکھا اور جہاں تک کی زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی وہاں تک عنقریب میری امت کی سلطنت و حکومت پہنچ جائے گی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے گئے اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے دعا مانگی کہ وہ انہیں عام قحط سالی میں ہلاک نہ کرے اور اپنے علاوہ ان پر کوئی دشمن بھی مسلط نہ کرے جو ان سب کی جانوں کی ہلاکت کو مباح و جائز سمجھے اور میرے رب نے ارشاد فرمایا: اے محمد (ﷺ) جب میں کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے تبدیل نہیں کیا جاتا ہے اور بے شک میں نے آپ ﷺ کی امت کے لئے فیصلہ کر لیا ہے کہ انہیں عام قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ ان پر ایسا کوئی دشمن مسلط کروں گا جو ان سب کی جانوں کو مباح و جائز سمجھ کر ہلاک کر دے اگرچہ ان کے خلاف زمین کے چاروں اطراف سے لوگ جمع ہو جائیں یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو خود ہی قیدی بنائیں گے۔

۲۷۲۶...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي

۲۷۲۶...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھا اور مجھے سرخ اور سفید خزانے عطا کئے گئے۔ باقی حدیث گزر چکی۔

اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ۔

۲۷۲۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَقَالَ ﷺ سَاَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا۔

۲۷۲۷...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مقام عالیہ سے تشریف لائے یہاں تک کہ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو اس میں تشریف لے گئے اور اس میں دو رکعتیں ادا کیں اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے اپنے رب سے لمبی دعا مانگی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے رب سے تین چیزیں مانگیں، پس دو چیزیں مجھے عطا کر دیں گئیں اور ایک چیز سے مجھے روک دیا۔ میں نے رب سے مانگا کہ میری امت کو قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کرے پس یہ مجھے عطا کر دیا گیا اور میں نے اللہ عزوجل سے مانگا کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے۔ پس یہ چیز بھی مجھے اللہ عزوجل نے عطا کر دی اور میں نے اللہ عزوجل سے سوال کیا کہ ان کی آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی نہ ہو تو مجھے اس سوال سے منع کر دیا گیا۔ ❶

۲۷۲۸...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ اَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

۲۷۲۸...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت کے ساتھ آئے تو آپ ﷺ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے باقی حدیث گزر چکی۔

❶ فائدہ...... مذکورہ بالا احادیث میں متعدد ارشادات ہیں: فرمایا کہ مجھے سرخ و سفید دو خزانے عطا کئے گئے۔ سرخ سے مراد سونا اور سفید سے چاندی مراد ہے اور یہ دونوں خزانے قیصر و کسریٰ کے خزانے ہیں۔ خطابیؒ نے فرمایا کہ کسریٰ کے خزانہ میں دینار (سونا) غالب تھا اور روم کے خزانوں میں دراہم (چاندی) غالب تھی۔ ایک بات یہ فرمائی کہ میری دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ میری امت کو اجتماعی طور پر قحط سالی اور غیر دشمن کے ہاتھوں ہلاک نہیں فرمائے گا۔ لیکن خود مسلمانوں میں سے کوئی اگر مسلمانوں کا دشمن ہو جائے اور وہ انہیں ہلاک کر دے تو یہ ممکن ہے اور اس بارے میں کی گئی میری دعا قبول نہ ہوئی بلکہ مجھے اس سوال سے روک دیا گیا۔

باب-۵۱۳ باب اخبار النبي ﷺ فيما يكون الى قيام الساعة

قیام قیامت تک پیش آنے والے فتنوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خبر دینے کے بیان میں

۲۷۲۹...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ - قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي -

۲۷۲۹...... حضرت ابو ادریس خولانی سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کون کون سے واقعات میرے اور قیامت کے درمیان پیش آنے والے ہیں اور مجھے ان فتنوں کے بتانے سے صرف یہی بات مانع ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض راز کی باتیں مجھے بتائیں جنہیں میرے علاوہ کسی سے بھی ذکر نہیں کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں فرمایا اس حال میں کہ آپ ﷺ ایک مجلس میں تھے جس میں بھی موجود تھا رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا: ان میں تین (فتنے) ایسے ہیں جو کسی بھی چیز کو نہ چھوڑیں گے۔ ان میں سے کچھ فتنے گرمی کی ہواؤں کی طرح ہوں گے ان میں سے بعض چھوٹے اور بعض بڑے ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے علاوہ باقی سب مجلس کے لوگ اب اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

۲۷۳۰...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ

۲۷۳۰...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر اس کھڑے ہونے کے وقت سے لے کر قیام قیامت تک کے لئے تمام حالات کو بیان کر دیا پس جس نے انہیں یاد رکھا اس نے انہیں یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا اور اس واقعہ کو میرے یہ ساتھی بھی جانتے ہیں اور ان میں سے بعض باتوں کو میں بھول گیا لیکن جب وہ چیزیں سامنے آجاتی ہیں تو یاد آجاتی ہیں۔ جیسے کوئی آدمی کسی کے سامنے سے غائب ہو جائے تو اسے بھول جاتا ہے اور جب سامنے آتا ہے وہ اسے پہچان لیتا ہے۔❶

---

❶ فائدہ...... پیچھے گزر چکا ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ آنحضرت ﷺ کے رازدار اور امین صحابی تھے، آپ ﷺ نے انہیں مدینہ کے منافقین کے نام بتائے تھے، قیامت تک پیش آنے والے فتنوں کی تفصیل بھی آپ ﷺ نے انہیں بتلا دی تھی۔ لیکن یہاں خود حضرت حذیفہؓ فرما رہے ہیں کہ فتنوں کے متعلق حضور ﷺ نے مجھ سے تنہائی میں اور الگ سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی بلکہ مجلس میں سب کے سامنے کچھ باتیں فرمائی تھیں البتہ اس مجلس کے باقی لوگ رخصت ہو چکے ہیں۔ اور ان میں بیشمار فتنے وہ ہیں جو اپنی شدت اور تکلیف کے اعتبار سے گرم ہواؤں کی مانند ہوں گے۔ اور چھوٹے بڑے ہر طرح کے فتنے ہوں گے۔ وہ تمام واقعات میرے ذہن کی سلیٹ پر محفوظ اور نقش ہیں، زمانہ کے گرم و سرد سے وہ بھولے رہتے ہیں لیکن جب کوئی واقعہ ان میں سے رونما ہوتا ہے تو پھر سے ذہن کے پردہ پر موجود وہ فلم کی طرح چلنے لگتے ہیں۔

الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ -

۲۷۳۱...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ـ

۲۷۳۱...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں جو بھول گیا وہ بھول گیا کے بعد مذکور نہیں۔

۲۷۳۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ اِلا قَدْ سَاَلْتُهُ اِلا اَنِّي لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ -

۲۷۳۲...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر اس بات کی خبر دے دی جو قیام قیامت تک پیش آنے والی ہے اور ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا گیا سوائے اس کے کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو کونسی چیز مدینہ سے نکالے گی؟

۲۷۳۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ ـ

۲۷۳۳...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۲۷۳۴...... و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجُ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ حَدَّثَنِي اَبُو زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ اَخْطَبَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا ـ

۲۷۳۴...... حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور منبر پر چڑھے تو ہمیں خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ نماز (کا وقت) آ گیا۔ آپ ﷺ اترے اور نماز (ظہر) پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز (کا وقت) آ گیا۔ آپ ﷺ اترے اور نماز (عصر) پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو (اس دن) ہمیں آپ ﷺ نے ان تمام باتوں کی خبر دی جو پہلے ہو چکی ہیں اور جو آئندہ پیش آنے والی تھیں۔ پس ہم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس نے ہم میں سے ان باتوں کو زیادہ یاد رکھا۔ ❶

---

❶ فائدہ...... یعنی قیامت سے قبل جو واقعات اور فتن ظاہر ہوں گے اور فتنوں کے اس زمانہ میں اہل ایمان کیلئے اپنے ایمان دین کی حفاظت کیلئے کیا لائحہ عمل ہو گا اس کی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے اتنا طویل خطبہ دیا کہ دن بھر اسی میں مشغول رہے۔ اور وہ ساری باتیں جس نے اجتماع سے یاد رکھیں وہی ہم میں سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا۔

باب-۵۱۴　　باب في الفتنة التي تموج كموج البحر

سمندر کی موجوں کی طرح آنے والے فتنوں کے بیان میں

۲۷۳۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا اُرِيدُ اِنَّمَا اُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَفَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ اَحْرَى اَنْ لا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالاَغَالِيطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ -

۲۷۳۵...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے تو انہوں نے کہا: تم میں سے کون ہے جسے رسول اللہ ﷺ کی فتنوں کے بارے میں حدیث زیادہ یاد ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ کہا: تو بہت جرأت مند ہے اور وہ حدیث کیسے ہے؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: آدمی کے گھر والوں اور اس کے مال اور اس کی جان اور اولاد پڑوسی میں فتنہ ہے اور ان کا کفارہ روزے، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے ان کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میرا ارادہ فتنے ہیں جو سمندر کی موجوں کی طرح آئیں گے میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا غرض ہے؟ بے شک آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اس دروازے کو توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ اسے توڑا جائے گا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر ایسا ہے تو پھر (وہ دروازہ) کبھی بند نہ کیا جا سکے گا راوی حدیث کہتا ہے ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دروازہ کے بارے میں جانتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! وہ اسی طرح جانتے تھے جیسا کہ وہ کل کے آنے سے پہلے رات کو جانتے تھے اور میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی جو غلط الروایات سے نہ تھی۔ پھر ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دروازے کے بارے میں پوچھنے سے خوفزدہ ہوئے تو ہم نے مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: تم ان سے پوچھو۔ انہوں نے پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: (دروازہ) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ❶

---

❶ فائدہ...... حدیث میں حضرت عمرؓ نے حضرت حذیفہؓ سے فرمایا کہ بیشک تم بہت جری ہو! اکثر علماء نے اس جملہ کو حضرت عمرؓ کی طرف سے حذیفہؓ کی مدح پر محمول کیا ہے یعنی تم نے اس حدیث فتنہ کو یاد رکھنے کا اہتمام کیا اور پوری جرأت سے اس کے یاد ہونے کا اقرار کیا۔ جبکہ علامہ قسطلانی شارح بخاری نے اس جملہ کو حضرت عمرؓ کیطرف سے انکار اور تنبیہ پر محمول کیا ہے کہ تم نے بڑی جرأت کی کہ حدیث رسول ﷺ جیسے نازک معاملہ میں یہ دعویٰ کر دیا کہ تم اسے بعینہٖ اور بلفظہٖ یاد رکھتے ہو۔ ایسا دعویٰ احتیاط کے خلاف ہے۔ (جاری ہے)

۲۷۳۶...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ-

۲۷۳۶...... ان اسناد سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۲۷۳۷...... و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ وَالاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ-

۲۷۳۷...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہمیں فتنوں کے بارے میں حدیث کون بیان کرے گا؟ باقی حدیث سابقہ روایات ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۷۳۸...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلا وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيسُ لِي اَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي اُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلا تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَاَقْبَلْتُ

۲۷۳۸...... حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں جرعہ کے واقعہ کے دن آیا تھا (جرعہ کوفہ میں ایک جگہ ہے جہاں کوفہ والوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کا حاکم ماننے سے انکار کیا تھا۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا تو میں نے کہا: آج کے دن تو یہاں بہت خونریزی ہو گی۔ تو اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہ ہو گی؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں! میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہ ہو گی؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے جو آپ ﷺ نے مجھے بیان کی تھی میں نے کہا: تو میرے لئے برا ہم نشین ہے آج اس لئے کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اپنے گھر والوں، مال و اولاد کے اندر فتنہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان بالعموم انہی اشیاء کیطرف سے ایمان و دین کے امور میں کمزوری دکھاتا ہے۔ چنانچہ طاعات کی کثرت بالخصوص نماز، روزے، صدقہ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اسکا کفارہ ہیں۔ حضرت عمرؓ کی فتنہ سے مراد وہ فتنے تھے جو مسلمانوں کی اجتماعی حالت سے متعلق تھے۔ ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ سمندر کی موجوں کی طرح شدید اور ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لینے والے ہوں گے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ ان فتنوں سے آپ کا کیا واسطہ ہے؟ ان کے اور آپ کے درمیان ایک دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ کی مومنانہ فراست پر قربان جایئے۔ پوچھا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حذیفہؓ نے فرمایا کہ توڑا جائے گا۔ اور اس سے حضرت عمرؓ کی ذات مراد تھی۔ یعنی فتنوں کو روکنے والا دروازہ عمرؓ کی ذات تھی۔ اور اس کا توڑنا ان کی شہادت کا اشارہ تھا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

عَلَيْهِ وَاَسْاَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ۔

تو سنتا ہے میں تیری مخالفت کر رہا ہوں حالانکہ تو بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں حدیث سن چکا ہے مگر مخالفت کرنے سے تو نے مجھے کیوں نہیں روکا۔ پھر میں نے کہا: یہ کیا غضب ہے الغرض میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر اس سے حدیث معلوم کرنا چاہی تو وہ آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ❶

باب-۵۱۵ باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبلٍ من ذهب

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں

۲۷۳۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي اَكُونُ اَنَا الَّذِي اَنْجُو۔

۲۷۳۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکل آئے جس پر لوگوں کا قتل و قتال ہو گا اور ہر سو (۱۰۰) میں سے ننانوے (۹۹) آدمی قتل کئے جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی کہے گا شاید ہی میں وہ ہوں جسے نجات حاصل ہو گی۔ (اور یہ خزانہ میرے قبضہ میں رہ جائے گا)۔ ❷

۲۷۴۰...... و حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ اَبِي اِنْ رَاَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ۔

۲۷۴۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے البتہ حضرت سہیل کی اس سند میں یہ اضافہ ہے کہ میرے والد نے کہا: اگر تو اسے دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔

۲۷۴۱...... حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ

۲۷۴۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا پس جو اس وقت

❶ فائدہ...... یہ حدیث حضرت جندب بن عبد اللہ البجلیؓ سے مروی ہے جو صحابیت کے شرف سے مشرف تھے۔ حضرت جندبؓ نے خونریزی والی بات اس لئے کہی تھی کہ اہل کوفہ نے حضرت عثمانؓ کے بھیجے ہوئے شخص کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت جندبؓ کا مکالمہ جن صاحب سے ہوا تھا وہ حضرت حذیفہؓ بن یمان تھے۔ حضرت جندبؓ حضور علیہ السلام کی ایک حدیث کی بناء پر جسے وہ براہ راست سن سکے تھے خونریزی ہونے کے متعلق پر یقین تھے۔ لیکن چونکہ حضرت حذیفہؓ فتنوں کی احادیث کے بڑے عالم اور صاحب سرت النبی ﷺ ہونے کی بناء پر جانتے تھے کہ خونریزی ابھی نہیں ہو گی لہٰذا وہ انکار کرتے رہے۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں میں قتل و غارت گری حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ہو گی۔ حضرت جندبؓ نے اس پر فرمایا کہ تم برے ھم نشین ہو۔ کیونکہ تمہیں اس کے متعلق حدیث معلوم تھی تو جب میں نے پہلی بار قسم کھائی اور انکار کیا تو تمہیں فوراً وہ حدیث مجھ سے بیان کر دینی چاہیئے تھی تاکہ میں حدیث کی انجانے میں مخالفت سے بچا رہتا۔

❷ دریائے فرات میں سے سونے کے پہاڑ نکلنے کا کیا مطلب ہے؟ ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا اور اسکی جگہ سونے کا پہاڑ نمودار ہو جائے گا۔ گویا حقیقتاً پہاڑ مراد ہے۔ اور ایک مطلب یہ ہے کہ اس میں اتنا خزانہ بر آمد ہو گا جو تشبیہاً پہاڑ کی مانند ہو گا۔

عَاصِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

موجود ہو وہ اس (خزانہ) میں سے کچھ بھی نہ لے۔

۲۷۴۲...... حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

۲۷۴۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا پس جو بھی اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔

۲۷۴۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا اِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَاْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ -

۲۷۴۳...... حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا انہوں نے کہا: ہمیشہ لوگوں کی گردنیں دنیا کے طلب کرنے میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتی رہیں گیں۔ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ برآمد ہو گا۔ جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف روانہ ہوں گے پس جو لوگ اس کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا تو وہ اس سے سارے کا سارا (سونا) لے جائیں گے پھر وہ اس پر قتل و قتال کریں گے۔ پس ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل کئے جائیں گے حضرت ابو کامل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ میں اور ابی بن کعب حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے ہوئے تھے۔[1]

---

[1] فائدہ...... پیچھے اسی حدیث کے ضمن میں سونے کا پہاڑ نمودار ہونے کے دو مطالب بیان کئے گئے تھے۔ احقر بندہ ناچیز محمد زکریا اقبال عرض گزار ہے کہ دریائے فرات عراق کا مشہور دریا ہے۔ اور عراق کی بنیادی معدنی دولت زرسیال یعنی تیل ہے۔ جس کے کنویں عراق میں بکثرت موجود ہیں اور موجودہ عالمی سیاست کے شاطروں نے ان تیل کے کنوؤں پر قبضہ کیلئے سرزمین عراق پر آہن و آتش برسا رکھا ہے کوئی بعید نہیں کہ رحمت کونین ﷺ کی مذکورہ بالا حدیث میں انہی حالات کی طرف اشارہ کیا گیا ہو اور حدیث میں فرات سے مراد سرزمین فرات یعنی عراق کی سرزمین ہو۔ اور سونے سے مراد زرسیال ہو یعنی تیل۔ اور پہاڑ سے مراد تیل کے کنوؤں میں لگنے والی آگ کے دہ دیو ہیکل اور مہیب شعلے ہوں جو پچھلی جنگ عراق میں ہم دیکھ چکے ہیں۔ اور حدیث میں قتل و قتال کا ذکر ہے چنانچہ ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ کس طرح اتحادی افواج وہاں قتل و غارت گری کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں اور ان حالات میں حضور علیہ السلام نے ہمیں اس سونے کے پہاڑ سے کچھ لینے سے منع فرمایا ہے۔ شاید یہ اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ اصل دولت کے حصول کے لئے مسلمانوں کے قتل میں شریک ہونا پڑے گا۔ لہٰذا تم اس دولت کے لالچ میں مبتلا ہی نہ ہونا اور اپنی افواج کو دنیا کے لالچ میں مبتلا ہو کر وہاں کے...... (جاری ہے)

قَالَ اَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ اَنَا وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ اُجُمِ حَسَّانَ ۔

۲۷۴۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّأْمُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ ۔

۲۷۴۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا اور شام اپنے مُد اور دینار روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار روک لے گا اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے۔ تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے اور اس بات پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔ ❶

باب-۵۱۶ باب في فتح قسطنطينية وخروج الدجال ونزول عيسى ابن مريم

قسطنطنیہ کی فتح اور خروج دجال اور سیدنا عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے بیان میں

۲۷۴۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ

۲۷۴۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رومی (مقام) اعماق یا دابق میں اتریں۔ ان کی طرف ان سے لڑنے کیلئے ایک لشکر مدینہ سے روانہ ہوگا اور وہ ان دنوں زمین والوں میں سے نیک لوگ ہوں گے جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے اور ان کے درمیان دخل اندازی نہ کرو جنہوں نے ہم میں سے کچھ لوگوں کو قیدی بنالیا ہے ہم ان سے لڑیں گے مسلمان کہیں

(گذشتہ سے پیوستہ)...... مسلمانوں کے قتل عام میں شریک ہونے سے بچنا۔ یہ ایک کمزور سی رائے ہے۔ اگر صحیح ہے تو اللہ کی جانب سے اور اگر خطا ہے تو میری اور شیطان کی طرف سے ہے۔ بہر حال ہم مسلمانوں کیلئے یہ بہت اہم ہدایت اور قابل غور حدیث ہے۔ واللہ اعلم (حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ فائدہ...... علماء نے اس کی توضیح میں یہ بات بیان کی ہے کہ دیگر بعض روایات کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر زمانہ میں جب کفار دنیا کے اندر غالب ہوں گے تو وہ ان مذکورہ بالا یعنی عراق و شام اور مصر پر مالی پابندیاں لگادیں گے۔ اور وہ اپنی اشیائے ضرورت کے حصول کیلئے مال و دولت اور روپے پیسے کے محتاج ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم موجودہ عالمی دور میں یہ پیشین گوئی پوری ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے کہ دنیا کی غالب کافر قوم امریکا عراق پر اقتصادی و تجارتی پابندیاں لگا چکی ہے۔ شام کی طرف نظریں ہیں اور شاید پھر اس کے بعد مصر کی باری ہو۔ واللہ اعلم زکریا

فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لا وَاللهِ لا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ۔

گے: نہیں! اللہ کی قسم! ہم اپنے بھائیوں کو تنہا نہ چھوڑیں گے کہ تم ان سے لڑتے رہو۔ بالآخر وہ ان سے لڑائی کریں گے بالآخر ایک تہائی (مسلمان) بھاگ جائیں گے جن کی اللہ کبھی بھی توبہ قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی قتل کیے جائیں گے اور اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے اور تہائی فتح حاصل کرلیں گے انہیں کبھی آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ پس وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے جس وقت وہ آپس میں مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور ان کی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہوں گی تو اچانک شیطان چیخ کر کہے گا: تحقیق! مسیح دجال تمہارے بال بچوں تک پہنچ چکا ہے وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوں گے لیکن یہ خبر باطل ہو گی جب وہ شام پہنچیں گے تو اس وقت دجال نکلے گا اسی دوران کہ وہ جہاد کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے اور صفوں کو سیدھا کر رہے ہوں گے کہ نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے پس جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیں گے تب بھی وہ پگھل جائے گا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھوں قتل کرائیں گے پھر وہ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔ ❶

---

❶ فائدہ...... اعماق اور طردابق بستیوں کے نام ہیں۔ تور بشتیؒ نے انہیں اطراف مدینہ میں قرار دیا ہے۔ لیکن نوویؒ نے کہا ہے کہ یہ حلب جو شام کا مشہور شہر ہے اس کے اطراف و مضافات میں ہیں۔ حموی نے معجم البلدان میں یہی بات کہی ہے کہ اعمال حلب وانطاکیہ کے درمیان ہے۔ جبکہ دابق حلب سے چار فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔ بنوامیہ کے حکمرانوں کا خاص مقام دابق رہا ہے جہاں ان کی عسکری چھاؤنی بھی تھی۔ سلیمان بن عبدالملک بن مروان کی قبر بھی دابق میں ہے۔ یہاں مدینہ سے بعض کے نزدیک مدینۃ النبی ﷺ مراد ہے، جبکہ بعض نے مدینہ کا لفظ معنیٰ میں کیا ہے اور اس سے حلب یا دمشق مراد ہے۔
اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے قیامت کی بڑی بڑی علامات بتلائی ہیں جن میں زمانہ کے اعتبار بڑا فصل اور بعد ہو سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مسلمہ عقائد میں سے ہے۔ اور وہ بحیثیت نبی کے نہیں بلکہ بحیثیت امتی کے نازل ہوں گے۔ اور دجال کو قتل کریں گے۔ انشاء اللہ۔

باب ــ ۵۱۷ باب تقوم الساعة والروم اكثر الناس

قیامِ قیامت کے وقت رومیوں کی تمام لوگوں سے کثرت ہونے کے بیان میں

۲۷۴۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو اَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ اَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَاَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ۔

۲۷۴۶...... حضرت موسیٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مستورد قریشی نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے تو حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: غور کرو، کیا کہہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: میں وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر تو یہی کہتا ہے تو ان کی چار خصلتیں ہوں گی: وہ آزمائش کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ برد باد ہوں گے اور مصیبت کے بعد جلدی اس کا ازالہ کرنے والے ہوں گے اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے حملہ کرنے والے ہوں گے اور لوگوں میں سے مسکین، یتیم اور کمزور کے لئے بہترین ہوں گے اور پانچویں خصلت نہایت عمدہ یہ ہے کہ وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بادشاہوں کو ظلم سے روکنے والے ہوں گے۔

۲۷۴۷...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو شُرَيْحٍ اَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ اَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ اَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ۔

۲۷۴۷...... حضرت مستورد قریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے یہ خبر جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ کیا احادیث ہیں جنہیں آپ سے ذکر کیا جاتا ہے اور آپ ان احادیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو تو حضرت مستورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: میں نے وہی کہا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ تو حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر آپ نے یہ کہا ہے تو سنو: وہ آزمائش کے وقت لوگوں میں سے زیادہ بردبار ہوں گے اور مصیبت کے بعد لوگوں میں سے جلد درست ہونے والے ہوں گے اور اپنے مساکین اور کمزوروں کے لیے لوگوں میں سے بہتر ہوں گے۔ [1]

---

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

باب-۵۱۸ باب اقبال الروم في كثرة القتل عند خروج الدجال

خروجِ دجال کیوقت رومیوں کے قتل کی کثرت کے بیان میں

۲۷۴۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى اِلا يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لا تَقُومُ حَتَّى لا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِاَهْلِ الاِسْلامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الاِسْلامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لا تَرْجِعُ اِلا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلاءِ وَهٰؤُلاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لا تَرْجِعُ اِلا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلاءِ وَهٰؤُلاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لا تَرْجِعُ اِلا

۲۷۴۸...... حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی ایک آدمی آیا جس کا تکیہ کلام یہ تھا: اے عبد اللہ بن مسعود! قیامت آگئی۔ تو وہ سیدھے بیٹھ گئے حالانکہ (پہلے) ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ اور کہا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ترکہ تقسیم نہ کیا جائے اور غنیمت سے خوشی نہ ہو گی پھر اپنے ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس طرف دشمن اہل اسلام (سے لڑنے) کے لئے جمع ہوں گے اور اہل اسلام ان سے لڑنے کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ میں نے کہا: آپ کی مراد رومی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! اور اس وقت سخت شدت کی جنگ ہو گی اور مسلمان موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ لوٹیں گے۔ پھر وہ خوب جہاد کریں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا۔ پھر یہ بھی لوٹ آئیں گے اور وہ بھی واپس آجائیں گے اور کوئی ایک گروہ غالب نہ ہو گا اور جو لشکر لڑائی کے لئے آگے بڑھا تھا وہ بالکل ہلاک اور فنا ہو جائے گا پھر (اگلے دن) مسلمان ایک اور لشکر آگے بھیجیں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ آئیں گے پس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے۔ پھر یہ بھی واپس آجائیں گے اور وہ بھی لوٹ آئیں گے اور کوئی بھی غالب نہ ہو گا اور جو لشکر لڑائی کے لئے آگے بڑھا تھا وہ ہلاک اور فنا ہو جائے گا (اگلے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ...... عیسائیوں اور نصاریٰ کی قرب قیامت میں کثرت دور حاضر کی ایک حقیقت ثابتہ بن چکی ہے۔ مذہب نصرانیت دنیا بھر میں پھیل چکا ہے اور قیامت سے قبل ان کی اکثریت ہو گی۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصاریٰ کی اکثریت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے اندر چار خصلتیں اچھی ہوں گی۔ اگرچہ ان اچھی خصلتوں کے باوصف وہ بہتر اور مسلمانوں سے اچھے نہیں ہوگے۔ لیکن اصل مقصود یہ بتلانا ہے کہ دنیا میں اکثریت اور غلبہ کا ایک سبب اچھے خصائل وعادات بھی ہیں۔ اور اچھی خصلت خواہ کفار میں ہی کیوں نہ ہوں وہ اچھی ہی رہتی ہیں۔ مشہور محدث علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ: شاید حضرت عمرؓ کے وقت کے نصاریٰ میں یہ خصائل ہوں گے لیکن آج کے دور کے عیسائی تو نہایت برے اور ان اوصاف کے بالکل برعکس ہیں۔

غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلاء وَهَؤُلاء كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الاسْلام فَيَجْعَلُ اللهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لا يُرى مِثْلُهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي اَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ -

دن) پھر مسلمان ایک اور لشکر روانہ کریں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کئے بغیر واپس نہ لوٹیں گے پس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی پھر یہ بھی واپس آجائیں گے اور وہ بھی لوٹ آجائیں گے لیکن کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور وہ لشکر ہلاک وفنا ہو جائے گا پس جب چوتھا دن ہوگا تو باقی اہل اسلام ان پر حملہ کردیں گے تو اللہ کافروں پر شکست مسلط کردے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا کہا کہ ویسی کسی نے دیکھی نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندے بھی ان کے پہلوؤں کے پاس سے گزریں گے تو وہ بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ یہاں تک کہ مردہ ہو کر گر پڑیں گے اور ایک باپ کی اولاد کو شمار کیا جائے گا تو وہ سو (۱۰۰) ہوں گے اور ان میں سے سوائے ایک کے کوئی بھی باقی نہ رہے گا پس اس حال میں کس کو غنیمت پر خوشی ہوگی یا کونسی میراث کو تقسیم کیا جائے گا پھر اسی دوران مسلمان ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے جو اس سے بھی بڑی ہوگی پس ان کے پاس ایک چیخنے والا آئے گا کہ دجال ان کے بعد ان کے بال بچوں میں آگیا ہے یہ سنتے ہی اپنے ہاتھوں میں موجود چیزوں کو پھینک دیں گے اور اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے پھر دس سواروں کا ہراول دستہ روانہ کریں گے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ان کے نام اور آباؤاجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو پہچانتا ہوں اور وہ اس دن اہل زمین سے بہترین شہسوار ہوں گے یا اس دن وہ زمین والوں میں سے بہترین شہسوار ہوں گے۔ حضرت ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت کردہ حدیث حضرت اسیر بن جابر سے روایت کی ہے۔ [1]

۷۷۴۹...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

۷۷۴۹...... حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن مسعودؓ کے پاس حاضر تھا کہ سرخ ہوا اڑانے والی چلی۔ باقی حدیث سابقہ حدیث ہی کی مثل ہے۔

اور حضرت ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث زیادہ کامل ہے۔

---

[1] یہ حدیث حضرت یسیر بن جابرؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کا زمانہ پایا۔ آپ کی رؤیت بھی ان کے حق میں ثابت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ثقہ اصحاب و تلامذہ میں سے تھے۔ ۸۵ھ میں انتقال فرمایا۔

اس حدیث میں بھی رسول اکرم ﷺ نے تفصیلاً وہ احوال بیان فرمائے ہیں جو قرب قیامت میں پیش آئیں گے۔ بالخصوص خروج دجال کے وقت۔

وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ ـ

۲۷۵۰...... و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ ـ

۲۷۵۰...... حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور گھر بھرا ہوا تھا اتنے میں کوفہ میں سرخ ہوا چلی۔ باقی حدیث حضرت ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح ہے۔

باب-۵۱۹ باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال

خروج دجال سے پہلے مسلمانوں کو فتوحات ہونے کے بیان میں

۲۷۵۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ فَاِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَاَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ ـ

۲۷۵۱...... حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی جن پر سفید اونی کپڑے تھے اور آپ ﷺ سے ایک ٹیلے کے پاس ملے وہ کھڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے مجھے میرے دل نے کہا کہ تو بھی ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان جا کر کھڑا ہو کہ کہیں وہ دھوکہ سے آپ ﷺ پر حملہ ہی نہ کریں۔ پھر میں نے کہا: شاید آپ ﷺ ان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہوں بہر حال پھر میں ان کے پاس آیا اور آپ ﷺ کے اور ان کے درمیان کھڑا ہو گیا اور اسی دوران میں نے آپ ﷺ سے چار کلمات یاد کیے جنہیں میں نے اپنے ہاتھوں پر شمار کر لیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا پھر تم اہلِ فارس سے جنگ کرو گے ان پر بھی اللہ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے پھر تم روم (والوں) سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح عطا فرمائیں گے پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اس پر بھی اللہ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے تو حضرت نافعؓ نے کہا: اے جابر! پھر روم کی فتح سے پہلے تو دجال کو نہ دیکھیں گے۔ [1]

---

[1] اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ پوری سرزمین عرب کفار کے ہاتھوں سے واگزار کرالی جائے گی۔ اور آنحضرت ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہو چکی ہے۔ بلکہ روم وفارس کی فتح کی پیش گوئی بھی حرف بحرف حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں پوری ہوئی۔ جبکہ بلاد روم انؓ کے بعد کے زمانہ میں فتح ہوئے۔ البتہ چوتھی پیش گوئی یعنی دجال سے جنگ اور اس میں اہل اسلام کی فتح کا انتظار ہے۔

باب-۵۲۰ باب في الآيات التي تكون قبل الساعة

قیامت سے پہلے کی علامات کے بیان میں

۲۷۵۲...... حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحَقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَيَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلَى مَحْشَرِهِمْ۔

۲۷۵۲...... حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کس بات کا تذکرہ کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہرگز قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات دیکھ لوگے۔ پھر دھوئیں، دجال، دابۃ الارض، سورج مغرب سے طلوع ہونے اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نازل ہونے اور یاجوج ماجوج اور تین جگہوں کے دھنسنے، ایک دھنسنا مشرق میں اور ایک دھنسنا مغرب میں اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہونے اور آخر میں یمن سے آگ نکلنے کا ذکر فرمایا جو لوگوں کو جمع ہونے کی جگہ کی طرف لے جائے گی۔

۲۷۵۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ وَيَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَ قَالَ اَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ

۲۷۵۳...... حضرت ابو سریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک کمرے میں (موجود) تھے اور ہم آپ ﷺ سے نیچے تھے۔ پس آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: قیامت کا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس علامات پوری نہ ہو جائیں گی۔ مشرق میں دھنسنا اور مغرب میں (زمین کا) دھنسنا اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور دھواں، دجال، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔ دوسری سند سے سابقہ حدیث ذکر کی ہے اس سند سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں اور ان میں سے ایک نے دسویں علامت کے بارے میں کہا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول ہوگا اور

نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ و قَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ -

دوسرے نے کہا: آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔ ❶

۲۷۵۴..... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ اِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ اَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ و قَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ -

۲۷۵۴..... حضرت ابو سریحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کمرہ میں تھے اور ہم اسکے نیچے (بیٹھے) گفتگو کر رہے تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے سابقہ حدیث ہے حضرت شعبہ نے کہا۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: آگ لوگوں کے ساتھ ساتھ رہے گی، جہاں وہ اتریں گے آگ بھی اتر جائے گی اور جب وہ (دوپہر کو) قیلولہ کریں گے تو آگ بھی وہیں ہو گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے، حضرت شعبہ نے کہا: ایک آدمی نے مجھ سے یہ حدیث حضرت ابو طفیلؓ کے واسطہ سے حضرت ابو سریحہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی لیکن مرفوع ہونا روایت نہیں کیا۔ ان میں سے ایک آدمی نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول اور دوسرے نے آندھی کا ذکر کیا جو انہیں سمندر میں ڈال دے گی۔

۲۷۵۵..... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَاَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَر و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ-
قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ -

۲۷۵۵..... حضرت ابو سریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جھانک کر دیکھا۔ باقی حدیث سابقہ حدیث معاذ و ابن جعفر ہی کی مثل ہے البتہ دسویں علامت اس روایت میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول مذکور ہے اور بقول حضرت شعبہ، حضرت عبد العزیز نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔

---

❶ یہ دس اشیاء و امور جن کا بطور علامت قیامت کے اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے وقوع میں وہ ترتیب ہونا ضروری نہیں جس ترتیب سے یہاں بیان کئے گئے ہیں۔
ابن الملکؒ نے فرمایا کہ حدیث میں جن تین خسوف (دھنسنے) کا ذکر ہے وہ تینوں واقع ہو چکے ہیں۔

باب-۵۲۱ باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نارٌ من ارض الحجاز

زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں

۲۷۵۶...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ اَعْنَاقَ الابِلِ بِبُصْرٰى -

۲۷۵۶...... ان دونوں اسناد سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہوگی جو کہ بصرہ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کرے گی۔ ❶

باب-۵۲۲ باب في سكنى المدينة وعمارتها قبل الساعة

قیامت سے پہلے مدینہ میں سکونت اور اس کی عمارتوں کے بیان میں

۲۷۵۷...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يِهَابَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا -

۲۷۵۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے قریب) گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔ حضرت زہیر نے کہا: میں نے حضرت اسمٰعیل سے کہا کہ یہ علاقہ مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا: اتنے اتنے میل کے فاصلہ پر ہے۔ ❷

۲۷۵۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

۲۷۵۸...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

---

❶ یہ آگ جس کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے اکثر محدثین کرامؒ کی تصریح کے مطابق ظاہر ہو چکی ہے۔ چنانچہ متعدد محدثین و مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ ۶۵۴ھ جمادی الآخرۃ کی تین تاریخ بدھ کی رات میں مدینہ منورہ میں ایک زبردست آگ ظاہر ہوئی۔ مشہور محدث حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تاریخ البدایہ والنہایۃ میں فرمایا ہے کہ انہیں بصرہ کے ایک متدین عالم و قاضی صدر الدین علی بن ابی القاسم التمیمی الحنفی نے بتلایا کہ ان کے والد کو ایک دیہاتی آدمی نے بتایا کہ ہم نے اس آگ کی روشنی میں بصرہ میں اپنے اونٹوں کی گردنیں دیکھیں۔ گویا رسول اکرم ﷺ کی پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اسی طرح امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب ''التذکرہ بأمور الأخرۃ'' میں اس آگ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ سمہودیؒ نے وفاء باخبار دار المصطفٰی میں ذکر کیا ہے کہ قسطلانیؒ جو ساتویں صدی کے بڑے علماء میں سے تھے اس آگ کے وقت مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے بہت سے لوگوں سے اس آگ کی خبر سنی۔ (وفاء الوفاء ۱/ ۱۴۸)

❷ فائدہ...... یعنی مدینہ منورہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے قیامت تک اہاب یا یہاب یا بعض روایات کے مطابق نُھاب تک پہنچ جائیگی۔ جو بقول حموی صاحب معجم البلدان مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے۔ ابیؒ شارح مسلم فرماتے ہیں کہ یہ بات پوری ہو چکی ہے۔

يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لا تُمْطَرُوا وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلا تُنْبِتُ الأَرْضُ شَيْئًا۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ برسائی جائے بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ بارش برسے اور خوب برسے لیکن زمین کوئی چیز بھی نہ اگائے۔
(یعنی قرب قیامت میں یہ ہوگا کہ کثیر بارش کے باوجود سبزہ و کھیتی نہیں ہوگی)۔

باب-۵۲۳ باب الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان

مشرق کی طرف سے شیطان کے سینگ کے طلوع ہونے کی جگہ سے فتنہ کے ظاہر ہونے کے بیان میں

۲۷۵۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا أَلا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

۲۷۵۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں سنا کہ آپ ﷺ مشرق کی طرف منہ کئے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
آگاہ رہو! فتنہ اس جگہ ہوگا، آگاہ رہو! اس جگہ ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے (مراد شیطان کا اپنے زعم میں سورج کے سامنے سر رکھ دینا ہے تاکہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اسے واقع ہو)۔[1]

۲۷۶۰...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا و قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ۔

۲۷۶۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف (اشارہ کر کے) ارشاد فرمایا: فتنہ یہاں ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے اسے آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا اور حضرت عبید اللہ بن سعید نے اپنی روایت کردہ حدیث میں فرمایا کہ آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

۲۷۶۱...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

۲۷۶۱...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ آپ ﷺ مشرق کی

[1] بعض علماء نے کہا ہے کہ حقیقتاً شیطان کے سینگ ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض علماء نے حقیقت پر محمول کرنے کے بجائے مجازاً اس سے شیطان کی وہ قوت مراد لی ہے۔ جس سے وہ لوگوں کو گمراہی پر آمادہ کرتا ہے۔ مشرق کی جہت سے بعض علماء نے نجد کا علاقہ مراد لیا ہے۔ بعض نے عراق کہا ہے۔ واللہ اعلم

اللهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

طرف منہ کئے ہوئے تھے کہ بے شک فتنہ یہاں ہوگا فتنہ اس جگہ ہوگا فتنہ اس جگہ ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

۲۷۶۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ۔

۲۷۶۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے تو ارشاد فرمایا: کفر کی چوٹی اس جگہ سے ہوگی جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔ یعنی مشرق سے۔

۲۷۶۳...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ۔

۲۷۶۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ یہاں ہوگا فتنہ یہاں ہوگا، تین مرتبہ فرمایا۔ جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔ [1]

۲۷۶۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْاَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَاَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ اَبِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَاً فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ

۲۷۶۴...... حضرت ابن فضیلؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے کہا: اے اہل عراق! صغائر کے متعلق تمہارے سوالات کس قدر زیادہ ہیں اور کبائر کے اندر تمہارا ارتکاب بہت زیادہ ہے۔ میں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرماتے تھے: بے شک! فتنہ اس طرف سے آئے گا اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں۔ تم ایک دوسرے کی گردنوں کو مارو گے اور موسیٰ علیہ السلام نے آلِ فرعون میں سے جس آدمی کو خطاء قتل کیا تھا تو اللہ رب العزت نے ان سے ارشاد فرمایا: اور تو نے ایک جان کو قتل کیا تو ہم نے تجھے غم سے نجات عطا کی اور تجھے آزمایا جیسے آزمایا جاتا ہے۔

---

[1] اوپر گزر چکا ہے کہ جہت مشرق سے مراد نجد کی سرزمین ہے چنانچہ ایک دوسری روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک بار یمن اور شام کیلئے دعا فرمائی۔ کسی نے نجد کیلئے دعا کی طرف توجہ دلائی تو آپ نے فرمایا نجد میں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہی قرنِ شیطان کے طلوع کا مقام ہے۔ (غالباً سرزمین عرب میں طلوع شمس سب سے پہلے نجد کی سرزمین میں ہوتا ہوگا واللہ اعلم)

اور عراق کی سرزمین بھی اس حکم میں شامل ہے۔ چنانچہ اگلی حدیث میں یہ مضمون زیادہ واضح ہے کیونکہ اہل عراق فتنوں کے پھیلانے اور مسلمانوں کی جمعیت واتحاد کو زک پہنچانے میں بہت معروف تھے۔

فُتُونًا﴾ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ ـ

باب-۵۲۴ باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوسٌ ذا الخلصة

دوس ذوالخلصہ بت کی عبادت نہ کئے جانے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں

۲۷۶۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ ـ

۲۷۶۵......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کی سرین ذوالخلصہ (بت) کے گرد ہلے گی اور یہ ایک بت تھا جس کی قبیلہ دوس زمانہ جاہلیت میں تبالہ مقام پر عبادت کیا کرتے تھے۔ ❶

۲۷۶۶...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِينَ اَنْزَلَ اللهُ ﴿هُوَ الَّذِيَ اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اَنَّ ذٰلِكَ

۲۷۶۶......ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: رات اور دن نہیں گزریں گے یہاں تک کہ لات اور عزیٰ کی (دوبارہ) عبادت کی جائے گی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا تو یہ گمان تھا کہ جب اللہ نے یہ آیت ﴿هُوَ الَّذِيَ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ......الخ﴾ یعنی "(اللہ) وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سارے دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو یہ بات ناگوار ہو" نازل فرمادی ہے تو یہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا ہی ہوگا جو اللہ کی مشیت میں ہے۔ پھر اللہ

---

❶ دوس ایک قبیلہ تھا۔ اور ذوالخلصہ ان کا بت تھا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جریر بن عبد اللہ البجلیؓ کو جس بت کو منہدم کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ یہی بت تھا۔ اور عورتوں کی سرین ہلنا کنایہ ہے اس بات سے کہ اہل عرب میں پھر سے بت پرستی شروع ہو جائیگی یہاں تک کہ عورتیں اتنی کثیر تعداد میں اس بت کی زیارت کیلئے سوار ہو کر جائیں گی۔ کہ سخت ہجوم کی بناء پر ان کے جسم اور سرین ایک دوسرے سے ٹکرا کر ہلیں گی۔

یہ مضمون بعض دیگر نصوص مثلاً "جزیرۃ العرب میں شیطان نمازیوں سے اپنی عبادت کروانے میں مایوس ہو گیا ہے" سے متعارض ہے۔ علماء نے جواب میں فرمایا کہ مذکورہ حدیث یعنی شیطان کے مایوس ہونے والی حدیث سے مراد ایک مخصوص وقت کی حد ہے اور وہ قیامت کی علامات قریب کے ظاہر ہونے تک ہے یعنی اس وقت تک کیلئے شیطان جزیرۃ العرب میں اس بات سے مایوس ہو گیا ہے البتہ علامات قریبہ کے ظاہر ہونے کے بعد پھر سے جزیرۃ العرب میں شرک وبت پرستی کا پایا جانا ممکنات میں سے ہیں۔ اور یہی مراد حدیث ہے۔ واللہ اعلم

تامًّا قَالَ اِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ اِلٰى دِينِ آبَائِهِمْ۔

تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ آدمی فوت ہو جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا اور وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں بالکل خیر و بھلائی نہ ہو گی۔ پھر وہ لوگ اپنے آباؤ اجداد کے دین کے طرف لوٹ جائیں گے۔

۲۷۶۷...... و حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۷۶۷...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۵۲۵ باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى ان يكون مكان الميت من البلاء

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر مصیبتوں کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ وہ اس جگہ ہوتا

۲۷۶۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ۔

۲۷۶۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر کہے گا: اے کاش! میں اس جگہ ہوتا۔

۲۷۶۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبَانَ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيلَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ اِلا الْبَلاءُ۔

۲۷۶۹...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا ختم نہ ہو گی یہاں تک کہ آدمی قبر کے قریب سے گزرے گا تو اس پر لیٹے گا اور کہے گا: اے کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور اس کے ساتھ سوائے آزمائشوں کے دین نہ ہو گا۔[1]

۲۷۷۰...... و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

۲۷۷۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے لوگوں پر ایسا

---

[1] یعنی وہ دین کی حفاظت کیلئے موت کی تمنا نہیں کرے گا بلکہ بلاء مصیبت سے حفاظت کیلئے موت کی تمنا کرے گا۔

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي اَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى اَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ ۔

زمانہ ضرور آئے گا کہ قاتل نہیں جان سکے گا کہ اس نے کس وجہ سے قتل کیا اور نہ ہی مقتول جان سکے گا کہ اسے کس وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔

۲۷۷۱۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيلَ الاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الاَسْلَمِيَّ ۔

۲۷۷۱۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہو گی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دن آئے گا کہ قاتل نہ جان سکے گا کہ اس نے کس وجہ سے قتل کیا اور مقتول کو کس وجہ سے قتل کیا گیا؟ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: ایسا کیسے ہو گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکثرت خونریزی ہو گی قاتل و مقتول دونوں آگ میں ہوں گے۔ (1)

۲۷۷۲۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ۔

۲۷۷۲۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کعبہ کو حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا گروہ تباہ کر دے گا۔

۲۷۷۳۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ۔

۲۷۷۳۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:
کعبہ کو حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا گروہ ویران کر دے گا۔

۲۷۷۴۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

۲۷۷۴۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی گروہ اللہ رب العزت کے گھر کو ویران کر دے گا۔ (2)

---

(1) قتل و غارت گری کی کثرت ہو گی اور یہ بات تو اب اہل پاکستان بالخصوص اور اہل دنیا بالعموم مشاہدہ کر ہی رہے ہیں۔ اللہ پاک حفاظت فرمائے۔ آمین۔

(2) مراد یہ ہے کہ بالکل قیامت کے وقوع کے وقت جب روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی باقی نہ بچے گا اس وقت یہ ہولناک واقعہ پیش آئے گا۔

۲۷۷۵...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

۲۷۷۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک آدمی قحطان سے نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا۔ ❶

۲۷۷۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِم هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللَّهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ۔

۲۷۷۶...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دنوں اور راتوں کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک آدمی بادشاہ بن جائے گا جسے جہجاہ کہا جائے گا۔

امام مسلمؒ نے کہا: (راوی کے متعلق) کہ یہ چار بھائی ہیں: شریک، عبیداللہ عمیر اور عبدالکبیر جو کہ عبدالمجید کے بیٹے ہیں۔

۲۷۷۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ۔

۲۷۷۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایک قوم سے جہاد کرو گے جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔ ❷

۲۷۷۸...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ

۲۷۷۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ان کے چہرے ٹوٹی ہوئی ڈھال کی طرح تہ بتہ ہوں گے۔

---

❶ قحطان اہل یمن کے جدامجد یا ان کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ اس شخص کا نام جہجاہ ہوگا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ظہور حضرت مہدیؒ کے بعد ہوگا اور غالباً حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں یہ ان کی طرف سے کسی خطہ کے حاکم ہوں گے اور لوگوں کو اپنے زیر حکم رکھیں گے۔ واللہ اعلم

❷ فائدہ...... حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جس قوم کا ذکر فرمایا ہے اس کے چہروں کو کوٹی ہوئی ڈھالی سے تشبیہ ان کے چہروں کی گولائی اور بھرے بھرے ہونے کی بناء پر ہے، بخاری کی روایت میں "چوڑے چہروں والی قوم" کے الفاظ بھی ہیں۔ اکثر علماء کے نزدیک اس سے مراد ترک ہیں۔ زمانہ قدیم میں ترکوں کی حکومت مشرقی خراسان سے لیکر مغربی چین اور شمال میں ہندوستان تک تھی اور مسلمانوں سے ان کی متعدد جنگیں ہوئی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی ایک بڑی اکثریت مسلمان ہوگئی۔

حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ یہ قوم بالوں کے جوتے پہنتی ہوگی اور بالوں میں چلنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے بال لمبے لمبے ہوں گے۔

الشَّعَرَ وُجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ۔

۲۷۷۹...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الاَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ۔

۲۷۷۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ تک اس حدیث کو پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم چھوٹی آنکھوں والی اور چپٹی ہوئی ناک والوں سے جنگ نہ کرلو۔

۲۷۸۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ۔

۲۷۸۰...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ مسلمان ایسے ترکوں سے جہاد کریں جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے وہ بالوں کا لباس پہنیں گے اور بالوں میں ہی چلیں گے۔ (جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)۔

۲۷۸۱...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الاَعْيُنِ۔

۲۷۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب ہی تمہاری ایک ایسی قوم سے جنگ ہو گی۔ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے ان کے چہرے ایسے ہوں گے گویا کہ وہ کوٹی ہوئی ڈھال ہیں ان کے چہرے سرخ اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔

۲۷۸۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الشَّاْمِ اَنْ لا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلا مُدْيٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ اُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لا يَعُدُّهُ عَدَدًا

۲۷۸۲...... حضرت ابو نضرۃؒ سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: عنقریب اہل عراق کی طرف (خراج) میں نہ کوئی قفیز آئے گا اور نہ ہی کوئی درہم۔ ہم نے کہا: وہ کہاں سے (نہ آئے گا)؟ کہا: عجم کی طرف سے وہ اسے روک لیں گے۔ پھر کہا: کہاں سے (نہیں آئے گا)" کہا: روم کی طرف سے۔ پھر وہ تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہو گئے۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہو گا جو بغیر شمار کئے لپ بھر بھر کر (لوگوں) میں مال تقسیم کرے گا۔ راوی حدیث کہتا ہے میں نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے کہا: کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ ہیں؟ تو ان دونوں نے کہا: نہیں![1]

[1] بعض حضرات نے اسی خلیفہ کا مصداق حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو قرار دیا ہے لیکن جیسا کہ روایت میں خود موجود ہے وہ اس کا مصداق نہیں۔ اگرچہ وہ اپنے اعلیٰ اوصاف کی بناء پر اس کے مماثل ضرور ہیں۔ علماء کی ایک بڑی جماعت کا قول یہ ہے کہ اس خلیفہ کا مصداق حضرت مہدیؒ ہوں گے جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ واللہ اعلم

قَالَ قُلْتُ لِاَبِي نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالا لا -

۲۷۸۳...... و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۷۸۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۷۸۴...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا لا يَعُدُّهُ عَدَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ يَحْثِي الْمَالَ ۔

۲۷۸۴...... صحابی رسول حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو کہ بغیر شمار کئے لپ بھر بھر کر لوگوں میں مال تقسیم کرے گا۔
اور علامہ ابن حجر کی روایت کردہ حدیث میں "یحثی المال" کے الفاظ ہیں۔

۲۷۸۵...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلا يَعُدُّهُ -

۲۷۸۵...... حضرت ابو سعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوں گے جو بغیر شمار کئے مال تقسیم کریں گے۔

۲۷۸۶...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔

۲۷۸۶...... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۲۷۸۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ

۲۷۸۷...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی جو مجھ سے بہتر وافضل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے جب وہ خندق کھودنے میں لگے ہوئے تھے ان کے سر پر دست مبارک پھیرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
اے ابن سمیہ! تجھ پر کیسی آفت آئے گی جب تجھے ایک باغی گروہ شہید کردے گا۔[1]

---

[1] فائدہ...... یہ حدیث اور اس کی پیشین گوئی آنحضرت ﷺ کا صریح معجزہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر جو حضرت سُمیہؓ کے صاحبزادے تھے ان کے قتل کی پیش گوئی فرمادی۔ اور انہیں وہ جماعت قتل کرے گی جس نے امام حق کیخلاف خروج وبغاوت کیا ہوگا۔ چنانچہ یہ تاریخی حقائق اور مسلمات میں سے ہے کہ حضرت عمارؓ بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی صف میں شامل تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

رَاْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ۔

۲۷۸۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى قَالا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالُوا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ اَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي اَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُرَاهُ يَعْنِي اَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيْسَ اَوْ يَقُولُ يَا وَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ۔

۲۷۸۸...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے، البتہ ایک سند میں یہ ہے کہ مجھے مجھ سے بہتر آدمی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ خالد بن حارثؒ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں اسے ابو قتادہ خیال کرتا ہوں اور حضرت خالد کی روایت کردہ حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ویس یا اے ویس بن سمیہ۔

۲۷۸۹...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

۲۷۸۹...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

۲۷۹۰...... و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِمَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۷۹۰...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۲۷۹۱...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

۲۷۹۱...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو باغی جماعت قتل کرے گی۔

۲۷۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۷۹۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کرے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ﷺ ہمیں کیا

قَالَ يُهْلِكُ أُمَّتِي هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ -

حکم دیتے ہیں ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش! لوگ ان سے جدا اور علیحدہ رہیں۔ ❶

۲۷۹۳...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الاسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ -

۲۷۹۳...... اس سند سے بھی اسی سابقہ معنی کی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۷۹۴...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ مَاتَ كِسْرٰى فَلا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ -

۲۷۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسریٰ مر گیا اور اس کسریٰ کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم ضرور بالضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرو گے۔

۲۷۹۵...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وحَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ۔

۲۷۹۵...... اس سند سے بھی اسی سابقہ حدیث سفیان کے معنی کی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۷۹۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لا يَكُونُ قَيْصَرُ

۲۷۹۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ احادیث میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسریٰ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر بھی ضرور ہلاک ہو جائے گا اور تم ضرور بالضرور ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستہ میں تقسیم کرو گے۔ ❷

---

❶ فائدہ...... بخاری کی روایت میں یہ مضمون زیادہ واضح ہے فرمایا کہ: میری امت کی ہلاکت قریش کے بعض لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی"۔ لڑکوں سے مراد یہ ہے کہ حکومت وامارت لڑکوں اور نوعمروں کے ہاتھ چلی جائیگی اور وہ ملک وجاہ اور دولت کی خاطر وہ حرکتیں کریں گے کہ میری امت تباہی وہلاکت کی راہ پر گامزن ہو جائیگی۔
ابن ابی شیبہ نے مصنف میں یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ ایک بار بازار میں جارہے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اللہ! مجھے ساٹھ ہجری تک نہ پہنچایئے اور نہ ہی میں بچوں اور لڑکوں کی امارت وحکومت کا زمانہ پاؤں"۔ اسی میں اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ لڑکوں کی حکومت ۶۰ھ میں ہوگی۔ اسی بناء پر علماء کی ایک جماعت نے فرمایا کہ حدیث میں جن لڑکوں کی حکومت کا ذکر ہے ان میں سب سے پہلا نوجوان یزید بن معاویہ تھا۔ بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کو اس کا نام بھی معلوم نہ تھا۔

❷ رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمادی تھی کہ قیصر وکسریٰ کے ہلاک ہونے کے بعد ان کی بادشاہت بھی مٹ جائیگی۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی عرب کے بے سروسامانوں کے ہاتھوں اس طرح پوری ہوئی کہ تاریخ عالم میں اس کی کوئی نظیر نہیں۔
یاد رہے! یہی وہ کسریٰ تھا جس نے آنحضرت ﷺ کے فرمان مبارک کو چاک کرنے کی جرأت کی تھی۔

بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

۲۷۹۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً۔

۲۷۹۷...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہو گا۔ باقی حدیث بالکل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی۔

۲۷۹۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشُكَّ۔

۲۷۹۸...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسلمان یا مؤمنین کی ایک جماعت ضرور بالضرور آل کسریٰ کے اس خزانے کو فتح کرے گی جو قصر ابیض میں ہے اور حضرت قتیبہؒ نے (اپنی روایت کردہ حدیث میں) بغیر شک کے مسلمانوں کی جماعت کہا ہے۔

۲۷۹۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ۔

۲۷۹۹...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ باقی حدیث حضرت ابو عوانہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت کی۔

۲۸۰۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ

۲۸۰۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک شہر سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری طرف سمندر میں ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول (وہ قسطنطنیہ) ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ اس میں بنو اسحٰق میں سے ستر ہزار آدمی جنگ نہ کرلیں۔ جب وہ وہاں آئیں گے تو گریں گے، وہ نہ ہتھیاروں سے جنگ کریں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے (بلکہ) وہ کہیں گے: لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر، تو اس سے اس شہر کی ایک طرف گر جائے گی۔ حضرت ثور نے کہا: میں سمندر کی طرف کے علاوہ کوئی دوسری طرف نہیں جانتا۔ پھر وہ دوسری مرتبہ لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر کہیں گے تو ان کیلئے کشادگی کردی جائے گی اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور مالِ غنیمت لوٹ لیں گے پس اسی دوران کہ وہ مال غنیمت آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ انہیں ایک چیخ سنائی دے گی

الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ -

جو کہہ رہا ہو گا دجال نکل چکا ہے تو وہ ہر چیز چھوڑ کر لوٹ جائیں گے۔ ❶

۲۸۰۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ فِي هٰذَا الإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ -

۲۸۰۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۸۰۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ -

۲۸۰۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہودیوں سے لڑو گے تو انہیں قتل کر دو گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا: اے مسلمان! ادھر آ یہ یہودی ہے اسے بھی قتل کر دے۔

۲۸۰۳...... وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي -

۲۸۰۳...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ پتھر کہے گا: یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔

۲۸۰۴...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تَقْتَتِلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ -

۲۸۰۴...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اور یہودی باہم جنگ کرو گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا: اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی (چھپا ہوا) ہے۔ ادھر آؤ اور اسے قتل کر دو۔ ❷

۲۸۰۵...... حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ -

۲۸۰۵...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہود سے جنگ کرو گے پس تم ان پر غالب آ جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلمان! میرے پیچھے یہود (چھپا) ہے اسے قتل کر دے۔

---

❶ یہ واقعہ خروج دجال سے کچھ پہلے ہو گا۔ گویا اس سے قسطنطنیہ کی وہ فتح مراد نہ تھی جو سلطان محمد فاتح کے ہاتھوں ہوئی تھی۔

❷ یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہو گا۔ ابن ماجہ کی ایک طویل حدیث میں حضرت ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کو تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بابِ لُد شرقی کے مقام پر دجال کو قتل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ یہود کو شکست دیں گے اور روئے زمین کی کوئی شے بھی کسی یہودی کو پناہ نہ دے گی اور جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپنا چاہے گا وہ پکار کر اس یہودی کے بارے میں بتلا دے گی۔

۲۸۰۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ۔

۲۸۰۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں اور مسلمان انہیں قتل کردیں یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپیں گے تو پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے عبداللہ! یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔ آؤ اور اسے قتل کردو۔ سوائے درخت غرقد کے کیونکہ وہ یہود کے درختوں میں سے ہے۔

۲۸۰۷...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ -

۲۸۰۷...... حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
قیامت سے پہلے کئی کذاب (جھوٹے) ہوں گے اور حضرت ابو الاحوص نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

۲۸۰۸...... و حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ اَخِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ ۔

۲۸۰۸...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے، البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ان سے بچو۔

۲۸۰۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۲۸۰۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیس کے قریب دجالوں اور کذابوں کے بھیجے جانے تک قیامت قائم نہ ہوگی۔ وہ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ [1]

[1] دجال کا لفظ "دجل" سے مشتق ہے جس کے معنیٰ مکر و فریب اور دھوکہ کے ہیں۔ جبکہ جھوٹے شخص کے اوپر بھی دجال کا لفظ صادق آتا ہے۔ اور مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو نبوت کے جھوٹے دعوے کریں۔ ایسے متعدد افراد گزر چکے ہیں۔ دور نبوت کے آخری زمانہ میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، سجاح وغیرہ نے جھوٹے دعوے کئے ان کے بعد بھی دعوائے نبوت کرنے والے بے شمار پیدا ہوئے اور بشمول مرزا غلام احمد قادیانی سب کے سب امت مسلمہ کے ہاتھوں ذلت اور رسوائی کے مہیب گڑھوں میں جا گرے۔ ان سب دجالوں کا سب سے بڑا دجال وہ ہوگا جو آخر زمانہ میں ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل فرمائیں گے۔

لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُولُ اللهِ ۔

۲۸۱۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ يَنْبَعِثَ ۔

۲۸۱۰...... اس سند سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی یہی سابقہ حدیث روایت کی گئی ہے، اس روایت میں يَنْبَعِثَ کا لفظ ہے۔

باب-۵۲۶ باب ذكر ابن صياد

ابن صیاد کے تذکرہ کے بیان میں

۲۸۱۱...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَاَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لا بَلْ تَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ حَتّٰى اَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ ۔

۲۸۱۱...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چند بچوں کے پاس سے گزرے، ان میں ابن صیاد بھی تھا۔ پس بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھا رہا تو گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو پسند نہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ آپ (ﷺ) گواہی دیں گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ وہی ہوگا جس کے بارے میں تمہارا گمان ہے تو تم اسے قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۲۸۱۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعْهُ فَاِنْ يَكُنِ

۲۸۱۲...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ پیدل چل رہے تھے کہ آپ ﷺ ابن صیاد کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: میں نے تیرے لئے ایک بات چھپائی ہوئی ہے۔ (بتاوہ کیا ہے؟) اس نے کہا: دخ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دور ہو جا اور تو اپنے اندازے سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ پس اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خدشہ ہے تو تم اس کے قتل کی طاقت نہیں رکھتے۔[1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ۔

۲۸۱۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لُبِسَ عَلَيْهِ دَعْوُهُ۔

۲۸۱۳...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (ابن صیاد سے) مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں؟ اس نے کہا: کیا آپ (ﷺ) گواہی دیتے ہیں کہ وہ (میں) اللہ کا رسول ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر۔ تو نے کیا دیکھا۔ اس نے کہا: میں نے پانی پر تخت دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھا ہے اور کیا دیکھا؟ اس نے کہا: میں نے دو سچوں اور ایک جھوٹے یا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے، اس لئے اسے چھوڑ دو۔

۲۸۱۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْجُرَيْرِيِّ۔

۲۸۱۴...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ابن صائد سے ملے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے اور ابن صائد کے ساتھ لڑکے تھے۔ باقی حدیث حضرت جریری کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح ہے۔

۲۸۱۵...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِي اَمَا قَدْ لَقِيتُ

۲۸۱۵...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ میں ابن صائد کے ساتھ رہا۔ تو اس نے مجھے کہا: میں جن لوگوں سے ملا ہوں وہ گمان کرتے ہیں کہ میں دجال ہوں کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ دجال کے کوئی اولاد نہ ہو گی؟ میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ...... ابن صیاد ایک لڑکا تھا بنو بخار کی طرف منسوب تھا، جو یہود کے حلیف تھے یہود ہی میں پیدا ہوا۔ مسند احمد ایک روایت کے مطابق جسے حضرت جابرؓ نے روایت کیا ہے کہ: "یہود کی ایک عورت کے ہاں ایسا لڑکا پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ نہ تھی اور دوسری ابھری ہوئی تھی۔ نبی ﷺ کو خدشہ ہوا کہ کہیں یہی وہ دجال نہیں"۔ اس بناء پر مسلمانوں کے اوپر اس کا معاملہ مشتبہ تھا۔

حضرت عمرؓ کے سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے جس کا تمہیں خدشہ ہے تو پھر تم اس کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ اسے تو حضرت عیسیٰؑ قتل کریں گے۔ (تکملہ ۶/۳۴۱)

اور ایک روایت میں ہے کہ "اگر تو یہ وہی ہے تو تم (عمرؓ) اس پر مسلط نہیں کیے گئے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل سے کوئی فائدہ نہیں"۔

(ابو داؤد فی الملاحم)

مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّهُ لا يُولَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي اَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلا مَكَّةَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهٰذَا اَنَا اُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ اَمَا وَاللهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي۔

نے کہا: کیوں نہیں؟ اس نے کہا حالانکہ میری تو اولاد ہے۔ پھر اس نے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: میں تو مدینہ میں پیدا ہو چکا ہوں اور یہ میں اب مکہ کا ارادہ کرتا ہوں۔ پھر اس نے اپنی آخری بات میں مجھے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کے پیدا ہونے اور اس کے رہنے اور اس کے رہنے کی جگہ کو اور اس وقت وہ کہاں ہے (سب) جانتا ہوں۔ (اس اخیری کلام نے) معاملہ کو مجھ پر مشتبہ کر دیا۔[1]

۲۸۱۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَاَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ اِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَاْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ اَمَا وَاللهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ۔

۲۸۱۶...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابن صائد نے مجھ سے بات کہی جس سے مجھے شرم آئی۔ کہنے لگا اور لوگوں کو تو میں نے معذور جانا اور تمہیں میرے بارے میں اصحاب محمد ﷺ کیا ہو گیا؟ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ (دجال) یہودی ہو گا۔ حالانکہ میں اسلام لا چکا ہوں اور کہنے لگا کہ اور اس کی اولاد نہ ہو گی حالانکہ میری تو اولاد بھی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اس پر مکہ کو حرام کر دیا ہے۔ میں تحقیق حج کر چکا ہوں اور مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا، قریب تھا کہ میں اس کی باتوں میں آ جاتا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ (دجال) اس وقت کہاں ہے اور میں اس کے والد اور والدہ کو (بھی) جانتا ہوں اور اس سے کہا گیا: کیا تم کو یہ بات پسند ہے کہ تو ہی وہی آدمی (دجال ہو)؟ اس نے کہا: اگر یہ بات مجھ پر پیش کی گئی تو میں اسے ناپسند نہ کروں گا۔

۲۸۱۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ اَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ

۲۸۱۷...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کی غرض سے چلے اور ابن صائد ہمارے ساتھ تھا۔ ہم ایک جگہ اترے تو لوگ منتشر ہو گئے، میں اور وہ باقی رہ گئے اور مجھے اس سے سخت وحشت و خوف آیا جو اس کے بارے میں کہا جاتا تھا

[1] فائدہ...... ابن صیاد کا ایک نام ابن صائد بھی روایات میں نقل کیا گیا ہے۔ چونکہ اس کے اور اس کے والدین کے اندر کچھ علامات وہ پائی جاتی تھیں جو دجال کی تھیں اس لئے مسلمانوں کو اور رسول اللہ ﷺ کو بھی اس کا معاملہ مشکوک لگتا تھا۔
ابن صیاد کے بارے میں ایک اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ نبوت کا مدعی تھا۔ اس کے اندر دجال کی بعض علامتیں بھی پائی جاتی تھیں۔ اور وہ آپ ﷺ کی نبوت کا بھی منکر تھا تو پھر آپ ﷺ نے اسے قتل کیوں نہیں کیا؟
خطابیؒ نے معالم السنن میں یہ اشکال ذکر کر کے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ: یہ واقعہ ان دنوں کا ہے جب رسول اللہ ﷺ نے یہود سے مصالحت کا معاہدہ کر لیا تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے اور ایک دوسرے کو ان کے حال پر چھوڑ دیں گے چونکہ ابن صیاد انہی میں سے تھا اس لئے حضور علیہ السلام نے اس سے تعرض نہیں فرمایا اور جو جواب حضرت عمرؓ کو دیا تھا اس میں اس کی توجیہ بھی بیان فرما دی۔

النَّاسُ وَبَقِيتُ اَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ اَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي اِلا اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ اَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ اَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آخُذَ حَبْلًا فَاُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِيَ النَّاسُ يَا اَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ عَقِيمٌ لا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَاَنَا اُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى كِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَاَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ ـ

اور اس نے اپنا سامان لا کر میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا، تو میں نے کہا: گرمی سخت ہے اگر تو اپنا سامان درخت کے نیچے رکھ دے (تو بہتر ہے)۔ پس اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر ہمیں کچھ بکریاں نظر پڑیں، وہ گیا اور (دودھ کا) ایک بھرا ہوا پیالہ لے آیا اور کہنے لگا: اے ابو سعید! پیو۔ میں نے کہا: گرمی بہت سخت ہے اور دودھ بھی گرم ہے اور دودھ کے ناپسند کرنے میں سوائے اس کے ہاتھ سے پینے کے اور کوئی بات نہ تھی یا کہا: اس کے ہاتھ سے لینا ہی ناپسند تھا۔ تو اس نے کہا: اے ابو سعید! میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک رسّی لے کر درخت کے ساتھ لٹکاؤں پھر اپنا گلا گھونٹ لوں، اس وجہ سے جو میرے بارے میں لوگ باتیں کرتے ہیں۔ اے ابو سعید! جن سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مخفی ہے (ان کی الگ بات ہے) اے انصار کی جماعت! تجھ پر تو پوشیدہ نہیں ہے۔ کیا تو لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو جاننے والا نہیں ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دجال) کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے ہی نہیں فرمایا: وہ بانجھ ہوگا کہ اس کی کوئی اولاد نہ ہوگی حالانکہ میں اپنی اولاد مدینہ میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے ہی نہیں فرمایا تھا کہ وہ مدینہ اور مکہ میں داخل نہ ہوگا حالانکہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کا ارادہ ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: قریب تھا کہ میں اس کا عذر قبول کر لیتا۔ پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے پہچانتا ہوں اور اس کی جائے پیدائش سے بھی واقف ہوں اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے؟ میں نے اس سے کہا: تیرے لئے سارے دن کی ہلاکت و بربادی ہو۔

۲۸۱۸...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ ـ

۲۸۱۸...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا: جنت کی مٹی کیسی ہوگی؟ اس نے کہا: اے ابو القاسم (ﷺ)! سفید باریک مشک کی طرح ہوگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے سچ کہا۔

۲۸۱۹...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي

۲۸۱۹...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابن صیاد نے نبی کریم ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں سوال کیا تو آپ

سَعِيدٍ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: خالص سفید باریک مشک (کی طرح ہو گی)۔

۲۸۲۰...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللهِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ۔

۲۸۲۰...... حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم کھا کر کہتے ہوئے دیکھا کہ ابن صائد دجال ہے۔ تو میں نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم اٹھاتے ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا، وہ اس بات پر نبی کریم ﷺ کے پاس قسم اٹھا رہے تھے اور نبی کریم ﷺ نے انکار نہ فرمایا۔❶

۲۸۲۱...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ الْاُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ

۲۸۲۱...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جماعت میں ابن صیاد کی طرف نکلے۔ یہاں تک کہ اسے بنی مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا اور ابن صیاد ان دنوں قریب البلوغ تھا اور اسے کچھ معلوم نہ ہو سکا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی کمر پر ضرب ماری۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں؟ ابن صیاد نے آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ ﷺ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا (بھی) آتا ہے اور جھوٹا بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر اصل معاملہ تو پھر مشتبہ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: میں نے تجھ سے پوچھنے کے لئے ایک بات چھپائی ہوئی ہے۔ تو ابن صیاد نے کہا: وہ "دخ" ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: دور ہو تو اپنے اندازہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی

❶ حضرت عمرؓ کی اس قسم اور حضور ﷺ کے انکار نہ کرنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ اسی طرح بعض دیگر روایات میں بھی اس طرح کا مضمون ہے۔ جواب سب کا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ وغیرہ کی رائے یہ تھی کہ ابن صیاد ہی وہ ہے جو آخر زمانہ میں دجال کی صورت میں ظاہر ہو گا۔

لَهُ رَسُولُ اللهِﷺ اخسأ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِﷺ اِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِﷺ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ اِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِﷺ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِﷺ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِﷺ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّي لَاُنْذِرُكُمُوهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلا وَقَدْ اَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ اَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعَلَّمُوا اَنَّهُ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِﷺ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ اِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ اَوْ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا اَنَّهُ لَنْ يَرٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَمُوتَ -

اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں اے اللہ کے رسول! میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر مسلط نہ ہو سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس باغ کی طرف چلے جس میں ابن صیاد تھا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ اس باغ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کھجوروں کے تنوں میں چھپنے لگے تاکہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے اسکی کچھ گفتگو سن سکیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنی ایک چادر میں لپٹا لیٹا ہوا اور کچھ گنگنارہا ہے۔ پس ابن صیاد کی والدہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے تنوں کی آڑ میں چھپتے ہوئے دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف اور یہ ابن صیاد کا نام تھا۔ یہ محمد (ﷺ) ہیں تو ابن صیاد فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو وہ کچھ بیان کر دیتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق بیان کی۔ پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ تحقیق! نوح علیہ السلام بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرا چکے ہیں لیکن میں تمہیں اس طرح بتاتا ہوں جس طرح کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتایا۔ جان رکھو کہ وہ بے شک کانا ہو گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ حضرت ابن شہاب نے کہا: مجھے عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خبر دی کہ آپ ﷺ نے دجال سے ڈراتے ہوئے اس دن فرمایا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہو گا۔ جسے وہی پڑھ سکے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہو گا۔ یا ہر مؤمن اسے پڑھ سکے گا اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے رب العزت کو مرنے تک ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔

٢٨٢٢...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ اُبَيٌّ يَعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهُ بَيَّنَ اَمْرَهُ -

۲۸۲۲...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ چلے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت تھی جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ یہاں تک کہ ابن صیاد نامی ایک بچے کو پایا جو کہ بلوغت کے قریب تھا اور بچوں کے ساتھ بنو معاویہ کے مکان میں کھیل رہا تھا۔ باقی حدیث حضرت یونس کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش اس کی والدہ اسے چھوڑ دیتی تو اس کا سارا معاملہ واضح ہو جاتا۔[1]

٢٨٢٣...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ -

۲۸۲۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے، ابن صیاد کے پاس سے گزرے اور وہ بنی مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور وہ بھی (ابن صیاد) لڑکا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف تشریف لے گئے۔

٢٨٢٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَاَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللهُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَائِدٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ

۲۸۲۴...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ابن صائد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملاقات ہو گئی تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے ایسی بات کہی جو اسے غصہ دلانے والی تھی۔ پس وہ اتنا پھولا کہ راستہ بھر گیا۔ پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اپنی پھوپھی) ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور انہیں یہ خبر مل چکی تھی تو انہوں نے ابن عمر

---

[1] فائدہ...... آنحضرت ﷺ نے واضح طور پر بتلا دیا کہ دجال کے فتنہ میں مبتلا مت ہونا اور اسے خدا مت سمجھنے لگ جانا اور اس کی دو واضح نشانیاں یہ بتائیں کہ وہ یعنی دجال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اندر یہ عیب نہیں۔ اسی طرح تم اس کو دنیا میں دیکھو گے جبکہ اللہ کو دنیا میں رہتے ہوئے دیکھ ہی نہیں سکتے۔

اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نے ابن صائد کے بارے میں کیا ارادہ کیا تھا۔ کیا تو نہیں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (دجال) کسی پر غصہ کرنے کی وجہ سے ہی نکلے گا۔ ❶

۲۸۲۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ اَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللهِ لَقَدْ اَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ اَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتّٰى يَكُونَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هٰذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِي اَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَمَّا اَنَا فَوَاللهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ اِلَيْهِ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ۔

۲۸۲۵...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: میں نے ابن صیاد سے دو مرتبہ ملاقات کی۔ میں اس سے ملا تو میں نے بعض لوگوں سے کہا: کیا تم بیان کرتے ہو کہ وہ وہی (دجال) ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں! میں نے کہا: تم نے مجھے جھوٹا کر دیا۔ اللہ کی قسم! تم میں سے بعض نے مجھے خبر دی کہ وہ ہرگز نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم میں سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہو جائے گا۔ پس وہ ان دنوں لوگوں کے گمان میں ایسا ہی ہے۔ پھر ابن صیاد ہم سے باتیں کر کے جدا ہو گیا۔ پھر میں اس سے دوسری مرتبہ ملا تو اس کی آنکھ پھول چکی تھی۔ تو میں نے اس سے کہا: میں تیری آنکھ جو اس طرح دیکھ رہا ہوں یہ کب سے ہوئی ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا: تو جانتا ہی نہیں حالانکہ یہ تو تیرے سر میں موجود ہے۔ اس نے کہا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ تیری لاٹھی میں اسے پیدا کر دے گا۔ پھر اس نے گدھے کی طرح زور سے آواز نکالی۔ اس سے زیادہ سخت آواز میں نے نہیں سنی تھی اور میرے بعض ساتھیوں نے اندازہ لگایا کہ میں نے اسے اپنے پاس موجود لاٹھی سے مارا ہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی ہے حالانکہ اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم تک نہ تھا۔ (پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے، یہاں تک کہ ام المؤمنین (سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں یہ واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا: تیرا اس سے کیا کام تھا، کیا تو جانتا نہ تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے پاس دجال کو بھیجنے والی سب سے پہلے وہ غصہ ہو گا جو اسے کسی پر آئے گا۔

❶ حضرت عمرؓ نے اسے گالی دی تھی اور کچھ برا بھلا کہا تھا۔ جیسا کہ اس کی کچھ تفصیل اگلی حدیث میں ہے۔ اور ابن صیاد کا پھولنا حقیقتاً تھا اور یہ بطور خرق عادت اللہ تعالیٰ نے اسے دیدیا ہو گا۔ اس میں کوئی بعید بات نہیں۔

باب-۵۲۷　باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ

مسیح دجال کے ذکر کے بیان میں

۲۸۲۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلا وَاِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ -

۲۸۲۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ گویا کہ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔[1]

۲۸۲۷...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادُ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۲۸۲۷...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث (بے شک! اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا) ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۸۲۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر -

۲۸۲۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو کانے دجال سے ڈرایا ہے۔ آگاہ رہو! بے شک وہ کانا ہوگا اور بے شک تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اسکی آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر لکھا ہوا ہوگا۔

---

[1] فائدہ...... آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو جن چند فتنوں سے بہت زیادہ ڈرایا ہے اور ان سے حفاظت کی خوب تاکید فرمائی ہے ان فتنوں میں سب سے زیادہ فتنہ دجال کا ہے۔ جس کا خروج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کچھ پہلے ہوگا۔ وہ کمزور ایمان والوں کو اپنے مافوق الفطرت اور خارقِ عادت معاملات کے ذریعہ گمراہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت زیادہ قدرت دیں گے یہاں تک کہ وہ آسمانی مخلوق سے بھی جنگ کرنے اور انہیں ختم کرنے کا دعویٰ کرے گا اور آسمان کی جانب تیر اندازی کرے گا۔ اللہ کے حکم سے اور ایمان والوں کے ایمان کا حال جانچنے کیلئے تیر اس حال میں آسمان سے گریں گے کہ ان سے خون ٹپک رہا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لد کے مقام پر اسے قتل کریں گے۔ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا یعنی اسکی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہوگی اور دوسری آنکھ ابھری ہوئی ہوگی۔ اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا جو اللہ کی طرف سے اس کے کفر و کذب کی واضح علامت ہوگا۔ اس باب میں اسی فتنہ سے متعلق تفصیلات زبان نبوت سے آشکار ہوئی ہیں۔

۲۸۲۹...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ اَيْ كَافِرٌ۔

۲۸۲۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دجال کی آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا۔

۲۸۳۰...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا كَ فَ رَ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ۔

۲۸۳۰...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے۔ پھر اس کے ہجے کیے یعنی ک، ف، ر اور ہر مسلمان اسے پڑھ لے گا۔ ❶

۲۸۳۱......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰی جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔

۲۸۳۱...... صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ گھنے بالوں والا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی اور (درحقیقت) اس کی دوزخ، جنت اور اس کی جنت، جہنم ہے۔

۲۸۳۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ اَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ اَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ۔

۲۸۳۲...... صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ بہتی ہوئی نہریں ہوں گی۔ ان میں سے ایک کا پانی دیکھنے میں سفید ہوگا اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ پس اگر کوئی آدمی اس کو پا لے تو اس نہر میں جائے جسے بھڑکتی ہوئی آگ تصور کرے اور آنکھ بند کر کے اپنے سر کو جھکائے پھر اس سے پیئے بے شک وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بے شک دجال بالکل بند آنکھ والا ہوگا۔ اس پر ایک موٹی پھلی ہوگی۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا اور ہر لکھنے والا جاہل مؤمن اسے پڑھے گا۔ ❷

---

❶ مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ اس کی پیشانی پر کافر یا ک ف ر حروف تہجی کی شکل میں ہوگا۔ بعض روایات سے دونوں طرح لکھا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ہر مسلمان صاحب حق جو اس کے کاموں کو ناپسند کرتا ہوگا اس کی پیشانی پر لکھے کافر کے الفاظ پڑھ سکے گا۔

❷ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۲۸۳۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلا تَهْلِكُوا۔

۲۸۳۳...... صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی۔ پس اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہو گا اور اس کا پانی آگ ہو گی۔ پس تم ہلاک نہ ہونا۔

۲۸۳۴...... قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۲۸۳۴...... حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بھی یہی سابقہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

۲۸۳۵...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ۔

۲۸۳۵...... حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عقبہ بن عمرو بن ابو مسعود انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی طرف چلا تو عقبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: مجھ سے وہ حدیث روایت کریں جو آپ نے دجال کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: بے شک دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی۔ پس لوگ جسے پانی تصور کریں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہو گا۔ پس تم میں سے جو اسے پالے تو اسی میں کود جائے جسے آگ تصور کرے کیونکہ وہ ٹھنڈا میٹھا اور پاکیزہ پانی ہو گا تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی آپ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

۲۸۳۶...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ

۲۸۳۶...... حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ اکٹھے ہو گئے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان سے زیادہ جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہو گا؟ بے شک اس کے ساتھ ایک نہر پانی کی اور ایک نہر آگ کی ہو گی۔ پس جسے تم آگ تصور کرو گے وہ پانی ہو گا اور جسے تم پانی تصور

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

● ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کے بارے میں وہ دوزخ ہونے کا دعویٰ کرے گا اور بظاہر وہ دوزخ ہی معلوم ہوتی ہو گی، حقیقتاً وہ جنت ہو گی اور اگر وہ کسی کو اس میں ڈال دے یا کوئی اس کی دوزخ میں ڈالا جائے تو وہ اسے جنت تصور کرے اور وہ حقیقتاً جنت ہی کا مستحق ہو گا۔ ابن ماجہ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ: جو کوئی اس کی آگ اور دوزخ میں مبتلا کیا جائے اسے چاہئے کہ اللہ سے فریاد کرے اور سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے وہ اس کیلئے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی"۔

حُذَيْفَةُ لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ اَنَّهُ نَارٌ فَاِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ـ

کرو گے وہ آگ ہو گی۔ پس تم میں سے جو اسے پالے اور پانی کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ وہ اسی سے پئے جسے آگ تصور کرے کیونکہ وہ اسے پانی ہی پائے گا۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

۲۸۳۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّي اَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ ـ

۲۸۳۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی خبر نہ دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں دی۔ بے شک وہ کانا ہو گا اور وہ جنت اور دوزخ کی مثل لے کر آئے گا۔ پس جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہو گی اور میں تمہیں اس سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ ❶

۲۸۳۸...... حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمْصَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۲۸۳۸...... حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے (اس فتنہ کی کبھی) تحقیر کی اور کبھی بڑا کر کے بیان فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے۔ پس جب ہم شام کو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہم سے اس بارے میں معلوم کر لیا تو فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے صبح دجال کا ذکر کیا اور اس میں آپ ﷺ نے کبھی تحقیر کی اور کبھی اس فتنہ کو بڑا کر کے بیان کیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں کا زیادہ خوف کرتا ہوں۔ اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہو گیا تو تمہارے بجائے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر شخص خود اس سے مقابلہ کرنے والا ہو گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہو گا۔ بے شک (دجال) نوجوان، گھنگریالے بالوں والا اور پھولی ہوئی

❶ اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے فتنہ دجال سے اپنی قوم کو آگاہ کیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید و طریقہ بیان فرمایا ہے۔

ذَكَرَتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّاْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ اَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَاْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَاَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِاَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا اَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا

آنکھ والا ہوگا۔ گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے تو چاہیے کہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ بے شک اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہوگا۔ پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں جانب فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چالیس دن اور ایک دن سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نمازیں پڑھنا کافی ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کی زمین میں چلنے کی تیزی کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارش کی طرح جسے پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو بارش برسائے گا اور زمین سبزہ اگائے گی اور اسے چرنے والے جانور شام کے وقت آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی۔ پھر وہ ایک اور قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا۔ وہ اس کے قول کو رد کردیں گے تو وہ ان سے واپس لوٹ آئے گا پس وہ قحط زدہ ہو جائیں گے کہ ان کے پاس دن کے مالوں میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔ پھر وہ ایک بنجر اور ویران زمین کے پاس سے گزرے گا اور اسے کہے گا کہ اپنے خزانے کو نکال دے تو زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس آتی ہیں۔ پھر وہ ایک کڑیل اور کامل الشباب آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کردے گا اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ کرکے ایک تیر کی مسافت پر رکھ دے گا۔ پھر وہ اس (مردہ) کو آواز دے گا تو وہ زندہ ہو کر چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ دجال کے اسی افعال کے دوران اللہ

كَفَّيْهِ عَلَى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ اِلا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيسَى اِنِّي قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي اِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُونَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَاَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَاَصْحَابُهُ اِلَى الْاَرْضِ فَلا يَجِدُونَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلا مَلَاَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَى وَاَصْحَابُهُ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ

تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس زرد رنگ کے حلے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے اور جب اپنے سر کو اٹھائیں گے تو اس سے سفید موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے اور جو کافر بھی ان کی خوشبو سونگھے گا وہ مرے بغیر رہ نہ سکے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام (دجال) کو طلب کریں گے۔ پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے پاس وہ قوم آئے گی جسے اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں کو صاف کریں گے اور انہی جنت میں ملنے والے ان کے درجات بتائیں گے۔ پس اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ رب العزت وحی نازل فرمائیں گے کہ تحقیق! میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ کسی کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں۔ پس آپ میرے بندوں کو حفاظت کیلئے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبری پر سے گزرے گی اور اس کا سارا پانی پی جائے گی اور ان کی آخری جماعتیں گزریں گی تو کہیں گی کہ اس جگہ کسی وقت پانی موجود تھا اور اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے، یہاں تک کہ ان میں کسی ایک کیلئے بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کیلئے آج کل کے سو دینار سے افضل و بہتر ہو گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا۔ وہ ایک جان کی موت کی طرح سب کے سب یک لخت مر جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت کی جگہ بھی یاجوج ماجوج کی علامات اور بدبو سے انہیں خالی نہ ملے گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے جو انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے پھر اللہ

النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ-

تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا اور زمین مثل باغ یا حوض کے دھل جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل کو اگادے اور اپنی برکت کو لوٹادے پس ان دنوں ایسی برکت ہو گی کہ ایک انار کو ایک پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے میں سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں اتنی برکت دے دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی گائے قبیلہ کے لوگوں کیلئے کافی ہو جائے گی اور ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کیلئے کافی ہو گی اور ایک دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کیلئے کفایت کر جائے گی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے تک پہنچ جائے گی۔ پھر ہر مسلمان اور ہر مؤمن کی روح قبض کر لی جائے گی اور بُرے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح کھلے بندوں جماع کریں گے۔ پس انہی پر قیامت قائم ہو گی۔ ❶

۲۸۳۹ـــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي

۲۸۳۹ـــــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سابقہ حدیث اسی سند سے مروی ہے، اس روایت میں اس جملہ کے بعد کہ: "اس جگہ کسی موقعہ پر پانی تھا" یہ اضافہ ہے کہ پھر وہ خمر کے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے تو وہ کہیں گے: تحقیق! ہم نے سب زمین والوں کو قتل کر دیا۔ آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹائے گا اور ابن حُجر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو نازل کیا ہے، جنہیں قتل

---

❶ فائدہ..... اس طویل حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال کے حالات کیا ہوں گے اور وہ کس قدر گمراہ کن اوصاف کا حامل ہو گا۔ اور اس کے خروج کے بعد دنیا کے حالات کیا ہوں گے۔ قیامت کے بالکل قریب کیا احوال پیش آئیں گے۔ یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت ان لوگوں پر آئیگی جو کافر ہوں گے۔ اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے اس حد تک گر جائیں گے کہ جانوروں کو بھی شرمندہ کریں گے۔ والعیاذ باللہ۔

اسی طرح اس حدیث میں یہ بھی بتلایا گیا کہ خروج دجال کے بعد اس کی زندگی کا ایک دن ایک سال کے برابر ہو گا، دوسرا ایک ماہ کے اور تیسرا ایک ہفتہ کے برابر ہو گا۔ صحابہؓ کے سوال پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس دن میں صرف پانچ نمازیں کافی نہیں ہوں گی بلکہ وقت کا اندازہ کر کے نمازوں کا حساب کرنا ہو گا۔ نوویؒ نے فرمایا کہ اس دن کی فجر کے بعد جب اتنا وقت گزر جائے جتنا کہ عموماً عام دنوں میں فجر و ظہر کے درمیان ہوتا ہے تو اس وقت ظہر کی نماز پڑھو، جب اتنا وقت گزر جائے جتنا عام دنوں میں ظہر و عصر کے مابین ہوتا ہے تو عصر پڑھنا۔ وعلیٰ ہذا القیاس

السَّمَاء فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاء فَيَرُدُّ اللهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّي قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لا يَدَيْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ۔

کرنے پر کسی کو قدرت حاصل نہیں ہے۔

باب-۵۲۸ باب في صفة الدجال وتحريم المدينة عليه وقتله المؤمن واحيائه

دجال کے وصف اور اس مدینہ کی حرمت اور اسکا مؤمن کو قتل اور زندہ کرنے کے بیان میں

۲۸۴۰...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ وَالسِّيَاقُ لِعَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَاْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي اِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ اَتَشُكُّونَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُولُونَ لا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللهِ مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَقْتُلَهُ فَلا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ يُقَالُ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلام -

۲۸۴۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کی۔ اسی حدیث کے درمیان ہمیں آپ ﷺ نے بتایا کہ وہ آئے گا لیکن مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا، اس پر حرام ہوگا۔ وہ مدینہ کے قریب بعض بنجر زمینوں تک پہنچے گا۔ پس ایک دن اس کی طرف ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں میں سب سے افضل یا افضل لوگوں میں سے ہو گا۔ وہ بزرگ اس سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی تھی۔ تو دجال کہے گا: اگر میں اس آدمی کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں تو تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر بھی تم میرے معاملہ میں شک کرو گے؟ وہ کہیں گے: نہیں! تو وہ اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا تو وہ آدمی کہے گا: جب اسے زندہ کیا جائے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں اب جتنی بصیرت ہے اتنی پہلے نہ تھی۔ پھر دجال اسے دوبارہ قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس پر قادر نہ ہوگا۔ حضرت ابو اسحٰق نے کہا: کہا جاتا ہے کہ وہ آدمی حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔[1]

۲۸۴۱...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۲۸۴۱...... اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً) میں داخل نہ ہو سکے گا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ بقول راوی جس شخص کو دجال قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔ ابن حبان نے اپنی مسند میں یہ بات نقل کی ہے کہ "صحابہؓ کا خیال تھا کہ وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے" بعض علماء نے اس کا انکار کیا ہے۔ لیکن راجح بات یہ ہے کہ اس معاملہ میں سکوت کیا جائے کیونکہ کسی صحیح روایت میں یہ بات حتمی طور پر نہیں بتائی گئی ہے۔

الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الاسْنَادِ بِمِثْلِهِ ۔

۲۸۴۲...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ اَهْلِ مَرْوِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ اَعْمِدُ اِلَى هٰذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوا اَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ اَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ اَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ اِلا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لا يَفْعَلُ بَعْدِي بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ اِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلا يَسْتَطِيعُ اِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

کی طرح مروی ہے۔

۲۸۴۲...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دجال نکلے گا تو مؤمنین میں ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوگا۔ تو اسے دجال کے پہرہ دار ملیں گے وہ اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف کا ارادہ رکھتا ہوں جس کا خروج ہوا ہے۔ وہ اس سے کہیں گے: ہمارے رب میں تو کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ تو وہ کہیں گے اسے قتل کردو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم کو تمہارے رب نے منع کیا کہ تم اس کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرنا۔ پس وہ اس (مؤمن) کو دجال کی طرف لے جائیں گے۔ جب مؤمن اسے دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا۔ پھر دجال اس کے سر پھاڑنے کا حکم دے گا تو کہے گا: اسے پکڑ لو اور اس کا سر پھاڑ ڈالو۔ پھر اس کی کمر اور پیٹ پر سخت ضرب لگوائے گا۔ پھر دجال اس سے کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ تو وہ کہے گا: تو مسیح الکذاب ہے پھر دجال اسے آرے کے ساتھ چیرنے کا حکم دے گا اور اس کی مانگ سے شروع کر کے اس کے دونوں پاؤں تک کو آرے سے چیر کر جدا کر دیا جائے گا۔ پھر دجال اس کے جسم کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اسے کہے گا: کھڑا ہو جا تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ تو وہ (مؤمن) کہے گا: مجھے تیرے بارے میں پہلے سے زیادہ بصیرت عطا ہو گئی ہے۔ پھر وہ کہے گا: اے لوگو! یہ (دجال) میرے بعد کسی بھی اور آدمی سے ایسا نہ کر سکے گا۔ پھر دجال اسے ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا (لیکن) اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیانی جگہ تانبے کی ہو جائے گی اور اسے ذبح کرنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا۔ پھر وہ اس کے ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا تو وہ لوگ گمان کریں گے کہ اس نے اسے آگ کی طرف پھینکا ہے حالانکہ اسے جنت میں ڈال دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آدمی رب العالمین کے ہاں سب سے بڑی شہادت کا حامل ہوگا۔

باب-۵۲۹ باب في الدجال وهو اهون على الله عزوجل

دجال کا اللہ کے نزدیک حقیر ہونے کے بیان میں

٢٨٤٣...... حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُ قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالاَنْهَارَ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ -

۲۸۴۳...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے زیادہ کسی نے بھی دجال کے متعلق سوال نہیں کئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس بارے میں کیوں زیادہ فکر مند ہو؟ وہ تم کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ کھانا اور نہریں ہوں گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہوگا۔

٢٨٤٤...... حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ -

۲۸۴۴...... حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت مروی ہے کہ کسی نے بھی نبی کریم ﷺ سے دجال کے متعلق مجھ سے زیادہ نہیں پوچھا۔ راوی حدیث نے کہا: تم نے کیا پوچھا تھا؟ میں نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہوگا۔ (1)

٢٨٤٥......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي اَيْ بُنَيَّ -

۲۸۴۵...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔ البتہ یزید کی سند میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: "اے میرے بیٹے!"۔

---

(1) فائدہ...... مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک انتہائی حقیر ہوگا اور اس کے ساتھ مافوق العادت اشیاء ہونے کے باوجود اس کی حیثیت اللہ کے نزدیک کچھ نہ ہوگی اور وہ اہل ایمان اور مؤمنین مخلصین کو گمراہ نہ کر سکے گا بلکہ ان کے ایمان ویقین میں اضافہ ہی ہوگا۔

باب-۵۳۰ باب في خروج الدجال ومكثه في الارض ونزول عيسى وقتله اياه وذهاب اهل الخير والايمان وبقاء شرار الناس وعبادتهم الاوثان والنفخ في الصور وبعث من في القبور

خروجِ دجال اوراس کازمین میں ٹھہرنے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اسے قتل کرنے، اہل ایمان اور نیک لوگوں کے اٹھ جانے اور برے کے باقی رہ جانے اور بتوں کی پوجا کرنے اور صور میں پھونکے جانے اور قبروں سے اٹھائے جانے کے بیان میں

۲۸۴۶...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ ابْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ اِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ اَوْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ اَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي اُمَّتِي فَيَمْكُثُ اَرْبَعِينَ لَا اَدْرِي اَرْبَعِينَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِينَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّاْمِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ

۲۸۴۶...... حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے سنا اور ان کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: یہ حدیث کیسے ہے جسے آپ روایت کرتے ہیں کہ قیامت اس اس طرح قائم ہو گی۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا کہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ میں کسی سے بھی کبھی کوئی حدیث روایت نہ کروں گا۔[1] میں نے تو یہ کہا تھا: عنقریب تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ دیکھو گے۔ جو گھر کو جلادے گا اور جو ہونا ہے وہ ضرور ہو گا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں خروج کرے گا اور ان (میری امت) میں چالیس دن ٹھہرے گا اور میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔ گویا کہ وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی ان کے مشابہ ہوں گے) تو وہ تلاش کر کے دجال کو قتل کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال اس طرح گزاریں گے کہ کسی بھی دو اشخاص کے درمیان کوئی عداوت نہ ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس سے زمین پر کوئی ایسا آدمی باقی نہیں رہے گا کہ اس کی روح قبض کر لی جائے گی کہ جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو گا یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی پہاڑ کے اندر داخل ہو گیا تو وہ اس میں اس تک پہنچ کر اسے قبض کر کے ہی چھوڑے گی۔ اسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ پھر

---

[1] اس ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی فہم وحافظہ میں کبھی غلطی واقع ہو جاتی ہے اور بعض اوقات سننے والے بات کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔ تو حدیث کا مفہوم تبدیل ہونے کے خدشہ کے پیش نظر انہوں نے حدیث بیان نہ کرنے کی بات فرمائی۔

الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ اَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ اِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ ﴿وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴾ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ اَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ ﴿يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا﴾ وَذٰلِكَ ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ -

بُرے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز اور بے عقل درندہ صفت ہوں گے وہ کسی نیکی کو نہ پہچانیں گے اور نہ برائی کو برائی تصور کریں گے ان کے پاس شیطان کسی بھیس میں آئے گا تو وہ کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ تو وہ کہیں گے کہ تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے۔ تو شیطان انہیں بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دے گا اور وہ اسی بت پرستی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے ان کا رزق اچھا ہوگا اور ان کی زندگی عیش و عشرت کی ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک مرتبہ ایک طرف جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا اور جو شخص سب سے پہلے صور کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ بھیجے گا یا فرمایا اللہ شبنم کی طرح بارش نازل کرے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ پڑیں گے پھر صور میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھتے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ اور ان کو کھڑا کرو۔ ان سے سوال کیا جائے گا پھر کہا جائے گا: دوزخ کیلئے ایک جماعت نکالو۔ تو کہا جائے گا: کتنے لوگوں کی جماعت؟ کہا جائے گا ہر ہزار سے نو سو ننانوے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔ [1]

۲۸۴۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲۸۴۷...... حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو عبد اللہ بن عمرو سے کہتے ہوئے سنا کہ آپ کہتے ہیں کہ قیامت فلاں، فلاں علامات پر قائم ہو گی۔ تو انہوں نے کہا: میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ میں تم سے کوئی بھی

---

[1] اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے قیامت کے وقوع اور اس کے بعد کے احوال بیان فرمائے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول روایات صحیحہ کی بناء پر برحق ہے اور اصل سنت میں سے کوئی اس کا منکر نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کی شریعت کے متبع بن کر تشریف لائیں گے نہ کہ بحیثیت مستقل نبی کے۔

پنڈلی کھول دیا جانا کنایہ ہے اس دن کی ہولناکی، شدت اور معاملات کی سختی سے۔ یہ محاورہ اہل عرب کے ہاں مشہور ہے اور اصل اس کی یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کو اہتمام سے سرانجام دینا چاہتا ہے تو وہ اپنے ازار اور کپڑوں کو سمیٹتا اور پائنچوں کو اونچا کر لیتا ہے جس سے پنڈلی کھل جاتی ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جس دن ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم کیلئے نکالے جائیں گے اس کی شدت کا کیا حال ہوگا۔ والعیاذ باللہ۔ اللّٰهم احفظنا من النار وشدة الحشر آمین۔

عَمْرٍو اِنَّكَ تَقُولُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ اِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لا اُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ اَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي اُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَلا يَبْقَى اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ اِلا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ۔

۲۸۴۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرَى عَلَى اِثْرِهَا قَرِيبًا۔

۲۸۴۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ اَنَّ اَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

۲۸۵۰...... و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

حدیث روایت نہ کروں گا میں نے تو صرف یہی کہا تھا کہ تم تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ دیکھو گے گویا کہ گھر جل گیا حضرت شعبہؒ نے اسی طرح یا اس کی مثل روایت کی۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں نکلے گا۔ باقی حدیث حضرت معاذ کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔ اس میں روایت یہ ہے کہ جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی ایمان ہوگا، اس کی روح (وہ ہوا) قبض کر کے ہی چھوڑے گی۔ حضرت محمد بن جعفر نے کہا: حضرت شعبہ نے یہ حدیث مجھے بار بار بیان کی اور میں نے بھی ان کے سامنے یہ حدیث پیش کی۔

۲۸۴۸...... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد کی جسے میں رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد بھولا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: قیامت کی ابتدائی علامات میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت لوگوں کے سامنے دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔ ان دونوں (علامتوں) میں سے کسی کا بھی دوسری (علامت) سے پہلے ظہور ہوگا تو اس کے قریب ہی زمانہ میں دوسری علامت ظاہر ہو جائے گی۔

۲۸۴۹...... حضرت ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ مروان بن حکم کے پاس مدینہ میں مسلمانوں میں سے تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے پس انہوں نے مروان سے سنا اور وہ علامات قیامت کے بارے میں روایت بیان کر رہے تھے۔ بے شک ان میں سب سے پہلی علامت خروج دجال ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا: مروان نے کچھ بھی نہیں کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث یاد کی جسے رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد بھولا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے۔ باقی حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح ہے۔

۲۸۵۰...... حضرت ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ مروان کے پاس (موجودہ) لوگوں نے قیامت کا تذکرہ کیا تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا لیکن اس میں چاشت کے وقت کا ذکر نہیں، باقی

يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى ـ

حدیث سابقہ روایت کی طرح ہے۔

باب-۵۳۱

باب قصة الجساسة

جساسہ کے قصہ کے بیان میں

۲۸۵۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيهِ اِلَى اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا اَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيبَ فِي اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اَمْرِي بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي اِلَى اُمِّ شَرِيكٍ وَاُمُّ شَرِيكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي اِنَّ اُمَّ شَرِيكٍ امْرَاَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنِ انْتَقِلِي اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ

۲۸۵۱...... حضرت عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اس نے فاطمہ بنت قیس، ضحاک بن قیس کی بہن جو کہ اوّلین مہاجرات میں سے تھیں، پوچھا کہ مجھے ایسی حدیث روایت کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہو اور اس میں کسی اور کا واسطہ بیان نہ کرنا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں ایسی حدیث روایت کرتی ہوں۔ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے ابن مغیرہ سے نکاح کیا اور وہ ان دنوں قریش کے عمدہ نوجوانوں میں سے تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلے جہاد میں زخمی ہو گئے۔ پس جب میں بیوہ ہو گئی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول ﷺ کی ایک جماعت میں مجھے پیغام نکاح دیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کیلئے پیغام نکاح دیا اور میں یہ حدیث سن چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اسامہ سے محبت کرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جب مجھ سے (اس معاملہ میں) گفتگو کی تو میں نے عرض کیا: میرا معاملہ آپ ﷺ کے سپرد ہے آپ ﷺ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ام شریک کے ہاں منتقل ہو جا اور ام شریک انصار میں سے غنی عورت تھیں اور اللہ کے راستہ میں بہت خرچ کرنے والی تھیں۔ اس کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے۔ تو میں نے عرض کیا: میں عنقریب ایسا کروں گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایسا نہ کر کیونکہ ام شریک ایسی عورت ہیں جن کے پاس مہمان کثرت سے آتے رہتے ہیں میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تجھ سے تیرا دوپٹہ گر جائے یا تیری پنڈلی سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرا وہ بعض حصہ دیکھ لیں جسے تو نا پسند کرتی ہو بلکہ تو اپنے چچازاد عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جا اور وہ قریش کے خاندان بنو فہر سے

مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ

تعلق رکھتے ہیں اور وہ اسی خاندان سے تھے جس سے حضرت فاطمہ بنت قیس تھیں پس میں ان کے پاس منتقل ہو گئی۔ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اس حال میں کہ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشتوں سے ملی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب یا اللہ سے ڈرانے کیلئے جمع نہیں کیا، میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی آدمی تھے۔ پس وہ آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے موافق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ ایک بحری کشتی میں سوار ہوئے۔ پس انہیں ایک ماہ تک بحری موجیں دھکیلتی رہیں۔ پھر وہ سمندر میں ایک جزیرہ کی طرف پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو انہیں وہاں ایک جانور ملا جو موٹے اور گھنے بالوں والا تھا۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا اور پچھلا حصہ وہ نہ پہچان سکے تو انہوں نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو، تو کون ہے؟ اس نے کہا: اے قوم! اس آدمی کی طرف گرجے میں چلو کیونکہ وہ تمہاری خبر کے بارے میں بہت شوق رکھتا ہے پس جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہ وہ کہیں جن ہی نہ ہو۔ پس ہم جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ گرجے میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک بہت بڑا انسان تھا کہ اس سے پہلے ہم نے اتنا بڑا آدمی، اتنی سختی کے ساتھ بندھا ہوا کوئی نہ دیکھا تھا اس کے دونوں ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو، تو کون ہے؟ اُس نے کہا: تم میری خبر معلوم کرنے پر قادر ہو ہی گئے ہو تو تم ہی بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم

حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَأْنَا اِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِي اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يُدْرٰى مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا اِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلَى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ اَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يُوشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ اَمَا اِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ اَنْ يَذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهٗ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ اَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيعُوهُ وَاِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي اِنِّي اَنَا الْمَسِيحُ وَاِنِّي اُوشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِي اَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا

عرب کے لوگ ہیں۔ ہم دریائی جہاز میں سوار ہوئے۔ پس جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا۔ پس موجیں ایک مہینہ تک ہم سے کھیلتی رہیں پھر ہمیں تمہارے اس جزیرہ تک پہنچا دیا۔ پس ہم چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ کے اندر داخل ہو گئے تو ہمیں بہت موٹے اور گھنے لباسوں والا جانور ملا۔ جس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا اور پچھلا حصہ پہچانا نہ جاتا تھا۔ ہم نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ ہم نے کہا: جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: گرجے میں اس آدمی کا قصد کرو کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت شوق رکھتا ہے۔ پس ہم تیری طرف جلدی سے چلے اور اس سے ہم گھبرائے اور اس سے پُر امن نہ تھے کہ وہ جن ہو۔ اس نے کہا: مجھے بیسان کے باغ کے بارے میں خبر دو۔ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں اس کی کھجوروں کے پھل کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ ہم نے اس سے کہا: ہاں (پھل آتا ہے)۔ اس نے کہا: عنقریب یہ زمانہ آنے والا ہے کہ وہ درخت پھل نہ دیں گے۔ اس نے کہا: مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں خبر دو۔ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اس میں پانی کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ اس نے کہا: عنقریب اس کا سارا پانی ختم ہو جائے گا۔ اس نے کہا: مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے بارے میں تم معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں! یہ کثیر پانی والا ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر اس نے کہا: مجھے امیوں کے نبی کے بارے میں خبر دو کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا: وہ مکہ سے نکلے اور یثرب یعنی مدینہ میں اُترے ہیں۔ اس نے کہا: کیا اس سے عرب نے جنگ کی ہے۔ ہم نے کہا: ہاں اس نے کہا: اس نے اہل عرب کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے خبر دی کہ وہ اپنے ملحقہ حدود کے عرب پر غالب آگئے ہیں اور انہوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اس نے

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ اَلا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ اَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ اَلا اِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَا بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! اس نے کہا، ان کے حق میں یہ بات بہتر ہے کہ وہ اس کے تابعدار ہو جائیں اور میں تمہیں اپنے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ پس میں نکلوں گا تو میں زمین میں چکر لگاؤں گا اور چالیس راتوں میں ہر ہر بستی پر اتروں گا مکہ اور طیبہ کے علاوہ کیونکہ ان دونوں پر داخل ہونا میرے لیے حرام کر دیا گیا ہے جب میں ان میں سے کسی ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو فرشتہ ہاتھ میں برہنہ تلوار لے کر سامنے آجائے گا اور اس میں داخل ہونے سے مجھے روکے گا اور اس کی ہر گھاٹی پر فرشتے پہرہ دار ہوں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی کو منبر پر چھویا اور فرمایا: یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں یہ باتیں پہلے ہی بیان نہ کر دی تھیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! (پھر فرمایا:) بے شک! مجھے تمیم کی اس خبر سے خوشی ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث کے موافق ہے جو میں نے تمہیں دجال اور مدینہ اور مکہ کے بارے میں بیان کی تھی۔ آگاہ رہو! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ پس میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے یاد کر لی۔ (اس جانور کو جساسہ اس لیے کہا گیا کہ یہ دجال کے لیے جاسوسی کرتا ہے)۔ ❶

۲۸۵۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ اَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ

۲۸۵۲...... حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں تازہ کھجوروں کا تحفہ دیا اور انہیں ابن طاب کی کھجوریں کہا جاتا تھا اور ہمیں جو کا ستو پلایا۔ تو میں نے ان سے مطلقہ کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اپنی

---

❶ فائدہ...... حضرت تمیم داریؓ (جن کا اس حدیث میں ذکر ہے) اہل فلسطین کے راہب و عابد تھے، مذہباً عیسائی تھے، ۹ھ میں مسلمان ہوئے، ان کے بھائی نعیم بھی مسلمان ہوئے۔ دونوں بھائی شرف صحابیت سے مشرف ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ مساجد میں چراغ سب سے پہلے انہوں نے ہی روشن کیا۔ بڑے عابد و تہجد گزار بزرگ تھے۔ اس حدیث میں بھی ان کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ اس حدیث میں جساسہ کا ذکر ہے جو ایک عجیب جانور ہے اور دجال کیلئے پہرہ دار اور جاسوس کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں اس کو "دابۃ الارض" کہا گیا ہے جو علامات قیامت میں سے ہے۔

رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَاَسْقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَالْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ اَعْتَدَّ فِي اَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ اِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمِ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاَهْوَى بِمِخْصَرَتِهِ اِلَى الْاَرْضِ وَقَالَ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ -

۲۸۵۳ ...... و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فَاَخْبَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ اِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ اِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ اِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهُ لَوْ قَدْ اُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَاَخْرَجَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هٰذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ -

۲۸۵۴ ...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ

عدت کہاں گزارے؟ انہوں نے کہا: میرے خاوند نے مجھے تین طلاق دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے اہل میں عدت گزارنے کی اجازت دی۔ پھر (عدت کے بعد) لوگوں میں نداء دی گئی کہ نماز کی جماعت کھڑی ہونے والی ہے، تو میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز کے لیے چل دی۔ پس میں عورتوں کی اگلی صف میں تھی اور جو مردوں کی آخری صف کے ساتھ تھی اور میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور آپ ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمیم داری کے چچازاد سمندر میں (جہاز پر) سوار ہوئے۔ باقی حدیث حسب سابق بیان کی۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: گویا کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپ ﷺ اپنی انگلی کو زمین کی طرف جھکا کر فرما رہے ہیں کہ یہ طیبہ یعنی مدینہ منورہ ہے۔

۲۸۵۳ ...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ وہ سمندر میں سوار ہوئے اور ان کی کشتی راستہ سے ہٹ گئی تو اس نے انہیں ایک جزیرہ میں گرایا۔ یہ اس جزیرے میں پانی تلاش کرنے کے لیے نکلے اور وہاں ایک انسان سے ملاقات ہوئی جو اپنے بال کھینچ رہا تھا۔ باقی حدیث حسب سابق ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ اس (دجال) نے کہا: اگر مجھے نکلنے کی اجازت دے دی گئی تو میں مدینہ طیبہ کے علاوہ تمام شہروں کو روند ڈالوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کی طرف لے گئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔[1]

۲۸۵۴ ...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو!

---

[1] فائدہ ...... اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے تصریح فرمائی کہ وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا شخص دجال ہی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ دجال اس جزیرہ پر بندھا ہوا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا موجود ہے اور اپنے خروج کے زمانہ تک اسی حال میں رہے گا۔
رہا یہ سوال یہ کون سا جزیرہ ہے اور لوگوں کو اس تک رسائی کیوں نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا مقام اور حالت کو لوگوں سے مخفی رکھا ہو اور صرف حضرت تمیم داریؓ پر اس کا مقام ظاہر کر دیا گیا ہو تاکہ حضور علیہ السلام کی بتلائی ہوئی بات کی تصدیق ہو جائے۔

عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمُ الدَّارِيُّ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا اِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

تمیم داری نے مجھے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی قوم میں سے کچھ لوگ سمندر میں اپنی کشتی میں تھے۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو ان میں بعض لوگ کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ پر سوار ہو گئے اور وہ سمندر میں ایک جزیرہ کی طرف نکلے۔ باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۲۸۵۵...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي اَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الاَوْزَاعِيَّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسِّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

۲۸۵۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر کو دجال روند ڈالے گا اور اس کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دینے کے لیے صف باندھے کھڑے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ دلدلی زمین میں اترے گا اور مدینہ میں تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ سے ہر کافر و منافق نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔

۲۸۵۶...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَيَاْتِي سِبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ۔

۲۸۵۶...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر سابقہ روایت کی طرح حدیث روایت کی، اس روایت میں یہ بھی ہے کہ پھر وہ اپنا خیمہ جرف کی شور والی زمین میں لگائے گا اور فرمایا: ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔

باب-۵۳۲ باب في بقيةٍ من احاديث الدجال

دجال کے متعلق بقیہ احادیث کے بیان میں

۲۸۵۷...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ اَصْبَهَانَ سَبْعُونَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔

۲۸۵۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصبہان (اصفہان) کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہو جائیں گے جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔

۲۸۵۸...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ شَرِيكٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ -

۲۸۵۸...... حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ دجال سے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے۔ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بہت کم ہوں گے۔

۲۸۵۹...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۸۵۹...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۸۶۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ اَبُو الدَّهْمَاءِ وَاَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَاْتِي عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي اِلٰى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِاَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي وَلَا اَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ -

۲۸۶۰...... حضرت ابوالدہماء اور ابوقتادہ اور ایک جماعت سے مروی ہے کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے تو ایک دن (ہشام نے) کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کی طرف جاتے ہو جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھ سے زیادہ حاضر رہنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والی کوئی بھی مخلوق دجال سے (جسامت میں) بڑی نہیں ہے۔ ❶

۲۸۶۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ اَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اِلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ۔

۲۸۶۱...... تین آدمیوں جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں سے مروی ہے کہ ہم ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاتے تھے۔ باقی حدیث حضرت عبدالعزیز بن مختار کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے اس میں ہے کہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے۔

۲۸۶۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ

۲۸۶۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

❶ فائدہ...... ہشام بن عامرؓ بن امیہ الانصاری صحابی ہیں ان کے والد غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ طویل زمانہ تک زندہ رہے۔ ان کا یہ جملہ کہ: تم مجھے چھوڑ کر...... الخ کسی تعصب یا حسد کی بناء پر نہ تھا بلکہ احادیث رسول ﷺ کی تبلیغ اور دوسروں تک ان کو پہنچانے کے جذبہ سے تھا۔ حدیث میں دجال کو تمام مخلوقات سے بڑی مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ بڑا ہونا باعتبار جسم کے بھی ممکن ہو سکتا ہے اور باعتبار اس کے فتنہ اور دھوکہ تلبیس کے بھی۔ اور دوسرا قول ہی راجح ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے ظاہر ہے۔

سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوِ الدُّخَانَ اَوِ الدَّجَّالَ اَوِ الدَّابَّةَ اَوْ خَاصَّةَ اَحَدِكُمْ اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ ـ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ باتوں سے پہلے پہلے اعمال کرنے میں جلدی کرو: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھوئیں، دجال، دابہ، تم میں سے کسی خاص کی موت یا سب کی موت یعنی قیامت سے پہلے۔

۲۸۶۳...... حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ -

۲۸۶۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ چھ چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال میں سبقت کرو: دجال، دھواں، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور عام موت یعنی قیامت اور خاص کسی ایک کی موت۔

۲۸۶۴......و حَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۲۸۶۴...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۵۳۳ باب فضل العبادة في الهرج

فتنہ وفساد میں عبادت کرنے کی فضیلت کے بیان میں

۲۸۶۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ اِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ اِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ -

۲۸۶۵...... حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فساد کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔[1]

۲۸۶۶......و حَدَّثَنِيهِ اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ـ

۲۸۶۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

[1] یعنی قتل وغارت گری کے دور میں ہر ایک کو اپنی جان مال کی فکر پڑی ہوتی ہے ایسے پر آشوب دور میں ذہن ودل اور جسم کو عبادت الٰہی میں لگانا اتنا عظیم عمل ہے کہ اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کے مثل ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت عظیم اعمال اور تقرب و نیکی میں بہت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔

باب-۵۳۴

باب قرب الساعة

قیامت کے قریب ہونے کے بیان میں

۲۸۶۷...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ۔

۲۸۶۷...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت برے لوگوں پر ہی قائم ہو گی۔

۲۸۶۸...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا۔

۲۸۶۸...... صحابی رسول حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے کے قریب والی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔

۲۸۶۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضْلِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِي اَذَكَرَهُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ۔

۲۸۶۹...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو ان دو (انگلیوں) کی طرح بھیجا گیا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قصوں میں کہتے ہیں جیسا کہ ان دونوں انگلیوں میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اسے حضرت انس سے ذکر کیا یا حضرت قتادہ نے خود کہا۔

۲۸۷۰...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَاَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَنَسًا يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِيهِ۔

۲۸۷۰...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور حضرت شعبہ نے اپنی شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی ملا کر آپ ﷺ سے حکایت روایت کی۔

۲۸۷۱...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۲۸۷۱...... اس سند سے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت کی ہے۔

جَعْفَر قَالا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا -

۲۸۷۲...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ يَعْنِي الضَّبِّيَّ وَاَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ -

۲۸۷۲...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ روایات کی طرح روایت کی گئی ہے۔

۲۸۷۳...... و حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى -

۲۸۷۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح (اکٹھا) بھیجا گیا ہے اور آپ ﷺ نے شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملایا۔

۲۸۷۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَاَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى السَّاعَةُ فَنَظَرَ اِلٰى اَحْدَثِ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ اِنْ يَعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ -

۲۸۷۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ دیہاتی لوگ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے کہ وہ کب قائم ہو گی؟ آپ ﷺ نے ان سے کم عمر آدمی کی طرف دیکھ کر فرمایا: اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت (موت) قائم ہو جائے گی۔

۲۸۷۵...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ -

۲۸۷۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہو گی؟ اس کے ساتھ انصار کا ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا، جسے محمد کہا جاتا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو ہو سکتا ہے کہ اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت (موت) قائم ہو جائے۔

۲۸۷۶...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوءَةَ فَقَالَ اِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ

۲۸۷۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: قیامت کب قائم ہو گی؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے۔ پھر اپنے سامنے موجود قبیلہ ازد شنوءہ کے ایک لڑکے کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: اگر اس لڑکے کو عمر دی گئی تو اسے بڑھاپا نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: وہ لڑکا ان دنوں میرے ہم عمر لڑکوں میں سے تھا۔

اَنسٌ ذَاكَ الْغُلامُ مِنْ اَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ ـ

۲۸۷۷...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلامٌ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ اَقْرَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنْ يُؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ ـ

۲۸۷۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لڑکے پر گزر ہوا اور وہ میرے ہم عمروں میں سے تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ زندہ رہا تو ہرگز بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ (یعنی ان لوگوں کی موت آجائے گی)۔

۲۸۷۸...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الاِنَاءُ اِلٰى فِيهِ حَتّٰى تَقُومَ وَالرَّجُلانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتّٰى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتّٰى تَقُومَ ـ

۲۸۷۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہوگی اور آدمی اونٹنی کا دودھ نکال رہا ہوگا اور برتن اس کے منہ تک نہ پہنچے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور ان کی خرید و فروخت مکمل ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی اور کوئی آدمی اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور وہ اس سے دور نہ ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

باب-۵۳۵ باب ما بين النفختين

دونوں نفخوں کے درمیانی وقفہ کے بیان میں

۲۸۷۹...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُونَ قَالُوا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلا يَبْلٰى اِلا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ

۲۸۷۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! چالیس دن؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا لوگوں نے کہا: چالیس ماہ؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہتا انہوں نے کہا کیا چالیس سال؟ انہوں نے کہا: میں تو نہیں کہتا۔ پھر اللہ عزوجل آسمان سے پانی اتاریں گے۔ جس سے لوگ سبزہ کے اگنے کی طرح اگیں گے اور انسان کی ایک ہڈی کے سوا سب چیز گل سڑ جائے گی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور اس ہڈی سے مخلوق کو قیامت کے روز جمع کیا جائے گا (لیکن انبیائے کرام علیہم السلام مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کے اجساد کو اللہ نے زمین پر کھانا حرام کر دیا)۔ ❶

---

❶ فائدہ...... آنحضرت ﷺ نے چالیس کی تعیین نہیں فرمائی کہ دن ماہ یا سال کیا مراد ہے اور یہی حکم ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی اس بات کی توضیح و تعیین نہیں فرمائی۔ سلف صالحین کا معاملہ یہ تھا کہ جس بات کو قرآن حدیث میں مبہم رکھا گیا اسے مبہم ہی رہنے دیتے تھے۔ "بهموا ما أبهمه الله" کے اصول کے پیش نظر۔ کیونکہ جس بات کا جاننا امت کیلئے ضروری ہے قرآن وسنت نے اسے مبہم نہیں رکھا اور جسے مبہم رکھا ہے اس کا جاننا ضروری نہیں۔

۲۸۸۰...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔

۲۸۸۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی ریڑھ کی ہڈی کے علاوہ سارے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے۔ اسی سے پیدا کیا گیا اور اسی میں جمع کیے جائیں گے۔

۲۸۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنَبِ۔

۲۸۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان میں ایک ایسی ہڈی ہے جسے زمین کبھی بھی نہیں کھا سکے گی۔ اسی ہڈی پر قیامت کے دن جمع کیا جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ ہڈی کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دُم کی ہڈی کا سرا یعنی ریڑھ کی ہڈی ہے۔[1]

---

[1] فائدہ...... علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو عدم سے وجود دینے پر قادر ہیں پھر ریڑھ کی ہڈی کو باقی رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ علماء نے فرمایا کہ اس کا حقیقی راز اور مصلحت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ملائکہ کیلئے ایک علامت رکھنا مقصود ہو کہ ہر انسان کو اس کے اصل جوہر سے ہی دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ملائکہ اصل جوہر سے واقف نہیں لہٰذا ان کیلئے بطور علامت ریڑھ کی ہڈی کو باقی رکھا جائے گا۔ واللہ اعلم (کذا فی فتح الباری)

كتاب الزهد والرقائق

کتاب الزهد والرقائق[1]

دنیا سے بے رغبتی کی احادیث

۲۸۸۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ -

۲۸۸۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔

۲۸۸۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ اَتُحِبُّونَ اَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ -

۲۸۸۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) بازار سے گزرتے ہوئے کسی بلندی سے مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے دونوں طرف تھے آپ ﷺ نے بھیڑ کا ایک بچہ جو چھوٹے کانوں والا تھا، اسے مرا ہوا دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا: تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے کوئی بھی اسے کسی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کرتا اور ہم اسے لے کر کیا کریں گے (کیونکہ یہ تو مردار ہے۔) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اگر یہ (بھیڑ کا بچہ) زندہ بھی ہوتا تو پھر بھی اس میں عیب تھا کیونکہ اس کا کان چھوٹا ہے حالانکہ اب تو یہ مردار ہے (اسے کون لے گا؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں یہ دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے کہ جس طرح تمہارے نزدیک یہ مردار ذلیل ہے۔

۲۸۸۴...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاِبْرَاهِيمُ

۲۸۸۴...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ

---

[1] فائدہ...... زہد اور رقائق سے موسوم اس باب میں وہ احادیث ذکر کی گئی ہیں جو دنیا کی بے وقعتی بے ثباتی، فنا اور آخرت کی فکر پیدا کرنے والی ہیں۔ امام غزالیؒ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: ”زہد کہا جاتا ہے کسی چیز سے اپنی رغبت کو اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف منتقل کرنے کو“۔ پس دنیا سے زیادہ بہتر چیز آخرت ہے۔ لہٰذا آخرت کی طرف اپنی دلچسپیاں منتقل کرنا اور آخرت کی نعمتوں کی رغبت کرنا اصطلاح میں ”زہد“ کہلاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ: زہد کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم حرام کو ترک کرنا۔ یہ عوام الناس کا زہد ہے۔ دوسری قسم حلال امور میں سے فضول امور ترک کرنا۔ یہ خواص کا زہد ہے اور تیسری قسم یہ کہ ہر وہ چیز جو اللہ سے غیر اللہ کی طرف مشغول کردے اسے ترک کرنا۔ یہ عارفین حضرات کا زہد ہے۔

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا۔

حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے صرف لفظی فرق ہے۔ (معنی ومفہوم اسی طرح ہے)۔

۲۸۸۵۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ -

۲۸۸۵۔۔۔۔۔۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ ﷺ (سورۃ تکاثر) پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، میرا مال۔ اے ابن آدم! تیرا کیا مال ہے؟ تیرا مال تو صرف وہی ہے جو تو نے کھالیا اور ختم کر لیا یا جو تو نے پہن لیا اور پرانا کر لیا یا جو تو نے صدقہ کیا پھر تو ختم ہو گیا۔[1]

۲۸۸۶۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ۔

۲۸۸۶۔۔۔۔۔۔ حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گیا اور پھر حضرت ہمام کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۲۸۸۷۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ -

۲۸۸۷۔۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ اسکے مال میں سے اس کی صرف تین چیزیں ہیں: جو کھایا اور ختم کر لیا یا جو پہنا اور پرانا کر لیا یا جو اس نے (اللہ کے راستہ میں) دیا (یہ اس نے آخرت کیلئے جمع کر لیا) اسکے علاوہ تو صرف جانے والا اور لوگوں کیلئے چھوڑنے والا ہے۔

۲۸۸۸۔۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۸۸۸۔۔۔۔۔۔ حضرت علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔ زہد فی الدنیا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان دنیا اور اس کے مال و متاع اور اسباب کو ترک کر دے۔ گویا اسلام میں زہد کا مطلب ترک دنیا نہیں جیسا کہ نصاریٰ کے ہاں زہد ترک دنیا کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ زہد یہ ہے کہ اسباب دنیا اور مال و متاع اور بیوی بچوں کے اندر رہتے ہوئے ان سے اتنا دل نہ لگائے کہ وہ خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیں، لہٰذا جو مال انسان حق طریقے سے حاصل کرے وہی حقیقت اس کا ہے یا جو صدقہ کر دے تو وہ اس کا ہے کہ اس کا روز قیامت پائے گا۔ لیکن جو جمع کر کے رکھا تو وہ اس کا نہیں بلکہ ورثاء کا ہے۔

۲۸۸۹ـــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ۔

۲۸۸۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرنے والے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو چیزیں واپس آجاتی ہیں جبکہ ایک چیز باقی رہ جاتی ہے مرنے والے کے ساتھ اسکے گھر والے اور اس کا مال اور اس کے عمل جاتے ہیں۔ اس کے گھر والے اور اس کا مال تو واپس آجاتا ہے اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔

۲۸۹۰ـــــ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيَّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الاَنْصَارُ بِقُدُومِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا اَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَاَبْشِرُوا وَاَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي اَخْشَى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

۲۸۹۰...... حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو کہ بنی عامر بن لوئی کے حلیف تھے، سے مروی ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو (ملک) بحرین کی طرف بھیجا تاکہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں اور رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے (جزیہ) کا مال وصول کر کے لائے۔ انصار نے جب یہ بات سنی کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ آگئے ہیں تو انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور انصار آپ ﷺ کے سامنے پیش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ کر خوش ہوئے (مسکرائے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا گمان ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے کچھ (مال) لے کر آئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور تم لوگ اس بات کی امید رکھو کہ جس سے تمہیں خوشی ہوگی۔ اللہ کی قسم! مجھے تم پر فقر کا ڈر نہیں ہے بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں تم پر دنیا کشادہ نہ ہو جائے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کشادہ ہوئی تھی اور پھر تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں نے حسد کیا اور تم ہلاک ہو جاؤ جس طرح کہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ [1]

---

[1] یہ حدیث حضرت عمرو بن عوفؓ سے مروی ہے۔ غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے۔ بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا۔

حضرت علاء بن الحضرمیؓ مشہور صحابی ہیں۔ حضر موت کے رہنے والے تھے آنحضرت ﷺ نے انہیں بحرین کا گورنر بنایا تھا۔

۲۸۹۱...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ۔

۲۸۹۱...... حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے حضرت یونس کی سند کے ساتھ اور اس کی مذکورہ روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے، سوائے اس کے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ تمہیں بھی غفلت میں ڈال دے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں کو غفلت میں ڈالا۔

۲۸۹۲...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ هُوَ اَبُو فِرَاسٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا اَمَرَنَا اللهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ۔

۲۸۹۲...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب فارس اور روم کو فتح کرلیا جائے گا تو اس وقت تم کس حال میں ہو گے؟ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہمیں جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کریں گے۔) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں؟ تم ایک دوسرے پر رشک کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے سے بگاڑ پیدا کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھو گے یا آپ ﷺ نے اسی طرح کچھ فرمایا پھر تم مسکین مہاجروں کی طرف جاؤ گے اور پھر ایک دوسرے کی گردنوں پر سواری کرو گے۔ [1]

۲۸۹۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ۔

۲۸۹۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی دوسرے ایسے آدمی کو دیکھ کر جو اس سے مال اور صورت میں بڑھ کر ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اسے بھی دیکھے کہ جو اس سے (مال وصورت) میں کم تر ہو جسے اس پر فضیلت دی گئی ہے۔ (یہ چیز اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان میں اللہ کا شکر ادا کرنے کی رغبت پیدا ہوگی)۔

۲۸۹۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

۲۸۹۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے حضرت ابو الزناد کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

---

[1] فائدہ...... مقصد یہ ہے کہ آج تم لوگ فقر و فاقہ و تنگدستی کا شکار ہو لیکن کل جب روم و فارس ہو جائیں گے اور تم خوب مال و دولت حاصل کرلو گے تو مال کا جو فتنہ ہوتا ہے وہ تمہارے درمیان یعنی تمہاری نسلوں کے درمیان پیدا ہو جائے گا۔ یعنی حب جاہ و حب مال کے فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً۔

۲۸۹۵...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُنْظُرُوا اِلَى مَنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا اِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ قَالَ اَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ۔

۲۸۹۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس آدمی کی طرف دیکھو کہ جو تم سے کم تر درجہ میں ہے اور اس آدمی کی طرف نہ دیکھو کہ جو درجہ میں تم میں سے بلند ہو تم اللہ تعالیٰ کی (عطا کردہ) نعمتوں کو حقیر نہ سمجھنے لگ جاؤ۔ ❶

۲۸۹۶...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمَى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمَى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ

۲۸۹۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرمارہے تھے کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے:

۱- کوڑھی ۲- گنجا ۳- اندھا

تو اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان تینوں کو آزمایا جائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا وہ کوڑھی آدمی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تجھے کس چیز سے (زیادہ پیار) ہے؟ وہ کوڑھی کہنے لگا: میرا خوبصورت رنگ ہو، خوبصورت جلد ہو اور مجھ سے یہ بیماری (کوڑھ) چلی جائے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے نے اس کوڑھی (کے جسم پر) ہاتھ پھیرا تو اس سے وہ بیماری چلی گئی اور اس کو خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد عطا کر دی گئی۔ فرشتے نے کہا: تجھے مال کونسا زیادہ پیارا ہے؟ وہ کہنے لگا: اونٹ یا اس نے کہا: گائے۔ راوی حدیث حضرت اسحٰق کو شک ہے لیکن ان دونوں (یعنی کوڑھی اور گنجے) میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی دے دی گئی پھر فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر فرشتہ گنجے آدمی کے پاس آیا اور اسے کہا: تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پیاری ہے کہنے لگا: خوبصورت بال اور

❶ اس لئے کہ دنیا کے مال و متاع میں کوئی بھی انتہا تک نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا دوسرے کی زیادہ نعمتیں دیکھ کر ناشکری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَرُدَّ اللهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَان وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الابِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الاَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلا بَلاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَاَنِّي اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَاَعْطَاكَ اللهُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ اِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الاَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ اِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الاَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلا بَلاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمَى فَرَدَّ اللهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللهِ لا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ۔

(گنجے پن کی یہ بیماری) کہ جس کی وجہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، مجھ سے چلی جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے نے اس کے (سر پر) ہاتھ پھیرا تو اس سے وہ بیماری چلی گئی اور اسے خوبصورت بال عطا کر دیئے گئے۔ فرشتے نے کہا: تجھے سب سے زیادہ مال کونسا پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: گائے، پھر اسے حاملہ گائے عطا کر دی گئی اور فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اندھے آدمی کے پاس آیا اور اس سے کہا: تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پیاری ہے؟ وہ اندھا کہنے لگا: اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی واپس لوٹا دے تاکہ میں (اپنی آنکھوں کے ذریعے) لوگوں کو دیکھ سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرشتے نے (اس کی آنکھوں پر) ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس لوٹا دی۔ فرشتے نے کہا: تجھے مال کونسا سب سے زیادہ پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: بکریاں۔ تو پھر اسے ایک گابھن بکری دے دی گئی۔ چنانچہ پھر ان سب (اونٹنی، گائے اور بکری) نے بچے دیئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوڑھی آدمی کا اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور گنجے آدمی کی گایوں کی ایک وادی بھر گئی اور اندھے آدمی کا بکریوں کا ریوڑ بھر گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر (کچھ عرصہ کے بعد) وہی فرشتہ اپنی پہلی شکل و صورت میں کوڑھی آدمی کے پاس آیا اور اس سے کہا: میں ایک مسکین آدمی ہوں اور سفر میں میرا سارا زادِ راہ ختم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں آج (اپنی منزل مقصود پر) سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہیں پہنچ سکتا تو میں تجھ سے اسی کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ جس نے تجھے خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور اونٹ کا مال عطا فرمایا (مجھے صرف ایک اونٹ دے دے) جو میرے سفر میں میرے کام آئے۔ وہ کوڑھی کہنے لگا: (میرے اوپر) بہت زیادہ حقوق ہیں۔ فرشتے نے کہا: میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی اور محتاج نہیں تھا تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے پھر اللہ پاک نے تجھے یہ مال عطا فرمایا۔ وہ کوڑھی کہنے لگا: یہ مال تو مجھے میرے باپ دادا سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو پھر اللہ تجھے اسی طرح کر دے جس طرح کہ تو پہلے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اپنی اسی شکل میں گنجے کے پاس آیا اور

اس سے بھی وہی کچھ کہا کہ جو کوڑھی سے کہا تھا پھر اس گنجے نے بھی وہی جواب دیا کہ جو کوڑھی نے جواب دیا تھا فرشتہ نے اس سے بھی یہی کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اسی طرح کر دے جس طرح کہ تو پہلے تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر فرشتہ اپنی اسی شکل و صورت میں اندھے کے پاس آیا اور اور کہا کہ میں ایک مسکین اور مسافر ہوں اور میرے سفر کے تمام اسباب وغیرہ ختم ہوگئے ہیں اور میں آج سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے (اپنی منزل مقصود) پر نہیں پہنچ سکتا میں تجھ سے اسی اللہ کے نام پر کہ جس نے تجھے بینائی عطا کی ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جو کہ مجھے میرے سفر میں کام آئے۔ وہ اندھا کہنے لگا کہ میں بلا شبہ اندھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے میری بینائی واپس لوٹا دی۔ اللہ کی قسم! میں آج تمہارے ہاتھ نہیں روکوں گا۔ تم جو چاہو (میرے مال میں سے) لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو۔ تو فرشتے نے (اندھے سے) کہا: تم اپنا مال رہنے دو کیونکہ تم تینوں آدمیوں کو آزمایا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو گیا ہے اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔

٢٨٩٧...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔

٢٨٩٧...... حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں (موجود) تھے۔ کہ اسی دوران ان کا بیٹا عمر آیا تو جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو فرمایا: میں سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں تو جب وہ اترا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ کیا آپ اونٹوں اور بکریوں میں رہنے لگے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے اور وہ ملک کی خاطر جھگڑ رہے ہیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: خاموش ہو جا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے جو پرہیزگار اور غنی ہے اور ایک کونے میں چھپ کر بیٹھا ہے۔[1]

---

[1] حضرت سعدؓ بن ابی وقاص رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی تھے۔ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے مابین جب سیاسی اختلافات ہوئے اور دونوں کے مابین جنگ صفین ہوئی تو ان کے صاحبزادے عمرو بن سعد یا عمر بن سعد نے اس میں حضرت معاویہؓ کا ساتھ دیا۔ یہ فتنہ کا زمانہ تھا اور رسول اکرم ﷺ کے متعدد جلیل القدر صحابہؓ حضور ﷺ کی تعلیمات کے مطابق گوشہ نشین ہوگئے تھے اور جانبین میں سے کسی کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بھی انہی صحابہ میں سے تھے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ کے زمانہ میں اپنے اعمال اور دین کی حفاظت کی خاطر گوشہ نشین ہو جانا ہی سلامتی کی راہ ہے۔

۲۸۹۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَابْنُ بِشْرٍ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ وَاللهِ اِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَاْكُلُهُ اِلا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِذًا -

۲۸۹۸...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، اللہ کی قسم! عرب میں سے سب سے پہلا میں وہ آدمی ہوں کہ جس نے اللہ کے راستہ میں تیر پھینکا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس اس حبلہ درخت کے پتوں اور سمر کے پتوں کے سوا کھانے کے لئے اور کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی قضائے حاجت اس طرح کرتا جیسا کہ بکری مینگنی کرتی ہے پھر آج بنو اسد کے لوگ دین کی باتیں سکھانے لگے ہیں تو میں بالکل گھاٹے ہی میں رہا اگر یہ بات تھی اور میرے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

اور حضرت ابن نمیر نے اپنی روایت کردہ حدیث میں لفظ اذاً ذکر نہیں فرمایا۔

۲۸۹۹...... و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ -

۲۸۹۹...... حضرت اسمٰعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں انہوں نے کہا: یہاں تک کہ اگر ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کرتا تو ایسے کرتا جیسے بکری مینگنی کرتی ہے اور اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہوتی تھی۔

۲۹۰۰...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الانَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا اِلَى دَارٍ لا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللهِ لَتُمْلَاَنَّ اَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ اَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ

۲۹۰۰...... حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں ایک خطبہ دیا۔ انہوں نے (سب سے پہلے) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: امابعد! کہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی ہے اور اس میں سے کچھ باقی نہیں رہا، سوائے اس کے کہ جس طرح ایک برتن میں کچھ بچا ہوا، باقی رہ جاتا ہے، جسے اس کا پینے والا چھوڑ دیتا ہے اور تم لوگ اس دنیا سے ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو کہ جس کو پھر کوئی زوال نہیں۔ لہٰذا تم اپنے نیک اعمال آگے بھیج کر جاؤ کیونکہ ہمیں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ایک پتھر جہنم کے ایک کنارے سے اس میں ڈالا جائے گا اور وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا پھر وہ جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ کی قسم! دوزخ کو بھر دیا جائے گا، کیا تم تعجب کرتے ہو؟ اور ہم سے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چالیس سال کی

الرِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلٰى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا -

مسافت ہے اور جنت پر ایک ایسا دن آئے گا کہ وہ لوگوں کے رش کی وجہ سے بھری ہوئی ہوگی اور تو نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں ساتوں میں ساتواں ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارا کھانا سوائے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہ تھا، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ مجھے ایک چادر ملی، جسے پھاڑ کر میں نے دو ٹکڑے کیے، ایک ٹکڑے کا تہہ بند میں نے بنایا اور آج ہم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جو شہروں میں سے کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات کی کہ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں چھوٹا سمجھا جاؤں کیونکہ کسی نبی کی نبوت بھی ہمیشہ نہیں رہی اور نبوت کا اثر بھی جاتا رہا یہاں تک کہ اس کا آخر کار انجام یہ ہوا کہ وہ سلطنت تباہ ہو گئی اور تم عنقریب ان حاکموں کا تجربہ کرو گے جو ہمارے بعد آئیں گے۔ [1]

۲۹۰۱..... و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ -

۲۹۰۱..... حضرت خالد بن ولید سے مروی ہے، انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ خالد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے ایک خطبہ دیا جبکہ وہ بصرہ پر حاکم مقرر تھے (اور پھر اس کے بعد) شیبانی کی روایت کی طرح روایت ذکر کی۔

۲۹۰۲..... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا -

۲۹۰۲..... حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عتبہ بن غزوان سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے کیا دیکھتا ہے، میں تو ان ساتوں میں سے ساتواں ہوں کہ جو نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس کھانا سوائے حبلہ درخت کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔

---

[1] حضرت عتبہ بن غزوانؓ سابقون الاولون میں شامل تھے حبشہ کی ہجرت میں بھی شامل تھے۔ پھر حضرت مقدادؓ بن الاسود کے ساتھی بن کر مدینہ کی طرف ہجرت کی غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں کئی علاقوں کے حاکم بنے، دراز قد خوبصورت وجیہ آدمی تھے، حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر استعفیٰ دیا مگر قبول نہ ہوا۔ ستّر برس کی عمر میں انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

حضرت عتبہؓ بن غزوان کے اس خطبہ کا مقصد یہ تھا کہ ہم نے ابتداء میں حضور علیہ السلام کے ساتھ جو قربانیاں دیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں فتوحات اور دنیاوی جاہ و سلطنت سے نوازا ہے۔ سلطنتوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا اور خلفائے راشدین کے بعد وہ حکمران آئیں گے جو اسلام کی اصل روح کو مسخ کر دیں گے۔ اور تم ان کا تجربہ کرو گے۔

۲۹۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالابِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلى قَالَ فَيَقُولُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلاقِيَّ فَيَقُولُ لا فَيَقُولُ فَاِنِّي اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالابِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلىٰ اَيْ رَبِّ فَيَقُولُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلاقِيَّ فَيَقُولُ لا فَيَقُولُ فَاِنِّي اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللهُ عَلَيْهِ ۔

۲۹۰۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں دوپہر کے وقت میں جبکہ کوئی بادل نہ ہو، سورج کے دیکھنے میں کوئی مشقت ہوتی ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جبکہ بادل نہ ہوں کوئی مشقت ہوتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگوں کو اپنے رب کے دیکھنے میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ جتنا تمہیں سورج اور چاند میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں حجاب ہوتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ اپنے بندوں سے ملاقات (یعنی حساب) کرے گا اور فرمائیگا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی اور تجھے سردار نہیں بنایا اور تجھے جوڑا نہیں بنایا (یعنی تیری شادی نہیں کی) اور تیرے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے اور کیا میں نے تجھے ریاست اور آرام کی حالت میں نہیں چھوڑا اور تو ان سے چوتھائی حصہ لیتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے پروردگار! اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: کیا تو گمان کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں! پھر اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ میں تجھے بھلا دیتا ہوں جس طرح کہ تو نے مجھے بھلا دیا تھا پھر اللہ تجھ سے ملاقات (حساب) کرے گا اور اللہ اسے بھی اسی طرح سے فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تجھ پر اور تیری کتابوں پر اور تیرے رسولوں (علیہم السلام) پر ایمان لایا اور میں نے نماز پڑھی اور میں نے روزہ رکھا اور میں نے صدقہ وخیرات کیا۔ اس سے جس قدر ہوسکے گی اپنی نیکی کی تعریف کرے گا پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: تجھے ابھی تیری نیکیوں کا پتہ چل جائے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اسے کہا جائے گا کہ ہم ابھی تیرے خلاف گواہ بھیجتے ہیں وہ اپنے دل میں غور وفکر کرے گا کہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے؟ پھر اسکے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کی ران اور اس کا گوشت اور اس کی

ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیتے ہوئے بولیں گے اور یہ سب اس وجہ سے ہوگا کہ کوئی اپنے نفس کی طرف سے کوئی عذر قائم نہ کر سکے اور یہ منافق آدمی ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی کا اظہار فرمائے گا۔ ❶

٢٩٠٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ عَنْ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلٰى قَالَ فَيَقُولُ فَاِنِّي لَا اُجِيزُ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ ـ

۲۹۰۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ ہنسے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنسا ہوں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بندے کی اُس بات سے ہنسا ہوں کہ جو وہ اپنے رب سے کرے گا۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! کیا آپ نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ فرمائے گا: ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر بندہ عرض کرے گا: میں اپنے اوپر اپنی ذات کے علاوہ کسی کی گواہی کو جائز نہیں سمجھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ ارشاد فرمائے گا کہ آج کے دن تیرے اوپر تیری ہی ذات کی گواہی اور کراماً کاتبین کی گواہی کفایت کر جائے گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر بندہ کے منہ پر مہر لگا دی جائیگی اور اس کے دیگر اعضاء کو کہا جائے گا کہ بولیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے اعضاء اس کے سارے اعمال بیان کریں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر بندے کو اپنے اعضاء سے کہے گا: دور ہو جاؤ، چلو دور ہو جاؤ، میں تمہاری طرف سے ہی تو جھگڑا کر رہا تھا۔

٢٩٠٥...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا ـ

۲۹۰۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! محمد کی آل کو بقدر کفایت رزق عطا فرما۔

٢٩٠٦...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا

۲۹۰۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! محمد کی آل کو بقدر کفایت رزق عطا فرما دے۔ ❷

---

❶ یہ مضمون قرآن کریم میں بھی متعدد مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ حٰم السجدۃ اور سورۂ یٰس کے اندر یہ مضمون بہت زیادہ صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

❷ زیادہ طلب و ہوس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ سرکار رسالت مآب ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ انسان بقدر ضرورت رزق پر قناعت کرلے اور اسی کے بقدر رزق کی طلب میں لگے۔ کیونکہ حرص و ہوس کی انتہا قبر کی خاک کرتی ہے۔

وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا وَفِي رِوَايَةِ عَمْرٍو اللّٰهُمَّ ارْزُقْ ۔

حضرت عمرو کی روایت کردہ حدیث میں اللّٰھم اجعل کی بجائے اللّٰھم ارزق ہے۔

۲۹۰۷...... وَ حَدَّثَنَاه اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ الاَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا ۔

۲۹۰۷...... حضرت عمارہ بن قعقاع رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں آپ ﷺ نے قوتًا کی بجائے کفافًا کا لفظ فرمایا ہے۔

۲۹۰۸...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ ۔

۲۹۰۸...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس وقت سے آل محمد ﷺ مدینہ منورہ آئے کبھی بھی لگاتار تین راتیں گیہوں کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس فانی دُنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۹۰۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ ۔

۲۹۰۹...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی لگاتار تین دن تک گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۹۱۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۹۱۰...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آلِ محمد ﷺ کبھی لگاتار دو دن جَو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۹۱۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ ۔

۲۹۱۱...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آلِ محمد ﷺ کبھی بھی تین (دن) سے زیادہ گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔

۲۹۱۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ ۔

۲۹۱۲...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ آلِ محمد ﷺ تین (دن) تک لگاتار گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ❶

۲۹۱۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ ۔

۲۹۱۳...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آلِ محمد ﷺ دو دنوں تک گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے' سوائے اس کے کہ صرف ایک کھجور ہی ہوتی تھی۔

۲۹۱٤...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ ۔

۲۹۱۴...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آلِ محمد ﷺ کا یہ حال تھا کہ ہمارے ہاں مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہیں جلتی تھی بلکہ صرف کھجور اور پانی پر ہی گزر بسر ہوتی تھی۔

۲۹۱۵...... وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَنَا اللُّحَيْمُ ۔

۲۹۱۵...... حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں آلِ محمد ﷺ کا ذکر نہیں ہے اور حضرت ابو کریب نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ حضرت ابنِ نمیر سے مروی ہے کہ سوائے اس کے کہ کہیں سے ہمارے لیے گوشت آجاتا (تو ہم کھالیتے)۔

۲۹۱٦...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَاْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ ۔

۲۹۱۶...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے برتن میں سوائے تھوڑے سے جَو کے کھانے اور کچھ نہیں تھا۔ میں اسی برتن میں بہت دنوں تک کھاتی رہی' میں نے اس برتن کو ماپا تو اس میں سے جَو ختم ہو گئے۔ ❷

۲۹۱۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

۲۹۱۷...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، ارشاد فرماتی تھیں اللہ کی قسم! اے میرے بھتیجے! ہم ایک چاند دیکھتے پھر

---

❶ فائدہ...... ایک ضروری بات یہ یاد رکھنی چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فقر وفاقہ اختیاری تھا اضطراری نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دنیا کے خزانوں کی پیشکش فرمائی تھی مگر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رب میں تو چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تاکہ تیرا شکر کروں اور دوسرے دن بھوکا رہوں تاکہ صبر کروں۔

❷ یہ نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے حضرت عائشہؓ کیلئے برکت تھی۔

رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اُخْتِي اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا اُوقِدَ فِي اَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِينَاهُ ۔

دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے تو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں (اتنے عرصہ تک) آگ نہیں جلتی تھی حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے خالہ! پھر آپ کس طرح زندگی گزارتی تھیں؟ (یعنی کیا کھاتی تھیں؟) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کھجور اور پانی، سوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ انصاری ہمسائے تھے اور ان کے دودھ والے جانور تھے وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف ان جانوروں کا دودھ بھیج دیتے تھے تو وہ دودھ آپ ﷺ ہمیں پلا دیتے تھے۔

۲۹۱۸...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ ۔

۲۹۱۸...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور آپ ﷺ نے ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کا تیل تک سیر ہو کر نہیں کھائے۔

۲۹۱۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ ۔

۲۹۱۹...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کھجور اور پانی ہی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۹۲۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ -

۲۹۲۰...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور ہم (اب تک) پانی اور کھجور ہی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۹۲۱...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ كِلَاهُمَا

۲۹۲۱...... حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے، سوائے اس کے کہ ان دونوں روایات میں ہے

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الاَسْوَدَيْنِ ۔

کہ ان دونوں سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے بھی سیر نہیں ہوتے تھے۔

۲۹۲۲..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ و قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا اَشْبَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَهُ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا ۔

۲۹۲۲..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اور حضرت ابن عباد نے اپنی روایت میں والذی نفس ابی هريرة بيده کے الفاظ کہے ہیں۔ یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لگاتار تین دن تک اپنے گھر والوں کو گندم کی روٹی سے سیر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۹۲۳..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهُ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا ۔

۲۹۲۳..... حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ وہ اپنی انگلیوں سے بار بار اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں نے لگاتار تین دن تک کبھی بھی گندم کی روٹی سے سیر ہو کر نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔

۲۹۲٤..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو الاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ اَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهِ بَطْنَهُ -
وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهِ - .

۲۹۲۴..... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ جو چاہتے ہو کھاتے اور پیتے نہیں ہو؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

۲۹۲٥..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُلائِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ كِلاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ ۔

۲۹۲۵..... حضرت سماک رضی اللہ عنہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے اور حضرت زہیر کی اس روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ تم تو طرح، طرح کی کھجور اور مسکہ کے علاوہ راضی نہیں ہوتے۔

۲۹۲٦..... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۹۲۶..... حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے خطبہ دیتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا:

جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَاُ بِهِ بَطْنَه ـ

حضرت عمر رضی اللہ نے ذکر کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ سارا دن بھوک کی وجہ سے بے قرار رہتے تھے۔ آپ ﷺ خراب کھجور تک نہ پاتے تھے کہ جس سے آپ ﷺ اپنا پیٹ بھر لیں۔

۲۹۲۷...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِي اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ-

۲۹۲۷...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا ہم مہاجرین فقراء میں سے نہیں ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا: کیا تیری بیوی ہے جس کے پاس تو رہتا ہے؟ وہ کہنے لگا: ہاں! حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر تو تو غنی لوگوں میں سے ہے اس آدمی نے کہا: میرے پاس ایک خادم بھی ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔ ❶

۲۹۲۸...... قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّا وَاللهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَيْئًا ـ

۲۹۲۸...... حضرت ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور میں انکے پاس موجود تھا۔ وہ آدمی کہنے لگا: اے ابو محمد! اللہ کی قسم ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، نہ خرچ نہ سواری نہ مال و متاع۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان تینوں آدمیوں سے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم ہماری طرف لوٹ آؤ، ہم تمہیں وہ دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر تم چاہو تو تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ہم مہاجرین فقراء قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے وہ آدمی کہنے لگا: ہم لوگ صبر کریں گے اور ہم کچھ نہیں مانگتے۔ ❷

---

❶ فائدہ...... یہ اشارہ تھا قرآن کریم کے ارشاد: للفقرآء المھا جرین الذین اخرجوا...... الآیۃ (سورۃ الحشر) کی طرف اور مقصد غالباً مال غنیمت میں سے حصہ کا حصول تھا۔
حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس بیوی اور گھر ہے تو تو غنی اور مالدار ہے۔ اور اگر خادم بھی ہے تو تو بادشاہ ہے یعنی ایسے شخص کا اپنے آپ کو فقراء مہاجرین میں شامل کرنا درست نہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ: بنی اسرائیل میں سے کسی شخص کے پاس اگر بیوی، خادم اور گھر ہوتا تو اسے ملک (بادشاہ) کہا کرتے تھے"۔

❷ جنت میں فقراء کا مالداروں سے جلدی جانا ان کے اُن تکلیف دہ حالات کی بناء پر ہے جو انہوں نے دنیا میں برداشت کئے۔ علاوہ ازیں عموماً مالدار انسان گناہوں اور غفلت میں پڑ جاتا ہے جبکہ غریب خدا کی یاد میں اہتمام کرتا ہے۔

باب-۵۳۶ باب لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا انفسهم الا ان تكونوا باكين

پتھر والوں (قوم ثمود) کے گھروں پر سے داخل ہونے کی ممانعت کے بیان میں، سوائے اس کے کہ جو روتا ہوا داخل ہو

۲۹۲۹ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ ابْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ اِلا اَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَاِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ اَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ ـ

۲۹۲۹ ...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پتھروں والے یعنی قوم ثمود کے بارے میں فرمایا: اس قوم کے گھروں کے پاس سے نہ گزرو اور اگر تمہیں رونا نہیں آتا تو پھر وہاں سے نہ گزرو کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب مسلط ہو جائے کہ جو عذاب قوم ثمود پر مسلط ہوا تھا۔ [1]

۲۹۳۰ ...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِنَ ثَمُودَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اِلا اَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا اَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا ـ

۲۹۳۰ ...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پتھر والوں یعنی قوم ثمود کے مقامات کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم ان لوگوں کے گھروں کے پاس سے نہ گزرو کہ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، سوائے اس کے کہ تم وہاں سے روتے ہوئے گزرو اور اس بات سے بچو کہ کہیں تمہیں بھی (وہ عذاب) نہ آن پہنچے کہ جو عذاب ان کو پہنچا پھر اپنی سواری کو ڈانٹ کر جلد چلایا یہاں تک کہ قوم ثمود کے گھروں کو پیچھے چھوڑ دیا۔

۲۹۳۱ ...... حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُودَ

۲۹۳۱ ...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قوم ثمود کے علاقہ میں اترے تو انہوں نے اس جگہ کے کنوؤں سے پینے کا پانی لیا اور انہوں نے اس پانی سے آٹا بھی گوندھا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ (رضی اللہ

---

[1] فائدہ ...... مقصود حدیث بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عذاب خداوندی جہاں نازل ہوا ہو وہاں سے اگر بامر مجبوری گزرنا پڑے تو روتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے گزرنا چاہیئے کہیں ہم پر بھی وہ عذاب نازل نہ ہو جائے۔ اور بالخصوص ایسی جگہوں پر تفریح اور سیر سپاٹے کیلئے جانا تو بالکل نامناسب ہے۔

اسی طرح ایسے مقامات پر موجود وہ کنویں جس سے معذب قومیں پانی حاصل کرتی تھیں ان سے پانی بھی حاصل نہ کرنا چاہیئے۔ اور نیک لوگوں کے کنویں سے پانی حاصل کرنا ممنوع نہیں ہے۔

فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الإبلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ -

عنہم) کو حکم فرمایا: پینے والا پانی بہادیا جائے اور اس پانی سے گوندھا گیا آٹا اونٹوں کو کھلا دیا جائے اور آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ اس کنوئیں سے پانی لیا جائے کہ جس کنوئیں پر حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پینے آئی تھی۔

۲۹۳۲...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ۔

۲۹۳۲...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ سابقہ روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے. انہوں نے اس سے پانی پیا اور اس سے انہوں نے آٹا بھی گوندھا۔

باب-۵۳۷ باب الاحسان الی الارملة والمسكين واليتيم

بیوہ، مسکین، یتیم کے ساتھ نیکی (حسن سلوک) کرنے کے بیان میں

۲۹۳۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّاعِي عَلَى الاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لا يُفْطِرُ۔

۲۹۳۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورت اور مسکینوں پر کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے (مجاہد) کی طرح ہے اور گمان کرتا ہوں کہ وہ اس قائم کی طرح ہے کہ جو نہ تھکتا ہو اور اس صائم (روزہ دار) کی طرح ہے کہ جو افطار نہ کرتا ہو۔[1]

۲۹۳٤...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ - وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى -

۲۹۳۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی یتیم بچے کی کفالت کرنے والا، اس کا کوئی قریبی رشتہ دار یا اس کے علاوہ اور جو کوئی بھی ہو، میں اور وہ جنت میں اس طرح سے ہوں گے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے شہادت کی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا (یعنی جس طرح یہ دو انگلیاں ساتھ ملی ہوئی ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اور یتیم بچے کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح سے ہوں گے۔)

باب-۵۳۸ باب فضل بناء المساجد

مسجدیں بنانے کی فضیلت کے بیان میں

۲۹۳۵...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ

۲۹۳۵...... حضرت عبید اللہ خولانی رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ

[1] معاشرتی خدمت اسلام کے اہم احکام میں سے ہے اور اسلام نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ ہمیشہ رات میں تہجد کیلئے کھڑا رہنے والا اور ہمیشہ روزہ رکھنے والا خدا کا سچا محبوب ہوتا ہے یہ کسی ذی عقل پر مخفی نہیں۔ بیوہ خواتین، یتیم اور مسکین کی خدمت کرنے والا اللہ کا انتہائی محبوب ہوتا ہے جتنا کہ صائم النہار قائم ہوتا ہے۔

وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلانِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔

انہوں نے سنا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس وقت رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو (شہید کر کے) دوبارہ بنایا تو لوگ اس بارے میں باتیں کرنے لگے (تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا) تم نے بڑی کثرت سے باتیں کیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے مسجد بنائی۔ راوی حدیث حضرت بکیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیئے اللہ کا گھر (مسجد) بنایا اس طرح کا ایک گھر جنت میں بنائے گا اور حضرت ہارون کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔

۲۹۳۶...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى كِلاهُمَا عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَاَحَبُّوا اَنْ يَدَعَهُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ ۔

۲۹۳۶...... حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے اسے ناپسند سمجھا اور وہ لوگ اس بات کو پسند کرنے لگے کہ اس مسجد کو اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے اللہ کے لئے مسجد بنائی تو اللہ جنت میں اس کے لیے اس جیسا ایک گھر بنادے گا۔

۲۹۳۷...... و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔

۲۹۳۷...... حضرت عبد الحمید بن جعفر رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ ان دونوں روایات میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔

باب-۵۳۹ باب الصدقة في المساكين

مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت کے بیان میں

۲۹۳۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي

۲۹۳۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ایک مرتبہ) ایک آدمی جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں باغ کو پانی لگاؤ تو پھر ایک بادل ایک طرف چلا اور اس نے ایک پتھریلی زمین پر بارش برسائی اور

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ اَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَه -

وہاں نالیوں میں سے ایک نالی (بارش کے پانی سے) بھر گئی۔ وہ آدمی برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا کہ اچانک اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا اسے اپنے پھاوڑے سے پانی ادھر ادھر کر رہا ہے اس آدمی نے باغ والے آدمی سے کہا: اے اللہ کے بندے! آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں اور اس نے وہی نام بتایا کہ جو اس نے بادلوں میں سنا تھا پھر اس باغ والے آدمی نے اس سے کہا: آپ نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا: میں نے ان بادلوں میں سے جس سے یہ پانی برسا ہے، ایک آواز سنی ہے کہ کوئی آپ کا نام لے کر کہتا ہے کہ اس کے باغ کو سیراب کر۔ (اے اللہ کے بندے) تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جب آپ نے یہ کہا ہے تو سنو: میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی صدقہ خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی اس میں سے میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں جبکہ ایک تہائی میں اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔

۲۹۳۹...... و حَدَّثَنَاه اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ -

۲۹۳۹...... حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت کرتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس روایت میں اس نے کہا: اس میں سے ایک تہائی مسکینوں، مانگنے والوں اور مسافروں پر (صدقہ و خیرات) کرتا ہوں۔

باب-۵۴۰ باب من اشرك في عمله غير الله

ریاکاری (دکھلاوے) کی حرمت کے بیان میں

۲۹۴۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ -

۲۹۴۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ میں شرک والوں کے شرک سے بے پرواہ ہوں، جس میں میرے علاوہ کوئی میرا شریک ہو تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ [1]

---

[1] اللہ تعالیٰ کے نزدیک ریاکاری کیلئے کیا جانے والا عمل انتہائی نامقبول اور مردود ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں شرک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور شرک سے بدتر گناہ کوئی نہیں۔

۲۹۴۱...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَاءٰى رَاءٰى اللّٰهُ بِهِ۔

۲۹۴۱...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو آدمی لوگوں کے دکھلاوے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ریاکاروں کی سزا دے گا۔

۲۹۴۲......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ -

۲۹۴۲...... حضرت جندب علقی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو آدمی دکھلاوے کیلئے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں لوگوں کو دکھلائے گا۔

۲۹۴۳...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ -

۲۹۴۳...... حضرت سفیان رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ میں نے ان کے علاوہ کسی سے نہیں سنا جو کہتا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۲۹۴۴...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيدٌ اَظُنُّهُ قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ -

۲۹۴۴...... حضرت ابن حارث بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے سنا اور کسی سے نہیں سنا جو کہتا ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں (اور یہ روایت بھی) حضرت ثوری کی روایت کردہ حدیث کی طرح بیان کی۔

۲۹۴۵...... وحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ الْاَمِينُ الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۹۴۵...... حضرت الصدوق الامین ولید بن حرب اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت بیان کرتے ہیں۔

باب-۵۴۱ باب التكلم بالكلمة يهوي بها في النار

ایسے کلمہ کے بیان میں جس سے انسان جہنم میں جاگرتا ہے، زبان کی حفاظت کے بیان میں

۲۹۴۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا

۲۹۴۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بندہ بعض اوقات ایک ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس قدر اتر جاتا ہے جس قدر کہ مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

۲۹۴۷...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

۲۹۴۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بندہ (بعض اوقات) کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا جبکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنی دور جا کر گرتا ہے کہ جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ۔[1]

باب-۵۴۲ باب عقوبة من يامر بالمعروف ولا يفعله وينهى عن المنكر ويفعله

جو آدمی دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور خود نیکی نہ کرتا ہو اور دوسروں کو برائی سے روکتا ہو اور خود برائی کرتا ہو ایسے آدمی کی سزا کے بیان میں

۲۹۴۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ اَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فَقَالَ اَتَرَوْنَ اَنِّي لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ وَاللهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَا اُحِبُّ اَنْ اَكُونَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا اَقُولُ لِاَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ اَمِيرًا اِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَامُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا

۲۹۴۸...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے کہا گیا کیا تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے بات نہیں کرتے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کرتا میں تمہیں سناتا ہوں، اللہ کی قسم! میں ان سے بات کر چکا ہوں، جو بات میں نے اپنے اور ان کے بارے میں کرنا تھی، میں وہ بات کھولنا نہیں چاہتا اور میں نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولنے والا پہلا میں ہی ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو کہ وہ سب لوگوں سے بہتر ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سن لینے کے بعد۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا جس سے اس کے پیٹ کی آنتیں نکل آئیں گی، وہ آنتوں کو لے کر اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کو لے کر گھومتا ہے دوزخ والے اس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں گے، اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ (یعنی آج تو کس حالت میں ہے؟) کیا تو لوگوں کو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس نیکی پر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع

[1] فائدہ...... انسان کی زبان اس کیلئے جنت کا راستہ بھی سہل کر دیتی ہے اور جہنم کا بھی۔ زبان سے اگر اللہ کی تسبیح حمد و ثنا اور نیکی کے کلمات نکالے جائیں تو یہ جنت کا سفر سہل کر دیتی ہے اور اسی زبان کو اگر بے لگام استعمال کیا جائے تو یہی جہنم کا سامان بھی کر دیتی ہے۔ والعیاذ باللہ۔

آتِيهِ وَاَنْهى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ -

کرتا تھا لیکن میں خود برائی میں مبتلا تھا۔[1]

۲۹۴۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْخُلَ عَلى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ۔

۲۹۴۹...... حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: آپ کو کس چیز نے روکا ہے کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر ان سے بات کریں (اور پھر آگے) مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب-۵۴۳ باب النهي عن هتك الانسان ستر نفسه
انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے

۲۹۵۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ اِلا الْمُجَاهِرِينَ وَاِنَّ مِنَ الاجْهَارِ اَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَاِنَّ مِنَ الْهِجَارِ۔

۲۹۵۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ میری ساری امت کے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے سوائے ان گناہوں کے جو اعلانیہ (یعنی کھلم کھلا) ہوں گے۔ وہ معاف نہیں کیے جائیں گے وہ یہ کہ بندہ رات کو کوئی گناہ کرتا ہے پھر صبح کو اس کا پروردگار اس کے گناہ کی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن وہ (دوسرے لوگوں) سے کہتا ہے: اے فلاں! میں نے گزشتہ رات ایسے ایسے گناہ کئے اور رات گزاری۔ پروردگار نے تو اسے چھپایا اور ساری رات پردہ پوشی کی لیکن صبح ہوتے ہی اس نے اس گناہ کو ظاہر کردیا، جسے اللہ عزوجل نے چھپایا تھا۔[2]

---

[1] حضرت عثمانؓ کے اوپر ان کے حاسدین نے متعدد الزامات لگائے تھے۔ جن میں سے ایک یہ تھا کہ وہ مختلف حکومتی مناصب پر اپنے اقارب کو مقرر کرتے ہیں۔ حضرت اسامہؓ بن زید ان کے خواص میں سے تھے، لوگوں کا خیال تھا کہ اس بارے میں اور ولید بن عقبہ کے متعلق شراب پینے کا الزام لگایا گیا تھا کے اوپر حد قائم کرنے کے سلسلے میں ان سے بات کریں۔
حضرت اسامہؓ نے جواب دیا کہ تم یہ جانتے ہو کہ میں جو بھی ان سے بات کروں تمہیں بھی سناؤں؟ میں ان سے تنہائی میں جو بات کرتا ہوں وہ تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ "جو کوئی سلطان اور حاکم کو نصیحت کرنا چاہے تو سر عام نہ کرے بلکہ تنہائی میں اس کا ہاتھ پکڑ کر نصیحت کرے، اگر وہ قبول کرلے تو بہت بہتر ورنہ اس نے اپنا فرض ادا کردیا"۔

[2] فائدہ...... معلوم ہوا کہ انسان کو اپنے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا چاہیئے نہ کہ لوگوں کے سامنے انہیں ظاہر کرنا چاہیئے کیونکہ یہ گناہ پر اصرار اور جرأت کے مترادف ہے۔

باب-۵۴۴ باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب

چھینکنے والے کو جواب دینا اور جمائی لینے کی کراہت کے بیان میں

۲۹۵۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ اَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللهَ-

۲۹۵۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے چھینکا۔ آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو چھینکنے پر جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا تو اس نے عرض کیا: آپ ﷺ نے فلاں کو چھینکنے کا جواب دیا اور مجھے چھینکنے کا جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے (چھینکنے کے بعد) الحمد للہ کہا اور تو نے (چھینکنے کے بعد) الحمد للہ نہیں کہا۔

۲۹۵۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْاَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۲۹۵۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۵۳...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ اِلَى اُمِّي فَاَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتُوهُ فَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ -

۲۹۵۳...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے گھر میں تھے۔ مجھے چھینک آئی تو انہوں نے مجھے جواب نہ دیا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو چھینک آئی تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے (چھینک کا) جواب دے دیا۔ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور انہیں اس (بات) کی خبر دی تو وہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: آپ کے پاس میرے بیٹے کو چھینک آئی تو آپ نے اسے جواب نہیں دیا اور اس (کی بیٹی فضل بن عباس) نے چھینکا تو آپ نے اسے جواب دے دیا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے لڑکے کو چھینک آئی لیکن اس نے الحمد للہ نہیں کہا، اس لیے میں نے اس کو جواب نہیں دیا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے اس کو جواب دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے تو تم اس کا جواب دو اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم اس کو جواب نہ دو۔

۲۹۵٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ۔

۲۹۵٤...... حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ بیان فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے بیان فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پاس چھینکا تو آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی: یرحمك الله پھر اس آدمی نے دوسری مرتبہ چھینکا تو رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا: اسے (تو) زکام ہے۔ (1)

۲۹۵۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

۲۹۵۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے (جمائی کو) روکے۔

۲۹۵٦...... حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنًا لِاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ اَبِي عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلٰى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

۲۹۵٦...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں کسی آدمی کو جمائی آئے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے (جمائی کو) روکے کیونکہ شیطان (منہ کے) اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۹۵۷......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

۲۹۵۷...... حضرت عبد الرحمٰن بن ابی سعید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اسے روکے (یعنی اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے) کیونکہ شیطان (منہ کے) اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۹۵۸...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ

۲۹۵۸...... حضرت ابن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب

(1) فائدہ...... چھینک کا جواب یرحمک اللہ سے دینا واجب ہے بشرطیکہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو اور اگر اس نے الحمد للہ نہ کہا ہو تو سننے والے پر جواب دینا ضروری نہیں۔ پھر اس میں یہ بھی ادب ہے کہ اگر چھینک ایک سے زائد ہو تو تین بار تک چھینک کا جواب دے اس کے بعد دینا ضروری نہیں کیونکہ وہ زکام اور مرض کی وجہ سے ہے۔

ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ ۔

تم میں سے کسی آدمی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو تمہیں چاہیئے کہ جس قدر ہو سکے اسے (جمائی کو) روکو کیونکہ شیطان (منہ کے) اندر داخل ہو جاتا ہے۔ [1]

۲۹۵۹...... و حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ وَعَنِ ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ ۔

۲۹۵۹...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
(اور پھر) حضرت بشر اور عبد العزیز کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

باب-۵۴۵ باب في احاديث متفرقة

متفرق احادیث مبارکہ کے بیان میں

۲۹۶۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ ۔

۲۹۶۰...... ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کی لپیٹ سے پیدا کیا گیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس چیز سے (جس کا ذکر قرآن مجید میں) کیا گیا ہے۔

باب-۵۴۶ باب في الفار وانه مسخ

اس بات کے بیان میں کہ چوہا مسخ شدہ ہے

۲۹۶۱...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا

۲۹۶۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا اور یہ پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کہاں گیا ہے؟ اور میرا خیال ہے کہ وہ (مسخ شدہ) چوہے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ جب چوہوں کے سامنے اونٹوں کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے اور جب ان کے سامنے بکریوں کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ پی لیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد

---

[1] فائدہ...... اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ شیطان حقیقتاً منہ میں داخل ہو جاتا ہو کیونکہ حدیث نبوی کے بموجب شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح رچا بستا ہے۔ لیکن جب تک انسان ذکر اللہ میں مشغول رہتا ہے شیطان کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوتا۔ جمائی ایک طرح سے سستی اور کم عقل مندی کی علامت ہے تو شیطان اس سے خوش ہوتا ہے۔ اس لئے جمائی کے وقت انسان کو منہ پر ہاتھ رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

اِلا الْفَارَ اَلا تَرَوْنَهَا اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الابِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّاء شَرِبَتْهُ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِكَ مِرارًا قُلْتُ اَاقْرَاُ التَّوْرَاةَ و قَالَ اِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ لا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ۔

فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے بار بار یہی پوچھا تو میں نے کہا: کیا آپ نے توراۃ پڑھی ہے؟ حضرت اسحٰق نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس گروہ کا کیا ہوا۔

۲۹۶۲...... و حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاء حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْفَارَةُ مَسْخٌ وَآيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الابِلِ فَلا تَذُوقُهُ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اَفَاُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ۔

۲۹۶۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چوہا مسخ شدہ (انسان) ہے اور اس بات کی نشانی یہ ہے کہ جب چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے پی جاتا ہے اور اونٹوں کا دودھ رکھا جائے تو اسے نہیں پیتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ حدیث) سنی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا میرے اوپر توراۃ نازل ہوئی تھی؟[1]

باب-۵۴۷ باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين

اس بات کے بیان میں کہ مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا

۲۹۶۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ -

۲۹۶۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاسکتا۔

۲۹۶٤...... و حَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ

۲۹۶۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے۔

---

[1] حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: "چوہے کے متعلق یہ ارشاد کہ یہ بنی اسرائیل کی ایک گم شدہ جماعت کی مسخ شدہ صورت ہے، ایک ظنی و تخمینی بات تھی۔ چوہا اونٹ کا دودھ نہیں پیتا اور بنی اسرائیل پر بھی اونٹ کا دودھ اور گوشت حرام تھا۔ لیکن یہ ظن و گمان اس وقت خلاف حقیقت ثابت ہوا کہ جب حضور علیہ السلام کو بذریعہ وحی بتلایا گیا کہ مسخ شدہ قوم کی نسل نہیں چلتی۔ جیسا کہ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے۔ (مسلم کتاب القدر)

شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

باب-۵۴۸ باب المؤمن امره كله خير

اس بات کے بیان میں کہ مؤمن کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے

۲۹۶۵...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ -

۲۹۶۵...... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے اس مؤمن آدمی کے کہ اگر اسے کوئی تکلیف بھی پہنچی تو اس نے شکر ادا کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے اس (صبر) میں بھی ثواب ہے۔

باب-۵۴۹ باب النهي عن المدح اذا كان فيه افراطٌ وخيف منه فتنةٌ على الممدوح

کسی کی اس قدر زیادہ تعریف کرنے کی ممانعت کے بیان میں کہ جس کی وجہ سے اس کے فتنہ میں پڑنے کا خطرہ ہو

۲۹۶۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيبُهُ وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللهِ اَحَدًا اَحْسِبُهُ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا -

۲۹۶۶...... حضرت عبدالرحمٰن بن بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس کسی دوسرے آدمی کی تعریف بیان کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی کئی مرتبہ آپ ﷺ نے اسے دہرایا (پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھی کی تعریف ہی کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ایسے کہے: میرا گمان ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور میں اس کے دل کا حال نہیں جانتا، انجام کا علم اللہ ہی کو ہے کہ وہ ایسے ایسے ہے۔[1]

۲۹۶۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ

۲۹۶۷...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ

---

[1] فائدہ...... تعلیم یہ دی گئی کہ کسی کی تعریف میں حتمی انداز اختیار کرنا اور ایسے کلمات استعمال کرنا جس سے وہ بہت زیادہ افضل معلوم ہو مناسب نہیں اور گردن کاٹ دینا کنایہ ہے اسے ہلاک کرنے سے کیونکہ کسی شخص کی اتنی زیادہ تعریف ممدوح کے اندر عجب و تکبر پیدا ہونے کا سبب ہو سکتی ہے جو اس کی تباہی کا سبب ہوگا۔

بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُولُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا۔

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فلاں، فلاں کام میں اللہ کے رسول کے بعد کوئی بھی اس سے بہتر نہیں ہے۔ تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی مرتبہ دہرایا پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی تعریف ضرور کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ وہ فرمائے: میں گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہی ہے اور وہ اس پر یہ بھی رائے رکھے کہ میں اللہ کے مقابلے میں کسی کو بہتر نہیں سمجھتا۔

۲۹۶۸...... وحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ۔

۲۹۶۸...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت یزید بن زریع کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے صرف لفظی تبدیلی کا فرق ہے۔ (معنی و مفہوم ایک ہی ہے)۔

۲۹۶۹...... حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

۲۹۶۹...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے کسی آدمی کے بارے میں بہت زیادہ تعریف سنی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے ہلاک کر دیا یا تم نے اس آدمی کی پشت کاٹ دی۔

۲۹۷۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلٰى اَمِيرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِي

۲۹۷۰...... حضرت ابو معمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور وہ امیروں میں سے ایک امیر آدمی کی بڑی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس آدمی کے منہ پر مٹی ڈالنے لگے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ بہت زیادہ تعریف کرنے والے کے چہرہ پر مٹی ڈال دیں۔[1]

---

[1] فائدہ...... مٹی ڈالنے سے کیا مراد ہے؟ بعض علماء نے اس کو حقیقی معنی پر محمول کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مقدادؓ نے ایسا ہی کیا اور اسی سے بعض علماء نے اس کو حقیقت پر محمول کیا ہے۔ بعض نے اس کو کنایہ پر محمول کیا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ عموماً تعریف کرنے والا اپنے مطلب اور غرض کیلئے یا انعام کے لالچ میں تعریف کرتا ہے لہٰذا اسے اس کے مقاصد میں ناکام کر دیا جائے اور اسے کچھ نہ دیا جائے۔ بعض نے یہ فرمایا کہ ممدوح کو اپنی بہت زیادہ تعریف سن کر تعریف کرنے والے سے کہنا چاہیئے کہ تیرے منہ میں خاک بعض نے یہ فرمایا کہ ممدوح کو اپنی بہت زیادہ تعریف سن کر تعریف کرنے والے سے کہنا چاہیئے کہ تیرے منہ میں خاک۔ واللہ اعلم

عَلَيْهِ التُّرَابَ -
وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ -

۲۹۷۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ -

۲۹۷۱...... حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ ایک بھاری بدن آدمی تھے تو اس تعریف کرنے والے آدمی کے چہرے میں کنکریاں ڈالنے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈال دو۔

۲۹۷۲...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۲۹۷۲...... حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے۔

باب-۵۵۰ باب مناولة الاكبر

(کوئی چیز) بڑے کو دینے کے بیان میں

۲۹۷۳...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا صَخْرٌ يَعْنِي ابْنَ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ -

۲۹۷۳...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں تو دو آدمیوں نے مجھے کھینچا، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی تو مجھ سے کہا گیا کہ مسواک بڑے کو دو تو پھر میں نے چھوٹے سے لے کر بڑے کو دے دی۔

باب-۵۵۱ باب التثبت في الحديث وحكم كتابة العلم

حدیث مبارکہ کو سمجھ کر پڑھنے اور علم کے لکھنے کے حکم کے بیان میں

۲۹۷۴...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ اَلا تَسْمَعُ اِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ آنِفًا اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔

۲۹۷۴...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: سن حجرہ والی سن، اے حجرہ والی سن اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں پھر جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو گئیں تو (ام المؤمنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عروہؒ سے فرمایا: کیا آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیثیں نہیں سنیں کہ جو نبی ﷺ حدیث بیان فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا آدمی انہیں شمار کرنا چاہتا تو انہیں شمار کر لیتا۔ (یعنی گن لیتا)

۲۹۷۵...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۹۷۵...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم مجھ سے (کوئی بات) نہ لکھو اور جس آدمی نے قرآن مجید کے علاوہ مجھ سے (کچھ سن کر) لکھا ہے تو اسے مٹا دے اور مجھ سے (سنی ہوئی احادیث) بیان کرو اس میں کوئی گناہ نہیں اور جس آدمی نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ [1]

باب-۵۵۲ باب قصة اصحاب الاخدود والساحر والراهب والغلام

اصحاب الاخدود (یعنی خندق والے) اور جادوگر اور ایک غلام کے واقعہ کے بیان میں [2]

۲۹۷۶...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ

۲۹۷۶...... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی (قوموں میں) ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا

---

[1] نہ لکھنے سے مراد یہ ہے کہ جب تک میں نہ کہوں اس وقت تک نہ لکھو کیونکہ اگر اپنی طرف سے کوئی غلط سلط بات لکھ دی تو نیکی برباد گناہ لازم کے مصداق ہوگا۔
حدیث رسول اللہ ﷺ کی نزاکت اور سنگینی اس حدیث سے واضح ہے کہ حضور ﷺ کی طرف ذرا بھی غلط بات منسوب کرنا اپنی جہنم کا سامان کرنا ہے۔ والعیاذ باللہ۔
آج کل جاہل واعظین اپنے کلام میں من گھڑت حدیثیں حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کر دیتے ہیں یا صحیح حدیث کو غلط الفاظ سے بیان کر دیتے ہیں جو بہت بڑا گناہ ہے۔

[2] یہ واقعہ بہت مختصر انداز میں قرآن کریم میں سورۃ البروج میں بیان کیا گیا ہے۔

قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَاَعْجَبَهُ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي اَهْلِي وَاِذَا خَشِيتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ آلسَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرَى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَاِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ اِنِّي لَا اَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّي لَا يَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَاَبَى فَدَعَا

کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں تو بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لیے اس بوڑھے جادوگر کی طرف بھیج دیا۔ جب وہ لڑکا چلا تو اسی راستہ میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب وہ (لڑکا) جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (اور اس کی باتیں سنتا) اور جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس آتا تو وہ جادوگر (دیر سے آنے کی وجہ سے) اس لڑکے کو مارتا تو اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے (کسی کام کے لیے) روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا) تو اس نے کہا: میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے؟ اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا: اے اللہ! اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تاکہ (یہاں راستہ سے) لوگوں کا آنا جانا (شروع) ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اس درندے کو قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا: اے میرے بیٹے! آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ پھر اگر تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کر دیا جائے تو کسی کو میرا نہ بتانا اور وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کا ساری بیماری سے علاج بھی کرتا تھا بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا۔ اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا: اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لیے ہیں۔ اس لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے آپ اگر اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ آپ کو شفا

بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبْدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ فِي أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ

دے دے۔ پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمادی۔ پھر وہ آدمی (جسے شفا ہوئی) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ اس نے کہا: کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو اس لڑکے کے بارے میں کہا (اس لڑکے کو بلایا گیا) پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے؟ اور ایسے ایسے کرتا ہے لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا، یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا (پھر راہب کو بلوایا گیا) راہب آیا تو اسے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کروا دیئے (پھر اس لڑکے کو بلایا گیا) وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ۔ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔ چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ تو مجھے ان سے کافی ہے (جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے) اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا: اللہ پاک نے مجھے ان سے بچالیا ہے۔ بادشاہ نے پھر

وَاَضْرَمَ النِّيْرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهِ فَاَحْمُوْهُ فِيْهَا اَوْ قِيْلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا اُمَّهِ اصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ۔

اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے ایک کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا، اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے۔ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا ہے۔ پھر اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا: تو مجھے قتل نہیں کر سکتا، جب تک کہ اس طرح نہ کرو جس طرح کہ میں تجھے حکم دوں بادشاہ نے کہا: وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا: سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھو اور پھر کہو: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو پھر بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھ کر کہا: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا (شہید ہو گیا) تو سب لوگوں نے کہا: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا: تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے۔ تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دہانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا پھر خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی۔ بادشاہ نے کہا: جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوا دوں گا (جو لوگ اپنے مذہب پر پھرنے سے باز نہ آئے) تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے

نے کہا: اے امی جان! صبر کر کیونکہ آپ حق پر ہیں۔

باب-۵۵۳ باب حديث جابر الطويل وقصة ابي اليسر

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا واقعہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث کے بیان میں

۲۹۷۷...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ وَالسِّيَاقُ لِهَارُونَ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمِّ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلْ كَانَ لِي عَلَى فُلانِ ابْنِ فُلانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوا لا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللهِ أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكُنْتُ وَاللهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللهِ قَالَ اللهِ قُلْتُ آللهِ قَالَ اللهِ قُلْتُ آللهِ قَالَ اللهِ قَالَ فَأَتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ

۲۹۷۷...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد علم کے حصول کے لیے قبیلہ حی میں گئے یہ اس قبیلہ کی ہلاکت سے پہلے کی بات ہے۔ تو سب سے پہلے ہماری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت ابولیسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا جس کے پاس صحیفوں کا ایک بستہ تھا۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور معافری کپڑا پہنے ہوئے تھے اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور وہ بھی معافری کپڑے پہنے ہوئے تھا (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ان سے کہا: اے چچا! میں آپ کے چہرے میں ناراضگی کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: فلاں بن فلاں حرامی کے اوپر میرا کچھ مال تھا۔ میں اس کے گھر گیا اور میں نے سلام کیا اور میں نے کہا: کیا وہ (شخص) ہے؟ گھر والوں نے کہا: نہیں اسی دوران جفر کا بیٹا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا: تیرا والد کہاں ہے؟ اس نے کہا: آپ کی آواز سن کر میری ماں کے چھپر کھٹ میں داخل ہو گیا ہے پھر میں نے کہا: میری طرف باہر نکل۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تو کہاں ہے؟ پھر وہ باہر نکلا تو میں نے اس سے کہا: تو مجھ سے چھپا کیوں تھا؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے بیان کرتا ہوں اور آپ سے جھوٹ نہیں کہوں گا۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ سے جھوٹ کہتے ہوئے ڈر لگا اور مجھے آپ سے وعدہ کرنے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ڈر لگا اور مجھے آپ سے وعدہ کرنے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خوف معلوم ہوا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ کی قسم! میں ایک تنگ دست آدمی ہوں حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا تو اللہ کو حاضر وناظر جان کر

قَلْبِي هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللهُ فِي ظِلِّهِ - قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَنَا يَا عَمِّ لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَاَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَاَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَاْسِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ اَخِي بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمْعُ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ-

کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں۔ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: کیا تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں؟ اس نے کہا: میں اللہ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں حضرت ابو الیسر نے وہ کاغذ (جس پر قرض لکھا ہوا تھا) منگوا کر اپنے ہاتھ سے اسے مٹا دیا اور فرمایا: اگر تو (پیسے) پائے تو اسے ادا کر دینا ورنہ میں تجھے (قرض) معاف کرتا ہوں (پھر اس کے بعد حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے) اپنی آنکھوں پر دو انگلیاں رکھ کر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے اس کو یاد رکھا (اور حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا) کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو آدمی کسی تنگ دست (مقروض) کو مہلت دے یا اس سے اس کا قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: اے چچا! اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنے معافری کپڑے اسے دے دیتے یا اس کے معافری کپڑے لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے تو آپ کا بھی جوڑا پورا ہو جاتا اور آپ کے غلام کا بھی جوڑا پورا ہو جاتا۔ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے میرے سر پر (ہاتھ) پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! اسے برکت عطا فرما (اور پھر فرمایا) اے بھتیجے! میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا (اور انہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا) کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان (غلاموں) کو وہی کچھ کھلاؤ جو کچھ تم خود کھاتے ہو اور ان کو وہی کچھ پہناؤ جو کچھ تم خود پہنتے ہو اور اگر میں اسے دنیا کا مال و متاع دے دوں میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ قیامت کے دن یہ میری نیکیاں لے (یعنی دنیا ہی میں کچھ دینا آسان ہے ورنہ قیامت کے دن نیکیاں دینی پڑیں گی)۔

۲۹۷۸...... ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ

۲۹۷۸...... (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ)

فِي مَسْجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللهُ اَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ اِلَى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا اَرَدْتُ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ الاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِي كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ اَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللهُ عَنْهُ قُلْنَا لا اَيُّنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قِبَلَ وَجْهِهِ فَلا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ اَرُونِي عَبِيرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلَى اَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَاَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَى رَاْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى اَثَرِ النُّخَامَةِ -

حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلے، یہاں تک کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی مسجد میں آگئے اور وہ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا حضرت جابر اور قبلہ کے درمیان حائل ہو کر بیٹھ گیا پھر میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا آپ ایک ہی کپڑا اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں؟ حالانکہ آپ کے پہلو میں ایک چادر رکھی ہوئی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر (قوس نما شکل بنا) کر میرے سینے پر ماریں اور پھر فرمایا: میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ جب تیری طرح کا کوئی احمق میری طرف آئے تو وہ مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھے تاکہ وہ بھی اسی طرح کرے (کیونکہ ایک مرتبہ) آپ ﷺ اسی مسجد میں تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ابن طاب کی لکڑی تھی تو آپ ﷺ نے مسجد کی قبلہ رخ والی دیوار میں ناک کی کچھ بلغم سی (ریزش) لگی ہوئی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے لکڑی سے کھرچ دیا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے روگردانی کرے؟ راوی حدیث کہتے ہیں کہ ہم گھبرا گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ اس سے روگردانی کرے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی آدمی جب بھی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف تھوکے بلکہ اپنے بائیں طرف، اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اور اگر تھوک نہ رکے تو وہ کپڑے کو لے کر اس طرح کرے۔ پھر آپ ﷺ نے کپڑے کو لپیٹ کو اور اسے مسل کر دکھایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی خوشبو لاؤ پھر قبیلہ حی کا ایک نوجوان کھڑا ہوا اور دوڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف گیا اور وہ اپنی ہتھیلی پر کچھ خوشبو رکھ کر لے آیا پھر رسول اللہ ﷺ نے وہ خوشبو لکڑی کی نوک پر لگائی اور اسے ناک کی ریزش والی جگہ پر لگائی (جہاں سے آپ ﷺ نے ناک کی ریزش گندگی

وغیرہ کھرچی تھی) اور اسے مل دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اسی وجہ سے اپنی مسجدوں میں خوشبو لگاتے ہو۔

۲۹۷۹...... فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَاَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ قَالَ اَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْاَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ - سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ عُشَيْشِيَةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هٰذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْ سَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتّٰى اَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ اَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَتَاْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ شَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَاَنَاخَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ مِنْ مُتَوَضَّاِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَهَبَ جَبَّارُ ابْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ

۲۹۷۹...... (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بطن بواط کے غزوہ میں چلے اور آپ ﷺ مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے ہمارا یہ حال تھا کہ ہم پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سواری کرتے تھے۔ اس اونٹ پر ایک انصاری آدمی کی سواری کی باری آئی تو اس نے اونٹ کو بٹھایا اور پھر اس پر چڑھا اور پھر اسے بٹھایا اس نے کچھ شوخی دکھائی تو انصاری نے کہا: شاءاللہ تجھ پر لعنت کرے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا کون ہے؟ انصاری نے عرض کیا: میں ہوں! یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے نیچے اتر جا اور ہمارے ساتھ کوئی لعنت کیا ہوا اونٹ نہ رہے (اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کہ اپنی جانوں کے خلاف بددعا نہ کیا کرو اور نہ ہی اپنی اولاد کے خلاف بددعا کیا کرو اور نہ ہی اپنے مالوں کے خلاف بددعا کیا کرو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بددعا ایسے وقت میں مانگی جائے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا جاتا (قبولیت دعا کا وقت) ہو اور تمہیں عطا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ تمہاری وہ دعا قبول فرمالے۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب شام ہوگئی اور ہم عرب کے پانیوں میں سے کسی پانی کے قریب ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون آدمی ہے کہ جو ہم سے پہلے آگے جاکر حوض کو درست کرے اور خود بھی پانی پیئے اور ہمیں بھی پلائے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی (آگے جائے گا)۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جابر (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کون آدمی جائے گا؟ تو جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پھر ہم دونوں ایک کنوئیں کی طرف چلے اور ہم نے حوض میں ایک ڈول یا دو ڈول (پانی کے) ڈالے پھر اسے بھر دیا پھر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا

ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدِي فَاَدَارَنِي حَتّٰى اَقَامَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَاَنَا لَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهِ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ - سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِي ثَوْبِهِ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَاْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا فَاُقْسِمُ اُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعَشُهُ فَشَهِدْنَا اَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ فَاَخَذَهَا - سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَاَمَتَا

تم (پانی پینے کی) اجازت دیتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول (ﷺ!) پھر آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اور اس نے پانی پیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس اونٹنی کی باگ کھینچی تو اس نے پانی پینا بند کر دیا اور اس نے پیشاب کیا پھر آپ ﷺ نے اسے علیحدہ لے جا کر بٹھا دیا پھر رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے۔ آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا۔ پھر میں کھڑا ہوا اور اسی جگہ سے وضو کیا جس جگہ سے رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تھا اور جبار بن صخرؓ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور میرے اوپر ایک چادر تھی جو کہ چھوٹی تھی میں نے اس کے دونوں کناروں کو پلٹا تو وہ میرے کندھوں تک پہنچتی تھی۔ پھر میں نے اسے اوندھا کیا اور اس کے دونوں کناروں کو پلٹا کر اسے اپنی گردن پر باندھا۔ پھر میں آ کر رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اور گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر جبار بن صخرؓ آئے۔ انہوں نے وضو کیا پھر وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر پیچھے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کیا پھر رسول اللہ ﷺ گھور کر میری طرف دیکھنے لگے جسے میں سمجھ نہ سکا۔ بعد میں سمجھ گیا۔ حضرت جابرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا کہ اپنی کمر باندھ لے تاکہ تمہارا ستر نہ کھل جائے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ (نماز سے) فارغ ہو گئے تو فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری چادر بڑی ہو تو اس کے دونوں کناروں کو الٹا لو اور جب چادر چھوٹی ہو تو اسے اپنی کمر پر باندھ لو۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ) پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی کو روزانہ ایک کھجور ملتی تھی اور یہی ہماری خوراک تھی اور وہ اس کھجور کو چوستا رہتا اور پھر اسے اپنے کپڑے میں لپیٹ کر رکھ لیتا تھا اور ہم کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑا کرتے تھے اور انہیں کھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں اور کھجوریں تقسیم کرنے والے آدمی سے ایک غلطی ہو گئی کہ (وہ

قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَاْسِهِ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُو اِسْمٰعِيلَ بِرَاْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَاَيْتَ مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَاَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَاَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْذَلَقَ لِي فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ اِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي اَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ - قَالَ فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ فَقُلْتُ اَلَا وَضُوءَ اَلَا وَضُوءَ اَلَا وَضُوءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِي اَشْجَابٍ لَهُ عَلٰى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي اَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ

ہمارے ایک آدمی کو کھجور دینا بھول گیا) تو ہم اس آدمی کو اُٹھا کر اس کے پاس لے گئے اور ہم نے گواہی دی کہ اسے کھجور نہیں ملی تو اس نے اس آدمی کو کھجور دے دی تو اس نے کھڑے کھڑے کھجور پکڑی اور کھالی۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں) پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع وادی میں اترے اور پھر رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لئے چلے گئے اور میں ایک ڈول میں پانی لے کر (آپ ﷺ کے پیچھے) چلا تو آپ ﷺ نے کوئی آڑ نہ دیکھی جس کی وجہ سے آپ ﷺ پردہ کر سکیں اس وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان دونوں درختوں میں سے ایک درخت کی طرف گئے اور اس درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ کے حکم سے میری تابع ہو جا تو وہ شاخ آپ ﷺ کے تابع ہو گئی جس طرح کے وہ اونٹ اپنے کھینچنے والے کے تابع ہو جاتا ہے، جس کی نکیل پڑی ہوئی ہو۔ پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کی طرف آئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا: اللہ کے حکم سے میری تابع ہو جا تو وہ شاخ بھی اسی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو گئی، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان میں ہوئے تو دونوں کو ملا کر فرمایا: تم دونوں اللہ کے حکم سے آپس میں ایک دوسرے سے جڑ جاؤ تو وہ دونوں جڑ گئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس ڈر سے نکلا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھے قریب دیکھ کر دور نہ تشریف لے جائیں۔ میں اپنے آپ سے (یعنی دل میں) بیٹھے بیٹھے باتیں کرنے لگا تو اچانک میں نے دیکھا کہ سامنے سے رسول اللہ ﷺ آرہے ہیں (اور پھر اس کے بعد) وہ دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور ہر ایک درخت اپنے تنے پر کھڑا ہوا علیحدہ ہو رہا ہے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں) کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر ٹھہرے اور پھر آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا۔ حضرت ابو اسمٰعیل نے اپنے سر سے دائیں اور بائیں اشارہ کر کے بتایا) پھر آپ ﷺ سامنے آئے اور جب آپ ﷺ میری طرف پہنچے تو فرمایا: اے جابر! کیا تو نے دیکھا جس جگہ میں کھڑا تھا؟ میں نے عرض کیا:

مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَأَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَأُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَأَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى رَوُوا - قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلَأَى وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا سِيفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةً فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا -

قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى عَدَّ خَمْسَةً فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَأْطِئُ رَأْسَهُ -

جی ہاں، اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان دونوں درختوں میں سے ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ آجاؤ جس جگہ میں کھڑا ہوں تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف اور ایک شاخ اپنی بائیں طرف ڈال دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے کھڑے ہو کر ایک پتھر کو پکڑا اور اسے توڑا اور اسے تیز کیا، وہ تیز ہو گیا تو پھر میں ان دونوں درختوں کے پاس آیا۔ تو میں نے ان دونوں درختوں میں سے ہر ایک سے ایک ایک شاخ کاٹی پھر میں ان شاخوں کو کھینچتے ہوئے اس جگہ پر لے آیا جس جگہ رسول اللہ ﷺ کھڑے تھے۔ پھر میں نے ایک شاخ دائیں طرف ڈالی پھر میں جاکر آپ ﷺ سے ملا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس طرح آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا، میں نے اسی طرح کر دیا ہے لیکن اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں یہاں) دو قبروں کے پاس سے گزرا (تو مجھے وحی الٰہی کے ذریعے پتہ چلا کہ) ان قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میں ان کی شفاعت کروں، شاید کہ ان سے عذاب ہلکا کر دیا جائے، جب تک کہ یہ دونوں شاخیں تر رہیں گی۔ (یعنی جب تک سرسبز رہیں گی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر ہم لشکر میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جابر! لوگوں میں آواز لگادو کہ وضو کر لیں پھر میں نے آواز لگائی کہ وضو کر لو، وضو کر لو، وضو کر لو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قافلہ میں تو کسی کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے اور انصار کا ایک آدمی جو رسول اللہ ﷺ کے لیے پرانا مشکیزہ جو کہ لکڑی کی شاخوں پر لٹکا ہوا تھا اس میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جاکر دیکھو کہ اس کے مشکیزے میں پانی ہے یا نہیں؟ میں اس انصاری کی طرف گیا اور اس کے مشکیزے میں دیکھا کہ اس کے منہ میں سوائے ایک قطرے کے اور کچھ بھی نہیں ہے اگر میں اس مشکیزے کو انڈیلوں تو خشک مشکیزہ اسے پی جائے پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس

انصاری کے مشکیزے میں سوائے ایک قطرہ پانی کے اور کچھ نہیں پایا اگر میں اسے الٹاتا تو خشک مشکیزہ اسے پی لیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اس مشکیزے کو میرے پاس لے کر آؤ پھر میں اس مشکیزہ کو لے کر آیا اور اسے اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر آپ ﷺ کچھ بات کرنے لگے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے اس مشکیزہ کو دباتے جاتے پھر وہ مشکیزہ مجھے عطا فرمایا اور فرمایا: اے جابر! آواز لگاؤ کہ قافلے میں سے کسی کا بڑا برتن لایا جائے۔ میں نے آواز لگائی اور بڑا برتن لایا گیا اور لوگ اس برتن کو اٹھا کر لائے میں نے اس بڑے برتن کو آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس مشکیزے میں اپنا ہاتھ مبارک پھیرا، اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کا کھلا کر کے اس مشکیزے کی تہ میں اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جابر! پکڑ اور بسم اللہ کہہ کر میرے ہاتھوں پر پانی ڈال میں نے بسم اللہ کہہ کر اس مشکیزے میں سے پانی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر ڈالا تو میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار رہا ہے پھر اس برتن نے جوش مارا اور وہ برتن گھوما یہاں تک کہ وہ برتن پانی سے بھر گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! آواز لگاؤ کہ جس کو پانی کی ضرورت ہو تو آ کر پانی لے جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں لوگ آئے اور انہوں نے پانی پیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا کوئی ایسا باقی رہ گیا ہے کہ جسے پانی کی ضرورت ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک کو اس مشکیزے سے اٹھایا تو پھر وہ بھی بھرا ہوا تھا۔

(اور پھر اس کے بعد) لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اللہ تمہیں (کچھ) کھلا دے پھر ہم سمندر کے کنارے پر آئے اور سمندر نے موج ماری اور ایک جانور نکال کر باہر ڈال دیا پھر ہم نے اس سمندر کے کنارے پر آگ جلائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم خوب سیر ہو گئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں اور فلاں اور فلاں اس جانور کی آنکھ کے گوشے میں داخل ہوئے اور ہمیں

کسی نے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ہم باہر نکل آئے پھر ہم نے اس جانور کی پسلیوں میں سے ایک پسلی پکڑی اور قافلے میں جو سب سے بڑا آدمی تھا اور وہ سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا ہم نے اس آدمی کو بلایا اور اس کے اونٹ پر سب سے بڑی زین رکھی ہوئی تھی تو وہ آدمی بغیر اپنا سر جھکائے اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔

باب-۵۵۴ باب في حديث الهجرة ويقال له حديث الرحل

جناب نبی کریمﷺ کا واقعہ ہجرت کے بیان میں

۲۹۸۰...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ اِلَى اَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي اِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي اَبِي احْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ اَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِﷺ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّﷺ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي اَرَدْنَا فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ اَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ

۲۹۸۰...... حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) میرے والد کے گھر میں تشریف لائے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا پھر حضرت عازب رضی اللہ عنہ یعنی میرے والد سے فرمایا کہ اپنے بیٹے (براء) کو میرے ساتھ بھیج دیں تاکہ وہ اس کجاوہ کو اُٹھا کر میرے گھر لے چلے اور پھر میرے والد نے مجھ سے کہا کہ اسے اٹھا لے تو میں نے اس کجاوے کو اُٹھا لیا اور میرے والد بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کجاوے کی قیمت وصول کرنے کے لیے نکلے تو میرے والد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) مجھ سے بیان فرمائیں کہ جس رات تم رسول اللہﷺ کے ساتھ گئے تھے (یعنی تم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک کا جو سفر آپﷺ کے ساتھ کیا ہے اس کی کیفیت بیان کیجئے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اچھا (اور پھر فرمایا کہ) ہم ساری رات چلتے رہے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راستہ خالی ہو گیا اور راستے میں کوئی گذرنے والا نہ رہا یہاں تک کہ ہمیں سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا جس کا سایہ زمین پر تھا اور ابھی تک وہاں دھوپ نہیں آئی تھی۔ پھر ہم اس کے پاس اترے اور میں نے اس پتھر کے پاس جا کر اپنے ہاتھ سے جگہ صاف کی تاکہ نبیﷺ اس کے سائے میں آرام فرمائیں پھر میں نے اس جگہ پر ایک دری بچھا دی پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ آرام فرمائیں اور میں آپﷺ کے ارد گرد ہر

وَالْقَذَى قَالَ فَرَاَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الأُخْرى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِي إِدَاوَةٌ اَرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأَ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الاَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُتِينَا فَقَالَ لا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ اِلَى بَطْنِهَا اُرَى فَقَالَ اِنِّي قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لا يَلْقَى اَحَدًا اِلا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هٰهُنَا فَلا يَلْقَى اَحَدًا اِلا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا -

طرف سے (دشمن کا کھوج لگانے کے لیے) بیدار رہتا ہوں (یعنی پہرہ دیتا ہوں) پھر آپ ﷺ سو گئے اور میں آپ ﷺ کے ارد گرد جاگ کر پہرہ دیتا رہا پھر میں نے سامنے کی طرف بکریوں کا ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریوں کو لیے ہوئے اس پتھر کی طرف آرہا ہے اور چرواہا بھی اس پتھر سے وہی چاہتا تھا جو ہم نے چاہا (یعنی آرام) میں نے اس چرواہے سے ملاقات کی اور میں نے اس سے کہا: اے لڑکے! تو کس کا غلام ہے؟ اس نے کہا: میں مدینہ والوں سے ایک آدمی کا غلام ہوں۔ میں نے کہا: کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! پھر اس چرواہے نے ایک بکری پکڑی تو میں نے اس چرواہے سے کہا: اس بکری کے تھن کو بالوں، مٹی اور کچرے وغیرہ سے صاف کرلے۔ راوی حضرت ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں میرے پاس ایک ڈول تھا کہ جس میں نبی کریم ﷺ کے پینے کے لیے اور وضو کے لیے پانی تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے ناپسند سمجھا کہ میں آپ ﷺ کو نیند سے بیدار کروں لیکن آپ ﷺ خود ہی بیدار ہو گئے پھر میں نے دودھ پر پانی بہایا تاکہ دودھ ٹھنڈا ہو جائے پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ دودھ نوش فرمائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دودھ پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہاں سے کوچ کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا: جی ہاں! وہ وقت آگیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم سورج ڈھلنے کے بعد چلے اور سراقہ بن مالک (رضی اللہ عنہ نے ہمارا پیچھا) کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جس زمین پر تھے وہ سخت زمین تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کافر ہم تک آگئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے ابو بکر!) فکر نہ کرو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے سراقہ کے لیے بددعا فرمائی تو سراقہ کا گھوڑا اپنے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ کہنے لگا: مجھے معلوم ہے کہ تم نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ اب تم میرے لئے دعا کرو۔ اللہ کی قسم! اب جو بھی آپ حضرات کی تلاش میں آئے گا میں اسے

واپس کردوں گا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائی تو اسے نجات مل گئی اور وہ واپس لوٹ گیا اور اسے جو کوئی کافر بھی ملتا وہ اسے کہہ دیتا کہ میں اس طرف دیکھ کر آیا ہوں۔ سراقہ کو جو کافر بھی ملتا وہ اسے واپس لوٹا دیتا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سراقہ نے جو ہم سے کہا وہ اس نے پورا کیا۔

۲۹۸۱...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ و قَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللهَ أَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَأُعَمِّيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِي وَهٰذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَنْزِلُ عَلَى بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ۔

۲۹۸۱...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے تیرہ درہم پر ایک کجاوہ خریدا (اور پھر مذکورہ بالا حدیث زہیر عن اسحٰق کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت بیان کی) لیکن عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ جب سراقہ بن مالک قریب آگیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے بددعا فرمائی اور اس کا گھوڑا اپنے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ اپنے اس گھوڑے سے کودا اور کہنے لگا: اے محمد! مجھے معلوم ہے کہ یہ آپ (ﷺ) کا کام ہے اس لیے آپ (ﷺ) اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اس تکلیف سے نجات دے دے اور میں آپ ﷺ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جو میرے پیچھے آرہے ہیں میں ان سے آپ ﷺ کا حال چھپاؤں گا اور میرے اس ترکش سے ایک تیر لے لیں اور آپ ﷺ کا فلاں فلاں مقام پر میرے اور میرے اونٹ اور غلام ملیں گے ان سے جتنی آپ ﷺ کو ضرورت ہو (اشیاء) لے لیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تیرے اونٹوں کی کوئی ضرورت نہیں (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) پھر ہم رات کو مدینہ منورہ پہنچ گئے تو لوگ اس بات میں جھگڑنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کس جگہ اتریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قبیلہ بنی نجار کے پاس اتروں گا وہ عبد المطلب کے ننھیال تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو عزت دی (کہ ان کے پاس اترے) پھر مرد اور عورتیں گھروں کے اوپر چڑھے اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے اور یہ پکارنے لگے: اے محمد، اے اللہ کے رسول! اے محمد، اے اللہ کے رسول۔ (ﷺ)

كتاب التفسير

کتاب التفسیر

مختلف آیات کی تفسیر کے بیان میں

۲۹۸۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ۔

۲۹۸۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل سے کہا گیا: اُدْخُلُوا الْبَابَ ...... (بیت المقدس) کے دروازے میں داخل ہو، سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے جاؤ، بخش دے تو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ لیکن بنی اسرائیل نے اس حکم کی خلاف ورزی کی اور (بیت المقدس) کے دروازے میں سے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حبہ یعنی "دانہ بالی میں" کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ ❶

۲۹۸۳...... حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِيْ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنُوْنَ ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَاَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۹۸۳...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ کی وفات سے پہلے لگاتار وحی نازل فرمائی یہاں تک کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس دن تو بہت ہی زیادہ مرتبہ وحی نازل ہوئی۔

۲۹۸۴...... حَدَّثَنِيْ اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ آيَةً لَوْ اُنْزِلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ

۲۹۸۴...... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ایک ایسی آیت کریمہ پڑھتے ہو اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ...... اگر یہ آیت ہم لوگوں میں نازل ہوتی (تو جس دن یہ نازل ہوتی) اس دن کو ہم عید کا دن بنالیتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کریمہ جہاں نازل ہوئی اور کس دن نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کہاں تھے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ

❶ یہ بنی اسرائیل کا واقعہ ہے کہ جب وہ گوسالہ پرستی میں مبتلا ہوئے تو بطور سزا اور توبہ کے انہیں حِطَّةٌ کہنے کا حکم دیا گیا تاکہ ان کی توبہ قبول کی جائے۔ لیکن یہاں بھی انہوں نے اپنی ازلی حماقت کا مظاہرہ کیا اور حطۃ کے بجائے "حَبَّةٌ فی شعيرة" یعنی گندم کا دانہ بال میں" کے کلمات کہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ کھلا مذاق تھا۔ اسی طرح انہیں حکم تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔ انہوں نے بد بختی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سرین کے بل گھسنے کی بے ہودہ حرکت کی۔

وَايْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاقِفٌ. بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ اَمْ لا يَعْنِي ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾ ـ

آیت کریمہ) میدان عرفات میں نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ بھی میدان عرفات ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ راوی حدیث حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات میں شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا یا نہیں؟ یعنی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ ...... الخ یعنی: "آج کے دن میں نے تم پر تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تم پر پورا کر دیا ہے۔"

٢٩٨٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيهِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ ـ

٢٩٨٥...... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم پر (یعنی) یہودیوں کے گروہ پر یہ آیت کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ...... الخ یعنی "آج کے دن میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے" (مائدہ) نازل ہوئی اور ہم اس آیت کریمہ کے نزول کا دن جان لیتے تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ دن اور وہ وقت بھی معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی؟ اور جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات کے میدان میں جمع تھے۔

٢٩٨٦...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَاَيُّ آيَةٍ قَالَ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّي لَاَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ـ

٢٩٨٦...... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں کا ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! تمہاری کتاب (قرآن مجید) میں ایک آیت کریمہ ہے جسے تم پڑھتے ہو اگر وہ آیت کریمہ ہم پر یعنی یہودیوں کے گروہ پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ کون سی آیت کریمہ ہے؟ یہودی آدمی نے کہا: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ...... الخ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس دن کے بارے میں جانتا ہوں کہ جس دن میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جگہ کے بارے میں بھی جانتا ہوں کہ یہ آیت کریمہ جس جگہ اور جس دن رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ وہ عرفات کا میدان اور جمعہ کا دن ہے۔ (1)

(1) حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۲۹۸۷...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوهُنَّ اِلا اَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَآءِ اللَّاتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى اَنَّهُ ﴿يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ﴾ الْآيَةُ الْاُولَى الَّتِي قَالَ اللهُ فِيهَا ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ فِي

۲۹۸۷...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا...... الخ یعنی ''کہ اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر تم ان عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہیں، دو دو یا تین، تین یا چار، چار سے'' (النساء) کے بارے میں پوچھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بھانجے! اس سے مراد وہ یتیم بچی ہے جو اپنے ولی کے زیر تربیت ہو اور وہ ولی اس کا مال اور اس کی خوبصورتی دیکھ کر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو بغیر اس کے کہ اس کے مہر میں انصاف کرے اور اس قدر اسے مہر کی رقم دینے پر رضامند نہ ہو کہ جس قدر دوسرے لوگ مہر کی رقم دینے کیلئے راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ایسی لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے اس صورت میں کہ ان سے انصاف کریں اور ان کو پورا مہر ادا کریں اور ان کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اور عورتوں سے جو ان کو پسند ہوں نکاح کر لیں۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر لوگوں نے اس آیت کریمہ کے بعد رسول اللہ ﷺ سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں پوچھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ...... الخ یعنی ''اے نبی (ﷺ) لوگ آپ (ﷺ) سے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کے نکاح کی۔ آپ ﷺ ان کو فرما دیں کہ اللہ تم کو اجازت دیتا ہے ان کی اور وہ جو تم کو سنایا جاتا ہے۔ قرآن میں سو حکم ہے ان یتیم عورتوں کا جن کو تم نہیں دیتے جو ان کے لئے مقرر کیا ہے اور تم چاہتے ہو کہ ان کو نکاح میں لے آؤ'' (سورۃ النساء) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ حضرت فاروق اعظمؓ کے اس جواب سے واضح ہو گیا کہ اسلام میں دن منانے کی کوئی روایت نہیں افراد کی یادگار منانا کس خاص واقعہ کے جشن کیلئے دن مخصوص کرنا اسلام کی روح سے متصادم ہے۔ اور یہودی کی بات کا جواب یہ دیا کہ جس دن اور جس مقام پر یہ نازل ہوتی وہ میں خوب جانتا ہوں یہ آیت جمعہ کے روز عرفہ کے دن میدان عرفات میں نازل ہوئی۔ اور جمعہ و عرفہ ہمارے لئے دونوں دن عید کے ہیں لہٰذا ہمیں الگ سے اس کیلئے عید منانے کی ضرورت نہیں۔

الْآيَةِ الْأُخْرٰى ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنِ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ -

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جو ذکر فرمایا: يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ "کہ تم کو سنایا جاتا ہے قرآن میں" اس سنائے جانے سے مراد وہی پہلی آیت کریمہ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى...... الخ ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمان دوسری آیت کریمہ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ...... الخ سے مراد یہ ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے ہاں کوئی یتیم لڑکی زیر تربیت ہو اور مال و خوبصورتی میں کم ہو تو اگر اس وجہ سے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض کرتا ہے تو ان کو اس سے بھی منع کیا گیا ہے کہ جن یتیم عورتوں کے مال اور خوبصورتی میں رغبت کرتے ہیں کہ بغیر انصاف کے انکے ساتھ نکاح نہ کریں۔

۲۹۸۸...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى﴾ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

۲۹۸۸...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى...... الخ کے بارے میں پوچھا (اور پھر اس کے بعد) یونس عن الزہری کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت بیان کی اور اس روایت کردہ حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں: ان عورتوں کے مال اور حسن میں کمی کی وجہ سے نکاح کرنے سے اعراض کریں۔

۲۹۸۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى﴾ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا اَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ ﴿اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ يَقُولُ مَا اَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا۔

۲۹۸۹...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى...... الخ کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جس کے پاس کوئی یتیم بچی ہو اور وہ آدمی اس بچی کا سرپرست اور اس کا وارث ہو اور اس بچی کے پاس مال بھی ہو اور اس بچی کے پاس اس آدمی کے علاوہ، اس بچی کی طرف سے کوئی جھگڑنے والا بھی نہ ہو تو وہ آدمی اس کے مال کی وجہ سے اس کا نکاح نہ کرے اور اس یتیم بچی کو تکلیف پہنچائے اور بُرے طریقے سے اس کے ساتھ پیش آئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى...... الخ اگر تم کو اس بات کا ڈر ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہیں ان سے نکاح کرو یعنی جو عورتیں میں نے

تمہارے لئے حلال کر دی ہیں، ان سے نکاح کرو اور تم اس یتیم لڑکی کو چھوڑ دو جسے تم تکلیفیں پہنچا رہے ہو۔

۲۹۹۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه ﴿وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِيْ يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ۔

۲۹۹۰...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ...... الخ کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو کسی ایسے آدمی کے زیر تربیت ہے کہ جو اس لڑکی کے مال میں شریک ہو۔ یہ آدمی خود بھی اس لڑکی سے نکاح نہ کرنا چاہتا ہو اور کسی اور سے بھی اس کا نکاح کرانا پسند نہ کرتا ہو اس ڈر سے کہ کہیں وہ اس کے مال میں شریک نہ ہو جائے اور وہ آدمی اس یتیم لڑکی کو ایسے ہی لٹکائے رکھے نہ خود اس سے نکاح کرتا ہو اور نہ ہی کسی دوسرے کو اس سے نکاح کرنے دے۔

۲۹۹۱...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ﴾ الْآيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي اَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا۔

۲۹۹۱...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ...... (ترجمہ حدیث میں گذر چکا) کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی کہ جو کسی ایسے آدمی کے زیر تربیت ہو کہ وہ آدمی اس لڑکی کے مال میں شریک ہو، یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی وہ شریک ہو اور پھر وہ آدمی اس لڑکی سے نہ خود نکاح کرنا چاہتا ہو اور نہ ہی اسے کسی اور سے نکاح کرنے دے تاکہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے اور اسے اسی طرح لٹکائے رکھے۔

۲۹۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ۔

۲۹۹۲...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی "اور جو حاجت مند ہو تو وہ دستور کے مطابق کھا لے۔" (النساء) کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی یتیم کے مال کا ولی ایسا آدمی ہو کہ جو اس کی سرپرستی بھی کرتا ہو اور اس کے مال کی دیکھ بھال بھی کرتا ہو تو اگر وہ محتاج ہو تو وہ اس کے مال میں سے انصاف کے ساتھ کچھ کھا سکتا ہے۔

۲۹۹۳...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه تَعَالَى ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ

۲۹۹۳...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی: "جو آدمی غنی ہو تو وہ بچے اور جو حاجت مند ہو تو وہ دستور کے مطابق کھا لے۔" (النساء) کے بارے میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس یتیم کے ولی کے بارے

الْيَتِيمِ اَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ -

میں نازل ہوئی ہے کہ اگر یتیم کا ولی اس یتیم کے مال کا ضرورت مند ہو (محتاج ہو) تو وہ اس کے مال میں سے بقدرِ ضرورت دستور کے مطابق لے سکتا ہے۔

۲۹۹٤...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاسْنَادِ -

۲۹۹۴...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی بیان کرتے ہیں۔

۲۹۹٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِذْ جَآءُوكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ -

۲۹۹۵...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: اِذْ جَآءُوكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ ...... الخ یعنی "جب چڑھ آئے تم پر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب بدلنے لگیں آنکھیں اور پہنچے دل گلوں تک" (الاحزاب) کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ اس سے مراد غزوۂ خندق کا منظر ہے۔ [1]

۲۹۹٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا﴾ الْآيَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لا تُطَلِّقْنِي وَاَمْسِكْنِي وَاَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ -

۲۹۹۶...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت کریمہ: وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا ...... الخ یعنی "اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا خوف محسوس کرے۔" (النساء) اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو کسی آدمی کے پاس ہو اور بڑی لمبی مدت سے اس کے پاس رہی ہو اور اب وہ اسے طلاق دینا چاہتا ہو تو یہ عورت کہتی ہو کہ مجھے طلاق نہ دے اور مجھے اپنے پاس روکے رکھو اور میری طرف سے تجھے دوسری عورت کے پاس رہنے کی یعنی نکاح کرنے کی اجازت ہے۔

۲۹۹۷...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ اَنْ لا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ اَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَاْنِي -

۲۹۹۷...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ ...... الخ کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو کسی آدمی کے پاس ہو اور وہ آدمی اس کے پاس نہ رہنا چاہتا ہو اور اس عورت سے اولاد بھی ہو اور عورت اس مرد سے علیحدگی کرنا پسند کرتی ہو تو اپنے اس شوہر سے کہے کہ میری طرف سے تجھے دوسرے نکاح کی اجازت ہے۔

۲۹۹۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ

۲۹۹۸...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ

[1] فائدہ ...... یہ سورۃ الاحزاب کی آیت ہے۔ غزوۂ خندق میں مسلمانوں اور مدینہ پر قریش یہود اور دیگر قبائل نے مل کر متحدہ فوج بنا کر حملہ کر دیا تھا۔ اور مسلمانوں کیلئے یہ بڑا کڑا وقت تھا۔ جسے قرآن کریم نے مندرجہ بالا کلمات کے ذریعہ بیان کیا۔

لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَبُّوهُمْ -

سے فرمایا: اے بھانجے (لوگوں کو اس بات کا) حکم دیا گیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کیلئے استغفار کریں لیکن لوگوں نے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برا کہا۔

۲۹۹۹...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۳۹۹۹...... حضرت ہشام اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۰۰۰...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ -

۳۰۰۰...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوفہ والوں نے اس آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا...... الخ یعنی جو آدمی کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس کا بدلہ جہنم ہے کے بارے میں اختلاف کیا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف گیا اور میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ آیت کریمہ آخر میں نازل ہوئی ہے اور پھر کسی اور آیت نے اس آیت کو منسوخ نہیں کیا۔

۳۰۰۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ۔

۳۰۰۱...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی بیان کرتے ہیں صرف لفظی فرق ہے ترجمہ و معنی ایک ہی ہے۔

۳۰۰۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

۳۰۰۲...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے عبد الرحمن بن ابزیٰ نے حکم فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو آیات کریمات کے بارے میں پوچھوں (ایک آیت کریمہ یہ ہے) وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا...... الخ یعنی ''اور جو آدمی کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس کا بدلہ جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔'' میں نے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس آیت کریمہ کو کسی اور آیت کریمہ نے منسوخ نہیں کیا اور اس آیت کریمہ: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ...... الخ یعنی ''اور وہ لوگ کہ نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے حاکم کو اور تمہیں قتل کرتے جان کا جو منع کر دی اللہ نے مگر جہاں چاہیے۔'' (الاحزاب) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: یہ آیت کریمہ مشرکوں کے بارے

میں نازل ہوئی ہے۔

۳۰۰۳...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿مُهَانًا﴾ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَاٰتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ ۔

۳۰۰۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت کریمہ: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ...... الخ آخر سے مُهَانًا تک مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو مشرکوں نے کہا کہ پھر ہمیں مسلمان ہونے کا کیا فائدہ؟ کیونکہ ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کیا ہوا ہے اور ناحق قتل بھی کئے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کیا تھا اور دوسرے برے کام بھی کئے تو پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: اِلَّا مَنْ تَابَ...... الخ یعنی "سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کئے" آخر آیت تک۔ (مطلب یہ کہ ایمان اور توبہ کے بعد سارے گناہ اور برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی جائیں گی)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جو آدمی اسلام میں داخل ہو جائے (یعنی مسلمان ہو جائے) اور اسلامی تعلیمات کو سمجھ لے پھر اس کے بعد ناحق کسی کو قتل کرے تو اب اس کی کوئی توبہ قبول نہیں۔

۳۰۰۴...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي بَزَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ هٰذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا﴾ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ﴾ ۔

۳۰۰۴...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ...... الخ یعنی "اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں پکارتے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے کہ جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے" آخر تک (سورۃ الفرقان) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی آیت کریمہ: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا...... نے اس کو منسوخ کر دیا ہے اور ابن ہاشم کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ (حضرت سعید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ) پھر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الفرقان کی یہ آیت کریمہ: اِلَّا مَنْ تَابَ...... الخ تلاوت کی۔

۳۰۰۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ

۳۰۰۵...... حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں علم

الْآخَرَان حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُونُ تَدْرِي آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ تَعْلَمُ اَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرَ -

ہے کہ قرآن مجید کی سب سے آخری سورت جو ایک ہی مرتبہ میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تو نے سچ کہا اور حضرت ابن شیبہ کی روایت کردہ حدیث میں انہوں نے آخر کا لفظ نہیں کہا۔

۳۰۰۶...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو عُمَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدِالْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلِ ابْنِ سُهَيْلٍ۔

۳۰۰۶...... حضرت ابو عمیس رضی اللہ عنہ اس سند کیساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں انہوں نے آخری سورت کے الفاظ کہے ہیں اور اس روایت میں انہوں نے عبد المجید کہا اور ابن سہیل نہیں کہا۔

۳۰۰۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَان اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَاَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَاَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ وَقَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿السَّلَامَ﴾ -

۳۰۰۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں نے ایک آدمی کو کچھ بکریوں میں دیکھا تو اس نے کہا: السلام علیکم۔ تو مسلمانوں نے اسے پکڑ کر قتل کر دیا اور اس کی بکریاں پکڑلی (وہ آدمی کافر تھا) تو پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَیْکُمُ...... الخ یعنی "جو کوئی تم سے سلام کرے تم اسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔" (سورۃ النساء) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ میں سَلَمَ کی بجائے السَّلَامَ پڑھا ہے۔

۳۰۰۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ اِلَّا مِنْ ظُهُورِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ

۳۰۰۸...... حضرت براء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انصاری لوگ جب حج کر کے واپس آتے تھے تو وہ گھروں میں دروازوں سے داخل نہ ہوتے بلکہ اپنے گھروں کے پیچھے سے آتے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی آیا تو وہ اپنے گھر کے دروازے سے داخل ہوا تو اس کو اس بارے میں کہا گیا (کہ پیچھے سے آؤ) تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ...... الخ یعنی "یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ۔" (البقرہ) [1]

[1] فائدہ...... مندرجہ بالا متعدد احادیث میں قرآن کریم کی بعض آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ قرآن کریم کے بیان کردہ فقہی احکامات بے شمار پہلو لئے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا ان کی صحیح تفسیر اور متعلقہ فقہی مسائل کیلئے مستند تفصیلی تفاسیر مثلاً معارف القرآن (حضرت مفتی شفیع صاحبؒ) بیان القرآن (حضرت اشرف علی تھانویؒ) وغیرہ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا﴾ ۔

باب-۵۵۵ بابٌ في قوله تعالى ﴿الم يان للذين اٰمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله﴾
اللہ تعالیٰ کے فرمان "کیا وقت نہیں آیا ان کیلئے جو ایمان لائے کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے" کے بیان میں

۳۰۰۹..... حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى الصَّدَفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ اِسْلَامِنَا وَبَيْنَ اَنْ عَاتَبَنَا اللهُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ اِلا اَرْبَعُ سِنِيْنَ ۔

۳۰۰۹..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سے ہم اسلام لائے اس وقت سے لے کر اس آیت کریمہ: اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا..... الخ یعنی "کیا وقت نہیں آیا ان کیلئے جو ایمان لائے کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ (عزوجل) کی یاد سے" (الحدید) کے نزول تک چار سال کا عرصہ گزرا ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر عتاب فرمایا ہے۔

باب-۵۵۶ باب في قوله تعالى ﴿خذوا زينتكم عند كل مسجدٍ﴾
اللہ تعالیٰ کے فرمان "لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت" کے بیان میں

۳۰۱۰..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِيرُنِي تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلَى فَرْجِهَا وَتَقُولُ الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ اَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلا اُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ۔

۳۰۱۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت (زمانہ جاہلیت میں) ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا کرتی تھی اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتی چلی جاتی کہ

کون ہے جو مجھے ایک کپڑا دیتا اور اسے میں اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتی اور پھر وہ کہتی کہ آج کے دن کھل جائے کچھ یا سارا اور پھر جو کھل جائے گا تو میں اسے کبھی حلال نہیں کروں گی

تو پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی "لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت۔"[1]

[1] یہ جاہلیت کا دستور تھا۔ اسلام نے اس دستور کو ختم کیا۔

باب-۵۵۷ باب في قوله تعالى ﴿ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اور نہ زبردستی کرو اپنی باندیوں پر بدکاری کے واسطے"

۳۰۱۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ﴾ لَهُنَّ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ ۔

۳۰۱۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) اپنی باندی سے کہتا کہ جا اور بدفعلی کروا کر ہمارے لئے کچھ کما کر لا۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ الخ یعنی "اپنی باندیوں کو زنا کرنے پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ زنا کرنے سے بچنا چاہیں تاکہ تم دنیا کا مال حاصل کرو اور جو کوئی باندیوں پر اس کام کیلئے زبردستی کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی بے بسی کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔" (سورۃ النور) [1]

۳۰۱۲...... و حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَاُخْرٰى يُقَالُ لَهَا اُمَيْمَةُ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزِّنٰى فَشَكَتَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللهُ ﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ ۔

۳۰۱۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) کے پاس دو باندیاں تھیں۔ ایک باندی کا نام مسیکہ اور دوسری کا نام امیمہ تھا۔ وہ منافق ان دونوں باندیوں کو زنا پر مجبور کیا کرتا تھا تو ان دونوں باندیوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ...... الخ (ترجمہ پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے۔)

باب-۵۵۸ باب في قوله تعالى ﴿اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة﴾

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "یہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے رب کی طرف سے وسیلہ"

۳۰۱۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اُولٰۗئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ﴾ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبَدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ

۳۰۱۳...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے اس فرمان: اُولٰۗئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ...... الخ یعنی یہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے رب کی طرف سے وسیلہ کہ کون ان میں سے زیادہ قریب ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جنات کی ایک جماعت مسلمان ہوگئی (یہ وہ جن تھے کہ جن کی پوجا کی جاتی تھی، ان کے مسلمان ہونے کے بعد بھی) لوگ ان کی پوجا کرتے رہے

---

[1] یوں تو کسی کو بھی بدکاری پر مجبور کرنا حرام ہے لیکن باندی عورت اور پھر مملوک ہونے کے ناطے بہت ہی کمزور ہوتی ہے تو اس پر دباؤ ڈالنا بہت آسان ہے۔ شریعت نے اس سے خاص طور پر منع فرمایا ہے۔ کہ یہ بدترین گناہ ہے۔

وَقَدْ اَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ ـ

حالانکہ جنات کی یہ جماعت مسلمان ہو گئی تھی۔(یہ آیت کریمہ ان کے بارے میں نازل ہوئی)۔

٣٠١٤...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الاِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الاِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ ﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾

۳۰۱۴...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت کریمہ :أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ...... الخ اس وقت نازل ہوئی کہ جب کچھ لوگ جنوں کی پوجا کرتے تھے۔وہ جن مسلمان ہو گئے اور ان کے پوجنے والوں کو پتہ نہ چلا اور وہ لوگ ان جنات کو ہی پوجتے رہے۔تو یہ آیت کریمہ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ ...... الخ نازل ہوئی۔(آیت کا ترجمہ سابقہ حدیث میں گذر چکا ہے)۔

٣٠١٥...... وحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۳۰۱۵...... حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

٣٠١٦...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنِّيُّونَ وَالاِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ ﴿أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ ـ

۳۰۱۶...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (کہ اس آیت کریمہ) أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ...... الخ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ آیت کریمہ عرب کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو جنات کی ایک جماعت کی پوجا کرتے تھے۔یہ جن مسلمان ہو گئے تو وہ عرب لوگ لاعلمی میں ان جنات ہی کی پوجا کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ......الخ۔(ترجمہ سابقہ حدیث میں گزر چکا)

٣٠١٧...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ آلتَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتّٰى ظَنُّوا اَنْ لا يَبْقٰى مِنَّا اَحَدٌ اِلا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الاَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ ـ

۳۰۱۷...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سورۃ توبہ! انہوں نے فرمایا: کیا توبہ؟ نہیں! بلکہ وہ سورت تو (کافروں اور منافقوں) کو ذلیل اور رسوا کرنے والی ہے۔اس سورت میں تو برابر کچھ کا حال یہ ہے، کچھ کا حال یہ ہے، نازل ہوتا رہا، یہاں تک کہ انہوں نے خیال کیا کہ اس سورت میں ہر منافق کا ذکر کر دیا جائے گا۔حضرت سعید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا: سورۃ الانفال! انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ سورت تو بدر کی لڑائی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔میں نے کہا: سورۃ الحشر! انہوں نے

ارشاد فرمایا: یہ سورت بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

باب-۵۵۹　باب في نزول تحريم الخمر

شراب کی حرمت کے حکم کے نزول کے بیان میں

۳۰۱۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا وَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ وَدِدْتُ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيهَا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا۔

۳۰۱۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا: اما بعد! آگاہ رہو کہ جس وقت شراب حرام ہوئی تو شراب پانچ چیزوں سے تیار ہوا کرتی تھی: گندم، جو، کھجور، انگور اور شہد سے اور شراب اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو عقل میں فتور ڈال دے اور تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تفصیل سے ان کے بارے میں بتادیتے۔ دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کے کچھ ابواب۔ [1]

۳۰۱۹...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ اَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي اِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا -

۳۰۱۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر سنا، وہ فرمارہے تھے: اما بعد! اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرمائی ہے اور وہ شراب پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے: انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے اور شراب وہ ہے جو کہ عقل میں فتور ڈال دے اور اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے آخری مرتبہ بیان فرمادیتے: دادا، کلالہ کی میراث اور سود کے کچھ ابواب۔

۳۰۲۰...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي حَيَّانَ

۳۰۲۰...... حضرت ابو حیان رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس روایت میں علامہ ابن علیہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں

---

[1] فائدہ...... اس سے مراد یہ ہے کہ پوتے کی میراث میں سے دادا کا حصہ کتنا ہے؟ اور کیا بھائی اس کی میراث میں شریک ہوں گے؟ اس مسئلہ میں صحابہؓ کا اختلاف تھا۔
اسی طرح کلالہ وہ شخص ہے جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اس کی میراث کا حکم کیا ہے؟ اور ربو یعنی سود سے متعلق ربوالفضل کی کچھ مزید تفصیل کی خواہش حضرت عمرؓ نے فرمائی کیونکہ ان مسائل میں صحابہؓ مزید تفصیل کے متمنی تھے۔

بِهٰذَا الاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسِ وَفِي حَدِيثِ عِيسى الزَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ۔

عنب کا لفظ کہا ہے جیسا کہ حضرت ابن ادریس نے کہا اور حضرت عیسیٰ کی روایت کردہ حدیث میں زبیب (کشمش) کا لفظ ہے جیسا کہ ابن مسہر نے کہا۔ مطلب دونوں لفظوں کا ایک ہی ہے۔

باب-۵۶۰ باب في قوله تعالى ﴿هٰذان خصمان اختصموا في ربهم﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان: "یہ دو جھگڑا کرنیوالے (گروہ) ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا اپنے رب کے بارے میں"

۳۰۲۱...... حَدَّثَنَا عمرو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ -

۳۰۲۱...... حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ قسم کھا کر بیان فرما رہے تھے کہ (یہ آیت کریمہ): هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا...... "یہ دو جھگڑا کرنے والے (گروہ) ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا"۔ (سورۃ الحج) ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جنہوں نے غزوۂ بدر کے دن (جنگ کے میدان میں) مبارزت یعنی سبقت کی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ (مسلمانوں کی طرف سے تھے اور عتبہ اور شیبہ، ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے تھے۔ (یعنی دونوں گروہوں کی طرف سے ان لوگوں نے جنگ میں مبارزت کی)۔

۳۰۲۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ﴾ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ۔

۳۰۲۲...... حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ قسم کھا کر بیان فرما رہے تھے۔ کہ یہ آیت کریمہ: هٰذَانِ خَصْمَانِ...... الخ نازل ہوئی (اور پھر) حضرت ہشیم کی روایت کردہ حدیث کی طرح اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کی۔

بحمد الله تم